UNIVERSAL
LIBRARY
OU_224523
UNIVERSAL
LIBRARY

PAGES MISSING WITHIN THE BOOK ONLY



اطلاع۔ اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست طول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیبل پیج کے تین صفحے جو سادے اونمین بعض کتب طب و لغات مختص بمفردات طب اُردو و فارسی و عربی وغیرہ درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی کتاب ہے اوس فن کی اور بھی کتب موجود کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا فیض حاصل ہو

کتب اُردو مختص بعلاج انسان

تشریح الاسباب معروف بہ مظہر العلوم مع نقشہ بروج فلکی مصنفہ قاضی الٰہی بخش۔

رسالہ زبدۃ المفردات و نظم بارق مؤلفہ حکیم سید علی حسین متخلص بہ بسمل

زبدۃ الحکمۃ۔ فصول اربعہ مین روز مرہ چیزون کے استعمال کا بیان ہی مولفہ سید حکیم قمر علے رئیس متھرا۔

نفیس الاجسام۔ مع فوائد عجیبہ ہر قسم امراض کے نسخے مولفہ سید فضل علی نیٹو ڈاکٹر۔

علاج الغربا۔ اسکی کوڑیون کی دوا۔ کام کرتی ہی مترجمہ حکیم غلام

ترجمہ طب اکبر۔ یہ ترجمہ تمام خوبی ہوا ہر ایک مطالب دقیق کو صاف محاورہ زبان اُردو مین لکھا ہی۔ نام تاریخی اسکا مظاہر العلاج ہی مترجمہ حکیم محمد حسین۔

تحفۃ الاطبا۔ اسم با مسمی ہے مولفہ حکیم سید مشرف حسین خیر آبادی۔

قانون عترت۔ عموماً ہر قسم تپ کا علاج و خصوصاً تپ دق و تپ مزمن کا مصنفہ حکیم عترت حسین۔

قرابادین شفائی۔ اُردو مترجمہ بحکیم ہادی حسین خان مراد آبادی۔

قرابادین ذکائی۔ فارسی مصنفہ ذکاء اللہ خان اُردو مترجمہ حکیم

انیس الاطبا۔ تالیف حکیم مولوی صادق علی

مجرب باب الکبری۔ اُردو ہر مرض کے نسخے آزمودہ مترجمہ حکیم واحد علی سوہانی۔

طب نبوی جسکا ہر نسخہ مرضون کے لیے اکسیر اعظم ہی انتخاب اہ مولفہ حافظ اکرام اللہ

(رموز الحکماء) جس سے ... ہوتا ... اسکے دفع کی تدبیر مولفہ ... علے۔

معالجات احسانی۔ دلائل تشخیص امراض اور اسکا علاج مولفہ حکیم احسان علی۔

علاج الامراض۔ اُردو طب کی مستند کتاب مترجمہ حکیم ہادی حسینخان۔

رسالہ قارورہ۔ شناخت رنگ و قوام در رائحہ بول مین عمدہ رسالہ مولفہ حکیم غلام یحیی۔

مرکبات احسانی۔ بطور قرابادین ہر مرض کی تشخص بہ ترتیب حروف تہجی از حکیم احسان علی۔

اکسیر القلوب ترجمہ اُردو مفرح القلوب مصنفہ حکیم محمد اکبر ارزانی ہی مترجمہ حکیم محمد نور کریم

عجالۂ مسیحی معالجۂ امراض دبائی و سوزشی مولفہ حکیم سید محمد ولی۔

کیمیاے عناصری۔ ترجمہ قرابادین قادری مترجمہ حکیم نور کریم۔

تشریح الاجسام۔ علاج اقسام پھوڑا پھنسی مولفہ میر افضل علی نیٹو ڈاکٹر۔

مجمع البحرین۔ یہ کتاب طب یونانی اور ڈاکٹری مین ہم تالیف ہوا اس عنوان کی کتاب اب تک تالیف نہین ہوئی جو جامع کمالات حکیم محمد حیدر خان رئیس جالندھر ملازم سرکار ریاست کپورتھلہ نے یادگار بنائی۔

تریاق مسموم۔ نسخے ممتحن اقسام سانپون کے علاج مین مع انکی شکلین اور تصاویر اور مقام اونکی پیدائش کے بقلم حکیم محمد حبیب الدین احمد۔

شفاء الامراض۔ مخصوص ہر ہر عضو کے امراض کا علاج مولفہ حکیم محمد نور کریم۔

ترجمہ اُردو امرت ساگر۔ بیدک مین انتخاب کتاب ہی مترجمہ پنڈت بیار و لال ملازم مطبع۔

فہرست حصۂ اوّل جلد سوم ترجمۂ قانون شیخ الرئیس

صفحہ	مضمون
۲	**پہلا فن احوال و امراض دماغ کے بیان میں**
	مشتمل اوپر پانچ مقالوں کے
″	**پہلا مقالہ** کلیات امراض سر اور تشریح وغیرہ کا بیان
″	پہلی فصل۔ سر اور اجزاء سر کی منفعت کا بیان
۳	دوسری فصل۔ تشریح سر کے بیان میں
۸	تیسری فصل۔ بیان عام امراض سر کا
″	چوتھی فصل۔ علامات و دلائل احوال دماغ کے
۹	پانچویں فصل۔ کیفیت استدلال بر احوال دماغی کے
۱۰	چھٹی فصل۔ بیان استدلال بذریعہ افعال نفسانی۔
۱۳	ساتویں فصل۔ بیان استدلال بذریعہ افعال حرکت و نوم و بیداری
۱۶	آٹھویں فصل۔ بیان استدلال براہ مقدار سر
۱۷	نویں فصل۔ بیان استدلال براہ شکل سر
″	دسویں فصل۔ بیان استدلال براہ گرانی و سبکی سر وغیرہ
۱۹	گیارھویں فصل۔ بیان استدلال بذریعہ احوال چشم و گوش وغیرہ
۲۰	بارھویں فصل۔ بیان استدلال بذریعہ احوال اوس عضو کے جسکی شرکت سے عضو سر منالم ہوتا ہو
۲۱	تیرھویں فصل۔ دماغ معتدل المزاج کے دلائل
″	چودھویں فصل۔ دماغ ردی المزاج کے دلائل
۲۲	پندرھویں فصل۔ بیان علامات امراض سر کا
۲۴	سولھویں فصل۔ قوانین علاج کا بیان
۳۱	**مقالہ دوسرا**۔ اوجاع سر کے بیان میں
″	بیان نام صداع یعنے درد سر
۳۲	تفصیل اقسام اوس درد سر کا بیان جو سوداوی مزاج سے ہو
۳۳	تفصیل اقسام اوس درد سر کے جو تفرق اتصال سے عارض ہو
۳۴	صداع ورمی کا بیان
۳۴	بیان کیفیت عروض درد سر مادی کی
۳۵	صداع شرکی کے اقسام کا بیان
۳۸	علامات منذرہ صداع کا بیان
″	[illegible] کلی صداع کا بیان
۴۰	[illegible] اوس گرم درد سر کے علاج کے
	جو [illegible]
۴۲	علاج اوس درد سر کا جو سرد ہو بلا مادہ خواہ مع مادہ
۴۴	صداع یابس کا علاج
″	علاج صداع ورمی کا
″	صداع ریحی اور بخاری کا علاج
۴۵	علاج اوس صداع ریحی کا جو خارجی ریح سے پیدا ہو
″	علاج اوس صداع کا جو سر تک بخار یدہ کے پہونچنے سے پیدا ہو
۴۶	علاج اوس درد سر کا جو خوشبو سونگھنے سے پیدا ہوا ہو
″	علاج اوس درد سر کا جو بدبو سونگھنے سے پیدا ہو
″	علاج اوس درد سر کا جو بوجہ خمار کے پیدا ہو
۴۸	علاج اوس درد کا جو بوجہ جماع پیدا ہو
″	علاج اوس درد سر کا جو ضربہ اور سقطہ سے عارض ہو۔
۴۸	علاج صداع ضعفی
۴۹	علاج اوس درد سر کا جو بوجہ قوت کی جس کے پیدا ہو
″	علاج صداع عرضی کا
″	علاج صداع بحرانی کا
۵۰	علاج اوس درد سر کا جو سر میں کیڑے پڑجانے سے پیدا ہو
″	علاج صداع نومی کا
″	علاج صداع شرکی کا
۵۲	گرانی سر کا علاج
″	بیضہ اور خود نام کے درد سر کا علاج
۵۳	علاج شقیقہ کا
۵۴	در بیان اورام دماغی اور خواص کر سرسام کا بیان
۵۶	علامات مشترکہ اور مختصہ سرسام حقیقی و غیر حقیقی کا بیان
۵۹	علاج اقسام سرسام کا
۶۲	دماغ کے ورم فلغمونی کا بیان
″	دماغ کے ورم حمرہ اور قوبا کا بیان
″	جنون کی قسم خاص صیارا کا بیان
۶۳	لیثرغس یعنے سرسام سرد کا بیان

صفحہ	مضمون
۶۵	بیان اوس پانی کا جو اندرون قحف پیدا ہو
〃	بیان اون اورام اور رطوبتون کا جو خارج قحف مین ہون
۶۶	سبات سہری کا بیان
۶۸	شجہ اور قطع جلد سر کا بیان
〃	**چوتھا مقالہ اون امراض سر کے بیان مین جنکی مضرت زیادہ تر افعال حس سے متعلق ہوتی ہے**
〃	سبات اور نوم کا بیان
۷۲	علاج اوس سبات کا جو حمیات مین عارض ہو
۷۳	سہر و بیداری کا بیان
۷۵	آفات ذہن کا بیان
۷۶	اختلاط ذہن کا بیان
۷۷	حمق و رعونت کا بیان
۷۸	فساد ذکر کا بیان
۸۰	فساد تخیل کا بیان
۸۲	مالیخولیا کا بیان
۹۰	قطرب کا بیان
۹۲	عشق کے بیان مین
۹۳	**پانچوان مقالہ اون امراض دماغی کا بیان جنکی مضرت افعال حرکت ارادی سے متعلق ہے**
〃	دوار یعنے گھمنی کا بیان
۹۰	مرض لوی کا بیان
۹۹	کابوس کا بیان
〃	صرع کا بیان
۱۰۴	سکتہ کا بیان
۱۱۹	**دوسرا فن احوال و امراض عصب کا بیان**

صفحہ	مضمون
〃	بیان عام امراض عصب کا
۱۲۰	فالج اور استرخا کا بیان
۱۲۶	تشنج کا بیان
۱۳۲	تمدد اور کزاز کا بیان
۱۳۷	لقوہ کا بیان
۱۴۰	رعشہ کا بیان
۱۴۴	اختلاج کا بیان
۱۴۵	**تیسرا فن احوال و امراض چشم کا بیان**
	مشتمل اوپر چار مقالہ کے
〃	**مقالہ پہلا تشریح چشم اور امور کلیہ کا بیان**
〃	تشریح آنکھ کی
۱۴۸	بیان شناخت احوال و امراجہ چشم کا
۱۴۹	احوال چشم کا بیان
۱۵۰	آنکھ کی حفظ صحت اور مفردات چشم[illegible]
۱۵۱	آشوب چشم اور تکمد رکا بیان
۱۵۴	علاج مشترکہ جملہ قسم کے آشوب اور نزلہ اور ترے کا
۱۶۰	ادویہ آشوب چشم کا بیان
〃	**دوسرا مقالہ مقلہ چشم کے دیگر امراض کے بیان مین**
۱۶۱	قروح چشم اور قروح طبقۂ قرنیہ کا بیان
۱۶۲	خنگا نماے قرنیہ کا بیان
۱۶۴	شبہ چشم کا بیان
〃	اوس مدہ کا بیان جو صفاق چشم کے نیچے ہو
〃	سرطان چشم کا بیان
〃	غرب اور موق چشم کا بیان
۱۶۷	کویہ کی گوشت بڑھجانے اور کم ہوجانے کا بیان

صفحہ	مضمون
〃	سپیدی چشم کا بیان
۱۶۸	سبل کا بیان
〃	ناخونہ چشم کا بیان
۱۷۰	طرفہ چشم کا بیان
〃	مرض دمعہ یعنے ڈھلکے کا بیان
۱۷۱	حول کا بیان جسکو کنز چشمی کہتے ہین
۱۷۲	مرض حجوظ کا بیان
〃	غور العین کا بیان
۱۷۳	کبودی چشم کا بیان
۱۷۴	**مقالہ تیسرا پلکون کے امراض و احوال کے بیان مین**
〃	قمل اجفان کا بیان
〃	سلاق کا بیان
۱۷۵	جسار اجفان کا بیان
〃	پلکون کا موٹا ہوجانا
〃	تہبج اجفان کا بیان
〃	ثقل اجفان کا بیان
۱۷۶	دونون پلکون کا ملجانا کوے کے نزدیک
〃	انقلاب جفن کا بیان
〃	بردہ نامی رطوبت کا بیان
〃	شعیرہ نامی ورم کا بیان
〃	شنرناق کا بیان
۱۷۷	توتہ کا بیان
〃	تحجر کا بیان
۱۷۸	قروح جفن کا بیان
〃	جرب و حکہ اجفان کا بیان
〃	انتفاخ جفن کا بیان
۱۷۹	کثرت طرف کا بیان

صفحہ	مضمون
〃	انتشار الشعر کا بیان
۱۸۰	شعر منثقاب کا بیان
〃	شعر زائد کا بیان
۱۸۱	بالکو نکی جڑون کا چھٹ جانا
〃	چوتھا مقالہ احوال وامراض قوت باصرہ کے بیان مین
〃	ضعف بصر اور رقت بصر کا بیان
۱۸۶	سشبکوری کا بیان
〃	روزکوری کا بیان
〃	خیالات کا بیان
۱۸۹	انتشار بصر کا بیان
۱۹۱	سوراخ چشم کے تنگ ہونے کا بیان
〃	نزول الماء کا بیان
۱۹۴	بطلان بصارت کا بیان
۱۹۵	روشنی ناگوار ہونے کی بیماری کا بیان
〃	مرض قمور کا بیان
۱۹۵	فن چوتھا کانون کے احوال وامراض کے بیان مین
〃	تشریح گوش کا بیان
۱۹۶	کانون کی حفظ صحت
〃	آفات سماعت
〃	طرش یعنے نقصان سماعت کا بیان
۲۰۰	درد گوش کا بیان
۲۰۷	دوی اور طنین کا بیان
۲۰۲	قیح اور بدہ گوش کا علاج
۲۰۷	کانون سے خون کا انفجار
〃	چرک اور سدۂ گوش کا علاج

صفحہ	مضمون
۲۰۸	سدۂ گوش کا بیان
۲۰۹	رض گوش
〃	حکۃ الاذن کان کی کھجلی
〃	دخول الماء فی الاذن کان مین پانی کا داخل ہونا۔
〃	دخول حیوانات کان مین
۲۱۰	حیوانات جو بیخ گوش مین پیدا ہون
۲۲۱	سخت آواز سے کان کا ہربا ورنا گواری
〃	فن پانچوان احوال وامراض انف یعنے بینی کے بیان مین
〃	پہلا مقالہ۔ تشریح بینی وغیرہ
〃	تشریح انف
۱۱۳	طریق استعمال دوا ناک مین
〃	[illegible] کا بیان یعنے سونگھنے مین جو آفت پیدا ہو
۲۱۴	[illegible] بیان
۲۱۷	زکام [illegible] بیان
۲۲۲	دوسرا مقالہ باقی احوال انف کے بیان مین
〃	بدبو کا مرض ناک مین
〃	قروح انف
۲۲۳	سدۂ خیشوم
〃	مرض جنان کا بیان
〃	رض انف کا بیان
〃	بواسیر وا ربیان انف کا بیان
۲۲۴	عطاس کا بیان
۲۲۷	ناک مین کوئی چیز پڑجانے کا بیان
۲۲۸	ناک مین خشکی پیدا ہونے کا بیان
〃	حکۃ الانف یعنے ناک مین کھجلی ہونے کے بیان مین

صفحہ	مضمون
〃	چھٹا فن احوال وامراض فم ودہان کے بیان مین
〃	تشریح فم
〃	بیان عام امراض زبان کا
۲۳۰	فساد ذوق کا بیان
〃	استرخا ر لسان
۲۳۱	تشنج لسان
۲۳۲	ظلم لسان یعنے زبان کا بڑا ہوجانا
۲۳۲	زبان کا چھوٹا ہونا
〃	ادرام لسان
۲۳۳	کلام کرنے مین خلل کا ہونا
۲۳۴	صفدع لسان
〃	حرقت لسان
〃	شقوق لسان
〃	دلع لسان زبان کا باہر نکل آنا
〃	بثور فم
۲۳۵	قلاع وقروح خبیثہ
۲۳۶	کثرت لعاب
۲۳۷	ماکولات کی بدبو کا بیان
〃	مُنھ سے خون کا نکلنا
〃	گندہ دہنی
۲۳۹	مُنھ کا کھلا رہ جانا
〃	فن ساتوان دانتون کے احوال کا بیان
〃	مجلی دانتون کا بیان
۲۳۹	حفاظت اسنان
۲۴۰	بیان عام علاج دندان کا

صفحہ	مضمون
۲۴۱	اوجاع اسنان
۲۴۵	ہلنا ہوا دانت
۲۴۶	ثقب اسنان
۲۴۷	تفتت وتکسر اسنان
〃	تغیر لون اسنان
〃	تسہیل بنات اسنان
۲۴۸	تدبیر قلع اسنان
۲۴۹	تفتیت اسنان متاکلہ
〃	دود اسنان
〃	صریر اسنان
〃	دانت کا طول مین بڑھجانا
〃	ضرس اسنان
〃	ذہاب مار اسنان
〃	ضعف اسنان
۲۵۰	**فن آٹھوان امراض لب ولثہ کے بیانمین**
〃	اورام لثہ
۲۵۱	لثہ واسپہ سوڑھے سے خون جاری رہنا
〃	شقوق لثہ
〃	قروح وتاکل نواصیر لثہ
〃	نتن لثہ
〃	نقصان لحم لثہ
۲۵۲	استرخار لثہ
〃	لحم زائد کا بیان
〃	شفتین یعنے دونون لبون کا بیان
۲۵۲	شقوق شفتین
〃	اورام وقروح شفتین
〃	بواسیر لب

صفحہ	مضمون
〃	اختلاج لب
۲۵۲	**نوان فن احوال حلق کے بیانمین**
〃	تشریح اعضاء حلق
〃	امراض اعضاء حلق
〃	طعام جو گلو گیر ہوتا ہے
〃	شوک یعنے کانٹے پھنس جانے کا بیان
۲۵۴	علق یعنے جونک کا گلے مین پھنس جانا
۲۵۵	خوانیق اور ذبح کا بیان
۲۶۴	لہات اور لوزتین کا بیان
۲۶۵	سقوط لہات
۲۶۶	قطع لہات کا بیان
〃	**دسوان فن احوال صدر یعنے سینہ کے بیانمین**
〃	مشتمل ہر پانچ مقالہ پر **پہلا مقالہ** اصوات [illegible] تشریح حنجرہ وغیرہ کے
۲۷۰	علامات امراض ریہ کا بیان
۲۷۱	امراض ریہ
〃	علامات معالجہ ریہ
〃	مواد تاشبہ یعنے فروختہ کا بیان
۲۷۲	ادویہ صدریہ کا بیان
۲۷۳	کلام دربارۂ تنفس
۲۷۴	نفس عظیم وصغیر کا بیان
۲۷۶	علامات حرکت صدریہ کا بیان
۲۷۷،۲۷۶	اقسام نفس کا بیان
۲۷۸	بیان عام سوء تنفس کا
۲۷۹	ضیق النفس کا بیان

صفحہ	مضمون
۲۸۰ تا ۲۸۲	بقیہ اقسام نفس
۲۸۲	ربو ودمہ کا بیان
۲۸۸	علاج سوء تنفس وعسر تنفس
۲۸۹	**دوسرا مقالہ** صوت یعنے آواز کا بیان
۲۹۱	علاج انقطاع صوت کا
۲۹۲	بحۃ الصوت
۲۹۳	صوت خشن
〃	صوت قصیر
〃	صوت غلیظ ودقیق وعظم ومرتعش
۲۹۴	**تیسرا مقالہ** سعال ونفث الدم کا بیان
۲۹۹	نفث الدم کا بیان
۳۰۰	**چوتھا مقالہ** اوجاع واورام نواحی صدر کا بیان
〃	بیان عام اوجاع نواحی سینہ کا یعنے ذات الجنب وغیرہ کا بیان
۳۱۹	ذات الریہ کا بیان
۳۲۴	ورم صلب ریہ کا
〃	ورم رخو ریہ کا بیان
〃	بثور ریہ
〃	اجتماع مائی فی الریہ یعنے پھیپھڑے مین پانی کا فراہم ہونا
〃	ورم قصبہ ریہ
〃	فیح ومدہ ریہ کا بیان
۳۲۴	قروح ریہ وصدر اورسل کا بیان
۳۲۷	**پانچوان مقالہ** دربیان اصول وقواعد علاج متذکرہ مقالہ چارمی
۳۲۸	علاج ذات الجنب کا
۳۳۴	علاج ذات الریہ

صفحہ	مضمون
۳۳۴	تفتیح کا بیان
۳۳۵	تغذیہ کا بیان
۳۳۷	علاج قروح نواحی صدر اور سل کا
۳۴۲	**فن گیارہوان احوال و امراض**
	قلب کے بیان مین
۳۴۲	**پہلا مقالہ** مبادی اور اصول نظری قلب کے
-	بیان مین
۳۴۲	تشریح قلب
۳۴۴	عام امراض قلب کا بیان
۳۴۵	استدلال وجوہ بر احوال قلب
۳۴۷	علامات قلب امزجہ طبعی
۳۴۸	علامات امراض قلب
۳۴۹	اسباب جو قلب مین اثر کرتے ہین
۳۵۰	قوانین کلیہ علاج قلب
۳۵۲	**مقالہ دوسرا** جزئیات امراض مفصلہ مین
۳۵۳	علامات خفقان
۳۵۴	علاجات کلیہ خفقان
۳۵۶	علاج خفقان حار
۳۵۷	علاج خفقان بارد
״	غشی کے اصناف اور اوسکے اسباب اور
	مرگ مفاجات کے اسباب ״
۳۶۷	**فن بارہوان پستان کے امراض**
	اور احوال مین
۳۶۷	تشریح پستان
۳۶۸	دودھ زیادہ کرنے کی تدبیر

صفحہ	مضمون
۳۷۰	دودھ کم کرنے کی تدبیر
״	دودھ کا پھٹ کر بستہ ہوجانا
۳۷۱	دودھ کا پستان مین بستہ ہونا اور عفونت اور
	امتداد جو پستان کو عارض ہو اور کوفت کا صدر سے
	جو پستان پہونچے
״	اورام گرم پستان
۳۷۲	اورام پستان بارد
״	قروح اکالہ پستان
۳۷۳	پستان کی حفاظت کا بیان
۳۷۴	**فن تیرہوان مری اور معدہ کا بیان**
״	تشریح مری
۳۷۹	امراض مری
״	ازدراد کی کیفیت
״	ضیق مبلع اور عسر ازدراد
۳۸۲	مری فنگافتہ ہوکر خون کا برآمد ہونا
״	قروح مری
۳۸۳	علاج قروح مری
״	بیان مزاج معدہ طبعی
״	با رطبعی
״	علامت مزاج یابس طبعی
״	علامت مزاج رطب
״	امراض معدہ کا بیان
۳۸۶	اسباب امراض معدہ
۳۸۷	وجوہ استدلال معدہ
۳۹۴	دلائل امزجہ معدہ
״	علامات سوء مزاج معدہ

صفحہ	مضمون
۳۹۵	علامات سوء مزاج یابس
״	علامات سوء مزاج رطب
״	علامات مواد امزجہ کے اور جو کچھ اون کے
	ہمراہ ہوتا ہے
۳۹۶	دلائل آفات عدہ غیر مزاجی
۳۹۷	علاجات کا بیان
۳۹۸	علاجات سوء مزاج بارد او رطب معدہ
۳۹۹	علاج مزاج حار معدہ
״	علاج مزاج بارد
۴۰۰	علاج مزاج رطب
״	علاج مزاج یابس
۴۰۲	علاج سوء مزاج بارد یابس
״	علاج سوء مزاج یابس جو ہمراہ حرارت کے ہو
۴۰۳	علاج سوء مزاج حار رطب معدہ
״	علاج سوء مزاج معدہ
۴۰۸	باب تدبیر مین اوس شخص کے جسکا معدہ
	چھوٹا ہو
۴۱۰	**مقالہ دوسرا** - امراض معدہ کا بیان
״	**فصل پہلی** - درد معدہ کے بیان مین
۴۱۲	ضعف معدہ
۴۱۵	علاج تخمہ اور بطلان ہضم
۴۱۶	بطلان شہوت اور ضعف اشتہا کا بیان
۴۲۳	علاج فساد شہوت
۴۲۴	بھوک اور شدت گرسنگی اور جوع کلبی کا
	بیان
۴۲۷	جوع جسکا نام بولیموس ہے
۴۳۱	**دوسرا مقالہ** - ہضم کا بیان

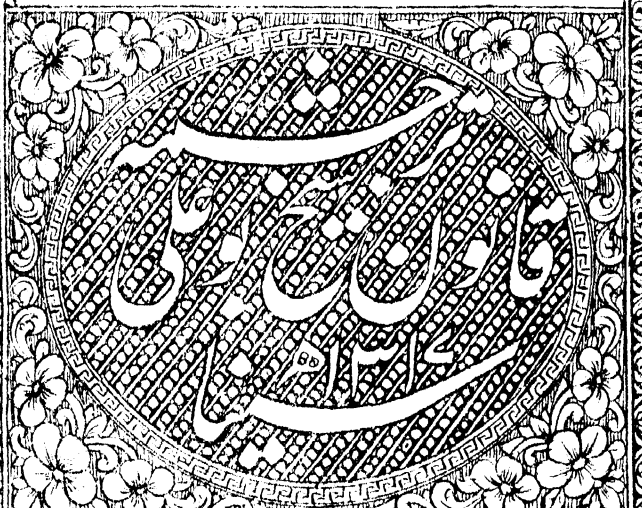
صفحہ	مضمون
۴۳۱	فصل آفات ہضم
۴۳۴	ضعف اسباب ہضم
۴۳۶	دلائل ضعف ہضم کا بیان
۴۳۷	دلائل فساد ہضم
″	علاج فساد ہضم
۴۳۹	علامات جودت ہضم
۴۴۰	علاج دیر ہضم
″	علاج زود ہضم
″	سختی تولید معدہ
۴۴۱	علاج زیادتی اڈکار
۴۴۱	**چوتھا مقالہ۔ امراض مرکبہ مین**

صفحہ	مضمون
۴۴۱	اورام گرم معدہ
۴۴۵	اورام سخت و اورام غلیظہ
۴۴۶	دبیلۂ معدہ
″	قروح معدہ
۴۴۸	علاج بثور معدہ
″	**پانچوان مقالہ**
″	نفخہ معدہ کا بیان
۴۴۹	امراض مراقی کا بیان
″	علامات نفخہ معدہ
۴۵۱	علامت معدہ کا بیان
۴۵۲	قے اور سموم اور غشیان اور قلق معدہ کا بیان

صفحہ	مضمون
۴۵۹	تفصیلی علاج کا بیان
۴۶۲	ادویۂ مفردہ و مرکبہ نافع متلی اور قے کے
۴۶۳	علاج قی الدم
۴۶۴	قلق اور کرب معدہ کا بیان
″	خون جو معدہ اور امعا مین محتبس ہوجاے
″	دودھ کا معدہ مین بستہ ہوجانا
۴۶۵	مراق کا بیان
۴۶۸	علامات
۴۷۰	جو احوال مراق اور ہشہ اسیف کو عارض ہوتے ہین

به عون صناع مکین و مکان فضل و خلاق مین ان

اذنون کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیہ مطاوی آرب حکیمہ
مخزن عوائد معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبا حصہ اول از جلد سوم



بزبان اردو مترجمہ قدوہ ارباب تحقیق وزبدہ اصحاب تدقیق یکہ تاز مضمار ہمہ دانی
مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب رئیس و مہتمم مدرسہ ایمانی حسب الایماء منشی نولکشور لکھنؤ

مطبع منشی نولکشور کانپور میں طبع ہو کر مطبوع جہان ہوئی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس اور ستایش خدای یگانہ کے بعد درود نامحدود نبی آخر الانبیا پر اور اونکی آل اطہار ائمہ اخیار پر ہو۔ اوسکے بعد یہ جان غلام سنین گنتوری کہتا ہو کہ یہ تیسری جلد ہو جلدات چرکانہ قانون سے جسکا ترجمہ خاکسار نے بڑی جانکاہی سے کیا ہو امید ہو کہ مقبول طبائع عام ہو اور جو جو شروط اس تمام کتاب کے ترجمہ مین ملحوظ ہین اونکو شروع ترجمہ جلد اول مین تفصیل لکھ چکا ہون اب متوکلا علی اللہ شروع ترجمہ مین کرتا ہون

کتاب سوم مین امراض جزئیہ کا بیان ہو یعنے جو بیماریان کہ انسان کے اعضا مین سے ہر ہر عضو مین پیدا ہوتی ہین سر سے لیکر قدم تک عام اس سے کہ وہ اعضا ظاہری ہون خواہ باطنی اندرون بدن کے واقع ہون۔ اور اس کتاب مین بائیس فن ہین

پہلا فن شامل ہو پانچ مقالہ پر

پہلا مقالہ کلیات امراض سر اور دماغ کے بیان مین ہو اوسمین سولہ فصلین ہین **پہلی فصل** مین منفعت سر اور جن اجزا سے عضو سر مرکب ہو اونکی منفعت کا بیان ہو جالینوس کہتا ہو کہ منفعت سر کی فقط یہی نہین ہو کہ جو ہر دماغ اوسمین رکھا گیا ہو اور نہ فقط یہی منفعت اوسکی ہو کہ قوت سامعہ اور شامہ اور ذائقہ اور لامسہ اس عضو مین رکھی جائے اسلیے کہ یہ اعضا اور جن اعضا مین یہ قوتین ہین ایسے حیوانات مین موجود ہین جنکے سر نہین ہو بلکہ غرض سر کی خلقت سے یہ ہو کہ آنکھ کی حالت اچھی رہے اور کسی قسم کی بدحالی آنکھ کو نہ پیدا ہو اور جن افعال کیواسطے آنکھ بنائی گئی ہو اونمین تصرف آنکھ کا بخوبی ہو سکے اور رودہ عمدگی اور حسن حال آنکھ کا یہ ہو کہ اوسی بلند جگہ اور اونچا مقام جملہ اعضاے بدنی پر ہے اور جملہ جہات و اطراف جو پیش رو ہین سب مین آنکھ اپنا کام دے سکے۔ اسلیے کہ آنکھ کو اگر ہم قیاس کرین تو اوسکی مثال اعضاے بدنی سے وہی ہو جو تلایہ لشکر کیواسطے

لشکر سے ہوتی ہی اور بخوبی معلوم ہی کہ نہایت عمدہ اور نہایت مناسب مقام تالیہ لشکر کیواسطے وہی ہی جو بلند تر اور زیادہ اونچا ہو کہ وہان سے ہر طرف نظر دوڑ سکے - پھر یہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ ہر ایک آنکھ کیواسطے ہر ایک حیوانمین سر کی خلقت کچھ ضروری بات نہین ہی بلکہ اوسی حیوان کے واسطے سر کی خلقت ضروری ہی جسکی آنکھین نرم اور نازک ہون کہ اونکو حاجت حفاظت چشم زخم سے بچانے کی زیادہ ہو اور مقام محفوظ آفات سے اونکے واسطے مقرر کرنا لازمی واجب ہی - اسلیے کہ اکثر حیوانات کیواسطے بجاے سر کے دو زیادتیان فقط پیدا کرکے اونکی دونو آنکھین اونمین قرنیتین درست بٹھادی گئین تاکہ ہر ایک آنکھ کیواسطے ایک تمام بلند پیدا ہو گیا اور بصر یعنے قوت باصرہ ایسے حیوان کی مشرف جملہ موزریگاہ پر ہو گئی پھر سر کے پیدا کرنیکی لیے حیوانمین حاجت باقی نرہی تاکہ اس حیوان کی آنکھ کا ڈھیلا ہیت پیدا کیا جاے - پھر حاجت بطرف خلقت سر کی اونمین حیوانات کیواسطے ترنیکی آنکھین محتاج پردہ کی ہین اور وہ قایہ یعنے آفات سے بچانیکی اونکو زیادہ حاجت ہو اور اسکے بھی محتاج ہین کہ اون حیوانات کی آنکھونمین بہت سے عصاب اور پٹھے بغرض چند حرکات متعلقہ چشم یعنے آنکھونکے ڈھیلے کی اور پلکونکی حرکت کیواسطے آتے ہین اور ایسے مختلف حرکات کی صلاحیت عضو واحد کو نہین ہی کہ آنکھ ہی نہین تبھی خصوصاً کہ وہ عضو یعنے آنکھ بہ اعتبار حرکت سے دور بھی تھا اور باوجود دور ہونیکے مقدار اور جثہ مین بھی نہایت چھوٹا ہی پھر کیونکر بدون توسط عضو کلان مثلاً سر یہ اعصاب آنکھ تک پہونچتے اور ہم پورا پورا بیان اس مسئلت کا آنکھ کے باب مین کرینگے اونجگہ بخوبی یہ مسئلت سمجھ مین آجائیگی سر کے اجزاء ذاتی اور جو قریب اجزاء ذاتی کے ہین وہ یہی ہین (۱) بال (۲) اوسکے بعد جلد یعنے کھال (۳) پھر چربی (۴) کھوپڑی یعنے استخوان سر (۵) پھر سخت جھلی (۶) پھر پتلی جھلی جسکو عنکبوتی کہتے ہین (۷) پھر جوہر دماغ اور بطنہای دماغ اور جو کچھ بھیجے کے اندر ہی (۸) پھر دونو جھلیان جو دماغ کے نیچے ہین (۹) پھر شبکہ یعنے جال کیصورت پر جو ایک جھلی ہی (۱۰) پھر وہ ہڈی جو قاعدہ ہی دماغ کا

فصل دوسری دماغکی تشریح انسان کا دماغ منقسم ہی ایک جوہر حجابی اور ایک جوہر مخی پر اور تیسری قسم اوسکی تجاویف کی ہی جو دماغ مین رہتے بھرے ہوتے ہین - مگر اعصاب جو دماغ مین ہین اونکی صورت ایسی ہی جیسے شاخین اور فروع کہ اوسی دماغ سے برآمد ہوتے ہین اور پھیل گئے ہین اور پھر ان ٹھونکی یہ کیفیت بھی نہین ہی کہ خاص جوہر دماغ کے اجزا ہون - کل جسم دماغکی تنصیف ہو گئی ہی طول کی جانب مین اور یہ تنصیف تمام جملہاے دماغ اور مخ اور بطون مین نافذ ہو گئی ہی یعنے مخ اور بطون سب کے برابر دو دو حصہ اسی تنصیف کی وجہ سے ہو گئے ہین - اسلیے کہ دو ٹکرے ہوتے ہین وہی منفعت جو معلوم ہو حاصل ہو گی اگر یہ ظاہر اور کھلا ہوا دو حصہ کا ہونا فقط بطن مقدم دماغ مین اپنی طرح معلوم ہوتا ہی اور حس بصر فقط اسی کو دریافت کرتی ہی - دماغ کی خلقت کی کیفیت اولی مین بارد رطب نجویز ہوئی ہی - برودت اسواسطے ہی کہ دماغ مین اشتعال اور بھڑک نہ پیدا ہو اون حرکات قویہ کے سبب سے جو دماغ مین حرکات اعصاب اور انفعالات حواس اور حرکات روح جو استحالات تخلیہ مین ہوتے ہین اوسکے حرکات اور نیز حرکات فکریہ اور ذکریہ مین جو حرکت رو حکو ہوتی ہی اوسکی حرارت کہ یہ سبب حرکات مورث حرارت ہین لہذا برودت جوہر دماغکی انکا تحمل کرلیتی ہی - ایضا برودت دماغکی یہ بھی ایک منفعت ہی کہ جو روح گرم قلب سے دماغمین آتی ہی بذریعہ اون دو نورگون کے جو قلب سے دماغکو چڑھ کر پہونچتی ہین اوس روح گرم کی تعدیل برودت جوہر دماغ کی کرتی ہی اور رطب ہونے کی وجہ یہ ہی کہ اوس جوہر دماغ کو یہ روح گرم باعانت حرکات محفظہ مذکورۂ بالا کے خشک نہ کردے - دوسری منفعت اوسکی رطب ہونے کی یہ ہی کہ تشکل کو اچھی طرح قبول کرے - جوہر دماغ نرم اور باوسومت پیدا کیا گیا دسومت اور چکنائی کا فائدہ یہ ہی کہ جو شی جوہر دماغ سے اوگتی ہی از قسم ٹھہ کے وہ علک یعنے چبانیوالا بالزوجت ہو - اور نرم اسلوسطے پیدا ہوا بنا قول جالینوس کے تاکہ اوسکا تشکل بسہولت ہو اور متخیلات سے اوسکا استحالہ بآسانی ہوا کرے اسلیے کہ لین یعنے نرم عضو استحالات کو بہت آسانی سے قبول کرتا ہی یہ تو وہی سبب ہی جسکو جالینوس نے تحریر کیا ہی - اور مین کہتا ہون کہ نرم اسلوسطے مخلوق ہوا کہ باوسومت ہو اور اوس سے جو غذا عصاب

سخت کو پہونچتی ہو وہ اچھی طرح بتدریج سختی کو پہونچے اسلیے کہ اعصاب کبھی جوہر دماغ سے بھی غذا پاتے ہین اور نخاع سے بھی اعصاب کو غذا ملتی ہو۔ پھر ہو نکہ جوشی کہ اپنے جوہر اصلی مین سخت ہو اوس سے امداد غذا دہی کی ایسی شی کو جو سخت ہو نہین ملتی ہو جیسے کہ نرم شی سے امداد غذا کی سخت چیز کو ملتی ہو لہذا واجب دماغ کا جوہر نرم ہوا عصب سخت کو اپنی غذا اوس سے بخوبی ملے گی۔ دوسری منفعت اوسکی نرم ہونمین یہ ہو کہ جو شی جوہر دماغ سے اوگتی ہو وہ نرم پیدا ہو اسلیے کہ بعض اشیا جو دماغ سے اوگتی ہین اونکو حاجت اس امر کی ہوتی ہو کہ اطراف اور کنارون پر سخت ہو جائین چنانچہ بروقت بیان منافع عصب کے ہم اسکا ذکر کرینگے۔ اور چونکہ یہ اوگنے والی شی دماغ سے محتاج اپنے سخت ہو جانیکی تدریج تھی اور اسکی صلابت کی وہی قسم تھی جو طرح کوئی شی نرم رفتہ رفتہ سختی پکڑتی ہو لہذا واجب ہوا کہ اصل اس اوگنے والیکی اور منشا خواہ مبدا اسکے برآمد ہونے کا ایک جوہر نرم اور بادسوت ہو اور جو شی چکنی اور بادسوت ہوتی ہو نرم ضرور ہوتی ہو پس یہ اوگنے والی شی بھی ابتداے نشو مین نرم ہوگی (گو رفتہ رفتہ اسکے اطراف وغیرہ مین صلابت آجائے) ایضاً جو روح کہ دماغکو حادی ہو اور محتاج سرعت حرکت کی ہو دماغکے نرم مخلوق ہونے سے اوس روحکو مدد رطوبت سے بخوبی پہونچے گی۔ ایضاً دماغکے نرم ہونیکی ایک یہ بھی منفعت ہو کہ بسبب تخلخل کے وزن مین سبک ہوگا اسلیے کہ جو عضو اعضاے بدن سے صلب اور سخت ہو وہ اثقل بھی ہو بہ نسبت اوس عضو کے جو نرم اور تر اور متخلخل ہے (جیسے ہڈی اور پھیپھڑا) مگر جوہر دماغ کی نرمی اور سختی مین جابجا تفاوت ہو پس جزء مقدم دماغکا بہت نرم ہو اور جزء موخر دماغکا اوسکی بہ نسبت زیادہ سخت ہو اور ان دو کو اجزا مین بسبب اندراج اور درآنے حجاب سخت کے (جسکا بیان آیندہ ہم کرینگے) بہت بڑا فرق ہو اور یہ حجاب سخت وہی ہو جو درمیان مقدم اور موخر اجزاء دماغکے تمام یعنے آگے تک درآیا ہو۔ مقدم دماغ نرم اسواسطے مخلوق ہوا کہ اکثر اعصاب حس کے اور خصوصاً وہ عصب جو سمع اور سماعت اور شم کے لیے مخلوق ہوے ہین اسی مقدم دماغ سے اونکا نشو ہوا ہو اسلیے کہ ہر ایک حس بمنزلہ طلیعہ اور تلایہ کا سیلان جہت مقدم مین اولی ہو۔ اور عصب حرکت اکثر موخر دماغ سے نکلے ہین اور نخاع جو بمنزلہ رسول اور سفیر یا خلیفہ دماغکی ہو مجراے صلب مین واسطے پیدائش عصب حرکت کے وہ بھی موخر دماغ سے نکلا ہو اور وہ نخاع اونھین مقامات مین پہونچ گیا ہو جن مقامات سے حاجت پیدا ہونے اعصاب قویہ کے تھی۔ عصب حرکت کو حاجت زیادہ صلابت کی اسقدر ہو کہ اوتنی حاجت عصب حس کو نہین ہو بلکہ نہایت مراتب اور مناسب واسطے اعصاب حرکت کے وہی مقام ہو جو نرم ہو پس مبدا نشو عصب حرکت کا سخت مقام تجویز کیا گیا۔ حجاب جو درمیان دونون بطن مقدم اور موخر دماغکے مندرج کیا گیا اوس سے غرض یہی ہو کہ فاصلہ دو نو جزء نرم اور سخت مین رہے۔ اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ حجاب کے درمیانمین ہونے سے فائدہ یہ ہو کہ جزء نرم ملاصق ہونے سے جزء سخت کی جدا رہے۔ اور جو حجاب کہ ان دو نونمین درآیا ہو وہ نہایت نرم پیدا کیا گیا۔ اور یہ لپیٹ اور پیچیدگی جسکے ذریعہ سے دماغکے دو حصہ مقدم اور موخر ہوگئے ہین ایسی عمدہ چیز ہو جسکے چند منافع اور بھی ہین اسلیے کہ جو آدرہ اور ساکن رگین دماغین اوتری ہین اور اوسی دماغین متفرق ہو کر پھیل گئی ہین اون رگونکو حاجت بطرف ایک مستند اور تکیہ گاہ کی تھی اور ایک ایسی چیز کی طرف احتیاج تھی جو اون رگونکو مضبوط کردے کہ اوسکے سہارے سے ان رگونکا قیام اچھی طرح ہو سکے۔ اور جو ہر دماغ بسبب نرم اور پلپلے ہونیکے اس قابل نہ تھا کہ اوپر سہارا اون رگونکا ہوتا۔ پس یہی پیچیدگی اور جوڑ کا مقام یعنے حجاب بمنزلہ ستون کے اون رگون کیواسطے بنایا گیا۔ اسی پیچیدگی کے آخری سرے کے نیچے اور اسی پیچیدگی کے نیچے معصرہ یعنے نچوڑنے کی جگہ بنائی گئی اور معصرہ جاے ریزش خون کی ہو جہان تک اوسکی قوت ہو اور خالی جگہ پڑی ہو جو مثل حوض کے ہو اور بعض اجزا اسی فضا اور معصرہ کے مثل چھوٹی چھوٹی نالیون کے ہین کہ جنمین خون متفرق ہوتا ہو اور اس جزء کو نرمی مین شابہت جوہر دماغ سے ہو پھر یہان سے اوس خون کو وہی رگین اپنے مُنہ سے چوس چوس کر دو نو رگون مین

جمع کردیتی ہین جسطرح اوسکا بیان ہم تشریح مین انہین رگونکے آیندہ کرینگے - اسی پیچیدگی اور جوڑکا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جاے روئیدگی رباطات قرار پائی ہے وہ رباطات جو جہاب گندہ سے لیتے ہین موارات مین درز سے اوس قحف کے جو متصل اوسی جہاب کے ہے - مقدم دماغ مین نہیں اور جاے روئیدگی اون دونون زائدتین کے ہے جس سے قوت شم کی پیدا ہوتی ہے اور یہ دونون زائدہ نرمی جو ہر دماغ سے جدا ہوگئی ہین یعنے ویسی نرمی انمین نہین ہے اور تھوڑے قلیل سخت ہوگئی ہین اور بقدر صلابت پٹھے کے ان دونون زائدتین کی سختی نہین پہونچتی ہے - سارا دماغ دو جھلیون سے منڈھا ہوا ہے ایک تو رقیق اور ایک پتلی جھلی ہے جو دماغ سے متصل ہے اور دوسری جھلی صفیق ہے یعنے گندہ جو کہ استخوان سے متصل ہے - یہ دونون جھلیان اسواسطے مخلوق ہوئی ہین تاکہ درمیان پھیپھڑے اور ہڈی کے آڑا اور روک ہوجاے اور جو ہر نرم دماغ کا سخت ہڈی سے چھو نجاے اور اسی ہڈیسے جو ہر دماغکو آفات نہ پہونچے اور یہ ممانعت اور چھوجانا ہڈی اور دماغکا اوسوقت مظنون تھا جبکہ دماغکے جوہر پر کسیطرح کی کشش اور درازی پیدا ہوتی خواہ بروقت انبساط اور پھیلاؤ کے جو دماغکو بعد القباض اور سمٹنے کے عارض ہوتا ہے - کبھی جوہر دماغ بڑھکر قحف تک پہونچ جاتا ہے چندھالتونمین جیسے بروقت زیادہ چیخنے اور چلانیکے پس ایسی ہی منفعت کیواسطے درمیان دماغ اور قحف کے دو آڑین اور حاجز بناے گئے اور اون دونون پردون اور حجابونمین نرمی اور سختی کا توسط اختیار کیا گیا اور دو پردے جھلیونکے اسواسطے بناے گئے تاکہ جو شی ہڈی سے بلا واسطہ ملاقی ہو وہی بعینہ مغز اور پھیپھڑے سے بلا واسطہ ملاقی نہ ہے بلکہ جدا جدا دو ملاقی دماغ اور قحف کے پیدا کیے گئے - اور جو ہر دماغکے قریب جو جھلی ہے وہ تو رقیق اور باریک مخلوق ہوئی اور قحف کے متصل جو غشا ہے وہ صفیق اور گندہ بنائی گئی اور پھر یہ دونون جھلیان ملکر مثل ایک ہی دفایہ اور نگہبان کی ہوگئین - یہ جھلی باوجودیکہ دماغکے بچاؤ کا ذریعہ ہے اسکے علاوہ رباط یعنے ذریعہ بندش بھی اون گونکے واسطے ہے جو دماغین مخلوق ہوئی ہین ساکن رگین اور جبندہ وہ دونون کیواسطے اور بھی جھلی مثل شیشہ کے ہے جسطرح شیشہ اوضاع حسنین کی حفاظت کرتا ہے اوسیطرح جھلی اوضاع عروق کی حفاظت کرتی ہے یعنے بناوٹ اون رگونکی ایسی ہے کہ اوسکی وجہ سے یہ حفاظت پیدا ہوئی ہے اور اسیطرح جسے جو مقدار اسکی جو ہر دماغ کے اندر داخل ہوگئی ہے اکثر مقامات مین درزہاے دماغ سے اور جو مقدار اسکے بطون دماغ مین درآئی ہے - یہ جھلی موخر دماغ تک پہونچکر منقطع ہوکر تمام ہوجاتی ہے اسلیے کہ پھر اسکو بسبب صلابت اور سختی جوہر کی کسی چیز سے تعلق اور اتصال کی حاجت نہین ہے - گندہ جھلی یعنے غشا صفیق نہ دماغ سے ملصق اور ملی ہوئی ہے اور نہ باریک جھلی سے ہر جگہ چسپیدہ ہے ایسی کہ اوسپر درست ہوکر جم گئی ہو بلکہ وہ گندہ جھلی باریک جھلی سے بے لگاؤ ہے - مگر ان دونون جھلیونمین جو رگین نافذ ہوئی ہین یعنے گندہ جھلی سے باریک جھلی تک پہونچی ہین اونمین باہم اتصال ہے اور وہ اتصال قحف تک مستمر ہے ایسے روابط اور بندش کی چیزونسے جو غشائیہ ہین اور گندہ جھلی سے اُوگی ہین اور اون روابط کی مضبوطی درزون کے سبب سے ہوتی ہے تاکہ دماغ پر بوجھ ان رباطات کا نہ پڑے - جدار یعنے دیوار ان رباطات کی نمایان ہوتی ہے اون شئون سے یعنے اون مقامات سے جو شئون کہلاتے ہین اور جہان پر جاے وصل اور التقا قبائل راس اور مقدم سر کے اجزا کا ہے پس ان مقامات سے یہ جدار نمایان ہوکر ظاہر قحف تک پہونچ جاتی ہے اسی جگہ سے اسقدر یہ دیوار پتلی ہے کہ گندہ جھلی جس سے یہ مشش قحف کی ہے اوسکی بناوٹ ہوتی ہے اور اسی تار ریود کی وجہ سے بخوبی ارتباط کندہ جھلی کا قحف سے ہوجاتا ہے - دماغ کے جہت طولمین تین بطن ہین اگرچہ یہی تینون بطن ہر ایک کے عرض مین دو دو حصے ہوگئے ہین - جزء مقدم ان بطون ثلثہ کا دو حصون پر منقسم ہونا محسوس بھی ہوتا ہے ایک حصہ بطرف یمین کے اور دوسرا بطرف یسار کے - یہی جزء مقدم استشناق پر بھی معین ہے اور جو فضلہ دماغی ہے اوسے چھینک کے ذریعہ سے دور بھی کردیتا ہے - اور اکثر روح حاسہ کی توزیع اور تقسیم بھی کردیتا ہے اور افعال قوت مصورہ باطنی جو قوی ادراک سے ہے اوسکا بھی معین یہی جزء مقدم ہے - بطن موخر وہ بھی بڑا ہے اسلیے کہ وہ تجویف عضو بزرگ کو پر کرتا ہے اور اسلیے کہ وہ مبدا ایک بڑے عضو کا ہے جسکو نخاع کہتے ہین اور اوسی بطن سے تقسیم اکثر مقدار روح محرک کی ہوتی ہے اور اسی بطن موخر

مین افعال قوت حافظہ کے پیدا ہوتے ہین مگر یہ بطن موخر باوجود اسقدر بڑائی کے پھر بھی بطن مقدم سے چھوٹا ہی بلکہ بطن مقدم مین دونون حصے جو مین
ہر ایک حصہ سے اوسکے بطن موخر چھوٹا ہی اور چھوٹے ہونے کی بھی یہ صورت ہی کہ اسکی خوردی درجہ بدرجہ نخاع تک ہوتی چلی آئی ہی اور ترکاثف
اسکا بڑھتے بڑھتے آخر کو مائل بصلابت ہوگیا ہی۔ بطن اوسط دماغ کا بمنزلہ منفذ اور راہ کے ہی بطن مقدم سے بطرف بطن موخر کے اور مثل
دہلیز کے جو درمیان بطن مقدم اور بطن موخر کے بڑدی گئی ہی۔ اور یہی بطن اوسط عظیم اور طویل اس غرض سے بنا گیا کہ ایک بڑی چیز سے
دوسری بڑی چیز کو پہونچاتا ہی۔ اور اسی بطن اوسط سے روح بطن مقدم کی بطن موخر سے متصل ہوتی ہی اور اسی بطن اوسط سے اشباح اور
صورتین جو یادمین حافظہ کے ہین متادی ہوتی ہین۔ بطن اوسط کا مبدا اور محل آغاز کی چھت بصورت کردی الباطن ہوتی ہی جیسے برآمدہ گول
چھت کا اور یہی انیج اوسکا نام بھی اسیوجہ سے رکھا گیا ہی۔ اس چھت کی شکل گول ہونیکا سبب یہ ہی تاکہ منفذ اور گذرگاہ ہونے کی منفعت
زیادہ ہو اور بوجہ مستدیر ہونیکے آفات واردہ سے بھی دور رہیگا اور جو بوجھ اور بار گران اسپر مجاب مدرج کا پڑتا ہی اوسکی برداشت بھی
اس شکل مستدیر کی وجہ سے اچھی طرح کریگا۔ اسی گول مقام مین دونون حصے بطن مقدم کے فراہم ہوتے ہین اور یہ اجتماع انکا ایسا ہی کہ بطن
موخر دماغ سے اونکی جدائی اسی منفذ یعنے بطن اوسط کی وجہ سے بخوبی معلوم ہوتی ہی۔ اور یہی مقام مجمع دونون بطن کا نام نہاد ہی۔ حالانکہ یہ منفذ خود ایک
بطن ہی جسکو ہم نے بطن اوسط بیان کیا ہی۔ اور چونکہ یہ بطن بطور ایسے منفذ کے ہی کہ جو چیز صورت پذیر اور منقش ہوتی ہی اوسے یاد رکھنے تک پہونچا دیتا ہی
لہذا نہایت اچھا مقام تخیل اور تفکر کا بھی یہی ہی چنانچہ کلیات مین اسکو بخوبی معلوم کر چکے ہین۔ اسی بنا پر کہ یہ بطون مقامات اون قوی کے
ہین جن سے یہ افعال مذکورہ صادر ہوتے ہین چند طرح سے استدلال کیا جاتا ہی۔ ایک تو یہ طریقہ ہی کہ جو آفت کسی بطن مین پہونچتی ہی اوسکی وجہ سے
وہی فعل باطل خواہ مادوف ہوتا ہی جو فعل اوسی قوت سے صادر ہوتا ہی جسکا یہ بطن موضع اور محل قرار دیا گیا ہی۔ باریک جھلی کا بعض حصہ بطون
دماغ کے اندر جاکر اوس فرجہ اور شگاف تک پہونچ جاتا ہی جو طاق کے نزدیک ہی اور اوس سے جدا اور علاوہ مقامات مین اسکی صلابت
اور تختی جوہر واسطے تغشیہ اوڑھانے حجاب کے کافی ہی۔ جو تزائد یعنے زیادتی ایک بطن کی دوسرے بطن دماغ پر آپسمین ہی یا جو افزونی دماغکے
بڑھنے سے پیدا ہوتی اوسکی وجہ یہی ہی تاکہ نفوذ روح نفسانی کا جوہر دماغین اوسی طرح ہو جسطرح کہ بطون دماغین نفوذ ہی اسلیے کہ ہر وقت
بطون دماغ متسع اور پھیلے ہوئے نہین ہوتے یا ہر وقت روح نفسانی مین کمی نہین ہوتی ہی کہ فقط بطون کی وسعت کو کافی ہو اور نہ زیادہ وسعت
بطون سے نہو۔ اور دوسری وجہ یہ ہی کہ روح کا پورا اور تمام وکمال استحالہ اوس مزاج سے جو قلب کی موجودگی مین ہوتا ہی بطرف اوس مزاج کے
جو دماغین پہونچکر ہوجانا چاہیے اوسی وقت ہوتا ہی جبکہ وہ روح دماغین پہونچے اور یہان آکر اوس روح کا طبخ جید ہوا اور اس پخت کا آغاز اوسیوقت
شروع ہوتا ہی جب یہ روح دماغین پہونچے اور اول رسائی اسکے بطن اول دماغ مین ہوتی ہی تاکہ اوسکو طبخ ہو بعد ازان بطن اوسط مین
یہ روح نافذ ہوتی ہی یہان پہونچکر اسکا طبخ اور زیادہ ہوتا ہی اور جو مزاج مناسب دماغکے ہی اسی بطن کے طبخ سے اوسکا فیضان روح شروع
ہوتا ہی پھر پورا طبخ اسکا بطن موخر مین جاکر تمام ہوتا ہی طبخ کامل ہر ایک شئی کا تو اوسیوقت ہوتا ہی جبکہ شئی مطبوخ مین اجزا طابخ کے
داخل اور مختلط ہوجائین جیسے غذا کی بھی ایسی ہی کیفیت ہی کہ جگر مین پہونچکر غذا کا طبخ جید ہوتا ہی چنانچہ آیندہ بحث مین بمقام جگر ہم اسکو بیان کرینگے
لیکن مقدم دماغ کا اکثر اجزاء غذا کو طبخ اور جذب کرلینا زیادہ ہی بہ نسبت موخر دماغکے اسلیے کہ نسبت ہضم اور ابتلاع کیطرف دوسرے ہضم اور ابتلاع
کے مثل نسبت عضو کے طرف کے بالتقریب ہی مراد یہ ہی کہ جسقدر کوئی عضو بڑا ہو اوسکا ہضم اور طبخ واسطے غذا کے زیادہ ہی بہ نسبت چھوٹے عضو کے
جو سبب کہ اوسکی وجہ سے بطن موخر کا طبخ اور ہضم چھوٹا ہوتا ہی بہ نسبت بطن مقدم کے وہ اوسمین موجود ہی۔ بطن اوسط اور بطن موخر مین اور نیچے

ان دونونکی ایک جگہ ایسی ہی جو محل توزیع اور تقسیم ان دونون رگونکی ہی جو بڑی بڑی اور دماغ تک صعود کر رہی ہین اور جنکا ذکر ہم آیندہ کرینگے اور اونکا صعود اسلئے دونون شعبون تک ہی جیسے شیمہ کی بناوٹ ہوتی ہی دماغ کے نیچے اور ان شعبون نے اعتماد کیا ہی ایک ایسے جرم پر جو کہ از قسم غدد کے ہی کہ ان دونون شعبون کی درمیانی جگہ کو وہی جرم غدوی بھر دیتی ہی اور بمنزلہ دعامہ کے ان دونون کیواسطے ہوتی ہی جیسا حال تمام متوزعات عرقیہ کا ہی یعنے اون تقسیم یافتہ چیرونکا ہی از قسم رگون کے ہین اسلیے کہ خلا کی شان یہ ہی کہ جو خلا درمیان انھین مقامات متوزعہ کے ہوتی ہی وہ کم غدوی سے بھر جاے اور یہ اجزاء غدوی اوسی شکل سے متشکل ہوتے ہین جس شکل سے وہ شعبہ واقع ہوئے ہین اور اونکی ہیئت وہی ہوتی ہی جو توزیع اور تقسیم مذکور کی ہیئت ہی پس بسطرح کہ یہ شعبہ خواہ توزع مذکور تنگی اور کوتاہی سے شروع ہوکر آخر مین جاکر وسیع ہوجاتے ہین اور وہ وسعت اسقدر ہوتی ہی جسکو وہ انبساط اور پھیلاو مقتضی ہی اسیطرح یہ اجزاء غدد یہ بھی بشکل صنوبری پیدا ہوتے ہین باریک سرا اونکا متصل ہی مقام توزع کے جو محل نسج اور بان کا ہی فوقانی طرف اور پھر متوجہ بطرف اپنی غایت اور نہایت تک ہوکر یہانتک بڑھ جاتے ہین کہ یہ تمام اور پوری صورت پر پہونچ جانی اور اوسی تمامی جگہ پر پہونچکر محل نسج اور بناوٹ شیمہ کا ہوتا ہی پھر اوسی جگہ اوسکا استقرار اور ٹھہراؤ ہوجاتا ہی۔ جو مقدار اجزاے دماغ کی مشتمل بطن اوسط پر ہی عام حصہ اوسکا اور وہ اجزاء جو اوپر کی طرف ہین دودی الشکل ہین یعنے کیڑونکی ایسی شکل ہی کہ جیسے کیڑے لپٹا ہوا اور یہ کیڑے طولمین اسی بطن اوسط کے رکھے ہوے ہین اور بعض اجزا بعض سے بندھے ہوے ہین اور یہ شکل اسواسطے بنائی گئی ہی تاکہ اس بطن کا بڑھنا اور گھٹنا خواہ کھچاؤ اور تناو سمٹنے اور پھیلنے مین مثل کیڑون کے ہو۔ باطن اور جانب اندرونی اس بطن کی اوس جھلی سے منڈھی ہوئی ہی جو دماغ کو حد موخر تک ڈھانپتی ہی۔ اور یہی مقام مرکب ہی دو زائدتین پر اجزاء دماغی سے کہ دونون مستدیر ہین احاطۂ طولانی مین جسطرح دونون رانین طول اور استدارت مین مخلوق ہوئی ہین اور جدھر دونون زائدتین میز مین تماس ہوا ہی اوسیطرف قریب قریب ہوگئی ہین اور جدھر انفراج اور کشادگی انکی بڑھی ہی اودھر آپسمین ان دونونکی دوری ہوگئی ہی یہ ترکیب دونون زائدتین کی جیدر باطات سے ہوئی ہی جنکو وتر ات کہتے ہین تاکہ یہ ترکیب اون زائدتان سے زائل نہو اور ان وترات کی بندش کیوجہ سے وہ اجزا جو کیڑون کی شکل پر ہین جسوقت اونمین تمدد اور کھچاؤ پیدا ہو اور غرض اونکا تنگ ہوجاے زائدتین مین زیادہ تنگی پیدا کرین تاکہ وہ دونون مجتمع ہوجائین پس مجری درمیانی ان دونونکا بند ہوجاے اور جسوقت ان کیڑونمین تقلص پیدا ہوا اور انمین کر چھوٹے ہوجائین اور غرض انکا بڑھجاے اور انفراق اور جدائی کی وجہ سے دونومین دوری پیدا ہوا وسوقت مجری کھلجاے۔ جو مقدار بطن اوسط کی موخر دماغ سے متصل ہی وہ باریک اور مائل بہ تحدیب زیادہ ہی کہ موخر دماغ مین پوری پوری درست ہوکر سما جاتی ہی جیسے کوئی اور اندر گھسنے والی شئی کسی سوراخ مین در آتی ہی اور مقدم اس بطن کا زیادہ تر وسیع ہی موخر سے اوسکے بنابر اوس حیثیت کے جسکا دماغ احتمال کرسکتا ہی دونو زائدتان مذکور کا نام کینیتین رکھا گیا ہی اور اون دونون مین باہم کچھ تزائد اور زیادتی نہین ہی بلکہ یہ دونون مساوی ہین تاکہ انکا بند ہونا اور چسپیدہ ہونا بہت درستی کے ساتھ ہو اور تاکہ قبول کرلینا تحریک کا ان دونون کو کسی سبب محرک سے ایسا یکسان ہو جیسے ایک ہی چیز مین حرکت واحدہ پیدا ہوئی ہی۔ فضول دماغی کے دور کرنیکے واسطے دو مجرے اور راہین مخلوق ہوئی ہین۔ ایک مجری تو بطن مقدم مین نزدیک اوس حد مشترک کے ہین جو درمیان بطن مقدم اور بطن اوسط کے ہی اور دوسرا مجری البطن اوسطا مین ہی اور بطن موخر کیواسطے کوئی مجری جداگانہ اسواسطے نہین ہی کہ وہ کنارہ پر واقع ہی اور چھوٹا بھی ہی اور سوراخ کا تحمل بھی نہین کرسکتا ہی اور اوسکے لیے سع بطن اوسط کے ایک ہی مجری کافی ہی دونونمین مشترک ہی اور خصوصاً وہ مجری مخرج نخاع کا بھی مقرر کیا گیا کہ اوسی مجری سے بعض فضول

نخاع کی جدا ہو جاتی ہین اور اسی مجرے سے فضول نخاع دفع بھی ہو جاتے ہین یہ دونون مجرے جسوقت دونون بطنون سے نکلتی ہین اور دماغ مین نفوذ کرتے ہین مائل ہوتے ہین بطرف اعلا تا اور ملجانے کے قریب ایک ہی منفذ کے جو عمیق اور گہرا ہی مسدا اوس منفذ کا حجاب قریق ہی اور آخر یعنے تمامی اوسی نیچے کا سرا اوسکا ہی نزدیک حجاب سخت کے اور وہ جزء آخری تنگ اسلیے ہوا کہ وہ جزء شل ٹونٹی کے ہی جو کشادہ جگہ سے تدریج کسی محل تنگ تک شروع ہو کر پہونچی اور اسی جسکے نام بھی اوسکا قمع یعنے ٹونٹی رکھا گیا ہی مستنفع بھی اوسے کہتے ہین اسلیے کہ وہ آلہ پاک کرنے فضول کا ہی۔ جب یہ ٹونٹی خواہ قمع سخت جھلی سے ملتی ہی اور جگہ ایک ایسے مجرے سے ملاقی ہوتی ہی جیسے بھٹی ہو کہ دونو طرف سے بھری ہوئی ہی اور یہ دونون طرف جو متقابل ہین ایک تو اوپر کیطرف ہی اور دوسری نیچے کیطرف اور یہ بھٹی درمیان سخت جھلی اور مجرائے حنک کے ہی پھر اوسی جگہ وہ منافذ اور سوراخ پائے جاتے ہین جو نرم ہڈی مصفاۃ ہین حنک کے اوپر واقع ہین **فصل تیسری بیان عام امراض سر کا اور راون اسباب کا جو اسباب فاعلی امراض سر اور اعراض امراض سر کے ہین**

واجب ہی جاننا اس بات کا کہ جو امراض سر کے شمار کیے گئے ہین وہ سب امراض سر کو عارض ہوتے ہین۔ مگر ہماری غرض اسمقام پر لفظ سر بولنے سے یہ ہی کہ اوس سے دماغ مراد لین اور حجاب دماغ کا ارادہ کرین اور اسمقام پر ہم بالونکے امراض سے تعرض نکرینگے۔ اب ہم کہتے ہین کہ دماغ کو جملہ انواع سوء مزاج کے عارض ہوتے ہین اور آٹھون اقسام کے سوء مزاج دماغ مین پیدا ہوتے ہین سفرد اور مرکب یا مادہ عام اس سے کہ وہ مادہ بخاری ہو خواہ اوس مادہ مین تو ام بھی ہو اور اکثر امراض رطوبت دماغ مین زیادہ پیدا ہونے ہین اسلیے کہ ہر ایک دماغی کی اصلی خلقت مین رطوبت ضرور ہوتی ہی اور وہ رطوبت محتاج اسکی ہی کہ یا تو رحم ہی مین جب تک جنین ہی سمجھائے خواہ اوس زمانہ کے بعد تک بھی باقی رہے اور اگر یہ رطوبت باقی رہے بڑی دشواری اور مصیبت و آفت کا سامنا ہوگا۔ ہر ایک قسم کا سوء مزاج یا تو جرم دماغ مین عارض ہوتا ہی یا رگون مین دماغ کے خواہ جھلے دماغی مین پیدا ہوتا ہی۔ امراض ترکیب بھی دماغ کو عارض ہوتے ہین یا تو مقدار مین مثلاً مقدار مناسب سے چھوٹا ہو جاے خواہ شکل مین کوئی مرض ترکیب پیدا ہو مثلاً شکل دماغی مجرائے طبعی سے بدل جاے اور اس تبدل کی وجہ سے افعال دماغی مین آفت پہونچے خواہ مجاری دماغ اور اوعیہ جیسے بطون وغیرہ بند ہو جائین۔ اور یہ سدہ جنین سے انسداد مجاری وغیرہ کا جو پیدا ہوتا ہی یا تو بطن مقدم مین پڑتا ہی یا بطن موخر مین یا اینکہ دونون بطنون مین اور بہرحال کبھی ناقص ہوتا ہی اور کبھی پورا اور کامل ہوتا ہی یا آوردہ اور شرایین مین پڑتا ہی خواہ مقام رویدگی اعصاب مین سدہ پڑتا ہی۔ یا مرض ترکیب اسطرح پیدا ہوتا ہی کہ جوربا طات اور بندش کی چیزین جو ہمارے دماغ کی ہین وہ اوتر جاتی ہین یا اینکہ افتراق اور جدائی اجزاء دماغین پڑتی ہین اور سوقت امراض اتصال دماغین بسبب انخلال فرد کے نفس دماغین پیدا ہوتے ہین خواہ شرایین اور آوردہ اور جو ہاے دماغ اور قحف مین انخلال فرد کے واقع ہونے سے امراض اتصال پیدا ہوتے ہین اور اسی کے اقسام بھی دماغین عارض ہوتے ہین اسطرح کہ کبھی نفس جوہر دماغ متورم ہو جاتا ہی اور کبھی باریک جھلی یا گندہ جھلی مین ورم آجاتا ہے خواہ شبکہ اور بیرونی جھلی مین ورم پیدا ہوتا ہی اور ہر ایک قسم کے ورم کا مادہ اخلاط حارہ خواہ بارد سے ہوتا ہی۔ جو مادہ بارد متعفن ہو جاے اوسکو اور اسی حارہ سے لاحق کرنا چاہیے یعنے اوسکا فعل ورم حار پیدا کرنیکا ہی۔ اور جو مادہ بارد وہ کہ ساکن ہی اور حرکت عفونت اوسمین نہین ہی اوسکا فعل ایسے اورام کے پیدا کرنیکا ہی جنکو اورام بارد کہنا سزاوار ہی۔ امراض دماغی خاص بھی ہوتے ہین اور مشترک بھی ہوتے ہین بسبب مشارکت اور اعضا کی۔ اکثر دشواری اور صعوبت امراض مشارکت مین اسی بڑھ جاتی ہی کہ امراض مشارکت سے خاص امراض اصلی دماغی مہلک پیدا ہوتے ہین مثلاً اکثر امراض خوانیق اور ذات الجنب موادّ قتالہ مہلکہ بطرف دماغ کے دفع کر دیتے ہین اور اکثر کسی مریض کو سکتہ مہلک اسوجہ سے عارض ہوتا ہی کہ اوسکے کسی عضو مشارک دماغ مین ایک طرح کی ایذا ہوتی ہی **فصل چوتھی بیان اون دلائل کا جنکے ذریعہ سے معرفت احوال دماغ کی درست ہوتی ہی** ہم کہتے ہین کہ مبادی اور احکام کلیہ کا اوسسے معرفت احوال دماغ کی طرف پہونچ سکے یہ افعال حس ظاہری سے بھی ہی اور افعال

سیاسیہ یعنے جس باطنی سے شلاً لکر اور تذکر اور تصور اور وہم اور حدس سے بھی ہین اور افعال حرکتیہ یعنے جو افعال قوت محرکہ کے ہین کہ بواسطہ عضل کے تحریک پیدا کرتی ہی اونسے بھی معرفت احوال دماغ کی ہوتی ہی (۲) جو فضول دماغ سے برآمد ہوتے ہین اونکے قوام اور رنگ اور مزہ سے شلاً تیزی اور شوریت اور تلخی اور پھیکاپن سے خواہ اون فضول کی مقدار کثرت اور قلت کی رو سے اونکی احتباس یعنے بند ہونے اور رک جانے سے بالاصالہ یا بالعرض موافقت ہو اور طعام کے اقسام کی موافقت یا مخالفت سے خواہ اقسام تدبیر طعام اور ہوا سے اور مضر رسانی طعام اور ہوا وغیرہ کی دماغکو کہ ان سب طرحسے بھی شناخت احوال دماغکی ہوتی ہی (۳) سر کے بڑے اور چھوٹے ہونے اور اوسکی خوبصورتی سے جو باب استخوان مین بیان ہوئی ہی خواہ اوسکی بدصورتی سے بھی شناخت احوال دماغکی ہوتی ہی (۴) سر کی گرانی اور سبکی سے بھی (۵) لمس سے (۶) سر کے رنگ سے اور سر کی گون کے رنگ سے (۷) قروح واورام جو سر کی جلد مین عارض ہوتے ہین (۸) آنکھونکی رنگت سے اور آنکھونکی رگون سے اور آنکھونکی سلامت حال اور مضر اور آنکھونکے لمس سے احوال دماغکی شناخت ہوتی ہی (۹) خواب اور بیداری سے (۱۰) بالون کے حال سے مقدار مین یعنے کمی خواہ کثرت مقدار خواہ موٹا ہونا اور باریک ہونا اور کیفیت شکل سے بالون کی مثلاً گھونگھرواے ہونا خواہ سیدھے ہونا خواہ سیاہ ہونا اور رنگ سے بالونکے مثلاً سیاہ ہونا خواہ سیگون یا سرخ ہونا خواہ جلدی سپید ہوجانا یا دیر مین سپیدی آنی بالونمین خواہ حالت صحت پر بالونکا پائدار رہنا خواہ حالت صحت سے اونکا جدا ہوجانا مثلاً پھٹ جانا خواہ پریشان ہوجانا یعنے ہر وقت پھولا رہنا خواہ بالونکا اوکھڑ جانا اور گر جانا خود بخود اور دیگر حالات جو بالون سے متعلق ہین ان سب سے بھی شناخت احوال دماغکی ہوتی ہی (۱۱) رقبہ اور گردن کے احوال سے مثلاً گردن کا غلیظ اور گندہ ہونا خواہ پتلا ہونا اور سلامت حال گردن کا خواہ اورام کا اوسمین زیادہ پیدا ہونا اور خنازیر کا زیادہ برآمد ہونا یا کم پیدا ہونا اس سے بھی احوال دماغکی شناخت ہوتی ہی (۱۲) اسیطرح لسانات یعنے کاگ اور کوزتین یعنے کانونکی لونین اور دانتونسے بھی احوال دماغکی شناخت ہوتی ہی (۱۳) اسیطرح حال سے قوی اور افعال اعضاے عصبانیہ جو مشارک دماغ ہین جیسے معدہ اور فم معدہ اور مشانہ سے بھی شناخت احوال دماغکی ہوتی ہی اعضاے مشارکہ سے استدلال دو طرحسے کیا جاتا ہی ایک تو یہ کہ عضو مشارک دماغکے حال سے جو کچھ دماغکو عارض ہوتا ہی اوسپر استدلال کیا جاے دوسرے اوسکے حال سے جسکی مشارکت سے دماغ کو الم اور ایذا پہونچتی ہی اوسکو یہ دیکھتے ہین کہ وہ کونسا عضو اور کیا بیماری اوسکو ہی اور کیونکر یہ ایذا دماغ تک پہونچتی ہی۔ یہ جملہ طریقے استدلال کے بیان ہوے کبھی انکے ذریعہ سے کیفیت موجودہ اور حاضرہ پر استدلال کرتے ہین اور کبھی آیندہ ہونیوالے حالات واقع ہونیوالے ہین اونپر استدلال کیا جاتا ہی۔ شلاً مریض کا زمانہ دراز تک مخمور اور غمناک رہنا مالیخولیاے قریب الوقوع پر دلیل ہوتا ہی یا قطرب پر جو بہت جلد واقع ہوا چاہتا ہی یا بیجا غصہ جو کسی شخص کی عادت کے مناسب نہو صرع پر خواہ مالیخولیا کے حاریہ یا مانیا پر دلیل ہوتا ہی۔ یا بیجا ہنسی اور بے سبب عروض ضحک یا رطوبت یا خمود کو دلیل ہوتی ہی **فصل پانچوین بیان کیفیت استدلال دلائل مذکورہ کا** احوال دماغی پر تفصیل ان طریقون کی جنکا شمار اوپر ہوا ہے ترتیب وار تا اینکہ آخر تفصیل تک یہ بیان پہونچ جاے **استدلال کلی افعال دماغی** سے جو استدلال از قسم افعال کے مذکور ہوا پس افعال دماغی اگر صحیح ہون سلامت دماغ کی دلالت پر معین ہونگے اور اگر افعال دماغ ماؤدن ہون آفت پر دماغ کی دلیل ہونگے۔ افعال کی آفات تین قسم کی ہین جیسے ہمنے بیان کیا ہی ضعف اور تغیر اور تشویش ان سب کے بعد پھر بطلان۔ بیان عام افعال کے استدلال سے یہ ہی کہ نقصان افعال اور بطلان یہ دونو بسبب برودت کے ہوتے ہین اور روح دماغی مین جب غلاظت بسبب رطوبت کے آجاے خواہ مسدہ منافذ روح مین پڑ جاے اوسوقت نقصان اور بطلان افعال پیدا ہوتا ہی حرارت سے افعال کا نقصان یا بطلان نہین ہوتا ہی بیان اسقدر اگر حرارت بڑھ جاے کہ سقوط قوت ہوجاے اوسکا تو حساب ہی نہین ہی۔ تشویش افعال دماغی مین خواہ اور کوئی فتور جو مناسب حد کے ہو

کبھی حرکت سے پیدا ہوتی ہو اور کبھی خشکی اور یبوست سے **فصل چھٹی استدلال بذریعہ افعال نفسانی** افعال حس ظاہری ہون خواہ باطنی اور حرکت اور خواب کے اقسام کہ یہ بھی از قسم افعال سیاسیہ کے ہین ان افعال مین آفت پہونچی جیسا کہ معلوم ہوچکا ہو بطلان اور ضعف اور تشویش بس انھین صورتون سے ہوتا ہو۔ مثال اسکی حواس مین ہم بصارت سے شروع کرتے ہین۔ بصر مین آفت کبھی اسطرح پہونچتی ہو کہ بصارت باطل ہوجاتی ہو اور یا اسطرح کہ بصارت مین ضعف آجاتا ہو یا اینکہ فعل باصرہ مین تشویش پیدا ہوتی ہو اور مجرائے طبعی سے اوسکو تغیر ہوجاتا ہو مثلاً جو شئے خارج مین نہین موجود ہو اوسکو تخیل کرتی ہو خیالات اور پتنگے خواہ بھنگے اوڑتے ہوے نظر آنے اور شعلہ اور دخان وغیرہ نابود چیزون کا دیکھائی پڑنا کہ یہ سب اقسام آفات کے اگر خاصکر آنکھو نمین انکا مادہ نہو ضرور آفت دماغی پر دلیل ہونگے۔ کبھی خیالات اپنے الوان سے بھی دلیل ہوتے ہین کسی معترض کو اس مقام پر زیبا ہو اگر یہ اعتراض کرے کہ خیال سپید بلغم کی زیادتی پر دماغ مین کیونکر دلیل ہوسکتا ہو اسلیے کہ خیالات کا پیدا ہونا تشویش بصر مین داخل ہو اور تنے تشویش کی پیدایش حرارت سے قرار دی ہو۔ ہم اس اعتراض کے جواب مین یہ کہین گے کہ یہ علامت یعنے تشویش افعال کی دلالت جو حرارت پر تجویز ہوئی ہو واسطے شناخت مزاج اصلی دماغ کے ہو نہ مزاج عارضی کے جو جو قوت باصرہ صحیحہ کی حرارت عزیزی پر غالب ہوکر سوائے مزاج طبعی اور اصلی کے پیدا ہو مراد یہ ہو کہ مزاج مرضی مین تشویش کا برودت سے پیدا ہونا اسکو ہمنے منع نہین کیا ہو۔ قوت سامعہ مین آفت پہونچنے سے دماغ کے حالات پر استدلال اسوجہ سے کیا جاتا ہو کہ مثلاً نزدیک کی آواز خواہ آہستہ یعنے بلند آواز کے سوا نہ سن سکے خواہ تشویش اسطرحکی پیدا ہو کہ جس آواز کا وجود نہین ہو خود بخود سنائی پڑے جیسے کان گونجتا ہو ازین قبیل ہو کہ پانی کے گرنے کیسی آواز کانو نمین آتی ہو خواہ گھن کے ٹھونکنے کا تڑاقا خواہ ڈھول خواہ درختون کے پتونکی کھڑکھڑاہٹ یا خفیف سی آواز ہوا وغیرہ کی ان سب باتون سے استدلال کیا جاتا ہو ایک یبوست مزاج دماغی پر جو مقام وسط وغیرہ مین عارض ہو یا ریاح اور نازبخرہ پر استدلال کیا جاتا ہو جو وسط دماغین محتبس ہون خواہ اوسکی طرف صعود کررہے ہون خواہ اور باتین جو ایسے مزاج دماغی پر دلالت کرتی ہین۔ یا یہ کہ بالکل قوت سماعت باطل ہوجاوے۔ ضعف اور بطلان سماعت اکثر بسبب کثرت برودت کے ہوتا ہو۔ اور جس شخص کو بروقت سنی آواز قریب ایسا معلوم ہوتا ہو کہ دور کی آواز سن رہا ہو یہ نقصان بہ سبب رطوبت دماغ کے ہوتا ہو۔ قوت شامہ مین خلل تین طرح سے ہوتا ہو یا تو بالکل یہ قوت معدوم ہوجاوے یا ضعیف ہوجائے یا منتے مین تشویش واقع ہو اسطرح پر کہ جن چیزون کا وجود خارج مین نہین ہو بدبو ہون یا بدبو نہ ہون اونکی بآپ ہی آپے ماغین پہونچے یہ بات اکثر دلالت کرتی ہو اس امر پر کہ ایک خلط سقدم دماغ مین محتبس ہو رہی ہو اوسی کا یہ فعل ہو کہ طرح طرح کی بدبو یا خوشبو خود بخود دماغین آیا کرتی ہو مگر یہ استدلال مشروط باین شرط ہو کہ ناکمین خاص کوئی ایسی چیز بدبو یا خوشبو موجود نہو۔ ذائقہ کا خلل اور لامسہ کا یہ دونو بھی مثل خلل شامہ کے اسباب مین ہوتے ہین مگر ذائقہ اور لامسہ کا تغیر مجرائے طبعی سے اکثر اوقات اسی پر دلالت کرتا ہو کہ کوئی فساد خاص ان دونونکے آلات قریبہ مین پڑگیا ہو اور کمتر اس بات پر دلالت کرتا ہو کہ ان دونون کے فساد مین شرکت دماغ کی بھی ہو خصوصاً وہ خلل قوت لامسہ کا جو تمام بدن مین عام ہو مثلاً تمام بدن مین خدر کا پیدا ہونا اور سن ہوجانا۔ کبھی یہ حواس مذکورہ بالا ایک خاص قسم کی قوت وضعف مین مشترک ہوجاتے ہین اور یہ شرکت ایک حالت خاص پر دلالت کرتی ہو جو دماغین ہمیشہ رہتی ہو اور یہ کدورت اور صفائی سے تمثیل دیجاسکتی ہو اور یہ بھی لحاظ رہے کہ ہر ایک ضعف نفس کدورت نہین ہو اسلیے کہ کمی زور ہمراہ صفائی کے بھی ہوتا ہو مثلاً کبھی انسان نزدیک کی چیز اور کم روشن قلیل الشعاع چیز کو بخوبی اور صاف دیکھتا ہو اور چھوٹی چیزین اسی قسم کی یعنے کم روشن چیزونکو نزدیک سے دیکھ لیتا ہو پھر جب یہی چیزین دور ہوجاوین خواہ اونکی چمک اور روشنی بڑھ جاے اونکے دیکھنے سے عاجز ہوجاتا ہو پس اس وقت معلوم ہوا کہ کدورت اور صفائی کبھی یہ دونون ہمراہ ضعف کے

ہوتی ہین اور صفائی کبھی ہمراہ قوت کے بھی ہوتی ہے۔ لیکن کدورت ہمیشہ دلالت کرتی ہے ایک مادۂ رطوبی پر اور صفائی ہمیشہ دلالت کرتی ہے یبوست پر یہی کدورت مذکورۂ بالا کبھی مستحکم ہو کر اس سے مرض سدہ پیدا ہو جاتا ہے جو دلالت کرتا ہے ایک مادۂ بخاری پر جو رگہای دماغ اور شبکہ مین موجود ہے ان جملہ اقسام آفات سے استدلال پر حکم کرنا بھی اسطرح پر ہے۔ جو امر امور مذکورۂ بالا مین از قسم تشویش ہو وہ تو اکثر تابع مزاج حار یا بس کے ہوتا ہے اور جو چیز از قسم نقصان اور ضعف ہو وہ اکثر تابع برودت کی ہوتی ہے ہان اگر اوس ضعف یا نقصان کے ہمراہ بشدت ظہور فساد یا سکوت قوت کا ہو اور سوقت اکثر یہ فساد حرارت سے پیدا ہوگا لیکن چونکہ حرارت قوائے طبعی کی ملائم اور مناسب زیادہ ہے نسبت برودت کے پس جبتک زیادہ ضرر اور ضرر رسانی مزاج اصلی کی حرارت سے پیدا نہو اور زیادہ فساد مزاج کی حرارت کا باعث نہو قوائے طبعی مین نقصان کی مورث نہوگی پس ایسے وقت مین مناسب نہین ہے کہ فقط اسی دلیل پر اعتماد کیا جاوے بلکہ اور دلائل مذکورہ جو ہر دو مزاج کیواسطے اوپر مذکور ہو چکے ہین جن سے مزاج حار اور بارد پر استدلال کیا جاتا ہے اوسکا بھی لحاظ کرین کبھی بطلان حواس زیادہ ہونے اسباب نقصان پر دلیل ہوتا ہے اگر یہ بطلان کسی سبب دماغی کی وجہ سے ہو اور آفات اور آلات جیسے فساد اور انقطاع اور سدہ وغیرہ پیدا ہوتا ہے انکی وجہ سے یہ بطلان نہ عارض ہوا ہو اور خلاصہ یہ ہے کہ جن چیزون سے آلات اپنی صلاحیت سے زائل ہو جاتے ہین اون آفات کے سبب سے یہ بطلان عارض نہوا ہو۔ یا بطلان کسی عضو حساس مین خاصکر موجود نہوے کہ اوسوقت بھی تاکید اسباب نقصان پر دلیل ہوگا۔ بعض اعضاے حاسہ ایسے ہین کہ جنکو دماغ زیادہ قریب ہے ایسی اعضا مین کمتر یہ بات ہوتی ہے کہ اونکی آفت دماغ سے شرکت نہ رکھتی ہو جیسے شامہ اور سامعہ کہ اکثر آفات ان دونون عضو کے بدون تنفیہ اور تعدیل مزاج دماغ نہین زائل ہوتے۔ اور اسی سبب سے یہ بات ہے کہ سائر حواس نچگانہ جسوقت تک محسوسات سے ایذا پاتے ہون دلیل اسی بات کی ہوتی ہے کہ انھین حواس مین فقط کوئی آفت حرارت یا یبوست کی اسقدر پہونچتی ہے کہ جو منجر ریسقوط قوت نہین ہوئی۔ اور فساد سماعت اور نیز فساد شامہ یہ دونون اکثر اسی پر دلالت کرتے ہین کہ یہ سوء مزاج دماغ ہی مین پیدا ہوا ہے۔ اور افعال سیاسیہ جو حواس باطنی سے متعلق ہین اونسے استدلال امراض دماغکا اسطرح پر ہوتا ہے۔ وہم قوی اور حدس قوی تمام جو دماغکی قوت مزاج پر دلالت کرتے ہین اور ضعف وہم اور حدث اس بات پر دلیل ہوتے ہین کہ دماغ مین کسی قسم کی آفت ہے جسکے مقام خاص کا علم موقوف اس بات پر ہے کہ افعال دماغکا بھی اختلال ظاہر ہو جاوے تب وہ مقام ماؤف بعینہ معلوم ہو پس منجملہ اوس افعال کے فساد قوت خیال اور تصور اور اونکی آفتین ہین پس اسکا قوی ہونا صحت مقدم دماغ کی دلالت پر معین ہوتا ہے اور یہ قوت اوسیوقت قوی ہوتی ہے جبکہ انسان بخوبی یاد رکھنے اور پرصور محسوسات کے قادر ہو مثلاً اسکال اور صورتین اور نقوش اور خلقت اور مزاقات اور آوازین اور نغمہ وغیرہ کی حفظ پر قادر ہو اسلیے کہ بعض آدمی اس قوت مین ایسے قوی اور تام الخلقت ہوتے ہین یا اینکہ کوئی فاضل مہندس کسی شکل مخطوط مین نظر واحد کرتا ہے اسی نظر واحد سے اوسکے نفس مین صورت اوس شکل کی اور حروف اوسکے سب مرتسم ہو جاتے ہین اور اسے ایک ہی مرتبہ کے دیکھنے سے جس مسئلہ سے اوس شکل کو تعلق ہے ابتدا سے انتہا تک سب پر حکم کر دیتا ہے کچھ اوسکو حاجت دوبارہ نظر کرنے کی نہین ہوتی۔ یہی حال ایک گروہ کا طرق نغمات موسیقی اور یہی حال ایک گروہ کا طرق امور مراقبہ کے ہے اور سوائے اسکے اور بھی چیزین ہین اور اسی قوت سے نبض کو تعلق ہے اسلیے کہ نبض شناخت اپنی بودت مین خیال قوی کی محتاج ہے جو نفس مین بذریعہ محسوسات کے مرتسم ہوتا ہے۔ یہی قوت ایسی ہے جسمین کوئی آفت عارض ہو مثلاً اگر بطلان فعل کی عارض ہوا وسوقت کیفیت یہ عارض ہوگی کہ صورت خیال محسوس اوس نسبت پر بعد زوال ہونیکے باقی نہین رہتی ہے جو درمیان حاس اور محسوس کے اس زمانے تک ہونی چاہیے جبتک وہ حس کر سکے یا اینکہ ضعف اور نقصان یا کوئی تغیر خیال کو مجراے طبعی سے ہوئے یا بین طور کہ غیر موجود شیاء کا تخیل کرے یہ بات پختہ قوت خیال کا ضعف اور تغیر اور بطلان فعل اکثر اوقات افراط برودت و یبس مقدم دماغ پر دلالت کریگا یا رطوبت مقدم دماغ پر دلالت کرے گا

- برودت سبب فراہی ان آفات کا ہی اور رطوبت اور یبوست بالعرض سبب ہوتی ہی - اس لیے کہ یہ دونون مقدم کی جلاکرتی ہین - تغیر فعل اور تشویش افعال سیاسیہ کا اکثر زیادتی حرارت پر دلیل ہوتی ہو بنا برادسی طریقہ کے جو قوائے حاسہ ظاہر کے بیان مین لکھا گیا ہی کبھی یہ مرض صاحبان عقل کو اسقدر عارض ہوتا ہی کہ شناخت حسن وقبیح کی پوری ہوتی ہی اور کلام کرنا اونکا آدمیون سے صحیح ہوتا ہی باوجود اس وصف کے پھر ایسے عقلا رایک ایسے گروہ کو موجود سمجھتے ہین کہ جنکا وجود نہین ہی جیسے بھوت و پریت اور خیال کرتے ہین ایسی آواز ونکو جو نا موجود ڈھول بجانے والی آتی ہون - یا اور چیزین چنانچہ جالینوس نے روفس طبیب کا حال اسی قسم کا بیان کیا ہی کہ اوسی سیطرح کا فساد دماغی عارض ہوا تھا - ازانجملہ فساد قوت فکریہ تخیل کا ہی یا تو بطلان تک پہونچا ہی اور اوسکو زوال عقل کہتے ہین اور یا ضعف ان دونو قوتونکا ہی اسکو خبط کہتے ہین سبب ان دونو مرض کا اور آغاز مقدم دماغ کی برودت سے باوسطہ دماغ کی برودت سے ہوتا ہی یا اینکہ یبوست یا رطوبت اس بطن مین عارض ہوا سے ہوتا ہی اور یہ حکم اکثریہ بنا بر قول بعض اطبا کے کیا گیا ہی - یا تغیر یا تشویش قوت فکریہ مین بہانتک پیدا ہوتی ہی کہ غیر موجود اشیا مین فکر کیا کرتا ہی - اور غیر صواب امور کو صواب تصور کرتا ہی اسکو اختلاط عقل کہتے ہین - یہ اختلاط عقل یا ورم پر دلیل ہوتا ہی یا مادہ صفراوی حار یا بس پر اور یہی جنون سبعی ہی اسمین اختلاط کے ہمراہ شرارت بھی ہوتی ہی یا مادہ سوداویہ پر دلالت کرتا ہی اسکا نام مالیخولیا ہی - اسمین اختلاط عقل بدگمانی اور فکر لاحاصل کے ہمراہ ہوتا ہی اور یہ سب اخلاق رزیلہ اگر مائل بجنون ہون زیادہ تر دلیل مادہ برودت پر ہونگے اور اگر مائل بحرارت غضب ہون حرارت مادہ پر دلالت کرینگے مطابق اون فرقونکے جنکو ہم آیندہ بیان کرینگے - اکثر یہ مرض بشرکت کسی اور عضو کے پیدا ہوتا ہی اور اس شرکت کی شناخت مین وہ دلائل جزئیہ بکار آمد ہوتے ہین جنکو ہم آیندہ لکھین گے خلاصہ یہ ہی کہ جسوقت افکار مین حرکات سخت بکثرت واقع ہون اور تشویشین بھی زائد پڑنے لگین اور طرح طرح کے افکار نئے نئے قسم کے ہوا کرین اوسوقت حرارت مادہ سمجھنا چاہیے کبھی کبھی ایسا بھی واقع ہوتا ہی کہ تشویش فکر امراض باردہ مین ہوتی ہی جسوقت یہ امراض باردہ حرارت سے خالی نہون جیسے اختلاط ذہن بالتغیر مین ہوتا ہی - ازانجملہ وہ آفت ہی جو قوت ذکر مین پڑتی ہی اسطرح یا تو حافظہ مین ضعف ہوجاے یا بالکل باطل ہوجاے چنانچہ جالینوس نے حکایت کی ہی کہ ایک مرتبہ ایک وبا اطراف حبشہ مین پیدا ہوئی تھی جسکا عروض اون لوگونمین اس سبب سے تھا کہ بہت سے مردے سڑے ہوے یکجا خون اور لڑائی کے بعد پڑے رہگئے تھے اور یہ وبا بلاد یونان تک پہونچ گئی تھی اہل یونان کو اس وبا مین یہ واقعات پیش آتے کہ اونکو ایسا مرض نسیان عارض ہوا کہ آدمی اپنا نام اور اپنے بیٹے کا نام بھول گئے - اکثر اوقات جو ضعف قوت ذکر مین عارض ہوتا ہی سبب ایسے فساد کے عارض ہوتا ہی کہ موخر دماغ مین برودت یا رطوبت یا یبوست سے پیدا ہو - یا ضعف حافظہ بسبب تشویش کے عارض ہو پس ایسے آدمی کو یہ بات واقع ہوتی ہی کہ یاد کرتا ہی اوس چیز کو جسکا ذکر پہلے کچھ نہوا اور پہلے سے وہ چیز معہود اور معین نہ ہوئی ہو یہ تشویش مزاج حار مادی یا سادج پر دلالت کرتی ہی اور مادہ یا بسہ لائق ہی کہ یہ تشویش پیدا کرے - یہ سب خرابیان قوت ذکر مین رہتی ہین جب تک اس مزاج نامناسب مین افراط اسقدر نہو کہ قوت حافظہ بالکل ساقط ہوجاوے - اب ہم اجمالا بیان کرتے ہین کہ بطلان افعال حواس مذکورہ بالا کا بیشتر بسبب غلبہ برودت کے جرم دماغ پر ہوتا ہی پس یہ استیلا اور غلبہ رفتہ رفتہ چند دنون مین پیدا ہوتا ہی اور اکثر اس بطلان کو یبوست اسرعت پیدا کردیتی ہی یا تجاویف دماغ پر غلبہ برودت سے یہ بات پیدا ہوتی ہی - اور کبھی برودت ہمراہ رطوبت کے اسکا باعث ہوتی ہی اور کبھی غلبہ یبوست سے یہ بطلان پیدا ہوتا ہی - یہی حال ضعف افعال حواس کا ہی جو بطلان کا مذکور ہوا ہی - سواے غلبہ برودت اور یبوست کے بطلان یا ضعف افعال کبھی تو کسی ورم کی جہت سے ہوتا ہی یا مزاج صفراوی یا سوداوی کی جہت سے یا خر مجرد یعنے حرارت سادجہ کے سبب سے ہوتا ہی

خوابہاے مختلفہ کے ذریعہ سے بھی استدلال کرنا مناسب ہو کہ اس مقام پر بڑھا دیا جاے اسلیے کہ بکثرت زرد چیزونکا یا گرم چیزونکا خواب مین دیکھنا غلبۂ صفرا پر دلالت کرتا ہو اور اسیطرح بکثرت اون چیزونکا دیکھنا جو مزاج صفراوی کے مناسب ہون کہ ہم اونکے جدا جدا شمار کرنیکے محتاج نہین ہین۔ خوابہاے پریشان وشوش حرارت اور یبوست پر دلالت کرتے ہین اسیطرح وہ خواب کہ جنکے دیکھنے سے آدمی ڈرے۔ جو خواب بعد بیداری کے یاد نہین رہتے اکثر برودت اور رطوبت دماغ پر دلیل ہوتے ہین **فصل ساتوین بیان استدلال احوال حرکت سے اور جو چیزین مشابہ حرکت کے ہین مثل خواب اور بیداری کے افعال حرکت سے جو دلایل جنس افعال حرکت کے لیجاتے ہین** یا نہین سے بطلان اور ضعف حرکت کو رطوبت فضلیہ پر دلیل سمجھنا چاہیے کہ آلات حرکت مین یہ رطوبت رقیق بکثرت آگئی ہو اور یہ بھی دلالت ہوتی ہو کہ بطلان اور ضعف حرکت کسی عضو مین کیون نہو آفت دماغ پر دلیل ہوتی ہو لیکن خاصکر وہ ضعف اور بطلان جو کہ تمام بدن مین ہو جیسے سکتہ مین یا ایک ہی جانب ہو جیسے فالج اور لقوۂ نرم مین اسکی دلالت اس رطوبت پر خاص تر ہی۔ کبھی دونون باتین بطلان اور ضعف حرکت خاصکر جو ہر دماغ کی حرارت یا یبوست سے بھی پیدا ہوتا ہی یا اُن اعصاب کی حرارت اور یبوست سے جو دماغ سے نکلے ہین۔ لیکن یہ بات بعد امراض کثیرہ کے ہوتی ہو اور تھوڑی تھوڑی اور بہت دنون مین جاکر پیدا ہوتی ہو۔ جو ضعف اور بطلان حرکت کسی ایک ہی عضو مین ہو جیسے استرخا وغیرہ پس یہ امراض مخصوص ایسے عضو سے اکثر ہوتے ہین۔ کبھی ضعف اور بطلان بسبب دفع ہونے فضلۂ دماغ کے ایسے عضو خاص کیطرف پیدا ہوتا ہی۔ تغیر حرکت یا تو دفعۃً ہو یہ تغیر رطوبت پر دلالت کرتا ہو اور اگر تھوڑا تھوڑا ہو تو یبوست پر دلالت کریگا یعنے آلات حرکت کی یبوست پر۔ جو تغیر حرکت دماغ سے خاص ہو مثلاً حرکات مصروع کا تغیر جو اوس صرع مین ہوتا ہی جسکو تشنج عام کہنا چاہیے ایسا تغیر سواے رطوبت کے اور کسی وجہ سے نہین ہوتا ہی اسلیے کہ یہ تغیر دفعۃً پیدا ہو جاتا ہی یا بمشارکت کسی اور عضو کے ہوتا ہی چنانچہ ہم اسکو اپنے مقام پر بیان کرینگے پس یہ تغیر شرکی سدۂ غیر کاملہ پر دلالت کرتا ہی دوسری مثال تغیر حرکات کی جیسے دہ رعشہ جو سر مین ہوتا ہی کہ یہ سب تغیر مادۂ غلیظہ پراوسی جانب دماغ کے دلالت کرتے ہین جسطرف یہ تغیر واقع ہون یا ضعف اور یبوست پر دلالت کرتے ہون کہ اگر بعد امراض سابقہ کے پیدا ہوے ہون اور تھوڑے عارض ہوتے جائین۔ جو رعشہ ایسے اعضا مین ہو جو دماغ سے دور ہین اوسکا سبب وہی ہوگا کہ جسکو ہمنے چند مرتبہ بیان کیا یعنے اندفاع مادہ یا فضول کا دماغ سے۔ یہ سب حرکات جو اوپر مذکور ہوے خلاف مجراے طبعی کے ہین۔ ہم یہ بھی کہتے ہین کہ اگر کوئی آدمی خوش نما حرکات سے اپنے مزاج دماغی کیوجہ سے پیدا ہوا اصلی خلقت مین اوسکا دماغ حار یابس ہوگا اور اگر اوسکے حرکات مین کسل اور سستی براہ اصل خلقت ہو اسکا مزاج بارد رطب ہوگا اور اگر کسی آدمی کو کوئی مرض ہو اور حرکات اوسکے مائل بطرف قلق کے ہون وہ مرض بھی حار ہوگا اور اگر حرکات اوسکے لغو اور بیکار ہون یا حرکات مین سستی ہو اور قوت مین سکوت زیادہ نہو وہ مرض مائل بہ برودت ہوگا۔ اکثر مناسب اس مقام کے یہ بھی ہوتا ہی کہ خواب اور بیداری کے حال سے استدلال کیا جائے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ نیند ہمیشہ تابع مزاج رطب کے ہوتی ہی جو ارخاء اور ڈھیلا پن پیدا کرے گا یا تابع مزاج بارد کے ہوتی ہی جو حرکت مین توقف اور سستی پیدا کرے یا تابع زیادہ تحلل ہونے روح نفسانی کی ہوتی ہی جو افراط حرکت سے عارض ہو یا تابع مندفع ہونی قوی کی طرف باطن کے ہوتی ہی کہ واسطے ہضم مادہ وہ قوی بطرف باطن جاتے ہین پھر اونکے ہمراہ روح نفسانی بھی بہ تبعیت جاتی ہی پھر نیند آجاتی ہی جیسے بعد کھانیکے نیند اسی سبب سے آتی ہی۔ پس جب تک نیند اپنے مجراے طبعی پر نہو اور تابع کسی تعب اور حرکت کی ہو اوس نیند کا سبب رطوبت یا جمود قوی ہوگا پھر اگر اسباب مجمدہ یعنے بستگی پیدا کرنیوالے نہوے ہون نہ افراط برودت پر وہ دلائل سوجو ہون جنکا قریب ہم ذکر کرینگے ایسے نوم صحیح کا سبب رطوبت ہوتی ہی پھر بھی ہر ایک رطوبت کو واجب نہین ہی کہ نیند پیدا کرے

اسلیے مشائخ باوجود اپنی رطوبت مزاج کے مدتون بیدار رہنیمین مبتلا رہتے ہین اور جالینوس کی رائے مین مشائخ کو نیند نہ آنیکا سبب یہ ہوکہ اونکے رطوبات بورقیہ کی کیفیت مقتضی بیداری مفرط کا ہوتی ہو اسلیے کہ وہ رطوبت ایسی ہو جسکی ایذا سے دماغ کو بیخوابی لاحق ہوتی ہو مگر یہ وجہ ہر حالت مین لامحالہ سبب بیداری کیا ہوتی ہو۔ جو دلایل کہ جنس افعال طبی سے ماخوذ ہین اونکا ظہور فضول دماغی کی کمیت اور کیفیت سے ہوتا ہو یا اون فضول کے برآمد نہونے سے یا برآمد ہونے سے بطرف منخر کے یا ناک یا کان کے ہوتا ہو بیشتر سر پر چندہ قروح اور پھنسیان اور ورم ظاہر ہوتے ہین اکثر بال وگ آتے ہین اسلیے کہ بالونکا اوگنا بھی فضول دماغ سے متعلق ہو۔ بالونکے جلد اوگنے سے یا دیر مین اوگنے سے بھی استدلال حوالی دماغ پر کیا جاتا ہو اور نیز تمام وہ امور جنکو ہم اوپر اجمالاً شمار کر چکے ہین۔ اب چاہیے کہ ہم ذکر کرین اون استدلالونکو جو فضول کے نکلنے سے لیے جاتے ہین بشرطیکہ وہ فضول دماغ نہین ہر اہونے نکلین جو اوپر مذکور ہوچکین۔ یہی فضول اگر زیادہ نکلین مادہ بلغمی مذکورہ پر دلالت اور اوس سبب پر دلیل ہون کے جو کسی عضو خاص مین ان فضول کو زیادہ کرتا ہو۔ چنانچہ اوپر معلوم ہوچکا ہو اور اس بات پر بھی دلیل کرینگے کہ قوت دافعہ دماغی مین نقص ہو لیکن اگر یہ فضول نہ نکلین یا کم نکلین اور اوسکے ہمراہ گرانی سر پائی جاے یا کم کم جھین جیسے چٹکی لینے سے ہوتی ہو پائی جاے یا نوع اور سوزش پائی جاے یا کھنچاؤ یا فربان اور رلیک یا گھمنی یا تنین یعنے کان کو بجتا پایا جاے یہ سب امور دلالت ستدہ پر جانے پر کرینگے اور قوت دافعہ کے ضعیف ہونے پر اور مادہ دماغ کے مادہ سے ممتلی ہونے پر۔ اب اس مادہ کی جنس پر استدلال کیا جاویگا کہ جس مادہ سے سوزش اور جھین ایسی پیدا ہوتی ہو کہ جلاے دیتی ہو اور گرانی اوسمین کم ہو اور آنکھ اور چہرہ کا رنگ زرد ہوگیا ہو تو مادہ صفراوی ہو۔ اور جس مادہ سے فربان پیدا ہوا اور دماغ بوجھل ہوجاے اور چہرے اور آنکھ کا رنگ سرخ ہوجاے رگین سر کی پھول جائین وہ مادہ دموی ہو جس مادہ سے کسل اور بلادت پیدا ہو چہرہ اور آنکھ کا رنگ رصاصی ہوجاے نیند اور پینک بنی رہے وہ مادہ بلغمی ہو پھر اگر رنگ تیرہ ہوجاے اور فکر فاسد ہوجاے اور سر کا بوجھ خفیف سا ہو نیند زیادہ غالب ہو اور تمام علامت مذکورہ بالا کا وجود نہو تو یہ مادہ سوداوی ہو اگر کوئی شخص ان علامات مین سے ہمراہ تنین اور دو دار کے ہو اور اوسکا انتقال اور ہٹنا کسی طرف معلوم ہوتا ہو دلیل اس بات پر ہوگی کہ یہ مادہ ریح اور نفخ اور بخارات پیدا کرتا ہو یہ بھی معلوم ہوگا کہ اس مادہ کیواسطے ایک حرارت ہو کہ اسمین اپنا فعل کر رہی ہو۔ اگر احتباس فضول ہمراہ خفت اور سبکی سر کی ہو علے الاطلاق یبوست پر دلالت کریگا۔ یہ چند قواعد ہمنے بیان کیے مخصوص ہین مقدار خروج اور عدم خروج مادہ سے اب کیفیت مادہ سے استدلال اسطرح کرنا چاہیے مثلاً جو مادہ کہ مائل بزردی ہو اور رقت قوام اور حرارت اور قلخی اور لذع یعنے سوزش کی ہو یہ دلیل اوسکی صفراوی ہونے پر ہو اور جو مادہ مائل بسرخی رنگ اور شرتی ہو اور آنکھون اور چہرہ کا رنگ سرخ ہوجاے رگونکی پری نمایان ہو اور ملمس گرم ہو یہ مادہ دموی ہو۔ نمکین اور شیرین مادہ جسمین تمام علامات مذکورہ نہون یا بورقی مادہ ہمراہ ملمس بارد کے خواہ ہمراہ ملمس حار ایسے بلغم پر دلالت کرتا ہو جسمین کسی حرارت نے فعل کیا ہو۔ پھیکا غلیظ القوام بارد الملمس بلغم خام پر دلالت کرتا ہو۔ یہ سب استدلال کے اقسام کیفیت سے اون فضول کی مین جو دماغ سے برآمد ہوتے ہین بذریعہ طعم اور بلون اور لمس اور قوام لیکن جو شیوا اور بدبو کی راہ سے۔ پس بدبو مادہ یا تیز بو کا مادہ حرارت پر دلالت کرتا ہو اور جن فضول مین بو نہو اکثر برودت پر دلالت کرتا ہو لیکن اسکی دلالت برودت پر مثل بدبو مادہ کے دلالت حرارت پر کلی نہین ہو۔ جو چیزین جلد راس پر نمایان ہوتی ہین خواہ متصل جلد کے قروح اور پھنسیان یا اورام پیدا ہوتے ہین اونکو دلالت اکثر اونھین مواد پر ہوتی ہو کہ پہلے دماغ مین تھے اور اب نکل آے اور دماغ پر اونکو اسوقت کہ دماغ اونسے پاک ہوچکا ہو کوئی دلالت واضح نہین ہوتی ہان اگر یہ اورام اور ثبور زمانہ تزید مین ہون اوسوقت البتہ کسیقدر حال دماغ پر انکی دلالت ہوگی۔ پھر چونکہ تو اسباب اورام حارہ باردہ اور اورام سوداویہ سے واقف ہو اور سرطانی اورام اور پھیلنے والے قروح یا نہین

پھیلنے والے ان سب کے اسباب کو بخوبی جانتا ہی پھر تجھکو ان چیزون سے حال دماغ پر خواہ بالونپر استدلال کرنا کچھ دشوار نہین ہی یہ کتاب اول کلیات مین اسباب پیدا ہونے بالونکے معلوم ہوچکے اور سبب بالونکے گھونگروالے ہونیکا اور سیدھے سپاٹ ہونیکا اور چھوٹے ہونیکا اور کم زیادہ ہونیکا اور جلدی سپیدی آنیکا یا دیر مین سپید ہونیکا معلوم ہوچکا ہی اور قریب ہی کہ سبب بالونکے پھٹ جانیکا خود بخود گرنیکا یا بالونکے پریشان رہنے کا ابواب مخصوصہ کتاب زینت مین آتا ہی انھین قواعد سے استدلال احوال دماغ پر بالونکے ذریعہ سے اور ہم اس بیان کو اوس مقام پر بخوف تطویل کثرت کلام محول کرتے ہین جو علامات قابل موافقت اور مخالفت کے ماخوذ ہین خواہ سرعت انفعال اور پذیرش فعل ہونے سے ماخوذ ہین امور موافقہ اور مخالفہ یا اعتبار اونکا ایسی حالت مین کیا جائیگا جو اونکی اپنی مادہ صحت پر نہو جو اونکی حسب حال ہر چیز مین ہونی چاہیے یا ان امور کا ایسے حال پر لحاظ کیا جائیگا جسوقت اوس شخص کو خروج صحت سے ہوا اور مزاج طبعی سے اوسکو تغیر ہوا ہی حالت صحت کے موافق وہی امور ہین کہ جو مشابہ اوسکے مزاج کے ہین اور مزاج اوسکا اسی سے پہچانا جاتا ہی پس مخالف اوسکے اس حالت صحت مین وہ امور ہین کہ جو اوسکے مزاج کی ضد پر واقع ہون لیکن جسوقت شخص اپنی صحت سے خارج ہوا اور مزاج اوسکا اوس سے متغیر ہو پس حکم موافقہ کا بعضد حکم سابق ہی اور اوپر ہم کہہ چکے ہین اور بہت سے امور کلیہ بیان کرچکے کہ صحت تمام ابدان مین مزاج واحد پر نہین ہوتی ہی اور یہ بھی ثابت کرچکے ہین کہ بعض بدنکی صحت ایسے مزاج پر قائم رہتی ہی کہ اگر وہ مزاج دوسرے بدن مین ہو مرض پیدا کرے لیکن واجب ہی کہ امور مخالفہ کا اعتبار دوسری طرف بھی بقیاس اون امور مخالفہ کے کیا جائے جو اسطرف کیواسطے تجویز ہوے ہین جو مراد یہ ہی کہ جو امور مخالفہ طرف صحت کے تجویز ہوے ہین اونھین کے قیاس سے امور مخالفہ مرض کے تجویز کرنے چاہین تاکہ بمدد صائب وہ مقدار خاص معلوم ہو کہ جو اس مزاج کے واسطے لائق ہی اسلیے کہ افراط دونون قسم کی دونون کے مخالف ضرور ہی اور دونون طرف سے ایذا دیتی ہی صحت مین تو اوس مزاج کے جو خارج اعتدال سے ہو وہی چیز موافق ہی جو زیادہ یا افراط نہو۔ جو دماغ کہ اوسمین بوے مزاج حار ہو نسیم بارد اور طلاہاے بارد اور خوشبوہاے سردی کافوری ہون یا صندلی یا نیلوفری وغیرہ ان سب سے نفع پاتا ہی اور جو چیزین بدبو پاکیزہ نہون جیسے سڑے ہوے پانی جن مین گھاس پڑکے سڑگئی ہو یا کائی جمکر سڑان آگئی ہو اونسے بھی نفع پاتا ہی اور آرام اور سکون سے بھی نفع ہوتا ہی جس دماغ کو سوء مزاج بارد عارض ہوا اوسکو نفع اون اشیا سے ہوتا ہی جو اضداد امور مذکورہ سوء مزاج حار ہین لہذا ایسے شخص کو ہواے گرم سے نفع ہوتا ہی اور پاکیزہ خوشبو کی چیزین جو گرم مزاج ہون خواہ بدبو اشیا رحارہ سے جنمین قوت تحلیل اور تسخین کی اور بھی ریاضات اور حرکات سے ایسے شخص کو نفع ہوتا ہی جس شخص کو سوء مزاج یابس دماغ مین ہوا اوسکو ایذا استفراغ اور برآمد ہونے اون اشیا سے ہوتی ہی جو اوسکے دماغ سے نکلجاتی ہین۔ اور جسکو سوء مزاج رطب ہوا اوسکو اخراج فضول دماغ سے نفع ہوتا ہی۔ استدلال سرعت انفعالات سے دماغ کے اسطرف کرنا چاہیے مثلاً اگر کسی شخص کا دماغ بسرعت گرم ہوجاتا ہو یا بہت جلد سرد ہوجاتا ہو یہ بات دلیل ہوگی یعنے بسرعت دماغ کا گرم ہوجانا حرارت مزاج دماغ پر بشروط مذکورہ فن کلیات دلیل ہوگا۔ اور اسیطرح بسرعت دماغ مین برودت کا اثر کرنا برودت مزاج پر دلالت کریگا۔ اسیطرح بسرعت دماغ کا خشک ہونا یبوست مزاج پر اور کبھی قلت رطوبت پر اور کبھی حرارت مزاج پر دلیل ہوتا ہی۔ مگر فرق ان تینون دلالتون مین یہ ہی کہ یبوست پر دلالت کرتے وقت ہمراہ اسکے اور علامات یبوست بھی موجود ہون گے مثلاً بیداری وغیرہ جنکا بیان ہم آیندہ علامات خاصہ دماغی کی باب مین کرینگے۔ اور قلت رطوبت کیوجہ سے جو یبوست بسرعت پیدا ہو یہ یبوست اونھین احیان اور اوقات مین ہوگی جسوقت کوئی حرکت غنیفہ یا حرارت شدیدہ سے پیدا ہوئی ہو خواہ کوئی اور ایسی ہی بات جو قائمقام اسباب یبوست کے ہی جو اوپر مذکور بھی ہوچکے ہین پھر بھی جلد اوقات مین ایسے مزاج کیواسطے دلائل یبوست کا ہونا کچھ ضرور نہین ہی۔ جو سرعت یبوست دماغ کو بسبب غلبہ حرارت کے لاحق ہوتی ہی اوسکے ہمراہ اور جملہ علامات حرارت کا ہونا بھی ضرور ہی جو دماغ جلد نمناک اور مرطوب ہوجاتا ہو کبھی تو یہ کیفیت اوسے بسبب حرارت جوہر دماغ کے عارض ہوتی ہی اور کبھی بسبب برودت جوہر دماغ

کے اور کبھی اسوجہ سے کہ مزاج جوہر دماغ کا در اصل مرطوب ہو اور کبھی اس سے بھی جلدی رطوبت کو قبول کرتا ہو کہ اوسکا مزاج اصلی مابس ہو اب اگر بسرعت مرطوب ہونا حرارت کی وجہ سے ہو اُسوقت اور علامات حرارت بھی موجود ہون گے اور پھر یہ ترطیب جو دماغ کو عارض ہو جاتی ہو۔ اسکو دوام اور بکثرت پیدا ہونا عارض نہوگا مگر بعد حرارت مفرطہ کے جو دماغ مین پہونچکر جذب رطوبت کا بطرف دماغ کے کرتی ہوا ور فضار دماغ کو اوس سے بھر دیتی ہو۔ پھر بعد جلب رطوبت کے جو حرارت نے کیا ہو اگر مزاج حار کا غلبہ باقی رہا ضرور اوسکے عقب مین یبوست پیدا ہوگی بسبب نقص اور خارج ہو جانے اوسی رطوبت کے اور اگر رطوبات کا غلبہ ہوگیا پھر تو دماغ بارد رطب ہو جائیگا۔ اور اگر دونون برابر رہے یعنے حرارت اور رطوبت مین سے کوئی غالب نہوا عفونت پیدا ہوگی اور اکثر امراض عفنہ ایسے وقت پیدا ہونگے اور اورام بھی اکثر عارض ہونگے۔ اسلیے کہ یہ رطوبت منجذبہ کچھ رطوبت غریزی اور اصلی تو ہی نہین بلکہ رطوبت غریبہ ہو لہذا اسمین حرارت کا تصرف طبعی نہوگا بلکہ تصرف غریب خوخارج از اعتدال ہو وہی ہوگا اور اسی کو عفونت کہتے ہین۔ اگر حدوث رطوبت کا دماغ مین برودت مزاج کی وجہ سے ہو یہ حدوث دفعی نہوگا بلکہ بعد گذرنے ایام اور زمانہ دراز کے ہوگا پھر اوسکے بعد ترطیب بسرعت پیدا ہوگی مراد یہ ہو کہ برودت کے زمانہ اجتماع رطوبات مین البتہ دیر ہوگی اور بعد اجتماع رطوبات کے ترطیب دماغ بسرعت ہو جائے گی اور علامات برودت دماغ کے بھی موجود ہونگے اور اگر بسرعت قبول رطوبت دماغ کا بسبب نفس رطوبت مزاج دماغ کے ہو اس صورت مین بسرعت انفعال دو چیزونمین سے کسی وجہ سے ہوگا۔ یا اینکہ رطوبت تو فعل برودت کرتی ہو اور برودت کی وجہ سے فساد قوت ہاضمہ مین آجاتا ہو کہ اس فساد کے رو سے جو شئی دماغ مین اس قابل پہونچی ہو کہ بعد ہضم دماغی کے دماغ کی غذا بنتی ہو اب فساد ہضم کی وجہ سے خام رہ جاتی ہو لہذا ترطیب دماغ اسی خام چیز سے ہوتی ہو۔ پھر جسوقت یہ ترطیب جو دفعۃً پیدا ہوتی ہو اوسکے ہمراہ سُدّہ بھی مجاری دماغ مین پیدا ہو جائین اب فضول دماغی کا اخراج بھی بند ہو جائے گا اور اوسی دماغ مین محتبس ہون گے۔ پھر یہ بھی کیفیت ہمیشہ اور لازم ہوتی ہو اور بطور دورہ کے گاہ بیگاہ نہین ہوتی ہو اور نہ دفعۃً ہو جایا کرتی ہو بلکہ رفتہ رفتہ واقع ہوتی ہو۔ جو انفعال بسرعت رطوبت بوجہ یبوست کے ہوتا ہو کہ دماغ اپنی خشکی کی وجہ سے نشف رطوبت زیادہ کر لیتا ہو یہ انفعال دفعۃً پیدا ہوتا ہو اگر یبوست کا عروض بھی دفعی ہوا ہو اور نیز اوسکے ہمراہ علامات یبوست دماغ کے جو اوپر مذکور ہو چکے موجود ہوتے ہین اور یہ صورت انفعال متشابہ بسرعت انفعال حرارت کے ہوتا ہو سوائے اون احوال کے جنمین یبوست اور حرارت باہم مختلف ہین از قسم علامات خاصہ حرارت اور یبوست کے۔ یہ دلائل جسقدر سرعت انفعال اور بطو انفعال کے لکھے گئے ضرور نہین ہو کہ سرعت انفعال مین ضعف قوای طبعیہ کا بھی ملحوظ ہو خصوصاً ترطیب مین سرعت انفعال اسلیے کہ ضعف قوائے طبعیہ کا تابع ہوتا ہو کسی ایک سبب کے انھین اسباب سے اور ان کے بعد عارض ہوتا ہو پس اوسکا وجود ہمراہ اُنکے کیونکر ہوگا۔ تمام قسم مخالفات اور موافقات براہ کیفیت ہای دماغی استدلال ہذا مین نہین ماخوذ ہو سکتی ہین بلکہ کبھی لحاظ امور موافقہ یا مخالفہ کا بنظر ہیئت اور حرکت کے بھی ہوتا ہو جیسے مریض اوس درد سر کا جسکو بیضہ کہتے ہین چت لیٹنا تمام اوضاع پر اختیار کرتا ہو

فصل آٹھوین مقدار سر کی وجہ سے جو طریقے استدلال کے احوال دماغی پر ہین اونکا بیان

سر کے چھوٹی مقدار ہونے سے خواہ بڑی مقدار ہونے سے جو معرفت اور شناخت کیجاتی ہو وہ یہ ہو کہ سر کا چھوٹا ہونا اصلی خلقت مین کمی مادہ کا سبب تجویز ہوا ہو جسطرح کہ سر کا بڑا ہونا بسبب کثرت مادہ کے ہوتا ہو یعنے مادۂ نطفہ کا جسکی تقسیم براہ قسمت طبعی واسطے سر کے ہوئی تھی اوسی مین کمی بینی کی وجہ سے چھوٹا اور بڑا ہونا مقدار سر کا عارض ہوا پھر اگر یہ کمی مادہ ہمراہ قوت مادہ کے ہو اور قوت مصورہ اولی بھی قوی ہو اُسوقت صورت اور شکل اس سر کی اگرچہ مقدار مین چھوٹا ہوا چھی ہوگی اور خرابی اور بدحالی اسکی کمتر ہوگی بہ نسبت اوس سر کے جو کہ چھوٹا بھی ہو اور باوجود چھوٹے ہونیکے خرابی شکل کی اوسمین براہ اصلی خلقت کی سے

اور یہ امر دلیل اوس سر کے ضعف قوت پر ہے۔ پھر بھی یہ قسم سر کی اگرچہ شکل اسکی اچھی ہے مگر دماغکی ہیئت اور شکل کی خرابی سے خالی نہوگی اور قوائے دماغی مین اسکے ضعف بھی ہوگا اور مجاری قوائے سیاسیہ یعنے قوائے باطنہ اور قوائے طبعیہ مین اسکے تنگی ہوگی۔ اور اسیوجہ سے صاحبان علم قراست عصب کہتے ہین اور رقیافہ کے علم سے حکم کرتے ہین کہ یہ آدمی بکوج اور چاپلوس ڈرپوک زود خشم ہوگا اور جملہ امور مین متحیر رہا کریگا۔ اور جالینوس کا قول ہے کہ سر کا چھوٹا ہونا بدحالی سے ہیئت دماغ کے خالی نہین ہے اور اگرچہ سر کا بڑا ہونا ہمیشہ اسکو دلالت دماغکی جودت حالات پر بھی نہین ہے جبتک کہ بزرگی سر کی ہمراہ جودت شکل اور گردن موٹی اور سینہ کشادہ نہو اسلیے کہ سینہ کی کشادگی پشت کے بڑے ہونے اور اضلاع یعنے پسلیون کے بڑے ہونیکی تابع ہے اور پشت اور پسلیونکا بڑا ہونا تابع ہے نخاع کے بڑے ہونے اور قوی ہونیکے اور نخاع کا بڑا اور قوی ہونا قوت دماغکے تابع ہے۔ اور اس صورت مفروضہ مین سر کی بزرگی سے جو دماغکی خوشحالی پیدا ہوئی اسکا سبب یہ ہے کہ مادہ کی کثرت جب اسکے ہمراہ قوت اور زور از جانب قوت مصورہ بھی موجود ہو اور سوقت سر کا اپنی اچھی ہیئت پر ہونا ضرور ہوگا۔ موکدات سے ان دلائل کے یہ بھی ہے کہ اور اعضاے بدنی سے عضو سر کو مناسبت کا لحاظ کیا جاے پھر اگر اور اعضاے بدنی مین ضعف کے ہمراہ شکل سر کے جمع ہوا وسوقت سر کی شکل بھی خراب ہوگی اور گردن ضعیف ہوگی اور پشت چھوٹی اور جو کچھ از قسم رباطات اور جلد وغیرہ کے محیط صلب کے ہے سب آفت رسیدہ اور جو چیز پشت سے اوگتی ہے اور پیدا ہوتی ہے وہ بھی ماؤوف ہوگی۔ علاوہ بریں کبھی سر کے زیادہ بڑے ہونے سے ایسی ایسی خرابیان پیدا ہوتی ہین خوخلاف امور طبعی کے ہین مثلاً گونگیں یہ بات عارض ہوتی ہے کہ اونکے سر پھول جاتے ہین اور اسقدر بڑے ہوجاتے ہین جو خلاف مقدار طبعی کے ہے بلکہ وہ بزرگی سر کی بسبیل مرض اور بیماری کے ہوتی ہے اور بسبب اس بزرگی سر کا ایک مادہ ہوتا ہے کہ وہ مادہ اپنی کثرت مقدار سے جوش مین آجاتا ہے اسی طرح سر کے بڑے ہونے سے اقسام درد سر کے ایسے عارض ہوتے ہین جنکا علاج دشوار ہے۔ کبھی سر کے بڑے ہونے سے یہ زبون حالی پیدا ہوتی ہے کہ یافوخ چھوٹا ہوجاتا ہے اور صُدغ یعنے کنپٹی بروقت استیلا اور غلبہ جمرہ کے دماغ کے پیوستہ ہوجاتی ہے۔ اب دلائل سر کے چھوٹے اور بڑے ہونے سے اور دماغکی جودت اور خراب حالی اسوجہ سے تو معلوم ہوچکی۔ منجملہ علامات جودت دماغ سے یہ بھی ہے کہ شراب کے بخارات سے منفعل نہوتا ہو خواہ اون چیزون سے منفعل نہو جنکو ہم بیان کرینگے ہمراہ بخارات مذکورہ کے بیان کے اور باوجودیکہ یہ سر بخارات شراب سے تو متاثر نہوتا ہو مگر لطیف شراب سے اور شراب کی حرارت سے منفعل ہوکر ذہن مین اوس شخص کے زیادتی پیدا ہوجاتی ہو **فصل نوین سر کی شکل سے جو استدلال کیا جاتا ہے** شکل سے سر کی جو دلائل ماخوذ ہین اونکا ذکر اور بیان سر کی ہڈیونکے بیان مین ہوچکا ہے اور یہ امر وہان بیان ہوچکا ہے کہ شکل طبعی سر کی کون سی ہے اور خراب شکل سر کی کیسی ہوتی ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوچکا ہے کہ اگر خرابی شکل کی کسی جزء مین اجزاء سر کے عارض ہو لامحالہ اوسی جزء کے افعال کی خرابی پر ضرور خبر دیگی۔ جالینوس نے کہا ہے کہ مُسفط اور مربع یعنے جس شخص کا سر پچپا ہوا ہو اور جو مغز اہمیشہ اور بہرحال قابل نہ ہے ہے اور جس شخص کے سر کے دونون کنارہ اونچے ہون وہ بھی بُرا ہے مگر اینکہ افراط قوت اور زور سے فعل کرنے قوت مصورہ کے یہ قرونی طرفین کے پیدا ہوتی ہو اور اس افراط پر دلیل شکل سے گردن کی اور مقدار سے گردن اور سینہ کے ہوتی ہے **فصل دسوین سر کے چھوٹے سے جو محسوس ہو اوس سے استدلال** سر کی حالت پر از قسم گرانی اور سبکی اور حرارت خواہ برودت اور دردہاے سر وغیرہ گرانی سر اور سبکی سے سر کے استدلال اسطرح پر کیا جاتا ہے کہ سر کا بھاری ہونا ہمیشہ سر مین کسی مادہ کی موجودگی پر دلیل ہوتا ہے مگر مادہ صفراوی سے گرانی سر مین کم پیدا ہوتی ہے اور احراق اس مادہ کا شدید تر ہوتا ہے۔ اور سوداوی مادہ سے گرانی سر کی زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت مادہ صفراوی کے اور وسوسہ اسکی وجہ سے زیادہ پیدا ہوتا ہے اور دموی مادہ کا ثقل دونون مادہ صفراوی اور سوداوی سے زیادہ ہوتا ہے اور ضربان

اور درد آنکھونکی جڑ ونمین ایسے مادہ کی وجہ سے اسلیے ہوتا ہی کہ کیموس گرم اسی مادہ کا نفوذ اونمین مقامات مین ہوتا ہی اور سرخی بھی آنکھونمین آجاتی ہی اور بشدت رگین پھول جاتی ہین بلغمی مادہ کا ثقل ہر سہ قسم کے مادہ سے زیادہ ہوتا ہی اور درد اس مادہ سے کمتر لاحق ہوتا ہی بہ نسبت مادہ دموی اور نہ فراوی کے اور نیند اسمین زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت مادہ سوداوی کے اور فکر مین بلادت اور نشاط مین کمی ہوتی ہی چھونے سے گرمی اور سردی کا سرمین محسوس ہونا اوسکی دلالت کا یہ حال ہی کہ سر کے چھونے سے اگر گرمی محسوس ہو سر کی حرارت پر دلیل ہوگی اور اگر یہ حرارت مستمر رہے پس مزاجی ہی یعنے مزاج سر کا در اصل خلقت حار ہی اور اگر عارض ہو کر حادث ہوا اور ایذا دہی کرے تو یہ حرارت بھی غریضی ہی اور یہی حکم ہی سر کے بارد ہونے کا بطرف لمس کے اور اسیطرح سوکھا ہوا اور خشک سر اگر محسوس ہو بشرطیکہ برودت کسی امر خارجی سے نہ پہونچی ہو جو کہ خشکی زائد اور خشونت بے اندازہ پیدا کرتا ہی۔ اور یہی حال سر کی رطوبت کا ہی اگر کسی امر داخلی سے یہ رطوبت نہ آئی ہو کہ اوسنے عرق اور پسینا زیادہ پیدا کیا ہو۔ اوجاع اکثر وہ ہین جنمین تخیل یہ بات ہوتی ہی کہ آدمی کے سرمین کوئی شی آہستہ آہستہ مثل چیونٹی کے چلتی ہی خواہ رینگتی پھرتی ہی اور سر کا بھیجا وغیرہ کھا رہی ہی اور اوجاع لذاعہ مادہ حادہ پر دلالت کرتے ہین اور اوجاع ضربانی ورم گرم پر دلیل ہوتے ہین اور تپکا لازم ہونا ورم کے وجود پر تاکیدی دلالت کرتا ہی۔ اوجاع ثقیلہ غلیظہ یعنے ایسے درد جنمین گرانی اور تنگی مجاری روح کی پیدا ہو دلالت کرتے ہین کہ مادہ ثقیل اور بارد ہی اور جن اوجاع مین تمدد اور کھچاو پیدا ہوتا ہی اونکی دلالت وجود ریح پر ہوتی ہی اور درد کا ایک جگہ سے دوسری جگہ سرک جانا ریحی مادہ کے وجود پر موکد ہوتا ہی جو درد ایسا ہوا اور ایسا معلوم ہوتا ہو کہ سر کو کہین سے کوئی پھوڑتا ہی خواہ ہتھوڑی سے ٹھونکتا ہی ایسے درد سر کو دلالت بیضہ اور شقیقہ مزمنہ پر ہوتی ہی۔ درد کو دلالت اپنی جہت اور سمت کی راہ سے بھی ہوتی ہی مثلا جو درد سر بشرکت معدہ کے ہوتا ہی وہ ایک جہت پر ہوتا ہی اور جو درد بشرکت جگر ہی وہ اور جہت مین ہوتا ہی چنانچہ اسکو ہم آیندہ مقامات مین بیان کرینگے

۔ کبھی درد کے ہمیشہ رہنے سے بھی دلالت ہوتی ہی اسلیے کہ درد اگر مقدم سنر یا موخر مین سر کے ہمیشہ رہے مندر رہوگا اوس بیماری پر جسکا نام قرانیطس ہی

فصل گیارہوین استدلال احوال اون اعضا کے جو مثل فروع دماغ کے ہین

جیسے آنکھ اور زبان اور چہرہ اور مجاری انھین اعضا کی اور دونون لوین کانون کی اور رقبہ اور ٹھڈیان۔ آنکھ کے ذریعے سے استدلال کی یہ صورت ہی کہ چند طرق سے استدلال کیا جاتا ہی از انجملہ آنکھ کی رگین اور آنکھونکی گرانی اور سبکی۔ انمین وجوہ سے احوال رنگ کا آنکھونکی زردی خواہ تیرگی یا اسرنگی سرخی خواہ سرخی چشم اور آنکھونکے ملمس سے بھی استدلال کیا جاتا ہی۔ اور یہ سب طریقہ قریب اوسی استدلال کے ہین جو نفس دماغ کے امراض پر ہوتا ہی۔ کبھی آنکھونسے جو رطوبت بہتی ہی اوس سے امراض سر پر استدلال کرتے ہین جیسے آنسو اور چیپڑ وغیرہ۔ اور آنکھو پر جھپان پڑنے سے اور آنکھونکی تحدیق یعنے ہر وقت کھلے رہنے اور ڈھیلے کے ابھرے ہونیسے اور اور جو حالات آنکھونکی برہم زنی اور لحظہ بلحظہ جھپکنا اور کھولنا پھر بند کرنے سے اور آنکھونکے اندر گھس جانے اور اونکے پتھرا جانے سے اور بڑے اور چھوٹے ہونیسے اور دیگر اقسام کے الم اور درد ہاے چشم سے بھی استدلال کیا جاتا ہی۔ اسلیے کہ آنکھونکی خشکی دماغ کی یبوست پر دلیل ہی اور آنسو ونکا بہنا اور چیپڑ زیادہ برآمد ہونی بشرطیکہ خاص آنکھ مین کوئی مرض رمد وغیرہ کا نہو رطوبت مقدم دماغ پر دلیل ہوتا ہی۔ آنکھونکی رگونکا بڑا ہونا جو ہر دماغی کی سخونت پر دلیل ہوتا ہی۔ آنسو ونکا بہنا بدون کسی سبب ظاہری امراض حارہ مین اشتعال دماغ پر دلیل ہوتا ہی اور اورام دماغ پر خصوصا اگر آنسو ونکی روانی فقط ایک ہی آنکھ سے ہو جسوقت حدقہ چشم کو چیپڑ اسطرح ڈھانپ لے اور بند کردے جیسے مکڑی نے جالہ لگایا ہی بعد ازان پھر وہی چیپڑ پھٹ کر آنکھ کے کنارے جمع ہونے لگے یہ بات عین وقت موت کے پیدا ہوتی ہی جب دونون آنکھین کھلی رہ جائین اور بند کرنے کو پلک نہ جھپکے جیسے مرض قرانیطس مین اور کبھی کبھی لیثرغس مین اور قرانیطس مین ہر وقت

انحلال قوت کی جب یہ کیفیت آنکھ نکی ہوتی ہر تو دماغ مین آفت عظیم کی موجودگی پر دلیل ہوتی ہر۔ بکثرت نگاہ جماکر ہر طرف دیکھتے رہنا اشتعال دماغ اور حرارت اور جنون پر دلیل ہوتا ہر اور ایک ہی چیز کی طرف نگاہ جماکر دیکھنا اور اسی کو مبرسمہ کہتے ہین مبرسمہ وسواس اور مالیخولیا پر دلالت کرتی ہر۔ کبھی حرکات چشم سے اوہام دماغی پر (جو از قسم اعتقادات غضب اور غم اور خوف کے ہوتے ہین) استدلال کیا جاتا ہر۔ تشنج یعنے خشونت جلد اور جحوز یعنے آنکھونکا اپنی جگہ نر رہنا اور ام دماغ پر یا استلاء اوعیہ دماغ پر دلیل ہوتا ہر۔ آنکھونکے ڈھیلونکا اندر گھس جانا جو ہر دماغ کے زیادہ متحلل ہوجانے پر دلیل ہوتا ہر جسطرح کہ سہر اور قطرب اور غشی مین یہی کیفیت عارض ہوتی ہر اگرچہ ہیئت آنکھونکے اندر بیٹھنے کی ہر ایک مرض سنہ گانہ مین جدا جدا ہوتی ہر چنانچہ اسکی تفصیل انھین امراض کے ابواب مین کیجائیگی اسیطرح یہ کیفیت آنکھونکے اندر گھس جانے کی کبھی قوباے دماغی اور ورم چہرہ دماغی پر دلیل ہوتی ہر۔ زبان کے حال سے جو استدلال دماغ پر کیا جاتا ہر اوسکی یہ صورت ہر کہ زبان اپنے رنگ کے ذریعہ سے اکثر احوال دماغی پر دلالت کرتی ہر چنانچہ زبان کی سپیدی یا شرغس پر دلیل ہوتی ہر یا اینکہ پہلے زبان کا زرد ہوجانا اور پھر دوبارہ سیاہ ہوجانا قرانیطس پر دلالت کرتا ہر۔ یا جیسے کہ زبان پر زردی کا غلبہ اور زبان کے نیچے کی رگونکی سبزی مریض کے مصروع ہونے پر بالخصوص دلالت کرتی ہر۔ زبان کے رنگ سے استدلال کرنا دماغی حالات پر ایسا درست اور صحیح نہین ہر جسطرح کہ آنکھونکے رنگ سے استدلال احوال دماغی پر صحیح ہوتا ہر اسلیے کہ آنکھون کی رنگت کو خصوصیت دماغ سے بہت زیادہ ہر اور زبان کی رنگت سے کبھی احوال معدہ پر استدلال کرتے ہین لیکن اگر اور کسی طریقہ استدلال سے معلوم ہوجاے کہ دماغ ماؤوف ہر اوسوقت زبان کی رنگت سے بھی استدلال احوال دماغ پر کرنا کچھ بعید نہوگا۔ چہرہ کے احوال سے جو استدلال احوال دماغ پر ماخوذ ہر اوسمین رنگت چہرہ کی بھی ہر اور یہ بات معلوم ہوچکی ہر کہ ہر ایک رنگ کو خاص خاص مزاج پر دلالت ہوتی ہر۔ چہرہ کی فربہی اور لاغری سے استدلال یون کیا جاتا ہر کہ چہرہ کا فربہ ہونا اور سرخی رنگ چہرہ کی خونکی غلبہ پر دلیل ہر اور چہرہ کی لاغری اور اوسکے ہمراہ زردی رنگ کی غلبہ صفرا پر دلالت کرتی ہر۔ اور لاغری کے ہمراہ تیرگی چہرہ کی غلبہ یوست سودا پر اور چہرہ کی بھرپھری جسکو تہبج کہتے ہین غلبہ خون اور مائیت پر دلیل ہوتی ہر مگر یہ استدلال اوسوقت صحیح ہوگا جب پہلے معلوم ہوجاے کہ یہ احوال چہرہ کے عارضی ہین اور اصلی خلقت کے نہین ہین اور بعد اوسکے استدلال کیا جاے اور یہ بھی معلوم ہوجاے کہ تمام بدنمین کوئی ایسا مرض نہین ہر جس سے تغیر سحنہ کا ہوتا ہر سواے دماغ کے کہ اوسی مین یہ مرض ہر جس سے تغیر سحنہ کا ہوا ہر اوسوقت ان اعراض سے چہرہ کے استدلال احوال دماغی پر کیا جائیگا۔ رقبہ یعنے گردن کے احوال سے استدلال احوال دماغی پر اسطرح کرتے ہین کہ اگر موٹی گردن ہر اور قوی ہر دماغی قوت کے قوی اور وافر ہونے پر دلیل ہوگی اور کوتاہی اور گردنکا پتلا ہونا ضعف قوت اور کمی قوت دماغ پر دلیل ہر اور اگر گردن خنازیر کے قبول کرنے پر زیادہ آمادہ ہر اور اوسکو زیادہ قبول کرتی ہر اسلیے کہ اوسکا ضعف قوت ہر جو گردن مین ہر۔ گردن اگر ان امراض سے بچی نرہے اوس بچنے کا اور ان امراض کے کشش کرنیکا سبب قوت گردنکی نہوگی بلکہ سبب ان امراض کے گردن مین کچھ آنیکا وہی ضعف قوت ہاضمہ دماغ کا ہر جو کسی قسم سے اقسام سوء مزاج ہاے دماغی کے پیدا ہوتا ہر اور اوسکو ہم آیندہ بیان کرینگے اور ہاضمہ کے ضعف کے ہمراہ قوت واقعہ دماغ کے قوی ہونے سے یہ امراض بطرف گردن کے اوترآتے ہین اسلیے کہ نواحی عنق اور گردن کی جانب جو راہین بنائی گئی ہین اونکو قابلیت ہر اون مواد کی جنکو دماغ دفع کرتا ہر اور یہ قابلیت بوجہ اوس گوشت کے ہر جو نرم اور غددی ہر اور گردنمین اوسکی خلقت ہوئی ہر۔ یہی حال اون دلائل کا ہر جو لمسات اور لوزتین اور دندان سے ماخوذ ہین۔ جو دلائل اعضاے عصبانی باطن سے ماخوذ ہوتے ہین پس انکا لینا اور دلیل گردانا بطور احکام مشارکت کے ہر یعنے مستقل دلائل نہین ہین اسلیے کہ تخلع جو ایک شئے باطن ہر اوسکو دماغ سے شرکت ضرور ہر جیسے اگر ہمیشہ آفات اور سوء مزاجات تخلع مین رہین ضرور انکا اثر

دماغ تک پہونچیگا اور جو مرض تخلع مین ہی کھچکر دماغ تک آئیگا اور بیشتر برعکس اسکے یہ ہوگا کہ دماغی امراض اور سوء مزاج دماغ کا اثر تخلع کو پہونچیگا
۔ اب نتیجہ تقریر یہ ہوا کہ اعصاب جسوقت قوی ہون اور گندہ ہون اور جن مسالک اور راہون پر انکی خلقت ہوئی ہو وہ بھی قوی ہون یہ بات
دماغ کی قوت پر دلیل ہو اور اسکے خلان کو ضعف دماغ پر دلالت ہوگی **فصل بارھوین استدلال اوس عضو کے حالات سے**
جسکی شرکت سے دماغ متالم ہوتا ہی سب سے زیادہ عضو مشارک دماغ کا ایندا ہی مین کہ جسکی شرکت سے دماغ کو زیادہ ایذا پہونچتی ہو وہ
معدہ ہو لہذا واجب ہو کہ معدہ کے حالات سے دماغ کے حالات پر استدلال کیا جاے اور اشتہاے معدہ اور ہضم کا حال اور ڈکار اور قراقر کی
کیفیت اور ہچکی کی آمد اور شلی اور خفقان معدہ کی کیفیت ملاحظہ کرکے انھین اعراض سے معدہ کے حالات کو سمجھا اوسی مقام پر جہان ہم نے
معدہ کے اعراض اور امراض پر کلام کیا ہی نظر کرین۔ خوار یعنے گرسنگی اور استلار یعنے شکم سیر ہونے کی اوقات کو لحاظ کرین اسلیے کہ مشارکات
معدہ کے دماغ سے جو مین وہ اوسی وقت بخوبی ظاہر ہوتے ہین جبکہ معدہ پُر ہو اور نفخہ معدہ مین پیدا ہو۔ لیکن وہ مشارکات دماغ اور معدہ کے
جو بسبب حرارت کے ہوتے ہین اور بسبب مرہ صفرا کے اور وہ اقسام درد کے جو دماغ مین بشرکت معدہ کے پیدا ہوتے ہین اور بسبب شدت حس دماغ کے
محسوس ہوتے ہین ایسے مشارکات کا ظہور بروقت خوار اور گرسنگی کے ہوتا ہی۔ اکثر اوقات یہ ہی کہ استلار معدہ سے مزاج دماغی کی تعدیل
ہوجاتی ہو اور جو بخار حار معدہ سے دماغ کو چڑھتا تھا بوجہ استلار معدہ اوسکا انسداد ہوجاتا ہی۔ سب سے زیادہ خاص تر لائق استدلال کے
مقام درد کا ہی یعنے جس جگہ سے درد شروع ہوا اور جہان ٹھہرا رہے پس جو درد کہ دماغین بشرکت معدہ ہوتا ہی اوسپر استدلال اسطرح کرتے ہین کہ وہ
درد شروع یا فوخ سے ہوکر دونون کتف اور کہوے تک اوترآتا ہی اور بروقت ہضم معدہ کے اوسمین شدت ہوتی ہی۔ کبھی سر کے امراض جگر کی
مشارکت سے بھی پیدا ہوتے ہین پس یہ اقسام درد بطرف یمین اور داہنی جانب سر کے مائل ہوتے ہین جیسے اگر اوجاع سر بمشارکت طحال کے
پیدا ہون اوسوقت بائین طرف سر کے مائل ہونگے۔ کبھی مراق کی شرکت بھی دماغ کو ہوتی ہی اور اون اعضا کے جو قریب شراسیف کے ہین اوسوقت
درد ہاے دماغی کے جسقدر اقسام عارض ہون گے اگلے دھڑ کی طرف جو حصہ دماغ کا ہی اوسی مین زیادہ ہونگے کبھی رحم کی شرکت
بھی دماغ کو ہوتی ہی پس ہمراہ امراض رحم کے دماغ بھی ماؤوف ہوگا خواہ اور اعضا جو قریب رحم کے ہین اونکے امراض سے دماغ کو ضرر پہونچیگا
چنانچہ امراض رحم مین یہ شرکت مذکور ہوگی اور اوسوقت قیام درد سر کا ٹھیک یافوخ مین ہوگا۔ اکثر مشارکات دماغی جو اور اعضا کی
شرکت سے صعودی ہوتے ہین اونکا وقوع بسبب ابخرہ کے ہوتا ہی جو کہ صعود کرکے اونھین اعضا سے دماغ کے مقامات مذکورہ تک پہونچتے ہین۔ اب
رہے ابخرہ کے صعود کی راہین جدھر سے وہ ابخرے دماغ تک چڑھتے ہین پس جو عضو متصل شراسیف کے اگلی جانب مین ہو اوسکے ابخرہ کا صعود اسطرح
محسوس ہوتا ہو کہ پہلے شراسیف مین تمدد اور کھچاؤ اوپر کی طرف محسوس ہو کر اور توتر یعنے تناؤ اور دمک اون رگونمین پیدا ہوتی ہو جو شراسیف کے
متصل ہین اور ابتدا اور اغاز الم اور ایذا کا اگلی جانب سے دماغ کے ہوتا ہی۔ اور جو اعضا مشارکہ دماغ کے پیچھے اور پشت سر کے پیچھے ہین اونکے
بخارات کے صعود کرنے سے دماغ مین کوئی مرض پیدا ہوتا ہی اوسکی یہ صورت ہو کہ ابتداے ایذا پشت سر سے ہوتی ہو اور جو رگین پشت سر کی
جہت مین سر سے نیچے تمام جسم مین ہین اونھین رگونمین کھچاؤ اور ضربان پیدا ہوتا ہی۔ جب کوئی عضو مشارک دماغ کا اوسکے اعراض کا مشاہدہ
ہو لازم ہو کہ ان اعراض کے ملاحظہ کرنے سے غرض اصلی دریافت کرنا حالات اس عضو مشارک کا بذاتہ نہو اور نہ اسکے اصلاح کی تدبیر
بالذات مقصود ہو بلکہ اسکے اعراض اور حالات وہی ملاحظہ کرنے چاہین جو بسبب مشارکت دماغ کے پیدا ہوے ہون اور نہ محض مشارک
دماغ کو غرض اصلی قرار دینا چاہیے۔ اسلیے کہ اگر کوئی شخص غثیان اور شلی سے جو مشلا ہمراہ درد سر کے ہو استدلال اس امر پر

کرے کہ یہ مرض دماغی شلاً درد سر بشرکت معدہ کے پیدا ہوا ہو تو کچھ دور نہین ہو کہ اس مستدل کو اسے استدلال مین غلطی واقع ہوا ور دراصل یہ بات ہو کہ مرض مذکور پہلے سر مین تھا یعنے پہلے درد سر عارض ہوا تھا اور خفیف تھا یا پوشیدہ اسقدر تھا کہ اوسکا گزند مریض کو زیادہ پہونچتا نہین تھا اور تسلی جواب ظاہر ہونے لگی اسکا سبب یہ ہو کہ چونکہ دماغ سے معدہ کو شرکت ہوا ور دماغ مین ایک مرض پوشیدہ مدت سے موجود تھا اوسی کیوجہ سے معدہ بھی بشرکت دماغ ماؤوف ہوگیا۔ لہذا واجب ہو کہ اون قواعد کلیہ کیطرف رجوع کرین جو کتاب اول فن کلیات مین بیان ہوئے ہین جنکے ذریعہ سے تفرقہ درمیان امراض اصلی اور امراض مشارکت کے کیا جاتا ہو **فصل تیرھوین دماغ معتدل المزاج کے دلائل** معتدل مزاج کا دماغ وہی ہو جسکا افعال حواس خمسۂ ظاہری اور باطنی اور افعال قوائے محرکہ سب درست ہون کہ جن چیزونکو دماغ سے اخراج کر دینا چاہیے قوائے محرکہ اونکا پورا پورا اخراج کرین اور جنکو روکنا چاہیے اونکا احتباس اور وہ دماغ اعراض موذیہ کے مقابلہ پر قوی ہو اور اونکی ایذا کی برداشت کر سکتا ہو۔ بالونکا رنگ سن طفولیت مین اشقر اور میگون ہو اور احمر ناری بالونکا رنگ سن ترعرع مین ہو اور سیاہی مائل ہو جائین جسوقت بالونکی خلقت کا زمانہ پورا گذر جاے سیدھے سپاٹ اور گھونگھر والے بالونکے بیچ کی ہیئت بالونکی رکھتا ہو۔ بالونکا جھڑنا اور گرنا خواہ زیادہ پائدار رہنا اسمین درمیانی حالت ہونی چاہیے اور بہت گھنے بھی نہون اور نہ بہت پاشان۔ جوانی کا زمانہ اس شخص کا سب سے پہلے وقت مین ہو اور پیری بھی اپنے ہی خاص وقت مین آجاے نہ جلدی پیر ہو جاے اور نہ جوانی تادیر رہے کہ اپنے اور زمانہ طبعی سے زیادہ زمانہ تک جوان رہے۔ بالونکے گرنے اور جھڑنے کا زمانہ جسکو صلع کہتے ہین جلدی نہ آجاے۔ یہ علامات دماغ معتدل مزاج کے ہین **فصل چودھوین دماغ کے مزاج ردی کے دلائل** جو بسبب خلقت اصلی ہوتے ہین جالینوس کی راے یہ ہو کہ حرارت دماغ سے اختلاط عقل اور ذہن پیدا ہوتا ہو۔ اور مناسب ہو کہ انھین اعراض کے لواحق مین سے طیش بھی تجویز کیا جاے اور بہت جلد درآنا امور ابتدائی مین بے سوچے سمجھے اور طرح طرح کے ارادہ ہاے مختلف کرنے بھی اسی حرارت کی طرف منسوب کرنے چاہئین۔ اور برودت کی نسبت راے جالینوس کی یہ ہو کہ اس سے بلادت اور سکون حرکت مین پیدا ہوتا ہو اسی کے لواحق مین دیر فہمی اور فکر کا تعذر اور تسلسل تجویز کیا ہو اور یبوست کی نسبت جالینوس تجویز کرتا ہو کہ سہر کا مرض اس سے پیدا ہوتا ہو اور بیداری کا زیادہ رہنا اسپر دلیل ہو۔ لازم ہو کہ اس حکیم جالینوس کی یہ شرط بڑھائی جاے کہ بشرطیکہ یہ سہر رطوبتہاے بورقیہ سے پیدا نہوا ہو اور بیداری کے ساتھ سر مین گرانی اور ہر وقت فضول دماغ کے اخراج ہوتا ہو خواہ اور امور جو دلائل رطوبت مالحہ اور بورقیہ کے ہین موجود نہون اسلیے کہ وہ دلائل خود جالینوس ہی کے قول سے بیداری پیدا کرتے ہین جیسے مشائخ مین بیداری کا سبب جالینوس اونھین رطوبات مالحہ بورقیہ کو خود کہتا ہو۔ رطوبت دماغ سے نوم غرق یعنے گہری نیند پیدا ہوتی ہو اور ہمکو بجا خود یہان بھی وہی شرط کرنی لازم ہو یعنے یہ رطوبت مالحہ اور بورقیہ نہو۔ جالینوس کی راے ہو کہ سور مزاج سانوج بلا مادہ کی علامت یہ ہو کہ سیلان فضول دماغ کا نہو اور سور مزاج کے علامات موجود ہون اور سور مادی کی علامت سیلان فضول کا ہو جسطرح کہ فضول کیون نہون۔ اور مین کہتا ہون کہ یہ حکم بھی علے الاطلاق نکرنا چاہیے بلکہ عدم سیلان فضول بسبب وقوع سدہ ہاے دماغی کے یا ضعف قوت دافعہ دماغی کے اگر نہو اور اوسکی علامت وہی ہو جو ہم بیان کر چکے ہین اور اسکے بیان سے فارغ ہو چکے ہین۔ اب ہم ابتدا سے پھر کہتے ہین۔ حرارت مزاج دماغ کی علامت یہ ہو کہ اوائل ولادت مین سر کے بال بہت جلد کل آئین خواہ شکم پر کے بال نکل آئین اور وہ بال پہلے ہی سے سیاہ ہون خواہ پہلے میگون ہو کر بہت جلد سیاہ ہو جائین اور پیچیدہ ہون اور جلدی صلع پیدا ہو یعنے بال جلد جھڑ جائین۔ اور سر کا استلا اور سر گرانی بہت جلد اسباب اتفاقیہ سے ہوجایا کرے جیسے روائح وغیرہ اور تیز بو کے سونگھنے سے دماغ کو ایذا پہونچتی ہو نیند بہت کم آتی ہو اور باوصف کم آنے نیند کے سر ہلکا رہے دونون آنکھونکی رگین زیادہ نمایان ہون اور خوب کچھی ہوئی اور ام مین بصلب اور سختی جلد آجایا کرے۔ ارادہ مین ناپختگی اور ضد کرنی اور ہٹ جیسے

لڑکونکی کیفیت ہو کہ جو بات دلمین سما گئی اوسی کی رٹ رہے گی اور ذرا سے حیلہ مین پھر دوسری رٹ کرنے لگے۔ لمس کرنے سے بھی حرارت کا احساس ہوتا ہی اور حمرت اور سرخی بھی اسپر دلیل ہی۔ فضول جسقدر دماغ سے ریزش کرتے ہین پختہ اور نضج یافتہ ہوتے ہین اور تھوک کی راہ سے جو فضول گرتے ہین وہ بھی پختہ اور نضیج ہوتے ہین اور قوام اون فضول کا معتدل ہوتا ہی بقیاس اور فضول کے جو اور دماغ سے برآمد ہون یعنے ایسے دماغ سے جو گرم مزاج نہو۔ دماغکے مزاج باردہ کے دلائل فضول کا زیادہ نکلنا شروط مذکورۂ بالا پر یعنے ملوحت اور بورقیت کا نہونا۔ بالونکا سیدھا اور سپاٹ ہونا سیاہی بالونمین کمی کے ساتھ ہونی پیری کا جلد آجانا آفات انفعال اور اثر پذیر جلدی ہوجانا نوازل کی کثرت زکام ادنی سبب سے عارض ہونا آنکھون کی رگونکا مخفی اور پوشیدہ ہونا نیند کی زیادتی اوسکی صورت پر ہر وقت رہنے جیسے کہ ابھی سوکر اوٹھا ہی اور نیند آنکھونمین بھری ہو پلکونکی حرکت سستی اور رنگ بوجہ بوجھل ہونے کے۔ ارادہ جو کریگا پختہ اور برقرار رہیگا جیسے مشائخ کے ارادہ کی یہی کیفیت ہوتی ہی۔ یا بس مزاج کا دماغ اوسکی لالہ یہ ہین کہ بھاری فضول پاک اور صاف رہین اور حواس مین صفائی رہے کدورت نہ ہوجاگنے اور بیداری رہنے پر قوی ہو بال اوسکے مضبوط ہون بہ دشواری اوکھڑ سکین بالونکے نکلنے مین سن اول یعنے لڑکپن مین بوجہ دخانیت کے سرعت ہو اور صلع بھی جلدی عارض ہو اور جو دت اور پیچیدگی بالونمین ہو۔ دماغ کا مزاج رطب اوسکے دلائل یہ ہین کہ بال سیدھے ہون اور دیر مین نکلین اور صلع بھی دیر مین عارض ہو حواس مین کدورت فضول اور نوازل کی کثرت ہو اور نیند گہری آیا کرے۔ حار یا بس مزاج دماغ کے علامات اور دلائل یہ ہین کہ فضول برآمد نہون اور حواس مین صفائی بیداری پر قوی ہو نیند کم آتی ہو سن اول مین بالونکے نکلنے مین جلدی ہو اور بالونمین مضبوطی اور سیاہ رنگ ہونا گھونگھر والے ہونا اور صلع کا جلدی آجانا اور سر کا ملمس گرم رہے اور سر مین خشکی کے ہمراہ سرخی نمایان ہو اور آنکھونمین بھی اسیطرح خشکی اور سرخی نمایان ہو ارادونمین بناوٹ اور اظہار اور جلدی اونکے وقوع مین کرتا ہو فہم اور یاد رکھنا مطالب کا قوت کے ساتھ ہو افعال نفسانیہ مین سرعت کرتا ہو۔ دماغ حار رطب مزاج کے دلائل یہ ہین کہ اگر یہ مزاج اعتدال سے زیادہ دور نہو یعنے حرارت اور رطوبت کا زیادہ غلبہ نہو اوسوقت رنگ چہرہ کا خوش نما اور رنگین نمایان ہونگی اور لمس گرم اور نرم ہوگا اور فضول زیادہ ہون اور بخوبی نضج یافتہ اور بال بہت سیدھے مائل بہ شقرت صلع جلدی عارض نہوگا۔ گرم اور تر ہوجانا ایسے دماغ کو جلدی عارض ہوجاتا ہو۔ اور اگر حرارت اور رطوبت دماغ کے اعتدال سے زیادہ دور ہو ایسا دماغ سقم اور امراض کا قابل زیادہ ہوگا اور زیادہ تر قبول کرنیوالا نکایات اور ایذاہاے حرارت اور برودت کا اور امراض عفنہ بھی قبول زیادہ کرتا ہوگا اور بسرعت ایسے امراض جو ہر دماغ مین پیدا ہونگے حواس اس شخص کے ثقیل اور مکدر آنکھین دونون ضعیف نیند پر صبر نہ کرسکے گا خوابہاے پریشان دیکھا کریگا۔ بارد یابس مزاج دماغ کے دلائل یہ ہین کہ سر کا ملمس سرد ہو رنگ اوسکا بجھا ہوا رگین سر مین اور آنکھونمین پوشیدہ بال اوسکے دیر مین نکلین رنگ بالونکا اصہب ہو صلع دیر مین پیدا ہو خصوصاً اگر یبوست اوسکی برودت پر غالب نہو برودت سے اوسکو ضرر پہونچتا ہو بشرطیکہ ملوحت اور بورقیت نہو حواس اوسکے جوانمین صاف ہون جب سن اوسکا زیادہ ہوجاے جلدی ضعیف ہوجائیگا اور پیری آجائیگی اور تشنج کے آثار ظاہر ہوجائینگے اور تعفن اور تقبض اطراف سر مین بھی جلد ہوگا یعنے جھریان چہرہ پر جلدی پڑین گی اور شیخوخت اسکو جلدی آجائیگی صحت جسمانی مین اسکے اضطراب ہوگا کبھی تو اسکا سر ہلکا اور مسامات کھلے ہوے اور کبھی برخلاف اسکے سر بھاری اور مسامات سب بند۔ بارد رطب مزاج کے دلائل یہ ہین کہ نیند ایسے آدمی کو زیادہ آتی ہی اور گہری نیند سے سوتا ہی حواس اسکے ردی اور خراب ہوتے ہین کسلمند اور بلید الطبع ہوتا ہی سر سے اسکے فضول دماغی زیادہ برآمد ہوا کرتے ہین اور بطور صلع یعنے دیر مین بالونکا گر جانا بھی اسی پر دلیل ہوتا ہی اور نزلات مین جلدی گرفتار ہوجانا بھی اسکی علامت ہی۔ اور امراض وغیرہ کے دلائل کو مفصلاً ہم آیندہ ذکر کرینگے **فصل پندرھوین علامات امراض سر کے**

ہر ایک مرض کے علامات جدا جدا ہم بیان کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ بات اور اسکے پہلے دلائل مزاج دماغ کا باب جو گذرا ہے بمنزلہ نتیجہ کے ہے اون اصول اور قواعد کلیہ کیواسطے جو احوال سر پر استدلال کیواسطے ہم نے لکھا ہے اور واجب ہے کہ یہ دلائل بخوبی محفوظ اور یاد رہین تاکہ ہر باب مرض مین انکے اعادہ اور پھر بیان کرنیکی حاجت نہ رہے اور جتنے ابواب امراض نواحی سر کے ہم بیان کرتے ہین سب جگہ یہی قواعد اور انکے نتائج کا لحاظ ہو سکے - پھر ہم اگر کسی جگہ کسی قاعدہ کا اعادہ کرینگے تو اوس سے غرض ہماری یہ ہوگی کہ وہ ذکر اجمالی معین ہو اور پر کیفیت رجوع کرنے کیطرف انھین قواعد کلیہ کے اور ابواب مین جو آیندہ آتے ہین کہ جنمین ہم نے اقتصار کیا ہے اونھین قواعد پر جنکو اسی باب مین ذکر کیا ہے - اسیطرح واجب ہے کہ طبیب اپنے نفس کو اس بات کا خوگر کرے کہ فوائد کلیہ کیطرف رجوع کرے معالجات جزئیہ مین امراض سر کے - سوائے اون قواعد کلیہ کے جنکو ہمنے قوانین کلیات کے باب مین بیان نہین کیا ہے اور خاص اونکا بیان کرنا ابواب امراض جزئیہ مین واجب تھا - علامت سوء مزاج حار بلا مادہ کی یہ ہے کہ اوسپر التہاب اور گرانیکا نہونا دلیل ہوتا ہے اور سر متعلق حرکات مین اور تشویش تخائیل یعنے پریشانی خیالات کی اور غصہ کا جلدی آجانا - آنکھونکی سرخی اور سبردات کے استعمال سے نفع پانا اور سخنات سے ضرر پہنچنا علامت سوء مزاج بارد بلا مادہ کی یہ ہے کہ برودت کا سر مین احساس ہو اور گرانی سر مین نہو کسل اور سستی ہو چہرہ کا رنگ سپید اور آنکھ کا بھی رنگ سپید تخیلات مین کمی ہو جبن کی طرف میلان طبع زیادہ ہو سخنات سے نفع پہونچے اور سبردات سے ضرر پیدا ہو - علامات سوء مزاج یابس بلا مادہ کی سر مین یہ ہے کہ استفراغات کے اقسام پہلے ہو چکے ہون تھنے خشک رہین بیداری کی زیادتی اور غلبہ رہے - علامت سوء مزاج رطب بلا مادہ کے کسل اور فتور یعنے سستی رہے اور گرانی کمتر ہو اور دماغ سے جو رطوبات بہتے ہین اونمین کمی ہو خواہ اعتدال اونکی مقدار مین ہو اور نسیان مین افراط اور نیند کا غلبہ - امزجہ مرکبہ کی علامات یعنے وہ امزجہ جنکا سوء مزاج مرکب بلا مادہ ہو یہ ہے کہ دونون مفرد سوء مزاج کی علامات کو ملا کر اوسکی شناخت کرین - حرارت کے غلبہ پر جو ہمراہ یبوست کے ہو سہر اور اختلاط عقل سے استدلال کرنا چاہیے اور جب سہر کا غلبہ ہمراہ اختلاط عقل کے ہوتا ہے پس کیفیت مشابہ اوس مرض کے پیدا ہوتی ہے جو بنام جمود مشہور ہے اور بیشتر اسی طرف انجام اسکا ہو جاتا ہے - رطوبت کا غلبہ اگر حرارت کے ہمراہ ہو اور سبر استدلال غلبہ نوم سے کیا جاتا ہے مگر یہ نیند ایسی نہین ہوتی کہ زیادہ پہنچی آئے - اور برودت کا غلبہ اگر ہمراہ رطوبت کے ہو نوم نسیانی کا غلبہ ہوگا اور اس علامت پر تمام دلائل جو مرکب دلائل مفردہ سے ہون اور ہم بیان کر چکے ہین اونکو بڑھا لینا چاہیے - سوداوی کے غلبہ کی علامت یہ ہے کہ ثقل اور گرانی ہو مگر بافراط نہو اور لذع اور التہاب اور احراق شدید ہو دونون تھنے خشک رہین اور پیاس زیادہ لگتی ہو بیداری اور چہرہ کی زردی اور آنکھین بھی زرد رہین دموی مواد کے غلبہ کی علامت یہ ہے کہ گرانی زیادہ ہو اور کبھی ہمراہ گرانی کے ضربان بھی رہتا ہے اور چہرہ پھولا ہوا اور آنکھین بھی پھولی پھولی معلوم ہوتی ہین اور رنگ چہرہ کا بھی سرخ ہوتا ہے رگین بھری ہوئی اور ابھری ہوئی اور سبات بھی رہتا ہے - علامات مواد بارد بلغمیہ کے یہ ہین کہ برودت محسوس ہو اور جو اید اسکو پہونچے زمانہ دراز تک رہے اور مزمن ہو جائے چہرہ اور آنکھ کی رنگت مین سرخی کم ہو اور زردی بھی کم ہو اور گرانی سر مین محسوس ہو مگر یہ گرانی مادہ بلغمی کی زیادہ ہوتی ہے اور اسکے ہمراہ کسل اور بلادت اور سبات اور نسیان بھی ہوتا ہے اور چہرہ اور آنکھ کا رنگ اسفرلی ہوتا ہے اور زبان کا رنگ بھی اسیطرح کا ہوتا ہے - علامت سواد سوداویہ کی یہ ہے کہ گرانی کم ہو اور بیداری زیادہ ہو وسوسہ اور فکر فاسد تیرگی رنگ کی چہرہ اور آنکھ اور تمامی اعضاے بدنی مین ہو - علامت اورام حارہ کی تپ کا لازم ہونا اور ثقل اور ضربان اور درد اسقدر کہ آنکھونکی جڑون تک پہونچتا ہے اور اکثر یہ ہے کہ جحوظ عینین پیدا ہوتا ہے اور آنکھین تھراجاتی ہین اور اختلاط عقل اور سرعت نبض اور حرارت یعنے گرمی نبض مین ہوتی ہے پھر اگر یہ ورم نفس جوہر دماغ مین ہو نبض مائل بطرف موجبت کے ہوگی اور اگر ورم حجابہاے دماغ مین ہو الم اور اید زیادہ ہوگی اور نبض مائل بمنشاریت کی طرف ہوگی - اورام بلغمی کی علامت نسیان اور سبات اور گرانی کی

کثرت اور نبض موجی درم کا ڈھیلا ہونا اور چہرہ کا تہیج - اور ام سودا ویہ کی علامت سہر اور وسواس جسکے ہمراہ ثقل محسوس ہو اور نبض کی صلابت اور ہم نے اس مقام پر اون دلائل کا ذکر چھوڑ دیا جو از قسم دلائل ضعف دماغ اور قوت دماغ کے واجب الذکر تھے اور علامات خلط غالب کے مذکور کرنیکے لائق تھے اور یہ ترک کرنا ہمارا ایسے دلائل کو جو امراض خاصہ اور اون امراض کے ہین جو بشرکت پیدا ہوتے ہین فقط اسی نظر سے ہی کہ ہم نے اعتماد کیا ہی اوس بیان پر جو انھین علامات کا باب صداع مین بخوبی کیا ہی پس لازم ہی کہ اوسی جگہ بغور اور تامل دیکھا جاے کہ وہی مقام مناسب اور لائق وارد کرنے ان مذکورہ کا - اب لازم ہی کہ ہم اور ابواب کی طرف رجوع کرین **فصل سوطعوین قوانین علاج کا بیان** ہم جسوقت ارادہ کرتے ہین کہ استفراغ کسی مادہ کا کرین اور اوسکی جگہ دلائل سے یہ ثابت ہوجاے کہ خون کی کثرت ہی اور اس خونمین کسیطرح کا نقصان نہین ہی - اور کوئی مادہ کیون نہو ابتداے علاج ہم سر و کی فصد سے کرتے ہین اور سر کی اون رگون کے فصد کھولتے ہین جنکو فن کلیات کے باب فصد مین ہم نے بیان کیا ہی جیسے عرق جبہہ اور انف یعنے پیشانی اور ناک کی رگ اور اطراف گوش کی رگین اور واجب ہی کہ ان رگونکی فصد سے جذب خون کا خلاف جہت درد مین ہو یعنے داہنی طرف کے درد مین بائین طرف کی فصد اور بالعکس - پھر اگر ام عظیم ہو یعنے مرض مین شدت ہو اور خون کا غلبہ زیادہ ہو وداج کی فصد بھی کر دیتے ہین - فصد کی طرف ہماری توجہ (باوجودیکہ اور اخلاط بھی غالب ہوتے ہین) ابتداً اسواسطے ہوتی ہی کہ فصد استفراغ کلی ہی اور مشترک جملہ اخلاط کے واسطے ہی - پھر اگر فقط مادہ خون کا ہو فصد تام ہی کافی ہوجاتی ہی - اور اگر مادہ اور اخلاط کا ہی نظر کرینگے اگر یہ مادہ تمام بدن کی شرکت سے ہی ان کا تنقیہ عام سے استفراغ کرینگے اوسکے بعد تنہا فصد سر کرنے سے تنقیہ خاص کرینگے اور استفراغات کی تدابیر جو مختص بہ تنقیہ دماغ ہین اونھین استعمال کرینگے اور اس تنقیہ خاص پر اقدام اور پیش قدمی ہرگز نکرینگے مگر بعد استفراغ تمام بدن کے اگر تمام بدنمین خلط غالب ہو اور یہ تنقیہ عام یا خاص اوسیوقت ہم کرتے ہین جب معلوم ہوجاے کہ خلط مین نضج آچکا ہی اور نضج کی شناخت اون رطوبات کے مشاہدہ سے کیجاتی ہی جو خارج ہوتی ہین کہ نہ زیادہ رقیق ہون اور نہ زیادہ غلیظ اور گاڑھے ہون - اور اگر مرض اپنے زمانۂ منتہی کو پہونچ گیا ہو اور ہمنے پیشدستی مادہ کے انضاج مین کی ہو اور قبل پورے ہونے زمانۂ منتہی کے مروخات اور نطولات اور ضمادات منضجہ سے تدبیر کرچکے ہون ایسی صورت مین استفراغ فقط مادہ سر کا غرغرہ سے کرینگے بشرطیکہ ہمکو پھیپھڑے کے ماؤف ہونے کا خوف نہو اور نوازل جو مشترک غرغرہ سے ہین از قسم خلط لاذع نہون اور نہ از قسم خلط حاد کے ہون اور نہ وہ آدمی جو مریض ہی امراض ریہ مین مبتلا ہونیکا زیادہ قابل ہو اور اوس مریض کو ممکن ہو کہ اپنے پھیپھڑے کی حفاظت خراب شئی کے نزول سے کرلے اور پھر یہ بھی شرط ضروری ہی کہ سر کی حالت ایسی ہو کہ اوسکا اہتمام زیادہ ضروری ہو بہ نسبت پھیپھڑے کے - ایضاً ہم شمومات اور سونگھانے کی دوائین جو مفتح ہون اور جن سے چھینک ہم آسانی سے اور سعوط یعنے ناس اور نطولات یعنے سر پر تطریر کا بھی استعمال کرتے ہین تاکہ مواد سر سے کسی اور طرف جذب ہوجائین - اکثر ہم سر مونڈنے کے بعد سر پر ایسے ادویہ کا لیپ کردیتے ہین جو مسہل اوسی خلط کے ہون کہ سر مین موجود ہی جسوقت ہمکو ان ضمادات سے فاسد کردینے مزاج دماغ کا خوف نہو اور ہمکو امید اسکی ہو کہ مادہ نضج پاچکا ہی اور اب اسکا دفع ہونا آسان ہی اور ان شروط کے بعد پھر بھی ہمکو استفراغات بارده صناعیہ مین اسکا بچانا ضرور مدنظر رہتا ہی کہ مادہ رقیقہ کا اسہال اور مادہ غلیظہ کا حبس نہوجاے یعنے ایسا نہو کہ رقیق مادہ تو خارج اور غلیظ مادہ رک رہے اور اس غرض تک پہونچنے کی تدبیر ہماری یہ ہی کہ پہلے ہم تلیین اور نرم کرنا مادہ کا ملینات منضجہ سے کرکے بعد ازان استفراغ مادہ کا کرتے ہین اور جب استفراغ بذریعہ مسہل کے کرچکے پھر اوسکے بعد ملینین ادویہ کا استعمال کرتے ہین - اور ہم مریض کو جہان تک ممکن ہو اس سے بھی بچاتے ہین کہ استفراغ اور تنقیہ اخلاط حادہ مین جو باضطرار ادویہ حارہ دینے کی حاجت ہوتی ہی اور بعض اوقات مین بدون ایسے ادویہ سہلہ حارہ دینے کے چارہ نہین ہوتا جیسے ایارج اور سقمونیا اور تربد ہمراہ اسطوخودوس کے پس بعد استعمال ایسے ادویہ کے ہم خوف کرتے ہین کہ سوء مزاج حار باقی نہ رہ جاے بلکہ ہم کوشش کرتے ہین

کہ ہرگز یہ گرمی ادویہ کی باقی نرہیجائے اوسکا تدارک ہم اسطرح کرتے ہین کہ ان ادویہ کے استعمال کے بعد جب مسہل ہوچکے غرغرہ وغیرہ کراتے ہین پھر ضماد ایسے لگاتے ہین جو حرارت ادویہ کو دفع کردین - اوران ادویہ مسہلہ کے استعمال مین ہم یہ احتیاط کرتے ہین کہ مادہ مریض سے جب پورا اطمینان ہوجاے کہ دوا مسہل اوسے دیجائینگی اوس سے ضرور اوسکو اسہال ہوگا اور استفراغ مادہ موذیہ کرینگی - تاکہ یہ دوا ایسی نہو کہ اسکا کھلانا پلانا ایسے مریض کو سبب اوسکے ہلاک وفساد کا ہو - پھر اگر اخلاط مین نضج نہو تدبیر انضاج ہم کرینگے اور ہر ایک خلط کے مناسب جو تدبیر اوسکی نضج پانیکی ہے پہلے اوسی کا استعمال کرینگے چنانچہ اوسے ہم آیندہ بیان کرینگے - اور اگر اخلاط موذیہ سر مین کسی عضو سافل سے صعود کرکے آتے ہون خواہ تمام بدن سے وہ بخارات صعود کرکے سر مین پہونچتے ہون اونکو بجانب خلاف کے ہم جذب کرتے ہین مثلاً اگر اسافل سے خواہ تمام بدن سے بخارات صعود کرتے ہون حقنہ اور حمولات کا استعمال ہم کرینگے اور اطراف بدن کی بندش ٹہوپلسے کرینگے خصوصاً پاؤن کی بندش ضرور کرینگے اور اوس عضو خاص کا استفراغ کرینگے جس سے کہ صعود مادہ کا سر مین ہوتا ہے مثلاً اگر وہ عضو جس سے کہ صعود مادہ کا بطرف سر کے ہوتا ہے معدہ ہوا یا رحم فیقرا سے اور اگر طحال ہو پس جو دوا مسہل منتقن بہ طحال ہے اوس سے اور اسیطرح جو عضو ہو اوسکی وہی خاص دوا تجویز کرینگے جو اوسی عضو سے مختص ہے یہ وہی قوانین کلیہ علاج کے ہین در بارہ مواد امراض سر کے - اور جو مادہ کہ استفراغ اوسکا کیا جاے اور بوجہ استفراغ کے سوء مزاج پیدا ہوا اوسکا علاج ہم بالقصد کرتے ہین منجملہ اوس مقام کے جہان مواد مختلفہ از قسم رطوبات کے سر مین مشترک ہوتے ہین وہ جگہ ہے (بنا بر راے اصحاب کی کے یعنے جو لوگ داغ لگانیکے ذریعہ سے علاج کرتے ہین) کہ کنارے کی اونگلی اور کلمہ کی اونگلی یعنے خنصر اور سبابہ جتنی جگہ کو محیط ہو اسطرح پر کہ اگر ناک کے کنارے کسی اونگلی کو گردش دین جہانتک یہ اونگلی سر کو چھوے وہی جگہ مقام مواد مشترکہ کا ہے یا اینکہ ایک ڈورا جسکا طول کان سے دوسرے کان تک ہو وہ ڈورا جہانتک کے سر مقامات کو مس کرے وہی مقام مشترک ہے اور چاہیے کہ سر کے بال پہلے مونڈ دواڈالین - اب لازم ہو کہ ہم تفصیلی بیان طرق معالجہ کا کرین - خون کا مادہ اگر تمام بدن مین ہو اور سر مین بافراط یہ مادہ حاصل ہوگیا ہو اوسوقت فصد سر رو کی کھولنی چاہیے اور اگر ابھی سر مین یہ مادہ پیدا نہوا ہو مگر قریب ہو کہ حاصل ہوجاے گویا طریق حصول مین آچکا ہو اوسوقت اکحل کی فصد کھولنی چاہیے - اور اگر خوف حصول مادہ کا ہو قبل از ینکہ حاصل ہوا ہے مثلاً جذب اخلاط گردیش کے مقامات مین سے ہوا ہے کسی امر خارجی کی وجہ سے یا ضربہ وغیرہ کے سبب سے اوسوقت باسلیق کی فصد کرنی چاہیے اور اگر زیادہ جذب کرنے کا ارادہ ہو صافن کی فصد کرنی چاہیے - اور کعب سے اوپر ایک بالشت ساق مین حجامت کرنی چاہیے اور پاؤنکی رگونکی فصد کرنی چاہیے اور اگر کوئی اور عضو سر کی مشارکت ہو جو رگ کہ دونو عضو مین مشترک ہو اوسکی فصد کرنی چاہیے - اور اگر ارادہ یہ ہو کہ دونون عضو کا استفراغ کیا جاے اور مادہ بھی دونون عضو مین پہونچ گیا ہو یعنے سر مین اور عضو مشارک سر مین مادہ پہونچ گیا ہو - اور اگر ارادہ جذب مادہ کا کسی خاص جانب مین ہو اور عضو مشارک کا استفراغ بھی اسکے ہمراہ مطلوب ہو اوس رگ کی فصد کرنی چاہیے جو عضو متقدم کے مشارک ہو مرض ذا مین اور یہ جذب مادہ خلاف جہت امین واقع ہونا چاہیے - پھر جسوقت کہ توجہ معالج کی تنہا خاص بطرف سر کے ہو یا اینکہ خون اول ہی مرض سے فقط سر مین ہو پس جو مرض حجابہاے خارجہ قحف سے ہو جیسے امراض جزیہ کے ابواب مین ہم ذکر کرینگے یا اینکہ درد محسوس ہو قریب شئون اور در زون کے اور ارادہ طبیب کا یہ ہو کہ علاج خفیف کرے اوسوقت حجامت قریب نقرہ اذن اور گریا کی کرنی چاہیے - اور اگر مادہ اندر زیادہ ڈوبا ہوا اور امید اوسکے کھینچ آنیکی بطرف خارج قحف کے نہو اوسوقت پیشانی کی رگ کی فصد کیجاے اور اگر دریں سر مین ہو بعد اخراج خونکے جسطرح سے ہو یعنے فصد سے ہو خواہ حجامت وغیرہ سے ایسے ادویہ مستفرغہ یعنے مسہلہ کا استعمال کرنا چاہیے جنمین ہلیلہ اور عصارہ ہاے فواکہ داخل ہون اگر انکی حاجت باقی رہے اور حقنہ ہاے مناسبہ کا استعمال کیا جاے - اور اگر مرض صعب ہو جیسے سکتہ دمویہ مثلاً اوسوقت وداج کی فصد کرنی چاہیے منضجات کی تفصیل یہ ہے کہ اگر مادہ بلغمی ہو پس ادویہ جو انضاج مین بلغم کے مستعمل ہوتی ہین اونکا عام اشربہ ہونا چاہیے کہ اونمین تلطیف اور تقطیع اور تحلیل ہو جیسے مزرنجوش اور ورق غار اور شیح

اور قیصوم اور افسنتین اور بابونہ اکلیل الملک شبت بسفائج افتیمون اور یہ دونون پچھلی دوائین مادہ سوداوی سے زیادہ تر خصوصیت رکھتی ہین اور حاشا اور زوفا اور فودنج اور سداب اور بزنجاسف اور جعتہ رکہ ادویہ ہمنے تحلیل اور انضاج کی جداول اور نقشہ جات مین کتابا دویہ مفردہ کے لکھی ہین ادویہ ہاے حارہ سے پھر اگر تحلیل تدبیر یعنے انضاج کا پیدا ہونا مادہ بلغمی اور مادہ سوداوی مین مختلف ہو پس اوسطرح سے کرنا چاہیے جسکو آیندہ بیان کرینگے - اور یہ ادویہ منضجہ واجب ہر کہ انکے درجات حرارت اور دیگر خواص کے درجہ بدرجہ بڑھتے جائین بقدر زیادتی کیفیت مادہ کے اور کمیت اوسی مادہ کے پھر اگر مادہ کی مقدار بہت ہو اور کیفیت بھی اوسکی شدید ہو ادویہ حارہ کو ہم قوی کرینگے کہ چوتھے درجہ تک کی گرم دوا دینگے جیسے عاقرقرحا اور فرنیون وغیرہ - ہان اگر نیلیان مواد کا خون ہو اور یہ امراد سوقت ہوتا ہی جب مادہ کثیر ہو اور ہمکو خوف ہو کہ اگر زیادہ گرم ہو اوسکا حجم بڑھ جائیگا اور تمدد معلوم یعنے کھنچاؤ ایسا جو ایذا دہندہ ہو پیدا کریگا اور ورم بڑھائیگا پس ایسے وقت مین واجب ہر کہ ہم استفراغ شروع کرین اور تھوڑا مادہ نازع کرکے پھر باقی کا انضاج اور اخراج کرین - نہایت اصوب تدبیر انضاج مین اخلاط خام اور نرم کے یہ ہر کہ علاج اور تدبیر انضاج کی ادویہ معتدلۃ التسخین سے ہو اور ہدو یعنے آرام وہی اور تعصیب یعنے بندش پٹی کی کرین تاکہ بآسانی نضج پاجاے - اور اگر مادہ قلیل ہو خواہ کیفیت مین ضعیف ہو اوسوقت ہم اقتصار اونھین ادویہ پر کرینگے جنمین زیادہ گرمی نہو اور لطیف حرارت اونمین درجہ ادنی تک کی ہو اور مادہ کمیت اور کیفیت مین متوسط ہو تو ادویہ متوسط پر اقتصار کرینگے - اور اگر مادہ سوداوی ہو ان ادویہ پر ہم اقتصار نکرینگے بلکہ درجہ حرارت ادویہ کے یہان تک بڑھائین گے بجہتک تجفیف مادہ کی زیادہ نہو جاے خصوصا اگر سودا غیر طبعی ہو بلکہ حراقی ہو بلکہ مادہ سوداوی کے انضاج مین ہمکو حاجت بطرق تلیین اور ترطیب کے بالضرور ہوتی ہر پھر اوسکے بعد ایسے منضجات محللہ جسکی لطیف تحلیل درجہ دوم خواہ درجہ سوم تک ہو اور بہتر یہ ہر کہ ادویہ ملینہ مذکورہ بالا کو جو زیادہ قوی نہون اور مرطب کو ادویہ حارہ کے ہمراہ جو قطع اور تحلیل کرین ملا کر استعمال کرین جو مادہ گرم ہر اوسکا انضاج یہ ہر کہ قوام اوسکا مجتمع ہو اور تفتیح اور تقطیع بھی کیجاے اور یہ فائدہ اون سرد دواون سے حاصل ہوتا ہی جو مرطب بھی ہون اور اونمین جلا اور غسل کی بھی قوت ہو جیسے آب جو اور شیر گوسپند تازہ گرد دودھ کا استعمال اوس شخص کیواسطے مفید ہی جسکے دماغ مین ضعف ہو اور رد سرقوی ہو اور منضجات بھی وہی مستعمل کرنے چاہین جنمین یہی شرط پائی جائے اور جو شاندے ایسے استعمال کرنے چاہین جنمین برگ بید سادہ اور بنفشہ اور نیلوفر اور عصا الراعی یعنے لال ساگ اور تمام ترکاریان سرد جو ش دی گئی ہون اور ان یہ اشیا ادویہ مفردہ کی جداول اور نقشون مین لکھی ہین وہان پر ملاحظہ کرنا چاہیے اور ان ادویہ کے ہمراہ تھوڑا سا سرکہ بھی شریک کرنا ضرور ہی اگر مادہ مذکورہ مین کسیقدر غلاظت ہو بابونہ اور خطمی بڑھانی چاہیے اور اگر مریض کو بیداری عارض ہوا ور مرکور خاطر یہ ہو کہ بیدار نرہے پوست خشخاش کا اضافہ کرنا چاہیے یہ بھی واضح ہو کہ مرکب جو مواد سے خصوصیت رکھتا ہی اور اوسکی حدت تھوڑی سی چیز کے ملانے سے ٹوٹ جاتی ہی اور باوجود زائل ہونے تیزی کے قوت حلول اور سرایت کرنیکی موسر کہ مین باقی رہتی ہی اور جن ادویہ کے ہمراہ سرکہ کا استعمال ہوتا ہی اونمین یہ قوت بذریعہ سرکہ کے پیدا ہوتی ہر کہ وہ سب جوئی کہ اندر بدن کے نفوذ کرجاتی ہو جاتی ہین یہ تدبیر شرکت سرکہ وغیرہ کی جب ہر کہ مادہ گرم کے انضاج وغیرہ مین سرکہ پر اور دوسری چیز کو اختیار نکرنا چاہیے گرم روغن جسقدر کہ قرابادین مین مذکور ہوچکے ہین اور جنکی ساخت پھول اور کلی سے ہوتی ہی خواہ گرم گیاہ سے وہ روغن طیار ہون وہ سب مادہ بارد کے نضج مین بکار آمد ہین اور اگر برودت مادہ مین شدید ہو خواہ کمیت اور مقدار زیادہ ہو کہ اونکی تحلیل بشواری ہو سکے پس وہ روغن مفید ہوگا جو مموغ یعنے گوند کی چیزون جیسے مصطگی وغیرہ خواہ گرم خوشبودار چیزون جو افادیہ کہلاتی ہین مثل لونگ وغیرہ سے طیار کیا جاے اور روغن بان اور زنبق اور نرگس اور سوسن اور ارغوان اور غار اور مرزنجوش اور نارہین اور زیتون جنمین مصطگی یا مرطب یعنے ہری تتلی جوش دی گئی ہو اور ترفودنج یا ہراسعیا اور بابونہ پکایا گیا ہو خواہ اور ایسی چیزین جو قرابادین مین بیان

ہوتی ہین اور فقط بھی یہی خاصیت رکھتا ہی مگر روغن بلسان چونکہ زیادہ لطیف ہی بہت جلد تحلیل کرتا ہی اسوجہ سے ملائم اور مالش مین اوسکا نفع زیادہ اسقدر نہین ہی جیسا لائق اوسکی قوت کے ہی۔ ہم مادہ کا مقابلہ بذریعہ استفراغ بھی کرتے ہین یا راوسکو بجانب مخالف جذب کرکے بھی اوسکے جوش اور تیزی اور ضرر کو دفع کرتے ہین اور جذب جانب مخالف یہ ہی کہ ہاتھ خواہ پاؤن کی طرف اوس مادہ کو جذب کرتے ہین اور جذب پر بجانب مخالف اس ترکیب سے بھی نوبت ہوتی ہی کہ ہاتھ خواہ پاؤن کی مالش نمک اور روغن بنفشہ خواہ روغن بابونہ وغیرہ سے بحسب مزاج کرین ایسے وقت یعنے جسوقت تدبیر اصلاح خواہ دفع مادہ کی ہم کرین اگر کسی ریاضت کا استعمال کیا جاوے وہ ریاضت ایسی ہوتی ہی جسمین سر کو ہرگز حرکت ہمراہ بدن کے نہونے پاوے اور فقط نیچے کا بدن متحرک ہو اور یہ ریاضت ایسی ہی کہ آدمی کسی رسی وغیرہ سے لٹکے خواہ کسی دیوار سے چمٹے اور لیٹے کہ اوسکے بدن کے اوپر کے اعضا متحرک نہونے پاوین اور فقط پاؤن کو ہلایا کرین اور تعب ریاضت کا پاؤنکو پہونچایا کرین اور یہ ریاضت بعد استفراغ کے ہو۔ اطراف کی مالش اور اونکا اوپر سے نیچے تک مضبوط باندھنا بھی یہی فایدہ رکھتا ہی خصوصًا بروقت غذا دینے کے کبھی فقط سر کا تنقیہ یہ ریاضت تنقیہ سے کیا جاتا ہی جیسے مالش اور بندھنا سر کا خواہ سوتا خواہ مشعال کرانا خواہ سوتا خواہ استعمال جھولون کا سر کے خاص تنقیہ مین داخل ہی جیسا آخر لیشر غس مین کیا جاتا ہی۔ جو تدبیر دونون فایدہ پر مشتمل ہی کہ اوسکا امالہ اور استفراغ معہ نضج کے ہوجاتا ہی وہ یہ ہی کہ حقنہ اور حمول اور مدرات کا استعمال کرین اور پسینا نکالنے والی تدبیر کا بھی استعمال کرین بطریق مادہ اور قوت مریض کے اور سب اقسام تدابیر قرابادین مین مذکور ہوچکین جو مسہل ایسے ہین کہ اونسے استفراغ سر کے مادہ کا بشرکت تمام بدن کے ہوتا ہی وہ یہ ہی کہ حب ایارج اور حب فوقایا اور حب اسطوخودوس کا استعمال کرین اور یہ ادویہ اون اخلاط سوختہ کے مناسب ہین جس پر غلبہ مرار کا ہو اور باوجود غلبہ مرار کے وہ مادہ غلیظ بھی ہو جیسے وہ مادہ بلغمی جسمین صفرا بھی شریک ہو اور اس سب سے زیادہ خیساندہ صبر یعنے ایلویا کا ہی جو آب کاسنی اور شربت فواکہ اور شربت بنفشہ سے ملاکر طیار ہوا اور جو شاندہ الثاس وغیرہ کا اور اونکی تقویت سقمونیا وغیرہ سے بحسب حال بدن اور خلو اوسکا تپ سے خواہ تپ کا بدن مین ہونا اور بموجب سن اور قوت کے پس یہ ادویہ اخلاط صفراوی رقیق کے مناسب ہین۔ ایارج ارکاغاس اور ایارج روفس اور ایارج لوغاذیا اور ایارج جالینوس اور وہ حب جو لاجورد اور خربق سے بنائی جاوین جیسا ہم ذکر کرین گے اخلاط غلیظ اور سوداوی کیواسطے مناسب ہین اسیطرح حبس دوا مین اسطوخودوس شریک ہو اور ایسے سوداوی کے مناسب ہی کہ سکنجبین اور تخم تربہ اور شحم حنظل کے ذریعہ سے قے کرائین اور خواہ ادویہ جو اخلاط غلیظ اور بالزوجت کو بذریعہ قے کے اخراج کردیتے ہین جسکی صفت ہم کرچکے ہین اور اون سب کا بیان قرابادین مین بتفصیل ہوچکا ہی یا انمین اون دواؤنکے بھی چند طبقات ہین پہلے طبقہ مین وہ دوا ہی جو ایارج اور تربد اور افتیمون اور غاریقون اور جندبیدستر سے مرکب ہو اوسکے بعد طبقہ جسوب کبابہ کا ہی اوسکے بعد ایارجات اوسکے بعد دونون خربق یعنے سیاہ کٹکی واسطے خلط سوداکے اور سپید خربق واسطے خلط بلغم کے مگر خربق کے استعمال مین احتیاط بھی ملحوظ رہے اور ضعیف دوا سے ابتدا کرنا واجب ہی ہر تنقیہ مین اور بتدریج دوا قوی کا استعمال کرنا چاہیے تا اینکہ حال مرض کا جانا جاوے کہ زائل ہوگیا یا ابھی باقی ہی۔ رقیق مسہل سر کے تنقیہ کے واسطے شبیارات جو جب کبار سے بنائے جاتے ہین تاکہ تھوڑا سا وزن دوا کا فعل اسہال بقوت کرے اور دیر تک ٹھہرنا اوسکا مفرنہو اور مکروہ دوا نہ دیجاوے اور اوس دوا کو استعمال کرکے سو رہین تا کہ حرکت اور بیداری سے اوسکا فعل باطل نہوجاوے اور گویا قانون اور خمیرہ اوسکا صبر اور ایارج ہی اور بعد اسکے مصطگی واسطے تقویت معدہ شریک کیجاتی ہی اور ہلیلہ باین غرض شریک کرتے ہین کہ بخار جادو معدہ سے اوٹھ کر دماغ تک نہ پہونچے۔ اگر اخلاط صفراوی کے اخراج کیواسطے شبیارات کا استعمال کیا جاوے سقمونیا وغیرہ بھی شریک کرلیتے ہین اور کبھی استعمال سقمونیا کا صبر سے مرکب دواؤن کے ساتھ واسطے تنقیہ سر اور معدہ کے کیا جاتا ہی اور اگر مرض دماغ کا بشرکت معدہ کے مانع تخمین یا فراط معدہ مین ہو ان ادویہ کے زیادہ معدہ مین ٹھہرانے اور زیادہ ہیجان مین لانے سے مادہ کے احتراز کرکے اسقدر ٹھہرنے والی دوا کا استعمال

کرین گے جو تمام اور کمال تنقیہ سے قاصر ہو اور اگر اخلاط بلغمی کے اخراج کا معین درکار ہو تو تخم خطل اور زنجبیل سے استعانت کرینگے اور تربد اور اسطوخودوس کو شریک کرینگے اور اگر اخلاط سوداوی کے اخراج کا معین درکار ہو تو تھوڑے سے خربق سیاہ اور افتیمون اور بسفائج بھی شریک کرلینگے اور ایسے جوب کے بہت سے نسخہ قرابادین مین مذکور ہین اونکے منافع اور اختیار کرنا اوسی مقام پر سے ڈھونڈھنا چاہیے۔ خاتمہ تنقیہ کرنیوالی سر کے مادہ کی ادویہ منجملہ اونکے غرغرے ہین اور گویا کہ آبکامے سب قسم کے غرغرونمین مستعمل ہوتے ہین اور اگر اخلاط مراری صفراوی ہون اونکے استفراغ اور تنقیہ مین غرغرونکا استعمال بخوف نزول اون مواد کے بطرف سینہ کے مناسب نہین کہ یہ مواد اولا تو خود تیز ہوتے ہین اور بوجہ آمیزش ان ادویہ کے حدت اونکی اور زیادہ ہوجاتی ہے اگر یہ ادویہ گرم ہون اسلیے کہ ادویہ ملطفہ صفراوی مادہ کی ترقیق اور تلطیف کرتی ہین اور معتدل مزاجکی دوا سے کچھ اثر مترتب نہین ہوتا اگر غرغرہ کے طور سے مستعمل ہون اگر اسطرح کی کوئی دوا اس قسم کی کسیقدر نافع ہو تو سکنجبین بزوری ہمراہ کاسنی کے تنہا خواہ سکنجبین عنصلی جو بشرکت سقمونیا اور آب لیلاب اور زرلال آلو بخارا اور شربت بنفشہ اور زرلال تمرہندی کے بنائی جاے خواہ اور چیزین قائمقام انکے ہون اگر اخلاط مراری غلیظ ہون غرغرہ مری اور صبر سے خواہ سکنجبین بزوری اور سکنجبین عنصلی ہمراہ ایارج کے کرنا چاہیے اور اس دوا کو سقمونیا اور تھوڑے سے تربد سے قوی کرکے استعمال کرین اور زیادتی وزن سقمونیا اور تربد کی مناسب نہین ہے اگر اخلاط بلغمی غلیظ ہون ان ادویہ پر تخم خطل اور زنجبیل اور اسطوخودوس اور تربد اور ایارج ارکافانیس اور توسطوس کا اضافہ کرتے ہین اور کبھی احتیاج ہوتی ہے استعمال خردل یعنے رائی کے اور عاقرقرحا اور فلفل مع مصطگی کے جو واسطے قوت بڑھانے ادویہ کے شریک کیجاتی ہے اگر اخلاط کی قوت مین شدت نہو اسیطرح کبھی عاقرقرحا کے ہمراہ فلفل اور زنجبیل اور روح ترکی بلکہ مویز منقے غیرہ بھی چباتے ہین چھینک لانے والی دوائین جنکو عطوسات کہتے ہین اخلاط مراری کیواسطے سر کا بخار نہین تھوڑی سی سقمونیا بھی شریک ہو اور تقماع ترش کا سوگھنا بھی بشرطیکہ اوسکی بو تیز ہو اور بلغمی مواد کے واسطے کندش یعنے کچھکنی اور فلفل اور پیاز اور نسن اور خرف اور رائی اور گرم مزاج کے واسطے تخم پیاز خواہ اور جو چیزین قائمقام اسکے ہون اور کبھی ان دواؤنکی ترکیب سے ضمادات اور طلا بناکے کنپٹی پر رکھے جاتے ہین ناس کی دوائین چند قسم کی ہین بعض ادویہ سے تبرید اور ترطیب مقصود ہوتی ہے اور بعض ادویہ سے تحلیل مادہ کی اور بعض قسم ناس سے تقویت۔ اگر استعمال سعوطات محللہ کا واسطے تقویت کے کیا جاے اونکا استعمال تبدیج کرنا چاہیے اور مرتبہ اول مین روغن گل خواہ لبن کے ذریعہ سے استعمال کرنا چاہیے اور دوسری مرتبہ آب برگ چقندر وغیرہ اور تیسری مرتبہ آب مرزنجوش وغیرہ اگر سبب مادہ بخارات کا معدہ ہو پس جوہر خلط مین تامل کرنا چاہیے جو معدہ مین پیدا ہوا ہے اور اوسکی شناخت اون قواعد سے کرنی چاہیے جو باب امراض معدہ مین آیندہ مذکور ہونگے اور اوسکے استفراغ کا طریقہ بھی وہین سے دریافت کرنا چاہیے اور اگر مادہ ایسا ہو کہ اوسکے بخارات تہ نشین اور اوسکے ریاح محتقن یعنے بستہ ہون اوس مادہ کی تحلیل ایسے جوشاندہ سے واجب ہے جسمین شیح اور افتیمون اور حاشا وغیرہ وہ ادویہ جو مقامات مناسب مین اسی مادہ کے مذکور مین داخل ہون۔ اور روغن یاسمین اور غار مرزنجوش کا پچکانا کانمین بھی درکار ہے اگر جرم دماغ کی تقویت کا ارادہ ہو اور اخلاط مراریہ کے صعود کا منع کرنا بطرف دماغ کے مطلوب ہو کہ معدہ اور متصل معدہ کے اعضا سے بطرف دماغ کے چڑھنے نہ پاوین ترش خواہ کہ کھلانا اس مراد کو پوری کریگا اور انار ترش خواہ سیب اور امرود اور انگور ترش خصوصًا بعد طعام کے اس فائدہ کیواسطے کھلانا چاہیے۔ سدہ کا دماغ کا معالجہ ایسے نطول اور تزئیر سے ہمیشہ کرنا چاہیے جو تفتیح سدد کی کرین اور تزئیر دینے کا عام قاعدہ یہی ہے کہ اونچے سے پانی گرایا جاے کسی غرض کیواسطے تزئیر کیون نہ دیا جاے ایسے تزئیر کی قوت غوص اور سرایت کی بہت قوی ہوتی ہے اور سر کو بوقت تزئیر دینے کے سیدھا رکھنا چاہیے تاکہ پانی کی دھار یافوخ اور سر کی گدی تک پہونچے پشت سر کے اوپر جہان سخت ہڈیان ہین۔ سدد کا معالجہ چبانے والی ادویہ اور حبوب اور شمیارات سے

بھی ہوتا ہو اور محلل روغن سے بھی علاج سدون کا ہوتا ہو اگر سبب الم اور اذیت سر کا ریاح معدہ کے ہون پہلے معدہ کو ریاح سے پاک کرکے بعد ازان اس کو بادام شیرین خواہ بادام تلخ ایسے جوشاندہ مین جسمین آب اصول اور حلبہ یعنے مینتھی اور قرد مانا وغیرہ جوش دیا جاے استعمال کرانا چاہیے اور روغن بید انجیر خیساندہ صبر کے ہمراہ بھی مناسب ہو اور ام گرم کا علاج یہ ہو کہ معالجے کی ابتدا ایسی چیزون سے چاہیے جو حرارت کو فی الجملہ دفع کرین اور وہ ادویہ مذکورہ ہین کہ اونکو سرکہ اور گلاب مین ملاکر استعمال کرنا چاہیے لیکن اگر ورم گرم مین درد شدید ہو اوسوقت سرکہ کے استعمال سے احتراز واجب ہو اور ایسے اورام مین روغن گل سرد کیا ہوا بمقدار مناسب مفید ہوتا ہو مگر زائد مقدار مناسب نہین ہو اور اوسمین تھوڑا سا سرکہ خواہ بہت سا ملا کر پیشانی اور سر مین لگایا جاے اور آب کدو سبز اور لونگ اور زعفران اور صندل اور شیاف ماميثا اور گل ارمنی اور عدس مقشر وغیرہ اور وہ جوشاندے جنمین قوابض بارده پکاے جاتین اور گرم سے قوی قابضات ایسے جنمین ترکیب ہو از روے مزاج کے برودت سے جیسے جھاؤ وغیرہ اور جو دوائین کہ اونمین برودت شدید ہو اونسے پرہیز کرنا لازم ہو کہ اونکے اجزا خشخاش اور افیون وغیرہ ہون مگر جسوقت کہ ایسی دواؤنکی حاجت شدید ہو خواہ درد بشدت ہو اور یا بونہ سے قوت مخدرات کی اکثر باطل ہوجاتی ہو لطول کے طور پر اگر مستعمل ہو قی کرانا امراض سر کے معالجہ مین کچھ مفید تدبیر نہین ہو ہان اگر شرکت معدہ کے ہو اوسوقت عمدہ تدبیرات سے قی بھی ہو جالینوس نے کہا ہو کہ صداع یعنے درد سر کی حاجت بطرف مخدرات مثل قولنج کے ہو اسلیے کہ قولنج بھی سخت شدت کو پہونچتی ہو کہ ہلاک کردیتی ہو اور صداع اکثر اوقات ایسا شدید نہین ہوتا ہو اگر سوداوی مین حدت زیادہ ہو استعمال آب فواکہ مذکورہ کا کرکے بعد نضج کا استعمال کرنا چاہیے جو واسطے سوداوی حارہ کے بیان ہوچکے بعد ازان ایسی چیزونکا استعمال کرنا چاہیے جنمین تھوڑی سی تحلیل کی قوت ہو جیسے وہ جوشاندہ جسمین کشک جو اور بیخ آس جوش دیجاے اور روغن بابونہ تازہ تنہا خواہ روغن گل ملاکر بموجب حدت مرض اور قوام مادہ اور برعایت قریب ہونے مرض کے منتہی سے خواہ دوری اوسکی زمانہ منتہی سے استعمال کرنا چاہیے بعد ازان وہ جوشاندہ جسمین بیخ کرفس اور بیخ رازیانہ اور سبوس گندم اور تخم کرنس اور تخم رازیانہ اور مینتھی اور خطمی اور اکلیل الملک اور اقحوان جو ایک قسم کا بابونہ ہو استعمال کیا جاے اور روغن کے اقسام سے روغن شبت وغیرہ تا اینکہ تحلل مواد کا ہوجاے اور ایسے ادویہ ضمادات مرکب کرکے اور استفراغات ضروری جو بحسب مادہ کے ہین وہ ان تدبیرات سے پہلے کرلینی چاہین جسکے سر مین ورم صفراوی ہو اوسکی غذا وہی چیزین ہین کہ جو سبک اور ترہون اور ام بارده کے معالجہ مین مثل اور اورام کے ابتدا استفراغ سے کرنی چاہیے اور انکی دوا مین وہ شے مستعمل کرنی چاہیے جسمین روغن بید انجیر اور روغن بادام تلخ اور فیقرا وغیرہ شریک ہو اور پینے کی دوائین جو مشہور ہین سیاہ اصول کے نام سے اور ابتدا مین رادعات مین سے فقط روغن گل پر اکتفا کرنی چاہیے کہ اوسمین بالطفات کی شرکت ہو جیسے حاشا اور فوذنج اور جندبیدستر ہر واحد بقدر تین ماشہ کے خصوصا مرضاے یشر غس کے واسطے بعد ازان وہ منضجات جنمین ارحا اور قدرے تحلیل بھی ہو جسکا بیان ہوچکا ہے بعد اسکے اور قریب منتہاے مرض کے کل اقسام کے اورام بارد مین اور حار مین مرخیات کا استعمال کرنا چاہیے مگر بارد اورام مین مرخیات تامہ اور محللات قویکا استعمال کرنا چاہیے خواہ وہ از قسم جوشاندہ ہون یا ضمادات خواہ از قسم روغن کے یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ جس شخص کو کسی مرض بارد کی سر مین شکایت ہو اوسکو شراب اور حمام مین زیادہ ٹھہرنے سے ضرر ہوتا ہو اور جسکے دماغ کے بانبو مین مرض ہو اوسکو سرد پانی سے ضرر پہونچتا ہو فقط سوء مزاج کا معالجہ وہ چیزین جن سے تبرید حاصل ہو بقبول اور روغن سرد کے اقسام سے کرنا چاہیے جیسے روغن گل اور روغن بید سادہ اور بنفشہ اور سب سے بہتر روغن گل اور روغن مغز کدو اور روغن تخم خشخاش اور بیشتر روغن بزر البنج کا بھی استعمال کرتے ہین جسوقت درد شدید ہو ان سب روغنون سے بہتر وہ روغن ہو جسمین زیت پختہ کرزیتون خام سے ڈالا ہو اور اوسمین نمکینی نہو اور جس چیز سے اوسے پروردہ کرین اوسکے پتے اوسمین زیادہ پڑے ہون اور تر و تازہ ہون سرد ترکاری وغیرہ سب کی سب مفردات مین مفصل مذکور ہوچکین جیسے کاہو اور خرفہ اور

تراشۂ کدو وغیرہ ایضاً برگ پید سادہ اور برگ نیلوفر اور برگ مکوا اور عصی الراعی یعنے لال ساگ اور حی العالم یا آب خیارا اور آرد جو ہمراہ سرکہ کے اور گلاب اور کافور اور صندل اور اقاقیا اور تخمۂ روغن گل اور سرکہ سے کرنا چاہیے اس سے زیادہ ایسی دوا تخمۂ مین ڈالنی نہ چاہیے جو تخمۂ اور کشندگی روح مین پیدا کرے مگر بروقت ضرورت شدید کے یہ بھی کہتے ہین کہ سرکہ مین زیادہ تیزی اور تندی نہو اور سرکۂ شراب مین ضرر زیادہ ہی ایضاً تخمۂ لعاب استبغول اور آب کشنیز خشک خواہ برگ کشنیز تازہ سے کرنا چاہیے ایسے سرد ضماد موخر دماغ مین جو مقام پختے کے اوگنے کا ہو لگانا جائز نہین اسلیے کہ یہ ضمادات نافع ہوتے ہین بوجہ پہونچنے دماغ کے اوس راہ سے جو یا فوخین ہو خواہ بوجہ پہونچنے کے براہ درز اکلیلی کے۔ اگر پیچھے کیطرف پہونچین اول تو خاص دماغین نہین پہونچتی دوم جو مقام اوگنے اعصاب کا ہو اونمین فساد پیدا ہوتا ہی منجملہ معالجات کے ایک معالجہ یہ بھی ہی سرد چیزین جو شبو سونگھاتے ہین اور ناس ایسے روغن کی دیتے ہین خواہ ایسی ہی چیزون سے عرق نچوڑ کر ناک مین ٹپکاتے ہین غذا ان بیمارونکی مسور اور مج یعنے مونگ اور سک جو ایک خوشبو پتی ہی اور تھوا خواہ پالک اور طفیشل یعنے مسور بھنی ہوئی سرکہ مین پکائی جاے اور ازین قبیل اور غذائین اور بھی بقول اور ساگ اوسکے بستر بیماری پر بچھونے کے بچھاے جاتے ہین تاکہ سرد گھر مین سرد بچھونے پر جہان شاخین سرد مزاج درختون کی مفروش اور گسترده ہون اوسکی جاے خواب ہو اور مین اجازت دیتا ہون کہ آب برگ تلسی اور گل حنا بھی چھڑکین اور مجھے گمان ہی کہ یہ تدبیر صائب ہی کہ مریض کے قریب شاہسفرم سرد پانی چھڑکی ہوئی رکھی جاے اسیطرح سرد فواکہ اور یخ بستہ اور آب بستہ کے قریب مریض کا رہنا نافع ہی اگر ان اور ام مین ہمراہ حرارت کے یبوست نہو بلکہ رطوبت بلا مادہ ہو اگرچہ یہ بات کم ہوتی ہی امراض دماغی مین اوسوقت طلا اون فواکہ کے پانی سے کرنا چاہیے جنمین قوت قبض کی ہو خصوصا ابتدا اور ام گرم مین اور سب مریض اور ام دماغی کے حرکت نفسانی سے باز رکھے جائین اور روشنی کی طرف بار بار ڈھیلے آنکھ کے نہ پھیرین اور چمکتی ہوئی چیزین اور خوش نما نہ دیکھین اور سونگھنے کی تکلیف اونکو نہ دیجاے بلکہ اسمین تخفیف ملحوظ رہے اگر سوء مزاج بارد ہو ایسے ضمادات اور مشروبات جو گرم دواؤن سے مرکب ہون استعمال کرنے چاہیین اور روغن ہاے جو اوپر مذکور ہو چکے خصوصاً روغن سداب جو بہت گرمی پیدا کرتا ہی مستعمل ہے اور اگر اس روغن کی زیادہ تقویت مطلوب ہو فربیون کو اضافہ کرین دہن الغار اور مرزنجوش وغیرہ بھی مفید ہی اگر سوء مزاج بارد سوداوی ہو اور سوداطبعی خواہ بلغمی ہو اوسکی تسخین اور ترطیب دونون کرنی چاہیے اور اگر سوداحتراقی ہو اوسوقت احتیاط رہے کہ جو چیز خشکی یا گرمی پیدا کرتی ہی اوسکا استعمال نہونے پاے اور فقط مرطبات از قسم دودھ خواہ روغن کے اور فطول اور ضمادات اسی قسم کے استعمال کئے جائین اور ایسی ہی غذائین بھی کھلانی چاہیین پھر اگر ہمراہ برودت کے یبوست بھی ہو تدبیر مین ترطیب اور تسخین دونونکا لحاظ رہے اور اگر ہمراہ برودت کے رطوبت ہو وہ غرغرے جو اوپر مذکور ہو چکے استعمال کرنے چاہیین جنمین نشف رطوبت یعنے رطوبت کا خشک کرنا بھی اور فائدہ حرارت کا بھی کرے اور اونکا بیان جداول اور نقشون مین ہو چکا۔ یہ بھی ایک عام قاعدہ ہی کہ تر چیزین سر پر کسی چیز کی آڑ مین مستعمل ہوتے ہین یعنے کپڑے وغیرہ مین لگا کر سر پر رکھے جاتے ہین اسطرح پر کہ جرم کپڑے وغیرہ کا جلد سر اور جو ہر دوا مین فاصل ہوتا ہی جیسا ہمنے بیان کیا ہی اور کسی قسم کے شی ایسے جسمین یہ تر چیزین پکائی جائین اختیار کیجاتی ہی خواہ کوئی چیز گوندھی ہوئی ہو یا کوئی کپڑا اونی تر کیا جاتا ہی کہ اوس سے سر کو بطور ٹوپی کے چھپائین اور اوس تردد کا مقام دماغ تک پہونچنے کا متقدم سر ہو خواہ یا فوخ کے قریب اور اگر تر چیز مثل دودھ کے ہو واجب ہی کہ اوس سے سر کو آلودہ کرنے پر اکتفا نکرین بلکہ سر کو دھوڈالین اور خود اوس دودھ کو اوس مقام پر جہان کپڑا وغیرہ بطور ٹوپی کے اوڑھایا ہی بعینہ باقی نہ رہنے دین اگر دیر تک باقی رہے گا متعفن ہو جاے گا بلکہ اوسے لحظہ بلحظہ بدل ڈالین اور بہتر یہی ہی کہ بعد سر کے بال تراشنے کے ایسی تدبیر کرین اسیطرح کل ضمادات اور مالش کی چیزین بعد سر تراشنے کے استعمال کرنے چاہیین جن لوگونکے سر مین بیماری ہو اونکو غذا دینے کا اگر ارادہ ہو پہلے اطراف بدنکی مالش کرنی چاہیے مگر سر کی جانب مالش خفیف ہو اور اوسکی

تقویت راوحات سے کرکے بعد انکے بحسب مناسب وقت غذا دینی چاہیے جیسی مقدار مادہ کی ہو اور کیفیت مادے کی اور اسیطرح اور تدبیر بھی کرنی چاہیے

مقالہ دوسرا اوجاع سر کے بیانمین اور اوسکے چند اصناف ہین اور اس مقالے مین اڑتیس فصلین ہین فصل پہلی صداع کے بیانمین

صداع سے مراد یہ ہو کہ اعضاے سر مین کسیطرح کا الم اور اذیت پہونچے اور سبب اس الم کے پہونچنے کا یا مزاج مین دفعۃً کوئی تغیر ہوجاے خواہ اختلاف مزاج مین دفعۃً حاصل ہو یا سبب الم کا تفرق اتصال پیدا ہونا اعضاے سر مین یا اینکہ تغیر مزاج اور تفرق اتصال دونون جمع ہوکر سبب الم کے ہون تغیر مزاج کی سولہ قسم جنکی تفصیل فصل دوسری تعلیم تیسری فن دوم کلیات مین بیان ہوئی اگر تغیر مزاج کا بوجہ رطوبت کے ہو سر مین اسکا اثر موجب اذیت نہین ہوتا اسلیے کہ دماغ اصل مین خود ہی مرطوب ہی ہان اگر رطوبت کسی مادے کے ہمراہ ہو اور اوس مادے کو حرکت ہو کر تفرق اتصال پیدا ہوا وسوقت یہ تغیر باعث الم اور اذیت کا ہوگا تفرق اتصال کی کیفیت بھی کلیات کے فن مین بیان ہوچکی اور اوسکے اقسام بحسب اقسام اسباب تفرق اتصال فصل سولھوین جلد دوم تعلیم اول فن ثانی مین مذکور ہوچکے اور یہ بھی اوسی مقام پر مذکور ہوچکا کہ دونون اسباب یعنے تغیر مزاج اور تفرق اتصال کا اجتماع ساتھ ہی اورام مین ہوتا ہی اور اورام کے اقسام بھی جسقدر ہین سب مذکور ہوچکے کہ وہ چار قسمین ہین اور یہ سب امور جنسے الم دماغی پیدا ہوتا ہی کبھی خاص جوہر دماغ مین پیدا ہوتے ہین اور کبھی دماغ کی رگونمین اور کبھی اون جھلیونمین جو استخوان قحف سے خارج ہین بوجہ اون علائق اور اتصال کے جو سب اعضاے دماغین ہین اور اونکی تصریح مقام تشریح مین بخوبی ہوچکی پھر یہ سبب موذی کبھی ابتداً اوسی عضو خاص مین ہوتا ہی اور کبھی یہ سبب بشرکت دوسرے عضو کے جو اس عضو کے شریک ہوتا ہی پیدا ہوتا ہی اور یہ عضو مشارک یا تو ایسا ہوتا ہی کہ جسکے جڑین درمیان عضو مشارک اور دماغ کے پہونچتی ہین جیسے معدہ اور رحم اور حجاب اور دیگر اعضا جو ایسے ہین خواہ عضو مشارک مین اور دماغ مین رگونکی جڑین موجب اتصال ہوتی ہین جیسے قلب اور جگر اور طحال خواہ عضو مشارک کے قریب پٹھا مثل اور اعضا کے ہوتا ہی جیسے ریہ جو نیچے پٹھے کے موضوع ہی کہ اوسکی آفت دماغ تک پہونچتی ہی خواہ عضو مشارک ایک جہت سے کسی اور عضو کا مشارک ہو اور دوسری جہت سے مشارک دماغ کا ہو جیسے مشارکت دماغ کے گردے سے اوجاع گردہ مین یا بوجہ مشارکت تمام بدن کے اذیت دماغ کو پہونچے جیسے حمیات مین اور جو الم دماغ کو فقط بمشارکت اعضا ہوتا ہی اوسکے دورے اور نوائب مطابق ادوار اور نوائب اوسکے سبب کے ہوتے ہین جو عضو مشارک مین موجود ہی جیسے اگر صداع بشرکت معدہ کے ہو بروقت حدوث الم کے سر مین بھی اذیت پیدا ہوگی مثلاً اگر بوجہ انصباب مواد صفراوی کے معدہ مین کوئی الم پیدا ہوتا ہو خواہ اور قسم کے مواد کے انصباب سے بطرف معدہ کے یہ اذیت ہوتی ہی جب دورہ انصباب مادہ کا معدہ مین ہوگا اوسوقت دماغ کو بھی خاص قسم کا الم عارض ہوگا اور جیسے دورہ اور تزید حمیات کے وقت دماغ کا الم بھی پیدا ہوتا ہی صداع کی تقسیم اور طرحسے بھی ہوتی ہی پس کوئی صداع کا سبب ایک صنف اسباب بادی یعنے خارجی سے ہوتا ہی جیسے صداع خمار کا جب تک صداع خمار باقی رہے اور اس دردسر کو زیادہ رسوخ اور ثبات ایسا نہو جاے کہ بعد زوال خمار کے بھی رہے خواہ وہ دردسر کو جو کسی گرم چیز کے کھانے وغیرہ سے پیدا ہو جیسے لہسن وغیرہ بعض قسم صداع کی وہ ہی جسکا سبب سابق ہوتا ہی دردسر پیدا اور جب دردسر پیدا ہوجاتا ہی جب وہ باقی رہتا ہی اور اوسکی موجودگی سے پھر صداع بھی رہتا ہی ایک قسم کا صداع پہلے عرض کسی مرض کا ہوتا ہی بعد ازان خود مستقل مرض ہوجاتا ہی گو اصلی مرض زائل بھی ہوجاے اگر ایسا دردسر بعد حمیات حارہ کے باقی رہجاے امراض دماغی کے حدوث کی خبر دیتا ہی اور بعجز طبیعت سے دفع کرنے مادے پر دلیل ہوتا ہی کہ تمام اوکمال مادے کو طبیعت بذریعہ رعاف وغیرہ کے دفع نہین کرسکتی خواہ اور امراض پر مخبر ہوتا ہی مثل سبات اور سکات اور جنون اور استرخا

اور صمم یعنے گری اور یہ دلالت بحسب جوہر مادہ صداع کے مختلف ہوتی ہی اقسام صداع کے ایضاً بنظر مقامات سر کے بھی ہوتے ہین اسلیے کبھی صداع سر کے ایک ہی جانب مین ہوتا ہی داہنے خواہ بائین اور ایسا درد سر اگر لازم اور بطور عادت کے ہو اوسکا نام شقیقہ ہی اور کبھی درد سر مقدم سر مین ہوتا ہی اور کبھی موخر سر مین ہوتا ہی اور کبھی گرد تمام سر کے اور ایسا درد سر لازم اور معتاد ہو اوسے بیضہ اور خودہ بھی کہتے ہین بنظر مشابہت اوس ہتیار کے جس سے تمام سر پوشیدہ ہو جاتا ہی ایضاً صداع کا اختلاف بنظر شدت اور ضعف اور توسط کے بھی ہوتا ہی کہ بعض قسم کا صداع بہت شدید ہوتا ہی تا اینکہ اگر وہ درد سر کسی لڑکے کے یا فوخین ہو جسکی ہڈی نرم ہی اوسکو پھاڑ ڈالے اور در زمین شگاف پیدا کردے اور کوئی درد سر ضعیف ہوتا ہی جیسے اکثر یشر غس مین درد سر میٹھا میٹھا ہوتا ہی اور ضعیف درد گر کی بعض قسم لازم ہوتی ہی اور ایک قسم غیر لازم ہوتی ہی کبھی جسن صداع کا سبب ضعیف ہی کسی شخص کو عارض ہوتا ہی اور محسوس ہوتا ہی اور بعض کو اوسکی اذیت محسوس نہین ہوتی ہی محسوس اوسکو ہوتا ہی جسکا دماغ قوی ہی اور جسکی حس دماغی ضعیف ہی اوسے ایسے صداع کی مطلق حس نہین ہوتی ہی اور خلاصہ یہ ہی کہ جسکی حس دماغ قوی ہی اوسے درد سر ادنی سبب مصدع سے پیدا ہوتا ہی اگرچہ وہ سبب کیسا ہی ضعیف کیون نہو اور حاصل یہ ہی کہ دماغ کا سریع القبول ہونا مصدعات سے یا بوجہ ضعف دماغی کے ہوتا ہی اور اسکا سبب کلیات مین بیان ہو چکا کہ ضعف دماغ تابع سوء مزاج کے ہی یا بوجہ قوت حس دماغ کے سرعت قبول ہوتی ہی پس ادنی سبب سے گو ضعیف ہو متاذی ہوتا ہی ایضاً بعض اقسام صداع کے اور کچھ اعراض نہین ہوتے اور بعض قسم صداع کے اور اعراض پیدا ہوتے ہین جیسے صداع کی اذیت اور ضرر رسانی اور درم پیدا کرنے اعصاب کی جڑون تک پہونچی ہی پس تشنج پیدا ہوتا ہی خواہ اسکا ضرر معدہ تک پہونچتا ہی پس سقوط شہوت اور خواق یعنے ہچکی اور متلی اور ضعف ہضم وغیرہ پیدا ہوتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ صداع مزمنی اور دیرینہ یا بلغمی ہوتا ہی یا سوداوی یا بوجہ ضعف سر کے یا بوجہ درم سخت کے جو شروع ہوا ہو خواہ درم گرم جو سخت ہو گیا اور یہ قسم اکثر ہوتی ہی درد سر اور جمیع اعراض مین ایک اور قسم کا اختلاف ہوتا ہی کبھی کوئی صداع یا عرض مسلم ہوتا ہی اور مسلم اوسے کہتے ہین جسکی تدبیر واجبی اور مناسب کا کوئی مانع نہو اور بعض قسم کا صداع غیر مسلم بلکہ ذو قرینہ ہوتا ہی یہ وہ قسم ہی کہ اوسکی تدبیر مناسب کرنیکا کوئی مانع بھی ہو جیسے اگر درد سر کے ہمراہ نزلہ ہو کہ جو تدبیر واجبی صداع کی ہی اوسکے کرنیمین نزلہ کو ضرر پہونچے ایضاً صداع کی تقسیم اور طرح سے بھی ہوتی ہی کہ بعض اقسام صداع کے صحیح مزاج کو عارض ہوتے ہین جسکے مزاج مین کسی طرح کا تغیر نہین ہی اور بعض اقسام صداع اونھین لوگون کو عارض ہوتا ہی جو اورام اور انواع تغیرات مزاج مین گرفتار ہون بعض لوگ ایسے ہین کہ اونھین استعداد صداع کی زیادہ ہی یہ وہ لوگ ہین جنکے سر مین ضعف اور جنکے اعضاء ہضم بھی ضعیف ہین کہ انکے سر مین بخارات ایسے پیدا ہوتے ہین کہ اون بخارات سے اخلاط مراری انکے معدہ پر گرتے ہین اسی وجہ سے صداع پیدا ہوتا ہی ایضاً بعض قسم کی چیزین کھانے پینے والی ایسی ہین جنسے صداع پیدا ہوتا ہی خصوصاً سلیخہ یعنے تج اور قسط یعنے کوٹ اور زعفران اور دارچینی اور حماما اور جتنی ایسی چیزین ہین جنسے تبخیر پیدا ہوتے ہین گرم ہون خواہ سرد لیکن اگر ایک کے بعد دوسرے سے مخالف مزاج شئی اول سے استعمال کیجاے ایک دوسرے کی تبخیر کو باطل کر دیتی ہی پس مبخر حار کے بعد مبخر سرد اور بالعکس استعمال کرنے چاہین پھر اگر اذیت دہی ان اشیا کی بنظر کیفیت محض کے نہو بلکہ مقدار کی زیادتی سے تبخیر ہوتی ہو پس یہ تدبیر تعاقب مفید نہوگی یعنے چونکہ ایک کے بعد دوسرے کے استعمال سے مقدار کی زیادتی ہو جائیگی اور تبخیر بڑھ جائیگی اور ضرر پیدا ہوگا کبھی صداع بارد بوجہ احتقان حرارت کے فصل شتا مین پیدا ہوتا ہی اور کبھی صداع اس جہت سے کہ شریان بخارات خبیثہ کو سر تک پہونچاتی ہی

فصل دوسری تفصیل مین اقسام اوس صداع کے جو سوء مزاج سے پیدا ہو اب ایسا کلام کرنا چاہیے کہ اس

مجمل بیان کی جو فصل اول مین گذر گیا ہی تفصیل کردے اور یہ تفصیل اولی ہی مجملاً مزاج کی یہ کیفیت ہی کہ مزاج گرم اور سرد اور مزاج

خشک اور ترمین کبھی ایسے آلام پیدا ہوتے ہین جنکا بیان قواعد کلیہ مین ہوچکا ہی اگرچہ خشک مزاج کو بنظر مزاج خاص کی ایذا دہی مین دماغکی تاثیر بہت کم ہی اور مزاج رطب براہ رطوبت کے دماغ کو ایذا نہین دیتا ہی مگر یہ رطوبت جسوقت بوجہ کسی مادہ کے ہو کہ مادہ بوجہ رطوبت کے ایذا دہی کرے کہ آخر تغیر پیدا ہو خواہ ریاح اوٹھین کہ اونکی جہت سے تفرق اتصال پیدا ہوا اور گرم خشک مزاج خواہ سرد خشک یہ دونون بنظر کیفیت خاص کے ایذا دماغکو دیتے ہین اور بوجہ حرکت کے بھی جس سے تفرق اتصال پیدا ہوتا ہی اذیت دیتے ہین اور حار رطب خواہ بارد رطب مزاج سے کچھ اذیت دماغ کو نہین ہوتی نہ بوجہ حرارت اور برودت کے اور نہ بوجہ رطوبت کے مگر رطوبت اگر بادی ہو بلکہ سودی ہوتی ہو مزاج حار کا سبب یا مادہ حار سودی ہو مفرد ہو یا مرکب ہو اور حدت پیدا کرتا ہی اور بوجہ کیفیت خاص کے التہاب پیدا کرتا ہی یا مادہ گرم کا سبب ریح اور بخار گرم ہی یا سبب اوسکا حرکت ہی جس سے تسخین پیدا ہو حرکت بدنی ہو خواہ نفسانی چنانچہ ہر ایک کے اقسام قواعد کلیہ مین بخوبی بیان ہوچکے یا سبب حرارت کا ملاقات آگ خواہ سورج آفتاب کی ہو خواہ کسی گرم غذا کھانے سے یا کوئی دوائے گرم کے استعمال سے یا قریب ہونا دماغ کا کسی ایسے عضو سے جو بوجہ من الوجوہ گرم ہوگیا ہو سرد مزاج کے اسباب اضداد اسباب گرم مزاج کے ہین اور اونکا شمار ناظر کتاب ہذا بوجہ تقابل کے کرسکتا ہی اسباب مزاج یا بس کے یا ایسی چیزین ہین خارجی جو خشکی پیدا کرین بوجہ تحلیل رطوبات کے خواہ بوجہ احراق اور جلانے کے جیسے باد سموم خواہ ایسی چیزین طبعی جنسے جمود رطوبت پیدا ہو خواہ امور عارضی جو دفعۃً عارض ہون خواہ رفتہ رفتہ عارض ہوکر غذا کو دماغ مین نافذ ہونے سے منع کرین اسوجہ سے اعضاے دماغی مین خشکی پیدا ہو خواہ مشروب چیزونکا استعمال ترک ہو خواہ رطوبت اصلی مین تحلل پیدا ہو خواہ اندرون جسم کے خشکی پیدا کرنے والی چیزین پیدا ہون بوجہ تحلیل یا استفراغ رطوبات کے یا اون چیزونکی قوت مین تجفیف ہو یا جو غذا اونسے پیدا ہو وہی خشک ہو خواہ اوسمین رطوبت کم ہو خواہ قریب ہونا ایسے اعضا کا جنمین خشکی عارض ہوئی ہی یا مشارکت دماغ کی ایسے اعضا سے حرکات بدنی اور نفسانی مین جو بافراط ہو اوس سے تجفیف بطریق استفراغ اور تحلیل پیدا ہوتی ہی اور اسی طرح جماع اور ارداور نزف الدم اور ریاضت قوی اور استفراغ ہر قسم کے کہ اونمین سے وہ استفراغ ہین جو اعضاے سر مین پیدا ہون جیسے زکام اور نزلہ اور رعاف یعنے نکسیر اور کچھ آنا رطوبات کا بذریعہ سعوط اور چھینک لانے والی دواکے اور غرغرے منجملہ اسباب یبوست دماغ کے ہین مواد رطوبت کا منقطع ہوجانا اگرچہ بلا استفراغ ہو جیسے روزہ کا رکھنا خواہ ترک غذا کرنا خواہ مفقود ہونا غذا کا

فصل تیسری اقسام صداع کے جو بسبب تفرق اتصال کے ہوتا ہی

تفرق اتصال کبھی دماغکے پردونمین عارض ہوتا ہی اور کبھی جوہر دماغین اور کبھی دماغی رگونمین پس تفت یعنے پارہ پارہ ہونا رگونمین پیدا ہو کبھی تفرق اتصال بوجہ حرکت بخارات اور ریاح کے ابتداً پیدا ہوتا ہی خواہ جب حرکت ریاح کو شدید ہو کبھی تفرق اتصال بسبب کسی خلط اکال یعنے سڑانے والی چیز کے پیدا ہوتا ہی کبھی بوجہ چوٹ لگنے خواہ گر پڑنے کے خواہ کٹ جانیکے تفرق اتصال پیدا ہوتا ہی اور جو تفرق اتصال اندرونی ہوتا ہی اکثر پھر جڑتا نہین ہی اور بطور قرحہ کے باقی رہتا ہی اور سر مین اذیت دیتا ہی اور درد سر پیدا کرتا ہی اور ضربہ اور سقطہ کبھی سبک اور آسان ہوتا ہی کہ اوسکا علاج ہوسکتا ہی اور کبھی اسدرجہ کو پہونچتا ہی کہ دماغ بوجہ اوسکے ہلنے لگتا ہی اور ہلاک کردیتا ہی بعض اطباے ہند نے ذکر کیا ہی کہ اکثر درد سر بوجہ پیدا ہونے کیڑونکے اطراف سر مین عارض ہوتا ہی چونکہ وہ کیڑے حرکت کرتے ہین اور اجزاے دماغکو متفرق کرنے کے اور بوجہ اسکے کہ دماغکو کھاے جاتے ہین درد سر پیدا ہوتا ہی بعض لوگ حکماے ہند کے اس قول کو بعید از قیاس تجویز کرتے ہین مگر اسکا بعید جاننا نچاہیے اسلیے کہ اکثر کیڑے درمیان مقدم اور اعلے خیشوم کے پیدا ہوتے ہین پس یہ بھی ممکن ہی کہ نزدیک حجاب دماغ کے بھی پیدا ہون گو یہ امر بندرت واقع ہو مگر محال نہین ہی

فصل چوتھی بیان

صداع کے جو بوجہ ورم کے پیدا ہو

جس ورم سے درد سر پیدا ہو کبھی حجاب دماغ مین ہوتا ہی اگر یہ ورم گرم ہو سر سام حار اسکا نام ہی

اور اگر بارد ہو لیثرغس کہتے ہین یعنے نسیان اور کبھی ورم مرکب ہوتا ہی اور جس حال مین اس ورم کا مریض رہتا ہی اوسکو سبات سہری کہتے ہین اور کبھی یہ ورم سخت ہوتا ہی اور کبھی یہ ورم جو ہر دماغ مین ہوتا ہی یا حارہ فلغمونی ہوتا ہی یا حمرہ یا بارد ہوتا ہی اور تفصیل جمیع اقسام کی بہت قریب آتی ہی اور یہ اورام اکثر اسطرح سے تحلیل پاتے ہین کہ سر سے کان وغیرہ مین قیح خواہ صدید نکلتا ہی خواہ مادہ ورم مائی ہوتا ہی **فصل پانچوین بیان کیفیت عروض صداع مادی کا** مواد کے جمیع اقسام مین سے بعض قسم صداع کو بالذات پیدا کرتے ہین اور بعض اقسام بالعرض صداع پیدا کرتے ہین جو مادہ صداع کو بالذات پیدا کرتا ہی یا اسطرح پیدا کرتا ہی کہ دماغ کے مزاجمین تغیر پیدا کرے خواہ بالذات تفرق اتصال پیدا کرے اور تغیر مزاج مین دو طرح سے پیدا کرتا ہی یا بوجہ مجاورت اور قرب کے خواہ بوجہ تخلیف کے یعنے مادہ خود دفع ہوجاے مگر درد سر چھوڑ جاے مجاورت اسطرح سے ہوتی ہی کہ مادہ سر مین جو موجود ہو خلط حار ہو خواہ بارد کہ اوسکی وجہ سے گرمی پیدا ہو خواہ سردی مگر ایسی گرمی اور سردی پیدا ہو کہ جسوقت غلط موذی دماغ سے نکل جاے پھر وہ درد سر بھی پراگندہ خواہ فانی ہوجاے اور بعد اخراج مادہ کے کسیقدر زمانہ تک درد باقی رہے اور جو مادہ بوجہ تخلیف کے صداع پیدا کرتا ہی اوسکی یہ کیفیت ہی کہ جب اُسکا مادہ دماغ مین پیدا ہو کر ثابت ہوجاے پھر اگر بذریعۂ استفراغ وغیرہ کے وہ مادہ نکل جاے خواہ متحلل ہوجاے جب بھی کیفیت صداع کی باستواری باقی رہتی ہی مادہ کا سبب واسطے صداع کے بالذات ہونا بطور تفرق اتصال کے اسطرح پر ہوتا ہی کہ دماغ مین حرکت کرے اور درد اور لذع پیدا کرے اور جو ہر دماغ کو سڑاے جو مادہ بوجہ تحریک کے صداع پیدا کرتا ہی وہ اکثر ریاح کو برانگیختہ کرتا ہی خواہ مواد بارد جنمین حرارت ریحی شامل ہو اور جو مادہ لذاع اور اکال ہوتا ہی وہ اخلاط گرم سے پیدا ہوتا ہی جو درد سر مادہ سے بالعرض پیدا ہوتا ہی جسوقت سدہ ورمی پیدا کرے کہ اوسکے تابع تغیر مزاج پیدا کرتا ہی جیسا اوپر بیان ہوا اور اسکے تابع تفرق اتصال ہوتا ہی اسکی وجہ یہ ہی کہ جس مواد کو طبیعت حرکت دے بوجہ دفع کرنے کے خواہ بوجہ اسکے کہ تمیز دے اور اوسے بطور غذا کے تقسیم کرتی ہی اور یہ تحریک منافذ طبعی مین ہوتی ہی جسوقت وہ راہین بند ہوجائین طبیعت اپنے فعل سے باز رہے گی اور جب باز رہے اور فعل نکر سکے اسباب اور موانع سے مقابلہ کرے گی کہ اونکو ہٹا دے اور مقابلہ کی وجہ سے منافذ مین تمدد اور کھچاو پیدا ہوگا اور تمدد سے تفرق اتصال پیدا ہوتا ہی سدے کبھی جو ہر دماغ مین پیدا ہوتے ہین اور کبھی اون ساکن رگونمین جو کہ جو ہر دماغ مین ہین اور کبھی اون متحرک رگونمین جو جو ہر دماغ مین موجود ہین اور کبھی اون حجابونمین جو دماغ مین ہین اور سدے یا اخلاط کی لزوجت سے پیدا ہوتے ہین یا بوجہ غلاظت اخلاط کے یا بوجہ کثرت اخلاط کے اور لزوجت فقط بلغم مین پیدا ہوتی ہی اور غلاظت بلغم اور سودا دونونمین پیدا ہوتی ہی اور بلغم بوجہ لزوجت اور غلاظت اور کثرت تینون کیفیت کے سدے پیدا کرتا ہی اور سودا بوجہ غلاظت اور کثرت کے سورث سدہ کا ہوتا ہی اور صفرا فقط بوجہ کثرت کے سدہ پیدا کرتا ہی اوسمین غلاظت اور لزوجت نہین ہوتی اسی طرح خون بھی بوجہ کثرت کے سدہ پیدا کرتا ہی صداع جو بوجہ بحران کے پیدا ہوا قسم اوس صداع کے ہی جو بسبب تحریک طبعی کے بطور دفع مادہ کے پیدا ہوتا ہی اور جو درد سر بعد ہضم طعام کے پیدا ہو وہ اوس صداع مین داخل ہی جو بطور تمیز اور جدا کرنے طبیعت کے ہوتا ہی جس مادہ سے کسی عضو مین یا ندا پیدا ہوا ہو اوسے قواعد کلیہ مین دیکھنا چاہیے کہ مذکور ہوچکا ہی مگر اوسکے ملاحظہ کے وقت پہلے اس امر کو جان لینا چاہیے کہ وہ مادہ مدت سے پیدا ہو کر محتبس ہو رہا ہی یا بوجہ غذا کے امروزہ کے آج ہی پیدا ہوا ہی چنانچہ بعد ہضم کے کیموس رکے الجوہر اور بد کیفیت پیدا ہوتا ہی بوجہ کسی فساد کے جو نفس غذا کے اکول مین ہو خواہ اوس غذا کی ترتیب خورش خواہ مقدار مین فساد ہو خواہ اوسکے ہضم مین کسیطرح کا فساد پیدا ہو خواہ اور وجوہ فساد جو مقام غذا مین بیان ہوچکے فن کلیات مین اور ازین قبیل وہ صداع ہی جو لہسن اور پیاز اور رائی کی خورش سے

پیدا ہوا اور صداع بخار اور وہ صداع جو تناول سرد چیزون سے پیدا ہو حرکات مواد کو جو اعضا مین ہوتے ہین اونکا بیان بھی قواعد کلیہ مین ہو چکا ہے ریح بھی منجملہ اون چیزونکے ہو جسسے صداع پیدا ہوتا ہے اور ریح بوجہ تمدید اور کشش کے درد سر پیدا کرتی ہے اور تمدید اوسوقت پیدا ہوتی ہے جب منفذ اور گذر ریح کا تنگ مخلوق ہو یا ایسی طرف نکاس چاہے ایک خاص وقت مین جو تنگ پیدا ہوا ہے اور وہ منفذ ریح کا غیر طبعی ہو بخارات سے بھی صداع پیدا ہوتا ہے یا بوجہ کیفیت بخار کے یا چونکہ بخارات اخلاط کے مقامات مین داخل ہوکر جگہ اونکی تنگ کر دیتے ہین پس اسوجہ سے اخلاط مین حرکت پیدا ہوتی ہے ریاح اور بخارات کبھی تمام بدنمین پیدا ہوتے ہین اور خاص مین بھی کبھی پیدا ہوتے ہین اور کبھی بذریعہ سونگھنے کے خارج دماغ سے پہنچتے ہین یا ظروف مسامات داخل دماغ مین ہوتے ہین جس سے درد سر پیدا ہوتا ہے اور ازین قبیل وہ صداع ہے جو بدبو سے یا خوشبو سے پیدا ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ریاح بلغمی اور بخارات بلغمی ثقیل ہوتے ہین اور اونکی حرکت بطی اور سست ہوتی ہے اور محتبس ہوتے ہین اور ریاح سوداوی سے وحشت پیدا ہوتی ہے اور ٹھہرے ہوے ہوتے ہین مقدار مین کم اور کیفیت مین بہت خراب اور اخلاط حادہ سے ریاح نہین اوٹھتے بلکہ بخارات پیدا ہوتے ہین اور بخارات مادہ دموی کے خوشگوار ہوتے ہین اور ضرر اونسے کم پیدا ہوتا ہے اور مقدار اونکی زیادہ ہوتی ہے اور صفراوی مادہ سے بخارات تیز اور جلتے ہوے ہوتے ہین یہ سب باتین قابل یاد رکھنے کے ہین **فصل چھٹی صداع شرکی کے اقسام کے بیان مین** جو درد سر شرکت سے کسی عضو کے پیدا ہوا ہو اسکی دو صورتین ہین یا بوجہ مشارکت مطلق کے ہو یا بجہت شرکت خاص کے مشارکت مطلق سے یہ مراد ہے کہ دماغ تک عضو مشارک سے کوئی شی جسمانی چڑھ کر نہ پہونچے بلکہ فقط اس عضو سے اذیت دماغ کو پہونچے اور مشارکت غیر مطلق یہ ہے کہ اس عضو سے دماغ تک ایک مادہ خلطی خواہ بخارات پہونچین پہلی قسم یعنے مطلق شرکت کی مثال وہ صداع ہے جو تشنج اور کزاز اور تمدد اور ریاح افرسہ اور اورام مفاصل مین خواہ نقرس اور عرق النسا سے قوی مین عارض ہوتا ہے اور کبھی جس کیفیت مشترک سے ایذا پیدا ہوتی ہے وہ کیفیت سافج اور خاصہ ہوتی ہے خواہ کیفیات طبعی سے ہو یا غیر طبعی سے کہ غریب اور ردی ہو نہ اوسکو منسوب بطرف حرارت کے کرسکین اور نہ بطرف برودت کے جیسے کیفیات سمی زہر کے پس کبھی بعض اعضا مین ایک خلط سمی ہوتی ہے جسکا جوہر فاسد ہوتا ہے اور اسکی کیفیت کی برائی دماغ تک پہونچکر ایذا دیتی ہے اور کبھی موجب ایذا دہی مواد غریب ہوتا ہے کہ اونکی طبیعت مخالف طبیعت جوہر دماغ کے ہوتی ہے اور اونکی ایذا دہی کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ اونمین کوئی کیفیت شدید ہوتی ہے خواہ اونکی مقدار زیادہ ہوتی ہے اور کبھی ایذا دہی ایک مادہ غریب کرتا ہے جو بعض اعضا مین پیدا ہوا ہے اور اوسکی پیدائش بھی غریب دور از طبیعت ہے اور فاسد بھی ہے جیسے اختناق رحم کا مادہ یا جس کو جماع کرنیکا زمانہ دراز گذرا ہو اور سنی مین خواہ آلات مین ردائت پیدا ہو جاے خواہ مراق مین کوئی خلط ردی پیدا ہو یا اطراف مین کوئی خلط ردی پیدا ہو جاے اور کبھی کیفیت موذی جسکی عادت ہو چکی ہے سبب حصول ایک مادہ موذی کے ہوتی ہے اور اسکی دو صورتین ہین ایک تو یہ کہ یہ کیفیت معتاد جو چیز اطراف دماغ مین پاے اوسکو فاسد کردے یعنے جو مادہ جید اطراف مین پاے خواہ جو کچھ غذاے جید سے دماغ مین پہونچتا ہے اوسکو یہ کیفیت فاسد کردے دوسری صورت یہ ہے کہ وہ کیفیت معتاد دماغ کو قابل مواد اور ردی کے کردے اور قابل مواد ردی کے دو طرح سے کرتی ہے ایک تو یہ کہ دماغ کو قابل جذب مواد کے کردے مثلاً بوجہ اس کیفیت معتاد کے دماغ مین سخونت پیدا ہو جاے بس بوجہ سخونت کے مواد کو دماغ اپنی طرف جذب کرے دوسرے یہ کہ یہ کیفیت معتاد دماغ کو ایسا ضعیف کردے کہ مقابلہ انصباب مواد کا دماغ نکر سکے پس چونکہ مادہ ضعیف پر ضرور گرتا ہے انصباب مواد کا بطرف دماغ کے ہوا کرے اور اصول کلی مین یہ بات مذکور ہو چکی ہے کہ جو عضو ضعیف ہو جاتا ہے جو مادہ اوسکی طرف آتا ہے اوسکو قبول کر لیتا ہے جو مشارکت دماغ کو تمام بدن سے پیدا ہوتی ہے یا کوئی کیفیت ایسی ہوتی ہے جو تمام بدنمین منتشر ہو یا کوئی مادہ تمام بدن مین پھیلا ہوا ہو جیسے

حمیات مین ہوتا ہی اور صداع بحرانی اسی قسم مین داخل ہی جسوقت حمیات حادہ مین درد سر کے شدت ہو یہ شدت علامت ردی ہی بلکہ قاتل ہی اگر اسکے ہمراہ علامات ردی بھی ہون اور تنہا درد سر مین شدت ہو بحران رعاف پر دلیل ہوتا ہی اور کبھی بحوان بذریعہ قے پر دلیل ہوتی ہی جو اعضا مشارک دماغ کے ہین سب سے اول اور سب سے اولی اور مناسب معدہ ہی اسلیے کہ معدہ مین اخلاط کا فضلہ باقی رہتا ہی خواہ اوسمین اخلاط پیدا ہوتے ہین یا معدہ پر صفرا بطور دورہ کے خواہ بلا دورہ گرتا ہی یا امراض خلف معدہ کے ہوتا ہی اسطرح کہ انصباب مرار کا دعا غلیظ سے سوائے رقیق کے بطرف معدہ کے ہوتا ہی جسطرح کہ مفصلاً باب معدہ مین مذکور ہی یا یہ کہ معدہ مین احتباس ریاح کا ہوتا ہی یا معدہ سے بخارات اٹھتے ہین پس صداع پیدا ہوتا ہی خمار اور مست کے درد سر پیدا ہوتا ہی اور برودت اوسے بسرعت عارض ہوتی ہی اسلیے کہ اوسکے اطراف مین تخلخل پیدا ہوتا ہی رحم بھی ایسا عضو ہی جسکو دماغ سے شرکت قوی ہی اور مراق کو مشارکت دماغ سے ہی اور جگر اور طحال اور رحاب اور گردے اور تمامی اطراف بدن کے اور جانب پشت کے پہلے مشارک دماغ کی وہ جھلی ہی جو استخوان قحف کو ڈھانپے ہوے ہی اکثر صداع شرکی بروقت انتقال مادہ کے اور تمام اعضاے اندرونی سے ہوتا ہی جو مشارک دماغ کے ہین جسوقت ان مواد کو حرکت ہو **بیان عام اون علامات کا جو اقسام صداع پر دلالت کرتے ہین اور اونکے اقسام کا جو درد سر اسباب خارجی سے پیدا ہوتا ہی** جیسے ضربہ اور سقطہ اور ملاقات اشیاء گرم خواہ سرد خواہ سموم گرم جنسے خشکی پیدا ہو یا ریاح تیز خوشبو ہون یا بدبو خواہ احتقان ریح کا ناک اور کانہین ایسے اسباب صداع پر استدلال اونکے وجود خارجی سے ہوتا ہی اگر اونکے وجود سے غفلت ہو جاے اونکے آثار سے استدلال کرنا چاہیے جسطرح پر ہم بیان کرتے ہین اور جو درد سر بوجہ ضعف دماغ کے ہوتا ہی اور سپر دلیل یہ ہی کہ تھوڑے سبب سے اوسکا ہیجان ہوتا ہی اور حواس مین کدورت اور افعال دماغی مین آفت بھی اوسکے ہمراہ ہوتی ہی اور جو درد سر قوت حس دماغ سے پیدا ہوتا ہی اور سپر دلیل یہ ہی کہ دماغ بہت جلد اثر قبول کرتا ہی ادنی سبب کا جو دماغ مین محسوس ہو خواہ آواز ہو خواہ سونگھنے کی چیز ہو خواہ سوا اسکے اور شیا مگر حس دماغ ذکی ہوتا ہی کند نہین ہوتا اور مجاری دماغ کے پاک صاف ہوتے ہین اور افعال دماغی مین کچھ آفت نہین ہوتی جو صداع تمامی اسباب مادی سے پیدا ہوتا ہی اوسکے تمام اقسام مین گرانی سر مین موجود ہوتی ہی اور تنگنے مین تری بھی ہوتی ہی اگر مادہ تیز ہو باوجود ثقل کے سرخی اور حرارت بھی ہوتی ہی خصوصاً جو مادہ غلیظ ہو اور کبھی اسکے ہمراہ ضربان اور دمک بھی ہوتی ہی مگر رطوبت منخری کی بشرطیکہ مادہ غلیظ ہو کم ہوتی ہی اور ناک کا خشک ہونا ایسے صداع مین دلیل اس بات کا نہین ہوتا کہ مواد نہین ہی بشرطیکہ ثقل اور گرانی موجود ہو صفراوی مادہ لذع اور حرقت شدید سے خاص ہی اور نخس یعنے چبھنا کا ہوتا ایسا بھی ہوتا ہی اور یہ امور بہ نسبت اور مواد کے صفراوی مین زیادہ ہوتے ہین اور تنگنے بھی خشک ہو جاتے ہین اور پیاس اور بیداری اور زردی رنگ کی اور گرانی اسمین کم ہوتی ہی اور مادہ بارد پر دلالت لون سے اور درد کے مرمن ہونے سے اور لون یعنے رنگ سے بھی ہوتی ہی اگر یہ استلاے اخلاط بوجہ تخمیر کے ہو اور سپر دلیل سقوط اشتہا اور کسل ہوتے ہین اور مادہ رطب سرد ہو خواہ گرم اور سپر سبات دلالت کرتا ہی بلغمی اور سوداوی مادہ سے دماغ کو الم نہین پہونچتا ہی اور یا بس سواد کے ہمراہ ثقل کم ہوتا ہی اور بیداری زیادہ ہوتی ہی اور سر مادہ التہاب سے خالی ہوتا ہی اور فکر فاسد زیادہ ہوتی ہی اور رنگ مین تیرگی پیدا ہوتی ہی کبھی استدلال ہر خلط پر چہرہ اور آنکھ کے رنگ سے کیا جاتا ہی اور کبھی اگر قلیل مادہ ہو اس دلالت مین اختلاف ہوتا ہی اسکا سبب یا دفع ہونا خلط سوداوی کا بطرف عمق اور اندرون کے خواہ عمق مین محتقن ہونا یا جذب ہونا سواد جادہ سے آنکھ اور چہرہ کی طرف بوجہ درد کے ایسے سواد کا جو سرد ہون اور موجب درد کے نہون اسلیے کہ درد کا قاعدہ ہی جب کسی عضو مین پیدا ہوتا ہی بطرف اوس عضو یا قریب اوسکے جذب سواد کرتا ہی اور اگر ایسے وقت

بطرف عضو کے خون کا جذب ہوتا ہی اور کبھی سوائے خون کے اور خلط کا بھی جذب ہوتا ہی جو درد بوجہ ریاح کے پیدا ہوتا ہی اوسمین گرانی کم ہوتی ہی اور تمدد زیادہ ہوتا ہی اور کبھی تمدد کے ہمراہ نخس اور چبھن بھی ہوتی ہی اور کبھی ایسا معلوم ہوتا ہی جیسے اکال مادہ جو عضو کو کھاے لیتا ہو اور انتقال ریحی مین ہرگز نہین ہوتا ہی کبھی صداع ریحی اور بخاری پر دوی اور طبنین بھی دلالت کرتی ہی اور بمشیر اورواج مین پُری پیدا ہوتی ہی اور بمشیر صداع ریحی مین انتقال درد کا ایک مقام سے دوسرے مقام تک ہوتا ہی اور جسوقت بخارات بکثرت اوٹھتے ہین ضربان شرایئن مین بشدت پیدا ہوتا ہی اور تخیلات فاسد دماغ مین پیدہ ہوتے ہین اور اوسکے ہمراہ سدر اور دُوار بھی ہوتا ہی جو صداع مزاج سافج یعنے بلا مادہ سے ہوتا ہی اوسکی علامت احساس اوسی مزاج خاص کا ہی مع عدم ثقل اور گرانی کے جو مادہ مین ہوتی ہی اور نیز خشکی ناک کی بھی صداع سافج مین ہوتی ہی اسلیے کہ خشکی بینی کی ایسے صداع سے بہت مناسب ہی حرارت مزاج سے اگر صداع پیدا ہو مریض کو خود اور نیز جو شخص اوسکے سر کو چھوے حرارت اور التہاب محسوس ہوگا اور سرخی چشم بھی موجود ہوگی اور سرد چیزونسے نفع بین ہوگا سرد مزاج سے اگر درد سر پیدا ہو پس حکم برعکس اول کے ہوگا اور چہرہ ایسے بیمار کا لاغر نہوگا اور نہ رنگ مین سرخی اور نہ درد مین افراط ہوگی اگرچہ درد زمن ہو خشک مزاج کے صداع پر دلیل یہ ہی کہ اوس سے پہلے کسی طرح کا استفراغ خواہ ریاضات خواہ بیداری بکثرت یا اور اقسام کے درد ہو چکے ہونگے اور انواع رنج اور غم کے بھی اوس پر مقدم ہوتے ہین اور یہ بھی اُس صداع کا خاصہ ہی کہ جب کوئی بات ان امور مذکورۂ بالا سے پھر پیدا ہوگی زیادتی درد کی بھی اوسکے ہمراہ ہوتی ہی جو صداع بوجہ مشارکت کسی عضو کے پیدا ہوتا ہی اوسکا پیدا ہونا اور جاتا رہنا اور شدت اور ضعف سب امور بطور اوسی عضو کے ہوتے ہین جسکی شرکت سے یہ درد پیدا ہوا ہی اور جسقدر الم اوس عضو کو پہونچتا ہی خواہ اوس کا الم باطل اوسی قدر شدت اور خفت صداع مین بھی ہوتی ہی اور اگر بسبب شرکت نہو آفت تمام افعال دماغ مین ہوگی جیسے آنکھ کے تاریکی اور سُبات اور ثقل دماغ اور تمام اعضاے بدن کا حال اچھا ہوگا اگر آفت نفس حجاب دماغی مین ہو اور آفت بھی قوی ہو اسپر دلیل یہ ہوتی ہی کہ آنکھونکی جڑ تک الم پہونچتا ہی اور اگر آفت باہری جھلی مین ہو یا اوسی مقام پر آنکھون تک الم نہ پہونچے گا اور جلد کے چھونے سے درد پیدا ہوگا جو صداع بمشارکت معدہ پیدا ہوتا ہی اوسپر دلیل ہر کرب اور غشی کا پیدا ہونا اور غشی کے ساتھ اشتہا مین کمی خواہ بطلان اشتہا اور ہضم کی خرابی خواہ کمی یا بطلان ہضم بعد وجود دلائل مذکورۂ سابق کے اور اگر معدہ پر انصباب مرار کی وجہ سے صداع عارض ہو ہر وقت خلوے معدہ کے ایسی درد سر مین شدت ہوتی ہی خواہ نہار منہ سونے سے یہ درد زیادہ ہوتا ہی کبھی صداع بسبب کسی ایسی چیز کے پیدا ہوتا ہی جو خاص دماغ مین ہی اوسکی وجہ سے معدہ مین یہ کیفیات پیدا ہوجاتے ہین اور یہ آفات معدہ مین عارض ہوتے ہین بشرکت دماغ کے اور ایسی صورت مین ابتدا مرض کی معدہ سے نہین ہوتی ہی گو بعد ماوؤف ہونے معدہ کے پھر صداع بوجہ فساد معدہ کے بھی پیدا ہوتا ہی لہذا واجب ہی کہ بخوبی غور کر لیا جاے کہ جو صداع بشرکت معدہ کے ہوا بتداے مرض کی سر سے ہی یا معدہ سے اور دونون عضو کا حال دریافت کر کے علاج مین دست اندازی کرنی چاہیے کہ احداث مرض اوس عضو سے ہوگا جو سابق سے ماوؤف ہو دماغ ہو خواہ معدہ معدہ کے سابق ہونے پر کبھی بوجہ اختلاف حال ہضم اور اختلاف حال خلو معدہ اور استلاے معدہ سے استدلال کیا جاتا ہی اسلیے کہ الم معدہ کا اگر بوجہ صفرا کے ہوگا بر وقت خلوے معدہ کے ہیجان الم کا ہوگا اور اگر بوجہ کسی خلط بارد کے ہوتا ہی حالت گرسنگی مین کم ہوتا ہی اور بھوک سے اوسمین سکون پیدا ہوتا ہی اور بمشیر بوجہ جوع کے ایک بخار کا ہیجان ہوتا ہی کہ اوس سے اذیت پیدا ہوتی ہی مگر نا ہیمہ کچھ کھانے سے اس الم مین تسکین تام جمیع امور مین پیدا نہین ہوتی اور کبھی شاذ و نادر کھانے سے تسکین بھی پیدا ہوجاتی ہی پھر بھی التہاب اور سوزش اور ڈکار سے ان دونون قسمونمین تفرقہ کیا جاتا ہی ڈکار کو جس امور پر دلالت ہی اپنے مقام خاص پر اوسکا بیان آتا ہی اسیطرح

ان دونون قسم مین تفرقہ بوجہ اون علامات کے کیا جاتا ہی جو باب معدہ مین مذکور ہونگے کبھی اس پر استدلال اوس شئی سے بھی کیا جاتا ہی جو قے مین برآمد ہوتی ہی اور اختلاف صداع کا براوقت وارد ہونے کسی شئی کے معدہ پر بھی اس قسم پر دلالت کرتا ہی اکثر لوگ ایسے ہوتے ہین کہ اونکے معدہ پر صفرا یا دوار گرتا ہی پھر اگر درد سر مین شدت ہو اور کچھ کھالین صداع مین تسکین پیدا ہوتی ہی اس بات سے بھی یہی ثابت ہوتا ہی کہ یہ صداع بمشارکت معدہ کے ہی اکثر یہ صداع جب شروع ہوتا ہی جزء مقدم یا فوخ سے شروع ہوتا ہی اور کبھی وسط یا فوخ کی طرف جھکا ہوا شروع ہوکر بعد ازان نیچے اوترتا ہی جو صداع بشرکت جگر کے ہوتا ہی داہنی طرف کو مائل ہوتا ہی۔ اور طحال کی شرکت سے درد سر اگر ہو بائین طرف مائل ہوگا۔ اور جو صداع بشرکت مراق کے ہوآگے کی طرف زیادہ مائل ہوگا اور جو بشرکت رحم پیدا ہو عین وسط یا فوخ مین ہوگا اور اکثر یہ درد سر بعد ولادت یا اسقاط یا احتباس حیض خواہ کمی حیض کے پیدا ہوتا ہی۔ شناخت اوس صداع کی جو بوجہ پیدا ہونے کیڑون کے دماغ مین بموجب قول حکماء ہند کے عارض ہوتا ہی یہ ہی کہ اکثر اور اوسوقت دماغ مین بوے بد آتی ہی اور درد سر مین شدت بروقت متحرک ہونے کیڑون کے پیدا ہوتی ہی اور بروقت ساکن ہونے دود کے درد بھی ساکن رہتا ہی اور جو درد سر بشرکت گردہ اور اعضاء پشت کے ہوتا ہی وہ مائل بطرف پشت کے زیادہ ہوتا ہی اور جو صداع بوجہ مشارکت اوجاع اور اعضا کے ہوتا ہی جسوقت اوس عضو کے درد کا ہیجان ہوتا ہی اوسی وقت اسکی بھی زیادتی ہوتی ہی۔ اور جو صداع ہمراہ حمیات اور بروز بحران ہوتا ہی وہ اونھین اوقات مین پیدا ہوتا ہی اور جب اونمین سکون پیدا ہو یہ بھی ساکن ہوجاتا ہی اور جب اونمین ضعف پیدا ہو یہ بھی ضعیف ہوتا ہی۔ کبھی انقباض اور سمٹنا بدن کا بروقت زیادتی حمی اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ اخلاط صفراوی بجانب دماغ متوجہ ہوے ہین اور کیا عجب ہی کہ درد سر پیدا ہو یا اگر صداع موجود ہو اونمین شدت عارض ہو۔ اکثر اشیاء جنسے روانی شکم کی پیدا ہوتی ہی وہ بھی سبب حدوث درد سر کے ہوتے ہین اسلیے کہ وہ اشیا چونکہ تفتیح اون راہونکی کرتے ہین جن راہون سے بخارات اوپر صعود کرین اگرچہ خود وہ اشیا گرم نہون جیسے سکنجبین وغیرہ اور شقیقہ کا بھی حال یہی ہی اور تدبیر لطیف مضر ہی اوس شخص کو جسے درد سر عارض ہوا ہی بوجہ علاج غلیظ کے جو واسطے اصلاح مادہ صفرا کے مستعمل ہوا ہی اور کبھی صداع مین زیادتی خود بخود پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ اوسوقت درد شدید ہوتا ہی پس شدت وجع کی صداع کو زیادہ کردیتی ہی۔ یہ سب باتین جو مذکور ہوئین انکو بخوبی معلوم کرکے یاد رکھنی چاہین **فصل ساتوین علامات منذرہ صداع کے بیانمین جو امراض مین پیدا ہو** جو علامات ایسے ہین کہ اکثر اونکی دلالت درد سر کی وجود سابق خواہ فی الحال یا آیندہ پر ہوتی ہی اونکا بیان بھی مناسب ہی اگر بول شاہ خچر کے پیشاب کے ہو دلیل ہی کہ درد سر پہلے تھا اب نہین باقی ہی خواہ آیندہ ہونے والا ہی سپید ہونا بول کا حمیات اور اوقات بحران مین دلالت کرتا ہی کہ مادہ مرض بطرف سر کے منتقل ہوا ہی اور یہ انتقال ضرور صداع پیدا کرتا ہی **فصل اٹھوین مین تدبیر کلی صداع کا بیان** یہ تو معلوم ہی کہ صداع کے علاج کا اہتمام بہ نسبت اور امراض کے زیادہ ہی اور وہ اہتمام یہی ہی کہ اسکا سبب دور کیا جاے اور بمقابلہ سبب کا بالفصد کیا جاے اور بعد ازان یہ بھی جاننا چاہیے کہ جو امور درد سر کے ازالہ اور دور کرنے مین نافع ہین وہ یہی ہین کہ خورش مین کمی اور مشروبات مین بھی کمی کرنی چاہیے اور کثرت نوم بھی مفید ہی اگرچہ کھانے مین کمی کرنے سے صداع حار کو ضرر ہوتا ہی جسطرح صداع مزمن کو زیادہ خورش سے ضرر پہونچتا ہی اور درد سر کے لیے اس سے بہتر کوئی تدبیر نہین ہی کہ جہان تک ممکن ہو آرام کرے اور جو چیز موجب حرکت اور تعب کی ہی مثل جماع وغیرہ کے اوسے ترک کرے اور فکر اور تردد امور مین ترک کرے اگر صداع مادی ہو ایسی کوشش کرے کہ مواد بطرف اسفل بدنکے اوتر آمین اگرچہ بذریعہ حقنہ کے اوترین مگر واجب ہی کہ ادویہ حقنہ اتنے قوی ہون کہ اونمین قوت اخراج مواد کی

اطراف جگر اور معدہ سے ہو اور اجزا ایسے شریک ہون جنمین قوت جذب مادہ صداع کی بطرف اسفل کے پوری ہو جو قسم صداع کی سلیم ہو اور تمیز فقط پاؤنکی مالش کیجاتی ہو کہ اکثر جس شخص کو درد سر کی شکایت ہوتی ہو پاؤن ملتے ملتے سو جاتا ہو اور کبھی جب پاؤن بخوبی ملے جاتے ہین درد سر بھی کم ہو جاتا ہو اگر ارادہ استعمال طلا اور ضماد کا ہو اور مرض صداع کا مزمن ہو گرم ہو خواہ سرد پہلے سر کے بال تراشنا ضرور ہو یہ تدبیر بہت معین ہو قوت دوا کی نفوذ پر اور منجملہ معین چیزونکے ایک تدبیر یہ بھی ہو کہ یا فوخ پر یعنے سر کے بیچ پر ٹوپی کی شکل خمیر کا ایک سانچہ سا بنا کر رکھین غوہ پشمینہ وغیرہ کی ٹوپی اوڑھائین تاکہ جو دوا سر پر رکھی جاے اس ٹوپی مین رک رہے اور گرنے نہ پاے اور رقیق دوا سیلان اور بہ جانے سے باز رہے اور بہت زیادہ ٹھہرنے دوا کے دماغ مین اوسکو سرایت بخوبی ہو اور چونکہ یہ دوا اس ٹوپی مین بند ہو جائیگی اور اثر ہوا کا اس تک نہ پہونچے گا اسکے اثر کو ہوا باطل نکر سکے گی فیلغریوس حکیم نے کہا ہو کہ فصد عرق جبہہ کی اور بالتزام سر مین پھنے لگانا سر کے نیچے تک اور اطراف کی مالش اور اونکو گرم پانی مین رکھنا اور تھوڑی سی تشنی کرنا اور جو غذا نفخ اور تخیر پیدا کرتی ہو اور دیر مین ہضم ہوتی ہو اوسکو ترک کرنا اور شخص کو نافع ہو جو پسند کرے اس بات کو کہ اوسکا درد سر زائل ہو اور پھر عود نکرے مین کہتا ہون اکثر آب گرم اطراف پر مریض صداع کے ہنسے گرایا اور دیر تک گراتے رہے پس مریض کو ایسا معلوم ہوا کہ درد سر سے بطرف اطراف کے اوترتا ہو اور کم بھی ہوتا جاتا ہو اور اگر اسی طرح اوترتا رہے بالکل زائل ہو جاے یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ ترش غذا بیماران صداع کو موافق نہین ہو مگر جو درد سر بشرکت معدہ کے ہو اور یہ غذا اوس قسم کی ہو کہ فم معدہ کو گندہ کرے اور تقویت دے اور مرار کے گرنے کو روکے اور منع کرے اگر ہم اوہ درد سر کے اور آلام ایذا دہ پیدا ہون پس مبالغہ اور کوشش نوائد دفع مین اس عارضے کے کرنی چاہیے کہ اکثر یہ امر عارضی بسبب یاد تی اصل مرض صداع کے ہوتا ہو جیسے بیداری کہ اگر بوجہ صداع کے بیداری عارض ہو اوسکے بعد درد سر مین شدت ہو پھر یہ بیداری خود بسبب زیادتی صداع کے ہو جاتی ہو پس حاجت اسکی ہوتی ہو کہ پہلے ازالہ صداع سے دفع بیداری کی تدبیر کیجاے پس اس مثال خاص مین اسطے دفع بیداری کے روغن کدو خواہ روغن بید سادہ اور روغن نیلوفر کا استعمال کرے اور رودودہ کو کافور وغیرہ سے معطر کر کے بھی استعمال کرین اور کبھی ایسی بیداری کے علاج مین مخدرات کی ضرورت ہوتی ہو کہ اوسوقت نیند آجاتی ہو جو صداع ایسا ہو کہ اوسکے ہمراہ نزلہ ہو اوسمین توجہ ایسی تدبیر کی طرف نکرنا چاہیے جس سے تبرید سر کی حاصل ہو خواہ سر مین ترطیب پیدا ہو روغن وغیرہ سے بلکہ بفراغ خاطر بطرف استفراغ کے متوجہ ہو کر تدبیر کرنی چاہیے اور اطراف کو مستحکم باندھ کر اور اونکی مالش کرنی چاہیے اور اونکو آب گرم مین رکھنا چاہیے اور اگر ارادہ ہو کہ سر پر ایسی چیز رکھے جسکی قوت باطن سر تک نافذ ہو یہ بھی ہو سکتا ہو سواے بطرف مقدم دماغ کے جس مقام پر درز اکلیلی ہو اور سوا اوس مقام یا فوخ کے کہ ان دونون مقام پر ہر چیز کا نفوذ بخوبی ہو جاتا ہو جیسا تشریح مین بیان ہو چکا اور مقام پر اسکی حاجت ہوتی ہو سو خرد دماغ مین جو ڈی دماغ کو محیط ہو وہ سخت ہو اس جہت سے کوئی دوا وہان نفوذ نہین کرتی جسکے نفوذ کی ضرورت ہو کہ دماغ تک پہونچے پھر اگر زیادہ اہتمام شدید ایسے مقام پر دوا لگانے مین کیا جاے یا اینہمہ ایسا نفع نہوگا جسقدر نفع مقدم دماغ پر دوا کے لگانے سے ہوتا ہو خواہ ٹھیک یا فوخ پر لگانے سے جو فائدہ ہوتا ہو۔ پھر اگر دوا ے مذکور سے تبرید پیدا ہوئی عصب کے سبادی اور جڑون کو ضرر پہونچے گا اور اصل نخاع کو مضرت پہونچے گی۔ صداع ضربانی کے ہمراہ کبھی ورم گرم یا ورم سرد ہوتا ہو اور صداع ضربانی ایسا ہوتا ہو جیسے نبض کی رگ دھکتی ہو اور سطح سر مین دھمک پیدا ہوتی ہو۔ پھر اگر سبب صداع ضربانی کا مادہ گرم ہو ایسے سبب کا استعمال کرنا چاہیے جسمین دودھ بھی شریک ہو اور حجامت نقرہ یعنے گریا کے جو پس سر ہو اور دونون کنپٹی پر جونک لگائی جائین اور اطراف

کی بندش کیجاے اور اگر یہ صداع مادہ بارد سے پیدا ہوا ہو پس تدبیر کا میلان ایسی شئی کی طرف ہو جو مادے کو پھیر دے اور اوسکے ہمراہ ایسی دوا بھی ضرور ہو جسمین تقویت اور برودت ہو جیسے طلاے روغن گل مین سداب اور پودینہ بھی شریک کیا جاے اگر یہ درد بہت شدید ہو کہ لڑکون کے درز رونمین سوراخ پڑجائین ایسے وقت اونکے علاج مین بہتر یہ ہے کہ پہلی بار یک پیسکر روغن گل اور سرکہ ملاکر استعمال کرین مگر پہلے سر کو پانی اور نمک سے دھو ڈالین اور اگر استعمال سعوط قوی کا کرین جو محلل قوی ہون بتدریج استعمال کرنا چاہیے جیسا قواعد کلیہ مین بیان ہو چکا معالج کو واجب ہے کہ مخدرات کا استعمال تا امکان نکرے مگر ہم آیندہ بعض طرق ایسے لکھین گے کہ واسطے تسکین درد کے کبھی استعمال مخدر کا جائز ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ قے سے درد سر کا علاج نہین ہو سکتا ہے بلکہ قی کرنا مریض صداع کو نہایت مضر ہے مگر جو درد سر شرکت معدہ کے ہو اوسمین قے سے نفع ہوتا ہے جو درد سر جانب پشت سر ہوتا ہے اگر اوسکے ہمراہ تپ نہو اوسکا علاج پہلے جوشاندہ سہل سے بقدر قوت کے کرکے بعد ازان فصد کرانی چاہیے جس شخص کا درد سر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا ہو اور برزود ہے اوس صداع مین تسکین پیدا ہو پس شاید اوسکے حقین فصد پھر ضرور ہے خواہ حجامت لگانے پچھنے لگانا کہ بوجہ ہمیشہ رہنے درد کے جذب مفعول بطرف سر کے نہو جاے اور مرض مین زیادتی ہو

فصل نوین بیانمین اوس صداع حار کے جو بلا مادہ ہو جیسے دھوپ کی سوزش وغیرہ خواہ مادہ صفراوی اور دموی سے ہو

غرض ایسے صداع کے علاج سے تر بد ہے اور ابتدا مین روغن گل خالص سے زیادہ نافع کوئی شئی نہین ہے کہ اوسمین عصارہ بقول بارد خواہ اصناف نباتات بارد کے عصارات ملاے جائین اور ایسی شئی جس سے زیادہ نافع ممکن نہو یہ ہے کہ مریض دودھ اور روغن بنفشہ خواہ روغن گل کو ناک کیطرف سے دماغمین چڑھاے مگر برف سے روغن کو سرد کر لینا ضرور ہے اور یہ بھی درست ہے کہ روغن گل اور سرکہ ملاکر سعوط کرین اسلیے کہ سرکہ بشرط مذکور نفوذ دوا پر معین ہوتا ہے اور بہتیر سر کہ تھوڑا بہت سے پانی مین ملاکر پینا بھی بخوبی نافع ہوتا ہے۔ جو درد سر بوجہ حرارت آفتاب کے پیدا ہوا اوسکا علاج بھی بعینہ یہی علاج ہے مگر ہوا کے اعتدال اور سرد کرنے مین اہتمام زیادہ درکار ہے اور ایسے مکانات کی طرف ٹھہرنا چاہیے اور جگہ ایسی اختیار کرنی چاہیے جو سرد ہون اور خیاد اور نطول اور مروخات یعنے ماش کی جڑین روغن وغیرہ سے جسقدر مستعمل ہون سب کا مزاج بھی سرد ہو اور بالفعل بھی بذریعہ برف وغیرہ کے سرد کیے جائین اسی طرح نشوقات یعنے اور شمومات یعنے سونگھنے کی چیزین اور سب کا بیان ہو چکا ہے اور واجب ہے کہ یہ مریض اور ہر قسم صداع حار کا بیمار ایسی حرکت سے احتراز کرے جو سخت ہو اور چلانے اور چیخنے سے اور کثرت افکار اور جماع اور بھوک سے بھی پرہیز واجب ہے جو درد سر حرارت آفتاب سے پیدا ہوتا ہے اگر ابتدا مین اوسکا تدارک واجبی کیا جاے بآسانی دفع ہو جاتا ہے اور اگر چندے اوسکی تدبیر نکرین اور بجاے خود چھوڑ دین شاید اوسکا علاج متعذر اور دشوار ہو جاتا ہے خواہ زیادہ اہتمام اوسکے علاج مین کرنا پڑتا ہے۔ اکثر جو صداع حرارت آفتاب سے پیدا ہوتا ہے فقط اوسی طرح کا نہین ہوتا جیسا حرارت آفتاب سے ہونا چاہیے یعنے فقط صداع سانوج نہین ہوتا بلکہ بخارات بھی اوٹھنے لگتے ہین اور اخلاط ساکن کو اس صداع مین حرکت پیدا ہو جاتی ہے یہ صداع محتاج اون استفراغات کا بھی ہوتا ہے جو اوپر مذکور ہو چکے بشرط مذکورہ کے اور کبھی اگر ایسے صداع مین فقط بخارات اوٹھین اور اخلاط مین حرکت پیدا نہو جب بھی حاجت استفراغ کی ہوتی ہے اور یہ بات اوسوقت ہوتی ہے کہ امتلا پیدا ہوا اور جذب اخلاط اور مواد کا مقامات الم مین ہو جیسا اصول کلیہ مین بیان ہو چکا اوسوقت اگر استفراغ سے غفلت کی جاے اور خلط غالب کا اخراج نکیا جاے بہت جلد وقوع آفت سے امان نہوگی جسوقت سر مین التہاب شدید کسی قسم کے صداع حار مین پیدا ہوا اور وہ التہاب حد سے متجاوز ہو جاے جو کے ستو اور اسبغول لیکر آب عصی الراعی مین گوندھ کر اور برف مین سرد

کرکے ضماد کرنا چاہیے - جو درد سرمادہ حارہ صفوی سے پیدا ہو بہت جلد فصد لینی چاہیے اور بقدر حاجت اور طاقت خون نکالنا چاہیے اور اگر فصد ناتھ کی رگون سے نہو اور اوس سے مراد پوری نہو اور درد باقی رہجاے اور رگین سب کی سب بھری ہوئی نظر آئین اور سر چہرہ اور آنکھ مین امتلا معلوم ہو اوسوقت واجب ہی کہ اوس رگ کی فصد کرین جس سے خاص دماغ کا تنقیہ حاصل ہو جیسے اون رگونکی فصد جو ناک مین ہین و دونون نتھنے کی طرف یا فصد اون رگون کی جو پیشانی مین ہین اسلیے کہ یہ رگین ایسی ہین کہ اونکی فصد سے استیصال آلام سر کا ہوتا ہو یعنے جسقدر امراض مادی سر مین پیدا ہوتے ہین ان رگونکی فصد سے زائل ہو جاتے ہین مگر اس فصد مین جانب درد کے رعایت ضرور ہی اگر درد بطرف موخر دماغ کے ہو تا ہو پیشانی کی اون رگونکی فصد کرنی چاہیے جو انکی طرف مائل ہین اور درد کسی اور طرف ہو درد کی جانب مقابل کی رگ پیشانی کی کھولنی چاہیے اگر جانب مقابل کی رگ پوشیدہ ہو اور معلوم نہو تو لے فصد کے پیچھے لگانے چاہین حکیم ارکاغانیس کا قول ہی اگر اس تدبیر سے برآمد کار نہو لیس واجب ہی کہ دونون شانون کے درمیان پچھنے لگائے جائین اور بہت سا خون نکالا جاے اور مقام حجامت کو نمک سے پونچھنا چاہیے اور اوسی جگہ پشمینہ کا ایک ٹکڑا روغن زیتون مین بھگو کر لگا دینا چاہیے پھر اوسپر دوسرے دن کوئی دوائے جراحی رکھنا چاہیے اور تدبیر فقط صداع کی اسی قسم سے خاص نہین ہی بلکہ جمیع اقسام درد سر کے جو پرانے ہون اور جنکا مادہ خبیثہ ہو کسی قسم کا مادہ کیون نہو سب مین یہ تدبیر مفید ہی کبھی اس قسم مین درد سر کے اور جو قریب اسکے ہی فصد صافن سے بھی فائدہ ہوتا ہی اور حجامت ساق بھی مفید ہوتی ہی یہ تدبیر بیمارون کے فصد وغیرہ کی ہی - اگر بول مین رسوب صفراوی نظر آئین استفراغ مادہ کا بھی ایسی دوا سے جو تلیین طبیعت کرے اور مفرق بھی ہو جائز ہی جسکا ذکر ہم بیان صداع صفراوی مین کرینگے اور واجب ہی کہ ہمیشہ تلیین طبیعت کی تدبیر کرتے رہین اشال شوربا ہاے نیشوفیہ اور اجاصیہ یعنے وہ شوربے جنمین آلو بخارہ مشترک ہون اور مسور اور ماش کا شوربا خواہ اور غذا جسمین جرم اور کا داخل نہو جائز ہی اور یہ بھی جائز ہی کہ ایسے بیمارونکا تغذیہ تجویز کرین ایسی غذاؤن سے جو مبرد ہون اور خون مین مرطوبیت اور غلاظت پیدا کرین اور وہ ایسی غذا ہونی چاہیے جسمین کسیقدر قبض بھی ہو جیسے سماقیہ اور رمانیہ اور عدس یہ ہمراہ سرکہ کے اور عدس مقشر جسکی بحث مین سرکہ پڑا ہو اور کل وہ چیزین جنسے قبض پیدا ہو اور اونمین تلیین بھی نہو اور خشکی طبیعت پیدا کرین اونسے احتراز واجب ہی علاج مین امراض سر کے زیادہ حاجت تلیین طبیعت کی ہوتی ہی - ایسے وقت مین تعدیل ان قابض غذاؤن کی سکنجبین اور شیر خشت سے اور جنمین چیزین میٹھی ہین اور اونسے تلیین طبیعت کی پیدا ہوتی ہی کرنی چاہین - واجب ہی کہ یہ غذائین ایسی ہون کہ اونکا کیموس اچھا بنے اور مقدار اونکی کم ہو زیادہ مقدار نکھائی جاے - جسوقت استعمال مرطوبات کا کیا جاے وہ چیزین اختیار کیجائین جنمین تبرید ہو اور ترطیب شدید نہو بلکہ کسیقدر رادع ہون اور قابض بھی ہون جیسے آب انار یا عصارات سرد اور قابض فواکہ کے خواہ آب برگ یا ماء الاصول یا لعاب اسبغول ہمراہ سرکہ کے یا آب عصی الراعی علاج اوس درد سر کا جو مادہ صفراوی سے پیدا ہو یہ ہی کہ اگر خون تھوڑی سی حرکت معلوم ہو اخراج تھوڑے سے خون کا کرین ورنہ ابتدا استفراغ کی ہلیلہ سے کرنی چاہیے اگر تپ ہو ایسی مرطقہ دوائین جنمین خشونت ہو اور بشدت مادہ کو نچوڑین جیسے شیر خشت اور شربت فواکہ اور آب لبلاب یعنے عشق پیچا نکا استعمال کرین اور کبھی شاہترہ سے بھی استفراغ کیا جاتا ہی اور نرم اور خفیف حقنہ سے بھی کرتے ہین اگر مادہ صفراوی غلیظ ہو اور تمامی طبقات معدہ مین ڈوبا ہوا اور پھیلا ہوا ہو کہ قے کے ذریعہ سے بخوبی نکل نہ سکے اور نہ بذریعہ مسہلات کے پھسل کر اخراج پاسکے خواہ طبخ ہلیلہ جو قرابادین مین ایسے مادہ کیواسطے مذکور ہی اوس سے کارروائی نہو تبدیل مزاج کا ایسی چیز سے جسمین تبرید اور ترطیب ہو تمام بدن کا بذریعہ مالوں اور مشروب کے اور فقط سر کی تبرید اور ترطیب اگر سبب مرض کا فقط سر مین ہو دون معالجات سے

جو قواعد کلیہ مین مذکور ہو چکے اور نیز جس دوا سے علاج سوء مزاج یابس کا کیا جاتا ہو اور بموجب اسباب عام حرارت کی اور اسباب عام یبوست ازالہ اونھین اسباب کی رعایت کرین لطوفات یعنے چسپیدہ کرنے کی چیزین جو صداع گرم مین نافع ہین منجملہ اونکے قرص زعفران ہو اور بیداری کو مفید ہو نسخہ اس قرص کا یہ ہو زعفران ۷ مثقال مرکی مُریرہ ۷ مثقال پھٹکری سفیدہ ۷ مثقال پھٹکری زردہ ۷ مثقال یہ سب چیزین نرمی کو ٹھ کر شراب مازو سے گوندھ کر قرص طیار کرین اور بر وقت حاجت کے تھورے سرکہ اور روغن گل مین گھول کر دونون کنپٹی پر طلا کرین جمیات مین جو صداع حار پیدا ہون اوسوقت ایسی دوا اونکا استعمال جو بخارات کو پیچیدہ کرکے پھیرین ناروا ہی اور فقط سرکہ اور گل سرخ کا سونگھنا ایسے درد سے عافیت پیدا کرتا ہی **فصل نوین بیان علاج سرد کے جو بلا مادہ پیدا ہو یا مادہ بلغمی اور سوداوی سے پیدا ہو**

ایسے درد سر مین تکمید اور سکینا ایسی چیزون سے چاہیے جو بالفعل سخونت پیدا کرین اون چیتھڑون سے جو گرم ہون اور باجرا گرم کیا ہوا اور نمک گرم کیا ہوا مگر باجرا لطیف اور زیادہ معتدل ہی کبھی ایسی جماعت کو خصوصاً جو لوگ اذیت سرما سے مریض ہوے ہون بشرطیکہ اونکے بدن اخلاط سے پاک ہون اور خوف حرکت اخلاط کا نہو الغرض ان لوگون کو یہ تدبیر نفع کرتی ہی کہ اپنے سر ڈھکو دھوپ مین بیٹھ کر کے کھڑے رہین تا اینکہ صحت حاصل ہو اور درد سر زائل ہو جاے جس شخص کو اذیت سرما کی پہونچی ہو واجب ہی کہ غذا اپنی کم کرے اور رطوبت کو بذریعہ اسہال کے نرم رکھے گو بذریعہ حقنے کے اور حرکات بدنی اور نفسانی اور حرکات فکری مین ایسی تدبیر کرین کہ اسے کرنی نہ پڑے اور شراب سرد کے استعمال سے اوسکو باز رکھنا چاہیے اور ہواے سرد مین نکلنا اوسپر حرام ہی۔ اور جمیع ہمارا ن صداع بارد کو بعد تنقیہ کے باشرط حاجت کے مرد خات اور سعوط اور نشوق اور شموم اور فطول اور ضماد سخن مذکور مفید ہوتا ہی اور ایضاً ان لوگون کو شراب ریحانی جو دقیق اور قوی ہو ہمراہ بزور کے یعنے تخم کرفس اور رازیانہ اور تخم گذر اور انیسون کے اور زیرہ اور دو قوا اور فطر اسالیون وغیرہ نافع ہی اور یہ دوا اوسوقت مناسب ہی کہ اخلاط کی طرف سے اطمینان ہو کہ وہ معدہ مین آمادہ انتشار کے نہین ہین اور اوسوقت مفید ہی کہ مریض تپ مین مبتلا ہوا اور خوف شدت حمی کا پیدا ہوا اور ایضاً انکو مفید ہی ضماد خردل کا اور کل ایسے ضماد جنمین رائی داخل ہو اور ریحانی بھی شریک ہو اور اگر راکھ کو سرکہ مین ملا کر طلا کرین یہ بھی مجرب ہی اسی طرح مخیٹھ ہمراہ روغن بادام تلخ کے بطور چپڑنے کے بھی مجرب ہی مگر یہ سب دوائین بعد بال ترشوانے کے کرنی چاہین لہسن کا کھانا بھی صداع بارد کو دفع کرتا ہی جو درد سر بوجہ مادہ بلغمی کے پیدا ہوا اوسکا علاج یہ ہی کہ بدنکو مادہ سے بذریعہ استفراغ کے پاک کرین اگر خلط مذکور تمام بدن مین ہو بعد ازان تقلیل غذا مین کرین اور تلطیف غذا کی بھی کرنی چاہیے جو اباز یرینے۔ صالح گرم کہ اونسے درد سر پیدا نہین ہوتا اونکو استعمال کرین اور جو منضجات اوپر مذکور ہو چکے اور جو مسہلات اور ادویہ استفراغ کا بیان گذر چکا ہی اونکا استعمال کرین مگر ابتدا قل سے کرتے کرتے بڑھاتے جائین اوسکے بعد وہ معالجات جو قواعد کلیہ مین بیان ہو چکے اونکا استعمال کرین اور جو چیزین مسکن اوجاع ہین اور جنسے فوراً تسکین درد مین پیدا ہوتی ہی اونکا بھی استعمال کرین اور بھی جن چیزون کا استعمال علاج بارد اور علاج رطب مین واجب ہی اور استعمال تریاقات کا معا جین سے ہفتہ مین ایک مرتبہ کرین یہ بھی نافع ہی۔ جو صداع بارد مادہ سوداوی سے پیدا ہوا اوسکے علاج مین بھی وہی تدبیر کرین جو قواعد کلیہ مین بیان ہو چکی ہی درباریہ خصوصے کے اگر حاجت فصد کی ہو مثلاً خونکا غلبہ ہو یا خون فاسد ہو گیا ہو اور دیگر استفراغات بھی درجہ بدرجہ کرین بعد منضجات مفصلہ بالا کے بعد ازان تبدیل مزاج بطریق مذکورہ کرین اور ایسی چیزونکا استعمال کرین جنسے خون صالح لطیف اور رطب اور رقیق پیدا ہو جس دوا سے اس درد سر مین زیادہ فائدہ ہوتا ہی جب قرنفل ہی اوسکو ہم اس مقام پر لکھتے ہین اور حکیم ارکاغانیس نے باب فصد عام مین

بیان کیا ہی بلکہ ہمنے بھی اوسکا ذکر کیا ہی بطور طلا کے نافع ہین واسطے صداع بارد پہلے سر کے بال تراشین اوسکے بعد دو مثقال فربیون اور ایک مثقال بورہ ارمنی اور دو مثقال سداب بری یعنے تتلی جنگلی اور ایک مثقال تخم حرمل یعنے اسپند اور دو مثقال رائی سب دوائین کو ملکر دو نامروہ کے پانی مین گوندھکر سر پر طلا کرین دوسرا نسخہ از قسم طلاے جید کے ہی فلفل ایک مثقال ثفل روغن زعفران ۶ ماشہ فربیون تازہ ایک مثقال فضلہ کبوتر صحرائی دو مثقال سب کو جمع کرکے پرانے سرکہ مین پیسکر سر پر طلا کرین اوس مقام پر جہان پر درد ہی ایضاً طلاے جید ہی فربیون اور نمک اور بورہ ارمنی ایضاً فربیون مرکی ایلوا صمغ عربی جند بیدستر زعفران فربیون انزروت قسط کندر آب سداب سے طلا طیار کرین دوسرا نسخہ از قسم طلاہاے جید کے ہی اور جو درد سر مزمن ہو خوذہ اور شقیقہ بارد کو بھی نافع ہی حجر معری پیس کر طلا کرین دوسرا نسخہ ہی فلفل سپید اور زعفران ہر ایک دو درم فربیون یکدرم فضلہ کبوتر صحرائی ایکدرم اور نصف درم سرکہ مین گوندھ کر پیشانی پر طلا کرین اور نسخہ ہی ایلوا مر مکی فربیون جند بیدستر افتیمون قسط عاقرقرحا اور فلفل شراب کہنہ کے ہمراہ طلا کرین ایضاً دوا فضل کبوتر دوا قوی ہی دوسرا نسخہ فلفل اور قرص زعفران ہر یک دو مثقال فربیون نصف مثقال اور مجموع کا نصف سرکہ لیکر بقدر حاجت استعمال کرین یہ سب دوائین جو مذکور ہوئین کبھی انکا استعمال آٹے مین گوندھ کر ہوتا ہی اور کبھی دودھ مین ملا کر اور کبھی سپید بیضہ مرغ مین اور کبھی پتلی کرکے مستعمل ہوتی ہین سعوطات یعنے وہ دوا جو خشک پیسکر نا کمین پہونچائی جاے اور درد سر بارد کو نافع ہو از انجملہ کلونجی ہی جسکا ذکر مفردات مین گذر چکا ہی از انجملہ مومیائی ہی ہمراہ جند بیدستر اور مشک کے بعض لوگونکا قول ہی کہ اگر سات پتیان نسرین کی اور سات دانہ رائی کو پیسکر ناس لین اسطرح پر کہ روغن بنفشہ بھی شریک ہو مفید ہوگا منجملہ مجربات کے مشک اور بیضہ سائلہ اور عنبر بقدر دانۂ مسور کے لیکر ناس لین اور ہر وقت ناس لیا کرین از انجملہ یہ دوا ہی کہ اگر ناس لین دماغ مین گرمی پیدا کرتی ہی اور استفراغ مادہ کا بھی کرتی ہی روغن شبم خطل یا وہ روغن جس مین عصارہ قثاء الحمار یعنے جنگلی ترپہ شریک ہو ایک قوم کا یہ مقولہ ہی کہ یہ دوا بہت مفید ہی کہ آب برگ حاج نچوڑ کر بے آمیزش پانی کے سعوط کرین اور صبح کو نہار سنہ تین قطرہ اسکی نا کمین ڈالکر بعد ایک گھنٹہ کے روغن بنفشہ ٹپکائین اور اسفیدیاج جو خوب روغن دار ہو کھلایا جاے ۔ اس دوا کی بھی ملح اور ستاپش اکثر لوگ اسی فائدہ مین کرتے ہین تلخہ گاو جو سرخ رنگ ہوتین درہم اور مومیائی دو درم اور سک (جو ایک دوا مرکب ہی) ایک درم کافور نصف درہم مجموع اجزا سے سعوط طیار کرین دوسرا نسخہ ثافیسا ڈیڑھ مثقال شہد خالص ڈیڑھ مثقال آب برگ چقندر کے ساتھ ملا کر سعوط کرین دوسرا نسخہ فربیون اور اسکے دو ثلث برابر مازو آب برگ چقندر مین گوندھ کر نا کمین ٹپکائین دوسرا نسخہ بخور مریم یعنے پنجہ مریم خشک اٹھ مثقال بورق اور سماق ہر چار مثقال خشک پیسکر نا کمین پھونکین کسی نے کے ذریعہ سے اسطرح پر کہ بیمار اوسکا سر پکڑے اور دوسری طرف کو نا کمین رکھ کر زور سے سونگھے اور اوپر کو کھینچے دوسرا نسخہ کلونجی چار مثقال عصارہ قثاء الحمار دو مثقال نوشادر دو مثقال روغن حنا مین خواہ روغن قثاء الحمار مین آمیختہ کرکے ناک کے اندر طلا کرین اور اسکی بو کو مریض بقوت سونگھے اگر اوسکی ناک کی طرف سے بعد ایک گھنٹہ کے سر سے بہت سی رطوبت گرے گرم پانی سے ناک کو دھو ڈالے صفت اوس روغن کی جنکی مالش سر مین اوس شخص کے کیجاتی ہی جو صداع بارد مین گرفتار ہو اور اوسکا بیان یہ ہی کہ جمیع ایسے روغن جو گرم ہین خواہ جن روغنو نمین سویا اور قوتنج اور دونامرو اور شبت اور نمام اور سداب اور ورق غار پختہ کیے جائین خواہ وہ روغن جنکا بیان قواعد کلیہ مین ہو چکا ہی اور روغن بلسان کی کیفیت بھی وہی ہی جو اوپر مذکور ہو چکی اور ان روغنون سے سعوط اور قطور بھی ہو سکتا ہی کہ کانمین ٹپکائے جائین صفت نفوخ کے ایسی دوا جو پھونکنے کے ذریعہ سے

دماغ تک پہونچے درد سر مزمن کو نافع ہی یہ دوا ہو کہ عصارہ قثاء الحمار اور کلونجی اور تھوڑا سا تانبیا لیکر پیسین اور نامکین پھونکین اور بخور میریم اور مقل ازرق اور عصارہ قثاء الحمار **بیان علاج صداع یا بس** کا جو درد سر خشکی کے ساتھ مادہ صفراوی یا دموی سے پیدا ہوا ہو اور سکا بیان اوپر ہو چکا فقط وہ صداع یا بس جو بلا مادہ ہو اوسکا بیان باقی رہا اول علاج اوسکا یہ ہی کہ مریض کی تدبیر غذائے مرطب سے جسکا کیموس جید ہو کرے خصوصاً جو شے کثیر الغذا ہو جیسے زردی بیضہ خواہ شوربہائے پرندہ ہائے مرغ وغیرہ جو قرپہ ہون خواہ بچہ کبک اور تیہو کے شوربے خواہ حریرہ جو روغن سے چکنے کیے جائین بعد ازان جانب حرارت اور برودت کیطرف سے میلان کرنا چاہیے اور سطرف جو مناسب وقت اور مزاج کے ہو پھر ان چیزون کے جو نافع ہین استعمال سعوط کا جو مرطب ہو اور اوسمین ترطیب بذریعہ اچھے روغن کے پیدا ہوئی ہو جیسے روغن بادام اور روغن گل وغیرہ اور اگر انمین سے کوئی شی محتاج تبریدہ خواہ تسخین کی ہو ایسے روغن ملانے چاہئین جو اونکی تعدیل کرین کبھی خشکی سے نقصان واقع جوہر دماغ مین پیدا کرتا ہو بوجہ اوسکے متعف اور ناتوانی جو اوجاع سے پیدا ہوتی ہو ایسے وقت واجب ہو کہ استعمال ایسے سعوط کا کرین جسمین حرام مغز استخوان گوسفند اور بچہ ہائے گاو کا اور چربی مرغ اور دراج اور تیہو اور تدرو کے اور مسکہ گاو اور گوسفند داخل ہو سرمین ضماد فالودہ رقیق کا جو میدہ نخود اور جو سے بحسب حاجت بنایا گیا ہو اور اوسمین مصری خواہ قند بھی داخل ہو اور روغن بادام اور روغن کدو بھی شریک ہو یا پتلا اوسمین سے یا فوخ پر گرایا جاے بشرطیکہ گرنہ یا فوخ کے ایک ٹوپی سی گوندھی ہوئی آٹے سے بنائی گئی ہو کہ اوسمین جو شی رقیق سر پر ڈالی جاے ٹھہرے اور گرنہ جاے **علاج صداع ورمی** کا علاج اقسام صداع ورمی کا ہم جدا جدا ابواب جداگانہ مین ذکر کرینگے اوس مقالہ مین جو اس مقالہ کے بعد ہی اور اوسمین علاج سدہ کا مذکور اور علاج صداع سدہ کا بذریعہ انضاج کے اوسطرح پر جو معلوم ہو چکا ہو کرکے بعد ازان استفراغ کرنا چاہیے اور بعد ازان استعمال شیارات کا اوسکے بعد تحلیل سدہ کی بذریعہ نطول اور ضماد اور شموم اور غرغرہ کے کرنا چاہیے پھر انضاج دوبارہ کرکے پھر استفراغ اور تحلیل کرنا چاہیے اور یہی تدبیر برابر چلی جاے تا اینکہ درد سر زائل ہو جاے اور اسکی کیفیت تفصیلی معلوم ہو چکی ہی اپنے مقام خاص پر پھر اگر مزاج خلط موجود کا سر مین حدت رکھتا ہو اور سدہ غلیظ ہو علاج اسکا دشوار ہوگا ایسے وقت واجب ہی کہ استعمال تفتیح کا کیا جاے پھر سفوفات کے استعمال سے اگر صداع مین ہیجان پیدا ہو اور گرمی دوا کی سر کو مضر ہو اوسکا تدارک ایسے مبردات سے کرنا چاہیے جنمین ارخا موجود ہو اور قبض نہو پھر جب حرارت مین سکون اور درد سر مین تسکین پیدا ہو از سر نو پھر سفوفات کا استعمال کرین اور ہمیشہ یونہین کرتے رہین تا اینکہ تفتیح سدہ کی ہو جاے اور ان سب امور کی تفصیل اوپر بیان ہو چکی ہی **علاج اوس صداع کا جو سر کے ریاح اور ابخرہ محتقنہ سے پیدا ہوا ہی** اور اوسکا سبب خارجی ہی جو صداع ریاح غلیظ سے پیدا ہوا اوسکے علاج مین اول ترک اون چیزونکا کرنا جو دماغ ہین جیسے جوز اور خرمائے خشک اور رائی اور ایسی چیزین گرم ہون خواہ سرد ہون دونون کے استعمال سے اجتناب واجب ہی پھر بعد ازان استعمال نطولات اور ضمادات مذکورہ اور شمومات اور سعوطات جنکی تفصیل قانون کلی مین بیان ہو چکی ہی کرنا چاہیے اور جند بیدستر اور مشک خاص کر ایسے درد سر مین سونگھنا چاہیے اگر نہار منہ حمام مین داخل ہو اس درد سر کے واسطے بہت نافع ہی۔ اگر اس درد سر کا سبب افساد معدہ کا ہو اوسکے علاج مین جو استفراغات اوپر مذکور ہو چکے اونکا استعمال کرنا چاہیے خصوصاً وہ نسخ جنمین روغن بیدانجیر داخل کیا جاتا ہی خواہ اوسکے بدلے روغن زیت کہنہ پڑا ہو اور معجون کمونی وغیرہ جو ادویہ باب امراض معدہ مین مذکور ہون گے اونمین استعمال کرنا چاہیے اور تقویت سر کے بعد معالجہ کے روغن آس اور لاذن سے کرنی چاہیے اور روغن سوسن اور آب برگ سرو اور آب برگ اثل یعنے جھاؤ

اور ناگر موتھ سے اور ایسی دوا سے جنمین تسخین اور قبض ہو اور ان دواؤن کو اطراف مین استعمال کرتے ہین تاکہ جذب بہ طرف مخالف کے کرین جو صداع بوجہ بخارات کے عارض ہوا گر یہ ابخرہ خاص سر مین پیدا ہوتے ہین مریض کے معدہ مین نفخ اور قراقر نہوگا اور نہ کمی اور زیادتی صداع مین بروقت خلو معدہ اور امتلا کے ہوا کرے گی اور اسیطرح کی بیشی ایسی غذاؤن کے استعمال سے جو زیادہ منجر ہین خواہ اونمین تبخیر کم ہی محسوس ہوگی بہرحال ایسے صداع کا علاج نطول مفرده سے کرنا چاہیے اور تقویت سر کی ایسے ضماد سے جو معلل ہون اور تھوڑا قبض بھی اونمین ہو کرین اور شمومات جو ملطف ہون بس انمین تدبیرات سے کفایت اس معالجہ مین ہوگی اور کچھ ضرور نہین ہے اگر بخارات معدہ سے اٹھ کر سر مین جا کر صداع پیدا کرتے ہون اوسکا علاج ایسی دوا سے جو معدہ کو تقویت دے جیسے مصطگی اور گلقند بعد اوسکے کمونی وغیرہ کا استعمال کرین جب کھانا کھا کر تبخیر شروع ہوا اور درد سر پیدا ہونا چاہیے کہ لعاب اسبغول اور کشنیز خشک ہمراہ شکر کے استعمال کرین پھر اگر خوف برودت معدہ کا لعاب اسبغول سے ہو اوسکے عوض لعاب تخم کتان ہمراہ کشنیز خشک کے تناول کرین اور تقویت سر کی اونمین دواؤن سے جو اوپر مذکور ہو چکی ہین کرنی چاہیے اور بعد اس علاج کے تسکین درد سر کی جس دوا سے پسند خاطر معالج ہو کرین گے خواہ از قسم نطولات اور شمومات موصوفہ بالا ہو خصوصاً مرزنجوش کہ اکثر وہی تنہا بطور نطول کے صحت کامل کا سبب ہوتا ہے اور جذب کا استعمال بجانب مخالف کرنا لازم ہے جیسا مذکور ہوا اگر مادہ بخاری مین احساس حرارت زائد کا ہوا اور علامات سے دریافت ہو کہ حرارت زائد ہے ایسے فعلات سے پرہیز کرنا چاہیے جنمین تسخین زیادہ ہو جیسے افریون وغیرہ اور اگر ابتدا علاج کی جذب بطرف خلاف سے کیجاے اوسوقت ایسے محللات سے زیادہ اجتناب کرنا لازم ہے خواہ بذریعہ غرغرون کے شروع معالجہ مین ہو جب بھی بہت احتیاط ایسے محللات سے کرنی چاہیے اور بعد اسکے استعمال نطولات معتدل کا کرنا چاہیے **فصل گیارھوین** مخارج اوس صداع کا جو ریحی ہوا ور وہ ریح خارج سے سر مین نفوذ کرے جو صداع ایسے ریح سے پیدا ہوا ہو کہ خارج سے وہ ریح داخل مین سر کے نفوذ کر گئی ہو پہلے اوسکے علاج مین تامل کرنا چاہیے کہ وہ ہوا ے گرم فصل صیف کی ہے یا ہواے سرد شمالی ہے پھر یہ دیکھنا چاہیے کہ سر مین کسطرف سے وہ ریح داخل ہوئی ہے اگر ہواے گرم کان کی راہ سے سر مین داخل ہوئی ہے روغن بابونہ نیمگرم خواہ روغن خیری اور یا روغن شبت لیکے سویا سبکی گرمی روغن گل سے کم کر دی جاے ٹپکانا چاہیے اسی طرح اگر وہ ہواے گرم ناک کی طرف سے سر مین پہونچی ناک مین بھی یہی روغن ٹپکانا چاہیے اور نطول ایسی چیزونکے استعمال کرین گے جو بہ نرمی تحلیل ریح کی کر دین بموجب بیان بالا کے پھر اگر اس ریح سے سوء مزاج حار سر مین پیدا ہو اوسکے علاج مین بہ نرمی ابتدا ایسی بارد شے سے کرین گے جسکی برودت کم ہو اگر اس سے نفع نہو زیادہ تدبیر کرینگے اور اگر سرد ہوا سر مین داخل ہوئی ہو دونون قسم کے روغن لیکے گرم اور سرد انمین جسکا استعمال واجب سمجھے گرم کر کے تقطیر کرینگے مگر روغن مین جند بیدستر اور مشک تھوڑی خواہ بہت سی بقدر حاجت شریک کرینگے اور استعمال نطولات اور ضمادات مذکورہ کا بحسب حاجت کرین تسکین تخلیل کی قوت اور گرم مزاج ہون اور نضج طبیعت اور تلیین پیدا کرین **فصل بارھوین** علاج اوس صداع کے جو بخار بارد کے سر مین پہونچنے سے پیدا ہوا ور اسیطرح اگر بخار ردی خارج سے سر مین پہونچے اور درد سر پیدا ہوا اوسکا علاج بھی کیا جاتا ہے مگر یہ بخار سرد بہت کم ہوتا ہے جیسے بخارات اون مواضع کے جہان سیاہ مٹی مین کائی پڑ گئی ہو کہ اونکی تاثیر بارد ہے اور اکثر بخارات گرم ہوتے ہین اور انکی تحلیل نطولات معتدل سے کرنی چاہیے اگر بخارات کثیرہ مین احتباس ہوا ہو اور

سر مین سدر اور دوار پیدا کرین ایضاً خوشبو کی چیزین متدل جیسے گلاب یا روغن گل خواہ روغن نیلوفر اور بنفشہ سونگھانا چاہیے اور اگر حرارت زیادہ محسوس ہو کافور اور صندل تجویز کیا جاے اور حمام مین جاکر سر مین آب گرم اور خطمی کو ملین اور اگر بخارات بارده سے درد سر پیدا ہو فائدہ مشک اور جند بیدستر کے سونگھنے سے ہوگا اور یہی تدبیر کافی ہی اگر بخارات دخانی ہون ترطیب شدید کی احتیاج ہوگی بذریعہ ادہان مذکورہ کے اور بذریعہ مرطبات کے جسکا شمار ہو چکا ہی اور ناک کا دھونا ایسے ہی ادہان سے اور استنشاق شدید انس ورسے کرنا کہ اوپر تک دوا پہونچے مگر دماغ مین چڑھ نہ جاے اور روکے رہے پھر نیچے اوتار لین اور پھر مکرر یہی تدبیر کرین اور ہمیشہ اسیطرح کرتے رہین اسی طرح گلاب اور عرق بید سادہ اور آب کدو کا بھی استعمال کرین اور انھین عرق کے بخارات پر سر جھکاے اور دیر تک جھکاے رہے اگر ایسے بخارات سے کوئی آفت خواہ سوء مزاج دماغ مین پیدا ہو جیسے گندنک خواہ ہرتال کے دھوین سے پیدا ہوتا ہی کافور کو روغن کدو مین آمیز کرکے استعمال کرین تاکہ کافور سے تدبیر اور روغن کدو سے ترطیب حاصل ہو اسی طرح کافور روغن کا ہو خواہ روغن بنفشہ مین ڈالکر بھی بخارات دین اور برگ بید سادہ اور خوشبو پھول سے لبتر کرین **فصل تیرھوین بیان علاج اوس دردسر کا جو خوشبو کے سونگھنے سے پیدا ہوتا ہی** جو صداع روائح طیبہ سے پیدا ہوا اگر انکی خوشبو سے حرارت کا ضرر پہونچا ہو اور یبوست پیدا نہوئی ہو اوسکا علاج ایسی خوشبو کی چیزون سے جو سرد ہون کرنا چاہیے جیسے اگر مشک خواہ زعفران کے سونگھنے سے اثر حرارت سر مین پہونچکر صداع عارض ہوا و باوجود حرارت کے خشکی کا ضرر بھی پیدا ہوا ہی پس فقط سرد و داشل کافور کے کافی نہ سمجھی چاہیے جیسے مشک کے سونگھنے کے صداع مین بیان کیا ہی بلکہ اگر ممکن ہو سرد تر روغن کا سعوط بھی کرائین تو یہ تدبیر کافی ہوگی اور اگر ممکن نہو تو کافور ایسے روغن مین ڈالکر استعمال کرین **فصل چودھین علاج اوس صداع کا جو بدبو چیزون کے سونگھنے سے پیدا ہوا** اس صداع کا علاج ایسی خوشبو اشیا کے سونگھانے سے کرنا چاہیے جسکا مزاج ضد مزاج اون بدبو چیزون کے ہو اگر ان بدبو چیزون مین اثر تجفیف کا ہو جو دوا مستعمل ہوا وسے مرطب ہونا ضرور ہی جیسے نیلوفر اور بنفشہ روغن بید یا کیزہ کو تمامی خوشبوا ور بدبو بوجہ حرارت کے مفرط مین مرتبت اور فوقیت ہی اسے جاننا چاہیے **فصل پندرھوین بیانین علاج صداع خمار کے** درد سر جو بوجہ خمار کے پیدا ہوا اول اسکے علاج مین تنقیہ معدہ کا کرنا لازم ہے خواہ بذریعہ قی کے سکنجبین اور تخم ترب اور عصارہ ترب سے اور خواہ سکنجبین اور آب گرم یا اور ادویہ قی یعنے قی پیدا کرنے والی جو نرم اور متوسط ہون اور قرابادین مین اونکا ذکر ہو چکا ہی اور اگر قی کو مریض گوارا نکرے ایارج کے ذریعہ سے جو بشرکت سقمونیا قوی کیا گیا ہو مسہل دینا چاہیے تا دیر تک دوا معدہ مین نہ ٹھہرے اور اگر گرم دوا سے مسہل کے استعمال سے کوئی مانع ہو مثلاً مرض حار ہو جو شاندہ ہلیلہ کابلی سے اور شربت فواکہ جو مسہل ہی اوسے اختیار کرین اور اگر طبیعت کو یہ ادویہ بھی ناپسند ہون آب انارین مع پوست اندرونی کے نچوڑکر اور تھوڑی سی سقمونیا سے قوی کرکے استعمال کرین اور حرارت کا خوف کچھ نکرین پھر اگر بوجہ استفراغ کے پیدا ہوا اور اسپر دلیل ہو زنگین ہونا بول کا اور مختلف طور پر متلون ہونا اور اس مریض کے پاؤن تمک اور روغن بنفشہ سے ملے جائین اور اسکے اطراف پر نطول بابونہ کا استعمال کرکے حمام مین داخل کیا جاے اور اسکا سر روغن گل مین بشرط یکہ سپرد کیا گیا ہو ڈبویا جاے لیکن بہت سرد نہو اور غذا انکی انگور اور مسور وغیرہ کے تجویز کیجاے اور کرنب کو ایک خاصیت عجیب ہی اس صداع کے علاج مین کہ بخار کو سر کی طرف چڑھنے کو مانع ہوتا ہی حالنیوس کا قول ہی اگر اس مریض کو بچہ کبوتر سے غذا دین درد سر مین کمی ہوگی اور غالباً اسکا سبب یہ ہی کہ اس غذا سے خون رقیق پیدا ہوتا ہی اور

اسکو تحلیل پر قوت زیادہ ہو اور خواکہ قابضہ بھی دینے ضرور ہین اور مشروبات مین فقط پانی پر اکتفا کرنی چاہیے لیکن اگر معدہ ضعیف اور خوف استرخا کا ہو اوسوقت زیادہ سرد پانی سے مانعت کرنی چاہیے اور آب انار ترش اور آب ریباس بالخصوص رب ریباس اور حماض اترج اور رب اترج اور بہی اور سیب اور سفوف کشنیز خشک ہموزن شکر ملا کر بھی مفید ہو ازین قبیل اور ادویہ ہین قبض اور برودت ہو مفید ہین بعد اسکے اوسکے سولانے کی تدبیر کرنی چاہیے کہ عمدہ تدابیر اور اصل علاج ہو اگر ان تدابیر سے سکون درد مین نہو اوسی دن دوبارہ اور دوسرے دن پھر بھی تدبیر کرین اور غذائے مبرد اور مرطب کھلاین تا لطیف غذا مین بذریعہ زردی بیضہ کے کرین اور بہت سا آب گرم اوسکے بدن پر ڈالین اور سولانے کی تدبیر مین زیادہ اہتمام کرین پھر جب متلی اوسکی زائل ہو جائے بشرطیکہ پہلے سے مقی اور درد سر باقی رہے اوسوقت روغن گل کا استعمال جو مذکور ہوا ہی ترک کرنا چاہیے کہ اب وہ مضر ہوگا اسلیے کہ اسکی حالت فقط واسطے تقویت سر کے تھی اور بخارات کے صعود کے منع کی غرض سے اسکا استعمال تجویز کیا گیا تھا اب وہ ضرورت باقی نہین ہی۔ ہان اب اوسکے عوض روغن بابونہ کا استعمال کرنا چاہیے اور جسطرح سر کو روغن گل مین ڈبوتے تھے اب اس روغن مین غرق کرین تا کہ بخارات موجودہ کی تحلیل ہو جاوے اگر بابونہ کا روغن کافی نہو پھر روغن سوسن کا استعمال کرین کہ یہ ضرور مفید ہوگا اور نہایت عمدہ ہو اور مجرب بھی ہی جسوقت خمار مین الخطاط پیدا ہو تھوڑا تھوڑا اوسے مشی کرنا چاہیے اور جھولیمین بٹھا کر سولائین اور اسوقت اوسکی غذا سمک رضراضی اور خصیہ مرغ ہمراہ سرد ترکاریون کے تجویز کرین اور بعد کھانا کھلانے کے اوسکو مشی کرانی جائز نہین ہی بلکہ کھانے سے تین گھنٹہ کے بعد بلکہ مناسب یہ ہی کہ انتظار ہضم بذریعہ خواب اور سکون طویل کے کیا جاتا کہ اوسکے معدہ مین سبکی پیدا ہو اوسکے بعد سکنجبین جو شکر سے بنی ہو اوس مریض کو جو محرور ہو اور شہد سے بنی ہوئی سکنجبین مرطوب مزاج کو دینی چاہیے اور پھر دونون پاون کی مالش کرائے اوسکے بعد ایسی مشی کرے جس سے تعب پیدا نہو خواہ کوئی اور طرح حرکت ایسی کرے جو تعب پیدا نکری اور علاوہ یہ ہی کہ سر کہ خالص دُمری سے پرہیز کرے اور بدون اوسکے استعمال کے چارہ نہو تو بمجبوری اوس سرکہ کا استعمال کر سکتا ہی جو زیادہ ترش نہو اور جب تھوڑی سی مشی کر چکے آبزن اور حمام کا بھی استعمال کرانا چاہیے اور آخر کار یہ تدبیر ہی کہ نطولات معتدلہ سے تر پڑے سر پر دے جائین جنکی تحلیل باعتدال ہو اور سبک لحوم غذا مین تجویز کیے جائین **صفت دوائے خمار تخم** کاسنی تخم کرنب اور زرشک بیدانہ ساق عدس مقشر گل سرخ طباشیر ہموزن لیکر سفوف بنائین اور تین سفوف مین ایک قراط کا فورملا کر تناول کرین اور بدرقہ ایک اوقیہ آب انار خواہ آب ریباس خواہ حماض اترج تجویز کرین

فصل سولھوین علاج صداع کا جو بوجہ جماع کے پیدا ہو اگر جماع بکثرت کرنے سے دماغ مین خشکی پیدا ہو کر صداع پیدا ہو اوسکا علاج صداع یابس کے ہمراہ بیان ہو چکا دی کرنا چاہیے بعد ازانکہ امالہ طبیعت مرطبات سے کیا جاوے اور اگر یہ صداع اس سبب سے پیدا ہو کہ بدن اخلاط سے متلی تھا اور حالت امتلا مین حرکات بدنی اور نفسانی جیسے حرکت جماع کی مرکب واقع ہوے اور بخارات خبیثہ اس حرکت سے برانگیختہ ہون اور اسی جہت سے صداع پیدا ہو پس جیسے ایسا درد سر عارض ہوا اور امتلا بھی اوسکے بہ نہین ہوا تو اعالجہ کی فصد سے بشرط وجوب کرکے بعد ازان اگر واجب ہو اسہال کیا جاوے بعد اسکے تقویت دماغ کی مقوی روغن سے مثل روغن گل اور روغن آس سے کرنے چاہیے اور قوی جوشاندہ جنمین گل سرخ اور اس سے پختہ کیے جائین اور غذا جو بسرعت ہضم ہو اور اوسکا کیموس جید بنے کھلانی چاہیے اور جماع کو ترک کرے پھر اگر چارہ نہو بروقت خلوے معدہ کے ہرگز جماع نکرے **فصل سترھوین بیانین علاج اوس صداع کے جو ضربہ اور سقطہ سے پیدا ہو** اور تدبیر اوس شخص کی جسکے دماغین یا شکستگی پیدا ہو واجب ہے

کہ منتہاے قصد معالجہ ہین اوس شخص کے سر مین درد بوجہ ضربہ اور سقطہ کے پیدا ہو کہ پہلے تا امکان درد مین تسکین پیدا ہوا ورمادہ جس مقام پر یکجا ہوا ہو وہان سے دور کیا جاے خواہ بذریعہ استفراغ کے خواہ بذریعہ جذب کے بجانب مخالف تاکہ ورم پیدا نہو اور جراحت اگر پیدا ہوئی ہو اوسکا علاج ایسا کرین کہ اندمال ہو جاے اور تا وقتیکہ سوء مزاج ثابت ہو اندمال چونکہ ممکن نہین ہو اسلیے اوسکی تعدیل بھی برابر کرنی چاہیے اور اندمال کی بھی تدبیر ملی جاے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ اگر ایسے شخص کو آفت حمی کی پہونچے اور اختلاط عقل عارض ہو پس ورم شروع ہوا ہو پس اول سعی اور کوشش یہی ہو کہ فصد سر رو خواہ ہفت اندام کی کرین تاکہ ورم زیادہ نہو اور اگر اقتضاے اخلاط ہو حقنہ کا استعمال کرنا چاہیے گو فقط شحم حنظل سے ہو لیکن اگر تپ ہو حقنہ کو معتدل کر لینا چاہیے اگر مریض احتقان کو پسند نکرے جب تو قایا سے استفراغ کرنا چاہیے بشرطیکہ تپ نہو اور بروقت لمس کے خواہ ایسی حرارت کے جو حمی سے کم ہو بہر حال تناول مسہل کا ضرور ہو اور استفراغ واجب ہو تاکہ ورم سے امان حاصل ہو بعد ادان دیکھین کہ اگر زخم پڑ گیا ہو پہلے اوسکا علاج کرین اور تبدیل مقام جراحت کی اسقدر ضرور کرنی چاہیے کہ علاج قبول کرے اور اگر جراحت نہو مقام ماؤدف مین ضماد مقوی لگانا چاہیے آس اور بید سادہ کے پانی سے خواہ دونون کے روغن اور روغن سوسن اور روغن گل اور ان روغنون مین ایسی چیزین ملائین جنمین تھوڑا سا قبض اور تحلیل لطیف ہو جیسے گل سرخ اور اکلیل الملک اور قصب الذریرہ گل ارمنی اور شب یمانی ہمراہ شراب ریحانی کے اور کبھی ضماد مین فقط روغن پر اختصار کرتے ہین اور کبھی روغن بیگرم سر پر گراتے ہین اور بشتیر نظر درد اور خوف ورم کے روغن کا سرد کر لینا ضرور ہوتا ہی خواہ ایسے روغن کا استعمال واجب ہوتا ہی کہ بسرعت تبرید پیدا کرے حمام اور شراب اور غضب سے اور ایسی غذا سے جو منجر اور مسخن ہو پرہیز کرانا واجب ہو اور اگر ورم مقام مین چوٹ کے پیدا ہوتا ہی اوسوقت استعمال قوابض قوی کا ضرور ہی جنمین تبرید بھی قوی ہو جیسے پوست انار اور گلنار اور مسور اور گل سرخ اور سرپرطول انمین چیزونکو جوش دیکر کرین اور ثفل سے ضماد کرین بعد استعمال ایسی چیزون کے پھر وہ اجزا تجویز کرین جنمین باوجود اس اثر کے کسیقدر تلطیف بھی ہو جیسے سرد اور جھاؤ اور بہ اور کندر اگر چوٹ ایسی لگی ہو کہ تمام سر مین جنبش پیدا ہو بہت جلد اسطوخودوس ہمراہ پانی یا شراب العسل کے پلانا چاہیے کہ اسی علاج سے نجات ہو جاے گی اور صحت حاصل ہو گی یہ بھی جاننا کہ اگر چوٹ کا صدمہ حجاب ہاے دماغ تک پہونچے اوسوقت زیادہ ہوتا ہی اور اگر بسبب ضرب کے دماغ سے خون نکل آے مرغ کا مغز کھلانا مفید ہی جسقدر بہم پہونچے اوسکے بعد آب انار ترش اور جب ورم مین تحلیل پیدا ہو مغز مرغ کھلانے کی کثرت کرنی چاہیے تیسرے دن کے بعد اور نیز بعد فصد کے بھی اسکا استعمال بکثرت چاہیے **فصل اٹھارھوین بیان علاج صداع ضعفی کا** سر کے ضعیف ہونے کی وجہ سے اگر درد سر پیدا ہو پہلے اوس سوء مزاج کی تدبیر ضرور ہی جس سے یہ سوء مزاج پیدا ہوا ہی اور سر کی تقویت ایسی چیزون سے جو قوی سر کی ہین جیسے وہ غذا خوشبو ہو اور اوسمین تلطیف اور قبض بوجہ اجتماع اسباب محرکہ کے ہوا کثر جو سبب فاعلی صداع کا بروقت ضعف سر کے پیدا ہوتا ہی وہ یہی ہوتا ہی کہ معدہ مین اخلاط ردی حارہ یا غیر حارہ مجتمع ہوتے ہین ایسے وقت مین ضرور ہی کہ تنقیہ اور استفراغ معدہ کا جن دواؤن سے مناسب ہو کیا جاے اور غذا ایسی نہ دی جاے کہ جو خلط اوس سے پیدا ہو اوسمین قوت متحلل ہونے کی اور مہضم ہو جانے کی ہو اگر دونون صفت کی غذا ممکن نہو تو پہلے صفت لینے متحلل ہونے کی قوت کا ضرور خیال کرنا چاہیے غذا کا وقت عمدہ یہی ہی کہ بعد فراغ حمام کے کھلائی جاے اور غذا انکی سبک ہونی چاہیے اور انکے طعام مین قسب (جو ایک قسم کا خرمے سخت ہی) اور روغن زیتون ہمراہ نمک کے یکجا کرنا چاہیے تاکہ فم معدہ مین قوت پیدا ہو بقراط حکیم مطلق شراب کے استعمال کی اجازت انکو دیتا ہے اور

جالینوس کہتا ہی کہ پانی ملا کر دینی چاہیے خواہ شراب رقیق ریحانی ہو خواہ رقیق مین پانی ملا ہوا اور روٹی کے ساتھ تناول کرین **فصل انتیسوین علاج اوس صداع کا جو قوت حس سے پیدا ہو** سر کے حس قوی کے پیدا ہونے سے جو صداع پیدا ہوا اوسکا علاج یہ ہی کہ حس مین کسیقدر پیدا کیجاے اسیطرح کہ دماغ کی غذا مین تغلیظ کرین اور ہر لسیہ جو نخود اور جو سے طیار ہون اور گوشت گاو لبشرط قوت ہضم کے کھلائین یا وہ غذا جو کاہو اور خرفہ کے ساگ اور گوشت ماہی سے بنے اوسے کھلائین بیشتر بعض مخدرات جیسے شربت خشخاش کا بھی استعمال کرتے ہین اور کبھی بطور دلا کے اسکا استعمال کیا جاتا ہی **فصل تیسوین علاج صداع عرضی** کا حمیات خواہ اور امراض حادہ مین جو صداع بالعرض پیدا ہوتا ہے وہ صداع کبھی بروقت اشتداد مرض خواہ بشدت نوبت مرض مین لاحق ہوتا ہی اور بعد زوال شدت کے درد سر بھی زائل ہو جاتا ہی اور حمیات جو صداع عرضی پیدا ہوتا ہی اوس سے کبھی مریض کو ایسی بے چینی اور قلق عارض ہوتا ہی کہ اوس قلق کی جہت اصل مرض یعنے تپ مین زیادتی ہو جاتی ہی اور اسپر دلیل کمی بول کی دفعتہً اور بول کا ہمرنگ ہونا خمر کے پیشاب سے ہوتی ہی لیکن مشابہت خمر کے بول کی بھی ظاہر کرتی ہی کہ فی الحال صداع موجودہ ہی اور کبھی یہ بھی ثابت کرتی ہی کہ درد سر زائل ہو چکا اسلیئے کہ واجب ہی کہ اور دلائل خاص کیطرف رجوع کرین اور تدبیر صائب اس صداع کی یہ ہی کہ سر کو روغن زیتون مین ڈبوئین جو روغن گل مقاد سے بنایا گیا ہو اور سر کہ مین نخلۂ نیم گرم فصل شتا مین اگر تپ نرم اور خفیف ہو اور فصل صیف مین خواہ بروقت شدت حمی کے سرد کرکے اور نطول سے بھی نفع ہوتا ہی اگر جو اور خشخاش اور بنفشہ اور گل سرخ کو پانی مین جوش دیکر تر کر لیا دین اور یہ نطول اوسوقت کرنا چاہیئے کہ بخارات کی حدت سے ایذا نہ پہونچے اور اگر کثرت بخارات موجب ایذا کے ہو اوسوقت یہ نطول اور تدبیرات مذکورہ جائز نہین ہی بلکہ بروقت کثرت اغلاط کے استفراغ کرنا اور محلات کا استعمال برفق کرنا چاہیے مثلاً روغن زیتون مین تمام اور عصی الراعی اور مرزنجوش کو جوش دیکر استعمال کرین اگر معلوم ہو کہ تحلیل اس مادہ کی ایسی دوا سے ہو جائیگی - حتے کہ بعض قدماے اطبا نے بابونہ سے طلا تجویز کی ہی اور اگر باضطرار احتیاج مخدرات اور منومات کے ہو وہ بھی کرنا جائز ہی مگر احتیاط اسشرط ہی کہ کبھی سوئق جوارسنبول کے استعمال سے ابتداے مرض مین ارتفاع مواد کو منع کرتے ہین اور کبھی کشنیز کے استعمال سے اور روغن گل سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہی اور کبھی حجامت بھی اس غرض کو پورا کرتی ہی اور اطراف کو باندھنا اور مالش کرنی بھی مفید ہی اور محمور کے صداع کی جو تدبیر بیان ہو چکی اوسکا استعمال بہت ہی عمدہ ہی اگر اطراف کی بندش کا ارادہ ہو پس واجب ہی کہ اونھین سر کہ سے نکال کر آب گرم مین رکھین پھر ان سب تدبیرون سے سکون درد مین نہو سر کے بال تراش کر بابونہ اور خطمی اور بنفشہ اور مشک خالص کا ضماد کرین اور یہ ضماد بعد حلق راس کے کرنا چاہیے اور بیشتر حاجت حجامت کی بھی ہوتی ہی اور جونک لگانا بھی پڑتا ہی کبھی تپ خواہ کوئی اور مرض ہو تو زائل ہو جاتا ہی مگر صداع باقی رہ جاتا ہی اوسکا علاج یہ ہی کہ سر و تر غذا کھلائین اور سر کی تقویت روغن گل اور روغن بابونہ سے کرین اور دن بھر مین دو مرتبہ ہاتھ پاؤن پر گرم پانی ڈالین صبح اور شام کو اور مالش روغن بنفشہ کی کرے بعدہ جب انحطاط بحسب علامات کے ظاہر ہو ملطفات سے اعانت کرین **فصل اکسیوین بیان علاج صداع بحرانی** کا جب بحران مرض مین صداع عارض دیکھنا چاہیئے کہ مریض کو متلی ہی اور سالس اوٹی ملٹی ملتی ہی اور ہونٹھ پھڑکتا ہی اور دوار عارض ہی یا نہین خلاصہ یہ ہی کہ اگر علامات سیلان مادہ کے بجانب تحت پاے جائین اعانت طبیعت کی تلیئین پر کرین ایسی دواؤن سے جنمین خفیف ازلاق ہو جیسے شربت آلو بخارا یا زلال آلو بخارا کہ طلاب مین بھگویا جاے بعد غرغرے کے تاکہ خوب اثر کرے اور شربت بنفشہ اور شربت تمرہندی اور شیر خشت جو وزن مین کم ہو لینے بقدر پانچ درہم کے دینی چاہیے ازین قبیل اور سبک دوائین جو انکے قائم مقام ہون - پھر اگر مرض کے اطراف گردے مین یا پسلیون کے نیچے پشت کی طرف

گرانی پیدا ہو خلاصہ یہ ہے کہ سیلان مادہ کا بول کی طرف ہو تدبیر ادرار کی سکنجبین حسین دو درم تخم خربزہ اور اوسکا نصف تخم خیارہ ڈالا ہوا استعمال کرین اور بھی کھلائین کہ بخارات کو منع کرتی ہے اور ادرار بھی کرتی ہے۔ اگر آنکھونکے سامنے شعاع یا سرخی یا زردی خیالات پیدا ہون اور دیر تک باقی رہین۔ اور رعاف پیدا ہو سر کہ کی بو اور اوسکے بخار سے چھینک پیدا کرنی چاہیئے اور اوسکی ناک مین پھوکنا چاہیئے یا کوئی سخت چیز ناکمین پھیرنی چاہیئے یا اوسکی آنکھ آفتاب کے سامنے کیجاے اگر نہ کھل ہو کہ اوسکی تیزی تحمل کر سکے اور اوسکی طرف تامل کر سکے پھر آنکھ ادھر سے ہٹالے اور اگر نبض ڈھیلا پن ہو اور جلد مین نرمی ایسی چیزونکی مالش کرنی چاہیے کہ پسینا برآمد ہو اور پلانا بھی اور سر پر لگانا بھی اسی قسم کی دواؤنکا چاہیئے مگر ان دواؤنکا معتدل ہونا ضرور ہے۔ اور اگر لذع یا دردمندگی کا کان کے نیچے یا نیچے کنارہ بینی کے پیدا ہوا ایسے ضماد جو کہ جاذب ہون لگانے چاہیئے جیسے پودینہ کرفس پرانا مسکہ کبھی احتیاج غالی پہنچنے کی بھی ہوتی ہے تاکہ مادہ دماغ سے اتر کر جدھر متوجہ ہے پہنچ جاے اور ورم پیدا ہو **فصل بائیسویں بیان علاج اوس صداع کے جو سر مین کیڑے پڑنے سے پیدا ہو** جیسے حکماے ہند نے دعویٰ کیا ہے۔ ابتدا اوس رو سر کے علاج مین بدن کے تنقیہ سے کرکے اوسکے تھوڑے سے ایارج فیقرا سے دماغ کا تنقیہ کرین اور ہفتہ مین چند مرتبہ یہی تدبیر کرنی چاہیے اور اوسکے بعد وہی غذا اور دوا جو فصل تین الف یعنے ناک کی بد بو مین مذکور ہوگی استعمال کرین اور کل وہ چیزین جو پیٹ کے کیڑونکو قتل کرتی ہین جیسے آب برگ شقتا لو آب برگ توت اور صبر وغیرہ اوسکے بعد سعوط اور عطوس جو دماغ کا تنقیہ کرتا ہے اور آئندہ اوسکا بیان ہوگا استعمال مین لاوین **فصل تیئیسویں بیان علاج اوس صداع کا جو بعد نوم کے پیدا ہوتا ہے** اسکا علاج تمام بدنکے تنقیہ اور سر کے تنقیہ سے جیسا معلوم ہو چکا ہے کرنا چاہیئے اور دونون کنپٹیون پر اور پیشانی پر راکھ اور سرکہ کا لیپ کیا جاے افضل یہ ہے کہ راکھ انجیر کی لکڑی کی ہو **فصل چوبیسویں علاج صداع شرکی کا جو در سر مشارکت سے کسی عضو کے پیدا ہوتا ہے** اوسکے علاج مین پہلے ایک قول جامع ہم کہتے ہین کہ جمیع اقسام صداع شرکی مین جس عضو کی شرکت سے یہ درد سر پیدا ہوا ہو اوسکی طرف متوجہ ہو کر پہلے اوس عضو کا استفراغ مخصوص کرکے اوسکا مزاج بدل دیا جاے اور ہر وقت اس تدبیر کے تقویت سر کی مقویات سے کرنی چاہیئے تاکہ زیادہ قبول مادہ کو نکرے۔ اگر زمانہ ابتدا مین درد سر ہو سر درد دواؤن سے تقویت کرنی چاہیے جیسے روغن گل اور سرکہ اور بعد زمانہ ابتدا کے اگر مادہ گرم ہو اور کیفیت مین تیزی ہو یہی تدبیر روغن گل وغیرہ کی بعینہٖ ہمیشہ کرنی چاہیے اور اگر مادہ بارد ہو روغن بابونہ یا دہن آسٹہ وہ روغن جسمین ضمع صرد بجھایا جاے یا برگ سرو سے بنایا جاے یا آب برگ سرو اور بھاؤ سے بنا ہوا اوسکا استعمال کرنا چاہیئے جب تک تدبیر عضو خاص سے فراغت ہو چکے اب دیکھنا چاہیئے کہ یہ درد سر عارضی بذات خود مرض مستقل ہو گیا ہے اور اسکا سبب سر مین باستحکام ٹھہر گیا یا نہین اور مادہ اور کیفیت مین فرق سمجھ لینا چاہیئے اور جیسا معلوم ہو ویسی تدبیر کرنی چاہیے جو درد سر ساق کی مشارک ہو اور مریض کو ایسا محسوس ہو کہ کوئی چیز ساق سے اوٹھکر سر تک آتی ہے اوسکے علاج مین بشرط امتلاء مادہ واجب ہے کہ فصد صافن کی اور حجامت ساقین کی کرنی چاہیے اور بذکا تنقیہ جب اسطمخیقون سے کرنا چاہیے اور اگر امتلا ظاہر نہو ساقین کو بیخ ران تک باندھین اور دونون قدم کی مالش نمک اور روغن خیری سے کرین۔ اور اگر وہ مقام خاص جہان سے مادہ مرتفع ہوتا ہے پہچان لیا جاے اوسکو داغ دینا چاہیے اور قرصہ ڈالنی والی دوا کا استعمال کیا جاے تاکہ ریم پیدا ہو۔ جو درد سر بسبب صعود بخارات کے اعضاء بدن سے پیدا ہوا گر اوسکا سبب فقط صعود بخارات کا ہو دورہ سے پہلے فواکہ تناول کرنے چاہیئے اگر اس سے فائدہ نہو آب سرد گوارا نہ ہو پینا چاہیے اکثر ایسے اوقات فواکہ مین سے بھی اور وھنیا مفید ہوتی ہے کہ وہ مانع صعود بخار کو بھی ہے۔ یہی حال اوس درد سر کا ہے جو بمشارکت جگر پیدا ہوا اور ادرار اور جگر پر ضماد بحسب مادہ لگانا بھی

مخصوص اس دردمین نافع ہی سرمین جو ضعف بوجہ مشارکت معدہ کے پیدا ہوا اور اوسکی جہت سے صداع ہو کبھی یہ ضعف نم معدہ کی ضعیف ہونیسے پیدا ہوتا ہی کہ نم معدہ مواد کو قبول کرتا ہی اور کیموس اوسمین فاسد ہو جاتا ہی مگر یہ درد سر اکثر بروقت گرسنگی کے پیدا ہوتا ہی کہ ایک لقمہ آب انگور یا آب ریباس وغیرہ مین ڈبوئین یا رب فواکہ مین جو قوابض اور خوشبو ہون بھگو کر کھلائین اور حریرہ گیہون کی روٹی کا یا چنے کے آٹے کا آب انار وغیرہ مین ترش کر کے استعمال کیا جاے اگر ان چیزونکا بکثرت استعمال ہو نم معدہ مین قوت آجائیگی جبکہ ان چیزونکا استعمال ہوتا ہی اگر اسی زمانہ مین متلی پیدا ہو شاید کہ قے صفراوی عارض ہوگی اور جو صفرا معدہ پر گرتا ہی اوسسے راحت حاصل ہوگی پھر اگر معدہ مین برودت ہو ان چیزونمین مصالح گرم شریک کرنا چاہئے اور لقمہ بھی اوسی طور پر بھگونا چاہیے اور اگر ترشی اور مصالح کی تیزی مریض کے مناسب نہو اور درد سر کی اذیت زیادہ ہو لقمہ کو جلاب سادہ مین بھگوئین خواہ مصالح بھی بحسب حال شریک کرین الفیا مریض اگر قبل دورۂ صداع کے کچھ کھالے یا کسی قسم کی پیدا کی لے بہت منتفع ہوتا ہی اگر الحد ارطعام اور ہضم طعام محسوس ہو چاہیے کہ ایسی چیز تناول کرے جو قبض پیدا کرے جیسے ایک لقمہ روٹی کا رب فواکہ مین یا خود فواکہ روٹی ہمراہ قسب اور زیتون کے اور جو صداع بسبب اخلاط معدہ کے پیدا ہو اول تنقیہ معدہ کا کرنا چاہیے اور بعد تنقیہ کے دنیز بروقت تنقیہ غذاے لطیف پسندیدہ خفیف الہضم جسکا کیموس جید ہو کھلائین بعد اوسکے کسیقدر غذاے کثیف تجویز کرین لیکن اوسیقدر جو بنظر وقت اور طاقت کے واجب اور مناسب ہو مگر اوسمین بھی تحلیل ہضم اور شکم نرم کرنے کی صفت ہو اگر غذاے جید متصف بصفات مذکورۂ بالا دستیاب نہو فقط وہی غذا جسمین تولید خون جید کی صفت ہو اختیار کرین گے گو وہ صفات نہون بہترین اوقات تغذیہ یہ ہی کہ بعد دخول حمام کے واقع ہو ایسی بیماری کے حق مین مناسب یہی ہے کہ انکے بخارات بدن کے خفیف کئے جائین اور اگر اخلاط انکے صفراوی ہون تو علاج قانون کلی مین اوپر بیان ہو چکا ہی وہی کرنا چاہیے اور تقویت دماغ کی روغن گل اور روغن آس سے بھی ملحوظ رہے اگر اخلاط بلغمی ہون اور ریاح شدید کا ہیجان ہو پھر ایسے مقویات جو شدید ہون اور ملطفات بھی استعمال کرینگے اگر اس تدبیر سے ازالہ مرض نہوا یا رجا کبیر ہمراہ جوشاندۂ انتیمون کے استعمال کرین ایسے دردسر کے علاج مین دونون کنپٹیون کے شریان کا قطع کرنا بھی نافع ہی اور خفیف داغ دینے سے ابھی مقام پر پیشتر بلکہ سر جل نہ جاے مگر دونون شریان پر آلہ کے چسپیدہ ہو جاے اکثر شریان کو قطع کر کے رطوبت جاری کر دیتے ہین خواہ قطع شریان کر کے اوسمین چھوڑ دیتے ہین یا اوسپر داغ بھی لگا دیتے ہین داغ دینے کا احوط طریقہ یہی ہی کہ شریان کو نمودار کر دین یعنے اوس مقام کی جلد الگ ہٹا دین تاکہ اثر حرارت کا جلد تک نہ پہونچے اور جلنے کا داغ کنپٹی پر نہ پڑے اور نیشتر وغیرہ کے دستہ خواہ دنبالہ سے گرم کر کے داغ لگانا چاہیے پھر بھی اگر ممکن ہو خصوصاً فصل صیف اور شدت سرما مین داغ دینے سے احتیاط اور اجتناب بہتر ہی اور بعد داغ دینے کے واجب ہی کہ غذا از قسم حریرہ کے تجویز کیجاے اور دس دن تک کوئی چیز چبانے والی اوسکو ندی جاے اور اگر مسوڑھین اوسکی غذا کا وقت ٹھنڈا تجویز کیا جاے اور بہت کلام کرنے کی ممانعت رہے - اسیطرح ادویہ قابضہ شرائین پر چسپان کرنی چاہیے اور اوسمین انزروت اور زعفران بھی شریک کیا جاے اور قرابادین مین اوسکا بیان ہوا ہی کبھی شرائین پر اسرب یعنے سیسا چپٹا کر کے رکھتے ہین اور ایک پٹی سے خوب کس کر باندھتے ہین تاکہ حرکت شریان کی اور دھک بطرف ہو کہ اوس سے دردزیادہ پیدا ہوتا ہی اوسی طرح بجاے سیسے کے فقط ایک ٹکڑا الکرنیکا باندھنا بھی مفید ہوتا ہی اس قسم کے صداع کے واسطے داغ قوی تین طرح پر ہوتا ہی ایک تو سر پر دوسرا صدغین پر جو ابھی مذکور ہوا تیسرا اوس نقرہ پر جو پس سر واقع ہی یعنے وہ مقام جہان گڑھا سا پڑ جاتا ہی - شراب کا استعمال اس مرض مین کہ ہر حال مین مضر ہی - اور اگر سبب صداع کا بخارات کا صعود معدہ سے ہو وہ صداع اوسی قسم مین داخل ہی جو اوپر بیان کیا یعنے اعداء عضاسے بخارات

چڑھنے سے جو صداع پیدا ہوتا ہی اوسکا جیسا علاج اوپر مذکور ہوا ہی وہی علاج اسکا بھی کرنا چاہیے۔ اور ازین قبیل وہ صداع بھی ہی جو پانی پینے سے پیدا ہوتا ہی کہ یہ بھی صنف معدہ سے پیدا ہوتا ہی اور اوسکا علاج عمدہ یہی ہی کہ شراب یخانی تھوڑیسے پانمین ملاکر پئین اور اوسمین وہ پانی بھی شریک کرین جو اوسکے پینے مین روزمرہ آتا ہوتا کہ معدہ پر کچھ اذیت نہ پہونچے جو دردسر بشرکت گردہ اور مراق کے ہوتا ہی یا رحم وغیرہ کی شرکت سے پیدا ہوا اوسکے علاج مین ہیروہی کافی ہی جو اول کتاب مین ہم کہہ چکے اور حمیات مین جو صداع عارض ہوتا ہی اوسکا علاج بھی بیان کرچکے **فصل چھبیسویں بیان مین علاج گرانی سر کے** گرانی سر کو فائدہ استفراغ سے ہوتا ہی اور استعمال شبیارات کا بھی مفید ہی اگر گرانی سر کی بوجہ غلبۂ خون کی ہو پہلے فصد سر وہی کرین اوسکی عرق جبہہ کی فصد کرنی چاہیے خصوصًا اگر گرانی سر کی پشت سر مین ہو البتہ فصد عروق کی اور اوس شریان کی جو دونون کانون کے پیچھے ہین خصوصًا اگر گرانی سر کی آگے کی طرف ہو بہت مفید ہی **فصل چھبیسویں علاج اوس دردسر کا جسکا نام بیضہ اور خوذہ ہی** چونکہ یہ درد تمام سر مین ہوتا ہی اسواسطے اسکو بیضہ اور خوذہ کہتے ہین یہ دردسر ثابت اور برقرار رہتا ہی اور دیر تک رہتا ہی اور مزمن ہوتا ہی اور ہر ساعت اسکی سختی مین ہیجان ہوتا ہی تھوڑی سی حرکت یا تھوڑی سی شراب پینے سے یا تھوڑی سی چیز منجر کھانے سے دردمین شدت ہوتی ہی اگر اس مریض کے پاس کوئی چلاکر بولے بلکہ اکثر اوقات متوسط آواز بھی ناگوار ہوتی ہی اور دردمین شدت ہوتی ہی یہانتک مریض کو بولنا کسی شخص کا بالکل ناگوار ہوتا ہی اور روشنی آفتاب وغیرہ کی اور آدمیون مین بیٹھنا اوسکو برا معلوم ہوتا ہی تنہائی اور تاریکی اور ہر طرح کی راحت اور چپ لیٹنا اوسکو مرغوب ہوتا ہی اس مریض کے بیمار دونکو جن چیزون سے اذیت پہونچتی ہی وہ مختلف طور کی ہوتی ہین بعض لوگونکو کوئی چیز اذیت دیتی ہی اور بعض کو دوسری چیز مگر اس کیفیت مین سب برابر ہین کہ ہر وقت ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گویا سر ہتوڑی یا گھن سے کوئی شخص توڑ رہا ہی یا کسی طرف کھینچ رہا ہی یا کوئی سر کو پھاڑ ڈالتا ہی یہ دردسر آنکھ کی جڑون تک پہونچتا ہی جالینوس کے نزدیک سبب کھینچنے والا اس درد کا صنف دماغ ہی یا دماغ مین شدت حس پیدا ہونے اور سبب مولد اس درد کا خلط رودی یا ورم حار یا ورم بارد ہوتا ہی علاوہ یہ ہی کہ اکثر ورم سوداوی یا ورم سخت سے یہ دردسر پیدا ہوتا ہی اور اکثر یہ ورم وسط حجاب مین ہوتا ہی استخوان قحف سے خارج ہو یا داخل یہ بات اوپر معلوم ہو چکی کہ جسوقت سبب صداع کا درم وغیرہ ہو لیکن اوس حجاب کا درم جو اندر قحف کے ہی اوس درد کا حس اسطرح پر ہوگا جیسے آنکھ تک یہ درد پھیلا ہوا ہی اسلیئے کہ جو جھلی عصبہ مجوفہ پر شامل ہی اوسکا ایک جزو حدقۂ چشم تک پہونچا ہوا ہی اور اگر درم حجاب خارجی قحف مین ہو اوسکا درد ہاتھ کے چھونے سے محسوس ہوگا اور مریض کو ناگوار ہو کہ اوس مقام تک ہاتھ پہونچنے اکثر یہ دردسر امراض سابقہ سے پیدا ہوتا ہی جو امراض کہ جوہر دماغ اور دماغ کے حجابہاے داخلی اور خارجی کو اسقدر ضعیف کردین کہ تھوڑی سی حرکت سے ایذا پہونچنے لگے اور تھوڑی سی حرکات بدنی غذائی یا بخاری اور حرکات خارجی سے اذیت پہونچے اور ایسا ضعف ہوجاے کہ دماغ فضول موذی کو قبول کرلے بعض اطبا بیضہ مین شروط مذکورۂ بالا کی رعایت نہین کرتے بلکہ ہر ایک درد جو تمام سر کو شامل ہو اوسکو بیضہ کہتے ہین خارج قحف ہو یا داخل بخارات معدہ سے پیدا ہو یا سر کے بخارات سے خلط صفراوی ہو یا ورم ملغموی نفس دماغ مین ہو یا دماغ کے پردونمین کہ اوسوقت ہمراہ گرانی سر کے ضربان ہوگا یا ورم حمرہ کو کہ اوسوقت ہمراہ التہاب اور سوزش کے لذع بھی بدون ثقل کثیر کے پیدا ہوگا یا اور اخلاط سے ورم ہو مگر سہرہ نہو اور گرانی زیادہ محسوس ہو اور اس مقام پر علامات اخلاط بارده کے پاے جائین تو بہرحال ہر ایک کا بموجب اوسکے سبب کے کرین گے۔ لیکن نام بیضہ کا باصطلاح ماہران فن اوسی درد کے واسطے مخصوص ہی جسمین شرائط مذکورہ صدر موجود ہون علاج اگر معلوم ہو کہ خون کی کثرت ہی اور سبب اولی خواہ سبب محرک وہی خون ہی فصد کرنی چاہیے لیکن اگر دلائل برودت اخلاط موجودہ پر قائم اور زمانہ مرض کا طولانی ہوچکا ہی اور پہلے استعمال ادویات کا ہوچکا ہی اوسوقت ایسے نطولات کا استعمال کرین گے

جسمین تھوڑے سے محلات مسخنہ بھی ہون اور کسیقدر قوت قبض بھی اونمین مثل تفاح اذخر اور مابونہ اور پودینہ وغیرہ تمامی وہ اجزا جنکا بیان قانون عام مین بخوبی ہوچکا ہی اور پھر رفتہ رفتہ محلات قوی کا اضافہ کرتے رہین اور استفراغ مناسب بھی ضرور کرنا چاہیئے - اور استعمال حب صبر کا ہمراہ مصطگی کے زیادہ نافع ہی اور ہر تین شبونین ایک شب اسکا استعمال ضرور کرنا چاہیئے اور جب تو قایا اس صداع کے استفراغ مین ضرور مستعمل ہے اگر دوائے قوی کی حاجت ہو بعدہ جوشاندہ خیارشنبر ہمراہ چار مثقال روغن بیدانجیر کے استعمال کرین یہ بھی جانتا ضرور ہی کہ بعد استفراغ کے تنقیہ دماغ اور جلاہاے دماغ کا ایسی دواؤن سے جو مقوی دماغ ہون کرنا چاہیئے از انجملہ وہ شومات ہین جنمین مشک اور عنبر شریک ہو اور کافور بھی داخل کرتے ہین اور بیشتر ہمراہ ان ادویہ کے صبر بھی داخل ہوتا ہی تاکہ تقویت اور تحلیل ساتھ ہی حاصل ہو اور بالتزام ضمادات حارہ اور مخدرہ جو اوپر بیان ہوچکے لگائے جاتے ہین جب مانہ انحطاط مرض کا پہونچے اور کمی ظاہر ہو حمام اور ضمادقوی کا استعمال کرین مگر زمانہ ابتدا مین خواہ اگر مادۂ حارہ سبب مرض کا ہو وہی تدبیر کرین گے جو قانون عام تین ہیر دماغ کی مذکور ہوئی ہی اور چند روز متواتر آب خیارشنبر اور روغن بادام کا استعمال ضرور ہی - کبھی انکو سعوط مومیائی اور روغن بنفشہ کا بھی مفید ہوتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ بعد یہ تعب مزمن ہوجاے اور زمانہ دراز گذر چکے پھر مزاج مین برودت پیدا ہوتی ہی گو ابتدا مین اسکا سبب حار ہو - اور یہ بھی ضرور ہی کہ بعد یہ مزمن کا ازالہ اوسی دوا سے ہوتا ہی کہ جسمین تحلیل قوی اور تسخین شدید ہو - کبھی ایسے لوگونکو سعوط اقراص کوکب اور سلیسا اور دہن المسک وغیرہ کا مفید ہوتا ہی کہ ایسی کوئی دوا شیر مرضعہ دختر مین گھول کر سعوط کرائین خصوصاً بروقت شدت وضع اور بیدار یکا غلبہ ہو - دانع دنیا اور فصد شرایین خواہ شریان جبہہ کا قطع بعد یہ مین وہی فائدہ رکھتا ہی جو صداع کہنہ مین اوپر مذکور ہوچکا - غذا ایسی دینی چاہیئے جو زیادہ تحریک نکرے تا انکہ مسہور بھی گو کہ اوسکی تخیر بہت کم ہی یہ بھی نہ دینی چاہیئے گو اوسکے ہمراہ روغن بادام بھی شریک کرین - اسیطرح شوربا بے بقول مگر غذاے مبرود مین استعمال ان چیزونکا کچھ مضر نہین ہی اسلیے کہ بخارات انکے بدن مین کم پیدا ہوتے ہین طلا اس مرض مین کبھی ایسے چاہیے جو کسیقدر مخدر ہون مگر غرض اصلی یہی ہی کہ تحلیل پیدا ہو از انجملہ یہ طلاے مخصوص ہی - افیون دم الاخوین زعفران صمغ عربی کہ اس سے کنپٹی پر طلا کرین اگر ضرورت تحذیر پیدا کرنے کی از انجملہ زعفران مازو قرص کوکب کہ اس سے تمام جبہہ پر طلا کرنا چاہیے اور قرابادین اور ابواب ادویہ مفردہ مین ملاحظہ کرنا چاہیئے کہ اور ادویہ مفصلاً وہان مذکور ہین **فصل ستائیسوین شقیقہ کے بیان مین**

شقیقہ کو آدھا سیسی بھی کہتے ہین اور یہ درد سر کے ایک طرف اوٹھتا ہی اور جالینوس اسکی تعریف یون کرتا ہی کہ یہ درد پھر تا رہتا ہی اور اصلی مقام اسکا وسط سر مین ہی - کبھی اس درد کا سبب اندرون قحف کے ہوتا ہی اور کبھی اوس جھلی مین جو قحف پر لپٹی ہوئی ہی اور اکثر کنپٹی کے عضل مین اسکا سبب ہوتا ہی - اور جو سبب خارج قحف پیدا ہوتا ہی اوس سے جو شقیقہ پیدا ہوتا ہی اوسمین ایسی شدت ہوتی ہی کہ سر کا چھونا دشوار رہتا ہی مواد اس صداع کے یا اوسی مقام خاص مین سے پیدا ہون خواہ اور وہ اور شرایین خارجہ سے آتے ہون خواہ نفس دماغ اور دماغی جالیون سے براہ اون دردون کے پہنچنین جو فصل اول مقالہ اولی مین اس کتاب کے بیان ہوچکے ہین اور کبھی یہ صداع اوس بخارات سے پیدا ہوتا ہی جو تمام بدن سے دفع ہوتا ہی خواہ کسی عضو خاص سے جو اوسی نصف جانب سر کے واقع ہو جدھر شقیقہ پیدا ہوتا ہی - اکثر شقیقہ کے دورے ہوتے ہین اور اکثر تو یہی ہی کہ اسکی پیدایش اخلاط سے ہوتی ہی اور کوئی شقیقہ ایسا نہین ہوتا ہی جسکے واسطے کسیقدر سوء مزاج مفرد ہو اور جو شقیقہ اخلاط سے پیدا ہوتا ہی کبھی وہ اخلاط گرم ہوتے ہین اور کبھی بارد ہوتے ہین اور کبھی ریاح اور بخارات ہوتے ہین اور ان سب اسباب کی علامات متعدد مقامات پر مذکور ہوچکے اگر سرد اخلاط خواہ ریاح اور بخارات سے شقیقہ پیدا ہو اوسمین گرمی پہونچنے سے سکون اور خفت

پیدا ہوتی ہو اور تمدد قریب - اور گرم شقیقہ مین ملمس سے سکا گرم رہتا ہو اور کنپٹیان دھکتی رہتی ہین اور مسہلات کے استعمال سے راحت پہونچتی ہو ایضاً شقیقہ بارد مین برودت محسوس ہوتی ہو اور گرم مین حرارت پیدا ہوتی ہو اور یہ بات بروقت شدت اوجمع کے دونون قسم مین ہوتی ہو علاج علاج شقیقہ کا قصد سے بطریقہ مذکورہ بالا کرنا چاہیے خصوصًا فصد عرق جبہہ کی اور کنپٹی کے رگون کی فصد اور اسہال اور حقنہ اور جذب مخالف جانب کی طرف نابرد رعایت اوسمین قواعد کے کرنا چاہیے جو قانون عام مین مذکور ہین شقیقہ حارمین خیساندہ صبر کاسنی جسطرح قرابادین مین درج ہو مفید ہوتا ہو اور مقدار شربت اوسکی ایک اوقیہ سے چہہ اوقیہ تک جائز ہو اور قصد جبہہ و فصد ناک کے رگونکی اس سے زیادہ مفید ہو اور بروقت دورہ کے تبدیل مزاج کی تدبیر کرنی چاہیے اور دورہ سے پہلے تنقیہ کرنا چاہیے - اگر مادہ گرم ہو مخدرات صدغین پر فربیون اور پوست بیخ تفاح اور شبت اور بنگ اور کافور سے استعمال کرین اور تبرید مقام درد کی جسطرح قانون عام مین لکہی ہو کرنی چاہیے کبھی وہ سیاہی جس سے کتاب لکھی جاتی ہو جبہ درد ہو اوس پیشانی پر لگانیسے نفع ہوتا ہو از انجملہ زعفران ہو جو ارباب شقیقہ کے جبہہ پر لگانی چاہیے اور سداب اور نعناع سے ضماد بنا کر لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہو - اسیطرح طلا قرص پولس کا جو قرابادین مین مذکور ہو اسیطرح استعمال ضماد لب نمار اور برگ سداب ایک جزء اور رائی نصف جزو پانی مین پیسکر طلا کرین اس سے بہی عمدہ قیروطی جو ذاریح سے طیار کی جاے کہ اوسکے استعمال سے مقام استعمال پر دانہ دانہ سے پڑجاتے ہین خواہ وہ قیروطی جوثانیا سے (جو سداب بری کا لوندہ ہو) طیار کرین کہ اوسکی منفعت دافع دینے کی منفعت سے برابر ہو - اور اگر مادہ بارد ہو اور برودت بہی شدید ہو فرقیون اور رائی اور عاقرقرحا وغیرہ سے ضماد کرنا چاہیے جو شقیقہ مزمن ہو اور زمانہ دراز گذر چکا ہو پھر وہ بہرحال سرد ہو اور محتاج تحلیل مادہ اور تسخین قوی کا ہو اور سمنے طلا اور نطولات مشترکہ اور خاص مرض شقیقہ کو قرابادین مین ذکر کیے ہین اوسمین کا استعمال کرنا ضرور ہو اگر استعمال طلا کا بعد تنقیہ بدن کے اتفاق ہو پہلے مالش اوس کنپٹی کو عضل کی جدھر درد ہوتا ہو رومال خواہ اونگلی سے بروقت دورہ کے کرکے بعد ازان طلا کا استعمال کرین اگر ارادہ تحذیر پیدا کرنے کا ہو اور اگرچہ وجع ضربانی کی شدت ہو کنپٹی کے شریان پر اوس جگہہ جدھر درد زیادہ ہو ابیون اور انزروت اور قوالبض کے طلا کرنے سے فائدہ ہوتا ہو اور اوسی مقام شریان پر سعیسیلہ ورد بست کی ہوئی لکڑی بطور چٹھہ کے مفید ہو اگر مستحکم بندش کرین تاکہ شریان کی جہندگی جو باعث وجع ضربانی کے ہو کم ہوجاے جیسا کہ اوپر کی فصل مین بمقام داغ دینے کے بیان ہو چکا بعض متقدمین نے شقیقہ مزمنہ کیواسطے ایک دوا مجرب نافع ایسی ذکر کی ہو کہ وہ دوا انھین ایک عورت سے بہم پہونچی تہی صفت اوسکی یہ ہو قثاء الحمار اور فسنتین کو آب خالص ورروغن زیتون مین جوش دین تا انکی مہر ہوجاے اور گہل جاے بعد ازان جس جانب درد ہو پہلے زیت اور اسی پانی سے نطول کرین بعد ازان ثفل کو بطور ریپ کے ضماد کرین یہ حکیم کہتا ہو کہ اس دوا کا استعمال جسوقت کیا فورًا شقیقہ برطرف ہوجاتا ہو تب ہو یا نہو ضماد مین رائی سے بہتر کوئی ضماد نہین ہو جب مرض مین طول ہو تو نفیسا کا ضماد کرنا مفید ہوتا ہو اور پوست بیخ کبر اور فربیون پیسکر شراب ریحانی مین گوندہ کرتا نفیسا بہی اوسمین شریک کرین کہ یہ علاج عظیم النفع ہو منجملہ اوس علاج کے جو بہت مفید ہو یہ ہو کہ حمام مین داخل ہوکر بکثرت گرم پانی کے بخارات پر سر جہکاے رہین اوسکے بعد رو عن بنفشہ سے سعوط کرین کہ اس ترکیب سے درد شقیقہ کا مادہ اپنے مقام سے ہٹکر شانون تک آجاتا ہو پھر وہ نسخہ قرابادین اور وہ اجزاء مفردہ جو جداول مفردات مین درج ہین تلاش کرکے استعمال کرنے چاہین **فصل اٹھائیسوین ورم اور اوس کے تفرق اتصال کے بیان مین** پہلے ذکر قرانطیس کا ہم کرتے ہین قرانطیس سرسام گرم کو کہتے ہین یعنے ورم گرم جو دماغ کے باریک پردہ خواہ گندہ پردہ مین ہو اور جرم دماغ مین ورم نہو اگرچہ کبھی جرم دماغ مین ورم عارض ہوتا ہو بعض اطبا نے جو ایسا گمان کیا ہے

کہ نفس جوہر دماغ مین ورم نہین ہوتا ہی یہ گمان غلط ہی اوس شخص کی دلیل یہ ہی کہ جو شئے نرم ہو جیسے جوہر دماغ خواہ سخت ہو جیسے ہڈی اوسمین تمدد اور کشش نہین ہوتی اور جس شئے مین تمدد اور کشش نہو اوسمین ورم بھی نہین ہو سکتا اور غلطی صغری مین اس قیاس کی یہ ہی کہ جوشی نرم اور مالزوجت ہو اوسمین تمدد ہوتا ہی اور ہڈی بھی متورم ہو جاتی ہی اور اس حکم کو خود جالینوس مقرر ہی۔ دانتونکے باب مین اس قول کو ہم مفصلاً بیان کرین گے ہم یہ کہتے ہین کہ جو شئے غذا کو قبول کرے اوسمین تمدد ضرور پیدا ہوگا اور بوجہ غذا کے بڑھنے کے پھر جب غذا سے اوسکا جوہر اصلی مقدار مین بڑھتا ہی فضلہ کی وجہ اوسمین زیادتی پیدا ہونے کو کون مانع ہی اور ورم کی یہی زیادتی ہی جو فضلہ کی جہت سے ہو۔ لیکن اگرچہ دماغ کا جوہر بھی متورم ہوتا ہی مگر قرانیطس اور سرسام مخصوص ورم حجاب کو کہتے ہین لیکن شرط یہ ہی کہ ورم گرم ہو اگرچہ بعض مواضع استعمال مین اطلاق اس لفظ سرسام کا جوہر دماغ کے ورم پر بھی ہوا ہی مگر یہ استعمال بعد نقل کے ہی اوس عرض لازم سے جو ہذیان اور اختلاط عقل مع حرارت محرقہ کے ہو پس اطلاق اور استعمال عامی اس لفظ کا اختلاط اور ہذیان پر ہی اور استعمال اصطلاحی یعنے عرف اطبا مین اس ورم پر بھی اطلاق سرسام کا کرتے ہین بطور تسمیہ معروض باسم عرض کے اور وہ عرض نسیان ہی جو باعث اختلاط اور ہذیان کا ہوتا ہی اور وہ سرسام بارد ہی جیسے لثیرغس بھی کہتے ہین اور جسوقت لفظ سرسام بطور عرف عام کے استعمال کیا جاے اوسمین یہ سرسام دماغی بھی داخل ہی وہ یہی سرسام ہی۔ بعض آدمی چونکہ لغات سے واقف نہین ہوتے اونکا گمان یہ ہوتا ہی کہ برسام نام اسی ورم کا ہی اور کہتے ہین کہ سرسام بہ نسبت برسام کے زیادہ استحقاق رکھتا ہی کہ اس ورم کو کہین حالانکہ یہ قول اونکا محض لغو ہی اسلیئے کہ برسام لفظ فارسی ہی بر کی لفظ فارسی مین بمعنے سینہ کے ہی اور سام بمعنے ورم کے پس برسام سینہ کے ورم کو کہنا چاہیئے اور لفظ سرفارسی بمعنے راس کے ہی عربی مین اور سام وہی ورم پس سرسام بقلب اضافت بمعنے ورم سر کے ہی۔ سرسام حمیات مین بھی پیدا ہوتا ہی اور ورم معدہ کے اخلاط سے جو محترق اور سوختہ ہو جائین بھی یہ ورم پیدا ہوتا ہی اور کبھی اطراف سر کے ورم خارجی سے بھی سرسام پیدا ہوتا ہی خواہ اطراف سر کے خارج جو غشا یعنے جلی ہی اوسکے ورم سے سرسام پیدا ہوتا ہی۔ اور جو سرسام ہمراہ برسام کے ہوتا ہی وہ بشرکت حجاب دماغ اور اورام حجاب اور تمامی عضلات صدر کے ہوتا ہی اور نیز وہ سرسام جو ورم مثانہ اور ورم معدہ مین ہوتا ہی۔ لفظ سرسام مین جو اشتراک لفظی پیدا ہوا ہی اسی سے اسکے بیان مین ارباب تصنیف مختلف ہوتے ہین جیسے بیانات مصنفین کے لثیرغس کی لفظ مین مختلف ہین جیسے ہم سرسام بارد ابھی کہہ چکے۔ مگر سرسام حقیقی وہی ہی باصطلاح اطبا ماہرین جو صدر فصل مین لکھا گیا۔ کبھی جوہر دماغ بھی اگر متورم ہو جاتا ہی وہ سرسام نہایت ردی ہی اور جوہر دماغ کا ورم بوجہ مشارکت حجاب خواہ بوجہ انتقال اور ورم کے بطرف جوہر دماغ کے پیدا ہوتا ہی اور چوتھے دن قتل کرتا ہی۔ اگر یہ چوتھا دن گذر جاے پھر نجات کی امید ہوتی ہی اکثر جو مریض سرسام مین مرتے ہین نفس کی آفت سے مرتے ہین یہ ورم جوہر دماغ کے مختلف مقامات مین پیدا ہوتا ہی بحسب اجزاء دماغ کے اور بطون دماغ کے اور کبھی ساتھ ہی دو بطن مین ورم پیدا ہوتا ہی خواہ تینون بطن مین یکبارگی ورم پیدا ہو جاتا ہی اور اکثر عمود اہی ورم کا لینے وہ مقام جہان سے ابتدا ہو کر کمی اور بیشی ہوتی ہی مفصل بتوالیف مقدم تا بتوالیف اوسط ہوتا ہی۔ مبدا اور سبب اس ورم کا خون ہوتا ہی خواہ صفراے صحیح یعنے غیر متعفن یا خاص خواہ حمی صحیحہ خواہ صفراء محترقہ مائل بسیاہی اور یہ قسم زبون ہی۔ شاید ورم دماغی اکثر خون صفراوی سے ہوتا ہی اور خون محض سے نہین ہوتا ہی خواہ صفراے محض سے ہوتا ہی اور شاید کہ نجات اس مرض سے اکثر بذریعہ عرق خواہ رعاف ہی کے ہوتی ہی اور اکثر حجاب کا ورم ہمراہ اون رگون کے ورم ہوتا ہی جو سر سے باہر نکلی ہین اور اونکے ورم مین رزین سر کی بھول جاتی ہین جس سرسام مین اختلاط عقل کے ہمراہ بکا اور ضحک ساعت بساعت ہو وہ نہایت ردی ہی اگر ذات الریہ کا

انتقال طرف سرسام کے ہو شدت حرارت غلط کی اوسپر دلیل ہوگی اسی طرح اگر ذات الریہ بطرف سرسام غیر حقیقی کے منتقل ہو جاے۔ اگر یہ بات عارض ہو کہ ثقل اور گرانی اطراف سر اور ریہ مین ہر وقت رہے اور بعد ازان تشنج اور قے زنجاری پیدا ہو اوسیوقت مریض ہلاک ہوتا ہی اور زیادہ مدت مہلت کی ایسے وقت بشرطیکہ قوت قوی ہو ایک دن خواہ دو دن کی ہوتی ہی۔ زیادہ تر امید نجات کی قرانطیس کی اوس قسم مین ہوتی ہی کہ مریض بعد خفت خمار کے ہر وقت ہذیان اور بیہوشی کے جو جو ہر کات اور کلمات کہتا اور کرتا ہو اوسمین یاد کرے اور اوسمین غلطی نکرے اور اگر اس مرض مین امور یدوس عارض ہو یعنے خون بواسیر کا جاری ہو جاے دلیل محمود ہی جسوقت صاحب برسام کی آنکھین بلند ہو جائین اور بعد ازان فی صفراوی عارض ہو اور صفت بھی اوسے ہو اوسی دن مر جائیگا اور اگر قوت دفا کرے دوسرے روز ضرور مریگا۔ کبھی ایسا مریض دیکھا نہین گیا کہ اوسکی اطراف دماغین ورم ہو اور بول بھی اوسکا مائی ہوتا ہو یعنے ماہ تمامہ متوجہ بطرف اعلی کے ہو اور پھر وہ مریض بچ جاے اور نجات پاے۔ اکثر تو قرانطیس بوجہ سیلان بواسیر کے زائل ہو جاتا ہی اور کبھی ایسے مادہ مین برزوت پیدا ہو کر بطرف شیرغس کے منتقل ہو جاتا ہی اور کبھی اگر قرانطیس سے نجات بھی ملتی ہی انجام کار مین دق خواہ جنون پیدا ہوتا ہی اور اکثر انتقال غیر حقیقی کا بطرف سرسام حقیقی کے ہو جاتا ہی اور مشائخ بہت کم قرانطیس سے نجات پاتے ہین بعض اطبا اسکے مدعی ہین کہ بیشتر ایک مرض ایسا عارض ہوتا ہی شبیہ قرانطیس کے بدون تپ کے اور تپ سے خالی ہونا دلیل ہوتا ہی کہ ورم بھی نہین ہی۔ اسی شخص کا قول ہی کہ اگرچہ ورم اور تپ ہمین ہوتا ہم قلق زیادہ اور ادچہل پھاند مریض بہت کرتا ہی اور قرار بہت دشوار ہوتا ہی بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ دیوار و نکو پھاند جائیگا اور اوسکا ضیق شدید اور تنگی نفس اور پیاس شدید ہوتی ہی اور جب پانی پیتا ہی گلے مین پھنستا ہی اور قی ہو جاتی ہی یعنے وہی پانی گر پڑتا ہی۔ اسی طبیب کا مقولہ ہی کہ اکثر یہ مرض اوسی دن قتل کر ڈالتا ہی اور بیشتر چار دنکے مہلت ملتی ہی اور نجات اس سے کسی کو ملتی نہین بلکہ مریض کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہی اور زبان بھی سیاہ ہو جاتی ہی۔ اور آنکھین خشک ہو کر تھہر جاتی ہین اور ایسے بیمارو نکی حالت مظلوم فریادی کی سی ہو جاتی ہی اوسکے بعد اون کے حرکات مین ترقی پیدا ہوتی ہی اور اونکی نبض ساقط ہو جاتی ہی اور مر جاتے ہین اور اکثر یہی ہی کہ اونکی موت بوجہ اختناق کے ہوتی ہی ابھی دوڑتے پھرتے تھے یکایک دیکھو تو گر پڑے اور مر گئے۔ اس مرض کے وجوہ اور عروض مین کچھ عجب نہین کہ دماغ کو شرکت کسی اور عضو کریم سے ہو جیسے عضل نفس مین اگر تشنج عظیم عارض ہو خواہ کسی اور طرح کا فساد اس عضلہ مین پیدا ہو جس سے خناق کا عروض ہو جاے اور دماغ کو اسکے ایذا پہونچے اوسوقت دماغ کو شرکت ہوگی اور فاسد ہو جاے گا اور اختلاط عقل پیدا ہوگا اور پیاس کا غلبہ بوجہ خشکی اطراف سر اور حلق اور سینہ کے بھی ہوگا **فصل اوتیسوین بیان مین علامت مشترکہ کے جو علامات اقسام قرانطیس حقیقی کے ہین** اونمین سے ایک تو یہ ہی کہ حمی لازم ہوتی ہی اور بیوست اوس تپ مین زیادہ ہوتی ہی کہ اکثر دوپہر کو تپ کی زیادتی ہو اور ہذیان مین کبھی افراط اور کبھی خفت پیدا ہوتی ہی بلکہ جاتا رہتا ہی اور کلام کرنا ناگوار ہوتا ہی اور اگر کلام کرے کسل اور ماندگی پیدا ہوتی ہی اور عقل مین اختلاط پیدا ہوتا ہی اور اکثر یہ اختلاط قریب روز چہارم کے عارض ہوتا ہی اور عبث اور بیکار اطراف سے بازی کرتا ہی اور کھیلتا ہی اور نفس مین اضطراب غیر منتظم ہوتا ہی اور لیکن سانس بڑی بڑی رہتا ہی اور شراسیف مین امتداد اوپر کی طرف زیادہ ہوتا ہی اور اکثر اعضا مین اختلاج پیدا ہوتا ہی کہ قبل امتداد شراسیف اور اوسکے ہمراہ اور اوسکی وجہ سے اعضا پھڑکتے ہین اور اکثر ہمراہ اسکے نیند بھی پیدا ہوتی ہی مگر مضطرب کہ جب نیند سے چوکتے ہین چلاتے ہین اور کبھی سوتے ہین اور کبھی بیدار رہتے ہین پھر نیند بھی مضطرب اور مشوش ہوتی ہی کہ خیالات اور اوہام فاسدہ اور خوفناک پیدا ہوتے ہین اور جاگنے کے وقت چیختے ہوے اٹھتے ہین اور بروقت بیدار ہونے کے بے شرمی اور اور حسارت امور

غطام پر اور غضب عادت سے زیادہ اور ناگواری روشنی اور شعاع شمس کی پیدا ہوتی ہو اور خشونت زبان مین پیدا ہوتی اور دانت سے زبان کاٹتے ہین اور بیشتر زبان پر ورم پیدا ہوتا ہو اور اکثر آواز بند ہو جاتی ہو اور پانی کی خواہش کرتے ہین مگر معمولی اسا پیتے ہین اور خواہش بھی زیادہ نہین ہوتی اور اکثر اونکے اطراف سرد ہو جاتے ہین بدون کسی برودت خارجی کے جو اطراف کو سرد کر دے بول ان مریضون کا مائل بلطافت اور رقت ہوتا ہو اور نبض انکی صلب بوجہ ورم کے جو عضو عصبی مین پیدا ہوا ہو اور سخت ہو بوجہ صلابت رگون کے اور قوت نے ضعیف ہو کر مادہ کو نبض کی قوت مین کسیقدر افزایش پیدا کی ہو لیکن اگر قریب ہلاکت ہونگے اوسوقت قوت نبض مین نہوگی ہان اگر اوسوقت بھی یہ سبب قوت کو مجتمع کرے اور شدت پیدا کرے اور اخیر حرکت انقباض نبض کی اور اسی طرح اخیر انبساط زیادہ سریع ہوتا ہو مگر اس نبض کی منشاریت کسی قدر موجبیت سے خالی نہین ہوتی اسلیئے کہ جوہر دماغ رطب ہو کبھی انکی نبض مین عرض بھی چند مرتبہ پیدا ہوتا ہو اور عظیم بھی ہو جاتی ہو بنظر کسی علت کے اور متواتر بھی ہو جاتی ہو اور اجزا وضع مین اختلاف بھی پیدا ہوتا ہو اور مرتعش بھی ہوتی ہو اور مرتعش ہونا اس نبض کا منذر بغشی ہوتا ہو لیکن ایک قسم خاص کا ارتعاش جو بوجہ صلابت رگ کے ہو کہ وہ دلیل غشی پر نہین ہوتا۔ ارتعاش کا موجب صلابت رگ کی ہوتی ہو اور قوت کا قوی ہونا اور اسی وجہ سے منذر بغشی نہین ہو کبھی انکی نبض مین تشنج پیدا ہوتا ہو اور یہ نبض منذر بہ تشنج ہوتی ہو اگر کسی شخص مین علامات امراض حادہ کے اور غیر حمیات سخت کے علامات موجود ہون اور طبیعت مین قبض پیدا ہو پس یہ خاص علامت ایسی ہو کہ منذر بہ سرسام ہو اور گویا کہ یہ علامت منذرات قوی سے ہو واسطے عروض سرسام کے۔ ترا نمطیس سے پہلے اور اوسکے عروض سے مقدم یہ بات پیدا ہوتی ہو کہ قریب کی چیز کو فراموش کرتا ہو اور بے سبب خیالات و بلال عارض ہوتا ہو اور خواب بہت بڑے بڑے اور درد سر زیادہ اور گرانی اور امتلا پیدا ہوتی ہو اور چہرہ کا رنگ خود بخود صاف ہو جاتا ہو اور بیداری مین طول پیدا ہوتا ہو اور نوم مین اضطراب اور ان اعراض مین شدت اوسوقت تک رہتی ہو جب تک مواد متوجہ بطرف دماغ کے ہوتے ہین اور دماغی اگر کونین پھرتے رہتے ہین اور ہر طرف اور جانب دماغ مین یہ مواد دورا کرتے ہین پھر جب زمانہ حدوث ترا نمطیس کا قریب پہونچا اور مادہ دماغ مین جاگزین ہو گیا درد پشت سر کی طرف نزدیک ہونا کے شروع ہوتا ہو خصوصا صفراوی سرسام مین اور جب سرسام پیدا ہو گیا اور دماغ مین ورم آگیا پہلے کیفیت یہ ہوتی ہو کہ مریض کی آنکھین خشک ہو جاتی ہین اور آنکھو نکی خشکی زیادہ ہوتی ہو بعد ازان آنسو جاری ہوتے ہین جنمین دونون سے کسی ایک آنکھ سے اور اکثر آنکھ کی رگون مین سرخی شدید پیدا ہو جاتی ہو اور کبھی اس سرخی کے بعد چند قطرہ خون ناک سے ٹپکتا ہے اور اکثر یہ لوگ اپنی آنکھونکو ملا کرتے ہین اور بطرف سکون اور آرام کے انکا میلان خاطر زیادہ ہوتا ہو چاہتے کہ تمام بدن کو آرام مین رکھتے ہین مگر دونون ہاتھونکو البتہ تکان دیا کرتے ہین کبھی بیکار ہلایا کرتے ہین اور کبھی کچھ چبتے ہین خواہ کپڑون مین ٹہکن ڈالا کرتے ہین اور یہ حرکات کبھی آنکھ بند کر کے کرتے ہین اور کبھی بروقت ان حرکات کے تیز نگاہ کر کے اور آنکھین نکال کر اور دل تنگی اور چلانا بھی عارض رہتا ہو کبھی کلام فصیح سے بھی انکو کسل پیدا ہوتا ہو کہ زبان کو ہلانا نہین چاہتے اور کبھی تقصیر البول انمین عارض ہوتا ہو اسطرح کہ اوسکی خبر انکو ہوتی ہو اور کبھی خبر بھی نہین ہوتی اور قطرات بول کے ٹپکتے رہتے ہین مگر یہ بات حمیات کے ہمراہ دلالت قوی سرسام حاضر پر کرتی ہو اور جو آلام اور تکلیفات انکے اعضا مین ہوتے ہین اونسے یہ لوگ غافل ہوتے ہین بلکہ اگر بدرشتی اور سختی کوئی شی انکے اعضاے مرکبہ سے مس کرائی جاے اوسکی بھی انمین مطلق خبر نہین ہوتی اور نہ اس عضو کو ہٹاتے ہین اب ہم بیان تفصیلی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اگر ورم سر کی جانب مقدم مین ہو تخیل کو فاسد کر دیتا ہو اور ایسے بیمارون کا یہ حال ہوتا ہو کہ پھونسڑے کپڑون کی درزون کے یا سپید جون جنکو چیلڑ بھی کہتے ہین چنا آتے ہین اور تنکے و بوار کے خواہ دیوار کے مثل اور چیزون کے چھوڑایا کرتے ہین اور ایسے اشباح اور صورتونکا خیال کرتے ہین جنکا وجود نہو

اور اگر ورم وسط مین دماغ کے ہو فکر فاسد ہو جاتی ہی اسلیے کہ جو عمل فکری کرتا ہی اوسمین خلط پیدا ہوتا ہی اور ہذیان اور بیجا الفاظ ایسا مریض زیادہ بولتا ہی اور اگر ورم متصل موخر سر کے ہو جو شی دیکھتا ہی فراموش کرتا ہی اور فی الحال بھول جاتا ہی مانیکہ اوسکی یہ نوبت ہوتی ہی کہ ابھی ایک شی طلب کی ہی اور جب وہ شی سامنے لیجائین اوسے یاد نہوگا کہ اوسنے طلب کی تھی اور کبھی بیشیاب کا طلسلا خواہ طشت مانگتا ہی اور جب لائین دیکھے یاد نہین رہتا اور اگر متین مقام مین سر کے یعنے تمام سر مین ورم پیدا ہو یہ سب علامات یکجا پیدا ہوتے ہین اور اگر یا بنیہ جو ہر دماغین بھی ورم پیدا ہو چہرہ سرخ ہو جاتا ہی اور آنکھین باہر نکل آتی ہین اور سرخی بھی زیادہ ہوتی ہی اگر مادہ دموی ہو اور زرد ہو جائین گی اور اگر مادہ صفراوی خالص ہو اور جو ورم بشرکت اور اعضا کے ہو اوسپر یہ دلیل ہوتی ہی کہ دفعتہً پیدا ہو جاتا ہی اور اوسکی شدت و غیر تابع اوسی عضو کے ہوتی ہی اور اوسکی نوبت بھی ہمراہ شدت نوائب اوسی عضو کے ہوتی ہی اور اوسکی ہیشی ایسی ہر طرح تابع کمی بیشی اوسی عضو کی ہوتی ہی جسکی شرکت سے یہ ورم پیدا ہوا ہی خاص دماغی سرسام تھوڑا تھوڑا پیدا ہوتا ہی اور لازم ہوتا ہی یعنے ہر وقت اوسکے اعراض جو پیدا ہوے ہین باقی رہتے ہین اور سرسام حقیقی کے علامات پہلے پیدا ہو لیتے ہین اوسکے بعد اصل مرض کا ظہور ہوتا ہی اور غیر حقیقی مین پہلے وہ امراض پیدا ہوتے ہین بعد ازان سرسام عارض ہوتا ہی اور اوسکے علامات ظاہر ہوتے ہین جو سرسام بوجہ ورم حجاب حاضر کے ہوتا ہی اور بوجہ عضلات سینہ کے اوسسے پہلے علامات سرسام کے پیدا ہوتے ہین اور نیز علامات ذات الجنب از قسم وجع ناخس یعنے پہلو مین درد ھتا ہوا بروقت تنفس کے اور ضیق نفس و نبض منشاری و سرفہ خشک پہلے اور بعد ازان تر کھانسی اکثر اوقات اور نفث سعد وغیرہ اور اسکا سکون بروقت حمی لازمہ کے جسکی حرارت زیادہ نواحی سینہ مین ہو پیدا ہوتا ہی اور حقیقی سرسام مین اطراف سر مین حرارت زیادہ محسوس ہوتی ہی اور زیادہ تمدد نواحی شراسیف مین محسوس ہوتا ہی اوپر کی طرف اور یہ بھی ایک خاص علامات سے ہی کہ درد سر مین کھوپڑی کے اوپر ایسا ہوتا ہی کہ تمام سر مین اسکا شمول نہو اور نہ اسکے اعراض عظیم ہون اور نہ علامات مذکورہ سالقہ بسبب تجربہ زیادہ ہوتے ہین اور سالس اس شخص کی مختلف طور پر چلتی ہی کبھی ضعیف ہو کر متواتر ہو باقی رہتی اور کبھی عظیم ہو جاتی ہی مگر صغیر اور ضعیف زیادہ رہتی ہی اور کبھی ٹھنڈی سالس لیتا ہی قرانطیس حق اور وقی مین نفس زیادہ عظیم ہو جاتا ہی دونون سرسام قوت اختلاط مین شریک ہوتے ہین لیکن جو سرسام تابع کسی عضو کے ہو یعنے غیر حقیقی اوسمین اور حقیقی مین فرق یہ ہی کہ تابع کی قوت اور اوسکے تپ کی قوت تابع کسی دوسرے عضو کی ہوگی اور خفت اوسکی بھی تابع اوسی عضو کے ہوتی ہی اور جو سرسام تابع کسی عضو کے ہو جو قسم معدہ من ہی اوسمین احساس لذع کا ہوتا ہی اور قیلی اور پیاس اور تلخی منہ کی بھی ہوتی ہی اور جو سرسام اور اعضا کے ورم سے پیدا ہو اوسکا حال اون اعضا کے احوال سے معلوم ہوتا ہی اسلیے کہ اگر اون اعضا کے اورام بخوبی ظاہر اور جلی نہون اختلاط عقل اور سرسام کی نوبت نہ پہونچے گی پس پہلے اسی کو بخوبی جاننا چاہیے **اب لازم ہی کہ ہم** علامات اقسام سرسام حقیقی کے بیان کرین پس ہم کہتے ہین کہ جو سرسام حقیقی اور دموی سے پیدا ہو پس ین علامات عامہ و مشترکہ کے اول یہ علامت ہی کہ ضمک بیجا عارض ہوگا اور قطرات خونکے رعاف مین برآمد ہونگی اور نفس عظیم ہوگی اور آنکھین آنسو بھرے رہین گے اور گرتے رہین گے اور کیچڑ آنکھ سے زیادہ نکلے گی اور اگر کبھی بیداری عارض ہوگی ایسی زیادہ نہوگی اور زبان کی خشونت اس قسم مین مائل بسرخی ہوگی اور سرخی مائل بسیاہی ہوکر پھر زبان سیاہ ہو جائیگی اور زبان بھاری بھی ہوگی کہ اکثر کلام کرنے سے کسل پیدا ہوگا اور جو خیالات اوسکے سامنے پیدا ہون گے سرخ رنگ ہونگے اور چہرے کی رگین سرخ اور آنکھین بھری ہوئی اور ہیبتی مین اس کے افزائش اور بے حاجت سونیکے گا اور اگر مادہ صفراوی ہوگا مگر صفرا صحیح تو یہ مریض بیدار اکثر رہے گا اور بیداری مین خفت ہمراہ غشیان اور قلق شدید کے پیدا ہوگی اور زبان مین خشونت زیادہ ہوگی اور رنگت زبان کی زرد ہوگی پھر سیاہ

ہوجاے گی اور تپ مین شدت ہو مگر اور عرص آنکھون کے چھوے کی زیادہ ہوگی اور خیالات زرد ہوتے ہین گے اور اخلاق ایسے مرنمادرند و نکے ایسے ہوتے ہین اور تیزی اور حرص خصومت اور جھگڑے پر ہوتی ہر اور جب کلام کرتے ہین جیسے کسی سے لڑتے ہین اور ناک سے خون وغیرہ نکلتا رہتا ہر خصوصًا اطراف بینی سے اور پیشانی ان لوگون کی اوپر کی طرف زیادہ کھچتی جاتی ہر اور جو سرسام صفراے محترقہ سے پیدا ہوا اور یہ نہایت ردی اور مہلک ہوتا ہر اول علامات اوسکے بشرطیکہ اوسکے عوارض سب پیدا ہوجائین یہ ہو کہ ہمراہ جنون کے دل تنگی اور نفس عظیم اور آنکھوین کدورت مشابہ صبارا کے اور گویا وہی صبارا ہر سرسام کے انتقال کے علامات پس اگر یہ شر غس کیطرف منتقل ہو اور یہ انتقال بہت اچھا ہو کہ اسمین امید صحت اور بقاے حیات کی زیادہ ہوتی ہر اسکی نشانی یہ ہو کہ آنکھین اندر کیطرف گھسی جاتی ہین اور آنکھون کا بند رہنا زیادہ پیدا ہوتا ہر اور لعاب دہن زیادہ بہتا ہر اور نبض مین لطوبت اور نرمی پیدا ہوتی ہر۔ علامات انتقال سرسام کے بطرف شقاقلوس اور ورم جو ہر دماغ کے یہ ہین کہ علامات شقاقلوس کے ظاہر ہوجائین اور آنکھون کی سیاہی غائب ہوجاے اور بعض اوقات سپیدی دکھائی دے اور سواے چت کے اور طرح لیٹنے سے انکار کرے اور پیٹ مین نفخ پیدا ہو اور شراشیف مین تمدد اور کشش نمودار ہو اور اعضا مین اختلاج پیدا ہو۔ دق کی طرف سرسام کا انتقال اگر ہو اوسکی علامت یہ ہو کہ آنکھین اندر کی طرف گھس جائین اور تپ مین نرمی پیدا ہوجاے اور تمام بدن مین تحولت یعنے بے رونقی اور خشکی پیدا ہو اور نبض صغیر اور سخت ہوجاے تشنج کی طرف انتقال سرسام کی علامت یہ ہر جو باب تشنج مین ہم نے بیان کی ہر

فصل تیسوین علاج جملہ اقسام سرسام کا جتنے اقسام سرسام کے حقیقی ہین اونکا علاج مشترک یہ ہو کہ فصد سر د کی لین اور بمقدار صالح خون نکالین بلکہ بہت زیادہ خون نکالنا بہتر ہر اور فصد مین عجلت کرنی چاہیے کہ ادھر اخلاط کی آمد بطرف سر کے دریافت ہو اور فورًا فصد لیجاے بشرطیکہ فصد سے کوئی مانع قوی نہو اور یہ بھی واجب ہر کہ اوسکے فصد کے وقت شناخت کرلین کہ غش مین پڑا ہی یا نہین۔ اور جب قریب بغشی کے پہونچے اوسوقت خون کو روک دین اور اس امر کی شناخت مین بہت سے تدابیر درکار ہوتی ہین اسلیے کہ اس مرض مین چونکہ غشی خود بخود پیدا ہوا کرتی ہر پس ثبوت اس بات کا کہ بوجہ فصد کے غشی پیدا ہوئی البتہ گونہ دشوار ہر اور یہ بھی وجہ ہر کہ جب یہ لوگ غشی سے افاقہ پاتے ہین اونکی کیفیت اوسوقت کی حالت غشی کی کیفیت سے کمتر متمیز ہوتی ہر لیکن نبض کے ذریعہ سے البتہ دلالت اور امتیاز کامل ہوسکتی ہر اسلیے کہ جب نبض کی یہ کیفیت ہو کہ مرتعش ہوجاے اور انخفاض نبض مین پیدا ہو اور اختلاف بالانتظام نمودار ہوتا انیکہ ایک قرعہ عظیم اور دوسرا صغیر ہونے لگے یہ کیفیت نبض کی قریب زمانہ غشی پر کامل دلیل ہوتی ہر اور پٹی باندھنے مین بھی واسطے فصد کے احتیاط کامل چاہیے کہ ایسی مضبوط اور مستحکم بندش کیجاے کہ مریض کے حرکات اور اوچھل کود سے جو حالت بیخودی اور زوال عقل مین کرتا ہی پٹی کھل نہ جاے اسلیے کہ بیشتر یہ مریض خود بھی اسی پٹی کو بخیال فاسد کھول کر پھینکدیتا ہی۔ اور بعد شناخت ان امور مذکورہ بالا کے اگر قوت قوی ہو فصد رگ جبہہ کی لینی چاہیے بشرطیکہ حال اور قوت بھی اس رگ کی رگ کو واجب کرے اور اگر قوت مساعد نہو خواہ حال مریض کا اس قابل نہو کہ فصد ہاتھ کے رگ کی کھولی جاے خواہ اگر ہاتھ کی فصد بھی ممکن نہو کہ اس سے دل تنگی اور قلق شدید پیدا ہوتا ہر پس فصد جبہہ کی کرنی لازم ہر اور پہلے فصد سے اوسکے سر پر روغن گل اور سرکہ سرد کیا لگانا چاہیے اور اسی طرح جمیع عصارات باردہ جنکا ذکر مفصل اوپر ہوچکا ہر اور خاص صفراوی سرسام مین ضماد سرکا برگ علبق یعنے ثوت سہ گل سے کرنا بہت نافع ہر اور معتدل جگہہ اوسے ٹھہرائین جہان کی ہوا معتدل ہو اور فرش ساج کا وہان ہو نہ اوس جگہ پختی ہوئی اور براق چیزین ہون اور نہ تصویرات موجود ہون کہ اوسکے خیالات ایسی چیزون کی طرف زیادہ رہتے ہین اور اسلیے

اشیا کا حریص رہتا ہی اور اسین تامل کیا کرتا ہی اور اس تامل سے اوسکے دماغ اور جیب دماغ کو ایذا پہونچتی ہی اور اوسکے مسکن اور بستر کے قریب مشمومات بارده مثل نیلوفر اور بنفشہ اور گل سرخ اور کافور وغیرہ جو قانون عام مین مذکور ہوچکے رکھنے چاہئین اور اوسکی صحبت مین اوس کے یار صادق خبکے مزاج مین ظرافت اور خوش طبعی ہو اور جنمین مریض دل سے چاہتا ہوے اور جنمین اسکے حال پر شفقت بے اندازہ موجود رہین خواہ جن لوگون سے بیمار کو شرم اور حیا آتی عارض ہوتی ہی وہ لوگ اوسکے جلیس گردانے جائین کہ انکے رعب اور لحاظ سے تخلیط اور اضطراب حرکات سے باز رہے جو اوسکے حق مین مضر ہین اور اوسکی نیند پیدا کرنے مین زیادہ کوشش کرین کو تبقویت افیون وغیرہ کے ہو جو پیشانی وغیرہ پر لگائین خواہ ناک مین لیکن افیون کا استعمال اوسوقت چاہیے کہ قوت قوی ہو ورنہ ہرگز جائز نہین ہی کہ مہلک ہی بلکہ اگر ضعف ہو سوا افیون کے اور چیزین مخدر اور منوم جیسے شربت خشخاش وغیرہ کا استعمال کرین اور سر پر ضماد گاہو کا اور تخم خشخاش شب جو مین شریک کرکے لگائین اور فصد جہانتک ممکن ہو ٹالتے رہین اگر تاخیر مین فصد کے کوئی ضرر متحمل نہو مگر یہ تامل ابتداے مرض مین دو تین روز مناسب ہی اور جب ہوچکے خون کے زیادہ نکالنے مین مبالغہ نکرین تاکہ بدن مین اسقدر خون باقی رہے جسکے زور سے طبیعت قوی رہے اور بحرانات مرض سے مقابلہ کرسکے اور معدہ مین غذا باقی رہنے کا بھی اہتمام کرین اگر قوت مرض اسکے مناسب ہو اور بعد فصد کے خاص اسکی طرف زیادہ توجہ درکار ہی اسلئے کہ تدبیر صائب یہ ہی کہ نرم حقنہ سے جذب مواد بطرف اسفل کرین جیسے روغن گل ہمراہ آب جو کے خواہ پانی روغن زیتون ملاکر اور اگر بوجہ عصیان طبیعت وغیرہ کے اس سے زیادہ قوی اجزا کی حقنہ مین ضرورت ہو مگر نرمی کی صفت مفقود نہو تو بھی جائز ہی اور جسطرح سے جذب مواد بطرف اسفل کرنا چاہیے خواہ پاؤن کی مالش سے خواہ اونپر گرم پانی ڈالنے سے یا اونکو مستحکم بندش کرنے سے بلکہ سینگی توڑنے سے خصوصاً بوقت تپ اور ترجانے کے اور قبل از وقت شدت حمی کے۔ اگر اونکی تپ کی یہ کیفیت ہو یعنی لازم اور بحال واحد نہ رہتی ہو پس اگر شدت درمیان دونون شانون کے واجب ہوتی ہی اول مین تدبیر لطیف غذاے ایسے مرض کی اسقدر کرنی چاہیے کہ فقط سکنجبین شکری پر اکتفا کرین اور بھی تخلیط تدبیر کرنے جائین مگر دون تدبیرون مین رعایت قوت اور مرض کے برابر ملحوظ رہے۔ اور جسقدر ابتداے مرض مین اعراض مرض کے شدید ہون لطیف غذا کی زیادہ کیجاے بشرطیکہ خوف سقوط قوت کا نہو کہ اوسوقت پوری دینی چاہیے اور بہت سرد پانی سے اسکو پرہیز کرنا لازم ہی خصوصاً اگر ورم حجاب حاجز خواہ احشا مین ہو اور جب مرض مین انحطاط اور کمی شروع ہو رفتہ رفتہ تدبیر افزایش غذا کی کرین اور کدو کے ہمراہ اور سرکہ کا ریان کھلانی چاہئین اور ایسے وقت میدہ کی روٹی خوب سرد پانی مین بھیگی ہوئی بہت مفید ہوتی ہی اور جلاب برف مین سرد کیا ہوا بھی مفید ہی ابتداے مرض مین صرف رادعات کا استعمال مناسب ہی بیان اگر سرسام کی وہ قسم ہو جسمین وہ رگین متورم ہون جو سر سے نکلتے ہین ہمراہ حجاب کے کہ ایسی قسم مین حاجت ابتدا مین ایسے اجزا کی ہوتی ہی جنمین تھوڑا سا ارخا اور تسکین رو بھی ہو بعد ازان قوابض کی حاجت ہوتی ہی مگر حقنہ کا استعمال برابر جاری رہے۔ اوسکے بعد اکثر وہ نطول بارد جنمین قبض نہو اور اونمین خشخاش واسطے نوم پیدا کرنے کے اور اوسکی اصلاح بابونہ سے کرین تاکہ تھوڑی سی تخلیل بھی پیدا ہو جب ایسے علاج سے مرض مین کمی پیدا ہوا اور مادیان باقی رہ جاے سر پر دودھ پستا نسے دوہین کہ اگر قوت قوی ہو شیر بز اور بشرط ضعف قوت شیر خر اور جب دودھ دوہنے کو ایک گھنٹہ گذر جاے نطولات معتدلہ کا جنمین بنفشہ اور اصل السوس اور بابونہ اور تمام مبردات شریک ہون استعمال کرین جیسے بقراط کی قرابادین مین کو رہوئی۔ اگر مرض مین طول ہوجاے اور ان معالجات سے فائدہ کچھ نہو خواہ مادہ قلیل ایسا ہو کہ اوسے سبات پیدا ہوتا ہی اور حدا تبدا سے گذر گیا اور سکون بہ نسبت حرکت کے زیادہ ہوتا ہو اوسوقت مبردات کے استعمال سے احتراز واجب ہی اور خاصکر خشخاش سے بلکہ نطولات مین ایسے وقت

بعد روز ہفتم کے تمام روز خود نخ اور سداب اور عصارہ نعناع اکلیل الملک تجویز کرین اور سر پر لعاب تخم کتان اور روغن زیت اور پانی رکھین اور تمام بدن کو روغن گرم خوب سا ملتے رہین کہ اوسمین ڈوبا ہوا رہے اور جب بعد روز ہفتم کے ارادہ حفظ قوت کا ہو خواہ بعد اس مدت کے حفظ قوت کا ارادہ کرین تھوڑی سی شراب پانی سے ملی ہوئی پلائین اور اکثر اسکے پینے سے قی پیدا ہوتی ہی کہ اوس سے نفع ہوتا ہی اور بعض بیماروں کو پانی کسی روغن سرد و تر مین ملا کر پلاتے ہین تاکہ بآسانی قی ہو جاے اگر بوجہ فقدان عقل اور ادراک اور غلبہ بیہوشی کے پیشاب نکرتے ہون اور جس مین ضعف پیدا ہو چاہیے کہ اونکے شانہ پر روغن بنفشہ گرم کی مالش کرین اور افضل روغن زیت ہی۔ خواہ شانہ پر نطول یا بونہ کو جوش دیکر کرین بعد اسکے شانہ کو دبائین تاکہ بول کا ادرار ہو اور اسی طرح کی اعانت اونکی ہر وقت کرتے رہین اور شانہ کو دباتے رہین جسوقت امید بول کرنے کی ہو۔ پھر اگر یہ تدبیر بکار آمد نہو اور اخراج بول کا نہو جو نطولات مدر بول مذکور ہین اونکو استعمال کرین اگر ہاتھ پاؤن زیادہ ٹھنڈے ہون اور کروٹین زیادہ لیتے ہون کہ اس سے اونکو ضرر زیادہ پہونچتا ہی اوسیوقت اونکے ہاتھ پاؤن کو باندھنا ضرور ہی خصوصاً بروقت فصد کرنے کے کہ زیادہ واجب ہی۔ اگر زخم ابھی الہ ہوا اور بھر نہ آیا ہو پھر جب خوب سا انحطاط کا زمانہ پہونچ جاے اور اصل مرض سے نکل آئین یعنے افزایش مادہ وغیرہ کا وقت گذر جاے اور انحطاط اور کمی بخوبی محسوس ہو اونکی تدبیر مثل تدبیر یاقین کے کرنی چاہیے اور جھولے گہوارے طیار کرکے اونکو جھولائین اور ہوا خواہ ریح بد سے خواہ گرم ہو اور لون سے اور دھوپ سے اونکو بچانا چاہیے ایسا نہو کہ نکس مرض پیدا ہو۔ اور اگر ادھیڑ حمام کرانے کا خواہ نہلانے کا قصد ہو آب شیرین سبین گرمی نرم ہو نہلا کر اونکے سلانے کا قصد زیادہ کرین کہ سولانے کے منافع زیادہ ہین اور گوشت سک سریع الہضم کہلانے مفید ہین یہ بیان عام سرسام کے علاج کا بطور شرکت تھا اب جو تفرقہ صفراوی اور دموی کے علاج مین ہی وہ یہ ہی کہ صفراوی کے علاج مین زیادہ حاجت اسہال کی ہی اور فصد کی حاجت کم ہی اور اسہال خلط صفراوی کا ایسے اجزا سے کرنا چاہیے کہ بسہولت دفع ہو اور وہ ادویہ از قسم مرققات لطیفہ ہین جو مذکور ہو چکی اور خون کے صاف کرنے والی دوائین اور آبین شاہترہ بھی شریک ہو سکتا ہی اگر طبیعت کا مجیب ہونا ہر حال مین دریافت ہو اور بیشتر سقمونیا بھی داخل کرتے ہین جسوقت اس بات کا اطمینان ہو کہ طبیعت مجیب ہی اور عادت مریض کی قبض طبیعت کی نہین ہی۔ اور صفراوی سرسام مین اسقدر فصد قوی نہین کھولنی چاہیئے کہ قریب غشی کے نوبت پہونچے بلکہ ایسی فصد کھولنی چاہیے جو لائق بحال قوت ہو اور غش مین ڈالے اور بعد از فصد استفراغ مادہ کا اسہال سے کرین گے اور غذاے بارد رطب اختیار کرین گے اور دموی سرسام مین سرد غذا مناسب ہی اور رطب نہین درکار ہی اور قابض ہونا غذا کا جائز ہی بعد الفراغ کے مسہلات سے جیسے غذاے حصری اور ربانی اور سفرجلی اور تفاحی اور صفراوی سرسام قابل استعمال ایسی غذا کے نہین ہی بلکہ اوسمین ایسی غذا جو کدو سے ہو خواہ کشک جو لینے جو مقشر سے اسلیئے کہ جو کی بھوسی بھی قابض ہی۔ اور اسفیدباج اور قطب اور ماش وغیرہ اور ان غذاؤنکو سرکہ سے ترش کرنا چاہیے یا بنیشوق لینے آلو بالو خواہ آلوے بخارا سے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ سرسام صفراوی مین احتیاج اطفاے حرارت کی زیادہ ہوتی ہی اور دموی مین احتیاج تحلیل کی زیادہ ہی اور تبرید سے حذر صفراوی مین زیادہ کرنا چاہیے بہ نسبت دموی کے اور نہ آب سرد سے اسقدر اجتناب صفراوی مین درکار ہی اور توجہ معالج کی بطرف پیدا کرنے نیند کے زیادہ درکار ہی کہ نطولات مرطبہ کے ذریعہ سے خواہ روغن کا ہو اور کدو کے لگانے سے جس طور پر پیدا ہو سکے خواہ سعوط اسی فائدہ کے استعمال کرنے سے اور جو سرسام بوجہ صفراے سوختہ کے پیدا ہوا ہی اوسمین ترمیب کی طرف توجہ زیادہ کرین گے اور حقنے سرد اور مرطب تا امکان زیادہ استعمال کرین گے **فصل اکتیسوین**

فلغمونی کے بیان مین جو ورم فلغمونی جوہر دماغ مین عارض ہو اکثر اوسکا عروض متعفن خون سے ہوتا ہی کہ جو ہر دماغ مین ورم پیدا کرتا ہی اور کبھی ورزہاے دماغ کو متفرق اور جدا کرکے شبکہ دماغی مین تخلخل پیدا کردیتا ہی سر کا حال یہ ہوتا ہی جیسے پھٹا جاتا ہی اور اوسمین شگاف پیدا ہوا چاہتا ہی اور درد کی بہت ہی شدت ہوتی ہی اور آنکھین سرخ ہوکر باہر نکل آتی ہین اور دونون رخسارہ بھی سرخ ہوجاتے ہین اور یہ سرخی ویسی نہین ہوتی جیسے کہ رخسارہ کے بھل سونے سے پیدا ہوجاتی ہی اور سرخی مین رخسار دنکی بے ترتیبی ہوتی ہی یعنے جہان زیادہ چاہیے وہان کم اور برعکس - یہ ورم اکثر تیسرے روز قاتل ہوتا ہی اگر تین دن گذر جائین بچنے کی امید ہوگی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ یہ مرض زیادہ سخت نہین ہی ورنہ یہ عضو شریف اسقدر اوسکا تحمل نکرسکتا اس ورم کا علاج مثل علاج سرسام کے اور کسی قدر بہ نسبت سرسام کے اسکا علاج قوی ہونا چاہیے - اور فصد اوس رگ کی جو زیر زبان ہو زیادہ نافع ہوتی ہی مگر یہ فصد بعد مشترک عروق کے فصد کے جو سرسام مین بیان ہوچکی ہین کرنے چاہئین اور نیز بعد فصد اور رگون کے جو ایسے ادرام مین باب کلیات مین بیان ہوچکی ہین **فصل ہفتیسوین حمرہ دماغی اور قوبا کے بیان مین**

کبھی نفس دماغ مین حمرہ اور قوبا یعنے داد پیدا ہوتا ہی اور درد شدید اور سوزش بے انداز ظاہر ہوتی ہی مگر چہرہ پر اثر برودت کا ظاہر ہوتا ہی اسلیے کہ حرارت اس ورم مین کم ہوتی ہی اور زردی بھی چہرہ پر آجاتی ہی اسی وجہ سے اور خصوصًا آنکھ مین زردی زیادہ پیدا ہوتی ہی بعد ازان دفعتہً آنکھ مین گرمی پیدا ہوتی ہی اور سرخ ہوجاتی ہین لیکن اکثر تو یہی ہی کہ آنکھین زردی مائل ہوتی ہین اور منہ کے اندر خشکی زیادہ ہوتی ہی اور اس ورم مین مثل فلغمونی کے سبات نہین ہوتا ہی مگر اعراض اس ورم کے خوفناک زیادہ ہوتے ہین اور تپ مین شدت بھی زیادہ ہوتی ہی - اور اسکا علاج مثل علاج صبار اکے ہی اور اکثر تیسرے دن قاتل ہوتا ہی اور جو تین دن بچگیا پھر نجات کی امید ہی - لڑکون کے دماغ مین حمرہ جب پیدا ہوتا ہی سر کا چاند بیٹھ جاتا ہی اور گڑھا پڑجاتا ہی اور دونون آنکھین بھی اندر کی طرف گھس جاتی ہین اور زرد ہوجاتی ہین اور تمام بدن خشک ہوجاتا ہی اوسوقت کا علاج یہ ہی کہ زردی بیضہ اور روغن گل سرد کرکے گھڑی گھڑی بھر کے بعد لگایا جاے اور عصارات بقول باردہ کے جو مرطوب ہین سر پر رکھے جائین خصوصًا آب کدو وغیرہ جیسا معلوم ہوچکا

فصل ہشتیسوین صبار اکے بیان مین صبار ا جنون مفرطہ ہی جو سرسام گرم صفراوی مین پیدا ہوتا ہی تا اینکہ مریض دیوانگی مستولی سے سرسام بذیان اور بیہودہ گوئی مثل مجنون کے کرتا ہی اور مضطرب اور مشوش بھی ہوتا ہی - اور قرانطیس خالص بعد ہذیان کے ہوتا ہی اور بعد انتظام عقل کے اور اوسکے ہمراہ جنون نہین ہوتا پھر اگر جنون بھی ہو اوسے صبار اکہین گے قرانطیس نہ کہین گے اور شاید ماننا بھی یہی ہی مگر قرانطیس سے مرکب ہوگیا ہی جیسے قرانطیس گویا لیخولیا کی وہ قسم ہی جو ورم اور تپ سے مرکب ہوجاے کہ اکثر اوسمین پہلے جنون ہوکر پھر ورم اور تپ پیدا ہوتی ہی اور صبار اجب ہی پیدا ہوگا کہ قرانطیس ممراد خالص اور محترقہ سے پیدا ہوا ہو اس لیئے کہ یہ خلط حسب وقت دفع ہوتی اور جنون اسنے پیدا کیا پس اول وصول مین اوسکے خواہ بعد وصول کے فورًا صبار ا پیدا ہوتا ہی اور اوسکے پیدایش کا سبب ہوتا ہی قرانطیس مین جنون ورم سے عارض ہوتا ہی اور صبار ا مین جنون اور ورم دونون معًا مادہ سے پیدا ہوتے ہین اور نہ جنون سبب ورم کا ہوتا ہی اور نہ ورم سبب جنون کا اگرچہ ہر ایک انمین سے سبب زیادتی دوسرے کا ہوتا ہی جب صبار اکا ظہور شروع ہوتا ہی بیداری طویل اور نیند مین اضطراب پیدا ہوتا ہی اور فزع یعنے خوف خواب مین ہوتا ہی اور کودنے اور اوچکنے کی نوبت پہونچتی ہی اور سانس زیادہ اور پیہم چلتی ہی اور نسیان غالب ہوجاتا ہی اور جواب نامناسب بہ نسبت سوال کے

ہوتا ہی اور آنکھون مین سرخی اور اونمین اضطراب درگرانی اور گویا کہ دہ خمور روغن کے ہین اور کبھی دونون آنکھین بمرجب بیان بالا کے زردی بھی ہوتی ہی اور تندد کا احساس نزدیک تفا کے ہوتا ہی اور درد السیا جو صعود بخارات سے پیدا ہوتا ہی اور دونون آنکھون سے پانی بھی رواں رہتے ہین بدون ارادہ کے جب مرض مستقر ہوا اور تھراپ مین سختی اور خشونت اور خشکی پیدا ہوتی ہی اور پھر آخر مرض مین جاکر حرکات جنون مین ضعف پیدا ہوتا ہی اور حرکت اعضا مین ثقل تا انیکہ پلکون کی حرکت بھی بھاری ہوتی ہی اور جنون مین سے فقط ہذیان باقی رہ جاتا ہی اور کلام کرنے مین کمی اور عجز اور اکثر توجہ اوسکا کپڑون سے پھولنسڑے اور جون چنے مین خواہ تنکے چنے کی طرف رہتا ہی اور نبض مین ضعف اور صغر اور صلابت بوجہ تیس کے زیادہ ہوتی ہی کبھی صبار اکی بعض قسم خالص نہین ہوتی بانیوجہ حالات کلام اور یاد وغیرہ خواہ اور حرکات مین اختلاف ہوتا ہی پس کبھی منتظم ہوتے ہین اور کبھی غیر منتظم - علاج صبار اکا بعینہ مثل علاج سرسام صفراوی کے ہی مگر اسمین ترطیب کی زیادتی درکار ہی اور ہاتھ پاون کی تبدیش باستواری ضرور ہی

فصل چونتیسوین لشیرغس کے بیانمین

سرسام بارد کو لشیرغس کہتے ہین یونانی زبانمین اور اوسکا ترجمہ عربی مین لسیان سے کیا جاتا ہی اور لشیرغس اوس ورم ملبنی کو کہتے ہین جو اندرون مقعد یعنے کھوپڑی کے ہو اور یہی سرسام ملبنی ہی - اکثر یہ ورم مجاری جوہر دماغ مین ہوتا ہی اور پردون مین خواہ جوہر دماغ مین نہین ہوتا اسلیئے کہ ملبنم کمتر مجمع ہوکر جھلی کے اندر نفوذ کرتا ہی کیونکہ جھلیان سخت ہین اور ملبنم نرم ہے اور پردونمین خواہ جوہر دماغ مین اسوجہ سے نافذ نہین ہوتا کہ جوہر دماغ خواہ ملبنم مین لزوجت ہی اور لزوجت مانع نفوذ ہی جیسے کہ ورم سخت اکثر صفراوی ہوتا ہی اور کمتر ملبنی ہوتا ہی اسلیے کہ جوہر صفاتی اور جوہر عصبی مین نفوذ ملبنم کا سہت کم ہوسکتا ہی - علاوہ یہان یہ بھی کمتر ہوسکتا ہی کہ ان دونون سے یہ کم ہو اور ممکن یہ ہی کہ یہ ورم جوہر دماغ مین بھی ہو اور حجابہاے دماغی مین بھی یہ مرض پیدا ہو - لشیرغس کا یہ نام باعتبار اوسکے عرض کے ہی اسلیے کہ لشیرغس یعنے لسیان اس مرض کو لازم ہوتا ہی اور اسکے نام مین اکثر اطبا کو خطا واقع ہوتی ہی اور یہی وجہ ہی کہ اونمین دریافت نہوا کہ یہ عرض لسیان کا اوس مرض سے پیدا ہوتا ہی جو ورم بارد سے موجود ہوا ہی بلکہ اونمین السیا دھوکا ہوا ہی کہ وہ نفس لسیان کو مرض تجویز کرتے ہین - پھر یہ بھی ہی کہ بعض اطبا ہر ایک ورم بارد کا نام لشیرغس رکھتے ہین یعنے جو ورم بارد دماغ مین ہو وہ لشیرغس ہی اگرچہ ورم بارد سوداوی ہو خواہ ملبنی ہو لیکن اکثر لوگ در تقدمین لشیرغس فقط ورم ملبنی کو کہتے ہین - اور اگر دونون کا نام لشیرغس اصطلاح مین رکھا جاے اسمین کیا ضرر ہی - مادہ لشیرغس ملبنی کا قریب مادہ سدر کے ہوتا ہی لیکن اسکا مادہ مستحکم زیادہ ہوتا ہی مگر اس مرض کی پیدایش جمیع ایسی چیزون سے ہوتی ہی جنکے استعمال سے خلط ملبنی پیدا ہو اور اوسمین تخیر بھی ہو - اسی واسطے اکثر اسکی پیدایش پیاز کھانے سے ہوتی ہی اور تخمہ سے بھی جو بکثرت پیدا ہو یہ مرض پیدا ہوتا ہی اور بکثرت مشروبات کے استعمال سے اور زیادہ فواکہ کھانے سے

علامت اس مرض کی صداع خفیف اور حمی نرم اسلیئے کہ تپ سے کوئی ورم اندرونی خالی نہین ہوتا لشیر طیکہ وہ ورم خلط متعفن سے پیدا ہوا ہو اور اسی علامت سے اس مرض اور سبات مین تفرقہ کیا جاتا ہی ہان تپ اسکی نہایت نرم ہوتی ہی اسلیے کہ مادہ ملبنی ہی اور بیشتر یہ تپ محسوس بھی نہین ہوتی اور لشیرغس کے ہمراہ ثبات تثقیل بھی ہوتا ہی کہ ادھر مریض نے آنکھ کھولی اور پھر فورًا بند کر لیتا ہی اور لسیان بھی اسکے ہمراہ لازم ہی اور سانس پھولی ہوئی اور دیر مین آتی ہی اور ضعیف ہوتی ہی اور یہ سب امور مع اندک ضعف کے ہوتے ہین اور تھوک منہ سے زیادہ نکلتا ہی اور جمائی بھی بہت لیتا ہی اور بار بار منہ کھولتا ہی اور پھر بند کرتا ہی اور کبھی جمائی لینے کے بعد اوسکا منہ کھلا ہوا رہ جاتا ہی بوجہ غلبہ لسیان کے وہ منہ بند کرنا بھول جاتا ہی خواہ اوسے منہ کے بند کرنے مین کسل دامنگیر ہوتا ہی خواہ اوسکا

ارادہ یہی ہوتا ہو کہ تھوڑی دیر تک منہ کھلا رہے۔ بوجہ شرکت معدہ کے اسکو نمکی بھی آتی ہو زبان مین سپیدی پیدا ہوتی ہو۔ جواب دینے مین کسل پیدا ہوتا ہو اور پلکون کی حرکت مین بھی کسل معلوم ہوتا ہو عقل مین اختلاط اور ہذیان اکثر ہوتا ہو اگر کبھی قوام مین نیازہ کے خشکی پیدا ہوئی تو بمقدار معتدل خشکی ہوتی ہو۔ پیشاب اسکا مشابہ بول میر یعنے خچر کے ہوتا ہو اور کبھی کپ کپی اور اطراف مین عرق بھی پیدا ہوتا ہو۔ نبض ان لوگون کی بخلاف نبض اصحاب قرانطیس کے عظیم اور متفاوت بطی اور زلزلی یعنے ملتی ہوئی اور متموج شبیہ نبض ذات الریہ کے ہوتی ہو۔ اور بطو مین کم تر اور تفاوت مین شدید اور اختلاف مین کمتر اسلیئے کہ اذیت قلب کو اس مرض مین کمتر پہونچتی ہو اور اس مرض مین وہ قسم نبض کی جسکو واقع فی الوسط کہتے ہین زیادہ پیدا ہوتی ہو اسلیئے کہ قوت حیوانی اس مرض مین سلیم رہتی ہو اور تپ مین کمی ہوتی ہو کہ اسلیئے کہ قلب سے اس مادہ کو بعد اور دوری ہو اور سبات زیادہ ہوتا ہو اسلیے کہ مادہ اسی جگہ نفس دماغ مین ہو اور ذات الریہ مین ورم ریہ سے مادہ بطرف دماغ کے چڑھتا ہو اگر ہم فرض کرین کہ مادہ سوداوی کے ورم کو بھی لشیر عنس کہتے ہین اوسکی علامت یہ ہو کہ درد شدید اور دل تنگی اور ہذیان اور آنکھ کھولے ہوے مہوت اور اگر لشیر عنس جو ہر دماغ مین ہو سبات بہت ہو۔ زیادہ اور دشواری مین اندا اور زبان سپید زیادہ ہوتی ہو اور آنکھ باہر کی طرف نکلی ہوئی اور ملکہ اوپر پڑتی ہین اور بدشواری حرکت پیدا ہوتی ہو۔ اور اگر حجاب دماغین ورم ہو وجع شدید اور حرکات مین خفت اور سبکی اور اضطراب بول اکثر پیدا ہوتا ہو بوجہ نسیان کے اور نیز بوجہ اون عضل کے جو بول کے گرانے مین کام دیتے ہین اور منجملہ اون علامات کے جو آدمی کو لشیر عنس کیطرف لیجاتے ہین یہ ہو کہ اختلاج سر مین بکثرت ہو اور کسل اور گرانی بھی زیادہ ہو اور حسوقت اعراض لشیر عنس کے شدید ہون اور عرق زیادہ نکلے پس وہ قاتل ہو اسلیئے کہ عرق مسقط قوت ہو جسوقت عرق نفس پھیل جاے اور اعراض مین انحطاط پیدا ہو البتہ انجام کار مین سلامتی مریض پیدا ہوگی اور خصوصاً اگر ادرام پس گوش پیدا ہون اسلیے کہ اکثر بحران اس مرض کے انھین ادرام سے ہوتے ہین **علاج** اگر کوئی مانع نہو پہلے فصد سے ابتدا کرنی چاہیے اوسکے بعد حقنہ ہاے حادہ کا استعمال کرکے جذب مواد بطرف اسفل کے کرنا چاہیئے اور اوسکو قی کرانی چاہیئے اسطرح پر کہ ایک پر مین رائی اور شہد لگا کر حلق مین ڈالین اور قی کرائین اور ایسے مکان مین جو خوب روشن ہو اوسے ٹھہرانا چاہیے اور زیادہ پینکی خواہ اونگھ مین ہر وقت آنکھین بند کیئے پڑے رہنے سے اوسے باز رکھنا چاہیے اور جب وہ اونگھے باصرار بار بار جگایا اور ہوشیار کر دیا جاے۔ اور ابتداے مرض مین مادہ کو روغن گل اور سرکہ سے روکنا لازم ہو یعنے اسکی مالش ان دواؤن سے بعد ابتداے مرض کے کرنی چاہیئے اور بعد دو دن کے اوسمین جند بیدستر اور سرکہ عضل بھی شریک کیا جاے اور بارد شئی اوسکو بہت کم ملانی چاہیئے خصوصاً ابتدا اور انتہا مین علی الخصوص انتہا آخر زمانہ مین اسکی احتیاط ضرور ہو۔ اور بخوبی حالت رہے کہ ایسی چیز مستعمل نہو پھر بعد اس مالش کے تمریخ بدن کی روغن زیتون اور اجوائن اور تخم ماذریون اور فلفل اور عاقرقرحا سے کرین گرخواہ ایسی ہی خشک اور دواؤن سے اور نطول ایسے قوی استعمال کرین جو تحلیل کی قوت زیادہ رکھتے ہین اور شمومات اور عطوسات اور لطیف غرغرہ خبکا لگان لگان ذکر قانون عام مین ہو چکا ہو استعمال کرین۔ اگر عضل تر و تازہ کا اوسکے سر پر استعمال کرین بہت مفید ہوگا اور تمامی ایسی چیزین جو محمرین یعنے جلد مین سرخی پیدا کرتی ہین خون کو جذب کرکے وہ بھی اور خردل کا لطوخ بھی استعمال کرنا چاہیے اور اطراف اوسکے اسقدر ملے جائین اور اسقدر دبائے جائین کہ سرخ ہو جائین اور اونکی دلک اور دبانے سے مریض کو خوب اذیت محسوس ہو کہ اس سے بھی نفع عظیم پیدا ہوتا ہو اور اگر گہری غنودگی مین پڑ جاے بالون کے زور سے کھینچنا چاہیئے اور ایک ایک بال پر سیدھا کھڑا کیا جاے اور سر کے پیچھے نزدیک نقرہ کے محاجم پچھنے چسپان کرین بہت سے مگر خالی پچھنے بلا شرط لگانے چاہئین اور کبھی بھرے ہوے پچھنے کی بھی ضرورت پڑتی ہو

جسوقت خون نکالنے کی ضرورت ہو اگر کسی ایسے مریض کو غذا دینے کی ضرورت ہو آب ترمس اور آب نخود ہمراہ آب کشک کے دینی چاہیے اور
اطراف کے دبانے پر اہتمام کرنا چاہیے چند ساعت تک تاکہ جذب بخار کا اوپر کی طرف نہونے پائے اگر بوجہ طول مرض کے مسہل کی حاجت
جب ارتعاش مفاصل وغیرہ پیدا ہو اور ہاتھ پاؤں ہلا کرین تین ماشہ جند بیدستر اور تھوڑی سی سقونیا کہ ایک دانق سے کم ہو دینی چاہیے اور
اگر افراط اور زیادتی حمی کا خوف ہو سقونیا کو ترک کرکے فقط جند بیدستر کو دینا چاہیے اور فقط تبدیل مزاج مریض پر اکتفا کرنا بہتر ہی
عمدہ استفراغات سے یہ ہی کہ حقنہ کا استعمال کیا جاے اور اگر باضطرار سواے حقنہ اور طرح کے مسہل کی ضرورت ہو ایارج فیقرا اگید رم اور ربع
درم شحم حنظل اور ثلث درم بلیلہ اور ایک دانگ مصطگی بشربت بکیہ حمی شدید نہو اور اجابت کا بھی وثوق پورا ہو دینا چاہیے اور اگر بنظر عادت
مریض خواہ اور وجوہ سے اجابت ہونے کی پوری امید نہو باوجود پلانے مسہل کے حمول اور شیاف کا بھی استعمال کیا جاے
تاکہ دونوں قسم کی دوا سے اجابت ضرور پیدا ہو جاے اور بعد استعمال دواے مسہل کے مریض کو بیدار اور ہوشیار کرتے رہین اور بتکلف
قضاے حاجت پاوسے آمادہ کرین اگر باوجود پیدا ہونی حاجت مریض براہ نسیان بول اور براز کے دفع کو بھول جاے جا بالین پر لیٹے وہ دونگین جو ناف کے
دونوں طرف واقع ہین اور نیز شکم پر نطول ایسے پانی سے کرین جسمین بابونہ اکلیل الملک بنفشہ بیخ سوسن جوش دیا ہو اور مثانہ کو خوب باہین اور بول کو
دبا دبا کر نکالین پھر مرض زنانہ منتہی کو پہونچے جھولے اور گہوارہ جیسے اوپر مذکور ہو چکا استعمال کرین اور مریض کو تھوڑی سی ریاضت کرائین اور
جو تدبیر نقیہ لوگون کی ہو وہی تدبیر انکی نسبت جاری رکھین **فصل بیتیسوین دس پانی کے بیانمین جو اندر تجویف کے پیدا ہو**
کبھی اندر تجویف کے یعنے استخوان سر کے رطوبات مائی ایسے مجتمع ہو جاتے ہین اور کبھی تجویف کے باہر انکا اجتماع ہوتا ہی خارج تجویف اگر مجتمع ہون تو انکی
دلالت وہ امور کرتے ہین جنھین ہم بیان کرینگے اور اندر تجویف کے یعنے اوپر اوس جھلی کے جو سخت ہی اگر اجتماع رطوبات مائیہ ہو گرانی سر مین
پیدا ہو گی اور آنکھ بند کرنے مین دقت اور دشواری ایسی پیدا ہو کہ بند کرنا ممکن نہین ہوتا اور آنکھ مین رطوبت زیادہ بھری رہتی ہی اور ہمیشہ
آنسو رواں رہتے ہین اور آنکھین کھلی رہ جاتی ہین اور اس مرض کا علاج کچھ ہو نہین سکتا ہی **فصل چھتیسوین خارج کے اورام**
اور خارج تجویف کے پانی اور لڑکون کے عطاس کے بیان مین کبھی اون جاہون مین جو خارج سر سے ہین اورام حارہ
خواہ باردہ پیدا ہوتے ہین اور کبھی اجتماع پانی کا سر مین خصوصاً لڑکون کے سر مین عارض ہوتا ہی اور جوانون کو بھی کبھی یہ کیفیت عارض ہو جاتی ہی
سبب اس مرض کا یہی ہی کہ بہت سے رطوبات درمیان تجویف اور جلد کے خواہ درمیان دو جاہون کے جو خارج دماغ ہین مجتمع ہو جاتے ہین اور
اسیوجہ سے اوس مقام مین سر کے ایک پستی سی پیدا ہوتی ہی اور یکایک رونا اور بیداری پیدا ہوتی ہی اور لڑکونکو یہ مرض اکثر بوجہ خطاے
قابلہ کے پیدا ہوتا ہی کہ وہ براہ خطا اور نادانی سر کو اس زور سے دباتی ہی کہ اوسکے اجزا مین جدائی اور تفرقہ پیدا ہو کر رگون کے منھ کھل جاتے ہین
اور جلد کے نیچے سے خون رقیق مائے سیلان کرا اپنی جگہ پہونچ جاتا ہی اور کبھی اور قسم کے رطوبات سواے رطوبات مائی کے بھی پیدا ہو جاتے ہین
پس اگر رنگ جلد سر کا بحال خود باقی ہو اور شئی مجتمع ہلتے اور سرکتے ہوے اور دبتے ہوئے نظر آے یہ پانی سر مین بھرا ہوا ہی اور اگر رنگ جلد
کا متغیر ہو جاے اور ملمس صحیح ملمس کے مخالف ہو اور مقام اجتماع مین ایک قوت سے ہو اور بیٹھنے اور سرکنے پر امتناع ہو خواہ کسی طرح کی
لذع یا درد پیدا ہو ورم خارج تجویف مین لڑکون کے سر مین جب پانی پڑ جاتا ہی اور اکثر یہ پانی لڑکون کے سر مین پیدا ہوتا ہی اوسکی
زیادتی اور کمی کی شناخت ضرور کرنی چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ اندر سے باہر کو آجاتا ہی یا نہین اگر ایسی صورت ہو اور کثرت سے آتا
ہو اسکا بھی علاج ہو نہین سکتا ہی اور اگر تھوڑا سا ہو اور جلد خواہ استخوان تجویف سے لپٹا ہوا ہو اوسکو عرض مین چاک کرکے نکال

لینا چاہیے خواہ اگر کچھ زیادہ ہو دو طرف چاک کرینگے کہ دونون زخم آپسمین متقاطع ہون خواہ تین طرف متقاطع چاک کرین اگر مقدار اس سے بھی زیادہ ہو اور جسقدر پانی بھرا ہوا ہو اوسنے نکال ڈالین اور اوسکے بعد پٹی وغیرہ سے خوب درست کرکے اسطرح بندش کرین کہ زخم کے منھ باہم وصل ہو جائین اور تین دن تک روغن زیتون اور شراب دسپر لگائین اور تیسرے روز بندش کھول کر مراہم اور فتیلہ سے زخم بھرنیکا علاج کرین اگر اسکی حاجت ہو خواہ ٹانکین لگائین اور سی دین درزونکو اگر فقط ٹانکے سے کفایت ہوتے معلوم ہو پھر مرہم وغیرہ کی کچھ حاجت نہین اور اگر گوشت بھرنے مین اور اوگنے مین دیر ہو پس اطبا ایسے وقت مٹی کا چھیل ڈالنا تجویز کرتے ہین کہ خفیف خفیف چھیل ڈالین تاکہ گوشت بہت جلد پیدا ہو اور اگر بہت ہی کم ہو فقط تحلیل غلط ایسے مواد سے جو مانع زیادتی کا ہو کافی ہوگی اور ورم گرم کی شناخت اور اورام سرد کی بخوبی اوپر کے فصول سے ہو چکی ہے کہ لمس اور لون سے بخوبی معرفت ہو سکتی ہے اور سرد و گرم جو چیز ورم تک پہونچے اوسکی موافقت اور ناموافقت سے شناخت ہو سکتی ہے اور جمیع اقسام مین ورم کے ایک الم اور اذیت ایسی پیدا ہوتی ہے کہ تحقف مین ضغط اور تنگی پیدا ہو کر یہ الم پیدا ہوتا ہے جب مقام ورم کو مس کرین الم اور اذیت پیدا ہوگی۔ علاج اون اورام کا بعینہ وہی کرینگے جو سرسام کا علاج ہے اور اتنا خیال ضرور چاہیے کہ چونکہ یہ اورام خارج از تحقف ہین دوا قوی بھی مستعمل ہو سکتے ہین اور ضرر کا امان ہے اگر دوائے قوی مستعمل ہو حجامت کا فائدہ ان اورام مین مضد سے یقیناً زیادہ ہے لڑکون کو متواتر چھینک جو عارض ہو چاہیے کہ اوسکی مرضعہ اور دودھ پلانے والی کو آب جو خواہ آب سولیق کھلائین اگر لڑکے کو دست آتے ہون اور تھوڑ لیسی طبا شیر بریان کرکے و نیز تخم خرفہ بریان استعمال کرین اسلیے کہ اس مرض مین اسہال کا عارض ہونا بہت برا ہے الفیام ضعفہ کو چاہیے کہ گرمی سے اور گرمی پیدا کرنیوالی چیزونسے پرہیز کرے اور بافوخ پر بنفشہ سرد کیا ہوا رکھے کہ بہت سود مند ہے **فصل ستائیسوین سباتِ سہری کے بیان مین** بعض اطبا اسکو مخصوص سے بھی نام زد کرتے ہین اور یہ صحیح نہین ہے بلکہ شخوص ایک قسم جمود کی ہے مین کہتا ہون سباتِ سہری وہ مرض ہے جو سرسام بارد اور سرسام حار سے مرکب ہوتا ہے اسلیے کہ یہ ورم دونون خلط یعنے بلغم اور صفرا سے پیدا ہوتا ہے اور سبب اسکی پیدائش کا یہ ہے کہ امتلا دونون اخلاط الات مین ہوتا ہے اور کثرت خورش اور زیادتی مشروبات کے ہمراہ سکر کے اسکا باعث ہوتی ہے کبھی دونون خلط مین بوجہ تساوی کیفیت کے اعتدال ہوتا ہے اور کبھی ایک خلط انمین سے دوسرے پر غالب ہوتی ہے اوسوقت غالب کے خلط علامات زیادہ ہوتے ہین اگر خلط بلغم کا غلبہ ہو اوسوقت اس مرض کا نام سبات سہری رکھا جاتا ہے اور اگر صفرا غالب ہو سہر سباتی کہتے ہین اور کبھی اس مرض مین یہ بات ہوتی ہے کہ بعض اوقات مین خلط صفراوی غالب ہو جاتی ہے اور کسی وقت غلبہ بلغم کو ہوتا ہے بلغم کے غلبہ کے وقت سبات اور ثقل اور کسل پیدا ہوتا ہے اور آنکھونکا بند رہنا اور جواب کلام نا گواری دینا اور اگر دیا بھی تو جیسے کوئی ٹالتا ہو اور سوچ سوچ کے بے پروائی سے دیتا ہے۔ اور صفراوی خلط کا مفلح ہوتا ہے کہ بیداری اور ہذیان اور تیز نگاہ سے دیکھنا برابر بحلے الاتصال اور گہری نیند خواہ پینکی پیدا نہین ہونے پاتی ہے بلکہ ہر وقت پینکی کے آگہی افعال اور حرکات آواز وغیرہ پر باقی رہتی ہے پھر جب بلغم کا غلبہ دوبارہ ہوتا ہے سبات ثقیل اور پلکونکا بند ہو جانا جسوقت کھولنے کا ارادہ کرے پیدا ہوتا ہے اور پھر صفرا کا غلبہ جب پیدا ہو بہت جلد متنبہ ہو جاتا ہے اگر کوئی اوسے جگائے اور آگاہ کرے اور ہذیان شروع ہو جاتا ہے اور قصد حرکت کا کرتا ہے اور آنکھ بھی کھولتا ہے مگر دیکھنے کے طور کی کیفیت پیدا نہین ہوتی اور نہ بند ہونے کی سی صورت ہوتی ہے بلکہ اوپر کی پلک فقط اوٹھ جاتی ہے اور جیسے اصحاب سرسام آنکھ پوٹے کھلنے مین ہوتی ہے وہی صورت اسکی آنکھ کی بعینہ ہوتی ہے اور خواہش اسکی بھی رہتی ہے کہ ہر وقت لیٹا رہے اور جو وضع طبعی لیٹنے کی ہے اوسکے خلاف طور پر لیٹنے کو خواہش کرتا ہے اور چہرہ پر اسکے تبیج پیدا ہوتا ہے اور رنگ چہرہ کا سبزی اور سبزی مائل ہوتا ہے۔ علاوہ بران اکثر حالات مین اسکے پلک اوپر کی طرف

کھچی رہتی ہی پھر جب آنکھ کھولتا ہی مثل اصحاب شخوص اور جمود کے آنکھ کھولے ہوئے رہ جاتا ہی اور کسی طرف نگاہ نہین جماتا اور اگر کچھ کلام کرتا ہی کلام اوسکا منتظم اور تام نہین ہوتا اور پانی اسکے حلق سے نہین اوترتا بلکہ ٹھہرا رہتا ہی تا انکہ اکثر نتھنون کی طرف سے گر پڑتا ہی اور اسی طرح اگر حریرہ وغیرہ کوئی پتلی غذا کھلائی جاے اوسکا بھی اوترجانا دشوار ہوتا ہی اور جب یہ نوبت پہونچے زبون حالی اوسکی زیادہ سمجھنی چاہیے اکثر اسے احتباس بول اور براز بھی عارض ہوتا ہی ساتھ ہی خواہ بول اور براز مین کمی پیدا ہوتی ہی اور ضیق نفس بھی پیدا ہوتا ہی اور کبھی اس مریض کے آثار مشابہ بعض اختناق رحم کے ایسے ہوجاتے ہین مگر فرق یہ ہی کہ اختناق رحم مین چہرہ بحالت خود باقی رہتا ہے اور تمام علامات اختناق رحم کے جو اوسکے مقام خاص مین مذکور ہین وہ بھی فارق ہوتے ہین - ایک یہ بھی فرق ہی کہ اس مرض مین اگر کسی بات کی خبر مریض کو عین حالت بیہوشی مین کرین ہوسکتا ہے اور سمجھے اگر دین تو سمجھ بھی سکتا ہی اور محتنق یا اختناق رحم کو یہ بات ممکن نہین ہی - یہ مریض شیر غس سے بھی مشابہ ہی لیکن اتنا فرق ہی کہ جیسا شیر غس کے مریض کا بحال خود باقی رہتا ہی اس مریض کا چہرہ ویسا باقی نہین رہتا لیکن متغیر ہوجاتا ہی ایضاً ان بیماروں کو سہر اور آنکھ کا کھولنا بدون دیکھنے کے کیفیت کے جیسے اوپر بھی مذکور ہوا عارض ہوتا ہی اور تپ اسمین شدید ہوتی ہی - اور قرانیطس سے بھی اس مرض کو مشابہت ہی فرق یہ ہی کہ سبات اس مرض مین زیادہ ہوتا ہی اور ہذیان کم نبض اس مرض کی سریع اور متواتر بسبب ورم کے ہوتی ہی اور تیز بسبب ورم کے ہوتی ہی اور غیر بسبب خلاط جمودی کے نبض مین سرعت اور تواتر پیدا ہوتا ہی اسی وجہ سے اصحاب شیر غس کی نبض سے صدا ہوتی ہی - اور عریض اور قصیر بسبب ملغم اور ورم ملغمی کے ہوتی ہی اس جہت سے مخالف نبض قرانیطس کے ہوتی ہی اور قصیر ہونے کی جہت سے نبض عریض ہوجاتی ہی - پھر یہ بھی بات ہی کہ اس مرض کی نبض بہ نسبت شیر غس کے قوی زیادہ ہوتی ہی اور قرانیطس کی نبض سے ضعیف ہوتی ہی اور نبض مین امتداد اور تشنج متفاوت نہین ہوتا جیسے اختناق رحم کی نبض اور نہ قوت اس نبض کی ثابت ہوتی اور نہ انتظام سے یہ نبض خارج ہوتی ہی ایسی کہ نہایت منتظم ہوجاے جیسے کہ اختناق رحم مین بلکہ قوت ساقط ہوتی ہی اور نبض متواتر ہوجاتی ہی **علاج** علاج مشترک اس مرض کا فصد ہی جیسے کہ قانون عام مین مذکور ہوچکا اوسکے بعد حقنہ کا استعمال کہ اوسکی زیادتی اور تیزی اور نرمی بقدر مادہ کے تجویز کرنی چاہیئے بذریعہ علامات مذکورہ کے اور جیسا معلوم ہو ویسا کرنا چاہیئے اگر ملغم کی زیادتی ہو اوسکی تدبیر کرینگے اور اگر صفرا زیادہ ہو اوسکا علاج کیا جاے اور غذا سے بھی مخالفت کیجائیگی جیسا قرانیطس مین بیان ہوچکا خصوصاً اگر سبب مرض کا کثرت طعام ہو اسی طرح اگر سبب اکثار طعام ہو مریض کو قی کرائین اور طعام اور غذا سے معدہ کو خالی کرکے پھر اور تدبیرات کرین گے اور اگر بسبب سکر اور مستی شراب کے یہ مرض پیدا ہوا ہی تا وقتیکہ سکر برطرف نہو جاے کچھ علاج نکرینگے اور بعد افاقہ کے بیہوشی سے فقط مرطبات سریع الاقصار کرینگے اور اخیر مین وہی علاج جو آخر خمار مین کیا جاتا ہی کرین گے - اس مرض کے جمیع اقسام نطولات اور ضمادات اور عطوسات مذکورہ بالا مین مشترک ہین اسی طرح استنفراغات مشروبی جو لطیف ہین خواہ لطیف استسقا کے حقنہ جیسے اوپر مذکور ہوچکے وہ بھی باشتراک جمیع اقسام مین بکار آمد ہین اور یہ سب دوائین اس مرض مین اتنی قوی ہونی چاہین جسقدر کہ قرانیطس مین قوی ہوتے ہین اور نہ اسقدر جیسے اوس شیر غس مین جو بوجہ شخوص کے پیدا ہو بلکہ اون دوائون مین ترکیب مناسب ایسی درکار ہی جو دونون مادہ کے مناسب ہو یعنے صفرا اور ملغم دونون کی رعایت ملحوظ رہے اور غالب وہی اجزا ہون جو خلط غالب معلوم ہو قانون عام مین ان سب امور کی تفصیل بطور واجب بیان ہوچکی ہی - اس مرض کے نطولات مین جسوقت خلط صفراوی غالب ہو برگ بید سادہ اور بنفشہ اور اصل السوس اور جوسمے بابونہ کے اور اکلیل الملک اور شبت داخل ہونا چاہیئے - اور بشیر شربت خشخاش

اور یہ وہی نیند ہی جو بروقت سکر اور مستی کے پیدا ہوتی ہی اور اسی نیند کے قریب وہ بھی نیند ہی جو بسبب تخمہ کے اور بوجہ زیادہ بھرنے طعام کے معدہ مین عارض ہوتی ہی اور ان لوگونکا سبات بذریعۂ قے کے دفع ہو جاتا ہی اور یہی دونون سبب اکثر سبات کے عارض ہونیکے ہوتے ہین بشرطیکہ ان دونونکا وجود مین استحکام ہو جاے اور کبھی برودت اور رطوبت دونون ملکر ساتھ ہی سبب نوم کے ہوتے ہین مگر ان دو نونمین مقدم سبب برودت ہوتی ہی اور رطوبت اسکی معین ہو جاتی ہی جسطرح اجتماع حرارت اور یبوست کا سہر مین ہوتا ہی اور سبب حقیقی اس جگہ سہر مین وہی حرارت ہی اور یبوست اوسکی معین ہی۔ سبات کے اور بھی اسباب ہین از انجملہ اشتداد نوائب حمی کا اور متوجہ ہونا کل طبیعت کا اور اصلاح مرض کے اور طبیعت نیچے مادہ کے تنگی اور کشمکش مین ہوتی ہی پھر اوسوقت روح نفسانی بھی طبیعت کے پیچھے اوسی جگہ جا پہونچی ہی جیسا بعض اطبا نے کہا ہی خصوصاً اگر مادہ تپ کا بلغمی ہو اور بارہ ہو اور سخونت اوسمین فقط بوجہ عفونت کے پیدا ہوئی ہو۔ اور کبھی بوجہ رداوت اخلاط اور بخارات کے جو بطرف دماغ کے صعود کرین نیند پیدا ہوتی ہی جبکہ معدہ کے بخارات مقدم دماغ کی طرف صعود کرین خواہ ریہ کے بخارات امراض ریہ مین بطرف دماغ کے چڑھین اور اسطرح سائر اعضا کے بخارات کا یہی حال ہی کبھی بوجہ کثرت قولہ دیدان اور جب القرع کے بھی سبات پیدا ہوتا ہی اور کبھی بوجہ تنگی مین پڑجانے دماغ کے نیچے استخوان مخف کے خواہ صفحہ مخف کے خواہ لشیرہ اور پوست کے نیچے دماغ تنگ ہو جانے سے نیند پیدا ہوتی ہی اور یہ تنگی اوسوقت ہی جب کہ سر مین کسی طرح چوٹ لگے اور جو بطن زیادہ سبات بروقت قطع کے پیدا کرتا ہی وہی ہی جو بروقت تنگی کے زیادہ سبات پیدا کرے کبھی نیند اور سبات بجہت درد شدید کے اوس ضربت سے جو عضلات صدغ کو پہونچے پیدا ہوتی ہی خواہ بوجہ مشارکت اذیت فم معدہ خواہ رحم کے پیدا ہوا سلیئے کہ ایسے اوقات مین دماغ منقبض ہو جاتا ہی اور مسالک روح حساس کے بند ہو جاتے ہین اور اسطرح کا انسداد ہوتا ہی کہ اوسمین حرکت روح کی دشوار ہوتی ہی بطرف ظاہر کے اور کبھی بوجہ ضعف روح اور تحلل روح کے بھی سبات پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ انبساط روح کا متعسر ہوتا ہی اور پھر چونکہ جو حواس بروقت سبات خواہ نیند کے معطل ہوتے ہین ایکی تو بصارت ہی اور دوسرے سماعت لہذا واجب ہی کہ جو آفت مقدم دماغ مین پہونچے جہان ان دونون حس کا مبدا ہی اوسی آفت سے نوم خواہ سبات پیدا ہون اور اوسکی شرکت سے فساد تخیل بھی ہوتا ہی اسلیئے کہ اگر مقدم دماغ صحیح اور سالم رہے اور آفت فقط موخر دماغ مین پہونچے سماعت اور بصارت مین آفت کا پہونچنا کچھ ضرور نہ ہوگا اور نہ یہ دونون حس بیکار اور معطل ہونگے اور نہ وجود نوم کا ہوگا بلکہ بطلان حرکت خواہ بطلان لمس کا البتہ پیدا ہوگا اور حواس بحال خود ثابت رہین گے جس طرح کہ امراض جمود اور شخوص مین یہی کیفیت ہوتی ہی۔ اور صرف سبات کا جس مین بہ نسبت حرکت کے زیادہ ہوتا ہی حس بالکل باطل ہو جاتی ہی اور حرکت بالکل باطل نہین ہوتی کہ حرکت تنفس مین سالم رہتی ہی یہ بھی واجب ہی کہ جو سدہ مرض سبات مین پڑے سدہ تامہ نہو اور نہ زیادہ کثیف ہو ورنہ تنفس مین ضرر پہونچے گا اور ہر ایک سبات ایک مزاج خاص سے متعلق ہوتا ہی برودت سے اوسکا تعلق پہلے ہوتا ہی اور رطوبت سے دوبارہ کبھی بطرف سبات کے اور امراض مثل ذات الجنب اور ذات الریہ وغیرہ کے منتقل ہو جاتے ہین بعض آدمیون کے اخلاط مین حبس ہوتا ہی اور اونکی تیزی مین شکستگی ہوتی ہی کہ زیادہ ایذا نہین پہونچاتی پس ایسے شخص پر نحاس یعنے آرامی نیند کا غلبہ ہوتا ہی ادہر یہ لیٹا بقصد سونیکے اور حرارت غریزی اندر جسم کے چلی جاتی ہی اور اندرون جسم کے پھیل کر انجرۂ دماغی کو ہیجان مین لاتی ہی اسی حیث سے اوسکو نیند نہین آتی خصوصاً جبکہ مزاج خشک ہو اور جب نیند کو آنی مین کمی اکثر ہونے لگے کبھی مرض کے پیدا ہونے کی خبر دیتی ہی آب انار ایسی چیز ہی کہ دیر تک معدہ مین ٹھہرتا ہی اور بخارات معدے کو دماغ کی طرف چڑھنے سے منع کرتا ہی اور سہر یعنے بیداری سے رستگاری دیتا ہی ہمنے اوپر بیان کیا ہی کہ غذا کے استعمال کے بعد کس ہیئت پر لیٹنا چاہیئے اور اب پھر کہتے ہین کہ بکثرت چت لیٹنا لیشت مین سستی پیدا کرتا ہی اور لیشت کے جوڑ بند ڈھیلے کر دیتا ہی پھر اوسکے علاج مین بکثرت استعمال انتصاب یعنے سیدھے کھڑے

رہنے کی ضرورت ہوتی ہو اور دھوپ مین سونا سر کے واسطے برا ہو اور چاندنی مین سونا خون کے خالص پیدا ہونیکو مضر ہو اس جہت سے کہ جمیع اخلاط مین حرکت پیدا کرتا ہو اور خرخرہ بھی پیدا کرتا ہو سبب خرخرہ کا یہ ہو کہ فم معدہ چسپیدہ ہو جاتا ہو پس آواز بدن ہمراہی رطوبت کے سینہ سے نکلتی اور رطوبت کے ساتھ جب نکلتی ہو تو خرخرہ پیدا ہوتا ہو علامات اگر سبات بجہت برد سادج یعنے بلا مادہ کے پیدا ہو اور برودت خارجی ہو اوسکی علامت یہ ہو کہ پیچھے اوس برودت شدید کے عارض ہوتا ہو جو سر مین خارج سے پہونچا ہو یا بجہت برودت اندرونی بدن اور دماغ کے سبات عارض ہو اور چہرہ اور پلکون مین تبیج نہین ہوتا اور رنگ مائل بسبزی اور نبض متمدد مائل بصلابت جسمین تفاوت شدید ہو پیدا ہوتی ہو اگر سبات کسی مشروب دوا کی برودت سے جو محدر بھی ہو پیدا ہو جیسے ابیون اور بیخ اور بیخ بیروج تخم نعناع جوز مائل اور نظر اور دہ جو معدہ مین پھٹ جاے یا کشنیز تر یا اسبغول بمقدار کثیر ایسے سبات پر استدلال بذریعہ اون علامات کے کیا جاتا ہو جنکا بیان باب سموم مین ہم کرینگے اور یہ بھی علامت ایسے وقت مین پائی جاتی ہو کہ ایسے سبات کے ہمراہ چند اعراض اور بھی ہوتے ہین جیسے اختناق یا سبزی اور سردی اطراف مین پیدا ہوتی ہو زبان مین ورم ہونا بوے دہن کا متغیر ہو جانا نبض کا ساقط ہو جانا کہ قلی ضعیف ہو جاے متفاوت نہو بلکہ متواتر نہو جیسے دودی متواتر ہوتی ہو اور نملی اگر متفاوت ہو اوسکے تفاوت مین نظام اور ثبات نہو بلکہ کبھی تفاوت چھوڑ کر تواتر پیدا ہو اور کبھی تواتر سے پھر تفاوت کی طرف پہونچے اوسوقت معلوم ہو جاتا ہو کہ انمین ادویہ بارد مین سے کوئی چیز کھالی ہو یا پی گیا ہو اور اسکا علاج اوسی طور پر کیا جاتا ہو جو باب سموم مین مذکور ہوگا بعض آدمیونکا یہ قول ہو کہ جو سبات برودت سادج سے پیدا ہوتا ہو بہت خفیف ہوتا ہو بہ نسبت اوس سبات کے جو مادہ رطب سے پیدا ہو یہ قول بخوبی صحیح نہین ہو بلکہ اکثر وہی سبات جو برودت سادج سے پیدا ہوتا ہو زیادہ قوی ہوتا ہو تمامی اقسام اوس سبات کے جو برودت جو ہر دماغ سے پیدا ہون خواہ کسی دوا ے مشروب کی برودت سے عارض ہون ان اقسام کے تابع فساد ذکر بھی ہوتا ہو اور فساد حفظ بھی لاحق ہوتا ہو۔ اگر سبات کی پیدایش رطوبت ساذجہ بلا مادہ سے ہو اوسکی علامت یہ ہو کہ علامات غلبۂ خون خواہ ثقل یا غلبہ بلغم کے نہ پاے جائین اور بلغم کی وجہ سے جو سبات پیدا ہو اوسکی شناخت تقدم اعتلا اور پہلے سے تخمہ پیدا ہونا خواہ کثرت استعمال مشروبات کا اور نبض کی نرمی اور موجی ہونا اور نبض مین عرض پیدا ہونا اور ایضاً سبات کا مستغرق جمیع اوقات مین ہونا یعنے گہری نیند ہر وقت بنی رہے اور گرانی بھی ہو اور چہرہ کا رنگ سپید اسی طرح آنکھ اور زبان مین بھی سپیدی پیدا ہو اور سر مین بوجہ پیدا ہو اور پلکون مین تبیج پیدا ہو اور ملمس سر کا سرد رہے اور قبل حدوث اس مرض کے جو تدبیر غذائی وغیرہ ہوے اوسمے بلغم پیدا ہونے کی امید ہو اور سن بھی ایسا ہو خواہ ملبد اور شہر ایسا ہو کہ اوسمین بلغم پیدا ہو اور سوائے ان علامات کے اور علامات جو بلغمی ہین وہ بھی ذریعہ شناخت ہو سکتے ہین جو سبات غلط خون سے پیدا ہوتا ہو اوسکے علامات یہ ہین کہ ادواج یعنے رگون مین انتفاخ پیدا ہو کہ پھولی ہوئی نظر آئین اور آنکھین اور رخسار اور گال سرخ ہین اور سر وغیرہ مین گرمی محسوس ہو جیسے اور امراض دموی مین بیان ہو چکا اور اگر بلغم اور خون ساتھ ہی مجتمع ہو جیسے گلابی رنگ مین سرخی اور سپیدی کا اجتماع ہو جاتا ہو اوسوقت علامات قرانطیس اور شیر عنس اور سبات سہری کے ساتھ ہی مجتمع ہونگے۔ اور اگر سبات سہری مین بخارات بدن کے اوٹھکر سر مین یکجا ہوتے ہون جیسے حمیات مین اور خصوصاً بروقت دردیہ خواہ جب ریہ مین ورم پیدا ہو خواہ معدہ سے بخارات اوٹھکر دماغ مین مجتمع ہوتے ہون ہر ایک قسم بخارات کو اوسکی خاص علامت سے پہچان لینا چاہیئے مثلاً اگر معدہ سے بخارات آتے ہین اونکے پیشتر سدد اور دوار اور دودی اور طنین اور خیالات پیدا ہونگے اور بروقت گرسنگی کے انکے صعود مین خفت ظاہر ہوگی اور امتلاے طعام کے وقت زیادتی پیدا ہوگی اور اگر اطراف ریہ سے آمد بخارات کی ہو خواہ سینہ سے

اوس سے پہلے وجع ثقیل اور درد اطراف صدر مین اور ضیق نفس اور سرفہ وغیرہ عارض ہونگی خواہ اور اعراض ذات الجنب اور ذات الریہ کے ظاہر ہون گے اسی طرح اگر جگر سے یہ بخارات آتے ہون اونکے پیشتر دلائل امراض جگر کے اور اگر رحم سے بخارات صعود کرین امراض رحم کے دلائل موجود ہون گے اور اوسی قسم کے امتلا جو رحم وغیرہ مین ہوتا ہی پیدا ہوگا اور جو سبات صفرہ اور سرسین صدمہ چوٹ کے پہونچنے سے خواہ کپنٹی کے صدمہ سے عارض ہو اوسکی شناخت اپنے خاص سے ہوتی ہی سبات اور سکتہ مین فرق یہ ہی کہ سبات کا مریض بات بھی سمجھتا ہی اور بیدار بھی ہوتا ہی اور حرکات اوسکے بآسانی نسبت احساس کے ہوتے ہین اور سکتہ کا مریض اوسکے حس اور حرکت دونون باطل ہوتے ہین اور مجملی فرق درمیان مریض سبات اور غش کے مریض مین جو بوجہ ضعف قلب کے ہویہ ہی کہ مسبوت کی نبض قوی اور مشابہ نبض صحیح لوگون کے ہوتی ہی اور نبض غشی کی بہت ضعیف اور باصلابت ہوتی ہی۔ اور دوسرا فرق یہ ہی کہ غشی تھوڑی پیدا ہوتی ہی اور اوسمین تغیر لون کا بطرف زردی کے ہوتا ہی اور مشابہ لون مُوتی یعنے مردونکے رنگ کی اور سرد اطراف بھی ظاہر ہوتا ہی۔ اور سبات مین تغیر لون کا جو ہوتا ہی اوسمین حُسن زیادہ ظاہر ہوتا ہی اور چہرہ اوسکا کین یکبارگی خفت ظاہر نہین ہوتی اور اسکا سحنہ سوتے ہوے آدمی کے سحنہ سے زیادہ مخالف نہین ہوتا سوائے اسکے کہ تھوڑا سا تبیج اور انتفاخ یعنے پھول جانا چہرہ کا البتہ زیادہ بہ نسبت نائم کے ہوتا ہی مسبوت اور اوس مریض مین جسے اختناق رحم عارض ہو یہ فرق ہی کہ مسبوت کو فہم کلام کی قوت ہوتی ہی اور بہ تکلف کلام بھی کر سکتا ہی۔ اور مرض اختناق رحم کی عورت بہت دشواری سے بات کو سمجھتی ہی اور کلام کی قدرت ہرگز نہین ہوتی اور مسبوت پر بالتخصیص حرکت گردن اور سر کی اور حرکت پاؤن کی آسان ہوتی ہی اور حس بھی ان مقاموں مین ہوتی ہی اور پلکون کے کھلنے مین بھی آسانی بہ نسبت اختناق رحم کے ہوتی ہی اور اختناق رحم ایسے سبب سے ہوتا ہی جو دفعتہً پیدا ہوا اور اوسکا غلبہ بڑھتا جاتا ہی تاکہ منقضی ہو جاے یا قتل کرے۔ اور سبات کبھی ممتد ہوتا ہی اور اوسکا گہرا اور مستغرق ہونا رفتہ رفتہ ہوتا ہی اور نیند سے پہلے شروع ہوتا ہی مگر نوم ثقیل ہوتے ہی بان اگر سبب سبات کا بروت ہو کہ اوسوقت سبات بھی دفعتہً پیدا ہوتا ہی اور جب پت واقع ہو جاتا ہی تو کوئی دوا کا استعمال ہوا ہو کہ اوسکے حدوث مین بھی جلدی ہوتی ہی اور اسکا علم بھی یقینا ہو جاتا ہی اور مخفی نہین رہتے

علاج سبات اور گہری نیند کا جو حمیات مین پیدا ہو جو سبات کسی عضو کے مرض کا عرض ہی اوسکے علاج کا طریقہ یہ ہی کہ اوسی عضو کی فصد کرین تدبیر مناسب سے تاکہ اوس عضو کا تنقیہ ہو جاے اور جو سوء مزاج اوس عضو کو عارض ہی وہ زائل ہو جاے اور دماغ کی تقویت کی ایسی صورت تجویز کرین کہ اس مادہ کو قبول نہ کرے مثلاً روغن گل اور سرکہ بکثرت استعمال کرین تاکہ تنہار روغن کی وجہ سے جو نیند پیدا ہوتی ہی اوسے سرکہ منع کرے اور فواکہ قوی کے عصارات کا استعمال کرین اور اوسکے بعد نطولات محلل اگر دماغ مین کوئی شئی محتبس ہوئی ہو اور یہ سب چیزین قانون عام مین مذکور ہو چکی ہین اور جو سبات حمیات اورتپ کے دور مین پیدا ہوتا ہی اوسمین بہت جلد اطراف کی بندش کرکے اور چھنیک پیدا کرنے کی تدبیر ہمیشہ کرنی چاہیے اور سرکہ کا بخار بھی سونگھایا جاے اور سرکا پسینہ کسی طرح نکالین مثلاً روغن گل اور سرکہ بافراط ملکر خواہ آب انگور اور آب انار یا اور قسم کے قابضات کا استعمال کرین اور جو سبات کسی دوا کے مخدر کے استعمال سے پیدا ہوا اوسکا علاج خاص وہی کرنا چاہیے جو کہ اس مخدر کا علاج ہی اور اوسی مخدر کا تریاق جو کچھ مقرر ہوا ہی اوسی کو استعمال کرنا چاہیے جیسے کتاب پنجم مین ہم بیان کرین گے جو سبات بروت خارجی کے پہونچنے سے عارض ہو اوسکا علاج تریاق کبیر اور شرد و لیطوس اور دواء المسک کا استعمال کرنا اور سر پر نطول اوس پانی کا جسمین سداب اور جندبیدستر اور بصل جوش دیا ہوا اور اسی طرح عاقرقرحا بھی شریک کرین اور سر مین تمریخ یعنے مالش روغن بان اور روغن نارد ین کی جندبیدستر ملا کر اور روغن مشک

اور روغن قسط بھی داخل کرنا چاہیئے ہمراہ جند بیدستر کے اسی طرح ضماد جو مرکب جند بیدستر اور عنصل اور مشک سے ہو کہ جند بیدستر دو جزو اور عنصل ایک جزو اور تھوڑی سی مشک ڈالکر لیپ کریں اور مشک ہمیشہ ہر وقت سونگھاتے رہیں۔ اور جتنی چیزیں تسخین دماغ کے اوپر جا بجا مذکور ہو چکی ہیں ان میں سے جو جو قوی التاثیر چیزیں ہیں انکا استعمال کریں اور نرم خواہ ضعیف الاثر کا استعمال اسوقت نکریں۔ جو سبات بوجہ غلبہ خون کی پیدا ہوا اسکی علاج میں سبت جلد فصد فیقال کی اور حجامت ساق کی کرنی چاہیئے اور حقنہ معتدل کا بھی استعمال ضرور ہے اور تلطیف غذا کی بھی کیجاوے اور آب نخود کا بھی استعمال مفید ہے۔ اور جو سبات غلبۂ رطوبت سے پیدا ہو مگر رطوبت سادج یعنے بے مادہ کے ہو اوسکے علاج میں وہ ضماد جسکی ترکیب جند بیدستر اور نقاح اذخر اور قسط اور جوز السرو اور اہلیلج سے اور فربیون عاقرقرحا سے ہو استعمال کرتے چاہئیں اور سبک غذا کھلائیں اور دہان اور نطولات سے اجتناب کریں مگر بعد احتیاط تمام کے اسلیئے کہ جو ترطیب وغن کی ہو قوت ادویہ کو فنا کر دیتی ہے دہان اگر قوت دوا کی بہت ہی قوی ہو اوسوقت مضائقہ نہیں ہے یہ بھی واجب ہے کہ سر کی مالش کریں اور اسقدر مالش ہو کہ سرخ ہو جاوے اور مشک کا سونگھانا بھی مستعمل رہے اور جو سبات بوجہ رطوبت مادہ بلغم کے پیدا ہوا اوسوقت پہلے استفراغ مادہ کا بذریعہ حقنہ قوی کے کرکے اسی تدبیر کریں کہ ذکر کرائیں اور چونکہ یہ سبات بوجہ اجتماع بلغم کے معدہ میں اکثر پیدا ہوتا ہے اسلیئے واجب ہے کہ تنقیہ معدہ کا بلغم سے اسطرح کریں کہ قطع مادہ ہو جاوے جیسا ہم باب امراض معدہ میں ذکر کریں گے اور نزلات منضجہ جو قوی ہوں اور سعوط اور عطوس اور غرغرہ جو سب کے سب اوپر کے مقام میں مفصل بیان ہو چکے ہیں قانون عام کی فصل میں اسی طرح وہ تدابیر جن سے آواز کو مریض سے خواہ ایسی شئے اوسے دکھلائیں جسکے دیکھنے سے مغموم ہو ضرور کرنی چاہیئے اسلیئے کہ غم کا پیدا کرنا ایسے امراض میں جو فکر کو ضعیف کر دیتے ہیں اور قوت فکریہ میں جمود اور بستگی پیدا کرتے ہیں تحریک نفس پیدا کرتا ہے اور بوجہ عروض غم کے صلاح از سر نو حاصل ہو جاتا ہے۔ مفیدترین ادویہ کے جو بیداری پیدا کریں یہ ہے کہ تشتے میں سبز پھٹکری ملا کریں اور چہرہ پر سر کہ ملیں اور نیچے کے اعضا کو مضبوط اور درشت باندھیں اور چیونک۔ لانے والی چیزیں استعمال کریں **فصل دوسری بیداری اور سہر کے بیان میں** تیقظہ یعنے بیداری خواہ جاگتے رہنا وہ حالت ہے جو ہر حیوان اور ذی روح کو ہر وقت قائم ہونے روح نفسانی کے عارض ہوتی ہے جب کہ قیام اس روح کا بطرف آلات حس اور حرکت کے ہو اور ان آلات کو انکے خاصل افعال میں استعمال بھی کرے اور سہر کے معنے یہ ہیں کہ بیداری میں افراط پیدا ہو اور منشا افراط بیداری کا یا رطوبت لزجی یعنے وہ رطوبت غلیظ جو دماغ میں متمکن ہو جیسے مبطلون میں یہی منشا بیداری مفرط کا ہوتا ہے خواہ بوجہ درد کے بیداری پیدا ہو خواہ بوجہ فکر زائد کے پیدا ہوا اور بعض اقسام سہر بوجہ روشنی اور خور کے اور مکان کی چمک اور تیز ہونے سے پیدا ہوتے ہیں جو لوگ مستدیم سہر کے ہوں ایسے مکان میں ہیں اور بعض اقسام سہر کے بوجہ مجتمع ہونے کے پیدا ہوتے ہیں اور کثرت استعمال اوسکی باعث ہوتی ہے اور ایک قسم بیداری کی اوس چیز کے استعمال سے پیدا ہوتی ہے جو نفع پیدا کرے اور تشویش اخلاط اور پریسانی خواب کی اوس سے پیدا ہوا اور بروقت خواب یعنے بحالت نوم فزع اور خوف اوسکے استعمال سے عارض ہو جیسے باقلا وغیرہ بعض قسم سہر کی بوجہ صعود بخارات یابسہ کے جنسے لذع دماغ میں پیدا ہوا اور درد عارض ہو بھی عارض ہوتی ہے اور جو بیداری مفرط مشائخ کو عارض ہوتی ہے اوسکا سبب انکے اخلاط کی بورقیت اور اخلاط کا نکین ہو جانا اور انکے جوہر دماغ کی یبوست ہوتی ہے بعض اقسام سہر کے بوجہ ورم سودادی خواہ ورم سرطانی جو اطراف دماغ میں پیدا ہو عارض ہوتے ہیں یہ بھی اطبا کہتے ہیں کہ جسکو سہر عارض ہوا اور بعد ازاں کھالسنی پیدا ہو وہ مرجاوے گا۔ ہمنے فصل اول میں اسی مقالہ کے خواہ فن کلیات میں جہاں ذکر قوم کا کیا ہے علامات ضروری کا بھی ذکر وہاں کر دیا ہے **علامات** اوس سہر کے جو بیس سادج یعنے خشکی ملا مادہ سے عارض ہو اور حرارت اوس یبوست کے ہمراہ نہ ہو یہ ہیں کہ جوانی اور سرخی

ہوتی ہو اور انکھین اور زبان اور نتھنے بھی خشک ہو جاتے ہین اور سر مین گرمی خواہ سردی کی حس باقی رہتی ہے دوم جو بیداری حرارت اور یبوست سے ملکر پیدا ہوتی ہو اوسکی علامت یہ ہے کہ خشکی کے ہمراہ التہاب اور سوزش بھی پائی جاے اور کبھی پیاس کا غلبہ اور احتراق آنکھونکی جڑ مین ہو۔ اور جو بیداری بوجہ بوقیت اخلاط کے ہو اوسکی علامت یہ ہے کہ نتھنو نمین تری بنی رہے اور آنکھ سے کیچڑ نکلے اور تھوڑی سی گرانی اور ثقل بھی سر مین پیدا ہو اور نیند سے بہت جلد بیدار ہو جاے اور بروقت بیداری کے بستر خواب سے اوچھل پڑے خواہ کودکر فرش خواب سے الگ ہو جاے اس بیداری پر تدبیر سابق غذائی خواہ اور طرح کی تدبیر جو مولد ایسے اخلاط کی ہو دلیل ہوتی ہو اور سن شیخوخت مثلاً کہ یہ بھی دلیل اسی بیداری پر ہے۔ اور جو مکان کی روشنی سے بیخوابی پیدا ہوتی ہو خواہ کسی غذا سے عارض ہو اوسکی شناخت اوسی کے سبب خاص سے ہوتی ہے۔ اور جو بیداری بوجہ ورم سودادی کے پیدا ہو اوسکی علامت مکرر بیان ہو چکی جہان جہان ذکر ورم کا آتا ہے۔ اور جو بیداری افکار اور ترددات سے عارض ہو خواہ حمیات حادہ کی وجہ سے بیداری پیدا ہوا اوسکی علامت وہی سبب خاص ہے جو ہمراہ مرض کے موجود ہوتا ہے **معالجات** جس بیداری کا سبب یبوست ہے اوسکے علاج مین مریض کو چاہیے غذاے مرطب کا استعمال کرے اور استعمال استمام معتدل بالخصوص کرے اگر حمام سے بھی نیند پیدا نہو واضح ہو گا کہ اس شخص کا مزاج بدنی معتدل نہین ہے اور نہ اسکا مزاج جید اور درست ہے بلکہ اسپر یبوست کا غلبہ زیادہ ہو گیا ہے خواہ اخلاط فاسدہ اسکے بدن مین اسقدر موجود ہین کہ اونکو حمام سے ثوران اور جوش پیدا ہوتا ہے ایسے مریض کو فکر اور جماع کا ترک قطعاً کر دینا چاہیے اور تعب کو ترک کر کے سکون اور راحت کا استعمال کرنا چاہیئے اور ہمیشہ وہی روغن جو اوپر مذکور ہو چکے ہین اون مین سر کو ڈبونا چاہیے یعنے اسقدر روغن کا استعمال کرین کہ تمام سر ڈوبا رہے اور دودھ بھی سر پر دوبایا کرین اور وہی نطولات مرطبہ کا استعمال کرتا رہے اور استنشاق اور سعوط بھی اور اوپر روغن کی کانونمین تقطیر کرتا رہے خصوصاً روغن نیلوفر اور بالتخصیص اسکا سعوط اور اسفل قدم مین مالش اور جو بیداری بوجہ یبوست کے مع حرارت کے ہو اوسکی تدبیر اس سے زیادہ بار درطب دویہ سے کرنی چاہیئے جیسے تراشہ کدو اور خرفہ اور لعاب اسبغول اور عصی الراعی حی العالم وغیرہ منجملہ منوم کے غناے لذیذ اور دقیق ہو ایسی حسین نہ ازعاج ہو اور تال اوسکا کھلا ہوا جیسے ہریرہ نامے سرد کا ترانہ ہوتا ہے اور تال برابر ہو کہ سانس اور سکتہ نہ دے اسی وجہ سے پانی گرنے کی آواز جو بلندی سے نشیب مین گرتا ہے خواہ درخت کے پتون کی کھڑکھڑاہٹ بروقت چلنے ہوا کے منوم نہین ہے لیکن ان دونون صورتونمین چونکہ فروخت اور دل تنگی برابر پیدا ہوتی ہے لہذا منوم نہین ہین جو بیداری بوجہ درد کے پیدا ہوا اوسکی تدبیر یہی ہے کہ وجع مین تسکین پیدا کرین اور جو علاج مخصوص دوش رد کا ہے اوسکے باب مین مذکور ہے اور جو بیداری حمیات مین پیدا ہوا اوسکی تدبیر بھی ہین مذکور ہو گی۔ اکثر دیا توزہ سادہ بھی نیند پیدا کرتا ہے اور منھ کا دھونا اور بطول چہرہ پر کرنا اور کنپٹی اور پیشانی پر روغن خشخاش باغراط لگانا خواہ روغن کاہو اس سے بھی نیند پیدا ہوتی ہے خربزہ مین تخم خشخاش سپید کا استعمال بھی مفید ہے اور مبشیرہ ادویہ مخدرہ جنکا ذکر قرابادین مین آتا ہے بھی مستعمل ہوتی ہین اور قرص عفران جو صداع حار کی فصل مین مذکور ہو چکا اگر اس قرص کو عصارہ خشخاش خواہ ایسے گلابمین کہ حسبمین خشخاش یا کاہو جوش دیا ہو بھگو کر پیشانی پر طلا کرین معتبر ہو گا منجملہ مجربات کے یہ دوا ہے سلیخہ اور ابیون اور زعفران کو روغن گل مین تر کر کے نا کمین یہ روغن لگائین بسطرح جو طلا پوست خشخاش اور تخم خربزہ سے بنا کر دونون کنپٹیونپر لگائین وہ بھی مجرب ہے۔ اور اس دوا کے سونگھنے سے بھی نفع بین ہوتا ہے ان بیمارونمین جو شخص مقدار یکہ برسنہ لینے سٹرا استعمال کرے فوراً سو جاے گا۔ اگر غلظ غلیظ کے صعود سے بطرف دماغ کے سہر پیدا ہوا ہو پیشانی پر بابونہ اور مینجیتج کا ضماد کرنا چاہیئے۔ مموم وغیرہ اور بیمارونکی نیند پیدا کرنے کے واسطے یہ بھی ایک تدبیر جید ہے کہ اطراف کو زور سی باندھین جو تکلیف دہ ہو اور درد پیدا کرے اور اوسکے سامنے چراغ روشن کر کے حاضرین اور موجودین کو حکم دیا جاے کہ خوب زور زور سے باتین کرین اور تھوڑی دیر کے

بعد ہاتھ پاؤں کی جنبش کھول دی جاوے اور یکبارگی سب خاموش ہو جائین پس مریض سو جاوے گا **مترجم** کہتا ہی زمانۂ حالین میں تپ سرسام بھی دریافت ہوئی اور فقط چراغ کی طرف اگر مریض بغور دیکھے زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ اور کم سے کم دس منٹ مین نیند پیدا ہو جائیگی اور خاص مجرب اور ایجاد مترجم سے گل چاندنی اور گل نیلوفر کا عرق کھینچکر کسی برتن مین مثل گیلاس وغیرہ کے رکھ کر دکھلانے سے بھی فوراً نیند پیدا ہوتی ہی اور محل نوم جو حمیات کی فصل حمای عنب مین بیان ہوگا وہ بھی بغایت مجرب ہی اور اوسکے موجب مجمع فضائل اور منبع فواضل برادرم حکیم سید برکت علیخان جیپوری ہین اور دیگر اعمال مسمر یزم جو فن جدید دریافت ہوا ہی تنویم کے بارہین نہایت مفید اوسکے قواعد ہین سو اے اوراض کے جسمین شنج خفقہ کا سہر بھی دفع ہوتا ہی **متن** جو بیداری رطوبت بورقی اور شور سے پیدا ہوا اوسکے علاج مین تیز اور نمکین شئی کھانیسے پرہیز واجب ہی اور سمک رضراضی اور گوشت لطیف سے شوربا جسمین نمک پھیکا ہو کھلانا چاہیئے اور جب شبیار سے استفراغ کرنا لازم ہی اور ہمیشہ سر مین روغن بکثرت لگانا مگر وہ روغن مشک مین اور نیگرم ہون۔ اگر ایسا مرض بیداری کا سن شیخوخت مین پیدا ہوا اوسکا علاج دشوار ہوتا ہی تاہم استعمال فتیل کا جسمین صعتر اور بابونہ اور اقحوان جوش دیا ہو ہر شب کرنا ضرور ہی کہ اس سے اچھی طرح نیند آجاے گی۔ اسی طرح روغن اقحوان خواہ روغن ایرسا لیغنے بیخ سوسن کا استنشاق کرین خواہ روغن زعفران کا کبھی جب مریض سہر کی انحلال قوت کا خوف ہوتا ہی باضطرار انیون بمقدار ایک قیراط کے کھلانی پڑتی ہی تاکہ نیند پیدا ہو۔ اور جسے یہ مرض بافراط اور بشدت عارض ہوا اوسکو بعد تنقیہ اور ریاضت اور استحمام کرنے کے ایسی چیز کھانی جو مسدد ہو اور اوسکے بعد طعام کا استعمال کرنا کافی ہوتا ہی کہ بعد ان تدبیرات کے فوراً نیند آجاتی ہی **فصل تاسیری آفات ذہن کا بیان** جتنے ضرر افعال دماغی مین واقع ہوتے ہین اونکی شناخت تین طرح سے ہوتی ہی۔ اگر مریض کی حس صحیح اور سالم ہو اور اشباح اور تماثیل اشیاء کو جاگتے اور سوتے وقت ٹھیک خیال کرتا ہو مگر جو چیزین خواب یا بیداری کے وقت اوقات مین دیکھے اونمین بیان نکر سکے اور بروقت بیان کے تعبیر پر اون اشیاے مرئی خواہ مسموعی کے قادر نہو اور وہ چیزین اسکی یاد سے جاتی رہین تو اس شخص کی قوت ذکر مین آفت پہونچی ہی اور محل ماؤدت موخر دماغ ہی۔ اور اگر غیر مناسب باتین کہے اور جو چیزین قابل پسند کے نہین ہین اونمین دوست رکھے خواہ جن چیزون کا طلب کرنا عقلاً اچھا نہین ہی اونمین طلب کرے اور جن چیزون کی صنعت خوب نہین ہی اونمین بناے اور جن چیزون سے احتیاط اور حذر کرنا اچھا نہین ہی اونسے حذر کرے۔ اور قادر روایت پر مرویات کے نہو ایسے شخص کی فکر مین آفت ہوگی اور محل آفت بطن وسط دماغ کی ہی۔ اور اگر باتین جیسی چاہئین ویسی ہی صحیح ہون اور قول اور فعل مین کوئی آفت تازہ پیدا نہوئی ہو بلکہ وہی استواری اور عمدگی جیسی چاہیئے قول اور فعل مین باقی ہو مگر خیالات اشیاء محسوسہ کا اکثر اوقات کیا کرے اور کپڑون سے روئین خواہ جون چنتا رہے اور نا موجود اشخاص کو دیکھے اور آگ خواہ شعلہ ہاے روشن اور غیر موجود نظر آئین خواہ اور چیزین بے اصل محض دکھلائی دین خواہ تخیل اشباح کا سوتے جاگتے کیا کرے ایسے شخص کے خیال مین آفت ہوگی اور موضع آفت بطن مقدم دماغ کا ہی اور اگر ان تینون صورتونمین سے دو خواہ تین مجتمع ہون آفت دو بطن خواہ بطون ثلاثہ مین ہوگی۔ اگر بوجہ نقصان قوت ذکر کے آفت فکر مین پیدا ہوا اسکا تناضر ورنہین ہی جیسے بوجہ فکر کے آفت ذکر مین بہ تبعیت عارض ہو ان تینون صورتونمین اگر مساوی ذکر خواہ فکر یا خیالمین بطور نقصان کے پیدا ہوا اوسکا منشا برودت سمجھنا چاہیے۔ اور اگر نقصان تشویش اور اضطراب کا پیدا ہوا اوسکا سبب حرارت ہی۔ بعض اطبا نے زعم کیا ہی کہ ان قوتونکا نقصان کبھی بوجہ نقصان جوہر دماغ کے بھی ہوتا ہی اور یہ گمان بھی چندان بعید نہین ہی پھر جمیع اقسام مذکورہ بالا کا سبب ابتداءً جوہر دماغ مین ہوتا ہی خواہ کسی اور عضو مشارک سے شروع ہو کر دماغ تک پہونچا ہی۔ اور کبھی سبب خارجی ضربہ اور سقطہ بھی ہوتا ہی۔ **معالجات** ان سب اقسام کے قانون عام یہ ہی فصل

بستم مقالہ اولی مین بیان ہوچکی اور جو نقشہ جات امراض اعضاء راس کے جداگانہ لکھے ہوے ہین اونسے التفاط کرنا چاہیے اور کتاب دوم اور یہ مفردہ مین سبب سے بیان ہوچکے ہین جو ان امراض کے جملہ اقسام کو مفید ہین بالتسے سمجھ کر نکالنا چاہیے اور جو غذائین انکو مضر ہین وہ بھی مذکور ہوچکی ہین اونسے پرہیز کرنا چاہیے **فصل چوتھی اختلاط ذہن اور ہذیان کا بیان** اختلاط ذہن اور ہذیان مجملہ اون امراض دماغی کے ہے جو بوجہ دماغی کی آفت کے پیدا ہوا ہو اسکا سبب مرہ سودا ہوتا ہے یا خون گرم جو ملتہب ہو خواہ صفرا خواہ صفراے دموی یعنے مرہ احمر خواہ حرارت ساذجہ بلا مادہ خواہ گرم سبب اختلاط کا ہو مگر اس قسم کے اختلاط مین ایذا کمتر ہوتی ہے۔ یا خشکی یا یبوست جو بوجہ مقدم ہونے سہر اور بیداری خواہ فکر وغیرہ کے عارض ہو الغرض ایسی چیز کہ خشکی پیدا کرے اور دماغ سے وہ رطوبت غریزی جسکے ذریعہ سے طریقہ عقل کی حفاظت ممکن ہے فنا ہوجاے۔ اور اگر اختلاط بوجہ مشارکت کسی دوسرے عضو کے پیدا ہو خواہ تمام بدن کی شرکت سے ہو عضو مشارک جیسے معدہ خواہ فم معدہ اور مرق خواہ رحم اور تمام بدن کی شرکت کے مثال جیسے حمیات مین اختلاط عارض ہوتا ہے۔ اور یہ سب اقسام شرکی خواہ بوجہ کسی کیفیت ساذج کے ہون جو عضو مشارک سے دماغ تک پہونچے جیسے پاؤن کی انگلی سے اوٹھکر یا ترک پہونچے خواہ ہاتھ مین سے بوجہ ورم کے کوئی کیفیت سمترک جاے۔ خواہ اور اعضا سے جو مزاج فاسد رکھتے ہون اور اونمین ورم بھی ہو۔ یا اختلاط بخار گرم صفرا سے اور بلغم سے جو متعفن ہوگیا ہے اور حدت اوسمین پیدا ہوگئی ہے عارض ہو۔ بہت اسلم اور بے خطر اختلاط عقل کی وہ قسم ہے جسکے ہمراہ ضنک اور سکون ہو اور نہایت بدوہ ہذیان مین اضطراب اور دلتنگی اور اقدام یعنے درآنا مہالک مین ہو **علامات** واضح ہو کہ جس شخص کے بدن مین کسی قسم کا درد ہو اور پھر وہ شکایت درد کی نکرے اور نہ اوس شخص کو درد حس ہو ضرور اختلاط عقل مین گرفتار ہے۔ پول دہنی حمیات مین اکثر دلیل اختلاط عقل پر ہوتا ہے۔ جو اختلاط عقل خلط سوداوی سے عارض ہوتا ہے اوسکے ہمراہ غم اور ظنون فاسدہ خواہ اور علامات مالیخولیا بھی ہوتے ہین جو باب مالیخولیا ہم لکھین گے پھر اگر سوداے صفراوی سے پیدا ہوا خلاق سبعی یعنے درندون کے سے عادات اور اطوار پیدا ہوتے ہین اور حرات خواہ بیدھڑک ہر ایک کام مین درآنا اسکا شیوہ ہوتا ہے۔ اور اگر سوداے دموی طرب اور ضحک کے ہمراہ رگون کا پُر ہونا خون سے ہوتا ہے۔ صرف خلط صفراوی سے اگر پیدا ہوا التہاب اور حرارت لمس اور دل تنگی اور بدخلقی اور اضطراب شدید اور خیالات آتشین اور تیز الکہ آنکھ کے سامنے نمودار ہونا اور آنکھون کی کوئی مین سوزش اور جلن اور رنگ مین زردی سرمین التہاب پیشانی کی جلد مین امتداد اور کھپاؤ آنکھون کا اندر کی طرف گھس جانا پیدا ہوتا ہے اور ہر وقت جیسے مقاتلہ کے واسطے اوچھلنا اور کودنا ہے۔ جو اختلاط عقل خلط حمرا سے یعنے صفراے دموی سے عارض ہوتا ہے اوسمین یہ اعراض زیادہ شدید اور بہت سخت ہوتے ہین۔ اسی طرح وہ عقل جو حمیات مین عارض ہوتا ہے کہ اوسکے اعراض بھی ایسے ہی شدید ہوتے ہین اور سب سے زیادہ حمیات وبائی کا اختلاط عقل شدید ہے۔ جو اختلاط حرارت اور یبوست بلا مادہ سے پیدا ہوا اوسمین ثقل اور علامات مواد مذکورہ بالا نہین ہوتے اور نہ وہ علامات ظاہر ہوتے ہین جو ابواب سابق مین ہر ایک مادہ کے بیان ہوچکے۔ بلغم یا عفونت اور تیزی سے جو اختلاط عارض ہوا اوسمین مریض کو رزانت اور آہستگی ہوتی ہے اور اپنے حوائج ضروری خود ہی کرتے رہتے ہین اور ہر وقت کام مین مشغول رہتے ہین مگر اونکے سر بھاری ہوجاتے ہین اور سُبات مین مبتلا ہوتے ہین بوجہ مادہ بلغمی کے جس طرح بالعرض حرارت بلغم سے بوجہ عفونت کے اختلاط عقل پیدا ہوتا ہے مراد یہ ہے کہ اصل مادہ بلغم کا فعل حرارت نہین ہے اسی وجہ سے بنظر خواص اصلی کے سبات پیدا ہوتا ہے اور بنظر حرارت عارضی کے اختلاط عقل یہ لوگ جس چیز کو گرفت کرتے ہین اوس سے خود ہی الگ ہوجاتے ہین خواہ الگ کردیتے ہین۔ اور کبھی اپنپر ایک حالت عجیب طاری ہوتی ہے کہ اپنے کو دواب یعنے چوپایہ خواہ پرند تجویز کرتے ہین۔ خلاصہ یہ ہے

کہ اگر اختلاط عقل بوجہ حرارت اور یبوست کے عارض ہو اوسکو دلالت سہر اور بیداری پر ہوتی ہی اور اگر حرارت اور رطوبت سے خونکے خواہ حرارت عارضی بلغم سے عارض ہو اوسپر سبات اور نیند دلالت کرتی ہی۔ جو اختلاط عقل کہ اوسکا سبب صعود بخار کا کسی عضو خاص سے بطرف دماغ کے ہو اوسکا حال اوسی عضو متالم سے خواہ اگر تمام بدن کے بخارات سے پیدا ہو تمام بدن کے حالات سے دریافت ہوتا ہی جسطرح حمیات مین یہی صورت ہوتی ہی اور اوسی عضو خواہ بدن کے اعراض سے یہ بھی پہچانا جاتا ہی کہ یہ مرض مادی ہی یا سادج خواہ مادہ بخاری ہی اور جمیع اقسام مشارکت کے علامات باب صداع مین بیان ہو چکے وہان سے بیان ہو چکے معالجات مالیخولیا کے ہمراہ جو اختلاط عقل پیدا ہو اوسکا علاج باب مالیخولیا مین مذکور ہوگا۔ مادہ ذموی سے جو اختلاط پیدا ہو فصد بہت جلد لینی چاہیے اسیطرح تمامی وہ امور جنسے تعدیل اور تبرید خون مین پیدا ہوتی ہی جھٹ پٹ استعمال کرنے چاہئین اور خون کا قوام درست کیا جاے۔ اور جو اختلاط بوجہ خلط صفراوی کے پیدا ہو خواہ حمرا سے اوسکے علاج مین بہت جلد استفراغ کرنا لازم ہی اور تبدیل مزاج خواہ تمام بدن یا فقط سر کی واجب ہی اور جو تبریدات اور مرطبات قانون عام مین بیان ہو چکے ہین اونکا استعمال کرنا چاہیئے۔ اور ضمادہاے سر جیسے اوپر مذکور ہو چکے بعد سر مونڈانے کے استعمال کرین پھر اگر روز بروز بعد تدبیرات کے شدت اور قوت بڑھتی جاے جو تدبیر بانیا کے علاج مین بیان ہوئی وہی یہان بھی کرنی چاہیے۔ اختلاط حارکی اصلاح مین قیروطی اور روغن گل اور سرکہ یا فوخ پر لگانا بہت نافع ہی خواہ روغن بنفشہ اور دودہ بشرطیکہ پتلا ہو یا روغن گل اور روغن خشخاش بعد اطمینان اس امر کے کہ جو بخارات اس دوا کے استعمال سے پلٹ جائین گے ضعیف اور کمزور ہون گے اور اگر کسی عضو رئیس خواہ شریف کی طرف پھر جائین گے کچھ ایسے مضر نہون گے۔ ہمراہ اختلاط کے سہر بھی ہو اوسوقت کوئی ضماد نافع نہوگا کبھی حقنہ ہاے حادہ اور تیز سے اختلاط پیدا ہوتا ہی اور زیادہ ہو جاتا ہی ایسے وقت زیادہ جذب مادہ کا بذریعہ حقنہ کے جائز نہین ہی بلکہ اون تیز حقنون کے بعد حقنۂ نرم کا استعمال کرنا چاہیے جو اختلاط شرکت سے کسی عضو کے پیدا ہوا اوسمین استعمال تقویت سر کا اور اوسکی تبرید اور جذب مادہ کا بطرف مخالف سر کے چاہیئے اور یہ سب قاعدے کلی اور جزئی کلیات سے لیکر بیان مکرر سہ کرر معلوم ہو چکے ہین اگر ہمراہ اختلاط کے ضعف قوت نہو چاہیئے کہ مریض کو طمانچہ مارین اور زور سے طمانچہ منھ پر لگائین اور بیشتر طمانچہ کا مارنا واجب اور ضرور ہو جاتا ہی اس غرض سے کہ اوسکی عقل پھر پلٹ آئے۔ اور کبھی سر کا داغ دینا بھی واجب ہو جاتا ہی اگر یہ تدبیرات مفید نہون مگر داغ بشکل صلیب ہوتا ہی یعنے اس شکل پر ✝ اگر جو شاندہ کلہ و پارچہ حیوانات سر پر ڈالین اور فاشرا یعنے ہزار فشان کو بجنبسہ خواہ اور پھلونکے ہمراہ استعمال کرنا اس مرض سے نجات دیتا ہی اگرچہ چند روز پیہم استعمال کیا جاے شیری خلوے کی اسکے ہمراہ خاص ہی اور جو اسمین عیب ہی اوسے پوشیدہ کر دیتی ہی۔

فصل پانچوین رعونت اور حمق کا بیان اختلاط ذہن اور رعونت اور حمق مین اگرچہ دونون آفت عقل سے پیدا ہوتے ہین اور دونون کا سبب بھی کبھی درمیان بطن اوسط دماغ کے ہوتا ہی فرق یہ ہی کہ اختلاط ذہن سے جو آفت افعال فکریہ مین پیدا ہوتی ہی وہ آفت تغیر افعال کی ہی اور رعونت اور حمق مین نقصان افعال خواہ بطلان پیدا ہوتا ہی اور ایک حالت مشابہ خرفت کے یعنے ایسی عادت پیدا ہوتی ہی جو خرق عادت پر دلیل ہوتی ہی جیسے خرافت یعنے وہ بے عقلی جو پیرانہ سالی مین پیدا ہوتی ہی خواہ بچون کی عقل اور ذہن کے ایسے افعال اور حرکات کرتا ہی۔ یہ بات تو ابھی اختلاط عقل کی عنوان فصل مین بیان ہو چکی ہی کہ اصناف آفات افعال دماغی کے تین ہین لیکن رعونت اور حمق کا سبب فاعلی برودت سادج بلا مادہ کے ہوتا ہی خواہ برودت کے ہمراہ یبس بھی ہوتا ہی کہ زمانہ دراز مین یہ مزاج بارد خواہ بارد یابس جو ہر بطن اوسط دماغ کے غالب ہو جاتا ہی یا برودت بلغمی یعنے برودت اور رطوبت تجاویف اوعیہ دماغی

مین بھرتی ہی اس مرض کا سبب منحصر بر برودت مین جو ہوا اور حرارت کی جہت سے یہ مرض عارض نہین ہوتا اسکی دلیل یہ ہی کہ اس مرض مین نقصان اور بطلان افعال پیدا ہوتا ہی جو مشابہ سکون کے ہی اور حرارت فکر کے افعال سے متعلق ہی کہ مشابہ حرکت کے ہی یعنے حرارت مین بطلان افعال نہین ہو سکتا کسیقدر حرکت خواہ وجود افعال گو بلا تغیر کے ہو ضرور ہونا چاہیے کہ اوسوقت کسیقدر حرکت روح دماغی کو ایسی ہوگی جو مقدم دماغ کو موخر دماغ تک متحرک کرے گی یا موخر کو مقدم تک حرکت دے گی اسلیئے کہ حرارت ہمراہ حرکت کے ہوتی ہی اور حرکت کی معین ہی اور جمود خواہ بطلان افعال حرکت بلکہ حرارت کو مانع ہی اور اوسکی مناقض ہی اور اسی وجہ سے مزاج دماغ کے اس حصہ کا یعنے بطن اوسط کا مائل بحرارت رکھا گیا اور درمیان موضع حرارت اور موضع برودت کے وسط قرار دیا گیا تاکہ اوسکو رجوع تخیل سے بطرف تذکر کے ہوتا رہے تخیل اور تذکر کا بیان فن کلیات مین ہو چکا ہی اور جس طرح یہ افعال بطون دماغ سے پیدا ہوتے ہین وہ بھی تفصیل مذکور ہو چکے **علاج** رعونت اور حمق کا یہی ہی کہ دماغ کی تسخین کی جاے اگر برودت سافج سے پیدا ہوا تو تسخین اور ترطیب دونون کرین گے جبکہ ہمراہ برودت کے یبوست بھی ہو خواہ تحلیل رطوبات موجودہ دماغ کی ادویۂ کبار سے جنکے نسخے قرابادین مین مذکور ہین از قسم ایارج اور شبیارات کے اور سکنجبین عنصلی سے خواہ تخم ترب سے ذکر ائین اگر کسی طرح کا مادہ بھی ہو خواہ شرکت معدہ کی مگر قلب کی تنبیہہ اور تقویت کی رعایت بھی ضرور ہمراہ اس تدبیر کے کرین گے مثل دواء المسک وغیرہ سے خواہ مشروب لیطوس اور مفرح وغیرہ سے اب زیادہ تطویل اسکے معالجہ مین نکرین گے اسلیئے کہ اوپر کے ابحاث مین قواعد کلیہ اور جزئیہ بخوبی ایسے بیان ہو چکے ہین جو لایق اس مرض کے ہین ہان اس مریض کا مسکن اور بود و باش کا مقام روشن تجویز کرنا چاہیئے تاریک اور اندھیرا گھر اسکے لایق نہین۔ خلاصہ تدبیرات یہ ہی کہ لفیفہ اور سہر اور غذاے لطیف اور قلیل اور گرم غذا نہ اسقدر کہ جوش اور غلیان پیدا کرے خواہ تحیز زیادہ بڑھاے بلکہ گرم لطیف اور بے ضرر تذکیہ اور صفائی ذہن کی پیدا کرتی ہی اور ذہن کا دشمن اس سے زیادہ کوئی چیز نہین ہی کہ غذاے لذیذ اور رطوبات نا ملایم سے امتلار ہے یبوست سے ذہن کو فقط یہی ضرر ہوتا ہی کہ بافراط سرعت حرکت اور انتقال ذہن پیدا ہوتا ہی خواہ چونکہ قلت روح کی زیادہ ہوتی ہی اسوجہ سے اختلال روح کا تھوڑی سی حرکت سے پیدا ہو جاتا ہی

فصل چھٹی فساد ذکر کے بیان مین

یہ مرض نظیر اوس عقل کے ہی جو رعونت اور حمق مین ہوتا ہی مگر فساد ذکر موخر دماغ سے پیدا ہوتا ہی اسلیئے کہ فساد ذکر مین خواہ کسی فعل کے افعال موخر دماغ مین نقصان پیدا ہوتا ہی خواہ بطلان جمیع کا ہو جاتا ہی اس مرض کا سبب اول جالینوس کے نزدیک برودت بلا مادہ خواہ برودت سافج اور یبوست ملکر ہوتا ہی کہ اوسوقت مثل اشیاے محسوسہ کے مطبع یعنے منتقش نہین ہوتے۔ یا رطوبت خواہ برودت ملکر ہوتا ہی کہ اوسوقت اگرچہ انطباع صور محسوسات تو ہوتا ہی مگر یہ انطباع چونکہ سریع الزوال ہی اسی جہت سے وہ صورتین یاد نہ رہین گی پھر اگر برودت کے ہمراہ یبوست ہو اوسپر سہر اور بیداری دلیل ہی اور یہ بھی دلیل ہوگی کہ امور ماضیہ تو یاد ہین مگر جو امور حالیہ ہین انکے یاد کرنے پر قادر نہو گا۔ اگر یہ مرض بوجہ رطوبت کے ہو سباب اسپر دلیل ہوگا اور گذشتہ امور ہر گز یاد نہ ہون گے اور شاید سوانح حالیہ اور وقتی یاد کر سکے اور بہ نسبت امور ماضی کے یہ امور زیادہ کرلے گا۔ اگر اسمین برودت سافج ہو خدر اور سدر بھی پیدا ہوگا۔ اور کبھی بوجہ یبوست مع حرارت کے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہی اوسوقت اختلاط ذہن بھی اسکے ہمراہ ہوتا ہی اور یہ حرارت اور یبس یا دماغ کے کسی جزو مین ہوتا ہی یا اوسکے کسی بطون مین بطون سہ گانہ سے خواہ کسی ظرف مین ادعیہ دماغی سے ہوتا ہی۔ اور کبھی یہ مرض بوجہ اخلاط خواہ اور سوء مزاج کے ہوتا ہی جو صدغین یعنے دونون کنپٹیون مین پیدا ہوا اور وہان سے دماغ تک اون اخلاط خواہ سوء مزاج کا اثر پہونچے۔ یہ صورت بعض متقدمین الدانے ذکر کی ہی اور بروقت تحریر اور امتحان کے صحیح اور درست نہ تھہری اور مشاہدہ مین آچکی ہی اب کسی طرح کا اشتباہ وقوع مین

اس قسم کے فساد ذکر کے ساتھ نہین ہوتے اور اکثر نسیان بھی عارض ہوجاتا ہی یعنے جو امور یاد ہون وہ بھی فراموش کر دیتا ہی تنہا فساد ذکر بلا اختلاط اور نسیان کے بدون برودت اور رطوبت کے پیدا نہوگا۔ اور کبھی اورام دماغی سے خصوصًا اورام بارده سے فساد ذکر عارض ہوتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ نسیان اور فساد ذکر اگر بحالت صحت عارض ہون تو نذر امراض قوی کا ہوتا ہی جیسے صرع اور سکتہ اور اگر بشیر عرض **علامات** جو تو اعداد پر بیان کئے ہین اونھین یاد کرکے اسکے علامات پیدا کرنے چاہین کچھ تکرار اور اعادہ کی ضرورت نہین ہی کہ ہر ایک مرض مین ہی علامات بار بار لکھے جائین **معالجات** جو فساد ذکر حرارت اور یبوست کے ہمراہ ہو اوسکا علاج بہت آسان ہی اور اوسکا علاج وہی تبرید اور ترطیب ہی جو مکرر بیان ہوچکی۔ اور جو یبوست سے پیدا ہوا اوسمین غذا بسیار کو مرطب اور معتدل حرارت اور برودت مین دی جاے اور ریاضت اطراف سر کی مالش اور دلنے سے کرنی چاہیے اور ایک کپڑے کھرے اور باخشونت سے مالش کرین در دونون ہاتھ اور دونون پاؤن ہلائین حاصل یہ ہی کہ جو ریاضت زیادہ سخت ہو بلکہ تھوڑی مقدار کی اور جسقدر غذا مین زیادتی ہو اوسی قدر ریاضت بھی بڑہتی جاے اور آسایش اور نوم اور حمام بھی بقدر لایق روز بروز کمی وبیشی سے کرانا چاہیے اور تسخین سر کی بذریعہ اصدہ مسخنہ جو معروف ہین کیجاے اونکے ذکر کو مکرر نہم کیون کرین اور سنیگیان خالی لگانی چاہئین اور جن دواؤن سے سرخی سر کی جلد مین پیدا ہوا اونکو ملین اور بیشتر دو جگہہ داغ دینے کی بھی ضرورت ہوتی ہی پس گردن اور آب زن ایسے چسپین بابونہ اکلیل الملک پایہ گوسپند جوش دیا جاے مفید ہین وعنن سوسن اور نرگس اور شب بو کا استعمال کرین جو رعونت اور حق مادہ بارد رطب سے پیدا ہو پہلے تنقیح مادہ کا کرکے استفراغ کرنا چاہیے اون ادویہ سے جو اوپر معلوم ہوچکی ہین۔ اور جس گھر مین وحشی زیادہ ہو اوسمین مریض کی سکونت بحوتیز کیجاے اور ابتدا ایسے استفراغ سے لازم ہی جو خفیف ہون جیسے ایارج اور شحم حنظل اور جند بیدستر بعد ازان رفتہ رفتہ ایارجات کبار کا استعمال کرنا چاہیے پھر اگر سوء مزاج حار کی طرف سے اطمینان ہم پہونچے معجون بلاذر کا استعمال کرین کہ یہ معجون تقویت ذہن مین بدرجہ قوی ہی۔ اور حافظہ کو بہت فائدہ بخشتی ہی ایضًا تمام مسہلات جو اگر محمرہون یا غرغرے اور شومات جو معلوم ہوچکے ہین استعمال مین رہین بتخفیف رطوبت مین زیادہ مبالغہ نکرین اور اسکا لحاظ رہے کہ بتخفیف اس حد تک نہ پہونچے جس سے فتار رطوبات اصلی دماغ کے ہوجاے کہ اوسکے بعد برودت مزاج عارضی پیدا ہو اسلیے کہ اس حیثیت سے نسیان مین زیادتی ہوجاے گی۔ اور مسکرات سے خواہ ایسے مقامات سے جہان گذر ہوا کا زیادہ ہو اور زیادہ استلا اور پرخوری سے مریض کو بچانا ضرور ہی اور پانی لگے نہانے سے کمال اجتناب درکار ہی گرم پانی تو اسوجہ سے مضر ہی کہ ارخا اور سستی پیدا کریگا اور سرد پانی خدر اور سکتہ پیدا کرتا ہی اور روح حساس دماغی کی اوسمین مفرت ہی اگر ایسے بیمارون کے بدن مین استلا پیدا ہو تو لطیف تدبیر بذریعہ تقلیل غذا کے خواہ اور طریق سے بعد ظہور استلا کے کرنی چاہیے اور جو غذا معدہ مین چمٹ جاتی ہی خواہ ثقیل غذا اور مخدر خواہ غذاے مبخر سے بھی ہر وقت احتیاط واجب ہی اور شراب سے استلا بہت مضر ہی ہان تھوڑی سی شراب نفس مین نشاط پیدا کرتی ہی اور روح کو تقویت دیکر تزکیہ روح پیدا کرتی ہی اور زیادہ پانی پینے کی حاجت بعد شراب پینے کے باقی نہین رہتی بہت پانی پینا بھی ان مرضا کے حق مین نہایت درجہ مضر ہی اور قیلولہ کثیر یعنے دوپہر کو زیادہ سونا بھی خصوصًا استلاے معدہ پر مضر ہی اور زیادہ بیداری سے بھی روح مین ضعف پیدا ہوتا ہی اور تحلیل ارواح ہوجاتی ہی اور باوجود ان مضار کے دماغین بخارات بھر جاتے ہین ان بیمارون کے علاج مین درج ترکی مربے یعنے پرورده خواہ مربے دار فلفل بوزن ایک درہم مجرب ہی اور یہ بھی بتجربہ سے معلوم ہوا ہی کہ یہ دونون مربیات حفظ کی قوت بھی زیادہ کرتے ہین اور تنبتہ اس ذہت کا بڑہاتے ہین یہ دوا بھی مجرب ہوچکی ہی کندر سعد فلفل اجین زعفران مرکی ہموزن سیکر شہد مین

معجون بنائین اور ہر روز بقدر ایک درم کے استعمال کرین ایضاً مجرب ہے فلفل دو جزو زیرہ دو جزو شکر طبرزد تین جزو لیکر استعمال کرین ایضاً ہر روز نہار منہ یہ دوا استعمال کرے کندر سکنہ نار فلفل ۔ ماشہ مجموع سات ماشے چار ماشہ ہوے ایضاً زیرہ پانچ حصہ فلفل یک حصہ ج ترکی دو حصہ سعد کوفی دو حصہ ملہلیہ سیاہ دو حصہ عسل ملا در یک حصہ اور دو چند مجموع ادویہ کے شہد لیکر معجون طیار کرین ۔ ادویہ مفردہ کے باب مین ملاحظہ کرنے سے جہان پر نقشہ جات لکھے ہوے ہین اور امراض سر کی خاص دوائین مذکور ہوئی ہین وہان سے ادویہ مجربہ اس مرض کے مل سکتے ۔ مکان اور نشستگاہ اس مریض کی ایسی چاہیے جہان روشنی ہو جو رعونت اور حمق بوجہ امراض دماغ کے عارض ہوا وسکا علاج وہی ہے جو قرانیطس اور لثیر غس اور سبات سہر کا علاج ہے **فصل ساتوین فساد تخیل کا بیان** یہ مرض بھی اوپر ین اسباب اور علامات مذکورہ سے پیدا ہوتا ہے جو ابواب مقدم مین بیان ہوے لیکن آفت کا مقام اس مرض مین مقدم حصہ دماغ کا ہے ۔ اور فساد کی صورت کبھی یہ ہوتی ہے کہ جو شے دیکھی خواہ سنی نہ جاے اوسے خیال کرے اور یہ کیفیت بر وقت غلبہ صفراوی کے مقدم دماغ پر ہوتی ہے خواہ سوداوی مزاج حار بلا مادہ غالب ہو خواہ یہ صورت فساد تخیل کی ہو کہ تخیل مین نقصان پیدا ہو جاے یا امور تخیلی کے تخیل سے ضعیف ہو جاے اور خواب اچھے اور برے کسی قسم کے نہ دیکھے خواہ بہت ہی کم خواب دیکھے اور جو دیکھے خواب مین بھول جاے خواہ صور محسوسات ہر قسم کی فراموش کرے اور اونکا تخیل نکرے اسکا سبب بعینہ وہی امور ہین جو نقصان ذکر کے مذکور ہوے اور جسطرح نقصان ذکر اکثر برودت اور رطوبت سے ہوتا ہے اور کمتر یبوست سے اوسکے برعکس فساد تخیل اکثر یبوست سے پیدا ہوتا ہے اور کمتر رطوبت سے اسلیے کہ یہ بطن یعنے بطن مقدم لین اور نرم پیدا کیا گیا تاکہ سبرعت انطباع اور انتقاش صور خیالیہ کا ہوا کرے اور وہ بطن یعنے بطن موخر بہ نسبت اسکے سخت ہے اسواسطے کہ جو چیزین منطبع ہو جائین اوسکے زوال اور محو کو دشواری ہو پس دونون بطن کے حالات اور افعالات مین عکس واقع ہے فساد ذکر کا معانی محسوسہ مین ہوتا ہے اور بسبب ترکب مین اون معانی کے اور فساد تخیل کا محسوسات اور اشباح محسوسات مین پڑتا ہے اس بات کا مفصل بیان اور صناعت مین کیا جاتا ہے یعنے صناعت اخلاق مین سب سے پہلے اور نہایت کامل دلیل اس بات پر کہ مرض رطوبت سے ہے خواہ یبوست سے غیبہ کا حال ہے اور بیداری اور آنکھ اور ناک کی خشکی خواہ رطوبت اور حال زبان کی خشکی اور رطوبت کا اگر مرض فساد تخیل کا ہونا نکہ تخیل مین نقصان ہو گیا ہے تو اوسوقت اسکی شناخت کہ مادہ سوداوی ہے یا صفراوی کچھ دشوار نہین اور یہ بھی آسان ہے کہ مادی ہے یا سانح یہ سب امور اوپر کے مباحث کے ملاحظہ سے بخوبی معلوم ہو سکتے ہین اور معالجات بھی وہی ہین جو اوپر کے ابواب مین بیان ہوے لیکن اسکا علاج قریب جانب میدا رحس کے کرنا چاہیے اور اگر حاجت دلک اور مالش خواہ سینگی لگانے کی مقدم دماغ مین ہو بحسب قواعد مندرجہ صدر کرنا چاہیے کہ وہی تدبیر ہے **فصل آٹھوین مانیا اور داء الکلب کا بیان** ۔ مانیا کا ترجمہ زبان عربی سے جنون سبعی ہے کیا گیا اور داء الکلب مانیا کی ایک قسم خاص ہے کہ اوسمین غضب کے ہمراہ لعب اور عبث یعنے کھیلنا اور بے فائدہ حرکات کرنا بھی ہوتا ہے اسطرح ایذا دہی ہمراہ مہربانی بھی ہوتی ہے جیسے کتون کی بھی یہی عادت ہوتی ہے کہ بھونکتے بھی ہین اور کھیلتے بھی ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ مادہ فاعلی جنون سبعی کا وہی مادہ ہوتا ہے جو سبب مالیخولیا کا ہوا اسلیے کہ یہ دونون مرض سوداوی ہین فرق یہ ہے کہ اکثر جنون سبعی کا مادہ وہ سودا ے محترق ہے جو صفرا سے جلکر پیدا ہوا ہو اور یہ نہایت ردی ہوتا ہے اور مالیخولیا کا مادہ اکثر سودا ے طبعی ہوتا ہے خواہ سودا ے احتراقی مگر بلغم یا خون شیرین سے مل کر پیدا ہوا اور کمتر یہ بات ہے کہ بلغم محترق سے جنون سبعی پیدا ہو اگرچہ مالیخولیا اوس سے پیدا ہوتا ہے اور اکثر حدوث مالیخولیا کا بوجہ حصول مادہ سوداوی کے ادعیہ دماغ مین ہوتا ہے اور مانیا کا حصول بوجہ وجود مادہ کے مقدم دماغ اور جوہر دماغی مین ہوتا ہے اسلیے کہ وصول اس مادہ کا دماغ تک مثل وصول مادہ قرانیطس کے ہوتا ہے مالیخولیا کے ہمراہ بدگمانی اور فکر فاسد اور خوف اور سکون ہوتا ہے اور اضطراب شدید نہین ہوتا

اور مانیا مین یہ سب امور بھی ہوتے ہین اور زیادہ بران اور چپل پھاندار حرکات بیجا اور عبث اور درندون کے خصال اور نگاہ ایسی جو مشابہ آدمیون کی نگاہ کے نہو بلکہ اونکی نگاہ اور نظر بہت مشابہ درندون کی نظر سے ہوتی ہو اور باوجودیکہ جنون مین مانیا اور قرانیطس یکسان ہین پھر بھی فرق یہ ہے کہ مانیا مین حمی نہین ہوتی اور قرانیطس بدون تپ کے نہین ہوسکتا اور دوا الکلب ایک قسم مانیا کی ہو کہ اس قسم مین معاشرت اور اختلاط ہم جنس کا اور کشتی اور جسمانی زور اور طاقت کرنا آلیسین اور مساعدت اور زور باز دار مددگار ہوجانا اور موافقت کرنا اشخاص سے پیدا ہوتا ہو اور اس مرض مین اعتقاد فاسد اور بد نہین ہوتا ہو جیسا کہ مانیا مین ہوتا ہو شاید یہ مرض دموی ہو کہ اکثر یہ خواص خون کے مادہ کے ہین اور اکثر یہ مرض فصل خریف مین پیدا ہوتا ہو بوجہ رطوبات اغلاط کے اور کبھی ربیع اور صیف مین بھی عارض ہوتا ہو اور جب ہوا اور تر ہری چلے اس مرض مین ہیجان بوجہ پیدا ہونے خشکی کے جو باد شمالی سے پیدا ہوتی ہے زیادہ ہوتا ہو اکثر یہ مرض بواسیر اور دوالی کے پیدا ہونے سے جاتا رہتا ہو اور اگر بعد اس مرض کے استسقا پیدا ہو یہ مرض جاتا رہے گا بوجہ پیدا ہونے رطوبت کے خصوصاً اگر سبب اس مرض کا جگر کی حرارت ہو خواہ یبوست سے جگر کے یہ مرض پیدا ہوا ہو اکثر یہ مرض معدہ کی شرکت سے پیدا ہوتا ہو اور قی کے عارض ہونے سے شفا ہوجاتی ہو **علامات** مانیا کی بالاجمال اور مانیا کے اصناف اور اقسام کے علامات تفصیلی کا بیان مجملی علامات مانیا کے یہ ہین کہ افعال باطنی مین تغیر پیدا ہوجاوے اور افعال حرکت مین بھی تغیر واقع ہو اور تغیر اوسی طرح کا ہو جو اوپر مذکور ہوچکا جو علامات منذر اور مخرج وقوع مانیا کے ہین وہ یہ ہین کہ مثلاً کابوس کے ساتھ حرارت دماغ کی پیدا ہو خواہ دونون قدم خون سے بھر جائین اور سرخ ہوجائین خواہ خون عورت کے پستان مین بستہ ہوجاوے کہ یہ دونون باتین ایسے حرکات پر دلالت کرتے ہین جنسے خونمین فساد پیدا ہوتا ہو اور قرین کا امتلا خون سے کبھی اسپر دلیل ہوتا ہو کہ قریب ہوتا ہو کہ فساد خون کا کسی ایسے عضو مین واقع ہو جسمین حرارت عزیزی قوی نہین ہو جو خون کے اصلاح کی تدبیر جید کرسکے بلکہ اوس عضو ضعیف مین خون کا ایسا فساد ہونے والا ہو جس سے دماغ کو کسی قسم کی ایذا پہونچے گی - اگر پہلے علامت آخر مانیا مین پائی جاوے اوسکے زوال کی اسیطرح کرنی چاہیے جیسے عروض دوالی سے کرتے ہین اکثر مانیا اور امراض حادہ دین دلیل بحران پر ہوتا ہو پھر اگر اور دلائل جید ایسے پائے جائین جنکی دلالت جودت بحران پر ہو خود مانیا کے بحران پر وہی دلائل دلیل جید ہون گے کبھی شدت مانیا کی خود اپنے بحران پر دلیل ہوتی ہو - جو مانیا سودائے محترقہ سے پیدا ہو اوسمین جنون اور سبعیت کے ساتھ فکر اور سکون بھی ہوتا ہو اور یہ سکون دیر تک ٹھہرتا ہو پھر اگر حرکت کرے اور کچھ بات کرے شروع مین عاقلانہ اور متفکرہو کر بات کرتا ہو پھر جب مکرر شہ کر کلام کرچکا چپ ہوگا اور نہ سکوت اوسکا محکم ہوگا اور نحافت بدن کی اس قسم مین زیادہ ہوتی ہو اور رنگ سیاہی مائل اور خواب برے برے اور کبھی کبھی قی بھی ہوتی ہو کہ زمین مین جوش آجاوے - جو مانیا سودائے صفراوی سے ہوتا ہو اوسمین انتقالات بطرف شر اور بیباکی کے جلد پ ہوتی ہین اور اوس شر سے بھٹرا دنیا بھی بہت جلد ہوسکتا ہو اور شر اور کینہ کی بات اسکو اسقدر یاد نہین رہتی جیسے اوس مریض کو یاد رہتی ہو جسے سودائے محترقہ سے یہ مرض لاحق ہوا اور سکون اسے کم ہوتا ہو اور حرکت زیادہ اور دل تنگی اور اضطراب بھی زیادہ ہوتا ہو **معالجات** اگر امتلائے احتباط معلوم ہو فصد فوراً کرنی چاہیے اور اگر غلبہ صفرا کا معلوم ہو تمام بدن مین بذریعہ رنگ وغیرہ کے اوسوقت بلیغ افتیمون کی خواہ بلیغ ہلیلہ اگر صفرائے سودا وی ہو اور اگر سودائے خالص طبعی ہو پس اکثر حاجت استفراغ کی بذریعہ افتیمون سا فرج بوزن آٹھ درہم ہمراہ سکنجبین کے اور جوارش جوارد کے ہوتی ہو اوسکے بعد بطریق تغیہ خاص سر کے توجہ کرین اگر سر مین امتلائے خون ہو یا سودا کا ہو اوس رگ کی فصد کرین جو زیر زبان ہو اور ہمیشہ تغیہ سر کا اس حب سے کرنا چاہیے - ایارج افتیمون اسطوخودوس مکدار ایک جزء سقمونیا نصف جزء ہلیلہ ایک جزء مجموع ادویہ سے ایک بڑی گولی بناکر بعد استفراغ کی لیوے

فصد اور استفراغ عام کے جو فصد سے پہلے مذکور ہو چکا متفرق شیونین بوزن دو درہم کے دینا چاہیے یعنے کبھی کھلائین اور پھر ناغہ کرین اور پھر کھلائین اور دو دو روز کا تعیین کرین ایک یہ جب بھی بہت نافع ہے۔ افتیمون بسنائج ہر یک پنجدرم حجر ارمنی ایک درم نمک ہندی شحم حنظل ہم درم ہلیلہ آملہ جاشا خریق سیاہ ہر یک تین درم تربد بیس درم سکنجبین عسلی بلیلہ کابلی ایکدرم اوسطوخودوس دس دس درم معجون بنا کر استعمال کرین غرغرہ مین یہ اودویہ استعمال کرین سکنجبین اور ستھونیا ملا کر غرغرہ کرین جب شبیار کی افراط استعمال مین نکرین بلکہ اوسکا استعمال اوسی وقت تک کرنا درست ہے جب تک خفت ظاہر ہو پھر اگر کسی طرح کا سوء مزاج گرم اس دوا کے استعمال سے پیدا ہو جاوے ترک کر دینا چاہیے اور بعد استفراغ کے توجہ تبرید اور ترطیب پر بندریعہ نطولات وغیرہ کرنا چاہیے اور کبھی حاجت ایسی ہوتی ہے کہ ایک اوعین پانچ مرتبہ نطول کرنا پڑتا ہے اور سر پر طیخ گلے پاے کا طلا کرنا چاہیے اور دودھ دوھنا بھی ضرور ہے اور مسکہ بھی سر پر رکھنا مفید ہے۔ مگر ترطیب مین اہتمام بہ نسبت تبرید کے زیادہ کرنا چاہیے پھر اگر ایسی دوا جسمین ترطیب شدید ہو سوائے اودیہ بارودہ کے اور مزاج کی دستیاب منولا چار اودھنین اودیہ مین بابونہ شریک کر کے استعمال کرین گے۔ اور کبھی مریض پر نوم پیدا کرنے کی غرض سے دیاقوزا کا استعمال کرنا پڑتا ہے اسکی بوست کے دفع کے غرض سے آب انار شیرین بغرض ترطیب پلانا چاہیے خواہ آب آرے بخار انغرض تلیین طبیعت کے بدرقہ کرین خواہ آب جو پلائین اور نطول خشخاش کو جوش کر کے واسطے تنویم کے تجویز کرین لیکن بہتر یہ ہے کہ تھوڑا سا بابونہ بھی داخل کر دین اور سر پر دودھ دوہین اور روغن بھی اس باب مین زیادہ نافع ہین۔ اور جب استعمال نطولات اور سعوطات مرطبہ کا ہو چکے پھر ایسی تدبیر کرین کہ نیند پیدا ہو جاے اور وہ تدبیر ایسے روغن سے سات پیدا کرتے ہین اہ ایسے نطولات سے جو نیند پیدا کرین خصوصاً روغن کا ہو کہ سبات کو پیدا کرتا ہے۔ اشیاء پینے پلانے کی چیزین ایسی ہون جنسے فائدہ ترطیب حاصل ہو جیسے آب شعیر وغیرہ اور جو چیز قائمقام سکنجبین کے ہے خواہ اوسمین تلطیف اور تخفیف اور تقطیع ہے اوسکا پلانا مفرد ہے اور جب طبیعت مین قبض معلوم ہو فوراً حقنہ کرنا لازم ہے تاکہ بخارات موذی سر تک نہ چڑھ جائین بوصہ گرانی شکم کے پانی جوان لوگوں کو پلایا جاوے اوسمین بیخ رازیانہ دشتی اور تخم رازیانہ اور بیخ کرمۃ البیضا جسے ناشر ابھی کہتے ہین جوش کرنا چاہیے کہ یہ بہت نافع ہے اور مقدار شربت اس پانی کی ۴۰ ماشہ ہے۔ اگر نظر بد بو خواہ بدذائقگی یا اور کسی وجہ کے نہ ہین اونکے کھانے مین یہ جوشاندہ باخفاذال دینا چاہیے مریض کے پاس اور اوسکی صحبت مین وہ لوگ بیٹھین جنسے شرم اور حیا مریض پر پیدا ہو اور جنکی ہیبت مریض پر بخوبی اثر کرے اور دو نون ران اور پنڈلیان ہر وقت بندھی رہین تاکہ بخارات بجانب اسفل جذب ہوا کرین۔ اگر خوف اس بات کا ہو کہ اپنے اوپر کوئی صدمہ زخم وغیرہ کا پہونچاے گا زیادہ استواری سے بندش کیجاے اور کسی قفس خواہ کٹہرے وغیرہ مین بند کر کے اونچی جگہ لٹکا دینا چاہیے جیسے ہنڈولا خواہ جھولا ہوتا ہے اور غذا انکی مرطب بالفعل ہر حال مین تجویز کیجاے مگر مزاج بھی اوسکا مرطوب ہونا ضرور ہے۔ باایں ہمہ یہ بھی ضرور ہے کہ وہ غذا ایسی نہو جس سے سدہ پڑتا ہے جیسے نشاستہ اسواسطے کہ ایسی غذا انکو بہت مضر ہے اور جس چیز سے اورار بول بکثرت ہو وہ بھی انھین مدی ہے کہ ضرر پہونچے گا۔ اور تمام تدبیرات علاج اور پرہیز کے جو مالیخولیا مین کرنے چاہئین انھین درکار ہین اور مالیخولیا کے باب مین اوسکی تفصیل بخوبی مذکور ہوگی۔ اور جب مرض کا زمانہ انحطاط پہونچے پھر اوسوقت اگر تھوڑی سی شراب جسمین بہت سا پانی ملا ہوا دی جاے کچھ مضر نہین ہے کہ اس سے ترطیب اور نوم پیدا ہوگی۔ اور جتنی چیزین گرم اور مسخن ہین اونسے احتیاط ہر وقت واجب ہے

فصل نوین مالیخولیا کے بیانمین

مالیخولیا اوس مرض کو کہتے ہین جسمین گمان اور فکر صحیح اور طبعی باقی نرہے اور فساد ظن اور فساد فکر اور خوف اور زبون حالی پیدا ہو اور منشا اسکا تیرہی اور خرابی کا ایک مزاج یا غلط سوداوی جس سے روح دماغی مین

کو حس پیدا ہو کہ اندر دماغ کے یہ غلط ہو نیکر خوف پیدا کرے جسطرح علامت خارجی سے دم گھٹتا ہی اور خوف پیدا ہوتا ہی اور پھر چونکہ مزاج غلط سوداوی کا بارد یابس مخالف مزاج روح کے ہی جو حار رطب ہی بین لحاظ روح مین بوجہ تضاد مزاج کے ضعف بھی پیدا ہوتا ہی جیسے شراب خواہ اور کسی شی کا مزاج گرم اور ترمناسب مزاج روح کے ہی اوس سے روح کو تقویت حاصل ہوتی ہی پھر اگر مالیخولیا مین دل تنگی اور اداسی پھاند بھی ہو اور ہمراہ اور ایذا دہی بھی پیدا ہوا وسے مانیا کہتے ہین مالیخولیا اوسی مرض کو کہتے ہین جسکا حدوث سوداے غیر محترقہ سے ہو پھر سبب مالیخولیا کا یا خاص حس ہی دماغ مین ہی یا دماغ سے خارج ہی اگر دماغ مین ہو وہ بھی یا بردودت اور یبوست سانج بلا مادہ ہو کہ یہ مزاج جوہر دماغ خواہ روح دماغی جو روشن ہی اوسمین نفوذ کرکے تاریکی اور گران باری پیدا کرے خواہ مادہ بارد یابس دماغین پیدا ہوا ہو پھر یہ مادہ یا دماغ کے عروق مین اور مقامات سے آتا ہو اور جب ان رگونمین پہونچے مستحیل بسوداویت ہو جانے بوجہ احتراق کے اون رگونمین خواہ تکثر اور دور ہو جانے کے چنانچہ اکثر ایسا ہی واقع ہوتا ہی خواہ مادہ جرم دماغ مین سما گیا ہی خواہ یہ مادہ اپنی کیفیت مخالف کی وجہ سے دماغ کو ایذا دیتا ہوا اور براہ جوہر مادہ بھی دماغ کو ایذا پہونچتی ہو کہ اسکا انصباب یعنے ریزش بطون دماغ مین ہوتی ہو اور یہ بات اکثر بوجہ انتقال صرع کے پیدا ہوتی ہی۔ پھر جو مالیخولیا کہ اوسکا سبب خارج دماغ سے ہی اور بشرکت کسی اور عضو کے وہ سبب دماغ کی طرف مرتفع ہوتا ہی خلط ہو خواہ بخار مظلم بہرحال یا تمام بدن پر چونکہ غلبہ مزاج سوداوی کا ہوا ہی اوس جہت سے دماغ کی طرف بھی نکایت پہونچتی ہی خواہ طحال مین اعتیاص سوداکا ہوا ہی اور طحال اوسکے تنقیہ اور اخراج سے عاجز ہی یعنے خون سے اوسکا جذب بخوبی نہین کرسکتی یا انکہ طحال مین ورم پیدا ہوا ہی خواہ ورم نہین ہی مگر کوئی اور آفت پیدا ہوئی ہی یا بسبب شدت حرارت جگر کے یہ آفت پیدا ہوئی ہو خواہ یہ عضو جسکے بخارات خواہ مواد موزی دماغ کے ہون پردہ مراق ہو کہ اوسکے فضول غذای متراکم اور توتیہ ہو کر جو اغلاط اس غذا سے پیدا ہون سوختہ ہو جائین اور بطرف غلط سوداوی کے مستحیل ہو جاتے ہین اور اسی وجہ سے مراق مین ورم پیدا ہو جاے خواہ ورم پیدا نہو مگر بخار مظلم اور تیرہ مراق سے اوٹھکر دماغ تک پہونچتا ہوا اور اس قسم کو نفخہ مراقیہ اور مالیخولیاے نافخ اور مالیخولیاے مراقی کہتے ہین اور یہ قسم اکثر بوجہ ورم الاواب کبد کے پیدا ہوتی ہی کہ اوسوقت خون مراق کا سوختہ ہو جاتا ہی اور مستحیل بسوداویت ہو جاتا ہی اور اسی کو جالینوس مالیخولیاے مراقی کا سبب قرار دیتا ہی اور رونس حکیم اس قسم کا سبب شدت حرارت جگر اور شدت حرارت امعاء کی تجویز کرتا ہی اور ایک قوم سبب اس مالیخولیا کا وہ سدہ قرار دیتے ہین جو مارسار یقا نام کی رگون مین پڑتے ہین اس جہت سے غذاے ان لوگون کے عروق مین نفوذ نہین کرتی پس غذا مین فساد مذکور پیدا ہوا ہی جس شخص کا یہ مذہب ہی کہ یہ قسم بوجہ ورم کے پیدا ہوتی ہی اوسکی دلیل یہ ہی کہ طعام انکے امعاء مین دیر تک ٹھہرا رہتا ہی اور خام ہوتا ہی اور اکثر کسی طرح کا تغیر طعام مین پیدا نہین ہوتا ہی پس یہ ورم گرم نہوگا کیونکہ پیاس اور تپ اور قے صفراوی اور جو لوازم اور ام حارہ احشا کے ہین اس ورم کے ہمراہ نہین ہوتے کبھی سبب تولد اس مرض کا خارج دماغ مین اور مبدا تولد اس مرض کا اندر دماغ کے ہوتا ہی جیسے اگر معدہ مین ورم گرم ہو اوسکے بخارات رطوبات دماغی کو جلا دیتے ہین اسی طرح ورم رحم اور اورام دیگر اعضا کے جو مشارک دماغ کے ہین کہ اونسے بھی بعینہ یہی کیفیت پیدا ہوتی ہی۔ جو مالیخولیا بردودت اور یبوست سانج بلا مادہ سے پیدا ہوا اوسکا سبب سوء مزاج سوداے قلب کا ہوتا ہی مادی ہو خواہ بلا مادہ کہ اوس سوء مزاج قلب کی دماغ بھی شرکت کرتا ہی باین وجہ کہ روح نفسانی منتقل روح حیوانی کے ہی اور روح نفسانی کے جوہر سے اسکا جوہر پیدا ہوتا ہی اور چونکہ بوجہ سوء مزاج قلب کے روح نفسانی فاسد ہو جاتی ہی پس روح حیوانی مین بھی فساد پیدا ہوتا ہی اور اس روح کا مزاج فاسد سوداوی دماغ کے مزاج کو فاسد کر دیتا ہی اور مائل بسوداویت مزاج دماغ کا بھی ہو جاتا ہی کبھی اور اسباب جو بردودت

اور سوداوی بست پیدا کرتے ہین اور وہ فقط قلب مین پیدا نہین ہوتے بلکہ اور مقامات مین پیدا ہوتے ہین مگر قلب کی شرکت ضرور ہوتی ہی بلکہ شاید زیادہ تر
اون اسباب کی قلب ہی مین ہوتی ہی الغرض ایسے اسباب سے بھی مالیخولیا پیدا ہوتا ہی اور چونکہ شرکت قلب کی ضرور ہوتی ہی اسی واسطے علاج
مین اس مرض کے ہمراہ علاج دماغ کے علاج قلب کا ضرور کرنا چاہیے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ قلب کا خون اگر صقیل یعنے چکنا ہوا پتلا اور صاف
اور مفرح یعنے خوشنما ہو دماغ کے فساد کا مقابلہ کرکے اصلاح اوسکی کر دیتا ہی کچھ اسکا بھی عجب نہین کہ مبدا اس فساد کا قلب اگرچہ باستحکام اس مرض کا دماغ
دماغ مین ہوتا ہی اسلیے کہ یہ بھی دور از قیاس نہین ہی کہ پہلے مزاج قلب کا فاسد ہوجاتا ہو اوسکے بعد بسبب تعلق قلب کے مزاج دماغ مین بھی فساد عارض ہوتا ہو یا یہ کہ دماغ
کے فساد سے مزاج روح کا فاسد ہوجاے اور اسی وجہ سے قلب مین وحشت پیدا ہو کر جو چیز قلب سے بطرف دماغ کے جاکر نفوذ کرتی ہی اوسے
فاسد کر دے اور دماغ کی اعانت کرے اوسکے فاسد ہونے پر کبھی آخر مین امراض مادی کے خصوصاً وہ امراض مادی جو جادہ ہین
مالیخولیا پیدا ہوجاتا ہی اوسوقت اس مرض کا پیدا ہونا علامات موت سے ہی اور ایسا مریض بعد عروض مالیخولیا کے اکثر موت کو اور
مرے ہوے آدمیون کو مہمت یاد کرتا ہی خلاصہ بیان یہ ہی کہ خلط سوداوی کی پیدایش بکثرت کبھی بسبب اوس عضو کے فساد کی ہوتی ہی
جو غذا مین فاعل ہی جیسے جگر مین کہ جسوقت خون کو جلا دے خواہ دفع مفضول سوداوی سے عاجز ہو اور یہ صورت تولد سودا کی بہت کم
واقع ہوتی ہی۔ اور کبھی خلط سودا کا تولد بکثرت بسبب اوس عضو کے ہوتا ہی جو منزلہ ساپخہ اور گھر کے واسطے سودا کی ہی جیسے طحال
کہ جسوقت دفع مفضول سوداویہ اور جذب مفضل خون سے عاجز ہو سودا زیادہ پیدا ہوگا یعنے جسوقت طحال خون کے نقل اور رماد کو جگر سے
جذب نکرے یا جو کچھ جگر سے جذب کرے اوسکے مفضل کو دربعد دفع کرنا چاہیے دفع نکر سکے جب بھی سودا بکثرت پیدا ہوگا کبھی کسی عضو مین
بھی سودا کی پیدایش ہوجاتی ہی کہ یا یہ عضو اپنی غذا کو زیادہ سوختہ کر دیتا ہی خواہ اپنی غذا کے مفضلہ کے دفع پر قادر نہین ہوتا کہ اوسوقت جزء لطیف
اوس غذا کا محلل ہوجاتا ہی اور جزء کثیف متکاثر اور رنیشین ہوکر سودا بن جاتا ہی خواہ یہ عضو بشدت غذا مین برودت اور خشکی پیدا کر دے
کبھی خاص قسم کی غذا سے تولد سودا کا بکثرت ہوتا ہی۔ بعض اطبا کی یہ راے ہی کہ مالیخولیا اسیب جن اور پری کی وجہ سے پیدا ہوتا ہی۔ اور
ہم کو اسکی کچھ پروا نہین ہی کہ جن کی شرکت سے مالیخولیا ہوتا ہی یا نہین ہوتا ہر حال چونکہ اس مقام پر تسلیم مسائل طب کی ہم کرتے ہین وجود جن
اور اونکی ایذا دہی کا انکار خواہ اقرار کا یہ مقام نہین ہی۔ پھر اتنا ہم ضرور کہتے ہین کہ اگر جن کے اسیب سے بھی پیدایش مالیخولیا کی ہوگی اس سے
خالی نہین ہی کہ وہ جن مزاج مریض مائل بسودا ہوکر سبب قریب مالیخولیا کو بشرکت جن ہوہی خلط سوداوی ہوگا چاہیے یہ غلط جن
پیدا کرے خواہ کوئی اور شی علاوہ جن کے اس غلط کو پیدا کرے بمنجملہ قوی اسباب کے تولید مالیخولیا مین افراط غم اور خوف بھی ہوتا ہی۔ اور
یہ بھی ضرور معلوم ہو کہ جس سودا سے مالیخولیا پیدا ہوتا ہی وہ سودا اے طبعی ہوتا ہی خواہ بلغم اگر مستحیل بطرف سودا کے بوجہ تکاثف خواہ احتراق
کے ہوجاے اگرچہ اس پچھلی صورت کا وقوع شاذ و نادر ہی۔ یا خون کا استحالہ اگر بوجہ تکاثف کے بدون احتراق شدید کے بطرف
سودا کے ہوجاے وہ بھی سبب مالیخولیا کا ہوتا ہی۔ لیکن غلط صفرا مین اگر احتراق پیدا ہوا وس سے مانیا پیدا ہوگا جو مالیخولیا سے ٹرہ کر ہی
اور فقط مالیخولیا پر اقتصار نہوگا۔ ہر ایک قسم سودا کی جسوقت دماغ کے اون مقامات مین پیدا ہو خواہ پہونچے جو اوپر مذکور ہوے ہین اوس سے
مالیخولیا پیدا ہوتا ہی مگر اقسام جو نہایت ردی ہی اقسام سودا ہی اوس سے مانیا پیدا ہوتا ہی۔ بہت سالم مالیخولیا کی وہ قسم کی ہی جو درد
سے خون کے پیدا ہوا اور جسکے ہمراہ فرحت بھی ہو اور اکثر مالیخولیا کا زوال بوا سیر جاری ہونے سے اور دوالی کے پیدا ہونے سے
ہوجاتا ہی۔ اور مالیخولیا کا عروض سفید رنگ اور فربہ آدمیون مین کم ہوتا ہی اور گندم گون کثیر الشعر لاغر اندام مین زیادہ پیدا ہوتا ہے اور جسکا

قلب زیادہ گرم ہو اور دماغ مین رطوبت ہو اوسے بھی یہ مرض زیادہ عارض ہوتا ہی اسلیے کہ حرارت زائدۂ قلب کی مولد سودا کی قلب مین ہوتی ہی اور دماغ بوجہ زیادتی رطوبت کے قابل تاثیر سودا کا بخوبی ہوگا۔ جن لوگونکی زبان سے حرف را مہملہ لام ہوکر ادا ہو خواہ سین کو ثا و منقوطہ یا کاف کو جیم بولین اور انھین کو لثغ بھی کہتے ہین ایسے لوگ بھی مالیخولیا پر مستعد اور بالطبع اس مرض کے قابل ہوتے ہین اور جنکی زبان اکثر خشک رہے خواہ آنکھ مین شدت حمرت بوجہ سرخی چہرہ کے ہو اور گندم گون لوگ جنکے بالون کی کثرت ہو خصوصًا جنکے بال سفیدہ پر زیادہ ہون اور جنکے بالون مین سیاہی بوجہ گندہ ہونیکے زیادہ ہو اور جنکی رگین چوڑی ہون اور ہونٹھ موٹے ہون اسلیے کہ بعض امین سے ایسے ہین جنکے قلب مین حرارت بڑھی ہوئی ہی اور بعض ایسے ہین انکے دماغ مین رطوبت زیادہ ہی جیسا کہ جلد اول فن کلیات مین بیان ہوا۔ اور اکثر ظاہر مین یہ لوگ ملنی معلوم ہوتے ہین۔ مالیخولیا کا مرض مرد مین اکثر ہوتا ہی اور عورات مین وحشی اور مدبر۔ اور سن کہولت اور شیخوخت مین اسکی کثرت ہوتی ہی۔ اور جاڑے مین کمی اور گرمی اور صیف مین زیادتی اور ربیع مین بھی ہیجان اسکا زیادہ ہوتا ہی اسلیے کہ ربیع مین ثوران اخلاط کا اطرح ہوتا ہی کہ سودا کو خون سے یہ فضل ملا دیتی ہی۔ کبھی ہیجان اس مرض کا بادوار ہوتا ہی کہ بروقت دورے کے سودا مین ہیجان اور ثوران خواہ جوش پیدا ہوتا ہی۔ جو شخص مستعد مالیخولیا کا ہو اوسپر کیفیت اس مرض کی ہر وقت غم یا خوف خواہ بیداری مفرط کی فورًا طاری ہوجاتی ہی خواہ اگر سیلان اور روانی خون معتاد مین احتباس پیدا ہو یا قی سودا وی جسکا خوگر ہو رک جاے خواہ اور امور ازین قبیل عادت کے برخلاف پیدا ہون جب بھی اس مرض کے آثار اوسپر ظاہر ہوجاتے ہین **علامات** ابتداے مالیخولیا مین گمان ردی اور خوف بلاسبب پیدا ہوتا ہی اور عضہ بہت جلد آجاتا ہی اور تنہا خلوت مین بیٹھنے کی رغبت پیدا ہوتی ہی اور اختلاج اور دوار اور دوی اور طنین کا پیدا ہونا خصوصًا مالیخولیاے مراقی مین۔ پھر جب مرض مستحکم ہوگیا ڈرنا اور بدگمانی اور غم اور وحشت اور کرب اور ہذیان بیہودہ گوئی اور آرزو کثرت جماع کی بوجہ کثرت ریح کے اور طرح طرح کے خوف ہونے والی چیزسے خواہ ناشدنی سے مگر اکثر خوف ایسے امور کا ہوتا ہی کہ عادت انسان کی اونسے ڈرنے پر جاری نہوا اور یہ اقسام خوف کے معین نہین ہین دللجنون امھین معنون پر کہا گیا ہی بعض کو خوف ہوتا ہی ایسا منہو مجھ پر آسمان ٹوٹ پڑے اور بعض ایسا خیال کرتے ہین کہ مجھے نہ نگل جاے بعضون کو خوف کسی بادشاہ کا ہوتا ہی اور بعض کو خوف کسی جن کا ہوتا ہی بعض مبتلاے مالیخولیا کو چوردن کا خوف غالب ہوتا ہی۔ اور بعض ایسا خیال کرکے ڈرتے ہین ایسا نہو کوئی درندہ اونپر جھپٹے اور اذیت دے۔ کبھی گذشتہ امور کو اس خوف کے پیدا کرنے مین تاثیر ہوتی ہی۔ پھر کبھی ایسے امور کا خیال کرتے ہین کہ ظاہر مین وہ موجود نہین اور اونکے سامنے موجود ہین۔ کبھی اپنے کو بادشاہ تصور کرتے ہین اور کبھی شیر خواہ بھیڑیا خواہ کوئی اور درندہ خیال کرتے ہین خواہ بھتنا یا شیطان بن جاتے ہین خواہ طیور کے اقسام مین اپنے کو داخل سمجھتے ہین خواہ کوئی مصنوعی برتن خواہ تیاری ہوئی کل اپنے کو جانتے ہین۔ پھر امھین مین سے بعض کو ہنسی زیادہ آتی ہی خصوصًا جسے مالیخولیاے دموی عارض ہوا سلیے کہ اوسکے خیال مین اکثر وہی امور جاگزین ہوتے ہین جنسے لذت حاصل ہوا اور سرور پیدا ہوتا ہی۔ اور بعض مرضار و یا کرتے ہین خصوصًا جنکا مادہ محض سودا وی ہی اور بعض مرضا کو موت کی محبت زیادہ بڑھ جاتی ہی اور بعض کو موت کی دشمنی پیدا ہوجاتی ہی۔ جو مالیخولیا خاص اوسکا سبب دماغین ہوا وسکی علامت افراط فکر اور دوام وسواس اور ہمیشہ ایک ہی شئی کی طرف دیکھنا خواہ ہر وقت زمین کی طرف نظر جمانا اور چہرہ کا رنگ و نیز آنکھ اور سر کا رنگ بھی اسپر دلالت کرتا ہی اور سر کے بالونکا سیاہ اور کثیف ہونا اور پہلے اس مرض کے بیداری مفرط اور فکر کا پیدا ہونا اور دھوپ سے بھاگنا خواہ اور امراض دماغی کا پہلے عارض ہونا اور جو علامات مالیخولیاے شرکی کے آئندہ ہم لکھین گے پس اونمین کسی علامت کا موجود نہونا اور اگر علاج کرین اوتنقیہ بھی کیا جاے

فائدہ کا ظاہر ہونا اور اعراض کا عظیم اور شدید ہونا یہ سب امور دلیل ہین کہ مادہ خاص دماغ مین ہی۔ اگر تمام بدن کی شرکت سے مالیخولیا پیدا ہوا اسکی علامت یہ ہی کہ تمام بدن کا رنگ سیاہ ہوگا اور بے رونق ایسا جیسے مرض سل مین بے آب و تاب ہوتا ہی اور جو فضول معدہ اور طحال سے نکلتے ہین اونکا احتباس ہو خواہ بذریعہ ادرار اور براز اور رحم کے دفع ہوتے ہون وہ بھی رک جائین اور کثرت احتباس حیض کی اور بدن پر بالونکا زیادہ ہونا اور بہت سیاہی بالون کی اور پہلے اس مرض سے استعمال بری غذاؤنکا جیسے تولد سودا ہوتا ہی جنکا بیان کتاب دوم مین ہوچکا جن امراض عام کے بعد مالیخولیا پیدا ہوتا ہی جیسے حمیات مزمنہ خواہ حمیات مخلطہ کا پہلے بدین ہونا یہ سب علامات اسکے ہین کہ مالیخولیا تمام بدن کی شرکت سے ہی۔ طحال کی شرکت سے اگر مالیخولیا پیدا ہوا اوسکی علامت یہ ہی کہ اشتہا بڑہ جاے گی۔ اسلیے کہ سودا کا انصباب اور گرنا معدہ پر زیادہ ہوگا اور ہضم مین کمی بوجہ سودت مزاج کے اور بائین طرف قرا قرز زیادہ ہوگا اور جرم طحال پھول جاے گا اور یہ بات ابتدا مین ضرور ہوتی ہی اور سبق شدید پیدا ہوتا ہی بوجہ نفخۂ طحال کے اور کبھی ایسے مالیخولیا کے ہمراہ حمی ربع بھی ہوتی ہی۔ اور کبھی طبیعت نرم ہوتی ہی اور کبھی بوجہ لذع سودا کے الم پیدا ہوتا ہی۔ اگر معدہ کی شرکت سے مالیخولیا پیدا ہوا اوسکی علامات وہی ہین جو ورم معدہ کے علامات باب معدہ مین مذکور ہون گے اور اس قسم کی زیادتی بروقت تخمہ اور بدہضمی اور امتلاے معدہ کے ہوتی ہی اور بروقت ہضم کے بھی مرض مین زیادتی ہوتی ہی اور اکثر ہیجان مرض کا کھانا کھانے کے بعد سے تا وقت ہضم کے رہتا ہی خواہ بھوک جب تک نہ پیدا ہو سوزش باقی رہے گی اور بعد ہضم جید کے سکون ہوجاتا ہی گرورم گرم ہوا التہاب اور سوزش مراق کی اوسپر دلیل ہوگی اور قی صفراوی اور پیاس بھی پیدا ہوگی اکثر مریض مالیخولیا کا تلی کے مرض مین ضرور مبتلا ہوتا ہی۔ مالیخولیاے مراقی کی شناخت یہ ہی کہ مراق مین گرانی پیدا ہوا اور پردہ مراق اوپر کی طرف کھچا کرے اور ادبکائی آیا کرے اور خبث نفس اور فساد ہضم اور کھٹی ڈکار تھوک منھ سے نکلا کرے اور کبھی قی ایسی کھٹی ہو جس سے دانت کھٹے ہوجائین اور قرقرہ اور خروج ریح کا اور تلہب یعنے تنور بدن خواہ سینہ بھڑکا کرے معدہ مین خواہ درمیان دونون شانون کے درد پیدا ہو خصوصاً بعد طعام کے اور قبل ہضم کامل کے۔ کبھی قی مین ملغم ترش صفراوی بھی برآمد ہوتا ہی اور کبھی ترش ایسا جس سے دانت کھٹے ہوجائین۔ اور مریض کو یہ اعراض بعد کھانے کے بلکہ کھانے سے چند گھنٹہ کے بعد عارض ہوتے ہین اور اوسکا براز ملغمی ہوتا ہی۔ اور جسقدر قوت ہضم اسکی درست رہے مرض مین خفت رہتی ہی۔ اور جتنا فساد ہضم پیدا ہو شدت مرض کی ہوجاتی ہی کبھی مراقی مالیخولیا سے پہلے ورم مراق کا پیدا ہوتا ہی اور کبھی ہمراہ مرض کے بھی ورم مراق کا ہوتا ہی اور مراق مین اختلاج بھی ہوتا ہی مگر بعض اوقات اور تخمہ اور عسر ہضم سے یہ مرض بڑھتا ہی۔ ہم یہ بھی کہتے ہین کہ جس سودا کی وجہ سے مالیخولیا عارض ہوا ہو وہ سودا اگر دموی ہی فرح اور ضحک ہوگا اور اوسپر غم شدید طاری ہوگا اور اگر سودا ے بلغمی ہو کسل اور قلت حرکت اور سکون لازم ہوگا اور اگر صفراوی سودا ہو اضطراب اور تھوڑا سا جنون مثل مانیا کے ہوگا اور اگر سودا ے صرف ہو اوسمین فکر زیادہ ہوگی اور عداوت کم ہوگی مگر جسوقت حرکت کرے اوسوقت دل تنگی اور کینہ کشی مثل حالت ہوشیاری کے ہوگی **معالجات** اس مرض کے علاج مین بہت جلد متوجہ ہونا چاہیے اور اسقدر اہتمام کرنا چاہیے کہ مرض مستحکم نہوجاے اسواسطے کہ ابتدا مین اسکا علاج آسان ہوتا ہی اور بعد استحکام کے پھر صعوبت اور دشواری زیادہ ہوجاتی ہی اور بہرحال جسوقت اتفاق علاج کا ہو مریض کی فرحت اور سرور خواہ طرب اور عیش کی تدبیر لازم ہی اور غذا عمدہ جسکا کیموس جید بنے اور معتدل حرارت اور برودت مین اور مرطب زیادہ ہون اور بدن کے فربہ کرنے کی تدبیر غذاہاے مناسب سے چلی جاے اور حمام بھی ایسا کہ جس سے فربہی پیدا ہو قبل غذا کے کرانا چاہیے۔ اور مکان مریض کے ہوا کی ترطیب کرین اور بچھونے پھولون کے بچھائین۔ خلاصہ یہ ہی کہ خوشبو سونگھانے کا ہر وقت التزام کرین پھولون کی خوشبو

خواہ خوشبو روغن اور سر پر بعض کے آب نیمگرم جسمین حرارت زیادہ نہو دور سے گرائین اور جب حمام سے برآمد ہو اور پیاس کی شکایت کرے اوسوقت تھوڑا پانی پلانا کچھ مُضر نہین ہی اور مالش ایسی جس سے بدن فربہ ہو بھی کہتے ہین اوس طریقیسے جو فن کلیات مین بیان ہوا ہی اور ترطیب مزاج پیدا کرنے کی طرف بہ نسبت تسخین کے توجہ خاطر زیادہ رہے اور جماع سے خواہ زیادہ پسینہ نکلنے سے اجتناب کرانا چاہیے۔ غذا مین اوسکے باقلا اور گوشت بریان اور مسور اور کرم کلہ اور شراب غلیظ کا ہرگز نگادنہونے پائے۔ اور شراب تازہ بھی ممنوع ہی اور جو چیز نمکین خواہ نمک شور اور تیز تند ہو اور بیشتر زیادہ کھٹی ہو بلکہ چکنی اور میٹھی چیز دنکا استعمال کرنا چاہیئے جب اونکے سولانے کا ارادہ ہو سر پر بنفشہ آب خشخاش اور بابونہ اور اقحوان کا کرین اسلیئے کہ نیند سے بہتر اونکا کوئی علاج نہین اور جو فساد استعمال خشخاش سے یبوست کا پیدا ہوتا ہی اوسکی نیند سے ہو جاتی ہی۔ اگر مالیخولیا سوداوی مزاج ساذج سے پیدا ہوا ہو اور وہ سوداوی مزاج برودت اور یبوست کا ہو چاہیے کہ قلب کی تسخین کی تدبیر کرین۔ خواہ مفرحات سے خواہ دواء المسک اور تریاق اور رشد و بیطوس وغیرہ سے اور سر کا علاج اوسی تدبیر سے کرین جو فصل رعونت مین اسی مقالہ کے مذکور ہوا ہی قوی قسم مالیخولیا کی وہ ہی جو بعد کسی مرض حار کے عارض ہوا اوسکا علاج ایسا آسان ہوتا ہی کہ فقط بذریعہ نطولات کے دفع ہو جاتا ہی۔ لیکن اگر مالیخولیا ایسے مادہ سوداوی سے عارض ہو جو دماغ مین جاگرفتہ ہی اوسکے علاج مین مدار کارتین باتون پر ہی اول استفراغ مادہ کا اور کبھی حقنہ کے ذریعہ سے خواہ بذریعہ قی کے استفراغ کراتے ہین البتہ جسکا معدہ ضعیف ہو اوسے قی کرانی جائز نہین ہی خصوصًا اس مرض مین قطعًا ناجائز ہی بلکہ مالیخولیا سے مراقی مین بھی بشرط ضعف معدہ قی کرانی درست نہین ہی۔ دوسرے ہمراہ استفراغ کے ترطیب بھی ہمیشہ چلی جائے نطولات خواہ اوبہان وغیرہ سے جو گرم ہون اور اونمین بابونہ اور شبت اور اکلیل الملک اور اصل سوسن آسمان گونی شریک کرین تاکہ غلظ مین غلاظت پیدا نہو جائے کہ محض تحلیل ساذج سے جسمین تلیئن ہو تغلیظ پیدا ہوتی ہی اور ایسی تغلیظ بوجہ ایسی ترطیب کے نکرین جسمین تحلیل نہو بلکہ جسطرح ترطیب پیدا کرتی ہی تحلیل بھی پیدا ہو جائے اگر سوداوی مین حرارت نہو شیح ارمنی اور ورق غار اور فوذنج بھی شریک کر سکتے ہین بارعایت ترطیب اور کچھ پروا نہین ہی اور نہ کچھ خطرہ ہی اور غذا ایسی جو کیموس محمود پیدا کرے جیسے سمک رضراضی اور مسک سریع الہضم گوشت جو کتاب دوم مین مذکور ہو چکے اور بعض اوقات شراب سپید جسمین پانی کی آمیزش زیادہ ہو نہ اینکہ شراب کہنہ قوی کا استعمال کرین تیسری تدبیر تقویت قلب کی اگر مزاج مین قلب کے برودت محسوس ہو مفرحات حارہ کا استعمال لازم ہی اور اگر اندک مائل بحرارت مزاج قلب کا ہو مفرحات معتدل اور اگر حرارت قلب کی شدید ہو مفرحات بارد جنکی برودت بافراط نہو اور ان امور کی یعنے کیفیت حرارت اور برودت قلب کی شناخت نبض کے ذریعہ سے کرنی چاہیے اب ہم تفصیل ان تدبیرات کی جدا جدا بیان کرتے ہین۔ استفراغ کی نسبت یہ مناسب ہی کہ اگر رگون مین امتلا کسی قسم کا محسوس ہو اور سودا دموی ہو الحل کی فصد کھولنی چاہیے بلکہ ابتدا فصد سے ہر حال مین مناسب ہی ہان اگر فصد سے خوف ضعف شدید کا ہو اوسوقت ترک کرنا ممکن ہی خواہ یہ دریافت ہو کہ مواد کم ہی اور فقط دماغ مین مادہ ہی اور خشکی مزاج پر غالب ہی پھر جب فصد کھلے اور خون رقیق برآمد ہو فقط اسی وجہ سے فصد کو بند نہ کرین اسلیئے کہ اکثر پہلے خون رقیق ہی نکلتا ہی اوسکے بعد خون غلیظ برآمد ہوتا ہی اور اسی واسطے چوڑی فصد کھولنی مناسب ہی تاکہ رقیق ٹپک کر شریان باریک ہونے فصد کے خون غلیظ بند ہو جائیگا اور شر اور فساد دبہ جائے گا۔ یہ بھی نظر کرین کہ سر کے کونسی طرف زیادہ گرانی ہی جدھر بوجہ زیادہ معلوم ہو اوسی طرف کی یا سلیق کھولدینی چاہیے اور کبھی حاجت دونون یا سلیق کے کھولنے کی ہوتی ہی اگر یا سلیق کی فصد کھولنے کا موقع ہوتا ہی۔ کہتے ہین کہ پیشانی کی رگون کی فصد سے تحریک زیادہ ہوتی ہی اگر علامات تمام بدن مین عام ہون اور با اینہمہ غلط درحقیقت سوداوی ہو اور مائل بطرف برودت کے اوسکا استفراغ ان جوب سے جو افتیمون اور صبر اور خربق سے طیار ہون کرنا چاہیے

اور استعمال مین انضاج خلط کا کرکے شروع استفراغ اودیہ حنفہ سے جسمین افیتمون اور تخم خطل اور تھوڑی سی سقمونیا پڑی ہو کرنا چاہیے اوسکے بعد افیتمون اور غاریقون - پھر جب اس استفراغ سے بھی برآمد کار نہوا یا رجات کبار پھر اسکے بعد بھی اگر حاجت باقی رہے خربق کا استعمال کرین مگر خوف اور احتیاط سے اور حجر ارمنی اور ان دونون سے گولی بنا کر بے خوف استعمال کر سکتے ہین - اکثر استعمال ان اودیہ کا ماء الجبن مین بسبیل مداومت مفید ہوتا ہی بشرطیکہ مقدار دوا مستعمل کی کم ہو - پھر جب ان تدابیر سے بھی فائدہ مترتب نہوا زسر نو استفراغ بترتیب مذکور شروع کرین اور ہر ہفتہ مین ایک مرتبہ استفراغ واقع کرنا چاہیے کہ ایک مرتبہ لطیف جبوب جو عمل اسہال مین درمیانی قوت پر ہون - اور درمیان ان تدابیر کے اطریفل افیتمونی کا بھی استعمال چلا جاے اطریفل ہمراہ افیتمون کے بانیلوز خاص ان بیماریون کے علاج مین مجرب ہی بنسخہ اطریفل ۲ درم افیتمون ۱ کیدرم ایارج لعقہ درم - اور ہر مہینے مین ایک مرتبہ ایارجات کبار اور جبوب کبار سے استفراغ کرنا چاہیے تا انکہ مرض کا زوال ہوجاے - قے کا بھی استعمال خصوصاً اگر معدہ مین کوئی شی ایسی معلوم ہو جس سے مرض مین زیادتی ہوتی ہو اور معدہ بشدت ضعیف نہو - واجب ہی کہ قے اسے پانی پلا کر کرائی جاے جنمین فوذنج اور کنکر زد (جو ایک قسم کی مٹی مقی ہو) اور تخم ترب جوش دیا ہو - عصارۂ ترب جسمین خربق ڈالدیا ہو اور چند روز اوسمین پڑا رہے تا کہ قوت خربق کی اوسمین آجاے ہمراہ سکنجبین کے پلا کر قے کرائین خواہ وہی مولی جسمین خربق چھوڑ کر رکھی ہو بعد احراق خربق کے سکنجبین مین بھگو کے کھلائین اور قے کرائین - اور چاہیے کہ مقدار عصارہ کی ایک استار یعنے بوزن ۴ ماشہ ہو اور سکنجبین تین استار یعنے ۱۲ ماشہ ہو اور اس وزن سے کمی اور بیشی بقدر قوت اور طاقت سوکول ہی تجویز پر طبیب کے - لیکن اگر خوف ضعف قوت کا ہو خربق کا استعمال جائز نہین ہی - جب قے سے خواہ تنقیہ سے فراغ ہوجاے اصلاح قلب کی جو تدبیرات اوپر مذکور ہو چکے ہین اونھین کا استعمال کرین یہ اطریفل افیتمونی جو مذکور ہوا ہی اس مرض کے علاج مین مجرب ہی - جب مرض پرانا ہوجاے مذریہ خربق کے قے کرانی چاہیے اور چبانے والی چیزین اور غرغرے جو معروف اور مشہور ہین اور قرابادین مین مذکور بھی ہون گے اونھین استعمال کرین اور شمومات خوشبو اور مشک اور عنبر اور گرم دوائین خوشبو اور عود کا سونگھانا لازم ہی - پھر اگر مادہ مائل بصفرا ہو طبیخ افیتمون اور جب اصطخیقون معتدل استعمال کرین اور کبھی کبھی استفراغ صفراے محترقہ کا ایسی دوا سے کیا جاتا ہی جو اوسکے استفراغ خاص مین بیان کیا گیا ہی - ترطیب مین زیادتی کرنی چاہیے اور تسخین مین کمی - علاوہ یہ ہی کہ اگر استعمال نطولات کا کیا ہو بابونہ خواہ جوودوا قوت مین بابونہ کے ہی اوسکی آمیزش نطولات مین جائز نہین ہی اور فقط مبردات کا استعمال سر پر بھی درست نہین ہی - بعض قدماء اطبا نے ایسے مقام پر اس دوا کی ثنا زیادہ کی ہی کہ ہر شب کو پرانا سرکہ خصوصاً خل عنصل ملا پایا کرین - مگر مجھے اس مرض مین سرکہ کے ضرر کا خوف زیادہ ہی بان اگر اس بات کا اطمینان ہو کہ مرض صفراے محترقہ سے پیدا ہوا ہی اور صفراے حار سے عارض ہوا ہی کہ اوسوقت سرکہ سے بہتر اس مرض کے واسطے کوئی شی نہین ہی خصوصاً خل عنصل خواہ سکنجبین جو خل عنصل سے بنائی گئی ہو - اسی طرح بعض قدماے اطبا نے ایسے مقام پر تولیف اس دوا کی کی ہی کہ ہر روز صبر تھوڑا سا استعمال کرے خواہ حبس پانی مین تین اوقیہ آنیتین یعنے بوزن ۸ تولہ ۶ ماشہ ۵ سرخ اور دس قیراط عصارۂ آنیتین جوش دیا ہو اوسمین سے تھوڑا سا ہر روز پی لیا کرے حبس سرکہ مین حبہ یعنے پرسیاوشان اور زراوند داخل ہو وہ بھی اس مرض مین بشرطیکہ صفرادی ہو مفید ہی - اور اگر مرض بشرکت طحال کے ہو اور مادہ بھی طحال مین ہو جب بھی سرکہ فائدہ مند ہی - واجب ہی کہ اونکے مشام کو خوشبو کرنے کی ترکیب ایسی چیزون سے کرین جسمین کافور اور مشک اور تمام روائح بارده مع رودعن بنفشہ کے پڑین - اور جنکی بو پر پیوست کافور اور مشک کی غالب ہو بلکہ رطوبت بنفشہ وغیرہ کی غالب ہو خواہ اور خوشبودار چیزین مثل نیلوفر وغیرہ کے جو سر دہین اونکی بو غالب ہو خلاصہ یہ ہی کہ خشک چیز کی خشکی خلط سودا کے منافی ہے اسکا

خیال رہے کہ خوشبودار چیزون مین ایسی چیز کی خوشبو غالب رہے جو مرطوب ہو۔ اگر سبب مالیخولیا کا ورم مقعد ہو خواہ اور ورم اندرونی یا کوئی اور مزاج حار جو احشا مین پیدا ہو خواہ کوئی اور مزاج محترق احشا کا موجب مالیخولیا کا ہو اسکا تدارک کرین گے اور سر کی تبرید اور ترطیب مین مبالغہ کرکے سر کی تقویت زیادہ کرین گے تاکہ جو اثر موذی اوس مقام سے سر مین آتا ہو بوجہ زیادتی رداءت کے قتل نکرے۔ پھر اگر سبب مالیخولیا کا مراق مین ہو اور ریاح اور قراقر پیدا ہو اور ورم مراق کا عارض ہو پہلے علاج اوسکے ورم کا کرین گے اور ورم کی تحلیل جسطرح باب امراض اورام مین مذکور ہوگا اور سر کی تقویت بخوبی کرتے رہین گے اور تیل مین سر کو خوب تر کرینگے کہ ہر وقت سر تیل مین ڈوبا رہے اور مرطبات قوی کا استعمال واسطے تقویت سر کے کرین گے اور محجمہ باشرط بغرض استفراغ خون کے لگائین اور جگر کی تسخین ایسے حالات مین کبھی نکرین بلکہ جہانتک ہوسکے تبرید مین جگر کی اہتمام اور مبالغہ کرین اور خوب تدبیر اوسکی تدبیر کی کرتے رہین اگر معلوم ہو کہ جگر مین گرمی ہے اور خون کو جلا دیتا ہے بوجہ اپنی حرارت کے۔ اور طحال کے بھی تقویت کرنی چاہیئے اور مراق پر محاجم اور دواحرول وغیرہ رکھین تاکہ طحال سے مادہ بطرف دماغ کے نہ پہونچے۔ پھر اگر مراق کا مزاج بارد ہو اور نفخ بھی بسیار ہے اور ورم ہو خواہ شعلہ سا مراق سے اوٹھتا ہو جو شاندہ افسنتین خواہ عصارہ افسنتین جسیا بیان ہوچکا استعمال کرین اور معدہ پر لطوخات گرم جو مکرر بیان ہوچکے ہین استعمال کرنا چاہیئے اور اونھین ضمادات سے لیپ بھی کرنا چاہیئے۔ اور ضمادات مین تخم فنجنگشت اور تخم سداب اصل سوسن آسمان گونی اور شجرہ مریم تجویز کرین اور دیر تک ضماد لگا رہے اور جب لیپ چھوڑا لین اوسی مقام پر روئی خواہ پشم دھنا ہوا خواہ ٹکڑا اسفنج کا آب گرم مین ڈبو کر رکھین رائی کے ضماد کا استعمال مراق اور مابین دونون شانون کے نافع ہے۔ اور ضمادہاے حکیم دودر دیتوس بھی اسیطرح نافع ہین جیسے قراباذین مین مذکور ہونگے۔ اگر معدہ پر محاجم باشرط لگائین یہ بھی مفید تدبیر ہے بشرطیکہ ورم خواہ درد معدہ کا مانع استعمال محاجم کا نہو۔ اکثر صاحبان مالیخولیا سے مراقی ایسی سرد چیزون سے جو ترطیب بھی پیدا کرتی ہون نفع پاتے ہین اسلیے کہ ترطیب کو خلط سوداوی سے ضد ہے اور ایسی دوا کا فائدہ اسوجہ سے ہوتا ہے کہ تولید ریح اور بخار کو چیزین مانع ہوتی ہین اور جواذیت بوجہ صعود بخارات کے دماغ کو پہونچتی ہے بعد استعمال ان ادویہ کے مفقود ہوجاتی ہے اگرچہ بوجہ برودت ادویہ کے حقیقت مین انکا نافع ہونا خلاف قیاس ہے اور قاطع مرض سوداوی نہین ہے کیونکہ برودت ادویہ خلط سوداوی سے مماثلت رکھتی ہے مگر اتنی منفعت ان ادویہ کو ضرور ہے کہ جو شی بار و رطب ہوتی ہے اوس سے خلط بارد یابس یعنے سوداپیدا نہین ہوسکتی اور یوست سودائے موجودہ کی گھٹ جاتی ہے۔ اور رطوبت پیدا ہوجاتی ہے اور بعد تولید رطوبت کے چونکہ سہل القبول ہوجاتا ہے حرارت عزیزی اور طبیعت کا اثر اسپر بخوبی ہوکر اصلاح کیفیت برودت کرلیتا ہے پس زوال مرض بھی ہوجاتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس تدبیر سے تغلیظ مادہ اور تولید ملغم کی ہو پیشتر ایسی ہی تدبیر سے تولید سودا کی ہوجاتی ہے اور یہ تدبیر بمنزلہ اوسی تدبیر کے ہوتی ہے جو سودا پیدا کرنے کی تدبیر ہے۔ اور تدبیر لطیف بھی چونکہ احتراق پیدا کرتی ہے یعنے کم غذا دینے سے چونکہ رطوبات بدنی متحلل ہوہوکر سوختہ ہوتے ہین باین نظر کبھی ایسی لطیف تدبیر بھی معین تولید سودا ہوتی ہے۔ اگر کسی شخص کی قے خواہ براز مین خلط بلغمی کا اخراج ہو اور نفع کرے طبیب کو فریفتہ ہوتا نچاہیئے اور مخرجات بلغم تائید مین طبیعت کی استعمال کرنا مفید نہوگا اسلیے کہ استفراغ بلغم کا نافع نہین ہوتا بلکہ اس مریض کے بدن مین چونکہ اخلاط بکثرت بھرے تھے اور گنجایش مین اخلاط کی انضغاط خواہ تنگی پیدا ہوتی تھی اسواسطے سہل الدفع خلط کا اخراج ہوجانے مین کسقدر خفت کا نفع حاصل ہوا۔ نافع بالذات اس مرض مین یہی ہے کہ خلط سوداوی کا اخراج ہو خواہ براہ طبیعت خواہ براہ صناعت اور تدبیر کے **قانون** علاج مالیخولیا کا یہ ہے کہ ترطیب مین زیادہ توجہ کرین اور مبالغہ ملحوظ رہے اور اخراج مین خلط سوداکے کسی طرح کمی ہونے پاے۔ اور جسوقت شکم مین اصحاب مالیخولیا کے طعام فاسد ہوقوراً قی کرا کر

اوسنے نکالڈالنا چاہیے خصوصاً جبوقت منہ مین ترشی کا ذائقہ پیدا کہ ایسے وقت پر ضرور ہی کہ اونھین قے کرانے پر آمادہ کرین اور جسطرح ہوسکے قے کراوین۔ اور جب تک طعام فاسد بذریعہ قے کے دفع نہوجاے طعام جدید اوپر حرام ہی۔ اور جو ارشات مقوی فم معدہ کی کھلانا چاہیے۔ اور ہمیشہ طعام فاسد پر غذا سے اونکو بچانا ضرور ہی۔ واجب ہی کہ مریض مالیخولیا کا ہر وقت کسی شغل مین مصروف رہے اوسکی صحبت مین ایسے لوگ خبکا دباد اور لحاظ کسی قدر مریض پر ہر موجود رہین خواہ جن لوگون کی صحبت سے اسکی طبیعت خوش ہووہ لوگ یا رہے تکلف اور رفیق اسکے رہین۔ اور شراب سپید جسمین تھوڑا سا پانی ملا ہو بقدر معتدل پلائی جاے اور خوش آواز گانا بھی سنایا جاے اور کسی وقت تخلیہ اور فراغ نہ کرنے پائین اسلیے کہ تنہائی سے زیادہ مضر انکو کوئی چیز نہین ہی اکثر یہ لوگ غمناک ہوجاتے ہین اور ایسی چیزون سے رنجیدہ ہوتے ہین جو انھین از قسم عوارض اور سوانح درپیش ہوتے ہین۔ اور کسی بات کا خوف انھین پیدا ہوتا ہی اوسی طرف مشغول ہوکر فکر اور توحش سے جدا ہوجاتے ہین اور اسی وجہ سے اونکو شفا حاصل ہوجاتی ہی۔ اسلیے کہ فقط فکر اور سوچ سے اونکا الگ ہوجانا اور کسی قدر فکر کا برطرف ہوجانا یہی علاج کامل اونکا ہی۔ اور دراصل علاج یہی ہی کہ اونکی فکر کسی طرح زائل ہوجاے کسی حیلہ سے کیون نہو مترجم کہتا ہی اسی وجہ سے بعض لوگ جو حاضرات وغیرہ کرتے ہین آسیب دھوکے مین اکثر مجانین خصوصاً مسلمانون کو اچھا کردیتے ہین سبب یہی ہی کہ اونکی فکر اور تشویش پر انکو بوجہ اون تدبیرات کے جو تعلق امور نفسانی سے کہتے ہین اور مسمریزم کا فن اونکے بیان کا خوب حاوی ہی۔ غالب ہوجاتے ہین اور اونکی قوت متفکرہ بلکہ اکثر قوتین مطیع عامل کی ہوجاتی ہین پس مرض مالیخولیا کا فقط اسی تدبیر سے دفع ہوجاتا ہی اور کامل علاج مالیخولیا کا بقول شیخ یہی ہی کہ اونکی فکر کی تدبیر کیجاے گو تر طبیب وغیرہ بھی بذریعہ دوا کے ہوتی رہے۔ لیکن جسقدر فائدہ ایسی تدبیرات سے نمایان ہوگا دوا سے اتنا نہوگا چنانچہ آج کل کے حکماء یورپ خصوصاً فرانس کے وہ حکیم جو اس عمل کو بخوبی چاہتے ہین کس عمدگی سے علاج مالیخولیا کا کرتے ہین اور راقم خاکسار بھی کسی قدر تجربہ کرچکا ہی اور مفید ہوا ہی اور ہوتا ہی متن اگر بسبب بند ہونے کسی ادرار کے مثلاً حیض خواہ خون بواسیر وغیرہ کے مرض مالیخولیا کا پیدا ہوا ہو اوس کے جاری کرانے اور کھولنے کی تدبیر پہلے کرنی واجب ہی۔ پھر اگر قوت اشتہا ساقط ہوجاے خواہ اوس شئ محتبس کے کھولنے سے یا خود بخود مرض نہایت روی ہی اور خشکی کا غلبہ زیادہ ہوگا یعنے ایسے مزاج پر خشکی غالب ہوگی۔ اور اگر بدن مین کسی طرح کے قروح باوجود حدوث مالیخولیا کے بشرط سقوط قوت کے پیدا ہون۔ موت قریب ہی جس شخص کے بدن مین خلط سوداوی متحرک ہو وہ شخص علاج پذیر بآسانی ہوتا ہی اور جس شخص کے بدن مین خلط سوداوی ہو وہی مریض مالیخولیا کا ہی جسکی قے خواہ براز سے اخراج خلط سوداوی ہوا کرے خواہ بول مین اور علبہ کے رنگ مین خواہ بہق اور کلف اور قروح اور خارش اور دوالی اور دوا الفیل اور سیلان مقعد وغیرہ مین خلط سوداوی کلتی رہے کہ ان سب صورتون مین دریافت ہوتا ہی کہ وہ مریض خواہ اوسکی طبیعت قابلیت تمیز سوداکی خون سے رکھتی ہی۔ اور انمین سے کسی خروج کا پایا جانا علامت خوبی کی ہی۔ اگر کسی مریض کو انمین سے بعد استہال کے خواہ بعد کسی قسم کے استفراغ کی تشنج عارض ہوا دھنین یوست کا عارض ہونا زیادہ اولی ہی بہ نسبت اور بیماریون کے جو مبتلاے تشنج بعد استفراغ کے نہون۔ ایسے لوگ جنھین تشنج پیدا ہوتا ہی نیم گرم پانی مین بٹھائے جائین اور روئی حلباب مین بھگو کر انھین کھلانی چاہیے کہ اوس حلباب مین تھوڑی شراب بھی ملی ہو خواہ شراب مین پانی ملاکر بعد اوس روئی کے پلانی چاہیے بعد اسکے نیند اوپر طاری کیجاے اور جب سو چکین حمام کراکے فوراً غذا دینی چاہیے **فصل دوسوین قطرب کے بیانمین** قطرب بھی مالیخولیا کی ایک قسم ہی۔ اور اکثر یہ مرض مااشباط مین جو خریف کا مہینہ ہی پیدا ہوتا ہی۔ اور آدمی کا حال اس مرض مین یہ بہم پہونچتا ہی کہ زندہ آدمیون کی صورت دیکھکر بھاگتا پھرتا ہی اور مردہ آدمی کو خواہ قبر ونکو دوست رکھتا ہی۔ اور جس شخص کو یکبارگی جھپٹ کر گرفت کرلیتا ہی

اوس سے برے طور سے پیش آنے کا قصد کرتا ہی۔ اور اتکو باہر نکلتا ہی اور ذکو چھپا ہوا تنہا کبھی بیٹھا رہتا ہی اور یہ سب حرکات اوسکے اسی غرض سے ہوتے ہین کہ تنہائی پسند ہوتی ہی اور آدمیون سے اور اونکی صحبت سے دوری مرغوب ہی اور باوجودیکہ رات کو نکلتا ہی پھر بھی ایک ساعت خاص مقام پر نہین ٹھہرتا ہی بلکہ ہر وقت ٹہلتا ہوا اور چلتا پھرتا رہتا ہی اور چلنا بھی ایک طرز خاص کسی طرف نہین کبھی ادھر کبھی ادھر اور اوسے خبر نہین ہوتی کہ مین کدھر جاتا ہون اور منشا اس مشی اور تردد کا آدمیون سے خوف کرنا ہوتا ہی۔ اور کبھی بعض مریض ایسے غافل اور بے خبر ہوتے ہین کہ آدمیون سے خوف کرنے کی بھی اونکو خبر نہین ہوتی اور اسقدر شعور اونمین باقی نہین ہوتا ہی کہ جو کچھ مشاہدہ کرین اور دیکھین اوسے پہچان لین خواہ معلوم کرلین باوجود اس غفلت اور بیحواسی کے نہایت ترش رو اور خشک مزاج کارہ ملاقات سے زندہ آدمیون کے اور بہت ہی متاسف اور محزون اور زرد رنگ خشکیدہ زبان تشنہ کام ہوتا ہی۔ اور زنپلیون پر ان بیماریون کے ایسے زخم پیدا ہوجاتے ہین جو مندمل نہین ہوتے اور مندمل ہونیکا سبب وہی مادہ فاسدہ اونکے ہوتے ہین اور چونکہ زیادہ چلتا پھرتا رہتا ہی اسوجہ سے جو زخم پڑتے ہین مندمل نہین ہونے پاتے اور مواد سودا وی ہر وقت بطرف پانون کے اوترا کرتے ہین خصوصًا چونکہ وہ بیخبر چلتا ہی ہر وقت ٹھوکر کھاکر گرتا ہی اور اوسکے قدم کو لغزش ہوا کرتی ہی اس صدمہ سے اور بھی زخم پڑ جاتے ہین۔ خواہ اوسکی یہ دیوانی صورت دیکھکر کتے بھوکتے ہین اور کاٹ کھاتے ہین اس سے زخم بکثرت ہوجاتے ہین اور انصباب مادہ کا بطرف ساقین کے اسوجہ سے اور بھی زیادہ ہوتا ہی۔ اور دوا اور قسم مرہم وغیرہ چونکہ استعمال نہین کیجاتی ہی یہ بھی زیادہ باقی رہنے قروح کا سبب قوی ہی۔ آنکھین اس مریض کی خشک رہتی ہین کہ اونمین آنسو نام کو نہین ہوتے اور باوصف خشکی کے ضعف بصر بھی لازم ہوتا ہی اور اندر کی طرف آنکھین بیٹھی ہوئی اور یہ حال آنکھونکا اسی وجہ سے ہوتا ہی کہ یبوست مزاج پر آنکھ کے غالب ہوتی ہی۔ اس مرض کا نام قطرب اسواسطے رکھا گیا ہی کہ یہ مریض گریز اسطرح کرتا ہی کہ اوسکا کچھ انتظام درست نہین ہوتا ہی اور مختلف طور پر چلتا پھرتا ہی اور جسطرف جاتا ہی اوسے شناخت نہین کرتا ہی اور جس شخص کے خوف سے کسی طرف گریز کا قصد کرتا ہی چونکہ اسکے حواس باطل ہوتے ہین درحقیقت کم اور رائے صائب مفقود ہوتی ہی اسی وجہ سے ایک سمت خاص مین چلتا ہی ناگاہ اور دوسرا شخص ملتا ہی اوس سے پھر بھاگتا ہی اور از سر نو گریز شروع کرتا ہی اور قطرب ایک چھوٹا کیڑا ہی پانی کے اوپر دوڑتا پھرتا ہی۔ اور ہندی مین اوسکو پتبرگوا کہتے ہین اوسکا بھی حال ہی کہ پانی پر کسی جگہ خاص مین نہین ٹھہرتا ہی اور دوڑتا پھرتا ہی اور بے نظم حرکات اوسکے ایسے تیز اور چست ہوتے ہین اور کبھی ڈوب جاتا ہی اور پورا ڈوبا نہین کہ پھر اوبھرتا ہی اور دوڑتا ہی اور پھر بھاگتا ہی۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ قطرب ایک اور جانور چھوٹا سا ہی کہ وہ استراحت نہین کرتا ہی۔ اور بعض کا مقولہ یہ ہی کہ قطرب غول بیابانی کے نر کو کہتے ہین۔ اور بعض کا قول ہی قطرب دس بھیڑیے کو کہتے ہین جسکے بال جھڑ گئے ہون خواہ اوسکی ڈھاری گر گئی ہو۔ ہماری غرض کے مناسب ان چار مضمون سے پہلے دو مضمون ہین سبب مرض قطرب کا سودا اور صفرا ے سوختہ ہوتا ہی علاج اس مرض کا علاج تعنیہ ہی ہی جو علاج مالیخولیا کا مذکور ہوا اگر سودا اور صفرا کا احتراق سبب مرض ہو اور فصد مین اسکے زیادہ مبالغہ کرنا لازم ہی تاکہ خون بکثرت نکل جاے اور نوبت عشی کی پہونچے اور غذا ہاے محمودہ سے تدبیر کرنی چاہیے اور حمام بھی خوشگوار مستعمل رہین اور تین دن ماء الجبن پلاکر اوسکے بعد ایارج ارکاغانیس حکیم کے ذریعہ سے استفراغ کرین اور پھر اوسکے سولانے کی تدبیر کرین اوسکے بعد تقویت قلب کرنی چاہیے بعد ازانکہ استفراغ ہوچکے اور تقویت قلب کی تریاق وغیرہ سے کرین۔ اور باامنیمہ زیادہ خیال ترطیب کا رہے۔ اور نطولات ایسے جنسے نیند پیدا ہو برابر کرتے ہین تاکہ ان ادویہ سے تسخین پیدا نہو لینے وہ بوجہ استفراغ مادہ کے باوجود حرکات اور ریاضات چونکہ ضرور پیدا ہوگی لہذا اوسکی حفاظت کی بھی تدبیر ملحوظ رہے بلکہ اوسکے قلب کی تسخین ایسی دواؤن سے کرین جو تقویت قلب اور ترطیب بدنی بھی پیدا کرے اور تنیدبھی

اوسی دوا سے پیدا ہوا کرے تاکہ اوسکا مزاج معتدل ہوجاوے اور پورا علاج اس شخص کا یہی ہو کہ نیند آجاوے اور گہری نیند پیدا ہوجاوے - اور کبھی کبھی افیون کا بھی استعمال کیا جاوے تاکہ طبیعت اسکی بھر جاوے اور فکر منقطع ہو اور جب کوئی علاج نافع نہو براہ تادیب اوسے مارنا چاہیے اور ادب دینا چاہیے کہ بدبختی درد پیدا ہوا اور سر پر چوٹ زیادہ لگے کہ اوسکے صدمہ سے کسی قدر فکر لاطائل کو چھوڑ دے گا اور یا فوغ پر داغ دیا جاوے کہ اس تدبیر سے افاقہ ہوگا پھر اگر بعد افاقہ کے مرض عود کرے پھر داغ دین گے **فصل گیارھویں عشق کے بیان مین** عشق وسواسی مرض ہے مشابہ مالیخولیا کے - اس مرض مین آدمی اپنے نفس کو مشتاق کرلیتا ہے اور فکر کو ایک صورت محبوب واقعی خواہ محبوب فرضی پسند کرنے پر اور اوسپر فریفتہ اور والہ اور شیدا ہونے پر ہر وقت متوجہ کرتا ہے اور یہ فکر اوسکی اوسکے مغلوب کو کردیتی ہے اور کبھی اس فکر پر مین اوسکی شہوت بھی ہوتی ہے - اور کبھی فقط صورت پرستی ہوتی ہے شہوت کو کچھ دخل نہین ہوتا - **علامات** آنکھین اندر کو گھس جاتی ہین اور خشک رہتی ہین آنسو سوائے بروقت بکا کے اور کسی وقت نہین نکلتے اور آنکھون مین تری بھی نہین ہوتی پلکین ہر وقت حرکت کرتی رہتی ہین اور صورت آنکھون کی ایسی ہوتی ہے جیسے بروقت مستی کے کسی ایسی چیز کو دیکھ رہا ہے جو لذیذ ہو خواہ کوئی ایسی بات سن رہا ہے جسکے سننے سے خوشی پیدا ہو خواہ مزاج کرتا ہے - سانس عاشق کی بہت منقطع ہوتی ہے - اور اولٹی سانس زیادہ آتی ہے اسی حبت سے ٹھنڈی سانس اور دراز ہوتی ہے - عاشق کی خوشی اور ہنسی اور غم اور بکا کی حالت ہمیشہ متغیر رہتی ہے خصوصًا بروقت سننے غزل عاشقانہ کے اور بالتخصیص جسوقت غزل خوان واسوخت مین ذکر ہجر اور فراق یار جفاکار اور بیان ایام جدائی کا ہو - عاشق کے بدن کے سب اعضا لاغر ہوتے ہین سوائے آنکھ کے کہ باوجود یکہ اندر گھسی ہوئی ہوتی ہے مگر پلکین موٹی اور سوجی ہوئی اور بال پلکون مین زیادہ اور آنکھین موٹی ہوتی ہین اسلیے کہ آنسو پیدا نہین رہتا ہے اور یا بوجہ اوسے سونے نہین دیتی اور بیداری کی وجہ سے بخارات اوسکے سر پر پہونچتے رہتے ہین شکل اور شمائل عاشق کے نظم واحد پر نہین رہتی اسی طرح نبض بھی اسکی منظم نہین ہوتی بلکہ مختلف بے نظام کے ہوتی ہے جیسے نبض اصحاب تہم اور فکرمند لوگون کی - اور جسوقت اوسکے روبرو ذکر اوسکے معشوق کا کیا جاوے اوسوقت نبض مین تغیر زیادہ ہوتا ہے اور بروقت وصال محبوب کے اگر نصیب ہو نبض کا تغیر دفعتہ ہوجاتا ہے - اسی دلیل خاص سے شناخت ہوسکتی ہے کہ اوسکا معشوق کون ہے اور اوسکے علاج کی تدبیر یہ بھی ہے کہ اوسکے معشوق کو صالح پہچان لے - اور شناخت کا حیلہ یہ ہے کہ بہت سے آدمیون کے نام اوسکے سامنے لینے چاہئین اور بار بار نام لیا کرین اور نبض پر ہاتھ رکھا ہو جسکے نام پر نبض مین اختلاف زیادہ پیدا ہو اور مکرر ایسا ہی اختلاف پایا جاوے پھر وہ لاکھ چھپاوے مگر اوسکا معشوق وہی ہوگا - نام سے معشوق کے نبض کا حال یہ ہوجاتا ہے کہ نبض شبیہ بہ نبض منقطع کے ہوجاتی ہے اور بحال خود عود کرتی ہے جب نام معشوق کا اسطور سے دریافت ہوجاوے اور یہ معلوم ہو کہ اوسکا مکان اور شہر کونسا ہے خواہ اوسکا پیشہ کیا ہے اور صناعت کونسی ہے اور نسب اوسکا کیا ہے اور اوس نام اور نسب اور پیشہ اور حرفہ کے چند لوگ ہون اوسوقت یہ سب قیود اوس نام پر جدا جدا اضافہ کرکے امتحان کرین اور دیکھین کہ جب تمام عوارض مخصوصہ سے ملکر یہ نام عاشق کے سامنے لیا جاوے اوسوقت اونکی کیا صورت ہوتی ہے اور نبض کا حال کیسا ہوتا ہے اور دل پر کیا گذرتی ہے ٹھنڈی سانس کا ضبط کیونکر ہوتا ہے یقین تو یہی ہے کہ ہرگز طبیب کو بعد رعایت ان شروط کے غلط واقع نہو اور پہچان لے - اور پھر جب خاص شکل و شمائل اوس محبوب کی جسکی تھوڑی سی شناخت ہوچکی اور اوسکا شعار بیوفائی اور غداری خواہ وفا اور حیا جو کچھ خاص اوسکے صفات ہون اور حسن ناز اور ادا سے وہ متصف ہو خواہ حسن خاص عضو یا فعل جسمانی خواہ اخلاق کا یہ مراض گشتہ اور فریفتہ ہوے - الغرض جب یہ امور بھی اوسکے نام اور نسب اور شہر اور بلد اور شکل اور شمائل پر اضافہ کرکے سامنے عاشق کے مذکور رہون گے پھر کسی طرح کا شبہہ تعیین معشوق مین نہ رہے گا -

ہم نے اس طریقہ خاص سے شناخت کی ہو اور مکرر تجربہ اسکا کیا ہو اور ایسی ایسی جگہ اس تجربہ نے کام دیا ہو جہان فائدہ اس شناخت کا زیادہ تھا پھر اگر سوا ے وصل اور جمعیت عاشق اور معشوق کے سوا اور کوئی چارہ کار نظر نہ آے اور کسی طرح کی حرمت شرعی مثل زنا محصنہ خواہ اغلام وغیرہ مانع وصال نہو بہتر یہی ہو کہ تدبیر وصل کی بہ نہج شرعی اور مرسوم ملت مریض کی کردی جاے کہ اس تدبیر سے ہمنے اسقدر سلامت حال اور صحت ثانی کا عود فوراً ہوتے دیکھا ہو کہ قوت رفتہ فوراً عود کرتی ہو اور گوشت اور خون بدستور بڑھ جاتا ہو بلکہ بقدر حالت صحت کے ہو جاتا ہو حالانکہ مرتبہ ذبول کو لاغری پہونچی ہوا ور بہت سے امراض صعب و مزمن کا گرمذا سکے جسم پر پہونچ گیا اور ایسے حمیات طویل مین مبتلا ہو چکا ہو بسبب ضعف قوت کے جو شدت ضعف عشق کی حبت سے عارض ہوئی ہو پھر ادھر وصال معشوق نصیب ہوا اور تھوڑے سے زمانہ مین ایسا تنا در اور قوی ہو جاتا ہو کہ دیکھنے والون کو تعجب عظیم پیدا ہوتا ہو اور حکیم دانشمند جسکو تصرفات نفسانی اور اطاعت کا حال واسطے نفس کے معلوم ہو اسکا استدلال اس مسئلہ خاص پر زیادہ ہوتا ہو اور کچھ تعجب نہین کرتا ہو مترجم کہتا ہو اس مقام پر شیخ کو فقط اتنا ہی کہدینا باقی ہو کہ نفسانی قواعد سے علاج کرنا بہ نسبت قواعد ظاہری کسقدر عجیب ہو مین نے جسقدر تجربہ کیا ہو اوس سے بہ نسبت امراض دماغی کے بالخصوص فوائد مشاہدہ مین آئین اونکا بیان مبالغہ سے خالی نہین ہو متن یہ شفاے عاجل بعد وصال کے جو ہوتی ہو اوس سے ہم اس بات پر استدلال کرتے ہین کہ طبیعت ہماری ادہام نفسانیہ کی زیادہ مطیع ہو جب تو اسقدر تصرف کامل بلکہ ایجاد فانی جواہر کا مثل لحم اور دم وغیرہ کے بلا مدد رخاجی کردیتی ہو اور جتنی غذا اور تغذیہ کے بعد اسقدر تسمین اور خوشحالی ہونی چاہیے اوس سے بہت کم مقدار اور زمانہ مین اسکا پیدا ہونا کیسا امر عجیب ہو علاج عشق کا علاج خاص یہ ہو کہ تامل کیا جاے اور دیکھا جاے اگر عاشق کی حالت کسی خلط کے احتراق تک پہونچی ہو پس اوس خلط کی شناخت بذریعہ علامات عامۂ معلومہ کرنے کے بعد اوسکا استفراغ کرنا چاہیے بعد ازان مریض کی ترطیب و تنویم کی طرف مشغول ہونا چاہیے تغذیہ اونکا غذاہاے محمودہ اور جیدہ سے کیا جاے اور انھین حمام بھی کرایا جاے مگر وہی حمام جو مرطب ہو اور جسکے طریقہ معلوم ہو چکے۔ ایک یہ بھی تدبیر اونکے معالجہ کی ہو کہ عاشق انواع خصومات اور منازعات اور دیگر اشغال مین مشغول رکھا جاے اور جلد قسم کی مشغولیت مین مبتلا رکھا جاے تاکہ وہ اپنے خیالات اور افکار خاص کی طرف متوجہ ہونے پاے بسا اوقات اس حیلہ سے وہ اپنی اوس فکر خاص کو بھول جاتے ہین جسنے اونکو بیمار کر رکھا ہو۔ یا اونکے علاج مین یہ حیلہ کیا جاے کہ وہ معشوق موجود کے علاوہ کسی دوسرے پر عاشق کرائے جائین جس تک وصول اور دست رس بسبب شریعت حلال و مباح ہو۔ پھر قبل ازنیکہ یہ دوسرا عشق مستحکم اور پائدار ہو جاے اور بعد ازانکہ معشوق اول سے قطع تعلق اور ذہول ہو جاے اس دوسرے سے بھی انکے فکر و خیال کو مناسب حیلون سے قطع کردیا جاے۔ اگر مریض اور مبتلاے عشق کوئی شخص عاقل و دانا ہو پس اوسکی تدبیر وعظ و پند سے کیجاے اور اسطرح سے کہ اوسکی اس حرکت پر سخریہ اور استہزا کیا جاے اور اوسکو یہ بات سمجھائی (کہ تیرے خیالات اور افکار محض امور رسواسی از قسم جنون و خیالات فاسدہ کے ہین) نفع عظیم بخشتی ہو اسلیئے کہ اس قسم کی گفتگو ون کو اس بارہ مین بہت کچھ اثر ہو۔ نیز یہ بھی ایک عمدہ تدبیر ہو کہ بیمار عشق پر بھوڑی کتابین ایسی مسلط اور اونکی ہمنشین کیجائین جو عاشق کے دلمین معشوق کی طرف سے نفرت و بغض پیدا کردین بایں طور کہ اوسکے روبرو معشوق کی برائیان اور بدحالیان ذکر کرین اور ایسی باتون کی حکایت کرین جو فیما بین عاشق و معشوق نفاق و جدائی ڈالدین۔ اور بھی اوسکی حفاظون اور معشوق کی بے نہایت کج ادائیون کو خوب اچھی طرحسے بیان کرتی رہین کہ ان حیلون سے عاشق کو تسلی اور تسکین کثیر حاصل ہوتی ہو اگرچہ کبھی شاذ و نادر اس طریقہ سے اور ونکو اسی معشوق کی صحبت پر آمادگی اور برانگیختگی پیدا ہوتی ہو مغلبہ

مفید اور سود مند ہیلو نکے یہ بھی ہی کہ یہی کیفیتیان اور عجائز معلومہ معشوق کی صورت کہ روبرو عاشق بیان کرین اور اوسکو نہایت بدیہیت اور قبیح المنظر صورت سے تشبیہ دین اور اوسکے خط و خال اور عارض وغیرہ کو بری طرح بیان کرین اور خاص اس طریقہ کو ہر وقت مرعی رکھین اور اوسمین مبالغہ کرتی رہین اسلیے کہ یہ تو اونکا پیشہ ہی ہی اور ان عورتون کو بہ نسبت رجال کہ فن مذکورین مہارت اور مشاقی تمام حاصل ہوتی ہی سوا مخنثین اور ہیجڑون کے کہ اونکو البتہ کسنے پن مین ایسی مداخلت ہوتی ہی جو کیکیونون کی کاریگری سے کچھ کم نہین ہوتی۔ کیکیونون کو یہ بات بھی حاصل ہی کہ کوشش کرکے رفتہ رفتہ عاشق کے دلکو کسی دوسرے معشوق کی طرف پھیر دین بعد ازان اس ترغیب اور تشویق کو قبل از استحکام اور پائداری متوقف کردین منجملہ اون شواغل کے جو ازالۂ مرض مذکورین مفید ہین یہ ہی کہ عاشق کی صحبت مین حسین اور کنیزین رکھی جائین اور وہ اونکے ساتھ بکثرت جماع کرتا رہے اور اونکا گانا اور سرود و ترانہ سنا کرے اور بھی اونکے ساتھ خوش طبعی اور مزاح و طرب کیا کرے۔ گروہ عشاق سے بعضے ایسے ہون کہ اونکو طرب اور سماع (یعنے گانے کا سننا) مرض عشق مین تسلی اور تسکین دہ ہوتا ہی اور بعضونکا مرض اور بیماری اس سے اور زیادہ ہوتی ہی پس چاہیئے کہ طبیب بخوبی حال مریض دریافت کرکے اوسکی اجازت دے۔ اسی طرح صید و شکار اور دیگر اقسام لعب کے اور بادشاہون کی طرف سے پے در پے عطا و انعامات کا ہونا اسی طرح تمام قسم کے غم و رنج جو غلیم ہون کہ ان سب تدبیرون سے مریض عشق کو تسلی حاصل ہوتی ہی۔ اکثر حاجت اسکی ہوتی ہی کہ ان لوگون کی تدبیر وہی کیجاے جو صاحبان مالیخولیا اور مانیا اور قطرب کے لیے مقرر ہی۔ اور اسکی بھی احتیاج ہوتی ہی کہ ایا رجات کبار سے انکا استفراغ کیا جاے اور اقسام مرطبات خبکا ذکر ہو چکا اونسے انکی ترطیب کیجاے۔ اور یہ تدابیر اوسوقت کرنی چاہین جب انکی شکل اور شمائل اور انکی سخنہا یران مالیخولیا وغیرہ کے مشابہ ہو جائین۔ واجب ہی کہ صانع ہمیشہ اونکے ابدان کی ترطیب کرتا رہے۔ پانچوان مقالہ ایسے امراض دماغی کے بیان مین جنکی آفت افعال حرکت ارادی مین ہوتی ہی اور اسمین چند فصلین ہین۔ فصل پہلی دوار کے بیان مین دوار کو ہندی مین گھنی کہتے ہین اور صورت اوسکی یہ ہوتی ہی کہ مریض خیال کرتا ہی کہ سب چیزین اوسکے سامنے حسبقدر ہین گھوم رہی ہین اور چکر مین ہین اور اوسکا دماغ اور بدن بھی گردش کر رہا ہی یہی خیال کرتے کرتے اوسکی یہ کیفیت ہو جاتی ہی کہ اپنے جسم کو سنبھال نہین سکتا اور گر پڑتا ہی اور اکثر بولنا اور بات کرنی بھی دیر سے ناگوار ہوتی ہی خواہ اور کسی کا بولنا ناگوار ہوتا ہی اور خود بخود اوسپر یہ کیفیت طاری ہوتی ہی جیسے کوئی جگر کھاتے کھاتے گر پڑے اور اپنے سنبھالنے پر قادر ہو کہ نہ کھڑا رہ سکے اور نہ سیدھا بیٹھ سکے خواہ آنکھ کھول سکے سبب اسکا یہ ہی کہ روح لطیف دماغ اور دماغ کے اور دہ شریانین مین ہی اور اسپر وہ کیفیت خود بخود طاری ہوتی ہی جو کیفیت بروقت گھوم جانے صحیح آدمی کی اس روح پر طاری ہو اور جسوقت کوئی صحیح آدمی مقصل چکر لگائے اور گھومتے گھومتے جو حال اوسکے دماغ کا ہوتا ہی وہی حال اس مریض کا بدون گردش کے ہوتا ہی۔ صرع اور دوار مین فرق اتنا ہی کہ دوار دیر تک ٹھہرتا ہی اور مرگی دفعتہً عارض ہوتی ہی اور مریض گر پڑتا ہی گو کھڑا ہوا اور ساکن ہوا اور بعد گرنے کے پھر افاقہ بھی ہوتا ہی۔ اور صرعی مریض کو کہتے ہین کہ جب آدمی کھڑا ہوا انکھون کے سامنے اندھیرا سا آجاے اور گرنے پر آمادہ ہو جاے۔ جب اس مرض مین شدت ہوتی ہی مشابہ صرع کے ہو جاتا ہی مگر اسکے ہمراہ تشنج نہین ہوتا جیسے صرع مین تشنج ہوتا ہی۔ یہ دوار کی بیماری کبھی کسی شخص کو اس صحبت سے عارض ہوتی ہی کہ بہت گھومے اور چکر لگاتا رہے کہ اوسکی وجہ سے بخارات اور ارواح بدنی مین بھی چکر پیدا ہوتا ہی جیسے کسی مشت مین پانی بھر کے پھرائین اور دیر تک پھراتے رہین پھر جب ٹھہرا لین تو پانی وغیرہ جو اوسمین بھرا ہی دیر تک پھرتا رہے گا۔ جب روح مین گردش پیدا ہوتی ہی اسکے خیال مین ایسا گذرتا کہ سب چیزین جو اوسکے سامنے ہین وہ بھی گردش کر رہی ہین اسلیے کہ دو چیزون مین سے ایک کی گردش سے حرکت دوری کا تخیل یکسان ہوتا ہی یعنے اگر ہمارا بدن خواہ ہمارے بدن کی ارواح کو حرکت دوری ہو جب بھی اور اگر اشیاء عالم کی گردش کرین تب بھی ہمکو ایک ہی سی

نسبت ادراک حرکت دوریں بین ہوگی۔ حرکت دوری کا محسوس ہونا اسی طرح پر ہوتا ہی کہ شئی مقابل کے اجزا کی نسبت دیکھنے والیکے حساب سے بدل جاے اور تبدیل نسبت شئی مرئی کی بروقت حرکت ارواح کے ویسی ہی ہوتی ہی جیسے بروقت گردش اشیا کے ہوتی ہی آسمانی کی گردش اور زمین کا سکون خواہ زمین کی گردش اور آسمان کا سکون بھی اسی طرح یکسان نتایج احکام ہیئت مین تجویز کیا گیا ہی بنسبت ناظر۔ اور چونکہ مقابلہ حاسل ور مدرک کا بروقت حرکت اشیا کے بھی ویسا ہی بدلتا ہی جسطرح اگر اجزاے حاس کے متحرک ہون لہذا نقطہ گردش سے ارواح کی دوار پیدا ہوتا ہی۔ دوار کا پیدا ہونا کبھی پھرتی اور گھومتی ہوئی چیزونکی طرف دیکھنے سے بھی ہوتا ہی جیسے بعض لوگون پر پنڈولا دیکھنے سے خواہ کوئی اور پھرتی ہوئی کل کا ملاحظہ سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہی اوسکی وجہ یہی ہی کہ پھرنے والی شی کی صورت نفس مین بطور سوخ کے مرتسم ہوجاتی ہی اور اسی وجہ سے طبعیات مین بیان کیا ہی کہ جتنے افعال حسی ہین سب کا تعلق آلات حسبانی سے ہی اور ان سب آلات مین اول اور اولی تر روح حساس یعنے روح حیوانی ہی کہ اوس سے تعلق ان افعال کا اول اور اولی ہی اور اوسی روح مین ہر ایک ہیئت فعل حسبانی خواہ صورت حرکت باقی رہجاتی ہی بعد اسکے کہ شئی متحرک خواہ فاعل سے وہ حرکت اور فعل جدا جدا ہوجاتا بشرطیکہ وہ محسوس قوی ہو یعنے وہ فعل اوس سے بقوت صادر ہوا ہو۔ اسلیے کہ ہر ایک محسوس کا اثر ہمارے آلات حس مین بس یہی ہوتا ہی کہ اوسکی ہیئت مثالی ہمارے آلہ حس تک پہونچتی ہی۔ اور اس ہیئت کا ثبات اور برقرار رہنا خواہ ہمارے حس سے زایل اور معدوم ہونا بمقدار قبول آلہ حس اور قوت محسوس کے منظر اسی ہیئت کے ہوتا ہی چنانچہ ہیئت روشن چیز کی بعد اسکے کہ ہماری نظر سے غایب ہوجاے تھوڑی دیر تک اوسکی روشنی ہمارے خیال مین قایم رہے گی۔ خواہ سریع الحرکت اور ازین قسم بہت سے امور ہین جنکی مثال ہوسکتی ہین مگر اسکی شرح اور بیان شافی کا مقام فن طبعیات ہی طبیب کو مسلم ماننا اس حکم کا کافی ہی پھر جب یہ بات مسلم ہوچکی کہ اثر آلہ حس کا محسوسات سے بنظر ہیئت مثالی کے بقدر قبول اور انفعال آلہ حس کے ہوتا ہی۔ اور یہ بھی واضح ہی کہ جسقدر بدن ضعیف زیادہ ہوتا ہی اوسیقدر اوسکو انفعال اور قبول آثار خارجیہ سے زیادہ ہوتا ہی۔ اور اس حکم کا تجربہ اور مشاہدہ ضعیف بیمارونمین کرنا چاہیے کہ بعض بیمارون کا ضعف مین یہ حال ہوجاتا ہی کہ تھوڑی سی حرکت خفیف سی اون پر دوار کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہی۔ اور زیادہ تکلف شدید کی اونکے حرکت دینے مین حت ہوتی ہی تاکہ اونکی روح کو اذیت اور انفعال اور جنبش عارض ہوجاے نتیجہ یہ ہوا کہ بعد مقاسات امراض اور ضعف بدن کے پیدا ہونا دوار کا اندک سبب سے ہوتا ہی کبھی مرض دوار کا اسباب بدنی سے بھی پیدا ہوتا ہی اور وہ اسباب خواہ بالفعل موجود ہین اسطرح کہ جوہر دماغ مین ازقسم بخارات پیدا ہوکر رگون مین دماغ کی اوترتے ہون خواہ دماغ کے اعصاب مین ٹھہری ہون جو مجموعہ اخلاط کچھ ایسے ہون جو دماغ مین محقق ہون اور ہر جنس سے ہون کہ تھوڑی حرکت سے خواہ اندک حرارت سے اون بخارات غیرہ مین تخمیر پیدا ہوجاے۔ پھر جسوقت ان بخارات مین حرکت پیدا ہوئے اپنی حرکت سے بخارات اوس روح نفسانی کو بھی متحرک کرتے ہین جو ان رگونمین قایم ہی اور انمین نضج پاتی ہی اور بعد نضج کے اس مقام سے جوہر دماغ مین جاتی ہی اور وہان پہونچکر عصب کے ذریعہ سے تمام بدنمین متفرق ہوتی ہی۔ ایضاً کبھی چونکہ دماغ مین بخارات بکثرت محقق ہوتے ہین اور مختلف مقامات کے بخارات دماغی تک چڑھکر پہونچتے ہین اور دماغمین مستقر ہوجاتے ہین اور اوسمین باقی رہجاتے ہین اور یہ بخارات کبھی مرض حار متقدم سے اور کبھی مرض بارد سے جو پہلے دوار سے پیدا ہوا تھا اوسکی رطوبت سے دماغمین ٹھہر جاتے ہین پھر چند ریاح خام ایسے پیدا ہوتی ہین کہ اونکو قوت منفجہ حرکت دیتی ہی خواہ قوت محللہ اون ریاح کو متحرک کرتی ہی اور اس رطوبت سے بخارات مذکورہ مین بھی حرکت پیدا ہوکر دوار پیدا ہوتا ہی۔ اور کبھی تحریک دوار کی بخارات دماغی سے نہین ہوتی بلکہ ایک قسم کا سوء مزاج مختلف السیاق پیدا ہوتا ہی کہ اوس سے ہیجان حرکت مضطربہ کا روح مین پیدا ہوتا ہی اور یہ اضطراب حرکت کسی متحرک حسبانی کی وجہ سے نہین ہوتا کہ اوس محرک سے کوئی شئی ازقسم بخار وغیرہ مختلط ہوا ور مل جاے۔ جیسے پانی مین

بروقت جوش اور ابلنے کے بوجہ اختلاط آگ اور پانی کے یہ حرکت مضطربہ پیدا ہوتی ہے۔ اور کبھی دوار بوجہ ایک محرک خارجی کے جو روح کو متحرک کرکے بھی پیدا ہوتا ہے مثلاً سر پر کوئی چوٹ کا صدمہ پہونچے خواہ کھوپڑی ٹوٹ جاے تا اینکہ دماغ میں تکی پیدا ہوتی ہے۔ اور روح ساکن بھی گھٹ کر بہ تبعیت اس انفعاط کے حرکات مختلفہ دائرہ یعنے گھومنے والی حاصل کرتی ہے اور بطور موج اور لہر دن کر روح میں یہ حرکت پیدا ہوتی ہے جیسے پانی میں کوئی ڈھیلا وغیرہ پھینکیں اور لہریں پیدا ہوتی ہیں خواہ کسی لاٹھی وغیرہ سے پانی میں تھپیڑ لگے کہ اوسوقت موج پانی کی مستدیر اور گول اٹھتی ہے۔ اور جب پانی میں ایسے صدمہ سے تموج پیدا ہوتا ہے۔ پھر جسم لطیف ہوائی یعنے روح میں اس تموج کا پیدا ہونا بمثل ایسے ہی حرکات و صدمات کی زیادہ اولیٰ اور انسب ہے لیکن چونکہ خود ہوا کا جسم بوجہ شدت لطافت کے محسوس نہیں ہوتا اسلیے کہ اوسکے امواج خواہ تموج جو اعراض جسمانی ہیں وہ بھی محسوس نہیں ہوتے اور جیسے غیر محسوس ہونا ہوا کا بسبب تقضی اوسکی غیر موجودگی کا نہیں ہے اسی طرح اوسکے تموج کا بھی حال ہے کبھی دوار کی پیدائش ایسے بخارات سے ہوتی ہے جو دماغ کیطرف صعود کرتے ہیں اور بروقت اونکے چڑھنے کے دوار پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر جرم بخارات ہر دماغ میں پیدا نہوں اور نہ جوہر دماغ میں پہلے سے متحقن ہوں لیکن جسوقت صعود ان بخارات کا ہوتا ہے روح دماغ کو حرکت دیتے ہیں اور ان بخارات کا صعود خواہ پہلے سے منافذ عصب کی راہ سے ہوتا ہے۔ اوسوقت معدہ سے اور مرارہ سے توسط معدہ کے اور مثانہ اور رحم اور حجاب کے ہوتا ہے جسوقت ان اعضا میں کچھ امراض پیدا ہوں خواہ ان اعضا کے اخلاط میں حرکت پیدا ہو اور اکثر صعود ایسے بخارات کا معدہ سے ہوتا ہے اور بعد اوسکے اکثر رحم سے ایسے بخارات اوٹھتے ہیں اسواسطے کہ رحم کو قابلیت وصول کے زیادہ ہے خواہ اوردہ اور شرائین سے خواہ وہ رگیں غائر اور پوشیدہ ہوں خواہ اوبھری ہوئی اور ظاہر ہوں اونسے بخارات صعود کرتے ہیں وہ ان بخارات کا کبھی صفرا ہوتا ہے اور کبھی بلغم۔ دوار بلغمی صرع سے بہت مشابہ ہوتا ہے۔ اکثر صدر اور دوار کی کیفیت متشدرہ اور مدیرہ ہیں یعنے اوس کیفیت میں جس سے اندھیرا آنکھوں کے آگے پیدا ہو خواہ آنکھوں کے سامنے چیزیں پھرنے لگیں الغرض یہ کیفیت مشارکت بوجہ مادہ کے نہیں ہوتی۔ بلکہ ایک قسم خاص کی اذیت دماغ تک ایسی پہونچتی ہے کہ اوسکی کیفیت سے صدر اور دوار ساتھ ہی پیدا ہوجاتے ہیں مثلاً حالت گرسنگی اور بھوک میں بعض آدمیوں کو ایسی ہی اذیت پہونچتی ہے۔ اور بعض آدمی بھوک کی برداشت نہیں کرسکتے اسلیے کہ اونکا فم معدہ متاذی ہوتا ہے۔ اور اوسکی شرکت سے دماغ کو بھی ایذا پہونچ جاتی ہے لہذا وہ بے طاقت ہوجاتے ہیں کبھی دوار اور صدر بطریق بحران کے بھی عارض ہوتا ہے۔ جو دوار متواتر ہوا اور خصوصاً مشائخ میں منذر بسکتہ ہوتا ہے۔ اسی طرح جو دوار کسی عضو میں خدر لازم ہونیکے بعد پیدا ہو وہ بھی منذر بسکتہ ہے۔ کبھی درد سر کے پیدا ہونے سے دوار زائل ہوجاتا ہے۔ اور کبھی دوار کے عروض سے درد سر زائل ہوتا ہے **علامات** جو دوار آدمی کو حرکت دوری کرنے سے اور چکر لگانے سے پیدا ہو خواہ چکر کرنے والی چیزوں کے دیکھنے خواہ کھڑی اور سیدھی چیزوں کے ملاحظہ سے پیدا ہو اوسکی علامت موجودہ ہی موجود اور ظاہر ہوتی ہے۔ اسی طرح جو دوار کسی چوٹ وغیرہ کی جہت سے عارض ہو وہ بھی بسبب محسوس سے پیدا ہوتا ہے۔ جو دوار بسبب بخارات کہنہ اور قدیمہ کے خواہ جدید بخارات نفس دماغ میں پیدا ہو کر عارض ہو۔ اوسوقت مرض دوار کا دائمی اور مستقل ہوگا کسی اور مرض کے تابع نہوگا اور کسی اور عضو کے مرض سے دورہ کرنے والا نہوتا ہوگا اور نہ اسکی یہ کیفیت ہوگی کہ بروقت امتلا کے ہیجان مرض کا ہو اور بروقت خلو معدہ کے سکون ہو اور اس دوار میں یہ بھی ہوگا کہ اوس سے پہلے اوجاع سر اور دوی اور طنین اور گرانی سر بھی پیدا ہوگی اور آنکھوں میں تاریکی ثابت رہے گی اور حواس میں کمی حتی کہ ذوق اور شم میں بھی نقصان ہوگا اور شریانات مذکورۂ بالا میں ضربان شدید پیدا ہوگا اور نقل شامہ بھی عارض ہوگا۔ پھر جو غلط دماغ میں خواہ سواے غلط دماغی کے

اور کسی جگہ جہان سے بخارات دماغ مین آتے ہین وہ دونون ملزمون اوسوقت ثقل اور جبن اور کثرت نوم اور دشواری حرکت اور دیگر علامات بلغمی بھی موجود ہون گے جنکا ذکر تفصیلی قانون عام مین ہوچکا ہی۔ اگر وہ خلط خواہ ریاح وغیرہ صفرادی ہون بیداری مفرط اور التہاب ورسوزش محسوس ہوگی بدون ثقل زائد کے اور خیالات زرد پیدا ہون گے جنکا رنگ سونے کا سا ہوگا۔ اور اگر وہ خلط خون ہوگا رگین پھولی ہوئی اور چہرہ اور سر اور آنکھین سرخ اور گرم اور گرانی اور ماندگی اور نیند اور عزیان یعنے دھمک پیدا ہوگی۔ اور اگر سوداوی ہو ثقل باندازہ زائد اور بیداری اور بانولکا اور سیاہ پیڑیان اور دغا کا اور فکر فاسد اور تمام علامات سودا کے جو اسی فصل مین بیان ہوچکے ہین پیدا ہون گے جسکے ارکا سبب معدہ سے پیدا ہوا ہو اوسمین بطلان اشتہا اور آفت معدہ مین اور فساد ہضم اور خفقان اور فتور نفس یعنے سانس مین سستی اور معدہ کا اولٹ پلٹ کرنا اور اذیت سر کا میلان مقدم سر اور وسط سر کی طرف ہوگا۔ اور کچھ بعید نہین کہ یہ اذیت موخر دماغ تک بھی پہونچے اور درد کی کیفیت مین اختلاف اسطرح پر ہوگا کہ کبھی زیادہ ہوگا جب معدہ ممتلی ہو اور کبھی ٹھہر جاے کہ جسوقت معدہ خالی ہو اور تخمہ اس سے پہلے عارض ہوا ہوگا اور معدہ مین درد اور نفخ بھی ہوگا بعض اوقات مین اور بطریق شرکت عصب کے پیدا ہوگا اور قبل اسکے خواہ آخر مین جب شدت مرض کی ہو یا فوج کے پیچھے جہان منبت روح سادس کا ہی پٹھون سے درد پیدا ہوگا اور اسی طرح اطراف قفا مین درد ہوگا۔ اگر دوار بوجہ رحم کے پیدا ہوا وس سے پہلے اختناق رحم اور احتباس منی اور حیض اور نیز ورم رحم پیدا ہوگا۔ اسی طرح اگر مشانہ سے دوار پیدا ہوا ہو۔ اور اگر مبدا مرض دوار کا جملہ اعضا ہون وہ عضو جو سرچشمہ اور معدہ غذا ہی وہ مبدا اور دوار دافع ہو جیسے جگر خواہ مبدا مرض معدن روح مثل قلب کے ہو اوسوقت نفوذ مادہ قاعلہ دوار کا اونھین عروق کی طرف سے ہوگا۔ جو قلب خواہ جگر سے دماغ مین پہونچے ہین۔ خواہ وہ رگ جو پس گوش ہی خواہ وہ رگ جو قفا مین ہی۔ الغرض علامت ایسے وقت یہی ہوتی ہی۔ کہ ضربان شدید اوس رگ مین پیدا ہوگا۔ اور وہ رگ کھچکر تن جائیگی جو گردن مین واقع ہی اور ایسا درد جو معتدبہ ہو رقبہ مین ہوگا اور عصب قبہ خواہ اعصاب مین بھی درد شدید ہوگا۔ جسوقت شرائین یدی جو نزدیک قفا کے ہین متمدد ہون اور اگر نبض کو بذریعہ ہاتھ کے خواہ بذریعہ رباط عجمی کے ملنے منع کرین خواہ اسرب کے ذریعہ سے حرکت کو منع کرین خواہ اوسپر قوابض کو طلا کرین جو مذکور ہوچکے ہین۔ اور اس تدبیر سے کچھ درد بین پیدا ہو پس صاف ظاہر ہوگا کہ مادہ مرض انھین کی راہ سے آتا ہی ورنہ ان شرائین کی طرف سے مادہ کا آنا نہین ہی بلکہ اور طرق سے مادہ کی آمد و شد ہی۔ اسی طرح دوسری رگ وغیرہ مین بھی تجربہ کرنا چاہیئے پھر دوسری رگ کے امتحان سے بھی رد مین خفت نہ پائی جاے تو وہ مادہ غائرہ یعنے اندرونی رگون مین ہوگا۔ جو دوار بوجہ سوء مزاج مختلف کے ہوا اوسکی تفاحت خفت دماغ اور مقدم ہونے اون اسباب کے جو اوپر مذکور ہوچکے ہوتی ہی اور اسی طرح برودت حار حرارت جو فتہ خارج سے پیدا ہو خواہ کھانے پینے کی اشیاے گرم یا سرد کا استعمال ہوا ہو اوسکے بعد بھی دوار پیدا ہوتا ہی جیسے شخص کو مرض سدر کا ہو شراب سے کچھ اوسے نفع نہین ہوتا جسقدر اوسکو نفع پانی پینے سے ہوتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ سدر اور دوار کا زمانہ جب طولانی ہوجاے ضرور یہ مرض بارد ہی۔ جو دوار ہر روز بحران کسی مرض کے واقع ہوا اوسکی علامت بھی ظاہر ہوتی ہی معالجات جو دوار بوجہ گردش اور دوران السنان کے پیدا ہو خواہ گھومنے والی چیزون کی طرف دیکھنے سے خواہ بلند مقام سے نیچے کی چیزون کے نظر کرنے سے پیدا ہو اوسکا علاج سکون اور قرار اور نوم سے پہلے کرنا چاہیے اگر اس سے سکون مرض مین پیدا نہو ترش چیزین جو قابض ہون اونکا استعمال کرین اور ایسی ترش چیزون مین لقمہ توڑ توڑ کر ڈالین اور تناول کرین۔ اور جو دوار کے خون کے مادہ سے پیدا ہو خواہ اخلاط مختلفہ بدنی سے اوسکی تولید ہوئی ہو اوسکا علاج سر کی فصد سے شروع کرین اور بعد اس فصد کے جو رگ ساکن پس گوش ہی اوسکی فصد کرین کہ یہ فصد افضل علاج ہی

ساذج

واسطے جمیع اقسام دوار کے جو بادی ہون اور کبھی اس رگ پر داغ بھی لگا دیتے ہین خصوصًا جس دوار کا سبب صعود ابخرہ ہو کسی طرف سے بند نکلے اور حجامت بھی مفید ہوتی ہو اگر نقرہ پر گردن کے پیچھے استعمال کرین اور سر پر بھی حجامت کرنا مفید ہے۔ اور اگر ہمراہ خون کے اور قسم کے اخلاط بھی آمیختہ ہون خواہ اور قسم کے اخلاط سوائے خون کے سبب عروض دوار کے ہون چاہیے کہ فورًا استفراغ مادہ کا بذریعہ حب ایارج اور خیسانده صبر کے کرین اگر اخلاط حادہ ہون خواہ جوشاندہ ہلیلہ یا جوشاندہ افتیمون اور حب اصطمخیقون سے استفراغ کرین اگر اخلاط مختلف ہون اور بعد استفراغ کے حقنہ کا استعمال کرین اس طرح پر کہ قنطوریون اور خطمی کو پانی مین جوش دے کر حقنہ کرین اوسکے بعد سر اور نقرہ پر حجامت کرین اوسکے بعد استعمال غرغرہ کا کرین۔ اور عطوس کا بھی استعمال مفید ہے اور شموم حبین مشک اور حنبہ بید مشک اور مرر بخور اور کلونجی داخل ہو بھی ایسے مفید ہے جسوقت نوبت مین ہیجان ہو بذریعہ مالش اسافل کے استعانت کرنی چاہیے۔ اگر سبب دوار کا معدہ اور اخلاط معدہ کے ہون اوسوقت قی کا استعمال کرنا چاہیے ایسے پانی سے جسمین شبت اور مولی کا داخل ہو اور اوسمین سنبھالو اور نمک اور تمامی مقیات معتدل شریک ہون پھر اوسکے بعد استفراغ حب قتایا سے کرنا چاہیے اگر قوت قوی ہو خواہ حب ایارج اور خیسانده صبر کا استعمال کرین اگر قوت مین کمی ہو۔ اور اگر یہ معلوم ہو کہ اخلاط تلخ اور صفراوی ہین اوسوقت طبیخ ہلیلہ ہمراہ شاہترہ کے دینا چاہیے۔ اور ان اخلاط کی شناخت دلائل مذکورہ جو اس قسم کے ہین اوسمے ہوتی ہے۔ خواہ جو امراض معدہ مین مذکور ہین اوسے معلوم کرنا چاہیے۔ اور اگر کسی اور عضو سے یہ مرض پیدا ہوا ہو اوسی عضو کا علاج جیسا اوسکے امراض مین مذکور ہوا ہے اور جو علاج اوس عضو کا واجب ہوا اوسکا استعمال کرنا لازم ہے ماوا بتدا مین دوار کے تقویت سر کی روغن گل سے جسمین تھوڑا روغن بابونہ شریک ہو کرنی چاہیے اور بعد استحکام کے تنہا روغن بابونہ سے تقویت سر کی کرنی چاہیے۔ اور اگر دریافت ہو کہ مادہ مرض کا فقط سر مین ہے سر پر حجامت کرین اور نیز حجامت نقرہ مذکورہ کی بھی کرنی ضرور ہے خواہ اور مقامات کی حجامت جو مثل انھین مقامات مین کی مفید ہوگی اور جذب مواد کا استقرار اور میلان دریافت ہو اوسی طرف حجامت کا موقع ہے۔ چنانچہ قانون عام مین بیان ہو چکا۔ اور اگر معلوم ہو کہ سبب دوار کا سوء مزاج مختلف ہے اوسوقت پہلے شناخت سبب کی بخوبی کرکے اور اوسکی علامت اچھی طرح اوپھین قواعد عام اور خاص سے دریافت کرکے علاج اوسکا بالقصد کرنا لازم ہے اسقدر کہ سوء مزاج دفع ہو کر اعتدال مزاج طبعی پیدا ہو جاے۔ اور اگر سبب دوار کا ضربہ اور سقطہ ہو پہلے چوٹ اور زخم کا علاج خاص جو معلوم ہو کرکے بعد ازان ملاحظہ کرین کہ اگر بعد اچھے ہو جانے ضربہ وغیرہ کے پھر بھی دوار باقی رہے خاص دوار کا علاج جو اوپر مذکور ہوا ہی کرین۔ دوار کے مریض پر واجب ہے کہ ہر ایک چیز جو جلد جلد پھرتی ہو جیسے پھرکی خواہ لٹو یا کمہار کا چاک اوسکی طرف نگھنے سے نیچے اختراز کرے۔ اور بلندی سے نیچے کی طرف زمین پست خواہ نیچی زمین کو دیکھنا خواہ پہاڑون کی چوٹی اور ٹیلون سے اور اونچی چھتون سے نیچے کیطرف دیکھنے سے پرہیز کرے۔ جو سدر اور دوار بوجہ خلوۂ معدہ کے عارض ہوا اوسکی تسکین کیواسطے چند قطرہ سرکہ خواہ آب انار خواہ آب انگور مین ڈبو کر استعمال کرین خصوصًا آب انگور ترش مین ڈبو کر کھانے سے نفع بین پیدا ہوگا

فصل دوسری لوی کے بیان مین

اور اسکو بخیدق بھی کہتے ہین فارسی مین اسکا ترجمہ پی زدہ اور عربی مین مقطوع العصب یعنے پٹھہ کٹا ہوا اور لوی کے معنے پیچیدگی کے ہین اور اصل مرض کی یہ صورت ہے کہ کبھی بوجہ تواتر امتلا وغیرہ کے اصلات خواہ عروق مین ایک حالت ماندگی کی ایسی پیدا ہوتی ہے کہ اوسمین رگین کھنچنے لگتی ہین اور جائی اور انگڑائی بکثرت آتی ہے بانیوجہ کہ ریاح اور بخارات کی اوسوقت کثرت ہوتی ہے اور چہرہ اور آنکھین سرخ ہو جاتی ہین اور السیاتمدد رگوین خواہ عضل وغیرہ مین پیدا ہوتا ہے کہ آدمی دوہرا ہوا جاتا ہے اور پیچیدگی بدنین پیدا ہوتی ہے۔ کہ کبھی انگڑائی لیتے ہوے داہنی طرف اور کبھی بائین طرف جھکا جاتا ہے۔ اور بااین ہمہ کہ متواتر خمیازہ لیتا ہے پھر بھی وہ آرام جو بعد انگڑائی لینے کے پیدا ہونا چاہیے پیدا نہین ہوتا

اور دھرا ہوے اور پھر انگڑائی لینے کو جی چاہتا ہی۔ اگر یہ حالت زیادہ پیدا ہو ضرور امتلاء بدن پر اخلاط سودا دلالت کریگی اور اوسوقت استفراغ خلط دموی اور صفراوی کا ضرور کرنا چاہیے اور سر و پانی کا بھی پلانا اکثر ایسے حالت مین تسکین دیتا ہی اسلیے کہ جوش اخلاط کو فوراً فرو کر دیتا ہی اور اور روح تر کی بالمخاصہ اس مرض کے دور کرنے مین مفید ہی چنانچہ اسکا استعمال کرین خواہ بطور سعوط کے فائدہ اسکا اسوجہ سے ہو کہ ریح ملی یعنے جس ریح مین جوش خروش اور زیادتی ہو اوسکی روح تر کی تحلیل کر دیتی ہی۔ اسی طرح کشنیز خشک ہمراہ شکر کے استعمال کرنیسے بی فائدہ عظیم ہوتا ہی۔ حمامی یعنے جو لوگ حمام مین نہلانے وغیرہ کا پیشہ کرتے ہین اونھین اس مرض کی ازالہ کی ایک تدبیر خاص معلوم ہی۔ وہ تدبیر یہ ہی کہ مریض کی ہاتھ کو رگ سباتی پر زور سے باندھ دیتے ہین اور اس بندش سے ایسی اذیت پہونچتی ہی کہ قریب بیہوشی کے مریض پہونچ جاتا ہی اور شفا حاصل ہوتی ہی شاید اس تدبیر کے منجر ہونے کا یہ سبب ہو کہ جو روح دماغ تک چڑھتی ہی اوسمین انزعاج اور ناگواری پیدا کر کے اوسے تحلل شدید اور درشت مواد پر استیلاء اور غلبہ کا پیدا کرتی ہی کہ اس غلبہ کی وجہ سے تحلیل یا خواہ مواد کے ہو جاتی ہی مگر اس تدبیر مین اندیشہ بھی ہی اور خلاف احتیاط کے ہو جب ہو کہ اس پر ہاتھ اس سے زیادہ نہ ٹھہرانا چاہیے کہ اوسکی برداشت مریض سے دشوار ہو اور اپنے تئین سنبھال نہ سکے **فصل تیسری کابوس کا بیان** کابوس وہ بیماری ہی کہ آدمی کو سوتے کے ساتھ ہی خیالات گرانی اور بوجھ کے پیدا ہوتے ہین ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اوسکے سینہ پر کوئی چڑھا ہوا ہی اور جیسے کوئی اسکو فشار مین گرفتار کر رہا ہی اوسوقت سانس رک جاتی ہی اور آواز بند ہو جاتی ہی اور حرکت بھی نہین کر سکتا ہی اور قریب اسکے پہونچتا ہی کہ اختناق اور گلو فشردہ ہو جاے اسلیے کہ مسافات بند ہو جاتے ہین اور جب دورہ اس کیفیت کا تمام ہو جاتا ہی تو بیدار اور متنبہ ہوتا ہی۔ کابوس مقدمہ تین بیماریونکا ہی یعنے اسکی موجودگی آیندہ زمانمین تین بیماریون سے کسی ایک مرض کی وقوع کی خبر دیتی ہی صرع خواہ سکتہ خواہ ماننیا مگر ماننیا کے ہونے کا مقدمہ کابوس اوسوقت ہوتا ہی جب مرض بسبب مواد مزدخم یعنے یکیجا اور فراہم شدہ کے ہو اور غیر مادی اسباب سے نہو۔ مگر کابوس کا عروض اکثر اوقات بخارات مواد غلیظ دموی خواہ بلغمی یا سوداوی سے ہوتا ہی۔ کہ یہ بخارات بطرف دماغ کے صعود کرتے ہین اور انکا صعود دفعۃً ہوتا ہی اوسوقت جبکہ حرکت بیداری جو محلل بخارات کے ہی اوسمین سکون پیدا ہوا اور ہر ایک خلط کا بخار اپنے خاص رنگ سے متخیل ہوتا ہی سرخ خواہ سپید خواہ سیاہ جیسا مادہ ہوگا وہی رنگ نظر آیگا اور ہر ایک خلط کی علامت قواعد مذکورہ سے واضح ہو سکتی ہی کبھی بروقت نوم کے یہ مرض برودت شدید سے جو دماغ کو پہونچے پیدا ہوتا ہی۔ کہ یہ برودت دماغ کو فشردہ کرتی ہی اور اوسکے مسامات مین تکثیف پیدا کرتی ہی اور قبض خواہ کھچاو دماغ مین پیدا ہوتا ہی اور وہی خیالات بعینہ جو اوپر بیان ہوے متخیل ہوتے ہین۔ مگر یہ صورت بدون ضعف دماغ کے پیدا نہین ہوتی ایضاً کبھی بوجہ حرارت خواہ سوء مزاج دماغ کے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہی **معالجات** فصد اور اسہال جو خاص ہر خلط کا ہی کرین۔ اور اگر اخلاط مین غلاظت زیادہ ہو یہ مسہل خاص نافع ہی **نسخہ** خربق ابکدم سقونیا ۳ درم شحم حنظل چوتھائی درم اور دو دانگ انیسون اگر قوت قوی ہو ان دواون سے علاج کرین ورنہ حب لاجورد خواہ حب اخیقون کا استعمال مناسب ہوگا یا یہ کبابا یا یہ قثاء الحمار خواہ ایارج روفس خاص کر مفید ہی اوسکے بعد تقویت سر کی جسطرح قانون عام مین مذکور ہوئی ہو کرنی چاہیے منجملہ ادویہ کے اگر حب فاد انیا پیہم استعمال کرین بہت نافع ہی۔ اگر کابوس بوجہ برودت کے جو دفعۃً دماغ کو پہونچے پیدا ہوا اور ایسے خیال کو پیدا کرے چاہیے اوسکے علاج مین روغنہاے گرم جو قابض ہون خواہ ضمادات محمرہ کا استعمال کرین اور ازین قبیل اور چیزین جو خارج سے لگائی جاتی ہین اونھین کا استعمال کافی ہی اور اونکا ہر جگہ بیان مکرر کرنا کچھ ضرور نہین ہی۔ کہ بخوبی مذکور ہو چکے ہین **فصل چوتھی صرع کا بیان** صرع مرگی کو کہتے ہین اور مرگی وہ بیماری ہی جسکا مادہ اعضاء نفسانیہ کو افعال حس

حاشیہ۔ نسخہ اور اوسے خالق بھی کہتے ہین اور کہین کہین اسکا نام جاوشم اور سنبلان بھی لکھا ہوا ہی ۱۲

و حرکت سے مانع ہوتا ہی اور امتصاب یعنے سیدھے کھڑے ہونے کو بھی منع کرتا ہی مگر پورے طور پر منع نہین کرتا یعنے ایسا نہین ہوتا کہ بالکل یہ افعال باطل ہوجائین بلکہ کسی قدر باقی بھی رہتے ہین - اور یہ خرابی ان افعال مین بوجہ ایک سدہ کے واقع ہوتی ہی - اور اکثر سبب قوع سدہ کا ایک تشنج عام سے ہوتا ہی جو بوجہ ماوف ہونے بطن مقدم دماغ کے عارض ہوتا ہی اور اسی جہت سے یہ سدہ پیدا ہوجاتا ہی مگر پورا سدہ نہین پڑتا ہی ایسا کہ نفوذ قوت حس اور حرکت کو اوسی بطن مین خواہ اور اعضا مین بالکل منع کرے اور روکے اور متصل بلا انقطاع حرکت و حس کو معدوم کردے اور کھڑے ہونے سے بھی باز رکھے اور آدمی کو قدرت اسکی باقی نرہے کہ تا تھاے سدۂ مذکورہ سیدھا کھڑا ہونے کے اور اپنے بدن کو درست اور راست کرسکے - پھر چونکہ تشنج کے جمیع اقسام جیسا ہم بیان کرینگے خواہ بوجہ امتلا کے پیدا ہوتے ہین خواہ بوجہ یبوست کے خواہ بوجہ ایک تقبض یعنے کھچاو کے جو اعصاب غیرہ مین پیدا ہوکر ایذا دہی کرے پیدا ہوتے ہین - اسی طرح صرع کے بھی اقسام انھین اسباب تشنج سے پیدا ہونگے - مان صرع کی پیدایش اوس تشنج سے جو بوجہ یبوست کے عارض ہو نہین ہوتی - اسلیئے کہ صرع کا عروض دفعتہً ہوجاتا ہی اور تشنج یبس رفتہ رفتہ بتدریج پیدا ہوتا ہی - ایک یہ بھی دلیل ہی تشنج یبسی کے علت نہونے پر واسطے صرع کے کہ دماغ مین اسقدر یبس پیدا نہین ہوسکتا ہی کہ تشنج پیدا ہو اور بدن کا خود صحیح باقی رہے اور حیات بدنی کا ازالہ نہوجاے بلکہ ایسی یبوست جس سے دماغ مین تشنج پیدا ہوسکے ہنوز پیدا نہوگی کہ نوبت ہلاکت بدن کی ہوجاے گی - اب فقط وہی دو قسمین تشنج کی جن سے صرع کی پیدایش ممکن ہی باقی رہین یعنے امتلا اور تقبض - تقبض دماغ مین کسی شئے موذی کے دفع کرنے کے واسطے پیدا ہوتا ہی مثلاً کوئی بخار موذی خواہ کوئی کیفیت لادغ یعنے سوزش پیدا کرنے والی خواہ کوئی رطوبت ردی الجواہر کے ہٹانے کے واسطے دماغ مین کھچاو پیدا ہو خواہ کوئی غلظ تھوڑی سی ہی جو سدۂ غیر تام پیدا کرے بطون دماغ مین خواہ پٹھون کے مقام روئیدگی کی جڑ مین - کبھی یہ تشنج بوجہ حرکت کسی غلظ کے جو موجی ہو خواہ بوجہ غلیان اور جوش بوجہ حرارت اُدکے جو بوجہ پڑنے سدہ کے پیدا ہوتا ہی کہ اوسوقت نفوذ قوت حس اور حرکت کا بمقدار طبعی نہین ہوسکتا ہی اسوجہ سے بھی تشنج پیدا ہوتا ہی اور چونکہ قوت حس اور حرکت کا نفوذ ایک مقدار معین پر نہین ہوتا اسی جہت سے اعضا کی حس اور حرکت بالکل معدوم نہین ہوتی - خواہ کوئی ریح غلیظ مناقذ روح دماغی مین ایسی بکیفیت ہوجاتی ہی جو مورث تشنج مذکور ہو کر صرع پیدا کردے چنانچہ رائے حکیم ارسطاطالیس کی یہی ہی کہ کبھی ایسی ریح بھی سبب دفع صرع کی ہوتی ہی - اگر دماغ مین کوئی غلظ مانع نفوذ قوت حس و حرکت پیدا ہوا اوسوقت دماغ مین باوجود اس کیفیت کے انقباض بھی پیدا ہوگا تا کہ دفع موذی کا بذریعہ اس انقباض کے کرے جیسا معدہ کا حال بروقت ہچکی اور متلی کے یہی ہوتا ہی - خواہ جیسے اخلاج اوسوقت پیدا ہوتا ہی جب دفع کسی مادہ کا کسی عضو سے طبیعت کرتی ہی اسلیئے کہ تقبض اور انعصار یہ دونون حرکت گویا اصل کلی اور قاعدہ ہین ہر ایک عضو کے موذی کا دفع کرنے مین انکے ذریعہ سے کارروائی ہوتی ہی - دماغ مین اگر بغرض دفع موذی کے تقبض پیدا ہو پس ضرور ہی کہ اسکا تقبض اور کھچاو اور اعضا کے کھینچے کے برابر نہوگا اسلیئے کہ یہ عضو اشرف ہی اور جو جو اعضا عصبانی ہین سب مین کسی قدر اثر دماغ کے تقبض سے پہونچے گا پس جسوقت دماغ مین تقبض پیدا ہو اوسکے حرکات مختلف طور پر ہونگے - اور بتبعیت تقبض دماغ کے اعصاب مین چہرہ وغیرہ کے بھی تقبض پیدا ہوگا اور ان پٹھون کے حرکات بھی مختلف ہون گے اور یہی سبب مریض کے مصروع ہونے یعنے گر پڑنے کا ہوتا ہی - اور بعد اس تقبض کے افاقہ اور سنبھل جانا مریض کا اسوجہ سے ہوتا ہی کہ وہ غلظ موذی بعد ان حرکات کے دفع ہوجاتی ہی خواہ ریح موذی متحلل ہوجاتی ہی یا وہ شئے موذی کسی قسم کی ہوا سے دفع ہوجاتی ہی کہ بالفعل اوسکی اذیت باقی نہین رہی پھر جب اوسکی ایذا دہی ہوگی پھر یہی کیفیت طاری ہوگی صرع مین جو تشنج اور اعضا کی طرف نازل ہوتا ہی اوسکا بھی سبب یہی ہی کہ جو مادہ دماغ مین بھر جاتا ہی خواہ جو اذیت دماغ کو امور مذکورۂ بالا سے پہونچتی ہی اوسکی

منفعت سے پھٹونکو بھی وہی ایذا لاحق ہوتی ہو اور اسی وجہ سے جو اعضاے عصبانی اس ایذا مین دماغ کی شریک ہوتے ہین اور جو حال دماغ کے تشنج اور تقبض وغیرہ مین ہوتا ہو وہی حال ان اعضا کا تین وجہون سے ہوتا ہو اور اولا تو یہ اعضا جو ہر دماغ کے تابع ہین اور دوسرے دماغی ایذا سے انھین بھی ایذا پہونچتی ہو اور تیسرے ان اعضا مین بھی امتلا اوسی خلط سے ہوجاتی ہو جو دماغ سے دفع ہوکر اعضاے مذکورہ تک پہونچتی ہو۔ اسلیے کہ انکے مبادی کا عرض بڑہ جاتا ہو اور طول مین اون مبادی کے تقلص یعنے سمٹنا پیدا ہوتا ہو جسسے ایسے وقت تشنج پیدا ہوکر اس اذیت کا دفع حاصل ہوا اور استرخا کے ذریعہ سے انبساط پیدا ہوکر اور دوسا زہوکر کیون اندفاع اس اذیت کا نہوا اسکی دلیل یہ ہو کہ ایسے وقت دماغ کو خواہش بھی ہوتی ہو کہ خاص اپنے مقام سے کسی شے موذی کو دفع کردے اور جو چیز موجب ایذا ہو اوسے الگ ہٹادے اور دفع کردینا کسی چیز کا بدون انقباض اور انضمار یعنے بدون تنگی پیدا کرنے اور نچوڑنے کے نہین ہوتا ہو۔ جو تشنج مادی ہوا اوسکو حملی پیدا ہونے سے نفع ہوتا ہو اور صرع بھی تشنج مادی ہو پس بالحکم ضرب ثالث شکل اول خواہ رابع کے نتیجہ یہ ہوگا کہ صرع کو بھی حملی سے نفع ہوگا اور ام اگر مرض صرع مین پیدا ہون اس مرض کو دفع کردین گے اور صرع کے مادہ کو کم کردیتے ہین۔ اکثر انتقال صرع کا بطرف مالیخولیا کے بھی ہوتا ہو۔ اور مالیخولیا کا انتقال بطرف انتقال صرع کے ہوتا ہو بعض لوگون نے ایسا خیال کیا ہو کہ صرع کی ایک قسم ایسی بھی ہو جو مادہ سے پیدا نہین ہوتی ہو اگر اوسکی یہ مراد ہو کہ فقط بخارات خواہ کوئی اور کیفیت موذی دماغ تک پہونچکر مرض صرع کا پیدا کرتی ہو اور کسی قسم کا مادہ دماغ مین پیدا نہین ہوتا البتہ اس قول کے معنے صحیح ہین اور کچھ اصلیت ہوسکتی ہو اور اگر اوسکی مراد یہ ہو کہ فقط نفس مزاج ساذج یعنے فقط سوء مزاج دماغ مین پیدا ہوکر مرض صرع کو پیدا کرتا ہو۔ یہ بات محض بے وجہ اور بے اصل ہو اسلیے کہ یہ کیفیت اگر ایسی ہو کہ دماغ اس سے متکیف ہوگیا اور اپنی کیفیت کی طرف دماغ کو اس سوء مزاج نے پھیر لیا ہو اوسوقت لازم یہ ہوگا کہ صرع کو لزوم اور دوام مشروط پیدا ہوا اور فورًا زوال کیفیت مصروع کا نہوسکے حالانکہ ہم دیکھتے ہین کہ مصروع فورًا سنبھل جاتا ہو اور کیفیت ردی کا زوال دفعتہً ہوجاتا ہو اس سے معلوم ہوتا ہو کہ وجود سبب بھی دفعی ہو لازم نہین ہو اور وہ سوء مزاج جسکا یہ قائل مدعی ہو صرع کا سبب نہین ہوسکتا۔ اگر یہ مزاج ساذج ایسا غالب ہو کہ اوسکے راسخ شدت نکایت سے نوبت قتل اور ہلاکت مریض کی پہونچے ایسی کیفیت نفس دماغ مین حاصل نہین ہوسکتی بلکہ کوئی مادہ خواہ کیفیت کسی مادہ کی اور جگہ سے دماغ تک پہونچتی ہو جب یہ ہلاکت پیدا ہوتی ہو خواہ جوہر متحمل تولد ایسے مضر مزاج کا نہین ہو۔ زبد یعنے کف منہ سے مصروع کے بروقت دورے کے جو برآمد ہوتا ہو اوسکی وجہ یہ ہو حرکت نفس مین اضطراب پیدا ہوتا ہو نہ انیکہ اختناج اور گھٹنا پیدا ہوا اور یہ اضطراب ہی ہو جو حرکت اضطرابی تشنج سے پیدا ہوتا ہو اور سکتہ مین بوجہ اختناق کے پیدا ہوتا ہو اور بوجہ استکراہ نفس کے۔ اب خلاصہ یہ معلوم ہوا کہ صرع اوس تشنج کو کہتے ہین جو خاص دماغ مین پیدا ہوا اور تشنج وہ صرع ہو جو خاص کر کسی ایک عضو معین مین پائی جاے۔ اور گویا کہ عطاس یعنے چھینک مین حرکت صرع ضعیف کی ہوتی ہو۔ اور گویا کہ صرع بڑی چھینک خواہ عطاس کبیر کو کہتے ہین مگر فرق یہ ہو کہ عطاس کا دفع اکثر مقدم دماغ مین بوجہ قوی ہونے قوت کے ہوتا ہو اور مادہ عطاس کا بھی ضعیف ہوتا ہو اور صرع مین دفع مادہ خواہ شے موذی کا جسطرح ممکن اور سہل ہو اوسی طرح اور اوسی طرف ہوتا ہو اوپر کے بیانات سے یہ بھی اچھی طرح دریافت ہوتا ہو کہ صرع اگر خلص جوہر دماغ مین ہو اوسکا سبب ضرور ایک مادہ ایسا ہوگا جس سے پیدائش ایک بیچ کی ہوتی ہو جو مجاری حس اور حرکت مین محتبس ہوجاے خواہ دونون بطون مقدم کو کسی قدر یہ بیچ بھردے۔ پھر یہ مادہ یا خون ہو جو غالب اور کثیر ہو خواہ بلغم ہو یا سودا خواہ صفرا ہو مگر صفرا ہونا اس مادہ کا بہت کم ہوتا ہو اوسکی علت کے بعد کم خون محض کا ہونا مان وہ خون جسکا مزاج

مائل بسوداویت ہو خواہ بلغم ان دونون کا سبب ہونا واسطے مصرع کے زیادہ متصور ہوتا ہی لیکن سبب اکثری فقط رطوبت ہوتی ہی خواہ رطوبت مائل بسوداویت اسلیے کہ غالبًا عروض مرع کا مادہ بلغمی سے ہوتا ہی تجربہ اکہتا ہی کہ جو بھیر کہ اکثر مصروع ہو جسوقت اوسکا دماغ چاک کرکے دیکھا جاے ضرور دماغین ایک رطوبت پائی جاتی ہی اور وہ رطوبت ردی اور بد بو ہوتی ہی مرع کا جو سبب دماغی ہی اوسکی نسبت بطرف صنف ہضم کے ہوتی ہی یعنے دماغ کا صنف ہضم پھر یہ صنف ہضم دو حال سے خالی نہین ہی یا جوہر دماغ اور دماغ کے بھیجے مین ہو اور یہ قسم نہایت درجہ ردی اور فاسد ہی۔ خواہ یہ صنف ہضم دماغ کی جھلیون مین ہو اور یہ قسم خفیف اور سبک ہوتی ہی۔ مرع سوداوی جو قوی ہو زیادہ ردی ہوتی ہی اگرچہ اکثر پیدایش مرض مرع کی مادہ بلغمی سے ہوتی ہی۔ اسلیے کہ سوداوی مادہ روحکی آمد و شد کا مانع بقوت ہوتا ہی اور بوجہ یبس کے سدہ بھی سخت اور قوی ہوگا۔ جو مرع بعض اطبا کی اصطلاح مین ام الصبیان کہلاتی ہی زیادہ قاتل ہوتی ہی اسی طرح اگر دورے مرع کے پیہم آنے شروع ہون وہ بھی قاتل ہی جس مرع کا سبب کیسی اور عضو مین ہو اوسکی صورت یا اوسطرح ہوگی کہ اوس عضو سے بخارات موذی اوٹھکر دماغ تک پہونچین خواہ ریاح موذی اوٹھین اور ایذا دہی ان بخارات اور ریاح مین بجہت مقدار کی قلت اور کثرت کے نہو بلکہ انکی کیفیت ایسی ردی ہو کہ اوس سے جو کیفیت دماغین پہونچے موذی ہو بایں وجہ کہ صعود کرتے کرتے لکائف اسکا بعد اجتماع کے ایسا ہو کہ اوس سے ایک مادہ پیدا ہو جاے اور اپنے قوام سے خواہ جریح اوس مادہ اوٹھے اوس سے ایذا دہی کرے خواہ دماغ کی طرف ایک بخار یا ریح موذی کی کیفیت پہونچے اور اوسکی مقدار دماغ تک نہ جاے اور اوس کیفیت سے ایجاد خواہ بستگی جوہر دماغین پیدا ہو خواہ احتراق رطوبت مین دماغ کے پہونچے بوجہ اوسی کیفیت صاعدہ کے خواہ اوس کیفیت کی سمیت اور رداءت جوہر کی ایسی ہو جو موذی دماغی ہو۔ خواہ ایک محض کیفیت سادہ بطرف دماغ کے پہونچے خواہ ایسی چیز دماغ کی طرف صعود کرے جو بنظر کیفیت اور کمیت دونون طرح موذی ہو۔ پھر جس عضو کے بخارات دماغین پہونچکر مورث مرض مرع کے ہوتے ہین بوجہ کثرت کے یا جمیع بدن کے بخارات ہون فقط مدہ یا فقط دماغ کے یا مراق کے بلکہ تمامی اعضاے بدنی مین یہ بات فرد افرد ابھی پیدا ہو سکتی ہی۔ اسی طرح جو بخارات ردی الجوہر موذی دماغ کا ہو وہ بھی تمام بدن کے ہر عضو سے اوٹھ سکتا ہی حتی کہ پانون خواہ ہاتھ کی انگلی سے بھی ممکن ہی اور سبب اس صعود بخارات کا کبھی احتباس خون خواہ کسی خلط کا کسی ایسے منفذ اور راہ مین ہوتا ہی کہ بوجہ سدہ ٹبڑہ جانے کے وہ راہ اسقدر تنگ ہو جاتی ہی کہ بخوبی نفوذ خون اوس خلط کی گنجایش نہین ہوتی اور اسی وجہ سے حرارت غریزی کا پہونچنا اوسوقت تک موقوف ہوتا ہی اور سوت اوس عضو پر واقع ہوتی ہی اور اوسکا استحالہ ایک کیفیت ردی کی طرف ہوتا ہی اسی وجہ سے بطور دورہ کے اوس عضو متعفن اور بدبو سے ایک کیفیت سمی خواہ بخاری اوٹھتا ہی اور دماغ کو ایذا دیتا ہی۔ یا اوس عضو تک کوئی سم اور زہر پہونچکر ایسا اثر کرتا ہی کہ اوسکے پٹھ کو اذیت پہونچاتا ہی۔ مثلاً بچھو کا ڈنکہ کسی عضو کے پٹھ مین سمیت ایسی پیدا کرے اور بواسطہ پٹھ کے وہ سمیت دماغ تک پہونچکر ایذا دہی کرے باین نظر دماغین تشنج اور انقباض پیدا ہو اور حرکات دماغ سے اختلاف شدید پیدا ہو جاے جیسے معدہ مین یہ کیفیت بروقت تناول کسی شئ حاد اور لاذع کے پیدا ہوتی ہی۔ اکثر یہ استعمال زیادہ خلوے معدہ مین واقع ہو اور فورًا ہچکی آنے لگتی ہی خواہ اگر فم معدہ کی حس قوی ہو۔ فواق ایک قسم کا تشنج جو معدہ مین پیدا ہوتا ہی۔ اور دماغین اگر ایسا انقباض خواہ تشنج مثل فواق کے اسی طرح کے سبب سے پیدا ہوا اوسوقت بہ تبعیت دماغ کے جمیع اعصاب مین انقباض اور تشنج پیدا ہوگا۔ جالینوس نے حکایت کی ہی کہ خاص اوسی کو بعد کھانے فلافلی کے ہچکی عارض ہوتی تھی پھر بعد اسکے شراب کا استعمال کرنا تھا تاکہ فم معدہ اوسکی حدت اور تیزی سے متاذی ہو۔ ہم نے بحسب چشم خود اسی کے قریب اور شخص پر یہی کیفیت طاری ہوتی مشاہدہ کی ہی

وغیرہ نے بھی حکایت کی ہے اور ہمنے خود بھی ملاحظہ کیا ہے کہ اکثر مصروع کے پانون کے انگوٹھے سے ایک چیز سرد سرد مثل ہوا کے اٹھتی تھی اور دماغ کی طرف چڑھتی تھی جب یہ شئے اوسکے قلب اور دماغ میں پہونچی صرع پیدا ہوتی تھی۔ جالینوس کہتا ہے کہ ایسے مرض کے ساق پر جب زور سے پٹی باندہ کر خوب کس دیتے تھے اور یہ ترکیب زمانہ نوبت سے پہلے عمل میں آتی تھی اکثر تو یہی دیکھا کہ دورہ رک گیا ورنہ خفت دورہ میں ضرور پیدا ہوتی تھی ہمنے اسی صرع کے اقسام شرکی میں عجائب امور کا ملاحظہ کیا ہے یہ بھی دیکھا ہے کہ بعض بیماروں کے ابہام پر داغ دیا ہے اور کسی کی اور انگلی پر داغ دیا ہمان مادہ صرع صعود کرتا تھا اور مریض کو شفا حاصل ہوگئی۔ ازمیں قبیل وہ بھی صرع ہے جو بوجہ دیدان یعنے چھوٹے کیڑے اور لانبے جنفین ہر دو کے کہتے ہیں پیدا ہوتی ہے۔ خواہ حب القرع سے یعنے وہ کیڑے جنکو کدو دانہ کہتے ہیں عارض ہوتی ہے۔ ایک قسم کی مرگی ایسی بھی ہے جو عشی کے ہمراہ پیدا ہوتی ہے شاید الصبا اوسے صرع کے اقسام سے خارج سمجھیں گے حالانکہ وہ اقسام صرع میں داخل ہے مثل اسکے وہ بھی صرع ہے جسکا اقسام رحم نام رکھتے ہیں۔ وہ اسطرح سے پیدا ہوتی ہے کہ اگر عورت کا خون حیض بند ہوجاے اور اپنے وقت مناسب پر بند ہو اور خون مذکور رک کر محتقن ہوجاے خواہ اوسکی منی میں حبس پیدا ہو بوجہ ترک جماع کی اس حبس سے خون اور منی اوسکی رحم میں بخار متعفن ہوکر ایک کیفیت سمی پیدا کرتی ہے اور اوسکے حرکات اور بخارات بطور دورہ کے خواہ پیہم ایسے پیدا ہوتے ہیں کہ اکثر اوقات وہی بخارات بطرف قلب اور دماغ کے چڑھتے ہیں اور اوس عورت پر کیفیت صرع کی طاری ہوتی ہے۔ اسی طرح بعض مردوں کو بھی کبھی بوجہ ترک جماع وغیرہ یہ کیفیت پیدا ہوجاتی ہے کہ اونکے ادعیہ منی میں زیادہ مقدار منی کی یکجا ہوکر اوسمیں تراکم اور تردد پیدا ہوکر مستحیل بطرف کیفیت سمی کے ہوجاتی ہے اوسوقت جو حال عورت کا اوپر بیان ہوا اس مرد کا حال بھی وہی ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض عورات کو ایام عمل میں بھی صرع کا مرض عارض ہوتا ہے اور بعد وضع حمل کے جب خون نفاس کا اخراج ہوا خود بخود صرع زائل ہوجاتی ہے۔ بعض معتبرین نے ہمسے بیان کیا کہ اکثر صرع کی ابتدا فقار پشت سے بھی ہوتی ہے اور بعض اقسام مرگی کے شانہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ جو صرع معدہ اور مراق سے پیدا ہوتی ہے خواہ بوجہ تخمہ کے جسکی حمیت سر کو میں سدہ پڑے عارض ہو کہ اوسوقت بوجہ سدہ کے غذاے محمود وہان تک نہیں پہونچتی ہے خواہ پہونچکر فاسد ہوجاتی ہے خواہ محمود پہونچکر محتقن اور بند ہوجاتی ہے۔ اور بوجہ سدون کے چونکہ بخوبی قوت منضجہ کی رسائی نہیں ہوتی لہذا وہ غذاے محمود فاسد ہوجاتی ہے۔ اور اکثر اسی وجہ سے قے بھی عارض ہوتی ہے اور طعام غیر منہضم برآمد ہوتا ہے۔ بہرحال صرع خواہ بشرکت کسی عضو کے ہو یا بلا شرکت عارض ہو مبدا قریب اس مرض کا دماغ ہے خواہ بطن مقدم دماغ کا خواہ اور بطون ہمراہ بطن مقدم کے اسلیے کہ اول جو آفت معتدبہ اور واقعی پڑتی ہے وہ حس بصر اور سماعت میں پڑتی ہے اور حرکات عضل وجہ اور جفن یعنے اور پلکوں کے عضلات میں بخوبی ظاہر ہوتی ہے اکثر تمام حواس اور اعضاے متحرکہ آفت رسیدہ ہونے میں شریک ہوتے ہیں اسلیے کہ مشارکت آفت میں جملہ بطون کو مبنوی فہم اور ادراک میں بطلان ہوتا اور نفس کا حزر متقدم تشنج پر ہوتا جسکے بعد صرع واقع ہوتی ہے یعنے صرع میں اکثر یہی ہوتا ہے کہ پہلے تشنج واقع ہولیتا ہے اوسکے بعد مریض مصروع ہوکر گر پڑتا ہے اسلیے کہ جب تشنج میں استحکام ہولیتا ہے اوسی کے بعد صرع پیدا ہوتی ہے۔ پھر جب موذی دماغ دفع ہوجاتا ہے خواہ ریاح موذیہ کی تحلیل پیدا ہوگئی افعال حس اور حرکات بحال خود عود کرتے ہیں۔ اور کبھی مخرین خواہ ایک ہی نتھنے کی طرف سے یعنیہ شئے موذی دفع ہوکر برآمد ہوجاتی ہے اور معائنہ میں آجاتی ہے خواہ بطرف حلق کے ریزش اوسکی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اکثر صرع کا حدوث بدون تشنج محسوس کے بھی ہوتا ہے اوسکی وجہ یہ ہے کہ جس مادہ سے صرع پیدا ہوتی ہے وہ رقیق ہوتا ہے۔ لیکن اوسمیں کثرت اتنی ہوتی ہے کہ بوجہ کثرت امتلاے اذیت رسانی دماغ کی پیدا ہوتی ہے کوئی غلظت خواہ رداءت مادہ میں ایسی ہوتی ہے جو اسقدر ایذا دہی کرے کہ اوس سے تشنج اور انقباض دماغی پیدا ہو لڑکوں کو صرع بوجہ طوبت زائد کے

جو اونکے دماغمین ہو اکثر عارض ہوتی ہو کبھی تو اول ولادت خواہ ایام رضاع مین یہ مرض لڑکون کو عارض ہوتا ہو۔ اور کبھی جب سن ترعرع کو پہونچین اوسوقت مصروع ہوتے ہین۔ اگر تدبیر صائب اونکے معالجہ مین ہو اکثر یہی ہو کہ مرض بالکل زائل ہو جاتا ہو ورنہ سن شباب تک باقی رہتا ہو مگر واجب ہو کہ انکی نسبت ایسی تدبیر کا لحاظ کیا جاے کہ قبل انبات لینے پختہ دانتون کے نکلنے کے۔ خواہ قبل از برآمد ہونے ریش اور بروت کے یہ مرض اونکا زائل ہو جاے۔ جو لڑکے ایسے ہین کہ اونکے اطراف سر مین قروح اور اورام پیدا ہوتے ہون خواہ تنھنے اونکے ہمیشہ بہا کرین اونسے یہ مرض دور ہو لیکن کمتر اونھین اس مرض کا ضرر پہونچے گا کیونکہ رطوبات اونکے دفع ہو جاتے ہین۔ دماغ کی اصل خلقت مین ایسی رطوبت ہو کہ اوسکی حق مین یہی درکار ہو کسی نہ کسی طرف سے اوسکا منفیہ ہوتا رہے۔ کبھی رحم مادر مین اوسکا منفیہ ہو جاتا ہو اور کبھی بعد ولادت کے اخراج اوسکا ہوتا ہو۔ اور کبھی بعد ولادت بھی منفیہ اس رطوبت کا نہین ہوتا ہو۔ پھر اوسوقت ضرور صرع عارض ہوتی ہو۔ اکثر جو صرع لڑکون کو عارض ہوتی ہو اوسکا علاج آسان ہوتا ہو۔ اور کبھی بعد بلوغ کے خود بخود زائل ہو جاتی ہو بشرطیکہ کوئی سوء تدبیری ایسی نہو جو مادہ صرع کی معین ہو یعنے جو رطوبت مادہ مرض ہو اوسکی زیادتی اس تدبیر سے پیدا ہو خواہ علاج متروک رہے کہ لامحالہ مرض اپنی شدت پر باقی رہے گا۔ شبان اور جوانون کو بھی اکثر صرع عارض ہوتی ہو۔ اگر جوانون کی صرع مین کثرت دورات کی بعد پچیس برس کے سن کے ہو اور مرض دماغی ہو یعنے بشرکت اعضاے دیگر نہو بلکہ خاص جوہر دماغ سے پیدا ہوا ہو یہ صرع لازم ہوتی ہو۔ اور اوسکا زوال تا مرگ نہوگا اور نہایت درجہ اثر دوا کا خواہ غایت معالجہ کی انکی نسبت یہی ہو کہ مرض کی اذیت کسی قدر کم رہے خواہ نوبت صرع مین بطوء اور رونگ پیدا ہو بقراط نے حکم کیا ہو کہ تا مرگ یہ صرع زائل نہوگی مشائخ کو صرع بوجہ سدہ کے کمتر عارض ہوتی ہو کبھی صرع کے اسباب مذکورۂ بالا کی اعانت کچھ اور قسم کے اسباب خارجی بھی کرتے ہین مثلاً زیادہ خوری طعام اور شراب کی خواہ بحالت تخمہ کی خوش کا واقع ہونا خواہ دھوپ مین زیادہ چلنا پھرنا کہ اوسکی حمیت سے جذب مواد کا بطرف سر کے ہوتا ہو بانبوجہ کہ یہ فعل انتشار مواد کو دونون جانب وتحت بدن سے منع کرکے اوپر کیطرف حرکت دیتا ہو اور جماع کثیر بھی انھین اسباب معینین مین داخل ہو۔ اور سکون اور خوش عیشی اور آرام طلبی اور ریاضت مین کمی بھی اسمین داخل ہو۔ ازانجملہ امتلاء بدن خواہ معدہ پر ریاضت کا استعمال کرنا کہ اس حمیت سے اخلاط مین تحرک بطرف متحلل ہونے کے پیدا ہوتا ہو۔ مگر یہ تحلیل پورا اور تمام نہین ہوتا ہو اور تجویفات بدنی کو رطوبات سے بھر دیتا ہو منجملہ اسباب مذکور کے وہ امور ہین جو قلب کو ضعیف کردین جیسے خوف خواہ دھمکی خواہ کوئی شخص زور سے چیخے اور یکبارگی چلائے خواہ پانی کی آواز دریا سے مہیب سنائی دے۔ منجملہ اسباب مذکورہ کے صوم اور افاقہ کشی اوس شخص کو جسکا معدہ ضعیف ہو مگر یہ جتنے اسباب مذکور ہوے ہین یہ اسباب بعید ہین کہ ایسے اسباب قریب کی پیدائش ہوتی ہو اور وہ اسباب قریبہ بمورث مرض صرع کے ہوتے ہین۔ ہم ایسے اسباب کے ذکر کے واسطے جداگانہ ایک باب مقرر کرتے ہین کہ وہان پر انکی تفصیل بخوبی کرین گے بعض لوگ کہتے ہین کہ مصروع اگر بھیڑ کی کھال جو بلا ذبح کے فوراً نکالی گئی ہو اور ہنوز گرمی اوسکی باقی ہو پہنے اور پہن کر پانی مین اوترے فوراً دورہ صرع کا واقع ہوگا اسی طرح اگر شاخ گوسپند اور مرار اور حاشا کی دھوئی مصروع کے قریب دیجاے اور ان چیزون کا دھوان اوسکے دماغ تک پہونچے فوراً دورہ واقع ہوگا۔ اکثر زوال صرع کا ایسے حمیات سے بدجاتا ہو جسکی اذیت اور تکلیف مریض زیادہ اوٹھا رہا ہو خصوصاً وہ حمیات جو زمانۂ دراز سے لاحق ہون اور بالتخصیص حمی ربع چونکہ طولانی ہوتی ہو اور مادۂ سوداوی کا انضاج کردیتی ہو۔ اور لرزہ قوی بھی صرع کو دور کرتا ہو اسلیے کہ لرزہ سے جو چیز دماغمین چسپیدہ ہوتی ہو اوکھر جاتی ہو اور دفع ہو جاتی ہو اور جو فضول دماغی چسپان ہوتے ہین اونھین پریشان کردیتا ہو اور جو پسینا بعد لرزہ کے برآمد ہوتا ہو

ان رطوبات کو پریشان کر دیتا ہی۔ اور جسطرح سکتہ سے اکثر فالج پیدا ہوتا ہی اسیطرح صرع کا بھی انجام اکثر فالج کی طرف ہوجاتا ہی۔ بعض اطبا نے گمان کیا ہی کہ صرع بلغمی کے ہمراہ فقط ارتعاش اور اضطراب اسوجہ سے پیدا ہوتا ہی کہ مادہ بلغمی اسدرجہ کثیف نہین ہوسکتا ہی کہ مجاری مین سدہ ڈالکر بالکل بند کردے اور سوداوی مادہ البتہ چونکہ اوسمین کثافت زیادہ ہوتی ہی سدہ پورا ڈال دیتا ہی۔ اور بخوبی مجاری کو بند کرتا ہی اسی وجہ سے اوس مادہ مین اضطراب پیدا نہین ہوتا ہی خواہ کم پیدا ہوتا ہی۔ بعض کی راے برعکس اس راے کے ہی وہ کہتے ہین جس مادہ سے اضطراب زیادہ پیدا ہو مناسب یہی ہی کہ اوسکی مقدار قلیل ہو جیسے غلظ سوداوی قلیل المقدار ہوتی ہی اور مجاری مین نفوذ بھی اسکا کم ہوسکے۔ ہمارے نزدیک دونون قول ایسے نہین ہین کہ انمین سے کسی ایک پر بھی یقین کرین۔ روفس حکیم نے یہ کہا ہی اگر برص اعین گرد سر مصروع کے پیدا ہو دریافت ہوگا کہ مادہ صرع کا متحلل ہوکر دفع ہوگیا اور مریض کو شفا حاصل ہوگئی۔ اور اکثر صرع کی تحلیل خواہ انتقال اس مادہ کا بطرف خالج خواہ مالیخولیا کی ہوتا ہی مستعد اور آمادہ صرع پیدا کرنے والے لوگ ہوتے ہین جن لوگون کے سن مین رطوبت ہو جیسے لڑکے خواہ جنکی تدبیر مرطوب ہو رہی ہو جیسے وہ لوگ جو تخمہ مین گرفتار ہون اور جو لوگ ایسے بلاد مین رہتے ہین جہان جنوبی ہوا کی کثرت چلتی ہو کہ یہ ہوا رطوبت کو سر مین بھر دیتی ہی اور نسوان اور لڑکون مین صرع پیدا کرتی ہی۔ اسی طرح جسکے بدن مین خون کم ہو اور رگین اوسکی تنگ ہون وہ بھی آمادہ اس مرض کے ہوتے ہین علامات کہتے ہین کہ مشترک علامت مصروع کی یہ ہی کہ زبان اوسکی زرد ہو اور رگین سبز ہون یعنے ہو رگین زبان کے بیچ مین سبز ہون۔ اور اکثر یہ بھی ہوتا ہی کہ قبل عروض اس مرض کے کوئی تغیر بدنی اس شخص کو عارض ہوتا ہی جو تغیر اسکے مزاج سے پیدا ہو یعنے وہ تغیر کسی امر خارجی کیطرف منسوب نہین ہوتا ہی خصوصاً جب اس شخص پر غضب طاری ہوا در اوسکے شکم مین نفخ پیدا ہوا اور نیز قبل مرض صرع کے ضعف حرکت زبان مین پیدا ہوتا ہی اور خوابہاے ردی خواہ بدخوابی اور نسیان اور فزع اور خوف اور حبن اور خبث نفس اور تنگی سینہ مین اور غضب اور حدت۔ ہر ایک قسم اس مرض کے علاج پذیر نہین ہی صرع موذی وہی ہی جس سے پہلے سہر شدید اور اضطراب کثیر اور قوی عارض ہوا اور اسکے بعد سکون شدید دیرپا حسین زیادتی شدید ہوا اور ضربہ نفس مین بھی عارض ہو کہ یہ امور کثرت مادہ اور ضعف قوت پر دلالت کرینگے۔ اگر امتحان اس امر کا مرکوز ہو کہ خاص سر مین مادہ مرض ہی خواہ اور اعضا کی شرکت سے یہ مرض پیدا ہوا ہی اوسوقت بخوبی تامل کرنا چاہیئے کہ سر مین گرانی ہر وقت نمیان موجود رہتی ہی۔ اور دوار اور ظلمت آنکھ مین اور گرانی حواس مین اور ثقل زبان اور اضطراب حرکات اور زردی چہرہ بھی نمیان اور ہمیشہ رہتی ہی۔ اگر یہ علامات موجود ہون اور انکے ساتھ اختلاط عقل اور نسیان دائمی اور بلادت اور رعونت بھی ہو اور کسی عروض مین اعراض مذکورہ سے کمی اور قلت بروقت خلا معدہ کے منوتی ہو خواہ بعد نرم ہونے طبیعت کے خواہ کسی استفراغ کے بعد جو غیر استفراغ دماغی ہو یہ کمی پیدا نہو پس یقیناً مادہ مرض خاص دماغی ہی۔ پھر اگر اعضاے عصبانی مین خواہ لمحال یا جگر مین اور نہ کسی طرف اور مفاصل مین کوئی آفت معلوم ہو اور نہ بیمار کو کوئی شر کیطرف سر کے کسی عضو سے پڑھتی ہوئی محسوس ہو اوسوقت اس گمان کی زیادہ صحت پیدا ہوگی کہ خاص دماغ مین مادہ مرض پیدا ہوا ہی۔ علامت اوس صرع کی جو سہل الدفع اور آسان ہی یہ ہی کہ اوسکے اعراض اسلم اور بے خطر ہون اور مریض کی عقل بعد فراغ کے دورہ سے بہت جلد صحیح ہوجاتی ہو اور ادھر افاقہ ہوا اور نجالت اور ندامت مریض کو اون حرکات بے اختیاری کو یاد کرکے بہت پیدا ہو جو حالت دورہ مین اوس سے سرزد ہوئے تھے اور اگر چھینک لانے والی چیزین خواہ اور مشمومات اوسے سونگھائے جائین افاقہ بہت جلد پیدا ہو خواہ جن چیزون سے قے پیدا ہوتی ہی اگر اوسے دی جائین اسطرح پر کہ اوسکے حلق مین داخل کیجائین۔ خواہ اوسے قے عارض ہو خواہ نہو مگر ظہور افاقہ کا بخوبی ہوجاے وہ بھی صرع سخت مین مبتلا نہ ہوگا۔ جو صرع صعب اور دشواری سے علاج پذیر ہوتی ہی۔ اوسکی علامت یہ ہی کہ عسر نفس اور اضطراب طویل اور اوسکے بعد

جمود اور سکون بھی طولانی سونگھانے کی چیزون سے خواہ چھینک لانے والی دوا سے اتفاقہ کم پیدا ہوا اور اوس قسم سے کمتر دشواری مین وہ صرع ہی جسمین اضطراب گو طولانی ہو مگر جمود طبع طولانی نہو خواہ جمود طولانی ہو مگر اضطراب مین طول کی ہو۔ جس صرع کی علت ریح غلیظ ایسی ہو جو دماغ مین پیدا ہوتی ہی۔ اوسکی شناخت یہ ہی کہ عین وقت نوبت مین خواہ قریب دورہ کے گرانی سر مین پیدا نہو بلکہ ایک قسم کی دوی یعنے گونجنا اور تمدد پیدا نہو اور تشنج اوسمین بشدت نہین ہوتا جس صرع کا سبب ملغم ہی اوسمین لعاب دہن زیادہ گرم اور کف دار اور غلیظ ہوتا ہی۔ اور بول مین ایک شکل آبگینہ کے دکھائی دیتی ہی جیسے پگھلا ہوا شیشہ اور جس اور قوع ایسی مرگی مین مریض پر زیادہ غالب ہوتا ہی اور ترسناکی اور کسل اور ثقل اور نسیان بھی غالب ہوتا ہی۔ اور قی یعنی سے خواہ کف کے رنگ سے بھی شناخت اس قسم کی ممکن ہی اور خون کے رنگ سے بھی شناخت کر سکتے ہین کبھی براہ سن اور بلد کے بھی استدلال مادہ ملغمی پر ہوتا ہی اور جو اسباب سابق مین تولید ملغم کے ازقسم غذا وغیرہ خواہ اور تدبیرات ہو چکے ہون وہ بھی اسپر دلیل ہوتے ہین اور زیادہ سکون اور آرام سے زیادتی ملغم پر استدلال ہو سکتا ہی اور چہرہ کا رنگ خواہ آنکھون کا بھی اسپر دلیل ہو سکتا ہی۔ اسیطرح اور سب علامات جو قانون عام مین مذکور ہو چکے اونسے شناخت صرع کے ملغمی ہونے پر کر سکتے ہین۔ پھر اگر ملغم عام اور بارد ہو اور اوسمین کسی قدر آمیزش غلظ حار کی خواہ کسی قسم کی حرارت نہو نسیان اور بلادت اور گرانی سر اور نیز تمام بدن کی گرانی ہمراہ صرع کے ہوگی اور سبات اکثر اوقات پیدا ہوگا اور صرع مین خواہ مریض کے گر پڑنے مین ارخاء اور اعصاب کا ڈھیلا ہونا اور ضعیف ہو جانا زیادہ نظر آئے گا۔ یہ قسم صرع کی نہایت ردی اور مہلک ہی جسکا مادہ ملغم شور اور محترق ہوتا ہی اوسمین سبات بہت کم اور برودت دماغین خفت اور حرکات مین سلامت زیادہ ہوتی ہی۔ سوداوی صرع کی علامت بسبب اختلاف مواد سوداوی کے مختلف ہی اگر سودا ایسا ہی کہ مثل خون سیاہ کے خواہ تیز اور سوختہ ہی۔ خواہ ترش ایسا ہی کہ اگر ایک قطرہ اوسکا زمین پر گرے زمین مین جوش پیدا ہو بہرحال جس مریض کو صرع سوداوی ان اقسام کا ہو اوسکی طبیعت اختلاط ذہن سے خالی نہین ہوتی اور میلان اوسکی طبیعت کا بطرف مالیخولیا کے ہوتا ہی گویا ایک قسم کا مالیخولیا اوسے عارض ہی۔ اور بعد افاقہ کے بھی اوسکا ذہن صاف اور عقل صحیح اور درست نہین ہوتی ہی۔ سوداوی خلط کا استدلال چہرہ اور آنکھ کے رنگ سے بھی کیا جاتا ہی۔ اور تھنے کی خشکی اور زبان کی یبوست اور پہلے سے ایسی تدبیر کا واقع ہونا جو غلط سوداوی پیدا کرتی ہے یہ علامات بھی موجود ہوتے ہین۔ پھر اگر سوداخون طبعی کا درد اور علکہ ہوا اور اوسی کی وجہ سے صرع پیدا ہوئی ہو اوسوقت ہمراہ صرع کے استرخاء اور ثلت کلام اور کسی قدر سکون اضطراب افعال مین بھی پایا جائیگا اور مریض کے افکار مین سکون اور نرمی ہوگی یعنے زیادہ توحش افکار مین نہوگا اور اگر صفرائے محترق سے سودا پیدا ہو کر سبب صرع کا ہوا ہی اور اسی کو سودائے حریف کہتے ہین۔ ایسے مریض کے اختلاط عقل مین کیفیت جنون کی پیدا ہوگی اور کلام بکثرت کرتا رہے گا اور چلانا اور چیخنا زیادہ عارض ہوگا اور بروقت دورے کے گرنے مین اضطراب پیدا ہوگا اور خفت دورے مین ہوگی اور زوال اس حالت کا بہت آسانی سے ہو جائیگا۔ یعنے دورے کا زوال آسان ہوگا۔ اور کبھی اسکے ہمراہ تب بھی ہوتی ہی۔ خصوصاً اگر سودا رقیق ہو زیادہ غلاظت اوسمین نہو۔ اور اگر سودائے دموی ہو یعنے خون سے پیدا ہو کر سبب صرع کا ہوا ہی اوس مریض پر اکثر احوال مین ضحک پیدا ہوگا اور ہنستا رہے گا۔ ہر ایک شخص کو شناخت جوہر مادۂ سوداوی کی اسطرح پر کہ اوسکے اصناف اور انواع مخصوصہ کو جدا جدا پہچان لے ممکن ہی اسطرح پر کہ خون کے ثفل کو ملاحظہ کرے اگر دردتہ نشین ہوتا ہی وہ سودا طبعی ہی۔ اور اگر شبیہ ثفل نبیذ کے ہو وہ سودائے محترق اور سوختہ ہی خواہ اوسمین خشونت ہو وہ مکبٹھا ہوتا ہی اور حلق مین خشونت پیدا کرتا ہی اور چھیل ڈالتا ہی اور یہ کیفیت اوسکی نہایت برودت اور یبوست پر دلیل ہوتی ہی۔ خواہ ترش اور رقیق ہو کسی قدر کف خواہ پھین بھی

اوسمین ہو یہی سودا زمین پر گرنے سے جوش پیدا کرتا ہی خواہ غلیظ ہوتا ہی اور اوسمین رغوہ یعنے پھین نہین ہوتا ہی۔ علامت اوس صرع کی جسکا سبب سودہ خونکا ہی۔ اوسکی نسبت ہم یہ کہتے ہین کہ اگر جوش خون سے جس صرع کا پیدا ہو اور جوش حرکت سے فقط یہ کیفیت طاری ہو کچھ زیادتی مقدار خون اسکا باعث نہو اوسوقت رنگ بدن اور چہرہ کا چندان متغیر نہوگا اور نہ اوداج اور رگین اسقدر پھولین گی جو کثرت خونمین پھولتی ہین۔ اور کیفیت اختناق کی ایسی قلیل و درے کے خواہ قبل وقات عروض صرع کے کیفیت اختناق کی پیدا ہوگی۔ مگر ثقل اور بلادت اور استرخا اور تھوک کا زیادہ نکلنا اور مخاط لیسے خلق سے ملغم برآمد ہونا جیسا ملغمی مین مظاہر ہوتا ہی پیدا ہوگا لیکن اسمین کسی قدر گرمی بھی ہوگی اور آنکھونمین سرخی اور سر پر بخار دموی چڑھین۔ اگر بوجہ کثرت مقدار خون کے صرع پیدا ہو علامات دموی مذکورۂ بالا کے ساتھ پرپی رگونکی خون سے خصوصًا اوداج کا پر ہونا اور قبل اس مرض کی ایک حالت مثل اختناق کے پیدا ہونی یہ بھی ہوگی۔ اور جو صرع مادہ صفرادی سے پیدا ہو اگرچہ اس قسم کا وجود کم ہوتا ہی اور جب ہوتا ہی اوسکی علامت یہ ہی کہ ایذا اور کرب مین شدت ہوتی ہی۔ اور تشنج کم ہوتا ہی اور مدت دورے کی تھوڑی مگر حرکات مین اضطراب زیادہ ہوتا ہی۔ صفرادی قوی اور التہاب اور شدت اختلاط عقل اور زردی آنکھون کی بھی اوسپر دلیل ہوتی ہی۔ جس صرع کا وجود معدہ کے سبب سے ہوتا ہی۔ اوسکی علامت اختلاج فم معدہ خصوصًا اگر غذا مین تاخیر ہو اور لرزنا اور غشہ بدنی اور ہلنا زیادہ بروقت دورے کے اور چلانا اور چیخنا خصوصًا ابتدا مین جسوقت دورہ کی آمد ہو اور روانی شکم اور ارپول اور مذی اور منی کا زیادہ برآمد ہونا اور خفقان اور دردسر بشدت اور دورہ صرع کا خفت ہوتا ہی خواہ بآسانی زوال اوسکا ہو جاتا ہی اور دورہ سے نجات آسانی سے ہو جاتی ہی جسوقت استعمال قی کا کرین۔ و نیز دیگر حالات جو نسا و معدہ پر دلیل ہین وہ بھی پیدا ہوتے ہین اور صرع کی زیادتی اور کمی بموجب آلودگی اور صفائی معدہ کی ہوتی ہی۔ کبھی یہ صرع معدی بوجہ کثرت ادوار اور پے در پے واقع ہونے دورات کے ہلاکت مریض کی پیدا کرتی ہی۔ کبھی یہ صرع بوجہ زیادتی اوس مادہ کے پیدا ہوتی ہی جو معدہ مین بھرا ہوا ہی خواہ اوسکے نجارات زیادہ اوٹھ کر سر تک پہونچتے ہین اور یہ مادہ ملغمی ہوتا ہی اکثر اوقات ملغم صرف ہوتا ہی اور بیشتر اسمین اور کسی خلط کی بھی آمیزش ہو جاتی ہی بہرحال اگر بسبب کثرت خلط معدہ کے صرع پیدا ہو اوسکے علامات یہ ہین کہ اوقات امتلا مین خواہ اوقات تخمہ مین عارض ہو اور بوقت خلوے معدہ اور اگر سنگی کے خواہ بروقت روانی شکم جو کسی غذا کی وجہ سے لاحق ہو صرع مین خفت پیدا ہو اور تخمہ کے بعد اکثر پیدا ہو۔ پھر اگر یہ مادہ ملغمی مادہ صفرادی سے آمیختہ ہو پیاس اور لہیب یعنے سوزش خواہ بھڑک اور لذع اور احتراق بھی عارض ہوگا۔ اور اگر ملغم مین آمیزش خلط سوداوی کی ہوگی کثرت اشتہا اکثر اوقات پیدا ہوگی اور مزہ منہ کا ترش رہے گا اور فکر اور وسواس بھی پیدا ہوگا سا تہم علامات ملغم کے ہر حال مین غالب ہون گے۔ ایک قسم کی صرع معدی کی وہ ہی کہ روایت سے اوس خلط کے جو معدہ مین بھری ہوئی ہی صرع پیدا ہو بوجہ کثرت مقدار کے اوسکے علامات یہ ہین۔ کہ دورہ صرع کا اوقات خلوے معدہ مین پیدا ہو اور جسوقت مادہ فم معدہ کو خالی پاے اوسوقت دورے کی شدت ظاہر کرے اور جب غذا کا استعمال ہو دورہ موقوف ہو جائے بشرطیکہ اچھی غذا موافق طبیعت کے کھلائی جاے۔ پھر اگر یہ خلط روی صفراے خالص ہو اوسکی شناخت اوسمین دلائل سے کرنی چاہیے جو ابھی مذکور ہو چکے اور بارہا اوسکا ذکر ہوا ہی۔ اگر صرع بشرکت مراق کے پیدا ہو اوسکی علامت کھٹی ڈکار اور نفخ اور قرقرہ جو درد پیدا کرے اور دیر تک ٹھہرے اور اوسمین سکون دیر مین پیدا ہو اور مراق مین التہاب بھی عارض ہوگا۔ اور کبھی اوسکے ہمراہ درمیان دونون شانون کے درد بھی اوٹھا کرتا ہی مگر یہ درد کھانے سے تھوڑی دیر کے بعد پیدا ہوتا ہی۔ اور بدون ہضم طعام کے موقوف نہین ہوتا اور پھر جب کھانا کھایا جاے عود کرتا ہی۔ اور اگر کبھی بروقت خلاء معدہ کے یہ درد عارض ہو اکثر بروقت قبض اور صلابت طبع کے عارض ہوگا اور جب طبیعت مین نرمی پیدا ہوگی باطل اور زائل ہو جاے گا۔ ان بیماروں کو اکثر قے

غیر منہضم طعام کی ہوتی ہے۔ اسلیئے کہ ہم نے بیان کردیا ہے کہ انکی غذا بوجہ فساد کے اور نیز مدبوہونے راہون کے بجنسہ واپس آتی ہے۔ اسی مرق کی شرکت مین کبھی بخار مراق سے اوٹھکر صرع پیدا کرتا ہے صفراوی ہوتا ہے اور اوسکی شناخت بوجہ اوس التہاب کے ہوتی ہے جو ایسے بخار کے اوٹھنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور رنگ کی زردی اور اختلاط عقل جو مائل بطرف دل تنگی کے ہو خواہ بطرف سنت یعنے زہ ماندگی یا عبث بیکار افعال اور حرکات کے طرف میلان بھی ہوگا۔ اور بعض اقسام صرع مراقی کے بوجہ بخار سوداوی کے پیدا ہوتے ہین اوسکے ہمراہ ایک شعبہ مالیخولیا کا بھی پایا جاویگا اور جبن اور خبث نفس اور تیرگی مادہ کے بھی عارض ہوگا۔ جس صرع کا سبب مادہ جگر مین ہوتا ہے خواہ تمام بدن مین ہو اوسپر لون اور شعر یعنے بال اور جلد کی خشکی اور سوختگی خواہ ڈھیلا پن اور فربہی یا لاغری اور بکثرت تمدد کا ہونا بوجہ بخار خون کے دلیل ہوگا اور نبض اور بول اور حالات غذا کے جو پہلے استعمال مین آچکی اور کیفیت تدبیرات سالقہ بھی دلالت کرے گی۔ اور جو شئے مستفرغ ہوا کرتی تھی اوسکا محتبس ہونا اور معدہ خواہ رحم مین رک جانا خواہ پسینا نہ برآمد ہونا اور ازین قبیل اور بھی امور اوس صرع پر دلیل ہوتے ہین۔ پھر اگر شئے محتبس مادہ دموی مائل باحتراق ہو رنگ مین سرخی اور موجبت عرق کی پیدا ہوگی اور بروقت گرنے کے دورہ مین ہنستا ہوا گرے گا۔ اور اگر یہ مادہ صفراوی خواہ بلغمی ہو اوسکی علامات مذکورہ بالا سے شناخت ہوسکتی ہے جس صرع کا سبب مشارکت رحم کی ہو فرد ہے کہ احتباس خوض خواہ احتباس منی ہوگا خواہ کچھ رطوبات بطرف رحم کے گرتے ہون گے مگر اس مرگی مین پہلے دورہ سے درد پیڑو کا خواہ درد دونون کشش ان جنفین گلاری کہتے ہین اور اطراف لبشت کا درد اور رحم مین گرانی پیدا ہوگی۔ اور صرع جو مشارکت سے طحال کے خواہ بوجہ صلابت طحال کے عارض ہو اوسکے ہمراہ قراقر بطرف طحال کے اور نفخہ طحال بھی ہوگا اور مشارکت تمام بدن کی اوسکے ساتھ ہوگی۔ اکثر اوقات مین جو صرع بوجہ کسی مادہ سمی کے پیدا ہو اور بواسطہ عصب بعضو اعضا کے وہ اثر سمی دماغ تک پہونچتا ہو اگر مبدا اس سم کا خارج بدن سے ہو اوسکی علامت ظاہر ہوگی مثلاً بچھو وغیرہ نے کاٹا ہو خواہ ریتیلا خواہ سہد مکھی نے اگر ایسے جانور زہرناک کے ڈنکھ کا اثر مچھے پہ پہونچتا ہے صرع پیدا ہوتی ہے اور اگر یہ مادہ سمی باطن جسم مین ہو اوسکے بخارات اوٹھکر دماغ تک پہونچین اور صرع پیدا کرتے ہین اسطرح کہ اوسکی آنکھون کے سامنے تاریکی سی پیدا ہوتی ہے اوسی جہت سے گر پڑتا ہے اور یہ عضو جہان سے مادہ کے بخارات اوٹھتے ہون ہاتھ خواہ لبشت خواہ عانہ ہو خواہ اوجہ مین سے کوئی عضو ہو جیسے معدہ اور رحم۔ جو صرع دیدان یعنے کیڑون کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اوسمین سیلان لعاب اور دیدان کا گرنا خواہ حب القرح یعنے کدو دانہ کا اخراج ہوگا۔ **بیان ایسے اسباب کا جو صرع پر محرک ہین** منجملہ اون اسباب کے یہ بھی ایک سبب ہے کہ ایسی ہوا مین منتقل ہو جو صرع کے پیدا ہونے پر معین ہے جسطرح صرع کے دور ہونے اور زوال کے اسباب مین وہ سبب ہے کہ ایسی ہوا مین چلا جاوے جو صرع کے دور کرنے پر معین ہو۔ جو گرمی بافراط ہو دھوپ کی خواہ آگ کی اسی طرح جو برودت بیحد افراط ہو اور جماع بافراط کرنا یہ بھی صرع پر معین ہوتا ہے۔ کبھی بکثرت بارش باران اور ہوائے شمالی اور جنوبی کا ساتھ ہی چلنا بھی صرع کے دورے پر معین ہوتا ہے۔ باد شمالی اور بلاد شمالی اس جہت سے معین ہوتے ہین کہ اس ہوا سے خواہ شمالی بلاد مین احتقان مواد ہوتا ہے اور تحلیل مواد کو یہ ہوا مانع ہے۔ اور باد جنوب خواہ بلاد جنوبی چونکہ تحریک اخلاط کرتے ہین اور دماغ کو اخلاط سے پر کردیتے ہین اور اخلاط مین رقت پیدا کرکے اوٹھنے پر اگندہ کرتے ہین اسوجہ سے صرع کے حدوث پر معین ہین۔ جاڑون کی فصل مین ہیجان صرع کا اکثر ہوتا ہے جیسے باد شمالی سے بھی صرع ہیجان مین آتی ہے۔ اور خریف مین چونکہ اخلاط فاسد ہوتے ہین اسوجہ سے صرع کا ہیجان ہوتا ہے۔ بلاد شمالی مین اگرچہ حدوث مرض صرع کا کم ہوتا ہے مگر جب ہوتا ہے تو اکثر قاتل اور مہلک ہوتا ہے۔ اسلیئے کہ ان بلاد مین بدون پیدا ہونے سبب قوی کے صرع عارض

نہین ہوتی ہو۔ خوشبو رائحہ بھی اکثر اس مرض کی تحریک کرتے ہین۔ اور بسرعت حرکت کرنے والی چیزون کی طرف خواہ حرکت دوری کرنے والی اشیا کا ملاحظہ مثل لٹو اور چاک کمہار وغیرہ کے بھی حدوث مرض صرع پر معین ہو۔ اور اونچی جگہ سے نیچے کو دیکھنا بھی اسی قسم مین داخل ہو اور زیادہ دیر تک حمام مین قبل ہضم غذا کے بھرنا اور گرم پانی کا سر پر ڈالنا خواہ ایسی چیزون کا استعمال جنسے خون بخاری اور دردی پیدا ہو جیسے شراب کہنہ جسمین درد زیادہ ہو بھی اس مرض کے واسطے مضر ہو اور شراب تازہ جو ابھی بخوبی صاف نہوئی ہو اور کسی تدبیر سے کیا کہ خوب صاف نہوئی ہو اور شراب خالص جو کہنہ ہو اور دماغ کو زیادہ گرند اوسکا پہونچے۔ اور کرفس مین بالخاصیت یہ امر ہو اسی طرح مسور مین بھی چونکہ خون سوداوی پیدا کرتی ہو یہی اثر ہو کہ مصروع کو مضر ہو۔ ہان اگر کشک جو مین اسکو ملاکر استعمال کرین اوسوقت بوجہ ترطیب کے یہ ضرر برطرف ہو جاتا ہو بادلا اور ثوم یعنے لہسن چونکہ سر مین بخارات بھر دیتا ہو۔ اور قرص علے ہذا پیاس کی بھی یہی کیفیت ہو کہ اسکی رطوبت سے جو ہر ردی دماغین پیدا ہوکر بھر جاتا ہو۔ اور دودھ کا بھی ایسا ہی ضرر ہو اور اقسام حلاوی یعنے مٹھائی خواہ حلوے کے اقسام سب کے سب اور زیادہ تر وہ حلوے مرغن جو غذا مین داخل ہین۔ اسی طرح جو چیز غلیظ اور نفاخ اور قبض پیدا کرنے والی اور سرد مزاج ہو۔ اسی طرح جو شئے حاد اور حریف ہو جیسے مرچ وغیرہ مسہلہ چونکہ اخلاط بدنی کو برانگیختہ کرتا ہو۔ اور اخلاط کو حرکت دیتا ہو وہ صرع کا محرک ہو اور اسیطرح تخمہ اور بند بھی اور بیداری بیش از حد خواہ آلام نفسانی جو قوی ہون۔ از قسم غم اور غضب اور خوف کے۔ ایضاً جو انفعالات اور اثر حواس ظاہری کو بقوت پہونچین مثلاً مہیب اور سخت آواز ونکا سننا جیسے بادل گرجنے کی آواز خواہ طبل اور بڑے ڈھول کا بجانا خواہ شیر کا گونجنا اور جس آواز مین جھنکار پیدا ہو جیسے جھانجھ کی آواز اور جو آواز ین باریک اور سخت ہون جیسے کواڑ کی چول تنگ بولتی ہو۔ خواہ جنمین کھٹا کا زیادہ ہو جیسے کواڑ کے پٹ کھولنے اور بند کرنے مین آواز دیتے ہین۔ اسی طرح زیادہ روشن چیز ونکا دیکھنا جیسے بجلی کو تڑپتے خواہ گرتے ہوے دیکھے خواہ جرم آفتاب کی طرف نظر کرے اسیطرح تیز اور تند ہوا کا اسکے بدن سے لگنا جیسے آندھی وغیرہ مین سامنے کھڑا رہے۔ کہ ان چیزون سے بھی صرع کو ہیجان ہوتا ہو۔ اسیطرح اگر بوجہ امتلاء معدہ کی ریاضت کرے خواہ اس غرض سے کہ تحلیل مادہ ممتلی کی ہو جاے یا کوئی اور غرض ہو اس سے بھی صرع مین ہیجان ہوتا ہو۔ ایضاً جماع بھی اونھین چیزونمین داخل ہو جو صرع پیدا کرتی ہین۔ ہم نے کتاب دوم مفردہ مین ایسی دوائین بہت سی لکھی ہین جو صرع پیدا کرتی ہین اور جنکے ذریعہ سے آدمی کے مصروع ہونے کی شناخت بخوبی ہو جاتی ہو یہ ادویہ خانہ امراض راس مین تلاش کرنی چاہین۔ مثلاً قنہ یعنے بارزد کی دھوئی خواہ مرمایکبری کے سینگ کی۔ یا گھابن کرنے والے بکرے کی کلیجی کھانا اور اوسکی خوشبو سونگھنا اس سے بھی صرع کی شناخت ہوتی ہو۔ اسی طرح اگر مرگی ناگہین ڈالین فوراً احال مریض مصروع کا دریافت ہو جاے گا علاج لڑکپن مین جب صرع پیدا ہوا اوسکا علاج ضروری یہ ہو کہ غذا مرضعہ کی لطیف مائل بحرارت کیجاے اور اسکا بھی خیال رہے کہ اوس غذا سے کیموس جید بنے۔ اور جو چیز ایسا دودھ پیدا کرتی ہو جسکی مائیت زیادہ ہو خواہ شیر فاسد یا غلیظ پیدا کرتی ہو اوس سے پرہیز کرے اور اسکا خیال رہے کہ مرضعہ سے کوئی ہم بستر ہونے پائے اور نہ وہ حاملہ ہونے پاے یہ تدبیرات وہ ہین جو متعلق مرضعہ سے تھین۔ اور طفل مصروع کو ایسے مقامات مین نہ لے جائین جہان دل تنگی اور دل گرفتگی پیدا اور ناگواری خاطر کا باعث ہو جیسے وہ مقام جہان آوازین ہولناک ہون یا محسوسات مذکورہ بالا کا سامنا ہو مثلاً آواز طبل اور چمک بجلی کی اور جھنکار جھانجھ کی خواہ مجمع ایسے آدمیونکا جو چلا رہے ہون اور چیختے ہون اور شور و غوغا پیدا ہو جیسے بازار وغیرہ۔ نیز اس طفل کو بیداری مفرط اور غضب اور خوف اور سردی خواہ گرمی زائد سے بھی بچانا واجب ہو اور بند بھی مین اسکا مبتلا ہونا مضر ہو۔ اور قبل کھانا کھلانے کسی قدر ریاضت بحسب حال بہ رفق ونرمی کرائی جاے۔ اور بعد طعام

حرکت کسی قسم کی کیون نہو اوسے نکرنی چاہیے پھر اگر اوسکے قوی متحمل استفراغ دوائی کے ہون جن اودیہ سے بلغم رقیق کا استفراغ ہوجاتا ہی اونکا استعمال کرنا چاہیے۔ گاہ بگاہ اگر ماء السل ایسے لڑکون کو پلائین بہت نفع کرتا ہی۔ اور گلقند جسکی ساخت شکر خواہ شہد سے ہوا اونکے استعمال مین رہے اور سداب خواہ اور اقسام کے ملطفات کا سونگھانا بھی مفید ہی اسلیے کہ سونگھانا اُن چیزون کا جو آیندہ سطور مین لکھی جاتی ہین کبھی اسی سے فقط کارروائی ہوجاتی ہی اور کسی طرح کی تدبیر کی حاجت باقی نہین رہتی۔ جمیع اصناف کے مصروع کے عام تدبیر یہ ہی۔ کہ غذای محمود جنمین ترطیب بدرجۂ مناسب ہو استعمال کرین اور جو چیزین بافراط ترطیب پیدا کرتی ہین اونسے پرہیز کرین۔ اور سوءِ ہضمی سے ہمیشہ بچتے رہین تدبیر حفظ کی یہ ہی۔ کہ سیر ہونے سے پیشتر کہ ابھی کسی قدر اشتہا باقی ہو کھانیسے ہاتھ کھینچ لین جس شخص کی عادت ایک وقت کھانیکی نہو بلکہ آٹھ پہر مین خواہ تین وقت کھاتا ہو اوسکی غذا دینے کا طریقہ یہ ہی کہ تین مرتبہ ذکوا اور تین مرتبہ شب کو اوسے غذا دیجاے مگر مجموع مقدار غذا کی اوقات مذکورہ مین اس حساب سے تقسیم کیجاے کہ اوسکی پوری بھوک سے کم ہو مثلاً اگر سہ بار غذا کھاتا ہی تو ہر بار کو چھ وقت پر تقسیم کرین خواہ اس سے کم و بیش اور شب کو ریاضت لطیف کراکے غذا دینی چاہیے۔ اور شراب بکثرت پلانی بہت مضر ہی کہ اس سے دماغ کا امتلا زیادہ بڑھتا ہی۔ پھر اگر وہ ایسا خوگر شراب کا ہی کہ بدون استعمال کے چارہ نہین ہی ناچاری تھوڑی سی شراب کہنہ جو مروق ہو اور مائل بعفوصت جائز ہی اور نہایت درجہ مضر اونکو شراب بعد استحمام کے ہی اسی طرح بعد ایسی سردی کے جو لکایک پہونچی ہو اوسکے بعد بھی شراب نہایت مضر ہی۔ اُنپر واجب ہی کہ اُنپر سرکو ہمیشہ حرارت مفرط اور برودت زائد سے بچاتے رہین اور زیادہ دیر تک حمام مین نہ ٹھہرین۔ مصروع پر یہ بھی واجب ہی کہ لحوم غلیظہ سے کلیۃً احتراز کرے خواہ جو لحوم تغذیہ بقوت کرتے ہین اور جمیع اقسام کی مچھلی سے پرہیز کرے بلکہ جتنے جانور چوپاے ہین اور قدا دنکے بڑے ہین اون سب کے لحوم سے پرہیز کرے اور جوزہ ہاے مزع اور کبک اور تیہو اور کنجشک خانگی خواہ کوہی سے غذا مقرر کرین۔ اور چکاوک اور بگلد اور بزغالہ اور آہو اور خرگوش کے لحوم سے غذا اختیار کرین۔ بعض اطبا نے یہ بھی کہا ہے کہ خنزیر صحرائی کا گوشت بہت نافع ہی مصروع کے واسطے۔ اور گوشت گوسپند کی بھی مدح انکے واسطے کرتے ہین کہ اوسمین تخفیف زیادہ ہی اور ترطیب کم ہی۔ اور حلوے اور چکنی چکنی چیزین انکے حق مین مضر ہین۔ مصروع کو جمیع بقول اور سر و تر کاریان قطعاً چھوڑ دینی چاہئین خصوصاً کرفس کا ترک پر ضرور ہی کہ اسمین خاصیت ایسی ہی کہ صرع پیدا کرتی ہی۔ پھر اگر ایسا موقع ہو کہ بدون استعمال بقول کے چارہ نہو چاہیے کہ شاہترہ سبز اور کاسنی کا استعمال کرے بعض اطبا کا ہوے سبز کا استعمال بھی بوقت ضرورت اور اضطرار جائز جانتے ہین مگر مجھے کچھ خوب پسند نہین ہی۔ اسی طرح کشنیز سبز کا استعمال بھی اچھا تجویز کیا گیا ہی۔ وجہ اوسکی یہ ہی کہ صعود بخارات کو بطرف سر کے مانع ہی مگر مین اسکو نا پسند کرتا ہون۔ اور اسکی کثرت استعمال کو اونکے حق مین برا جانتا ہون ہان اگر صرع دموی خواہ صفراوی ہو کچھ مضائقہ نہین ہی چند روز پانی مین اوبالا ہوا جسکی اصلاح روغن زیت اور مری وغیرہ سے کیجاے اور قبل غذا کے واسطے تلیین طبیعت کے استعمال کیا جاے البتہ جائز ہی سداب از قسم بقول ایسی چیز ہی کہ بنظر اپنے رائحہ اور بو کے مصروع کو نافع ہی خصوصاً اگر شبت اور سداب انکے کھانے مین شریک ہو بہت نافع ہوگا۔ جتنے فواکہ رطب ہین اور اسی طرح جو فواکہ غلیظ ہین اونسے بھی احتراز واجب ہی سوا ان بعض فواکہ جنمین قوت قبض کی زیادہ ہی اگر قبل غذا کے باین غرض کھاے جائین کہ فم معدہ کو مضبوط کردین تاکہ غذا کا انحدار بخوبی ہوجاے اور طبیعت مین بالغرض نرمی پیدا ہو اور بخارات کا صعود بطرف دماغ کے بوجہ استواری فم معدہ برطرف ہوجاے البتہ ایسے فواکہ اگر بمقدار قلیل اور خفیف الوزن مستعمل ہون بہتر ہی جیسے غذا مین تفاح اور دیر ہضم از قبیل شلغم اور مولی کرم کلہ گاجر وغیرہ کے ہین اونکا ترک بھی ضرور ہی۔ اسی طرح

جو چیز حریف اور منجر ہو۔ خردل لینے رائی کی تخیر بھی مصروع کو ایذا دیتی ہی اور فضول ردی بطرف دماغ کے ایسے اوٹھاتی ہی جنسے دماغ کو گزند پہونچتا ہی اور اونکی بو لین ایسی حرقت اور سوزش ہوتی ہی کہ جس سے ایذا پہونچتی ہی۔ مصروع کو سکرا اور مدہوشی سے بھی اجتناب ضرور ہی اور جن مقامات مین ہوائین تند چلتی ہون وہان ٹھہرنا مضر ہی اور امتلا یعنے معدہ کا پر کرنا بھی مضر ہی اور پانی سے غسل کرنا بھی نہ چاہیے اور بکثرت نہانا بھی مضر ہی۔ آب گرم سے نہانا اسلیے مضر ہی کہ اوس سے ارخا بدین پیدا ہوتا ہی اور سرد پانی چونکہ محذر ہی لہذا روح حساس کو ضرر پہونچتا ہی۔ اگر مصروع کے معدہ مین امتلا طعام سے پیدا ہو فوراً قی کرڈالے اور اوسکے بعد ترطیب لطیف غذائی استعمال کرے یہ بھی واجب ہی کہ جو غذا ایسی پیدا کرتی ہی اور ثقل اور گرانی زیادہ کرتی ہی خواہ اوس سے تحذیر کا اثر ہوتا ہی خواہ زیادہ منجر ہی اوس سے بھی پرہیز کرے شراب سے امتلا معدہ بہت ہی مضر ہی بان مقدار قلیل سے انبساط نفس اور تقویت روح کی حاصل ہوتی ہی اور تزکیہ نفس کا بھی فائدہ ہوتا ہی اور اوسکا اشتکثار شراب سے مراد یہ ہی کہ پانی بکثرت نہ پلایا جاے اسلیے کہ بکثرت پانی کا پینا بہت ہی مضر ہی اور قیلولہ کثیر یعنے دنکو سونا بھی مضر ہی۔ حاصل یہ ہی کہ جب زیادہ تک سوئے گا ضرر ہوگا رات ہو یا دن خصوصاً اگر امتلا معدہ کے وقت سورہے اور بافراط بیداری سے روح ضعیف ہو جاتی ہی اور تحلل روح کا بھی بیداری مفرط سے زیادہ ہوتا ہی۔ اسی وجہ سے دماغ مین بخارات بھر جاتے ہین۔ سب سے پہلے تدبیر معالجہ صرع کی یہی ہی کہ جو جو چیزین محرک صرع کی ہین اونسے احتراز کرے اور اونکا بیان اوپر ہم کرچکے ہین۔ اور سکون اور آرام مصروع کے حق مین زیادہ مناسب اور اولی ہی۔ پھر اگر احیاناً حاجت ریاضت کی ہو بعد ازانکہ استفراغ اور تنقیہ بدن کا بموجب بیان سابق ہوچکا ہو واجب ہی کہ استعمال ریاضت کا بوقت امتلا معدہ اسقدر ہو کہ تھکنے اور ماندگی کی نوبت نہ پہونچے۔ اور بعد ریاضت کے کسی قدر استالے اور آرام لے لے۔ اور یہ بھی ضرور ہی کہ ریاضت اوسی قسم کی جو کھڑے کھڑے اور بدن کے راست ہونے کی حالت مین ہوسکتی ہی۔ اور جہان تک نرمی ریاضت مین ہوسکے اسکا لحاظ ضرور رہے۔ اور اوسمین زیادہ حرکت بھی نہ کرنی پڑے کہ اس سے جذب مواد بطرف سر کے پیدا ہوگا۔ اور بروقت حرکت دینے اعضاے اعالی کے اگر ممکن ہو اسافل کو حرکت دے۔ جو چیز جذب مادہ اعلیٰ سے بطرف اسفل کے کرتی ہی۔ ازانجملہ ایک یہ بھی تدبیر ہی کہ پاون کو اوپر سے نیچے کی طرف ملتے ہوے چلے آئین۔ اور شروع مالش کا صدغین سے ہو خواہ کنپٹی کے قریب سے کہ موٹے اور کھردرے کپڑے سے اسقدر مالش کرین کہ جلد مین سرخی پیدا ہوجاے اور تدریج بصدغین سے اوترتے اوترتے پنڈلیون تک اوترین اور جب کپڑا جلد پر رگڑین بہ نسبت اول کے دوبارہ زور سے مالش کرین اور تمام زمانہ اقتضا اس مالش کے سر مصروع کا سیدھا کھڑا رہے کسی طرف کج اور خمیدہ نہو اور بعد اس مالش کے مصروع سے کہین کہ مشی کرے۔ مگر یہ بھی واجب ہی کہ تا زمانہ ریاضت اکثر اوسے سانس لینے اور آرام کرنے کی مہلت دین تاکہ نفس اوسکا درست ہوجاے اور اضطراب مین سکون پیدا ہو اور بعد ازان اوسی مقام سے پھر ریاضت شروع کرین جہان سے چھوڑی تھی۔ جب سارا مادہ بطرف اسفل کے جذب ہوجاے اور کسی طرح سے اوسکی شناخت بھی ہوجاے پھر اوسکے سر کے مالش کی اجازت دے سکتے ہین تاکہ بذریعہ دلک کے تسکین سر مین پیدا ہو اور مزاج سر کا بدل جاے۔ مجمہ سر پر لگانا اور داغ کا استعمال بھی سر کے گرم کرنے کے واسطے بہت مفید ہی۔ اور بعد از تنقیہ اور استعمال کے جب چند روز راحت اور آرام کے اوپر گذر جائین پھر حمام مین داخل کرنا کچھ مضائقہ نہین ہی۔ اور پہنے انکے شراسیف کے نیچے لگائے جائین اور سر کی تسکین کی وہی تدبیر مذکورہ بالا کرین۔ کبھی بروقت نوبت مصروع منہ مین ایک چیز گول مثل گرہ کے رکھ دیتے ہین جو اوپر اور نیچے کے دانتون کے بیچ مین ٹھہر جاتی ہی تاکہ دانت سے دانت لڑنہ جائین اور زبان کے کٹ جانے کی بھی اس تدبیر سے حفاظت بخوبی ہوتی ہی۔ اگر کوئی گندیدا بون کا

طیار کیا جاوے وہ پر تکلیف ہوگا اور بہت کار برابری اوس سے ہوگی علاج استفراغ کا بموجب مادہ کے شروع کرین اور حسب قلت اور کثرت وغیرہ مادہ کی مقنون ہو اوسی طرح کا استفراغ بھی کرین اور بعد تنقیہ عام کے خاص تنقیہ سر کا ایسے غرغرے سے کرین جو مادہ کو جذب کر سکے بشرطیکہ صرع دوری ہو اور بوقت کثرت اخلاط کے عارض ہوتی ہو۔ اور فصل ربیع مین احتیاطاً بھی استفراغ مادہ کا کرنا ضرور ہی۔ اور جو غلظ غالب صرع کی مورث ہو اوسی کے اخراج کا قصد زیادہ کرین اور اگر کوئی مانع قصد کا نہو فرور فصد بھی کرنی چاہیے۔ اسلیے کہ فصد مصروع کی ربیع مین خصوصاً باؤن کی فصد بہت نافع ہوتی ہی جسوقت تدبیر دماغ کی بدرجۂ غایت نہ پہونچے چنانچہ ہم آگے بیان کرینگے۔ اور اگر وقت نوبت اور دورے کا پہونچ گیا ہو اور قے کرانی مریض کو ممکن ہو اسطرح کہ ایک پرکور وغن سوسن مین ڈبو کر منھ مین داخل کرے بہت اچھا ہی خصوصاً اگر معدہ کی شرکت سے صرع لاحق ہوئی ہی فی الحال قے کرنیکا فائدہ ظاہر ہوگا اگرچہ قے کی افراط صرع دماغی کو مضر ہی پر وقت دورہ کے اور غیر وقت مین بھی وجور یعنے قطرہ ٹپکانا جندبیدستر اور حلتیت کا سکنجبین عسلی مین نافع ہی۔ اور نفوخات صرع کے شحم حنظل اور قثاء الحمار اور عصارہ قثاء الحمار کا اور نوشادر کا بجی گندش خربق سپید اور فلفل زنجبیل مزورہون جندبیدستر اسطوخودوس ہر ایک تنہا بھی اور مرکب کر کے کسی کے ذریعہ سے ناکین پھونکا جاتا ہی۔ اور حلتیت اور زفت اور قطران بھی ازین قبیل ہی۔ اور بخورات یعنے دھونی کی ادویہ مین فاد انیا مفید ہی۔ اور مشمومات مین سے سداب ایسی دوا ہی کہ عین دورہ کے وقت اور بوقت راحت اسکے سونگھنے سے فائدہ ہوتا ہی اور حنین نے لاقیا کے آردجوا اور سرکہ شراب مین گوندہ کر لفافات بنانا پسند کیا ہی اور ہمیشہ انکا سونگھنا تجویز کرتا ہی مشروبات مین سکنجبین عنصلی خاص کر ہر روز پلانی چاہیے اسطرح شربت انسنتین اور طبیخ زوفا اور جوکا خواہ سکنجبین یا اجزا شریک کرین اور سکنجبین عنصلی آب گرم کے ہمراہ جاڑون مین اور آب سرد کے ہمراہ گرمیون مین پلانی چاہیے۔ مروخات جیدہ مین بعض لوگ تجویز کرتے ہین مخ ساق بچہ گاؤ کو روغن گل مین ملا کر مالش کرین کنپٹی اور دروز پر جو سر مین ہین اور سینہ پر فاد انیا کی تعلیق یعنے کسی ڈورے وغیرہ مین باندہ کر لٹکانا اوائل الطبا نے تجربہ کیا ہی کہ صرع کے دورے کو روکتی ہی۔ مجھے ایسا خیال ہی کہ فاد انیاے رومی جو تر ہو اوسمین یہ خاصیت زیادہ ہوگی۔ جو دوا ہمیشہ بطور مشروب کے مستعمل ہونی چاہیے وہ یہ ہی کہ غاریقون اور بیخ زراوند مدحرج اور سیالیوس اور سقوردیون اور فاد انیا کو جب استعمال بطور مشروب کرین چاہیے کہ شام کے وقت کرین تجربہ سے ہوا ہی کہ فقط فاد انیا کا بوقت مذکور استعمال کرنا اور نیا دریطوس اوسکے صبح کو دو مرتبہ اور پھر سوتے وقت استعمال کرنا مرض سے نجات دیتا ہی بعض اطبا نے پسند کیا ہی کہ ہر روز دو مرتبہ زبدالبحر کو ملایا کرین اور جعدہ یعنے پرسیاوشاد بھی پلائین کہ جعدہ بالخاصیت اس مرض کو مفید ہی اور ضنثی بھی مفید ہی یعنے برگ سرش پلانا۔ اور منجملہ ادویہ کے جو مصروع کو نافع ہین داؤ اسقل ہی۔ بہین صفت استعمال کرین اور اوسکا نسخہ یہ ہی کہ اسقیل جسے ہندی مین کانڈہ اور کندری کہتے ہین اور اوسی برتن مین جسمین پہلے سرکہ بھی رکھ کر اوسکا منھ باستواری بند کرین اور چالیس روز تک اوسی مین پڑی رہنے دین اور ابتدا اس تدبیر کی طلوع شعری عبور سے بیس روز پہلے جو مطابق ماہ ہندی چند روز ماہ ساون کے باقی رہین وہ وقت ابتداے عمل ٹھہرانا ہی کرنی چاہیے اور وہ برتن دکھن طرف ترچھا کھڑا کرنا چاہیے اور تھوڑی تھوڑی دیر اوس برتن کو اولٹ پلیٹ دینا چاہیے جیسا طریقہ تعفین اور حل کا ارباب اکسیر کے نزدیک مقرر ہی کہ چوتھے روز خواہ ساتوین روز برتن کو ہلا دیتے ہین تاکہ اجزاء دوا کو حرارت یکسیان پہونچے ورنہ نیچے پیندے کی طرف خواہ پہلے کے اجزاء اور وسط کے اجزا مین وصول حرارت کا اختلاف ہوگا اور دوا مین خامی اور نقصان پیدا ہوگا جب ایک چلہ پورے چالیس دن کا گذر جاوے اور شاید ماہ کنوار اپنچمی اور چھٹ تک ختم ہوگا تب برتن کو نکالین اور جوڑا اوسکا کھولین یقین ہی کہ بشرط درستی تدبیر

مذکورۂ بالا اسقیل پختہ اور مہرا ہو جائیگی - اور یہ ادنی درجہ ہے ورنہ شاید محلول ہو کر مثل پانی کے ہو جاے بہرحال اسقیل کو پچوڑین اور اوسکا عصارہ شہد مین آمیختہ کرکے بقدر ایک چمچہ کے استعمال کرین اگر جلد اس دوا کا بنا نامرکوز ہو پانی مین بذریعۂ لیخ کے تحلیل کرین مترجم کہتا ہے مین نے اکثر تجربہ کیا ہے کہ چھ گھنٹہ مین خواہ نو گھنٹہ مین شئ مطلوب کا حل پانی کے جوش کے ذریعہ سے ہو جاتا ہے اور جو فائدہ چالیس دن کی تحلیل کا ہے وہی اسمین حاصل ہوتا ہے طریقہ اس حل کا معروف ہے اور شیخ الرئیس اپنے رسالہ مین جو علم صناعت مین تصنیف کیا ہے خاص اس طریقہ کو لکھتا ہے کہ مشانہ ثوربین دوا کو بھر کے پانی کی دیگ مین ڈالدین اور جوش دیا کرین کہ محلول ہو جاے اور مترجم نے بھی تجربہ کیا ہے فقط الغرض پانی کے ذریعہ سے تحلیل اسقیل کرکے سکنجبین عسلی طیار کرین مصروع کے واسطے ادویۂ جیدہ مین سے ایک دوا یہ ہے سیالیوس تین مثقال حب لغار تین مثقال زراوند مدحرج دو مثقال بیخ قاقولیا دو مثقال جند بیدستر اقراص اسقیل ہر واحد ایک مثقال ان ادویہ کو شہد کافی نکالکر ملا مین اور معجون طیار کرین اور ہر روز ہمراہ سکنجبین کے استعمال کرین - ایضاً مصروع کو انتقال یعنے تبدیل آب وہوا خواہ تبدیل سن اور فصل کی بھی مفید ہے جیسے سن صبی سے سن شباب مین داخل ہونے سے اکثر یہ مرض خود بخود زائل ہو جاتا ہے اوسی طرح تبدیل آب وہوا سے اگر کسی ایسی جگہ لیجائین جہان کی ہوا ملطف اور مخفف ہو ضرور نفع پہونچے گا اگر مصروع کے کسی عضو مین کبھی خواہ تشنج عارض ہو بذریعہ مالش کے اوسے برابر کرین گے اسطرح پر کہ آب گرم اور روغن کی مالش کرین اور بہت زور سے دبائین - اور اگر صرع دماغی ہو بہتر یہ ہے کہ استفراغ مادہ کا خریق سے کرین خواہ جود دواقوت مین مثل خربق کے ہو اور شحم حنظل اور سقمونیا اور ایارج کا استعمال کرنا چاہیے اور طبیخ غاریقون بھی مستعمل ہے اور سال بھر مین مسہل برابر چلے جائین - تب زوال مرض کی امید ہوگی - اور اگر فصد کرنی بنظر کسی غلط کے واجب ہو اوسوقت ایک ہی رگ کی فصد پر اکتفا نکرین بلکہ قیفالین کی فصد معاً کھول کر اول رگون کی فصد کھولین جو زبان کے نیچے واقع ہین - اور کبھی حجامت تفاکی واسطے جذب دماغی مادہ کے ہر ہفتہ مین کیجاتی ہے اگر بنظر مزاج دماغ خواہ ضعف دماغ کے مانع حجامت سے ہو اور کبھی کثرت فصد کی حاجت ہوتی ہے اگر ایسا منظور ہو پہلے فصد کھول کر مریض کو ایک ہفتہ راحت دین اور اوسکے بعد اسہال ادویہ مشروب سے اور حقنہ سے کرین اور حقنہ ہاے قوی کا استعمال کرنا چاہیے جسمین قنطوریون اور شحم حنظل اور خروع یعنے بیدانجیر شریک ہو بعد ازان پھر راحت اور آرام مریض کو دے کر حجامت کا ہل پر کرین اور نیز حجامت سر اور مغاگچہ قفا اور ساق کی کرین - پھر ایک ہفتہ راحت دیکر مسہل دین اور اسی طرح ہمواره راحت اور آرام دے دے کر تنقیہ اور حجامت کا استعمال کرتے رہین تا انیکہ تنقیہ کامل ہو جاے اور بعد تنقیہ کامل کے استعمال غرغرون اور عطوسات کا اور ایسی چیزون کا استعمال جن سے خاص سر کا تنقیہ ہوتا ہے چنانچہ اوپر کے مباحث مین مفصلاً بیان ہو چکا - اگر مصروع کو ماش شلشیا اور اوسکے بعد شایانک جو مشابہ قیسوم کے ہوتی ہے اور آب مرزنجوش جسے دونا مروا کہتے ہین پلایا جاے نافع ہوگا - یہ بھی پر ضرور ہے کہ اگر دورہ کا وقت اور دن معلوم ہو بروقت دورے کے معدہ غذا سے خالی ہو - اور اگر مصروع سے ہو سکے اور زیادہ ناگوار نہو کہ قبل از طعام نمکین مچھلی وغیرہ سے تی کر ڈالے پس مناسب ہے اور بعد تدبیرات متقدم الذکر کے پھر مزاج دماغ کی تبدیل مسخنات قوی سے خبکا مماد مستعمل ہوتا ہے جیسے رائی وغیرہ کرنی چاہیے - اور سداب سونگھانا چاہیے مگر تبدیل مزاج کے واسطے دقت مسخنات قویہ کے استعمال پر حسارت نکرنی چاہیے بلکہ بتدریج تسکین تدریجی لازم ہے اگر ان ادویہ کے استعمال سے کسی قسم کا ضرر افعال دماغی مین پیدا ہو مریض کو راحت آرام دینے کے بعد چندے انکا استعمال ترک کر دیا جاے جس صرع کا مادہ بلغمی ہو عمدہ استفراغ اوسکا یہی ہے کہ ایارج خنظل اور ایارج ہرمس سے استفراغ کرائین اور اگر ایارج ہرمس کا استعمال ہر روز نصف درہم صبح کو اور اسی قدر شام کو کرین فائدۂ عظیم ہوگا - اور اگر ہمراہ مادہ بلغمی کے امتلاے کلی یعنے عام اخلاط کا تمام بدن مین ہو پھر فصد کا

استعمال ہو جب بیان بالا کرانا واجب ہی اور نافع ہی۔ اسی طرح ایسے وقت استعمال تربد اور غاریقون اور اسطوخودوس اور سفایج اور ہلیلہ کا مناسب ہی اور مروخات مین سے مغز نساق گاؤدو عن گز کے ہمراہ نقرات اور اضلاع صدر پر استعمال کرنا چاہیے اگر صرع کا مادہ صفراوی ہو تبرید اور ترطیب کی طرف توجہ کرنی چاہیے خصوصاً بذریعہ حقنہ کے اور اگر صفرا سے محترق ہوا وسکا حکم صرع سوداوی کا ہی۔ خواہ درمیان سوداوی اور صفراوی جو درمیانی تدابیر ہین اونکے استعمال پر توجہ ملحوظ رہے جس صرع کو ام الصبیان کہتے ہین شاید وہ از قسم صرع صفراوی ہوتی ہی اور بعض اطبا کی راے یہی ہی کہ وہ صفراوی ہوتی ہی اسی وجہ سے اوسکے علاج مین آبزن کی تجویز ہوتی ہی اور سعوطات یا روغن جو رطب بھی ہون اور اسی طرح دودھ کا سر پر گرانا اور تمام بدن کی ترطیب کرنے کا حکم دیا جاتا ہی۔ اور اگر صبی کو مرض ام صبیان کا ہوتا ہی اوسکے مرضعہ کے دودھ کی تدبیر کیجاتی ہی۔ اور مرضعہ کے سکونت کا مکان نہایت سرد جیسے سرداب یعنے تہ خانہ وغیرہ تجویز کیا جاتا ہی۔ مگر یہ تجویز بعض اطبا کی نسبت ام صبیان کے شاید اسوجہ سے ہو کہ اوسے صرع صبار اخواہ مانیا تجویز کرتا ہی مگر تحقیقی اطبا کے نزدیک یہ نام سوام صبیان مشہور نہین ہی۔ اور اگر بعض اعضا مین التوا اور خم خواہ تشنج پیدا ہوا وسوقت روغن اور آب نیمگرم سے مالش مفید ہوتی ہی اور خوب اچھی طرح عضو مذکور کو دبا کر سیدھا کرنا چاہیے۔ اگر صرع معدی ہوا وسوقت استفراغ عمدہ یہی ہی کہ سکنجبین مفرح اور اسطوخودوس سے تنقیہ کرائین اور سال کے اندر چند بار مسہل کا استعمال کرین اور ہر ایک تنقیہ معدہ کے بعد تقویت معدہ کا التزام کرین اور سوائے ایسی غذا کے جو سریع الہضم ہو اور جید الکیموس ہو اور کوئی غذا کا استعمال کرین۔ اور یہ غذا بھی بسطور سے ہم امراض معدہ مین بیان کرین گے استعمال کرین اور جودت ہضم کے پیدا ہونے کی ہر طرح فکر کرین۔ اور اکثر معدہ کو غذا سے خالی دیر تک رہنے دیا کرین۔ اور جو قسم صرع کی بروقت گرسنگی کی دورہ کرتی ہوا وسکا علاج اسی طور پر کرین جو باب صرع وغیرہ مین اوپر مذکور ہو چکا ہی جو صرع بوجہ سیوند کسی شے نجاری وغیرہ کے ایک عضو معین سے بطرف سر کے پیدا ہوتی ہی اوسکی تدبیر یہ ہی کہ اوس عضو سے اوپر چاک استرہ وغیرہ سے کردین جسوقت نوبت کا زمانہ قریب ہو اور جو خلط فاصل اوس عضو مین ہی اوسکا استفراغ خاص حسبطور سے ممکن ہو کرین اگر قوت ادویہ کی اوس عضو تک پہونچ سکے ورنہ قرحہ اور زخم ڈال کر ریم وغیرہ کی طرف سے اوس مادے کو بہا دین مگر یہ تدبیر بروقت سکون اور فرو ہونے دورہ کے کرنی چاہیے خواہ احتراق مادہ کا طلا اور ادویہ محرقہ سے جیسے ثافیا اور فربیون وغیرہ کے کرین۔ اسی ادویہ کو ناظر کتاب نقشہ حصہ دوم مین تلاش کر سکتا ہی۔ کبھی اوس عضو کے قرحہ ڈالنے مین اسقدر زیادہ اہتمام درکار ہوتا ہی کہ ہیت تیز اور سخت ادویہ جیسے زرایح اور کیکج جسے لٹوہری کہتے ہین اور فصلہ اور بلاور کا استعمال ضرور ہوتا ہی۔ جو صرع تمام بدن کی صعود بخارات کی وجہ سے پیدا ہوا وسکے علاج مین بعض اطبا کا قول یہ ہی کہ اگر شریان سباتی کے قطع مین خوف نہوتا اور بعد قطع خون کا بند کرنا بآسانی ممکن ہوتا اور تبرید دماغ اور انقطاع روح کا نہوتا کہ جسکے بعد سکتہ پیدا ہو جاتا ہی تو اس تدبیر سے بہتر ایسی صرع کے ازالہ تام کی کوئی تدبیر نہ تھی۔ اور میرا قول یہ ہی کہ اگر رگ سباتی کا قطع مستلزم اتنے مضار کا ہی۔ اور اسوجہ سے ممکن نہین کہ اس پر جسارت کیجاے جو شریانین دماغ کی طرف چڑھتے ہین اونکے قطع مین یہ خطرہ نہین ہی۔ پس شاید اس تدبیر کا بھی نفع عظیم ہو۔ جمیع قواعد مذکورۂ بالا کو بخوبی معلوم کرکے علاج مین صرع کے دست اندازی کرنی چاہیے فصل پانچوین سکتہ کے بیان مین سکتہ کے یہ معنے ہین کہ اعضا حس و حرکت سے معطل اور بیکار ہو جائین اور وجہ تعطل کی یہ ہوتی ہی کہ مجاری روح مین سدہ وغیرہ پڑکے روح حساس کی آمد و شد کی راہ بند کر دے پھر اگر روح حساس کے ہمراہ آلات حرکت اور آلات تنفس بھی معطل ہو جائین خواہ ضعیف ہو جائین اور بہ آسانی تنفس نہو سکے بلکہ بروقت تنفس کے کھٹ اور سین بھی

برآمد ہوا اور پھپن اور رک رک کر سانس برآمد ہوا اور آواز ایسی نکلے جیسے گلو فشردہ خواہ ذبیحہ کی ہوتی ہے یہ سکتہ بہت سخت اور اس سے جان بری دشوار ہوتی ہے اور اسے دلالت ہوتی ہے کہ قوت محرکہ اعضاء نفس کی ضعیف ہو چکی اس سے بہت سخت اور دشوار سکتہ کی وہ قسم ہے کہ نہ سانس برآمد ہوا اور نہ کف پیدا ہوا اور نہ غطیط یعنے آواز کا خرخرہ پیدا ہوا اور اگر آفت سدہ کی تنفس کو نہ پہونچے اور حلق کی راہ ایسی صاف ہو کہ جو دوا پکائی جائے وہ اوتر سکے اور ناک کی طرف باہر نکل نہ آئے یہ قسم اگرچہ بہ نسبت قسم سابق کے امید نجات کی زیادہ رکھتی ہے تاہم خطرہ عظیم سے خالی نہیں ہے۔ بقراط کا قول ہے کہ اگر سکتہ قوی ہو اوس سے نجات محال ہے اور اگر ضعیف ہو جب بھی نجات مریض کی آسان نہیں۔ یہ السداد مجاری جو اس مرض میں ہوتا ہے اوسکا وجود در صورت سے خالی نہیں ہے یا انطباق کے طور سے یا امتلا کی طرح سے۔ انطباق یعنے چسپیدہ ہو جانا اسوجہ سے ہوتا ہے کہ دماغ تک کوئی ایسی شئے ایذا دہندہ پہونچے کہ اوسکی وجہ سے حرکت انقباضی دماغ میں پیدا ہو خواہ جو کیفیت دماغ تک پہونچے اوسکی وجہ سے قبض اور تکثیف پیدا ہو بوجہ اسکے کہ اوس شئے کی خواہ اوس کیفیت کی طبیعت میں برودت شدید موجود ہو اور امتلا کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مورم یعنے ورم پیدا کرتا ہے اور کبھی ورم پیدا نہیں کرتا ہے۔ امتلائے مورم ایسا ہوتا ہے کہ اوس مقام خاص میں ایک مادہ ایسا حاصل ہوتا ہے کہ بوجہ پری دسی کے سدہ پڑ جاتا ہے اور مجاری کی تسدید بوجہ تددید کے ہو جاتی ہے۔ ایسے امتلا سے جو قسم سکتہ کی پیدا ہوتی ہے صعب اور دشوار ہوتی ہے یہ مادہ حار ہو خواہ بارد۔ اور جو امتلا بلا ورم ہو اور اکثر یہی امتلا موجود ہوتا ہے اوسکی بھی یہ صورت ہے کہ یا نفس دماغ میں خواہ قریب اوسکے مجاری روح دماغی میں ہوتا ہے۔ اور یہ خلط کبھی خون ہوتا ہے کہ بطرف بطون دماغ کے گرتا ہے یا خلط بلغمی ہے اور یہ خلط غالباً اور اکثر اوقات سبب السداد اور سکتہ کی ہوتی ہے۔ اور جو مادہ مجاری روح سے دماغ تک پہونچتا ہے اوسکا حدوث اوسوقت ہوتا ہے جبوقت بوجہ کثرت امتلا کے شرائین اور عروق بوجہ کثرت امتلا کے اور کثرت خون کے بند ہو جاتے ہیں پھر اوسوقت روح کو راہ نفوذ کی نہیں ملتی اور بیدرنگ مختنق ہو جاتی ہے اور وہی کیفیت عارض ہوتی ہے جو کیفیت دونوں رگ سباتی کے باندھنے سے پیدا ہوتی ہے کہ سقوط حس اور حرکت پیدا ہوتا ہے۔ اسلیے کہ ایسے السداد کا وجود اگر کسی بدنی مادہ کی وجہ سے ہو وہ بھی یہی کیفیت پیدا کرے۔ یہ سب اقسام سکتہ کے اور اوسکے اسباب کی تفصیل ہے کبھی اطبا لفظ سکتہ سے فالج مراد لیتے ہیں یعنے وہ فالج عام جو دونوں جانب میں بدن کے عارض ہو اگرچہ اعضا بدن کے سب درست ہوں اور کبھی سکتہ سے استرخا مراد لیتے ہیں جو ایک شق خاص میں واقع ہو اور کلام بقراط میں بھی ان معنوں کا استعمال اردہوا ہے۔ اور کبھی ایسا سکتہ پیدا ہوتا ہے کہ مردہ میں اور مسکوتین کسی طرح کا تفرقہ باقی نہیں رہتا ہے نہ اوسکی سانس چلتی ہے اور نہ اوسکی نبض میں حرکت ہوتی ہے اور نہ کسی ذریعہ سے شناخت ہو سکتی ہے کہ یہ شخص زندہ ہے یا مر گیا۔ ہم نے خلق کثیر کو مبتلا اسی قسم میں سکتہ کے دیکھا ہے یہ لوگ ایسے تھے کہ انکی سانس رک گئی تھی اور نبض میں سقوط تمامہ پیدا ہو گیا تھا شاید ایسے لوگ جو زندہ رہتے ہیں اونکی حیات کا سبب یہی ہے کہ حار غریزی اونکا زیادہ محتاج ترویح کا نہیں ہوتا اور نہ بخار دخانی کے دور کرنے کی ضرورت ہوتی ہے از طرف حار غریزی کے کہ اوسکی جہت سے زیادہ سانس کی درآمد برآمد ہوا اور یہ عدم احتیاج اس وجہ سے عارض ہوتی ہے کہ برودت حار غریزی کو عارض ہوتی ہے نہ اسقدر کہ حرارت غریزی کو بالکل فنا کر دے اور نہ اتنی کم کہ حاجت ترویح اور نفض بخارات سے باقی رہے۔ اسی واسطے شارع علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایسے مردے جنکی موت مشکوک ہو اور سکتہ سے مشتبہ ہو اونکے دفن میں تاخیر مستحب ہے جبتک کہ اونکا حال حیات اور موت بخوبی منکشف نہو جائے کم سے کم دو دن اور زیادہ مدت یہ ہے ستر گھنٹہ تک انتظار کریں سکتہ کا انجام اور الخلال بطرف فالج کے ہوتا ہے اسواسطے کہ جب طبیعت دفع مادہ کا دونوں طرف نکر سکے گی پھر جو بدن کی شق زیادہ قابلیت قبول مادہ کی رکھتی اوسیطرف اوس مادہ کو گرائے گی خواہ جو شق زیادہ ضعیف ہو گی اودھر گرائے گی اور مجاری کے شگافوں سے مادہ کو دفع کر سکے دماغ اور

بطون دماغ سے دور رہا دے گی۔ کبھی شناخت اس بات کی کہ سدّہ جو موجب سکتہ کا ہی بطون دماغ کو شامل ہی اشد صحیح ہوتی ہی کہ اگر فقط موخر دماغ مین سدّہ ہوتا جس متعلق مقدم دماغ سے ہی اوسکا بطلان ہوتا خواہ چہرہ سے متعلق حس کا بطلان ایسے سدہ سے جو عام جمیع کو نہین ہی نہین ہو سکتا تعابقراط نے کہا ہی جس صحیح آدمی کو دفعتہً ورد سر عارض ہو کر سکتہ عارض ہو جاوے وہ شخص قبل روز ہفتم کے مرجاے گا مگر انکہ اس مابین مین اوسے تپ لاحق ہو کہ اوسکے حیات کی امید کر سکتے ہین یعنے تپ کی وجہ سے امید ہی کہ تحلیل سدہ کی ہو جاے اور سکتہ زائل ہو جاے یہ بھی جاننا ضرور ہی اکثر سکتہ اونھین لوگون کو عارض ہوتا ہی جنکے دانت نکل چکین اور سن زیادہ ہو خواہ وہ لوگ جنکے بدنین رطوبت زائدہ ہو خواہ کوئی تدبیر مرطوب کرتے ہون خصوصاً اگر باوجود رطوبت کے برودت بھی ہو۔ پھر اگر کسی حار مزاج یا خشک مزاج کو سکتہ عارض ہو نہایت درجہ کی دشواری واقع ہوگی اسلیے کہ مفرت اس مرض کی ایسے مزاج کو بدون سبب عظیم کے نہین پہونچتی ہی اور سبب عظیم کا دفع بھی صعب و دشوار ہوتا ہی اور ایسے سبب باکے عروض سے یہ مزاج بعد بعید رکھتا ہی اور متحمل بھی نہین ہوتا ہی۔ کتر عروض سکتہ کا بوجہ حرارت کے ہوتا ہی۔ فالج کا مادہ جب بدن کے دونون جانب مین منتشر ہوتا ہی سکتہ پیدا ہوتا ہی جیسے سکتہ کا مادہ جب کم ہو جاے کسی شق مین بدن کے فالج پیدا کرتا ہی اکثر سبب مورث سکتہ دونون بطین موخر دماغ مین ہوتا ہی اگر ہمراہ سکتہ کے تپ بھی غالباً ورم بھی ضرور ہوگا۔ جن لوگون کے خون مین غلبہ سودا دیت کا ہو اور احتیاج فصد کی اونھین زیادہ ہوتی ہی اور کثرت فصد سے اونھین نفع بیّن حاصل ہوتا ہی۔ کبھی جب فصد کسی مقام عصبی کی کھولی جاے اور نشتر براہ غلط عصب تک پہونچ جاتا ہی فوراً سکتہ اونھین عارض ہوتا ہی۔ اسی طرح استرخا و سکتہ دوری کے بوجہ استعمال ادویہ حارہ حادہ کے ہوتی ہی اور بکثرت عروض سکتہ کا بدورہ ایسی دواؤن کے استعمال سے اسلیے ہوتا ہی کہ اخلاط جو پورے بھرے ہوے ہین اونھین قابلیت پیدا ہو جاتی ہی اور اسکی تفصیل کسی قدر کلیات اور کتاب دوم مین جہان ذکر ادویۂ حارہ حادہ کا ہی ہم کر چکے ہین اونھین مقامات مین دیکھنا چاہیے علامات فرق درمیان سکتہ اور سبات کے یہ ہی کہ مسکوت کی آواز مین غطیط پیدا ہوتی ہی اور سانس مین اوسکے آفت رفتہ رفتہ پیدا ہوتی ہی۔ اور سبوت یعنے جسکو سبات بوجہ برودت کے عارض ہو اوسکو یہ بات دفعتہً عارض ہوتی ہی سکتہ مین اکثر اوقات صداع اور انتفاخ اوداج یعنے پھولنا اوداجین کا اور دوار اور سدر اور تاریکی بصر اور اختلاج تمام بدن مین عارض ہوتا ہی اور سوتے وقت دانت پیستا ہی اور کسل اور بدن زیادہ بھاری رہتا ہی اور بول مرض سکتہ مین زنگاری خواہ سیاہ برآمد ہوتا ہی اور اوسمین رسوب مثل نشارہ یعنے برادہ کے خواہ نخالے یعنے مثل سبوس کے ہوتے ہین۔ جو سکتہ بوجہ اذیت کسی ضربہ خواہ سقطہ کے اور بمشارکت مادّہ دفت ہونے کسی عضو کے پیدا ہو اوسکی شناخت اونھین قواعد سے جو بار بار امراض شرکی مین مذکور ہو چکے ہو سکتی ہی۔ اور جو سکتہ بوجہ ورم کے پیدا ہو کسی قدر تپ سے خالی نہین ہوتا ہی اور جو علامات اورام کے ہین وہ بھی مقدم سکتہ پر ہوتے ہین اور جو سکتہ بوجہ غلبۂ خون کے ہو اوسپر غلبۂ خون کے علامات جو مکرر مذکور ہو چکے دلالت کرینگے اور چہرہ مین سرخی اور دونون آنکھین زیادہ سرخ ہونگی اور اوداج اور گہاے گردنین تمدد اور کشش ایسی ہوگی کہ تنی ہوئی رہین گے اور مقدد زمانۂ دراز سے نہ کھلی ہوگی اور جو چیزین مولد سودا ہون اونکا استعمال مرض سے پہلے ہو چکا ہوگا۔ اور بلغم سے جو سکتہ پیدا ہو اوسپر سعنہ اور آنکھون کا رنگ اور نخصون کی تری وغیرہ دلیل ہوگی جیسے اوپر جا بجا مذکور ہو چکا۔ اگر ہمراہ تشنج کے دوار لازم پیدا ہو اور تبکرار عارض ہوتا ہو مہلک ہی سکتہ ہی معالجات جو سکتہ کسی اذیت خارجی کی وجہ سے عارض ہو اوسکا علاج یہی ہی کہ اعضاے بادی اور خارجی کی تدبیر ایسی کرین کہ برطرف ہو جاے۔ اور جو سکتہ بشرکت کسی عضو کے پیدا ہو اوسی عضو کی تدبیر مناسب کرنی چاہیے کہ جسکی شرکت سے پیدا ہوا ہی

جسطرح قانون عام مین بیان ہوچکا اور دیگر مقامات مین امراض شرکی مین بھی مذکور ہوچکا - اور کثرت خون سے جو سکتہ پیدا ہوا اوسکی تدبیر یہ ہی کہ فصد فوراً کھولدی جاے - اور خون بمقدار کثیر نکالا جاے گا فی الحال افاقہ ہوجاے گا اور بعد فصد حقنہ اون اجزا سے جو اوپر مذکور ہوچکے کرنا چاہیے کہ مادہ مرض سر سے نیچے اوتر آے - اور غذا مین تدبیر لطیف کرنی چاہیے کہ فقط جلاب اور ماء الشعیر کی جو قسم رقیق ہی وہی مستعمل ہو اور ماء الجبن کا بھی استعمال کرین اور جن چیزون سے تقویت دماغ کی پیدا ہوا وہنین سونگھائین اور تسعین کسی قسم کی پیدا کرین جیسے بخوبی ان تدابیر کا بیان ہوچکا ہی - جو سکتہ مادہ ملغم سے پیدا ہوا گر بااینہمہ علامات خون کے بھی موجود ہون جب بھی فصد کرنی چاہیے اور بعد فصد کے حقنہ کا استعمال کرین مگر حقنہ قوی ہون اور قوی شیاف کا حمول کرایا جاے جسمین صمغ اور تلخۂ گاؤ اوسکے بعد جرعہ جرعہ السی چیز پلائین جسکا نکل جانا آسان ہو جو جوب کہ معتمد اور بخیز اونکے استعمال کے لایق ہین اونمین سے جب فرفیون ہی - اوران تدابیرات کے بعد انکے سر اور اعضاے عالی کی تکمید کما دات مستحنہ سے کرین اور وہ نطولات استعمال کرین جنکے اجزا حشائش مستحنہ ہون مثل شبت اور شیح اور مرزنجوش اور برگ اترج اور فوتنج اور حاشا زوفا اکلیل الملک صعتر قیسوم اور ایسے روغن جنمین قوت اور اثر انمین حشائش کا اور روغن سداب مین عاقرقرحا اور حنبد بیدستر اور عاد شیر کوٹ کرملا کر استعمال کرین اور تمام بدنمین روغن زیت کو جسمین گندھک بھی پڑی ہو ملین اور اگر کمادات قرنفل اور بال یعنے خیرو اور لبا سہ اور جوز بوا اور وج سے کرین بہت صائب تدبیر ہی اور پاؤن کی مالش روغن حار سے جو بالفعل بھی گرم ہو اور آب گرم اور نمک سے کرین اور تمریخ مہرہ گردن کی میعہ اور زنبق سے کرین اور اصل نخاع یعنے سر کے چاند پر خردل اور سکبینج اور حنبد بیدستر اور فرفیون کی مالش کرین - اوہان جیدہ مین مسکوت کو یہ روغن مفید ہی کہ قثاء الحمار کا روغن طیار کرین خواہ روغن سداب یا روغن سقمونیا تازہ جوزیت کہنہ مین چالیس دن بھگو کر طیار کیا ہو خواہ زیت مین پکا کر سقمونیا کا اثر نکال لیا ہو اور طریقہ اوسکا یہ ہی کہ روغن زیت کا کسی قسط خواہ مقدار معین سے لیکر دو اوقیہ سقمونیا ڈالکر اسقدر جوش دین کہ قابل ملنے کے ہوجاے اور ملکر اوسکا اثر نکال لین اسی طرح روغن عاقرقرحا بھی دونون طرح سے طیار کرین - یعنے خواہ چالیس روز بھگو کر یا جوش دیکر بنائین مگر جو روغن کہ اوسکا استعمال کرنا منظور ہو اوسمین تھوڑا موم ضرور شریک کرین تاکہ بدن مین کسی قدر ٹھہرے اور بوجہ چکنائی کے پھسل نہ جاے اور مرہمات کی ابتدا دواے ضعیف الفعل سے کرنی چاہیے - اگر ضعیف القوت دوا سے برآمد کار ہوجاے بہتر ہی ورنہ قوت ادویہ کی زیادہ کرنی چاہیے - اور انتقال ضعیف سے بطرف قوی کے بطور مناسب کرین گے - اور جب استفراغ مسکوت کے مادہ کا بذریعہ حقنہ وغیرہ کے ہوچکے پھر کچھ مضایقہ نہین کہ اوسکی ناک کے قریب ایسی چیزین لیجائین جنسے عطسہ پیدا ہوتا ہی خصوصاً کندش جسمین کچھ کچلی کتے ہین خواہ اور سعوطات قوی یا قوی روغن اسی قسم کے - اور لوہا گرم کرکے اونکے سر پر خود کے رکھنا چاہیے - اور سر پر ضمادات محللہ جو اوپر جابجا مذکور ہوچکے ہین لگانے چاہین - اور اگر ممکن ہو ایک پر روغن سوسن اور زیت مین ڈبو کر قی کرائین خصوصاً اگر اوسکے معدہ مین کسی قدر امتلا محسوس ہو خواہ سکتہ سے پیشتر تخمہ ہوچکا ہو کہ ایسے وقت انتفاع قی کا زیادہ ہوگا - قی کرانے مین ایک اور قسم کا فائدہ ہی کہ اوبکائی اور بے تکلف قی پر آمادہ ہونے سے سر کے مزاج مین گرمی پیدا ہوتی ہی پس اگر سکتہ برودت اور رطوبت سے عارض ہوا ہی ضرور نفع ہوگا ریاح جو انکے بدنمین ہون اونکے اخراج کی تدبیر بھی ضرور ہی کہ اونکے اخراج سے خفت پیدا ہوتی ہی کبھی بہت جلد اونکے منہ مین گول شئی داخل کردی جاتی ہی جیسے مصروع کے واسطے اوسکی صفت ہم بیان کرچکے تاکہ حالت سکتہ مین اونکے دانتون کو ضرر نہ پہونچے - جب کسی قدر کیفیت سکتہ کی طاری ہونے لگے اور گمان افاقہ کا ہو واجب ہی کہ تھوڑا سا روغن بیدالخیر جو آب سداب مین پختہ کیا ہو بمقدار دو درم کے ہمراہ ماء الاصول کے دیا جاے اور رفتہ رفتہ مقدار مین زیادتی

کیجاے تاکہ پانچ درہم تک نوبت پہونچے - اور اگر استفراغ ممکن ہو بمقدار ایک بندق تریاق خواہ مثروذلیطس خواہ شلنیا اور انقردیا اور سنجبر نیا اونکے حلق مین ٹپکایا جاے اور ادویۂ مفردہ سے جندبیدستر انکشیال ہمراہ ماء العسل خواہ سکنجبین کے اگر پینے کی طاقت ہو بقدر ایک باقلا کے پینے کی چیز مناسب اونکے واسطے تنہا ماء العسل یا اوسمین اذاویہ بقدر راحت کے شریک کرکے مناسب ہی پھر جب اور کسی قدر غفت پیدا ہو غرغری اور عطوسات کا استعمال کیا جاے - اور پچھنے پس گردن اور نقرہ پر بھرے ہوے یا بلا شرط لینے خالی لگاے جائین جیسا مادہ ہو اور گہوارہ مین بٹھا کر اونھین بہ آسانی جھولانا چاہیے اور بعد تین ہفتہ کے تمام کرانا چاہیے اور بروز حمام تمریخ اوہان گرم سے کرنی چاہیے بعد تنقیہ کلی کے اونکے واسطے غرغرہ یہ مفید ہی کہ طبیخ حاشا اور زوفا اور فوتنج اور سعتر وغیرہ سرکہ مین جوش دے کر تھوڑا سا شہد ملا کر غرغرہ کرائین خواہ آب چقندر مین عاقرقرحا اور مویز اور حاشا اور سماق جوش دین اور اس سے قوی تر یہ ہی کہ فلفل دارفلفل زنجبیل مویز بورہ ارمنی گل سرخ کو کوفتہ کرکے سفوف تیار کرین اور انکا استعمال خواہ بطور مضغ اور چبانے کے ہو یا بطور غرغرے کے طبیخ زوفا اور مصطگی مین ملائین قریب اسی کے فائدہ مین اگر استعمال ہو سکے یہ بھی دوا ہی کہ فلفل اور دارفلفل اور خردل اور فوتنج کا استعمال منجملہ مضوغات کے یہ ہی کہ فوتنج اور مویز اور فلفل اور مرزنجوش اور خردل کو جدا جدا خواہ یکجا کرکے چبائین اور انمین گل سرخ بھی ملالین اور اسماق کا استعمال پر ضرور ہی اور روح ترکی تنہا اس مرض کو زائل کر دیتی ہی اور اوسکی تاثیر بھی قوی ہی اگر ادہان حارہ سے جو قوی التاثیر ہین تدہین کرین کہ اوسسے تقویت روح کی ہوتی ہی یعنے جو روح اعصاب مین ہی اونکو یہ روغن قوی کرین اور جو فضول بہت پرانے ہون خواہ اونکی تحلیل مین کسی طرح کی درشتی ہونے پائے اونکو تحلیل کر دین - اسکا فائدہ بھی بہت ہی جیسے روغن سوسن اور اوسکے بعد روغن مرزنجوش اور روغن بابونہ اور روغن شبت اور اذخر خصوصًا ایسے روغن کا سر پر ملنا کہ اس تدبیر پر تمام امراض راس مین اعتماد ہی خصوصًا جب ان ادہان مین کسی قدر اثر اور قوت زوفا اور حاشا اور سعتر وغیرہ کی بھی ہو - سکتہ کے مریضون کی غذا بہ نسبت ارباب صرع کے زیادہ لطیف ہونی چاہیے - راے صائب یہ ہی کہ اونکو انکی غذا مین فقط روٹی ہو اور انجیر خشک کے ساتھ روٹی کا استعمال بہت اچھا ہی اور بعد کھانے کے کسی مشروب کا استعمال انکے حق مین نہایت درجہ مضر ہی - اور جب رات کو کچھ کھانیکا قصد کرین اوس سے پہلے کسی قدر ریاضت خفیف کر لینے مین کوئی مضائقہ نہین ہی اور جو اعضا مسترخی ہو گئے ہین اونکو کسی قدر حرکت دین اور جب غذا کھا چکین اوسکے بعد بہت جلد سونیکا ارادہ نکرین بلکہ اتنا ٹھہرین کہ معدہ سے اوتر جاے اور مضم شروع ہو - اسلیے کہ حالت نوم مین بخارات غیر منہضم ایسے اوٹھین گے کہ غذا ہضم سے باز رہے گی اور ہضم غذا صعود کو ایسے بخارات کے منع کرتا ہی - بعض اطبا ایسے مرضا کے حق مین سعتر ہمراہ عدس کے پسند کرتے ہین اور بادام اور انجیر زرد اور ازین قسم اور فواکہ جنکا تنقل انکے مناسب حال ہی بھی تجویز کرتے ہین اور شراب جدید انکو موافق ہی کہ اوسمین فضول زیادہ ہوتے ہین اور شراب کہنہ چونکہ سریع النفوذ ہی اور دماغ تک اوسکا اثر جلد پہونچ جاتا ہی اور دماغ مین نرمی پیدا ہوتی ہی - بلکہ اونکے واسطے ایسی شراب جو نہ جدید ہو اور نہ عتیق بلکہ بین بین ہو درکار ہی مسکوت کو جب تپ عارض ہو اوسکی تدبیر مین توقف کرنا چاہیے تاکہ حقیقت حال کا انکشاف ہو جاے - اور بہتر گھنٹہ یعنے تین شبانہ روز کا انتظار کرنا چاہیے کبھی یہ تپ بطور بحران کے ہوتی ہی اگر اتنی دیر تک توقف کے بعد حال بخوبی معلوم ہو جاے کہ یہ تپ بحرانی نہین ہی بلکہ کسی ورم خواہ کسی مادہ کی عفونت سے پیدا ہوئی ہی پس یہ حمی مہلک ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ سکتہ اور فالج مین چونکہ مجاری اور منافذ تنگ ہو جاتے ہین اسی وجہ سے ادویہ مستفرغہ مسہلہ وغیرہ سے خاص مادہ مرض کا استفراغ دشوار ہوتا ہی لہذا ضرر استفراغ کا زیادہ اور فائدہ کم ہوتا ہی - یہ سب قواعد اچھی طرح معلوم کرنے چاہین

فن دوم

فن دوسرا امراض عصب کے بیان مین

اس فن مین ایک ہی مقالہ ہی **مقالہ پہلا** عصب یعنے پٹھہ کا محل نشو اور جگہ پیدایش اور اوسکی تقسیم اور شکل اور طبیعت اور تشریح یہ سب امور فن کلیات کے فصول اور ابواب مناسب مین مذکور ہوچکے اب ہم امراض عصب کا بیان یہان پر کرتے ہین - امراض عصب تین قسم کے ہوتے ہین - امراض فراجی - امراض آلیہ اور انحلال فرد جو تفرق اتصال کی قسم خاص ہی بہ نسبت عصب کے پٹھون کی افعال طبعی اور افعال حس اور افعال حرکت تینون مین آفت پیدا ہوتی ہی - جو محرک سخت اور تند ہین اونمین اعدات امراض عصب مین اتنا زیادہ دخل ہی کہ اور اعضا کے امراض پیدا کرنے مین اتنا دخل اونکو نہین ہی - اسلیے کہ اعصاب خود آلہ حرکات ہین - محرک عنیف کی مثال یہ ہی کہ مثلاً کسی رسی کو پکڑکے زور سے کھینچنا خواہ کسی گران بار شی کو اوٹھانا اور اسی طرح جس حرکت مین تمدید قوی خواہ عصر اور تقبض پیدا ہو وہی مثال محرک قوی اور عنیف کی ہی - ایسے محرک کے ضرر پر استدلال کی ابتدا پٹھے کے افعال حس اور حرکت سے ونیز لمس کی نرمی اور سختی سے کرتے ہین اور دماغ کی مشارکت اور فقرون کی شرکت جو عصب سے ہی اور جو اوجاع عصب مین پیدا ہوتے ہین ونیز جو مواد کہ عصب سے مخصوص ہین اونسے بھی استدلال کیا جاتا ہی - اکثر اور بیشتر وہ علامات جنکے ذریعہ سے احوال دماغ کی شناخت ہوتی ہی وہی ہین جو ضرر افعال اور تغیر لمس سے تعلق رکھتے ہین - اور جب عصب کے مرض مین اشتباہ ہو کہ رطب ہی یا خشک ہی اوسکی شناخت کیفیت عروض سے کرتے ہین کہ اگر دفعۃً عارض ہوا ہی بیشک رطب ہی اور عضو مأوف کی کیفیت جذب رطوبات مین بھی ملاحظہ کرتے ہین خصوصاً روغن کو اگر جذب کرے بلاشک مرض یابس ہی بشرطیکہ وہ عضو کسی گرمی خارجی سے گرم نہ کیا گیا ہو - اور بعد تنقیہ کے ریاضت کرنی تبدیل مزاج کا افضل طریقہ ہی بشرطیکہ وہ ریاضت مناسب اور خاص اوسی عضو کے ہو جیسے کلیات مین بیان ہوچکا - اعضاے تنقیہ مین جو حاجت بتبدیل مزاج کے ہوتی ہی پس اکثر کل مادہ کے استفراغ کی ضرورت اوسی وقت ہوتی ہی اگر مادہ بارد ہو اور ایسے مادہ کے ادویہ مستفرغہ قوی دوائین ہین جیسے شحم حنظل اور خربق وغیرہ خصوصاً خربق سپید کے ذریعہ سے جب تری کرائی جاے - اور فربیون اور لاتیخ اور سکبینج اور تمام صموغ قویہ اور ایارجات کبار جو قوی ہین - اور استفراغ لطیف واسطے بلغم کے حمام یا بس سے اور ریاضت معتدل سے ہوتا ہی - جو ادویہ عصب کے مزاج کو بدل دین اونکا ذکر دماغ کی بحث امراض مین ہوچکا خصوصاً جو چیز کہ اونمین دہنیت ہی خواہ وہ خود دہن کے اقسام سے ہین - اور اگر چربی کا استعمال کیا جاے سباع اور درندہ جانورون کی چربی مفید ہوگی اور روغن ہاے گرم کا عکر یعنے دُرد جسے ہندی مین (تَل چھٹ) کہتے ہین جیسے عکر زیت خواہ عکر روغن بان کہ یہ سب امراض باردہ عصب کے مناسب ہین اور اوسکی صلابت کو نرم کردین گے - روغن قسط اور روغن خَنْد قوتی حس کو بیکار کہتے ہین امراض باردہ عصبانیہ کے واسطے خصوصیت رکھتا ہی - بعد ان ادویہ کے نطول اور عصارات حسب مزاج کے مفید ہین مگر انکے اقوی ہونے کی زیادہ ضرورت ہی اور مبالغہ اور اہتمام زائد ان ان امراض کی تدبیر مین یہی کرنا چاہیے یعنے تفوذ دواکا زیادہ ہو خواہ بذریعۂ تحلیل کے خواہ بفتح مسامات کے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اکثر امراض عضب مین بقصد علاج کے موخر دماغ جو منبت اعصاب ہی اوسی کا قصد کیا جاتا ہی سواے اوس مرض کے جو چہرہ مین ہو اوسکے بعد جو عصب عضو مریض کی حرکت پوری کرتا ہی اوسکا قصد کیا جاتا ہی عصب کو بہت سی چیزین مضر ہین اور بہت سی چیزین مفید بھی ہین - اور اکثر ایسی اشیا کا بیان نقشہ جات ادویۂ مفردہ مین ہم کرچکے ہین اور اسکا اعتبار اوسکے خاص احوال اور امراض مین کیا جاتا ہی جو عصب سے متعلق ہون - جو چیزین مقوی اعصاب ہین مشروبات مین اونکی مثال جیسے

وج مربی اور خبز بید ستر لب حب الصنوبر دماغ خرگوش صحرائی بریان اسطوخودوس خاص کر مقدار شربت ان اجزا کی خواہ فقط اسطوخودوس کی ایک درہم گولی بنا کر تنہا خواہ ہمراہ شراب عسل کے استعمال کریں۔ اور ریاضت بدرجۂ اعتدال بھی اعصاب کو مفید ہوتی ہے۔ اور ادہان حارہ کی مالش بھی مفید عصب کو ہے مضرات جیسے جماع بجد افراط اور کثرت کے اور استلاء معدہ پر سونا اور بہت سرد پانی خواہ برف کا پانی۔ اور بکثرت پانی کا استعمال کرنا اور سکر اور شراب کثیر اسلیے کہ بوجہ شدت لذع کے مضر ہوتی ہے۔ اور چونکہ استعمالہ اوسکا طبیعت خل اور سرکہ کی طرف ہوتا ہے برودت پیدا کرکے مزاج عصب کی منافی ہوتی ہے۔ اسی طرح جوشش ترش اور نفاخ ہو اور بقوت مبرد ہو وہ بھی مضر ہے اور کثرت مضد کی بھی ضرر کرتی ہے۔ ہمارا ارادہ یہ ہے کہ اس مقالہ مین وہ امراض عصب کے بیان کرین جو مزاجی اور سدی ہون۔ اور جو اورام اور قروح اعصاب مین پیدا ہوتے ہین اونکا بیان کتاب چہارم مین کیا جاے گا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ آب سرد عصب کو باین وجہ مضر ہے کہ اوسکو ہضم رطوبات سے عاجز کر دیتا ہے اور جب ہضم رطوبات نہو تو ویسی ہی خام بلا نضج باقی رہتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ غاریقون مقوی عصب ہے اور اوسمین تسخین پیدا کرتی ہے اور تغتیہ فضول عصب بھی کرتی ہے **فصل پہلی** فالج اور استرخا کا بیان لفظ فالج کا اطلاق کبھی بلا قید اور بدون تخصیص کے ہوتا ہے اور کبھی تخصیص بطور محقق ہوتا ہے مطلق فالج سے مراد استرخاء کسی عضو کا ہوتا ہے کسی جانب مین ہو خواہ طرفین مین اور مخصوص فالج وہی ہے کہ ایک جانب بدن کے سر سے پاؤن تک جتنے اعضا طولاً واقع ہین سب مین استرخا واقع ہو اور اسی خاص قسم سے فالج کے ایک قسم وہ بھی ہے کہ اوسکی ابتدا گردن سے ہو اور چہرہ اور سر مین کچھ آفت نہ پہونچے اور دونون صحیح ہون۔ اور ایک وہ قسم ہے کہ از سر تا پا کوئی آفت سے محفوظ نہو اور زبان عرب اور اونکے محاورہ مین لفظ فالج کے یہی معنے ہین جو پچھلے ہین اسلیے کہ لفظ فالج کی مشتق فلج سی ہے اور اوسکے معنے دو حصہ برابر کرنا خواہ تنصیف کرنے کے ہین۔ جب فالج کے معنے مطلق استرخا کے مراد ہون کبھی اس سے وہ بھی قسم مراد ہوتی ہے کہ دونون شق مین بدن کے عام ہو سوا اون اعضاے سر کے کہ اگر ادنین بھی آفت ہوتی ہے پھر سکتہ مین اور اسمین کچھ فرق نہ باقی رہتا۔ اسی طرح مطلق فالج کی ایک وہ بھی قسم ہے کہ ایک ہی اونگلی بے حس ہو جاے۔ یہ بات بخوبی معلوم ہے کہ حس اور حرکت کا بطلان اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ روح حساس اور محرک کا نفوذ اور پہونچنا بطرف اعضاے کے بند ہو جاے خواہ پہونچنا روح کا بند ہو مگر اوس عضو مین ایسا فساد ہو کہ اثر اس روح کا قبول نہ کر سکے۔ اور فساد مزاج عضو کا کبھی بوجہ حرارت کے ہوتا ہے۔ اور کبھی بوجہ برودت کے بھی ہو جاتا ہے خواہ رطوبت کا غلبہ یا خشکی کی زیادتی سے فساد عضو مین پیدا ہوتا ہے لیکن افراط حرارت اگر کسی عضو مین ہو شاید مانع حس اور تاثیر روح کو بدرجۂ غایت نہو گی جیسے ارباب ذبول اور مدقوقین کی کیفیت مشاہدہ مین آتی ہے کہ باوجودیکہ حرارت اونکے اعضاے اصلی مین بدرجۂ غایت ہوتی ہے تاہم اونکی حس و حرکت باطل نہین ہوتی۔ اور یہی صورت غلبۂ یبوست کی بھی ہے کہ مانع حس اور حرکت اور قبول تاثیر روح کی نہین ہوتی۔ ہان غلبہ برودت اور رطوبت البتہ اگر مزاج مین کسی عضو کے ہو اکثر مانع حس و حرکت ہوگا اور یہ بات از روے دلیل کے بھی چندان بعید نہین ہے۔ اسلیے کہ برودت مزاج روح کی ضد ہے۔ اور روح مین تخدیر پیدا کرتی ہے۔ اور رطوبت چونکہ عضو مرطوب المزاج کو آمادہ بلادت اور کندی پر کرتی ہے باینوجہ مانع حس و حرکت ہو گی اگرچہ ضد مزاج رد حکی نہین ہے۔ اب یہ امر محقق ہو گیا کہ بعض اسباب بطلان حس اور حرکت سے غلبۂ برودت اور رطوبت سادجہ کا ہے جو بلادہ ہو۔ مگر ایسی برودت اور رطوبت کے ضرر کی تلافی مین فقط تسخین کافی ہوتی ہے۔ اور شاید یہ برودت اور رطوبت سادج تمام بدن مین عام نہین ہوتی خواہ شق واحد مین ہو اور دوسری جانب مین نہو۔ بلکہ اگر ایسی برودت اور رطوبت پیدا ہو گی فقط ایک ہی عضو مین پیدا ہو گی۔ گمان غالب یہ ہے کہ جو فالج اور استرخا اکثر پیدا ہوتا ہے اوسکا سبب یہی ہے کہ اعتباس روح کا ہو جاے۔ اور اعتباس روح بسبب السداد اور احتراق مسام

اور بند ہو جانے اون مسامات کے ہوتا ہی جنکی راہ سے روح بطرف اعضا کی پہونچتی ہی اور نشا اس انسداد کا قطع یا کٹ جانا ہوتا ہی۔ پھر انسداد کبھی بطریق انقباض مسام کے ہوتا ہی اور کبھی اس طرح پر کہ خلط آکر مسامات مین راہ کو روک کر مانع نفوذ ہوتی ہی۔ اور کبھی دونون باتین جمع ہو جاتی ہین اور یہ اجتماع ورم مین پیدا ہوتا ہی۔ پس سبب استرخا اور فالج کا جو انقطاع آمد و شد روح کا اعضا سی کرتا ہی یہی ہی کہ انقباض مسام مین پیدا ہوا اور امتلا مسامات مین ہو جاے خواہ ورم اور انحلال فرد عارض ہو۔ اور اگر انسداد آمد و شد روح کی بوجہ بندش سخت کے جو بدن کے اوپر کی جانب ہو پیدا ہوا اس جہت سے جو استرخا اور بطلان حس و حرکت عارض ہوتا ہی وہ ایک امر عارضی ہی۔ اور فقط بندش کے کھل جانے سی اسکا زوال ہو جاتا ہی اور زیادہ تدبیر خواہ علاج کی ضرورت نہین ہوتی ہی۔ اور کبھی استرخا خواہ انقطاع مذکور بوجہ انضغاط شدید کے عارض ہوتا ہی جیسے بروقت ضربہ اور سقطہ کے تنگی مسامات مین پیدا ہو خواہ اگر فقرات بدن کے کسی طرف جھک جائین اور مائل ہو جائین یا کسی ایک جانب کے فقرات ٹوٹ جائین داہنی طرف کے خواہ بائین جانب کے پس اسی وجہ سے اس عصب مین انضغاط اور تنگی پیدا ہو جو ان فقرات سے نکلتا ہی مگر یہ انضغاط بطور تمدید کے پیدا ہوگا نہ یہ کہ ضغط پیدا ہوا سلیے کہ فقرن کے ملنے کی صورت یہ ہی کہ دونون طرف پیش اور پس مخارج عصب پر نہین ہین کیونکہ مخارج عصب جیسا کہ اوپر معلوم ہو چکا ہی جہت پیش اور پس سے نہین ہین۔ کبھی انقباض مسام بوجہ غلیظ ہو جانے جوہر عضو کی پیدا ہوتا ہی۔ جو امتلاے سادہ یعنے مانع نفوذ رقیق ہے اسکا وجود بوجہ ایسے مواد رطب اور سیال کی ہوتا ہی جس سے عضو معلوم بھیگ جاتا ہی اور اسکے بھیگنے اور تر ہونے کے بعد یہ مادہ شگافونین عصب کے جاری ہوتا ہی خواہ مبادی اعصاب مین اور اعصاب کے شعبونین پہونچکر ٹھہر جاتا ہی اور جس راہ سے روح کی آمد رفت ہے اسے بند کر دیتا ہے ورم کا حال بھی ایسا ہی ہی کہ جب کبھی منابت اعصاب یعنے مقام روئیدگی مین پٹھون کے عارض ہو خواہ جو شعبہ اعصاب کے ہین انمین پیدا ہو اس جہت سے منافذ بند ہو جائین۔ پٹھے کے کٹ جانیکی یہ کیفیت ہے جو پٹھہ طول مین قطع ہو جاے اس سے کسی طرح کا ضرر حس اور حرکت کو نہین پہونچتا اور اگر عرض مین عصب مقطوع ہو حس و حرکت کو مانع ہوگا انھین اعضا کی جو کسی شق مین جسم کے واقع ہین اور ان اعضا کی جو مجاری متصل درمیان عضو مذکور اور رئیس مقطوع کے ہین انھین مجاری کے ماؤوف ہونے سے حس و حرکت باطل ہو گئی۔ اب اس جگہ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نخاع کا حال دو حصونین منقسم ہونے کا مثل دماغ کے ہے اگرچہ حس کو تمیز اس انقسام کی نہین ہے۔ اور کیونکہ تقسیم نخاع کی دو حصونین نہو حالانکہ نخاع بھی دماغ کی دونون قسم سے اگتا ہے اور شے واحد کے دو منبت نہین ہو سکتے۔ اور جب نخاع کے دو حصہ ثابت ہوے پھر کیا بعید ہی کہ ایک حصہ کی بوجہ قوت اور کمی استعداد قبول مادہ مرض کے طبیعت حفاظت صحت پر کرے اور دوسرا شعبہ خواہ حصہ نخاع کا جو ضعیف ہو خواہ اسمین قبول مواد کی لیاقت زیادہ ہو اسی طرف مادہ کو گرائے اور اسی طرح یہ بھی کچھ بعید نہین کہ صدمہ ضربہ اور سقطہ کا ایک شعبہ مین نخاع کے پہونچے۔ خواہ جو شعبہ اس حصہ سے دماغ کے متصل اور قریب ہو جدھر فضلہ دماغی مجتمع ہی اور بوجہ اس قریب کے اسی شعبہ کی طرف طبیعت دفع فضول دماغی کرے۔ عاقل کو سزاوار نہین ہے کہ فالج کے مادہ کا اختصاص ایک ہی شق بدن مین خیال کرکے تعجب کرے اور اسلیے کہ طبیعت کو باذن اپنے خالق تعالے شانہ کے ایسی قدرت ہے کہ اس سے باریک تر امور مین تمیز اور امتیاز کر لیتی ہے اور جس شخص کو وہ قواعد اور احکام جو فن کلیات مین از قسم تصرفات طبیعیہ کے ہمنے بیان کیے ہین خصوصًا ادویہ مختلف التاثیر مین جو فعل طبیعت کا مذکور ہوا ہی بخوبی یاد ہون وہ کبھی اس مادہ کی ریزش سے ایک جانب مین سوا دوسری جانب کے متعجب نہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اکثر مادۂ رطب بطرف اطراف کے بوجہ غلبۂ حرارت کے انھین اطراف پر گرتا ہی خواہ بوجہ کسی حرکت ناگہانی کے از قسم خوف یا بیتابی اور غضب اور حزن اور غم کے یہ مادہ دفع ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر

آفت خواہ مادہ جو موروثہ فالج ہو کسی پوری شق مین بطون دماغ کی یا امتلی ہوا سے جس شق مین بدن کی یہ مرض پیدا ہوگا تمام شق اور جانب کیا وہ وقف کریگا اور جہاں کی شق بھی ماؤف ہوجاے گی - اسی طرح اگر مجاری شق واحد مین دماغ کے یہ مادہ موجود ہو جب بھی یہی صورت ہوگی - اسی طرح دونون جانب مین بطون دماغ کے خواہ دونون شق کی مجاری مین یہ مادہ ہوسکتہ پیدا ہوگا - پھر اگر یہ مادہ نزدیک منبت تخاع کے ہو تمام بدن مفلوج ہوگا اور اعضاے رئیسہ وجہ مفلوج نہون گے اور بیشتر باوجود مفلوج ہونے کے جلد مین سرکے حذر بھی پیدا ہوتا ہے بشرطیکہ نفوذ حس ممتنع ہوا سواے اسکے کہ سر کی جلد مین عصب حساس عنق سے آتا ہی جیسا کتاب اول کے فن تشریح مین بیان ہوچکا اور منبت تخاع کی کسی شق مین یہ مادہ ہو اس شق مین بدن کے تمام و کمال مرض پیدا ہوگا سواے چہرہ کے - اور اگر منبت عصب سے اُترکے یہ مادہ ہو اور مستغرق ہو یعنی بخوبی ہو خواہ ایک ہی شق مین اس مقام کے ہو اور مستغرق نہو اسوقت استرخا یا فالج اُس عصب مین اُس شق کی ہوگا جو متصل اُس مقام کی ہی - اور اگر منبت عصب مین نہو بلکہ یہ مادہ کسی عصب مین ہو فقط وہی عضو مفلوج یا مسترخی ہوگا جو اس عصب سے خاص ہے بشرطیکہ تمام عصب مین مادہ ہو - اور اگر یہ مادہ نصف مین عصب سے خواہ کسی حصہ مین مجموع عصب کے ہو استرخا اور فالج اُسی قدر حصہ مین عضو کے ہوگا جس سے قوت حرکت کی اُس عضو ماؤف مین آتی تھی اور اب بوجہ مادہ خواہ انحلال فرد یا ورم اس حرکت مین نقصان پڑگیا ہی - بعض قسم فالج کی بطور بحران مرض قولنج کے ہوتی ہی - اور اکثر ایسے فالج مین حس باقی رہتی ہی اسلیے کہ یہ مادہ اعصاب حرکت مین ہوتا ہی اور اعصاب حس مین نہین ہوتا - بعض اوائل المانی ذکر کیا ہی کہ جب قولنج بعض شق مین شقین جسم سے عام ہوا کثر قاتل ہوتا ہے اور اگر کسی کو نجات ایسے قولنج سے ملتی ہی - فقط اسی وجہ سے ہوتی ہی کہ فالج سے بحران ہوا اور طبیعت اس مادہ قولنج کو جسکی رسوبات امعاتک آتی تھی بطرف خارج کے دفع کرے اور چونکہ غلظ اُس مادہ مین زیادہ ہوتا ہی اور بذریعہ عرق اور پسینہ کے باہر نہین نکل سکتا لہذا اعصاب مین پوشیدہ ہوکر فالج پیدا کرتا ہی اور اکثر ایسے فالج مین حس بحال خود ثابت رہتی ہی - ایک فالج کی قسم وہ بھی ہے جس سے بحران امراض حادہ کا ہوتا ہی کہ مادہ کا انتقال بطرف اعصاب کے ہوتا ہی اور یہ بحران اُسوقت ہوتا ہی کہ طبیعت بوجہ ضعف کے جو بنظر عیس مریضین خواہ ضعف مرض کی قادر استفراغ تام پر نہو اُسوقت دفع ناقص کرکے فالج وغیرہ پیدا کردیتی ہے - اکثر فالج کی عروض کا زمانہ برودت شدت برودت کے فصل زمستان مین ہوتا ہی - اور کبھی فصل ربیع مین بھی فالج عارض ہوتا ہی جیسے حرکت استلاے مادہ کی ربیع مین ہوتی ہی - بلاد جنوبی مین جن لوگون کے سن پچاس برس خواہ اس سے قریب پہونچتے ہین اُنھین کو یہ مرض لاحق ہوتا ہی بجہت کثرت نوازل کی جو اُنکے سر ون سے دفع ہوتے ہین اور نوازل کی کثرت کا سبب ہی کہ مزاج جنوبی رطوبات سے سر دنکو پُر کردیتا ہی - نبض مفلوج کی ضعیف کبھی متفاوت ہوتی ہی - اور جب قوت کو مرض گھٹاتا ہی اسوقت ضعف اور تواتر بھی پیدا ہوتا ہی اور معمذ انیذ ہین فترات غیر منتظم پیدا ہوتی ہین - بول مفلوج کا اکثر اوقات ابیض اور زیادہ سرخ ہوجاتا ہی جبکہ کبد مین استدر ضعف پیدا ہو کہ تمیز خون کی مائیت سے نہ کرسکے خواہ رگون مین بوجہ ضعف کے جذب خون کی قوت باقی نہ رہے یا کوئی درد ہمراہ فالج کے پیدا ہو یا کہ کوئی اور مرض اُسکے ہمراہ لاحق ہو - کبھی مفلوج کی جانب صحیح ایسی گرم ہوتی ہی جیسے آگ بھڑک رہی ہی اور شق مفلوج اتنی سرد ہوتی ہے گویا کہ برف ہو رہی ہے اور شق بارد کی نبض ساقط معلوم ہوگی جیسا کہ قاعدہ برودت یہی ہی کہ مانع حرکت ہوتی ہے اور بیشتر یہ برودت اتنی زیادہ ہوتی ہی کہ اُس طرف کی آنکھ چھوٹی پڑجاتی ہے - اگر اعضاے مفلوج کی رنگت مثل صحیح اعضا کی ہو اور زردی اعضا مین پیدا ہوجاے اور نہ زیادہ ضمور اور لاغری عارض ہو اُسکی صحت کی امید زیادہ ہی بہ نسبت اسکے کہ اگر رنگ زرد ہوجاے خواہ عضو مفلوج لاغر ہوجاے - کبھی انتقال بطرف فالج کے سکتہ اور صرع اور قولنج اور اختناق رحم اور نیز حمیات اور اورام سے بھی بطور بحران کے ہوتا ہے - اور جو فالج نقرس کے اپنی جگہ سے ہٹ جانے سے عارض ہو اکثر مہلک اور قاتل ہوتا ہے - اور جو فالج ایسے صدمہ سے

عارض جمیعین عصب یا دہ کو فتہ نہو جاے وہ بھی کبھی زائل ہو جاتا ہے اور اگر زیادہ کو فتہ ہو جاے امید صحت کی نہین ہوتی - اور جس قسم مین امید صحت کی ہو اسمین اسکا علاج سے کرنا چاہیے - اور انبساط مادۂ فالج کا بطرف سکتہ کے اور زیادہ سکتہ کو بطرف فالج کے سکتہ کی فصل مین ہم بیان کر چکے **علامات** جو فالج بوجہ التواے عصب خواہ مستطلہ اور ضربہ یا قطع عصب کے ہوا سپر دلالت سبب کی ہی ہے کہ دفعۃً عارض ہوتا ہے اور کوئی تدبیر کارگر نہین ہوتی اور جو قبول اثر علاج کرے یقین کرنا چاہیے کہ قطع عصب سے پیدا نہین ہوا ہے بلکہ ورم وغیرہ سے عارض ہوا ہے - اور اگر بسبب ورم گرم کے فالج عارض ہوا اسکی علامت یہ ہے کہ تمدد اور وجع اور تپ بھی ہوگی اور اگر ورم صلب سودا وی سے ہوا لامسہ سے دریافت ہوگا اور عصب مین ایک سختی کی بخوبی محسوس ہوگی - اور اگر درد قبل از عروض فالج کے ہوا ہو پس اکثر یہ بعد ضربہ اور سقطہ اور التوا اور ورم حار کے ہوتا ہے - اور اگر ورم رخو اور نرم ہی عارض ہوا ہے اسپر استدلال شاق اور دشوار ہے - لیکن جمیع احوال مین نفیف درد اور حذر اور تپ نرم سے خالی نہین ہوتا اور جب زیادہ حرکات خواہ اغذیہ منافی کا استعمال ہوتا ہے کمی بیشی درد مین پیدا ہوتی ہے - اور دفعۃً ایسا فالج عارض نہین ہوتا ہے اور ان سب امور کے بعد ایک شناخت یہ بھی ہے کہ بیمار کو بوقت ارادہ حرکت کے اسی مقام مستورم مین ایک مانع حرکت کا دفعۃً محسوس ہوتا ہے - جو فالج بوجہ کسی رطوبت فاش اور کھلی ہوئی کے پیدا ہو مریض کو احساس سبب کا بخوبی عضو مفلوج مین ہوتا ہے - اور جو فالج بوجہ غلاظت عصب کے پیدا ہوا اسپر دلیل یہ ہے کہ اگر بتکلف خود بیمار اس عضو مین قبض پیدا کرے یا کوئی اور قبض پیدا کرے پھر اس عضو کا پلٹنا اور بطرف انبساط اور استرخا کے رد کرنا بہت دشوار ہوتا ہے اور اعضا بدن کے اسقدر نرم نہین ہوتے جیسے فالج مطلق مین نرم ہوتے ہین - اور اگر مادہ فالج مین خون بھی داخل ہے اوداج کی پری اور عروق اور چشم کی کیفیت اسپر دلیل ہوگی اور نبض مین بھی امتلا زاید پایا جاے گا اور سب دلائل کثرت خون کے جو پہلے مذکور ہو چکے موجود ہونگے - اگر مادہ رطوبت سے تنہا فالج پیدا ہو سپیدی رنگ کی اور ترہل اسپر دلیل ہوگا - اور اگر قولنج کے بعد خواہ حمیات حادہ کے فالج عارض ہوا اسپر خود یہی امراض دلیل ہونگے - اور اگر سبب فالج کا سوء مزاج سادج بلا مادہ ہی بارد ہو خواہ رطب وہ بھی دفعۃً عارض نہوگا اور نہ اور علامات مادی اسوقت پاے جاینگے اور بذریعہ لمس کے اسپر حکم قطعی کرینگے خواہ اور اسباب موثر جو عضو خاص مین موجود ہونگے انسے استدلال کیا جاے گا - بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ اگر لمس کا چیشاب برنگ سبز کرمی یہ رنگ منذر فالج یا تشنج کا ہوتا ہی

معالجات واجب ہے کہ پانچون امراض عصب یعنے حذر اور تشنج اور رعشہ اور فالج اور اختلاج مین قصد اصلاح موخر دماغ کا رہے اور بعجلت استعمال ادویہ قوی کا اوائل مرض مین نکرنا چاہیے یعنے چہارم اور ہفتم تک قوی دوا کے استعمال مین تاخیر مناسب ہے اور اگر مرض قوی ہو روز چہاردہم تک بھی تاخیر مناسب ہے اور اس زمانہ مین اقتصار ادویہ ملطفہ پر کرے جسنے تلیین حاصل ہو اور اسہال بذریعہ حقنہ کے اس زمانہ مین بخیط ہے اور بعد اس زمانہ کے استفراغ مادہ کا بذریعہ مستفرغات قوی کے کرین - غذائی تدبیر یہ ہے کہ اول ظہور مین اس مرض کے مفلوج کو ماء الشعیر اور ماء العسل دو دن خواہ تین دن دینا چاہیے - اور اگر قوت متحمل ہو روز چہاردہم تک اسی پر اکتفا کرین اور اگر تحمل دشوار ہو سبک اور خفیف گوشت طائرون کا کھلائین اور بھوکا رہنا مریض کا زیادہ ملحوظ خاطر رہے اور خشک غذا پر زیادہ خوگر کرین اور بعد غذا کے پیاسا دیر تک رکھین اور لب صنوبر کبار سے تنقل کرنا بالخاصیت انکو مفید ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ پانی انکے حق مین شراب سے زیادہ بہتر ہے اسلیے کہ شراب کا نفوذ اعصاب مین زیادہ ہوتا ہے اور زیادہ مقدار شراب کی بیشتر ترش ہو کر مزاج سرکہ کا پیدا کرتی ہے اور سرکہ اعصاب کو سب چیزون سے زیادہ مضر ہے - جو فالج بوجہ التوا اور انضغاط کے عارض ہوا اسکا علاج جیسا ہم باب التوا مین آیندہ

اوراق مین لکھتے ہین کرنا چاہیے - اور اگر بوجہ ضربہ اور سقطہ کے فالج پیدا ہوا اسکا علاج دشوار ہی اور بہرحال بروقت معالجہ کے اسکا خیال کرنا چاہیے کہ اس چوٹ سے التواحادث ہوا یا ورم - خواہ مذب مادہ کسی مقام خاص مین ہوگیا ہی - اور جو ضرر ثابت ہوا اسی کا علاج کرنا چاہیے جیسا اس کا علاج واجب ہے - اور یہ بھی واجب ہے کہ ایسے فالج مین دوا کو مقام ضربہ اور خاص چوٹ کی جگہ پر رکھین اور جہان سے اس پٹھے کا مبدا ہی جو اس عضو مفلوج تک آیا ہی اسی مبدا پر دوا لگائین - اور خاص عضو مفلوج پر لگانا دوا کا کچھ اتنا نافع نہین ہوتا کہ اسکا نفع بقدر معتد بہ ظاہر ہو البتہ مناسبت اعصاب لیعنے جہان سے یہ پٹھے اوگے ہین ان مقامات پر دوا لگانا مفید ہی کیسی ہی دوا کیون نہو خواہ مقصود اس سے ورم کو منع کرنا ہو خواہ ارخاء اور ڈھیلا کرنا خواہ تسخین اور تبدیل مزاج اس سے مطلوب ہو - اور بیشتر قریب عضو ضرب رسیدہ خواہ عضو مفلوج اور متورم کے جب تحلیل شروع ہو پچھنے لگانے کی ضرورت ہوتی ہی کہ خون کو دوسری طرف جذب کرلین خواہ ظاہر بدن کی طرف خون نکل آئے - اگر سبب فالج کا استرخاء عصب ہو اور فالج حقیقی یہی ہی اسکا علاج بعد تدبیر مشترک کے جو اوپر بیان ہوچکا یہ ہے کہ استفراغ مادہ بموجب طرق مذکورہ بالا جو مواد رقیق کے استفراغ کے بارہ مین گذر چکے ہین کرین اور کچھ زیادتی اور کمی اسمین جائز نہین ہے سب سے زیادہ نافع انکے مادہ کے استفراغ کے واسطے حب فربیون اور حب بیمارستانی اور حب شیطرج اور حب منتن اور ایارج ترمس ہے اور حریق سپید کا جرم خواہ عصارہ مولی اسکا اثر ہضم کے ذریعہ سے شریک کرین - اسی طرح تمام مقیئات مفلوج کو نافع ہین اور کبھی اسکے علاج مین تدریج کرتے ہین کہ رفتہ رفتہ ایک دانگ تریاق سے شروع کرکے تھوڑا تھوڑا روز بڑھاتے ہین مگر ایک درہم سے زیادہ مقدار نہ کرنی چاہیے - اور کبھی کبھی مقشر اور شکر بھی تریاق مین شریک کرتے ہین اور کبھی سکبینج اور جاؤشیر مسلم شراب العسل مین بمقدار ایک باقلا کے دیتے ہین اور یہ دوا انکو زیادہ نافع ہے اور واجب ہے کہ حقنہ ہاے قوی سے انکا تنقیہ کیا جاے اور شیافات قوی کا محمول کرین اور انکے مواد کا امالہ بطرف اسفل جس طرح ممکن ہو کیا جاے - اور فقرات پر تمریخ ادہان قویہ کی بھی ضرور ہے اور مروخات حارہ از قسم ادہان اور ضمادات کے خواہ ایسے ضمادات کہ ملتے ملتے سرخی جلد مین پیدا ہو اور انکا ذکر مکرر ہوچکا ہے خصوصاً یہ مالش اسوقت پر ضرور ہے جب جس مین بطلان واقع ہوا ہو - اور بیخ سوسن نہایت عمدہ دوا ہے اور سرخی اس طرح جلد مین پیدا کرنی چاہیے کہ دوا کے ملنے سے جلد سرخ ہوجاے - اگر عضلہ کے سرے پر خالی پچھنے لگائے جاین اور بلا شرط ہون یہ بھی تدبیر نافع ہے لیکن اس تدبیر کا وقت استفراغ مادہ کے ہے تاکہ عضل مین تسخین پیدا ہوجاے - اور کبھی محجمہ بلا شرط کی بھی ضرورت ہوتی ہے لیکن پچھنے ایسے چاہییں کہ منھ انکے تنگ ہون اور بہت سی آگ مین گرم کیے جاین اور زیادہ زور سے چوسنا چاہیے اور بعد چوسنے کے جھٹ پٹ چھوڑا لینا چاہیے اور استعمال محجمہ کا ہوجاہیے کہ مختلف مقامات مین وضع محاجم کیا جاے اگر استرخا مقامات کثیرہ مین ہو اور متفرق مقامات جسم کے مسترخی ہون اور اگر زیادہ مقامات مین استرخاء ہو پھر ایک مقام پر وضع محاجم کافی ہوگا اور بعد پچھنے اوکھاڑنے کے زفت رومی اور ضمع صنوبر کا استعمال کرنا چاہیے اور ضمادات حارہ جنسے تحمیر جلد کی ہوتی ہے جیسے آرد سیلی جسے ہندی مین سن کہتے ہین خواہ آرد بیخ سوسن شہد ملاکر خواہ ضماد خردل کا بھی نافع ہے اور جو ضماد مستعمل ہو جب اسکی قوت ضعیف ہوجاے پھر از سر نو بدل کر دوسرا استعمال کرین تا اینکہ عضو مفلوج سرخ ہوجاے اور آبلے نمودار ہون اور ضماد شیطرج کا بھی نفع عظیم پہونچتا ہے اور یہ ضماد نزدیک اکثر اطبا کے تافیسا اور خردل کے ضماد سے بے پرواہ کرتا ہی اور ضماد زفت کا بھی نافع ہے خصوصاً اگر نطرون اور کبریت شریک ہو - مالش روغن زیت اور نطرون اور سیاہ کبریتی اور آب دریا کے بھی مفید ہے - اور نطول ایسے جو ملطف ہون - اور اگر جس مین ضعف ہو اکثر ضماد قوی مضر ہوتا ہے گو عضو مأوف کو جس اس ضرر کا نہو اور اسکا ضرر اسقدر آفت برپا کرتا ہی کہ قرحہ شدیدہ پیدا ہوتا ہی

بایں لحاظ ضرور ہے کہ اس سے احتراز کریں اور اثر ضماد کی کیفیت میں تامل کرتے رہیں جب سرخی پیدا کردے اور جلد پھول جاوے ایسی سرخی کی ساتھ کہ جلد سے تجاوز کرکے وہ سرخی اندر جلد کے نہ پہونچے اور اگر یہ نرمی دبانے میں وہ سرخی متفرق ہوجاوے اور اس جگہ سپیدی آجاوے خواہ سرخی جلد سے زیادہ بطرف داخل کے نہ پہنچے کہ دبانے سے سرخی الگ نہو اور اپنی جگہ باقی رہے اور گرمی بھی اس مقام کی بخوبی ظاہر ہو اسوقت ٹھہر جانا چاہیے اور مالش سے ہاتھ روک لینا مناسب ہے۔ اسکی شناخت کا طریقہ یہ ہے کہ تبدیل ضماد کی ہر وقت کرتے رہیں اور حالت جلد کا امتحان کرتے رہیں اگر مشاہدہ کیفیت سے ٹھہر جانا مناسب معلوم ہو مالش ترک کریں اور اگر ضرورت اعادہ کی ہو دوبارہ ضماد کریں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ کچھ کمی بیشی انکی مالش میں پھونکنا بہت نافع ہے اسی طرح جو دوا ایسی ہو کہ اس سے چھینک پیدا ہو کہ اس کے ذریعہ سے تنقیہ دماغ کا ہوتا ہے اور ہر جو مادہ مورث مرض ہے اسکی توجیہ بطرف جہت مفلوج کے رک جاتی ہے اور پرانی شراب بمقدار قلیل بہت نافع ہے جملہ امراض عصب کو اور مقدار کثیر نہایت درجہ مضر ہے اور استعمال وج ترکی کا جو مربی ہو بھی نافع ہے۔ اسطوخودس رفتہ رفتہ ایارج کا استعمال جسمیں بیخ بید سترہ وزن کی بھی شرکت ہو تا انکہ نوبت پانچ درہم مجموع ایارج اور بیخ بید سترہ کے ہمراہ دس درہم ماء العسل کے پہونچے۔ اسطوخودس استعمال روغن بید انجیر کا ہمراہ ماء الاصول کے زیادہ نافع ہے۔ بعض اطبا نے علاج فالج کا اسطرح کیا کہ ہر روز ایک مثقال ایارج کو ایک مثقال فلفل کے ساتھ کھلایا اور شفا حاصل ہوئی۔ یہ بھی واجب ہے کہ جب اس قسم کی ادویہ کا استعمال کریں پھر اسکے بعد پانی ہرگز نہ پلائیں تاکہ دوا معدہ میں تادیر باقی رہے اور کبھی بوجہ ترک آب کے پوری ایک دن ایک دوا باقی رہتی ہے اور بعد اس زمانہ کے اسکا اثر ظاہر ہوتا ہے۔ اور کبھی شب کو ایک مثقال فلفل ہمراہ ایک مثقال بیخ بید سترہ کے بھی استعمال کراتے ہیں مگر اس مرض کے واسطے تریاق اور مثروذیطوس اور شلیشا اور خصوصاً انقرویا سی بڑھکر کوئی دوا مفید نہیں ہے اور حلتیت بھی زیادہ نفع کرتی ہے خواہ بطور مشروب کے مستعمل ہو یا ضماد کریں خصوصاً ایک دن دو مرتبہ استعمال کریں اور رتہ یعنی بنوق سندی بھی عجیب النفع ہے۔ اور جب دوا کی وجہ سے عضو میں قابلیت حس وغیرہ کی پیدا ہوجاوے خواہ دوا کا حس کرنے لگے اسوقت ریاضت عضو کی بھی ضرور ہے اور اسے سمیٹنا اور پھیلانا بھی چاہیے تاکہ پوری عافیت عود کرے۔ اور کبھی گرمی پہونچانے خواہ تپ آجانے سے بھی انکو نفع پہونچتا ہے۔ اور چلا کر کچھ پڑھنا اور زور سے اوائے حروف اپنے مخارج سے کرنا یہ بھی مفید ہوتا ہے۔ اور بعد استفراغ کے بشرطیکہ مرض سے ناامیدی ظاہر ہو حمام یا بس کا استعمال زمانہ طولانی تک کرتے ہیں یعنے دیر تک اسمیں ٹھہرتے ہیں خواہ میاہ حمامات میں سکون اختیار کرتے ہیں اور آخر کار بعد استفراغات مفیدہ کے جب تحلیل بقایائے مواد کی ضرورت ہوجاوے کہ فقط محللات ملینہ سے تدبیر نہ کی جاوے بلکہ کچھ ایسے بھی اجزا ہوں جنمیں کسی قدر قبض بھی ہو اسی واسطے چاہیے کہ تحلیل آب بیسون اور میعہ اور اذخر اور بید سترہ وغیرہ اجزائے حارہ قابضہ سے کریں۔ اور جو فالج بعد قولنج کے پیدا ہوا اسمیں وہ دوا بوبشرکت جوز رومی بنائی جاتی ہے نافع ہے اور اسکا نسخہ قرابادین میں لکھا ہے اور جو ادویہ ان زمادہ قوی نہوں اور بہت سے اجزا سے انکی ترکیب نہو وہ نافع ہیں جیسے روغن سوسن اور روغن نارد ین اور روغن بید انجیر اور روغن نرگس اور روغن زنبق اور روغن جوز رومی کا اس مرض میں مجرب ہوچکا ہے اور اسی طرح روغن نرجس جو صمغ بلا در نسخہ سے مرکب ہو کہ یہ بھی نافع ہوا ہے بالخاصہ۔ اور ایک جماعت کثیرہ کو نفع ہوا ہے ایسی تدبیر سے جو مقوی اور ممرد ہو اور ریزش مادہ کو منع کرے۔ اور اگر اس مرض کا علاج اجزائے حارہ سے کریں ضرور زیادتی مرض میں ہوجاتی ہے وجہ اسکی یہی ہے کہ مادہ رقیق میں بوجہ اجزائے حارہ کے انبساط ہوتا ہے۔ اور اگر اجزائے حارہ سے تدبیر کریں قوت عضو کی بوجہ برودت کے زیادہ ہو کر حجم مادہ کا صغیر ہوجاتا ہے اور چھوٹا ہوتے ہوتے تلاشی اور فنا کی نوبت پہونچتی ہے تسخین ظاہر میں بہ نسبت ان بیماروں کے بمبالغہ مناسب نہیں ہاں اسکی احتیاج ہے کہ ان دواؤں میں کسی قدر قوت اور اثر مثل بابونہ اور

اکمیل الملک مزنجوش نعناع اور رفو تیخ کا مبوا اور دیگر ادویہ یہ خفیف الحرارت مثل انیسون اور دیسے بمقدار قلیل شریک ہین اور بن اور یہ مین تھوڑی سی تبریدہے
شنار رہا السوس تخم کاسنی وغیرہ وہ بھی مستعمل رہین ایسی چیزین اگر مستعمل رہین گی خوب مفید ہون گی - جو فالج قطع عصب سے عارض ہو اُسکا علاج
یقیناً محال ہے اور جو فالج برودت مزاج سے پیدا ہو مسخنات معروفہ سے تبدیل مزاج کرنی چاہیے اور جس شخص کے مزاج مین یہ برودت بوجہ
کثرت استعمال پانی کے ہوئی ہو چاہیے کہ استعمال حمام یابس کا کرے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر فالج کے ہمراہ حمی بھی عارض ہو پہلے
عالج تپ کا کرین گے اور سکنجبین ہمراہ گلقند کے ایسے وقت بہت عمدہ دوا ہے نافع ہے کہ دونون مرض کے مناسب ہے **فصل دوسری**
تشنج کے بیان مین تشنج ایک مرض عصبی ہے کہ عضل اپنے مبادی کی طرف متحرک ہونیکو چاہتا ہے پھر اُسکا انبساط اور پھیلنا نہین ہو سکتا
پھر ایسے وقت کبھی اُسی حال پر باقی رہ جاتا ہے اور کبھی بآسانی اُسکا پلٹ کر پھیلنا ممکن ہوتا ہے جیسے جائی اور ہچکی مین یہی کیفیت عارض
ہوتی ہے - اور سبب تشنج کا کبھی کوئی مادہ ہوتا ہے اور کبھی کوئی غیر مادہ ہوتا ہے مثلاً حرارت خواہ یبس اور مادہ اور مادہ تشنج کا اکثر بلغم ہوتا ہے
اور کبھی غلظ سودا بھی مورث تشنج کی ہوتی ہے اور اس کمتر خون بھی کبھی مورث تشنج کا ہوتا ہے جیسے ادرام عضل مین جسوقت مادہ ورم مین
تحلیل پیدا ہو لیف عصب کشادہ ہو کر عرض مین زیادہ ہو جاتی ہے - اور طول مین گھٹ جاتی ہے - جو تشنج مادی ہے یا اُسکا مادہ تمام عضل مین
ہوتا ہے اور یہ بات اُسوقت ہوتی ہے جب تشنج بدون ورم کے ہو - خواہ مادہ تشنج کا عضلہ کی ایک ہی جز مین حاصل ہو مگر اُس جزو کی تبعیت سے
تمام اجزا اس تشنج پیدا ہو جیسے تشنج رومی مین جو ایسے مادہ سے پیدا ہوا ہو کہ بوجہ چوٹ وغیرہ کے کسی مقام پر گرا ہے خواہ بوجہ قطع یا کسی
اور سبب سے اسباب ورم کے گرا ہو - یہ بھی کچھ بعید نہین ہے کہ بعض اقسام تشنج کے فقط ریح نافخہ سے پیدا ہون بشرطیکہ وہ ریح کثیف ہو -
میری تجویز یہ ہے کہ ایسا تشنج اکثر عارض ہوتا ہے اور فی الفور زائل بھی ہو جاتا ہے - تشنج مادی کبھی بوجہ انتقال کسی مادہ کے عارض ہوتا ہے
جیسے بعد خوانیق اور ذات الجنب اور سرسام کے پیدا ہوتا ہے - جو قسم تشنج کی بوجہ فقدان مادہ اور رطوبت اور غلبۂ یبوست کے عارض ہوتی ہے
اُسکی صورت یہی ہوتی ہے کہ طول اور عرض دونون جہت مین انقباض پیدا ہوتا ہے - اور بریان ہونے مین گوشت کی جو کیفیت ہوتی
ہے کہ اُسکے اجزا دونون جہت مین سمٹتے جاتے ہین وہی کیفیت اس تشنج مین بھی پیدا ہو جاتی ہے جیسے لہسن کو جب آگ مین اور سمٹتا ہے
وہی حال یہان بھی پیدا ہوتا ہے - یہ بات سب پر ظاہر ہے کہ اوتار جسم کے زمانہ نشو نما مین واسطے ترتیب کے چھوٹے نہین ہوتے ہین اور رگون مین
بغرض تجفیف کے انھین کو تاہی پیدا ہوتی ہے اسی طرح کا حال پٹھون کا بھی ہے - کبھی تشنج غیر مادی بسبب کسی شے موذی کے جس سے عصب کو
تنفر ہوتا ہے پیدا ہوتا ہے کہ اُسوقت عصب نفرت کر کے اُسکے دفع کے واسطے مجتمع ہو جاتا ہے - اور یہ سبب یا وجع موذی ہے جو اکثر بوجہ کسی خلط
لافع کے عارض ہو یا کوئی کیفیت سمی ہے کہ اُس سے تشنج پیدا ہو جیسے اگر کسی کو بچھو کے ڈنک کا صدمہ پہونچے خواہ برودت شدید ہو کہ اُسکے
جہت سے عصب اور عضل مجتمع ہو جائین اور یہ برودت انھین تکثیف اور قبض سرے تک پیدا کر دی - اور جس طرح استرخا کہ اعضا مین مختلف
طور پر واقع ہوتا ہے بسبب اختلاف مبادی اعضا کے اسی طرح تشنج بھی مختلف طور پر ہوتا ہے اور یہ قیاس اتحاد استرخا اور تشنج کا جب ہے کہ تشنج کردن
سے اوپر ہو خواہ آگے پیچھے کی طرف ہو خواہ جبہہ مین ہو یا رقبہ کے اوپر کسی اور جگہ ہو - تشنج امتلائی رطب کا سبب ذاتی رطوبت ہے اور برودت
اُسکے اجماد اور تغلیظ پر معین ہو کر انبساط کو منع کرتی ہے - اور حرارت اور یبوست بطور مبالغہ کے معین تحلیل رطوبت پر ہوتی ہے - جو مادہ
مورث تشنج کا ہوتا ہے اُس سے فقط تشنج پیدا ہوتا ہے اور ارتعاد کا سبب نہین ہوتا اسلیے کہ وہ غلیظ ہوتا ہے اور یہی اسلیے کہ وہ مادہ جو لیف کے
اندر بطور سریان اور حلول کے داخل نہین ہوتا اور اور اجزا لیف کی ہر ایک حصہ مین سرایت نہین کرتا اس طرح پر کہ انھین منقسم ہو جاے

مان لیف کے شگافونمین پہونچکر مانع ومزاحم آمد اور شد روح وغیرہ کا ہوتا ہی۔ تشنج گویا صرع ایک عضو خاص کی ہی جیسے صرع تشنج تمام بدن کا ہی اور فرق صرع اور تشنج مین عموم اور خصوص کا ہی کہ صرع تمام بدنمین عام ہوتی ہی اور تشنج کسی عضو خاص مین پیدا ہوتا ہی۔ دوسرا فرق یہ ہی کہ دورہ صرع کا بسرعت زائل ہوجاتا ہی اور بطور دورہ کے یہ مرض پیدا ہوتا ہی اور تشنج دیر پا بھی ہی اور بلا دورہ کے بطور لزوم کے ہوتا ہی اور سوا اسکے اور طرح کی فرق بھی ہین کہ باب صرع مین معلوم ہوچکے۔ ایک قسم کا تشنج رطب دودھ پلانے والی عورات کو مجاورت پستان سے عارض ہوتا ہی اور یا بیت سے ترطیب اوتار ہوکر جمود لبن کا اوتار پستانمین بوجہ برودت کے پیدا ہوتا ہی۔ اور سکاری یعنے مست شرابخوارونکو بھی تشنج رطوبی لاحق ہوتا ہی اور لڑکونکو بھی یہی قسم بوجہ رطوبت مزاج کے عارض ہوتی ہی مگر بیشتر اطفال کو حمیات حارہ مین یا برودت قبض طبیعت کے خواہ جب بیداری مفرط پیدا ہو یا بکثرت بکا کرین اور ہر وقت روتے رہین ایسے اوقات مین تشنج عارض ہوتا ہی۔ ایضاً خفیف حمیات مین بھی کبھی تشنج لڑکون کو عارض ہوتا ہی حاصل یہ ہی کہ اطفال کا مبتلا سے تشنج ہونا ایک امر آسان ہی اسلیے کہ اُنکے دماغ کی قوتین ضعیف ہوتی ہین اور اعصاب اور عضلات مین بھی ضعف ہوتا ہے اور زوال تشنج اطفال بھی سہل ہے کہ اُنکے جگر اور قلب مین قوت ہوتی ہے اور اُنکے اخلاط چندان غلیظ ایسے نہین ہوتے کہ جنکا تحلل دشوار ہو اسی وجہ سے بہت جلد تشنج یا بس سے نجات پاتے ہین کہ رطوبت اُنمین جھٹ پٹ پیدا ہوجاتی ہے اور غذای لبن بھی مرطوب اُنکے استعمال مین ہمیشہ رہتی ہی اور جو لوگ سن بلوغ کو پہونچ جائین اُنمین تشنج کا عروض دشوار ہی اور بعد عروض کے زوال مرض بھی چندان آسان نہین ہوتا۔ باینہمہ پھر اطفال کو کبھی بعد حمیات حارہ کے ایسا تشنج سخت عارض ہوتا ہی جنکی علامات ہم آگے ذکر کرتے ہین کہ اُس سے کمتر جانبر ہوتے ہین اور بہت کم رستگاری پاتے ہین۔ لیکن جسکا سن سات برس سے متجاوز ہوجاے اُسے تشنج بدون عروض حمی حادہ کے نہین لاحق ہوتا۔ ایک قسم کا تشنج بوجہ خوف کے بھی عارض ہوتا ہی اُسکا سبب یہ ہے کہ روح جو تمام جسم مین پھیلی ہوئی ہے دفعۃً اندر جسم کے چلی جاتی ہی اور عضل محرک میں کیفیت پر ہی اُسی حالت پر باقی رہ جاتے ہین مثلاً اگر عضل نے حرکت اپنی مبدا کی طرف شروع کی تھی بہان ہیئت کذائی رہ جاتا ہے اور حرکت انبساطی پیدا نہین ہوتی اور نہ استرخا پیدا ہوگا کبھی ایک قسم کا تشنج اسی طرح پیدا ہوتا ہے کہ آدمی کسی عضو پر ٹیک لگاے اور زور دیکر بیٹھے خواہ کھڑا رہے یا لیٹے اور چونکہ وہ عضو اُسوقت متقبض اور سمٹا ہوا ہوتا ہی اور روح اُسکا مائل بمرکز ہوتا ہی اسی وجہ سے مادہ کا انصباب بوجہ جذب مرکزی کے اُسمین زیادہ ہوکر مادہ اُس مین محتبس ہوجاتا ہی پھر وہ عضو اُسی ہیئت اور انداز پر سمٹا ہوا رہ جاتا ہے جس وضع پر بروقت اعتماد اور ٹیک لگانے کے رکھا گیا تھا مترجم کہتا ہے اسی طرح بعض فقرا سے ہنود جو خاص قسم کی عبادت مین ہاتھ اُٹھاے رہتے ہین اور کبھی مٹھی بند رکھتے ہین اور زمانہ دراز اسی حالت مین بسر کرتے ہین اور روح بحرکت طبعی وہان تک بوجہ منع جذب مرکزی کے نہین پہونچتی ہے صلابت اور سختی اور تشنج اور عذر پیدا ہوتا ہے اور یہ مثال عکس مثال مندرج المتن کی ہی متن کبھی عروض تشنج کا بجہت چوٹ لگنے کے ہوتا ہی خواہ کوئی گران اور وزنی چیز اوٹھاے خواہ سخت گہوارہ یا بستر پر سوجاے اور یہ تشنج خود بخود زایل ہوجاتا ہی۔ اور کبھی یہ عذر جو بوجہ تشنج کے لازم ہوتا ہی کسی عضو مین بوجہ انصباب مادہ کے اور مزاحمت روح متحرک کے پیدا ہوتا ہی جبکہ مادہ مذکورہ نفوذ روح کو مانع ہو پس حرکت انبساطی کا امکان باقی نہین رہتا اور پھر جب قوت عضو کی عود کرتی ہی اور مادۂ مذکورہ کو متفرق کردیتی ہی حرکت انبساطی بھی خود بخود عود کرتی ہے اور تشنج زایل ہوجاتا ہی۔ کبھی بوجہ امتداد اور پھیلا دینے عضو کے بھی تشنج پیدا ہوتا ہی اور یہ تشنج اکثر بعد نوم کے واقع ہوتا ہی جسوقت آدمی سوتے سے جاگے کہ اُسوقت جو اعضا مقبوض اور سمٹے ہوے ہوتے ہین اُنمین تمدد بھی پیدا نہین ہوسکتا اسلیے کہ روح صافی بروقت نیند کے چونکہ اُسمین کسل پیدا ہوتا ہی باین سبب تکلیف انبساط کی بوجہ بھینچی ہوئی بطلان یعنے اندر جانے کے نہین اوٹھا سکتی۔ تشنج یابس کی ایک قسم بعد شرب دواے مسہل کے ہوتی ہی اور یہ

مملک ہو۔ اسی طرح جو تشنج یا بس کسی استفراغ طبعی خواہ مصنوعی کے بعد عارض ہو وہ بھی ردی ہو۔ ایک قسم تشنج یبسی کی بعد حمیات حادہ کے ہوتی ہے خصوصاً حمیات سرسام میں۔ اور بدن کے حرکات جو سخت ہیں خواہ حرکات نفسانی جو درشت ہیں اُنکے بعد بھی تشنج یبسی لاحق ہوتا ہے جیسے بیدردی مفرط اور غم اور خوف اور اس قسم سے نجات کمتر ہوتی ہے۔ اور کبھی ایک قسم کا تشنج جو حمیات میں عارض ہوتا ہے وہ زیادہ ردی نہیں ہے اور یہ وہ قسم ہے کہ حمیات کی وجہ سے مواد اوپنے ہو کر مصب اور عضل تک پہونچتے ہیں خصوصاً جبکہ بدن مواد سے پر ہو اور کبھی یہ تشنج حمیات میں بشرکت فم معدہ کے عارض ہوتا ہے۔ اور بذریعہ قے کے زایل ہو جاتا ہے اس طرح کا تشنج گو حمیات میں ہو مگر ردی نہیں ہے اور نہ اُسکا زوال چندان دشوار ہے۔ ہاں مصب اور ردی حمیات میں وہی تشنج ہے جو حمیات محرقہ اور سرسام میں عارض ہو جنمیں تجفیف عصب اور عضل بلکہ تجفیف رطوبت دماغ کی ہو جاتی ہے اور رطوبت غریزی کا فنا پیدا ہوتا ہے اور اس وجہ سے تشنج پیدا ہوتا ہے۔ اور جسوقت یہ تشنج پیدا ہوتا ہے بسرعت پیدا ہوتا ہے اور زوال بھی اگر ہوتا ہے بہت جلد ہوتا ہے اور بسبب اس تشنج کا یبوست دماغ کی بسبب ضعف کے ہے کہ اُسکی وجہ سے رطوبت اعصاب اور تخاع کی بھی کم ہو کر انقباض اعصاب میں پیدا ہوتا ہے۔ پھر اگر اعانت طبیعت کی اسطرح پر کریں کہ اُسمیں کافی قوت افادۂ ترطیب دماغ کے پیدا ہو جائے اور اُس رطوبت سے مدد اعصاب اور تخاع کو بذریعہ دماغ کے پہونچے دوبارہ بلکہ از سر نو اعضا میں کیفیت انبساط کی پیدا ہوگی گو بتکلف اور قصراً پہلے انبساط پیدا کیا جائے اور پھر رفتہ رفتہ از خود پھیلیں گے۔ اسی طرح جو تشنج بوجہ شدت برودت کے عارض ہوتا ہے وہ بھی اکثر بوجہ برودت دماغ کے لاحق ہوتا ہے اور بوجہ مشارکت دماغ کے جو عضل متشنج ہے پیدا ہوتا ہے۔ تشنج موذی اور تکلیف دہ وہی ہے جو یبوست سے پیدا ہوا اسی قسم میں ایک تشنج وہ بھی ہے کہ یبوست بوجہ جمود اور تشکی رطوبت کے جسکی جہت سے جرم میں رطوبت کی کمی آجائے یا زیادہ تکاثف واقع ہو پیدا ہوتا ہے جیسے بروقت شدت برد کی جمود واقع ہوتا ہے۔ یا جیسے کوئی شخص استعمال ادویہ مجففہ کا مثل افیون وغیرہ کے کرے۔ جو تشنج بوجہ ایذا اور اذیت کے ہوتا ہے جیسے تشنج بعد استعمال خربق کے جب اسہال زیادہ ہو عارض ہوتا ہے بوجہ یبوست کے اور یہ تشنج موذی ہے۔ اور ایک تشنج بعد از اسہال اور بعد شرب خربق کے پیدا ہوتا ہے اُسکی وجہ یہ ہے کہ چونکہ خربق کی کیفیت مسخنہ ہے اور رطوبت کو عصب کو اذیت شدید اسقدر پہونچتی ہے کہ اُسکی وجہ سے اینٹھتا ہے اور انقباض میں پیدا ہوتا ہے۔ ازین قبیل وہ تشنج بھی ہے جو زیادہ تجاری کرنے سے پیدا ہوا اور اس غلط سے فم معدہ کو زیادہ ایذا اور گزند پہونچے خواہ وہ تشنج جو بسبب قوت فم معدہ کے بروقت انصباب مرار کے اُسپر عارض ہو۔ اور اسی طرح جو تشنج بمشارکت دماغ کی رحم اور مثانہ کے امراض میں عارض ہو اور جو تشنج بچھو کے کاٹنے سے خواہ تیلا اور سانپ کے عصب پر کاٹنے سے پیدا ہو خواہ خصب کے متقطع ہونے سے خواہ عصب کے سڑ جانے سے لاحق ہو خواہ کسی مرض معدی یا مرض رحمی خواہ دیگر اعضاء عصبی کے امراض سے پیدا ہو۔ قریب انمیں اقسام کے وہ تشنج ہے جو بوجہ دیدان کے لاحق ہو۔ منجملہ تشنج ردی کے وہ اقسام ہیں جو خاص کر منہ اور پلک اور زبان میں پیدا ہوں پس معلوم کرنا چاہیے کہ سبب اس تشنج کا دماغ میں ہے۔ اگر بروقت تشنج کے بدن آگے جھکے تشنج عضلات مقدم جسم میں ہوگا اور اگر پیچھے کی طرف میلان جسم کا ہو تشنج عضلات خلف میں ہوگا اور اگر دونوں طرف بدن جھکے پس دونوں طرف کے عضلات میں تشنج ہے جیسے فالج کی بھی ایسی ہی کیفیت ہے۔ کبھی کسی تشنج میں ایسی شدت ہوتی ہے کہ گردن پھری ہوئی اور پیچیدہ ہوئی جاتی ہے۔ اور دانت پر دانت بیٹھ جاتے ہیں اور پسے جاتے ہیں۔ اور جو شخص تشنج کی وجہ سے مرجائے اور گرمی اُسکے بدن میں ہنوز باقی ہو جاننا چاہیے کہ بوجہ اختناق کے مرگیا ہے اور اختناق سے مرنے کی وجہ یہ ہے کہ عضل تنفس میں تشنج پیدا ہو کر اُسکی حرکت باطل ہو گئی ہے جو تشنج تابع کسی جراحت کے ہو قاتل ہے اور علامات موت میں اُسے شمار کرنا چاہیے۔ مگر یہ حکم اکثری ہے علامات نبض میں اور باب تشنج کے تردد مختلف پیدا ہوتا ہے اور راختلاف صعود اور نزول کا مراد ہے جیسے تیر جب کمان سے چھوٹے اور اُسکے رودہ میں اوجھ کر دہن پھنس جائے

اوعضلے اسی طرح متشنج کے جوڑ نیکے حرکات سرعت اور بطو مین مختلف ہوتے ہین اور رگ مین گرمی بہ نسبت اور رگون کے زیادہ ہوتی ہے اور جرم عرق کا مجتمع ہوگا جس طرح لرزہ مین یکجا ہو لیکن یہ اجتماع مثل اجتماع نبض منقبض کے نہین ہے اور نہ ایسا اجتماع جو بوجہ صلابت کے طول مین ہوتا ہے اور نہ ایسا اجتماع جو بروقت درد احتساکی ہوتا ہے بلکہ یہ اجتماع ایسا ہوتا ہے بسطح رودہ کے اجزا مجتمع ہو جائین اور طرفین اُسکے متمدد ہون - ہم وجع کے علامات امارات جو تشنج مین عارض ہوتا ہے عنید چند سطور کے لکھینگے - جو قسم تشنج کی امتلا کی وجہ سے ہو اُسکی علامت یہ ہے کہ دفعتہً پیدا ہو اور عضو متشنج پر جو چیز از قسم روغن وغیرہ کے لگائی جائے اُسے جلد جذب نکرے ہان اگر کسی قسم کی گرمی قریب زمانہ تدہین کے اُس عضو کو پہونچی ہو اُسوقت کا جذب معتبر نہین ہے - جو تشنج بوجہ یبوست کے پیدا ہوتا ہے اُسکی شناخت یہ ہے کہ تھوڑا تھوڑا لاحق ہوتا ہے اور عقب امراض استفراغی کے کسی قسم کا استفراغ کیون نہو خواہ بعد استفراغ دوا کے یا بعد ہیضہ خواہ بعد اُس استفراغ کے جو از خود براہ دفع طبیعت ہو بلا مرض کے عارض ہوتا ہے - اور جو تشنج از جہت اذیت لاحق ہوتا ہے اُسکی شناخت کسی سبب خارجی سے جو موذی ہے کیجاتی ہے خواہ استعمال مشروبات کا جیسے فربیون اور خربق وغیرہ اور یہ بھی طریقہ ہے کہ اگر معدہ کی اذیت سے تشنج پیدا ہوگا اُسکی شرکت سے پہلے اذیت دماغ کو ہوگی اور اسکے بعد عصب کو ایذا پہونچے گی اور قبل اس ایذا کے متلی اور کرب اور معدہ کا انقباض یعنے وہ ایذا جو نچوڑنے مین پیدا ہوتی ہے پہونچے گی اور کبھی یہ ایذاے معدہ تا بقاے تشنج قایم رہے گی - اور کبھی یہ تشنج بعد قے زنجاری اور گرانی کے عارض ہوگا اسی طرح جو تشنج بوجہ قوت حس فم معدہ کے ہو کہ جب اُسپر مادہ کا انصباب ہوگا اُسی وقت متشنج ہوگا لیکن اذیت فم معدہ کی اور لذع اس تشنج پر مقدم ہوگی - کبھی ایسا تشنج امراض رحم اور رشانہ وغیرہ مین عارض ہوتا ہے جسوقت اُن امراض مین قوت ہو اور اسکے ہمراہ الم اور وجع شدید بھی ہوتا ہے اور اُس سے عضو متشنج مین قبل تشنج کے آفت ظاہر ہوتی ہے اب باقی ماندہ اقسام تشنج کے دو حال سے خالی نہین - یا تشنج کے ہمراہ الم ہو یا کہ الم تشنج سے پیدا ہوگا - اور تشنج الم سے پیدا ہوا اُسکی شناخت اوپر کے بیانات سے کرنی چاہیے - اور منجملہ دیگر دلایل کے حدت تشنج پر نبض کا صغیر ہونا اور پہلے متفاوت ہو کر پھر حالت سابق پر آجانا - اور اکثر چہرہ بھی سرخ ہو جاتا ہے اور آنکھون مین حول یعنے کثرت چشمی پیدا ہو جاتی ہے - اور میلان یعنے جھکنا کسی طرف آنکھون کا اور تنفس مین انقطاع واقع ہوتا ہے اور پے در پے سانس کا چلنا بھی عارض ہوتا ہے - اور کبھی ضحک بھی عارض ہوتا ہے مگر یہ ضحک اصلی اور آگہی طبیعت سے نہین ہوتا ہے پھر کم ہو جاتا ہے - اور بولون مین بھی کبھی احتباس پیدا ہوتا ہے اور کبھی نہین بھی ہوتا ہے اور ایسا برآمد ہوتا ہے جیسے مایت خون کے جا بجا بلغمی جاب دار نمودار ہوتے ہین - اور بیچگی اور بیداری مفرط اور دردسر عشاء اور درد گردن کے جوڑ کے نیچے درمیان کتفین کے بھی لاحق ہوتا ہے اور تہیگاہ کے جوڑ کے پاس اور عصعص یعنے استخوان تہیگاہ کے قریب اور اُسکے نیچے بھی درد پیدا ہوتا ہے - جو تشنج حمی کی وجہ سے عارض ہوتا ہے اُسپر دلیل کجی گردن اور سرخی آنکھ کی اور غون کا آنکھ مین پیدا ہونا اور دانتون کا کڑکڑانا اور زبان کا سیاہ ہو جانا اور سر کی جلد کا سخت ہو جانا اور پہلے بولون مین سرخی اور بعد ازان بوجہ صعود مادہ کے سر کی طرف سپیدی اور غیر نقیع ہونا کنپٹی مین ضربان کا پیدا ہونا اور اسی طرح سر کی رگون کا دھکتا اور کبھی شکم مین جفاف اور خشکی بھی پیدا ہوتی ہے - بقراط کہتا ہے کہ اگر حمی بعد تشنج کے عارض ہو بہتر ہے اور اسکی مضرت کم ہے بہ نسبت اسکے کہ تشنج بعد حمی کے عارض ہو اور اس قول کی تفسیر یہ ہے کہ اگر بعد تشنج رطب کے حمی عارض ہوگی مادہ تشنج کی تحلیل کرے گی اور حمی کے بعد تشنج بدون غلبۂ یبوست کے طاری نہوگا اور یہ تشنج کمتر علاج کو قبول کرتا ہے - اور اسی تشنج مین جو بعد حمیات کے عارض ہوتا ہے قبل از عروض تشنج کے خواب مین تفزع یعنے ڈرتا اور خوف طاری ہوتا ہے - اور تغیر رنگ کا بطرف سرخی اور سبزی اور تیرگی اور بستگی طبیعت کے اور بولون تیمی اُس تپ مین ہوتا ہے جسمین یہ تشنج پیدا ہوا اور قشعریرہ بھی پیدا ہوتا ہے اور جسوقت اُسکے ہمراہ عرق اور پسینا سر مین برآمد ہوا اور آنکھ مین تاریکی ہو جائے

علامت ایسے تشنج پر ہوگی جسکا سبب ایک دُنبالہ احشا کا ہی۔ پھر اگر تشنج ہی مین بنظر قوت اور شدت تپ کے خواہ بنظر اُسکے طول مدت کے خواہ بوجہ شدت اور استمداد زمانہ کے رطوبات کو بخار کر تشنج بیسی پیدا کرے خواہ رطوبات فنا اور فاسد کر کے تشنج پیدا کر دے پس یہ قسم تشنج کی علاوہ اُس تشنج یابس کے ہی جسکا ذکر ابھی ہوچکا تشنج رطب مین ایک علامت بُردی یہ ہے کہ اعضا مین برد کی کثرت ہو خصوصاً اگر شکم مین نفخ ریحی پیدا ہوا ابتداے تشنج مین۔ بول حاد تشنج اور تمدد مین بردی ہی اور دلالت کرتا ہے کہ سبب تشنج کا حرارت سلذع ہے۔ اگر تشنج کے ہمراہ ضربان اور اختلاج احشا بھی ہو یہ بھی زبون ہے ضربان کو دلالت اس بات پر ہی کہ یا تو احشا مین ایسا ورم پیدا ہوا ہے جو ضربان عظیم پیدا کرتا ہے۔ خواہ احشا مین نحافت ہوگئی ہے اسی جہت سے نبض عظیم جس مین ضربان کثیر ہے پیدا ہوئی ہے۔ خوانیق کے مواد کا سیلان جب بطرف عصب کے ہوتا ہی اور گرانی ان مواد کی اعصاب کو پہونچتی ہی کہ اُسکی وجہ سے تشنج پیدا ہوتا ہے اُسپر دلیل تشنج نبض کا ہوتا ہے۔ اور ذات الجنب کا مادہ جب مائل اس طرف ہوتا ہی شدت ضیق نفس کی اُسپر دلیل ہوتی ہی اور تپ مین شدت نہین ہوتی ہی۔ اور جب مادہ سرسام مائل بطرف تشنج کے ہوا ابتدا مین کثرت طرف یعنی بلغمون کے مارنے کی خواہ ایک ہی سمت زیادہ دیکھنے کی حالت پیدا ہوگی اور آنکھین اولٹی پلٹتی رہین گی۔ اور دانت پیسنے لگے گا اور بعد ازان حول پیدا ہوگا اور گردن ترچھی ہوجاے گی اور اسکے بعد تشنج کا بخوبی ظہور ہوگا **معالجات** جو تشنج چوٹ کی وجہ سے پیدا ہوا اُسمین نطولات مرخیہ کا استعمال کرنا چاہیے کشک جو اور بابونہ اور خطمی اور دقیق حلبہ سے مرکب ہون اور انکا بیان اور طریقۂ استعمال قانون عام مین گذر گیا ہی اور یہ بھی معلوم ہوچکا کہ موضع استعمال نطول کا کیا ہے۔ جو تشنج بوجہ اذیت کسی دوا ے سمی کے پیدا ہوا اُسکا علاج باب سموم مین آتا ہے۔ اگر بوجہ تپ کے تشنج پیدا ہو دماغ کی ترطیب شدید کرنی چاہیے اور اعصاب اور عضلات کی ترطیب ایسے مروحات سے جنمین ترطیب شدید کی قوت ہو جس طرح اوپر مذکور ہوچکی کرنی چاہیے اور جس گھر مین برودت پیدا ہوا اُسمین ٹھہرنے کی مداومت اور التزام کیا جاے۔ اور اگر تشنج بوجہ درج کے پیدا ہوا ہو تسکین وجع کی کر کے اُس درد کا سبب اصلی دریافت کرین اور اُسی سبب کے قطع کرنے کی تدبیر پوری کرنی چاہیے۔ اور اگر تشنج بوجہ بچھو وغیرہ کے کاٹنے کے پیدا ہوا ہے اُسکا معالجہ جس طرح اور گزندہ جانورون کے لسوع کا علاج ہم ذکر کرین گے اُسی طور سے کرنا چاہیے اور اگر تشنج بوجہ ورم کے پیدا ہوا ہو علاج اورام عصب مین جو تدبیرات ہم بیان کرین گے اُسی طور سے کرنا چاہیے۔ اور جو تشنج بوجہ یبوست کے پیدا ہوا اگرچہ اُسکا علاج دشوار ہے تاہم آبزن اور تمریخ دہن مرطب سے کرنا چاہیے اور مگر یہی ترکیب کیجاے بشرطیکہ تپ نہو اور تکرار عمل مین لحاظ رہے کہ بیچ مین دو آبزنون کے کچھ وقفہ نہو اور کل مفاصل کی تمریخ کا لحاظ رہے۔ اگر ممکن ہو آبزن دودھ سے کرنا بہت مفید ہوتا ہے خواہ ایسے پانی سے دھونا جسمین برگ بید سادہ اور کشک جو اور بنفشہ اور نیلوفر اور کدو اور خیار چنبر جوش دیا ہو اُس سے غسل کرائین۔ خواہ عصارہ قثا اور عصارہ کدو سے آب زن طیار کرین اور یہ سب تدبیرات غسل اور آبزن کی ایسے پانی سے کرین کہ عرق گلاب خواہ آب بطیخ ہندی خواہ آب بید سادہ مین یہ ادویہ بارہ مذکورۂ بالا کو جوش دیا ہو۔ اور اگر انھین اجزا کے عصارات سے حقنہ خواہ روغن یا سلاقات مرطبہ جو روغن دار ہون بنائے جائین زیادہ نافع ہون گے۔ اور استعمال ان چیزون کا مفاصل پر اور بنسبت عضلات پر ادہان کا کر کے تفریق پے در پے کرائین اور توجہ اصلاح دماغ کی طرف ضرور رہے اور اُسکی ترطیب مین اہتمام زائد کرنا چاہیے جس طرح ہم نے بیان کیا ہی اور پلانے مین شیر تازہ سے مقدار مناسب کا استعمال کرین بشرطیکہ تپ نہو اور اگر تپ ہو ماء الشعیر بالاصالہ آب تربوز اور رجلاب کا استعمال کرین اور یہ غذا اگر تپ نہو تب بھی مفید ہے۔ اور اگر ان چیزون مین تھوڑی سی شراب سپید رقیق کی آمیزش کرین بنظر تنفیذ کے مناسب ہے۔ اسی طرح جب پانی پلائین شراب ملا کر پلائین اور اسی علاج کی مداومت رکھین اور کسی طرح کی تحریک اسکی نسبت مناسب نہین ہے اور نہ اُسے التزام ریاضت کی تکلیف دینی چاہیے۔ اگر ممکن ہو اُسکا سارا بدن کسی روغن بارد مزاج نیم گرم مین غوطہ دیا جاے سعوطاً اسکو

مصارات اور اوہان بارد سے کرانا چاہیے اور سر کی ترطیب ادویۂ سابق الذکر سے کرنی چاہیے۔ اور واجب ہے کہ رات کو بروقت خواب کے اسپغول اور روغن گل کا استعمال کریں اور تزنجبین کا شربتاً استعمال کریں اسی وقت خصوصاً اطفال کو اور اگر کسی وجہ سے ممکن نہو دایۂ اطفال کو استعمال تزنجبین کا کرانا چاہیے۔ مریض تشنج مرطوب کا اگر ضعیف ہو اسکی غذا سے گوشت کو موقوف نکرنا چاہیے۔ مگر جو گوشت ایسے ہیں کہ انمیں رطوبت غالب ہے جیسے گوشت گنجشک اور کبک اور قنبرہ اور تیہو وغیرہ کا کھلائیں اور اگر قوت قوی نہو اسکی غذا میں روٹی اور شہد خواہ آب نخود ہمراہ آب سویا اور خرزل کے تجویز کریں خواہ ہمراہ زیت کے اور فلفل کرد اسکی غذا میں ضرور شریک کریں۔ تشنج یابس کے مریض کی غذا کل وہی چیزیں ہیں جنسے ترطیب اور تلیین حاصل ہوتی ہے اور سب قسم کے حریرے جو روغن دار ہوں اور نرم ہوں کہ انکی مسافت آب جو روغن بادام اور عمدہ شکر سے ہو اور ماء اللحم جو گوشت بروتا خواہ بزغالہ یا آہو برہ سے طیار کیا جاوے اور اس میں ایسے بقولات از قسم ساگ خواہ ترکاری وغیرہ سے پڑے ہوں جنسے گوشت کی حرارت خفیف کی ایذا بھی باقی نہ رہے بشرطیکہ ہمراہ بیس کے حرارت بھی ہو۔ اور اگر تھوڑی سی شراب اُنکے مشروبات میں داخل کیجاوے اور شراب ملا کر مشروبات کا استعمال کرایا جاوے۔ یہ بھی ممکن ہے اور جائز ہے۔ تدبیر علاجی یہ ہے کہ تشنج رطب کا علاج استفراغ اور تنقیہ قوی سے کرنا چاہیے جو عصب کے مسہلات میں ہم استفراغ خلط غلیظ کے مسہل تجویز کریں گے۔ اسی طرح وہی حقنہ ہای مادہ جو قوی ہیں انکے ذریعہ سے استفراغ کرنا لازم ہے۔ اور اگر علامات غلبۂ خون کے پیدا ہوں اور بخوبی واضح ہوں پہلے فصد کرنی چاہیے خصوصاً اگر سبب تشنج کا امتلاء کثیر شراب سے ہوا ہو۔ اور جتنی مقدار نکالنے کی ضرورت ہے پوری نکالنی مناسب ہے ورنہ احداث تشنج یبسی کا پھر کریگی خواہ کوئی اور مرض جو لازم اخراج خون کثیر کا ہو پیدا ہو جاوے گا بلکہ اُس مقدار واجب الاخراج سے اتنی مقدار خون کی باقی رہنے دیں جو مقابلہ تشنج کا کر سکے اور خود تشنج کے حرکات سے اُس بقیہ کی تحلیل ہو جاوے۔ اسی قسم کے معالجات میں سے آب ہای حمامات میں غوطہ مارنا شمار کیا گیا ہے اور زیت الثعلب اور سوسمار جسکو ہم آخر باب مفاصل میں ذکر کریں گے اُس میں بیٹھنا بھی مفید ہے اسی طرح مالش شحم ضباع اور روغن سوسن کی اگر تب نہوا سی طرح طبیخ سرگین گلاب کا اور جلوس ایسے پانی میں جسمیں عاقرقرحا ملفوفہ پختہ کیے گئے ہوں جیسے قیسوم اور برگ سداب اور قصب الذریرہ اور ورق غار ملوخ کی ترکیب بیخ شوکۂ سیودیہ جو ایک قسم قرصنہ کی ہے اور تخم شونیز البیضا یعنی بادآورد اور تخم شوکۂ مصریہ اور عصارۂ قنطوریون دقیق سے طیار کریں ان اجزا کو مفرداً اور مرکباً دونوں طرح سے ملوخ میں استعمال کرتے ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ دیر تک آبزن وغیرہ میں ٹھہرنا مضر ہے کہ ارخاء قوت پیدا کر کے تشنج میں زیادتی پیدا کرتا ہے اسی واسطے بڑے زیادہ ٹھہرنے کے آبزن وغیرہ میں عدد یعنے جلد جلد آبزن بدلنے کا استعمال کرتے ہیں اور ایکدن میں دو مرتبہ آبزن کا استعمال کراتے ہیں۔ تشنج عام جسے طاطالس کہتے ہیں اور اسی طرح تمدد جسوقت یہ دونوں مرض کسی مادہ سے پیدا ہوں ہر ایک کو دفعۃً آب سرد میں بدن کا بھگو دینا بار بار قول بقراط کے مفید ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ ظاہر بدن چونکہ برودت سے پانی کی متکاثف ہو جاتا ہے اور حرارت غریزی اندرون جسم کے مجتمع اور بند ہو کر قوی ہو جاتی ہے اور تحلیل مادہ کا بخوبی کر دیتی ہے لیکن ہر ایک بدن کو تحمل اس ترکیب خاص کا نہیں ہے کہ بلا خطر فایدہ مند ہو بلکہ جو لاغر آدمی جو لحیم ہو اور اُسکے جسم میں قروح نہوں اور فصل صیف میں اسکا استعمال کریں وہ البتہ بیخطر ہے۔ اس تدبیر کے ذریعہ سے ایک قوم کا علاج کیا گیا اور سب کو صحت حاصل ہوئی۔ میں اُن مقامات پر محجمہ بلا شرط کا بھی استعمال کرتا ہوں جس طرف اجزا دوڑ کے ممتد ہوتے ہیں بشرطیکہ تمدد خواہ تشنج خفیف ہو اور اگر خفیف نہ ہو محجمہ مع شرط کے بھی حاجت ہوتی ہے کہ اسوقت اگر خالی پچھنے لگائے جائیں بوجہ جذب مادہ کے جو خامہ محجمہ کا ہے ضرر پہونچے گا۔ اسلیے کہ بعد جذب مادہ کے اُسکا اخراج نہوگا۔ مقامات پچھنے لگانے کے رقبہ اور فقرات پشت دونوں طرف سے اور اجزاے عضلۂ مدور اور مثانے کے سامنے خواہ مقام گردے پر اُسی وقت پچھنے لگانا چاہئیں جب خوف ہو حول کے ضرر کا اور قوبہ خاطر اخراج

خون کی طرف بدغایت ہوا ور زیادہ عدد پہنچنے کے اور دفعۃً بکبارگی بھی نہ لگانا چاہیے۔ اور سوا موضع حجوم کے سرد ہونے کا بھی لحاظ رہے ایسا نہو کہ سرد ہو جانے اور وہ برودت بدن میں پھیل جاے۔ یہ بھی ایک علاج ہے۔ کہ یہ نرمی عضو متشنج کو برابر کر دیں۔ ایک علاج تشنج کا جو بزریعۂ دفع طبیعت پیدا ہوتا ہے یہ ہے کہ حمی محادہ عارض ہو جاے اور بقراط نے یہی سمجھ کر کہا ہے کہ اگر تپ بعد تشنج کے پیدا ہو بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ بعد تپ کے تشنج پیدا ہو۔ حمی ربع اگر بعد تشنج کے پیدا ہو خوب فایدہ ہوگا کہ اُسکا لرزہ مقام متشنج کو بھی ہلاے گا اور کثرت سے جب پسینا نکلے گا عضو متشنج میں نرمی پیدا ہوگی۔ اور جس شخص کو حمی ربع عارض ہوتی ہے پھر تا بقاے مرض مذکور تشنج عارض نہیں ہوتا اسلیے کہ حمی ربع ذریعہ امان کا ہے تشنج سے۔ منجملہ ادویہ عجیبہ مجربہ کے واسطے تشنج کے یہ ہے کہ الیہ کو موضع متشنج کے قریب ملا کر رکھیں اور چسپان رہنے دیں تاکہ آسمین تفتن پیدا ہو جاے اور پھوے بر آنے لگے اُسکو دوبارہ بدلکر اور مقدار رکھیں۔ جو تشنج تمام بدن میں واقع ہو اُسکے علاج میں فصد و باغ کے تنقیہ کا اگر بزریعہ پھیلنے والی دواؤں کے کریں منفعت عظیم پیدا ہو۔ ایسے تشنج میں ایک دوا ے مجرب یہ بھی ہے کہ ایک گرتن بند صوف کا جسمیں بہت سی پشم داخل ہو اُسکی گردن میں ڈالا جاے اور خوب نرم پشمینہ کا بنایا ہوا اور ہر وقت اُسپر روغن گرم ٹپکایا کریں۔ حمام یا میں سے اُنکو نفع بین ہوتا ہے اور کسی پتھر پر شراب کو بعد خوب گرم کرنے پتھر کے ٹپکائیں اور سر جھکا کر اُسکے بخارات کا اثر دماغ میں پہونچائیں۔ اور ریگ میں دفن کر کے پسینا انکے بدن سے نکالا جاے۔ منجملہ ادویہ کے واسطے بہت عمدہ یہ ہے کہ ایک مرہم میسہ سائلہ اور فرفیون اور جندبیدستر موم زرد روغن سوسن سے مرکب کریں۔ اور بہت سے مرہم اور چربیان قابل مالش کے جو قرابادین میں مذکور ہیں۔ تمریخ انکے جسم میں روغن کنجد کے دُردی خواہ السی کے تیل کی تلچھٹ اور لعاب ملیہ سے کریں۔ کماد خواہ سینک یہ ہے کہ نمک کو گرم کر کے مخارج عصب جنے جن مقامات سے پٹھے نکلے ہیں وہاں پر کریں اور جو ایسی چیزیں کہ اُنکے استعمال سے متمدد بافتیں پیدا ہو جاے یہ ہے جندبیدستر اور حلتیت دونوں کو شہد میں ملا کر بقدر ایک جوزہ یعنے ایک درخمی کے کھلائیں کہ اس سے تپ پیدا ہوگی۔ اور تشنج جہاں بدون انتقال مادہ کے کسی دوسری طرف متحمل ہو جاے گا۔ اسی طرح روغن بیدانجیر اور ماء العسل ہمراہ حلتیت کے بھی فایدہ رکھتا ہے کہ جو شانزہ حب مساوی استعمال کیا جاے۔ زیادہ نافع اُنمیں استعمال تریاق اور معاجین کبار کا ہے اور کبھی مدرات کا استعمال بھی مفید ہوتا ہے یہ دوا بھی مجرب ہے پنج قطر بیں درہم دو رطل پانی میں جوش دیں تاکہ ایک ثلث باقی رہے اور بقدر چار اوقیہ کے نیمگرم استعمال کریں دو درہم روغن بادام شریک کر کے کہ بہت نافع ہے خصوصاً اگر تشنج بجانب خلف واقع ہوا ہو۔ اور کبھی بدلے پنج قطر کے حب بلسان دس درہم جوش دیکر اُسمیں سے تین اوقیہ پلاتے ہیں۔ اسی طرح فوذنج تری بہت زیادہ نافع یہ دوا ہے کہ جاؤشیر قوی آدمی کو بقدر ایک مثقال کے اور متوسط کو ایک درہم اور ضعیف القوۃ کو قریب ربع درہم کے اور جاؤشیر کے استعمال کے وقت مراعات معدہ کی زیادہ کرنی چاہیے کہ اسکے استعمال سے بہت ضعیف ہو جاتا ہے اور حلتیت بھی بمقدار ایک حبہ کر مسہ کے بینے برابر ایک سر کے دینی چاہیے ساڑھے چار اوقیہ شہد میں ملا کر اسی طرح اشق بھی تنہا دیجاتی ہے اور کبھی یہ سب ادویہ یکجا کر کے استعمال کرتے ہیں۔ اور طبیخ زوفا اور طبیخ اکلیل الجبل بھی پلاتے ہیں۔ جندبیدستر کا نفع زیادہ ہے۔ اور ضرر کم ہے مقدار شربت اُسکے دو چمچہ سے تین چمچہ تک کہ چند مرتبہ یہ مقدار پوری کرنے کے واسطے بطور تفریق کے استعمال کراتے ہیں۔ اور بہت کم ضرر اس دوا کا اُسوقت ہوتا ہے جب بعد طعام کے دیجاے کسی طرح پر کیون نہ ضرر سے بے خوفی ہے۔ منجملہ معالجات اس مرض کے یہ ہے کہ تمریخ اور مالش ایسے ادہان کی جنکی قوت تحلیل کی قوی ہو جیسے اوپر مذکور ہو چکی مثلاً روغن قنا الحمار اور روغن بیدانجیر روغن سداب روغن قسط مع جندبیدستر اور عاقرقرحا کہ اس ترکیب سے زیادہ نافع ہے۔ اور الیہ کو پگھلا کے اور روغن نرجس۔ صعتر روغن مرکب کی جو اس مرض کو نافع ہے۔ روغن نارڈین اور قسط بکجز اور روغن حصفص اور موم دو اوقیہ جندبیدستر اور حامامیعہ مصطگی ہر واحد سے ایک اوقیہ

فلفل اقرحیون ہر واحد سے چار مثقال سنبل الطیب ایک اوقیہ روغن بلسان ایک اوقیہ ان سب ادویہ کو جمع کرکے ترکیب دین۔ ضمادات بھی اس مرض مین نافع ہوتے ہین مثلاً فربیون کا ضماد زیادہ نافع ہی۔ جو تشنج مرضہ کو عارض ہوا نہین فقط یہی کافی ہی کہ مغاصل پر ضماد شمد کو زعفران اصل السوس انیسون ملاکر لیپ کرین اگر بیخ سوسن کی مقدار زیادہ ہونی چاہیے اسکے بعد انیسون کی اور زعفران تھوڑی سی داخل کرین اور ہمیشہ انکے اعضاے متشنجہ ایسے پانی مین رکھنے چاہیین جسمین بابونہ اکلیل الملک حلبہ کو جوش دیا ہوا اور بیشتر تمہار روغن بابونہ سے نفع ہوتا ہی۔ تھوڑی مقدار شراب کی بیماران تشنج رطب کو نافع ہے کہ تشنج کو مثل حمی کے تحلیل کردیتی ہی۔ اور زیادہ مقدار اسکی بہت زیادہ موجب ضرر ہے۔ اگر مقدار قلیل کا استعمال کرین چاہیے کہ شراب کہنہ سے بمقدار قلیل اختیار کرین بعد غذا کے جو قلیل ہو یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ تشنج اگر تمام بدن کے اعضا مین سوے اعضاے دبہ کے عام ہوا سوقت اطبا کا طریقہ علاج یہ ہے کہ ضماد اور مروحات کے واسطے فقرات عنق کا مقام مناسب تجویز کرتے ہین اور اگر باوجود عام ہونے تمام بدن کے اعضاے دبہ مین بھی عارض ہوا سوقت استعمال ان دواؤن کا دماغ مین بھی کرتے ہین اور مقصود ضماد اور مروحات سے اثر پہونچانا دماغ مین بھی ہوتا ہی۔ اگر تشنج بوجہ مشارکت معدہ کے عارض ہوا اور علامات مذکورۂ بالا جو صدر مین اس فصل کے مذکور ہوچکے پیدا ہون فوراً اس مریض کا تنقیہ کردینا چاہیے اسلیے کہ اکثر ایسے مرض مین بذریعہ تنقیہ کے مادہ حادہ خواہ کوئی خلط متعفن نکل جاتی ہے اور فوراً شفا حاصل ہوتی ہے

فصل تیسری تمدد اور کزاز کے بیان مین

تمدد ایک مرض آلی ہی یعنے مرکب مرض ہی کہ قوت محرکہ کو اعضا کے قبض اور کشش سے باز رکھتا ہی اسی جہت سے جو اعضا اُنکی شان سے منقبض ہوتا ہی بوجہ ایک آفت کے جو عصل مین پہونچتی ہے خواہ وہ آفت عصب مین پہونچتی ہی باز رہتے ہین کزاز کی اصطلاح اس فن مین کئی معنون مین ہوتا ہی۔ کبھی کزاز سے وہ حالت مراد لیتے ہین کہ ترقوہ یعنے چنبر گردن سے ایک تمدد اور کھچاؤ پیدا ہوتا ہی اور اُسکو آگے خواہ پیچھے کی طرف کھینچتا ہے خواہ دونون طرف چنبر گردن کو کشش کرتا ہے۔ اور کبھی ہر ایک عضو کے تمدد کو کزاز کہتے ہین اور کبھی خود تشنج کو بنام کزاز نام نہاد کرتے ہین۔ اور کبھی خاص گردن کے تشنج کو کزاز کہتے ہین۔ اور کبھی کزاز اُس مرض کو کہتے ہین جو دو تشنج خواہ دو تمدد سے پیدا ہو یعنے آگے اور پیچھے دونون طرف کا تشنج اور تمدد جو یکجا پیدا ہوا اُسے کزاز کہتے ہین بیشتر کزاز اُسی تمدد خاص کو کہتے ہین جو برد مجمد سے پیدا ہو۔ تمدد حقیقت مین ضد ہے تشنج کی مگر جنس تشنج مین داخل ہے جیسے اور اضداد نوعی مثل انسان اور فرس کے جنس واحد کی تحت مین داخل ہوتے ہین مثل حیوان کے ماتحت انسان اور فرس اضداد نوعیہ داخل ہین۔ اسی طرح علت عصبانیہ جو بمنزلہ جنس کے ہے اُسکے ماتحت تشنج اور تمدد دونون داخل ہین اور دونون مرض یعنے تشنج اور تمدد ایک ہی سبب کے وجود سے پیدا ہوتے ہین۔ پھر چونکہ وہ سبب مختلف طور پر واقع ہوتا ہی اسی جہت سے کبھی مورث تشنج کا ہوتا ہے اور کبھی مورث تمدد کا مثلاً اگر پٹھے وغیرہ کی ایسی کیفیت ردی پیدا ہو کہ ایک ہی جانب حرکت طبعی انبساط کی برطرف ہوجاے اُسوقت فقط تشنج پیدا ہوگا اور اگر یہی کیفیت دونون طرف کی حرکت مین بشرطیکہ اُن دونون جانبین مین تضاد جہت ہو عارض ہوا سوقت دو تشنج پیدا ہون گے و جہت متضاد مین ایسے تشنج کو تمدد کہتے ہین جیسے کسی شخص کو آگے اور پیچھے دونون طرف مین کسی عضو کے تشنج پیدا ہوا اُس سے دونون حرکت جو متضاد ہین اعضاے بدن مین دشوار ہون گی اور تمدد پیدا ہوگا اب اس بیان سے بخوبی واضح ہوا کہ تمدد ایسے تشنج مرکب کو کہتے ہین جو طرفین متضادین کی حرکت مین پایا جاے۔ اور چونکہ ہر ایک شے مرکب کی ترکیب بن اجزاے ہوتی ہے اگر وہ اجزا جنس واحد کے مکرر ہون جیسے چار دمدات سے ملکر چار کا وجود خواہ دو تشنج قدامی اور خلفی سے ملکر تمدد کا عروض۔ پس اُسوقت اُس جزو واحد جنسی بسیط کا بھی وجود جداگانہ ہوسکتا ہے۔ اور یہی قسم مسمی بہ تشنج بسیط ہے۔ اور باین لحاظ کہ تشنج بہ نسبت تمدد کے بسیط ہے اسکو ہم امراض آلیہ مین شمار کرتے ہین۔ اور اسی بیان سے یہ بھی لازم آتا ہے

کہ بحران تشنج کا بہ نسبت تمدد کے زود تر واقع ہو لینے اگر تمدد کا بحران جسے دوہرا تشنج ہنے بیان کیا مثلاً آٹھ دن مین ہو پس تشنج بسیط کا نصف مین اس مدت کے مثلاً چار دن مین ہونا چاہیے۔ کبھی یہ تشنج مضاعف یعنے تمدد فقط دو تشنج سے مرکب نہین ہوتا بلکہ دو قسم کے تمدد سے جو برابر چار تشنج کے ہے مرکب ہوتا ہے۔ مگر تشنج بسیط اکثر خالی وجع شدید سے نہین ہوتا۔ کزاز کے اسباب تشنج کے اسباب مشابہ بھی ایک وجہ سے ہین اور ایک وجہ سے مخالف بھی ہین مشابہت اسباب کزاز کی اسباب تشنج سے اسطرح پر ہو کہ جیسے تشنج بسبب امتلا اور یبوست اور اذیت سے اعضاء عصبیہ کے خواہ ورم سے پیدا ہوتا ہے اسی طرح کزاز بھی کبھی انہین اسباب سے عارض ہوتا ہے اور مخالفت اسباب کزاز کی اسباب تشنج سے اس طرح پر ہے کہ تشنج اکثر یبوست ریاح کے پیدا ہوتا ہے۔ اور کزاز بیشتر بوجہ ریح ممدد کے عارض ہوتا ہے۔ بلکہ جو قسم کزاز کی مرکب دو تشنج سے ہے اسکا عروض اکثر ریح سے ہوتا ہے جسوقت کہ ریح کا غلبہ بدن پر ہوا اور باوجود یکہ یہ کزاز مرض ریحی ہے پھر بھی مرض مین صعوبت زیادہ ہوتی ہے۔ اور اگر تشنج بسیط کبھی کسی عضو واحد مین بوجہ ریح کے عارض ہوتا ہے چندان صعب اور دشوار نہین ہوتا اسلیے کہ ایسے تشنج کا عروض اس سبب سے نہین ہوتا کہ ریح کا غلبہ تمام جسم مین ہو۔ اور کبھی تشنج مفرد مین جب غلبہ ریح کا ہوتا ہے خطرہ اور اندیشہ ہلاک زیادہ ہوتا ہے۔ بلکہ اسے علامت موت کی شمار کرتے ہین پھر اگر تشنج مضاعف یعنے تمدد مین یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ اسکی رداءت اور صعوبت کا کیا ذکر ہے ایک فرق اور مخالفت اور درمیان تشنج اور کزاز کے سبب کے اسطرح پر ہے کہ تشنج مادی کا وقوع عصب کے ایک مقام خاص مین اس ہیئت اور صورت پر ہوتا ہے کہ وہ صورت خاص مانع انبساط ہوتی ہے اور مانع انبساط اس جہت سے ہوتی ہے کہ لیف کو عرض مین دراز کرتی ہے خواہ لیف کو اسکی اصل اوپج کی طرف کھینچتی ہے اسی وجہ سے تشنج پیدا ہوتا ہے۔ اور کزاز مادی کا وقوع برخلاف اسکے ہوتا ہے اس لیے کہ جس رطوبت سے کزاز پیدا ہوتا ہے کبھی وہ رطوبت اندرون لیف کے در آکر منجمد ہو جاتی ہے اور بعد انجماد کے صلابت پر باقی رہجاتی ہے اور اس وجہ سے بطرف انقباض کے رجوع اس کا دشوار ہوتا ہے اور کبھی وہی رطوبت کہ جس سے کزاز پیدا ہوتا ہے دفعۃً پیدا ہو کر تمام لیف کو پر کر دیتی ہے اور اسکی مقدار اجزا کی موجودگی مین بہ نسبت اجزاے لیف کے کچھ اختلاف کمی اور بیشی کا نہین ہوتا بلکہ جسقدر لیف دراز ہے ہر جگہ برابر برابر اس رطوبت کی مقدار بھر جاتی ہے اور بوجہ زیادہ پر ہونے کے عرض مین لیف کے زیادتی پیدا ہوتی ہے اور طول مین کسی قدر نقصان واقع نہین ہوتا بلکہ مقدار طول کی محفوظ رہتی ہے کسی سے اسلیے کہ وہ رطوبت لیف کے فرجات اور مسامات مین جگہ پاکر سما جاتی ہے مترجم کہتا ہے خلاصہ اس مرض کا یہ ہے کہ تشنج مین عرض لیف کا بڑھتا ہے اور طول کم ہوتا ہے اور کزاز مین مقدار طول کم نہین ہوتی ہے گو عرض بڑھ جاے تشنج اور تشنج کا حال یہ ہے کہ اسکا مادہ اندرون عصب کے مختلف الوضع ہوتا ہے اور اسکے مسامات مین نفوذ متشابہ اس مادہ کا نہین ہوتا ہے۔ اور بکثرت اس مادہ کو نفوذ بھی نہین ہونے پاتا۔ اور شاید کہ مادہ اس کزاز کا جسکی یہ صفت مذکور ہوئی مثل اس مادہ نفوذ کرتا ہے جیسا مادہ استرخا کا نفوذ کرتا ہے۔ مگر استرخا کا مادہ رقیق اور مرخی ہوتا ہے اور کزاز کا مادہ جامد اور سخت ہوتا ہے ایسا کہ عضو مریض مین پیچیدگی اور قبض کی گنجایش باقی رہنے نہین دیتا۔ یا مادہ کزاز کا اکثر واسطہ عضلہ اور وتر اور عصب مین واقع نہین ہوتا بلکہ مبدا مین وتر خواہ عصب کے یہ مادہ پیدا ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے وتر خواہ عصب کے طول مین گڑھا سا پڑ جاتا ہے اور قابل انقباض کے باقی نہین رہتا یا کہ متصل اسی مقام کے یعنی مبدا کے ورم ہوتا ہے جب بھی حرکت انقباض کا ضرر پیدا ہوتا ہے۔ یا مادہ اندرون لیف کے اس طرح واقع ہوتا ہے کہ اگر حرکت انقباض کرے اسوقت لیف مین تضاغط اور دباؤ پیدا ہو کر درد کی اذیت زیادہ پہونچے لہذا حرکت نہین ہوتی ہے۔ کبھی چوٹ سبب بیرسانی وجع کا ہوتا ہے مادی ہو یا غیر مادی اسکی پیدایش مبادی اوتار اور عضلات مین ہوتی ہے اسی جہت سے یہ مبادی اس مادہ سے گریز کرتے ہین بجانب طول کے۔ جیسے ایک قسم کا کزاز کی کے بعد عارض ہوتا ہے بشرطیکہ قے بہت سخت ہوئی ہو خواہ کوئی

اور استفراغ کثیر کے بعد کہ ان دونوں صورتوں مین بوجہ اذیت کے کزاز پیدا ہوتا ہے گویا کہ اوتار اور عصب کے معدہ خواہ غلط معدہ سے اذیت پہونچتی ہے یہ صورتین کزاز خواہ تمددماغی کی تعین جو مذکور ہوئین - اگر سبب کزاز کا یبوست ہو اُسکے عروض کی وجہ یہ ہے کہ حسوقت مفصل مین کمی بوجہ انحلال رطوبت کے پیدا ہوجاتا خواہ طول عضل کا اس وجہ سے بڑھ جاے اور اس وجہ سے منافذ مین تقبض پیدا ہو یعنے منافذ کسی قدر سمٹ جائین اُسوقت نفوذ قوت محرکہ کا منافذ مین دشوار ہوتا ہے اور بوجہ اس دشواری کے عضل اور اوتار اعضا کے نقل اور تحریک انقباض سے ہوجاتے ہین خصوصاً جب اس منفعت کی اعانت وہ صلابت بھی کرے جو بوجہ خشکی کے پیدا ہوئی ہے اور عصبان اور تانوانی حرکت سے اُسکا خامہ ہے - اور جو تشنج اسی قسم کا پیدا ہوتا ہے یعنے تشنج یبسی اُسمین انقباض عضل وغیرہ کا طول اور عرض مین ساتھ ہی پیدا ہوتا ہے جیسے بروقت بہان کرنے خواہ سوختہ ہونے گوشت وغیرہ کے ایک کیفیت اینٹھنے کی پیدا ہوتی ہے چنانچہ اوپر بھی مذکور ہوچکی اسی جہت سے تشنج یابس بہ نسبت کزاز یابس کے روادار مین زیادہ اور جس طرح سے استرخا کبھی بوجہ قطع کے عارض ہوتا ہے اسی طرح تمدد بھی کبھی بوجہ جراحت کے پیدا ہوتا ہے اگر ایسی جراحت پہونچے جو عضلی کو انقباض مین اذیت دے - کزاز سے کبھی ایک شے عظیم خطرہ خواہ ضرر کی پیدا ہوتی جب اُسکا سبب قوی ہو اور مادہ کزاز کا کثیر اور قوی ہو - اور کبھی کزاز کا وقوع مشابہ عروض اُس تشنج کے ہوتا ہے جو بوجہ حذر استلائی کے پیدا ہو کر مسالک روح کو بند کردے اور اعضا ممدودہ جو بجاے خود دراز مخلوق ہین خواہ دراز کیے گئے ہون اُسی طرح دراز باقی رہجاتے ہین اور اُن مین انقباض پیدا نہین ہوسکتا جو اعضا سمٹ چکے ہون اُسی حالت پر رہ جاتے ہین اور پھر دوبارہ دراز نہین ہوسکتے جب تک کہ روح اپنے تنفذ سے گذر کے مقامات مناسب مین پہونچکر تمدد خواہ انقباض پیدا کرے - ایسا کزاز اکثر بعد نوم کے پیدا ہوتا ہے جیسا اوپر بھی بحث تشنج مین اسکا بیان ہوا اور وجہ یہ ہے کہ بروقت نوم کے روح کا اجتماع چونکہ اندرون جسم کے ہوتا ہے - کبھی عروض کزاز کا بوجہ ایک ہیئت غیر طبعی کے ہوتا ہے جو شاق اور ناگوار ہوتی ہے اور وہ ہیئت عضل کو عارض ہوتی ہے کہ اُسکی قوت کم ہوجاتی ہے - خواہ یہ ہیئت ایسا درد پیدا کرتی ہے عضل مین کہ اُس سے تحریک کامل اُسوقت نہین ہوتا پس اُسوقت اُسی شکل پر باقی رہ جاتا ہے جیسے کوئی شخص کسی رسی وغیرہ سے لٹک کر بدن پر زور دے اور ایک حالت خلاف ہیئت طبعی کی پیدا ہو خواہ بھاری بوجھ اُٹھاے خواہ اپنی پیٹ پر کوئی شے گران اُٹھاے - خواہ زمین پر بدون بستر وغیرہ کے بے آرام جگہ سورہے کہ اُسکے عضلات کو یہ انداز سونے کا ایذا پہونچاے اور ہڈی ہڈی مین درد پیدا کرے جیسے توڑ ڈالی ہو خواہ بس گئی ہے - خواہ صدمہ چوٹ کا گر پڑنے سے یا ضربت شدید سے ایسا پہونچے جو عضل کو پارہ پارہ کردے - خواہ قطع اور سوختگی آتش کا گزند پہونچکر عضلات مین درد پیدا کرے اور ایسے اوقات مین عضلات کو انقباض سے عجز پیدا ہو جو موجب کزاز ہے - اور کبھی باوجود عروض اس ہیئت غیر طبعی کے ایک مادہ کا بھی بطرف عضل کے انصباب ہوتا ہے خواہ ریاح غلیظہ جو خاص عضلات مین پیدا ہوے ہون یا اور جگہ سے عضلات مین پہونچے ہون اور اُنکی جہت سے تمدد پیدا ہوا ہو - جس طرح کہ تمدد جو خاص اعضاے وجہ مین ہوتا ہے - اسی طرح اگر بلغم مین خواہ زبان اور ہونٹھ مین تنہا لاحق ہو وہ بھی ردی ہے - کبھی کزاز کی ایک قسم ردی یبسی وہ بھی پیدا ہوتی ہے جس سے مقدم حمیات لازمہ ہمراہ قلق اور بکا کے ہوتے ہین اور زبان بھی ہوتا ہے اور رنگ رد ہوجاتا ہے منہ اور ہونٹھ مین خشکی اور زبان مین سیاہی پیدا ہوتی ہے اور طبیعت مین تقبض اور اعتقال اور جلد مین استحصاف یعنی دانے دانے سی پڑجاتی اور تمدد عارض ہوتا ہے یہ کزاز زیادہ ردی ہے - جو کزاز یبسیت رطوبت کے پیدا ہوا ہو اور اُسکے ہمراہ ہیجان اور مغص ہوے مڑوڑ اور اختلاط خواہ زوال عقل بھی عارض ہو ضرور مہلک ہوتا ہے - اور باایں ہمہ تجفیف عضل اور اُسکی رطوبت مین غلیان اور جوش پیدا کرکے طول مین عضلہ کو دراز کردیتا ہے اور بعد دراز کرنے کے اُسی حالت پر اُسکو بجہت خشکی کے چھوڑ دیتا ہے کہ وہ خشکی درجۂ انتہا کو پہونچ جاتی ہے - کزاز دا کثر لڑکون کو لاحق ہوتا ہے

اور اسپر سہولت بھی اس مرض مین ہوتی ہے جس قدر کم سن ہون اور جسقدر تولید رطوبات اُنمین زیادہ ہو جیسا تشنج کی فصل مین بیان ہو چکا کبھی کزاز سے بیشتر اختلاج تمام بدن مین اور بدن کا بھاری ہونا اور بولنے مین ثقل کلام اور صلابت عضلات مین اور بجانب فقار ہ قطنی یعنے استخوان سرسنیہ تک اور پر شواری نوالا اور ترنا اور ایسی کھجلی کہ بعد کھجلانے کے خواہ کھجلانے کے وقت کچھ لذت سنویہ امور قبل از کزاز پیدا ہوتے ہین۔ جب بول مین کوئی چیز بشکل مدہ کے ہو اور قشعریرہ اور آنکھو نیز جھلی سی نمودار اور ریسنا سر اور گردن مین برآمد ہو دونون جانب کے امتداد آیندہ پر دلیل ہوگا یعنے بہت جلد یہ امتداد پیدا ہونے والا ہے۔ اسلیے کہ ایسی قسم کا مادہ ایسا نہین ہوتا کہ اعضاے اسفل کی طرف اخراج پاکر تنقیہ تام اُسکا ہو جاے یعنے فقط اخراج مدہ کا بول مین کافی اس مادہ کی صفائی پر نہین ہے بلکہ تا زمانہ انقاء تام کے کسی قدر یہ مادہ بطرف دماغ کے بھی ضرور صعود کرتا ہے اور اذیت دیتا ہے اور تمام بدن مین تکسر یعنے پھوٹن پیدا کرتا ہے۔ جب کزاز شروع ہوتا ہے اُسکی علامت یہ ہے کہ منہ بند ہو جاتا ہے اور چہرہ سرخ ہو کر درد مین شدت ہوتی ہے۔ اور کوئی شے کھانے پینے والی گلے سے بآسانی نہین اُترتی اور طرف مین کثرت ہوتی ہے یعنے پلک زیادہ جھپکے گی اور آنکھ سے آنسو روان رہتے ہین ہم نے بچشم خود دیکھا ہے کہ ایک عورت کو کزاز عام جب شروع ہوا اُسکا منہ بند ہو گیا اور چہرہ زرد ہو گیا اور اُسوقت منہ کھولنے کی قدرت نہ تھی یہان تک کہ ایک زمانہ دراز تک چت پڑی رہی اور ہاتھ پانون دراز کیے ہوے تھی اور کروٹ لینے پر قادر نہ تھی اُسکے بعد کزاز اُس سے برطرف ہو گیا اور دونون کروٹین لینے لگی اور بولتی بھی تھی پھر اُسوقت سے لیکر صبح تک سوتی رہی اس عورت کی یہ سب کیفیتین ہم نے خود دیکھین اُسکا علاج بھی کیا ہر دورہ مین اور مدت مین دورہ کے۔ باقی ماندہ فرق درمیان تشنج اور تمدد کے ابتدا مین یہ ہے کہ انتقال تمدد سے بطرف خوانیق اور ذات الجنب اور سرسام کے اُسی طرح ہوتا ہے جیسے تشنج کا انتقال ان امراض کی طرف ہوتا ہے۔ اور تشنج بلاد جنوبی مین (بہ نسبت بلد شمالی کے) بسبب استلا اور حرکت اخلاط سے خصوصاً بلغمی لوگون کو لاحق ہوتا ہے اور بلاد شمالی مین بھی اکثر بحیث انتقال فضول کے پیدا ہوتا ہے خصوصاً نسوان کو کہ اُنکے اعصاب مین ضعف زیادہ ہے علامات تمدد مطلق کی علامت یہ ہے کہ عضلہ ماوف انقباض اور سمٹنے پر اطاعت نکرے۔ کزاز کی علامت یہ ہے کہ اگلے جانب مین ہو وہ شخص مثل خنوق اور گلو فشردہ کے ایسا ہوتا ہے کہ اُسکے چہرہ پر کیفیت انخناق کی پیدا ہوتی ہے۔ اور اُسکا سر آگے کی طرف کھچا جاتا ہے اور کسی قدر بطرف قدام کے اُسکا سر بڑھ جاتا ہے اور گردن مین استلا بھی معلوم ہوتا ہے اور سیدھ وراست پھرنے کی طاقت اُسے نہین ہوتی اور کبھی بیشاب کرنے پر بھی قادر نہین ہوتا اسلیے کہ عضلہ المثانہ مین تمدد پیدا ہوتا ہے اور قوت دافعہ ضعیف ہو جاتی ہے۔ اور کبھی بے ارادہ پیشاب خطا ہوتا ہے اسلیے کہ عضلہ مثانہ کا متمدد ہو جاتا ہے اور اُسمین انقباض باقی نہین رہتا ہے۔ اور کبھی خون کا پیشاب بھی کرتا ہے جب کوئی رگ بوجہ شدت انضغاط کے شگافتہ ہو جاے۔ اور کبھی ہچکی عارض ہوتی ہے۔ اور اگر کزاز بطرف خلف کے عارض ہوا اُسوقت سر اور دونون شانے اور عضلہ پشت کی طرف کھنچے ہوے معلوم ہونگے اور یہ کیفیت اسوجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ عضل بطن مین امتداد بطرف خلف کے بمشارکت پیدا ہوتا ہے۔ اور عضلہ مقعدہ مین امتداد عارض ہوتا ہے اور جو کچھ اُسکے امعاے مستقیم مین ہے اُسکے رد کرنے پر قادر نہین ہوتا اور جو کچھ امعاء دقاق مین ہے اُسکے نیچے اُتارنے پر بھی اسکو قدرت نہین ہوتی۔ اور دونون طرف کے کزاز خواہ آگے ہو یا پیچھے اور تمدد اتنی چیزون مین شرکت رکھتے ہین انخناق اور سہر اور رطوبت بول کی اور بول مین نقاخات کی کثرت ہونی بوجہ ریح کے اور بوجہ بول کی گرفتگی کے سقوط کا عارض ہونا۔ اور رطب اور یابس کزاز خواہ تمدد کی شناخت وہی ہے جو تفنج کی مذکور ہوئی۔ اسی طرح درمی اور جو بوجہ کسی اذیت اور ایذا کے عارض ہوا اُسکی بھی وہی شناخت ہے۔ اور اکثر ان بیمارون کو قولنج بھی عارض ہوتا ہے اگر مرض بوجہ برودت کے ہو علاج بعینہ علاج تشنج کا اور مجمہ کا استعمال اعضا پر بہ نسبت تشنج کے زیادہ کرنا چاہیے۔ تاکہ حرارت جو زائل ہو گئی ہے واپس

آئے اور مجمد مع شرائط کے خصوصاً عصب عنق پر اور رقفات اور شرا سیف پر کرنی چاہیے - مگر فہ زلیغہ جسنے کرازکا مرض لاحق ہوا سکے بدن مین جب بوجہ شدت وجع کے پسینا برآمد ہو خواہ بوجہ علاج اور تدبیر کے عرق برآمد ہو ہمیشہ اُسکے بدن کو سرد کرنا مناسب نہین ہے کہ اُس سے اُسکو ایذا پہونچتی ہے ہان کسی صوف وغیرہ سے جو تر ہو پسینہ کو پونچھ لینا کچھ مضر نہین ہے - اور بیشتر زیت کو گرم کرکے اسکو اُسمین بٹھاتے ہین کہ اُسکی تحلیل قوی ہے اور جاوشیر ایک درہم تک بحسب قوت کھلانا اسی طرح حلیت کا بھی اسی مقدار تک استعمال مناسب ہے - کرازکے معالجہ مین عجلت بہ نسبت تشنج کے زیادہ مناسب ہے - اسلیے کہ کراز موذی اور خناق پیدا کرنے والا اور قاتل ہوتا ہے - کرازکے علاج مین ایک دوا سے نافع یہ مذکور ہے جو تشنج کو بھی مفید ہے کہ سلاقہ ثبیت کو جوش دے کر ایک حصہ صبح یعنے سوسمار کے بدن کے ٹکڑا اور ایک حصہ گوشت سگ اور ثعلب داخل کرکے ایسی طرح سے پختہ کرین کہ مُہرا ہو جاے جسے عوام کہتے ہین گل کر حلوا ہو جاے اور بیمار کو اُسمین دو مرتبہ داخل کرین - اسی طرح مالش پیہ کبوتر صحرائی کی اور اونٹ کی پربی کی تمریخ اور شیر کی پربی اور ریچھ کی پربی اور سوسمار کی مُدابر اجواخواہ اور دواؤن مین ملاکر مالش کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے اور حقنہ روغن سداب اور جندبیدستر اور قنطوریون کا بھی نافع ہے - اور جتنے محولات لاذعہ ہین اور گرم ہین کہ اُنمین بورق اور شحم حنظل وغیرہ داخل ہے - اگر بوجہ حقنہ حارہ لاذعہ کے احتراق پیدا ہو اُس حقنہ کے بعد مادہ خرکے دودھ سے حقنہ کرین خواہ روغن زرد اور روغن بنفسج سے تنہا یا ہمراہ اونھین پرہیون کے جو مذکور ہو چکین - زیادہ مفید تمدد بارد کے واسطے و نیز تمدد رطب کو جندبیدستر ہے کہ وہ ایسی دوا ہے جس کا التزام ہر روز واجب ہے - اور جب مکروز کو غذا دی جاے چاہیے کہ بہت چھوٹے چھوٹے لقمے نہ ہون اور اگر حریرہ پتلا کھلائین بہت خوب ہے اس لیے کہ بلع اور نوالہ اوتارنا اونپر دشوار ہوتا ہے ایسا نہو کہ اُنکے تھنون مین چڑھکر یہ لقمہ پہونچ جاے اور ایک آفت جدید برپا ہو اور اضطراب پیدا ہو کر اُنکا مرض زیادہ ہو جاے - ہم نے وہ دوا جو انکے پلانے اور مالش کرنے کی ہین اعضا پر وہ سب کی سب قرابادین مین لکھ دی ہین اسی طرح مروخات جو انکو نافع ہین جیسے روغن حنا وغیرہ اور اسی طرح سعوط اور عطوس جیسے موسیائی اور میعہ ہمراہ بعض ادہان مناسبہ کے - بالطبع جو حمی پیدا ہو جاتی ہے وہ نہایت عمدہ علاج اُس کرازکا ہے جو مرطوب ہے اور رطوبت سے پیدا ہوا ہے - **فصل چوتھی لقوہ کے بیان مین** لقوہ مرض مرکب ہے چہرہ مین کہ اُسکی جہت سے ایک جانب چہرہ کی کھچ کر ہیئت غیر اصلی پر ہو جاتی ہے - اور بخوبی دونون ہونٹھون کا ملنا درست نہین ہوتا اور نہ دونون پلکین اچھی طرح ملتی ہین ایک طرف کے لقوہ کا سبب یا استرخا ہے یا تشنج عضل اجفان اور چہرہ کے عضل کا ہوتا ہے - اور باب تشریح مین ہر ایک عضل کا بیان اچھی طرح ہو چکا ہے - اور جہان سے یہ عضل پیدا ہوے ہین اور اُگے ہین اُنکا بیان بھی کر دیا گیا ہے - استرخا سے جو لقوہ پیدا ہوا اُسمین اگر ایک جانب جھکے گی اُسکے ہمراہ دوسری جانب بھی مائل ہو گی پس ڈھیلی ہو کر اپنی ہیئت اصلی سے متغیر ہو جاے گی بشرطیکہ استرخاے قوی سے لقوہ پیدا ہوا ہو اور اگر بسبب استرخا ضعیف کے پیدا ہوا ایک ہی جانب مین استرخا پیدا ہو گا - اور نزدیک بعض اطبا کے یہ بات ہے کہ استرخا بطرف جانب سلیم کے ہوتا ہے اور وہ ترچھے طور پر جذب ہونے کو استرخا کہتا ہے اور یہ قول معتمد نہین ہے اور حکیم قولس بھی اسی کا قائل ہے - اور یہ لقوہ جو بوجہ استرخاء کے پیدا ہوتا ہے اُنھین اسباب سے پیدا ہوتا ہے جنکا شمار ہم فالج کے بیان مین کر چکے اور اب ہمکو تکرار مضامین کی ضرورت نہین ہے - اور جو لقوہ تشنج سے پیدا ہوتا ہے اور اکثر یہی قسم لقوہ کی پیدا ہوتی ہے اُسکی دلیل یہ ہے کہ جسوقت ایک شق مین پیدا ہوا دوسری شق اُسکی طرف کھچ جاتی ہے اور سبب اسکا وہی ہے جو تشنج بسیط کا سبب مذکور ہو چکا - اور جو کچھ تشنج یا اس کے بیان مین کہا گیا ہے جیسے حمیات حادہ خواہ استفراغ بحد افراط جیسے دست اور قے اور رعاف وغیرہ اور یہ قسم لقوہ کی ردی اور قاتل ہے - اور بعض اطبا کا یہ قول ہے کہ جانب مریض لقوہ مین وہی ہے جو

سیدھی اور سالم رہتی ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ جانب صحیح اپنی جذب کا قصد کرتی ہے کہ برابری کرے اور یہ قول اچھا نہیں ہے اکثر اوقات مین اور بنظر تشریح کے بھی اسکی اچھائی درست نہین ہے کہ جو حال عضل وجہ کا تشریح مین بیان ہوا اُسکے مخالف ہے اور اسکے قول کے فساد پر دلیل وہی بیانات ہین جو مقام تشریح مین درج کیے گئے۔ اور ایک دلیل اس قول کے بطلان کی یہ بھی ہے کہ کبھی لقوہ بطور عموم کے دونون طرف چہرہ کے پیدا ہوتا ہے۔ اور تیسری دلیل یہ ہے کہ جس شخص کو لقوہ عارض ہوتا ہے اُسکی حس اُسی طرف کی باطل ہوتی ہے جو جانب علیل ہے۔ اکثر آدمی کے عضل رقبہ مین ورم پیدا ہوتا ہے اور اس ورم کے پیدا ہونے سے ایک قسم خوانیق کی لاحق ہوتی ہے اور خوانیق کی وجہ سے لقوہ پیدا ہوتا ہے۔ اور انھین بیمارونکو خالج بھی ایسا عارض ہوتا ہے جو دونون ہاتھون تک پہونچتا ہے اسواسطے کہ حس عضل سے عضل رقبہ کی قوت تحریک حاصل کرتے ہین انحکا نبت یہی فقرات رقبہ ہین جو برابر برابر مجمع مہینہ ممتد رہے پھر اُس سے نجات کی امید کرنی مناسب نہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ لقوہ کبھی منذر بفالج ہوتا ہے بلکہ اکثر منذر بسکتہ ہوتا ہے۔ پس مریض کو یہ تامل دیکھنا چاہیے کہ لقوہ کے ہمراہ مقدمات صرع اور سکتہ کے ہین یا نہین اگر پاوے جائین بہت جلد استفراغ قوی کرنا چاہیے تاکہ وقوع صرع یا سکتہ سے امان حاصل ہو۔ بعض اطبانے ایسا خیال کیا ہے کہ مریض لقوہ کو چار دن تک مرگ مفاجات کا خوف رہتا ہے۔ اگر اس زمانہ مین بچ گیا پھر امید صحت کی قوی ہے۔ اور شاید یہ خیال بہ نسبت اُس مرض کے صحیح ہوسکے عروض کا انذار لقوہ کرتا تھا یعنے اگر لقوہ منذر بسکتہ ہوا اور چار دن تک سکتہ واقع نہو پھر سکتہ کے عروض سے ہلاکت مریض کی ہوگی) علامات چہرہ کی ایک جانب مین نفخہ اور رقت واقع ہو یعنے ایک طرف کا چہرہ پھولا پھولا اور جلد پتلی نظر آوے اور سرخی کی اور لعاب دہن کی گرفت اُس جانب سے نہو سکے۔ اور اکثر ہمراہ لقوہ کے درد سر پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر لقوہ تشنجیہ ہو۔ جانب مأوف کی شناخت بہ نسبت صحیح جانب کے یہ ہے کہ اگر کھینچ کر ہاتھ کے ذریعہ سے اصلاح اور درستی اُسکی کرین دوسری جانب کی شکل اپنی اصلی حالت پر خود بخود بآسانی آجاوے۔ لقوہ استرخائی کی علامت یہ ہے کہ حرکت مین اُس جانب کے ضعف ہو اور حواس اکدر ہو جائین اور جلد مین نرمی پیدا ہو اور عضل مین بھی لینت ظاہر ہو اور تمدد محسوس نہو اور نیچے والی پلک کچھ اوتری ہوئی نظر آوے اور نصف اُس بھلی کا جو منک پر ساتھے اس آنکھ کے ہے سترخی اور تراوٹ سیلا ہو جاوے اور ظہور اس استرخا وغیرہ تینون اوصاف کا اسطرح ہوتا ہے کہ زبان کو نیچے کی طرف دبا کر دیکھین پھر اپنی صورت پر جلد پلٹتی ہے یا نہین اور اس کا سبب یہ ہے کہ جو صفاق اور بھلی جنک پر کھنچی ہے اُس صفاق سے متصل ہے جو طریق لسان سے خارج ہوئی ہے اور طول مین صفاق تنک قاطع ہے پس یہ صفاق صفاق تنک سے شرکت رکھتا ہے کہ اُسکے استرخا اور ترہل سے صفاق سے لسان مین استرخا وغیرہ پیدا ہوگا اور جلد جبہہ کی نواحی رقبہ سے محکی ہوئی اور اُس سے کسی قدر دور ہو جاتی ہے اور یہ شواری رقبہ کی طرف پھرتی ہے۔ لقوہ تشنجی کے علامات یہ ہین کہ خوانیق مین کدورت نہین ہوتی اکثر اوقات حواس برجا ہوتے ہین اور جلد مین جبہہ کے تمدد اسقدر پیدا ہوتا ہے کہ شکن نہین ہوتی اور عضل وجہ کے سخت ہو جاتے ہین اور اس جانب کا تمدد رقبہ کی طرف ہوتا ہے۔ اور ریق اور ریزاق مین اکثر کمی پیدا ہوتی ہے۔ اور میلان جلد کا نواحی رقبہ مین قطعاً ہوتا ہے۔ اور اُس طرف سے جلد کا پھیرنا بہت دشوار ہوتا ہے۔ اور تشنج رطب خواہ یابس سے جو لقوہ پیدا ہوتا ہے اُسکے علامات تشنج کے مقام سے دریافت کرو ایک علامت حدوث لقوہ کی یہ بھی ہے کہ چہرہ کی ہڈیون مین درد اور جلد مین حذر اور اختلاج پیدا ہوتا ہے معالجات مقتضائے ہوشیاری اور احتیاط یہی ہے کہ ساتوین روز تک مریض لقوہ کے کسی قسم کی تحریک نہ کرین اور ایک گروہ کی یہ رائے ہے کہ چھ دن تک اُسکے مادہ کو نہ چھیڑین اور غذا بھی ایسی ان ایام مین تجویز کرین جو اتنی تلطیف پیدا کرے جسقدر رطوبت آب ہمراہ زیت کے پیدا کرتا ہے اور غذا مین تخفیف اسقدر نہو جتنی شہد اور چربزہ وغیرہ مین ہوتی ہے۔ اگر بلیسیت مین خشکی زیادہ ہو دوسرے دن حقنہ لیتیہ سے تحریک ہوسکتی ہے بشرطیکہ زیادہ نرم

تقنہ ہو کہ موافق ہوگا۔ اور ابتدا مین عنغرز کو جلد تجویز کرنا مضر ہے کہ بیشتر قریب کے مادہ کو جذب کرتے ہین اور مادہ تام کی تحلیل نہین کر سکتے پس آفت دو چند ہو جاتی ہے لقوہ تشنجی کا استفراغ دوائے قوی سے اولی ہے اور دوائے مضیف سے جو کافی نومیدون انضاج مادہ کے استفراغ اسکا کرنا چاہیے اور بعملیات استعمال دوائے حادہ کا نہایت مضر ہے اور بدمعالجہ ہے کہ بوجہ حدت کے مادہ کی تجفیف اور تغلیظ کر دیتا ہے اور عصب مین خشکی پیدا کر کے یہ حالت ہو جاتی ہے کہ تاثیر کسی دوا کی قبول نہین کرتا بلکہ دوائے حادہ کے استعمال پر صبر کرنا مناسب ہے۔ واجب ہے کہ علاج لقوہ کا مثل علاج فالج اور تشنج کے بحسب مناسب اور بتدریج کیا جاوے جس طرح مفصلاً اپنی جگہ پر بیان ہو چکا۔ اکثر تجربہ کیا ہے کہ ملقوبینے مریض لقوہ کو اگر ہر روز دو درم ایارج ہر مس پے در پے ایک مہینہ تک دیا کرین اثر قوی کرتا ہے۔ اور اسکا بھی تجربہ ہوا ہے کہ اگر ہر روز نخبیل شامی اور روح ترکی شہد ملا کر صبح اور شام بقدر ایک جوزہ کے استعمال کرے بخوبی مفید ہوگی۔ مادالعسل کا استعمال کسی وقت ترک کرنا مناسب نہین ہے بعد الطبا ہندنے ذکر کیا ہے کہ لقوہ کا عمدہ علاج یہ ہے کہ جس جانب لقوہ نے مارا ہے اُسپر خواہ سر پر گوشت وحشی جانور کا پختہ کر کے اس طرح ملین کہ خون سے اُسی گوشت کے آلودہ ہو جاوے۔ اور شاید وہ جانور جس کا گوشت اس کام کے لایق ہے خرگوش اور سوسمار اور لومڑی اور نیل گاؤ اور گورخر یعنے بارہ سنگھا اور حمار وحشی ہے۔ اور ہرن وغیرہ کے گوشت مین یہ فائدہ نہین ہے جسمین تقویت تسخین نہو۔ اور اگر مریض کا مزاج مرطوب ہو وہی شق جسمین مبدء مرض ہے اُسے اس طرح بندش سے درست کرین کہ اپنی شکل طبعی پر ہو جاوے پھر سبب لقوہ کا تشنج ہے پہلے اُسکی تلیین مین کوشش کر کے پھر اُسکی تحلیل کی تدبیر کرین۔ اور بہ پشت سر کو ادہان رطب اور نرم سے خوب چپڑنا چاہیے۔ جیسے روغن بنفشہ روغن بادام اور روغن کدو اور اگر روغن بابونہ ترقی کرین کچھ مضایقہ نہین۔ اور انھین ادہان سے استنشاق اور ناک مین چڑھانا شب و روز بار بار مفید ہے۔ اور شراب ممزوج کا پلانا مفید ہے شکر کا شربت نہ دینا چاہیے۔ اگر علامات غلبہ خون کے پائی جائین فصد اُس رگ کی جو زیر زبان واقع ہے کرنی چاہیے۔ اور فقرہ اول پر بملہ فقرات گردن کی حجامت بلا شرط کرین۔ اسمین کچھ شک نہین ہے کہ مادہ لقوہ کا مبادی عصب اور عضل وجہ کی راہ مین آتا ہے اسی واسطے مناسب ہے کہ استعمال ایسی ادویہ کا جو مخدر ہین اور سرخی جلد کی پیدا کرتی ہین فقرات عنق اور فک پر استعمال کیجائین اسواسطے کہ لیف کثیر انھین مبادی عصب اور عضل کی وجہ سے اُس عضلہ تک آتی ہین جو چہرہ پر واقع ہے۔ یہ تدبیر اُسوقت کی ہے کہ لقوہ استرخائی ہو۔ اور اگر بوجہ تشنج یا پس کے عارض ہوا ہو اُسوقت ہرگز استعمال ادویہ مارہ کا از قسم طلا اور کماد اور روغن وغیرہ خواہ ادویہ مشروبہ مارہ کا نہ کرنا چاہیے۔ ہم نے مشاہدہ کیا ہے کہ ایک شخص کو لقوہ بوجہ تشنج یا پس کے عارض ہوا تھا اُسکا علاج بعض اطبا معاصرین نے تکمید اور مشروبات مارہ سے کیا اس معالجہ کے ضرر سے اُسکا چہرہ زیادہ تر چھا بہ نسبت کے ہو گیا اور زبان کا ثقل بوقت کلام کے زیادہ بڑھ گیا ہے جب ہم نے اُسکا علاج سابق کے مبرات وغیرہ سے کیا بعد کمال محنت اور مشقت کے جو معالجہ مین کرنی پڑی ازالہ مرض کا ہوا۔ عضل بلکون کے اس قسم مین داخل نہین ہین یعنے انھین سے لیف کثیر مبادی عصب کے نہین آتی پس اُنکی تدبیر یہ ہے کہ جزر مقدم دماغ کا تنقیہ کرا اور تکمید تکمید یا پس جسے دھوہ کہتے ہین انھین فقرات اور لحی پر جو مقام ریش ہے کرین اور انھین مقام کی مالش اور اُن سڑائین کی مالش جو ان مقامات پر واقع ہین اور دلک اس یعنی مالش سر کی خصوصاً مسوقت بھوک زیادہ ہو۔ منجملہ اون چیزونکے جو لقوہ کو مفید ہین یہ ہے کہ ہمیشہ چہرہ کو سر کہ سے دھویا کرین اور مقامات مذکورہ کو سرکہ سے آلودہ رکھین۔ خصوصاً اگر سرکہ مین ادویہ ملطفہ کو جوش دیکر استعمال کرین بہت مفید ہے۔ خواہ سرکہ مین رائی پیسکر استعمال کرین نفع عجیب ظاہر ہوگا۔ اگر بجہت استرخا کے لقوہ ہو نہ بوجہ تشنج کے۔ اور جوشاندہ شیح اور قیسوم اور حرمل اور غاریقون اور بابونہ وغیرہ کے بخارات پر سر رکھکر بخارات کا اثر بہو نچائین کہ یہ ترکیب دونون قسم مین لقوہ کے مفید ہے تشنجی ہو خواہ استرخائی اور جھاؤ کی لکڑی خواہ اثل کی لکڑی سلگائین

عضل قوہ کے

عضل بلکون کا بیان

اور اسکی گرمی خواہ دھوان عضو ملقوتک پہونچایا کرین اور جب ان ادویہ سے فائدہ نہو جو رگ پس گوش ہی اُسپر داغ لگا دین - اگر لقوہ استرخائی یا بس ہو
حمام سے پرہیز کرین اور ہر روز چند مرتبہ لقوہ تشنجی مین حمام کا التزام کرین اور مریض کو تکلیف غرغرہ سے اُن ادویہ کے جو معلوم ہین دینی چاہیے - بخلاف
اور امراض تشنجی کے اور مضوفات ینغہ جانے کی چیزین خصوصًا مزاج تر کی جو زبوا عاقرقرحا کا چبانا ضرور ہے - ہلیلہ سیاہ کا چبانا بھی انکو مفید ہے -
اور جو دوا چبائی جائے بعد چبانے کے اُسی جانب مین اُسے رہین جو مریض ہی - اور خانۂ تاریک مین اس مریض کو رکھین اور بعض اطبا نے
اجازت دی ہے کہ اگر اپنے حوائج ضروری مین آمد رفت کرے کیا مضائقہ - اور تلوۂ کلنگ خواہ تلخہ اگر گرگ خواہ اُشق سے سعوط کرین یا شیطرہ یعنی مارمایی
یا عصارۂ شہدانج اور مرزنجوش اور حقیندرا اور آب سکبینج معہ روغن سوسن کے - خواہ فربیون مقدار عدسہ عورت کے دودھ مین پیکر سعوط
کرائین - اور سر کا علاج بذریعۂ تنقیہ کے اُن طریقون سے جو قانون امراض راس مین بیان ہو چکا کرین - اور یہ عطوس مجرب واسطے لقوہ کے ہی
کرنیھا اور خصوصًا اُسکا چھلکا اور پروالا اور اذان الفار یعنے موسی کنی عصارۂ قثاء الحمار اور غرطیشا سے عطوس تیار کرکے استعمال کرین
اور کبھی یہ ادویہ ایسی دواسے مخلوط کرتے ہین جو باوجود فائدہ چھینک پیدا کرنے کے تسخین بھی پیدا کرے جیسے چند بیدستر اور کلونجی وغیرہ سے
بہتر چھینک لانے والی دوا اذان الفار کا پانی ہے - مگر اذان الفار کی وہ قسم جسے اباغلس کہتے ہین جب اباغلس کے پانی سے دودرم ہمراہ ایک دانگ
سکبینج اور نصف درہم زنیت کے عطوس بنا کر استعمال کرین ضرور نفع کریگا بلکہ مرض کو زائل کردیگا یا پانچ دن کے اندر پھر مرض کا اثر باقی نرہیگا
کبھی آئینہ پینی کی طرف لقوہ کو نظر کرنے کی تکلیف دیجاتی ہے تاکہ بہ تکلف اپنی چہرہ کو جو کج نظر آتا ہی درست کرے اور برابر کرتے کرتے سیدھا کرے - سب سے
بہتر وہ قسم ہے جسمین مختلف طور کے عکس نظر پڑین اور یہ آئینہ پینی کہلاتا ہی - چہرہ کی درستی کے واسطے اُسی کو اختیار کرنا چاہیے مترجم
کہتا ہے علم مرایا مین ثابت ہوا ہے کہ مشوشہ بنانے کی کیا ترکیب ہے اور کس زاویہ کے پیدا ہونے سے یہ بات آئینہ کو حاصل ہوتی ہی - اور
اکثر چھوٹے قسم کے آئینہ جو مدور خواہ بیضاوی ہوتے ہین اُنمین یہ صفت زیادہ ہوتی ہے - بہرحال شفای مریض لقوہ آئینہ کی طرف دیکھنے سے گو
حکماے سابق نے براہ تجربہ مستند اسی طرف کیا ہی کہ وہ اپنے چہرہ کو درست کرتا رہیگا اور ہو جائیگا - لیکن تجربہ خاکسار مترجم کا بنسبت چند مرضاے ملقوک کے
ایسا ہوا ہی کہ ایک قطاع اکبر کرہ مجسمہ کا جو غالبًا ڈھلا ہوا تھا اور اُس مین تشویش عکس جو شیخ لکھتا ہی نہ تھی مگر عکس العکس بے شک نظر آتا ہی اور وہ
سیدھے رخ پر ہو جاتا تھا جیسے یہ برہان ہندسے ثابت ہی اور زوایا اُسکے چند مقامات پر مختلف ہونے سے کمی بیشی شئے مرئی کی بخوبی ہوتی تھی کہ
مقام حادہ مین کچھ اور منفرجہ مین کچھ نظر آتا تھا اور دو مریض ملقوک کہ ایک کا سن ۳۵ - اور دوسرا مقام گوالیار مین اُسکا سن ۶۰ برس کا
تھا اور شاید چھ مہینے سے زیادہ اُسکے مرض کا امتداد ہوا تھا اس قطاع اکبر کی طرف دیکھنے سے اچھا ہو گیا اگرچہ تائید اس معالجہ کی
ادویۂ مجربہ خوردنی سے بھی کی گئی لیکن شاید اُن ادویہ کا وقت اثر باقی نہ تھا مترجم خاکسار کو ایسا خیال ہے کہ جس طرح رمد وغیرہ
دیگر تاثیرات اور انفعالات نفسانی کو شیخ نے فن کلیات مین ثابت کیا ہی کیا عجب ہے کہ یہ معالجہ بھی اُسی قسم مین داخل ہو اور زیادہ تفصیل اور
بسط سے خلاف داب اطباے حال کے لازم آتا ہی ورنہ ماہران فن تعلق مجردات یا مادیات کو بخوبی اسکی حقیقت واضح ہی تتن لڑکو نکو اگر آخر
ربیع مین لقوہ مارے سات دن تک اطریفل صغیر کھلاتا چاہیے اور غذا آب نخود لقوہ کے جمیع اقسام مین مفید ہے - بلکہ جملہ امراض عصبی
مین یہ غذا عموماً تجویز کرنی چاہیے **فصل پانچوین رعشہ کے بیان مین** رعشہ ایک مرض آلی ہے کہ بوجہ عجز قوت محرکہ کے پیدا
ہوتا ہی جب اسکی قوت محرکہ کو طاقت تحریک عضل کی علی الاتصال باقی نہین رہتی کہ واسطے مقاومت اور مقابلہ اُس ثقل کے
جو معاوق اور مانع داخلی ہے واسطے تحریک ارادہ کے اور اسی جہت سے حرکات ارادیہ کا اختلاط اور آمیزش حرکات غیر ارادیہ سے ہوتا ہی

خواہ ثبات اور سکون ارادی حرکات غیر ارادی ملجاتے ہین مترجم کہتا ہی قوت محرکہ جسمانی جو بذریعہ عضل کے حرکت پیدا کرتی ہی جب ارادہ تحریک کسی عضو کا شخص حیوانی کرے پھر اگر کوئی مادہ ثقیل اور بھاری خواہ اور کوئی آفت سبب اور حرکت مین واقع ہو کہ اسکے وقوع سے کسی قسم کا ثقل اور گرانی پیدا ہوا سوقت مقتضاے ثقل کا مثلاً میلان بجانب اسفل ہوگا اور خواہش قوت محرکہ کی اُس عضو کے اُٹھانے کی مگر یہ میلان جو مخالف جہت کا پیدا ہوا ہے ضد خواہش قوت محرکہ کہ ارادیہ کی ہی اسی وجہ سے عاوق یعنی مانع ہی اور داخلی اسواسطے ہے کہ اندرون جسم کے از قسم مادہ وغیرہ کی موجود ہی ایسا نہین ہے کسی بوجھل چیز کو اُٹھانا جسی جیسے ہاتھ مین رعشہ پیدا ہوتا ہی اور تھرتھراتا ہی کہ وہ شئی ثقیل بھی اگرچہ مانع اور معاوق ہوتی ہے - مگر مانع خارجی ہی داخلی نہین ہے - خواہ اگر کوئی شئے وزنی جیسے مگدر وغیرہ کی ورزش کرنے والے سیدھا بے لاگ اُٹھا کر پھر اُسے زمین تک اُتارتے ہین خواہ بیچ مین کسی جگہ ٹھہرایا جاہین اور ٹھہراتے وقت چونکہ قوت ہماری اُسی کا ثبات چاہتی ہے اور ثقل مرکوی لیتے ہو یہ مخالف ہماری قوت کے اُسے زمین پر گرانا چاہتا ہے اُسوقت بھی ایک قسم کا رعشہ پیدا ہوتا ہے مگر وہ میل معاوق خارجی ہے - اسی طرح اندرون جسم کے مبادی حرکت مین بسبب کسی قسم کا بوجھ اور ثقل مادہ وغیرہ پیدا ہو جاے - اور ہم کسی عضو کو ٹھہرایا چاہین اور مقتضاے ثقل اُسکا گرتا ہو اُسوقت ثبات ارادی حرکت غیر ارادی مین اختلاط پیدا ہو کر رعشہ عارض ہوگا پس خلاصہ تعریف رعشہ کی ہماری عبارت مین یہ ہوئی کہ جب قوت محرکہ مین اسقدر ضعف پیدا ہو کہ ثقل عضو کا مقابلہ بروقت حرکت دینے اور نیز بروقت ساکن رکھنے اُسی عضو کے اس طرح پر نہ کر سکے کہ ثقل پر بخوبی غالب تحریک خواہ ثبات عضو بطور خواہش اور ارادہ کے کرے بلکہ اُسکا یہ حال ہو کہ کبھی تو قوت محرکہ غالب آے اور وہ عضو اوپر خواہ نیچے کو جھکے اور کبھی جب غلبہ معاوق کا ہو وہ عضو جھکنے اور چھڑنے سے باز رہے اُسوقت رعشہ پیدا ہوگا یہ توضیح تعریف رعشہ کی اگرچہ اچھی نہین ہے مگر تفہیم عوام کے واسطے شاید کافی ہو

متن رعشہ کی آفت قوت محرکہ مین ہوتی ہے جیسے صدر کی آفت قوت حاسہ مین ہوتی ہے - اور سبب آفت کا مرض رعشہ مین کبھی نفس قوت مین ہوتا ہے - اور کبھی آلہ تحریک مثل عصب وغیرہ کے اور کبھی قوت اور آلہ دونون مین ہوتا ہے - اسلیے کہ قوت مین جب بوجہ کسی عرض کے ضعف پیدا ہو مثلاً بوجہ خوف کے قوت ضعیف ہو جاے - خواہ کوئی شے ہائل اور خوفناک کا وصول باعث اس مرض کا ہو جیسے مقام بلند سے نیچے کی طرف دیکھنا خواہ کسی دیوار بلند پر چلنا - خواہ بلند مرتبہ مثل حاکم جابر وغیرہ کے سامنے جاکر ہمکلام ہونا اُسکی حشمت اور ہیبت سے ہاتھ پانون تھرتھرانے لگین ازین قبیل اور امور جنسے روح مین مختلف طور کے حرکات پیدا ہون - جماع بھی چونکہ جب بکثرت واقع کیا جاے ایہان قوت پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر بروقت امتلا اور شکم سیری کے زیادہ دہن اور سستی پیدا کرتا ہے اسی وجہ سے باعث اس مرض کا ہوتا ہے - آلہ حرکت کی وجہ سے جو سکتہ پیدا ہوتا ہے اُسکا حدوث کبھی بوجہ استرخاے عصب کے ہوتا ہی کہ بعض قسم کا استرخا عصب مین پیدا ہو کر چونکہ اتنا شدید نہین ہوتا کہ فالج پیدا کرے - لہذا اسی قدر بے عنوانی پیدا ہوتی ہے کہ بروقت تحریک کے بخوبی گرفت اور ٹھہرانا عضو کا عصب سے نہین ہو سکتا جیسے بروقت استعمال شراب کثیر اور سکر متواتر کے خواہ بکثرت آب سرد کے پینے سے خواہ غیر وقت مین اُسکا استعمال کرنے سے رعشہ پیدا ہوتا ہے - یا اعصاب مین سدے پیدا ہون اور سبب ان سدون کا امتلاے کثیر بوجہ اپنے اسباب معلومہ مثل تخمہ وغیرہ کے ہوتا ہے خواہ ترک ریاضت کرنے سے چونکہ نفوذ قوت کا جیسا چاہیے نہین ہوتا لہذا سدے پڑ جاتے ہین - اور جس مادہ سے سدے پڑتے ہین کبھی اُسی مجاری سے کسی قسم کا انفعال اور اثر پیدا ہوتا ہی کہ اُس اثر کے پہونچنے سے مادہ مذکورہ کو مجاری مین حرکت بطور نفوذ کے پیدا ہوتی ہے اور نفوذ کو مانع ہوتا ہے لہذا رعشہ پیدا ہوتا ہے - اور کبھی اس مادہ کو کسی طرح کا انفعال نہین ہوتا - اور کبھی آلہ حرکت اسقدر خشک ہو جاتا ہے کہ ملف اور پیچیدہ ہونے پر مطیع نہین رہتا اور بروقت استرسال اور رجوع کے کسی عضو کے اگر اُسے پلٹنا خواہ پھیرنا چاہین بوجہ خشک ہونے آلہ حرکت کے یہ فعل

بخوبی پیدا نہیں ہوتا بلکہ لرزش پیدا ہوکر رعشہ نمودار ہوتا ہے جو رعشہ بشرکت ضعف قوت او رآلات حرکت پیدا ہوا اُسکی وجہ یہ ہے کہ آلہ حرکت کو ایسا ضرر پہونچکر رفتہ رفتہ وہ ضرر قوت کو بھی پہونچ جاتا ہے۔ مثلاً اگر آلہ حرکت کو برودت شدید یا تاریخ سی پہونچے خواہ بسبب حیوان کا ضرر یا کسی غلط بارد کی اذیت پہونچے خواہ حرارت شدید جیسے احراق سے حرارت کا ضرر پہونچے کہ ایسے مضار کا اثر آلہ حرکت سے گزر کر قوت محرکہ تک بھی آفت پہونچاتا ہے۔ خواہ کوئی آفت مخصوصہ قوت کو جداگانہ ایسی پہونچے جو قوت سے مخصوص ہے۔ اور عضو خاص کو آفت خاص علیحدہ پہونچے کہ ان دو آفت کے ضرر ساتھ ہی پیدا ہوں اور رعشہ پیدا کریں۔ رعشہ کبھی جمیع اعضا میں پیدا ہوتا ہے اور کبھی فقط دونوں ہاتھوں میں اور کبھی فقط سر میں عارض ہوتا ہے اور وجہ اُسکی یہ ہے کہ آفت کسی عنصل کو پہونچتی ہے اور کسی کو نہیں پہونچتی۔ کبھی دونوں ہاتھوں میں رعشہ پیدا ہوتا ہے اور پاؤں میں نہیں ہوتا اسکی وجہ یہ ہے کہ سبب رعشہ کا اصل نخاع میں نہیں ہوتا بلکہ انہیں شعبوں میں نخاع کے جو بطرف دونوں ہاتھ کے پہونچے ہیں عصب سے انہیں شعبوں میں وجود اس سبب کا ہوتا ہے۔ یا اسوجہ سے کہ اگرچہ سبب رعشہ کا اصل نخاع میں ہے مگر اُسکا نفض بطرف اقرب مواضع کے بہ نسبت اصل نخاع کے ہوتا ہے۔ اور اقرب جوانب میں یہ مادہ مندفع ہوتا ہے اور طبیعت براہ تدبیر اسکا حفظ کرتی ہے کہ یہ مادہ نخاع تک نہ پہونچنے پائے کہ اُسکی نہایت اور اصل تک پہونچ جائے۔ اسی وجہ سے فقط ہاتھوں میں رعشہ پیدا ہوتا ہے۔ کبھی پاؤں میں رعشہ پیدا ہونے کا سبب یہ ہوتا ہے کہ روح محرکہ چونکہ اسافل بدن میں قوی تر اور شدید تر ہے۔ کیونکہ حاجت ان اعضا کو اسی قدر قوی اور شدید روح کی ہے لہذا وہ روح ایسے اسباب رعشہ سے جو زیادہ قوت نہیں رکھتے زیادہ منفعل نہیں ہوتی اور اگر آلہ حرکت کو کسی قدر انفعال ہوتا ہے قوت روح محرک اُسپر غالب ہوکر دفع اس انفعال کا کر دیتی ہے۔ اور ہاتھ میں چونکہ ایسی روح قوی نہیں ہے لہذا منفعل زیادہ ہوتی ہے اور رعشہ پیدا ہوتا ہے۔ رعشہ یابس کے پیدا کرنے کا سبب اکثر یہی ہے کہ ایک قسم کی برودت روح اور عصب میں ضعف پیدا کرتی ہے خواہ کوئی رطوبت جو بمجرد افراط ہو اُس سے ارخا پیدا ہو لیکن یہ ارخا جد فالج نہ پہونچے۔ بقراط نے کہا ہے کہ جس شخص کو عموماً محرقہ میں رعشہ عارض ہو وہ رعشہ بوجہ پیدا ہونے اختلاط ذہن کے خود بخود زائل ہوجاتا ہے اگر اُسی زمانہ میں اختلاط ذہن پیدا ہو۔ اور جالینوس نے اس قول کو پسند نہیں کیا ہے حالانکہ ناپسند کرنیکی کوئی موجہ نہیں ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سب سے زیادہ دشوار رعشہ کی وہ قسم ہے جو بائیں طرف سے جاڑو میں شروع ہو اور رعشہ کا رعشہ کسی دوا سے زائل نہیں ہوتا علامات رعشہ کے بھی یہی علامات مذکورہ سابق ہیں کہ وہ سب ظاہر ہیں کچھ اُنکی توضیح کی ضرورت نہیں **معالجات** رعشہ کے جمیع اقسام میں تنقیح سدون سے علاج کرنا چاہیے اور استرخا کو باطل کرنا۔ اور استفراغ مادہ کا جس طرح ممکن ہو اور تقویت عصب کی اور اُسکی ترطیب بھی کرنی چاہیے۔ اگر ترطیب کی حاجت ہو۔ جو ارتعاش بوجہ ضعف مرض کے پیدا ہوا اُسمیں تقویت عصب کی ضرور ہے اور اگر بوجہ برودت یا گمانی کے خواہ کسی مشروب کے ضرر سے پیدا ہوا ہو اُسوقت اُنمیں بذریعہ دوا کے پیدا کرنی چاہیے۔ اور غمز یعنے دبانا اور دلک یعنے مالش کرنا اور نفض یعنے باشان کرنا مادہ کا جس جہت میں ہو سکے بشرطیکہ واجب ہو یہ سب امور جس طرح قانون عام میں مذکور ہوئے اُسی طور پر کرنے چاہئیں۔ اور آب دریا خواہ میاہ معادن یعنے کبریت کے اثر کے پانی جیسے نفطی اور زرنیخی اور قفری اور کبریتی اور آب دریا سے نہلانا بھی نافع ہے۔ اگر سبب رعشہ کا استعمال آب سرد کا ہو نطرون اور خردل سے تکمید کرنی چاہیے۔ اور تمریخ روغن قسط کی بھی کریں۔ اور اگر بوجہ کثرت تشنج شراب کے یہ مرض پیدا ہو پہلے استفراغ کریں اور روغن بنفسا لحار وغیرہ اور جو چیز اسکے قریب ہیں استعمال کریں اور ہمیشہ مالش روغن بارد یعنے سورہ کہتے ہیں کرنی چاہیے اور روغن خندقوقی یعنے بسکھپرہ کو رعشہ کے علاج میں خاصیت عجیب ہے۔ اسی طرح اگر بسکھپرہ تر و تازہ پیسکر ضماد کریں۔ اگر سبب رعشہ کا اخلاط ایسے غلیظ ہوں جو سرایت کر گئے ہیں اور مجاری وغیرہ میں ڈوبے ہوئے ہیں اور اُنکے تشریح ہی مرض میں رسوخ ہو گیا ہے چاہیے کہ پچھنے کا استعمال پہلے فقرہ پر فقرات گردن سے کریں اور ایسے آبزن میں بٹھائیں جسمیں روغن گرم اور شوربا اُن حیوانات کا

داخل ہو جو بابنہ غالیہ مین خواہ تشنج اور کزاز مین مذکور ہو چکے۔ اور آخر کار جہان تدابیر سے فائدہ نہو نبیذ بید مستر شراب العسل کے ہمراہ پلائین کہ اُسکے ساتھ یا ربجات کبار کا بھی استعمال ہو۔ اور یہ گولی جو سداب اور اسقولوقندریون سے مرکب ہو استعمال کرین اور دماغ از نب بینے فرگوش کے بھیجے کے استعمال سے بہت فایدہ ہوتا ہے کہ اُسے بھون کر کھلانا چاہیے۔ مرقش کو یہ بھی مفید ہے کہ شراب العسل کو ہمراہ ایسے جوشاندہ کے پیے جسمین خطمی اور برگ اموبیون نصف اوقیہ جوش دیا ہو اسیطرح عصارۂ خافث ہمراہ پانی کے پلائین اور بعینہ جو علاج استرخا کا ہو اُسکا استعمال کرین۔ اگر مرشہ خاص سر مین ہو اُسکی دوا سے مجرب یہ ہے۔ اسطوخودوس ایک درہم خواہ دو درہم تنہا خواہ معہ ایارج فیقرا کے گولی باندھ کر خواہ شراب عسل مین گھول کر استعمال کرین۔ حب قوقایہ بھی اُنکے واسطے مجرب ہے کہ ایک درہم سے ڈیڑھ درہم تک ہر ایک عشرہ مین ایک مرتبہ استعمال کرین۔ غذا ایسی چاہیے کہ سریع الہضم ہو اور شراب انفین مضر ہے اسیطرح آب سرد بھی مضر ہے۔ بہت اچھا اور بے خطر انکے واسطے آب باران ہے۔ اور اسیطرح ہر ایک مرض مبسی کے واسطے آب باران مفید ہے۔ اور کثرت غذاے غلیظ سے ان بیمارون کو ضرر پہونچتا ہے اور غذاے رطب اور فضہ بھی انکو مضر ہے **فصل چھٹی بیان مین خدر** خدر کی لفظ طب کی کتابون مین مختلف طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ کبھی لفظ خدر کی بمعنی رعشہ کے بولتے ہین مگر ہم اور بھی اکثر لوگ لفظ خدر کو جب بولتے ہین اُس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ خدر وہ مرض ہے جس مین حس لمس کو آفت پہونچے یا اتنی آفت پہونچے کہ اُس حس کا بطلان ہو جاے خواہ کم آفت ہو کہ نقصان قوت لمس مین پیدا کرے اور اُسکے ہمراہ رعشہ ہوتا ہے اور اگر ضعیف ہو استرخا پیدا ہوگا اگر خدر کو استحکام ہو جاے اسلیے کہ قوت حس کے نفوذ سے باز نہین رہتی مگر اُسکے ہمراہ حرکت بھی ممتنع ہو جاتی ہے چنانچہ اس حکم کو بار بار ہم ثابت کر چکے ہین۔ گو بعض اوقات مین خدر کا عروض بدون غیر حرکت کے بھی ہوا اسکا سبب یہی ہوتا ہے کہ عصب حس و حرکت کے افعال مین مختلف ہے۔ خدر کا سبب یا ضعف قوت ہوتا ہے جیسا حیات قوی مین جو ساده ہون اور نوبت خدر کی پہونچا دین جیسے جو شخص قریب بہ مشی ہو خواہ نزدیک زمانۂ موت کے خدر عارض ہوتا ہے بوجہ ضعف قوت کے۔ یا سبب خدر کا آلہ حرکت مین پیدا ہوتا ہے کہ اُسکا مزاج بوجہ برد شدید کے فاسد ہو جاے مثلاً کسی دوا کے پینے کی وجہ سے خواہ کسی حیوان کے کاٹنے سے جیسے وہ بچھو جو پانی مین رہتا ہے خواہ وہ مچھلی ہے رعاد کہتے ہین اُسکے چھونے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اس مچھلی کو ارقا بھی کہتے ہین۔ خواہ کسی دوا سے مخدر کے پینے سے جیسے افیون کہ اسکی وجہ سے اُس روح مین غلظ پیدا ہوتا ہے جو آلہ قوت ہے خواہ اُسی روح مین ضعف پیدا ہوتا ہے خواہ اُسکا مزاج فاسد ہو جاتا ہے کسی حرارت شدید کے پہونچنے سے جیسے کسی کو سانپ کاٹے خواہ حمام مین دیر تک ٹھہرے اور وہ حمام زیادہ گرم ہو خواہ حمیات محرقہ کی حرارت زیادہ روح کو پہونچے۔ خواہ جوہر عصب مین غلظ پیدا ہوا اور اسوجہ سے اچھی طرح نفوذ روح کا نہو سکے اور یہی وجہ ہے کہ پاؤن کے چھونے مین بہ قیاس ہاتھ کے چھونے کے ایک طرح کا خدر محسوس ہوتا ہے کہ پاؤن کے اعصاب غلیظ ہین خواہ سدہ غلیظ اخلاط کی وجہ سے ہون۔ خون غلیظ ہو یا بلغم یا سودا اور اس جہت سے خدر واقع ہوا اور کبھی یہ بھی ممکن ہے کہ خلط صفراوی کی وجہ سے خدر پیدا ہو۔ خواہ سدے بوجہ تنگی اور انضغاط ورم کے پیدا ہون۔ خواہ تنگی کسی مزاج کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو یا اور کسی قسم کی تنگی بوجہ بندش کے پیدا ہوئی ہو خواہ لپٹنے کی وجہ سے وضع مین عصب کے ایسی تنگی پیدا ہو کہ بچہ لپٹ جاے اور فشار مین واقع ہو خواہ کوئی وضع خاص موجب اس انضغاط کی ہو کہ اسکی وجہ سے مسالک روح کے بند ہو جائین۔ انسداد مسالک کے سبب سے جو خدر پیدا ہوتا ہے اکثر اسکا سبب خون کا پہونچنا ہوتا ہے جب خون کی رسائی بوجہ زیادتی وضع ہو پھر خود زائل ہو جاتا ہے۔ اور پھر خون اپنے خاص مقام پر پہونچ جاتا ہے اور جس بھی بکثرت عود کر آتی ہے۔ اور کبھی بوجہ خشکی کے مسالک بند ہو جاتے ہین۔ اسواسطے کہ لیف کا اجتماع اور انطباق پیدا ہوتا ہے اور باہم چسپیدہ ہو کر مانع نفوذ روح کے ہوتی ہے۔ یہ قسم نہایت بد ہے۔ کبھی سدہ بوجہ استرخا کے بھی عارض ہوتا ہے کہ وہ استرخا ایک رطوبت مزاجی سے اور رسافیج سے پیدا ہوتا ہے جو بلا مادہ ہوتی ہے اور اس استرخا کے

تالیع انطباق مجاری بھی ہوتا ہے۔ اسباب عذر کے کبھی دماغ مین پیدا ہوتے ہین پھر اگر تمام دماغ مین یہ اسباب پیدا ہو جائین عذر بھی تمام جسم مین عارض ہوگا اور اُسی دن قاتل ہو مہلت اسمین نہین ہوتی۔ اور کبھی فقط نخاع مین سبب عذر کا پیدا ہوتا ہی اور کبھی ایک ہی فقرہ سے اسکا شروع ہوتا ہی۔ اور کبھی کسی عضب کے شعبہ مین ابتدا ہوتی ہی۔ جب عذر مزمن ہو جاوے اور وہ عذر بارد ہو اور زیادہ اُسکا ازالی ہو جاوے استرخا پیدا ہوگا اور جو عذر غالب ہو منذر بسکتہ اور صرع اور تشنج ہوتا ہی خواہ منذر بہ کزاز ہوگا اسطرح پر کہ یہ امراض اُس مریض کو آئندہ عارض ہونگے۔ اور چہرہ کا عذر منذر بہ لقوہ ہوتا ہی اور اکثر ذات الریہ اور ذات الجنب اور سرسام بارد کے بعد عذر پیدا ہوتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ حقنہ کے اجزا مین قرطم کی شرکت سے عضب مین سخونت پیدا ہوتی ہی مراد یہ ہی کہ بعد تسخین عضب کے جو قرطم سے پیدا ہو گمان عروض عذر ریاس کا ہی لہذا حقنہ مین قرطم کی شرکت جائز نہین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جسوقت عذر مین لزوم ہو اور استفراغ سے بھی اُسکا ازالہ نہو بلکہ بعد استفراغ کے دوبارہ پیدا ہو پس وہ عذر منذر بہ سکتہ ہوتا ہے **علامات** وہی علامات جو مکرر مذکور ہو چکے عذر کے علامات ہین اور جو علامات رعشہ مین بیان ہوے یہان بھی انکا لحاظ کرنا چاہیے۔ اور اُنھین سے استدلال اقسام عذر پر کرنا چاہیے اور عذر کی زیادتی و کمی اُنھین اسباب کی زیادتی اور کمی سے ہوتی ہے **معالجات** علاج بھی وہی ہے جو رعشہ کے معالجات مین مذکور ہوا۔ ہان فرق اتنا ہی کہ اگر عذر بوجہ غلبۂ خون کے ہو اور علامات اور دلائل غلبۂ خون کے قائم ہون کہ امتلار گو نہین پیدا ہوا اور اوداج مین انتفاخ بدن مین ثقل اور گرانی نیند کا غلبہ چہرہ پر سرخی اور آنکھو نہین سرخی علی ہذا القیاس اور علامات غلبۂ خون کے پھر اسوقت فصد کرنی مناسب ہے اور فصد بھی ایسی گہری اور چوڑی کھولی جاوے کہ خون کی مقدار کثیر نکلے غالبًا یہی تدبیر کافی اور وافی ہوگی اور ازالۂ عذر ہو جاوے گا خواہ اور تدابیر کے اصلاح کی بھی حاجت ہوگی اور غذا کی تخفیف کرنے سے بعد فصد کے زوال مرض ہو جاوے گا۔ اگر عذر کسی عضو مین بوجہ سبب سابق خواہ بادی یعنے غیر بدنی کے ظاہر ہو جیسے برودت خارجی مبدا مین عضب کے پہونچے جو اُس عضو تک آیا ہی اُسوقت فقط علاج محل عذر اور موضع فاعل پر اکتفا کرنا چاہیے بلکہ داغ بھی لگانا ضرور ہے اور اسی طرح علاج مبدا کا اُسی عضب کے جو اس تک آیا ہے کرنا لازم ہے۔ عذر کا معالجہ بہت مفید ہے کہ اُسی عضو کی ریاضت خاص کرین اور ہمیشہ اُسے حرکت دیتے رہین **فصل ساتوین اختلاج کے بیان مین** اختلاج حرکت عضلانی ہی یعنے عضل کی حرکت ہے جو پھڑک جسم مین پیدا ہو۔ کبھی عضلہ کے ہمراہ وہ جلد جو عضلہ سے ملی ہوئی ہی بھی متحرک ہوتی ہی اور پیدائش اس حرکت اختلاجی کی ایسی ریح سے ہوتی ہے جو غلیظ اور نفاخ ہوتی ہی۔ اس امر کی دلیل کہ ریح ہی ہوتی ہی یہ ہی کہ بہت جلد اختلاج کا زوال ہو جاتا ہے اور سوا اُن ابدان کے جو بارد ہین خواہ اسباب بارده اور سراب اشیا بارده سے اور کہین اور کسی طرح پیدا نہین ہوتی۔ اور مسخنات کے استعمال سے اسمین تسکین پیدا ہوتی ہی اور ریح غلیظ سے اسکے پیدا ہونے پر دلیل یہ ہے کہ بدون تحریک عضو متخلج کے اسکا زوال نہین ہوتا اور نہ متحلل ہوتی ہی اور اختلاج کی حرکت عضلانی لمی عصبی ہونے پر دلیل یہ ہی کہ جو چیز نرم زیادہ ہے جیسے جوہر دماغ اُسمین اختقان ریح کا نہین ہوتا اسی طرح جو شے زیادہ سخت مثل ہڈی کے ہی اُسمین بھی اختقان ریح کا ممکن نہین ہے۔ بلکہ ریح کا اختقان اُسی جگہ ہوگا جو درمیان نرمی اور سختی کے متوسط ہو اور عضل کا حال سختی اور نرمی مین یہی ہی جیسا تشریح مین ثابت ہو چکا۔ اسباب اختلاج کی قوت مبردہ اور مادہ رطب اور کبھی اختلاج بوجہ بعض اعراض نفسانی کے بھی عارض ہوتا ہی خصوصًا خوف اور خوشی سے اور اسیطرح غم اور غضب وغیرہ سے اسلیے کہ حرکت سے روح کے مواد کی تحلیل بطرف مدارج کے ہو جاتی ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اگر اختلاج تمام بدن مین عام ہو جاوے منذر بہ سکتہ اور کزاز ہوگا۔ اور اگر اختلاج ہمیشہ مراق مین رہے مالیخولیا اور صرع کا منذر ہی۔ اور اگر چہرہ پر اختلاج ہمیشہ رہے تو لقوہ کا منذر ہے اور شرسیف کے نیچے کا اختلاج بیشتر ورم حجاب پر دلیل ہوگا اسلیے کہ وہان کا اختلاج اسی ورم کے توابع سے ہے **معالجات** کہ ادات مسخنہ سے تکمید کرین اگر اس سے

زایل ہوجاے فہا اور نہ ادہان محللہ کا استعمال کرین مگر ضعیف القوۃ سے شروع کرین اور رفتہ رفتہ قوت ادہان کی بڑھائین بایں سے بھی فایدہ نہو مسہل کا استعمال کرین اور بعد فراغ کے مسہل سے ہمیشہ تمریخ مضمضہ مختلج کے ادویۂ مسغرہ سے کرتے رہین جند بیدستر ہمراہ زبنق کے اختلاج کی واسطے عجیب النفع ہی اور پانی برف کا اور تمر کشیر خواہ جو چیز کہ اُسمین نفخ اور تبرید ہو استعمال نکرنا چاہیے - اور علاج اختلاج کا قریب بہ علاج رعشہ اور رعدہ وغیرہ کے ہے - اب امراض سر کے ذکر سے ہم فارغ ہوکر ختم کلام کرتے ہین اور فقط امراض حسیہ اور امراض حرکت خواہ امراض وضع جو اعضاے راس کے ہین اُنھین پر اقتصار کیا گیا اور ام اور تفرق اتصال وغیرہ کا بیان کتاب چہارم مین انشاء اللہ تعالے کیا جائے گا

فن سوم آنکھ کی تشریح اور اُسکے احوال اور امراض کے بیان مین

اور اُسمین چار مقالہ ہین **مقالہ پہلا** اُسمین چند فصلین ہین **فصل اول تشریح مین آنکھ کی** قوت ابصار کی اور مادہ روح باصرہ کا آنکھ تک پہونچنا اُن دونون عصب کے ذریعہ سے جو مجوف ہین اور اُنکا ذکر باب تشریح مین بخوبی ہوچکا کہ اُنمین تقاطع صلیبی واقع ہوا ہی اور جب یہ عصبیہ اور جلیان جو اُسکے ہمراہ ہین بطرف اسفل منحدر ہوتی ہین ہر ایک طرف اور سر اان دونون کا وسیع ہوجاتا ہی - اور اُسمین بذریعہ رطوبت کے امتلا پیدا ہوتا ہی اور اتساع یعنے پھیلنا اطراف ان دونون کا اس شکل پر ہوتا ہے کہ جو رطوبت صدقہ مین ہے اُسپر محیط ہوتے ہین - یہ رطوبت جو صدقہ مین ہے اُسکے بیچ کے حصہ کو رطوبت جلیدیہ کہتے ہین اور جلیدیہ ایک رطوبت صاف کو کہتے ہین جو مثل برد یعنے اولے کے ہے - اور شکل جلیدیہ کی مستدیر یعنے گول ہے - اور اسکی تقرط یعنے پھیل کر گسترہ ہونے سے آگے کی جانب مستدیر ہونے مین کمی ہوگئی اور جدھر پچھلی ہی یعنے بطرف قدام کے اُسکی منفعت یہ ہے کہ جس چیز کی شبح خواہ صورت اُسمین منطبع ہو اُسکی مقدار وافر ہوجاے - اور چھوٹی چھوٹی چیزین جو دیکھی جاتی ہین اُن کی شبح کی مقدار پوری اُسمین منقش ہو - جب یہ رطوبت بطرف قدام کے پھیل گئی پھر اُسکی مقدار استدارت کی بطرف اندرون کے کم ہوگی اور اندر کی طرف تھوڑی سی دقیق اور باریک ہوگی - اسکا فایدہ یہ ہے کہ جو اجسام مرئیہ بذریعہ اشعاع اُس سے ملاقی ہوتے ہین اور اُنمین استعراض اور وسعت بوجہ دقت یعنے باریکی جس سے پیدا ہوتا ہے اُس سے انطباق اس رطوبت کا بخوبی ہو - اور وجہ استعراض اور دقت اُن اجسام کے یہی ہے تاکہ بخوبی التقا اُنکا اس سے ہوجاے ورنہ اس مین سمانے کی گنجایش نہ پاتے - رطوبت جلیدیہ جو ٹھیک وسط مین رکھی گئی ہی اُسکی وجہ یہ ہے کہ اُس مقام سے بہتر کوئی اور جاے محفوظ ایسی نازک اور بکار آمد چیز کے واسطے نہ تھی - اس رطوبت جلیدیہ کے پیچھے ایک رطوبت اور مخلوق ہوئی ہے دماغ سے واسطے تغذیہ رطوبت جلیدیہ کے ہواسطے کہ خون اور رطوبت جلیدیہ مین چونکہ تفاوت اور اختلاف جوہری ہے لہذا خون سے اسکی غذا نہین ہوسکتی - اور یہ رطوبت بنام زجاجی موسوم ہوئی کہ مشابہ بزجاج یعنے آبگینہ گداختہ کے ہے قوام مین اور رنگ مین بھی شیشہ کے مشابہ ہے - یعنے صاف اور مائل باندک حمرت ہی صفائی کی ضرورت یہ تھی کہ اس رطوبت سے غذا ایک شے صاف یعنے جلیدیہ کی بنتی ہے - اور سرخی اندک جو باقی ہے اُسکی وجہ یہ ہے کہ جوہر خون سے پیدا ہوئی اور بہمہ وجوہ اسکا استحالہ ایسا نہین ہوا ہے کہ جسکی غذا یہ ہوتی ہے اُسکے جوہر سے جمیع اعراض اور کیفیات مین ہمرنگ اور مشابہ ہوجاے - اور یہ رطوبت زجاجی رطوبت جلیدیہ کے پیچھے اسواسطے رکھی گئی کہ اس رطوبت کو دماغ نے بتوسط شبکے کے (جسکا ذکر آگے آتا ہی) بھیجا ہے لہذا واجب ہوا کہ بطرف دماغ اور اُسکی جانب مین رہے - رطوبت زجاجی اوپر نصف موخر رطوبت جلیدیہ کے محیط ہے اُس بڑے دائرہ کو جو بمنزلہ منطقہ کے ہر ایک کرہ مین ہوتا ہی اور اُس سے بڑا کوئی دائرہ نہین مترجم کہتا ہی ابھی اوپر مذکور ہوچکا کہ رطوبت جلیدیہ آگے کی طرف پھیلی ہی - اور پیچھے کی طرف سمٹی ہوئی ہی پس مجموع شکل اسکی کروی تام الاستدارۃ نہوگی اور ایسی شکل کا اعظم دوائر

یعنے منطقہ ضرور نہیں ہے کہ ٹھیک نصف اور وسط حقیقی پر ہو بلکہ جیسا تاؤذوسیوس نے کتاب الاکر مین ثابت کیا ہے کہ بقدر خروج شکل مستدیرہ کو کرہ سے اعظم دوائر کا الگ ہونا نصف صحیح سے ہوتا ہے اسیطرح یہان بھی اعتوار رطوبت زجاجی کا کرہ جلیدیہ کے اعظم دوائر پر نصف سے الگ ہوگا۔ اور اسیواسطے عبارت شیخ مین یہ لفظ واقع ہے کہ نصف موخر مین جو بڑا دائرہ ہے اُسپر واقع ہے اور یہ نہ کہا کہ رطوبت جلیدیہ کے نصف پر جو بڑا دائرہ ہے اُسپر محیط ہے

تتن رطوبت جلیدی سے آگے ایک اور رطوبت واقع ہے کہ اسے بیضہ کہتے ہین اسلیے کہ وہ مشابہ سپیدی بیضہ کے ہے یہ رطوبت بیضیہ گویا رطوبت جلیدیہ کی فضلہ ہے۔ اور صاف چیز کا فضلہ بھی صاف ہی ہوتا ہے۔ رطوبت بیضیہ کی جگہ آگے رطوبت جلیدیہ کے منسوب دو سبب کی طرف ہے۔ ایک سبب متقدم اور سابق جسے علت فاعلی کہتے ہین۔ دوسرا سبب تمامی جسے علت غائی کہتے ہین سبب فاعلی یہ ہے کہ ہر ایک غذا کا فضلہ جہت مین بجانب مقابل اُس غذا کے رہنا چاہیے اور چونکہ غذا جلیدی کی رطوبت زجاجی اور جلیدیہ کے ہے۔ پس فضلہ اُسکا یعنے رطوبت بیضیہ جلیدیہ سے نیچے ضرور رہے گا اور سبب تمامی یعنی علت غائی اس رطوبت کے آگے جلیدیہ کے رہنے کی یہ ہے تاکہ اثر ضو کا بتدریج رطوبت جلیدیہ تک پہونچے اور رطوبت بیضیہ بمنزلہ سپر محافظ کے جلیدیہ کے واسطے رہے۔ پھر چونکہ جو عصبہ حامل رطوبت ہے اُسکا کنارہ دونون رطوبت زجاجی اور جلیدی کو اُس مقام تک محتوی اور شامل ہے جہان سے رطوبت بیضیہ کی ابتدا اور جلیدیہ کی انتہا ہے۔ اور یہی مقام اکلیل کا ہے اور اس عصبہ کا کنارہ اس طرح محتوی اس رطوبت کا ہے جیسے شبکے کے اندر صید سما جاتا ہے اسی واسطے اس کنارہ کو شبکیہ کہتے ہین اور اسی عصبہ کے کنارہ سے ایک شے مثل نسیج عنکبوت کے اوگتی ہے کہ اُس نسیج عنکبوتی سے ایک پردہ باریک لطیف ایسا اوگتا ہے جسکے ہمراہ چند ڈورے بھی نفوذ کرتے ہین جنکا خروج اُس جزء سے ہوتا ہے جو مشیمی نام رکھتا ہے اور آیندہ اُسکا بیان ہم کرینگے۔ اور یہ صفاق لطیف درمیان رطوبت جلیدیہ اور بیضیہ کے حاجز اور مانع مقرر کیا گیا تاکہ درمیان لطیف اور کثیف یعنے جلیدیہ اور بیضیہ کے مانع رہے اور تاکہ اُسکی یعنے جلیدیہ کی غذا آگے کی جانب سے شبکی اور مشیمی مین نفوذ کرتی ہوئی آیا کرے۔ یہ صفاق رقیق اور مثل نسیج عنکبوت کے اس غرض سے مخلوق ہوا کہ اگر کثیف ہوتا اور جالدار پتلا نہوتا اور بالجملہ منفذ پر جلیدیہ کے قائم رہتا کچھ عجب نہ تھا کہ جو ضو اور روشنی رطوبت بیضیہ سے اسکی طرف آتی اُسکا حاجب اور مانع ہوتا۔ پتلی جھلی یعنے صفاق مذکور کے کنارہ سے بعد ازان کہ متصل ہو جاتے اپنے مادۂ خلقت سے چند عروق ایسے مین ہین جیسے مشیمہ کی شکل ہے اور کنارہ مذکور سے ان عروق کا پیدا ہونا اسواسطے تجویز کیا گیا کہ درحقیقت منفذ غذا کا وہی ہے اور اُسکے جمیع اجزا کو ضرور نہیں ہے کہ منفعت غذائی پر آمادہ اور مہیا کیے جائین بلکہ وہ جزو موخر جنکو ہم کنارہ اور طرف کہتے ہین اور جہان سے یہ عروق بطور مشیمہ کے منتشر ہوئے ہین قابل اس منفعت کے تھا اور اُسکا نام مشیمی رکھا گیا اور اس کنارہ سے بڑھ کر آگے کی طرف جو کچھ مقدار صفاق کی متجاوز ہوئی ہے وہ کسی قدر ثخین اور گندہ مائل بغلاظت ہے اور اُسکا رنگ آسمان گونی درمیان سپیدی اور سیاہی کے بنا گیا تاکہ بصر کو جمع کرے۔ اور تحدیل ضو کی بوجہ نیلگون ہونیکے اسطرح پر کرے جیسے ہماری آنکھ بند کرنے سے ایک قسم کی ظلمت پیدا ہو کر وہ فعل کرتی ہے یعنے بسوقت ہماری بصارت مین کلال اور فتور کی بوجہ زیادتی ضو خواہ کسی اور وجہ سے پیدا ہوتی ہے اور اُسکے رفع کرنیکی تدبیر ہم یہی کرتے ہین کہ آنکھین بند کرکے پناہ اور ملجا بطرف ظلمت کے ڈھونڈھتے ہین تاکہ ظلمت اور ضو سے جو ترکیب حاصل ہو اور اس ترکیب کی آسمانی رنگ سے مشابہت ہو جاتی ہے اور ہماری آنکھ اور بصارت کی حفاظت اور رفع کلال مین پوری مدد ملتی ہے۔ اسیطرح یہ صفاق غلیظ ہر وقت ہمارے بصر کو ایسی ہی آرام دہی باذن خالق حکیم تعالی شانہ وجل برہانہ کے کیا کرتی ہے بوجہ اپنے رنگ کے جو آسمانی مخلوق ہوا ہے۔ دوسرا فائدہ اس صفاق گندہ کا یہ ہے کہ بیچ مین ان رطوبات اور قرنی کے جو نہ بادہ سخت ہے حائل ہو اور مثل متوسط عدل کے نرم اور سخت کے افعال کو درست کرے کہ ایک کو دوسرے کا گزند نہ پہونچنے پاے۔ اور تیسرا فائدہ اُسکا یہ ہے کہ قرنیہ کی غذا اس

چیز سد باکرے جو شیشیہ سے اس تک پہونچتی ہے۔ اسپر صفاق شفین کا احاطہ آگے کی طرف تمام وکمال نہین ہوا ہے بلکہ اسکے آگے ایک قرحہ اور سوراخ کے طور پر چھوڑا گیا ہے فائدہ اُسکا یہ ہے کہ اشباح اور صور کے پہونچنے کو مانع نہوینے اگر پورا احاطہ اسکا نہو بوجہ تخن اور ظلمت رنگ کے رسانی اشباح مین رخنۂ عظیم واقع ہوتا وہ ثقبہ اور سوراخ جو اس صفاق غلیظ مین چھوٹ رہا ہے اُسکی صورت ایسی ہے جیسے انگور کی ٹہنی توڑنے کے بعد ایک گڑھا سا وسط مین انگور کے پڑ جاتا ہے اسی سوراخ کی راہ سے اشباح کا گذر ہوتا ہے۔ اور یہی سوراخ ہے کہ جب بند ہو جاتا ہے ابصارت کو مانع ہوتا ہے اور اسی صفاق گندہ کو طبقہ عنبیہ کہتے ہین اُسی مشابہت سے جو ابھی مذکور ہوئی۔ اس طبقۂ عنبیہ کے اندر جہان کہ یہ ملاقی رطوبت جلیدیہ کے ہے چند ریشہ پیدا ہوے ہین تاکہ مشابہ جسم نرم اور متخلخل کے ہو جاے اور اسکے ملنے کی اذیت رطوبت مذکورہ سے بہت کم پہونچے اس طبقۂ عنبیہ کے سب سے زیادہ سخت وہی اجزا ہین آگے کی طرف جہان پر اس سے ملاقات طبقۂ قرنیہ سے ہوئی ہے جو خود بھی بہت سخت ہے۔ ایضاً جس مقام پر عنبیہ مین ثقبہ پیدا ہوا ہے وہ مقام بھی سخت اور صلب ہے۔ اور اس ثقبہ مین رطوبت اور روح بھری ہوئی ہے رطوبت سے ممتلی ہونے کا فائدہ اوپر مذکور ہو چکا اور روح بھرنے کا ثبوت یہ ہے کہ بروقت قرب موت کے لاغر اور پرچیدہ ہونا اُس مقام کا جو موازی ثقبۂ مذکورہ کے ہے۔ واضح دلیل وجود روح پر ہے۔ دوسرا حجاب یعنے پردہ بہت ہی تنگ اور سخت ہے تاکہ ضبط اجسام مجویہ کا بخوبی کر سکے اور اُسکی سطح موخر تنگ اور ضیق ہے اور سخت ہے اور جز مقدم اس پردہ کا جمیع حدقہ چشم پر محیط ہے اور شفاف اسقدر ہے کہ مانع ابصار نہین ہوتا ہے اسی جہت سے اسکا رنگ مثل اُس قرن سینگھ کے ہے جو بوجہ تراشنے اور پھیلنے کے رقیق اور پتلا ہو جاے اور اسی سبب سے اسکا نام قرنیہ رکھا گیا۔ سب سے زیادہ ضعیف اسکا وہ جزو ہے جو آگے کی طرف متصل ہے یعنے بیرون چشم کی طرف۔ طبقۂ قرنیہ درحقیقت گویا مرکب چند طبقات باریک سے ہے جنکا شمار چار طبقات سے کیا جاتا ہے۔ ہر ایک ان چارون مین بمنزلہ ایک چھلکے کے ہے اس طرح پر انکی ترکیب ہوئی ہے کہ قرنیہ جو واحد بالترکیب ہوا ہے انھین قشور کے اجتماع سے اگر ایک قشر ان چارون مین جدا ہو کر گر پڑے تمام طبقۂ قرنیہ پر آفت نہ پہونچے۔ بعض اطبا نے قرنیہ مین چار طبقون کے جگہ تین ہی طبقے خمار کیے ہین اُنکا قول یہ ہے کہ قرنیہ مرکب تین طبقات سے ہے۔ انھین طبقات سے قرنیہ کے ایک وہ بھی ہے جو محاذی ثقبۂ مذکورہ کے ہے اسلیے کہ وہ مقام مستور رکھنے اور بچانے کی طرف زیادہ تر محتاج ہے تیسرا حجاب خواہ طبقہ جسکو مشیمہ کہتے ہین اُسکی کیفیت یہ ہے کہ عضل حرکت مقلہ یعنے آنکھ کے ڈھیلے سے مختلط ہے سب کو ہم نے باب تشریح مین بخوبی بیان کیا ہے۔ مژہ کی خلقت سے یہ غرض ہے کہ آنکھ مین اور اُسکے جو چیز پہونچے اور گرد پہونچاے اُسے منع کرین خواہ سرسے جو چیز اوپر سے آنکھ مین ایذا پہونچاے اُسے روکین اور بند کی جائین خواہ جھپکا کرین بوجہ پیدا ہونے تاریکی کے اندر آنکھونکی لعدیل صنور کی بسبب اس تاریکی کے ہوا کرے اسلیے کہ سیاہی کا خاصہ ہے کہ نور کو جمع کر دیتی ہے۔ مژہ کا معرض یعنے مقام اسکی روئیدگی کا ایک جلی جو مشابہ عضروف کے ہے مقرر کی گئی تاکہ انکا کھڑا ہونا اور سیدھا ہونا اچھی طرح سے درست رہے اور بوجہ ضعف اور بے طاقت ہونے جڑ کے ڈھیلی ہو کر گر نہ پڑین جیسا ہر ایک چیز کے گاڑنے مین یہی قاعدہ ہے کہ جب تک وہ مضاک مجوگاڑنے کے واسطے کھودا جاتا ہے مستحکم نہو سیدھی کھڑی نہین رہتی اور اُسی غشاء غضروفی کا دوسرا فایدہ یہ ہے کہ جو عضلہ کہ اُس سے آنکھونکا ملنا متعلق ہے اور اسی جلی پر اُسکا کیا اور مستند ہے جب یہ غشاء غضروفی استواری مین مثل استخوان کے ہوئی بوجہ استواری تحریک چشم پر اُس عضلہ کو بخوبی اقتدار حاصل ہوتا ہے۔ پلکون کے اجزا مین پہلے تو جلد ہے اُسکے بعد ایک پرت جلی کا اُسکے بعد وہ جرمی جو درمیان دونون پرت کے واقع ہے اُسکے بعد عضلہ جفن اُسکے بعد دوسرا پرت جلی کا اور یہ اوپر والا پرت ہے اور نیچے کے پرت کا التقاد اور بستگی اجزاے عضلہ سے ہوئی ہے اور جس مقام کی شق مین خطر ہے وہ متصل جانب فوق سے نزدیک مبدا عضلہ کے ہے **فصل دوسری بیان مین شناخت احوال اور امراض چشم کے**

اور بیان عام امراض بشرہ کا آنکھ کا مزاج بذریعہ لمس کے اور حرکت کے بھی پہچانا جاتا ہے۔ اور آنکھ کی رگون سے اور اُنکے رنگ سے اور شکل اور مقدار اور فعل خاص سے اور جو کچھ آنکھ سے نکلکر اُس سے بھی شناخت ہوسکتی ہے۔ اور جن چیزون سے آنکھ کو انفعال ہوتا ہے اور اثر پہونچتا ہے وہ بھی ذریعہ شناخت احوال اور مزاج آنکھ کی ہوتی ہین۔ لمس کے ذریعہ سے شناخت یہ ہے کہ بروقت لمس کے آنکھ مین گرمی خواہ سردی خواہ صلابت یبس کی یا نرمی رطوبت کی محسوس ہو۔ اور حرکت کے ذریعہ سے شناخت یہ ہے کہ اگر یہ سب کی حرکت ہو حرارت خواہ یبوست پر دلالت کرے گی اور ان دونون مین تفرقہ بذریعہ لمس کے ہوجائیگا۔ اور اگر حرکت ثقیل ہو اور آنکھین بوجھل رہین برودت اور رطوبت پر دلیل ہے۔ رگون سے آنکھ کی شناخت اسطرح کرنی چاہیے کہ اگر موٹی اور چوڑی ہون حرارت مزاج چشم پر دلیل ہونگی اور اگر باریک اور سُبک ہون برودت مزاج پر دلالت کرین گی۔ پھر اگر خالی ہون یبوست مزاج پر دلالت ہوگی اور اگر رگون مین امتلا ہو کثرت مادہ اور رطوبت مزاج پر آگاہی دین گی۔ آنکھون کے رنگ سے شناخت اسطرح پر ہوتی ہے کہ ہر ایک رنگ خلط غالب پر دلیل ہوتا ہے کہ دموی پر سرخ اور صفراوی پر زرد اور بلغمی پر رصاصی اور سوداوی پر کمد لینے تیرہ شکل سے آنکھون کے مزاج کی شناخت یہ ہے کہ آنکھون کی شکل اچھی ہوتی۔ بہ نسبت ہر بلد کے اُنکی قوت خلقت پر دلیل ہے۔ اور بد شکل کو دلالت ضعف خلقت پر ہے۔ چھوٹا بڑا ہونا آنکھ کا دلیل خوبی اور دبونی پر اُسی طرح ہے جیسا سر کی بزرگی اور کوچکی بیان ہوئی۔ خاص افعال آنکھ کی دلالت احوال چشم پر یہ ہے کہ اگر باریک اشیا کو دور اور نزدیک سے یکسان اور بہ نسبت مشابہ مقدار واجب پر دیکھین اور جو مقدار بذریعہ علم مناظر کے ہر ایک مبصر کے واسطے مقادیر مبصرہ کی ضبط اختلاف حجم اور مسافت کے ثابت ہوچکی اور جو زاویہ رویت مقتضی کسی مقدار معین مثلاً ثلث اور ربع اور خمس وغیرہ کے دیکھنے کا ہو اُسمین کمی بیشی حسابی واقع نہو اور جس مقام سے زاویہ رویت قائم پیدا ہو وہان سے پوری شکل اور جہان سے منفرجہ خواہ حادہ بنے بڑی اور چھوٹی بمقدار بزرگی اور کوچکی زاویہ کے نظر آوے) اور بایں ہمہ جو چیزین مبصرات مین سے قوی ہون اُنکے دیکھنے سے آنکھونکو ایذا نہ پہونچے اور نہ اوسکی طرف دیکھنے سے کوئی ایسا اثر جو مخالف الوان اور اشکال مبصرات مذکورہ کے ہو آنکھون مین پیدا ہو پس ان جمیع صورتون مین مزاج آنکھون کا قوی ہوگا۔ اور اگر بخلاف امور بالا ابصار مین ضعف اور نامتناسب ہون اور مبصرات قوی سے اذیت پائین آنکھونکا مزاج یا خلقت فساد سے خالی نہین ہے۔ پھر اس فساد مین بھی اختلاف ہے مثلاً اگر قریب کی چیز کیسی ہی باریک کیون نہو اُسکے دیکھنے سے قصور نہو اور دور کی چیز بخوبی نظر نہ آوے اور نگاہ قاصر ہو معلوم کرنا چاہیے کہ روح باصرہ صاف ہے اور تھوڑی ہے۔ اور اطبا گمان کرتے ہین کہ اسقدر مادہ روح باصرہ کا نہین ہے کہ اُسکا انتشار مسافت بعید تک ہوسکے بوجہ رقیق ہونے مادہ کے اور مراد خروج اور انتشار سے اطبا کی یہ ہے کہ اسقدر روح باصرہ نہین کہ بذریعہ خلوط شعاعی کے مقام مبصر تک منتشر ہو اور اُسی شعاع مخلوط روح باصرہ کے یہ لوگ اعتقاد کرتے ہین کہ وہی روح آنکھ سے خارج ہوکر بشکل مخروط بن جاتی ہے اور قاعدہ اُسی مخروط کا مماس سے مبصر کے ہوتا ہے۔ اگر دور کی چیز دیکھنے سے آنکھ قاصر ہو لیکن باریک چیز کو قریب سے نہ دیکھ سکے اور جب اُسی باریک شے کو ایک مسافت معین اور دوری محدودہ پر لیجائین بخوبی نظر آسے معلوم کرنا چاہیے کہ روح باصرہ مین کثرت ہے اور باوجود کثرت کدورت بھی ہے کہ صاف اور لطیف نہین ہے بلکہ رطوبت کی زیادتی ہے اور مزاج بھی آنکھ کا رطب ہے۔ ایسی حالت مین اطبا مدعی ہوتے ہین کہ اس روح مکدر رقت اور صفائی ایسی جو قابلیت ابصار کی رکھے بدون طے کرنے مسافت بعیدہ کے پیدا نہین ہوتی اور جب شعاع کو پوری حرکت مسافت بعید تک ہوتی ہے روح باصرہ رقیق اور صاف کدورت سے مانع ہوکر ذریعۂ ابصار ہوتی۔ اور اگر نزدیک اور دور ہر ایک مسافت کے اشیا کے دیکھنے مین کوتاہی ہو روح باصرہ مین بھی کمی ہوگی اور کدورت بھی۔ آنکھون سے جو چیزین بطور سیلان کے

برآمد ہوتے ہون خواہ نہوتے ہون اُس سے شناخت یہ ہے اگر آنکھ ہمیشہ خشک رہے اور کیچڑ نہ نکلے اُسکا مزاج یابس ہے اور اگر باوجود کیچڑ نکلنے کے خشکی مزاج اُسکا مرطوب ہے انفعالات کا حال یہ ہے کہ اگر آنکھون کو حرارت سے ایذا پہونچے اور برودت سے آرام ملے اُسکو سوء مزاج حار لاحق ہے اور اگر اذیت اور آرام اسکے خلاف ہو سوء مزاج بارد ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ درمیانی حالت ان سب حالات مین معتدل ہے سوائے اُس صورت کے کہ جودت ابصار ہو اور بخوبی ہر شے کو دیکھے کہ اگرچہ افراط کی جانب ہے مگر دلالت اعتدال پر کریگی - آنکھونمین جمیع اقسام کے امراض پیدا ہوتے ہین مادی بھی اور سادج اور امراض آلیہ و امراض شرکی آنکھ کے واسطے اُن احوال مین جو بنظر ہیئت کھولنے اور بند کرنے کے اور دیکھنے کے عارض ہوتے ہین خواہ بنظر دوسرے لاحق ہوتے ہین چند احکام خاص ہین کہ اُنھین امراض عادہ سے زیادہ تعلق ہے - اُن احکام کو اُنھین مقامات مین ملاحظہ کرنا چاہیے - جہان امراض عادہ کا ذکر کیا گیا ہے - امراض چشم کے خاص بھی ہوتے ہین اور بشرکت بھی ہوتے ہین - اور امراض شرکی آنکھ مین اکثر بشرکت دماغ کے پیدا ہوتے ہین - اسی طرح سر اور جایہاے سر داخلی اور خارجی کی شرکت سے - ایضاً بشرکت معدہ بھی پیدا ہوتے ہین - اور جو مرض آنکھ مین بشرکت حجاب خارج کے پیدا ہو وہ اسلم ہے بہ نسبت اُس مرض کے جو بشرکت حجاب اندرونی دماغ کے عارض ہو **فصل تیسری احوال چشم کے بیان مین**

اگر کوئی مرض آنکھون مین بشرکت دماغ کے پیدا ہو اُسکی علامت یہی ہے کہ دماغ مین کوئی نہ کوئی آفت منجملہ آفات مذکورہ ابواب امراض دماغیہ کے پھر اگر واسطہ مرض چشم کا باطنی حجابون مین سے کوئی حجاب ہے - درد اور الم کی زیادتی آنکھ کے اندر خواہ اُسکے ڈھیلے سے شروع ہوگی - پھر اُسمین بھی اگر مادہ حار کے سبب سے یہ مرض اُٹھ کھڑا ہوا ہے ناک مین کھجلی اور پھینک کی آمد پیدا ہوگی - اور اگر یہ مادہ بارد ہوگا رطوبات سرد کے آمد زیادہ ہوگی - اور کمتر ایسی مشارکت امراض چشم کو حجاب داخلی سے بوجہ سوء مزاج مفرد کے ہوتی ہے - اور اگر بوجہ مشارکت خارجی حجابون کے مرض آنکھ مین پیدا ہو اور مادہ کا توجہ اور اُسکی آمد اُنھین حجابون سے ہوتی ہے ایک تمدد ایسا محسوس ہوگا کہ جبہہ اور عرق خارجی سر سے شروع ہوگا اور طنور صدغ کا متصل پلکون کے زیادہ ہوگا - اور اگر بشرکت معدہ کے آنکھونمین کوئی مرض پیدا ہو جو علامات باب معدہ مین مذکور ہونگے کہ اُنکو دلالت مشارکت معدہ کے دماغ پر دلالت ہے اور آنکھ مین خیالات کا عروض اگر بسبب معدہ کے ہوگا حالت گرسنگی مین ان خیالات کی قلت اور بروقت امتلاکے زیادتی ہوگی - جو مرض مادی خاص آنکھونمین بلا شرکت پیدا ہو اُسکی شناخت یہ ہے کہ دموی مادہ کا مرض اُس پر گرانی چشم اور سرخی اور آنسو اور آنکھون کا پھولا رہنا اور رگون کا پُر ہونا اور کنپٹیون کی دھمک اور چسپیدہ ہونا پلکون کا کیچڑ کی وجہ سے اور زیادہ کیچڑ کا نکلنا اور ملس کا گرم ہونا دلالت کریگا خصوصاً اس مرض کے ہمراہ علامات سدر دموی ہونے پر بھی موجود ہون - اور اگر یہ مادہ بلغمی ہوئے اُسپر دلیل یہ ہے کہ ثقل زیادہ اور شدید ہوگا اور سرخی خفیف یعنے گلابی رنگ کے ہمراہ کسی قدر رصاصیت اور چسپیدگی پلک کی اور رمد چشم اور تہیج اور قلت آنسوؤن کی بھی ہوگی - صفراوی مادہ پر آنکھونمین نخس اور التہاب اور سرخی زردی لیے ہوے جو مشابہ سرخی مادہ دموی کے نہو اور آنسو کا رقیق ہونا اور تیز باحدت ہونا اور پلکون مین چسپیدگی کم ہونی دلالت کرتی ہے - آنکھ کے مزاج سادج بلا مادہ پر گرانی چشم مین تہوتی اور باوجود سبکی کے خشکی رہنی یا دیگر دلائل مذکورۂ بالا یعنے جو فصل دوسری مین مذکور ہوے دلالت کرتے ہین - امراض آلیہ یعنے مرکبہ خواہ امراض مشترک جو آنکھ مین پیدا ہوتے ہین اُنکا بیان ہر ایک فصل مین جداگانہ کیا جاتا ہے **فصل چوتھی بیان مین قواعد کلیہ معالجہ چشم کے** ہر ایک مرض آنکھ کا علاج بمقابلہ اُسی مرض کے بالضد کرنا چاہیے اور چونکہ جمیع امراض چشم کے منحصر تین قسم مین ہین مادی اور سادج اور امراض تفرق اتصال پس علاج کی تین قسمین ہونگی امراض مادی کا علاج استفراغ مادہ سے ہوتا ہے اور اسی طریقہ مین تدبیر اور رام بھی داخل ہے - اور مرض سادج مین تبدیل کیجاتی ہے اور تفرق اتصال مین

اصلاح ہیئت اور درستی شکل کی کرنی چاہیے جسطرح جوڑ خواہ انزال اور التہام کی ضرورت ہوتی ہے۔ استفراغ مادہ چشم کا کبھی اسطرح پر ہوتا ہے کہ اُس طرف سے مادہ کو پھیر کر دوسری طرف لیجاتے ہین۔ اور کبھی تجلیب کی ضرورت ہوتی ہے صرف مادہ کا نہین پہلے تنقیۂ عام کی ضرورت ہوگی اگر تمام بدن مختلی ہو اسکے بعد تنقیۂ خاص دماغ کا اُنھین ادویہ خاص سے جو منقی دماغ ہین اور جنھین اوپر کیے مباحث مین مفصلاً بیان کر چکے ہین اُسکے بعد باقی مادہ کو آنکھ سے بطرف ناک کے اور قریب کی رگون کے جیسے دونون رگ ماقین کی نقل کرتے ہین تجلیب کی صورت یہ ہے کہ مادہ آنسوؤن کے ذریعہ سے استعمال ادویہ مدمعہ کرکے نکال ڈالتے ہین۔ تبدیل مزاج بروقت سوء مزاج سادج کے خاص ادویہ سے کرتے ہین۔ اور تفرق اتصال جو آنکھ مین ہو اُسکا ازالہ ایسی دواؤن سے جنمین تجفیف زیادہ نہو اور لذع کسی قدر پیدا کرین گے اور ان ادویہ پر عنقریب ناظر کتاب ہذا کو اطلاع ہو جاے گی جب ہر مرکا علاج بیان کرینگے خواہ اور امراض خاص آنکھ کے بتفصیل مذکور ہونگے مطاوی کلام ان ادویہ کا ذکر کیا جاے گا۔ ایک قاعدہ ضروری یہ بھی ملحوظ رہے کہ آنکھ کے جمیع امراض مادی مین تقلیل غذا اور استعمال ایسی غذا کا جو خلط محمود پیدا کرے کرنا چاہیے۔ اور جو چیز منجر ہو خواہ اُس سے بدہضمی پیدا ہو اُس سے احتراز کرنا چاہیے۔ اور اگر مادہ کسی عضو خاص سے آتا ہو اور برانگیختہ ہوتا ہو پہلے قصد اُسی عضو کی طرف کرنا چاہیے اور اگر مجاب خارجی سے تو یہ مادہ کی ہو استعمال حجامت کا کرکے استعمال رواضع کا جبہہ پر کرنا چاہیے۔ منجملہ رواضع کے چھلکا تربوز کا مادہ حار کے واسطے اور رقلقدیس مادہ بارد مین استعمال کرنا چاہیے جو رگین امراض چشم مین بذریعۂ فصد کے کھولی جاتی ہین اُنکی تفصیل یہ ہے سر رواُسکے بعد وہ رگین جو اطراف سر مین ہین۔ پھر انمین بھی جو رگین پیش سر ہین اُنکی فصد نقل مادہ کے واسطے کرنی چاہیے اور جو رگین پس سر واقع ہین اُنکی فصد جذب مادہ مین مفید ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو مواد آنکھ مین پیدا ہوتے ہین اور اُن مواد کا نقل بطرف اور اعضا کے ضرور ہے اُسوقت اصوب تدابیر یہ ہے کہ منخرین کی طرف نقل مادہ کا کرنا چاہیے بشرطیکہ اس نقل سے خوف انصباب مادہ کا بطرف آنکھ کے نہو اور یہ نقل اُن ادویہ سے کرین جو عطوس اور نشوق کہلاتی ہین اور اسی عنوان سے ان کا ذکر اور مقامات مین کیا ہے چنانچہ اوجاع راس کے باب مین بھی مذکور ہو چکے ہین جو ادویہ آنکھ کے مزاج کی تبدیل کرتی ہین اُنمین سے کسی قدر ایسے ہین کہ تبرید کرکے مزاج چشم کا کرتی ہین جیسے آب برگ عنب الثعلب اور عصارہ عصی الراعی جسے یونانی زبان مین بطباط اور ہندی مین لال ساگ خواہ راج گیری کہتے ہین آب برگ کاسنی آب برگ کاہو اور گلاب خواہ عصارۂ گل اور لعاب اسبغول۔ اور بعض ادویہ تسخین پیدا کرکے مزاج چشم کی تبدیل کرتے ہین جیسے مشک اور فلفل اور روج اور مامیران وغیرہ اور بعض ادویہ مجفف ہین جیسے توتیا اور اثمد یعنے سرمہ سفید اور اقلیمیا یعنے میل جانمی اور سونے کا اور یہ معدنی انھین ادویہ سے مقبضات ہین مثلاً شیاف ماتیثا اور صبر اور زعفران اور فیلزہرج اور گل سرخ اور بعض ادویہ ملین ہین جیسے دودھ خواہ برادہ بادام اور سپیدۂ بیضۂ مرغ اور لعاب یعنے آب دہن۔ اور بعض ادویہ منضجہ ہین جیسے عروق یعنے ہلدی اور آب حلبہ اور آب میفنج (جو ایک دوا سے مرکب ہے) خصوصاً کہ اُسمین روٹی بھگو کر استعمال کرین۔ اور بعض ادویہ محللہ ہین جیسے انزروت آب رازیانہ۔ اور بعض ادویہ مخدرہ ہین مثلاً عصارۂ تفاح اور خشخاش اور ابیون یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر امراض چشم کے ہمراہ درد سر بھی ہو پہلے علاج صداع کا واجب ہے اور آنکھ کے مرض کا علاج نکرنا چاہیے بدون اسکے کہ درد سر زایل ہو جاے۔ اگر استفراغ اور تنقیہ سے خواہ کسی اور تدبیر صائب سے ازالہ مرض کا نہو اور باوجود یکہ تشخیص مرض کی صحیح ہو اور تدبیر بھی صحت کے ساتھ واضح ہو اور سودمند معلوم کرنا چاہیے کہ مزاج آنکھ کا بارد ہے خواہ طبقات چشم مین ایسا مادہ خبیث آگیا ہے کہ جو غذا وہان تک پہونچتی ہے اُسے فاسد کر دیتا ہے۔ یا اُس شخص کے دماغ مین ایسا ضعف ہے خواہ اور مقامات مین ضعف پیدا ہوا ہے کہ وہان سے نوازل بطرف آنکھ کے اُترتے ہین یہ سب قواعد اچھی طرح ذہن نشین کرنے چاہئین

فصل پانچوین آنکھ کی حفظ صحت کی تدبیر اور بیان اُن چیزون کا جو آنکھ کو مضر ہین جو شخص آنکھون کی

حفظ صحت کا خواستگار رہنا چاہیے کہ بخارات دماغ سے خواہ ایسی ہواؤں سے جو اعتدال سے خارج ہین یعنے انمین گرمی زیادہ ہو خواہ سردی خواہ جو ہوائین اخلاط مین خامی پیدا کرتی ہین اور بارد ہین خواہ باد سموم سے لون کھتے ہین ایسی چیزون سے آنکھونکو بچاتا رہے۔ اور کسی ایک شے کی طرف ہر وقت بغور دیکھنے سے بھی کہ اُسمین نظر ایسی جاوے گویا وہان سے اپنہٹاے گا پرہیز کرے۔ ایضاً کثرت بکا سے بخوبی بچاتا رہے اور باریک چیزونکی طرف کم نظر کرے مگر کبھی گاہ بگاہ بطور ریاضت کے مضایقہ نہین اور زیادہ بیٹھنے کے بعد سونے سے بھی احتراز کرے۔ اور یہ بھی معلوم کرے کہ جماع کی زیادتی بھی آنکھ کو بہت مضر ہے۔ اور سکر یعنے مستی اور پرخواری اور بعد شکم سیر ہونے کے فوراً سونا بھی اچھا نہین ہے۔ اور کل اقسام کے اغذیۂ غلیظہ اور اشربۂ غلیظہ اور جمیع مبخرات جنکے بخارات سر تک پہونچتے ہین پھر اُنمین سے جو مالح حریف اشیا ہین جیسے کراث اور جنبر قوتی۔ اسی طرح جو چیزین بانواع مختلفہ ہین بجز اُسکے زیادہ نمک کھانا۔ اسی طرح سے جس سے زیادہ بخارات پیدا ہوتے ہین جیسے کرم کلاً خواہ مسہر اور تمامی ادویہ جو ادویۂ مفردہ مین مضرات چشم کے خانہ مین لکھی گئی ہین انسے زیادہ پرہیز کرے۔ اور یہ بھی واضح رہے کہ زیادہ سونا اور زیادہ جاگنا آنکھ کو مضر ہے اور اعتدال نوم اور یقظہ کا موافق ہے۔ جو چیزین کہ اُنکا استعمال آنکھونکو مفید ہے اور آنکھونکی قوت کا حفظ اُنمین ہوتا ہی اُنمین ایسی چیزین ہین جو کہ سرمہ اور توتیاے پرورد کی بنائی جاوین اور پرورد کرنا توتیا کا آب مرزنجوش اور رازیانہ مین چاہیے۔ اسی طرح آب رازیانہ سے جو کہ عظیم النفع ہے۔ ایضاً برود آب انارین کا جو پوست اندرونی انارین سے نچوڑا جاے اور اُنکو تنور مین شہد کے ساتھ پختہ کیا ہو جیسے اسکا طریقہ اپنے مقام خاص پر مفصلاً بیان کیا جاے گا۔ اور آنکھ کی جلا کرنے والی اور تیزی نگاہ کی پیدا کرنے والی چیزون مین سے ایک طریقہ یہ بھی ہے۔ کہ شفاف پانی مین غوطہ لگاکر آنکھین کھولے۔ مضر چیزین آنکھون کی نسبت چند اقسام کی ہین۔ افعال اور حرکات اور اغذیہ مین تصرف نازیبا کرنا۔ افعال وہی مضر ہین جنسے تجفیف پیدا ہوتی ہے جیسے جماع کثیر اور دیر تک روشن چیزونکی طرف دیکھنا اور باریک خط پڑھنا باوزاط اور توسط خط کا باریک اور موٹے ہونے مین بہت مفید ہے اسی طرح اور باریک چیزون کا بنانا اور امتلاے طعام کے بعد فوراً سونا اور بھوک مین سونا بلکہ واجب ہے جس شخص کو ضعف بصر ہو اتنی دیر کہ طعام ہضم ہوجاے بعد اسکے سوے۔ ہر قسم کی امتلا بصارت کو مضر ہے۔ اور خشکی پیدا کرنے والی ہر ایک شے آنکھ کو مضر پہونچاتی ہے اور جو چیز خونین دم سوداوی پیدا کرتی ہے شور ہو خواہ حریف اور تیز وہ بھی مضر ہے۔ قے کرنے سے بصارت کو فایدہ بھی ہے اور ضرر بھی۔ فایدہ اس وجہ سے کہ قے سے معدہ پاک ہوتا ہے۔ اور مضر اسلیے ہے کہ دماغ کے مواد کو متحرک کرکے بطرف آنکھونکے دفع کرتی ہے۔ اگر کسی شخص کو بدون قے کے چارہ نہو چاہیے کہ بعد طعام کے برفق اور نرمی قے کرے استعمال بھی مضر ہے۔ سونا اور زیادہ رونا اور زیادہ خون فصد کھولوا کر نکالنا خصوصاً بہیم پچھنے لگانا مضر ہین غذا کے استعمال کے وہی طریقے ہین جو اکثر مذکور ہوچکے اور خصوصاً کتاب اول کی تعلیم دوم فن ثانی فصل ۱۵ مین بیان ہوے ہے غرض یہ ہے کہ فساد سفلغم مین نہونے اور اس کتاب یعنے تیسرے حصہ مین جابجا اون قواعد سے اور بھی واقفیت ہوتی جاے گی فصل چھبیس رمد اور تکدر کے بیان مین رمد آنکھونمین جوش آنے کو کہتے ہین۔ کبھی رمد حقیقی ہوتا ہے اور اُسکا عروض بوجہ اسباب خارجی کے ہوتا ہی کہ آنکھونمین شوران پیدا کرکے آنکھ سرخ کردیتے ہین جیسے دھوپ کی وجہ سے آنکھونمین جوش پیدا ہو خواہ صداع احتراقی اور حمی احتراقی اور بخار اور دخان یا بعض اوقات مین سردی اور برودت بھی بوجہ تشنج کے موجب رمد کی ہوتی ہے اور چوٹ لگنے سے بھی چونکہ ہیجان آنکھ مین ہوتا ہے اسی طرح ہوا کے تند سے چونکہ آنکھ مین تھپیڑ لگتی ہے۔ مگر یہ سب اسباب خفیف ہین کہ انکے بقا کا زمانہ معتدبہ نہین ہے بہت جلد اور بآسانی زایل ہوجاتے ہین حتی کہ اگر ایسے رمد کا علاج نہ کیا جاے تب بھی بروقت زوال سبب کے خود بخود زایل ہوجاتا ہے۔ اس رمد کا نام یونانی زبان مین طاقیسس ہے۔ اگر ایسے اسباب رمد کی اعانت کوئی اور سبب بدنی یا کوئی سبب بادی جو معاضدۃ اور اعانت سبب بادی اول کی کرے۔ ممکن ہے کہ بعلت انتقال اس کا

ورم ظاہری خفیف کی طرف اسطرح ہوجاتے جیسے انتقال حمیات یومی کا بطرف حمیات عفنہ خواہ حمی ساذج کی طرف ہوتا ہی۔ اور جسوقت اس رمکا انتقال شروع ہوتا ہے اسی زمانۂ ابتدا مین اسکا نام یونانی افونیکا رکھتے ہین۔ بعض اصناف رمد کہ وہ ہین جو تالیع آنکھ کے جرب کے ہوتے ہین ایسے اقسام کا سبب کسی قسم کا خدش یعنے تفرق اتصال چشم کا ہوتا ہی اور اول الامر مین یہ رمد بمنزلہ تکدر کے ہوتا ہے اور اسکا علاج بعد حک جرب کے ہوتا ہی یعنے پہلے کحلی مثلاً دیجاے تب اسکا علاج ہوسکتا ہی۔ مجملاً رمد سے مراد یہ ہی کہ ملتحمہ مین ورم پیدا ہو۔ کبھی یہ ورم بسیط ہوتا ہے اور حد سے زیادہ متجاوز نہین ہوتا ہی اور بہت بڑا اور عظیم نہین ہوتا ہے اور اکثر اسمین یہ کیفیت ہوتی ہی کہ رگین پر ہوجاتی ہین اور سیلان اشک کا اور درد چشم ہوتا ہے۔ اور ایک قسم مین ورم عظیم حد سے بڑھا ہوا اسقدر کہ سپیدی زیادہ ہو کر حدقۂ چشم پر آکر اُسے دھانپ لیتی ہی اور آنکھ بند نہین ہوسکتی اسکو یونانی مین کیموسس کہتے ہین اور ہم اپنی زبان مین ورد ینج کہتے ہین۔ لڑکونکو اکثر یہ ورم بوجہ کثرت مواد اور ضعف چشم کے عارض ہوتا ہے۔ اور فقط مادۂ حار سے پیدا نہین ہوتا بلکہ مادۂ بلغمی اور سوداوی سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ پھر چونکہ رمد حقیقی و ورم حدقۂ چشم بلکہ ورم ملتحمہ کو کہتے ہین اور جو ورم ہے اُسکا عروض یا مادۂ دموی سے ہوتا ہے یا صفراوی مادہ سے خواہ بلغمی یا سوداوی سے خواہ سبع سے (پس بحکم ضرب اول شکل اول کے نتیجہ یہ ہوا کہ رمد کا سبب بھی ان پانچ اسباب مین سے کسی ایک سبب سے ضرور ہوگا البتہ کبھی جس غلط سے ورم پیدا ہوتا ہے خاص آنکھ مین پیدا ہوتی ہے۔ اور کبھی یہ غلط دماغ سے بطرف آنکھ کے آتی ہے یعنے بر سبیل نزلہ کے اُس حجاب خارجی مین ہو کر آتی ہے جو محلل راس ہے یعنی تمام سر کو دھانپے ہوے ہے۔ حاصل یہ ہے کہ وہ غلط دماغ خواہ دماغ کے اطراف سے آنکھ مین آتی ہی اسلیے کہ دماغ مین جب مواد کثیرہ مجتمع ہون اور امتلاز یادہ ہوجاے اُسوقت رمد حشیم کا یقین کرنا چاہیے ہان اگر آنکھ زیادہ قوی ہو۔ کبھی جب شرائین داخلی یا خارجی سر کے فضول کثیرہ سے پُر ہوتے ہین اُسوقت اُنکے فضول بطرف آنکھون کے گرتے ہین اور کبھی آنکھو نمین یہ مادہ سر سے اور نواحی سر سے نہین آتا ہے بلکہ اور اعضاے آتا ہے خصوصاً اگر آنکھون مین کسی قسم کا سوء مزاج ایسا لاحق ہو کہ اُنکو ضعیف کرکے قابل اُن آفات کا کردے جو ان فضول کے انصباب سے پیدا ہوسکتا ہے بعض اقسام کے رمد وری ہوتے ہین اور بطور توارث کے پیدا ہوتے ہین کہ اُنکا دورہ اور اُنکی نوبت بر طبق دورہ انصباب مواد کے واقع ہوتا ہے۔ اور جسوقت انصباب مواد کا ہوتا ہے اُسی وقت شدت وجع کی رمد مین ہوتی ہے۔ اور یہ شدت کبھی بوجہ نزع غلط کے ہوتی ہے جو اکال ہوتی ہے۔ اور طبقات چشم کو گلانا اور سڑانا شروع کرتی ہے خواہ کوئی غلط کثیر اتنی ہوتی ہے کہ اُسکی وجہ سے آنکھو نمین تمدد پیدا ہوتا ہے۔ یا غبار غلیظ آنکھون مین پڑکر ایذا دہی کرتا ہی ایسے اوقات مین تفاوت کمی بیشی درد کا بموجب تفاوت اسباب مذکورہ کے ہوتا ہے اور جسقدر مواد مذکورہ زیادہ لذاع خواہ کثیر ہوتے ہین اُتنا ہی درد مین اختلاف ہوتا ہے جیسا اور امراض مین بیان ہوچکا جو دوری ہوتے ہین خواہ تمام بدن سے وہ مواد بطرف آنکھونکے رجوع کرین یا فقط سر سے خواہ سر کی اُن رگون سے جو بطرف آنکھونکے مادۂ رومی کو حار ہو یا بارد پہونچادے۔ کبھی خود آنکھون کے مادہ سے رمد پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح پر کہ طبقات چشم مین ایک قسم کا سوء مزاج بوجہ اجتباس کسی خاص مادہ کے عارض ہو یا آشوب چشم کا زمانہ طولانی ہوجاے جس بوجہ اُسکے جو مقدر غذا کے آنکھونمین پہونچتی ہے سب فاسد ہوجایا کرے۔ جس شخص کی آنکھ مین ڈھیلے بڑے ہون اور باہر کی طرف ابھرے ہوے اُسکی آنکھ رمد عظیم کی قابلیت زیادہ رکھتی ہی۔ اور حدقۂ چشم کا باہر نکل آنا بروقت عروض رمد کے ایسی آنکھونمین زیادہ صورت پذیر ہی اسلیے کہ رطوبت اُسکی آنکھونمین زیادہ ہی۔ اور مسامات وسیع ہین۔ کبھی بعض اقسام رمد مین سر آنسو زیادہ نکلتے ہین وجہ یہ ہے کہ ہضم غذاے چشم کا بخوبی ہونے پاتا۔ اکثر رمد کا زوال خود بخود اسہال کے عارض ہونے سے بھی ہوجاتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ روارت رمد کی بحسب کیفیت مادہ کے ہوتی ہے اور عظیم ہونا ورم کا بموجب مقدار مادہ کے ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ بلاد جنوبی مین رمد بکثرت عارض ہوتا ہے اور بسرعت

زوال ہو جاتا ہو بکثرت عارض ہونے کا سبب یہ ہو کہ اُن کے مواد مین سیلان اور رطوبت زیادہ ہو اور بخارات کی تولید اُنکے اجسام مین زیادہ ہوتی ہو اور بسرعت زوال رطوبت کا اس جہت سے ہوتا ہو کہ اُنکے مسامات مین تحلل زیادہ ہو۔ اور بیشتر اُنمین بوجہ نرمی طبیعت کے اسہال عارض ہوتا ہو جسسے زوال رطوبت ہو جاتا ہو۔ پھر اگر کبھی نگہان کسی قسم کا برد اُنکو عارض ہوا سوقت رطوبت مزمنہ پیدا ہوتا ہو اسواسطے کہ بخور مانع اور قابض حرکت غلظ متحرک کا بوجہ برودت اتفاقی کے ٹھاہو کر ورم رطوبت پیدا کرتا ہے۔ جو باد سرمین خواہ جو اوقات فصول بارد مین اُنمین رطوبت اگرچہ کمتر پیدا ہوتا ہے لیکن اُسکا زوال دشوار ہوتا ہو۔ کمتر پیدا ہونا رطوبت کا ایسے بلاد اور اوقات مین اسی وجہ سے ہے کہ اخلاط مین سکون اور رجوع ہوتا ہے۔ اور صعوبت انحلال کی وجہ یہ ہے کہ ایسا مادہ جب کسی عضو مین حاصل ہوتا ہے اُسکا تحلل بسرعت اور سہولیت نہین ہو سکتا اسلیے کہ مجاری مین تنگی اور ٹھنڈا بوجہ برودت کے عارض ہوتا ہے اور اسقدر تمدد عظیم بیان تک پیدا کرتا ہے کہ پردہ خواہ جھلی کے پھٹ جانے کی نوبت پہونچتی ہے۔ جب شتا شمالی کے بعد ربیع جنوبی آئے اور ربیع جنوبی مین بارش باران بھی ہو اور اُسکی صیف نہایت گرم ہو خواہ صیف کی رات مین گرمی زیادہ ہوا سوقت رطوبت کی زیادتی ہوگی اسی طرح شتا روانی یعنے زمستان سرد اور ناگوار ہوا اور ہوائے جنوبی کے چلنے سے بدن مین اخلاط بھر جائین اُسکے بعد ربیع شمالی پیدا ہو کر ان مواد کو متحقن کر دے۔ صیف شمالی مین رطوبت بکثرت عارض ہوتا ہے خصوصاً اگر ایسی فصل صیف کے بعد شتاے جنوبی کے واقع ہو۔ کبھی رطوبت کی کثرت اُس صیف مین بھی ہوتی ہے جس سے پہلے ربیع جنوبی اور شتا شمالی گذر چکی ہو کہ اُسمین خشکی زیادہ ہو۔ فصل زمستان مین جو ابدان سخت مین حکم بلاد شمالی مین اور نرم اور متخلخل ابدان حکم بلاد جنوبی مین در بارہ کثرت عروض رطوبت کے داخل ہین۔ اور جس طرح بلاد حارہ مین رطوبت زیادہ ہوتا ہے ویسی ہی زیادہ گرم حمام مین بسوقت آدمی زیادہ داخل ہو شاید کہ رطوبت پیدا ہو جائے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر باوجود علاج صحیح اور تنقیۂ کامل کے رطوبت چشم اور تغیر حال چشم کا برقرار رہے اور زائل نہوا سوقت سبب اس مرض کا ایک مادہ ردی ایسا ہوگا جو آنکھ مین بند ہو اور نفاذ کو فاسد کر دیتا ہے خواہ دماغ اور سر سے نوازل بکثرت آنکھون مین گرتے ہین۔ چنانچہ اوپر بھی بیان ہو چکا ہو علامات واضح ہو کہ جنسے اقسام درد کے آنکھ مین پیدا ہوتے ہین اُنمین سے بعض اوجاع انزاع اور اکآل ہوتے ہین اور بعض اوجاع متمدد ہوتے ہین جو اوجاع انزاع ہین اُنکی دلالت کیفیت مادہ اور مدت مادہ پر ہوتی ہے اور جو اوجاع تمدد پیدا کرتے ہین وہ کثرت مواد خواہ ریح پر دلالت کرتے ہین۔ اور جس رطوبت مین آنسو زیادہ جاری رہین اور لذع مین تیزی رہے اُسکا منتہی بسرعت ہوگا۔ اور اگر آنسو زیادہ نہون بلکہ رطوبت بس ہو اُسکا منتہی بطی ہوتا ہے۔ کیچڑ کو اس مرض مین کبھی نضج مادہ پر دلالت ہوتی ہے۔ اور کبھی غلظ مادہ پر۔ اگر کیچڑ جلد جلد نکلے اور سب اعراض مین خفت ہو سوا سے گرانی چشم کے ایسی کیچڑ غلظ مادہ پر دلیل ہے۔ اور جو کیچڑ ہمراہ نضج کے ہو اور اُسکے نکلنے سے آنکھون مین سبکی اول ایام مین تھوڑی سی پیدا ہو اور بہت جلد چھوٹ کر آنکھ سے گر پڑے یعنے زیادہ چسپیدہ نہو وہی قسم کیچڑ کی نمود ہے۔ جس کیچڑ کے دانہ چھوٹے چھوٹے ہون اُسے دلالت خیریت پر کم ہے اسلیے کہ چھوٹے چھوٹے ریزے بطو نضج پر دلالت کرتے ہین۔ جب پلکین چسپیدہ ہونے لگین اور اسقدر چپٹ جائین کہ بدون وقت خواہ کسی تدبیر خاص کے کھل نہ سکین وہی زمانہ نضج کا ہے جیسے جب تک سیلان رطوبت مائی کا ہوا کرے وہ زمانہ ابتدا کا ہو۔ اس مختصر بیان کے بعد اب کہتے ہین کہ تکدر کی شناخت خفت سبب سے ہوتی ہے اور اس طرح بھی شناخت کرنی چاہیے کہ پہلے سے کوئی ورم بادی نہوا ہو۔ جو رطوبت بشرکت سر کے پیدا ہوا ہے اسپر درد سر اور گرانی سر کی دلالت کرے گی پھر رطوبت کے آنے کی آنکھ مین دماغ کی طرف سے وہی مجاب خارجی ہے جو سر کو ڈھانپے ہوے ہے۔ اسوقت جبہہ مین بھی تمدد ہوگا اور رخسارہی رگین جو سر مین ہین اُنمین بھی مادہ کی اور پلکین پھولی ہوئی ہون گی۔ اور جبہہ مین سرخی اور عنبان ہوگا۔ اور اگر اس مادہ کی آمد مجاب اندرونی سے ہو ان امور کا ظہور نہوگا بلکہ چھینک اور تالو اور ناک مین کھجلی رہا کرے گی۔ اور اگر شرکت

معدہ سے یہ مرض ہوگا اُسکے ہمراہ اُبکائی اور کرب اور معدہ مین علامت وجود اُسی خلط کی ہوگی - اگر رمد کا ورم دموی ہو آنکھ کا سفید رنگ اور رگون کا درد اور کنپٹیون کا ضربان اور تمام علامات غلبۂ خون کے ظاہر ہونگے اطراف دماغ مین - اور اُنمین زیادہ نہین جاری ہوتے البتہ کیچڑ کی اسقدر افزائش ہوتی ہے کہ آنکھین بعد بیداری کے کھل نہین سکتین اور پلکین چسپیدہ ہوتی ہین صفراوی رمد پر دلیل یہ ہے کہ آنکھ مین جسقدر زیادہ اور درد محرق اور ملتہب بہت شدید اور سرخی کم آنسو رقیق اور گرم کبھی نکلتے ہین اور کبھی مثل رمد دموی کے آنسوؤن سے آنکھ خالی رہتی ہے اور سوزش وقت پلکین چسپیدہ نہین ہوتین - کبھی رمد صفراوی سے ایک قسم ورم ہوتی ہے جسے عرب کہتے ہین کہ اُسمین آنکھ کی رگ عنبان پیدا کرتی ہے اور قرحہ پڑتا ہے کہ آنکھ کا جرم پگھلا جاتا ہے اور بگی پیدا ہوتی ہے جس مادہ سے یہ قسم پیدا ہوتی ہے نہایت خبیث اور بُرا ہوتا ہے ایک اور قسم رمد صفراوی کی ایسی ہوتی ہے کہ آنکھ مین کھجلی زیادہ اُٹھتی ہے جیسے کوئی چھیلے ڈالتا ہے اور خشکی آنکھ مین ایسی پیدا کرتی ہے کہ رطوبات کا نام نہین رہتا - اور سرخی بہت کم ہوتی ہے کچھ مین بھی کمی ہوتی ہے اور ورم کا حجم معتد بہ ایسا کہ اُسکی مقدار کسی قدر محسوس ہو ظاہر نہین ہوتا اس قسم کا مادہ قلیل ہوتا ہے لیکن اُسمین مدت زیادہ ہوتی ہے - بلغمی رمد مین ثقل شدید آنکھ مین پیدا ہوتا ہے - اور حرارت مین کمی سرخی بہت خفیف بلکہ غلبہ سپیدی کا زیادہ ہوتا ہے اور کیچڑ اتنی کہ جس سے سوتے وقت پلکین چسپیدہ ہو جائین اور کسی قدر تہیج بھی پیدا ہوتا ہے اور تہیج مین آنکھ کے چہرہ بھی شریک ہوتا ہے اور رنگ کی سپیدی چہرہ پر بھی ظاہر ہوتی ہے - اگر صفراوی یا بلغمی رمد مین مبتلا ہو مریض کو اُبکائی بھی لاحق ہوتی ہے کبھی رمد بلغمی اس درجہ کو پہونچتی ہے کہ طبقہ ملتحمہ پر جو ورم کے سیاہی سے اونچا ہو کر نکل آتا ہے اور اُبھرا ہوا معلوم ہوتا ہے لیکن اس ورم مین سرخی بخوبی ظاہر اور رشد شدید نہین ہوتی اور نہ اسمین آنسو بکثرت نکلتے ہین - بلکہ رمص جیسے کیچڑ البتہ نکلتی رہتی ہے - سوداوی رمد مین گرانی چشم مع کدورت اور جفاف کے ہوتی ہے اور مرض مین ازمان یعنے دیر پا ہونا اور بطاء یعنے تو کم نکلنا ہے - دموی رمد مین فقط تمدد ہوتا ہے اور گرانی اور سیلان اشک نہین ہوتا اور کبھی تمدد کی وجہ سے حمرت بھی پیدا ہو جاتی ہے **معالجات** تکمید وغیرہ از قسم رمد خفیف کے علاج مین کبھی فقط سبب کا دور کرنا کافی ہوتا ہے - اور اگر سبب مرض کا کوئی مادہ معین از قسم استلاء خون وغیرہ کے ہو اُسکا استفراغ کر دینا چاہیے - اور بیشتر فقط حرکت چشم مین تسکین پیدا کرنی اور درد دور اور سپیدی بیضۂ مرغ کی تقطیر کافی ہوتی ہے - اگر تکمید آنکھ مین کسی قسم کے چوٹ لگنے سے عارض ہوا ہو کبوتر کے پرون کا خون گرم خواہ خود کبوتر کا خون ٹپکانا چاہیے - اور کبھی اسفنج خواہ پشم کی تکمید کافی ہوتی ہے - اس طرح کہ اسفنج وغیرہ کو کسی مطبوخ یا روغن گل خواہ طبیخ عدس مین ڈبو کر تکمید کرین - خواہ عورتون کا دودھ گرم گرم بستان سے آنکھ پر ٹپکائین - اگر اس تدبیر سے برآمد کار نہو جوشاندۂ حلبہ اور شیاف ابیض کا استعمال کرین جو تکمید بوجہ برودت کے عارض ہوا سے حمام نافع ہوتا ہے بشرطیکہ رمد کے درجہ تک پہونچ جائے اور ورم پیدا نہ ہو جائے - اور بدن اور سر مین امتلاء مادہ کی نہو اور اسی تکمید کو تکمید طبیخ بابونہ اور شراب لطیف کی تین ساعت بعد کھانا کھانے کے مفید ہوتی ہے - اور دیر تک ہونا شراب پی کر اسکے واسطے علاج نافع ہے واسطے اقسام تکمید کے دھوپ کی جہت سے پیدا ہوا ہو خواہ برودت سے عارض ہو خواہ اور کسی جہت سے جو رمد مغاثہ جرب کے ہو اور پھر خفیف بھی ہو پہلے جرب کو چھیل کر اُسکے بعد علاج رمد کا کرنا چاہیے - اور کبھی بعد چھیلنے جرب کے خود بخود رمد زایل ہو جاتا ہے - اگر ورم عظیم ہو کہ تحمل چھیلنے اور کھجلانے کا نہو سکے نرمی اور تلئین اور تنقیہ یہان تک کرین کہ تحمل اور برداشت ہو سکے اور مابین اسی تدبیر کے تدبیر تکمید کی بھی تھوڑی تھوڑی کرتے جائین **فصل ساتوین علاج مشترک اصناف رمد اور انصباب نزلی کا آنکھ مین** مشترک قانون تدبیر مین رمد بلغمی اور سائر امراض عین کے جو مادی ہون تقلیل غذا کی ہے اور سبک غذا کو اختیار کرنا اور اختیار کرنا ایسی چیز کا جو قلت مادہ پیدا کرے اور منجرات سے اجتناب کرنا اور ہر قسم کے سوء ہضم سے اور جماع سے اور حرکت سے اور سر مین تیل لگانے اور ترشی اور تیزی اور غلو

چیزون کے کھانے سے پرہیز کرنا اور سہیتہ طبیعت کو گرم اور ملین رکھنا اور فصد سر و رگ کھلوانی کہ جمیع اقسام امراض چشم کو نافع ہے۔ اور جس شخص کی آنکھون مین آشوب ہو سپید چیز اور شعاع کے دیکھنے سے اجتناب کرے بلکہ اسکے فرش اور بچھاون خواہ چیزین اسکے گرد مین سیاہ اور سبز ہون اور ایک کپڑا سیاہ اسکے منہ پر ہر وقت پڑا رہنا چاہیے جب تک مرض ہے سیاہ رنگ کپڑا رکھا جاہیے اور حالت صحت مین بعد مرض کے آسمانی رنگ مناسب ہے۔ جس گھر مین مریض رہتا ہو وہ تاریک اور مظلم ہو۔ اور ایسی تدبیر کرنا چاہیے کہ نیند اس مریض کو جس طرح ممکن ہو آجاے کہ یہ علاج بہت عمدہ ہے اور سر کے بالون کی درازی بھی رمد کو مضر ہے لہذا ترشوانا چاہیے۔ ہان اگر بال اتنے دراز ہون کہ لٹکتے ہون اور گردن پر پڑے رہین انکا بڑھنا مضر نہین ہے۔ بلکہ نافع ہے کہ تخفیف رطوبات کی انکی وجہ سے ہوتی ہے اسلیے کہ وہ اپنی غذا کے جذب کرنے مین رطوبات کو خشک کرتے ہین۔ اگر تمام بدن استسقا سے پاک ہو اور جس غلط سے رمد پیدا ہوا ہو گو نہین پیوست ہوا اور وہ خلط از قسم خون غلیظ کے ہو خصوصاً آخرین رمد کے استسقا بلا مرض ترقیق مادہ اور پینا شراب خالص کا کہ مادہ کو بیقرار کرکے نکال دے۔ یہ دونون باتین بہت نافع ہین اور بعد استفراغ خلط کے حمام افضل علاج رمد کا ہے۔ خصوصاً اگر تکمید سے درد مین تسکین پیدا ہوتی ہو کہ اسوقت حمام کا نفع عجیب ہے۔ رمد اور تمام امراض چشم کا ایک علاج کامل یہ بھی ہے کہ تکیہ اونچا ہو اور نیچے تکیہ اور بچھونے سے احتراز کرنا چاہیے۔ اور تیل لگانا مریض آشوب چشم کے سر مین مضر شدید پیدا کرتا ہے اور اس سے زیادہ مضرت تیل کے پکانے مین ہے اگرچہ روغن گل کان مین ٹپکایا جاے کہ وہ بھی نہایت درجہ مضر ہے اور کبھی رمد مین اسقدر زیادتی پیدا کرتا ہے کہ طبقات چشم مین تنگی پیدا ہوتی ہے۔ اگر مادہ رمد کا کسی عضو سے بطرف آنکھ آیا ہو چاہیے کہ اسی عضو کا تنقیہ کیا جاے اور جہت مخالف مین اس عضو سے اس مادہ کو جذب کرنا چاہیے جسطرح پر جذب ہو سکے فصد سے خواہ حقنہ وغیرہ سے کبھی فقط سر و رگ کی فصد کافی نہین ہوتی اور شریان صدغ کی فصد خواہ کان کے ذیب کی شریان کھولنی پڑتی ہے تاکہ جس راہ سے مادہ کی آمد ہے منقطع ہو جاے مگر یہ تدبیر اسوقت کرتے ہین جب مادہ کی آمد ان شرائین سے بطرف آنکھ کے ہو جو خارج سر سے واقع ہین جب اس شریان کو جلد چاک کرکے باہر نکالنا خواہ چھیدنا منظور ہو پہلے سر کے بال منوائین اور دیکھین کہ ان چھوٹی چھوٹی رگون مین سب سے زیادہ بڑی کونسی ہے اور کس کو جنبش اور حرکت زیادہ ہے اور گرمی سب سے زیادہ کس مین ہے اسی رگ کو کاٹ ڈالنا چاہیے۔ اور اسکے استیصال مین از حد مبالغہ کرنا چاہیے اگر اس قسم کی ہو جو کٹ سکتی ہے اور وہ چھوٹی شریان ہے بڑی کو چھیڑنا نہ چاہیے۔ اور کبھی پیشانی پر کی شریان کی اسی طرح تدبیر کرتے ہین۔ یہ بھی واجب ہے کہ پہلے اس شریان کو خوب غور سے دیکھ لین تاکہ مضمحل اور پژمردہ ہو جاے اسکے بعد قطع کرین مگر اس بات کا بھی طرح لحاظ کرین کہ جس رگ کا کاٹنا خواہ کھلنا منظور ہے وہی ہو جو سب چھوٹی رگون مین قوی ہے۔ اور کاٹنے سے پہلے اسکے نزدیک کے مقامات کو ریشمی ڈورے سے باستواری باندھنا چاہیے اور باندھ کر تھوڑی دیر تک ٹھہر جائین اسکے بعد قطع کرین مقام بندش سے جدا گانہ جو مقام ہے۔ اور اگر بعد کاٹنے کے زخم سڑ جاے خواہ عفونت پیدا ہو جاے اسوقت بندش کو کھول ڈالنا چاہیے تاکہ جس قدر خون مستحق اس مین یکجا ہے خارج ہو جاے۔ کبھی بجامت نقرہ یعنے مقابر گردن کی بھی قطع شریان کے برابر مفید ہوتی ہے اور پیشانی پر جونک لگانے کا فائدہ بھی اسی قدر ہے۔ اور جب یہ تدابیر مفید نہون آنکھ کے کونے کی فصد اور عروق جبہہ کی کھولنی چاہیے اگرچہ بجامت نقرہ زیادہ نافع ہے۔ جب مرض کا زمانہ طولانی ہو و شیاف ابیض جسمین تانبا جلا ہوا اور پھٹکری جلی ہوئی ڈالی جاتی ہے استعمال کرین۔ اور بیشتر فقط ایلوا کا آنکھ مین سرمہ کے طور پر لگانا کافی ہوتا ہے۔ اور جب باوجود ان تدبیرات کے کسی قدر فائدہ مترتب نہو معلوم کرنا چاہیے کہ طبقات چشم مین کوئی مادہ مزمن ایسا ٹھہر گیا ہے جو تحلیل کو دافع ہے اور کو فاسد کر دیتا ہے۔ پھر اسوقت استعمال قویتا کا جس مین مرکبات محفوظ ہون جیسے معجونہ اور اقلیمیا سے وہی جو منقول ہوا اور نشاستہ صمغ عربی وغیرہ کرنا چاہیے اور کبھی بامنظار ماتوخ پر داغ

لگانے کی حاجت ہوتی ہے تاکہ نزلہ کا امتباس ہو جائے اور رکے جائے۔ اسلیے کہ اکثر دوام رمد بسبب دوام نزلہ کے ہوتا ہے۔ اگر مبدا اس مرض کا اندرونی مجاب مشیم مین ہو البتہ علاج مین صعوبت اور دشواری واقع ہوگی مگر منتہائے تدبیر اسوقت بھی ہے کہ استفراغ ادویہ قوی سے خواہ اور قسم کا استفراغ قوی کرتے رہین اور تقویت سر کی مناد ہاے معروف سے جسکا اثر بھی ہوا کرتے ہین جیسے وہ مناد جو صندل اور گل سرخ اقاقیا سے بذریعہ آب کشنیز خواہ کشنیز تازہ سے بنایا جاے۔ خواہ کشنیز خشک اور تھوڑی سی زعفران ملا کر مناد بنائین اور ایک ساعت خواہ دو ساعت مقام رمد پر لگا کر پھر چھوڑا لین۔ کبھی ایسے مرض مین ادویہ معزی خواہ ایسی ادویہ جو مواد حارہ کی تعدیل کرین بھی مستعمل ہوتی ہین۔ دودھ کا استعمال بھی اسی غرض سے ہوتا ہے کہ تعدیل مواد کرین لیکن دودھ کا قطور اس طرح پر جائز ہے کہ آنکھ مین زیادہ دیر تک ٹھہرنے نہ پائین۔ بلکہ جو قطرہ آنکھ مین پہونچے فوراً اسے گرا دینا چاہیے اور ہر دفعہ تجدید تقطیر کی کرنی چاہیے اور سپیدۂ بیضہ بھی یہی خاصیت رکھتا ہے۔ مگر اسکی تجدید ہر وقت مثل دودھ کے ضرور نہین ہے بلکہ اگر تھوڑی دیر تک بھی آنکھ مین ٹھہرا رہنے دین مضر نہوگا اور دودھ سے بہر حال یہ بہتر ہے اگرچہ دودھ مین جلا زیادہ ہے اور سپیدی بیضہ مین قوت ہم کی ہمراہ تلئین کے ہے۔ اور ملاست ایسی پیدا کرتا ہے کہ تنگی اور انسداد مسامات پیدا نہین ہوتا۔ بلیغ علیہ مین باوجود تحلیل اور انضاج کے یہ بھی اثر ہے کہ ملاست پیدا کرتا ہے۔ اور درد مین تسکین بھی کر دیتا ہے۔ روغن گل مین یہی کیفیت ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ آنکھ کے امراض مین جو دوا مستعمل ہو اور خاص کر رمد کے علاج مین ایسی ہی دوا اور کار ہے جو خشونت پیدا نہ کرے اور نہ خود اسمین خشونت ہو اور نہ اسکی کسی قسم کا فرناگوار ہو مثلاً ماغ خواہ ترمس یا تیز ہو اور خوب باریک پیسی جاے تاکہ خشونت ظاہری اسکی برطرف ہو جاے اور تا امکان دواے مسیح یعنی بے مزہ کو استعمال کرنا بہتر ہے۔ کبھی رمد کے معالجہ مین سعوط سلیق وغیرہ بھی استعمال کرتے ہین جسکے ذریعہ سے ناک کی طرف اخراج مواد ہو جاتا ہے۔ مگر سعوط کے استعمال مین لحاظ اس کا ضرور ہے کہ ایسے وقت استعمال کرین کہ آنکھ کی طرف جذب مواد کا خوف نہو اور کبھی غرغرون کا استعمال بھی کیا جاتا ہے معالجات نافعہ سے واسطے رمد کے تکمید نیگرم پانی سے بذریعہ اسفنج خواہ پشمینہ کے ہے۔ کبھی ایک دو مرتبہ کی تکمید علاج رمد مین کافی ہو جاتی ہے کہ پھر اور دوا کی ضرورت نہین رہتی اور کبھی دس پانچ مرتبہ تکمید کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جیسے رمد کی قوت اور ضعف ہو۔ جس پانی سے تکمید کرین اگر اسمین اکلیل الملک اور حلبہ جوش دیا ہو زیادہ مفید ہوگا کبھی پیشانی پر مناد روا وع کا بھی لگاتے ہین خصوصاً جبوقت انصباب مادہ کی راہ حجاب خارجی سے ہو۔ یہ روا وع مثل پوست بلیغ خاص کر کے یا شیاف ماغیثا اور فیلز ہرث اور صبر اور تخم گل ارمنی اور زعفران انزروت اور آب عنب الثعلب اور آب عصی الراعی اور اسی طرح آب برگ عوسج اور سویق شعیر خواہ مکوے خشک اور سفرجل کا اگر فضلہ مواد مین حدت اور رقت زیادہ ہو ایسے مطبوخ کا استعمال کرین جو قوت قابضہ زیادہ رکھتا ہو جیسے مازو اور گلنار اور مشک اور ایسے اجزا کی تضمید مجاری نوازل پر کرنی چاہیے کہ مناد مذکور کی فائدہ عظیم ہے لیکن یہ ادویہ اسوقت مفید ہونگی جبکہ مادہ حار ہو۔ اور اگر بارد مادہ ہو پھر ایسی دوائین درکار ہین جن مین تجفیف اور قبض اور تقویت عضو کی مع کسی قدر تسخین کے ہو جیسے لطوخ زنجبی اور کرنب اور بورق کا ضرور ہے کہ آنکھ کا تنقیہ خاص کیوکا کا دودھ ٹپکا کرتے رہین خواہ سپیدی بیضہ مرغ وغیرہ سے اگر کیچڑ کا جھوڑا بدون مس کرنے اور ہاتھ لگانے کے نہو سکے بہت نرمی سے ہاتھ لگائین اور کیچڑ چھڑا لین۔ اور اگر رمد مین شدت ہو ایسی قوی فصد کھولنی چاہیے کہ نوبت غشی کی پہونچ جاے کہ زیادہ خون نکالنے سے فوراً صحت ہو جاتی ہے اور جب تک ممکن ہو تین روز اول مین شماف کا استعمال نکرین۔ بلکہ جو تدابیر استفراغ اور جذب مواد کے بجانب اطراف مذکور ہو چکے ہین اور جیسے مکان اور حالات پر مریض کا قیام اوپر تجویز کیا گیا ہو اسی پر تین دن تک اکتفا کرین۔ اور بعد اسکے اگر کوئی شئے از قسم شیاف ابیض وغیرہ استعمال کچھ مضائقہ نہین اسلیے اکثر زوال رمد کا اوائل تین روز مین فقط انھین تدبیرات سے

ہو جاتا ہو اور زیادہ کلفت معالجہ کی ضرورت نہین ہوتی ہو۔ ان تلیینون طبیعت کی اُسوقت بلکہ ہر وقت ضرور ہو بلکہ بعد فصد بھی جو خلط خون پر غالب ہو اُسمین مدر یا اسہال کے اخراج کرنا ضرور ہو۔ اور تکمید کا استعمال قبل تنقیہ کے ہرگز مفید نہین ہے اسی طرح حمام کا فائدہ بھی منحصر ہو بعد تنقیہ کے بلکہ قبل از تنقیہ کبھی حمام سے یہ ضرر پیدا ہوتا ہو کہ بہت سا مادہ بطرف طبقات چشم کے جذب ہو کر طبقات کو بھاڑ ڈالتا ہو۔ اسی طرح ابتدا مین ملکفات قوی اور ادویہ قابضہ کا بھی استعمال نہ چاہیے کہ طبقہ چشم تکثیف پیدا کر کے تحلل کو منع کرینگے اور درد کی زیادتی ہوگی خصوصاً اگر درد زیادہ ہو اُسوقت ہرگز نہ کرنا چاہیے۔ اور جن ادویہ مین قبض کم ہو اُنکا استعمال بھی ابتدا مین مفید نہین ہے اسلیے کہ نزول مادہ کو روک نہین سکتا اور طبقہ چشم مین تکثیف پیدا کر کے احتقان مادہ طبقات مین کر دیتا ہے۔ اگر حسب اتفاق استعمال ایسے ادویہ قابضہ اور ملکثفہ کا ابتدا مین کر دیا ہے اُسکا تدارک گرم پانی سے تکمید کر کے کرنا چاہیے۔ اور اگر شیاف ابہیض کو آب الکلیل الملک مین محلول کر کے استعمال کرین اور اسی پر اقتصار کرین بہت بہتر ہو اس لیے کہ اس سے زیادہ قوی دوا بروقت امتلاے سر کے بیشتر مضر ہوتی ہے۔ ادویہ محللہ سے بھی ابتدا مین زیادہ اجتناب کرنا چاہیے۔ کبھی بعد استعمال ادویہ قابضہ کے خصوصاً اگر اُنکے ہمراہ ادویۂ مخدرہ بھی ہون حاجت تقطیر آب شکر اور ماء العسل کی بھی ہوتی ہے۔ اگر اس تقطیر سے مرض مین ہیجان پیدا ہو اور گرمی آنکھ کی بڑھ جاے ایسی دوا سے تبرید کرنی چاہیے جسمین تکثیف نہو کہ اُس سے ہیجان کا تدارک ہو جاے گا۔ لیکن تبرید سے پہلے کیچڑ کے چھوڑانے کی وہی تدبیر کرنی چاہیے جو اوپر مذکور ہوئی اور اُس مین نرمی کا لحاظ رہے کہ آنکھ کو ایذا نہ پہونچے۔ اسلیے کہ کیچڑ کے نکالنے سے درد مین تخفیف ہوتی ہے اور جلا پیدا ہوتی ہے اور دوا کے ٹھہرنے کی گنجایش ہوتی ہو۔ کبھی جب درد مین شدت ہوتی ہے حاجت استعمال مخدرات کی پڑتی ہے جیسے عصارۂ لفاح اور کاہو اور خشخاش اور کسی قدر سماق۔ پھر تا امکان ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ استعمال مخدرات کا نہ کیا جاے اور اگر بنظر ضرورت ناچار استعمال مخدرات کیا جاے بہت احتیاط اور خوف کے ساتھ استعمال کرین اور اگر ہو سکے فقط سپید دبینہ کو جو شاندۂ خشخاش مین لت کر کے استعمال کرین اور بیشتر واجب ہوتا ہو کہ اُسمین جلیہ بھی شریک کرین تا کہ تسکین درد پر معین ہو بوجہ تحلیل کے کہ اندر آنکھ کے اثر کرے اور تحلیل بھی کرے۔ اور آفت مخدرہ کی زائل کر دے۔ لیکن اگر مادہ رقیق اور حاد ہو اور اکثال ہو میرے نزدیک افیون اور مخدرات کے استعمال مین کوئی قباحت نہین کہ شفا حاصل ہوتی ہے اور بعد آرام کے کوئی درد بھی پیدا نہین ہوتا ہے۔ اگرچہ اسکا اعتقاد بھی ضرور ہو کہ چونکہ خاص بعبارت کو افیون مضر ہے یا بین لحاظ اُسکا استعمال کرو اور ناپسندیدہ ہو۔ با اینہمہ چونکہ درد مادۂ اکثال سے پیدا ہوا اور اُسمین تمدید نہو اُسکی شفا بہت جلد افیون سے حاصل ہوتی ہو بین لحاظ مین استعمال افیون تجویز کرتا ہون۔ آنکھ مین بوجہ رمد کے اگر ورم پیدا ہو اُسکا علاج دواے مغری اور تبرید سے اور تلطیف سے کرنا چاہیے۔ اور اگر تمدد پیدا ہو ارخا اور تحلیل سے کرنا چاہیے۔ اور ہر ایک قسم کی دوا اپنے مقام خاص مین مذکور ہوگی۔ اور تقلیل مادہ کی بھی درصورت تمدد کے کرنی چاہیے۔ جب مرض رمد کا مزمن ہو جاے ماقین کی فصد اور اُس شریان کی جو پس گوش ہو کھولنی چاہیے۔ اور جمیع اصحابہ در ارباب نوازل یعنے جنکی آنکھ مین نزلہ گرتا ہو اُنھین بموجب بیان بالا کے اجتناب سر کی تدابین سے اور کان مین بھی تیل کے ٹپکانے سے چاہیے۔ خلاصہ علاج رمد کا یہ ہو کہ جیسے اورام مین پہلے رفع کرتے ہین بعد اُسکے تحلیل کرتے ہین رمد مین بھی یہی قاعدہ ملحوظ ہو لیکن بنظر لطافت اور نزاکت عضو کے رمد کے علاج مین نرمی اور رفق کی زیادہ ضرورت ہو یعنے اگر رافع کا استعمال کرین اُسمین قوت قمع کی ہو اور محلل دوا مین تلطیف اور جلا بھی ہو اور آنکھ مین تیزی نہ کرے اور ایذا دہی اور خشونت پیدا نہ کرے اور یہ سب اوصاف اُسی دوا مین ہونگے جسمین قبض باعتدال ہو۔ اور محلل مین لذع خفی اور پوشیدہ ہون یا ضعیف ہو بلکہ بہتر تو یہ ہو کہ دواے محلل مین قوت تجفیف کی اور لذع مطلق نہو اور اگر کسی قدر درشتی ہو اُسے سپیدۂ کی آمیزش سے تو ڑ دینا چاہیے

خواہ شیر مادہ خر کو اُس سلائی پر دو ہین جس سے شیاف لگایا جاتا ہی۔ اگر مادہ کا استفراغ ہو چکا ہی اور درد کی شدت زیادہ نہین ہے شیاف مشہور باسع شیاف یومی کا استعمال کرو اور اُسمین سپیدی بیضہ کی ملا لینی چاہیے شاید اُسی دن مریض کو صحت حاصل ہو جاے اور جس دن اسکا استعمال ہو اُسکی شام کو حمام مین داخل ہونا چاہیے۔ اور جو کسی قدر مادہ تحلیل ہونے سے باقی رہ جاے شیاف سینلی سے اُسکی تحلیل کرنی چاہیے کبھی بخطر وقت اور زمانہ مرض کے بروز اول استعمال شیاف اسطفیقان کا مناسب ہوتا ہی مگر پہلے دن تھوڑا سا اور دوسرے روز مقدار مین زیادتی کی جاتی ہے کہ اُس سے آرام ہو جاتا ہے اور جب مادہ رمد کا خروج پر نا فرمانی کرے اور کسی قسم کا تنقیہ مفید نہو اُسوقت قتار الحار وغیرہ ایسی دوا مستعمل ہوتی ہے جو معلوم ہو چکی علاج رمد صفراوی اور دموی اور حمرہ کا مشترک تدبیر رمد صفراوی اور دموی کی فصد اور استفراغ ہی۔ پھر اگر خون گرم صفراوی ہو خواہ محض غلظ صفراوی سبب رمد ہو ہمراہ فصد کے استفراغ بقیح ہلیلہ کا نافع ہوگا اور بہتر اس مطبوخ مین تربد بھی شریک کر دیتے ہین۔ اور اگر مادۂ رمد مین کسی قدر غلظ ہو اور مادہ مجاریون مین دماغ کے ڈھرا ہوا ہو اور سما گیا ہو اسی مطبوخ کو ایارج فیقرا سے قوی کر کے استعمال کرنا چاہیے۔ بیشتر ایسے مقام پر اگر نقیع صبر پر اکتفا کرین تو اچھا ہے اور اگر با ایں ہمہ حرارت کا بھی کھٹکا ہو اُسمین یہ ادویہ مطبوخ کے خواہ نقیع صبر کے طیار کرنی چاہیے جسمین کاسنی پہلے بھگوئی ہو خواہ آب باران کا استعمال ان سب صیغ رتون مین واجب ہے۔ کہ ابتدا معالجہ آنکھ کی سرد ضماد لگانے سے کرین جیسے عصارۂ برگ تنگ اور برگ بید سادہ اور لعابات باردہ۔ اور انھین ادویہ کی تقطیر بھی آنکھ مین ضرور ہے۔ بعد اُسکے سپیدی بیضہ شیر مادہ خر ملا کر و نیز مرو گیر اور شیافات جنھین ہم رواوع مین ذکر کرینگے لیکن اس قدر زیادہ استعمال ان ادویہ کا کرین۔ کہ بلبقات چشم مین تکثیف پیدا کرین اور مادہ محتقن ہو جاے اور درد مین شدت پیدا ہو جسمین مادہ رمد کا بذریعہ استفراغ اور جذب اور استعمال رواوع کے مقہور ہو جاے اور اُسمین جنبش پیدا ہو بتدریج استعمال منضجات کا شروع کرین پہلے منضجات کا استعمال رواوع ملا کر کرین بعد ازان رواوع ساقط کر دین۔ اور خالص منضجات کا استعمال کرین اور پہلے منضج مین نرمی ہو کہ اُسمین گلاب اور وہ اقسام دودھ کے ملائین جنمین قوت انضاج کی ہے۔ لعاب اسبغول مین یہ لطف ہی کہ باوجود یکہ رواوع ہی منضج بھی ہی اور لعاب بہدانہ مین قوت انضاج کی شدید ہے بہ نسبت لعاب اسبغول کے اور آب حلبہ کا انضاج بہت جید ہی اور مسکن وجع بھی ہی اور اسی سے ابتدا منضج کی کرنی چاہیے۔ اور اسمین مجذب کی قوت نہین ہے اور اگر احتیاج تغلیظ مادہ کی ہو اُسوقت لعابات مذکورہ کا استعمال کرین۔ اور بتدریج احتیاج ہو تو عصارات سے کرین ایک درخت جس کو عربی مین غرب کہتے ہین اور یونانی مین اغاطا اور لاطاس اور فارسی مین وشنک کہتے ہین اُسکے پھول اور برگ کا عصارہ ابتداے رمد حار اور نیز زمانہ انتہا نہایت درجہ مجرب ہے اور بالخاصیت اس مرض کے ازالہ مین بہت مناسب ہے کبھی ان عصارات کو نکال کر بتہ کر کے رکھ لیتے ہین۔ بعد بہرہ مندی ایسے امراض مین ایسے اجزا اسی ہوتی ہی کہ طبیخ اکلیل الملک کہ اُسمین انزروت ابیض گھول دیجاے خصوصاً اگر اُسکو شیر مادۂ خر زن پر دردہ کرین۔ جب رمد کا انحطاط شروع ہو استعمال ایسے محللات کا زیادہ کرین جو اقوی ہون مثلاً انزروت کو آب حلبہ اور رازیانہ مین ملا کر استعمال کرین اور تکمید ایسے پانی سے کرین جسمین زعفران اور مُر کو بلغ کیا ہو۔ اور اگر دماغ کا تنقیہ ہو جاے حمام کا بھی استعمال کرین۔ اور بعد غذاے قلیل کے چند ساعت ٹھہر کے تھوڑی سی شراب خالص کہنہ پلائین۔ پھر اگر آب گرم سے نہاے خواہ بھپارہ سے بہت نافع ہوگا۔ اور جو شیافات کہ قرابادین مین خاص اسی قسم کے مذکور ہین اُنکا بھی استعمال کرین جنکا استعمال انحطاط رمد اور زمانۂ آخر مین تجویز کیا گیا ہے۔ اگر مادہ دموی ہو بعد فصد کے حجامت بھی کرنی چاہیے۔ اور ہمیشہ اطراف کی مالش اس مرض مین بہ نسبت دیگر امراض کرنی چاہیے۔ اور اول مرض مین عصارات مذکورۂ بالا کو استعمال کر کے بعد ازان آبلہ

خبز کی آمیزش کرنی چاہیے- بعد اسکے روئی کو منیفج مین بھگو کر اور نچوڑ کے استعمال کرین- کبھی کبھی افیون کی شرکت بھی ضرور ہوتی ہے
بسوقت درد مین شدت ہو- اگر مادہ صفراوی ہو بعد فصد کے استفراغ خلط صفرا کا کرنا چاہیے- اور آب شیرین سے غسل کرائین- بیشتر آب سرد شیرین
سر پر گرانا اور آنکھ پر بھی موافق ہوتا ہے اور سر دیا نی مین سر کہ ملا کر منہ دھونا نافع ہوتا ہے- اول رمد صفراوی مین استعمال قابضات پر جرات
کرنا بشرطیکہ حدا فراط کو نہ پہونچے واجب ہے- اور شیافات قابضہ عصارات باردہ مین محلول کر کے بھی استعمال کرین- حمرہ بھی رمد صفراوی
مین داخل ہے- لہذا واجب ہے کہ بعد استفراغ کے حقنہ اور مسہلات سے تدبیر کرین خواہ پوست انار کے مخاد سے جو آتش نرم مین جوش دیا گیا ہو
منیفج کے ہمراہ پیا ہو خواہ شہد ملا کر- تمیید حمرہ کی اسفیج حار سے اور تضمید آرد گندم کی اور کرسنہ سی جو شراب العسل مین خواہ اصل السوس مغسولہ
مین نبا یا جاے نافع ہے- واجب ہے کہ ہمیشہ تا زوال مرض دودہ سے آنکھین دھوئی جائین اور تبرید اور ترطیب مین کوشش کیجاے- لیکن فقط تبرید بسبب
کرنے صحت مین دیر اور مادہ مین تبلید اور کندی پیدا ہوتی ہے- جب مرض حمرہ دور ہو جاے اور جراحت باقی رہ جاے زردی بیضہ کو بریان کر کے
ہمراہ زعفران اور شہد وغیرہ دیگر ادویۂ مذکورہ قرابادین مین داسلے حمرہ کے انکا ضماد کرنا چاہیے فقط علاج رمد یا رد کا جو رمد مادہ باردہ سے
پیدا ہو اسکے علاج مین پہلے استفراغ مادۂ باردہ کا کرنا چاہیے- اور ایک مرتبہ استفراغ پھر دوبارہ استفراغ کی بھی اکثر احتیاج ہوتی ہے
مسہل مشروب ہو یا حقنہ کے ذریعہ سے استفراغ کیا ہو یا غرغرہ سے استفراغ کرایا ہو- اور پہلے پہل انھین ادویات کا استعمال کرین جو
زیادہ یا رد نہون بلکہ انمین کسی قدر تلطیف ہو جیسے مُر اور انزروت- اور اگر استعمال شیاف سبنل یعنے سنبل الطیب کا ہمراہ بعض
میاہ معتدل کے کرین بہت اچھا ہوگا- اور اگر طبقات حدقہ مین کوئی آفت نہوا کتحال ایسے پانی سے جسمین زعفران اور قلقدیس کو جوش
دیا ہو- اور عسل کو- اور ابتدا مین پیشانی کو قلقدیس سے آلودہ کرنا واجب ہے- خصوصًا اگر طریق مادہ کا حجاب خارجی سے ہو- اسی طرح جس پانی
مین قلقدیس گھولی گئی ہو اُسکا لگانا بھی اچھا ہی اور اگر پلکون مین ابتدا مین تریاق اور کبریت اور زنگ لگائین مفید اور بہتر ہی اور تریاق کا
استعمال مجرّبًا بھی نافع ہے- اس رمد مین استعمال برگ بید انجیر کا کوٹ کر شبت اور برگ خلمی شریک کر کے شراب مین مطبوخ کر کے استعمال کرنا اصلح
کہ آنکھ وغیرہ مین پہونچین مجرب ہے- قرابادین مین چند نسخہ قرص کے ہم ایسے لکھینگے جو پلکون مین لگانے کے لایق ہین- آب علبہ اور لعاب تخم کتان کی
تقطیر بھی اگر آنکھ مین کرین رمد باردہ مین عظیم النفع ہے اور اسکے بعد شیاف احمر لین اور شیاف احمر دوسرا جو بڑا ہی اور کبھی کبھی شیاف افراد اور زنگ
عصارۂ برگ کبر مین پیسکر بھی مفید ہی- اور فقط برگ کبر کی تضمید بھی- ایسے سب بیمارونکو تبرید لطیف اور استعمال حمام اور شراب سپید خالص علی الموم
مفید ہے ورد ینج کا علاج جو رمد بطرف درد ینج کے منتقل ہو گیا اُسکا علاج استفراغ اور فصد اور حجامت سے کیا جاتا ہے- اور کبھی
احتیاج شریان کے چھیدنے خواہ کاٹنے کی ہوتی ہے- اگر ورم گرم سے درد ینج پیدا ہوا ہو اور سب طرح سے استفراغ ہو چکا اور سر کی رگون کے
تنقیہ سے اُسوقت حجامت کا استعمال کرین- بعد اُسکے استعمال شیاف اسپغول کا اور ادعات اور عصارات لینہ باردہ سے کرین- خارج سے مثل
مثل زعفران برگ کشنیز اور اکلیل الملک ہمراہ زردی بیضہ کے اور روٹی بھگو ئین رب انگور مین- اور کبھی حاجت اسکی ہوتی ہے کہ اُسمین
کوئی چیز مخدرات سے بھی مخلوط کرین- اور ملاؤن کی بھی ضرورت ہوتی ہے جو ایسی دواؤن سے مرکب ہون- اور مایثا اور مغضض اور صبر
وغیرہ- منجملہ مجربات کے زردی بیضہ ہمراہ چربی بچہ کے مثل مرہم کے بنا کر ایک پارچہ کو آلودہ کر کے آنکھ پر رکھین- اسی طرح گل سرخ دودھ
انگور مین بھگو کر بعد ازان گرم کر کے ہمراہ زردی بیضہ کے آنکھ پر رکھنی چاہیے- جب درد مین شدت ہو زعفران و دودھ مین پیسکر اور آب برگ
کشنیز ملا کر آنکھ مین ٹپکائین- درد ینج مین نہایت پسندیدہ یہ ہے کہ خارج کے علاجات سے مشغول ہون اور تین روز پہلے فقط آنکھ مین دودھ کی

تقطیر پر اقتصار کرتے ہین - اگر حال مریض اور وقت اسکا متحمل ہو کحال کے تجربہ مین ایک دوسرے مجرب مدر درنج کے مرض مین وجع متقرح کے واسطے یہ ہے کہ انزروت اور زعفران اور شیاف ماہیتا وراہیون کا استعمال کرتے ہین - اور اگر درد رنج بعد ورد غلیظ بارد کے عارض ہوا ہو ادویہ حارہ سے استفراغ کرین اور لعابات لیعنی عصارہ کرنب خواہ افشردہ کرنب سے بنا کر استعمال کرین - اور کبھی اصطباغ مالش کی آب مکو سے ہوتی ہے اور کبھی حاجت مر اور زعفران کی مالش کی ہوتی ہے ورم رحمی کا علاج ورم رحمی کا علاج ملاا ور تکمید باجرہ سے کرنی زیادہ نافع ہے کبھی جن لوگون کو مخاطرہ وجع شدید کا ایسا ہوتا ہے کہ خوف زائد ہو اُنکے واسطے استعمال مخدرات کا بھی کیا جاتا ہے اور حبات اور حبارت کیجاتی ہے اور اس تدبیر سے اگرچہ فی الفور درد مین تسکین ہو جاتی ہے مگر تھوڑی دیر تک اسقدر ہیجان درد مین ہوتا ہے کہ پہلا اسقدر نہ تھا اس لیے کہ مخدرات منع حرکت ریاح کرتے ہین اسی واسطے طبیب واجب ہے کہ محللات لطیفہ سے علاج کرے فصل آٹھوین مختصر کلام ادویہ رمد کے بیان مین شیاف ابہیض مغربی اور مبرد اور مسکن وجع ہے - اور خلط لبنج کی اصلاح کرتا ہے - اور کبھی اُسمین افیون بھی شریک کرتے ہین پھر درد کے سکون مین زیادہ تجویز ہوتا ہے لیکن کبھی بصارت کو مضر ہوتا ہے اور مرض مین طول پیدا کرتا ہے بسبب تخدیر اور خام کر دینے مادہ کے ایسے شیاف ابہیض کے قایم مقام قرص وردی ہے کہ وہ بھی عظیم النفع ہے التہاب اور وجع کو اور اُسکے دو نسخہ ہین جو بنام قرص ورد صغیر اور کبیر قرابادین مین مذکور ہین - ایضاً قرابادین مین بہت سے نسخہ قرص کے اور شیافات کے ازین قبیل مذکور ہین اور جدول عین مین ادویہ مفردہ کے راد عات کو تلاش کرو جیسے مرداسنج اور کتیرا اور مضمض اور ورد اور اثمد لیعنے سرمۂ اصفہانی اقاقیا ماہیتا صندل عفص گل مختوم اور جمیع عصارات اور گوند جمیع اقسام کے - علاوہ انکے اور ادویہ مفردہ جو مواد غلیظہ کو خاص مفید ہین جیسے مرزعفران اور کندر اور سنبل اور جند بیدستر اور تھوڑا سا نحاس احمر اور صبر خاص کر کے ماما اور بارہ سنگھا جلایا ہوا اور قرص بھی اسکا اندازہ اور مقدار کہ گرم اور سرد سے کسقدر آمیزش کرنی چاہیے متعلق بہ حدس صناعی ہے اور قواعد حزنیہ مین داخل ہے - ایضاً بعض راد عات مجرب سے بروقت شدت وجع اور مادہ غلیظ کے جیسے سیاہی اور روشنائی اسالیقہ کی ہمراہ شہد خالص کے ہے اور آب حلبہ باقین مین ڈال کر آنکھ کو کچ کرتے ہین - اور مرکبات مین سے شیاف اصطفطیقان اور شیاف اخمرین اور شاذنج اکبر اقراص بزور - منجملہ ان مرکبات کے بہت عمدہ ہے اور زیادہ نافع ہے مقالہ دوسرا باقی امراض مقلہ کے بیان مین اور اکثر یہ امراض ترکیبی اور انتصابی ہین اور اس مقالہ مین چند فصلین ہین فصل اول نفاخات کے بیان مین کبھی نفاخات مائی بعض مشورقرنیہ مین پیدا ہوتے ہین لیعنے قرنیہ کے چار طبقہ خواہ تین طبقہ جو اوپر مذکور ہو چکے اُنمین سے یہ مائیت دو طبقہ مین پیدا ہو جاتی ہے اور اس رطوبت کا مقام تولد ضرور مختلف ہوتا ہے پھر جتنی زیادہ بطرف اندرون کے گھسی ہوگی اُسی قدر ردی اور بد ہوگی اور کمی بیشی مقدار اس رطوبت کی بھی مختلف ہوتی ہے اور بنظر لیف کے بھی اسمین اختلاف ہوتا ہے اور باعتبار کیفیت اور رنگ اور قوام اور شیرین ہونے اور حدت کے بھی یہ رطوبت مختلف ہوتی ہے - جو رطوبت پہلے طبقہ مین طبقات اربعہ قرنیہ کے ہو ردی اور سیاہ ہوتی ہے اسلیے کہ یہ رطوبت بصر کو عائق اور مانع ادراک غیبہ سے نہین ہوتی اور جو فائر اور اندر کی طرف زیادہ فرو رفتہ ہوا سمین چونکہ تشفیف شعاع نہین ہوتی یعنے شعاع بصر کو شفاف ہو جانے سے باز رکھتی ہے لہذا مانع ادراک مبصرات ہوتی ہے اور اس رطوبت کا رنگ سپید دکھلائی دیتا ہے - اور مقدار مین جس رطوبت کی کثرت ہو اور اُسکی مائیت مین حدت ہو اُسکی رداءت اس وجہ سے ہوتی ہے کہ بوجہ تمدید اور تاکل کے ایذا دیتی ہے - پھر بمقدار اندر کی طرف فرو رفتہ ہوتی ہے تمدید زیادہ ہوگی اور انتشار اور تاکل بھی زیادہ ہوگا اور جو رطوبت محاذی ثقبہ اور سوراخ کے ہوتی ہے بصارت کو زیادہ مضر ہوتی ہے خصوصاً جبوقت اُسمین تاکل پیدا ہوا ہو اور قرحہ ڈال دے

علاج اس رطوبت کا علاج جب تک کم ہو اور حجم مین چھوٹی ہو ادویہ مجففہ سے کرنا چاہیے جیسے دواء الطین شاموسی یعنی طین کوکب کرنا چاہیے ترکیب اسکی یہ ہے کہ طین شاموس جسکو کوکب الارض اور گل سفید یعنی مٹی بھی کہتے ہین اسمین سے بمقدار تین اوقیہ اور توتیا ایک اوقیہ اور اقلیمیا مغسول اور کحل مغسول دو دو اوقیہ اور توبال نحاس مسحق تانبا کا چرک دو دو اوقیہ اور بعض نسخون مین توبال نحاس جار اوقیہ بھی مندرج ہو اور افیون تین اوقیہ اور صمغ جار اوقیہ لیکر سب کو آب باران مین پیسین اور شیافات طیار کرین اور آب علبہ کے ہمراہ استعمال کرین۔ اور جب یہ رطوبت زیادہ ہو جائے تو بدستور علاج کرنا چاہیے ہمنے نشتر کے ذریعہ سے ایک ایسے ہی مریض کا علاج کیا اور جسقدر رطوبت قرنیہ کے نیچے مجتمع تھی نکل گئی اور سطح قرنیہ کی برابر ہو گئی اور اسکے بعد دودہ اور شیافات ایار سے اصلاح کی اور صحت کامل حاصل ہوئی **فصل دوسری قروح چشم اور قرنیہ کے خروق کی بیان مین** قروح چشم کی پیدائش اکثر اخلاط حادہ محترقہ سے ہوتی ہو اور انکی سات قسمین ہین چار قسم سطح قرنیہ مین پیدا ہوتی ہین جنکو جالینوس قروح چشم نام رکھتا ہو اور جالینوس سے مقدم بعض اطبا انکو خشونت سے تعبیر کرتے تھے۔ پہلا قرحہ ان چار مین سے وہ ہو جو مشابہ دخان کے سیاہی چشم پر ہوتا ہو اور سیاہی چشم مین پھیل جاتا ہے اور بہت سی جگہ روک لیتا ہو اور اسکو وحشی کہتے ہین اسلیے کہ تمام جگہ گھیر لیتا ہو اور کبھی قیام بھی اسی قرحہ کو کہتے ہین۔ دوسری قسم اور ہو جو اندر کی طرف زیادہ فرورفتہ ہوتی ہو اور سپید زیادہ ہوتی ہو اور حجم مین بہت ہی چھوٹی اسکا نام سحاب رکھا جاتا ہو اور کبھی اسکو بھی قیام کہتے ہین۔ تیسری قسم کا نام اکلیل ہو اور رطوبت اکلیل پر یعنے سیاہی کے تاج پر ہوتی ہو اور کبھی سپیدی ملتحمہ سے کسی قدر دبا لیتی ہو کہ اسکی وجہ سے جس قدر حدقہ پر ہوتی ہو سپید دکھائی دیتی ہے اور جسقدر ملتحمہ پر ہوتی ہو سرخ نظر آتی ہے۔ چوتھے قرحہ کا نام احراقی اور صوفی ہو۔ اس رطوبت سے ظاہر حدقہ چشم پر ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ایک چھوٹا ٹکڑا اصوف کا اسپر تین گھڑے پڑے ہین ایک کا نام لولویون یعنے عمیق ہو اور غور اور یہ ایک قرحہ عمیق اور ضیق اور تنگ اور آلائش سے پاک اور نقی ہے۔ اور دوسرے گھڑے کا نام یونانی مین لولو مایعنے حافر خواہ سم ہو اسمین عمق کم ہو اور دو سیع زیادہ ہوتا ہے اور تیسرا گھڑا احراقی ہو اور مایعنے احراقی ہو اسمین چرک اور خشک ریشہ ہوتا ہے اور اسکے پاک کرنے اور چرک چھوڑنے مین مخاطرہ ہے اسلیے کہ رطوبت کا سیلان ہو کر پردون کو سڑا دے گا اور پردونکے تاکل سے آنکھ مین بھی فساد پیدا ہوگا۔ قرحہ آنکھ کبھی رمد کے بعد اور کبھی بعد بثور کے پیدا ہوتا ہو اور چوٹ لگنے کے بعد بھی پیدا ہوتا ہو۔ اور اکثر مبدا قرحہ کا اندرون چشم کے ہوتا ہو کہ باہر کی طرف شگافتہ ہو کر نمودار ہوتا ہے۔ اور کبھی بالعکس باہر کی طرف مبدا ہوتا ہو **علامات** علامت قرحہ کی مقلہ یعنے پیخولہ چشم مین یہ ہے کہ ایک نقطہ سپید معلوم ہوتا ہے اگر حدقہ چشم پر ہو اور سرخ نقطہ نظر آتا ہو اگر ملتحمہ پر ہو اور اسکے ہمراہ ورم شدید اور ضربان قوی ہوتا ہو اور اگر وہ مرہ جو بڑھ گیا یا بڑھتی پایا گیا سپید رنگ ہو درد ضعیف اور ضربان قوی پر دلیل ہوگا اور اسکا رنگ زرد ہو خواہ تیرہ اور رقیق ان امراض مین سبک زیادہ ہوگا اور اگر سرخ رنگ کا ہو درد نہایت خفیف ہوگا **علاج** داہنی آنکھ مین اگر قرحہ پیدا ہو بائین کروٹ سونا چاہیے۔ اور اگر بائین آنکھ مین قرحہ پڑے داہنی کروٹ سونا چاہیے۔ پہلے تدبیر لطیف غذائی کرنی چاہیے جب قرحہ شگافتہ ہو جائے غذا اطراف اور قرارہ کی طرف میل کرنا چاہیے۔ اور پاچہ حیوانات اور چوزے کی غذا تجویز کرنی چاہیے تاکہ قوت مین ضعف پیدا نہو اور اندمال قرحہ مین بوجہ ضعف کے قصور پیدا ہوتا ہے اور مفعول بدنی کی زیادتی ہو جائے۔ اور بہت استلا سے بھی محفوظ رہے اور پھیپھڑے اور چلانے سے پرہیز کرے اور بقدر امکان پیاسا رہے اور حمام مین جہان بخار مادہ مرض کی داخل نہو اور اگر داخل ہو تو زیادہ دیر تک نہ ٹھہرے۔ عمدہ تدبیرات اسوقت یہی ہے کہ سر کا تنقیہ استفراغ جاذب سے کیا کرین کہ مادہ کو بطرف اسفل کے جذب کرین۔ اسی طرح سے حجامت ساق کرنی اور فصد صافن کی بھی مفید ہے۔ اور چوتھے روز ہمیشہ اسہال کے ذریعہ سے مادہ کا اخراج کرنا کہ جس سے فضلہ گرم اور رقیق برآمد ہو مطبوخ سے خواہ جوشاندہ سے کرنا چاہیے۔ اور اگر ہمراہ قرحہ کے رمد بھی ہو تو

استفراغ مذکور سے علاج رمد کا اُسی طور پر کریں جو فصل رمد مین مذکور ہو چکا اور اُسمین دوائین ایسی مستعمل ہون جو دو صفت کی ہون تسکین وجع کی بھی کریں اور انمال قرحہ کے واسطے بھی مفید ہون جیسے شیاف نشاستہ اور شیاف کندر اور شیاف اسفیداج کا اور عورت کا دودھ آنکھ مین ٹپکائین - اگر اُسوقت سیلان خلط کا ہو انھین ادویہ مین وہ دوا شریک کریں جو مانع سیلان ہو - خلاصہ یہ ہے کہ قانون اختیار دوا کا یہ ہے کہ جو شے تخفیف بدون لذع کے پیدا کرے وہی اختیار کریں اگر بروقت شدت حرارت کے شیاف شاذنج لین کا استعمال کریں خواہ شیاف کندری کا استعمال کریں نافع ہوگا - منجملہ شیاف نافع کے شیاف سقالیون اور فربیس ہے - اور اگر سیلان بھی ہو شیاف ماذر قوس ماروسوس کا استعمال کرنا چاہیے اور اگر سیلان مع حدت ہو شیاف سائر بالون کا استعمال کریں - اور اگر حدت نہو اُسوقت مُرونا ردین کا شیاف مفید ہوتا ہے اور اگر قروح مین چرک پیدا ہوا ہو شراب عسل سے خواہ آب حلبہ سے پاک کرنا چاہیے کہ اُسمین کوئی شیاف ان شیافات مذکورہ سے بھی شریک ہو خواہ لعاب بزرکتان خواہ شیر زنان سے اس چرک کو صاف کر دینا چاہیے اور اگر تاکل مادہ مین زیادہ ہو باصطرار طرخاطیقون کا استعمال کرنا چاہیے جب قرحہ چرک سے پاک ہو جاے ایسے مجففات سے علاج کرینگے جسمین لذع نہو جیسے شیاف کندر اور یا کندر خود اور نشاستہ اور سپیدہ اور قلعی سوختہ جو معتدل ہو اور سمو زن اُسکے شاذنج بھی ملانی چاہیے صفت شیاف لومانیس کی - اور وہ قوی ہے - اقلیمیا سولہ مثقال سپیدہ معتدل ایک اوقیہ نشاستہ افیون کتیرا ہر ایک دو مثقال کوٹ کر آب باران سے لت کر کے انڑے کی سپیدی سے گوندھین - دوسرا نسخہ اُسی لومانیس حکیم کے نام سے مشہور ہے اور پہلے سے قوی تر ہے اقلیمیای سوختہ معتدل اور سپیدہ معتدل ہر واحد آٹھ درہم مر کی چھ درم کحل محرق معتدل ایک درم نشاستہ قلعی سوختہ اور معتدل ملق ہر واحد چار درم کیترا آٹھ درم بانی سے پیسکر سپیدی بیضہ سے گوندھ کر استعمال کریں انشاء اللہ تعالیٰ نافع ہے **فصل تیسری خروق قرنیہ کے بیان مین** قرنیہ کے شگاف کبھی کسی ایسے قرحہ کی وجہ سے ہوتے ہین جو نافذ ہو کر بہت غائر ہو گیا ہے - اور کبھی کسی سبب خارجی کی وجہ سے مثلاً چوٹ لگے یا اور کسی طرح کا صدمہ ایسا پہونچے جو قرنیہ کو پھاڑ دے اور اُسوقت طبقہ عنبیہ ظاہر ہو جاے پھر تھوڑی مقدار عنبیہ کی کھل جاے اُسکو نملی سور سرج کہتے ہین اور وبالی بھی اُسی کا نام ہے اور یہ تینون القاب بحسب عظم اور صغر کے کہے جاتے ہین - پھر اگر خرق عنبیہ کا اس سے بھی زیادہ ہو یہان تک کہ طبقہ عنبیہ بخوبی ظاہر اور محسوس ہو جاے اُسوقت اُسکا نام عنبی رکھا جاتا ہے - اور اگر اس سے بھی اعظم ہو اُسکا نام نفانی ہے - اور اگر عنبیہ زیادہ خارج ہو کر دونون پلکون کے درمیان حاجب ہو جاے کہ اُنھین چسپیدہ نہونے دے اُسکا نام مسماری ہے اور جب عنبیہ مین بعد شگافتہ ہونے کے سپیدی آجاے پھر امید شفا کی نہین رہتی یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر عنبیہ طول مین شگافتہ ہوا اُسوقت سپیدی نظر نہ آے گی اور شگاف نظر پڑے گا اور ناظر گو دیر تک دیکھے فروق عنبیہ کی توضیح اور طرح سے بھی بیان ہو سکتی ہے - مثلاً ہم کہتے ہین کہ خرق اور شگاف کبھی تمام اجزاء طبقہ قرنیہ مین ہوتا ہے اور کبھی بعض اجزاے قرنیہ مین اور اُسوقت خود مقدار قرنیہ کی بلغمہ ہوتی ہے اور کبھی بعض قشور قرنیہ مین تاکل پیدا ہونے سے بھی خرق پیدا ہوتا ہے اور یہ خرق مشابہ نفاضہ کے ہوتا ہے اور اس خرق مین اور نفاخات اور نقاطات مین فرق اس طرح پر ہوتا ہے کہ نفاخات اور نقاطات مین آنکھ کی سپیدی مین کسی قدر سرخی بھی ہوتی ہے اور ورمہ یعنے ڈھلکا اور ورمہ بان بھی ہوتا ہے اور جو فروتی پیدا ہوا وہ سلائی کے نیچے دب کر سمٹ جاتی ہے - اور خرق مین یہ بات نہین ہوتی اور جو بلندی اور فروتی بسبب انخراق اور شگافتہ ہونے جمیع اجزاے قرنیہ کے اور اُسکے تمام جوڑ کے شگافتہ ہونے سے پیدا ہوتی ہے اور عنبیہ کے باہر نکل آنے خواہ تمام کمال باہر نکل آتے یا بعض اجزا اُسکے باہر آجانے سے عارض ہوتا ہے اس خرق کی چار

قسمین ہین پہلی قسم چھوٹی جسے ذبابی اور نملی کہتے ہین۔ اور یہ قسم جب چھوٹی ہوتی ہی سلائی کے نیچے مشابہ نفاخہ اور لقاطہ کے ہوتی ہی اور فارق اس مین اور نفاخہ وغیرہ مین یہی ہی کہ اسکا رنگ مثل انگور کے سیاہی اور کبودی آمیز ہوتا ہی۔ اگر اسکا رنگ انگور کی رنگ کی خلاف ہو بالعکس یہ نفاخہ کہلائی کے کبھی حدس صناعی سے تحقیق اسکی اسطرح سے ہوتی ہی کہ اسکی اصل اور جڑ مین ایک چیز سپید مثل طران یعنی جامہ خز سپیدہ کی نظر آتی ہی اور یہ چیز ایسی خشک ہوتی ہی کہ قرنیہ کو پھاڑکر بروقت اندمال کے سپید ہو جاتی ہی۔ دوسری قسم خرق کی وہی ہی جسکا نام ہم نے مبنی رکھا ہے۔ تیسری قسم اس سے بڑی ہوتی ہی اور آنکھ بند نہین ہونے دیتی اسی کو نفاخی اور مسماری کہتے ہین چوتھی قسم بھی گویا از قسم نفاخی کی ہے لیکن یہ کسی قدر آراستہ اور پرگوشت ہوتی ہی اور اسکا التحام اُس چیز سے ہوتا ہی جو قرنیہ سے خارج ہوتی ہی اور باہر نکل کر ظاہر اور نمودار ہو گئی ہی اور اسکا نام فلکی ہے اسواسطے کہ مشابہ چرخی ریسمان کی ہوتی ہے جسکی ساخت سوت وغیرہ سے کرین **معالجات** جب مرض زمانہ تکون مین ہو اُسکا علاج مثل علاج قروح اور خروج اور ثور کے ہی جیسے ہمنے بیان کیا اور تنقیہ بدن کی ضرورت ہوتی ہے کسی قسم کا مرض کیون نہو اور استفراغ بذریعہ فصد اور اسہال کے کرنا چاہیے۔ اور بعد استفراغ کے استحمام آب شیرین سے کرنا خصوصًا اگر مزاج مین حدت ہو اور ہم اسے حمام مین زیادہ درنگ نکرنا اور سر کو بکثرت پانی مین آبزن کے نہ ڈبونا چاہیے وہ پانی گرم ہو خواہ ٹھنڈا اور روغن گل استعمال سر پر نکرنا اسلیے کہ بعض اوہان تحلیل مادہ کی دماغ سے کرکے آنکھ کی طرف اُسی مادۂ تحلیل یافتہ کو پہونچاتے ہین اور جو چیز اُسمین بہتی ہوتی ہے وہ بھی اُسکی طرف کر لاتے ہین اور بعض انمین سے تکثیف مسام تحلل پیدا کرکے چونکہ تحلل پیدا نہین ہوتا لہذا اطراف دماغ کی طرف سیلان مواد مذکورہ کا کرتے ہین۔ اور غذا کا بسیط اللیموس ہونا واجب ہے اور معتدل بارد رطب ہون اور سب تدابیر اسی طرح کے جاری رہین۔ جب تک یہ مرض بلور شبر اور دانہ کے ہی نضج مادہ کا کرین گے۔ اور علاج قروح کا کرین جب قرحہ پڑجاے پہلے اُسپر اصمذۂ قابضہ کا استعمال مع ادویہ جالیہ کے کرینگے جیسے سفرجل اور عدس جو شہد مین پکا ہی جائین خواہ انار کے بیج اور زیتون زردی بیضہ اور زعفران خواہ انار کو تھوڑی سرکہ مین خواہ آب انگور مُہرا کرین اور اُسکے بعد مناد تیار کرین۔ اگر احتمال آنکھ مین دوا ٹپکانے کا ہو ہمراہ نشاستہ وغیرہ کے جب شگاف پیدا ہو جاے علاج خرق کا جو مخصوص ہی کیا جاے۔ قسم نملی کا علاج ماءات قابضہ سے کیا جاتا ہے اور تکمید سرکہ سے اور پانی سے اور شراب اور مازو سے خواہ پانی مین گل سرخ کو جوش دے کر اور رقلی سوختہ اور قیمولیا اور گل مختوم اور سپیدہ مستعمل ہوتا ہے۔ سرمہ جو ایسے وقت مفید ہی اُسمین سے ایک نسخہ یہ ہی۔ مازو دو حصہ سرمہ دس حصہ اور شیاف قابض بھی اکتحال کرتے ہین۔ منجملہ اُن چیزون کے جو اسوقت نافع ہین عصارۂ برگ زیتون عصارہ عصی الراعی ادویہ مفردہ قابضہ مین سے گل سرخ سنبل اور رصاص سوختہ اور قیمولیا گل مختوم سپیدہ۔ سرمہ مین یہ سرمہ بہتر ہی مازو دو جزو سرمہ سیاہ دس جزو شیافات مین شیاف میون اور افرابیون اور بارد طیون اور دیالیباس اور شیاف غربی اور اس سے اقوی اور زیادہ مفید شیاف بریطوسس ہے۔ عام قاعدہ یہ ہی کہ جب آنکھ مین کسی شیاف کی تقطیر کرین پٹی باندھین اور جب لٹائین نسخہ شیاف جو نہایت قوی ہے رماد مسک حبسین تانبا صاف کرتے ہین اور زعفران کثیر سپیدی بیضۂ مرغ مین اُسی مرغ کی جس نے اُسی دن بیضہ دیا ہو گوندھین اور کبھی اس دوا مین مجیا بھی شریک کرتے ہین۔ شیاف جید اُسکا نام شیاف ماذریون ہی اور جمیع انواع ثور چشم مین فائدہ مند ہی۔ سرمہ سوختہ منقی چار مثقال سپیدہ سوختہ معسول چھ مثقال صبر دو مثقال اقلیمیا محرق معسول آٹھ مثقال اقاقیا زرد بیس مثقال نشاستہ سپید مثقال صبر چھ مثقال صمغ عربی بیس مثقال آب باران مین پیسکر خشک کرکے رکھ چھوڑین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جسوقت قرحہ

اونچا اور بلند ہونے لگے۔ آنکھ میں پٹی ہر وقت بندھی رہے اور چت لیٹنے کا التزام رہے جس قسم کا نام سمماری ہے اُسکا علاج کچھ نہیں ہے۔ بعض لوگ بنظر
جس کے وہ قروحی جو مسور سرخ میں پیدا ہوتی ہے اُسے قطع کرڈالتے ہیں اور صواب رائے یہ ہے کہ اسے کاٹنا نہ چاہیے اور نہ کسی طرح حرکت دینی چاہیے
کہ اکثر انصباب مواد کا پیدا ہوتا ہے۔ اور آنکھ میں اس مادہ کو منتقل کرتا ہے **فصل چوتھی شبور چشم کے بیان میں** جو دانہ قرنیہ پر ہوگا مایل
بسپیدی ہوگا اور جو دانہ لحمہ پر ہوتا ہے مائل بسرخی۔ علاج یہ ہے کہ فصد کھول کر آنکھ میں خون کی تقطیر کریں جیسے ہم باب طرفہ میں بیان کرینگے
اور تصفید آنکھ کی صوف کو سپیدی بیضہ میں جو شراب میں لت کی ہو اور روغن گل بھی اُسمیں شریک ہو ٹپکائیں۔ اور دودہ میں تخم مرو
بھگو کر استعمال کرتے ہیں اور شیاف ایارا اور شیاف صافیون کا استعمال کریں **فصل پانچوین مدہ کے بیان میں** جو صفاق کے
نیچے ہو یہ مدہ قرنیہ کے نیچے محتبس ہوتا ہے کبھی عمق میں اور کبھی قریب اُسکے اُسوقت موضع قرنیہ کا مشابہ ناخونہ کے ہوتا ہے اور اگر اس پردہ
ہمراہ شقلیہ لینے کنارہ کو بھی پڑا وے اس مرض کا نام اُسوقت قلطان رکھا جاتا ہے **علاج** فولس افتیاطی حکیم کہتا ہے کہ اسکا علاج شراب عسل
اور عصارۂ حاب سے کرنا چاہیے اگر مزمن ہو جاوے اور غلیظ ہو اور شیاف کندر ہمراہ زعفران اور ایار کے استعمال کریں۔ خواہ تفتیح اسکی اکلیل الملک
اور لعاب تخم کتان اور ترب تازہ سے جو مطبوخ ہوں۔ بشرطیکہ رمد مانع استعمال ادویہ مذکورہ کا نہو اور تنقیہ مدہ کا بمثل شیاف مُرّ اور
شاہترہ کے کرنا چاہیے اور اگر قرحہ نہو اس شیاف کو استعمال کرو نسخہ قلقدیس زعفران مکد ایک اوقیہ مرکی ڈیڑھ درہم
شہد خالص ایک رطل دوا کو تیار کریں اور سایہ میں خشک کرکے رکھ چھوڑیں۔ ایضاً دوا سے مغناطیس جو لطوخ کے واسطے بنائی جاتی
ہے وہ بھی مفید ہے اور دوا سے طین شاموس جو نفاسات کی فصل میں مذکور ہے اُسکا استعمال کریں گے **فصل چھٹی**
سرطان چشم کے بیان میں اکثر یہ مرض صفاق قرنی میں عارض ہوتا ہے **علامات** درد شدید اور آنکھوں کی رگوں میں
تمدد اور نخس قوی کہ اُسکا اثر صدغین تک پہونچتا ہے خصوصاً جسوقت مریض حرکت کرے اور پردوں میں چشم کے سرخی اشتہاے
طعام کا سقوط اور گرند پہونچنا ہر ایک گرم چیز سے اور یہ مرض ایسا ہے کہ اسکے صحت کی چشم داشت نہیں ہوتی ہے اگرچہ تسکین اعراض
کی امید کرسکتے ہیں۔ اور جسقدر درد آنکھوں میں سرطان پیدا کرتا ہے اُسقدر اور اعضا کا سرطان درد نہیں پیدا کرتا ہے۔ اور اگر ادویہ
حادہ کا استعمال کریں مریض کو بہت ایذا ہوتی ہے اور طاقت برداشت کی نہیں رہتی اور اسقدر درد کا انتشار ادویہ حادہ سے
ہوتا ہے کہ مریض کو تحمل نہیں ہوسکتا **علاج** اگر بدون علاج کرنے کے چارہ نہو ایسی تدبیر کریں کہ درد میں تسکین پیدا ہو اور بدن
اور نواحی سر کا غلظ عکر اور دردی سے تنقیہ کرتے رہیں اور اغذیہ جیدۃ الکیموس سے جو گندم سے بنائی جائیں اور اُنمیں تسخین کسی قدر نہو
بیمار کو غذا دینی چاہیے۔ اور دودہ کا پلانا بہت نافع ہے اور سپیدی بیضہ مع اکلیل الملک اور تھوڑی سی زعفران کے لگانے میں
استعمال کریں۔ اور جو شیاف نشاستہ اور سپیدہ اور صمغ عربی اور افیون سے تیار ہو خواہ جمیع شیافات جسمیں ملینات اور مخدرات
شریک ہوں اور شیاف شمریون اور شیاف مامون اور قیروطی جو زردی بیضہ اور روغن گل سے بنائی جاوے وہ بھی استعمال کریں
فصل ساتوین غرب اور ورم موق کے بیان میں آنکھ کے کویہ میں ایک قسم کا حراج پیدا ہوتا ہے کبھی وہ سخت اور
صلب ہوتا ہے کہ چھونے سے متحرک ہوتا ہے اور شگافتہ نہیں ہوتا ہے اور ایک قسم عذد کے ہوتا ہے اکثر اس ورم کی تکلیف بھی ہوتی
ہے کہ ایک قسم کی فربہی اور بلندی کویہ میں نظر آتی ہے اور دبانے سے درد پایا جاتا ہے اور دبانے سے ایذا ہوتی ہے۔ اور رمد اسکے
ہمراہ اکثر ہوتا ہے۔ اور کبھی مزاج بطور زائد کے ہو اُسکا مادہ جمع ہو کر پھوٹ جاتا ہے اور پھوٹ جانے کے بعد اکثر ناصور

پڑجاتا ہی- اور دونون قسم کے خراج یعنے ناسور ہو یا نہو اس بات مین شریک ہوتے ہین کہ چھونے سے ہلتے ہین اور دبانے سے چھپ جاتے ہین اور جب ہاتھ اُٹھالین پھر اونچا ہوجاتا ہے- کبھی چوہرا اور جرم اس دانہ کا اور اسکی فزونی اندر کی طرف ہوتی ہے- مگر اُسپر خارش اور کھجلی دلالت کرتی ہی اور کبھی اسقدر اندر کی طرف غائر ہوتا ہے کہ جب زور سے دبائین تب ہاتھ کے نیچے اُسکا جرم محسوس ہوتا ہے غرب اُس ناسور کو کہتے ہین کہ آنکھ کے کویہ مین پیدا ہوتا ہی اور اندرونی کویہ مین ہوتا ہے اور اکثر اس ناسور کی پیدایش بعد خراج اور دانہ کے ہوتی ہے جو مقام مذکور مین ظاہر ہوتا ہے اور شگافتہ ہوکر ناسور پڑجاتا ہے اس خراج کا نام قبل شگافتہ ہونے کے اخیلوس ہے- اور چونکہ یہ عضو رقیق الجوہر ہے اور اسکا اندرونی حصہ باہر سے دریافت ہوتا ہے جیسے وہ بلندی جو ناک کی ہڈی کے قریب نظر آتی ہی اور محسوس ہوتی ہے اور وہ بطرف مقلہ کے معلوم ہوتی ہے جب اس خراج مین انفجار پیدا ہوتا ہی- پھر اُسی طرح رہتا ہی- اور التیام اُسکا اور بھر جانا اس ناسور کا دشوار ہوتا ہی اسلیے کہ عضو مخصوص تر ہی اور باوجود رطوبت کے ہمیشہ حرکت مین رہتا ہے اور اسی وجہ سے ناسور بھی پیدا ہوتا ہی- کبھی شگافتہ ہونا اسکا باہر کی جانب داہنے اور بائین طرف ہوتا ہے- اور کبھی اندر کی طرف اور کبھی دونون طرف اور کبھی اسکا پھوٹنا ناک کے اندر ہوتا ہے اور مواد اسکا ناک مین بہتا ہے اور کبھی اس ناسور کے ریم کی خباثت استخوان تک پہونچتی ہے- اور ہڈی کو بھی فاسد کرتا ہی اور سیاہ کرکے سڑا دیتا ہی- اور غضروف جفن کو بھی فاسد کردیتا ہی اور آنکھ مین اس ناسور کا مادہ اور ریم بھرا رہتا ہے دبانے سے نکل آتا ہے علاج غرب ورم مزمن ہی اور جو نیا ہو اُسکے علاج مین سبک تدبیر کافی اور ادویہ سہل سے علاج کرنا چاہیے جیسے آیندہ ہم ذکر کرینگے- غرب مزمن کا علاج واقعی یہ ہے کہ داغ دین اُس طرح پر جو ہم بیان کرینگے خواہ اور کوئی تدبیر جو قایم مقام داغ کے ہو جیسے دیگ بر دیگ کہ اُسمین ابتدا اس طرح سے ہوتی ہے کہ ناسور کو ایک چھری سے پھیلاتے ہین بعد ازان ایک بتی دیگ بر دیگ نامی بناکر ناسور مین بھر دیتے ہین بعض اطبا کہتے ہین کہ جب ناسور کو صاف کرکے گوشت مُردہ اُس سے دور کرڈالین اور تھوڑی سی روئی آب خرنوب بنفشی مین ڈبوکر اُسمین رکھدین نفع شدید ظاہر ہوگا- اور اگر سوائے داغ کے اور دوا کے استعمال کا ارادہ ہو پہلے افضل تدبیر یہ ہے کہ ناسور خوب سا نچوڑ دین تاکہ جسقدر مواد اُسمین بھرا ہوا ہے بالکل خارج ہوجاے اُسکے بعد کسی شراب قابض سے دُھولین کہ ایک ایک بوند ٹپکایا کرین تاکہ اُسکی کثافت دور ہوجاے- اور اگر ریم اسقدر تھوڑی ہو کہ دبانے سے نکل نہ سکے دو دن خواہ تین دن پٹی بندھی ہوئی رہنے دین تاکہ اسقدر مجتمع ہوجاے کہ اُسکی ایک مقدار معین ہوسکے اور اخراج اُسکا آسان ہو اُسکے بعد دھولین اور دھونے کے بعد وہ شیاف غرب جسکو محمد بن ذکریا رازی نے اپنی طرف منسوب کیا ہے خصوصًا اگر اُس شیاف کو آب مازو مین بھگویا ہوا استعمال کرین- تقطیر کا طریقہ یہی بہتر ہے کہ قطرہ قطرہ ٹپکائین اور ہر ایک تقطیر کے بعد ایک گھنٹہ ٹھہر کر دوسرا قطرہ ڈالین افضل تدبیر اُسکی یہ ہے کہ غرب کا گدا سلائی سے پیچھا کر سلائی پر تھوڑی سی روئی دواؤن مین ڈبوکر ناسور مین رکھین- اگر دوا تر ہو یا خشک بطور زرور دونون حال مین روئی کو دوا سے آلودہ کرنا چاہیے- یہ بھی واجب ہے کہ جب دوا کا استعمال کرنا منظور ہو اور استعمال کریگین اُسکے بعد پٹی آنکھ مین باندھ دین اور حرکت سے بچاتے رہین- مجرب شیافات مین ایک نسخہ یہ ہے- زرنیخ احمر خراج کلس نوشادر زرارسیخ شب یمانی اجزا ہموزن بول صبی مین پیسکر خشک کرلین اور سوکھا کر استعمال کرین- کبھی ابتداے مرض مین قبل شگافتہ ہونے کے یہ دوا مفید ہوتی ہے کہ خراج اُسپر چھڑکین- خواہ اشق اور موضع اسی طرح جو ذالزنج- اور جو دوا قوی التحلیل ہے اُسکا استعمال ابتدا مین سود مند ہی- اگر ورق سداب بستانی کو رازیانہ کے پانی مین پیسکر اخیلوس پر قبل ازانکہ مقدار ورم کی عظیم ہو استعمال کرین خواہ بعد عظیم ہونے کے بہرحال اندمال پیدا کرے گا اور گوشت کی اصلاح کرتا ہی مگر رکھنے کے ساتھ ہی

ایک لذع پیدا کرتا ہے۔ اور پھر جب تھوڑی دیر گذر گئی کسی طرح کی لذع نہیں ہوتی جب یہ ورم غرب ہوجاتا اور ناسور محسوس ہو اُسوقت کی علاج کا قاعدہ یہ ہے کہ پہلے تنقیہ کریں بعد ازاں علاج کریں منجملہ اُن ادویہ کے جو تنقیہ غرب کرتی ہیں یہ ہے کہ دونوں ریشہ جوتے میں ہوتے ہیں اندر کی طرف مضبوط وہ ریشہ جو قریب جڑ کے ہوتا ہے اور کسی قدر موٹا بھی ہوتا ہے اُسی عسل میں ڈبو کر غرب میں استعمال کریں کہ یہ تنقیہ غرب کا کریگا اُسکے بعد مقام خاص کو اسفیدج سے دھوئیں یا عسل میں بھگو کر۔ اور اکثر بعد اس تدبیر کے خشک ریشہ قصب کو غرب میں رکھنا بدون آمیزش دوا کے بھی کافی ہوتا ہے غرب کے علاج میں بشیاف مانیتا بھی ہے اور زعفران ہمراہ آب مغز خشخاش کے اور زہر وقت دوا کو بدلتے رہیں منجملہ ادویہ مجربہ غرب کے یہ ہے کہ جلزون بیچے گھونگے کو پیسکر اُسمیں مرار اور صبر ملا کر استعمال کریں مگر یہ دوا بعد دانہ اوبھرنے کے مفید ہو جب تک مادہ مجتمع نہ ہونے پائے خواہ جسوقت قرحہ پڑ جائے اُسوقت بھی نافع ہوتی ہے۔ ازانجملہ چلپاسہ سوختہ زعفران طلق خشخاش یا بس آب سماق جو دھوپ کھا چکا ہے۔ اور عجیب النفع دوا یہ ہے کہ برگ سداب آب انار کے ہمراہ غرب پر رکھیں خاص فائدہ اسکا یہ ہے کہ بقیہ اثر فاحش کو نہیں چھوڑتا ہے اور زایل کر دیتا ہے۔ مگر اس دوا کے لذع اور گزندگی سے خوف نکریں۔ مزاج غرب کو یہ مفاد بھی توڑ دیتا ہے اگر خارج میں ہو روئی اور تخم مرو اور کندر ہمراہ شیر زنان کے خواہ زعفران آب جرجیر کے ہمراہ خواہ مرکی میں تین جزو صمغ عربی مرارہ گاؤمیں بھگو کر غرب پر چپکا دیں اور جب تک اچھا نہ ہو دوا کو نہ ہلائیں اور نہ چھوڑائیں منجملہ ادویہ غرب کے یہ ہے کہ ایک فتیلہ زنجار کا بنائیں جو کندر اور اشق سے تیار کیا جاوے۔ اہل ہند کا تجربہ ہے کہ مونگ چبا کر غرب پر رکھنے سے ناسور بند ہو جاتا ہے اور بعض اطبائے ہند کہتے ہیں کہ تنہا مرکی بھی غرب کو دور کر دیتا ہے اگر غرب پر رکھا رہے اور منجملہ ذرور مجرب کے یہ ہے کہ ایک جزو عروق صفد تین جزو نانخواہ ملا کر پیسیں اور غرب پر چھڑکیں۔ ایضاً دوائے مرکب برادہ نحاس اور شب اور نوشادر نافع ہے اور نجابت مرمن سمجھتی ہے بہت مفید دوا یہ ہے زاج اور صبر انزروت قشور کندر سوختہ مایتا ہموزن لیکر کوبیں رکھیں۔ اور تنہا صبر ہمراہ قشار کندر کے بھی نافع ہے اور قرابادین میں جو خاص ادویہ مذکور ہیں اُنھیں بھی خیال کر کے جو مناسب ہوں استعمال کریں خصوصاً دوائے سبز جو حاوی ہے اور ادویہ مفردہ میں جو ادویہ مخصوص کتاب دوم کے الواح میں درج ہیں وہ بھی قابل غور کے ہیں جب یہ مقدار غرب کی بہت بڑھ جاوے اور دوا سے فایدہ مترتب نہو جاوے کرنا ضرور ہے اور اندر کا گوشت جسقدر بیجان اور مردہ ہو گیا ہے اُسے نکال ڈالنا چاہیے اگر ہڈی تک یہ گوشت مُردہ پہونچ گیا ہے بعد اس تدبیر کے تین طرح پر تدبیر کرنی چاہیے۔ اگر ہڈی صحیح ہو اور کسی طرح کی آفت ہڈی کو نہ پہونچی ہو سیاہی جو ہڈی پر ہو اُسے چھیل ڈالیں بشرطیکہ سیاہی ظاہر ہو اور کوئی دوائے مدمل رکھ کر بندش کر دیں اور ایک زمانہ تک بدستور بندھی رہنے دیں اور اگر اس سے زیادہ دشواری ہو داغ دینا چاہیے اور بیشتر احتیاج اسکی ہوتی ہے کہ فاسد گوشت میں سوراخ کر کے داغ لگاتے ہیں اور غرض یہ ہوتی ہے کہ داغ اثر اندر تک بخوبی پہونچے یہاں تک کہ جہاں سے وہ بلندی استخوان کی جونا ک کی طرف معلوم ہوتی ہے اور ایسی درست تدبیر سے داغ کا اثر پہونچے کہ نہ بطرف بینی کے مائل ہو اور نہ بطرف آنکھ کے پہونچکر ملتحمہ تک شامل ہو بلکہ بطرف ناک کے اندر کی جانب اثر پہونچے تاکہ اگر ایک سوراخ خواہ چند سوراخ چھوٹے چھوٹے کریں اور وار بار سوراخ ہو جائیں اور خون جاری ہو کر منھ اور ناک تک پہونچے اُسوقت داغ بطور کامل لگائیں گے اور اسکی احتیاط رہے گی کہ مقعلہ تک کسی طرح کا اثر نہ پہونچے بلکہ پہلے مقعلہ کو مضبوط ڈوری سے باندھ کر اور بندش میں احتیاط بالغ کر کے پھر داغ لگائیں گے اور داغ کے بعد ذرور ادویہ معلومہ سے کرینگے اور پٹی باندھینگے کبھی سوراخ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی اور یونہیں داغ دیتے ہیں اور جب تک ممکن ہو اُسی پر اقتصار کرنا اولیٰ ہے۔ دوا مخصوص بامراض سر لیسے وقت ادویہ جیدہ سے تجویز کریں یہ بھی واجب ہے کہ بعد داغ لگانے کے سب دوا کو بطور ذرور کے استعمال کریں خاص آنکھ پر اسفیدج سر بانی میں بھگو کر رکھ دیں خواہ آٹا گوندھا ہوا اور برف سے ٹھنڈا کیا ہوا

آنکھ پر نہ گریں جبکہ اخر دوا کا آنکھ تک نہ پہونچے اور جب تک اسفنج خواہ آٹا گرم ہوجائے اور دو سہ بار لیں فصل آٹھوین زیادتی گوشت کو یہ کی اور نقصان اسی گوشت کا بیان آنکھ کے کو یہ کا گوشت کبھی اسقدر بڑہ جاتا ہے کہ مانع ابصار ہوتا ہے۔ اور کبھی اسقدر کم ہوجاتا ہے کہ آنسو کو روک نہیں سکتا ہے اکثر کمی کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ طبیب ظفرہ چشم لینے ناخونہ کے کاٹنے مین خطا کرکے جرم گوشت کو بھی کاٹ ڈالتا ہے۔ گوشت کی زیادتی کا علاج ایسی ادویہ سے کرین جو تھوڑا گوشت جدا کرتی ہین اور گھٹاتے گھٹاتے سب زیادتی دور کردین اور استیصال مادۂ زاید کا دفع نکرنا چاہیے کہ اسمین خطرہ زیادہ ہے کہ دمعہ پیدا ہوگا اور اگر نقصان اس گوشت مین بوجہ قطع ظفرہ وغیرہ کے پیدا ہوا ہو اسکا علاج کچھ نہین ہے اور اگر کسی اور وجہ سے نقصان پیدا ہوا ہو بیشتر اسکا معالجہ ممکن ہوتا ہے کہ ادویہ مناسبہ لم سے اسکا علاج کرین مگر وہ دوائین ایسی ہون کہ انمین قوت قبض کی اور تجفیف کی ہو جیسے وہ ادویہ جو مامیثا اور زعفران اور مر اور شراب سے بنائی جائین خواہ جو ادویہ مر اور ہینگ اور شراب سے تنہا مر اگر مقام مخصوص پر بطور ذرور کے استعمال کیا جاے نافع ہوگا اور تنہا شراب کی بھی یہی تاثیر ہے خصوصاً جب اسمین ایسی دوا جوش دین قوت قابضہ رکھتی ہو فصل نوین آنکھ کی سپیدی کے بیانمین آنکھ کی سپیدی کی ایک قسم رقیق ہے جو سطح خارج مین پڑتی ہے اسکا نام غلاف ہے۔ اور ایک قسم کی سپیدی جسکا نام بیاض ہے وہ غلیظ ہوتی ہے اور یہ قسمین اندمال سے کسی قرحہ کی خواہ کسی چھالے کے پیدا ہوتی ہین یعنے چھالے جسوقت شگافتہ ہوکر مندمل ہوتا ہے اس سے یہی سپیدی پیدا ہوتی ہے علاج رقیق اور تیلی سپیدی کا خواہ جو سپیدی نرم اجسام مین پیدا ہو اسکے علاج مین ہمیشہ بخارات آب گرم سے تبخیر کرنی چاہیے اور اسکے بعد محس لینے چاٹنے کا استعمال کرنا چاہیے۔ کبھی اسی قسم کو عصارۂ شقاقل نعناع اور عصارۂ قنطوریون دقیق اور بھی یہ اجزا نافع ہین۔ ہلدی ایک حصہ اجوائن تین حصہ اس سے ذرور تیار کرین اس سے زیادہ قوی یہ ہے کہ انزروت شکر طبرزد نربد البحر زر آدنر بورۂ ارمنی سب کو ملاکر بطور سرمہ کے باریک پیسین اور لگائین ایسی ہی قسم کو کحل اسطماخون اور کحل ایار قوی اور اسطقیقان اور طرطما طیقون بھی مفید ہے۔ جو سپیدی مزمن اور غلیظ ہو خواہ ابدان غلیظہ مین پیدا ہوا اسکی تدبیر یہ ہے کہ پہلے سپیدی کے نرم کرنے مین اہتمام کرین کہ تبخیرات اور استحمام بکثرت کرائین انھین طریقون سے جو اوپر مذکور ہوچکے ہین۔ اور مرہن شیافات کا استعمال ہو پہلے انھین آب ورج ترکی اور آب ملح اندرانی محلول مین بھگولین اور حمام مین جب خوب نرمی پیدا مذکور مین آجاے اسوقت ادویہ مذکورہ کو لگائین اگر حمام مین ان دواؤن کا لگانا کچھ فائدہ نکرے قطران اور نحاس محرق کے شیافات بنا کر استعمال کرین۔ ایضاً شیافات بارہ سنگھا خواہ شیاف ریچھ کے فضلہ کا تنہا خواہ ہمراہ مسہو قونیا اور نحاس محرق کے یا ہمراہ ملح اندرانی سوختہ کے۔ اس سے زیادہ قوی پنجال کنجشک ہمراہ شہد کے خواہ شہد اور مینگنی سام ابرص صبح کے وقت اور شام کے وقت لگائین یہ قوت اور ضعف مین معتدل یہ دوا ہے کہ شیخ سوختہ کو ہمراہ سرطان بحری کے اور اقلیمیاے ذہبی کے استعمال کرین اگر سپیدی اندر کی طرف گھسی ہوئی ہو میران اور شیخ اور مر کی اور سیاہ ریچھ کی مینگنی اور دواے مقناطیس جو باب ظفرہ مین مذکور ہے اسکا استعمال کرین کبھی استعمال اصباغ کا ہمراہ صبغ بیاض کے ہوتا ہے۔ از انجملہ یہ ہے کہ انار کی کلی جو خود بخود گر پڑتی ہے اور چھوٹی ہوتی ہے اور اقاقیا اور قلقدیس اور صبغ عربی ہر ایک وقیہ اخر عنص ہر یک تین درہم پانی مین بھگو کر استعمال کرین۔ اور اگر انار کی کلی نہ ملے انار کا چھلکا اسکی جگہ خواہ اسکے بیج کا استعمال کرین خواہ دونون چھلکا اور انار کے بیج نہین ہوتا ہے۔ ایضاً مازو اقاقیا ہر دو درہم قلقدیس یکدرہم اسی سے صبغ تیار کرین۔ منجملہ اصباغ کے ایک یہ سرمہ بھی ہے نسخہ قلی سوختہ مغسول زعفران صبغ عربی ہر دو مثقال خاکستر اس گھریا کی جسمین تانبا پگھلایا جاتا ہے اور اس خاکستر کو آب باران سے دھولین دو مثقال نوشادر نحاس مغسول نصف مثقال اس سے سرمہ بنا کر استعمال کرین۔ ملیک اور سرمہ بہت عمدہ ہے

نسخہ قطعا رازوی سبز کہ چار مثقال پانی مین گھولکر چند مرتبہ استعمال کرین نسخہ مازو اقاقیا کہ ایک حصہ قلقند نصف جزء آب مثقال نصف مین پیسکر استعمال کرین اسی طرح پشک کبوتر اور گنجشک بھی مفید ہین ۔ فصل دسوین سبل کے بیان مین سبل ایک جلی ہی جو آنکھ مین بوجہ پھوٹنے ظاہری رگون کے سطح ملتحمہ اور قرنیہ اور قرنیہ مین بوجہ بافتہ ہونی ایک شے کے درمیان رگون اور سطوح کی مثل دخان کے پیدا ہوتی ہی اور سبب اسکے تولد کا انھین رگون کا امتلا ہوتا ہی خواہ کچھ مادہ اعشا ظاہری سے بطرف ان رگون کے کہ آتا ہی یا اعشار باطنی سے وہ مادہ ان رگون مین پہونچتا ہی اور وہان سے مادہ کا آنا بوجہ امتلاے سر کے ہوتا ہے ۔ اور آنکھ مین چونکہ ضعف ہوتا ہی لہذا ضعیف عضو پر کرتا ہے ۔ کبھی اسی جلی سے جسکو سبل کہتے ہین ایک قسم کی کبھی اور دمعہ اور غشاوہ عارض ہوتا ہی اور دھوپ کی روشنی سے ایذا اور چراغ کی ضوء سے گزند پیدا ہوتا ہی اسی وجہ سے ضعف بصر بھی پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ وہ اذیت اور قلق مین گرفتار رہی ہر ایک چیز کا تحمل اسے ایذا دیتا ہی ۔ کبھی جس آنکھ مین بیماری سبل کی ہوتی ہی وہ آنکھ چھوٹی ہو جاتی ہے اور جوف حدقہ کا سمٹ جاتا ہی ۔ سبل انھین امراض مین سے ہے جو متوارث اور متعدی ہین علامات جس سبل کا مبدا وہ حجاب خارجی ہے جسکا مکرر ہم ذکر کر چکے ہین اُسکی علامت یہ ہی کہ خارجی رگون مین پری اور چہرہ مین سرخی اور صرغین مین مزبان شدید اور قرنیہ کی رگون مین مزبان ہوگا ۔ اور جس سبل کا مبدا خارجی حجاب کے سوا اور چیز ہو اُسکی علامت یہ ہی کہ علامات مذکورۃ الصدر نہ پائی جائین جیسا قانون عام مین مذکور ہو چکا یعنے حجاب داخلی اور خارجی کے مبدا ہونے مین جن چیزون کو ارباب تزلۂ چشم ترک کرتے ہین واجب ہے کہ ہم بھی انھین ترک کرین اور اب دوبارہ ہم انھین بنظر تکرار کے ذکر نہین کرتے اور جو جو استفراغ ہمنے اوپر لکھے ہین اُنھین کا استعمال کرین اور روغن اور ضمادات سے سر کو بچاے رہین اور سعوط کو بھی اس مرض مین ناپسند اور مکروہ بتویز کیا ہے اگر سر مین کچھ مضر نہین ہے ۔ اگر سر کا تنقیہ ہو چکا ہی ۔ اور جالینوس نے شراب کی اجازت دی ہی ۔ اور شراب پلانے کے بعد سولانے کی تدبیر کرنی چاہیے اور سر کا تنقیہ ہو چکا ہی اور بدن بھی مادہ سے پاک ہی اور شاید یہ تدبیر سبل خفیف مین درست ہو اور قوی سبل مین خون لینا اور دستکاری کی ضرورت ہوتی ہی ۔ بہتر اور اچھا طریقہ اُسکا یہ ہی کہ چند ڈورے رگون کے نیچے داخل کردین جب وہ ڈوری پورے بھر جائین اوپر کی طرف اُنکو کھینچین تاکہ سبل بھی اُنکے ہمراہ اوپر کی طرف کھنچ جاے اور نیز مقراض سے اس طرح سبل کو جدا کرلین کہ پھر کسی قدر باقی نہ رہی اور بعد دستکاری کے وہ تدبیر جو باب نظرہ مین بار عدم الاتساق اور چسپیدہ ہونے کے لکھی ہے کرنی چاہیے ۔ اگر بوجہ اس دستکاری کی آنکھ مین درد پیدا ہو زردی بیضہ کی مداومت کرین کہ اسی سے شفا ہو جاے گی اسکے بعد شیاف احمر اور شیاف اخضر کا استعمال کرین تاکہ بقیہ مواد سبل کی تحلیل اور آنکھ پاکیزہ صاف ہو جاے ۔ بعد اوقات دستکاری مذکور کے فصل ربیع اور خریف ہی اور لیکن بعد تنقیہ اور استفراغ کے چاہیے ورنہ بوجہ درد کے فضول بطرف آنکھ کے زیادہ رجوع کرینگے ۔ دوائین جو اس مرض مین نافع ہین جب تک مرض جدید ہی اُسی وقت تک مفید ہوتی ہین اور بعد مزمن ہونیکے پھر کچھ اثر نہین کرتی منجملہ مجربات کے پوست بیضہ تازہ کہ ابھی مرغ سے نکلا ہوا اُسے دس دن تک سرکہ مین جوش دین بعد ازان صاف کرکے بعد ازان پوشیدہ مقام پر سوکھلائین اور سرمہ ساکر کے اکتحال کرین ۔ ایضا آنکھ مین بطور سرمہ کے رمادی کو ہمراہ ہمونگ مارقشیشا کے لگانا بھی مجرب ہے اسی طرح نحاس قبرصی کو پیشاب مین چند روز ڈال کر آنکھ مین لگانا ۔ مرکبات معروفہ سے شیاف مصطفیقان اور شیاف احمرین اور شیاف احمر حاد اور شیاف اخضر اور طرخما لیقون اور شیاف روسنج اور دواء المغناطیس جو قرابادین مین مذکور ہی اور شیاف طبلنا اور شیاف جبسبل نافع ہین خارش بھی اُسوقت شیاف سماق مجرب ہوا ہی کہ فقط سماق سے بنایا جاتا ہی اور کبھی تھوڑا سا صمغ عربی اور انزروت بھی اُسمین داخل کرتے ہین اسکے استعمال سے سبل کٹ جاتا ہے اور خارش بھی دور ہو جاتی ہی ۔ فصل گیارھوین نظرہ کی بیان مین نظرہ تاغوغہ کہتے ہین اور تاغوغہ

ملتحمہ میں ایک فربہی اور زیادتی پیدا ہوتی ہے خواہ جو حجاب تمام آنکھ کو محیط ہے اُسمیں اکیلے زیادتی پیدا ہو جاتی ہے اور اکثر ابتدا اس مرض کی کویہ اور کنارہ سے ہوتی ہے اور ہمیشہ ملتحمہ پر یہ زیادتی بڑھتی جاتی ہے کبھی اسقدر زیادہ ہوتی ہے کہ قرنیہ کو چھپا لیتی ہے اور اُسپر نافذ ہو کر سوراخ چشم کو بند کر دیتی ہے ایک قسم اسکی سخت اور باصلابت ہوتی ہے اور ایک قسم نرم ہوتی ہے کبھی سرخ رنگ اور کبھی تیرہ گون ہوتی ہے ایک قسم ظفرہ کی ملتحمہ سے ایسی مجاور ہوتی ہے کہ اُس سے ملتصق اور چسپاں ہوتی ہے اور اسکا چھیلنا آسان ہوتا ہے اور تھوڑی سی تعلیق اور بوجھ ڈالنے سے چھل جاتی ہے اور ایک قسم کی مجاورت ایسی ہوتی ہے کہ قرنیہ سے متحد اور ریکذات ہو جاتی ہے اور بدون سلخ اور اُدھیڑنے کے جدا نہیں ہوتی ہے جیسا آگے معلوم ہوگا علاج افضل علاج ظفرہ کا کشط لینے چھیلنا ہے لوہے سے خصوصاً جو ظفرہ نرم ہو اور سخت ظفرہ کا چھیلنا اگر بہ نرمی اور رفق ممکن ہو کسی قدر مضر پہونچاتا ہے لیکن پہلے بنظر امتحان ظفرہ کو ضارات لینے اونچا کر کے دیکھیں اگر لنگ پڑی یا سانی کٹ جائیگا اور اگر نہ لٹکے بال خواہ ریشم سے اُسے جدا کرنا چاہیے اس طرح پر کہ اُسکے نیچے سوئی خواہ پر کی نوک سے ریشم وغیرہ کو پہونچائیں اور دو جگہ خواہ ایک ہی جگہ اسکے پہونچانے کی ضرورت ہوتی ہے اگر یہ تدبیر کارگر ہو سکے بہ نرمی اُتار لینا چاہیے۔ مگر جس لوہے سے اسکے چھیلنے کا قصد کریں زیادہ تیز نہ ہو اور چاہیے کہ استیصال ناخونہ کا بیخ و بن سے کر ڈالیں اور تا امکان باقی نہ رکھیں اور کویہ کے گوشت کو ویسا ہی چھوڑ دیں ورنہ دمعہ پیدا ہوتا ہے۔ ناخونہ میں اور کویہ کے گوشت میں رنگ کا فرق ہے جب ناخونہ کٹ جاوے آنکھ میں زیرہ نمک کے ساتھ ملا کر ٹپکانا چاہیے۔ اور اس دوا کی وجہ سے جو لذع پیدا ہو زردی بیضہ اور روغن گل اور بنفشہ سے اُسکی تلافی کرنی چاہیے اگر زیرہ اور نمک کی تقطیر بطور نزغ کو نکنگے ملتحمہ پلک سے لپٹ جاوے گی۔ اسی طرح مریض کو چاہیے کہ ہر وقت آنکھ اُلٹا پلٹا کرتا رہے تاکہ اس ضرر سے نجات ہو اور تین دن کی مدت میں شیافات حادہ کا استعمال کریں تاکہ بقیہ کا استیصال ہو جاوے۔ فقط ادویہ کا استعمال کر کے ظفرہ کو کاٹنا امر عظیم ہے اور ظاہر دشوار بھی ہے خصوصاً اگر ظفرہ غلیظ ہو اور بارہا ایسا ہوا ہے چونکہ ایسی ادویہ حدت سے خالی نہیں ہوتیں کچھ نہ کچھ ایذا حدقۂ چشم کو ضرور پہونچے گی اسلیے کہ جب تک ان ادویہ میں زیادہ جلا ہوتی ہے اور اُنمیں شرکت ادویہ مسعفہ کی ہوتی ہے لہذا اور بھی ایذا ہوتی ہے۔ منجملہ الکحال مجربہ کے شیاف طرحا قیقون اور شیاف قلقطاری اور شیاف قیصر اور یا سلیقون حاد اور زردشنایا اور دینار جون ہے اور یہ ادویہ قرابادین میں مندرج ہیں۔ یہ بھی دوا مجرب ہوئی ہے کہ نحاس محرق اور قلقدیس اور تلخہ بھونہ یعنے بکرا ہموزن لیکر شیاف تیار کریں خواہ قلقدیس اور ملح اندرانی ملکر ایک جزو صمغ عربی نصف جزو لیکر ہمراہ شراب کی شیاف بنائیں۔ یا نحاس محرق اور قلقند اور بیخ کبر اور توشادر ملح بزر خواہ تلخہ گاؤ ہمراہ شہد کے یا فقط شہد ہمراہ تلخہ گوسپند کے یا مقناطیس اور زنگار اور مغزہ یعنے گیرو اور اشق ملکر دو جزو زعفران ایک جزو ایک دقیہ اس سے قوطولی ہمراہ عسل کے۔ ایضاً قلقند توشادر سے کحل عجیب النفع تیار ہوتا ہے۔ ظفرہ کے علاج میں ایک دوا جسکا فایدہ قریب کشط اور چھیلنے کے ہے یہ ہے کہ عنزف لیکر اخزف نقار چینی سے لیکر اوپر کے پوست جو روغن سے پیدا ہوتی ہے چینی برتن کی ٹکریں سے اُتار کر ایسی طرح پیسیں اور جب خوب پس جاوے روغن جب القطن سے مخلوط کر کے پھر دونوں ملا کر پیسیں اور سلائی جلد میں آنکھ کے داخل کر کے اور اُسی سلائی سے دوا لگا کر ظفرہ کو چھیلنا چاہیے اور ہر روز ہمیشہ چند مرتبہ یہی ترکیب کرتے جائیں کہ ظفرہ پتلا ہوتے ہوتے بالکل دور ہو جاوے گا اور قبل استعمال ان دوا کے آب گرم سے بخار پر سر جھکائیں تاکہ آنکھ گرم اور چہرہ سرخ ہو جاوے یا حمام میں داخل ہوں اور میری رائے یہ ہے کہ شراب کو دیکر اُسکے بخارات پر سر جھکائے خواہ گلولی سی شراب ممزوج بالماء بعد ازاں ان دواے مذکورہ سے ظفرہ کو چھیلیں۔ کبھی ظفرہ رقیق بلکہ غلیظ میں یہ دوا نافع ہوتی ہے کندر پیسکر آب گرم میں بھگوئیں تاکہ ایک گھنٹہ گذر جاوے اور صاف کر کے اکتحال کریں۔ اور میں نے تجربہ کیا ہے کہ جس شخص کی ظفرہ غلیظ سرخ عارض ہو اور کمنہ ہو کندر کمنہ کو نرم نرم پیسکر آب گرم اُسکے سر پر گرائیں اور ابھی ہاون سے اُسے باہر نہ لائیں

اور گرم پانی گرا کر دستہ باندھ سی خوب حل کریں تا انیکہ رنگ سکا سبزی مائل ہو جاوے اور بعد ازاں استعمال کیا تو اس دوا کو بہت نافع پایا ہی **فصل بارھوین طرفہ کے بیان مین** طرفہ ایک نقطہ خون تازہ سرخ رنگ کو کہتے ہین یا کمنہ مائیت جسکی سرخی خالص نہو اور سیاہی آمیز ہو کہ بعض رگون کے شگافتہ ہونے سے یہ قطرہ خون کا جاری ہوا ہی کسی طرح کی چوٹ لگنے سے خواہ کوئی اور سبب ایسا حادث ہوا ہی جس سے رگ پھٹ جاتی ہی مثلاً امتلاے شدید خواہ ورم وغیرہ اور بعد ٹپکنے کے آنکھ مین ٹھہر گیا اور کمنہ ہو گیا - منجملہ اُن اسباب کے جنکی وجہ سے رگ پھٹ جاتی ہے زیادہ چلانا اور چیخنا اور حرکت عنیف اور درشت واقع کرنی ہی - کبھی غلیان خون سی بھی رگون مین خون ٹپکتا ہے اور طرفہ کا مرض پیدا ہوتا ہی - کبھی جو طرفہ چوٹ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہی اُسمین حدقہ چشم بھی تھوڑا سا شگافتہ ہوتا ہی - اور جو طرفہ ملتحمہ مین پیدا ہوتا ہے حدقہ کے شگاف سے اُسمین بے خونی ہوتی ہے **علاج** کبوتر کا خون یا خون شفانین یعنے بوتیمار کا اور خون فاختون کا خواہ دراشتین یعنے قمریون کا خصوصاً وہ خون جو پرون کے نیچے سے نکلے طرفہ پر ٹپکانا چاہیے - اگر مرض کی ابتدا ہو اسی خون مین کوئی دوا دار ادع بھی ملا دین جیسے وہ مٹی جو بنام قیموليا معروف ہے خواہ طین ارمنی اور آخر مین اس مرض کے محللات کو ملانا چاہیے حتی کہ زرنیخ تک بھی ملا سکتے ہین ہمراہ گل مختوم کے اور کبھی عورت کی دودھ مین کندر اور آب شور خصوصاً جس پانی مین ملح درانی گھلا ہوا اور نوشادر خصوصاً جب اُسمین کندر کی شرکت ہو ٹپکاتے ہین ایضاً شیاف دینا رجون بہت نفع کرتا ہی - ایک دوا کی ترکیب مجر فلفل اور انزروت سے ہموزن دونون لیکر اور دونون کے برابر زرنیخ ملائین ہوتی ہی - اور کبھی اسمین ملح اندرانی ملا کر شیاف تیار کرتے ہین اور کبھی خارج سے سبھی کو جلا کر شراب خواہ سرکہ سے ملا کر استعمال کرتے ہین - اسی طرح کبوتر کی بیٹ سرکہ خواہ شراب سے ملا کر استعمال کرتے یا زیبستہ برآوردہ کا ضماد کرتے ہین تنہا خواہ سرکہ ملا کر خواہ اور اجزاے مذکورہ بالا کے ہمراہ خصوصاً اگر ورم بھی ہو - اسی طرح جبن تازہ اور تھوڑا سا ملح اندرانی خواہ جبن تازہ اور مومی کا جھلکا کلیل الملک مع دم الاخوین اور بیخ سوسن اور زعفران کے خواہ عدس ہمراہ روغن گل اور زردی بیضہ کی اور اکباب یعنے سر جھکانا ایسے آبہاے گرم مین جنمین بابونہ اکلیل الملک خواہ انکے عصارے اور سلاقہ برگ کرنب جوش دیا گیا ہو خواہ برگ کرنب کی تضمید کریں اُسے خوب کوٹ کر جوش دیکر جو طرفہ قوی اور زرین ہو گیا ہی اُسکی دوا یہ ہی کہ رائی مین دوچند اُسکے وزن کی بکرے کی چربی ملا کر ضماد کریں خواہ زرنیخ کو دودھ مین محلول کر کے خواہ انار کو شراب مین جوش دیکر ضماد کریں یا اجوائن اور زوفا کو مادہ گاو کے دودھ مین ملا کر استعمال کریں - اگر ہمراہ طرفہ کے ملتحمہ مین شگاف بھی پیدا ہو زیرہ پیسا کر اور نمک ملا کر تھوڑا سا آب دہن اُسپر ٹپکائین اور آنکھ مین ڈالین - برگ بید سادہ کا بھی تنہا دبہت نافع ہی **فصل تیرھوین دمعہ کے بیان مین** یہ مرض جدید بھی ہوتا ہے اور خلقی بھی ہوتا ہی ابتداے ولادت سے اور جو قسم خلقی نہین ہی اُسمین سے ایک قسم لازم زمانہ صحت کے ہوتی ہی اور ایک قسم تابع کسی مرض کے کہ اگر وہ مرض جاتا رہی یہ قسم دمعہ کی بھی زایل ہو جاتی جس طرح حمیات مین جو دمعہ عارض ہوتا ہی اُسکا یہی حال ہی - اور سبب دمعہ کا یعنے اُس ڈھلکہ کا جو عارضی ہی اور خلقی نہین ہی ضعف قوت ماسکہ یا ضمہ کا ہی جو منفیخ رطوبات ہی یا کویہ مین آنکھ کے کسی طرح کا نقصان بنظر طبیعت کے پیدا ہو خواہ کسی تیز دوا کے لگانے سے یا ناخونہ کے قطع کرنیکے بعد یہ مرض بموجب بیان سابق عارض ہوتا ہی - مبدا اس رطوبت کا دماغ ہی اور دماغ سے آنکھ مین یہ رطوبت اُنھین دو راہو مین سے کسی ایک راہ سے آتی ہی جسکا ذکر مکرر ہو چکا ہی - جو دمعہ مولود ہو خواہ بعد کٹ جانے کویہ کے پیدا ہوا اُسکا علاج کچھ نہین اور حمیات خواہ اور امراض حادہ مین جو ڈھلکہ عارض ہوتا ہی یعنی وہ امراض جنمین سہر بھی عارض ہوا اور حمیات یومیہ مین خواہ حمیات عفنہ دمویہ مین دمعہ اکثر عارض ہوتا ہی - اسی طرح اکثر تدد کی وجہ سے جو دمعہ لاحق ہوتا ہی - یہ سب اقسام ڈھلکہ کے جلد زایل ہو جاتے ہین - اور اگر بعد زوال اصل مرض کے زایل ہو جاوے اسی مرض کا

تلخ ہوگا علاج قانون اسکے علاج مین یہ ہی کہ ایسی دواؤن کا استعمال کرین جنمین قبض کی قوت باعتدال ہو خاص وہ دوا جو بعد قطع ظفر کے خواہ تاکل سے کسی دوا کے پیدا ہوتا ہی اُسکا علاج ذرور اصفر سے اور قرص زعفران اور شیاف صبر اور شیاف زعفران سے ہمراہ بھنگ کے کرنا چاہیے - اور اماق چشم پر کندر خواہ دخان کندر کا استعمال کرین اور صبر اور مایثیا اور زعفران سے بھی علاج کرین اور اگر کویہ بالکل نابود ہوگیا اور ازینجہ وبن تاصل ہوا ہی پھر دوبارہ اُسکا اُگنا محال ہے اور جو دمعہ ناخونہ کے قطع سے پیدا ہوا ہو اُسکا علاج توتیائی اود یہ ہی خصوصاً کحل حبکا ذکر باب بیاض چشم مین کیا گیا ہی کرین - اور جملہ شیاف بالزوجت ہین اور شیاف ابیض انزروتی اور شیاف اصطفیقان و دیگر ادویۂ مذکورہ جو قرابادین مین مندرج ہین اُنسے علاج کرین - مجرب دواء مدیہ کے واسطے آب انار ترش ہمراہ اور ادویۂ مندرجۂ ذیل کے ہی صفت اُسکی یہ ہے ایک رطل آب انار ترش کو پکائین تاکہ نصف جل جاے اُسکے بعد صبر سقوطری اور حضض فیلز ہرج اور زعفران اور شیاف مایثیا ہر ایک سے ایک مثقال مشک بمقدار دو دانگ سب اجزا کو ملاکر چالیس روز تک آفتاب کی گرمی مین رکھین کسی شیشہ کے برتن مین بند کرکے بعد اُسکے استعمال کرین بضار منہ حمام مین داخل ہونا بھی اس مرض کے علاج مین نہایت مجرب ہے اور اسی طرح حمام مین ٹھہرنا اور سر کہ اور پانی ملاکر آنکھ مین اکثر ٹپکانا اور جو دمعہ خلقی ہی وہ علاج پذیر نہین ہوتا ہی **فصل چودھوین حول کے بیان مین** احول اکثر مینیم کو کہتے ہین - کبھی یہ مرض اسوجہ سے پیدا ہوتا ہی کہ بعض عضلات محرکہ مقلہ مین ایک قسم کا استرخا پیدا ہو کر مقلہ کو جہت صحیح سے بطرف جہت مخالف کے جھکا دیتا ہی اور کبھی بوجہ بعض عضلات کے حول پیدا ہوتا ہی کہ مقلہ کسی جہت نامناسب مین جھک جاتا ہی - بہرحال کبھی بوجہ رطوبت کے یہ کجی پیدا ہوتی ہے اور کبھی بسبب یبوست کے جیسے امراض حادہ مین عارض ہوتا ہے اکثر حول بوجہ تشنج عضل کے پیدا ہوا اُسکا صدوث فقط عضل محرک سے ہوتا ہی اسلیے کہ تشنج عضلات سے آنکھ مین آفت پیدا ہوتی ہی اکثر حول بعد امراض دماغی مثل صرع اور قرانیطس اور سدر وغیرہ کی عارض ہوتا ہی بوجہ احراق اور یبس یا استلاء کے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ آنکھ کا زوال اور ہٹ جانا اوپر کی طرف خواہ نیچے کی طرف اس سے وہی مرض پیدا ہوتا ہی کہ ایک چیز کی دو دو دکھلائی دین - اور اگر زوال آنکھ کا دونون طرف ہو یعنے نیچے اور اوپر برابر ہو اُس سے چندان ضرر پیدا نہین ہوتا ہی **علاج** جو حول مولود ہوتا ہی اُسکا زوال نہین ہوسکتا ہی - ہان اگر حالت طفلی مین بوجہ رطوبت کے ہو اُسکا علاج ممکن ہی اور اُمید اُسکے زوال کی بھی ہی خصوصاً اگر حادث ہو اُسکے علاج کی تدبیر یہ ہی کہ صحوارہ کو درست کرین اور چراغ کو جانب مقابل مین حول کے رکھین یعنے جدھر کجی ہو اُسکی دوسری جانب مین چراغ رکھین تاکہ بہ تکلف اُدھر دیکھتا رہی - اسی طرح چاہیے کہ سرخ ڈوری جانب مقابل مین باندھین خواہ کوئی اور سرخ چیز کنپٹی کے قریب رکھین یعنے جو کنپٹی مقابل جانب کی ہی یا کان کی قریب رکھین اور یہ ڈورا وغیرہ جو باندھین خواہ رکھین اُسمین اسکا لحاظ رہے کہ بآسانی مریض اُسے تامل کرسکے اور دیکھ سکے اور تھوڑی سی کلفت اُسکے دیکھنے سے حاصل ہو کہ بیشتر اسی قدر تکلیف آنکھونکی درستی مین کافی ہوجاتی ہے خون کا نکلوانا بھی آنکھ کو مستقیم اور نظر کو درست کردیتا ہی - جن لوگون کو یہ مرض کبر سن مین یا سن شیخوخت مین عارض ہوتا ہی اور سبب عروض کا استرخا یا تشنج رطب ہو واجب ہی کہ استعمال تنقیہ کا بذریعۂ استفراغ مذکورہ از قسم ایارجات کیا روغیرہ کے کرین اور تلطیف تدبیر کا لحاظ کرین اور استعمال حمام محلل کا کرتے رہین منجملہ ادویۂ نافع کے حول مین ایک یہ بھی دوا ہی کہ عصارۂ برگ زیتون کا سعوط کرین - پھر اگر عروض حول کا تشنج یبسی سے ہو نطولات مرطبہ کا استعمال کرین اور اگر تپ نہو شیر مادہ خر پلاے جائین اور اُسمین اور ادہان جو زیادہ مرطب ہون شریک کرین حاصل یہ ہی کہ اُنکی تدبیر مین ترطیب زیادہ کرنی چاہیے اور آنکھ مین آب شقاقین کی تقطیر اور سپیدی بیضہ اور روغن گل کا نماد کرین کہ اُسمین تھوڑی سی شراب ملائین اور چند روز اسی کی بندش کرنی چاہیے **فصل پندرھوین** جھوٹا کے بیان مین

ہین کہ آنکھونکے ڈھیلے باہر نکل آئین - یہ مرض کبھی بوجہ انتفاخ مقلہ چشم سے جو موجب ثقل کا ہوا ور اُسمین استلا کسی مادہ کا ہوا س سے پیدا ہوتا ہی یا کسی ایسے مقام پر انضغاط اور تنگی پیدا ہو جو آنکھین باہر نکل آئین خواہ جو چیزین آنکھ کو باہر نکلنے سے روکے ہوئی ہین یعنی جو عضلات حافظ ہین آنکھونکے باہر نکل آنے سے اُنمین استرخا پیدا ہو جا اسوجہ سے مجوظ پیدا ہو - پہلی قسم مجوز کی جو بوجہ شدت انتفاخ مقلہ اور ثقل اور استلاے مقلہ سے پیدا ہوا اُسمین استلا خاص مقلہ مین ہوتی ہی - اور کبھی تمام دماغ بلکہ تمام بدن کی استلا سے یہ ثقل اور انتفاخ مقلہ مین پیدا ہوتا ہی - چنانچہ بروقت احتباس طمث عورات کے یہ استلاے عام پیدا ہوتی ہی - دوسری قسم کا مجوظ جو بوجہ تنگی کے پیدا ہوا اُسکی مثال یہ ہی جیسے بروقت گلا گھونٹنے کے آنکھین باہر نکل آتی ہین یا جیسے بروقت دورۂ شدید مرگ کے خواہ بعد قے کے یا چلانے کے وقت خواہ عورات کو بعد ایسے دردزہ کے جسمین پیچش زیادہ ہو - اور بیشتر ہمراہ اسی دردزہ کے ایک مادہ بھی بطرف آنکھ کے رجوع کرتا ہے جسوقت نفاس اچھی طرح جاری نہو کہ تنقیہ رحم کا بخوبی ہو جاے - اور کبھی بوجہ فساد جنین خواہ موت جنین اور تعفن جنین کے مجوظ پیدا ہوتا ہے - مجوظ کی جو قسم بوجہ استرخاے عضلہ کے پیدا ہوتی ہی اُسکی وجہ یہ ہے کہ جو عضلہ محیط اُس عصبہ کو ہی جو مجوف ہی جب عضلہ مین استرخا پیدا ہوا اُسوقت مقلہ کو سنبھال نہین سکتا اور باہر کی طرف مقلہ مائل ہوتا ہی - جسوقت مجوظ فقط استرخاے عضلہ سے پیدا ہوتا ہے بصارت مین بطلان پیدا نہین ہوتا اور کبھی باوجود استرخاے عضلہ کے انتہاک اور لاغری بھی پیدا ہوتی ہے اُسوقت بصارت باطل ہو جاتی ہی - کبھی دونون آنکھین باہر نکل آتی ہین جیسے خوانیق اور اورام مجب دماغی مین اور ذات الریہ مین اور کبھی اسکا سبب انضغاط ہوتا ہی اور کبھی استلا بھی ہوتا ہی - اور اکثر مجوظ مین ایک سمت سی نظر آتی ہی - اور قرنیہ مین ورم پیدا ہوتا ہی علامات مجوظ کی جو قسم بوجہ کثرت اجتماع کسی چیز کے آنکھ مین ہوتی ہی اُسوقت ہمراہ مجوظ کے ڈھیلا آنکھ کا مقدار مین بھی بڑا معلوم ہوتا ہے اور اگر مجوظ بوجہ انضغاط اور تنگی کے پیدا ہو پھر اگر کسی مادہ کی اعانت اس انضغاط پر ہووے جب بھی عظم اور بزرگی مقدار چشم کی پائی جاے گی اور کبھی عظم کا وجود نہوگا اور دونون صورت مین احساس ایک تمدد کا ہوتا ہے جو پیچھے کی طرف سے دفع کرتا ہی اور اس تمدد کی شناخت سبب مرض سے بخوبی ہوتی ہے اور جو قسم مجوظ کی بوجہ استرخاے عضلہ کے پیدا ہوا اُسمین صدقہ چشم عظیم نہین ہوتا اور نہ زیادہ تمدد محسوس ہوتا ہی باطن کی طرف اور آنکھ باوجود مجوظ کے بے آرام اور متوحک ہوتی ہی علاج خفیف مجوظ کے واسطے فقط ایسی بندش جو اُسے اندر کرنے کی کافی ہوتی ہی کہ بعد پٹی باندھنے کے چت لیٹا رہے اور غذا مین خفت ملحوظ رہے اور حرکت بھی کم کرنے پاے اور آنکھ ہر وقت بند رہے - اگر باوجود ان تدبیرات کے کسی دوا کی اعانت کی ضرورت ہو شیاف سماق کا استعمال کرین - مجوظ قوی اگر بوجہ مادہ کے ہو تنقیہ کی ضرورت تمام بدن خواہ فقط سر کے تنقیہ کی ہوگی اُنھین ادویہ سے جو بکرر مذکور ہو چکی ہین مسہلات اور فصد اور حجامت صدغین اور حقنہ ہاے گرم وغیرہ اور حاصل یہ ہی کہ استعمال اس مرض مین نہایت نافع ہی اور اکثر اصناف مجوظ مین منفعت اُسکی ظاہر ہوتی ہی اور اسی طرح تقاطیر وضع محاجم کرنا اور واجب ہی کہ ہمیشہ ابتداے مجوظ مین ضمادات صوف سے کرین جسے سرکہ مین ڈبویا ہوا اور نطول وجہ کا آب سرد سے خواہ آب ملح یا رد سے کرین خصوصاً جب اس باعث سے انضغاط مسدودہ مثل پوست انار اور عدیق اور خشخاش اور کاسنی اور عصی الراعی وغیرہ کے پکائی گئی ہون اور اگر مجوظ بوجہ استلا کے ہو تو یہ تدبیرات ہر وقت مفید ہونگے اور اگر استلا ہو بعد زمانہ ابتدا کے تحلیل مادہ کی کرنی چاہیے اور اگر استرخا سے یہ مرض پیدا ہوا واجب ہی کہ استعمال ایارجات اور غرغرون کا اور شمومات اور بخورات مشہورہ کا کرین اور اگر بوجہ انضغاط کے مجوظ پیدا ہوا تو ابتدا مین فصد کا استعمال کرین - بعد ازان ادویہ ملطفہ نتو اور مجوز مین آرد باقلے کا ہمراہ گل سرخ اور کندر اور سپیدہ ہی انڈے کی بطور ضماد کے استعمال کرین اور خستہ جلا کر سبز الطیب کے ہمراہ نتو اور مجوظ کو مفید ہے فصل سولھوین غور العین کے بیان مین یہ مرض عکس مجوظ کا ہی آنکھین اندر گھس جانا خواہ انکا چھوٹا

ہونا حیات مین ہوتا ہے خصوصاً جب بیداری مفرط عارض ہو اور بعد استفراغات اور خوابہائے رعم اور الم کے جو افراط سے ہو خواب کی وجہ سے جب یہ مرض عارض ہوتا ہے اُسمین آنکھ کی پتلی اور بوجھا اور بدشواری حرکت کرنا ملیکون کا پیدا ہوتا ہے مگر حدقۂ چشم کی حرکت مین دشواری نہین ہوتی۔ حکایت ہے کہ بعض آدمیون کو اختلاف شقین یعنے دونون جانب داہنی بائین مین برودت شدید یا رحارت شدید کا عارض ہوا اسی آدھے حصے جسم مین برودت تھی اُدھر کی آنکھ مین غور اور صفر عارض ہوا یہ سب امور بخوبی معلوم رہین **فصل سترھوین فرقت کے بیان مین** کبودی چشم کی کبھی اس سبب سے پیدا ہوتی ہے کہ طبقات چشم مین ایک سبب پیدا ہوتا ہے یا بوجہ رطوبات چشم مین کوئی سبب پیدا ہوتا ہے۔ رطوبات کے سبب کا حال یہ ہے کہ اگر جلیدیہ کی مقدار زیادہ ہو اور رطوبت بیضیہ صاف اور قریبۃ الوضع بطرف خارج کے ہو اور مقدار اُسکی معتدل ہو خواہ کم ہو اسوجہ سے آنکھ مین کبودی پیدا ہوگی اگر طبقات سے کسی قسم کی منازعت بہ نسبت اثر رطوبات کے نہ پہونچے۔ اور اگر رطوبات مکدر ہون خواہ رطوبت جلیدیہ کم ہون اور بیضہ زیادہ اور بکثرت ہو اسوقت ایک تاریکی مثل ظلمت آنکھ کے پیدا ہوگی خواہ اگر جلیدیہ غائر ہو یعنی اندر کی طرف زیادہ بیٹھی ہو اسوقت آنکھ کی رنگت سرمہ گون ہوگی۔ طبقات مین جو سبب آنکھ کی رنگت کا ہوتا ہے اُسکا بیان یہ ہے کہ طبقہ عنبیہ اگر سیاہ ہو اُسکے سبب سے آنکھ سرمہ گون ہوگی اور اگر آنکھ مین زرقت ہو بوجہ عدم نضج کے یہ رنگ پیدا ہوگا جیسے نبات اور اقسام حیوان کی ابتدائی ظہور اور بروز مین اُنکا رنگ بخوبی ظاہر نہین ہوتا بلکہ مایل بسپیدی ہوتا ہے پھر جیون جیون نضج اور پختگی اُنمین ظاہر ہوتی جاتی ہے سبزی رنگ مین آتی جاتی ہے اور اسی وجہ سے لڑکون کی آنکھون مین بھی کبودی ہوتی ہے اور بعض لڑکون کی آنکھ شہلا یعنے میش چشم ہوتی ہے۔ اور یہ کبودی رطوبت زائدہ سے ہوتی ہے۔ کبھی زرقت بوجہ تحلل اُس رطوبت کے ہوتی ہے جسکے تابع آنکھ کا رنگ ہے بشرطیکہ رطوبت محللہ مین بخوبی نضج آگیا ہو جیسے نبات کے اقسام کی جب رطوبت متحلل ہوجاتی ہے مایل بسپیدی ہوجاتی ہے اور یہ زرقت بوجہ غلبۂ یبوست کے پیدا ہوتی ہے بیمارون کی آنکھ مین بھی میش چشمی اور اسی طرح مشائخ کی آنکھ اسی وجہ سے شہلا ہوجاتی ہے اسلیے کہ مشائخ کی رطوبت غریزی متحلل ہوجاتی ہے اور رطوبت غریبہ کی اُنکے ابدان مین کثرت ہوتی ہے کبھی کوئی آدمی کبود چشم بوجہ یبس کے اول خلقت سے ہوتا ہے اسلیے کہ خلقت چشم جس چیز سے ہوئی ہے اُسی مین یبوست تھی۔ اور کبھی خلقت زرقت اسوجہ سے ہوتی ہے کہ دو آفتون مین سے کوئی ایک آفت رطوبت خواہ یبوست کی ابتدائی خلقت سے عارض ہوتی ہے۔ ایسی زرقت چشم کی شناخت ابصارات کی جودت اور روادت سے ہوتی ہے۔ ان بیانات سے معلوم ہوا کہ زرقت طبعی بھی ہوتی ہے اور عارضی بھی ہوتی ہے۔ اور شہلت یعنے میش چشمی کا حدوث بوجہ اجتماع اسباب کحلت اور زرقت کے ہوتا ہے کہ جسوقت آنکھ مین سرمہ گون اور کبود ہونے کے اسباب مجتمع ہون اُنمین کے اجتماع سے میش چشمی پیدا ہوتی ہے اگرچہ میش چشمی جو اسباب بادی سے عارض ہو بنا برگمان اینا دقلس حکیم کے اُس آنکھ مین کبودی ہوگی اور ابصارات نہوگی اسلیے کہ جو رطوبت آلہ ابصارت ہے اس آنکھ مین مفقود ہوتی ہے۔ بعض ایسے لوگ جنکی آنکھ سرمہ گون ہوتی ہے کبودی اُسمین کم ہوتی ہے اور ابصار مین بھی کمی کرتی ہے بشرطیکہ زرقت کسی آفت سے پیدا ہوئی ہو سبب اسکا یہ ہے کہ جو سرمہ گونی چشم کی بسبب رطوبت بیضیہ کے ہوتی ہے نفوذ اشعاع الوان کو بوجہ بیاض کے مانع ہوتی ہے اس لیے کہ بیاض کو اشفاف سے تضاد ہے۔ اسی طرح جو زرقت چشم بوجہ کدورت رطوبت کے پیدا ہوتی ہے اور بھی جو کبودی کثرت رطوبت سے عارض ہو کہ یہ بھی جب درجۂ کثرت کو پہونچے گی تیز بینی اور خروج شعاع کو آگے کی طرف پر اجابت تام نہ کرسکے گی۔ اگر آنکھ مین کبودی بسبب قلت رطوبت بیضیہ کے پیدا ہوئی ہو رات کو خواہ تاریکی مین بہ نسبت دن کے ایسی آنکھ زیادہ دیکھے گی اور خوب نظر آئے گا اسلیے کہ روشنی اور ضو نہار سے تحریک مادۂ قلیل مین عارض ہوتی ہے اور اسی تحریک کی وجہ ابصار اور تبین سے وہ آنکھ باز رہتی ہے اور ایسی حرکت تبین اور انکشاف سے ضرور باز رکھتی ہے جیسے اندھیرے کی چیز اوجالے سے معلوم نہین ہوتی ہے

یا روشنی سے تاریکی مین اگر دفعۃً داخل ہون مطلق نظر نہ آے گا - جو آنکھ سرمہ گون بوجہ رطوبت کے ہو اُس سے رات کو کم نظر آتا ہی وجہ اسکی یہ ہے کہ ابصار محتاج تیز بینی اور تحریک مادہ بصارت کا بطرف خارج کے ہو اور مادہ رطوبت کا بوجہ کثرت اس فعل کو قبول نہین کرتا ہی جسطرح کہ مادہ قلیل شب کو مطیع ہوتا ہے - اور جو آنکھ سرمہ گون بسبب طبقہ کے ہو اُس سے جمع بصر زیادہ ہوتی ہی علاج اکتحال بیخ خشک سے جسکو پانی مین جوش دیکر اسقدر مہرا کیا ہو کہ مثل شہد کے ہو جاے اور بعد اسکے خشک کرین بہت مفید اور مجرب ہے - خواہ اثمد اصفہانی تین درہم مروارید ایک درہم مشک اور کافور ملکر ایک دانگ دودھ چراغ کا جسمین زیت اور روغن زنبق جلایا ہو دو درہم زعفران ایک درہم سب کو بزریعہ سحق ایک ذات کرکے استعمال کرین - اور تنہا زعفران خواہ روغن زعفران صرفہ چشم کو سیاہ کرتا ہی اسی طرح عصارۂ عنب الثعلب یا عصارۂ خسک دو درہم مازو سائیدہ ایک درہم خستہ زیتون جو درخت پر سیاہ ہو گئی ہو روغن کنجد سیاہ غیرہ مقشر ملکر ایک درہم آتش نرم مین پختہ کرکے اکتحال کرین یہ بھی مجرب ہی کہ بندق یعنے ریٹھہ کو جلاکر زیت مین ملاکر یا فوخ پر ملفل ازرق کی مالش کرین ایضاً سلائی کو اندرائن کی بھیل مین داخل کرکے اکتحال کرین اسکے اثر کا اسقدر دعوی کرتے ہین کہ بلی کی آنکھ کو سیاہ کر دیتا ہی اسی طرح ہی جلوز یعنے چلغوزے کے چھلکے مسحوق اور سائیدہ کرکے استعمال کرین خواہ ایک جزو اقاقیا اور چھٹا حصہ اُسکا مازو بزریعہ آب متقالوں افغان کی یکجا کرین اور اسکا عصارہ بطور قطور کے استعمال کرین اسی طرح عصارۂ بھنگ اور عصارۂ پوست انار اسی طرح طبرسیاہ زنجی ہو یا حبشی اُسکے گوشت کا استعمال خواہ حبش کی دایہ دودھ لڑکے کو پلاے جب بھی زرقت چشم کی زایل ہو جاتی ہی

مقالۂ تیسرا جفن کے احوال کا بیان اور اس مقالہ مین چند فصلین ہین فصل اول قمل اجفان کے بیان مین

قمل جُون کو کہتے ہین مادہ قمل کا ایک رطوبت عفن ہے کہ اُسے طبیعت بطرف جلد کے دفع کرتی ہی اور رقوت مہیہ کی بھی اعانت ہوتی ہی اسلیے کہ قوت حرارت غریزی کو متولد کرتی ہی - اکثر جسے یہ مرض لاحق ہوتا ہی وہ ہی ہی جسکی غذا مین متعفن چیزون کا استعمال زیادہ ہو اور ریاضت کم کرتا ہو اور اُسکے مزاج مین تنقیہ اور نفاست نہو اور حمام کا استعمال بھی نہ کرتا ہو اور میلا کثیف اکثر رہتا ہو علاج یہ ہی کہ پہلے تنقیہ بدن اور سر کا کرین - اور اطراف چشم کے مادہ کو بموجب قواعد مذکورۃ الصدر بمکال ذالین خصوصاً غرغرون سے جنمین برائی اور سرکہ شریک ہو اُسکے بعد آنکھ کے دھونے کا اہتمام کرین - اور طلا آب دریاے شور خواہ اور شور پانی اور کبریتی پانی سے کرین - اور پلکون کی بارہ پر لطوخ ایسی دوا کا کرین جسمین پھٹکری اور نصف مقدار مویز ج اور کبھی صبر اور بورۂ ارمنی ملکر ایک جزو بھی زیادہ کرتے ہین اور بہتر یہ ہی کہ ادویہ مثل مفصل مین گوندھی جائین اگر مویز ج کو ہمراہ بورۂ ارمنی کے استعمال کرین اس مرض کے واسطے دوا مجید ہی

فصل دوسری سلاق کے بیان مین

پلکون کے مہے ہو جانے کو سلاق کہتے ہین زبان عربی مین اور یونانی مین انبوسیا - پلکین کبھی اس قدر موٹی ہوتی ہین کہ بال کر پڑتے ہین اور پپوٹے کی بارہ مین قرحہ پیدا ہو جاتا ہے اُسکے تابع فساد چشم ہوتا ہی - اکثر سلاق کا مرض بعد آشوب چشم اور رمد کے عارض ہوتا ہی بعض اقسام اسکے حدیث العہد ہوتے ہین اور ایک قسم عتیق اور کہنہ وہ نہایت ردی ہی علاج اگر سلاق تازہ حادث ہوا ہی اُسکے واسطے نیماد نافع ہی - مسور کو گلاب مین جوش دیکر استعمال کرین خواہ تخم خرفہ تخم کاسنی ہمراہ روغن گل اور سپیدی بیضہ کی لگائین مگر اسکا استعمال شب کو نہ کرنا چاہیے اور بعد استعمال دوا کے استحمام کرین - یا مسور مقشر اور سماق شحم رمان اور گل سرخ ان سب کو میفجہ مین شب کو گوندھین اور استعمال کرکے صبح کو استحمام کرین - ہمیشہ حمام کا استعمال کرنا اس مرض کی واسطے نہایت نافع ہی - اگر سلاق کہنہ اور مزمن ہو چکا ہی اُسکے علاج مین بجامت ساق اور فصد عروق جبہہ کرنا چاہیے اور ہمیشہ استعمال حمام کا کرنا چاہیے - جو ادویہ خاص موضع مرض پر لگانے کے ہین انمین سے ایک یہ ہی کہ نحاس محرق نصف درہم زاج تین درہم زعفران فلفل ایک درہم شراب مازو مین اسقدر پیسین کہ مثل شہد کے

قوام مین ہوجاے اور رقیق ہوا ور اجفان کے باہر استعمال کرین بطور پلیک جو سلاق بعد رمد کے عارض ہوا سکے واسطے یہ شیاف مجرب ہوچکا ہے
نسخہ زاج الحیر سوختہ زعفران سنبل الطیب ہر ایک جزو شاذنج دس جزو شیاف بنا کر پلیک کو اس سے گھجلا مین **فصل تیسری جشار اجفان کے**
بیان مین جشار اجفان کے یہ معنی ہین کہ اجفان مین دشواری حرکت کی عارض ہو بند کرنے مین یعنے کھولنے کے بعد آنکھ کا بند کرنا دشوار ہو
اسی طرح بند کرنے کے بعد کھولنا بھی دشوار ہو اور بارہا وجود اس دشواری کے درد اور سرخی بار رطوبت بھی اکثر پیدا ہوتی ہے اور اکثر یہ بات
بھی ضرور ہوتی ہے کہ آنکھ کھولنے کو بیدار نہین کرتا جب نیند سے چونکے - اور یہ بھی ضرور ہے کہ اس مرض مین اکثر خشک کیچڑ آنکھ سے جدا ہوتا رہتا ہے
اور اسمین صلابت بھی ہوتی ہے اور سیلان اشک اس مرض مین نہین ہوتا مگر کسی سبب عارضی کی وجہ سے البتہ کبھی سیلان بھی عارض ہوجاتا ہے
اسلیے کہ یہ مرض اکثر بوجہ یبوست کے یا خلط لزج مائل بہ یبوست کے پیدا ہوتا ہے مگر کبھی درد اور سرخی ہوتی ہے لیکن اگر کھیلی ہو اور مادہ
ایسا نہو کہ بطرف آنکھ کے گرتا ہو اسوقت اس یبوست کا نام مین رکھتے ہین اور اکثر اس مقام پر ایک مزاج حار یا مادہ کثیر غلیظ ہوتا ہے کہ اسکے استفراغ
کی ضرورت ہوتی ہے علاج واجب ہے کہ ہمیشہ آنکھ کو تکمید کرتے رہین اسفنج کو نیم گرم پانی مین ڈبو کر اور ہمیشہ استعمال آب شیرین سے کرتے رہین جو حرارت
برودت مین معتدل ہو اور آنکھ پر سوتے وقت سپیدی بیضہ کی رکھین روغن گل مین لت کرکے اور سر کو ہمیشہ مرطبات اور ادہان مین غرق
رکھین نطولات اور سعوطات مرطبہ مثل روغن بفشہ اور خیلو فروغیرہ کا استعمال کرتے رہین اور کسی قرینۂ حالیہ سے دریافت ہو کہ یبوست کی ہمراہ
مادۂ صفراوی بھی موجود ہے تو بین راس کی لسلاب سے کرین کہ اسمین خاصیت نفع کی ہے اور اگر کوئی مادہ غلیظ مجفف کا وجود مظنون ہو کہ وہ
محتاج تحلیل کا ہے تو لعاب حلبا اور لعاب تخم کتان کو دودھ مین نکال کر استعمال کرین کہ یہ دونون ملا کر اگر آنکھ پر لگاے جائین جشار کو بھی زایل
کردینگے اور غلط ردی کا استفراغ بھی ہوجائیگا منجملہ ادویۂ مجربہ کے اس مرض مین چربی مرغ کی اور لعاب اسبغول ہے اور موم اور روغن گل ہمیشہ آنکھ پر
لگایا کرین اور کبھی کبھی اگر شیاف ارسطرا طس سے آنسو جاری کرین بھی مفید ہوتا ہے چنانچہ اگر ابتدا مین اس مرض کے اگر مزمن ہوا استعمال ایسے سرمہ کا
کرین جنکے لگانے سے آنسو جاری ہوتے ہین تحلیل مادۂ غلیظ کی ہوتی ہے اور سیلان مین اگر مادۂ مذکورہ بہ جاتا ہے اور جو رطوبات رقیق ہین خواہ
قریب بہ رقت ہین وہ کھنچ کر نکل جاتے ہین اور انکی تحلیل اور فنا بذریعۂ تحلل ہوجاتی ہے **فصل چوتھی غلظ اجفان کے بیان مین**
گمنڈہ ہوجانا اجفان کا تابع جرب اور خارش کے ہوتا ہے اور کبھی بوجہ استعمال ملاہاے بارد کے جو پلکون پر بکثرت کیا ہو غلظ اجفان
پیدا ہوتا ہے علاج اسکا یہ ہے کہ لاجورد اور مجوز رمنی اور خستہ خرما جلا کر روغن ناردین مین آمیختہ کرکے اکتحال کرین - اور حمام کا استعمال ہمیشہ کرتے
رہین اور پرہیز کرین نبیذ کے استعمال سے - کبھی سلائی اور شیاف احمرین سے پھیلتے ہین اور پھیلنے سے کبھی رمد کا بھی علاج کیا جاتا ہے جیسا کہ مرض سلاق
مین بیان ہوا **فصل پانچوین تہیج اجفان کے بیان مین** کبھی تہیج اسباب خاص سے مثلاً سوا ور رقیق اور بخارات سے عارض ہوتا ہے خواہ صفت ہیضم
اور بدہضمی سے عارض ہوتا ہے جیسے کہ سہر اور حمیات مین پیدا ہوتا ہے اور کبھی اوائل استسقا مین خواہ سوء القنیہ مین یا اورام باطنی مین جو رطوبت
سے پیدا ہون جیسے ذات الریہ اور شیرعش وغیرہ انمین بھی تہیج اجفان عارض ہوتا ہے اگر تا قمیہ کے اجفان مین تہیج پیدا ہو جس بیماری سے آنکھ اچھا ہونا
عارض ہوئی ہے اسکے نکس کا خوف ہوگا خصوصاً جسوقت تمام اعضا مین ضمور اور لاغری ہو اور آنکھ مین تہیج اور انتفاخ باقی ہو علاج تہیج اجفان کا
قطع سبب کرنا چاہیے اور تکمید نخالہ گندم سے علاج عام ہے **فصل چھٹی ثقل اجفان کے بیان مین** کبھی ثقل اجفان بسبب تہیج اور اسباب تہیج کے پیدا
ہوتا ہے اور کبھی بوجہ ضعف قوت اجفان کے ثقل پیدا ہو خواہ مقبوط قوت عارض ہو جس طرح دق مین اسی وجہ سے گرانی پلکون مین عارض ہوتی ہے اور کبھی بوجہ
اورشرناق کے عارض ہوتا ہے اور کبھی ابتدا ذوالنوائب حمیات مین ثقل اجفان پیدا ہوتا ہے اور استرخا بھی عارض ہوتا ہے **فصل ساتوین التصاق**

دونون پلکون کا نزدیک کویہ کے کویہ اور کنارہ کے قریب خواہ اور کسی جگہ سپیدہ ہونا اجفان کا کبھی عارض ہوتا ہی- اور کبھی آنکھ کے ڈھیلے سے بھی پلکین سپیدہ ہوتی ہین خواہ متحمہ سے یا قریبہ سے خواہ دونون سے اور کبھی کویہ کے ایک جانب سے منجملہ دونون جانب سے اور وسط سے سپیدہ ہوتی ہین اور کبھی ساری پلک سپیدہ ہوجاتی ہی سبب اس مرض کا یا قروح ہوتی ہین جو حادث ہون خواہ شگاف اور چھل جانا کسی پردہ کا آنکھ کے ڈھیلے سے جیسے سبل وغیرہ خواہ ناخونہ کی پھیلنے سے خواہ جرب جفن کے پھیلنے سے بشرطیکہ بعد پھیلنے کے داغ اُس آلہ داغ سے نہ دیا گیا ہو جسکا بیان ہم ابواب سابق مین کرچکے ہین اور بخوبی رعایت اُن شرطون کی جو پھیلنے کے بعد خواہ عین بروقت پھیلنے کے درکار ہی کی ہو اور بخوبی سرانجام کارین اہتمام نہوا ہو **فصل آٹھوین سدیہ کے بیانمین** زیادتی لحمی ہے پھنسی کی شکل پر آنکھ کے ڈھیلے پر پیدا ہوتی ہی اگر یہ زیادتی کویہ اور کنارہ پر ہو تدبیر صائب یہی ہی کہ اُسمین جراحت ڈال دین اُسکے بعد جو علاج غرب کا ہی وہی علاج کرین خواہ باسلیقون اور دواے تبضیبی سے اور ادویۂ ظفرہ خصوصًا شیاف زرنیخ جو اوپر مذکور ہوچکا اُس سے علاج کرین- اگر اس زیادتی لحمی مین سیبدی اور سیاہی ہو اُسکا علاج ناخونہ کے علاج خاص سے کرنا چاہیے جیسا ہم نے بیان کیا ہی **فصل نوین انقلاب جفن کے بیان مین** اور اسکو شتر کہتے ہین پلکون کا پلٹ جانا تین اقسام پر ہوتا ہی ایک صورت یہ ہی کہ پلک مین تقلص اور سمٹنا پیدا ہو کہ سپیدی چشم کو نہ چھپا سکے اسکا عروض کبھی براہ خلقت کے ہوتا ہی اور کبھی بوجہ قطع اور بریدے جو عمل بالید سے کسی طرح کا ضرر پلکون کو پہنچے پیدا ہوتا ہی اور ایسی آنکھ کو عین ارنبیہ کہتے ہین- دوسری قسم جو صنف اوسط ہے اُسکی کیفیت یہ ہی کہ بعض مقدار کو سپیدی چشم کی قطع نکرے اور کھلی رکھین اور اسکا نام قصر جفن ہے یعنے پلک چھوٹی ہوگئی ہے اس قسم کا سبب بھی بعینہ سبب قسم اول کا ہی مگر بہ نسبت اُسکے اقل اور کمتر ہی اثر مین- تیسری قسم یہ ہی کہ اوپر کی پلک نیچے والی پلک پر منطبق نہو کبھی یہ تینون قسمین بوجہ تشنج عضلہ مطبقہ جفن کے عارض ہوتی ہین یعنے جس عضلہ سے چسپیدہ ہونا پلک کا متعلق ہی اُسمین تشنج پیدا ہو کر اس فعل کو ناقص خواہ باطل کردیتا ہی **فصل دسوین بردہ کے بیانمین** بردہ ایک رطوبت ہی جو غلیظ اور متحجر ہوجاتی ہے اندرون جفن کے اور چونکہ مائل بسپیدی ہوتی ہے اسی وجہ سے مشابہ بردہ یعنے تگرگ خواہ اولے کے ہوتی ہی **علاج** لطوخ کرین چرک اور میل سے کوزۂ آہنگران کے اور گھی یا دوغیرہ کا چرک جو فلزات کے پگھلانے سے پیدا ہوتا ہی- اور کبھی اسپر روغن گل اور صمغ بلم اور انزروت زیادہ کرکے استعمال کرتے ہین خواہ اشق کو سرکہ مین ہمراہ بارزد اور حلتیت کے پیسکر طلا کرین خواہ طلاے اُور یا سوس جو علاج شعیرہ مین مذکور ہے اُسکو طلا کرین **فصل گیارھوین شعیرہ کے بیانمین** شعیرہ ایک ورم مستطیل کا نام ہی جو پلکون کی باڑہ پر ظاہر ہوتا ہے مشابہ جَو کے شکل مین- اور مادہ اس ورم کا اکثر خون ہوتا ہی **علاج** فصد اور استفراغ بذریعۂ ایارج کے جیسا مکرر معلوم ہوچکا کرنا چاہیے اُسکے بعد سکبینج کو پانی مین گھولکر مقام مرض کو اُس سے آلودہ کرین کہ یہ دوا بہت ہی عمدہ ہی- کمادات شحم گداختہ اور آرد جو خواہ شورہ کے خواہ نمک گرم کرکے مکرر اُسپر پھیرنا بہت نافع ہی- اسی طرح زیت مقلوف الراس یعنے سرتراشیدہ خواہ سرخراشیدہ خواہ پانی مین جوکوجوش دین- یا خون کبوتر یا خون وراشین اور شفانین سے کماد کرین- خواہ تھوڑا سا بورۂ ارمنی اور بہت سا شورہ یکجا کرکے اور خاص شعیرہ پر رکھین- خواہ طلاے اور بیاسیوس کا استعمال کرین نسخہ اُسکا یہ ہی- کندر مر مکی مکدار ایک جزو لاذن ربع جزو موم پھٹکری بورۂ ارمنی مکلس نصف جزو دُر دروغن سوسن مین ملاکر طلا کرین **فصل بارھوین شرناق کے بیانمین** شرناق ایک غدہ ونی شحمی ہی جو اوپر کی پلک مین پڑجاتی ہی اور اس فربہ ونی کی وجہ سے آنکھ کے کھلنے مین دشواری ہوتی ہی اور پلک کو مثل عضو مسترخی کی کردیتی ہی اور زیادتی ملتحمی یعنے پر گوشت ہوتی ہے اور متحرک رہتی ہی جیسے سلعہ حرکت کرتی ہی- اور اکثر عروض شرناق کا صبیان اور مرطوبین کی آنکھ مین

ہوتا ہو خواہ جن لوگونکی آنکھ مین دمعہ اور رمد بکثرت عارض رہے۔ اُنکی آنکھ مین شترناق عارض ہوتا ہو ایک علامت خاص شترناق کی یہ بھی ہو کہ جب اُسے دو اُنگلیون سے دبائین اور پھر اُنگلیونکو جدا کرین بیچ مین انتفاخ کی نتو اور بلندی زیادہ پیدا ہوگی علاج اُسکا دستکاری اور عمل بالید ہے اس طرح کرین کہ مریض کو سیدھا بٹھا کر اُسکا سر نیچے کی طرف کھینچین اور پیشانی کی جلد آنکھ کے قریب سے اوپر کی طرف چڑھائین کہ اوپر والی پلک بخوبی اُٹھ جائے اور معالج پلک کو بیچ مین سبابہ اور انگشت میانہ لیکر تھوڑا سا دبائے پس مادہ مجتمع ہوکر دونون اُنگلیونکے بیچ مین آجائیگا اور جلد کا اوپر والا حاجب سے باہر کی طرف کھینچین جسوقت فربہی شترناق کی اونچی ہوکر بخوبی ظاہر ہوجائے جلد کو اُس مقام کی بہت نزاکت اور سیکی سے کاٹین کہ اثر قطع کا اندر تک نہ پہونچے اور احتیاط اسی مین ہے کہ جلد کو دو تین مرتبہ مین کاٹین جاکر ایسا ہو کہ دفعہ واحدہ سے زخم گہرا لگ جائے اور ضرر پہونچے پھر چونکہ اصلی غرض اس زخم لگانے سے یہی ہو کہ جرم شترناق کا نمایان ہوجائے اور پہلے ہی زخم مین کھل جائے اسسے بہتر کیا بات ہو زخم نہ اور زیادہ چاک کرین تا اینکہ خوب کھل جائے۔ جب شترناق کا جرم جدا ہوکر بخوبی نمایان ہو معالج کو چاہیے کہ اپنے ہاتھ مین پارچۂ کتان لپیٹ کر شترناق کو نکال لے اور داہنے بائین حرکت دی کر خوب ہلائے تاکہ اپنی جگہ سے ہٹ جائے اور جگہ چھوڑ کر الگ ہوجائے اور بایتہمہ اسکا بھی لحاظ رکھین کہ جسقدر شترناق کا جرم داہنی خواہ بائین جانب سے جدا ہوگیا ہو اُسی کو جدا کرین اور جسطرف متصل ہو اور جدا نہین ہوا ہو اُسے بحنیہ رہنے دین کہ اُسکا ازالہ تحلیل سے بذریعۂ نمک کے کرینگے اس طرح پر کہ نمک اُسپر چھڑک کر ایک کپڑا اسپر مین تہ کرکے اُسپر رکھین گے اُسدن فقط یہی ترکیب کرین جب دوسرے دن کی صبح تک مریض رمد سے محفوظ رہے اور آشوب چشم اُسے عارض نہوا دوبارہ سے علاج کرین اور اُنمین حضض اور شیاف ماشیا زعفران وغیرہ داخل کرین۔ کبھی جو شترناق کہ جلد سے بعد ایسی تدبیر کے جدا نہو بذریعہ بالون کے اس طرح پر اُسے پھیلتے ہین اور الگ کرتے ہین کہ بالونکو ایک چھوٹی سی گدی کپڑے وغیرہ کی ہو اُسمین گاڑ کر نیچے شترناق کے رکھین اور داہنے بائین حرکت دین غالباً جدا ہوجائیگا خواہ یہی ترکیب پر کی نوک سے کرین۔ شترناق کے چاک کرنے مین اسکی احتیاط ضرور ہے کہ اندر تک اثر زخم کا نہ پہونچے اسلیے کہ چاک کرنیوالا اگر پلک کو زور سے کھینچے گا اور رگہا چاک کرکے کہ جلد اور جھلی جو شترناق کے نیچے ہو اُس تک صدمہ اسکا پہونچے اور اُس مقام کی چربی نمودار ہوجائے اور پھر جب اُنگلیون سے شترناق کو چھوڑائے گا یعنے مین اُنگلیون کو اوپر ہم کہہ چکے ہین کہ سبابہ اور وسطی مین پارچۂ کتان لپیٹ کر شترناق کو جدا کرے گا یوجہ اشتباہ جرم شترناق اور اس چربی کے جو کہ جھلی کے اندر سے نمایان ہوئی ہو تمام جرم شترناق جدا نہوگی بلکہ کسی قدر بقیہ رہجائیگا کہ اُسکی جہت سے جذب مواد بذریعہ پیدا ہونے درد کے ہوگا اور ورم حار پیدا ہوگا اور خواہ یہ بقیہ سخت اور باصلابت بطور نوک اور باڑہ کے باقی رہے گا جو شترناق سے زیادہ موذی ہوگا اور بیشتر اس تیزدستی کا ثمرۂ بذریعہ ہوگا کہ جو عضلۂ آنکھ کو اوپر اُٹھانے کی حرکت دیتا ہو اُسمین سے ایک مقدار صالح کٹ جائے گی اُسکے کٹنے سے خرابی یہ ہوگی کہ پلک کا کھلنا اوپر کی طرف اچھی طرح نہوسکے۔ جو شترناق حدیث العہد اور ضعیف ہو یعنے خوب گندہ اور مستحکم نہوا ہو اُسکے ازالہ مین فقط ادویۂ مملہ کافی ہوتی ہین عمل جراحی کی ضرورت نہین ہوتی **فصل تیرھوین توتہ کے بیان مین** توتہ ایک نرم گوشت اندر پلک کے پیدا ہوتا ہو کہ اُس سے ہمیشہ خون سرخ بہا کرتا ہو خواہ سیاہ خون اور سبز جاری رہتا ہو۔ علاج اسکا تنقیہ مجففات اکالہ سے کرین اور شیافات حارہ کا استعمال کرین جب توتہ گل کر فنا ہوجائے اُسوقت ایسے ضرر اور شیافات کا استعمال کرین جو انبات لحم کردین جنکا ذکر قروح اجفان مین کیا جاتا ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ علاج حکہ اور مرہم کے قریب اسکا بھی علاج ہو **فصل چودھوین تجر کے بیان مین** ورم صغیر جو دیکھنے مین آئے اور متجر ہوجائے اُس سے نجات بذریعۂ عمل جراحی کے ہوتی ہو اُسکے بعد استعمال ادویہ قروح اجفان کا کرتے ہین **فصل پندرھوین**

قروح جفن اور انخراق کے بیان مین

اگر پلکونمین زخم پڑجائین خواہ شگاف کسی قسم کا عارض ہوا سپر خناد عدس اور پوست انار کا جو کترین جوش دیا ہو لگاتے ہین جب خشک ریشہ پڑکے گرجاے اور کچھ قیحیہ باطن جفن مین باقی رہے شیاف کندر اور شیاف آبار مع شیاف اسفیداج اور شیاف احمرلین کے استعمال کرین پلکون کا شگاف التحام اور پورنے کو قبول کرتا ہے اور جس طرح اور جلد کا انخراق علاج پذیر ہوتا ہے اور علاج اُسکا مذکور ہوچکا اُسی طرح اسکا بھی علاج کرنا چاہیے

فصل سولھوین جرب اور حکہ اجفان کے بیان مین

پلکونمین جرب اور حکہ کے حدوث کا سبب ایک مادۂ شوریوتی خون گرم سے خواہ کسی اور غلط حار سے ہوتا ہے اور پہلے جگہ لینے خارش خشک پیدا ہوتی ہے بعد ازان تر ہوجاتی ہے۔ اور اکثر پیچھے قروح چشم کے یہ مرض پیدا ہوتا ہے ابتدا مین تھوڑی سی خارش خشک پیدا ہوکر خشونت عارض ہوتی ہے اُسکے بعد پلک سرخ ہوجاتی ہے اُسکے بعد جرب تینی یعنے دانہ بشکل دانہ انجیر کے پیدا ہوتے ہین اور یونانی مین اسکو سوقونیس کہتے ہین پھر اُسکے بعد جرب صلب بروقت شدت انشقاق حکہ اور ورم کے پیدا ہوتی ہے علاج اگر جرب کے ہمراہ رمد بھی ہو پہلے رمد کا علاج کرنا چاہیے بعد ازان جرب کا مداوا کرین گے لیکن رمد کے علاج کرتے وقت بھی رعایت جرب کی ضرور کرنی چاہیے اور یہی حال اور یہی حکم علی العموم جہان پر دو مرض خواہ زیادہ مجتمع ہون ملحوظ رہے کہ ابتدا علاج کی اشد اور اہم سے کرین اور اگر قرح خواہ ورم پیدا ہو ہرگز استعمال ادویۂ حادہ وغیرہ کا نکرین لیکن دوسری اور تیسری قسم جرب کی انواع مذکورۂ بالا سے اُسکے علاج مین مک یعنے چھیلنے کی ضرورت ہوتی ہے خواہ بذریعہ لوہے کے چھیلین خواہ ایسی ادویہ تیار کرین جو چھیلنے کی طاقت رکھتی ہون جیسے زبدالبحر خصوصاً وہ قسم زبدالبحر کی جسکا نام قیسور ہی خواہ بورق الطین کے ذریعہ چھیلین۔ یا محک یعنے چھیلنے والی دوا شاذنج زعفران مارقیشا سے بنائین اور شیاف کے طور پر تیار کرکے اُس سے چھیل ڈالین جو قسم اقسام مذکورۂ بالا سے علاج دوائی قبول کرسکتی ہے اور اُسکی شدت درجۂ قسم دوم اور سوم تک نہین پہونچی ہے علاج اولی اُسی قسم کا یہی ہے کہ ہموارہ استفراغ مادہ کا کرتے رہین اگرچہ ایک مہینے مین دو مرتبہ تنقیہ کی نوبت پہونچے اور ماقین کی فصد بعد تنقیے کے کرین بعد اُسکے فصد کلی اور عام کا استعمال کرین اور مداومت استحمام کی اور ہر وقت گرد و غبار اور دخان سے آنکھون کا بچانا اور صیاح یعنے چلانے سے اور درازی سجود سے پرہیز کرنا۔ اور جو چیز مواد کو بطرف فوق کی اور بطرف چہرہ کی جذب کرتی ہے اُس سے پرہیز کرین ابتدا مین شیاف احمرلین مفید ہوتا ہے اُسکے بعد شیاف اخضرلین مفید ہے۔ اور اگر مرض زیادہ قوی ہو شیاف احمر حاد اور شیاف اخضر حاد کا استعمال کرنا چاہیے۔ اور طرماطیقون اور کحل ارسطرا طیس اور شیاف زعفران نافع ہوگا۔ کبھی تلخہ گاؤ اور تلخہ خوک اور نوشادر اور نحاس محرق اور قلقدیس مجموعاً خواہ منفرداً مستعمل ہوتا ہے اور باسلیقون اور شیاف رمادی بہت عمدہ ہے۔ ایضاً دوای اراسطیس بھی جید ہے۔ ایک دوا جسکی صفت یہ ہے بہت نافع ہے۔ کہ باایک جزو قشور نحاس دو جزو شہد مین ملاکر استعمال کرین۔ دوسری ترکیب سے نحاس محرق دس مثقال فلفل آٹھ مثقال اقلیمیا چار مثقال مرکی دو مثقال زعفران دو مثقال زنگار پانچ مثقال صمغ عربی بیس مثقال سب کو جمع کرکے آب باران مین تیار کرین

فصل سترھوین انتفاخ کے بیان مین

انتفاخ ورم بارد متحرک ہوتا ہے اور کبھی غالب اس ورم پر اور کبھی فضلۂ بلغمی رقیق مائی ہوتا ہے۔ اور کبھی فضلۂ سوداوی سے یہ ورم پیدا ہوتا ہے علامات انتفاخ ریحی کے دفعۃً عارض ہوتا ہے اور بطرف کوبہ کے مائل ہوتا ہے اور صورت اُسکی ایسی ہوتی ہے جیسے کسی شخص کو مکھی کاٹے اور وہ مقام خاص سوج کر متورم ہوجاتا ہے اور فصل صیف مین اور مشائخ کو عارض ہوتا ہے۔ اور اس ورم مین ثقل اور گرانی نہین ہوتی ہے اور بلغمی بہت سرد اور ثقیل ہوتا ہے اور دبانے سے جو نشان اُسمین پڑے ایک ساعت بدستور اپنی شکل پر باقی رہتا ہے اور ملنے سے اثر و بانی کا نہین رہتا ہے اور نہ اُسمین درد ہوتا ہے اور سوداوی اکثر تمام بلک کو شامل ہوتا ہے

اور تمام آنکھ کو شامل ہوتا ہی اور اُسمین صلابت اور تمدد بھی ہوتا ہی جو حاجبین اور وجنین یعنے دونون رخسارون تک پہونچتا ہی مگر اس ورم مین درد شدید معتد بہ نہین ہوتا ہی اور رنگ اسکا تیرہ ہوتا ہی۔ اور اکثر بعد بدرمہ کے لاحق ہوتا ہی خواہ بعد جدری کی یقیناً علاج واجب ہے کہ ابتدا اصلاح کی استفراغ بدن اور تنقیہ سر سے کرنی چاہیے جو ورم مایل بلغمی مادہ کی طرف ہو منافذ خلطی کا استعمال اس سے زیادہ قوی برگ بید انجیر پیسکر پھٹکری ملاکر لیپ کرین تکمید اسفنج کو سرکہ مین بھگو کر اور گرم پانی سے کرین ایضاً لطوخ صبر اور فیلزہج اور شیاف ماہیثا اور فوفل اور زعفران آب برگ کہو مین ملا کر کرین کہ یہ نافع ہے **فصل اٹھارھوین کثرت طرف کے بیان مین** زیادہ پلکون کا جھپکنا کبھی آنکھ مین تنکا یا خس و خاشاک پڑنے سے پیدا ہوتا ہے اور یہ خفیف ہوتا ہی اور کبھی بوجہ گٹ جانے کے بھی پلکین جھپکتی ہین اور اکثر اصحاب تمدد جو آمادہ اور رہیا تمدد کے ہوتے ہین اُنھین اکثر یہ امر لاحق ہوتا ہی۔ اگر پلکون کا جھپکنا امراض مادہ مین عارض ہو منذر تشنج اور تمدد کا ہوتا ہے **فصل اونیسوین انتشار الشعر کے بیان مین** پلکون کے بال کبھی بوجہ مادہ کے منتشر ہوتے ہین اور کبھی بسبب موضع اور مقام خاص کے سبب مادی یا اس طرح پر ہو کہ ثقل اور گرانی پیدا ہو جیسے آخر امراض حادہ مین بروقت منعف کے یہ بات عارض ہوتی ہے۔ خواہ فساد عارض ہو اُس مادہ مین جو قریب منبت شعر کے ہوتا ہے جیسے وارالشعلب کی صورت یہ ہو کہ باطن جفن مین رطوبت حارہ خواہ مالحہ یا بورقیہ پیدا ہوا اور ظاہر جفن مین کوئی آفت محسوس نہین ہوتی ہے مگر بالوں کو ضرر البتہ پہونچتا ہی جو انتشار شعر بوجہ موضع اور مقام کے ہوتا ہی اُسمین یہ بات ہوتی ہے کہ آفت مقام خاص مین ظاہر ہوتی ہے خواہ صلابت اُس مقام مین پیدا ہو جاتی ہے یا غلاظت اور گندگی ہو جاتی ہی کہ اُسکی وجہ سے جو بخار پیدا ہوتا ہے اُسے راہ اور منفذ خروج کا نہین ملتا ہی خواہ ورم یا تاکل پیدا ہوتا ہی اور اسپر سرخی اور لزع شدید دلالت کرتی ہی علاج جو انتشار شعر بوجہ خصوصیت موضع کی ہو اُسکا علاج پہلے یہی ہی کہ اُسی آفت کا علاج کرین جو اُس مقام خاص مین ظاہر ہو جیسے ہر ایک آفت کا جداگانہ علاج مقامات خاص مین مذکور ہی اور جسکا سبب مادہ تھا اُسمین انتعاش بدن کا اور تغذیہ کرنا چاہیے اور استعمال ادویہ جاذبہ کا جو مادہ بالون کا پلکونکی طرف جذب کرین اور وہ ادویہ جنکا ذکر ہم قرابادین مین خواہ الواح ادویہ مفردہ مین کرینگے اور کر چکے ہین اُنکا استعمال کرین اور جو انتشار بوجہ رطوبت فاسدہ کے ہو اُسکے علاج مین توجہ تنقیہ سر اور تنقیہ عضو خاص کا کرین اُسکے بعد علاج شعر کا کرنا چاہیے۔ سرمے جو اس مرض مین نافع ہین۔ اُسمین سے مجرا رمنی لاجورد ہی اور مرکبات مین سرمہ خستہ خرمای خشک ہمراہ لاذن کے جو قرابادین مین مذکور ہی۔ خواہ خرمای خام کی گٹھلی جلاکر سودرہم اور نارین دو درہم لیکر سرمہ بنا کر کرین۔ مجرب دوا ایک یہ ہی کہ سنبل اسود کو سرمہ سا پیسکر سلائی سے لگائین ایضاً چوہے کی مینگنی جلا کر خواہ بدون جلانے کے شہد ملاکر استعمال کرین خصوصاً اگر بوجہ سلاق کے انتشار شعر عارض ہوا ہو۔ خواہ جس زمین مین انگور پیدا ہو اُسکی مٹی اور زعفران رومی جسے اقلیطی کہتے ہین ساتھ ہی ہم وزن لیکر بطور سرمے کے استعمال کرین۔ اگر انتشار شعر کے ساتھ کھجلی اور سرخی اور تاکل بھی ہو اُسکے واسطے یہ دوا مجرب ہے انار مسلم ایک عدد سرکہ مین جوش دین تا آنکہ خوب مُہرا ہو جاوے اور اسی مین سے مقدار مناسب عضو ماؤف پر لگائین۔ جتنی چیزین خیساں کرنے کے لایق ہین اس مرض مین علی العموم نافع ہین۔ ایضاً اسی وجہ سے اقلیمیا قلقطار زاج ہموزن لیکر پیسین اور استعمال کرین منجملہ مجربات کے یہ دوا ہی فصلۂ سوختہ خرگوش آٹھ درہم مینگنی بکرہ کی تین درہم دونون سے اکتحال کرین خواہ مکھیونکے سر کو جدا کرکے خشک کرین اور سرمہ بنائین خواہ ریٹھہ کو جلا کر پیسین اور گوسپند خواہ ریچھ کی چربی مین لت کرکے طلا کرین کہ اس دوا سے اچھی طرح بال اوگ آتے ہین اور سیاہی بھی کرتی ہے۔ ایضاً سرمہ بربان ایک جزو فلفل ایک جزو قلمی سوختہ مغسول چار جزو زعفران چار جزو نارین تین جزو خستہ خرما سوختہ دو جزو مجموع اجزا سے سرمہ بنا کر کرین اور لگائین

فصل بلیسوین شعر منقلب کے بیان مین کبھی پلکون مین کوئی بال پلٹ کر اور دوہرا ہو کر جم جاتا ہی خواہ کوئی بال زیادہ عرصے بڑھ کر پیدا ہوتا ہی اور ایذا دیتا ہی اسکا علاج پانچ طریقون مین سے کسی ایک طریقے سے لازم ہی۔ التزاق اور گی اور نتف بالابرہ تقصیر جن بزریعہ قطع کے اور نتف۔ التزاق کی معنی چسپیدہ کرنے کے ہین اسکا طریقہ یہ ہی کہ جو بال دوہرا ہوا ہو اُسے اُٹھا کر بزریعہ مصطگی رانیانج اور صمغ اور دیگر یعنی لاسے جس سے چڑیمار چڑیا پکڑتے ہین خواہ موزکی اصلی جسکے اندر ایک طوبت چسپیدہ ہوتی ہی اور وہ سریش جو صدف کے اندر سے نکلتا ہے الغرض ایسی دواؤن سے درست اور برابر کردین خواہ صبر اور زرنیخ اور کتیرا اور کندر محلول چسپیدی بیضہ مین اسکے ذریعہ سے چسپان کرین۔ ایک طریقہ التزاق کا عمدہ یہ ہی کہ روغن چنبیلی سے الصاق کرین اُس سے بہتر یہ ہی کہ غرغری جین جسکا ذکر قرابادین مین ہوا ہی التزاق کرین۔ نتف بالابرہ سے یہ مراد ہی کہ سوئی کے ذریعہ سے بال کی نوک جو دوہری ہونے سے پلک مین گھس گئی ہی اس طرح نکالین کہ سوئی کو پلک کے اندر آنکھ کے باہر سے گزار کر اس طرح پر داخل کرین کہ جہان بال کی نوک گڑ گئی ہی ٹھیک اُسی جگہ سوئی کی نوک پہونچے اور جب اسکے پہونچنے کا ٹھیک مطلوب جگہ پر یقین ہو جاے بال کو اُسکی سمت مین کر کے سوئی کو دوسری طرف نکال لین اور بال کو اُٹھا لین تاکہ سیدھا ہو جاے پھر اگر دوسری طرف سوئی کی نوک وار پار کرنے مین دشواری ہو اور تکلیف زیادہ ہو سوئی کے ناکہ مین اُس بال کو اسی طرف سے داخل کر کے سیدھا کر دین تاکہ مثل اور بالون کے سیدھا ہو جاے۔ اور اگر دوبارہ سوئی کو داخل کرنے مین اضطرار ہو اور اُس مقام خاص مین تکرار اس عمل کی نہو اسلیے کہ دوبارہ گڑ و نا سوئی کا اور ایک سوراخ مین دو مرتبہ داخل کرنا موجب توسع ثقبہ اور پھیل جانے سوراخ کا ہوتا ہی اور سوراخ کے وسیع ہونے سے بال کی گرفت اچھی طرح نہین ہو سکتی بنظر اس دشواری کے چاہیے کہ دوبارہ کسی اور مقام مین سوراخ کرین۔ تقصیر جن بزریعہ قطع کے یہ غرض ہی کہ جو مقام روئیدگی اس بال کا پلک مین ہی اُسے کاٹ ڈالین بعض اطبا نے یہ تجویز کیا ہی کہ جس مقام کا نام اجانہ ہی یعنے پلکون کی باڑھ کے قریب یہان بال پلٹ کر چسپیدہ ہو گیا ہو اُسی مقام کو چاک کر کے بال کو سیدھا کرین اور زخم کا اندمال کرین کہ نیا گوشت ضرور پیدا ہوگا اور اُس گوشت سے بال کو کچھ تعلق نہوگا اور اس زمانہ مین بال کو خوب درست کرتے رہین اور خیال رکھین کہ پھر دوہرا نہونے پاے۔ داغ دینا عمدہ وہی ہی کہ ٹیڑھی اور خمدار سوئی سی ہو اور وہ سوئی سونے کی بنی ہوئی ہو جسکا بیان سابقا ہو چکا ہی پس لازم ہی کہ پلک کو کھینچ کر دراز کرین اور اُسی سوئی سے مقام روئیدگی شعر کو داغ دین پھر عود نہ کرے گا اور کبھی ایک مرتبہ داغ دینے پر کفایت نہین ہوتی لہذا دو مرتبہ خواہ تین مرتبہ داغ دیتے ہین کہ پھر ہرگز انقلاب شعر کا عود نہین ہوتا نتف یعنے بال اکھیڑنا جو مانع روئیدگی ہی اُسکا دستور یہ ہی کہ بال اُکھیڑ کر مقام خاص پر دوائیان جو مانع اوگنے بالونکی ہین استعمال کرین خصوصًا وہ ادویہ جو خاص پلکون کے بال اوگنے کی مانع ہین اور ادویہ مفردہ کے الواح مین مذکور ہو چکی ہین اور شعر زائد کے علاج مین مذکور ہوتی ہین اُنسے علاج کرین فصل اکیسوین شعر زائد کے بیان مین شعر زائد کی پیدایش کثرت رطوبت متعفن سے ہوتی ہی جو احفان مین یکجا ہو جاتی ہے علاج پہلے تنقیہ بدن اور سر اور آنکھ کا کرین اُسی طرح پر جو معلوم ہو چکا ہی پھر اُسکے استعمال تنقیہ سرمون کا جن سے تنقیہ پلکون کا رطوبت سے ہو جاے کرنا چاہیے جیسے با سلیقون اور روشیانا احمر حاد اور اخضر حاد اور شیاف اہلیلجی مصوصًا اگر دمعہ یعنی ڈھلکا بھی ہو خواہ کوئی اور عارض اعراض اخلاط سے پیدا ہوا اگر یہ تدبیرات کارگر نہون بال جو زاید ہو اُسے اکھیڑ ڈالین۔ اور جہان یہ بال پیدا ہوا تھا اُس مقام پر ساہی کا خون خواہ اُسی کا پتہ خواہ تلخہ مالاون یا تلخہ النسر یعنے گدھ کا تلخہ خواہ تلخہ گوسپند کو جدا جدا استعمال کرین۔ اور کبھی یہ سب پتے معدنون کے جند بیدستر مین ملا کر بطور شیاف کی تیار کیے جاتے ہین بشکل فلس ماہی کے

ور بروقت حاجت کے استعمال کیجاتی ہین اسطرح پر کہ اُسکو چھیل کر لعاب دہن انسان سے تر کرکے پلک پر چسپان کرتے ہین اور نصف ساعت تک صبر کرتے ہین کہ دوا خوب اثر کرے۔ منجملہ معالجات جیدہ کے یہ دوا ہی کہ تلخۂ قنفذ اور تلخۂ سماماون اور خنیدبیدستر ہموزن لیکر کبوتر کے خون مین ملا کر استعمال کرین نر اونٹنی کی جو پیٹے پیٹے کیڑے بدن مین پڑتے ہین۔ خصوصاً کتے کے کلنی کا خون اسکے واسطے بہت نافع تجویز کیا ہی اور مینڈک کا خون بھی اسی طرح مفید کہتے ہین مگر تجربہ کرنے سے کچھ اسکا فائدہ ظاہر نہوا۔ بعض لوگ ایسا گمان کرتے ہین کہ قطران سے مخلوط کرکے استعمال کرین تو خانہو۔ یہ بھی ایک ترکیب لوگون نے لکھی ہے تلخۂ نسر بیخ گدکو خاکستر یا نوشادر یا عصیر گراث مین ملا کر استعمال کرنا چاہیے اور مضوصاً اگر دونون آگ پر بھننے وقت ملائے جائین اور ملکر خشک ہوجائین اور خاکستر صدف کی اگر ملے بہت ہی عمدہ ہے۔ زنگ آلودہ لوہے کے چرک کو آب دہن انسان کے ساتھ استعمال کرنا نہایت مفید ہے۔ اگرچہ درد بھی پیدا کرے۔ ارمینیہ اور نوشادر ملا کر بھی مجرب ہوا ہے۔ خصوصاً گدھے کا سُم جلا کر پُرانے سرکہ مین داخل کرین اسی طرح زبدالبحر اسفیوش کے پانی مین بوجہ تخدیر اور تبرید مقام کے پھر بال کے اوگنے کو روکتا ہی **فصل بائیسوین**

التصاق اشفار کے بیانمین یعنے پلکون کی جڑ جو بلوط بارہ کے ہی اُسکا چپٹ جانا اکثر بعد رمد کے ہوتا ہے۔ لہذا واجب ہے۔ انزروت اور شکر طبرزد ہموزن دونون لیکر ربع جزو زبدالبحر ملا کر پیسین اور موضع اشفار پر چھڑکین بہت نافع ہوگا **مقالہ چوتھا احوال قوت باصرہ اور افعال مین اُسی قوت کے** اور اس مقالہ مین چند فصلین ہین **فصل اول** ضعف بصر اور رقت بصر کے بیانمین موجب اور سبب اسکا کبھی مزاج عام جو تمام بدن مین ہوتا ہے خواہ یبوست کا غلبہ ہو خواہ رطوبت مزاج پر غالب ہو خلطی رطوبت ہو خواہ سانج بلا مادہ یا رطوبت بخاری ہو جو تمام بدن مین ہوتا ہی خواہ یبوست کا غلبہ ہو خواہ رطوبت مزاج پر غالب ہو خلطی رطوبت ہو خواہ سانج بلا مادہ یا رطوبت بخاری ہو جو تمام بدن خواہ معدہ سے بالتخصیص اُٹھتی ہو یا برودت مادی خواہ سانج خواہ حرارت مادی یا غیر مادی سبب اس مرض کا ہو۔ اور پھر یہ کیفیات تابع کسی دماغی سبب کے ہون جو امراض دماغیہ مشہور سے ہو اور وہ مرض خاص جو ہر دماغ مین پیدا ہوا ہو یا تمام بطن مقدم مین یہ مرض مثل ضربہ وغیرہ کے عارض ہو کہ اُسکی وجہ سے تنگی اُس بطن مین پیدا ہوئی ہو اور بعبارت چشم کی متقرر ہو گئی ہو۔ یا جزء مقدم مین بطن مقدم کے یہ فتور عارض ہوا ہو۔ اکثر یہ ضرر بطن مقدم مین خواہ یہ ضرر آنکھ مین بوجہ غلبہ رطوبت خواہ یبوست کی ہوتا ہی جو بعض امراض اور حرکات مفرطہ بدنی اور نفسانی سے خواہ بعد استفراغ مفرط کے جن سے سقوط اور خشکی مادہ بصر مین پیدا ہوتی ہے اور کبھی بجہت کسی ایسے امر کے جو خاص روح باصرہ سے یا جو چیزین متصل روح باصرہ کے از قسم اعصاب وغیرہ ہین اُنکے ضرر سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے جیسے عصبۂ مجوفہ مین کوئی خلل پیدا ہو خواہ رطوبات اور طبقات مین حادث ہو۔ روح باصرہ کو کبھی یہ خلل عارض ہوتا ہے کہ رقیق ہوجاتی ہے۔ اور کبھی غلیظ ہوجاتی ہی اور کبھی کم ہوجاتی ہی لیکن اگر روح باصرہ مین کثرت پیدا ہو اُس سے افضل کوئی شی نہین اور سوا تلف کے ضرر کا احتمال کثرت روح باصرہ سے نہین ہوتا ہی۔ رقت روح باصرہ کی اکثر بوجہ یبوست کے ہوتی ہی اور کبھی بوجہ شدت تفریق بصر کے جو بروقت نظر کرنے اور دیکھنے کے طرف آفتاب وغیرہ اشیاء مشرقہ کے عارض ہوتا ہی رقت بصر پیدا ہوتی ہے اور کبھی تفریق بصر سے چونکہ اجتماع مفرط عارض ہوتا ہے لہذا نوبت احتقان محلل کی پہونچتی ہی اسی وجہ سے پہلے تکثیف پیدا ہوتی ہی اُسکے بعد دوبارہ زیادہ رقت پیدا ہوتی ہی۔ اسکی مثال ایسی ہے جیسے تاریکی مین زیادہ دیر تک ٹھہرنے سے یہی کیفیت عارض ہوتی ہے۔ غلظ روح باصرہ مین بوجہ رطوبت کے عارض ہوتا ہی اور ارتباع شدید اس درجہ کا کہ وہان استعمال مزاج رقیق کا نہوسکے ایضاً باعث غلظ کا ہوتا ہی کبھی سبب رقت اور غلظ دونون کا اصل خلقت مین اور کبھی بیماری سے ہوتا ہی اور کبھی کثرت یبوست اور کثرت استفراغ اور ضعف مقدم دماغ سے اور عروض امراض کے ہوتا ہی اور قریب ہوتا ہی

جب تحلل روح کا ہو اُسوقت بھی یہی ضرر آنکھ مین پیدا ہوتا ہے خواہ ضعف کی وجہ سے ہو یا عارض ہوتا ہے جو آفت بسبب طبقات خارجی کے بیرونی طبقات
اندرونی کو عارض ہوا سکی بھی وجہ یا جو ہر طبقہ کے فساد سے ہوتی ہے خواہ جو منفذ اُسمین ہے اُسکے خلل سے پیدا ہوتا ہے یہ جو آفت بوجہ نفس طبقات کے عارض ہوا سکا کبھی تو اخراج
روی ہوتا ہے اور اکثر یہ بوجہ اجتماع بخارات کے اُسی طبقہ مین خواہ کوئی رطوبت فضلی اُسکے مخالط ہوتی ہے خواہ جفاف اور خشکی اور سوختگی اور تخسف یعنی اندر گھس جانا
جو اُس طبقہ مین عارض ہو خواہ کسی طرح کا صدمہ رسنے اور کوفت کا عنبیہ خواہ قرنیہ کو پہونچے خواہ اُسکے درمیان اور وسط مین خواہ فساد بوجہ آثار اور نشان قروح
ظاہرہ یا پوشیدہ قروح کے پہونچنے سے خواہ رمد کی صدمات اور تکلیفات اُٹھانے کی وجہ سے جو ایسے کثیر ہون کہ اُنکی وجہ سے اشفاف اور صفائی طبقہ کی
باطل ہو جاے خواہ کوئی رنگ نیلا اور غریب یعنے خلاف لون اصلی کے ہو جیسے طبقہ قرنیہ کو مرض یرقان مین زردی عارض ہو کر یہ مرض پیدا کرتی ہے
خواہ کوئی آفت سرخی کی طبقہ کو پہونچے - یا لون طبعی کا زوال ہو جاے جیسے عنبیہ کو یہ امر عارض ہوتا ہے کہ اُسکی شفافی زیادہ ہو جاتی ہے اور ٹھہرنا ضو کا
اُسمین قوی ہوتا ہے اور ضو کسی عضو کی اُسے چمکا دیتی ہے اور روح باصرہ کو متفرق کر دیتی ہے - اور کبھی تخسف اور تقعین پیدا کرتی ہے بوجہ اسکے
کہ ہوا کو قوت تمکن کی زیادہ پیدا کرتی ہے - اور رطوبات ہے جو وقت کہ رقیق رطوبات ہو جائین بسبب کسی تاکل کے جو عارض ہوا سوقت رفتہ رفتہ
نفوذ اور پہونچنا ضو کا روح مین نہین ہوتا بلکہ دفعۃ واحدہ مین نفوذ اور پہونچنا ضو کا ایسا ہوتا ہے کہ جلیدیہ پر اُسکا بار گران پڑتا ہے - کبھی یہ علت
بصر بوجہ پیدا ہونے ایک پردہ اور جھلی کے عارض ہوتا ہے جیسے مرض ناخونہ مین یہی کیفیت عارض ہوتی ہے خواہ آنکھ کی رگون مین انشقاق یا غلظ
پیدا ہو کر مورث اس مرض کا ہوتا ہے جیسے سل العین مین ثقبہ اور منفذ چشم مین جو عارض پیدا ہو کر ضعف بصر پیدا کرتا ہے اُسکی مثال ایسی ہے
کہ مثلاً ثقبہ وغیرہ مین تنگی بیش از حد مناسب بوجہ اُن اسباب کے پیدا ہو جنمین آیندہ سطور مین ہم بیان کرینگے - خواہ ثقبہ مین اتساع عارض ہو
خواہ کوئی سدہ پورا ہو یا ناقص پیدا ہو جیسے بروقت نزول الماء کے جب ابتدا مین بانی اوترتا ہے سدہ ناقص ہوتا ہے اور آخر پورا ہو جاتا ہے
یا کوئی قرحہ وسخیہ قرنیہ کو عارض ہوتا ہے کہ ثقبہ عنبیہ پر رک سے بھر جاتا ہے اور یہ سب صورتین ہم اسباب جداگانہ مین بتفصیل تمام لکھینگے جو ضعف
بصر رطوبات چشم کے فساد سے عارض ہوتا ہے اُسکی تفصیل یہ ہے - جلیدیہ اگر اپنے قوام سے متغیر ہو جاے اور بعد تغیر کے غلیظ ہو جاے خواہ دفعۃً
چرکناک ہو جاے یا اپنے مکان طبعی سے الگ ہٹ جاے یہ انحراف غیر طبعی قبول ضو اور رالوان کے دیکھنے کو مضر ہوگا - رطوبت بیضیہ مین اگر
کثرت بیش از حد پیدا ہو یا غلیظ ہو جاے اور اُسکے وسط مین سامنے ثقبہ کے ہو خواہ گرد وسط کے ہو یا جمیع اجزا مین اُس رطوبت کے غلظ پیدا ہو
ان سب صورتون مین سبب قلت اشفاف کا ہوگا - خواہ کچھ رطوبات اور ابخرہ اُسکے مخالط ہون اور اشفاف کو بدل دین اسلیے کہ بخارات
اور ادخنہ غریب جو خارج سے اُٹھتے ہین فقط اُنکے اُٹھنے سے اس رطوبت کو ایذا پہونچتی ہے جو جا کہ اُسمین داخل ہو جائین اور آمیختہ ہون جتنے
جیوب از قسم بقول اور ظلمہ وغیرہ کے ایسے ہین کہ نفوذ پیدا کرتے ہین اور بخیر ہین اونسے ثقل بصر بھی ضرور پیدا ہوتا ہے - رطوبت زجاجی کی
مضرت قوت ابصار مین اولی اور بالذات نہین ہے - بلکہ چونکہ اس رطوبت کی خرابی سے جلیدیہ کو ایسا ضرر پہونچتا ہے کہ اعتدال سے جاتی رہتی ہے
بوجہ اسکے کہ جلیدیہ پر غذاے غیر معتدل وارد کرتی ہے لہذا ابصار کو بالعرض مضر ہوتی ہے - جو آفت بوجہ عصبہ مجوفہ کے پیدا ہوتی ہے اُسکی صورت یہ ہے کہ سر
عارض ہو خواہ ورم یا انتہاک اور ناتوانی پیدا ہو علامات یہ مرض اکثر بوجہ شرکت تمام بدن کے عارض ہوا سکی علامت وہی ہے جو تمام
بدن کے مزاج پر دلیل ہو - اور اگر فقط بشرکت دماغ کے عارض ہو کوئی علامت اُن علامات سے ہوگی جو دماغ کی آفت پر دلیل ہوتے ہین
اور اُسکے ہمراہ تمام حواس بھی آفت رسیدہ ہونگے اس علامت سے دماغ کی شرکت بخوبی پہچانی جاتی ہے - بعض قسم کے ضرر ایسے ہین کہ اُنکی خصوصیت
خصوصیت قوت شامہ سے بہ نسبت سامعہ کے زیادہ ہے جیسے چوٹ ایسی لگے جو تنگی چشم جزء مقدم دماغ مین پیدا کرے کہ سماعت

اکثر اپنے حال پر باقی رہتی ہے اور آنکھ کھلی رہتی ہے کہ اُسکا بند کرنا ممکن نہیں ہوتا اور باوصف کھلے رہنے کے کچھ نظر نہیں آتا علامت اُس ضرر کی جو خاص روح باصرہ میں پہونچکر موجب ضعف ہوتا ہے یہ ہے کہ اگر روح باصرہ رقیق اور قلیل ہوگی نزدیک سے ہر شے کو پورا اور بخوبی دیکھے گی اور دور سے بخوبی دیکھ نہ سکے گی اور اگر رقت کے ساتھ مقدار میں کثرت بھی ہوگی اُسوقت قریب اور بعید دونوں کو پورا دیکھے گی اور لیکن رقت زیادہ ہوگی روشنی اور منیر چیز کے دیکھنے پر زیادہ قادر نہ ہوگی بلکہ منور اور چمک جسم منیر روح کو جدا کردے گی اور تفریق پیدا کردیگی۔ اور اگر روح باصرہ زیادہ غلیظ ہوگی دور کی چیز بعد تامل کے بخوبی دیکھے گی اور قریب کی شے اچھی طرح نظر نہ آویگی۔ سبب ان امور کا اُن لوگوں کے نزدیک جو قائل بخروج شعاع ہیں اور کہتے ہیں کہ ابصار اسی طرح سے ہوتا ہے کہ خطوط شعاعی آنکھ سے نکل کر شے مبصر سے مل جاتے ہیں اور مخروط شعاعی کا قاعدہ شے مبصر پر منطبق ہوتا ہے اور راس مخروط مذکور آنکھ میں ہوتا ہے۔ الغرض اُنکے مذہب پر اس طرح درست ہوتا ہے کہ جو حرکت اس شعاع کی مکان بعید میں ہوتی ہے اُسوقت رطوبت غلیظ کی تلطیف اور تعدیل قوام ہوجاتی ہے جیسے اگر حرکت مسافت بعید کی بروقت کم ہونے روح باصرہ کے تحلیل روح کی کرتی ہے پس کسی قدر نظر نہیں آتا اور جو لوگ اسکے قایل ہیں کہ شبح مرئی کے بذریعہ منعکس آنکھ میں پہونچتی ہے خواہ اور مذاہب کی بنا پر سبب اس مرض کا یہ ٹھہرایا گیا ہے کہ جلیدیہ کی حرکت بعید شے کی دیکھنے میں شدید ہوتی ہے اور شدت حرکت سے ترقیق روح غلیظ کی پیدا ہوتی ہے جو اُسی جلیدیہ میں جاگزین ہے لہذا رویت بعید کی بخوبی ہوتی ہے اور روح رقیق کی تحلیل ہوجاتی ہے خصوصاً اگر باوجود رقت کی قلت بھی ہو پھر اُسوقت کچھ نظر نہ آئے گا ان دونوں تجویزوں میں تحقیق رائے صائب کی حکمای طبعیین کے ذمہ پر ہے املیا کا منصب اسکے تحقیق کا نہیں شناخت اُس ضعف بصر کی جو بوجہ آفت رسیدہ ہونے طبقات اور اُن رطوبات کے پیدا ہو جو اندرون طبقات چشم کے غائر ہیں البتہ کسی قدر دشوار ہے بشرطیکہ سوای اسی آفت کے جو محض طبقات اور رطوبات مذکورہ میں پیدا ہوئی ہے اور کوئی شے موجب آفت نہو لیکن ایسے وقت کبھی طبقات کے رنگ کی طرف خیال کرکے شناخت مرض کرتے ہیں اور کبھی طبقات کا چھوٹا ہونا اور تمدد اور سمٹنا خواہ خشکیدہ ہونا اور اُنمیں وجوہات سے چھوٹا پڑجانا بھی معین شناخت پر ہوتا ہے اور اسی طرح وہ رطوبت رقیق ہو کہ طبقات پر ظاہر ہوتی ہے خواہ کوئی شے از قسم رطوبات مشابہ قوس قزح کے متخیل ہوتی ہے اس سے بھی شناخت ہوجاتی ہے اور کبھی طبقات میں ایک قسم کی یبوست اور کدورت ایسی پیدا ہوتی ہے کہ آنکھ کے باہر سے نظر آتی ہے اور بتجلی آنکھ کی اُسکی وجہ سے دکھادیتی ہے اور نہ کسی شخص کی صورت عکسی اُس تجلی میں نظر آتی ہے۔ کبھی یہی خرابی جو بوجہ یبوست اور کدورت مذکورہ بالا سے پیدا ہوتی ہے خرابی حال قرنیہ پر دلیل ہوتی ہے اور کبھی رطوبت بیضیہ کی خرابی پر دلالت کرتی ہے جسکی آنکھ میں یہ کدورت خواہ یبوست پیدا ہوتی ہے اُسے اپنی آنکھ مکھی کی ایسی صورت نظر آیا کرتی ہے پھر اگر یہی کدورت سامنے ثقبہ کے نظر آئے اور سب اجزا قرنیہ کے مکدر نہوں اُسوقت یہی سمجھنا چاہیے کہ یہ کدورت فقط رطوبت بیضیہ میں پیدا ہوئی ہے اور رطوبت بیضیہ اپنی صفائی پر باقی نہیں رہی ہے۔ اور اگر تمام اجزاے قرنیہ میں کدورت مذکورہ پھیل چلے اور سب اجزا قرنیہ کے مکدر ہوجائیں اُسوقت اتنی بات تو یقین ہوگی کہ یہ کدورت قرنیہ میں ضرور ہے مگر اسمیں شک ہے گا کہ بیضیہ میں بھی یہ کدورت ہو یا نہیں۔ کبھی یہ خشکی بیضیہ میں عارض ہوتی ہے اور کبھی اسی یبوست کی وجہ سے جسوقت بعض اجزاے رطوبت مجتمع ہوکر تاقب پیدا کرتے ہیں اور اُنکی شفافی زائل ہوجاتی ہے اُسوقت آنکھ کے سامنے ایک روزن خواہ بہت سے سوراخ نظر آتے ہیں اور کبھی یہ آثار بطور پوشیدہ بخور کے قرنیہ میں ایسے متخیل ہوتے ہیں جیسے خیالات پانی اُترتے وقت پیدا ہوا کرتے ہیں۔ اور اکثر براہ غلطی یہی گمان کیا جاتا ہے کہ یہ خیالات وہی ہیں جو پانی

اُترنے سے پیدا ہوتے ہین حالانکہ اُنسے یہ الگ ہین - تنگی ثقبہ کی اور کشادہ ہونا اُسکا اور رہا نی اُترنا خواہ دیگر حالات عصبہ مجوفہ کی وجہ سے جو مصنف بصارت مین پیدا ہوتا ہے اُسکے بیان مین ہمکو تاخیر کرنی چاہیے کہ اپنے اپنے مقامات مین آیندہ بیان ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو فساد بوجہ یبس اور خشکی کے پیدا ہوتا ہے وہ وقت بھوکھ اور ریاضت محللہ کے اُسمین شدت پیدا ہو جاتی ہے - اور بروقت استفراغ اور خالی ہونے کسی غلظ بدنی کے اور ٹھیک دوپہر اور گرمی کے وقت اُسمین شدت ہوتی ہے اور جو فساد بوجہ رطوبت کے پیدا ہوتا ہے اُسکی شدت کے اوقات برخلاف اوقات مذکورۂ بالا ہین یعنے جو اوقات زیادہ ہونے رطوبات کے ہین اُنھین اوقات مین شدت ہوتی ہے معالجات اگر مصنف بصارت کا سبب یبوست ہو مارالجبن اور مرطبات اور مرطب دوائین مفید ہوتی ہین اور دودھ سر پر دوہانا اور پینے مین بھی استعمال دودھ کا کرنا فائدہ بخشے گا اور جتنے روغن مرطب ہین اُنکو سر پر لگانا خصوصاً اگر مصنف بصر ناقہین مین پیدا ہوا ہو اور نوم کا استعمال اور مرطب سعوطات کا خصوصاً روغن بنفشہ زیادہ سودمند ہے جو مصنف بصر بوجہ یبوست کے کسی طبقہ مین پیدا ہوا اُسکا علاج التہ دشوار ہے اگر یہ مصنف بصر بوجہ رطوبت کے پیدا ہوا ہو استعمال ایسی چیزون کا کرنا چاہیے جو محلل ہین اور موقع ایسی چیزون کے استعمال کا بعد استفراغ کے ہے قی کرنے سے بھی کسی قدر نفع ہوتا ہے بشرطیکہ یہ رفق اور نرمی سے کیجاے خصوصاً مشائخ کو زیادہ مفید ہے اور دشواری سے خواہ عنیف تے زیادہ مضر ہوتی ہے غرغرہ اور منخولات اور عطوسات بھی نافع ہین - منجملہ استفراغات نافعہ کے مصنف بصارت مین یہ ہے کہ روغن بید انجیر کا استعمال کرین - جو چیز سر پر بخارات کے پڑھنے کو منع کرتی ہے اُنکے استعمال کا بھی لحاظ رہے جیسے اطریفل خصوصاً سوتے وقت استعمال ایسی چیزون کا ضرور ہے یہ مرض نیچے کے بدن سے جسقدر ریاضتین ہوتی ہین اُنسے بھی منتفع ہوتا ہے اسی طرح نیچے کے اعضا کی مالش بھی اسے مفید ہے پھر اگر بسبب مرض کا مادۂ غلیظ ہوا اُسکا علاج ایسی ادویہ سے کرنا چاہیے جو خراش جلد مین پیدا کرین - اور آنکھ کی لوح یعنے نقشۂ جواد و یہ مفردہ کی جلد مین ہے اُسمین سے تلاش کرین - اور جسوقت ادویہ حادہ کا استعمال کیا جاے ضرور ہے کہ اُسکے ہمراہ ادویۂ قابضہ بھی استعمال مین رہین ایسے موقع مین توتیاے مغسول کا استعمال جو پرورد ہوئے ہمراہ آب مرزنجوش خواہ آب رازیانہ خواہ آب بادرنج اور عصارۂ فراسیون کے بھی مفید ہے اور سرمہ کی مداومت ہمراہ مصنف کے آنکھ کو نافع ہے اور مدت دراز تک اُسکی قوت کو محفوظ رکھتی ہے - تراشۂ ہلیلہ ہمراہ گلاب کے بھی بہت نافع ہے - جسوقت رطوبات رقیق ہون اور آنکھ مین خارش بھی پیدا ہو - منجملہ اکحال کے ایسے وقت مین مرارات یعنے تلخون کا استعمال بھی مفید ہے تنہا کسی ایک جانور کا تلخہ ہو جیسے تلخہ کبک اور تلخہ آہو یا تلخہ شیوط یعنے مارماہی خواہ تلخہ رخمہ جسے موش گیر بھی کہتے ہین اور تلخہ سگ یا زاری اور کبش کوہی وغیرہ اور تلخہ حمار یعنے چرز کو اس باب خاص مین خاصہ عجیبہ ہے - اور چاہین انھین تلخون کو مرکب کرکین - روغن جو اس مرض مین کارآمد ہین - از انجملہ ہے بید انجیر اور روغن نرجس روغن حب القار روغن ترب روغن حلبہ روغن سوسن اور روغن مرزنجوش روغن بابونہ روغن افتیمون بادرنج کے پانی سے اکتحال بہت زیادہ مفید ہے منجملہ ادویۂ جیدہ اور معدلہ کے ایک دوا یہ ہے کہ دو عدد جوز اور تیس گٹھلیان ہلیلۂ زرد کی جلائین اور خاکستر سیاہ اُنکی لیکر پیسین اور ایک مثقال مرچ سیاہ بدون جلاے ہوے اُسمیں اضافہ کرین اور اسی کا سرمہ بنا کر اکتحال کرین - منجملہ ادویۂ نافعہ کے یہ ہے کہ عصارۂ انار مغبوش کو بگائین تاکہ نصف جل جاے باقیماندہ کا نصف وزن شہد خالص ملا کر دھوپ مین رکھین اور استعمال کرین - اسی طرح اگر آب انارین دو مہینہ گرمیون کی دھوپ مین رکھین اور ہر سات کرکے اُسمین صبر اور دار فلفل اور نوشادر اور کبھی بدون آمیزش نوشادر کے زعفران پیسین اور ریسی ہوئی دوائین فی رطل آب انارین بقدر تین درہم کے ملائین اور بحفاظت رکھ چھوڑین کہ جتنا پرانا ہوگا اُتنا ہی خاید مفید ہوگا

اور راجو دہوگا۔ منجملہ ادویۂ نافعہ کے ایسے وقت مین روح ترکی اور مامیران سرسا پیکر استعمال کرنا اسی طرح سے آب پیاز ہمراہ شہد کہ مفید ہوا دہ شیاف تلخوں کا قوی تر ہو اور زیادہ قوت دار تلخہ بازر اور گدہ کا ہو اور اگر ایک کھرل معہ ثبہ تابنے کا ہو اور اسمین پنج قطرہ سرکہ کے اور ایک قطرہ شہد کا ڈالین اور پیسین یہان تک کہ سیاہ ہوجاے اور بعد اسکے اُس سے اکتحال کرین نافع ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ چربی بھنی ہوئی خواہ نیمبو اور مسطوخ کرکے کھانا اسقدر مقوی ہی کہ ضعف بصر مزمن کو زائل کردیتی ہے اور جو شخص سانپ کے گوشت کھانے پر قادر ہو لینے سمیت سانپ کی اُسے مضر نہو اور وہ گوشت اُسے ترکیب سے پختہ کرتا ہو جس طرح تریاق کے نسخہ مین پختہ ہوتا ہی اور اُس ترکیب کی تفصیل باب جذام مین اچھی طرح مذکور ہوئی ہی اُسکی آنکھ ضعف سے محفوظ رہے گی اور کمال حفظ صحت چشم اُس شخص کو نصیب ہوگا۔ منجملہ ادویۂ جیدہ کے واسطے مشائخ کے اگر انکی آنکھ مین ضعف پیدا ہوا ہو بوجہ کثرت جماع کے خواہ اسی قسم کے اور استفراغ اخلاط اور مواد کی وجہ سے یہ دوا ہی چھ قیراط توتیا سے مغسول شراب بقدر حاجت داخل کرکے روغن بلسان توتیا سے اتنا زیادہ کہ توتیا اُسمین گھل جاے پہلے توتیا کو پیسین اُسکے بعد روغن بلسان ملائین بعد ازان شراب داخل کرین پھر جیسا چاہیے اسی طرح پیسین اور اُتارکھین وہ دوا ے آخر کہ اُسے البانے عظیم لنفع تجویز کیا ہی حتی کہ اگر اُسے لگاکر آفتاب کی طرف نظر کرین تو ہرگز کسی طرح کا ضرر آنکھ کو نہ پہونچے گا۔ حجر سماسس اور حجر مقناطیس اور حجر احاطیس یعنے یشب ابیض اور شادنج اور یاقوت اور فوذنج عصارہ کندش ہر واحد ایک جزو تلخہ افعی ہر واحد ایک جزو یہ سب لیکر استعمال کرین۔ سرمین کنگنی کرنا خصوصاً مشائخ کو بہت نافع ہی پس چاہیے کہ ہر روز چند مرتبہ سرمین کنگنی کیا کرین اسلیے کہ بخارات کو اوپر کی طرف جذب کرتی ہی اور آنکھ کی جہت سے جداگانہ جہت مین جذب کرتی ہی صاف پانی خواہ کبود رنگ پانی مین ڈبونا اور غوطہ لگانا اور آنکھ اُسمین کھولنا اسقدر کہ ممکن ہو یہ آنکھ کی حفظ صحت کے خصوصاً جو الوان کی آنکھونکے زیادہ درکار ہی اور قبل طعام کی طبیخ افسنتین اور سکنجبین عسلی کا استعمال کرنا یا کوئی اور ایسی دوا جو بلغم اور فضول معدہ کو قطع کرے ہر ایک شخص کو ضرور ہی خصوصاً جو شکایت صعود بخارات کی معدہ سے طرف سر کے کرتا ہو اور رطوبت سے اُسکو ضرر پہونچتا ہو اُسکو نہایت ضرور ہی بصارت کی مضر چیزین جتنی چیزین بصارت کو مضر ہین اُنمین سے کچھ تو افعال و حرکات ایسے ہین کہ اُنسے بصر کو ضرر پہونچتا ہی اور چند غذائین بھی مضر ہین اور چند تصرف اور تدبیرات غذائیہ ایسے ہین اگرچہ وہ غذا فی نفسہ مضر نہین ہی لیکن ایسے بُرے طور سے استعمال اُسکا ہوتا ہی کہ مضر بصارت کو ہوتی ہی افعال اور حرکات مضر بصارت کی عام شناخت یہ ہی۔ جو فعل اور جو حرکت مجفف ہو اور خشکی پیدا کرے وہ ضرور بصارت کو مضر ہوتی ہی مثلاً بکثرت جماع کرنا خواہ مشرقات یعنے روشن اور چمکتی ہوئی چیز ونکو دیر تک دیکھنا باریک خط اکثر پڑھنا کہ ایسے حرکات اور افعال کی کثرت مضر ہی اور توسط اور اندازمعین پر ایسے افعال بامرہ کو نافع ہوتے ہین اسیطرح باریک اعمال اور کاریگری جیسے درزی اور رفوگر خواہ اور پیشہ ور جو باریک کام بناتے ہین کہ اُنکی آنکھونکو بھی بہت ضرر پہونچتا ہی جب حد اعتدال سے اُنکی محنت بڑھ جاے۔ اسی طرح اکثر بروقت امتلاے معدہ کے خواہ حالت گرسنگی مین سونا اس سے بھی ضعف بصر زیادہ ہوتا ہی۔ بلکہ جس شخص کو ضعف بصر کی شکایت ہو اُسپر واجب ہے کہ بعد غذا کے اتنا صبر کرے کہ ہضم اول طعام کا ہوجاے پھر سوے۔ اسی طرح ہر ایک قسم کی امتلا غذائی یا غلطی وہ بھی بصارت کو مضر ہی۔ اسی طرح جس چیز سے طبیعت مین جفاف اور خشکی پیدا ہوتی ہی وہ بھی مضر ہی اور جس چیز سے عکر یعنے تلچھٹ اخوین زیادہ پیدا ہو جیسے نمکین چیزین اور تیز مثل مرچ وغیرہ کے وہ بھی مضر ہے۔ اور سکر یعنے مستی شراب وغیرہ کی بھی مضر ہی قی کرنا اس لحاظ سے کہ معدہ کو پاک کرتی ہی بصارت کو بھی مفید ہی اور مضر اسوجہ سے ہی کہ مواد دماغی کی تحریک کرکے اُنھین بطرف آنکھ کے دفع کرتی ہو پھر اگر ایسی ہی ضرورت ہو کہ بدون قی کرنے کے چارہ نہو مناسب یہ ہے کہ بعد طعام کے بہ نرمی قے کرائی جاے۔ استحمام بھی بصارت کو مضر ہی بہت پانی

اور جا گزین چیز ہو ایسی چیز سے بعض اقسام تو وہی ہین جیسے نزول الماء کا کھٹکا پیدا ہوتا ہی اور مند رنزول الماء کی ہوتی ہی کبھی خیالات جسم کی مقدار مین بھی اختلاف چھوٹائی اور بڑائی کا ہوتا ہی اور قوام مین رقت اور کثافت کا اختلاف ہوتا ہی اور کبھی اختلاف وضع کا ہوتا ہی کہ تحلل ہوتی ہین خواہ متکاثف مثل لکہ ہاے ابر کے اور کبھی اختلاف شکل مین بھی ہوتا ہی پس گول گول مثل دانون کی شکل پر ہوتے ہین اور کبھی بشکل مچھر اور مکھی کے ہوتے ہین اور کبھی مثل دانہ گندم خواہ مثل جو کے لانبے ہوتی ہین اور طول انکا یہان تک ہوتا ہی جسقدر سر کی مانگ کے حصے یکجا ہو کر ایک لانبی راہ سی پیدا ہو جاتی ہی علامات جو قسم خیالات کی بوجہ تیزی اور ذکاوت حس کے ہوتی ہی اسکی علامت یہ ہی کہ پوشیدہ ہوتی ہی اور شکل واحد اور نہج واحد پر نہین ہوتی ہے اور تا زمان صحت چشم یہ قسم خیالات کی آدمی کی آنکھ مین باقی رہتی ہی اور اسکے بعد کوئی خلل بھی پیدا نہین ہوتا جو قسم خیالات کی بوجہ فساد قرینہ کے پیدا ہوتی ہی اسپر وہی اسباب دلالت کرتے ہین جو قرینہ کے فسادات اوپر مذکور ہو چکے ہین کہ دیر تک رہتے ہین اور بصارت مین اور کچھ ضرر سوے خیالات کے نہین پہونچتا ہی جو خیالات بسبب ضرر ہیضیہ کے پہونچنے کے عارض ہوتی ہین وہ بھی مدت دراز تک رہتی ہین اور آفت عظیم تک انکا انتہا نہین ہوتا انکا عارض ہونا یا تو رطوبت گرم کی بعد ہوتا ہی یا بعد سبب مبرد خواہ مسخن کے ہوتا ہی اور یہ قسم خیالات کی بذریعہ سن کے پہچانی جاتی ہے خصوصاً اگر قرینہ صیقل اور شفاف ہو اور کسی قدر خشونت اسمین نہو اور باینہمہ ایک چیز ثابت اور برقرار ایسی معلوم ہو کہ اسمین زیادتی پیدا نہو اور نہ کسی ضرر عظیم تک متادی ہو۔ جو قسم خیالات کی بسبب بخارات معدہ کی خواہ اور بدنی بخارات کے عارض ہو اسکی شناخت اسطرح ہوتی ہی کہ بروقت استعمال مبخرات کے خواہ بروقت امتلا یا بروقت ہضم کے اور بروقت حرکات اور دوڑ کے اور سیر کے پیدا ہوتی ہے اور یہ خیالات حال واحد پر ثابت نہین رہتے بلکہ اسمین زیادتی اور نقصان ہوا کرتا ہی اور کسی ایک آنکھ سے اسکو خصوصیت نہین ہوتی ہی بلکہ دونون آنکھون مین ہوتے ہین اگر اس خیالات کے ہمراہ متلی اور غثیان بھی ہو پھر اسکے بخارات سے پیدا ہونے کا یقین کامل ہو جائیگا اسی طرح اگر اسکے ہمراہ قی بھی ہو ایسے خیالات کا ازالہ فقط اس تدبیر سے ہوتا ہے کہ استفراغ بذریعہ ایارج کے کرین اور تلطیف غذا اور ہضم غذا کی طرف زیادہ توجہ کیجاے ایسی تدبیرون سے اول تو یہی ہے کہ زائل ہو جاے اور نہین کی تو فرو رہو جائیگی جہان ہم نے ضعف بصر کا ذکر کیا ہی وہان اس بات کا ذکر کر دیا ہے کہ جو ضعف بوجہ میبس رطوبت بیضیہ وغیرہ کے ہوتا ہے انھین اسباب سے ان خیالات کے بھی شناخت کرنی چاہیے جس شخص کو چھ مہینے تک مرض خیالات کا عارض رہے اور آنکھ اسکی اور امراض سے صحیح رہے اور کسی قسم کا ضرر سوے خیالات کے اسے نہ پہونچے اکثر ایسا شخص امن وامان مین ہوگا اور جو قسم خیالات کی مقدمہ نزول الماء کی ہی اسکا یہ حال ہے کہ رفتہ رفتہ کدورت بصر کی زیادہ کرتی جاتی ہی تا اینکہ پانی اتر آتا ہے۔ خواہ دفعتہً پانی اترتا ہے اور چھ مہینے سے زیادہ تجاوز نہین ہوتا ہے اگر خیالات کا یہ حال ہو کہ جاتے رہین اور پھر عود کرین اور زیادہ ہون اور پھر کم ہون اسوقت یقین کرو کہ یہ وہ قسم نہین ہے جو مقدمہ نزول الماء کی ہوتی ہی اگر مائیت دیر یا ہو اور ضعف بصر پیدا کرتے نہین اسکو استمرار نہو اسوقت بھی وہ خیالات مقدمہ نزول الماء ہونگے علاج خیالات اور ابتداء نزول الماء کا زیادہ تر لایق اہتمام کے علاج مین وہی قسم خیالات کی ہی جو مقدمہ نزول الماء کی ہو کہ اسکے علاج کی طرف متوجہ ہون اور باقیماندہ اقسام جو بوجہ یبوست کے عارض ہوتے ہین اسمین کبھی فقط مرطبات معلومہ مفید ہوتے ہین اور اگر خیالات رطوبت وغیرہ کی وجہ سے پیدا ہوے ہون اور خلاصہ یہ ہی کہ یبوست کی وجہ سے عارض نہوے ہون ایسے خیالات کو جودو اجلا پیدا کرتی ہی سرمہ وغیرہ سے مفید ہوتی ہی اور جو قسم خیالات کی نزول الماء کا مقدمہ ہی اسکے علاج مین ابتدا تنقیہ بدن سے کرنی چاہیے خصوصاً معدہ کا تنقیہ اور بعد ازان تنقیہ سر کا خاص طور پر کرین یعنی غرغرہ اور سعوط اور مضوغات لیتے چبانے کی دواؤن سے اور عطوسات کا استعمال بغرض ازحار کے لازم ہی اور ان سے تنقیہ بھی ہو جاتا ہی اور چونکہ تحریک انکی تحریک پر ہوتی ہے

خصوصاً جب پانی قریب مصب کے ہو اور عصبیہ کو مضر ہو یا ان الفاظ سے مضمر ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے اور یہ بیج حیقرا ایسی قسم کی خیالات میں جلیل النفع ہے اسی طرح جب الذہب بھی نافع زیادہ ہیں اور ادویہ میں سے تنقیہ اور رقتا اور مرکی ہیں ابواب علاج راس میں اور مقام تنقیۂ راس میں ایسی ایسی دواؤں کا ذکر ہو چکا ہے جس پر اعتماد ہو سکتا ہے لازم ہے کہ تنقیہ ایارج فیقرا اور حب الذہب بطور جوشاندہ کے متواتر اور علی الاتصال کیا جاوے اور ادویۂ ملطفہ خواہ ادویۂ جالیہ کا بطور اکتحال کے استعمال کرنا بدون تنقیہ کے جائز نہیں۔ ابتدا نزول الماء میں فصد اس شریان کی جو پس گوش ہے مفید ہے مناسب ہے کہ ابتدا معالجہ ادویۂ لینہ سے کیا جاوے جیسے آب سازیانہ ہمراہ شہد اور زیت ازین قبیل یہ بھی کہا گیا ہے کہ مرزنجوش کا سونگھنا مفید ہے اسکو جیسے خوف پانی اوترنے کا آنکھ میں ہو۔ اسی طرح روغن مرزنجوش کا استنشاق کریں۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ دونوں کنپٹیوں پر جونک لگانے سے ابتدا نزول میں نفع ہوتا ہے نیل کے بیج کا سرمہ لگانا اسکی بھی بڑی مدح کرتے ہیں اور یہاں تک کہا گیا ہے کہ بزرکتہ کے اکتحال سے نزول الماء بالکل زایل ہو جاتا ہے اور تمام پانی جس قدر اوتر آیا ہے تحلیل کر دیتا ہے اور یہ نہایت درجہ کی مفید دوا ہے بعد آن خفیف تر پیراہ کی پھر رفتہ رفتہ ادویۂ مرکبہ کی طرف توجہ کرنی چاہیے اور جو ادویہ سکبینج وغیرہ سے مرکب ہوں انکو استعمال کریں اس طرح کہ سکبینج تین قولولی اور حلتیت اور سپید کتکی ہر ایک آٹھ قولولی مجربات ادویہ سے ہے کہ خطاف کا سر جلا کر سفید کے ہمراہ آنکھ میں لگائیں شیاف اصطیفان اور رجالۂ تخمہ ہائے مذکورہ جو باب صنعت بصر میں مذکور ہو چکے۔ اقوی سب سے مرارات کا شیاف ہے جو آب سبانی سے طیار کیا جاوے ایضاً کحل اوقلیوں اور سارو س اور مروخوبیوں ہے اور روغن بلسان بھی نافع ہے ابتدا میں جو ادویہ مفید ہوتی ہیں انمیں سے یہ بھی دوا ہے تخم نرگاؤ جوان اور صحیح البدن کا لیکر کسی برتن میں تانبے کے رکھیں اور دس روز تک رہنے دیں بعد ازیں کہ خوب اثر تانبے کا اسمیں آجاوے مرا اور زعفران سائیدہ اور تلخ بنگ پشت نہری اور روغن بلسان ملکر دو درہم اسمیں اچھی طرح سے ملائیں جب خوب ملکر ایک ذات ہو جاوے اسی کا اکتحال کریں ایضاً حرنق ایک جزو اور حلتیت ایک جزو سکبینج تین عشر جزو کا یعنی ۳/۱۰ کا شیاف تیار کریں۔ ایضاً حرنق سپید اور فلفل ہر دو اجزا ایک جزو اشق تین جزو مولی کے عصارہ میں اسکا شیاف تیار کریں اور استعمال کریں۔ واجب ہے کہ مچھلی سے اور غلیظ اقسام غذا سے اور جو چیزیں منجر ہیں اور زیادہ مقدار سے شراب کی اور زیادہ پانی پینے سے پرہیز کریں متواتر فصد اور حجامت سے اجتناب کریں جب تک ممکن ہو ہاں اگر حاجت اخراج خون کی زیادہ ہو اور بخوبی وثوق اس امر کا ہو کہ خون گرم کی بدنمیں کثرت ہے پھر مجبوری ہے انتشار یہ وہ مرض ہے کہ ثقبہ یعنی سوراخ آنکھ کا پھیل جاوے بہ نسبت خلقت اصلی کے کبھی یہ مرض بعد درد سر کے ہوتا ہے خواہ کسی صدمۂ خارجی اور چوٹ وغیرہ لگنے سے عارض ہوتا ہے کبھی کچھ اسباب خاص صدۂ چشم میں ایسے ہوتے ہیں جنکی وجہ سے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے یا تو وہ اسباب بیضیہ میں پیدا ہوں خواہ عنبیہ میں ایسے کہ بیضیہ مبوست اسمیں بہ زیادہ مقدار مناسب سے رطوبت آجاتی ہے عنبیہ کی مزاحمت کرتی ہے اور اسکو بطرف کشادہ اور پھیل جانے کی متحرک کرتی ہے مگر بیضیہ کی بالذات موجب اتساع نہیں ہوتی ہے بلکہ بالعرض موجب اتساع ہوتی ہے اسلیے کہ بیضیہ کی بیوست سے عنبیہ کی بیوست پیدا ہوتی ہے خود عنبیہ اگر اسمیں بیوست آجاوے خواہ اطراف کی طرف کھنچ جاوے تو وہ طبقات جلد جنمیں سوراخ اور ثقبہ مشیم ہوا ہے وہ بھی عرض کی طرف سے کھنچ جانے کے باعث اتساع پیدا ہوگا جیسے بروقت ظہور اسی تمدد کی ثقبہ اور سوراخ جلد کے بھی پھیل جاتی ہیں خصوصاً اگر رطوبات کے اقسام بھی ان مسامات میں بہ پیوستہ ہیں کبھی ثقبہ میں اتساع رطوبت کی وجہ سے آجاتا ہے کہ وہ رطوبت داخل جوہر ثقبہ میں ہوتی ہے اور اسکے تخن کو تحادی ہے اور رطوبت غلیظہ کے اس کشش کرتی ہے اسوقت ثقبہ کو اتساع عارض ہوتا ہے کبھی انتشار خواہ اتساع ثقبہ ایک لازم سے پیدا ہوتا ہے کہ وہ ورم بوجہ تمدد کی انتشار خواہ اتساع ثقبہ پیدا کر دیتا ہے کبھی بسبب سعت خلقی کے جو آنکھ میں ہوتی ہے انتشار عارض ہوتا ہے یہ مرض انتشار بعبارت کو مضر اسلیے ہے کہ ایسا آدمی اشیاء موجودہ کو انکی مقدار اصلی

اور مناسب سے چھوٹا دیکھتا ہی مترجم کہتا ہی چھوٹا اور بڑا دیکھنا اشیاء کا یہ تو کچھ مرض انتشار کا لازم مساوی نہیں ہے بلکہ علم مناظر مین ثابت ہو چکا ہی کہ ہر شے کسی مسافت معین پر اپنی پوری مقدار پر نظر آتی ہی اور اُس سے دور مسافت سے چھوٹی اور اُس سے نزدیک مسافت سے بڑی۔ مگر یہان غرض اطبا کی یہ ہی کہ جو مسافت کسی شے کی مقدار نظر آنے کی ہی مثلاً جس جگہ زاویہ رویت قائمہ پیدا ہوتا ہی وہان سے بھی مریض انتشار کی نظر مین وہ شے چھوٹی اپنی مقدار اصلی سے دکھائی دیتی ہی۔ اگرچہ مناسب اتساع سے تو یہ ہی کہ وہ شے بڑی نظر آوے۔ چنانچہ فقرہ آیندہ سے یہی بات پیدا ہوتی ہی کہ بجاے اصغر کے لفظ اکبر کی ہو تتن بھی اتساع اور انتشار اس درجہ کو پہونچ جاتا ہی کہ کوئی شے نظر ہی نہین آتی اسلیے کہ اکثر آنکھ کا اتساع اسقدر ہوتا ہی کہ وسعت اکلیل تک پہونچ جاتی ہی یعنی وہ مقام جو صرف اصل سیاہی اور سپیدی چشم مین ہی وہان تک یہ کشادگی مردمک چشم کی ہوتی ہی اور بصر یعنے دیکھنے کا ذریعہ جو مخروطی شعاعی ہی مقدار متقدبہ پر اس آنکھ کی شعاعی خطوط سے نہین پیدا ہوتا ہی مترجم کہتا ہی بہت نزدیک یعنے قریب آنکھ کے ہر شخص جب کوئی شے رکھے بصارت کارگر نہین ہوتی سبب اسکا یہ ہی کہ جسقدر شے مرئی قریب آنکھ کے آگے جاتی ہی زاویہ رویت کا منفرجہ ہوتا جاتا ہی شکل ۱۱ مقالہ پہلا اقلیدس کا دیکھو اور شے مرئی کی مقدار رویت زاویہ سے بڑی ہوتے ہوتے جب اسقدر قرب ہو گیا کہ انفراج سے دونون خط بمنزلہ خط واحد کے ہو گئے ابصار باطل ہو جاتا ہی یہ تو صحیح العین کا ذکر تھا اب جسکو اتساع مردمک چشم ہوا اور وہ اتساع اتنا زیادہ ہو جسقدر شیخ نے لکھا ہی ضرور ہی کہ رویت باطل ہو گی تتن جسکی آنکھ کی پتلی اسقدر پھیل گئی ہو اُسکی آنکھ علاج پذیر نہو گی علامات مرض انتشار کے علامات کو ہم نے باب ضعف چشم مین لکھدیا ہی علاج جو انتشار چشم خلقی اور طبعی ہے اُسکا علاج ممکن نہین ہے۔ اور جو انتشار بوجہ یبوست کے ہو اُسکو مرطبات سے آنکھ کی ترطیب مفید ہو گی اور جو انتشار بسبب رطوبت کے ہو اُسکو فصد نفع کرتی ہی اگر بدن مین کثرت خون کی ہو۔ الیقیناً دونون ماقین اور کویہ کی دونون رگین انکی فصد سے مادہ اُسی جگہ سے کھل جاتا ہی اور فایدہ ہوتا ہی۔ کنپٹی کے رگون کی فصد بھی اسی طرح مفید ہوتی ہی اور اُنکا کاٹ ڈالنا بھی فایدہ کرتا ہی جو استفراغ کی اقسام اوپر بیان ہو چکے اس مرض مین بھی کرنے چاہئین۔ نمک کا پانی سر پر ڈالنا خصوصاً اسمین سرکہ ملا کر بھی مفید ہوتا ہی مناسب نہین ہے کہ زیادہ استفراغ مسہل دیکے سے کیا جاوے کہ آنکھ کی قوت ضعیف ہو جاوے گی اور مقدار مطلوب پر بھی استفراغ نہ کرنا چاہیے بلکہ اکثر تو اسی طرح کا استفراغ کافی ہوتا ہی کہ دس دنمین ایک مرتبہ حب فوتا یا ایک درہم خواہ ڈیڑھ درہم کھلا دی جاوے۔ غذا آب انخوذ دینی چاہیے جب جب فوتا یا کھلائی جاوے آنکھ دوسری جسمین انتشار نہین ہے اُسمین بھی لوتیا کا سرمہ رات کو لگانا چاہیے جس طرح اس آنکھ مین لگایا جاتا ہی جسمین انتشار کا مرض ہی۔ جو سرمہ باب منیالات اور نزول الماء کے باب مین بیان ہوے اس مرض مین بھی مفید ہین گرمی پر پہنچنے لگانے سے مفید ہوتے ہین کہ آنکھ کے مادہ کو پیچھے کی طرف جذب کرتے ہین۔ جو انتشار چوٹ لگنے کے بعد پیدا ہوا اُسکے علاج مین یہ بات بے تکلف تجویز ہوئی ہی کہ پہلے فصد کیجاے بعد اُسکے پچھنے لگاے جائین اُسکے بعد ادویہ مبردہ کا استعمال ہو آرد باقلا کا ضماد دیر تک کیا جاے خواہ آرد جو کا ضماد برگ بید سادہ کے پانی مین خواہ آب برگ کاسنی مین بھگو کے کیا جاے یا کسی کپڑے کو انڈے کی سفیدی مین گلاب اور تھوڑی سی شراب ملا کر آنکھ مین رکھین۔ بکری کا خون مین آنکھ مین ٹپکانا اور اسی طرح پر زنان کے بچہ کا خون ٹپکانا چاہیے اور اُسکی تیسرے دن دو دھار آنکھ مین ٹپکایا جاے اور جو سرمے قوی ہین وہ لگاے جائین خلاصہ یہ ہے کہ اس مرض کا علاج وہی ہی جو آنکھ کے ورم گرم کا علاج ہی اور بعد اس علاج کے اُس شیاف کا استعمال کرین کہ جسکا نسخہ یہ ہی کندر زعفران مرکی ہر یک ۱ ہر تال نصف جزویہ دوا نافع ہے امور ناسیس کے واسطے اور اتساع اسی مرض کو کہتے ہین۔ تلخہ برغالہ تلخہ کلنگ دو دو مثقال زعفران ایک درہم مرچ سیاہ ایکسو اکہتر دانہ رب السوس دو مثقال لبان الشیح دو مثقال شہد بقدر حاجت اسکا سرمہ لگائین۔ سنگ سرمہ آب رازیانہ مین پیسکر شہد ملا کر آنکھ مین لگائین۔ جو انتشار چوٹ لگنے سے پیدا ہوا ہو اُسکے واسطے یہ دوائین مولی کے عرق مین اسقدر پیسین کہ خشک ہو جائین

بعد اسکے استعمال کرین - ایضاً بڑے بکر یکا پتہ ایک مثقال ساہی کی مینگنی اور گوہ صحرائی کی مینگنی سوکھی ہوئی ڈیڑھ مثقال نطرون نصف مثقال فلفل اور تلپہ کلنگبہ ہر واحد ایک مثقال لبان زعفران ایک مثقال شیخ نصف مثقال اشق مرّ بیدیا ایک مثقال آب رازیانہ سے پیسکر شہد ملا کر استعمال کرین

ضیق ثقبہ یہ مرض اس طرح پر ہوتا ہے کہ ثقبۂ عنبیہ عادت خلقی سے جو آدھیو مین رائج ہے چھوٹا ہو جاتا ہے اگر یہ بات اصل خلقت مین ہو نہایت اچھی ہے اور اگر تنگی ثقبہ کا مرض پیدا ہو خراب بات ہے اور بہ نسبت انتشار کے اسمین خرابی زیادہ ہے اور بیشتر اسی مرض مین ثقبہ بند ہو جاتا ہے اسباب ثقبہ کے چھوٹے ہونے کی یا تو قرینہ کی یبوست ہے کہ اسکو کثیف کرکے سمیٹتی ہے اور جمع کرتی ہے اور ثقبہ سمٹ کر تنگ ہو جاتا ہے یا سدہ ثقبہ مین پڑکے اسکو چھوٹا کر دیتا ہے یا کوئی رطوبت قرینہ کو اطراف و جوانب سے کھینچکے اور بیچ سے بھی کشش کرکے ایسی حالت پر کر دیتی ہے کہ ثقبہ مین تنگی پیدا کرتا ہے جسطرح کوئی شخص نہایت تامل اور غور سے کسی طرف دیکھے جب یہ عادت کسی کی پڑ جاوے اور استرخا اور تمدد جات چشم مین آجاوے یا یبوست شدید یا ضعف مین آجاتی ہے یعنی گرانی پیدا ہوتی ہے جسکی اعانت یہ ہی طبقہ کرکے ضمور یعنے لاغری اور اجتماع ایسا جو مخالف مجوف کے ہو پیدا کرتا ہے۔

اکثر یہ مرض جو عارض ہوتا ہے تو یبوست ہی سے عارض ہوتا ہے علامات علامات اسکے ضعف چشم کے باب مین بیان ہو چکے ہین علاج خشکی سے یہ مرض اکثر عارض ہوا اسکا علاج مرطب چیزین آنکھ مین ٹپکانے سے کرنا چاہیے اور ناک مین ٹپکانے کی چیزین اسی قسم کی بھی مستعمل ہین نطول ایسی چیزون کے جو تر و تازہ ہون یا سرد تر دواؤن کو جوش دیکے نطول کیا جاتا ہے جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے غذائین نرم اور رطوبت کھلانی چاہیین اور بعضے اوقات ایسی چیز کا بھی استعمال ضرور ہوتا ہے جسمین کسی قدر حرارت ہو تاکہ مادہ رطوبت کو آنکھ تک کھینچ لاوے سر کی مالش کرنی اور چہرے کی اور آنکھ کی مالش ہمیشہ پے در پے کرتے رہین مگر تھوڑی دیر تک مالش کرکے ٹھہر جائین اور پھر کرین - یہ سب تدبیرین اسی غرض سے ہین کہ رطوبت کو آنکھ کی طرف کھینچ لین اسلیے کہ استعمال مرطبات کا تنہا کبھی مضر بھی ہوتا ہے۔ جسوقت جاذب سرمہ لگا جائین بعد اسکے مرطبات کا بھی استعمال کیا جاوے رطوبت سے اگر یہ مرض پیدا ہوا اسکا علاج انھین سرمون سے کرنا چاہیے۔ جو مشہور ہین اور ضعف بصر اور نزول الماء اور خبالات کے بیان مین مذکور ہوے - ازانجملہ ایک شیاف یہ بھی ہے۔ زنگار اور اشق ہر واحد ایک جزو زعفران ایک جزو اور تہائی جزو کی صبر پانچ جزو مشک نصف جزو اسی کا شیاف بنائین - ایضاً شیخ دو مثقال زنگار چار مثقال گوہ صحرائی کی مینگنی تین مثقال زعفران دو مثقال صمغ عربی ایک مثقال سب کو شہد ملا کر پیسین اور استعمال کرین ایضاً فلفل اور شیخ ہر واحد دو مثقال روغن بلسان نو مثقال اشق ایک مثقال آب رازیانہ مین اشق کو گھول کر اسپر روغن بلسان ڈالین اور شہد ملا کر ملیار کرین کہ یہ دوا بہت عمدہ ہے نزول الماء کا بیان

آنکھ مین پانی اترنے کا مرض سدہ سے پیدا ہوتا ہے اور ایک رطوبت بیکار سی جو ثقبۂ عنبیہ مین آکر در میان رطوبت بیضیہ اور اس جلی کے جو قرینہ کی ہے ٹھہر جاتی ہے پس اسکے نفوذ کو آنکھ تک منع کرتی ہے اور کچھ نہین نظر آتا - یہ بیکار رطوبت مقدار اور کیفیت دونون مین مختلف ہوتی ہے مقدار مین اختلاف کی یہ صورت ہے کہ کبھی اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ ثقبہ کی تمام جگہ کو گھیر لیتی ہے پھر آنکھ سے کچھ نہین نظر آتا - اور کبھی تھوڑی ہوتی ہے - اور اتنی کم ہوتی ہے کہ پورا ثقبہ نہین بھرتا ہے پس جس طرف یہ رطوبت ہوتی ہے ادھر سے نظر نہین آتا اور جدھر یہ رطوبت نہین ہوتی ادھر کچھ کچھ دکھائی پڑتا ہے اس طرح پر کہ جو دیکھنے کی چیز سامنے ثقبہ کے اس سوراخ کی ہو جدھر یہ رطوبت بھری ہے ادھر کچھ نہین نظر آتا ہے اور جدھر یہ رطوبت نہین ہے اور ثقبہ کھلا ہوا ہے ادھر سے نظر آتا ہے۔ کبھی آنکھ کسی چیز کی نصف مقدار خواہ اس سے کم و بیش دیکھتی ہے اور باقی کو نہین دیکھتی ہان اگر حلقہ چشم کو دابنے بائین ہٹا دین اُسوقت دیکھ لیتی ہے اور اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ ایک چیز کو پورا پورا ایک مرتبہ دیکھ لیتی ہے اور دوبارہ نہین دیکھ سکتی اور یہ بات بسبب مقام اُس شے کے ہوتی ہے یعنے اگر وہ شے پوری پوری مقابل

سدہ کی ہو گئی نظر نہ پڑے گی۔ اور اگر مقابل ثقبہ کے اُس حصہ کی ہوئی جو کھلا ہوا ہی سب نظر آئے گی۔ یہ سدہ ناقصہ کبھی ثقبہ کے اوپر کی طرف پڑتا ہے اور کبھی نیچے کی طرف اور کبھی نیچے اوپر دونو طرف ساتھ ہی پڑتا ہی اور کبھی یہ بھی اتفاق ہوتا ہی کہ ٹھیک بیچ مین ثقبہ کے سدہ پڑتا ہے اور اُسکے ارد گرد کھلا رہتا ہی۔ ایسا بیمار ہر شے کے کنارونکو دیکھتا ہی اور بیچ کسی شے کا اُسکو نظر نہین آتا بلکہ بیچ مین ہر شے کے ایک خالی خالی گڑھا سا نظر آتا ہے اور اسی طرح جب اسے نہین نظر آتا ہی تو ایک تاریکی اسکو متخیل ہوتی ہی۔ کیفیت مین اس رطوبت کا اختلاف یون ہوتا ہی کہ کبھی اسکا قوام پتلا اور صاف ہوتا ہے کہ روشنی ہر شے کی اور دھوپ کو نہین پوشیدہ کرتی ہی اور بعضی رطوبت بہت گاڑھی ہوتی ہی رنگ مین بھی اسکے اختلاف اس طرح پر ہوتا ہے کہ بعض رطوبت کا رنگ ہوائی ہوتا ہی شفاف اور بعض رطوبت کا رنگ سپید مثل چونے کے ہوتا ہی اور بعض رطوبت کا رنگ سپید جیسے موتی اسی کو موتیا بند کہتے ہین اور رطوبت کا رنگ سپید مائل بہ کبودی اور فیروزئی خواہ سنہری ہوتا ہی اور بعض رطوبت زرد اور ایک قسم اسکی سیاہ ہی اور بعض کا رنگ مثل غبار کے ہوتا ہی قابل علاج کے وہی پانی ہی جسکا رنگ شفاف ہوائی ہو خواہ سپید مثل موتی کے یا وہ سپید جو تھوڑا سا مائل بہ کبودی ہو خواہ وہ فیروزئی ہو لیکن وہ رطوبت جسکا رنگ پونی کا سا ہو خواہ سبز ہو خواہ مثل غبار کے مکدر ہو خواہ زیادہ سیاہ ہو یا زرد ہو یہ قابل علاج نہین ہے۔ غلیظ رطوبت کی اقسام مین سے ایک وہ بھی ہی جو نہایت سخت ہوتی ہی اور پانی نہین رہتا بلکہ بستہ ہو کر مثل پتھر کے ہو جاتی ہی اسکا علاج کچھ نہین ہے۔ قوام کی راہ سے وہی رطوبت قابل علاج ہی جو پتلی ہو اور ایسی ہو کہ جسوقت اُسکو چٹکی سے پکڑ کر دائین یا بائین جلدی متفرق ہو جاے اور پھر سمٹ کے یکجا ہو جاے یہ رطوبت ایسی ہے جسکے نکل جانیکی امید بہبود قدح کرانے سے ہو سکتی ہے مگر اسکا بھی خیال رہے کہ ہمیشہ اس طرح کا امتحان کرنا برا ہی اُس رطوبت کو مشوش کر دیتا ہی یا اُسکے قبح کرنے مین دشواری ہوتی ہے۔ آنکھ کے کھولنے والے قدماء لوگون نے ایک اور طریقہ نکالا ہے وہ یہ ہی کہ آنکھون پر ایک روئی کا گالا رکھین اور رکھ کر خوب زور سے پھونکین اور پھر اُسکو ہٹالین اور جلدی سے دیکھین کہ آنکھ کا پانی ہل رہا ہے یا نہین اگر ہلتا ہی تو قابل قدح کرانے کے ہے ورنہ قابل کھلوانے کے نہین ہے۔ اسی طرح اگر ایک آنکھ کے بند کرنے سے دوسری آنکھ کا پانی پھیل جاتا ہو جب بھی قدح کے قابل ہی۔ جو نزول الماء بعد چوٹ لگنے کے یا کسی مرض دماغی سے پیدا ہوا ہو اُسکا علاج بہت دشوار ہے

علامات جن علامتون سے پانی اُترنے کا خوف ہوتا ہی اور جو خیالات اور پتنگے اُڑتے آنکھونکے سامنے کسی اور اسباب سے نمودار ہی بھی علامت پانی اُترنے کی ہی اور اُنکو ہم نے باب خیالات مین بیان کر دیا ہے۔ اور یہ علامت ہے کہ اُن خیالات کے ہمراہ کدورت خراب بھی ہوتی ہے مخصوصاً اگر یہ پانی ایک ہی آنکھ مین ہو اور یہ بھی ہوتا ہے کہ ایسے شخص کو معنی اور روشن چیزین جیسے چراغ وغیرہ دو چند مقدار خواہ اُس سے بھی موٹی نظر آتی ہین۔ کبھی پانی اُترنے اور سدہ پڑنے مین شناخت بدائی کی اسطرح کیجاتی ہی کہ اگر پانی اُترا ہی تو ایک آنکھ بند کر کے دیکھنے سے دوسری پھیل جاے گی۔ اور اگر سدہ پڑا ہی یہ صورت پیدا نہ ہو گی۔ پانی کے اُترنے مین اس کیفیت کا سبب یہ ہی کہ روح باصرہ جو بند کی ہوئی آنکھ مین ہی دوسری آنکھ کی طرف مندفع ہو کر آ جاتی ہی لہذا اس آنکھ مین اتساع پیدا ہوتا ہی۔ پھر اگر سدہ ہوتا ہی وہ سدہ روح باصرہ کو دوسری آنکھ مین آنے کو روکتا ہی اور نفوذ کرنے نہین دیتا اسی سبب سے اکثر گاہ دوسری آنکھ مین بروقت بند کرنے ایک آنکھ کے اتساع پیدا ہو ہان اگر پانی زیادہ غلیظ اور گاڑھا ہوا اُسوقت یہ اتساع پیدا نہ ہو گا اگرچہ سدہ نہو اور انتشار مین بھی ایسی ہی کیفیت ایک آنکھ کے بند کرنے سے دوسری آنکھ کی ہوتی ہی مگر اتنا کہ سدہ ہو یا پانی غلیظ ہو گیا ہو علاج مین نے خود ایک مرد ذی علم کو دجو طالب علم تھا اور بہت کچھ حاصل کر چکا تھا) دیکھا ہی کہ اُسکی آنکھ مین پانی اُتر آیا تھا اور خود وہی مرد فاضل اپنا علاج آپ ہی کرتا تھا اس طرح پر کہ استفراغات کشیدہ اور پرہیز رطوبات سے کرتا تھا اور غذا مین کمی رکھتا تھا شوربے کے اقسام سے اور مرطب غذا وغیرہ سے اجتناب کرتا تھا اور بریان گوشت اور قلیہ پر اکتفا کرتا تھا اور برسات کا حملہ اور

لطف لگاتا تھا پس ایسے ہی تدابیر کرنے کرتے اُسکی بصارت بخوبی عود کر آئی اور جیسی اصلی نگاہ تھی اُسی طرح کی ہو گئی۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر ابتدا نزول الماء میں تدارک واقعی کیا جاے تدبیر علاجی مفید ہوتی ہے اور جب بحکم ہو گیا اور پورا اثر اور ضرر پیدا ہو گیا پھر تو بجز قدح کے اور کوئی علاج نہیں۔ پس اب جس شخص کو آثار پانی اُترنے کے آنکھ میں معلوم ہوں اُسی وقت سے اعتدال یعنی پرہیزی سے اور زیادہ پانی پینے سے اور جماع سے پرہیز کرے اور بقدر واجب اور باندازۂ مناسب بوقت دوپہر دن کے استعمال آب وغذا وغیرہ کا کرتا رہے۔ مچھلی اور خواکہ اور گوشت ہاے غلیظ کو بالخصوص چھوڑ دے قے کرنے کا یہ حال ہے کہ براہ تنقیہ اور پاک کرنے معدہ کے مفید ہوتی ہے مگر خاص نزول الماء کی وجہ سے مضر ہوتی ہے۔ ہم نے نزول الماء کا قانون دوائی باب خیالات میں بیان کر دیا ہے یہاں پر چند مجربات کا ذکر کرتے ہیں۔ حب الغار مقشر دس جزو صمغ ایک جزو دونوں کو پیس نابالغ کے پیشاب میں بیسیں نزول الماء کے واسطے اور صنعت بصر کے واسطے خالص پانی سے پیسکر استعمال کریں کیموس اسی کو تلخہ مار اور شہد ملا کر آنکھوں میں لگائیں کہ نہایت عمدہ ہے۔ میں کہتا ہوں کہ بہت سے آدمی ذی علم نے تجربہ کیا ہے کہ تلخہ مار میں فعل سمیت نہیں ہے اور یہ تجربہ نقیض اُس حکم کلی کی ہے جو کہتے ہیں کہ استعمال مرارات افی خواہ استعمال افی سے اجتناب کرنا واجب ہے مترجم کہتا ہے اب تو یہ بات بخوبی تحقیق ہو چکی کہ سانپ کا زہر فقط ایک مچھلا اُسکے منہ میں ہوتا ہے اُسی میں ہے اور اسی وجہ سے سانپ کے پالنے والے جب اُس مچھلے کو نکال ڈالتے ہیں کچھ بھی اثر اُسکے کاٹنے کا نہیں ہوتا پس سانپ وہی زہریلا ہے جس کا مچھلا لاٹوٹ نہ گیا ہو البتہ بعض اقسام سانپ کے جسکو دھامن کہتے اُنکے دم میں بھی زہر ہوتا ہے پس مرارۂ افی میں سمیت نہ ہونے سے حکم کلی وجوب احتراز کا کیونکر منتقض ہو گا تمن دوسرا نسخہ مجرب عصارہ اُس دانہ کا جو کہ جزیرۂ منقلدیس سے آتا ہے اور کما ذریوس اور بسد ہر واحد ایک مثقال آب رازیانہ میں پیسکر استعمال کریں قدح کا بیان آنکھوں کھلوانے سے پہلے واجب ہے کہ تنقیۂ عام تمام بدن کا کریں پھر خاص تنقیہ سر کا پھر اگر احتیاج ہو تو فصد بھی کھولی جاے پھر اسکی رعایت کریں کہ جسکی آنکھ کھولی جاتی ہے اُسکو دردسر تو نہیں ہے تاکہ اس بات سے اطمینان ہو جاے کہ طبقات چشم میں ورم پیدا ہو گا اور اسکا بھی لحاظ کریں کہ اُس شخص کو مرض سل تو نہیں ہے یا زیادہ دل تنگ رہتا ہے یا بہت جلد غصہ میں آجاتا ہے اس لیے کہ دل تنگی اور غصہ دونوں کی یہ خاصیت ہے کہ عود مرض کی طرف تحریک کرتے ہیں۔ یہ بھی واجب ہے کہ وہ شخص شراب اور جماع اور حمام کو ترک کر دے اور بعد پورے ہونے اُن شروط کے پھر بھی جایز نہیں ہے کہ آنکھیں کسی قسم کی کھولی جائیں جب تک پورا پانی اُتر نہ آے اور کسی قدر اُسکا قوام غلیظ نہ ہو جاے اور اسی کو اصطلاح طب میں استکمال کہتے ہیں اور ہندی زبان میں پکا پانی اسی کا نام ہے اس شرط کے لحاظ سے یہ فائدہ ہے کہ سارا پانی اُسی مقام پر جمع ہو جاتا ہے جس مقام پر کحال سلائی ڈال کر نکالتا ہے اور کبھی یہ پانی اُسی مقام سے نکالا جاتا ہے جہاں سے آمد اسکی شروع ہوئی ہے جب قدح کرنیکا ارادہ کریں مریض کو اُس سے پہلے تازہ تازہ چیزیں کھلانی چاہییں اور ایسی غذا دینی چاہیے جو بسبب رطوبت کے آنکھوں کے پانی میں بوجھ زیادہ پیدا کرے اور ایسی چیزیں دینی چاہئیں جو پانی کے مضر کو زیادہ قوی کر دیں اور خلاصہ یہ ہے کہ اگر پانی زیادہ صاف ہو یا بہت گاڑھا ہو وہ آنکھ ہرگز قابل قدح کے نہیں ہے جب قداح سامنے آنکھ کھولے بیٹھے بیمار کو حکم دے کہ آنکھ کا انڈر بروی گوشہ یعنی وہ کنارہ جو ناک کی طرف ہے اور خوفناک کی طرف نظر کرے اور اسی شکل پر اپنی آنکھ کے ڈھیلے کو سنبھالے رہے اور آنکھ کو سامنے گڑھے کے نرکھے اور ایسے مقام پر بیٹھے جہاں روشنی زیادہ ہو پس ایسے وقت آنکھ کا کھولنا اس طرح شروع کرے کہ سلائی کو ثقبہ میں ڈالے وہ سلائی دونوں طبقوں کے بیچ میں پہونچکر ثقبہ کے مقابل ہو جاے گی۔ اور اس مقام پر قداح کو ایک خالی جگہ معلوم ہو گی یا جیسے چھوٹی ڈولچی پانی سے بھری ہو گی بعد اُسکے بعض دستکار یہ تیز دستی کرتے ہیں کہ سلائی کو جھٹ پٹ نکال کر اور ایک آلہ دُم دار جس کا اقلیدنام ہے ثقبہ کی حد تک داخل

کر دیتے ہین تاکہ اُسکی تیل نوک پوری جگہ پاکر اپنا کام اچھی طرح کرے اور مریض اپنی آنکھ کو سیدھی کر سکے بعد اُسکے اُسی آلہ کی نوک کو سائلے کس مقام کے پہونچاتا ہی جہان پانی بھرا ہوا تک رہا ہے اور ہر وقت اُسکو بھرا تا رہتا ہی یہان تک کہ آنکھ مین گڑھا پڑجاتا ہے اور پانی دب کر قرنیہ کے پیچھے نیچے کی طرف چلا جاتا ہے بعد اُسکے اُسی آلہ کو جسے مست کہتے ہین تھوڑی دیر تک بقدر مناسب بیٹھنے دیتا ہی تاکہ پانی اُسی جگہ پر ٹھہرا رہے بعد اُسکے مست کو اُس جگہ سے ہٹا لیتا ہی اور دیکھتا ہی کہ آیا پانی ہٹ کر پلیٹ آیا یا نہین پلٹا اگر پانی ہٹا پھر وہی تدبیر کرتا ہی تا آنکہ اطمینان ہو جاے کہ اب باقی نہ رہے گا - اور اگر پانی کسی طرف نہ ہٹتا ہو یا کسی اور طرف ہٹتا ہو تو اُس آلہ کو جس طرف پانی ٹھہرا رہے اور جدھر اُس پانی کے ہٹنے کی خواہش لیجاتا ہے اور دہین سے اُسکو جدا کر دیتا ہے پھر اگر پانی دوبارہ بعد قدح کرنے کے اُسی زمانے مین اُتر آئے جس زمانے مین آنکھ قدح کی گئی ہی پس آلہ مست کو دوبارہ اُسی ثقبہ مین داخل کرنا چاہیے کہ پانی ابھی باقی رہ گیا ہی - اگر آنکھ کھولتے وقت ثقبہ مین خون آجاے تو اُسکو تھام لینا چاہیے اور یہان تک پونچھتے رہین کہ خون منجمد ہو جاے اور اسکا علاج پھر کچھ نہین ہو سکتا ہے جب آنکھ کھل چکے اُسی آنکھ کھلی ہوئی پر انڈے کی سفیدی اور روغن بیضہ ملا کر روئی کے پھاے مین تر کر کے رکھنی چاہیے اور پٹی باندھ دے اور جو آنکھ صحیح ہی اُسے بھی پٹی سے بند کر دین ورنہ اُسکے ہلنے سے کھلی ہوئی آنکھ بھی ہلجا ئیگی اور بگڑ جاے گی - بیمار کو بیٹھے کے بھیل لٹانا چاہیے اور تین شبانہ روز اندھیرے مکان مین اسی طرح پر رہے - اگر احتیاج اس لیپ لگانے کی زیادہ ہوتی ہی کہ اور چند بار بھی لیپ بدل بدل کر لگایا جاتا ہے اور اس لیپ کی نگرانی کرنی چاہیے کہ چھوٹ کر گر نہ جاے - اور ایک ہفتہ تک مریض کو چت لٹانا ضرور ہے اگر آنکھ مین ورم یا درد سر وغیرہ ہو لیکن ورم مین پٹی کھول ڈالنا اور ڈھیلی کر کے باندھنا مناسب ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ بیمار کھڑا نہو جب تک درد موقوف نہو جاے یہ پٹی نہ کھولی جاے گی پھر ہر تین روز کے بعد جب پٹی بدلی جائیگی اُسوقت دوا مذکور کو بھی بدلین گے - یہ بھی جایز ہی کہ جسوقت پٹی کھولین آنکھ کو گلاب اور عرق بید مشک یا آب کرویا آب عصی الراعی وغیرہ سے سینچلین - قدماے یونان کے آنکھ کھولنے کے بہت سے طریقے ہین یہان تک کہ بعض لوگ قرنیہ کے نیچے کی گرفت کر کے پانی کو اُسی طرف سے نکال دیتے ہین مگر اس طریقہ مین اندیشہ ہے اسلیے کہ اگر پانی بہت غلیظ ہو گا تو اُسکے ساتھ رطوبت بیضیہ بھی نکل آے گی بطلان بصر نگاہ کا باطل ہونا چند اسباب سے پیدا ہوتا ہی کبھی اسباب ضعف بصر کے جب باغراط ہو جاتے ہین اُس سے بھی بطلان بصر عارض ہوتا ہی اس بطلان بصر کو ضعف بصر کے باب مین دیکھنا چاہیے - مگر ہم پھر از سر نو اس تقریر کو شروع کرتے ہین اور اُس قسم کو بطلان بصر کی یہان نہ بیان کرینگے جو مشارکت دماغ وغیرہ سے پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ یہ قسم اُسی مقام کے دیکھنے سے سمجھ مین آجاے گی بطلان بصر یا اسطرح پر ہو کہ اجزاے ظاہری آنکھ کے سلیم ہون یعنے اُنمین کوئی خرابی نہ ظاہر ہوتی ہو یا بطلان بصر کی ہمراہ اجزاے چشم مین بھی کوئی فتور آگیا ہو مثلاً پانی زیادہ بہتا ہو یا کوئی اور آفت پیدا ہوئی ہو اُسوقت کلام ہمارا پہلی قسم مین ہی کہ اجزا آنکھ کے سلیم ہون لیکن اجزاے چشم کو کوئی آفت خفی ایسی پہونچی ہو جو عام لوگون کی نظر سے مخفی ہو اسوقت مین یا تو ثقبہ اپنی حالت صحت پر ہوگا یا نہوگا اگر ثقبہ بھی اپنی حالت صحت پر ہی بھرا یا تو اس جگہ پر سدہ مانی پر گیا ہے یا سدہ اس مقام پر تو نہین بلکہ عصبیہ مجوفہ مین ہے یا یہ کہ کوئی چیز عصبہ کے انبوبہ یعنے قنات مین ٹھہر گئی یا اُسمین جیسا کہ عارض ہوئی ہی خشکی کی وجہ سے خواہ استرخا ہو گیا ہو اور اُسمین ورم آگیا ہی یا خود اُسکے عضلات مین ورم آگیا ہی یا وہ ورم خود اسمین تو نہین مگر تابع ورم مقدم دماغ کے ہی چنانچہ اسکو ہم نے اوپر کے بیانات مین لکھ دیا ہی یا عصبیہ مجوفہ مین انتہاک یعنے لاغری وغیرہ پیدا ہو گئی ہی یا رطوبت جلیدیہ کے مقدار ثقبہ سے جاتی رہی ہی یا مزاج رطوبت جلیدیہ کا بگڑ گیا ہی کہ اب اُسمین قابلیت ابصار کی نہین ہے اکثر یہ خرابی رطوبت جلیدیہ مین غلبہ رطوبت غریبہ سے پڑتی ہی جو اُسپر زیادہ غالب ہو جاتی ہی یا بسبب یبوست کے پڑتی ہی جو رطوبت جلیدیہ پر غالب آکر اُسکو بیکار کر دیتی ہی اور اُسمین

خشکی پیدا کر دیتی ہے اس مرض کو علقوما کہتے ہین اسکی کچھ دوا نہین ہوسکتی آنکھ اس بیماری مین سوکھی سی ہو جاتی ہے جیسے کسی نے اسکی رطوبت نچوڑ لی ہاہر وقت بہا کرتی ہے پر بھی آنکھ مین اگر رطوبت غریبہ کا غلبہ ہے حد سے زیادہ پھیل جاتی ہے اور اگر یبوست کا غلبہ ہے نہایت تنگ اور سپیدہ ہو جاتی ہے علامات پانی اوترنے کی علامت اور پھیل جانے کی اور تنگ ہو جانے کی خواہ اور اسباب کی یبوست تو اپنے اپنے مقام پر مذکور ہو چکین وہ بطلان بصر جیکا سبب عصبۂ مجوفہ مین ہوا سکو بخوبی جان لینا نزول الماء کی بیان سے مجملاً ہو سکتا ہے مگر تفصیل اسکی دشوار ہے اور شاید علم بشر اسکا احاطہ نکر سکے۔ اگر بطلان بصر کے ساتھ تپک اور سرخی بھی ہو خوب جاننا چاہیے کہ عصبہ مین ورم گرم ہے پھر اگر ثقل ہو اور حرارت ملمس کم ہو ورم بارد ہوگا اور اگر ثقل زیادہ ہو اور آنکھ مین تری بہت ہو تو مادہ رطب ہے اور اگر آنکھ خشک ہو اور حرارت ملمس بھی ہو مادہ سودا وی ہے اور اگر سر سند چوٹ لگنے کا یا گر پڑنے کا پہونچے یا آنکھ پہلے تیمراجاے بعد اسکے پھر پلٹین اور پتلی نظر نہ آے معلوم کرنا چاہیے کہ عصبہ نا پدید ہو گیا ہے کبھی آنکھ نکو روشنی ناگوار ہوتی ہے یہ امر محض روح باصرہ کی گرم ہو جانی پر اور اسکے رقیق ہو جانی پر دلالت کرتا ہے اور اکثر یہ مرض قرانیطس کے حادث ہونے کی خبر دیتا ہے یعنی سرسام ہونیوالا ہے ہان اگر بلکہ تو کھجلی اور خارشت کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہو تو اسوقت سرسام کی خبر نہ دیگا علاج اسکا معروف ہے اور یہ بیان بھی ہو چکا ہے نور کا بیان کبھی زیادہ روشنی کی طرف دیکھنے سے یا نہایت سپید چیز کی طرف دیکھنے سے آنکھ مین ایک تعب عارض ہوتا ہے برف کی طرف بھی ہمیشہ نظر کرنے سے یہی کیفیت پیدا ہوتی ہے یا تو کوئی چیز دکھائی نہین پڑتی یا نزدیک کی چیزین تو نظر آتی ہین اور دور کی چیزین نہین دکھائی دیتین اسلیے کہ روح باصرہ ضعیف ہو جاتی ہے پھر جب اور قسم کی رنگین چیزین دیکھتا ہے اسکو ایسا نظر آتا ہے کہ اسپر سپیدی دوڑی ہوئی ہے علاج ایسے آدمی کو حکم دینا چاہیے کہ ہر وقت سبز اور آسمانی رنگ کو دیکھا کرے اور سیاہ رنگ کا کپڑا اسکی آنکھ کے سامنے لٹکا رہے اور اگر برف سپید سے کمی بصارت کے ہمراہ سردی برف کی بھی آنکھ کو پہونچ گئی ہے آنکھ مین ایسا پانی ٹپکانا چاہیے کہ جسمین سیوس گندم کو جوش دیا ہوا اور یہ پانی نیگرم آنکھ مین ٹپکایا جاے کہ ایذا نہ دے کبھی شہد اور نمک کے پانی کو بھی آنکھ مین لگاتے ہین ایضاً سنگ آسیا کو گرم کر کے نبیذ اسپر ٹپکانے سے جو بخار اٹھے اس سے آنکھ کو سینکین خواہ آنکھ کو اس بخار پر کھولے رکھتے ہین یا جس پانی مین حشائش لطیفہ جو مشہور ہین جیسے زوفا اکلیل الملک بابونہ وغیرہ کو جوش دیا ہو اسپر آنکھ کو سر جھکا کر کھول دیتے ہین خواہ اور اسی قسم کی دوا انکو پانی مین جوش دیکر اسکے بخار کی گرمی آنکھ کو پہونچاتے ہین واللہ اعلم بالصواب مترجم کہتا ہے فن تیسرا امراض چشم کا یہان تک تمام ہوا اکثر امراض کا بیان اس فن مین جیسا چاہیے ویسا نہین ہوا اور یہی وجہ ہے کہ اطبا اسیما ہمارے زمانہ کے اطبا معالجۂ امراض چشم مین درماندہ ہو گئے ہین اور چونکہ اکثر امراض چشم کے معالجہ مین دستکاری کی حاجت پڑتی ہے اس نے اور بھی ہماری ہمت توڑ دی شیخ الرئیس کے حالات بھی امراض چشم کے معالجہ مین اس فن کے دیکھنے سے معلوم ہو گئے زیادہ کیا لکھون

فن چوتھا کانون کے احوال مین

اور اس فن مین ایک ہی مقالہ ہے تشریح گوش کی کان ایک عضو خاص ہے جو سننے کے واسطے پیدا کیا گیا ہے اسکے واسطے ایک شکل مثل صدف کے بنائی گئی ہے تاکہ ساری آواز اسمین بھر جاے اور سب کا احساس کرے اور آواز کی طنین خواہ جھنکار اسی صدف کی وجہ سے پیدا ہوا اور سوراخ لمبے گوش عظیم جنجری تک پہونچے ہوے ہین اور انمین تو رب بھی ہے اور ترچھے رکھے گئے ہین اور اس سوراخ کے ترچھے ہونیکی وجہ سے مسافت اس ہوا کی جو اندر کان کے پہونچتی ہے طولانی ہو گئی ہے کہ باوجود چھوٹی ہونے جگہ کے جہان وہ پہنچ آتا ہے اور رسید ھا نفوذ کرتا ہے اسمین

گھماو اور ترچھا پن کر دیا گیا تاکہ مسافت بڑھ جاے اور تطویل مسافت کی تدبیر اسواسطے کی گئی ہی کہ حرارت اور برودت جو بکثرت افراط ہوں دفعۃً باطن گوش تک نہ پہونچیں بلکہ رفتہ رفتہ تدریج وہان تک انکی رسائی ہو کان کے سوراخ ایسے بناے گئے کہ ہوا کو اُسمین ٹھہرا لین اور بستہ ہو کر ہوا اُسمین گونجنے لگے سامنے والے سطح گوش مین فرش کیا گیا ہی لیف اُس عصب کی جسے عصب سامع کہتے ہین اور وہ عصب زوج پنجم ازواج اعصاب دماغی سے اُترا ہی اور سختی مین اس عصب کی خواہ سطح الستی کے زیادہ اہتمام اسواسطے کیا ہی تاکہ بوجہ نرمی و ضعف کی ہوا خارج کے قرع منفعل نہو اور نہ کیفیت ہوے امر مذکور اور اُسکے اثر حرارت برودت سے گزند رسیدہ ہو جسوقت موج صوتی عصب سامع تک پہونچتی ہے سمع اُسے ادراک کرتا ہی اس عصب کا امر احوال سمع مین وہی ہے جو حال جلدیہ کا الصابرین ہے - اسی طرح تمام اعضاے گوش کا وہی حال ہے جو حال اُن چیزون کا ہی جو گرد جلدیہ کے رطوبات اور طبقات سے ہین یعنے وہ رطوبات اور طبقات جو واسطے خدمت گذاری جلدیہ کے مخلوق ہوے ہین خواہ اُسکی اعانت کرنے کے واسطے - صماخ یعنے سوراخ گوش کی مثال ایسی ہے جیسے ثقبۂ منیہ کی خلقت گوش کی غضروفی ہی اسلیے کہ اگر یہ عضو لحمی یا غشائی بنایا جاتا وہ شکل تقعیری اور ترچھی جو اُسکے مناسب ہے بوجہ نرمی کے اُسکی حفاظت نہ کر سکتا اور اگر اُسکی خلقت محض ہڈی کی ہوتی ہے ہر ایک صدمے کے متاذی ہوتا اسوجہ سے اُسکی خلقت غضروفی ہوئی تاکہ باوجود محافظت شکل کے پھرنے اور پیچیدہ ہونے مین نرم بھی ہو - دونون طرف دو کان اسواسطے پیدا کیے گئے کہ مقدم سر بصر کے واسطے مناسب تھا جیسا اوپر معلوم ہو چکا - پس وہی مقدم سر آنکھون کی جگہ بنا دیا گیا بالونکے اوگنے کے نیچے اسواسطے کانون کی خلقت تجویز ہوئی خاص انسان کے جسم مین تاکہ بالون کو پردہ اور آڑ مین کپڑے وغیرہ کے جو سر پر پہنا اور بڑھایا جاتا کانون کا مقام نہو - کان کو پنج اصناف کے امراض لاحق ہوتے ہین اور کبھی اوجاع گوش اسقدر شدید ہوتے ہین کہ نوبت ہلاکت پہونچتی ہی اور اکثر اسکے امراض کی وجہ سے اقسام حیات عارض ہوتے ہین حفظ صحت گوش اس عضو کی حفظ صحت کی طرف توجہ ضرور ہے اسطرح کہ برودت اور حرارت اور سخت ہواؤن اور اشیاے غریبہ سے کانون کو بچانا چاہیے اور اس امر کا لحاظ ضرور کرنا چاہیے کہ اُسمین مضر پانی اور حیوانات از قسم حشرات وغیرہ کے نہ پڑین اور ہر چند گوش کی صفائی ہمیشہ کرنی چاہیے اور ہر ہفتہ مین ایک مرتبہ روغن بادام یا روغن کافور مین ٹپکانا چاہیے کہ یہ عجیب النفع ہے اس امر کی بھی رعایت ضرور ہے کہ اُسمین اورام اور شپور اور قروح پیدا نہونے پائین کہ اُنکی وجہ سے فساد سماعت مین بھی پیدا ہو جاتا ہے - اور اگر کسی ذریعہ سے دریافت ہو جاے کہ شپور خواہ اورام اُسمین پیدا ہونیوالے ہین لازم ہی کہ قطور شیاف مائیا انزرون گوش مین ٹپکایا جاے - قطور شیاف مائیا ہر ایک ہفتہ مین اگر ایک مرتبہ استعمال کیا جاے تو لوازل کے اثر سے امان حاصل ہوتی ہے - منجملہ اُن چیزون کے جو کان کو اور اکثر حواس کو مضر ہین تخمہ اور امتلاء خصوصًا امتلاء کی حالت مین سونا کہ یہ بھی مضر ہی آفات سمع مین طرح اور افعال آفت رسیدہ ہوتے ہین سماعت بھی آفت رسیدہ ہوتی ہے اسلیے کہ ہر ایک فعل کا آفت رسیدہ ہونا کہی ہے کہ وہ فعل باطل ہو جاے - کبھی براہ فطرت اور خلقت کے بطلان سمع ہوتا ہی فطرۃً اُسکی اس مقام پر یہ ہی کہ نقصان ہو جاے اُس چیز مین جو ناقص نہو جیسے کانون مین دودی اور طنین اور صفیر پیدا ہوتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ آفت گوش اگر اصلی اور خلقی ہوگی اُس سے صمم اور طرش پیدا ہونگے یا وقر عارض ہو کر آفت گوش عارض ہوگی اور صمم کے معنی اور ہین اور طرش کے اور ہین - صمم تو اُسوقت پیدا ہوتا ہے کہ صماخ یعنے سوراخ گوش کا باطن ٹھوس مخلوق ہو کہ اُسمین تجویف نہو یعنے وہ تجویف جو مثل تھیلی خواہ جامہ دان کے واسطے ٹھہرنے ہوا کی ہوتی ہی جسکا بیان اوپر ہم نے ابھی تشریح مین اچھی طرح کیا ہی اگر وہ تجویف ہوا ادراک کے واسطے مخلوق ہوئی ہی کہ اُسی مقام پر تموج ہوا کا سبب ہوتا ہے آواز سنائی دیتی ہی طرش کا بیان اور اُسی کو وقر بھی کہتے ہین اور معنے اُسکے نقصان سماعت کے ہین اور اسکے

عارض

عارض ہونے کی صورت یہ ہو کہ آفت اتنی زیادہ نہو کہ بطلان سماعت کی نوبت پہنچے اور بعید نہیں کہ قرمین بطلان عام عارض ہو جیسے صمم میں ہوتا ہے کہ وہ تجویف اور گڑھا نہیں بہتا ہے جسمیں آواز دینے والی ہوا ٹھہرتی ہے۔ یا وہ تجویف تو ہو لیکن وہ پٹھہ یعنے عصب سماع قوت حس کو ذوی نہو اور سماعت مفقود ہو جائے یا طرش کی معنی وہی ہیں جو وقر کے بیان ہوئے یعنی نقصان سماعت جو بدرجۂ بطلان نہ پہونچے۔ خواہ لفظ طرش اور وقر ان دونوں معنوں پر بالعکس علی سبیل التواطو دلالت کرتے ہیں مترجم کہتا ہے شاید مراد شیخ کی یہ ہے کہ دونوں لفظ برسبیل مجاز ایک دوسرے کے مقام پر بے کم و کاست مستعمل ہوتے ہیں۔ اور بطواطو سے یہی مراد ہے کہ جو معنی وقر کے ہیں بعینہٖ انھیں معنی پر طرش کا استعمال ہوتا ہے اور طرش کے معنوں میں وقر کا اسیطرح ہوتا ہے جیسا شارح اسباب نے لکھا ہے متن طرش یعنے نقصان سماعت کبھی بعد قذف کے پیدا ہوتا ہے جیسے بعد اسہال کے اور یہ قسم طرش کی بہت جلد زایل ہو جاتی ہے۔ مفقود ہونا سماعت کا بعض لوگوں کو ابتدا ولادت سے عارض ہوتا ہے اور یہ بات خلقت اور طبیعت میں داخل ہوتی ہے اسکا علاج ممکن نہیں ہے اسی طرح تمام اقسام وقر کے بھی لاعلاج ہیں اور اسی طرح طرش طبعی بھی لاعلاج ہے اور جو فقدان سماعت حادث ہوا ور زمانہ اُسکے حدوث کا دراز گذر جاے اور زائل نہو وہ بھی علاج پذیر نہیں ہوتا ہے اُسکے زوال سے بھی یاس ہوتی ہے یا بہت دشواری سے علاج پذیر ہوتا ہے۔ ہاں جو طرش تھوڑے دنوں سے حادث ہوا ہو کبھی زایل ہو جاتا ہے اور علاج پذیر ہوتا ہے اسباب طرش کی مختلف امور ہیں کبھی تو شرکت سے کسی عضو کے پیدا ہوتا ہے مثلاً شرکت سے دماغ کی خواہ اعضاے قریبہ دماغ کی شرکت سے جیسے پہلے مرتبہ جب دانت نکلنے لگتے ہیں۔ خواہ دانت میں کسی قسم کا درد عارض ہوتا ہے اُس سے نقصان سماعت میں ہوتا ہے۔ اور کبھی خاص آلۂ سماعت کے آفت رسیدہ ہونے سے نقصان سماعت پیدا ہوتا ہے خواہ یہ آفت عصبہ سماعت میں ہو یا سوراخ میں کوئی آفت پہونچے جو آفت عصب سماعت میں پہونچتی ہے اُسکے عروض کے اسباب وہی ہیں جو امراض اعضاے متشابہہ الاجزا کے ہیں خواہ جو اسباب امراض اعضاے مرکبہ کے ہیں یا جو اسباب اختلال فرد کے ہیں امراض اعضاے متشابہہ الاجزا کے جمیع اقسام سوء مزاج مفرد اور سوء مزاج مرکب کے عارض ہوتے ہیں مگر اکثر وہی سوء مزاج پیدا ہوتا ہے جو بارد ہے۔ کبھی جمیع اقسام کے امراض خاص اس مرض میں سانچ بلا مادہ بھی ہوتا ہے۔ اور کبھی مادہ سوداوی خواہ صفراوی یا بلغم خام اور کبھی یہ سبب اس مرض کا ہوتا ہے اور اکثر اسہال صفراوی کے بند ہو جانے سے بھی کری گوش پیدا ہوتی ہے اور بعید نہیں کہ اور اسباب طبعی جو عارض ہوں اور طبیعت کو منع کریں کہ خوب روان نہونے پاے یا بالکل رک جاے اور وقت اُسکے رُکنے کا نہو اس سے صمم پیدا ہو جائے۔ عصب کی آفت جو موجب نقصان سماعت ہوتی ہے اُسکی بھی چند صورتیں ہیں مثلاً کوئی سدہ اسکا موجب ہو خواہ کوئی غلظ یا مدہ اور ورم یا دُبیلہ خواہ ورم حار خواہ ورم صلب خواہ کوئی یا جھلی چرک گوش کی خواہ تہیل یعنے ڈھیلا ہونا محل سماعت کا یا اُسی جگہ نفخہ پیدا ہونا خواہ اختلال فرد کا اُسی مقام پر پیدا ہونا بوجہ تاکل یعنے سڑ جانے کے یا بوجہ کسی قرحہ کے۔ جو فقدان سماعت بوجہ مجرے کے فتور کے پیدا ہوتا ہے اکثر تو یہی ہے کہ وہ بوجہ کثرت سدد کے جو بوجہ کسی بدنی سبب کے پیدا ہوتے ہیں پڑ جاتا ہے۔ یا کوئی سبب خارج از بدن باعث وقوع سدہ کا ہوتا ہے بدنی سدہ کی مثال جیسے مسہ خواہ ورم یا گوشت زاید خواہ کوئی کیڑا خواہ میل کی کثرت خواہ کوئی غلظ غلیظ خواہ کان کا میل خواہ مدہ کا بستہ ہو جانا جو کبھی ورم کے شگافتہ ہونے سے جم گیا ہو یا کسی کیڑے کے مرجانے سے وہ مدہ بستہ ہوا ہو یہ سب امثلہ بالا سدہ بدنی کے اسباب ہیں اور خارجی اسباب میں جیسے ریگ خواہ سنگریزہ کان میں گھس جاے یا خون کان سے بہتا ہوا تھوڑا سا جم جاے۔ ایسے سدد کبھی تو دفعۃً پڑ جاتے ہیں اور کبھی رفتہ رفتہ پیدا ہوتے ہیں۔ کبھی آفت سماعت میں برسبیل بحران اور بطور انتقال مادہ کے پیدا ہوتی ہے آخر میں امراض حادہ کے اور جب وقت بعد زوال تپ کے سرگرانی باقی رہ جاے تب بھی آفت سمع

پیدا ہوتی ہے کبھی آفت اُس تپ کی جو ایسی ہو بطور عرض مفارق کے ہوتی ہے جیسے بروقت حرکت بحران حمی کے اتفاق ہوتا ہے۔ اور کبھی ایسے بحران سے یہ ضرر پیدا ہوتا ہے موتا بت اور برقرار رہے گا یعنے بحران حمی کا اسی طرح ہو کہ دفع مادہ مرض بطرف گوش کے کرے اور وہاں پر مادہ کو ٹھہرا دے اور یہ بحران فقط بسبب مجاورت کے ہوتا ہے اور اکثر اوقات ایسے عارضی کا بوجہ قرب یا رعاف کے ہوتا ہے اور بیشتر بطلان اس ضرر کا بھی اسی قرب خواہ رعاف سے ہو جاتا ہے علامات جو نقصان سماعت بوجہ شرکت دماغ کے ہوتا ہے اُسپر دلالت دماغ اور حواس کے اختلال سے ہوتی ہے مگر اُن حواس کے اختلال سے سماعت کو بشرکت قوی ہوتی ہے یعنے زیادہ نقصان سماعت مین ہوتا ہے اور حواس مین بھی نقصان کسی قدر ہوتا ہے اور قوائے حرکت بھی اس نقصان سماعت کے شریک نقصان مین ہوتی ہین اور سب سے زیادہ واضح دلیل ایسے نقصان سمع پر زبان کی حرکت کو ہوتی ہے خصوصاً جب نقصان سماعت بعد سرسام کے پیدا ہوا ہو اور بعد اختلاط عقل خواہ بعد آفات دماغیہ مزاجی کی یا امراض دماغ مین مذکور ہو چکے اگر طرش اور نقصان سماعت خاص پٹھے کی وجہ سے ہو سلامت حال دماغ اور درشتی تقعیر کی اور سلامتی منافذ سمع اور راہون کی اور پہلے سے مستمر ہوتا یہ بھی دلیل کامل اُسی پر ہے۔ اگر سبب اسکا دبیلہ خولہ ورم حار ہو جو خاص پٹھہ مین حادث ہوا ہے اُسپر دلالت اُن حمیات کو ہوتی ہے جنکے ہمراہ لرزہ اور قشعریرہ بھی ہوتا ہے اور ایسے دبیلہ کو حمی اور اختلاط عقل اور ہذیان لازم ہوتا ہے اور اس قسم کے طرش مین خطرہ عظیم ہے ہان اگر دبیلہ تسلیم ہو جائے پھر کچھ خوف زیادہ نہین ہوتا ہے پھر اگر ورم خاص عضو عصبانی مین ہو اُسوقت حمی کا لازم ہونا کچھ ضرور نہین البتہ حمی یومی اکثر ہو گیا عجب ہے لیکن درد اور تمدد اور ثقل اور ضربان ضرور ہوگا۔ جمیع اقسام طرش جو بوجہ ورم خواہ کسی مادہ کے عارض ہون وجع اور ثقل مین سب شریک ہین۔ اور کوئی قسم ایسی طرش کی مادی اور دری نہین ہے جسمین وجع اور ثقل نہو اگر سبب طرش کا ریح محض ہو دی اور طنین جسکے ہمراہ ثقل نہو اُن پر دلالت کرتا ہے اور اگر قرحہ اور ثقوب کی وجہ سے طرش پیدا ہوا ہے خارش اور درد اُسکے ہمراہ ہوگی سدہ جو سبب طرش کا ہو کبھی اُسمین ثقل ہوتا ہے اور کبھی ثقل نہین ہوتا ہے اگر طرش مین ثقل نہو اور کوئی سوداوی مزاج بھی ایسا غالب نہو پھر اسوقت سدہ ضرور سبب طرش کا ہوگا اور قبل مرض کے جو تدبیر دوائی یا غذائی واقع ہوئی ہے اُس سے دلالت وقوع سدہ پر اچھی طرح ہو سکتی ہے اگر سدہ دخل وغیرہ کی وجہ سے پڑ گیا ہو اُسپر ضربان دلالت کریگا اور اگر خون کا سدہ پڑا ہے خون کا بہنا دلیل ہوگا جو قبل از وقوع سدہ روان تھا جو قسم طرش سوداوی مزاج مفرد کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے کبھی درد عمق یعنے اندرون گوش کا درد اُسپر دلیل ہوگا مگر ثقل اور گرانی اُس درد کے ہمراہ نہوگی اور نہ تمدد ہوگا اگر یہ سوداوی مزاج بارد ہو مریض استعمال باردات سے ایذا پائے گا اور دن کے اوقات مین جو وقت زیادہ ٹھنڈا ہو اُسوقت مرض خواہ اعراض مرض کی شدت ہوگی اور اگر سوداوی مزاج حار ہوگا معاملہ بالعکس ہوگا یعنے گرم چیزون سے ایذا ہوگی اور نہایت گرم اوقات نہار مین شدت ہوگی۔ باایں ہمہ التہاب اور لذع بھی محسوس ہوگا۔ اور اگر سوداوی مزاج مع مادہ کے ہو انھین علامات کے علاوہ ثقل اور گرانی بھی پیدا ہوگی خصوصاً بروقت سجدہ کرنے کے اگر بوجہ یبس کے طرش عارض ہوا ہے بعد بیداری اور فاقہ کے ہوگا اور لاغری چہرہ اور کوتاہی مقدار چشم بوجہ خشکی کے ہوگی۔ جو طرش بوجہ کیڑون کے عارض ہوتا ہے اُسمین ہمیشہ خارش اور کھلبلی پیدا ہوگی اور بروقت بے وقت ایک آدہ کیڑہ بھی کانون سے نکلے گا علاج پہلے ہم بطور قانون عام کے یہ کہتے ہین کہ جو دوا کانو مین ٹپکائی جاے نیگرم ہو نا اُسکا ضرور ہے نہ بالکل سرد ہو نہ زیادہ گرم بعد ازان مفصلاً اب ہر ایک قسم کا علاج بیان ہوتا ہے طرش کی جو قسم صفراوی ہے اُسمین بھی مستعمل مسہل صفرا کا ضرور ہے اسلیے کہ اکثر اسہال صفراوی جو خود بخود عارض ہوتا ہے اُسی سے زوال صمم کا ہو جاتا ہے جیسے اکثر جب اسہال مراری کسی قدر ہو کر بند ہو جاتا ہے صمم عارض ہو جاتا ہے۔ اگر فقط حرارت صمم مین ہو وہان برودہ

وغیرہ پکانے سے زائل ہوگا اور ترش انار کا پانی پکاتے ہین اور دوبارہ اسکا پانی مع چھلکو نکی بچورتی ہین اور تھوڑا سا سرکہ سمین ڈال کر کے کندر اور روغن گل ملا کر اتنا جوش دیتے ہین کہ قوام گاڑھا ہوجاے بعد ازان تقطیر کرتے ہین۔ آب کاہو اور آب کلموی سبز بھی پکاتے ہین جو قسم طرش کی برودت سے وہ بارد کے عارض ہوا سمین جمیع روغنہاے گرم کی تقطیر مفید ہوا نمین روغن ہاے گرم مین خاص حبس روغن مین جند بیدستر کو اس قدر بھگوئین کہ شگفتہ ہوکر کھل جاے اور خوب سا بھیگ جاے خصوصاً اگر روغن بلسان مین یا روغن قسط یا روغن بادام تلخ اور عصارۂ افسنتین اور روغن بابونہ ہمراہ گاؤ کی چربی کی اور تلخہ گاؤ خواہ روغن کنجد شحم حنظل یا بیخ حنظل پختہ کرکے پکائین کبھی پیل کا پیشاب سمین مرکی بھگو کر قطور کرنا مفید ہوتا ہی یا عصارہ قثاء الحمار کا قطور مگر یہ سب دوائین بعد استفراغ مادہ بارد کی بشرطیکہ وہ مادہ مختنق ہوا نمین اور یہ مسہلہ عامہ سے جو معروف ہین اور تمام بدن کا تنقیہ بمام اُنسے کیا جاتا ہی یا وہ خاص ادویہ جو اعضاے سر کے تنقیہ کے واسطے خصوصیت رکھتے ہین۔ اور نیز بعد استعمال نطولات کے جنمین ہم اب بیان کرینگے اور بعض کا بیان ہو بھی چکا خصوصاً جنمین برگ درخت غار اور حب بنار داخل ہو۔ یا صحت بھی اس قسم کے طرش مین زیادہ مفید ہی اسی طرح چیخ مارنا اور زور سے کان کے اندر چلانا اور بلوق وغیرہ اور قسم کی باجون کی آواز کانون کے اندر پہونچانی۔ کبھی تیزاب اور پوٹہ وغیرہ کی ٹونٹی کانو مین رکھتے ہین تاکہ بخار اور یہ مطبوخہ محلہ کا کانون تک پہونچے۔ جمیع امور مین طرش کے سداب ہمراہ شہد اور جند بیدستر اور روغن شبت یعنے سویہ کے اور پیشاب گو سفند اور تلخہ بز خصوصاً بعد تنقیہ کے ابھی طرح مفید ہوتا ہی۔ منجملہ مجربات کے اس مرض مین یہ دوا ہی جند بیدستر تین درم نطرون ڈیڑھ درم حنظل ڈیڑھ درم مثل قرص کے بنائین اور قطور کی طرح استعمال کرین ایک نسخہ مین حنظل ½ درم یعنی پون درم بھی اور نطرون ½ درم یعنے ثلث ایک درم کا مذکور ہی۔ ایضاً کندش اور زعفران اور جند بیدستر ہموزن ایک ایک جزو حنظل اور نوشادر ہر دو ملا چار جزو شراب مین گھلا کر استعمال کرین۔ صبر جند بیدستر شحم حنظل فربیون ہمراہ تلخہ گاؤ کے بعض کے تجربہ مین یہ دوا ہی کہ روغن ترب کی تقطیر کرین اور روغن مویز کا نفع بھی زیادہ ہی خواہ عصارۂ افسنتین یا طبیخ افسنتین خواہ عصارہ ترب ہمراہ نمک کے خصوصاً اگر تری ہو یا سدہ پڑکر طرش پیدا ہوا ہو اسی قسم مین تجربہ ہوا کہ رائی اور انجیر کو پیسکر فتیلہ بنائین اور کبھی نطرون کا بھی اسمین اضافہ کرتے ہین۔ آب دریا گرم گرم بھی اُسمین پکاتے ہین اور نفع کرتا ہی اور حزق سیاہ اور تلخہ ہاے جانوران بھی مفید ہین خصوصاً تلخہ گاؤ اور بز کوہی کا تلخہ ہمراہ روغن گل کے بعض لوگ کہتے ہین کہ اگر اہیل کو روغن کنجد مین ملا کر کسی چمچہ وغیرہ مین اسقدر جوش دین کہ اہیل سیاہ ہوجاے یہ قطور بھی صمم کو نافع ہی۔ منجملہ اُن چیزون کی جو نافع ہین روغن شبت اور روغن غار اور سوسن اور زاردین ہمراہ جند بیدستر کے یا لکف افسنتین کا خواہ فشردہ سداب کا۔ اگر سبب طرش کا یبس اور خشکی ہوا سکا علاج عمدہ یہی ہی کہ حمام کو بالتزام اوقات جایا کرے۔ اور غذا اور شراب رطب کا استعمال رہے اور روغن معتدل اور پانی نیلگرم سر پر گرایا جاے اور سعوط روغن نیلوفر اور روغن بید اور روغن کدو وغیرہ کا جو طرش بوجہ سدہ کے عارض ہوا سکا علاج وہی ہے جو سدہ کی باب مین مذکور ہوچکا اُسی قسم مین عصارہ حب سنداج کا اور عصارہ حنظل کا جو تر ہو عجیب منفعت رکھتا ہی۔ جو قسم طرش کی بسبب اورام کے پیدا ہوا اگر ورم حار ہو یا بارد دونو نکا علاج وہی ہی جو اورام حارہ اور بارده مین مذکور ہوا ہے اور اگر طرش دفعۃً پیدا ہوا ہو اُسکے علاج مین جو شاندہ افسنتین خواہ عصارہ اُسکا جسمین تلخہ گاؤ یا تلخہ مار ماہی خواہ کچھ پکا پتہ پڑا ہو مفید ہوتا ہی یا تلخہ گاؤ اور روغن یا حزق ہمراہ سرکہ کے یا پوست مار ہمراہ سرکہ کے اگر طرش بعد صداع کی حادث ہوا ہو آب ترب اور روغن گل مفید ہوتا ہی یا جند بیدستر اور حب الغار ہمراہ روغن گل کی جو طرش بعد سرسام کے پیدا ہو واجب ہی کہ اُسکے علاج مین ابتدا استفراغات ابلیج فیقرا سے کرین اُسکے بعد جند بیدستر اور روغن گل کی تقطیر کرین یا روغن قسط فقط خواہ روغن بادام شیرین بھی ملا لین یا آب ترب اور روغن گل

اور جند بیدستر ہمراہ عارکے اور روغن گل بھی شریک کرین - منجملہ جوب مجربہ کے اُس طرش کی واسطے جو سدہ کی وجہ سے عارض ہوا ہو خواہ دریچی اسکی یہ جب ہو - تربد بیس درہم اور حنظل دس درہم انزروت اوڈھائی درم کیتیرا نو درم ہلیلہ دس درہم جب شیار کے طور سے طیار کرین مقدار شربت ایک درہم ہو - اب ہم پھر از سر نو کلام علاج طرش مین شروع کرتے ہین اور کہتے ہین جو طرش اور ثقل سماعت اور درد ہاے گوش یعنی مقام سماعت اوجاع اور ریاح اور ددی اور طنین الغرض یہ سب امراض اگر بوجہ مواد بارده کی پیدا ہون خواہ یہ مواد سانج انکا سبب ہو یا دموی مشترک نافع جمیع اقسام مین بعد تنقیہ سر کے یہ ہو کہ تقطیر کرین کافنین بورق اور سرکہ اور شہد اور بھیڑ کا پتہ ہمراہ شراب کے خواہ ہمراہ روغن بادام تلخ کے یا ہمراہ آب گندنا یا آب پیاز ہمراہ شہد یا عورت کا دودھ اور بھی دوائین مشترک ہین جنکا ذکر باب اوجاع مین ہم نے کیا ہی دو قطرے نتھنون کی دنکو اور رات کو کافنین ٹپکائین - یا خربق سیاہ خواہ سپید ہمراہ بعض ادہان کے استعمال کرین خصوصاً ہمراہ روغن سوسن کے یا آب گستین خواہ مولی کے چھلکو نکا پانی اسمین جس روغن مین پوست مار پکائی گئی ہو یا صب الغار اور فرفیون اور جند بیدستر ہمراہ روغن کے خواہ روغن بلسان خواہ حفظ یا علک الابناط ایک اوقیہ اور روغن بشمو دو اوقیہ روغن بادام تلخ نصف اوقیہ سب کو ساتھ ہی جوش دین اور تین قطرہ صبح کو اور تین رات کو ٹپکائین اسی طرح عسل لبنی یعنی معہ سالمہ اور عصارۂ فیل گوش اور حاشرا جسے ہزار چشمان بھی کہتے ہین منفعت شدیدہ اور قوت قوی رکھتے ہین جند ادبیدستر مشترک اور بھی ہین جنکا ذکر باب اوجاع مین ہم نے کیا ہی - اگر ایسا ضرر سماعت بوجہ برودت کے صبیان کو عارض ہو روغن وازی جو ایک قسم ہو فارلیقون کی ہی اور دانہ اُسکا مثل جو کی خواہ اُس سے لابناز یادہ ہوتا ہی اُسکے روغن مین سداب اور مرزنجوش کو پکائین اور استعمال کرین تو مفید ہوگا - یا کسی شخص سے کہین کہ وہ صعتر کو چباے اور اُسکا تھوک ملے اندرانی کے ہمراہ استعمال کرین - کمادات یعنی سینک جو ایسے اقسام مین نافع ہین وہ یہی ہین کہ طبیخ بابونہ اور شبت اور ورق الغار اور مرزنجوش اور حبق یعنے پودینہ خشک اور عاقرقرحا اس سے گردن کی تکمید کرین اور دونون کانون کے نیچے کی بھی تکمید کرنی چاہیے - اسی طرح وہ نطولات جو امراض سر مین مذکور ہوے اور طریقہ یہ ہی کہ ایک بلیلہ یعنے ظرف جیسے لوٹا وغیرہ اُسمین نطول کا پانی بھر کے ٹونٹی اُسکی کانون کے محاذی لائین تاکہ بخارات اُسکے کان تک داخل ہون - جو لوگ طرش مین مبتلا ہین اُنکے استفراغ کا عمدہ طریقہ یہی ہی کہ مقدار مادۂ مستفرغہ کی کم ہو اور عدد مسہلات وغیرہ کے زیادہ ہون - مراد یہ ہی کہ تھوڑا تھوڑا مادہ چند دفعہ مین اخراج کرنا چاہیے تاکہ قوت محفوظ رہے اور نضیج مادہ کا پورا ہوا کرے اور خامی باقی نہ رہے ورنہ خام غیر نضیج مادہ بوجہ کثرت استفراغ کے نکل جائیگا - جو طرش بوجہ اورام کے پیدا ہوا اُسکا علاج وہی ہی جو اورام کا علاج ہی مارورم ہو خواہ بارد و رد گوش یا تو سوء مزاج کی وجہ سے پیدا ہوتا ہی - یا بسبب ورم کے یا کوئی پھنسی پھوڑا کانین برآمد ہو یا کوئی تفرق اتصال عارض ہوا تو سوء مزاج یا گرم ہو اور بلا مادہ ہو اس طرح کہ بسبب کسی ہوا گرم کے خواہ ریح حارہ کے خصوصاً بروقت نقل کرنے کی مکان بارد سے طرف ایسے مکان کے جہان کی ہوا گرم ہو خواہ گرم پانی سے جو نہاتے وقت کسی قدر کانو نمین چلا جاے - یا کوئی اور ایسا پانی مفرد خواہ مرکب جسکا مزاج گرم ہو کانمین پڑ جاے اُسکی وجہ سے درد گوش پیدا ہو - یا سوء مزاج کسی مادۂ حار دموی خواہ صفراوی سے عارض ہوا اور سوء مزاج بارد جو مورث درد گوش ہوتا ہی وہ بھی سانج اور بلا مادہ ہوتا ہی کہ امتداد سے اُن اسباب کے پیدا ہوتا ہی جو سوء مزاج مارین بیان ہوے یعنے ہوا اور ریح بارد خصوصاً جسوقت گرم ہوا سے دفعۃً سرد ہوا کی طرف منتقل ہو خواہ ٹھنڈا پانی خواہ وہ پانی جسکی تاثیر ٹھنڈی ہی کہ اسسے بھی درد گوش پیدا ہوتا ہی - جو درد گوش بسبب تفرق اتصال کے پیدا ہوتا ہی اُسکی وجہ یہ ہے کہ کبھی کوئی ریح ایسی کانمین سما جاے جو تمدد پیدا کرے - یا پنج اقسام کی جراثقیلین کا عین پیدا ہو کر درد پیدا کرین - ایک قسم کی ریح بھی ایسی ہی جو کانمین پیدا ہو کر تفرق اتصال پیدا کرتی ہی اُس سے بھی درد گوش عارض ہوتا ہے - اور پانی

پڑجانے سے خواہ کسی چھوٹی جاندار چیز مثل مچھر اور ٹڈی وغیرہ کے پڑجانے سے خواہ چھوٹے کیڑے جو کانو نمین پیدا ہوتے ہین ان اسباب سے بھی درد عارض ہوتا ہی کبھی بعد ضربہ اور سقطہ کے بھی عارض ہوتا ہی بہت دشوار اور سخت تر اقسام درد گوش سے وہی قسم ہی جو بسبب کسی ایسے ورم کے پیدا ہو جو اندر کی طرف زیادہ عارض ہو اور ایسے درد کے ہمراہ تپ ضرور ہوتی ہی اور تپ لازم ہوتی ہی خصوصًا اگر اوس ورم کی وجہ سے اختلاط عقل پیدا ہوا ہو کہ اوسکا علاج سب سے زیادہ سخت ہی - اور جو ورم اون غضاریف مین ہو جو باطن گوش سے خارج ہین اوسمین درد کی شدت نہین ہوتی - اور پہلی قسم یعنے جو بسبب ورم باطنی کے عارض ہوتی ہی اور اختلاط عقل بھی اوسکے ہمراہ ہوتی ہی اوسمین کبھی تو مریض نورًا مرجاتا ہی اور مہلت علاج کی نہین ملتی ہی جس طرح سکتہ کی کیفیت بھی یہی ہی - لیکن جوان آدمی کا قاتل یہ درد گوش بہ نسبت بوڑھے کے زیادہ ہی اور جوان بہت جلد ہلاک ہوتا ہی اور بوڑھے کی قتل مین اتنی جلدی نہین ہی اور بیشتر ساتوین روز اس درد مین ہلاکت واقع ہوتی ہی - لیکن اکثر مشائخ کا اس ورم مین یہ حال ہوتا ہی کہ یہ ورم متقیح ہوجاتا ہی اور جوانون کے کانون مین یہ ورم متقیح نہین ہونے پاتا کہ وہ مرجاتے ہین - پھر اگر ریم پڑجاے اور دیگر علامات محمودہ اور بھی اوسکے ہمراہ ہون تو پھر جوانون کے بچنے کی بھی امید ہوتی ہی - کان کے درد مین کبھی کھجلی بھی ہوتی ہی اور کبھی خارش نہین ہوتی ہی - کانون کی خارش کا بیان ہم نے ایک فصل مین علحدہ لکھا ہی **علامات** علامت درد گوش کی ہر ایک قسم کی وہی ہی جو طرش مین مذکور ہوئی **علاج** پہلے یہ قاعدہ عام ہی اور اوسکی رعایت ہمیشہ کرنی ضرور ہی - کہ جو چیز کانو نمین ٹپکائی جاے واجب ہی کہ نہ بہت گرم ہو اور نہ زیادہ سرد - جو درد گوش بسبب کسی امتلاے بدنی کے ہو یا خصوصًا امتلاے سر کی وجہ سے عارض ہو پہلے تنقیہ سر کا مناسب اوسی امتلا کے کرلینا چاہیے مثلا اگر امتلا کسی مادۂ حارہ سے ہی فصد کے ذریعہ سے تنقیہ کرنا درکار ہی اور اون چیزون سے تنقیہ کرین جو سر کے مادہ حارہ کے تنقیہ کرنے کے لیے اوپر کے ابواب مین مذکور ہوچکی ہین - اگر اوس خلط مین لزوجت ہو اور خوب چسپیدگی پیدا ہوگئی ہی جو بوشبیار جو مشہور ہین اونسے تنقیہ کرنا چاہیے اور غرغرے بھی جو بارہا مذکور ہوچکے اونھین استعمال کرین - اگر وہ خلط کسی طرف کانین چپک کر لگ رہی ہی اور ایسی تر نہین ہے کہ بدون بخارات پہونچانے کے چھوٹ سکے لازم ہی کہ بعد استمال اور تنقیۂ مادہ کے بخارات ملینہ اور قطورات ملینہ کا استعمال کرین بعد ازان پھر دوبارہ عضو خاص کے مادہ کا استفراغ کرین - اگر سب درد کا حرارت بافراط ہو بتر بید دماغ کی مطفیات معروفہ سے کرین جنکا ذکر باب دماغ مین ہوچکا ہی - اور کانمین روغن گل اور سپیدی بیضہ کی ٹپکائین اور اگر درد مین شدت ہو اسکے ہمراہ کافور بھی شریک کرین - کبھی روغن بنفشہ کافور ملاکر درد کی تسکین بہ نسبت روغن گل کے زیادہ کرتا ہی - اسلیے کہ اوس سے ارخا پیدا ہوتا ہے - ایضًا جو شیاف درد چشم کی تسکین کے واسطے مذکور ہوا اوسکی تقطیر ہمراہ سپیدہ بیضہ مرغ وغیرہ کی کرنی چاہیے - اسلیے کہ تنہا سپیدی بیضہ کی درد گوش مین عجیب النفع ہی - اور دودھ مین آب برگ عنب الثعلب اور آب برگ کشنیز کی تقطیر کرین - و دودھ وہی عمدہ ہی جو پستان سے تازہ دوھکر استعمال کرین کہ وہ نفع زیادہ کرتا ہی - یا خراطین روغن گل مین جوش دیکر کانو نمین ٹپکائین یا حلزون یعنے دریائی گھونگھے کو روغن گل مین جوش دے کر کانمین ڈالین یا روغن گل کو سہ چند سرکہ مین جوش دین تا انیکہ سرکہ جل جاے اور روغن گل باقی رہ جاے اور اسی کا قطور کانمین ڈالین یہ قطور شدت ضربان کو نافع ہوتا ہی - اسی طرح روغن تخم کدو اور روغن نیلوفر اور روغن بید سادہ اور دیگر ادہان بارد - اسی طرح **عصارات** اون چیزون کے جو کدو کے مشابہ ہین چھلکے اور پتون مین اور مزاج اونکے بھی مثل مزاج کدو کے ہین - اسی طرح وہ ضمادات جو خارجی تبرید پیدا کرتے ہین بعض اطبا نے ذکر کیا ہی کہ آب لبلاب بھی ایسے وقت بہت عمدہ ہی اور خوب فائدہ کرتا ہی اور عصارۂ شہد انج تازہ بھی ایسا ہی مفید ہے - اگر ضربان اور درد مین شدت ہو اور خوف تشنج پیدا ہونیکا ہو اوسوقت استعمال مرخیات سے چارہ نہوگا اور مرخیات مین پرانے

روغن گاؤ سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہی جب گرم کرکے ٹپکائین - کبھی بڑی دشواری اور اذیت شدید کان کے درد کی اس تدبیر سے دفع ہوجاتی ہی کہ ایک ٹونٹی دار چیز جسکا منھ درست ہو کسی قمقمہ یا ہانڈی وغیرہ پر جسمین گرم پانی بھرا ہو رکھین تاکہ اوس پانی کے ذریعہ سے بخارات گرم کانون تک پہونچین اس تدبیر سے اکثر تو ایسا ہی ہوتا ہی کہ اور علاج کی کچھ احتیاج نہین رہتی ہی اور لحذرات کے استعمال سے استغنا حاصل ہوتی ہی خصوصاً اگر اس گرم پانی مین ادویہ مخدرہ بھی ڈالی ہون لیکن ایسی ادویہ مرخیاوٴ من جوش دینی چاہین جو ارخاء رفق اور نرمی کرین اور اوسمین ادویہ مخدرہ کے ہمراہ کسی قدر کوئی مفتر بھی آمیختہ ہو - اگر کسی وقت دوائے مخدر کی حاجت ہو سب سے زیادہ اسلم اور بے ضرر شیاف مایتا کا ہی اوسمین بہت تھوڑی مقدار افیون کی داخل کرکے شیر زنانین یا مسکر کا لونین ٹپکائین - اگر درد گوش بوجہ پانی مین سیضنے خواہ نہانے کے پیدا ہوا اوسکا علاج وہی ہی جو اپنے مقام خاص مین بیان کیا گیا ہے جہان پانی کا ذکر ہی - اور اگر درد گوش بسبب کسی برودت جا گرفتہ اور اندر کانون کے ٹھہری ہوئی سردی کے عارض ہوا یا وہ سردی خارج سے پہونچی ہو اوسوقت قطورات روغنہائے گرم کے کرنے چاہین جیسے روغن سداب اور روغن شبت اور روغن سنبل رومی اور روغن اقحوان روغن بلسان روغن بید انجیر خواہ اسی قسم کے اور روغن یا کہ زیت مین لکسن جوش دین اور صاف کرکے تقطیر کرین خواہ زیت ہمراہ فلفل اور زنجبیل اور چند بید ستر کے یا غالیہ چند بید ستر بقدر ایک داگ کے اکیمثقال روغن ہان خواہ کسی اور روغن گرم اور خوشبو مین ملاکر استعمال کرین - اور کبھی ایسا مریض شراب خالص اور تیز نشہ کی پیتا ہی اور سو رہتا ہی جب سو کر اوٹھتا ہی اور بیدار ہو پھر مرض کا نام ونشان نہین ہوتا ہی - اگر سبب درد گوش کا ریح بارد ہو اوسمین وہی علاج نافع ہوگا جو باب دوی اور طلین مین مذکور ہوا یعنے وہ اقسام دوی اور طلین کے خواہ اور کسیطرح مرض گوش کا جسکا سبب فاعلی [illegible] سودا غلیظ چسپندہ ہوتا ہی خواہ بسبب برودت کے وہ مرض پیدا ہوتا ہی اوسکے علاج مین ایسے درد گوش کا معالجہ مذکور ہوگا - ایسے ہی درد گوش [illegible] مناسب یہ بھی ایک تدبیر ہی کہ مجمہ مین آب گرم بھر کر کانون کے اردگرد اوٹھین لگاوین - یا کانونمین سداب اور مرما یا قیسوم اور مرزنجوش انمین سے ایک خواہ دو یا سب کو روغن سوسن مین ملاکر ٹپکائین - یا چند بید ستر اور قیسوم اور مرزنجوش کے ساتھ استعمال کرین روغن سوسن مین پکاکر چپائین اور ٹپکائین - یا نطرون اور سرکہ ہمراہ روغن گل کے استعمال کرین - یا عصارہ فیل گوش مین نطرون اور سرکہ ملاکر ٹپکائین - اگر ان دواؤن سے زیادہ قوی دوا کی ضرورت ہو تو فربیون اور چند بید ستر روغن قسط کے ہمراہ یا قسط بحری اور زراوند کا استعمال کرین - کبھی درد شدید مین ماہیرہ کی سنیک بھی نافع ہوتی ہی کہ منده کی پوٹلی مین گرم کرکے سینکین - اگر درد گوش بوجہ ثبور اور چھوٹی چھوٹی پھنسیونکے پیدا ہوا ہو اوسکا علاج آئندہ باب ثبور گوش مین بیان ہوگا - اور اگر کانمین کیڑے پیدا ہونے سے درد ہوتا ہی اوسکا علاج بھی آئندہ بیان ہوگا اور اگر کوئی چیز کان کے اندر پڑگئی ہی اوسکا علاج بھی آئندہ بیان ہوگا پانی پڑگیا ہو خواہ پتھری اور سنگریزہ وغیرہ - اگر بسبب ورم داخل گوش کے درد پیدا ہوا ہو اوسمین خطرہ زیادہ ہی کہ یہ ورم قریب دماغ کے ہی اور اندیشہ جب ہی تک ہی کہ ورم کا مادہ مجتمع ہوکر پیپ نہ پڑجائے - ایسے درد ورمی مین بعد فصد اور استفراغ مادہ کے پہلے لعنات کا استعمال واجب ہی جو تبرید پیدا کرین خصوصاً دودھ کا ٹپکانا بار بار چاہیے تا رد سوم اور اسی طرح روغن گل سرکہ مین پکاکر بطریق مذکور سابق اوائل مرض مین استعمال کرین - اوسکے بعد لعاب حلبہ اور لعاب تخم کتان اور لعاب تخم مرو دودھ مین ملاکر ٹپکائین - آب لبلاب کا ٹپکانا بھی ایسے وقت نافع ہی - اور کنجد کو فتہ بھی ایسے وقت مجرب ہو چکی ہی بعد ازان تا زوال مرض ہمیشہ کمادات یعنے سینک روغن زیت سے کرنی چاہیے جو اچھی طرح گرم ہو - روغن زیت کا شیرین ہونا چاہیے اور نیگوم ہو کہ اوسمین اوس روئی کو ڈبوئین جو باریک سلائی کے کرارے پر لپٹی ہوئی ہو اور گرم ہی گرم اوسی کانمین داخل کرین اور بار بار اسی طرح کرتے رہین - اور خارج از گوش ضماد ملینات منفجہ کا کرین جو زیادہ قوی نہون - جب یہ ورم زمانہ ابتدا سے تجاوز کرجاے اوسوقت کانمین لوہڑی کی جڑ بی اور گل یعنے کوے کی چونی کا لیپ کرین

یا مرہم یا سلیقون ہمراہ روغن گل سگے یا روغن خایا چربی بط یا بڑے چوہے کی چربی کے ساتھ یا مرغ کی چربی اور بط کی چربی ملاکر مرہم بنائین اور ضماد کرین - اگر درم گوش زیادہ حار ہو اور سوقت اس دوا کا استعمال کرین جو چربی بڑ کو ہی اور اوسکے ہم وزن شحم اور مفتح اور زوفا سے مرکب کرکے اور بہ وزن مجموع چربی ڈالکر طیار کی ہو اور کان مین اس دوا کو ڈالنا چاہیے - اس دوا سے زیادہ یہ دوا قوی ہو جو بقوت تفجیج پیدا کرتی ہو - مرواریدسنگ سپید اور سپیدہ ہر دو احد ایک اوقیہ کندر غبار آسیا صنعو برکیار ہر واحد تین اوقیہ زیت ایک رطل سور کی چربی اور تازہ پیہ گوسپند دو رطل عصارہ تخم کتان بقدر کفایت ان سب کو بطور مرہم کے بناؤ - کبھی شدت درد کی وجہ سے مخدرات کی ضرورت ہوتی ہو مخدرات کا استعمال اوسی طرح کرنا چاہیے جیسے ہم آیندہ بیان کرینگے جب اس درم مین پیپ پڑجاے اور پک جاے اوسوقت لعاب تخم کتان یا روغن گل اور روغن بابونہ جملہ اون اشیاء کے استعمال کرنا چاہیے جو باب درم مین ہم لکھین گے - اگر درم کان سے باہر ہو اسمین اندیشہ اور خطرہ کم ہی اسپر آرد جو کا ضماد کرین یا دہ ضماد جو آرد باقلا سے بنایا جاتا ہو اوسکا استعمال اچھا ہی و ضماد یہ ہو - آرد باقلا یا جو بنفشہ آرد جو خطمی اکلیل الملک ان سب کو کوٹ پیسکر چھان لو اور آب نیمگرم روغن بنفشہ مین تر کرو اکثر مکوا اور روغن سمسم یا بقشر آرد گندم کا لیپ کافی ہوتا ہی - چونبورا در پھنسیان کا نون مین ہوتی ہین اونکے علاج مین اکثر تو جو شاندہ تین یعنے انجیر خشک ہمراہ گندم کے کافی ہی کہ اوسے کانون مین ٹپکائین یا اوسی سے فتیلہ بناکر کان مین رکھین - کبھی تسکین درد اس انبوبہ سے بھی ہوجاتی ہی جو اوپر ہم بیان کرچکے - اور کبھی تخدیر پیدا کرنے کے واسطے وہ طریقہ بھی کافی ہوتا ہی کہ بسکو انبوبہ کے بعد متصل ہم نے بیان کیا ہی اسی فصل مین - مشترک دوا اکثر اقسام درد گوش کے لیے خصوصاً وہ اوجاع جو مائل بہ برودت ہون یہ ہی کہ زیت انفاق مین چھچھوندر یا کھچوے کو پختہ کرین یا اون کیڑونکو پختہ کرین جو پانی کے گھڑے اور ٹھیلونکے نیچے ہوتے ہین یا مچھلی کا پتہ زیت انفاق مین پختہ کرین یا چربی ورل یعنے کوے کی یا چربی موش کبیر کی یا چربی لومڑی کی یا کھٹمل کی یا روغن عقارب کہ بہت نافع ہی یا آب مرزنجوش تازہ یا سلاخہ ورق خرب یا سلاخہ خراطین مطبوخ مرصفی مین جسمین پیپ بط پگھلاکر داخل کیا ہے - اگر برودت مادہ مین شدید ہو تو تلخہ گاؤ کو روغن خیری مین اسقدر پکائین گمان یہ ہو کہ مرارہ گل گیا اور فنا ہوگیا اوسوقت اوتار کر رکھین اور اس روغن کی تقطیر کرین یہ قطور بھی عجیب النفع ہی - کبھی درد گوش مین شدت ہوتی ہی اوسوقت استعمال مخدرات کی حاجت ہوتی ہی وہ مخدرات مثل تلخونہاے طین یا قرص زعفران یا قرص کوکب یا انیون اور خبہ بید سادہ یا زعفران عورت کے دودھ مین پیسکر استعمال کرین - لیکن ان مخدرات کے استعمال مین اتنا تامل کرین کہ جب احتمال قوی ہی ہو کہ اگر اب مخدرات کا استعمال نہو گا مریض پر غشی طاری ہوگی اوسوقت استعمال مخدرات کی اجازت ہی خصوصاً اگر اخلاط یا درد سے درد گوش حاصل ہوا ہو اوسوقت استعمال مخدرات مین ضرور تامل کرنا چاہیے کیونکہ یا درد مادہ کو مخدرات سے ضرر شدید پہونچیگا - اگر استعمال مخدرات سے کوئی ضرر پیدا ہوجاے اوسوقت تنہا خبہ بید سادہ کا استعمال کرنا چاہیے - کبھی خبہ بید سادہ سے قرص اسطوخودوس بنالیتے ہین کہ پہلے خبہ بید سادہ کو اچھی طرح پیسا پھر افیون ڈالکر پیسا بعد ازان شراب خالص سے قرص بنالیا - اگر درد گوش بوجہ کسی قرص مرکبہ مسہلہ کے ہو جسمین افیون کا دودھ کے ہمراہ استعمال کرین یا بیس عدد بادام مقشر اور بورہ اور افیون کندر ہر واحد ڈیڑھ درہم زعفران (یا چھ اوقیہ) ان سبکو کیجاکرکے سرکہ شراب مین پیسین اور خشک کرکے رکھ چھوڑین اور بروقت احتیاج روغن گل مین بھگو کر تقطیر کرین اگر پیپ پڑگئی ہو سرکہ کے عوض شہد یا سکنجبین ملائین **فصل دوم اور طنین اور صفیر کا بیان** جسوقت یہ مرض پیدا ہوتا ہی ہمیشہ آدمی ایک آواز ایسی سنا کرتا ہی کہ اوسکا سبب معلوم نہین ہوتا مگر اتنا ضرور معلوم ہوتا ہی کہ کانون کے باہر سے آواز آرہی ہی - کانون کے واسطے یہ مرض ایسا ہی ہے جیسے آدمی کی آنکھ کے سامنے خیالات اور تنکے سے اوڑتے ہین اور جسطرح اون خیالات کا وجود خارج مین نہین ہوتا فقط اسکی آنکھ کے مادہ کا اثر اون خیالات کی طرح طرح

صورت دکھلاتا ہی اوسی طرح یہ آواز دوی طنین کی بھی تصور کرنی چاہیے - اور چونکہ جو آواز کانون تک پہونچکر محسوس ہوتی ہے اوسکا سبب یہی ہوتا ہی کہ ہوائے خارجی مین تموج پیدا ہوکر کانون تک پہونچکر آواز پیدا کرتا ہی اور ہم نے فرض کیا ہی کہ طنین اور دوی مین بلا تموج ہوائے خارجی کے آواز محسوس ہوتی ہی - پس ضرور ہوا کہ اگر تموج ہوائے خارج مین نہو تو کانون کے اندر کوئی مادہ ایسا ہی کہ اوسی کے تموج سے آواز پیدا ہوتی ہو پس وہ مادہ بخاری ہے جو تجاویف اندرون گوش مین قدرت خالق سے بھرا ہوا ہی - اس مادہ بخاری کا تموج کبھی تو ایسا ضعیف ہوتا ہی کہ اوس سے کوئی مادہ بخاری موجودہ تجاویف گوش خالی ہو ہی نہین سکتا اور کبھی اسمین تموج زیادہ بھی ہوتا ہی مگر وہ بھی خفی اور پوشیدہ رہتا ہی اور اوسی قسم کا تموج یہ بھی ہوتا ہی جس سے ہمارے کانون کا خالی رہنا دشوار ہی **مترجم کا قول** جو مادہ ہمارے بدنمین بھرا ہی اور اوس سے بخارات ہمیشہ اوٹھا کرتے ہین بروقت صعود بخارات کے تموج ضرور پیدا ہوتا ہی لیکن چونکہ وہ تموج ایسا شدید نہین ہوا اور ہم کو عادت بھی پڑی ہے لہذا اوس سے جو آواز پیدا ہوتی ہی ہمکو سنائی نہین دیتی ورنہ جب تک ہم زندہ ہین اور غذا کا تناول وغیرہ اچھی طرح کرتے ہین اون بخارات کی پیدائش اور اس تموج کا ہر وقت واقع ہونا لازم ہی **متن** جب یہ بات معلوم ہوئی کہ بعض ابدان مین اتنی ہی تموج پیدا ہونے سے آواز دوی اور طنین کی سنائی دیتی ہی اور بعض کو سنائی نہین دیتی تو ہمکو دریافت کرنا چاہیے کہ جنکو سنائی دیتی ہی کسوجہ سے سنائی دیتی ہی پس دو حال سے خالی نہین یا تو یہ سبب ہی کہ جن لوگونکو ادنی سے تموج بخارات سے دوی اور طنین کا احساس ہوتا ہی اونکی حس بہت تیز ہے اور وہ لوگ ذکی الحس ہین جیسے ہم نے تخیل خیالات چشم مین بیان کیا ہی یا آنکہ وہ لوگ ضعیف الحس ہین کہ تھوڑے سے تموج کو بوجہ ضعف کے دریافت کر لیتے ہین اور اونکو انفعال ہوجاتا ہی جسطرح کہ ضعیف آدمی کو تھوڑی سی سردی مین سردی اور تھوڑی سی گرمی مین گرمی کی ایذا پہونچتی ہی - اور اسباب ضعف مزاج گوش کے وہی ہین جنکو اصناف سوء مزاج مین تم دریافت کر چکے - پھر اگر تموج بخارات اتنا خفی اور پوشیدہ نہو جو اوپر بیان کیا بلکہ اوس سے زیادہ ہو اور اوسکی مقدار اس سے بڑھکر ہو جسمین ذوی الحس اور ضعیف الحس کا حال مختلف ہوتا ہی یعنی اتنا زیادہ ہو کہ قوی اور ضعیف دونون اسکا احساس کر لین اوسوقت معلوم کرو کہ یہ دوی اور طنین بسبب ایسے محرک بخار کے پیدا ہوتی ہی جو تموج معتاد سے زیادہ تحریک اور تموج بخارات کرتا ہی - بخار مین تموج پیدا کرنے والا یا تو ریاح ہین جو اطراف اور نواحی سر مین پیدا ہوئے ہین کہ اوسی جگہ وہ ریاح متحرک ہوتے ہین - یا کوئی آواز جوش کی کسی زد داب اور صدید سے اوٹھتی ہی جو سر مین پیدا ہوا ہی یا ریم مین جوش اور غلیان ہوتا ہی جو سر مین بھرا ہی - یا کیڑے سر مین پڑگئے ہین کہ جب وہ مجاری اور مقامات سر مین چلتے پھرتے ہین اوسوقت تموج پیدا ہوتا ہی - ان اسباب مذکورہ کی پیدائش کا سبب یا تو اضطراب اور جوش اخلاط بدن کا ہی جیسے حمیات مین ہوتا ہی - یا ابتدائے نوبہائے حمیات مین ایسا ہی غلیان ہوتا ہی - یا استلزار زائد بعد افراط اور خصوصًا سر مین امتلا ہونی اسکا سبب ہی جیسے بعد سکر اور مستی زائد کے ہوتا ہی - یا کوئی اضطراب ایسا ہی جو بطرف دماغ کے متوجہ ہورہا ہی جیسے بعد سخت ذکر کرنے کے - اور بعد پہونچنے کسی صدمہ اور ضربہ کے ایسا ہی ہوتا ہی - کبھی یہ اضطراب بسبب اضطراب حرکت کے نہین ہوتا بلکہ بسبب ایک مادہ لزج کے ہوتا ہی جو تھوڑا تھوڑا اور آہستہ آہستہ متحلل ہوکر سیح نبتا جاتا ہی اسی سبب سے ہمیشہ دوی اور طنین موجود رہتی ہی - کبھی یہ بات شدت خوا یفے خلوے معدہ کی وجہ سے ہوتی ہی احکا سبب بھی اضطراب ہی اون رطوبات کا جو بدنمین پراگندہ ہین مگر ٹھہرے ہوئے کیونکہ جب طبیعت غذا کو نہین پاتی ناچار اونھین رطوبات کی طرف متوجہ بہ تحلیل ہوتی ہی اور انمین حرکت پیدا کرتی ہی - کبھی دوی اور طنین بعد استعمال ایسے ادویہ کے پیدا ہوتی ہی جنکی خاصیت یہ ہی کہ اخلاط اور ریاح کو اطراف سر مین حابس کر دین - اور سبب مرض دوی کا کبھی خود کان ہی کے اندر موجود ہوتا ہے - اور کبھی بشرکت معدہ خواہ اعضاے دیگر یہ ریاح جو مورث دوی ہین کانون تک پہونچتے ہین **علامات** جو دوی ہمیشہ متصل رہے پس اوسکا سبب خاص سر مین ہی - اور اگر کبھی دوی مین سکون ہوجاے اور پھر ہیجان ہو اور یہ اختلاف سیری اور گرسنگی مین یا بوقت حرکت اور شدت

حرارت اور برودت کی پیدا ہوا ایسی دوی ہشارکت دیگر اعضا کے ہوتی ہی۔ پھر اوسکے بعد ہیئت خاص اس آواز کی بھی اسکی شناخت کراتی ہے مثلاً کبھی دوی کی آواز ایسی معلوم ہوتی ہی جیسے کوئی شئی اوپر کو چڑہتی ہوئی یہ قسم دوی کی اکثر بشرکت تمام بدن یا فقط معدہ کی شرکت سے پیدا ہوتی ہی۔ یا آواز دوی کی اپنی ہی جگہ گونجتی ہوئی محسوس ہو جیسے درختوں کے پتوں کی آواز کہ اوسی جگہ گھوم گھوم پتے بجا کرتے ہین اس دوی کا مادہ یہ سبھی سرمین ٹھہرا ہوا ہے اور اگر ہمراہ دوی کے تپ اور درد بھی ہو اور اس سے پرہری اور قشریرہ بھی پیدا ہو جاوے معلوم کرو کہ ریم اور قیح مجتمع ہوتا ہے۔ اور اگر دوی کی پیدائش برسبیل خفیہ ملے الاتصال ہوا کرے اوسکی پیدائش کسی غلظ بالزوجت سے ہوتی ہی۔ جو دوی بسبب ذکاوت حس کہ ہو اوسپر دلیل یہ ہی کہ بدن مریض کا ریح اور استلاء اخلاط سے پاک ہو اور سماعت بھی اچھی ہو اور بروقت گرسنگی اور خلوے معدہ کے ہیجان دوی کا ہوتا ہو۔ جو دوی بوجہ یبوست کے پیدا ہوتی ہی وہ بعد استفراغات اور حمیات کے ہوتی ہی۔ جو دوی بوجہ ضعف کے عارض ہوتی ہی اوس سے پہلے جوافراط اور زیادتیان نامناسب گذری ہین وہی اوسپر دلیل ہوتی ہین۔ اکثر دوی سوء مزاج حار کی وجہ سے پیدا ہوتی ہی اسکی شناخت یہ ہی کہ دفعۃً عارض ہوتی ہی اور ہمراہ دوی کے التہاب بھی ہوتا ہی۔ اور جو دوی سوء مزاج بارد سے پیدا ہوتی ہی وہ رفتہ رفتہ لیکن التہاب کے ہوتی ہی **علاج** جمیع بیماران مرض دوی اور طنین کو حمام اور دھوپ اور حرکت عنیف اور چیخنے چلانے سے اور قی کرنے اور زیادہ استلاے معدہ سے پرہیز کرنا واجب ہی اور طبیعت انکی ملین اور نرم رہنی چاہیے قبض پیدا نہونے پاے۔ جو دوی بشرکت کسی عضو کے پیدا ہوئی ہو اوسکے علاج مین اول مقصود علاج اوسی عضو کا رہے جسکی شرکت سے یہ مرض پیدا ہوا ہی خصوصاً معدہ کہ اگر اوسکی شرکت سے دوی عارض ہوئی ہو پہلے اوسکا تنقیہ کرین پھر دماغ اور کانونکی اصلاح کا قصد کرین کہ دماغ اور کانونکی تقویت کرین۔ دماغ کی تقویت روغن آس اور کانون کی تقویت روغن بادام وغیرہ سے کرنی چاہیے۔ تقویت کی تدبیر کرتے وقت دماغ اور کانون کا مزاج اصلی جو ہو اوسکی بھی رعایت کرنی چاہیے۔ اور اوسکی معونت سے اون قواعد معلومہ کا برتا کیا جاے گا جو ایسے مزاج کے لیے بکار آمد ہین۔ اسی طرح جو دوی بسبب امتلاء بدنے پیدا ہوئی ہو پہلے بدن اور سر کا تنقیہ کرنا چاہیے اون ادویہ سے جو معلوم ہو چکی ہین اور تلطیف تدبیر یعنے غذا مین کمی اور لطیف غذاؤنکا استعمال کرنا چاہیے۔ جو دوی کسی تپ کے بحران مین عارض ہو اوسکے علاج مین تحریک طبیعت سے بچنا چاہیے اور کچھ تدبیر اوسکی نکرنی چاہیے اسلیے کہ یہ دوی تپ کی دور ہوتے ہی خود بخود دفع ہو جائی گی۔ جو دوی سرعۃ الحواس اور ذکاوت حس کی وجہ سے پیدا ہوئی ہی اوسکے علاج مین بعض اطبا مخدرات کا استعمال تجویز کرتے ہین مثلاً روغن گل کو سرکہ مین بطور مذکور سابق پکا کر ہمراہ افیون یا روغن بنگ کے استعمال کرین یا شوکران اور خبث بیدستر کو روغن بنفشہ کے ہمراہ۔ ان سب ادویہ مین اصلح تجویز یہ ہی کہ حب صنوبر اور خبث بیدستر کو کسی روغن کے ہمراہ پیسین اور تقطیر کرین۔ جو دوی بسبب قیح کے پیدا ہوئی ہی علاج دم اور قیح سے اوسکی تدبیر کرین جو دوی بوجہ ضعف کے عارض ہو استعمال اون دواؤنکا کرین جنسے تعدیل مزاج عارضی کی ہو اور وہ قطورات اوپر مذکور ہو چکے۔ اور جو دوی ایسے مادہ سے پیدا ہو کہ بوجہ سرسام کے طبیعت نے کان کیطرف دفع کیا ہی اوسکے علاج کے طریقے سب مذکور ہو چکے **طرش کا بیان** جو طرش بعد سرسام اور حمیات حادہ کے پیدا ہوتا ہی اوسکے لیے دواے خاص یہ ہی کہ عصارۂ افسنتین کو روغن گل اور سرکہ اور روغن بنفشہ کے ہمراہ استعمال کرین یہ علاج نہایت اچھا ہی۔ اور جو طرش کسی غلظ بارد بالزوجت کے سبب سے پیدا ہوا ہی اوسکے لیے یہ قرص مخصوص مجرب ہوا ہی خربق ابیض تین درم ہم زعفران پانچ درہم نطرون دس درہم ان سبکے قرص طیار کرین۔ منجملہ ادویۂ مجربہ کے جو مشترک اور جامع فوائد اقسام طرش کو ہی خواہ وہ طرش ضعف سے پیدا ہوا ہی یا سدہ سے یا کسی غلظ سے وہ یہ دوا ہی۔ قرنفل تخم گشنیز ہر واحد نصف درہم مشک ایک دانگ آب مرزنجوش مین پیسکر پٹکا لین یا آب سداب یا شراب مین ملا کر استعمال کرین۔ اسی طرح

طبخ برگ صنوبر اور طبخ برگ شمشاد اور طبخ ورق غار بھی موثر ہے۔ واجب ہو کہ جمیع اقسام کے طرش کے بیمار رات کی غذا اسی سبزہ سے کریں بعد رات کو فاقہ سے رہیں۔ بعض متقدمین علماے علم طب کا قول ہے کہ صغیر اور کم سن کے واسطے کوئی دوا نوع سے زیادہ واسطے حافظہ کے نافع نہیں ہے اور یہ دوا اس فائدہ کے واسطے براہ تجربہ ایسی ہے کہ جتنی دوائیں خدا نے پیدا کی ہیں ان سب سے اسکا نفع زیادہ ہے۔ اسکے واسطے قطور ہذا بھی نافع ہے۔ زوفا برگ صنوبر حب غار باہم ملا کر قطور طیار کریں۔ معالجہ طرش اور وجع میں تامل کرنا ضرور ہے ان معالجات مشترکہ میں اور خصوصاً وہ معالجات مشترکہ جو امراض باردہ میں مذکور ہوے ہیں علل قبیح اور مادہ کا کائیں جو مدر یا تروح پیدا ہوتے ہیں۔ اول اور مقدم سب سے یہ تدبیر ہے کہ لطیف غذا کرنی چاہیے اور ایسی غذا کا استعمال کرنا لازم ہے جس سے خلط پاکیزہ اور شیرین اور محمود یعنے خون پیدا ہو۔ اور یہ غذا لحوم اور بقول مناسبہ سی ہونی چاہیے اور لالہ تدبیر کا اوس جانب کرنا چاہیے جیسے کیفیت معتدلہ مقتضی ہے اور اگر مزاج مریض بنظر خصوصیت کیفیت موجودہ کو یا الشعیر کا استعمال کو مقتضی ہو ضرور استعمال کرنا چاہیے ریاضت میں خفت کرنی لازم ہے اور عطوسات اور غرغرون سے مادہ کو ناک اور منھ کیطرف مائل اور دافع کر دینا چاہیے۔ پھر چونکہ تروح گوش دو حال سے خالی نہوگی یا تو ایسے ہیں کہ حس بصری وغیرہ سے محسوس ہو سکتے ہیں اور یا دور تر اور عمیق ہیں جہاں نظر کام نہیں کرتی ہے اور نہ ہاتھوں سے بتوسل کرد دیکھنے سے مقدار اور کیفیت معلوم ہو سکتی ہے پس جو تروح ظاہر ہیں ان کو تو شہد اور سرکہ سے سرد پانی میں ملا کر دھو ڈالنا چاہیے یا سکنجبین اور پانی خواہ شراب اور پانی سے دھونا چاہیے۔ یا طبخ عسل میں خشک گل سرخ ملا کر اوسکے بعد ایسی چیزوں سے پھوکنا چاہیے جو خشکی پیدا کریں جیسے زاج سوختہ وغیرہ۔ کبھی جن تروح میں پیپ پڑ گئی ہو اونمیں روغن شہد انیخ کا نفوخ کیا جاتا ہے۔ اور مناسب تر یہ ہے کہ روایع کا استعمال کیا جاے۔ اور جریان قیح کو روکنا چاہیے جب تک بافراط جاری نہو بلکہ ادویۂ مناسبہ سے دھو کر محلی دوا جیسے آب مر اور روغن گل کا استعمال کریں ایضاً عصارہ برگ زیتون اور شمشاد کا قطور استعمال کریں اور بیشتر اسکے انگزر تازہ کی تقطیر کا نمیں کرنی خصوصاً اگر اوسکے ہمراہ شہد بھی موثر ہوتی ہے۔ اسی طرح عصیر برگ بید یا اوسکے جوشاندہ کا قطور کرنا چاہیے یا شب یمانی سوختہ اور مر ایک ایک درہم پیسکر ہمراہ شہد کے صوف کی ذریعہ سے کانمیں بطور پاہے کے رکھیں۔ خواہ دم الاخوین اور زبد البحر اور انزروت اور بورۂ ارمنی اور مر اور بان اور شیاف مامیثا یہ سب اجزا ہموزن پیسکر دو زور کریں اسطرح پر کہ ان دواؤں کو پیس کے ایک بتی پر چھڑکیں اور اوس بتی کو ایک سلائی پر لپیٹ کر اوسکو شہد میں ڈبو کر کانمیں رکھیں۔ اگر تروح میں درد ہوتا ہو اوسکا علاج خبث الحدید سے کریں کہ اوسکو دور کر دیں پیسکر اوسمیں ویسی دوا ملائیں جس سے تخفیف بھی پیدا ہو اور درد میں بھی سکون ہو جاے یہ دوا جیسے روغن بادام ہمراہ صبر اور مر اور زعفران کے۔ اور کبھی بوجہ شدت درد کے تھوڑی سی افیون بھی ملائی جاتی ہے۔ اور استعمال دواے راسی کا جو مذکور ہو چکی ہے بھی نافع ہے۔ اسلیے کہ دواے راسی میں باآنکہ قوت تخفیف ہر ساتھ ہی اوسکے مسکن وجع بھی ہے۔ اور ایسے وقت وہ مرکبات جنکا ذکر قرابادین میں ہم نے کیا ہے وہ بھی نافع ہوتے ہیں۔ اور کبھی امراض نازروت بھی مفید ہوتے ہیں۔ یہ بھی مفید ہے کہ خشخاش اور مازو کو سوختہ کر کے روغن خیری میں آمیختہ کریں اور السی کے تیل کی تلچھٹ ملا کر استعمال کریں۔ مرہم اسفیداج اور مرہم باسلیقون دونوں ملا کر اسکا قطور بھی نافع ہے۔ تروح اندر کانکے دور تر واقع ہوں اور پورانے ہو جائیں اونکی رطوبت زیادہ ہوتی ہے کہ بیشتر بدبو آنے لگ جاتی ہیں۔ اون تروح پر انسداع مجری یعنے آمد و رفت پھیل کر ہونے سے استدلال کیا جاتا ہے اور بدبو ریم بکثرت نکلنے سے اونکی شناخت ہوتی ہے۔ اوسوقت قطران شہد میں ملا کر پچکاری کی ضرورت ہوتی ہے یا تلخہ زاغ اور سنگ پشت کو شیر زنان میں ملا کر قطور کریں۔ یا قرد مانا اور نطرون انجیر کے دانہ لگا کر اس سے فتیلہ طیار کریں اور چرک وغیرہ صاف کر کے استعمال کریں۔ اور اسی طرح جملہ ادویہ کے استعمال کے لیے چرک اور ریم وغیرہ کو پاک کرنا لازم ہے بیشمار ادویہ قوی کے ایسے

قروح کے واسطے تو بال خماس ہمراہ زرنیخ اور شہد اور سرکہ کے یا سیل خبث الحدید کا یا کہ خود خبث الحدید بریان کرکے اور پیکر جب مثل غبار کے باریک ہوجاوے اور یہ کیفیت متواتر بریان کرنے سے پیدا ہوگی اگر سرکہ شراب کے ہمراہ بریان کرین اور جب سرکہ مین آمیختہ ہوکر مثل شہد کے گاڑھا ہوجاوے اوسوقت اوسکی تقطیر کرنی چاہیے - اس سے زیادہ ترقوی یہ دوا ہے زنگار اور تانبے کے چھلکے جو خراد سے اوترتے ہین ہر واحد چار درہم عصارۂ کراث یعنے گندنا ایک اوقیہ شہد سپید بقدر ضرورت سبکو ملاکر استعمال کرین جب قیح زیادہ نکلنے لگے اوسوقت ضرور ہے کہ فتیلہ کا استعمال کرین اسطرح پر کہ اوس فتیلہ کو تلخہ گاو مین ڈبوکر کانون رکھین یا چھوٹے چھوٹے لڑکون کا پیشاب بطور قطور کے استعمال کرین اس سے قوی تر یہ دوا ہے کہ خبث الحدید کو دھوکر چند مرتبہ کسی ماہی آبہ سے بریان کرین اور سرکہ مین بجھاکر قطور کرین - اگر ہمراہ قیح کے درد بھی ہو اور قرحۂ مزمنہ بھی ہو اوسوقت نبید غلیظ کو روغن گل مین گھیپ کر قطور کرین خواہ نبیذ مذکور کو آب گندنا یا آب ماہی شور جیسے سمک مالح کہتے ہین اوسمین گھیپ کر استعمال کرین - بشدت وجع شدت درد کے احتیاج استعمال مخدرات کی ہوتی ہے پس مناسب ہے کہ صبر اور افیون اور زعفران کو شہد مین ملاکر تقطیر کرین - جبکہ استعمال ادویہ بحفظ سے رطوبت کا نکلنا بند ہوجاوے اوسوقت روغن گل کی تقطیر کرنی چاہیے اور لازم ہے کہ خشکریزہ جو کان مین ہو اوسکو بخوبی اخراج کردین اوسکے بعد دوا سنبت لحم یعنے گوشت پیدا کرنے والی کا استعمال کرین - خلاصہ یہ ہے کہ ریم کا نکلنا بند نکرنا چاہیے بلکہ ایسی ہی تدبیر کرنی چاہیے کہ ریم پیدا ہونے پاوے اور جسقدر پڑگئی ہے وہ نکلجاوے اور قرحہ خشک ہوجاوے - اکثر معالج لوگ جو جہل سے امراض کا علاج کرتے ہین اونکا یہ بھی طریقہ ہے کہ قرحۂ گوش کے علاج مین چیتھڑے بھر دیتے ہین کہ سیلان ریم بظاہر اون خرقون کے جذب کرنے سے رک جاتا ہے اور ریم کو منع کرتے ہین کہ اوس کروٹ نہ سوے جس کانمین قرحہ پڑا ہے - اور یہ ممانعت فقط اسے فریب دہی کی راہ سے کرتے ہین تاکہ ریم کا سیلان مریض کو معلوم نہ ہوگا اسلیے کہ وہ ریم اندر کی طرف خارجی ایسی تدبیر سے چونکہ ریم اندر کی طرف چلی جاتی ہے اور اوس نرم گوشت پر گرتی ہے جو کان کے اندر ہے لہذا ورم پیچ گوش مین پیدا ہوتا ہے پھر اوس ورم کو بعد انضاج کے دفع کردیتے ہین اور سیلان مدہ دفع ہوجاتا ہے کانونسے خون کا انفجار کبھی نو کان سے خون کا برآمد ہونا بطور رعاف بحرانی کے ہوتا ہے ایسا انفجار دم مفید ہے - اور کبھی استرخاے خون فاسد کی وجہ سے کسی رگ کے پھٹ جانے یا رگ کے منہ کھل جانے یا کٹ جانے سے خون جاری ہوتا ہے - اور کبھی کسی دمملک کا صدمہ پہونچنے سے یا کسی قسم کے چوٹ لگنے سے انفجار خون کا ہوتا ہے علاج جو خون بطور بحران کے ہو اوسکا حبس کرنا ہرگز جائز نہین ہے جب تک کہ اوسکی وجہ سے غشی کی نوبت نہ پہونچے اور ضعف غلط پیدا ہو - سو ایسے خون کے اور جملہ اقسام کا انفجار خون روکنا چاہیے - حبس خون کا تین قسم کی دواؤن سے ہوتا ہے یا تو ادویہ قابضہ کا استعمال کرین یا ادویہ کاویہ یا ادویہ مبردہ سے - ادویہ قابضہ جیسے مازو کو سرکہ خواہ پانی مین جوش دین یا طبیخ غوسبیج کو اور اکثر اس طبیخ مین شراب کہنہ بھی یا سرکہ بھی ملایا جاتا ہے - اسی طرح شیاف مامیثا اور حضض اور طبیخ برگ درخت مصطگی یا انار کو سرکہ مین پختہ کرکے بچوڑلین یہ دوا کا علاج اسکا جیسے عصارۂ عنبی الراعی اور لسان الحمل ہمراہ شراب کے یا شیاف ملیثا اور افیون - کاویہ ادویہ سے جیسے عصارۂ ادرویج ایک دوا اسکے واسطے عجیب النفع ہے کہ انفجار رعاف کو سرکہ کے ہمراہ استعمال کرین یا عصارۂ کراث کو سرکہ ملاکر - منجملہ مجربات کے یہ ہے کہ دو توان گردہ زنگار کے اور اوسی کی تھوڑی سی جرمی اوسمین تھوڑا سا نمک ملاکر نیم بریان کرکے پانی اوسکا پچوڑین اور کانمین ٹپکائین چرک اور سدۂ گوش کا علاج علاج خفیف اوسکا یہ ہے کہ روغن بادام شیرین کا وہ بادام جو پہاڑ پر پیدا ہوتا ہے خاص کر شبکو اوسکی تقطیر کرین یا صبح کو حمام کرین اور کان کو زمین گرم پر رکھین کہ چرک اوسکی گرمی سے پگھل جاوے - چرک کے لیے مرہم پیکری پیکر پھونکنا بھی نافع ہے - ایضاً قوما ماما ایک مثقال بورۂ ارمنی نصف مثقال انجیر سپید اسقدر جسمین یہ دوائین لت ہوجائین اس مرکب سے ایک فتیلہ بناکر طیار کرین - تلخہ بکری کا

روغن افراسیون بن ملا کر ٹپکانا یا فراسیون سوختہ سائیدہ یا آب فراسیون سوختہ سائیدہ یا آب عشر بیون یا شورہ کو سرکہ مین گھلا کر اتنی دیر اور آگ پر رہنے دین کہ اوسکا جوش فرو ہو جاے اور روغن گل کی آمیزش کر کے تطہیر کرین - یا بورہ کو انجیر سرنج نکالکر انجیر کے ساتھ پیسکر چھوٹی چھوٹی گولیان بنا لین اور کانون رکھین اور تیسرے روز گولی کو نکالین کہ اوسکے ہمراہ چرک وغیرہ بھی نکل آے گی اور زیادہ نکلے گی اوسکے بعد کان کا بوجھ جاتا رہیگا اور ملکا پن بخوبی پایا جاے گا - اور بیشتر اس گولی مین قرد مانا اور ہینگ بھی شریک کر دیتے ہین - ان سب سے قوی تر یہ ہے کہ برگ حنظل کو نچوڑ کر اوسکا عصارہ کانون ٹپکائین - یا بورہ اور ہر تال برابر لیکر شہد مین گوندہ کر سرکہ مین تر کرین اور کانون ٹپکائین اور ایک گھنٹہ تک صبر کرین بعد ازان ماء العسل سے دھو ڈالین خواہ گرم پانی سے دھوئین - انھین ادویہ مین سے یہ فتیلہ بھی ہے کہ زیت اور روغن بابونہ اور روغن ناردین مین فتیلہ کو تر کر کے رکھین - بعض لوگ کہتے ہین کہ طرش جو بسبب چرک کے عارض ہوا اوسکے لیے کافور بھی بہت نافع ہے اور شاید طرش مراری کے لیے مفید بھی ہو - منجملہ مجربات کے زیت العقارب بھی ہے کہ صمم کو دور کرتا ہے - اور سدہ وسخیہ کے واسطے یہ فتیلہ بھی نافع ہے - ترہ تیزک اور بورہ سے فتیلہ بنا کر تین شبانہ روز کانون رکھین تیسرے روز جب نکالین گے اوسکے ہمراہ چرک بھی بہت سا نکلے گا - اسی طرح فقط شہد سے فتیلہ بنا کر رکھنا بھی مفید ہے **سدہ جو کانون پڑ جاے** کبھی یہ سدہ اصل خلقت مین ہوتا ہے کہ ایک جھلی روزن گوش پر ایسی ہوتی ہے جیسے سدہ - اور کبھی چرک اور میل کے سبب سے سدہ پڑتا ہے - اور کبھی خون بستہ ہو کر سدہ ڈالتا ہے - کبھی کسی گوشت زائد کا سدہ ہو جاتا ہے - یا کوئی ثولول یعنے مسہ بطور سدہ کے ہوتا ہے - اور کبھی کوئی ٹھیکری سنگریزہ یا کوئی چھوٹی سی گھٹلی وغیرہ کانون پڑ جاتی ہے اور سدہ معلوم ہوتا ہے - اور کبھی کوئی حیوان چھوٹا سا جیسے مچھر وغیرہ کانون گھسکر مر جاتا ہے اور سدہ کا گمان ہوتا ہے - کبھی کسی خلط بالزوجت کی موجودگی سے سوراخ گوش بند ہو کر سدہ کا گمان پیدا کرتا ہے - یا مجاری عصبہ گوش کی اوسی خلط سے مسدود ہو جانے سے آدمی کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اوسکے کان بند ہو گئے ہین - اور کبھی بسبب کسی ہیج شدید کے جو کانون داخل ہوئی ہو اوسکے بعد ایسی ہی کیفیت پیدا ہوتی ہے **علاج** اگر یہ سدہ کسی صفاق یعنے پردہ اور جھلی یا گوشت کے سبب سے پیدا ہوا ہے بر اہ اصل خلقت کے اور اندر دار زیادہ ہٹا ہوا ہے اوسکا علاج تو بہت دشوار ہے - اور اگر ظاہر مین ہے یعنے اندر دار زیادہ نہین ہے تو علاج بسہولت ہو سکتا ہے - اندرونی سدۂ مذکورہ کے علاج مین کسی باریک آلے سے ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ سدہ کو بآسانی کاٹ لین - پھر خون کو بند کرنا اور زخم کو اچھا کرنے کی وہ تدبیر کرین جیسے ہم عنقریب بیان کرتے ہین - اور اگر سدہ ظاہر مین ہو اوسے ایسی چھری سے کاٹنا چاہیے کہ دندانہ دار اور اوسکی پاڑہ ہو جس سے بواسیر الالف کو بیچ سے گول گول قطع کرتے ہین اور اس چھری کا نام سکین شوکی ہے یعنے کاٹنے دار چھری - اور بعد ازان کہ وہ سدہ کٹ جاے سبز پھٹکری کا ذرور کرین خواہ اور کوئی دوا جو خواص مین قائمقام اسکے ہو کہ گوشت اوگنے کو منع کرتی ہے - اگر سدہ کسی چیز کے چھپ جانے سے پڑا ہے پس تطہیر روغن کی کرین جیسے روغن گل یا سوسن اور خیری وغیرہ - پھر اگر یہ گرنے والی شئی جو کانون چھپ گئی ہے کوئی حیوان مثل پشہ وغیرہ کے ہو کہ وہ کان کے اندر مس کر مر گیا ہے اوسوقت کانون کسی روغن کو زور سے ڈالین کہ اوسی شئے کو ہٹا دے اور روزن گوش کو گھول دے بعد ازان اوس آلہ سے جو منقیۃ الاذان کہلاتا ہے یعنے جس سے کان میلے کان کو صاف کرتے ہین اوسکے ذریعہ سے باہر نکال لین اوسی جانور وغیرہ کو - اگر سدہ کسی زائد گوشت کے سبب سے پڑا ہے یا ثولول اور مسہ کے سبب سے پیدا ہوا ہے پس لازم ہے کہ پہلے کان کو آب گرم اور نطرون سے دھوئین بعد ازان مس سوختہ اور ہر تال سرخ خوب پیسکر سرکہ مین ملا کر ٹپکائین کہ اوس گوشت کو جلا دے - اوسکے بعد زخم کا علاج کرین - اطبا نے ذکر کیا ہے کہ ہمیشہ مرارہ خنزیر کا ایسے سدہ کے واسطے ٹپکانا بہت نافع ہے - اور جس سدہ مین انسان کو تخیل ہوتا ہے کہ اوسکا کان بند ہو گیا ہے اوسکے واسطے ٹپکانا روغن سوسن یا مرارہ نرگاؤ آب برگ چقندر کے ساتھ مفید ہے - عصارہ

شہد انیخ اور عصارۂ خطل کو سدۂ گوش مین خاصیت عجیب ہی سا اور اگر سدۂ چرک کی وجہ سی پڑا ہی اوسکا علاج تو ابھی اوپر کی فصل مین بیان ہو چکا ہے۔ منجملہ ادویہ نافع کے جو سدۂ وسخہ مین مفید ہوتی ہین یہ فتیلہ ہی کف یعنے تڑہ تڑک اور رتوم یعنے اسن سی ایک فتیلہ طیار کرین اور تین شبانہ روز برابر کانمین رکھے رہین اوسکے بعد نکال ڈالین۔ اس سی زیادہ قوی دوا کہ جو سوراخ گوش کو بھی پاک کر دیتی ہی قرص خربق ہی اوسکا نسخہ یہ ہی سفید دو مثقال نطرون سولہ مثقال زعفران تین مثقال باریک کوٹ کر سرکہ ملا کر پیسین اور قرص طیار کرین۔ اور بروقت حاجت سرکہ مین گھول کر تقطیر کرین کہ نفع عجیب پیدا کرتا ہی۔ جو سدۂ براہ خلقت پڑ جاتا ہی اوسکی یہ صورت ہی کہ اصل خلقت مین سوراخ ہی کانمین نہین ہوتا یا سوراخ تو ہوتا ہی مگر اندر سے بند ہوتا ہی ایسے کانمین سوراخ عمل بد یعنے جراحی کے ذریعہ سے کیا جاتا ہی کہ اگر خراش اور ٹھوکنا اپنا اثر اندرون پردہ صماخ تک کرے نفع ہو جاتا ہی۔ اور کبھی کوئی حیلہ اور تدبیر ازالۂ سدۂ خلقی مین بکار آمد نہین ہوتی **رض گوش** یعنے گوش کا کسی صدمہ سے پارہ پارہ ہونا۔ بقراط کی راے یہ ہی کہ اسکا علاج نکرنا چاہیے اور بعد زمانہ بقراط کے لوگون نے اسکا علاج کرنا اختیار کیا ہی کہ اقاقیا اور مر اور صبر اور کندر لیکر سرکہ کے ذریعہ سے ایک لطوخ طیار کر کے استعمال کرین نیز بیضۂ بیضہ یا لب خبز کو شہد کے ساتھ **حکۃ الاذن** یعنے کانمین خارش پیدا ہونی آب افسنتین مین بعض ادویان کو ملا کر یا فسنتین کو کسی روغن مین جوش دیکر استعمال کرین **دخول الماء فی الاذن** کانمین پانی چلا جانا۔ کبھی نہانے مین بے احتیاطی کرنے سے اور اچھی طرح رکھ رکھاؤ نکرنے سے کان کے اندر پانی چلا جاتا ہی حمام مین غسل کرے یا اور کہین نہانے پھر نہایت ایذا ہوتی ہی اور ورم پیدا ہو جاتا ہی اور درد شدید ہوتا ہی **معالجات** انبوبہ سے چوسنا اور اوسکے ذریعہ سی پانی کھینچ لینا بہت مفید ہی اوسکے بعد روغن بادام شیرین کو ٹپکانا چاہیے۔ اور کبھی کھانسنے اور چھینک آنے سے بھی پانی نکلجاتا ہی۔ یا ایک لکڑی سوے کی لین خواہ ایک چھوٹا سا ٹکڑا چوب بردی کا لین جو بقدر ایک شبر یعنے بالشت کے ہو اور اوسکے ایک سرے پر چار انگل تک روئی لپیٹین اور زیت مین ڈبو دین لیکن دوسرا سرا اوسکا نوکدار بنا ہوا ہو اوسی کو کانمین درست بٹھائین اور اوس شخص کو دوسرے پہلو لٹائین۔ بعد ازان جس کنارہ پر روغن زیت لگایا ہی اوسے جلا کر روشن کرین تاکہ سوراخ سے لکڑی کی حرارت کا اثر کان کے اندر پہونچے اوسی وقت بسرعت اوس لکڑی کو کھینچ لین کہ اوسکے ہمراہ جو پانی وغیرہ کانمین ہو وہ بھی نکل آے گا۔ منجملہ اون معالجات کے جو ایسے وقت خصوصًا ابتدا مین نافع ہو یہ ہی کہ ایک چلو پانی کا لکو بھر دین اور اوس شخص کو اوسی طرف کان جھکا کر ایک پانون پر کھڑا کرین تا اینکہ سارا پانی نکلجاے گا۔ کبھی زراقہ کے ذریعہ سے بھی پانی کو نکالتے ہین اسطرح پر کہ اوسکا سرا پکڑ کے اور اوسکے عمود کو کھینچتے ہین کہ اوسکے ہمراہ پانی سب نکل آتا ہی۔ کبھی اگر تھوڑا سا پانی کانمین پڑ جاے تو فقط روغن کا ڈالنا ہی کافی ہوتا ہی۔ یا دودھ کو گرم کر کے ڈالنا بے دریغ خصوصًا اگر درد باقی ہو اور پانی نکل گیا ہو اوسوقت یہ ترکیب بہت مناسب ہی۔ اور اگر درد زیادہ اذیت دے ضماد پوست خشخاش اور اکلیل الملک اور بابونہ اور بنفشہ اور خطمی اور تخم کتان اور آرد جو کا شیر زنان کے ساتھ کرنا چاہیے۔ **دخول حیوانات کا کانو نمین** کبھی جانور اور دیدان کا اندر کان کے پڑ جانا بذریعہ شدت درد کے معلوم ہوتا ہی اور درد کے ہمراہ خدش یعنے رگڑنا اور خود بخود حرکت ہونے سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ شاید کوئی جانور گھس گیا ہی اور یہ حرکت خواہ رگو مقدار مین اوتنی ہی ہوتی ہے جتنا اوس حیوان کا جثہ ہو اور دیدان کا دخول بذریعۂ دغدغہ کے دریافت ہوتا ہی کہ بار بار کوئی شئی ہلتی اور چبھتی ہی **معالجہ** عام طور کا علاج ان جملہ اقسام مین قطران کی تقطیر ہے کیا جاتا ہی کہ اس تقطیر سے فورًا تسکین حرکت حیوان مین ہو جاتی ہی اور اوسکا ہلنا موقوف ہو جاتا ہی یا قتل ہو جاتا ہی خصوصًا اگر کوئی چھوٹا کیڑا داخل گوش ہوا ہو تو فورًا مر جاتا ہی۔ اسی طرح عصارۂ قثاء الحمار کی منہا یا مع سقمونیا کی تقطیر کرنی اسیطرح کبریت اور زراوند طویل اور قلقدیس اور سیسہ کی تقطیر۔ دواے جدید یہ بھی ہی کہ جو پانی گوشت گاؤ کے بریان کرنے سی برآمد ہوتا ہی اوسے ٹپکائین منجملہ ادویۂ نافعہ کے یہ ہی کہ زیت کو کان مین ڈالکر دھوپ مین بیٹھے تو نفع کرے گا۔ عصارات سے بھی نفع ہوتا ہی خصوصًا دیدان کے اخراج کو عصارۂ بیخ کبر اور عصارۂ

بیخ شہتوت اور عصارہ حوک یعنے تلسی اور عصارہ برگ آلو بخارا اور عصارہ فوخ یعنے شفتالو اور عصارہ افسنتین اور قنطوریون اور فراسیون اور عصارۂ برگ بطم اخضر یعنے بُن اور عصارہ برگ شمشاد یا برگ صنوبر خصوصاً جب سرکہ شراب مین پختہ کرین اور عصارۂ قثاء الحمار اور عصارہ خربق ابیض اور اوسکا جوشاندہ یا افتیمون اور عصارہ فوتنج کا ہمراہ سقمونیا کے یا عصارہ مرماحوز یعنے کنوچہ جنگلی کا یا ماء العسل ہمراہ ان ادویہ کے اسی طرح عصارہ فجل یعنے مولی کا اور عصارہ بصل یعنے پیاز کا خصوصاً وہ قسم پیاز کی جسکو طلحا کہتے ہین یا تخم پیاز ہمراہ ماء العسل کے۔ اور بعض مرارات خصوصاً اگر انار کے اندر بھرکے گرم کرلین اوسوقت اونکا نفع زیادہ ہوتا ہی مگر شرط یہ ہی کہ انار مسلم ہو۔ اسی طرح جوشاندہ حب کبر تازہ کا یا اوسکا عصارہ یا عصارہ رسن یعنے اکاس بیل کا یا صبر کو آب گرم کے ہمراہ ڈالین یا قسط کو پیکر یا عاقرقرحا اور یہ سب ادویہ دیدان کے واسطے زیادہ مفید اور قوی تر ہین۔ مجربات ادویہ سے دیدان کے واسطے یہ بھی ہی کہ شراب دو درہم اور شہد تین درہم روغن گل ایک درہم ان سب کو سپیدی بیضہ مین ملاکر شیرگرم کرکے ایک صوف کو اسمین ڈبوکر کانمین رکھین اور مقدار اوسکی اتنی ہو کہ سارا کان بھر جاے اور اسی پہ تکیہ کے بیٹھ لگا کر لیٹ جاے اور سونے نہ پاے اوسکے بعد دفعۃً اوچک کر کھڑا ہوجاے پس بہت سے دیدان گر پڑین گے۔ کبھی ایسا ہے دیدان کو عصارہ حسک اور عصارہ عرسیع اور افسنتین یا اسکا جوشاندہ بھی مفید ہوتا ہی یا بیخ کبر کا اور بیخ کنوچہ جنگلی کا ریشہ اور آب مرزنجوش اور بہت دنون کا پیشاب

اورام چوپہ گوش مین پیدا ہوتے ہین یہ ورم اوسی قسم کے ہین جیسے لحوم رخوہ یعنے نرم گوشت مین کسی اور جگہ اورام پیدا ہوتے ہین خصوصاً وہ گوشت جو غدودی ہین اور انکا نام بار یطوس ہی اور بنات اذن بھی انکو بولتے ہین۔ کبھی ان اورام کی شدت یہان تک بڑہ جاتی ہی کہ آدمی کو قتل کر ڈالتی ہی ایسے قاتل ورم مین پہلے بشدت اختلاط عقل پیدا ہوتا ہی۔ پردہ صماخ کا ورم بہ نسبت مشائخ کے جوانون کا زیادہ قاتل ہی۔ اسلیے کہ مشائخ مین یہ ورم نرم ہوتا ہی۔ اور جوانونکا مزاج چونکہ زیادہ گرم ہی اور مادہ ورم صلب جو اونکے بدن مین ہوتا ہی اوسکی کیفیت مین حدت زیادہ ہوتی ہی اور اتنی مہلت اوسے نہین ملتی کہ مجتمع ہوکر پختہ ہوجاے۔ جو اورام زیر گوش ہوتے ہین اون سب مین اسلم وہی ورم ہی جو بطور بحران نیک اور جید کے ہو

علامات اگر ورم بحرانی کے ہمراہ علامت نضج یا تفتح کی نہو یا وقت حسابی بحران سے پیشتر ورم پیدا ہوجاے ایسا ورم ردی اور خراب ہوتا ہی۔ اور یہ اورام اکثر یہ ہی کہ یا تو مادۂ صفراوی سے پیدا ہوتے ہین یا مادہ دموی سے۔ اور کبھی بلغم یا سوداسے بھی پیدا ہوتے ہین۔ دموی ورم پر ثقل اور حمرت دلیل ہوتی ہی اور یہ بات کہ چھونے سے نہین دبتے بلکہ سخت ہوتے ہین اور مجاری مادہ کی تنگی بھی ہوتی ہی۔ صفراوی ورم اور بھی جو ورم خون رقیق سے پیدا ہوا اوسکی شناخت یہ ہی کہ وجع لاذع یعنے درد بسوزش ہوتا ہی جیسا ماشرا مین ہونا چاہیے۔ اور ورم مین ثقل اور ضخین مجاری نہین ہوتا ہی مگر التہاب اور سوزش بشدت ہوتی ہی۔ اور ورم بلغمی مین تر کی یعنے ڈھیلا پن اور نرمی اور کمی حمرت کی ہوتی ہی۔ اور ورم سوداوی مین صلابت اور کمی درد کی بڑی علامت ہوتی ہی زیادہ تر عنایت بحال مریض بوقت معالجہ اس امر کی چاہیے کہ اکثر علاج ایسے اورام کے تبرید اور جذب مادہ سے کرین اور ادویۂ رادعہ کا استعمال ہرگز نہ کرین اگر وہ مادہ کسی عضو رئیس کا فضلہ ہو۔ خصوصاً یہ انصباب مادہ اگر بطور بحران امراض اعضاے رئیسہ کے ہوا ہو جیسے کہ اکثر [illegible] مین اکثر حدوث ایسے ورم کا بطور بحران کے ہوتا ہی اور اسکی شناخت گو ہم نے کلیات مین اشارۃً ذکر کیا ہی۔ ایسے وقت زیادہ اہتمام اس ورم کے علاج مین ورم سمجھکر کرنا چاہیے۔ اور جو تدبیر علاج ورم کی ہی کہ ابتدا مین ورم مستحق ادویۂ قابضہ اور رادعہ کا ہوتا ہی اوسکے بعد ترکیب تدبیر کا اوسکے بعد معلامات کا پس اس عنوان سے اورام بحرانیہ مذکورہ کا علاج کرنا چاہیے۔ بلکہ ان اورام مین خصوصاً اگر بحران حمیات یا اوجاع سر کے بحران سے پیدا ہوے ہون واجب ہی کہ کل مادہ کے جذب کی تدبیر اسی ورم کیطرف ہر ایک حیلہ سے کرین اگرچہ پچھنے لگانے کے ذریعہ سے ہو کہ بدون اسکے اوس مادہ کا جذب اچھی طرح نہ ہوسکتا ہو اور بسرعت قابل انجذاب کے وہ مادہ نہو

اور اگر کسی روارت یا اور سبب سے اوس مادہ کا کم کر دینا مناسب ہو تو بشرط حاجت فصد کے ذریعہ سے مادہ کی تقلیل کر دین - اور اگر شدید الانجذاب ہے یعنے خود ہی بخوبی کھنچ رہا ہے اوسی کی طبیعت پر چھوڑ دین تاکہ مخالف تدبیر جذب طبیعت کرنے سے ایسا نہو کہ وجع شدید پیدا کر دے اور حمی دوچند بڑھ جائے بلکہ اگر درد شدید ہو تو اقتصار ایسی دوا پر کرین جو ارخا پیدا کرے اور مسکن درد ہو اور یہ دوا حار رطب ہونی چاہیے - اور اگر ابتدا ہی سے اس ورم مین درد شدید ہو فقط تکمید پر اکتفا کرنی چاہیے اور آب خالص سے تکمید کرین - اور اگر درد بہ خفت ہو فقط نمک سے تکمید کرنے پر اقتصار کرین یا دواے افتیمون یا داخلیون یا مرہم مانتیادس - اور اگر زیادہ خفت کے ساتھ درد نہو اور ورم سنھر کر آیا ہو سنبل بھونے کے تو ایسی دوا کا استعمال کرین کہ خواص تخریہ اور بھوٹ جانے کے آمادہ کرنے پر شامل ہو اور انضاج مادہ بھی کرے جیسے آرد گندم اور کتان ہمراہ شراب عسل کے اور آب حلبہ اور خطمی اور بابونہ - پھر اگر یہ بحدت صناعی دریافت ہو جاے کہ یہ ورم تحلیل نہ پائیگا بلکہ ضرور پھوٹے گا اور پیپ دیگا ضرور ہی کہ اخراج ریم وغیرہ کی تدبیر کرین خواہ تھوڑا سنھر پچھنے وغیرہ دے کے اگر ممکن ہو چوسنے کے ذریعہ سے مدہ کو نکالین یا زیادہ گہرے پچھنے لگا کر پیپ نکالین - بعد چاک کرنے خواہ پچھنے لگانے کے اخراج مدہ دواے تملیون سے بھی ہوتا ہے اور ایسے مرض ورمی کے مناسب بھی ہے کہ جذب بھی کرتی ہے اور تحلیل بھی - اور بالخاصہ بھیڑ کی مینگنی اور مرغابی یا مرغ کی چربی وہ بھی یہی فعل کرتی ہے - اور اسی قبیل سے کلک سعیر اور پیہ گاو ہے جسمین نمک نہ پڑا ہو - جو ورم مزمن اور کہنہ ہو اوسے احتیاج استعمال خاکستر صدف اور کوڑی کی ہے کہ ہمراہ شہد کے استعمال کیجاے یا پرانی چربی کے ہمراہ یا انجیر کو آب دریا مین پختہ کر کے لگائین یا اشق کو تنہا خواہ کسی اور دواے مناسب کو ملا کر - اسی طرح زفت کو جو تازہ ہو اور مقل کو چرک خانۂ زنبور کے ساتھ اور سعیہ سائلہ اور نخ شتر کا - پھر یہ ورم اگر صورت خنازیر کی پیدا کرے اور ٹھہر جاے یا بخوبی ثابت ہو جاے کہ مادہ خنازیر کا ہے اوسوقت ان ادویہ سے مرہم طیار کرین - علک البطم اور زفت اور حب بہشت یعنے غار اور مویز ج اور کمون اور صمغ اور فلفل اور زنجبیل اور قنہ یعنے غار اور کریزہ ہمراہ چربیونکے - یا قرد مانا اور خاکستر بوست بیخ کبر اور عاقرقرحا اور مینگنی بکری اور گوسپند کی اور چربیان خصوصاً سور کی چربی اور گوسپند کی اور سوسن کو یہی خصوصاً خنازیر سودا وی کے واسطے - اسی طرح دماغ مرغیون کے اور چکور کے اور گاؤ کے اور گائے کے گردے خصوصاً نیل گاؤ کا روغن جوان اور ام کے مناسب ہین پس جو ورم براہ مادہ سخونت زیادہ رکھتا ہو اوسکے لیے روغن گل اور روغن بنفشہ کا اوان اختیار کرنا چاہیے - اور جس ورم کا مادہ بارد ہو اسمین روغن سوسن اور بابونہ اور خروع کا استعمال کرین - جب ادرام مین دشواری علاج کی پڑتی ہو اوسوقت مرہم ریتانج (اور بعض نسخون مین کتاب کے مرہم مرواسنج بھی دارد ہی) بہت نفع کرتا ہے **سخت آوازسے کان کا ہرب** جب قوت نفسانیہ دماغی مین ضعف آجاتا ہے اسی سبب سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے - یا قوت قابضہ بطرف سمع کے یعنے جو قوت سماعت کے آلہ سمع پر قابض ہوتی ہے اوسمین ضعف ہو - اور اس مرض مین تقویت دماغ کی اونھین تدابیر سے جو معلوم ہو چکی ہین ضرور کرنی چاہیے

فن پانچوان احوال انف مین

اس فن مین دو مقالہ ہین **مقالہ پہلا** سونگھنے کے بیان مین اور جو آفات آلۂ شم مین پڑتی ہین اونکا بیان - اور جو رطوبات ناک سے بہتی ہین اونکا بیان **فصل پہلی** یہ فصل ناک کی ہڈیون اور غضاریف اور عضل محرکہ جو دونون طرف کے تھنون کو حرکت دیتے ہین اونکی تشریح پر شامل ہے - اور یہ حرکت تھنون کی اسی وجہ سے ہوتی ہے کہ یہ دونون اوسی عضلہ سے ڈھالے گئے ہین - اور دونون مجراے بینی نافذ ہو کر اوس شئے تک پہونچے ہین جسکو مصفات کہتے ہین جو بشکل کنگیرے کے ہے - اور وہ مصفات نیچے دو ایسے جسمون کے واقع ہوا ہے جو مشابہ پستان کی گھنڈی

یعنے سروں کے ہین - اور اسی جگہ دماغی مین سوراخ مقابل سوراخ مصفات مذکور کی بڑی ہین تاکہ ہوا وہان پہونچے اور وہان سے دماغ تک ہوا کا گذر ہو اور ہر ایک مجرائے انف کے واسطے ایک مجری ایسا ہی جو حلق تک پہونچا ہو - اور اسی فصل مین تشریح اوس آلہ کی ہی جس سے سونگھنے کی خاصیت پیدا ہوتی ہے اور یہ کام جس کی برآمد ہوتا ہی - اور یہ آلہ وہی دو زیادتیان ہین جسکا نام حلمتیان ہی جو مقدم دماغ مین ہین اور اسی سبب سے فضول دماغی کا تصفیہ ہوتا ہے انھین سوراخون کی طرف سے اور اوسی کی راہ سے خود دماغ اور اوس کی دو زیادتیان دماغ سی آگی ہین اون تک ہر ایک رائحہ کا پہونچنا بذریعۂ استنشاق ہوا کے ہوتا ہے - اور خود دماغ بھی تنفس کرتا ہی تاکہ حار غریزی کی حفاظت کرے اور اپنے مین اوسے محفوظ رکھے اور اوسی کی نائیہ سے بڑہے اور گھٹے جسطرح رگ نابض کا بھی یہی حال ہی - کبھی دماغ بڑہ جاتا ہی بروقت چیخنے اور چلانے کے اور بروقت اختناق ہوا کے اور اختناق روح کے اوپر کی طرف منتہاے بینی مین دو مجری ماقتن تک پہونچے ہین اسی سبب سے سرسہ کا مزہ زبان تک پہونچتا ہی کہ سرسہ وہان سے زبان تک اوتر آتا ہی - کیفیت سونگھنے کی ہم نے کلیات کے فن مین باب قوی مین بیان کردی ہی - اب رہی یہ بات کہ رائحہ ہوا مین کیونکر ہوتی ہی اسطرح کہ ہوا اوس سی منفعل ہوجاتی ہی یا ہوا سے تادیہ ہوتا ہی یا بسبب تحلل بخار کے احساس رائحہ کا ہوتا ہی اسکی تحقیق حکیم فلسفی کو کرنی مناسب ہی اور طبیب کو لازم ہی اتنا مان لی کہ فعل سونگھنے کا دراصل ایک قسم کی استحالۂ ہوا سے بر سبیل تادیہ کے ہوتا ہی بعد ازان اوٹھتا بخارات کا جو بودار جسم سے اوٹھتے ہین وہ اس فعل کے معین ہوتا ہے - اب ہم تشریح انف اور اوسکی منفعت اور عضل محرکہ کے حالات بیان کرچکے پس مناسب ہی کہ امراض اور اسباب اون امراض کے جو اس عضو مین ہوتی ہین بیان کرین اور علامات اور معالجات امراض کے بھی بیان کرین **تاکمین استعمال ادویہ کی طریقے** معالجات انف کی بعض اقسام تو وہ ہین جو انف کی مقام سے خصوصیت نہین رکھتے ہین کہ انف کی راہ سے وہ مستعمل ہون جیسے غرغرے اور جیسے طلا جو سر پر لگایا جاے - اور بعض اقسام ایسے ہین جو خصوصیت مقام مبنی سے رکھتے ہین جیسے شمومات یعنے نتھنے اور عطوسات یعنے چھینک پیدا کرنے والی دوائین - اور یہ ایسی تر دوائین ہوتی ہین جو تاکمین پکائی جاتی ہین - ازانجملہ شمومات ادویہ وہ تر دوائین ہین جو بذریعۂ ہوا کے تاکمین کھچکر پہونچتی ہین ازانجملہ نفوخات ہین اور یہ خشک ادویہ جو غبار اسا باریک ہوتی ہین اور پھونک کر ناک تک پہونچائی جاتی ہین ان دواؤ کو کسی نل اور پھونکنے کے ذریعہ سے پہونچانا چاہیے - جس شخص کو کسی قسم کا سعوط دیا جاے تو صواب یہ امر ہی کہ اوسکے منھ مین پانی بھر دین اور اوس سے کہین کہ چت لیٹے اور سر اپنا پشت کی طرف دوہرا کرے اوسکے بعد تاکمین سعوط ڈالا جاے - اور یہ بھی واجب ہی کہ جب کوئی دوا تاکمین ڈالی جاے اوسے اوپر کی طرف بھنچین بذریعۂ استنشاق یعنے ناک دم کے ذریعہ سے اور خوب طرح اوس دوا کو اوپر تک چڑھالینا چاہیے کہ اوسکا فعل اور اثر پورا ہوجاے - اکثر بعد استعمال ادویۂ حادہ کے جو تاکمین بطور قطور یا نفوخ کے پہونچتی ہین لذع شدید سر مین پیدا ہوتی ہی کہ وہ لذع کبھی تو خود بخود زائل ہوجاتی ہی اور کبھی مسکنات کی ضرورت ہوتی ہی - اصوب طریقہ یہ ہی کہ جسوقت کوئی دواے حاد تاکمین ڈالی جاے سر پر ایسے خرقہ یعنے چیتھڑے آب گرم مین بھگوکر رکھ لین جو پہلے سے چکنے ہوچکے ہون یا تو دودہ مین چکنے ہوے ہون کہ دودہ اون پر دہ آگیا ہو اور یا کوئی روغن جیسے روغن کدو یا روغن گل یا روغن بید سی اونھین دنبیت آگئی ہو - جب سعوط کا اثر پورا ہوجاے یعنے ریزش مادہ اور چھینک وغیرہ جسن غرض سے سعوط کا استعمال کیا ہی وہ غرض پوری ہوجاے لازم ہی کہ اوسکے بعد تاکمین دودہ کو روغن ہاے بارد کے ہمراہ تقطیر کرین **آفۃ الشم** سونگھنے مین فرق بھی اوسی طرح آجاتا ہی جسطرح اور افعال مین آتا ہی - قوت شامہ کے آفات اتنے ہین یا تو بالکل قوت شامہ باطل ہوجاے یعنے کسی قسم کی خوشبو یا بدبو نہ سونگھائی دے - یا اتنکہ قوت شامہ ضعیف ہوجاے - یا اوسمین تغیر اور فساد پیدا ہو - بطلان اور ضعف شامہ مین طرح سے ہوتا ہی - یا تو خوشبو اور بدبو دونون معلوم نہون یا دونون کے احساس مین ضعف ہو یا فقط خوشبو خواہ فقط بدبو سونگھنے مین بطلان شامہ یا ضعف شامہ پیدا ہو - فساد شامہ

اور تغیر کی بھی دو قسم ہین ایک تو یہ کہ طرح طرح کی بدبو دماغ مین پہونچا کرے گو اوس قسم کی کوئی بدبو شئی بظاہر موجود نہو دوسری قسم یہ ہے کہ انسام گوناگون کی بو آتا خوش سے خود بخود دماغ بھرا رہے اور بدبو اشیا سے رغبت پیدا ہو جیسے بعض لوگ چرکین اور غلیظ کی بو کو بہت ہی خوشبو خیال کرکے سونگھتے ہین اور بوے خوش سے اونکو نفرت ہوتی ہے۔ سبب ان آفات کا یا سوء مزاج مفرد ہوتا ہے یا خلط ردی جو مقدم دماغ مین بھر جاتی ہے یا دونون بطن جو مقدم دماغ مین ہین اونمین بھر جاتی ہے یا وہ خلط اور سوء مزاج خاص اون دونون فزونی مین بھر جاتی ہے جو مشابہ حلمتی الشدی یعنے سرپستان کی صورت ہین۔ یا کوئی سدہ عظم مشاشی یعنے نرم ہڈی مین پڑجاتا ہے وہ سدہ کسی خلط سے ہو یا ریح سے یا ورم سرطان یا کوئی گوشت زائد پیدا ہو جانے سے وہ سدہ پڑے۔ یا اوس حجاب مین سدہ پڑے جو اس مقام کے اوپر ہے۔ اکثر اقسام آفت شم جو سوء مزاج مفرد سے پیدا ہوتی ہین اونکا سبب یہی ہوتا ہے کہ پہلے ادویہ مسخنہ کا استعمال کیا گیا یا قطورات گرم ٹپکائے گئے اون ادویہ نے مزاج مین سخونت بڑھا دی۔ یا مخدرات کے استعمال سے تخدیر زائد پیدا ہو گئی خواہ مبردات سے زیادہ تبرید کا یہ اثر ہو۔ یا اینکہ تند ہوا اون نے انھین افعال اور مضار مین سے کسی ضرر خاص کا فعل کیا۔ اور کبھی آفت شم کسی ضربہ اور سقط سے پیدا ہوتی ہے جو استخوان مذکور کو مادوف کر دے **علامات** جب کسی آدمی کا یہ حال ہو کہ روائح اور بوہاے اشیا کو قطعا و سکا شامہ احساس نہ کر سکے اور سیلان فضول یعنے رینٹھ وغیرہ کا نکلنا ناک سے برطبق عادت کے ہوتا ہو کہ اوسمین کسی طرح کا فرق نہ ہو اوسوقت یہ یقین جاننا چاہیے کہ مصفات نامی ہڈی پر سدہ ہرگز نہین ہے۔ اور اگر اولئی سانس لینے خواہ سیدھی سانس لینے مین ناک کیطرف رکاوٹ معلوم ہو اور بولتے وقت نامکین بولے اور غنہ پیدا ہو تو معلوم کرنا چاہیے کہ سدہ خاص مقام خیشوم مین پڑ گیا ہے۔ اور اگر سیلان بینی رک جاے اور یہ رکنا کسی سوء مزاج دماغی یا قلت فضول دماغی کی وجہ سے نہ ہو اور مصفات کے بیچ صاف اور کھلا ہوا محسوس ہو اوسوقت معلوم کرنا چاہیے کہ سدہ اندر کی طرف ہٹا ہوا ہے۔ اور اگر سیلان فضول عادت معہودہ پر ہو اور تحت خیشوم یا متصل اوس مقام کے سدہ بھی نہو تو آفت نفس دماغ مین ہے اوسوقت مزاج دماغ اور افعال اور احوال دماغی کی شناخت اون قواعد سے کرنی چاہیے جو فصول دماغ مین ہم لکھ چکے ہین۔ اسی طرح اگر ضعف اور نقصان قوت شامہ مین پیدا ہو تب بھی آفت دماغ کا یقین کرین۔ اگر کوئی شخص ہمیشہ غیر موجود بدبو سونگھتا ہو اسکا سبب ایک خلط عفن ہے جو انھین مقامات مذکورۂ بالا مین سے کسی مقام پر موجود ہے اوس خلط کے محل وجود اور قسم پر اونھین قواعد سے استدلال کرین جو ابھی مذکور ہوے۔ اگر امراض حادہ مین کوئی بیمار روائح غیر معتادہ اور غیر معہودہ سونگھتا ہو اور وہ روائح پاکیزہ اور پسندیدہ نفس نہ ہون اور نہ کسی جسم موجود سے اون روائح کے پہونچنے کا احتمال ہو اور بالفرض پھر کبھی خود بخود اوسکی ناکمین بوے مشک یا بھیگی ہوئی مٹی یا چرنی وغیرہ کی بو آیا کرے اور علامات مرض کے بھی ردی ہون پس موت اوسکے سر پر کھڑی ہوئی ہے یعنے اوسکو قریب مرگ سمجھنا چاہیے **معالجات** اگر سبب آفات شم کا کوئی سوء مزاج ہو اوسوقت اوسکی ضد سے علاج کرنا چاہیے یعنے سوء مزاج حار مین تبرید یا رد اور بالعکس کرنا چاہیے۔ اور لازم ہے کہ مقصود اصلاح مقدم دماغ کی ہو نطولات ہون یا شمومات اور نشوقات اور اطلیہ وغیرہ خواہ وہ ضمادات جو امراض راس کے باب مین مذکور ہو چکے۔ اکثر جو سوء مزاج یہان پیدا ہوتا ہے وہ اسی طرح کا ہوتا ہے کہ بارد سوء مزاج یا تو دونون بطن مقدم مین بالکل عارض ہوتا ہے یا نفس حلمتی الثدی مین عارض ہوتا ہے۔ زیادہ تر نافع دوا اوسوقت وہ سعوط ہین جو روغنہاے گرم سے طیار کیے جائین اور فربیون اور جندبیدستر اور مشک اوسمین بھگو کر ڈالی گئی ہو۔ اور اگر سبب ان آفات کا کوئی خلط ایسی ہو جو بطون دماغ مین بھری ہے اوس خلط پر استدلال اون دلائل سے کرنا چاہیے جو امراض دماغی کے باب مین مذکور ہو چکے۔ اور تمام بدن کا تنقیہ عام کرنا چاہیے اگر غلبہ خلط کا سارے بدن مین ہو یا خاص تنقیہ دماغی کرنا چاہیے ایسی ادویہ سے جو دماغ سے اوس خلط کا اجراج کر دین وہی شبیارات اور غرغرے اور سعوط اور نفوخ اور

تمومات ہین جو تلطیف پیدا کرین - اور اونکے علاوہ اور ادویہ جو سب کو سب بخوبی دان مذکور ہوچکی ہین - اگر فصد کی حاجت ہو کرنی چاہیے اور خلاصہ یہ ہے کہ ان جملہ تدابیر مین اونھین قواعد کی طرف رجوع کرنا لازم ہی جو علاج امراض دماغی مین بیان ہو چکے - اگر سدۂ عظم مشاشی مین پڑا ہو جسکا نام مصفات بھی ہی اوسوقت نطولات مفتحہ کا جو امراض راس مین مذکور ہوچکے ہین استعمال کرنا چاہیے اونھین سے نطول کرین اور اونھین کی بخارات پر انکباب کرین اور اونھین کی بو کا استنشاق کرین اور اون نطولات مین فلفل اور کندش اور جاوشیر کی بھی شرکت ہونی چاہیے - واجب ہی کہ بعد ان تدبیر کے سر پر مچھیہ لگانیکا التزام کرین اور اشیاء مفتحۂ حارہ سے غرغرے کی تجویز کرین - مجربات ادویہ مین سے یہ ہی کہ تھوڑی کلونجی سرکہ مین چند روز بھگو کر کے نرم نرم پیسین اوسکے بعد زیت ملا کر نا کمین پکائین اور خوب زور سے اوسکا استنشاق کرین کبھی اسکو خشک مثل غبار باریک پیسکر زیت کہنہ ملا کر پھر اسقدر پیستے ہین کہ بالکل باریک ہو جاتی ہی - ایضاً مجرب ہی جیسے بعض نے ذکر کیا ہی کہ زرنیخ احمر اور فوتنج کو پیسکر بول شتر اعرابی مین ڈالکر دھوپ مین رکھین اور ہلایا کرین ہر روز دو مرتبہ جب پیشاب کی تری جاتی رہے پھر دوبارہ اوسمین بول جدید داخل کرین بعد اوسکے اوسکی دھوتی نا کمین دین جو بقدر ایک درہم کے وزن مین ہو بعد اوسکے روغن گل مین ناک کو ڈبو دین - سدۂ ریحی کے اخراج کے واسطے روغن بادام تلخ جو پہاڑی ہو اور اوسکا سعوط مفید زائد ہوتا ہی یا حرل اور فلفل سپید دونون کو پیسکر روغن بادام تلخ مین بھگو کر تفوخ طیار کر کے استعمال کرنا چاہیے - بعض اطبا نے ذکر کیا ہی کہ پوست بندق ہندی خشک کر کے پیسین اور اوسکا تفوخ نا کمین پہونچائین یہ بھی نافع ہی - اگر نا کمین بواسیر ہونے سے یہ آفت ہوئی ہو بواسیر کا علاج کرنا چاہیے - جو شخص خوشبو کو تو سونگھ لیتا ہی اور بدبو اوسے مطلق معلوم نہوتی ہو پس ہمیشہ جند بیدستر کا سعوط اوسے کرایا جاے تاکہ اصلاح شامہ ہوجاے - اور برعکس جو شخص کہ بدبو کو سونگھنے سے احساس کرتا ہی اور خوشبو کا احساس اوسے نہوتا ہو اوسے ہمیشہ سعوط مشک کرائین تاکہ اوسکے شامہ کی اصلاح ہوجاے

رعاف یعنے نکسیر کبھی نکسیر بوند بوند ٹپکتی ہی - اور کبھی بہت دھمرتے سے بکثرت خون گرتا ہی کہ اوسکی جہت سے خوف معلوم ہوتا ہی ایسے شدید رعاف کا سبب یہی ہی کہ جب خونمین جوش آتا ہی تو اوپر کیطرف اوٹھکر ناک کی راہ سے برآمد ہوتا ہی - اور کبھی رعاف اوس شبکہ اور جال کے شگافتہ ہونے سے ہوتا ہی کہ جو دماغ کے عروق اور شرائین سے بن گیا ہی - یہ قسم رعاف کی بیشتر علاج پذیر نہین ہوتی - اور اکثر بعد حدوث صداع اور التہاب اور مرض حادکے یا بعد سقطہ اور ضربہ کے بھی رعاف پیدا ہوتا ہی - اور اوسکے بعد اعراض فساد دماغ کے مثل تغفل وغیرہ کے لامحالہ پیدا ہوتے ہین - اور کبھی بسبب بخارات حادہ کے جو دماغ کی طرف صعود کرتے ہین بھی یہ قسم رعاف کی عارض ہوتی ہی - جو رعاف شرائین کی طرف سے ہوتا ہی اوسکی تمیز اوس رعاف سے جو اوردہ سے ہو یون کرنی چاہیے کہ شرائین کے رعاف کا خون رقیق اور سرخ گرم ہوتا ہی - ایضاً مطلق رعاف کبھی بطور دورہ کے بار بار ہوتا ہی اور کبھی ایک دفعہ ہوجاتا ہی - نکسیر کا جانا بھی اونھین احوال سے ہی کہ جنکے ہونے سے نفع اور ضرر دونونکا احتمال ہوتا ہی - پس جس شخص کو بعد نکسیر جانیکے بعد خفت اور سبکی سر مین اسلاسے معلوم ہو اور وہ زیادہ سرخی جو قبل از رعاف کے تھی اوسمین اعتدال ہوجاے اور رسمہ بھی خوشنما اور معتدل نظر آے کہ پہلے تو چہرہ پر بھر بھری سی نظر آتی تھی اور اب رعاف کے بعد چہرہ اچھی حالت پر آگیا ایسا رعاف مفید ہوتا ہی خصوصاً امراض حادہ اور اورام باطنہ مین علی الخصوص اگر اورام دموی ہون یا صفراوی دماغمین ہون اوسکے بعد نفع رعاف کا اورام کبد مین اوسکے بعد حجاب کو اور اوسکے بعد ریہ کے اورام کو ہی اسلیے کہ نفع رعاف کا ذات الجنب مین بہ نسبت ذات الریہ کے زیادہ ہی - رعاف سے بحران اکثر امراض حادہ کا ہوتا ہی خصوصاً جدری اور حصبہ کا بحران تو زیادہ رعاف ہی سے ہوتا ہی - اگر رعاف بکثرت ہو کر زردی غیر معتاد یا دصاصیت اور کمودت جو مرکب صفرت اور سواد سے ہو پیدا کرے یا ذبول یعنے لاغری مبش از حد اور برودا طرف کا اثر پیدا کرے پھر اگرچہ وہ رعاف بند بھی ہوجاے مگر انجام اوسکا خطرہ سے خالی نہین - جسکا رنگ بعد رعاف کے مائل بصفرت ہوجاے اوسپر غلبہ صفراے زرد کا ہی جو خون سے پیدا ہوتا ہی - اور اخراج

دم سے اوسے ضرر کم پہونچتا ہی - اور جسکا رنگ بعد رعاف کے رصاصی ہوجاے اوسپر غلبہ بلغم کا ہوتا ہی - اور جسکا رنگ تیرہ اور باکدورت ہو اوسپر غلبہ مرار اسود کا ہی اور یہ دونو پچھلی قسمین زیادہ مضر ہین اسلیے کہ خون کی کمی انمین زیادہ ہوجاتی ہی - اور جملہ اقسام رعاف کی کثرت سے صاحب رعاف پر خوف امراض ضعف کبد اور استسقاء وغیرہ کا ہوتا ہی - زیادہ تر وہی بدن قابلیت رعاف کی رکھتا ہی جو مراری اور صفراوی ہو اور خون اوس بدن کا رقیق ہو اور ایسا ہی شخص رعاف معتدل سے منتفع بھی ہوتا ہی - رعاف کی آمد پر بہت سے دلائل ہوتے ہین مثلاً تباریق یعنے چمکتے ہوے تینگے آنکھون کے سامنے نظر آتے ہین یا سپید سپید لکیرین خواہ زرد زرد یا سرخ سرخ خصوصاً بعد صداع کے جو رعاف ہوتا ہی اوسمین یہ علامات زیادہ ہوتے ہین اور ان جملہ امور کو ہم نے تفصیل امراض حادہ اور اونکے بحرانات پر اور مقامات مخصوصہ مین ہم نے اوسکا ذکر بھی کیا ہی **علاج** رعاف بحرانی یا شبیہ بہ رعاف بحرانی جیسے وہ رعاف جو خود بخود بدون کسی اسباب مذکورہ کے واقع ہو ان دونون قسم کے رعاف کے علاج مین طریقہ یہی ہی کہ جب تک ضعف اور سقوط قوت کا خوف نہ ہو ہرگز بند نکرنا چاہیے بیشتر ایسے رعاف مین چار رطل تک خون نکلجاتا ہی - اور جب بافراط شدید رعاف ہو واجب ہی کہ بند کردین - سواے ان دونون قسم کے اور اقسام رعاف کا علاج اون دواؤن سے کرنا چاہیے جو رعاف کی بند کرنے والی ہین - جو رعاف بحسب استعداد بدن اور غلبہ مراریت کے ہوتا ہو واجب ہی کہ استفراغ مرار کا ہمیشہ کیا جاے اور تعدیل خون کی فکر ہمیشہ رہے کہ غذا اور دوا دونون ایسی ہی چلی جائین جیسے تعدیل خون کی ہوتی ہی - فصد نہایت افضل تدابیر ہی جسکے ذریعہ سے رعاف بند کیا جاتا ہی - بشرطیکہ فصد ضیق جانب مدازی یعنے مقابل سے اوسی رگ کے ہو جو مشارک عضو ہی خصوصاً اگر رعاف کی وجہ سے غشی عارض ہو - جو ادویہ کہ رعاف کی حابس ہین اونکے اثر کی دو قسمین صورتین ہین - یا تو بشدت قابض اور بشدت بارد ہین اور تغلیظ اور تغریہ اور تجمید بھی بشدت کرتی ہین یا آنکہ وہ ادویہ حادہ اور کاویہ ہین یا آنکہ بالخاصیت مانع رعاف ہین یا ان اوصاف مین سے دو خواہ زیادہ کو جامع ہین - قوابض کی مثال جیسے عصارہ لحیۃ الثیس اور اقاقیا یا جیسے گلنار اور ورد اور عدس اور مازو یا مثل عصارہاے برگ عوسج اور برگ کشنیز اور بہی اور عصارہ عصی الراعی - مبردات جیسے افیون اور کافور اور بزرالبنج اور حبس اور تخم کاہو اور بید اور آب غورہ خرما اور بار تنگ عصارہ کاہو یہ سب خام ہون جوش نہ دیجائین - مغریات ادویہ جیسے غبار آسیا اور دقاق کندر - کاویہ جیسے تینون پھٹکریان - اور قلقطار اور یہ ادویہ جب مستعمل ہون بڑی احتیاط رکھنی چاہیے اسلیے کہ بیشتر ان ادویہ سے خشکر لیشہ پیدا ہوتا ہی اور جب وہ خشکر لیشہ گرپڑتا ہی رعاف سے زیادہ خرابی اسکے سقوط سے پیدا ہوتی ہی - جو ادویہ کہ بالخاصہ مانع رعاف ہین جیسے غلیظ گوے کا اور آب باورنج اور آب لفاع **علاج خفیف سی رعاف کا** سوعات جیسے آب غورہ خرما اور اقاقیا ہر ایک نصف اوقیہ کافور ایک حبہ برابر اسکے تقطیر کرنی چاہیے - ازانجملہ عصارہ غورہ خرما ہمراہ عصارہ لحیۃ الثیس اور کافور کے - ایضاً آب ثلج ہمراہ عصارہ کراث ایضاً آب شور اور مر کی تقطیر کرین - اور آب کشنیز ایضاً عصارۃ القاقلہ اوسی طرح کہ جوش دیا گیا ہو - ایضاً آب قثاء اور کافور ایضاً عصارہ باورنج ہمراہ کافور کے ایضاً عصارہ لسان الحمل اور گل مختوم اور کافور اور عصارہ عصی الراعی دونون کے ہمراہ - بہت زیادہ اثر دار دوا یہ ہی کہ سرگین حمار کو نچوڑ کر ٹپکا دو - اور اگر خون بکثرت آرہا ہو تو زنجار محلول سرکہ مین تھوڑا تھوڑا سا ٹپکائین - ایضاً استعمال سعوط سعتر گلنار کا جو ہمراہ آب بار تنگ کے باریک پسا ہو - ایضاً وہ پانی جسمین افیون گھلی ہوئی ہو - واجب نہین ہی کہ بہت سرد پانی سر پر ڈالا جاے کہ بیشتر خون کو منجمد کرکے بعض جھلیو نمین دانکی بستہ کردیتا ہی رعاف کی لیے چند سعوط جید ہین جو ہم نے قرابادین مین لکھے ہین **فتیلہ جو رعاف مین بکار آمد ہین** اونمین سے ایک فتیلہ یہ بھی ہی کہ فتیلہ کو پہلے سیاہی دوات مین

ڈبوئین بعدازان اوسپر سرخ چھڑکین تاکہ سب مل کر ایک ہوجاے اوسکے بعد ناکین اچھی طرح اندر کیطرف رکھین کہ چھپ جاے - ایضاً عصارہ برگ بابونہ اور قلقطار اور پشم خرگوش اور سرگین خرشک ہو یا تر اور عصارہ کراث اور کندر ان سب سے فتیلہ بنائین - ایک فتیلہ محض ہندی سوختہ اور آب باورج سے بنایا جاتا ہی - ایضاً فتیلہ غبار سنگ آسیا اور دقاق کندر اور صبر ہمراہ سرکہ اور سپیدہ بیضہ مرغ سے - ایضاً فتیلہ زاج اور قرطاس سوختہ اور قشار کندر آب باورج سے بنتا ہی - ایضاً فتیلہ گلاب مین ڈبوکر قلقطار اور صبر سے بنتا ہی - ایضاً آب کراث مین بھگوکر پودینہ پسا ہوا چھڑک کر فتیلہ بنایا جاتا ہی - یا اسفنج سے فتیلہ بناکر زفت گداختہ سرکہ مین اضافہ کرتے ہین - ایک فتیلہ سراج القطب اور کرویا کا جالا اور قلقطار اور زاج اور تھوڑا سا زنگار سے بنتا ہی - یا فتیلہ پشم خرگوش جو دھنا ہوا ہو کندر اور صبر کو سپیدہ بیضہ مین گوندھکر تر کرتے ہین - ایضاً فتیلہ زاج سوختہ دو جزو افیون ایک جزو سرکہ مین گوندھ کر طیار کرو - یا فتیلہ پوست بیضہ کو جلاکر سیاہی دوات اور مازو اور صبر سے بنتا ہی **نفوخات** اوئین سے محض ہندی سوختہ پیسکر نفوخ کرین - ایضاً سینڈک کو جلاکر نفوخ کرین - ایضاً غبار آسیا اور مٹی حرف ابیض کی یا تورہ - ایضاً قشور کندر اور کاغذ سوختہ اور زاج سب ہموزن ناک مین نفوخ کرین - ایضاً پوست درخت خیار خشک پیسکر واجب ہی کہ اسکو دستانہ سے لین کر اونپر ہاتھ پھیرتے جائین اور جسقدر ریزے پوست مذکور کے دستانہ پر لگجائین اونکو چن چن کر جدید کوزہ وغیرہ مین رکھتے جائین خواہ اونکی مٹی مین اور اگر مٹی کوزہ گردن کی جلی ہوئی ہو تو اور بھی خوب ہی بعد ازان منھ اوسکا مضبوطی سے بندکرکے اور رسائہ مین خشک کرین اور بروقت پیسکر استعمال کرین لیکن باریک مثل غبار کے پیسین اور ناکین ڈالین کہ فوراً یہ نفوخ رعاف کو بند کردیتا ہی یا قشور بیضہ پسے ہوئے - ایضاً قطب الذریرہ اور شگوفہ النسرین تخم گل اور قرنفل ہر واحد ایک درہم مازو مکی ہر ایک نصف درہم تھوڑیسی مشک اور ذرا سا کافور ملاکر خوب باریک پسا ہوا چندروز ناکین بطور ناس کے چڑھایا کرین - اور جب یہ دوا ناکین پہونچ جاے قریب ایک ساعت کے ناک بندکرین اور جو رطوبت وغیرہ منھ مین ایسے وقت بھر جاے اوسے تھوک دیا کرین ایسی دوا کا ناکین چڑھانا بندیہ اوسی تل اور انبوبہ کا واجب ہی جسمین ذرور رعاف کے سمانے کی گنجائش ہو طلا اور ضماد وغیرہ از انجملہ یہ طلا ہی جو پیشانی پر لگانا چاہیے - آب برگ بید آب برگ انگور اور آب برگ آس اور گلاب ان سبکو ٹھنڈا کرکے پارچہ کتان پر چسپان کردین - اسی طرح جسقدر ادویہ یابس اور قابض اور مخدر ہین اور اونکے نام معروف اور مشہور ہین اونکو عصارات مبردہ مین جو قابض ہین جیسے عصارہ بید کی کو پلونکا اور رفونیج اور نرم نرم کوپل انگور کی اور کمثری یعنے امرود کی نرم نرم کوپل اور بہی کی اور عصی الراعی کی کہ یہ سب چیزین بطور طلا اور ضماد کے مستعمل ہین - مشمومات یعنے سونگھانے کی ادویہ پس سرگین تازہ گدھے کی ناکین بھر دینے کی دوا یہ ہی - کہ قصب کے سرونکو خواہ رؤوس مکالیس اور قطن بردی یا جملہ اقسام نباتات کے روئی جو برآمد ہوتی ہی ناکین واسطے بندکرنے رعاف کے مفید ہی - جو رعاف صعب اور دشوار ہو جیسے غلیان حرارت اور کسی شریان کے پھٹ جانے سے پیدا ہوا ہو ایسے رعاف مین فصد سپرد کی جو اوسی نتھنے کی طرف ہو جدھر نکسیر چلتی ہی کرنی چاہیے مگر فصد ضیق اور نہایت باریک شگاف سے لازم ہی - اور اسیطرح ضرور ہی کہ سر کی گردن اور خراز مین حجامت بہت سبک پچھنے سے کرین - اور جس طرف نکسیر چلتی ہو اوسی جانب کے پستان پر بھی خالی پچھنے لگائین - اور وہ پچھنے بلا شرط ہون اور بیشتر اسکی حاجت ہوتی ہی کہ بذریعہ فصد قیفال کے یا بذریعہ اوس عرق کتفی کے جو پشت پر شانہ کے ہی اسقدر خون نکالا جاتا ہی کہ نوبت غشی کی آجاے - اور یہ تدبیر بدرجہ مفید ہوتی ہی - اسلیے کہ خون کو بطرف سر کے چڑھنے سے روکتی ہی - اور سبب نفع کا یہ ہی کہ اوسطرح غشی پیدا ہوئی اور خون اپنی جگہ پر ٹھہر گیا - لیکن یہ تدبیر رعاف شدید مین کرنی چاہیے بلکہ ادھر معلوم ہوا کہ یہ رعاف شدید ہی کسی قرائن وغیرہ سے اور فوراً ہی تدبیر کرنی ضرور ہی - اور اتنی جلدی کرنی چاہیے کہ قوت ساقط نہونے پاے - لیکن اگر دھار نکسیر کی ہوتی

اور شدید ہو بلکہ خون بوند بوند ٹپکتا ہو اور نوبت نوبت سے آتا ہو ایسے حلے الاتصال تقطیر بھی نہو اوسوقت مناسب ہی کہ فصد بھی تھوڑی تھوڑی چند مرتبہ علے التوالی کرنی چاہیے - اور جب فصد درجۂ کافی کو پہونچ جاے پھر تغلیظ اور تبرید خون کی تدبیر کرنی چاہیے ایسے اودیہ سے کہ خون کی حرارت کو سرد کردین اور اگر تبرید نہ کرین تو کم سے کم یہ بات ہی کہ خون کی تخثیر کردین جیسے عناب وغیرہ کی یہی کیفیت ہی پہنچنے مین اتنی قوت نہین ہے کہ خون غالب اور اوسکے زور کی دھار کو روک سکے بلکہ اولاً خون کے زور کو بدریعۂ فصد کے روکنا چاہیے اوسکے بعد پچھنے لگانا چاہین - جگر پر اوسوقت پچھنے لگانا چاہین جب کہ سیر داہنے تھنے سے چلتی ہو اور طحال پر بائین طرف کی نکسیر مین پچھنے لگانے چاہین اور دونون عضو پر معجمہ اوسوقت چسپان کرین کہ نکسیر دونون تھنون سے چلتی ہو - اور اس طریقے سے پچھنے لگانا رعاف کے واسطے بہترین معالجہ ہی - اطراف کا باندھنا اور خوب سخت بندش کرنی تاکہ مردون کے دونون خصیہ اور پستان پر بھی عورتون کے بندش کرنی اور دونون کانون کو باندھنا یہ بھی افتما کی تدبیر ہے - فطول آب سرد سے بھی ضرور کرنا چاہیے اور بیشتر ضرورت ہوتی ہی کہ برف سے سرد کیے ہوے پانی مین بیمار کو بٹھادین تاکہ اعضا کھڑے ہو جائین - کبھی سر پر سرد ہوے چونے سے لیپ کرنے کی ضرورت ہوتی ہی خواہ اُس چونے کی جو سرکہ مین محلول کیا گیا ہو اور سر پر برف سے سرد کیا ہوا پانی ڈالا جاتا ہی تاانیکہ تمحد پیدا ہو اور کبھی بدون اسکے چارہ نہین ہوتا کہ قوی فتیلہ دیے جائین زنجار اور آب باد رنج مین کافور ملاکر اور مومیائی بوزن ایک درہم بشرطیکہ خالص ہو اوسکا سعوط کرایا جاے - اور لا اقل یہ امر ہی کہ برف سے سرد کیا ہوا پانی منھ مین بیمار کے بھرا جاے **یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ نکسیر والے آدمی کی زندگی کبھی اتنی دیر تک** رہتی ہی کہ بیس رطل سے پچیس رطل تک خون نکل جاے اوسکے بعد مرجاتا ہی - اور بیشتر جو غشی بسبب رعاف کے پیدا ہوتی ہی اوسی کی وجہ سے نکسیر بند ہو جاتی ہی - غذا مین سویہ ہمراہ سماق کے خواہ ہمراہ سرکہ کے یا انگور خام یا مثل اسکے اور کوئی میوہ تجویز کیا جاے - پنیر تازہ اور تر نہایت مناسب غذا مرعوفین کی ہی اسیطرح رائبڑی دودھ کی اور ابالے ہوے انڈے اوس شخص کو مفید ہین جو بوجہ غلبۂ صفرا کے مستعد رعاف کا ہو خواہ مبتلاے رعاف اسی سبب سے ہوا ہو - علاوہ براین یہ بھی یاد رہے کہ ترش چیزین اکثر نکسیر والون کو مضر بھی ہوتی ہین اسلیے کہ اونمین تقطیع اور تلطیف کی قوت ہی - بعض ارباب تجربہ نے کہا ہی کہ دماغ مرغ خانگی کے اون مرعوفین کے واسطے افضل غذا ہی جنکو بسبب سقطہ اور ضربہ کے رعاف عارض ہوا ہو مگر اسکی خورش بکثرت اور بمرات متوالیہ پے در پے کرنی چاہیے - شراب کا یہ حال ہی کہ نافع بھی ہی - اسلیے کہ قوت پیدا کرتی ہی اور مضر اسواسطے ہی کہ خون کو ہیجان مین لاتی ہی پھر اگر بسبب شدت ضعف کے اضطرار ہو تھوڑی سی شراب پانی مین ملاکر دینی چاہیے - اور اگر اضطرار نہو اور رعاف نے قوت کو زائل نہ کردیا ہو شراب ہرگز نہ پلانی چاہیے - رعاف کی تدبیر کرنے مین اس امر کی رعایت ضرور ہی کہ خون کسی قدر شکم مین اوترنے نہ پاے ورنہ معدہ مین نفخ پیدا ہوگا اور نبض مین ضعف آجائیگا اور اگر کسی قدر اوتر گیا ہو جب تک اوسکا اخراج نہو جاے قی کرانی چاہیے اور جب تک اوسکے اخراج کا یقین کامل نہو جاے قی جاری رکھین پھر اگر وہ خون معدہ سے نیچے اوتر گیا ہو بذریعۂ حقنہ کے بہت جلد اوسے نکال ڈالنا چاہیے اور معدہ وغیرہ مین اوسکو باقی نہ رہنے دین **رعاف پیدا کرنے کی تدبیر ضرورت کی نظر سے کبھی نکسیر کو جاری کرنا صواب معلوم ہوتا ہی خصوصاً امراض دماغی مین اور اسی سبب سے قدماے اطبا ایک** ایسا آلہ طیار رکھتے تھے کہ جسکے ذریعہ سے ناک کو نچوڑ کر رعاف پیدا کردیتے تھے - اور اس تدبیر سے بہت سے ایسے امراض کا علاج کرتے تھے جنکے ازالہ مین رعاف سائل کی ضرورت ہی - منجملہ اونمین تدابیر کے ناک کا کھجلانا اور ٹھوکنا اوس نرم گھاس کی تنکی سے ہی جو کہ چوب اذخری پر مثل شنگوف کے اوگئی ہو اور باریک مثل مکنبوت کے ہوتی ہی - مشیاف جو تفاخ اذخر اور فوذنج بری سے بنایا جاے یا ادویۂ حادہ جیسے کندش اور مویزج اور فرفیون سے تلخہ گاو مین طیار کیا جاے اوس مشیاف سے بھی رعاف پیدا ہوتا ہی **نزکام اور نزلہ** یہ دونون مرض اس امر مین تو مشترک ہین کہ مسیلان مادہ دماغ سے کرتے ہین مگر بعض اطبا نزلہ اوسی کو کہتے ہین جسمین کہ مادہ بطرف حلق کے اوترتا ہو اور زکام اوسکا نام رکھتے ہین کہ مادہ ناک

کی طرف سے گرتا ہو اور بعض آدمی ان دونوں کا نام نزلہ رکھتے ہین اور زکام اوس مرض کا نام رکھتے ہین جو از طرف بینی کے رقیق ہوکر جاری ہو اور نخلین اور ستواتر ریزش رہے کہ قوت شم کو مانع ہو اور آنکھو نمین بھی اوسکی رطوبت پہونچے اور چہرہ کی جلد کو بھی تر کردے خلاصہ یہ ہو کہ چہرہ کے سب اعضا جو سامنے کے ہین نہ بطرف پشت سر کے اونمین ریزش اور انزاس رطوبت کا ہو نزلہ کبھی حلق اور ریہ اور معدہ تک پہونچ جاتا ہی اور بسا اوقات ان مقامات مین قرحہ ڈال دیتا ہی۔ اور اکثر بسبب نزلہ کے شوت کلی کا مرض پیدا ہوتا ہی۔ اور کبھی کسی عصب مین ہو کر دور ترین اعضا تک بھی پہونچ جاتا ہی۔ کبھی نزلہ سے خوانیق اور ذات الریہ اور ذات الجنب مطلق الخصوص بیماری سل کی پیدا ہوتی ہی اگر نزلہ حار اور حاد ہو۔ اسی طرح اوجاع معدہ اور اسہال اور سحج پیدا ہوتا ہی۔ اگر نزلہ مائی اور ترش ہو اور قولنج بھی نزلہ سے پیدا ہوتا ہی خصوصاً جو نزلہ مخاطی اور خام ہو۔ جملہ اقسام نزلہ حار کا سبب یا حرارت مزاج خاص کی ہی یا حرارت خارجی دھوپ وغیرہ کی یا زہر کا اثر یا سوگھنا ادویۂ حارہ کا جیسے مشک زعفران پیاز۔ اور نزلہ بارد کا سبب بھی یا برودت مزاج مخصوص یا برودت خارجی ہوای بارد کی یا بادشمال کی برودت خصوصاً اگر سر کھلے ہوے ایسی ہوا مین رہے علی الخصوص جن اوقات مین دماغ تلغمی ہوتا ہی مثلاً حمام اور ریاضت یا غضب اور فکر وغیرہ کے وقت۔ کبھی فصد کے بعد ایسا تخلخل پیدا ہوتا ہی کہ بدن کو آمادہ قبول حرارت اور برودت کردیتا ہی اسی سبب سے نزلہ پیدا ہوتا ہی خصوصاً اگر فصد مین خون کثیر نکالا گیا ہو۔ اسی طرح جو سوء مزاج حار کہ ریزش کرتا ہو اور یہ مزاجی حیوست قوی ہوجاے اور مستحکم ہو جیسے مشائخ مین برودت کا استحکام ہوتا ہی۔ اور اسکا سبب یہی ہی کہ ایسے سوء مزاج کی ریزش مین نضج نہین ہوتا ہی تاوقتیکہ نہایت درجہ صحت مزاج پر وہ لوگ نہ پہونچین اور درجۂ غایت کی حرارت اونمین نہ آجاے اور یہ بھی سبب ہی کہ غذاے بارد جو وقت دماغ مشائخ کو پہونچتی ہی خواہ ضعفاء دماغ کو سرد غذا پہونچے اور ہضم جیدا وسکا نہین ہوتا ہی دماغ مین نضوفہ کرتی ہی اسلیے کہ دماغ ضعیف ہی لہذا اوس غذا مین فضلہ زیادہ پیدا ہوتا ہی اور فضلہ ہو کر بطور نزلہ کے روان ہوتی ہی۔ برودت اصلی سے نزلہ کی پیدائش زیادہ ہی اور حرارت سے اسقدر نہین ہی۔ جن لوگونکا مزاج حار ہی اونکو ایسے اسباب خارجی کے قبول کرنے کی بہ نسبت زیادہ جنھونے مزاج بارد پیدا ہوتا ہی یہ نسبت سرد مزاج والون کے۔ حار مزاج والون کے خود ذاتی مزاج مین یہ امر اکثر ہی یا باین نظر کہ عروض اس کیفیت کا اسباب بیرونی سے اوسکی زیادہ ہوتا ہی بہ نسبت سرد مزاج والون کے۔ اسواسطے کہ دماغ بارد مین جو غذا پہونچتی ہی اوسکا نضج نہین ہوتا اور جو بخارات پہونچتے ہین اونکی تحلیل نہین ہونے پاتی بلکہ غذا اوسی طرح پہونچکر اوسکے فضول تپک جاتے ہین اور بخارات بن جاتے ہین جسطرح انبیق مین جسقدر بخارات فرع سے چڑھتے ہین فوراً ٹپک کر جاتے ہین اسی وجہ سے نوازل دائمی ایسے مزاج مین رہتے ہین نزلہ کبھی غلیظ ہوتا ہی اور کبھی رقیق مائی اور کبھی ہاد اور ملح۔ اور کبھی شور اور ردی الطعم اور کبھی حار اور لذاع اور کبھی بارد کہ تپ سے نضج پاتا ہی۔ مگر نزلۂ حار کا نضج تپ سے نہین ہوتا۔ نوازل اور جملہ امراض نزلہ سے پیدا ہوتے ہین اونکی پیدائش اور زیادتی بادشمالی کے چلنے سے ہوتی ہی خصوصاً اگر بعد چلنے ہواے جنوبی کے بادشمالی چلے اسی طرح جاڑون مین اونکی شدت ہوتی ہی خصوصاً اگر صیف بعد شتا کے ایسی ہو کہ ہواے شمالی اوسمین چلے اور بارش مین کمی ہو۔ اور خریف مین ہواے جنوبی چلے اور بارش زیادہ ہو۔ کبھی نوازل کی کثرت جنوبی بلاد مین اسوجہ سے ہوتی ہی کہ امتلاے مواد سر و نمین ہوتا ہی۔ بقراط نے کہا ہی کہ اکثر جن لوگون کو نزلہ ہوتا ہی مرض سحال سے وہ دور رہتے ہین۔ جالینوس نے اسکا سبب یون بیان کیا ہی کہ جس شخص کے بدنکے کسی عضو مین مرض ہو پس اور اعضا اوسکے سلیم رہتے ہین۔ اور مین کہتا ہون کہ مرض سحال سے محفوظ رہنے کا سبب یہ ہی کہ جو شخص آمادہ نوازل ہی اوسکے اخلاط رقیق ہوتے ہین۔ اور جسکے اخلاط غلیظ ہون گے وہ آمادہ اور مستعد نوازل کا نہوگا **مترجم کہتا ہی** یعنے مرض سحال مین ویسے ہی اشخاص مبتلا ہون گے جن کے اخلاط رقیق نہون پس گویا نوازل اور سحال مین ضد واقع ہی **متن** دردسر اگر ہمراہ نزلہ کے ہو

بسبب جذب اخلاط کے نزلہ مین زیادتی ہوگی **علامات** نزلہ حاد اور حار اگر زکامی ہو اسکی علامت سرخی چہرہ اور آنکھون کی ہے اور جو رطوبت بہتی ہے گرم ہوگی اور رقیق بھی ہوگی اور لمس بھی گرم ہوگا اور بیشتر اسکے ہمراہ تپ بھی ہوتی ہے اوسوقت نفع ہوتا ہے۔ اور اگر یہ نزلہ گرم زکامی نہو اگر خلقی ہو اوسکی علامت حدت اور تیزی اوس رطوبت کی ہے جو خلق مین ادیرتی ہے اور بشدت احراق اوسمین ہوتا ہے اور التہاب ایسا جو اچھی طرح محسوس ہو جسوقت ٹھنکھار کر اوسے تھوکین اور زردی اور سرخی مائل خون تھوکنا بھی حرارت نزلہ پر دلالت کرتا ہے۔ کبھی نزلہ حار مین دغدغہ ہوتا ہے اور غنہ اور ناکمین دغدغہ تیز بھی رہتا ہے **نزلہ بارد کی علامت** جو رطوبت بہتی ہو وہ سرد ہو اور ناکمین دغدغہ اوسکے ہمراہ پیسانی نکلیف جاتی ہو۔ اور سدہ اور غنہ اور بیشتر غلیظ ہونا مادہ کا بھی برودت پر دال ہوتا ہے۔ اور اگر بطرف خلق کے گرتا ہو ٹھنکھار مین جو چیز برآمد ہو سرد اور سپید رنگ ہو اور تپ آجانے سے نفع ہونا یہ بھی نزلہ بارد کی علامت ہے **علاج** نزلہ کا علاج چند چیزون مین منحصر ہے یعنے اوسکے اسباب ہوتا ہے (۱) جس مادہ سے نزلہ پیدا ہوتا ہو اوسکو کم کردینا (۲) جو سبب فاعلی نزلہ کا ہے یعنے جس سبب سے نزلہ پیدا ہوتا ہے اوسکی ضد مقابل سے تدبیر کرنی (۳) سیلان رطوبت نزلہ کو قطع کردینا خواہ اوسکی تعدیل قوام کرنی یا اوسی رطوبت کو کسی دوسری جانب ہٹا لیجانا (۴) حفظ ماتقدم کے لحاظ سے ایسے مضرات سے بچانا جو شاید اگر اون امور کا لحاظ کیا جاتا تو ضرور نزلہ سے پیدا ہوتے جیسے مرض خشم یعنے بطلان قوت خشم یا قروح منخر جو نزلہ کی تیزی سے تھنونمین پڑجاتے ہین یا خشونت خلق مین پیدا ہوتی ہے اور کھانسی اور قرحہ ریہ یا متصل پھیپھڑے کے قرحہ پڑنا اور ورم کا پیدا ہونا ان سب اضرار کا اثنائے معالجہ مین روکنا اور بچانا بھی ضرور ہے۔ یہ چارون تدبیرین علاج نزلہ کی محتاج ہین کہ مریض تخمہ سے پرہیز اور امتلا اور پرخوری کو ترک کرے اور شراب یعنے مشروبات مین بھی کمی کرے۔ زیادہ تشنگی ابتداے حدوث نزلہ مین مضر ہے اور نہ کام اون اخلاط کے نضج کو روکتا ہے جنسے نزلہ کی پیدائش ہوئی ہے اور بدون سکون کے اونکا نضج ہو نہین سکتا اور بااینہمہ زکام اور اقسام کے فضول کو بھی جذب کرتا ہے اسی وجہ سے البتہ اگر نزلہ مین نضج ہو جاے اوسکے بعد زکام کا ہونا سودمند ہے کہ فضلہ نضج یافتہ کو خارج کردیتا ہے۔ جو شخص نزلہ مین مبتلا ہو اوسکو لازم ہے کہ رات کو زیادہ پیٹ بھر کے غذا تناول نکرے کہ اوسکے بخارات سے اسکا سر بھاری رہیگا اور ہمیشہ سر کی تسخین کرتا رہے اور سردی سر کو دور رکھے اور باد شمالی سے بھی اپنے سر کو دور رکھے خصوصًا دوپہری ہوا جو بعد دکھنی یعنے باد جنوبی کی چلے۔ اسلیے کہ جنوبی ہوا فضول کو بھر دیتی ہے اور تحلیل کرتی ہے اور شمالی ہوا قبض پیدا کرکے فضول کو نچوڑتی ہے اور یکجا کردیتی ہے۔ نزلہ والیکو برف کا استعمال بھی نکرنا چاہیے اور نہ کسوقت پیٹ کو بہت بھرے اور اکثر پیاسا اور بھوکھا رہے اور جسقدر ہوسکے بیداری اختیار کرے اسلیے کہ نیند کو ترک کرنا نزلہ کا اصلی علاج ہے۔ اسی طرح استمال اور اخراج خون کا بھی نزلہ کا علاج ابتدائی ہے۔ مگر پہلے خون نکالنے کی تدبیر کرنی چاہیے اوسکے بعد مسہل کرنا مناسب ہے بشرطیکہ دونون کی حاجت ہو ورنہ فقط اخراج دم کافی ہے۔ فصد کا استعمال خصوصًا ابتداے نزلہ مین بہت کم ہوتا ہے یہان اگر اسقدر کثرت مادہ کی ہو کہ تحمل نہوسکے اوسوقت فصد کرنی چاہیے۔ اور تھوڑے سے نزلہ مین فصد کی حاجت نہین ہے۔ اور اسی طرح جس نزلہ مین کھانسی نہو اوسمین بھی فصد کی ضرورت نہین ہے۔ پھر اگر تھوڑی سی کھانسی ہو اور لغث کم آتا ہو فصد خفیف کردینی چاہیے کہ شاید کبھی اسکی ضرورت ہو اور شربت تشخاش سادہ کا استعمال کرانا ہر اگر بیداری ہو یعنے نیند کم آتی ہو ورنہ فقط سکون اور آرام دینے پر اکتفا کرین۔ حقنہ کرنے سے فضول کا جذب اسفل کی طرف ہوتا ہے اور طریق یعنے راہ آمد فضول کی نرم اور لین ہوجانے کی غرض سے مثل ماء الشعیر کے استعمال کرین تاکہ نفوذ اچھی طرح ہوجاے جسوقت ہمراہ نزلہ کے نحس کی شدت ہو معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ بطرف جنب کے مائل ہے پس جلدی فصد کرنی چاہیے۔ ذات الجنب سے اکثر حمی پیدا ہوتی ہے۔ اور کھانسی کی گولیان فقط خشونت صدر کی غرض سے دیجاتی ہین۔ مواد موجودہ فراہم شدہ کے واسطے جب سعال کچھ مفید نہین ہے۔ پیاس کو

روکنا اور صبر کرنا واجب ہے اور اکثر شربت خشخاش پانی مین آمیز کرکے پینا چاہیے اور اگر تقویت کا ارادہ ہو تو مارالشعیر اور سویق کا استعمال کرین - اگر ہمراہ نزلہ کے تپ ہو استحمام کرنا چاہیے جس شخص کو جاڑے اور گرمیون برابر نزلہ رہے استعمال حب قوقایا اسے انفع اشیا ہے - اعضاے سافلہ کو حرکت دینا بھی نزلہ مین زیادہ مفید ہے کہ مواد کو بطرف اسفل کے جذب کرتی ہے - اور بعد تحریک اعضاے اسفل کے جو تکمیدات اور تبخیرات کہ آئندہ مذکور ہوتے ہین ان سے استعمال کرین - مگر اسکی رعایت رہے کہ بروقت امتلاے معدہ کے یہ تدبیر نہ ہونی چاہیے - جو شخص خوگر نزلہ کا ہو کہ اکثر اوسے ہوجایا کرتا ہے قبل اسکے کہ نزلہ اوسے عارض ہو اگر حمام مین اسقدر ٹھہرے کہ تعریق ہوجاے یہ تدبیر کبھی اوسکے نزلہ کا انسداد کر دیتی ہے اور ہمیشہ صاحب نزلہ کو سر کا وازگون رکھنا اور بچھاون کا تہ دار اور دوہرا ہونا ضرور ہے اور سونے کے وقت چت لیٹنا نہ چاہیے - مادہ نوازل کو کم کرنیکا طریقہ یہی ہے کہ تنقیہ بدن کا کرین نزلۂ حار مین تو فصد اور اسہال سے بذریعۂ ایسی دواؤن کے جو اخلاط حارہ کو خارج کردین اور جو تنقیہ ایسی دواؤن سے مرکب ہو جو مادہ کو بطرف اسفل کے جذب کرین - اور نزلۂ بارد مین تنقیہ اوویۂ مخرجہ بلغم سے کرین جو سر کے بلغم کو بھی خارج کردین خواہ مسہل مشروب ہو یا حقنہ کے ذریعہ سے اور دونون تدبیر کے بعد کھانے پینے کی تقلیل کرنی چاہیے اور ایک شبانہ روز بالکل ترک آب و غذا کردین کہ نزلہ دور ہوجائیگا - نزلہ کے سبب فاعلی کا مقابلہ بالضد اسی طرح کرین کہ حار نزلہ مین سر کی تدبیر تبرید بالقوہ سے کرنی چاہیے یعنے ایسی تدبیر کہ اوس سے انجام کار مین تبرید پیدا ہو گو سردست وہ بارد نہو جیسے حمام آب شیرین سے صبح کو کرنا بدون کچھ کھانے پینے کے اور اطراف پر پانی ڈالنا اسی طرح سر کی مالش اور اطراف کی اور ناف کی اور حلقہ اور مذاکیر کی اور جو اعضا اونکے متصل ہین روغن بنفشہ سے اور نطول جو شعیر اور بنفشہ اور بابونہ اور خشخاش سے طیار کیا جاے - جو مبردات قوی ہین اونکو سر پر ڈالنا اور غذاے سبک جو بارد رطب ہو اوسی کو اختیار کرنا ہر روز جلنجبین کا استعمال کرنا چاہیے - نزلۂ بارد مین جب دغدغہ اور پیاس ظاہر ہو فوراً تدبیر مین کوشش کرے کہ سر کی تسخین اور تکمید خرقہاے گرم سے کیجاے تا اینکہ وہ گرمی محسوس ہو کر اوسکا اثر دماغ تک پہونچے مگر اس تسخین اور تکمید مین سر کی حفاظت بھی اور اطراف سے لازم ہے - کبھی نمک اور باجرہ سے بھی تکمید کی حاجت ہوتی ہے اور کبھی آب گرم سے اور کبھی بہت زیادہ گرم پانی سے تکمید کرتے ہین کہ اوس سے زیادہ گرمی کا تحمل نہو سکے - نزلہ بارد مین نطولات منضجہ محللہ کا بھی استعمال ہوتا ہے اور تمریخ اطراف کی روغنہاے گرم سے جیسے روغن بنفشہ اور بابونہ اور مرزنجوش اور ان سے زیادہ قوی روغن سداب اور روغن غار اور روغن سوسن کہ ان روغنون سے ذکر اور اعضاے قریبۂ ذکر اور حلقہ اور ناف اور اطراف کو ملتے ہین اور سر کو صابون قسطیلی سے دھوتے ہین - جہان تک ممکن ہو روغن سر مین چھونجاے ہان اگر کوئی چارہ نہو مثلاً تبرید سر کی خواہ تسخین ایسی کرنی ضرور ہو کہ دیر پا رہے اوسوقت روغن کا استعمال کرنا جائز ہے - مگر پھر بھی بعد استفراغ اخلاط کی تدبین کرنی چاہیے - سر پر خواہ پیشانی پر لطوخات جو خردل اور قسط وغیرہ سے طیار ہون لگانے چاہین اور صابون وغیرہ سے اونکو دھو ڈالنا چاہیے - غذا ایسی تناول کرین جو سبک اور لطیف ہو اور سخونت ہمراہ تلئین صدر کے پیدا کرے یعنے سینہ کی خشونت کو دور کردے - بہتر اوویۂ محمرہ کی بھی حاجت ہوتی ہے کہ اوسمین سرگین کبوتر اور خردل اور انجیر اور ثافیسا ڈالا جاتا ہے بلکہ داغ لگانے کی بھی احتیاج ہوتی ہے - خلاصہ یہ ہے کہ سر کو گرمی پہونچانی اور خشک رکھنا نزلۂ بارد مین زیادہ نافع ہے اگر پیدا ہو چکا ہو اور آئندہ جو نزلہ حادث ہونے والا ہے اوسے یہ تدبیر روک بھی دیتی ہے - نزلۂ بارد مین جو شخص مبتلا ہو اوسے چاہیے کہ قبل نضج مادہ کے داخل حمام نہو بلکہ تکمیدات یابسہ کا استعمال کرے - مشک کو سونگھنا بھی اس نزلہ کو نافع ہے - اسی طرح کانون مین پا بارودی کا جو کسی روغن گرم مین ڈبویا گیا ہو رکھنے سے نفع ہوتا ہے - سیلان اور ریزش کو قطع کردینا ایسے غرغرون سے چاہیے جو معتدل اور بارد ہون جیسے سرد پانی سے غرغرہ کرنا خواہ گلابجل اور آب عدس اور آب کشنیز خواہ جس پانی مین پوست خشخاش کو جوش دیا ہو اور آب انار سے

یعنی غرغرہ کراتے ہین ان غرغروں مین نزلہ حار کے واسطے بارد اور نزلہ بارد کے واسطے غرغرہ حار کو اختیار کرین حلق پر شراب مین ناشتہ کو ملیکر لطوخ کے طور پر لگائین خصوصاً نزلہ بارد مین - اسی طرح کھانسی کی گولیان منہ مین رکھین جوافیون اور بیضہ اور کندر اور زعفران سے مرکب ہون گران گولیون کو نگل نجائے فقط عرق انکا چوسا کرے - اسی طرح وہ اشربہ جو کہ مخصوص دونون قسم کی نزلہ کے واسطے ہین جیسے شربت بنفشا تازہ نزلہ حار کے واسطے اور شربت کرنب اور شربت خشخاش جو سلافہ سے بنایا جاے اور اوسمین مرکی وغیرہ داخل ہو نزلہ بارد کے واسطے اور اسی قسم کے مرکبات ادویہ جو کہ قرابادین مین لکھی جاتی ہین - شربت خشخاش کا استعمال ابتداے نزلہ مین البتہ جائز ہے کہ انصباب کو بطرف صدر کے روکے - اور جب نزلہ مجتمس ہوگیا اور محتاج نفث کا ہوا یعنے کھنکھار کے تھوکنے سے اوسکا اخراج ہوتا ہو اوسوقت یہ شربت ہرگز قابل استعمال کے نہین ہے - اسی طرح بخورات حابسہ کہ جو خیشوم مین پہونچین اور حنک مین حبس بخارات کرین - یہ بخورات جیسے سندروس کی دھونی نزلہ حار اور بارد دونون کے واسطے یا کلونجی کی دھونی نزلہ بارد کے واسطے بلکہ اسکا سونگھنا بھی مفید ہو اور قسط کی بھی یہی تاثیر ہے - اور بھنی ہوئی کلونجی کی تھیلی وغیرہ مین کپڑے کی پوٹلی باندہ کر سونگھنا زیادہ نافع ہے - اسی طرح بخور قسم کے جسکا نام عوقی ہے اسی طرح بخارات شراب کے خواہ شہد کسی چکی کے پاٹ کو آگ سے گرم کرکے اوسپر ان چیزون کے چھڑکنے سے جو بخارات اوٹھین اوسکو سونگھنا - کندر کی تبخیر ہمراہ عود خام اور سندروس کے اور قسط اور لبین اور عود کی تبخیر گرطرفہ اور درد مخصوص نزلہ حار کے واسطے - اسی طرح طبرزد اور بالہ اور شعیر جو گاے کے دہی مین بھگویا ہوا اور شکر اور کافور اور سبوس جسکو سرکہ مین ترکیا ہوا اسکی تبخیر نزلہ گرم مین کرنی چاہیے - اسی طرح فقط سرکہ گرم پتھر پر ڈالکر بخارات کی دھونی لینی لیکن پتھر خوب دھویا ہوا اور صاف ہو - تعدیل قوام مزلہ استعمال سے لوعوقات کے حاصل ہوتی ہو اور کثیر اسکو منہ مین رکھنا اور جب سفرجل کا منہ مین رکھنا تاکہ اسکی آمیزش سے جو رقیق مادہ خارج ہوتا ہے ملکر غلظ پیدا کرے اور لزوجت بھی اوسمین آجاے اور بسبب غلظ اور لزوجت کے اندر عمق بدن کے نہ اوترے اور تھوکنے مین اوسکے آسانی ہو خواہ اور کوئی ایسی ہی دوا کا استعمال کرے مگر وہ دوا ایسی ہونی ضرور ہے کہ زیادہ غلظ اور شوریت اوسکی موذی نہو - اگر نزلہ بارد ہو تو قبل نضج کے دخول حمام جائز نہین ہے اور اگر حار نزلہ ہو اوسوقت قبل نضج کے حمام سے زیادہ خوف نہین ہے بلکہ نفع بھی ہوتا ہے - مادہ کی تحریک دوسری طرف اوسکی یہی صورتین ہین کہ اگر بطرف حلق کے انصباب نزلہ کا ہو اوسکو چھینک لانے والی ادویہ سے بطرف ناک کے لیجائین اور یہ دوائین وہی چیزین ہونگی جو تنخمے مین لذع پیدا کرین یا جسطرح اگر کسی کا نزلہ حار بطرف اسفل کے گر رہا ہو اوسے بذریعہ حجامت نقرہ کے خواہ نطولات محللہ پر اکباب کرانیسے یعنے سر جھکانے سے یا رباحین جاذب مادہ کے سونگھانے سے بطرف ناک کے اوسی مادہ حار کو لیجائین حفظ ما تقدم اور تدبیر پیش از وقوع ضرر اوسکی یہ صورت ہو کہ مثلاً عاق اور ریہ کو آفت سے نزلہ کی بچائین اور اکثر یہ حفاظت بذریعہ غذاؤن کے ہوتی ہے - نزلہ حار مین سینہ پر روغن بنفشہ کی تمریخ اور ماء الشعیر بنفشہ مرے ملاکر خواہ آب انار شیرین ملاکر استعمال کرانا چاہیے - اور احساء جو نشاستہ اور آرد جو اور باقلا سے طیار ہون ہمراہ شیر تازہ کے اگر تپ نہو اور تپ ہو تو اوسوقت دودہ ضرر کریگا اور لعوقات لینہ کا استعمال جو بارد ہون اور اشربہ روغنیہ یعنے شراب روغن جو بارد ہو اور نزلہ بارد مین تدبیر حفاظت سینہ اور حلق کی یہ ہو کہ سینہ پر تمریخ روغن بنفشہ اور روغن بان کی کرین اور احساء مارہ ملینہ کو غذا مین اختیار کرین جیسے دستو سبین اطریہ داخل ہو ہمراہ شہد کے یا چینی کا ستو ہمراہ روغن بادام کے یا روٹی ہمراہ مغز پستہ کے اور لعوقات ملینہ حارہ اور اشربہ روغنیہ جو حار ہون - ایضاً خود روغن ہمراہ اصطرک کے اور گرم پانی کا استعمال نزلہ مین نافع ہے کہ نزلہ کو نضج دیتا ہے اور اوس غائلہ اور ضرر کو اوسکے دفع کرتا ہے جو اعضاے نفس پر ہوتا ہے اسطرح کہ جسقدر نزلہ اوترچکا ہو اوسکو نضج دیتا ہو اور تنقیہ بھی کر دیتا ہے نبیذ اب نزلہ کو موافق نہین ہے - اور کبھی حسب اتفاق ابتداے نزلہ مین موافق بھی ہو جاتی ہے اور بعد نضج کے مقدار معتدل موافق ہوتی ہے

مگر واجب ہی کہ اسوقت بھی قلیل المراریت ہو اور پانی ملاکر استعمال کرین زمہوات یعنے وہ اشیا جنمین چکنے کی بدبو آتی ہو نفیج نزلہ کو ابتدا مین منع کرتے ہین

مقالہ دوسرا باقی احوال انف کے بیان مین

بدبو کا مرض جو ناکمین پیدا ہوتا ہی اوسکا سبب یہ ہی کہ یا تو بخارات متعفن نواحی صدر اور معدہ اور ریہ سے ناکمین صعود کرتے ہین یا کوئی خلط متعفن خیشوم کی مُہ یونمین ایسی بھر جاتی ہی جو جا د اور تیز ہو اور اوسی کی وجہ سے قرحہ پڑجاتا ہے اور یہ بوے بدبیشتر اوپر تک بھی چڑھتی ہی۔ یا کوئی خلط متعفن کل دماغمین خواہ مقدم دماغ مین خواہ اوس مقام مین جو قریب ناک کی ہی بھر جاتی ہی۔ یا کوئی عفونت اور فساد خاص انھین ہڈیونکو عارض ہوتا ہی اور اوسکا علاج دشوار ہوتا ہی یا بواسیر انف جو متعفن ہو اوسکی وجہ سے یہ بدبو پیدا ہوتی ہی

علاج اگر کوئی خلط ردی خیشوم اور اندرون خیشوم کے فراہم نہو بلکہ معدہ خواہ دماغ مین اس خلط کا اجتماع ہو پہلے اوسکا تنقیہ کرلینا ضرور ہی اوسکے بعد وہ ادویہ جنکا بیان اب کیا جاتا ہی استعمال کرین جو فتیلہ اور سعوطات اور نفوخات وغیرہ سے ہین۔ فتیلہ کے ذریعہ سے استعمال ادویہ کا اس مرض مین زیادہ مجرب ہی اور اصوب یہ ہی کہ پہلے ناک کو دہوڈالین شراب سے بعد ازان اون فتیلونکو استعمال کرین جو مرکی اور حماما اور اقاقیا سے بنائے جائین شہد کے ذریعہ سے یا حماما اور مرکی اور ورد وروغن نارد ین۔ بہت اصناف کے فتیلہ انھین ادویہ سے باختلاف اوزان طیار ہوتے ہین جیسے سعد اور سنبل اور نسرین اور ذریرہ حماما قرنفل آس اور صبر اور درد اور کسی قدر نمک۔ اختیار ہی کہ یہ سب دوائین اپنے اپنے اوزان سے ملاکر خواہ انمین سے بعض ادویہ کو ملاکر فتیلہ طیار کرین یا شراب شلث جو رقیق ہو اوسکو اوس زرور پر چھڑکین جو سعد اور قرنفل اور راسک اور لاذن جملہ اجزا ر ہموزن سے بنایا جاے۔ ایضاً آس اور قصب الذریرہ اور نسرین ورد قرنفل ہر واحد سے ایک درہم مرکی مازو ہر واحد نصف درہم مشک چار جبہ کافور چار جبہ اقلیمیا ملح اندرانی ہر واحد چار قیراط اسکا فتیلہ بناکر استعمال کرین سعوطات مین سے عصارہ فوتنج بھی مفید ہی اور افضل سعوطات اس مرض مین خجر کا پیشاب ہی کہ اسکے استعمال سے ازالہ مرض مین کبھی تخلف نہین ہوتا ہی مجرب کامل یہ دوا ہی کہ قرص اندرو خون کو جو تریاق مین پڑتا ہی شراب مین محلول کرکے ناکمین ٹپکایا جاے تو مرض جاتا رہیگا۔ طبیخ دارشیشعان شراب مین ملاکر بھی عمدہ اور جید ہی کہ چند روز اوسکا استنشاق کرین۔ لطوخات مین سے یہ ہی کہ اندر ناک کے قلقطار کا لطوخ کرین۔ ایضاً برگ یاسمین پانی مین پیسکر ناکمین طلا کرین۔ اور دواے قریطن حکیم کی اوسکے یہ اجزا ہین مرکی چار درہم اور دو ثلث درہم کے سلیخہ ایک درہم اور سدس درہم حماط اسی کے ہم وزن سب کو کسی چیز سے گوندہ لین۔ نفوخات مین سے یہ دوا ہی کہ فودنج کو نفوخ کرین یا خربق سپید اور صدف سوختہ کا نفوخ کرین اور جو دوا اجزا مین فتیلون کے مذکور ہو چکی ہی اوسکا بھی نفوخ ہوسکتا ہی۔ عود بلسان کا نفوخ بھی کیا جاتا ہی۔ نشوقات مجربہ سے طبیخ دارشیشعان پانی یا شراب کے ہمراہ اور چند روز مستعمل ہوتا ہی۔ اس مرض مین بجملہ مجربات کے خصوصاً اگر دماغ یا مقدم دماغمین عفونت ہو یہ بھی تدبیر ہی کہ دو داغ داہنے اور بائین پر یا فوخ کے لگائین کانون کے سامنے اور مائل بطرف صدغین کے خواہ ایک ہی داغ وسط مین سر کے لگایا جاے

قروح انف کبھی ناکمین قروح پیدا ہوتے ہین بخارات حارہ سے جو ردی ہون خواہ نزلہ ہاے حادہ سے اور یہ قروح یا تو بدبو اور متعفن ہوتے ہین باعشکر لیشہ کی طرح یا قروح بثور کے طور پر ہوتے ہین یا قروح ساذجہ۔ اور پھر یہی قروح کبھی ظاہر ہوتے ہین اور کبھی باطن مین ہوتے ہین

معالجات ناک ایک ایسا عضو ہی جو بہ نسبت کان کے رطب ہی اور بہ نسبت آنکھ کے خشک ہی لہذا ناک کے قروح کا علاج ایسا واجب ہی جو در میانی علاج قروح گوش اور چشم کے ہو لہذا حاجت اس امر کی ہی کہ جو ادویہ مجففہ قروح بنی کے واسطے تجویز کیجائین اونکی قوت تجفیف کمتر ہو بہ نسبت ادویہ مجففہ قروح گوش کے اور زیادہ مجفف ہون بہ نسبت ادویہ قروح چشم کے۔ اسلیے کہ قروح گوش زیادہ تجفیف کے اثر کو خواستگار ہین اور قروح چشم ادنی سا اثر اولی تجفیف کا بھی اونکے واسطے کافی ہی۔ پھر اگر مواد قروح انف کا بوجہ سیلان کے سبب

حدوث ان قروح کا ہو خواہ بخارات کے صعود سے یہ قروح پیدا ہوے ہون ایسے قروح کا علاج استفراغ اور جذب مادہ سے دوسری طرف کو کرنا چاہیے چنانچہ معلوم ہو جائیگا۔ اور مجملی علاج یہ ہے کہ سر کی تخفیف کرین اور تقویت بھی اونھین طریقون سے کرین جو کر مذکور ہو چکے ہین بعد ازان دونون تھنون کی فصد کرنی چاہیے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جملہ ادویہ جو باسیر انف اور اُرہبان مین نافع ہوتی ہین اور جنکا ذکر ہم عنقریب کیا چاہتے ہین وہ سب ادویہ قروح انف مین بھی نافع ہین بشرطیکہ وہ ادویہ قوی الاثر ہون اور جب وہ ادویہ لعاب دار کر دیجائین بذریعہ لعابات وغیرہ کے یہان تک کہ نرم ہو جائین جملہ قروح خفیفہ مین بھی استعمال کے لائق ہو جائین گی۔ قروح یابسہ کا علاج ایک سبوخ سے کیا جاتا ہے جو موم سے بنایا جاتا ہے کہ موم مین نصف وزن اوسکے حرام مغز سماق گاؤ کا روغن نیلوفر اور روغن شیرج مین گھلا کر طیار کرتے ہین اور اصلح میرے نزدیک روغن گل ہے خصوصاً وہ روغن گل جو زیت الفاق سے بنایا جاے۔ ایضاً ایسے قروح یابسہ کا علاج اوس مسبوخ سے کرتے ہین جو روغن بنفشہ اور کتیرا اور تھوڑا سا کف اسبغول اور خطمی کا۔ ایضاً فتیلہ کو زوفا اور بط کی چربی اور موم زرد اور اونٹ کی چربی اور مرغ کی چربی اور شہد مین ڈبو کر استعمال کرین۔ ایضاً موم اور روغن بلیلہ زرد یا مازو کا روغن۔ اور بیشتر اوس رگ کی فصد جو ناک کے کنارہ پر ہے بعد قیفال کی فصد کے اور حجامت اور اسہال کے نافع ہوتی ہے۔ جو قروح کہ اونکی طرف کوئی مادہ حریف اور ردی خواہ مُنتن یعنے بدبو کرتا ہو ادن قروح کا علاج دشوار ہے پھر بھی فصد اور اسہال تو ضرور ہی کرنا چاہیے اور بیشتر اسہال بذریعہ یارجات کبار کے کرنا مناسب ہوتا ہے اور ادن قروح کو ہمیشہ نظرون سے دہونا اور صابون سے واجب ہے خصوصاً وہ صابون جو سقلیا اوس کی طرف خواہ وہ صابون جو قسطلین کی طرف منسوب ہے بعد ازان وہ ادویہ جنمین قوت تخفیف زیادہ ہے استعمال کرین۔ اونھین ادویہ مین سے یہ نسخہ ہے پوست خشخاش اور قلقدیس اور زرنیخ احمر اور خربق ان سبکو پیسکر تلخہ گاؤ مین چند روز برابر خمیر ادھائین بعد ازان استعمال کرین۔ کبھی اسی نسخہ مین حماما بھی پڑھا دیا جاتا ہے اور مر اور فوتنج اور فراسیون اور زعفران اور شب کو اضافہ کرتے ہین۔ دواے روفس حکیم کی مجرب ہے۔ سعد اور شب اور مازو اور مر اور زعفران اور زرنیخ ہموزن مستعمل ہے۔ جس قروح مین درد بشدت ہوتا ہے اونکا علاج یہ ہے کہ اسرب سوختہ جو مغسول ہو اور اسفیداج اور مرداسنج کا مرہم روغن گل اور موم ملا کر بنائین اور استعمال کرین۔ قروح شبریہ کا علاج روغن گل اور روغن آس اور مرداسنج اور گلاب اور تھوڑا سا سرکہ ان سب سے مرہم طیار کرین۔ قروح ظاہرہ کا علاج اس مرہم سے کرنا چاہیے سپیدہ ایک رطل مرداسنج نین اوقیہ چرک قلعی سوختہ تین اوقیہ شراب ملا کر استعمال کرین اور اقراص اندرون سے بھی کبھی شراب اور کبھی سرکہ ملا کر علاج کیا جاتا ہے اور کبھی پانی ملا کر غرض جیسا موقع اور مناسب ہو۔ مراہم جیدہ سے یہ بھی ایک مرہم ہے خبث اسرب اور شراب کہنہ اور روغن آس کیچا پیسکر کولبون کی آنچ پر طیار کرین اور ہلاتے رہین تا نیکر غلیظ ہو جاے اور تانبے کے برتن مین بحفاظت رکھ چھوڑین اسرب سوختہ اور خبث اسرب کا ایک ہی اثر ہے عصارہ چقندر کو تنہا خواہ اور ادویہ کے ہمراہ استعمال کرنا بھی سزاوار ہے کہ بہت نافع ہے **علاج قروح حادہ** کا ابتدا مین تمار روغن گل کافی ہے خواہ موم یا مغز کی چربی کیساتھ اور اس سے زیادہ قوی مرہم اسفیداج ہے خصوصاً اگر لعاب بہدانہ ملایا جاے۔ اور اگر زیادہ تخفیف منظور ہو فقط خبث فضہ ملا دین روغن آس کے ساتھ اگرچہ مرض تھوڑا سا شدید ہو جاے اوسوقت یہ مرہم استعمال کرین سپیدہ ایک رطل مرداسنج نین اوقیہ خبث الرصاص تین اوقیہ قلعی سوختہ اور مغسول بذریعہ شراب کے چار اوقیہ اسی کا مرہم بنائین روغن آس اور سرکہ ملا کر۔ پھر جب مرض کہنہ ہو جاے اور شدت زیادہ ہو اوسوقت یہ مرہم لگائین مرداسنج چار درہم سداب تازہ چار درہم شبت دو درہم روغن آس اور سرکہ مین مرہم طیار کرین اس سے زیادہ قوی مرہم یہ ہے زاج اور قلقند اور مرہم ہر واحد سات جزو قلقدیس چھ جزو شب یمانی مازو نوشادر نخاس ہر واحد چار جزو کندر ایک جزو اور نصف جزو

سرکہ ایک رطل اور آٹھ ادویہ تانبے کے برتن مین اسقدر پکائین کہ شہد کی قوام مین آجاے اور اسی کا لطوخ استعمال کرین **سدۂ خیشوم کا بیان** سدۂ خیشوم وہی چیز ہی جو خیشوم کے اندر محتبس ہو اور جو چیز خلق سے نا کمین آتی جاتی ہی اوسکی آمد و رفت کو بند کردے کبھی یہ سدہ ایک خلط لزج کا ہوتا ہی اور کبھی گوشت اوگ کر یا بطور سدہ کے بن جاتا ہی اور کبھی خشک کہنہ اور پپڑی کی طرح سے ہوتا ہی **علاج** کڑوی مسور ایک درہم جند بیدستر نصف درہم افیون ایک قیراط زعفران ایک قیراط مر نصف درہم اسکی گولیان بنالین اور آب مرزنجوش تازہ مین پیسکر سعوط کرین اکثر اس سدہ کا انخلال اور ہٹانا دست کاری اور عمل ید کا محتاج ہوتا ہی اور ناک کا سوتنا اوس خاص سلائی سے جو ناک ہی مین پھیرنے کے واسطے بنائی جاتی ہی اور وہ سلائی ایسی بھی ہوتی ہی کہ اوس سے سدہ وغیرہ کا کھینچ لینا خواہ نکالڈالنا بھی ہوسکتا ہی کہ ہمیشہ چھیلتے چھیلتے بالکل اوسکو صاف کردین اور بیشتر چھیلنے سے اوسکے اسقدر بہ گوشت وغیرہ نکلتا ہی کہ اوسکی کثرت مقدار سے سخت تعجب ہوتا ہی شاید کبھی نصف رطل تک وزن مین پہونچ جاتا ہی۔ پھر اگر یہ تدبیر بھی کافی اور مفید نہو ناچار اوس تدبیر کو اختیار کرین جو ہم باب بواسیر مین لکھ چکے ہین **خبان کا علاج** اسکے علاج مین ایک سعوط اور غرغرہ ہی جو ادویۂ ذیل سے کیا جاے پہلے مازو سائیدہ کو آب انار شیرین مین جو بقدر غمرہ کے ہو یعنے وہ سفوف مازو کا اوسمین ڈوب جاے جوش دین کہ سارا پانی اوسمین جذب ہو جاے پھر اوسے سوکھا کے نصف اوسکا کندر اور انزروت ملاکر اوسے آب انار سے ملائین جسمین مازو کا جوش لکھا گیا ہی اور چند روز اسکا سعوط کرین۔ یہ بھی دوا ہی کہ سہاگہ کو موم روغن ملاکر ناکمین ڈالا کرین تا انیکہ ازالہ مرض ہوجاے **رشح الانف** کو نسبتہ ہوجانا بینی کا اولی اور افضل یہ ہی کہ پہلے ناک کو اندر سے خوب ٹھوس ٹھوس کر کسی کپڑے وغیرہ سے بھرین بعد ازان باہر سے اوسکی بھی اور نرم وغیرہ کو درست کرین اور جو شئے اندر بھری ہی اوسے تھوڑا تھوڑا کرکے نکالین۔ طلا جو اسمین نافع ہی اوسمین اوسی قسم کی دوا داخل ہی جو کسر اعضاے دیگر مین بیان کی گئی جیسے برادہ بانس اور مرمر اور زعفران اور رامک اور رسک اور طین مختوم رومی اور خطمی اور لاذن اسکو مارا تل یعنے قسم خاص جھاؤ کی یا آب طرفا مین ملاکر طلا کرین۔ علاوہ یہ ہی کہ ایسی ادویہ کا بیان ہم نے باب کسر اور جبر مین بخوبی کردیا ہی **بواسیر اور اُریان الف کا بیان** بواسیر الف سے مراد وہ زیادتی خاص ہی جو ناک مین گوشت زائد سے پیدا ہوتی ہی کبھی تو برنگ سُرخ مثل گوشت کے ہوتی ہی اور سپید بھی ہوتی ہی اور اوسمین درد نہین ہوتا ہے اور اسکا علاج آسان ہی۔ اور کبھی سُرخ اور تیرہ گون ہوتی ہی کہ اوسمین درد شدید ہوتا ہی اسکا علاج دشوار ہی خصوصاً اگر اوسمین سے پیپ بھی بہتا ہو اور اوس ریم مین عفونت بھی ہو۔ اور بیشتر اسی قسم مین وہ بھی فزونی ہوتی ہی جو سرطانی ہی اور ناک کی شکل کو بگاڑ دیتی ہی اور شدید شدید سے درد پیدا کرتی ہی یہ وہی بواسیر الف ہی جو تیرہ رنگ اور بہت خراب پیدا ہوتی ہی اور اندر گوشت کے زیادہ گھسی ہوئی اور مقدار جسامت مین بڑی۔ اوسکی تدبیر یہی ہی کہ بآسانی اور بمدارات ازالہ کیجاے قطع کرنا اور چھیلنا اوسکا مناسب نہین ہی۔ سرطان اور بواسیر بگوشت مین کبھی تفرقہ اسطرح بھی کیا جاتا ہی کہ اگر بعد امراض راس اور نوازل کے ہوا وسے بواسیر کہتے ہین اور اگر محض ناک کی صفائی اور بدون اسیلان کسی رطوبت حادہ کے پیدا ہوا وسکو سرطان کہتے ہین خصوصاً اگر اوس سے پہلے دماغمین اعراض سوداوی ہون اور ابتدا مین برابر دانہ نخود کے ہو یا برابر فندق کے پھر بڑھتی جاے اور جنگ مین صلابت پیدا کرے۔ سرطان مین اکثر صدید یا سیلان کسی اور رطوبت کا نہین ہوتا ہے حلق کی طرف بلکہ وہ خشک اور سخت ہوتا ہی اور بواسیر کبھی اسقدر بڑھ جاتی ہی کہ بمنزلہ بواسیر لقلقہ کے ہوجاتی ہی اور کبھی بڑھ کر ناک سے باہر بھی آجاتی ہی یا حنک مین پہونچ جاتی ہی۔ جتنی ادویہ اُریان کو مفید ہین بواسیر کو بھی نافع ہین **معالجہ** جو بواسیر قسم اول ہو یعنے اوسمین درد وغیرہ نہو اوسے چھری سے کاٹ ڈالنا چاہیے بعد ازان سوہن خواہ آری سے یہ نرمی چھیلنا لازم ہی اور دوسری قسم کی بواسیر جو بدگوشت اور خراب

قسم ہی مناسب ہو کہ اوسکا علاج یا تو اون ادویہ سے کرین جنکو ہم آئندہ بیان کرین گے خواہ آگ کے ذریعہ سے، پھوڑے پھنسیوں اور بارایک داغ دین یا مجارد یعنے سوہن وغیرہ سے آہستہ آہستہ کاٹین اور جسقدر فزونیان گوشت وغیرہ کی ناکمین سوہن اوسے نکال ڈالین۔ سوہن اور ریتی کی عمدہ قسم وہی ہے جو انبہ بہ دار ہو یعنے اوسمین بطور تل کے اندر خالی ہو۔ اور بعد کاٹ ڈالنے کے ناکمین سرکہ اور پانی ڈالین اگر سانس کی اچھی طرح آمد برآمد ہونے لگے اور سدہ مانع آمد شد نفس کا دور ہو جاے، تو کام درست ہو گیا اور مرض بھی جاتا رہا ورنہ ابھی بقیہ رہ گیا ہے جو کسی قدر عرق کیطرح باقی ہے اُسوقت منشار خیطی سے کام لین طریقہ منشار خیطی کی ساخت کا یہ ہے ایک ڈورا یا تو گا خواہ ریشم کا لیکر اوسمین گرہ ایسی دین جیسے گنڈاسوت کا گرہ دار ہوتا ہے کہ اوسمین مثل انڑہ کے دندانہ بن جاتے ہین پھر اوس ڈورے کو اسرب کی خمدار سوئی مین پرو کے ناکمین ڈالین اور جنگہ کی راہ سے حلق مین نکال لین اب ایک سرا تو اوس ڈورے کا حلق مین ہو اور دوسرا ناک کے باہر دونون سرونکو پکڑ کے اسطرح کھینچین جیسے انڑہ کی کشش ہوتی ہے اسی کو کھینچتے کھینچتے جو کچھ بقیہ فزونی کا رہ گیا ہے بواسیر مذکور کا وہ کٹ جائیگا۔ بعد ازان ایک بار یک تل خواہ چھوٹی قلعی کی یا پرون کی لیکر اوسپر کپڑا وغیرہ لپیٹین اور پھر اوسپر ادویۂ بواسیر کو چھڑکین جیسے دواے قرطاس اور دواے اندرون اور جملہ ادویۂ مذکورۂ ویل کو اور اوس تل کو کہ دونون طرف منھ اوسکا کھلا ہوا ہو مع اس ذرورے کے ناکمین ڈالین۔ منھ کھلے رہنے سے فائدہ یہ ہے کہ سانس کی آمد رفت بند نہو گی اور دوا دیر تک رکھ سکتے ہین۔ اگر کوئی آلہ پچلنے کا مثل سوہن کے طیار کرین مگر وہ آلہ بھی انبہ بہ دار ہو یعنے ٹھوس نہو چنانچہ اوپر بھی بیان کیا گیا الغرض ایسے آلہ سے بھی مراد پوری ہو سکتی ہے اور صفائی بدگوشت کی چھیلنے خواہ رتینے سے ہو جاے گی۔ جسوقت بواسیر پر آلات قطع اور جرد کے مستعمل ہون خواہ ادویۂ اکالہ کا استعمال کیا جاے اوسکے پھینک لانے کی بھی ضرورت ہے تاکہ جو عفونت باقی رہ گئی ہو وہ پھینک کی حرکت سے منتشر ہو جاے اور پراگندہ ہو کر یکجا باقی نرہے۔ جن دواؤن سے علاج خفیف بواسیر کا کیا جاتا ہے ناکرفتہ رفتہ ازالۂ مرض کرین وہ ادویہ بنائی جاتی ہین پوست انار سے جو پانی مین پسا گیا ہو اسقدر پیسنا چاہیے کہ آمیختہ ہو جاے اور ہمیشہ اوسکا استعمال کرین کہ مجرب ہے مگر نفع اسکا دیر مین ظاہر ہوتا ہے (گھبرانا نہ چاہیے) یا فتیلہ جو اشنان سبز اور ساذج سے یا شحم حنظل اور جوز السرو جسکے ہمراہ کسی قدر انجیر بھی ہے اور چند روز استعمال کیا جاتا ہے۔ یا فتیلہ عصارۂ حبق سے تنہا خواہ کسی اور عصارہ مین ڈبو کر اوسکے بعد سوکھی ہوئی حبق اوسپر چھڑکتے ہین یا شراب مین ڈبو کر اوسپر حبق چھڑکتے ہین۔ یا عقید آب انارین یعنے جما ہوا اور خشک آب انارین جو مع پوست وغیرہ کے کوٹا جاے اور اوس سے جو فتیلہ بنایا جاتا ہے اور دن مین چند مرتبہ استعمال کیا جاتا ہے۔ یا فوخ زنجبیل اور قلقند دونون کو پیسکر سرکہ مین بعد ازان خشک کر لین۔ وہ ادویہ جن سے بواسیر مزمن کا علاج کیا جاے فتیلہ اور ذرور اور مرہم سب قسم کے ہوتے ہین جو شبت اور مرار اور نحاس سوختہ اور تانبے کا چھیلن جو اوپر ذکر ہوا ہے اور اصل السوس ابیض اور قلقند اور قلقطار اور زراج اور نطرون کہ انھین ادویہ سے شراب خواہ آب حبق یا آب انارین جو مسلم انار سے نچوڑا جاے اوسمین ملا کر فتیلہ طیار کرتے ہین اور استعمال کرتے ہین خواہ نفوخ بنا کر استعمال کرتے ہین۔ اگر یہ فتیلہ اور نفوخ کارگر نہون ایسے ہی پانی اور ترچیزونکو لیکر اوسپر بسبت ہی مقدار قلقدیس اور قلقطار اور سجی اور زنگار اور پیشکری کی ہموزن چھڑک کر استعمال کرتے ہین اور اسوب یہ ہے کہ یہ دوا بعد پچنے لگانے کے استعمال کیجاے۔ اگر یہ بھی مفید نہو اوسوقت دواے قلقندیون کا استعمال کرین۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ بزراوف بواسیر الف کو اگرچہ سرطانی بھی ہو دور کرتا ہے۔ اگر اوس خوشہ کو جو کنارہ پر لوف حبہ کے ہوتا ہے نچوڑ کر پیین اور تمتمون مین بھی چھوڑین تو گوشت زائد کو اور سرطان کو دور کر دیتا ہے۔ اربیان جو بواسیر فزونی رحم کی تمتمون مین پیدا ہوتی ہین اونکے علاج مین صواب یہ ہے کہ دستکاری سے تدبیر کیجاے مگر بعد تنقیہ بدن کے کہ امتلا سے خالی ہو جاے اور سر کا تنقیہ کر لین۔ اگر یہ فزونی کم ہو اور دوا یہ تو یہ جو فروح کے واسطے

مفید ہیں استعمال کریں جیسے نفوخ جوشب اور مرا یک برو قلقطار اور مازو نصف جزو نمکین پھونکا جاے یا فتیلہ اسکا بناکر ڈالا جاے - جالینوس
جس دوا کو اس مرض میں اختیار کرتا ہو وہ دوا یہ ہے کہ آب انار ین جو مسلم انار سے نچوڑا جاے اور تھوڑا سا جوش ادسے دیکر سیسہ کے برتن
مین ادٹھار کھین پھر اوسکا ثقل لیکر اسقدر کوٹین کہ مثل عین کے ہوجاے اسکو اتنا پلانا چاہیے کہ تسکین حاصل ہو بعد ازان اوسی سے
مع ثقل کے شیافات طیار کرکے نمکین ہمارکے داخل کریں مگر شیاف دراز اور طولانی طیار کرین اور اثناے معالجہ مین کبھی کبھی ناغہ بھی کرنا
چاہیے اور جسوقت شیاف کو نکال دین ناک اور حلق مین طلا اوسی عصارہ کی کرین اور ہمیشہ یہی تدبیر کرتے رہین یہ تدبیر قروح - اور بواسیر کو بھی
نافع ہی اور یہ نفع اسمین زیادہ ہی کہ سولم اور اسقدر ایذا دہندہ نہین ہی جو عادت سے باہر ہو - کبھی نینوں قسم کے انار سے لیکے بکٹھا اور ترش
اور ترین ملاکر یہ دوا طیار کیجاتی ہے - پھر اگر ناصور اربیان کا سخت ہو ترش انار زیادہ ملانا چاہیے اور اگر رطوبت زیادہ بہتی ہو انار عص
کو زیادہ کریں - ایک قوم جو بعد جالینوس کے اطبا سے ہوئی اونھون نے اس دوا مین قلقطار اور نوشادر اور زنجار کو بھڑایا ہی - دوا
اوسنے بھی بواسیر انف کو جڑسے اوکھیڑ دیتی ہی - اور یہ عادہ اکالہ سب کی سب اس مرض مین بطور نفوخ کے مستعمل ہین جب درم آجاے ٹھہر جائین
تا اینکہ تسکین پیدا ہو - پھر موم اور روغن شہد کا استعمال کریں پھر اوپر انھین ادویہ کو بطور نفوخ کے استعمال کریں پچھنے ہمیشہ لگاتے رہین
تا اینکہ وہ فزونی ساقط ہوجاے - خرزہ بنطی جو تازہ ہو وہ بھی اس مرض مین مجرب ہوچکی ہی کہ جسوقت ہمراہ صعوف کے نمکین بھروی جاے
اربیان کو کاٹ کر گرا دیتی ہی جیسے سنہ کو کاٹ ڈالین - ایضاً جوزالسرو بھی نافع ہو - ایضاً جربات سے یہ دوا ہی زاج سبز کو مثل سرمہ کے
پیسین اور صبح کو نمکین پھونکین اور شام کو بھی کہ اس سے مرض جاتا رہیگا - جربات ہی اربیان کٹ کر گرپڑے خون روکنے والی دوا یہ ہی کہ سٹی کو
اول کے پانی مین گوندھین یہان تک کہ خوب گوندہ جاے اور غلیظ ہوجاے اور خوب سرد کرکے ناک پر طلا کرین **عطاس کا بیان** چھینک ایک خاص
حرکت دماغ کی ہی جو واسطے دفع کرنے اور نکال دینے کسی خلط کے یا کسی اور شئی ایذا دہندہ کے ہوتی ہی کہ اوسکو ہمراہ ہواے مستنشق کے دماغ ناک
کی راہ سے دفع کردیتا ہو اور منخہ کی راہ سے چھینک دماغ کے واسطے ایسی ہی جیسے ریہ کے واسطے باریہ کے نزدیک اور اعضا کے واسطے
کھانسی کا فائدہ ہی - بعض لوگون نے خیال کیا ہی کہ دماغ چھینک کی طرف جب ہی مائل ہوتا ہی کہ خلط موذی کا استحالہ ہواگی طرف ہوجاے کہ اوسے
ہمراہ ہواے مستنشق کے نکال دیتا ہی اور یہ امر بعید ہواکی طرف اوس خلط کا مستحیل ہونا کچھ ضرور نہین ہی بلکہ دماغ کو حاجت ہواے مذکور کی طرف اسلیے
ہوتی ہی اور موجود ہواسے زیادہ جو بروقت چھینکنے کے دماغ ہواے خارجی کو کھینچکر شئے موذی کو دفع کرتا ہی تاکہ بدن اور اندرونی اعضاے
رئیسہ جنمین ہوا بھری ہی ہواے ضروری سے بھرا رہے اور خلط موذی کے ہمراہ وہ ہواے ضروری بھی خارج نہوجاے اگر وہ ہوا خارج ہوجاے
یا اوسمین نزعرع اور جنبش پیدا ہو عضلات سینہ کے اور حجاب کو بھی حرکت عنیفہ پیدا ہوگی اوسوقت اندر سے باہر کی طرف حجاب وغیرہ بیٹھے گا
اور اوسکے ہمراہ جو اجزا اوسکے سینہ سے دور واقع ہین اونھین بھی حرکت ہوگی کہ باہر نکلنے لگین گے اسلیے کہ حرکت ہوا داخلی کے بعد یہی کیفیت
پیدا ہوا کرتی ہی (بضرورت امتناع خلا کے) لہذا قوت دافعہ مادہ موذی کے جدا کرنے اور دفع کردینے اور نقض مین استعانت ہواے
خارجی کی چاہتی ہی چھینک آنے سے اول نزلہ اور زکام مین ضرر ہوتا ہی اسلیے کہ جو خلط نزلہ مین ہی اوراد سکا نقض مطلوب ہی وہ بدون سکونکے
نقض نہین پاتی اور چھینک سے حرکت پیدا ہوکر سکون مطلوب کو زائل کردیتی ہی - کبھی اکثر اقسام حمیات مین اس کثرت سے چھینک آتی ہی کہ شوعا
قوت ہوجاتا ہی اور سر ہوا وغیرہ بھرکے بھاری ہوجاتا ہی اور بمشیر کثرت عطاس رعاف شدید کو پیدا کرتا ہی ایسے وقت بہت جلد چھینک کے
بند کرنے کی تدبیر کرنی ضرور ہی لیکن فواق مادی کے اوسکے حبس سے پیدا ہونے کا مظنہ ہی - بعض اقسام عطاس ابتداے نوائب حمیات مین عارض

ہوتے ہین اطباء ہند نے گمان کیا ہی (مگر ادنکی راے یہ اچھی نہین ہی) کہ چھینک آنے کے وقت شکل اعضاے بدنی کی اسطرح مناسب ہی کہ سر آگے کی طرف مائل ہو اور سینہ پیچیدہ نہو بلکہ کشادہ ہو اور اگر گون ہو نگہ گردن پشت کی طرف جھکی ہو جائز نہین ہی اس شکل سے اگر چھینکنے والا اپنے بدن کو سنبھالے اوسے ضرر چھینک کا نہ پہونچے گا۔ چھینک بہت نافع اوسوقت ہوتی ہی اور تخفیف راس کی کرتی ہی جب مادہ تھوڑا ہو کہ بذریعہ عطاس کے دماغ اوسکے دفع کرنے پر قادر ہو یا انیکہ مادہ ریحی ہو اگرچہ کثیر بھی ہو یا مادہ بخاری ہو اسلیے کہ چھینک امتلاے بخاری کے واسطے انفع اشیا ہی اگر مادہ دماغین ہو یا مادہ غلیظ ہو اور نضج پا چکا ہو اگرچہ زیادہ بھی ہو اسلیے کہ ایسے وقت بلا ہمیشہ چھینک قوت دماغ پر دلالت کرتی ہے اسی واسطے جب آدمی کی موت قریب ہوتی ہی چھینکنے پر اوسکو استطاعت نہین باقی رہتی۔ پھر اگر چھینک لانے والی ادویہ سے ایسے بیمار دنکی تدبیر کیجاے اور عطسہ پیدا نہو اوسکے بچنے کی البتہ امید نرکھنی چاہیے۔ چھینک سے اعانت گرانی پر فضول مجتمعہ کے ہوتی ہی اور بسہولت وضع حمل اور اخراج مشیمہ بھی اسکے ذریعہ سے ہوجاتا ہی اور گرانی سر مین بھی سکون پیدا ہوتا ہی مگر اوس شخص کے لیے مضر ہی جسکے سر مین کوئی مادہ خام موجود ہو اور اوسکے نضج پانے مین حاجت سکون کی ہو اور اسکی حاجت ہو کہ اوسی مادہ کے قریب جو اجزا ہین اونمین گرمی پیدا ہو اور تحرکت اجزاے قریبہ کو ہو کہ اسکی جہت سے خوف اس امر کا ہی کہ اور مادہ کا بھی جذب ہوگا اور مقدار مادۂ موجودہ کی بڑھ جاے گی۔ چھینک اوس شخص کے واسطے بھی مضر ہی جسکے سینہ مین مادہ کثیر ہو اور مادہ خام ہو **چھینک روکنے والی ادویہ** روغن گل جو تر و تازہ پھول سے گلاب کے بنایا جاے وہ چھینک کو روکتا ہی سعوط کرنے سے اور روغن خلاف سے بھی زیادہ سکون عطاس مین پیدا ہوتا ہی۔ اور کبھی کوئی گرم شی مثل روغن وغیرہ کے ناکمین بھر دینے سے بھی چھینک کی آمد رک جاتی ہی آب گرم سے سر کو دھونا اور روغن گرم کا نوکین مین ڈالنا اور چت لیٹ کر پس گردن کے نیچے گرم تکیہ رکھنے سے اور سیب اور سرکہ کے سونگھنے سے اسی طرح اسفنج بحری کے سونگھنے سے اور فکر زائد کسی امر مین کرنی اور چھینک کے تصور سے غافل ہوجانے سے چھینک کی آمد بند ہوجاتی ہی۔ اور اوسکون کے واسطے رطوبت گردہ کی مانع عطاس ہی اسطرح کہ پورا اور سلم گردہ آگ پر رکھکر بریان کرین اور قیلی پختہ ہونے کے جو پانی اوس سے ٹپکے اوسے لیکر استنشاق کرین خواہ اوسکی ناس لین۔ زیادہ صبر کرنا چھینک آنے پر یعنے اوسے روکنا یہ بھی کافی علاج اسکا ہی مگر اوسی قسم کا جو ضعیف ہو اور آنکھون کا ملنا اور کانون کا اور اسی طرح اطراف اور جنگ اور فقرات کے جوڑون کے مقام کا اور اسی طرح مالش سدۂ فقرہ کے بھی مانع عطاس ہی اور بقوت منھ بکھلا رکھنا اور دکارلینی اور دور تک اوپر بطرف آسمان کے نظر کو بلند کرنا اور تململ یعنے بے آرامی پیدا کرنی اور جسم کو اولٹنا پلٹنا یہ بھی مفید ہی۔ تمریخ عضلہاے قریبۂ دماغ کی اوہان مرطبہ سے خصوصًا عضل جبین کی۔ اور نیند کے پیدا کرنے مین مستغرق ہوجانا خواہ نوم غرق سے سو رہنا اور بیداری سے بچنا بھی مانع عطاس ہی۔ غبار اور دخان سے تحرز کرنا کہ دماغ تک نہ پہونچے یہ بھی چھینک کو روکتا ہی **معطسات** چھینک لانے والی ادویہ خریق سپید اور خربق سپید اور کندش اور فلفل اور خردل سب کو کچا کرین خواہ ایک ایک کو جداگانہ لیکر کسی پر کے ذریعہ سے ناکمین پہونچائین یا عاقرقرحا اور نیل اور شک پرانی اور کمچکنی اور صبر ان سب کو بھی لیکر پر وغیرہ پر لگا کر ناکمین پہونچائین۔ معطسات خفیفہ مین سے ابہون جسوقت سوراخ دار ہوجاے اور شاخہاے بادروج اور زراوند گل سرخ محرورین کے واسطے عطسہ ناک کے اندر دوا لگانا بہتر ہی بہ نسبت اسکے کہ دوا کو پھونک کر پہونچائین واسطے چھینک پیدا کرنے کے **کوئی شی ناکمین پڑجاتی ہی** جسکی ناکمین کوئی چیز پڑجاے لازم ہی کہ بعض ادویہ عطسہ سے اوسکی چھینک پیدا کرین اور منھ اوسکا بند کردین اسی طرح جو منھ کھلا ہی یعنے جدھر وہ شی نہین پڑی ہی اوسکو بھی بند کردین چھینک کے آتے ہی وہ چیز گر پڑے گی ہور شاید اس تدبیر کا ذکر پہلے بھی ہوچکا ہے

خشکی نامکین پیدا ہوتی کبھی حرارت سے اور کبھی بیوست شدید سے اور کبھی کسی خلط لزج کی نامکین سوکھ جانیسے خشکی پیدا ہوتی ہے اور سب کا علاج ظاہر جسم کیا جاتا ہے۔ اوہان اور عصارات بارد رطب کا استعمال نافع اشیا ہے۔ اور اگر کوئی خلط روکھی ہوئی موجود ہو تو کھی پیڑی سی پڑتی ہوئی محسوس ہوتی ہے اوسکو کسی مدرغن اور عصارہ سے بھگو کر نکالنا چاہیئے تاکہ وہ شے خارج ہو جاوے جسکا آخر میں ذکر ہے جملہ الاقسام جلی نامکین کبھی کسی بخار حاد خوفناک مادہ کے سبب سے جو پیدا تھا خواہ ابھی ہے اور اوسکا سبب بلغم قوی ہے اگرچہ بارد ہی پیدا ہوتی ہے اور کبھی چھوٹے بثور ناک میں پڑجانے سے خارش ہوتی ہے اور کبھی حرکت عاطسہ سے اور ایسی کی جلی دلائل بحران سے ہے اور منجملہ علامات جدری اور حصبہ کے ہے چنانچہ آئندہ معلوم ہوگا۔ اور علاج جملہ اقسام مذکورہ کا اون قواعد کو خیال کرکے جو مذکور ہوئے آسان ہے

فن چھٹا احوال فم کا بیان

اور اس فن میں ایک ہی مقالہ ہے کہ اوس میں منھ اور زبان کا حال بیان کیا جائے گا۔ فم ایک عضو ضروری ہے کہ جوف اسفل تک غذا کو پہونچاتا ہے اور عضو مشارک ہے کہ ہوا کو جوف اعلیٰ تک پہونچاتا ہے۔ اور نافع ہے کہ جسقدر فضول فم معدہ میں بکیا ہوتے ہیں اونکو نکال دیتا ہے اگر اون فضول کا دفع اسفل معدہ کی طرف متعذر خواہ متعسر ہو۔ فم پورا ظرف ہے انسان کے اعضائے کلامیہ کے واسطے اور دیگر حیوانات کے آواز پیدا ہونے میں جنکی آواز نفخ سے پیدا ہوتی ہے۔ زبان ایک عضو اعضائے فم سے ہے اس عضو کی خلقت تین مدد جدا جدا کے واسطے ہوئی ہے (۱) جو چیز چبائی جاتی ہے سنکھ سواد اوسکا اور لمسا پلستا ذریعہ زبان کے ہوتا ہے (۲) صوت کی تقطیع یعنے آواز کو جدا جدا کرنا (۳) حروف کا آواز سے پیدا کرنا (۴) ذوق کی قوت کا زبان خود آلہ ہے۔ زبان کی سطح زیرین کی جلد متصل بجلد مری اور باطن معدہ کی ہے وہ جھلی جو زبان کو چھائے ہوئے ہے جسکو قطع کہتے ہیں اوسکے دو حصہ ہیں نصف تو سانسنے درز سے کے ہے اور دونوں حصوں میں شراکت ارتباط کی ہے اور اتصال قوی دونوں میں ہے عضلہ محرکہ اور عضلہ محسہ کی باب تشریح سے اچھی طرح شناخت کرو بہترین اور افضل ترین اقسام زبان کی جو کلام جید پر قادر ہو وہی ہے کہ طول عرض میں معتدل ہو اور جڑ کے قریب باریک اور مستدق ہو۔ اور اگر زبان بڑی اور زیادہ عریض ہو خواہ چھوٹی ہو جیسے تشنج کی حالت ہوتی ہے ایسی زبان جسکی ہوگی اوسکو قدرت کلام کرنے پر نہ ہوگی۔ جوہر اور مادہ اصلی زبان کا نرم گوشت ہے سپید رنگ کہ اوسکو بہت سی چھوٹی چھوٹی رگون نے گھیر لیا ہے جو گوشت کے اندر داخل ہو رہی ہیں اور وہ رگیں دموی اور سرخ رنگ ہیں کچھ اون رگونمیں سے اوہ ہیں اور کچھ اقسام شرائین سے ہیں۔ اور اوسمیں اعصاب بھی بکثرت ہیں جنکا انشعاب اور خروج اعصاب اربعہ تابتہ سے ہے جیسے تشریح اعصاب میں ہم نے بیان کیا ہے۔ زبانمیں اعصاب اور عروق کا اسقدر مجمع ہے کہ شکل ایسے چھوٹے سے عضو کے اسقدر اجتماع اور فراہمی کی توقع ہو نہیں سکتی۔ نیچے کی طرف زبانمیں دو فرو نی نکلی ہوئی ہیں کہ جنمیں میل اور سلائی جا سکتی ہے۔ یہ دونوں سوراخ چشمۂ لعاب کہلاتے ہیں کہ اوسی لعاب کو اوس لحم غدائی تک پہونچاتی ہیں جو بیخ زبانمیں ہے اور جسکا نام مولد لعاب ہے۔ یہ دونوں چشمۂ لعاب مسالک لعاب کہلاتے ہیں اور زبان کی ندادت اور تری کی حفاظت کرتے ہیں۔ غشا اور جھلی جو ساری زبان پر ہے متصل ہے اوس جھلی سے جو تمام منھ میں ہے اور وہی جھلی مری اور معدہ تک اوتر آئی ہے۔ زبان کے نیچے دو رگیں سبز رنگ کی ہیں کہ اون سے اور بہت سی رگیں پھیلتی ہیں اون دونوں رگو نکا نام صُرُوین رکھا جاتا ہے اور مُرّاوان بھی اونھیں کو کہتے ہیں

امراض لسان زبان میں کبھی ایسے امراض پیدا ہو جاتے ہیں جنکی وجہ سے زبان کی حرکت میں آفت پیدا ہوتی ہے خواہ تو بالکل اوسکی حرکت باطل ہو جاتی ہے یا ضعیف ہو جاتی ہے خواہ متغیر ہو جاتی ہے اور کبھی ایسے اعراض پیدا ہوتے ہیں جنسے زبان کی حس لمس اور ذوق میں آفت

پہونچتی ہی کہ یا تو بطلان دونون حس کا ہوتا ہی خواہ اونمین ضعف پیدا ہوتا ہی یا تغیر آجاتا ہی اور بیشتر ایک حس زبان کی باطل ہوتی ہی اور دوسری بدستور باقی رہتی ہی مثلاً ذوق کی حس کا بطلان ہوتا ہی اور حس لمس بدستور صحیح رہتی ہی اور یہ بات اوسوقت ہوتی ہی کہ جو مرض پیدا ہوا ہی اوسکو قدرت اسی قدر ہی کہ ضعیف ترین قوت زبان کو فنا کردے۔ کبھی مرض زبانکا از قسم سوء مزاج ہوتا ہی۔ اور کبھی مرض ترکیب اور یہ کہ زبان بڑی ہوجاتی خواہ چھوٹی ہوجاتی شکل مین فساد پیدا ہو خواہ وضع اور محاذات مین فساد آجاے مثلاً انبساط نکرسکے خواہ انقباض پر قادر نرہے۔ کبھی انحلال فرد مرکب سے عرض زبان ہوتا ہی۔ اور کبھی مرض مین ترکیب ہوتی ہی جیسے لبص اور ام۔ کبھی آفت خاص زبا نمین ہوتی ہی اور کبھی بشارکت دماغ کے آفت زبان کو پہونچتی ہے اور جب دماغ کی شرکت سے آفت پہونچے تو رخسارہ اور ہونٹھ کو اکثر ضرور پہونچے گی اور مشترکہ آفت جملہ حواس کی مشارکت کرتی ہی اگر آفت زبان کی خاص اوس شعبہ مین عصب کی نمو جو مخصوص زبان کا بٹھ ہی۔ کبھی زبان کو ابتدا مشارکت سے معدہ کی بھی ہوتی ہی اور کثر مشارکت رہیا اور صدر سے زبان کو الم پہونچتا ہی۔ زبان کے مزاج پر استدلال اوسکی رنگت سے کیا جاتا ہی سپیدی اور زردی اور سرخی اور سیاہی اخلاط اربعہ کے غلبہ پر دلالت کرتی ہین اور بذریعہ طعم کے بھی استدلال ہوتا ہی جو طعم کہ زبان پر غالب رہے اوسکے سبب کا احساس ہوتا ہی ترشی ہو خواہ حلاوت یا تفہ یعنے پھیکا پن خواہ تلخی اور بشاعت یعنے بدمزہ جو عفونت سے پیدا ہوتی ہی یا عفونت اور قبض سے۔ علاوہ یہ ہے کہ زبان کے رنگ سے خواہ جو مزہ زبان پر رہے اوسکے ذریعہ سے اور اعضا کے امراض پر استدلال ہوسکتا ہی۔ مثلاً سرخی زبان کی خصوصاً اگر سرخی کے ہمراہ خشونت بھی ہو ادن اور ام دموی پر دلالت کرتی ہی جو اطراف سر اور معدہ اور جگر مین ہون اور سپیدی زبان کی برودت معدہ اور جگر اور بلغمیت سر پر دلیل ہوتی ہی۔ اور کبھی سپیدی زبان کی برقان سدی پر دلالت کرتی ہی اگرچہ رنگ بدن کا برخلاف اسکے زرد ہو۔ طعم زبان کا دلالت صحیح کرتا ہی کہ تمام بدنمین کس خلط کا غلبہ ہی یا معدہ اور سرمین کونسی خلط غالب ہی۔ کبھی بذریعہ رطوبت اور یبوست زبان کی بھی استدلال کیا جاتا ہی خود زبان کے اعراض پر۔ یبوست زبان پر دو طرح سے پیدا ہوتی ہی ایک خشکی تو ایسی ہوتی ہی کہ سطح زبان کی صاف رہتی ہے اور اصلی یبوست یہی ہی اور دوسری وہ خشکی کہ اوسمین سیلان رطوبت چیپ دار کا بھی ہوتا ہی اور حرارت زبان کو خشک کردیتی ہی اور یہ قسم خود جو ہر زبان کی خشکی پر دلالت نہین کرتی ہی بلکہ اوس رطوبت لزجہ پر دلیل ہوتی ہی جو زبان پر از قسم نزلہ یا انجرۂ غلیظہ کے فراہم ہوتی ہی۔ اور اسی استدلال مین اکثر اطبا کو غلطی واقع ہوتی ہی کہ اونھون نے بظاہر مریض کا مُنھ سوکھا ہوا دیکھا اور یبوست کا حکم کردیا اور اسکا خیال نکیا کہ پہلے کس قسم کی خشکی تھی اور اب کیسی ہی۔ خشونت زبان تابع جفاف حقیقی کے ہی اور ملاست تابع رطوبت کے۔ کبھی زبان کی کیفیت پر اوسکی حالت موجودہ جو بروقت کلام کرنے اور بولنے کے ہوجاتی ہی بھی استدلال کیا جاتا ہی اسطرح کہ خمور یعنے لاغری اور خفت اوسمین ہی یا غلظ اور گندگی ہی کہ اوسوقت زبان کو جھٹکا لگتا ہی اور حرکت تکلم مین گرانی اور ثقل معلوم ہوتا ہی ایسی کیفیت زبان کی امتلاء خون یا رطوبت کے امتلاء پر دلالت کرتی ہی کبھی ادرام اور تبور جو زبان مین پیدا ہون اونسے بھی استدلال کیا جاتا ہی۔ ناظر کتاب ہذا کو ممکن ہی کہ انھین قواعد کلیہ سے اور جزئیات کا استدلال پیدا کرے اگر اجمالی طرح ان کلیات کو ذہن نشین کرچکا ہو۔ کبھی زبان تنہا سالم ہوتی ہی۔ اور کبھی بشرکت دماغ اور معدہ کے سالم ہوتی ہی۔ اور چونکہ عصبۂ لسان متصل چند اعصاب کے ہی لہذا دو حال سے اوس عصبہ کے ایک حال ضرور ہوتا ہی۔ اگر وہ سب اعصاب بھی موافق عصبۂ زبان کو متحرک ہوے اور عصبۂ زبان کی حرکت مین حائق اور مانع نہوے اوسوقت کلام اور تکلم اس زبان کا بصحت اور درستی پورا ادا ہوگا اور اگر وہ عصاب حائق اور مانع حرکت عصبۂ زبان کے ہوے اور بسہولت اسکو حرکت کرنے دین اوسوقت تمتمہ اور رتہ یعنے لکنت ہونا زبان کا پیدا ہوگا۔ اور مجھے امید یہ بھی ہی کہ تمتمہ اور رتہ شاید اس جہت سے بھی واقع ہوتا ہی کہ عصبۂ زبان قوت کو دوسرے عصب سے حاصل کرتا ہی اوس زمانمین جبکہ کلام

پیدا ہوتا ہی تا نیکہ پھر درست ہوکر عصبہ متوجہ حرکت ہو معالجات زبان کی امراض کا معالجہ کبھی بشرکت معالجہ سر اور معدہ کے ایسی ادویہ وغیرہ سے ہوتا ہی جو اصلاح اوسکی کرین اور یہ ادویہ سب بخوبی معلوم ہوئی ہین اور کبھی علاج اوسکا معالجہ خاص سے بذریعہ مشروبات کے ہوتا ہی جو بذریعہ اسہال کی استفراغ مادہ کردین اور یہ ادویہ زیادہ نافع ہین بہ نسبت ادویہ مقیہ یا ادویہ مبدلہ مزاج کے یا ادویہ قابضہ اور محللہ اور مقطعہ ملطفہ کے ایسے ادویہ کہ بسوقت شربا اونکا استعمال ہو اونکی قوت اور اثر زبان تک پہونچے - یا سنے کی ادویہ انھین اقسام کی اونکی نسبت مناسب یہی ہی کہ بعد طعام کے استعمال ہون کبھی بذریعہ مضمضہ اور دلوکات اور غرغرہ اور ادویہ ان کے جو منھ مین دیر تک ٹھہرائے جائین بھی علاج کیا جاتا ہی - اسی طرح گولیان بھی منھ مین رکھی جاتی ہین اور اون عقاقیر سے بھی علاج کیا جاتا ہی جنمین یہی قوتین ہون یعنے اسی قسم کے اثر ہون جو مذکور ہوے - بہتر اور اجود یہ ہی کہ عقاقیر وہی اختیار کیے جائین جو سطح ہون یعنے وہ نباتات نبکے جھاڑ زمین پر پھیلتے ہین - زبان اور منھ کے علاج مین احتیاط اس امر کی ضرور ہی کہ ایسی ادویہ اختیار کیجائین کہ شاید حلق مین خواہ ریہ تک اتر نہ جائین اور اونکے ہمراہ لعاب مادہ فاسد کا بھی پہونچے اور ضرر پیدا کرے **فساد ذوق**

ذوق مین آفت اونھین تینون وجوہ سے پہونچتی ہی جنکا ذکر ابھی ہو چکا اور یہ تینون اقسام فساد ذوق کی مشارکت دماغ سے بھی ہوتے ہین جب کوئی مرض دماغ مین سوء مزاج سے خواہ مرض آلی اور مشترک عارض ہو - اور استدلال اوس مرض پر اونھین دلائل سے کیا جاتا ہے جنکی طرف ہم اشارہ کر چکے ہین علاج اگر بمشارکت دماغ کے فساد ذوق عارض ہوا ہی پہلے معرفت حال دماغ کے کرنی چاہیے کہ دماغ کی اصلاح اونھین تدابیر سے کیجاے جو امراض دماغیمین ہم بیان کر چکے - اور اگر مشارکت دماغ سے فساد ذوق عارض نہوا ہو تو معدہ کے حالات کا دریافت کرنا چاہیے اور اگر بلا مشارکت کسی عضو کے خاص زبان ہی کے تغیر حال سے فساد ذوق پیدا ہوا ہو اوسوقت زبان ہی کے اعراض اور احوال کی طرف توجہ کرین - اگر کسی قسم کا ملا یا کوئی خلط ردی سبب اس مرض کا ہو پہلے اوسی کا استفراغ کرین - پھر اگر وہ خلط حاد ہو مثل ایارج فیقرا یا حب توفا یا اوراون حبوب سی جو سقمونیا اور شحم حنظل اور ملح نبطی سے مرکب ہون استفراغ کرین - اور اگر خلط غلیظ ہوا یارجات اور غرغرون کا استعمال کرین اور وہی غرغرے استعمال کرین جو باب استرخاے زبان مین لکھے جاتے ہین اور مریض کو اغذیہ حریفہ جیسے پیاز اور لہسن اور رائی کھلانی چاہیے اور سرکہ بھی ہمراہ غذا کے دیا جاے **استرخاے لسان** اوقتیکہ زبان اور جو خلل ایسا ہو کہ اوسکو کلام کرنے مین دخل ہی استرخاے زبان کا بیان استرخا مذکور کے ہی جواد پر مذکور ہوا ہی اور سبب اوسکا معلوم ہو چکا کبھی رطوبت دموی سی بھی ہوتا ہی اور کبھی وجود سبب اولا دماغ مین ہوتا ہی اوسکے بعد زبان مین استرخا پیدا ہوتا ہی - کبھی سبب عصبہ محرکہ مین ہوتا ہی یا اوس شعبہ مین ہوتا ہی جو اسی عصبہ سے زبان تک آتا ہی - واقف علم طب کو معلوم ہی کہ شرکت دماغ سے جو مرض دیگر اعضا مین پیدا ہوتا ہی اور جو بلا شرکت ہوتا ہی اوسکی کیفیت اور حالت اونھین اعراض سی دریافت ہوتی ہی جو حس اور حرکت سے تعلق رکھتی ہی یعنے جو اعضا اپنی حس اور حرکت مین تابع دماغ کے ہین اونمین ایسے وقت جبکہ دماغمین کوئی فساد پیدا ہوا اور اوسکی طبیعت سے اون اعضا مین بھی فساد ہو جاے تو کمی بیشی اور جملہ عوارض اون امراض کے تابع حالات اور تغیرات دماغ کے ہوتی ہین - کبھی مادہ موی ہونے پر سرخی اور حرارت زبان کی بھی دلیل ہوتی ہی - کبھی مادے کے رقیق مائی یعنے بلغمی ہونے پر کثرت سیلان لعاب رقیق سے استدلال کرتے ہین اور یہ بھی شناخت اوسکی ہی کہ محللات سے انتفاع کم ہوتا ہی اور جن چیزون مین قبض ہے اونکے استعمال سی نفع ہوتا ہی - کبھی استرخاے زبان یہان تک ہو جاتا ہی کہ کلام کرنا بالکل معدوم ہو جاتا ہی خواہ تکلم متعسر ہوتا ہی یا تغیر کلام مین پیدا ہوتا ہی اوسی اقسام سے فافا اور تمتام بھی ہی - لوگون مین بعضے ایسے بھی ہوتے ہین کہ مدت تک بولنے سے عاجز رہتے ہین اور اونکی زبان نہین کھلتی ہی بعض وہ لوگ جنکے بولنے مین اور کلام کرنے مین اونکے ہرج ہی جب کسی مرض حار مین مبتلا ہوتے ہین اونکی زبان کھل جاتی ہی اور

بے تکلف بولنے لگتے ہین اسلیے جو رطوبت زبان مین بھری تھی اور جو دنعین عصبہ مذکورہ کے مجتمع ہو رہی تھی اس مرض حادمین اوسکا دوبان ہوجاتا ہی اور کھل کر بہہ جاتی ہی - اور اسی سبب سے کوئی لڑکا ناطق ہوتا ہی اور جب وہی لڑکا جوان ہوا اور رطوبت مین اوسکے اعتدال آیا فصیح الکلام خود بخود ہوجاتا ہے **علاج** پہلے بدن کا تنقیہ بایارجات صفیہ سے اوسکے بعد بایارجات کبار سے کرنا چاہیے بعد ازان فصد ناحیہ سر کی اوسکے بعد وہی ادویہ جو مخصوص سر کے واسطے ہین اونکو استعمال کرین - اگر گمان الیسا ہو کہ ہمراہ رطوبت کے غلبہ خون کا بھی ہی رگہاے زبان کی فصد اور زفن پر جامت کرین اوسکے بعد غرغرون سے علاج کرین اور دلوکات یعنے ملنے والی ادویہ جو زبان پر ملی جاتی ہین اور ہمیشہ تحریک زبان کی کرتی رہین بعد استفراغ کے پہلی دونون تدبیرین اچھی طرح امراض سر مین مذکور ہوچکین - اور تیسری تدبیر یعنے زبان پر ملنے والی دوائین ہوا کثر اوقات علاجات مقطعہ اور ملطفہ سے کام لیا جاتا ہی - اور ایسی ہی ادویہ سے غرغرہ اور اضین سے مضمضہ بھی کیا جاتا ہے - یہ ادویہ جیسے کہ سعتر اور حاشا اور خردل اور عاقرقرحا اور پوست بیخ کبر بلکہ خردل اور کندش یہ سب مثل مری اور خل عنصل کے کبھی زبان کی مالش نوشادر کے ہمراہ رخبین یعنے تر اتروت خواہ عسل سے کرنا کہ بہت سا لعاب ہوجاے کہ یہ بھی مفید ہوتا ہی اور سکنجبین عنصلی جسوقت بطور غرغرہ کے یا بطور مضمضہ کے مستعمل ہو بہت نافع ہوتی ہی اور مرچ ترکی استرخا اور ثقل زبان کو نافع ہی - جسوقت استرخا شدید ہوجاے اور کلام کرنا بالکل بند ہوجاے کسی قدر فربیون اور کندش لیکر ہمیشہ زبان اور بیخ زبان پر ملا کرین - اور انھین ادویہ کو خواہ ایسی ہی اور ادویہ گردن پر رکھنی ضرور ہین - کبھی ایسی ہی ادویہ سے جو بطیار کرتے ہین ایسی چیزون مین گھول کر کہ جلدی گھل نہ جائین جیسے لاذن اور عنبر اور رتیانج اور صموغ لزجہ سے - نسخہ گولیون کا جو زیر زبان رکھی جاتی ہین اور استرخاے زبان اور لذع لسان کو مفید ہی علک الاشاطہ دو درہم علتیت ایک درہم اسکی گولیان چنے کے برابر بنالو اور زبان کے نیچے رکھو - مجرب دوا ایسی مرض کی یہ ہی کہ نوشادر اور فلفل اور عاقرقرحا اور خردل اور بورق اور زنجبیل اور مونبرج اور سعتر اور شونیز اور مرزنجوش خشک شدہ اور ملح نفطی ان سب کو کوٹ کے اور چھان کر آب گرم مین ڈالین اور غرغرہ کرین اور چند روز تک کیا کرین - جوارش جو اسکے واسطے اہل ہند لکھتے ہین منجملہ اوسکے ایک جوارش یہ ہی - کمون کرمانی اور زنجبیل اور فلفل ہندی ہر واحد نصف مثقال دار فلفل سو عدد فلفل دو سو عدد شکر آٹھ اسا تیر اور ایک استار برابر ہی ساڑھے چھ درہم کے پس اس حساب سے ۵۲ درہم شکر ہوئی ہر وقت اس جوارش مین سے کسی قدر استعمال کرتے رہین - جب معالجات سے فائدہ نہو اور حدس طبیب معلوم کرے کہ رطوبت رقیقہ سیالہ سبب مرض کا ہی اوسوقت معالجات قابضہ سے استعانت کرنی چاہیے جیسے دار شیشعان گلاب مین ملا کر یا تفاح اذخر طباشیر ملا کر اکثر اوقات زبان کی مالش حوامض اور قوابض سے بھی نافع ہوتی ہی اسلیے کہ یہ ادویہ استواری زبان کی پیدا کرتی ہین اور لعاب کو تحلیل کرتی ہین اور اوسکو بہا کر نکال دیتی ہین بسبب ترسی کے یا جیسے انگور خام یا اور فواکہ جو خام ہون وہ بھی ایسے ہی اثر دار ہین جسوقت صبی یعنے لڑکا کلام مین تو تلا ہو ہمیشہ اوسکی زبان کی تحریک اور مالش کرنی ضرور ہی اور اوسکی زبان کا لعاب نکالنا چاہیے ایسے وقت شہد اور ملح اندرانی خصوصاً بطور مالش کے زیادہ مفید ہوتا ہی - اور اسی طرح جملہ ادویہ جو رطوبت لسان کے بارہ مین مذکور ہوچکی ہین - زیادہ کلام لڑکون سے کرانا اور تاکید اونپر بولنے کی رکھنی بھی اس مرض کے واسطے بہت مفید ہی **تشنج لسان** کبھی زبان مین تشنج ایسی رطوبت لزجہ کے سبب سے ہوتا ہی جو عضل لسان کو عرض مین کھینچتی ہی اور تمدد پیدا کرتی ہی - اور کبھی سوداے مقیضہ سے تشنج پیدا ہوتا ہی - اور کبھی امراض حادہ سے بطور تخفیف کے تشنج پیدا ہوجاتا ہی اور تخفیف استدر ہوتی ہی جیسے زبان کو خشک کر دیا ہی - کبھی تشنج سے کلام کرنے مین ضرر ظاہر ہوتا ہی **علاج** زبان کے تشنج کا علاج قریب قریب اوسی معالجہ کے ہی جو فن اول مین اس کتاب کے تشنج عام کے معالجات مین ذکر کیا گیا ہے - اور طریقہ خاص

جو زبان ہی تشنج سے متعلق ہو وہ یہ ہو کہ گرن کی جڑ کی نمید مثل بابونہ اور اکلیل الملک اور رطبہ اور مرزنجوش سے اور شبت ہی جدا جدا خواہ سب کو یکجا کر کے کرین اسیطرح غرغرہ انھین دواؤن کے روغن سے اور انھین ادویہ کو نیگرم مثمہ مین بھرین اور دیر تک رکھین - اور ایک قسم کا خاص جلاب لیفہ اخیصہ جو ادویان حارہ ہی بنا سے جائین - اور حلاوات محللہ اور بزور جیسے حلبہ وغیرہ کا بھی استعمال کرین - اور اگر تشنج حمیات مین ہو اور سوقت ادویان ایسے استعمال کرنے چاہئین جیسے روغن بنفشہ اور روغن کدو اور روغن بید مفشر - اور واجب ہو کہ مواضع پر نطول آب نیگرم اور عصارات طبخ شدہ کا کرین جو ایک ہی مفرد دوا کے عصارہ ہون عظم اللسان کبھی خون کے غلبہ سے زبان بڑی ہو جاتی ہی اور کبھی رطوبت کثیرہ بلغمیہ مرخیہ بجہ کے سبب سے زبان بڑی ہو جاتی ہی - کبھی اسقدر بڑہ جاتی ہی کہ منھ سے باہر نکل آتی ہی اور ایسی بزرگی اور عظم لسان کا بیان جداگانہ ہم نے باب اورام مین بھی کیا ہی بسبب خصوصیت کے جو اس کو ورم سے ہی علاج دموی یا جو عظم لسان کسی مادہ حارہ سے پیدا ہوا ہو اسکا علاج یہ ہو کہ ہمیشہ مالش اور دلک زبان کا مقطعات حامضہ اور قابضہ سے کرین جیسے ریباس اور حماض اترج - اور جو عظم لسان رطوبت سے پیدا ہوا ہو اوسکے علاج مین زبان کے نوشادر اور غصل اور سرکہ سے مالش کرین بعد استفراغ کے بازنجبیل اور فلفل اور دار فلفل اور ملح اندرانی کو خوب کوٹ کر زبان کی مالش اس سے کرین تب اپنے حجم اصلی کی طرف عود کرے گی اور جسقدر زبان خارج ہوئی ہو اوسکو منھ کے اندر داخل کر دین - استرخای لسان اگر اورگون کو عارض ہو فقط پرہیز کرانا اور گوشت کنجشک اور تو اسفن یعنے چوزۂ تازہ کا کھلانا بھی اوسکے معالجہ مین کافی ہی - ایک شخص نے بھینے لگے تھے ناگاہ مبضع کی ضرب لیف پر اوس عصب کے بڑی جو قریب عناء مفصل زبان کے ہی ایسی ضربت کے اثر سے زبان کا استرخا خود بخود پیدا ہوا - ترجمہ اس حکایت سے غرض یہ ہی کہ ناگہانی غلطی بھی کبھی کبھی منتج امراض ہوتی ہی زبان کا چھوٹا ہونا کبھی یہ حالت اسوجہ سے پیدا ہوتی ہی کہ جو رباط زبان نیچے سر پر زبان کے اور کنارہ پر اوسکے واقع ہی وہ متصل ہو جاتا ہی پس آدمی کو طاقت زبان کے بقدر معتدل پھیلانے کی نہین رہتی ہی - اور کبھی بسبب تشنج کے زبان چھوٹی ہو جاتی ہی علاج تشنج کے سبب سے جو چھوٹا ہو جانا زبان کا عارض کو اوسکے علاج مین توبت تفصیل سے باب تشنج عام مین بیان ہو چکا ہی - اور رباط کے کوتاہ ہو جانے سے اگر زبان چھوٹی ہو جاے اوسکا علاج یہی ہی کہ اوس رباط کو اوسی کنارہ کی طرف سے کاٹ ڈالین اور زاج کو بیسکر اوسی موضع مقطوع کی مالش کرین تاکہ خون بند ہو جاے - کاٹنے کی مقدار محتاج الیہ اس رباط کے واسطے بس یہی ہی اور زبان کے اطلاق اور روانی کے واسطے اسی قدر کاٹنا اس رباط کا کافی ہی کہ زبان حنک اعلی تک پہنچ سکے ہونے لگے اور منھ سے باہر بھی جسوقت نکالین نکل سکے - اگر لوہے کے آلہ سے اوس رباط کے کاٹنے پر خون وغیرہ کے زیادہ نکلنے سے خواہ کسی اور خوف کی وجہ سے جرات نہو جائز ہے کہ رباط کے نیچے ایک سوئی مین ایسا ڈورا ڈال کر چھید کرین کہ اوسکی رگ سے رباط مذکور چھل چھل کر جدا ہو جاے مگر اس ترکیب کے استعمال تک عضو مذکور پر ادویۂ کاویہ کو لگاتے رہین اور اسکا بھی لحاظ پر ضرور ہی کہ جو عروق زبان کے نیچے ہین اونکی حفاظت بھی کرتے رہین ایسا نہو کہ اونکو قطع کا گزند پہونچے اور خون مفرط کا سیلان ہو جاے اورام لسان زبان مین بہت سے اورام ہاہ پیدا ہوتے ہین اور اورام بلغمی اور اورام ریحی اور اورام صلب اور سرطانی بھی پیدا ہوتے ہین - اور علامات جملہ اقسام کے ظاہر ہین اور بآسانی معلوم ہو سکتے ہین اگر اون علامات کو خیال کیا جاے جو علامات اورام عام مین بیان ہو چکے ہین - کبھی زبان مین ورم سموم اور زہرون کے کھانے پینے سے بھی ہو جاتا ہی مثلاً قطر اور افیون کے استعمال سے علاج اورام حارہ کا علاج اولا تو فصد کرنی چاہیے اور اسمال اور یہ طریقہ ورم زبان مین قی کرانے سے بہتر ہی - اور بیشتر بدون فصد کرنے اوس رگ کے جو زیر زبان ہی استفتا علاج سے نہین ہوتی اور جاریا جاری کرنی ہی پڑتی ہی - اور بعد تقیہ کے ابتداے مرض مین عصارۂ کاسنی خواہ عصارۂ کاہو منھ مین رکھنا چاہیے خواہ عصارہ کاہو اور

عصارہ عنب الثعلب کو منہ میں رکھیں - دودھ جو ترش ہو جاے اور گلاب یا حبس پانی مین گلاب کا پھول جوش دیا ہوا ورانار کے چھلکے یہ بھی بہت نافع ہین زبان کی مالش خوخ رطب سے بہت نافع ہے جب ان تدبیرون سے ورم تحلل نہو یا نضج پیدا نہو آخر مین منضجات محللہ کی حاجت ہوگی کہ اون سے غرغرہ طیار ہو مثلاً شہد اور دودھ یا جوشاندہ اصل السوس خواہ جوشاندہ بیخ سوسن اور حلبہ خواہ طبیخ زبیب اور رازیانہ - ایا یج فیقرا کے استعمال سے مادہ غلیظ فم معدہ سے بآسانی دفع ہو جاتا ہے - غذا بھی ایسی ہی تجویز کرنی چاہیے جو منضج اور محلل ہو جیسے کرنب خواہ متوا روغن کنجد کے ہمراہ - اگر ورم پک جاے اور ریم پڑ جاے اوسوقت قوابض کو منہ مین رکھنا چاہیے جیسے طبیخ سماق اور آس اور عدس اور برگ زیتون اور شراب عفص - ورم متقیح کو ایک مرہم (جو عصارہ عنب الثعلب اور روغن گل اور عدس مقشر اور گل سرخ سے بنایا جاتا ہے) بھی مفید ہوتا ہے کہ اگرچہ یہ ورم نرم بانمی ہو اوسے بھی یہ مرہم مفید ہوتا ہے - پھر اگر ورم حار اپنے منتہی کو پہونچ گیا ہو بیخ رازیانہ کو جلا کر ورم پر لگا دینا چاہیے - ایسے ہی ورم مین اور بعض اورام حارہ جنمین غلظ مادہ ہو اس دوا کے ذریعہ سے سقوط دلاتے ہین زعفران ایا یج فیقرا ہر واحد ایک جزو کافور اور مشک ہر واحد ثلث جزو شکر طبرزد ڈیڑھ جزو ان سب دواؤن سے مرکب دو دانگ لیکر شیر دختر مین گھول کر سقوط کرین - جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ ایک آدمی شصت سالہ کی زبانمین بہت بڑا ورم پیدا ہوا اور اوسکا سن قابل فصد کھولوانے کے نہ تھا لہذا مین نے فصد پر جرات نہ کی اور قوقایا دوسے پلایا اور میرا ارادہ ہوا کہ اوسکی زبان کو ضمادات باردہ سے خوب سالتھیر دون کہ زبان چھپ جاے اور یہ ارادہ میرا شب کو وقت ہوا تھا لہذا ایک طبیب نے برودت وقت کو خیال کر کے میری تجویز سے مخالفت کی شب کو جو وہ سو گیا خواب مین دیکھا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ عصارہ کاہو منہ مین رکھ لے اوس نے ایسا ہی کیا بالکل صحیح ہو گیا اور ورم زائل ہو گیا لیکن باوجود خوابمین دیکھنے کے پھر بھی اوس بیمار نے مجھ سے بھی پوچھ لیا تھا اور مین نے اوسے اجازت دی تھی کہ اس دوا کو استعمال مین لاے اور موافق میرے مشورہ کے اوس نے استعمال کیا تھا - اگر ورم مذکور مین ضلاع ہو اوسوقت لطیف تدبیر کرنی ضرور ہے اور غذاے جید المضم دینی چاہیے اور اخلاط غلیظہ کا ایا رجات کبار سے استفراغ کرنا چاہیے جو ابواب سابقہ مین مذکور ہو چکے اور غرغرہ ہاے ملطفہ کا استعمال درکار ہے اور تنضیج حلبہ اور حلبہ کا طبیخ جسمین حب الغار اور زبیب خستہ پرا ورودہ بھی شریک ہو استعمال کرنا چاہیے - عورتون کا دودھ اور مادہ شتر اور بکری کا دودھ منہ مین بھرنا چاہیے اور جوشاندہ خرماے خشک اور انجیر کا بنفشہ شیرین اور رب عنب الثعلب اور عسل نیار شنبز کے ہمراہ دینا چاہیے اور ہمیشہ تلیین طبیعت کی ایا یج فیقرا اور خیار شنبز کے ذریعہ سے کرنی چاہیے

کلام کرنے مین خلل کا ہونا اس بارہ مین بعض امور ضروری تو ہم نے استرخاے زبان کے باب مین بیان کر دیے ہین اور اب اسوقت ہم اسی قدر لکھتے ہین کہ خرس لینے گونگا ہونا اور ازین قبیل اور آفات جو بولنے مین پیدا ہوتے ہین - کبھی یہ آفات بسبب کسی آفت دماغ کے پیدا ہوتے ہین اور اوس عصب کے مخرج مین جو زبان تک آیا ہے اور زبان کی حرکت اوسی سے متعلق ہے آفت پیدا ہونے سے کلام کرنے مین خلل پیدا ہوتا ہے - اور کبھی یہ آفت نفس شعبہ مین ہوتی ہے - اور سبب خلل کا یا تشنج ہے یا تمدد خواہ تصلب یعنے سختی یا استرخا کو تاہ ہونا رباط کا خواہ کوئی زخم سبدل ہو کہ اوسی رباط مین بستگی ہو جاے اور گرہ پڑ جاے - اور کبھی یہ خرابی رطوبت سے بھی پیدا ہوتی ہے جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے اور کبھی یبوست سے پیدا ہوتی ہے - اور کبھی آفت کلام کرنے مین اورام اور قروح سے پیدا ہوتی ہے جو زبان مین عارض ہون خواہ اطراف زبانمین کبھی یہ آفات کلام مین بعد سرسام کے پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ فضول دماغ سے اعصاب کی طرف دفع ہوتے ہین اور حمیات حارہ مین انکا عروض بسبب شدت تجفیف کے ہوتا ہے اور زبان پر خشکی کے ساتھ لاغری اور تشنج بھی ہوتا ہے مگر یہ قسم کمتر واقع ہوتی ہے اور یہ اقسام آفات نزلہ سے ہین اصلی نہین ہین - کبھی آفت کلام مین بسبب عضل حنجرہ کے ہوتی ہے جسوقت کہ اون عضل مین تمدد ہو کسی قسم کا یا استرخا اونمین پیدا ہو

کبھی آدمی کو اول امر مین نصوبت اور آواز لگانا سنشہ رہوتا ہی اسلیے کہ نصوبت سے عضل صدر اور حنجرہ کی تحریک مین تعنیف اور دشواری پیدا ہوتی ہی کہ اوس دشواری اور ناگواری کی برداشت آدمی نہین کرسکتا ہی۔ پھر پہلے پہل جب کوئی لفظ بولتا ہی اور کوئی کلمہ بوراد ادا کرلیتا ہی اوسکے بعد پھر آسانی ہوجاتی ہی اور بے تکلف کلام کرنے لگتا ہی ایسے آدمی کو چاہیے کہ زور سے کلام کرنے پر آمادہ اور مستعد نہوا کرے بلکہ آستگی سے بولنا شروع کرے جب عادت اوسکی کلام کرنے اور بولنے کی پڑجاے گی پھر کلام کرنا اوسے آسان ہوجاے گا اور سہولت سے کلام کرنے مین خوگر ہوجاے گا۔ جتنے اسباب آفت متکلم کے یہان مذکور ہوے اوپر کے اسجاث مین اونکے علاج کا بیان گذر چکا ہی اور بعد سرسام کے جو خلل تکلم مین عارض ہواوسکو نصد اون دونون رگون کی جو زبان کے نیچے ہین بہت نافع ہی **ضفدع لسان** ایک غدر سخت بشکل سیدک کے جو سرخ اور سبز ہمرنگ سطح زبان اور اون رگون کے جو زبان مین ہین پڑتا ہی اسی وجہ سے اوسکو ضفدع یعنے سیدک کہتے ہین اور سبب اسکی پیدائش کا ایک رطوبت لزجہ ہوتی ہی **علاج** واجب ہی کہ پہلے استفا ئا اوسپر ادویۂ اکالہ جنمین قوت تحلیل اور تقطیع کی ہو لگائین اور وہ ادویہ جو بشدت خشکی پیدا کرتی ہین جیسے نوشادر اور سرکہ اور نمک اور زنگار سے مالش کرین اور پھٹکری سے۔ اگر ایسے ادویہ سے برآمد کار نہوا دویۂ حادہ کا استعمال کرنا چاہیے جیسے دوا ہارون اور دوا ے استقار یون اور دوا ابیض رطب جو قرابادین مین مذکور ہون گی۔ استعمال کرنا فصد کا زیر زبان اور ادویۂ قلاع کا بھی ایسے وقت ضرور ہی جب اس سے زوال مرض نہوتا چار وستگاری سے علاج کرنا پڑے گا۔ قابل ستائش کے دوا اس مرض کی یہ ہی کہ صعتر فارسی اور پوست انار اور نمک کو لیکر اوس لڑکے کی زبان پر مالش کرین جسکے ضفدع لسان پیدا ہوا ہی کہ فورًا زائل ہوجاتا ہی مجربات سے یہ دوا ہی کہ زاج سوختہ اور سورنجان کو سپیدی بیضہ ملاکر زبان کے نیچے رکھو **حرقت لسان** زبانمین سوزش حرارت باطنی کے سبب سے ہوتی ہی جو فم معدہ مین ہو یا دماغ مین اور وہ حرارت اتنی نہو کہ تپ پیدا کرے یا بسبب تناول اشیاء حریفہ اور اشیاء تلخ یا شورخواہ شیرین کے خواہ ایسی چیز جو پیاس بہت پیدا کرے اور ان اسباب سے زیادہ اور قوی اسباب جیسے حمیات حادہ اور ادویہ حادہ کہ وہ بھی سبب حرقت لسان کے ہوتے ہین **علاج** مجملی علاج تو یہ ہی کہ اس مرض کا جو شاکی ہو خصوصًا وہ شخص جو کسی اور مرض مین مثل تپ وغیرہ کے مبتلا ہی اور زبان کی سوزش بھی ہی اوسکو چاہیے کہ لیٹنے سے منع کرنا چاہیے اور اس سے رد کنا ضرور ہی کہ ہر وقت منھ کھلا رکھے۔ اور التزام کرے منھ مین اون گولیون کے رکھنے کا جو تخم ترنج اور لگڑی اور کہیر اور کدو اور ترنجبین اور نشاستہ وغیرہ سے بناے گئے ہین۔ اور خسہ آلو بخارا اور تمرہندی اور شکر حجاز کو منھ مین رکھے اور لعابات معلوسہ اور عصارات مرطبہ کو منھ مین ڈالا کرے۔ اگر کوئی خاط لزج بھی ہمراہ حرقت لسان کے ہو روغن مناسب زبان پر لگا دیا کرے بعد ازان متعہد اور پابند ہوجاے کہ سرمین اور مقام فم معدہ کے تہین کیا کرے اور مضمضہ ادہان اور مرہم روغن سے اور لعابات اور عصارات سے اور پرندون کی چربی سے کیا کرے بعض اطبا پودینہ سے بھی اس مرض کا علاج کرتے ہین **شقوق لسان** زبان پھٹ جانیکا علاج یہ ہی کہ لعاب اسبغول کو منھ مین رکھے اور جرعہ جرعہ پیا اسکا بھی مناسب ہی اور اکاسع یعنے پایہ جانوران اور بیضہ نیمبرشت غذا مین اختیار کرے۔ مجربات مین سے یہ ہی کہ کھیرے کے کاٹنے مین دونون تارے کے رگڑنے سے جو کف پیدا ہوتا ہی اوسے ہمراہ سپستان کے استعمال کرے **دلع لسان** بڑے بڑے سنگاف جو زبانمین پڑجاتے ہین کبھی اور ام لسان جو عظیم ہون اونکی وجہ سے اور کبھی خوانیق کے تولد سے اسوقت طبیعت اور ارادہ زبان کو واسطے کشادہ کرے مجری نفس کی جابجا سے ترقیدہ کردیتی ہی **ثلو ر** فم اکثر جو نمور اور دانہ منھ مین نکلتے ہین حرارت اطراف معدہ سے اور سر سے اور بخارات سارہ سے ہوتے ہین اور کبھی حمیات مین یہ دانہ منھ مین نکل آتے ہین۔ بعض لوگون نے براہ تجربہ یہ بھی کہا ہی کہ اگر حمیات حادہ مین سیاہ دانہ منھ مین پڑجائین اوسکے دوسرے روز بیمار مرجائیگا۔ مفردات ادویہ مین سے جو ابتداے بروز مین ثبور فم کو نافع ہو شرطیکہ تبرید اور

تجنیف اوسکی منظور ہو پہ مین ہلیلہ اور بازد اور تخم گل اور نشاستہ اور ثمرۃ الطرفا اور شیاف امیشا اور جلنار اور کتیرا اور صندلین اور گل سرخ اور طباشیر اور سماق اور عدس اور گل ارمنی اور انار کے اقماع یعنے بوندی جو ٹوپی کی شکل نکلتی ہو اور جنبت بلوط اور قیمولیا اور فوفل اور عصارات بارد مثل عصارۂ کاہو اور کدو اور عصی الراعی اور خرفہ اطراف شاخہاے نرم انگور کا عصارہ۔ اکثر لڑکون کے منہ کے دانہ شکر طبرزد اور کافور سے اچھے ہوجاتے ہین۔ اودیۂ حارہ جنکی حاجت آخر علاج مین پڑتی ہی جیسے امیران اور حارشیشعان خصوصاً جوزبوا اور سعد اور زعفران اور جوزالسرو اور مان الثور عاقرقرحا قرنفل اور فوتنج اور سک۔ اودیۂ قندرہ یعنے گندہ اور مرہ مین سے کتے کی پلیدی ہر جو شبور تقرح ہوجاتے ہین اونکے علاج مین ذرنیخ کی بھی ضرورت ہوتی ہر شبور غلیظ کے علاج مین طبیخ دارشیشعان ایک اوقیہ عروق نصف اوقیہ امیران چہارم اوقیہ صبر دو درہم زعفران ایک مثقال مجرب ہی۔ اسی طرح وہ جو شاندہ جسمین قرنفل اور جوزبوا دارشیشعان جلد اجزا ہموزن اور قرنب قریب اوزان کے جوش دیا ہو۔ جب دانہ پک کر دیم پڑنے لگے اوسوقت لعابات کا استعمال واجب ہی جیسا کہ لعاب تخم کتان اور تخم مرو اور شاہسفرم اور تخم خطمی اودویہ بزور خود بھی ہمراہ وقین شعیر کے اور شیر مادہ خر تنہا خواہ ہمراہ کسی شئے کے انھین بزور مذکورہ سے کبھی حاجت جوشاندہ تخم کتان اور انجیر کے ہوتی ہو کہ اوسمین روغن زرد اور آرد نخود اور نشاستہ اور جلبر بھی داخل ہو بعض متاخرین اطبا نے ذکر کیا ہی کہ شبور نرم کے علاج مین اس سے بہتر کوئی دوا نہین ہی کہ دہن اذخر کو نیم گرم منہ مین رکھے **قلاع اور قروح خبیثہ** قلاع ایک قرحہ ہی جو منہ کی اور زبان کی جلد مین پڑجاتا ہی اور اوسکے ساتھ انتشار عروق اور اتساع یعنے کھلا رہنا منہ کا بھی ہوتا ہی اور لڑکون کو یہ مرض اکثر عارض ہوتا ہی۔ بلکہ اکثر یہ بیماری اگر ہوتی ہے تو انھین کو عارض ہوتی ہی دودہ کی خرابی سے جسکو وہ پیتے ہون خواہ دودہ کا ہضم معدہ مین بری طرح سے ہوتا ہو۔ ہر ایک خلط اخلاط اربعہ کے فساد سے قلاع پیدا ہوتا ہی اور رنگ سے اوسکی شناخت کرنی چاہیے۔ سپید رنگ کا بلغمی ہی اوسکی پیدائش بلغم شور سے اکثر ہوتی ہی اور زرد رنگ قلاع صفراوی ہی اور اسکی سوزش دیگر قروح صفراوی سے زیادہ اور شدید ہوتی ہی۔ اور سیاہ رنگ کی پیدائش مادۂ سوداوی سے ہوتی ہی اور سرخ احمر ناصع کے مادہ دموی سے۔ سب سے زیادہ خبیث اور بد قلاع سوداوی ہی۔ بعض قسم اسکی ایسی ہوتی ہی کہ زیادہ سٹراتی ہی اور بعض قسم مین سکون زیادہ ہوتا ہی۔ کبھی قرحہ کے ہمراہ ورم بھی ہوتا ہی اور کبھی متفاقرحہ ہوتا ہی۔ جو قرحہ سطح دہن مین پڑے گا بہت جلد پھیل جاے گا اسلیے کہ منہ مین حرارت ہر وقت رہتی ہی اور جلد منہ کی نرم ہی اور ہر وقت تر رہتی ہی جالینوس کی عادت ہے کہ جب تک قرحہ دہن کے سطح جلد مین رہے اوسکا قلاع نام رکھتا ہی۔ پھر جب وہ قرحہ متاکل اور متعفن ہوا اور اندر تک پہونچا اوسکا نام قلاع نرکھے گا بلکہ اوسے قروح خبیثہ مین شمار کرے گا۔ اور یہی قروح ایسے ہین جو محتاج ادویۂ کاویہ کے ہین۔ کبھی جب بارش کی کثرت ہوتی ہے قلاع کی پیدائش زیادہ ہوتی ہی اور حمیات وبائیہ مین بھی یہ مرض زیادہ ہوتا ہی **علاج** پہلے اوس خلط کا مدارک کرین جسکے غلبہ سے مرض قلاع پیدا ہوا ہی اور تمام بدن سے اوسکا استفراغ کرڈالین اگر غلبہ اوسکا زیادہ ہو۔ بعد اوسکے اوس رگ کی فصد کھولین جو زیر ذقن ہی اور خصوصاً فصد چہار رگ کی اسلیے کہ جملہ امراض دہن مین چہار رگ کی فصد مفید ہی جو حار اور مادی ہون بعد اوسکے اودویہ بشریہ یعنے جلد پر لگانے والی جو بارہا مذکور ہوچکین لگائین ہان مگر اتنا خیال اور بھی ضرور کرنا چاہیے کہ جو قلاع کہ قوی ہو اور اوسمین رطوبت اور حدید بکثرت ہو اوسکا علاج قوی دوا سے کرین اور جو قلاع درجہ اوسط پر ہو اوسمین ادویہ معتدل التاثیر اور ضعیف اور خفیف مین ادویہ ضعیفہ کا استعمال کرین۔ جب قروح استخوان تک پہونچ جائین اوسوقت زیادہ قوت کی ادویہ کی حاجت ہی جیسے فلفیون افاقیہ کے ساتھ۔ کل ادہان سے اجتناب واجب ہی حتی کہ زیت بھی نہ لگایا جاے۔ **التقاط** اور جیدہ کرلینا ادویۂ قلاع کا اور ادام بارد اور حار کی

فصد چہار رگ جملہ امراض دہن مین مفید ہی جو حار اور مادی ہون

دواؤن سے ممکن ہو جنکو ہم نے باب اول مین بیان کر دیا ہو۔ جو قسم قلاع کی سرخ رنگ دموی ہو اوسکے لیے مناسب ترین ادویہ اسیدا مین وہ اشیا ہین جنمین تھوڑا سا قبض اور تبرید بعد اوسکے دواے معلل درکار ہو۔ اور جس قلاع کی سرخی زردی آمیز ہو اور شقرت لون کی اوسمین نظر آوے اوسکے علاج مین تبرید کا زیادہ لحاظ رہے۔ اس قسم کے علاوہ اور اقسام ابتدا مین اونکا علاج مجفف اور جلی دواسی ہوتا ہو کہ اپنی کیفیت معتدلہ سے یہ دونون اثر پیدا کرے پھر دواے مجفف اور معلل قوی کی ضرورت ہو۔ اور سن مریض کی رعایت جملہ اقسام قلاع اور جملہ مدبیرات مین ضروری ہو۔ لڑکون کو معالجہ مین دوا کا ضعیف ہونا ضرور ہو اور ذودہ کی اصلاح مقدم ہو۔ اور سن اور معمر لوگ جوان ہون خواہ بڈھے اونکے واسطے دواے قوی درکار ہو۔ لڑکون کو بیشتر فقط غذا کے استعمال سے نفع ہو جاتا ہو اور اگر وہ محض شیر خوارہ ہون وہی غذاے نافع مرضعہ کو مکملانی چاہیے جو دوا قلاع حار کے واسطے لائق ہو جیسے بتھوہ کے ساگ کو چبانا یا عدس اور سرکہ اور جملہ اقسام حرام مغز کے جب آب بہ سے ملاکر مستعمل ہون خصوصاً اونٹ اور گوسالہ کے حرام مغز کو اور بسبب ترش یا خام اسی طرح ناشپاتی اور زعرور لینے آلوچہ اور بہی اور عناب اور اطراف انگور اور خبازی بستانی سوکھی ہوئی اور آرد عدس اور آرد ترنج۔ ان سب سے قوی تر وہ ذرور ہی ہو مازو دار اور طباشیر اور گل سرخ اور اقاقیا وغیرہ سے بنایا جاے۔ امیران کا جب قوابض کے ہمراہ استعمال کیا جاے عجیب قوت تسکین ہو اور کافور کی منفعت قلاع مین زیادہ ہو۔ یا رد قسم مین قلاع کی ادویہ جالیہ مجففہ خصوصاً بلغمی قلاع پر ان ادویہ کا لگانا چاہیے اور حلات جنمین قوت تحلیل کی زیادہ ہو اور تخفیف بھی کرین خصوصاً قلاع سوداوی مین جیسے آرد کرسنہ اور شہد ہمراہ تلخہ سرنگ پشت نرینہ کے زیادہ نافع ہو خصوصاً واسطے لڑکون کے جب سرکہ ملاکر استعمال کیا جاے اور قلاع خبیث کے واسطے زاج اور سرکہ اور اگر قلاع اور قروح خبیثہ سرشنے اور رد وارت مین زیادہ بہن اوسوقت زنگار ہمراہ قلقطار اور مازو اور سنبلج کے یا مازو اور شب اور گلنار ہمون زن اقراص ہون سلاد محل طرحا طیقون ہمراہ کسی عصارۂ قابضہ کے جیسے عصارۂ انگور۔ اور یہ مشترکہ واسطے اکثر اقسام قلاع کے شب اور مازو دونون پسے ہوے جیسے ذرور پیسا جاتا ہو اور مثل غبار کے باریک ہو کہ منہ مین نرم نرم اسکی مالش کیجاے۔ مازو جملہ اقسام قلاع کو جو خبیث ہو نافع ہے خصوصاً جب سرکہ اور نمک مین بختہ کیا جاے اور لڑکون کے قلاع مین اسکی کلی کرائی جاے۔ ضماد مازریون کو خاصیت ہو قلاع ردی مین اور یہ دوا ادویہ مشترکہ سے ہو جملہ اصناف قلاع کے واسطے اسی طرح بستان افروز* ماسخائی اور وردی سوختہ بھی اسی طرح ہو۔ قلاع سوداوی اور سیاہ رنگ کا قلاع اوسی نفع کرتی ہو یہ دوا کہ سرکہ مین زیب خستہ بہا اور دہ اور انیسون کو ملاکر طلا کرین۔ پھر اگر ورم بھی ہمراہ قلاع کے ہو اس مرہم کو استعمال کرین آب پاورج ایک سکرجہ روغن گل نصف سکرجہ مدس نصف سکرجہ زعفران دو مثقال ان سب کو ملاکر مرہم طیار کرین کثرت براق اور لعاب کی اور زمند مین منہ سے رطوبت کا زیادہ برآمد ہونا کبھی یہ بات کثرت حرارت اور رطوبت سے خصوصاً رطوبت معدہ سے پیدا ہوتی ہو اور کبھی تنہا غلبہ حرارت سے جیسے کہ رودہ دار کے منہ سے پانی بہت چھوٹتا ہو اور جو شخص غذا مین کمی کرے اور جو شخص کہ اوسے غذا بہم نہ پہونچے ہر وقت اوسکے منہ سے پانی چھوٹتا ہو تا اینکہ جب کچھ کھاے اوسوقت آمد براق کی رک جاتی ہو۔ اور کبھی برودت اور بلغم کی زیادتی سے بھی براق کی زیادتی ہوتی ہو علاج اگر حرارت کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہو واجب ہو کہ اول فصد باسلیق کی کھولین اور رطوبت حامضہ اور خواہ کہ بارودہ اور نبیذ جو کہنہ ہو اوسمین بہت سا پانی ملاکر استعمال کرین اور گوشت کے سبک اقسام جیسے گوشت بز غالہ اور طیر کا گوشت غذا مین تجویز کرین اور ہمیشہ سلاقات قابضہ جو عدس اور سماق وغیرہ سے طیار کیے جائین استعمال کرین اور اگر برودت اور بلغم سے کثرت براق کی ہو ہر مفرحین مین ایک مرتبہ قی کا استعمال اوسی طور سے کرین جو طریقہ ہم بیان کر چکے ہین اور یہ دوا استعمال کرین ایارج فیقرا دو درہم ملح ہندی دو دانگ انیسون تا نخواہ ہر دو احد ایک دانگ سکنجبین عسلی خواہ سکنجبین بزوری ملاکر استعمال کرین اور اسکے بعد جوارشات اور ترویحات اور جوارشات

حلہ کا استعمال کرین غذا ایسے مریض کی چوزہ ہاے گرم جوا قاویہ اور خردل اور تخم ڈال کر پختہ کرین اور رات کو کمک ہمراہ مری نبطی کے اوسکے بعد آب گرم جرعہ جرعہ کرکے پلایا جاے اور مسواک سواد ٹھکر کرے۔ معالجات جیدہ اور مشترکہ سے یہ ہے کہ ہر روز ایک درہم ملح جریش کا سُنی تازہ کے ساتھ تناول کرین اوسکے بعد اطریفل صغیر کو استعمال کرین اور ہمیشہ مسواک دیر تک کرتا رہے۔ مین نے موش بریان کا امتحان کیا اوسے نافع پایا خصوصاً صبیان کے واسطے ماکولات کی بدبو کو دور کرتا بعض قسم کے ماکولات کے کھانے کے بعد منہ سے بوے بد آنے لگتی ہے اوس بدبو کے دور کرنے کے واسطے سداب کا چبانا یا برگ عُلیق کا جو ایک خاردار درخت ہی مفید ہی اور اوسکے بعد غل غصل سے مضمضہ کرانا اور سعد اور زرنباد کو منہ مین رکھنا منہ سے خون نکلنا اگر منہ اور منہ کی جلد سے آمد خون کی ہو اوسکا علاج اون قوابض سے کرین جو باب ثور مین مذکور ہوچکے اور شاخہاے انگور اور نرم نرم کو لپین اوسکی پکاکر جوشاندہ کے طور سے پلانا بہت مفید ہے۔ اور اگر آمد خون کی کسی اور جگہ سے ہو اوسکے علاج اور تدبیرات کے واسطے ہمنے جداگانہ ایک باب بلکہ چند ابواب تجویز کیے ہین بخر یعنے گندہ دہنی مبدا اس مرض کا یا تو مسوڑہ ہی جو کسی قسم کے عفونت پڑجانے یا کوئی استرخا جو لثہ مین پیدا ہو یا کوئی عفونت بیخ دندانین پیدا ہو خواہ وہ عفونت خود جوہر دندان کی ہو۔ جو بخر کی قسم کہ اوسکا مبدا لثہ اور مسوڑہ ہی اوسکے علاج مین ہمیشہ دانتون کا پاک کرنا اور دھونا اونکا سرکہ اور پانی سے کرنا چاہیے۔ اگر یہی تدبیر کافی ہوجاے تو کیا اچھی بات ہی اور اگر اس سے برآمد کار نہو بلکہ عفونت کی زیادتی ہو اوسوقت بعد دھونے اور پاک کرنے دانتون کے غمرۃ الطرفا اور عاقرقرحا اور سداب اور سافج اور عود اور مصطگی اور پوست اترج اور قرنفل کا چبانا چاہیے اور لثہ پر مرار اور صبر وغیرہ رکھنا لازم ہی اور خل غصل سے مضمضہ کرانا اور انیسون کی مالش عسلا (جو ایک قسم کی شراب ہی اور جسکو عجم بیفنج کہتے ہین) اور نبید شیرین کا ملنا۔ پھر اگر اس سے بھی زیادہ مرض قوی ہو مویزج کی مالش کرین اور رال جو صبح کو نہارا اور باسی منہ مین اوسکی مالش ہوتی ہی پھر اگر عفونت اس سے زیادہ ظاہر ہو اور بخوبی اوسکا ظہور ہوجاے اوسوقت زاج سوختہ ایک جزو اور بیخ سوسن اور زعفران نصف جز شہد مین ملاکر فرص طیار کرین اور اس قرص کا استعمال کرین اور اسکے بعد نقط سرکہ سے مضمضہ کرین یا سرکہ مین گلاب کی آمیزش کرین یا اس سے زیادہ قوی دوا کو اختیار کرین وہ دوا یہ ہی کاغذ سوختہ تین درہم زرنیخ اڑھائی درہم سک اور سماق اور زنجبیل اور فلفل سوختہ اور اقراص فلفلیون ہر واحد دو درہم ان ادویہ سے دلوک یا لصوق طیار کرین۔ اور بھی تنہا اگر استعمال کیجاے عفونت کو دور کردیتی ہی اور سڑا ہوا مسوڑھا کاٹکر گرا دیتی ہی اور گوشت عمدہ پیدا کرتی ہی مجربات ادویہ مین سے اقاقیا اور زرنیخ اصفر زرنیخ احمر نورہ شب سرکہ ملاکر فرص طیار کرین اور فرص کو ماء العسل خواہ طبیخ ابہل مین پیسکر استعمال کرین۔ اگر عفونت خاص جوہر دندانین ہو اوسکی دوا یہ ہی کہ اگر کنارہ اور طرف مین ہو چھیل ڈالین اور سوہن وغیرہ سے ریت کر اوسکو دور کردین اور اگر دانت کی جڑ تک پہونچ گئی ہو اوس دانت کو اکھڑوا ڈالین۔ اور اگر اسکے ہمراہ استرخا لثہ بھی ہو یعنے مسوڑھے کے گوشت مین استرخا پیدا ہوا ہو اور یہی امر سبب حدوث عفونت کا ہو اوسکا علاج وہی بندش ہی جسکو ہم باب استرخا لثہ مین بیان کرینگے۔ پھر اگر خلط صفراوی معدہ خواہ جلد دہن مین متعفن ہوگئی ہو اوسکے لیے خوبانی تازہ سے زیادہ نافع کوئی چیز نہین ہی جو نہارا اور باسی منہ کھلائی جاے۔ اسی طرح تربوز اور کھیرا اور شفتالو۔ پھر اگر خوبانی اور شفتالو تازہ دستیاب نہو تو خشک اور سوکھے ان دونون کو شب کو پانی مین بھگو دین خصوصاً سوکھی ہوئی خوبانی کو اور نضوع اوسکا نہار منہ پلائین۔ سنتو شکر کے ہمراہ استعمال کرنا بھی اسکو مفید ہی اور برف کا باقی اور جوب صریہ جسکو ہم نے قرابادین مین ذکر کیا ہی اونکا استعمال۔ غذا ایسی دینی چاہیے کہ غسال اخلاط ہو

اور تر پدکرے اور مستعمل بصفرا نہو جاے۔ اور اگر خلط بلغمی ہو پہلے قی کا استعمال کرین اور بایارجات جو بلغم کا تنقیہ فم معدہ سے کرتے ہین اور امراض معدہ کے ابواب مین اوسکا ذکر ہو استعمال کرین اور پھر اطریفل صغیر اور زنجبیل مربی اور صغار کا استعمال خصوصًا۔ اور غذا مین مطبخات یعنے پکائی ہوئی چیزین اختیار کرنی چاہین اور زیادہ پانی پینے سے احتیاط کرائی جاے اور نواکہہ اور بقول کو یکسر ترک کرے۔ اور تلخ لکڑی کی مسواک کی عادت رہے جیسے آراک اور زیتون۔ منجملہ ادویہ نافعہ کے یہ دوا ہو کہ صبح کو برگ آس اور ہموزن اوسکے زبیب خستہ برآوردہ برابر ایک جوزہ کی مقدار مین تناول کرین یا اسی قدر جوز السرو اور ابہل زبیب کے ساتھ۔ حب صنوبر بھی ان لوگون کو نافع ہو اور حب فوفل بھی اسی طرح اور اوسکا نسخہ یہ ہو فوفل اور قرنفل خولنجان ہر واحد نصف درہم مشک کافور ہر واحد ایک دانگ عاقرقرحا ایک درہم صبر تین درہم رانی ایک درہم طلا جو ایک قسم کی شراب ہو اوسکے ذریعہ سے گولیان طیار کرین۔ ادویہ بسیطہ مجربہ کندر اور عود ہندی اور فرفہ اور پوست اترج اور گل سرخ کافور صندل قرنفل کبابہ مصطگی بسباسہ جوز بوا بیخ اذخر اور آرمال جو ایک لکڑی شبیہ بنیج کے ہوتی ہو اور اشنہ اظفار الطیب قاقلہ قلمشک برگ اترج اور سنبل نارمشک زنجبیل اور تمام ادویہ جو نقشہ جات ادویہ مفردہ مین مل سکتے ہین۔ اور گوند ہنے کے ادویہ جنمین انکے فرص وغیرہ طیار ہون بیبہ اور میسوس اور عصارہ اترج ہو

منھ کا کھلا رہ جانا اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہو کہ منھ کھلا رہ جاتا ہے تو سبب یہ ہوتا ہو کہ بڑی بڑی سانس لینے کی ضرورت اور حاجت ہوتی ہو کسی التہاب اور بھڑک کی وجہ سے جو اندر اعضاے نفس کے ہوتی ہو۔ یا تنگی اور خناق کی وجہ سے منھ کی یہ کیفیت ہوتی ہو۔ یا عضل فم مین ضعف آجاتا ہو اوسوقت سوتے وقت وہ عضلہ اپنا فعل اچھی طرح نہین کرتا ہو۔ یہ کیفیت منھ کی امراض حادہ مین نہایت ردی ہو۔ زبان کے رنگ سے اسندلال کرنا اوسکے بیانکے مناسب اور مقامات ہین یعنے جسوقت ہم امراض حادہ کا بیان کرین گے

فن ہفتم دانتونکے احوال کا بیان

اور اس فن مین ایک ہی مقالہ ہو۔ اوپر معلوم ہو چکا کہ ہم نے دانتون کی تشریح اور منافع کو فن کلیات مین بیان کردیا ہو اوسی جگہ اوسکو دیکھنا چاہیے اور یہ بھی معلوم رہے کہ دانت بھی اوسی قسم کی ہڈی ہو جسمین حس موجود ہو اور وہ حس ایک عصب دماغی سے آتی ہے جو نرم اور رقیق ہو۔ جب دانت کو کوئی الم اور اذیت پہونچائی جاے ضربان اور اختلاج جو کچھ اونمین عارض ہوتا ہو محسوس ہوتا ہو اور بیشتر ایک حکہ اور دماغہ سا معلوم ہوتا ہو۔ کبھی دانتونمین امراض چند مین سے کوئی ایک مرض عارض ہوتا ہو جیسے استرخا اور قلق اور انقلاع اور تنویا جو ہر دندانمین تغیر لون پیدا ہوتا ہو خواہ زردی سی دانت کے اوپر جم جاتی ہو اور تاکل اور تعفن اور تکسر بھی دانتونمین عارض ہوتا ہو اور اوجاع شدیدہ اور حکہ بھی انمین ہوتی ہو۔ اور کبھی ضرس کا مرض پیدا ہوتا ہو اور یہ مرض ایک قسم اوجاع دندان سے ہو اور بسبب اسکے شیرین اور ترش چیز چبانے سے تحمر پیدا ہوتا ہو اور سرد اور گرم چیزون سے ضرر پہونچنا اور تھوڑی دیر تک بھی ان دونون اشیا کا منھ مین رکھنے کو گوارا نکرنا خواہ ایک کا یہ بھی پیدا ہوتا ہو۔ کبھی مقدار مین دانتون کے تغیر بالطبع پیدا ہوتا ہو کہ دانت بڑھ جاتا ہو طولمین خواہ اقطار ثلثہ مین بڑا ہوتا ہو یا مجسم کر باریک ہو جاتا ہو اور صغیر ہو جاتا ہو۔ کبھی دانتونمین ایک قسم کا ورم پیدا ہوتا ہو اور کچھ عجب نہین ہو اسلیے کہ جو چیز نمو کو بذریعہ نمو دینے غذا کے قبول کرے یعنے جس چیز مین غذا پہونچے اور اوسکے پہونچنے سے وہ مقدار مین بڑھے تو کیا بعید ہو کہ اوسی شیٔ مین قبول تمدد بوجہ فضول کے بھی پیدا ہو۔ اور اگر دانت قابل مواد نافذہ کے ہوتے اور وہ مادہ غذائی

مقدار مین دانتوں کو زیادہ نکرا تو سبزی اور سیاہی (جو اعراض معاد نافذہ سے ہے) اسکو بھی قبول نکرتے اور یہ سبزی اور سیاہی فقط نفوذ فضول سے دانتون مین پیدا ہوتی ہے مترجم کہتا ہے اس مقام پر شیخ نے دانتون کے جوہر مین ورم پیدا ہونے کا ثبوت دیا ہے اور خلاصہ استدلال یہ ہے کہ جب دانت قبول غذا کرکے نموپاتے ہین اور بڑھتے ہین تو مادہ ورمی جو منافی طبیعت ہے اوسے بھی قبول کرنا کیا دشوار ہے یعنے اگر غذا کا نفوذ دانتون مین مسلم ہے تو نفوذ فضول منافی طبع کا ضرور ہوسکے گا اسلیے کہ قابلیت نفوذ کی ثابت ہوگئی اور جملہ اعضاے بدنی جنمین حلول حیات ہے اونکا یہی طرز ہے کہ جو عضو غذاے ملائم کو قابل ہے وہ فضول غیر ملائم کی بھی قابلیت نفوذ رکھتا ہے اب رہا ثبوت اس امر کا کہ دانت بذریعۂ غذا کے نموپاتے ہین اوسکو شیخ نے یون ثابت کیا کہ اکثر دانت کا رنگ سبز خواہ سیاہ ہوجاتا ہے اور حامل الوان جوہر غذائی ہے یعنے عرض کا کسی شئے مین سرایت کرنا بدون سرایت اور نفوذ معروض کے محال ہے مثلاً شیر بنی مزہ کی کسی شئے مین ہو اور جوہر حلوا اوسمین نہو ایسا نہین ممکن ہے پس لازم ہوا کہ جوہر غذا جو معروض اور حامل خضرت اور سواد ہے وہ بھی دانتونمین نفوذ کرتا ہے اور اس استدلال سے کبراے دلیل اول ثابت ہوگیا **متن** دانتون کی خلقت خدا نے ایسی کی ہے کہ ہمیشہ قابل نمو اور زیادتی کے ہین اور یہ نمو اور زیادتی دانتونمین اس مصلحت سے تجویز کی گئی کہ رگڑنے اور پیسنے سے جسقدر دانت گھس جائین اوسکا بدل نمو اور زیادتی مقدار سے پیدا ہوتا رہے اور یہان تک دانتونکے بڑھنے اور نموپانے مین حکمت بالغہ الہیہ کا اہتمام ہے کہ اگر کوئی دانت از خود گر جاے خواہ اوکھاڑ ڈالا جاے اوسکے مقابل اور محاذی جو دانت ہوتا ہے وہ طولمین بڑھ جاتا ہے اور یہ طول مین زیادہ ہوتا ہے اوسوقت ہوتا ہے کہ زیادتی تو اس دندان محاذی مین ہوتی ہو مگر ان سماق اور پسینے کے مقابل نہوسکے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ دانتون کا مزاج کبھی بذریعۂ کسی استدلال کیا جاتا ہے کہ صفراوی اور حری ہین یا سپید بلغمی یا سرخ دموی یا کبود اور سواد کے ہونے سے دانتونکا مزاج سوادی ہے **حفظ اسنان** جس شخص کو اپنے دانتون کی سلامتی اور حفاظت مطلوب ہو اوسکو لازم ہے کہ آٹھ چیزون کی رعایت کرے (۱) پے در پے غذا اور طعام اور شراب کے معدہ مین فاسد ہونے سے احتراز کرے اور وہ شئے کھانے پینے مین اختیار نکرے جو قابلیت فساد کی رکھتی ہے جیسے دودھ اور مچھلی نمک سود خواہ صحنا جو ایک قسم کی نانخورش مچھلی سے بنائی جاتی ہے خواہ بسبب سوءتدبیر کے وہ غذا اگرچہ قابل فساد نہوگا مگر فاسد ہوجاے چنانچہ اپنی جگہ پر اوس سوءتدبیر کا بیان ہوچکا ہے (۲) زیادہ احمرار اور خوگری ترکرنے پر نہ کرے خصوصاً جو شئے کہ بذریعۂ ترکے برآمد ہووہ ترش ہو کہ اس سے بھی دانتون کو ضرر پہونچتا ہے (۳) گوند اور چپکتی ہوئی شئے کے چبانے سے بھی احتراز کرے خصوصاً وہ شئے اگر شیرین ہو جیسے ناطف اور انجیر چسپندہ (۴) سخت چیز کا دانتون سے توڑنا اس سے بھی احتیاط کرے (۵) مضرسات اور دردری اور کرکری چیزون کے منہ مین ڈالنے سے احتیاط کرے (۶) بہت سرد اور زیادہ گرم اشیا کے استعمال سے احتیاط کرے خصوصاً زیادہ سرد چیز سے (۷) دانتونکے مانجنے اور صاف رکھنے مین تو ہمیشہ مصروف رہے مگر اتنی زیادہ صفائی جو عمور کو مضر ہو یعنے جس سے گوشت درمیانی دانتون کا کٹ جاے خواہ گر جاے اوس سے پرہیز کرے کہ اس مبالغہ سے دانت کی جڑ نکل آتی ہے خواہ دانت ہل جاتے ہین (۸) اون چیزون سے اجتناب کرے جو بالخاصیت دانتونکو مضر ہین جیسے کراث کہ شدید ضرر دانتونکو اور لثہ کو اس سے پہونچتا ہے اسی طرح اور جملہ اشیا جو مفردات اودویہ مین مذکور ہین مسواک زیادہ درجۂ اعتدال پر واجب ہے لیکن اتنی زیادتی نکرنی چاہیے کہ چمک دانتون کی اور اونکی آبداری جاتی رہے اور دانتون کو آمادہ قبول نوازل پر کردے اور قابلیت قبول اون انجرہ کی پیدا کرے جو معدہ سے صعود کرتے ہین اور اسقدر زیادہ مسواک کرنے سے خطرہ دانتون کے گر جانیکا ہے اور جب درجۂ اعتدال پر مسواک کا استعمال کیا جاے موجب تقویت دندان اور عمور کے ہوگا اور

بخار اور بدبو کو دور کرتا ہے اور طیب نکہت پیدا کرتا ہے۔ افضل ترین اقسام میں لکڑیوں کیواسطے مسواک بنانے کے وہ لکڑی ہے جسمیں قبض اور تلخی ہو سوتے وقت ہمیشہ تدہین دندان کا التزام کرے اگر بتریدہ مطلوب ہو روغن گل وغیرہ اور اگر تسمین منظور ہو روغن بان اور نارویں سے تدہین کرے اور کبھی دونوں کے ملانے کی حاجت ہوتی ہے۔ اولی یہ ہے کہ پہلے شہد کی مالش کرے اگر دانتونمیں برودت کا خلل ہو یا شکر کی مالش کرے اگر مزاج اسنان کا مائل برودت کیطرف ہو یا حرارت کی کمی ہو۔ یہ دونوں ادویہ جامع فضائل اور اوصاف محمودہ کے ہیں جلا اور تغریہ اور تسخین اور تنقیہ سب کچھ انسے حاصل ہوتا ہے مگر شکر میں بہ نسبت شہد کے یہ اوصاف کم ہیں۔ طبرزد کو پیسکر اور شہد ملاکر اگر مالش کیجائے جلا اور تنقیہ اور استعماری لثہ پیدا کریگا اوسکے بعد پھر روغن کا ملنا بطور مذکور لازم ہے۔ صحت دندان کی حفاظت اس سے بھی ہوتی ہے کہ مہینے میں دو مرتبہ مضمضہ کرے اوس پانی سے جسمیں بیخ بنوع کو جوش دیا ہو کہ یہ دو اجبت عمدہ ہے اور جو اسکا استعمال ہمیشہ کرے درد دندان سے محفوظ رہے گا۔ اسی طرح سرسی خرگوش کی جلا کر اوسکا منجن ملنا اسی طرح نمک کو شہد ملاکر اور جلا کر استعمال کرنا یا بدون جلائے ہوئے اور جلایا ہوا زیادہ مفید ہے۔ اور لازم ہے کہ نمک اور شہد کو ملاکر گولی باندھ لے اور ایک کپڑے میں رکھ کر دانتو نکو اوس سے ملے۔ اسی طرح ترمس سے دانتو نکو ملنا۔ اسیطرح شب یمانی میں کسی قدر مرکی ملاکر خصوصاً اگر پھٹکری کو سرکہ ملاکر جلا دیا ہو۔ جب دانت ان ادویہ سے مل لیے جائیں اوسکے بعد شہد کی مالش کرنی ضرور ہے یا شکر کی بعد ازاں ادہان سے دلک کرنا چاہیے جیسا ہم نے اوپر بیان کیا ہے۔ اگر دانتو نپر نزلہ گر رہا ہو اوسوقت منہ میں جوشاندہ اشیاء قابضہ کا رکھنا ضرور ہے اور ہمیشہ پھٹکری اور نمک جلاکر اوسپر چھڑکنا رہے **بیان عام علاج دندان اور ادویہ مناسب دندان کا** ادویہ جو دانتون کے لیے چیدہ ہوئی ہیں اونمیں بعض ادویہ تو حافظ صحت ہیں اور بعض ادویہ سے علاج امراض دندان کا کیا جاتا ہے۔ اور چونکہ جوہر دندان کا یابس ہے پس جو دوا کہ حفظ صحت دانتون کی کرے اوراوکو اکثر کیفیت مناسب پر مزاج اصلی کی طرف پھیر لاوے وہی درکار ہے کہ وہ دوا مجفف ہو گرم خواہ سرد ادویہ سے کہ تو اوسی وقت ضرورت ہوگی جب مزاج دانتونکا ایک کیفیت سے منحرف ہو کر دوسری طرف پہونچے۔ ادویہ مناسبہ جو مصالح دندان کے لائق ہوں وہی ہیں جو تجفیف کے ساتھ حرارت اور برودت میں معتدل ہوں۔ جو دوا دانت کے واسطے درکار ہے وہ مجفف ضرور ہوتی ہے سوا اوس دوا کے جو دانتونمیں بصورت کسی مرض اور عارضہ کے مستعمل ہو کہ اوسکا اوسی کیفیت پر ہونا چاہیے جو مقتضاے مرض اور عارضہ کا ہے۔ پھر یہ بھی جاننا چاہیے کہ دوائے مجفف بار دیابس بھی ہوتی ہے اور حار یابس بھی ہوتی ہے۔ افضل دوا جو دانتون کے واسطے درکار ہے وہی دوا ہے جسمیں تجفیف اور تنشیف رطوبت واسطے جلا دینے کے ہو اور جو فضول دانتون کی طرف دفع ہوں اونکو باعتدال تحلیل کردے اور جو مادہ دانتون کی طرف کھنچا ہوا سے روکے۔ مجففات بارد وہ خواہ مائل بہ برودت ایسے ادویہ ہوں جو تقریص پیدا نہ کرنیکی اتنی ترشی خواہ عنوصیت کی وجہ سے جیسے انگور خام اور حماض مائج اور وہ ادویہ سک اور کافور اور صندل اور گل سرخ اور تخم گل اور گلنار دم الاخوین طرفا اور مازو کہربا اور مروتی اور فوفل آرد جو اور ریشہ درخت توت برگ طرفا بیخ حماض۔ ادویہ حارہ خواہ مائل بہ حرارت کے دو قسمیں ہیں ایک قوعہ جنکی حرارت اصلی اور ذاتی ہو دوسرے وہ جنکی حرارت مکتسب اور کسی دوسری شئے سے حاصل ہوئی ہو اصلی حار دوا جیسے نمک سوختہ اور شبح سوختہ اور سعد محمی اور مرتک اور دار چینی زوفا فقاح اذخر ثمرۃ القلب اور انسے قوی تر پوست بیخ کبر اور عود اور مشک اور پر سیاوشان گرم کی ہوئی اور سوختہ اور سرو اور اسبل اور ساج اور شاخ گوزن سوختہ اور غیر سوختہ اور فودنج اور خاکستر فودنج اور مصطگی اور زجاج سوختہ اور برق کی خاکستر زراوند مدحرج اور خاکستر پوست چوب انگور اور خاکستر خرگوش کے سری کی اور جیتہ کے سر کی۔ جو ادویہ حار رطوبت کمتسبہ ہیں یعنے حرارت کو کسی چیز سے حاصل

کرتے ہین جیسے خاکستر مازو کی اور اگر مازو جلا کر سرکہ مین بجھائین معتدل حرارت اور بسودت مین ہوگا باکستر چوب انگور اور خاکستر نصب سوختہ اور ازین قبیل اور چیزون کی خاکستر۔ معتدل ادویہ جیسے شاخ گوزن سوختہ جب دھوڈالی جاے یا جوز دلب یعنے چنار جو درخت صنوبر کا ہی۔ بعض ادویہ وہ ہین جو ترکیب دینے سے طیار ہوتے ہین جیسے آرد جو کو نمک اور بیسوسن سے گوندھا جاے بعد اوسکے جلایا جاے اور چھوارا قطران مین گوندہ کر جلایا ہوا کہ خاکستر ہوجاے اور پھر اوسپر بیسوسن کو چھڑکین مجرب منجن یہ بھی ہی شاخ گوزن سوختہ دس درہم برگ سرو دس درہم جوز دلب مسلم پنج برطانیون یعنے سنبھالو کی جڑ دس درہم پرسیاؤشان سوختہ پانچ درہم گل سرخ زیرہ برادردہ تین درہم نرم نرم پیسکر سنون طیار کرین سنون آخر شاخ گوزن سوختہ اور کزمانک اور سعد اور گل سرخ اور سنبل الطیب ہر ایک ایک درہم لخ اندرانی چہارم درہم کا اسکا منجن طیار کرو۔ الواب آیندہ مین اور بہت سے منجن ہم بیان کرین گے اور بہت سے نسخہ جات سنون کے قرابادین مین مذکور ہین اور اب ہم ابتداے بیان علاج کرکے کہتے ہین کہ دانتون کا علاج مجففات سی کرنا ہی علاج صحیح ہی چنانچہ اوپر مذکور ہوچکا اور مسخنات اور مبردات سے علاج کرنا اوسکی حاجت پر وقت انحراف شدیدہ کے حد اعتدال سی ہوتی ہی سو ادویہ مخصوصہ دندان یا منجن کے اقسام سے ہین یا چبانے کی دوائین یا لطوخات اور لیپ کے اقسام سے ہین جو دانتونپر خواہ جبڑے پر لگائی جاتی ہین۔ اور یا مضمضہ کے اقسام سے ہین یا دلوکات یعنے مالش کرنے کی ادویہ اور بعض ادویہ ایسی جو منھ مین دیر تک بھری رہتی ہین اور بعض اقسام کمادات یعنے سنیک کرنے کی دوا اور بعض کادیات مین اور قالعات اور نخورات اور سعوطات اور قطورات جو کانمین پچکاے جاتے ہین اور استفراغات جو مادہ کو فصد اور حجامت سے نکال دین اقرب مواضع سے اسی طرح بعض ادویہ اسنان علاج مین اور بعض مبردہ اور بعض مخدرہ اور مخدرات جسوقت دانتون کے علاج مین مستعمل ہون خطرہ بہت کم ہوتا ہی مگر بکثرت اونکے استعمال سی اکثر جوہر دندان فاسد ہوجاتا ہی۔ اسی طرح ادویہ شدیدۃ التحلیل اور جو بشدت تسخین پیدا کرین کہ اونکا استعمال شدت ضرورت مین کرنا چاہیے جیسے خطل اور خربق اور قشار الحمار وغیرہ اور اسکا بھی لحاظ کرنا واجب ہی کہ زیادہ مسخن اور معلل دوا اور اسی طرح ادویہ مخدر۔ اندر شکم کے نہ جانے پاے۔ اکثر دانتو نمین کسی باریک برمہ وغیرہ سی سوراخ کرنیکی بھی ضرورت ہوتی ہی تاکہ مادہ سوزی پھیل جاے اور دوا ے مستعمل شدہ قعر دندان تک پہونچ جاے۔ سرکہ اگرچہ دانتونکو مضر ہی لیکن ادویہ مسخنہ اور مبردہ دونو نمین پڑتا ہی۔ مبردہ مین تو اسواسطے سرکہ پڑتا ہی کہ بذات خود سرکہ تبرید پیدا کرتا ہی اور نفوذ اچھی طرح کرتا ہی اور ادویہ مسخنہ مین بغرض نفوذ ڈالا جاتا ہی اور بھی اس غرض سے کہ بوجہ تقطیع کے معین تحلیل پر ہوتا ہی۔ اور جو ضرر رسانی سرکہ کی بہ نسبت دانتون کی ہی اوسوقت کہ جب ہمراہ ادویہ مذکورہ کے مستعمل ہو اونمین ادویہ کی آمیزش سی اوسمین کمی ہوتی ہی اوجاع اسنان یہ بھی جاننا چاہیے کہ دانتونمین درد کبھی اسی سبب سے پیدا ہوتا ہی کہ جوہر دندانمین موجود ہوا ہی جیسا کہ ہم نے نفوذ فضول کو جوہر دندانمین ثابت کردیا ہی۔ اور کبھی ایک سبب موجع اور درد پیدا کنندہ اوس عصبہ مین پیدا ہوتا ہی جو بیخ دندانمین ہی۔ اور ان دونون اقسام مین تفرقہ کرنا اور تمیز کرنی ایک کی دوسرے سے اکثر معالجین کو دشوار ہوتی ہی حالانکہ دونون قسم کے علاج کا طریقہ الگ الگ ہی۔ اسباب اوجاع دندان یا سو مزاج سادج بارد ہو خواہ گرم ہو یا خشکی جو غذائی سے پیدا ہوتی ہی جسطرح مشائخ مین ایسی ہی کیفیت ہوتی ہی اور سو مزاج رطب اونمین سبب اس درد کا ہو نہین سکتا چنانچہ اپنے مقام پر معلوم ہوگا۔ یا سو مزاج مذکور ہمراہ کسی مادہ کے یا ریح کے ہوکر سبب وجع دندان کا ہوتا ہی اور مادہ یا تو سبب کثرت مقدار کے درد پیدا کرتا ہی یا بوجہ غلظ کے یا بوجہ حدت کے۔ اور کبھی مادہ نفس جوہر دندان مین ورم پیدا کرتا ہی اور کبھی مادہ اکثال ہوتا ہی

سے اور کبھی مادہ دیگر کرم پیدا کرتا ہی مبدا مادہ کا یا سعدہ ہی یا سر ہی - یا دونون مقام - اور اگر تمام بدن ایسے مادہ سے پر ہو اوسوقت بھی دانتون کی طرف مادہ انھین دونون طرف سی آے گا - کبھی درد دانتونمین حمیات حادہ سے پیدا ہوتا ہی بہ سبیل مشارکت کے سوء مزاج مین جب کسی کرم خورہ اور نادرست دانت مین خواہ اوسکے نیچے درد پیدا ہوا اور ضربان بھی ہو اوس دانت کی جڑ مین فضلہ خام موجود ہوگا پہلے ورم اور درد کا علاج کرکے بعد ازان اوس دانت کو اوکھیڑ ڈالو **علامات** خوب تامل کرکے ملاحظہ کرنا چاہیے کہ درد دمان کے ہمراہ ورم لثہ بھی ہی یا نہین خواہ اطراف لثہ مین ورم ہی - اگر ورم لثہ مین ہو اوسوقت اکثر یہی حکم کرنا چاہیے کہ سبب مرض نفس دندان مین نہین ہی - اسی طرح اگر لثہ کے دبانے سی درد ہوتا ہی جب بھی وہی حکم کرنا چاہیے اور اگر ورم لثہ مین نہو اوسوقت سبب مرض یا نفس جوہر دندانمین ہی یا اوس عصب مین جو بیخ دندان پر ہی - پھر اگر ورم خواہ تاکل خود دندانمین محسوس ہو تو مادہ اوسی مین ہوگا اسی طرح اگر درد کا امتداد اور پھیلاؤ طولمین دانت کے ہوتا ہی جب بھی مادہ جوہر دندانمین ہی - اور اگر الم کا احساس غور اور اندرون کی طرف ہو اوسوقت معلوم کرو کہ مادہ عصبۂ مذکورہ مین ہی جو بیخ دندانمین پہونچا ہی خصوصًا اگر درد عمور اسنان تک پھیلا ہو یا فک اور جبڑے تک پہونچتا ہو اور مثل خرس کے محسوس ہو مزاج حار خواہ بارد پر دانتون کے استدلال اوپر مین علامات سی کرنا چاہیے جو ہم نے اوپر بیان کردے ہین اور یبوست مزاج کی ضمور اور پتلی ہونے سے دانت کے اور قلق ہو دانتونمین ہو پہچاننا چاہیے اور ریحی درد کی شناخت یہ ہی کہ درد ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا ہی اور تمدید اوسمین پیدا ہوتی ہی اور مادہ غلیظہ سے جو درد ہوگا وہ ایک ہی جگہ ٹھہرا ہوگا بدون اسکی کہ حرارت یا برودت ظاہر ہو اور خلط حاد سے جو درد ہوگا وہ موی خلط ہو یا صفراوی اوسمین ایذا البسرعت ہوگی اور وجع یعنے درد جلد جلد اوٹھے گا اور سوئیان سی ہر وقت چبھتی ہون گی اور رنگ کا تغیر مشابہ رنگ خلط کے ہوگا اور حرارت حادہ ہر وقت چھونے اور لمس کرنے کے پیدا ہوگی - اس امر کی شناخت کہ یہ خلط معدہ سے آتی ہی یا دماغ سے یون کرنی چاہیے کہ امتلا دماغمین ہی یا معدہ مین - اگر سبب وجع اور درد کا لثہ مین ہی تو اوکھیڑنا دانت کا کچھ علاج کافی نہوگا بلکہ اوکھیڑنے کی حاجت نہوگی اور اگر درد خاص دانت مین ہوگا اوکھیڑنے سی درد ہوجاے گا - اور اگر عصبہ مین ہوگا کبھی اوکھیڑنے سے دور ہوجاے گا اور کبھی نہ دور ہوگا - اور جب زائل ہوگا اوسکا سبب یہی ہوگا کہ طبیعت خواہ دوا جو خادم طبیعت ہی ایسے مادہ کو جسکی تحلیل مطلوب ہی ایسی وسیع جگہ مین پاے گی جو وسیع اور کشادہ ہو اور پہلے وہ مادہ گھٹا ہوا اور محسوس دانت مین تھا اب کہ جگہ وسیع اوس مادہ کے پھیلنے کی ملی اور طبیعت نے بذریعہ اعانت دوا کے اوسکی تحلیل کردی لہذا درد زائل ہوگیا **علاج** اگر یہ درد بشرکت کسی عضو کے ہو ابتداے معالجہ تنقیہ سے اوسی عضو مشارک کے کرنا چاہیے فصد کرنے سے تنقیہ مناسب ہو خواہ اسہال کے ذریعہ سے اور اسہال ایارج فیقرا اور شحم حنظل یا سقونیا یا قوعات اور غرغرہ جو سر کا تنقیہ کرتے ہین اگر مادہ سر مین ہو اور اگر لثہ مین درم محسوس ہو اور عمور دندانمین فصد سے ابتداے علاج کرین اور اسہال سے بقدر قوت اور بحسب شرائط مندرجۂ بالا - اور جملہ اقسام ورم عصارات سبزہ اور سلافات وغیرہ کو منہ مین رکھین اور انھین مبردات مین کسی قدر کافور شریک کرین جو بافراط فایض ہوجائین اور بیشتر روغن گل اور مصطگی خواہ زیت انفاق یا روغن آس پر اقتصار کرنا کافی ہوتا ہی اور نبیذ زبیب کہنہ اور روغن گل جو خام ہو بھی نافع ہوتا ہی - اسطرح کہ نبیذ کو روغن مذکور مین خوب طرح جوش دین اور منہ مین رکھین - بعد ان تدبیرات کی رفتہ رفتہ محللات منضجہ کے استعمال کو تجویز کرین اور لحاظ رہے کہ محللات قوی مین سی کوئی مقدار اندر شکم کے نہ جانے پاے اور استفراغ مادہ مین بھی بتدریج اور رفتہ رفتہ اہتمام

کرین کہ نفس عضو سے استفراغ اسطرح کرنا چاہیے کہ دانت کی جڑ پر جونک لگائین یا اوس رگ کی فصد کرین جو زیر زبان ہی خواہ حجامت زیر لحیہ کی کرین - اگر درد مین شدت ہو لازم ہی کہ عاقرقرحا اور کافور پیچ دندان پر چسپان کرین اور جب کھل جاے پھر چسپان کرین اور اگر درد کی شدت بڑہ جاے افیون اور روغن گل کی اکثر حاجت ہوتی ہی - مگر جب تک افیون کی لگانے سے بچا دہو سکے اور جسقدر بچانا ممکن ہو اسکا ترک ہی اولی ہی - بلکہ انضاج مادہ کیطرف اشتغال اور توجہ کرنا چاہیے - اگر سبب خود دانت مین ہو یا عصبۂ مذکورہ مین اور وہ سبب مادہ نہو بلکہ سوء مزاج ہو اوسکا علاج اون ادویہ دندان سے کرنا چاہیے جو ضد مخالف اوسی سبب کے ہون - پھر اگر سوء مزاج اور ضعف دندان کا یہ سبب ہو کہ کسی گرم شی کو دانت سے کاٹا ہی پہلے کسی روغن بارد کی کلی کرنی چاہیے جو نیمگرم ہو پھر اوسی روغن کو بارد بالفعل کرکے مضمضہ کرین - اور اگر کسی سرد چیز کے کاٹنے سے یہ سوء مزاج پیدا ہوا ہی ادہان حارہ جیسے روغن ناردین اور روغن بان اور زردی بیضہ کو بریان کرکے گرم گرم اوسکو دانت سے کاٹنا یا گرم روٹی کو دانت سے کاٹنا اور دونون تدبیرین دونون قسم کے سوء مزاج حار اور بارد مین نافع ہوتے ہین - پھر اگر سبب سادج یبس اور خشکی ہو زیتون اور چربی بط کی مالش کرنی نافع ہوتی ہی - اور اگر سبب درد کا کوئی مادہ ہی کسی قسم کا کیون نہو حاد مادہ ہو یا غلیظ یا کثیر ہو استفراغ مادہ بقدر اوسی مادہ کے ضرور ہی اور ابتدا مین ایسی دوا جو تبرید پیدا کرے اور رادع ہو جمیع اقسام مین اختیار کرنی چاہیے اگرچہ ایسی دوا مادہ حارہ مین اختیار کرنی زیادہ تر واجب ہی اور مادۂ غلیظ مین کمتر اسکا استعمال کرنا چاہیے - راوعات قویہ مین سے اوخصوص سواوکے بارہ مین سیب سوختہ جو سرکہ مین بجھائی جاے اور اوسی قدر نمک دونون اچھی طرح پیسکر استعمال کرین بعد اوسکے شراب سے مضمضہ کرین - رفع مادہ کے واسطے مازو ہمراہ سرکہ کے بھی صلاحیت رکھتا ہی - اگر مادہ حاد اور تیز ہو عصارات سبزہ سے علاج کرنا چاہیے مگر ادویۂ معدل مین تدبیر کامل کرلینی چاہیے اگر یہ علاج مفید نہو تحلیل مادہ کی فکر کرین خواہ صخرات کے استعمال سے سکون درد مین پیدا کرین اور اگر مادہ کثیر ہو ابتداے علاج جو اوپر مذکور ہو چکا ہی کرکے تحلیل مادہ کی فکر کرین - اولی یہ ہی کہ اگر مضمضہ سرکہ سے کیا جاے تو روغن گل بھی ضرور شریک کرین اسلیے کہ سرکہ اکثر بعد جذب فضول کے رطوبات اصلیہ کو بھی جذب کرتا ہے - اور اکثر محللات کے ہمراہ ادویۂ قابضہ کی بھی حاجت ہوتی ہی اسلیے کہ عضو اوودف یعنے دندان یابس المزاج ہی - اگر سبب مرض کا ریح فقط ہو اوسوقت علاج اون محللات سے کرنا چاہیے جو اب مذکور ہون کے خصوصًا سکبینج اور فشہ اور جب حرمل ادویہ محللہ جزکا استعمال اوس درد دندان مین ہوتا ہی جسکا مادہ محتاج تحلیل کا ہی اونمین سے چند مضمضہ ایسے ہین کہ جنکو دیر تک منہ مین رکھنا لازم ہی جیسے سرکہ کا دیمین پوست انار جوش کی ہو یا سرکہ کہ اوسمین خطل جوش دیا ہو کہ یہ قوی ہی اور نافع ہی اور اگر برودت ظاہر ہو شراب اور زرنباد اور عاقرقرحا اور پوست کبر اور پوست صنوبر اور خودینج برگ دلب اور حبہ اور پوست حبہ ہمراہ سرکہ کے اسی طرح ورق غار اور سلیم اسی طرح لکڑیان اور ڈنٹھل لہسن کے ہمراہ عاقرقرحا کے یا سرکہ جسمین کندش ڈالی گئی ہو کہ اوسکو منہ مین دیر تک رکھین یا عاقرقرحا اور ثمرۃ الطرفا سرکہ ملا کر یا مزرنجوش خشک شاہ یا پیچ قنار الحمار خواہ اوسی کا عصارہ اور سرکہ یا پیچ مذکور اور حرمل دونون سرکہ مین جوش دین یا کبیج کو سرکہ مین پختہ کرین - وجع ضربانی کے واسطے طبیخ مازو سے خام سرکہ مین یا مکو سرکہ مین خواہ طبیخ پیچ ہمراہ سرکہ کے خواہ شاخ گوزن خل عفص مین جوش دین یا سکنجبین مین جوشاندہ طیار کرین - ادویۂ محللہ مین سے غرغرہ ہاے مناسب طیار کرین اونمین ادویہ سوزانین قبیل یہ دوا ہی کہ زیب جبلی اور ثوم کو پانی مین جوش دے کر غرغرہ کرین اوحدیر تک منہ مین رکھین کہ لعاب کثیر برآمد ہو - اونمین ادویہ مین سے مضوغات یعنی چبانیکے ادویہ ہین کہ وہ بھی ادویۂ مذکورہ سے بناے جاتے ہین - اور منجملہ مضوغات کے ایک نسخہ یہ ہی فوتنج کوہی اور

عاقرقرحا اور فلفل ابیض اور سرکہ انکو زیب کے ساتھ گوندھین اور گولیان بنا کر ایک ایک گولی کو چبائین - اونھین ادویہ مین سے لطوخات ہین اور طلا کرنے کی ادویہ اور لصوقات اور اضمدہ جو ادویہ محللہ مشورہ سے بنائے جاتے ہین اور فراہم کرنا اونکے اجزا کا ایسی شئے سے ہوتا ہی جو کس دار ہو اور قوام چسپان رکھتی ہو جیسے شہد اور قطران یہ ادویہ دانت پر ملے جاتے ہین خواہ اوسی پر چسپان کر دیتے ہین یا بیخ دندان پر رکھ دیتے ہین - مجرب یہ دوا ہی کہ مغز خستہ خوخ اور نصف وزن اوسکی فلفل لیکر قطران سے ملا کر دانت پر ملین یا اوسپر چپکا دین خواہ تنہا تریاق کا لطوخ طیار کرین یا حلتیت کا فقط لطوخ کر دین خواہ سنجر نیا یا اسطنجان یا سورسطیجان یا شونیز کو پیسکر زیت ملا کر لطوخ طیار کرین - یہ بھی مجرب دوا ہی کہ مرادر فلفل اور عاقرقرحا اور مومیائی اور زنجبیل ہر واحد ایک جزو بورۂ ارمنی ڈیڑھ جزو نرم نرم پیسکر دانتو پر اور لثہ پر مالش کرین کہ اس دوا سے خوب نفع ہوتا ہی - کبھی لمبہ پرخطی اور بابونہ اور شبت اور حلبہ تخم کتان ہمراہ طبیخ شبت یا روغن شبت کے ضماد کیا جاتا ہی - جالینوس نے کہا ہی بامان کیا ہی کہ جگر سام ابرص کا اگر اوس دانت پر رکھا جاے جسمین درد ہو خواہ متاکل ہو فورًا درد ساکن ہو جاے گا - اونھین ادویہ مین سے کماوات ہین جو خارج سے مستعمل ہوتے ہین لیکن انکا استعمال یا قبل از طعام کرنا چاہیے دو گھنٹہ پہلے اور بعد طعام کے چار گھنٹہ کے بعد اور اس دوا کی حاجت شدت درد مین ہوتی ہی - جیسے نمک اور باجرہ سے سینکنا خواہ زیت گرم خواہ سوم گداختہ سے تکمید کرنی اور کبھی فقط گرم رکھنے کی غرض سے پٹی در پٹی سینکتے جاتے ہین تاکہ مادہ اوسی طرف کھچ کر آجاے - پھر جب لحی اور داڑھی کے مقام پر درد آگیا درد دانت کا ٹھہر جاتا ہی خصوصًا اگر اوسوقت روغن جوش کردہ سے دانت کو داغ دین اونھین ادویہ مین سے کادیات جو داغ کرنے کی تدبیر مین کام آتے ہین جیسے زیت کو بعض ادویہ محللۂ مذکورہ کے ساتھ جوش دین خواہ تنہا زیت کا استعمال کرین یا مسکہ یعنے جوال دوز لیکر گرم کرین اور اسی زیت مین ڈبو کر مین اور کسی انبوبہ درست کے اندر جوال دوز کو رکھکر اوس دانت تک پہونچائین جسمین درد ہو رہا ہی اور داغ اسی سے لگا دین اور جو گوشت اور دانت وغیرہ گرد مین اس دانت کے ہین جسکو داغ دینا منظور ہے اونپر موم خواہ اور کوئی چیز گوندھی ہوئی لگا دین تاکہ ایذا حرارت اور گرمی کی دوسری جگہ نہ پہونچے اور اس تدبیر کا نفع اوسوقت زیادہ ہی جبکہ مادہ خاص جوہر مین دانت کے زیادہ ہو - کبھی ایسے ہی انبوبہ مین روغن کو جوش دیکر اور احتیاط مذکور دربارۂ محافظت عمور اور لثہ وغیرہ کے لحاظ کرکے اسی انبوبہ مین ٹپکاتے ہین - زیت زیادہ تر مناسب ہی بہ نسبت اور ادہان کے اور بیشتر حاجت اسکی بھی ہوتی ہی کہ دانت مین کسی برادہ وغیرہ سے یا ریک سوراخ کرین تاکہ ادویہ کا دیہ کا اثر اچھی طرح پہونچے اور نفوذ دوا کا بخوبی ہو - اور جب معالجات مذکورہ سے کچھ فائدہ نہو دانت کو کبھی مسکہ یعنے جوال دوز سے گرم کرکے داغ دیتے ہین اور چند مرتبہ داغ دیتے ہین یہان تک کہ درد مین سکون - اونھین ادویہ سے دلوکات ہین کہ وہ بھی ادویۂ بالا سے مرکب کیے جاتے ہین سونٹھ ہمراہ شہد کے دلوک جید ہی - ایضًا سرکہ اور نمک اور تخم خطل اور سرکہ اور عاقرقرحا - اونھین ادویہ سے دخن اور بخورات بھی مرکب ہوتے ہین اور بہتر یہ ہی کہ قمع مین دوا بھر کے دھونی لیجاے اور چنگیر دان وغیرہ کے ذریعہ سے دھونی کا اثر اچھی طرح پہونچے گا - کبھی یہی بخورات ادویہ محللہ جیسے آب قنطار الحمار اور عصارۂ ریحۂ چتھدار اور رطبہ اور آب مرزنجوش سے طیار ہوتے ہین - اونھین ادویہ مین سے قطورات جو اوسی کانمین ٹپکاے جاتے ہین جو قریب درد کے ہو مثلًا بہی سعود طات لبلوز قطور کے کانو نمین ٹپکاے جائین خواہ عصارۂ کبر تر و تازہ - اور اونھین ادویہ مین سے حشو یعنی بھرنے کی دوائین اگر دانت مین گڑھا پڑ گیا ہو اور سبب درد کا وہی متاکل ہو لیکن ضرور ہی کہ نرمی کیجاے اور بہت زیادہ دوا کہ ناگوار ہو نہ بھرین ورنہ درد مین زیادتی ہوگی اور وہ دوا جیسے سک ہمراہ سعد کے یا ہمراہ مصطگی کے اور اس سے قوی تر حلتیت ہمراہ کبیکج کے یا کلونجی زیت

مین پسی ہوئی یا فلفل اور دردی سوختہ یا فہمون اور عاقرقرحا یا دواے مغرحوخ اور فلفل سے پر کرین ہو اوپر مذکور ہو چکی ہے۔ اور حار قسم مین درد کی بارہات اور بارد قسم مین ادویہ حارہ کو پر کرین۔ اونھین ادویہ مین سے فلوعات ہین کہ اونکے واسطے ایک باب جداگانہ ہم تجویز کرتے ہین اور فلوعات یعنے اوکھیڑنے والی ادویہ کا استعمال اوسی وقت جائز ہے جب درد خود دانت ہی مین ہو اور کسی وقت جائز نہین ہے۔ اور یہ مخدرہ کبھی تحلیل کرطریقون مین کسی طریقہ پر استعمال اور یہ مخدرہ کا ہوتا ہے مگر اولی یہ ہے کہ بطور لطوخ یا لصوق یا حشو کے استعمال کرین علاوہ بران بطور نضوضہ اور نجورات کے بھی ادویہ مخدرہ کا استعمال ہوتا ہے۔ از انجملہ یہ دواے بزرالبنج اور افیون میعہ سائلہ اور قشہ سہ واحد دو درہم فلفل حلتیت شامی ہر واحد ایک درہم شیرہ انگور ملاکر شیاف طیار کرین اور جس دانت مین درد ہو اوسپر رکھین۔ یا افیون اور جند بیدستر ہموزن لیکر ایک حبہ خواہ دو حبہ روغن گل ملاکر کانون مین ٹپکائین جسطرف درد ہوتا ہے۔ یا لطوخ بنج بیروج ایسی چکیدار شئے مین بنائین جو اوسکی گرفت کرسکے۔ یا تخیر اور دھونی اوسی طرح سے دین جسکا بیان اوپر ہو چکا ہے بزرالبنج یا بطیخ بیروج سے تنہا خواہ بنج اور شراب ملاکر اور منھ مین بھی اسی کو رکھین۔ کبھی پانے مین بھی مخدرات کو اختیار کرتے ہین جیسے فلونیا کہ اوسے مریض درد دندان پی بھی لی اور کسی قدر منھ مین رکھکر کہ سو جاے کہ مرض مین اوسکے صحت اور درد مین سکون پیدا ہوگا۔ منجملہ ایسے مخدرات کے جو بلا اذیت اثر کرین برف سے سرد کیا ہوا پانی جو بہت زیادہ سرد ہو جاے منھ مین رکھنا اور پھر جب اوسکی برودت کم ہو جاے اور پانی بدل کر رکھنا یہان تک کہ دانت سن ہو جاے اور درد مین ضرور سکون پیدا ہوگا اگرچہ ابتدا مین رکھنے کے ساتھ درد مین زیادتی ہوگی مگر تھوڑی دیر کے بعد سکون اور آرام ضرور پیدا ہوگا ہلتا ہوا دانت کبھی دانت مین بسبب کسی مادہ کے سقطہ اور ضربہ وغیرہ سے حرکت پیدا ہو جاتی ہے جسسے دانت لٹک کر لمبے لگتا ہے۔ اور کبھی ایک ایسی شئے پیدا ہوتی ہے جو اوس عصب کو ڈھیلا کر دیتی ہے جس سے دانت کی استواری قائم تھی اور باوجود ہلنے کے دانت اپنی پوری مقدار پر ہوتا اور تر و تازہ ہوتا ہے اور درد بلا نہین ہوتا ہے۔ کبھی جنبش دندانمین کسی تاکل کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جو منابت دندانمین ہوتا ہے کہ اوسی تاکل کی وجہ سے منابت مین وسعت پیدا ہوتی ہے یا دانت باریک ہو جاتا ہے اس سبب سے کہ اوسمین سے کوئی مقدار کم ہو جاتی ہے یا دردن اور رنجو نمین زخمہ اور سوراخ پڑ جانے سے دانت مین جنبش پیدا ہوتی ہے اور کبھی کسی لاغری کی وجہ سے جو دانت مین ہوتی ہے جنبش اور ہلنا دانت کا پیدا ہوتا ہے اور یہ ضرور لاغری کسی یبس غالب کی وجہ سے ہوتی ہے جیسے ناقین اور وہ مشائخ جو زیادہ تر بھوکے رہین اور غذامین اونھون نے کوتاہی کی ہو۔ اور کبھی جنبش دندان بوجہ کمی گوشت عمور کے ہوتی ہے علاج جو دانت ہل رہا ہے اوس سے کسی چیز کا چبانا اور کاٹنا بالکل ترک کر دیا جاے اور کلام کرنے اور سونے مین کمی کر دینی چاہیے اور ہاتھ سے بھی اوسکے ہلانے مین خواہ زبان سے ٹھیلنے مین زیادہ چھیڑ چھاڑ نکرنی چاہیے اور خلاصہ یہ ہے کہ پسی ہوئی شئے جیسے ستو وغیرہ اوسکے چبانیمین بھی اس دانت کو جہانتک ہوسکے بچاتا رہے۔ پھر اگر سبب جنبش کا تاکل ہے تو اوسی کا علاج کیا جائیگا اور اوسکے بعد وہ قوابض جو استواری دندان کرتے ہین بطور نضوضہ اور دلوکات وغیرہ کے استعمال کرین اور اگر سبب تحریک دندان کا ضمور اور لاغری ہو اوسکا تدارک بذریعہ غذا کے کرنا چاہیے علاوہ یہ ہے کہ اسکا تدارک دشوار ہے اوسکے بعد مرطبات سے بطور لصوق اور دلوک اور قطور کے علاج کرین قطور جو کانمین ٹپکایا جاے مثل روغن گل اور روغن بید اور عصارہ برگ عنب الثعلب بلکہ قوابض سے علاج کرنا چاہیے اور اگر دانت کی لاغری سے جنبش پیدا ہوئی ہے اوسوقت غذا کے ذریعہ سے تدبیر جنبدان مفید نہوگی اسلیے کہ غذا سے جلدی لاغری دندان کی دور کرنی دشوار ہے کہ بہت کمتر غذا پہونچتی ہے بلکہ قوابض باردہ سے علاج کرنا چاہیے۔ اور اسی طرح قوابض باردہ سے علاج کرنا چاہیے اگر جنبش دندانمین بسبب رطوبت کے پیدا ہوئی ہو

اور اگر رطوبت مرخیہ سے یہ کیفیت پیدا ہو تو بلغم سنجتہ سے علاج کریں جیسے مضمضہ اوس پانی سے جسمین سداب اور برگ سرو اور نعنیہ بسیب جسمین شبت اور نصف وزن سونف جوش دیا ہو یا اوس پانی سے جسمین بکبینج کو جوش دیا ہو۔ لصوقات مین یہ مرکب بھی اسوقت مفید ہو شب دو درہم نمک ایک درہم بیخ پرونداں کے لگا دین یا سنبے کا نراشتہ جو خراد نیمین اور تر تا ہو زیت کے ہمراہ یا بیخ سوسن اور سرو کے چھلکے ہر واحد چار درہم شب ایک درہم۔ یا خاکستر طرفا کی اور نمک برابر وزن مین یا شاخ گوزن جلا کر اور نمک شہد مین آمیختہ کر کے سب کو جلائین اور ہر واحد سے دس درہم لین اور مر اور زعفران اور سنبل اور مصطگی ہر واحد دو جزو سداب خشک شدہ سماق جلنار ہر واحد تین جزو اسکا نبجن طیار کرین خواہ لصوق بنائین۔ ایضاً قوابض کو صبر اور زلقطار اور اقلیمیا مین مخلوط کر کے استعمال کرین۔ سنون جو لائق اسی قسم کے ہو اور دیگر اقسام مین بھی بکار آمد ہو سعد اور ورد اور مر اور سنبل الطیب لمح اندرانی کزبازک شاخ گوزن جلا کر سب کو ہموزن اختیار کرین۔ جو قسم جنبش دندان کی بسبب کمی گوشت عمور کے ہو شب یمانی اور عود سوختہ سعد اور سماق اور گلنار کا استعمال کرین ثقب اسنان دانتو نمین سوراخ پڑنا خواہ اوسکا سڑ جانا یہ سب امور رطوبت ردی سے پیدا ہوتے ہین جو دانت مین متعفن ہو جاتی ہو علاج تاکل کے علاج سے غرض یہ ہوتی ہو کہ اب زیادہ متاکل نہو اور یہ غرض تنقیہ جوہر فاسد کا دانتون سے کرنے کے ذریعہ سے پوری ہوگی اور تحلیل اوس مادہ کی کرین جسکی نوبت تاکل پہونچی ہو اور دانت کے ساتھ ایسی تدبیر کرین کہ اب اوس مادہ کو قبول نہ کرے اور وہ مادہ اوسمین تطرف کرنے نہ پاے اور یہ تدبیر استفراغات کے ذریعہ سے ہوگی اگر احتیاج اور ضرورت استفراغ کی ہو۔ اور یہ مانع تاکل سے وہی ہین جو مجفف ہون اور خشکی پیدا کرین۔ پھر اگر تاکل شدید ہو اور یہ شدید التجفیف کی ضرورت ہوگی اور اونمین قوت اسخان بھی زیادہ ہونی چاہیے۔ اور اگر تاکل خفیف ہو وہی ادویہ درکار ہون گے جنمین کسی قدر تجفیف اور قوت قابضہ ہو جیسے آس اور حضض اور نار دین اور استعمال ان ادویہ کا ہر طرح سے ہو سکتا ہی جو طریقہ ہم اوپر بیان کر چکے ہین۔ اور اکثر یہ ادویہ از قبیل حشو کے ہوتے ہین جو سوراخ مذکور مین بھر دے جائین اونمین ادویہ مین سے یہ ہو کہ سک اور سعد خواہ سعد تنہا اوسی کو منہ مین رکھین کہ مانع تاکل ہوتی ہو اور درد مین سکون پیدا کرتی ہو۔ یا مصطگی اور سعد خواہ مر مکی خواہ میعہ سائلہ خواہ مازو اور حضض یا میعہ اور افیون یا قنہ یا کبریت زرد اور حضض خواہ علک البطم یعنے ضمغ بُن اور فلفل یا علک البطم اور سک اور فوتنج یا شونیز کوفتہ جو سرکہ مین ملا کر استعمال کرین خواہ کبریت کہ ان سب ادویہ کو بطور حشو کے یا بصورت طلا کے استعمال کرین خواہ زنجبیل کو شہد مین پختہ کر کے خواہ سرکہ مین پختہ کرین کہ نہایت درجہ کی یہ دوا ہو خواہ حلتیت کے ہمراہ یا قطران کے ساتھ ہمراہ شیخ کے خواہ تنہا حلتیت یا موم کے ساتھ جوش دیکر تاکہ متحلل نہو جاے کہ درد کی تسکین مین زیادہ تر موثر ہو یا قیر کو قنہا اور ادویہ کے ساتھ یا حضض اور زاج کافور بھر کے سوراخ دندانین تجربہ کیا گیا بدرجۂ انتہا نافع ہوا کہ تاکل کی زیادتی کو روک دیا اور تسکین درد مین بھی پیدا کی۔ واجب ہی کہ جو امور باب وجع اسنان مین مذکور ہوے اونسے بھی اسمیں اعانت چاہی جاے۔ کبھی اس مرض مین طلاے جند بیدستر اور عاقرقرحا اور افیون اور قنہ کہ سب اجزا کو ہم وزن لیکر استعمال کرتے ہین خواہ فلفل اور قاقلہ شہد ملا کر یا عاقرقرحا اور مر شہد کے ساتھ اور حبۃ الخضرا شہد کے ہمراہ یا شراب طیب اور پاکیزہ جس پر سرکہ جوش دیا ہوا ڈالا جاے۔ یا جگر غطا یا یعنے سام پر ہو یا کبریت تازہ ہموزن اوسکے حضض یا فلفل اور لبن تیتوا یا اون اور عاقرقرحا یا قنہ اور بزرالبنج یا سعد اور افیون دواے جیدہ اور بنج ہر واحد دو جزو عاقرقرحا اور فلفل ہر واحد نصف جزو افیون تین جزو سبکو موضع مادوف پر رکھین۔ ایضاً انار کی اقماع یعنے بوٹہ یان اور فلفل اور اہل ہر ایک سی نصف جزو بنج اور تخم انجرہ اور افیون ہر واحد نصف جزو کبھی حشو اور طلا دونون طرح سی ساتھ ہی علاج کیا جاتا ہی۔ اور کبھی موضع درد پر فلونیون قوی یا سورنجان یا بورہ دو جزو اور

نوشادر شب اور مرمازواقاقیا اور ایرسا ایک ایک جزو یا صعتر سوختہ اور زبدالبحر اور کبھی اسمین قسط زیادہ کیا جاتا ہی۔ کبھی مضمضہ کی ادویہ جو دیر تک مُنھ مین رکھی جائین اونسے بھی نفع عظیم ہوتا ہی کہ بیخ کبر کو سرکہ مین جوش دین جب نصف جل جاوے اوسکو مُنھ مین رکھین اور کبھی قطورات کا استعمال خاص موضع تاکل مین کیا جاتا ہی جیسے زرنیخ کو زیت مین جوش دیکر گھلائین اور موضع تاکل مین ٹپکائین روغن بادام کی تقطیر بطریق دندان ماکولہ کے بھی مفید ہی **تفتیت اور تکسر اسنان** ٹوٹ جانا اور ریزہ ریزہ ہونا دانت کا اکثر اسکا سبب یہی ہوتا ہی کہ مزاج دندان کا بیوست اصلی پر باقی نرسہے اور رطوبت غریبہ جو صالح تغذیہ اور جزو جوہری ہونے کی نہو دانت مین بڑہ جاوے۔ اور کبھی شدت یبس کی وجہ سے بھی یہ کیفیت پیدا ہوتی ہی سان دونون قسم مین تفرقہ لاغری اور گندگی دندان سے کیا جاتا ہی کہ زیادتی رطوبت مین ضمور نہو گا اگر اسجگہ کوئی دلیل تغیر لون کی خواہ تاکل کی ہو دلالت کرے گا کہ مزاج مین رطوبت ذی مادہ ہی۔ علاج قسم اول کا یعنے رطوبت غریبہ کا یہ ہی کہ اوس رطوبت کی پیدائش کو منع کرین اور دانت کی تقویت قوالبعض قوی سے جو اوپر مذکور ہوے کرنی چاہیے شب اور نوشادر اس بارہ مین قوی الاثر ہین اگر وہ رطوبت حارہ بھی ہو اور سوقت خرلق سیاہ ہمراہ شہد کے خواہ اسی قسم اور مزاج کی دوا مفید ہوگی۔ اور اگر یہ کیفیت خشکی اور یبوست سے پیدا ہو تو وہی علاج جو خشکی کا اوپر مذکور ہو چکا کرنا چاہیے **تغیر لون اسنان** کبھی تغیر دانتون کے رنگ مین اوسی چیز سے ہو جاتا ہے جو بار بار اوپر لگائی جاوے کہ اسکی وجہ سی قلع یعنے زردی دندان کی پیدا ہوتی ہی اور بشتر یہ زردی سخجر اور سخت ہو کر بیخ دندان مین اسی طرح جم جاتی ہی کہ اوسکا اوکھیڑنا دشوار ہوتا ہی اور کبھی یہ مادہ ایسا ردی ہوتا ہی کہ جوہر دندانمین نفوذ کر جاتا ہی اور اوسمین تغیر اور فساد لون پیدا کر دیتا ہی کہ رنگ دانت کا بیحس کر دیتا ہی خواہ کوئی اور رنگ بدل دیتا ہی اور زردی مذکور بھی رہتی ہی علاج پہلی قسم کا علاج ادویہ منقیہ اور مجلیہ سے کرنا چاہیے جیسے زبدالبحر اور نمک اور حرف یعنے اسپند سائیدہ اور خاکستر صدف اور خاکستر بیخ قصب اور زراوند مدحرج اور صعتر سوختہ۔ اور اگر مناسب ہو تو اوسمین صدف حلزون یعنے سینگھ کو جلا کر ملا دین یا قیسوم سوختہ ایک جزو اور فلفل ایک جزو حماما تین جزو ساذج دو جزو کچ سوختہ دس جزو کوٹ کر استعمال کرین پھر اگر تغیر باقراط ہو تو زنجار اور شہد کا استعمال کرین فی الحال جو دوا سپیدی دندان کی پیدا کرے وہ یہ ہی کہ طین اخضر جسے غضار چینی کہتے ہین یا زجاج کو پیسکر خواہ سمنو نیا اور سنباذج جسے ہندی مین کرنڈ کہتے ہین اور حجرالماس اور سیوقنیا کو استعمال کرین۔ اور دوسری قسم کا علاج محلل مادہ سے کرنا لازم ہی جو تحلیل کے ہمراہ اخراج مادہ کرے اور جلا بھی ساتھ ہی اوسکے پیدا کرے جیسے فلفل اور فودنج اور قسط اور زراوند مدحرج اور حلتیت ان اجزا کو ادویہ جالیہ جو علاج قسم اول مین مذکور ہین اونکے ہمراہ استعمال کرین خواہ وہ سنون ملا کر جنکو اس باب سے پہلے ہم نے بیان کیا ہی (سنون جید) بیخ زراوند ایک جزو شاخ گوزن سوختہ دو جزو مصطگی تین جزو روغن گل پانچ جزو پیسکر استعمال کرین (دوسرا نسخہ) قیسوم اور نمک بریان اور سوسن ہر واحد چہار جزو سعد پانچ جزو سنبل ایک جزو (اور نسخہ) نمک جسکو جلا کر شل انگاری کو کیا ہو تین جزو ساذج دو جزو سنبل جزو واحد۔ ایضاً خاکستر صدف چار جزو گل سرخ خشک شدہ پانچ جزو سعد تین جزو تفاح اذخر ایک جزو **تسہیل نبات اسنان** یعنے دانتون کے نکلنے مین آسانی پیدا کرنی۔ کبھی لڑکون کو دانت نکلنے مین بڑی تکلیف ہوتی ہی کہ درد مین مبتلا ہو جاتے ہین اور اسی کے ہمراہ کبھی روانگی شکم اور اسہال بھی پیدا ہوتا ہی پس احتیاج اسکی ہوتی ہی کہ تعدیل مزاج کرین شکم پر طلا کرنے سے ادویۂ مناسب کے اور عصارات مستقیہ سے اور اونکے منھ مین رکھنے سے۔ پس لازم ہی کہ وہی شیافات جو فن کلی مین تسہیل نبات اسنان کے واسطے مذکور ہو چکے اونکے ذریعہ سے روانگی شکم کی پیدا کرین اور اکثر آسانی سے برآمد کرا دندان کا مالش سے چربی اور دماغ حیوانات کے پیدا ہوتا ہی خصوصاً دماغ ارنب جو اوسکے

سرکہ بعد پختہ کرنے کے لگا یا جاے خواہ حنا اور کتھا اور روغن سوسن - کہتے ہین کہ دودھ مادہ سگ کا بھی اس بارہ مین بالخاصہ نفع کلی رکھتا ہی - اگر درد مین شدت ہو عصارۂ عنب الثعلب گرم کل روغن ملا کر طلا کرین - واجب ہی کہ جو شئی قوام سخت رکھتی ہو اوسکے چبانے سے منع کرین بلکہ دایہ اپنی اونگلی لڑکے کے منھ مین داخل کرے - جب دانت کے نکلنے سے درد شروع ہوا ہی اور اوسکے بعد لثہ کو بشدت اور زور سے مالش کرے تاکہ مسوڑے سے رطوبت بہ جاے اوسکے بعد ادویۂ مذکورہ سے مسح کرے - اور جب تھوڑے سے دانت برآمد ہو جائین سر اور گردن اور دونون جبڑے نمین ضماد کرین صوف سی جو روغن نیمگرم مین ڈبویا گیا ہو اور کانین اوسکے اوسی روغن کو ٹپکانا بھی چاہیے - ہم نے فن کلیات مین اچھی طرح اس تدبیر اور معالجہ کو بیان کر دیا ہی اوسی جگہ دیکھنا چاہیے تدبیر قلع اسنان کبھی جس دانت مین درد ہوتا ہی اسقدر اوسمین خرابی پڑتی ہی کہ قبول علاج کسی قسم کا نہین کرتا ہی - یا یہ حال ہوتا ہی کہ جب درد مین سکون پیدا کیا جاے اور مادۂ موجودہ مین تدبیر اور علاج سے اوسکی ایذا دہی دور کیجاے - پھر تھوڑی دیر کے بعد وہی کیفیت درد کی پیدا ہوئی ہی - اور پھر اوس دانت کے قریب جو اور دانت ہین اونکو بھی مضرت اسکی پہونچتی ہی - اور اوسکے اصلاح کی کوئی سبیل پیدا نہین ہوتی ہی - ناچار اوس دانت کو اوکھیڑنا ضرور ہوتا ہی - کبھی زنبور سے اوسکے اوکھیڑتے ہین اور پہلے جو کچھ اوسکی جڑ مین لگا ہوا ہو اوسے چھیل ڈالتے ہین - واجب ہی کہ اوکھیڑنے سے پہلے تامل کرین اور تشخیص کرلین کہ مرض خود جوہر دندان مین ہی یا نہین - اگر خود دانت مین مرض نہو اوسوقت اوکھیڑنا واجب نہوگا اور یہ امر اوسوقت ضرور نہوگا جبکہ سبب مرض کا لثہ مین یا اوس عصب مین ہو جو زیر دندان ہی اسلیے کہ ایسے وقت مین اگرچہ اوکھیڑنے سے درد مین کسی قدر تخفیف ہوگی مگر بالکل دور نہوگا بلکہ پھر عود کریگا اور تخفیف اسی وجہ سے ہوگی کہ جو مادہ موجود ہی اوکھیڑنے سے اوسکی تحلیل ہو جاتی ہی اور سر دست سکون درد مین اسی وجہ سے ہو جاتا ہی اور کسی قدر انر روا کا بھی موضع مادۂ دف تک پہونچ جاتا ہی - جو دانت ہلتا نہو اکثر اوقات اوسکے اوکھیڑنے مین خطرہ ہی کہ بیشتر جبڑہ ٹھلمتا ہی اور جوہر فک مین عفونت پیدا ہوتی ہی اور درد شدید کا ہیجان ہوتا ہی اور بیشتر درد چشم اور تپ اسکی جہت سے پیدا ہوتی ہی - جب معلوم ہو کہ اوکھیڑنا دشوار ہی یا مریض اوسکی برداشت نہین کریگا اوسوقت بشدت دانت کا ہلانا صواب پر نہوگا اسلیے کہ زیادہ ہلانے سے درد مین شدت ہوتی ہی - علاوہ یہ ہی کہ کبھی درد کا مادہ جوہر دندان مین نہین ہوتا اوسوقت اگر جنبش دین اور ہلائین جو مادہ زیر دندان ہے متحمل ہو جائیگا اور درد بھی ٹھہر جائیگا - کبھی دوا کے ذریعہ سے بھی قلع دندان کیا جاتا ہی - اصوب یہ ہی کہ گرد دانت کے مضغ وغیرہ سے نشتر دین اور اوسپر دواے قالعہ کو لگائین - منجملہ ایسی دوا کے پوست بیخ توت اور عاقرقرحا دھوپ مین کسنہ سرکہ ملا کر خوب زور زور سے پیسین کہ مثل شہد کے ہو جاے بعد ازان بیخ دندان پر اسکو طلا کرین دن بھر مین تین مرتبہ یا عاقرقرحا کو پیسکر اور چالیس روز دھوپ مین رکھین بعد ازان شروط مذکور پر تعطیر کرین اور ایک گھنٹہ خواہ دو گھنٹہ یونہی چھوڑ دین اور صحیح بے مرض دانتون مین موم کو چسکا دین اوسکے بعد کھینچکر اوکھیڑ ڈالین یا بدلہ عاقرقرحا کی بیخ قنار الحمار کو داخل کرین اور زرنیخ مربہ کے ہمراہ طلا کرین کہ دانت ڈھیلا ہو جائیگا یا تخم اوشنگن اور قنہ برابر لیکر خواہ تخم اوشنگن اور دو چند وزن اوسکے کندر کو بیخ دلوان پر رکھین اور بیشتر برگ انجیر کے ساتھ جوش دیکر استعمال کرین کہ دانت کو ڈھیلا کرتی ہی اور بسہولت اوکھڑ جاتا ہی - سرکہ کا ورہ بھی اس امر مین بہت نافع ہی - اور عجیب الاثر ہی - یا پوست توت اور پوست کبر اور زرنیخ زرد اور عاقرقرحا اور عروق اور اصول حنظل اور شبرم آب شبت خواہ سرکہ کسنہ مین ڈال کر تین روز رکھ چھوڑین - یا عروق صفراء اور قشور توت ہر واحد ایک جزو زرنیخ زرد دو جزو شہد ملا کر اسکو گرد دانت کے مدت تک رکھین کہ اس سے دمشت اوکھڑ جائیگا - یا لبن تبوع اور اصول قیسوم ایک جزو اور بیخ تبوع دو جزو اسکو دانت پر رکھین - اور اگر دانت ضعیف ہو

موم کو شہد ملا کر دھوپ مین پگھلائین اور پھر اوسپر زیت کی بوند ٹپکائین اور بیمار سے کہین کہ اوسے چبائے **تفتیت اسنان متاکلہ ریزہ** ریزہ کرتا دندان متاکلہ کا اوسکی ایسی مثال ہی جیسے دندان کو اوکھاڑین اور درد نہوا ور دجو کو لبن تیوع ملا کر چند ساعت اوسپر رکھین کہ یہ دوا اوسکو ریزہ ریزہ کردے گی۔ واجب ہی کہ اوسپر ورق لبلاب عظیم حادیعنے تلسی اور زردمیڈک کی جڑ بی جو گھانس اور درختونمین پناہ گزین رہتا ہو اور درخت آبی شجرہ پر ملتا ہو اوسکی جڑ بی بھی دانت کو ریزہ ریزہ کردیتی ہی **دوا دندان** برزالبنج اور تخم گندنا ہر واحد چار جزو تخم پازہر بھائی جزو گوسپند کی جڑ بی ملا کر گولیان بنائین کہ ایک گولی وزن درہم کی ہو اور سر کو ڈھانپ کر ایک گولی کی دھونی لین **صریر اسنان** سوتے وقت دانت پیسنے کی بیماری ضعف سے عضل مین دونون جبڑے کے پیدا ہوتی ہی جیسے کہ تشنج اوسمین جبڑون مین پیدا ہوجاے اور یہ مرض اکثر اوقات لڑکون کو زیادہ ہوتا ہی اور جب سن تمیز کو پہونچے یا بالغ ہووے خود بخود زائل بھی ہوجاتا ہی۔ جب زیادہ صریر اسنان مین ہو اور سوتے وقت زور زور سے دانت پیسنے کی آواز آے خوف سکتہ کے پیدا ہونیکا ہوتا ہی یا تشنج کے حدوث کا خواہ دیدان اور کرم شکم پر۔ جو صریر اسنان دیدان شکم پر مبنی رہووہ متواتر اور روزمرہ نہین ہوتا بلکہ اوسمین فترات اور ناغہ ہوا کرتے ہین۔ صریر اسنان کے مریض کا علاج تنقیہ سر اور گردن کی تدبیرین ادمان حارہ سے جو خوشبو ہین اور اونمین قوت قابضہ بھی ہو کرنا چاہیے **دانت جو طول مین بڑھ جاے** لازم ہی کہ دونون اوگلیون سے خواہ آلہ قابضہ سے اوسکو پکڑ کے سوہن سریت ڈالین اوسکے بعد حب الغار اور شب اور زراوند طویل کا سحق ملین **ضرس کا بیان** ضرس دانت کا کسی چیز مخشن یعنے خشونت کرنے والی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہی قابض ہو یا عفص یعنے کھٹی۔ اور کبھی کسی شئ خارجی کے دانت تک پہونچنے سے ضرس پیدا ہوتا ہی۔ اور کبھی معدہ سے ترشی بخارات یا کھٹی ڈکار وغیرہ کے آنے سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہی۔ اور کبھی بروقت مشاہدہ اوس شخص کے جو کھٹی چیز کو بیباکانہ طور سے کاٹ کاٹ کر کھاتا ہو محض تصور وہمی اور خیال اس امر کا کہ اگر مین اسطرح اس چیز کو کھاتا تو میرے دانت کند ہوجاتے مورث اوس مرض کا ہوتا ہی **علاج** چبانا بقلۃ الحمقا کا اس مرض کو زیادہ مفید ہی۔ اور عوک یعنے بادروج اور تخم خرفہ کوٹ کر اور پانی مین تر کرکے خواہ ملک الانباط اور جوز ملکی اور بادام اور نارجیل خصوصًا زیادہ مفید ہی۔ بندق اور زیت انفاق کی مالش خواہ زیت غلیظ کا گوندتا بنے کے برتن مین جو قوام مین مثل شہد کے ہو دھوپ مین خواہ آگ پر رکھین اور استعمال کرین خواہ مضمضہ چوکے دودھ سے شیرگرم کرکے خواہ روغن بنفشہ گرم کرکے یا فرد ماناشراب کے ہمراہ خواہ حب الغار زراوند طویل یا حلتیت یا لبن تیوع یا عسل اور نمک جو ترشی کی ضد ہی بہت نافع ہی **ذہاب ما دالسنان** دانتونکی آبداری جانے سے یہ مراد ہے کہ دانت کچے ہوجائین اور سرد یا گرم خواہ سخت چیز کے توڑنے اور چبانے سے کند ہوجائین اور اکثر یہ کیفیت برودت سے پیدا ہوتی ہی اور یہ مرض درد دندان کا مقدمہ ہی **علاج** اگر کسی بارد شئ کے سبب سے یہ مرض پیدا ہوا ہی حب الغار اور زراوند طویل اور شب کا استعمال کرنا چاہیے اور ہمیشہ زردی بیضہ نیمبرشت کی نمک کرتے رہین۔ اگر اس سے تخفیف نہوا یا بیج فیقرا کی مالش کرنی چاہیے اگر اوس سے بھی آرام نہو تریاق اور روغن خردل زیادہ نافع ہی اور قطران گرم کرکے جب چند مرتبہ ملا جاے وہ بھی زیادہ مفید ہی۔ اور اگر بسبب حرارت کے یہ کیفیت پیدا ہوئی ہو اگرچہ یہ بات کمتر ہوتی ہی اور سوڑھون کا رنگ اوسپر دلالت کرتا ہی اور ملمس اوسکا ملمس دندان ہی پس واجب ہی کہ ہمیشہ تبخیر اور مالش روغن گل کی جسمین صندل وکافور ملا دیے کرکے ڈالا ہو کرین اور اوسکے اوپر لعاب اسبغول گلاب مین نکال کر استعمال کرین اور خرفہ اور تخم خرفہ کا چبانا خصوصًا زیادہ تر نافع ہی **ضعف اسنان** قوالبض مذکورہ بالا اور مازوے سوختہ

جو سرکہ مین بجھایا جاے اور حب الآس یا انیسون اور نمک اندرانی بریان جو سرکہ مین بجھایا جاے اسکو مفید ہو اور رائک - عمدہ اقسام منجن کے - یہ لیشخو منجن کا بہت عمدہ ہی سعد تین درہم ہلیلہ زرد خشت برآوردہ پانچ درہم قرفہ پندرہ درم دارچینی تین درہم پھٹکری دو درہم عاقرقرحاسات درہم نوشادر ایک درہم فلفل دارفلفل سنگ زعفران ہر واحد ایک درہم نمک پانچ درہم سماق الدباغین دو درہم ثمرۃ الطرفا تین درہم قاقلہ چار درہم زرنباد سولہ درہم گلنار چار درہم سب کو پیسکر منجن طیار کرین - سنبون جید صندل سرخ کبابہ فوفل ہر واحد پانچ درہم قرفہ پانچ درہم دارچینی تخم چار درہم چینہ کے نشاستہ کے ہمراہ منجن طیار کرین - سنبون اسی قسم کا عمدہ ہی کشک شعیر کو ریزہ ریزہ کرین اور سرکہ اور قطران لیہ شامی اور قرص بناکر کاغذ کی تھیلی مین بھر کر اوس انیٹ پر رکھین جو تنور کی جڑ مین بنائی جاتی ہی - جب سیاہ ہو جاے ایک جزو اس مرکب مین سے اور ریزہ ہاے عود اور گلنار اور سعد اور پوست انار اور نمک ہر واحد سے ایک جزو سبکو پیسکر منجن طیار کرین - اکثر جو کو جلاکر اوسی طور سے جدا بھی مذکور ہوا ہی اوسمین سے بیس جزو لین اور سعد فوفل کزنارک ہر ایک سے چار جزو زنجبیل ایک جزو کا منجن طیار کرین

فن آٹھوان امراض لثہ اور مونھ کے بیان مین

یہ بھی ایک ہی سوال ہی اورام لثہ یعنے مسوڑہ مین ادرام اکثر پیدا ہوتے ہین بسبب نزول مادہ کے جو بیشتر سر سے لثہ پر گرتا ہی - اور کبھی بمشارکت معدہ لثہ مین ورم ہوتا ہی اور کبھی ابتداے استسقا مین یا سوء القنیہ کے عوض مین ورم لثہ پر آجاتا ہی اسلیے کہ انجرہ فاسدہ بطرف لثہ کے صعود کرتے ہین یہ قسم مادہ ورم پر رنگ اور لمس سے استدلال کیا جاتا ہی - اور کبھی ورم خواہ سبب ورم ظاہر اور قریب سریع القبول واسطے علاج کے ہوتا ہی - اور کبھی ورم غائر یعنے اندرون جلد اور دور تر اور بدیر علاج پذیر ہوتا ہی - اور کبھی ورم لثہ کے ہمراہ تپ بھی ہوتی ہی علاج اگر مادہ فضلۂ حارہ ہو استفراغ اور فصد چہار رگ کا استعمال کرین اور ابتدا مضمضات باردہ و مبردہ سے کہ جنمین قبض بھی ہو علاج کرنا چاہیے جیسے ماء الورد اور لبن حامض اور آب آس اور آب اوراق قوالبض باردہ اور سلاقہ گلنار اور آب بارتنگ اور تقیع بلوط اور عصارۂ بقلۃ الحمقا - اور پھر اوسکے بعد مضمضہ زیت الفاق اور روغن درخت مصطگی اور روغن آس جسکے ہر اوقیہ مین تین درہم مصطگی یا روغن گل شریک ہو اور سنبل اور گل سرخ سوکھا ہوا اور مصطگی کو جوش دیا ہوا ہو - روغن درخت مصطگی مین قوت شدید ہی تسکین اوجاع اورام لثہ کے واسطے خصوصًا اگر تازہ ہو کہ دہ قمع کرتا ہی اور خشونت نہین کرتا ہی اور خاص منفعت اوسکی بحالت ورد کے ہی - پھر اوسکے بعد عصارہ ایرسا سے تازہ کا استعمال کرین کہ خون کو بہا دے گا اور عصارۂ برگ زیتون اور دردی خمر اور عصارۂ سداب اور روغن حب الخضرا اوس پانی مین جوش دیا ہو جسمین اوسکا برگ خواہ سلاقہ رزا وند ہو - پھر اگر ورم گرم غائر ہو جسکا نام نار دیس ہی اور ادویہ سے منحلل نہین ہوتا بلکہ متقیح ہو جاتا ہی تو بیشتر لوہے کے اوزار سے علاج کی ضرورت ہوتی ہی - اور کبھی جو ہر لثہ محتاج بڑھانے جدید گوشت کا ہوتا ہی جب قیح پڑ جاے زنگار اور مازدار برادہ مس چند روز سرکہ مین پیسکر استعمال کرین - یا سوری یعنے سرخ پھٹکری جلاکر اوسکے ہمراہ مازد کو لگائین - پھر اگر لثہ کا نقیع ہر دم پڑ رہتا جاے اور ورم مین بھی زیادتی اور کسی طرح صورت صحت اور آرام کی نظر نہ آے اوسوقت داغ دینے کی حاجت ہوگی - عمدہ طریقہ اوسکا یہ ہی کہ زیت کو جوش دیکر صوف کو سلائی پر لپیٹین اور چند مرتبہ لثہ پر اوسے رکھین تا اینکہ سپید ہو جاے اور ورم بھی جاتا رہے - اور اگر ورم رطوبت فضلۂ خارجیہ

کی ابتدا مین مضمضہ ادہان حارہ اور شہد اور زیت اور رب سکر مین ادسکے بعد محللات قوی جو اکثر مذکور ہوچکے ہین اونکا استعمال کرین **لثہ دامیہ** کو اوس سے خون لگلتا رہے ایسے مسوڑے کو پھٹکری بریان جو سرکہ مین بجھائی گئی ہو اور دو چند وزن اوسکے نمک طعام اور ڈھورے وزن پر سرخ پھٹکری کہ ان سب کو لثہ پر چھڑکتے رہین نافع ہی۔ ایضاً طریق نمکسود استقدا جلانین کہ شل کوئلے کے چنگاری کے ہو اوسکی خاکستر ہی ایک جزو اور گل سرخ خشک شدہ دو جزو۔ ایضاً آس اور عدس سوختہ ہر واحد ایک جزو سماق اور سرخ پھٹکری دو جزو فقاح اذخر تین جزو سب کو مخلوط کرکے استعمال کرین **شقوق لثہ** مسوڑے کے پھٹ جانیکا علاج اوسی طریقہ سے کرنا لازم ہی جسطرح ہونٹھون کے پھٹ جانے کا علاج کیا جاتا ہی **قروح لثہ اور تاکل اوسکا اور نواصیر لثہ کی** قروح لثہ کی بعض قسم ساذج ہوتی ہی اور بعض اقسام تعفن کی ابتدا ہوتی ہی اور بعض اقسام متاکل ہوتے ہین **علاج** قروح ساذجہ کا علاج مثل علاج قلاع کے ہی۔ اور جو قروح کہ اونمین تعفن کی ابتدا ہو اوسکا علاج ابہل اور خسک سے کرنا لازم ہی۔ اگر یہ دوا نافع ہو توتیہ دینہ مازو ایک جزو لصفہ جزو روغن گل ملاکر استعمال کرین۔ اصناف مضمضہ سے یہ مضمضہ ہو کہ خل عنصل سے مضمضہ کرین یا شیر مادہ خر سے کلی کرین خواہ مضمضہ سلاقہ برگ زیتون اور سلاقہ گل سرخ اور عدس اور انار کی بونڈیان۔ جو قروح متاکل ہون اور اونکا تاکل عمیق ہوگیا ہو اوسکے معالجہ مین اوس فلدفیون کی حاجت ہوتی ہی جو خاص قروح لثہ کے واسطے ہی اور قرابادین مین اوسکا بیان کیا جائیگا اور اسی طرح نواصیر کا بھی علاج کرنا چاہیے بعد ازان ادویہ قالضہ اوسپر چھڑکی جائین گی۔ مجربات مین سے اسوقت مین ثمرۃ الطرفا اور عاقرقرحا ہر واحد تین درہم لمیلۂ زرد دو درہم ماسیران ایک درہم گل سرخ خشک شدہ دو درہم باقلہ نوشادر کبابہ زبد البحر ہر واحد نصف درہم گلنار زعفران ہر واحد ایک درہم کافور چہارم درہم سنون طیار کرین۔ ایضاً جوسنون کہ اوسمین زراوند اور قلقطار اور توبالات اور زرنیخ پڑتا ہی۔ درمیانی قسم لینے جو شروع عفونت مین ہی اوسکی دوا عاقرقرحا نیخ سوسن ہر واحد ایک جزو سماق اور مازو بے سوراخ اور گلنار شب ہر واحد دو درہم پیسکر سنون طیار کرین اور قسم درمیانی پر جو متاکل اور ناسور کے وسط مین ہی اوسکو استعمال کرین۔ اسی طرح گلنار اور خبث الحدید کی تھیلی مسوڑے پر چڑھائین بعد ازان خل عنصل کا مضمضہ کرین خواہ سرکہ مین برگ زیتون جوش دیکر مضمضہ کرین۔ ایضاً فلونیا موضع تاکل پر لگائین کہ یہ بھی عمدہ علاج ہی اور فودنجی اور دیگر معجون کہ نافع عفونت کی ہین اور جسقدر عفونت ہو اوسکی تعلیل کرتے ہین۔ ازانجملہ معجون حریلی ہی۔ پھر اگر یہ علاج کارگر نہو فلدفیون کا ضرور استعمال کرین اوسکے قریب اثر مین یہ دوا ہی شب اور مازو اور نورہ اور دونون قسم کی ہرتال ہموزن اجزا لیکر یکجا کرین اوسمین سے ایک دانگ خوب پیسکر استعمال کرین اور خوب طرح اسکی مالش کرین بعد اوسکے ایک گھنٹہ صبر کرکے روغن گل سے مضمضہ کرین اور اکثر اوسمین افاقیا بھی داخل کیا جاتا ہی۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہی کہ اسی دوا کے قرص طیار کرکے رکھ چھوڑین کہ وقت ضرورت کام آئے اور بیشتر دونون زرنیخ اور نورہ اور افاقیا پر اقتصار کرکے قرص بنالیتے ہین۔ اور کبھی داغ لگانا بھی بطور مذکور نافع ہوتا ہی کہ اس سے متاکل مقام گرجاتا ہی اور اچھا گوشت پیدا ہوتا ہی۔ سنون مازو اور ثلث اوسکا مر کہ یہ بھی گوشت اچھا اوگاتا ہی اور لثہ کو مضبوط کرتا ہی اور نصف چہارم گل بھی نافع ہی **متن لثہ** اسکا علاج بجز کے بیانمین گذر چکا ہی **نقصان لحم لثہ** کندر زرنیخ اور زراوند مدحرج اور دم الاخوین آرد کرکے اصل سوسن سب کو ہموزن لیکر شہد مین ملائین خل عنصل کے ساتھ اور بطور دلوک کے استعمال کرین۔ کبھی آرد کرکے دس درہم شہد طلا کرکے قرص طیار کرکے بعد ازان تنور کی انیٹ پر خواہ ٹھیکرہ پر جو بیچ تنور مین نصب ہوتا ہی خواہ تنور ہی مین اوسے پختہ کرتے ہین اسقدر کہ پیسنے کے قابل اور قریب سوختہ ہونے کے پہونچے پھر اوسے پیسکر اوسپر دم الاخوین چار درہم کندر زد کرکے اوسکے برابر زراوند مدحرج اور ایرسا ہر واحد دو درہم اور طرق

مذکورۂ بالا پر اسکا بھی استعمال کیا جاتا ہی استرخار لثہ اگر استرخا قلیل ہو اوسکے علاج مین مضمضہ اوس پانی سے جسمین فوالبض حارہ اور بارہ کو جوش دیا ہو بسبب مزاج کافی ہی اور پھٹکری سرکہ مین جوش دیکر اوسکا مضمضہ زیادہ نافع ہی۔ اور اگر استرخا زیادہ ہو اصوب رائے یہ ہی کہ بھرے ہوے پچھنے لگائین اور خون کو نکلنے دین اور جسقدر خون نکلتا ہو اوسسے چوتھا دین اوسکے بعد فوالبض کے سلافہ سے بطرق مذکور مضمضہ کرین۔ منجملہ اوس سلافہ کے جو اسکو مناسب ہی نمرۃ الطرفا کو ملا ہوا آس درہم برگ حنا دو درہم زراوند دو درہم ہم نیمگرم کرکے استعمال کرین۔ یا گلنار اور پوست انار ہر واحد چھ جزو دونون زد نیخ اور شب یمانی تین جزو مرد اور سماق بغدادی آٹھ جزو سنبل الطیب فقاح اذخر ہر واحد دس جزو ایسا لطوخ طیار کرین جو خوب چسپان ہو جاے اور فصد چہار رگ کے بھی نافع ہی **مسفت لصوق کی** جلائق اسی کی ہی اور بعد مضمضہ کے استعمال کیا جاتا ہی درد مع بوندیون کی فلفل سات جزو جفت بلوط گلنار سب الاس سبز چار چار جزو خرنوب نبلی سماق سنقی پوست بیخ کیکر ہر واحد پانچ جزو خواہ پوست بیخ کادی کے بدلے آس آٹھ جزو شہر بک کیا جاتا ہی کچی تمک ایارج صغیر کا یعنے جبڑی پر اوسکو لگانا اور مضمضہ خل عنصل کا اور خل خنطل کا بھی مفید ہوتا ہی اور سنون قویہ کا استعمال بھی موثر ہی لحم زائد گوشت زائد کیواسطے فلقندا اور مرکا استعمال کرین کہ دواے مذکور اوسکو پگھلا کر بہا دے گی **شقتین کا بیان** اور اونکے امراض کا دونون لب بطور پردہ منھ کے واسطے پیدا کیے گئے اور دانتون کو واسطے بھی انکی یہی منفعت ہی اور جاے آمد لعاب اور آدمیون کیواسطے کلام کرنے پر معین اور خوبصورتی بھی اونسے حاصل ہوتی ہی دونون لب کی خلقت گوشتی اور عصبی ہی اور یہ اونکین عضل مطبقہ کی ہین **شقوق شقتین** یعنے دونون ہونٹھ کا پھٹ جانا جو اوسکی حاجت ہونٹھ کے پھٹ جانے مین ہی وہ ایسی ہونی چاہیے کہ جامع قبض اور تجفیف کی ہون اور تلیین بھی پیدا کرین اونمین سے کثیر ہی کہ اوسے منھ مین رکھین خواہ آب سپستان یا آب جو یا لعاب اسبغول اوسپر طلا کرین اور زبان سے اوسکو پھیرتے جائین۔ تدابیر نافعہ اس مرض مین یہ ہین کہ اف اور مقعد کی تدہین کرین یا آنکہ جو کف کھیرے کے تراشنے اور دونون ٹکڑون کے ملنے سے پیدا ہوتا ہی اوسکی مالش کرین یا اوسپر آب سپستان یا مارالشعیر اور لعاب اسبغول کو طلا کرین۔ چکنی اشیا مین سے زبد اور نمک اور چربی بیچ گاؤ کی یا چربی اوز یعنے مرغابی کی کہ اوسکو شہد اور روغن حبۃ الخضرا یا روغن گل کے ساتھ لگائین اور اکثر سپیدی بیضۂ مرغ کی اور آما خصوصاً اردگرسنہ بھی اوسمین داخل کرتے ہین اور قیروطی روغن گل کی جسمین کبھی مرداسنگ بھی ملاتے ہین۔ ادویہ مجربہ مین سے مازو سائیدہ اور سپیدۂ قلعی نشاستہ اور کتیرا مرغ کی چربی ایضاً مازو سائیدہ سرکہ ملا کر ایضاً مصطگی اور ملک البطم اور زرو فا اور شہد مثل مرہم کے بنالین ایضاً مرداسنگ قاقیہ عروق کرکم ہر واحد نصف جزو نیخ نصف جزو ناخن گوسپند جلا کر اور زعفران ہر واحد دو ثلث جزو کاتو رچھ جزو سوم چھ جزو اور سولھ جزو روغن گل ملا کر طیار کرین ایضاً عنبر روغن بان مین گداختہ کرکے خواہ روغن اترج مین ربع جزو اسی کی قیروطی طیار کرین۔ غذا ایسے شخص کی اکلارع اور بیضۂ نیمبرشت بجوز کرتی چاہیے **اورام شقتین اور قروح شقتین** ان دونون کے علاج کی ابتدا استفراغ خلط غالب سے کرنی چاہیے اوسکے بعد ادویہ موضعیہ کا استعمال کیا جائیگا۔ اورام لب کے اوسکا حکم قریب اورام لثہ کے ہی اور مسیس حاجت اونکے علاج مین کمتر ہوتی ہی۔ ادویہ موضعیہ قروح لب کے واسطے فوالبض سے طیار کیجاتی ہین جیسے ہلیلہ اور حضض اور تخم گل جوز السرو اصول کرکم اور کبھی اونمین وبیخ اور ناخن سوختہ گرسپند کی بھی شرکت ہوتی ہی اور شعیر سوختہ اور دخان مجموع اور اشنہ۔ ادہان جو مستعمل ہین روغن شمش اور روغن جوز ہندی یعنے ناریل کا **بواسیر لب** اگر اس جگہ بواسیر موجود ہو خبث الحدید لعدمرداسنگ اور سپیدۂ زعفران شب یہ شب اجزا ہموزن ملا کر مرہم طیار کرین مرہم اسکا موم اور روغن جوز ہندی اور روغن بادام مین بنے گا **اختلاج لب** اکثر ہونٹھ مین پھڑکن سعدہ کی شرکت سے ہوتی ہی۔ خصوصاً اگر ہمراہ

اختلاج لب کی غشیان اور حرکت طبیعت کی دفع پر کسی شئی کی بہ ذریعہ قذف یعنے متھ سے ڈالنے اور قے کرنے کے خصوصاً امراض حادہ مین اور اوقات بحران مین اور کبھی اختلاج لب بمشارکت اوس عصب کے ہوتا ہی جو دماغ اور نخاع سے اوترا ہی اور اس اختلاج مین شرکت دماغی بھی ہوتی ہے

فن نوان احوال حلق کے بیان مین

اس فن مین بھی ایک ہی مقالہ ہی تشریح اعضاے حلق کی حلق سے ہماری مراد وہ فضا اور خالی جگہ ہی جسمین سانس اور غذا کی آمد شد ہی اور اوسی مین وہ زوائد بھی ہین جنکو لہاۃ اور لوزتان اور غلصمہ کہتے ہین اور مری اور حنجرہ کی تشریح تو اوپر معلوم ہو چکی - لہات جسے ہندی مین کاگ کہتے ہین ایک جوہر لحمی ہی جو حنجرہ پر لٹک رہا ہی مثل پردہ کے اوسکی منفعت یہ ہی کہ ہواے خارجی آہستہ آہستہ اور بتدریج پہونچے تاکہ ریہ یعنے پھیپھڑہ پر چوٹ ہوا کی نہ لگے اور ہوا کی سردی دفعۃً ریہ کو لگنے نپاے اور دخان اور غبار کو روکے اور آواز کے واسطے مقرع یعنے جاے کوفت بھی لہاۃ مقرر ہوئی کہ اوسمین لگ کر اور اچھی طرح پیدا ہوتی ہی آواز مین قوت اوسی کے سبب سے ہوتی ہی اور آواز کی عظمت اور بڑا ہونا اوسی سے ہی گویا کہ لہاۃ دہانہ استوار مخرج صوت پر بنایا گیا ہی کہ اندازہ آواز کا اوسی سے ہوتا ہی اور اسی وجہ سے لہات کا قطع کرنا خواہ اوسکا کسی مرض وغیرہ سے گر پڑنا آواز کے حق مین مضر ہی اور ریہ کو لہات آمادہ قبول برد اور آمادہ تاذی برودت سے کرتا ہی اور کھانسی اوٹھنے ریہ سے اس پر لہات مدد کرتی ہی - لوزتان یہ دونون لحمہ یعنے گوشت کی گھنڈیان سی ہین جو بیچ زبان کے اوپر اوگی ہوئی ہین گویا دو گوش اور چھوٹے چھوٹے کان ہین اور یہ دونون دو پارہ گوشت کے عصبی مزاج ہین جیسے دو غدود اور عدو کی شکل پر اسکا ہونا اسلیے مناسب ہوا تاکہ قوی اور قوت دار ہو جائین اور وہ دونون ایک طرح سے گویا دو حارسین ہین اذنین کی اور راہ مری کی ان دونون کیطرف سی ہی منفعت ان دونون کی یہ ہی کہ ہوا کو سرے پر قصبہ کے مثل خزانہ کے نگاہ رکھین اور دوسری منفعت یہ ہی کہ ہوا یکبارگی بروقت اشتنشاق اور کشش قلب کے فوراً نہ دفع ہونے پاے - غلصمہ ایک لحم صفاتی ہی جو حنک سے ملا ہوا ہی لہات کی نیچے یون ہی چھٹا ہوا اور اس قصبہ پر اور غلصمہ کے اوپر ایک استخوان ہی جسکا لقانق نام رکھا گیا ہی اوس ہڈی مین چار ضلع ہین دو اوپر کیطرف اور دو نیچے اور قصبہ اور مری کی تشریح آیندہ ہم بیان کرینگے **امراض اعضاے حلق** ہر واحد مین ان اعضا کے چند امراض لاحق ہوتے ہین اور اقسام اورام اور اختلال فرد کے بھی پیدا ہوتے ہین **طعام جو گلوگیر ہوتا ہو** خواہ اور کوئی شئی جو اوترتے ہوے پھنسے جب کوئی شئی ایسی پھنس جاے کہ حجم رکھتی ہو لازم ہی کہ گلو نسا اور طعانچہ گردنمین اور بائین کتفین کے بار بار مارین اگر یہ ترکیب کافی نہو تو کرائین مگر قے کرانے مین اکثر خطرہ ہوتا ہی **شوک** وغیرہ جو حلق مین چبھ جاے کانٹا اور لکڑی خواہ ہڈی کی کرچ یا اور کوئی شئی اسیطرح کی جب حلق مین چبھ جاے پہلے اوسے بغور دیکھنا چاہیے اور اگر حس بصر خواہ لمس اوسے محسوس نہین کر سکتی ہو قالب اور برخواہ بید کی جیب وغیرہ خواہ رودہ کمان جو کمان سے متبائن اور طرز مخالف پر ہو نکالنا چاہیے کہ وہ یا تو دفع کر دیگا خواہ کھینچ لے گا اور اگر مکینیے والا آلہ کانٹے اور کرچ وغیرہ کا اوس تک پہونچ سکتا ہو صواب یہ ہی کہ اوسی کانٹے وغیرہ کے اخراج مین کوشش کیجاے جسطرح ہم آیندہ بیان کرتے ہین اور اگر جس سے محسوس نہو تو اوسوقت احساء مرلقہ سے پر کرنا چاہیے پھر اس تدبیر سے کانٹا وغیرہ نکلجاے تو بہتر ہی ورنہ نچکی اور قے کو مجابنین لانا چاہیے اونگلی ڈالکر خواہ پر کے ذریعہ سے اور دواے معین کا بھی استعمال کرین - مجربات سے یہ ہی کہ ہر روز اسبند سپید ایک درہم گرم پانی مین پسا ہوا ملا کر قی کرانی چاہیے کہ یہ دوا چبھے ہوے کانٹے وغیرہ کو بھی لیکر نکل آئے گی اور بہتر یہ ہی کہ جب شکم سیر ہو کر کھانا کھا

چکا ہو اوسکے بعد قرائین کبھی ڈورے مین ایک ٹکڑا گوشت کا خوب مضبوط بانده کر نکل جاتے ہین اور جب اوسے کھینچکر نکالتے ہین چپکی ہوئی شئی کو لے کر برآمد ہوتا ہی اسی طرح انجیر خشک ڈورے مین باندہ کر بھی یہی فعل کرتا ہی کہ تھوسا اوسے چباکر نگل جائین - اور کبھی غرغرہ رب غب الثعلب کا جس مین انجیر کو جوش دیا ہو کہ چپکی ہوئی شئی کو اوسکے مقام سے جدا کر دیتا ہی - کبھی حلق پر ضماد خارج سے کیا جاتا ہی ایسی ادویہ سے جو منضج ہون اور تقیح رقیق اونمین ہو کہ مقام ناشب کو منقیح کرکے کانٹے وغیرہ کو نکال دین ایسے ضماد کی مثال جیسے آرد جو زیب اور آب گرم کے ساتھ **علق** یعنے جونک کا گلے مین پھنس جانا - کبھی کسی جگہ کا پانی ایسا خراب ہوتا ہی کہ اوسمین چھوٹی چھوٹی جونکین پڑی ہوتی ہین جو نظر نہین آتی ہین اور اونکی کو چکی آدمی کو غافل کر دیتی ہی کہ اوس پانی کو بے چھانے اور صاف کیے ہوے پی لیتا ہی لہذا وہی جونک لٹک کر رہ جاتی ہی باطن مری مین اور کبھی معدہ مین پہونچ جاتی ہی - اور کبھی وہ جونک اسقدر چھوٹی ہوتی ہی کہ بڑے تامل سے بھی اوسکو دیکھنے سے بروقت چسپیدگی کے نظر نہین آتی ہے جب تھوڑی دیر تک وہ چسپان رہتے اور خون سے مقدار صالح حصہ اپنے کی اوس نے چوسا اوسوقت اوسکا حجم بڑہ جاتا ہی اور حجم اوسکا ظاہر اور نمایان ہوتا ہی **علامات** جو شخص کہ جونک اوسکے چسپان ہو جاے - غم اور کرب اور ضعف دم اور عارض ہوتا ہی جب کسی صحیح آدمی کو دیکھو کہ رقیق خون تھوکتا ہی - یا کبھی کبھی خون تھوکنے لگا ہی اوسکے حلق کے حال پر تامل کرنا چاہیے کہ بیشتر جو نک چسپان ملے گی **معالجات** جو جونک آنکھ سے نظر آتی ہو اوسکا علاج گرفت سے کیا جاتا ہی چنانچہ ہم اوسکا طریقہ بیان کرین گے اور کبھی ادویہ سے بھی اوسکا علاج کیا جاتا ہی اور وہ ادویہ از قسم غرغرہ کے ہونی چاہئین اگر چسپیدگی قریب حلق کے ہی اور بخورات سے بھی علاج کیا جاتا ہی - اور اگر اوسکی چسپیدگی مائل بطرف ناک کے ہو معوطات سے علاج کرنا چاہیے اور ادویہ مقیئہ سے خواہ ادویہ مسہلہ دیدان سے اگر جونک اندر اور معدہ مین چسپان ہوئی ہو - اور کبھی اوسکے نکالنے کیواسطے اور طرح کے حیلہ اختیار کیے جاتے ہین ازانجملہ ایک یہ بھی ہی کہ آب گرم مین آدمی غوطہ زنی کرے یا حمام گرم مین بیٹھے خصوصًا نوم کو تناول کرکے بعد ازان ہر وقت برف کا بجھا ہوا پانی بار بار منھ مین وقتًا فوقتًا لیا کرے تا انیکہ جونک اوس جگہ کو چھوڑ دے حرارت سے گریز کرکے اور برودت کی طرف مائل ہوگی پھر اگر اسقدر تحمل ہو سکتا ہی کہ اوس گرمی مین حمام خواہ آب گرم کے اتنا ٹھہرے کہ نوبت غشی کی آجاے ٹھہرا رہے کہ یہ تدبیر اخراج علق کی ازبس عمدہ ہی اور اکثر اس تدبیر مین تناول نوم اور دھوپ مین بیٹھنا منھ کھول کر سامنے آب سرد کے جو برف سے ٹھنڈا کیا گیا ہو کافی ہوتا ہی - بعض آدمی جسکے جونک لپٹی ہوا وسے قسافس یعنے شب گز پلاتے ہین خواہ ایک قسم کی بق حمرا دمویہ جو شبیہ قراد یعنے چیچڑے کے ہوتی ہی اور جلد اونکی ضعیف اسقدر ہے کہ چھونے سے پھٹ جانیکا گمان ہوتا ہی اگرچہ نرمی سے اوسکو مس کرین اوس کرم کو شراب سرکہ مین ملاکر پلائین خواہ حلق مین اوسکی دھونی دین قمع مین رکھ کر قمع وہی برتن ہی شاید کہ اوسکو ہماری ملک مین انجل کہتے ہین - سرکہ تنہا اگر پلایا جاے تو جونک کو حلق سے نکال دیتا ہی خصوصًا نمک ملاکر اگر سرکہ کا استعمال ہو - غرغرہ جو ایسی جگہ بکار آمد ہین اونمین سے غرغرہ سرکہ اور حلتیت کا ہر ایک کو تنہا اختیار کرین خواہ نمک اور خردل سے جسمین دو چند وزن بورق پڑا ہو یا خردل کے ہموزن نوشادر - یا غرغرہ شیح کے نصف وزن کبریت اور افسنتین اور ہموزن اوسکے شونیز یا سرکہ شراب مین نوم اور شیح اور ترمس اور حنظل اور سرخس کو جوش دیکر یا سرکہ خمر دادقیہ اوسمین تین درہم بورہ اور دو جوے لہسن کے - عصیر برگ غار کے غرغرہ مین بھی خاصیت عجیب ہی جونک کے اخراج مین اسی طرح غرغرہ سرکہ اور حلتیت اور تلقطار کا - اگر جونک معدہ مین پہونچ گئی ہو اس دوا کا استعمال واجب ہی شیح نوم افسنتین شونیز ترمس قسط حرف برنج کابلی سرخس ہر واحد دو درہم سرکہ ملاکر - ایضًا ایسے شخص کو نوم اور بصل اور کرنب اور فوتنج لہری تازہ و تر اور خردل خوشبو ڈالکر اور جوشی حاد اور حریف ہوا وسکے پلانے سے بھی یہی اثر ہوگا

بعد ازان اگر بسولت ہوسکے تو نی کرانی چاہیے اور اگر بآسانی نہ کرسکے تو کوئی شئے مالح اور تیز اوسکو دیجاے گی۔ اگر نا کمین جونک چسپان ہوئی ہے سعوط سرکہ اور شونیز اور عصارۂ قثاء الحمار اور خربق کا کرانا چاہیے اور جب قریب چھوٹنے کے ہو اوسوقت وہ شخص چلانے اور چیخنے اور کلام کرنے سے باز رہے پھر اگر خون بہنے لگے یا تھوکنے مین خون آے یا اسہال خون کا ہو ہر ایک کا علاج اونھین قواعد سے کرنا چاہیے جو معلوم ہوچکا ہے اور آیندہ اپنے اپنے ابواب مین معلوم ہوگا۔ سورنجان کو خاصیت عجیب ہے اسکے دفع کرنے مین۔ قالب سے جونک کے گرفت کرنے کی یہ کیفیت ہے کہ اوس شخص کو جزر کو پی گیا ہے دھوپ مین کھڑا کرین اور منھ اوسکا کھولدین اور زبان اوسکی نیچے کیطرف دبائین کنارہ سے اوس بیل اور سلائی کے جو مثل سغرفہ کے ہے۔ جب جونک دکھائی دے اور نظر پڑے قالب اوسکے اصل عنق پر رکھین تاکہ چھوٹ نہ جاے اور یہ قالب وہی ہے جس سے بواسیر کاٹی جاتی ہے

خوانیق اور فرنج اختناق سے مراد یہ ہے کہ سانس کا رہ اور قلب تک پہونچنا اور نفوذ کرنے مین امتناع پیدا ہو اور یہ کیفیت اسباب کثیرہ سے عارض ہوتی ہے مثلاً ادویہ خانقہ یعنے جو ادویہ گرفت گلو پیدا کرتی ہین یا ادویہ سخت اونکا استعمال کرنا کہ اونمین سمیت بھی ہو یا جمود اور بستگی خون کی بعض اعضاے اندرونی مین۔ لیکن وہ اختناق جسمین ہم اسوقت بحث کرینگے یعنے خوانیق اوس سے مراد وہی ہے کہ سبب مرض کا نفس آلات تنفس مین پیدا ہوا ہو جو قریب حنجرہ کے ہین ورم ہو خواہ انطباق اور چسپندگی اعضا کی یا عجز قوت کا تحریک آلات استنشاق سے۔ یہ امر تو بخوبی معلوم ہے کہ ورم سے راہ آمد بر آمد نفس کی بند ہوجاتی ہے اور یہ بھی امر واضح ہے کہ تنگی اور ضغط عضو مجاور اور قریب کا اپنے قرب وجوار کے اعضا مین تنگی پیدا کرتا ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ جو عضل محرک اعضا کے ایسی تحریک سے ہو کہ اوس تحریک کے ذریعہ سے ہوا بطرف اعضاے مذکورہ کے جذب ہوجاے اور کھچے اور یہ خاصہ عضل حنجرہ کا ہے جیسا کہ ہم باب تنفس مین بیان کرینگے الغرض ایسا عضل محرک جب اپنے فعل یعنے تحریک سے عاجز ہو اور یہ عجز اوسکا یا تو بسبب استیلا اور غلبۂ یبوست کے پیدا ہو یعنے اوسی عضل مین جو داخل حنجرہ ہے خشکی پیدا ہونے سے خواہ اوسکے قرب کے عضلات مین یبوست کے پیدا ہونے سے فعل تحریک سے عاجز ہوجاے یا استرخا یا تشنج یا کوئی اور آفت پیدا ہونے سے فعل تحریک مین عجز ہوجاے ایسے اوقات مین کسی متنفس ذی روح سے ممکن نہین ہے کہ وہ سانس لے سکے اگرچہ مجری نفس کا بند نہو اور کھلا رہے۔ انطباق جو بسبب ضغط مجاور کے پیدا ہوتا ہے۔ کبھی اوسکا سبب زوال اون نفرات کا ہوتا ہے جو اول عنق مین اندر کی طرف واقع ہین اور یہ زوال نفرات بسبب ضربہ یا سقطہ کے پیدا ہوتا ہے اور اسکا علاج نہین ہے یا انطباق مذکور بسبب ورم کے عضل خزر یعنے نقرہ اوگریا کے عضلہ یا رباطات مین یا عضل مری اور اوسی کے ارتباط مین بالمشارکت یا کوئی سبب اسباب مین سے جو نفرات کو اندر کیطرف کھینچے۔ یا تشنج جو عضل مری مین پیدا ہو کہ وہ بھی اون نفرات کو اندر کی طرف جذب کرتا ہے مگر سب سے زیادہ ردی اور خراب حال وہی انطباق ہے جو بسبب یبوست کے پیدا ہو۔ یا انطباق کسی اور آفت سے (مثلاً ورم اور تشنج وغیرہ) سے پیدا ہوا اور وہ آفات عصب کو آمادۂ جذب کردن۔ اکثر یہ انطباق جب عارض ہوتا ہے تو صبیان کو عارض ہوتا ہے اسلیے کہ اونکے رباطات نرم ہین زیادہ خطرناک اس انطباق کی وہی قسم ہے جو نقرۂ ثانیہ اور اوسکے اوپر مین ہو اور اگر اوسکے نیچے ہو وہ اسلم ہے اور سخت اور شدید انطباق کی وہ قسم ہے جو نقرۂ اولی مین ہو کہ وہ اشد اور زیادہ شیر ہوتا ہے۔ انطباق کی وہ قسم جو بسبب عضو مجاور اور قریب کے ہو وہ ہے جسکا سبب دیدان ہوتا ہے اور اسکا بیان ہم نے باب عسر ازدراد مین کیا ہے۔ اقسام ورم کے برطبق اعضا مشہور سہ چار ہین (۱) پہلا تو ورم عضلات خارجہ مین حنجرہ سے جو مائل قدام کی طرف خواہ اسفل کی طرف ہین پیدا ہوتی ہے کہ ورم خود بھی ظاہر اور اوسکی سرخی اور حمرت بھی ظاہر ہوتی ہے مقدم عنق مین یا صدر مین یا نفس مین (۲) یا ورم عضلات خارجہ حنجرہ سے ہو مگر اون عضلات خارجہ مین ہو جو خلف کی طرف ہین اور یہ عضلات

مری مین ہو کہ ورم اور ادسکی سرخی منہ کے اندر معلوم ہوتی ہو اور بیشتر یہ ورم نقار اور نخاع تک بمشارکت منادی ہوتا ہے (۳) یا ورم عضلات باطنہ مین مری کے یا جو چیز متصل مری کے پیدا ہوا سوقت تنگی نفس مین مجاورت اور قرب کے ہوگی اور ورم محسوس نہوگا (۴) یا ورم عضلات باطنہ حنجرہ مین ہوگا اور غشاء مستبطن حنجرہ مین اور یہ چوتھی قسم سب سے زیادہ بری ہو اور جس اسکو بھی دریافت نہین کرتی ہی۔ کبھی ان چارون اقسام سے دو خواہ تین قسمین یکجا ہوجاتی ہین بسبب ان اورام کے وہی ہین جو اور جملہ اقسام اورام کے اسباب ہین اور اکثر بعض اقسام کی غذا کو ان اورام کے پیدا کرنے مین خصوصیت ہی جیسے حنطہ قوی اور کہتے ہین کہ تریاق مغرث حنطہ قوی کا کا ہوا ور کا سنی ہی اور بیشتر سبب ورم کا تمام بدن کا امتلا نہین ہوتا ہی۔ بلکہ بدن تو فضول سے پاک ہوتا ہی مگر تھوڑا سا فضلا اعضاے مجاورہ مین حلق کے فراہم ہوکر احداث ورم کرتا ہی۔ کبھی تقسیم اس ورم کی اسطرح پر کیجاتی ہی کہ یہ ورم یا تو حس سے محسوس ہوتا ہو اور خارج بدن سے ظاہر ہو یا حس سے بعد تامل کے محسوس ہو جب اندرون حلق کے احساس کرے یا حس سے بالکل محسوس نہو اور ادسکی دو قسمین ہین یا داخل حنجرہ ہو یا مری مین ہو۔ اس ورم مین تامل کرنا اسی طرح سے ہوسکتا ہی کہ زبان کو نکالدین اور منہ خوب کشادہ رکھین اور اسکے ساتھ زبان کو دباتے رہین نیچے کی طرف۔ کبھی یہ اورام خون کے سبب سے عارض ہوتے ہین۔ اور کبھی مرہ صفرا کی زیادتی سے اور کبھی بلغم سے۔ اور اکثر بلغم کا اختناق اسی طور سے ہوتا ہے کہ ارخاے عضل سے اطباق پیدا کرتا ہی۔ ورم بلغمی سلیم ہی اور اسکا زائل ہونا بھی سہل ہی اور بیشتر چالیس روز تک ٹھہرتا ہی۔ پھر بلغمی ورم بھی کبھی تو بلغم ازرج بارد سے پیدا ہوتا ہی۔ اور بعض اقسام اوسکے بلغم لطیف حار سے پیدا ہوتی ہی۔ ایسا بلغم جب سر سے اترے (اس لیے کہ اکثر یہ قسم بلغم کی سر ہی مین ہوتی ہی) ممکن ہی کہ عضلات زیرین تک پہونچ جاے جو حنجرہ کے نیچے ہین جو ورم بلغم غلیظ سے پیدا ہو عضلات اعلی حنجرہ مین ہوتا ہی اسلیے کہ غلظ ثقیل ہی اوسمین قوت نفوذ کمتر ہی۔ کمتر یہ ورم سوداوی ہوتا ہی بعض اطبا نے کہا ہی کہ ہرگز خلط سوداسے یہ ورم پیدا نہین ہوتا اسلیے کہ سودا کا انصباب ایک عضو سے دوسرے عضو پر دفعۃً نہین ہوتا ہی۔ مگر بندرت اس ورم کا خلط سوداسے پیدا ہونا کچھ تعجب کی جگہ نہین ہی دفعۃً یہ مادہ اوترآے خواہ تھوڑا تھوڑا اوترکے اختناق پیدا کرے اور بیشتر ورم حار منتقل خناق کیطرف ہوجاتا ہے اور جسطرح یہ مرض پیدا ہو ردی اور خراب ہی۔ جو ورم خناقی ہو یا تو مہلک اور قاتل ہوتا ہی یا اوسکا مادہ کسی طرف منتقل ہوجاتا ہی۔ یا مادہ مجتمع ہوکر متقیح ہوجاتا ہی۔ کبھی داخل قصبہ مین ورم پیدا ہوتا ہی۔ لیکن وہ ورم حد خناق تک نہین پہونچتا ہی۔ خناق ردی جسمین ہمیشہ آدمی کا منہ کھلا رہے اور زبان باہر لٹکی ہوئی ہو اوسی کو خناق کلبی کہتے ہین۔ کبھی تو خناق کلبی اوسکا نام ہوتا ہی جو عضل داخل حنجرہ مین ہو اور کبھی خناق کلبی اوسکو جو دونون صنف ورم عضل سے پیدا ہوا اور کبھی اوسے بھی کہتے ہین جو زوال فقرات کی وجہ سے پیدا ہو۔ کبھی خناق ذات الریہ کیطرف منتقل ہوجاتا ہی۔ اگر مادہ ریہ کی طرف رجوع کرے اور کبھی اسکا انتقال تشنج کی طرف ہوتا ہی اگر اعصاب پر یہ مادہ گرے اور کبھی قلب پر اسکا انصباب ہوتا ہی اور ہلاک کردیتا ہی۔ اور کبھی معدہ پر اسکی ریزش ہوتی ہی۔ جو مریض عارضۂ خناق سے مریگا پہلے اوسے تشنج ضرور لاحق ہوگا۔ خناق کلبی کبھی درمیان روز اول اور چہارم کے قتل کرتا ہی۔ کثرت خناق اور اشباہ ورم خناق کے اور اورام کے جیسے ورم لہات اور لوزتین ربیع مشتوی المزاج مین ہوتی ہی۔ جب خناق کی شدت ہو تو سانس تھتھون کی طرف سے زیادہ آتی ہی اور ایسے وقت آمد نفس مین تحریک رئوسہ کی اعانت درکار ہی یعنے وہ استخوان جو کنارہ پر عضل منحرین کے ہی اوسکی تحریک سے سانس کی آمد مین اعانت ہوتی ہی۔ اور اکثر تحریک صدر اور رئوسہ دونون کی حاجت ہوتی ہی۔ اور باایںہمہ جلدی اور متواتر آمد برآمد نفس کی ہوتی ہی اگر فوت معین ہوے اور نفخہ اور پھونکنا ہمراہ نفس کے نہو۔ کبھی خناق حمیات مطبقہ مین عارض ہوتا ہی اور ایسے حمیات مین اختناق سے انذار

مجدری کا ہوتا ہی اسی طرح حمیات حادہ کا خناق ردی ہی اسلیے کہ ایسی حمیات مین نفس کی حاجت زیادہ ہی اور اختناق مانع نفس کا ہی اگر بروز بحران خناق عارض ہو یہ خناق زیادہ خوفناک اور قاتل ہوتا ہی اسلیے کہ بحران اور ام خناقیہ سے ہونا حاضر در قاتل ہونا ہی **علامات** عام کیفیت جو کہ جملہ اصناف خوانیق کو عارض ہوتی ہی وہ یہ ہی کہ ضیق اور تنگی سانس کے آنے مین اور منھ کا کھلا رہنا اور نوالہ وغیرہ کے نگلنے اور بلع کرنے مین صعوبت پیدا ہونے یہان تک کہ بیشتر مریض خناق پانی پینے کا ارادہ کرتا ہی اور منخرین سے نکل آتا ہی آنکھین دونون نیم دار رہتی ہین - زبانکا باہر نکلے رہنا خناق شدید مین پیدا ہوتا ہی اور اوسکے ہمراہ ضعف حرکت زبان بھی ہوتا ہی اور بیشتر زبان زیادہ نکل آتی ہی بولنے مین (من سنا پن) ہوتا ہی یعنے مضمون سے بولتا ہی حالانکہ یہ اولیٰ بات ہی اسلیے کہ عادت مین جو شخص اس امر سے منسوب ہی وہی ہی جسکے دونون منھ بند ہون یا بند کرلے اور جب منخرین بند ہوے پھر درحقیقت وہ منھ سے کیونکر بولے گا - درد کی شدت خناق بلغمی اور سوداوی مین نہین ہوتی اور قسم حار مین البتہ ہوتی ہی - جب درد شدید ہو تو بیشتر ساری گردن پھول جاتی ہی اور اوسکے ساتھ منھ بھی اور زبان باہر نکل کر لٹک پڑتی ہی - اسلم قسم ذبحہ کی وہ ہی جسمین سانس تنگی نکرے - نبض اصحاب خناق کی ابتداے مرض مین متواتر مختلف ہوتی ہی بعد ازان صغیر متقادت ہوجاتی ہی - ورم خناق کے جملہ اقسام کو مشابہت اور شرکت اسمین ہی کہ محسوس ہوتا ہی یا حس بصر سے یا حس لمس سے اسطرح پر کہ اعضاے مری اور حنجرہ سخت محسوس ہوتے ہین اور کھچے ہوے اور مریض کی ایسی حالت ہوتی ہی جسطرح قی کرنے پر خواہش مند ہی - اور خناق زوالی جو زوال فقرات سے عارض ہوتا ہی اوسمین انجذاب اور کھچاو رقبہ کا اندر کی طرف اور جو فقرہ اوتر گیا ہے وہان پر بلندی اور اونچائی معلوم ہوتی ہی - اور جب اوسے چھوئین درد پیدا کرتا ہی - اور جب پیٹ کے بھل لیٹے ہرگز کوئی شی کھانے پینے والی نگل نہین سکتا **فرق** درمیان ضیق نفس جو بسبب ذبحہ کے پیدا ہوا اور وہ ضیق نفس جو ذات الریہ سے ہو یہ ہی کہ مریض ذات الریہ دفعۃً مخنوق نہین ہوتا اور صاحب ذبحہ کبھی دفعۃً مخنوق ہوجاتا ہی اور **فرق** ورم حنجرہ اور ورم مری مین یہ ہی کہ اگر بلع ممکن ہو اور سانس رکتی ہوئی ہو تو ورم حنجرہ مین ہوگا اور اگر بالعکس ہو ورم مری مین ہوگا - بیشتر ورم حنجرہ بھی اسقدر بڑھجاتا ہی کہ بلع دشوار ہوتا ہے بلکہ بلع ممتنع ہوجاتا ہی اور کبھی مری کا ورم اسقدر زیادہ ہوتا ہی کہ نفس کی آمد ممتنع ہوجاتی ہی - اور ام مری مین وہی قسم مانع نفس کی ہی جو اعلاے مری کی طرف ہو اور اوس سے نیچے کا ورم کبھی مانع تنفس نہین ہوتا ہی اگر عسر اور تنگی سانس کی آمد برآمد مین پیدا کردی اسلیے کہ وہ ورم زیرین اسقدر نہین بڑھ سکتا ہی کہ مزاحم قصبہ اور طرف قصبہ ریہ کا اسقدر ہوجاے کہ اوسمین ہوا داخل ہو نہ سکے - جسوقت کہ ورم خناقی مری اور عضلات داخلی مین ہوتا ہی جس سے کسی طرح محسوس نہین ہوتا ہی اور زبان ایسی پیچیدہ خنک سی ہوجاتی ہی کہ بشدت چسپیدگی اوسمین ہوتی ہی اور **فرق** ورم ردی اور مہلک مین جو کسی طرح زائل نہین ہوتا ہی اور اوس ورم مین جو اسقدر ردی نہو (بلکہ آخر فصل مری مین وہ ورم ہوتا ہی اور اگرچہ وہ بھی دکھائی نہین دیتا ہی) یہ ہی کہ ورم غیر ردی مین ضیق نفس فقط بروقت بلع اور نگلنے کے ہوتا ہی - اور ورم ردی خناق کا وہی ہی جو داخل حنجرہ مین ہوتا ہی اور جس سے خارج مین کچھ محسوس نہین ہوتا ہی اور نہ اندر حلق کے اگر تامل سے دیکھا جاے خواہ لمس کیا جاے کچھ معلوم ہوتا ہی بلکہ بہت زیادہ اندر کی طرف ہٹا ہوا ہوتا ہی اوسکے بعد ردات اوس ورم کی ہی کہ اندر سے کچھ نہ محسوس ہو اور باہر سے معلوم ہو - خناق ردی مانع نفس کو بہت جلد ہوتا ہی اور [illegible] تو اس خناق مین کسی طرح سانس کی آمد رفت ممکن ہی نہین ہوتی پھر اگر چند لیے اوسوقت عسر نفس ہوگا اور ہمیشہ لانبی اور دراز کرنا گردن کا نفس کی آمد کے واسطے حیلہ قرار دیگر بیقراری مین رہے گا اور سیدھا ہونیکو بہت خواہش

کریگا اور پہلو پر لیٹنے کا دائمین بائین قادر نہوگا۔ جب ضیق نفس حد سے زیادہ ہوجاے اور اخراج بخار دخانی کے اندر سے باہر کی طرف اس قدر حاجت کہ جو قوت پراگندہ کرنے والی اور نکالنے والی رطوبات کی بطرف خارج کے ہی کہ وہ نفس کے ذریعہ سے اخراج بخارات کردیتی ہی وہ قوت تھک جاے اور کف اور زبدہ منہ سے جاری ہو اوس بیمار مجنون کی صحت اور زوال مرض کی امید باقی نہین رہتی ہی اور نہ اوسکا علاج کرنا درست ہے علاوہ براں کبھی مخنوق کی حالت ردی اس سے زیادہ خراب ہوجاتی ہی اور پھر صحت پاتا ہی اور یہ صحت پانا اوسوقت ہوتا ہی کہ قوت قوی ہو اور خواہش غذا کی باقی ہو۔ مگر جسوقت چہرہ اوسکا سبز ہوجاے اور آنکھون کے پپوٹے سیاہ ہوجائین پھر اوسے مردہ ہی سمجھنا چاہیے۔ اسی طرح اگر نبض صغیر ہوجاے اور برد اطراف پیدا ہو۔ زبان کا گندہ ہوجانا اور سیاہی زبان کی بھی علامات ردیہ سے ہی۔ اگر ہمراہ خوانیق ردیہ کے تپ شدید بھی ہو موت جلد واقع ہوگی اسلیے کہ حمی نفس کثیر کے محوج ہی اور خوانیق سے سانس مین کمی ہوتی ہے۔ علامات موت مخنوق کے جو بسرعت واقع ہو۔ یہ بھی لوگ کہتے ہین کہ جس شخص کو خوانیق کے مرض مین موخر غوق کی سرخی معمولی بدلکر سپیدی یا سبزی کی طرف تغیر لون پیدا ہو اور بغل اور اُربیہ سے سرد پسینا برآمد ہو وہ ایک ہی دو روز کے اندر مرجاے گا۔ اور علامات رجا و امید صحت کے بعض اونمین سے یہ ہی کہ سرخی اندرونی جو ہی وہ باہر کی طرف آجاے۔ اور اکثر ایسے وقت یہ لوگ آنکھین کھول دیتے ہین اور افاقہ اونمین ہوجاتا ہی۔ اسی طرح جب اونکی سانس مین تغیر ہو اور کوتاہ اور صغیر سانس لینے لگین اوس وقت بھی افاقہ اونکو ہوتا ہی۔ اسلیے کہ بحالت شدت مرض کے نفس طویل کی یہ لوگ محتاج ہوتے ہین تاکہ اوس طویل نفس کو تھوڑا تھوڑا اندر داخل کرین جب سانس کوتاہ لینے لگے وہ شدت مرض جو سبب نفس طولانی کی تھی زائل ہوگئی اور اعضا نے اپنے حال طبعی کی طرف عود کیا۔ جسوقت ورم جانب مقابل مین پیدا ہو امید زوال مرض کی بوجہ انحلال کے ہوتی ہی جیسا کہ ہم بیان کرچکے۔ علامات انتقال خناق کے یہ ہی کہ ورم مین کمی اور انحلال تو معلوم ہو اور شگافتہ ہونا بظاہر معلوم نہو اور استراحت بھی مریض کو حاصل ہو۔ پھر ثبوت انتقال کے بعد نبض کو تبامل ملاحظہ کرنا چاہیے اگر موجی عظیم ہوجاے اور کھانسی بھی ہو یہ کیفیت ردی ہے کہ ذات الریہ کی طرف منتقل ہوا ہی۔ اور اگر نبض متشنج ہو تشنج کی طرف منتقل ہوگا اور اگر نبض زیادہ ضعیف ہو اور صغیر ہوجاے اور تضاد نبض مین پیدا ہو اور خفقان ہیجان زیادہ ہو اور قوت غریزی مختل ہوجاے اور غشی پیدا ہو پس مادۂ مرض بجانب قلب انصباب کررہا ہی۔ اور اگر درد معدہ اور غثیان پیدا ہو مادہ نے معدہ کی طرف ریزش کی ہی۔ علامات فراہم ہونے مادہ کے یہ ہین کہ تھوڑی سی نرمی پائی جاے اور روز چہارم گذر جاے۔ کبھی اوس خناق مین جسکی سرخی غوق مین اور اطراف صدر مین ظاہر ہوتے ہی یہ بات پیدا ہوتی ہی کہ سرخی آپ ہی آپ غائب ہوجاتی ہی اور یہ امر دو وجہون سے پیدا ہوتا ہی یا تو مادۂ باطن کی طرف رجوع کرتا ہی اور یا مادہ کا استفراغ ہوجاتا ہی۔ پھر اگر بسبب استفراغ مادہ کے سرخی مذکورہ غائب ہوگئی ہو اوسمین امید بھبودی کی ہی اور سانس مین سبکی اور خفت بھی پیدا ہوگی۔ اور اگر باطن کی طرف رجوع مادہ ہوکر سرخی غائب ہوئی ہی یہ علامت ردی ہی۔ دموی خناق کی علامت وہی ہی جو علامت خون کی معلوم ہوچکی ہی سرخی زبان کی اور سرخی چشم اور چہرہ کی سرخی اور خون کا مزہ منہ مین ہونا یا تو شیرین ہوجانا خواہ تیز شراب کا ایسا مزہ اور درد شدید کہ اوسمین تمدد بھی ہو اور سانس مین زیادہ تنگی پیدا ہوتی ہی۔ علامات صفراوی کے التہاب اور حرارت اور غم شدید اور عطش بہت زیادہ اور درد شدید جسمین لذع بھی ہو اور لعابی ذائقہ کی اور خشکی اور بیداری۔ مگر تنگی نفس مین اسقدر زیادہ نہین ہوتی جسقدر کہ دموی خناق مین ہوتی ہی۔ کبھی زبان اور چہرہ کا رنگ اور سوزش مقام دوم اور حدت

مادہ کی دلیل اوسکے صفراوی ہونے پر ہوتی ہو اور ایسا معلوم ہوتا ہو جیسے کوئی شئی لاذع اور حریف اوسکو کھہری ہوئی ہو۔ ورد خناق صفراوی مین بہ نسبت دموی کے کم ہوتا ہو۔ بلغمی خناق کی علامت ملوحت اور رقیت مع حرارت اور لزوجت کے ہوتی ہو۔ اسلیے کہ یہ بلغم فاسد اور متعفن ہوتا ہے اور کبھی سپیدی زبان کی اور سپیدی چہرہ اور پیاس مین کمی اور قلت التہاب بھی بلغمی ہونے پر دلالت کرتی ہو۔ کبھی زبان باہر کی طرف ڈھیلی ہوکر نکل آتی ہو اور کمتر خناق بلغمی مین ورم غددی عارض ہوتا ہو اور درد یا تو قلیل یا بالکل معدوم ہوتا ہو اور تپ نہین ہوتی۔ چالیس روز تک اوسکی مدت ہو۔ اور اگر مریض برداشت کرے اور ہمت نہ ہارے ممکن ہو کہ اندا کو اوٹھالے اسلیے کہ جو چیز نگلی جاتی ہو نرم و رم مین ہوکر اوتر جاتی ہو لہذا اسقدر موذی نہین ہو۔ سوداوی خناق کی علامت صلابت اور ترشی ذائقہ مین ہو یا عفوصت اور کم کم عارض ہوتا اور کبھی ورم حار منتقل خناق سوداوی کی طرف ہوتا ہو۔ جو خناق بیس اعضائے تنفسہ کے سبب سے ہو اوسکی علامت سخنہ مین رطوبت کی کمی اور فوراً آب گرم سے نفع ہوجانا اسلیے کہ ترطیب اور ارخا پیدا کرتا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہو کبھی آدمی ایک دردمین مبتلا ہوتا ہے جسکا قیام سال بھر خواہ دو برس تک رہتا ہو اور معلوم ہوتا ہو کہ نواحی حلق مین کوئی فضلہ متحجر ہوگیا ہو **بیان** علاج معالجہ اورام نواحی اور اطراف حلق اور منجرہ اور اون غدد کا جو حلق اور علقمہ اور لہات اور لوزتین کے اندر خواہ قریب تر واقع ہین۔ پہلی تدبیر اس معالجہ کی یہی ہو کہ فصد کے ذریعہ سے استفراغ مادہ کیا جاے اور وہ مادہ جو سبب فاعلی ان اورام کا ہو فصد کے ذریعہ سے نکالدیا جاے اور اسہال سے بھی استفراغ مادہ کرین اور جذب مادہ جانب مخالف مین اگرچہ بندریعہ محاجم کے ہو اور مواضع بعیدہ پر جانب مقابل ورم مین چسپان کیے جائین اور اطراف کی بندش ایسی کہ مولم اور ایذا دہندہ ہوکر نی چاہیے اور شروع معالجہ مین ادویہ قابضہ مین ایسی چیزین ملانی چاہین جنمین جلا کرنے کی قوت تھوڑی سی ہو جیسے شہد اور افضل ادویہ پوست جوز ہو بعد ازان ریالون یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ سر سے غرغرہ کرنا جسوقت ورم لہات یا خناق شروع منجملہ رادعات کے ہو اور مانع از دیاد مرض اور بہت سی رطوبت کو پھینچ لاتا ہو اور جو فساد کہ قریب الوقوع ہوتا ہو اوسے روک دیتا ہو۔ انھین ادویہ مین سے شب اور مازو گلنار اور دونون انار جو پکاتے پکاتے مہرا ہوجائین اور لعوق انھین ادویہ سے طیار ہو۔ ازین قبیل یہ بھی ہے کہ یا فوخ سر کو منڈوا کے عصارۂ اقاقیا کو اوس پر طلا کرین یہ تدبیرات اول امر مین جب مرض کی ابتدا ہو کرنی چاہین ادویۂ مجربہ مین جو بالخاصہ اورام خوانیق اور لہات اور لوزتین کو مفید ہین بلکہ جملہ اعضاء حلق کے امراض کو وہ دوا یہ ہو کہ خیوط یعنے ڈورے کو اور خصوصاً وہ سوت جو اون بحری مین رنگ کیا گیا ہو لے کر سانپ کے گلے مین ڈالین اوسکے بعد مریض اورام مذکورہ کی گردنمین اسکا لچھا بنھادین یہ دوا اسقدر مفید ہو کہ قدر متوقع سے اسکی منفعت بہت زیادہ ہو۔ ادویہ بھی ادویۂ منزلفیہ سے اس مرض کی ابتدا اور انتہا مین ہے کہ رد ع بھی کرتا ہو اور نرمی طبیعت اور تسکین درد مین اس سے پیدا ہوتی ہو۔ ادویۂ قابضہ اور محللہ اور منضجہ مین حالت بدنکی طرف بھی غور اور تامل کرنا چاہیے کہ نرم ہو یا سخت اگر سختی ہو قوی ادویہ کو اختیار کرین اور نرم ہو تو نرم ادویہ اور اسی طرح سن اور مزاج فصل اور عادت کا بھی لحاظ رکھنا واجب ہو۔ کبھی اورام لہات اور لوزتین کا اور استرخاء اعضاے مذکورہ کا خاص کر علاج قطع کرنے سے ضرور ہوتا ہو اور اسکو ہم جداگانہ ایک باب مین بیان کرین گے۔ منجملہ طرق معالجہ کے موضع ماؤف کو دبانا بھی ہو اور اوسکے تین مقام ہین (۱) جسوقت زول نقرات سے ورم خناق عارض ہو (۲) اورام لہات اور لوزتین جنکے اوٹھانے اور بلند کرنے کی حاجت اسوجہ سے ہو کہ سقوط اور گر پڑنے سے محفوظ رہین (۳) اورام بلغمی جسوقت دونون مخرن اور دونون سوراخون کو بند کردین

اوسوقت وبانے سے اورام کا پراگندہ کردینا خواہ اوسکو رقیق اور پتلا کردینا ضرور چاہیے علاج ذبح اور خوانیق کا اور علاج ہر ایک خناق ہو کسی سبب سے کیون نہ عارض ہو سو خناق کا علاج یہ ہے کہ ابتدا فصد سے کیجاے اور زیادہ خون دفعتہ نہ لیا جاے خصوصًا جسوقت قوت مین ضعف آنے لگا ہو بلکہ دس دس قطرہ ہر ایک گھنٹہ کے بعد لیا جاے تیسرے روز تک تفاریق متوالیہ کرکے - اور اگر قوت مین ضعف نہ آیا اوسوقت اسقدر خون نکالنا چاہیے کہ غشی کی نوبت پہونچے قوی آدمی کو واجب ہے کہ تفریق اور بار بار کھولنے سے فصد کے مقصود اسے حفظ قوت مریض ہو اور بچانا اس امر سے کہ غشی نہ پیدا ہوا سلیے کہ غشی ادھر پیدا ہوئی اور قوت ساقط ہوگئی پھر اوسکے ہمراہ عسر نفس کم ہوجاے گا خصوصًا وہ لوگ تقلیل غذا کر رہے ہون کہ یہ بھی ضعف آور ہی اور یہ کمی غذا مین اختیارًا اور مصلحۃ ہو یا بنظر ضرورت کے اور اس سے زیادہ اوسوقت بقاے قوت کا لحاظ واجب ہی کہ حمی بھی ہو - فصد کے بارہ مین ایک اور چیز کا بھی خیال کرنا ضرور ہی وہ کہ مبتدی خوانیق کسی خون معتاد الخروج کے بند ہوجانے سے جیسے حیض اور بواسیر کے بند ہونے سے بھی پیدا ہوتا ہی ایسے خناق مین فصد اوسی قسم کی ضرور ہی جو مادہ کو اوسی طرف جذب کرے جدھر احتباس واقع ہوا ہی چنانچہ بواسیر اور حیض کے بند ہوجانے سے اگر خناق پیدا ہوا ہو فصد صافن اور حجامت ساق کی کرنی واجب ہی - جب خون کثیر نکل جائیگا بیشتر سکون عارضہ مین اوسی گھڑی ہوجاتا ہی - اور بھی دوسرے روز پھر فصد یا حجامت کی حاجت رہتی ہی - اور درحقیقت اگر حاجت مریض ایسی ہو کہ فصد کو تا زمانہ نضج مادہ ٹالنا مناسب ہو یہ امر افضل ہی اسلیے کہ قوت بھی بدنمین باقی رہے گی اور بعد نضج کے استفراغ اصل مادہ کا بھی ہوگا - اور اگر حال مریض متحمل تاخیر کا نہو تھوڑی تھوڑی مقدار خون کی مثلًا عشر یا خمس چند روز پے در پے نکالنی چاہیے تاکہ نفس مین آمد برآمد کی آسانی ہو - اسی طرح غرغرہ کرانے مین بھی تاخیر واجب ہی - اگر استفراغ مادہ ہو اور غرغرہ سے الم اور ذات پیدا ہوتی ہو اور یہ تاخیر بنظر خوف جذب مادہ کی ہی کہ غرغرہ سے پیدا نہوجاے بلکہ غرغرہ بعد تنقیہ کے کرانا چاہیے - ذبح کی ایک قسم وہ بھی ہی جو اقصی اور اخیر مین غلیہ کے ہوتی ہی اس قسم مین اگر فصد قبل زمانہ انتہا اور بعد انحطاط مرض کے ہوگی مقام خناق پر چند ضرر پہونچین گے ازورم اور لقہ وغیرہ اوتارنے کے وقت اور عسر ازدراد خواہ اوسکا وقوف در ٹھہرانا یا انحطاط اوسکا دشوار ہوگا - جب تک مرض خناق تزید کے زمانہ مین ہو اور ضرورت شدید بھی نہین ہی پوری فصد کبھی جائز نہین ہی بلکہ اوسے تدریج اور آہستگی سے کرنی چاہیے جسطرح ہم نے لکھا ہی - اگر خناق تمام بدن کی مشارکت سے نہو بلکہ فضلہ اور مادہ مرض جانب حلق مین ہو اور خوف استمداد نہو جائز ہی کہ فصد نکریں بلکہ اسباب تحلیل یعنے جس تدبیرون سے قوت اصلی اور اخلاط صحیحہ بھی نکل جاتے ہین ایسی تدبیر سے اوسکو بار رکھین اسلیے کہ اسباب محللہ بدن کثیر کے محتاج ہین اور غذا سے اوسے باز رکھین اور بھوکا زیادہ رکھین تاکہ جو خون اوسلیے بدنمین پیدا ہوتا ہی طبیعت مدبرہ اوسکو تغذیۂ بدنمین ضرب کرے اور ورم کی طرف نہ جانے پاے یہ تدبیر ایسی ہے کہ جیسے اوسکو خون بلایا جاتا ہی اور جزو بدن مثل غذا کے ہوتا ہی بعد ازان تحلیل اور انضاج کی طرف توجہ کرین پھر اگر فصد ایسے شخص کی کیجاے برداشت نہوسکیگی اور غذا دینی ضرور ہوگی تغذیہ مین ایک قسم کی ایذا دہی بھی ہی خصوصًا جبکہ اچھی طرح نوالہ اوترتا نہو کہ اوسوقت بڑی مصیبت ہی - زیر زبان جو رگ ہی اوسکی فصد مین بالکل تاخیر نکرنی چاہیے بلکہ فورًا کرنی چاہیے اگرچہ اوسے روزانہ کرین یا چند ساعات اور اوقات فصد نہ لینے کے مقرر ہوچکے ہین اور اونکے ذریعہ سے ایک فصد سے دوسری فصد مین تفرقہ اور فاصلہ ہوتا ہی اسی زمانۂ تفاریق مین فصد مذکور واقع ہو - بیشتر فصد دواج کی بھی ضرورت ہوتی ہی اور اکثر زبان پر پچھنے لگانے اور حجامت ساق کی بھی واجب ہوتی ہی کہ یہ بھی نافع ہی - جو شخص خوگر خوانیق کا ہو اور اکثر اوقات مقررہ اور معینہ وہ مبتلا اس مرض کا

ہوجاتا ہو اجب کہ قبل عروض اس مرض کے ادسکی فصد کردیجاے جبوقت استلاء مادہ اوسکے بدنمین ثابت ہو اور وقت ربیع مین بھی اوسکی فصد کرنی ضرور ہے زیادہ تر مفید تدبیر یہ بھی ہی کہ حقنہ ہاے قویہ پر مبادرت کرین ہان اگر حمی مانع استعمال احتقان قوی کے ہو اوسوقت حقنہ ہاے لینہ پر اکتفا کرین حقنہ ہاے قوی اور شیافات اس مرض مین نافع زیادہ ہوتی ہین - اطراف پر نطول اور عنق پر صوف کا لپیٹنا واجب ہے خصوصًا صوف زدنا گوزیت مین خواہ کسی پانی مین مثلاً آب بابونہ کہ ملین ہو اور مسکن درد بھی ہی پھر اخیر مین ادویۂ جاذبہ کو ملانا چاہیے جب یہ ادویہ نافع نہون قوی دوائین جیسے بورق اور خردل اور حنبد بیدستر اور سلیخہ اور کبریت اور مرا ہم قویہ محمرہ ایضًا عسل بلادر اور جو چیز دانہ جلد پر اوٹھادے استعمال کرین تیسرے روز اوسکو جب غذا دیجاے تو بحسب مزاج مسکنین خواہ شراب العسل پر اقتصار کرین اوسکے بعد مار الشعیر ہمراہ بعض شربتہاے مناسب لذیذہ کے (جیسے شربت نیلوفر اور عناب اور بنفشہ) پھر زردی بیضہ نیمبرشت پھر جب بسہولت نوالہ اوترنے لگے احتساے خندروس وغیرہ اور سب سے اخیر مین احتساء منضجہ (جیسے نشاستہ اور آرد باقلا اوسکے بعد ملطفات کا استعمال کرین - پھر جب عسر بلع مین ہو مجاجم رقیہ پر نزدیک دوسری گربا کے رکھکر چوسنے سے خواہ حرارت نار کی کشش سے متمذکو وسیع کردینا چاہیے کہ تھوڑا تھوڑا وسیع ہوجاے اور جو غذا گھونٹ گھونٹ کرکے اوتارے اوسے گوارا کرسکے جب اوسکے اوتارنے سے فراغت ہوجاے مجمہ کو اوٹھالینا چاہیے اور مجمۂ ناری تو خود بخود گرجاتے ہین اور بھرے ہوے پچھنے لگاکر خون اجگاہ کا اور اخذعین کا نکال دے اوسکے بعد ایک مجمہ سر پر چسپان کرے اور ذقن پر حلق کے نیچے بھی رکھنا چاہیے اور یہ تدبیر مجمہ کی بعد تدبیرات مذکورۂ بالا اوسوقت کرنی چاہیے کہ مادہ کو قطع کرلیا ہو اور تقطیع مادہ کی بعد پھر یہ جملہ تدابیر جذب مادہ کو جانب مخالف مین کرینگے اور تحلیل اور تقلیل مادہ بھی کرتے رہین اور چوسنے کی تدبیر جو اوپر مذکور ہوئی وہ بھی ایسی ہی موثر ہی مجمہ کو زیر پستان اور کابل یعنے کوہان پر بھی رکھنا مفید ہے - چوب خیزران وغیرہ جو منقی مادہ ہو اوسے روئی مین لپیٹکر رکھنا بھی کچھ خوف کی بات نہین ہی اسلیے کہ تنقیہ سے توسیع اور کشایش مخرج نفس مین پیدا ہوتی ہی - اور بیشتر حلق مین ایک نل باریک جو سونے خواہ چاندی وغیرہ کی بنائی ہوئی ہو بھی داخل کرتے ہین کہ سانس کی برآمد پر معین ہوتی ہی - اسی طرح جب ضیق اور تنگی نفس مین زیادہ ہو رقبہ پر محجمہ ضرور لگانے پڑینگے - کبھی توسیع حلق اور سہولت بلع اور آسانی سے سانس لینی ان جملہ امور کے واسطے اکناف قوی یعنے زدرسے بھیجنا اور دبانا بھی مفید ہوتا ہی - ابتداے مرض کے ادویہ قابضات مین (خصوصًا خناق دموی مین) اور قوابض مین افضل اور بہتر دہ دواہی جسمین ہمراہ قوت قابضہ کے ایک جوہر لطیف ایسا ہو جسکے ذریعہ سے دواغواص ہوجاے اور خوب گھل مل جاے - تجربہ کرکے ایسی دواجو ہم نے پائی ہی وہ یہی ہی کہ قوابض مرکبہ زیادہ تر نافع ہین بہ نسبت قوابض مفردہ بسیطہ کے - کبھی ابتدا مین بھی درد کی شدت ہوتی ہی اوسوقت قوابض کے ساتھ مرخیات اور ملینات مسکنہ وجع بھی ملانے کی حاجت ہی جیسے شربت بنفشہ اور فانیذ ورد دہ نیمگرم اور لعاب تخم کتان اور تمخیج اور بیشتر انصباب مادہ کی کثرت ہوتی ہی اوسوقت ادویہ محللہ بھی داخل کرنی ضرور ہین اور بیشتر مادہ مین کثرت انصباب نہین ہوتی اور ورم بھی قوی نہین ہوتا اوسوقت ابتدائی علاج کرنا چاہیے اور مازو اور نوشادر کا استعمال کیا جاے کہ مانع بقوت ہے اور تحلیل قوی کرتے ہین - صفراوی خناق مین زیادہ تر مقصود یہی رہے کہ جوہر دا وغیرہ کیجاے اوس سے بتریہ اور قبض حاصل ہو - کبھی لطوخات بھی مستعمل ہوتے ہین اور کبھی خناق صفراوی مین بلکہ جملہ اقسام اورام حارہ خناقیہ مین غرغرہ ہاے مناسبہ کا استعمال ہوتا ہی لطوخات کا استعمال کسی منفخ اور پھونکنے کے ذریعہ سے کیا جاتا ہی اور نشورات یعنے پاشیدہ کرنے والی ادویہ بھی اسی طرح - ازین قبیل سکنجبین حارہ اور

سرکہ سے غرغرہ کرنا ابتداے مرض حار مین انفع اشیا ہی اور بارد ورم مین بھی اور رب توت خصوصًا توت صحرائی سے غرغرہ کرنا اوسکے بعد نافع وہ غرغرہ ہی جسمین شکر یا شہد کی آمیزش نہو۔ ابتداے مرض مین عصارۂ سماق اور عصارۂ انگور دونون خالص اور ترش کا استعمال کرنا چاہیے خواہ دونونکا عصارہ مع گلنار کے۔ ایسے عصارات مین شہد وغیرہ بغرض تقیہ کے داخل کیا جاتا ہی نہ باین غرض کہ غرغرہ کی قوت بڑہ جاے۔ اسی طرح جوشاندۂ بنگ ہمراہ شہد کے خواہ طبخ سماق دوشیدہ انگور ملاکر۔ اس سے زیادہ قوی تر عصارۂ جوز تازہ جو افضل ادویہ ہی اور ام خنافیہ کے واسطے اور عصارہ برگ گل جو تازہ ہو اور رب خشخاش جسوقت قوابض سے ملایا جاے (جیسے عدس بقشر اور گلنار وغیرہ) یہ بھی ابتدا مین اعظم النفع ہی اس سے بھی قوی تر طبخ راسن اور بلوط اور سماق۔ آب کشنیز آب پوست جوز آب آس یا دہ پانی جسمین اچھی طرح عدس کو پختہ کیا ہو اور آب سفرجل ترش۔ زعرور یعنے آلو بالو کو خاصیت عجیب ہی اس مرض مین اور شب یمانی کو بھی اسی طرح خاصیت ہی۔ ایضًا حلق مین بطور نفوخ کے اس دوا کو پہونچائین تخم گل سماق اور گلنار ہموزن اور کافور کی مقدار قلیل۔ صفراوی خناق کے واسطے عصارات بارده اونمین ایسے اجزا ملاے جائین کہ تھوڑا سا قبض پیدا کرین آب عصارۂ عصی الراعی اور عصارۂ عنب الثعلب اور عصارہ جو بہاے نرم انگور کے۔ ادویۂ مشترکہ مین سے ابتداے مرض مین تخم گل تخم خرفہ لعاب اسبغول اور طباشیر نشاستہ کتیرا کافورا سکی گولیان چوری اور پتلی طبار کرکے زبان کے نیچے رکھین اور جسوقت تغلب اور خشش موقوف ہو جاے اونھین ادویہ مین رب توت تخم خرفہ اور زعفران کی آمیزش کرین اسلیے کہ منیوش مین قوت غوص کی زیادہ ہی اسی سبب سے قبض اور تحلیل اچھی کرتا ہی اور اپنے ہمراہ زعفران کو بھی اندر پہونچا دیتا ہی پھر یہ دونون ملکر انضاج مادہ بخوبی کرتے ہین۔ اگر ورم مین صلابت کی طرف میلان ہو توت کے ہمراہ کسی قدر بورق بھی داخل کر دینا چاہیے۔ جب مرض قریب زمانہ منتہی کے پہونچے خواہ منتہی کا زمانہ آگیا ہو اوسوقت مسکنات اور ملینات کا بھی اضافہ کرنا چاہیے جیسے شیر تازہ کہ مغز فاوس اوسمین بھگو کر مل دیا ہی یا توت مین زرقت کی شرکت ہو خواہ جوشاندہ انجیر اور حلبہ یا رب الآس اور بیضہ یا فشردہ کرنب شہد خواہ بیضہ یا مقل عربی جو آب عنب الثعلب مین گھولا جاے کہ یہ زیادہ نافع ہی خواہ ماء العسل مین زبیب اور حلبہ مرار زعفران دار چینی جوش دیکر غرغرہ کرین یا ماء العسل ضمادات بھی انضاج مادہ کے واسطے لگاے جاتے ہین جیسے ضماد ساہر نامی طبیب کا اور روغن بادام کی تقطیر بھی کانمین ایسے وقت نافع ہی۔ جب ان تدبیرات سے نضج نپاوے اور صلابت زیادہ ہو اوسوقت ادویہ مین کبیت داخل کرنا چاہیے۔ اور اگر نضج ہو چکا ہی ورم کے شگافتہ ہونے کی فکر اور تدبیر ایسے غرغرون کے ذریعہ سے کرنی چاہیے جنمین لکین کے ہمراہ تفجیر کی قوت بھی ہو جیسے بعض ادویہ حادہ مین دودہ ملاکر غرغرہ کرانا اور اگر ورم ظاہر اور محسوس ہو اور بڑہ گیا ہے اور شگافتہ نہین ہوتا اوسوقت لوہے کے آلات سے چاکر کرنے مین کچھ خوف نہین۔ ادویۂ مستدلہ جنمین قوت جلد شگافتہ کرنیکی ہو اونمین سے جوشاندہ انجیر اور حلبہ اور تمر کا ہی۔ اور جوشاندہ عدس گل سرخ ملاکر اور رب السوس اور تخم مرد اسکے بعد رفتہ رفتہ قوی ادویہ کو اختیار کرین مثلًا رب توت مین بورق اور مر بمقدار کثیر داخل کرین۔ ایضًا تخم مرد کو شیر بز مین بھگو کر اور اوہان منسخہ خصوصًا شمد اور سک ملاکر غرغرہ ماء العسل سے کہ اوسمین انجیر کو جوش دیا ہو ہمراہ فودنج اور مرزنجوش اور شبت اور نعنع اور نمام اور بنج سوسن کے اور حلبہ ادویہ ملاکر خواہ جدا جدا استعمال کرین۔ قسط اور خصوصًا قسط بحری ایسے وقت مین زیادہ منفعت رکھتی ہے۔ زمانہ انتہا جلاے نام اور تفجیر ورم کی مقصود ہوتی ہی جو نطرون اور بورق اور حلتیت اور مرو اور فلفل جند بیدستر اور فضلۂ شپرک فضلۂ مرغ خانگی سے بذریعہ غرغرہ کرانے کے حاصل ہوتی ہی کہ اوسمین رب توت بلکہ نوشادر اور عاقرقرحا اور تخم حرمل

نسخہ منجوس

انزروت

اور خردل اور تخم ترب سکنجبین اور پانی بھی داخل ہو اور ایسے ہی اجزا کا نفوخ بھی کیا جاتا ہے۔ نوشادر کا نفوخ بھی راحت رسان یا مزیل مرض ہے جب مرض کا زمانہ انحطاط پہونچ جاے شراب اور حمام اور نطولات کا استعمال کیا جاے گا **صفت** یہ گولی ہے جو زمانہ انتہا مین استعمال کیجاے تخم سوسن چار جزو حلتیت نصف جزو عصارۂ کرنب خواہ دو شیدہ انگور مین گولیان طیار کرین **خناق بلغمی کا علاج** منجملہ اوسکے یہ ہے کہ حلق مین کوئی فتیل خبیر ان کے ترچھی کرکے اور اوسپر چنبیڑے لپیٹ کر حلق مین اسطرح داخل کرین کہ ورم اوسمین لپٹ جاے رطوبت اس ذریعہ سے خارج ہو جاے اور ورم بلغمی کہنہ مین حلتیت ہمراہ دارچینی کے اور قوقایا اور ابایج وغیرہ سے مسہل دینا اور احتقان حقنہ ہاے قوی سے کرانا **علاج خناق سوداوی** کا اسکے واسطے انفع ادویہ دواے حرمل سے غرغرہ کیا جاے خواہ لطوخ اوسکا اندر یا باہر لگایا جاے وہ ادویہ جو یا خاصیت ہر وقت مفید ہون فصلہ سپید سگ اور روئب سپید یعنے سپید بھیڑ یا پہلے کتے کو بھوکا رکھین اوسکے بعد تماہڑی اوسکی غذا تجویز کرین تا اینکہ سپید فضلہ اوس سے خارج ہو کہ اوسمین بدبو کمتر ہوتی ہے۔ اسی طرح فضلہ آدمی کا خصوصاً لڑکے کا فضلہ۔ واجب ہے کہ مریض خناق کے واسطے جس آدمی کا فضلہ لیا جاے غذا سے اوسقدر تناول کرے جو ہضم ہو جاے افضل غذا نان ترمس مقدار قلیل پر اوسکے بعد شراب کہنہ کا استعمال کرنا اسکے بعد جو فضلہ برآمد ہو اوسے لینا چاہیے اور خشک کرکے رکھ چھوڑے کہ اسمین بدبو کم ہوگی۔ اگر روٹی کے ساتھ کسی اور چیز کی خواہش کرے تو وہی چیزین دینی چاہین کہ جید الکیموس اور حار مزاج باعتدال ہون جیسے گوشت چوزہ ہاے مرغ اور بچھل اور پایہ گوسپند کہ ایسی غذا یا اینکہ جید الہضم ہے فضلہ بھی کم دیتی ہے اور ان کے فضلہ مین بو بے بھی نہین ہوتی۔ ادویہ جو موثر یا لخاصہ ہین ابابیل سوختہ جسکے سوختہ کرنیکا طریقہ یہ ہے پہلے اوسے دبح کرکے اور خون کو پر اور بازو پر چھڑکین پھر اوسپر نمک چھڑکین اور مٹی کے کوزہ مین گل حکمت کرکے تنور مین رکھین یا ظرف آبگینہ مین گل حکمت کرکے رکھین میری راے مین یہی طریقہ اصوب ہے۔ اسی طرح فضلہ شپرک جو خوب طرح جلایا گیا ہو کبھی مریض خناقی کی تجنیک نمک اور شہد سے کرتے ہین یا سرکہ اور زیت سے۔ اسی طرح اورام لمات مین۔ اور تلخہ گاؤ کو شہد ملا کر بھی اور تلخہ سنگ پشت سے اور زہرۃ النحاس جو بروقت گداختہ کرنے نانبے کے بطور چرکہ کے اوپر آتا ہے اور مچھلی کے سروں کی خصوصاً لمات کی تجنیک بھی کیجاتی ہے۔ اسی طرح غرغرہ سکنجبین سے جسمین تخم ترب پختہ کیا ہوا اور قلقطار اور قلقدیس ورم لوزتین کے واسطے جید اور یہ مین سے ہین۔ مرکبات مین سے دواے توت مر اور زعفران کے ساتھ اور دواء الخطاطیف اور دواے حرمل اور دواے پوست جوز تازہ اور اقراص اندروس اور ایک دوا جنکا وزن یہ ہین پلیدی سگ جو سپید ہو جلائی ہوئی مٹی کے برتن مین یا غیر سوختہ ایک اوقیہ فلفل دو درہم مازو سوختہ اور انار کے چھلکے سوے رخسارہ خنثر یرا ورنجوزنہ اور گفتار ہر واحد ایک اوقیہ مر اور قسط ہر واحد نصف اوقیہ بطور نفوخ کے خواہ شہد کے ذریعہ سے لطوخ طیار کرین۔ ایضاً آخر مرض مین جب شدت ہو فضلہ کو دک جو ترمس کی روٹی کھلا کر خارج ہوا ہے اور فضلہ سگ اور خطاطیف جلایا ہوا اور اسی کو مکرر ہر روز چند مرتبہ استعمال کرین۔ اکثر زبان مخنوق کی ورم کر جاتی ہے اور بمشتر اوسکے معالجہ کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور ہم نے اورام لسان مین اسکو بیان کر دیا ہے اور جو اس موضع کے لائق ہے (اگرچہ اوس مقام کا ملاحظہ کرنا ضرور ہے) وہ یہ ہے کہ بعد فصد کے ایسے حیلہ کرنے چاہین کہ جذب مادہ کا اسفل کی طرف ہو اور اس جگہ ابایج فیقرا سے کام لیا جاتا ہے کہ اسکو اون اخلاط کے کم کرنے مین خاصیت عجیب ہے جو اعلی فم معدہ کے متصل ہون یا متصل مری اور حلق کی اوسکے بعد سبزوات رادعہ جیسے عصارہ کا ہو کہ یہ بھی خاصیت عجیب رکھتا ہے۔ اور رویاے صادقہ سے اوسکی خاصیت معلوم ہوئی ہے۔ پھر اوسکے بعد اگر تحلیل لطیف کی حاجت ہو کرنی چاہیے خناق فقاری جو کہ فقرات کے اورام نخیرہ سے پیدا ہوا اوسکی تدبیر نافع یہ ہے کہ موضع ورم کے دبانے سے

رویاے صادقہ سے خاصیت کا معلوم ہونا فقرہ مین

خلف کی طرف بنرمی توسیع مخرج کرین - بیشتر فقرہ لپٹ جاتا ہی - اور یہ دبانا کبھی بذریعۂ آلات کے ہوتا ہی یا اونگلی کے ذریعۂ سے اور کبھی پتلی سے کوشش کیجاتی ہی - آلہ کی شکل شل لگام کے ہوتی ہی کہ اوسکو حلق داخل کرکے جسقدر اندر جاچکا ہی اوسے باہر کی طرف دفع کرتے ہین - دبانا زیادہ مضر ہے اور ام مین - جب خوانیق مین شدت ہو اور ادویہ کا اثر اور فائدہ کچھ ظاہر نہو اور ہلاک مریض پر یقین ہوجاے ایسے وقت جس تدبیر سے امید صحت ہوسکتی ہی وہ یہ ہی کہ قصبہ کو چاک کرین اور یہ امر اون رباطات کے شق کرنے سے حاصل ہوتا ہی جو درمیان دو حلقہ کے حلقاے قصبہ کے ہین مگر یہ شق اور چاک کرنا غضروف تک نہ پہونچے کہ سانس اوسی شگاف سے آنے لگے - پھر جب تدبیر ورم سے فارغ ہوجائین اوس شگاف مین ٹانکے دین اور علاج کرین کہ صحت ہوجاے گی - صورت علاج کی یہ ہی کہ سر کو پیچھے کی طرف کھینچین اور اوسی کھچاو پر ٹھہراوین اور جلد موضع مطلوب کی پکڑکے شق کرین صواب یہ ہی کہ جلد کو کسی چمٹے وغیرہ سے پکڑکر اوٹھائین اور پھر قصبہ کو کھولدین اور مابین دونون حلقون کے بیچ مین جہان سے جلد شگافتہ ہوئی ہی چاک کرین بعد ازان ٹانکے لگاکر ذرورا صفر نواد سپر چھڑکین اور ٹانکے لگاتے وقت زخم کے دونون باڑہین موڑکر جلد کو دوختہ کرین تاکہ ٹانکا غضروف تک ڈوب نہ جاے اور نہ اغشیہ تک اوسکا اثر پہونچے - یہی قاعدہ ایسی جگہ شق کرنے اور ٹانکے وغیرہ لگانے کا ہی اگرچہ کسی اور غرض سے شق کیا جاے - پھر اگر اس امر کا ظن غالب ہو کہ انھین ارطبہ مین ورم اور آفت ہی اوسوقت شق کا استعمال کرنا درست نہوگا - جب مریض پر غشی طاری ہو اور خوف اسکا ہو کہ اختناق کام مریض کا تمام کردیگا بہت جلد حقنہ ہاے قویہ کی طرف رجوع کرین اور فصد رگ کی جو زیر زبان ہی اور فصد عرق جبہہ اور پچھنے قفا پر لگانے اور ذقن کے نیچے بھرے ہوے پچھنے ہون یا خالی - اگر سبب اختناق اور غشی کا پانی مین ڈوبنا ہو اوس شخص کو اوالٹا لٹکائین تاکہ پانی سارا نکل جاے اوسکے بعد دھونی ایسی شئی کی دیجاے جو قوی اور خوشبو ہو تاکہ بیدار ہوجاے - سخت بندش کرنے سے اگر خناق پیدا ہوا ہی اوسکی فصد اور حقنہ کرکے چند روز احساء شیرین آرد نخود سے اور دودھ خواہ مارالحم مین روٹی بھگوکر اور زردی بیضہ کی کھلائین **یہ بھی جاننا ضرور ہی** کہ جس شخص کے حلق مین کسی قسم کا درد ہوا دلی اور انسب یہ ہی کہ ترک بولنے اور کلام کرنے کا کردے کسی قسم کا درد کیون نہو **لہات اور لوزتین کے بیان مین** ان دونون اعضا مین کبھی نزلہ کے سبب سے ورم پیدا ہوتا ہی جسکی وجہ سے تنفس رک جاتا ہی اور کبھی لہات مین استرخا بدون ورم کے پیدا ہوتا ہی پس اوسکے لیے حاجت ایسی دوا کی ہی جو قبض اور کھچاو پیدا کرے اور خشکی اوسمین لاے وہ ادویہ حارہ ہون یا باردہ اور کبھی اوسکے کاٹ ڈالنے کی ضرورت ہوتی ہی - اوسکے معالجات قریب بعلاج خوانیق کے ہین ابتدا مین لطوخات سے علاج کیا جاتا ہے اور چھونے اور مس کرنے مین اوسکے نرمی کرنی چاہیے کہ پروغیرہ نرم چیز سے دوا لگائی جاے اسلیے کہ اونگلی سے چھونا یا غیر وقت پر یا زور سے اونگلی اوسمین لگانی اکثر دشواری اور تکلیف پیدا کرتی ہی - جو ورم ان اعضا کا عظیم ہو اور التہاب اوسمین کم ہو یعنے قسم دموی ہو اوسپر اودیہ قصفہ کا استعمال کرنا چاہیے اور ملتہب صفراوی ورم کے واسطے جس دوا مین تبرید شدید ہو مناسب ہی جیسے آب عنب الثعلب خواہ تخم گل یا برگ گل کہ ان چیزونکا اثر قوی ہی اور ان سے زیادہ تر قوی صمغ عربی اور کتیرا اور انزروت اور شاہ بلوط ہے - ایضاً گلنار دو جزو شب یمانی ایک جزو پارچہ ریشمی مین چھان کر کسی چمچہ مین جو عرض مین سر کے طرف سے ٹوٹا ہوا ہو اوسمین بھر کر استعمال کرین اور اسی دوا مین زعفران اور کافور زیادہ کرین جب لطوخ کے طور سے مستعمل ہو - ایضاً مازو سرکہ مین پیسکر پر کے ذریعہ سے لگائین - ایضاً آب انار ترش ہمراہ اور قابضات کے - ایضاً حجر شاذنج اور حجر فرخیوس کو جلاکر اور وہ دوا جسکو آخر اطوس کہتے ہین اور حجر افرنج اور طباشیر اور گل مختوم اور گل ارمنی اور رب حصرم اور ثمرہ شوکہ مصریہ اور شب یمانی اور تخم گل ان ادویہ سے بھی مثل ادویۂ اول

کے بنانا چاہیے۔ شبت کی پتیوں سے دھونی دینی بھی لعابات کو خوب کشش کرتی ہے۔ ایضاً عصارہ انار شیرین جوشاندہ پوست کے کو ناگیا ہوا اور سدس وزن عصارہ کے شہد خام کیا ہوا اور گرم سے لطوخ جید طیار ہوتا ہے۔ جب غرغرہ ادویۂ قابضۂ کا کیا جاوے اوسکے ہمراہ آب گرم سے بھی ہمیشہ غرغرہ کرانا چاہیے اسلیے کہ آب گرم سے غرغرہ کرنا قوابض کو اپنے فعل پر آمادہ کرتا ہے اور تلیین موضع مادوف اوسختی پیدا کرنے سے قوابض کو روکتا ہے۔ اگر قوابض سختی اور انحصار مولم پیدا کریں یعنے اسقدر مادہ کو نچوڑ دیں کہ ایذا پیدا ہو بنظر اصلاح اور تدارک کے صمغ اور لعاب اسبغول اور کتیرا اور نشاستہ اور انزروت اور تخم خطمی اور جو کی بھوسی کا پانی استعمال کریں۔ خواہ اطراف عوسج کو خمس وزن شہد مین قوام پکا کر یا رب توت وغیرہ خواہ طبیخ ورد اور سماق مین چھٹا حصہ شہد ڈال کر جوش دین اور قوام درست بنائین۔ خارج بدن مین طلا ایسے ادویہ سے کرنا چاہیے جسمین تجفیف قوی اور قبض شدید ہو جیسے مازو اور شب یمانی اور نمک ان سب پر مقدم ہے۔ سودا وی قسم کے واسطے مازوے خام ایک جزو سرخ پھٹکری سماق ہر واحد تین جزو اور ثلث جزو نمک بریان کیا ہوا بیس جزو کے استعمال کرنے کو بھی لوگون نے کہا ہے۔ دواے جید اکثر احوال اور اوقات مین شب یمانی تین جزو تخم گل دو جزو قسط ایک جزو ضماد بنا کر پر کے ذریعہ سے لگائین خواہ ایسی دواسے جو لعابات کو اوٹھا دے علاج کریں اور یہ دواسے جید ہے۔ عصارہ انار مسلم کو خمس وزن شہد مین قوام کر کے اور طلا کریں۔ ایضاً شب یمانی ایک جزو نوشادر ایک جزو مازوے خام دو ثلث جزو راج تین جزو جب یہ مرض منتہی کو پہونچے یا قریب زمانہ منتہی کے ہو مر اور زعفران اور سعد وغیرہ کا استعمال کریں اور دارشیشعان کو خاص کر اور قفاح اذخر اور عود بلسان اور اشنہ ان ادویہ سے لطوخ طیار ہوتا ہے اور انکے پانی سے غرغرے اور خصوصاً جب یہ غرغرہ طبیخ بیخ سوسن اور تخم گل سے شہد ملا کر بنایا جاوے روغن بادام کی تقطیر کا نمین ہر وقت نافع ہے۔ اگر لوزتان اور متصل اوسکے اجتماع مادہ ہو سلاقات مذکورہ جو باب خناق مین لکھے گئے اونکا استعمال کرنا چاہیے پھر اگر درد ہر وقت رہے اور سکون و آرام نہو اسمال دوبارہ کیا جاوے۔ اگر یہ تدبیر بھی تمام نہو ادویہ قویۃ التحلیل کا استعمال کریں جیسے عصارۂ قثاء الحمار اور کبریت اور قنطوریون اور زطر دان احمر شہد کے ساتھ خواہ تنہا۔ جب ورم سخت ہو جاوے اور طولانی ہو اوسوقت حالت سے بہتر کوئی دوا نہین ہے۔ جب ورم کسی جگہ نوبار یک اور کسی جگہ غلیظ اور گندہ ہو اوسوقت قطع کرنا چاہیے اور جہان تک ممکن ہو قطع سے بچاتے رہین اور ورم کی لاغری نوشادر سے کرنی چاہیے اور اوسکو اوپر کی طرف اوٹھانا ملعقہ سے جو بشکل لجام کے ہوتا ہے اولی ہے اور جب تک بیخ ورم لاغر نہو جاوے قطع کرنا ضرور نہین ہے کہ اوسمین خطر عظیم ہے۔ یہ غرغرہ اورام لعانع کی تجفیف کرتا ہے اور تنفیہ اون اورام کا بھی کر دیتا ہے۔ عدس گلنار ہر واحد پانچ درہم شیاف مامیثا زعفران قسط ہر واحد ایک درم پانی مین جوش دیکر اسکا سلافہ ایک حصہ لیکر نصف وزن اوسکے رب التوت اور چہارم وزن اوسکا شہد ملا کر خوب آمیختہ کریں اور اسی کا غرغرہ کیا جاوے

سقوط لہات کبھی لہات گر پڑتی ہے تپ کے مرض مین اور کبھی تپ نہین ہوتی اور سقوط اوسکا ہوتا ہے۔ گر پڑنا اسکا یہی ہے کہ دراز ہو جاوے اور نیچے کی طرف جھک جاوے اور اپنے موضع اصلی کی طرف پلٹ نہ سکے۔ ایسے وقت مین بعض اوقات نوالہ اوتارنے والا لہات کو اونگلی سے دباتا ہے تب جا کر اچھی طرح نوالہ اوترتا ہے علاج اگر حرارت ہو اور سرخی بھی موجود ہو فصد کرنی چاہیے اوسکے بعد وہی غرغرے جو ابواب سابقہ مین مذکور ہوے استعمال کریں جسطرح غرغرہ سرکہ اور گلاب سے بعد ازان لہات کی بلند کرنے اور اوپر اوٹھانے کی تدبیر کریں ایسے آلہ سے جو مشابہ لگام کے ہو اور اوٹھانے مین جہان تک ہو سکے رفق اور نرمی کرنی چاہیے اور اگر حرارت اور سرخی نہو غرغرہ سکنجبین اور خردل اور مری بنفشی سے کر کے اوٹھانے کی تدبیر آلۂ مذکورہ سے کریں۔ دوا

جولمات کو اوٹھانے اور بلند کرنے مین بکار آمد ہی یہ ہی کہ نازوا اور نوشادر سحوق اور سائیدہ کرکے استعمال کرین اور قوی علاج یہ ہی کہ آلہ مذکورہ سے دباکر اوپر کی طرف اوٹھائین اور خارج کی طرف اوسکو مائل کرتے جائین اور ادویہ قابضہ خواہ اونمین محللات ملاکر جیسا مناسب ہو استعمال کرین کبھی اونگلی پر ربب توت اور جوز وغیرہ لگاکر اوسکو لگاتے ہین - ادویہ جیدہ مین واسطے دبانے ہوے لمات کے گلنار اور شب اور کافور ہی - اور اور بلند کرتے وقت سک ساتھ نوشادر سے مگر سک لطیف زیادہ ہی مگر اوسوقت اوسکو اختیار کرین کہ ورم اور امتلا وغیرہ کی آفت اوس مین نہ جب اوٹھانے سے اپنی جگہ پر ٹھہر جاے آب برف سے غرغرہ پہ در پے کرانا چاہیے - اسی واسطے مجرب یہ ہی کہ تخم گاؤ نصف رطل عصارہ لحیۃ التیس تین اوقیہ سرکہ مین خواہ طلا جو ایک قسم کی شراب ہی جوش دین اور طلا مین جوش دینے سے زیادہ قوت ہوتی ہی - لڑکونکا لمات نازد سرکہ مین پیسکر اوٹھایا جاتا ہی خصوصاً جب اسکو اونکے یا فوخ پر طلا کرین حیدا **گاتہ بیان** قطع لمات اور لوزتین کا (بموجب وعدہ سابق) لمات کی باریکی اور لانبی - اور خصوصاً نیچے کے جانب کی پہلے ملاحظہ کرنی چاہیے گو اوسکے سر کی طرف گندہ اور موٹا ہو اور ایک رطوبت مثل ریم اور پیچ کے اوس سے ترشح کرتی ہو یہ اول وقت ہی نوشے سے خواہ ادویہ کاویہ سے قطع کرنا چاہیے اور قطع سے پہلے مسہل لطیف سے طبیعت کو صاف کرلینا چاہیے اور بدن کو امتلا سے پاک کرلینا ضرور ہی اگر امتلا خون وغیرہ کا بدن مین پایا جاتا ہو اسلیے کہ امتلا کی حالت مین قطع کرنا خطرہ سے خالی نہین - جولمات باریک اور دراز مثل چوہے کی دم ہو اور زبان پر چڑھا ہوا بے امتلا اور بدن سرخی کے ہو اور نہ اوسمین سیاہی ہو اوسکا کاٹنے مین خطرہ کمتر ہی - طریقہ قطع کرنے کا یہ ہی کہ زبان کو نیچے کی طرف دبائین اور لمات کو قالب سے پکڑ کر نیچے کی طرف کھینچین اور بالکل استیصال اوسکا کردین بلکہ اوسمین سے کسی قدر چھوڑ دین اسلیے کہ اگر جنکے سے اوسے کاٹ ڈالین گے خون بند نہوگا اور دشواری پڑیگی اور تھوڑی مقدار کاٹنی بھی جائز نہین ہی کہ بدستور باقی رہے گا بلکہ جتنی مقدار اوسکی خلقی اور اصلی مقدار سے زیادہ ہو اوسی قدر قطع کرڈالی جاے - اگر لمات سورم اور سرخ ہو اوسکے کاٹنے مین خطرہ ہے کہ بیشتر خون اسقدر برآمد ہوتا ہی کہ پھر وہ کسی طرح بند نہین ہوتا - ادویہ قاطع حلتیت اور شب کہ ہمیشہ لمات کی جڑ پر چھڑکی جاے کہ اوسی کاٹ کر گرا دیتی ہے دواغ دینے کے ذریعہ سے جو دوا لمات کو قطع کردیتی ہی - نوشادر اور حلتیت اور زاجات مین یہ امر ہی - ضرور ہی کہ یہ ادویہ لمات پر چپٹی ہوئی رہین آلہ سوصوفہ کے ہمراہ اور ایک گھنٹہ کامل اوسی طرح رکھین اور نگلنے نپائین کہ عمل دوا کا پورا ہوجاے پھر دوا بدل کر دوسری دوا کو رکھین تا اینکہ سیاہ ہوجاے سیاہ ہوجانے کے بعد اکثر تو یہی تجربہ ہوا ہی کہ تین روز مین گر پڑتا ہی - ضرور ہی کہ معالج یعنے مریض تکیہ لگاے ہوے ہو اور منہ اوسکا کھلا ہو تاکہ لعاب یہ کریا باہر گرے اور منہ مین نہ ٹھہرے - لوزتان کسی چمٹے وغیرہ سے پکڑ کر باہر کی طرف کھینچے جاتے ہین جسقدر ممکن ہو اور اغشیہ اونکے ہمراہ کھینچے نپائین اوسکے بعد جڑ کی اوپر کی طرف سے چہارم طول جس جگہ ہو وہان گول اور مستدیر شکل پر کاٹ دیتے ہین آلہ قاطعہ سے اور آلہ مذکورہ کو ادھر اوٹھر پلٹنے نہین اور ایک لوزہ کاٹ کر دوسرے کو کاٹتے ہین بعد مراعات شروط مذکورہ کے جو کوئی اور جم مین در باب لمات مذکور ہوے ہین جب جزء مقطوع کٹ کر گر پڑتا ہی خون بقدر صالح برآمد ہونے لگتا ہی اور مریض منہ کے بھل جھکا ہوا رہتا ہی تاکہ خون حلق مین چلا نہ جاے اوسکے بعد سرکہ اور سرد پانی سے مضمضہ کرتا ہو اور قے بھی کرانی چاہیے تاکہ اندر کی صفائی حاصل ہو اوسکے بعد خون بند کرنے والی ادویہ جیسے شب اور زاج اور قلقطار کا استعمال کرتے ہین اور طبیخ ورق آس سے شیر گرم غرغرہ کیا جاتا ہی **آفات قطع کا بیان** آواز کو ضرر بھی قطع لمات سے پہونچتا ہی اور پھیپھڑا ہوا سرد کے سامنے پڑ جاتا ہی - اسی طرح ہوا سے گرم کی ایذا

اوسے پہونچتی ہے لہذا ادنی حرارت اور برودت سے کھانسی عارض ہوتی ہو اور پیاس پر ایسا آدمی صبر نہین کرسکتا انمین نقصانات مین یہ بھی ہو کہ معدہ کو سوء مزاج اسباب بادیہ اور خارجہ مثل ریح اور غبار کے عارض ہوتا ہو اور اکثر لوگ اونکے سینہ مین اور ریہ مین استحکام برد ہو جاتا ہے یہان تک کہ مرجاتے ہین اور کبھی نزف دم ایسا عارض ہوتا ہو کہ بند نہین ہوتا ہو **علاج** اوس نزف الدم کا جو قطع لوزتین اور لہات سے پیدا ہو گردن پر محجمہ چسپان کرین اور دونون پستانون پر اور فصد رگہاے سافلہ جو مشارک ہین جیسے البطی وغیرہ کی بارادۂ جذب خون کے کھولنا چاہیے مفردات حابسہ خون اور لطوخات مستعملہ اسی غرض کے واسطے اونکا استعمال کرین مثلاً نانخواہ کا لطوخ خواہ اوسیکا وزور اوسی پر کرین اور مرکبات بالفعل جیسے آب برف اور عصارات باردہ قابضہ جو معروف ہین جیسے عصارۂ انگور اور شاخہاے باریک انگور اور ریباس اور عنب الثعلب اور آب سفرجل ترش اشیا مجربہ جنکو خاصیت اس امر مین ہو واجب ہو کہ فی الحال اوس دوا کا استعمال کرین جسکے فائدہ کی گواہی ایک عالم سمجھ دیوے حالانکہ دیتا ہو اور وہ کوہ شارک ہو۔ ایضاً عصارۂ بارنگ جسوقت اقراص کہربا کے ہمراہ استعمال کرین گل مختوم داخل کرکے واجب ہے کہ اسمین کوئی شی گرم نہ لگائین بلکہ بارد بالفعل کا استعمال کرین اسلیے کہ حرارت بوجہ جذب کے فعل دوا کو باطل کردیتی ہو واللہ اعلم بالصواب

فن دہم ان احوال صدر اور ریہ کے بیانمین

اور اس فن مین پانچ مقالہ ہین **پہلا مقالہ** اصوات اور نفس اور تشریح حنجرہ اور قصبہ اور ریہ کا بیان ہو۔ قصبۂ ریہ ایک عضو مولف یعنے مرکب ہو بہت سے غضروف سے جو پورے دائرے اور اجزا دائرہ کی شکل پر ہوتے ہین اور وہ دوائر ایسے ہوتے ہین کہ بعض دائرہ نے بعض کو جمع کیا ہو ان غضروف مین سے جو تنفذ طعام سے مل جاتا ہو یعنے مری سے وہی غضروف پورا دائرہ نہین ہوتا بلکہ نصف دائرہ بن جاتا ہو اور اسکا محل قطع مری تک مقرر کیا گیا ہو اور مری کو مماس انمین سے ایک جسم غشائی جسم غضروفی ہوتا ہو بلکہ جوہر غضروفی قدام تک۔ یہ غضاریف ملاے گئے ہین غضاریف رباطات سے کہ اونسے انکی نباہ اور حفاظت ہوتی ہو اور ان سب پر اندر کی طرف سے ایک جھلی شامل ہوتی ہو جو خوب املس اور چکنی ہو اور ملاست کے ساتھ اونمین لیس اور صلابت بھی ہو اسی طرح ظاہر کی طرف بھی یہی صورت ہو اور پروالاسرا اسکا یعنے قصبہ کا جو لسم اور حنجرہ سے ملتا ہو اور نیچے والا کنارہ پہلے دو قسمون پر منقسم ہوتا ہے پھر اوسکے چھ اقسام ریہ مین قریب اور مجاور عروق ضاریہ یعنے شریان دریدی اور عروق ساکنہ یعنے دریدہ شریانی کے پہونچتا ہے اور اوسکے تقسیم چھوٹے چھوٹے سطح پر تمام ہوتی ہو جو زیادہ تنگ اور اضیق ہوتے ہین اور جسقدر فوہات یعنے سطح اونکے مشابہ ہین اور اونکے ساتھ وہ بھی پہونچ جاتے ہین سب سے یہ فوہات چھوٹے ہین پیدائش انکی غضروف سے باین مصلحت ہوئی ہو تاکہ اوسقدر انفتاح اور کھل جانا درست رہے جو دربارہ تشریح مبنی کے مذکور ہوچکا اور نرمی کے سبب سے اونمین انطباق اور چسپیدگی نہونے پاے اور تاکہ اوسکی صلابت اوسی کی نگہبان رہے جب اوسکے وضع قدام کی طرف ہو اور وہی صلابت سبب حدوث صوت کا ہوا اور معین حدوث آواز پر ہو اور ترکیب اوسکی بہت سے غضاریف سے جو اغشیہ سے بندہے ہوے ہین اسواسطے ہوئی ہو تاکہ قصبہ کو امتداد اور اجتماع بروقت استنشاق اور نفس کے رہے اور ادن صدمات سے جو قصبہ کو پہونچتے ہین متضرر نہو خنجکا ضرر نیچے سے خواہ اوپر سے پہونچتا ہو۔ اور وہ انجذابات اور کشتہاے بیشمار جو دو کنارہ پر قصبہ کے عارض ہوتے ہین اونسے بھی محفوظ رہے۔ اور اگر کوئی آفت پہونچے بھی تو سارے عضو کو شامل نہو مستدیر اور گول اسواسطے مخلوق ہوئی تاکہ اقوی اور اسلم ہو ہواے مستنشق پر اور پورا

دائرہ اوس حصہ کا جو ماس مری کی ہی اسواسطے یہ بنایا گیا تا کہ لقمہ نافذہ کی مزاحمت نکرے بلکہ اوسی کے سامنے ہوکر لقمہ اوتر جاے اور جب مری مین تمدد اور کشش پیدا ہو کھلنے اور وسیع ہونیکی غرض سو اوسوقت ایسی عمدگی ہو جیسے کہ گویا اوسکی تجویف مری کے واسطے ستعار لی گئی ہی اسلیے کہ مری سے انبساط شروع ہوتا ہی اور تجویف مذکور مین پہونچ جاتا ہی اور خصوصًا ازدراد ہمراہ تنفس کے جمع نہین ہوتا ہی۔ اسلیے کہ ازدراد مین تو اوپر سے انطباق اور چسپان ہونا قصبۂ ریہ کا درکار ہی۔ یا کہ جو طعام اوسی قصبۂ کے اوپر ہوکر گذرتا ہی خود قصبۂ ریہ مین داخل نہونے پاے اور یہ انطباق اوپر چڑھ جانے سے اور سوار ہونے سے اوس غضروف کے حاصل ہوتا ہی جو مجری پر ہی اور اسی طرح سے اوس عضو کے رکوب سے جسکا نام اصطلاحی کچھ نہین رکھا گیا ہی اور جب ازدراد اور قے دونون مین انطباق ثم مجری مذکورہ کی حاجت ہی پس بروقت تنفس اور سانس کے آنے کے نہ ازدراد کا وجود ہوگا اور نہ قے کا۔ تصویت کی غرض سے ایک شئی پیدا کی گئی جسکا نام لسان المزمار ہی اسکے قریب کنارہ قصبہ ریہ کا تنگ ہوتا ہی اور حنجرہ کے قریب جاکر وسیع ہوجاتا ہی یہ کنارہ وسعت اور پھیلاو سے شروع ہوکر تنگی اور کوتاہی کیطرف آتا ہی اوسکے بعد فضاء واسع کی طرف پہونچتا ہی جیسے مزمار قانون اور ستار وغیرہ کی یہی شکل ہے اسواسطے کہ آواز پیدا ہونے کے واسطے حبس یعنے محل ضربت مزمار کی کوتاہی اور تنگی ضرور ہے۔ یہ جرم جو شبیہ لسان المزمار کی ہی اوسکی شان سے یہ امر ہی کہ مل بھی جاتی ہی درکھل بھی جاتی ہی اور اسی حرکت انضمام اور انفتاح سے قرع صوت ہوتا ہی۔ سختی اوس جھلی کی جو قصبۂ ریہ پر لپٹی ہی اوسکا فائدہ حدت نوازل کا مقابلہ کرنا اور جو نفوث ردیہ جیسے نفث مدہ وغیرہ ہوتے ہین یا بخار دخانی جو قلب سے پلٹ کر باہر آتا ہی اوسکے ضرر سے قصبۂ کو بچانا اور یہ بھی فائدہ ہی کہ قرع صوت سے مستر خی اور ڈھیلا نہوجاے۔ پہلی مرتبہ جو انقسام کنارہ اسفل قصبہ ریہ کا دو قسم پر ہوا اوسکا سبب یہ ہی کہ ریہ کی دو قسمین ہین۔ اور تشعب اوسکا عروق سالکنہ کے ہمراہ اسواسطے کہ اون عروق سے غذا کو قصبہ لیتا ہی اور تنگی منھر اوسکے اقسام کی اسواسطے ہی کہ جسقدر تنسیم جاتی ہی اوسی قدر کھلے ہون تا کہ وہ نسیم شرائین مین ہوکر قلب تک پہونچے اور اون قوہات اور سوراخونمین خون پہونچنے نپاے اسلیے کہ اگر خون پہونچتا تو نفث الدم پیدا ہوتا یہ صورت تشریحی قصبۂ ریہ کی اور حنجرہ آلہ ہی تمام ہونے صوت کا اور حبس نفس کا اوسکے اندر کی طرف ایک جرم شبیہ لسان المزمار کی ہی جسکو ہم اوپر بیان کرچکے لسان المزمار کے مقابل مین حنک یعنے لہات سے جسقدر ہی وہ ایک ایسی زیادتی ہی جس سے راس مزمار کی بندش اور استواری ہوتی ہی اور اسی استواری کے سبب صوت پوری اور تمام ہوجاتی ہی۔ حنجرہ قصبہ کے ساتھ مری سے ستحکم ہورہا ہی اور اسی طرح مسدود ہی کہ جسوقت مری ازدراد کا قصد کرے اوپنیچے کی طرف مائل ہوکر لقمہ کو جذب کرے اور کھینچے حنجرہ مین انطباق اور چسپیدگی پیدا ہوتی ہی اور اوپر کی طرف بلند ہوجاتا ہی بعض غضروف حنجرہ کا انطباق بعض سے بشدت ہوجاتا ہی اسی سبب سے اغشیہ اور عضل مین تمدد پیدا ہوتا ہی اور جسوقت کہ طعام مجری مری کے سامنے پہونچتا ہی اوسوقت منھ قصبۂ ریہ کا اور منھ حنجرہ کا حنک سے لپٹ جاتا ہی اوپر کی طرف سے یہ چسپیدگی جو ہوتی ہی لہذا ممکن نہین ہی کہ جو چیز مری کے پاس پہونچی ہی ان دونو نمین جاسکے اور اسی سبب سے طعام اور شراب تمیز ہوکر گذرتے ہین اور اوتر جاتے ہین اور قصبۂ ریہ مین انکی کوئی مقدار جانے نہین پاتی ہی مگر بعض اوقات کہ لقمہ اوتارنے مین اسقدر جلدی کرے کہ یہ حرکت انضمام اور ارتفاع کی تمام نہونے پاے یا طعام کو ایک حرکت مشوشہ ایسی عارض ہو مری کی طرف اوسوقت بھی کسیقدر طعام قصبہ مین پہونچ جاتا ہی اور طبیعت ہمیشہ بذریعہ کھانسی کے اوسکے اخراج کی تدبیر کرتی ہی تا انیکہ وہ غذا نکل جاتی ہے۔ ہم نے تشریح اعضاء تنفس حنجرہ کی کتاب اول یعنے جلد کلیات مین بیان کردی ہی۔ ریہ مرکب چند اجزا سے ہی (۱) غشبہ ہاے قصبہ (۲)

شعبہ ہاے شریان وریدی (۳) شعبہ ہاے وریدشریانی ان سب کو ایک گوشت نرم اور تخلخل ہوائی فراہم کرتا ہی جس گوشت کی خلقت خون رقیق اور لطیف سے ہے اور یہی خون ریہ کی غذا بھی ہی۔ ریہ کثیر المنافذ ہی اور رنگ پھیپھڑے کا سپیدی مائل ہی خصوصاً تمامی خلقت حیوانکی بعد سپیدی بخوبی ظاہر ہوتی ہی اگرچہ ابتداے خلقت مین اسقدر بیاض نہین ہوتی اور دھیلا تخلخل اسواسطے بنایا گیا تاکہ ہوا منبعث ہو اور اسمین بھرے اور فضا یعنے بیکار ہوا بخوبی اوس سے خارج ہو سکے جسطرح جگر کی خلقت بقیاس غذا کے ہوئی ہی۔ ریہ کی دو قسمین ہین ایک داہنی اور دوسری بائین اور بائین قسم مین دو شعبہ ہین اور داہنی قسم مین تین شعبہ ہوگئے ہین۔ منفعت ریہ کی مجملاً تو یہی ہی کہ استنشاق ہوا کرتا ہی اور استنشاق کی منفعت یہ کہ سرمایا کافی ہوا سی واسطے قلب کے فراہم رہتا ہی جسکی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہی اوس مقدار ہوا سے ضروری سے جو ایک بیضہ مین درکار ہی اور اس سرمایہ کے فراہم رہنے کی منفعت یہ ہی کہ جسوقت حیوان کسی وجہ سے ہواے بیرونی کا استنشاق نہ کر سکے مثلاً پانی مین غوطہ لگاے خواہ دیر تک آواز لگانے سے جیسے گانے والا آواز لگاتا ہی اوسوقت بھی استنشاق ہواے خارجی ممکن نہین ہوتا باینکہ ہواے خارجی کا کسی بہ بجاوتہ ابی وغیرہ کی وجہ سی استنشاق ناگوار ہو ایسے اوقات مین یہ ذخیرہ ہوا کا جو ریہ مین فراہم رہتا ہی قلب کے ہوا دینے مین کام آتا ہی۔ اور منفعت اس ہواے فراہم شدہ کی یہ ہی کہ بوجہ بزید کے تعدیل مزاج قلب کی کرتی ہی اور روح کی مدد اوس بطوبت جوہری [illegible] مزاج روح کا ہو۔ اینکہ ہوا تمام جسطرح بعض اطبانے (یعنے جالینوس نے) گمان کیا ہی مستحیل بروح ہو جاے جسوقت کہ تنہا پانی تغذیہ کسی عضو کا نہ کر سکے۔ مگر صحیح یہ امر ہی کہ پانی اور ہوا دونون یا تو جزء غاذی ہین یا منفذ مبدرق ہین یعنے غذا و غیرہ کے نفوذ کرنے مین بطور بدرقہ کام دیتا ہی۔ پانی تو غذاے بدنی کے نفوذ کرنے مین اور ہوا غذاے روح کے نفوذ کرنے مین بکار آمد ہین۔ اور ہر ایک غذاے بدن یعنے اخلاط اور غذاے روح مرکب ہی بسیط نہین۔ اخراج فضلہ محترق جو روح سی ہو اور وہی اوسکے اجزاے دخانی ہین اوسکی منفعت یہ ہی کہ ریہ خالی ہو جاے تاکہ ہواے بارد اوسمین داخل ہوا سلیے کہ یہ ہواے مستنشق ضرور کسی قدر سخونت اسمین آجاتی ہی پس تعدیل روح کا فائدہ اس سی نہین ہوسکتا۔ عروق کا نشب اور قصبہ کا پھیلاؤ ریہ مین اسواسطے ہی کہ قصبہ اور شریان وریدی یہ دونون فعل نفس کے اتمام مین شریک ہین اور شریان وریدی جو ایک طبقہ کی ہوا اور وریدشریانی جسمین دو طبقہ ہین یہ دونون غذا دینے مین ریہ کے خون بخشنے سے جو قلب سے آنی والا ہی شریک ہین۔ منفعت لحم کے سوا خون کا بند کرنا اور شعبونکا جمع کر دینا اور تخلخل اس گوشت کا اسواسطے ہی کہ استنشاق کی صلاحیت رکھے اسلیے کہ ہوا فقط قصبہ مین داخل نہین ہوتی بلکہ جرم ریہ تک بھی اکثر پہونچ جاتی ہی کہ اسمین استکثار استنشاق کو مدد ملتی ہی اور نیز تاکہ بذریعۂ انقباض کے معین ہو رفع پر کہ پھر مستعد دونون حرکت کا ہو اور یہی وجہ ہی کہ ریہ نفخ سے پھول جاتا ہی۔ بیاض اور سپیدی رنگ کی اس ریہ مین بوجہ غلبہ ہواے ہی جس سے اسکو غذا ملتی ہی اور بکثرت آمد رفت ہواکی اوسکے رنگ کو سپیدی مائل کرتی ہی۔ منقسم ہونا ریہ کا دو قسمون یمین و یسار پر اوسکی منفعت یہ ہی تاکہ نفس معطل نہو جاے۔ اگر کسی آفت مین ایک شعبہ ان دونو نمین سے مبتلا ہو اور ہر ایک شعبہ کے پھر اسیطرح دو شعبہ ہوے ہین۔ اور پانچوان شعبہ کہ جو بطرف یمین کے ہی یہ فراش ہی کہ بچھایا گیا ہی اوس رگ کے واسطے جسکا نام اجوف ہی اور نفس کے بارہ مین اس شعبہ کا نفع چندان نہین ہی۔ اور چونکہ قلب تھوڑا سا مائل بطرف یسار کے ہی یعنے شمال کے لہذا بطرف یسار کے ایک شاغل یعنے پرگنندہ فضاے صدر کا پایا گیا تھا اور یمین کی طرف یہ شاغل نہین تھا لہذا پسندیدہ یہ ہوا کہ ریہ بطرف یمین کے زیادہ ہو اسقدر کہ فرش واسطے عروق کے بن جاے کہ اسکی حاجت پڑتی ہی۔ ریہ کو ایک جھلی عصبی ڈھانپے ہوے ہی تاکہ ریہ مین بنابر بیان گذشتہ کے ایک قسم کی حس بھی ہو پھر اگر یہ ذریعہ حس داخل جوہر ریہ نہو لا اقل یہ ہی کہ اوسپر ڈھانپنے والے طور سے ہو کہ اوسکا بھی فائدہ وہی ہوگا

جو کہ جوہر داخلی مین ہونے سے ہوتا علاوہ بران کہ خود یہ بمنزلہ فرش کے ہے قلب کے واسطے اور وقایہ یعنے محافظت قلب کی ریہ سے ہوتی ہے۔ صدر جسکو سینہ کہتے ہین منقسم دو تجویف پر ہے اون دونون کے بیچ مین ایک بعلی فاصل ہے جو سائے سے مصنف قس یعنے موضع التصاف سے پیدا ہوتی ہے پس کسی تجویف صدر مین دونون بناؤ یعنے سوء منفذ نہین ہے دوسرے کی طرف اور یہ غشاء درمیانی ور اصل اسمین دو جلیان ہین پیچھے کیطرف یہ جلی فقار سے متصل ہے اور اوپر سے موضع التقار ترقوتین سے ملتی ہے ان دونون جلیون کی خلقت سے غرض یہ ہے کہ سینہ کے دو بطن ہو جائین اگر ایک بطن کو کوئی آفت پہونچے دوسرا بطن اپنے افعال تنفس اور اغراض تنفس یعنے صوت وغیرہ کو پورا کردے منجملہ منافع انھین جلیون کے مری اور ریہ کو آپس مین ربط دینا اور دیگر اعضاے صدر کو کیے بادیگرے مرتبط کرنا ہے جاب عاجز (جو مرکب ہے لحم اور اوتار وغیرہ سے) اسکی صورت اور منفعت ہم نے تشریح اعضا مین بیان کی ہے۔ اسلیے کہ جاب مذکور درحقیقت ایک عضل ہے عضلات مین سے یہ جاب مرکب ہے تین طبقات سے اور طبقہ درمیانی حقیقۃً وہی ہے جس سے فعل ان سب کا تمام ہوتا ہے اور جو طبقہ اس طبقہ درمیانی کے اوپر ہے وہ گویا اساس اور قاعدہ ہے اغشیہ صدر کا جو اندر سینہ کے ہین اور نیچے والا طبقہ درمیانی طبقہ کے وہ بمنزلہ اساس اور قاعدہ کے ہے اغشیہ صفاق کے واسطے۔ جاب مذکور مین دو سوراخ ہین بڑا سوراخ واسطے مری اور شریان کبیر کے ہے اور چھوٹا سوراخ اوسمین وہ ورید داخل ہوتی ہے جسکا نام ابہر ہے اور اسی ابہر سے اس سوراخ کو تعلق شدید ہے اور التحام اور پیوستگی بھی ان مین زیادہ ہے

امزجۂ ریہ اور علامات اور احوال ریہ کا بیان شش یعنے ریہ کے مزاج حار پر سینہ کی کشادگی اور سانس کا عظیم ہونا دلیل ہے اور بیشتر نفس متضاعف یعنے دوہرا بھی ہو جاتا ہے اور نفخہ عظیم اور آواز کا عظیم ہونا اور ثقل صوت اور ہواے سرد سے ضرر کم پہونچنا اور ہواے گرم سے ضرر کثیر پہونچنا اور پیاس کا زیادہ لگنا کہ فقط ہواے سرد سے اوس تشنگی مین سکون ہو جاتا ہے اور اکثر پانی وغیرہ پینے کی نوبت بھی نہین آتی اور اکثر اسکے ہمراہ لسب اور سعال بھی پیدا ہوتا ہے۔ بارد مزاج کی علامت کوتاہی صدر اور سانس کا بھی چھوٹا ہونا اور آواز کا اور باری کی نفس اور صوت کی اور جملہ اشیاء بارده سے ضرر پہونچنا بلغم سینہ مین زیادہ پیدا ہونا اور اکثر سانس مین افزونی اور تضاعف بھی ہو جاتا ہے اور رتوبت اور سعال بھی اسکے ہمراہ رہتا ہے۔ مزاج رطب کی علامت کثرت فضول اور گرفتگی اور خرخرہ خصوصًا جسوقت کوئی مادہ بھی ہو اور وہ مادہ اسفل کیطرف مائل اور آواز بلند کرنے سے عاجز رہنا یا وجودیکہ بدن ضعیف نہو مزاج یابس کی علامت قلت فضول اور خشونت آواز کی اور اوسکی آواز صوت کراکے یعنے تیوسے شبیہ ہوتی ہے اور بیشتر ایسے مزاج مین بوجہ شدت تکاثف کے ربو عارض رہتا ہے۔ ہر ایک مزاج اون امزجۂ مذکورہ سے کبھی طبعی اور خلقی ہوتا ہے اور کبھی عرضی ہوتا ہے طبعی مزاج اور عرضی یہ دونون بعض امور مین مشترک ہوتے ہین اور بعض علامات مین مختلف ہوتے ہین جن امور مین یہ دونون مشترک ہین پس وہی علامات ہین جو اوپر مذکور ہوے سواے بعض کے جنکو بعد ازین مستثنی کرین گے۔ جن علامات مین یہ دونون امزجۂ طبعی اور عرضی متفرق اور جدا ہین وہ دو باتین ہین اول یہ کہ اگر مزاج طبعی ہوگا تو علامات کا وقوع اور ظہور بھی بالطبع رہیگا اور اگر مزاج عرضی ہوگا تو علامات بھی بالعرض حادث ہون گے اور مزاج اصلی پر یہ علامت عرضی عارض ہوگی ان اگر وہ علامات ایسی ہو کہ سواے طبعی ہونے کے عارضی نہو سکے جیسے سینہ کا عظیم ہونا خواہ صغیر ہونا کہ ایسی علامت سواے طبعی اور خلقی ہونے کے عرضی ہو نہین سکتی ہے لہذا وہ علامت مشترک علامات مین داخل ہو سکے گی یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اخص دلائل احوال پر صدر اور ریہ کے سانس کی سردی اور گرمی اور سانس کا عظیم اور صغیر ہونا اور بآسانی تنفس ہونا خواہ بدشواری

اور ریہ

اور بو بد کا سانس کے ہمراہ آنا یا بو خوش کی آمد مع دیگر حالات اور کیفیات تنفس کے ہین - اور اسی طرح آواز کی اچھائی اور برائی بھی ریہ اور صدر کی خواص ادلہ سے ہی مثلاً خناق آواز سے معلوم ہوتا ہی کہ آفت عضل باسطہ مین ہی - اور پھولی ہوئی آواز دلالت کرتی ہی کہ آفت عضل قابضہ مین ہی اور یہ استدلال اوسی وقت درست ہوگا جبکہ آفت عضلہ مین ہو اور کھانسی اور نفث اور نبض سے بھی استدلال ہو سکتا ہے - ہم کیفیت دلائل نفس کی اور نیز دلائل صوت اور سعال اور نفث کے جدا جدا ذیل مین بیان کرتے ہین - نبض کی دلالت اور جو امور کہ نبض کو بسبب اختلاف امزجہ اور امراض کے لازم ہین انکی تفصیل تو اوپر بخوبی مذکور ہو چکی ریہ چونکہ مجاور اور نزدیک قلب کے ہی لہذا احوال قلب سے ریہ کی حالات دریافت کرنے کا طریقہ اچھا ہی اور ہمین لحاظ یہ دلالت بھی قوی تر ہوگی اور نبض کو زیادہ دلالت اون شرائین پر ہے جو متصل شعبہ قصبہ ریہ کے واقع ہین اور سعال کو دلالت قصبہ ریہ اور لحمیہ ریہ پر ہے - ثقل اور گرانی دلیل خاص ہی کہ مادہ ریہ مین ہی - لزج اور نخس یعنے چبھن کو خاص دلالت ہی کہ مادہ اغشیہ اور عضلات مین ہی - اور اگر برآمد نفث کی خفیف سی کھانسی کے ذریعہ سے ہو تو مادہ قریب اعلی جانب قصبہ ریہ اور جو مقام متصل بالعلی ہی اوسی جگہ ہوگا اور اگر بدون سعال شدید کے برآمد نفث کے نہو معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ خارج اور دور اندر کی طرف ہی کبھی آفات اعضاء صدر کے ہمراہ علامات از قبیل اعضاء بعیدہ کے بھی ہوتے ہین مثلاً وارم حجاب اور ام حجاب صدر کے ساتھ ہو خواہ سرخی عصبیہ کی اور ام ریہ کے ہمراہ **امراض ریہ** وہ امراض جو ریہ کو عارض ہوتی ہین امراض مختصہ بھی ہین جو بمشابہت اجزاء اور امراض آلیہ کے عارض ہوتے ہین خصوصاً جو سدد کہ عروق مین ریہ کے اور اجزاء قصبہ ریہ کے پڑجاتے ہین اور علے الخصوص جو سدد رگہائے خشنہ یعنے سخت رگون مین پڑین - اور یا خلط جرم ریہ مین پڑجائین - اور کبھی یہ سدد اسباب عامہ مولدہ سدد سے بھی پڑتے ہین جیسے کہ انطباق سے بھی تولد سدد ہوتا ہی - اسی طرح امراض مشترکہ جیسے تفرق اتصال کے بھی ریہ کو لاحق ہوتے ہین - کبھی فصل شتا مین اور فصل خریف مین بسبب کثرت ازدحام کے امراض ریہ کی کثرت ہوتی ہی - علے الخصوص خریف مطیر جو بعد صیف یا بس شمالی کے ہو - سرد ہوا ریہ کو ہمیشہ مضر ہے - البتہ اگر حرارت شدید سے ریہ متاذی ہو رہا ہو اوسوقت سرد ہوا کی فریر نہین پہونچتا - اکثر امراض ریہ سے جگر مین امراض پیدا ہوتے ہین جیسے کہ شدت حرارت اور شدت برودت سے ریہ کی استرخاء پیدا ہوتا ہی اسی طرح امراض ریہ سے امراض حجاب کا بھی یہی حال ہی **معالجات** ریہ رلوادر نفس کے باب مین جو بیان ہوا ہی اوسکو بنظر تامل دیکھنا چاہیے - اسکے علاوہ اور جو امور کہ اوخصین اسباب امراض ریہ مین شرکت ہو اونکو بھی لحاظ کرنا چاہیے - مثلاً تدبیر رفع صوت اور سانس پھولی ہوئی سے تاکہ فضول ریہ کے اس ذریعہ سے لطیف ہو جائین - ادویہ مصدریہ سے بھی خصوصاً علاج ریہ کا کرنا چاہیے - اور بطور جوب خواہ لعوق کے استعمال کرنا چاہیے کہ وہ ادویہ منہ مین دیر تک لیے رہے اور جو تھوڑی تھوڑی بمقدار دوا کی گھلتی جاے رفتہ رفتہ پہونچتی جاے - تاکہ جو ہر عصبیہ مین اوسکا عبور مدت دراز مین ہو اور پھر اوسی دوا کو بعد سب پگھل جانے کے منہ مین رکھے تاکہ قصبہ اور ریہ تک پہونچے خصوصاً سوتے وقت اگر چت ہو کر لیٹے - اور جتنے عضل متصل ریہ اور قصبہ کے ہین اونکو ڈھیلا کردے اوسوقت استعمال ان ادویہ کا زیادہ موثر ہوگا - اقرب طرق ازالہ فضول ریہ کے یہ صورت ہے کہ ان فضول کو اوسطرف لیجائین جو جانب متصل مری کے ہو اور اسی جہت سے اکثر قی کرنی نافع ہوتی ہی بشرطیکہ قروح اور ضیق صدر وغیرہ کوئی مانع ذکر نے سے نہو **مواد تاشبہ کا بیان** اور احکام اور معالجہ ایسے ہی مواد کا جو ناشب یعنے فرورفتہ اور خاص ریہ مین پیوستہ ہون یہ مادہ جو کہ خاص ریہ مین داخل ہوتا ہی کبھی از قسم رطوبت کے ہوتا ہے - اور کبھی قیح اور ریم

اور کبھی خون اور کبھی سوداوی مادہ کہ خاص ریہ مین فرو رفتہ ہوتا ہی اوسکا انتقال دوسری طرف بہت دشوار ہے اسلیئے کہ اوسکا غاظ اور اوسکی لزوجت مانع تلیین کی ہی اور اگر رقیق ہو تو اوسکے ہمراہ وہ سیچ جو اوسے دفع کرے اور ہٹاوے سعال کے ذریعہ سے نہین ہوتی بلکہ رطوبت ہوا کے لگنے سے پھٹ جاتی ہی اور پھر جب ہوا کا صدمہ برطرف ہو گیا رطوبت بدستور ملجاتی ہی اسی جہت سے ایسے مادہ کو سیچ قلع نہین کر سکتی - یا آنکہ سوداوی مادہ چونکہ بمقدار کثیر ہوتے ہین لہذا اونکا انتقال دشوار ہوتا ہی - اگر اخلاط سینہ کے غلیظ ہون اوسوقت طبیب کو تکثیف اخلاط مین مبالغہ اور اہتمام بلیغ کرنا چاہیے - بلکہ تلیین کرے اور تقطیع مع تحلیل کے تدبیر بزمی کرنا لازم ہی اور تحلیل اور تقطیع ان دونون مین سے زیادہ تر توجہ تقطیع ہی کی طرف واجب ہی اور ان سب ادویہ کے ہمراہ ماء العسل کا استعمال ضرور ہی کہ نفوذ ادویہ کا معین ہی اور خود بھی جالی اور ملین ہی **ادویہ صدریہ** مفردہ اور مرکبہ ادویہ صدریہ وہ دوائین ہین جو سینہ کو مواد سے پاک کرتی ہین اونکے اسمجملہ چند مراتب اور مدارج ہین مرتبہ اولی جیسے دقیق باقلا اور ماء العسل اور برزرکتان بریان روغن بادام اور شراب شیرین کہ اس سے تفتیح شدید یہ کے سدون سے ہوتی ہین جسطرح کہ یہی ادویہ سدہ جگر کی بشدت تولید کرتے ہین اور اسکی علت باب امراض جگر مین عنقریب معلوم ہوگی - بارد ات ادویہ مین کھیرا اور ککڑی اور تربوز اور کدو سمن یعنی گھی اگر اوسی پر انتصار کرین کہ اوسمین انضاج بنسبت تنقیہ کے زیادہ ہو اور اگر ہمراہ شہد اور بادام تلخ کے لعوق کے طور پر استعمال کرین انضاج تو کم ہوگا اور تنقیہ زیادہ کریگا - اس سے زیادہ قوی علک البطم اور بادام تلخ اور سکنجبین عنصلی اور حلبہ اور کندر ہی اور تمر ہندون جو ایک قسم خاص چھوہارے کی ہی اوسکی قوت اس بارہ مین زیادہ ہی - اس سے زیادہ قوی ترزرنبہ اور فلفل اور کرسنہ اور بیخ سوسن اور بیخ جاوشیر اور جند بیدستر اور شہد عنصل مشوی مین معجون کرکی اور شہد مین پیکر - اور قنطوریون کبیر زراوند مدحرج اور شونیز اور وہ کیڑے جو نیچے جرار یعنے گھڑے کے ہوتے ہین اونکو کسی ٹھیکرے مین رکھکر کوئلہ کی آگ سے خشک کرین خواہ تنور مین رکھکر تا انیکہ سپید ہو جاہین اور پھر شہد ملاکر استعمال کرین - اسی طرح زنجبیل شامی اگر ادویہ مذکورہ مین داخل کیجاے اور آب زنجبیل مذکور بھی شدید النفع ہی - ریوند بھی بآسانی نفس کو جاری کردیتی ہی اور سالیوس یا سیسیا بھی ریہ کو نافع ہی اور بلیوس یعنے تلخہ پیاز زیادہ نافع اور سنتی ہی خصوصاً بلیوس خام اور اسکے بعد جو ایک مرتبہ بریان کی گئی ہو - زعفران قوی آلات نفس کی ہی اور نفس کی سہولت پیدا کرتی ہی - یہ سب ادویہ شرعاً اور بطور ضماد کے بھی لائق استعمال کے ہین ادویہ مرکبہ مین سے جب افلاطون جو مرکب بیعہ اور شراب زوفا سے ہی باختلاف نسخہا اور دواے اندرماخس اور دواے اسقلیا نوس اور دواے جالینوس اور شربتہاے خشخاش کے مختلف نسخے اور دواے مثاوس اور دواے بلاور بلیلجات کے ہمراہ اخلاط غلیظ اور مدہ کے نفث کے ذریعہ سے خارج کرنے والی یہ بھی عمدہ دوا ہی سکبنج اور مرمکی ہر واحد دو مثقال جند بیدستر فردما نا دو مثقال افیون ایک مثقال شراب شیرین مین معجون کرین مقدار شربت نصف مثقال مجربات سے ہی کندر چار مثقال کونین اوقیہ یعنے بیضجنج مین گاڑھا قوام اتنا کرے جیسے شہد کا قوام ہوتا ہی اور بطور لعوق کے استعمال کرے - یا عصارہ کرنب خواہ اوسکا سلاقہ دونون مین سے ہر ایک کو ہموزن شہد مین اسقدر پختہ کرے کہ منعقد ہو جاے مگر آگ کو ہلکی چاہیے - ایضاً مر فلفل بزرالجزہ سکبنج خردل سے گولیان طیار کرکے بروقت سونے کے دن کو خواہ شب کو کھلاے - ایضاً خردل ایک درہم بورہ نوقیراط عصارہ قثاء الحمار انیسون ہر واحد ڈیڑھ قیراط مجموع ایک خربت ہو کہ فضول کثیرہ کو اخراج کرتا ہی اور بے اذیت تنقیہ کر دیتا ہی - قوی ادویہ سے اسی بارہ مین

بیخ انجدان خرول برزالجزہ عصارہ فتار الحمار اور انیسون سب کو شہد ملا کر معجون طیار کریں - اجزاء مائل بحرارت یہ ہین حلبہ دو اوقیہ تخم کتان ڈیڑھ اوقیہ مغز پنبہ دانہ ایک اوقیہ رب السوس دو اوقیہ سب کو روغن بادام مین چرب کرکے شہد ملا دین - ایضاً سپستان انجیر سپید زبیب خسہ برآورده بیخ سوسن پرسیاوشان شب کو پانی مین جوش دو اور اگر بسفائج اور تربد اضافہ کیا جاے وہ بھی نافع ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اکثر کوئی چیز سینہ مین پھنس جاتی ہی اور قابل اخراج بذریعہ نفث کے تو ہوتی ہی مگر قوت اوسکی اخراج پر بوجہ ضعف کے قادر نہین ہوتے ایسے وقت چھینک پیدا کرنے سے استعانت مفید ہوگی کلام در بارہ تنفس دو حرکت سے جنکے ہمراہ دو وقفہ ہوتے ہین تمام ہوتا ہی جسطرح نبض کی بھی ایسی ہی کیفیت ہی مگر تنفس کی حرکت ارادی ہی قصد کرنے سے اصلی اور طبعی کیفیت تنفس کی بدل سکتی ہی اور نبض کے حرکات اور سکون اختیاری نہین بلکہ محض طبعی ہین - غرض تنفس سے یہ ہی کہ ریہ نسیم سرد سے بھر جاے اور یہی نسیم بطور سرمایہ اور ذخیرہ کے ریہ مین فراہم رہے تاکہ قلب اپنی حرکات نبضیہ مین اوس سے نسیم کو لیا کرے اور بخار دخانی اوسکے یعنے قلب کی طرف پھر پھرا یا کرے اور یہ نسیم بارد کا لینا اوسوقت تک جاری رہے جب تک کہ اس مستنشق یعنے نسیم بارد کو دوام عارض ہون ایک تو یہ کہ اسکی برودت اور سردی دور ہو جاے بسبب تسخین اور گرم کرنے اون اشیا کے جو قلب اور قریب قلب کے واقع ہین اور بسبب مخالطت اور آمیزش ہوا کے گرم کے جو قلب مین ہی - دوسرے یہ امر ہی کہ یہ نسیم بارد اپنی صفائی اور لطافت پر بوجہ آمیزش بخار دخانی کے باقی نرہے اور جب یہ نسیم بارد گرم اور کثیف ہو جاے - اوسوقت اسی قابلیت اسکی نرہے کہ واسطے قلب کے ذخیرہ بنضات نیتی رہے بلکہ اب اسکا رہنا فضول اور مضر قلب کے ہو جاے لہذا قلب کو اسکے اخراج کی حاجت ہو اور برآمد نفس سے اسکا اخراج ہو جاے اور اسکے بدلے اور مقدار نسیم بارد کی پھر ریہ سے قلب لیا کرے - انھین دو امر کے بیچ مین وہ دو نون وقفہ پیدا ہوتی ہین جن سے تنفس کی تمامی ہوتی ہی - قلب مین نسیم بارد کا داخل ہونا جسے کہ استنشاق کہتے ہین بذریعہ انبساط ریہ کے ہوتا ہی جو تابع حرکت اون اجرام کے ہی جو گرد اگرد ریہ کے ہین اور اخراج اسی نسیم کا بعد گرم اور کثیف ہو جانے کے تابع انقباض ریہ کے ہی جو حرکت سوا اونھین اجرام مذکورہ کے ہوتا ہی - نفس یعنے سانس عامہ خلق کی سمجھ مین وہ ہوا ہی جو قلب سے نکل کر باہر آتی ہی اور اطبا اور طب کی اصطلاح مین کبھی تو نفس سے مراد وہی ہوتی ہی جو مراد عامہ خلائق کی ہی - اور کبھی اس مجموع دو نون حرکت اور دو وقفہ کو نفس کہتے ہین چنانچہ نبض سے بھی عامہ خلائق وہی حرکت انبساطی جسکی دھمک ہاتھ مین نباض کے پہونچتی ہی مراد لیتے ہین اور اطبا کی اصطلاح مین ایک معنی خاص ہین جو معلوم اور مشہور ہین - حرکت نفس کی طبعی معتدل جو خالی آفت سے ہو وہ حرکت ریہ سی باعانت حجاب کے تمام ہوتی ہی - پھر اگر اس سے زیادہ قوت کی ضرورت تنفس مین ہو یا واسطے داخل کرنے اوس شی کے جو بدون مشقت کے داخل ہو سکتی نہین - یا اسوجہ سے کہ نفس قوی ہو کر نفخہ قوی کو خارج کرے اوسوقت علاوہ اعانت حجاب کے جملہ عضلات صدر حتی کہ عضلات عالیہ بھی اس اعانت مین شریک حجاب کے ہوتے ہین اور اگر اس سی کم کی ضرورت ہو فقط عضلات سافلہ ہمراہ حجاب کی معین ہوتی ہین - پھر آواز پیدا کرنے کے وقت برآمد نفس مین عضل حنجرہ کے بدون اعانت کے چارہ نہوگا - پھر اگر آواز سے حروف کا پیدا کرنا اور کلام کرنا منظور ہو عضل لسان کو بھی معین کرنا پڑے گا اور کبھی حروف کے پیدا کرنے مین عضل شفہ کی بھی اعانت درکار ہوتی ہے یعنے جسوقت حروف شفیانی مثل میم اور با موحدہ کے بولنا منظور ہو - جسطرح نبض کے اقسام مین عظیم صغیر طویل قصیر سریع بطی حار بارد متواتر متفاوت قوی ضعیف متصل متشنج مرتعش فارغ ممتلی ہوتی ہی اور دیگر امور محمودہ اور مذمومہ سے نبض متصف

ہوتی ہی اور ہر ایک قسم اقسام مذکورہ نبض کے لیے اسباب جداگانہ ہوتے ہین اور ہر ایک قسم نبض کی دلیل کسی امر خاص پر ہوتی ہی اور اس دلالت کو یا انھین اقسام مختلفہ کو بحسب امزجہ اور اجناس اور عوارض بدنیہ اور نفسانیہ کے اختلاف مناسب لازم ہوتا ہی۔ اسی طرح نفس مین بھی امور معدودہ مذکورہ بالا خواہ مشابہ انھین امور کے اور اوصاف پاے جاتے ہین اور ہر ایک امر کے واسطے نفس مین ایک سبب ہی اور ہر ایک امر سے نفس کے استدلال دیگر امور پر ہوتا ہی بعض قسم نفس کی عظیم ہی اور بعض صغیر اسی طرح طویل اور قصیر اور سریع اور بطی اور متفاوت اور ضیق اور وسیع اور سہل اور عسیر اور قوی اور ضعیف اور حار اور بارد اور مستوی اور مختلف ہوتی ہے بعض اقسام نفس کی ایسے ہین کہ انکے لیے اصطلاح مین اسماء خاص مقرر ہوے ہین مثلاً نفس منقطع اور نفس مضاعف اور نفس منتصب اور نفس خناقی اور نفس مستکرہ اور ذوفترات جو مرض سکتہ وغیرہ مین ہوتا ہی۔ جو آفات اعضاء نفس کو عارض ہوتے ہین اونھین کے سبب سے نفس مین بھی آفت پیدا ہوتی ہی خواہ وہ آفت اعضاے نفس مین ہو یا اون اعضا کے مبادی مین یا قریب اور ہمسایہ کے اعضا مین آفت ہو۔ اعضاء نفس نو یہ ہین حنجرہ اور ریہ اور نصبہ اور عروق تختیہ اور شرائین اور حجاب اور عضل صدر اور خود سینہ بھی۔ آفت کبھی خاص سینہ مین ہوتی ہی جسوقت کہ سینہ تنگ اور چھوٹا ہو اور ایسے وقت سینہ کی آفت سے آفت نفس مین حادث ہوجاتی ہی۔ مبادی اعضاے نفس کے دماغ ہی نفس خود اور تجاع بھی اسلیے کہ تجاع سے حجاب کی روئیدگی ہی کہ اکثر جرم حجاب کا زوج چہارم عصب تجاع سے پیدا ہوا ہی اور اسی کے متصل ایک شعبہ زوج خامس اور سادس کا بھی ہی اور وہ عصب بھی ہی جو اعضاے نفس کی طرف آیا ہی۔ اعضاے مشارکہ بوجہ جوار اور قرب کے جیسے معدہ اور جگر اور رحم اور امعا اور کل احشاریہ آفات یا لوسوداوی مزاج ایسا ہو جو ضعف آور ہو عام ازین کہ وہ سوداوی مزاج حار ہی خواہ بارد رطب ہی کہ یابس اور کیسا ہی سوداوی مزاج کیون نو ساوج ہو کہ مادی بھر مادہ بھی کسی خلط محتس کا ہو یا بطور انصباب اور ریزش کے وہان تک پہونچا ہو اور اس مادہ مین کثرت ہو یا لزوجت ہو خواہ غلیظ ہو مدہ اور قیح بھی اسی مادہ مین داخل ہی یا آنکہ ریح یا بخار سی پیدا ہو۔ خواہ وہ آفت کسی مرض آلی مثل فالج یا تشنج سے پیدا ہوئی ہو خواہ انحلال فرد مثلاً تصدع اور تنفض یا تفرح اور تاکل سی وہ آفت پیدا ہو خواہ ورم بارد یا ورم حار یا ورم صلب یا وجع سے آفت پیدا ہوئی ہو۔ آیندہ بخوبی معلوم ہوجاے گا کہ نفس کی دلالت قوی ہی اور قائمقام نبض کے ہی بشرطیکہ لوازم اور شروط کے دلالت نفس مین رعایت کے جاے اور عادت کا لحاظ رہے جس طرح نبض کی دلالت مین امر طبعی اور معتاد کی رعایت کرنی ضرور ہوتی ہی **نفس عظیم اور صغیر** کا بیان اور اونکے اسباب اور دلائل کا۔ نفس عظیم وہ ہی جسمین اسقدر ہوا کثیر کا جذب اور اخراج ہو جو زیادہ مقدار معتدل سے ہی اور ایسے ہی نفس کیوقت اعضا نفس مین انبساط جہات ثلثہ مین پیدا ہوتا ہی تاکہ ہواے مستنشق کی مقدار زیادہ ہوجاے۔ کبھی ایسا خیال کیا جاتا ہی کہ نفس صغیر وہ ہی جسکی حرکت فقط حرکت حجاب ہی سے تمام ہوجاے اور یہ خیال علی الاطلاق صحیح نہین ہی اسلیے کہ اگرچہ نفس کبھی فقط حرکت حجاب ہی سی تمام ہوتا ہے۔ لیکن بیشتر یہی نفس معتدل بھی ہوتا ہی اسلیے کہ نفس معتدل سواے حجاب کے اور کسی کی اعانت کا محتاج نہین ہی بشرطیکہ حجاب کی قوت قوی ہو۔ اور بیشتر نفس صغیر ہوتا ہی اگرچہ سب اعضا سینہ کے متحرک ہون اور یہ اوسوقت ہوگا کہ جملہ اعضاے مذکورہ ضعیف ہون اوسوقت تنہا حجاب کی اعانت سے نفس محتاج الیہ پیدا نہوگا اگرچہ حاجت اوسوقت نفس معتدل ہی کی ہو بلکہ اوسوقت بھی جملہ اعضاے صدر کی اعانت سے نفس صغیر پیدا ہوگا گو کہ جملہ اعضاے صدر کی اعانت ہوئی ہو۔ پھر اسپر بھی باوجودیکہ تمامی اعضاے صدر کی اعانت ہی لیکن ویسا استنشاق ہوا اور اخراج جیسا کہ بحالت صحت اور سلامت اور قوت حجاب کے پیدا ہوتا ہی انکی اعانت

سی بھی پیدا نہو گا اسلیے کہ انمین سے کوئی عضو انبساط تام کو پورا نہین کر سکتا ہی اور نہ اوس مقدار انبساط کو پورا کر سکتا ہی جو بحالت اجتماع اعضاء موتنت کے ہا دیگرے بسط ریہ کا مقدار کافی اور معتدل پر ہو جاے بلکہ باوجود اجتماع اعانت اجزا کے پھر نفس ضعیف صغیر ہی رہتا ہی اور سبب اسکا یہی ہی کہ ضعف قواے اعضا مین فرض کیا گیا ہی اسی جہت سے حرکت انقباضی اور انبساطی دونون بمقدار معتدل پوری نہین ہوتی ہین اگرچہ یہ پورا ہونا بھی بدون اعانت عضلات صدر کے نہین ہوتا ہی اور عضلات قریبہ عضل صدر کے بھی اسمین شامل ہین مترجم یہان تک بیان البطلان طرد قضیہ سابقہ کا ہی جو کہ حد نفس صغیر مین گذرا ہی یعنے نفس صغیر وہ ہے جو حرکت سے فقط حجاب کے پورا ہو اب عکس کے ذریعہ سے اطلاق اس قضیہ کا باطل کیا جاتا ہی متن یہ تعریف نفس صغیر کی کلیۃً منعکس بھی نہین ہے اسلیے کہ اگر کلیۃً منعکس ہوتی اوسوقت تعریف مین نفس عظیم کے یون کہنا صحیح ہوتا کہ جس نفس کے واسطے کل عضلات کی حرکت درکار ہو اوسی کو نفس عظیم کہتے ہین اور حالانکہ یہ تعریف نفس عظیم کی نہین ہی بلکہ نفس عظیم وہ ہی جسمین جملہ عضلات ایسی حرکت سے متحرک ہون جس حرکت سے تصرف قبض اور بسط کا ہواے کثیر مین ہو جاے - جب نفس عظیم کی حد صحیح یہ ہوئی اب نفس صغیر جو نقیض اور مقابل نفس عظیم کا ہی اوسکی حد (بقاعدہ اقتضاب حد) یہ ہوئی کہ نفس صغیر وہ ہے جسمین جملہ عضلات کو ایسی حرکت نہو جسکا تصرف قبض اور بسط کا ہواے کثیر مین ہوتا ہی - کبھی جسوقت بغرض استنشاق کے حرکت اعضاے نفس کی ایسی شدید ہوتی ہی کہ اون اعضا کو انبساط قدام سے دونون ترقوہ تک ہو جاتا ہے اور بجانب خلف عظیم کتفین تک منبسط ہو جاتے ہین اور دونون جانب سے معظم لحم کتف تک انبساط ہوتا ہی اور بیشتر منخرین کی اعانت بھی درکار ہوتی ہے بلکہ منخرین کی اعانت اکثر احوال مین درکار ہوتی ہی - کبھی حالات انبساط اور انقباض کے عظیم اور صغیر ہوتے ہین نفس کی اسطرح پر تحلف ہوتے ہین کہ گاہے انبساط زیادہ ہوتا ہی اور گاہے انقباض مین زیادتی ہوتی ہی اور یہ اختلاف بسبب کمی بیشی اوس مادہ کے ہوتا ہی جسکا اخراج بعد اتمی خارج ہونے نسیم کے مناسب ہوتا ہی کہ انقباض عظیم پیدا ہو یا بنظر روات اوس کیفیت کے ہوتا ہی جسکے اعتدال کے واسطے ادخال نسیم بارد اور انبساط عظیم کی حاجت ہی ان دونون مادہ قابل اخراج اور کیفیت غیر معتدلہ مذکورہ مین سے جسکی زیادتی ہوگی حرکت انقباضی اور انبساطی کی کمی بیشی اوسکی بسبب سے زائد ہوگی - مثلاً اگر بخار دخانی کی اخراج کی حاجت زیادہ ہو اور یہ زیادتی یا تو کثرت مادہ کی وجہ سے ہو خواہ کیفیت حدت کی قلیل مادہ بخار دخانی مین زیادہ ہو اوسوقت نسیم بارد کا اخراج بغرض تعدیل بخار دخانی کی زیادہ درکار ہی لہذا انقباض عظیم اور تنفس پیدا ہوگا اور اگر اطفاء حرارت نسیم گرم موجودہ قلب کی زیادہ حاجت ہو بذریعہ کشش نسیم بارد کے ریہ سے تب انبساط عظیم ہوگا - اگر اتفاقاً کسی شخص کا استنشاق عظیم نہو بلکہ انبساط صغیر اوسمین ہو اور عظیم الاخراج نفس کا ہو جاے یعنے انقباض عظیم پیدا ہو یہ کیفیت دلالت اس امر پر کرے گی کہ حرارت غریزی اوسمین کم تھی اور حرارت غریبی بیرونی جو داخل ہوئی ہی وہ زیادہ ہو گئی مترجم اگر حرارت غریزی زیادہ ہوتی تو اوسکے اطفاء کے واسطے انبساط عظیم ہونا چاہیے تھا بذریعۂ ادخال اور کشش نسیم بارد کے ریہ سے متن وہ اسباب جو بہ تکلف ان اعضاے مذکورۂ بالا کو بغرض انقباض اور انبساط نفس کے متحرک کرتے ہین اور بعنف و دشواری ان اعضا کو حرکت مین لاتے ہین وہ جملہ چار سبب ہین (۱) یہ حرکت یا تو اس وجہ سے پیدا ہوتی ہی کہ حرارت نواحی قلب اور ریہ مین زیادہ ہی لہذا حرکت زائد کی حاجت ہے (۲) یا کوئی سبب عضلہ محرکہ مین

اوسکے ذاتی ضعف سے پیدا ہوا خواہ بمشارکت اصول عضلات کے یعنے منابت اعصاب وغیرہ کے جسطرح کہ آخر وق اور سل مین (بوجہ ضعف کے انبساط کامل بروقت استنشاق کے ہونہین سکتا) اور جمیع مدت اور تمام زمانہ انبساط مین قوت ضعیف رہتی ہے - یا کوئی مرض آنی خاص عضلات مین صدر کی ہونے سے خواہ اون عضا مین ہونے سے جو عضلات صدر کے شریک ہین اور اوپر اونکا بیان ہوچکا ہی جیسے تشنج یا فالج جو بادی عضلات کو عارض ہو - یا سوء مزاج یا درم یا درد وغیرہ کہ ان جملہ صورتونمین ضعف عضلۂ محرکہ خواہ اصول مین اوسکے پیدا ہوگا یا کوئی مانع جو عضل کو انبساط سے روکے مثلاً معدہ غذاہاے کثیرہ سے پر ہو خواہ ریاح سے معدہ بھر جاے اور یہ دونون قسم کا امتلا معدہ خارج از حد اعتدال ہو کہ حجاب کو انبساط سے روکے اور تنہا عانت حجاب سے انبساط مطلوب پیدا نہو سکے (۳) یا اون منافذ مین تنگی پیدا ہو جو متصل حنجرہ اور حد اول قصبۂ ریہ کے یا متصل شرائین اور شرائین کے متصل اعضا مین منافذ تنفس سے ہین جیسے وہ باریک منافذ جو ریہ کے تخلل مین ہین کہ اگر ان منافذ مین اخلاط بھر جائین سدد ریہ مین کثرت ہوگی یا ورم ریہ مین پیدا ہوگا سدد کی مثال اصحاب ربو سے اور ورم کی مثال ذات الریہ سے سمجھنی چاہیے (۴) یا کسی غفلت سے کہ آدمی سانس لینی بھول گیا حالانکہ حاجت اوسوقت تنفس کی تھی خواہ حاجت کی کمی کی وجہ سے دیر تک سانس نہ لے اور درآمد برآمد مین نفس کے زمانۂ دراز گذر گیا کہ ایسے وقت بھی نفس عظیم کی حاجت اسواسطے ہوتی ہی تاکہ اوس کمی کی تلافی ہوجاے جو پہلے ہوچکی تھی مثلاً شخص حواس باختہ جسکی عقل مین فتور ہو اور اوسکا قلب زیادہ سرد مزاج بھی نہ رکھتا ہو کہ ایسا شخص اکثر سانس لینے کو بھول جاتا ہی اور پھر جب یاد کرتا ہے اوچیت مین آتا ہو گہری سانس لیتا ہی اسلیے اوسکا نفس عظیم ہوتا ہی - منجملہ حاجت نفس کے عظیم ہونے کی سونے والے کی سانس ہی چونکہ بروقت خواب کے بخارات دخانیہ کی اسکے بدن مین کثرت ہوتی ہی اور طبیعت ارادہ اخراج نفس سے غافل ہوتی ہی - تا اینکہ داعی اور ضرورت اخراج نفس کی زائد از حد ہوجاتی ہی پس لامحالہ نفس عظیم ہوجاتا ہی - اسی طرح سانس اوس شخص کی جسکا قلب زیادہ بارد المزاج نہین ہی ایسا شخص سانس کو دیر تک ٹالتا ہے اور وقت ضرورت شدید کے پھر نفس عظیم اور گہری سانس لینے سے اوس ٹالنے کا تدارک کرتا ہی **علامات** وہ علامات جنکے ذریعہ سے اسباب حرکت صدر کے ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہین اور اون اسباب مین تفرقہ ہوجاتا ہی وہ اسباب یہ ہین کہ اگر حرکت صدر کی بسبب کثرت حاجت انبساط یا انقباض کے ہو اور قوت بھی قوی ہو اوسوقت نفس کبیر اور بزرگ ہوگا اور دخال نسیم مین اور سانس کا پھولنا بھی زیادہ ہوگا اور اگر ہتھیلی وغیرہ سے سانس کا لمس دیکھا جاے تو گرم ہوگا اور التہاب نفس مین موجود ہوگا اور نبض بھی عظیم ہوگی کہ اوسکو دلالت حرارۃ پر ہوگی اوسوقت علامات التہاب کے سرخیہ اور چہرہ اور آنکھونمین اور زبانمین موجود ہون گے اور زبان کی رنگت اور خشونت وغیرہ جو اوصاف لازمہ حرارت ہین سب موجود ہون گے - پھر اگر یہ امور مذکورہ نہون اور قوت بھی ساقط نہو لیکن ایسا معلوم ہو گویا قوت سے انبساط پورا نہین ہوسکتا ہی پس سبب ضیق اور تنگی نفس کا کسی ایسی ہی جگہ ہوگا جو ہم نے اوپر بیان کیا ہی یعنے آلات تنفس مین ہوگا - پھر اگر جملہ اعضاے تنفس قصد حرکت کا کرین اور پھر حرکت معتدبہ نکر سکین اور نہ انبساط پورا ہو سکے بلکہ قصد ایسی حرکت کا کرین جو ہو نہ سکے اور زیادہ اعتماد و تخرین پر کشش مین ہوا کے ہوا ور دالپسی نفس کے وقت سانس پھولی ہوئی نہو اوسوقت قوت محرکہ عضل صدر کی مأوف ہوگی - پھر اگر تنگی نفس کی رطوبت سے قصبۂ ریہ اور متصل اعضاے قصبۂ مذکورہ کے ہو اوسوقت علامات مذکورہ کے ہمراہ خرخرہ بھی نفس مین ہوگا اور صاحب نفس کو حاجت کھنکھارنے کی ہوگی اور یہ احتیاج علامت زائدہ ہے

علامت

علامت ضیق کلی پر۔ پھر اگر خرخرہ اور حنجرہ نا بھی ہو سبب یہ نسبت قصبہ ریہ کے اور نیچے ہوگا۔ اگر ضیق خرخری دفعۃً پیدا ہو جاوے معلوم کرنا چاہیے کہ ریہ پر کوئی مادہ نوازل سے ہو کر آیا ہی یا آنیکہ پہلے تو ریہ پر اور دوبارہ قصبہ ریہ پر مدہ اور قیح کا نزول ہوا ہی اور یہ نزول کسی عضو سے اعضاے اندرونی کے ہوا ہی **نفس شدید کا بیان** نفس شدید وہ ہی کہ باوجود عظیم ہونے کے ایسا معلوم ہو کہ قوت حیوانی یہ تکلف زیادہ تحریک پر متوجہ ہی ادخال نسیم مین بھی اور اخراج نسیم مین نفخ زیادہ پیدا ہوتا ہی لہذا ہمراہ عظم کے قوت بھی ہوگی **نفس شاہق** یہ ایک قسم کا نفس عظیم ہی جسمین تحریک اعالی عضل صدر کی حاجت ہوتی ہی اور فقط اونمین اعضا کی تحریک پر اقتصار ہوتا ہی جو عضل صدر سے اوپر کی طرف ہین اور حجاب کی تحریک کی حاجت نہین ہوتی اور نہ عضل صدر سے نیچے کے اعضا کی تحریک کی ضرورت ہوتی ہی۔ اور اکثر نفس شاہق حمیات دیابیہ مین پیدا ہوتا ہی **نفس صغیر** کے اسباب برسبیل مقابلہ اور ضد کے اسباب نفس عظیم سے شناخت کرنے چاہین یعنے جتنے اسباب نفس عظیم کے اوپر مذکور ہو چکے اونکے اضداد وہی اسباب نفس صغیر کے اسباب ہین۔ کبھی نفس صغیر بسبب وجع اور درد کے بھی پیدا ہوتا ہی جسوقت درد سانس مین اور اعضاے تنفس اور حرکات اعضاے مذکورہ مین حائل ہو۔ کبھی نفس بوجہ ضیق اور تنگی کے بھی صغیر ہو جاتا ہی اگر اسکے ہمراہ تفاوت بھی ہو معلوم کرنا چاہیے کہ طبیعت پر موت واقع ہوگی اور اگر اسکے ہمراہ تواتر ہو معلوم ہوگا کہ اعضاے نفس خواہ جو اعضا متصل اونکے ہین اونمین درد ہی جیسے درد معدہ اور قروح اور اورام معدہ **علامات** اسباب نفس صغیر کے جو ضد مقابل نفس عظیم کے ہین مقابلہ اسباب مذکورہ نفس عظیم سے معلوم ہو سکتی ہین۔ جو نفس صغیر کسی درد کی وجہ ہو اور ضیق نفس نہو اوسپر موجودگی اوسی درد کی دلیل ہوگی اور یہ بھی ہی کہ اگر صاحب درد ایذاے درد پر صبر کرے اور تحمل ایذا اوس سے ہو سکے ممکن ہی کہ پھر اوسکا نفس عظیم ہو جاوے اور باایں ہمہ درد والے سے اثناے تنفس مین کبھی نفس عظیم ہوتا ہی کہ اوسکی طرف حاجت ہوتی ہی اور درد کی برداشت کی طرف بھی حاجت ہوتی ہی۔ لیکن اگر اثناے حاجت مین درد سے کسی سبب سے غفلت ہو جاوے اوسوقت نفس عظیم نہ پیدا ہوگا۔ اور جو نفس صغیر بوجہ ضیق کے ہی وہ ان جملہ امور اور اسباب مین نفس عظیم وجہی کے برخلاف ہی **نفس طویل** وہ ہی جسمین زمانہ تحریک ہوا کا استنشاق اور رد دونو مین طولانی ہوتا ہی اور فائدہ طول مدت سے یہ ہی کہ اتنی دیر مین قوت حیوانی ہوا سے کثیر مین بخوبی تصرف کرلے۔ بیشتر نفس عظیم سریع سے کوئی درد خواہ ضیق مانع ہوتا ہی۔ پس نفس طویل اوسوقت قائمقام اوسکے کیا جاتا ہی تاکہ مقدار محتاج الیہ ہوا سے کثیر کا استیفا کرلے اور جس غرض سے نفس عظیم سریع پیدا ہوتا وہ غرض اسی سے پوری ہو جاوے نفس قصیر نفس طویل کے مخالف ہے اور اگر اسکے ہمراہ تواتر بھی ہو سبب اوسکا درد آنہ تنفس کا خواہ اعضاے متصلہ اعضاے تنفس کا ہوتا ہی اور اگر اسکے ہمراہ تفاوت ہو موت پر طبیعت غرزی کی دلیل ہوگا **نفس سریع** وہ ہی جسمین حرکت کا زمانہ کوتاہ ہو اور باوجودیکہ زمانہ کی حاجت بسیار ہی اچھی طرح ہوتی ہو۔ قصیر اور صغیر مین یہ بات نہین ہی سبب نفس سریع کا شدت حاجت کی ہی ایسی کہ نفس کی عظیم سے بھی رفع حاجت نہین ہو سکتی یا اسوجہ ہی کہ حاجت نفس عظیم سے زیادہ نفس کا بڑہنا چاہتی ہی۔ اور یا یہ وجہ ہی کہ نفس عظیم پیدا ہونیکا کوئی مانع پیدا ہوا ہی جیسا کہ بیانمین نبض سریع کے گذر چکا اور یہ مانع اور حائل یا آلہ تنفس مین پیدا ہوتا ہی یا قوت مین ضعف وغیرہ کی وجہ سے یہ مانع پیدا ہوتا ہی۔ کبھی سرعت دونون حرکت انبساطی اور انقباضی مین سے فقط ایک ہی مین زیادہ ہوتی ہی اور دوسری مین نہین ہوتی ہی اوسی سبب سے جسکا بیان نفس عظیم مین ہو چکا **نفس بطی** ضد ہی نفس سریع کا اور ضد اسباب

سریع سے پیدا ہوتا ہے۔ کبھی درد کے سبب سے بھی نفس بطی پیدا ہوتا ہے جسوقت عضو تنفس محتاج اس امر کا ہو کہ بڑی واستراحت متحرک ہو

نفس متواتر وہ ہے کہ اوسمین اور جو نفس اوس سے بیشتر تھا بہت کم زمانہ ہو۔ منجملہ اسباب متواتر نفس کی حاجت کا شدید مثلاً سفید کرعظیم اور سریع کے پیدا ہونے سے بھی پوری حاجت برآری نہ ہونیکی اسلیے کہ وہ حاجت یا تو اس سے زیادہ ہو کہ اگر نفس اسکا سریع ہو جاوے تو کامیابی حاصل ہو یا اس سبب سے کہ نفس عظیم اور سریع ہونے سے کوئی مانع اور حائل زقسم درد اور ورم اور ضیق بوجہ سوداوی کثیرہ کے پیدا ہوا ہو۔ یا انقباط اور انقباض فیج کا نہائے صدر پر نے سے وہ مانع پیدا ہوا خواہ کوئی اور شئی دوسری اسباب ضیق سے پیدا ہوئی۔ اس امر کا فرق آیندہ معلوم ہوگا کہ متواتر بسبب حاجت کے پیدا ہوا ہے یا بسبب درد وغیرہ کے جو باب نفس عظیم میں مذکور ہوا۔ نفس متواتر بطریق شہادت بقرائط تابع ہوتا ہے تخفیف ریہ کی اور ماندگی اعضا تنفس اور ان اعضا کی ماندگی کے جو متصل ریہ کے واقع ہیں۔ **نفس بارد** سوقت قوت غریزی اور فرو ہو جانے حرارت غریزی پر دلالت کرتا ہے اور یہ بھی دلالت اوسکی ہے کہ قلب کا مزاج حار مستحیل بارد کی طرف ہو گیا اور یہ امر بہترین علامات امراض حادہ میں ہے خصوصاً اگر ہمراہ نفس بارد کے کسی قسم کی تری بھی ہو اوسوقت فنا اور تحلیل حرارت غریزی پر اسکے دلالت تام ہو جاتی ہے۔ **نفس منتن** جسکے ہمراہ بوے بد آتی ہو یہ نفس اقسام منجرین داخل ہے اور منجر کے جملہ اقسام اور امعین یوں تفرقہ کیا جاتا ہے کہ منجر کی بیماری میں کبھی بدبو غیر حالت تنفس میں بھی آتی ہے اور نفس منتن کی بوے بفقط حالت نفس میں آتی ہے اور اس نفس کی دلالت وجود اخلاط متعفنہ پر ہوتی ہے جو اعضائے تنفس مثلاً قصبہ خواہ ریہ میں بوں جسوقت کہ اون اعضا میں کوئی خلط متعفن ہو جاوے یا وہ پڑ جاوے

انتقالات نفس کا بیان جو انتقالات اور تبدلات نفس عظیم اور سریع اور نفس متواتر اور انکے اضداد میں ہوتے ہیں اوسکا بیان یہ ہے اور پر معلوم ہو چکا کہ حاجت جسوقت زیادہ ہوتی ہے اوسوقت کوئی حائل اور مانع بھی نہ ہو نفس عظیم ہو جاتا ہے پھر اگر اس سے زیادہ حاجت ہو سرعت بھی بڑھ جاتی ہے اور اس سے زیادہ حاجت میں تواتر بھی پیدا ہوتا ہے۔ پھر جب حاجت کمی کی طرف رجوع کرے یعنے صحت پیدا ہو پہلے تواتر میں کمی ہوگی اوسکے بعد سرعت میں اوسکے بعد عظیم نفس میں گے گا اور اسی طرح جسقدر حائل اور مانع میں کمی ہوگی اوسی قدر بشرط احتیاج گھٹتا بڑھتا اوصاف ثلثہ کا نفس میں پیدا ہوگا۔ جب طبیعت کو مقصود رجوع کرنا بطرف اوصاف ثلثہ کے اسمیں خواہ کمی موانع وغیرہ سے ہوتا ہے پہلے تفاوت کثیر نفس میں پایا جاتا ہے اوسکے بعد بطیء نفس اوسکے بعد نفس صغیر پیدا ہوتا ہے اس بیان سے واضح ہوا کہ نفس صغیر کے وقت چونکہ طبیعت مائل بطرف صحت کے ہوتی ہے خروج طبیعت کا حالت اصلی اور طبیعی سے بہ نسبت زمانہ بطی ہونے نفس کے زیادہ ہوگا اور نفس متفاوت کے زمانہ میں حالت طبعی پر قیام طبیعت کا بہ نسبت زمانہ نفس صغیر اور بطی کے کم ہوگا۔ اسی طرح خروج طبیعت کا اعتدال سے اور پھر رجوع اوسکا اعتدال اور صحت کی طرف انبساط اور انقباض نفس سے بسبب کمی یا بیشی حاجت جذب نسیم اور دفع بخار دخانی کے بھی تصور کرنا چاہیے جسوقت سبب انبساط کا زیادہ مستدعی بیشی انبساط کا ہوگا جو زمانہ کہ قبل زمانہ انبساط کے ہے وہ کم ہوگا۔ اور اگر سبب انقباض کا ایسا ہوگا زمانہ اوس سکون کا جو قبل از انقباض کے تھا کوتاہ ہوگا۔ متتابع اور سیم نفس کا ہونا کسی ورم گرم کا یا ضیق مجاری جو سدہ سے ہوا اوسکا تابع ہوتا ہے **نفس متخری** یعنے جو نفس کہ پڑہ ہائے بینی کو ہلا دیتا ہے اس سے دلالت سستی پر قوت کے ہوتی ہے یا انیک ضیق شدید زبدہ وغیرہ کے ہو خواہ مادہ قراہم ہو رہا ہو یا مادہ کا انقباب یا کوئی اور خلط کا وجود ہو تب نفس منخری پیدا ہوگا **بیان عام سوء تنفس کا سور**

تنفس یعنے مجری طبعی سے نفس کا خارج ہونا عسر یا اوضعیف احوال مین ہوتا ہی جو احوال کہ حالت طبعی سے خارج ہون اور یہ احوال نفس کے تابع اعراض صحت کے نہین ہوتے بلکہ اون اعراض مرض کے ہوتے ہین جو سوجب سوء نفس کے ہین وہ اعراض جیسے عسر نفس اور تضاعف نفس اور ضیق نفس اور انقطاع نفس اور انتصاب نفس سے کبھی انواع سوء مزاج اور امتلاء مادہ اور سدد سے اور قرب اون ضواغط سے جن سے ضیق پیدا ہوتی ہی اور اون اورام اور ادجاع سے جو مانع حرکت سے ہون اور فروح جو حجاب اور نواحی صدر مین ہون اور سقوط قوت سے جو امراض ناکہہ اور لاغری آورسے ہوئی ہو اور جمیات حادہ و بائیہ اور سموم مشروبہ ان سب امور مذکورہ سے سوء تنفس عارض ہوتا ہی۔ پھر ایک سوء تنفس مادی اسی طرح عسر نفس مادی زیادہ ہوتا ہی بروقت چت لیٹنے کے اور اوسط درجہ کا ہوتا ہی کروٹ لیٹنے سے اور سبک اور خفیف ہوتا ہی۔ انتصاب اور سیدھے کھڑے ہونے سے۔ جو خوانیق داخلی ہین اونمین چت لیٹنا بالکل دشوار ہوتا ہی۔ ضیق النفس یہ ہی کہ جس ہوا مین نفس نے تصرف در آمد برآمد کا کیا ہی اوس ہوا کو اپنی حرکت مین تنگ منفذ کے سوا کشادہ راہ نہ ملے ایسا اور اسقدر تنگ منفذ ہو کہ تھوڑی ہوا فقط اوسمین سما سکے۔ اسباب ضیق نفس کے یا اورام ہین جو منافذ نفس مین پیدا ہون اور منافذ مذکورہ ہی حنجرہ اور قصبہ ریہ اور شعبہ ہاے قصبہ اور جو خلل اور باریک سوراخ ریہ کے متخلل مین اور جرم ریہ مین ہین۔ اور جو ورم ان اورام مین سے زیادہ صلب اور سخت ہوگا وہی ضیق نفس زیادہ پیدا کریگا (۲) اخلاط کثیرہ عام اس سے کہ وہ اخلاط غلیظ ہون یا لزج یا مائی جو ریہ مین فراہم ہون (۳) کسی قسم کا انطباق جو انمین منافذ کو عارض ہو کسی ایسے ضاغط اور تنگی پیدا کرنے والے کے سبب سے جو ورم حارجگر یا معدہ یا طحال سے جو قریب اور مجاور اون منافذ کے ہی (۴) یا اخلاط ایسے ہون جو فضا اور خالی جگہ مین اوجھ وغیرہ کے بھر جائین جسطرح وہ انفجار جو معدہ کے جوف زیرین مین بھر کر مانع انبساط ہوتا ہی (۵) تکاثف اور سمٹنا جو کسی خشکی اور قبض برودت کی وجہ سے عارض ہو اور یہ برودت ریہ اور حجاب کو پہونچا ہو (۶) یا کوئی سبب عصب حجابی مین پیدا ہو کر ضیق نفس پیدا کرے اور ایسی حالت کو عسر نفس کہنا اولی ہی (۷) یا انجرہ دخانیہ ضیق اور تنگی مداخل نفس کے تنگ مقامات مین پیدا کرین (۸) یا اصل خلقت مین بسبب تنگی ہوا سوجہ جو اعضا انبساط نفس سے تعلق رکھتے ہین اونمین گنجایش پھیلنے اور حرکت کرنے کی نہ ملے (۹) کبھی ضیق نفس بسبب بحران کی ہوتا ہی اور بحران کی علامت ضیق نفس اوسوقت ہی جب مواد مرض کے اوپر کیطرف رجوع کرین (۱۰) کبھی عسر نفس اور ضیق نفس بسبب سیلان مواد کے پیدا ہوتا ہی جو اورام باطنہ سے منتقل ہو کر نواحی سر تک پہونچتے ہین اور ایسا ضیق نفس منذر اورام پس گوش کا ہی اگر اور علامات سلامت مرض کے ہون خواہ ورم کے دماغ پر دلیل ہوگا اگر علامات صعوبت اور دشواری کے ہون علامات علامات اورام خنافیہ کی اوپر مذکور ہو چکے۔ علامت اوس ورم کی جو خاص ریہ مین ہو درد کے ہمراہ گرانی ہونی ہی اور جو ورم عضلات اوجا بوسمین صدر کی ہوتا ہی اوسکی علامت درد مین چبھن ہوتی ہی اور باطن کی طرف مائل ہونا اور یہ دلالت قوی اور استوار تر ہی اور درد ظاہر کیطرف ہونا علامت ضعیف تر ہی یا درد غضروفناے ریہ مین اوسکی علامت وہ درد ہی جسمین تھوڑی سی کھجلی اور انمک ایذا ہو اور بیشتر یہ درد کھانسی تک نوبت پہونچاتا ہے۔ اور اگر یہ اورام حادہ ہون اوسوقت تپ ہوگی۔ علامات اورام خنافی کے مشہور ہین بروقت چت لیٹنے کے اونمین شدت ہوتی ہی۔ علامت اون اخلاط کی جو قصبہ ریہ مین ہون لغث اور شوق طبیعت کا کھانسی کی طرف اور کھانسی سے نفع کا پیدا ہونا اور جو شئے قصبہ مین پھنسی ہوئی ہی قلیل کھانسی خواہ اندک خرخرہ سے

اوسکا اخراج پا جانا۔ اور اگر یہ اخلاط ریہ مین ہون تب بھی ایسی ہی کیفیت ہوگی مگر کھانسی سکان غائر سے یعنے دور سے اوٹھتی ہوئی معلوم ہوگی اور خرخرہ اوتنا ہی ہوگا جتنا بلغم وغیرہ برآمد ہوتا ہی۔ اور سقام نفث سے جدا ہوتا ہی۔ اور اگر وہ اخلاط فضاے مذکور مین ہون ایک قسم کا ثقل ایک جانب سے ریزان ہوگا بروقت تغیر وضع کے یعنے مین پھر ادسکے بعد نفث کا ظہور ہوگا اور اس حالت مین ضیق نفس کے ہمراہ سعال اور کھانسی نہوگی اتنی کہ معتد بہ ہو **نفس مختلف** نفس مین اختلاف اونمین اسباب سے ہوتا ہی جن اسباب سے تنفس مین اختلاف پیدا ہوتا ہی مثلاً ضعف اور عصیان آلہ وغیرہ اور یہ اختلاف نفس کا منتظم بھی ہوتا ہی اور غیر منتظم بھی ہوتا ہی **نفس متضاعف** اقسام نفس مختلف سے ہی اور یہ وہ نفس ہی جسکا انبساط دو حرکت سے تمام ہوتا ہی کہ اون دونون کے بیچ مین ایک دفعہ ہوتا ہی جیسے سانس لڑکے کی رونے وقت کہ اوسکے نفس مین فم یعنے انقطاع انبساطی بروقت انبساط کے ہوتا ہے اور تعبر یعنے انقطاع انقباضی بروقت انقباض کے ہوتا ہی۔ سبب نفس متضاعف کا یا حرارت کثیرہ ہی اسقدر کہ مقدار پر ہواے تنفس کے اور سکو ہرگز قناعت نہین ہی بلکہ ابتدا ہی سے زیادتی ہواکی خواستگار ہی۔ یا ضعف آلات نفس جو معلوم ہو چکے کہ استراحت اور آرام نفس کی طرف مزاج کرتا ہی۔ یا سوء مزاج ایسا کہ بوجہ برودت کے قوت کو ساقط کرتا ہی خواہ خشکی اور صلابت آلہ تنفس مین پیدا کرتا ہی اور یہ سبب اکثر واقع ہوتا ہی یا در آلات مذکورہ مین خواہ اعضاے قریبہ مین آلات تنفس کے خواہ ورم اونمین مقامات کا اور مجاورات کا ورم مثل حجاب اور جگر اور طحال کے مگر جگر کو بہ نسبت طحال کے مشارکت شدید ہے۔ یا کوئی مرض آلی جو بار ہا مذکور ہو چکا سبب تضاعف نفس کا ہوتا ہی اور بیشتر مرض تشنج جو اسوقت موجود ہی خواہ آیندہ ہونیوالا ہے **نفس متضاعف** امراض حادہ اور حمیات حارہ مین علامت ردی ہی اور اگر بسبب برودت کے یہ نفس پیدا ہو تب اسکو زائل کر دیتی ہی **نفس منتصف** وہ اسوجہ سے ہوتا ہی کہ آفت نصف حصہ مین رہے کے ہو اور نصف صحیح اور سالم ہو اوسوقت نفس بھی آدہا سالم ہوتا ہی **نفس عسر** وہ اسوجہ سے ہوتا ہی کہ تصرف آلات نفس کا کسی ہوا مین شاق اور دشوار ہو عام اس سے کہ ضیق ہو یا نہو سبب اسمین آفات اعضاے نفس کے ہین جیسے اور اقسام بھی مذکور ہوے۔ بیشتر ایک لیسب اور شرارۂ ناری کی وجہ سے جو غالب پر غالب ہوتا ہی نفس عسر پیدا ہوتا ہی اور برودت ایسی جو قوت کو مردہ کر دے وہ بھی سبب اسکی ہوتی ہی یا مردہ کرنے مگر اور طرح سے ماؤف اور آفت رسیدہ کر دے جسطرح بروقت شرب طلا کے جو ایک قسم کی شراب ہی خواہ اور کسی سردشے کے استعمال سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہی اور کبھی کسی سدہ کی وجہ سے اور اکثر کسی خلط سے یہ نفس پیدا ہوتا ہی کبھی کسی سوء مزاج سے جو حجاب کو عارض ہو مثلاً برودت ہواکی خواہ برودت کسی ضماد کی جو حجاب پر رکھا گیا ہو خواہ کوئی سبب نفس حجاب ہی کا باعث برودت کا ہو یا معدہ اور جگر کے سبب پر اوسی کے قریب ضماد مبرد بھی لگایا جاے اور برودت پیدا ہونے سے انبساط نفس کی جو دت جاتی رہی اور نفس مذکور پیدا ہوا کبھی کسی سدہ کی سبب نفس مذکور پیدا ہوتا ہی کہ بیچ مستنشق سدہ کی قریب منفس ہو جاتی ہی اور اوسکی انفتاح اور کشودگی مین جہد بلیغ کی حاجت ہوتے ہی اور یہ کیفیت ضیق نفس کے مخالف ہی۔ کبھی دواے مسہل سے جب اسہال پیدا نہو یا حقنہ حادہ دیا جاے اور اجابت نہو اور اسی طرح اگر ذات الجنب کی فصد مقدار مطلوب کو نہ پہونچے یعنے پوری نہو تب بھی عسر نفس پیدا ہوتا ہی۔ ان سب اسباب کے علاوہ اور اسباب کو اوس مقام پر ملاحظہ کرنا چاہیے جہان ہم نے ضیق نفس کے بیان کا اخیر مقام لکھا ہی **انتصاب نفس** یہ وہ نفس ہی کہ بدون

سیدھے ہو کر بیٹھنے خواہ کھڑے ہونیکے پیدا نہین ہوتا اور سیدھے ہونیکے علاوہ گردن دراز کرنا اور اسقدر گران کو اوٹھانا کہ اوپر تک پہونچ جاے اسوجہ سے مجری نفس کا کشادہ ہوجاتا ہی اور ایسا مریض گردن جھکانے پر قادر نہین ہوتا اسلیے کہ نفس مین اوسکے تنگی اور ضیق پیدا ہوتی ہی جسطرح ضیق نفس اوسوقت پیدا ہوتی ہی جسکی گردن پیچھے کی طرف کھچ جاے اسی طرح یہ شخص سینہ کو اور پشت کو بجانب خلف جھکا نہین سکتا۔ اور جسوقت یہ راستی اور سیدھا پن زائل ہوجاے خصوصًا اگر چت لیٹے اوسوقت اوسکو یہ بات پیدا ہوگی کہ اجزاء ریہ کے آپسمین چسپان اور منطبق ہوجائین گے پس مجاری نفس کے بند ہوجائین گی اسلیے کہ وہ مجاری داخل ایسے شخص کے جسم مین مسدود ہوتے ہین اور اگر کشادگی اونمین ہی بھی اوسکو سیلان بعض اجزاء ریہ کا بعض پر باطل کردیتا ہی۔ کبھی یہ انسداد رطوبات وغیرہ مین بسبب اون امور کے عارض ہوتا ہی جو اونمین مقامات مین بھرے ہوے ہین اور رطوبات جو منحل ہوکر وہان آگئے ہین اور کبھی بدون تپ کے دراصل ایسے اخلاط بھر جاتے ہین اور مجاری کو بند کردیتے ہین یا اورام موجب انسداد مجاری کے ہوتے ہین یا سبب عسر نفس کا یہ ہی کہ عضل مسترخی اور ڈھیلے ہوگئے ہین پس جب بجانب اسفل اوتر نہین گے سینہ اور پشت کی طرف نزول کرین گے اور ضغط پیدا ہوگا طبائع مختلفہ کے نفس کا بیان عام کیفیات اربعہ اور احوال کے ذریعہ سے اختلاف نفس کا بیان سن اور عمر کی راہ سے صبیان کی یہ کیفیت ہی کہ وہ فضول دخانی کے اخراج کے زیادہ محتاج ہین اسلیے کہ ہضم کی قوت اونمین زیادہ ہی اور ہمیشہ رہتی ہی اور تلطیف حرارت کی حاجت بھی اونمین کم نہین ہے اور قوت اونکی زیادہ نہین ہی اسلیے کہ ابھی وہ اپنے ابدان اور قوی کی حد کمال تک نہین پہونچی لہذا واجب ہی کہ اوسکی سانس مین سرعت اور تواتر دونون بشدت پاے جائین اور کسی قدر نفس عظیم بھی ہو جسکی زیادتی سرعت اور تواتر کے برابر نہو۔ جوان آدمی کا نفس عظیم ہوتا ہی مگر سرعت اور تواتر مین کم اسلیے کہ حاجت براری نفس عظیم سے ہوجاتی ہی۔ کہول یعنے وہ لوگ جنکا سن پینتیس ۳۵ برس سے ساٹھ برس تک ہی اونکا نفس عظیم اور تواتر اور سرعت مین کم ہوتا ہی مگر نہ اتنا کم جسقدر کہ مشائخ کے نفس مین کمی ہی مشائخ کا نفس صغیر تر اور زیادہ بطی اور بشدت متفاوت اونمین وجوہ سے جو ظاہر ہین ہوتا ہے۔ نفس ممتلی غذا سے خواہ حمل سے یا آب استسقا سے خواہ اور چیزون سے نفس کا پر ہونا نفس صغیر پیدا کرتا ہی اسلیے کہ حجاب حاجز ان چیزونکے پُری کے سبب سے مضغوط اور تنگی مین ہوتا ہی کہ حرکت باسطہ اور کشادہ نہین کرسکتا اور جب نفس ان لوگونکا صغیر ہوا ضرور ہے اگر قوت پوری ہو کہ متواتر اور سریع بھی ہوجاے اور اگر قوت مین کمی ہی فقط متواتر ہوگا نفس مستحم جو شخص آب گرم سے استحمام کرے اور نہاے اوسکا نفس بسبب حاجت اور نرمی آلہ تنفس کے عظیم ہوگا اور سریع متواتر بسبب حاجت کے ہوگا اور سرد پانی سے استحمام کرنے کی کیفیت بالعکس ہی کہ اونکی سانس صغیر اور بطی اور متفاوت ہوگی نفس نائم سونے والے کا نفس اگر قوت قوی ہو عظیم اور متفاوت ہوگا اوسی علت سے جو بیان حد نبض مین مذکور ہوچکی اور انقباض اوسکا بہ نسبت انبساط کے اعظم اور اسرع ہوگا اسلیے ہضم بروقت نوم کے زیادہ ہی نفس وجع جس شخص کے اعضاء سینہ مین درد ہو اوسکا نفس بموجب بیان بالا مائل بہ طرف صغر اور قصیر ہونے کے ہوگا اور کبھی متضاعف اور کبھی نفس عسر اور کبھی بطی ہوگا بشرطیکہ التہاب حرارت قلب کا نہو اور متواتر نہو چنانچہ معلوم ہوچکا ہی۔ اور صغیر ہونا اور قصیر ہونا اس نفس کا بطور سے زیادہ ہوگا اسلیے کہ ضرورت احتباس اور قلت انبساط کی زیادہ ہی بہ نسبت ضرورت بطور کے اور ایذاری انبساط کے بڑھ جانے مین زیادہ بہ نسبت

سرعت کے بڑھ جاتی ہے۔ پھر اگر غلب مین ایسے شخص کے التہاب پیدا ہو اور سخونت آجاے سرعت کے بدون چارہ نہوگا اگرچہ ایندا پہونچے نفس اوس شخص کا جسکی سانس مین تنگی کسی سبب سے کیون نہ پیدا ہوئی ہو اور اسی طرح صاحب ربو کا یہ دونون اکثر اوقات متلازم اس امر کے ہین کہ تلافی انبساط ضروری کی سرعت اور تواتر سے کرین لہذا الکا نفس صغیر ضیق متواتر ہوگا۔ نفس صاحب ربو کی کیفیت اوسی باب مین مشرح بیان کی گئی ہے **نفس اصحاب مادہ** اصحاب مادہ کبھی بہ تکلف لہط صدر پیدا کرتے ہین جسکے ساتھ حرارت اور نفخہ بھی ہوتا ہے پس ایسے وقت عظم نفس اور موجبات قوت یعنے سرعت اور تواتر نہون گے اسلیے کہ مریض مذکور مین ضعف کی زیادتی ہے اور قوت اصحاب ذات الریہ اور اصحاب ربو مین باقی ہے **نفس اصحاب ذبحہ اور اختناق** کا انکے نفس مین انبساط عظیم ہوتا ہے جسکے ہمراہ تواتر اور سرعت بھی بسبب حاجت کے ہوتی ہے اور مادہ اندر کی طرف غائر اور سمایا ہوا ہوتا ہے اور نفخہ اندر کی سانس مین نہین ہوتا ہے **ربو یعنے دمہ کا بیان** دمہ ایک مرض پھیپھڑے کا ہے اس مرض کا بیمار مجبور ہوکر متواتر اور پے در پے سانس لیا کرتا ہے جسطرح کہ مخنوق یعنے گلا گھونٹا اور مکدود یعنے جسنے زیادہ مشقت کی ماندگی اوٹھائی ہو کہ وہ بھی پے در پے سانس بناچاری لیتا ہے۔ دمہ کا مرض اگرچہ ہر سالی مین عارض ہو اوسکا زائل ہونا تدبیر معالجہ سے بعید معلوم ہوتا ہے اور نہ اسکے مادہ مین نضج پیدا ہوتا ہے مشائخ تو درکنار جوانون کو اگر یہ مرض ہوجاے بدشواری زائل ہوتا ہے۔ اکثر اوقات چت لیٹنے کی حالت مین اس مرض کی زیادتی ہوتی ہے۔ یہ مرض امراض متطاولہ مین سے ہے جو زمانہ دراز تک رہتا ہے۔ اور باوجودیکہ زمانہ دراز تک رہتا ہے اسکی دورین اور نوائب بہت تیز اور باحدت ہوتے ہین جسطرح صرع اور تشنج کے دورے اسی قسم کے ہین (۱) کبھی اس غلظ کی پیدائش ریہ کی برودت سے ہوتی ہے پس تھوڑا تھوڑا مرض شروع ہوتا ہے (۲) اور کبھی دمہ بسبب ایسے غلظ کے پیدا ہوتا ہے جو ریہ مین نہین ہوتی اور نہ شرائین مین ریہ کی بلکہ وہ غلظ معدہ مین ہوتی ہے اور سر سے اوسکا انصباب بطرف معدہ کے ہوتا ہے (۳) فواد جگر مین انصباب ان رطوبات کا ہوتا ہے (۴) یا اینکہ خود معدہ مین یہ رطوبات پیدا ہوتے ہین (۵) کبھی دمہ کی آفت نفس ریہ مین ہوتی ہے اور عضو متصل یہ مین بسبب پر ہونے اخلاط غلیظ کے شرائین اور شعبہ ہاے کوچک اور رواضع یعنے وہ چھوٹی چھوٹی رگین جو شرائین سے لگی ہوئی ہین اور بیشتر یہ آفت قصبہ ریہ مین اور کبھی غلظ ریہ مین اور جو مسامات خالی ریہ مین ہین اونمین یہ آفت ہوتی ہے۔ اور یہ رطوبات کبھی ان مقامات مین سر سے ریزش کرکے پہونچتے ہین خصوصاً بلاد جنوبی مین اور جب بکثرت ہوا سے جنوبی چلے اور سوا سے سرکہ اور قتارات سو بھی مندفع ہوکر ان مقامات مین آتے ہین (۶) بھر (یعنے دمہ کی وہ قسم جسکا مادہ شرائین مین ہو) جو بہ دقت اصعاد اور مسالک چرخینہ کے پیدا ہو بسبب مزاحمت کرنے معدے کے حجاب کی حرکت مین اور مزاحمت حجاب کی ریہ کی حرکت اسوی حادث ہوتا ہے (۷) اور کبھی جو فت جگر یہ برودت غالب ہو یا غلظ جگر مین پیدا ہو یہ کیفیت معین حدوث ربو پر ہوتی ہے۔ یہ اخلاط مذکورہ بالا کبھی اپنی کیفیت ردی سے موذی ہوتے ہین اور کبھی کمیت اور کثرت مقدار سے ایذا دیتے ہین (۸) کبھی دمہ کی ایک قسم ستاذ اور نادر ریہ کی خشکی اور یبوست سے پیدا ہوتی ہے کہ بوجہ یبس کے ریہ کے اجزا حرکت کرنے سے عاجز ہوجاتے ہین (۹) کبھی ربو سوا فوج بلا مادہ ریہ کے برودت سادجہ سے بھی پیدا ہوتا ہے (۱۰) کبھی بسبب آفت سادی اعضاے نفس جیسے حنجرہ اور رئہ اور دماغ کے بانوازل جو انمین سادی سے بطرف اعضاے نفس کے ریزش کرتے ہین مرض دمہ کا پیدا ہوتا ہے (۱۱) کبھی بسبب مشارکت اعضاے مجاورہ اور قریبہ اعضاے نفس کے دمہ پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ انبساط نفس نہین ہونے پاتا ہے جیسے کہ معدہ متلی مزاحمت حجاب کی کرے

اور انبساط کورد کے (۱۲) کبھی بسبب کثرت بخار دخانی کی جو ریہ مین متحقن ہون خواہ واپس ہوکر ریہ مین آئے جب بھی دمہ پیدا ہوتا ہی (۱۳) کبھی بسبب ریح کے جو اعضائے نفس مین متحقن ہوکر نفس کی آمد برآمد کو مزاحم ہو جب بھی دمہ پیدا ہوتا ہی (۱۴) کبھی بسبب صغیر اور کوتاہ ہونے سینہ کے دمہ پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ مقدار محتاج الیہ نفس کی سینہ مین وسعت نہین ہوتی اور یہ دمہ ایک خلقی مرض ہی اور نفس کی تنگی اس صورت مین براہ خلقت ایسی ہوتی ہی جسطرح کہ غذا کے اوترنے مین تنگی بوجہ صغیر ہونے معدہ کے پیدا ہوتے ہی کبھی دمہ ایسا شدید ہوتا ہی کہ نفس کو انتصاب کی نوبت پہونچتی ہی اور اکثر دمہ کا انتقال ذات الریہ کی طرف ہوتا ہی **علامات** اگر سبب ریو کا وہ اخلاط اور رطوبات ہون جو خاص قصبۂ ریہ مین ہین اوسوقت ضیق پہلے ہی سانس مین ہوگا کہ اوسکے ہمراہ کھنکھار اور تحیر اور گھر گھراہٹ ہوگی اور ایک مادہ ٹھہرا ہوا اور بوجھ سا محسوس ہوگا اور کسی قدر جلد بسہولت نکلے گا ایسا معلوم ہوگا کہ نزدیک سے آتا ہی۔ اگر یہ اخلاط نزلہ کی قسم سے ہون دمہ دفعۃً حادث ہوگا ورنہ تھوڑا تھوڑا اور رفتہ رفتہ۔ اگر یہ اخلاط عروق خشنہ مین ہون جو اقسام قصبۂ ریہ کے ہین ہمیشہ اختلاف اور روش نبض کی خفقانی رہیگی اور اکثر ایسا استحکام اس خفقان مین ہوگا جو مہلک ہی پس ہلاک کردیگا۔ اور اکثر نبض بیماران ریو کی خفقانی ہوتی ہی۔ اگر یہ خلط خارج قضاے قصبہ ریہ کے ہوگی کوئی خلط کیون نہو اوسوقت سعال اور کھانسی نہ ہوگی۔ اور اگر دمہ بمشارکت مبادی اعضاے نفس کے ہوگا وہی دلائل جو اوپر مذکور ہوچکے موجود ہون گے۔ اور اگر بمشارکت اعضاے مجاورہ اور قریبہ کا ہوگا اوسوقت دمہ کی زیادتی جب ہی ہوگی جب اون اعضاے مجاورہ کے مرض اور مادہ مین ہیجان پیدا ہو یا امتلا اون اعضا مین واقع ہو۔ اگر نزلہ کی وجہ سے ہوگا حالات نزلہ سے اوس دمہ پر استدلال کیا جائیگا۔ اور اگر شگافتہ ہونے سے قرحہ کے دفعۃً اور ریزش سے اوسکی بطرف اعضاے نفس کے دمہ کا مرض پیدا ہوا ہوگا اوس سے وجود ورم اور جلد امور جو ورم کے شگافتہ ہونے سے حادث ہوتے ہین اوس دمہ پر دلیل ہون گے۔ اگر بسبب یبس اور خشکی کے دمہ عارض ہوگا پیاس اور کھنکھار مین کچھ برآمد نہونا اس پر دلیل ہوگا اگرچہ تھوڑا سا کف وغیرہ ایسے دمہ مین بھی بعد استعمال اشیاء مرطبہ اور تناول مرطبات کے برآمد ہوتا ہی اور اگر بسبب ریح کے دمہ عارض ہوا ہوگا خفت اور سبکی اطراف صدر کی اور اختلاف ضیق نفس مین اشیاء نافخہ کے تناول کرنے سے اور اون اشیاء کے تناول سے جو نفاخ نہین ہین اختلاف پیدا ہونا یہی دلیل اس قسم کے دمہ پر ہوگی۔ اگر یہ دمہ مزاج ریہ سے (جسطرح مشائخ کا حال ہی) دمہ عارض ہوگا اوسکا عروض اندک اندک ابتدا مین ہوکر پھر مستحکم ہوجائیگا **علاج ریو وضیق النفس کا** رطوبات کے جملہ اقسام سے جو اصناف دمہ کے عارض ہون اون سب کا علاج عموماً یہی ہی کہ ریہ کے رطوبات کو نرمی اور اعتدال سے بسہولت فنا کردین۔ اگر یہ معلوم ہو کہ کثرت مرض بسبب کثرت مقدار رطوبت کے ہی اوسوقت استفراغ بدن کا بذریعۂ مسہل کے ضرور کرنا چاہیے پس ادویہ جو اوسوقت مستعمل ہون اونکا ملطف اور منضج ہونا ضرور ہی اور تسخین شدید اون ادویہ مین نہونی چاہیے کہ جس سے تجفیف مادہ کی پیدا اور تغلیظ مادہ کی کردین اسی سبب سے اوائل اور متقدمین اطبا نے معجونہاے ریو مین افیون اور بھنگ کو اور نہ بیروج کو داخل کیا ہی ہان اگر غرض مطلوب منع کرنا کسی رقیق نزلہ کا انصباب سے ہو اوسوقت شرکت افیون وغیرہ کی جائز رکھی۔ اور افیون وغیرہ سے تو زیادہ تغلیظ پیدا ہوتی ہی بلکہ لعاب اسبغول کے استعمال سے بچانا چاہیے لیکن اگر مشیت خدا سے ایسا اتفاق ہو کہ مزاج مریض کا حار ہو اور دمہ یبوست سے پیدا ہوا ہو اوسوقت اسبغول کا استعمال ناگزیر کرنا پڑے گا۔ اور چونکہ تجفیف اور تغلیظ مادہ سے ضرر عظیم ہی لہذا واجب ہوگا کہ طبیب پابند ہو اون اجزا کے استعمال کا جن سے ترطیب مادہ اور انضاج پیدا ہو

اگر وہ مادہ غلیظ اور بازوجب ہو اور مجرد تقطیع اور تلطیف پر اقتصار کرے اسلیے کہ بیشتر درشتی کرنا تقطیع اور تلطیف مین اور عصیان مادہ یعنے قبول نکرنا تردد کا اسی وجہ سے جراحت ریہ کی نوبت پہونچتی ہو اور چونکہ اورام سے بھی ایک قسم کی تخنیث پیدا ہوتی ہو لہذا اجلہ مدرات بخیثیت اورام اس مرض مین مضر ہین کہ اخراج مادہ رقیق کا اونکے ذریعہ سے ہوتا ہو - پھر اگر ربو کے ہمراہ جگر مین تغلیظ محسوس ہو واجب ہو کہ ادویۂ صدریہ مذکورۂ بالا کے ہمراہ مثل غافث اور فستین کے شریک کرین خواہ اور ایسی ہی ادویہ جو دونون امرکو جامع ہون یعنے تغلیظ مادۂ ربو کو بھی دور کرے اور تغلیظ جگر کو بھی زائل کرے جیسے مجیٹھ اور زراوند - اور اگر وہ مریض جسکا علاج کیا جاتا ہے صبی اور اسکا شیر خوار ہو اوسکی دوا حبوب یا سفوف کی جیسی کہ ہو اوسمین اوسکی مرضعہ کا دودھ بھی شریک کرنا چاہیے - لڑکونکو ادویہ معتدلہ مثل رازیانہ تروتازہ ہمراہ شیر مرضعہ کے فقط کافی ہوتے ہین - نفیع مادہ ربو پر شوربائے مرغ پیر کا بھی معین ہوتا ہی - منجملہ تدبیر نافع کے یہ ہو کہ سینہ اور پسلیون کی مالش کیجائے گرمی رد مالون سے خصوصاً اگر ہمراہ دمہ کے نفس انتصاب بھی ہو اور یہ دلک یا لیس بھی ہو اور درجۂ اعتدال سے نہ بڑھے اور روغن کے بدون دلک ہونا چاہیے ہان اگر خشک مالش سے اعیا اور ماندگی پیدا ہوا وسوقت سوائے سینہ کے اور مقامات مین روغن کے مالش کرنی چاہیے اور واجب ہو کہ اگر استعمال روغن کا صدر پر ہو بعض اوقات فیسوم کا استعمال بھی ضرور ہو اور جب یہ دونون اجزا داخل کرین اوسوقت دلک شدید کرنا چاہیے - اگر مادہ ربو کا زیادہ ہو اوسوقت تنقیہ مسہل سے کرنا لازم ہو اوس مسہل مین مثل تخم اوٹنگن اور لسفانج اور قثاء الحمار اور شحم حنظل کے داخل کرین - منجملہ تدبیر نافع کے اس مرض مین بعد تنقیہ اور قی کرانے کے آواز لگانا اور رفتہ رفتہ اوسے بلند کرنا ہو کہ آواز لگانے مین قوت زیادہ کرے اور دیر تک لگاتا رہے مترجم باصطلاح موسیقی دانان ہند کے اس طرح آواز لگانے کو سرگم بھرنا کہتے ہین کہ کھرج سے ابتدا کرین اور منتہی درجہ کے ارتفاع تک پہونچادین چہ ارباب تجربہ کی رائے مین انیسوین درجہ سے زیادہ قوت بشری سے ممکن نہین ہو اور اڑھائی سپتک پر تمام ہوتی ہو یعنے کھرج سے تیسرے پنجم سر تک پس مراد شیخ کی بھی یہی ہو کہ بعد تنقیہ کے آواز لگانے کی عادت کرین اور رفتہ رفتہ ارتفاع آواز اور سرون کے اونچا کرنے مین اور سر کے طولانی کرنے مین اور زور اور قوت سے آواز لگانے پر زیادہ کرنے مین کوشش کرین کہ اس ریاضت سے بقیہ رطوبات سینہ اور گوشش کے باعتدال فنا پائین گے اور رقیق جاتا رہے گا متن منجملہ تدابیر کے استعمال سفے کا علی الاتصال ہو خصوصاً بعد کھلانے مولی کے خواہ پلانے چار درہم بورہ ارمنی اور پانچ ادقیہ شراب العسل کے اور یہ تدبیر اوسوقت کرنی چاہیے جب مرض قوی ہوجاے اور صعوبت و دشواری پیدا ہو - خربق سپید بھی زیادہ نافع ہو اور امراض صدر مین بخوف اسکا استعمال کرنا چاہیے - اور اصوب یہ ہو کہ خربق کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے لیکر مولی کے اندر پیوستہ کردین اور ایک شبانہ روز اوسی مولی مین ان ٹکرونکو رہنے دین بعد ازان مولی سے خربق کو نکال کر پھینک دین اور اوسی مولی کو تناول کرین - ایضاً نمک اور رائی ہر واحد ایک درہم اور بورۂ ارمنی نصف درہم نظرون ایک دانق پانچ استار ماء العسل مین جسمین مقدار نشہد کی ایک اوقیہ ہو استعمال کرین - منجملہ تدابیر کے اس مرض مین طبیعت کا ہمیشہ نرم رکھنا اور تلئین طبع کے واسطے بیخ کبر ملح کا استعمال قبل از طعام کافی ہو اور بکریج عتیق جو ایک قسم پھپھوندی کی ہو اور عتیق سے مراد کہنہ سالہ ہو - اور شوربائے مرغ پیر ہمراہ کب قرطم اور آب لبلاب اور آب چقندر کے کہ یہ بھی تلئین طبیعت بخوبی کرے گا - اگر ان چیزون سے طبیعت نرم نہو مارالشعیر مین تھوڑی سی فربیون شریک کرکے خوب جوش دین تاکہ فربیون کی اصلاح ہو اور پھر اس مارالشعیر کو تناول کرین - انجیرون بھی اس

مرض مین زیادہ نافع ہو پھر اگر افتیمون ڈال کر مار العسل کو طیار کرین زیادہ نافع ہوگا اسی طرح اگر مار العسل مین ایک مثقال سپنج داخل کر اسی طرح جوشاندہ انجیر کلان اور فوذنج اور سداب کہ پانی مین پختہ کرکے مار العسل طیار کرین - ایضاً طبیخ حلبہ ہمراہ انجیر کلان کے جسمین قسط بمقدار کثیر داخل کیا جاے اور غذا سے بہت پہلے استعمال کرین اور پھر بعد انحدار غذا کے دوبارہ استعمال کرین - اسی طرح طبیخ زبیب اور حلبہ کا آب باران مین - منجملہ تدابیر کے اس مرض مین ریاضت ہے جو بتدریج سستی سے سرعت کی طرف آتی ہو تاکہ علاج بذریعۂ ریاضت کے اگر تدریجی نہو اختناق اونکے نفس مین نہ پیدا کرے اسلیے کہ ریاضت شدید محرک مادہ کی بہ عنف کرتی ہو - غذا دینے کا وقت مناسب اونکے لیے بعد اوسی ریاضت کے ہو جو ہم نے بیان کی روٹی اونکے واسطے اچھی طرح پختہ کیجاے کہ اوسمین ذرا سی بھی خامی نرہے اور خمیر کے مصالح سے خوشبودار ہو متقل اونکا اون ملطفات سے ہو جنمین حب الرشاد اور زوفا اور سعتر اور فوذنج داخل ہو اور کسی قدر وسومت بھی اونمین ہو - طعام مین اونکے چربیان ارنب اور ابل بیٹے بارہ سنگھا کی اور آہو برہ کی خصوصاً تعالب کی اور اس سے زیادہ رئیلب کی اسلیے کہ ثعلب کا ریہ خاص اس مرض کی دوا ہو اگر اوسکو خشک کرکے اور پیسکر بوزن دو درہم پلایا جاے - اسی طرح ساہی کا ریہ سگوشت کے اقسام ان بیمارون کے واسطے پس سمک ضہری جو نہری ہو اور آجامی نہو یعنے اوس پانی کے جو گرمو نہین نیستان کے سایہ مین فراہم ہوتا ہو اور گوشت عصافیر اور حجل اور دراج کا اور شوربا مرغ کا بھی اونکو نافع ہو - شراب کے اقسام اور پینے مین جو شیرین ہو اور واسطے اعانت کے اونمین ایسی اشیاء ملطفہ کا اضافہ کیا جاے جنمین قوت جلا اور تلئین اور تسخین کی بدرجہ اعتدال ہو - واجب ہو کہ طعام کے بعد سونے اور خواب کرنے مین اونکے فاصلہ رکھا جاے خصوصاً دنکے سونے مین کہ سونا بعد طعام کے قبل از ہضم کے اضر اشیاء رہے ایسے بیمارون کے واسطے - ہان اگر کسی سبب سے سستی اور ماندگی اور حرارت اونکو پہونچی ہو اوسوقت سوجانے مین اگرچہ بعد طعام کے بھی ہو کیا مضائقہ ہو مگر قدرے قلیل سونا چاہیے - اسی طرح مشروبات سے بھی بعد طعام کے احتیاط کرین اور دفعۃً زیادہ پانی سے بھی سیراب نہونے پاوین بلکہ دفعہ دفعہ کرکے تھوڑا تھوڑا پانی پلایا جاے - منجملہ اونھین امور کے جن سے پرہیز کرنا لازم ہے حمام کرنا خصوصاً طعام کے بعد کہ زیادہ مضر ہو - جو جوب از قسم فلہ کے نفاخ ہین اونسے بھی اجتناب کرنا واجب ہو اور کل مشروبات سے پامی ہو خواہ شربت ہو طعام کے بعد اجتناب کرین - ادویہ مسہلہ قویہ جو اونکے لیے مناسب ہین جیسے جاوشیر اور شحم حنظل کہ ہر واحد سے نصف درہم ہمراہ مار العسل کے - اور جند بیدستر ہمراہ اشق کے حب غاریقون کا استعمال ہر مہینہ مین دو مرتبہ واجب ہے جب کہ مرض قوی ہو جاے حب غاریقون کا نسخہ یہ ہو غاریقون مین جزو بیخ سوسن ایک جزو فراسیون ایک جزو ترید پانچ جزو ایارج فیقرا چار جزو شحم حنظل اور انزروت ہر واحد ایک درہم مرکی ایک درہم سپنج مین گولیان باندہ لین مقدار شربت دو درہم - ایضاً شحم حنظل نصف مثقال انیسون سدس مثقال پانی مین گولی باندھین اور بعد استعمال حقنہ کے ان گولیون کو استعمال کرین اور حقنہ ایک زور پہلے کرانا چاہیے اور یہ حقنہ سادہ آب چقندر اور روغن کنجد اور بورق وغیرہ سے طیار کرنا چاہیے ایضاً شحم حنظل دو دانق تخم اونگن ایک دو درہم افتیمون نصف درہم مار العسل مین طیار کرین اور یہ مجموع شربت واحد ہو اسکو تناول کرکے تین گھنٹہ تک صبر کرکے پھر تین اوقیہ مار العسل خواہ ایک اوقیہ پلایا جاے - ایضاً شحم حنظل اور شیح بالسویہ بورق نصف جزو بیخ سوسن ایک جزو جاوشیر ایک جزو گولیان طیار کرین مقدار شربت ڈیڑھ درہم سے دو درہم تک اور بعد استعمال اس دوا کے ایک گھنٹہ تک صبر کرین اور پھر بقدر نصف قوطولی کے مار العسل تناول کرین - ایضاً خردل ایک مثقال نمک طعام نصف مثقال عصارۂ قثاء الحمار

نصف مثقال آٹھ فرص ان سب اجزا کے طیار کرین اور ایک فرص ایک دن درمیان کرکے استعمال کرین بدرقہ ماء العسل کا ہی کہ اس سے طبیعت لین ہوتی ہی اور بسہولت بلغم وغیرہ کا اخراج ہوجاتا ہی۔ اور ادویہ کے استعمال کا عمدہ طریقہ یہ ہی کہ بدل بدل کر مختلف ادویہ کا استعمال کرتے رہین اور ایک ہی دوا پر ہمیشہ خوگر نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ خوگر ہونے سے دوا کی طبیعت عادی ہوجاتی ہی اور اثر پذیر نہین ہوتی۔ اور یہ بھی لحاظ کرنا چاہیے کہ بعض ادویہ مخصوصہ اور ابدان خاصہ مین ایک مناسبت ہوتی ہی اور یہ مناسبت بدون تجربہ کے معلوم نہین ہوتی پھر تجربہ سے اگر کسی دوا کے مناسبت کسی بدن سے معلوم ہوجاے پھر اوسوقت التزام اوسی دوا کے النفع کا لازم ہی۔ واجب ہی کہ جہت اور جانب ریزش مادہ کی بھی دریافت کیجاے پس اگر انصباب مادہ کا از جانب سر کے ہو سر کے علاج مین تدبیر ضروری اور مناسب کرنی چاہیے کہ نزلہ کی آمد بند ہو اور تنقیہ بھی سر کا ہوجاے اوس خلط سی جو سر مین ہے۔ بیشتر مخدرات بھی سر کے ادویہ مین داخل ہوتے ہین اور طین ارمنی منع نوازل مین عجیب النفع ہی۔ مفردات ادویہ جیسے دارچینی ولیسفوریدوس اور جیسے زراوند مدحرج کہ ہر روز نصف درہم اسکا استعمال ہمراہ پانی کے کرین یا سکنجبین ہمراہ شراب کے اور ابہل اور جوز السرو سالیفا شیر شتر ساڑھے چار دانق ہمراہ ماء الاصول کے۔ ایضاً سرکہ مین تخم اوتنگن چند مرتبہ بھگو کر اور دو درہم تخم خرف جسپر روغن بادام شیرین چند قطرہ ٹپکایا ہو بیخ مجیٹھ نصف یا ربع درہم ہمراہ سکنجبین عنصلی کے نافع زیادہ ہی اور عنصل مشوی خصوصاً ہمراہ شہد کے اور زراوند مدحرج۔ ایضاً مطبوخ قنطوریون کا اور قنطوریون کی دونون صنف نافع ہین دونون حالتونمین کہ قنطوریون غلیظ بروقت حرکت کی اور زمانہ ابتدا مین اور قنطوریون رقیق بروقت سکون کے اور زمانہ آخر مرض مین اوسکو شہد کے ہمراہ لعوق بنا کر استعمال کیا جاے اور فوتنجان اور شیح اور سوسن اور کما فیطوس اور جند بیدستر اور اذخر ایضاً ملک الانباط تنہا خواہ ہمراہ قلیل مقدار عاقرقرحا کے اور بارزد اور جاوشیر قوی الاثر اور نافع ہی مگر جو صفر عظیم غصب کو اوس سے پہونچتا ہی اوس سے بچاوکی تدبیر بھی ضرور ہے۔ دوار الکریت شدید النفع ہی۔ ایضاً حرف اور سمسم تیس درہم زوفاے خشک سات درہم مقدار شربت مشابہ حال مریض پر موقوف ہے۔ ایضاً سوکھے ہوے پھپھڑے ثعلب کی پانچ عدد فوذنج کوہی چار درہم تخم کرفس شادنج ہر واحد آٹھ درہم برزالبنج دو درہم اسی ہی دواے مرکب طیار کرین۔ یا عصارہ بیخ عنصل کے ہموزن شہد خالص عمدہ لے کر کوٹکی آنچ پر بستہ کرین اور استعمال کرین مقدار مین ایک بندقہ کے صبح اور شام دونون وقت اسکا استعمال کرنا چاہیے۔ ایضاً جعدہ اور شیح ارمنی اور کما فیطوس اور جند بیدستر اور کندر اور زوفا ہر واحد اکمثقال یہ دو مقدار شربت ہی یا بورق چار جزو فلفل سپید دو جزو انجدان نین جزو اشق دو جزو بیخ مین لت کرکے بقدر بافلات کے تناول کرین تنہا خواہ ہمراہ ماء العسل کے۔ یا جند بیدستر اور زراوند اور اشق ہر واحد اکمثقال فلفل دس حبہ رب انگور ۷ کریقدر بافلات کے ہمراہ سکنجبین کے تناول کرین ایضاً فراسیون اور قسط سیعہ سائلہ اور حب صنوبر ہر واحد ایک مثقال جعدہ اور جند بیدستر ہر واحد ایک مثقال فلفل سپید اور عصارہ فتار المار ہر واحد نصف مثقال شہد مین جمع کرین اور مقدار شربت بوزن بافلا ماء العسل سخن اور گرم شدہ کے ہمراہ۔ ایضاً خردل اور بورق ہر واحد دو جزو فوتنج نہری عصارہ فتار المار ہر واحد ایک جزو خل عنصل مین یکجا کرین اور بمقدار ایک مثقال کے آب شہد خام کے ہمراہ تناول کرین نہار منہ خواہ شیح اور افسنتین اور سداب کو شہد سے معجون کرین خواہ جوشاندہ ان ادویہ کا ہمراہ شہد کے خواہ سلافہ ان اجزا کا شہد کے ساتھ اور ترکیب اول ہمراہ سکنجبین کے مستعمل ہی خواہ جوشاندہ فوذنج کا ہمراہ دودھ کے اگر مزاج

مریض مین حرارت ہو یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ راسن اور آب راسن اس مرض مین شدید النفع ہی منجملہ ادویہ قویہ کے زرنیخ ہمراہ رتنیانج کی ہی کہ اسکی گولیان ربو کے واسطے طیار کیجاتی ہین اور زرنیخ ہمراہ مار العسل کے بھی مستعمل ہی اور کبریت ہمراہ بیضۂ نیمبرشب کے بھی مفید ہی۔ اور یہ جیدہ سی جو قریب باعتدال ہون یہ بھی دوا ہی کہ زیرہ سرکہ آب آمیختہ کے ہمراہ استعمال کیا جاے۔ اور یہ دوا نفس انتصاب کیواسطے زیادہ نافع ہی ایضاً لعاب خرول ابیض کے ہموزن شدید پکا کر لعوق طیار کرین اور جب اختناق کی شدت ہو اور ضیق نفس کی زیادتی ہو اوسوقت بورق چار درہم اور دو درہم حرف کو چار اوقیہ مار العسل مین ملا کر استعمال کرین کہ فوراً اوسی وقت نفع کریگا اور یہ دوا عرق النسا کو بھی نافع ہی۔ جواد ہان اور روغن ان مریضون کی ادویہ مین پکاے جاتے ہین وہ جیسے روغن بادام شیرین اور روغن بادام تلخ اور روغن صنوبر۔ مروخات اور مالش کرنے مین روغن سوسن اور دہن الغار کہ اس سے سینہ کی تمریخ کیجاتی ہی اسی طرح روغن شبت کی بھی مالش۔ بخور اور دھونی مین ہرمال اور گندہک ہمراہ چرنی گردہ گوسپند کے۔ ایضاً مر اور قسط اور سلیخہ اور زعفران اور زراوند۔ ایضاً سیئہ سائلہ اور صبر سقوطری۔ ایضاً زرنیخ اور زراوند کو سپیکر چربی مین گاے کی ملا کر گولیان بنائین اور ایک درہم کے وزن سے روزانہ دس روز تک دھونی لیا کرین دن رات مین تین مرتبہ۔ جو ربو اور ضیق النفس بسبب انجرہ وخانیہ کے پیدا ہوا ہو اور وہ انجرے قلب پر مستولی ہوتے ہون اور اون اخلاط سے ہون جو شرائین مین جاگزین ہین کبھی ایسے مرض مین فصد مفید ہوتی ہی مگر اولی یہ ہی کہ فصد بائین جانب کی کھولی جاے۔ اور جو قسم اسکی بسبب ریح کے پیدا ہوا اوسکے معالجہ مین دو امر مقصود ہوتے ہین ایک یہ کہ تحلیل ریاح کی بآسانی ہو جاے اور یہ امر ملطفات معلومہ سے حاصل ہوتا ہی دوسرے تفتیح سدون کی تاکہ جو ریاح بسبب پڑ جانے سدون کے تحلیل سے عاصی ہین اونکے لیے منفذ اور راہ نکل جانے کی پیدا ہو منجملہ اون ادویہ کے جو ایسے وقت نافع ہون تمریخ روغن نارد ین کی ہی اور اسی طرح تمریخ روغن غار اور روغن سداب کی۔ ضماد ہاے نافعہ سے شبت اور بابونہ اور مرزنجوش ان سب کو پختہ کرکے سینہ اور دونون پہلو کی تکمید کرین اور مشروبات مین سعتر نبا اور امرود سیاد القملی۔ ایضاً سکبنج اور جاوشیر ان دونون مین سے ہر ایک کی مقدار شربت ایک مثقال ہی جسکو چاہین استعمال کرین۔ جو ربو اور ضیق النفس بسبب نوازل کے پیدا ہوا ہو اوسکے معالجہ مین منع نوازل کی طرف زیادہ مشغول ہونا چاہیے اور جو مقدار ریزش سے نزلہ کی سینہ وغیرہ مین فراہم ہو چکی ہو اوسکے اخراج کی تدبیر بذریعہ نفث کے کرنی چاہیے۔ جس قسم مین ضیق النفس کے مظنون یہ ہو کہ بسبب اعصاب کے پیدا ہوا ہی اور درحقیقت یہ ضیق النفس ایک قسم عسر نفس کی ہی اور سوء نفس کی۔ اور اقسام ضیق نفس مین یہ داخل نہین ہی پس اسکا علاج ہمنے باب سوء نفس مین لکھدیا۔ اور جو ربو بسبب یبس اور خشکی کے ہو اوسمین دودہ کا استعمال نافع ہے جیسے شیر خچر کا خواہ بکری کا دودہ اور عصارات اور ادہان بارد مرطبہ اور شراب رقیق مین پانی ملا ہوا اور مسخنات قوی کا ترک اسی طرح محللات اور مجففات سے پرہیز کرنا جیسے کہ اوپر معلوم ہو چکا ہی الغرض یہ سب امور نافع ہین ایسے بیمارون کو طلاہاے مرطبہ اور مراہم اور مروخات جو نرمی اونکا استعمال ہو بھی نافع ہین۔ جو ضیق نفس بسبب حرارت کے پیدا ہوا اور اوسکے ہمراہ التہاب بھی موجود ہوتا ہی اونکے علاج مین مراہم مبردہ اور قیروطی ہاے مبردہ کا استعمال مفید ہی۔ اور یہ قسم بھی قسم سوء نفس کی ہی ضیق النفس اسکو نہ کہنا چاہیے۔ شراب بنفشہ مرنجی اور ماء الشعیر ایسے بیمارون کو نافع ہی۔ جو ربو برودت سے پیدا ہوا ہو اوسمین مسخنات کا استعمال مشروبات اور طلا مین مفید ہی

اور جوشاندۂ حلبہ ہمراہ زیت کے انکو نافع ہی علاج سوءتنفس کا جملہ اقسام سوءتنفس کا علاج اسطرح پر ہی کہ اگر سوءتنفس کے ہمراہ حرارت قلب کی بھی معلوم ہوتی ہو ادویہ مشروبہ اور طلا کرنے کی اودیہ سب مین بارد و اونکا استعمال واجب ہی۔ اور اگر سبب سوءتنفس کا کثرت اون بخارات کی ہو جو قلب مین بادہ بخارات جو ریہ مین اور مقامات سے آکر بھرے ہون اوسوقت باسلیق کی فصد کھولنی چاہیے اور استفراغ بذریعۂ ماء الجبن کے جو بکنجبین اور ایارج فیقرا سے بنایا گیا ہو اور دلک دونون ہاتھ اور پاؤن کا کرنا چاہیے۔ اور اگر بسبب رطوبت رقیقہ کے سوءتنفس پیدا ہوا ہو ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ قوام رطوبت کا معتدل ہوجاے بذریعۂ تغلیظ کی۔ اور اگر رطوبت معتدل سے یہ مرض پیدا ہوا اس وجہ سے کہ اگرچہ قوام مین اوسکے اعتدال ہی مگر مقدار اور کمیت مین کثرت ہے لہذا انسداد مجاری نفس کرتی ہی اوسوقت ایسی دوا جو اوسمین جلا کا اثر کرے استعمال کرنی چاہیے مثل حب صنوبر اور جوزاور زبیب کے۔ سوءتنفس کو آب بادروج بقدر ایک سکرجہ کے جسکو تلسی کہتے ہین بہت نافع ہی یا سداب کا پانی۔ اور اگر بسبب رطوبت غلیظہ کے یہ مرض پیدا ہوا اوسوقت ادویہ منقیہ مذکورہ جنمین جلاء قوی ہی استعمال کرنی چاہئین جیسے عنصل اور زوفا وغیرہ اور باب ربو مین جن ادویہ کا ذکر ہوچکا ہی خواہ باب صدر مین مذکور ہوچکین اونکو یاد کرنا چاہیے۔ اگر انجرہ اور رطوبات مقامات دیگر سے آتے ہون اوسوقت علاج نزلہ اور تنقیہ سر کا واجب ہی لیکن اگر نزلہ ضعف جوہر دماغ سے ہو ایسا نزلہ لا علاج ہی (اور فقط تدبیر تقویت دماغ کی النبہ ہوسکتی ہی) اور جو نزلہ اور مقامات سے آتا ہوا اوسکا علاج یہ ہی کہ جذب مادہ کا دوسری طرف کردیا جاے بعد فصد اور استفراغ کے اور سینہ کی تقویت پر توجہ کرنی زراوند اور سفوردیون اور اسطوخودوس۔ اور دیا قوزاے سادہ اور مقوی ادویہ دیگر سے دونون قسم کی تقویت راس مین نافع ہین۔ اگر سوء تنفس بسبب اعصاب کے حادث ہو تقویت اعصاب کی کرنی چاہیے اور روح اعصاب کی تقویت کردیجاے اور انتعاش روح کردینا لازم ہی روغنہاے خوشبو سے۔ اگر سوءتنفس ورم مری خواہ اوسی کے سوءمزاج سے حادث ہوا ہو اوسکا علاج باب مری کے امراض مین مذکور ہوچکا۔ اگر یہ مرض معدہ کی شرکت سے پیدا ہو معدہ کا تنقیہ اور اوسکی تقویت اوسی طریقہ سے جو باب معدہ مین مذکور ہوگی کرنی چاہیے۔ اور اگر بسبب برودت کے یہ مرض پیدا ہو سعتر نیا اور امرودسیا اور انفروبا سے علاج کرین اگر بسبب یبوست اور خشکی کے عارض ہو فانید ہمراہ شیر تازہ کے تناول کرایا جاے نیز وہ ادویہ جو رافع یبوست کی اور امراض مین مذکور ہوین۔ اور اگر ریاح کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہو کمادات جو باب ربو مین مذکور ہوے اونکا استعمال کرنا چاہیے یا اور کمادات یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ زعفران ادویۂ نافعہ سے ہی سوءتنفس کے واسطے اسلیے کہ تقویت آلات نفس کی کرتی ہی اور سانس کی آمد برآمد آسانی کرتی ہی علاج عسر نفس یہ بھی اسی قبیل سے ہی اگر رطوبت سبب عسر نفس کا ہو اوسوقت جالینوس اجازت دیتا ہی کہ دواے عنصل کو ماء العسل مین ملاکر ہریمینہ مین دو مرتبہ استعمال کرین اور مقدار شربت کی ۷ قیراط ہی اور جس روز اس دوا کا استعمال ہو مریض کو چاہیے کہ نہ تکلم کرے اور نہ کسی قسم کی حرکت کرے روز استعمال سے دو دن پہلے اور بعد کھانے دوا کے سات گھنٹہ کا زمانہ گذرکے روٹی ہمراہ شراب کے جو پانی ملی ہوئی کھلائی جاے اور شب کو زردی بیضہ ہمراہ لب جزکے۔ اور صبح کو دوسرے دن جوزہاے مغز جو بہت چھوٹے چھوٹے ہون اونکا شوربا اور دوسرے روز کی شب کو بلایا جاے۔ پھر اگر اس تدبیر سے ازالہ مرض کا نہو معجون الہی کا استعمال کرین اور دواے اذرد ماخس کا خصوصاً اگر مرض کا زمانہ طولانی ہوجاے۔ پھر اگر بسبب

احداث کا سر سی ہو ہر ہفتہ مین صابون اور بورق سے سر دھونیکا التزام کرین اور جمینکین زیادہ لیتے رہین اور رب توت سے غرغرہ کرین صبر اور مر کی ملا کر اور تمریخ کی ریاضت پشت پر کرنی چاہیے اور پاؤن کی پنڈلیون کی بندش اوپر سے شروع کرکے نیچے تک باندھتے ہوئے چلے آئین اور ادویہ منقیہ صدر از قسم لعوق اور حبوب کے جو اوپر مذکور ہو چکین اونکا استعمال کرین - ایک حب کا نسخہ یہ ہی شبح اور شاہترے نرم سداب کی اور خشخاش انیسون سب ہموزن لیکر بقدر دانہ نخود کے گولیان بنائین اور ہر روز دو گولیان ہمراہ سکنجبین خصوصاً سکنجبین عنصلی کے تناول کرین ایضاً جند بیدستر اور شبح ہر واحد ایک جزو افسنتین اور مکون ہر واحد نصف جزو کو بقدر دانہ نخود کے گولیان طیار کرین - لعوق ارنب بھی انکے واسطے عمدہ دوا ہے - ایضاً پونہ اوس چونک کا جو نیچے گھڑے پانی کے ہوتی ہی اور وہ چونہ اسطرح بنایا جاے کہ چونک کو ایک کوزہ مین بند کرکے اسقدر سوختہ کرین کہ راکھ ہو کر سپید مثل چونہ کے ہو جاے اوسکو ہمراہ شہد کے ہر روز ایک ملعقہ جو بورن تین درہم کے ہوتا ہی تناول کرین - اسوقت یہ طریقہ علاج کے نافع ہین کہ مرض عسر نفس کا عصبی ہو - لیکن اگر حرارت سے ہو اوسوقت یہ قرص نافع ہوگا - گلسرخ چھ درہم بیخ سوسن چودہ درہم انیسون دو درہم لک ریوند چینی مصطگی ہر ایک عصارۂ خافث عصارۂ افسنتین سنبل انیسون رازیانہ ہر واحد تین درہم زعفران نصف درہم تخم خیار اور قثاء اور بطیخ اور کدو ہر واحد ایک درہم صمغ عربی کتیرا رب السوس ہر واحد ایک درہم - واجب ہو کہ استفراغ اسطرح کیا جاے کہ اخلاط حارہ کا اخراج کردے - اگر بسبب ضعف عصب کے یہ مرض پیدا ہوا ہو خواہ کوئی اور آفت عصبی اسکا سبب ہوا اوسوقت واجب ہی کہ تقویت روح عصب کی بمثل دوا المسک شیرین خواہ تریاق فاروق وغیرہ سے کرین یا ادہان حارہ سے جیسے روغن نرجس اور سوسن اور رازقی یعنے زنبق سپید یا وہ ادہان جو مصالحہ ہاے گرم اور خوشبوہاے مصنوعی سے طیار ہوے ہون خواہ اطیاب جوان روغناے مذکورہ سے طیار کیجائین روغن زعفران اور خود زعفران بدرجۂ غایت نافع ہی - اگر سبب مرض کا کوئی چوٹ ہو جو سنابت مین انھین اعصاب کے پہونچی ہو اوسکا علاج مناسب مقامات ورم کے کرنا چاہیے

مقال دوسرا صوت کا بیان آواز کا فاعل اور پیدا کرنے والے وہ عضل ہین جو حنجرہ کے نیچے واقع ہین اور جسقدر حنجرہ کشادہ ہوگا اوسی قدر آواز پیدا ہوگی اور جسقدر ہوا سے مخرج یعنے نکالے ہوئی منفع ہوگی اور قرع لہاۃ واقع ہوگا اوسی قدر آواز مین کمی بیشی ہوگی - آلہ آواز کا اور جسم جو شبیہ لسان المزمار کی ہی اور یہ آلہ پہلا ہی در اصل اور باقی آلات بمنزلہ اعوان اور معینات کے ہین - باعث یعنے برانگیختہ کرنے والا مادہ صوت کا (یعنے اوس ہوا کا جو ریہ سے برآمد ہوتی ہے) حجاب اور عضل صدر ہی اور مودی یعنے پہونچانے والا مادہ صوت کا ریہ ہی اور مادہ صوت کا وہ ہوا ہی جو حنجرہ کے نزدیک آکر اوسمین تموج اور حرکت پیدا ہوتی ہی - جب آواز کے پیدا کرنے کی یہ کیفیت ہوا اب ضرور ہوا کہ جو آفت آواز مین پیدا ہوگی یا تو اسباب فاعلی مین آواز کے ہوگی یا سبب برانگیختہ کرنے مالی مادہ صوت کی یعنے حجاب اور عضل صدر کی ہوگی یہ آفت جو آواز مین پڑتی ہی یا تو بطلان آواز ہو جاے، خواہ نقصان آواز کی بلندی اور پستی مین خواہ تغیر اوسکی بحوجت یعنے گرفتگی مین یا باریکی مین خواہ گرانی اور ثقل اور خشونت اور ارتعاش یعنے آواز مین تھرانا وغیرہ پس یہی آفات اور امراض آواز کے ہین - ہر ایک قسم ان اسباب کی اپنا فعل اضرار کا یا تو سوء مزاج مفرد سے کرین گے خواہ سوء مزاج مادی خصوصاً کہ مادہ نزلہ سے جو حنجرہ کو عارض ہو یا بسبب عارض ہونے انحلال فرد کے مثلاً جراحت یا انقطاع یا ورم یا درد خواہ ضربہ اور سقطہ کہ جو حنجرہ کو عارض ہون - کبھی آفت خاص حنجرہ مین ہوتی ہی - اور کبھی بشرکت مبدا قریب کے اعصاب وغیرہ سے جو اس عضل تک باریک اور نوکدار ہو کر پہونچتا ہے خواہ

بشرکت سباری معدہ کے ہوتی ہو مثل دماغ کے کبھی یہ آفت بسبب فکرت عضو قریب کے ہوتی ہو اعضاء غذا اور اعضاء نفس سے یا بشرکت ان اعضاء کے جو دونون اعضاء مذکور کو محیط ہین جیسے فقرات کی گرہان یا حنک سے ہوتی ہو اسلیے کہ تغیر حنک کا بطرف رطوبت خواہ یبوست اور خشونت کے کبھی آواز مین تغیر پیدا کر دیتا ہو۔ اور ازین قبیل لہات اور لوزتین کا قطع ہو جانا کہ ایسا آدمی جب آواز لگاتا ہے ایک وغدغہ قوی کا احساس کرتا ہو۔ جو خواہ مخواہ کھنکھارنے کی طرف بے تاب کر دیتا ہو اور بیشتر ایسے آدمیون کی حلق ہر ایک چیخنے کے بعد بند ہو جاتی ہو یا تغیر صوت مین بسبب کسی شے ایذا دہندہ کے پیدا ہوتا ہو اسلیے کہ تغیر آواز مین شدت سے حرارت اور برودت ریہ کی اور اوسی کی رطوبت خواہ سیلان قیح سے جو ریہ کی طرف ہو اور ام سے پیدا ہوتا ہو یا سیلان نوازل جو ریہ کی طرف ہو اسی طرح یبوست سے ریہ کی تغیر آواز مین پیدا ہوتا ہو حرارت سے ریہ کی آواز کی مقدار عظیم ہو جاتی ہو اور برودت سے باریک اور چھوٹی پڑ جاتی ہو اور خشونت آواز کی ریہ کی یبوست سے پیدا ہوتی ہو اور اسوقت آواز آدمی کی شبیہ آواز کراکی یعنے کانگ کی ہو جاتی ہو اور رطوبت سے ریہ کی بوجہ یعنے گرفتگی پیدا ہوتی ہو اور ملاست سے ریہ کی آواز معتدل اور املس ہوتی ہو جسوقت ریہ رطوبت سے بھر جاوے اور فصبہ ریہ بھی رطوبت وغیرہ سے پاک نہو اوسوقت آدمی کو قدرت نہوگی کہ بلند آواز سنانے کے ساتھ لگا سکے اسلیے کہ بلندی اور صفائی آواز کی بقدر صاف ہونے ریہ اور حنجرہ کے ہوتی ہو اور پستی آواز کی اور ناصاف ہونا اسکی ضد مین ہوتا ہو۔ کبھی آواز اپنی گرانی اور سبکی مین بقدر کشادگی اور تنگی قصبۂ ریہ کے مختلف ہوتی ہے۔ جسوقت آفات مذکورہ اعضاء باعثہ صوت یعنے عضل مین اور اعضاء مودیہ مادہ صوت یعنے ریہ مین شدید ہون اور بالکل باطل ہو جاوینگی اور یہ کچھ ضرور نہین ہو کہ کلام کرنا بھی باطل ہو جاوے اسلیے کہ کلام کرنا کبھی نفس معتدل سے بھی پورا ہو جاتا ہو مثلاً کسی شخص کے عصب راجع مین (برودت حاجت کھولنے عصب مذکور کے لوہے سے) برودت پہونچ گئی تھی تو نصف آواز اوسکی جاتی رہی تھی اور ایک اور آدمی کے مرض خناز یر کے علاج مین ایک عصب دونون عصب راجعہ مین سے کٹ گیا تھا اوسکی بھی نصف آواز منقطع ہو گئی تھی۔ اگر آفت عضلہ حنکی سے مین ہو آواز مین بحوجت زیادہ ہوگی اور اگر آفت عضلہ محرکہ باسطہ مین ہوگی آواز خناتی ہوگی بلکہ اکثر اسی آفت سے مرض خناق پیدا ہوتا ہو پھر اگر آفت عضلہ محرکہ قابضہ مین ہوگی صوت لغنی ہو جاوے گی۔ اور جب اس عضلہ کا فعل باطل ہو جاوے تو آواز بھی باطل ہو جاوے گی۔ اگر اسی عضلہ مین باستر خاے ناقص پیدا ہوگا اور حالت شبیہ رغشہ کی آواز مین کسب کپنی پیدا ہوگی۔ اور اگر رطوبت اسقدر ہو کہ از خود پیدا کرے بحوجت صوت پیدا ہوگی۔ پس بحۃ الصوت جسوقت عارض ہو رطوبت سے عارض ہوگی اوسی رطوبت سی ہوگی کہ اگر اوسکی مقدار تھوڑی سی زیادہ ہوتی تو رغشہ اور تھرتھری آواز مین پیدا ہوتی اور اگر زیادہ کثرت اوسمین ہوتی آواز کو بالکل باطل کر دیتی۔ کبھی بحۃ الصوت بسبب تعب آلات صوت کے عارض ہوتا ہو کہ اون آلات مین اعیا یعنے ماندگی خواہ ورم یا کھچاو اور تناو عارض ہو۔ بدترین اقسام بحۃ الصوت کی وہ قسم ہو کہ بعد طعام کے پیدا ہو۔ کبھی بسبب ایسی برودت کے جو خشونت پیدا کرے خواہ حرارت باقراط سے ایسی دونون برودت اور حرارت جو سوء مزاج پیدا کر دین اور اسی طرح سہر اور بیداری مفرط اور اغذیہ مخشنہ جیسے خشونت پیدا ہو اُنسے بھی بحۃ الصوت واقع ہوتا ہو۔ کبھی زیادہ چیخنے اور چلانے سے اور کچے آنے ایک نرمی کے بوجہ چلانے کے طبقہ غشیہ جو حلق اور حنجرہ مین ہے بحۃ الصوت عارض ہوتا ہو۔ بحوجت صوت جو شرائح کو عارض ہوتی ہو پھر اوسکا ازالہ نہین ہوتا۔ اگر صیف شمالی یا لبس ہو اور خریف اوسکے بعد جنوبی مطیر آوے بحوجت صوت کی اوسوقت کثرت ہوگی سودا لی جسوقت ظاہر ہون اور نمایان ہو جاوین اکثر اوقات ایسا ہوتا ہون گے جن سے صلاح صوت ہوتی ہو یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ لغنہ آدمی جو بناوٹ سے انکار نہین کرتے بلکہ اونکی حالت شبیہ

بہ ضعفا سی خشوع اور فروتنی کے لائق ہو اسلیے کہ قوت اونمین بہت کم ہوتی ہو اور تصرف سے ہوائے کثیر مین بسبب ضعف کے عاجز ہوتے ہین وہ لوگ اپنے حنجرہ کو اسقدر تنگ کرتے ہین کہ بحۃ الصوت پیدا ہوتی ہو۔ ضعیف القوی آدمی اگر کوشش بھی کرے کہ اوسکا حنجرہ وسیع اور کشادہ ہوجاے اوز اوسکی آواز ثقیل اور گران برآمد ہو ہرگز اس امر پر وہ قادر نہین ہوسکتا **علاج انقطاع صوت کا** اگر انقطاع صوت کا کسی سوء مزاج سی جو بعض عضل حنجرہ مین واقع ہو پیدا ہوا ہو خواہ کسی آفت سے اوسی عضلہ کی ہو اوسکا علاج اوسی طرح کرنا لازم ہو جو باب عضلہ مین مذکور ہو اور معلوم ہوچکا ہو۔ اور جو شخص ابتداے انقطاع صوت کا احساس کرے اوسپر واجب ہو کہ جلدی اوسکی تدبیر کرے قبل ازانکہ مرض مین زور آنے پاے۔ چاہیے کہ زردی بیضہ کی بھنی ہوئی اور چکنائی سی چرب نیمگرم تناول کرے خواہ شیر تازہ دوشیدہ ان دونون سے بقدر ایک ملعقہ یعنے تین درم کے تناول کرے اور پانی سے تین روز تک اپنے کو بچاے اور حسو مین اوس شئی کو اختیار کرے جو اندر انار بیدانہ شیرین کے پختہ ہوجاتا ہے کہ اوسے کوٹ کر خاکستر گرم مین پختہ کرے اور جب نرم ہوجاے اوپر کا سخت چھلکا اوڈھیڑ کے اندر کی رطوبت کو چمچہ وغیرہ سے خوب ہلاے اور تھوڑا سا ر السکر ملاکر پی جاے۔ اگر انقطاع صوت رطوبت سے عضل قریب حنجرہ کے پیدا ہوا ہو یا حنجرہ مین ارخاء بدرجہ نہایت پہونچکر موجب انقطاع صوت ہوا ہو اور درد اوس مقام پر نہو اور کدورت اور ثقل موجود ہو اوسوقت لازم ہو کہ انجیر خشک اور فودنج لے کر دونو کو پختہ کرے بعد ازان صمغ عربی کو اونکے سلاقہ سے اسقدر ملاے کہ شہد کے مانند گاڑھا اور غلیظ ہوجاے اور لعوق کے طور پر استعمال کرے یا مراد ر زعفران کو دو شاب انگوری کے ہمراہ تناول کرے۔ یا زعفران ساڑھے تین درہم اور دو درہم مراد ر رب السوس اور کندر ہر واحد ایک درہم کو رب عنب خواہ شہد کے ہمراہ استعمال کرے۔ یا زعفران ایک جزو اور حلتیت نصف جزو اور شہد تین جزو سب کو پکاے تا انیکہ بستہ ہوجاے اور گولیان طیار کرکے ایک گولی ہر وقت زبان کے نیچے رکھے۔ لعوق کبریت بھی نافع ہو۔ چیانا شاخہاے نرم کرنب تازہ کا اور مغونٹ گھونٹ پینا اوسکے پانی کا تھوڑا تھوڑا کرکے زیادہ نافع ہو۔ اگر لعوق کرنب سے فائدہ نہو اوسپر تھوڑا سا حلتیت اور آرد کرسنہ اور حلبہ چھڑکنا چاہیے۔ کراث شامی اور بنطی اور بصل اور اوسی کا عصارہ اور ثوم اور پستہ اور انگور شیرین جاڑون کی فصل مین جو ہوتا ہو یہ بھی نافع ہو۔ الیضاً زنجبیل پرورده جو نرم ہوگئی ہو اور پرورده ہونے مین بدرجہ نہایت پہونچ گئی ہو اوسے اسقدر باریک کرکے کوفتہ کرین کہ مثل زردی بیضہ کے باریک ہوجاے اوسکے اوپر نصف وزن دار فلفل سرمہ سا باریک پسی ہوئی چھڑکین اور چہارم حصہ زعفران بھی ایسی ہی باریک اور ہموزن مجموع کے نشاستہ اور نبات گھولکر قوام معجون کا طیار کرین خواہ شہد بجاے نبات کے داخل کرین یہ دوا زیادہ تنقیۂ رطوبات کرتی ہو۔ منجملہ اغذیہ کے جو دونون جنب حنجرہ کی مقوی ہو جیسے اکارع خصوصاً گاے کے پاچہ کہ مریض انکو ہمراہ شہد کے خواہ شہد مین پختہ کرکے تناول کرے اور فقط پاچہ کی عصب کو کھلانا چاہیے۔ اگر انقطاع صوت بسبب یبوست کے خصوصاً بمشارکت مری کے پیدا ہوا ہو اور اوسکی علامت یہ ہو کہ ہمراہ بحوحت کے عظم صوت نہو بلکہ آواز چھوٹی اور حدت اور صفائی کے ساتھ کہ خشونت اور درد بھی ہو اوسکا علاج یہ ہو کہ سوتے وقت تین درہم روغن بنفشہ ہمراہ شکر طبرزد کے تناول کرے۔ لعاب اسبغول ہمراہ شربت شکر کے بھی مفید ہو۔ غذائین جو تر ہین اور شوربا چوزہاے مرغ بطور یخنی کے اور شوربا بالقول معلومہ کا۔ انجیر انقطاع صوت کے واسطے ہر طرح سودمند ہو رطوبت سے یہ مرض پیدا ہو خواہ یبوست سے اور دواے انجیر جو فودنج سے بنائی گئی ہو بھی نافع ہو۔ چت لیٹنا ضعف صوت اور بحۃ الصوت

کے واسطے نافع ہی علاج بحۃ الصوت وخشونت کا اسباب بحۃ الصوت کی ابھی مذکور ہو چکے ہین اب اوسکا علاج بیان کیا جاتا ہے جسکی آواز گرفتہ ہوا ور پڑجاے اوس پر واجب ہی کہ ایک نرش اور مالح خشن اور حریف یعنے تیز چیز سے پرہیز کرے اور اگر ان اشیا کے ذریعہ سے علاج مرض کا قصد ہو لازم ہی کہ ادویہ لینہ کے ساتھ ملاکر استعمال کرے - اگر بحۃ الصوت زیادہ چیخنے اور چلانے کی وجہ سے پیدا ہوا ہو انجیر اور نبع اور صبر ان اجزا سہ گانہ کو ہموزن لے کر بیضہ مین ملاے - اور حسوکے طور پر لباب گندم کا اور کشک شعیر اور روغن بادام کو استعمال کرے - اور طلا یعنے بوزۂ انگور بھی نافع ہی اور جو ادویہ انقطاع صوت کے بات مین مذکور ہوئی ہین وہ بھی مفید ہین خصوصًا دواے حلتیت ہمراہ زعفران کے - اگر اوسوقت حرارت ہو پس شور باسرمق اور خبازی کا اور ماء الشعیر اور تخم خیار شنبر شستہ اور بادام - اگر بسبب برودت کے یہ مرض پیدا ہوا ہو دواے حلتیت اور زعفران مذکور بھی نافع ہے اور یہ دواکہ رائی کو بریان کرکے تین جزو اور فلفل ایک جزو مرکی اور لبنی (بضم لام جسکو سیئہ سائلہ کہتے ہین) اور قشہ ہر واحد چار جزو ان سبکی گولیان بناکر زبان کے نیچے رکھے - یا مرکی دو درہم اور لبان دس درہم طلا مذکور مین جمع کرے - اور اگر چلانے اور تعب سے آواز گرفتہ ہوگئی ہو حمام سے جملہ اقسام اعیا اور ماندگی کو نفع ہوتا ہی - اور اغذیہ مرخیہ اور منفیہ جیسے دودھ اور زردی بیضۂ نیمبرشت بے نمک اور اطریہ اور احساء معروفہ اور شوربا سے سرمق اور خبازی اور جو چیزین مشابہ اسکے ہین اور حبوب جو نشاستہ اور کتیرا اور رب السوس اور صمغ عربی سے طیار کیجائین اور حبوب لینہ اور منضجہ کہ اگر ورم کے مثل کوئی شئے ہو ان حبوب سے تحلیل پاجائیگا - اسی طرح غرغرہ اور لعوقات لینہ - منجملہ اوسکے وہ دوا ہی جس سی خوانیق حارہ کا علاج کیا جاتا ہی اسیطرح وہ احساجنمین تغریہ کے ہمراہ جلابھی ہو اور لذع نہو جیسے وہ سنوجو آرد باقلا اور تخم کتان سی بنائین ان سب سی زیادہ قوی صمغ بطم یعنے بُن کا گوند - واجب ہی ایسے مریض پر کہ شراب کو قطعًا ترک کرے خصوصًا ابتداے مرض مین - اور اگر ورم ہو اور پھر وہ ورم جب ادبھرے یا ٹوٹ جاے شراب شیرین کا پینا جائز ہی - مولی پختہ کی ہوئی اور مری بھی اونکو نافع ہی - اگر رطوبت سے یہ مرض ہو پس اون ادویۂ مجلیۂ مذکورہ کا استعمال انقطاع صوت مین ضرور ہی اور یہ سب ادویہ اس مرض کو نافع ہین - احساجو آرد باقلا اور تخم کتان سی بناے جائین اور ادہمین آرد کرسنہ بھی داخل ہونا نفع ہی اور خود آرد کرسنہ اس مرض مین نافع ہی - اسی طرح وہ ادویہ جو درجہ اولی مین جلا کے ہین - اسی طرح اطریہ اور لبن پھر اوسکے بعد گھی اور دو شاب انگور اور اصل السوس اور رب السوس پھر اوسکے بعد باقلا ہمراہ شہد کے اور مُنبج انجیر کے ساتھ اوسکے بعد مُر اور عنصل اور جو ادویہ قائمقام ہین ان دونون کے - اور اگر یہ رطوبت بسبب نوازل کے ہو مریض کو خشخاش اور رب خشخاش دیا جاے - خشونت آواز اور کدورت کو اوسکی کبابہ کا چبانا صاف کردیتا ہی - بحوحت صوت کی دور کرنے والی یہ بھی دوا ہی کہ آب انار شیرین کو جوش دین اور روغن بنفشہ اوسپر ٹپکاکر قوام درست کرین ادویہ جو آواز کی ملاست کی حفاظت کرین جو دوا کہ آواز کی ملاست اور چکناہٹ کو محفوظ رکھین جیسے باقلا اور حب صنوبر اور زبیب اور انجیر اور صمغ اور حلبہ اور تخم کتان اور خرما اور اصل السوس اور بادام خصوصًا بادام تلخ اور قصب السکر اور سپستان اور شراب العسل ہمراہ بیضہ کے جو آئندہ مذکور ہوتی ہی - منجملہ ادویۂ حارہ کے مرار حلتیت اور فلفل اور بارزد اور لبان علک البطم فوتنج ریتانج اور لبنی عنصل اگر حرارت اور میں سے یہ مرض پیدا ہوا ہو اور اصول جاوشیر - ادویۂ باردہ سے حب الفثا اور حب القرع اور نشاستہ کتیرا اور صمغ عربی اور لعاب اسبغول اور حلاب رب السوس - اور زردی بیضہ کی نہایت لائق مادہ ہو واسطے مرکب کرنے

ان ادویہ کے یعنے ہر ایک دوا کو اس قسم مین بحبۃ الصوت کی زردی بیضہ سولت کرکے طیار کرین اسیطرح شیر دوشیدہ تازہ **صوت خشن کا علاج** خشونت آواز مین برودت سے بھی پیدا ہوتی ہو اور تو تر اور کھچنے سے عضل صوت کے اور ایک حالت جو مثل تشنج کے ہو عضل صوت مین پڑتی ہو اور اس سے بھی کہ رطوبت عضل مذکور کی خشک ہوجاے اور کثرت ترنم سے اور قطع لمات کے بعد اندمال سے جو خشکی پیدا ہوتی ہو اوس سے بھی اور جماع سے بھی خشونت صوت پیدا ہوتی ہو۔ علاج اوسکا پرہیز کرنا اون اشیا سے جنکا ذکر اوپر ہوچکا یعنے ترش اور تیز اور ترنم کا ترک کرنا اور ملینات جو باب بحوحت مین مذکور ہوچکے اونکا استعمال اور انجیر تر و تازہ اور خشک اور زبیب خصوصاً کہ روغن بادام مین بھگو یا ہو زیادہ نافع ہو اور نفع عظیم پیدا کرتا ہو۔ جو خشونت کہ لمات کے قطع سے عارض ہو پس تجویز صائب یہ ہو کہ عفید عنب یعنے رب انگور کو پختہ کرکے ہموزن اوسکے شہد ملائین اور دونون کو اسقدر پختہ کرین کہ رغوہ یعنے کف برآمد ہونے لگے اوسکے بعد آب گرم ملاکر اوسی سے غرغرہ کرین اور مریض کو اسکا پلانا بھی ضرور ہو پر انار ب انگور تازہ سے عمدہ ہو **صوت قصیر کا بیان** کمی آواز کا سبب نفس کا قصیر ہوتا ہو۔ اور واجب ہو کہ تطویل نفس کی اگر کرنی منظور ہو بتدریج اور رفتہ رفتہ کرین اسطرح کہ پہلے عادت حصر نفس کی کرین اور پھر بتدریج ریاضت کو بڑھاتے بڑھاتے اوتار چڑھاو کو آواز کی اوسکی بلندی اور پستی یعنے سُر و نکے نشیب و فراز مین جس کو سرگم کہتے ہین آخری درجہ تک پہونچائین اور احصار یعنے دوڑانا آواز کا ایک سُر سے دوسرے سُر تک اسمین بھی تدریج اور آہستگی کو ملحوظ رکھین اسلیے کہ احصار محتاج تطویل نفس کا ہے متر جم بسبب اسکے کہ روانی اور چل پھر آواز کی بذریعہ مینڈ اور گمک خواہ دیگر طرف کے یہ سب محتاج اسی کے ہین کہ ایک سُر دیر تک قائم رہو اور فوراً اوتار چڑھاو جسکو چھوٹ کہتے ہین بدون قوت شدید اور مشاقی تام کے بڑی بڑی کنلا دلون سے بھی نہین ہوسکتا چہ جا کہ مریض قصیر النفس **متن** حمام حار مین دیر تک ٹھہرنا بھی ایسے شخص کو واجب ہو اور جملہ ایسے مقامات مین درنگ کرنا اور ٹھہرنا جہان کہ سانس جلد چلے اور زیادہ سانس لینے کی وہان ضرورت ہو اور یہ بھی واجب ہو کہ ایسا مرض حبس نفس کی بھی خوگری کرے اور یہ جملہ امور مذکورہ بالا کو برابر کیا کرے اور ریاضت بھی کرے اور استحمام کرے اور حمام سے نکلنے کے بعد شراب کا استعمال کرے اسلیے کہ شراب سے روح کو زیادہ غذا ملتی ہو اسی طرح بعد طعام کے بھی شراب کا استعمال کرے اور لازم ہو کہ مقدار کثیر شراب کی ایک ہی سانس مین پیجاے۔ نوم بھی ان لوگون کو نافع ہو **صوت غلیظ** کبھی اسباب بحۃ الصوت جو مرخی اور کشادہ کرنے والے مجاری کے ہون اور اسی طرح زیادہ چیخنے اور چلانے سے آواز بھاری اور غلیظ ہوجاتی ہو اور اس مرض کا علاج صعب اور دشوار ہو۔ جو لوگ لوبنی اور سنیائی روشن چوکی الغوزہ وغیرہ جنکے بجانے مین پھونکنے کی ضرورت ہو اور وہ لوگ ایسے ہی باجے بجانیکی مزاولت اور مشق رکھتے ہین اونکی آواز بھی غلیظ اور گندہ ہوجاتی ہو اسلیے کہ اونکی سانس منقطع ہوجاتی ہو اور احتباس اوسکا ریہ مین ہوکر احتباس مجاری پیدا کرتا ہو **صوت دقیق** باریک آواز گندہ اور غلیظ آواز کی ضد ہو۔ اور اسباب اسکی ضد اسباب صوت غلیظ کے ہین جیسے بیداری اور ماندگی اور ترنم خصوصاً بعد طعام کے اور ریاضت ایسی جو تعب پیدا کرے اور استفراغات علاج اوسکا یہ ہو کہ آواز لگانی موقوف کردے اور ریاضت معتدل کا جو خشونت آواز کی پیدا کرے التزام کرے اور غذاہاے معتدل اور حمام ہر صبح کو اختیار کرے اور قوالض اور مجففات کو قطعاً ترک کرے اور باہ یعنے زیادہ مجامعت سے احتراز کرے **صوت مظلم** اور مکدر یہ آواز ہو جو مشابہ آواز قلعی اور سیسہ کے ہو جب ٹھونک کر اوسے بجائین سبب اس آواز کا رطوبت غلیظ ہو جسمین زیادہ غلیظ ہوا اور ریاضت اور مصارعت یعنے کشتی لڑنا اسمین مفید ہو اور آواز کو بند رکھنا خواہ تھکانا اور دلک بالبس غرقہ ہاے کتان سے اور حمام مین داخل ہونا

اور غذاہاے ملطفہ جو تقطیع پیدا کرین جیسے کہ سمک ماے اور شراب کہنہ کا پینا صوت مرتعش جس شخص کی آواز مین رعشہ ہو اوسے اجازت اس امر کی دیجاے کہ ہرگز نہ چیخے اور نہ چلاے اور بلند آواز سے نہ بولے پورے ایک مہینہ تک نہ بولے اور کلام کرنے مین بھی کمی کرے جہان تک ممکن ہو اور ضحک اور ہنسی کو ترک کردے اور حرکت اور دوڑنا اور بلند جگہ پر چڑھنا اور اونرنا اور غضب اور دونون ہاتھ کو پھیلانے اور دراز کرنے سے باز رکھنا بلکہ اونکو ارام دینا حرکت اور پھیلانے وغیرہ سے جسقدر ممکن ہو بعد ازان چت لیٹنے کو اختیار کرے اور بہ تکلف اوس سے کلام کرایا جاے اور بولنے کے وقت اوسکے سینہ پر بوجہ کسی وزنی شئ مثل سیسہ کے استار رکھا ہو کہ اوسکی برداشت کرسکے ۔ افضل اغذیہ ایسے شخص کے واسطے وہی غذا ہی جو اوسکے دونون پہلو کو قوت دے اور وہ غذا عضل اور اکارع سے و نیز جس غذا مین تغزیہ اور قبض ہو اختیار کرنی چاہیے **مقالہ دوسرا سعال اور نفث الدم کا بیان** سعال یعنے کھانسی ایک حرکت ہے منجملہ اون حرکات کے جنکے ذریعہ سے طبیعت ایذا کو کسی عضو سے دفع کرتی ہی اور کھانسی کی حرکت سے ایذاے ریہ اور اعضاے متصل بریہ اور اعضاے مشارک کی ایذا دفع ہوتی ہی جسطرح عطاس اور چھینک سے دماغ کی ایذا دفع ہوتی ہی ۔ کھانسی کی حرکت انبساط اور انقباض سے صدر کے اور حرکت سے حجاب کی تمام ہوتی ہی ۔ کھانسی یا کسی سبب خاص سے جو ریہ مین ہوا وٹھتی ہی ۔ یا بر سبیل مشارکت کھانسی پیدا ہوتی ہی ۔ اور سبب موجب سعال کا یا بادی ہی یا واصل ہی یا سابق ۔ اسباب بادیہ سعال کے سینہ کو ماؤف کردیتے ہین مزاج مین اور ہیئت مین جیسے کوئی برودت خارجی جو ریہ اور اون عضلات ریہ کو پہونچے جو سینہ مین ہین خواہ اور اعضا کو برودت پہونچے اوس ہوا سے جسکا استنشاق ہوا ہی یا آب سرد کے پینے سے خواہ اور کسی دوا یا غذا کی برودت پہونچے اوسوقت طبیعت اس برودت کے دفع کرنے کے واسطے متحرک ہو اور دفع موذی پر آمادہ ہو خواہ اور شئ ان اسباب بادیہ سے اونھین اعضا تک پہونچکر اونمین سخونت پیدا کرے یا کوئی شئ یبوست پیدا کرنے والی یا خشونت پیدا کرنے والی جیسے دخان اور غبار خواہ ذائقہ کسی غذاے زنش اور تیز کا یا کوئی شئ غریب نادر جو اوس مجری مین پڑجاے کہ سواے نفس کے اور کسی چیز کے پڑجانے کو وہ مجری قبول نہین کرتا ہی جیسے کہ وہ کھانسی جو طعام خواہ پانی کے پڑجانے سے اوسی مجری مین اوٹھتی ہی جسوقت آدمی غافل ہو خواہ کلام کرنے مین مشغول ہو اور نوالہ اوسی مجری مین اوتر جاے ۔ اسباب واصلہ کھانسی کے جیسے وہ اسباب بدنی جو سخن ہین مزاج ریہ وغیرہ کے خواہ برودت پیدا کرنے والے ہین یا مرطب ہین یا مجفف اور وہ اسباب بلا مادہ ہون خواہ مادی ہون دموی ہون یا صفراوی یا بلغمی رقیق ہون یا غلیظ یا سوداوی ہون مگر سوداوی اسباب کا سورث سعال ہونا کمتر ہی ۔ یہ مادہ اوپر سے ریزش کرتا ہوا سلیے کہ جب تک یہ مادہ منصبہ قصبہ ریہ پر پھسلتا رہیگا جیسے کوئی شئ اوترتی ہوئی اوپر سے دیوار کے پھسلتی ہوئی پر آتی ہی ۔ شدید کھانسی پیدا نکرے گی ہان جب فضاے قصبہ پر ریزش کریگی اوسوقت کھانسی کا ہیجان ہوگا اور اسی طرح جب اس مادہ مین لذع ہوگا اور اسی طرح جب یہ مادہ ریہ مین جاکر ٹھہر جائیگا اور طبیعت اوس مادہ کے دفع کرنے کا ارادہ کرے گی ۔ یا اینکہ یہ مادہ معدہ اور جگر سے خواہ اور اعضا سے اعضاے صدر کے بطرف اونھین اعضاے مذکورہ بالا کے ریزش کررہا ہو خواہ اونھین اعضا مین تولد ایسے مادہ کا ہوا ہو ۔ کبھی بسبب انحلال فرد یعنے تفرق اتصال کے اور بسبب ادرام اور سدد کے جو مجاب مین پیدا ہون خواہ ریہ مین یا حلقوم خواہ اور مواضع قابل مواد مذکورہ کے اور نیز آفات سے ریہ کے اور حجاب حاجز کے جو درمیان قلب اور ریہ کے حاجز ہی بھی کھانسی پیدا ہوتی ہی ۔ اسباب سابقہ جیسے استلا اور تقدم اسباب بدنیہ کا واسطے اسباب واصلہ مذکورہ کے ۔ جو کھانسی مشارکت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہی اوسکی مثال یہ ہی جیسے کہ مشارکت ورم جگر کی

خواہ کسی اور آفت سے جگر کی پیدا ہو یا مری کے درم وغیرہ سے یا فم معدہ کے درم وغیرہ سے خواہ درم سے پستان کی۔ یا وہ کھانسی جو تمام بدن کی مشارکت سے پیدا ہو جو حمیات مین ہوتی ہی خصوصًا ہمراہ حمی محرقہ کے یا حمی یوم تبھی خواہ اور حمیات یا حمیات وبائی کے خواہ بمشارکت ساری بدن کی غیر حمیات مین کھانسی پیدا ہو۔ کھانسی کے بعض اقسام خشک ہوتے ہین اور بعض قسم تر ہوتی ہی خشک کھانسی وہ ہی کہ اوسمین کوئی شئ برآمد نہین ہوتی ہی ایسی کھانسی سودمزاج حار خواہ بارد خواہ یابس مفرد سے ہوتی ہی۔ اور کبھی خشک کھانسی ابتداے ادرام حارہ مین سینہ کی اطراف کی پیدا ہوتی ہی تا انیکہ نفیج پیدا ہو۔ کبھی ہمراہ ورم صلب کے خشک کھانسی بہت سخت ہوتی ہی۔ کبھی ادرام جگر اور اطراف معالیق کے اور ادرام مین اور بعض اوقات ادرام طحال مین بھی خشک کھانسی پیدا ہوتی ہی۔ کبھی وہ مدہ جس نے قضاء سینہ کو بھر دیا ہو اور کھانسی کے ذریعہ سے دفع نہوا ہو بھی سوکھی کھانسی اوٹھتی ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کبھی کھانستے کھانستے ایک شئ حبری حلق سے نکل آتی ہی جو شبیہ دانہ نخود کے یا مشابہ اولہ کے ہوتی ہی اوسکا سبب یہ ہی کہ ایک خلط غلیظ کو حرارت نے متحجر کر دیا ہی۔ حکیم اسکندر نے ایسی شئ برآمد ہونے کی گواہی دی ہی اور حکیم بولس نے بھی اور خود ہم نے بھی مشاہدہ کیا ہی مترجم مین نے خود اپنے حلق سے مثل دانہ نخود کے ایک شئ کو برآمد ہوتے ہوے بارہا دیکھا ہی مگر بدون سعال کے فقط کھنکھار مین برآمد ہوئی ہی اور جب اوسے توڑا تو پس گئی اور بدبو اوسمین ایسی تھی جیسے کہ چرک دندان مین اون لوگون کے ہوتی ہی جو دیر تک مسواک وغیرہ سے منہ کو صاف نہین کرتے علامت کھانسی جو پیہم آتی ہو اور زیادہ بیتاب کر دے اکثر منجر بطرف نفث الدم کے ہوتی ہی۔ اکثر فصل شتا اور ربیع شتوی مین کھانسی کی شدت ہوتی ہی اور بیشتر ربیع معتدل مین بھی زیادہ ہوتی ہی اور باد شمالی کے چلنے کے وقت اور جبوقت صیف شمالی اور قلیل المطر ہو اور خریف مین ہوا سے جنوبی چلے اور بارش زیادہ ہو اوسوقت جاڑہ و نمین سعال کی کثرت ہوگی۔

علامات سعال بارد کی علامت یہ ہی کہ برودت سے اوسکی زیادتی ہو اور جسقدر سردی کم ہو کھانسی مین بھی کمی پیدا ہو اور حرارت سے بھی اوسمین کمی ہو رنگ چہرہ وغیرہ کا رصاصی ہونا اور پیاس مین کمی یہ سب علامات سعال بارد کے ہین۔ کبھی ہمراہ سعال بارد کے نزلہ بھی ہوتا ہی۔ پس کوئی شئ سینہ پر اوترتی ہوئی محسوس ہوتی ہی اور امتداد اوس شئ نازل کا حلق تک معلوم ہوتا ہی اور ایک طرح کا ثقل بھی معلوم ہوتا ہی اور جب ناک کی طرف یہ مادہ کھچ جاے اس ثقل اور گرانی مین کمی ہو جاتی ہی اور کھنکھارنے سے پہلے اس مادہ کا نزول ہوتا ہی یا یہ مراد ہی کہ اسکا نزول کھنکھارنے کو مستدعی ہوتا ہی۔ اس نزلہ کے علامات دغدغہ سے مجاری نزلہ کے اور تمدد اوس جانب مین جدھر سے اسکی ریزش ہو اور سدہ منخر وغیرہ سے ظاہر ہوتے ہین اور یہ بھی علامت نزلہ کی ہی کہ اول امر مین سعال سے نفث مین کچھ برآمد نہوا اوسکے بعد ایک شئ مثل بلغم خام کے خارج ہو خواہ مائل بہ زردی اور سبزی ہو اور بیشتر اس نزلہ کے ہمراہ حمی بھی ہوتی ہی۔ علامات سعال حار کے التہاب اور عطش اور سکون کھانسی مین ہوا ے بارد سے پیدا ہونا اور بہ نسبت سرد پانی کے ہواے سرد سے زیادہ سکون پیدا ہونا چہرہ کا سرخ ہونا اور نبض کا عظیم ہونا۔ علامات سعال رطب کے رطوبت جو ہر ریہ کی اور مشائخ اور مرطوبین کو عارض ہونا اور خرخرہ کا زیادہ ہونا خصوصًا سوتے وقت اور سونے کے بعد۔ علامت سعال یابس کی حرکت سے زیادتی کا پیدا ہونا اور جوع یعنے گرسنگی مین زیادتی اور سکون اور پری شکم مین اوسکی خفت اور کمی اسی طرح بعد استحمام اور شرب مرطبات کے اوسمین خفت کا پیدا ہونا۔ علامت سرفہ سادج جملہ اقسام اربعہ کی یہ ہی کہ اس مین نفث کسی قسم کا نہین ہوتا ہی۔ اور علامت سرفہ مادی کی نفث ہی اور صنف مادہ پر خاص اوسی مادہ سے استدلال کیا جاتا ہے

۔علامت اوس سرفہ کی جو اورام کی وجہ سے پیدا ہو موجودگی ذات الجنب اور ذات الریہ کی چار قسم ہوان دونون کی خواہ بارد خواہ اورام اقسام اورام وغیرہ کی موجودگی جو اپنے اپنے ابواب مین مذکور ہون گے ۔ علامت اوس سعال کی جو بوجہ تقیح کے ہو وہی علامات تقیح کے ہین جنکا بیان ہم آیندہ کرین گے اور وجع کا ہونا اور یہ بیوست کھانسی مین ہونی اور کبھی رطوبت بھی ایسی کھانسی مین ہوتی ہی۔علامت اوس سعال کی جو قروح کی وجہ سے پیدا ہو وہی علامات ہین جو قروح ریہ کی بیانمین مذکور ہین کہ تھوکنے مین خشکر لیشہ اور قیح اور پارہ جرم ریہ کا خواہ کوئی حافہ حلقہائے قصبۂ ریہ کا برآمد ہو اور یہ بھی علامت اوسی کی ہی کہ بعد نوازل اکالہ اور بعد نفث الدم اور اورام کے ہوتی ہی ۔ اکثر سرفۂ یابس اصطلاحی اوسی وقت عارض ہوتی ہی کہ مادہ تو موجود ہو مگر بسبب ضعف قوت دافعہ کے اوسکا اخراج نہوسکے یا انیکہ مادہ کا نقار نام ہوگیا ہو چنانچہ اپنی جگہ اوسکا بیان کیا جائیگا ۔ علامت اوس کھانسی کی جو بمشارکت پیدا ہو پس اگر بمشارکت معدہ کے ہو اوسکی شناخت دلائل امراض معدہ سے کرنی چاہیے اور کھانسی اوسوقت زیادہ ہوگی جب حالات تغیر دہندہ معدہ کے زیادہ ہون استلا اوس تغیر کا باعث ہو خواہ معدہ کا خالی ہونا اسی طرح بحسب اختلاف اغذیہ کے تزید اور نقصان کھانسی مین واقع ہوگا ۔ اور اکثر یہ قسم کھانسی کی زیادہ ہیجان مین بروقت امتلا کے آتی ہی اور ہضم غذا کے وقت بھی اسکی زیادتی ہوتی ہی ۔ اور جو کھانسی مشارکت سی جگر کی پیدا ہوتی ہی ۔ علامات مذکورۂ امراض ذات الکبد سے اوسکی شناخت کرنی چاہیے ۔ اور اگر ورم جگر کا حار ہو حمی ضرور ہوگی اور اگر ورم حار نہو تقل ضرور پیدا ہوگا اوسکے بعد تمامی دلائل مذکورہ باب امراض جگر کو تبامل ملاحظہ کرنا چاہیے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اشیاے حارہ مادہ کو رقیق کردیتی ہین اور رقیق ہوکر نفث کے ذریعہ سے اوسکا اخراج ہوجاتا ہی لیکن اگر حرارت اجزا مین زیادہ ہوگی کہ رطوبت رقیقہ کو سوکھا دے پھر اوسوقت نفث مین کچھ بھی برآمد نہوگا ۔ اور اشیاے بارد جیسے شراب خشخاش اور حریرہ مادہ کو جمع کرکے آمادہ خروج پر کردیتا ہی لیکن اگر زیادہ برودت پیدا ہوگی بستہ کرکے ناقابل خروج پر کردینگے ۔ شراب زوفا اوسی وقت صلاحیت استعمال کی رکھتی ہی جب ارادہ جلا پیدا کرنے کا اوس مادۂ غلیظ مین ہو جسکی وجہ سے کھانسی اوٹھتی ہی ایسے مادۂ غلیظہ کے واسطے عمدہ دواے جالی شراب زوفا ہی اور اگر مادہ کورہ رقیق ہوا وسکے واسطے اسکا استعمال نکرنا چاہیے ۔ اور اگر نفث مین کوئی شیٔ رقیق یا غلیظ کچھ بھی برآمد نہوتی ہو سبب اوس کھانسی کا خشونت سینہ کی ہی اور علاج لعوفات مغریہ سے کرنا چاہیے ۔ کبھی معموم کو کھانسی عارض ہوتی ہی ۔ اگر کھانسی مین سکون پیدا نہوا تپ پھر پلٹ آے گی اور یہ کیفیت زمانہ ابتداے حمی تک رہتی ہی ۔ قوابض قوی مجاری نفث مین تنگی پیدا کرتے ہین ۔ مارالشعیر عمدہ غذا ہی کہ مع دیگر اوصاف ستودہ کے نفث کا سہل الخروج کرنا بھی اس سی پیدا ہوتا ہی ۔ اگر نفث کی آمد بند ہو اور احتباس پیدا ہو اور مریض کو تب آجاے مادہ مین عفونت پیدا ہوگی اور یہ عفونت اوس مریض کو یا تو حمی عفنہ مین داخل کرے گی یا حمی دق پیدا کرے گی (اگر مادہ قیحی ہوگا) علاج مزاج بارد کا علاج یہ ہی کہ اگر برودت درجہ خفیف کی ہی اور کسی سبب مادی یعنے خارجی سے وہ برودت پیدا ہوئی ہو اوسکی اصلاح فقط حصر نفس سے یعنے سانس کے روکنے سی ہوسکتی ہی اسلیے کہ یہ تدبیر ریہ کو بسہولت فوراً گرم کردیتی ہی ۔ اور اگر احتیاج قوی علاج کی ہو ایسی برودت کے واسطے خواہ اور قسم کی برودت کے واسطے کسی مزاج بارد خلطی مین اوسکا علاج یہ ہی کہ زبان کے نیچے ایک بندقہ مرکی خواہ سعد کا گولی کی شکل پر بنایا ہوا رکھین خواہ وردی قطران اور علک البطم کو ہمراہ شہد کے استعمال کرین خواہ روغن بلسان اور سکبینج کو ایک مثقال تک استعمال کرین یا کبریت کو بیسکر بیضہ نیمبرشت پر چھڑک اور لعوقات لعاب ہاے گرم کے بھی استعمال کرین کرسنہ شہد کے ساتھ اور آب انار شیرین چھکا قوام شہد مین

کیا جاے خواہ شکر سپید مین ۔ مروخات جو سینہ مین مستعمل ہون جیسے روغن سوسن اور روغن نرجس شمع احمر کے ساتھ اور کتیرا کو بھی اسمین داخل کرین جلنجبین اور زبیب اور اصل السوس اور پرسیاوشان اور روغن بادام ہمراہ ایک مثقال فنی کے جو اوسمین مل دیا ہو ۔ طبیخ زوفا اور اسارون انجیر کے ہمراہ خواہ ازین قبیل اور چیزون کے ساتھ نافع ہی ۔ غذا ان بیمارونکی ستو چنے کے حلبہ اور سمن کے ہمراہ اور انجیر اور چھوہارا اور بیخ کراث شامی ۔ روغن مین دہن مستق اور روغن حب صنوبر کا اور اطریہ ہمراہ فانید کے بھی انکو نافع ہی ۔ لحوم کے اقسام مین سے گوشت چوزہ ہاے طیور اور گوشت مرغ اور یخنی انھین لحوم کی خواہ بچہ یکسالہ میش کی یخنی ۔ تنقل مین پستہ اور حب صنوبر اور زبیب ہمراہ حلبہ کے اور گتا اور پرنڈا اور انجیر اور مشش یعنے زرد آلو اور کیلہ کی پھلی ۔ انجیر خشک کو کھانا ہمراہ بادام کے ایسی کہنہ سرفہ کو زائل کر دیتا ہی ۔ شراب ریحانی رقیق اور کہنہ اور ماء العسل ۔ سعال حار کا علاج ملطفات معروفہ عصارات اور ادویان سے بذریعہ طلا کے خواہ بطور مروخات کے کرنا چاہیے ۔ جلاب بھی ان لوگونکو نافع ہی اور دیا قوزاے سادج کا استعمال صبح شام بنابر اوس نسخہ کے جسے ہم آیندہ بیان کرین گے ۔ اسی طرح لعوق خشخاش کا استعمال نسخہ جید لعوق خشخاش کا یہ ہی کہ پندرہ عدد خشخاش کی ڈونڈیان جو بالکل تازہ نہون اور نہ بہت کہنہ اونکو لے کر ایک قسط یعنے ڈیڑھ رطل کسی چشمہ کے پانی مین خواہ آب باران مین بھگو دین اور پورے آٹھ پہر اوسے بھگونا افضل ہی اوسکے بعد اتنا پختہ کرین کہ مہرا ہو جاے بعد ازان اوسے چھان کرین اور نصف وزن مصفی کے شکر خواہ فہد داخل کر کے بطور لعوق کے گاڑھا قوام بنالین ۔ مقدار شربت تین درہم صبح کو اور اسی قدر شام کو ۔ مارالشعیر ہمراہ سپستان کے بھی ان بیمارونکو نافع ہی شربت بنفشہ اور خبیصہ بنفشہ بھی اور طبیخ زوفا جو بارد ہی شرکت سے اور یہ بارد کی خصوصاً جب نضج ہو جاے خواہ آخر مرض مین ۔ آب انار جسکا قوام شکر طبرزد مین کیا ہوا اور قصب السکر یعنے گنا بھی مفید ہے ۔ لعوقات ان کے واسطے لعاب بزر قطونا اور لعاب بہدانہ اور نشاستہ اور صمغ عربی اور حبوب اور لبوب کہ اونکا ذکر ہم آیندہ کرین گے حبوب سعال کے باب مین ۔ اور کبھی انمین مخدرات کو بھی داخل کر دیتے ہین ۔ غذا ان مریضون کی بقول بارد اور لبوب جیسے کھیرا اور کدو اور گلڑمی روغن بادام کے ہمراہ اور باقلاے کوفتہ جو روغن بادام کے ساتھ خوب طرح پختہ کیا گیا ہو کہ مہرا ہو جاے خواہ روغن کدو سے پکایا گیا ہو مارالشعیر اور احسا یعنے ستو جو اور باقلا کا اور بقول اورنشاستہ اور سبوس گندم کا پانی ۔ اگر طبیعت نرم ہو اور قبض کی شکایت نہو اوسوقت جو کا ستو ہمراہ شکر اور اطریہ کے دینا چاہیے ۔ اور اگر مرض مین شدت ہو مارالشعیر ہمراہ سرطان کے جنکے اطراف دور کر دیے گیے ہون اور اونکو آب خاکستر سے جو نمکین ہو دھو لیا ہو نسخہ دیا قوزاے بارد کا خشخاش تر و تازہ کو مع پوست کے ریزہ ریزہ کرین اور پکانے کے ذریعہ سے مہرا کر لینا چاہیے پانی مین بعد ازان شکر سے قوام درست کرین جیسے جلاب کا قوام ہوتا ہی اور اگر خشخاش تازہ نہو تخم خشخاش یا بس کو کوفتہ کر کے شبانہ روز بھگو رکھین بعد ازان اوسی پانی جوش دین ۔ اور اگر اس سے زیادہ قوی درکار ہو مع پوست کی بھگو ڈالین خصوصاً خشخاش سیاہ کو ۔ اور اگر اس سے بھی زیادہ مرض مین شدت ہو کسی قدر بیخ اوسمین داخل کر اور رافیون کی بھی شرکت بھگو کر کیجاتی ہی ۔ علاج مزاج رطب کا کہ جسوقت رطوبت خاص ریہ مین ہو مجففات سے جو ناشف رطوبات ہین کرنا چاہیے اور اون کے ہمراہ ادویہ جالبہ بھی شریک کرنی مناسب ہین ۔ از انجملہ یہ ترکیب ہی طین ارمنی کتیرا صمغ عربی ہر واحد ایک جزو قوقد نج زوفا حاشا دار چینی پرسیاوشان ہر واحد نصف جزو انھین ادویہ کو معجون بنا کر استعمال کرین ۔ علاج مزاج یابس کا دو حال سے خالی نہین ہی ۔ یا اینکہ یبوست کے ہمراہ حمی بھی ہی یا حمی نہین ہی ۔ اگر تپ نہو اوسوقت

موافق ترین اشیا یہ ہے کہ لبن اتن یعنے شیر مادۂ خرخواہ شیر بز کا استعمال کرین یا اور اقسام کے دودھ اور جملہ تدابیر جو مناسب اس حالت کی ہون ۔ اور اگر تعب بھی ہو تو استعمال مرطبات مشروبہ کا اور استعمال قیروطی مبرد کا جو مشہور ہین اور استعمال ماء الشعیر کا اور قدم کی ترطیب اودان مذکر کی چاہیے اور بطور حسوہ احساے لوزیہ جو ترطیب پیدا کرین ۔ اگر مزاج مرکب ہو حرارت اور یبوست سے خواہ قسم دیگر کی ترکیب ہے تو علاج اور ترکیب ادویہ مین بھی ترکیب مناسب کرنی لازم ہے ۔ اگر مادۂ مرض رقیق ہو اور سکا انضاج دیا قوزاے سادج اور لعوقات عفتہ شربہ اور لعابیہ سے کرنا چاہیے جنکا ذکر ہم نے قرابادین مین کیا ہے ۔ اور اگر مادہ غلیظ ہو اور سکی تحلیل اور جلا شرط مذکور سے کرنی چاہیے جو گذر چکی ہے کہ سخونت درجہ اعتدال سے زیادہ نہ پیدا کرنی چاہیے بلکہ کوشش اسی کی رہے کہ نرمی تعین اور تقطیع پیدا ہو استعمال منقیات مذکورہ کا بھی کرنا ضرور ہے اور خاص ایسی کھانسی کے واسطے علک الانباط ہمراہ شہد کے یا قرطم اور شہد خواہ سعد کوفی اور شہد دونون ہموزن یا رب السوس اور کتیرا ایک اوقیہ بادام شیرین بھی برابر اوسی کے ۔ صبر سقوطری ہمراہ شہد کے کبھی اسکی گول بنفشہ مین ملی جاتی ہے تو زیادہ نفع کرتی ہے ۔ یا تین عدد بیضہ ہاے مرغ جو گندہ نہون لے کر دو چند وزن انڈون کے شہد اور نصف وزن اونکے روغن زرد اور مرچ سیاہ کے چالیس دانہ پیسکر ان سب کو مرکب کرین اور بدون گرمی آتش کے ہوا مین بستہ ہونے دین اور صبح شام بطور لعوق کے چاٹین ۔ ایضاً سات عدد کرکے دس لیخے اوپر کی سرے کراث شامی کے تین رطل پانی مین جوش دین تا اینکہ ایک ثلث باقی رہ جاے پھر اوسے چھان کر صاف کرین اور عصارہ اوسکے پوست کا پھر اوسمین زیادہ کرین اور شہد اضافہ کرکے پھر پکائین ۔ ایضاً گل سرخ تازہ اٹھ حصہ حب صنوبر ایک حصہ شہد بقدر کفایت زبیب خستہ برآوردہ چار عدد ان سب کا لعوق طیار کرین ۔ دواے جید فوتنج نہری پانچ اوقیہ حب صنوبر اور انیسون ہر واحد ایک اوقیہ تخم کتان اور فلفل تین اوقیہ ان سب کا سحون بنا کر استعمال کرین ۔ یا چھوہارا جو کلان ہو پانچ جزو سوسن آٹھ جزو زعفران اور فلفل ہر واحد دو جزو کرسنہ بیس جزو شہد ملا کر سحون بنتی ہے اور کف اوپر کا دور کر دیا جاے ۔ یا زعفران اور سنبل الطیب اور فلفل ہر واحد ایک جزو فراسیون اور زوفا ہر واحد تین جزو مر اور سوسن ہر واحد دو جزو شہد ملا کر معجون طیار کرین ۔ سرفہ کہنہ کے واسطے قطران اور شہد بطور لعوق کے چاٹنا مفید ہے ۔ اور قسط ہندی آب شبت مین جوش دیکر تین درہم روغن کنجد ملا کر استعمال کرین ۔ ایضاً تخم کتان بریان ہمراہ شہد کے فقط خواہ اوسمین فلفل ہر ایک دس درہم کے واسطے ایک دانہ مرچ سیاہ کا یا اوراق فودنج کے بڑھانا چاہین ۔ ایضاً یہ دوا ہے کہ عسل لینی ہمراہ شہد اور جاؤشیر کے ۔ ایضاً خردل اور بادام تلخ ۔ ایضاً شرودیطوس ۔ صبیان کو فودنج کو ہی جو عورت کے دودھ مین جوش دیجاے فقط یہی کافی ہے اور جوش اتنا دیا جاے کہ قوام مین شہد کے آجاے خواہ آب رازیانہ ترمین فودنج مذکور کو جوش دین ۔ اگر سبب کھانسی کا نزلہ ہو اوسی نزلہ کا علاج مقدم ہے اور اگر احتیاج منع ریزش نزلہ مین ضماد انجیر کے ہو سر پردہ ضماد لگایا جاے گا اور ہر وقت اور خصوصاً رات کے وقت زیر زبان حب لنشاستہ رکھنی چاہیے اور غرغرہ ایسی اجزا سے کرنا چاہیے جنکا مزہ ترش اور بکھانہو اور دیا قوزاے سادہ سے غرغرہ اوسوقت کرین کہ نزلہ حار ہو خواہ مرگمی اور زعفران وغیرہ سے کرین اگر نزلہ بارد ہو ۔ جو کھانسی ادرام اور قروح ریہ اور صدر سے حادث ہوئی ہو اوسکے علاج مین رجوع اون تدابیر کی طرف کرنا چاہیے جو باب ذات الجنب اور ذات الریہ مین ہم بیان کرین گے اور ذات الکبد اور سل کے ابواب کو ملاحظہ کرنا چاہیے ۔ کبھی حبوب منہ مین رکھنے کے واسطے طیار کیے جاتے ہین ۔ ازانجملہ یہ گولیان ہین سعال حار کیواسطے ۔ اور ازانجملہ

حب واسطے استعمال کے جو مشہور ہین سو ازانجملہ وہ گولیان جو رب السوس اور صمغ عربی اور کتیرا نشاستہ لعاب اسبغول لعاب بہدانہ سے مرکب ہوتی ہین - اسی طرح لب حبوب کا استعمال جیسے حبوب قثا اور قثا اور قرع اور خبازی کہ انسے بھی مرکب حبوب کی ہوتی ہی اور حبوب طباشیر اور حب خشخاش وغیرہ لک - کبھی سطوح ترکیب حبوب کی ہوتی ہی کتیرا اور رب السوس عصارہ کاہو مین حب بستہ کرین - ازانجملہ گولیان سرو کھانسی کے واسطے جو رب السوس اور تمر ہندی منقی بغیر صاف شدہ اور لباب گندم اور زعفران اور کتیرا حب الصنوبر حب القطن حب الآس تخم خشخاش اندرپوست خشخاش اندرانیسون اور بیہ اور مر اور زعفران اور فاسد سی بنائی جاتین - ازانجملہ وہ حبوب جنمین بارادہ تحدیر پیدا کرنے کی خواہ نیند اور خواب آجانی کی غرض ہو اور ادویہ اضافہ کیجاتی ہین عمدہ خراسانی ادویہ مین جن پر وثوق اور اعتماد کیا جاے ادویہ ممدرہ ہین کہ انکے ہمراہ بغرض دفع مضرت کے ادویہ قابض زہر یہ بھی شریک کیجاتی ہین - منجملہ حبوب مجربہ کے اسی واسطے یہ دو ہی جو سرفہ کہنہ مین سکون پیدا کرتی ہی اگرچہ کبھی ہی سوزی کیون نہو اور وہ حب مسیعہ سائلہ ہی جو معروف اور مشہور ہے - ایضاً مسیعہ جندبیدستر اسارون افیون سب کو ہموزن لے کر گولیان بنا کر مین اور مشک مین رکھین - ایضاً بزرالبنج چمہ درہم حب صنوبر مین درہم زعفران ایک درہم بیضہ مین ملا کر حبوب بنا کر مین - ایضاً مسیعہ اور مرکی انیسون ہر واحد نصف اوقیہ بروغن بلسان اور زعفران ہر واحد دو درہم برابر مثرکے گولیان بنا کر مین - کبھی سرفہ کہنہ کے علاج مین وہ دھونیان مستعمل ہوتی ہین جو باب دوم مین مذکور ہو چکین - اگر رطوبت ایک مقدار معتدبہ پر ہو یہ بخور استعمال کیا جاے زرنیخ احمر اور فلفلہ ارنب آرد جو پوست بیرون بیستہ کہ ان سب اجزا کو زردی بیضہ مین لت کر کے قرص بوزن تین درہم کے بنا کر مین اور دھوپ مین اونکو خشک کرین اور تین مرتبہ انکی دھونی دین - ایضاً زراوند اور مر مسیعہ اور بارزد جملہ ہموزن اور سب کے برابر وزن مین زرنیخ ان سب کو روغن گاو مین ملا کر بندقہ نائین اور ایک گولی سے دھونی دین - جو کھانسی ہمراہ حمیات کے ہوتی ہی اوسکے علاج کا ذکر حمیات کے بیان مین علاحدہ کیا گیا ہی نفث الدم کا بیان خون کبھی بطور تھوک اور لعاب دہن کے برآمد ہوتا ہی ایسا خون منھ کے کسی جزو سے آتا ہی اور کبھی خون زور سے ناک پھیلتے وقت اطراف حلق سے آتا ہی - اور کبھی تنخم یعنے کھکھارنے سے زور کے آتا ہی کہ خون قصبہ ریہ کا ہی - اور کبھی قی کے طور پر آتا ہی ایسا خون مری اور فم معدہ اور معدہ اور جگر اور طحال سے آتا ہی اور کبھی کھانسی مین آتا ہی یہ خون نواحی صدر سے اور ریہ سے آتا ہی - جو خون سینہ سے آتا ہی اوس سے چند ان خوف نہین ہی جسقدر کہ ریہ سی خون کی آمد کا خوف ہی اسلیے کہ جو خون سینہ سے آتا ہی وہ بہت جلد اور بآسانی بند ہو سکتا ہی اور شاید اگر بند بھی نہو تو اوسمین اندیشہ ضرر قروح ریہ کا نہین ہی - اور اکثر اوقات یہ خون قروح ناصور یہ سے سینہ کے آتا ہی - جو بروقت خون تھوکنے کی ہمیشہ معاودت کرتے ہین اسباب قریبہ جمیع اقسام نفث الدم کے جراحت یعنے وہ تفرق اتصال ہی جو لحم مین بدون تفتیح کے ہو اور یہ جراحت کسی سبب بادی یعنے خارجی سے از قسم ضربہ و سقط کے ہو جو سینہ پر خواہ سینہ پر اور حجاب پر پہونچے یا کوئی شی قاطع سے جراحت پیدا ہو خواہ تیز اور زور کی کھانسی سے یا زیادہ چلانا خواہ آواز کو بلا تدریج تیز کرنا - خواہ دل تنگی اور ملال - اور یہی وجہ ہے کہ مجانین کو اور اون لوگونکو جو ذرا ذرا سی بات پر آزردہ خاطر اور رنجیدہ ہو جاتے ہین نفث الدم بہت عارض ہوتا ہے کبھی اوس قی سے جو درشتی اور سختی سے آتی ہی بھی نفث الدم پیدا ہوتا ہی - خصوصاً جو لوگ بالطبع مستعد قے پر ہون - اور کبھی تناول مسہلات عادہ اور کھانے سے باحدت غذا کے جیسے لہسن پیاز - خوف اور غم ایسا جو خون مین حدت پیدا کرے - یا

بروں فرش کی سونا۔ یا کوئی حلقہ گوشت جو حلق کی اور اندر حلق کی لپٹ جاے۔ یا سبب واصل سوئے نفث الدم پیدا ہو اور یہ سبب یا تو عروق مین ہو خواہ رگونسے باہر اور کسی جگہ۔ عروق مین جو سبب ہو یا تو کسی رگ کا کٹ جانا خواہ پھٹ جانا خواہ منہ کھلجانا اور وسیع ہو جانا کسی حدث اور تیزی سے یا ستر خاکی وجہ سے ہو خواہ تاکل اور ستر جانا اور نکاحدت سے کسی خلط کی۔ یا سخافت اور بوسیدگی سے رشحات خون کے اون سے برآمد ہونے۔ اور اکثر منافذ جو درمیان قصبۂ ریہ کے ہین یا شرائین کے منافذ زائد بر مقدار طبعی وسیع ہو جاتے ہین اسی جہت سے خون قصبۂ ریہ تک سترشح ہوتا ہی۔ جو سبب واصل رگونمین نمو یا تو از قسم جراحت کے ہوگا یا قرحہ جو کسی جراحت سے پر گیا ہو خواہ تاکل اور تعفن اگر عضو مخصوص سے کوئی چیز منقلع ہو کر جدا ہو۔ کبھی ورم دموی سے ریہ کی ترشح خون کا ہوتا ہی پس نفث الدم عارض ہوتا ہی۔ اور ایسا ورم سلیم ہی مہلک نہین ہی اسلیے کہ دموی ہی اور مادہ بطور رشح کے ہی یعنے جو خون اوس ورم سے دفع ہوتا ہی وہ مادہ نہین ہی جو بستہ اور معقون ہو جاے یا غلیظ ہو۔ کبھی ریہ مین ان جملہ اسباب کا وجود ہوتا ہی سوائے علقہ کے۔ ان اسباب واصلہ کے واسطے چند اسباب اور ہین جو ان پر بھی مقدم ہوتے ہین اور وہ اسباب مقدم یا تو کثرت مادہ کی ہی جو کثرت سے غذا کی اور ترک سے ریاضت کی پیدا ہو۔ یا اس سبب سی کہ وہ غذا طبیعت کے مہیا کرنے سے زیادہ ہی جسطرح یہ امر حاصل ہوتا ہی ترک سے ریاضت کے چنانچہ ہم نے کتاب اول یعنے فن کلیات مین اسے بیان کر دیا ہی۔ خواہ انعباس حیض اور بند ہو جانے سے خون بواسیر کے یا قطع سے کسی عضو کے یہ سبب مقدم پیدا ہوا اسباب واصلہ کا۔ یا بسبب حدت اوسی مادہ کے اور بشدت حرکت کرنے اوسی مادہ کے۔ یا ریاح کثیرہ جو عروق مین بھر کر تنگی پیدا کرین خصوصاً عروق منجمین مین کہ ایسے آدمیونکو یہ ضرر زیادہ پہونچتا ہی مترجم منجمین مشتق مادہ جناح سی ہے جسکے معنے بازو کے ہین آدمی کے بدنمین جناح اون دو ڈہیونکو بولتے ہین جو دونون پہلو سے صرہ ہاے پشت کے چپ و راست نکلی ہین اور شکل اوس ٹہریکی مشابہ بازو کے ہی پس شاید منجمین کے معنے یہ ہون کہ جنکے بدن کے یہ دونون استخوان زیادہ نمودار ہون متن یا بسبب استعداد اون آلات کی جو حادی مادۂ مذکورہ کے ہین واسطے پھٹ جانے کے اور یہ استعداد یا بسبب برودت کے پیدا ہو کہ بسبب برودت کے انبساط اون آلات کا دشوار ہو اور جو قوت کہ انبساط اون آلات مین پیدا کرتی ہی اوسکی اطاعت نہ کر سکین بذریعۂ امتداد کے بلکہ جب وہ قوت خواہان امتداد ہو یہ آلات پھٹ جائین۔ یا اینکہ یہ استعداد شگافتہ ہونیکی بسبب کسی خرارت خارجی یا داخلی کے یا بسبب یبوست کے پیدا ہو کر اون آلات کو آمادہ تکثیف اور تخفیف پر کرکے ادنی سبب سی انشقاق کی نوبت پہونچاوے۔ یا بسبب رطوبت کے جو اونمین آلات مین ارخا پیدا کرکے سامات کو وسیع کر دے۔ خواہ ملاقات کسی خارق اور شگافتہ کنندہ شی یا اکال خواہ شی قطع کرنے والی یا عفونت پیدا کرنے والی سے انشقاق پیدا ہو۔ جسوقت امتلاے دموی عارض ہوتا ہی طبیعت دفع مادہ پر متوجہ ہوتی ہی جسطرف سے ممکن ہو بشرطیکہ استعداد اوسمین زیادہ ہو یا مکان سے اوس عضو کے قریب ہو جدہر سے بذریعۂ نفث کے دفع کرنے پر طبیعت آمادہ ہوئی ہی۔ خواہ بواسیر کی طرف بہانے سے یا حیض کی طرف خواہ رعاف کے ذریعہ سے اوسکا اخراج کر دے۔ پھر اگر عروق اسقدر قوی ہون کہ خون کو پکڑلین اور چہوڑنے سے انکار کرین اوسوقت موت ناگہانی واقع ہوگی اسلیے کہ خون تجاویف عروق پر ریزان ہوگا۔ جو شخص کہ اوسے نفث الدم عارض ہوتا ہی ایسے شخص کو قرحہ ریہ کا عارض ہونا ہر وقت مظنون رہتا ہی۔ اسلیے کہ نفث دم اکثر جراحت سے پیدا ہوتا ہی اور جراحت مائل بطرف قرحہ کے ہوتی ہی۔ اگر کسی نفث دم محتبس کے پیچھے کوئی نفث دم دوسرا جاری ہو خوف اس امر کا ہو کہ یہ دوسرا نفث الدم ایک قرحہ سے پیدا ہو جسکی طرف جراحت

پہلے نفث الدم کی مستحیل ہوئی ہو۔ اکثر جو خون نفث مین آتا ہو اکثر سرسے ریہ مین اوترکے خارج ہوتا ہو۔ اکثر نفث الدم اطراف ریہ سے ہو
اسوقت دو خوف عارض ہوتے ہین ایک خوف تو اوسکے افراط کا دوسرا خوف اس امر کا کہ یہ جراحت ریہ مین قرحہ نہ ڈالدے۔ ہر ایک
قسم سے نفث الدم کی خوف نکرنا چاہیے بلکہ جس قسم مین خون بند نہونا اندیشہ نفث الدم کے ہمراہ حرارت بھی ہو اکثر نفث الدم کے ذریعہ
سے ورم جگر خواہ ورم طحال دور ہو جاتا ہے علامات جنرہ کے قریب سے جو خون آتا ہو خفیف سی کھانسی اوٹھکر آتا ہو اور
جنرہ سے دور مقام کا خون سرفہ کثیر کے بعد آتا ہو۔ اور جسقدر مقام خونکی آمد کا دور ہوگا کھانسی مین شدت ہوگی۔ جسوقت
آدمی اوس پہلو پر خواب کرے جدہر سے خون کی آمد ہو انتفاث اور برآمد ہونا خون کا زیادہ ہوگا۔ واجب ہو کہ اچھی طرح غور
اور تامل کر لیا جاے اور پہچان لیا جاے کہ جو خون آتا ہو۔ وہ رعاف اور نکسیر کا ہو اور اس امر کی شناخت رعاف کی خوگری سے
ہوتی ہو یعنے جو شخص خوگر رعاف کا ہو اوسکی عادت وہی دلیل خاص ہو اس امر پر کہ خون رعاف کا ہو۔ ایضاً بعد خون آنے کے
سر کا بوجھ کم اور خفت کا زیادہ ہونا یہ بھی رعاف کی نشانی ہو اور موجودگی دیگر علامات رعاف سے مثلاً سرخی چہرہ اور
چشم کی اور تباریق جو آنکھونکے سامنے پتنگے سے اوڑتے ہین۔ ایضاً خون کا زبدی اور کف دار نہونا اور دفعۃً خون کثیر کا
برآمد ہونا کہ ان جملہ امور سے رعاف کی شناخت ہوتی ہو۔ علامت اوس خون کی جو خاص جوہر سے لحم ریہ کے بسبب
جراحت یا قرحے کے آتا ہو یہ ہو کہ وہ خون زبدی ہوتا ہو اور منقطع ہوتا ہو کہ درد اوسکے ہمراہ نہین ہوتا اور بہ نسبت رگ کے
خون کی اوسکی مقدار کمتر اور غائلہ اور شر اوسکا زیادہ تر اور انجام اوسکا بہت برا ہوتا ہو۔ کبھی خون زبدی بیماران
ذات الجنب اور ذات الریہ کے منہ سے بھی برآمد ہوتا ہو جسوقت اونکے پھیپھڑونمین حرارت ناری مشتعل ہوتی ہو کہ خونمین جوش پیدا
کر دیتی ہو۔ کبھی خون زبدی قصبۂ ریہ سے بھی آتا ہو مگر ہمراہ تنخع اور سعال کے آتا ہو۔ اور کھانسی خفیف ہوتی ہو اور جسقدر
خون نکلتا ہو بمقدار قلیل ہوتا ہو اور کسی قدر اوسی جگہ یعنے قصبۂ ریہ مین الم اور ایذا محسوس ہوتی ہو۔ جو خون رگہای قصبۂ ریہ سے
برآمد ہوتا ہو وہ زبدی نہین ہوتا اور زیادہ گرم اور قوام اوسکا زیادہ مضبوط اور استوار بہ نسبت اوس خون کی جو ریہ سے
آتا ہو اور رنگت بھی اس خون کی سیاہی وغیرہ مین زیادہ مشابہ خون اصلی سے ہوتی ہو اگرچہ اتنا غلیظ نہین ہوتا جسقدر غلیظ سینہ کا
خون ہو۔ سینہ سے جو خون برآمد ہو اسکی رنگت مین سیاہی اور قوام اوسکا غلیظ اور پختہ ہوتا ہو اسلیے کہ طول مسافت سے آتا ہو
اور کسی قدر زبدیت بھی اوسمین ہوتی ہو اور کف بھی اوسمین ہوتا ہو اور سینہ مین درد بھی ایسے مقام پر ہوتا ہو کہ اوسی درد سے
موضع خاص مرض کا پہچان لیا جاتا ہو اور تاکید ان دلائل کی اس سے ہوتی ہو کہ سینہ کے بھل خواب کرنے سے اوسکی آمد مین زیادتی
ہوتی ہو اس درد کا سبب یہ ہو کہ اعضاے سینہ کے عصبی ہین جو بہت جلد متالم ہوتے ہین نفث اس خون کا تھوڑا تھوڑا ہوتا ہو۔ یکبارگی
بہت سا برآمد نہین ہوتا اور بہت شدید کھانسی اوٹھکر جب خون کا اخراج ہو لیتا ہو تب کھانسی بند ہوتی ہو۔ علامت اوس خون کی جو
رگون کے کٹ جانے سے آئے کثرت آمد خون کی ہو۔ علامت تاکل کی مقدم ہونا اسباب تاکل کا مثلاً اشیاے حریف اور تیز کا زیادہ
کھانا خواہ نزلات حریفہ کا اوترنا اور قیح اور تپ کا ہونا خواہ چھلکے کے طور پر اشیا کا برآمد ہونا خواہ کوئی جزو اور ٹکڑا پھیپھڑے کا نفث مین
برآمد ہونا اور نفث کا مثل ماء اللحم کے ہونا اور شروع نفث کا اندک اندک ہو کر پھر بیشتر بکثرت خون صالح اور عمدہ کا بمقدار کثیر
برآمد ہونا اور لون اوسکا خراب ہونا۔ علامت اوس خون کی جو کسی رگ کے منہ کھل جانے سے آتا ہو یہ ہو بروقت امتلاے

عروق کہ ایسے خون کے برآمد ہونے مین درد ہرگز نہین ہوتا اور اوسکے برآمد ہونے مین درد ہرگز نہین ہوتا اور اوسکے برآمد ہونے مین راحت اور لذت ہوتی ہی اور خروج اول مین اوسکی مقدار کمتر ہوتی ہی بہ نسبت اوس خون کے جو بسبب انقطاع اور انشقاق کے اول مرتبہ برآمد ہوتا ہی - اور یہ خون انفتاح عروق کا مقدار مین اکثر اوقات اوس خون سے زیادہ ہوتا ہی جو اکل کے سبب سے برآمد ہوتا ہی - علامت اوس خون کی جو کسی ورم سے بطور رشح ٹپک کر برآمد ہو یہ ہی کہ مقدار مین کم ہوتا ہی اور علامات ذات الریہ وغیرہ کے سب موجود ہوتے ہین معالجات جو شخص مرض نفث الدم مین مبتلا ہی اوسکے حال کی خبر ہر وقت رکھنی چاہیے جب امتلاے خون معلوم ہو فوراً فصد اوسکی کھولدینا چاہی خصوصاً اگر ایسے بیمار کا سینہ اصل خلقت مین تنگ مخلوق ہوا ہو یا کھانسی اوسے آتی ہو - اور اصوب یہ ہی کہ خون کا امالہ اعضاے اسفل کی طرف کیا جاے بذریعۂ فصد صافن کے اور بعد ازان امالہ دوم فصد باسلیق کے ذریعہ سے کرنا چاہیے اگر بروقت امالہ کے مثلاً بوجہ کھولنے فصد صافن کے اور ارحیض کسی عورت کا ہو جاے اور اور ارحیض بقدر کفایت یعنے پورا پورا ہو جاے اسی ذریعہ سے اوسکا نفث الدم زائل ہو جائیگا جسطرح کبھی احتباس حیض سے نفث الدم عورات مین پیدا ہوتا ہی - واجب ہی کہ جملہ امور اور اسباب سے جو محرک خون کے ہین احتراز کیا جاے مثلاً غذاے گرم کھانے سے اور وثبہ یعنے کودنا پھاندنا اور چیخنا چلانا اور ضیح یعنے دل تنگی اور جماع اور نفس عالی یعنے بلند سانس لینے سے اور زیادہ کلام کرنا اور سرخ اشیا کی طرف دیکھنے سے اور شراب کثیر پینے سے اور بکثرت استحمام کرنے سے کہ یہ جملہ امور محرکات خون کے ہین ادویۂ مفتحہ سے بھی اجتناب کرنا ایسے بیمارون کو لازم ہی جیسے کہ فس اور صبر اور سمسم اور شراب اور دوغ کہنہ کہ مرضاے نفث الدم کو مضر ہی اور دوغ تازہ نافع ہے - غذاے نافع اونکے لیے وہ ہی جو مغری ہو اور مسدد اور جو غذا کہ ملحم یعنے گوشت آور ہی اسی طرح جس غذا سے خون بہ دقت پیدا ہو اور غلیان اور جوشش خون کو روکے - ازانجملہ دودھ جوش دیا ہوا بسبب اسکے کہ اوسمین قوت تغریہ کی ہی اور دہی گاے کا کہ اوسمین قبض ہی اور مسکہ اور پنیر تازہ بے نمک اور فواکہ خالیہ اور ایک قسم آلو بخارا کی جو چھوٹی ہوتی ہی کہ اوسمین بھی قبض کی قوت ہی اور زیت الفاق تازہ اونکے طعام مرغن اور چکنا کرنے کی غرض سے ڈالا جاتا ہی - میاہ شبیتہ یعنے پھٹکری کے معدن کے خواہ اوسی خاصیت کے پانی ایسے بیمارونکو زیادہ نافع ہین - جو قسم نفث الدم کی خاص جرم ریہ سے ہو اوس مریض کو ادویۂ ملحمہ جو یابسہ ہین دینی مناسب ہین جیسے طین اور شادنج آب بارتنگ اور سرکہ آب آمیختہ کے ہمراہ - علاج اوسکا سواے تدبیر غذائی کے یہ ہی کہ بہت جلد فصد باسلیق کی اوس جانب سے کھولی جاے جدھر انحلال فرد معلوم ہوتا ہو مگر فصد کشادہ نہو بلکہ دقیق ہو کہ خون بدفعات لیا جاے اور درمیان دفعات کے تین گھنٹہ خواہ کم و بیش کا وقفہ ہو اور قوت کی رعایت کا لحاظ رہے اسلیے کہ فصد فون کا جذب خلاف جہت مین کرے گی اور حدوث ورم کو روکے گی اوس جراحت مین جو ریہ مین پڑی ہی - اطراف اونکے دلک شدید سے مالش کیے جائین کہ اوپر سے مالش شروع ہوا اور نیچے کیطرف دوڑتی ہوئی چلی آے - اور امور مذکورہ جو محرک خون کے ہین اور ابھی اونکا بیان ہو چکا ہی اونسے باز رکھے جائین ہوا اونکے واسطے معتدل تجویز کیجاے اور لیٹنا اونکا پہلو پر یا ایسی شکل پر جسطرح پر انتصاب اور سیدھے ہونے کے وقت آدمی رہتا ہی تاکہ بعض اجزا سینہ کے بعض اجزا پر نہ پڑین - کبھی سر کہ پانی ملا ہوا اونکو موافق ہوتا ہی - اسلیے کہ مانع نزف کا ہے اور اطراف صدر اور ریہ کو خون سے پاک کرتا ہی - اگر کسی قسم کا خون وہان منجمد ہو کر بستہ ہو رہا ہو اوسے خارج کر دیتا ہی اور پھر منجمد ہوتے نہین پاتا ہی - ادویۂ بارودہ کا استعمال انھین کرانا چاہیے - جو مغریہ بھی ہون اسلیے کہ مغریہ اس مرض مین

اولیٰ اور انسب ہین اور تقریہ پیدا کرنا جملہ تدابیر سے زیادہ واجب ہی۔ اگر ہمراہ نفث کے تنقیہ اور صفائی پائی جاے نہایت درجہ مطلوب کا ہے اسہول باوجود تبرید کے بروقت پیاس کے نافع ہی۔ کبھی ادویہ مقویہ کے ساتھ مخدرات کی آمیزش دودھون ہی مناسب ہوتی ہی ایک تسکین اور ترفیق خون کی دوسرے نیند کا پیدا کرنا اور حرکت بدنی کو روکنا۔ ادویہ جو مشترک اقسام نفث الدم کی ہین انمین اخیر مین اس باب کے ذکر کرین گے۔ جسوقت نفث الدم بسبب نزلہ کے عارض ہو اور وہ نزلہ صفراے حادہ سے نہو فورًا اوس مریض کی فصد کھولنی چاہیے اور بندش اطراف کی اوپر سے نیچے تک اور مالش اطراف کی زیت حار سے کرنی چاہیے خواہ کسی اور روغن سے جو گرم ہو جیسے روغن بنفشا الحمار وغیرہ مگر سر پر روغن کا لگانا کسی طرح درست نہین ہی غذا اونکی حفلیہ یعنے حریرہ نشاستہ گندم کا خواہ آرد گندم کا پٹیا یا کیموں کے سنو جسکے ہمراہ کوئی شی عفص اور کٹھی کھلائی جاے اور یہ عفوصات کسی پھل وغیرہ کے پسے ہوے ہون۔ اور بروقت ضعف کے روٹی سرکہ مین بھگو کر دیجاے نگی آب سرد کی آمیزش اوس سرکہ مین کرکے۔ اور حقنہ ہاے حارہ یا حادہ سے احتقان کرنا چاہیے تاکہ سواد جانب سر سے جذب ہو کر اسفل کی طرف آے خصوصًا جسوقت فصد سے پوری کارروائی نہو۔ واجب ہی کہ تبرید راس کی تدبیر داخلی جہان تک ممکن ہو کیجاے اور بڑی کوشش ترطیب راس کی بھی پر ضرور ہی۔ اقراص کہربا کا استعمال بھی اوسوقت نافع ہوتا ہی۔ پھر اگر یہ تدبیر نافع نہو ناچار علاج نزلہ کی خاص قسم کا کیا جاے گا مثلًا حلق راس یعنے سر ترشوانا اور ضمادات جو پشک سے کبوتر کی بنماے جائین اونکا استعمال کیا جاے گا کہ ایسے ہی ضماد کبھی لگاے جائین گے اور کبھی چھوڑا دے جائین گے جیسی حاجت جسوقت ہوگی۔ جالینوس نے کہا ہی کہ ایک عورت کو مرض نفث الدم کا بسبب نزلہ کے عارض ہوا تھا مین نے حقنہ حادہ سے اوسکا علاج کیا خصوصًا اسوجہ سی کہ فصد اوسکی ممکن نہ تھی اسلیے کہ چار دن پہلے اوسکو خون تھوکتے گذر گئے تھے اور ضعیف بدرجۂ غایت ہو گئی تھی اور غذا اوس مریضہ کو جریرہ اور ایسے فاکہ سے دی جسمین قبض کی قوت تھی اسلیے کہ چند روز سے برابر فاقہ پر فاقہ اوسنے کیا تھا اور سر پر اوسکے فصد خطاف کا لیپ کیا اور حمام کرنے کی اجازت اوسکو بغرض دوا کے بغرض نظافت وغیرہ کے دی اور سر پر اوسکے تیل ہرگز ملنے نہ دیا اور نہ تیل لگانے کی اجازت دی تاکہ ترطیب راس پیدا ہو اور تریاق طری یعنے تازہ بھی اوسے کھلاے تاکہ اوسے نیند آجاے اسلیے کہ اس تریاق مین جزو قلیل افیون کا چونکہ ہی لہذا نوم پیدا کرتا ہی اور دغدغہ سعال کو بھی منع کرتا ہی اور بسبب تغلیظ کے مسیلان مادہ کو ٹھہرا دیتا ہی۔ روز دوم اس تدبیر کی یعنے تریاق دینے سے دوسرے دن پھر جالینوس نے کسی قسم کی تحریک اوس مریضہ کے مداوا مین نہ کی بلکہ اوسے بآرام اور سکون بحال خود چھوڑ دیا حالانکہ حاجت کثیر اوسکے تنقیہ ریہ کی تھی اور اکثر جو تدبیر ایسے وقت کی وہ یہی تھی کہ اوسکے اطراف کی مالش کرائی اور بقدر باقلا کے اور تریاق حدیث پلایا جو کمتر مقدار کافی سے تھا اور غرض جالینوس کی یہ تھی کہ رفتہ رفتہ شہد پلانے کے قابل وہ مریضہ ہو جاے تاکہ ریہ اوسکا مادہ نزلہ سے پاک ہو پھر اوسکو بحال خود ٹھہرا دیا یعنے کسی قسم کی تحریک نہ کی پھر اوسکے اطراف کی مالش کی اور اوسکے بعد ماء الشعیر اوسے دیا اور تھوڑی روٹی بھی واسطے انعاش اور بیدار کرنے قوت کے اوسکو کھلائی اور چوتھے دن اوسکو تریاق کمتہ بمقدار کثیر ہمراہ شہد کے پلایا تاکہ اوسکا ریہ اچھی طرح پاک ہو جاے اور ہر روز پوری غذا جو اوسکے مناسب حال تھی دیتا رہا اور جس طرح سے نافعین کی تدبیر کیجاتی ہی اوسی طرح اوسکی تدبیر کرتا رہا اور بانیمہ وقتًا فوقتًا اوسکے سر پر قیروطی نافیسا کو لگاتا رہا اور نہانے سے اوسکو بالکل منع کر دیا تھا یہ تدبیر

تمام ہوا

جالینوس نے جو کی نہایت عمدہ تھی - واجب ہی کہ تریاق کا استعمال درمیان دو مہینہ کے نہایت چار مہینہ تک برابر کیا جاے اسلیے کہ تریاق سے نیند پیدا ہوتی ہی اور نزلہ بند ہوجاتا ہی - اور دوغن کسی قسم کا ان لوگون کے سر کے پاس نہ جانے پاے اور سر کے بال ترشوانے ان مریضون کے ضرور ہین اگرچہ مریض عورت ہی کیون نہو نا کہ یہ ادویہ محمرہ یعنے سرخ کرنے والی جلدی اچھی طرح موثر ہوکر مستعمل ہوسکین - ادویہ سہل دنیا حب قوقایا سے بشرطیکہ مادہ مین کثرت ہو بھی ضرور ہی - مگر یہ مسہل بعد نضج کے دنیا چاہیے اوسکے بعد الزام استعمال ادویہ محمرہ کا واجب ہی - جو نفث الدم بسبب انشقاق کسی رگ کے خواہ کٹ جانے سے رگ کے پیدا ہوا ہو اسی طرح وہ قسم نفث الدم کی جو بسبب امتلا کے حادث ہو ان اقسام مین جہان تک ہوسکے غذا ندینی چاہیے بلکہ تین روز تک بھوکا ہی رہنے دین خواہ تھوڑی سی غذا جسمین لزوجت ہو اوسی پر قناعت کرائین - اور اگر سقوط قوت کا تیسرے فاقہ سے نہو اور قوت کمتفی نظر آے چوتھے روز بھی تغذیہ نکرین - اور اگر سقوط قوت کا خوف پورا پورا ہو ایسی غذا کھلاے جو خلط صالح پیدا کرے اور مزاج مین معتدل ہو یا مائل برودت کی طرف اور اوسمین تغریہ کی قوت ہو اور چسپیدگی اور قبض ہو اور خون کے غلیظ کرنے کی خاصیت بھی ہو جسطرح ہریسہ اکارع سے پکایا ہوا خواہ سری اور بھیجا خواہ بیضہ نیمبرشت خواہ اطریہ خصوصًا ایسے وقت کہ اوسکو عدس مین پختہ کیا ہو اور مسور بھی ایسی ہی غذا ہی - اور عناب بھی اور جہان تک ممکن ہو کہ قوی آدمی کو غذا نہ دیجاے ایسا ہی کرنا چاہیے اور مارالشعیر پر اقتصار کرنا خصوصًا کہ اوسے عناب یا مسور یا سفرجل کے ہمراہ پختہ کیا ہو - خبز یعنے روٹی سرد پانی مین ڈبولی ہوئی جو مثل شوربا ے رقیق کے ہو یہ بھی مبرد بالفعل ہی - گاے کے دودھ کی چھاچھ اور دہی میٹھا جب طول مرض ہوا وسوقت نافع ہوتا ہی کہ قبض کرتا ہی اور برودت پیدا کرتا ہی دودھ کے اقسام جو خوب جوش دیکر پختہ کیے جائین یہ بھی نافع ہین کہ تغریہ کرتے ہین اور مادہ مین چسپیدگی پیدا کرتے ہین اور اگر جوش نہ دیا جاے خون زیادہ کرنے کی وجہ سے ضرر کرین گے - سمک رضراضی بھی زیادہ نافع ہی - غذا ایسے مریضون کی جو انشقاق یا انصداع کی وجہ سے مبتلا اس مرض کے ہون خواہ اون لوگون کی غذا جنکا ذکر بعد اس قسم کے آے گا بارد بالفعل ہونی چاہیے پنیر تازہ بے نمک زیادہ مفید ہی - اگر کسی گوشت کے ذریعہ سے ان لوگونکو غذا دینی منظور ہو اقسام لحوم سے اوسی کو اختیار کرنا چاہیے جو خون کمتر پیدا کرے اور اصل خلقت مین وہ گوشت سوکھا اور سبک ہو جیسے لوہ کا گوشت یا بگلہ کا گوشت اور دراج جو اشیاء قابضہ اور پکی چیز دنمین پکایا جاے - سنبملہ اشیاے مجربہ کے تخم خرفہ کا چبانا ہی کہ فورًا خون کو بند کردیتا ہی اگر اوسکا پانی خلق سے اوتار لیا جاے - فواکہ انکے واسطے بہی اور سیب جو خام اور پکے ہون اور عناب نارہ حب الاس خرنوب شامی اور ازین قبیل اور میوہ ہاے خام کبھی انکے واسطے گل مختوم اور گل ارمنی سے گوندملا کر اور تھوڑا سا کافور داخل کرکے نقل طیار کیا جاتا ہی - جب خونکی آمد بند ہوجاے اور چوتھے فاقہ کی نوبت پہونچی ہو غذا دینی واجب ہوتی ہی اور تقویت کی تدبیر کرنی پر ضرور ہی اور ابتدا روٹی دینے سے کرین جو پانی مین ڈبولی ہو اور ہریسہ اور اکارع یعنے پایچہ اور بھیجا وغیرہ بھی بتدریج دیا جاے - اگر یہ انشقاق اور انقطاع بسبب حدت اور تیزی خون کے ہوا ہی اوسوقت تدبیر امالہ کی جو اوپر مذکور ہوچکی بندش اطراف وغیرہ سے کرین یا خلاف جہت کی طرف امالہ کرین اور خلط حاد یعنے صفرا کا استفراغ کرنا چاہیے بعد ازان تبرید اور ترطیب قوی لازم ہی اور استعمال قوابض کا ضرور ہی اور مغریات اور مارالشعیر اور سرطان اور قرع اور دواے اندرو ماخس جو ایک دواے مرکب ہی اور دواے جالینوس کا استعمال کرنا چاہیے - جو نفث الدم کسی رگ کے منہ کھل جانے سے عارض ہوا وسکے لیے دوا قابض اور عضض کہ جسمین تغریہ بھی ہو دینی چاہیے الغرض

ایسی ہی ادویہ جو ابھی الشقاق کیواسطے مذکور ہوئین دینی چاہیئن کہ وہ بھی مغریہ اور ملحمہ اور قابض ہوتی ہین یہ ادویہ جیسے گلنار اور انار کی
گلیان اور سماق اور عصارہ طراثیث یعنے اشتر غار اور عصارہ شاہتراے باریک انگور کا اور بلوط اور برگ عوسج اور کہربا اور اقاقیا اور
حضض اور عصارہ ورد و عصارہ عصی الراعی اور شکاعی عصارہ انگور خام اور اس انگور کا نام افسطیدا اس ہی کبھی یہ ادویہ خواہ انسے
جو قرص وغیرہ مرکب ہون شب اور مازو اور صبر اور افسنتین سے قوی کردی جاتی ہین اور باہم ترکیب دے کر طیار کیجاتی ہین اور افراص
جو اسی مرض نفث الدم کے واسطے معدود اور مشہور ہین انھین دواؤن سے طیار کیے جاتے ہین - اور کبھی یہ ادویہ اب خالص مین
خواہ بعض عصارات مین جوش دے کر بطور مشروب کے مستعمل ہوتی ہین - کبھی انھین ادویہ سے ضمادات طیار ہوتے ہین - کبھی ان
ادویہ مین اور جملہ ادویہ نفث الدم کی جو اوپر مذکور ہو چکی ہین ادویہ صدریہ بھی مثل کرفس اور تانخواہ اور انیسون اور سنبل اور
رامک کے داخل ہوتی ہین - اور کبھی مخدرات بھی شریک کردیے جاتے ہین جیسے پوست بیخ بیروج اور بنگ اور خشخاش اور کبھی
مغریات جیسے صمغ عربی اور قثار کندر اور کوکب شامش یعنے مثی شاموش کی اور طباشیر اور بارتنگ اور لعاب اسبغول اور
خود اسبغول اور عصارہ بقلۃ الحمقاء اور لعاب بہدانہ بھی اضافہ کیا جاتا ہی - اگر نفث الدم بطور رشح کے کسی ورم سے ہوتا ہو علاج
اوسکا فصد اور استفراغ اوسکے بعد انضاج مادہ ہو اور قوابض سے ہرگز اس قسم کا علاج نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ ایسے وقت استعمال
قوابض کا آفت عظیم پیدا کرتا ہی بلکہ مثل علاج ذات الریہ کے اوسکا علاج کرنا لازم ہی - جو نفث الدم بسبب تاکل کے پیدا ہوا ہو
اوسکا علاج دشوار ہی اور گویا اوسکے علاج سے یاس قطعی ہی اسلیے کہ وہ اچھا نہین ہوتا اور التحام اوسکا بدون زوال سوء مزاج
کے ممکن نہین ہی اور اس سوء مزاج کا جانا بدون امتداد زمانہ دراز کے دشوار ہی اور اتنے زمانہ مین قرحہ مین صلابت اور سختی پیدا
ہوجاے گی یا عفونت آجاے گی - مگر بیشتر اس تدبیر سے نفع ہوتا ہی کہ تاکل کو مستحکم ہونے دین اسطرح کہ خلط حار کو کم کرتے رہین
اور بیشتر صفرار رقیق کو بذریعۂ اسہال کے دفع کرتے ہین اور خلط غلیظ کو بھی حب غاریقون سے - اگر احتیاج زیادہ تقویت دینے کی
ہو اسی غرض سے کہ مسہل سے ضعف نہ پیدا ہو تقویت دینی چاہیے اور دوغہ سعال کی تسکین کے واسطے دواے بزور کا استعمال
کرنا چاہیے کہ وہ دوا ایسی ہی جس سے اسید ایک طرحکے نفع کی اصل مرض مین بھی ہو اور خلاصہ یہ ہی کہ ایسے بیمارونکا علاج بھی تنقیہ ہے
استفراغ اور فصد وغیرہ سے - غذاے جید الکیموس انکے واسطے تجویز کرنی چاہیے - منجملہ ادویہ مفیدہ کے واسطے اُگال یعنے سڑے
ہوے زخم کی جو مورث نفث الدم کا ہو لبان یعنے کندر اور آذان الحدی جو قسم بڑی بارتنگ کی ہی اور بزور بقلۃ الحمقا اور خطمی ہے
اور قرص کوکب مین نصف جزو افیون زیادہ کرکے استعمال کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہی - چند ادویہ مرکبہ وہ ہین جنکو حکیم بولس فی
ذکر کیا ہی اور ہم قرابادین مین اونھین ذکر کرین گے - ادویہ جو اونکو نافع ہون وہی ہین جنمین شاہ بیخ اور دم الاخوین کہربا مسندروس
گل مختوم داخل ہو اور مجملاً یہ ہی کہ جو دوا مجفف اور منقی اور مغری اور ملحم ہو وہی اس قسم نفث الدم کو نافع ہی - سینہ سے جو
نفث الدم پیدا ہوا اوسکا علاج ضمادات سے کرنا چاہیے اور ایسی دواؤن سے جنمین جوہر لطیف ہو یا اوسکے ہمراہ جوہر لطیف ہو کہ اوسمین
وہی اجزاے صدریہ ملاے جائین جنکو ہم نے بیان کیا ہی کہ تا سینہ تک اثر اوسکا پہونچے - بادروج جسکو تلسی کہتے ہین اوسمین فی نفسہ
یہ اثر ہی کہ جامع دونون امرون کو ہی - اگر حدس طبیب سے یہ امر دریافت ہو کہ سبب نفث الدم کا حرارت ہی اوسوقت ادویہ
مذکورہ سب کی سب موافق اور نافع ہون گے - اور اگر یہ معلوم ہو کہ برودت کی وجہ سے نفث الدم پیدا ہوا ہی اوسی طور کا

احداث جو اوپر مذکور ہو چکا ہی اوسکا علاج بقول جالینوس اسطرح کرنا چاہیے جسطرح جالینوس نے ایک جوان آدمی کا علاج کیا تھا کیفیت اوس معالجہ کی یہ ہی کہ ایک جوان آدمی کو مرض نفث الدم کا عارض ہوا روز اول جالینوس نے اوسکی فصد کھولی اور پھر دوسرے روز بھی فصد کھولی اور اطراف کی مالش کرکے خوب استواری سے بندش کی جسطرح ہر ایک قسم نزف الدم کے لائق ہی اور غذا مین حسو یعنے سوتکے اقسام سے تجویز کیا اور سینہ پر اوسکے قیروطی ثافیسا کی رکھی در پوقت عشا یعنے شب کو وہ قیروطی چھوڑا ڈالی تاکہ غرض مطلوب سے زیادہ حرارت پیدا نہ کرے اور غذا اوسکو سنو کی پھر دے اور دوائے بزور پلوائی اور جب تیسرا دن ہوا سینہ پر تین گھنٹہ تک وہی قیروطی رکھی اور بعد ازان چھوڑا ڈالی اور پھر ماء الشعیر سے اوسے غذا دے اور یخنی کے اقسام مین سے گوشت بط کی یخنی پلائی جب مریض کے ریہ کا مزاج اعتدال پر آیا اور ورم پیدا ہو جانے کا خوف دور ہو گیا تنقیہ ریہ کا تریاق کہنہ سے کیا جو پورے اجزا پر شامل تھا اور بتدریج مریض کو شیر مادہ خر پر ڈھالا اور جملہ تدابیر نفث الدم کو اسی طرح رفتہ رفتہ کرتا رہا۔ جالینوس کہتا ہی کہ جس مریض نفث الدم کی روز اول سے یہ تدبیر ہو گئی وہ صحیح اور تندرست ہو گیا۔ اور جن لوگون کے علاج مین وقفہ ہوا یعنے روز اول سے اونکا معالجہ شروع نہوا اونمین کسی کو صحت ہوئی اور کسی کو نہوئی۔ ہم نے ایسے لوگ خود بھی دیکھے ہین جنکو اس تدبیر نے خواہ اور قسم کے علاج نے نفع بین کیا اور ازالہ مرض ہو گیا ہی۔ جب معلوم ہو کہ سبب نفث الدم کا رطوبت ہے۔ اور استرخاے اعضاے مذکورہ اوسوقت ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ تجفیف اور تسخین پیدا ہو اور قبض بھی واقع ہو مثلاً اذخر اور مصطگی اور زیرہ بریان اور فودنج کوہی اور قلقدیس اور جند بیدستر اور زعفران واسطے اثر پہونچانے ادویہ کے اور کبھی ان ادویہ کے ہمراہ قوابض معتدلہ بھی شریک کر دیتے ہین جیسے شاہ بلوط اور کبھی ان ادویہ سے کوئی دوائے مرکب طیار کیجاتی ہی کہ اوسکا قرابادین مین ہوا ہے۔ اگر یہ معلوم ہو کہ سبب نفث الدم کا یبوست ہے اور یہ امر کمتر واقع ہوتا ہے اوسوقت مرطبات معلومہ کا استعمال کرنا چاہیے جو اقسام سے دودھ کے ہون خواہ روغن یا عصارات اور مرطبات کا استعمال بعد تدبیر مشترک کے مثل آمالہ مادہ خلاف جہت کی طرف کرنا مناسب ہی۔ مگر جو تدبیر کہ لائق نفث الدم یا بس کے فصد وغیرہ سے ہی وہ اقل اور ضعیف تر ہی بہ نسبت اوس تدبیر کے جو اور اقسام مین کیجاتی ہی۔ اگر سبب نفث الدم کا کوئی صدمہ ایسا ہو جو جگر پر پہونچا ہو اوسکے علاج مین یہ سفوف استعمال کرنا چاہیے۔ ریوند چینی دس جزو اور لک پانچ جزو گل ارمنی پانچ جزو مقدار شربت ان اجزا کو اچھی طرح کوٹ کر ڈیڑھ درہم دینا چاہیے۔ ادویۂ مشترکہ اقسام نفث الدم کے مفردات کا ذکر تو کتاب دوم مین کیا گیا ہی جدولہاے معلومہ مین اور جنکا بیان لائق اس جگہ کے ہی۔ ازانجملہ شادنج ہی کہ جب اوسکو مثل غبار کے باریک پیس ڈالین اور ایک مثقال اوسے ہمراہ بعض ادویہ قابضہ کے استعمال کرین۔ خواہ ہمراہ عصارات کے تو اسکا نفع جلیل اور زیادہ تر ہی۔ اور جسوقت خرقہ کو چبا کر اوس کا پانی حلق مین اوتارین اکثر تو یہی ہی کہ فی الحال حبس خون کر دیتا ہی۔ اور آب خیار خصوصاً بعض مغربات قابضہ کے ہمراہ اگر گھونٹ گھونٹ کرکے اسکو پی جائین۔ جلا ہوا بارہ سنگھا جب ادویہ کے ساتھ ملا کر مستعمل ہو زیادہ نافع ہو گا اسی طرح آب پودینہ۔ ایضاً چنار کا پھل بوزن ایک درہم کے ایضاً شگوفہ کشنیز ہمراہ سرد پانی کے بمقدار تین درہم صبح اور شام دونون وقت اسکا استعمال کرنا چاہیے۔ ایضاً بسد بھی شدید النفع ہی اور گل مختوم اور طین شاموس اور بعض کہتے ہین کہ یونانی زیا نمین اسے کوکب الارض بولتے ہین اور شاید یہ مٹی طلق کے سوا کوئی اور شئی ہو۔ ایضاً خون گوسالہ کا قبل انجماد کے کے کر پی جائین بقدر نصف اوقیہ کے

اور تین روز برابر اسکا استعمال کرین - ایضاً حب الاس اور بارتنگ کو آب بارتنگ سبز مین بوزن دو درہم کے خواہ عصارۂ ورد کے ہمراہ کہ یہ بھی بدرجہ غایت مفید ہو - سفرجل بھی نافع ہی خصوصاً بھنی ہوئی - ایضاً الفوزہ یعنے پنیر مایہ اُرنب کا گلاب کے ساتھ خواہ یہی پنیر مایہ یا کسی اور حیوان کا لفوزہ مطبوخ مازو یا آب بادروج کے ہمراہ خصوصاً قسم نفث الدم صدری کے واسطے - اور طین مختوم اور بدل اوسکی طین شاموس جو گل ملتانی سپید ایسی ہوتی ہی تھوڑے سے سرکہ مین ملاکر - ایضاً سوفوطون اور یہ حی العالم ہی اور ایک شخص نے اپنی بعض کتب مین لکھا ہی کہ سوفوطون ایک قسم ہی فونیخ کی جو سنگ لاخ مین پیدا ہوتی ہی اور مل کر نمک ملاکر کھائی جاتی ہی اور موصل مین اسکو بروج بری کہتے ہین - خواہ نفاخ بری اسکا نام ہی مگر اس بیان مین مجھے نظر اور تردد ہی - اور یہ دوا اپنے ہموزن نشاستہ کے ساتھ مستعمل ہوتی ہی - ایضاً شب یمانی کا پلانا اور کھلانا خصوصاً ایسے بیضہ کی زردی مین کہ جو کسی قدر متغیر ہو چکی ہی مگر ابھی منعقد ہو کر شکل بچے کی اوسمین نہین بنی ہی - ایضاً غری السمک یعنے سریش مچھلی کا بھی نافع ہی - پھر جب مرض مین دشواری پیدا ہو - بہتر ہی زالنیخ بقدر ربع درہم ہمراہ ماء العسل کے دیجاتی ہی - واجب ہی کہ ادویۂ حابسہ نفث الدم ہمراہ شراب عفص کے دیجائین - ہان اگر تپ ہو اوسوقت کسی اور عصارہ مناسب حال کے ہمراہ پلانی چاہیے - نفث الدم کہنہ کے واسطے تخم کراث نبطی اور حب الاس دونون ہموزن لے کر بقدر دو درہم کے ہمراہ آب عصی الراعی کے دینا چاہیے - یا عصارۂ کراث شامی ایک اوقیہ اور سرکہ نصف اوقیہ صبح کو پلایا جاوے - یا تراشۂ اسفنج تھوڑی سی نبید ملاکر - جالینوس نفث الدم کا علاج تریاق اور متردولیطوس سے اور ادویہ خوشبو سے کرتا ہی اسلیے کہ ایسی دوائین طبیعت کو حبس خون پر قوی اور قادر کر دیتی ہین اور زخم مین گوشت اوگا دیتی ہین - اسی طرح اقراص کوکب اور دواے اندرو ماخس - قنطوریون مین دو فائدہ جمع ہین ایک تو یہ کہ حبس نفس کرتی ہی دوسرا یہ کہ تنقیہ ریہ وغیرہ کا بھی کرتی ہی مناسب ہی کہ مموم تو پانی کے ساتھ اور غیر مموم شراب کے ہمراہ اسکا استعمال کرے - صفالیہ کے لوگ جو مریض نفث الدم مین ہوتے ہین اونکا علاج طبیخ بیخ قنطوریون جلیل سے کیا جاتا ہی - منجملہ ادویہ کے عصارۂ بارتنگ دو درہم عصارۂ گاؤزبان دو درہم عصارۂ خرفہ عصارۂ شاخہاے سبز درخت گل کا دو درہم بدون پانی چھڑکنے کے ان ادویۂ تازہ کو کوٹ کر عصارات برآوردہ کرین اور آگ پر چڑھاکر جوش ندین بلکہ اوسی حالت خامی مین گل مختوم اضافہ کرکے پلا دین - یا عصارہ شاخہاے گل لے کر اوسمین عصارہ ہو فطیدا اس یعنے طرائیث کا اور شاد نج اور شاخ گوزن سوختہ بڑھاکر استعمال کرین - قرص کے اقسام مین سے یہ قرص عمدہ ہی - اقاقیا گلنار گل سرخ عصارہ لحیۃ التیس جفت بلوط قشار الکندر سب اجزا ہموزن ہین - ایضاً زرنیخ اور پوست بیخ تفاح طین الجیرۃ اقاقیا تخم خرفہ بزر بادروج گلنار کافور قرص طیار کرین مقدار شربت دو درہم ہمراہ نصف اوقیہ پانی کے خواہ شراب عفص کے یا آب بادروج کے ہمراہ - ایضاً تخم خشخاش گل مختوم دہو فطیدا اس کندر کافور آب بادروج کے ہمراہ استعمال کرین - ایضاً اس قرص کو ابن سرافیون نے لکھا ہی اور اوسکی ترکیب صمغ بادام سے ہوتی ہی - روغن جو سینہ پر مستعمل ہوتے ہین فصل گرما مین تو روغن سفرجل اور سرما مین روغن سنبل - قرص جید طین الجیرۃ اور لبد اور کوکب شامس گل سرخ خشک شدہ ہر واحد دو جزو کہربا صمغ عربی نشاستہ ہر واحد ایک جزو سب کو ملاکر قرص طیار کرین مقدار شربت کی اگر تپ ہو چار مثقال اسکے کسی عصارۂ قابضہ کے ہمراہ اور اگر تپ نہو کسی شراب مین خصوصاً شراب قابض کے ہمراہ مشترک اقشام سے ضماد کے آرد جو اور دقاق کندر اقاقیا سپیدی بیضہ کی ملاکر - جب خون کی آمد بذریعۂ علاج کے بند ہو جاوے اوسوقت جراحت کے پر ہو جانے اور ورم کے پیدا نہونے کی فکر بہت جلد کرنی ضرور ہی - زخم بھر جانے کی تدبیر متغریات قابضہ سے

اور ورم کے روکنے کی تدبیر غذا کی روکنے سے کیجاتی ہو اور جذب مواد کا اطراف مین اور سینہ کی تبرید بالفعل بھی کرنی چاہیے - واجب ہو کہ جرعہ جرعہ سرکہ پیا کرین جسمین پانی ملا ہوا اور بار بار اسکے پینے کیطرف توجہ کرین - اور جب خون بند ہو جاے یا آمد خون کی آثار نمایان ہون اشیاء مذکورہ بالا سے احتراز کرنا واجب ہی جو اخراج خون پر معین ہوتی ہین - پانی جو یہ لوگ استعمال کرین آب باران ہونا اوسکا افضل ہی خواہ وہ پانی جسمین کہ طین ارمنی اور گل سرخ بجھگو یا ہوا اور آب آہن اور آہن تاب زیادہ نافع ہو اسلیے کہ قبض اوسمین زیادہ ہی - اگر خون کے بستہ ہونے کا ریہ مین خوف ہو چاہیے کہ ابتدا مین سرکہ آبیختہ کا استعمال کرین ہان اگر کھانسی ہو اوسوقت سرکہ کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہیے - کبھی خون بستہ کے واسطے نصف درہم کرکم تھوڑا سا کراث کا پانی ملاکر موثر ہوتی ہی کہ اوسمین تین درہم سکنجبین بھی شریک ہو - اودویہ مرکبہ مین سے حلیلہ مطبوخہ دو دو درہم زرا وند ایک درہم سوسن ایک درہم فلفل ایک درہم بیخ ایک درہم گل سرخ دو دو درہم اسکا قرص طیار کرین اور سایہ مین خشک کرین اور آب رازیانہ اور کرفس اسکا بدرقہ ہی - ایضاً انفحہ ارانب اور نمہرا ہوا پانی خاکستر چوب انجیر کا ہمراہ حاشا کے خواہ جو ہمراہ شہد کے خواہ مسہلات ایسے دیے جائین جنسے استفراغ مادہ ہو جاے - اور بہت سی ادویہ مفردہ ہین جنکو ہم نے کتاب دوم مین اور مرکبات کو قرابادین مین ذکر کیا ہی - اور خون بستہ کے تحلیل کرنے کی ادویہ ہم نے کتاب چہارم مین بتفصیل لکھی ہین وہان سے اونکو لینا چاہیے چوتھا مقالہ قواعد اور اصول نظریہ شناخت اور علاج اورام اعضاء لواحی صدر کے اور قروح اونمین اعضاء کے سوا ے اورام اور قروح کے جو قلب مین ہوتے ہین بیان عام اوجاع لواحی اور اطراف سینہ اور پہلو کا اور پہلے سب سے ذات الجنب کا بیان کیا جاتا ہی - واضح ہو کہ حجاب اور حجلیان اور پردہ ہاے صفاق اور عضل جو صدر مین ہین ان سب اعضا مین اوپر آن کے اطراف مین چندا اورام موذی (جو زیادہ دردناک کر دیتے ہین - اور ایذا بھی اون اورام کی بہت زیادہ ہوتی ہی) پیدا ہوتے ہین اور جسے اصطلاح اطبا مین سوکی کا نام شوصہ اور کسی کو برسام اور کسی کو ذات الجنب کہتے ہین - اور کبھی بعض اقسام کے اوجاع انھین اعضا مین پیدا ہوتے ہین اور یہ سب ورم جگر کے نہین ہوتے لیکن ریاح غلیظہ سے وہ اوجاع پیدا ہوتے ہین اون پر بھی اشتباہ انھین امراض مذکورہ کا ہوتا ہی اور دراصل وہ اوجاع ان امراض سے نہین ہوتے ذات الجنب ایک ورم حار لواحی صدر مین ہوتا ہی یا عضلات باطنہ مین یا حجاب مستبطن صدر مین یا حجاب حاجز مین اور یہ ذات الجنب خالص کہلاتا ہی یا عضل ظاہری خارجی مین یا حجاب خارج مین بشارکت مادہ کے یا بلا شارکت جلد کے اور اعظم اقسام ازروے ایذا اور خرابی کے وہی ذات الجنب ہے جو نفس حجاب حاجز کے ورم سے پیدا ہو اور یہی قسم صعب ترین اقسام ہی - اور مادہ اس ورم کا اکثر مرار یا خون مرار ہی ہوتا ہی اسلیے کہ اعضاے صفاقیہ مین سواے غلظ رقیق یعنے صفرا کے اور کوئی غلظ نفوذ نہین کر سکتی - اور صفرا دی ذات الجنب کے بعد اورکمتر پھر خون خالص سے ذات الجنب پیدا ہوتا ہی - اور چونکہ اکثر عروض اس ورم کا صفرا دی ہی لہذا تپ جو اسمین ہوتی ہو اوسکی شدت کا نوبہ ایک روز درمیان ناغہ سے ہوتا ہی اور یہی سبب ہی کہ جو لوگ اکثر اوقات ترش غذا اور سرکہ وغیرہ کا استعمال کرتے ہین وہ لوگ اس مرض مین کمتر مبتلا ہوتے ہین کہ اونکے مزاج مین بلغمیت زیادہ اور بہت ہوتی ہی - اور باایمہمہ پھر بھی ذات الجنب کبھی خون محترق سے بھی پیدا ہوتا ہے - اور کبھی بلغم عفن سے اور کبھی شاذ و نادر سوداے عفن سے بھی پیدا ہوتا ہی جسمین النہاب ہو ہم نے کتاب کلیات مین بیان کیا ہی کہ ورم حار کی شرط یہ نہین کہ بلغم اور سودا سے پیدا نہو بلکہ ورم حار کبھی اوس بلغم اور سودا سے بھی ہوتا ہی جو صفت عفونت پر ہو کہ مقتضی حرارت کی ہی ہان یہ ورم حاد اور تیز جب ہی ہو گا کہ مرہ صفرا سے پیدا ہوا ہو یا خون سے اور اگر سواے مرہ صفرا اور خون

کے بلغم اور سودا سے پیدا ہوگا وہ ورم مزمن اور دیرپا ہوگا۔ یہ نکتہ باریک ایسا ہے کہ اکثر اطبا اسے سمجھ نہیں سکتے۔ اور چونکہ انجام ہر ایک ورم کا تین کیفیتوں سے خالی نہیں (۱) یا تحلل ہو جاتا ہے (۲) یا آنکہ اوسکا مادہ مجتمع ہوتا ہے (۳) یا دونوں میں صلابت اور سختی آجاتی ہے یہی حال ذات الجنب کا بھی ہے۔ مگر صلابت کا عارض ہونا ذات الجنب میں بہت کم ہے اب اسکا انجام دو ہی صورتوں میں منحصر ہوا یا خود بخود تحلل ہو جاوے اور یا مادہ اوسکا مجتمع ہوا اور اکثر ایسا ہی واقع ہوتا ہے۔ ذات الجنب اگر متحلل ہو جاوے ریہ اوس مادہ کو زیادہ قبول کرکے اوس مقدار متحلل شدہ کو اخراج کر دیتا ہے۔ اور کبھی کسی اور طرف سوائے جہت ریہ کے مادہ متحلل بھی ہو جاتا ہے۔ اور اگر اجتماع مدہ کا ہوا اور مدہ فراہم ہوا ضرور احتیاج نضج کی ہوگی تاکہ منجر اور شگافتہ ہو پس بیشتر براہ نفث کے ریہ اوسے خارج کرتا ہے اور کبھی رگ جوف کیطرف آتا ہے اوسوقت براہ بول دفع ہوتا ہے اور کبھی مجاری براز کی طرف آجاتا ہے اوسوقت براہ اسہال دفع ہوتا ہے۔ اور کبھی خالی مقامات جیسے فضاے صدر اور لحوم غدویہ میں آتا ہے اوسوقت اورام اربعین اور اورام خابن اور اورام پس گوش وغیرہ پیدا ہوتے ہیں اور کبھی بطرف دماغ کے پہونچتا ہے خواہ بطرف دیگر اعضا کے چنانچہ ہم ان سب کو بیان کرینگے اور ایسے وقت خطرہ زیادہ ہوتا ہے یا ہلاکت مریض کی ہو جاتی ہے۔ اور کبھی یہی مادہ اور مدہ اپنی کثرت اور خفت کی وجہ سے مجاری نفس میں اختناق پیدا کرتا ہے۔ اور کبھی اوسمیں اتنی کثرت نہیں ہوتی کہ اختناق مجاری نفس میں پیدا کرے اور سوائے نضیجہ یعنے مادہ پختہ کے اور کسی طرح کا نہیں ہوتا مگر وہ خواہ نفث مشابہ مدہ کے مگر قواے طبعی اوسوقت ساقط ہوتے ہیں اسی جہت سے نفث کے ذریعہ سے اوسکو خارج کرنے سے عاجز ہوتے ہیں اسی واسطے واجب ہے کہ ایسے وقت میں تقویت قوی کی زیادہ کریں تاکہ قوی کو قدرت انقباض شدید پر واسطے اوس کھانسی کے پیدا ہو جسکے ذریعہ سے نفث مادہ ہوتا ہے۔ اسلیے کہ یہ نفث ایسا فعل ہے جو دو قوتوں سے تمام ہوتا ہے ایک تو طبیعت منفعلہ اور دافعہ سے دوم طبیعت ارادی سے جو دافع بھی ہے جب یہ دونوں قوتیں اچھی طرح قوی اور زوردار نہوں گی ممکن ہے کہ تنقیہ سے عاجز رہیں گی یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نفث میں دشواری یا بسبب ضعف قوت کے ہوتی ہے یا بسبب آلہ نفث کے دشواری ہوتی ہے مثلاً اگر ورم حجاب اور عضل میں ہو اوسوقت آلہ کو ایذا اپنی حرکت سے خواہ اپنے جار اور مسایہ کی حرکت سے مثل اغشیہ کے ہوگی۔ یا بسبب مادہ کے یہ دشواری پیدا ہوتی ہے۔ اگر مادہ زیادہ رقیق ہو یا غلیظ ہو خواہ مادہ میں لزوجت ہو۔ اور ایسی ہی اوقات میں کہ نفث میں دشواری ہو ریہ میں مثل علیان اور جوش کے ایک کیفیت پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ ہوے ستنشق خارج سے جو ریہ میں جاتی ہے وہ ہوا اسی مادہ غیر منفوثہ سے مل کر جاتی ہے لہذا اس مادہ کی بھی کسی قدر ریزش ریہ پر ہو کر غلیانکی کیفیت پیدا کرتی ہے۔ اگر ورم ذات الجنب باوجود نفث پیہم کے چودہ روز تک پاک نہو معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ فراہم ہو رہا ہے اور اگر چالیس روز کے بعد بھی قیح کا تنقیہ نہو معلوم کرنا چاہیے کہ ذات الریہ اور سل کی طرف منتقل ہو گیا۔ کبھی قیح کا پڑنا ساتویں روز بھی ہو جاتا ہے مگر اکثر تو بیسویں روز اور چالیسویں روز اور سات روز میں ہوتا ہے۔ کبھی انفجار اور شگافتہ ہونا ورم کا قبل نضج کے بھی ہوتا ہے بسبب اسکے کہ طبیعت مادہ موذی کو بسبب کثرت خواہ حدت کے یا بسبب حرارت مزاج کے یا سن کی وجہ سے اور فصل اور بلد کی حرارت سے دفع کرتی ہے خواہ ادویہ مفجرہ کا استعمال مشروبات میں قبل از وقت مناسب خطاے طبیب سے زیادہ ہوا لہذا قبل نضج کے انفجار ہو گیا اور ادویہ مفجرہ کو ہم عنقریب بیان کرینگے یا اینکہ مریض نے کوئی حرکت بافراط خواہ حرکت منعبہ اور حرکت چیخنے اور چلانے کی زیادہ کی ہے لہذا قبل از نضج کے شگافتہ ہو گیا۔ اور بہرحال قبل از نضج کے شگافتہ ہونا خطرہ اور

اندیشہ کی بات ہی۔ کبھی انتقال ذات الجنب کا ذات الریہ کیطرف ہوتا ہی اسطرح پر کہ ریہ مادہ ورم کو قبول کرتا ہی اور اخراج مادہ مذکورہ پر قادر کسی وجہ سے نہین ہوتا ہی لہذا وہ مادہ اوسی ریہ مین محتبس ہوجاتا ہی اور ریہ مین ورم پڑتا ہی۔ کبھی ذات الجنب سل کی طرف منتقل ہوتا ہی بوساطت ذات الریہ کے اوسی طرح سے جسکو ہم آیندہ بیان کرین گے اور کبھی بلا وساطت ذات الریہ کے انتقال ذات الجنب کا سل کی طرف ہوتا ہی لیکن اس طرح پر ہوتا ہی کہ مادہ اور مدہ جو متحلل ہوا ہی اپنی حدت اور رواارت سے جو ہر ریہ مین قرحہ ڈال دیتا ہی۔ کبھی ذات الجنب نشیخ اور گداز کی طرف منتقل ہوتا ہی اسطرح پر کہ مادہ اون اعصاب مین مندفع ہوتا ہی جو عضو متورم سے قریب تر واقع ہین اسلیے کہ جنب ایک عضو عصبانی ہی اور یہ انتقال ضرور قاتل اور مہلک ہی۔ کبھی ذات الجنب مین کسی طرح نفع علاج کا متصور نہین ہوتا اگرچہ تمامی علامات جیدہ موجود ہون۔ کبھی عقب ذات الجنب کے ایک مرض مثل خدر کے موخر عضد مین جو مصاحب جنب کے ہی خواہ جانب الیسی اور اندرونی مین اوسی عضد کے یا ساعد قریب مین اوسی جنب کے پیدا ہوتا ہی کنارہ تک اونگلیون کے۔ کبھی غلبہ ذات الجنب کا بجانب قلب کے ہوتا ہی اوسوقت خفقان پیدا ہوتا ہی کہ تابع اوس خفقان کے غشی ہوتی ہی۔ اور جانب دماغ تک بھی اوسکا اثر پہونچتا ہی جبکہ تحلل مادہ کا قبل جمع ہونے مادہ کے ہو اور حالت جمع مین بھی دماغ کی طرف یہ مادہ جاتا ہی۔ کبھی مادہ ذات الجنب کا اعضاے ظاہرہ کی طرف سے بھی منتقل ہوتا ہی اوسوقت خراج یا جراحات اور زخم پیدا ہوتے ہین۔ کبھی یہ انتقال بسبب نفوذ کرنے مادہ کے جوہر عصب لیکن جوہر عظام کے ہوتا ہی۔ پھر اگر یہ مادہ بطرف اعضاے سافلہ کے رجوع کرے اور بعد ازان نضج پاکر نواصیر پیدا ہون یہ کیفیت بسبب اسباب خلاص اور رہائی مریض کی اس مرض سے ہوگی مگر نواصیر خبیثہ اور ردیون پیدا ہون گے۔ اور اگر مفاصل کی طرف سیل کرے اور نواصیر پیدا ہون نجات علیل کی اسمین بھی ہوگی مگر بیشتر وہ عضو جس پر ریزش مادہ کی ہو بیکار ہوجاتا ہی خصوصاً اگر اسوقت استفراغ مادہ کا بذریعہ براز کے نہو یا بذریعہ بول ملیظ کے جسمین رسوب زیادہ ہون یا بذریعہ نفث نضیج اور پختہ کے استفراغ نہو اور اگر کسی قسم کا استفراغ انمین سے واقع ہوگیا پس یہ انتقال اسلم ہوگا اسلیے کہ یہ کیفیت دلالت کرے گی کہ جس مادہ سے خراج اسفل مین پیدا ہوا ہی اوس مادہ کی مقدار قلیل تھی اور بذریعہ نضج کے اوسکی اصلاح ہوسکتی ہی اور یہ خراجات جسوقت پوشیدہ ہون اور اندرون جلد کے غایر ہوجائین یعنے بعد برون زاور ظہور کے پھر معدوم ہوجائین آفت نکس پر دلیل ہون گے خصوصاً اگر رجوع مادہ کا پھر اولت کر بطرف ریہ کے ہو کہ آفت عظیم پیدا ہوگی۔ کبھی شدت حمی سے ذات الجنب کے تواتر نفس مین پیدا ہوتا ہی اور تواتر نفس سے نفث مین لزوجت پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ نفث مین بسبب تواتر نفس کے خفت اور سبکی پیدا ہوتی ہی۔ اور کبھی لزوجت نفث سے شدت مرض مین خواہ درد کی شدت پیدا ہوتی ہی اور لہیب حرارت کی زیادتی ہوتی ہی اور لہیب کی زیادتی سے پھر تواتر نفس پیدا ہوتا ہی اور تواتر سے پھر لزوجت نفس مین آتی ہی اور اسی طرح تواتر نفس اور لزوجت نفث باہم معین اور مددگار ہوکر ضرر کو زیادہ کرتی ہین۔ رہی یہ بات کہ ذات الجنب اور ذات الریہ کی کونسی قسم زیادہ تر ردی ہی پس بدترین اقسام وہی ہی جو بائین طرف مجاور قلب کے ہو۔ یا وہ قسم جو داہنی طرف ہو کہ بعض اطبانے اوسی کو خراب تر تجویز کیا ہی۔ اور بعض اطبانے بائین طرف والی کو زیادہ تر خراب تجویز کیا ہی۔ قول فیصل اور قریب بحق یہ ہی کہ بائین طرف کا ذات الجنب بسبب مکان کے بنیے اتصال قلب کے اور رہے کہ اوسکی نکایت عضو شریف کو پہونچتی ہی۔ مگر یہ قسم نضج یافتہ ہونے کی زیادہ لائق ہی اور تحلیل پانے کی زیادہ اقرب ہی اگر بذاتہ

بذاتہ اوسمین قابلیت نضج اور تحلیل کی ہو پس حرارت عضو قریب یعنے قلب کی بہت جلد اوسکی نضج اور تحلیل مین توجہ کرسکتی ہی اور داہنی طرف کا ذات الجنب چونکہ عضو شریف سے دور ہی اس نظر سے تو اسلم ہی مگر براہ نضج اور تحلیل کے عاصی یعنے غیر مطیع ہی اسلیے کہ حرارت کی رسائی دانستک کمتر ہی بہ نسبت جانب یسار کے جو معدن حرارت ہی۔ کبھی ذات الجنب مین امتلاء اخلاط نواحی سر اور سینہ کا مستبلا کرتا ہی خواہ امتلا بعض اون عروق کا جو سر سے اوتر کے نواحی صدر مین پہونچی ہین۔ ذات الجنب اسے سرد پانی کے پینے سے بھی پیدا ہوتا ہی جو احتقان مواد کرتے ہین اور برودت ہی ہوا سے سرد کی جو زائد از اعتدال ہو اوس سے بھی ذات الجنب پیدا ہوتا ہی جسطرح حرارت شدید سے اسکا حدوث ہوتا ہی خالص تراب کا بنیاجو محرک اخلاط ہی اور اوسمین اخلاط مین توران اور جوش پیدا کرتی ہی اوس سے بھی ذات الجنب پیدا ہوتا ہی۔ ذات الریہ کا انتقال ذات الجنب کی طرف بہت کم ہی۔ مگر ذات الجنب کا انتقال ذات الریہ کی طرف اکثر ہوتا ہی اور باینہمہ جب یہ انتقال ہوتا ہی اوسوقت ضیق النفس مین کسیقدر خفت ہوتی ہی۔ ذات الجنب اکثر فصل خریف مین بوجہ کثرت مزارع کے اور جارڈونمین بوجہ کثرت برودت کے عارض ہوتا ہی خصوصًا بعد ربیع ستوی کے اور ربیع شتوی مین بھی کثرت اس مرض کی ہوتی ہی بادشمال کی چلنے سے فصول کثیرہ پیدا ہونے ہین اور محتقن ہوکر ٹھہر جاتی ہین لہذا درد پہلو اور پسلیون کے زیادہ ہوتے ہین خصوصًا اگر بادشمالی بعد ہوائے جنوبی کے چلے۔ گرمیون مین اور ہوائے جنوبی چلنے کے زمانہ مین ذات الجنب مین کمی ہوتی ہی لیکن اگر صیف مین جنوبی ہوا چلے اور بارش بھی ہو وہ زمانہ مستثنیٰ ہی اس قلت سے آخر فصل خریف مین صفراوی مزاج والونکو ذات الجنب کا مرض زیادہ ہوتا ہی۔ سوائے ان صورتون کے جو اوپر مذکور ہوئی ہین اور حملہ اوقات مین ذات الجنب کم عارض ہوتا ہی اور جتنے اقسام کی اور ہوائین ہین خواہ شہر اور بستیان اور ریاح جنوبی مین اون سب مین ذات الجنب کی کمی رہتی ہی۔ جن عورتون کے ایام حیض جاری ہین اونھین بھی ذات الجنب کم عارض ہوتا ہی اسلیے کہ اونکا مزاج مائل برطوبت ہی اور مرارت اونکے مزاج مین نہین ہی۔ اگر حوامل کو یہ مرض لاحق ہو مہلک ہوگا۔ اسی طرح شیوخ کو بھی کمتر یہ مرض لاحق ہوتا ہی اور اگر عارض ہوا تو قاتل ہوتا ہی اسلیے کہ اونکے قویٰ اور اعضا بوجہ ضعف کے نفث مادہ اور تنقیہ سے عاجز ہین۔ ذات الجنب کبھی ملتبس اور شتبہ ذات الکبد سے ہوتا ہی اسلیے کہ سعالیق جسوقت بسبب ورم جگر کے اوسمین تمدد پیدا ہو ضرور یہ تمدد حجاب اور اورغشا تک پہونچے گا اوسوقت حجاب مین درد کا بھی کھٹکا ہوگا اور اسی درد سے نوبت ضیق نفس کی پہونچے گی لہذا واجب ہی کہ ان دونون مرض کا فرق اچھی طرح معلوم کرلیا جاے۔ اور بیشتر التباس ذات الجنب کا سرسام سے ہوتا ہی۔ ذات الجنب کبھی مہلک بسبب اپنے اعراض کے عظیم ہونے کے ہوتا ہی۔ اور کبھی اختناق اور تنگی تنفس کی وجہ سے اور کبھی ذات الریہ کی طرف منتقل ہونیسے یا سل کی طرف یا غشی کی طرف منتقل ہونے سے خواہ اور انتقال سے قاتل ہوتا ہی جیساکہ اطبا نے بیان کیا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ ذات الجنب کے ہمراہ اگر نفث الدم بھی ہو اوسکی مثال ایسی ہی کہ جسطرح استسقا کے ہمراہ حمی ہو کہ یہ دو مثال اجتماع ضدین کے ہین پہلی مثال یعنے اجتماع نفث الدم کا ہمراہ ذات الجنب کے اسمین مریض بلحاظ نفث دم کے محتاج استعمال ادویہ قابضہ اور حابسہ کا اور بنظر ذات الجنب کے محتاج ملینین اور ملینات کا ہی۔ اور دوسری مثال اجتماع حمی یا استسقا اسمین استسقا خواہان دوا مسخن اور مجفف کا یا مجفف معتدل کا ہی اور حمی محتاج دوا سبرد اور مرطب کی ہی۔ اکثر اوقات ذات الجنب استعمال ہی غذاے غلیظ اور سفلظ خون کے مثل قبیط یعنے ناطف کے پیدا ہوتا ہی اور وہ خون غلیظ لبستہ ہوکر نواحی صدر اور جنب کی طرف دفع ہوتا ہی۔ علاج ایسی قسم کا ترفیق مادہ ہی بذریعہ حمام کے اور حمام سے نکلنے کے ساتھ ہی سکنجبین کا بہت جلد استعمال کرے اور تمریخ یعنے روغن کی مالش کرے مالش جذبدار

کرتی ہو۔ اور کبھی اس قسم کی ذات الجنب مین فقط فصد کرنے سے اور تدبیر و نسخہ استعمال ہو جاتی ہو علامات ذات الجنب خالص کی پانچ علامتین ہین (۱) تپ کا لازم ہونا بسبب قرب اور مجاورت قلب کے (۲) پسلیون کے نیچے درد چبھتا ہوا رہتا ہو اسلیے کہ جنب عضو غشائی ہو اور اکثر اس درد کا ظہور سانس لینے کے وقت پر ہوتا ہو پون کچھ بھی معلوم نہین ہوتا۔ کبھی ہمراہ نحس کے تمدد بھی ہوتا ہو اور بیشتر تمدد مین زیادتی ہوتی ہو تمدد کے ہونے سے یہ بات معلوم کرنی چاہیے کہ مادہ مین کثرت ہو اور نحس اور چبھن سے معلوم ہوتا ہو کہ مادہ مین قوت نفوذ اور لزع کی زیادتی ہو (۳) ضیق النفس بسبب ضغط اور تنگی پیدا کرنے ورم کے اور ضغر اور توا تر بھی اوسی جہت سے پیدا ہوتا ہو (۴) نبض کا منشاری ہونا اور بسبب اسکا اختلاف ہو (جوار تفاع اور انخفاض اور سختی اور نرمی مین اجزاے نبض کے ہوتا ہو) اور یہ اختلاف زیادہ تر اور نظام سے خارج تر زمانہ منتہی مین بسبب ضعف قوت کے ہوتا ہو اور بسبب کثرت مادہ کے (۵) کھانسی کا ہونا کبھی تو اول مرض مین خشک کھانسی پیدا ہوتی ہے اوسکے بعد کچھ کھانسنے مین برآمد ہوتا ہو اور کبھی ابتدا ہی سے نفث بھی کھانسی کے ہمراہ برآمد ہوتا ہو اور یہ امر علامات محمودہ مین سے ہے اور نہایت عمدگی کی بات ہو کھانسی کا عارض ہونا اسی وجہ سے ہو کہ ریہ کو بوجہ مجاورت اور قرب جنب اور اضلاع کی بیماری پہونچتی ہے اور مادہ کے ریہ مین نہونے سے سوکھی کھانسی بغرض دفع ایذاے مذکور کے اوٹھتی ہو) اور پھر ترشح مادہ کا ریہ پر جب ہوتا ہو لہذا نفث پیدا ہوتا ہو۔ پھر اگر اسی نفث کے ذریعہ سے کل مادہ متحلل ہو گیا تو جسقدر قرا ہم ہو چکا تھا وہ سب پاک ہو گیا۔ ذات الجنب خالص مین ضربان نہین ہوتا اسلیے کہ عضو مادوف یعنے عضلات اور حجاب کثرت شرائین کا عادم ہو پس شرائین کی کثرت اوسمین نہونیسے ضربان بھی نہین ہوتا ہو۔ اور چونکہ ذات الجنب بوجہ کھانسی کے اور نیز بسبب حمی اور ضیق النفس کے جو تمدد سے معالیق کے پیدا ہوتا ہو اور تمدد معالیق کا اسلیے کہ الم اور ایذا اعشاے مستبطن کیطرف مندفع ہوتی ہو بہرحال ان تینون وجوہ سے ذات الجنب کا التباس ذات الکبد سے ہوتا ہو لہذا دونون مین تفرقہ سمجھ لینا معالج اور طبیب پر واجب ہو۔ اسی طرح ذات الجنب کا اشتباہ اوننین وجوہ سے اور بھی بوجہ نفث کے ذات الریہ سے ہوتا ہو لہذا اس اشتباہ کا فرق سمجھنا بھی بیضرور ہو۔ فرق ذات الکبد اور ذات الجنب مین یہ ہے کہ نبض بیمار ان ذات الکبد کی موجی ہوتی ہو اور درد مین گرانی ہوتی ہو اور چبھن نہین ہوتی ہو اور رنگ چہرہ کا مائل بزردی مگر زردی خراب ناصاف ہوتی ہو اور کھانسی مین کچھ برآمد نہین ہوتا بلکہ سرفہ ہاے بالسہ ہوتے ہین جو متواتر نہون بلکہ دیر دیر مین اوٹھین اور بیشتر زبانین سیاہی پیدا ہوتی ہو بعد ازانکہ خراب زردی تھی اور بول غلیظ استقائی ہوتا ہو اور برازکا رنگ کبدی ہوتا ہو اور ثقل اور گرانی جانب یمین مین ایسی ہوتی ہو جو حس لمس سے محسوس نہین ہوتی کہ چھونے سے درد اوٹھے۔ اور اکثر ذات الکبد اسہال ایسا ہوتا ہو کہ برازکا رنگ مشابہ غسالہ گوشت تازہ کے ہوتا ہو اور یہ امر بوجہ ضعف قوت کے ہوتا ہو۔ اور اگر ورم حدبہ جگر مین ہو بذریعہ لمس کے محسوس ہوگا اور اگر ورم مقعر اور اندرونی رخ مین جگر کے ہو اوسکا حال نفس مستقصی سے لینے بہت بڑی سانس لینے سے (اگر کوئی شی معلق محسوس ہو) کھل جاتا ہو ضیق النفس ذات الکبد مین ہمیشہ کمشان اور متشابہ رہتی ہو حملہ اوقات مین اور زیادہ شدت اوسمین زمانہ منتہی وغیرہ مین نہین ہوتی۔ اور ذات الجنب کے مریض کی کھانسی مین نفث ہوتا ہے مترجم اوپر ابھی مذکور ہو چکا ہو کہ کبھی ابتداے ذات الجنب مین بھی سوکھی کھانسی ہوتی ہو اور اب یہان بیان ہوا کہ نفث ضرور ہوتا ہو ان دونون بیانات مین کچھ مغالطہ یا تضاد نہین ہو اسلیے کہ علامات خاصہ ذات الجنب کی بمقابلہ ذات الکبد کے بیان ہو رہے ہین یعنے جب ہمراہ کھانسی کے نفث ہوگا ضرور ذات الجنب ہوگا اور نفث کا ہمراہ کھانسی کے نہونا جسطرح کبھی ابتداے ذات الجنب مین

ہوتا ہو وہ علامت خاص ذات الجنب کی نہین بلکہ علامت کمی مادہ ذات الجنب کی ہو قمن ورم اور وجع ذات الجنب مین ناخس اور باخلش ہوتا ہی اور اگر جانب قدام پہنے آگے کیطرف احساس بذریعہ لمس وغیرہ کے کرین ورم وغیرہ ظاہر ہوگا۔ رنگ اس مریض کا اچھا بلکہ بہت اچھا ضیق نفس کی شدت اور یہ شدت زیادتی پاتی جاتی ہو علی الاتصال تا انیکہ ہر ایک چھ گھنٹہ کے بعد اس زیادتی کا تفاوت خود مریض پر بخوبی ظاہر ہوجاتا ہی ذات الریہ اور ذات الجنب مین فرق یہ ہی کہ ذات الریہ کی نبض موجی ہوتی ہی اور درد اسمین ثقل اور گرانی کے ساتھ ہوتا ہی اور ضیق نفس اشد اور سانس مین گرمی زیادہ و دیگر علامات خاصہ جو امراض کبد مین بیان ہونگے۔ اور چونکہ ذات الجنب مین کبھی اعراض بد اور خراب سرسام کے بھی عارض ہوتے ہین مثل اختلاط ذہن اور ہذیان اور تواتر نفس اور خفقان اور غشی خواہ غشی سے خفیف اور کمتر اور اعراض جو قریب بہ غشی ہون اور صعوبت کرب کی اور شدت ضجر اور دل تنگی ہونی پیاس زیادہ بھڑکنی سمنہ کا تغیر مختلف الوان کی طرف حمی کی شدت اور تے مراری کا ہونا وغیرہ دیگر اعراض ردی اور زبون حالی کہ اون سب کا سبب یہی ہی کہ صدر کو مشارکت اعضاے رئیسہ سے ہی اور قرب اور مجاورت بھی صدر کو اونھین اعضا سے ہی۔ پس جب اسطرح کا التباس کامل سرسام اور ذات الجنب مین ہوا واجب ہی کہ ان دونونمین بھی تفرقہ کامل دریافت ہوجاے۔ منجملہ فرق کے جو درمیان برسام یعنے ذات الجنب حامل اعراض سرسامی کے اور درمیان سرسام کے ہو وہ یہ ہی کہ اختلاط ذہن سرسام مین پہلے عارض ہوتا ہی اوسکے بعد اور اعراض کی شدت ہوتی ہی۔ پس تنفس اوسمین اسلم ہوتا ہی اور فساد تنفس اوسمین اختلاط ذہن کے بعد ہوتا ہی اور اختلاط ذہن کے ہمراہ اوسکے اعراض خاص بھی مثل حمرت وجہ اور دونون آنکھون کی سرخی اور اوپر کی طرف کھچنا اور برسام مین اختلاط ذہن اور اعراض رویہ مذکورہ کے بعد ہوتا ہی حتی کہ بمنزلہ قریب زمانہ موت کے بھی اختلاط ذہن نہین ہوتا ہی بلکہ عقل مریض برسام کی سلیم ہوتی ہی۔ مگر ذات الجنب اور برسام مین پہلے تغیر نفس اور سوء تنفس پیدا ہوتا ہی اور اول مرض مین تمدد اور کھچاو مراق کا پیدا ہوتا ہی کہ اوپر کی طرف چڑھے کھچے جاتے ہوے معلوم ہوتے ہین جیسے کہ ورم پیدا ہونیکا تمدد ہوا ورجع ناخس بھی ہوتی ہی۔ ایضاً دوسرا فرق یہ ہی کہ سرسام مین نبض عظیم مائل بہ تفاوت ہوتی ہی اور ذات الجنب مین نبض صغیر اور متواتر ہوتی ہی اور تواتر نبض کا بغرض ثلانی اور تمارک اون امور کے ہوتا ہی جو صغیر ہونے سے پیدا ہوے ہین (۳) ذات الجنب جب شدید ہوا اعراض مذکورہ بھی ساتھ ہی اوسکے شدید ہوتے ہین اور زبانین خشکی اور خشونت آجاتی ہی اور جب اس سے بھی زیادہ ہوا سرخی چہرہ اور آنکھونمین نمایان ہوجاتی ہی اور شدید اور فساد تنفس اور اختلاط ذہن اور عرق منقطع یعنے پسینا ٹھہر ٹھہر کر برآمد ہونا اور بمنزلہ اختلاف ردی یعنے برازیدبو اور خراب کی طرف منجر ہوتا ہی علامات اصناف خالص وغیر خالص ذات الجنب کے اگر ذات الجنب خالص نہو بلکہ غشاء مجلل یعنے اوس جھلی مین جو اضلاع اور عضلات خارجہ کو ڈھانپے ہوے ہی اوسمین ورم ہوا اور جو علامات اسکے خاص ہین وہ سب موجود ہون اور درد اور آفت ایک حد معین پر ہو زیادہ نہو۔ پس جو ورم غشاء خارجی مین ہی اوسکا احساس لمس سے ہوگا اور بمنزلہ ورم غشاء خارجی کے ساتھ جلد ظاہری بھی متورم ہوجائیگی اوسوقت جس جگہ سے بھی احساس ہوگا اور بمنزلہ یہ ورم اسطرح سنگافتہ ہوگا کہ اوسکی آلایش بیرون جلد کی طرف آے گی اور نفث مدہ وغیرہ کی کچھ ضرورت نہوگی۔ یہ سنگافتہ ہونا ورم کا کبھی بالطبع اور خود بخود ہوتا ہی اور کبھی بذریعہ صناعت اور دستکاری کے ورم مذکور سنگافتہ کیا جاتا ہی۔ اور جو ورم عضل خارجہ مین ہوگا اوسمین ضربان بھی ہوگا پھر اگر احساس اوس ورم کا بروقت استنشاق ہوا کے ہو یہ ورم عضل باسطہ مین ہوگا اور بروقت رد اور اخراج ہوا کے اگر احساس ورم کا ہو ورم عضل قابضہ مین ہوگا۔ یہ اوپر بیان

فرق الیہ اور ذات الجنب

فرق برسام اور ذات الجنب کا

ہوچکا کہ یہ دونون عضل موجود ہین طبقہ داخلی اور خارجی مین - دیافے سے بھی قسم ذات الجنب غیر خالص کی محسوس ہوسکتی ہی - ذات الجنب غیر خالص مین اسقدر وجع خالص یا ناخس اور ضیق النفس اور کھانسی اور صلابت اور منشاریۃ نبض کی اور شدت حمی کی اور دیگر اعراض حمی کے نہین ہوتے جسقدر ذات الجنب خالص مین یہ شرائط ہوتے ہین - بیشتر اسمین نبض لین ہوتی ہی یعنے جسوقت ورم عضل مین ہو اور اکثر شدت حمی کی بسبب کسی اور مقام کے ورم کے ہوتی ہی جو مواضع مذکورۂ اورام ذات الجنب سے علاوہ ہی یا کسی اور سبب سے تپ مین شدت ہوتی ہی جیسے نفث نزلہ کا ہو خواہ اور کوئی سبب ایسا ہی پیدا ہو - یہ ورم مذکور ذات الجنب جب ہی کہلائے گا جسوقت کہ وجع ناخس اور نبض منشاری یا دیگر علامات مذکورۂ بالا موجود ہون - اکثر ذات الجنب غیر حقیقی مین درد نیچے چوڑی ہڈی شانہ کے ہوتا ہی - جو قسم ذات الجنب خالص کی ورم سے حجاب حاجز کے عارض ہو اوسمین درد شراسیف تک ہوگا اور اختلاط عقل زیادہ اور اعراض مین شدت اور درد بھی شدید اور عسر نفس ہوگا اور شدت حمی کی اتنی زیادہ نہوگی جسقدر اور اقسام مین ذات الجنب کے ہوتی ہی بلکہ شدت حمی کی اتنی دیر تک نہوگی جب تک فضلہ یعنے مادۂ زائدہ کہ عضل متعفن ہوجاے پھر اوسوقت حمی مین شدت ہوگی اور زیادہ قوی ہوجاے گی - اور اگر ورم غشاء مستبطن صدر مین ہو درد ترقوہ یعنے چنبر گردن تک ہوگا اور کمی بیشی درد کی اوسی قدر مختلف ہوگی جسقدر اختلاف مماسۃ اور لگنے مین اجزاے ترقوہ سے ہوگا اور جسقدر اختلاف نمودار اور ظاہر ہو نے اجزا کا جس مین ہو اور ضربان اسمین ہرگز نہوگا - درد جو مائل شراسیف تک ہو کبھی بسبب ورم حجاب حاجز کے ہوتا ہی کبھی اور اون اعضاے لحمیہ کے ورم سے جو پلیورا مین ہین اور اسمین زیادہ اندیشہ اور خطرہ نہین ہے علامات ردی اور سلیم کی سلامت حال مریض اور قسم سلیم پر ذات الجنب کی دلیل ہی نفث کا بسہولت خارج ہونا اور بہ سرعت بر آمد ہونا اور نضج یعنے پختہ ہونا کہ سپید اور چکنا اور مستوی القوام ہو اور نبض ایسی کہ اوسمین منشاریت اور صلابت زیادہ نہو درد مین بھی کمی ہو اور دیگر اعراض بھی کمی کے ساتھ ہون اور نمید اچھی طرح آے سانس کی آمد رفت بھی اچھی ہو علاج جس قسم کا تحلیل خواہ انضاج وغیرہ سے کیا جاے اثر دوا کو قبول کرے مریض اوس ایذا کا متحمل ہو جو اس مرض سے اوسے پہونچی ہی سارے بدن مین حرارت نرمی کے ساتھ یکسان اور برابر ہو پیاس اور کرب مین بھی کمی ہو پسینا اور بول دراز حالت ستودہ پر ہو - بول مین نضج کا ہونا علامت زیادہ خوبی کی اس مرض مین ہے جسطرح کہ خرابی کیفیت بول کی علامت ردارت کی ہی ردارت اور خرابی براز کی اور بدبو اور زیادہ زردی کا اوسمین ہونا یہ بھی علامت ردی ہی نکسیر کا چلنا یہ بھی علامت عمدہ ہی اور ذات الجنب کو نافع ہی - ذات الجنب ردی اور خراب وہ ہی کہ اعراض اور دلائل اوسکے قوی اور شدید ہون اور نفث کی آمد بند ہو یا بہت دیر دیر مین اگر آے بھی تو نا پختہ مثلاً سرخ رنگ یا تیرہ گون خواہ سیاہ اور اوسکی لزوجت اور بہ عسر و دشواری بر آمد ہونے مین اور خلط کے پیدا کرنے مین زیادتی ہوتی جاے یا انیکہ جملہ علامات جیدہ کے اضداد پیدا ہون - جنھین ہم بیان کرچکے - منجملہ علامات ردی کے یہ ہین کہ بول عکر یعنے پیشاب مین درد زیادہ اور غیر مستوی مثل دردی شراب کے اور قسم اوسکی دموی ہو اسلیے کہ ذات الجنب دموی مین ایسا بول درزہاے دماغین التہاب پیدا ہونے پر دلالت کرتا ہی - منجملہ علامات ردی کے یہ ہین کہ حرارت شدید ہو اور خصوصاً اگر ہمراہ حرارت کے برد اطراف بھی ہو اور درد مائل بجانب پشت کے ہو کہ پیچھے کی طرف ممتد اور دراز ہوتا چلا جاے - اور جسوقت اوس پہلو پر لیٹے جسکو مرض نے ماؤف کر رکھا ہی درد کی شدت ہو - پھر جسوقت مریض ہذا پر خواہ مریض ذات الریہ پر اسہال طاری ہو دلیل اس امر پر ہوگا کہ جگر ضعیف ہوگیا ہی اور یہ علامت ردی ہی

اور حدوث اسہال کا اول مرض مین علامت جیدہ ہو بلکہ ایک امر نافع ہی اور جو اختلاف ینے اسہال بعد زمانہ ابتدا کے عارض ہوا ور ہمیشہ اوسکی موجودگی مین عسر نفس اور کرب بدستور رہے اور زائل نہوا ایسا اسہال اکثر تو چوتھے روز یا پہلے چوتھے روز کے قبل کرتا ہی۔ شر اسیف کے نیچے اختلاج کا پیدا ہونا ذات الجنب مین اکثر دلالت کرتا ہی کہ اختلاط عقل بسبب مشارکت حجاب کے جو دماغ سے ہی پیدا ہوگا اور یہ اختلاج یا اختلاط عقل حرکت سے مواد حجاب کی عارض ہوتا ہی اور حرکت اس مادہ کی ایسے امراض مین اکثر حرکت ساعدہ ہوتی ہی۔ منجملہ علامات ردیہ کے یہ بھی ہی کہ وہ خراجات بحرانی (جن سے نجات پانے کا مرض ذات الجنب سے یقین تھا) اندر کی طرف بیٹھ جائین اور ابھی تپ مین سکون نہوا ہو اور نفس جید کا بھی ظہور نہوا ہو اسلیے کہ یہ اندر ہو جانا خراجات کا موت پر طبیعت کی دلیل ہی اسلیے کہ اسمین ضرور ہی کہ رجوع مادہ کا بطرف اندرون کے ہوگا (اور بموجب بیان بالا یہ عکس قاتل ہی) وہ علامات جیدہ اور خراب اور ردی علامات جو بعد نضج کے ہوتے ہین اونکے بیان کرنے کے واسطے ایک باب جداگانہ تجویز کیا گیا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ ذات الجنب مین اگر نفس نہوا تو وہ قسم ذات الجنب کی نہایت ضعیف ہوا ور قلیل مادہ سے پیدا ہوئی ہو یا وہ قسم خبیث ہی اور ردارت مادہ کی اوسمین زیادہ از حد ہی (دلیل ان دونون دعوے کی بطور لف ونشر مرتب کے یہ ہی) کہ ضعیف اس وجہ سے ہی کہ مادہ مین کثرت معتدبہ نہین ہی کہ محتاج اخراج کی بذریعہ نفس کے ہو۔ یا اسقدر عاصی اور ناقابل ہی کہ نفث کے ذریعہ سے اوسکا اخراج ممکن نہین ہے پس ایسا مادہ خبیث ترین مواد ہوگا۔ بقراط نے کہا ہی کہ اکثر ذات الجنب مین نفث جید اور بآسانی دفع ہوتا ہی اور اسی طرح نفس کی بھی حالت عمدہ ہوتی ہی۔ مگر پھر اوسی قسم مین ذات الجنب کے اور علامات ردی ایسے ہوتے ہین جو قاتل ہین مثلاً ایک صنف ایسی ہوتی ہی کہ درد اوسمین مائل بطرف خلف کے ہوتا ہی۔ اور پشت مریض کی یہ حالت ہوتی ہی جسطرح صدمہ ضربہ کا اوسے پہونچا ہو اور بول دموی اور قیحی ہوتا ہی ایسا مریض کمتر رستگاری اور نجات مرض سے پاتا ہی بلکہ درمیان روز پنجم اور ہفتم کے مرجاتا ہی اور کمتر یہ مرض بحران روز چہاردہم کو پہونچتا ہی۔ اور اگر سالتوان روز گذر جاے اور موت واقع نہو نجات مرض سے اکثر ہو جاتی ہی۔ اور اکثر ایسے مریض کے دونون شانون کے درمیانمین حمرہ ظاہر ہوتا ہی اور دونون شانہ اوسکے خوب گرم ہو جاتے ہین اور بیٹھنے پر اسکو قدرت نہین ہوتی ہی۔ پھر اگر شکم بھی اوسکا گرم ہو جاے اور براز اصفر خارج ہو مرجاے گا مگر اینکہ سالتوان روز گذر جاے اور بچ جاے اسی قسم مین اگر نفث رنگ برنگ کا پیدا ہو بعد ازان درد کی شدت ہو تیسرے دن مرجاے گا اور اگر تیسرے روز بچ جاے صحیح اور تندرست ہو جاے گا۔ ایک اور قسم ذات الجنب کی ایسی ہی کہ اوسمین ضربان ایسا محسوس ہوتا ہی کہ نرقوہ سے تا پہ ساق قدم وہ ضربان ممتد ہوتا ہی اور تھوک اوسمین صاف اور بے آمیزش کسی شئی کے آتا ہی اور بول بھی نقی اور صاف ہوتا ہی ایسی قسم بھی قاتل ہے اسلیے کہ مادہ بطرف سر کے مائل ہوتا ہی اگر سالتوان روز گذر جاے پھر نجات ہو جاتی ہی۔ علامات اوقات اربعہ ذات الجنب کی جب تک نفث برآمد نہو یا برآمد ہو مگر رقیق یا تھوڑا سا غلیظ برآمد ہو خواہ ایسا ہو جسکو بزاق کہتے ہین بنا بر اوس معنی خاص کے جو بزاق کی نسبت ہم بیان کرین گے یہ زمانہ ابتدا کا ہی۔ اور جسوقت سے نفث کی آمد زیادہ شروع ہو اور دیگر اعراض مین بھی زیادتی پیدا ہو اور نفث کا قوام رقت سے نکل کر خشونت کیطرف بڑھے اور سہولت اوسکے خروج مین آتی جاے اور رنگ کی سرخی اصلی اگر ہو مائل بہ زردی مناسب اوسی سرخی کے پیدا ہو یہ زمانہ انزدیاد کا ہی مترجم زردی مناسب سرخی کے وہی ہی جو بتدریج پیدا ہو علم طبعیات مین ثابت ہوا ہی کہ سرخی حرارت زائد سے پیدا ہوتی ہی اور کمی حرارت سے زردی پس نفث مین جس درجہ کی سرخی تھی اوسکا زوال

اگر تدریجی ہوتا ہی تو علامات ممہدہ سے ہے ورنہ فوراً اور دفعۃً سرخی زائد سے اور کر زردی خفیف کی طرف آنے سے دلالت اس امر پر ہوگی
کہ برودت پیش از مدتے خارج سے یا موت نے حرارت عزیزی سے اسکو پیدا کیا ہی۔ طبقات الوان حمرت اور صفرت کا بیان فن کلیات
مقام اول مین مفصلاً مذکور ہو چکا ہی وہان اوسے دیکھنا چاہیے اور یہ قید کہ سرخی اصلی اگر نفث مین ہو اسواسطے لگانی ضرور تھی کہ جس
نفث مین بالکل سرخی نہو اور دفعۃً اوسمین زردی پیدا ہو جاے اولاً تو علامات ردی سے ہی دوم اوسی زمانہ ازدیاد مین شامل
کرنے کی کوئی وجہ نہین ہی متن پھر اگر بیمار نفث نضج اور پختہ بآسانی تھوکنے لگے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہی (علامات نضج مین) اور معہذا
مقدار بھی نفث کی زیادہ ہو اور درد بھی خفیف ہو یا زمانہ منتہی کا اور پورا ہونے نضج کا وہی زمانہ ہی پھر جسوقت کہ نفث مین کمی ہو
اور قوام ویسا ہی بنا رہے اور سہولت اوسی قدر باقی رہے اور درد بھی نہو اور اعراض مین بھی کمی ہو یہ زمانہ انحطاط کا ہی پھر جب
نفث کی آمد بند ہو جاے اور اسکے ساتھ اعراض دیگر بھی زائل ہو چکے ہون اور یقیناً کوئی عرض اعراض مذکورہ سے نہ باقی ہو یہ زمانہ
انتہاے انحطاط کا ہی علامات اصناف ذات الجنب کے بحسب اسباب کے۔ جن چیزون سے استدلال سبب فاعلی پر ذات الجنب کی
کیا جاے وہ نفث ہی بنظر لون کے اگر بسیط اللون ہو یا مختلط اللون ہو اور موضع درد سے اور تپ سے اور شدت اور نوبہ سے
تپ کے بھی استدلال کیا جاتا ہی۔ پس اگر نفث کا رنگ مائل بہ حمرت ہو مادہ دموی سے اس مرض کی پیدائش ہی اور اگر زردی رنگ
مین نفث کے ہو مادہ صفرادی ہی اور اگر رنگ نفث کا اشقر ہو دموی اور صفراوی سے مرکب ہی۔ اگر رنگ مین نفث کے بیاض ہو
اور یہ سپیدی نضج سے پیدا نہوئی ہو مادہ بلغمی ہی اور اگر مائل بہ سواد اور مکودت از خود ہو اور کسی شئی صابغ اور رنگ
دہندہ کی وجہ سے یہ رنگ نہ پیدا ہوا ہو جیسے دخان وغیرہ مادۂ سوداوی ہوگا۔ ایضاً در قسم بلغمی اور سوداوی مین اکثر اوقات
سنتقل اور مائل بنرمی ہوتا ہی اور دموی اور صفراوی مین متصعد اور ملتہب ہوتا ہی۔ ایضاً اگر تپ شدید ہو مواد حارسی ہی اور اگر زیادہ
شدت تپ مین نہو مواد بارده سے ہوگا اور اکثر نوائب حمی سے بھی دلالت کامل مادہ مرض پر ہوتی ہی علامات انتقال اگر مریض
ذات الجنب سے نفث محمود اور سریع برآمد نہو اور چودہ روز کے اندر نفث مین استنقا یعنے صفائی مادہ سے حاصل نہو معلوم کرنا چاہیے کہ ورم اب
جمع ہونے مادہ پر منتقل ہوا ہی اور شروع یعنے ابتداے جمع مین اوسکے تصعد پر شدت وجع کی اور تنگی نفس اور صغیر ہونا اوسکا اور
تضاعف نفس کا بروقت بسط کے مگر صغر کے ہمراہ اور شدت حمی کی اور خشونت زبان خاص کر اور سرفہ خشک بوجہ لزوجت
مادہ کے اور تکاثف خلل اور مسامات حجاب کا اور ضعف قوت یہ سب امور دلیل ہین اور اونکے ساتھ سقوط اشتہا اور اختلاط عقل
اور بیداری اور گرانی موضع ماؤف مین ہوتی۔ پھر جب ورم مجتمع ہو جاے اور یہ اجتماع تمام ہو تپ مین سکون پیدا ہوگا اور درد
بھی ٹھہر جاے گا اور گرانی مذکور بڑھ جاے گی اور جب ورم شگافتہ ہوگا اور ٹوٹے گا لرزہ مختلف طور پر اور نبض کا عریض ہونا اور
مختلف ہونا عارض ہوگا اور سقوط قوت اور لاغری جسم کی پیدا ہوگی۔ اور اکثر بسبب لذع مادہ یعنے مدہ مذکورہ کے جو اعضاے
قریبہ کو کرتا ہی اور بسبب لذع ورم کے تپ شدید عارض ہوگی۔ ورم کے شگافتہ ہونے سے اگر چالیس روز تک مدہ سے
پاک نہو سل کی طرف منتقل ہوگا۔ شگافتہ ہونا ورم منتج کا اکثر ساتوین روز سے گیارہوین روز تک واقع ہوتا ہی اور
اکثر یہ ہی کہ ساتوین روز سے اکیسوین روز تک اور چالیسوین روز اور ساٹھ دن تک۔ جسقدر عوارض جمع کے شدید ہون گے
اوسی قدر انفجار جلد تر ہوگا اور جسقدر عوارض مین نرمی ہوگی اوسی قدر شگافتہ ہونے مین تاخیر ہوگی خصوصاً حمی کی تیزی
اور نرمی

اور قوی ان سب عوارض مین زیادہ تر ملحوظ ہی جسوقت علامات ہائلہ خوف دہندہ عارض ہون اور پہلے دلائل محمودہ نفث وغیرہ مین تھے ان علامات ہائلہ سو اب کچھ خوف نکرنا چاہیے اسلیے کہ اب ان علامات مخوفہ کا عارض ہونا بسبب جمع مادہ کے ہی کوئی اور بات خطرہ اور اندیشہ کی نہین ہی۔ جس قسم مین ذات الجنب کے درد مین سکون نہ پیدا ہو باوجود آنے نفث کے اور ہوجانی فصد کے اور استعمال طبی اور صناعی خواہ استعمال ادویہ مشروبہ اور ضمادات وغیرہ کے اوس قسم کو زمانہ تقیح یعنے ریم ناک ہونے کے یا قبل تقیح کے قاتل ہونے کے امید کرنی چاہیے جیسے دلائل اوسوقت موجود ہون جو ذیل مین بیان ہوتے ہین۔ اگر نبض کا تمدد زیادہ ہوتا جاے اور خصوصاً جسوقت اوسکا تواتر زیادہ ہو پس یہ علامت اسکی ہی بشرطیکہ قوت بھی قوی ہو ذات الجنب کا انتقال ذات الریہ کی طرف ہوا اور تقیح بھی ہوا اور مریض سل مین پڑگیا ہو۔ اور مجملاً یہ ہی کہ اگر اوسوقت دلائل قوت اور سلامت حال کے موجود ہون اور پھر سکون درد مین نفث اور اسہال اور فصد اور تکمید سے نہو وہ ورم مائل تقیح کی طرف ہوگا۔ اور اگر دلائل سلامت کے نہون ثبات قوت اور بقاے شہوت وغیرہ سے اور درد مین بھی باانیہمہ تدبیرات کمی نہو یہ علامت منذر اسکی ہی کہ ورم قاتل ہی اور منذر اسکی ہی کہ پہلے غشی واقع ہوگی علاوہ یہ ہی کہ اشتہا کا سقوط تو اکثر بروقت انفجار کے ہوجاتا ہی اور دونون رخسارون پر سرخی آجاتی ہی بسبب اسکے کہ اونکی طرف صعود بخارات کا زیادہ ہوتا ہی اور اونگلیان بھی اسی سبب سے گرم ہوجاتی ہین۔ جب یہ ورم فضاے سینہ کی طرف شگافتہ ہوتا ہی پہلے تو دہم اور دھوکھا خفت کا ہوتا ہی اور چند روز تک ایسی ہی خفت موہوم رہتی ہی اور سکے بعد انجام مین حال مریض کا ابتر اور خراب ہوجاتا ہی۔ جسوقت ورم شگافتہ ہوتا ہی نبض ویسی ہی جیسی کہ ہم نے اوپر لکھی ہے نظر آتی ہی کہ ضعیف اور مستعرض اور بطی اور متفاوت ہوجاتی ہی اسلیے کہ قوت کا انحلال ہوتا ہی بسبب استفراغ کے اور انطفار حرارت عزیزیہ کا ہوتا ہی۔ اور بموجب بیان بالا نافض بھی پیدا ہوتا ہی کہ تابع اوسکے تپ ہوتی ہی بسبب لذع اخلاط کے۔ اگر مادہ ورم منفجر کا زیادہ ہو اور قوت ضعیف ہو اوسوقت ہلاک مریض کا واقع ہوجاتا ہی۔ یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ اگر قوت ضعیف ہو اور تمدد مین شدت پیدا ہو اور تواتر بھی شدید ہو یہ امر منذر بہ غشی ہے اور اگر تواتر اس درجہ سے کم ہو اور جیسا تواتر کہ ذات الجنب مین ہونا چاہیے ویسا نہو پس بیشتر منذر سبات اور تشنج کا ہوگا یا بطور نفج پر دلیل ہوگا۔ سبات کا حدوث اسوجہ سے ہی کہ دماغ قبول ایسے ابخرہ کو کرتا ہی جو رطب ہین اور لامحالہ اونمین زیادہ حدت نہین ہی ورنہ تواتر نبض کا زیادہ ہوتا اور قبول کرنا ابخرہ کا اسوقت مین ہمراہ ضعف دماغ کے ہی لہذا اعصاب مین اون ابخرون کو دفع نہین کرسکتا ہی پس سبات عارض ہوتا ہی اور تشنج اسوجہ سے پیدا ہوتا ہی کہ دماغ قوی ہی پس اون ابخرہ کو اعصاب مین دفع کرتا ہی اور یہ کیفیت بطور نفج پر بسبب غلظت مادہ کے دلیل ہوتی ہی اور اس سبب سے کہ وہ مادہ منتقل نہین ہوتا اسلیے کہ دماغ اور اعصاب قوی ہین جو قبول مادہ نہین کرتے۔ اور بیشتر یہ کیفیت منذر بہ تشنج ہوتی ہی جسوقت کہ نفس مین تنگی بشدت ہو اور حمی زیادہ قوی نہو۔ اگر مرض مین کسیقدر سکون پیدا ہو اور تنفیف نظر آے اور نفس برآمد ہوتا ہو بیشتر سبب اسکا یہ ہوتا ہی کہ مادہ براہ بول اور براز کے دفع ہونے سے کم ہوگیا ہی اور اختلاف مراری رقیق اوسوقت ظاہر ہوگا یا بول غلیظ اور اگر ان دونو نمین سے کچھ واقع نہو ضرور کوئی خراج پیدا ہوگا۔ اگر مراق اور شراسیف مین تمدد پیدا ہو اور حرارت اور ثقل بھی اوسکے ہمراہ ہو معلوم کرنا چاہیے کہ خراج ازمنین کے نزدیک پیدا ہوگا یا ساقین کے نزدیک مگر ساقین کی طرف خراج کا مائل ہونا سلامت حال مریض پر زیادہ دلیل ہی اور ایسے ہی وقت مین

کہ میلان مادہ کا ساقین کے خارج پر ہو بقدر اطراد اجازت دیتا ہو کہ بذریعہ خریق کے اسہال پیدا کیا جاوے - پھر باوجود خفت اور سکون مرض کے اگر عسر نفس زائد (اوس عسر نفس پر جو ذات الجنب کے مرض مین ہوتا ہو) پیدا ہو اور ضیق صدر اور درد سر اور ترقوہ مین گرانی اور پستان اور ساعدین پر جھاو اور ثقل اور حرارت اوپر کی جانب تک معلوم ہو یہ علامات منذر یہ سیلان مادہ جانب ہردو گوش اور جانب سر کے ہین اور اگر ایسی ہی کیفیت رہی اور ان مقامات مین یعنے پس گوش خواہ سر مین نہ کسی قسم کا ورم اور نہ خراج پیدا ہو معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ نفس جو ہر دماغ کی طرف رجوع کرتا ہو اور قتل کرے گا کلام جامع اوصاف نفث کا جو ذات الجنب اور ذات الریہ اور ذات الصدر وغیرہ مین برآمد ہوتا ہو - نفث کا ظہور دوسرے خواہ تیسرے دن شروع ہوتا ہو - افضل اقسام نفث وہی ہو جو بسرعت اور سہولت بمقدار کثیر برآمد ہو اور نفث نضیج وہ ہو جو سپید اور چکنا اور مستوی الاجزا ہو کہ اوسمین لزوجت اور چسپیدگی نہو بلکہ معتدل القوام ہو یا وہ نفث عمدہ ہو جو اسی نضج کے قریب اوصاف مین ہو کہ ثوران اخلاط مین اسکا برآمد ہونا سکون پیدا کرتا ہو اگر اوسمین ثوران ہو اور بہر یعنے بجوابی خواہ اور اعراض ردی مین سکون پیدا کرے گا - اور قریب ایسے نفث کے جودت مین وہ نفس ہو جو اوائل ایام مین سرخی یا زردی کی طرف مائل ہو اور اسکے بعد وہ نفث ہو جو زبدی ہو اور اوسمین بعض اوصاف حمیدہ مذکورہ بالا بھی ہون سبب زبدی ہونے کا یہ ہو کہ اس خلط مین ایک شئ رقیق ہوتی ہو کہ اوسمین ہوائے ملجاتی ہو اور آمیزش ہوا کی شدت سے ہوتی ہو پھر اس پر بھی زبدی نفث چندان جید نہین ہو بلکہ مائل بردارت ہو - اردا اور خراب ترین اقسام نفث کی یہ ہو کہ اول مین سرخ اور احمر خالص بے آمیزش بیاض کی ہو - یا زرد ہو اور اقسام ردی سے سپید اور رنج اور مستدیر ہو اور سب سے زیادہ تر ردی سیاہ ہو خصوصاً جو بدبو ہو - اصفر بہ نسبت اسود اور سیاہ کے بہتر ہو اور اوس نفث غلیظ سے بہتر ہو جو مدحرج یعنے پھسلتا ہوا نکلے اور گول برآمد ہو - اسی گول اور مستدیر کی ایک قسم ایسی ہو جو نفث احمر سے اچھی ہو اگرچہ خود یہ مستدیر ردا اور خراب تر ہو اور دلالت کرتا ہو غلظ مادہ پر اور استیلاے حرارت اس سے معلوم ہوتا ہو اور طول مرض پر اور انجام اسکا بطرف سل کے ہوتا ہو یا ذبول واقع ہوگا - سرخ نفث بہ نسبت زرد کے بہتر ہو اسلیے کہ خون طبعی اور بلغم معتدل یہ دونون بہ نسبت صفرا کے نرم اور لیّن ہین اور انکا ورود اور انتقال اعضاے اندرونی پر چندان موذی نہین اور صفرا اکال اور محرق ہوتا ہو - سبز رنگ کا نفث جمود اور احتراق شدید پر دلالت کرتا ہو - کسی نفث کی ردارت کو جو بنظر اور علامات ردیہ کے ہو بآسانی اوسکا خروج زائل نہین کر سکتا ہو یعنے فقط سہولت خروج سے بشر طیکہ اور اوصاف ردارت موجود ہون اوس نفث کی ردارت کم نہین ہوتی - جس نفث مین بوے بد آتی ہو وہ بھی ردی ہو - انتقالات جو ایسے نفثہاے رویہ کے خراج وغیرہ کی طرف ہوتے ہین وہ بسبب کثرت مادہ کے ہوتے ہین نہ بسبب نضج کے - جو نفث کہ اوسکے ہمراہ ادیت موجود رہے وہ بھی جید نہین ہو عادات سے اطبا کی یہ ہو کہ جو رطوبت سافج کہ اوسمین کوئی شئ غریب اور نضج یافتہ آمیختہ نہو یا اوسمین کسی قدر خون یا صفرا یا سودا کی آمیزش نہو ایسی رطوبت کا نام بزاق یعنے تھوک رکھتے ہین - اور نفث اوسے نہین کہتے - پس ایسی رطوبت جسکا نام بزاق ہو اگر ہمیشہ نکلتی رہے اور کسی شئ کی اوسمین آمیزش نہو اور نہ کوئی حالت دیگر اوسے عارض ہو دلیل اسپر ہوگی کہ ایک خلط جو سبب اس مرض کی ہی ابھی نضج پا رہی ہو اور بدبر نضیج ہوگی پس یہ امر دلیل طول مرض پر ہی - اور اگر بے نضج کے اوسمین رداءت ہو ہلاک مریض پر

دلیل ہوگی۔ خلاصہ بیانات سابقہ یہ ہوا کہ نفث کی دلالت اوسکے رنگ سے بھی ہی۔ اور قوام کی غلاظت اور رقت سے بھی ہی اور شکل کے مستدیر ہونے اور مستدیر نہونے سے بھی اور مقدار کی قلت اور کثرت سے بھی ہی۔ نفث مالح اور شور نزلہ اکال پر دلالت کرتا ہی۔ نفث خالط غلیظ کا بلکہ نضج کا نفث بھی کبھی بسبب قروح ریہ کے نہین ہوتا بلکہ بسبب ایک رطوبت یعنے زرداب کے ہوتا ہی۔ جو بدن سے اون لوگون کے کہ نکلتی ہی جن کی عمر تیس برس سے پچاس برس تک متجاوز ہو چکی ہی اور ریاضت اون لوگون نے ترک کر دی ہی۔ لہذا فضار سینہ مین زرداب فراہم ہوتا ہی اور بذریعۂ نفث کے خارج ہوتا ہی۔ ایسے ہی شخص غیر مرتاض کے نفث کی اگر یہی کیفیت رہی چالیس روز سے ساٹھ روز کے اندر مرض استسقا عارض ہو جاے گا۔ لیکن ایسے نفث کا زیادہ اندیشہ نہین ہی **بحرانات کا بیان ذات الجنب** مین اگر بروز اول شروع رقیق غیر نضج بذریعۂ نفث کے خارج ہوا وسکا بحران گیارھوین روز ہوگا خواہ چودھوین روز ہو۔ اور اگر چوتھے روز کے بعد بھی نفث نہو بعد ازان پانچوین سے آخر روز مین خواہ چھٹے روز نفث برآمد ہوا اور اوسمین کسی قدر نضج بھی پایا جاے اوسوقت بحران کے وقوع کا حکم متوسط ہی۔ کہ بیس روز سے چونتیس روز کے اندر بحران واقع ہوگا اور اگر نفث مین نضج نہو تو مرض مین طول ہوگا اور بحران چالیس روز سے ساٹھ روز تک متقرب ہی۔ مگر امید صحت کی قوی ہی خصوصًا اگر اور علامات جیدہ بھی موجود ہون مثل قوت اور اشتہا اور سن قوی یعنے شباب کے۔ لیکن اگر ساتوین روز تک نفث برآمد نہوا خواہ تھوڑا سا ہو برآمد ہوا وہ بھی غیر نضیج اور خام کردہ خلط سافح یعنے بزاق کے مثل ہی۔ پس اگر ایسی صورت مین قوت مین ضعف بھی ہی معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ موجودہ نضج یافتہ نہوگا مگر زمانہ دراز کے بعد اور قبل ازانکہ اوسمین نضج پیدا ہوا وسمین بدولت آجاے گی۔ یون چودھوین روز سے زیادہ تجاوز نکرے گا اور بیشتر روز چہاردہم سے پہلے ہلاکت مریض کی واقع ہوگی اسلیے کہ بحران تو اسکا چالیس روز اور ساٹھ روز کا ہوا اور طبیعت ضعیف ہی کہ اتنی مدت تک سلیم رہنا اوسکا متوقع نہین۔ اور اگر قوت قوی ہو اور شہوت آب وطعام کی معتدل اور ممدود ہون اور نیند اور سانس کا حال مناسب طور پر نظر آے اور بول نضیج اور جید دفع ہو رہا ہو امید کرنی چاہیے کہ روز چہاردہم بخیریت گذرے گا مگر بعد اسکے پھر موت واقع ہوگی اور یہ سب احکام اوسی وقت صحیح ہین کہ مادہ صفراے حادث ہو یا خون صفراوی سے مختلط۔ طول بحران ذات الجنب خفیف کا چودہ روز اور بیشتر بیس روز تک سہی پہونچ جاتا ہی۔ جالینوس نے کہا ہی ایسے مرض کا مادہ تیس دن تک بھی بذریعۂ نفث پاک ہوا ہی اور تیسوان روز جب آیا ہی تو اس مرض نے بحران تام پایا ہی اور ہم بھی کہ چکے ہین کہ نفث سادج بزاقی طول مرض پر دلیل ہوتا ہی (یعنے ہمکو بھی راے جالینوس سے اتفاق ہی) کبھی ایسا بھی اتفاق ہوتا ہی کہ امید وقوع بحران کی ایک وقت معین پر تھی اور ایک دلیل دوسری ایسی عارض ہوگئی کہ اوسکی وجہ سے اخیر اور نزدیک زمانہ متوقع سے بحران ہوگیا یعنے جلد تر واقع ہوا یا دوسری دلیل ایسی پیدا ہوئی کہ زمانہ متقرب اور متوقع کے بعد دیر مین بحران واقع ہوا۔ مثلاً اگر نفث اور احوال کو دلالت تھی کہ بروز چہاردہم بحران ہوگا اور ساتوین روز نفث اسود ظاہر ہوا خصوصًا مزاب دن مین یعنے آٹھوین روز پس یہ کیفیت دلالت کرتی ہی کہ بحران ردی چودھوین روز سے مقدم ہی اور اگر نفث اسود کے بعد کوئی ظاہری دلیل جید پیدا ہوئی جو نضج ممدود پر دلالت کرتی ہی معلوم کرنا چاہیے کہ بحران ردی چودھوین روز سے متاخر ہوگا اور بحران جید مقدم اوس سے ہوگا یعنے روز چہاردہم سے **ذات الریہ کا بیان** ذات الریہ ایک ورم گرم ریہ مین پیدا ہوتا ہی۔ کبھی تو ابتدا اسکا حدوث ریہ مین ہوتا ہی اور کبھی حدوث اوسکا تابع اون نزلات کے ہوتا ہی جو ریہ پر گرتے ہین یا خوانیق جو منتقل ہو کر

ریہ کی طرف پہونچتے ہین خواہ ذات الجنب کا انتقال ریہ کی طرف ہوتا ہو ایسے انتقالات ریہ سات ہین روز تک قتل کر ڈالتے ہین اگرچہ طبیعت قوی بھی ہو کہ نفث مادہ کردے اسلیے کہ یہ اقسام ذات الریہ کے سل کی طرف منجر ہوتے ہین - ذات الریہ ہر خلط سے پیدا ہوتا ہو مگر اکثر خلط بلغم سے اسلیے کہ ریہ عضو نحیف اور تنخلل ہو کمتر اوسمین خلط رقیق مجتمس ہوتی ہو جس طرح ذات الجنب اکثر مراری اور صفراوی ہوتا ہے برعکس اسی دلیل سے کہ عضو غشائی کثیف اور سخکم ہو کمتر اوسمین کوئی خلط سوائے خلط حاد اور لطیف یعنے صفراوی خلط کے نافذ ہوتی ہو - علاوہ یہ ہو کہ یہ ذات الریہ کبھی خون سے بھی حادث ہوتا ہو یعنے ورم ظلمونی سے - کبھی ذات الریہ جنس حمرہ سے بھی ہوتا ہو اور یہ قسم قتال اور اکثر مہلک ہو کہ حدت اسمین زیادہ ہوتی ہو اور قلب کے قریب ہو اور مشروبات ادویہ سے انتفاع اسمین نہین ہوتا اسی طرح ضماد کی دواؤن سے نفع نہین ہوتا - اسلیے کہ پلانے کی دوا ریہ مین جو پہونچتی ہو اتنی بتبدیل پر باقی نہین رہتی کہ مقابلہ اوس حرارت کا کرے جو اس ورم مین ہو بوجہ کسر دانکسار کے جو ریہ مین پہونچنے سے پہلے معدہ وغیرہ مین اس دوائے مشروب کا ہوجاتا ہو اور ضماد سے بھی وہ بتبدیل مقابل حرارت مذکور کے ہو حاصل نہین ہوتی - ذات الریہ کبھی بذریعہ تحلل کے زائل ہوتا ہو - اور کبھی انجام کار مین تقیح پیدا ہوتا ہو اور کبھی صلابت اسمین آجاتی ہو اور اکثر خراجات کی طرف اسکا انتقال ہوتا ہو - مثلاً خراج رجلین اور الیتین کی طرف اور کبھی فرانیطس کی طرف منتقل ہوتا ہو اور یہ انتقال ردی ہو - اور کبھی ذات الریہ کا انتقال ذات الجنب کی طرف ہوتا ہو - اور یہ انتقال بہت کم بہ ندرت ہوتا ہو - اور کبھی ذات الریہ حذر کی طرف منجر ہوتا ہو جیسے کہ ذات الجنب مین مذکور ہوچکا اور یہ مرض اپنے ذات الریہ حذر کو اکثر اپنے زوال کے بعد چھوڑتا ہو اسلیے کہ اکثر بلغمی ہوتا ہو - رعاف کا نفع ذات الریہ مین اسقدر نہین ہو جسقدر ذات الجنب مین ہو اسلیے کہ دونون مادہ مین اختلاف ہو ذات الریہ تو اکثر بلغمی ہوتا ہو اور رعاف مادہ دموی سے اور دوسری دلیل کمی انتفاع رعاف کی یہ کہ جذب ریہ سے بعید ہو بہ نسبت جذب اوس مادہ کے جو حجاب اور اغشیہ صدر سے ذات الجنب مین ہوتا ہو پس مادہ بھی جذب قریب مین زیادہ کچھ گا اور نفع کم اور زیادہ ہونا تابع کثرت اور قلت جذب کے ہو **علامات** ذات الریہ کے (۱) حمی حادہ بسبب قرب قلب کی اور حمی اسوجہ سے کہ ذات الریہ ورم حار ہو احشا مین (۲) ضیق نفس شدید مثل مریض خناق کے کہ مریض سمید معلوم ہو تب کسی قدر سانس آتی ہو بسبب ورم کے اور اسوجہ سے کہ ورم نے مسالک اور راہو نمین سانس کے تنگی پیدا کی ہو (۳) حرارت نفس مین شدید ہوتی ہو (۴) ثقل اور گرانی زیادہ ہوتی ہو اسلیے کہ مادہ مین کثرت ہو ایسے عضو مین جو بذاتہ حساس نہین ہو مگر جو غشا اور جھلی اوس عضو پر لپٹی ہو اوسمین حس ہو (۵) تمام سینہ مین تمدد اسی ورم کے سبب سے پیدا ہوتا ہو (۶) درد جو سینہ سے لے کر استخوان سینہ اور پشت تک ممتد ہوتا ہو اور کبھی اسی درد کا احساس بین الکتفین تک بھی ہوتا ہو (۷) کبھی ضربان زیر شانہ اور ترقوہ اور پستان کے محسوس ہوتا ہو یا تو متصل بہ ضربان موجود رہتا ہو یا بروقت کھانسنے کے چمک جاتا ہو (۸) مریض کو برداشت اور تحمل کسی بھل لیٹنے کی نہین ہوتی سوائے اسکے کہ بیٹھ کے بھل لیٹے اور کروٹ سے لیٹنے مین اختناق عارض ہوتا ہو (۹) زبان اس مریض کی پہلے سرخ ہوجاتی ہو بعد ازان سیاہ ہوجاتی ہو اور ایک کیفیت اسکی زبان مین یہ بھی پیدا ہوتی ہو کہ اگر ہاتھ سے اوسے مس کرین ہاتھ چپکا جاتا ہو اور ساتھ ہی اسکے غلظ اور گندگی بھی پائی جاتی ہو (۱۰) بیشتر تمدد مین اور امتلا مین ہمراہ زبان کے تمام چہرہ شریک ہوتا ہو (۱۱) دونون رخسار مین سرخی اور انتفاخ پیدا ہوتا ہو بسبب اسکے کہ صعود بخارات ان اعضا مین ہوتا ہو اور یہ دونون اعضا لحمی اور تخلخل ہین اور مثل جبیہ کے جلدیت مین نہین ہین اور بیشتر یہ سرخی رخسارونکی اسقدر شدید ہوجاتی ہو کہ اشتباہ مصبوغ یعنے کسی رنگ سے رنگ دینے کا رخسار پر

ہوتا ہی (۱۳) کبھی بخارات کے چڑہنے سے ایسی کیفیت ہوتی ہی جیسے ایک آگ روشن ہوکر اوپر کو چڑہے (۱۴) نفخہ شدید اور نفس عالی اور سریع بسبب زیادتی حمی اور زیادتی آفت حمی کے پیدا ہوتا ہی (۱۴) آنکھونمین تہیج اور حرکت مین آنکھونکی ثقل اور عروق چشم کی پری اور امتلا اور پلکونمین بوجھ پیدا ہوتا ہی سبب اسکا بھی صعود بخارات ہی (۱۵) طبقہ قرنیہ مین مشابہ ورم کے زیادتی پیدا ہوتی ہی اور حدقہ چشم مین ایک کیفیت مشابہ جوفہ کے جسکو آنکھین پتھرانا بولتے ہین پیدا ہوتی ہی اور سمعذا وسوست اور چکنائی سی اوسمین ہوتی ہی (۱۶) رقبہ گندہ اور موٹا ہوجاتا ہی (۱۷) بیشتر بسبب کثرت بخارات کے جو رطب ہوتے ہین سبات بھی پیدا ہوجاتا ہی جب کہ ورم حاد نہو (۱۸) کبھی ہمراہ اس مرض کے برد اطراف بھی ہوتا ہی - یا مراد یہ ہی کہ ہمراہ سبات کے برد اطراف ہوتا ہی (۱۹) نبض اس مرض مین موجی اور لین ہوتی ہی - اسلیے کہ ورم عضو نرم یعنے ریہ مین ہی اور مادہ یعنی بھی رطب ہی اور موجی نبض مختلف ضرور ہوتی ہی کہ انبساط واحد مین اسکا اختلاف ظاہر ہوتا ہی اور کبھی نبض منقطع بھی پیدا ہوتی ہی - اور کبھی دو فرعتین بھی ہوجاتی ہی اور یہ امر یعنے ذو فرعتین ہونا نبض کا انبساط واحد مین ہوتا ہے اور کبھی بسبب انبساطات کثیرہ کے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہی - اور کبھی انبساطات کثیرہ مین ایک فترہ بھی پیدا ہوتا ہی - کبھی اسی مرض مین نبض کی وہ قسم جو واقع فی الوسط کہلاتی ہی بھی پیدا ہوتی ہی - نبض اس مریض کی اکثر عظیم ہوتی ہی اسلیے کہ حاجت شدید ہی اور آلہ بسبب مادہ بلغمی کے نرم اور مطیع ہی مان اگر قوت بدرجہا انتہا ضعیف ہوجاے اوسوقت عظیم نرہے گی - تواتر نبض کی یہ کیفیت ہی کہ اوسمین بشدت اور کمی بسبب حمی کے ہوتی ہی اور بسبب حاجت اور بسبب کفایت قوت کے اس مقدار عظم کو خواہ بقدر عجز قوت کے عظم مطلوب سے مترجم مراد یہ ہی کہ تواتر قائمقام عظم کے ہوتا ہی پس جسقدر طاقت احداث عظم پر قادر ہی تواتر کم ہوگا اور جسقدر طاقت مین ضعف ہی تواتر زیادہ ہوگا کہ قائمقام عظم کے ہو متن بقراط نے لکھا ہی کہ جب ان بیمارون کے تدمین اور پستانون کے قریب خراجات حادث ہون یا قریب شدمین کے اور اون خراجات مین ریم پڑکے نواصیر پیدا ہون مرض ذات الریہ سے انکو نجات ہوجاے گی - اور یہ حکم بقراط کا معلوم السبب ہی - اسی طرح اگر خراجات ساق مین پیدا ہون یہ بھی علامت محمودہ اور عمدہ ہی - اگر ذات الریہ بہ ندرت ذات الجنب کی طرف منتقل ہو ضیق النفس مین کمی ہوجاے گی اور وخز یعنے خلش اور تہیج پیدا ہوگی - نفث بھی ان لوگون کا الوان مختلفہ پر ہوتا ہے جسطرح ذات الجنب مین بھی نفث کا یہی حال ہی اور اکثر نفث ذات الریہ مین بلغمی ہوتا ہی - وہ قسم ذات الریہ کی جو از جنس حمرہ کی ہوتی ہی - خواہ شبیہ حمرہ کی اوسمین ضیق النفس اور ثقل محسوس سینہ مین کمتر ہوتا ہی لیکن التہاب اسمین زیادہ ہوتا ہی اور نہایت شدید ہوتا ہی - علامات انتقال اس ورم کے تقیح کی طرف قریب قریب علامات ذات الجنب کے ہین اسی انتقال تقیح مین اور وہ مماثلت اور مشابہت اس امر مین ہی کہ تپ مین کمی نہین ہوتی اور نہ درد مین اور نہ دفع ہونا مادہ کا براہ نفث اور بول غلیظ اور ذی رسوب کے خواہ براہ براز کے بمقدار معتدبہ ہوتا ہی جب ایسے علامات کی موجودگی مین مریض کو سالم اور قوی دیکھا جاے معلوم ہوگا کہ ورم ذات الریہ متقیح ہوگا یا خراج کی طرف مادہ منتقل ہوگا خواہ وہ خراج اوپر کے اعضا مین پڑین یا اسفل کے مقامات مین حادث ہون جیسے علامات اوسوقت پاے جاتے ہین جو ذات الجنب کے بیان مین بتصریح مذکور ہو چکے ہین - اور اگر ان علامات کے ہمراہ قوت اور سلامت حال مریض کی نہو تو ہلاکت واقع ہوگی - جسوقت بصاق اور تھوک مریض کا حلو یعنے شیرین ہوجاے معلوم کرنا چاہیے کہ ورم متقیح ہوگیا - اگر چالیس روز مین نقاے تام ہوجاے تو خیر ورنہ مرض مین طول ہوگا اور جب طول ہوگا زمانہ مین ذات الریہ کے دونون پاؤنمین تہیج پیدا ہوگا خصوصاً اطراف مین اور جب میلان

مادہ کا منشا کی طرف ہو امید سلامتی زیادہ کرنی چاہیے ورم صلب ریہ کا کبھی ریہ مین ورم صلب پیدا ہوتا ہی دلیل اوسپر ضیق النفس کے ہمراہ یہ ہوتی ہی کہ ریہ کا حجم بڑہتا چلا جاتا ہی بسبب طوالت ایام کے اور گرانی اور ثقل مین کمی بھی ہوتی ہی اور خشکی کی شدت اور کھانسی متواتر اوٹھا کرتی تھی اور کبھی کھانسی مین بعض اوقات خفت بھی پیدا ہوتی ہی اور سینہ مین حرارت کم رہتی ہے ورم رخو ریہ کا کبھی ورم نرم ریہ مین پیدا ہوتا ہی اوسپر دلیل ضیق نفس کے ہمراہ بزاق کثیر کا ہونا اور رطوبت کا سینہ مین بدون حرارت کثیرکے اور چہرہ کا سرخ نہونا بلکہ رصاصی رنگت چہرہ کی ہوتی بثور رجو ریہ مین پیدا ہون کبھی ریہ مین بثوریہ پھنسیان پیدا ہوتی ہین اوسکی شناخت یہ ہی کہ ضیق نفس بسرعت اور تواتر ہوتا ہی اور گرانی محسوس ہوتی ہی اور سینہ مین حرارت اور التہاب بدون اوس حمی کے ہوتا ہی جسکی حرارت تمام جسم مین عام ہو اجتماع مارکاریہ مین کبھی ایک قسم کی مائیت اور تری ریہ مین فراہم ہوجاتی ہی دلیل اسپر لمیلہ یعنے وہ بیچینی جو تپ کی آمد مین ہوتی ہی اور پھر حمی ذم کا پیدا ہونا اور اطراف کا ورم اور سوء تنفس اور نفث رقیق مائی اور یہ کہ حال اور سکا مثل حال مستقی کے ہوتا ہی قصبہ ریہ کا ورم اور جراحت جسوقت قصبۂ ریہ مین ورم عارض ہوتا ہی علامت اوسکی حمی ضعیف اور ضربان وسط مین ابطِ یعنے زیر بغل کے اور درد اسلیے کہ یہ عضو مثل ریہ کے عدیم الحس نہ نہین ہی مگر یہ درد خفیف ہوتا ہی اور ان سب امور کے ہمراہ حکہ یعنے کھبلی بدنمین پیدا ہوتی ہی اور بحۃ الصوت بھی پیدا ہوتا ہی۔ پھر اگر یہ جراحت قصبہ ریہ کی منقرح ہوجاے اسکی بواور رکہت سلیم ہوتی ہی اور نفث قلیل ہوتا ہی قیح اور جمع مدہ کا بیان تقیح کلام اطبا مین دو معنے پر بولا جاتا ہی اول معنے عام لغوی جنکا ہر مقام پر استعمال ہی جب ورم مجتمع ہو اور اوسمین ریم پڑنے لگے۔ دوسرے معنے تقیح کے (جو اصطلاح خاص اطبا کی ہی) کہ تقیح کا استعمال امراض صدر مین کرتے ہین اور مراد یہ ہوتی ہی کہ جو فضا اور خالی جگہ درمیان سینہ اور ریہ کے ہی اوس قیح سے بھر گئی جو شگافتہ ہونے سے کسی ورم وغیرہ کے آیا ہی اور یہ امتلا یا دونون جانب مین اوسی فضا کے ہو خواہ جانب واحد مین۔ اسباب اس امتلا کے یہ ہین۔ یا نزلہ ہی جو ریزش مادہ کی دفعۃً کرتا ہی یا قروح ریہ کے ہین کہ اونمین سے مدہ خواہ زرد آب ہی کہ اکثر بعد بیس روز کے یہ تقیح ہوتا ہی بعد ازان بذریعہ نفث کے دفع ہوجاتا ہی۔ یا یہ امتلا کسی ورم لواحی صدر کے انفجار اور شگافتہ ہونے سے پیدا ہوتا ہی اور اکثر تقیح اسی کا نام ہی اور اس انفجار سے جو شئی کہ فضاے مذکور مین جمع ہوتی ہے وہ یا تو مدہ نضیجہ ہوتی ہی خواہ ایک شئی مثل دردی کے ہوتی ہی۔ اسی شئی کے احوال چار طرح کے ہوتے ہین (۱) یا اسقدر کثیر ہو کہ اوسکے اجتماع سے خنق واقع ہو اور دم گھٹ جاے اور مریض کو ہلاک کردے اس حالت کا ظہور اسطرح ہوتا ہی کہ نفس مین تنگی آتی جاتی ہی اور نفث بھی ہورہا ہی بس یونہی ضیق بڑہتے بڑہتے موت واقع ہوجاتی ہی (۲) یا اس شئی کے اجتماع سے ریہ مین عفونت آجاے بس مرض سل پیدا ہوگا (۳) یا بذریعہ نفث پی در پی کے جو بسہولت آتا ہی سارا مادہ فراہم شدہ پاک ہوجاے (۴) یا بذریعہ عرق عظیم اور شریان عظیم کے جو شاذ و نادر تک ہی یہ وہ براہ بول غلیظ کے دفع ہوجاے اور جب اسطرف دفع ہوگا پہلے اسکی نکاس دریدہ سے جگر مین ہوگی اوسکی بعد گردہ مین گذر کر مجاری قریبہ مین بول کے ہوکر بخیر دفع ہوگا۔ اور کبھی امعا کی طرف ہوکر براز دفع ہوگا اور یہ دونون اندفاع محمود اور ستودہ ہین۔ ہم نے اوپر کے مباحث مین مدت انفجار کو بیان کردیا ہی اور شناخت اسکی بسبب قوت مریض اور سن اور فصل اور مزاج کے ہوتی ہی۔ مشائخ زمانہ تقیح مین بہ نسبت جوانون کے زیادہ ہلاک ہوجاتے ہین اسلیے کہ اونکے قوی مین ضعف ہی اور جوان اگر بیمار ہون اوجاع اور درد کے صدمات سے زیادہ ہلاک ہوتے ہین بہ نسبت مشائخ کے

اسلیے جوانون کی حس زیادہ ہی۔ نفیج مادہ مذکورہ کے علامات بیان انتقالات ذات الجنب کی فصل مین مذکور ہو چکے۔ اسی طرح علامات انفجار کے بھی مذکور ہو چکے علامات استلزام فضار صدر قیح سے منجملہ ازان ثقل اور گرانی سینہ کی اور خشک کھانسی جو بھر یعنے قسم خاص دمہ کے ہمراہ ہو اور درد کا ہونا۔ اور بیشتر ترکھانسی بھی ہوتی ہی اوسوقت خیال مین یہ گذرتا ہی کہ نفث آنے سے خفت پیدا ہوگی لیکن ان لوگون کے متواتر ہوتے ہین اسی وجہ سے بولنے اور کلام کرنے مین یہ لوگ جلدی کرتے ہین اور بروقت سانس لینے کے اوتار ہاے بینی اسقدر متحرک ہوتے ہین کہ انضمام پیدا ہوتا ہی اور تازمانہ نقا اور صفائی سینہ کے مواد سے تپ نرم لازم رہتی ہی۔ رہی شناخت اس امر کی کہ مادہ سینہ مین کس طرف ہی یہ بات اسطرح معلوم کرنی چاہیے کہ پہلے مریض ایک کروٹ لیٹے اور پھر دوسری کروٹ بدلے پس جسطرف ایک بوجھ اور ثقل ضاغط یعنے تنگی پیدا کرنے والا معلق معلوم ہو اوس جانب کی مقابل جانب مین مدہ کا مقام ہوگا۔ ایضاً آواز سے مدہ کے اور خضخضہ جو بروقت ہلنے کے پیدا ہوتا ہی اس بھی شناخت ہوتی ہی بعض اطبا یہ تدبیر کرتے ہین کہ ایک پارچہ کتانین گیرو کو پیسکر اور پانی مین گھول کر ڈبوتے ہین اور سینہ کے مختلف مقامات پر رکھتے ہین جہان وہ کپڑا سوکھ جاے اور رکھتے ہی اوسکی نمی جاتی رہے اوسی مقام پر قیح مجتمع ہوگی۔ انفجار سلیم کی علامت یہ ہی کہ بعد شگافتہ ہونے کے تپ مین سکون پیدا ہو اور اشتہاے آب وطعام کھلاے نفث اور نفس کی آمد مین سہولت پیدا ہو یا انفجار کے ہمراہ خراجات پہلو مین اور اطراف مین پہلو کے برآمد ہون اور بیشتر یہ اخراجات بطور نواصیر کے ہو جاتے ہین یہ انفجار طبعی تھا اسیطرح انفجار صناعی کا حال ہی جو داغ لگانے اور قطع کرنے سے خواہ شگاف دینے سے کیا جاتا ہی۔ اگر مدہ پاکیزہ یعنے خالص اور سپید برآمد ہو یہ انفجار عمدہ ہی۔ انفجار ردی اور خراب کی علامت یہ ہی کہ علامات اختناق اور غشی کے ظاہر ہون۔ یا نفث ردی اور خراب برآمد ہو یا سل پیدا ہو جاے اور جب داغ لگائین خواہ شگاف دین مدہ گرم اور بدبو برآمد ہو علامات متفرقہ مدہ و بلغم نفث کے ذریعہ سے جو رطوبت برآمد ہوتی ہی اوسکا التباس بلغم سے دفع کرنے کی علامت یہ ہی کہ مدہ پانی مین ڈوب جاتا ہی اور آگ پر جلانے سے بدبو پیدا ہوتی ہے اور بلغم پانی پر تیرتا ہی ڈوبتا نہین اور آگ مین جلانے سے بوے بد نہین آتی علاوہ یہ ہی کہ مدہ کبھی سواے مرض سل کے اور امراض مین بھی بذریعہ نفث کے برآمد ہوتا ہی چنانچہ مباحث متقدمہ مین ہم نے بیان کیا ہی۔ کبھی مریض منفیح مقدار کثیر مدہ کے تھوکتا ہے مین نے بچشم خود ایک مریض کو دیکھا جسنے ایک گھنٹہ مین قریب دو من صغیر کے (جو ہمارے ہندوستان کے حساب سے پختہ دس سیر ہوا) یا ڈیڑھ من یعنے ساڑھے سات سیر پختہ مدہ اوس نے تھوکا تھا۔ اور جالینوس نے مشاہدہ کیا ہی کہ ایک مریض منفیح ہر روز قریب پچاس اوقیہ مدہ کے جو قریب نو توطولی کے ہی تھوکا (اور ہمارے حساب سے پونے دو سیر ہوتا ہے) ابھی اوپر معلوم ہو چکا کہ مدہ اور دیگر رطوبات مین کیا فرق ہی کہ مدہ کا امتیاز بدبو سے ہوتا ہی جسوقت برآمد ہوتا ہی اور جسوقت اوسی آگ پر ڈالین اور پانی مین ڈوب جاتا ہی اور اوپر نہین تیرتا ہی۔ انتقال تفیح کا سل کی طرف اوسکی شناخت یہ ہی کہ رنگ مین کمودت اور تیرگی ہوتی ہی اور جبین اور گردن مین امتداد پیدا ہوتا ہی اور اونگلیان سب کی سب گرم ہو جاتی ہین اور گرمی ایسی ہوتی ہی کہ کسی وقت اونگلیان سرد نہین ہوتی ہین حتی کہ جسکی عادت ایسی ہو کہ تپ مین برد اطراف اوسے ہو جاتا ہو اوسکی انگلیان بھی ہر وقت گرم رہتی ہین اور تپ کی زیادتی رات کو ہوتی ہی بسبب اسکے کہ غذا شب کو ہوتی ہی۔ ناخون کج ہو جاتے ہین اسلیے کہ گوشت ناخون کے نیچے کا گل جاتا ہی۔ اور آنکھون مین چربی سی چھائی ہوئی معلوم ہوتی ہی اور سپیدی اور زردی کی طرف

مائل ہوتی ہو اور علامات بھی ہین فنکو باب سل مین بیان کرین گے قروح جلد ریہ اور ریہ کے منجملہ اونکے سل بھی ہی یہ قروح یا تو سینہ مین ہون یا احجاب مین ہون یا خاص ریہ مین ہون - قسم اخیر یعنے ریہ کے قروح کا نام سل ہی یا انیکہ یہ قروح قصبۂ ریہ مین ہون اور انکا بیان اوپر ہو چکا - سب سے زیادہ اسلم قسم ان قروح کی وہی ہی جو سینہ مین قروح ہون اور یہ بات اسوجہ ہی ہے کہ سینہ کی رگین چھوٹی ہین اور اجزا سینہ کے اصلب اور سخت ترین اسی وجہ سے شق اور شگاف قرحہ کا بڑا نہین ہونے پاتا اور دوسری وجہ یہ ہی کہ صدید سینہ کے عروق اور اجزا مین ٹھہرنے نہین پاتا بلکہ فضاے صدر یعنے خالی جگہ مین اوسکے بہ کر چلا آتا ہی اور ریہ کا حال ایسا نہین ہی - تیسری دلیل یہ ہی کہ حرکت سینہ کی قوی نہین ہی جیسے کہ حرکت ریہ کی قوی ہوتی ہی بلکہ شاید سینہ اعضاے ساکنہ مین سے ہی - چوتھی دلیل یہ ہی کہ سینہ عضو لحمی ہی اور عضو لحمی زیادہ تر قابل التیام کے ہی اکثر قروح سینہ کے (جو بسبب جراحات متعفنہ کے حادث ہوے ہون) یہ بات پیدا کرتے ہین کہ ہڈیون تک کو فاسد کر دیتے ہین اور ضرورت اس امر کی ہوتی ہی کہ استخوان فاسد قطع کر ڈالا جاے تاکہ اوسکے قریب کے اعضا صحیح اور سالم باقی رہ جائین اور کبھی عفونت متعدی اوس جھلی تک ہوتی ہی جو متصل سینہ کے ہی - حجاب کے قروح مین جو قرحہ نافذ ہی یعنے دار پار ہو گیا اوسمین البتہ التیام نہین ہو سکتا اور جو قرحہ نافذ نہو یا تو اجزاے عصبیہ مین ہو گا وہ بھی ملتئم نہو گا یا اجزاے لحمیہ مین پڑے وہ البتہ ملتئم ہو سکتا ہی بشرطیکہ اوسکا مدارک ابتدا مین اچھی طرح کیا جاے اور اوسے بے علاج اور تدبیر کے نہ رہنے دین کہ ورم آجاے - لیکن اگر اوس قرحہ مین بھی ورم آجاے خواہ کہنہ ہو جاے تو وہ بھی زائل نہو گا - قروح ریہ کے زائل ہونے اور نہ ہونے مین اطبا نے اختلاف کیا ہی - ایک قوم کا یہ قول ہی کہ ہرگز قروح ریہ کے زائل نہین ہوتے اسلیے کہ التحام محتاج ہی سکون عضو ماؤف کا اور ریہ کسی وقت ساکن نہین ہوتا - جالینوس کی راے اس قوم سے مخالف ہی وہ ایسا خیال کرتا ہی کہ تنہا حرکت مانع التحام نہین ہو سکتی اگر اوسکے ہمراہ اور موانع بھی موجود نہون اور دلیل دعوی پر جالینوس کے یہ ہی کہ حجاب بھی متحرک ہی مگر اوسکے قروح مندمل ہو جاتے ہین - پھر جالینوس کی خاص راے یہ نسبت قروح ریہ کے یہ ہی کہ اگر قرحہ ریہ کا انخلال فرد سے پیدا ہوا ہو اور ورم اور تاکل سے کسی خلط اکال کے نہو بلکہ اور کسی علت یعنے مرض سے پیدا ہوا ہو پس جب تک کہ یہ قرحہ جراحت محضہ ہی اور ابھی متقیح نہوا ہو اور نہ اوسمین ورم آگیا ہو ایسا قرحہ ریہ کا البتہ التیام پذیر ہی - اسی طرح وہ قرحہ ریہ کا جو قی کرنے کے صدمہ وغیرہ سے پیدا ہوا ہو اور متقیح نہوا ہو وہ بھی التیام پذیر ہے - اور جو قرحہ کسی تاکل یا ورم سے ریہ مین پڑے وہ البتہ علاج پذیر نہین ہوتا - اسلیے کہ قرحہ ریہناک اور متقیح کا اچھا ہونا بدون تنقیہ اور قرحہ کی صفائی کے قیح سے اور پاک ہو جانے مدہ کے ممکن نہین ہی اور تنقیہ مدہ کا سعال یعنے کھانسی کے ذریعہ سے ہونا ہے اور کھانسی قرحہ کی زخم کو وسیع کرتی ہی اور بڑھاتی ہی اور خرق یعنے شگاف کو زیادہ کرتی ہی اور جو وخذغہ اور جنبش کھانسی کی وجہ سے ریہ کو پہونچتی ہی اوس سے درد مین زیادتی ہوتی ہی اور درد جسقدر زیادہ ہو گا جذب مادہ عضو دردناک کی طرف زیادہ کریگا اور اگر ادویہ مجففہ کا استعمال کرین نفث رک جاے گا اور اگر ادویہ منفثہ (یعنے وہ ادویہ جنسے نفث کی آمد بڑھے) مستعمل ہون اوسی قرحہ ریہ مین رطوبت بڑھ جاے گی - جو قروح کسی خلط اکال کی وجہ سے پیدا ہوے ہوے ہون بالکل اچھے نہین ہوتے مگر انکی اونکی اصلاح کیجاے اور اصلاح بدون اتنی مدت کے نہین ہو سکتی کہ اوتنے زمانہ مین واجب ہی کہ یا تو قرحہ شگافتہ ہو جاے اور ناصور پڑ جاے اور وہ ناصور یقینًا ملتئم نہو گا اور یا اوس مدت مین قرحہ شگافتہ ہو اور سڑ جاے حتی کہ کوئی جزء جرم ریہ کا سڑ جاے - جو قروح کہ بعد ورم ریہ کے حادث ہون اونمین بھی یہی خرابیان پیدا ہوتی ہین اور صعوبت التحام پر حرکت دائمی ریہ

کی ہو معاون اور مددگار ہو۔ ایضاً جو عروق کہ ریہ مین ہین وہ بڑی بڑی اور کشادہ اور سخت ہین یہ اوصاف عروق کے بھی (جو ضد اوصاف عروق صدر کے ہین) التہام زخم مین دشواری ڈالتے ہین۔ ایضاً بعد مسافت جو درمیان مدخل دوائے مشروب کے اور درمیان ریہ کے ہے اور ضعف قوت مین دوا کی اسی سبب سے وجوباً ہو جاتا ہو یعنے جسوقت دوائے مشروب کا استعمال ہوا اور اوسوقت تک کہ جرم ریہ تک پھیر پھار کر پہونچے اوسکی قوت ضعیف ہو جاتی ہو اور حرارت پر باقی نہین رہتی پھر اخیر کیا خاک کرے۔ یہ بھی ایک معاون عدم التیام کا ہو۔ اور جو دوا بارد ہو وہ خود بلیہ ہو کہ نفوذ نہین کرتی۔ اور جو دوا زیادہ حار ہے اوس سے تپ مین زیادتی ہوتی ہو جو قروح ریہ کو لازم ہے اور دوائے مجفف اوس تپ دق کو مضر ہے جو قروح ریہ کو لازم ہو۔ اگر دوائے مرطب کا استعمال کرین وہ خود مانع التیام ہو اسلیے کہ علاج جملہ قروح کا بذریعہ تجفیف کے ہوتا ہو خصوصاً ایسا قرحہ جیسا کہ ریہ کا ہو کہ اوسمین اذکپیاب سے بھی رطوبات پہونچتے ہین اور نیچے سے بھی اوسے رطوبت پہونچتی ہو۔ کبھی یہ تاکل علاج کو قبول کرتا ہو اگر زمانہ ابتدا مین کیا جاے اور مقام اس تاکل کا وہ جبلی ہو جو قصبہ ریہ پر منڈھی ہوئی ہو اندر کی طرف اور جو ہر لحمی مین ریہ کے اس تاکل کا کچھ اثر نہین پہونچا ہو ایسا تاکل قبول علاج بسرعت کرتا ہو اور جو تاکل غضاریف مین پڑے وہ ہرگز قبول علاج نکرے گا۔ سب سے زیادہ تر قابل علاج کے مرض سل ہین لاکے ہین اسلم قروح ریہ وہی ہو جو از قسم خشکریشہ کے ہو بشرطیکہ مزاج مریض یا نفس خلط مین کوئی سبب ایسا نہو جو قرحہ کو سوکھا کر فنا بائیہ کر دے۔ کبھی مسلول کا مرض ایک زمانہ دراز تک ممتد ہوتا ہو اسی طرح بعض جوان مریض اس مرض مین یا سن کہولت مبتلا رہتے ہین۔ مین نے ایک زن مسلولہ کو دیکھا کہ اسی مرض مین (۲۳) برس مبتلا رہی خواہ اس سے بھی کچھ زیادہ۔ اصحاب قروح ریہ کو خریف مین زیادہ ضرر پہونچتا ہو۔ اگر کسی مریض کے مسلول ہونے کی تشخیص مین طبیب کو دشواری ہو آمد فصل خریف کاشف اس احتمال کی ہوگی یعنے فوراً مرض واضح ہو جاے گا سل کا اطلاق ایک اور بیماری پر کبھی لفظ سل کا اطلاق ایک اور مرض پر کیا جاتا ہو کہ اوسکے ہمراہ تپ نہین ہوتی مگر ریہ ایسے اخلاط غلیظ کو قبول کرتا ہو کہ اوسمین لزوجت بھی ہوتی ہے اور وہ اخلاط نزلہ کی قسم سے ہین جو ہمیشہ ریہ پر گرا کرتے ہین اور بیماری ریہ مین تنگی پیدا کرتے ہین لہذا ایسے مریض گرفتار نفس ضیق اور سرفہ بے تاب کنندہ مین اسطرح گرفتار ہوتے ہین کہ انجام کار مین قوی اونکی بے زور ہو جاتے ہین اور بدن اونکے لاغری سے گھل جاتے ہین اور وہ لوگ دراصل ایسے بیمار ہین جسطرح دمہ والے۔ پس اگر حرارت ان نزلات مین کم ہو واجب ہو کہ اونکا علاج ربو کے علاج سے ملا کر کیا جاے یعنے دونون مرض کی رعایت ملحوظ رہے۔ **اسباب قروح ریہ کے** وہ اسباب جن سے کہ ریہ مین قروح پیدا ہوتے ہین از انجملہ نزلہ ہو جو لذاع اور اکال ہو اور عفونت پیدا کرتا ہو یسبب قرب اور مجاورت کے جو ریہ کو انسی ہوتی ہو کہ جب تک متقیح نہو جاے بیمار ریہ کا دشوار ہوتا ہو (۲) یا کوئی اور مادہ ایسا ہی ہوتا ہو جو اسی نزلہ کی جنس سے ہو اور کسی اور عضو سے یہ بہ کر ریہ پر گرتا رہے (۳) یا پہلے نوات الریہ کا مرض لاحق ہوا ہو کہ اوس سے ریہ مین قرحہ پڑکر قیح پیدا ہوتی ہو (۴) یا ذات الجنب کا مادہ نضج پاکر جب شگافتہ ہوا تو ریہ پر گرا (۵) یا کسی سبب سے اسباب تفتت الدم کے (جو اوپر مذکور ہو چکے ہین) کسی رگ مین کشادگی پیدا کی یا کسی رگ کو قطع کر دیا خواہ رگ کو پھاڑ دیا (۶) خواہ کوئی اور سبب انروتی مثل غلیان خون وغیرہ کے پیدا ہوا یا سوائے اسکے اور اسباب جو اوپر بیان ہو چکے (۷) یا کوئی سبب خارجی مثل سقوط اور ضربہ کے موروث مرض سل کا ہو (۸) کبھی اسباب سل مین عفونت اور اکال ایسا جو خاص جرم ریہ مین پیدا ہو

اور عفونت یا اکال کا پڑنا خاص ریہ کی وجہ سے ہوتا ہی جسطرح اور اعضا مین بھی عارض ہوتا ہی۔ کبھی اس مرض مین کثرت خریف جنوبی سطح مین ہوتی ہی جب بلد صیف شمالی کے واقع ہو **مستعدین سل کا بیان** جن لوگون کو استعداد آمادگی مرض سل مین پڑ بنکی ہی اور یہ استعداد از روے ہیئت کے اور سحنہ اور سن اور بلد اور مزاج کے ہوتی ہی وہ لوگ وہی مخمین ہین یعنے جنکے دو استخوان مثل بازو کے چپ و راست مہرہاے پشت سے پیدا ہوے ہون اور سینہ اونکا تنگ شانون پر گوشت بہت کم بلکہ بالکل ندارد خصوصًا پیچھے کی طرف اور آگے کی طرف اونکے شانہ چپکے ہوے اور کھلے ہوے گویا کہ ایک شخص کے دو بازو ہین اور گویا دونون کتف اونکے منقطع اور کٹے ہوے ہین پہونچے سے آگے کی جانب جدا اور پیچھے کی جدا ہو رہی ہی گردن ان لوگون کی دراز اور آگے کی طرف جھکی ہوئی اور حلق ان لوگون کے ظاہر اور کھلے ہوے اور ابھرے ہوے یہ لوگ چونکہ انکے سینہ مین اور سینہ کے قریب جو اعضا ہین مثل معدہ وغیرہ کے اونمین ریاح کی کثرت ہوتی ہی اور نفخ بھی زیادہ ہوتا ہی کہ سینہ انکے چھوٹی ہین پھر اگر باوجود ان امور کے ضعف دماغ بھی ہو فضول کو زیادہ قبول کرین گے اور غذا اونکا نفخ بھی نہو گا بس اب شرائط وقوع مرض سل کے پورے تمام ہو چکے علے الخصوص ان سب خرابیون کے ہمراہ اخلاط بھی اگر انکے ابدانمین مراری ہون۔ سحنہ جو قبول سل کا بسرعت کرتا ہی علاوہ تجفف مذکور کے (جو مخمین کی لفظ کے ساتھ بیان ہوا) وہ سحنہ یہ ہی کہ بال کم ہون اور سپیدی بالونکی مائل بہ شقرت ہو۔ ایضًا ابدان صلب اور سخت جو متکاثف ہون وہ بھی قابلیت سل کی زیادہ رکھتے ہین اسلیے کہ ایسے ابدانمین شگافتہ ہونا رگونکا زیادہ عارض ہوتا ہی مزاج جو قابل سل کے ہو وہی مزاج ہی جو ابرد اور سرد زیادہ ہو۔ سن جو قابل وقوع سل کے ہی اٹھارہ برس سے اکتیس برس تک۔ یہ قروح ریہ کے بلاد باردہ مین زیادہ پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ رگونکا پھٹ جانا اون بلاد مین زیادہ ہوتا ہی اور نفث الدم بھی کثرت سے ہوتا ہی۔ فصل خریف کی ایسی ہی جسمین مرض سل کی کثرت ہوتی ہی **بیماران سل کو پرہیزان امور سے لازم ہی** واجب ہی ان لوگون پر کہ جتنی غذائین حریف اور حاد ہین اونسے پرہیز کرین اور جتنی چیزین کہ اعضا مین سینہ کے تمدد پیدا کرتی ہین جیسے چیخنا اور چلانا اور دل تنگی اور اوجھل پھاندنا وغیرہ **علامات سل کے** یہ ہین کہ نفث مدہ کا اونمین علامات مدہ پر ظاہر ہو جو اوپر مذکور ہو چکے ہین صورت اوسکی رنگ اور تخیر یعنے بھین دار ہونے مین اور ازین قبیل اور علامات جو مدہ مین ہوتے ہین۔ اور حمی دقیہ کا لازم ہونا بسبب قرب اور جوار قلب کے محل مرض سے اور یہ تپ بروقت غذا کے اور شب کو شدت پاتی ہی جس طریقہ سے حمی دقیہ مین اسی وقت شدت ہوتی ہی اسلیے کہ غذا سے ترطیب بدنکی ہوتی ہی اور بنظر اون وجوہ کے جو باب دق مین لکھے جائین گے۔ علاوہ براین ہمراہ دق کے اور حمیات بھی مرکب ہوتے ہین جو نوبہ سے آتے ہین جیسے ربع اور خمس اور بہترین حمیات حمی خمس ہی اوسکے بعد شطر الغب اوسکے بعد نائبہ جسوقت سل پیدا ہوتی ہی وہ دلائل بھی ظاہر ہوتے ہین جنکو باب آخر تقیح مین لکھا ہی اور عرق یعنے پسینا انکے جسم سے ہر وقت جاری رہتا ہی اسلیے کہ قوت اونکی غذا کی تحمرانی اور اوسمین تدبیر اور تصرف کرنے سے ضعیف ہوتی ہی اور حرارت مسامات کو کشادہ کر دیتی ہی اور پسینہ کے راہ سے فضول غذائی کو بہایا کرتی ہی۔ پھر اگر نفث مین خشکر یشہ کی آمد ہوئی سل کے پیدا ہونے مین اب کسی طرح کا شبہہ باقی نرہا خصوصًا اگر اسباب مذکورہ سابقہ بھی موجود ہون جو سل کی طرف منادی ہوتے ہین (مثل ورم نوامی صدر وغیرہ کے) پھر جسوقت بدنمین ذبول شروع ہوا اور ناخن مین خم اور کبی اور بال جھڑ جھڑ کے

ساقط ہونے لگے اسلیے کہ غذا بالونکی پہونچی معدوم ہوگئی ہو اور فضول بدنی مین فساد واقع ہو اب صحت قطعی حدوث مرض کی ہوئی۔ ابتدا مین کمودت اور تیرگی رنگ کی پیدا ہوتی ہو (بسبب کثرت یبوست کے) مگر وہ رنگ سرخ ہوجاتا ہو بروقت صعود بخارات کے اور پیشانی اور گردنین تمدد پیدا ہوتا ہو خصوصًا جسوقت مرض مستقر ہو اور ٹھہر جاوے۔ اطراف انکے پھول جاتے ہین خصوصًا آخر ایام مین اور ترہل اور ڈھیلا پن بھی اطراف مین آجاتا ہو بسبب فساد اخلاط اور موت قوت غریزیہ کنارہ یہ اجزاء بدن کے (کہ وہ معدن حرارت سے بہت دور ہین) اور یہ موت حرارت غریزی کی بسبب ردارت روح کے ہوتی ہو۔ جو لوگ بسبب کسی خلط اکّال کے مرض سل مین مبتلا ہوے ہون اونکا نھوک ذائقہ مین مثل آب دریاے شور کے ہوتا ہو کہ اوسمین شوریت زیادہ ہو اور نبض اونکی ثابت اور معتدل السرعت اور صغیر اور کبھی ایسی نبض کو میلان طرف دونون جانب کے ہوتا ہو حرارت اور برودت سے یا سرعت اور بطور سے بعد ازان شکم مین قراقر پیدا ہوتا ہو اور شراسیف مین خم اوپر کی طرف پیدا ہوتا ہو اور پیاس کی شدت پیدا ہوتی ہو اور اشتہاے طعام باطل ہوجاتی ہو اسلیے کہ قوای طبعیہ مین پیدا ہوتا ہو اور بیشتر پیٹ چلنے لگتا ہو یعنے دست آتے ہین بسبب سقوط قوت کے اور بیشتر براہ نفث حلقہ اور جرم رگون کے برآمد ہوتے ہین مگر یہ کیفیت فریب زمانہ موت کے پیدا ہوتی ہو۔ نفث مین رگون کے ٹکڑے اگر بڑے بڑے خارج ہون تو یہ سے ہون گے اور اگر چھوٹے چھوٹے برآمد ہون قصبہ ریہ سے اور اکثر مثل شنگریزون کے نفث مین خارج ہوتے ہین اور حلقہ کا نفث قصبہ ریہ سے بدون قرحہ عظیمہ کے نہین ہوسکتا۔ آخر مین سل کے نفث اور بصاق غلیظ ہوجاتا ہو بعد اوسکے رک جاتا ہو اور بند ہوجاتا ہو بسبب ضعف قوت کے پس بیشتر اختناق مین گرفتار ہوکر مرجاتے ہین۔ اور بیشتر ایسا نفث غلیظ اور خراب ابتداے مرض سے آتا ہو اگر مرض سل کا جنس ردی سے ہو جسکی پیدایش مواد غلیظہ سے ہو جو ہضم نہین ہوتے جب نفث کی آمد آخر مرض سل مین بند ہوجاے بیشتر چار دن سے زیادہ زندہ نہین رہ سکتے کبھی انقطاع نفث کا بسبب ضعف قوت کے ہوتا ہو تو اسوقت ضیق نفس انکو ایسا عارض ہوتا ہو جیسے کہ سانس کی آمد غیر محسوس ہوجاے۔ اور اکثر کھانسی کی انھین ایسی شدت ہوتی ہو کہ نفث الدم پے در پے کرنے لگتے ہین پھر اگر انکا نفث الدم ادویہ مانعہ برآمد خون سے بند کیا جاے فورًا ہلاک ہوجاہین گے مگر کسی قدر خفت البتہ پیدا ہوتی ہو اور اگر بحال خود انھین چھوڑ دیا جاے اور خون روکنے کی تدبیر نہ کیجاے متواتر کھانسی آیا کریگی سنجملہ موت سریع کے اس مرض مین یہ ہو کہ اگر کسی مسلول کے دونون شانون پر دو دانہ مثل دانہ باقلا کے پیدا ہون یہ مریض بعد یا دن روز کے مرجاے گا پانچوان مقالہ اصول اور قواعد علمیہ ان جملہ امراض کے جو مقالہ چہارم مین مذکور ہوے۔ علاج مشترک اور امراض ریہ کا امور مشترکہ سے کرنا چاہیے یعنے فصد سے مگر ابتداے مرض مین فصد جانب مخالف کی لین بہت جلد تر نافع فصد صافن کی ہو جو طول مین محاذی اور مقابل ہوا وسکے بعد فصد باسلیق کی جو عرض مین محاذی ہوا وسکے بعد نافع ہو فصد اکحل کی جو عرض مین محاذی ہو اگر رگ اکحل اچھی طرح ظاہر نہو فصد قیفال ترک کرنی واجب نہین اگرچہ نفع اوسکا ان امراض مین کمتر اور بدیر ہوتا ہو۔ پھر بعد چند روز کے فصد انھین رگون کی جانب موافق سے عرض مین لینی چاہیے۔ کبھی خالی پچھنے سینہ پر لگاے جاتے ہین اور کبھی بھرے ہوے پچھنے بھی تاکہ جذب مادہ خارج کی طرف ہوجاے اور کمی مادہ مین ہوجاے خصوصًا اگر پہلے فصد کھل چکی ہو۔ جالینوس نے کہا ہو کہ عمی اگر شدید ہو تو مسہل سے حذر کرنا چاہیے اور فقط فصد پر اقتصار کرنا لازم ہو اسلیے کہ فصد کرنے مین

کوئی خطرہ نہین ہی یا اینکہ خطرہ اوسمین کم ہی اور مسل دینے مین خطرہ عظیم ہی اسلیے کہ مسہل بیشتر مادہ مین تحریک پیدا کرتا ہی اور بیشتر افراط سے اسہال ہوتا ہی۔ واجب ہی کہ مخدرات ادویہ اونکو نا امکان نہ دی جائین اسلیے کہ مخدرات مانع نضج اور رقت کی بسبب تغلیظ مادہ کے ہین غذا ماء الشعیر اور نخود آب اور طبیخ برگ خبازی اور چولائی کا ساگ پانی جوش دیا ہوا اور ملوکیہ اور کدو اور آب بادام اور کشنیز خشک بلکہ حرارت مفرطہ نہو اور زبیت اور آخر مرض مین خاص کر اور جو چیز قائمقام ادویہ کے ہو پس سب ایسی چیزین جو خشونت کو دور کرین اور درجۂ اولی مین تلئین کی قوت اونمین ہو جیسے آب عناب اور بنفشہ خشخاش اصل السوس مغز خیارین وغیرہ جیسے مغز تخم کدو اور مغز تخم تربوز اور تخم کاسنی اور سپستان اور اکثر لعاب بہدانہ اور صمغ عربی اور کتیرا اور تخم خشخاش بھی اضافہ کیا جاتا ہی اور یہ سب ادویہ قبل شگافتہ ہونے ورم کے دیجاتی ہین۔ افضل ادویہ جالبہ جو سنقی ہون ماء العسل ہی اگر تمام احشا مین ورم نہو اور اگر ورم کے ہونے پر اسکا استعمال کیا جاے واجب ہی کہ اسقدر پھیکا پانی ملا کر دین کہ بالکل پانی سا ہو جاے اور جلاب اور گنہ کا رس اگر بہم پہونچے اس سے زیادہ تر موافق ہی اوسکے بعد ماء الشعیر اوسکے بعد کوئی شراب شیرین اور شراب حلوا افضل مشروبات ہی ان امراض کے بیماردن کے واسطے خصوصًا شراب ابیض کہ زیادہ سعین لغث پر ہی مگر ذات الریہ مین اوسکا پینا درست نہین ہی اور اسی طرح ذات الجنب مین مگر بعد نضج کے علاوہ یہ ہی کہ انھین اشیا مین تعطیش اور اسخان بھی ہی کہ پیاس کی بھڑک بسبب گرمی کے اوٹھاتی ہین اور کبھی ان دونون مضرت کا تدارک بھی کر دیا جاتا ہی۔ جس شخص کا جگر اور طحال علیل ہو اوسے شراب پلانی نچاہیے۔ بعد شراب حلو کے فوائد مین خمر مائی ہی کہ معدہ کو قوی کرتی ہی اور پانی سے زیادہ اوسکو قوت دیتی ہی اور اسی خمر مائی مین تقطیع اور تلطیف بھی ہی۔ سکنجبین جو شہد خواہ شکر سے بنائی جاے اور تھوڑا سا سرکہ اوسمین داخل ہو جب اس سکنجبین کو پانی مین گھول کر استعمال کیا جاے فوائد عدیدہ پر شامل ہی تلطیف حرارت اور تنقیہ مادہ سب کچھ اسی سے ہو جاتا ہی۔ پھر اگر ترشی سرکہ کی اسمین زیادہ ہو گی یا بوجہ تقطیع کے نفث بکثرت ہو گا یا بتبرید زیادہ پیدا ہو گی یا لزوجت بڑھے گی کہ وبال جان ہو گا تا اینکہ جسقدر تقطیع کرتی بھی ہی بیشتر محتاج اوسکے اخراج مین قوت قوی کی ہو گی۔ پھر اگر ترشی کا استعمال ایسا ہو ضرور ہو واجب ہی کہ بنجگرم اور آب گرم ملا کر اوسی سکنجبین حامض کو تھوڑا پلا ہین۔ اور ترشی مین جو معتدل ترشی مین ہو اوسمین اس ضرر سے خوف نہین ہی اور جو ضرر شیرینی کا ہی وہ بھی اور پیاس زیادہ کرنے کا ضرر اور مرہ صفرا کا ثوران مین لانا اور تولید مرہ صفرا کی وہ سب اس ذریعہ سے دفع ہو جاتے ہین۔ ماء العسل ترطیب مین زیادہ نافع ہی اور ماء الشعیر تغوط زیادہ کرتا ہی اور بیشتر حاجت تعدیل طبیعت کی راہ سے نرشہ تربنج کے ہمراہ روغن بادام کی ہوتی ہی کبھی پانی بھی انکو پلایا جاتا ہو جاڑہ نہین تو آب گرم اور ماء السکر اور ماء العسل رقیق اور گرمیو نمین وہ پانی جو سردی اور گرمی مین درجہ اعتدال پر ہو اور سرد پانی ان لوگو نکو کبھی نہ دینا چاہیے اور اگر پیاس کی شدت ہو تھوڑا سا پانی جسمین جلاب اور سکنجبین بلا آمیزش ہو اور سرد کبھی نہین کسی مبرد بالفعل سے مثلاً ریف وغیرہ سے جھلا ہوا پانی اوسکا پلانا مناسب ہی اسلیے کہ سکنجبین بسرعت نفوذ کرتی ہے اور سرد پانی کی مضرت کو دفع کرتی ہی اور انحطاط کے زمانہ مین انکو سفیدہ پلانی چاہیے۔ جو مرض ان امراض مین سے اوقات مختلفہ مین تدا مختلفہ کا محتاج ہی مثلاً بدو وقت جمع ورم کے اور بر وقت انضاج کے اور بر وقت تقیح اور شگافتہ ہونے کے خواہ اسکے بعد پس ہم اوسکے بیان کے واسطے ایک باب جداگانہ تحریر کرتے ہین باب علاج ذات الجنب کا واجب ہی کہ جو مادہ متوجہ ورم

ڈالنے پر ہو اوسکو روکین اور اس جانب سے اوسکی توجہ کو بذریعۂ فصد اور استفراغ کے پھیر دین خواہ اوسے بجانب مخالف جذب کرین اور ان تدابیر کو اس باب سے پہلے جو ہم نے بیان کیا ہی ملاحظہ کرین اور بہت سے تدابیر کو ہم پھر دوبارہ بیان کرینگے۔ اب ہم کہتے ہین کہ ذات الجنب کا علاج اگر خون غالب ہو فصد اوسی طریقہ سے کرین جو اوپر مذکور ہو چکا اور اسقدر خون نکالین کہ رنگت بدل جاے مثلاً اگر سیاہی خونمین ہو سرخی آجاے یہ تغیر لون دلالت کرتا ہی کہ خون جو موذی تھا وہ نکل گیا یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ زیادہ تر سیاہ خون بدنمین اوسی مقام کا ہوتا ہی جو ورم ذات الجنب کے قریب ہو علاوہ برین مراعات قوت کی اخراج مین خونکے پر ضرور ہی پس اکثر ضعف قوتمین اسقدر خون لینے کی رخصت نہین دیتا ہی۔ اور اگر سواے خون کے کوئی اور خلط ہو اوسکا استفراغ کرنا چاہیے مگر نہ ایسے اجزا سے جنمین قبض بھی ہو جیسے ہلیلہ بلکہ ایسے ادویہ سے جنمین ہمراہ اسہال کے تلیین بھی ہو جیسے وہ مرکبات جو بنفشہ اور تربخبین اور شیر خشت اور سکنجبین سے مرکب ہون اور رات کے وقت مسہل دیا جاے۔ اور ایک قوم جو ارباب معرفت سے ہی اونے کہا ہی کہ اصوب یہی ہی کہ بذریعۂ فصد کے استفراغ انکے مادہ کا کیا جاے بنظر خوف اوس اضطراب کی جو اکثر مسہل سے پیدا ہوتا ہی اور ہم نے اسکو بیان کر دیا ہے خصوصاً اگر لفت مراری ہو اور علی الخصوص بنا بر قول جالینوس کے جسوقت حمی شدید ہو جالینوس سقمونیا کا استعمال جائز نہین سمجھتا اور منع کرتا ہی اور ایارج اور خربق اگر ساعتہی مستعمل ہون اسکو منع نہین کرتا ہی اور قدادینی مثل ماالشعیر کے بعد استعمال مسہل کے جالینوس نے پسند کی ہی اور اسکی مدح کرتا ہی اور بعد فراغ مسہل کے بھی پسند کرتا ہی لیکن ہمراہ مسہل کے ایسی غذا دینے سے فعل دوا باطل ہو جاتا ہی۔ یہ بھی واجب ہی کہ جہت مبلان مادہ پر نظر کیجاے اور الم اور درد کے میلان اور توجہ کا مرض اچھی طرح پہچان لیا جاے اگر میلان مادہ ترفوہ تک اور استخوان سینہ اور ان دونون مقامون سے اوپر تک چڑھتا ہوا معلوم ہو ایسے وقت استفراغ بذریعۂ فصد کے اولیٰ ہی اور اگر الم کا میلان شراسیف کی طرف اترتا ہوا معلوم ہو اوسوقت اسہال سے خواہ مسہل اور فصد دونون سے استفراغ کرنا چاہیے جیسا مشاہدہ حال مریض حکم کرے اور فصد اور اسہال کو جمع کرنا اسواسطے ہی کہ فصد باسلیق کی ان مقامات سے مقدار معتدبہ کو جذب نہین کر سکتی۔ استفراغ کی حاجت شدید پر یہ امر بھی دلیل ہی کہ تکمید اور ضماد سے درد مین سکون نہوتا ہو یا انیکہ تکمید اور ضماد سے درد مین زیادتی ہوتی ہو اس سے صاف معلوم ہو جاے گا کہ امتلا تمام بدنمین ہی۔ پس استفراغ واجب ہے خصوصاً بذریعۂ فصد کے اور جب فصد ہو چکے اور استفراغ ہو جاے اور اعراض مین سکون پیدا نہو معلوم کرنا چاہیے کہ جس مادہ کا جمع ہونا روکا گیا ہی وہ بمقدار قلیل ہی۔ اب دوبارہ فصد نہ کرنی چاہیے ورنہ جسقدر مادہ مجتمع ہے وہ مبتلا ہو جاے گا اور یہ تبلید بسبب نقصان قوت کے نضج اور تقیح کو مانع ہوگی اور فقدان انضاج و مویت جو مادہ مین ہی وہ بھی مانع نضج ہوگا جب نضج ہو جاے واجب ہی کہ اوسکا مادہ ہونا روکا جاے اور مدہ ہونے سے پہلے بذریعۂ لفت کے ادویہ منقیہ دے کر اخراج مادہ نضج یافتہ کا کر دیا جاے۔ اور خلاصہ یہ ہی اگر فصد نہوئی ہو اور نضج ہو گیا ہو اور مادہ نضج یافتہ کا لفت بھی اور مقدار صالح معتدبہ بذریعۂ لفت کے برامد ہو چکی اور اسکے بعد ضعف قوت بھی معلوم ہو اب فصد ہرگز نہ کرانی چاہیے۔ اور اگر ضعف قوت بروقت فصد اور اسہال کے حائل ہو تو استعمال حقنہ ہاے متوسط کا خواہ حقنہ ہاے حادہ کا کرنا چاہیے جیسا مشاہدہ حال مریض اوسوقت مقتضی ہو خصوصاً اگر درد شراسیف کی طرف مائل ہو۔ بقراط اشارہ کرتا ہی۔ ذات الجنب کی اوس قسم کے علاج مین کہ درد شدید اوسمین محسوس نہو اور جسقدر محسوس ہو اوسے زیادہ میلان شراسیف ہی کی طرف ہو ایسے وقت خربق سیاہ سے استفراغ کرنا چاہیے اور

بذریعہ قلیونکے اور دوسرے نسخہ مین بجاے قلیونکے بقلہ یہ لکھا ہی اور یہ نبات شبیہ خرفہ کے ہی کہ اوسمین دودہ بھی ہوتا ہی اور از قسم تومیات کے ہی۔ جب استفراغ سے فراغ ہو جاے اور الم مین خفت پائی جاے فقط مارالسکر پر اقتصار کرنا چاہیے اور اوسمین آش جو پختہ کیا جاے جو کو مقشر کرکے اور بہت سا پانی ملاکر اسطرح کہ خوب جوش دیا جاے یا جو ارجسکو مکہ بھی کہتے ہین اوسکا پانی اسی طرح پختہ کرکے اگر بنظر ضعف مریض کے تقویت کرنے ضرور ہو اور آب ترنجبین اور آب عناب اور آب سپستان اور خیسہ بنفشہ اور تخم خشخاش کا استعمال کرین۔ جو روغن ان اشیاء کے ہمراہ قابل استعمال کے ہی وہ روغن بادام ہی۔ انار کے استعمال کو ایک گروہ اطبا نے منع کیا ہی کہ وہ تبرید زیادہ کرتا ہی اور میری راے مین انار شیرین کے استعمال مین کچھ خوف نہین ہی۔ کبھی انھین ادویہ سے ایک جوشاندہ طیار کیا جاتا ہی اور واسطے سہولت برآمد نفث کے ملایا جاتا ہی اور وہ ادویہ یہ ہین جو مقشر عناب سپستان بنفشہ تخم خشخاش اور شربت بنفشہ شربت نیلوفر اور یہ دونون شربت جلاّب سے افضل ہین۔ جالینوس ابتداے مرض مین دیا قوزا کے اصناف کی اجازت دیتا تھا کہ مادہ کو اجتماع سے منع کرے اور نضج پیدا ہو جاے اور نیند بخوبی آجاے۔ اور مین کہتا ہون کہ نیند پیدا کرنی اوسوقت مناسب ہی جب شدت بیداری کی ایذا ہو ورنہ بیشتر خشخاش بسبب تبلید پیدا کرنے کے مادہ کے نفث کو روکے گی ہان مگر شکر مصنوعی جو دیا قورا کا جزو ہی وہ اسقدر ہو کہ ضرر خشخاش کو دور کردے اوسوقت کچھ مضائقہ نہین ہی۔ اور کیا عجب ہی کہ اسوقت دیا قوزا جو محض تخم خشخاش سے بنایا جاے وہ زیادہ مفید ہو بہ نسبت اوس دیا قوزا کے جو پوست اور چھلکون سمیت بنایا جاتا ہی۔ واجب ہی کہ جو مادہ محبتس ہو اوسکا استفراغ بذریعۂ نفث کے کیا جاے۔ غذا کا ایک اندازہ خاص مقرر کرنا ضرور ہی جو کثیر اور زیادہ نہو بلکہ تلطیف یعنے تقلیل غذا کی بقدر کثرت اور قلت حدّت مرض اور اعراض مرض کے کرنی چاہیے۔ پس اگر مرض زیادہ حاد نہو بلکہ ہو اور سکون کے ساتھ ہو اور آسانی اور خفت اعراض مین ہو اوسوقت آش جو سے غذا دی جاے جو خوب طرح سے پختہ کیا ہو کہ اس سے نفث بھی بسہولت برآمد ہوتا ہی اور تقطیع مادہ اور تنقیہ اوسکا بھی ہو جاتا ہی اگر آش جو کو شیرین کرکے دینا منظور ہو شکر یا شہد سے اوسے شیرین کردین۔ اور اگر مرض کے اعراض مضطرب ہون فقط مارالشعیر پر اقتصار کرنا چاہیے جب تک کہ حال مریض کا اچھا نظر نہ آے خصوصًا خونی حال کے بنظر نفث کے اسلیے کہ اگر نفث بکثرت پیدا ہو جاے کثرت مادہ سے جو خوف ہوتا ہی اوس سے امان ہو جائیگی اور بعد اس بیخوفی کے اگر حاجت قوت وہی مریض کی ہی۔ مارالشعیر مقشر یعنے رقیق سے غذا دینی چاہیے اور اگر مارالشعیر غلیظ بھی دیا جاے تو ممکن ہی اور اگر مادہ محبتس ہو جاے تقلیل غذا کرنی لازم ہی اور فقط مارالشعیر یا شیر بہاے مذکورہ پر اقتصار کرنا چاہیے اور نا امکان سواے اسکے اور کچھ ندینا چاہیے۔ اگر ذات الجنب مین اسہال عارض ہو اور یہ ذات الجنب بعد ذبحہ کے پیدا ہوا ہو یعنے ذبحہ کا انحلال اور انتقال ذات الجنب کیطرف ہوا ہو اوسوقت جملہ علاجات از قسم فصد اور تلئین طبیعت ممنوع اور ناجائز ہون گے اور تدبیر اوسکی منحصر اسی مین ہی کہ جو کے ستو پر اقتصار کرین۔ اگر ضرورت فصد کی اصناف مین ذات الجنب کے داعی ہو اور ابھی نضج مادہ نہوا ہو صواب یہ ہی کہ جسقدر وزن خون نکالنا حدس طبیعت کے روبرو درکار ہی اوس وزن کا دو ثلث خون نکالا جاے اور دوبارہ فصد کھولنے کے واسطے نشتر کے زخم پر نمک اور زیت کا استعمال کرنا چاہیے اور بیشتر روزانہ ایک یا دو مرتبہ اجابت تلئین ہونے سے حاجت تکرار فصد کی نہین ہوتی۔ جس شخص کو بعد فصد کے غشی یا بشدت عسر نفس اور ضیق نفس عارض ہو یہ امر دلیل ہی اس پر کہ فصد سے مادہ مرض کا استفراغ نہین ہوا ہی۔ مناسب یہ ہی کہ ابتدا مین ادجاع صدر کی تلئین طبیعت پر زیادہ اہتمام کیا جاے

مگر مقدمۂ ہائے خفیفہ اور شیافات کا مضائقہ نہین ہے۔ خطار عظیم طبیب کی ہے اگر مبردات شدیدہ کا استعمال کرے پھر اوس قسم مین ذات الجنب کی جو مادہ صفراوی سے حادث ہوا ہو اسی طرح مبردات قابضہ کا استعمال دوا مین خواہ طعام مین جیسے مشورہ ہمراہ ترشی کے اور دیگر اشیاے قابضہ دینا کہ یہ خطاے عظیم ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ آب سرد کا پلانا اس مرض کو مضر ہے اور اسی طرح جملہ ادرام باطنہ کو مفید نہین پس جانتک ممکن ہو آب سرد کی تقلیل کرنی چاہیے اگر پیاس مین تسکین بدون آب سرد کے نہو تو آب سرد مین سکنجبین ملا دینی چاہیے تاکہ پانی کی سختی برودت کو توڑ دے اور ٹھہرنا پانی کا غیر منہضم ہو کر بدن مین کمتر رہے بلکہ وہ پانی بدرقہ ہو کر ہمراہ سکنجبین کے نفوذ کر جاے اور سکنجبین کی تقطیع اور تلطیف سے نفع دیگر حاصل ہوتا ہے علاوہ رفع تشنگی کے جو پانی سے حاصل ہوا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ذات الجنب مین اگر التہاب زیادہ ہو اور تبرید کو مستدعی ہو تو ایسے اجزا سے تبرید کرنی چاہیے جنمین جلا اور ترطیب کی قوت ہو جیسے آب خیار اور آب تربز اور آب کدو بھی اگرچہ بنظر تبرید کے مفید ہے پر بیشتر اسکا پلانا مضر ہے اور ضعف پیدا کرتا ہے بسبب ادرار کے (اور بعض نسخون مین بجاے ادرار کے تناول لکھا ہے یعنے فقط استعمال اسکا مضر ہے) جن مبردات سے اجتناب ضرور ہے جیسے آب خرفہ اور کاسنی اور کل وہ اشیاے باردہ جنمین تبرید اور تکثیف ہو۔ زیادہ تر غرض اس مرض کے علاج مین یہی رہے کہ بآسانی تنفیث یعنے اخراج مادہ بذریعۂ نفث کے ہوا کرے۔ منجملہ اون اشیا کے جس سے نفث بکثرت برآمد ہوتا ہے یہ بھی تدبیر ہے کہ جسطرف پہلو مین مرض ہے اوسی کروٹ پر سونا اور اکثر بروقت انفجار ورم کے تھوڑی سی ہلانے کی بھی حاجت ہوتی ہے اور ایسا پانی پلانا جو مائل بحرارت ہو بجرعہ ہاے متواتر کہ یہ بھی آسانی نفث کو نافع ہے اور اکثر جب احتباس نفث سے ضیق نفس پیدا ہو تو حاجت اسکی ہوتی ہے کہ زنگار اور شہد کسی قدر مریض کو چٹایا جاے اور اکثر شدت درد کی وجہ سے باقلاۃ کے برابر حلتیت ہمراہ شہد اور پانی اور سرکہ کے دینی پڑتی ہے اور یہ علاج اوسوقت کا ہے کہ شدت درد کی زیادہ ہو اور کمی کسی طرح نہو۔ جب سانس کے رکنے کی نوبت یہانتک پہونچے کہ غطیط اور خرخرہ (جسکو موت کا گھڑا لگ جانا کہتے ہین) لگ جاے اوسوقت نظرون بریان اسقدر جو نمین اونگلیون سے اوٹھ سکے اور زنجار بقدر باقلاۃ کے اور تھوڑا سا زیت اور نیمگرم پانی اور شہد بمقدار قلیل دینا چاہیے اگر اسکے استعمال سے کارزاری نہو شکوفہ انگور اور مرچ سیاہ ان سب کو نیمگرم استعمال کرین اور زوفا اور خردل اور حرف یعنے سپندان ہمراہ پانی اور شہد کے نیمگرم اور یہ دوا اول سے اقوی ہے۔ پھر جب ان ادویہ کے استعمال سے نفث برآمد ہو جاے واسطے دفع ضرر ادویہ مین کے زردی بیضہ بھربھری کرکے کھلائی جاے۔ اگر ذات الجنب کے بیمار کو غذاے قوی دینے کی ضرورت ہو سمک رضراضی تجویز کرنی چاہیے جسوقت کہ تپ کی شدت نرہے اسی طرح روغن ہمراہ شکر اور مسکے کے کہ یہ اشیا نفخ اور نفث پر معین ہوتی ہین اور مچھلی جو کراث اور سویا اور نمک کے ہمراہ بریان کیجاے۔ کوشش طبیب کی معدہ اور امعا کے سبک رکھنے مین زیادہ رہنی چاہیے تاکہ نواحی صدر کو انکا امتلا اور گرانی مزاحم نہو اور معدہ وغیرہ کی خفت بذریعۂ تلئین طبیعت اور اخراج ثفل محتبس بذریعۂ حقنہ نرم کے کرنی چاہیے جیسے آب کشک اور تھوڑا سا ماء الکشک کافی ہے۔ اور نفخ شکم سے بھی بچانا ضرور ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ثفل اور نفخ شکم سے جو بخار اوٹھتا ہے یہ بخار اس مرض مین زیادہ ضرر پہونچاتا ہے۔ اور زیادہ تر اہتمام اس امر کا کرنا چاہیے کہ نضج مادہ مین پہلے سے آجاے اور اوس مادہ کا مدہ نہونے پاے اور اگر مدہ ہو جاے بہت جلد اوسکا تنقیہ ہو جاے قبل از انکہ تاکل اور سڑنا پیدا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ترطیب کا پیدا کرنا ضرور ہے اور طبیب کو مقصود

اس ترطیب سے یہ ہے کہ لفث بسہولت پیدا ہو اور جلد پیدا ہو جب لفث زمانہ صعود اور تزید مرض مین ظاہر ہو اور چوتھے روز سے تجاوز کر جاے
اس مطبوخ کی تقویت اصل السوس اور پرسیاوشان سے کرنی چاہیے اگر مادہ غلیظ اور قوت قوی ہو اور آفت تشنج وغیرہ کی عصب مین
نہو سکنجبین پلانے مین کچھ خوف نہین ہے جو پانی مین ملی ہوئی ہو تاکہ تقطیع مادہ کی کرے اور اگر طبیعت کو مثل آب الماس اور ترنجبین اور شیر
خشت کے نرم کرین تو بہت اچھی تدبیر ہے۔ کبھی ضمادات اور مروخات سے اس بارہ مین اعانت چاہی جاتی ہے اور پہلے
واجب ہے استعمال قیروطی کا جو روغن بنفشہ اور موم سپید سے مرکب ہو بعد ازان رفتہ رفتہ چربیون اور لعابہاے مناسبہ سے
جیسے لعاب خطمی اور تخم کتان اوسکے بعد اس سے بھی قوی تر مثل ضماد بابونہ اور بیخ خطمی اور بیخ سوسن اور بنفشہ اور جوشاندۂ
بستانی۔ اور اگر اس سے زیادہ قوی دوا کی ضرورت اور حاجت ہو ضماد جو کرنب مسلوق اور رازیانہ مسلوق سے مرکب استعمال
کرین۔ ایضاً افستین اور اصل السوس مین کسی قدر شہد اور روغن نارد ین ملا کر ضماد طیار کرین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر مادہ مین
کثرت ہو اوسوقت ضماد اور طلاے بارد کا استعمال مضر ہے اور اگر مادہ قلیل ہے کچھ ضرر نہین۔ اسی طرح اگر ورم مضمحل ہو گیا اور تھوڑا
سا باقی رہ گیا اوسوقت بھی بسبب قلت مادہ کے ضرر نہو گا۔ اور اگر کوئی استفراغ نافع سواے فصد کے واقع ہو گیا
جب بھی استعمال طلا کا جائز ہو گا صفہ ضماد جید کی برگ بنفشہ اور خطمی کہ ایک جزو اصل السوس دو جزو آرد باقلا آرد جو ہر واحد
ڈیڑھ جزو بابونہ کیترا ایک جزو۔ پھر اگر مادہ غلیظ ہو اور تحلیل زائد کی حاجت ہو تخم کتان اوسمین زیادہ کیا جاے اور گوندھنے
مین ان اجزا کے مینفج ہمراہ موم اور روغن بنفشہ کے تجویز کرنا چاہیے۔ اور اگر حرارت بھی کمتر ہو روغن بنفشہ کے عوض روغن
سوسن یا روغن نرجس ملانا چاہیے۔ اور اگر حرارت قوی ہو بجاے ادویۂ حارہ کے مثل موم اور نرجس اور تخم کتان کے اسی
نسخہ مین ورق نیلوفر اور گل سرخ اور برگ کدو ملانا چاہیے نسخہ مروج جید موم اور بط کی چربی اور مرغ کی چربی اور چربی
بھیڑ کی روغن زرد اور زوفاے تر و تازہ ان سب سے ایک دوا مالش کی طیار کرتے ہین اور یہ ترکیب نہایت عمدہ ہے
منجملہ ایسے ضمادات کے جنمین قوت انضاج کی ہمراہ قوت تسکین درد کے ہو۔ یہ ضماد ہے جو آرد جو اور اکلیل الملک اور پوست
خشخاش سے طیار کیا جاے۔ کبھی ایسے امراض مین کمادات رطبہ خواہ یابسہ سے بھی اعانت لیجاتی ہے لیکن تکمید رطب مناسب
اوس ورم کے ہے جو مرہ صفراوی کیطرف مائل ہو اور کمادیابس اوس ورم کے مناسب ہے جو مائل بغلغمونی اور ورم دموی کیطرف ہو
پھر یہ بھی ہوتا ہے کہ کماد رطب اگر نفع نہ کریگا ضرر بھی نکرے گا اور کماد یابس اگر ضرر کرے گا ضرر عظیم پیدا ہو گا۔ سب سے
اولی اور بہتر یہ ہے کہ اسفنج کو گرم پانی سے بھگو کر سنگ کرین اور آب گرم مین اقوی یہ ہے کہ آب دریاے شور ہو خواہ
اور کھاری پانی۔ بعد ازان اس سے بھی تجاوز کرے بشرط حاجت سبوس گندم یا زیت اور پانی سے گرم کر کے تکمید کرتے ہین۔ اور
اس سے زیادہ قوی تر یہ ہے کہ سرکہ اور مٹر سے اور کرنب کو پیکر صوف کو کسی روغن مین ڈبو کر مین اور سفوف کرنب اوسمین ملے کر
سنیک کرین یہ سب طریقہ تکمید رطب کے تھے اور تکمید یابس جیسے سوکھی دواؤنسے سینکنا کماد یہ ہے کہ فقط سبوس گندم سے تکمید کرین۔
بعد ازان قوت مین باجرہ اوسکے بعد فقط نمک سے تکمید ہے۔ تکمید ہر ایک درد کو اعضاے عالیہ اور سافلہ کے درد کرتی ہے اگر کوئی
مادہ بذریعۂ تکمید کے جذب نہوتا ہو۔ فصد سے افاقہ اکثر اوجاع عالیہ کو ہوتا ہے۔ اگر ضماد کیا خواہ تکمید کی ہے پس اس امر
مین کوشش کرنی چاہیے کہ ان ادویہ کے بخارات چہرہ علیل تک نہ پہونچین ورنہ کرب اور ضیق نفس کا ہیجان ہو گا۔ بیشتر

جب مرض مین یبوست زیادہ ہوتی ہو اوسوقت بخارات ضماد خواہ کماد کے جو تر ہون اگر تری اعتدال سے زیادہ نہو اور چہرہ مین اثر اونکا
پہونچے یا استنشاق کے ذریعہ سے اوس بخار کی رسائی ہو اور پہونچے - کبھی بعوقات کے استعمال سے بھی اسانت ہوتی ہو اور سب سے زیادہ
نرم اور محرورین کو موافق موم سپید مصفی اور مغسول ہو روغن بنفشہ کے ساتھ خصوصاً اگر درد کی شدت ہو - کبھی مجبہ کا استعمال
بھی بعد تنقیہ بدن کے فصد وغیرہ سے کیا جاتا ہی بشرطیکہ نقار مادہ کی طرف سے اطمینان ہو اسلیے کہ محاجم اسوقت اگر موضع درد پر
چسپان کیے جائین نفع عظیم پیدا ہوگا کہ اکثر درد مین بالکل سکون ہوجاتا ہی - اور کبھی درد جذب ہوکر نواحی اور اطراف خارجہ کی
طرف آجاتا ہی - ضماد خردل بھی ایسے وقت اگر بعوض محاجم کے استعمال کیا جاے وہی عمل کرتا ہی - پچھنے سے فائدہ ہوتا جذب
کرنے مین درد کے - جب ساتوان روز گذر جاے قدماے اطبا کی اجازت تھی ایسے لوگون کے استعمال سے جو باد امراض ردیہ الفریض
سے طیار کیا جاے اور شہد اور روغن زرد بھی داخل ہو اور وہ لعوقہ [illegible] علک البطم سے طیار کیے جائین اور بہتیرے
معالجین کبار کو مثل اثاناسیا کے بھی استعمال کرتے تھے اور یہ طریقہ علاج کا عمدہ ہی کہ اسپر قادر وہی لوگ ہو سکتے ہین جو محقق
صناعت ہذا کے ہین اور جنکو بجاے خود اپنے علم اور عمل پر اسقدر اطمینان ہی کہ نفع اور ضرر دوا اور کیفیت مریض کو اچھی
طرح جانتے ہین اور اگر اس تدبیر سے کسی قسم کا ضرر خواہ فائدہ غیر مناسب پیدا ہو اوسکا تدارک اور تلافی بھی کر سکین اور تلافی
سو اس تدبیر پر اونکو یقین قدرت بھی ہو پس اس دوا کے استعمال سے خصوصاً شدد داخل کرکے ایسے مذاق اطبا تنقیہ مادہ
کا بمقدار کافی کراے دوسری مراد کو بھی پہونچ سکتے ہین جو بعد تنقیہ کے پوری ہوتی ہی - سنگ طبیب ناواقف ہو معالجہ امراض
مین متحیر رہتے ہین یا وہ نوآموز جنکو امراض کے علاج مین نوسیدی اور اپنی تجویز پر پورا بھروسا نہین ہوتا ہی کہ استعمال سے
ڈرتے ہین اور بجاے شہد کے شکر کا استعمال کرتے ہین [illegible] قدماے کاملین ایسی قوی دواؤنکا استعمال کرتے تھے جنکی قوت تنقیہ کی
زیادہ تھی اور شہد مین گولیان طیار کرکے زبان کے نیچے ادن جبوب کے رکھنے کا حکم دیتے تھے اور ایسے وقت [illegible] کا استعمال
تجویز کرتے تھے جنکا نام ذات الراکہ ہی کی ساخت مزہ بخوبش اور مرہم سدابی اور سرائی سے ہو [illegible] طبیب تدبر کی
طریقہ پر علاج کا ارادہ کرے اوس پر واجب ہی کہ حفاظت مریض کی اچھی طرح ملحوظ رکھے اور [illegible] اپنی راے مین
سوچکر اور کسی اور عضو کے ورم کے شگافتہ ہوجانے کے خوف سے مامون ہوکر اور ہیجان حرارت [illegible] کے روکنے کا اچھی طرح بندوبست
کرکے تب اسکا ارادہ کرے اور اسکے بعد یہ بھی اوسپر واجب ہی کہ قواعد فن پر بعد مشاہدہ حال [illegible] وقوف کامل اسکا
بھی کرلے کہ نجات عاجل ایسے علاج سے ضرور ہوجاے گی - پھر اگر جو دہ بوین روز تک مرض باقی رہجاے بیارہ نہوگا بدون استعمال
حجامت کے اور تلطیف تدبیر یعنے تقلیل غذا کرنی بھی اسوقت ضرور ہوگی - اور جسوقت سہر اور بیداری کی اونپر شدت ہو
ضرور ہی کہ شربت خشخاش اور خود جرم خشخاش کا استعمال کیا جاے اور اگر استعمال نشخاش سے نفس متواتر پیدا ہو اس
ضرر کا تدارک فقط ترطیب سے بذریعہ لعاب اسپغول کے کیا جاتا ہی گھونٹ گھونٹ کرکے خواہ حلاب سے ترطیب کیجاے
کبھی نیم گرم پانی سے نطول اوسی پہلو کا کرتے ہین جو ماؤدف ہی تاکہ درد مین کمی پیدا ہو اور تواتر نفس بھی کم ہوجاے
اسلیے کہ تواتر نفس بہت مضر ہی جیساکہ اوپر بیان ہوچکا - بعد انحطاط ظاہر اور نمایان کے حمام کا استعمال کیا جاے گا
اور بتریدشدید سے اجتناب کرین سواے اوس ورم ذات الجنب کے جو صفراوی از قسم حمرہ ہو - اسی طرح تدبیر مغلظہ سے دور

رہنا چاہیے اور تلطیف تدبیر بذریعۂ ملطفات کرنی چاہیے - آب ہاے مذکورہ اور شربتہاے معلوسہ مین کراث اور فودنج کو جوش دے کر پلانا چاہیے آخر مرض مین - تخم اونگن کو ہمراہ شہد کے لعوق کے طور کھلانا چاہیے - پھر اگر ورم تنقیہ اور صاف ہونے سے نفث وغیرہ کے ذریعہ سے بالیمہ تدابیر عاصی رہا اور جمع کی طرف متواجہ ہوا اوسوقت وہی تدبیر مخصوص کرنی چاہیے جو اسی باب خاص مین آیندہ مذکور ہوتی ہی - ذات الجنب کا مریض بعد صحت جو تنقیہ ہوگیا ہو اوسکو نمکین اور تیز چیزون سے اور استلا معدہ اور پری طعام اور سخت دھوپ اور ریح اور دخان اور بلند آواز اور نفخ اور جماع سے بچانا واجب ہی اسلیے کہ اگر اسکو نمس مرض ہوا فوراً مرجاے گا - یہ جملہ تدابیر مذکورہ ذات الجنب حار اور خالص کی تھین جو حیاز حاجز کے ورم سے لاحق ہو پھر اگر حار نہو اور غیر خالص اور شدید الحرارت بھی نہو تو اک اور ضماد حلبہ اور زفت کا کرنا اور محاجم کا لگانا واجب ہی - ضماد جو ایسی قسم مین نافع ہی خاکستر بیخ کرنب چربی مین ملاکر لیپ کرین - ذات الجنب بلغمی کے علاج مین ابتدا حقنہ ہاے حارہ اور اسہال سے کرنی چاہیے اور فصد ہرگز نہ کھولی جاے اور ضمادات محللہ اور کمادات مذکورہ جو قوی بھی ہون اونکا استعمال کرین اور حقنہ اور آب کرنب اور تخود آب اور روغن زیت روغن بادام شیرین یا بادام تلخ کا استعمال کرین اور ضمادات اور کمادات حارہ کا استعمال کرین اور مطبوخ حکیم یوسف سابہ کا جو روغن بید انجیر کے ساتھ پلایا جاتا ہی - ذات الجنب سوداوی کے مریض کو اون احساے غذا دینی چاہیے جو گندم بہردس یعنے خوب پختہ بناے گئے ہون اور شہد اور روغن بادام ادخین داخل ہوگا اور لعوقات حارہ اور لینہ سے اور روغنہاے گرم کو جرعہ جرعہ کرکے نوش کرے جیسے روغن بادام شیرین اور احسا لینہ جو باقلا اور تھوڑی میتھی سے بنائی جائین - اور شیر تازہ خصوصاً شیر مادہ خران لوگونکو زیادہ نافع ہی - یہ بھی نافع ہی کہ قسط ایک درہم اور بقدر ایک ملعقہ آب شبت اور روغن بلسان یا شراب عسل اور یہ دوا سرفہ ردی کو بھی نافع ہی - جو پانی ریہ مین فراہم ہوجاے اوسکا علاج نہایت سبک ہی نہ نسبت علاج متقیحین کے جو ہم آگے بیان کرینگے اور بیشتر حاجت شگافتہ کرنے کی ہوتی ہی علاج ذات الریہ کا ذات الریہ کا علاج مثل ذات الجنب کے ہی مگر ضمادات اوسکے قوی تر ہون اور ان ضماد و نمین وہ ادویہ بھی داخل ہوتی ہین جو مغوص ہین - واجب ہی کہ اہتمام تنقیہ کا بذریعۂ نفث کے زیادہ رہے اور بعوض جانب ماوؤف پر لیٹنے کے پیٹھ کے بھل لیٹین اور جہت ماوؤف پر مائل رہین - اگر طبیعت بستہ ہو واجب ہی کہ ہر روز دو مرتبہ اس دوا کو پلانا چاہیے - املتاس سونیز منقی ہر واحد نین اسقاند (جو ہمارے حساب سے تخمیناً ۱ تولہ ہوتا ہی) اور اوسپر چار سکرچہ پانی ڈال کر جوش دین جب آدھا جل جاے اور شکر صاف کرکے ایک سکرچہ آب مکو سبز اضافہ کرین اور قوی آدمی کی ایک خوراک اور ضعیف کے واسطے نصف اسکا دینا چاہیے - اور اگر طبیعت نرم ہو اور بوجہ نرمی طبیعت اور دستون کے ضعف پیدا ہوتا ہو رب آس اور سفرجل شیرین بریان کرکے اور انار شیرین کا استعمال کرین - جو ذات الریہ از قسم ماشرا اور حمرہ ہی اوسکا علاج جسطرح ہم نے بیان کیا دشوار ہے - پھر بھی اگر کوئی تدبیر سودمند ہوتی ہی وہ یہی ہی کہ تلطیف حرارت کا زیادہ تر اور بدرجہ اتم کیا جاے عصارہ ہاے شدید البرد سے جو اکثر مذکور ہوچکے اور حشائش بارده اور بقول بارده سے اور انھین مبردات مین سے اونکو اختیار کرین جو ملئین طبع ہون مثلاً عصارہ کاسنی وغیرہ اور اگر استفراغ صفرا کا شیر خشت اور ترنجبین اور تمرہندی سے کرین یہ بھی جائز ہی اسی طرح بوقت ہونے استلا کے حاجت فصد کی ہوتی ہی تنقیح کا بیان جسوقت ورم ذات الجنب اور ذات الریہ مین علامات جمع کے

ظاہر ہوں جو اوپر مذکور ہو چکے اور مرض درجۂ ازدیاد پر صعود کرے واجب ہو کہ اوسوقت بعد تنقیہ بدن کے اعانت انضاج پر کریں بذریعہ ضمادات اور کمادات کے جو دقیق شعیر اور علک الانباط اور شراب ابیض شیرین اور چوہارا اور انجیر خشک سے بنائی ہوں - زیادہ مفید وہ ضماد ہے جسمیں برگ حمام اور نظرون بھی داخل ہو - اور یہ ضماد آخر زمانہ مین بروقت تغیر اور شگافتہ کرنے کے بھی لائق ہے - واجب ہے کہ مریض قبل زمانہ انفجار کے اوسی پہلو پر لیٹا کرے جدھر مادہ مرض ہے کہ اسطرح لینا نفث اور شگافتہ کرنے پر معین ہے - پھر اگر حرارت زیادہ ہو مارالعسل ہمراہ مارالشعیر کے دینا چاہیے - خواہ مارالعسل رقیق تنہا اور اگر حرارت زیادہ قوی نہو اور قوت قوی ہو واجب ہے کہ طبیخ زوفا دیا جاے اور وہ جوشاندہ جسمین ہمراہ زوفا کے حاشا اور فراسیون اور انجبر اور شہد کو پختہ کیا ہو اور مارالشعیر مین بیخ سوسن کو جوش دے کر استعمال کریں - کبھی مثل شیرہ دلبطون اور تربد کی بھی حاجت ہوتی ہے تاکہ نضج پیدا ہو اور بہترین اوقات استعمال تریاق وغیرہ کا بعد نضج تام کے ہے تاکہ شگافتہ ہونا ورم کا مع حفظ طبیعت اور قوت غریزی کے ہو بذریعۂ تریاق کے - چوہارا ایسے وقت بہت عمدہ اور مفید ہے اور اوسکے بعد بھی اور شراب افراسیون کا نفع بدرجہ غایت ہے شگافتہ کرنے مین اور نفث کے اخراج مین قرص منضج تخم خطمی اور خبازی اور خیار اور بطیخ اور قرع اور بالسور اور شگوفہ اکلیل الملک اور بنفشہ کنیر العاب بزرکتان مین قرص طیار کریں اور آب انجبر کا بمدقہ ہے **تغذیہ کا بیان** حالت صعود اور ترقی مین روٹی پانی مین بھگو کر خواہ مارالعسل مین بھگو کر دینی چاہیے اور بیضۂ نیمبرشت از مین قبیل اور لطیف غذا ہے - اور تنقل مین حب صنوبر کبیر اور صغیر اور بادام شیرین اور احسا جوارد جواور نخود اور باقلا سے روغن بادام اور شکر اور شہد ڈال کر طیار ہوں - جب وقت انفجار کا آ ہی پہونچے اور نضج تمام ہو جاے اوسوقت اعانت انفجار پر کرنی چاہیے اگر اس اعانت کو نکرے گا طبیب نے مرض مین ایک دشواری اور بڑی خرابی پیدا کر دی ہوگی - دودھ اونکے حلقوم مین ٹپکایا جاے اور شراب زوفا قوی جو ابھی مذکور ہوئی ہے پلائی جاے اور ضماد ہاے قوی لگاے جائین - شیرہ دلبطوس اور تریاق کا استعمال ایسے وقت نافع ہے اگر تپ نہو اور نہ نحافت ہو اور نہ نہزال اور لاغری اور ماہی نمکین کا استعمال غذا مین اور سوتے وقت منہ مین گولی رکھین جوابا یرج اور شحم حنظل سے بنی ہو اور جب قوقایا بھی سوتے وقت پلایا جاے - واسطے شگافتہ کرنے ورم کے یہ تدبیر بھی نافع ہے کہ مریض کو ایک کرسی پر بٹھائین اور ایک آدمی اوسکے دونون کھوے پکڑ لے اور کرسی کو مثل جھولے کے حرکت دین - خردل کا پلانا ہمراہ مارالعسل کے اور حلتیت کا ہمراہ دودھ کے بھی نافع ہے - ذات الجنب مین ایسی جانب صحیح کی کروٹ سے لیٹنا برعکس ذات الریہ کے نافع ہے جسوقت ارادہ انفجار ورم کا ہو - بعض اطبا نے اجازت دی ہے کہ طعام شب کے بعد ذرا کرانی بھی ایسے وقت نافع ہے اور یہ امر خالی از خطرہ نہین ہے کہ بیشتر انفجار عظیم کو دفعۃً پیدا کرتا ہے کہ اکثر اوس انفجار سے اختناق ہوتا ہے - پھر اگر ورم باایمہ تدبیرات کے شگافتہ نہو داغ دینے کی حاجت ہوگی اور داغ لگانے کے بعد اگر مدہ سپید اور پاکیزہ بے آمیزش خون کے برآمد ہو امید صحت اور زندگی کی ہو سکتی ہے ورنہ امید نہین ہے - شگافتہ ہو کر مدہ کا بہنا جب شروع ہوا ور حدس طبیب سے معلوم ہو کہ اسکی مقدار قلیل ہے خواہ معتدل ہے اور ایسی ہے کہ بذریعۂ نفث کے چالیس روز تک اسکا تنقیہ اور اخراج ہو جاے گا ایسے انفجار کے بعد ادویہ جالیہ جو غسالہ ہون اور منقی بھی ہون استعمال کرنی چاہیین اور جسوقت نفث بعد انفجار کے پیدا ہو اوسی وقت پلائی جائین یہ ادویہ جیسے طبیخ زوفا

ہمراہ اصل السوس اور بیخ سوسن آسمانگونی کے ہمراہ شراب عسل اور کرنب اور احسار مذکورہ جوآرد نخود اور آرد ہاے مناسب سے مرکب ہون اور اونمین آرد کرسنہ بھی داخل ہو اور لعوق عنصل اور لعوق کرسنہ بھی مفید ہی۔ ادویہ سفردہ جو بمنزلہ امہات کے اس مرض مین ہین وہ مثل آرد کرسنہ اور سحیق سوسن اور بیخ سوسن اور دونون قسم کی زراوند اور فلفل کے اقسام سے گانہ اور خردل اور حرف حتی کہ جاوشیر بھی اور قسط اور سنبل اور بیشتر ان ادویہ کے ہمراہ مخدرات کے ملانے کی بھی حاجت ہوتی ہے ایک مقدار معین پر۔ انھین ادویہ مین سقوردیون ہو کہ اس مرض مین زیادہ نافع ہی۔ یہ ادویہ امہات ادویہ نافعہ ہین ایسے وقت پینے انفجار کے وقت کہ انسے شربتہاے مرکبہ اور ضمادات اور لطولات ہمراہ اسفنج اور روغنہاے مذکورہ کے طیار ہوتے ہین۔ اور بیشتر وہ روغن جسمین قوت ان ادویہ کی ہوتی ہی طیار کیا جاتا ہی جیسے روغن سوسن اور نرجس اور بابونہ اور خما اور نارد ین خواہ مثل دہن البنفسج کے خصوصًا بروقت انحطاط مرض کے اور اکثر بنظر رعایت حرارت مزاج مریض خواہ حرارت فصل کے روغن بنفشہ کو تجویز کرنا چاہیے اور بیشتر انھین روغنہاے مذکورہ بالا مین رانیانج شحوم اور قشاء اور فقاح اذخر اور زوفاے تر و تازہ اور حلبہ اور ورق غار اور مقل اور امثال اسکے داخل کر دیتے ہین۔ اگر حمی قوی ہو اوسوقت تسخین مین زیادہ افراط نکرنی چاہیے ورنہ قوت بسبب سورمزاج حار کے ضعیف ہو جاے گی اور اسی ضعف کی وجہ سے نفث پر قادر نرہے گی۔ شگافتہ ہونے کے بعد واجب ہی کہ اخراج قیح مین مبادرت اور جاری کیجاے بعد انفجار کے جو سینہ تک واقع ہوا ہو۔ یہ اخراج قیح کا اون ایام مین کرنا چاہیے کہ مریض کو حمی اور درد وغیرہ مین خفت معلوم ہوتی ہو۔ لیکن اگر ذات الجنب کا مادہ کثیر دریافت ہو کہ چالیس روز تک اوسکا استفراغ اور اخراج نہو سکے گا خواہ چالیس روز سے زیادہ مین بھی خارج ہوگا بلکہ مرض سل مین ڈال دے گا پس ضرور ایسے وقت کسی باریک آلہ سے داغ دینا چاہیے اور سینہ مین سوراخ کرکے تھوڑا تھوڑا مادہ اسی طرف سے نکالنا چاہیے اور ماء العسل سے دھونا چاہیے اور جذب مادہ کی بطرف خارج کے اعانت کرنی لازم ہی۔ جب خوب طرح سے مادہ کا تنقیہ اور اخراج ہو جاے ادویہ ملحمہ جنسے زخم بھر جاتا ہے اونکے استعمال کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔ واجب ہی اوس جہت اور سمت کو پہچان لینا جدہر قیح اور مادہ بڑا ہی اونھین طریقون سے جو اوپر مذکور ہوے کہ قیح کی آواز اور ہلنے سے اوسکی جنبش جدہر ہو شناخت ہوتی ہی یا کپڑا کتان کا گیرو مین تر کرکے مواضع سینہ پر رکھین۔ اور جس جگہ جلد سوکھ جاے وہی مقام مادہ اور قیح کا ہی اوسی جگہ نشان دین اور داغ لگانا خواہ چاک کرنا اوسی جگہ کا ہوگا اسلیے کہ اکثر داغ دینے کی حاجت نہین ہوتی بلکہ پہلو اور جنب شگافتہ کیا جاتا ہی کسی مبضع سے اور یہ آلہ شگاف دینے کا ایسا ہونا چاہیے کہ اوسمین نل کی طرح جوف بھی ہوتا ہی کہ مادہ اور قیح اوسمین بھر جاے اور جب اس آلہ کو باہر نکالین اوس مین تھوڑا تھوڑا مادہ بھی نکل آے اور ہر روز اسی طرح سے تھوڑا تھوڑا مادہ نکالنا چاہیے اور مادہ کثیر کو دفعۃً خارج نکرنا چاہیے (ورنہ روح حیوانی بکثرت خارج ہو جاے گی) اور جب روزانہ اخراج مادہ کا تھوڑا کیا جاے حفظ قوت مریض کے گوشت اور غذاے معتدل سے پر ضرور ہی۔ اور تپ کا کچھ خوف نکرنا چاہیے اسلیے کہ تپ کا زوال جب تک مادہ باقی ہی کبھی نہوگا اور جب مادہ کا اخراج ہو جاے گا حمی خود بخود زائل ہو جاے گی۔ جسوقت بیمار نفث مادہ پر قادر ہوگا یا معالجہ داغ لگانے کی برداشت کرنے کا لامحالہ تپ زائل ہو جاے گی۔ اکثر اوقات ورم قبل نضج کے شگافتہ

ہو جاتا ہو اور رطوبت جو اوس شگاف سے برآمد ہوتی ہو فقط خون ہوتا ہو ایسے وقت فصد کا استعمال ضرور ہے اور ضمادات جو دافع خون کے دوسری جانب ہین اونکو بھی استعمال کرنا چاہیے۔ مشترکات ادویہ سے ضماد مرہم کرنب اور ماء العسل کا ہو بموجب نسخہ آہر کے۔ ایک اور ضماد اسی طرح کا ہو فلفل پرسیاؤشان زوفا ے خشک انجرہ زراوند مدحرج شہد ملا کر ضماد طیار کرین علاج قروح نواحی صدر کا اور سل کا علاج جو قرحہ قصبۂ ریہ مین ہو وہان تک اثر دوا کا بہت جلد پہونچتا ہو۔ واجب ہو کہ مریض پشت کے بھل لیٹے اور دوا کو منھ مین رکھے۔ اور جو لعاب دوا پھل پھل کر پیدا ہوا وسے تھوڑا تھوڑا نگلتا رہو اور یکبارگی بہت سا لعاب نہ اوتارے ورنہ کھانسی کا زور ہوگا۔ اور اپنے حلق کے عضل کو ڈھیلا کیے رہے تاکہ لعاب مذکور حلق سے بآسانی اوتر جاے اور کھانسی کا ہیجان نہو۔ ادویہ منھ مین رکھنے کے وہ ہین جو مغری اور مجفف ہین چنانچہ سل کے علاج مین ہم اونھین لکھین گے۔ جو قروح کہ سینہ اور ریہ مین پیدا ہوتے ہین اور ذکر بھی اونکا ہو چکا ہو اونکے علاج مین ادویہ غسالہ کے پھونک کر پہونچانے کی ضرورت ہوتی ہو اور مریض کو اجازت دینی چاہیے کہ وہ جانب علیل پر لیٹے اور زور سے کھانسے اور خود ہلے یا کوئی اور اوسکو یہ رفق ہلاتا رہے۔ کبھی ایسے قروح سے مدہ وغیرہ برآمد ہوتا ہو بعد چھوڑنے اور ڈالنے ماء العسل کے جو بذریعہ اوس آلہ کے پہونچایا جاتا ہو جو کشش اور جذب مدہ بھی کرتا ہو جیسے فاناطیر۔ جب مدہ پاک ہو جاے اور امید قوی اسکی ہو کہ اب بالکل باقی نہین ہو اوسوقت ادویہ مدملمہ کا استعمال کرنا چاہیے۔ ادویہ منقیہ جنمین قوت جلا کی بھی ہو اور اوسوقت کے بھی مناسب ہون اونمین شہد سے بہتر کوئی دوا نہین ہو کہ تنقیہ مادہ بھی کرتا ہو اور غذاے مرغوب طبع بھی ہے اور قروح کو ضرر بھی نہین پہونچاتا۔ ریہ کی قروح کی تدبیر دو طرح سے ہو سکتی ہو۔ ایک تو علاج حق یعنے پورا پورا علاج اور دوسری تدبیر مدارات یعنے رفق اور ملائمت کی ہو علاج حق اوسی وقت ہو سکتا ہو کہ مرض کو قابلیت علاج پذیری کی ہو اور اس بات کو ہم نے بیان کر دیا ہو کہ تنقیہ قرحہ کا ادویہ غسالہ اور مجلیہ سے اور تجفیف قرحہ کی ادویہ مغریہ مجففہ سے کرنا بس یہی صورت علاج کی ہو اور دفع کرنا مواد کا دن قروح سے اور نزلہ کو روکنا اور التحام یعنے زخم کے بھر جانے پر ادویہ ملحمہ سے اعانت کرنی۔ اوپر کے مقامات مین نزلہ کے رد کنے اور منع انصباب کے طریقہ بیان ہو چکے اس مقام پر اوس تدبیر کو اصل معالجہ سمجھنا چاہیے اور خلاصہ اون تدابیر کا یہ ہو کہ تنقیہ بدن کا مواد سے کیا جاے اور سر کا مادہ جذب کر کے اسافل اور نیچے کے اعضا کی طرف لایا جاے اور تقویت سر کی مقویات دماغی سے استدرکرین پھر اوسمین فضول کی کثرت نہونے پاے اور بجور رطوبت دماغ سے ریز ش کرتی ہو اوس سے ریہ کو بچانا اور کسی اور عضو کی طرف اوسے کھینچ کر لیجانا ہو۔ واجب ہو کہ تنقیہ سر کا فصد اور ایسی ادویہ سے جو فضول مختلفہ کا اخراج کرنے مین کیا جاے مثل فوقایا کے خصوصا اوسکے ہمراہ مقل اور صمغ کا اضافہ کیا جاے۔ کبھی احتیاج اون ادویہ کی بھی ہوتی ہو جو اخلاط سوداویہ کا بھی اخراج کرین مثل افتیمون وغیرہ کے اور معاودت اور تکرار تنقیہ کی بھی ضرورت ہوتی ہو اسطرح پر کہ تنقیہ بذریعہ مسہلات کے کرین اور فضول کم ہو جانے کے بعد مریض کو کسی قدر آرام دیکر پھر فصد کرین اور پھر آرام دیکر استفراغ مسہلات کا اعادہ کرین اور یہ تدبیر خاص کر ابدان قوی مین زیادہ موثر ہو۔ منجملہ اشیاے نافعہ کے نوازل کے رد کنے مین استعمال دیا فوزا کا ہو خصوصا وہ قسم دیا فوزا کی جو خشخاش سے بموجب طریقہ مندرجہ فرابادین وغیرہ کے طیار ہوئی ہو۔ طبیعت کو قبول تدبیر پر آمادہ کرنے کو یہ بھی معین ہے

کہ ایسے بلاد اور شہرون کی طرف سفر کرے جہان کی ہوا مین جفاف اور خشکی ہی اور وہان پہونچکر استعمال دودہ پینے کا کرے - واجب ہی کہ نشست یا برخاست مریض کی اکثر اسی شکل سے ہو جسمین گردن دراز اور کشیدہ بجانب فوق اور آگے کی طرف رہے یا کہ وقوع اجزاے ریہ کا باہم یکے بر دیگرے مساوی ہو اور اجزاے قرحہ کی چسپیدگی اور محاذات طبعی سے زائل نہو جائین (یعنے جو وضع خلقی الطباق اور محاذات اجزا کی ہی نشست برخاست کی شکل اوسکی محافظ ہونی چاہیے اور وہ شکل بھی جو اوپر مذکور ہوئی) کھانسی کے روکنے کی تدبیر مین زیادہ مبالغہ درکار ہی اون ادویہ سے جو مانع لغث کے ہین اسلیے کہ کھانسی پیدا ہونے مین خطرہ عظیم ہی - اگرچہ بظاہر بعد کھانسی کے تو ہم خفت مرض کا ہوتا ہی مگر یہ تو ہم محض بے بنیاد ہی - دوسرا طریقہ مدارات کا وہ اسی طرح پورا کیا جاتا ہی کہ اون قروح کے سخت کرنے اور خشک رہنے کی تدبیر کرتے رہین تاکہ زخماے مذکورہ پھیل کر وسیع اور کشادہ نہو جائین اگرچہ التیام اور اندمال کی امیداون قروح کی نہین ہی - اور اس تدبیر سے امید سلامت پانے مریض کی ایک زمانۂ دراز تک موت سے ہو سکتی ہی اگرچہ وہ زندگی محض بے لطف بلکہ بدتر از موت سمجھتی چاہیے کہ تھوڑیسی حطاے تدبیر مین زیادہ ایذا پہونچتی ہی اسلیے کہ ایسا مریض جسوقت کوئی حرکت عنیف اوس سے صادر ہوتی ہی یا ایسی شی تناول کرے جسمین کسی قدر حرکت اور ازعاج یعنے جنبش مین لانا ہو پس یہی حرکت خواہ تناول باعث اوکھڑ جانے اوس خشکریشہ کا ہوتا ہی جو ادویہ مستعمل سے پڑا ہی اور خشکریشہ کے اوکھڑ جانے سے نفث الدم عظیم پیدا ہوتا ہی کہ مریض مشرف بموت اور قریب مرگ ہو جاتا ہی - یہ ادویہ ایسے مجففات ہین جو قیض جرم ریہ کی بھی کرتے ہین اور تجفیف رطوبت قرحہ کی بھی کرتے ہین اور تطبیق یعنے چسپیدگی اجزاے ریہ کی کرتے ہین اگرچہ اندمال زخم کی قوت انمین نہین ہی - جو شخص اس طریقہ مدارات کا اپنے مرض کے معالجہ مین پابند ہو اوسکو دودہ کا استعمال قطعی ترک کر دینا چاہیے مترجم ہمارے خاندان کے بعض نامور طبیب ایسے تھے کہ ہمنے اپنی آنکھون سے ایک مریضہ مسلولہ کا چالیس برس کے قریب زندہ رہنا اسی طریقہ کی مدارات سے مشاہدہ کیا ہی اور جب ذرا سی سوء تدبیری وہ مریضہ کرتی تھی پھر اوسکی سنبھال کرکے اسی کیفیت پر کر دی جاتی تھی متن شہد خالص بمنزلہ مرکب اور سواری کے ہی واسطے ترکیب دینے ادویہ سل کے یعنے ہر ایک دوا شہد سے مرکب ہو سکتی ہی اور بہ نسبت قروح کے شہد کسیطرح مضر بھی نہین ہی - قرحہ کا تنقیہ ادویہ منقیہ سے جو مذکور ہو چکین کرنا چاہیے اور طبیخ زوفا جو قرابادین مین مذکور ہی اوس سے بھی تنقیہ قرحہ کا کیا جاتا ہی - ان دونون سے زیادہ قوی ترلعوق کرسنہ ہی جو حب القطن سے مرکب ہی کہ وہ بھی قرابادین مین مذکور ہی اس سے بھی قوی تر لعوق اسقیل جو کہ لبن مادہ خرمن طیار ہوتا ہی کبھی ان ادویہ کے ہمراہ مگز جات مغریہ بھی اضافہ کرنے کی حاجت ہوتی ہی یعنے ایسی ادویہ جنمین لزوجت اور اعزا بھی ہو - اور کبھی انکے ہمراہ مخدرات کو بڑھا دیتے ہین تاکہ سرفہ کو روکین اور سکون سے سرفہ کے دوا اچھی ٹھہر کر اپنے فعل کو پورا کرے - ایسے وقت تدبیر ناعش قوی یعنے جس قوت مین بیداری پیدا ہو کرنی چاہیے تغذیہ وغیرہ سے - ان ادویہ منقیہ کا بیان اول ابواب مین ہم نے کر دیا ہی اور باب تقیح مین بھی انکا بیان دوبارہ ہو چکا ہی - اونمین ادویہ مین سے معتاد یہ ہی کہ احسار کرسنہ کا استعمال کرین یا وہ احسا جنمین کراث شامل داخل ہو اور جنہ اور جوار یعنے مکئی سے واہ ستو بنائے جائین اور خود یہ کراث بھی بریان کیا ہوا اونمین پڑا ہو - مار العسل مین منقیات نفث پیدا کنندہ اور ادویہ ملحمہ کو جوش دیا ہو اور یہ سب ادویہ مع تراکیب

کو اوپر مذکور ہو چکین - معاجین مجففہ جیسے کمون اور اناناسیا اور لعوق بزرکتان - شروط لیطوس اور تریاقات جب اوقات
مناسب پر مستعمل ہون خصوصًا اوائل مرض مین اور جسوقت نبرال اور لاغری شدید نہو وہ بھی نافع ہی اور جب تک حمی
دقیہ جو لازم قرصہ ریہ کے ہی درجہ ذبول کو نہ پہونچی ہو اوسوقت بھی نفع کرتا ہی گل مختوم انفع اشیا ہی ہر وقت مین
اور گل ارمنی بھی - اسی طرح جملہ وہ ادویہ جنکو ہم نے بیان کیا ہی مضمادات اور کمادات اور مروحات منقیہ سے - جب سینہ کے
قروح کہنہ ہو جائین اور نیز قرحہ ریہ کے اوسوقت مریض کو بوقت صبح تھوڑا قطران بطور ملعقہ کے دینا مفید ہوتا ہے
یا ہمراہ شہد کے خواہ کسی قدر میعہ سائلہ کے ہمراہ شہد دیا جاے - پھر اگر ایسے وقت حرارت بھی ہو اور منقیات حارہ کے دینے سے
خوف ہو اور منقیات بارده کچھ سود مند ہون پس ریہ ثعلب اور تخم رازیانہ اور رب السوس پاک اور صاف عصارہ پہ سیاوشان
کو آب شکر یعنے گاڑھے شربت مین طیار کرین یہ دوا بدرجۂ غایت مفید ہی - کبھی اس مرض مین چند قسم کے بخورات کا استعمال
کیا جاتا ہی جو مجفف ہوتے ہین اور تنقیہ مدہ کرتے ہین ان دھوئیون کو کسی چنگیر دان وغیرہ مین رکھ کر سلگاتے ہین - منجملہ ادن
بخورات کے زرنیخ اور فلفل کو سپیدہ بیضۂ مرغ مین لت کرکے سلگاتے ہین اور ازانجملہ برگ زیتون شیرین اور اوجہ نیل گاو کا اور
چربی پہاڑی بکری کی اور زرنیخ اور خرگوش کی مینگنی سب ہموزن - ازانجملہ پوست میق یعنے بیر کے چھلکے اور بیخ سدر کو پوست
اور بیخ کبر کے پوست اور زرنیخ اور چربی گردہ بز کو بھی کی - ازانجملہ زرنیخ اور بھیڑ کی چربی - ازانجملہ زرنیخ اور زراوند
اور پوست بیخ کبر جملہ ہموزن لیکر شہد اور روغن زرد مین جمع کرین - ایضًا صنوبر کہ اوسمین وردی قطران کے پڑی ہو - ایضًا
زرنیخ زرد سافرج ہندی ہمراہ شیرج کے اور جسوقت مزاج مریض کا گرم ہو جاے اور سخونت اوسکے مزاج مین آجاے
قرص کافور سے علاج کرنا چاہیے چند روز اور بعد اسکے پھر تجفیف قرحہ کی تدبیر پر عود کیا جاے - غذا مین گوشت دراج
جوابازیرا اور افادیہ سے خوشبو کر دیا گیا ہو - اور خالص شراب ابیض کے اول مرض مین کچھ ممانعت نہین ہی - ریاحین مرطبہ کو ہمیشہ
سونگھنا بہتر ہی - آرام سے سونا اور آرام سے بے محنت رہنا اور سکون اور قرار کا زیادہ پابند ہونا غصہ اور دل تنگی کو ترک
کرنا لازم ہی - اور کوئی بات اوس پر ایسی وارد نکیجاے جس سے غم اور اندوہ پیدا ہو - مین نے ابدان کثیرہ اور بلاد مختلفہ
مین چند بار بلکہ بارہا تجربہ کیا ہی کہ مریض سل گلقند شکری کا استعمال کرے جو تازہ طیار ہوے اور سالنوردہ نہو گئی ہو اور
ہر روز جسقدر مریض سے ہو سکے اسکو کھایا کرے حتی کہ روٹی کے ہمراہ بھی بجاے گوشت وغیرہ کے اسی کو کھاتا رہے بعد ازان
اوسکی کیفیت مزاج پر لحاظ کیا جاے اگر ضیق نفس مین یہ بسبب تجفیف پیدا کرنے گل سرخ کے پیدا ہو شراب ندفالقد رحاجت پلاکر
اوس ضیق نفس کا ازالہ کیا جاے اور اگر حلاوت سے گلقند کی تپ اوسکی مشتعل ہو جاے فرص کافور سے حمی کے اشتعال کو دور
کرین اور اسی علاج یعنے گلقند کے استعمال کو نہ بدلین بلکہ بدستور جاری رکھین یقین ہی کہ مریض کو شفا ضرور ہو جاے گی - اگر مجھے
تقیہ اور خوف تکذیب اپنے بیان کا نہوتا تو اس تجربہ جدیدہ سے جو عجائب مین نے مشاہدہ کیے ہین اونکو بیان اور تعداد اور
شمار بھی اون بیمارونکا جو خاص اسی طریقہ کے معالجہ سے اچھے ہوے ہین لکھتا - ازانجملہ ایک مریضہ مسلولہ کا مرض اسقدر بڑھ گیا تھا
کہ آثار مرگ کے اوس پر طاری ہو چکے تھے اور اپنی تجہیز اور تکفین کے واسطے ایسے شخص کو طلب کیا تھا جو اس کام کو کر سکتا تھا
اوسی مریضہ کا بھائی اوسکی سرپرستی پر آمادہ ہوا اور اسی دوا سے اوسکا علاج کرنا شروع کیا اور مدت دراز تک علاج رہا

کر وہ زندہ بھی رہی اور صحت بھی اوسے حاصل ہوئی اور فربہی بھی اوسکے جسم پر آگئی اور جس مقدار وزن مین اوسنے گلقند کا استعمال کیا اوسکی تعداد کی تصریح مجھے کرنی مناسب نہین ہی۔ کبھی بسبب یبوست اور ذبول کے استعمال دودہ اور دہی کا ضرور ہے تغذیہ اور ترطیب اور تعدیل خلط فاسد اور حیثیت کی وجہ سے تنزیہ قرحہ کا بھی ہوتا ہی اور تنقیہ چرک وغیرہ کا بھی حاصل ہوتا ہی اسلیے کہ دودہ کی مائیت صدید اور مدہ کا تنقیہ کرتی ہی بسبب قوت جلا کے جو اوسمین ہی۔ بلکہ اکثر یہ تدبیر فروح ریہ کو بالکل زائل کر دیتی ہے اگر اس تدبیر مین تصلیت قرحہ کی منظور نہو سب سے زیادہ تر مفید دودہ عورتون کا ہی اگر پستان سے پیا جاے اوسکے بعد دودہ مادہ خرکار کا اوسمین تنزیہ زیادہ ہی اوسکے بعد شیر بز خصوصاً کہ قوت قبض کی شیر بز مین زیادہ ہی اور لبن رماک بھی منقی ہے اور بسولت نفث کو دور کر دیتا ہی مگر اوسمین تنزیہ نہین ہی اور یہ بات میرے گمان اور قیاس کی ہی اور جسقدر مجھے تجربہ ہوا ہی اوسکو کہتا ہون شیر مادہ گاو اور بھیڑ کا دودہ اسمین کسی قدر غلظت ہی لیکن اگر تھن سے پیا جاے البتہ مفید ہوگا۔ جس حیوان کا دودہ جس غرض سے پلایا جاے اوسی اثر پیدا کرنے والی گھاس سے اوس حیوان کو چرانا بھی واجب ہی۔ اگر غرض مطلوب اندمال قرحہ ہی اوسوقت حیوان کو عصی الراعی اور فوتنج اور حبل المساکین یعنے لبلاب وغیرہ چارہ مین دینا چاہیے اور اگر تنقیہ اور اخراج نفث مطلوب ہو حاشا اور ثقبۃ النمل اور حند قونی یعنے بسکھپرا اور بلکہ نبوی یعنے شیر دار درخت جو زہریلے ہین۔ جو شخص دودہ کے استعمال پر آمادہ ہوا اوس پر واجب ہی کہ جملہ تدابیر مذکورۂ سابقہ کی رعایت کرے اسلیے کہ اگر کسی تدبیر مین بھی خطا واقع ہوگی تو اکثر استعمال دودہ کا وبال جان ہوجاے گا۔ بعض اطبا محصلین نے کیفیت استعمال دودہ کی اسطرح بیان کی ہی اور اوسکا خلاصہ مع اصلاح بعض امور کے ہم اپنی عبارت مین یون بیان کرتے ہین۔ مادۂ خر جسکا دودہ پلانا مرکوز ہی ایسی ہو کہ جس کو بچہ جنے ہوے چار مہینے خواہ پانچ مہینے گذرے ہون۔ اور خلہ یعنے دودہ دوہنے کا برتن جو چمڑے کا ہوتا ہی اوسے لے کر پانی سے خوب دھوڈالین اور اگر اس دوہانے یعنے ظرف مین پہلے بھی دودہ دوہا گیا ہو لازم ہی کہ اوسے گرم پانی سے خوب طرح صاف کرین اور گرم پانی اوسمین ڈالکر رکھ چھوڑین تا اینکہ اگر اوسمین کسی مقدار رطوبت سابقہ مین جذب ہو چکی تھی وہ بھی تحلل ہوجاے پھر اوسے آب گرم سے خوب دھوکر آب سرد سے دھوئین اوسکے بعد اوسی برتن کو آب گرم مین رکھین اور دودہ کو دوہین نصف سکرجہ کے فریب جو تخمیناً تین تولہ ہوتا ہی اور یہ مقدار استعمال دودہ کی روز اول مین ہی اگر مرض سلیم ہو یعنے زیادہ شدائد نہون ورنہ اس سے زیادہ پلایا جاے گا جسقدر تخمین حدس طبیب سے ہو پھر دوسرے روز پہلے دنسے دو چند وزن دیا جاے گا اور دودھنے وغیرہ کی وہی کیفیت ہی جو روز اول کی گئی۔ اگر روز اول طبیعت نے دودہ کو قبول کر لیا اور ٹھہرا لیا دوسرے روز کسی قدر شکر بھی دودہ مین شریک کرنی چاہیے اور تیسرے روز دہی کرنا چاہیے پھر روز اول کیا تھا پھر اگر دوسرے روز طبیعت نرم نہو یعنے دست نہ آے خصوصاً اگر تیسرے دن بھی اجابت ملین نہو چھ تولہ دودہ اور ایک ماشہ نمک ہندی اور نصف درہم نشاستہ سے پورے ڈیڑھ درہم تک ملاکر پلانا چاہیے اور پھر ہمیشہ نصف سکرجہ دودہ ہر روز بڑھایا جاے۔ جب چھٹا دن گذر جاے اور اجابت ملین نہو تو تولہ دودہ مین شکر اور نمک اور نشاستہ اور روغن بادام ملاکر استعمال کرین جب تین اجابت ملین سے زیادہ آنے لگین اوسوقت پھر دودہ ملین کسی شئی کی آمیزش کرنی جائز نہین ہی اور مقدار دودہ کی بھی کم کرنی چاہیے۔ خلاصہ مطلب یہ ہی کہ شبانہ روز مین تین

اجابت ملین سے زیادہ اور دو مرتبہ سے کم نہونی چاہیے اگر اس تدبیر سے دودہ پلانا کسی قدر نافع ہو تین ہفتہ تک پلانا چاہیے۔ بعض محصلین اطبا نے کہا ہے کہ عمدہ اور اجود طریقہ شیر ماہ خر وغیرہ کے پلانے مین یہ ہے کہ لکڑی کے برتن مین دوہا بھی جاے اور پلایا بھی جاے سو دودہ کے جملہ اقسام مین افضل وہی قسم ہے کہ وہ جانور ایسے مقام پر چرتا ہو جہان کی گھاس مین قوت تلطیف اور تنقیہ مدہ اور فیض اور تجفیف کی قوت ہو جیسے افسنتین وغیرہ اور شیح اور فیصوم اور جعدہ اور مُلَیّن وغیرہ - بھیڑ کا دودہ اگر دوشیدہ کرکے پلایا جاے اوسمین کسی قدر پانی بھی ملانا ضرور ہے اور سنگریزہ کو گرم کرکے دودہ مین بجھا دین اور مکرر اسی طرح عمل کرین تا اینکہ دودہ کسی قدر پختہ ہو جاے اور اوسکی مائیت کم ہو جاے اور اس طرح کا دودہ ہضم ہونے مین عمدہ تر ہے بہ نسبت اسکے کہ آگ پر پکایا جاے - ایضاً رعایت نرم ہونے طبیعت کی بھی کرنی چاہیے - ہان اگر ذرب عارض ہو اوسوقت طراشیث کا استعمال کرنا چاہیے اور اگر کھانسی زیادہ اوٹھتی ہو دودہ مین کتیرا بوزن ایک درہم کے ملانا چاہیے - اور اگر معدہ ضعیف ہو کمون اور کرویا اوسمین شریک کرنی چاہیے - شیر مطبوخ کو اگر مسلول ہضم کر جاے تو اوسکے واسطے غذاے کافی ہے - اور جسوقت مریض کو تپ آجاے واجب ہے کہ استعمال دودہ کو ترک کردے - دوغ کا استعمال بروقت شدت حمی کے محتاج الیہ ہوتا ہے اور بروقت اسہال کے اور یہ دوغ انکو نافع ہے اور زیادہ تر مفید ہے اور عمدہ طریقہ یہ ہے کہ دہی جامہوا اوسکا مسکہ نکال کر رات بھر رہنے دین اور مقام معتدل مین اوسے رکھین پھر صبح کو اوسے خوب ساتھنی وغیرہ سے بلائین حتی کہ بعض اجزا اوسکے بعض سے خوب ملجائین اوسکے بعد قرص طیار کرین چنے کا بیسن اور نان گندم جو خوب پختہ ہو چکی ہو اور ایسی عمدہ پختہ ہوئی ہو کہ اوسپر چیتیان پڑگئی ہون یہان تک عمدہ پختہ ہوئی ہو کہ اوسکا نام فارسی مین ہزار دہ رکھا جاے انھین اقراص کے دس درہم پر تیس درہم دوغ ڈالا جاے اور بطور لعوق کے چاٹا جاے دوسرے دن دس درہم دوغ اور بڑھایا جاے اور روٹی ایک درہم کم کردی جاے اسی طرح ہمیشہ کم کرتے رہین تا اینکہ فقط دہی باقی رہجاے اوسکے بعد اولٹی چال چلین یعنے دہی کو گھٹائین اور روٹی بڑھاتے جائین تا اینکہ قرص فقط باقی رہجاے اور دہی بالکل چھوٹ جاے اور یہ تدبیر اوسوقت کرنی چاہیے کہ دوغ پلانے سے پوری استغنا ہو جاے اور عافیت مریض کی ظاہر ہو - اور جسوقت مرض کے آثار نمایان ہون دوغ مین کمی اور قرص کے وزن مین زیادتی کیا کرین حتی کہ دودہ اور دہی کا استعمال بالکل چھوٹ جاے - اگر کسی مریض کو ذرب کی شکایت ہو لوہا گرم کیا ہوا چند بار اوسکو دوغ مین بجھانا کچھ خوف کی بات نہین ہے - اب ہم اون چیزون کو بیان کرین جو قرابادین مین مذکور ہوئی ہین غذا ان بیمارون کی مغریات سے تجویز کرنی چاہیے جیسے خبز سمید اور اطریہ اور جاورسیہ جو باجرہ سے بنتی ہین - چالنول بھی تنقیہ مدہ کرتا ہے اور گوشت زخم کا اوگا ہے کشک شعیر جو بخوبی پختہ ہوئی ہو سخری بھی ہے اور منقی ہے اور بوقت شدت تپ کے اسکا استعمال مناسب ہے خصوصاً ہمراہ سرطان کے جنکے اطراف دور کردیے گئے ہون اور مکرر پانی اور رائکھ سے اونکو دھویا ہو خصوصاً ہمراہ بقول باردہ کے اور مسور کے بھی ہمراہ - جو غذا نشاستہ اور خیارا در تربوز سے طیار ہوتی ہے کبھی اوس سے بھی نفث باسانی دفع ہوتا ہے - اگر تپ خفیف ہو کرنب اور لیمون سے بہتر کوئی غذا نہوگی خواہ اور منقیات معلومہ سے غذا تجویز کرین ماہی شور یا نمکین اگر ایک مرتبہ خواہ دو مرتبہ کھائی جاے تنقیہ مدہ وغیرہ کو نافع ہے - اگر قرصریہ کا خبیث ہوا وسوقت مچھلی سے پرہیز کرنا واجب ہے - اور اسی طرح نمکین اور شور چیزون سے - اگر گوشت سے

دوغ کے استعمال کا طریقہ

چالنول کا استعمال

اونکو غذا دینی منظور ہو تیتر اور مرغ کا گوشت اور چکور اور کبوتر کا دین کہ یہ سب غیر مسمن ہین یعنے فربہ اور چربی نہون - اور بہتر یہ ہے کہ یہ گوشت بھنے ہوے خشک پکاے جاہین تاکہ تجفیف انکی زیادہ ہو اور الحام یعنے گوشت زخم کا بھرلانا اسکی قوت بھی بھنے ہوے گوشت مین زیادہ تر ہے - پایچہ کا استعمال عمدہ ہے کہ اسمین لزوجت زیادہ ہے مچھلی کے کباب بھی جائز ہین - اگر شوربا دینا منظور ہو شہد ملا کر دینا چاہیے - کبھی ان بیمارونکو حمام مین داخل کرنا بھی قبل غذا کے جائز ہے اور بعد غذا کے بھی بشرطیکہ ان کے جگر مین سدہ نہو اور سوقت حمام سے فربہی بدن کی پیدا ہوگی - پانی اونکے لائق آب باران ہے اگر ممکن ہو - اکثر اوقات ارباب سل کو نفث الدم بنا بر بیان بالا عارض ہوتا ہے اسکے واسطے قرص جید کا یہ نسخہ ہے گل مختوم تین درہم نشاستہ گل ارمنی گل سرخ ہر واحد چار درہم کہربا حب الاس ہر واحد چھ درہم سرطان سوختہ تخم بنفشہ ہر واحد دس درہم بسد کنیر اطباشیر شاہ بیج ہر واحد پانچ درہم صمغ دروی عصارۃ السوس ہر واحد سات درہم خرفہ یا گلاب تازہ مین قرص طیار کرین اور کھیر کے پانی خواہ آب باران کے ہمراہ استعمال کرین - اکثر مسلول کو سقوط لہات یعنے کاگ گر پڑنے کا مرض پیدا ہوتا ہے اوسوقت اوسکی آواز مین تخیر اور غطیط پیدا ہوتی ہے اسے سقوط لہات کی وجہ سے اور بیشتر لہات کے قطع کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اسکو باب امراض لہات سے معلوم کرنا چاہیے کہ وہان بخوبی بیان کر دیا ہے مجربات جیدہ سے یہ ہے کہ نواحی صدر اور جانب راست کو برادہ صندلین مین گلاب اور تھوڑی سی گل مختوم ملا کر ضماد کرین کہ یہ ضماد زیادہ نافع ہے - مقالہ پنجم تمام ہوا اسکے بعد فن گیارہوان احوال اور امراض قلب مین لکھا جاتا ہے

فن گیارہوان احوال اور امراض قلب کے بیان مین

اور اس فن مین دو مقالہ ہین پہلا مقالہ مبادی اور اصول نظری قلب کی بیان مین تشریح قلب کی قلب لغۃ دل کی خلقت لحم قوی سے ہے تاکہ آفات سے دور تر رہے - قلب کی بناوٹ چند اصناف کی لیف یعنے ریشون سے ہوتی ہے جنمین اختلاف شدید ہے کوئی ریشہ طویل ہے کہ بخوبی جذب غذا اور نسیم کی کرتا ہے اور کوئی ریشہ عریض اور چوڑا ہے اور کوئی ریشہ مورب اور کج ہے جو ماسک اور ٹھہرانے والا ہے اور یہ لیف ہاے مختلفہ اسواسطے بناے گئے کہ حرکات مختلفہ قلب سے صادر ہون تاکہ حرکت انبساطی اور انقباضی اور طبعی تینون قسم کی پوری ہوا کرین - مقدار جسمی قلب کی پوری پوری بقدر کفایت کی ہے نہ اتنی کم جو فضلہ بچ رہے اور نہ اتنی زیادہ کہ ثقل اور گرانی پیدا ہو - جثہ قلب کا عظیم بنایا گیا اور محل رویدگی شرائین کا مقرر کیا گیا اور جاے تعلق رباط کا تجویز ہوا - چوڑا اور عریض اسلیے مخلوق ہوا کہ اوگنے والی اشیا یعنے شرائین کی جگہ پوری رہے کمی نہ پڑے اور یہ حصہ منبت شرائین کا ہر دو حصہ ہا اور اجزاے قلب سے اعلی قرار دیا گیا تاکہ استخوان سینہ پر تکیہ اور سہارا کرنے سے بچے اور اسکی تو ریب اور کبی کو مماست اور اتصال سے جسم سخت ہڈی کی ایذا نہ پہونچے - ایک کنارہ قلب کا باریک اسواسطے مخلوق ہوا اور شکل مخروطی باین لحاظ پسندیدہ ہوئی کہ راس مخروط کو جو بمنزلہ ایک نقطہ کے ہے اوسکی ملاقات اور مماست استخوان سینہ نقطہ واحد پر ہونے سے ایذا مصادمت اور رگڑنے کی کم پہونچے اور یہ نوک یعنے سر مخروط کا نہایت درجہ سخت اور باصلابت ہے تاکہ ہڈی کی سختی اور اوسکی صلابت سے بروقت رگڑنے کے مکس نہ جاے اور زیادہ کمی نہو اور بتدریج اندازہ شکل صنوبری نہ

درست بنایا گیا کہ نیچے اوپر دونون جانب کی انداز درست اور ٹھیک رہے اور فضل اور زیادتی نہونے پاے - ایک غلاف کے اندر قلب رکھا گیا جو نہایت محکم اور استوار ہو اور وہ غلاف اگرچہ از قسم غشا اور جھلی کے ہو لیکن اور جھلیون نہین کوئی ایسی معتدل جھلی نہین ہے جو مشابہ اسکی گندگی کے ہو اور یہ استواری اور گندگی اسی واسطے تجویز ہوئی کہ قلب کی حفاظت کے واسطے بمنزلہ سپر کے ہو اس غلاف کے اندر سے جرم قلب کا بمقدار قلیل نظر آتا ہے مگر نزدیک اصل اور بیخ کے اور اوس مقام کے جہان سے شرائین اوگتی ہین کہ اوسجگہ زیادہ چسپیدگی غلاف کو نہین ہے بایں سبب کہ قلب کے پھیلنے اور انبساط کی جگہ رہے بدون اختناق اور تنگی کے - اصل قلب کی پاس ایک عضو مثل اساس اور بنیاد کے ہو وہ عضو مشابہ غضروف کے ہو تھوڑا سا تاکہ قاعدہ استوار واسطے خلقت قلب کے رہے - قلب مین تین بطن ہین دو بڑے بڑے اور ایک متوسط بڑائی اور چھوٹائی مین کہ جالینوس اسی متوسط کا نام دہلیز رکھتا ہے اور منفذ بھی اوسی کو کہتا ہے اور یہ منفذ بطن نہین ہے - بطن ایمن جاے ودیعت اور امانت اوس غذا کے مقرر ہوا ہے جس سے قلب کی غذا ہوتی ہے اور یہ بطن قوی اور کثیف ہمصورت جرم قلب کے مخلوق ہوا - اور بطن الیسر معدن اوس روح کا ہے جو لطیف خون سے پیدا ہوتی ہے - اور بطن سوم بطور مجری بیچ مین ان دونون کے رکھا گیا جس جگہ قلب عریض ہوتا ہے یہ مجری وسیع ہوجاتا ہے اور جس جگہ قلب طویل ہے یعنے انتہاے بطن الیسر کے پاس وہان یہ مجری منضم اور غیر وسیع ہے - قاعدہ بطن الیسر کا ارفع اور بلند ہے - اور قاعدہ بطن ایمن کا بہت اوترا ہوا ہے - جملہ گہاے چہار یعنے شرائین کی خلقت مین دو جھلیان داخل ہین سواے ایک شریان کے - ان دونون جھلیون مین اصلب اور سخت وہ جھلی ہے جو اندر کی طرف ہے اسواسطے کہ ملاقی ضربان کی وہی غشا اندرونی ہے اور حرکت جو ہر روح قوی ہے وہی اوسی جھلی کو اتصال ہے لہذا اوسکی حفاظت اور احراز اور تقویت زیادہ تر مقصود تھی جو صلابت سے حاصل ہوئی - منبت شرائین شجویف الیسر ہے دونون تجویفہاے قلب سے اسلیے کہ تجویف ایمن جگر سے قریب ہے لہذا اوسکا مشغول رہنا جذب غذا اور استعمال غذا مین واجب ہوا - اور پھر چونکہ بطن ایمن قلب کا جوہر قوی اور کثیف پر شامل اور حاوی ہے اور شئ غلیظ اور ثقیل یعنے غذا کا مستودع ہے اور بطن الیسر حاوی شئ رقیق اور سبک یعنے روح کا ہے لہذا دونون جانب کی تعدیل اسطرح پر کی گئی کہ جو بطن حاوی غذاے غلیظ کا ہے وہ پتلا اور رقیق بنایا گیا خصوصًا کہ وہ بطن تحلل سے بوجہ ترشح اور تنجیر کے مامون اور بے خوف تھا لہذا اوسکا رقیق ہونا کچھ محل خوف نہوا - اور جو بطن حاوی شئ لطیف یعنے روح کا ہے وہ غلیظ بنایا گیا خصوصًا کہ اوس بطن کو تحلل سے بذریعہ ترشح اور تنجیر کے ہر وقت خوف تھا - بلکہ جاے اندرونی بطن ایمن کے جو رقیق اور پتلا ہے بہت استوار اور مضبوط بنائی گئی - نہایت معتدل خون وہی ہے جو قلب کے بطن اوسط مین ہے - قلب کے واسطے دو فرزنی مثل منہ کے اوس مشترک مقام پر بنائی گئین جہان مدخل مادہ خون کا یعنے ورید شریانی ہے اور مدخل نسیم کا جو قلب مین جاتی ہے یعنے ابہر بھی اوسی جگہ ہے اور یہ دونون زیادتیان مثل دو گوش کے عصبی مادہ کی ہین یہ دونون فرزنی مثل شاخہاے کثیرہ پھیلی ہوئی اور جھنڈ ایسے نظر آتے ہین اور سترخی یعنے ڈھیلے رہتے ہین جب تک قلب منقبض اور سمٹا ہوا رہتا ہے اور جسوقت قلب مین انبساط پیدا ہوتا ہے یہ دونون لپکر تن جاتے ہین اور جو شئ کہ قلب اوسکو گھیرتا ہے اندر تک اوس شئ کے حصر اور گھیر لینے مین اعانت کرتے ہین گویا دو خزانہ ہین کہ ادعیہ اور ظروف دیگر سے خون یا نسیم کو اپنے مین جمع کرکے بروقت ضرورت اور حاجت کے قلب تک اوسی ذخیرہ کو بقدر مناسب پہونچا دیتی ہین - یہ دونون اذن قلب دقیق اور باریک اسلیے بنائے گئے تاکہ زیادہ تر حاوی ہون اور بہت اچھی طرح انقباض کو قبول کرین اور سخت اسواسطے بنائے گئے ہین کہ انفعال اور قبول

اثر سے اپنے ذخیرہ کے دور تر رہین۔ قلب مع اپنے قوائے طبعیہ کے قبول غذا کرتا ہی اسطرح پر کہ خون کو اندر تک جذب کرتا ہی جسطرح ہوا کو جذب کرتا ہی۔ قلب درمیان صدر یعنے سینہ کے رکھا گیا اسلیے کہ جسم مین زیادہ تر معتدل وہی جگھ ہی اور تھوڑا سا مائل بائین طرف رہنا کہ جگر سے دور رہے تب جاکر جگر کے واسطے مکان واسع دستیاب ہو۔ طحال قلب سے بہت اوتر کے نیچے کی طرف ہی اور قلب سے دور بھی ہی۔ اور طحال کے نیچے اوترنے مین ایک منفعت ہی جسکو ہم عنقریب بیان کرینگے۔ جگر کے واسطے مکان وسیع جو ہونے سے قلب کو پیدا ہوا اور گنجایش زیادہ ہوئی یہ بات اولی اور انسب ہی بہ نسبت اسکے کہ طحال کو دوری قلب سے وسعت مکان حاصل ہوئی اسلیے کہ جگر بہ نسبت طحال کے اشرف ہی اور تیسرا فائدہ قلب کے مائل ہونے کا بطرف یسار کے اور جگر سے دور تر رہنے کا یہ ہے کہ حار غریزی جانب واحد یعنے جانب یمین مین فراہم نہو جاے اور تاکہ جانب یسار بھی معتدل رہے اسلیے کہ طحال بذات خود گرم نہین ہے۔ چوتھا فائدہ قلب کے یسار مین ہونے کا یہ ہی کہ رگ اجوف جو قلب تک آئی ہی اوسکی آمد مین مزاحمت اور تنگی مماست قلب سے نہ پیدا ہو اور تھوڑی سی جگھ اوسی رگ کو بھی ملجاے۔ جس حیوان کا دل جثہ اور مقدار مین بڑا ہی اور پھر وہ حیوان ترسندہ اور ڈرپوک ہے جسطرح خرگوش اور ابابیل تو سبب اسکا یہ ہی کہ حرارت اوسکے قلب مین کمتر ہی اور بڑی جگھ یعنے قلب مین اوسی حیوان کی اوسیقدر حرارت پھیلتی ہی لہذا بخوبی اوسے گرم نہین کرتی ہی کہ ظرف کبیر ہی اور مظروف قلیل اور جس حیوان کا قلب جثہ مین بڑا سی اور پھر وہ جری بھی ہی اوسکا سبب یہی ہی کہ حرارت اوسکی قلب مین زیادہ ہی اور متحقن ہوتی ہی اور شدت پاتی ہی۔ مگر اکثر تو یہی ہی کہ جو حیوان جری ہی وہ عظیم القلب بھی ہی۔ قلب کسی الم اور درد اور ورم کو اوٹھا نہین سکتا ہی اسی سبب سے کوئی حیوان ایسا فسیح نہین ہوا کہ اوسکے قلب مین کوئی آفت پائی گئی ہو جسطرح کہ اور اعضا مین پائی گئی ہی۔ کبھی بعض حیوان تن آور اور کبیر الجثہ کے دلمین ایک ہڈی بھی پائی گئی خصوصاً بیل کے دلمین اور یہ ہڈی غضروفیت کی طرف مائل تھی۔ بزرگتر اور زیادہ بڑی اور صلابت اور سختی مین زیادہ تھی کہ دلمین پائی گئی ہی بعض بندر کے دلمین دوسر پائی گئی۔ قوت حیات قلب پر دلیل یہ ہی کہ اگر کسی حیوان کا دل جدا کرلیا جاے تھوڑی دیر تک اوچھلتا ہوا نظر آتا ہی۔ اور اس شخص کی راے خطا پر ہی جس نے قلب کو ایک عضلہ تجویز کیا ہی اگرچہ زیادہ مشابہ عضلہ سے ہی اگرچہ تھوک قلب کا ارادہ نہین ہی

امراض قلب کا بیان کبھی خاص جرم قلب مین جملہ اقسام امراض کے عارض ہوتے ہین مثل اصناف سوء مزاج اور کبھی یہ امراض مادی ہوتے ہین اور کبھی سافج بلا مادہ ہوتے ہین مادہ کبھی عروق اور رگھاے قلب مین ہوتا ہی اور کبھی درمیان غلاف اور جرم قلب کے ہوتا ہی خصوصاً رطوبت کہ اکثر اسی جگھ پائی جاتی ہی۔ اور اکثر اسی جگھ چند طرح کے رطوبت ہوتے ہین اور یہ بات تو بدیہی ہے کہ جسوقت رطوبات کثیرہ قلب مین جمع ہونگے انبساط سے اوسکو منع کرینگے۔ کبھی قلب کو اورام اور سدد عارض ہوتے ہین اور کبھی کوئی مرض امراض وضع سے بھی اوسکو عارض ہوتا ہی جسطرح کہ احتقاق رطوبت ہو کر قلب کو انبساط سے روکتا ہی پس ہلاک مریض کا واقع ہو جاتا ہی بہ انحلال قوی جو قلب کو عارض ہوتا ہی یا تو خاص جرم مین قلب کے یا غلاف مین اوسکے ہوتا ہے۔ جب قلب کا کوئی سوء مزاج قلب مین مستحکم ہو جاے پھر علاج پذیر نہین ہوتا اور اگر مستحکم نہو تب بھی باسانی علاج پذیر نہین ہوتا۔ ورم حار اگر قلب مین ہو فوراً قاتل ہوگا اور ورم نرم ہو خواہ سخت ہو بہت کم ہی کہ قلب مین واقع ہو بلکہ اکثر اگر ہوتا ہے تو خلاف قلب مین ہوتا ہی پھر اگر اتفاقاً جرم قلب مین ورم بارد ہوا ہو تو بمشکل ورم حار کے فوراً قاتل نہوگا مگر پھر بھی انجام مین قتل ہی کرتا ہی۔ اور بیشتر ورم صلب جو غلاف قلب مین ہوتا ہی خاط غلیظ سے یا ورم غیر صلب جو خاط بائی سے ہوا اور منفظ

یعنے پلپلا ہوا سقدر مہلت دیتا ہو کہ ایک زمانہ گذر جاے چنانچہ ایک بندر کی حکایت جالینوس نے لکھی ہو کہ وہ زمانہ دراز تک زندہ رہا جب مرجانے کے بعد اوسکے اعضا کی تشریح کی گئی معلوم ہوا کہ زمانہ حیات مین اوسکے قلب پر ورم تھا اور اسی سبب سے وہ لاغر نحیف اور ضعیف رہتا تھا۔ جب قلب بذات خود متحمل ورم کا نہین ہی پھر اسکا ورم جمع اور تقیح کے قابل کب ہوسکتا ہی۔ اگر قلب مین قروح مختلفہ شریہ پیدا ہون ایسے قروح بعد رعاف سیاہ کے قاتل ہوتے ہین بنا بر قول بعض اطبا کے۔ کبھی رگہاے قلب مین سدہ ایسے پڑجاتے ہین جو افعال قلب کو مضر ہوتے ہین۔ انخلال فرد یعنے تفرق اتصال کا تحمل قلب کو ورم سے بھی زیادہ دشوار ہی اگر جرم قلب مین کسی قسم کا تفرق اتصال عارضی ہو اور بطون ثلثہ تک پہونچے فی الحال قتل کریگا اور اگر نافذ بطون تک نہو تو شاید دوسرے روز تک مہلت ملے گی۔ کبھی قلب کو بمشارکت اوسکے غلاف کے چند امراض عارض ہوتے ہین اور بمشارکت دماغ اور جنب اور ریہ اور جگر اور امعا اور جملہ احشا کے خصوصًا مشارکت سے معدہ کی امراض لاحق ہوتے ہین اور کبھی بمشارکت اور اعضا کے یا سارے بدن کی مشارکت عامہ سے جسطرح حمیات مین جب اونکے نوبہ اور بحران متحقق ہوجائین۔ مشارکت قلب کی واسطے اعضا کے کبھی بسبب اوس شئے کے ہوتی ہو جو اون اعضا سے منقطع ہوکر قلب کو پہونچے مثلًا جگر جسوقت ضعیف ہوگا توجہ غذا سے اپنی طرف اوسوقت کوئی آفت قلب کو بمشارکت جگر کے پہونچے گی یا دماغ اگر ضعیف ہوگا اوسوقت عضل منفسہ قلب کے تنفس سے بھی ضعیف ہوگی۔ کبھی امراض شتر کی قلب مین اس سبب سے پیدا ہوتے ہین کہ اعضاے مشارکہ سے کوئی شئے موذی قلب تک پہونچتی ہی۔ دماغ لو خیال کرو جسوقت اوسمین خلط سوداوی کی کثرت ہوگی اور جو ہر دماغ مین اوسکا نفوذ ہوجاے گا پس براہ شرائین کے قلب تک بھی اوسکا ضرر پہونچے گا اور خفقان اور سقوط قوت قلب پیدا ہوگا اور جو شئے تابع خفقان کے ہی سوء فکر اور رنج اور اندوہ وغیرہ سے وہ بھی پیدا ہوگی۔ یا اینکہ کوئی خلط رطب از طرف دماغ بذریعہ شرائین قلب مین پہونچے کہ اوسوقت بلادت اور کسل اور سقوط انشاط اور کشادہ دلی کا سقوط عارض ہوگا۔ جگر سے خون روی حار ہو خواہ بارد یا غلیظ قلب مین پہونچکر مورث امراض ہوتا ہی۔ کبھی یہ امراض بسبب شرکت ایذا کے بوجہ قرب اور مجاورت اعضا کے پیدا ہوتے ہین چنانچہ اگر غلاف قلب مین ورم گرم خواہ ورم بارد عارض ہو قلب کو بھی اس سے ایذا پہونچتی ہی۔ اور تمامی احشا کے اورام سے عمومًا قلب متاذی ہوتا ہی خواہ اگر ورم معدہ یا خود معدہ کسی خلط لزج یا خلط لذاع سے متاذی ہو خواہ دیدان اور کدودانہ یا قی لذاع سے قم معدہ کو گزند پہونچے ان جملہ اوقات مین قلب بھی بشرکت معدہ اور قم معدہ کی متاذی ہوتا ہی اور اس تاذی سے خفقان پیدا ہوتا ہی۔ کبھی بسبب مشارکت وجع اور ورد کے جب بشدت ہو بھی ایذا قلب کو پہونچتی ہی اور اکثر یہ ایذا قاتل ہوتی ہی۔ کبھی بسبب انتقال مادہ خناق یا ذات الجنب اور ذات الریہ کے بھی مرض قلب پیدا ہوتا ہے کہ مادہ بجانب قلب کو مائل ہوتا ہی پس خناق پیدا کرکے قاتل ہوتا ہی جو مشارکات درمیان قلب اور غلاف قلب کو واقع ہوتے ہین اونکا قاتل ہونا واجب نہین ہی اور اگر بسبب مشارکت کے ورم حار پیدا ہو وہ البتہ قاتل ہوتا ہی۔ کبھی خاص قم معدہ مین اختلاج پیدا ہوتا ہی اور گمان یہ ہوتا ہی کہ قلب مین اختلاج ہوا ہی **وجوہ استدلال احوال قلب پر** جن وجوہ سے استدلال احوال قلب پر کیا جاتا ہی آٹھ چیزین ہین ہین (۱) نبض (۲) اور سانس (۳) اور سینہ کی خلقت (۴) اور سینہ پر جو بال وغیرہ اوگتی ہین (۵) ملمس بدن کی سختی اور نرمی اور جو امراض بدنمین عارض ہون (۶) اور اخلاق (۷) اور قوت اور ضعف بدن (۸) اور اوہام۔ نبض کی سرعت اور عظیم ہونا اور تواتر حرارت قلب پر دلالت کرتا ہی اور اضداد ان کیفیات نبض کے برودت قلب پر

دلیل ہین لین نبض رطوبت قلب پر اور صلابت نبض یبوست قلب پر دلیل ہی نبض کا قوی ہونا اور مستوی ہونا اور اختلاف نبض کا منتظم ہونا صحت قلب پر اور اضداد ان کیفیات کے قلب کی عدم صحت پر دلیل ہی - سانس کا عظیم ہونا اور سریع اور متواتر اور گرم ہونا حرارت قلب پر دلیل ہی اور ان کیفیات کی اضداد سانس مین ہونی برودت قلب پر دلیل ہی سینہ کا کشادہ اور عریض ہونا بشرطیکہ سر کی مقدار چھوٹی یا متوسط ہو اور اوسکے ہمراہ نبض بھی قوی ہو حرارت قلب پر دلیل ہی اور تنگی صدر بشرطیکہ سر کی چھوٹائی اوسکا سبب نہو برودت قلب پر دلیل ہے - اگر سر کی اوس بزرگی کی وجہ سے سینہ کشادہ اور عریض ہو جو بوجہ کثرت مقدار دماغ کے ہو کہ اوسپر بزرگی سر کی دلیل ہی اور بزرگی سر کی موجب کثرت نخاع کے ہوتی ہی اور نخاع کی کثرت موجب بزرگی ان فقرات کی ہی جس سے اضلاع اور لیسلیان ادگی عین اور فقرات کی بزرگی مستلزم بزرگی اضلاع کی ہی پس سینہ بھی کشادہ اور عریض ضرور ہوگا ایسی کشادگی اور عرض سینہ علامت حرارت خواہ برودت قلب کی نہین ہوسکتی ہی - سینہ پر بالونکا بکثرت پیدا ہونا خصوصاً ہمراہ کثرت کے بالونکا گھونگھر والے اور پیچدار ہونا حرارت قلب پر دلیل ہی اور سینہ بالون سے بالکل خالی ہونا خواہ بہت ہی کم بال سینہ پر ہونے برودت قلب پر دلیل ہی اسلیے کہ فاعل دخان یعنے حرارت نہین ہے جب تو بال کم ہوا ہوے - یا آنکہ یکی بالون کی خواہ مفقود ہونا یا بالونکا یبوست قلب پر اور فقدان رطوبت پر قلب کی دلیل ہی اور ظاہر کرتا ہی کہ قلب مین اگرچہ حرارت ہی مگر مادہ دخانی یعنے رطوبت نہین ہی - اور یہ دلالت یبوست پر اوسوقت تمام ہوگی کہ مزاج کل بدنکا مرطوب زیادہ نہو یا ہوائے مرطوب کی عادت خواہ بلد مرطوب اور سن مرطوب نہو - سارے بدن کی حرارت قلب کی حرارت پر دلیل اوسوقت ہوگی کہ طحال اور جگر کی برودت قلب کی حرارت کی تبدیل نکرتی ہو مطلب یہ ہی کہ اگر تمام بدن گرم ہو اور طحال اور جگر مین برودت ہو اوسوقت حرارت تمے تمام بدن کی قلب گرم نہوگا اور اگر تمام بدن بارد ہو قلب کی برودت پر دلیل ہوگا بشرطیکہ طحال اور جگر کی حرارت قلب کو گرم نکرے - نرمی بدنکی قلب کی نرم پر دلیل ہی اگر جگر کی صلابت اوس نرمی کا مقابلہ نکرے اور صلابت بدن یبس قلب پر دلیل ہی اگر رطوبت جگر اوسکے قابل نہو - حمیات عفونت اگر جگر صحیح ہو قلب کی حرارت اور رطوبت پر دلیل ہین - اخلاق کے ذریعہ سے استدلال یون ہوتا ہی کہ غضب طبعی اور خلقی جو برہ خوگری اور عادت کی نہو اور بیڈھبرک در آنا ہر ایک کام مین اور حرکات مین خفت اور سبکی یہ سب امور حرارت قلب پر دلیل ہین اور ان اخلاق کی اضداد یعنے غصہ کا نہونا اور جبن اور گرانی حرکات مین بشرطیکہ یہ امور استفادا وہام اور عادات سے نہون برودت قلب پر دلیل ہین - بدنکا قوی ہونا قلب کی قوت پر دلیل ہی اور ضعف بدن جو کسی آفت دماغ اور اعصاب کی وجہ سے نہو ضعف قلب پر دلیل ہی - ضعف قلب دلالت کرتا ہی کہ قلب مین کسی قسم کا سوء مزاج ہوا ہی اور قوت قلب کی اعتدال قلب پر دلیل ہی کہ اپنے مزاج طبعی پر باقی ہی اور مزاج طبعی یہ ہی کہ حار غریزی اور روح حیوانی کثیر قلب مین ہو اور التہاب اوسمین نہو اور نہ دخانیت ہو بلکہ نورانی اور چمکتی ہوئی ہوے - حرارت عارضی پر قلب کی شدت التہاب اور دلتنگی دلالت کرتی ہی اور بیشتر اسی حرارت سے کوئی آفت سانس مین پہونچ جاتی ہی اوہام یعنے تصورات بے اصل اونکی دلالت یون ہی کہ جو اوہام فرحت اور امید اور نیک آرزو کی طرف مائل ہون قوت قلب اور اعتدال پر اوسکی دلالت کرتے ہین جو اعتدال قلب کو حرارت اور رطوبت مین اوسکے بحسن اسلوب برپا رکھتا ہی اور جو اوہام مائل بطرف وحشت دہی اور ایذا کی ہون حرارت قلب پر دلالت کرتے ہین اور جو اوہام مائل بطرف خوف اور غم کے ہون برودت اور یبوست قلب پر دلیل ہوتے ہین - جو احوال کہ خاص قلب مین پاے جاتے ہین مثلاً التہاب جو قلب مین پایا جاے یا خفقان جو قلب مین محسوس ہو ایسے بعض احوال خود جدا گانہ مزاج اور کیفیت قلب پر دلیل ہوتے ہین جیسے التہاب قلب

اور بعض احوال بدون قرینہ مزاج قلب پر دلیل نہین ہوسکتے جیسے خفقان اسلیے کہ خفقان جملہ اقسام ضعف قلب اور سوء مزاج قلب کے تابع ہی پس کسی خاص قسم اور کسی خاص امر پر دلیل نہین ہوسکتا ہی بیشتر خفقان مین کثرت بسبب قوت حس قلب کے ہوتی ہی پھر اوسوقت تھوڑی سی وہم اور تھوڑی سی بخار وغیرہ سے جو قلب تک پہونچا ہی خفقان عارض ہوتا ہی۔ کبھی امراض قلب کے بشرکت اور اعضا کے پیدا ہوتے ہین خصوصًا سر اور قم معدہ اور امراض دماغی جواز قسم مالیخولیا اور صرع کے ہین۔ کبھی مشارکت قلب سے خالی نہین ہوتے۔ کبھی بطرف قلب کے انتقال مواد غیر امراض ذات الجنب اور ذات الریہ کا ہوتا ہی۔ ایسے انتقال سے بڑی دشواری پیدا ہوتی ہی اور موجب ہلاک مریض ہوتا ہی۔ اخلاط بُرقی جسوقت مقدار واجب سے کم ہو جائین سب سے پہلے اسکا اثر قلب کو پہونچتا ہی اور مزاج قلب کا تغیر ہو جاتا ہی۔ اگر خالص حرارت خواہ بردت بلا توسط قلب کو پہونچے وہ شخص فورًا مر جائیگا۔ مین نے اکثر برف زدہ کو دیکھا کہ باتین کرتے کرتے پسینا آنے کے بعد مرگیا اور بدون براہ ہونے پسینہ کے بھی مرگیا **علامات قلب امزجہ طبعی کے** مزاج حار طبعی قلب پر کشادہ گی سینہ کی جو اصل خلقت مین دلالت کرتی ہی بشرطیکہ دماغ کی بزرگی بموجب بیان سابق مانع اسکی نہو اسی طرح نبض کا بالطبع عظیم ہونا اور مائل تواتر اور سرعت کی طرف ہونا اور نفس کا عظیم ہونا سینہ پر بالون کی زیادتی خصوصًا بجانب چپ کریہ سب امور قلب کے حرارت طبعی پر دلیل ہین بشرطیکہ اور اعضا کی ترطیب مثلًا دماغ اور جگر کی ترطیب معارض اس حرارت کی بشدت نہو خواہ بلد اور ہوا کی ترطیب معارضہ اس حرارت کا نکرے۔ شدت غضب اور اقدام امور ہائلہ پر اور حسن ظن کا زیادہ رہنا اور درازی امیدون کی کبھی سینہ کا بزرگ ہونا بھی اوسکی حرارت پر دلالت کرتا ہی اگر یہ عظم صدر بسبب دماغ کے بموجب بیان بالا نہو۔ قلب کا مزلن بارد طبعی اور سعہ تنگی سینہ کی دلالت کرتی ہی بشرطیکہ دل سے تنگی نہو جو اوپر مذکور ہو چکی ہی اور نبض کا بالطبع صغیر ہونا اور بالطبع مائل تفاوت اور بطوء کی طرف ہونا۔ ہان اگر کوئی سبب ایسا ہو جو مقتضی سرعت اور صغر نبض کا ہو اوسوقت ان علامات کو دلالت بر بردت قلب پر نہوگی۔ اسی طرح نفس کا صغیر اور مائل بطوء اور تفاوت کی طرف بالطبع ہونا اور ضعف اور کسل کا رہنا اور حلم یعنے بردباری کا بالطبع ہونا یہ نہین کہ ریاضت اور نباوٹ سے غصہ فرو کرکے اپنے کو حلیم بنایا ہو۔ اسی طرح اور اخلاق وعادات مین زنانہ پن ہونا اور عورتون کے ایسے اخلاق ہونے اور دہشت اور حیرت اور بلادت اور حقیر کرنے والی چیزون سے شرمانا اور بدلکا سرد ہونا یہ سب علامات بردوت قلب کے ہین۔ قلب کا مزاج رطب اگر ہو نرمی نبض اور بسرعت متاثر ہونا دن امور سے بغضب یا فرح کرنا اور پھر بہت جلد اوس کیفیت کا جدا ہو جانا یعنے قیام کسی بات کا نہونا (جیسے مثل مشہور ہی کہ گھڑی مین دل اور گھڑی مین شیطان) رطوبت جلدی بھی علامت رطوبت قلب کی ہی اگر یبوست جگر اسکے مقابل نہو مزاج یابس پر قلب کی صلابت نبض اور انفعال مین بطوء یعنے امور وارد کا دیر مین موثر ہونا اور بعد اثر کرنے کے پھر اوسکا پائدار اور ساکن رہنا۔ اخلاق سبعی اور بدنکی یبوست بشرطیکہ رطوبت جگر اوسکے مقاوم نہو۔ حار یابس مزاج قلب کا اور سپر نبض کا ایک مقدار خاص تک عظیم ہونا دلالت کرتا ہی یعنے پوری عظیم نہو جو اقطار ثلثہ کی حد کو پہونچ جاے اور یہ امر اسوجہ سے ہی کہ عظم نبض تو بسبب حاجت کے درکار ہی اور کمی اوسمین مقدار مطلوب سے بوجہ یبوست آلہ کے ہی اور اسی طرح نبض کی سرعت خصوصًا حرکت انقباضی کا سریع ہونا اور نبض کا تواتر اور نفس کا عظیم اور سریع ہونا خصوصًا اخراج ہوا مین سرعت اور تواتر نبض اور بدخلقی اور بے شرمی اور حرکات مین خفت اور شجاعت اور غصہ بہت جلد اور دیر مین خوشنود ہونا بسبب یبوست کے سینہ پر بالون کی کثرت اور کثافت بالون کی بسبب یبوست کے

اور گرہ دار ہونا یا لونکا ملمس بدن کا گرم اور خشک ہونا۔ حار رطب مزاج مین بال کی کمی اور سینہ کی چوڑائی اور نبض کا عظیم ہونا مگر نرمی کے ہمراہ اور سرعت اور تواتر کمتر اوس مقدار سے جو مزاج یابس مین ہوتی ہے بشرطیکہ حرارت مین حار یابس اور حار رطب کی مساوات ہو کراوسوقت غصہ بہت جلد آئے گا اور شدید نہوگا اور ملمس بدنکا حار رطب ہوگا اگر برودت جگر کی بشدت نہو اور یبوست جگر کی اگرچہ کمتر شدت مین فرض کیجاے مقابلہ رطوبت قلب کا نکرے۔ ایسے مزاج حار رطب مین امراض عفونت کی کثرت ہوتی ہے۔ بارد رطب قلب کی نبض عظیم نہین ہوتی بلکہ مائل بطرف صغیر ہونیکے ہوتی ہے اور لین بھی ہوتی ہے سریع اور متواتر نہین ہوتی بلکہ بطی اور متفاوت ہوتی ہے جس قدر مزاج مین رطوبت اور برودت ہو۔ ایسا شخص کسلمند اور ڈرپوک دل مردہ بے موبے عداوت اور بے غصہ ہوتا ہے اور بدن اسکا بارد رطب ہوتا ہے اگر کبد کی تسخین کثیر اوسکے مقابل نہو اور یبوست جگر گو بہ قلت ہو اوسکے مقابل نہو۔ بارد یابس مزاج قلب پر دلیل یہ ہے کہ نبض ایسے شخص کی اسقدر بطی نہین ہوتی اور غصہ اسکو دیر مین آتا ہے اور بعد آنے کے دیر پا ہوتا ہے صاحب کینہ اور بے موہوتا ہے اور بدن سرد ہوتا ہے اور یابس اگرچہ تسخین کثیر جگر کی اور ترطیب قلیل اوسکے مقابل نہو

علامات امراض قلب کے

ازین جملہ دلائل امزجہ غیر طبیعہ بھی کبھی سوء مزاج قلب پر دلیل ہوتے ہین۔ کبھی سوء مزاج قلب پر ضعف اور اختلال قوت دلیل ہوتا ہے اور جو وہان کسی سبب بادی اور امر خارجی کی طرف خواہ کسی امر سابق کی طرف منسوب نہو وہ بھی خواہ مشارکت سے کسی عضو کے وہان ہو وہ بھی دلیل ہوتا ہے۔ پھر اگر خفقان قلب بھی اس دلالت مین اعانت کسی سبب اسباب مذکورہ بالا کی کرے اوسوقت اوس سبب کی دلالت تمام ہو جاے گی اور اگر باوجود ضعف کے نوبت غشی کی پہونچے مرض مستحکم ہوگا خواہ دلالت مین استحکام ہوگا۔ اگر قلب پر کوئی سوء مزاج قوی ہو جاے اور وہ سوء مزاج بلا مادہ بارد ہو یا حار خواہ یابس ہو اوسوقت بدن طریق سل لیے لاغری اور ذوبان مین پڑے گا۔ سوء مزاج حار اور ساذج سے دق مطلق پیدا ہوگی اور بارد سے دق شیخوخت اور دق ہرمی اور سوء مزاج یابس سے ایک قسم کی سل اور دق پیدا ہوگی اور یہ سل اور دق مخالف اوسکی ہے جو ریہ کے سبب سے پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ ریہ اس دق اور سل مین مادوف نہین ہوتا ہے اور نہ اس مریض کو کھانسی لاحق ہوتی ہے۔ اور دق حار سے اوسکو جدائی بوجہ عدم حرارت کے ہوتی ہے۔ علامت سوء مزاج حار یہ ہے کہ نبض سرعت اور تواتر مین طبعی سرعت سے زیادہ ہوگی اور نفس عظیم اور سریع اور متواتر ہوگا بہ نسبت اوصاف طبعی کے اور پیاس کی شدت ہوگی مگر ہواے بارد سے ایسی تشنگی فرد ہو جاتی ہے اور سرد جگہ اور سرد ہوا مین پہونچنے سے راحت پیدا ہوگی اور نخول یعنے لاغری جسم کی عموماً اور اسی طرح ذوبان بھی ہر قسم کا بدون کسی اور سبب کے پیدا ہوتا ہے اور غم اور کرب جنکے ہمراہ التہاب بھی ہوتا ہے۔ سوء مزاج بارد کی علامت نبض کا مائل صغر اور بطو کیطرف ہونا اور تفاوت نبض کا زیادہ اوصاف طبعی سے لیکن اگر سقوط قوت ہو جاے اوسوقت باضطرار تواتر پیدا ہوگا تاکہ ادراک اوس امر فوت شدہ کا کرے جو ان دونون یعنے صغر اور بطو کے نہونے سے جاتی رہی۔ اس سوء مزاج مین ضعف نفس اور اختلال قوت کا بھی ہوتا ہے اور جس شئے مسخن کی طرف از قسم ملموسات خواہ مشمومات اور مذوقات کے رجوع کرین استراحت پیدا ہوتی اور خوف اور جبن اور نرم دلی اور رحمت بافراط ہوتی ہے۔ سوء مزاج رطب کی نبض کا میلان طرف نرمی کے زائد بر لین طبعی اور بسرعت متاثر اور منفعل ہونا اون امور سے جو نفس مین مؤثر ہوتے ہین اور پھر اون آثار کا بسرعت زائل بھی ہو جانا اور حمیات عفونت کا بکثرت حادث ہونا۔ علامت سوء مزاج یابس کی نبض کا یبوست کی طرف مائل ہونا زائد بر یبوست طبعی اور

بدشواری تاثیر موثرات کو قبول کرنا اور پھر جب قبول کرتے قوی اثر ہو یا ضعیف مگر اوسکو قرار اور ثبات رہتا ہی اور بدن کی لاغری اور ذوبان - اور ام کے دلائل بھی مختلف ہوتے ہین اور ام حارہ ابتدا مین اختلاف عجیب نبض مین ظاہر کرتے ہین کہ وہ اختلاف معہود اور معین نہین ہوتا اور نائرہ حرارت بدن مین عظیم ہوتا ہی خصوصًا اعضاے نفس مین اور باوجودیکہ بہت بڑی مقدار زیادہ سرد ہوا کی بذریعۂ تنفس سکے کہ قلب مین پہونچے مگر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ بالکل استنشاق ہوا کا نہین ہوا ہی اور اسی کیفیت کے بعد غشی پے در پے عارض ہوتی ہی - اور ام قلب مین اسید صلابت نبض کی کرنی جسطرح اور ام مین کہاتی ہی واجب نہین ہی اسلیے کہ قلب کا ورم اس درجہ تک کہ نبض مین صلابت آئی پہونچنے نہین پاتا اور قاتل ہو جاتا ہی - انحلال فرد پر آگہی اسباب بادیہ سے ہوتی ہی - بعض اطبا نے کہا ہی اگر قلب مین کوئی قرحہ عارض ہو اور بائین نتھنے سے اوسی زمانہ عروض قرحہ مین خون جاری ہو مریض مرجاے گا اور علامات اسکے بائین طرف کے پرۂ بینی مین درد ہوتا ہی **اسباب جو قلب مین اثر کرتے ہین** یہ اسباب دو قسم کے ہین ایک تو وہ امور جو خاص قلب مین موثر ہین دوسرے وہ امور جو قلب کے علاوہ اور اعضا مین بھی مؤثر ہون جیسے وہ اسباب جو برے خون کو پیدا کرتے ہین خواہ اورام کے پیدا کرنے والے اور انحلال فرد کے اسباب ہین اور جملہ اسباب امراض ترکیب وغیرہ کے جسکو ہم نے بارہا ذکر کیا ہی فن کلیات مین پس یہی اسباب مشترکہ ہین - مگر قلب کے واسطے مخصوص چند اسباب ایسے ہین جو بذریعۂ نفس کے عارض ہوتی ہین اور بذریعۂ انفعالات نفسانیہ کے عارض ہوتے ہین - نفس یعنے سانس جسوقت تنگ ہو یا زیادہ سخونت اور گرمی اوسمین آجاے خواہ زیادہ برودت سانس مین پیدا ہو ضرور ہی کہ قلب کو ان کیفیات سے کوئی آفت پہونچے - انفعالات نفسانی کی تفصیل کو ہماری کتب طبیعیہ مین جہان امور کلیہ کا بیان کیا ہی ملاحظہ کرنا چاہیے وہان ہم نے بیان کردیا ہی کہ انفعالات نفسانی کی تاثیر قلب مین بواسطہ روح کے ہوتی ہی مترجم تفصیلی بیان اور تجربات اسکے اور جو نتائج عمدہ ان انفعالات سے پیدا ہوتے ہین وہ طبیعیات کی کسی مقام پر ہم نے نہین دیکھے فقط دعاوی لسانیہ شیخ وغیرہ کے سن لیے ہان متکلمین اہل اسلام جسوقت امکان صدور معجزات کا انبیا علیہم السلام کی ثابت کرتے ہین کسی قدر تاثیرات نفسانی کا ذکر آجاتا ہی - البتہ فقراے صوفیہ جو طب روحانی کے ماہر ہین اونکے کتب مین برمزو کنایہ ان امور کا ذکر ہوتا ہی - اور مترجم خاکسار نے بھی بعض امور کو اسقدر مجرب سمجھ لیا ہی کہ اگر تاثیرات نفسانی کا برتاو جسطرح لازم ہے کیا جاے تو اکثر ان جھگڑون سے جو طبیبان خرقہ نویس کو کرنے پڑتے ہین اور کچھ اثر علاج کا ظاہر نہین ہوتا ہی نجات مل جاے مین نے تجربات کو بلا تخیل اور ضنت کے اکثر اطبا کو سمجھایا اور جو منافع اور فوائد فوری اون تجربات سے ہوتے ہین اوسپر اون حضرات کو قدرت بھی ہوئی باایمہ پھر وہ لوگ اپنی پستی ہمت سے اسی خرقہ نویسی پر جمے ہوے رہے ایک بھی تو صاحب حوصلہ ایسا نہ برآمد ہوا جو ان تجربات کے فروغ کی ترقی کرتا - لیکن پھر بھی بدل خواستگار ہون کہ اپنے تجربات کو جو اصول اور قواعد سے اس فن کے دریافت ہوے ہین یا آیندہ ہون گے اونکو ایک کتاب مین جمع کرونگا متن جو چیز انمین اسباب مذکورہ سے بافراط ہوگی کہ اوسکی وجہ سے حار غریزی باطن کی طرف جاکر گھٹ جاے جیسے حزن اور ملال مین یہی کیفیت ہوتی ہی خواہ حار غریزی بطرف خارج کے چلا آے جسطرح فرح اور سرور مین یہ بات ہوتی ہی المختصر ان دونون قسم کی افراط سے غشی تک نوبت پہونچتی ہی - بلکہ اگر زیادہ افراط ہو تو منجر بہ ہلاکت بھی ہوجاے گا - غضب کا بافراط ہونا منجملہ امور نفسانی کے بھی ازین قبیل ہی مگر اسکا مورث غشی ہونا خواہ منجر ہلاکت ہونا بہ نسبت اور امور نفسانیہ کے بہت کم ہی اسلیے کہ غضب کمتر مہلک ہوتا ہی - بیماری اور ریاضت وغیرہ انمین اگر افراط ہو

بوجہ تحلیل قوت کے ضعف قلب پیدا کرتے ہین قوانین کلیہ علاج قلب مین ادویۂ قلبیہ مین ہمارا ایک مقالہ خواہ رسالہ جداگانہ ہو کہ اوسکا سمجھنا اور اوس سے فائدہ مند ہونا اوس شخص کو لائق ہی جو قواعد طب کے ہمراہ علوم طبعی کو بھی معلوم کر چکا ہی یعنے اوس رسالہ مین معالجات کلیہ کا بھی ذکر ہی۔ اس مقام خاص پر تو ہم اونھین علاجات کا ذکر کرین گے جو خاص طب سے متعلق ہین (اور وہ تدابیر جو علم اخلاق مین امراض قلب کیواسطے مذکور ہین اونکو بھی یہان ترک کر دینگے) واضح ہو کہ چونکہ قلب ایک عضو رئیس ہی اور ہر ایک رئیس اور اشراف کے معالجہ پر پیش قدمی کرنی خوب سوچ سمجھ کر بارادہ مستحکم واجب ہی مگر اوس معالجہ کی نفع دہی پر جزم اور یقین کا ہونا ضرور ہے یہ معالجہ استفراغ سے کسی خلط عضو مذکور کی تمام ہوتا ہو یا محض تبدیل مزاج سے پورا ہوتا ہو۔ استفراغ ایسا جو قائمقام فصد کے ہو ہم ایسی عمدگی سے اوسپر اقدام کرتے ہین کہ اوسکے دفع ضرر کے واسطے ہمکو اور تدابیر کا ملانا کچھ ضرور نہین ہوتا۔ بلکہ ہمکو التزام ہے کہ اسقدر افراط سے خون کا اخراج نہین کرتے جس سے قوت ساقط ہو جاوے۔ اور اگر کسی قدر سستی قوت مین ہو اوسکا انتعاش یعنے جگانا اور برانگیختہ کرنا فی الفور اوسی دوا سے ہم کر دیتے ہین جو قوت کی برانگیختہ کرنے والی ہین اگر قوت مین کسی مزاج بارد خواہ حار سے ضعف پیدا ہوا ہو۔ اور یہ تدبیر احتیاطی کچھ فقط اوسی ضعف کے دور کرنے سے مختص نہین ہی جو بعد خون نکالنے کے پیدا ہو بلکہ جملہ اقسام استفراغ کے بعد یہی تدبیر احتیاطاً کیجاتی ہی اگرچہ خون کے اخراج کے بعد ایسی احتیاط زیادہ پسندیدہ ہی سوای فصد کی اور تدابیر سے جو ہمکو معالجہ قلب مین استغنا ہی اوسکا سبب یہ ہی کہ خون نکالنا بذریعۂ فصد کے ایسی بات نہین ہی کہ کوئی دوا خارج سی قلب پر وارد ہوتی ہو تاکہ اوسکی مصلح اور مبدل اور زیادتی خواہ کمی اثر مین آمیزش اور تدابیر کی حاجت ہو۔ پھر چونکہ اکثر مستلی ہونا قلب کا خون یا بخار ہی سے ہوتا ہی اور اوسی فساد اور خرابی سے اوسکی صحت اور زوال صحت رہتی ہی اور دونون کے ضرر سے فصد خلاصی دیتی ہی اور کسی اور تدبیر کی حاجت نہین ہوتی۔ پس اگر امتلاء خون سے قلب کو ضرر ہو فصد واسطے ہاتھ کی باسلیق کرنی چاہیے اور امتلاء بخاری مین باسلیق باین ہاتھ کی اور اور قسم کے استفراغات جو بذریعۂ ادویہ کے ہون اونمین اور تدابیر کی بھی شرکت ضرور ہی اسلیے کہ ادویۂ مستفرغہ بدن کی قوت سے صدر کرتے ہین پس ضرور ہی کہ اونکے ہمراہ ادویۂ قلبیہ بھی شریک کیجائین اور یہ ایسی ادویہ ہین کہ بالخاصیت قلب مین قوت پیدا کرتی ہین پس لازم ہی کہ جو دوا استفراغ خلط قلبی کے واسطے مستعمل ہو اوسکے ہمراہ ادویہ ترباقیہ فاذزہریہ بھی ایسی شریک کیجائین جو مناسب قلب کے ہون۔ ایسی اکثر ادویہ کی آمیزش سے نفع زائد ہوتا ہی بلکہ ایک اور چیز سے ان ادویہ ترباقیہ کا نفع یون ظاہر ہوتا ہی کہ یہ ادویۂ ترباقیہ ادویۂ مستفرغہ کو قلب تک اپنے ہمراہ نافذ بھی کر دیتی ہین اور سوائے قلب کے اور اعضا کی طرف ادویہ مستفرغہ کے پہونچنے کو مانع بھی ہوتی ہین۔ تبدیل مزاج کی اگر تجویز ہو تو چار صورتون سے خالی نہوگی یا تبدیل مزاج بارد کی خواہ مزاج حار کی یا مزاج رطب کی یا مزاج یابس کی تبدیل مقصود ہوگی۔ اگر ہمارا ارادہ مزاج بارد کی تبدیل کا ہو ادویۂ حارہ مبدلۃ المزاج کو ادویۂ قلبیۂ حارہ سے ملاکر استعمال کرین گے مگر اسکی بھی رعایت ضرور کرین گے کہ ان ادویہ سے کوئی تحریک درشت کسی خلط کی قلب مین نہو جاوے کہ جرم قلب مین کسی ریح کی کشش سے یا کسی مادۂ ورم پیدا کرنے والیکی کشش سے تمدید پیدا نہو خواہ کسی قسم کی تمدید قلب مین واقع نہو۔ اور اگر مزاج حار کی تبدیل کا قصد ہو اوسوقت ہمکو جرات اور جسارت اس امر کی نہوگی کہ فقط ادویۂ بارده پر اقتصار کرین اسلیے کہ جس جوہر کی غرض سے قلب کی خلقت ہوئی ہی یعنے وہ روح جو قلب مین بھر دی گئی ہی وہ ایک جوہر حار ہی اور اوسکی حرارت غریزی اسقدر نہین ہی جو بدن کو ضرر پہونچاوے اور اوسی روح مین سوء مزاج

قلب سے اگر بحرارت ہو یہ بیات عارض ہوتی ہو کہ اوس روح مین کمی اور تحلل پیدا ہوتا ہو اور وجانیت آجاتی ہو اور کدورت پیدا ہوتی ہو۔ پس جسوقت جرم جگر پر کوئی ایسی شئے وارد ہو جو اس حرارت کو بجھادے اور اوسمین وہ ادویہ حارہ جن سے کہ تقویت حار غریزی کی ہوتی ہو شریک نہون اور یہ تقویت کی خاصیت اون ادویہ مین بسبب حرارت کے نہین ہو بلکہ بنظر ایک خاصیت مزاج کے جو ہمراہ اوسی حرارت کی ہو خاصیت تقویت روح کی اون ادویہ مین ہو بہر حال جب دواے مطفی بدون شرکت ادویہ حارہ مقویہ حار غریزی کے جگر پر وارد ہوگی ممکن ہو کہ ایسی دوا اصل کو یعنے روح کو مضر ہو اگرچہ فرع کو یعنے جرم قلب کو بنظر حرارت کے اطفاے کے نافع ہوگی مگر ایسا نفع تعدیل حرارت جرم قلب کا کس کام کا جس سے حرارت روح کی منقطع ہو جاے۔ اسی لحاظ سے علماء متقدمین یعنے اطبا رسا لبقین سعالجہ سوء مزاج حارین قلبیہ کو ادویۂ باردہ مین ضرور ادویۂ حارہ قلبیہ کو شریک کر دیتے تھے اس اعتماد پر کہ اگر طبیعت مدبرہ بدن قوی ہو ادویہ مبردہ اور مسخنہ مین تمیز کرے گی پس ادویۂ مبردہ کو قلب پر وارد کرے گی اور ادویہ حارہ قلبیہ کو روح پر وارد کرے گی ادویہ مبردہ سے حرارت قلب کی تعدیل اور ادویہ حارہ قلبیہ سے روح غریزی کی تقویت پیدا ہوگی اور اگر قدماے اطبا کوئی دواے معتدل یا قریب باعتدال ایسی پاتے تھے جو مقوی روح کی باخاصیت ہو جیسے گاؤزبان ایسی دوا کے استعمال اور شرکت مین اونکا اہتمام زیادہ رہتا تھا۔ اور اگر طبیعت ضعیف ہو چکی ہو اور تمیز کی قوت باقی نہین ہو اوسوقت پھر کوئی تدبیر نافع نہین ہوتی۔ کبھی استعمال ادویہ حارہ قلبیہ کی حاجت اسواسطے ہوتی ہو کہ ادویۂ باردہ از قسم جواہر معدنی کے مستعمل ہوتی ہین جنکا نفوذ بہت کم ہو اور ثبات یعنے بحال خود باقی رہتا اونکا زیادہ ہو اور جزء بدن ہوکر باقی کا فضلہ بن جانا جو ہضم پر موقوف ہو اون اجزاء معدنی مین نہین ہوتا لہذا ادویہ حارہ قلبیہ ہمراہ ایسے احجار معدنی کی آمیزش ضرور ہوتی ہو بلکہ ان ادویہ حارہ کے ہمراہ اونکا بھی کسی قدر نفوذ قلب مین ہو جاے اور طبیعت مدبرہ بدن تمیز کرکے اون ادویہ باردہ کو قلب تک پہونچاے چنانچہ زعفران کی شرکت قرص کافور مین اسی غرض سے تجویز ہوئی ہو کہ زعفران کے ہمراہ اجزاء قرص کافور کے سب کی قلب تک پہونچ جاتے ہین۔ پھر اب قوت طبیعیہ کو اختیار ہو جسقدر اوسے تصرف ممکن ہو جاے تو اثر زعفران کو قلب تک نہ پہونچنے دے اور فقط اسی قدر فعل کرے اور اگر زیادہ قوی ہو اثر زعفران کا روح تک پہونچاے اور قلب کو اوسکی حرارت سے باز رکھے اور ادویۂ مبردہ قرص ہناسے تعدیل مزاج جرم قلب کی کرے۔ اور یہ طریقہ آمیزش ادویہ حارہ کا زیادہ تر نافع ہو اور بہت آسان ہو طبیعت پر بہ نسبت اسکے کہ صرف مبردات کا استعمال کیا جاے پھر یہ بھی تو ایک ضرر ہو کہ فقط ادویہ باردہ جو یہ کا نفوذ بھی اچھی طرح بدون آمیزش ادویۂ حارہ کے نہین ہوتا ہو اور راہ مین ٹھہر جاتی ہین جن لوگون نے براہ تجویز جدید کے زعفران کو قرص کافور سے ساقط کر دیا ہو اور اونکا خیال یہ ہو کہ اوائل اطبا کی تجویز مین اصلاح دی ہو اونکا یہ فعل قرص کافور کے فائدہ کو بہت کم کر دیتا ہو اور اونکو اس قلت نفع کی خبر نہین ہو۔ مزاج حار جو قلب کو عارض ہو اوسکا علاج رطوبت فواکہ سے کیا جاتا ہو خصوصاً رب تفاح شامی اور سفرجل سے کہ بہ شدید النفع ہو اور کیا خوب دوا ہو کہ جسکی خواہش ہو اور ہم آیندہ بیان کرینگے اور طلا اور ضمادات مطفیہ سے جنمین مقویات قلب بھی شریک ہون علاج کیا جاتا ہو۔ اور اگر سبب سوء مزاج حار کا کوئی مادہ ہو اوسکا استفراغ کیا جائیگا۔ سوء مزاج بارد کا علاج ادویہ معاجین کبار سے کیا جاتا ہو جنکو ہم بیان کرینگے اور شراب ریحانی سے اور ریاضات معتدلہ اور ضماد اور طلاء حار سے جو خوشبو ہون اور جو مناسب قلب کے ہون مین داخل ہون اور غذاے حار سے اوسی قدر جو نافع ہو علاج کیا جاتا ہو اور اگر سبب اس سوء مزاج

بارد کا کوئی مادہ ہوگا استفراغ کیا جائیگا اور علاج سوء مزاج یابس کا محتاج غذاے کثیر کا ہی جو ترطیب پیدا کرے اور غذا کے بعد حمام مین داخل ہونا چاہیے اور آبزن کا استعمال کرنا چاہیے اور مریض کو آسودہ حالی مین رکھنا چاہیے اور حرکات متعبہ کا ترک اور آسائش و آرام کی تدبیر سرد پانی پلانے کا التزام - اور اگر ہمراہ یبوست کے برودت ہو اسوقت زیادہ سرد پانی نہ دینا چاہیے اور تعدیل مزاج بذریعۂ ادویہ اور مشروبات اور غذا کی کرنی چاہیے اور زیادہ سونا انکو لازم ہی بعد گرم گرم طعام کے جو مزاج مین حار ہو اور اگر کوئی مادہ سبب یبوست کا ہوگا اوسکا استفراغ کرین گے - تفصیل اس معالجہ اور تدبیرات کی عنقریب معلوم ہوگی کتاب چہارم مین جب ہم علاج دق اور ذبول کا بیان کرینگے - علاج سوء مزاج رطب کا یہ ہی کہ تلطیف تدبیر یعنے تقلیل غذا کی کرین اور ادویہ مجففہ کا استعمال کرین اور ریاضات معتدلہ کا التزام رکھین اور منوات قبل طعام کے حمام مین جائین اور آبہاے گرم مزاج سے نہائین اور گرم پانی مین بدنکو تر رکھین اور مسہلات اور مدرات کا زیادہ استعمال کرین اور شراب قوی بمقدار قلیل خوشبو اور غذاے محمود الکیموس ایک خاص مقدار پر نہ انیکہ زیادہ بمقدار کثیر کھائین - اور اگر ہمراہ رطوبت کے حرارت ہو حمام سے پرہیز کرنا چاہیے اور جماع سے بھی اجتناب کرین اور اگر مادہ رطب خواہ حار رطب ہو اوسکا استفراغ کرنا چاہیے **ادویہ قلبیہ کا بیان** ادویۂ قلبہ تمام و کمال تو الواح اور جداول مین ادویۂ مفردہ کی تلاش کرنی چاہیے لوح مین اعضاے نفس کے اور بقدر حاجت اسوقت کے ہم ایسی ادویہ کا ذکر کرتے ہین جو بمنزلہ رؤس اور اصول کی ہین اب ہم کہتے ہین کہ ادویہ قریب باعتدال جیسے یاقوت اور زبرجد سیاہ اور فیروزہ اور چاندی سونا اور گاؤزبان اور ادویۂ حارہ جدوار اور درونج مشک عنبر زرنباد و قرنفل ابریشم خام کراور زعفران اور دونون بہمن کہ بعجلت نفع کرتے ہین اور قرنفل عجیب النفع ہی اور عود خام اور بادرنجبویہ اور تخم بادرنجبویہ ایضاً بادروج اور تخم اوسکا اور شاہسفرم یعنے تلسی اور اوسکے بیج اور قاقلہ اور کبابہ اور فلنجمشک خصوصاً تخم اوسکا اور برگ ازرج اور ساذج ہندی اور راسن عجیب النفع ہی - ادویۂ بارد مروارید موتی اور کہربا اور زبرجد اور کافور صندل گل سرخ اور طباشیر اور طین مختوم اور تفاح اور کشنیز تر **مقالہ دوسرا جزئیات امراض مفصلہ مین** ازانجملہ خفقان اور اسباب خفقان کا بیان ہی - خفقان ایک حرکت اختلاجی یعنے حرکت مکانی ہی جو قلب کو عارض ہوتی اور سبب اسکا جو چیز کہ قلب کو ایذا دے اور وہ سبب خاص قلب مین یا غلاف قلب مین خواہ اون اعضا مین ہو جو متصل بہ قلب ہین اعضاء مجاورہ اور مشارکہ سے اور کبھی کسی مادہ خلطی سے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہی اور کبھی سوء مزاج ساذج سے بھی پیدا ہوتا ہی اور کبھی ورم سے اور کبھی انحلال فرد یعنے تفرق اتصال سے پیدا ہوتا ہی اور کبھی کسی سبب غریب سے بھی پیدا ہوتا ہی مترجم سبب غریب سے مراد یہ ہی کہ مادہ کسی عضو خسیس کا عضو رئیس کیطرف منتقل ہوتا ہی مثلاً مادہ خناق کا یا ذات الجنب کا قلب کیطرف منتقل ہوکر خفقان پیدا کردے **متن** کبھی حس شدید جو قلب کو ہو اوس سے بھی خفقان پیدا ہوتا ہی - مادہ خلطی جو سبب اس مرض کا ہی کبھی دموی ہوتا ہی اور کبھی رطوبت بلغم اور کبھی سوداوی اور کبھی صفراوی اور کبھی ریحی اور ریحی خفقان سب اقسام سے اخف اور اسہل ہوتا ہی - جو خفقان سوء مزاج ساذج سے ہو وہ اسطرح پر ہوتا ہی کہ ہر ایک مزاج ساذج جو غالب اور زیادہ از حد اعتدال ہو موجب ضعف ہوتا ہی اور جو ضعف قلب ہی جب تک کسیقدر اوسکا بقیہ رہتا ہی کسی قسم کا اضطراب قلب پیدا کرتا ہی جیسے کہ قلب اپنی ذات سے اوس ایذا کو دفع کرتا ہی جو سوء مزاج قالب سے اسے پہونچتی ہی پس اسی سبب سے خفقان پیدا ہوتا ہی - جب خفقان مین افراط ہوتی ہی غشی کی طرف منتقل ہوتا ہی اور افراط غشی سے ہلاک مریض واقع ہوتا ہی - ایسے خفقان کو ہر ایک قسم کا سوء مزاج ساذج پیدا کرسکتا ہی - ورم حار ابتدا مین بشدت خفقان پیدا کرتا ہی اوسکے بعد غشی اوسکے بعد

مہلک ہوتا ہو۔ ورم بارد کا حال بھی قریب ورم حارکے ہو مگر یہ ورم بیشتر تھوڑی سی علت دیتا ہو۔ اسی طرح اختلال فرد بھی خفقان پیدا کرتا ہو اور وہ سلاً بھی مورث خفقان ہوتے ہین جو مجاری خون اور روح قلب مین خواہ اون مجارین جو قریب قلب کی ہین پرین خواہ اون عروق مین پڑین خشونت ہین اور اجزا ریسے وہ عروق ہین۔ جو خفقان سبب غریب سے پیدا ہوا وسکی مثال یہ ہو کہ اوجاع قیمیہ یا اوجاع مسنہ کا انتقال قلب کیطرف ہو مثل خناق اور ذات الجنب وغیرہ کے خواہ زہریلی دواؤن کے استعمال سے خواہ گزندہ حیوانات زہریلے کے کاٹنے سے اسی طرح وہ خفقان جو اون حیات اوکیڑون کی وجہ سے پیدا ہوتا ہو جو شکم مین پیدا ہوتے ہین خصوصاً جب کیڑے اوپر کے مقامات مین لبد ٹھہرنے غذا کی اور ثقل کی جرم مین جیسے معا مستقیم اور امعاء دقاق تک پہونچین۔ کثرت سے خفقان بمشارکت معدہ کے اسطرح پر ہوتا ہو کہ فم معدہ مین کوئی خلط لزج بلغمی رجاجی یا خلط لذاع صفراوی ہو خواہ طعام اوسمین فاسد ہو جاتا ہو۔ مشارکت جملہ اعضا سے اسطرح خفقان عارض ہوتا ہو جیسے حمیات اور خصوصاً حمیات وبائیہ مین۔ مشارکت غلاف قلب سے بھی خفقان پیدا ہوتا ہو اسطرح پر کہ غلاف مین ورم نرم عارض ہو خواہ ورم صلب پیدا ہو جو خفقان لطافت حس قلب سے پیدا ہوتا ہو اور سکے مریض کو خفقان اندک مسیح سے اوٹھتا ہو جو درمیان قلب اور غلاف قلب کے پیدا ہوتی ہو خواہ جرم غلاف مین یا عرو قمین قلب کے پیدا ہوتی ہو اسی طرح تھوڑی سی کیفیت بارد وہ خواہ حارہ جو قلب تک پہونچے تا انیکہ سرد پانی پینے کے بعد جو برودت پیدا ہوتی ہو اوس سے بھی خفقان عارض ہوتا ہو بدون اسکے کہ اس کیفیت برد سے کسی قسم کا ضعف افعال قلب مین پیدا ہو۔ جو خفقان مشارکت سے معدہ کے پیدا ہو کبھی وہ اسطرح پر بھی ہوتا ہو کہ اوسمین کوئی خلط موجود ہو خواہ بمشورفم معدہ مین ہون خواہ وہ سستی جو بعد قی شدید کے عارض ہوتی ہو کہ اوسوقت اوسکی تمیز باقی نہین رہتی کہ یہ کیفیت فم معدہ مین ہو یا خاص قلب مین۔ بیشتر اختلاج فم معدہ مین اور خفقان قلب مین عارض ہوتا ہو اور دونون مترادف یعنے یکے بعد دیگرے پیدا ہوتے ہین اور خفقان قلبی سے زیادہ تر مشابہ ہوتے ہین۔ کبھی خفقان مشارکت سے ریہ کی پیدا ہوتا ہو جسوقت ریہ مین اوس طرف سدہ پڑین مبدء سے متصل قلب کی ہو پھر اوسوقت نفوذ نفس کا اچھی طرح نہین ہوتا اور یہ خفقان منذر اوس ضیق نفس کا ہے جسمین امان ہلاکت سے نہین ہو۔ کبھی خفقان قلب بسبب بحران کی ہوتا ہو اور بسبب اون حرکات کے جو اخلاط کو عارض ہوتے ہین بطرف بحران کی اور اوسکی توضیح ہم مقام بحران مین کرین گے۔ جو شخص شکایت ایسے خفقان کی بعد کسی مرض کے کرے اور اوبکائی بھی آرہی ہون اور زیادہ مقدار صفرا کی قی مین برآمد ہوتی ہو اور پھر اوبکائی ہمیشہ نہی رہے یہ خفقان منذر بہ تشنج ہی **علامات** خفقان کے جملہ اقسام پر نبض مختلف جو صحت طبعی سے اختلاف مین نرہی ہو دلالت کرتی ہو اور یہ اختلاف محسوس ہوتا ہو عظم اور صغر اور سرعت اور بطو اور تفاوت اور تواتر مین اور اکثر خفقان کی نبض مشابہ اصحاب ربو یعنے دمہ والون سے ہوتی ہو۔ خفقان رطب پر زیادہ نرمی نبض کی دلالت کرتی ہو اور قلب مریض مین احساس اس قسم کا ہوتا ہو جسطرح کہ اوسکا قلب رطب سے اولٹا پلٹا جاتا ہو۔ دموی قسم پر خفقان کی علامات حرارت اور التہاب اور سرعت نبض اور عظیم ہونا نبض کا غیر وقت خفقان مین۔ اور جاع سے و نیز ہوائے بارد وغیرہ سے یہ لوگ بالقصد منتفع ہوتے ہین۔ صفراوی خفقان پر جو کمتر واقع ہوتا ہو امراض صفراویہ دلیل ہوتے ہین جو اوسی خفقان کے تابع اور بعد مین ہوتے ہین اور صلابت تھوڑی نبض کی اور التہاب کی شدت سوداوی خفقان پر غم اور وحشت اور صلابت نبض کی دلیل ہو۔ ریحی سا فج پر سرعت اوس خفقان کا متحمل ہونا اور خفت اور سبکی اوس گزند کی جو قلب کو پہونچے اور کمی اختلاف نبض کی۔ ورمی خفقان پر جو کہ جرم قلب یا غلاف قلب مین ہو وہی علامات دلالت کرین گے جو دونون قسم کے اورام مین مذکور ہون گے۔ اور اختلال اور زائل ہونے پر بسبب زوال ورم دلیل ہوگا۔ جو خفقان سموم خواہ گزند حیوانات کی وجہ سے عارض ہوا وسمین اسباب سے اوسپر استدلال کیا جائیگا اور دیگر اسباب مذکورۂ بالا کی غیر موجودگی بھی

اوسپر دلیل ہوگی - اسی طرح جو خفقان دیدان کی وجہ سے پیدا ہو - اور جو خفقان سوء مزاج حار سا فج سے پیدا ہوا وسمین التہاب شدید بدون احتباس ایسے رطوبات کے ہوتا ہو جسمین قلب آغشتہ اور ڈوبتا ہوا نظر آوے اور سرعت نبض اور تواتر نبض کا اگر چہ غیر وقت ہیجان مین خفقان کے وہ سرعت اور تواتر ہو دلیل ہوتا ہو اور یہ بھی ہو کہ وہ خفقان بعد اسباب سنخہ غیر مادیہ کے ہوتا ہو اور دق وغیرہ مین بھی ایسا ہی خفقان عارض ہوتا ہو - اور اسی طرح جو بروسا فج کے مادہ سے پیدا ہوا وسپرادی کے اسباب جو حرارت غریزیہ کی فرد کرنے والی قسم استفراغات سے ہون خواہ امراض برودت پیدا کرنے والی اور ہوائین سرد وغیرہ اور نبض لیلی اور متفاوت جو غیر وقت خفقان کے ہو یہی سب امور دلیل ہوتے ہین - جو خفقان سدد ون سے عارض ہو اوس پر اختلاف نبض کا صغر اور کبر اور ضعف اور قوت مین اور عدم امتلا دلیل ہو - جو خفقان لطیف حرارت قلب یا تھوڑی سی یبس سے (جو قلب مین پیدا ہو یا تھوڑی سی ایذا سے قلب سے پیدا ہو) حادث ہوتا ہو اوسکی شناخت قوت سے نبض کی اور صحت نفس کی اور سلامتی جملہ اعضا اور قوت نبض اور اوسکا عظیم ہونا بڑی قوی دلیل اوسپر ہوتی ہو اور بتاکید دلالت ہوتی ہو اس امر سے کہ بدن باوصف پے در پے ہلانے اور جنبش دینے خفقان سے آفات سے سلیم ہوتا ہو اور قوت بحال خود محفوظ ہوتی ہو اور عادت مریض کی افعال مین صحیح رہتی ہو - اور اکثر یہ قسم اونھین لوگون کو عارض ہوتی ہو جنکے چہرون پر آثار انفعالات نفسانی کے زیادہ نمایان ہوتے ہون مثل غضب اور فرحت وغیرہ - جو خفقان مشارکت سے تمام بدن کی عارض ہو جیسے کہ حمیات مین اوسکے دلائل خود ظاہر ہین اسی طرح خفقان بحران کے دلائل واضح ہین - اور جو خفقان بسبب معدہ کے پیدا ہوا وسپر دلائل احوال معدہ کے اور خواہش آب وغذا کی اور اوسکی خرابی وغیرہ اور اسی طرح جو شئی معدہ سے براہ تی وغیرہ کے برآمد ہو اور خیالات اور تلی اور ہیجش کا مرور ہ یہ سب امور اوسپر دلیل ہوتے ہین اور بروقت گرسنگی کے اوس خفقان مین خفت ہوتی ہو لیکن اگر کسی سبب صفراوی سے جو فم معدہ پر بروقت خلو معدہ کے رزش کرتا ہو خفقان پیدا ہوا وسمین خفت نہوگی - اور یہ بھی اوسکی شناخت ہو کہ جسوقت غذا کا ہضم شروع ہوتا ہو اوسوقت اس خفقان کی بھی شدت ہوگی جو خفقان بمشارکت رہہ کے ہوتا ہو اوسکی شناخت یہ ہو کہ مریض ہر وقت معرض آفات ربو کا رہتا ہو اور علامات رطوبت ریہ کے اور انسداد مجاری نفس جملہ علامات جو ربو مین مذکور ہوے سب اوسمین موجود ہوتے ہین - اور جو خفقان بسبب حمیات کے عارض ہو اوسپر وہی دلائل جو باب حمیات مین مذکور ہین دلالت کرتے ہین - ازانجملہ یہ بھی ایک شناخت کامل اوسکی ہو کہ لعاب منھ سے بہتا ہو اور درد کی دو قسم سبکو عاض نیفے گزندہ اور وجع غارز یعنے خلندہ کہتے ہین دفعۃً فم معدہ مین پیدا ہوتی ہو **علاجات کلیہ خفقان کے** جملہ اقسام خفقان کے جو مادی ہون اونمین استفراغ مادہ سے نفع ہوتا ہو - دموی خفقان مین فصد سے خون زائد جسکی مقدار اندازۂ مطلوب کو پہونچ گئی ہو مفید ہوتی ہو اور غذا کی مقدار مین تعدیل مقدار اور کیفیت حرارت اور برودت کا اعتدال مفید ہوتا ہو - اور اگر خفقان کے دورے پڑتے ہین خواہ کسی فصل مین مثل ربیع اور خریف کے عارض ہوتا ہو واجب ہے کہ نوبت سے خواہ زمانہ اور فصل عروض سے پہلے فصد کیجاے اور تلطیف غذا کرین اور ایسی چیزین تناول کرین جو مقوی قلب ہین - جو خفقان خلط بلغمی سے عارض ہوا ہو لازم ہو کہ ایسی قوی اور مناسب ادویہ سے اوسکا اخراج کرین جن دواؤنکا اثر قلب تک پہونچے - مناسب ترین ادویہ ایسے ایارجات کبار ہین جو رطوبات لزجہ کا اخراج کرتے ہین - اگر خون سوداوی سے خفقان کا عروض ہو اوسکا علاج فصد اور تعدیل مزاج جگر کی ہو تاکہ تولید سودا کی نہ کرے چنانچہ باب امراض کبد مین اسکا ذکر

ہم کرین گے - اور اگر مجرد خلط سوداوی سے یہ خفقان پیدا ہوا ہو سو علاج یہ ہو کہ ایارج رونس حکیم اور ایارج لوفازیا اور جملہ مسہلات سوداسے جو دور کرکے مقام سے اس خلط کو کھینچ کر اخراج کرتے ہین استفراغ کرین اور استقراج کے بعد پھر تعدیل مزاج باقی رہجائیگی خفقان بارد کا علاج مسخنات سے اور خفقان حار کا مبردات سے خصوصًا وہ مبردات جو ادویۂ قلبیہ مین داخل ہین - جو خفقان مشارکت سے معدہ کے ہو اگر خلط غلیظ اوسکا سبب ہو بعد طعام کے قی کرانی چاہیے اور بعد تناول ملطفات معروفہ کے جیسے تناول مصارۂ ترب کا سکنجبین کے ہمراہ اور بعد قی کرانے کے اسہال ایارجات کبار سے جیسے لوغازیا اور بنادر لیطوس اور ایارج فیقرا جو شحم حنظل سے اور افتیمون اور غاریقون سے قوی کی گئی ہو - اور اگر صفراے لذاع سے خفقان پیدا ہو تقویت معدہ کی ریوب فواکہہ اور فواکہہ خوشبو سے کی جاے جیسے تفاح اور سفرجل خصوصًا بعد طعام کے اور کشنی وغیرہ سے اور طبیعت کا اماله نرمی کی طرف کرنا چاہیے اور ایسی چیزون کی پرہیز کرین جو مستحیل بہ صفرا ہو جاتی ہین اور معدے کی تعدیل کی تدبیر کرنی چاہیے - اسیطرح اگر طعام معدہ مین فاسد ہو جاتا ہو تو ایسی تدبیر کرین جو ہضم غذاے فاسد پر قادر ہو جاے جسطرح باب معدہ مین ہم بیان کرین گے - جسطرح طبیب پر واجب ہے کہ ان تدبیرات سے قطع سبب مرض کا کردے اسیطرح پر ضرور ہے کہ متفعل یعنے عضو علیل کی جو قلب ہو تقویت بھی ایسی کرے کہ ان ادویہ کے ضرر کو قبول نہ کرے اور فقط قطع سبب پر اقتصار نہ کرے اور تقویت کو چھوڑ دے بلکہ واجب ہو کہ بالالتزام ادویۂ قلبیہ سے تقویت قلب کی بھی کرتا رہے - خفقان مین ایک مثقال گاؤزبان سفوف کرکے شب کو بروقت خواب کے تناول کرنا اور پے در پے چند شب اسبطرح پھانکنا بہت نافع ہو - مجربات مین سے یہ ہو کہ بقدر ایک تولہ کے قرنفل ذکر بارہ مثقال دودہ ملاکر نہار استعمال کرین - اسیطرح ایک مثقال مرزنجوش آب سرد مین استعمال کرین اگر حرارت ہو یا شراب ملاکر استعمال کرین اگر حرارت نہو اور چند روز پے در پے اسیکا استعمال جاری رہے - صاحب خفقان کو یہ بھی مفید ہو کہ ہمیشہ اوسکے قریب خوشبوہاے مناسب رکھی رہین اور بخورات معطرہ دھونی لیجاے اور شمومات خوشبو کا بھی استعمال رہے - اور جس شخص کو خفقان حار ہو لازم ہو کہ جس کروٹ پہلو بدلے اوسی طرف اوسکے بچھاونپر خوشبو گلاب اور کافور اور صندل اور روغنہاے باردہ کے رہے اور تھوڑی ادویۂ لطیفہ حارہ بھی آمیز کیجائین مثلًا مشک اور زعفران اور قرنفل ہان اگر حرارت سے دشواری پیدا ہو اور سوفت فقط خوشبوہاے بارده پر اقتصار کرین گے - اور اگر مزاج بارد سے خفقان پیدا ہوا ہو تو مشک اور عنبر کا سونگھنا مفید ہو اور روغن بان اور روغن انیسون کافور اور غالیہ خواہ مثل اسکے یا اوسکے قریب اقسام مختلفہ اور غالیہ جو مرکب مشک وغیرہ سے ہو اور مناسب مزاج مریض کے ہون وہ بھی مفید ہین - ہم اسجگہ زیادہ بیان تعداد ادویۂ قلبیہ مین نہین کرتے اور جملہ ادویۂ حارہ اور باردۂ قلبیہ کو ذکر نہین کرتے اسلیے کہ وہ سب کے سب نقشہ جات اور جدولہاے اعضاے نفس مین ادویۂ مفردہ جلد دوم کے مندرج ہو چکین وہان سے ہر ایک شخص ملاحظہ کرسکتا ہے - خلاصہ یہ ہو کہ جو دوا خوشبو ہو وہ دواے قلبی ہو اور با انیسمہ ہمنے مکرر ایسے ادویہ کو اس مقام سے پہلے بیان کیا ہے - وہ مریض خفقان جسکو ہمراہ خفقان کے اوبکائی بھی آتی ہو اور جسکو ہم نے اوپر اقسام روی مین لکھا ہے ایسے مریض کا علاج خصوصًا اگر ہمراہ خفقان کے بقیہ تپ کا بھی ہو یہ ہو کہ جو کے ستو آب گرم سے پہلے دہوئے جائین اوسکے بعد سرد کرکے اور دس درہم شکر ملاکر پلاے جائین کہ اگر قی بھی کردے گا جب بھی نفع ہوگا اور اگر شکر بوجہ شدت تہوع کے ناگوار ہو اوسکے عوض حب الرمان کا استعمال کرین اور دونون پنڈلیان مضبوطی اور استواری سے باندہ کر کافور کا استنشاق کرایا جاے خواہ مثل کافور کے اور کوئی شئے ہمراہ سرکہ کے اور سرکہ پر خرفہ اور چیڑے صندلین کی

پانی مین بھگو کر رکھے جائین کافور وغیرہ ملاکر۔ اکثر ہیجان خفقان کا ہو کر داہنی طرف کو مادہ دفع ہوتا ہو اور خفقان مین سکون پیدا ہوتا ہو علاج خفقان حار کا یہ خفقان اگر مادی ہو اور استفراغ مادہ کرنے کے بعد اثر اوس مادہ کا کسی قدر باقی رہجاے یا آنکہ خفقان حار بلا مادہ ہو دونون صورتون مین تغذیہ مریض کا ایسی غذا سے چاہیے کہ مقدار اوسکی کم ہو اور نفع زیادہ کرے جسطرح روٹی گلاب اور شراب ریحانی مین بھگو کر یا روٹی شربت سیب مین بھگو کر یا روٹی مربۂ سیب مین یا روٹی اوس دوغ مین بھگو کر جو قریب منتہے اور مسکہ لگانے کے پہونچا ہو یعنے ابھی ترش نہوا ہو یا میٹھا ہو یا سادہ ہی جو زیادہ ترش نہو اور کدو اور چولائی کا ساگ اور سرد ترکاریان پھر اگر مریض کو تحمل گوشت کی غذا کا ہو قریص اور بلام بچہ ہاے کبک سے خاص کر ایسے مریضون کو اس مرض مین دینی چاہیے تا انیکہ سرد مزاج والے کو بھی وہ اقسام مخصوص جو انھین گوشت کے اقسام سے بناے گئے ہین اور یہ تینون اقسام قریص اور بلام اور مخصوص مین عصارات فواکہہ اور انگور خام اور سیب ترش اور سرکۂ تیز مین طیار کیے جاہین اور گلاب اور آب بید سادہ اونمین چھڑکا جاے۔ اور اگر حماض اترج خواہ ترشاۂ نیبو کا بہم پہونچے وہ نہایت درجہ نافع ہو۔ اگر مرض مین شدت ہو سرد پانی خواہ برف کا پانی گلاب ملاکر ایک ایک گھونٹ پلانا چاہیے اور اسی طرح جرعہ جرعہ شراب فواکہہ اور شراب تفاح شامی وغیرہ پلانی چاہیے ایک کے بعد دوسری شئ بدل بدل کر۔ اگر اوسمین کافور حل کرنا کسی مصلب سے منظور ہو یہ بھی کر سکتے ہین بیشتر حاجت اسکی ہوتی ہو کہ فقط دوغ بمقدار ایک رطل خواہ دو رطل پلانے پر اقتصار کرین اور اسی کو بجاے غذا سے مریض تجویز کرین پھر اسکی تقویت لباب خبز اور نان تنک سے اگر کرنی منظور ہو یہ بھی جائز ہو اور اگر قوت ضعیف ہوا و ر اون مبردات سے حرارت غریزی کے بجھ جانے کا خوف ہو ضرور اوسوقت ہمراہ ان مبردات کے کبابہ اور قاقلہ اور برگ اترج ملانا چاہیے۔ ایضاً کشنیز اور کافور اور گل سرخ طباشیر تاکہ تعدیل اون مبردات کی کرین۔ کافور بان ایسی عمدہ دوا ہو کہ اوسکے استعمال پر ہر وقت جرات کرنی چاہیے اور اوسکی ضرر حرارت سے کچھ خوف نہ کرنا چاہیے اور جو چیز پلانی منظور ہو خواہ کھلانے کی اشیا رسب مین ملاکر اور جو قدر شربت اسکا ہو پورا پورا جسطرح عادت اس کے استعمال مین جاری ہو استعمال کرنا چاہیے اور اسی طرح عرق گاؤزبان کا بھی استعمال بے دھڑک کرنا جائز ہو۔ کبھی ایسے خفقان مین استعمال ایک درہم ریوند چینی کا آب سرد مین چند روز پے در پے نافع ہوتا ہو۔ کوشش زائد کرنی چاہیے کہ ہوا بدرجۂ غایت سرد ہو اور نضوخات اور مشمومات خوشبو کا فور سے مرکب ہون خواہ صندل سے ہر وقت طیار رہین کچھ خوف کی بات نہین ہو اگر ان خوشبودوان پر شراب اسقدر چھڑکین کہ عطریت ادویہ کو قلب تک پہونچا دے۔ مریض خفقان کو تبدیل ہوا بھی مفید ہو کہ ہواے گرم سے ہواے سرد کی طرف لیجائین کہ اس سے بھی اوسکی صحت عود کرتی ہو۔ واجب ہو کہ قلب پر اضمدہ کے لگانے سے غافل نہون اور وہ ضمادات صندل اور گلاب اور ماء الحلاوین یعنے کوزۂ آہنگران کا پانی اور کافور اور گل سرخ اور طباشیر اور عدس سے بناکر خاصکر اوسکے فواد اور دل پر لیپ کرین حمیات مین انکے ضماد مذکورہ لگانے کی زیادہ حاجت ہو۔ مرکبات ادویہ جو اس مرض مین نافع ہین جیسے قرص کافور کو زعفران ملاکر ہمراہ شربت حماض اترج کے استعمال اور اوسمین برگ اترج بھی داخل کی ہو اور دواء المسک عشرین اور مفرح بارد نسخہ جید اوس خفقان کے واسطے جو زیادہ حار نہو طباشیر چار جزو عود ہندی سک ہر واحد ایکدرہم کافور نصف درہم تین درہم آب ترنجبین سے قرص طیار کرین اور ہر ایک قرص بوزن نصف درہم کی ہو دوسرا نسخہ نوع ایک جزو کافور ربع جزو صندل ثلث جزو کا مرارید کربالسد

عود ہندی گل سرخ ہر واحد ایک جزو گاؤزبان دو جزو آب سیب مین پیسکر قرص طیار کرین مقدار شربت ایک درہم سے ایک مثقال تک اور دوا جو اس سے بھی قوی تر ہو حرارت کے بجھانے مین تخم کاسنی طباشیر گل سرخ صندل تخم خرفہ گاؤزبان کشنیز خشک بسد کر بامروارید سب کو پیسکر اسمین سے بوزن دو درہم کے تناول کرین کہ نہایت عمدہ ہو۔ اگر حاجت زیادہ ہو طباشیر اور صندل زرد سر واحد ایک جزو کافور ربع جزو مقدار شربت دو درہم نسخہ دوسرا انشاستہ کہربائے شمی مروارید بادرنجبویہ فلنجمشک شب یمانی بریان ہر واحد تین جزو کشنیز گل ارمنی ہر واحد پانچ جزو مقدار ایک مثقال آب بادرنجبویہ کے ساتھ۔ اگر مرض مین شدت ہو جاوے اور استعمال حرارت بڑہ جاوے اور خوف اسکا ہو کہ ورم شروع ہوتا ہے اکثر ایسے وقت تخم تفاح اور افیون کے استعمال کی حاجت ہوتی ہے اور بہتر یہ ہے کہ تخم تفاح ربع درہم تک اور افیون نصف دانق تک کسی دوائے عطری کو ملاکر مثلاً عطر مشک اور عود خام اور کافور اور زعفران بحسب قوت اور وقت حاجت کے استعمال کرین **خفقان بارد کا علاج** استفراغات اس مرض مین اگر مادہ ہو اوسی طور سے مستعمل ہونگے جسکو ہم نے بخوبی واضح کرکے بیان کیا ہے اور جو مادہ قریب بلغمی رطب کے ہو جانب قلب مین ہو خواہ معدہ مین اوسکا استفراغ اس دوا سے کرین غاریقون نصف درہم شحم حنظل ایک دانق تربد بوزن ایک درہم مقل وزن دانق مشک اور زعفران ہر واحد دو جو عود ہندی دانق ملح نفطی چار درہم اور یہ جملہ مقدار شربت واحد ہے۔ خفقان سوداوی کے واسطے یہ دوا مجرب ہے ہلیلہ سیاہ ہلیلہ کابلی ہر واحد ایک درہم افتیمون نصف درہم حجر ارمنی بوزن ربع درہم دواء المسک مرکبی تین درہم شراب ریحانی مین اسقدر بھگوئین کہ یہ دوا بھیگ جاوے استعمال کرین اور بیشتر حاجت ہمیشہ ایارج فیقرا کی ہوتی ہے جو بوزن ایک مثقال ہمراہ افتیمون بوزن ایک دانق کے سکنجبین کے ہمراہ پلائی جاوے اور یہ اصل دوا ہے۔ ادویہ مبدلہ مزاج تریاق اربع مثروذیطوس اور دواء المسک شیرین اور تلخ اور دوائے قبصرا اور ابسانتا اور جوارش عنبر اور دوا رد فیادا اور مفرح کبیرا اور معجون بنجاح اور اقراص مسک جب برودت قوی ہو حاجت استعمال قرص یا اور اوسکے پلانے کی ہوتی ہے۔ کبھی انتفاح نخود آب سے ہمراہ قفر نجان کے نیم مثقال تک شراب طلا کے ہمراہ۔ اور کبھی گاؤزبان بھی نافع ہوتی ہے اور غذا آب نخود اور بچہ کبوتر اور گوشت کبک اور قنابر کی ہوتی ہو مرکبات مین سے یہ دوا مجرب ہے گاؤزبان ایک درہم زرنباد دروبخ ہر واحد چار درہم مقدار شربت ایک درہم اول ماہ اور اوسط ماہ مین اور آخر ماہ مین واجب ہے کہ ہمراہ شراب ریحانی کے ہو۔ دوسرا نسخہ کہربا جندبیدستر ہر واحد ایک جزو پوست انرج خشک کی ہوئی تخم فرنجمشک قرنفل سک ہر واحد دو جزو مقدار شربت نصف درہم عصارہ پوست انرج کے ہمراہ جو چھنا نہو اور نہ جوش دیا ہو۔ اس مرض کے واسطے اودیہ جیدہ بالغہ اور نسخہ ہائے طولانی مین جو قرابادین مین مذکور ہو چکے ہین **غشی کے اصناف اور اوسکے اسباب اور مرگ مفاجات کے اسباب** غشی مین تعطل اور بیکار ہونا واضح طور پر قوائے محرکہ اور قوائے حساسہ کا بسبب ضعف قلب کے پیدا ہوتا ہے اور روح حیوانی سارے قلب مین جمع ہو جاتی ہے اور یہ اجتماع یا اس وجہ سے ہے کہ روح کی حرکت داخل کی طرف ہوتی ہے خواہ اسوجہ سے کہ اندر روح محتقن ہو جاتی ہے اور کوئی منفس یعنے سانس لینے کی راہ اور اوسطرف سے باہر آنے کا راستہ روح کو نہین ملتا یا اسلئے کہ روح کی مقدار قلیل خواہ رقیق زیادہ ہوتی ہے کہ معدن روح یعنے قلب مین جسقدر موجود رہنی واجب ہے اوس سے زیادہ نہین ہوتی کہ باہر آسکے۔ ناظر کتاب ہذا کو اسوقت تک جہ معلوم ہو چکا ہے بخوبی واضح ہوگا کہ اسباب غشی کے خواہ روح کے باہر نہ آنے کے بہی ہین یا تو امتلاء خافقہ کی بکثرت ہو یا سدہ پڑ جاوے یا استفراغ اسقدر کیا جاوے کہ محلل روح کا ہو یا بدل ما یتحلل کا معدوم ہوتا یا رجوع شدید روح کا اندر کی طرف ہو۔ زیادہ تر ضعیف آدمی

جو غشی پر صبر نکر سکین وہی لوگ ہین جو منبولون کہلاتے ہین یعنے وہ لوگ جو نہ صحیح ہین اور نہ مریض جسطرح صبیان اور جو لوگ قریب اونکی ہین سن مین اور مشائخ اور ناقہین - اور جو لوگ سن مین متناہی ہین یعنے شباب سے لیکر سن وقوت تک اونکو تحمل اس مرض کا زیادہ ہوتا ہی اور جاڑون مین تحمل اسکا زیادہ ہی بہ نسبت گرمیون کے - یا سوداوی مزاج مستکم اور دفعۃً جو سوداوی مزاج عظیم عارض ہو یہ بھی سبب غشی کا ہوتا ہی یا وجع شدید یا ضعف قوی اور بسیاری رئیسہ کا خصوصًا ضعف قلب اوسکے بعد ضعف دماغ اور اوسکے بعد ضعف جگر بھی سبب غشی کا ہوتا ہی یا ضعف کسی عضو مشارک قلب کا جیسے فم معدہ کا ضعف خواہ ضعف تمام بدن کا خواہ لاغری اور نحافت یا غلبہ کسی عارض نفسانی کا چنانچہ اور مقامات مین اوسکا بیان ہوچکا - اکثر غشی مشائخ اور ضعفا اور ناقہین کو عارض ہوتی ہی - یا بسبب وصول ایسی قوت کے جو مضاد اور مخالف جوہر مزاج قلب اور روح کے ہی اور سونگھنے سے بدبو اور گندہ پانی کے خواہ ہوائے وبائی کے وہ قوت مضاد روح اور قلب تک پہونچے اس سے بھی غشی طاری ہوتی ہی جسطرح ابتداے حمیات وبائیہ مین یہی سبب غشی کا ہوتا ہی خواہ مرداجانورون کی بدبو یا زہریلی چیزونکی بو قلب تک پہونچکر غشی پیدا کرے - اور کبھی شرکت کسی شریان سے یہ بات پیدا یعنے غشی پیدا ہوتی ہی یا وصول سمیت کا قلب مین ہوتا ہی اور مورث غشی ہوتا ہی - کبھی بسبب صعود کرنے دیدان اور کیڑونکے بطرف فم معدہ کے بھی غشی پیدا ہوتی ہی اب اس مجمل بیان کی تفصیل بھی کرنی ضرور ہی - مواد کے سبب سے جو غشی پیدا ہوتی ہی اوسکی وجہ یہ ہی کہ یا تو مادہ مین کثرت ہو کہ بسبب کثرت کے مجاری روح کو بند کردین اور ساری روح کو محصور کرکے قلب مین اسطرح بند کردین گویا اختناق پیدا ہوجاے اسی قبیل سے یعنے کثرت روح کے مثل انصباب اخلاط کثیرہ خواہ انصباب خون کثیر کا ہی بطرف معدہ اور سینہ وغیرہ کے خواہ انتقال مادۂ ورم خناق یا مادہ ورم ذات الجنب اور ذات الریہ کا دفعۃً بطرف قلب کے یا آنکہ اگرچہ وہ مادہ کثیر نہو مگر اوسکی چسپیدگی مساماتمین ایسی ہو کہ انسداد مجاری کردے خصوصًا اعضاے تنفس کے مسامات مین - یا آنکہ وہ مادہ جمیع بدنمین اندرون عروق کے منتشر ہو اگرچہ اوسکی کثرت چندان نہو - یا بسبب کسی سدہ کے جسکی ایذا بنظر کیفیت برودت شدید کے یا لذع شدید کے یا احراق شدید کے قلب تک پہونچکر غشی پیدا کرے جو غشی ابتداے نوائب حمیات مین واقع ہوتی ہی وہ اسی قبیل کی ہوتی ہی یا بسبب اخلاط غلیظ بالزرجت کے یا بسبب اخلاط بالذع اور محرقہ کے غشی پیدا ہوتی ہی - کبھی یہ مادہ قریب قلب کے ہوتا ہی اور کبھی یہ سدہ اور اعضا مین بشرکت دماغ کے ہوتا ہی اسلیے کہ اگر دماغ مین سدہ پورا پڑے اور سکتہ پیدا ہو ضرور غشی واقع ہوگی - اور کبھی معدہ مین کسی سبب قدیم یا کسی ضعف حادث کی وجہ سے یہ سدہ پیدا ہوتا ہی کہ اس ضعف کی وجہ سے دماغ کو قابلیت جلب مواد کی ہوتی ہی خواہ وہ مادہ حار ہو یا بارد - کبھی بسبب کثرت اون سدون کے غشی پیدا ہوتی ہی جو رگہاے بدنمین ایسی ہین جنمین یہ مواد متالہ موجود ہین کبھی افراط خورد ونوش سنوا ترید بعضی اور تخمہ واقع ہونے سے بھی غشی پیدا ہوتی ہی چونکہ تمام بدنمین ایسے اخلاط اور مواد منتشر ہوتے ہین جو رگونکو پر کردیتی ہین اور مسالک نفس کو بند کردیتی ہین - یہ مواد کثیرہ کبھی معین غشی پر اسوجہ سے ہوتے ہین کہ بدن انکے استلاے خراب کی وجہ سے غذاے جید سے محروم ہوجاتا ہی اور راہ آمد غذاے جید کی مسدود ہوجاتی ہی اور یہ مواد خود ایسے نہین کہ انسے غذاے بدنی اعضا کو پہونچے اسلیے کہ یہ مواد بسبب اپنی کثرت مقدار کے طبیعت پر غالب ہوتے ہین اور فعل طبیعت کا اثر قبول نہین کرتی اور پھر اسکے ہمراہ یہ بھی ہی کہ مزاج بدن ان مواد کے سبب سے فاسد ہوجاتا ہی - یہ مواد جو اپنی کثرت خواہ رداءت کیفیت کی وجہ سے غشی پیدا کرتے ہین وہی مواد ہین جن سے کرب اور غشی اوسوقت پیدا ہوتی ہی جب معدہ پر انکا ورود ہو اور مقدار اور ردائت

انکی کمی کے ساتھ ہو۔ جو غشی بسبب استفراغ مفرط کے پیدا ہوتی ہو اوسکی وجہ یہی ہو کہ روح حیوانی اندر جانے سے باز رہتی ہو اور ہمراہ اوسی مادہ کے جسکا استفراغ ہو رہا ہو روح کی مقدار کثیر مستفرغ ہوتی ہو تا انیکہ ایسا خیال کیا جاتا ہو کہ جمہور بدن سے بہت سی مقدار اوسکی نکل گئی ہو اور یہ استفراغ مثلاً دانی شکم سے جو بذریعہ ذرب کے خواہ پرورپا اسہال مفرط کے یا زلق امعا اور معدہ کی خواہ قیٔ اور خراش سے امعا اور معدہ کے ہو یا قی کثیر اور رعاف کثیر خواہ نزف الدم کسی اور عضو کا مثلاً گھلجانا رگہائے مغعد کے منہ کا خواہ کسی جراحت کا یا اخراج اب استسقا کا خواہ شگافتہ کرنے سے کسی دبیلہ کے کوئی مادہ کثیرہ دفعۃً بہ نکلے خواہ جریان حیض اور نفاس خواہ ریاضت کثیر سے کسطرح کا استفراغ پیدا ہو خواہ دیر تک حمام گرم مین قیام رہا اور پسینا بافراط نکلے خواہ کوئی اور سبب قوی اسباب تعریق سے جو بذاتہ تعریق مفرط کا فعل کرتا ہو عارض ہو جیسے حرارت خواہ وہ سبب جو بدنکا تحلل مفرط پیدا کرتا ہو یا آنکہ اخلاط بدنی مین رقت پیدا ہو جاے اور یہ رقت طبائع اور جواہر اخلاط مین عارض ہو۔ اگر غشی استفراغ اخلاط سے پیدا ہوا اور قوت حیوانیہ قوی ہو اور ابھی اوس مین ضعف نہ آیا ہو ایسی غشی سے کچھ خوف نکرنا چاہیے جیسے وہ غشی جو بعد فصد کے واقع ہوتی ہو۔ وجع اور درد سے بھی غشی اوجہ سے پیدا ہوتی ہو کہ درد محلل روح ہو چنانچہ ایلاوس اور قولنج مین اسی سبب سے غشی عارض ہوتی ہو خواہ نوع مفرط جو اعضاء حساسہ مثل فم معدہ اور امعا وغیرہ مین ہو اوس سے بھی غشی حادث ہوتی ہو اور درد جو قروح ساعیہ یعنے سڑے ہوے زخم مین کہ وہ بسبب درد شدید پیدا کرنے کے غشی مین ڈالتے ہین اور شدت درد کی ایسے قروح مین بسبب حدت اور تاکل کے ہوتی ہو اور انھین قروح سے فساد اعضا مین پیدا ہوتا ہو تا انیکہ نوبت موت کی پہونچ جاتی ہو پس یہ قروح پہلے تو بسبب درد کے غشی پیدا کرتے ہین اور آخر مین بشدت تبرید قلب کی وجہ سے خواہ بخار سمی کو قلب پر وارد کرنے سے مورث غشی ہوتے ہین اور یہ بخار سمی اوسی عضو فاسد سے برانگیختہ ہوتا ہو اور مستحیل ایسے مزاج کی طرف ہو جاتا ہو جو مخالف مزاج مناسب انسان کے ہو۔ عوارض نفس جو مورث غشی ہوتے ہین اونکا بیان بخوبی کر دیا گیا اور جس سبب سے یہ عوارض قلب کو ایک زبردست حالی مین ڈالدیتے ہین وہ بھی معلوم ہو چکا یہ ورم کا مورث غشی ہونا یا بسبب اوسکے بزرگی مقدار کی ہو ظاہر ہین ہو خواہ ورم پوشیدہ ہو مگر مزاج قلب کو بتوسط شرائط کے فاسد کر دیتا ہو یعنے شرائین کے توسط سے کیفیت ردی ورم کی قلب تک پہونچتی ہو۔ خواہ ورم ایسے عضو مین ہو جیسے غلاف قلب کہ اوسکا ضرر قلب کو بہت آسانی سے پہونچ جاتا ہو خواہ عضو متورم قلب سے زیادہ تر قریب ہو اگرچہ مقدار ورم کی عظیم نہو کہ ایسا ورم اگرچہ مقدار اوسکی کم ہو مگر بوجہ قرب قلب کے وہی ضرر پہونچاتا ہو جو بڑا ورم دور ہو کر پہونچاتا ہے یا انیکہ ورم بسبب درد کے مورث غشی ہوتا ہو جسوقت درد کے ورم مین شدت ہو۔ معدہ کسطرح پر مورث غشی کا ہوتا ہو اسطرح پر ہوتا ہو کہ چونکہ معدہ ایک ایسا عضو ہو جو قلب سے قریب ہو اور باوجود قریب ہونے کے شدید الحس بھی ہو اور شدید الحس ہونے کے علاوہ معدن اجتماع اخلاط مختلفہ کا بھی ہو۔ پس اب معدہ کا مورث غشی ہونا اسوجہ سے ہوگا کہ زیادہ برودت اوسمین آجاے جسطرح بولیموس مین یہی کیفیت پیدا ہوتی ہو خواہ حرارت اور سخونت معدہ مین زیادہ ہو جاے یا درد زیادہ اوسمین پیدا ہو خواہ یہ بات ہو کہ معدہ مین کوئی مادہ غلیظ ردی بارد ہو خواہ لذاع اور حریف یعنے تیز فراہم ہو جاے یا قروح اور ثبور فم معدہ مین پیدا ہون۔ اور اعضاء بدنی سبب غشی کے کیونکر ہو سکتے ہین اونکا سبب غشی ہونا کبھی تو اسوجہ سے ہوتا ہو کہ کسی قسم کا درد اون اعضا مین پیدا ہو کر بطرف قلب کے منتقل ہوتا ہو یا کوئی بخار سمی اون اعضا سے

اوٹھکر قلب مین پہونچتا ہی جیسے کہ یہ امر اختناق رحم مین پیدا ہوتا ہی یا کوئی استفراغ ایسا ان اعضا مین پیدا ہونا ہی جس کی تحلیل رطوبی ہوجاے جسطرح کہ ضعف شدید فم معدہ مین پیدا ہو - یا سدہ ایسے پڑجائین جو تنگی اون مجاری اور راہون مین پیدا کرے جو گرداگرد قلب کے ہین یا اخراجے فاسد اور ردی اور قوی اون اعضا پر غالب ہون جیسے کہ حمیات محرقہ و بائیہ اور یہ غشی شرکت سے جملہ اعضا کے پیدا ہوتی ہے

یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ غشی جو مستحکم ہوجاے اوسکا علاج نہین ہی خصوصًا جسوقت کہ چہرہ پر سبزی آجاے اور گرون مضمحل جاے اسقدر کہ سیدھی نہوسکے اور جب سیدھی کیجاے پھر ڈھلجایا کرے پس جس شخص کی غشی اس درجہ کو پہونچے جب اوسکا سر اونچا کرینگے مرجائیگا یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جس شخص کی فصد بنظر قاعدے کے واجب ہوکر کھولی جاے اور اوسپر غشی طاری ہو اور یہ غشی بسبب کثرت برآمد ہونے خون کے نہو اور نہ بسبب عادت اور خوگری اوس شخص کے یہ غشی پیدا ہوئی ہو جسکی فصد کھولی گئی ہے یعنے اوسکی عادت مین یہ امر نہو کہ فصد کرنے سے اوسپر غشی طاری ہوتی ہی پس معلوم کرنا چاہیے کہ اوسکے بدن مین کوئی مرض ہی یا اوسکے معدہ مین بذاتہ ضعف ہی خواہ کسی شی کا انصباب اوسکے معدہ پر ہوا ہی - شیخ محموم پر جسوقت اسکا مادہ معدہ کی طرف اوترتا ہے غشی پیدا کرتا ہی - جس شخص کو اول فصد مین غشی طاری ہو اگر خوگر اسکا نہو تو یہ غشی امر ناگہانی تجویز کرنی چاہیے اور بیشتر چون کہ فصد سے بتریدشدید پیدا ہوتی لہذا مورث غشی کی ہوتی ہی **علامات** جو اسباب غشی پر دلیل ہین خواہ اون اوجاع پر جن سے غشی پیدا ہوتی ہو وہ علامات مناسب اور مشابہ ہین اونھین علامات کے جو خفقان کے باب مین مذکور ہوچکے اسلیے کہ وہی علامات اگر اگر ضعیف ہون خفقان پر دلیل ہون گے اور اگر اونمین شدت ہوئی غشی پر دلالت کرین گے اور اگر اس سے زیادہ شدت ہو مرگ - مفاجات پر دلیل ہونگے - نبض بہت بڑی دلیل ہی غشی پر اگر نبض مین انضغاط پیدا ہو اور قوت بحال خود برقرار ہو کسی البتہ مادہ کی موجودگی پر دلیل ہوگی جسنے یہ ضغطہ اور تنگی مجاری کی پیدا کی ہی - اور اگر نبض مین اختلاف شدید ہو اور فترات زیادہ واقع ہوتے ہون اور صغر نبض مین زیادہ ہوا اختلال قوت پر دلیل ہوگی - اور جملہ حالات اور کیفیات نبض دیگر احوال پر اونکو تو اچھی طرح ہم بیان کرچکے ہین خلاصہ یہ ہی کہ اگر غشی دفعۃ واقع نہو بلکہ رفتہ رفتہ بتدریج پیدا ہو اوسکی صورت یہ ہوتی ہی کہ پہلے نبض صغیر ہوجاتی ہی بعد ازان خون اندر کی طرف غائب اور پوشیدہ ہونے لگتا ہی اور اسی سبب سے رنگ بدن کا اپنی اصلی کیفیت سے متغیر ہونے لگتا ہی اور پلکین بھاری اسقدر ہوتی ہین کہ اونکا جھپکنا اور از خود اوٹھنا دشوار بلکہ مفقود ہوجاتا ہی آنکھونمین ضعف حرکت پتلی وغیرہ کا پیدا ہوتا ہی اور رنگ آنکھونکا بھی متغیر ہوجاتا ہی خیالات اور تمثیلے جو موجود نہین وہ آنکھون کے آگے نظر آتے معلوم ہوتے ہین - برد اطراف پیدا ہوتا ہی - بدنمین ایک نرمی سی جو ٹھنڈی ہو پیدا ہوجاتی ہی اکثر نوان علامات کے بعد غشی پیدا ہوتی ہی اور بیشتر تمام بدن سرد ہوجاتا ہی جب یہ علامات بعد فصد کے خواہ بعد اسہال یا بعد مزاولت کسی ایسی ریاضت وغیرہ کے پیدا ہون جس سے کسی نہ کسی قدر ایذا ضرور پہونچتی ہی لازم ہی کہ پھر فصد اور اسہال وغیرہ سے باز رہین اور سبب وقوع ان اعراض کا ازالہ کرین کہ اگر پھر فصد وغیرہ کرین گے غشی پیدا ہوگی - اگر غشی پیدا ہونے کا کوئی سبب خارجی بظاہر بالفعل یا سابق سے معلوم نہو اور اوس غشی کے ہمراہ خفقان متواتر بھی ہو اور فم معدہ مین کوئی سبب مورث اس غشی وغیرہ کا نہو اور مکرر ایسی ہی غشی پیدا ہوا کرے تو یہ غشی قلبی ہی اور مستحکم ہی - جو غشی ہمراہ غثیان اور کرب کے ہوتی ہی وہ کبھی بسبب معدہ کے پیدا و حادث ہوتی ہی - اگر غشی پے در پے حادث ہو اور شدت سے ہوا کرے اور کوئی سبب ظاہری مورث اوسکا معلوم نہو بلکہ وہ غشی قلبی ہو ایسا مریض دفعۃ

مرجاتا ہو اور مرگ مفاجات مین مبتلا ہوتا ہو علاج قوی غشی اور جو غشی کہ سوء مزاج مستحکم سے حادث ہووہ لاعلاج ہو اور جو ایسی نہو بلکہ خفیف اور سبک تر ہو یا آنکہ تابع ایسے اسباب کی ہو جو قلب سے خارج اور بے تعلق ہین اوسکا علاج ہوسکتا ہو اور کیا جاتا ہو صاحب غشی کبھی عین حالت غشی مین اور کبھی ایسی حالت مین ہوتا ہو جو درمیان غشی اور افاقہ کے ہو - اور کبھی ایسے نوبہ اور دورہ مین ہوتا ہے جو غشی سے کمتر اور خفیف ہو - اگر مریض حالت غشی مین ہو تو ہمیشہ ہمکو یہ امر ممکن نہین ہو کہ قطع سبب کی طرف مشغول ہون بلکہ اوسوقت واجب ہوتا ہو کہ جو عرض بالفعل عارض ہو رہا ہو اوسکا مقابلہ پورا پورا بذریعۂ علاج کے کرین - اور بیشتر ہمکو وہ حالتین مختلف اور متضاد بسبب پیدا ہونے دو مختلف سبب کے لاحق ہوتے ہین اسطرح کہ اعضاے مریض مین نقصان مادہ اور استفراغ اخلاط وغیرہ کی حاجت ہوتی ہو اور ارواح مین زیادتی غذا کرنے کی احتیاج ہوتی ہو اور تنعش یعنے ارواح کے بیدار کرنے کی اس سبب سے کہ ارواح مین تحلل پیدا ہوا ہو - اکثر جو غشی پیدا ہوتی ہو اوسکی تدبیر یہی ہو کہ ایسے امور کی طرف اشتغال کرین جو روح کو غذا دے یعنی روائح عطریہ کا استعمال کرین سواے اوس غشی کے جو اختناق رحم کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو اور خود اختناق رحم مین بھی یہ تدبیر کرنی چاہیے پس واجب ہو کہ اونکی ناک کے پاس بدبو کی چیزین لیجائین خصوصًا ایسی بدبو اشیا جو فم معدہ کے مناسب ہون - خیار یعنی کہیرا سونگھانیکو غشی کے بارہین خاصیت عجیب ہو اور مجرب بھی ہو خصوصًا جو غشی کہ جار صفراوی ہو اسی طرح خس کا سونگھانا اوسکے بعد علاج اسکا پلانے کی ادویہ سے جو بقوت انتعاش روح کا کرتے ہین کیا جائیگا خواہ جرعہ جرعہ اور گھونٹ گھونٹ کرکے وہ ادویہ مستعمل ہون گے - اگر بحالت غشی ضلاء معدہ یا گرسنگی ہو جائز نہین ہو کہ تنہا شراب اونکو دیجاے بلکہ مقدار کثیر ماء اللحم کی خواہ پانی کی ملا کر دینی چاہیے ورنہ تنہا شراب پلانے سے اکثر اختلاط بالشیخ پیدا ہوتا ہو - اکثر اقسام مین غشی کے ایسی تدبیر ضرور کرنی پڑتی ہو جس سے بدن کے مسامات کی تکثیف پیدا ہو اور جب مسامات خارجی بند ہون گے ضرور ہو کہ احتقان روح کا باطن مین ہو کر کثرت روح کی پیدا کریگا اور غشی مین افاقہ ہو جائیگا - ہان اگر اسہال قوی خواہ برو شدید کے سبب سے غشی پیدا ہوئی ہو اوسوقت تکثیف مسامات کی تدبیر جائز نہین - پھر اگر اوسوقت کوئی سبب برودت ظاہری سے مانع تکثیف مسامات نہو ٹھنڈا پانی چھڑکنا چاہیے اور ہواے سرد پنکھے وغیرہ سے دینی اور جرعہ جرعہ سرد پانی پلانا اور خصوصًا گلاب سرد کیا ہوا پلانا اور کپڑے جو ایسے ہی بافت کے ہون جن سے بتر برید پیدا ہوتی ہو پہنانے اور رداے بارد کا سونگھانا چاہیے کہ اکثر اسی تدبیر سے غشی دور ہو جاتی ہو اور افاقہ پیدا ہوتا ہے - پھر اگر غشی اس سے زیادہ قوی ہو اور بعد کسی امر مہلل حار قوی کے نہ دافع ہوئی ہو مثل استفراغات اور غموم وغیرہا اوسوقت مشک کا اوسکی نا لمین پھونک کر پہونچانا واجب ہو اور غالیہ کا سونگھانا اور ندکی دھونی دینی اور دواء المسک کو جرعہ جرعہ پلانا چاہیے بشرطیکہ پلانے کا امکان ہو - اگر سبب غشی کا حرارت ہو عطر بارد جیسے خس اور کیوڑہ اور مٹی وغیرہ کا عطر سونگھانا چاہیے اور سرد پانی چہرہ پر چھڑکنا اور تھوڑی سی مشک پلانے مین کچھ مضائقہ نہین ہو اوس دوا کے ہمراہ جو زیادہ بارد مستعمل ہو کہ اسکے ملانے سے اسانت دوسرے قسم کی پیدا ہوگی مثلًا گر کا فور اور صندل خواہ اور ادویہ جو تبرید مین انسے بھی قوی ہین جب مستعمل ہون اوسمین تھوڑی سی مشک ملانے سے یہ بات پیدا ہوگی کہ ٹھنڈی دوا تو مقابلہ مزاج حار موذی کا جو سبب مرض غشی ہو کرے گی اور مشک سے تقویت حار غریزی کی ہوگی - سرد پانی گھونٹ گھونٹ انکو پلایا جاے اور اگر حالت ایسی ہو کہ تحمل کا گمان ہو پانی مین کوئی شراب جو مبرد اور رقیق اور لطیف ہو بھی پلائی جاے یہ تدبیر نہایت عمدہ ہو - اور ان جملہ تدابیر کے ہمراہ فم معدہ کی مالش

متواتر کرنی چاہیے اور خوابگاہ یا بستر مریض کا ہوائے سرد مین تجویز کیا جاے۔ اسی طرح جملہ اقسام کے مرضاے غشی کی خوابگاہ ہواے سرد مین تجویز کرنی چاہیے بشرطیکہ سبب غشی کوئی شئے بارد نہو خصوصاً مرض فوق کو جو غشی عارض ہوا وسکی تبرید ہوا پر ضرور ہی۔ اطراف اور اعضاے رئیسہ کے سر دنکی تنطیل گلاب اور عصارات بارده سے ہمیشہ کرنی چاہیے اور کوئی شربت تبرید پیدا کرنیوالا مثلاً شربت انار یا خواہ آلو بخارہ کا پلانا بھی ضرور ہی۔ اگر غشی کے ہمراہ ہیجکی اور متلی بھی ہو تو سوقت حرارت غریزی کو پیدا کرنا واجب اور قی کرنے پر اعانت طبیعت کی حلق مین پر ڈال کر ہلانے سے اور دیگر طرف سے قی کو ہیجان مین لانے سے کرنی لازم ہی اور روح کی تحریک بطرف خارج کے کرنی چاہیے۔ اور ہر وقت مریض کو ہلانا اور تازہ دودہ اوس پر دوہنا ضرور ہی اور چھینکنا اور جلانا اس زمرے سے اوسکے کانون کے پاس چاہیے کرنا فوق اوسکا متصور نہو اور چھینک پیدا کرنی اگرچہ کچھکنی سونگھانے سے بھی چھینک آجاے وہ بھی کرنا چاہیے پھر اگر یہ تدبیرین مفید نہون اور چھینک پیدا نہو مریض کو مردہ سمجھنا چاہیے۔ واجب ہی خصوصاً اوس غشی مین جو بسبب استفراغ مفرط کے پیدا ہوئی ہو کہ خوشبو ایسے اطعمہ کی اونکے دماغ تک پہونچائی جاے جن سی بالطبع رغبت ہی مگر جو لوگ کہ غشی کے ہمراہ غثیان اور متلی مین گرفتار ہین اونکو ایسی خوشبو سونگھانی ممنوع ہی۔ اسی طرح وہ لوگ جنپر غشی بسبب فم معدہ مین کسی خلط کی موجودگی سے طاری ہوئی ہی اونکو بھی ایسے اطعمہ کی خوشبو سونگھانی نچاہیے۔ شراب کا پلانا اور جرعہ جرعہ کرکے اوتارنا بھی ضرور ہی اگر برودت اطراف وغیرہ طاری ہو گرم کرکے ورنہ سرد کرکے ان حالتونمین بحسب حال مریض کے جسطرح مناسب ہو اور وہ شراب ایسی ہو کہ بہت اچھی طرح نفوذ کی قوت اوسمین ہو اور قوام اوسکا رقیق ہو ذائقہ نہایت پاکیزہ اور خوشگوار اور کسی قدر قوت قابضہ بھی اوسمین درکار ہی اگرچہ یہ قوت حالت نازگی مین اوس شراب کے قوی ہو اور اب بھی کسی قدر اوسمین باقی ہونی ضرور ہی اس قوت کے ہونے سے فائدہ یہ ہی کہ روح کو جمع بھی کرے گی اور تقویت بھی دے گی۔ تلخی اس شراب مین زیادہ نہونی چاہیے کہ طبیعت اوس سے کراہت کرے اور نہ اوسمین غلاظت قوام کی ہو کہ اچھی طرح جلد نفوذ نکر سکے۔ رنگ اس شراب کا زرد ہونا چاہیے لیکن اگر غشی بسبب استفراغ کی خصوصاً وہ استفراغ جو مسامات کی طرف سے مثل پسینہ وغیرہ کے ہوتا ہی اوس سے پیدا ہوئی ہو خواہ اور قسم سے استفراغ کی اوسوقت پسندیدہ یہ امر ہی کہ شراب سیاہ رنگ اور غلیظ کا استعمال کیا جاے کہ اوس سے غذائیت زیادہ حاصل ہوگی اور اختلاط کی افزونی ہو کر ضد مقابل اوس تحلل کے ہوگی جو ہو چکا اور روح کے قوام اور ثبات کو بسبب غلاظت قوام کے واپس کرے گی۔ لیکن جس شخص کی ارواح کی تحلیل اسقدر نہوئی ہو اوسکے واسطے وہی شراب موافق ہی جو بسرعت نفوذ کرے۔ طبیب کو ممکن ہی کہ تجربہ سے دریافت کرے کہ اس مریض کو کونسی قسم شراب کی مفید ہی۔ تجربہ اسطرح سی کرنا چاہیے کہ تھوڑی سی شراب مریض کو دیکر ملاحظہ کرین اگر نفوذ اوس کا بسرعت ہوتا ہو اور تسخین اوسکی وقت نفوذ کے بخوبی موجود رہتی ہی اور حسن قوام رطب بھی موجود ہو پس اسی درجہ اور اسی طرح کی شراب ہو سوقت مناسب ہی۔ کبھی ہم تھوڑی سی مشک فریب دوجہ کے شریک کر دیتے ہین یا دو دانگ المسک کی مقدار شربت خواہ نصف یا ثلث مقدار شربت کو شراب مین اضافہ کرتے ہین اور یہ طریقہ غشی شدید مین جاری کیا جاتا ہی اسی طرح اقراص مشک جو قرابادین مین مذکور ہین۔ موافق ترین شراب ایسی غشی مین جو حرارت سے نہو وہی ہی جو سخونت پیدا کرے پھر جسوقت قوت کی تدبیر رونی وغیرہ سے کیجاے اوسوقت حرارت غریزی کا انتعاش اسی شراب سے بسا بعید معلوم ہوتا ہی شراب سیب جو قرابادین مین مذکور ہی وہ بھی ایسے مریضونکو زیادہ نافع ہوتی ہی۔ زیادہ تر ممتاز شراب مسمن کا وہ مریض ہی جسکو افاقہ غشی سے دیر مین ہوتا ہو پس ان لوگون کو

شراب بارد ہرگز ندینی چاہیے اسی طرح جس شخص کا بدن غشی مین سرد ہوجاے اور یہ لوگ محتاج دلک اور تمریخ کے بھی ہین کہ انکے اطراف اور معدہ کی تمریخ روغنہاے گرم اور خوشبو سے کرنی چاہیے اگر غشی بسبب کسی مادہ کے پیدا ہوئی ہو اور ان مواد کو کم کرنا ممکن بھی ہو کہ باسانی فو کرنے سے خواہ حقنہ اور فصد کے ذریعہ سے کمی مواد کی ہوسکتی ہو کرنی چاہیے - اور اگر غشی بسبب استفراغ جہات کے مثلاً وہ استفراغ جو رعاف اور ادرار وغیرہ کا ہو اوس سے غشی پیدا ہونا لازم ہو کہ پہلے اطراف کو گرم کرین اور پھر مالش کرکے تمریخ روغنہاے گرم اور خوشبو سے کرین اور اکثر حاجت باستواری اطراف کی بندش کرنے کی ہوتی ہو - اور ہر ایک قسم کے استفراغ مین اوسی تدبیر کرنے پر جرات کرنی چاہیے جو ابواب مین اوسکین استفراغات کے مذکور ہو - اور انتعاش قوت کی تدبیر وہی کرنی چاہیے جو بار بار مذکور ہوچکی - اگر افراط بیضہ سے غشی پیدا ہوا ایسے مریض کو لازم ہو کہ سک المسک کو کسی شراب مین ملاکر استعمال کرے کہ جس کرے اور عصارۂ سفرجل کسی بارد اللمس قوی مین شراب ملاکر کندر کا چبانا اور گل بنشا پوری کا جو کافور کے ہمراہ تربیت پاچکی ہو - اور اگر غشی بسبب استفراغ جہات خارجہ کے جیسے پسینہ اور صدید اور قیح وغیرہ کے پیدا ہوئی ہو اوسکی ضد عمل مین لانی چاہیے اور اطراف کی تبرید کرنی چاہیے اور جلد بدن پر اس اوطین قیموز اور انار کے چھلکے اور دیگر قوابض بیسکر چھڑکنی چاہین اور بطرف خارج کے تحریک مواد کی ہرگز نکرنی چاہیے - ایسے ذرور کا استعمال اوس غشی استفراغی مین چاہیے جو داخلی ہو اور اوپر مذکور ہوچکی ہو بلکہ ایسی غشی مین تقویت قوی کی کرنی چاہیے اور ہر ایک غشی استفراغی مین تدبیر قوت کی ضرور ہو خصوصاً خوشبو غذاہاے مذکورۂ بالا کی نزدیک سے دماغ مریض کی پہونچانی ضرور ہو - اگر غشی کسی درد کے سبب سے پیدا ہو مخدرات سے اوس درد مین تحذیر پیدا کرنی چاہیے اگر قطع سبب اس درد کا نہوسکے جسطرح قولنج کا علاج قلوتیلو اور افیون وغیرہ کا استعمال بعرض تحذیر کے کیا جاتا ہو - اور اگر غشی بسبب استعمال سموم کے پیدا ہوئی ہو فاوزہرہاے مجربہ جو ہر ایک زہر کے واسطے جدا جدا تجربہ مین آچکے ہین اونکے جرعہ جرعہ کرکے پلانا چاہیے اور دوا المسک اور دیگر ادویۂ مذکورہ جو کتاب سموم مین مذکور ہین اونکا استعمال کرنا لازم ہو - اگر مریض غشی حالت فترت اور آرام مین ہو اور تھوڑا سا افاقہ ہوگیا ہو اوسکی تدبیر بھی مثل تدبیر اقسام مذکورۂ بالا کے ہونی چاہیے اور کسی قدر زیادتی بھی ایسے شخص کی تدبیر مین درکار ہو ایسی زیادتی جسکی قدرت ایسی حالت مین ہو - مثال تدبیر مشترک کی جو دونون کے واسطے مفید ہو یہ ہو کہ مثلاً ادویہ نافعہ دونون کو جرعہ جرعہ بسبب حال کے پلانا اونمین ادویہ مین سے جو مذکور ہوئی ہین اور باب خفقان مین اونکی شناخت ہوچکی اور اس تدبیر مین جلدی کرنی چاہیے علاوہ تدبیر مشترک کے - اوس سے زیادہ تدبیر کی مثال یہ ہو کہ مثلاً اگر فم معدہ مین بروقت غشی کے امتلا معلوم ہو کوشش کرنی چاہیے کہ مریض کو قی آجاے کہ فوراً شفا پیدا ہوگی - اسی طرح اگر امتلا ہوا سے گرسنہ رکھنا اور ایسی ریاضت کرانی چاہیے جسکا تحمل ہوسکے مثلاً گہوارہ مین ہلانا واجب ہوگا اور مالش جمیع اعضا کی حتی کہ معدہ اور مثانہ کی بھی ضرور ہو اور غذا کا تحمل اور مریض سے نہ کرانا چاہیے بجز ادنی شربتون کے جو اوپر مذکور ہوچکے کہ اونکا پلانا حالت غشی مین جائز ہو اور پر ضرور ہو - اکثر اطبا جہان قصد غذا دینے ان مرضا کا باین خیال کرتے ہین کہ غذا دینے سے اصلاح حال مریض کی اور انتعاش قوت ہوگا اور نتیجہ خلاف یہ پیدا ہوتا ہو کہ حرارت غریزی اونکی متوجہ ہضم غذا پر ہوکر اندر محتقن ہوجاتی ہو پس ہلاکت مریض کی واقع ہوتی ہو - ایسے مریضونکو بجاے غذا کے اگر سکنجبین سادہ دیجاے خصوصاً وہ سکنجبین جسمین کوئی دواے ملطف مثل زوفا وغیرہ کے مطبوخ ہو زیادہ نفع کرتی ہو - اگر غشی بسبب سدہ ہاے اعضاے نفس کے حادث ہو یا اون اعضا کے سدون سے جو قریب اعضاے نفس کے ہین تفتیح سدہ کی غرض سے اوسوقت

سکنجبین سادہ جرعہ جرعہ پلانی چاہیے اور دونوں پنڈلیان اور بازوؤں کی مالش کرنی لازم ہی اور ایسے مریضوں کے اور ارہول مین زیادہ کوشش کرنی چاہیے اور شراب جو نہایت رقیق ہو انھین پلانی چاہیے اگر حرارت بھی موجود ہو اور اگر استفراغ شدید مورث غشی ہو اور ضعف بھی ہو مارالنعم معطر پلانا چاہیے اور روٹی شراب ریحانی مین بھگو کر جسمین گلاب بھی پڑا ہو اونکو چوسنے کی اجازت ہی اور اکثر اوقات اگر دق کو برف وغیرہ سے ٹھنڈا کرکے دین بھی نفع ہوتا ہی اگر ہمراہ استفراغ کے کسی قسم کی حرارت بھی ہو اسی طرح اب انگور خام بھی مفید ہی اور افضل یہ ہی کہ رب حماض اترج مین اوسکا چھلکا بھی داخل کرکے لیئے پوسب ابرج ماکر استعمال کرین خلاصہ یہ ہو کہ جس شخص کو ہمراہ غشی کے کرب اور التہاب ہو یا جس شخص کو غشی نوعی شدید سے عارض ہوئی ہو اوسکو جو دوا یا غذا دیجاے سرد بالفعل دیجاے اگرچہ تاثیر اوس شی کی کسی قدر گرم بھی ہو۔ مارالنعم جو اچھی طرح پختہ کیا جاے اور اوسمین دہ چند شراب ریحانی اور کسی قدر زردی بیضہ اور کسی قدر عصارۂ سیب مخیوش یا سیب شیرین یا ترش جسطرح مناسب بحال مریض ہو دینا بھی نافع ہوتا ہی پھر اگر اسے تعفن سیب کی اسکی مقتضی ہو کہ تسخین پیدا کرنی مضر ہی اور شراب پلانے پر جسارت اسی وجہ سے نہو سکے اوسوقت دہی کو سرد کرکے میدہ کی روٹی اوسمین بھگو کر دینی چاہیے اور اور اقسام معصوص جو ربوب فواکہ سے طیار ہوے ہون اونکا بھی استعمال کرنا جائز ہی۔ اگر صاحب غشی کسی قسم کی سردی عین حالت غشی مین خواہ بعد غشی کے یا برودت پاتے مبردات کے اپنے بدن مین پاتا ہو خصوصاً اگر وہ سردی احشاے اندرونی مین محسوس ہو اوسکو معجون فلانلی کہلانی چاہیے اور خود فلفل اور انسنتین کا استعمال بھی جائز ہی اور کبھی ہمراہ شراب کے یا دوا یہ مذکورۂ بالا دیجاتی ہین۔ اگر طریقہ علاج محتاج تنقیہ کا ہے اور غشی سے افاقہ پیدا ہوجاے تقویت معدہ کی واجب ہی اور ابتدا مین استعمال شربت انسنتین کا کرنا چاہیے جو شہد سے طیار ہوا ہو اور ضماد ات مقوی معدہ جو مذکور ہوے ہین لگانے چاہین اور بعد تنقیہ کے شراب ریحانی پلانی اور غذاہاے محمودہ کھلانی چاہین۔ جو غشی ابتداے حمیات مین اور بسبب اورام کے پیدا ہو اوسکا علاج باب حمیات مین ہم بیان کرین گے جس جگہ اعراض حمیات کا ذکر ہوگا۔ اور مختصر یہ ہی کہ اونکے اطراف کی مالش کرنی چاہیے اور اطراف کو گرم کرنا اور خوب استواری سے اونکو باندہنا دکار ہی تاکہ مادہ اور قوت اندر کیطرف نہ چلی جاے اور کھانے پینے سے وہ لوگ قطعاً باز رکھے جائین اور سونے نہ پائین ہان اگر ابتداے حمیات مین غشی بسبب ضعف کے عارض ہوئی ہو اوسوقت یہ تدبیر کہ ضعف پیدا کرتی ہی نہ کیجائیگی۔ جو شخص اوان بیمارون سے جو ابتداے حمیات مین مبتلاے غشی ہوتے ہین محتاج غذا کا ہو واجب ہی کہ تپ کے نوبہ سے دو گھنٹہ پہلے اوسکو غذا کھلا دیجاے خواہ تین گھنٹہ اور غذا جو کے ستو سرد کرکے یا روٹی کسی شوربے کے ہمراہ اور خوشبو سونگھائی جاے۔ اور اگر طبیعت بسستہ ہو اوسوقت نوبت سے پہلے ایسی غذا دینی چاہیے جو ملین طبع ہو جیسے یخنی وغیرہ اور شربت سیب ہمراہ سکنجبین کی ایسی غشی مین بوجہ تقیح کے نافع ہی۔ اگر حاجت غذاے مطلق کی ہو مارالنعم اور زردی بیضہ اور احسا وغیرہ ہمراہ لباب خبز اور مارالنعم کے دینا چاہیے اور زیشتر ایسی غشی مین کسی شربت پلانے کی بھی حاجت ہوتی ہی جو غشی عوارض نفسانیہ کی وجہ سے واقع ہو اوسکا مدار کخوشبوہاے پاکیزہ سے کرنا چاہیے اور ناک کو بند کرنا اور تنقیہ اور ملک اطراف اور معدہ کا کرنا چاہیے اور غذا دینی مارالنعم سے کہ اوسمین روٹی تیلی پڑی ہو اور شراب سرد کرکے خواہ گرم جیسا موقع ہو مثلاً اگر غشی پے در پے قی کرنے سے مرۃ صفرا کی پیدا ہوئی ہو واجب ہی کہ پانی ملا کر دین۔ اسیطرح وہ غشی جو بسبب درد کے پیدا ہو۔ قولنج کی انداے جو غشی پیدا ہوتی ہو اوسکا بیان باب قولنج مین ہم کرین گے۔ جو غشی بعد فصد کی

پیدا ہوا کرتو ایسی غشی اونھین لوگونکو عارض ہوتی ہو جنکا معدہ چھوٹا اور رگین تنگ ہون اور معدہ ضعیف ہو یا ایسے ابدان جن پر مرہ صفرا غالب ہو یا وہ شخص جو فصد کا عادی نہوا یسے لوگون کی تدبیر قبل فصد کے یون کرنی چاہیے کہ تھوڑی سی مقدار سوب قابضہ کی جو مقوی معدہ اور قلب ہو دیجاے اور جب ان پر غشی طاری ہوجاے وہی علاج جو مذکور ہوچکا ہو کرنا چاہیے اور شراب آب آمیختہ جو برف وغیرہ سے سرد کی گئی ہو اور مقوی معدہ ہو پلائی جاے اور علاوہ تقویت کے معدہ کی حفاظت بھی کرے خصوصاً کسی عصارہ کے ہمراہ مثل انار اور سیب اور بہی وغیرہ کے اب پھر از سر نو ہم پر واجب ہو کہ غشی کے علاج کو بہ تفصیل بیان کرین۔ کبھی غشی کے علاج مین چند چیزون کی رعایت ضروری ہوجاتی ہو قبض پیدا کرنا تاکہ استفراغات کو منع کرے اور جو اعضا مسترخی اور نرم ہین جیسے معدہ اور ریہ اور دماغ اور باوجود مسترخی ہونے کے تحلیل پر معین ہین اونکو تقویت کرنی بھی قبض کے ذریعہ سے واجب ہوتی ہو اور معدہ خواہ فم معدہ کی استواری کرنے تاکہ چوشی بطور زیرش کے اوسپر گرتی ہو اوسے قبول کرے اور قوت دواکی ایسی نافذ اور سریع النفوذ ہوتی کہ بہت جلد روح کو غذا دے جیسے شراب اور یہ دونون اوصاف یعنے قابض اور سریع النفوذ ہونا آپسمین ایک دونون کے فعل کو مانع ہین ایک کے ہمراہ دوسرا بے اثر ہوجائیگا لہذا واجب ہو کہ ان دونون کی حالت استعمال مین تفرقہ کیا جاے۔ دوا خواہ غذای قابض تو بروقت افاقہ کے دیجاے یا بعد استعمال دوا ے نافذ کے اسکا استعمال کیا جاے کہ انتعاش قوت کی جلدی ہو اور جسوقت دوا ے نافذ اثر کرچکی ہو اور کسی قدر اوسکا اثر غشی مین ظاہر ہوچکا ہو اوسکی بعد قوابض کا استعمال کیا جاے۔ اور دوا ے نافذ اوسی وقت دیجاے کہ بہت جلد احتیاج انتعاش قوت کی ہو اور دوا ے قابض دوا ے نافذ سے پہلے کبھی نہ دینی چاہیے کہ اوسکی یعنے نافذ کی قوت کو بھی روک دیگی۔ کبھی حاجت ایسی چیز کی ہوتی ہو جسمین قوت تغذیہ کی شراب سے قوی تر ہو خصوصاً جسوقت غشی بسبب گرسنگی یا تحلل کثیر کے پیدا ہوئی ہو۔ اگر شراب خالص بروقت وارد ہونیکے ابدان پر ان بیمارون کی ایذا رسانی کرتی ہو اور بسبب تخمیر کے اختلاط عقل اور تشنج پیدا کرے ایسے وقت انکے واسطے اوس ماء اللحم سے بہتر جو مذکور ہوچکا ہو کوئی شی نہین ہو کہ اوسمین کوئی شربت اور عصارہ بسیب ترش خواہ اور کوئی شی حار بحسب برودت اور حرارت کے شریک ہو اور اگر کوئی مانع از قسم حرارت نہو بہتر یہ ہو کہ اوسمین قرنفل اور مشک بھی داخل کرین کہ معدہ اوسکو زیادہ قبول کریگا اور قوت معدہ کو بیداری اور نیہ اس سے زیادہ ہوگی اور قلب بھی اسکو زیادہ جذب کریگا۔ اکثر میدہ کی روٹی بھی اسمین بھگو نیکی حاجت ہوتی ہو اگر مریض دیر سے بھوکھا ہو اور غذا اوسنے نہ پائی ہو۔ دلک اطراف اور باستواری اطراف کی بندش اور اسی طرح قی کو برانگیختہ کرنا ہر ایک قسم مین غشی کی نافع ہو سوائے اوس غشی کے جو زیادہ پسینہ برآمد ہونے سے لاحق ہو خواہ اور کوئی ایسا استفراغ جسمین حرکت روح کیطرف خارج بدن کی ہوتی ہو ایسی غشی تسکین کی زیادہ تر محتاج ہو اور مناسب نہین ہو کہ ایسی غشی کے بیمارونکی تحریک کیجاے یا قی کرائی جائے خواہ اونکے اطراف کی بندش کیجاے جن لوگونکو قی کرانی منظور ہو اونھین نیکرم پانی ہمراہ روغن اور زیت کے خواہ شراب ملا ہوا قی کرنے پر معین ہوتا ہو اور معدہ اور احشا کو گرم کرنا قبل استعمال ادویہ مقیئہ کے اسی طرح اطراف کو گرم کرنا واجب ہوتا ہو کہ قی بآسانی پیدا ہو یہ بھی جاننا ضروری ہو کہ اطراف کی مالش اور اونکو گرم کرنا اور مروخات طیبہ سے اطراف کو معطر کردینا اسی طرح فم معدہ کی تعطیر مروخات طیبہ سے مثل روغن ناردین اور مسخنات جیسے خردل اور عاقرقرحا یہ تدبیرین زیادہ مفید اور موافق اوس شخص کے ہین جسکو غشی بسبب استفراغ خون یا استفراغ کسی اور خلط کے خواہ بسبب امتلا کے عارض ہوئی ہو بلکہ اکثر وہ لوگ جنکو غشی بسبب حرکت روح کے بطرف خارج

بدن کو نہ لاحق ہوا وہ نہیں بھی یہ تدبیرات مفید ہین اور واجب ہو کہ بندش پٹی کی اونکی پنڈلیو نپر اور دیگر اعضا پر گرہ سہ کر رہے درپے ہو اگر اسطرح کہ بندش ہوئی اور پھر کھولدی گئی اور ایسی تدبیر جو مقابل جانب استفراغ کے ہو برابر چلی جاے۔ ان لوگون کی زیر بغل کی بندش اور سرد پانی کا چھڑکنا اور فم معدہ کا دلک بھی مفید ہوتا ہی۔ اسی طرح جو غشی استفراغ سی پیدا ہوا وسکو بھی نافع ہی سیا انکو نفع شراب آب آمیختہ سی ملتا ہی اگر کوئی مانع مثل ورم یا خلط نا پختہ اور اختلاط اور درد سر وغیرہ سے نہو۔ اگر بسبب زیادہ تحلل روح کے حاجت زیادہ تقویت کی ہو اوسوقت بھی شراب پلانی ضرور ہی اور ورم وغیرہ کا اندیشہ کچھ نکرنا چاہیے۔ مگر یہ اجازت اوسی غشی مین ہی جو صعب اور سخت ہو۔ حمام موافق اوس شخص کو ہی جسے غشی بسبب ذرب اور ہیضہ کے ہوئی ہو۔ اور اگر غشی بسبب نزف دم کے پیدا ہوا وسکو حمام مضر ہی اسلیے کہ حرارت حمام کی حدت خون مین پیدا ہوگی۔ اسی طرح اگر عرق کثیر کے برآمد ہونے سے غشی طاری ہو ایضاً حمام اون لوگونکو بھی مفید ہی جنمین بعد افاقہ کے غشی سے کسی قسم کی سوزش اور تلہب فم معدہ مین محسوس ہو۔ لیکن اگر غشی بسبب ضعف فم معدہ کے پیدا ہوا وسوقت ضماد ہاے مقوی کا استعمال کرنا ضرور ہی جیسے وہ ضماد جو مصطگی اور ہی اور زعفران اور سوسن سے بنایا جاے۔ اسی طرح وہ ضماد جو اوس شراب سے طیار ہو جو مشک اور سوسن سے بنائی گئی ہی۔ علاوہ یہ ہو کہ اطراف کی مالش اور انکو باستواری باندہنے سے بھی نفع زائد ہوتا ہی۔ جو غشی بسبب بھوک کے طاری ہو بیشتر وزن ایکدرہم روٹی کھلانے سے نفع ہوتا ہی (مگر زیادہ غذا دفعۃً نہ دینی چاہیے) جو غشی بسبب بس کے خواہ بس اور اجتفان طبیعت سے ہو اوس شخص سے پیش از نوبت چند لقمہ روٹی کے آب انار خواہ شربت سیب مین بھگو کر دینے سے پیش آنا چاہیے۔ اکثر امراض حارہ مین بسبب غشی کے کسی شربت پانے کی ضرورت ہوتی ہی اور نہایت عمدہ وہی شربت ہی جو کثیف ہو جن لوگو نپر غشی طاری ہوا کرتی ہی اونکو بیدار رہنے اور ترک کلام کی تکلیف دینی چاہیے سقوط قوت کا دفعۃً یہ کیفیت اکثر اوسی وقت پیدا ہوتی ہی کہ نہ کسی قسم کا درد ہو اور نہ اسہال اور نہ کوئی ورم عظیم اور نہ استفراغ عظیم ہو پس ایسے وقت اسکا حدوث بسبب اون اخلاط کے ہوتا ہی جو بھرے ہوے ہون اور کمتر یہ اخلاط دموی ہوتے ہین اسلیے کہ خون سی جب تک اور قسم کے اعراض پیدا نہ ہولین سقوط قوت کا پیدا ہونا دفعۃً خیال مین نہین آتا ہی۔ غالباً یہ کیفیت سقوط قوت کی اخلاط غلیظہ سے پیدا ہوتی ہی بانیکہ وہ اخلاط مجاری نفس کو بند کر دیتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ سقوط قوت کبھی حد غشی کو پہونچ جاتا ہی اور کبھی غشی سے کمتر درجہ پر ہوتا ہی اگر قوت کا اطلاق فقط عصب اور عضل سے ہوا ہو کہ یہ دونون عصب اور عضل قوت سے خالی ہون اوسوقت اوس آدمی کا یہ حال ہوتا ہی کہ حرکت نہین کر سکتا ہی اور جسطرح کھڑا ہوا اور جس پہلو پر لیٹا ہوا اوس ہیئت سے جدا نہین ہوتا ہی مگر کوشش عظیم سے البتہ زوال ہیئت ہو جائیگا سبب اس قسم سقوط قوت کے بعض وہی امور ہین جو اوپر مذکور ہو چکے اسلیے کہ یہی اسباب مثلاً اخلاط مالیہ اگر شدید اور زیادہ ہون بالکل قوت کو ساقط کر کے غشی پیدا کر دین گے اور اگر شدید نہون فقط عصب اور عضل کی قوت ساقط ہوگی۔ اکثر سقوط قوت بسبب رقت اخلاط کے ہوتا ہی کہ جو ہر اخلاط رقیق اور قابل تحلل کا زیادہ ہو جاے خصوصاً حیات مین۔ یہ لوگ اکثر انکے افعال قوتہاے باطنی کے صحیح ہوتے ہین۔ اگرچہ تحمل اون افعال کا جب بکثرت اور مکرر سقوط عارض ہو نہین سکتا ہی علاج ان لوگونکا علاج قریب قریب علاج غشی کے ہی اگر سقوط قوت بوجہ امتلاے خون کے ہو فصد کرنی چاہیے اور اگر کسی اور خلط سے یہ مرض پیدا ہو یعنے اخلاط غلیظہ سے واجب ہی کہ جسوقت اس کیفیت سے افاقہ ہو استفراغ ابارجات سے کیا جاے اور بیشتر ایارج فیقرا مین تر بیاورملح ہندی کا اور غاریقون اور افتیمون ملا کر دینا کافی ہوتا ہی اور اکثر اعانت ان اجزا مسہلہ کے سقمونیا سے بھی کیجاتی ہی اسلیے کہ سقمونیا سے اور

دواؤن کی عمل مین مدد پہونچتی ہے۔ قی کرانی بعد اسہال کے پر ضرور ہی اور ہمیشہ تناول مقویات قلب کا جاری رہی اور اجزاے مشتہی کا استعمال بھی واجب ہی اور اطراف کی مالش کہ حرارت غریزیکا انتعاش ہوا کرے جسطرح باب غشی مین بیان ہو چکا پھر ان سب کے بعد ریاضت معتدل کا استعمال کیا جاے۔ غذا ایسی چاہیے جو لطیف ہو اور تلطیف اور تقطیع اخلاط پیدا کرے جیسے نخود آب ہمراہ رائی کے اور روغن زیتون اور روغن بادام۔ اور شراب کہنہ رقیق پلائی جاے۔ حمام بعد استفراغ کے کرایا جاے اور روغنہاے مذکورہ جو حرارت غریزی کو بیدار کردیتے ہین اور قوت تلطیف بھی اونمین ہی اونسے بدن کی مالش کیجاے۔ پھر حمام کے بعد خالص شراب اور شراب العسل اور شراب انسنتین وغیرہ جو مشابہ اسکے ہی پلائی جاے۔ جب کسی قدر مریض ہوشیار اور روبصحت نظر آے غذاے مقوی اور سریع الہضم اوسکا تغذیہ کرنا چاہیے ایسی غذا کو ناظر کتاب ہذا خوب پہچانتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ قوت مین زیادتی غذا اور شراب موافق طبیعت سے پیدا ہوتی ہی اور خوشبو اور آرام اور سرور اور حزن و ملال دور رہنا اور دل تنگ کرنے والی اشیا کو اپنے سے الگ رکھنا اور جو چیزین محبوب اور پسندیدہ ہین اونمین روزانہ بطور جدید پیدا کرنا اور احبا یعنے یاران ہم صحبت کے جلسہ مین رہنا انمین امور سے قوت مین زیادتی ہوتی ہی تدبیر اوس شخص کی جسکے قلب مین علامات حدوث ورم کے پاے جائین اگر ورم پیدا ہو گیا پھر تو وہ قاتل ہی اور کچھ علاج اوسکا نہین ہو سکتا اور اگر قبل ورم کے خفقان عظیم اور التہاب شدید اور علامات مذکورہ ظاہر ہون تو مریض قریب بہ ہلاکت ہوگا۔ پھر اگر کوئی تدبیر اوسے نجات دے سکتی ہی سواے فصد باسلیق کے اور کوئی شی نہین ہی کبھی اوسکے بچ جانیکی امید فصد سے کسی شریان کے جو اسافل بدن مین ہی کیجاتی ہی اور اوسکے سینہ کی تبرید برف اور کافور اور کشنیز تر و تازہ سے کرنی چاہیے اور ہمیشہ ایک گھونٹ برف کا پانی کافور ملا ہوا اوسے پلانا چاہیے

فن بارہوان پستان کے امراض اور احوال مین

اور یہ ایک ہی مقالہ مین ختم ہی تشریح پستان کی پستان وہ عضو ہی جسکی خلقت واسطے بنانے دودہ کے ہوئی ہی جس سے مولود کی غذا ملتی ہی شروع ولادتسے اوسوقت تک کہ اوسی مولود کے اعضا مستحکم ہو جائین اور قوت مین اوسکی نمو اور ظہور پیدا ہو اور ہضم کر سکنی غذاے قوی اور کثیف کی قابلیت اوسکو ہو جاے۔ پستان کا جسم رگہاے ساکن اور رگہاے متحرک سے مرکب ہی اور عصب سے اور ان چیزون کے درمیانی مقامات لحم غددی سے پر کی گئی ہین جسمین حس نہین ہی اور رنگ اوس گوشت کا سپید ہی اور اسی کی سپیدی سے جسوقت خون کو مشابہت پیدا ہوتی ہی غذاے سپید پیدا ہوتی ہی اور جو کچھ اس غذاے سپید سے بچ رہتا ہی وہی دودہ کہلاتا ہی۔ پستان کی کیفیت اور نسبت بطرف اوس دودہ کے جو خون حیض سے پیدا ہوتا ہی ایسے ہی جیسے نسبت جگر کو اوس خون سے ہی جو کیلوس سے پیدا ہوتا ہی اور یہ نسبت اور مناسبت اس امر مین ہی کہ ہر ایک پستان اور جگر اون رطوبات کو جو انمین پہونچتی ہین اپنی ہمرنگ اور اپنی ہم طبیعت کر دیتا ہی پس جگر تو کیلوس سپید رنگ کو خون سرخ بنا دیتا ہی اور پستان خون سرخ کو سفید دودہ بنا ڈالتی ہی۔ عروق اور شرائین جو پستان مین پراگندہ اور منتشر ہین اونسے شعیبہ اجزاے لیفیہ کے لیئے بارک مثل پوست خرما کے پیدا ہوتی ہین اور اون اجزا کے واسطے اوسی پستان مین پیچیدگیان اور استدارات یعنے گول گول گرہین وغیرہ بھی پیدا ہوتی ہین۔ مشارکت پستان کی رحم سے اون رگون سے ہی جو درمیان رحم اور پستان کے بطور رجال کے یافتہ ہوئی ہین اور اسکی تقریر رگون کی باب

تشریح فن کلیات مین معلوم ہوچکی دودہ زیادہ کرنے کی تدبیر دودہ مین کثرت خون جید کثیر کے پیدا ہونے سے ہوتی ہی اور جسوقت دودہ مین کمی ہوگی سبب اوسکا قلب خون کے بعض اسباب ہون گے یا اینکہ خون کی عمدگی مین فرق آجاے خونین کمی بالسبب کمی مادہ کے ہوگی یا بسبب کسی مزاج نا ملائم کے وہ کمی جو بسبب مادہ کے ہو اسطرح پر ہوگی کہ غذا قلیل کا استعمال ہو یا اینکہ وہ غذا اگرچہ کثیر ہو مگر غول خون کے مخالف ہی مثلاً بارد یا بس غذا ہی اور برودت اور یبوست اوسکی زیادہ ہے - یا کمی خون کی اسوجہ سے ہوگی کہ اگرچہ بمقدار کثیر پیدا ہوئی مگر بسبب نزف دم کے خواہ کسی ورم کے خواہ کسی اور وجہ سے وہ خون دوسری طرف چلا گیا اور جن اعضا کی غذا اوس سے ہوتی ہی اوسمین کمی رہے - وہ سبب جس سے خون کی جودت اور عمدگی جاتی رہے اور جو شئی خون سے پیدا ہو وہ فاسد اور خراب ہو اور صلاحیت اوسکی نرکھے کہ اوس خون سے دودہ پیدا ہوسکے اسلیے کہ دودہ فقط خون صالح سے پیدا ہوتا ہی - بہرحال ایسے خون فاسد کی پیدائش غلبہ سے ایک خلط کے اخلاط سہ گانہ یعنے صفرا اور سودا اور بلغم کے ہوتی ہی - صفرا کی زیادتی دودہ کے زرد رنگ اور رقت قوام سے معلوم ہوتی ہی اور حدت دودہ کی بھی اسی پر دلیل ہوتی ہی - اور بلغم کی زیادتی دودہ کے زیادہ سپید ہونے اور اوسمین مائیت زیادہ ہونے سے اور ترشی کی طرف مائل ہونے سے دودہ کی بو اور ذائقہ سے دریافت کرنی چاہیے - سودا کا غلبہ دودہ کے زیادہ گاڑھے ہونے سے اور مقدار مین کم ہونے سے اور کثرت قوت سے اوسکے برآمد ہونے مین معلوم ہوتا ہی - یہ بھی کچھ بعید نہین ہی کہ خون بسبب کثرت اپنی کے فعل طبیعت کے اثر قبول کرنے سے باز رہے اور منفعل نہو اور طبیعت اس خون کے دودہ بنانے سے بسبب ضغط اور تنگی پیدا کرنے کے جو کثرت مقدار کو لازم ہی عاجز ہوجاے اور یہ قسم کمی دودہ کی جو کثرت مقدار خون سے عارض ہوتی ہی مخفی نہین رہ سکتی ہی - مزاج کی وجہ سے جو کمی دودہ مین ہوتی ہی اوسکی وجہ یہ ہی کہ مثلاً مزاج بدن کا عموماً خواہ مزاج پستان کا خصوصاً ایسا ہو کہ رطوبت کو خشک کردیتا ہو اور کثافت یعنے غلاظت قوام مین پیدا کرتا ہو پس اب رطوبات غذائی سے خون صالح کی پیدائش ہی نہوتی ہو کہ مائیت کا فنا ہوجانا ہی اور جو اعتدال اس رطوبت کو قوام وغیرہ مین لائق خون صالح کے درکار ہی وہ باقی نہین رہتا یا حرارت وغیرہ کی زیادتی سے اعتدال اس رطوبت کا جاتا رہتا ہی - کبھی خون اور منی کی خشکی اسقدر زیادہ بڑھ جاتی ہی کہ مثل ڈورے کے ایک شئی بجاے دودہ خواہ منی کے برآمد ہوتی ہی ایسی خشکی خون کثیر کو بھی غیر محمود کردیتی ہی اور نہ اوس خون مین صلاحیت باقی رکھتی ہی کہ اوس سے دودہ کی پوری مقدار یا زیادہ پیدا ہو اور جسقدر پیدا ہوتا ہی وہ دودہ ناقص اور غیر محمود ہوتا ہی - جسوقت سبب کمی دودہ کا اسباب مذکورۂ بالا سے معلوم ہوجاے پھر اوسکا قطع کرنا طبیب پر پوشیدہ نرہے گا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شئی سے منی کی افزایش ہوتی ہی اکثر ابدان مین اوسی دوا یا غذا سے دودہ کی بھی کثرت ہوتی ہی جیسے دونون تودری اور تخم خشخاش اور پستان گاؤ خواہ بھیڑ کی چھاتی وغیرہ اور جسطرح کوئی شئی منی مین خشکی اور کمی پیدا کرتی ہی اور اوسکی تولید کو منع کرتی ہی وہی شئی دودہ کو بھی کم کردیتی ہی جیسے شہد انج - اگر دودہ مین کمی بسبب قلت غذا کے ہوئی ہو غذا بڑھانی اور زیادہ کرنی چاہیے اور ترفہ یعنے خوشحالی اور عمدگی غذا کی تجویز کرنی چاہیے اور غذا ایسی تجویز کرنی چاہیے جو حار رطب ہو اور جسکا کیموس محمود ہوتا ہو - اور اگر سبب کمی دودہ کا فساد غذا ہو اوسکی اصلاح کرکے جنس مذکور یعنے حار رطب کی طرف لانا چاہیے - اور اگر سبب کمی دودہ کا کثرت ریاضت ہو ریاضت مین کمی اور سکون اور آرام دہی مین زیادتی کرنی چاہیے - اور اگر سبب اسکا کمی خون کی ہو بسبب اسکے کہ خون کسی طرف سے نکل رہا ہی مثل نکسیر اور بواسیر کے یا اینکہ خون کی ریم اور پیپ بنتی ہی خواہ ورم وغیرہ کی طرف مستحیل ہوتا ہی پس اگر اسا فل

بدن سے خارج ہوتا ہو خون کا جذب اعالی بدن کی طرف کرنا چاہیے مثلاً پچھنے زیر پستان لگانے سے اور ہاتھو کو سخت بندش سے باندہ کر اور اگر اعالی بدن کیطرف خون کا اخراج ہو رہا ہی جذب اوسکا اسافل بدن کی طرف کرنا چاہیے - اگر سبب کی دودہ کا فساد مزاج سافج بلا مادہ ہو اوسوقت غذا ایسی تجویز کرنی چاہیے جو مقابل اس سوء مزاج کے ہو اور کیموس اوس غذا کا زیادہ ہو - اگر سبب اسکا کوئی خلط فاسد ہو استفراغ اوس خلط کا لائق بحال خلط مذکور کرنا چاہیے اور جن عورات کا مزاج صفراوی ہو اونکی غذا مائل برودت اور رطوبت پر تجویز کرنی چاہیے - مار الشعیر ہمراہ جلاب کے بقدر ایک کاسۂ بزرگ چوبین کے - ایضاً تخم خیار اور ککڑی کے بیج اسی مقدار تناول کرانا انکو مفید ہی اور بھیجا حیوانات کا اور بکری کا دودہ اور گاے کا دودہ اور سمک رضراضی اور گوشت گوسالہ اور چوزہ ہاے مرغ اور احساجو کشنک شعیر اور دودہ سے طیار ہوں اور شوربا خبازی بستانی کا بھی انکو مفید ہے - بلغمی مزاج کی تدبیر غذا اور دواے مسخن سے کرنی چاہیے لیکن حرارت درجۂ اول سے زیادہ نہو نہایت یکہ درجۂ دوم کی ہو مگر ترطیب اوسمین ہمراہ تسخین کے ہو اور کم سے کم یہ ہی کہ اوسمین تجفیف کم ہو - غذا ایسے اترکی گاجر اور ترہ تیزک اور رازیانہ اور سویا اور کرفس رطب اور سرہیون ہی یعنے پرسیاوشان تازہ جو سوکھی نہو اسلیے کہ سوکھی ہوئی مجفف اور مسخن ہوتی ہی اور حسو جو چنہ کے آٹے اور میتھی اور رازیانہ سے بنایا گیا ہو - اگر دودہ مثل دھاگے اور سوت کے برآمد ہو بسبب غلظ اور بیس کے اوسکا علاج لطول سے کرنا چاہیے جو ترطیب زائد پیدا کرے اور اسی طرح منی کا علاج ہی جو ایسی ہی خشک برآمد ہو - سوداوی مزاج عورت کا علاج فقط اسی مین منحصر ہی کہ ایسی غذا کھلائی جاے جسمین تسخین زائد ہو اور ترطیب اعلی درجہ کی اوسن سے حاصل ہو مگر قسم سودا کی شناخت کرکے بحسب اقسام علاج کرنا چاہیے - منجملہ اون ادویہ کے جنسے دودہ زیادہ پیدا ہوتا ہی یہ دوا ہی کانٹا درخت خرما کا تیس درہم برگ رازیانہ بیس درہم گندم ہر یسہ کیے ہوے پچیس درہم نخود مقشر اور جو سپید خوب کوٹے ہوے ہر ایک اٹھارہ درہم انجیر کلان دس عدد ان سب اجزا کو تیس رطل پانی مین خوب جوش دین تا اینکہ آٹھ رطل پانی رہ جاے خواہ اس سے بھی کم اور بقدر پانچ اوقیہ کے استعمال کرین ایک اوقیہ روغن بلدام اور نصف اوقیہ شکر سلیمانی ملاکر - ماہی نمکسود بھی دودہ کی افزایش کرتی ہی - منجملہ ادویہ کے یہ ہی کہ سمسم یعنے کنجد کو شراب خالص مین ترکرین اور پھر کسی باریک جھلنی مین چھانین اور بھوک اوسکا جو چھاننے مین نکلے اوسکا ضماد پستان پر کرین - ایضاً بادنجان کا مغز اندرونی بقدر نصف قفیز کے جو ایک پیمانہ خاص ہے لے کر پانی مین ابالین اسقدر کہ مہرا ہو جاے یعنے گھلکر پانی مین ملجاے بعد ازان ہاتھ سے خوب ملین اور کپڑے چھان کرکے ایک اوقیہ روغن زرد ملاکر تناول کرین - یا نخود کا نقیع یعنے پانی بھیگے ہوے چنہ کا چند روز نہار تناول کرین خصوصاً اگر چنہ کو دودہ مین بھگوئین اور مار الشعیر ہمراہ شہد اور جلاب کے - یا تخم رطبہ یعنے بوزیدہ ایک جزو اور کابلی مٹر دو جزو مقدار شربت بقدر کفدست کے آب گرم مین استعمال کرین خواہ حب البان دو درہم کسی شربت کے ہمراہ ادویۂ جیدہ سے روغن گاو ایک اوقیہ اور شراب فوج بزرگ نہار منہ تناول کرین - شاخہاے باریک گل لالہ اور برگ اسکا پانی مین جوش دے کر آردجو کے ہمراہ بطور سنتو کے استعمال کرین - مولی اور سنبوس گندم شراب مین جوش دیگر چھانکر اوس شراب کو پی جائین - تخم خشخاش بریان اور سویق ہموزن دونون ہمراہ سکنجبین یا سفنج کے اسطرح استعمال کرین کہ پہلے خشخاش اور سویق سکنجبین یا سفنج مین تین روز بھگو دین اوسکے بعد استعمال کرین - کلونجی مار العسل کے ہمراہ بھی مستعمل ہی - تخم شبت اور تخم گندنا تخم لسبکھیرہ ہر واحد ایک اوقیہ

میتھی اور تخم رطبہ یعنے اسپت تازہ بستانی دونون ہمورن عصارہ رازیانہ ملاکر اور اگر شہد اور گھی ملاکر استعمال کرین افضل ہو دودہ کم کرنے کی تدبیر اور درور مفرط کے قطع کرنے کی ودور مفرط سے مراد یہ ہو کہ دودہ کی دھار کبھی خود بخود جاری ہوتی ہے بسبب کثرت شیر کے - اگر کوئی مرض سبب کثرت دودہ کا ہو اوسکی وجہ سے افراط ہوئی ہو ایسی کثرت سے ایذا اور ورم پستان پیدا ہوتا ہو اور بعض امراض مثل تپ وغیرہ کے پیدا ہوتے ہین کبھی دودہ پستان مین بدون حمل کی مثلاً مرض رجا مین فراہم ہو جاتا ہو جسوقت حیض بند ہوتا ہو اور مادہ حیض رحم سے بلٹ کر پستانین آتا ہو اسلیے کہ رحم کو قوت اوسکے دفع کرنے کی بذریعہ اوار حیض نہین ہوتی اور پستانین پہونچ کر بنظر مشاکلت عضو کے دودہ بن جاتا ہو - بیشتر مردون کی چھاتی مین خصوصًا جوانون کے پستانین دودہ جمع ہو جاتا ہو اوس زمانہ مین کہ اونکی چھاتیونمین گھنڈیان اور گٹھلیان پڑتی ہین اور سرے چھاتیون کے اونچے اور ابھرے ہوئے ہوتے ہین - اوپر اچھی طرح سے معلوم ہو چکا ہو کہ دودہ کی کمی کے اسباب کیا ہین - عمود اور اصل تدبیر دودہ کم کرنے کی وہی ہو جو تخفیف پیدا کرے بہ سبب خشک کردینے رطوبت کے خواہ بسبب شدت تحلیل کے یا شدت تسخین کی وجہ سے اور جملہ مبردات سے بھی ایسا اثر پیدا ہوگا - وہ مرطبات جنمین ترطیب شدید ہو جیسے خرفہ اور کاہو یہ بھی خون کی کمی بلغمی امزجہ مین کرتے ہین - جمیع ادویہ جو منی مین کمی پیدا کرتے ہین دودہ کی بھی کمی اونسے ہوتی ہو - ادویۂ باردہ اونمین سے جیسے کاہو اور مشورا در طفشیل ہمراہ سرکہ کے اطلیہ مین عصارۂ درخت اسبغول اور ادسی کا لعاب اور کاہو وغیرہ اور آرد بافلا روغن بادام کے ہمراہ اور مولی - گرم لدودیہ ضماد یہ جیسے سداب اور تخم سداب خصوصًا سداب جبلی اور خشکشت اور تخم اوسکا پوری مقدار شربت دودر ہم تک ہو - یا ذروج کی نسبت صحیح راے براہ تجربہ یہی ہو کہ دودہ مین کمی کرتا ہو اگرچہ بعض لوگ اسکے قائل ہوے ہین کہ اوس سے دودہ کی افزائش ہوتی ہو - زیرہ خصوصًا زیرہ کو بھی تخفیف پیدا کرتا ہو اور طلاً بھی سرکہ کے ہمراہ پکایا جاے - اطلیہ حارہ سے اسق ہمراہ شراب کے طلا رجیدیہ ہو بیخ کرنب کو لے کر خوب کوٹین اور ادسی کا ضماد کرین خواہ آرد بافلا اور متور اور زعفران اور گوز گندم اور نمک کو آب سرد سے ملا کر طلا کرین عصارۂ حلبہ کا طلا کرتے ہین خواہ لک اور مرتک اور روغن گل - اسی خاصیت اور اثر کے قریب اس طلا کا بھی اثر ہو کہ سرطان بحری پسا ہوا اور سرطان نہری سوختہ دونو کو پستان پر طلا کرین دودہ کا پھٹ کر بستہ ہو جانا پستانین دودہ کا پھٹ جانا خواہ بستہ ہونا بسبب حرارت جفنہ کے ہوتا ہو - اور کبھی یہ کیفیت بسبب برودت کے جو بستہ کر دیتی ہو پیدا ہوتی ہو - دونون قسم کا بستہ ہونا اوسکی جو علامت خاص ہو اوپر کے بیانات سے معلوم ہو سکتی ہو - ادویہ جو مانع تجبن اور بستگی شیر کی ہین از قسم طلا کے وہ یہ ہین کہ مثلاً موم بعض روغن ہاے لطیف مین جیسے روغن گل شبو اور روغن نعناع وغیرہ - نعناع کوٹ کر ہمراہ جغرات کے طلا کرنا - اور گرم قسم مین قیروطی بارد لعاب بارد سے اور روغنہاے بارد اور موم صاف شدہ کشنیز تازہ اور خرفہ کا ساگ بطور ضماد کے زیادہ نافع ہو - ادویہ محلل واسطے تجبن حار کے سرکہ شراب جسمین روغن گل کو گھسیپ کر گرم گرم طلا کرین - یا برگ عنب الثعلب کا طلا کرین - یا برگ کاکنج اور برگ کو اور برگ کرنب اور عصارات انھین چیزون سے خصوصًا جب اوسمین مر اور زعفران ملائی جاے - ایضًا شراب اور سرکہ اور روغن بنفشہ اور تھوڑی پیتھی اسکا ضماد طیار کرین - تجبن بارد کی محلل دوا یہ ہو کہ ہمیشہ نطول آب گرم سے کیا کرین - اور ایک کفدست سفوف رازیانہ تناول کرنا خواہ بزر البنج - اور شبت کا استعمال تجبن بارد سے منع کرتا ہو - کل ادویہ جو مدرات لبن سے ہین ایسے پانی مین جوش دین جسمین بابونہ اور شبت اور رنمام اور جلبا اور فیسوم اور جند بیدستر

داخل ہو۔ روغن بین روغن سوسن اور روغن نرگس اور روغن بنفشہ۔ اور وہ معتدل ہی یہ ہی کہ خبز جواری (ایک قسم کی روٹی) ایسے آٹیکی پکتی ہی کہ بھوسی گیہون کی بالکل دور کر دیجاتی ہی اور آرد جو اور جرجیر اور حلبہ اور خطمی اور السی کوٹی ہوئی ہر ایک کو ان مین سے ایک کانسہ بزرگ کی مقدار سے لے کر ضماد طیار کرین۔ بعد تبین کے جو ورم پیدا ہوا ہو اسے یہ دوا مفید ہی کہ اسفنج کو سرکہ اور پانی مین نیمگرم کر کے ڈبوئین اور ورم پر رکھین یا چھوہارا اور روٹی سرکہ اور پانی مین پیسکر ضماد کرین نعناع ہمراہ شراب اور سرکہ کے بھی عمدہ ہی۔ مارقشیشا شتن غبار کے پسا ہوا روغن گل اور سپیدی بیضہ ملا کر ضماد کرین۔ پستان مین دودہ کے جو سدہ پڑجائین لازم ہی کہ خراطین کو پیسکر ملا کرین خواہ مرکو آب فوتنج اور انیسون کے ساتھ یا آرد نخود اور ورق غار اور تخم کرفس اور کمون بطلی اور خافقا آب عصی الراعی کے ہمراہ۔ اسی طرح آب چقندر اور نخود اور شونیز ایضاً کندر اور تخم گاو۔ خواہ عسل لبنی کو لے کر روغن بنفشہ ملا کر پستان کو اوس سے ملا کرین کہ تبین اور ورم دونون زائل کر دیگا اور آب کرنب بطور حسو کے استعمال کرین کہ یہ بھی نافع ہے

**دودہ کا پستان مین بستہ ہونا اور عفونت اور امتداد جو پستان کو عارض ہوا اور کوفت کا صدمہ جو پستان کو پہونچے علاج اوسکا یہ ہی کہ جقندر کو اسقدر پختہ کرین کہ مُہرا ہو جاے بعد ازان لباب خبز اور آرد باقلا اور روغن کنجد ملا کر ضماد کرین خواہ وہ گھانس جسکو بر دیقیاس کہتے ہین اوسے تر و تازہ لے کر ہمراہ موم اور روغن گل کے استعمال کرین۔ یا روٹی اور پانی اور برطب ہمراہ شہد اور شراب کے یا سپنج کے کمر تضمید کرین اور ان ادویہ مین سے جسکو چاہین روز آنہ دو مرتبہ استعمال کرین خواہ تین مرتبہ۔ اسی طرح کنجد ہمراہ شہد کے خواہ کنجد اور روغن زرد اور شہد اور اگر اسمین نان سپیدہ خواہ آرد باقلا ملا دین زیادہ نافع ہوگا۔ آب گرم سے تمہید کرنی خواہ اوسکے بخارات کا اکباب ندی کو کرنا خصوصاً جب اوسمین تخم کتان اور حلبہ اور خطمی اور تخم ان ادویہ کے اور بابونہ کو جوش دیا ہو تنطیل بھی اسکو نافع ہی یہ بنسبت اوس شخص کے جو متحمل ثقل ضماد کا نہو۔ پھر اگر بستگی دودہ کی ہمراہ رض اور کوفتگی بھی عارض ہوئی ہو یہ ضماد اوسوقت نافع ہی مونگ اور خستہ انگور دونون کو خوب کوٹ کر آب سرد خواہ چوب جھاو کے پانی سے ملا کر استعمال کرین جسوقت دودہ پستان مین جمع ہو جاے لازم ہی کہ ہمیشہ اوسکی تمریخ روغن بنفشہ سے کرین اوسکے بعد آب گرم اوسپر گرائین بعد ازان وہی ضمادات جو شروع مین اس باب کے مذکور ہوے استعمال کرین اور ام پستان گرم کے اور درد حملہ اقسام جو شندودہ یعنے پستان کو عارض ہون۔ ابتدا مین استعمال راد عات مشورہ کا کرنا وہی علاج ہی اور لازم ہی کہ راد عات کے ہمراہ کسی قدر ملطفات بھی شریک کرین اور یہ تلطیف مثلاً سرکہ اور گرم پانی سے تمہید کرنے سے حاصل کرین خواہ تھوڑا سا روغن گل اور آرد باقلا کنجد مین کے ہمراہ یا برگ کنب الثعلب روغن گل کے ہمراہ۔ جب زمانہ ابتدا اور ورم کا تھوڑا سا گذر جاے پھر اون ضمادات معلا سے علاج کرنا چاہیے جو باب ابتدا اور جمود ورم مین مذکور ہوے ہین۔ یہ ضماد بھی جید اور بالغ درجۂ غایت ہو نفع کرنے مین آرد باقلا کلیل الملک دونون کو پیسکر روغن کنجد ملا کر ملا طیار کرین آب شیرین ملا کر۔ ایضاً روٹی کوٹ کر اور آرد جو اور آرد باقلا اور مغز خطمی اور زرد ی بیضہ اور زعفران اور مر مکی ملا کر ضماد کرین۔ ایضاً السی کوٹ کر سرکہ ملائین اور ضماد کرین۔ اکثر ورم بر سام منحل ورم ندی کی طرف ہوتا ہی اوسوقت خوف اسکا ہوتا ہی ایسا نہو یہ مادہ فراہم ہو کر ذات الجنب پیدا کرے پس حیلہ اجتماع ورم کے روکنے کا یہ ہی کہ اسفنجول تو سرے پر ورم کے رکھین اور گرد اگرد ورم کے نرکھین اور گرد ورم کے نیچے کیطرف رد اوع کا استعمال کرین اور جسوقت درد شروع ہو

تکمید کرین ورنہ مادہ رقیق متحلل ہو جائیگا اور مادۂ غلیظ باقی رہ جائیگا اور یہ خطاے عظیم ہی کہ زمانہ بقاے ورم کا طولانی ہو جاتا ہی - جب حلمۂ الثدی یعنے پستان کی گھنڈی اور سرے مین درد پیدا ہو لازم ہی کہ فصد کرین اور طلا صندل اور افاقیا وغیرہ کے کرین تا کہ سرطان پیدا نہو اور ام پستان بارد کے بلغمی مزاج کے اور ام اونکا علاج یہ ہی کہ کرفس کو کوٹ کر خواہ بابونہ کو اوس پر رکھین صلابت پستان ہڈوڑی اور غدد چوپستانین پیدا ہون خواہ بروقت بلوغ کے پستان کی استخوان بلند ہو جاتی ہی ان سبکا علاج - اگر ورم ظاہری جو پستان مین ہو مائل بہ صلابت ہو جاے ابتدا مین ایسے ورم پر ضماد چاول کا شراب مین بھگو کر نافع ہوتا ہی - یا قیروطی روغن بنفشہ اور زردی بیضہ اور کتیرا کی تمریخ مفید ہوتی ہی - پھر اگر ورم مین صلابت آجاے قیروطی موم اور روغن گل اور فطران اور آب کافور کی مفید ہی اور بیشتر اوسمین ثلغہ کا بھی اضافہ کرتے ہین - کبھی برگ مازو اور کسی روغن مثلاً روغن کنجد سے بھی علاج کیا جاتا ہی - اور کبھی دردی شراب کہنہ پختہ کر کے خواہ دردی شرکہ بھی بطور طلا کے نافع ہوتی ہی ہڈوڑی اور غدد جوادسمین پیدا ہون عمدہ تر دوا اوسکے واسطے یہ ہی کہ برگ شفتالو تازہ اور برگ سداب رطب دونون کو ٹ کر ضماد کرین - اور اگر یہ غدد بقیہ سے اوس ابھار کے ہون جو بروقت جوانی کے استخوان پستان مین ہوتا ہی خواہ بعد اوس ابھار کے حادث ہوے ہون اور متحلل قبول نکرتے ہون یعنے ادویہ معالجہ سے متحلل نہوتے ہون پس واجب ہی کہ چاک کرین اور زخم کو چاک کے شحمہ تک پہونچا کر اوس فربہ سلعہ وغیرہ کو دور کردین بعد ازان ٹانکے لگا دین وسیلہ پستان جب پستانین درم جامع یعنے ایسا ورم جو مادہ کو فراہم کرتا ہو پیدا ہو اوسکے کشادہ کرنے کے واسطے دواے جید یہ ہی کہ تخم کتان اور کنجد اور بیخ سوسن اور سیعہ اور گوسفند کی مینگنی اور کبوتر کی بیٹ اور نطرون اور ریتا یخ ان سب کو ہموزن بے کرا اور وزن کی کمی بیشی بموجب مشاہدہ کیفیت ورم تجویز کر کے بطوخ طیار کرین ہمراہ روغن کنجد اور شبرم اور بیخ ساق گاؤ کی (کمی بیشی اوزانکی باین نظر لکھی گئی کہ اگر نضج کی حاجت ہو انھین اجزا مین اجزاے منضجہ وزن زیادہ کر دیا جاے گا اور اگر احتیاج تفجیر اور شگافتہ کرنے کی زیادہ ہو اجزا مفجرہ کا وزن بڑھا دیا جائیگا) ایک لطوخ شیرج اور روغن خیری اور مغز ساق گاؤ سے بھی بنا کر لگانا چاہیے اور اگر چاہین اسمین بیضہ بھی شریک کر دین اور اگر حاجت اور ضرورت جلا کی ہو اجزاے مجلیہ سے بھی کام لیا جاے فروح آکالہ پستان کے نیمذ مازو کا بیس رطل اوسمین سماق دباغین ایک رطل اور مازوے ناپختہ نصف رطل سلیخہ نصف رطل جوز السرو ایک رطل ان سب کو کسی شراب مین تر کرین اور بیس روز تک بھگو رکھین بعد ازان خوب پختہ کرین اور سرو کی لکڑی سے بروقت طبخ کے چلاتے رہین تا اینکہ نصف جل جاے اوسکی بعد ہاتھوں سے خوب ملین اور چھانین اور پھر نرم آنچ پر چڑھا کر اسقدر پکائین کہ گاڑھا ہو جاے اور کسی ظرف آبگینہ مین بحفاظت رکھ چھوڑین اور یہ دوا عمدہ ہی جملہ اون اعضا کے فروح کے واسطے جو نرم اعضا مین جیسے منہ اور زبان وغیرہ مین پیدا ہوتے ہین اور زخم کے سڑنے کو روکتے ہین مترجم کہتا ہی ایک مرض جسکا نام ہماری زبان مین ہاڑا ہی یہ بھی زیر پستان پیدا ہوتا ہی اوسکی کیفیت یہ ہی کہ دونون پستان کے نیچے سات سات ناصور پڑ جاتے ہین اور چونکہ رحم کو پستان سے بوجہ عروق کے مشارکت زیادہ ہی جبتک یہ مرض رہتا ہی احراے حیض اور انعقاد نطفہ مین خلل عظیم واقع ہوتا ہی مین نے ایک مریضہ کو اپنے اغزہ سے اسمین مبتلا دیکھا اگرچہ عموماً علاج ناصور کا بنض مجربات ادویہ سے اچھی طرح کر سکتا تھا لیکن خاص اس مرض کی تحقیقات کے درپے ہوا بعض بیدون کی زبانی خواہ دائی جنائی جو کسی قدر واقف کار تھین اونسے معلوم ہوا کہ اسکا نام ہاڑا ہی اور اسکا علاج بھی اور ناصورون کے

علاج سے جدا گانہ ہی اور اوس مریضہ کو دو راز عمل مرض چیچک کا بھی اسقدر شدید ہوا تھا کہ ہرگز امید بران بری کی نہ تھی بعنایت ایزدی مین نے بعض قیود خلیات کے استعمال سے اگرچہ خلاف قاعدہ نامرتب تھا علاج پر برات کی اور صحت ہوئی اوسی کے بعد یہ مرض پیدا ہوا مجکو ظن غالب یہی تھا کہ یہ مرض بنا بر مواد بلغمی سے ہی جو صفراوی تھی اس گمان فاسد پر سیدا رادہ قطعی اون نواصیر کے علاج کا بر طبق انھین قواعد کے ہوا لیکن جب ان لوگون کے بیان سے تحقیق ہوگئی کہ مرض سوداوی ہی اور سوخت بلا تنقیہ فصد اور اسہال کے کہ مریضہ بدرجۂ غایت ضعیف تھی مین نے اوس نبات ہندی کا جسکا نام مجھی ہی اور جسکو چونا پانی بھی کہتے ہین اور باب نواسیر اور سموم اور باب خناز یر متقرح مین بھی اوسنے مین ذکر کرونگا ضمادًا استعمال کیا بعد مدت دو ہفتہ مین تامور بھر گئے اور پوری صحت حاصل ہوئی اور وہ مریضہ بحمد اللہ صاحب اولاد بھی ہوئی اگرچہ بیدا ور دائی وغیرہ کا متفق بیان تھا کہ اگرچہ یہ مرض کسی دوا سے زائل بھی ہوجاتا ہی مگر ہمیشہ وہ عورت بانج رہتی ہی یعنے اوسکے اولاد نہین ہوتی کہ رحم اور پستان دونون کو اسکے روات اسقدر قاسد کردیتی ہی نہ رحم کو اپنے افعال متعلق بہ منین اور نہ پستان کو اپنے تصرفات متعلق بہ لبن کے قوت باقی رہتی ہی۔ مگر مین شکر خدا کا بجا لاتا ہون کہ اس دوا کو اوس نے مجھے بذریعہ بعض فقرائے ہند کے عطا کیا جو قروح اور نواصیر سوداویہ کے مزیل ہی اور بعض سموم مخصوصہ جیسے سنکھیا وغیرہ کا تریاق کامل ہی۔ اگرچہ یہ دوا اسرار مجربات سے ہی مگر مین اسکے نفع عظیم کو خیال کرکے پوشیدہ رکھنا خلاف رفاہ عام جانتا ہون اور بسقدر خواص اس نبات جلیل القدر کے ہین اونھین مین جستہ جستہ مقامات مناسب یہان لکھونگا اور مین قول حکیم ارسطاطالیس کو بہت پسند کرتا رہا ہون جسکا حکیم جلدکی نے کتاب المصباح فی علم المفتاح یعنے اکسیر حق مین نقل کیا ہی۔ ان دائرۃ النبات اوسع من دائرۃ المعادن یعنے نباتات کا علم اور انکے فوائد بہ نسبت معدنیات کے بہت زیادہ ہین خصوصًا وہ نباتات ہندیہ جنکو سائنس کہتے ہین اور اکثر اونکے خواص مجھے معلوم ہوے ہین اونکے فوائد بے ضرر ایسے ہین کہ قدرت خدا کو یاد دلاتے ہین پستان کی حفاظت کا بیان پستان زیادہ تر ہنے اور لٹکنے نپائین اور سخت اور سندیر رہین اوسکی تدبیر یہ ہی کہ جس وقت کو منظور ہو کہ اوسکے دونون پستان فراہم اور سخت رہین لازم ہی کہ حمام مین کمتر داخل ہو۔ اور یہ دوا جسے ہم لکھتے ہین نہایت عمدہ ہی اسی باب مین سپیدہ اور طین ارمینیا ہر واحد دو درہم بزر البنج کے پانی مین گھول کر اور تھوڑا سا روغن مصطگی ملا کر طلا کرین۔ ہمیشہ پارچۂ کتان کو آب مازو مین جو ٹھنڈا ہو ڈبو کر پستان پر رکھا کرین۔ خصوصًا اگر پستان مسترخی اور ڈھیلی ہوتی ہوئی نظر آیین۔ ایضًا عورتون کے تجربہ کی دوا یہ ہی۔ خاص پتڈول اور شہد کو طلا کرین اور اگر اوسمین افیون اور روغن ہمراہ سرکہ کے زیادہ کرین قوی تر ہوجاے۔ یا انیکہ پتڈول بیس درہم اور شوکران دو درہم سرکہ ملا کر طلا کرین۔ خواہ طین شاموس اور اقاقیا اور سپیدہ کو عصارۂ درخت بنگ ملا کر طلا کرین۔ یا کندر اور دوغ اور آرد جو سرکہ کہنہ مین خوب گوندہ کرکے روز پستان پر طلا کرین۔ یا بیضہ چکور کا اور زنگار اور مسیہ اور اقلیمیا کو آب اسبغول ملا کر طلا کرین۔ خواہ شوکران کی لکڑی جیسے ہو کوٹ کر سرکہ آمیز کرین اور تین روز تک رہنے دین جب ارادہ ہو کہ خشک ہوجاے اسفنج کا ٹکڑا سرکہ اور پانی مین تر کرکے پستان پر رکھین کہ یہ جذب کرلے گا۔ یا عصارۂ طراثیث اور پوست انار اور قلعی سوختہ جو بذریعۂ گندھک کے سوختہ کی ہو ہر واحد ان ادویہ مین سے نیم درہم بھنکری سپیدہ قلعی سوختہ سوختہ ہر واحد ایک درہم جلدون سوختہ اور قلسور ہر واحد نیم درہم آب بار تنگ مین گوندہ کر طلا کرین یا زیرہ مع بصل السوسن

اور شہد اور پانی کے لیکر پستان پر طلا کرین اور تین روز تک لگا رہنے دین اور نہ چھوڑائین - یا شوکران اور اشق کو تین روز پستان پر لگائے رکھین اور فقط شوکران کو نو روز تک لگائے رہین - دعوی کرکے جواذویہ اسے فائدہ کے واسطے لوگون نے ذکر کی ہین وہ یہ ہین کہ خنزیر نر کا خون خواہ ساہی کا خون یا کچوے کا خون پستان پر طلا کرین - زیت اور پھٹکری کو سرمہ سا پیسکر کسی ہانڈی وغیرہ مین شراب بھر کر رکھین اور قلعی کو اوسمین ڈالدین تا اینکہ قلعی محلول ہوجاے اور اسی محلول کی مالش ہمیشہ کرتے رہین - اسی طرح پنڈول اور مازوے خام شہد ملا کر طلا کرین - یہ مقالہ یعنے فن بارہوان تمام ہوا اور خدا کا ہمیشہ حمد بجالاتا ہون -

فن تیرہوان مری اور معدہ کا بیان

اور انھین دونون کے احوال اور اس فن مین پانچ مقالہ ہین پہلا مقالہ احوال مری اور اصول امر معدہ کا بیان تشریح مری اور معدہ کی مری کی ترکیب گوشت اور طبقات غشائیہ سے ہی اوس گوشت کے اندر کیطرف درازی لیف کی ہی تاکہ نوالہ اور لقمہ اوترنے وقت اوسکو جذب کرنا آسان ہو اسلیے کہ بداہت سے معلوم ہی کہ جذب یعنے ایک جگہ سے دوسری جگہ کشش کرنا اوسیوقت ہوسکے گا کہ لیف قصیر اور چھوٹی ہوکر دراز ہوجاے - اور اوسی گوشت مری کے اوپر ایک جھلی لیف کی عریض واقع ہی تاکہ دفع کرنا لقمہ وغیرہ کا نیچے کی طرف آسان ہو اسلیے کہ یہ بھی معلومات بدیہی سے ہی کہ لیف جسوقت کوتاہ ہوکر عریض ہوجاے اوسیوقت دفع کرنا ممکن ہوگا - اسی لیف مین حمیت ظاہرہ ہی - انھین دونون طبقۂ اندرونی اور بیرونی سے ملکر عمل ازدراد تمام ہوتا ہے میری مراد یہ ہی کہ لیف اندرونی کے جذب کرنے سے اور لیف بیرونے کے دفع کرنے سے فعل ازدراد تمام ہوتا ہی - کبھی دشواری ازدراد کی اوس شخص کو عارض ہوتی ہی جسکی مری طولمین شق ہوجاے اسلیے کہ لیف اندرونی جو جاذب ہی اوسکے فعل جذب کا معین یعنے لیف بیرونی معدوم ہوجاتی ہی - قی کرنے مین فقط طبقۂ بیرونی کام دیتا ہی اسی واسطے اوسمین زیادہ دشواری پیدا ہوتی ہی یعنے فعل ناتمام ہوتا ہی کہ فقط لیف عریض کام دیتی ہی - موضع مری کا اون فقرات ہفت گانہ پر ہی جو گردن پر ہین کہ اول گردن پر سیدھی ہوکر بدون انحنا اور خم کھانے کے گذری ہی نہایت حفاظت اور وقایہ کے ساتھ اور مری کے ساتھ ایک زوج عصب کا بھی اوترتا ہی خاص دماغ سے - جب مری سامنے چوتھے فقرہ منجملہ بارہ فقرات صلب کے جو منسوب طرف سینہ کے ہین آتی ہی قدرے قلیل بجانب راست مائل ہوجاتی ہی تاکہ جو رگ قلب سے اوگی ہی اوسکی جگہ وسیع ہوجاے - پھر آٹھون فقرات باقیماندہ پر منجملہ فقرات دوازدہ گانہ مذکورہ کے اوترتی ہی تا اینکہ جب حجاب سے ملتی ہی جو پردار لبطہ غشائی سے اوسکی بندش ہوتی ہی اور وہ بندش ایسی عمدگی سے ہی کہ مری کو تھوڑا سی اونچا کر دیتی ہی تاکہ جو لقمہ وغیرہ اوس جگہ پہونچے رگ اجوف اور مری مین تنگی اور انضغاط پیدا نہو - اور دوسرا فائدہ اس کے اونچا ہونے کا یہ ہی کہ عصب کا اوترنا ہمراہ مری کے ایسی کجی اور تعریج کے ساتھ ہو کہ بروقت امتلاے معدہ کے جو ثقل اور گرانی معدہ کو عارض ہوتی ہی اوسکی آفت سے مری کی درازی مستقیم بے خوف رہے اسلیے کہ سیدھی لانبی شئی کو ثقل اور گرانی سے ضرور آفت پہونچتی ہی - جب مری حجاب حاجز کے سامنے سے بھی تجاوز کرجاتی ہی دوبارہ بجانب یسار کے معلوم ہوتی ہی یہ نسبت اوس میلان کے جو نزدیک چوتھے فقرہ کے اسکو بجانب یمین ہوا تھا اور یہ بائین طرف مری کا مڑنا اوسوقت ہوتا ہی جب فقرۂ دہم سے گذر کے گیارہوین

اور بارہویں فقرہ تک پہونچتی ہی بعد ازان مری حجاب مین نفوذ کرکے مستعرض ہوجاتی ہی اور وسیع ہوکر صورت فم معدہ کی اوسپر طاری ہوتی ہی اور بعد مری کے جرم معدہ کا اس سے بھی زیادہ وسیع اور منبسط ہی۔ مری کا استر یعنے جلد اندرونی زیادہ تر وسیع اور گندہ (بہ نسبت) اول امعا کے مخلوق ہوا اسلیے کہ مری گذرگاہ سخت اور باصلابت چیز دن کی ہی اور معدہ کا استر متوسط درمیان سختی اور نرمی کے ہی اور زیادہ تر نرم یہ استر فم معدہ کے قریب ہی بعد ازان امعا مین جاکر بدرجۂ غایت نرم ہوگیا ہی۔ باطن مری یعنے سطح اندرونی مین جو ایک جھلی بنیالی گئی اور وہ جھلی آخر معدہ تک ممتد اور دراز ہوکر پہونچی ہی اور اوسکی آمد غشار مجلل یعنے اوس جھلی سے جو فم معدہ کو ڈھانپے ہوے ہی اوسکا فائدہ یہ ہی تاکہ جذب غذا وغیرہ کا متصل رہے اور طفرہ نہ پڑے اور یہ بھی فائدہ ہی کہ بروقت ازدراد اور نوالہ اوترنے کے حنجرہ کے اوٹھانے اور بلند کرنے پر مری کی درازی کی وجہ سے معین ہو وہ درازی مری جو نیچے کی طرف ہی (مراد یہ ہی کہ مری چونکہ بجانب اسفل ممتد ہوتی ہی یہ امتداد حنجرہ کے اونچا کرنے پر اعانت کرتا ہی اگر حقیقت حال پر نظر کیجے تو مری ایک جزء معدہ کی ہی کہ معدہ تک بتدریج وسیع ہوتی ہوئی چلی آئی ہی اور دونون طبقۂ اندرونی اور بیرونی مری کے بھی مشابہ ہر دو طبقات معدہ کے ہین اندرونی طبقۂ مری کا رقت اور باریکی مین مثل جھلیون کے ہی اور طولانی ہی اور بیرونی طبقہ مری کا گندہ لحمی ہی جسکی لیف عریض ہی اور اسکی لحمیت اور پرگوشت ہونا بہ نسبت طبقہ بیرونی معدہ کے زیادہ ہی بالجملہ پھر بھی یہ طبقہ بیرونی مری کا اوسی معدہ کا جزء ہی اور اوسکی وضع اور اتصال اوسے معدہ سے ہی۔ اول امعا جسکو اثنا عشری کہتے ہین وہ معدہ کا جزء نہین ہی بلکہ ایک شی منفصل معدہ کے ہی اور وہ اتصال قریب جگہ سے ہوا ہی اور بوجہ جزء معدہ نہونے کے اثنا عشری مین شکل نہین پیدا ہوئی اور نہ اوسکی یعنے اثنا عشری کے طبقات معدہ کے ہوے جسطرح مری کے طبقات کا حال مشابہت مین ہی اور پھر اگرچہ مری جزء معدہ کی ہی مگر جوہر اوسکا عضل سے مشابہ ہی اور جوہر معدہ کا عصبی ہی۔ جس جگہ سے معدہ متصل مری کے ہوا ہی جرم معدہ مین شکل مخروطی بن جاتی ہی اور جب متصل حجاب کے ہوتا ہی اوس سے نیچے پھیلاو اور وسعت جرم مین پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ مستقر اور ٹھہرنے کی جگہ طعام کے اسفل مین ہی پس اوسی جگہ وسعت درکار ہی اور سند بر جرم معدہ اوسی منفعت سے مخلوق ہوا ہی جو فائدہ اس شکل کا معلوم ہی اور منفعت ظاہر ہی اور پشت کی طرف جرم معدہ کے مسطح اسواسطے بنائی گئی کہ صلب سے اسکا ملنا اچھی طرح بحسن اسلوب حاصل ہو۔ جرم معدہ مین بھی دو طبقہ ہین اندرونی طبقہ کی لیف طولانی ہی اسلیے کہ جذب کی حاجت مقتضی طول کو لیف کے ہی اور اسی جہت سے بروقت ازدراد کے معدہ کوتاہ ہوجاتا ہی اور حنجرہ بلند ہوجاتا ہی اور طبقہ خارجی کی لیف عریض ہی اسلیے کہ دفع کی حاجت اسی کی مقتضی ہی۔ لیف دافع خارجی طبقہ مین اسلیے مقرر کی گئی کہ جذب غذا پہلا فعل ہے معدہ کا ہی اور اقرب افعال ہی اوسکے بعد دفعہ فضلہ کا فعل صادر ہوتا ہی اور یہ فعل دفع فضول کا بذریعۂ پچوڑنے اور عصر کے تمام ہوتا ہی جو برابر اور مسلسل تمام دعا یعنے ظرف غذا مین ہوتا ہی تاکہ جملہ ظرف کے فضول موجودہ دفع ہوجائین۔ طبقہ باطنی اور اندرونی سے ایک لیف مورب ملتی ہی تاکہ امساک اور ٹھہرانے پر غذا کے معین ہو لیف طولانی کے اور یہ لیف مورب طبقہ جاذب یعنے اندرونی مین تجویز ہوئی طبقۂ بیرونی جو دافع ہی اوسمین نہوئی اور مری اس لیف مورب سے نیست اور نابود کردیگئی اسلیے کہ مری منفذ ہی جو قابلیت امساک اور ٹھہرانے کی نہین رکھتی پھر اب اوسکی موجودگی منافی غرض امساک کی تھی۔ پورا طبقہ اندرونی معدہ کا جسم عصبی اور سخت ہی اسلیے کہ اجسام کثیفہ غذا وغیرہ سے ملتا رہتا ہی اور طبقہ بیرونی کا جرم اندرونی

کمیت زیادہ رکھتا ہی تاکہ حرارت اوسمین زیادہ ہو اور بوجہ حار ہونے کے ہضم پر زیادہ قادر ہو۔ فم معدہ کا عصبی ہی تاکہ حس اوسمین زیادہ رہے۔ فم معدہ مین دماغ کے اعصاب سی یعنے زوج سادس سے ایک شعبہ عصبانی اوترتا ہی جو فائدہ حس کا فم معدہ کو دیتا ہی اور اسی حس کے ذریعہ سے بھوک پیاس اور کمی غذا پر جو مقدار گرسنگی کے لائق نہو آگہی ہوتی ہی اور اس شعور اور اطلاع کی حاجت بعد فم معدہ کے باقیماندہ اجزاے معدہ کو نہین ہی۔ تخصیص اس حس کیطرف احتیاج کی فم معدہ کو اسلیے ہوئی کہ معدہ محتاج ہی تنبیہ اور آگہی کا اس امر پر کہ بدن غذا سی کب خالی ہی۔ پھر جب معدہ کا ظرف اول یعنے کنارہ اور سرا جو فم معدہ کہلاتا ہی اوسمین یہ حس پیدا ہوگئی اور غذا کا لینیوالا فم معدہ بذات خود یا بذریعہ غیر کے ہو چکا اب بقیہ اجزاے معدہ کے جو بعد فم معدہ کے ہین اونکو حاجت اس احساس کی نرہی اسلیے کہ ان اجزا کا غیر یعنے فم معدہ متعمل اس امر کا ہو چکا۔ یہ شعبہ عصب فم معدہ کا اوپر کی جانب پیچیدگی سی اوترکر دفعہ وا مدہ مین قریب معدہ کی مری پر لپٹ جاتا ہی پھر متصل معدہ کے ہوتا ہی۔ جس جگہ معدہ مین تحدب اور کوز پشتی زیادہ ہی اوسی جگہ ایک رگ دریدی شعبہ ہاے باب کبد سے معدہ پر چڑہتی ہی اور طول معدہ کی طرف جاتی ہی۔ اور بہت سے شعبہ یہ رگ معدہ کی طرف چھوڑتی ہی اور ارتباط اون شعبون کا اسی رگ سے ہوتا ہی اور انشعاب یعنے برآمد ہونا ان شعبونکا بغرض استواری اور مضبوطی کے باریک باریک شعبونسے ہی ایک طرف یعنے بجانب یمین یہ شعبہ پیوستہ اور ملے ہوے ہوتے ہین اور بائین طرف سے اس رگ کے ایک شریان اس سی ملتی ہی اور اس شریانکا بھی وہی حال ہی کہ اس سے باریک باریک شعبہ ہاے متضامہ یعنے بہم پیوستہ برآمد ہوتے ہین اور دونون وریداور شریان کا اعتماد اور تکیہ صفاق کی پیچیدگی پر ہوتا ہی اور مجموع ان شعبہ ہاے مذکورہ سے بہت سی شریانات کا جال سا بندہ جاتا ہی چنانچہ اوس جال بندی کیصورت ہم بیان کرین گے۔ معدہ ہضم غذا بسبب ایک حرارت غریزی اور اصلی کے جو اوسکی گرم ہی کرتا ہی اور چند حرارتین اور بھی جو معدہ کو بذریعہ اجسام قریبہ کے حاصل ہوتی ہین اوسکی حرارت غریزی سے ملکر ہضم پر معین ہوتی ہین۔ اسلیے کہ جگر داہنی طرف معدہ کے (اوس مقام پر جہانسے معدہ کی شکل مخروطی بنی ہی) ملتا ہی اور اسی مخروطیہ کی وجہ سے ملتا اور چڑہتا اجزاے جگر کا معدہ پر بخوبی درست ہوتا ہی۔ پس جگر کی حرارت بھی معدہ مین پہونچتی ہی۔ اور طحال معدہ کے بائین طرف بطور فرش کے بچھی ہوئی ہی تھوڑی دور حجاب سے ہٹ کر اور یہ دوری دو سبب سے پسندیدہ ہوئی اولا تو اسمین یعنے طحالمین نذارت اور پاکیزگی ہی کہ ظرف نجاست کا ہی اور دوسرا سبب یہ ہی کہ اگر طحال اور جگر دونون معدہ پر سوار ہوکر اپنا بوجھ معدہ پر ڈالتے اتنا بوجھ معدہ پر گران باری پیدا کرتا لہذا یہی اختیار کیا گیا کہ جگر معدہ پر کسی قدر چڑہے اور اپنا بوجھ ڈالے اور وہ چڑہنا جگر کا معدہ ایسا مشتمل اور پورا ہو کہ زوائد اوسکے ممتد ہون اور جسطرح کہ اونگلیان کسی شی کو مٹھی بند کرتے وقت پوری پوری شامل ہو جاتی ہین اوسطرح رکوب جگر کا جسقدر معدہ پر ہی اشتمال درست پر ہو اور طحال نیچے معدہ سے مثل فرش کے بچھائی جاے۔ علاوہ اسکے بقیاس طحال کے جگر کی جسامت بھی بڑی ہی اور یہ بزرگی جسامت کی بنظر ضرورت شدید کے ہی اور حاجت اسی کی ہی۔ اور کیون نہ جگر کی جسامت بڑی ہو حالانکہ طحال جگر کے بعض فضلات کا ظرف ہی اور جگر مین پوری پوری وہ اشیا رجمع ہوتی ہین جنکی بعض فضلہ طحال مین پہونچتی ہین لہذا واجب ہوا کہ معدہ کا سر اسکی قدر بائین طرف جھکا دیا جاے تاکہ جگر کے واسطے وسعت اور گنجایش پہلے کی ملی پس بائین طرف سر معدہ کا تنگ کر دیا گیا اور اسفل معدہ کا ایک خالی جگہ کی طرف جھکا دیا گیا کہ اوس خالی جگہ اور فضا کو جگر بھی پر نہین کرتا لہذا بائین طرف طحال کے جگہ بھی بہت گنجائش سے نکل آئی اور معدہ کے نیچے بھی یہ فضا پیدا ہوگئی۔ پس اشرف

ہر ایک دونون جہت اور دونون جانبین کا یعنے فوق اور یمین بنظر شرافت عضو کے جگہ کے واسطے تجویز ہوا اور اخس اور پست تر دونون جہتین یعنے بائین جانب اور نیچے کی جانب بنظر قرومایگی عضو کی طحال کیواسطے مقرر ہوئی مترجم اس عبارت مین شیخ کی مسامحہ واقع ہوا جسکو ہم نے لطف ترجمہ سے دفع کردیا ہی اسلیے کہ اسجگہ چار جہات ہین فوق اور تحت اور یمین اور یسار و دو اشرف ہین اور دو اخس پس حق عبارت یہ تھا کہ اشرف کل جہتین متقابلتین من الجہات الاربعۃ جسکا ترجمہ یون ہوتا کہ اشرف ہر ایک دونون جہت فوقانی اور تحتانی اور دونون جانب یمین اور یسار کا چنانچہ ہماری عبارت مذکورۂ بالا جو ترجمہ مین ہی اس مراد کو شاید اچھی طرح ادا کرتی ہی متن یہ تو ہوچکا اب اور بیان شروع ہوتا ہی۔ معدہ کے سامنے سے ایک عضو جسکو ثرب کہتے ہین یعنے چادر کی شکل پر یہ عضو معدہ کو پوشیدہ کرلیتا ہی اپنے اندر معدہ کو لیتا ہی اور یہ ثرب معدہ پر اور جمیع امعا پر فقط انسان کے دراز اور ممتد ہوتی ہی اسلیے کہ یہ لوگ معونت ہضم کے زیادہ محتاج ہین کہ انکے قوای ہاضمہ بہ نسبت دیگر حیوانات کے ضعیف زیادہ ہین۔ اور یہ ثرب کثیف اور اسکے اجزا غیر مضبوط اسوجہ سے بنائے گئے کہ حرارت کو اچھی طرح بند کرے اور محصور کرلے اور سبک اسلیے کہ معدہ پر زیادہ بار نہو اور شحمی یعنے سطح اندرونی اسکی چکنے چربی سے اسلیے کی گئی کہ حرارت کو آگے کی جانب سے حفاظت مین رکھے اسلیے کہ چکنی شئی خصوصاً شحمی قبول حرارت بھی زیادہ کرتی ہی اور بعد قبول کرنے کے اوسکا حفظ بھی اپنی لزوجت اور دسومت کی وجہ سے خوب کرتی ہی۔ ثرب کے اوپر ایک جھلی یعنے صفاق ہی جسکا نام اریطادون رکھا گیا ہی اور صفاق کے اوپر مراق اور جملہ عضلات شکم جو شحمی ہین واقع ہین۔ یہ دونون جھلیان یعنے صفاق اور مراق اوپر کی طرف سے نزدیک حجاب کے تو متصل ہین اور نیچے بجانب اسفل دونون جدا ہوگئی ہین یہ معدہ کے پیچھے خواہ صفاق اور مراق کے پیچھے صلب ہی یعنے پیٹھ ہی کہ اوس سے ہر ایک رگ جہندہ ممتد ہی اور یہ رگ بہت بڑی ہی اس رگ کی گرمی بسبب اسکے ہی کہ روح کثیر اور خون کثیر اسمین بہرا ہی اور ہمراہ اسی شریان کے ایک ورید بھی ہی اوسکی حرارت کثرت خون سے ہی۔ صفاق منجملہ ان تینون جھلیون کے پہلی جھلی ہی جو کل احشار غذائی کو حاوی ہی یعنے سب کو گھیرے ہوے ہی اسلیے کہ صفاق ان سب احشا کو ڈھانپ کر باطن کی طرف مائل ہوتی ہی اور صلب کے نزدیک جانبین صلب سے فراہم اور مجتمع ہوکر حجاب سے اوپر کی طرف متصل ہوتی ہی اور نیچے سے تینون اعضاے مذکورۂ بالا کے متصل ہوتی ہی۔ اسی طرح دونون خاصرہ یعنے کوکھ کے نیچے سے بھی متصل ہوتی ہی اور اس جگہ یعنے جب اسکو کوکھ سے اتصال ہوتا ہی دو سوراخ نزدیک ارنبین کے پیدا ہوتے ہین یہ دونون سوراخ دو مجرے ہین کہ جنمین رگین اور سعالیق انثیین در آتے ہین اور جب یہ دونون سوراخ زیادہ چوڑے اور پھیلتے ہین انمین امعا اور عور در آتی ہی جسکا نافق اور قیلہ اور قیلۃ الثرب ہی۔ منافع صفاق کے انھین احشا کی نگہداشت ہی اور یہ بھی ہی کہ امعا اور عضل مراق مین حاجز اور مانع ہوتا کہ معا عضل مراق مین اگر اونکے فعل کو باطل نکردے۔ صفاق کی شرکت اس بارہ مین وہ جملیان بھی کرتی ہین جو شکم مین ہین اور معلوم ہوچکین۔ صفاق بیرونی یعنے مراق کے منافع بھی بہت ہین اسلیے کہ مراق معدہ کو حرکت سے اوس عضل کے جو ہمراہ مراق کے ہی پہونچتی ہی اور معدہ کو حرکت بھی دیتی ہی اور اس حرکت سے عضل اور صفاق سب مل کر اون ادعیہ پر دراز ہوکر پہنچ جاتے ہین جن ادعیہ مین وہ اجسام از قسم فضول وغیرہ پر ہین اونکی شان سے یہ بات ہی کہ کسی قدر عصر اور نچوڑنا ایسا جو معین دفع ثقل پر ہو اگر اوس عصر سے مدد ملے تو وہ اجسام دفع ہوجائین۔ اسیطرح مراق مثانہ مین عصر پیدا کرتی ہی اور پیشاب کی دھار چھوٹنے پر معین ہوتی ہی اور وہ ریاح جن سے نفخ پیدا ہوتا ہی اونھین بھی

بذریعہ عصر عمل ریاح کو خارج کرتی ہے۔ پس امعاء کو عجز دفع ریاح مین مراق کی مدد سے نہین ہونے پاتا اور دلالت سولود پر بھی مراق اسی طرح معین ہوتی ہے۔ صفاق تمام احشا سے مرتبط ہے اور سب احشا مین بعض کو بعض سے ربط دیتی ہے اور صلب سے بھی مرتبط کرتی ہے لہذا اجتماع احشا کا استوار ہوتا ہے اور یہ احشا صلب سے مل کر مثل شئ واحد کے ہو جاتے ہین۔ جسوقت صفاق حجاب سے متصل ہوتی ہے اور دونو کنارہ اوسکے فقرہ نہم کے قریب مل جاتے ہین تو اس جگہ مرتبط ہو جاتی ہے اور اسی جگہ اسکا مبدا ہے اسلیے کہ مبدا اوسکا ایک فزونی ہے جو حجاب سے فم معدہ کیطرف اوترتی ہے اور اوسی فزونی سے ایک اور فضلہ یعنے فزونی ملتی ہے جو صفاق سے چڑھ کر صلب تک پہونچتی ہے اور پھر دونون ملجاتے ہین اور اس جگہ سے صفاق جز غشاے بن جاتا ہے جسکی تقسیم محسوس کیطرف نہین ہے بلکہ حس ظاہری مین ایک جسم بسیط محسوس ہوتا ہے اور یہی صفاق معدہ پر پہنچے اون دونون صفاق کے حادی ہوتا ہے جو دونون صفاق جو ہر معدہ کے ہین اور صفاق لحمی کی نگہداشت اسی سے ہوتی ہے اور معدہ تک پہونچکر بذریعہ اون اجرام کے جو متصل صلب کو معدہ سے مرتبط ہوتا ہے۔ اسی صفاق کے واسطے پیچیدگی اور چڑھاو اوتار سب کچھ ہوتا ہے اسکی جانب زیرین اور یسار مین زیادہ گندگی اور غلظ ہے۔ ایک طبقہ اسکا اوس جگہ سے شروع ہوا ہے جہان عضل بطن کا ظہور اچھی طرح سے ہے اور یہ طبقہ اوسکو ڈھانپے ہوے ہے اس طبقہ کے نیچے طبقہ باریک ہے جو در حقیقت صفاق ہے اور وہ باریک طبقہ نہایت رقیق ہے اوسی باریک سی غشاء مستبطن صدر اوگتی ہے۔ مقام روئیدگی صفاق سے ایک فزونی جانبین سے ایسی جدا ہوتی ہے کہ اوسی فزونی اور امعاء اور طحال اور ماسارائیقا سے ایک جال سا گوندہ جاتا ہے جو جانب مسطح کی طرف منقطع ہوتا ہے۔ یہ ثرب باوجود منقطع ہونے کے معدہ سے معلق ہے ایسی چیزون سے جو معدہ اور طحال کی تقعیر یعنے جانب اندرونی اور مواضع شریانات اور اون غدد سے جو درمیان عروق متصاصہ جنکو ماسارائیقا کہتے ہین اور جو درمیان معاء اثنا عشری کے ہین انھین سب چیزون سے اسکی تعلیق معدہ سے ہوئی ہے مگر یہ تعلیق اسکی قلیل اور ضعیف ہے اور کبھی جگہ سے بھی ثرب کو اتصال ہوتا ہے اور اون اضلاع سے جو زور کے ہین مگر یہ اتصال خفی اور پوشیدہ ہے۔ یہ اشیا جو ذریعۂ تعلیق اور اتصال کے ہین پس یہی جاے روئیدگی ثرب کی ہین اور اول ان سب مین معدہ ہے۔ یہ ثرب گویا ایک صرہ یا تھیلی ہے ایسی عمدہ کہ اگر کوئی شئ پتلی اور سیال اوسمین رکھی جاے اوسے بھی ٹھہرالے۔ جب بنظر تحقیق دیکھا جاے معلوم ہوگا کہ جلد اور غشا یعنے جھلی جو بعد جلد کے ہے اور وہ غشا لحمی ہے اور عضل جو طبقۂ فوقانی پر عضل بطن کے ہے جسکا اوپر بیان ہو چکا یہ سب کے سب مراق مین داخل ہین۔ اور طبقۂ زیرین طبقات عضل بطن سے مع اوس رقیق جھلی کے جو در حقیقت صفاق ہے منجملہ صفاقات کے۔ ثرب بمنزلہ استر کے صفاق کے واسطے ہے اور بمنزلہ آبزہ کے ہے معدہ کے واسطے اور یہ اجسام باہم دیگر معین معدہ کے ہین اوسے گرم کرتے ہین اور معدہ کی وقایت اور نگہبانی مین بھی آپسمین ایک دوسرے کا معین ہے۔ معدہ کے نیچے ایک سوراخ ہے جس سے معاء اثنا عشری متصل ہوتی ہے اور اس سوراخ کا نام بواب یعنے چوبدار ہے اور یہ سوراخ اوپر کے سوراخ سے تنگ تر ہے اسلیے کہ بواب منفذ ہے اوس شئ کا جو ہضم ہو کر پتلی اور رقیق ہو چکی ہے لہذا اوسے تنگ ہونا چاہیے اور اوپر کا سوراخ غیر منہضم شئ کا منفذ ہے پس وہ بڑا ہوا۔ بواب اوسوقت تک بند اور پیوستہ رہتا ہے کہ ہضم پورا ہو جاے بعد ازان کھلجاتا ہے اور جب تک کل شئ منہضم دفع نہو جاے کھلا رہتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ معدہ کو غذا تین طرح سے پہونچتی ہے ایک تو یہ کہ جب تک معدہ مشغول اپنے فعل مین

رہتا ہو اور طعام اوسمین موجود ہوتا ہو وہ بھی ایک قسم کی پری معدہ کی غذا ہی ہے۔ دوسری وہ غذا جو معدہ مین اون رگونسے آتی ہی جو باب تشریح مین رگون کی مذکور ہوئی۔ تیسرے جسوقت زیادہ گرسنگی ہو اوسوقت خون سرخ جگر سے معدہ پر گرتا ہو اور معدہ کو غذا دیتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ قدما جسوقت لفظ فم معدہ کی بولتی تھی کبھی تو مراد اوس لفظ سے اوس مدخل کو لیتی تھی جو موضع تنگ ہو اور اوس مین وسعت نہین ہوئی اور وہ موضع اجزاے معدہ سے ہو بعد مری کے۔ اور کبھی فم معدہ سے وہ مدخل مراد لیتی تھی جو حد مشترک درمیان مری اور معدہ کے ہو اور بعض آدمی فم معدہ کو فواد اور قلب کہتے ہین۔ بطارح بعض لوگون کے کلام مین فم معدہ سے اشارہ بطرف قلب کے ہوتا ہو اور یہ اطلاق اشتراک اسمی کے سبب اور اسوجہ سے کہ تمیز اور جدا کرنے مین اعضاے کے نامون کے ضعف تھا۔ اور بقراط کے زمانہ سے اکثر لفظ فواد کا اطلاق فم معدہ پر بوجہ قرب اور مجاورت کے مجازاً ہوتا ہو امراض عسری مری مین اصناف جب سوداوی مزاج کے عارض ہوتے ہین اوسوقت اپنے فعل خاص یعنے ازدراد مین ضعیف ہوجاتی ہو اور اوسمین امراض عالیہ سب کی سب اور امراض مشترکہ بھی پیدا ہوتے ہین اور ام حارہ اور بارده اور ام صلبہ بھی پیدا ہوتے ہین۔ امراض الیہ مین سے اکثر مری مین سدون کے پڑجانیکا زیادہ گمان ہوتا ہی جو بسبب کسی امر ضاغط خارجی کے پڑین مثلاً کوئی فقرۂ اندرونی اپنی جگہ سے ہٹ کر تنگی اور ضغط پیدا کردے۔ خواہ ورم کسی عضو مجاور اور قریب مین مثلاً جنجرہ یا اور اغشیہ اور ریہ اور قصبہ وغیرہ مین پیدا ہوکر مری مین تنگی پیدا کرے۔ یا خود مری مین خواہ اوس عضلہ مین جو مری کو ٹھہراتی ہو ورم پیدا ہوکر یہ تنگی پیدا کرے۔ امراض مشترکہ کے اقسام سے جو مرض زیادہ مری مین لاحق ہوتا ہی تزف الدم اور انفجار دم کی بیماری ہو ازدراد کی کیفیت فعل ازدراد یعنے نگلنا نوالہ وغیرہ کا مری سے بذریعۂ قوت جاذبہ کے تمام ہوتا ہو کہ طعام کو لیف مستطیل اور طولانی جو اندرونی ہو جذب کرتی ہو اور معین اوس جذب پر لیف عریض بیرونی بھی اسی طرح سے ہوتی ہو کہ امساک اور روکنا شئ معلوم یعنے نوالہ کا پیچھے سے کرتی ہو لہذا شئ مبلوع دب کر اور نچڑ کر نیچے کیطرف اوتر جاتی ہو مترجم کی عبارت مری کو بمنزلہ ایک چمڑے کے نل کے خیال کرو جو سیدھی کھڑی کی گئی ہو اور مبلوع یعنے لقمہ اور نوالہ وغیرہ کو بمنزلہ ایک گیند کے سمجھو۔ اب خیال کرو کہ مبلوع یعنے گیند مری مین کسی قدر اوترا اور اوپر کی جگہ اوس سے خالی ہوی۔ پس اگر خالی جگہ اوپر والی کسی قدر سمٹی ضرور ہو کہ اس گیند کو خواہ مبلوع کے نیچے اوترنے کے سوا چارہ نہوگا جسطرح ہم گیند کو نل کی اندر کسی قدر اوتارکے پھر نل کا سرا دبائین اور سمیٹین ضرور وہ گیند خالی جگہ نیچے والے کیطرف اوترے گا پس لیف عریض کی اعانت ازدراد مین ایسی ہو جیسے کہ ہم نے اپنے ہاتھ سے دبانے کی اعانت گیند کے اوتارنے مین بیانکی اور ظاہر ہو کہ جب تک نوالہ کے پیچھے کسی قدر امساک اور سمٹنا پیدا نہوگا شئ مبلوع پر کسی قسم کا دباو نیچے اوترنے کا نہوگا شاید اس بیان سے کسی قدر توضیح زیادہ کیفیت ازدراد مین ہوئی ہو مگر ازدراد کا فعل فقط مری سے تمام ہوتا ہو مگر ازدراد کا فعل آسان ہی اسلیے کہ نوالہ اوترنا نیچے کی طرف بحرکت طبعی ہو (کہ جملہ اجسام اپنے مرکز کی طرف بالطبع مائل ہین پس ازدراد کی آسانی اسوجہ سے ہو کہ لقمہ جو بالطبع نیچے کی طرف مائل تھا ازدراد بھی اوسی نیچے ہی کیطرف اوتارنے کو کہتے ہین) یہ ازدراد جیسا اوپر بیان ہوچکا دو طبقہ کی اعانت ہمدیگر سے پورا ہوتا ہو ایک طبقہ اندرونی جسکی لیف طولانی ہو اور دوسرا طبقہ بیرونی جو طبقہ اندرونی کو ڈھانپے ہوے ہو اوسکی لیف عریض ہو اور قوی کی حرکت جو برعکس ازدراد کے ہو خلاف مجری طبیعت کے ہو یہ فعل فقط بیرونی طبقہ سے جو عاصر ہی پیدا ہوتا ہو اور دشواری سے بھی ہوتا ہو ضیق مبلع اور عسر ازدراد موضع بلع مین تنگی یا کسی ایسے سبب سے

پیدا ہو جو خاص مری مین حادث ہوا ہی یا دہ سبب مری کی مجاذ اور قریب کسی عضو مین پیدا ہو سو مری مین جو سبب مورث اس مرض کا ہو یا ورم ہوگا یا خشکی بیحد جس سے فنائے رطوبت اصلی مری کی ہو جاے خواہ رطوبات زائدہ جو مری مین ہون بسبب تپ وغیرہ کے کسی قدر خشک ہو جائین - یا سبب اس مرض کا کسی قسم کا سوء مزاج مفرط ہو اور سقوط قوت خواہ ضعف قوت ہو خصوصًا آخر مین امراض حادہ کے جو ردی اور ہائل اور مہلک ہوتے ہین - وہ سبب جو اعضاے قریبہ مین مری کی پیدا ہو کر مورث اس تنگی کا ہو یا تو ورم عضلات حنجرہ کا ہی جیسے خوانیق وغیرہ مین ہوتا ہی اور یہ قسم ضیق مبلع کی ہمراہ ضیق نفس کے ہوتی ہی خواہ ورم اعضاے عنق کا - یا میل اور جھک جانا کسی فقرہ کا نفرات معلومہ سے اندر کی طرف - خواہ تولد ریح کا مری مین جو مری کو بند کر دے اور تنگی پیدا کرے خواہ تشنج اور کزاز جو پیدا ہونے والا ہی یا اینکہ شروع ہو گیا اسلیے کہ ضیق مبلع اکثر کزاز اور جمود پر مقدم ہوتا ہی - ہمارے بعض ارباب تعارف اور دوستون نے ایک قسم عسر ازدراد کی ایسی بھی دیکھی کہ ایک شئی مجہول اور نامعلوم موضع بلع مین پھنس گئی تھی اور اوسکے رکنے سے خناق کی سی کیفیت ہو گئی تھی یکایک اوس شخص کو اوبکائی آئی اور قی مین بہت سے کیڑے بڑے بڑے از قسم حیات کے زندہ برآمد ہوے اونکے نکلتے ہی بلع مین آسانی پیدا ہو گئی اور خناق بھی زائل ہو گیا اوسوقت اوس دوست کو ثابت ہوا کہ سبب عسر ازدراد کا اسی شئی کا احتباس تھا جو ان کیڑون کے نکلنے سے جانا رہا علامات جو قسم اس مرض کی بسبب فقرات کے ہوگی مریض جب چت لیٹے گا تنگی زیادہ ہوگی اور جب لقمہ اوس گریاے فریب پہونچے گا جو اپنی جگہ سے ہٹ گئی ہی اوسوقت ایذا اور الم زیادہ ہوگا - جو قسم اس مرض کی کسی سوء مزاج ضعف آور سے پیدا ہوگی اوسپر طول زمانہ اور مدت اوترنے لقمہ وغیرہ کا دلیل ہوتا ہی اور ٹھہر ٹھہر کر اوترنا اور اوترنے کا بہت کم محسوس ہونا جمیع مسافت ازدراد مین اور باایمہ امور کے ورد کا بالکل نہونا البتہ ہرگز یہ ضعف کسی جزء معین مین مری کے ہوا اوسوقت نوالہ کا ٹھہرنا خواہ ضیق ازدراد خاص اوسی جگہ پیدا ہوگا اور لقمہ یا نوالہ کا مجتمس ہونا اوسی جگہ خاص محسوس ہوگا - جو قسم اسکی بسبب ورم کے ہو قریب اوسی ورم کے تنگی پیدا ہونے سے اور اوسی جگہ ورد محسوس ہونے سے اوسکی شناخت ہوگی اور اگر ورم گرم ہوگا حرارت حمی سے خالی نہوگا اگرچہ یہ تپ اکثر شدید اور قوی نہین ہوتی پھر اگر ورم حار ہوگا حرارت لمس اور پیاس بھی اوس پر دلیل ہوگی اور اگر حار نہوگا تپ بھی نہوگی - بیشتر ورم خراجی ہوتا ہی جو اسقدر زیادہ حار نہین ہوتا کہ تپ آجاے اوسوقت درد خفیف ہوگا کہ بعض اوقات اوسکے صدمہ سے لرزہ اور تپ ہو جایا کرے گی - بیشتر یہ خراج یا ورم مجتمع ہو کر شگافتہ بھی ہوتا ہی اور قی کی راہ سے قیح برآمد ہوتی ہی اون شرائط مین سکون ہو جاتا ہی جو اس ورم کے سبب سے پیدا ہوئی تھی اور قرحہ کا مرض پیدا ہو جاتا ہی - جو ضیق مبلع مقدمہ کزاز اور جمود کا ہوتا ہی اوسپر ہمراہ کزاز وغیرہ اور جملہ دلائل خاصہ دلالت کرتے ہین علاج اگر بسبب ورم اور زوال فقرہ کے یہ مرض پیدا ہوا ہو اوسکا علاج بعینہ ورم اور زوال فقرہ کا علاج ہی - اور اگر بسبب سوء مزاج کے یہ مرض لاحق ہوا اور التہاب اور حرقت اور حرارت سطح فم معدہ مین پائی جاے - واجب ہی کہ لطوخات درمیان دونون شانون کے لگاے جائین اور وہ لطوخات عصارات اور ادویۂ بارده سے مرکب ہون اور انھین عصارات اور ادویہ کو بطور رسوب کے پلانا بھی چاہیے اور دوغ ترش خواہ اسی قسم کی اور اشیاء بارده پلانی چاہیین - اور اگر سوء مزاج بارد سے یہ مرض پیدا ہوا ہی اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہی - پس واجب ہی کہ ادویہ مسخنہ سے جو علاج مین معدۂ بارد کی مستعمل ہین علاج کرین اور مروحات مسخنہ جو باب معدہ مین مذکور ہون گے اور روغن بلسان اور روغن تربا اور روغن مسک

وغیرہ اور ضماد جند بیدستر اور اشق اور مرزنجوش وغیرہ کا لگایا جاوے۔ اگر سوء مزاج رطب ایسا ہو کہ اوسنے بلغم اور مادہ سیالہ بہت زیادہ پیدا کیا ہو اور اسکی شناخت سطح دہان اور زبان کے تر ہونے سے ہوتی ہو کہ یہ دونو عضو تر بلغم مین مری کے تر بل سے بمشارکت رکھتے ہین اسوقت علاج ایسی ادویہ سے کرنا چاہیے جنمین قبض اور اسکمان ہو اور وہ ادویہ جو خوشبو بھی ہون مگر ان ادویہ کا استعمال بعد تنقیہ معدہ کے مناسب ہو اگر احتیاج تنقیہ اور اصلاح کی ہو وہ ادویہ جیسے انیسون بربان اور بہمن اور سنبل اور تاردین اور سافج ہندی اور کندر اور دقاق کندر اور مُر۔ اگر حاجت اسکی ہو کہ ادویہ عطریہ کے ہمراہ مسہلہ قویہ ہمراہ قوالض بارده کے اضافہ کیجائین تاکہ مسہلہ کے سبب سے برودت ادویہ شدید البرد کی ٹوٹ جاوے اور جو تجفیف مثل درد اور گلنار وغیرہ سے بوجہ شدت برودت کے پیدا ہوتی ہو وہ باقی نرہے یہ بھی کرنا چاہیے۔ میری راے مین انجدان زیادہ نافع ہے اس مرض مین۔ اگر بسبب یبوست اور خشکی کے یہ مرض پیدا ہوا ہو تو ترطیب باندازہ یبوست کرنا چاہیے یعنے جسقدر مس غالب ہو اوسی درجہ کی ترطیب کرنی چاہیے اور استعمال اوقات مرطبہ معتدلۃ المزاج کا اور غیر شست چیزون کا اور سکوم اور زبد اور مخ بکا کرنا لازم ہو اور بدن اور معدہ کی تدبیر پوری پوری کیجاوے اسلیے کہ مری اکثر امور مین تابع مزاج معدہ کی ہو اور امراض مری کے کبھی حار فلغمونی ہوتے ہین اور کبھی ماشرا یعنے خون صفراوی سے پیدا ہوتے ہین اور بارد بلغمی اور صلب سوداوی بھی ہوتے ہین اور اکثر مری کے ورم کا نضج دشوار ہوتا ہو اور دیر مین ہوتا ہے **علامات** لقمہ نگلتے وقت درد کا ہونا اوس پر دلالت کرتا ہو اور غیر وقت بلع کے قفا کے پیچھے تک درد پہونچتا ہو اور مقام بلع مین ضیق اور تنگی ہوتی ہو۔ ورم حار مری کا کمتر اوسکے ہمراہ تپ ہوتی ہو اور سردہ بھی شدید نہین ہوتی اور ہمیشہ تپ کسی کسی وقت عارض ہوتی ہو جیسے حمی یوم کی کیفیت ہو۔ اور کبھی تا یوم اس تپ کے لرزہ بھی ہوتا ہو مگر اس لرزہ کے ہمراہ پیاس کی شدت اور حرارت زیادہ ہوتی ہو جب ورم پختہ اور نضج یافتہ ہوتا ہو لرزہ مین زیادتی ہوتی ہو اور جب شگافتہ ہوجاتا ہے قی کی راہ سے صفرا برآمد ہوتی ہو۔ لیکن اگر ورم حار نہو تنگی بلع مین مثل ورم حار کے ہوگی مگر حرارت اور حمی اور پیاس نہوگی **علاج** دواؤن کے چند اقسام سے ہوتا ہو پلانے کی ادویہ اور اوپر رکھنے اور لگانے کی مگر خارج سے جو ادویہ لگائے جائین لازم ہو کہ درمیان دونون شانون کے لگائے جائین اور وہ ادویہ رادع اور قابض ہون جو ریاحین یعنے گلہاے جو شبو جیسے گلاب اور بنفسہ وغیرہ اور اسی طرح فواکہ معطرت مطابق انھین ادویہ کے جو باب اورام معدہ مین مذکور ہون گے۔ بعد ازان ادویہ اشق اور مقل اور علک الانباط اور انجیر زیادہ کیا جاوے مگر قوالض سے خالی نرہین اور چربیان بھی اضافہ کیجائین۔ اگر یہ ادویہ مفید نہون تحلیل کثیر کی حاجت ہوگی اور دراصل وہ ورم صلب ہوگا پس واجب ہو کہ ادویہ مذکورہ بالا مین وہ اجزا ملاے جائین جو قوی التحلیل ہون مثل حب الغار اور عاقرقرحا اور فرفیون اور زراوند اور ابہ سا اور بلسان کے بیشتر حاجت مفرحات کے ضماد کرنے کی ہوتی ہو تو مثل خردل اور ثافسیا وغیرہ کے لیپ کیا جاتا ہو اون ادویہ مین سے جو دیبلات صدر اور ریہ مین مذکور ہوچکین تا انیکہ جب زیادہ قوی دواے مفرح کی حاجت ہوتی ہو کبوتر کی بیخال تک تجویز ہوتی ہو۔ پینے کی ادویہ اور ادام حار مین از قسم لعوقات اختیار کرنی چاہین تاکہ اون ادویہ کا گذر اور پہونچنا موضع ورم تک علی الاتصال اور تھوڑا تھوڑا ہو اور اوائل مرض مین لعوقات عدس اور طباشیر لعاب اسبغول اور تخم خرفہ اور آب کدو وغیرہ سے طیار

کرنی چاہیین اوسکے بعد رواوع اور مملات کیطرف آنا چاہیے مگر تھوڑا سا انجیر اور زیانہ اور بابونہ بھی شامل رہے پھر اسپر بھی زیادتی کرنی چاہیے اور حلبہ اور ترکا استعمال کرنا چاہیے اور غذا مین احسا کا استعمال درکار ہی اول مین رواوع جیسے وہ ستو جو آدجوا اور عدس سے طیار کیے جائین اور ترشی حموضات معلومہ کی اونمین پڑے خواہ نہ پڑے چنانچہ مکرر اسکا ذکر ہو چکا ہے۔ جب ورم کا نضج شروع ہوا وسوقت حلتیت سبوس گندم اور روغن بادام اور شکر سے طیار کرین اور تخم کتان وغیرہ بھی اوسمین داخل کرتے ہین اوسکے بعد پھر آرد کرسنہ اور نخود شریک کیا جاتا ہی جب خشگافتہ ہونے کی نوبت پہونچتی ہی اوسوقت ان ادویہ مین یعنے احسا مین کسی قدر بیخ سوسن آسمان گونی اور بادام تلخ اور فراسیون اور تھوڑی سی خرمول اور انجیر اور چھوہارا ملاتے ہین **اورام بارده کا علاج** جو مری مین پیدا ہون جو طریقہ علاج کے معدۂ بارد مین مذکور ہین اونکا اعتبار کرکے پھر ان اورام کے علاج مین ملینات منضجہ کا استعمال کرتے ہین اندرونی ادویہ مین لعوقات اور وہی احسا جنکو واسطے انضاج اور پختہ کرنے مادہ کی ہم نے بیان کیا ہی اور بیرونی ادویہ مین ضمادات مذکورہ کہ اونمین حلبہ اور بابونہ اکلیل الملک اور مقل اور صمغ البطم اشق اور ابرسا اور کسی قدر عطر بھی ملاتے ہین۔ اگر ورم بطرف تقیح اور تسفن کے مائل ہو وہی تدبیر جو اورام حارہ مین بیان ہوئی کرنی چاہیے اور اون امور کا لحاظ بھی کرنا چاہیے جو باب معدہ مین مذکور ہین **مری شگافتہ ہوکر خون کا برآمد ہونا** اسکی تدبیر اور علاج فی الدم کے باب مین بخوبی بیان ہو چکی ہی اوسی مقام پر ملاحظہ کرنا چاہیے۔ ہان فی الدم اور اسکے علاج مین جو کسی قدر فرق ہی ازان قبیل جو باب معدہ مین مذکور ہوا وہ یہی ہی کہ ادویۂ انفجار مری مین ایسی ہونی چاہیین کہ اونمین کسی قدر لزوجت بھی ہو اور گوند کی ایسی چسپیدگی بھی ہو تاکہ وہ ادویہ دفعۃً معدہ تک نہ پہونچ جائین بلکہ موضع انفجار مری پر ٹھہر ٹھہر کر گذرین کہ اونکا اثر قوی بذریعہ اسی ٹھہرنے اور دیر مین گذرنے کے ہو اگرچہ پھر دوبارہ ان ادویہ کا اثر بعد ہضم اور استحالہ کے عروق کے ذریعہ سے بھی پہونچے گا اور نفع کرے گا مگر یہ اثر بہت سست اور ضعیف ہوگا اسلیے دور دراز راہون کو طے کرنی اور اون مسالک اور راہون مین متفعل ہوکر وہ اثر آے گا ضرور وہ قوت جو بروقت ورود دوا کے مری مین ہی گھٹ جاے گی اور تھوڑی سی باقی رہ جاے گی **قروح مری** کے مری مین قروح بسبب پھنسیون کے پیدا ہوتے ہین خواہ اون اورام کے جو مری مین حادث ہوے ہون اور پیدا ہوکر شگافتہ ہو جائین یا چند اخلاط حادہ بروقت قی کرنے کے مری مین ہوکر گذرین خواہ اوروجہ سے اون اخلاط کا مرور اور گذر مری مین ہو۔ نزلہ کی بکثرت انصباب سے بھی مری مین قروح کا پیدا ہونا کچھ بعید نہین ہی **علامت** ہم نے باب قروح معدہ مین بیان کیا ہی کہ معدہ کے قروح اور مری کے قروح مین کیا فرق ہی اس امر کو باب معدہ مین دیکھنا چاہیے۔ دلیل خاص اس امر پر کہ مری مین قرح ہی اور ورم نہین ہی یہ کہ اگر مری مین ورم ہوگا بسبب بڑی ہونے مقدار لقمہ وغیرہ کے ازدراد یعنے نوالہ وغیرہ اوترنے مین زیادہ دشواری بلکہ ایذا ہوگی بہ نسبت اوس ایذا کے جو قرحہ کے ہونے سے ہوتی ہی لقمہ کے مزہ تلخ اور تیز اور ترش ہونے کے سبب سے اور قروح مری مین ایذا فقط اختلاف ذائقہ سے نوالہ کے ہوتی ہی لقمہ کی بزرگی اور کوچکی کا اختلاف چندان موثر ایذا دہی مین نہین ہی۔ اور کیا عجب ہی کہ اگر نوالہ چکنا اور روغن دار ہو اور مقدار اوس نوالہ کی معتدل خوردی اور بزرگی مین کسی قدر ایذا قروح مری مین نہ پیدا کرے۔ اور جو لقمہ روغنی قلیل المقدار ہو اور کوئی کیفیت ترشی اور تیزی وغیرہ کی اوسپر غالب ہو وہ بھی قرحہ مری مین ایذا دیگا۔ تا اینکہ اگرچہ وہ لقمہ اسقدر چھوٹا ہو کہ بروقت نفوذ کہ مری مین پھنسا ہوا نہ گذرے

اور اوسکا جرم مری کے سطح اندرونی سے مزاحم نہو تب بھی اگر کوئی کیفیت ترسی اور تیزی وغیرہ کی اوس لقمہ پر غالب ہوگی ضرور اذیت رسانی بوجہ قروح مری کے کریگا۔ جس شخص کے مری مین پہلے سے کسی مادۂ تیز اور حاد کے نکلنے سے قروح پیدا ہون اوسکے قروح کا علاج دشوار ہوتا ہے اور وہ بیمار اکثر تو یہی ہے کہ قریب بمرگ ہوتا ہے **علاج قروح مری کا** اگر مری مین قروح پیدا ہون تو ہم دفعۃً ایسی ادویہ جو اصلاح اون قروح کی کرین بے دھڑک استعمال نہین کرتے جسطرح قروح معدہ وغیرہ کے علاج مین ہم بے تردد اون ادویہ کو مستعمل کرتے ہین بلکہ ہم قروح مری کے علاج مین یہ طریقہ اختیار کرتے ہین کہ وہ ادویہ تھوڑی دینی شروع کرتے ہین اور پہلے ادنہین دواؤنکو ہم اختیار کرتے ہین جو غلیظ اور بالزوجت ہون یا نیکہ غلیظ اور بالزوجت کو باہم ملاکر استعمال کرتے ہین۔ اس آمیزش کا سبب یہ ہے کہ ادویہ ہون خواہ اور کوئی چیز ہو مری مین دیر تک ٹھہر نہین سکتی اور نہ اوسی گرفت کرسکتی ہین بلکہ چونکہ مری ایک راہ اور گذرگاہ ہے لہذا وہ ادویہ مری مین ہو کر جب گذرتے ہین فوراً نکل جاتے ہین اور جدا ہو جاتے ہین۔ اور جب اونکے استعمال مین یہ حیلہ اور تدبیر کی گئی کہ بار بار تھوڑی مستعمل ہون اور دفعہ واحد مین بمقدار کثیر اونکا استعمال نہو ضرور ہے کہ جب وہ ادویہ گذرین گے بروقت مرور کے ملاقات اونکو سطح مری سے وقتاً فوقتاً ہوتی رہے گی اور جب سطح مری سے وہ ادویہ بار بار ملین گے اپنا اثر بھی بہم کرتے ہوے گذرین گے اور اگر لزج اور چسپندہ ہون گذرتے وقت ضرور سطح مری سے لپٹین گے اور کسیقدر چسپیدہ ہون گے اور دفعۃً مری سے جدا نہو جائین گے تفصیل اون ادویہ کی کیات قروح معدہ مین بیان ہوگی اسلیے کہ وہ ادویہ بعینہٖ وہی ہین جو معدہ کے قروح کے علاج مین بکار آمد ہین **بیان مزاج معدہ کا** جو طبعی ہی معدہ کا مزاج حار طبعی اگر ہو اوسکی شناخت یہ ہے کہ طعام قوی کو مثل گوشت گاو اور نیل گاو وغیرہ کے اچھی طرح ہضم کرے اور جو طعام کہ لطیف اور نازک ہین وہ اوس معدہ مین فاسد ہو جاہین جسطرح گوشت چوزہ ہاے مرغ اور دودہ وغیرہ اور دوسری علامت یہ ہے کہ غذاے گرم کا قبول اوس معدہ مین زیادہ ہوتا ہے اور اچھی طرح سے اوس غذا کو یہ معدہ بسبب مناسبت مزاج کے قبول کرتا ہے اور مقدار اشتہا اور خواہش سے ہضم زیادہ ہوتا ہے **بارد طبعی** مزاج معدہ کی علامت یہ ہے کہ شہوت مین کمی ہو اور ہضم بھی کم ہو کہ سواے غذا ہاے لطیف اور سبک کے اور قسم کی غذا ہضم نہو سکے اور جو غذا سرد مزاج ہے اوسی کو اچھی طرح وہ معدہ قبول کرسکے **علامت مزاج یابس طبعی** کی یہ ہے کہ پیاس عادت سے زیادہ لگتی ہو اور تھوڑے سے پانی وغیرہ کے پلانے سے بہت سی سیرابی ہو جاے اور اگر زیادہ پانی وغیرہ پلایا جاے زحمت پیدا ہو اور جو غذا یابس اور خشک ہے اوسے اچھی طرح قبول کرے **علامت مزاج رطب کی** معدہ جو بالطبع مرطوب ہے اوسکی علامت یہ ہے کہ پیاس کم لگتی ہو اور باوجود قلت تشنگی کے اگر پانی وغیرہ بمقدار کثیر پیا جاے ناگواری اور زحمت نہو اور جو غذا کہ تر ہے اوسے اچھی طرح قبول کرلے **امراض معدہ کا بیان** معدہ کو سوا قسم سوداوی مزاج سادج بھی عارض ہوتے ہین اور اقسام سوداوی مادی دموی ہون خواہ صفراوی کے جملہ اقسام بھی عارض ہوتے ہین اسی طرح سوداوی مزاج بلغمی زجاجی خواہ بلغم رقیق کی جو سیال ہو خواہ سماکن ہو یا نمکین اوسی بلغم مین غلیان اور جوش پیدا ہوا ہے خواہ بلغم ترش یا بلغم شور کے سوداوی مزاجات خواہ اوس بلغم کے جو ہمراہ مادہ سوداوی کے ہو اور وہ سودا ترش ہو خواہ کھٹا ہو۔ اسی طرح معدہ کو ادرام اور قروح اور نیز انحلال فم و لینے جراحت اور جو چیز قائمقام اوسکے ہے کہ سب امور اسباب اندرونی خواہ اسباب خارجی کی وجہ سے مثل صدمہ اور کونگی کے لاحق ہوتے ہین کبھی معدہ کی

ضعف میں تحلیل یعنی دھیما پن عارض ہوتا ہے کہ نسج یعنی بافت معدہ کی ڈھیلی ہو جاتی ہے اور کھلا پن ہوا اور کبھی معدہ میں سدہ ایسا پڑ جاتا ہے جو اوسے پرکر دیتا ہے۔ اکثر معدہ مخمل انخراق اور شگافتہ ہوئے کا ہوتا ہے تو اوسوقت فی الحال مہلک نہیں ہوتا ہے اور اگر اختلال فرو اس وجہ کو پہونچ جاوے کہ جرم معدہ شگافتہ ہو جاوے پھر مریض ہلاک ہو جائیگا۔ بقراط کہتا ہے جس شخص کا معدہ پھٹ جاوے وہ آدمی فوراً مر جاوے گا۔ کبھی امراض خلقت کی بھی مقدار معدہ میں عارض ہوتی ہیں مثلاً کہ معدہ زیادہ بڑا ہو خواہ زیادہ چھوٹا ہو۔ امراض شکل کے یہ ہیں کہ مثلاً زیادہ گول اور مستدیر ہو۔ منجملہ امراض معدہ کے یہ بھی ہے کہ ملاست یعنی چکنا ہونا اور خشونت یعنے دردرا ہونا پس اگر ملاست زیادہ ہوئے معدہ میں ازلاق پیدا ہوگا یعنے جو شئے اوسمیں جاوے گی پھسلے گی۔ امراض وضع یعنے انداز اور طرز کی یہ صورت ہے کہ مثلاً معدہ باہر کی طرف زیادہ نکلا ہوا ہو کہ ایسا معدہ حرارت اور برودت خارجی کو زیادہ قبول کریگا۔ ایضاً سدد بھی لیف معدہ میں پیدا ہوتے ہیں اور مجاری معدہ جو کہ جگر تک ہیں اونمیں بھی سدد پڑ جاتا ہے خواہ جو مجاری معدہ کے طحال تک ہیں اونمیں سدد پیدا ہوتے ہیں۔ اگر مجاری جگر میں معدہ کے سدد پڑ جائیں اوسوقت ذرب پیدا ہوگا اور اگر مجاری طحال میں سدد پیدا ہوں اوسوقت اشتہا میں کمی واقع ہوگی۔ کبھی معدہ میں ریاح اور نفخ بسبب خرابی غذا کے اور بسبب ضعف معدہ کے جو بذاتہ اوسے ہو پیدا ہوتے ہیں اور ہم ریاح اور نفخ کا بیان ایک فصل جداگانہ میں کرینگے۔ سوء مزاج معدہ کا کبھی اسباب خارجی کی وجہ سے (جیسے حرارت اور برودت) پیدا ہوتا ہے اور کبھی بسبب اسباب اندرونی کے۔ بعض اقسام امراض معدہ کے جب زیادہ گرمی فصل کی ہو اوسوقت اوذکا ہیجان ہوتا ہے یا تو اس سبب سے کہ حرارت فصل کی مواد کو رطوبی کی کشش میں بطرف معدہ معین معدہ کے ہوتی ہے خواہ اسوجہ سے کہ جو مادہ کہ معدہ میں موجود ہوتا ہے اور اوسکی موجودگی سے مزاج معدہ کا بھی حار ہوتا ہے پس حرارت فصل کی اوس مادہ موجودہ کے استحالہ خراب پر معین ہوتی ہے اور بطرف ہیئت غیر طبعی کے اوسی مادہ کو تحویل کر دیتی ہے۔ اگر سوء مزاج معدہ کا مادی ہو تو ضرور ہے کہ یا تو وہ مادہ جرم معدہ اور مسامات لیف معدہ میں سمایا ہوا ہوگا خواہ جرم معدہ سے ملصق اور پیوستہ ہوگا یا تجویف معدہ کے اندر داخل ہوگا۔ اور کبھی خلط اور مادہ جو معدہ میں موجود ہو اوسکی تولید بھی اندرون معدہ کے ہوتی ہے جیسے صفراے زنجاری اور بلغم غیر طبعی اور کبھی وہ مادہ ریزش کر کے کسی اور عضو سے معدہ میں آتا ہے جسطرح کہ دماغ سے نزلہ ہاے حارہ اور بارد کی ریزش معدہ پر ہوتی ہے اور اوس ریزش کی وجہ سے مزاج معدہ کا گرم خواہ سرد ہو جاتا ہے اور اوسی مزاج کی طرف معدہ کا مزاج مائل ہو جاتا ہے جسکا انصباب اوسپر ہوتا ہے اسی طرح کبھی مرارہ سے اخلاط مراریہ کا انصباب معدہ پر ہوتا ہے اور یہ ریزش بعض اوقات آدمیوں میں ہوتی ہے جنکے بدن میں مجاری یعنے چھوٹی چھوٹی نہریں اور راہیں مرارہ سے معدہ تک مخلوق ہوئی ہوں اور یہ مجاری وہی ہیں جو اکثر آدمیوں کے بدن میں مرارہ سے امعاء تک پہونچتی ہیں اور اسی جہت سے جو شئے مرارہ کے امعاء میں جانی چاہیے وہ مرارہ سے معدہ میں آتی ہے۔ پھر جب اسطرح کے مواد معدہ میں دیر تک ٹھہرتے ہیں مواد شور اور حار کے ٹھہرنے سے معدہ میں قروح پڑ جاتے ہیں اور مواد بارد خواہ پھیکے اور بدمزہ کے طول مکث سے ملاست اور زلق معدہ پیدا ہوتا ہے اور اسی چکنائی کی وجہ سے غذا وغیرہ معدہ میں ٹھہر نہیں سکتی ہے۔ بیشتر تاثیر انمیں مواد کی اول امعاء اثنا عشری تک بھی پہونچ جاتی ہے اور پھر جو چیز متصل اثنا عشری کی ہے اوسے بھی اثر ان مواد کا پہونچتا ہے۔ ان مواد کا مورث فساد اشتہا ہونا خواہ استرا اور ہضم کو فاسد کر دیتا یہ ضرر تو اول

اول ہی امر ہیضہ اور امراض اور خرابیان تو پیچھے ہونگی پہلے ہی فساد پیدا ہوتا ہی۔ پس بعض آدمی ایسے ہین کہ اونکے بدنمین خلقت ان جداول کی خلاف عادت کے ہوتی ہی اور برخلاف اوس نقشہ کے جسکو ہم نے تشریح مین لکھا ہی اور نیز برخلاف اوس ہیئت کے جو اکثر آدمیون کی ہوتی ہی خلقت مین اون رگون کی جو مرارہ سے طرف معدہ کے آتی ہین۔ کبھی معدہ مین جگر اور مرارہ سے انصباب ہوتا ہی اور یہ انصباب اوس بدنمین ہوتا ہی جسمین کہ مرارہ سے معدہ تک ایک بڑی جدول مخلوق ہوئی ہی لہذا بطرف معدہ کے اوس چیز کی ریزش ہوتی ہی جسکو امعا کی طرف ریزش کرنا چاہیے۔ کبھی معدہ مین ریزش خلط سودا کی ہوتی ہی چنانچہ آیندہ اسکا حال معلوم ہوگا۔ بیشتر جو شئی معدہ پر گرتی ہی وہ خلط صفراوی ہی جو کہ جگر سے بطرف معدہ کے ریزش کرتی ہی۔ کبھی اس ریزش کے چند ایسے اسباب معین ہوتے ہین جو خاص معدہ مین موجود ہوتے ہین مثلاً معدہ مین درد شدید کا ہونا اور غم شدید جس سے ہیجان اخلاط ہو یا کھانے مین تاخیر اور دیر کرنا اور قوت دافعہ مین معدہ کے ضعف کا ہونا۔ اور بیشتر سبب انصباب مواد کا غضب اور غم شدید خواہ کوئی اور انفعال نفسانی ایسا ہوتا ہی جو حرک مواد ہو اور تحریک کرکے اوسی معدہ پر گرائے اور ایسی لذع اور چبھن پیدا کرے کہ بدون قی کرنے کے وہ خلش زائل نہو سکے۔ کبھی ایسے ہی محرکات مذکورہ کے سبب سے معدہ پر اخلاط صدیدیہ کا انصباب ہوتا ہی خصوصاً گرسنگی کی وجہ سے علی الخصوص جبکہ اون اطراف مین جدھر سے مادہ ریزش کرکے آتا ہی فروح بھی ہون اور پھر ان اخلاط صدیدیہ کے ہمراہ خلط سودا کی بھی ریزش ہوتی ہی۔ سودا کی ریزش کا سبب معدہ پر یا تو کثرت مادہ سودا وی ہی خواہ ضعف معدہ کی وجہ سے اسکی ریزش ہوتی ہی اور کثرت خلط کے اسباب آیندہ معلوم ہون گے۔ خون کی ریزش معدہ پر بھی یا تو کثرت خون کی وجہ سے ہوتی ہی اور خونمین ہیجان کا ہونا کسی ایسے عضو مین جو معدہ سے اشرف ہی اور قریب معدہ کے اوسی جانب مین ہی جدھر معدہ کو میلان ہی مثلاً جگر خواہ معدہ سے اوپر کیطرف وہ عضو شریف واقع ہی جیسے دماغ اگر دماغ سے خون ریزش کرکے حلق اور مری سے گذر کے معدہ مین پہونچے اور ضعف قوت دافعہ معدہ کی جملہ اون اسباب کے قبول پر معین ہوتی ہی جو اوسپر ریزش کرین۔ منجملہ اسباب انصباب خون کے معدہ پر خواہ کسی اور عضو پر یہ ہی کہ سیلان خون کا کسی مقام معتاد سے بند ہو جاے مثلاً حیض کی آمد رک جاے خواہ بواسیر بند ہو یا ذرب کا حبس ہو خواہ اوس ریاضت کا ترک ہو جس سے استفراغ خون کا ہوتا تھا خواہ کسی عضو کا قطع پیدا ہوا ایسی اوقات مین جسقدر خون کہ غذاے اعضا کے واسطے طبیعت بدنی بطور ذخیرہ کے فراہم کرتی ہی اوس سے زیادہ جمع ہو کر محتاج اسکا ہوتا ہی کہ وہ خون زائد کسی راہ سے نکلجاے اور بیشتر معدہ کی طرف آکر قی کی راہ سے وہ خون نکل جاتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ ضعف معدہ سبب قوی ہی ہر ایک قسم کے انصباب کا جو معدہ پر ہوتا ہی۔ اور اکثر جو شئی معدہ مین پائی جاتی ہی خواہ معدہ مین پیدا ہوتی ہی اخلاط سے وہ بلغم ہوا اور اسکا سبب یہ ہی کہ کیلوس کی طبیعت قریب طبیعت بلغم کی ہی اسلیے اگر کیلوس کا ہضم تام نہوگا خون اوسکا نہ بنے گا اور نہ صفرا اور سودا پیدا ہوگا لہذا بلغم ہی بن کر رہجاے گا۔ ایضاً معدہ کی طرف صفرا کا انصباب اکثر اسقدر نہین ہوتا ہی کہ اوسے دھوکر پاک کر دے جسطرح امعا کو پاک کر دیتا ہی۔ خلط صفراوی اگر معدہ مین پیدا ہوتی ہی تو بعض لوگون کے معدہ مین اور اکثر تو یہی ہی کہ جگر سے اس خلط کا انصباب معدہ پر ہوتا ہی اسکے علاوہ معدہ مین خلط صفراوی اوسوقت بھی پیدا ہوتی ہی جب کوئی ایسی غذا معدہ مین پہونچے جسکا استحالہ دخانیت کی طرف بسرعت ہو جاے

کبھی معدہ کو بنظر اصل خلقت یا بسبب تعب ادھانے امراض کے خواہ ورد ہائے شدید کے تعب سے یا بسبب سوء تدبیر حفظ صحت وغیرہ کے یہ خرابی عارض ہوتی ہو کہ جرم معدہ کی بناوٹ لیف وغیرہ سے جو ہو اوسمین تہلیل یعنے ڈھیلا پن اور ریوداپن بھی پیدا ہوتا ہو اور جلد اوسکی رقیق اور تپلی ہو جاتی ہو اس خرابی سے معدہ کی جملہ افعال مین ضعف پیدا ہوتا ہو اور اس کیفیت کا ازالہ براہ معالجہ بھی محنت شدید کو چاہتا ہو اسباب امراض معدہ کے سب وہی ہین جو اسباب خارجی اور داخلی دیگر اعضا کے امراض کو مذکور ہوے۔ مگر خاص ایک سبب امراض معدہ مین یہ زیادہ ہو کہ غذا ایسی کھائی جاے جو بذاتہ مقتضی سوء ہضم کو ہو اگرچہ معدہ اوسوقت مین اپنے اعلی درجہ صحت پر ہو اور یہ بسبب خاص یا باب سوء ہضم مین مذکور ہوگا۔ یا اینکہ وہ غذا اسقدر قلیل ہو کہ معدہ صحیح کو بسبب قلت مقدار کی خشک کردے اور لاغر اور پژمردہ کردے۔ یا اینکہ آدمی اسقدر خوگر دوا کے استعمال کا ہو جاے کہ اب اوسکا معدہ بدون اعانت دوا کے اپنا فعل پورا نہ کرسکے۔ یا اینکہ معدہ پر تعب کثیر بوجہ قی کرنے اور اسہال کے ڈالا جاے خصوصاً قی کا تعب کہ حرکت شدید غیر طبعی اوسمین کرنی پڑتی ہو اس سبب سے معدہ کی صحت یا طل ہو جاے اور تخلخل اور ڈھیلا پن بناوٹ مین معدہ کے پیدا ہو جاے معدہ کی حس بہت زیادہ ہو کہ اوسے ایذا اور الم ادنی سبب سے پہونچ جاتا ہو۔ جو مزاج مفرط یعنے کیفیت زائد بر اعتدال سے ہو وہ معدہ کے ہر ایک فعل مین نقصان پیدا کرتی ہو تا اینکہ حرارت ساذجہ بلا مادہ بھی اگر بافراط ہو اکثر سبب زلق معدہ کا ہو جاتی ہو اسلیے کہ حرارت مذکورہ سے ضعف قوت ماسکہ مین بوجہ زیادہ پانی پینے کے پیدا ہوتا ہو۔ اور جو حرارت مادہ صفراوی سے پیدا ہوتی ہو اوس سے تو اکثر یہ مرض یعنے زلق معدہ پیدا ہو جاتا ہو۔ جو آفات کہ افعال معدہ مین پیدا ہون یا تو وہ قوت شہیہ اور قوت جاذبہ مین اسطرح سے پیدا ہوتے ہین کہ اشتہا بڑھ جاے اور قدر معتدل سے بمقدار کثیر خواہش پیدا ہو یا اینکہ اشتہا مین کمی ہو جاے یا بالکل اشتہا جاتی رہے یا اشتہاے فاسد پیدا ہو اور فساد اشتہا یا تو غذاے فاسد کا ہو خواہ مشروبات فاسدہ کی خواہش پیدا ہو۔ یا اینکہ قوت ماسکہ مین معدہ کے آفت آجاے مثلاً زیادہ امساک پیدا ہو یعنے قبض عارض ہو خواہ امساک ضعیف ہو جاے یعنے ثقیل اور گران غذا کو ٹھہرا نہ سکے یا بالکل قوت ماسکہ باطل ہو جاے کہ جو کچھ کھاے فوراً متفرق ہو جایا کرے۔ یا قوت ہاضمہ مین فتور پیدا ہو کہ ہضم باطل ہو جاے خواہ ضعف ہضم پیدا ہو یا اینکہ ہضم فاسد ہو کہ غذاے وارد بلطف خاصیت یا موضعت کے مستحیل کردے۔ یا قوت دافعہ مین خلل آجاے اسطرح کہ دفع بشدت پیدا ہو مجراے طبعی کی طرف خواہ مجراے طبعی سے اوپر کیطرف یا قوت دافعہ ضعیف ہو جاے خواہ اوسکا فعل یکسر باطل ہو جاے۔ جو شے معدہ مین زیادہ ٹھہرے اور دیر تک رہے اگرچہ وہ شے جز ہو شل فواکہ کے پھر بھی تخمیر پیدا ہو گی جس سے الم اور ایذا تحریک اخلاط عارض ہو گی کبھی معدہ مین ایسے اوجاع پیدا ہونگے جو تمدید پیدا کرنے والے ہین اور لذاع ہین نیز اور قسام کے اوجاع بھی پیدا ہوتے ہین۔ کبھی ان قوتون کے ضعف کے تابع یہ امور ہوتے ہین۔ طفو طعام یعنے پھولنا اور اوپر کی طرف چڑھنا طعام کا پیدا ہوتا ہو اور دیر ہضمی خواہ بسرعت صدور ہونا اور ضعف ہضم خواہ بطلان ہضم یا فساد ہضم یا سقوط قوت اشتہا اور اشتہا کا بالکل باطل ہو جانا یا شہوت فاسد پیدا ہونا اور ان تابع امور کی تبعیت سے قراقر اور ڈکار اور نفخ اور لذع وغیرہ پیدا ہوتا ہو۔ اور بیشتر انھین امراض مذکورہ بالا سے بشرکت بعض اعضا کے خصوصاً دماغ کی شرکت سے جو بہت سے اعصاب درمیان معدہ اور دماغ کے مشترک ہو رہے ہین بہر حال شرکت کی وجہ سے صرع اور تشنج اور مالیخولیا وغیرہ پیدا ہوتے ہین خواہ بصارت مین ضرر پیدا ہوتا ہو اور آنکھونکے سامنے

ایسا نظر آتا ہو کہ جیسے جوں خواہ مچھر یا مکھی دیکھا جالا خواہ بھڑ سامنے اوڑ رہی ہو اور دراصل کوئی شے نہین ہوتی اور اکثر معدہ کا ضرر قلب تک بشرکت پہونچتا ہو اوسوقت غشی پیدا ہوتی ہو اور یہ غشی یا شدت درد کے وقت خصوصًا جب معدہ مین ورم ہو عارض ہوتی ہے خواہ کسی کیفیت مفرطہ حرارت اور برودت سے یا کسی مادہ سے جو مستقبل سمیت کی طرف ہو پھر یہ مادہ سمی ضعیف اور کمی کے ساتھ ہو کہ غشی پیدا نہین کرسکتا اوسوقت کرب اور قلق انگڑائی اور پھریری پیدا کریگا۔ یہ وہی لوگ ہین جنکے واسطے بقراط نے تجویز کیا ہو کہ شراب مین بالمناصفہ پانی ملاکر پانا ان لوگون کو امراض مذکورہ سے نجات دیتا ہو اسلیے کہ ایسی شراب آب آمیختہ مین تنقیہ اور غسل کی قوت ہمراہ تقویت کے ہو۔ معدہ بسبب شدت حس کے مستعد اور آمادہ قبول اثر کا ادنی سبب سے ہوتا ہو اور اسی قبول اثر سے صرع اور تشنج تک نوبت آجاتی ہو اور ایسے نازک طبع آدمی کو تھوڑا سا غضب اور فاقہ اور غم اور خفیف سبب جو محرک اخلاط ہو ایذا دیتا ہو۔ پھر اگر ان اخلاط سے کوئی مقدار خلط مراری کی ایسے آدمی کے فم معدہ پر ریزش کرے اور بسبب شدت حس کے اوس ریزش سے اسے ایذا پہونچے صرع پیدا ہوگی اور غشی عارض ہوگی خواہ تشنج عارض ہوگا کہ دماغ کو فم معدہ سے مشارکت ہو ایسا ہی آدمی اسکو وہ امور عارض ہوتے ہین جو امور کہ ضعف سے فم معدہ کے عارض ہوا کرتے ہین مثلاً جب اسکو تخمہ اور بدہضمی ہوگی خواہ مشروبات کا استعمال زیادہ کرے یا جماع بافراط کرے اوسوقت مبتلاے تشنج خواہ صرع ہوجائیگا اور بیشتر ایسے ہی مریض بذریعہ قے کرآنی خواہ زنگاری کے ان امراض سے نجات پاتے ہین۔ اور بیشتر مبتلاے طعام جو زیادہ ہو ان لوگون کو سبات طویل مین گرفتار کرتی ہو تا اینکہ جب قے انھین آتی ہو اوسوقت انکو سبات سے افاقہ ہوتا ہو۔ اور بیشتر یہی استلا وقوع مالیخولیاے مراقی کا سبب ہوتی ہو اور افکار ردی اور فاسد اور خوابہاے بیہودہ نظر آنے کا بھی سبب یہی استلا ہوتی ہو یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ امراض معدہ کے جب دیرپا ہوجاہین ضرور سستی اور ڈھیلاپن لیف معدہ کی نباوت مین پیدا کرین گے اور تدارک اور علاج اون امراض کا دشوار ہوجائیگا منجملہ آفات ردی کے خلقہ مین ایک آفت یہ بڑی ہو کہ سرکا مزاج سرد ہو اور آمادہ حدوث نوازل کا اور معدہ کا مزاج گرم ہو کہ اوسکو تحمل ایسی دواؤنکا نہوسکے جو ایسے نزلہاے بارد کا تنقیہ کردین جیسے سعوط غلافلی اور مکدنی وجوہ استدلال احوال معدہ پر جن امور سے احوال معدہ پر استدلال کیا جاتا ہو وہ یہی ہین کہ معدہ کو برداشت طعام خواہ برداشت کا نہونا کیسا ہو یا آنکہ ہضم غذا کی کیا کیفیت ہو اور دفع فضلہ کیونکر اور کسطرح ہوتا ہو شہوت طعام کیسی ہو اور شہوت مشروبات کی کیسی اور کسقدر ہو۔ حرکات معدہ کے اور اضطراب اوسکا مثل خفقان معدہ اور ہچکی کے ملاحظہ کیا جاتا ہو کہ وہ کیسا ہو۔ منھ کا اور زبان کا حال دیکھا جاتا ہو کہ ذائقہ کیسا ہو اور تری منھ اور زبان مین ہو یا خشکی اور خشونت ہو یا ملاست اور بو سے دہن کیسی ہو۔ معدہ سے جو چیز براہ قے یا برازکے برآمد ہو اوسے دیکھنا چاہیے اور ریح جو صادر ہو کہ اوس سے آواز پیدا ہوتی ہو یا آواز نہین پیدا ہوتی خواہ وہ ریح جو معدہ سے اوپر کی طرف چڑھتی ہو جسکو ڈکار کہتے ہین وہ کیسی ہو اور جو ریح معدہ کی بند ہوجاہو اور اوپر نیچے دونون طرف اوسکا نکاس نہین ہوتا اور اسی کا نام قراقر ہو اوسو بھی خیال کرنا چاہیے۔ رخسارون کا رنگ اور منھ کے اندرون کے رنگ کو بھی دیکھنا چاہیے۔ اوجاع اور اورام معدہ کا بھی لحاظ کرنا چاہیے اور مشارکت سے اور اعضا کی جو امور معدہ کو لاحق ہوا ونکو بھی لحاظ کرنا چاہیے۔ جو چیز از قسم طعام اور شراب معدہ کو ایذا دے خواہ معدہ کو موافق ہو اوسے بھی بنظر ایذا دہی اور موافقت کے دیکھنا چاہیے۔ طعام کے برداشت کرنے نکرنے کو اسطرح ملاحظہ

کرین کہ اگر معدہ کو مقدار مناسب جثہ اور بدن سے کم کی برداشت ہو ضرور اوسمین کسی بہ کسی سبب سے ضعف آگیا ہو اور اگر بقدر معتاد برداشت کرتا ہو تو قوت معدہ کی باقی ہو۔ براز سے خواہ جو شئی کہ شکم سے نکلتی ہو اوسکی نظر سے استدلال معدہ کے احوال پہ اسطرح کرنا چاہیے۔ براز اگر مستوی اور معتدل ہو رنگ اور بو مین جودت ہضم پر دلالت کریگا اور جودت قوت معدہ پر اور قوت معدہ اعتدال مزاج معدہ پر دلیل ہوگی۔ اور اگر ہضم جید نہو ضعف معدہ اور سوء مزاج معدہ پر دلیل ہوگا۔ پھر اگر رنگ براز کا زائد خواہ ناقص اعتدال سے ہو اوسی مادہ پر دلالت کریگا جو معدہ مین جاگزین ہو۔ پھر اگر براز مین بدبو ہو اور اوسکے ہمراہ نرمی بھی ہو معلوم کرنا چاہیے کہ یہ براز معدہ سے قبل از وقت مناسب جدا ہوا ہو اور سبب اسکی جلد اوترنے کا یہ ہو کہ معدہ اچھی طرح اس غذا پر حاوی نہین ہوسکا بسبب اسکے کہ قوت ماسکہ اوسکی ضعیف ہو۔ اور اگر براز بدبو مین نرمی نہو اوسکی دلالت پھر فقط ضعف ہاضمہ پر ہوگی۔ آواز ریح کی جو معدہ سے سرزد ہوتی ہو اگرچہ اوسکی کیفیت کا بیان خالی مسخرگی سے نہین ہو تاہم بیان اوسکا یہ ہو کہ ریح کا صادر ہونا خواہ براز کا ہمراہ ریح کے اوترنا قوت معدہ پر دلیل ہو اور آواز بلند سے ریح کا سرزد ہونا جودت ہضم پر دلیل ہو اور قوت معدہ پر بھی اور اسی طرح بدبو مین ریح کی کمی ہونی۔ اور صواب یہ ہو کہ ریح کا صدور قوت معدہ پر کبھی دلیل نہین ہو بلکہ اگر ہو تو کسی قدر ضعف معدہ پر دلیل ہو لیکن یہ ضعف معدہ اوس سے کم ہو جسکے سبب سے ڈکار پیدا ہوتی ہو کہ ڈکار کا پیدا ہونا ضعف قوت دافعہ پر دلیل ہو جو نیچے اور سبز کی طرف اسکو دفع نہین کرسکتی۔ ریح کی آواز بلند اگر بنظر ذات اوسی کے ہو تو غلظت جوہر مادہ ریح پر دلیل ہو اور اگر بلندی آواز کی بسبب قوت دافعہ کے ہو البتہ کسی قدر قوت معدہ پر دلیل ہوگی۔ جو ریح کہ لطیف اور رقیق ہو اور اوسکے برآمد ہوتے وقت آواز نہ پیدا ہو زیادہ دلیل ہو قوت معدہ پر بہ نسبت اوس کثیف کے جو آواز پیدا کرے خصوصاً اگر اوسمین آواز بدون ارادہ کے بے اختیار پیدا ہو۔ جو آواز خود بخود بدون ارادہ کے گوز کی پیدا ہوا اختلاط ذہن پر دلالت کرے گی۔ کمی بو کی ریح مین ضرور جودت ہضم پر دلالت کرتی ہو اور بوے بد فساد ہضم پر دلالت کرتی ہو اور بالکل بدبو کا نہونا ہضم کی خامی پر دلیل ہو۔ ہچکی کے ذریعہ سے استدلال اسطرح کرنا چاہیے کہ اگر صاحب قوی کسی طرح کا لذع اور خلش اپنے معدہ مین بروقت ہچکی کے پاتا ہو ضرور ہو کوئی خلط ترش خواہ تیز یا تلخ موجود ہوگی اور اگر ہچکی کے ہمراہ تمدد اور پھولا سا معلوم ہو معدہ مین ریح کا وجود ہوگا اور اگر لذع بھی نہو اور تمدد بھی نہو اور پیاس بھی بروقت ہچکی آنے کے نہ لگتی ہو معدہ مین خلط بلغمی یعنے بلغم خام ہوگی اور اگر ہچکی بعد استفراغات کثیرہ اور حمیات کے لاحق ہو اوسوقت یبس معدہ کی وجہ سے ہوگی۔ پیاس کے ذریعہ سے استدلال اسطرح پر کرنا چاہیے کہ پیاس اکثر مزاج حار پر معدہ کے دلیل ہوتی ہو پھر اگر پیاس کی ہمراہ متلی بھی ہو مادہ صفراوی اور بلغم شور پر دلالت کرے گی۔ پھر اگر پیاس مین سکون آب گرم کے پینے سے ہوتا ہو تو اکثر مادہ بلغمی شور بورقی ہوگا اور اگر آب گرم کے پینے سے تشنگی زیادہ ہو مادہ مراری ہوگا۔ منہ اور زبان کے حال سے استدلال اسطرح پر ہو کہ اگر بروقت درد معدہ کے زبان کی خشونت اور سرخی شدید ہو غلبہ خون اور ورم گرم پر معدہ کے دلیل ہوگی اور اگر رنگ مائل بہ زردی ہو تو مرض معدہ کا صفراوی ہوگا اور اگر سیاہی اور سپیدی ہو تو سوداوی اور بلغمی ہو اور اگر بیوست اور خشکی فقط زبان پر ہو بسبب مرض کا بیوست ہو۔ ہضم کے ذریعہ سے استدلال یون کرنا لازم ہو کہ ہضم جید جبھی ہوتا ہو کہ جس طعام کا ہضم ہوچکا ہو بعد ہضم کے پھر معدہ مین کسی طرح کی گرانی اور قراقر اور نفخ نہو اور نہ ڈکار آوے اور نہ طعم دخانی یا ترش ہو نہ ہچکی آوے نہ اختلاج معدہ کا

پیدا ہو نہ تند دار اور کچا و بوجہ زیادتی مقدار طعام کے ہو۔ اور نہ طعام کا معدہ مین زمانہ معتدل تک ہو اور اوترا غذا کا معدہ سے ٹھیک اپنے وقت پر نہ اوس سے پہلے اور نہ اوسکے بعد اور نیند بھی مستوی یعنے ٹھیک طور سے ہو اور انتباہ یعنے جگنا نیند سے بآسانی اور خفت اور بسرعت ہو آنکھون یعنے پپوٹون مین ورم نہو اور نہ سر مین گرانی اجابت طبیعت سے بآسانی ہو اور اسفل شکم کا ثقل دفع ہونے براز کے کسی قدر پھولا ہوا معلوم ہو اور یہ پھولا ہونا دلیل ہی اس امر پر کہ معدہ کا شمول غذا پر اچھی طرح ہوا اور شمول بخوبی ہونے سے یہ بات معلوم ہوتی ہی کہ معدہ قوی ہی اور غذا، ماکول موافق طبع کے کمیت اور کیفیت مین تھی جسوقت معدہ کا شمول غذا پر اچھی طرح نہوگا اور غذا بھی جید الہضم نہوگی فراقرار اور پدر پڑ کار آتی ہوگی اور طعام دیر تک معدہ مین غیر منہضم باقی رہیگا یا اسکے قبل از وقت مناسب معدہ سے اوتر جائیگا۔ خلط صفراوی کی شان سے یہ امر بین ہی کہ ہضم غذا کو منع کرے اسطرح پر کہ ہضم باطل ہو یا ناقص ہو یا خام رہجاے بلکہ کبھی فساد ہضم پیدا کرتی ہی۔ اور خلط سودا البتہ اوسکی شان سے ہی کہ ہضم کو بھی منع کرتی ہی اور فاسد بھی کر دیتی ہی اور بلغم فساد ہضم زیادہ پیدا کرتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اگر معدہ مین ورم نہو اور نہ قرحہ اور نہ غذا مین کسی قسم کا فساد ذاتی ہو اور پھر بھی اچھی طرح ہضم نہو سبب اسکا کوئی سوء مزاج معدہ کا ہوگا اور اکثر یہ سوء مزاج برودت اور رطوبت سے ہوتا ہی اوسکے بعد حرارت سے اور اوسکے بعد یبوست سے۔ اوجاع معدہ سے استدلال اسطرح کرنا چاہیے کہ اگر وجع ممدہ ہو یہ بھی پر دلالت کریگی اور اگر وجع لفیل ہو اسپر دلیل ہوگی اور اگر وجع لافع ہو تو خلط حامض خواہ تیز یا بیٹھی یا لذیذ پر دلالت کریگی۔ شہوت اور خواہش طعام اور شراب سے استدلال یون کیا جاتا ہی کہ زیادتی خواہش کی باتون کی پرخیال کرتے ہین اور جس قسم کی اشیا خوردنی اور نوشیدنی کی خواہش ہو اوسے بھی لحاظ کرتے ہین مثلاً پیاس ہو اور شوق سرد پانی وغیرہ کا ہو اور کبھی ترش چیزون کا شوق زیادہ ہوتا ہی اور کبھی ناشف یعنے خشک رطوبات کی طرف طبیعت کی رغبت ہوتی ہی اور نمکین اور تیز اشیا کی طرف میلان خاطر ہوتا ہی اور بیشتر کیبارگی نمکین اور تیز اور ترش چیزون کو جی چاہتا ہی اسلیے کہ یہ تینون قسم کی چیزین تقطیع مین اوس خلط کی جو معدہ مین جاگزین ہی باہم شترک ہین یہ میلان خاطر دلیل ضعف معدہ پر ہوگا اسلیے کہ جو معدہ قوی ہی اوسکی خواہش دسومات اور چرب اشیا کی طرف خصوصاً چرب شیرینی کی طرف زیادہ ہوتی ہی۔ بیشتر خواہش طبع خراب اور زبون چیزون کی طرف ہوتی ہی جیسے طبیعت انسانی کو نفرت ہی اور وہ چیزین منافی طبع کی ہین جیسے کوئلے کھانے کے یا ریھ گا ذران اور سجی وغیرہ کی خواہش پیدا ہوتی ہی اور سبب اس خواہش کا کوئی خلط فاسد غریب یعنے اجنبی ہوتی ہی جو مناسب اخلاط محمودہ کے نہو۔ اگر حس ذائقہ صحیح ہوگی شیرینی کی چیز کو طبیعت اختیار نکریگی اور جب کبھی شہوت فاسد ہوگی اور میٹھی چیز کو جی چاہے گا پس ضرور کوئی آفت موجود ہوگی پھر اگر دسومات کی طرف میلان خاطر ہو معدہ مین قبض اور ثقالت اور خشکی ہوگی۔ اور اگر سخن چیزون سے نفرت پیدا ہو اور سرد اشیا کی طرف بسبب برودت کے نہ کسی اور ذائقہ وغیرہ کے وجہ سے میلان ہو معدہ مین حرارت ہوگی اور اگر سخنات کی طرف رغبت ہو معدہ مین برودت ہوگی اور اگر مقطعات اور ترش اور تیز چیزون کی طرف رغبت ہو معدہ مین کوئی خلط بالزوجت موجود ہوگی۔ معدہ گرم کی خواہش پانی کی طرف بہ نسبت غذاے سرد کے زیادہ ہوتی ہی۔ اور بیشتر اوقات شدت حرارت معدہ کی بسبب اسکے کہ تحلیل رطوبات کرتی ہے اور بدل ما تحلل کے ضرورت ہوتی ہی اور لذیذ بھی بعد تحلیل کے پیدا ہوتی ہی اسی وجہ سے یہ حرارت شدید گرسنگی اور جوع شدید کو پیدا

قوی معدہ کی خواہش چرب شیرینی کی طرف ہوتی ہی

اکثر تو مادہ صفراوی اسکا مورث ہوتا ہی جو مرارہ سے بطرف معدہ کے ریزش کرتا ہی جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا خواہ کوئی نزلہ حاد اور تیز جو سر سے بطرف معدہ کے گرتا ہی خصوصًا اگر شخص صفراوی مزاج ہو اوسوقت نزلہ کے انصباب کا سر سے اور بھی احتمال زیادہ ہوگا۔ ایک اور طرح سے بھی استدلال اس امر پر (یعنے دخانی ڈکار پر جو حرارت معدہ سے پیدا ہو) کیا جاتا ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ حرارت مادی خواہ سوء مزاج ساذج معدہ کا سبب دخانی ڈکار کا ہی کہ اس سے پہلے جو غذا اس شخص نے کھائی ہو اور وہ غذا کیفیت دخانی سے دور ہو جیسے نان جو کہ اسکے کھانے کے بعد اگر دخانی ڈکار آئے تو سبب اس ڈکار کا ضرور حرارت معدہ کی ہوگی (کیونکہ یہ غذا استحیل دخانیت کی طرف بدون حرارت معدہ کے خود بخود نہین ہوتی) ایضًا برازکو بھی ایسے وقت ملاحظہ کرنا چاہیے اگر مراری براز ہو ضرور یہ امر ثابت ہوگا کہ حرارت معدہ کے باعث دخانی ڈکار اور مراریت براز کی ہی اور اگر مراری یعنے زرد رنگ کا براز نہو اوسوقت یہ حکم کرنا کہ سبب دخانی ڈکار کا حرارت معدہ نہین ہی کچھ ضروری نہین ہی اسلیے کہ فقط حرارت ساذج معدہ کی بھی مورث دخانی ڈکار کی ہوتی ہی گو براز صفراوی نہو۔ کبھی دخانی ڈکار کو دلالت اسپر بھی ہوتی ہی کہ یہ شخص زیادہ بیدار رہا اور اتنا نہین سویا کہ اوس زمانہ مین معدہ حرکات بیداری سے فراغت پاکر اور آرام اوٹھاکر اس غذا کے ہضم پر کافی طور سے توجہ کرتا اسی بیداری کی گرمی سے معدہ مین اشتعال اور سخونت پیدا ہوگئی اور دخانی ڈکار آنے لگی۔ کھٹی ڈکار اگر بسبب تناول غذاے ترش کے نہو اور نہ ایسی غذا سے ہو کہ اوس غذا کی زیادہ خوری ضرور اوسکو ترش کر دیتی ہی اور خصوصًا اگر ایسی غذا کھانے کے بعد ترش ڈکار آئے جو ترش ہوتی نہین اور حموضت یعنے ترش ہونے سے وہ غذا بہت دور ہی جیسے شہد اور باوجود یکہ یہ ترش نہین ہوتا اور پھر کھٹی ڈکار آئے اور یہ غذا ترش ہوجاے اوسوقت حکم کر دینا چاہیے کہ معدہ مین برودت آگئی ہی کسی مادہ کی وجہ سے یا بلا مادہ اگر مادہ کی وجہ سے معدہ بارد ہو اوسکے ہمراہ ثقل اور گرانی فم معدہ مین بھی ہمیشہ محسوس ہوتی ہی اور اگر کھٹی ڈکار جو بسبب مادۂ بارد کے ہو صفراوی مزاج والونکو خواہ مطولین یا اون لوگون کو جنکے معدہ پر نزلہ ہاے بارد کی ریزش ہوتی ہو عارض ہوتی ہی کبھی ترش ڈکار بوجہ حرارت ضعیف کے بھی عارض ہوتی ہی کہ ایسی حرارت جسوقت کسی شیرین چیز کو معدہ مین پاے اوسمین جوش اور غلیان پیدا کرکے ترشی پیدا کرتی ہی ایسی قسم کی ڈکار کے ہمراہ کوئی علامت حرارت اور التہاب کی بھی ہوتی ہی اور تلخی دہن اور پیاس اور سرد چیز وں سے نفع پاتی ہی پس یہی سب امور اس ڈکار پر دلیل ہوتے ہین۔ منجملہ اون امور کے (جن سے استدلال اس امر پر کیا جاتا ہی کہ حرارت مفرط غذا اور ڈکار کو ترش کر دیتی ہی) ایک یہ بھی امر ہی کہ دودھ مین ترشی بسبب حرارت کے بہت جلد آجاتی ہی بہ نسبت برودت کے۔ کبھی مادہ یعنے غذاے ترش کی مورث کھٹی ڈکار کے ہونے پر بذریعۂ قے کے بھی استدلال کیا جاتا ہے۔ اگر ڈکار بدبو ہو کبھی معدہ کی عفونت پر دلیل ہوتی ہی بدلالت جزئی یعنے ہمیشہ یہ بات نہین ہی کہ بدبو ڈکار معدہ کی عفونت پر دلالت کرے بلکہ کبھی یہ ڈکار قروح معدہ پر بھی دلیل ہوتی ہی۔ بسا سنیدھی اور مچھلی کی ایسی سڑاند ھی ڈکار اور حمائی جسمین جلن ہوتی ہی یہ تینون قسمین رطوبت متعفنہ پر دلالت کرتی ہین۔ اور زنگاری بو کی ڈکار حدت اور حرارت مع عفونت پر دلالت کرتی ہی اور یہ ڈکار حرارت پر زیادہ اور بشدت دلیل ہی بہ نسبت دخانی ڈکار کے۔ پھر اگر ڈکار دخانی بھی نہو اور نہ کھٹی ہو مگر کسی ایسی غذا کی بو اوسمین سے آے جسکے تناول کا زمانہ زیادہ گذر چکا ہی یعنے وہ زمانہ ہضم غذا کے معمولی زمانہ سے زیادہ ہوا اوسوقت اس ڈکار سے یہ بات پیدا ہوگی کہ معدہ ہضم غذا سے ضعیف ہوا اور کیموس بنانے پر قادر نہین ہی۔ جو چیزین معدہ کو موافق یا مناسق ہین یا معدہ کو امداد دیتی ہین اونکے ذریعہ سے

استدلال احوال معدہ پر یون کرنا چاہیے اور خیال کرنا چاہیے کہ اشیاء بارد وہ اس معدہ کو بذاتہ موافق ہین یا اشیاء سخنہ یعنے گرم چیزین یا خشک چیزین اسکو موافق ہوتی ہین کہ ترچیزین مگر ایسے اشیاء کے موافق ہونے پر نظر کرنی بعد مراعات ایک ایسے عام قاعدہ کے لازم ہی کہ اگر اوس قاعدہ کی رعایت نہ کیجاے اکثر غلطی واقع ہوگی اور اوسکی مثال یہ ہی کہ اکثر سرد چیزین جو مضر معدہ بارد کو نہین ہوتی ہین اوسکا اصلی سبب یہ ہوتا ہی کہ خلط رقیق بلغمی مین ایک قسم کا غلیان اور جوش خواہ بلغم شور کی شوریت ایسی ہوتی ہی جس سے اشیاء بارد وہ کی برودت ٹوٹ جاتی ہی اور معدہ کو ضرر نہین پہونچتا اور طبیب یہ غلط گمان کرتا ہی کہ اشیاء بارد وہ نے نفع کیا اور معدہ حار ہی حالانکہ یہ عدم ضرر خواہ انتفاع بوجہ حرارت معدہ کے نہین ہوا کیونکہ دراصل معدہ حامل خلط بارد کا ہی کیونکر حار ہو سکتا ہی - اسی طرح کبھی کوئی گرم غذا معدہ گرم پر وارد ہو کر جو خلط حار اوس معدہ مین ہی اوسکو دفع کر دیتی ہی اور اوسکی تحلیل کر دیتی ہی لہذا اگرچہ مزاج معدہ کا گرم ہی مگر سرد ست غذاے گرم کا ضرر محسوس نہین ہوتا اور طبیب براہ غلط گمان کرتا ہی کہ غذاے حار سے نفع ہوا ہی لہذا مزاج معدہ کا بارد ہی پس لازم ہی کہ غذاے گرم اور سرد کے نفع اور ضرر سے استدلال کرنے مین اور جملہ دلائل جو معدہ کی حرارت اور برودت کے مذکور ہو چکے اونپر بھی نظر رہے تاکہ ایسی غلطی واقع نہو - جن چیزونکی حس معدہ کو ہی اونسے مزاج معدہ کی شناخت کا یہ طریقہ ہی کہ اگر معدہ مین کسی طرح کی لذع محسوس نہو بلکہ ثقل اور گرانی کا احساس کرے اوسوقت مادہ بلغمی زجاجی اوسمین ہوگا اور اگر لذع اور التہاب محسوس ہو تو مادہ تلخ صفراوی ہی خواہ مادہ شور بلغمی ہی اور اگر لذع بدون التہاب کے ہو تو مادہ بلغم ترش کا ہی اور اگر لذع کے ہمراہ خفت ہو تو مادہ لطیف یعنے صفراوی ہوگا یا قلیل بلغمی ہوگا اور اگر لذع کے ہمراہ ثقل بھی ہو تو مادہ غلیظ یا کثیر ہوگا - مشارکت اے اعضا کے وجوہ سے جو احوال معدہ پر استدلال کیا جاتا ہی وہ اسطرح پر ہی مثلاً دیکھین کہ دماغ پر اسباب نوازل کا اثر زیادہ ہی اور دماغ اپنے نزلات کو بطرف معدہ کے گراتا ہی خواہ جگر مین تو لید صفرا زیادہ ہوتی ہے اور معدہ کی طرف وہ خلط آتی ہی یا اینکہ طحال خلط سوداکے دفع کرنے سے عاجز ہی کہ اوسمین ورم آگیا ہی اور سوداکی اوسمین زیادتی ہے اور یہ صورتین شناخت سب سوء مزاج کی ہین یا یون نظر کرین کہ آنکھونکے سامنے کوئی شئ خلاف عادت متخیل ہوتی ہی اور اوس شئ کو چندان ثبات اور قرار نہین کہ ادھر نظر آے اور غائب ہو گئی خواہ یہ دیکھین کہ درد سر اور دسواس بروقت امتلاء معدہ کے پیدا ہوتا ہی اور بحالت گرسنگی اسمین خفت ہوتی ہی اسی طرح دوار یعنے سرگھومنا بحالت امتلاء معدہ اور خفت زمانہ خلو معدہ مین یا اینکہ بروقت امتلاء کے خفقان عارض ہوتا ہی یا بروقت خلو معدہ کے یا غشی اور تشنج ان دونون حالتونمین سے کسی حالت مین پیدا ہوتا ہی - اور اس طریقہ سے سوء مزاج معدہ کی شناخت بذریعۂ عرض کے ہی - پھر اگر بحالت امتلاے معدہ خیالات چشم یا درد سر یا دسواس یا خوابہاے پریشان یا خفقان یا سبات عظیم پیدا ہو معلوم ہوگا کہ معدہ اخلاط سے پر ہی اور ضعیف ہی اور اوسے سوء مزاج مادی عارض ہوا ہی - اور اگر خفقان معدی اور درد سر اور غشی اور دسواس بحالت گرسنگی اور خلو معدہ کے پیدا ہوا اوسوقت جاننا چاہیے کہ اوس معدہ کو ایذا کسی غلظ مراری یا خلط لافع کے پہونچتی ہی جو بروقت خلو کے فم معدہ کی طرف پہونچتی ہی یا کوئی خلط بارد اسی طرح پہونچ کر ایذا دیتی ہی اور ان تینون اخلاط مین سے خاص خاص کی شناخت ان علامات سے کرنی چاہیے جو اوپر کے سطور مین بخوبی بیان ہو چکی - انمین اسباب مین جو سبب کہ اسفل معدہ مین اوس سے بہت عظیم اور شدید درد سر اور مرگی اور غشی اور تشنج پیدا نہوگا - جو اعراض کہ معدہ کے احوال پر بمشارکت اعضا دلالت کرتے ہین بعض اونمین سے

دماغی ہین جیسے اختلاط ذہن اور ورد سر اور سبات اور مجہ واور بسواس اور بعض اعراض قلبی ہین جیسے غشی اور خفقان اور بدحالی نبض کی اور بعض اعراض مشترک چند اعضا کی مشارکت سے پیدا ہوتے ہین جیسے بطلان نفس خواہ سانس مین دشواری اور سوء تنفس ودلائل امزجہ معدہ علامات سوء مزاج حار کے یہ ہین کہ پیاس ہو مگر جب حرارت بافراط اور شدید ہو کہ قوت معدہ کو ساقط کردے اوسوقت پیاس نہوگی اور دخانی ڈکار آنی اور تھوک مین کسی قدر پختگی کا ہونا اور سرد اشیا کے استعمال سے نفع ہونا مگر اوس شرط کا بھی لحاظ رہے جو ابھی مذکور ہوچکی چوتھے لطیف غذا وفکا معدہ مین سوختہ اور محترق ہوجانا کہ ایسی ہی لطیف غذا جب یہی معدہ اپنے اعتدال طبیعی پر تھا اسمین محترق نہین ہوتی تھی پانچوین غلیظ غذا کا اعتدال حالت اسی معدہ کی بہ نسبت زیادہ ہضم ہوجانا لیکن اگر حرارت بافراط ہو کہ قوت معدہ کو ضعیف کردے اوسوقت یہ علامت نہوگی چھٹے پیاس کا زیادہ ہونا ساتوین اشتہاے طعام مین اکثر گاہ کمی ہونی خصوصًا اگر یہ سوء مزاج حار ہمراہ مادہ صفراوی کے ہو کہ بالکل سقوط اشتہا ہوگا مگر ساتھ ہی اسکے یہ بھی ہے کہ جو کچھ کھا لیا جاے چونکہ ہضم قوی ہے اچھی طرح ہضم ہوجاے گا ہان اگر اس سوء مزاج مین بھی افراط اسقدر ہو کہ قوت معدہ کو ضعیف کردے اوسوقت ہضم نہوگا آٹھوین کبھی ایسے سوء مزاج حار کے ہمراہ حمی دقیہ خواہ حمی دقیقہ یعنے نرم تپ بھی ہوتی ہے نوین کبھی یہ سوء مزاج گرم جو افراط سے قبل اسکے کہ قوت معدہ کو ساقط کرے سخت گرسنگی کو پیدا کرتا ہے اور یہ بھوک بسبب تحلل ہونے ایسے سوء مزاج کے پیدا ہوتی ہے اور اس سبب سے کہ معدہ مین لذع پیدا کرتا ہے اور مواد اور رطوبات معدہ کو زیادہ متحلل کرتا ہے جسطرح ماے نیلا کی مقص لینے چوسنے سے رطوبات معدہ کو ایسا ہی تحلل اور فنار رطوبات پیدا ہو کر شدت گرسنگی کی پیدا ہوتی ہے اور کبھی یہی بھوک سوء مزاج حار معدہ کی جیع غشی ہوتی ہے ایسی کہ اگر بھوک لگتی ہے کچھ تناول نکیا جاے فورًا غشی پیدا ہوگی اور اگر ایسی بھوک پر بہت کرین اور دیر تک نہ کھائین استہا باطل ہوجاے گی کبھی بکثرت سیلان لعاب کا بحالت گرسنگی ہوتا ہے اور بعد غذا کھانیکے یہ لعاب کا سیلان گھٹتا ہے اور لعاب جلنے کا سبب یہ ہے کہ حرارت محللہ ہے یعنے تحلیل رطوبات کرتی ہے اور پھر اون رطوبات کا صعود اوپر کی طرف ہوتا ہے لہذا لعاب بکثرت پیدا ہوتا ہے پھر اگر یہی حرارت معدہ مین کسی قدر رطوبت پاتی ہے زیادہ سیلان لعاب کا ہوتا ہے ایسے سیلان کو تناول غذاے غلیظ کا ٹھہرا دیتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کا معدہ ناری یعنے حار ہووے اسکے بدن مین خون کم ہوگا اور جسقدر ہوگا خراب اور بدبودار اور نیز ایسا ہوگا کہ جتنے اعضا اس خون سے مزاج اصلی مین مخالف ہین سب اوسکو ناگوار پاکر مکروہ سمجھین گے اور اوس خون سے اون اعضا کی غذا نہوگی اسی جہت سے یہی بدن نحیل اللحم ہوگا اور گرچہ اس بدن کی کھال ہوئی اور رخسار پر ہون گی اسلیے کہ خون جسقدر اس بدن مین ہے سب کا سب رگون مین بطور خزانہ کے ہے کہ اوسے غذاے اعضا مین خرچ نہین کرتی اور اگر فصد کھولی جاے خراب خون برآمد ہوجاتا ہے علامات سوء مزاج بارد یبرودت معدہ کی دہین تغیر پانا طعام کا کیموس کیطرف دلیل ہوتا ہے تک یہان تک کہ وہ طعام معدہ مین سڑتا ہی نہین اور اوسکی بہت سے مقدار مدت معتدبہ کے بعد بذریعہ قے کے گرجاتی ہے اور مسلم غذا تغیر معتدبہ نہو نکل آتی ہے پھر جب برودت معدہ کی بافراط ہوجاے ہرگز کسی طرح کا تغیر طعام نہین ہوتا اور نہ اوسکا نفخ پیدا ہوتا ہے (۲) کبھی کثرت اشتہا اور پیاس کی قلت اور کھٹی ڈکار آنی بدون استعمال کسی ایسی غذا کے جو ترش ہونے کے لائق ہو جیسا اوپر مذکور ہوچکا یہ امور بھی برودت اور سوء مزاج بارد معدہ پر دلیل ہوتے ہین (۳) سواے غذاے خفیف کے ایسی غذاے غلیظ کا ہضم نہونا جو قبل ازین ہضم ہوجاتی تھی یہ بھی برودت معدہ پر دلیل ہوتی ہے (۴) کبھی سوء

مزاج بارد معدہ کا اسقدر بڑھ جاتا ہی کہ بعد تناول طعام کے جب زمانہ ہضم کا قریب ہوتا ہی تو کثیر معدہ مین اور ایسا درد شدید عارض ہوتا ہی کہ جب تک رطوبت خلیہ یعنے کھٹا پانی جیسے سرکہ بذریعہ قی کرنے کے نکل نجاے اس تہمدا ور درد مین کسی طرح سکون نہین ہوتا ہے۔ بیشتر برودت معدہ سے استسقا اور ذرب پیدا ہوجاتا ہی۔ سرد معدہ والے کے رنگ پر ایسی زردی سپیدی آمیز غالب ہوتی ہی جو کبھی تجربہ کار طبیب پر مخفی نہین رہتی اور یہ وہی مریض ہی کہ اجوائن کا استعمال اوسکے علاج مین بہت عمدہ ہی۔ کبھی دماغ کو برودت معدہ کی آفات مین شرکت ہوتی ہی لہذا صداع ریحی اور طنین وغیرہ پیدا ہوتے ہین۔ اگر سوء مزاج بارد ایسے معدہ کو عارض ہو جسکا اصلی مزاج گرم اور حار تھا اوسوقت فراقرا اور نفخ اور خشکی اور پیاس کی شدت ہوتی ہی۔ اور اگر کسی ضرورت اور حاجت سے اوسکی فصد کھولی جاے فسادات معدہ زیادہ ترقی پذیر ہوتے ہین اور انجام کار مین مدقوق ہوجاتا ہی۔ ایسے مریض کی دوا یہ ہی کہ پہلے غذا دینے سے کوئی شربت قلیل مقدار سے پلایا جاے جس سے لعاب اور حلق تر ہوجاے اور بعد اوسکے خشک غذا جیسے کباب وغیرہ اوسے کھلائی جاے تاکہ بخوبی حلق سے اوتر جاے اور شوربا خواہ یخنی وغیرہ تر غذائین اوسے نہ دینی چاہین **علامات سوء مزاج یابس** کے بشدت اور کثرت پیاس لگنی اور خشکی زبان باافراط ہونی بشرط مذکور یعنے باب استدلال مین جو فرق جفاف حقیقی اور غیر حقیقی کا مذکور ہوا ہی اوسے بھی لحاظ کرو لاغری بدن کی اور ذبول اوسکا اصلی اور خلقی لاغری سے چڑہ بڑہ کر اور غذاہاے رطب سے نفع پانا یہی امور سوء مزاج یابس پر دلیل ہوتے ہین **علامات سوء مزاج رطب** کے پیاس مین کمی اور تر غذاؤن سے نفرت اور کھالے تو غذاے تر سے ایذا پہونچے اور کم غذا یا خشک غذا سے نفع پانا یہ سب علامات سوء مزاج رطب معدہ کے ہین۔ کثرت ریق بھی اسی پر دلیل ہی پھر اگر بحالت گرسنگی تھوک زیادہ آئے رطوبت کے ساتھ حرارت معدہ پر بھی اکثر دلیل ہوگا۔ اور تنہا حرارت سے بھی یہ بات پیدا ہوتی ہی۔ بیشتر بعض آدمیون کے فم معدہ پر ایسی رطوبت بالہ یعنے تر کرنے اور بھگونے والی موجود ہوتی ہی پس اس شخص کی یہ حالت ہوتی ہی کہ جب کچھ کھاتا ہی اوسے یہی توہم کرتا ہی کہ ادھر حرکت کی اور بدن ہلا اور قی ہوجاے گی۔ کبھی یہی کیفیت بعینہ توہم قی کرنیکی ضعف جگر سے بھی پیدا ہوتی ہی مگر ہمراہ اوسکے اور دلائل جو ضعف پیدا کرنے والے جگر کے ہین بھی موجود ہوتے ہین اور یہ بھی فرق ہی کہ ایسی کیفیت بوجہ ضعف جگر کے ہو بروقت خوضعف گرسنگی اور خلو معدہ کے بھی پیدا ہوتی ہی اگرچہ کچھ بھی نہ کھاے اور ضعف معدہ مین جب یہ کیفیت ہوتی ہی تو فقط کھانیکے وقت ہوتی ہی **علامات مواد امزجہ** کے اور جو کچھ اونکے ہمراہ ہوتا ہی یعنے جو حالات اون مواد سے پیدا ہوتی ہین جو مزاج معدہ کا مادی ہوتا ہی اوسپر قوی اور بڑے کار اور براز دلالت کرتے ہین خصوصاً براز کا رنگ کہ یہ قوی دلیل ہی اور جو چیز بول سی ملی ہوئی ہے وہ بھی دلیل مادہ موجودہ پر ہوتی ہی بان اگر مادہ لجج یعنے چسپیدہ سطح معدہ پر حد سے زیادہ ہو اوسوقت ہمراہ بول کے برآمد نہوگی۔ جو خلط رقیق اور گرم ہی اور صدی یعنے وہ صفرا جو مائیت خون سے آمیختہ ہو اوسپر علاوہ سبک ہونے معدہ کے متلی اور نفخ اور عطش اور التہاب دلالت کریگا اور جسوقت طعام غلیظ تناول کریگا فوراً اوسپر متلی طاری ہوگی اور خلاصہ یہ ہی کہ اگر یہ مادہ زیادہ ہوگا ہر وقت جی متلاتا رہے گا اور اگر مادہ کم ہوگا بروقت کھانے کے متلی ہوگی اسی طرح اگر مادہ پیوستہ جلد معدہ مین نہو مگر قعر معدہ مین گھٹا ہوا اور رکا ہوا ہو کہ اوسوقت تو متلی نہوگی اور جب طعام اور غذا سے ملا اور اپنی جگہ سے ہٹکر پھیلا اور منتشر ہوکر فم معدہ تک پہونچا فوراً متلی پیدا ہوگی۔ کبھی اوس خلط پر جو فضاے معدہ یعنے خالی جگہ مین

معدہ کے ریختہ ہو کر بھری ہوئی ہو اور بخوبی پیوستہ اور ڈوبی ہوئی جلد وغیرہ مین منہو یہ بھی دلیل ہوتی ہو کہ جسوقت ایسے معدہ والا آدمی کوئی جلا کرنے والی چیز مثلاً آب شہد وغیرہ تناول کرے یعنے مارالعسل خواہ شکر کا استعمال کرے فوراً وہ شئی مشروب باہر نکل آے گی اور جس بصر کے ملاحظہ مین پہونچے گی - جو مادہ متشرب یعنے معدہ مین ڈوبا ہوا ہو اوسکی شناخت بذریعۂ قی اور براز کے ہو نہین سکتی بلکہ اور دلائل جو اوپر مذکور ہو چکے اونسے اوسکی شناخت ہوتی ہو - اصل دلیل تو اسپر متلی کا ہونا ہو کہ وہ ضرور ہر ایک مادہ کی موجودگی ظاہر کرتی ہو پھر اگر فقط متلی ہو کر اوبکائی آجاے اوسوقت چسپیدگی اور تشرب یعنے پیوستہ ہونا مادہ کا ضرور معلوم ہوگا جنس اور قسم مادہ پر پیاس بھی دلیل ہوتی ہو یعنی پیاس حرارت مادہ پر دلالت کرتی ہو خواہ مادہ کے نمکین اور بورقی ہونے پر پھر اگر گرم پانی سے پیاس بجھ جاے تو بلغم شور ہو اور اگر آب گرم سے پیاس مین سکون نہو تو مادہ صفراوی ہو - منہ کے مزہ سے بھی اور جو کچھ منہ سے نکلتا ہو اوسکے مزہ سے قسم خلط کی شناخت ہوتی ہو اگر متلی اور پیاس دونون مجتمع ہون حرارت پر دلیل ہون گے اور اگر متلی کے ہمراہ پیاس نہو مادہ بارد ہوگا - منجملہ دلائل اجتماع مادہ بلغمیہ کے جو بکثرت مقدار ہو اور اوسمین لزوجت بھی ہو یہ ہو کہ اشتہا ساقط ہو جاے اور انشراح صدر یعنے میلان خاطر ایسے طعام کی طرف (جو کثیر الغذا ہو یعنے اوسمین رطوبت ہو) نہو بلکہ ایسی غذا کی طرف میلان ہو جسمین حدت اور تیزی ہو پھر جب ایسی تیز غذا کو تناول کرے نفخ اور تمدد معدہ اور متلی پیدا ہو اور بدون ڈکار آنے کے ہرگز آرام اور چین نہ ملے - منجملہ دلائل اجتماع مادہ ردی کے معدہ مین خواہ جو عضو متصل اول قریب معدہ کے ہے اوسمین یہ بھی ہو کہ مراق مین (اور شراسیف کے نیچے) اختلاج اور پھڑکن پیدا ہو اور بیشتر یہ اجتماع سنجر صرع اور مالیخولیا کی طرف ہوتا ہے - منجملہ دلائل کے اس امر پر کہ مادہ موجودہ معدہ سوداوی ہو کثرت اشتہا ہمراہ ضعف ہضم کے اور اوسکے ساتھ نفخ بھی بکثرت اور وسواس اور وحشت بھی لازم ہو - منجملہ دلائل کے اس امر پر کہ مادہ معدہ کا نزلہ سے ہو اسہال دوری ہونا اوسکے ہمراہ کثرت نزلات کی سر سے بطرف معدہ کے اور بطرف ناک اور حلق کے بھی ریزش ہوتی ہو اور جو چیز کہ قی اور براز مین خلط مخاطی برآمد ہوتی ہو وہ بھی ایسے مادہ کی شناخت کامل کرا دیتی ہو - منجملہ دلائل کے اس امر پر کہ یہ مادہ بوجہ غلیان اور جوش کرنے معدہ کو ایذا دیتا ہو یہ بھی ہو کہ پیاس ہو مگر اوسکے ہمراہ تلخی اور شوریت منہ مین نہو اور احساس ایسی شئی کا ہو جیسے کوئی چیز چڑھتی اور اوترتی ہو اور اوسکے ہمراہ رطوبت کثیر منہ اور معدہ کے سر سے پر ہو اور التہاب بھی پیدا ہو **دلائل آفات معدہ سے جو غیر مزاجی ہون** یعنے امراض ترکیب وغیرہ - معدہ کے بزرگ اور عظیم ہونے پر دلیل یہ ہو کہ غذاے کثیر کو اوٹھالے اور جب زیادہ غذا سے پر ہو جاے اوسوقت احشا یعنے اوجھ کا باہم چسپیدہ ہو جانا اور بعض اجزاے احشا کا بعض سے بند اور مسدود ہونا محسوس ہو اور جب غذا سے بعد ہضم وغیرہ کے خالی ہو جاے سمٹے اور احشا کو اسطرح چھوڑ دے اور اون سے جدا ہو جاے جیسے کہ احشا معلق اور لٹکے ہوے ہین اور باضطراب ہل رہے ہین - معدہ کی صغیر اور چھوٹی ہونے پر دلیل یہ ہو کہ طعام کثیر کو اوٹھا نہ سکے اور قبل سیر ہونے کے پر ہو جاے - سدون کے پڑنیکی علامت معدہ اور جگر کے درمیانمین یہ ہو کہ براز مین رطوبت ہو اور بکثرت برآمد ہوا کرے اور پیاس زیادہ معلوم ہو اور خون کم پیدا ہو اور لون بدن کا مائل برنگ اصحاب استسقا ہو جاے - ابتداے خراب خالی کی جو نہایت مشہور صحیح المعدہ آدمی کو بعد ان سدون کے پڑنے کے ہوتی ہو یہ ہو کہ سوداوی مزاج پیدا ہوگا یا سوداوی القنیہ - جو سدہ درمیان معدہ اور جگر اور طحال کے پڑتے ہین اونکی دلیل کمی اشتہا

اور تلی کا بڑھ جانا ہی۔ جو سدہ درمیان معدہ اور امعا کے پڑین اونسے ایلاؤس یا قولنج پیدا ہوگا۔ جو سدہ درمیان معدہ اور دماغ کے پڑین اونسے دلائل یہ ہین کہ اشتہا مین کمی ہوگی مگر صلاح مزاج معدہ اور جودت ہضم بحال خود باقی رہیگی بشرطیکہ اور کوئی مانع اور عائق پیدا نہو اور جو چیزین نگلنے سے تناول کیجاتی ہین اگرچہ زیادہ لذاع اور تیز ہون اونکی اس لذع اور تیزی کا احساس کمی کے ساتھ ہو۔ اور اگر معجون فلانیا فلی نہار منہ کھائی جائے اور اوسپر کوئی شربت بھی پیا جاے ہچکی پیدا نہو۔ ریاح معدہ کے دلائل یہ ہین کہ معدہ مین تمدد اور کھچاؤ ہو اور دونون جنب یعنے پہلو اور شراسیف کے نیچے بھی تمدد ہو اور غذا اوپر معدہ سے چڑھی ہوئی معلوم ہو اور ریاح نازلہ یعنے گوز اور ڈکارونکی کثرت ہو یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جسوقت ہاتھ رکھنے سے درمیان معدہ اور جگر کے سختی یا لی جاے اور سخافت بھی ساتھ ہی اسکے پیدا ہو یہ دلیل ایسی ہی جس سے خوف اسہال عارض ہونے کا ہوتا ہی **علاجات کا بیان** عام طور پر معدہ کا علاج پینے والی ادویہ سے بھی ہوتا ہی اور ضماد سے بھی اور لطوخات سے یعنے تر پڑیے جنمین دوائین جوش دیجائین اور اور طلاؤن سے اور مرہمات جو روغن اور مرہم سے ہون اور مراہم موم سے طیار ہوتے ہین جو اون پانیونمین جوش دے جاتے ہین کہ اونمین دوائین بھی پڑتی ہین مگر طلا کرنے کی دوا اور ضماد کی بہ نسبت لطوخ کے اچھی ہین اسلیے کہ لطوخ ضعف الاثر دوا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ علاج اون امراض معدہ کا جو حرارت اور برودت سے عارض ہون آسان تر ہی بسبب اسکے کہ ہلکی ایسے ادویہ جو مخالف دونون کیفیت کے ہون بآسانی دستیاب ہوسکتی ہین اور اونکی قوت بھی شدید ہوتی ہی۔ مگر علاج اون سوء مزاجات کا جو بسبب غلبہ رطوبت اور یبوست کے معدہ کو لاحق ہون وہ نہایت صعب اور دشوار ہی خصوصاً سوء مزاج یابس کا اسلیے کہ قوت ادویہ مقابلہ کی جن سے اس سوء مزاج کا مقابلہ کیا جاتا ہی بہت ضعیف ہوتی ہی۔ سرد معدہ کا گرم کرنا جتنے زمانہ مین ہوسکتا ہی اتنے ہی زمانہ مین گرم معدہ کی بتریدبھی ہوجاتی ہی مگر خطرہ بتریدہ معدہ کے کرنے مین زیادہ ہی خصوصاً اگر کوئی عضو قریب معدہ کا بھی سوء مزاج بارد سے تکیف ہو خواہ وہ عضو ضعیف ہوگیا ہو۔ اور ترطیب پیدا کرنی خواہ تجفیف اسمین خطرہ یکسان ہی مگر یہ بات ہے کہ زمانہ ترطیب پیدا کرنے کا زیادہ طولانی ہوتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ امراض معدہ کے اگر مادی ہون اور بعد ازان وہ مادہ جو سبب مرض ہی اوسکا اخراج متکفل ہو اور دشوار اوسوقت ابارج سے زیادہ تر نافع کوئی دوا نہین اسلیے کہ ابارج مصالح معدہ پر اور اتمام افعال خاصہ پر معدہ کے بڑی معین دوا ہی۔ اور اگر استفراغ معدہ کا کسی ایسی خلط سے کیا ہو جو اور عضو سے معدہ پر ریزش کرتی تھی پس بعد استفراغ کے تقویت معدہ کی اسطرح کرنی چاہیے کہ پھر اوس خلط کو قبول نکرے۔ اطراف کی بندش اور اونکو گرم کرنا یہ بھی بند کرنے پر ریزش کرنے والی مواد معدہ کی اچھی طرح اعانت کرتی ہی۔ شربت خشخاش بشدت مانع ہی انصباب حار مواد سر کو بطرف معدہ کے۔ پھر اگر وہ خلط جسکا استفراغ کرچکے ہین بارد ہو پس جس مقویات کی حاجت ہوتی ہی وہ جیسے مصطگی اور اقراص درد اور سعتر اور پودینہ خشک اور عود خام اور قرنفل وغیرہ اور اگر وہ خلط گرم تھی اوسوقت تقویت معدہ کی ربوب قابضہ سے (جیسے کہ رب سیب اور بہی اور لیمو وغیرہ) کرنی چاہیے خواہ قرصہاے بارد جو درد اور طباشیر وغیرہ سے طیار کیے جائین۔ جو شخص کہ مقام درمیانی معدہ اور جگر کی سختی اور سخافت پاتا ہو جسکو ہم اوپر بیان کرچکے ہین (یعنے اخیر مین اسی فصل مقدم کے) اوسکو لازم ہی کہ اپنی غذا اور دوا دونون آب جو سے کرے اور ہر روز اوسکے

پینے کی مقدار بڑھاتا جاے دس مثقال سے بیس اور سو مثقال تک اور اس مقدار کو تمام دنمین پی لیا کرے اور ایسی تدبیر بڑھانی مقدار مذکور کی کرے کہ آخر کو ایک دفعہ نہایت دو مرتبہ مین اتنی مقدار پی جاے اور کسی دوا سے استفراغ یعنے مسہل خواہ قی کو اپنے پاس نہ آنے دے اور فصد کے استفراغ کو اختیار کرے ایسے ہی یہ قرص بھی لوگون نے بیان کیا ہی مصطگی اور افراص ورد مکذمین درہم کہربا نعناع یابس یعنے پودینہ خشک مرماخور عود خام مکدد و درہم ہمراہ کسی شراب کہنہ خواہ شراب سیب کے استعمال کرین - واجب ہی کہ تنقیہ معدہ مین عموماً خواہ اوس خلط کے تنقیہ مین جو فضار معدہ مین مجتمع ہی خواہ پیوستہ اور متشرب ہو گئی ہی ایسی ادویہ کو تجویز کرین جنکا اثر معدہ سے دراون جداول سے جو قریب معدہ کے ہین زیادہ بڑھ کر اور اعضا تک نہ پہونچے جو معدہ اور ان جداول سے دور ہین اگر ایک مرتبہ کا استعمال کافی برآمد کار مین نہو پھر دوبارہ ایسے ہی ادویہ کو اختیار کرین یہ تکرار استعمال ادویہ مسہلہ بروقت حاجت کو اوس خطاے عمدہ ہی کہ بلا ضرورت اور بدون حاجت ایک ہی مرتبہ استعمال ادویہ مستفرغہ کا کرین - حال بول اور براز کی نگرانی امراض معدہ مین پر ضرور ہی اگر معلوم ہو جاے کہ بول اور براز اصلاح پر آگئے اور کوئی خرابی اوسمین باقی نہین رہی معلوم کرنا چاہیے کہ اب معدہ بھی روبا صلاح ہو گیا - واجب ہی کہ معدہ پر کوئی شئی زیادہ سرد دارو نہ کیجاے - اگرچہ معدہ حار بھی ہو جیسے زیادہ سرد پانی خصوصاً جب کہ وہ شخص خوگر اتنے آب سرد کا سہالت صحت بھی نہو اور اگر ادویہ معدلہ کا استعمال جاے واسطے تحلیل فضول معدہ کی تو لازم ہی کہ اون کے ہمراہ کسی قدر ادویہ قابضہ کی بھی شرکت رہے جو حافظ قوت معدہ کی بھی ہون علاجات سوء مزاج بارد اور رطب معدہ کے اگر یہ برودت اور رطوبت معدہ مین بسبب مادہ کے پیدا ہوئی ہو اوس مادہ کا استفراغ بطور مندرج قانون عام کرنا چاہیے - پھر اگر مادہ مذکورہ زیادہ نہو تو ایسے وقت ارباب تجربہ کا ایک خاص طریقہ مشہور ہی غذا دینے کا طریقہ اونکا تو یہ ہی اگر مادہ نہو کہ ایسی غذا دیتے ہین جسمین قبض اور تلخی ہو تاکہ بسبب قبض کے تجفیف پیدا کرے اور بسبب تلخی کے حرارت پیدا کرے ازین قبیل شراب ماز وبھی تصور کرنی چاہیے - اور ادویہ مشروبہ مین افسنتینہ اور شراب افسنتین اور خود افسنتین کو خواہ وہ ادویہ جو شربت سفرجل سے بنائے جائین - ضماد اور طلا اور مروخات مین انکا مختار طریقہ یہ ہی کہ ضماد ایسی ادویہ سے کرتے ہین جنمین ادویہ قابضہ اور خوشبو داخل ہون مثلاً وہ ادویہ جو حماما اور قصب الذریرہ اور سنبل اور سافرج اور لاذن اور مقل بیخ سوسن اور بلسان اور روغن بلسان اور حب بلسان اور سیعہ سو مرکب ہون مروخات مین قیروطیان جو روغن مصطگی اور زیت اور روغن نارد ین سے اور روغن سفرجل سے طیار کیجائین - پھر اگر یہ مقدار ضماد کی براہ قوت نفوذ کافی نہو اوسوقت البتہ استعمال اضمدہ محمرہ کا جنسے جلد مین بواسطہ حدت کے تری آجاے خواہ ثانیاً کا استعمال کرتے ہین - بجملہ قوی ضمادون کے یہ بھی ایک ضماد ہی زعفران سنبل سوری مصطگی روغن بلسان کہ ایک جزو شہد تین جزو (مر) جو شہر اطرغیلون سے آتی ہی اوسمین سے تین جزو صمغ البطم ڈیڑھ جزو اذفر یون ایک جزو پس ان سبکا ضماد طیار کرین اور اگر تھوڑی مقدار اسکی شربا استعمال کیجاے وہ بھی جائز ہی - ایضاً سیعہ چار جزو موم تین جزو مغز ساق گوزن دو جزو صمغ البطم ایک جزو روغن بلسان ڈیڑھ جزو روغن نارد ین دو جزو ایضاً سیعہ تین جزو مغز ساق گوزن نین جزو صبر اجمر تین جزو مصطگی دو جزو روغن نارد ین آٹھ جزو روغن بلسان تین جزو موم پانچ جزو اسکی قیروطی بنتی ہی (یہان تک تجویز ارباب تجربہ کی تھی) ارباب قیاس جنکو پابندی قواعد کی بھی ہی وہ لوگ پہلے تو ان بیمارون کو ریاضت معتدل کا حکم کرتے ہین اور غذا ایسی جسکا کیموس اچھا بنے اور زود ہضم ہو اور مقدار مین معتدل ہو کہ جو اچھی طرح ہضم ہو جاے اونکو کھلاتے ہین بعد ازان رفتہ رفتہ استعمال ادویہ

مذکورہ کا جوسنخنہ اور قابضہ ہین کرنا شروع کرتے ہین خواہ اورادویہ اسی قسم کے ازقسم جوارشات خوشبو جو باعتدال گرم ہان خواہ اعتدال سے زیادہ گرم جسقدر حرارت بنظر مقابلہ برودت معدہ کے مناسب ہو کھلاتے ہین تاانیکہ مزاج معدہ کا معتدل ہوجاے انھین جوارشات مین سے معجون فلافلی اور کمونی بھی ہی (دواے جید) حب عرعر اور مسخ بطم اور فلفل مکدایک جزو (مر) چوشہراطرجان سے آتی ہی اور مجھے ظن غالب یہ ہی کہ وہ میعہ ہی اوسکے اور نارد ین ہر واحد دو جزو فطراسالیون یعنے کرفس جبلی اور کاشم مکد ہر واحد نصف جزو بقدر کفایت شہد لیکر معجون طیار کرین - اگر برودت معدہ کی اس سے زیادہ ہو امروسیا اور سبز نیا کا استعمال کرتے ہین منجملہ ادویہ جیدہ کے جو مفید ہوا مراض حاد و رطب کو خواہ وہ امراض جنمین رطوبت غلیظ ہو شراب عنصل ہی نسخہ اوسکا یہ ہی عنصل بصفی اور پاک کردہ اور ریزہ ریزہ شدہ کو تین مشت لے کر کانچ کے برتن مین منھ بند کرکے رکھین اور چھ مہینہ رہنے دین علاج مزاج حار معدہ کا التہاب معدہ کو شیر ترش شدہ اور سرکہ کا پینا نفع کرتا ہی خصوصًا ہمراہ کشنیز سبز کے اور دہی مادہ گاؤ کا اور مغز خیار اور تازہ پھلی بھی خاص کر مسکن التہاب معدہ کی ہی اور آب سرو اور سرد فواکہ اور کاسنی اور بکھیرا اور شفتالو وہ جو زیادہ تر ہو کہ تبدیل صفرا کی طرف ہوجاے اور کاہو اور چاول اور سوراد کشنیز تازہ ہمراہ سرکہ کے اور کدو وغیرہ کہ یہ سب کافور اور صندل اور گل سرخ ملاکر استعمال کیے جاتے ہین اگر ان اشیا کے ملانے کی حاجت ہو ایضًا قرص طباشیر اور اگر خصوصًا استہال صفراوی ہو ضرور مستعمل ہوتا ہی غذا ان لوگون کی بیضہ جو سرکہ مین ابالا جاے اور سوراد رمانیہ اور سماقیہ اور حصرمیہ سے بھی غذا دینی چاہیے - گوشت جوانکے واسطے تجویز کیا گیا ہو وہ لوہ کاہو اور تیتر اور چوزہ ہاے مرغ اور اگر حرارت اسقدر نہو جو انہاک قوت کرے یعنے قوت کو بہت گھٹا دے اوسوقت غذاے بارد غلیظ سے بھی اونکا تغذیہ ہوسکتا ہی جیسے فریص ماہی تر اور قریص بطون یعنے شکم حیوانات کا اور قریص کل ایسی چیزون کے جسمین قبض بھی ہو اور رب خشخاش اور شراب خشخاش بھی اسکے واسطے زیادہ نافع ہی - میوہ جات کا ضماد کرنا بھی ان لوگون کو نفع دیتا ہی - کبھی انکے معدہ پر پھوکنا سرد پانی سے بھرا ہوا اور پھولا یا ہوا باندھا جاتا ہی اس سے بھی نفع ہوتا ہی جسوقت معدہ پر ضمادہاے سرد کا استعمال ہو اس امر سے بچانا چاہیے کہ جاب کی زیادہ تبرید اون ضمادات سے نہوجاے یا جگر کی اسقدر تبرید جو اون دونون کے افعال کو مضر ہو اسلیے کہ اکثر ایسے ہی ضمادون سے آفت سانس مین پہونچ جاتی ہی اگر جاب کی تبرید زیادہ ہوگئی اور جگر مین برودت پہونچی - پھر اگر کسی طرح کا ضرر انھین مترتب ہوے مذکورہ مین سے متوہم ہو فورًا اوسکا تدارک کرنا چاہیے روغن مستعمل موضع برودت رسیدہ پر گرا کے خواہ اوسی روغن سے تمہید کرنی چاہیے اور ضمادات کو اوسوقت بدلکر مشروبات کا استعمال کرنا چاہیے علاج مزاج بارد کا معدہ کے اگر خفیف برودت سے مزاج معدہ کا متغیر ہوگیا ہو اوسکے علاج مین ایسے قرص ورد پر اقتصار کرنا چاہیے جسمین افسنتین پڑتی ہی اور دارچینی اور ہمراہ طبیخ کمون اور نانخواہ کے بشرطیکہ ظرف آبگینہ مین انکو جوش دیا ہو - اجوائن کو ایسے مرض مین عجیب منفعت ہی - اور اگر برودت اس سے زیادہ قوی ہو اوسوقت معاجین قویہ کا استعمال ضرور ہوگا جو گرم ہین اور بزور حارہ اور فلافلی اور تریاق اور مثروذیطوس ہمراہ شراب کے اور سبز نیا میسہ کے ہمراہ اور کمونی اور امروسیا اور فندالیقون اور دوا المسک تلخ اور معجون اصطمیقون - اور کندری اوسوقت نفع کرتی ہی جب طبیعت نرم ہو - واجب ہی کہ ایسے مقامات مین یہ ادویہ سلاقہ سنبل اور مصطگی اور اذخر وغیرہ مین دینا چاہیے سزنجبیل مربی بھی اون لوگون کو نافع ہی - ایضًا اقراص درد ہم وزن اوسکے عود ایضًا فلافلی ہمراہ شراب کے کہ یہ زیادہ گرمی

پیدا کرتی ہی اور بخوبی تسخین معدہ کرتی ہی تاثیر بدرجۂ غایت معجون فلافلی کی یہ شناخت ہی کہ ہچکی آنے لگے - واجب ہی کہ حلتیت اور فلفل کو غذا مین بھی شریک کرین کہ زیادہ منفعت رکھتی ہی - لسن بھی ایسے لوگون کو انفع اشیا ہی - روغن جو معدہ کی مالش کیواسطے ہین اونمین سے روغن بابونہ اور روغن حنا اور روغن سوسن اور روغن مصطگی جسمین مرغ کی چربی پڑی ہو اور اگر زیادہ قوت درکار ہو اشق اور مقل بھی داخل کرنی چاہیے اور اگر اس سے بھی زیادہ قوی درکار ہو روغن قسط اور روغن بان اور روغن زنبق مسوحات کی اوپر یہ چیزے شراب سوسن ہمراہ عود کے اور مشک اور عنبر اور بزور سے جیسے حلبہ اور تخم کرفس اور خطمی اور بیشتر محاجم یعنے پچھنے کا رکھنا معدہ پر اوجاع بارد مین زیادہ منفعت بخشتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اطراف کو گرم کرنا معدہ کی تسخین بہت جلد کر دیتا ہی

علاج مزاج رطب معدہ کا ادویہ ناشفہ اور مقطعہ سے خواہ جن دواؤنمین تلخی اور تیزی ہی اوغین اوپر عفصہ جیسے ہلیلجات وغیرہ ملا کر ایسے مزاج کا علاج کیا جاتا ہی اور شراب قوی بمقدار قلیل کا پلانا بھی واجب ہی اور غذا مین بھی ناشفات اور مطبخات یعنے پختہ اور رچے ہوے غذا کا استعمال مناسب ہی اور پانی بہت کم پینا چاہیے - اقراص ورد جو گل سرخ سے بنائے جائین مزاج رطب معدہ کو زیادہ نافع ہوتے ہین - رطوبت معدہ کی زائل کرنے والی یہ بھی دوا ہی کہ ایک درہم انیسون اور ایک درہم تخم رازیانہ کو پانی مین جوش دین اور پھر اوسے چھان کر پانچ درہم گلقند خوب مل کر ملا دین اور استعمال کرین علاج مزاج یابس معدہ کا ان لوگونکا علاج قریب قریب علاج دق کے ہی اسلیے کہ یہ مرض گویا معدہ کی دق ہی اور اگر مستحکم ہو جاے پھر ہرگز علاج پذیر نہین ہوتا یہ بات ممکن نہین کہ فقط معدہ کی ترطیب کیجاے اور جملہ بدن کی ترطیب نہ کیجاے بلکہ معدہ کی ترطیب بدون ترطیب جملہ بدن کے ہو نہین سکتی - ان لوگون کی ترطیب کا طریقہ ایک یہ بھی ہی کہ انکا بٹھانا آبزن کے ظروف مین بغرض انکے تسخین یعنے گرم اور تر کرنے کے اور اسی طرح مکرر انکو حمام مین لیجانا واجب ہی اور جسقدر یبوست زیادہ ہو اوسی قدر تکرار تسخین کرنی چاہیے بیشتر بنظر افراط یبوست کے اتنی حاجت ترطیب کی ہوتی ہی کہ انکو پیادہ پا حمام تک جانے کی اور حمام سے گھر یا بستر خواب تک آنے کی اجازت نہین دیجاتی ہی بلکہ ایک محافہ مثل پالکی خواہ بوچہ وغیرہ کے سواری جو بالکل بے تکان ہو اوسپر حمام جانیکے واسطے سوار کرکے آتے جاتے ہین تاکہ حرکت آمد و شد کی حرارت تحلیل اوس رطوبت کی کرے جو بالعرض تدبیر حمام سے پیدا ہوئی ہی اور خفیف پسینہ کی راہ وہ تری برآمد ہو جاے جو آبزن کے ذریعہ سے انکے بدن مین سرایت کر گئی ہی اور یہ بھی خوف ہوتا ہی چونکہ حمام سے ارجاے قوت پیدا ہوتا ہی یعنے سب قوتین اور اعضاے بدن ڈھیلے ہو جاتے ہین لہذا واجب ہی کہ بعد حمام کے ایسی حرکت وغیرہ واقع ہو جو تحلیل قوت کی کردے اور خشکی کی مقدار دو چند یعنے زیادہ ہو جاے - انکی تسخیم فقط اسی طرح کرنی چاہیے کہ آبزن مین یہ ڈالدیے جائین اور خوب نرم ہو جائین پس ہواے حمام مین ٹھہرنے کی انھین حاجت نہین اور آبزن کا پانی حرارت مین معتدل ہو ایسا کہ نہ اوس سے بھریری پیدا ہو اور نہ زیادہ گرمی کی وجہ سے لذع بدن مین کرے اور خلاصہ یہ ہی کہ اوس پانی کی کیفیت سے زیادہ اور کوئی اثر بدن کو نہ پہونچے بلکہ لذت ملے یہی پانی ترطیب بدن کریگا اور توسیع مسامات بھی کر دے گا - مدت اور زمانہ استعمال آبزن کا اوسی قدر تجویز کرنا واجب ہی جب تک بدن پھولنا رہے اور قبل اس کیفیت کے کہ پھر بدن کا سمٹنا شروع ہو آبزن سے جدا کر لینا چاہیے - اور واجب ہی کہ ادھر حمام سے نکالین تھوڑی سی راحت اور آرام دہی کی نظر سے ٹھہر جائین اور بعد ازان لطیف اقسام دودھ کے پلائین خواہ عورتونکا دودھ یا مادہ خر کا یا شیر گوسپند اور سب سے بہتر یہ ہی

کہ چوس چوس کر دودھ پیا جاے پستان سے اور اگر دوشیدہ پلائین تو فوراً ادھر دودھ جاے اور اوسکی گرمی برطرف ہونے پاے کہ پلا دیا جاے تاکہ ہواے خارجی سے کچھ اثر دودھ مین نہ پہونچا ہو اور جس حیوان کا دودھ پلایا جاے اوسکو غذا اُسی قدر دیگئی ہو جو ہضم کرسکے اور قبل ازانکہ اوسکا دودھ مستعمل ہو تھوڑی سی ریاضت باعتدال بھی اوسی حیوان کو کرائی گئی ہو اور سواے مریض کے اور کوئی بچہ وغیرہ اوسکا دودھ نہ پینے پاے۔ پھر اگر آدمی کا دودھ نہو بلکہ مادۂ خر یا بکری کا ہو اوسکی جودت ہضم کی شناخت اسطرح پر کرنی چاہیے کہ اوسکے فضلہ مین بدبو ہو یا نہین یا خشکی اور تری مین معتدل ہو خواہ کسی کیفیت بیوست اور رطوبت کی برازمین افراط ہو اور قوام اوسکا مستوی ہو یا پھٹا ہوا ہو کسی ریح کے سبب سے اور ان حیوانات کی ریاضت یہی ہو کہ اچھی طرح لوٹین۔ بعد دودھ پلانے کے مریض کا حال دیکھین کہ دودھ خواہ آب وغیرہ جو کچھ اسے پلایا تھا ہضم ہوگیا یا نہین اور یہ کیفیت اوسکی ڈکار کے صاف آنے سے دریافت ہوتی ہو اور اوجھ کی سبکی بھی سبب دلیل ہوتی ہو۔ بعد چار گھنٹہ خواہ پانچ گھنٹہ کے جب ہضم ہو جانے کا یقین ہو جاے۔ پھر دودھ خواہ ماء الشعیر دوبارہ پلایا جاے اور اوسکے بعد پھر تخمیم کیجاے اور بعد تخمیم کے اوسکے اعضا پر مالش روغن کی کرین تاکہ جسقدر مائیت اور رطوبت کو سامات کے ذریعہ سے چوس لیا ہو وہ سب کے سب اندر جسم کے محتقن ہو جاے اور گھٹ کر اندر رہ جاے۔ اگر یہ مریض خوگر حمام کا ہو سہ بارہ حمام اوسکا بھی کرنا چاہیے اگر اصوب یہی ہو کہ دو ہی مرتبہ پر اقتصار کرین اوسوقت مناسب ہو کہ درمیانی گھنٹہ جو دونون تخمیم کے مثلاً چار یا پانچ مذکور ہوے انمین زیادہ وقفہ کردین اور راحت رسانی کا زمانہ زیادہ کرین کہ پوری پوری راحت اوسے پیدا ہو۔ پھر اگر اوسکا دودھ پینے کو جی چاہے تیسری مرتبہ بھی دودھ پلانا چاہیے ورنہ آب جَو کو پلانا مناسب ہو مگر آب جو وہی عمدہ ہو جسکی پخت بخوبی ہوئی ہو اور پخت اوسی کی عمدہ ہو کہ زیادہ پانی ڈالکر پکایا جاے اور تھوڑا باقی رہ جاے (اسکا طریقہ باب حمیات مین آتا ہے) تھوڑی روٹی جو خمیر اور نمک ڈالکر پختہ کیجاے اور اچھی طرح پختہ ہو یعنے کچی نہ رہنے پاے یہ بھی اسے کھلانی چاہیے اور سمک رضراضی اور طائران نرم اور سبک گوشت کے بازو کا گوشت اور خصیہاے مرغ فربہ ہمراہ دودھ کے بھی اسکی غذا ہو سکتی ہے۔ اور جو غذا بالزوجت اور غلیظ اور سخت ہو اوس سے بچانا چاہیے اگر کوئی غذا ایسی ہو جسمین فضلہ کم اور غذائیت زیادہ ہو اوسمین سے ایسی غذا اختیار کرنی چاہیے جو زود ہضم اور لطیف الکیموس اور بارطوبت ہو۔ مقدار ہر ایک غذا کی اسیقدر رہے کہ معدہ مین گرانی اور کھچاو زیادہ پیدا نہ کرے اور تھوڑی مقدار غذا کی تجویز کرنی تو ایسے بیمارون کے واسطے پر ضرور ہے۔ کوئی شربت جو رقیق اور مائل بہ قبض ہو اور بسبب کثرت مائیت پانی کی آمیزش کو کم تحمل کرسکے ایسی شراب اور شربت کا پلانا بھی پر ضرور ہے تاکہ غذا کے نافذ کرنے مین اعانت کرے اور قوت غریزی کو بیدار کردے اور پھر اوس سرد پانی پلانے کی زیادہ ضرورت نرہے جو بسبب اپنی سردی کے نکایت اور گزند پہونچاتا ہے اور مقدار ایسی شراب کی اسی قدر ہو کہ معدہ کے اوپر چڑھی نرہے اور اوس سے قرار پیدا ہو جب نیچے معدہ کے اوترے اور دوسری مرتبہ غذا کے دینے مین اسی امر کا لحاظ رہے کہ غذاے اول خوب ہضم تام کو پہونچ چکی ہے۔ اور چند بار تفرقہ دے کر ایسے لوگون کو غذا دینی تا امکان بہت اچھی بات ہے اور یہ بھی لازم ہے کہ طعام سبک ہو تاکہ غذاے دوم سابق کی غذاے غیر منہضم سے مل نجاے۔ اسی طرح ان لوگون کی تدبیر تخمیم اور غذا دہی اور مالش کی چند روز رہی اور جب کسیقدر اونکی قوت بڑھتی ہوئی نظر آے ریاضت اور مالش کی زیادتی کرنی چاہیے۔ لیکن جب قریب بہ صحت ہو جائین اب جو موقوف

کر دینا چاہیے اور اوسکے بدلے ایک روز جو خواہ بڑی جوار کے ستو دینے چاہئین اور اب ایسے غذا زیادہ دینی چاہیے جو قوت کی منی یعنے بڑھانے والی ہو اور شروع ایسی غذا کا پاچہ حیوانات اور طیور کے گوشت نرم سے کیا جاتا ہے علاج سوء مزاج بارد یابس کا اگر مزاج بارد یابس ہو پس تدبیر رفع برودت کی مثل تدبیر رفع یبوست کے ہے اور چونکہ تدبیر ازالہ برودت کی بدون استعمال مسخنات کے اور کچھ نہین ہو پس احتیاط کرنی چاہیے کہ ایسے مسخنات نہون جو یبوست کو بسبب تحلیل یا بسبب قبض قوی کے ایسے مزاج مین بڑھا دین۔ تکمید کے جملہ اقسام ایسے وقت مضر ہوتے ہین اور نفع نہین دیتے۔ طبیب پر واجب ہے کہ زیادہ اسخان جو قوی اور سریع الاثر ہو اوس سے ایسے بیمار کو بچاوے اسلیئے کہ یہ تدبیر تجفیف پیدا کرتی ہے اور یبوست کو زیادہ کر دیتی ہے بلکہ لازم ہو تسخین بھی کرتا جاوے اور اسی تسخین کے درمیانی اوقات مین ترطیب بھی کر دیا کرے اور جو بیمار غریزی یعنے روح کے زیادہ تولید کی ایسی تدبیر کرے کہ اوسکی حرارت اور نار یبت نہ بڑھنے پاوے۔ شراب جسمین پانی کم ملا ہوا دوس سے یہی فعل پیدا ہوتا ہے اور دودھ (خصوصاً شیر مادہ گاؤ) سے اور ماء الشعیر جسمین تھوڑا سا شہد کف گرفتہ ملا ہو کہ اوس کی غذائیت کو بڑھاوے اور فضول کو اوسکے یعنے ماء الشعیر کے کم کر دے یہ بھی عمدہ غذا ایسے بیمارون کی ہے۔ معدہ کی مالش ایسے خوشبو روغن سے جو ہمراہ ترطیب کے تسخین بھی پیدا کرین جیسے روغن سنبل اور نارین اور روغن بنفشہ بھی عمل ہے اور بیشتر ان روغنون کے ہمراہ روغن بلسان بھی شریک کر دیا جاتا ہے۔ اور اکثر فقط روغن بلسان پر اقتصار کیا جاتا ہو کہ یہ بھی نافع ہے۔ اور اجود یہ ہو کہ ان روغنون مین تھوڑا سا موم بھی ملا دین تاکہ ٹھہرنا انکا معدہ پر دیر تک رہے منجملہ ادویہ کے جو زیادہ نافع ہین یہ ہو کہ مصطگی کو پیس کر روغن نارین ملا کر معدہ پر رکھین اور مصطگی کے اقسام مین مختار اور پسندیدہ وہی قسم ہے جو زیادہ چرب ہو۔ اگر برودت زیادہ شدت سے ہو چارہ نہو گا بدون اسکے کہ ہر روز معدہ پر زفت کو ملا کرین اور جب تک سرد نہو جاوے لگی رہنے دین اور سرد ہونے سے پہلے چھوڑا ڈالین بیشتر اس مناد کا استعمال دن بھر مین دو مرتبہ کیا جاتا ہو کہ اس تدبیر سے بطرف معدہ کے خون غذا دہندہ کھچکر پہونچتا ہے۔ زفت کے استعمال کی صورت اور تدبیر جیسے بیان زفت اودیہ مفردہ مین ہو چکی ہے اوسی طرح کرنی چاہیے۔ منجملہ اون چیزون کے جو منفعت عظیم پیدا کرتی ہین ایک یہ بھی تدبیر ہے کہ ایک بچہ آدمی کا جو فربہ اور صحیح المزاج ہو اوسکو سینہ سے چپٹا لین اسطرح کہ اوسکا جثہ معدہ سے ملا رہے کہ اسطرح بچہ کو گود مین لینے سے حرارت غریزی معدہ مین گود لینے والے کے فائدہ ہوتا ہو اور کھانا بہت اچھی طرح ہضم ہوتا ہے۔ پھر اگر بچہ آدمی کا بہم نہ پہونچے سگ بچہ فربہ یا گربہ نر کا بچہ خواہ اور کسی حیوان کا بچہ جسمین گرمی زیادہ ہوتی ہے اوسکو معدہ سے چمٹا لینا چاہیے۔ واجب ہو کہ بچہ گود مین لیا ہوا اتنی دیر نرہے کہ پسینہ اوسکے نکلکر ٹھنڈا ہو جاوے اور معدہ کو بھی سرد کر دے۔ کبھی ایسی چیز طلا کرنی شکم پر بچہ کے بھی ممکن ہو سکتی ہو جو پسینہ برآمد ہونے کو روکے۔ ایسے صاحب معدہ کو آب سرد با فراط ہرگز نہ دینا چاہیے کہ اسکے واسطے نہایت مضر سرد پانی ہے علاج سوء مزاج یابس کا جو ہمراہ حرارت کے ہو ایسے معدہ کا علاج یہی ہو کہ دونون تدبیرون کو جمع کر دینا چاہیے جو حرارت معدہ اور یبوست معدہ کی اوپر لکھی گئی ہین۔ پھر اگر حرارت قلیل ہو اسیقدر کافی ہو کہ تدبیر یابس معدہ والون کی کرین شراب اونکے لیے بہت تازہ تجویز کرنی چاہیے اور شراب وغیرہ جو کچھ پینے گرمیون مین برف وغیرہ سے سرد کر کے اور جاڑون مین شیر گرم رہے اسی طرح اون کی غذا بھی دونون

حصہ اول

فصلونمین سرد اور شیر گرم رہے۔ اونکے معدہ کی مالش روغن سفرجل اور زیت انفاق سے کرنی چاہیے۔ اکثر فقط سرد پانی پینے سے انکو صحت ہوجاتی ہے اگر زیادہ بمقدار کثیر اور خوب ٹھنڈا استعمال کیا جاوے بالکل صحت حاصل اسی سے ہوجاتی ہے خصوصاً اگر بیس معدہ مین بافراط نہو علاج سوء مزاج حار رطب معدہ کا ایسے مزاج کو بارودات نافضہ مفید ہوتے ہین اور دونون تدبیرین سوء مزاج حار اور رطب کی یکجا کرنے سے ایسے معدہ کی پوری تدبیر ہوجاتی ہے۔ قرص ورد جو گل سرخ تازہ سے طیار ہون وہ بھی مفید ہین۔ اگر ایسے شخص کو اسہال عارض ہو قیروطی ہمراہ روغن سفرجل کے استعمال کرنی چاہیے علاج سوء مزاج معدہ کا جو مادی ہو اور علاج معدہ کے سدون کا۔ پہلے مادہ کا حال دریافت کرنا چاہیے کہ اوسکو معدہ نے کسطرح جذب کرلیا ہے جسطرح اسفنج پانی کو جذب کرتا ہے یا اینکہ خوب ڈوبا ہوا ہے جسطرح سے رنگین کپڑا رنگ مین ڈوب جاتا ہے کہ وہ رنگ اوسکے ریشہ ریشہ مین پیوست ہوجاتا ہے اور خوب طرح دونون کے اجزا آپسمین ایک دوسرے سے غیر متمیز ہوتے ہین یا وہ مادہ فقط متصل سطح معدہ سے ہوا ہے خواہ تجویف معدہ مین بھرا ہے اور راسی کا نام باصطلاح بعض اطبا طافی رکھا گیا ہے۔ اور یہ بھی دریافت کرنا چاہیے کہ میدا اور موضع تولد اوس مادہ کا کونسا عضو ہے اور کس جانب یہ مادہ بطرف معدہ کے ریزش کررہا ہے یا ریزش کرکے معدہ مین آچکا ہے۔ پھر اگر تولد مادہ کا خاص معدہ مین ہو فقط معدہ کی اصلاح اور اخراج مادہ کی طرف قصد کیا جاوے گا اور جو سبب کہ تولید مادہ مذکورہ کا معدہ مین ہے اوسکی اصلاح کیجاوے گی۔ اور اگر کسی اور عضو سے وہ مادہ معدہ کیطرف آتا ہے مثلاً دماغ یا مرارہ خواہ جگر یا طحال۔ پہلے استفراغ مادہ کا معدہ سے کرکے پھر اصلاح مزاج اوسی عضو کی کرینگے جس سے مادہ بطرف معدہ کے آتا ہے اور معدہ کی ایسی تقویت کرنی چاہیے کہ پھر انصباب کو قبول نکرے۔ کبھی انصباب مادہ کا بروقت گرسنگی کے ہوتا ہے یعنے جسوقت کہ طبیعت قوت جاذبہ مین معدہ کی جذب کی حرکت پیدا کرکے معدہ مین کسی چیز کو کھینچنا چاہتی ہے اور غذا اوسوقت نہین ہوتی ہے لہذا کسی مادہ کو جہان سے ملے بطرف معدہ کے کھینچ لاتی ہے اور چونکہ قوت دافعہ معدہ کی اسوقت ٹھہری ہوئی ہوتی ہے لہذا اوس مادۂ جذب شدہ کو دفع نہین کرتی پس ایسے وقت جسقدر قبول مواد معدہ کو ہوگا اور کسی وقت اتنا نہوگا۔ اور یہ وہی لوگ ہین جنکو بھوک کی تاب نہین ہوتی اور اکثر بروقت بھوک کے انپر غشی طاری ہوتی ہے پس واجب ہے کہ انصباب مادہ سے پہلے ان کو کھانا کھلا دیا جاوے اور غذا مین انکی ایسی اشیا ہون جو مقوی معدہ ہین جیسے ربوب قابضہ اور ترش۔ بیشتر انصباب مواد کا بروقت انفعالات نفسانیہ کے ہوتا ہے مثلاً بروقت زیادہ غصہ کرنے کے یا بروقت زیادہ رنج کے وغیرہ وغیرہ اور جو نضج ایسے اوقات انکے معدہ مین پیدا ہوتی ہے بدون قے کرنے کے اوسین سکون نہین ہوتا۔ جو مادہ کہ دماغ سے معدہ مین گرتا ہو فلغل سپید پانی مین بسی ہوئی اور رقیتین اوسے مفید ہوتی ہے اور صبر کی منفعت ایسے مادہ مین ضعیف ہے۔ ایارج کبھی جو مفید ہوتا ہے اوسکی وجہ یہ ہے کہ اودیہ قوی شدید التحلیل پر شامل ہے اور اونمین جلا کی قوت بھی زیادہ ہے۔ ہم اوپر بیان کرچکے ہین کہ منجملہ دشوار صورتون اجتماع سوء مزاج معدہ اور دماغ کے ایک یہ ہے کہ مزاج معدہ کا گرم ہو اور دماغ کا مزاج سرد ہو اوس وقت جس مادہ بارد کی ریزش دماغ سے معدہ پر ہوگی بنظر اپنی برودت کے معجون ہاے گرم جیسے فلانسلی اور فودنجی کو مقتضی ہوگا اور معدہ حار کی نظر سے یہ ادویہ حارہ مضر ہین۔ جگر سے جو مادہ بطرف معدہ کے ریزش کرے اوس کے علاج مین حاجت اسکی ہے کہ پہلے تلئین طبیعت کیجاوے بعد ازان استفراغ خلط رقیق صفراوی کا کرین مانند انجبن اور ہلیلہ زرد اور سقمونیا سے اور

بیشتر اسکا مالہ جگر اور معدہ سے کسی اور طرف مجرد قصد کرنے سے ہوجاتا ہے اور بعد تدبیر استفراغ اور فصد کے پھر تقویت معدہ کی بھی حاجت ہوتی ہی۔ واجب ہی کہ مُلینات کا استعمال طعام سے پہلے کیا جاے اور اوسکے ہمراہ یا بعد کسیقدر قوابض تقویت معدہ کی رعایت سے بھی مستعمل ہون چنانچہ آگے بیان کرین گے جو موضع خاص اوسکے ذکر کا ہے۔ جو مادہ طحال سے آتا ہی اوسکا علاج وہی ہی جو باب شہوت کلبی مین لکھا جاے گا۔ یہ اوپر معلوم ہوچکا ہی کہ اکثر بطرف قسم معدہ کے ایسے اخلاط حادا اور لذاع گرتے ہین جو غشی اور تشنج پیدا کرتے ہین اور بیشتر اون اخلاط کا انصباب بطلان نبض تک پہونچاتا ہی اور یہ اخلاط اکثر سوداوی ہوتے ہین۔ واجب ہی طبیب پر کہ بروقت انصباب مواد کے تقویت قسم معدہ کی ضرور کرے تاکہ جو مواد اوسکی طرف کھینچ کر آتے ہین اونکو قبلی نکرے اور یہ تقویت ایسے ضماد سے کرنی چاہیے جنمین قبض اور عطریت ہو اضمدہ کے اجزا بروقت حرارت معدہ کے یا بروقت حمیات کے جیسے فرمایخشک نارسیدہ اور بہی اور سک اور عصارہ انگور خام اور تھوے کی شاخون کا اور روغن ہین گل روغن۔ گرم ضماد بروقت معالجہ معدہ بارد کے یا جسوقت حمیات نہون اونکے اجزا مر اور زعفران اور صبر اور مصطگی اور مثلاً افسنتین اور کندر اور زنجبیل اور سنبل الطیب اور روغن جیسے ناردین اور روغن مصطگی۔ اکثر سبب اجتماع مواد کا معدہ مین فقط رک جانا اور بند ہوجانا اون استفراغات کا ہونا ہی جنکی خوگری تھی اور کسی عضو سے انصباب کرکے یہ مواد فراہم ہوچکا ہے اوسکا استفراغ کرڈالین اور جس طرف سے اوسکا سیلان اور بسہولت نکل جانا مظنون طبیب ہو اوس راہ کی تفتیح کرین اور اوسی طرف امالہ مادہ کا معدہ سے کرین اور کسی جانب اخراج خلط معدہ کا نکرین سوای اوس طرف کے جدھر سیلان اور رجوع اوس خلط کا دریافت ہوجاے پھر اگر اس سیلان کے دریافت کرنے مین خواہ امالہ اور اخراج مادہ موجودہ مین اشکال ہو تو جس قدر طافی اور متصل قسم معدہ کے ہی اوسے بذریعہ قی کے اور اوسکے سوا جسقدر ہی بذریعۂ اسہال کے اخراج کرین۔ پھر اگر خلط مذکور متشرب ہوا اور اچھی طرح اجزاے معدہ مین پیوست ہوگئی ہی اور سوائے خلط رقیق کے یہ بات کسی اور خلط مین نہوگی اوس کے علاج مین صبر کا استعمال افضل ہے تقویت معدہ کے واسطے تو صبر مغسول زیادہ اصلح ہی اور تنقیہ کی وجہ سے غیر مغسول اس لیے کہ مغسول ہونے سے قوت مسہلہ اوسکی ضعیف ہوجاتی ہی۔ ایارج دونون غرض تقویت اور استفراغ کو پورا کرتا ہے اسلیے کہ اوسمین اجزاے مصلحہ اور معینہ اور اجزا مانعہ مضرت اسہال سب موجود ہین۔ خصوصاً سافرج اگر شہد سے ملی نہو اسلیے کہ شہد سے ملی ہوئی اگرچہ اسہال نواحی اور اطراف مختلفہ سے کرتی ہی بسبب اسکے کہ معدہ مین شیرینی کے مناسبت سے زیادہ ٹھہرتی ہے پھر بھی تقویت اوسکی کمتر ہوجاتی ہی کیونکہ شہد ایارج سافرج کی قوت تقویت اور تنقیہ دونون توڑ دیتا ہے۔ واجب ہی کہ ایارج کے استعمال کے بعد مسانہ زفتار بھی کرے اور اسکی حاجت نہین کہ شہد کی آمیزش سے ایارج کی تدبیر کو بدل دین۔ بیشتر یہ مرض ایک ہی مرتبہ کے ایارج پلانے سے دفع ہوجاتا ہی۔ اگر اسوقت سقوط اشتہا اور مثلی بھی ہو بدلے زعفران کے گل سرخ ملانا چاہیے اور اگر معدہ مین حرارت بھڑک رہی ہو پھر ایارج کا استعمال ہرگز نہ کرنا چاہیے کہ بیشتر سوداوی مزاج کی زیادتی ہوجاتی ہی خصوصاً اگر طبیب کو اس بارہ مین خطا ہوئی کہ اوس نے وجود مادہ کا گمان کیا اور درحقیقت اصل مادہ نہ تھا فقط سوداوی مزاج سافرج کی حرارت تھی اور ایارج کا استعمال کردیا۔ مگر مختصر یہ ہی کہ ایارج نہایت نافع دوا ہی اخلاط مراریہ کی جو معدہ مین ہون خصوصاً ہمراہ طبیخ افسنتین کے یہ نسخہ ایارج کا ایسے ہی وقت کا ہی اور سبک ہی نفاح اذخر عود بلسان اسارون دارچینی مکدا یک جزو

صبر چھ جزو اور اگر قوت مسہلہ زیادہ کرنی مطلوب ہو تو دو یہ مذکورۂ بالا ہر واحد ڈیڑھ جزو اور صبر اوسی قدر رہے۔ جوب نافہ سے جو مجرب ہین یہ نسخہ ہے صبر زرد ایک درہم ہلیلۂ زرد گل سرخ نصف درہم آب کاسنی اور سفرجل مین گولیان بناو۔ جو مسہل کہ سفرجل اور سقمونیا اور شکر سے طیار کیا جاوے وہ بھی عمدہ ہی۔ کبھی ایک دانگ سقمونیا تین اوقیہ روغن مصفی مین کہ کمن اوسمین بالکل نرہے فقط اسی پر اقتصار کیا جاتا ہو اور سقمونیا روغن مین ملا کر ایک گھنٹہ تک ہنی دیتے ہین کہ مزاج اوسکا یعنے آمیزش بخوبی ہوجاوے۔ گاؤزبان مسہل بھی عظیم النفع ہے اسیطرح شاہترہ خصوصاً حرارت صفراوی کے واسطے۔ طبیخ افسنتین اور آلو بخارا اور تمر ہندی اور شربت ورد مسہل بھی عمدہ دوا ہے خصوصاً گرمیونمین اسیطرح ہارانجین ہمراہ بابونہ اور تھوڑیسی سقمونیا یا صبر کے اوس شخص کے واسطے جسکے مادہ صفراوی کے استفراغ کا ارادہ ہو دوا ہی جالینوس بھی جید ہی اور نسخہ اوسکا یہ ہی افسنتین رومی یا بنجدر ہم گل سرخ جو خوب سرخ اور صحیح الاوصاف ہو بیس درہم دو رطل پانی مین جوش دین تا چہارم باقی رہجاے بعد ازان چھانکر اوسی طرح استعمال کرین یا تھوڑیسی شکر ملالین۔ صبر مناسب ہے استفراغات معدہ مین اور سقمونیا موذی معدہ کی ہی پس اسکا استعمال بلا ضرورت کبھی نکرنا چاہیے۔ ایسے ہی مواد مین کبھی فصد بھی نافع ہوتی ہی اگر رگون مین امتلا اور کثرت خون کی ہو کہ فصد کرنے سے اخلاط بطرف عروق اور اطراف کے متحرک ہوتی ہین اور معدہ کے اخلاط کے واسطے ایک منفذ پیدا ہوجاتا ہی کہ اوس طرف دفع ہوجاتا ہی۔ تجربہ مین آچکا ہی کہ ایارج ہمراہ طبیخ افسنتین کے بغایت درجہ مفید ہی۔ سفرجلی کا یہ نسخہ بھی ایسے وقت مجرب ہوچکا ہی۔ مغز سفرجل یعنے اوسکا گودا لے کر کسی آٹے گوندھے ہوے مین بند کر کے بھوبھل مین بریان کرین اور بمقدار تین اوقیہ کے اس سے لین اور زعفران اور افسنتین مکدڑیڑہ درخمی اور روغن درخت مصطگی اور روغن سفرجل آنطہ درخمی شراب ریحانی مین آمیختہ کرین کہ اسکا استعمال ایسے معدہ کو قوت دیتا ہے اور اخلاط حارہ کے قبول کرنے کو منع کرتا ہی۔ یہ بھی مجرب ہی افسنتین دسنل درہم عود بلسان تین درہم برگ گل تازہ دو درہم عود ایک درہم دارچینی پانچ درہم مصطگی ایکدرہم بہت سے پانی مین جوش دین جب تھوڑا پانی باقی رہجاے مثلاً ایک رطل خواہ اوس سے بھی کمتر اوسکو صاف کرین اور صبر کو اوسمین بھگو دین مقدار شربت ہر روز ایک اوقیہ ہے تا اینکہ عافیت اور صحت پیدا ہوجاوے۔ اگر وہ خلط جو معدہ مین ریزش کر کے بھری ہی ایسی نہو کہ اوسمین چسپیدگی ہے اور نہ غلیظ ہو قی کرنے سے نفع ہوگا کہ سکنجبین ماورآب ترب اور ماء العسل کے ذریعہ سے قی کرانی چاہیے۔ آب جو سکنجبین حار ملا ہوا یعنے سکنجبین عسلی سے ملا کر قی کرانی چاہیے خواہ اسیطرح کی اور قسم کی خفیف قی آور دواؤن سے اور بیشتر آب گرم ہے قی کرانے مین کافی ہوجاتا ہے کہ غلظ صفرا سہل الدفع ہی خواہ آب گرم روغن کنجد وغیرہ کے ہمراہ یا زیت کو گرم کر کے فقط پلانے سے یا سکنجبین ہمراہ آب گرم کے۔ آب گرم ہمراہ تھوڑے سے شہد کے مادہ کو دھوڈالتا ہی۔ پس اکثر تو مادہ کو طبیعت بطرف قی کے دفع کر دیتی ہی۔ اور کبھی بعد اسکے استعمال کے بطرف اسفل کے مادہ کو جذب کر لیتی ہی اور دست آجاتے ہین۔ کبھی ایسے مادہ کا بذریعۂ اسہال کے بھی علاج کیا جاتا ہی اور اسہال انھین ادویہ سے کرنا چاہیے جو ابھی مذکور ہوچکی ہین اور ضرورت اسہال وسوقت ہوتی ہے جب معلوم ہو کہ فقط قی کرانے سے مراد پوری نہوگی یعنے پورا تنقیہ مادہ کا نہوگا اور مادہ قعر معدہ کیطرف زیادہ مائل ہو۔ اگر ایارج کے ذریعہ سے ایسے مادہ کا استفراغ منظور ہو تو ایک روز پہلے اوس سے حمام کرا کے بارالشعیر پلا دینا چاہیے۔ اور بیشتر یہ خلط لذاع مقدار مین قلیل ہوتی ہے پس اوسوقت استعمال تخم کے سنوں کا ہمراہ آب انار کے اسکی ایذا کو دور کر دیتا ہے اسلیے کہ سنوں اوس مادہ کا کشف کرتا ہے

اور سوکھا دیتا ہی اور آب انار قوم معدہ کو قوت دیتا ہی پھر دوبارہ اگر رپش اسکی کسی طرف سی ہو قوم معدہ اوسکو قبول نہین کرتا ہے۔ پھر اگر خلط غلیظ ہو صائب تدبیر یہ ہی کہ پہلے تقطیع اور تلطیف ادویہ مقطعہ اور ملطفہ سے کیجاوی جیسے سکنجبین اور کامخ اور کبر اور خردل اور زیتون اور اضمرہ ملطفہ سے بھی تلطیف کرکے بعد ازان مسہل اتنا قوی جو اوس خلط کو نکالدے پلایا جاے اور اگر پہلے قی کرا وین اور اوسکے بعد ادویہ مسہلہ کا استعمال کرین زیادہ تر اصوب ہی۔ اور اگر وہ مادہ عاصی ہی اور کسیطرح معدہ کو نہین چھوڑتا ہے اوسوقت ایسے ادویہ پلاکر قی کرائین جو ادویہ مذکورۂ بالا سے زیادہ تر قوی ہون مثلاً جوشاندہ جوزا لقی اور خردل اور فلفل کا۔ یہ دوا ایسی ہی جو بلغم کو نکال دیتی ہی لباب قرطم کوٹے ہوے سوے کے پانی مین بھگو کر صاف کرکے اوسپر روغن غار اضافہ کرکے مریض کو پلائین اور کسی پر کواوسکے حلق مین ڈالکر قی کرائین جب معدہ اس خلط سے پاک ہوجائے اوسوقت ایسی دوا دینی چاہیے جو مزاج معدہ کی تعدیل کرے اور بہ نرمی رطوبت پیدا کرے تاکہ اور مادہ بلغمی دوبارہ پیدا نہو۔ اگر اسہال کا استعمال ایسے مادہ کو اسطے کیا جاے لازم ہی کہ ایک روز مسہل سے پہلے آب نخود پلایا جاے اور یہ آب نخود اونکو زیادہ خواہ براے کثیرہ پلایا جاے۔ چشمہا ی گرم سے نہانا اور متواتر سفر کرنا اور حرکات کثیرہ سے ریاضت اون لوگونکو نافع ہی بعض آدمیونکی عادت ایسی ہوتی ہے اونکے معدہ مین بلغم کثیر فراہم ہوجاتا ہے پھر جب وہ گندنا اور چقندر اور رائی کا استعمال کرتا ہی اچھا ہوجاتا ہے کہ ان چیزون سے جوم خلط کی تقطیع ہوتی ہی اور اسہال اوسکو عارض ہوتا ہی۔ اگر بلغم مخرش ہو ایارج ہمراہ سکنجبین کے استعمال کرین اور دوا اوفتیمون جواوہ وہ کہ لائق اخراج اخلاط غلیظہ کے ہین وہ یہ ہین حب افاویہ اور حب صبر کبیر اور حب اصطمخیقون۔ صبر ہمراہ سکنجبین بزوری جسمین بزور قوی داخل ہون اور شہد ڈالکر بنائی جاے ایارج غلیظ بلغم کے واسطے تخم کرفس چھ جزو اطراف افسنتین انیسون تخم رازیانہ مکدمین جزو فلفل سپید واسارون ہر واحد دو جزو قسط سنبل رومی کاشم ہر واحد دو جزو مصطگی زعفران ہر واحد ایک جزو صبر تین جزو ان اجزا سے قرص طیار کرین ہر ایک قرص بوزن ایک مثقال کے ہو اور ایک ہی قرص وزانہ استعمال کرین کہ بہ نرمی معدہ کو بلغم سے پاک کردیگا۔ بیشتر ایازجات کبار کی حاجت ہوتی ہی۔ منجملہ اون ادویہ کے جو ایسے اشخاص کو سود مند ہین اور خصوصاً بعد تقیہ کے جو پہلے ہوجاے مربائے ہلیلۂ کابلی اور شربت افسنتین اور زنجبیل مربی ہی۔ غذا جو ایسے مریضون کو زیادہ موافق ہے اور اونکے مرض کے مناسب ہی۔ شوربائے چکاوک اور شوربائے کبک اور بچہ ہاے طیور کا شوربا انکو دینا چاہیے اسلیے کہ جرم گوشت بچہ ہاے طیور کے دیر ہضم ہوتے ہین اور دیر تک معدہ مین ٹھہرتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے صعتر جو ایک غذاے مرکب ہی معدہ کی تجفیف کرتی ہی اور فصول معدہ کی جملہ رطوبات کو خشک کردیتی ہے آب آہن جو معدنی ہو خواہ جس پانی مین لوہا گرم کرکے بجھایا جاے اور چند مرتبہ مکرر سہ کرر لوہے کو گرم کرکے بجھائین وہ بھی معدۂ مرطوب کو نافع ہے اور سکنجبین عنصلی بھی شدید النفع ہی اور سفرجلی سادہ مواد حارہ معدہ کیواسطے جید ہی اور جس سفرجلی مین فلفل اور زنجبیل پڑتی ہے مواد غلیظہ بارد کے واسطے مفید ہی اوسکا نسخہ یہ ہی عصارۂ سفرجل ایک جزو (مگر بھی کا تر و تازہ ہونا اور اوسمین عفوصت کم ہونی ضرور ہی) شہد ملاکر بارد مزاج کے واسطے اور شکر ملاکر حار مزاج کیواسطے مگر شہد ہو یا شکر ایک جزو اور سرکہ کہنہ جو تیز اور تند ہو نصف جزو ملاکر نرم آنچ جیسے مجوبھل کی آنچ پر قوام درست کرکے اوتارلین۔ پھر اگر زیادہ قوی کرنے کا اور زیادہ نافع ہونے کا ارادہ ہو سرد مزاج کے واسطے زنجبیل اور فلفل کا اضافہ کرین۔ چھوٹے بچہ آدمی زاد کو سینہ سے چٹانا بھی تحلیل مواد غلیظہ معدہ کی

اچھی طرح کرتا ہی بشرطیکہ وہ بچہ نابالغ ہو اور کپڑے وغیرہ سے کچھ حائل درمیان اوسکی جلد اور بدن مریض کے نہو۔ بیشتر معدہ مین دو خلط متضاد فراہم ہوجاتی ہین مثلاً خلط مشرب رقیق صفراوی ہوتی ہی اور خلط جو اندر تجویف معدہ کے ہی غلیظ بلغمی ہوتی ہے ایسے وقت قصد اخراج اور اصلاح اوسی خلط کا مقدم کیا جاتی جسکی آفت زیادہ ہو اگر خلط موذی حار اور لذاع ایسی ہو کہ اوس سے غشی اور تشنج پیدا ہوتا ہی اوسکی وہی تدبیر کرنی چاہیے جو ہمنے باب غشی مین بیان کی ہی سب سے پہلے جس تدبیر طبیب کو مبادرت کرنی لازم ہی وہ یہ ہی کہ آب نیمگرم اوسے جرعہ جرعہ کرکے پلایا جاے جیسا ہمنے بیان کیا ہی اسلیے کہ یہ بیمار جو وقت قی کی طرف سے اپنے اخلاط کو نکالڈالین گے جملہ اعراض اور کرب وغیرہ مین سکون پیدا ہوجائے گا۔ اگر خلط موذی اور ریزش کنندہ سودا وی ہو اوسوقت طبیخ فودنج ہمراہ شہد کے اور طبیخ افتیمون اور فودنج بڑی نفع کرے گی اور اگر شب اور قلقدیس اور جلا ہوا تانبا شہد ملاکر معدہ پر رکھین یہ بھی نافع ہی۔ واجب ہی کہ بروقت شدت صعوبت کے اونکے معدہ پر اسفنج کا ٹکڑا سرکہ مین بھگوکر اور خوب گرم کرکے چپان کرین۔ اگر خلط بارد رطب ہو فقط سخنات محلہ پر اکتفا کرین اور کوئی دوائے مجفف جو بذریعۂ قبض کے تخفیف پیدا کرے اوسمین داخل نکرین کہ ایسی دوائے مجفف کے بلائے مین خطرہ عظیم ہے دوا ہو یا غذا۔ کبھی کوئی مادہ فقط بوجہ اپنی کثرت مقدار کے ایذا دیتا ہی اور بجز کثرت کسی طرح کا فساد اور قسم کا اوسمین نہین ہوتا ہی ایسے مادہ کے تدارک ضرر مین ادویہ اور اغذیہ قابضہ کا استعمال بلاخوف کسی امر کے کرنا چاہیے۔ علاج اورام معدہ کے بیان مین ہمنے چند باب جداگانہ لکھے ہین جو بعد ازین آتے ہین اور اسیطرح علاج ریاح اور نفخ کے واسطے بھی۔ معدہ کی تخلخل اور ڈھیلے ہونیکا علاج یہ ہے کہ وہ اضمدہ مسخنہ اور قابضہ مستعمل ہون جنکو ہم بیان کرینگے۔ خصوصاً ان ضمادات مین جو ضماد خوشبو ہی خواہ وہ ضماد جسمین موافقت قلب اور روح کے اجزا بھی شریک ہین اور جوارشات خوشبو کا استعمال بھی کرنا چاہیے جو قابض ہین جیسے جوارش جوزیہ اور جوارش قاقلہ وغیرہ اون جوارشون مین سے جنکو ہمنے علاج برودت اور رطوبت معدہ مین بیان کیا ہے۔ غذا مین لازم ہے کہ مرغین سبکی اور لطافت کو پسند کرے اور تلخی آمیز چیزین کھایا کرے اور زیادہ بوجھ غذا کا معدہ پر نہ ڈالے اور مشروبات کو دفعۃً نہ پیا کرے اور بعد غذا کھانے اور مشروبات پینے کے حرکت نہ کرے اور طعام کے بعد مشروبات کی کوئی قسم نہ پیا کرے۔ اور جو کچھ پینے مین استعمال کرے چاہیے کہ شراب اور قوی الاثر مائل بہ خصوصت ہو اور تھوڑی تھوڑی سی تناول کرے جو سدہ مجاری معدہ مین پڑے یعنے اون راہونمین کہ معدہ کی طرف کسی اور عضو سے آتے ہین خواہ معدہ سے کسی اور عضو کی طرف جاتے ہین جیسے وہ مجاری کہ طحال سے بطرف معدہ کے آے ہین یا معدہ سے طرف جگر کے گئے ہین ایسے سدہ کا علاج فتحات سے کرنا چاہیے جیسے ایارج اور افسنتین۔ چوٹ کا صدمہ اور ضرب پہونچے خواہ سقطہ یعنے کسی چیز کا معدہ پر یا معدہ کا کسی پر گرنے کا علاج اونمین سے وہ مرض ہین جو قرابادین مین لکھے گئے کہ جنمین کہربا اور اکلیل الملک داخل ہے۔ ضماد اسی کو نافع ہی تفاح شامی جو اسقدر پکایا جاے کہ پکتے پکتے حلوا ہوجاے اور گھلجاے اور بعد اسکے نرم نرم کوٹا جاے پچاس درہم اور لادن دس درہم گل سرخ آٹھ درہم صبر چھ درہم سب کو عصارۂ برگ گاؤزبان اور برگ صبر مین آمیختہ کرکے اور روغن بہوسن ملاکر نیمگرم کرین اور چند روز تک کسی چھیکے وغیرہ پر اونچی جگہ مین رکھ چھوڑین۔ علاج اوس شخص کا جو بسبب قوت حس معدہ کے ایذا پاتا ہو اگر زیادہ ایذا اور گزند اسوجہ سے پہونچے پھر بدون استعمال جوارشات محذرہ کے چارہ نہوگا مگر ان جوارشات کے

استعمال مین نرمی کا لحاظ رہے ایسا نہو کہ زیادہ تبلد پیدا کرکے معدہ کا حس معتدل بھی باطل کردین۔ غذا ایسے ذکی الحس معدہ کی ہر یسۂ گوشت مادۂ گاؤ بجو یز کرنی چاہیے تا اینکہ حاجت مخدرات کی ہو۔ پھر اگر ایذا دہندہ خلط یا مزاج گرم ہو نواحی معدہ کا تنقیہ ایارج سے چند مرتبہ کرنا چاہیے۔ اور بھوک معلوم ہونے کے بعد بلا تاخیر ایسا آدمی کھانا کھالیا کرے بلکہ ابتداے گرسنگی مین ایسے لوگ روٹی ہمراہ رب فواکہ کے کھالین خواہ روٹی پانی مین ڈبوکر خواہ گلاب مین ڈبوکر اور بیشتر کسی شربت آب آمیختہ مین روٹی ڈوبی ہوئی کھلائی جاتی ہے کہ اس سے تقویت فم معدہ کی ہوتی ہے۔ اگر موذی کوئی خلط یا مزاج بارد ہو اور اکثر ایسے موذی سے ایک طرح کا رعشہ پیدا ہوتا ہے اور معدہ متشنج ہوکر کھنچتا ہے پس واجب ہے کہ ایسے معدہ کی تقویت شراب قابض اور ادویۂ عطریہ قابضہ سے کیجاے جو ملطف بھی ہون اور خلط بارد اگر ہو تو اوسکا استفراغ کردیا جاے باب تدبیر مین اوس شخص کے جسکا معدہ چھوٹا ہو۔ ایسے شخص کی غذا ایسی تجویز کرنی چاہیے کہ مقدار مین تو کم ہو اور غذائیت اوسکی زیادہ ہو تا کہ ایک مرتبہ کی غذا قائم مقام دو مرتبہ کے ہوجاے بہ نسبت معدۂ معتدلہ کے جو امور کہ معدہ کو موافق ہین غذاؤن سے اجود وہی غذا ہے جس مین قبض اور تلخی بلا حدت اور لذع کے ہو۔ صحیح آدمی کی تقویت معدہ قوابض اغذیہ سے ہوتی ہے۔ جو لوگ تپ مین گرفتار ہین اونکو ایسی قابض غذا دینی چاہیے جسمین قبض شدید ہو کہ ایسی غذا اونکے فم معدہ کو خشک کردیتی ہے اور ایسی خشکی پیدا کرتی ہے جو مضر ہے لہذا واجب ہے کہ بہ نرمی اور رفتہ رفتہ اونکو ایسی غذا دیجاے اگر ضرورت بھی بوجہ مرض معدہ کے ہو اور بدون غذاے قابض کے چارہ نہو منجملہ اون غذاؤن کے جو معدہ کو ضعف سے نجات دیتی ہین بر طبق شہادت جالینوس کے مرغیون کی پچھری کی اندر کی کھال بھی ہے۔ ترک جماع بھی تقویت معدہ مین زیادہ نافع ہے۔ اکثر معدہ کو یہ تدبیر موافق پڑتی ہے کہ مہینہ مین دو مرتبہ قے کرڈالے۔ تا کہ معدہ مین خلط بلغمی فراہم ہونے نپاے۔ سہل طریقہ قے لانے کا یہ ہے کہ مولی اور مچھلی اسقدر کھائین کہ پیاس معلوم ہو اور ضبط کرین تا آنکہ زیادہ پیاس جب معلوم ہو سکنجبین عسلی خواہ شکری آب گرم ملاکر خوب پیئین اور قے کرڈالین۔ مگر دو مرتبہ سے زیادہ فی ماہ قے کرنا نہ چاہیے ورنہ طبیعت کو عادت ہوجاے گی دفع فضول کرنے کی معدہ کی طرف اور یہ بھی معلوم رہے کہ قے جو بآسانی ہوجاے اور اوسمین درشتی نہو اور نہ متواتر یعنے پے در پے نہو اور وقت حاجت پر بھی ہو بہت نافع ہوتی ہے۔ اکثر معدہ کو یہ تدبیر بھی موافق ہوتی ہے کہ ایک ہی مرتبہ کھانے پر اقتصار کرین اور اوسمین خوب پیٹ بھر کر نہ کھائین۔ مسہلات مین سے صبر اور افسنتین کی گولیان نہ عصارۂ افسنتین اسلیے کہ عصارہ اوس قبض سے خالی ہوتا ہے جو جرم افسنتین مین ہے۔ اثفال یعنے سوکھی خواکہ مین سے شیرین منتقے بھی بعض معدہ کو نافع ہوتا ہے اسلیے کہ اسمین جلاء معتدل ہے جو لذع یسیر یعنے خفیف کو ٹھہرا دیتی ہے اور اسقدر لذع خفیف وہی ہے جو معدہ کو بسبب اوسکے ذاتی جلا کے عارض ہوتی ہے اور جو لذع زیادہ ہو اوسکے دور کرنے مین منتقی سے زیادہ قوی چیز کی احتیاج ہوتی ہے جب لاس بھی بسبب قبض اور عفوصت کے معدہ کو مفید ہے اور کبر جو خوشبودار ہو۔ ترکاریون مین سے کاہو اوس معدہ کو مفید ہے جو مائل بحرارت ہو اسیطرح ہراشاہترہ اور کرفس عام النفع ہے اور پودینہ اور راسن جو سرکہ مین پروردہ کیا جاے۔ بالخاصیت مفرحی بھی معدہ کو نافع ہے۔ سنگ یشب کی یہ کیفیت ہے کہ اگر کسی ڈوری مین باندھکر اسقدر لٹکائین کہ معدہ کے کنجیے تک پہونچ جاے یا اوسکا گردن بند یعنے کٹھلا بناکر پہنا جاے (اگر فساد مری مین فقط ہو) تو مجرد اوپر لٹکانے سے مفید ہوتا ہے چہ جاکہ کسی معجون وغیرہ مین اوسے پیسکر داخل کرین خواہ بوزن نصف درہم اوسی کو

پیکر استعمال کرین پھر اوسکی منفعت کا کیا ٹھکانا ہی جو امور کہ اونکا استعمال معدہ کو مضر ہی اور امعا کو بھی اونسے مضرت پہونچتی ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اکثر امراض معدہ کے تابع تخمہ اور بدہضمی کے ہوتے ہین پس لازم ہی کہ تخمہ کے پیدا ہونے کی روک کیجاے اور جو اسباب کہ اونسے تخمہ پیدا ہوتا ہی خواہ بوجہ زیادتی مقدار غذا کے یا بسبب خرابی کیفیت غذا کے یا بسبب اسکے کہ وہ غذا غیر معتاد ہے یعنے اوسکے کھانے کی عادت نہین ہی۔ یا ہو اکے خراب سے تخمہ پیدا ہوتا ہی یا پانی کی خرابی ہی مثلاً کھاری پانی خواہ متعفن اور بدبو پانی موجب تخمہ ہوتا ہی اور ہضم جید کو منع کرتا ہی۔ منجملہ دشمنان معدہ کے استلا بھی ہی اور اسی سبب سے اوس شخص کا بدن جسکی زیادہ کھانے کی حرص ہو فربہی سے نازگی نہین پاتا ہی اسلیے کہ اوسکی غذا اچھی طرح سے ہضم نہین ہوتی لہذا بدن کو اعضا کو اوسی غذا کا حصہ نہین ملتا ہی۔ لیکن جو ایسا آدمی کہ طعام کو روک روک کر اور باندازۂ مناسب کھاتا ہی اوسکے بدن پر فربہی آجاتی ہے اسلیے کہ اوسکے معدہ کا ہضم طعام جودت پر ہوتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جو غذا فی نفسہ موافق معدہ کو نہو اور یہ خرابی اوسکی بسبب اجتماع کسی اور خراب چیز کے نہ پیدا ہوئی ہو (جیسے دو غذاے جید کے اجتماع سے خرابی پیدا ہوتی ہو چنانچہ باب منع الجمع بین الغذائین کے مقام پر تجربہ کارون نے بیان کیا ہی) بہرحال بذاتہ ناموافق ہونا غذا کا یا بسبب کمی بیشی مقدار کے ہوتا ہی یا بنظر اوسکے خراب کیفیت کے یہ بات پیدا ہوتی ہی۔ اور پھر یہی دونون قسم غذا کی اگر مائل بہ ضعف ہوا وسوقت طافی ہوگی یعنے اوپر معدہ کے ٹھہری رہے گی اور اوسکی خواہش یہ ہوگی کہ قے کی طرف سے نکل جاے اور اگر ان دونون قسم کی غذا مین گرانی ہو نیچے معدہ کے اوتر جاے گی اور براز کی طرف نکلجانے کی استدعا کرے گی اور کبھی یہ بات ہوگی کہ تھوڑی سی تو اوپر کی طرف چڑھے گی اور کچھ نیچے کی طرف مائل ہوگی اسلیے کہ اوسکے اجزا اسبکی اور گرانی مین مختلف ہوتے ہین خواہ جو ریاح ایسی غذا کے تناول سے پیدا ہوتے ہین اونمین یہ اختلاف میلان خروج طرفین کا ہوتا ہی کہ قے بھی آتی ہے اور دست بھی جسطرح ہیضہ کی یہی صورت ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ براز کو روکنا اور ریح کو ٹالنا بھی نہایت درجہ مضر ہے کہ اکثر بروقت روکنے ان دونون سے براز ایک لفافہ اور پیچیدگی سے آنت کج ہوکر کسی دوسرے لفافہ کیطرف پلٹ جاتا ہی اور نیچے کیطرف کا میلان اوسکا جو روکا جاتا تو اوپر کیطرف چڑھتا ہی اور پھر جب معدہ کیطرف نامناسب عبور اور رجوع کرتا ہے بڑی سخت ایذا دیتا ہے کہ بیشتر اسی کی وجہ سے معاذ اللہ ایلاوس پیدا ہوتا ہی یعنے براز منہ کیطرف سے نکلتا ہی اور کرب اور سقوط اشتہا پیدا ہوتا ہے۔ ریح بھی بوجہ روکنے اور ٹالنے کے معدہ کیطرف پلٹ کر کبھی اوسکا بخار دماغ تک چڑھ جاتا ہے اور بایذاے شدید دردسر خواہ مرگی وغیرہ پیدا ہوتی ہی اور جو کچھ معدہ مین اوسوقت موجود ہوتا ہے غذا یا اخلاط وغیرہ اوسکو بھی ریح پلٹ کر فاسد کردیتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جس چیز مین قبض نہین خصوصاً جو از قسم عصارات ہون جیسے آب کدو وغیرہ خواہ غیر عصارات عموماً وہ سب غیر قابض اشیاء معدہ کو مضر ہین اور روغن کے جلا اقسام معدہ کے مرخی ہین یعنے معدہ کو موافق نہین سب روغنون مین اسلم روغن زیت اور روغن بادام اور روغن پستہ ہی۔ منجملہ اون ادویہ اور غذاؤن کے جو معدہ کو مضر ہین اکثر اوقات جیسے چقندر اور جے صنوبر اور تلسی اور شلجم جو اچھی طرح گلا ہوا مثل شبدیگ کے پختہ نکیا جاے۔ اور حامض یعنے ترشۂ ترنج اور تھوہ اور چولائی کا ساگ مگر سرکہ اور مُری اور زیت کے ہمراہ مضر نہین۔ انھین اشیاء مین سے میتھی اور کُندر کہ یہ دونون مضعف معدہ ہین دودھ بھی معدہ کو مضر ہے اسی طرح مغز ساق اور بیجا۔ مشروبات مین جو چیز کاڑھی اور نئی ملّیا ہوئی ہو وہ بھی مضر ہی اور انمین سے

حب عرعر یعنے سرو کوہی کا پھل اور تخم سنبھالو یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جمیع ادویہ مسہلہ اور کل ایسی اشیاء جنکی کھانے پینے سے کراہت اور نفرت پیدا ہو مضر معدہ کو ہین جماع بھی نہایت درجہ مضر معدہ کو ہی اور ترک جماع معدہ کو زیادہ نافع ہی۔ قے جو بدشواری کیجاے اگرچہ براہ تنقیہ مفید معدہ ہی لیکن چونکہ ایسی قے ضعف آور ہی لہذا معدہ کو زیادہ ضرر کرتی ہی۔ زیادہ گرسنگی اور طعام غلیظ بھی معدہ کو مضر ہے مقالہ دوسرا اسی فن سے اسمین تدبیر المہاے معدہ اور ضعف معدہ اور حال شہوت معدہ کا بیان ہے بائیس فصلونمین فصل پہلی درد معدہ کے بیان مین معدہ کا درد یا سوء مزاج ساذج بلا مادہ سے پیدا ہوتا ہے خصوصاً وہ سوء مزاج جسکی حرارت مین لذع اور سوزش ہو (۲) یا سوء مزاج مادی سے خصوصاً وہ مادہ جو حار اور لذاع ہو اوس سے وجع معدہ پیدا ہوتا ہی (۳) یا تفرق اتصال جو بسبب ریح ممدد خواہ ریح لاذع اور محرق سے ہو مورث درد معدہ کا ہوتا ہی (۴) خواہ ایسے سوء مزاج مادہ سے جسمین تمدد اور حرارت کے ہمراہ تفرق اتصال بھی ہو جیسے اورام حارہ (۵) کبھی درد معدہ قروح اکالہ اور زخماے بوسیدہ سے بھی پیدا ہوتا ہی (۶) بعض آدمیونکو درد معدہ بروقت کھانے پینے کے عارض ہوتا ہے اور جب غذا ہضم ہوجاے پھر خود بخود ٹھہر جاتا ہے اکثر یہ لوگ وہی ہین جو سوداوی امراض مین گرفتار ہون خواہ اصحاب مالیخولیا یا مراقی (۷) بعض آدمیون کے معدہ مین درد اخیر گھنٹہ ہضم طعام اور بروقت دس گھنٹہ گذرنے تناول غذا کے خواہ نوین گھنٹہ کے پیدا ہوتا ہے ان مین کچھ لوگ ایسے ہین کہ اونکے درد مین سکون ہرگز نہین ہوتا جب تک کہ وہ کھٹی قے مثل تیز سرکہ کے نہ کرین کہ جسکے زمین پر گرنے سے جوش آجاے اور کچھ بھدلانے لگے اور ایسی قے کرنے کے بعد درد معدہ کا ٹھہر جاتا ہی۔ اور بعض انمین سے ایسے لوگ ہین کہ اونکے درد معدہ مین سکون بروقت انحدار طعام کے خود بخود ہوجاتا ہی اور قے نہین آتی اور یہ دو قسم کے لوگ انمین سے کوئی ایسا بھی ہوتا ہی کہ مدت دراز تک اسی مجموعی کیفیت پر باقی رہتا ہی۔ پہلے درد کا سبب جو بعد قے کرنے کے زائل ہوتا ہی انصباب سوداے اطحال کا معدہ پر ہی اور دوسرے کا سبب انصباب صفرا کا جگر سے معدہ کیطرف اور یہ دونون خلط ابتداے تناول طعام مین اسوجہ سے ایذا نہین دیتے کہ یہ دونون قعر معدہ مین واقع ہوتے ہین جب غذا ان مین آکر ملتی ہی اور مقدار ان دو خلطون کی آمیزش سے غذا کی بڑھتی ہی اور فم معدہ تک چڑھ کر پہونچتی ہین تب درد پیدا ہوتا ہی۔ بعض آدمی ایسے ہوتے ہین کہ اون کے معدہ مین ایک قسم کا درد خواہ بڑی سوزش معلوم ہوتی ہے اور جب کچھ کھالیا درد اور سوزش مٹ جاتی ہی اسکا سبب یہ ہی کہ بروقت خلو معدہ کے مواد لذاع بطرف معدہ کے ریزش کرتے ہین اور یہ مواد یا تو سوداوی ہوتے ہین اور کمتر ایسا ہی یا تیز صفرادی ہوتے ہین اور یہی زیادہ ہی۔ بعض آدمی ایسے ہین کہ اونکے معدہ مین ایسی سوزش عظیم پیدا ہوتی ہی اور یہ سوزش بسبب زیادہ خوری یا بسبب بار بار غذا کھانے کے بے سبب بھوک کے یا بسبب امتلاے بدنی کے جو تخمہ سے پیدا ہوتی ہی اور اسقدر زیادہ ہوتی ہے کہ بے طاقت کردیتی ہی۔ کبھی درد معدہ ریحی بھی ہوتا ہی یا قوی درد خواہ مڑور کی طرح سے۔ بعض آدمیونکی شدت حس معدہ کے ہمراہ اتفاقاً انصباب اخلاط مراریہ کا معدہ پر فراہم ہونا مورث درد شدید معدہ کا ہوتا ہے کہ اوسکی برداشت نہین ہوسکتی اور بیشتر غشی پیدا ہوجاتی ہے اور کبھی سرد پانی پینے سے بھی درد معدہ کا پیدا ہوتا ہی جو قلق اور اضطراب پیدا کرتا ہے اور بیتاب ہوکر آدمی چیخنے اور چلانے لگتا ہی اور بیشتر برگ مفاجات مرجاتا ہے اسلیے کہ اس درد کی ایذا قلب تک پہونچتی ہی۔ اور کبھی درد معدہ نیچے اوترکر قولنج پیدا کرتا ہی جس شخص کے معدہ مین درد زمانہ دراز تک رہے خوف اسکا ہے کہ ورم معدہ پیدا کرے۔ حاملہ عورات کو زیادہ دیر تک

درد معدہ کا رہنا خوف اختناق رحم دلاتا ہی علاوہ بران یہ بھی ہی کہ فم معدہ کا درد حوامل کو اکثر رہتا ہے۔ کتاب موت سریع مین لکھا ہی کہ جسوقت ہمراہ درد معدہ کے داہنے پاؤن پر ایک چیز مشابہ لفا یعنے مغز استخوان کے اور باخشونت پیدا ہو وہ شخص ستا ئیسوین روز اسکے برآمد ہونے سے مرجائیگا اور جس شخص کو یہ بات ہوگی اشیای شیرین کی خواہش کریگا۔ اور یہ بھی اوسی کتاب مین لکھا ہے کہ جس شخص کے پیٹ مین درد ہو اوسکے ابرو پر کچھ نشان سے خواہ دانہ ہاے سیاہ برآمد ہون جیسے دانہ باقلا اور پھر اوسمین نشانات یا بثور مین قرحہ پڑجاے اور دوسرے روز تک رہے خواہ اس سے زیادہ یہ بھی مرجائیگا ایسے آدمی کو سبات عارض ہوتا ہے اور ابتداے مرض سے ممیند اسے زیادہ آتی ہے علامات امزجۂ سازجہ کے علامات وہی ہین جو اوپر مذکور ہوچکے اور علامات اون اوجاع کے جو مادہ سے ہون وہ بھی وہی ہین جو اوپر بخوبی بیان ہوچکے ہین اگر لذع کے ہمراہ التہاب بھی ہو دلیل ہوگی کہ مادہ کی کیفیت مین حدت ہی اور تلخی یا شوریت اس مادہ مین ہی۔ پھر اگر وہ لذع ہر وقت بلا اختلاف ہو بلکہ متجدد ہوتا ہو دلیل ہوگا کہ مادہ صفراوی جگر سے معدہ پر گرتا ہی۔ اور بیشتر لذع معدہ سے حمی یوم بھی پیدا ہوتی ہے۔ جو درد ثابت اور پائدار رہتا ہے حمی غب پیدا کرتا ہی اور بیشتر ہمراہ اسی غب کے ایک درد پہلوے راست مین بھی پیدا ہوتا ہی پس معلوم ہوگا کہ اس مادہ مرض سے مشارکت اوس جھلی کو بھی ہے جو جگر کو ڈھانپے ہوئی ہے۔ اور اگر تپ ٹھہر جاے اور لذع باقی رہے اوسوقت یہ لذع فضول جگر سے خواہ سوداوی مزاج حار سے یا ایسے خلط سے جو معدہ مین باستواری ٹھہری ہوئی ہے اور بدون التہاب کے اگر لذع ہو مادہ ترش پر دلالت کرے گی۔ علامات اوس درد کے (جو منجملہ اقسام درد معدہ ایسی قسم ہے کہ کھانا کھانے کے چند ساعت بعد یہ درد انصباب سودا سے پیدا ہوتا ہے) (یہ ہین (۱) کہ اس درد مین قی ترش مثل سرکہ کے آنے کے بعد درد ٹھہر جاے (۲) اور طحال آفت رسیدہ ہو (۳) اور ہضم مین رداوت ہو۔ علامات اوس درد کے جو بسبب انصباب صفرا کے ہو یہ ہین کہ قی ترش نہو بلکہ اگر کبھی قی بھی ہو تو مراری اور تلخ صفراوی ہو اور دوسری علامت یہ ہے کہ ہضم مین نقصان نہو اور تیسری علامت یہ ہی کہ علامات صفرا کے ظاہر ہون اور جگر حار اور سوزش بھی جگر مین ہو۔ علامت اوس درد کی جو ریحی ہو یہ ہے کہ ڈکار اور ہچکی ہو اور شراسیف مین کھچاو ہو اور شکم مین بھی تمدد ہو علاج جس شخص کو سوداوی مزاج حار ہو اوسکو چاہیے کہ ہچکی دہی گاے کا خواہ دوغ کا استعمال کرے جو ترش ہو اور آب سرد بھی پینا چاہیے اور چوزہ ہاے طیور اور کبک اور ذرایح ہمراہ مونگ اور کدو کے غذا مین اختیار کرے اور خرفہ کا ساگ اور چھوٹی چھوٹی مچھلیان جو سرکہ مین اوبالی جائین شربت بنفشجین اور رب انار ترش اور منجملہ ادویہ کے قرص طباشیر ہی اور ضمادات مبردہ کا استعمال کرین۔ اگر خفقان اور ذبول اوسکے معدہ وغیرہ مین نظر آے اوسوقت آبزن کا استعمال کرین اور شراب قیق جو پانی ملی ہوئی ہو اوسے پلانی چاہیے۔ ایسے شخص کے واسطے احساء مسمنہ یعنے پلانے کی غذا جیسے ستو وغیرہ جو فربہی پیدا کرین اور لطیف معتدل ہون تجویز کرین۔ پھر اگر درد معدہ بسبب خلط حراری حار کے ہو استفراغ اوس خلط کا کرکے اوس سکنجبین کا استعمال کرنا چاہیے جو سرکہ بین درت تک افشتین بھگو کر بنائی گئی ہو منجملہ اوجاع معدہ کے بارد ہین اور ریحی بھی ہوتے ہین پھر اگر ایسے اوجاع خفیف ہون فقط سکنجبین سے اون مین سکون پیدا ہوتا ہے اگر باجرہ سے تکمید کیجائے اور مجمرۂ ناری سے بھی تکمید کافی ہوتی ہے۔ اور اگر ایک بڑا تونبا پچھنے کا مراق بطن کے بیچ مین رکھا جائے یہان تک کہ ہر طرف سے ناف کو بھی شامل ہو اور ایک گھنٹہ تک رکھا رہے

اور بلا شرط ہو فی الحال ورد مین تسکین عجیب پیدا کرے گا اور شراب خالص پلانی چاہیے۔ روغنہاے گرم سے مالش کرنی کہ یہ بھی سخت دردہاے معدہ مین سکون پیدا کرتی ہے۔ زراوند طویل بھی دردہاے شدید معدہ کو دور کر دیتی ہے اسی طرح اگر ریحی درد ہو اوسکو بھی اسیطرح چند بید ستر اگر ہمراہ سرکہ شراب کے پلائی جاے۔ یا اینکہ چند بید ستر کو زیت کُہنہ مین خوب پیسکر ملائین اور پیٹ کی خارج سے تکمید کرین۔ ریحی درد کو خالص شراب دور کر دیتی ہے اور طبیعت کو خواب اور ریاضت بروقت خلو معدہ کی طرف مائل کرنا یہ بھی مفید ہے۔ اسیطرح استعمال اون تدابیر کا جو باب نفخۂ ریحی مین مذکور ہین وہ بھی فائدہ کرتا ہے۔ اگر احتیاج شدید قوی دواؤن کی طرف ہو اور درد بسبب محتقن ہو جانے ریح کے معدہ خواہ اطراف متصلہ معدہ مین مثل جگر اور طحال کے پیدا ہوا ہو حب الغار اور زیرۂ بریان نافع ہوگا۔ اور اگر درد سودا سے نفاخ سے پیدا ہوا ہو واجب ہے کہ سپید پٹکری اور زراج کو خوب تُند سرکہ مین پیسکر تکمید کرین اور نرم نرم شاخہاے شبت بعنے سویہ کو پیسکر اسکی تکمید بھی کرنی چاہیے۔ اگر درد معدہ ورم کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اوسکا علاج وہی ہے جو باب ورم معدہ مین مذکور ہوگا۔ پھر اگر شدت درد کی اتنی مہلت نہ دے کہ علاج ورم کیا جاے تو دست ارغاے ورم بذریعہ مالش چربیون کے اور نطولات سے جو سویا وغیرہ سے طیار ہون کر دینا چاہیے۔ جو درد معدہ غذا سے دیر کے بعد مثلاً دو گھنٹہ کے پیدا ہوتا ہے اور بدون قے کرنے رطوبت ترش کے نہین ٹھہرتا ہے ایسے وقت تقویت معدہ کی بذریعہ تسخین کے ضمادات حارہ سے اور شراب خالص اور معاجین کبار سے کرنی چاہیے۔ غذا مین اوسکے طبخ شدہ چیزین جو معدہ گرم مین متدغن ہو جاتی ہین جیسے بیضۂ بریان اور شہد۔ علاج اوس شخص کا جسکے معدہ مین درد بھوک کے وقت پیدا ہوتا ہے اور کھانا کھاتے ہی دور ہو جاتا ہے یہ ہے کہ استفراغ مادۂ صفرا کا کرین اور حرارت معدہ کی بجھائین اگر خلط صفراوی کی حرارت معدہ مین ہو اور اگر مادہ سوداوی ہو اوسی کا استفراغ کرین اور دونون خلط یعنے صفرا ہو یا سودا اوسکا امالہ خلاف جہت معدہ کی طرف کرین تاکہ معدہ پر ریزش نکرین اور طریقہ امالہ کا وہی ہے جو قانون عام مین اوپر گذر چکا ہے اور یہ بھی ہے کہ فم معدہ کی تقویت کرنی چاہیے اور بعد استفراغ وغیرہ جملہ تدابیر کے غذا مین تفریق کرنی چاہیے کہ تھوڑی تھوڑی غذا مختلف اوقات مین دیجاے۔ اور یہ دونون قسم کے مریض گو کہ لائق غذاے کثیر دینے کے ہون پھر بھی انکو غذاے قلیل ایسی دینی چاہیے جو تغذیہ کی قوت زیادہ رکھتی ہو اور پینے کی کوئی شے جب پلائی جاے اوسے جرعہ جرعہ اور گھونٹ گھونٹ کرکے پیین اور اپنے سیراب ہونے کو ڈگ ڈگا کر پانی وغیرہ پینے سے ٹالتے رہین تا زمانہ دورہ درد کے جب وقت درد کا گذر جاے اوسوقت تھوڑا سا پانی اچھی طرح بھی پینا چاہیے۔ جو درد بعد غذا کے اوٹھتا ہے اور بدون قے کرنے کے نہین ٹھہرتا ہے یہ قسم نہایت زبون ہے صواب تدبیر اوسکی یہ ہے کہ ہر روز غذا سے پہلے تھوڑا سا شہد تناول کرین اور بسبب اس درد کا باب قے مین مذکور ہوگا وہان ملاحظہ کرکے دریافت کرین اور بعد تامل کے جو سبب مادی دریافت ہو جاے اوسی کا استفراغ نقوع صبر وغیرہ جس سے مناسب ہو کرین اور سکے بعد اقراص کوکب کا استعمال کیا جاے۔ ایسے درد کے واسطے کُندر اور مصطگی اور کلونجی اجوائن پوست سیز پتہ عود خام سب کو ہموزن استعمال کرنا بھی مفید ہے اسطرح کہ ان اجزا کو خوب طرح کوٹ کر چھانین اور شہد آملہ مین یعنے شیرۂ آملہ پختہ سے معجون طیار کرین اور قبل از طعام دو درہم سے دو مثقال تک اوسے تناول کرین۔ کشنیز خشک اور شربت انار ہمراہ پودینہ کے بھی مفید ہے اور جملہ تدابیر جو باب قے مین بیان ہوے ہین

وہ بھی منجملہ مفید اشیاء کے باخاصیت اوجاع معدہ ہین برطبق شہادت جالینوس پوست اندرونی سنگدانہ مرغ کی ہی۔ اور بہت ایسے آدمی جنکے معدہ مین لذع صفراوی ہو اونھین اشیاء بارد مثل جغرات وغیرہ تسکین لذع کا فائدہ دیتی ہین ضعف معدہ جب اچھی طرح سے معدہ ہضم طعام نکرسکے یعنے غذا کی صورت نوعیہ کو توڑ نہ سکے اور غذا جب معدہ مین پہونچے اور ٹھہرے تو معدہ کو اوس سے کرب شدید لاحق ہو حالانکہ خاص اوس غذا مین کسی قسم کی ایسی بات نہو جو کرب پیدا کرنیوالی ہو اور جس سبب سے فساد ہضم غذا کا پیدا ہوتا ہے اونسے وہ غذا خالی ہو ایسی حالت اور کیفیت معدہ کو ضعف کہتے ہین کبھی ہمراہ اسی حالت یعنے ضعف معدہ کے خلل اشتہاے معدہ اور قلت اشتہا بھی ہوتی ہی مگر یہ بات ہمیشہ نہین ہوتی بلکہ بیشتر اشتہا تو زیادہ ہوتی ہے اور ہضم مین کمی ہوتی ہی اور ایسی اشتہا کچھ قوت معدہ پر دلیل نہین ہوسکتی جب سبب ضعف معدہ مین قوت ہوجاے اوسوقت قراقر اور ڈکار بدبو ہوئی معمولی ڈکار سے اور متلی پیدا ہوگی خصوصاً بعد غذا کے حتی کہ جب کھانا کھاے گا اوسکا یہی قصد ہوگا کہ ہرگز حرکت نکرے خواہ براہ قی اوس طعام کو گرادے اور ایک لذع اور درد درمیان دونون شانون کے پیدا ہوتا ہی پھر اگر سبب اس سے بھی زیادہ قوی ہو ڈکار بند ہوگی اور بآسانی خروج براز نہوسکے گا بانیکہ طعام کا ٹھہرنا اور درنگ کرنا نہوگا اور بہت جلد امعا مین پہونچکر روانی شکم پیدا ہوگی اور یہ مرض ساقط النبض ہوگا اور بہت جلد اسپر غشی طاری ہوتی ہوگی کہ طعام کو طلب کرتے کرتے اوسکو غش آجائیگا پھر جب غذا اسکے سامنے لیجاو نفرت کریگا اور رغبت کریگا تھوڑی سی غذا تناول کریگا اور اندک سبب سے اسکو تپ عارض ہوتی ہی اور اعراض مالیخولیاے مراقی کے اسمین ظاہر ہوتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ضعف معدہ شاید جمیع امراض بدن کا سبب ہوسکتا ہی اور یہ ضعف معدہ کبھی اجزاے بالاے معدہ مین ہوتا ہے اور کبھی اجزاے زیرین معدہ مین ہوتا ہی اور بیشتر دونون جگہہ مین ہوتا ہی۔ اگر اجزاے فوقانی مین ہو اوسوقت شروع تناول طعام سے ایذا پیدا ہوتی ہی اور جب تک وہ غذا اوپر کیطرف معدہ کے رہتی ہی اوسوقت تک ایذا برابر رہتی ہے۔ اور اگر اجزاے زیرین معدہ مین ضعف ہوتا ہی ایذا بعد ٹھہرجانے طعام کے قعر معدہ مین پیدا ہوتی ہی اور اوسکا اثر براز مین بعض خرابیون سے ظاہر ہوتا ہی۔ اسباب ضعف معدہ کے وہی امراض ہین جو معدہ مین پیدا ہوتے ہین جو مذکور ہوچکے تخمہ جو پیدرپی ہو وہ بھی ضعف معدہ پیدا کرتا ہی۔ اور کبھی کثرت استعمال قی سے ضعف معدہ عارض ہوتا ہی۔ ارباب تجربہ ضعف معدہ کے علاج مین فقط تجفیف اور خشکی پیدا کرلے پر اقتصار کرتے ہین چنانچہ ہمنے اوپر بیان بھی کردیا ہے جہان مزاج بارد رطب کے سوء مزاج کا تدارک اور علاج مذکور ہوا ہے۔ اور حق یہ ہی کہ ضعف معدہ تابع جملہ اقسام سوء مزاج کا ہوتا ہے۔ پس واجب ہے کہ پہلے اوس سوء مزاج کو معلوم کرین جس سے ضعف معدہ پیدا ہوا ہی اوسکی ضد مقابل سے اوسی سوء مزاج کے ضعف معدہ کا علاج کرین۔ کبھی ضعف معدہ بسبب یبوست اور خشکی کے بھی پیدا ہوتا ہی اب ایسی صورت مین اگر اقتصار اوسے علاج پر کرینگے جو ارباب تجربہ کی تجویز ہے یہ معالجہ سبب ہلاکت مریض کا ہوگا کیسی شفا اور کیسی صحت۔ بلکہ بیشتر ادویہ بارد کے استعمال سے خواہ جغرات گاو کے استعمال سے شفا ہوتی ہی کہ اوسکو برف سے ٹھنڈا کرلیا ہو اور استعمال فواکہ بارد سے۔ کبھی جب ادویہ مسخنہ سے ضعف معدہ کا علاج کیا جاتا ہی اور یاس اوسپر غالب ہوتی ہے اوسوقت خلاف راے متطبب یعنے طبیب معالج کے مریض خوب سیر ہوکر آب سرد سے اپنے معدہ کو بھر لیتا ہے اور اوسی وقت آرام ہوجاتا ہے۔ اور بیشتر خلط موذی بسبب بکثرت امتلاء معدہ کے آب سرد سے دفع ہوجاتی ہی اسطرح پر کہ اگر اوس

معدہ کی شئ موذی خلط ہوتی ہی بذریعۂ اسہال کے بسبب آب کثیر کے پینے کے خارج ہوجاتی ہی اور مریض کو اوس ایذا اور مرض سے خلاص اور رستگاری ہوتی ہی سا سہال کا ہونا یہ بھی ضعف معدہ پیدا کرتا ہی اور اس سے اصلاح معدہ کی بھی ہوجاتی ہی یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ قوت تمامہ معدہ کی وہی چار رون قوتین ہین جنسے افعال جملہ معدہ کے تمام ہوتے ہین (یعنے ماسکہ جاذبہ ہاضمہ دافعہ) مگر آدمی ایسے خوگر ہوگئے ہین کہ فقط قوت ہاضمہ کے ضعف کو ضعف معدہ کہتے ہین اور معدہ کی ہر ایک قوت ہر ایک سوء مزاج سے ضعیف ہوجاتی ہے مگر قوت جاذبہ ہین اکثر بسبب برودت اور رطوبت کے ضعف پیدا ہوتا ہی اسیواسطے واجب ہے کہ اس قوت کی حفاظت ادویۂ حارہ یابسہ سے کیجاہی ہان مگر جبوقت ضعف قوت جاذبہ کا کسی اور مزاج کی وجہ سے پیدا ہوا ہو۔ قوت ماسکہ کا ضعف ادویۂ یابسہ مائل برودت سے اکثر روکا جاتا ہی اور قوت دافعہ کا ادویۂ رطبہ مائل برودت سے اور قوت ہاضمہ کا ادویۂ حارہ مائل برطوبت سے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ بہت خراب اور ردی ضعف معدہ کا وہی ہی جو بسبب ڈھیلے ہونے نسیج لیف معدہ کے واقع ہوتا ہے اور اس قسم کے ضعف پر دلالت اسطرح ہوتی ہی کہ نہ اوسوقت کوئی علامت کسی سوء مزاج کی پائی جاے اور نہ اورام ہون اور نہ اچھی اچھی غذا اور تدبیرات غذائی جو عمدہ ہین اونسے نفع پیدا ہوا اوسوقت معلوم کرنا چاہیے کہ معدہ کا ضعف کہنہ ہوگیا اور ڈھیلاپن اوسمین آگیا۔ آفت جو قوت ماسکہ پر آتی ہی یا اسطرح سے ہوتی ہی کہ ماسکہ کی آفت کی وجہ سے کسیطرح معدہ غذا پر شامل نہو یا کسیقدر غذا کو سمیٹے مگر بہت کم خواہ برے طور سے مثلاً مرتعش ہوکر تقرر آتا ہوا غذا پر شامل ہو یا بروقت سمیٹے غذا کے معدہ مین خفقان اور دھڑکن پیدا ہو یا تشنج پیدا ہو ایسے خراب حالات مین سے بعض حالات پر کبھی بذریعہ حس کے مریض کو آگہی ہوتی ہی اور بہت اچھی طرح احساس مین ہوتا ہی جیسے تشنج اور خفقان کے ہونے پر خوب آگہی ہوتی ہی۔ مگر رعشہ معدہ پر کبھی بخوبی آگہی نہین ہوتی مگر اسپر استدلال تعب سے معدہ کے کیا جاتا ہی اور معدہ کے شوق سے انحطاط اور نیچے اوترنے کی طرف (جو بدون اور سبب مثل قراقر اور تمدد اور نفخ وغیرہ کے ہو) یہ رعشہ پہچانا جاتا ہے پھر جب رعشہ مین افراط ہوا اچھی طرح اوسکی موجودگی دریافت ہوتی ہی جس طرح اور اعضا کا ارتعاد اور کانپنا بھی محسوس ہوتا ہے۔ قوت جاذبہ پر آفت اس طرح آتی ہے کہ یا تو بالکل جذب غذا نکرسکے اور اسی کا نام ایک قوم اطبا نے استرخاء معدہ رکھا ہی۔ یا نہایت کند اور تعب سے جذب کرے جس طرح ابتداے مرض استرخاء معدہ مین ایسی ہی کیفیت ہوتی ہی یا اینکہ جذب اوسکا متشوش ہو جیسے کہ وہ معدہ جو متشنج ہو اور رعشہ مین ہی۔ قوت مغیرہ یعنے غاذیہ مین ضعف ہونے سے استسقاء بھی پیدا ہوتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جب معدہ اسقدر ضعیف ہوجاے کہ غذا کی صورت وغیرہ مین تغیر دینے پر کسیطرح قادر نہو اور یہ کیفیت معدہ کی سوائے اوسکے ضعف کے کسی اور سبب سے پیدا نہوا اوسوقت اس مرض کا انجام زیادہ امعا کیطرف ہوتا ہی۔ مگر اکثر ضعف معدہ کا سبب وہی ہوتا ہے جسکے تدارک پر ارباب تجربہ (باوجودیکہ اونکو قیاسی دلائل سے واقعی سبب پر آگہی نہین ہوتی) متوجہ ہوتے ہین یعنے رطوبت اور برودت کو سبب قرار دیکر اجزاء حارۂ یابسہ سے علاج کرتے ہین اسیوجہ سے علاج اکثر اوقات مفید ہوجاتا ہے۔ واجب ہے کہ ضمادات اور مروخات مذکورۂ بالا کو اگر فم معدہ پر استعمال کرین تو خوب گرم کرلین اسلیے کہ نیم گرم سے فم معدہ ڈھیلا ہوجاے گا۔ کبھی جالینوس ایسے وقت اس قیروطی کو استعمال کرتا تھا موم آٹھ مثقال روغن نارد مین فارلیق ایک اوقیہ دونون کو ملاکر استعمال کرین۔ اور اگر معدہ مین ضعف اتنا زیادہ ہو کہ غذا کو کسیطرح ٹھہرا نہ سکے اوسوقت اِن دونون میں صبر اور مصطگی ڈیڑھ ڈیڑھ مثقال

ملانی چاہیے ورنہ اکمتقال اور عصارۂ انگور خام اکمتقال ورسب کو ملاکر معدہ پر رکھنا چاہیے۔ جالینوس نے یہ بھی خیال کیا ہے کہ جلاامراض معدہ ایسے کہ جنمین حرارت شدید اور یبوست نہو وہ سب امراض معجون سفرجل کے اس نسخہ سے زائل ہوجاتے ہین عصارۂ سفرجل دو رطل اور سرکہ کہنہ تیز اور تندابک رطل اور شہد بقدر کفایت اسقدر پکائین کہ شہد کے قوام مین آجاے اور بعد طیاری زنجبیل کو پیسکر ایک اوقیہ اور ثلث اوقیہ سہ دواوقیہ تک وسپر چھڑک دین۔ دوسری دواقریب باول سفرجل بریان تین رطل شہد تین رطل دونون کو ملاکر تین اوقیہ فلفل اور ایک اوقیہ تخم کرفس جبلی اوسمین داخل کرین۔ منجملہ ادویۂ نافعہ ضعف معدہ کے چیخ کرآواز لگانا اور حملہ ایسے حرکات جوصفاق کو ہلادین۔ جیداد ویہ سے واسطے ایسے ضعیف معدہ کے جو سترخی یعنے ڈھیلا ہوگیا ہو اطریفلات ہین اور دوارفرس نسخہ اوسکا یہ ہی ہلیلہ کورو غن گاو مین بریان کرین اور دس درہم اسمین سے اور پانچ درہم حرف بریان اور نانخواہ اور صعتر فارسی ہر واحد سے تین درہم خبث الحدید دس درہم مقدار شربت دو درہم کسی شراب قوی کے ہمراہ نسخہ ضماد کا جید ہی کہ اگر ضعف معدہ کے ہمراہ صلابت ہو اوسوقت بھی مفید ہوتا ہی سلیخہ نصف اوقیہ سوس آٹھ کرمہ یعنے قریب شش دانگ کے اور فقاح اذخر تیرہ دانگ اسبل اٹھارہ کرمات یعنے پینتالیس دانگ مقل تبیس کرمہ موم سولہا اوقیہ صمغ البطم چارا وقیہ ریتایخ مغسول ڈیڑھ رطل حماما اٹھارہ درخمی افسنتین تبیس کرمہ ناردین چھ اوقیہ صبر ایک اوقیہ روغن بلسان دو اوقیہ شراب جب الاس بھی ان لوگون کو نافع اور پودینہ کا نفع تو خود ظاہر ہے۔ تفاح بسباتین ضمادات مین پڑتی ہے معدہ گرم اور تر کے واسطے اور اورزفت اوس معدہ کے واسطے جو ضعیف اور بارد ہو یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ ضعف معدہ اکثر سبب اس امر کا ہوتا ہے کہ غذا دیر مین منحدر ہوا ور معدہ سے اوترکر امعا وغیرہ مین پہونچے اور یہ بات اوسوقت ہوتی ہی جب قوت دافعہ مین ضعف ہو۔ لہذا واجب ہی کہ ایسے بیمار کے واسطے جو روٹی پکائی جاے اوسکے آٹے کا خمیر زیادہ اوٹھانا چاہیے۔ اور کبھی ضعف معدہ بسبب سرعت انحدار کے ہوتا ہی اسلیے کہ معدہ مین ایک تری ایسی ہوتی ہی جو غذا کو پھیلا دیتی ہے بسبب ضعف قوت ماسکہ کے ایسے بیمارون کی روٹی چاہیے کہ اوسکے خمیر مین کسیقدر خامی رہ جاے علامات تخمہ اور بطلان ہضم کے منجملہ علامات تخمہ کے چہرہ پر ورم اور ضیق نفس اور سرگرانی اور درد معدہ اور ضعف قوت ماسکہ معدہ کا اور ہچکی اور کسل اور حرکات بدنی مین سستی اور رنگت مین زردی پیٹ مین نفخ اور امعا اور شراسیف مین بھی ڈکار ترش خواہ تیز دخانی بدبو اور مثلی اور قی اور روانی شکم جو بعد افراط ہو یا بالکل قبض ہو علاج تخمہ کا واجب ہے کہ قی کیطرف سے اور پر کی غذا نکالی جاے اور اسہال کے ذریعہ سے تلیین طبیعت کیجاے اور فاقہ جہان تک تحمل ہوسکے اور ترک غذا پر طاقت مکتفی ہو کرانا چاہیے اور جب زیادہ بھوک بے طاقت کردے تھوڑی سی غذا دیجاے اور ریاضت اور حمام اور پسینہ نکالنا جس طرح ممکن ہو اگر اس قسم کا استلا نہو کہ اوسکی حرکت کرنے کا بطرف نامناسب بسبب ان مذکورہ حرکات کے خوف نہو اور اگر یہ خوف ہو سکون اور نوم طویل کا حکم دینا چاہیے بعد ازان رفتہ رفتہ طعام اور حمام کی تجویز کرنی چاہیے اور خوب سمجھ لیا جاے کہ مقدار غذا کی کسقدر بخوبی ہضم ہوجاے گی اور جو علامات خوبی ہضم کے باب جودت ہضم مین مذکور ہوے ہین اونھین پیش نظر رکھنا چاہیے۔ کبھی تخمہ کی پیدایش کثرت خواب اور زیادہ آرام طلبی سے بھی ہوتی ہے اسلیے کہ نیند اگرچہ باعتبار ہضم پر معین ہونے کے مفید چیز ہے لیکن بیداری کی حرکت باعتبار دفع فضول کے بھی مفید ہے پس نیند کا ضرر یہ ہے کہ فضول کا دفع بوجہ سکون کے بحالت نوم ہونے سے بین پاتا اور بیداری مین ضرر یہ ہے کہ غذا محتاج ہضم کا

انہضام نہین ہونے پاتا۔ کبھی تخمہ سابقہ منجر اس فساد کا ہوتا ہی کہ بروقت اشتہار صادق کے بھی غذا کھانے سے معدہ مین ایک جلن اور تیزی سی پیدا ہوتی ہی کہ اوسکی برداشت بہت دشوار ہوتی ہی ایسے لوگونکو اگرچہ بالفعل علامت تخمہ کی اونمین نہو وہی علاج مفید ہوتا ہی جو تخمہ کا ہے اور بعون سوطیر اسے انکا یہ مرض بالکل زائل ہوجاتا ہی۔ یہی لوگ کبھی اس کیفیت پر ہوتے ہین کہ جو کچھ کھایا فوراً نکل پڑا پینے قے ہوگئی اور غذا معدہ مین نہین ٹھہرتی **ابطلان شہوت اور ضعف اشتہا کا بیان** کبھی یہ کیفیت بسبب حرارت سانج کے پیدا ہوتی ہی یا مادہ کی وجہ سے جو حرارت ہوا وس سے پیدا ہوتی ہی اوسوقت شوق طبیعت کی خواہش ایسے مشروبات کیطرف ہوتی ہے جو سرد تر ہون اور گرم خشک کیطرف میلان خاطر نہین ہوتا یا ایسی خشک چیز کو جی چاہتا ہی جو طعام کی قسم سے ہی۔ جو بطلان شہوت مادہ حارسے ہوتا ہی اوسمین ایسی خواہشونکا زیادہ ظہور ہوتا ہے اور اشتہا کا بطلان زیادہ تر ہوتا ہے۔ سردی کو اشتہاے طعام سے زیادہ مناسبت ہی اسیوجہ سے ہوا ئین اور ترہری ہوا اور فصول مین جاڑون کی فصل اشتہا کو زیادہ برانگیختہ کرتے ہین اور جو شخص برف زار کوہستان خواہ بیابان کا سفر کرے اوسکی اشتہا بہت زیادہ ہوتی ہی۔ سبب عقلی اسکا یہ ہی کہ حرارت سوداوی اور ڈھیلا پن معدہ مین پیدا ہوتا ہی اور مواد کا سیلان ہوکر موضع مواد کو بھر دیتا ہے اور برودت اسکی ضد پر ہے کہ معدہ مین قبض اور مواد مین سٹاؤ پیدا ہوتا ہی۔ علاوہ بران کبھی سوداوی مزاج بارد با فراط بھی اشتہا کو مضمر ہوتا ہی اور یہ اوسوقت مضمر ہوگا جب قوت حسیہ جاذبہ فنا ہوجاے پس ضعف اشتہا ضرور پیدا ہوگا پھر بھی یہ امر بہت کم ہے بلکہ اکثر گاہ ابطلان اشتہا کا سبب ہر ایک سوداوی مزاج مفرط کے پیدا ہوجاتا ہی اسلیے کہ استحکام ہر ایک سوداوی مزاج کا جملہ قوتون کو ضعیف کردیتا ہے۔ حمیات مین سقوط اشتہا اس سبب سے ہوتا ہی اولاً تو سوداوی مزاج مضعف پیدا ہوتا ہے اور پیاس کا غلبہ اور امتلا اخلاط بالخصوص کا جو نہایت ردی اور خراب ہین۔ نہایت درجہ کا سقوط اشتہا حمیات دبائیہ مین ہوتا ہی اور جسوقت اسہال مفرط پیدا ہوگا اشتہاے طعام مین بھی شدت ہوگی (کہ بدل ما یتحلل کی ضرورت ہی) اور ام معدہ اور اورام جگر مین بھی سقوط اشتہا کا ہوتا ہی۔ اگر اشتہا نا قہین کی زیادہ نہو اور گھٹتے گھٹتے بالکل ساقط ہوجاے تو عکس مرض پر دلیل ہوگی۔ ہان مگر کہ یہ سقوط اشتہا بسبب کمی خون اور ضعف بدن کے عارض ہو پھر عکس کا احتمال نہوگا اس بارہ مین یعنے سقوط اشتہاے ناقہین مین بخوبی تامل کرنا چاہیے کہ اکثر دھوکا ہوتا ہے۔ کبھی سبب سقوط اشتہا کا بلغم لزج ہوتا ہی جو بمقدار کثیر معدہ مین موجود ہو لہذا غذا سے طبیعت متنفر ہوتی ہے سواے اوس غذا کے جسمین حرافت اور حدت ہو اور پھر ایسی غذا کھانے کے بعد بھی نفخ اور تمدد اور متلی ہوتی ہی اور جب تک ڈکار خوب کھل کر نہ آے چین نہین ملتا۔ کبھی سبب سقوط اشتہا کا ہمیشہ نزول کا آنا دماغ سے بطرف معدہ کے ہوتا ہی۔ اور کبھی سبب سقوط اشتہا کا امتلاے تمام بدن کا اخلاط سے ہوتا ہے اور کمی تحلل مواد موجودہ کی اور طبیعت کا مشغول ہونا کسی اور غلط ردی کے اصلاح کی طرف جسطرح حمیات مین یہ سب امور فراہم ہوتے ہین اور مدت دراز تک گرسنگی پر صبر مریض محموم کرلیتا ہے۔ اسلیے کہ طبیعت اعضا عروق کی جذب غذا نہین کرتی اور عروق معدہ سے غذا کو طلب نہین کرتے طبیعت اعضا کا جذب نکرنا اسوجہ سے ہے کہ اوسکو اونمین مواد کے دفع کیطرف توجہ ہورہا ہی جو اونمین پُر ہین اور اسی شرط توجہ کی وجہ سے جدید غذا کے جذب سے اعراض اور بے التفاتی کررہے ہین۔ جس طرح کہ ریچھ اور سانپ اور اکثر حیوانات فصل زمستان مین مدت دراز تک اپنی غذا پر صبر کرسکتے ہین اسلیے کہ اس فصل مین اونکے بدن مین فضول خام کی کثرت ہوتی ہی اسی سبب سے

طبیعت اصلاح اور انضاج مین دو نہین فضول کے متوجہ ہوتی ہی اور بدل ما تحلل کے استعمال کی اسے حاجت نہین ہوتی۔ خلاصہ یہ ہی کہ غذا کی حاجت بغرض بدل ما تحلل کے ہوتی ہی پھر جب بدن مین بسبب برودت وغیرہ کے تحلل نہوا جسقدر تحلل ہوا وسکا بدلہ خود اوسی بدن مین اچھا یا برا موجود ہوا اوسوقت غذاے بیرونی کی حاجت بدن کو نہوگی کبھی سبب بطلان اشتہا کا یہ ہوتا ہے کہ جو رگین گوشت اور عضل اور تمام بدن مین موجود ہین اونکو ایسا ضعف عارض ہوتا ہی کہ امتصاص اور جذب سنا رطوبات کا ان رگون سے نہین ہوتا اور جب رگون نے رطوبت کو نہ چوسا تو پھر سلسلہ وار ہر ایک عضو کا طالب غذا معدوم ہوگا پس فم معدہ تک بھی صورت پیدا ہوگی لہذا معدہ بھی غذاے جدید کا طالب نہ رہیگا جیسا کہ اکثر بدل ما تحلل سے استغنا پیدا ہونے سے بھی ایسی کیفیت عارض ہوتی ہے اسلیے کہ جب بدن مین تحلل نہوا پھر حاجت بدل ما تحلل کی بھی نہوگی پس عروق مذکورہ کا امتصاص رطوبت کا افرم معدہ تک بھی نہ پہونچے گا۔ کبھی سقوط اشتہا کا سبب یہ ہوتا ہے کہ ہر وقت انصباب سودا کا طحال سے فم معدہ پر ہوا کرتا ہے لہذا قوت مشتہیہ معدہ کو نہین ہلاتی ہی اور نہ جنبش دیتی ہے اور نہ دافعہ مادہ معدہ کو دور کرتی ہے۔ اور جسوقت سطح معدہ پر کوئی شی غریب اجنبی باقی رہجاے اگرچہ یہ شی مقدار مین کتنی ہی کم ہو مگر معدہ مادۂ متحرکہ سے مثل مستفی کے ہوگا یعنے جس مادہ کو معدہ سے دفع ہونے کی خواہش ہی اوسکے دفع کرنے سے معدہ کو گویا استغنا ہوگی اور مشتاق اوسکے دفع کا ویسا نہوگا جسطرح کہ شی اجنبی کی غیر موجودگی مین ہوتا۔ کبھی سقوط اشتہا بسبب بطلان قوت حسائہ فم معدہ کے ہوتا ہے۔ اور یہ بطلان حس کا فم معدہ سے ایسا ہوتا ہے کہ اگرچہ عروق امتصاص رطوبات غذائیہ کا فم معدہ سے کرتے ہین مگر فم معدہ کی چونکہ حس باطل ہوگئی ہے کچھ خبر اور آگاہی اسپر نہین ہوتی اور یہ بطلان حس کبھی کسی ایسے سبب خاص سے ہوتا ہی جو معدہ مین ہی اور کبھی بشارکت دماغ کے ہوتا ہی اور کبھی بشرکت عضو شریف کے فقط ہوتا ہی۔ کبھی سقوط اشتہا کا سبب ضعف جگر ہوتا ہی کہ قوت شہوانیہ ضعیف ہوجاتی ہے بلکہ کبھی سقوط اشتہا بسبب موت قوت شہوانیہ و قوت جاذبہ کی تمام بدن سے ہوتا ہی جسطرح بعد اسہال خون کثیر کے یہ موت قوت ہاے مذکورہ پیدا ہوکر موجب اور موجب سقوط اشتہا کی ہوتی ہے اور یہ قسم سقوط اشتہا کی نہایت ردی ہی اور اسکا علاج بہت دشوار ہے اور یہی سقوط اشتہا یہان تک پہونچتا ہی کہ اوسکے سامنے مختلف غذائین رکھی جاتی ہین اونمین سے کسی غذا کی خواہش کرتا ہی اور جب اوسی غذا کو سب غذاؤن سے پہلے اوسکو کھلانا چاہیین اوسوقت پھر متنفر ہوتا ہے اور ناگواری خاطر ظاہر کرتا ہی یہانتک بھی خبر ہے کہ کسیقدر جھوٹی خواہش تو باقی ہے اس سے بدتر تو یہ ہی کہ مطلق کسی چیز کی طرف رغبت نکرے۔ بطلان قوت شہوانیہ کا کچھ خاص کر بعد استفراغ مذکور کے نہین ہوتا بلکہ ہر ایک سوء مزاج سے جو بافراط ہو بطلان اسکا ہوجاتا ہی۔ کبھی سقوط اشتہا بسبب ویدان یعنے کیڑون کے پیدا ہوتا ہے کہ جسوقت ویدان امعا کو ایذا دین اور امعا کی شرکت سے معدہ کو بھی ایذا پہونچے۔ اور کبھی یہی کیڑے معدہ تک چڑھ کر بلا مشارکت امعا کے سوذی معدہ ہوتے ہین۔ کبھی سبب سقوط اشتہا کا سودا ے کثیر ہوتا ہے جو معدہ کو ایذا دیتا ہے اور اوسیوقت معدہ کو محتاج بطرف ذی کرنے خواہ اسہال کے کرتا ہی نہ بطرف کھانے اور جذب غذا کے یعنے وہ خلط بسبب ایذا دہی اور کثرت مقدار کے معدہ کی خواہش جذب غذا بر طرف کرکے دفع کی خواہش زیادہ کردیتی ہے۔ کبھی بطلان اشتہا بسبب حمل اور بند ہوجانے حیض کے ابتداے زمانہ مین ہوتا ہی مگر اکثر تو حاملہ کو فساد ہضم عارض ہوتا ہے نہ بطلان اور سقوط اشتہا۔ کبھی سقوط اشتہا کا سبب افراط حرارت خواہ افراط برودت ہوا کا بھی ہوتا ہے افراط حرارت سے چونکہ

تحلیل قوت شہوانیہ کی ہوتی ہے اسواسطے اشتہا ساقط ہوجاتی ہے اور افراط برودت سے تخدیر اور سُن ہوجانا قوت شہوانیہ کا تحلل کا نہ ہونا عارض ہوتا ہے اور اسوجہ سے اشتہا ساقط ہوتی ہے اسیطرح حرارت معدہ کی شدت سے بھی بہین بسبب سقوط اشتہا پیدا ہوتا ہے۔ اسیطرح جو شخص خوگر شراب کا ہو اور چھوڑ دے اوسکو بھی سقوط اشتہا عارض ہوگا۔ کبھی شہتا کا حال متغیر ہوتا ہے اور اوسمین ضعف بسبب ہرجائی اور خرابی نوم کے پیدا ہوتا ہے۔ کبھی سقوط اشتہا بسبب اسپسی کمی خون کے ہوتی ہے جسکے بعد ضعف قوتہائے بدنی کا عارض ہوتا ہے جس طرح ناقہین کو امراض کے بعد باوجودیکہ اونکے بدن اخلاط ردی سے پاک ہوتے ہین مگر اشتہا کا سقوط کمی خون اور ضعف قوی سے ہوتا ہے اور ایسا سقوط اشتہا مین بذریعہ نغش یعنے فربہی وغیرہ آنے کے اور خون کے دوبارہ پیدا ہونے سے رفتہ رفتہ اور تھوڑا تھوڑا زائل ہوجاتا ہے۔ ریاضت بیجد بھی شہوت طعام کو قطع کرتی ہے اور آب کثیر کا پینا بھی سقوط اشتہا پیدا کرتا ہے۔ رنج اور ملال اور غضب وغیرہ حرکات نفسانی بھی سقوط اشتہا کے اسباب ہین۔ کبھی اشتہا توساقط ہوتی ہے مگر جب آدمی کچھ کھانا شروع کرتا ہے دفعتہً اشتہا مین ہیجان پیدا ہوتا ہے اور اچھی طرح بھوک کھلجاتی ہے اسکا سبب یہ ہے کہ یا تو کھانے کی وجہ سے قوت جاذبہ کو انتباہ پیدا ہوتا ہے یا یہ کہ جو کیفیت کہ بالفعل کسی مزاج معدہ مین جو مبطل اشتہا ہے موجود ہے تناول غذا سے اوسمین تغیر پیدا ہوتا ہے مثلاً اگر مزاج معدہ گرم ہو اور سرد غذا کو تھوڑی سی کیون نہ معدہ مین پہونچے اوس حرارت کو جو مبطل اشتہا تھی اسکی برودت نے ٹھہرادیا اور پھر بعد سکون حرارت کے اشتہا صادق پیدا ہوئی یہی سبب ہے کہ اکثر نہار منہ آب سرد پینے سے ہیجان اشتہائے طعام کا ہوتا ہے اسی طرح محموم کی اشتہا بڑھانی خواہ اوسکی اشتہا پیدا کرنے کا طریقہ یہ مقرر کیا گیا ہے کہ تھوڑی سی روٹی آب سرد مین بھگو کر پہلے اوسکو کھلائی جاے کہ اس تدبیر سے اوسکی اشتہا کو فائدہ پہونچتا ہے۔ اسیطرح جسوقت کسی شراب کے پینے سے خمار پیدا ہوا اور وہ شراب باوجود موجودگی کسی خلط ہائج کے بدن مین مورث خمار ہوئی ہو اوسوقت شوربا ہائے مختلف پینے سے خواہش مین ہیجان ہوتا ہے۔ اسیطرح اگر مبطل شہوت معدہ کی برودت مزاج معدہ ہو اور گرم غذا تھوڑی سی تناول کیجاے خواہ وہ غذا بالفعل گرم ہو یا بہ نسبت اسکے زیادہ تر گرم ہو تب بھی اشتہائے طعام پیدا ہوگی۔ سقوط اشتہا امراض مزمنہ مین دلیل خرابی اور زبون حالی کی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اسباب بطلان اشتہا کے بعینہ اسباب ضعف اشتہا کے ہین اگر قلیل اور ضعیف ہون علامات جو بطلان اشتہا بسبب سوء مزاجات کے ہوا اونکی شناخت اوپر مذکور ہوچکی۔ جو قسم سقوط اشتہا کی بسبب قلت تحلل کے ہو اور وہ کمی تحلل مین بسبب تکاثف جلد کے ہو جو کسی تدبیر مبرّد مذکورۂ بالا سے پیدا ہوتی ہو بس وہی اوسکی علامت ہے اور دوسری علامت یہ ہے کہ براز مین کرختی ہو اور بعد تھوڑی سی ریاضت کے کسیقدر اشتہا کا برانگیختہ ہونا اسی طرح بعد استفراغ کے بھی اشتہا کا پیدا ہونا۔ جو بطلان اشتہا بسبب ضعف فم معدہ کے ہو اوس کی علامت ضعف معدہ کے باب مین ہمنے بیان کردی اور اونمین علامات مین سے استفراغات کثیرہ بھی ہین۔ علامت اوس بطلان اشتہا کی جسکا سبب حرارت یا برودت ہوا کی ہو وہ حالات مریض سے معلوم ہوتی ہے کہ آیا ہوا سے سرد مین پہلے سے تھا یا آنکہ ہوا گرم ہے۔ علامت اوس بطلان اشتہا کی جو بسبب قروح کے ہو وہی درد ہے اور وہی اوسکی شناخت ہے جو باب قروح معدہ مین مذکور ہوچکی۔ ایضاً کسی تہی کا برآمد ہونا براز کے ہمراہ اور روانی شکم اور کمتر ٹھہرنا طعام کا معدہ مین اور لذع پیدا ہونا بسبب اوس قرحہ کے جو کسی خلط حامض اور تیز اور تلخ سے پڑا ہو۔ علامت اوس بطلان اشتہا کی جو حاملہ عورتون کو ہوتا ہے موجودگی زمانہ حمل کی۔ علامت

اوس بطلان اشتہا کی جو بسبب خلط متعفن کے ہو متلی کا ہونا اور سانس کی دلٹ پلٹ اور منہ مین بدبو کا پیدا ہونا ہو قے اور برباز کا خراب اور روی ہونا۔ علامت اوس بطلان اشتہا کی جو بسبب جدا ہونے سودا کے طحال سے اور اوسکے ریزش کرنے سے معدہ پر پیدا ہوتی ہے کہ یہ آدمی جسوقت خورش اشیاء تناول کرے اور یہ اشیاء حامضہ اوسکے معدہ کو جنبان کرین اور مادۂ موجودہ کو دور کرین اوسوقت ایسے آدمی کی اشتہا عود کرتی ہے گویا یہ اشیاء خورش اثر ایسا کرتی ہین جو فعل سبب منقطع کا ہے اگر خود وہ سبب منقطع نہو جاے مترجم کہتا ہی اس مسئلہ کا سمجھنا بخوبی اوسی وقت ہوگا جب امور عامہ طبعیات کو دیکھین متن اسی قسم کے سقوط اشتہا پر خواہ انقطاع سودا پر طحال کا عظیم ہونا تاکید دلالت کرتا ہی اور طحال کا اونچا اور بلند ہونا اور یہ بزرگی خواہ اونچا ہونا طحال کا بسبب احتباس اوس مادۂ سوداوی کے ہوتا ہی جسکا انصباب طحال سے واقع ہے۔ علامت اوس بطلان اشتہا کی جسکا سبب سودا ہو کثرت انصباب سودا کی بطرف معدہ کے اور ایذا رسانی اوسی خلط کی معدہ کو بوجہ انصباب کے ہوتی ہی اور خشکی طعم اور دہوس اور زبان کا رنگ سیاہی مائل ہونا۔ علامت اوس بطلان اشتہا کی جو بسبب دیدان کی ہو کیڑون کی موجودگی اور اشتہا کا پیدا ہونا جسوقت صبر کو خراب سیب مین ملاکر بطور ضماد کے استعمال کرین کہ اوسوقت دیدان اوپر کے مقامات شکم کے ہٹ کر نیچے کی طرف آتے ہوے معلوم ہوتے ہین۔ جو بطلان اشتہا بسبب کمی خون کے ہوتا ہی وہ ناقہین اور ضعیف لوگون کو عارض ہوتا ہے جنکو امراض نے ناتوان کر دیا ہو خواہ اونکے بدن سے استفراغ کثیر کے سبب مثل بواسیر اور فصد اور رعاف کے خون کثیر نکل گیا ہو۔ علامت اوس بطلان اشتہا کی جو بسبب بدحالی اور خرابی نیند کے ہو وہی نیند کے اوقات اور مقدار وغیرہ کی بزبون حالی ہی اور سوا اوسکے اور علامات بطلان اشتہا کا نہونا۔ علامت اوس بطلان شہوت کی جو بسبب موت قوت شہوانیہ کے ہو یہ ہے کہ کسی سودمزاج مستحکم کے علامات موجودہ اوپر خواہ گذشتہ ایام مین استفراغات ضعف آور جملہ بدن کی ہو چکے ہین اور مریض کی ایسی کیفیت ہوتی ہی کہ اگر کسی غذا کو جی چاہا اور اوسکے سامنے لیجائین دیکھتے ہی اوس سے گریز کریگا اور نفرت پیدا ہوگی اور اس سے زیادہ خراب وہ کیفیت ہی کہ اصلا و مطلقا کسی غذا پر رغبت ہی نہو۔ علامت اوس بطلان اشتہا کی جو بسبب بطلان حس نم معدہ کے ہو اور بسبب ضعف اوسی قوم معدہ کی یہ ہے کہ تمام افعال معدہ کے صحیح ہون اور اشیاء حریف اور تیز کے کھانے سے معدہ مین لذع پیدا نہوا اور نہ متلی معلوم ہو اور نہ ہچکی آوے۔ بروقت کھلانے معجون فلانی کی ہوا مناسب ہی اوسکو نہار منہ کھلائی جاے اور اوسکے اوپر کوئی شربت کی قسم سے بھی پلایا جاے علاج جید اور نہایت عمدہ علاج اوس شخص کا جسکی اشتہاے طعام بوجہ غلبہ حرارت معدہ کے ساقط ہوئی ہو یہ ہے کہ مدت دراز تک اوسے کھانے سے منع کرین اور بعد ازان جب اوسے غذا دینے لگین تھوڑی تھوڑی دیتے رہین تا اینکہ اوسکی قوت اشتہا مین ترقی پیدا ہو اور تخمہ اور بادہی اوسکی دور ہونے لگے اور اوسکے معدہ کا پاک کرنا اخلاط یا غذاے خراب شدہ وغیرہ سے اسقدر ملحوظ رہے تاکہ بخوبی اور خوشی سے رغبت غذا کی اوسکو پیدا ہو جس طرح مریض بیداری مفرد کو یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ جب اوسے مدت تک خواب سے روکین پھر جب اوسے کیبارگی نیند آوے گی نہایت گہری نیند اوسپر طاری ہوگی۔ منجملہ دون چیزون کے جو ایسے بیماران بطلان اشتہا کو شفا دیتا ہو اور نافع ہوتا ہے جنکی اشتہا بسبب ضعف کے ساقط ہوگئی ہو خواہ کسی مادۂ رطب سے جس مین رزوبت ہو اون کی بھنوؤن مین کمی پیدا ہوئی ہو الغرض ایسے اشخاص کو زیتون آبی ہمراہ کسی قدر نمکین اور شوربہ مچھلی کے کھلانا مفید ہوتا ہی۔ اور یہ بھی مفید ہے کہ سرکہ عنصل کو جرعہ جرعہ تھوڑا تھوڑا پی لیا کرین۔ واجب ہی کہ زعفران اوسکے کھلانے مین کسی وقت داخل نہو فرماتے ہے

نمک طعام جو متعارف ہی اور اوسی کا استعمال اکثر رہا کرتا ہی نہایت عمدہ شئی ہے جس سے اشتہا بڑھتی ہی منجملہ مشتہیات کی کہ ہی جو خوشبو کی گئی ہوا ور پودینہ اور پیاز اور زیتون اور فلفل اور قرنفل اور خولنجان اور سرکہ۔ اور جملہ محللات بھی اسی قسم مین داخل ہین اور سرکہ جو انمین محللات سے بنا ہی جائین اور مُری بھی یہی اثر رکھتی ہی پیاز اور لہسن اور تھوڑ بسی ہینگ صعنا بھی قوت اشتہا کو یرانگیختہ کرتی ہی اور اس صفت کے علاوہ فم معدہ کا تنقیہ بھی کر دیتی ہی۔ منجملہ اون دواؤن کے جو اشتہا مین افاقہ پیدا کرتی ہین وہ دوا ہی جو عصارۂ سفرجل اور فلفل سپید اور شہد اور زنجبیل سے ترکیب مذکورہ بالا طیار ہوتی ہے۔ منجملہ ادویہ کے جن سے اشتہا مین افاقہ ہوتا ہی اور شخص کے جسکو سوء مزاج حار کی وجہ سقوط اشتہا عارض ہوا یا تپ کی وجہ سے وہ ای سفرجلی بھی ہی جو اوس تفاح سے بنائی جاے جسکا ذکر قرابادین مین ہوگا۔ منجملہ اون دواؤن کے جو اشتہا بڑھاے اور معدہ کی اولٹ پلٹ کو روکے اوس شخص کی جسکا معدہ قبول غذا نہ کرتا ہو رب پودینہ کا ہے جو اس طریقہ سے بنایا جاے۔ انار ترش مسلم مع پوست کے خوب اچھی طرح کوٹین اور پھر اوسکو نچوڑین جو پانی برآمد ہو اوسمین سے ایک جزو اور ہرے پودینہ کا پانی نصف جزو اور شہد خالص خواہ شکر نصف جزو کو آنچ پر قوام معتدل مین لائین مقدار شربت کی ایک چمچہ نہار منھ۔ جو سقوط اشتہا بسبب حرارت کے پیدا ہو بیشتر اوسکی اصلاح سرد پانی پینے سے ہو جاتی ہی مگر اتنا پانی سرد نہو کہ حرارت غریزی کو معدہ کی فنا کر دے اور اسی مرض کو استعمال ربوب حامضہ کا بھی نافع ہوتا ہی۔ مجربات سے اسوقت آب انار ہمراہ روغن گل کے بھی ہی خصوصًا اگر حرارت مادی ہو اور اگر پیاس کا غلبہ ہو شیرۂ حبوب باردہ جیسے شیرۂ تخم کاہو یا خرفہ کو ہمراہ ربوب مبردہ کے استعمال کرین اور ضماد ہاے مبردہ کا استعمال بھی نافع ہے۔ پھر اگر مادہ حار موجود ہو پہلے اوسکا استفراغ کرنا لازم ہے۔ ایسے ہی لوگونمین وہ لوگ بھی داخل ہین جو بسبب ہیمات کے نقیہ ہو گئے ہون اور کسیقدر بقیہ صدت حرارت کا اونمین ابھی موجود ہو کہ ایسے لوگون کا علاج بعینہ یہی علاج ہی مگر فرق اسقدر ہے کہ انکو سرد پانی کا بمقدار کثیر تحمل نہ کرانا چاہیے تاکہ سقوط قوت معدہ کا نہو جاے اور واجب ہے کہ یہ دوا اونکو پلائی جاے ورد دس درہم سماق دو درہم الائچی ایک درہم قرص بنالین اور دو درہم کھلائین کہ مشہی بھی ہے اور قاطع تشنگی بھی۔ اونکی اشتہا جز کے ستو کو پانی اور سرکہ مین گھول کر کھلانے سے بھی بڑھتی ہی اور اونگلیان حلق مین ڈالکر قی کرانے سے بھی اونکی اشتہا کو حرکت ہوتی ہے جو سقوط اشتہا بسبب برودت کے پیدا ہوا وسکو طبیخ افاویہ نافع ہے اسیطرح شراب کہنہ اور مثلا فلی اور تریاق تو خاص کر زیادہ مفید ہی۔ ایضًا لہسن کہ یہ بھی زیادہ نافع ہی ایسے مرض مین اور رفود نجی بھی بہت موافق ہی ان لوگونکو اور جمیع جوارشات حارہ اور اسیطرح اترج مربی اور زنجبیل مربی اور ہلیلہ مربی۔ تکمید بھی خصوصًا باجرہ سے کہ نمک کی سینک سے یہ زیادہ مناسب ہے۔ جو سقوط اشتہا بسبب بلغم کثیر کے ہو کہ اوسمین لزوجت بھی ہی اوسکو قی کرانی مفید ہی اسطرح سے کہ پہلے مولی کھلائی جاے اوسکے اوپر سکنجبین عسلی سادہ پلائین اوسی طریقہ سے جو باب علاج کلی مین ہم بیان کر چکے۔ سکنجبین بزوری جسکی ترکیب یہ ہو کہ ایک من شہد کو تین اوقیہ صبر کا اضافہ کرنا چاہیے مراد یہ ہی کہ جن اجزا اور ادویہ سکنجبین بزوری مین ایک من شہد پڑتا ہی فی من شہد کے حساب سے تین اوقیہ صبر کی بھی شرکت کرنی چاہیے اور ہر روز تین لقمہ استعمال کرین۔ ایضًا زیتون الماء ہمراہ انیسون کے اور کبر سرکہ مین بھگویا ہوا ہمراہ شہد کے۔ کبھی غسل کرنا آبہاے گرم سے جو معدنی ہون اور اسی طرح سفر کرنا اور حرکات بدنی کرنے بھی مفید ہوتے ہین اور بعد تنقیہ بلغم کے وہی علاج جو ہمنے تدبیر برودت معدہ مادہ کا لکھا ہی کرنا چاہیے۔

جو سقوط اشتہا بسبب خلط مراری صفراوی کے ہو یا بسبب خلط رقیق کے اوسکا استفراغ بعد پوری تشخیص کے ہلیلجات اور سکنجبین اور سقمونیا سے کیا جائیگا اور سکنجبین ہمراہ صبر کے بہتر ہے سقمونیا سے اسلیئے کہ سقمونیا معاند اور مخالف معدہ کی ہے بدون ضرورت شدید اسکا استعمال نہ چاہئین ہے۔ اور قے اسقدر جس سے اخلاط رقیقہ سب نکل جائین اور طبیخ افسنتین بھی بدرجہا نافع ہے۔ جو سقوط اشتہا شرکت سے اوس پٹھہ کی ہو جس کو معدہ مین پہونچاتا ہے یعنے قوت حساسہ معدہ کی دماغ سے بذریعہ اوسی پٹھہ کے پیدا ہوتی ہے خواہ جو قسم سقوط اشتہا کی خاص بسبب شرکت دماغ ہی کی ہو ایسے مرض مین واجب یہ ہے کہ توجہ اولی بطرف علاج دماغ کے کیجاے اور دماغ ہی کی تقویت بخوبی کیجاے۔ جو سقوط اشتہا بسبب لکاثف اور کمی جذب رطوبت عروق کے جگر سے پیدا ہوا ہو اوسکے علاج مین واجب ہے کہ تکمیل مسامات بدن کی بذریعہ حمام اور ریاضت کے کرین مگر ریاضت بدرجۂ اعتدال ہونی چاہیے اور پسینہ نکالنے کی تدبیر اچھی طرح کیجاے اور پھر مفتحات کے ذریعہ سے علاج کرین۔ جو سقوط اشتہا بسبب سودا کے ہو لازم ہے کہ اولاً استفراغ سودا کا کر کے بعد ازان انمین چیزین اور کوابخ اور مقطعات کا استعمال کرین تاکہ جسقدر خلط سوداوی باقی رہی ہے اب انکے استعمال سے بالکل دور ہوجاے بعد ازان ایسی غذا جسکا کیموس عمدہ بنے اور خوشبو ہو کھلانی چاہیے۔ جو سقوط اشتہا انقطاع سودا سے ہوا اوسکا علاج وہی ہے جو مرض طحال کا علاج ہے اور طحال کی تقویت کرنی اور جو راہین درمیان معدہ اور طحال کے ہین اونکی تفتیح اون ادویہ کے ذریعہ سے جو بطرف طحال کے زیادہ حرکت کرتی ہین جیسے افتیمون اور پوست بیخ کبر ہمراہ سکنجبین کے اور اسیطرح کبر جو سرکہ مین پرورده ہو۔ حاملہ عورات کی اشتہا اگر ساقط ہوجاے باعتدال چلنا اور ٹہلنا اور ریاضت معتدل کرنا اور رکھانے پینے مین میانہ روی اور شراب ریحانی جو کہنہ ہوا وسے پینا جسمین تقویت معدہ کی قوت دافعہ کی ہو اور تحلیل مواد خراب کی بھی پیدا ہو اور اغذیہ لذیذہ ایسی جنمین حرارت اور تقطیع ہو اونکو اختیار کرنا بس انھین امور سے حوامل کے اشتہا بڑھ جاتی ہے۔ جو سقوط اشتہا بسبب ضعف قوت جاذبہ کے پیدا ہوا اوسکے علاج مین واجب ہے کہ جو سوء مزاج ساقط اس قوت کا ہو کوئی سا مزاج کیون نہو مبادرت اور جلدی اوسی کے اصلاح مین کرنی چاہیے اور اس سوء مزاج کو بطرف اوسکے ضد اور مخالفت کے پھیر لانا چاہیے۔ اسیطرح اگر یہ ضعف قوت جاذبہ کا بعد اسہالات کے ہو۔ سحوج کا سقوط اشتہا بسبب موت قوت جاذبہ کے ہوتا ہے پھر اوسکی تدبیر کارگر نہین ہوتی۔ جو سقوط اشتہا بسبب ضعف قوت کے پیدا ہوا ایسے لوگون کو قے کرانی اونگلیان ڈالکر حلق مین زیادہ مفید ہے اسلیئے کہ اگرچہ قے اونھین نہ بھی آئے گی پھر بھی ایک توران اور غلیہ حرکت قوت شہوانیہ کا پیدا ہوگا اور اونکو معلوم ہوگا۔ اور بیشتر ایسے لوگ محتاج تریاق کے استعمال کے بعض شربتہا مناسب معدہ کے ہمراہ ہوتے ہین مثلاً شربت افسنتین خواہ شربت حب الآس جیسا موافق اور مناسب ہو۔ جو سقوط اشتہا بسبب ضعف حس متحکم ہو واجب ہے کہ دماغ کا علاج کیا جاے اور اوسی سبب کا قطع کرین جسنے آفت افعال دماغی مین پیدا کی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ قے منقی بزمی ورفق دوای جید ہے اور عجیب النفع ہے اوسکے لیے جسکی اشتہا شیرین اور چرب اشیاء کے جاتی رہی ہو اور فقط اسکی ترش اور تیز قسم پر اقتصار کرنا چاہیے۔ اکثر اقسام بطلان اشتہا کو کندر اور مصطگی اور عود اور سک اور قصب الذریرہ اور گلنار مفید ہوتی ہے اور آب سفرجل اگر شراب ریحانی ملا کر معدہ پر ضماد کرین بشرطیکہ سقوط اشتہا بسبب یبس کے پیدا ہوا ہو یہ بھی مفید ہے۔ منجملہ ایسی ادویہ کے شراب افسنتین بھی ہے۔ اور یہ دوا کہ ایک درہم بیخ اذخر اور نصف درہم سنبل پانی ملا کر نہار منھ

استعمال کرین۔ جو معجون کہ ابن عباد کیطرف منسوب ہی اور قرابادین مین اوسکا نسخہ مندرج ہی وہ بھی نافع ہی۔ لوگون نے یہ بھی کہا ہے کہ صبر کو پیکر اگر ایک مثقال ہمراہ آب انار مغبوش کے تناول کرین مُنضج اشتہاے معدہ کا ہوتا ہے۔ جسوقت سقوط اشتہا درجۂ غشی تک پہونچے اوسکا علاج یہی ہی کہ مشمومات لذیذہ غذاؤن کے اقسام سے مریض کو سونگھائین جیسے گوشت بچہ گاؤ یا بچہ گوسپند کا گوشت جو دودھ پیتا ہو اور یہ دونون گوشت بھنے ہوے اور مرغ بھنے ہوے اور اسی طرح کی اور غذائین اور سونے سے بالکل منع کرنا چاہیے۔ جب ایسے بیمارون کو افاقہ ہونے لگے روٹی شراب مین بھگو کر کھلائی جاے اور احساے سریعۃ الغذا یعنے زود ہضم کا استعمال کیا جاے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ روغن جملہ اقسام کے خصوصاً روغن زرد مسقط اشتہا ہے اور اشتہا کو ضعیف کر دیتے ہین اسلیے کہ معدہ مین ڈھیلا پن پیدا کرتے ہین اور رگون کے مُنھ کو بند کر دیتے ہین مگر اون جملہ اقسام مین موافق تر واسطے معدہ کے وہ روغن ہے جسمین کسیقدر قبض ہو جیسے زیت انفاق اور روغن بادام اور روغن پستہ فساد شہوت جسوقت معدہ مین کوئی خلط ردی اور مخالف کیفیت اوس خلط کے جسکا معدہ صحیح خوگر ہو پیدا ہو جاے اوسوقت طبیعت مشتاق اس خلط ردی کے ضد کی ہوگی۔ اور جو شئی کہ مضاد خلط مخالف معتاد کی ہی وہ ہی خلط معتاد کے بھی مخالف ہی مگر ضد خلط عادی کی وہ نہوگی اسلیے کہ متنافی دو چیزین وہی ہین جو درجۂ غایت خلاف پر مضاوت رکھین اور اسی طرح اطراف وہی ہین جو متنافی ہون مترجم کہتا ہی جن دو وجودی چیزون مین موجودات محسوسہ سے اختلاف ہو کبھی تو وہ اختلاف درجۂ نہایت پر ہوتا ہی جیسے خوب سپید کپڑا اور خوب سیاہ ایسے اختلاف کو اضداد حقیقی کہتے ہین اور شاید مراد شیخ کی اس مقام پر اطراف سے یہی ہی اور اگر اسطرح کا اختلاف شدید نہو جیسے سپید کپڑا جو میلا ہوا اور آبی رنگ کا کپڑا یا سُرخ اور سپید یہ کہ ان دونون مین اختلاف ایسا نہین ہی کہ ہر ایک درجہ انتہاے مخالفت پر ہو ایسی دو چیزون کو متخالفین اور باصطلاح دیگر ضد مشہوری کہتے ہین اور خلاصہ یہ ہوا کہ متخالفین اضداد حقیقی اور متنافی نہین ہوتے فرض کرو کہ معدہ مین کسی کے کوئی بارد رطب خلط ردی بھر گئی اور مزاج اصلی اوسکا حار رطب تھا تو اس خلط کو اصلی مزاج معدہ سے تضاد اور تنافی نہین ہی اب طبیعت بدنی نیظر دفع کرنے اس خلط ردی کے جسکو بارد رطب فرض کیا ہی خواہشمند حار یا بس اشیاء کے ہوگی اسلیے کہ علاج بالضد مفید ہوتا ہی اور جو چیز حار یا بس ہوگی اگرچہ خلط ردی مذکور کی ضد حقیقی ہے مگر اصلی مزاج معدہ کا جو حار رطب فرض کیا ہی اوسکے بھی مخالف ہی اور یہی معنے کلام شیخ کے ہین کہ جو شئی ضد مخالف معتاد کی ہی وہ امر معتاد کے بھی مخالف ہی پس اسیقدر بیان طالب علم کے سمجھانے کو کافی ہے متن یہی سبب ہے (یعنے چونکہ معدہ مین خلط ردی مخالف معتاد فراہم ہوتی ہی) جو اکثر آدمی گیلی مٹی اور کویلہ اور سوکھی مٹی اور چونا وغیرہ کھانے پر راغب ہوتے ہین اسلیے کہ ان اشیاء مین کیفیت ناشفہ رطوبات موجود ہی خواہ کیفیت مقطعہ ان اشیاء مین ہوتی ہے جو مضاد ہی کیفیت سے اوس خراب خلط کے جو انکے معدہ مین موجود ہی (حالانکہ یہ سب اشیاء غذاے معتاد معدہ کی بھی مخالف ہین۔) کبھی حاملہ عورتون کو بسبب حیض بند ہو جانے کے شہوت فاسدہ زیادہ پیدا ہوتی ہی بہ نسبت اسکے کہ اونکی اشتہا باطل ہو جاے (چنانچہ ٹھیکریان وغیرہ کھانے کا اونکا جی بہت چاہتا ہی) اور سبب اسکا وہی ہی جو ابھی ہم نے بیان کیا اور یہ فساد شہوت ان عورتون کو دوسرے مہینے خواہ تیسرے ماہ کے اخیر مین پیدا ہوتا ہی اور اسوقت کی خصوصیت کا سبب یہ ہے کہ خون حیض انکا واسطے غذا وہی بچہ کے جمع ہوتا ہی اسلیے کہ اگر ایام حمل مین خون جاری رہے خوف اسقاط حمل کا ہے۔ پھر چونکہ اوایل زمانہ

اسقاط

انعقاد نطفہ مین جنمین کو غذاے کثیر کی حاجت نہین ہوتی کیونکہ اوسکا حجمہ کم ہی لہذا جسقدر خون حیض فراہم ہوتا ہی اوسمین سے ایک مقدار معتد بہ بچ رہتی ہے اور وہی مقدار فاسد ہوجاتی ہی اور اسی کے فضول ردی رحم اور معدہ مین جمع ہوتے ہین جسوقت بچہ کا حجمہ بڑھا اور زیادہ غذا کی اسکو حاجت ہوئی اور یہ کیفیت حمل کی چوتھے مہینہ ہوتی ہی لہذا ان بقیہ خون حیض اور اوسکے فضول مین کمی ہوتی ہے اور پھر وہ اشتہاے خراب مٹی کھانے وغیرہ کی بھی برطرف ہوجاتی ہے اور اسی فساد اشتہاے حوامل کو وحم اور وحام کہتے ہین اس اشتہا کی اچھی قسم تو یہ ہی کہ ترش اور تیز کی رغبت پیدا ہوا اور خراب اور فاسد وہ قسم ہے جسمین جاف اور یابس کی خواہش ہو جیسے گل اور انگشت اور ٹھیکری کی۔ کبھی ایسی ہی اشتہاے فاسد مردونکو بھی بسبب فضول ردی معدہ وغیرہ کے عارض ہوتی ہے

علاج فساد شہوت کا واجب ہے کہ جو خلط مورث فساد شہوت کی ہو پہلے اوسکا استفراغ کرین بذریعہ اون دواؤن کے جنکا استعمال مناسب ہو۔ مجرب تدبیر اسکی یہ ہی کہ مچھلی دریاے شور خواہ آب شور کی اور مولی سنجبین مین بھگو کر دونون کو پہلے کھالین اوسکے بعد وہ پانی جسمین لوبیا سرخ اور نمک اور سویا اور حرف اور تخم جرجیر کو پکایا ہو خوب سیر ہوکر پی جائین۔ اور بیشتر اسی جوشاندہ مین وہ مٹی جو زعفران مین موجود ہوتی ہی بقدر تین درہم کے داخل کردیتے ہین اور اسی تدبیر سے فی ماہ ایک مرتبہ قی کرانی چاہیے خواہ دو مرتبہ بعد اسکے معجون بلیلہ ہمراہ جوزجندم کے استعمال کرین۔ کمون کرمانی اور اجوائن کو نہار منہ چبانا اور بعد غذا کے چبانا اور بطور سفوف بھی استعمال مفید ہوتا ہی۔ یا اینکہ چھوٹی الایچی ایک درہم اور ہموزن اوسکے بڑی الایچی اور اوسی کے برابر کبابہ اور سب کے ہموزن فکر سپید ملاکر سفوف طیار کرین اور ہر روز تناول کرین۔ منجملہ اون ادویہ کے جو جفت بلوط کے ساتھ ملاکر مرکب ہوتی ہین اور زیادہ نفع کرتی ہین مثلاً ایک کا نسخہ یہ ہے جفت بلوط آٹھ درہم صبر سولہ درہم حشیشہ غافث چھ درہم بیخ اذخر چار درہم مرکی دو درہم سب دواؤن کو ریزہ ریزہ کرکے اڑسٹھ تولہ پانی مین جوش دین کہ نصف رہجاے اور ہر روز بقدر بارہ تولہ کے استعمال کرین۔ ایضاً جفت بلوط دو درہم انیسون تین درہم زبیب مسلم سات درہم ہلیلہ سیاہ ہلیلہ زرد آملہ ہر واحد پانچ درہم خبث الحدید جو چند مرتبہ سرکہ تند مین بھگویا گیا ہو اور ہر مرتبہ بعد بھگونے کے توہ وغیرہ پر بھونا گیا ہو دس درہم آٹھ اوقیہ شراب ازوے کہنہ اور آٹھ اوقیہ پانی مین جوش دین جب نصف رہجاے نہار منہ سات روز برابر استعمال کرین۔ مٹی کھانے کی اشتہا کے علاج مین پہلے استفراغ اوسی خلط کا کرین جنکے سبب سے یہ شہوت پیدا ہوتی ہی اور یہ استفراغ بذریعہ اون ادویہ مقیئہ کے کرین جو ابھی معلوم ہوچکی ہے اور ہر ایک مریض کو واسطے مثل اوسکے طبیعت اور مزاج کے قوی اور ضعیف دوا مقیئ تجویز کرین مثلاً جو قی بعد تناول ماہی شور ہمراہ لوبیا اور شبت اور مولی کے ہوتی ہی یہ خفیف دوا ہی ورنہ اس سے زیادہ قوی اور اگر حاجت مسہل کی ہو یہ بھی کیا جائیگا۔ تربد اور حب بیخ اور ملح نطرونی سے استفراغ کرانا بھی نافع ہی خصوصاً اگر دیدان کے پڑنے کا ظن غالب ہو بعد ازان وہ ادویہ جنمین خبث الحدید پڑتا ہی کہ اونکا استعمال کیا جائیگا خواہ اور ادویہ جو قرابادین مین مندرج ہین۔ واجب ہے کہ مصطگی اور زیرہ اور اجوائن سے چبانے کی دوا طیار کرین کہ اسکو مریض چبا کر اسکا پھوک تھوک ڈالے۔ یہ بھی دوا ہی کہ دونون الایچی ہر واحد سے ایک درہم شکر سپید ہموزن دونون کے نہار منہ پھانک کر چند مرتبہ نیم گرم پانی تھوڑا تھوڑا پی لیا کرے۔ اور یہ بھی مجرب ہے ہلیلہ بلیلہ آملہ جوزجندم مصطگی الایچی بڑی اجوائن زنجبیل شہد ملاکر طیار کرین اور بقدر ایک جوزہ کے قبل طعام اور بعد طعام کے تناول کرین۔ عمدہ تدبیر اسوقت یہ بھی ہے کہ مریض کو

ڈ کرائی جاے اور اوسکے معدہ کے مزاج کی اصلاح کرکے بعد ازان خالص اور عمدہ مٹی لین اور پانی مین گھولین اور اوسمین اوسی دوائے مقیئہ یعنکا کوئی مزہ غالب نہو داخل کرین اور پھر اوسمین تھوڑا نمک جوگوارا ہوتا ہو کہ خوب مین سوکھا لین۔ اور مٹی کھانے والا التزام کرے کہ اسی مین سے بقدر مناسب کھایا کرے مگر اسکا خیال رہے کہ اس مجموعہ مین جو اوہ دوائے مقیئہ داخل ہین کسی دوا کے مقدار شربت سے زیادہ استعمال مین نہ آنے پاے بلکہ ایک مقدار شراب خواہ ڈیڑھ مقدار تک کا مضائقہ نہین پھر اس دوا کے کھانے کے بعد جو کچھ اوسنے کھایا ہو سب ڈ کی راہ سے گرادے گا خصوصاً اگر قی لانے کی دوا مثل کرنب وغیرہ کے اس مرکب مین داخل ہو کہ اوس سے اتنا زیادہ فائدہ ہو کہ مٹی کھانے سے اسکو بغض اور تنفر پیدا ہوگا۔ بعض لوگون نے کہا ہو نہایت نافع اشیاے محلوقات الٰہی سے واسطے دور کرنے خواہش مٹی کھانے کی یہ ہے کہ نہار منھ بچہ ہاے طیور کا گوشت بھنا ہوا کھایا کرے اور بعد غذا کے بھی بطور تنقل کے اسی کو تناول کرے۔ اجوائن کو بطور تنقل کے کھانا یہ اوس سے بھی زیادہ عجیب ہو اسی طرح ہمراہ بادام تلخ کے اجوائن کا استعمال۔ ایک قوم نے دعوی کیا ہو کہ اگر ایک اسکرجہ شیرج یعنے روغن کنجد کو تناول کرے یہ بھی مٹی کھانے کی خواہش کو قطع کردیگا۔ سزاوار ہے کہ اس مرض کی علاج مین ہم تجربہ پر اعتماد کرین اور قیاسی تدبیرات پر نہ متوجہ ہون (کہ معاملہ حوامل کا نازک ہے) مٹی کی جگہ انکو جوز گندم کی خورش اور نمکین اور شور اشیاء کا چوسنا اگرچہ سنگریزہ ہو سہی بھی نافع ہوتا ہے۔ چنہ کا نشاستہ خصوصاً نمک ملا ہوا بھی مجرب ہے۔ یہ بھی مجرب ہو کہ بوزہ بکٹھا یعنے نبیذ عنص آٹھ اوقیہ کو پکائین اور جب نصف رطل رہجاے صاف کرین اور سات روز شنارا وٹھہ کرپیا کرین۔ ایک مثقال مین پستہ اور زبیب قشمش یعنے کشمش بھی نافع ہے بعض لوگو نے تجربہ ہوا کہ شوربا جسمین چھوٹی چھوٹی مچھلیان اور پیاز اور کرویا اور زیت مغسول اور رافاویہ جیسے فلفل اور زنجبیل اور سداب اوسمین داخل ہون اسکے پینے سے۔ یہ نقل صحیح ثابت ہوا ہو کہ بشدت نفع ہوتا ہو ہمنے اوپر بیان کیا ہو تدبیر اوس شخص کی جسکی اشتہا ترش اور تیز چیزون کی ہوا اور شیرین اور چرب کو اوسکی رغبت نہو اور یہ بھی کہا ہو کہ زیادہ نجات دہندہ ایسے مریض کو قی کرنا ہے۔

بھوک کا بیان اور شدت گرسنگی اور جوع کلبی کا بیان اکثر گاہ جوع کلبی کا ہیجان بعد استفراغات اور حمیات متطاولہ یعنے دیرپا کے جو محلل بدن ہون ہوتا ہے ۲ اور کبھی جوع کلبی بسبب ضعف قوت ماسکہ کے جو تمام بدنین عارض ہو بھی پیدا ہوتی ہے سبب یہ ہو کہ جب ماسکہ ضعیف ہوجاتی ہو تحلل بافراط ہمیشہ رہتا ہو اور اسی تحلیل کی وجہ سے شوق بدل ما تحلل کا شدت سے ہوتا ہے ۳ کبھی شہوت کلبی بسبب حرارت مفرطہ فم معدہ کے پیدا ہوتی ہو کہ یہ حرارت بھی محلل رطوبات ہوکر مستدعی زیادتی بدل ما تحلل کی ہوتی ہو اوسوقت فم معدہ کی یہ کیفیت ہمیشہ ہوتی ہے جیسے گرسنہ ہو اور بسبب تواکثر پیاس ہی پیدا کرتا ہو اور بعض اوقات جب تحلیل بافراط ہوتی ہو گرسنگی بھی پیدا کرتا ہو۔ بھوک کی زیادتی یعنے جوع کلبی کی اکثر تو افراط حرارت سے تمام بدن کے اور اطراف بدن کی ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت اگرچہ بیوقت خاص فم معدہ مین ہو زیادہ خواہش پانی اور ترچیزون کی ہوگی جو مرطب ہون مگر جب یہ حرارت تمام بدن پر غالب ہوگی تحلیل رطوبات کرکے رگون کو محتاج بطرف چوسنے رطوبات کے ہر گھڑی اور پیہم کرتی ہے کہ اوسکا چوسنا سلسلہ وار فم معدہ تک بھی پہونچتا ہو کہ تقاضا اعضا کا مسلسل جمع ہوجاتا ہو۔ اکثر یہ حرارت خارج سے کسی ہوا وغیرہ کے بدنین لگنے سے پیدا ہوتی ہو جس ہوا مین گرم کے پہونچنے سے تخلخل بدنین پیدا ہوجاے اور تحلیل کی اجابت یعنے قبول کرنے کی حالت زیادہ ہو اور اسیوجہ سے حاجت دائمی بدل ما تحلل کی پیدا ہو ۴ کبھی زیادہ تخلخل اور ڈھیلا ہونا بدن کا بس تنہا ہی مامر

باعث جوع کلبی کا ہوتا ہی جسوقت کہ اس بدن مین حرارت اندرونی منضجہ اور محلّلہ ہوا ور خاص کرکے جب بیرونی حرارت خواہ معین ہو یا ضعف ماسکہ کا بھی ایسے ڈھیلے بدن مین موجود ہو۔ پانچوین کبھی شاذ و نادر بسبب نزلات کے سرکی بھی جوع کلبی پیدا ہوتی ہی۔ چھٹے اور کبھی بسبب دیدان یعنے چھوٹے چھوٹے کیڑے خواہ حیات یعنے بڑے بڑے کیڑے کی جوع کلبی پیدا ہوتی ہے کہ یہ کیڑے بہت جلد کھانے کی چیزون کو کھا لیتے ہین اور ساری غذا انھین کی خورش مین آکر تمام بدن اور معدہ کو گرسنہ اور بھوکا چھوڑ دیتے ہین اوسوقت معدہ مین تقلص اور سمٹنا اوسی طرح کا پیدا ہوتا ہی جیسے گرسنگی مین ساتوین کبھی بسبب کسی غلط ترش سوداوی ہو خواہ ترش بالغم یہ مرض پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ یہ غلط فم معدہ مین دغدغہ پیدا کرتی ہی اور جو کیفیت بروقت امتصاص عروق کے پیدا ہوتی ہی وہی اسوقت بھی عارض ہوتی ہی کہ تقاضا غذای جدید کا بنا رہتا ہے خصوصًا ایسی غلط کو یہ امر لازم ہوتا ہی کہ خون مین تکاثف پیدا ہوتا ہی اور سمٹ جاتا ہی یعنے اوسکی مقدار بوجہ تکاثف اور تقلص کے گھٹ جاتی ہی لہذا منفذ مین رگون کے مثل خلا کے ایک کیفیت پیدا ہوتی ہی کہ جسکی خاصیت مص کرنے اور جذب کرنے کی ہی یعنے خلا جذّاب ہی۔ ایضًا چونکہ غلط حامض بہ سبب اپنی تقطیع اور دباغت یعنے تصفیہ اخلاط کے بالزوجت اخلاط کو جو مخالف اشتہا کے ہین فم معدہ سے خارج کر دیتی ہے اسلیے کہ میل طبیعت بروقت حصول ایسے اخلاط لزجہ کے طرف دفع کرنے کے زیادہ ہوتا ہی بہ نسبت جذب کے اور جب دفع زیادہ ہوا جوع ضرور پیدا ہوگی۔ ایضًا چونکہ لیف مستطیل معدہ کا متحرک ہونا تکاثف اور سمٹنے کیطرف زیادہ ہوتا ہی اور یہ وہی کیفیت ہی جیسے بروقت چوسنے عروق کے اور حرکت قوّت جاذبہ کی پیدا ہوکر گرسنگی پیدا کرتی ہے۔ سردی مین جیسے برف زار وغیرہ کے مسافرون کو جو قسم جوع کلبی کی عارض ہوتی ہی جائز ہے کہ ازین قبیل ہو یعنے بسبب غلط حامض وغیرہ کے آٹھوین غلبہ اسباب محرکہ اشتہا اور جوع کی بیماری بھی ہی کہ باقراط تحلیل کرتی ہی اور رطوبات کو بطرف خارج بدن کے جذب کرتی ہے اور یہ رطوبات جو بطرف خارج کے جذب ہوتے ہین انبساط حرارت کو بطرف خارج کے تابع ہوتے ہین (اور انبساط حرارت کا خارج مین ہونے سے داخل بدن مین وہی کیفیت پیدا ہوگی جو بحالت گرسنگی پیدا ہوگی اسلیے کہ تحلیل رطوبات کے ہمراہ انبساط حرارت ہوتا ہے) یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ شہوت کلبی سے اکثر بولیموس تک نوبت پہونچتی ہی اور سبات اور موت واقع ہوتی ہی علامات جو قسم جوع کلبی کی بعد استفراغات اور امراض محلّلہ کے ہوا وکا پہلے موجود ہونا اسپر دلیل ہوگا اور اوسکے ساتھ ہی یہ علامت بھی ہوگی چونکہ طبیعت اکثر اوقات بعد ایسے استفراغات کے گشادہ نہین ہوتی یعنے وہ کشادگی اور سیری جو جا ہیے اس وقت ہرگز نہین ہوتی اسلیے کہ بدن غذا کی تری کو اپنی طرف زیادہ کشش کرتا ہی بسبب افراط یبوست بدنی کے جو بعد استفراغات پیدا ہوجاتی ہی اور جب تری غذا کی سب کچھ گئی تو ثقل غذا کا سوکھا اور بمقدار قلیل رہجاے گا اور جو ذریعہ (یعنے رطوبت) تغذیہ کا ہی اوسکے نہونے سے اب غذا بدن کو نہ پہونچے گی لہذا عروق کا جذب اور امتصاص بنا رہیگا علامت اوس جوع کلبی کی جو بُرودت سے عارض ہو پیاس مین کمی اور گرانی اور نفخ کی زیادتی اور جملہ علامات مزاج بارد معدہ کے اور انھین علامات مین سے ہوا محیط بدن علیل کا سرد ہونا۔ اور علامت اوس جوع کلبی کی جو حرارت فم معدہ سے عارض ہو یہ ہے کہ پیاس قوی ہو اور قے ترش ہوا کرے اور طبیعت مین اکثر قبض رہے اور جملہ علامات مزاج حار جیسے دخانی ڈکار وغیرہ۔ اور علامت اوس جوع کلبی کی جو ضعف ماسکہ تمام بدن یا فقط معدہ کی قوّت ماسکہ کے ضعیف ہونے سے پیدا ہو یہ ہی کہ براز خام برآمد ہو اور ذرب پیدا ہو

اور جملہ علامات جو مناسب ضعف ماسکہ کے اوپر مذکور ہو چکے۔ علامت اوس جوع کلبی کی جو بسبب کثرت تحلل بدنی کے پیدا ہوتی ہے جو اوپر گذر چکی اور کتاب اوّل یعنی کلیات مین جو اسباب تحلل کے بتفصیل لکھے ہین اور ایک علامت یہ بھی ہے کہ اسوقت ہضم مین آفت نہوگی و منجملہ اسباب تحلل کے حرارت ہوائے محیط بدن کی بھی ہے۔ اور بیخوابی وغیرہ کا موجود ہونا۔ علامت اوس جوع کی جو بسبب خلط حامض کے پیدا ہو خواہ اینکہ خلط سودا سے عارض ہو یہ ہے کہ پانی کی خواہش کم ہو اور ڈکار ترش آوے اور جملہ علامات مناسب اسی کے جو ہین۔ علامات نوازل کے جو سر سے اوتر کے جوع کلبی پیدا کرین وہی ہین جو باب امراض راس مین بیان ہو چکین۔ علامت و بدان کی وہی ہے جو اپنی جگہ مذکور ہو چکی اور آیندہ بھی و بدان کے باب مین ہم بیان کرینگے۔ علاج وہ جوع کلبی جو برودت سے عارض ہو اور فضلہ بلغمی سے اوسکے علاج مین تنقیہ شہورا و مسخنات معدہ کا استعمال کرنا واجب ہے اور شراب بمقدار کثیر جس مین عفوصت نہو اور نہ ترشی کسیقدر ہو اور مریض کی خواہش اوسکی طرف ہو جاتی ہے کہ نہار مُنھ اوسے پلائین کہ یہ علاج مناسب نافع ہے ہان اگر اسہال بھی ہمراہ جوع کلبی بارد کے ہو اوسوقت ایسی شراب کیا بلکہ جملہ مشروبات سے بچانا چاہیے اسلیے کہ اگر شراب قابض پلائی جاے تو جوع کلبی مین زیادتی ہوگی اور تلخ شراب سے اسہال کی زیادتی ہوگی۔ غذا اونکی چرب اور گرم مزاج ہونی چاہیے جیسے گوشت کوہان شتر کا اور زیت اگر ترش نہوا ہو یہ بھی نافع ہے اور بکٹھا پن بھی اوسمین نہو۔ جو زیارت یعنے وہ غذا جو گوشت اور روٹی اور دودھ اور شکر وغیرہ سے بے مصالحہ بخیہ کیجاے بھی انکو نافع ہے زردی بیضہ جو خوب بریان ہو جاے بعد طعام کے انکو کھلانی چاہیے اور جملہ اشیاے ترش اور کل بکٹھی چیزون سے انکو بچانا واجب ہے اور جوارشات خوشبو جیسے جوزی اور جوارش نارمشک خصوصاً اگر اسہال بھی ہو انکو مفید ہے سونٹھی مالش جسکو دھورہ کہتے ہین مشک اور لاذن سے کرنی چاہیے۔ جبۃ الخضرا یعنے بُن جس سے قہوہ بناتے ہین نہار مُنھ انکو پلانا بہت نافع ہے اور مجرب ہو چکا۔ جو قسم جوع کلبی کی بسبب ضعف قوت ماسکہ کے عارض ہو ہیں اگرچہ اکثر یہی ہے کہ ماسکہ مین ضعف بسبب برودت کے پیدا ہوتا ہے مگر کبھی ہر ایک قوی سودا مزاج سے بھی قوت ماسکہ مین ضعف آجاتا ہے اور جو شخص اس امر کا منکر ہے کہ اور کسی قسم کے سودا مزاج سے قوت ماسکہ ضعیف نہین ہوتی اوسکے قول کیطرف ہرگز التفات نہ کرنا چاہیے اور ہم عنقریب اوسکے کلام کو باطل کرینگے بلکہ واجب ہے کہ پہلے اوس سودا مزاج کو خوب دریافت کرین جو سبب ضعف ماسکہ کا ہوا ہے اور بعد ازان علاج بالصد کرین۔ اکثر ضعف ماسکہ کے ہمراہ رطوبت ضرور ہوتی ہے ایسے لوگون کو جوارش جوزی زیادہ مفید ہوتی ہے۔ پھر اگر طبیعت ان لوگون کی زیادہ نرم ہو لازم ہے کہ اوسکے حبس کی تدبیر کرین اسلیے کہ حبس کرنے مین طبیعت کی اس مرض کا بھی علاج قوی ہو جاتا ہے۔ اور جس شخص کو یہ مرض بعد حمیات اور استفراغات کے عارض ہوا ہو اوسکو ایسی غذا دینی چاہیے جو فم معدہ مین دیر تک ٹھہرے اور حریرہ غذائین جو روی الجوہر نہون جیسے روغن بادام ہمراہ شکر کے اوسکے واسطے تجویز کرنی مناسب ہونگی اور ظاہر بدن کی اونکی تکثیف مسام کرنی چاہیے اور اسیطرح علاج اوس شخص کا بھی ہے جسکو یہ مرض بسبب کثرت تحلل کے عارض ہوا ہو۔ واجب ہے ایسے مریض جوع کلبی کے لیے مسخنات اور اشربہ تجویز نہ کیے جائین بلکہ غذاہاے بارودہ اونکو کھلائی جائین اور نطولات خارج بدن مین ایسے مستعمل ہون جن سے انسداد مسام پیدا ہو جیسے روغن آس خصوصاً قیروطی بنا کر مالش کرنی خواہ سویا جو سرکہ مین ترکیا ہوا اور سرد پانی سے نہانا بشرطیکہ نزلہ وغیرہ کوئی مانع نہو اور غذاے سرد وہی اچھی ہے جو غلیظ اور بالزوجت ہو جیسے بطون جانوران اور

سرکہ مین بجھتہ کی ہوئی غذا اور رجیہ کی غذا جو حب الفقد سے مرکب ہون۔ باخمیر کے روٹی جو قبل ہوتی ہو وہ بھی کھلانی چاہیے۔ اور جب ایسی تدبیرون ہی کسیقدر نفع پیدا ہو برابر کرنی چاہیے اور رفتہ رفتہ بتدریج اسکو ترک کرکے غذاے معتدل کی طرف آنا چاہیے مگر پھر بھی زمانۂ استعمال مین ایسی خراب غذا کی جو مخرب معدہ صحیحہ کی ہو اور بضرورت مرض اسکا استعمال جائز کیا گیا ہے۔ اوسکے ضرر آیندہ سے بچانے کی بھی رعایت رہے۔ اسیطرح علاج اوس شخص کا جو مرض جوع کلبی مین بسبب تخلخل بدن کے مبتلا ہو جسکو یہ مرض سبب دیدان کے عارض ہو خواہ حیات کے پیدا ہونے سے واجب ہو کہ پہلے اون کیڑون کے مارنے کی اور اونکے اخراج کی تدبیر ویسی کرین جسکو ہم باب دیدان مین لکھتے ہین اور غذاہاے سرد اور غلیظ سے اونکو غذا دین اور روٹی پانی مین بھگو کر خواہ گلاب مین بھگو کر اوسکو کھلائین اور گوشت مرغ خواہ مچھلی جو بخوبی گل بجاے یعنے کسیقدر سخت باقی رہے مگر خام بھی نہو وہ بھی کھلانی چاہیے اور فواکہ قابضہ کا استعمال بھی جائز ہے۔ اگر جوع کلبی بسبب قرش بلغم کے ہو واجب ہو کہ ایسے مریض کو وہ غذا کھلائین جنمین صعتر اور رانی اور فلفل وغیرہ داخل ہو اور شد اور لسن اور پیاز اور اخروٹ اور بادام تلخ اور حریف اشیا اور حریف جیسے مرغ کی چربی وغیرہ اوسے دینی چاہیے۔ بعض چیزین تو اوسکو بغرض تسخین کے دیجاتی ہین اور یہ اوویہ حارہ سے حاصل ہو گی جو مذکور ہوچکین اور بعض اشیا اسکو بغرض تعدیل حموضت کے دیجاتی ہین اور یہ تعدیل غذاہاے حریف سے پیدا ہوتی ہے۔ جو بیمار قوی ہو کہ اسمال کی برداشت کرسکے اوسکو مسہل دینا بعد استعمال ادویۂ ملطفہ کے جائز ہو اور مسہل اسکا ایارج سے کرنا چاہیے جسکی قوت مسہلہ تربد اور غاریقون وغیرہ سے بڑھائی جاتی ہو اور بعد مسہل کے حریف غذاؤن کا استعمال کیا جاے۔ صبیان یعنے لڑکے جسوقت اونکے معدہ کی تلطیف پیاز اور لسن وغیرہ سے کیجاے اور غذاہاے ملطفہ بھی انکو دے چکین لازم ہے کہ پھر ہمیشہ آب گرم انکو پلایا جاے بعد تدبیر ملطفات کے بس یہی تدبیر ایسی ہے جو انکے اخلاط کو معدہ سے دھوڈالے گی اور ضرورت مسہل وغیرہ کی نہو گی۔ جو قسم جوع کلبی کی بسبب سودا کی ریزش دائمی کے ہو بیشتر ایسے بیمار محتاج فصد باسلیق کے دست چپے ہوتے ہین اگر خون کی اونکے بدن مین کثرت ہو اسلیے کہ بوجہ کثرت خون کے رسوب سودا بھی اونکے بدن مین زیادہ ہوتا ہے اور طحال مین ورم بھی پیدا ہوتا ہے (اور جب بذریعۂ فصد کے خون کم کیا جائیگا تو سودا کی بھی کمی ہو گی پس انصباب بھی کم کریگا۔) اونکے اخلاط کے استفراغ مین وہی قواعد ملحوظ رہین جو قانون عام مین مذکور ہو چکے اور قرش اور قابض چیزونکو قطعاً چھوڑ دین بیشتر حجامت کرانی بھی کبھی ان لوگونکو مفید ہوتی ہے کہ خاص مقام طحال پر کیجاے۔ جو قسم جوع کلبی کی بسبب حرارت کے ہوتی ہے اوسکا علاج اونھین قواعد سے کرنا چاہیے جو معلوم ہو چکے اور غذاہاے لطیفہ اور کگڑی اور تربوز اور قرع یعنے کدو وغیرہ اور ہواے گرم سے بھی اجتناب کرنا چاہیے جوع جسکا نام بولیموس ہے اور بنام جوع بقری مشہور ہے اور اوس سے پہلے جوع کلبی پیدا ہوتی ہے بس اشتہا بعد اوسکے باطل ہو جاتی ہے اور کبھی بعد جوع کلبی کے نہین ہوتی بلکہ پہلے سے بالکل اشتہا باطل ہو جاتی ہے بولیموس کے معنے یہ ہین کہ سب اعضا گرسنہ رہین اور غذا کے محتاج ہون اور معدہ کو غذا سے بے پروائی ہو اور مانع تناول غذا کا ہو۔ بیشتر بولیموس مین نوبت غشی کی پہونچتی ہے اور رگین خالی اور معدہ غذا کا روکنے والا ہوتا ہے اور کارہ یعنے بیزار ہوتا ہے کبھی اکثر مسافرون کو جو سردی کی ایذا پہونچتی ہے اور اونکے معدون مین بوجہ برودت شدید کے تکثیف مسام عارض ہوتا ہے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہے سبب اوسکا سوء مزاج جو قاتل قوت حس اور قوت جذب کا ہوتا ہے کبھی یہ مرض

بسبب اغلاط کے جو خوشی پیدا کرنے والے ہین اور نم معدہ کو جلا دیتی ہین اور لیف ہین نم معدہ کے وہ مادہ ڈوبے ہوے ہون اور دفع کیطرف اونکی حرکت ہوتی ہو اور جذب ناگوار الغرض ایسے اغلاط سے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہی اور علامات کی شناخت اوسی طرح سے کرنی چاہیے جو مکرر بیان ہوے اور قانون عام سے بھی اوسکی شناخت ہوسکتی ہر علاج بالکل اشتہا کے ساقط ہوجانے کا جو علاج ہو وہی اس مرض کا بھی ہو اور مختصر یہ ہو کہ طعامہاے مشہیہ جسکے سونگھنے سے اشتہا پیدا ہوتی ہو اور مقوی معدہ کے ہین جیسے چوزہ ہاے بریان کباب کرکے سونگھانا اور نواکہہ مشہو کا سونگھانا اور خوشبو جیسے عطر اور پھول وغیرہ کا سونگھانا کہ جنمین کسیقدر قبض بھی ہوتا کہ قوت کو جمع کرے پس تحلیل نہو سکے۔ اور روٹی سے خوشبو شراب مین ڈبو کر کھلائی جاے اور اچھی طرح خواہ جرعہ جرعہ نبیذ ریحانی پلائی جاے خصوصاً اگر اوسمین کافور کی آمیزش ہو حار مزاج مریض کی واسطے یا عود اور مشک ملا کر ایسے مریض کو جو حار مزاج نہو۔ شراب سوسن بھی اس مریض کو مفید ہی اگر سبب مرض حرارت نہو۔ ہاتھ پاؤن ان بیمارون کے باستواری اور سختی سے باندھنا یہ بھی عمدہ علاج ہے اور نیند کو روکنا چاہیے کہ سونے نہ پائین اور اگر اونگھنے لگین چٹکیان وغیرہ لیکر خواہ کوئی اور شئی چبھو کر انکو ایذا دیجاے کہ سونے نپائین یا کسی ناخن وغیرہ کو زیادہ تراشنے کی ایذا دہی خواہ باریک باریک لکڑیان جیسے جھاڑو یا نیب کی سینکون سے انکو آہستہ آہستہ مارنے سے چوٹ کی ایذا ہو بچائی جاے تاکہ بوجہ درد کے نیند نہ آے اور اسقدر چوٹ بھی نہ لگے کہ بدن کو فتہ ہوجاے اور یہ سب تدابیر اوسوقت کرنی چاہین کہ مرض بوجہ حرارت کے پیدا ہوا ہو۔ منجملہ اون چیزون کے جو انکو مفید ہی نان خشک لے کر مسوس خواہ اور تر چیزون خوشبو مین اچھی طرح ملکر انکے معدہ پر ضماد کرین خصوصاً غشی کی حالت مین اور اونمین خوشبو چیزون سے بترکیب بالا انکمید بھی کرنی چاہیے اور مراہم خوشبو جیسے مرہم صندل اور مرہم مورد سے بھی نفع ہوتا ہی۔ کبھی اون کے معدہ پر ادویہ قلبیہ جو خوشبو ہین اونکا ضماد کرین بھی نافع ہوتا ہی۔ دھونی بخورات عنبر یہ کی بھی کبھی کیجاتی ہے۔ مفاصل پر انکے وہ ضماد جو گلاب اور آب آس اور مسوس کافور اور مشک اور زعفران اور عود اور سک اور گل سرخ سے طیار ہو لگایا جاتا ہے اور اونکے گرم کرنے کی تدبیر ایسی کہ تمام بدن گرم ہو کرنی چاہیے بشرطیکہ برودت سے یہ مرض پیدا ہوا ہو۔ اور تبرید بدن کی اگر بسبب حرارت کے مرض پیدا ہوا ہو کرنی چاہیے۔ اور اگر غشی اوپر طاری ہو جو تدبیرین ازالہ غشی کی ہم نے لکھی ہین اونکو کرنا چاہیے اور سرد پانی فوراً اونکے چہرہ پر چھڑکنا اور ہاتھ پاؤن کی سخت بندش اور قدم اور پاؤن کے تلوون مین کوئی شئی چبھونا جس سے اونکی آگہی اور شعور مین ایذاے بدنی کے اثر پیدا ہو اور کانون مین اونکے زور زور سے آواز پکارنا یہ سب امور ازالہ غشی کے جو اوپر اچھی طرح مذکور ہوے کرنے چاہین اور جب غشی سے افاقہ ہو روٹی شراب ریحانی مین بھگو کر کھلائی جاے۔ اور اگر اونکے معدہ مین خلط مراری خواہ کوئی رقیق خلط ہو بقدر دو چمچہ سکنجبین اور ایک مثقال ایارج یا اس سے کم بشرطیکہ ضعف ہو کھلائی جاے۔ اور اگر برودت باافراط ہو تریاق اور سنجر نیا اور دمر نا اور معجون اصطخیقون اور جوارش بزوری کھلائی جاے کہ یہی ادویہ نافع ہین جوع معشی کہ جسمین بسبب شدت گرسنگی کے غشی پیدا ہوتی ہی اسکا طریقہ یہ ہو کہ مریض جسوقت بھوکھا ہونا ہر بیتاب ہوجاتا ہی اور اگر ذرا سی دیر غذا دینے مین ہو فوراً اوسے غش آجاتا ہی اور قوت اوسکی ساقط ہوجاتی ہی بسبب اس مرض کا حرارت قوی اور بشدت ضعف فم معدہ کا ہوتا ہی علاج اس مرض کا قریب علاج بولیموس کے ہی اور تمام قواعد اوسکے علاج کے ابھی اوپر کی فصل مین گذر چکے اور اوجاع معدہ کے باب مین بھی مذکور ہوے اور خلاصہ اون سب کا یہ ہو کہ اوسکے علاج تین

قسم کے ہوتے ہین ایک تو وہ تدبیر جو بروقت غشی کے کرنی چاہیے جسکا بیان باب غشی مین بخوبی ہوچکا اور دوسری تدبیر جبکہ غشی سے اوسکو افاقہ ہو اور وہ تدبیر یہ ہے کہ روغن کسی شراب باردمین گھولکر کھلائی جاے خواہ شراب نواکہ باردہ مین اور بعد ازان وہی جملہ تدابیر جو باب بولیموس مین مذکور ہوئی ہین عمل مین لائی جائین اور تیسری قسم اوسکے علاج کی وہ ہے جو قبل از غشی کیجاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ زیادہ سونے سے اونکو روکنا چاہیے اور غذا دینے مین تاخیر نہو اور جو غذا اونکو دیجاے بالفعل بھی برف وغیرہ سے سرد کرکے دیجاے اور جملہ تدابیر جو باب اوجاع معدہ حارہ مین مذکور اور مناسب اسی مرض کے ہین عمل مین لاے جائین عطش کا بیان کثرت پیاس کی اور اوسکی شدت کبھی بسبب معدہ کی حرارت کے خصوصاً فم معدہ کی حرارت سے پیدا ہوتی ہے (۲) اور کبھی یہ حرارت التہاب جمیات مین عارض ہوتی ہے اسقدر کہ بعض اسکے مریض پانی پیتے چلے جاتے ہین اور کسیطرح سیراب نہین ہوتے تا اینکہ بہت جلد پانی پیتے پیتے مرجاتے ہین۔ (۳) کبھی یہ حرارت شراب قوی اور گنہ کے پینے سے پیدا ہوتی ہے خواہ کسی گرم گرم غذا کھانے سے یا ایسی غذا کھانے سے جسکی تاثیر گرم ہو جیسے ہینگ اور لہسن اور اکثر بعض آدمی شراب گنہ پینے کے بعد بسبب التہاب اور کرب اور تشنگی کے مرجاتے ہین (۴) کبھی یہ حرارت شور اور نمکین پانی پینے سے پیدا ہوتی ہے دریاے شور کے پانی سے اسقدر پیاس مین زیادتی ہوتی ہے کہ اوسکی تلافی بعض اوقات ہرگز ہو نہین سکتی (۵) کبھی یہ حرارت بسبب ایسی ادویہ خواہ اغذیہ کے پیدا ہوتی ہے جنکی تاثیر پیاس پیدا کرنے کی بسبب استعمال کے ہوتی ہے یا بنظر استعمال کے اسکے یہ معنے ہین کہ طبیعت بدنی اوس غذا یا دوا کے کھانے کی خواہشمند ہو جیسے نمکین چیز کے معدہ مین ہونے سے مقتضاے طبعی یہ ہوتا ہے کہ یہ دھوجاے خواہ قطع شور سے [illegible] اور استعمال کے معنے یہ ہین کہ طبیعت اوسکی رقیق ہونے کی خواہشمند اسوجہ سے ہوتی ہے کہ اسکے اجزاے لزج [illegible] جدا جدا ہوجائین اور پھیل جائین اور اونمین سیلان پیدا ہوجاے اور یہ خواہش بروقت تناول شی لزج کے ہوتی ہے کبھی پیاس کسی شی غلیظ کے استعمال سے بھی پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت غریزی اوسکے رقیق کرنے کیطرف زیادہ متوجہ ہوتی ہے نمکین اور باشوریت مچھلی مین یہ تینون عیب یکجا ہین کہ شور بھی ہے اور بالزوجت بھی اور غلیظ بھی ہے (۶) کبھی پیاس بسبب یبوست معدہ کے پیدا ہوتی ہے (۷) کبھی بسبب بلغم شور کے جو معدہ مین ہے خواہ بلغم شیرین یا صفراے تلخ کے بھی پیاس کی شدت ہوتی ہے (۸) کبھی بسبب ایسی رطوبات کے جنمین جوش اور غلیان ہو بھی تشنگی پیدا ہوتی ہے (۹) کبھی بسبب شرکت اوراعضا کے بھی تشنگی پیدا ہوتی ہے جیسے وہ پیاس جو دیابیطس مین ہوتی ہے اور یہ مرض امراض گردہ مین سے ہے باب امراض گردہ مین اسکا بیان کیا جاے گا۔ (۱۰) کبھی یہی قسم شرکت اعضاے دیگر سے پیاس پیدا ہونے کے بسبب اون سدون کے ہوتی ہے جو درمیان معدہ اور جگر کے پڑگئے ہون اور یہ ایسے سدہ ہوتے ہین کہ پانی کی رسائی اور نفوذ کو معدہ سے تمام بدن مین روکتے ہین لہذا پیاس مین سکون نہین ہوتا اگرچہ کتنا ہی زیادہ پانی پیا جاے اور یہ پیاس جسطرح کہ استسقا اور قولنج مین عارض ہوتی ہے (۱۱) کبھی پیاس شرکت سے جگر کی پیدا ہوتی ہے جب جگر مین حرارت آجاے خواہ ورم پیدا ہو خواہ زیادہ برودت ایسی پیدا ہو کہ جذب غذا اور مدد رطوبات کا نکرسکے (۱۲) اور بشارکت ریہ کے بھی پیدا ہوتی ہے جسوقت ریہ مین حرارت زیادہ آجاے اور بشرکت قلب اور معاصائم اور مری اور فلاغم یعنے لوزتین اور لہاۃ وغیرہ کے بھی جسوقت ان اعضا مین جفاف اور خشکی اپنے رطوبات کی پیدا ہو اوسوقت بھی تشنگی غالب ہوتی ہے اسلیے کہ ان اعضا مین قبض اور کھچاو پیدا ہوتا ہے خواہ جسوقت

امتناع من پیاس

سخونت زیادہ ان اعضا مین پیدا ہو (۱۳) کبھی بسبب امراض دماغ مثل سرسام حار اور مانیا اور قطر کے بھی پیاس عارض ہوتی ہے۔ زیادہ تر شدید اقسام عطش مین جو بشرکت اور اعضا کے ہوتی ہی وہی ہی جو فم معدہ سے ہیجان کرے اور اوسکے بعد وہ قسم ہے جو مری ہی اوسکے بعد وہ ہی جو قعر معدہ سے اوسکے بعد شدت اوس پیاس کی ہی جو حرارہ کی شرکت سے ہو اوسکے بعد وہ پیاس جو شرکت جگر سے ہو اوسکے بعد جو شرکت معا رصائم سے ہو (۱۴) کبھی تمام بدن کی شرکت سے پیاس پیدا ہوتی ہے جیسے پیاس حمیات کی خواہ بحران امراض کی پیاس اور آخروق اور سہل کی پیاس اور جیسے وہ پیاس جو اون سانپون کے کاٹنے سے پیدا ہوتی ہی جنکی تاثیر پیاس بڑھانے کی ہی اسلیئے کہ ایسے سانپون کے کاٹنے سے مارگزیدہ کی یہ حالت ہوتی ہی کہ ہر وقت پانی پیا کرتا ہی اور کسی طرح سیراب نہین ہوتا تا اینکہ مرجاتا ہی اور اسی طرح وہ بھی پیاس ہی جو ایسے مشروبات کے پینے سے عارض ہو جنمین سانپ کے اقسام گزکر مرگئے ہون خواہ کسی طعام اور غذاے دیگر مین خاصیت تشنگی پیدا کرنے کی ہو۔ یا جسطرح بعد استفراغات جو مسہلات اور ذرب مفرط کے بعد پیاس ہوتی ہی وہ بھی بشرکت تمام بدن کے ہوتی ہے دواے مسہل کے پینے والے پر اکثر تو یہی ہی کہ بروقت عمل کرنے دواے مسہل کے اوسکو پیاس لگتی ہی اور جب یہ پیاس اٹھاتی ہی معلوم ہوتا ہے کہ ابھی دواے مسہل کا عمل ہو رہا ہی (اور جب اچھا تنقیہ ہوجاے پھر پیاس معلوم ہوگی) کبھی مسہل پینے والے کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وقت عمل مسہل سے پہلے اور نیز عمل دوا کے بعد بھی پیاس معلوم ہوتی ہی عمل دوا سے پہلے پیاس لگنے کا سبب یہ ہے کہ دوا کی حرارت خواہ حرارت معدہ یا ہیوست معدہ سے یہ پیاس معلوم ہوتی ہو اور عمل دوا کے بعد ان امور کی اضداد یعنے برودت دوا خواہ معدن کی برودت اور رطوبت جب خارج ہوچکے تو پیاس معلوم ہوگی۔ اسیطرح جس شخص کا معدہ گرم یا خشک ہو اور دوا ے حار اوسے پلائی جاے اور پیاس معلوم ہو یقین کرنا چاہیے کہ اب دوا ے مشروب نے اپنا عمل کیا ہے اور جس کا معدہ بارد خواہ رطب ہو اوسکو بعد دوا ے حار پلانے کے پیاس جسوقت معلوم ہو یقین ہوگا کہ دوا کے اثر کرنے کو دیر ہوچکی۔ کثرت کلام اور ریاضت خصوصاً گانے والے کی ریاضت اور تعب سے بھی پیاس کا غلبہ اور ہیجان ہوتا ہی گرم غذاؤن مین کھاکر سو رہنا اس سے بھی پیاس کی شدت ہوتی ہو لیکن اگر سرد غذا کھاکر سو رہنے کا اتفاق ہو ایسی نیند سے پیاس مین سکون پیدا ہوتا ہی جسوقت امراض حارہ مین زیادہ پیاس کے ہمراہ بیس شدید عارض ہو یہ نہایت خراب علامت ہے علامات جو پیاس سوء مزاج ہاے مذکورہ سے پیدا ہوتی ہے اوسکی شناخت وہی ہی جو ابواب سابقہ مین اچھی طرح معلوم ہوچکی اور وہ ابواب جامع مین ایسے بیانات کے جنمین غیر مادی سوء مزاج اور مادی دونون کا بیان ہوا ہے اور مادی مین تلخ مادہ اور شور اور بورقی اور شیرین کا خواہ جس مادہ کے جوش اور غلیان سے پیاس کی زیادتی ہو سب کا اچھی طرح مذکور ہوچکا ہے۔ جو پیاس بسبب معدہ کے ہو اوسپر کبھی تلئین طبیعت دلیل ہوتی ہی اور جو پیاس بسبب یابطن کے ہو اور ایسی ہو کہ ہر چند پانی پیتا جاے اور پیاس نہ بجھے بلکہ ادھر پانی پیا نہین کہ پیشاب کا خطرہ ہوا اور پیشاب کی راہ سے وہ پانی نکل گیا اور پھر پیاس ویسی ہی کی ویسی پھر لگنی رہے پس یہ کیفیت ہوگی کہ پیاس اور دورہ پیشاب کرنے کا دو متلازم اور ہم نوبت ہون یعنے جب پیاس لگے ضرور پیشاب بھی اور جب پیشاب ہو ضرور اوسکے بعد پیاس بھی لگتی ہو۔ علامت اوس پیاس کی جو بسبب تناول خواہ استعمال اور مباشرت اسباب معطشہ کے پیدا ہو پہلے ان اسباب کا موجود ہونا ہی۔ علامت اوس پیاس کی جو بمشارکت اور اعضا کے ہو پس اگر بشرکت ریہ کے خواہ قلب کے ہو ایسے لوگون کو ہواے بارد سے سکون ہوتا ہی اور بیداری اونکو نفع دیتی ہے اور نیند سے

پیاس مین زیادتی ہوتی ہی اور کبھی تھوڑے تھوڑے پانی سے کلی کرنی بھی ایسی پیاس کے بجھانے مین زیادہ موثر ہوتی ہی اور اوسکی بھڑک کو مٹا دیتی ہی بہ نسبت یکبارگی پینے کے بلکہ اکثر یکبارگی پینے سے فضول کا انجماد ہوتا ہی اور انجماد کے بعد سخونت پیدا ہو کر پھر دوچند سہ چند پیاس کو بڑھاتی ہی اور اگر پیاس کو ٹالتے رہین اس سے بھی زیادہ ہوتی ہی اور جسطرح ابتدا مین پیاس ٹالنے سے نفع ہوتا تھا اب مضر ہوتا۔ جسکو پیاس مری کی جفاف اور خشکی سے لاحق ہوئی ہو اور تھوڑی بھی ہو یعنے وہ خشکی مری کی خواہ وہ پیاس زیادہ ہو اور ضعیف ہو تو ایسے شخص کو نوم بسبب پیدا کرنے ترطیب اندرونی اعضا کے مفید ہوتی ہی اور آرام اور ترک کلام بھی مفید ہوتا اوسکی نشانی ہے اور اگر حرارت مری سے پیاس پیدا ہوئی ہو بیداری سے نفع پاتا اوسکی علامت یہ ہے۔ جو پیاس مشارکت سے جگر کی ہو شناخت احوال جگر کی حرارت جگر خواہ بہ درست مزاج جگر سے ہو خواہ اوسکے ورم گرم اور غیر حار ورم سے شناخت کیجاتی ہی علاج ہر ایک قسم اسباب عطش کا اپنی ضد سے علاج پذیر ہوتا ہی۔ ریہ کی پیاس یعنے ریہ کی شرکت سے جو پیاس ہو ہوا سرد سے اوسکا علاج کرنا چاہیے اور اکثر سکون اس پیاس مین فقط زبانیر سرد پانی چھوڑنا فطول خواہ مضمضہ کے طور سے مفید ہوتا ہی۔ جس شخص کو ایام روزہ داری خواہ فاقہ کرنے کی اوقات مین خوف تشنگی کا ہو پانی باقلا اور چینے کا ترک کر کے سرکہ ہمراہ زیت کے تناول کرے اور باقلا اور سخود کو قطعاً ترک کر دے کہ یہ دونون پیاس مین زیادتی پیدا کرتے ہین۔ جس شخص کو پیاس بسبب کثرت استفراغ عارض ہوا اوسکو اسقدر صبر کرنا لازم ہی کہ اوسکا ہضم قوی ہو جاے۔ پیاسے کو لازم ہے کہ شراب کثیر دفعۃً نہ پیا کرے اور نہ زیادہ سرد پانی کا استعمال کرے ورنہ وہ حرارت ضعیفہ جس مین اسی پیاس کی وجہ سے ضعف آگیا ہی بالکل فنا ہو جاے گی۔ رطوبات کا قذف یعنے نکل جانا اس سے بھی کبھی پیاس مین شدت ہوتی ہی اور شراب تفاح ہمراہ گلاب کے اسمین سکون پیدا کرتی ہی مع حار یابس کی پیاس آب سرد کے پینے سے زیادہ بھڑکتی ہے اور اسیطرح جس معدہ مین خلط مالیخ اور شور بھرا ہو پس ان دونون کی پیاس کو آب گرم سے مٹانا چاہیے۔ اگر پیاس مین شدت زائد ہو اور تپ نہو لازم ہی کہ تھوڑا سا پانی حلاب مین ملا کر استعمال کرین تاکہ رطوبت اور سیلان پانی کا اقاصی بدن تک یعنے اطراف اور کنارون تک پہونچ جاے اور کوئی عضو اعضاے بدنی سے متقاضی باقی نرہے ضربہ اور سقطہ اور صدمہ معدہ کا یہ ضماد نافع ہے ایسے وقت تفاح شامی کو کسی جوشاندہ خوشبو مین اچھی طرح بخیسہ کرین کہ مُتہرا ہو جاے یعنے پکتے پکتے گلجاے بعد ازان نرم نرم کوٹ کر بپاس درہم اسمین سے لیکر دس درہم لاذن اور آٹھ درہم ورد اور چھ درہم صبر اضافہ کر کے عصارۂ بارتنگ اور برگ سرو مین ملا کر اور روغن سوسن بڑھا کر نیم گرم شکم پر بستواری چند روز متواتر لگا رہنے دین۔

دوسرا مقالہ ہضم کا بیان اور جو امور متصل یعنے قریب ہضم کے پیدا ہوتے ہین اونکا بیان فصل آفات ہضم کے ہضم کی آفت تابع آفت افعل اجزاے معدہ کے ہوتی ہی (۲) یا غذا مین کوئی سبب آفت پہونچانے والا ہضم کا ہوتا ہی (۳) یا کوئی سبب حرکت اور سکون ناملائم بدن کا آفت ہضم پیدا کرتا ہے۔ جو قسم آفت ہضم کی بسبب کسی امر متعلق بہ قعر معدہ کے ہوتی ہی یا تو زیادتی سوء مزاج معدہ کی ہی اور سب سے زیادہ قوی تر سوء مزاج بارد ہی اور سب سے زیادہ ضعیف سوء مزاج حار ہے اسلیے کہ بارد زیادہ مضر ہے واسطے ہضم کے بہ نسبت حار کے۔ سوء مزاج یابس اور رطب اکثر اوقات اسدرجہ اضرار کو نہین پہونچتے کہ تنہا انمین سے ہضم کو ضرر پہونچے اور حرارت اور برودت معدہ کے معتدل ہو ہان اگر سوء مزاج یابس اسقدر بڑھ جاے کہ ذبول کی حد تک پہونچے

اور سوء مزاج رطب اتنا زیادہ ہوجاے کہ منجر باستسقا ہوا وسوقت بیشک ہضم مین آفت انھین دونون سے پیدا ہوگی۔ اب حال اوس آفت ہضم کا جو بسبب تاثیر سکون اور نوم اور حرکت اور بیداری کے ہوتا ہی یون سمجھنا چاہیے اور جو کچھ کہ ان حالات کے تابع احکام غذا سی متعلق بہضم کے ہی اوسکو یون خیال کرنا چاہیے کہ غذا مقتضی سکون اور نوم کی اوسوقت تک ہی کہ ہضم جید پیدا ہوجاے اب اگر اسوقت یعنے قبل جودت ہضم کے بدلہ سکون اور نوم کی حرکت اور بیداری رہے گی ہضم غذا تام نہوگا۔ غذاے ثقیل مسلّم معدہ مین دیر تک رہتی ہے پھر جاکر ہضم ہوتی ہی خواہ غیر منہضم باقی رہتی ہی یا قلیل الانہضام ہوتی ہے اور سبک غذا وہ اگر ہضم بھی نہو تب بھی دیر تک معدہ مین مسلم باقی نرہے گی بلکہ اگر معدہ مین کوئی ایسی قوت نہو جو اوسکو ہضم کرادے جلدی فاسد ہوجاتی ہی۔ غذا عموماً دو حال سے خالی نہین (۱) یا تو اوسکا استحالہ واجب اور مناسب بذریعۂ ہضم تام کے ہوجاے یا استحالہ واجب تو ہوجاے مگر ہضم پورا نہو بلکہ ہضم غیر تام ہو ایسے وقت جسقدر غذا آدمی کھاسکتا ہی اور اوسکی برداشت معدہ کو ہے اوتنی مقدار چونکہ پوری ہضم نہین ہوتی لہذا بدن جسقدر محتاج غذا کا ہے وہ مقدار اوسکو اپنے اعضا کے تغذیہ کے واسطے نہین ملتی ضرور ہے کہ نزار اور لاغری بدن پیدا ہوگی (۲) دوسرا حال غذا کا یہ ہی کہ بالکل ہضم نہو اور اوسکی بھی دو صورتین ہین پہلے تو یہ کہ ساری غذا مسلم باقی رہے (اور رسُدہ اسی سے پیدا ہوتا ہے) دوسری صورت یہ ہی کہ غذاے غیر منہضم کا استحالہ کسی جوہر غریب اور منافی غذاے مطلوب بدن کی ہو جو فاسد ہو (اور اسوقت تخمہ پیدا ہوگا) اور یہ فساد ہضم کبھی تینون ہضم مین پیدا ہوتا ہے بلکہ ہضم چہارم مین بھی ہوتا ہی اور اسی سبب سے استسقا اور سرطان اور نملہ خبیثہ اور جمرہ اور بہق اور برس اور جرب وغیرہ پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ خون بوجہ خرابی ہضم چہارم کے فاسد پیدا ہوگا اور جو نضج اور پختگی مناسب طبیعت ہی اوسمین نہوگی پس اعضاے بدنی اوسے جذب نہ کرینگے اور اپنی غذا اوسے نہ بنائینگے بس متعفن اور مدبو ہوگا اور اگر جذب بھی کرین گے تو اوس سے وہ جزو مشابہ اعضا کے بحسن وخوبی پیدا نہوگا۔ پھر اگر غذاے غیر منہضم ثقیل ہو اور اوسمین حرارت ہو سیاہ ہوجاے گی اور بیشتر اوسکی سیاہی مثل قیر یعنے رال سیاہ کے ہوجاتی ہی۔ خود معدہ اپنی آفت سے اگر اچھی طرح غذا کو ہضم نکرے اسکا آل زلق امعا یا استسقاء طبلی کیطرف ہوتا ہی مگر استسقاء طبلی اوسیوقت ہوگا جب معدہ کو استمراء طعام مین تاثیر ہو اسقدر کہ تجفہ غذا مین پیدا ہو اور اوسکے بخارات اوٹھین مگر ہضم نہونے پاے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ فساد ہضم اوضعف ہضم اور خلاصہ یہ ہی کہ جملہ آفات ہضم مین اگر مادہ کی وجہ سے پیدا ہون علاج پذیر زیادہ ہین بہ نسبت اسکے کہ بسبب ضعف قوت معدہ اور سوء مزاج سارج اور مستحکم سے پیدا ہون **فساد ہضم کا بیان** طعام جو معدہ مین فاسد ہوتا ہی اوسکے اسباب وہی امور ہین جو ضد مخالف اصلاح طعام کے ہین معدہ مین (یعنے جن اسباب سے غذا معدہ مین اصلاح پذیر ہوتی ہی اونکی ضد سے بگڑجاتی ہے اور فاسد ہوتی ہے) خلاصہ یہ ہے کہ سبب فساد طعام کا یا خود طعام مین بذاتہ موجود ہوتا ہی یا قابل طعام یعنے معدہ وغیرہ مین یا وہ سبب اون امور مین ہوتا ہی جو طعام اور قابل طعام کو عارض ہوتے ہین۔ طعام بذاتہ یا بسبب اپنی مقدار کے معدہ مین فاسد ہوتا ہی مثلاً اگر زیادہ مقدار مناسب سے ہوگا مقدار مناسب سے کمتر ہضم پذیر ہوگا اور اگر مقدار واجب سے کمتر ہوگا ہضم سے زیادہ اثر پاے گا یہان تک کہ سوختہ ہوجاے گا اور جلکر خاکستر ہوگا۔ اور قریب اسی کے یعنے زیادتی اثر ہضم کی یہ بھی ہے کہ غذاے لطیف معدہ گرم جسمین ناریت ہو فاسد ہوجاتی ہے۔ یا اینکہ فساد ہضم بسبب کیفیت غذا کے پیدا ہوتا ہے

مثلاً فی نفسہ غذا بسرعت قابل فساد کے ہو جیسے دودھ دوہا ہوا اور حریرہ اور آش و یا وہ غذا جو بدیر صلاح پذیر ہو جیسے کماۃ یعنے کھیونی اور بھینس کا گوشت یا اوسکی کیفیت مین افراط ہو حرارت کا افراط جیسے شدید مین مبتلا ہو یا برودت مین جیسے کدو۔ یا اینکہ وہ غذا منافی اشخاص طعام کے کسی خاصیت ذاتی سے ہو یا وہ خاصیت کھانے والے مین ہو جیسے کسی شخص کی طبیعت کسی خاص غذا سے متنفر ہوتی ہے اگرچہ وہ غذا اچھی اور پسندیدہ ہو اور دیگر اشخاص کو اوسکی خواہش صحیح ہوتی ہے پس یہ شخص جو متنفر ہے جب اس غذا کو کھاے گا ضرور فاسد ہو جاے گی۔ یا فساد غذا مین بسبب وقت اور زمانہ تناول کرنے کے پیدا ہوا اور یہ اس طرح پر ہوگا کہ غذا کو ایسے وقت تناول کرے کہ ابھی معدہ مین امتلا باقی ہو اور کسیقدر بقیہ غذا کا ابھی موجود ہو یا اینکہ قبل اوس ریاضت کے تناول کرے جسکا خوگر ہو رہا ہے اور بعد تفض اور اخراج طعام اوّل کے کیا کرتا ہے۔ یا فساد ہضم بسبب خطاے ترتیب تناول کے پیدا ہوتا ہو یعنے غذاؤنکو یکجا کھانے مین ترتیب بُری اختیار کرے مثلاً جو غذا بسرعت ہضم ہوتی ہے اوسکو اوپر غذاے بطی الہضم کے کھاے پس سریع الانہضام پہلے ہضم ہوکر سطح بالاے معدہ پر طافی رہے گی اور فاسد ہو جاے گی اور اپنے ہمراہ نیچے والی غذا بطی الہضم کو خراب اور فاسد کر دے گی۔ واجب العمل قاعدہ ترتیب غذا مین یہی ہے کہ غذاے سبک کو پہلے تناول کرے اور ثقیل غذا کو بعد اوسکے یا نرم غذا پہلے اور قابض یعنے سخت کو پیچھے ہان اگر کوئی داعی پسندیدہ اور سبب ضروری اسوقت ایسا موجود ہو جو قابض کو مقدم کرنے پر مستوجب ہوتا کہ طبیعت مین حبس پیدا ہوا اوسوقت عکس اس ترتیب خاص کا بھی ہو سکتا ہو۔ یا فساد ہضم بسبب اختلاف اصناف اور طرح طرح کی غذا کھانے سے ہوتا ہو جب باہم ملاکر سب طرح کی غذا کھائی جاے اور سریع الہضم اور بطی الہضم ایک دوسرے سے ملجاے۔ قابل غذا کی وجہ سے جو فساد ہضم پیدا ہوتا ہے یا تو وہ سبب خاص جوہر ذات مین اوسکے یعنے معدہ کے ہوتا ہے یا بسبب غیر کے یہ بات اوسمین پیدا ہوتی ہے جو اوسکے گرد مین ہو خواہ اوسی مین وہ سبب پیدا ہو۔ جو فساد کا سبب جوہر معدہ مین ہوتا ہو مثلاً کوئی سوء مزاج مادی یا غیر مادی عارض ہو کہ اوسکی جہت سے ہضم غذا کا ضعیف ہو جاے خواہ ہضم مناسب سے تجاوز کرکے زیادہ ہضم کرے اور سوختگی غذا مین پیدا کرے جسطرح مزاج حار اور بارد کی کیفیت ابھی بیان ہو چکی ہے یا جوہر معدہ کا تنگ اور پتلا ہو اور قرب خواہ جرم معدہ رقیق ہو یا شمول اوس معدہ کا غذا پر تشابہ اور جید رہنو یا اینکہ اگرچہ شمول جید بھی ہو مگر بوجہ غذا کا بھاری ہے جو ایذا دیتا ہے اوسی ایذا کی وجہ سے معدہ اوسکی گرانی اور نیچے اوتارنے کا قبل از وقت مشتاق ہوتا ہو اگرچہ قراقر اور نفخ پیدا نہین ہوتا اور اس وجہ سے ضعف ہضم اور بطلان ہضم بھی عارض ہوتا ہے۔ بسبب غیر معدہ کے جو فساد ہضم پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ مثلاً ریاح معدہ مین بھرے ہون اور پورے پورے شمول معدہ کو غذا سے روکین اور منع کرین۔ جب یہ بات کوئی کہے کہ منجملہ اسباب فساد ہضم کے بکثرت ڈکار آتی بھی ہے تو اوسکے یہ معنی نہین کہ ڈکار بنظر ذات خود موجب فساد ہضم کی ہو بلکہ اسوجہ سے کہ ریح کی کثرت مین زیادہ ڈکارین بھی آتی ہین اور وہی ریح پیدا ہوکر معدہ مین تمدد پیدا کرتی ہو اور طعام اوپر چڑھا رہتا ہے اسوجہ سے قعر معدہ اوس غذا پر بخوبی مشتمل نہین ہوتا ہو اور جو شئے غذا کو طافی کرتی ہے وہ مانع ہضم کی بھی ہوتی ہے (پس شکل اوّل کی ضرب اوّل سے نتیجہ برآمد ہوا کہ ریح کی کثرت مورث فساد ہضم ہوتی ہے) دوسری مثال اس امر کی کہ غیر معدہ کی وجہ سے فساد ہضم پیدا ہوتا ہو مثلاً معدہ کیطرف سے خواہ جگر اور طحال سے یا جملہ اعضا سے ایسی چیز بہ بہ کر آتی ہو جو طعام مین آمیختہ ہوکر

اوسکو فاسد کردے اور معدہ قادر اوسکی تدبیر اور اصلاح پر نہو اگرچہ فقط خالص اور غیر آمیختہ غذا کے ہضم پر قادر ہو۔ اور یہ انصباب اعضاے مذکورہ سے بطرف معدہ کے اکثر بعد ہضم کے ہوتا ہے اور اکثر قبل ہضم کے بھی ہوتا ہی۔ تیسری مثال جو گرد و پیش معدہ کے سبب سے فساد ہضم پیدا ہوتا ہی وہ یہ ہے کہ مثلاً معدہ سے اتصال جگر اور طحال بارد کا ہو خواہ اور کسیطرح کی خرابی طحال اور جگر مین ہے اور معدہ سے متصل ہونے کی وجہ سے اثر اوسکا معدہ مین بھی پہونچتا ہی۔ اب رہی یہ بات کہ غذا پر بعض امور طاری ہونے سے فساد ہضم پیدا ہوتا ہی خواہ طعام مین قابلیت چند ایسے امور کی ہوتی ہی جن سے وہ فساد ہضم سے متصف ہوتا ہے مثلاً جسقدر نوم کہ ہاضم ہوتی ہے وہ طعام کو موجودگی معدہ مین نہ ملی خواہ حرکت غیر متناسب اور بعد تناول طعام کے واقع ہو جو غذا کو ہلا کے فاسد کردے خواہ مشروبات کا استعمال مقدار مناسب سے زیادہ بعد غذا کے کیا جاے یا کثیر مقدار مناسب سے مشروبات کا استعمال ہو یا اجتماع بعد طعام کے کیا جاے یا کثیف الوان اور اقسام غذا کی وجہ سے کیفیت بد ہضم مین پیدا کیا جاے یا بعد غذا کے حمام خواہ اور کسی طرح سے نہایا جاے۔ یا ہواے بارد بشدت خواہ ہواے حار بشدت مین بعد تناول غذا کے انسان پہونچے اور باوجود شدت برد اور حرارت کے وہ ہوا رد الجوہر یعنے خراب بھی ہو۔ ریاح مختلفہ سے ہضم مین خرابی کی یہ وجہ ہے کہ غذا کو نامناسب طور پر ہلاتی ہین اور جنبش دیتی ہین۔ فساد طعام کا معدہ مین باین صورت ہوتا ہے کہ یا تو وہ طعام متعفن اور بدبو ہو جاتا ہے یا جلکر سوختہ ہو جاتا ہے یا ترش ہو جاتا ہے یا اوسمین ایسی کیفیت حاصل ہوتی ہی جو کسی کیفیت معتاد اور خوگر معدہ سے مشابہ نہین ہوتی اور یہ سب طرح کے فسادات یا تو بسبب اسکے ہوتے ہین کہ طعام خود انکی طرف متحیل ہو جاتا ہے اور یا کوئی خلط متصف بہین فسادات طعام سے ملکر اوسکو اوسی خرابی سے متصف کرتی ہے جو اوس خلط مین ہوتی ہی۔ اور بیشتر یہ خلط فاسد طافی اور چڑھی ہوئی معدہ کے اوپر کیطرف ہوتی ہی اور نہ نشین قعر معدہ مین نہین ہوتی اور کبھی تھوڑی ہوتی ہی مگر نہ نشین اور اسفل معدہ تک بیٹھی ہوتی ہی نہ پھیلتی ہے اور نہ فم معدہ تک پہونچتی ہی اور ادھر طعام کی مقدار معدہ مین اوس خلط پر بڑھی یعنے ادھر غذا کھائی اور فوراً وہ خلط غذا سے ملکر پھیلی اور فم معدہ تک پہونچی اور ساری غذا سے آمیختہ ہو گئی۔ کبھی ایسی ہی خلط رگون مین سمائی ہوئی ہوتی ہے اور پھر معدہ کی طرف رجوع کرتی ہے جسوقت کہ سامنے اوسکے خروج بطرف اسفل کے سدہ پڑ گئے ہون کہ اونکی وجہ سے نفاذ اور پہونچنا اوس خلط کا جاے عروج پر نہونے پاے۔ اور اگر معدہ کا مزاج حار بلا مادہ ہو۔ خواہ ایسے مادہ صفراوی سے اوسمین حرارت آگئی ہو جسکا انصباب جگر سے معدہ پر ہوتا ہے بسبب زیادہ پیدا ہونے اس خلط کے جگر مین یا طریق مرارہ سے جسکا ذکر اوپر ہو چکا یہ خلط معدہ پر گرتی ہے اور اسوقت معدہ مین غذا ہاے سبک تو فاسد ہو جاتی ہین اور غلیظ اطبخہ جیسے گوشت گاو اچھی طرح ہضم ہوتے ہین۔ طحال کا مرض بھی فساد طعام کا سبب ہوتا ہے یہ بھی معلوم رہے کہ فساد ہضم اکثر امراض کثیرہ خبیثہ تک پہونچاتا ہے جیسے صرع اور مالیخولیاے مرانی وغیرہ بلکہ یہ فساد ہضم ام الامراض اور منبع اسقام بدنی کا ہی۔ جب تک تمامین امراض کا ہضم فاسد ہو جاے اگرچہ اسیقدر کہ غذا ترش ہونے لگے تکس مرض کا خوف ہوگا اسلیے کہ عفونت آجانے کا بقیہ اخلاط موجودہ مین خوف ہوتا ہی۔ اور اکثر فساد ہضم سے خشک خارش پیدا ہوتی ہی

ضعف ہضم کے اسباب کا بیان ضعف ہضم کے اسباب بالکل وہی ہین جو فساد ہضم کے باب مین شمار کیے گئے اور علامات بھی دونون کے بعینہ متحد ہین لیکن اون اسباب مین سے انصباب صفرا البتہ ضعف ہضم نہین پیدا کرتا ہے بلکہ کبھی

فساد ہضم اوس سے ہوتا ہے جسکا سبب بیان بالا احادیث ہوتا ہے۔ اسباب سودا کا دونون مرض کو یعنے فساد ہضم اور بطلان ہضم کو جامع ہے۔ اسطرح سودا مزاج یابس اور سودا مزاج رطب معدہ کا جامع اسباب مذکورہ بالا میں سے کہ یہ دونون سودا مزاج ایسے نہین کہ فقط فساد ہضم سے بطلان ہضم تک ہی اونکی نوبت پہونچکر آگے زیادہ نہ بڑھین بلکہ یہ دونون سودا مزاج کبھی ضعف ہضم بھی پیدا کرتے ہین۔ اور قبل ازانکہ یہ دونون سودا مزاج بطلان ہضم پیدا کرین اونمین سے سودا مزاج رطب منجر باستسقا ہوتا ہے اور سودا مزاج یابس سے ذبول پیدا ہوتا ہے منجملہ اسباب فساد ہضم کے مزاج کا سخیف اور بودا ہونا اور اوسکے گوشت کی کمی بھی ہے اور اکثر سبب ضعف کا بسرعت اوترجانا طعام کا ہوتا ہے یا بسبب بارق معدہ کے جلد اوترجانا۔ چنانچہ باب بارق المعدہ مین اسکی شناخت بیان ہوگی اور یہ جلدی اوترجانا غذا کا اسباب فساد ہضم مین نہین ہے اور نہ کسی سبب مین اسباب فساد ہضم کے داخل ہے بلکہ اسباب ضعف ہضم مین البتہ داخل ہے اور یہ نزول غذا قبل از وقت کبھی باوجودیکہ معدہ کا احتوا اور شمول غذا پر عمدہ طور سے ہو بھی پیدا ہوتا ہے اور یہ بات اوسوقت ہوتی ہے کہ دافعہ بسرعت اوسے عرکت دیتا ہے اور بوجود دافعہ مین قوت ہوتی ہے۔ اور کبھی یہ سرعت نزول اس سبب سے نہین ہوتا ہے بلکہ بسبب ضعف ماسکہ کے جلد غذا اوترجاتی ہے کہ معدہ اوسے نہ تھام سکتا ہے اور نہ اچھی طرح اوسپر حاوی کما ینبغی ہوتا ہے تاکہ ہضم تمام ہوجاے۔ کبھی یہ ہضم بسبب اورام حارہ یا بلغمیہ یا سودا وی یا قروح اور بثور وغیرہ کے ہوتا ہے کہ اسوجہ سے شمول معدہ کا غذا پر اچھی طرح نہین ہوتا۔ کبھی اچھی طرح شمول معدہ کا غذا پر بسبب غذا کے نہین ہوتا جسوقت کہ غذا ثقیل ہو یا لذاع مراری ہو یا حار ہو اور معدہ کا بھی مزاج گرم ہو یا اینکہ ایسا شخص کہ جسکے معدہ کا مزاج گرم ہے ایسا کہ مانع جودت ہضم کا ہے کوئی ایسی چیز تناول کرے جو گرم ہو اور مانع ہضم ہو اور یہ شئے ایسے وقت اکثر تو فساد ہضم پیدا کرتی ہے یہ نہین کہ فقط منع ہضم کرکے زیادہ خرابی پیدا نکرے۔ اور ایسا ہی آدمی (چنانچہ اوپر معلوم ہوچکا ہے) بیشتر اوسکے شفا اور اعتدال ہضم فقط آب سرد کے پینے سے ہوتا ہے اور اسیطرح اگر معدہ مین اخلاط خراب ہون خصوصاً لذاع کہ جو معدہ اور غذا کے درمیان جودت ہضم اور امساک کے مانع ہون اور شوق طبعی بطرف دفع کے شدید تر ہو۔ جو سرعت نزول غذا کا بسبب جودت ہضم کے ہوتا ہے اسلیے کہ احتوا اور شمول معدہ کا طعام پر جسقدر پورا ہو اور جتنا موذی معلج نہو کہ ہضم اپنے پورے درجہ کو پہونچ جاے اور جو جن اوسکا ہے وہ ادا ہوجاے لیکن چونکہ وہ طعام گرانبار ہے لہذا بعد ہضم کے بھی زیادہ نہین ٹھہر سکتا اور ابتداے ورود سے تا اینکہ ہضم ہوکر جدا ہوجاے معدہ کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ طعام کو اسطرح نظر آتا ہے جیسے کسی شخص کے بعض افعال مین رعشہ ہو لہذا معدہ کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اوس غذا کو چھوڑ دے اور اوسکے روکنے سے باز رہے ایسے وقت مین ہضم کمتر زمانہ جدا ہونے غذا سے ہوجاتا ہے اور ڈکار اور قراقر نہین ہوتا اور اگر احتواے جید نہو کا ضعف ہضم اور ڈکار اور قراقر پیدا ہوگا۔ کبھی ضعف ہضم اور غذا کا بلغم کی طرف مستحیل ہونا پھریری اور برد اطراف پیدا کرتا ہے اور ایسا توہم ہوتا ہے جیسے تپ چڑھ گئی ہے مگر نبض ایسی نہین ہوتی جیسے ابتداے حمیات مین ہوتی ہے۔ کبھی ضعف ہضم بسبب تخمہ اور امتلاے دریہ کے ہوتا ہے۔ یعنی کبھی قوت ہاضمہ کا ضعیف ہوجانا بسبب تخمہ اور امتلاے دریہ کے ہوتا ہے۔ کتاب موت سریع مین لکھا ہے کہ جس شخص کو تخمہ اور بطور ہضم کا مرض ہو اور اوسکی دونون آنکھون پر سیاہ پھنسیان برابر دانہ خشخاش کے برآمد ہون یا بعض پھنسی کی رنگت مین سرخی یا سبزی ہو اوس شخص کو ایسے وقت برآمد ہونے بثور کے اختلاط عقل شروع ہوتا ہے اور پھر بعد اسکے سترھوین روز مرجاتا ہے۔ منجملہ اسباب ضعف ہضم خواہ بطلان ہضم کے غم بھی ہے جیسے کہ اسباب

جو دت ہضم سے خوشی و سرور ہے دلائل ضعف ہضم کا بیان جو ضعف ہضم خفیف ہو اوسپر دلیل ثقل اور تمدد قلیل اور طعام کا معدہ مین زمانۂ معتاد سے زیادہ دیر تک ٹھہرنا اور باقی رہنا ہو اور جو ضعف ہضم قوی ہو اوسپر دلیل ایسی ڈکار جسکے آنے سے تھوڑی دیر پیچھے اوس غذا کی بو معلوم ہو جو کھائی ہو اور قراقر اور متلی کا ہونا اور ہمیشہ کہ جی اوٹا پلٹا جاتا ہو اور جو ضعف ہضم کہ درجۂ انتہا پر پہونچ جاے اوسکی شناخت یہ ہو کہ طعام مین کسی طرح کا تغیر ہرگز پیدا نہو مثلاً جسوقت کہ افراط بُرودت سے مرض ضعف ہضم کا پیدا ہوا ہو جو غذا دیر مین ہضم ہوتی ہو وہ دیر مین معدہ سے اوترتی بھی ہو مگر اینکہ کوئی سبب محرک قوت دافعہ کا ایسا پیدا ہو جیسے لذع اور ثقل یا کوئی اور کیفیت جو مخالف اور ضد پر اسکے ہو۔ جو ضعف ہضم بسبب کسی سوء مزاج معدہ کی ہو اوسکی علامات اوپر کے ابواب مین معلوم ہو چکی اور یہ بھی ہے کہ شمول معدہ کا غذا پر رعشہ کے طور پر ہوگا اور قوی نہوگا اور نزول طعام کا شوق اور ڈکار کا شوق بدون حدوث قراقر اور پیچ ڈکار آنے کے اور بدون ہچکی اور لغثہ کے جو مستدعی نزول طعام کا ہو یا شوق نزول قبل پیدا ہونے ان امور کے از قسم ڈکار اور قراقر وغیرہ کے یعنے ابھی یہ امور پیدا نہین ہونے پاتے کہ شوق نزول شروع ہو جاتا ہے۔ علامت اوس ضعف ہضم کی جسکا سبب اوترنا غذا کا قبل وقت مناسب کے ہو نرمی براز کی اور بدبو ہونا اور جگر اور بدن کا اوس غذا سے کمتر حصہ لینا اور کبھی اسکے ہمراہ لذع اور نفخ بھی ہوتا ہے جو ضعف ہضم بسبب اخلاط حارہ کے ہوتا ہے اوسکے دلائل مین سے پیاس اور کمی اشتہا ہے اور جو ضعف ہضم اخلاط بارده کے سبب سے ہوتا ہے اوسکے دلائل وہ اشیاء ہین جو فی کیطرف سے برآمد ہوتی ہین اور ترشی اور سقوط اشتہا مع دیگر دلائل بُرودت مادہ کے جو مقالہ اولی مین مذکور ہو چکے۔ اور جو ضعف ہضم بسبب ورام کے ہوتا ہے اوسکے علامات وہی اورام کی علامتین ہین علاج اگر ضعف ہضم کسی سبب خفیف سے عارض ہو خواہ امتلاے کثرت کی وجہ سے ہو جو زیادہ نہو ایسے ضعف ہضم کے علاج مین فقط دیر تک سو رہنا اور ریاضت کا ترک کرنا اور چلانے کا ترک اور حمام کا اور تی کا استعمال آب نیمگرم پی کر اور تلطیف تدبیر یعنے غذا کم کرنی کافی ہے پھر اگر وہ سبب ضعف ہضم اس سے زیادہ ظاہر اور اعظم ہو اور بعد تناول غذا کے لذع اور متلی اور ایسی ڈکار جسمین غذا کی بو بھی آتی ہو ایسے ضعف ہضم مین تی کرنی آب نیمگرم پلا کر مکرر سہ کرر واجب ہے اور ہمیشہ تکرار تی کرتا رہے تا اینکہ تمام اشیاء فاسد معدہ وغیرہ سے نکل جائین بعد ازان اوسکے سر پر روغن گرایا جاے تاکہ نیند آنے مین مدد ہو بچے اور شکم کی تکمید اور اسیطرح دونون پہلوؤن کی تکمید کیجاے کپڑون کو گرم کر کے اور اطراف کی مالش زیت اور روغن گل سے کرین اور اوسکین اطراف پر آب نیمگرم کو گرائین اور نوم کثیر طولانی کا اوسے حکم دیا جاے اور اسی دن یعنے جسدن یہ تدبیرین عمل مین لائین فاقہ کرانا چاہیے جب دوسرے دن کی صبح ہو اور یہ شخص خوش اور قوی ہو حمام مین اسے داخل کرین اور اگر خوشحالی اور قوت نہو پھر اوسے سو رہنے کا حکم دین اور تدبیر لطیف اور قلیل اور خفیف سے اور تنویم سے تین روز برابر پیش آئین تا اینکہ حال اوسکا اپنی صحت پر عود کرے۔ بیشتر فقط اسہال پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ فلفل سیاہ نہایت درجہ قوی دوا ہے ہضم پر اور نیند کی سب صورتین ہضم پر معین ہین مگر بائین کروٹ سے سونا ہضم پر زیادہ اعانت کرتا ہے اسلیے کہ اس کروٹ کے سوتے وقت جگر معدہ پر شامل ہو جاتا ہے اور داہنی کروٹ لیٹنا انحدار غذا کا سبب ہے اسلیے کہ معدہ کا اونچی ہیئت پر ہونا جو اسوقت ہوتا ہے مقتضی اسکا ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سینہ سے چمٹنا ایسے لڑکے کا جو قریب بلوغ کے ہو رات بھر بڑا معین ہضم غذا پر ہوتا ہے مگر واجب ہے کہ اوس طفل کے یا مریض کے پسینہ نہ برآمد ہو اسلیے کہ پسینہ نکلنے سے

گرمی اوسکے بدن کی جاتی رہیگی اور سردی بدن مین آجاویگی اور یہ سردی مانع اوسکی حرارت غریزی کے اثر پہونچنے کی ہو جس لیے اوسے گود مین لیا ہو خواہ سینہ سے چمٹایا ہو۔ ایضاً واجب ہو کہ مریض کو جب تک وہ لڑکا چمٹا رہے خواہش نفسانی اور شہوت غالب نہو اس لیے کہ شہوت جماع کی اور حرکت شہوت نفسانی کی حرکات قوائے غاذیہ مین تشویش پیدا کرتی ہے۔ بعض آدمی (شاید اسی احتیاط سے کہ شہوت کا غلبہ نہو) بجاے لڑکے کے کتے کا بچہ اور گربۂ نر کو سینہ سے چمٹا لیتے ہین۔ جو ضعف ہضم حرارت مادہ سے پیدا ہو اوسکو سکنجبین سفرجلی اور غذاہاے ترش اور قابض بطور ہلام کے ہون یا بطور قریض کے خواہ اور بارہ اشیا مفید ہوتی ہین۔ اوسی شخص کو یہ سفوف بھی نافع ہوتا ہی اگر دو درہم استعمال کرے نسخہ سفوف کا یہ ہو گل سرخ دس درہم طباشیر تین درہم کشنیز خشک پانچ درہم آب انار خواہ سکنجبین سفرجلی کے ہمراہ تناول کرین دلائل فساد ہضم کے جو علامت کہ اوس سے کسی قسم کا فساد ہضم خالی نہین ہوتا وہ برازکی بدبو ہی۔ اور جو دلائل ایسے ہین کہ کبھی ہوتے ہین اور کبھی نہین ہوتے وہ قراقر اور ڈکار اور لذع ہے جو دلائل بروقت سبب ہونے احوال اغذیہ کے فساد ہضم پر پیدا ہوتے ہین وہی ہین جنکا بیان ہوچکا کہ آیا وہ غذا مقدار مین زیادہ تھی یا قابل نقض کے تھی یا اوسکی ترکیب مین خواہ اوسکے وقت تناول مین خطا ہوئی یا حرکت نا ملائم بعد اوسکے تناول کے واقع ہوئی کسی قسم کی خطا مجملہ خطاہاے مذکورۂ بالا کے کیون نہو اور یہ بھی دلیل متعلق احوال غذا سے ہے کہ جس وقت مریض ایسی بے احتیاطی غذا مین کرتا ہی فساد ہضم عارض ہوتا ہی اور جب اس سے اجتناب کرتا ہی اور بچتا ہے اوسیوقت ہضم درست ہوتا ہی۔ علامت اوس فساد ہضم کی جو بسبب سوء مزاج معدہ اور امراض معدہ کے پیدا ہو وہی امور ہین جو باب جامع یعنے قواعد عام مین درج ہوچکے ہین۔ جسوقت مادہ فاسد خاص معدہ مین ہو اوسوقت متلی اور وہ اعراض جو ہمراہ فساد ہضم کے ہوتے ہین متواتر ہون گے کہ اومین زمانہ سکون کا نہوگا اور اگر یہ اعراض ٹھہر ٹھہر کے ہون مواد کی موجودگی خود معدہ مین نہوگی بلکہ اور کسی عضو سے ریزش مواد کی جسوقت ہوتی ہی اوسیوقت یہ اعراض بھی پیدا ہونگے۔ جو فساد ہضم بسبب سخافت اور بودا ہونے معدہ کے ہوتا ہی اور بسبب ڈھیلا ہونے نسج لیف معدہ کے اوسپر ایسی حالت طاری ہوتی ہی جیسے کسی پرانی چیز مین بودا پن بوجہ کہنگی کے عارض ہوتا ہے۔ الغرض ایسے فساد ہضم کی علامت یہ ہی کہ زمانۂ دراز سے درد اور امراض ورضعف ہضم اور ضعف اشتہا معدہ مین موجود ہون اور بدن نحیف اور لاغر ہوگیا ہو اور ایسے اسباب سے کبھی ضعف ہضم اور بطلان ہضم پیدا ہوتا ہے فساد ہضم نہین پیدا ہوتا ہے۔ علامت وقوع ایسے فساد ہضم کی جو بسبب ریاح کے ہو اوسپر خود ریاح مذکورہ دلیل ہوتے ہین۔ اور دلائل انصباب مواد کے اعضاے مشارکہ سے وہی ہین جنکو ہمنے مواضع مناسب پر لکھدیا اور یہ بھی لازم ہی کہ حال عضو مشارک کا فی نفسہ دیکھا جاوے اور پہچانا جاوے کہ اس عضو سے انصباب اور اعضا پر بھی ہوتا ہی دوسری راہون سے مثلاً جس شخص کی نسبت اسکا گمان ہو کہ فساد ہضم اسکو بسبب انصباب نزلہ کے طرف معدہ کے اور ایذا پانے معدہ کے نزلہ سے ہوتا ہے تو ایسے مریض کی یہ کیفیت بھی دیکھنے چاہیے کہ اوسکے حلق اور ریہ وغیرہ پر نزلہ گرتا ہی یا نہین۔ علامت وقوع فساد ہضم کی بسبب مجری انصباب مادہ صفراوی کے یہ ہی کہ در اصل مزاج معدہ کا صفراوی نہو اور پھر اوسمین لذع پائی جاوے اور غذا طافی ہوا کرے علاج فساد ہضم کا پہلے سے یہ ہے کہ جسقدر غذا فاسد ہوگئی ہی بالکل اوسکو نکالڈالین قے کرا کے خواہ مسہل پلا کر اور کھانے پینے کی اشیا کی اصلاح کرین پس جمیع احوال مین ماکولات اور مشروبات کو مقدار اور ترتیب کی غرابت کیفیت سے کیفیت واجب

اور مناسب کیطرف لائین اور جب تک کہ سنگی صادق نہو غذا دہی کو کھاتے رہین اور غذا دینے سے پہلے تقویت یا تنقیۂ معدہ کا گلاب سے کرین کہ اوسے گرم کرکے پلا دین۔ اگر بسبب تحلیل معدہ کے فساد ہضم پیدا ہوا ہو تو دینو شیوا و رقابضہ مذکورۂ بالا سے اور غذاہاے خفیفۃ الکیموس سریع الہضم جیسے گوشت بٹیر اور تیتر وغیرہ سے جو مائل بطرف نشف اور قبض کے ہون علاج کرین اور بہ کیفیت نشف اور قبض کی اون غذاؤن مین اونکے بنانے اور پکانے خواہ مصالح ہاے مناسب کے داخل کرنے سے پیدا ہوئی ہو جیسا کہ قانون عام مین ہم نے بیان کیا ہی جس شخص کو فساد ہضم بسبب انصباب صفرا کے مجرے مذکور سے عارض ہوا اور یہ قسم شاذ و نادر واقع ہوتی ہے لازم ہے کہ یہ شخص قے کرنے کی عادت ڈالی اسطرح کہ قبل تناول غذا کے چند مرتبہ قے کر ڈالا کرے پھر اگر اسی تدبیر سے اوسے آرام ہو جاے اور ہضم کو غذا بدون فاسد ہو جانے کے پہونچ جایا کرے اس عادت کو یعنے قے کرنے کو چھوڑ دے تا کہ ضعف معدہ نہ پیدا ہو جاے اور پھر بھی جب تک قے کرنی مناسب ہے اور کرتا رہے اوسوقت بھی استعمال ایسے ربوب قابضہ کا بعد قے کے کرنا چاہیے جو مقوی معدہ ہون اور جو صفرا کہ معدہ پر گرتا ہے اوسکی ردع اور اخراج کر دین اور ہمیشہ معدہ پر منہادات ایسے لگائین جو مقوی معدہ ہون کہ معدہ کی تقویت دفع کرنے پر اون مواد کے کرین جنکا انصباب معدہ پر ہو رہا ہے۔ اور پھر جب حاجت مین قے کرنے کی کمی ہو بطور دورہ کے اوقات اوسکے مقرر کرے اوسی قاعدہ سے جو مذکور ہو چکا ہے۔ جن لوگون کے معدہ مین غذا ترش ہو جاتی ہے اگر تھوڑی سی ترشی ہوتی ہو ایسے بیمارون کو سیب شیرین کا چوسنا مفید ہوتا ہی اور کشنیز تر اگر قبل طعام کے پانی ملا کر شربًا استعمال کرین بھی فائدہ کرتی ہے اسی طرح اگر مصطگی کو تناول کرین اور اگر ترشی غذا مین زیادہ ہوتی ہو اوسوقت انکو تفاح اذخر ہمراہ کر دیا کے نافع ہوتی ہی اور اسیطرح جملہ ایسے جوارشات حارہ اور جوارش خبث الحدید بھی مفید ہوتے ہین کبھی کبھی قند آب گرم مین بھگو کر بھی نافع ہوتا ہی۔ یہ بھی انکو نافع ہی کہ بروقت سونے کے اس دوا کو کھا لیا کرین فلفل اور زیرہ تخم سونپا مکدا ایک جزو گل سرخ صاف کیا ہوا بونڈی وغیرہ سے دو جزو پہلے خوب طرح سے پیسین اور پھر ریشمی کپڑے سے چھان کر یقدر نصف درہم کے استعمال کرین بہت کم مقدار شراب ملا کر۔ اور اگر اس سے زیادہ قوی دوا کی ضرورت ہو واجب ہے کہ ہر ایک نکمین اور ترش اور تیز چیز جیسے بوزہ وغیرہ کو تناول کر کے تھوڑی دیر بیٹھ کے قے کر ڈالا کرین سکنجبین عسلی پی کر جو گرم ہوا اور عصارۂ مولی سے اور اسیطرح اور اشیا کو استعمال کر کے جیسے ماء العسل وغیرہ پھر اوسکے بعد قرص ورد کبیر اور اطریفل سے علاج کرین۔ اکثر جب سبب بُرودت بلا مادہ کی وجہ سے ترشی غذا مین قوی اور زیادہ پیدا ہوتی ہی قے کرنے کی حاجت نہین ہوتی مترجم دوسرا نسخہ یہ ہی کہ حاجت قے کی ہوتی ہی اور دونون نسخہ صحیح نہین ہو سکتے ہین اسلیے کہ بُرودت سازجہ کے وقت معدہ مین کوئی مادہ سواے غذا کے جو ترش ہو گئی ہی نہوگا اور غذاے ترش شدہ اگر ابھی معدہ سے کسیقدر اوتر گئی اور کسیقدر نہین اوتری پس جسقدر متصل فم معدہ کے ہی اوسکا اخراج قے کیطرف سے آسان ہوگا مگر پھر بھی اسہال کی ضرورت ہو گی رہی یہ صورت کہ غذاے مذکور معدہ سے سب اوتر چکی ہے اب کسی طرح قے کرنا مناسب نہوگا پس ہماری راے مین بہتر وہی عبارت کتاب کی ہی جسمین یہ عبارت ہی کہ حاجت قے کی نہین ہوتی متن اگر غذا معدہ کی فصل گرما مین ترش ہو جاتی ہو یہ بات نہایت خراب ہے بخلاف اسکے کہ فصل سرما مین فاسد ہو جاے جسکو گرما مین فساد غذا کی شکایت ہو لازم ہے کہ فربہ بیٹے گوشت بھنا ہوا اور شوربا کا تناول ترک کر دے اور نواشف یعنے رطوبت پونچھنے والی غذا اور قلیہ اور مطبخات اور گوشت سرخ کھایا کرے اور علاج ایسے لوگون کا فقط تبدیل مزاج معدہ سے کرنا چاہیے۔ جو غذا معدہ مین فاسد ہوتی ہے اوسکے لائق یہی ہی کہ نکلجاے

اور پھر شہر ٹھہرے پھر اگر طبیعت اوسکے امزاج مین کافی ہو تو اسی پر کفایت کرنی چاہیے اور اگر طبیعت کافی نہو کوئی کا استعمال بقدر حاجت کرین اور اگر اس سے بھی برآمد کا نہو اور جوارشات سہلہ سے اوسیقدر بمقدار قلیل جس سے فقط غذا کا نکل جائے فقط اور زیادہ اسہال کی نوبت نہ پہونچے۔ معجون سقرجانی نخواہ مختار اور معجون بہ دوا کے اسیوقت ہے کہ یہی اثر کرتی ہے علامات چودت ہضم معدہ کا غذا پر اچھی طرح شامل ہونا اور ہضم کا جید ہونا ایسا کہ درجہ غایت پر ہو اور ان دونون کے اضداد وہی ہین جنکو ابواب استدلالات مین ہمنے سابقاً ذکر کیا ہے۔ پھر اگر وہ امور مذکورہ نہون مگر ہمارا ایک قسم کا کرب اور گرانی اور شرق طبیعت بطرف تیجے گرانی غذا کے مع ضیق نفس جو اسکے ہمراہ پیدا ہو دریافت کرے اور جب غذا تناول کرے اوسکی یہی کیفیت ہو جایا کرے اوسوقت معلوم کرنا چاہیے کہ معدہ کا اشتمال غذا پر بخوبی ہے مگر باینہمہ اوسکو ناگواری اور انزجار کمیت اور مقدار غذا سے ہوتی ہے اور زیادہ مقدار سے تناول غذا کی یہ خرابی اور بدحالی پیدا ہوتی ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ہضم متعلق ہے قعر معدہ سے اور اشتہا متعلق فم معدہ سے ہے دیر تین اوترنا غذا کا معدہ سے اور جلد اوترنا اوسکا شکم سے کبھی غذا کا بقیہ کسیقدر معدہ مین پندرہ گھنٹہ تک رہتا ہو حالانکہ معدہ اپنی صحت پر ہوتا ہے اور بارہ گھنٹہ بھی رہتا ہے (جیساکہ تجربہ اور امتحان اسکا شاہد ہے) اور یہ امر بطبق خشت اور غلاظت غذا کے پیدا ہوتا ہے اور غذا کے اتنی دیر تک باقی رہنے پر منہ مین اوسکا ڈائقہ بنا رہنا اور ڈکار مین بھی اوسکے مزہ خواہ بو کا موجود ہونا دلالت کرتا ہے اسلیے کہ ٹھہرنا غذا کا معدہ مین بسبب بطور ہضم کے ہوتا ہے یعنے جب تک کہ غذا ہضم ہو جاے اور ہضم ہو کر اوسکا اخراج بسبب دفع کرنے قوت دافعہ کے نزدیک ہضم کے ہو خواہ کوئی محرک اجنبی ایسا پیدا ہو جو قوت دافعہ مین تحریک پیدا کرے مثلاً نوع صفرا یا سوداء ترش کا یا کوئی اور شے جسکو ہم عنقریب بیان کرینگے الغرض جب تک یہ امور نہون احتباس غذا کا معدہ مین رہتا ہے۔ اور یہ بات صحیح نہین ہے جو ایک گروہ اطبا نے خیال کی ہے کہ سبب کلی احتباس اور ٹھہرنے غذا کا معدہ مین فقط تنگی منفذ سفلانی یعنے معاء اثنا عشری کی براہ خلقت ہے اسلیے کہ اگر یہ خیال صحیح ہوتا اور منفذ زیرین اصل خلقت مین تنگ اور چھوٹا ہوتا تو درہم اور دینار کو جو بعض آدمی مسلم نگلجاتے ہین بجنسہا اونکا براہ برازخارج ہونا ہرگز ممکن نہوتا بلکہ اوپر کی طرف سے یعنے قے کرنے سے فقط اونکا خروج ہو سکتا اور نہ کسی شربت اور دودھ کا معدہ مین دیر تک ٹھہرنا بھی ممکن ہوتا اور نہ ان دونونکا طافی رہنا ضعیف معدہ مین اور قراقر اور نفخ پیدا کرنا متصور ہوتا مترجم کہتا ہے کہ مراد شیخ کی مثال اوّل سے چھوٹا ہونا منفذ اثنا عشری کا ہے اور دوسری اور تیسری مثال سے مطلب یہ ہے کہ چھوٹا منفذ بھی اگر ہر وقت موجود رہے تو شربت اور دودھ کے گرنے اور نگلجانے کو ہرگز منع نہین کر سکتا۔ اب اس بیان سے یہ ثابت ہو گیا کہ اثنا عشری کا منفذ چھوٹا یا بڑا بسبب قسم کا ہے اوسکا گھٹنا اوسیوقت ہوتا ہے جب طبیعت اودھر سے غذاے ہضم شدہ کو نکالنا چاہے متن بلکہ سبب نزول طبعی غذا کا وہی ہضم ہے اور قوت جو معدہ کو دفع پر ہے اوسکو سواے ہضم کے اور حالات اور اوصاف غذا سے زیادہ تعلق نہین بشرطیکہ اون حالات غذا سے مثلاً خرابی ترتیب اور ناوقت ہونے اور خرابی کیفیت غذا سے کوئی ایذا نا وقت ہضم ہو جانے ایسی خراب غذا کے نہ پہونچے (اور اگر یہ حالات موذی معدہ ہونگے اوسوقت کسیقدر قوت دافعہ معدہ کو بھی الٹنے بوجہ ازالہ ایذاے معدہ کے تعلق ہو جائے گا مگر وہ تعلق اسیقدر کہ اسکو بہت جلد دفع کر دے گی) معدہ صحیحہ کا یہ حال ہے کہ اچھی طرح غذا پر شامل ہوتا ہے اور اوسکا نیچے کا منفذ شدت سے بند ہو جاتا ہے

پھر جسوقت زمانہ دفع کرنے غذا کا معدہ سے آتا ہے وہی منفذ وسیع ہوکر کھلجاتا ہی اور جو کچھ معدہ مین قابل الدفع موجود ہی اوسکو بذریعہ لطیف عریض کے دفع کرہ بناہی اور جسقدر ہضم جلد ہوجاے اوترنا غذا کا بھی جلدی سے ہوتا ہے اور اگر دیر مین ہضم ہو نزول بھی دیر ہوتا ہی اور منفذ بھی اوسیوقت کھلتا ہی۔ ہان اگر بعض اسباب مثلاً کوئی کیفیت خراب غذا مین ایسی ہو جو بوجہ ایذا دہی معدہ کے غذا کو باوجود خامی اور بہضم نہونے کے اوترنے کو واجب کردے اوسوقت زمانۂ ہضم سے پہلے بھی اوتر جاے گی چنانچہ اوپر کے ابواب مین ہم ایسے نزول کو بیان کرچکے ہین۔ زمانہ معتدل واسطے ٹھہرنے طعام کے شکم مین اور پھر اوسکے نکلجانے کا وہی ہی جو درمیان بارہ گھنٹہ کے باہین گھنٹہ تک ہی۔ جس طعام کی مقدار زیادہ ہو اور بسبب کثرت مقدار کے ہضم نہو اور اسیطرح جو غذا کہ اوسکی کوئی کیفیت خراب اور ردی ہے یہ دونون دیرتک معدہ صحیح مین جسکی قوت دافعہ بھی صحیح ہو نہین ٹھہرتی بلکہ بطرف اسفل معدہ کے بسرعت دفع ہوجاتی ہین اور بیشتر ایسی ہی غذا کے بعد خلفہ خواہ ہیضہ پیدا ہوتا ہی۔ اور جسوقت معدہ ضعیف ہو کہ غذا سے گرانی اوسمین آجاے خواہ اوسمین قرصہ پڑا ہو یا بٹورا اور دانے پڑے ہون یا اوس معدہ مین کوئی غلظ لزوجت دار اور پھسلنے والی ہو ایسے معدہ مین غذا تھوڑی ہی دیر تک ٹھہرتی ہی اب اوسکی قوت ماسکہ اور ہاضمہ ضعیف ہوگیا نہو۔ ناظر کتاب ہذا کو اسباب سرعت اور بطوء نزول غذا کے بخوبی معلوم ہوسکتی ہین۔ اگر ابواب سابقہ کے تفصیلی بیانات کو خیال کرے اور نظر تامل سے غور کرے علاج اوس شخص کا جسکی غذا دیر مین اوترتی ہو اور اوسکے معدہ سے بدیر جدا ہوتی ہو یا اینکہ وہ غذا معدہ کے اوپر کیطرف چڑھتی رہتی ہو منجملہ انھین علاجات کے داہنی کروٹ سونا کہ یہ معین سرعت انحدار اور نزول غذا پر ہے معدہ سے اگرچہ یہ شکل سونے کے ہضم پر ضعیف اعانت کرتی ہی اور منجملہ انھین تدبیرات کے یہ بھی ہی کہ بمشی لطیف یعنے پیادہ روی نرمی سے کرے اور دونون پانون کی مالش بھی مفید ہی اور کاسر ریاح اشیاء کا استعمال کرنا جس طرح اپنے مقام پر مذکور ہوا علاج اوس شخص کا جسکے معدہ سے غذا جلد اوترجاے قدیم زمانہ کے اطبا مین ایک گروہ ایسے لوگون کا نام ممعودین رکھتے تھے (اور مراد ممعود سے یہ تھی کہ صاحب آفت معدہ جسطرح مطبول اور مکبود وغیرہ۔) لیکن بعد اوس زمانہ کے متاخرین اطبا کی اصطلاح ممعود کی نسبت اور کچھ ہوگئی۔ مجرب دوا ایسے بیمارون کی یہ بھی ہی کہ انکے معدہ پر ضماد آرد حلبہ اور تخم کتان اور شہد سے کیا جاے اور اسی کو کھانے مین بھی استعمال کرین۔ ازانجملہ یہ بھی دوا ہے کہ زردی بیضہ بریان اور ایک چمچہ شہد دو دانگ مصطگی سب کو پیسکر پوست بیضہ مین رکھکر بند کرین اور پوست اوسی بیضہ کی ہو جسکی زردی اور سپیدی نکال لی ہی پھر اوس سوراخ کو بند کرکے اور گل حکمت کرکے گرم گرم بھوبھل پر اوس دوا کو پختہ کرین اور بلاتے رہین تا اینکہ پختہ ہوجاے بعد ازان تین روز اسی طرح طیار کرکے تناول کرین۔ اور مجملی تدبیر یہ ہی کہ قبل غذا کے اگر مزاج معدہ کا گرم ہو تو ابیض بارودہ اور گرم تو ابیض ملاکر اگر مزاج مائل برودت ہو استعمال کرانے چاہین اور یہ سب ادویہ اوپر معلوم ہوچکی ہین۔ واجب ہی کہ بعد غذا کے مریض سوجاے اور کسی طرح کی حرکت اور ریاضت نکرے اور اوپر کے اطراف مثل ہاتھون وغیرہ کی بندش کیجاے۔

جسارۃ معدہ کی یعنے سخت ہونا اور صلابت معدہ کی کبھی ایسی سختی اور صلابت معدہ مین پیدا ہوتی ہی جو مشابہ ورم کی ہوتی ہے حالانکہ ورم نہین ہوتا اسکا سبب ایسی برودت ہوتی ہی جو تکثیف مسامات کردے خواہ سودائے غلیظ جو داخل جرم معدہ ہو نہ اسقدر کہ ورم پیدا کرے علامت یہ ہی کہ سبب اس سختی کا دریافت ہوجاے اور کوئی علامت ورم کی مثل درد وغیرہ کے نہ پائی جاے علاج اکلیل الملک اور زعفران اور مصطگی اور بلسان اور کندر اور مقل اور سنبل اور قرد مانا اور رمغاث یعنے

سیدہ لکڑی اور موم اور روغن گل کا ضماد اسیطرح جملہ معالجات جو ورام سخت کے جا بجا مذکور ہوے اور ہونگے خصوصاً وہ ادویہ جو ضعف معدہ کے اوس قسم کے واسطے لکھی گئی ہین کہ بسبب صلابت کے پیدا ہوا ہو ایسے وقت یہ بھی مجرب ہے اور نسخہ اوسکا عمدہ یہ ہے موم چھ ماشہ روغن بید انجیر ہر ایک کا ایک ماشہ ملا کر ضماد کرے اور اوسکے اوپر کیطرف ہ ہ ہ

روغن سقرجل اور پوست کدوی شیرین اور خرفہ اور آرد جو وغیرہ کے مفید ہو اور با ایں ہمہ غذا کو روکھا سوکھا اور کمی کے ساتھ غذا دینی اور تا ملیفت تدبیر کرنی زیادہ تر ان لوگونکو نافع ہو جب اورام حارہ معدہ کا علاج کرنا منظور ہو تو ہرگز کوئی مسہل قوی یا قوی دوائے مقیئ نہ دی جاے اسلیے کہ قے کا استعمال نہایت پر خطر ہے۔ فصد (اکحل اور باسلیق کی) ایسے اورام مین ضرور ہو اور بدون اوسکے چارہ نہین ہو اور یہ فصد اکثر اوقات مین عموماً ہو سکتی ہے۔ اور جو اسہال یا عنف اور روشنی پیدا ہو اسیطرح قے جو بدشواری آتی ہو اوس سبھی بچانا چاہیے۔ اور ادویۂ اورانند یہ ملینہ پر اقتصار کرنا چاہیے جیسے مارالشعیر اور مونگ اور تھوا اور کدو۔ اور اگر ادویۂ ملینہ دی جائین تو مثل الماس کے ہون کہ اسمین کچھ خوف نہین ہو کہ استفراغ خلط کے ساتھ الماس ورم گرم کو بھی مفید ہو اور تخفیف مادہ بھی کرتا ہے اور بیشتر اوسمین صبر اور ایارج بوزن ایک دانگ کے ڈیڑھ دانگ تک ملایا جاتا ہو۔ افضل یہ ہو کہ خیار شنبر آب کاسنی سبز کے ساتھ دیا جاے اور بیشتر اوسمین افسنتین بھی تھوڑی سی شریک کیجاتی ہو کہ یہ بھی نافع ہو بسبب اسکے کہ اسمین قوت قبض کی بھی ہو۔ بعض لوگون نے ایسے ورم مین ہلیلہ کا بھی استعمال کیا ہے مگر ہمین اسکے استعمال پر میلان خاطر نہین رکھتا ہون ان اگر ابھی ورم کی موجودگی مین خلط ہو تو شاید اسکا استعمال بھی ہو سکے اور جب ظاہر ہو جاے اوسوقت ہرگز اسکا استعمال جائز نہوگا۔ بیشتر ایسے لوگ سکنجبین ہمراہ سقمونیا کے استعمال کرتے ہین اور مین اسکو ناپسند کرتا ہون اور اگر مثل ایسی دوا کے استعمال سے چارہ نہوا اوسوقت ایک مثقال صبر کا استعمال ہو سکتا ہی یا صبر کے قریب جو دوا ہی ہمراہ سکنجبین کے۔ علاوہ یہ ہو کہ جہان تک ممکن ہو ایسی دواؤن کو ترک ہی کرنا اولی ہو۔ منجملہ مسہلات نافعہ کے ابتدای ورم مین یہ ہے کہ آب برگ مکو اور آب کاسنی دو اوقیہ زلال خیار شنبر تین درہم روغن کدو روغن بادام ہر دو احد و درہم ملایا جاے اور ہمیشہ طبیعت ملین رکھی جاے انمین جو دوا کے پلانے سے اگر طبیعت پر خشکی غالب ہو اور ساتوین روز تک یہ تدبیر جاری رہے۔ واجب ہے کہ زیادہ سرد پانی پینے پر اقدام اور جرات نکرین (بموجب رای متاخرین اطبا کے) اور نہ خالی پانی پینے پر جسارت کرین بلکہ جلاب یا رب فواکہ ملا کر پانی کا نفوذ کثیر باطل کر دیا جاے اور اوسکی قوت نافذہ توڑ دی جاے۔ کھانے سے روکنا اونکے حق مین زیادہ نافع ہو۔ اگر دورہ کی زیادتی ہو تین درہم کٹکری کے بیج آب سرد مین پیسکر انکو پلانا خواہ آب برف مین پیسکر پلانا مفید ہو۔ نبات سپید کا شربت بھی اور اسیطرح آب برگ کاسنی نافع ہو۔ خیار چنبر اور قثاء اور گلنار اور ہوشیدا س یعنے عصارۂ کیتہ التین اور افسنتین سے طیار ہون اور انکا لیپ کیا جاے ورم کے پھیلنے کو منع کرتا ہے اور جمیع اجزاے معدہ مین ورم کو پھیلنے نہین دیتا۔ اور جب تک حرارت باقی ہو اگرچہ سات تین روز کے بعد سہی آب کاسنی اور آب عنب الثعلب اور آب کاسنی اور آب طرخشقوق کا استعمال برابر چلا جاے اور بعد سات تین روز گذر جانے کے اون ادویہ کے ہمراہ قرص ورد نصف درہم اور کسیقدر عصارۂ افسنتین اور مصطگی بھی ملانی چاہیے اور آب رازیانہ اور کرفس بھی داخل کر دینا چاہیے اور جسقدر غذا تجویز کیجاے سات تین روز تک فقط دھوئی مونگ کی دال اور بھوا اور پالک کا ساگ اور گدہ روغن بادام اور زیت انفاق سے تجویز کرنی چاہیے۔ اور شراب یعنے پینے کی چیزین جلاب ورزلال آلوے بخارا اور عصارۂ کاسنی اور طرخشقوق اور آخر مین مصطگی اور عصارۂ افسنتین۔ لیکن بعد سات تین دن کے ایسی دوا ملانی چاہیے جسمین جلا کی قوت ہو اور تھوڑا سا تفتح بھی پیدا کرے جیسے چقندر اور لبلاب اور ایسے وقت سکنجبین کا پلانا جائز ہے۔ اور بیشتر چند روز قبل از سابع بھی سکنجبین پلانے کی تجویز کی جاتی ہو۔ کبھی آب ہمراہ بنفشہ مربے کی بھی اسکو پلاتے ہین بشرطیکہ متلی زیادہ موذی نہو اور یہ استعمال چودھوین روز تک رہتا ہو۔ جب بطرک اور سوزش مین سکون پیدا ہو اور ورم مین نرمی

آجاوے اب وقت تحلیل یعنے استعمال محللات کا آپہونچا۔ پھر جب کسیقدر انحطاط یعنے کمی ورم کی معلوم ہو ضماد مین مثل مصطگی اور افسنتین کے اضافہ کرنا چاہیے اور پلاسٹر مین سکبینین بلاخوف تجویز کرنی چاہیے بیشتر الملتاس کا استعمال آب رازیانہ اور کرفس اور روغن بادام شیرین کا اخیر زمانۂ ورم مین کافی ہوتا ہی۔ صواب رائے یہ ہی کہ جب نوبت علاج زمانۂ ارخا اور تحلیل تک پہونچے فقط مرخیات اور محللات پر اقتصار نکیا جاے بلکہ ادویہ مرخیہ کے ہمراہ ادویۂ قابضہ بھی کسیقدر ضرور ملانی چاہیین اسلیے کہ فقط مرخیات پر اقتصار کرنا خطر عظیم ہی اور اکثر مریض کو قرب ہلاکت پہونچاتا ہے اور یہ تجویز دونون قسم کی دوا مین ملحوظ رہے مشروبات ہون خواہ ضماد وغیرہ جو خارج سے مستعمل ہوتے ہین اور معدہ ایسے تدبیر کرنے کے زیادہ لائق ہے بہ نسبت جگر کے۔ جو ادویہ قابضہ اس آمیزش کے لائق ہین وہی ہین کہ جن مین عطریت اور خوشبو ہو جیسے مصطگی اور گل سرخ ایضاً مازو اور ریشک اور گلنار اور درختاے مناسب کی کوپل اور روغنون مین جیسے روغن سفرجل اور روغن مصطگی اور روغن ناردین اور روغن تفاح اور زیت انفاق بلکہ واجب ہی کہ یہ تدبیر گرمی مین کیجاے اور ابتداے ورم مین مراہم کو روغن گل اور زیت انفاق اور روغن سفرجل سے بنانا چاہیے (یعنے فصل گرما مین اور ابتداے ورم مین ایسے اجزا ہون) اور فصل زمستان مین خواہ زمانۂ تحلیل ورم مین عموماً کوئی فصل ہو روغن ناردین اور روغن شبت اور روغن بابونہ اور روغن سوسن کا استعمال کرین۔ روغن مصطگی کی کیفیت مین مین ہر یعنے بہ نسبت زمستان اور تابستان کے۔ صفت ضماد ہاے جیدہ کے جو زمانۂ ابتدا اور تزیید اور انتہا مین مستعمل ہو سکین آرد جو فوفل نیلوفر مکمد ایک اوقیہ گل سرخ ڈیڑھ اوقیہ زعفران نصف اوقیہ بنفشہ پندرہ اوقیہ کیتیرا پانچ اوقیہ عظمی بابونہ ہر دو عدد سی اوقیہ صندل پندرہ اوقیہ مصطگی اقاقیا گلنار پانچ پانچ اوقیہ موم روغن گل مین گھلا کر ضماد طیار کرین۔ منجملہ اضمدہ جیدہ کے ابتداے ورم مین بیخ سوسن اکلیل الملک موم اور روغن بنفشہ ہی۔ ادویۂ مرخیہ کا ضماد بروقت روانگی شکم کے ہرگز نکرنا چاہیے بلکہ پہلے تعدیل اسہال کی کرکے بعد ازان ایسی ادویہ سے ضماد کرنا مناسب ہے۔ منجملہ ضمادات کے وقت منتہی سے تا زمانۂ انحطاط ایسے ہی مریض کے واسطے جو روانی شکم بھی رکھتا ہو یہ ہے بابونہ اکلیل الملک تفاح افسنتین روغن سنبل بیخ عظمی صندل فوفل زعفران حب الغار اور ازین قبیل جو ادویہ قابضہ ہون اوائل مین انکو زیادہ ملانا چاہیے اور اخیر مین ادویہ محللہ کو زیادہ کرنا چاہیے۔ منجملہ اضمدہ جیدہ کے جو انضاج مین اوس ورم گرم ماشرا کے بکار آمد ہی جسکی تحلیل منظور ہو اطراف ورد اور اطراف افسنتین اور اطراف حی العالم پوست انرج یعنے اوپر کا چھلکا اور مصطگی اور کندر مکمد ڈیڑھ جزو سفرجل خرمای خام ہر دو احد ایک جزو زعفران اور صبر اور مرکی ہر دو احد ایک جزو موم اور روغن بابونہ روغن ناردین مکدوس جزو۔ اگر بسبب حدوث اورام کا دردہاے کہنہ ہون جنکے لائق معالجہ یہ نہ تھا کہ ملطفات سے مثل قرطم اور بابونہ کے علاج کیا جاتا اب موقوف ہو ادجاع ورم پیدا کرین ملطفات کو قطعاً ترک کر دینا چاہیے اور فقط ادویہ مسکنہ ورد پر اقتصار کرنا لازم ہے مثلاً لبط اور مرغ کی چربی۔ اور جب یہی ورم پرانا اور سخت ہو جاے بلانے مین اقراص سنبل اور ضماد مین ضماد مقل ہمراہ حب البان کے استعمال کرین جیسا کہ قرابادین مین اوسکا نسخہ مذکور ہوگا۔ ایسے ورم کہنہ کے واسطے قیروطی روغن بلسان اور صبر اور موم سپید کی نافع ہوتی ہی۔ واجب ہی کہ وہ قیروطی جالینوس کی جسکا ذکر باب ضعف معدہ مین کیا گیا ہے ایسے وقت بھی استعمال کیجاے (اجزا اوسکے یہ ہین گل بابونہ اکلیل الملک موم سپید روغن گل) اکلیل الملک کا ضماد بموجب ترکیب مندرجۂ ذیل بہت نافع ہی اور وہ یہ ہی بابونہ اکلیل الملک تخم کتان گلنار عظمی کران ادویہ سے ضماد بھی بلبار کرین یعنے ان کو جوش دیکر جوشاندہ سے تکمید اور فتل سے ضماد بنالین۔ مشروبی دوا ایسے وقت یہ بھی ہے گل سرخ دس درہم عود دو درہم مصطگی

تین درہم تخم کرفس اور کاسنی اور کشوث ہر واحد تین درہم اگر ورم مین سوزش اور التہاب بھی ہو کافور ملا کر ان اجزا کا شربا استعمال کرنا چاہیے۔ یا اینکہ تین استار المتاس کو ایک رطل پانی مین بخیتہ کرین جب آدھا پانی رہ جاے چھانکر آب مکوے سبز اور آب کاسنی بقدر ایک سکرجہ ملا کر پھر ایک خفیف سا جوش دین پھر اوسمین نصف درہم ایارج فیقرا ملا کر اگر مریض قوی ہو سب پلا دین اور ضعیف کو نصف مقدار۔ پھر اگر سب سے زیادہ قوی دوا کی حاجت ہو اسی مین سویا اور تخم کتان اور حلبہ کو اضافہ کردین اور اس سے زیادہ قوی دوا کی اگر حاجت ہو تخم کرنب اور اشنہ اور مغز ساق گوزنا و مرغ کی پر بی ملا دین۔ اگر شاحت ضماد حکیم فیاغریوس کی اور ضماد اصفر کی بھی ہوتی ہے۔ ایسے ہی وقت اقراص مقل کی بھی اکثر حاجت ہوتی ہے۔ منجملہ مراہم نافعہ کے ایسے وقت مین یہ مرہم بھی ہے موم روغن نارد ین ایک ایک وقیہ مصطگی اور صبر اور سعد اور اذخر مکدا ایکمثقال مقل تین درہم شراب مین گھول کر سب ادویہ کو بطور مرہم بنانے کے جمع کرین۔ اگر ایسے وقت اسہال بھی ہو اکثر حاجت اسکی ہوتی ہے کہ ان ادویہ کی ہمراہ عصارہ انگور خام یا عصارہ افسنتین کو بھی داخل کرین خواہ دونون عصارہ کو شریک کرین طبیب کی خطا عظیم یہ ہے کہ مریض کو زمانہ دراز تک ایذاے ورم کی برداشت کراتا رہے اور ہمیشہ مبردات ہی سے معالجہ کیا کرے اور ورم کے آثار خراج کیطرف انتقال کرنے کے ہون اور کثرت استعمال مبردات سے نضج نہونے پاے پس واجب ہے کہ طبیب ان سب امور کی رعایت کرے۔ بعض لوگون نے کہا ہے اگر ایک قلادہ یعنے کٹھلا جسمین سنگ ریشہ کے ٹکڑے گوندھے ہون گلے مین لٹکا یا جاے اور اسقدر لانبا ہو کہ معدہ کو چھوتا رہے جملہ اوجاع اور اورام معدہ کو نفع عظیم دیتا ہے۔ جب ورم کا دسیلہ اور پھوڑا ہو جاے اوسکے علاج کے واسطے ایک باب جداگانہ ہمنے لکھا ہے۔ لیکن اگر ورم صفراوی ہو تو ابتدا مین زیادہ تبرید بذریعہ ضمادہاے مبردہ مشہورہ کے کرنی لازم ہے جنمین صندل اور کافور اور گل سرخ وغیرہ داخل ہون اور آب جو ہمراہ آب انار مینوش کے جو سرطان داخل کرکے نخیتہ کیا جاے پلانا چاہیے بعد زمانہ ابتدا کے۔ (یا بعد ظہور اثران تدبیرات کے جب حدت صفراوی کم ہو جاے) آب برگ مکو اور آب کاسنی سبز کو استعمال کرین اور اسکے بعد اور قریب زمانہ منتہی کے آب مکو اور کاسنی مین تھوڑا سا آب رازیانہ بھی شریک کرین کہ اس سے نفع عظیم ظاہر ہوگا اور ورم بارد بلغمیہ یا ورام رطوبت اور بدہضمی اور کمی ریاضت خواہ اور جو امور کہ اسباب تولید مواد رطوبیہ کے ہین اور رطوبات کو اندراد عیہ اور غشیہ کے ممتقن کر دیتے ہین اونسے پیدا ہوتے ہین اور اون اسباب سے جنکی شناخت اوپر کے مقامات مین گذر چکے علامات جسوقت علامت ورم کی بذریعہ ایسے درد کے پاے کہ اوس درد کا رسوخ اور قیام ہر حال مین یکسان ہو اور گرسنہ ہوتے وقت خواہ بری معدہ کی طعام سے ان سب اوقات مین درد یکسان بنا رہے اور بلندی اور اونچا ہونا مقام ورم کا بھی اسیطرح ہر وقت معلوم ہو اگر سب تپ اور التہاب اور وسواس نہو بلکہ لعاب دہن کی زیادتی اور رنگ کا رصاصی ہونا اور درجہ اعتدال سے پیاس مین کمی اور بدہضمی اور قلت اشتہا بھی موجود ہو اوسوقت ورم کا بلغمی ہونا تجویز کرنا چاہیے اور اوسمین جملہ دلائل سے استدلال کرنا چاہیے جو رطوبت مزاج معدہ کی بیان مین مذکور ہو چکے علاج ایسے ورم کے علاج مین قانون عام یہی ہے کہ ادویہ معدلہ بے شرکت ادویہ قابضہ کے مستعمل ہون اسلیے کہ اورام بارد کے علاج مین ادویہ معدلہ وہی اور کارہین جنکی قوت معدلہ شدید ہو (پس بدون شرکت ادویہ قابضہ کے ایسے ادویہ قویہ کا استعمال پر خطر ہے) شروع معالجہ مین ایسے اورام کے آب کرفس اور آب رازیانہ دو دو اوقیہ بورہ تین درہم روغن بادام شیرین بقدر کفایت دینا چاہیے۔ بعد ازان روغن بید انجیر دو درہم اور تین روغن بادام شیرین طبیخ اکلیل الملک کے ہمراہ باین طریق دیا جاے اکلیل الملک دس جزو پانی چار جزو رازیانہ چار جزو پانی چار رطل اسقدر جوش دین کہ چہارم باقی رہجاے

اوسکے بعد چھانکر بقدر چار اوقیہ کے پلایا جاے۔ طبیخ زوفا جسمین اکلیل الملک جوشاندہ یا جاے اور اسی طبیخ کی مقدار شربت پر تین درہم روغن بید انجیر اور دو درہم روغن بادام ملایا جاے بھی ایسے بیمارون کو نافع ہی۔ مسوحات اور اعشدہ مین سے یہ دوا مجرب ہی حبہ اکلیل الملک حماما یا بونہ شبت مکدس درہم افسنتین سنبل ہر واحد ساٹ درہم مصطگی دنل درہم کندر چھ درہم خطمی کی جڑ دس درہم اشق جاوشیر میعہ مکدوس درہم مرغابی کی چربی اور مرغ کی چربی ہر ایک دو اوقیہ موم سرخ نصف رطل۔ ملنے مین افضل روغن ناردین اور روغن سنبل ہے جسمین قرد ماناا ور مُرد اخل ہو۔ ایضاً بلیون اور لبلاب اور روغن بادام بھی مفید ہے اور چندن راور کرنب ہمراہ زیت کے غذا مین اور وہ چیز جو خون سبک پیدا کرے اور بسہولت ہضم ہوجاے۔ واجب ہے کہ قی کرنے سے بالکل اجتناب کرین اورام سخت اور اورام غلیظہ کبھی ایسے اورام استدا ًبھی عارض ہوتے ہین اور اورام حارہ منتقل ہوکر بھی اورام صلب پیدا کرتے ہین جیسے کہ قواعد عام کی بحث مین بیان ہوچکا اور بہ ندرت اورام بلغمی سے بھی یہ اورام پیدا ہوتے ہین کہ ورم بلغمی کسی سبب عارضی سے سخت اور باصلابت ہوجاتا ہی علاوہ علامت ورم کے جو مخصوص ہر قسم کے ہے سختی ممبس کی یعنے چھونے کے مقام پر سختی اور کثرت وسواس اور تخاف بدن بھی دلیل ہے علاج عام قاعدہ معالجہ ان اورام کا بھی یہی ہی کہ ادویۂ محللہ بدون ادویہ قابضہ کے مستعمل ہون۔ اور جو ادویہ شدید التحلیل آخر اورام حارہ مین لکھی گئی ان اورام مین بھی نافع ہین۔ ہمیشہ دودھ مادۂ شتر ملانا ضرور ہی۔ منجملہ اون اشیاء کے جو انکو نافع ہین تین مثقال روغن بید انجیر ہمراہ اوس آب الماس مین پکایا ہوا جو کہ ما دالاصول مین ملکر طیار ہوا ہو۔ اور اگر اس سے زیادہ قوت درکار ہو مادالاصول مین فتاح اذخر اور مصطگی اور پرسیاوشان ہمراہ جملہ ادویہ داخلہ مادالاصول کے ایک جزو داخل کیجائین۔ اگر ہمراہ روغن بید انجیر کے روغن سوسن بمقدار ایک درہم کے ملایا جاے اور روغن بادام دو درہم بھی شریک کرین زیادہ نافع ہوگا۔ اسی طرح اگر یہ سب روغن ہمراہ مادالاصل کے مستعمل ہون۔ ایسے اورام کے ضماد مین معتزا استخوان گوزن اور مغز ساق گاؤ اور شوربای گوشت کو بان شتر کا مستعمل ہے۔ ادویۂ نافعہ سے ایسے ہی اورام اور دُبیلات مین اکلیل الملک حلبہ اور بابونہ خطمی افسنتین مکہ ایک جزو اشق کور مقل الیہود مترجم لفظ کور مین دو احتمال ہین اگر اخیر مین رائے مہملہ ہی مُراد اوس سے کور النحل ہے بضم کاف عربی جو شہد مکھی کے چھتہ کے چرک کو کہتے ہین اور آبندہ کو ائر کا لفظ عبارت شیخ مین اسی کا موید ہے دوسرا نسخہ کوز بزاء معجمہ جسکو کوز فارسی کہتے ہین وہ مقل الیہود ہی اور ایضاً کور بفتح کاف آخر مین رائے مہملہ لغت عربی مقل الیہود کی ہے مگر مقل الیہود کا ذکر اسکے ہمراہ اس نسخہ کی تغلیظ کرتا ہی متن ہر واحد ان اجزا سے دو ثلث جزو کے یہ سب اقسام گوند کے انجیر کے بیس دانہ کے جوشاندہ مین جو طلا نامی شراب مین بنایا گیا ہو گھولکر اور شہد مین پیسکر پھر باقیماندہ ادویہ کو ملاکر ضماد طیار کرین کہ یہ ضماد عجیب النفع ہے۔ دوسرا نسخہ ضماد کا چرک آشیانہ زنبور جسکو موم سیاہ بھی کہتے ہین چھ جزو میعہ دو جزو مصطگی ایک جزو علک البطم نصف جزو دو دوی روغن ناردین کی بقدر ضرورت۔ دوسرا ضماد اذخر اشق سو درہم موم سو درہم اکلیل الملک بارہ درہم زعفران مرکی مقل الیہود مکدآٹھ درہم روغن بلسان ایک رطل۔ زیادہ نافع ایسے بیمارون کو دو شاب انگور خام ہمراہ اور جوشاندۂ الماس اور ایرسا بھی زیادہ نافع ہی اور وہ ضماد جسکو ایسے ضعف معدہ کے باب مین ہم نے لکھا ہے جو بوجہ صلابت معدہ کے عارض ہوا ہو۔ نسخہ ضماد جید مصطگی کندر افسنتین مکہ ایک جزو زعفران دو جزو یہ قیروطی بذریعۂ روغن ناردین کے طیار ہوتی ہے اور مقدار روغن کی اوسیقدر رہے جو کافی ہو۔ اگر اتفاقاً یہ امر کبھی پیدا ہوجاے کہ ورم بلغمی کا انتقال ورم صلب کی طرف ہو مناسب تر اوسکے معالجہ مین یہ ضماد ہے اشق مقل تخم کرنب میعہ سائلہ بادام تلخ مصطگی سنبل اذخر سعد گوند کے بعض اقسام کو محلول کرین اور سب

اجزا کو پسین اور ضماد طیار کرکے استعمال کرین۔ غذا انکی جیسے بلیون اور لعاب اور روغن بادام شیرین خصوصًا جبوقت کہ ورم حار کا انتقال و صلب کیطرف ہوا ہو و بیلہ معدہ کا اکثر و بیلہ بسبب غلبہ طبیب کے جو تدبیر ورم معدہ مین کرتا ہی پیدا ہوتا ہی اسطرح کہ ورم کا انتقال خراج کی طرف ہوجاتا ہی اور بیشتر خود بخود اور ابتدا ہی سے وبیلہ معدہ مین پیدا ہوتا ہی علامات ابتدائے وبیلہ کی علامات ہم نے باب اورام حارہ معدہ مین بیان کیے ہین۔ وہ التہاب شدید اور حرقت قوی اور عطش اور حمی لازمہ اور ورد چبھنے والا اور بلندی موضع ورم کی معدہ مین) علاج بہت جلد فصد کرنی چاہیے اور تبرید معدہ جو بسبب ورم حار کے سوج گیا ہی ادویہ داخلی اور خارجی دونون طرح سے کرنی چاہیے جسطرح ممکن ہو تاکہ ایسی تبرید سے ورم کا وبیلہ ہونا رک جاے پھر اگر باوجود فصد اور تبرید کما ینبغی کے ضرر وبیلہ نمایان ہوجاے اور تبریدات کارگر نہون اور نضج مادہ ورم مین شروع ہو ایسے وقت بشرطیکہ اعراض خفیف ہون اور بہت جلد احتمال انضج پانے کا ہو شیر مادہ گاؤ خواہ شیر گوسپند دو شیدہ بار بار ہمراہ آب گرم کے پلانا چاہیے (بقدر تین اوقیہ ہمراہ شکر کے) اور بار بار ورم کو متامل کر دیکھنا چاہیے کہ وبنا ہی مثل پکے ہوے پھوڑے کے یا نہین۔ اور ہیجان اور قشعریرہ اور ورم کے دب جانیکا زیر انگشتان امید وار رہنا چاہیے کہ یہی علامت ریم پڑنے کی ہے پھر اگر دودھ کا پلانا کافی نہو آب جلبہ اور گوکھرو اور روغن بادام تلخ کا پلانا ضرور ہی اور اگر اس سے زیادہ قوی دواے منضج کی ضرورت ہو اور نضج بھی ہو رہا ہی مگر بہ نسبت پہلے اوقات کے کسیقدر زیادتی نضج کی ہی روغن بید انجیر بھی ان اجزا پر زیادہ کرنا چاہیے۔ ایسے وقت مجرب یہ بھی ہی کہ طرحشقوق خشک بوزن ڈیڑھ درہم تخم مرو جلبہ ایک ایک درہم ان سبکو پیسکر ہمراہ بعض اقسام دودھ کے گرما گرم پلانا چاہیے جیسے شیر ماہ خر یا شیر گوسپند اور تعداد دودھ کی تین اوقیہ ہی اور بنظر جلا اور مزہ دار کرنے کے تھوڑی شکر بھی ملا دینی چاہیے ہو تین درہم سے زیادہ نہو۔ یہ بھی مجرب ہے کہ طرحشقوق یا بس ایک اوقیہ جلبہ یا دو اوقیہ تخم مرو چارا وقیہ کوٹ کر چھانین اور شیر بز اور روغن گنجد ملاکر ضماد ملبار کرین۔ آب نیگرم سے نہانا بھی مفید ہی اور وبیلہ پر کسیقدر انجیر اور بابونہ اور جلبہ کو ضماد کرین نچنہ کرکے اور تقویت کی واسطے اوسین استقین بڑھائین اور مراوان سب تدبیرون سے یہی ہی کہ ورم پختہ ہوجاے اور پھوٹ جاے پھر اگر نضج کا ہونا دریافت ہو اور نہلانے کا استعمال ہوچکا ہو اور اون ضمادات کا بھی استعمال جو مذکور ہوی کر چکے ہون اور بعد نہلانے کے انجیر کا ضماد جو ابھی مذکور ہوچکا بھی لگا چکے ہون اب اوس بیمار کے واسطے فرش اور بچھاون تہ برتہ اور اوڑھنے کے کپڑے بھی زیادہ تجویز کرنے چاہین اور اوسکو منہ کے بھل لیٹنے اور سوجانے کا حکم دیا جاے تاکہ بدن کے بوجھ سے ورم شگافتہ ہوجاے۔ شگافتہ ہونے کی شناخت طبیب بذریعہ لاغری اور اونگلیون کے نیچے دب جانے کے اور نیز بذریعہ قے کے اگر ریم وغیرہ برآمد ہو خواہ دستون کی طرف یا اور خون برآمد ہونے سے کر سکتا ہے۔ ایسے وقت لازم ہے کہ صبر آب کاسنی کے ہمراہ پلایا جاے پھر جب خوب شگافتہ ہوجاے ملحمات یعنے گوشت کی پیوند کرنے والی ادویہ پلانی چاہیے علاوہ بران جس شخص کے معدہ سے قیح بطرف قے کے برآمد ہوا اوسکی صحت سے یاس اور نومیدی بہ نسبت امید جات کے زیادہ ہی بایں لحاظ پھر اگر دریافت بھی ہوجاے کہ ابھی کسیقدر قیح معدہ مین باقی ہی اوسکو بذریعہ اسہال کے دفع کرنا چاہیے اور قے کی تحریک ہرگز مناسب نہین ہی۔ اور اگر یہ تدابیر مذکورہ بالا کارگر نہون جو تدبیرات اورام صلبہ کے باب مین مذکور ہین اونکو استعمال کرنا لازم ہے۔ غذا جو ایسے بیمارون کے لائق بحال ہے ابتداے مرض مین اشا جو نشاستہ اور جو مقشر اور زردی بیضہ سے طیار ہون اور آخر مرض مین وہ غذا جسمین سویا اور میتھی بقدر معلوم داخل کیجاتی ہی قروح معدہ کے معدہ مین قروح اور بثور کبھی تو بسبب جدت اور تیزی اوس خلط کے پڑجاتے ہین کہ جرم معدہ مین اوس خلط کا تشرب ہوتا ہی یعنے وہ خلط جرم معدہ مین سما جاتی ہے

خواہ فقط جرم معدہ سے ہو خواہ خلط حادملاقی ہو ہی۔ اکثر قروح بثور بسبب اوس خلط کے پیدا ہوتے ہین جسکی زیر شش اوتا مدمعدہ مین کسی اور عضو سے ہوتی ہی اسلیے کہ اکثر معدہ مین قرحہ بسبب نزلہای حادہ دماغی کے پڑتا ہی جو لذاع ہوتا ہے یا نکہ قابل عفونت ہوتا ہی کہ خود وہی نزلہ سڑنے کے بعد معدہ کے جرم کو بھی کرتا ہے اگر زمانہ دراز تک نزلہ گزرتا رہے علامات اور فرق کے امور جو بثور فم معدہ اور معدہ اور امعا کے ہین اونکا بیان یہ ہی۔ اکثر قروح معدہ کے خصوصاً جب اسفل معدہ مین ہون صغر نفس یعنے چھوٹی سانس کیطرف پہونچ جاتے ہین (اور قرشی نے صغر نفس سے مراد قلت روح لی ہے) اور رگین اسوقت خوب بھری ہوئی معلوم ہوتی ہین کہ قوت ماسکہ مین ضعف ہی اور غشی اور برد واطراف بھی پیدا ہوتا ہے۔ کبھی قروح معدہ پر ڈکارین بدبو آتی اور ایسا بخار معدہ سے اوٹھتا ہی سے زبان پر خشکی پیدا ہو یہ بھی دلیل ہوتی ہی اور پی زیادہ ہوا کرتی ہی اگر معدہ مین بثور پڑے ہون ڈکار بہت زیادہ آتی ہی۔ کبھی قرحہ فم معدہ مین قرحہ مری مین تفرقہ اسطور سے کیا جاتا ہی کہ اگر قرحہ مری مین ہی درد کا احساس پیچھے دونون شانون کے بیچ مین ہوگا اور گردن کی پیچھے کیطرف بھی وائل سینہ تک یعنے استخوان قص اور عظام صفحری کے درد محسوس ہوگا اچھی طرح ثبوت اس قرحہ کا بروقت اوترنے لقمہ اور نوالہ کے ہوتا ہی کہ جس جگہ قرحہ پڑگیا ہی مری ہو خواہ فم معدہ پر وقت اوسکے اوترنے کے اوسی جگہ درد کی زیادتی ہوگی اور جب قرحہ کی جگہ سے لقمہ آگے بڑھ جائیگا کسیقدر درد مین کمی ہوگی۔ جو قرحہ فم معدہ مین ہو اوسپر دلالت اِس امر کی ہوتی ہی کہ درد زیرین مقامات سینہ مین ہوتا ہی اور شکم کے اوپر کے مقامات مین اور لقمہ اوترنے کی ایذا اوسمین جب پیدا ہوتی ہی کہ نوالہ سینہ سے اوترجاے اور زیادہ میلان درد کا بجانب مراق ہوتا ہی اور سانس چھوٹی ہوجاتی ہی اور اکثر غشی واقع ہوتی ہی۔ جو قروح اور بثور قعر معدہ مین ہون اوپر استدلال براز مین چھلکون کے نکلنے سے کیا جاتا ہی جب بدون ہیج اور خراش امعا کے یہ چھلکے برآمد ہون اور یہ بھی دلیل ہے کہ جب کوئی شی کھانے پینے والی معدہ مین پہونچکر ٹھہر جاے اوسوقت اسفل معدہ مین تھوڑا سا درد معلوم ہو معدہ کے قرحہ اور آنتون کے قرحہ مین اسطرح فرق کرنا چاہیے کہ بروقت وارد ہونے طعام کے بدن پر موضع درد کا لحاظ کیا جاے (پس اگر قرحہ معدہ مین ہی درد بروقت ورود غذا کے ناف سے اوپر ہوگا اور اگر معا علیا یعنے اوپر کی آنت مین قرحہ ہو درد مذکور زیر ناف ہوگا) اور معدہ کے قرحہ مین جو چھلکہ ہمراہ براز کے برآمد ہوگا بہت کم اور شاذ و نادر برآمد ہوگا اور معا علیا کے قرحہ مین پوست رقیق ہمراہ براز کے برآمد ہوگی۔ پوست کا معدہ سے برآمد ہونا ہمراہ براز کے اوسپر یہ بھی دلیل ہوتی ہی کہ درد واطراف امعا مین نہین ہوتا بلکہ امعا سے اوپر درد ہوتا ہی مگر پھیر بھی اکثر التباس اور دھوکہ ہوجاتا ہی اور ذوسنطار یا معوی جو امعاے علیا کے قروح سے پیدا ہوتا ہی اوس سے۔ اشتباہ پیدا ہوتا ہی لہذا واجب ہے کہ ان اقسام کی شناخت مین خوب سوچ سمجھ کر کارروائی کرین۔ قی کیطرف سے اگر قشرہ یعنے پوست برآمد ہو سوائے قرحہ مری یا قرحہ معدہ کے کسی قرحہ امعا کا احتمال نہوگا۔ اگر امتحان کرنا اس امر کا منظور ہو کہ قرحہ معدہ مین ہی یا امعا مین سرکہ اور رائی پلاکر قی کرانی چاہیے علاج قروح معدہ کا تازہ جراحت جو معدہ مین واقع ہوا اوسکا علاج ادویہ قابضہ سے کرنا چاہیے اور غذاے زود ہضم کا استعمال ہے اور جس ادویہ سے زخم پیدا ہوتا ہے زنگار اور سپیدہ اور ترتک اور توتیا پڑنے سے اونکو بچانا چاہیے بلکہ واجب ہے کہ پہلے قروح معدہ اور اگلہ معدہ کا تنقیہ ماء العسل اور حلاب سے کیا جاے اور دواے منقی مین اتنی قوت بھی نہونے چاہیے جو ایذا دہی کرے اور قرحہ کو بڑھاے اور یہ خاصیت ایذا دہی اور قرحہ بڑھانے کی اوسمین بہ نسبت پاک کرنے چرک اور نفع دینے سکون درد و عبر کے زیادہ ہو بسبب اسکے کہ قوی الاثر ہے اور زخم کو جلا دیتی ہے بلکہ واجب ہے کہ جلا اور غسل یعنے چرک دھونے کی قوت اوس مین ایسی ہو کہ اسفل کی طرف دھوکر اخراج کردے (یعنے مرتق ہو) پھر اگر ہمراہ قروح کے مٹرا ہو اگوئی مادہ اور گوشت مردار

بھی ہو واجب ہے کہ ایسی دوا کا استعمال کرین جو مُردار گوشت پیدا کرکے زخم بھی پورے بہت ہی عمدہ اور مناسب اس غرض کو پورا کرنے مین ایارج فیقرا ہو جب قرحہ آلایش سے پاک ہوجاوے واجب ہے کہ پھر گائے کا مٹھہ مکھن نکالا ہوا اور شربت بہی اور انار وغیرہ کا استعمال کرین ایضاً آب جو آب انار کے ساتھ اور فواکہ کے افشورات جو قابض ہین۔ بیشتر احتیاج غذا دینے مین بطون یعنے اوجیہ جوان بیل خواہ بچھڑا گائے کی ہوتی ہے جو سرکہ مین بخیہ کیا ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جب تک چرک اور ریم قرحہ کا پاک نکر لیا جاوے اور بالکل صاف نہو جاوے کسی دوائے جاذب کا نفع ظاہر نہو گا اور نہ کسی دوائے مدمل سے نفع ہوگا۔ اور اگر استعمال مدملات ادویہ کا کیا جاوے اور مرض یعنے قرحہ نجانب مری خواہ قرحہ معدہ کے ہو اوسوقت مدملات مین ادویہ مغریہ سے مقدار مناسب بھی مثل کتیرا اور صمغ عربی کے داخل کرنی ضرور ہے کبھی قروح معدہ کو فلونیا بھی نافع ہوتی ہے ایضاً اقراص کہربا خصوصاً اگر قی الدم عارض ہو مفید ہوتے ہین اور جملہ اقسام ربوب قابضہ کے بھی قرحہ معدہ کو مفید ہین اور کبھی ربب غافث اور ربب افسنتین بھی نافع ہوتا ہے۔ اگر معدہ مین قروح ہو اور کسی داعی اور امر ضروری کی وجہ سے بدون اسہال پیدا کرنے کے چارہ نہو لازم ہے کہ مثل املتاس کے مسہل دیا جاوے۔ اور اگر قروح معدہ سے خود بخود اسہال عارض ہو اوسکے بند کرنے مین اقراص طباشیر اور ربوب قابضہ آب سوتی یعنے ہمراہ جَو کے ستو کے بخیہ کرکے دینا چاہیے۔ اور اگر معدہ متقرحہ مین آکلہ پیدا ہوا اوسکا علاج وہی کرنا چاہیے جو ہمنے باب نفث الدم مین لکھا ہے علاج بثور معدہ کا نافع یہ تدبیر ہے کہ پہلے نرمی اور سہولت ایسے ادویہ سے تنقیہ کرین جنکی اجازت اور رخصت باب قروح معدہ مین دی گئی ہے جیسے املتاس وغیرہ اور بعد ایسے تنقیہ کے حب الرمان ہمراہ زبیب کے اور دودھ جسمین لوہا گرم کرکے بجھایا جاوے نافع ہوتا ہے حکم معدہ کے پھٹ جانیکا جس شخص کا معدہ پھٹ جاوے اوسکے زندہ رہنے کی امید کمتر ہے مگر اینکہ تھوڑا پھٹ جاوے

پانچوان مقالہ معدہ کے اون احوال کا بیان جو بہت شامل ہوتے معدہ کو لاحق ہوتے ہین خواہ جو اشیاء معدہ سے خارج ہوتے ہین اونکی وجہ سے وہ احوال عارض ہوتی ہین اور کسیقدر احوال مراق اور شراسیف وغیرہ کا

نفخہ معدہ کا بیان کبھی نفخہ بسبب طعام کے پیدا ہوتا ہے اگر اوسمین رطوبت غریبہ ایسی ہو جو بریح کیطرف مستحیل ہوجاوے اور حرارت یعنے قوت ہاضمہ اگر چہ درجۂ اعتدال پر ہے اور غذاے جید کو اچھی طرح ہضم کر دیتی ہے مگر ایسی غذاے نفاخ کی تحلیل سوائے اوسکے کہ مستحیل بریح کردے اور کسی قسم کی نکر سکے کبھی نفخہ بسبب ضعف حرارت ہاضمہ کے پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ غذا اگرچہ بذاتہ نفاخ نہو مگر جسوقت حرارت ہاضمہ کی اوسکے ہضم سے ضعیف ہوتی ہے تبخیر پیدا کرکے ریاح اوبھاتی ہے اسلیے کہ جو مادہ غذا کا اوسمین بذاتہ نفخ ہونے کی خاصیت نہو کبھی اوس سے نفخ پیدا نہو گا جب تک کہ حرارت ہاضمہ مین کمی قوت کی اتنی نہو کہ حرکت کرے اور ہضم نکر سکے جیسے اگر بالکل حرارت ہاضمہ کی معدوم ہوجاوے پھر اگر چہ غذاے نفاخ بھی کھا جاوے مگر نفخ پیدا نہو گا جس غذا سے نفخ پیدا نہین ہوتا یا تو دراصل وہ غذا بذات خود ایسی اچھی ہے کہ اوسکو نفاخ ہونے سے براوت اور دوری ہے یا وسبب خارج از غذا مین سے کوئی سبب کی موجود گی مانع نفخ سے ہوتی ہے۔ پہلا سبب تو یہ ہے کہ حرارت ہاضمہ نے اوسی غذاے نفاخ پر اچھی طرح غلبہ کیا ہے دوسرا سبب یہ ہے کہ فشار حرارت ہاضمہ اور برودت مجمدہ کا وجود اسقدر ہے کہ غذا کی تحریک معدہ مین کسیقدر بھی نہین ہوتی ہے اور مسلم ویسی ہی بلا تصرف برازپاتی کی راہ سے نکلجاتی ہے۔ بیشتر ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ حرارت ہاضمہ تو مشغول ہضم غذا مین ہوتی ہے اور غذا قابل ہضم ہوجانے کی بھی ہے اور ابھی فعل حرارت ہاضمہ کا پورا نہین ہوا کہ اوسکا معارضہ یعنے مقابلہ سرد پانی وغیرہ کے پینے سے کیا گیا اور بمقدار کثیر اسقدر استعمال مشروبات بارد کا ہوا جسکی وجہ سے حرارت ہاضمہ مین قصور اور کمی پیدا ہوگئی خواہ کوئی حرکت نازیبا ایسی واقع ہوئی جسنے غذا کو بافراط ہلاوہ یا اور اپنی جگہ پر قرار اوسے نہ لا (ایسی بے احتیاطی سے نفخ پیدا ہونا خیال کیا جاسکتا ہے۔)

کبھی مزاج غذا کا خود نفاخ ہوتا ہی جیسے لوبیا اور سور وغیرہ کہ اوسوقت اگر قوت قوی بھی ہو اور موانع ہضم سے اجتناب بھی کیا جاے پھر بھی نفخ ضرور پیدا ہوگا ہان اگر حرارت شدید ہو اور قوت ہاضمہ بدرجہ قوی ہو تو ایسی غذا بھی بلا نفخ کے ہضم ہو سکتی ہے۔ اشربہ مین شراب غلیظ اور شیرین نفاخ ہوتی ہو ہان اگر شیرینی کے ہمراہ رقت قوام ہو جس سے ریح لطیف پیدا ہو وہ نفاخ نہ ہوگی۔ کبھی سبب نفخہ کا طعام گرم طبیعت کا ہوتا ہو اسلیے کہ طعام حار جب بروقت ہضم ہونے کے اوسمین حرارت نے معدہ کی اثر کر کے اوسکو گرم بالفعل بھی کر دیا یعنے وہ طعام جو گرم بالقوہ تھا اب بالفعل بھی گرم ہو گیا اور معدہ مین کوئی مادہ بارد و رطب پہلے سے موجود تھا مثلاً بلغم وغیرہ تو اب اس طعام گرم کے اوس مادہ سے ملاقات ہونی ایسے مادہ کی تحلیل یہ غذاے گرم کر کے اوسکا اخراج معدہ سے کرے گی اور اوسوقت نفخ پیدا ہوگا۔ کبھی سبب نفخہ اور قراقر کا خالی ہونا شکم کا اور معدہ مین رطوبات خام اور زجاجی کا پڑنا اسیطرح امعا مین ایسی رطوبت کا موجود ہونا بھی ہوتا ہی وجہ یہ ہے کہ جسوقت طبیعت بدنی متوجہ ہضم غذا پر ہوتی ہے اس رطوبت خام مین جو معدہ اور امعا مین بھری ہی تصرف کرنے سے باز رہتی ہی لہذا بروقت استلاے معدہ کے غذا سے یہ رطوبت بجاے خود ساکن اور ٹھہری ہوئی رہتی ہی۔ پھر جب ہضم غذا سے طبیعت کو فراغ حاصل ہوا ایسے رطوبت کی تحلیل پر متوجہ ہوتی ہے لہذا بروقت خلو معدہ کے ریاح پیدا ہوتے ہین جو اوسی رطوبت خام موجودہ معدہ اور امعا کی تحلیل سے اوٹھتی ہین۔ کبھی بحالت خلو معدہ اگرچہ رطوبت خام بھی معدہ وغیرہ مین نہو نفخہ اسطرح پیدا ہوتا ہی کہ طبیعت بدنی جسوقت خلو معدہ پاتی ہے اور قوے طبیعیہ کی تحریک ہوتی ہی اوسوقت وہ ہوا جو اندرون فضا یعنے خالی مقامات جسم کے بھری ہوئی ہی اوسے بھی حرکت ہوتی ہے تھوڑا طبیعت اوس ہوا کو حرکت دیتی ہی اور ہمراہ اوسی ہوا کے باقیماندہ اخرجہ رطوبات بدنی کے بھی متحرک ہو کر مثل ریاح کے معلوم ہوتے ہین۔ کبھی سبب نفخہ کا کثرت سودا اور امراض طحال ہوتے ہین۔ اور اکثر گاہ جو برودت خارجی بدن پر وارد ہو وہ بھی سبب نفخہ کی ہوتی ہے خواہ ریاح جن سے بدن بھر جاتا ہے اوسسے بھی نفخہ پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ بروقت ورود برودت خارجی خواہ استلاے بدن کے ریاح سے غذا کے ہضم سے قدر معتدل سے دو چند مقدار حرارت کی حاجت پڑتی اور حرارت معتدل کا عمل غذا مین نصف باقی رہجاتا ہے اور چونکہ پورا عمل حرارت معتدلہ کا یہ ہی کہ انضاج رطوبات بدنی مثل ہضم طعام غذا وغیرہ کے کرے اور جب نصف عمل اوسکا رہگیا اوسسے بجاے ہضم تام کے تخمیر پیدا ہوگی اور اسی سے نفخہ پیدا ہوگا۔ جسوقت نافیین امراض کے شکم مین نفخ زیادہ ہوا کرے عکس اوسکی خبر دیتا ہے **امراض مراقی کا بیان** مراقی مرض اکثر بسبب شدت حرارت معدہ اور بند ہو جانے اول راہون کے (جو غذا سینے کے واسطے تمام اعضاے بدنی مین مخلوق ہین) پیدا ہوتا ہی کہ بسبب انسداد ان راہون کے غذا پلٹ کر اطراف معدہ مین محتبس ہو جاتی ہے اور بسبوجہ سے کھٹی ڈکارین آتی ہین اور قے ایسی ہوتی ہی جس سے دانت کند ہو جاتے ہین خصوصاً اگر طعام کے ماؤوث ہونے کے ہمراہ امراض مراقی کی شرکت ہو۔ بزاز امراض مراقیہ مین نرم اور پتلا ہوتا ہی اور خون مین غلظت آجاتی ہی۔ اکثر مراق کے اطراف مین ورم ہوتا ہے جس سے بخار سوداوی اوٹھتا ہی اور بالنجولیا سے مراقی پیدا ہوتا ہی **علامات نفخہ معدی** کے جو قسم نفخہ اور تولد ریح کی بسبب جوہر طعام کے ہو یعنے غذاے نفاخ اور مولد ریح سے جو قسم پیدا ہوا دو سیر دلالت اسی طرح سے ہوتی ہی کہ جو شے کھانے پینے مین آئی ہو اوسکی طرف رجوع کرین اور اوسکو پہچانین (۲) یہ بھی اوسی قسم کی علامت ہی کہ غذائی نفخہ زیادہ نہین ہوتا اور اکثر اوقات مین ہوتا ہے اور نہ جسوقت غذاے جید کا استعمال ہوا وسوقت ہوتا ہے (۳) یہ بھی علامت اسی قسم کے نفخ کی ہے اگر ڈکار مکرر سہ کرر آجاے نفخہ کی ایذا اور مضرت مین سکون پیدا ہو جاتا ہی یہی صورت شناخت کرنے اوس نفخہ کی ہے جو غذا مین

خطا تدبیر کرنے سے پیدا ہو کہ اوسپر آب کثیر پیا جاے خواہ حرکت نامناسب سے معدہ مین اوسکے جنبش زیادہ ہو اور ہضم نہونے پاے اور مختصر یہ ہی کہ ایسے امور واقع ہون بعد استعمال غذا کے جنسے قوت ہاضمہ کی فعل کا معارضہ اور مقابلہ ہو پس یہ جملہ اقسام نفخہ کے وجود اسباب مذکورہ سے پہچانے جاتے ہین اور اس سے انکی شناخت ہو جاتی ہی کہ جب ان امور کے مخالف امور مناسب کا استعمال کیا جاے نفع بھی دور ہو جاتا ہی۔ نفخہ سوداوی اور بلغمی یعنے تمام اخلاط سے جو نفخہ پیدا ہوتا ہی ان دونون مین فرق یہ ہی کہ نفخہ سوداوی خشکی اور یبوست سے ہوتا ہی اور بلغمی نفخہ کے ہمراہ رطوبات بھی ہوتے ہین۔ باقیماندہ اقسام نفخ کے جو اور اقسام سے پیدا ہوتے ہین اونکے علامات اونھین اسباب کی موجودگی سے معلوم ہوتے ہین۔ علاج اگر سبب نفخہ کا غذا ہے تو نفخہ سے نفع ہو ایسی غذا کو ترک کر دینا چاہیے اور جو سوء تدبیری بعد استعمال غذا کے ہوتی ہو آیندہ حسن تدبیر سے برطرف کیا جاے اور قوت ہاضمہ سے معارضہ اور مقابلہ افعال اور حرکات نامناسب کرکے نہونے پاے اور جب تک یہ تدابیر عمل مین آتی رہین ساتھ ہی دنکے یہ بھی التزام رہے کہ مریض ایک مسہری اور چارپائی وغیرہ پر سویا کرے جسمین روئی دار تہت اور پردہ اور فرش اچھی طرح گدگدا اور گرم بندھا اور بچھا ہوا اور پیٹ کے بھل اوسے سونے کی اجازت دیجاے۔ اگر سبب نفخہ کا برودت معدہ کی ہو خواہ ضعف معدہ سے نفخ پیدا ہوتا ہو اوسکا علاج وہی کرنا چاہیے جو باب ضعف معدہ مین مذکور ہو چکا اور تمریخ معدہ کی روغن سے کرنی چاہیے جسمین لطفات اور کاسرہ ریاح کو جوش دیا ہو جیسے اجوائن اور کاشم اور زیرہ اور اگر اس سے زیادہ قوی ادویہ کی ضرورت ہو سداب اور تخم سداب اور حب الغار اور انجدان اور سیسالیوس وغیرہ کو جوشین دین اور روغنون مین تمریخ کے واسطے روغن غار کو اختیار کرین خواہ روغن بید انجیر وغیرہ۔ کبھی تمریخ معدہ کی ایسے روغن سے کافی ہوتی ہے جسمین سوا (خواہ برگ نرا برگ سنبھالو اور تخم سنبھالو) کو جوش دیا ہو۔ اوسکے بعد مرہم قوی کی مالش جیسے وہ مرہم جوز وفا اور شبت اور آب خاکستر وغیرہ سے طیار ہوا ہو۔ اور بیشتر حاجت حقنہ کی ایسے ہی روغن سے ہوتی ہے جو مذکور ہوے۔ اور کبھی مالش کے روغن مین رفت بھی ملائی جاتی ہے۔ اگر یہ برودت کسی مادہ غلیظہ سے پیدا ہوئی ہو ہرگز یہ ادویہ مدہنی چاہین اس لیے کہ بیشتر ہیجان ریاح کا ان سے زیادہ ہو جاتا ہے بلکہ پہلے تنقیہ مادہ کا کرین اوسکے بعد ایسی دواؤن کو استعمال کرین اگر برودت معدہ کی سادج بلا مادہ ہو اور سوا ہیجان ریاح کا چندان خوف ہمکو نہین ہوتا بلکہ انھین ادویہ کو بیخوف پلائین گے منجملہ اون ادویہ کی جو ایسے بیمار کو ہم دیتے ہین اور زیادہ نافع ہوتی ہے کہ ایک خرما یعنے ۴ ماشہ جعدہ کو پانی مین خوب جوش دیکر اوسکو پلاتے ہین خواہ طبیخ فوذنج نہری مین شہد ملا کر استعمال کرتے ہین۔ خولنجان کا جوشاندہ بھی زیادہ مفید ہی۔ اور خولنجان کو سکنجبین ملا کر برابر بخود کے گولیان بنائین اور ایک مثقال ہمراہ آب گرم کے کھلائین کہ اس دوا سے اخراج ریح کا زیادہ ہوتا ہی اور رطوبت کم نکالتی ہی۔ نفخہ عاصیہ یعنے ایسے نفخہ کو جو بدشواری علاج پذیر ہو جند بیدستر کو پیسکر سرکہ اور دار اور زیت کنہ ملا کر مفید ہوتا ہی خصوصاً سرکہ انجدان یا خل عنصل۔ کہتے ہین کہ کعب خنزیر کو سوختہ کرکے استعمال کرنا بھی عمدہ علاج اس نفخہ کا ہی۔ جو نفخہ کہ خفیف ہو اوسکے علاج مین بعد طعام کے تھوڑی سی شراب پلانی کافی ہی کہ اوسکو پی کر سو رہے اور ایذاے نفخہ سے بری اور جدا ہو کر اوٹھے گا۔ یہ مروخ نافع ہی کہ شونیز اور حب الغار اور سداب کو شراب مین اچھی طرح پیسنہ کرین اور صاف کرین پھر کسی روغن مناسب کو نصف وزن شراب مذکور کے لے کر اسی شراب مین پختہ کرین تا انیکہ شراب جل جاے اور فقط روغن باقی رہے بعد ازان اسی روغن کی مالش کرین اسیطرح روغن شونیز کی تمریخ بھی مفید ہے۔ بعض اطبا نے کہا ہی کہ جسفرم یعنے ریحان سلیمان اون لڑکون کے واسطے زیادہ مفید ہی جنکے پیٹ زیادہ پھولتے ہون۔ نفخہ لازمہ سوداویہ

یعنے وہ نفخہ جو بروقت ہضم ہوتا ہو اوسکا علاج سنجر نیا اور فندا دیقون اور اجوائن سے کیا جاتا ہو اور اگر استفراغ قوی کی حاجت ہو تی ہو حب مسہل کا استعمال کرتے ہین اور اسفنج کو سرکہ گرم مین تر کرکے اوسپر رکھتے ہین اور بہتر یہ ہو کہ سرکہ انجدان سے تر کرین **قراقر کا بیان** جمیع اسباب نفخہ کے بعینہ وہی اسباب قراقر کے ہین کہ جسوقت یہ اسباب نفخہ پیدا کرتے ہین اوطبیعت بدن کا ارادہ اوس نفخہ کے دفع کرنیکا ہوتا ہو اور یہ نفخہ دفع ہونے مین بھی اطاعت طبیعت کی نہین کرتا کہ اوپر کی طرف بذریعہ ڈکار کے خواہ نیچے کی طرف بذریعہ اخراج ریاح کے دفع ہو جاے بلکہ اوسی مقام اندرونی مقامات مین آنتون کو متحرک ہوا کرتا ہو اور سوقت قراقر پیدا ہوتا ہو اور پیٹ بولنے کی آواز معلوم ہوتی ہو خصوصًا جبتک یہ ریاح چھوٹی چھوٹی آنتون مین متحرک رہتی ہین کہ جنکے منافذ اور سوراخ تنگ ہین اوس زمانہ مین تو قراقر زیادہ ہوتا ہو اور جسوقت یہ ریاح جدا ہو کر وسعت مین ہوئی اور بڑی آنتون کو آتے ہین قراقر مین نرمی اور کمی ہوتی ہو مگر آواز قرقرہ کی اسوقت بھاری ہوتی ہو اگرچہ کمتر ہوتی ہو اور باریک اور چھوٹی آنتون کو قراقر کی آواز باریک اور پتلی ہوتی ہو اگرچہ زیادہ ہوتی ہو جب یہی ریاح رطوبات سے آمیختہ ہو جاتے ہین اوسوقت اتنین صفائی باقی نہین رہتی اور جسوقت یہ ریاح فضا یعنے وسیع جگہہ اور خالی رطوبات وغیرہ سے پاتے ہین اور خود ان ریاح کا قوام غلیظ مرتفع یافتہ ہوتا ہے اور اچھی طرح ہلانے اور جنبش دینے کی قوت اوسمین ہوتی ہو اوسوقت اخراج سے ان ریاح کے بڑی آواز اور صفائی کے ساتھ پیدا ہوتی ہے آواز ریح کی صفائی معا کی پاک صاف ہونے پر خواہ براز کی خشکی پر دلالت کرتی ہو۔ قراقر کا علاج نفخہ کے علاج سے زیادہ قوی کرنا چاہیے۔ جو شخص اپنے شکم مین ریاح کی کثرت دیکھے اور کسیقدر تپ بھی اوسے لاحق ہو لازم ہو کہ زیرہ ہمراہ ترنجبین کے متاول کرے اور شکر کو نہ ملاے۔

ملاست معدہ کا بیان اور زلق معدہ معدہ کا چکنا ہونا اور غذا کا معدہ سے پھسلنا کبھی اسکا سبب حرارت معدہ مع ایسے مادہ کے ہوتی ہو جو لذاع ہو اور طعام کو معدہ سے لذع پیدا کرکے پھسلا دیتا ہو اور کبھی یہ مرض سوء مزاج ساذج گرم سے معدہ کے پیدا ہوتا ہو اور ہوتا ہو تو اوسی وقت ہوتا ہو جب سوء مزاج ساذج مذکور اسقدر زیادہ ہو کہ قوت ماسکہ کو مغلوب کر چکا ہے کبھی یہ مرض بسبب ایسے سوء مزاج بارد یا مادہ سے پیدا ہوتا ہو کہ وہ مادہ مزلق ہو اور کبھی سوء مزاج بارد ساذج سے بھی پیدا ہوتا ہو کبھی بسبب قروح معدہ کے ملاست اور زلق معدہ پیدا ہوتا ہو کہ بسبب ایذا دہی قروح کے جو ورود غذا کے وقت زیادہ ہوتی ہو معدہ کی حرکت اوسی غذا کے دفع کرنے پر جلدی اور دفعۃً ہوتی ہے کبھی یہ مرض ضعف ماسکہ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہو۔ جب پیدا زلق معدہ اور امعا کے اور بعد ملاست معدہ کے کھٹی ڈکار آنے لگے بنا بر قول بقراط یہ علامت جید ہے اسلیے کہ ڈکار کا آنا دلیل ہے کہ جو حرارت معدہ کی بجھی ہوئی تھی اب کسی قدر اوسمین نہوض یعنے ترقی پیدا ہوئی اسلیے کہ اگر بالکل حرارت مفقود ہوتی تو پھر معدہ مین ریح کیون پیدا ہوتی اور جب ریح پیدا نہوتی ڈکار بھی نہ آتی مگر اب ڈکار آتی ہے تو ریح پیدا ہوتی ہے اور حرارت بھی کسیقدر بڑھی ہے علامات اسکے مشہور ہین دوبارہ لکھنے اور بیان کرنے کی حاجت نہین ہو علاج اگر یہ مرض بسبب سوء مزاج حار مادی کے ہو پہلے اخراج خلط کا بندی کرنا چاہیے اور بعد ازان رطوبت فواکہ قابضہ اور آب سویق کا استعمال کرین جسمین باجرہ کو پختہ کیا ہو اور اگر مرض مین طول ہوا اوسوقت حاجت گاے کے دہی کی ہوگی جو پختہ کرکے پلایا جاے یا اوسمین لوہا خواہ سنگرزے گرم کرکے بجھاے جائین اور دیگر ادویہ قابضہ بھی دہی کے ساتھ دینی ہونگی جیسے طباشیر اور گل سرخ اور کہربا اور گلنار اور قرظ یعنے سینگری ببول کی اور طراثیث کی اسی طرح پر کہ سترہ تولہ جغرات مین ڈیڑھ تولہ ادویہ ملاکر استعمال کرینگے۔ اور معدہ پر ضمادات مذکورہ قانون عام مین لگاے جائین اور غذا مسور مقشر اور جاول اور باجرہ سے ہمراہ عصارۂ فواکہ قابضہ کے جیسے آب انگور خام اور آب انار ترش اور آب سفرجل ترش کا اختیار کیجاے۔

اگر بدون استعمال گوشت کے چاہیں تو بیضہ مرغ اور تیتر اور لوہ کو خوب طرح بھون کر اور نشاستہ بریان کر کے مین مرغی آہار سے مذکورہ بالا کی اوپر چھڑک کر کھاتے ہین اور خوب طرح بھون کر کھلاتے ہین۔ قریب قریب اسی تدبیر کے علاج اوس امراض کا ہے جسکو سوء مزاج حار بلا وہ گرمی شدید و نادر زخم معدہ عارض ہوتا ہے کہ باب ثانون عام مین بیان کیا گیا ہے۔ اگر یہ مرض بوجود معدہ سے پیدا ہوا ہو مشروبات اور ضماد ہای مسخنہ سے علاج کرنا چاہیے جنکا ذکر اپنے مقام پر اودیہ کا ذکر ہو چکا ہے اور غذا مین چکاوک اور کبوتر بریان اور چوزہ ہای مرغ بھی کھلانے چاہین کہ انکا گوشت معدہ مین دیر تک ٹھہرتا ہے اور ان جملہ اقسام گوشت کو قابض یا گرم معالجہ سے خوشبو کرنا چاہیے خواہ قابض اور گرم دونون قسم کے معالجہ کو ملانا چاہیے۔ اور اگر کوئی مادہ بھی موجود ہو اسکا تنقیہ اوسکے بیان مین جو پہلے بیان ہو چکا ہے کر لینا چاہیے۔ ہر ہفتہ مین قے کا استعمال اور جوارش خوزی اور جوارش حب الآس اور جوارش خشخاش کا بھی کرنا لازم ہے اور غلیظ اور کہنہ بھی پلانی چاہیے۔ اگر بسبب قرح کے مرض پیدا ہوا ہو تو قرحہ کا خاص علاج پہلے کرینگے بعد ازان معدہ کے قوی کرنے کی تدبیر کیجائے گی۔ اگر بسبب ضعف قوت ماسکہ کے یہ مرض پیدا ہوا ہو اسکا علاج یہ ہے کہ مشتہی و ماسکہ قابضہ اشیاء بیان اور خوشبو وغیرہ کے ہمراہ مستعمل ہون خوشبو کے شربتا اور ضمادا استعمال کرین۔ ایسی قسم مین جوارش خرفوب آب فودینج تازہ کے ہمراہ خواہ دوا بوسماق آب خرفوب کے ساتھ یا سفوف انار دانہ رب سفرجل قرش کے ساتھ جس رب مین اور کوئی شئے نہ ملی ہو یا جوارش خوزی رب الآس کے ہمراہ مفید ہوتی ہے منفعت عظیم پیدا کرتا ہے دوا اس مرض مین یہ بھی ہے کہ قوابض ہو شطیدا اس اور اقراص گلنار کو اختیار کرین اور ضماد و مشتہین ہمراہ قوابض کے لگائین۔ غذا ایسے بیمار کی قریب غذای صحت مزاج کے ہو مطبوخ کی ہوئی اشیاء اور مطبخات اور ربوب کے جملہ اقسام جو معلوم ہو چکے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ آب جو ہمراہ تر بہندی کے اندرونی خشکا اور بھلی کے امراض کو نافع ہے قی اور تہوع اور غثیان اور قلق معدہ کا بیان قی سے مراد وہ حرکت معدہ کی ہے جس سے معدہ کسی شئے موجود معدہ کو منہ کیطرف سے دفع کرتا ہے اور وہ شئے اس معدہ کے دفع کرنے کو قبول بھی کر لیتی ہے یعنے منہ کیطرف سے نکل بھی جاتی ہے۔ اور تہوع یعنے امکائی اوسکو کہتے ہین کہ معدہ تو شئے موجودہ کے اخراج پر حرکت کرے مگر وہ شئے منہ تک آکر خارج نہ ہو جاوے۔ پس آب قی اور تہوع مین فرق یہی ٹھہرا کہ قی کی حالت مین اخراج شئے موجودہ کا منہ کیطرف سے ہو جاتا ہے اور امکائی مین نہین ہوتا مگر معدہ کی حرکت قی اور تہوع دونون مین اخراج شئے موجود پر اپنی طرح ظاہر ہوتی ہے۔ اور غثیان یعنے متلی کے یہ معنے ہین کہ معدہ آمادہ حرکت اخراج شئے موجود پر ہوتا ہے اور گویا کوئی امر معدہ پر تقاضی حرکت اخراج شئے مذکور کا ہوتا ہے اور یہ تقاضا اور خواہش اوس تقاضی کی ہمیشہ اور دیر تک رہے خواہ تھوڑے زمانہ کے بعد اوسکا تقاضا برطرف ہو جاوے مگر حرکت معدہ کی ابھی پیدا نہو۔ یہ تینون حالات یعنے قی اور تہوع اور غثیان بالکل اشتہای معدہ کے مخالف ہین اور ہر طرح سے انکی مخالفت ظاہر ہے۔ تقلب نفس اوس متلی کو کہتے ہین جو لازم اور دیرپا ہوا ور کبھی اشتہا کے زائل ہو جانے کو بھی تقلب نفس بولتے ہین۔ قی کی بعض قسم حاد اور تیز ایسی ہوتی ہے جس سے قلق اور بیچینی پیدا ہوتی ہے جسطرح ہیضہ کی قی خواہ جس شخص کو قی لانے والی دوا پی چکا ہو اوسکی قی۔ اور بعض قسم قی کی باسکون و آرام ہوتی ہے جسطرح قی خوگر فتہ لوگون کی جو بسہولت اور بلا اذیت ہو جاتی ہے جب اوبکائی پیدا ہوتی ہے ضرور کوئی ایسی شئے بھی پیدا ہوتی ہے جو فم معدہ کو محتاج گرداندے کسی غذا وغیرہ کا جانب اقرب یعنے منہ کی طرف سے کر دیتی ہے اور یہ شئے فم معدہ کی ایسی کیفیت پیدا کرتی ہے۔ یا نوکوئی کیفیت خراب ایسی ہوتی ہے جسکا فعل ایذا رسانی کا معدہ مین ہی ہوتا ہے جو فعل اوس خراب مادہ کا ہے جس سے معدہ کو ایذا ہو یا شئے ہی خواہ معدہ سے عضو مشارک کو موذی ہوتا ہے جیسے دماغ پر جب کسی طرح کا صدمہ ضربت وغیرہ کا پہونچے کہ اوسوقت اوبکائی

بشرکت ابدان دماغ کے پیدا ہوگی - یا اپنکہ وہ شئے مذکورۂ بالا کوئی مادۂ غلطی ایسا ہو جو معدہ میں پیدا ہوا ہو خواہ اوس مادہ کی پرورش معدہ پر ہوتی ہے کہ اوس مادہ سے طعام فاسد ہوجاتا ہو خواہ وہ مادہ صفراوی اور رطوبت ردی کا متضمن ہو یا جسطرح خواطر کو توقع ایسے ہی مادہ کی وجہ سے عارض ہوتا ہو - یا اپنکہ اگرچہ وہ رطوبت ردی اور خراب نہیں ہو مگر قوۂ معدہ کو ترکر کے ڈھیلا کردیتی ہو بدون اسکے کہ اور رطوبت میں کسی قسم کی خرابی ہو - خواہ وہ رطوبت غلیظ چپندہ ہو یا اپنی کثرت مقدار کی وجہ سے گرانی معدہ پر زیادہ پیدا کرے گا اور کسی قسم کا سبب خرابی کا پیدا نہو اسلیے کہ معدہ اوسکی گرانی سے بھی اذیت پاتا ہو اور توجع پیدا ہوتا ہو اگرچہ وہ فضلی جو معدہ میں ریختہ ہوئی ہو مثلاً خون یا بلغم شیرین ہو کیونکہ باوجودیکہ تغذیہ کے بعد اوس سے تغذیہ بدن کا ہوجاتا ہو اور معدہ خود بھی اوس مادۂ سوی یا بلغم حلو سے غذا پاتا ہے گا اور سبک ہوجائیگا اسلیے کہ خون سے معدہ کو ضرور غذا ملتی ہے اور بلغم شیرین سے خون بنجاتا ہو یعنے اوس سے بھی تغذیہ معدہ کا بعد استحالہ کے ہوتا ہو یہ نہیں کہ ضرور اوس خون سے تغذیہ معدہ کا ہوجاے اور جسطرح وہ خون یا بلغم طبعی شیرین معدہ میں پہونچا ہو ویسا ہی بلا تصرف اور کسی بیشی غذاے معدہ بن جاے بلکہ اوس سے تغذیہ بہ نسبت معدہ کے رفتہ رفتہ جسقدر اون رگون میں پہونچکر معدہ کے حصہ میں آتا ہو جن رگون سے خون مت متعلق ہو کہ خون کا مزاج اور کیفیت مشابہ مزاج معدہ کی بدل دیتی ہیں اور یہ وہی رگیں ہیں جنکا ذکر تشریح عام اور خاص معدہ کی تشریح میں ہوچکا ہو الغرض اون رگون سے پلٹ کر اور مزاج یافتہ ہوکر یہ خون اور بلغم شیرین غذاے معدہ ہوتا ہو بان اگر کوئی ایسا ہی سبب ایسا پیدا ہوجاے کہ غذا پانے معدہ کو منع کرے اور وہ عروق معدہ میں ایسی چیز نہ پہونچا سکیں جسپر معدہ قناعت کرکے متوجہ اوسکے ہضم پر ہوکر اوسکا استحالہ اپنے مناسب مزاج خون کیطرف کردے ایسے وقت ضرور ہے کہ معدہ کو اس خون سے غذا نہ ملے گی - غذا ملنے کا خون سے معدہ کو اکثر گاہ یہ بھی سبب واقع ہوتا ہو کہ جگر معدہ پر خون صالح کو گراتا ہے اور پرزیش اون رگون کیطرف سے نہیں ہوتی جنکا نام زارقۂ دم ہے بلکہ اون رگون سے یہ خون جگر سے معدہ میں پہونچتا ہے جدھر سے کیموس کا نفوذ جگر میں ہوتا ہو اور یہ خون صالح جسکی جگر سے آمد تجویز ہوئی ہو زیادہ گرانبار معدہ پر نہیں ہوتا اور اسکی آمد جگر سے اسی غرض سے ہوتی ہو کہ معدہ اسکو بطور انتشاف اور پہونچنے کے اپنی طرف کھینچے اور اس جوہر اور مادہ کو معدہ اپنے مادہ کیطرف بدل کر جب یہ خون مشابہ جوہر معدہ کے ہوجاے اوسکو اپنی غذا بنالے - بڑی غلطی کی ہو جنے حکم قطعی اس امر پر کیا ہو کہ خون سے معدہ کی غذا بالکل نہیں ہوتی - بعض آدمیونکو سوداوی قے بطور دودھ کے ہوتی ہو اور وہ شخص ایسی قے کا عادی اور خوگر ہوتا ہو اور قے ہی کرنے میں اوسکی تندرستی ہو ورنہ خراب حالی پیدا ہو اور اکثر یہی قے مری اور حلق میں سوزش پیدا کرتی ہو بلکہ زخم ڈالدیتی ہو - متلی کی بعض قسم وہ ہو جو علامت بحران کی ہو اور اکثر متلی علامت ردی ہوتی ہو جسطرح حمیات و بائیہ کی متلی - جب ناقہین امراض کو زیادہ غشیان عارض ہو تو کس مرض کی خبر دیتی ہو - قے کی بعض قسم بھی بحرانی ہوتی ہو جو حمیات حارہ کو مفید ہو اور اورام جگر کو سودمند ہو جو بطرف مقعر جگر کے پیدا ہون - اور بعض قسم کی قے زمانہ تزید حمیات میں ہوتی ہو جسوقت معدہ میں خواہ احشاء باطنی میں مثل جگر طحال رحم اور امعا کے اورام ہون خصوصاً اگر وہ اورام حارہ ہون ضرور اون اورام سے قے حادث ہوگی اسلیے کہ اوسوقت میلان طبعی بطرف دفع کے زیادہ ہوتا ہے اور تھوڑے سے مس کرنے اور ملنے غذا یا دوا وغیرہ کے یا قدرے قلیل خلط خواہ کسی ملاقی عضو کی مماست سے بہت بڑی ایذا پیدا ہوتی ہے مترجم مراد یہ ہے کہ بوجہ ورم احشا کے تھوڑی مقدار غذا اور دوا کی جو معدہ میں پہونچتی ہے اور ورم مانع تداخل ہے لہذا ایذا بیحد پیدا ہوتی ہے اور طبیعت اوس غذاے وارد کو دفع کرنے پر بنظر حمایت اعضا آمادہ ہوتی ہے پھر چونکہ دفع کرنا اوس غذا وغیرہ کا اسفل کیطرف بعد ہضم کے دیر میں متصور ہے اور بآسانی اور جلدی قے کے ذریعہ سے دفع

ہوسکتا ہو لہذا واجب ہوا کہ اسی طریق اسہل سے دفع کردے اور قے واقع ہوجاوے عضو ملاقی کے مس کے یعنی ہین کہ جب معدہ مین کوئی غذا یا دوا یا خلط
دار وہوا وسوقت حجم معدہ کا ضرور زیادہ ہوجائیگا اور اعضاء متصل معدہ سے اسکو ملاقت پیدا ہوگی اسیطرح جو اور کسی عضو مین خلط وغیرہ بھر جاوے
وہ بھی بوجہ اتصال اور قرب معدہ کے مماست کی ایذا دہی کریگا کہ حجم اوسکا بھی بڑہ جاوے گا اور ورم مین یہ کیفیت ہر وقت پیدا ہوتی ہے
تن غشیان کبھی اسیطرح باقی رہتا ہو یعنے متلی فقط ہوا کرتی ہو اور قے تک نوبت نہین پہنچتی ہو اسکا سبب یہ ہو کہ یا تو قوت ماسکہ معدہ کی
قوی ہوتی ہو اور غذا وغیرہ کو سنبن چھوڑتی کہ منہ کیطرف سے خارج ہوجاوے خواہ کیفیت اوس غذا یا خلط کی جس سے متلی پیدا ہوتی ہے
ضعیف ہو یا مقدار اوسکی قلیل ہوتا ہے کہ اگر وہ شخص بروقت متلی ہونے کے کوئی چیز کھا لیوے تو بآسانی قے ہوجاوے بلکہ اوسکے کھانے سے قے پر تحریک
ہوتی ہو بہ نسبت اس شخص کے کہ معدہ ضعیف ہوا اور اتنا ضعف اوسکے معدہ مین زیادہ ہو کہ اوسکا جی متلایا کرے اور قے کردانا اوسکو ممکن نہو کیونکہ
معدہ خالی ہو یا خالی تو نہین ہو مگر جو خلط سوذی معدہ ہو عام اس سے کہ وہ خلط جرم معدہ مین متشرب اور سمایا گیا ہو خواہ متشرب نہین ہے
مگر مقدار اوس خلط کی بہرحال کم ہو اور یہ ضعف المعدہ بسکا ذکر ہوا ہو ایسا ہو کہ اگر اس معدہ ضعیف کے بدلہ خواہ قم معدہ ضعیف کی جگہ
اسکا معدہ یا قم معدہ قوی ہوتا اتنی قلیل مقدار غذا وغیرہ سے خواہ ضعیف موذی ہی کبھی اسکو متلی عارض نہوتی اور نہ ایسی ضعیف الاثر
اور کم مقدار خلط کا اثر اسکے معدہ کو پہنچتا مگر اسوقت چونکہ اسکا معدہ ضعیف ہی قلیل اور ضعیف الاثر غذا وغیرہ سے اسپر اثر پیدا
ہوتا ہے یعنے فقط متلی ہوتی ہو اور بسبب ضعف قوت معدہ کے اور کمی مقدار مادہ کے قے کرنی اسے ممکن نہین ہوتی پس ایسا شخص ہر وقت
جی متلانے کے اگر کچھ کھا لیتا ہے قے کرنے پر اسکو دو سبب سے قدرت پیدا ہوتی ہو۔ پہلا سبب تو یہ ہو کہ خلط موذی کمی کے ساتھ
ہوتی ہو اور اوسکی ایذا دہی بھی کمتر ہوتی ہے زیادہ محرک معدہ اور درشتی حرکت کی پیدا نہین کرسکتی اسلیے کہ وہ خلط قم معدہ مین
ہے اور جب کچھ کھا لیا طعام وارد معدہ اوس خلط قلیل کو قم معدہ تک چڑھا دیتا ہے اور بسبب آمیزش اور اختلاط باہمی کے اوس
خلط کی مقدار بڑھ جاتی ہو اور بسہولت پھر قے مین نکلجاتی ہو۔ دوسرا سبب یہ ہو کہ یہ شخص بسبب جمع طعام کے جو مقدار معتدبہ پر ہوتا ہے خواہ مخواہ
اعانت اوس خلط کے نکالنے اور خارج کرنے پر ہوتا ہو (مراد یہ ہے کہ جس طرح فقط طعام کے کھانے کے بعد قے کرنے مین ہر وقت آسانی ہے
موجودگی خلط قلیل مین بھی ضمامین اخراج اوس خلط کے ہوتی ہے) کبھی جی کا اوٹلنا پلٹنا اور متلی کا اوٹھنا حرارت اور خشکی سے
پیدا ہوتا ہو جو قم معدہ کو عارض ہوکر وہی کیفیت پیدا کرتی ہو جو کیفیت کسی خلط حار یابس سے پیدا ہوتی ہو کہ متصل معدہ کے پیدا ہو۔ قے کا
باعتدال استعمال کرنا منفعت عظیم کا باعث ہو مگر ہمیشہ اسکا خوگر ہونا قوت معدہ کو سست کردیتا ہو خواہ معدہ کو قابل پزیرش فضول کے
اور اعضا سے کردیتا ہو۔ بحرانی قے اکثر امراض موجودہ سے رستگاری دیتی ہو۔ تپ کا مریض اکثر اوسپر یہ حالت طاری ہوتی ہے کہ اوسے
تشنج یا صرع یا ایک کیفیت مشابہ صرع کے دفعۃً عارض ہوتی ہو اور ناگاہ اوسکو قے رستگاری خواہ متلی قے ہوتی ہو اور اون اعراض سے
خلاصی اور نجات پاتا ہو۔ کبھی سبات عظیم جو امتلائی ہو اور حمیات وغیرہ مین پیدا ہوا ہو اوس سے بھی نجات قے کے ذریعہ سے ہوجاتی ہے۔
اکثر ہیضہ جو قے در قے آتی ہو اور چین لینے نہ دیتی ہو اوس سے قے نجات دیتی ہو۔ جو شخص باعتدال قے کا استعمال کرتا رہے اپنے گروہ کی
حفاظت اور امراض گروہ کا علاج اور آفات جو باؤن کو پہونچتے ہین اونکا علاج اسی قے سے گویا کررہا ہو۔ رگون کے شگافتہ ہونے
سے عموماً یعنے اور وہ اور شرائین دونون کے شگافتہ ہونے سے بھی قے کرنا شفا دہندہ ہے۔ مستحب اور پسندیدہ یہ امر ہے کہ
ہر مہینے مین دو مرتبہ قے کرلیا کرے۔ افضل اوقات قے کرنے کے بعد حمام کے اور بعد ازان کہ حمام سے برآمد ہوکر کچھ کھالے

اور خوب پیٹ بھر لے - ہضم نے کرنے کے قواعد پوری پوری فن کلیات کتاب اوّل مین بخوبی بیان کردیے ہین ضعیف معدہ جسوقت غذا اوسمین پہونچتی ہے مثلی اوسے عارض ہوتی ہی اور جو اوالٹ پلٹ ہوجاتا ہی - اور اگر ضعف معدہ مین تھوڑا سا ہوتو ادھر اُدھر لے پراوس تئی کے نہین ہوتا جاوے مین پہونچے بلکہ اوسے اوپر کیطرف بذریعۂ قی کے خواہ نیچے کیطرف اسہال سی دفع کردیتا ہی ضعف معدہ کبھی اصناف سوداوی مزاج سے پیدا ہوتا ہے یہ بات تو معلوم ہی کہ اسباب بعض قسم سوداوی مزاج کے ایسے بھی ہوتے ہین کہ اونسے باوجود خرابی مزاج کے تحلیل روح کا ضرر بھی اسہال وغیرہ پیدا کرنے سے پہونچتا ہی خصوصًا اسہال دموی - اور یہ بھی معلوم ہی کہ منجملہ ضعف اور اعراض کے وہ درد بھی ہی جو شدید ہوا ور غم اور فاقہ کشی اور زیادہ گرسنگی کہ یہ بھی اسباب قی سے ہین بسبب اسکے کہ معدہ کو ضعیف کردیتے ہین - اور جو معدہ کہ اوسمین درد ہو وہ بھی بہت جلد طعام کو بذریعۂ قی کے گرادیتا ہے اور دفع کردیتا ہی - جس شخص کو متواتر تخمہ عارض ہوتا ہو اور بدون اشتہا صادق کے غذا کھا لیتا ہو اوسکو کھاتے کے ساتھ پہلے تو یہ کیفیت عارض ہوگی کہ ایک سوزش بشدت ایسی اوسکے معدہ مین پیدا ہوگی جسکا تحمل نہ کرسکے گا اور بعد ازان انجام کار جو کچھ اوسنے کھایا پیا ہی سب کا سب قی کیطرف سے نکلی جاے گا - سب سے زیادہ پر مرہ قی ہے جسمین خون برآمد ہو سوائے اوس قسم خونی قی کے جسکو ہم آیندہ بیان کرینگے اور سوا ہی اوسوقت کے کہ خونی قی کے ہونے سے قوت طبیعت پر دلالت پائی جاے اور قرب بروداوت قی الدم کے سوداوی قی بھی ہے - اِن دونون اقسام کی خرابی کا سبب یہ ہی کہ دونون قسم کی قی یعنے خونی اور سوداوی مین بحمادہ سوء مزاج قی لانے کا ہی خاص معدہ مین پیدا نہین ہوتا بلکہ اور جگہہ کے اعضا سی وہ مادہ معدہ کی طرف دفع ہوکر آتا ہی جو اون اعضا کی ذاتی آفت پر اور اونکی شرکت سی معدہ کے اوٹ ہونے پر دلالت کرتا ہی اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ معدہ ضعیف ہوکر اوس مادہ کی ریزش کو قبول کرلیتا ہی - قی خون کی خاصۃً اِس امر پر بھی دلالت کرتی ہی کہ خون کی حرکت نامناسب و خارج حد اعتدال سے ہوئی ہے اور خون کی ایسی حرکت جو خارج حد اعتدال سے ہو منذر بہلاکت ہوتی ہے (نتیجہ یہ ہوا کہ خونی قی بھی منذر بہلاکت ہوتی ہی) خالص قی یعنے بے آمیزش کسی رطوبات کے نہایت خراب ہی - اور صفراوی قی افراط حرارت پر دلالت کرتی ہے - مگر بلغمی قی افراط برودت سادجہ پر دلیل ہوتی ہی مختلف رنگ کی قی مین سب سے زیادہ خراب وہ قسم ہے جو سیاہ ہو اور زنگاری اور کرانی بھی ردی ہی کہ اجتماع اخلاط ردیہ پر دلالت کرتی ہے - ترکیب ردی اجتماع امراض کی یہ ہی کہ فم معدہ تو اوالٹ پلٹ رہا ہے اور اوسکے تقلب سے مثلی اوٹھ رہی ہی اور طبیعت مین امساک اور بخل ہے کہ وہ رطوبات اور موجودات معدہ کا دفع کرنا نہین چاہتی بلکہ اوسکا معدہ مین باقی رہنا اگرچہ مورث خرابی معدہ کا ہے پسند کرتی ہے ایسے وقت اگر مسکنات قی یعنے ادویہ یابسہ اور قابضہ کا استعمال کرین امساک طبیعت کی زیادتی ہوگی اور اگر مفتحات اور مرخیات سے امساک طبیعت کے کھولنے کی تدبیر کرین قی کی زیادتی ہوگی - ہان اگر وہ خلط جس سے مثلی پیدا ہوتی ہی خلط رقیق اور مراری ہو کہ اوسوقت مناسب بحالت موجودہ مذکورہ یہ ہی کہ زلال آلوے بخارا اور تمرہندی وغیرہ سے علاج کیا جاتا ہے تاکہ دونون ضرر سے نفع پیدا ہو - بعض آدمیون کی ایسی کیفیت ہوتی ہے کہ ہر وقت خواہش طعام کی کرتا ہی اور جب غذا کھانے سے معدہ اوسکا پُر ہوجاتا ہے فوراً یا تو قی کرڈالتا ہے خواہ بذریعۂ اسہال کے اوسکو دفع کردیتا ہے پھر دوبارہ غذا کھاتا ہے اور پھر وہی قی اور دست سے دفع کردیتا ہے اور ہمیشہ ایسی ہی اوسکی عادت ہوتی ہے اور باایںہمہ خرابی کے وہ شخص مثل صحیح اور تندرست آدمیون کے اپنی زندگی بسر کرتا ہی گویا یہ خراب حالی اوسکے واسطے امر طبعی ہے - ایسے مقام پر ایک پرندہ جانور کی کیفیت بھی قابل بیان کی ہے وہ طائر جراد یعنے ملخ کو شکار کرتا ہی اور کھاتا جاتا ہی اور پیٹ کو بھرا کرتا ہی اور مدت العمر کبھی سیر نہین ہوتا جان تک اوسے ٹڈی ملتی جاے

برابر اوسکی ایسی کیفیت رہیگی۔ اور بھی بہت سی ایسے حیوانات ہین جنکی یہی صفت ہی جو اس طائر کی بیان ہوئی مترجم اس طائر اور حیوانات کا ذکر کرنا فقط نظر تائید اون بیانات کے ہی جو بہ نسبت انسان کے اوپر لکھے گئے ہین متن بعض آدمیونکی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ جسوقت کوئی چیز کھانے پینے کی تناول کرتا ہی فوراً منہ سے یہی ہوتا ہی کہ ادھر اپنے حرکت کی اور بدن اسکا ہلا قی ہوجاے گی خواہ اگر غضب یا کلام یا کوئی اور حرکت نفسانی کریگا قی ہوجاے گی سبب اس کیفیت کا وہی ہی جو اوپر کے ابواب مین مذکور ہوچکا۔ اسلم قی وہی ہے جو صفرا اور بلغم سے ملی ہوئی ہو اور غلظت اور رقت مین متوسط ہو اور اوسمین اخلاط پر شامل ہو جسکا معدہ خوگر ہورہا ہی یعنے اون اخلاط کی تولید معدہ مین بطور عادت کے ہوتی ہے۔ کرانی قی دلیل شر اور فساد پر ہی امراض ہین۔ اور سبز قی مائل سیاہی جیسے لاجوردی خواہ نیلجی اکثر اوقات حرارت غریزی کی فرو ہونی اور موت قوت حیوانی پر دلیل ہوتی ہی۔ اور یہ دونون قسم یعنے لاجوردی اور نیلجی کرانی اور زنجاری سے جدا ہین۔ علاوہ بران یہی دونون قسم کبھی احتراق پر بھی دلالت کرتی ہین مگر جو قسم قی احتراقی کے بسبب سیاہ کرنے برودت اور مکدر کرنے برد کے اور موت قوت طبیعیہ کے نہ وہ قی احتراقی مائل باشراق یعنے کسیقدر چمکتی ہوئی اور مائل بصفائی اور کرانیت ہوتی ہی۔ علاوہ بران جس شخص کے جگر مین کوئی مزاج حار موجود ہو اور اوسکی حرارت زیادہ ہو ایسے شخص کو بھی اکثر صفراوی یعنے زرد اور کرانی اور زنگاری قی عارض ہوتی ہی۔ جسکے جگر مین ورم حار ہو پہلے اوسکو قی صفراوی ہوتی ہی پھر اوسکے بعد کرانی اوسکے بعد زنگاری ہوتی ہی اور ہمراہ قی کے ہچکی بھی آتی ہی اور متلی بھی ہوتی ہے سیاہ قی نہایت زبون ہی سوا اسکے کہ اور امراض مین یا آخر ہیضہ مین ہو۔ بدبو قی بھی خراب ہی اور ردی ہے خصوصاً ان دونون قسم سے جو قسم حمیات وبائیہ مین حادث ہو۔ اگر کسی شخص کو کسی مرض کے عروض سے چوتھے روز ابکائی آتی ہو لازم ہی کہ قی کرڈالے۔ کہ اوسکو بہت فائدہ ہوگا علامات ہونے قی کے آنے پر خبر دیتے ہین۔ متلی ہونی اور ابکائی آنی یہ دونون مقدمہ قی آنے کے ہین۔ یعنے قی سے پہلے یہ دونون خواہ ان مین سے کوئی ایک ضرور پیدا ہوتا ہی جسوقت نیچے والا ہونٹھ پھڑکنے لگے اور نفس اسیف مین امتداد یعنے کھچاؤ اوپر کیطرف پیدا ہو اوسکو قی آنے کا حکم قطعی کردینا چاہیے۔ علامات غلط ردی اور متعفن کی جس سے غثیان اور قی پیدا ہوتی ہے اگر یہ غلط حار ہو اوسوقت پیاس اور بدمزگی منہ کی اور عفونت ظاہر ہوگی۔ اور علامت ایسے غلط کی اگر صدید ہو قی مین اسکے برآمد ہونے سے اطلاع ہوگی اور معلوم ہوجاے گی اور معدہ کو اسکی موجودگی سے ایذاے شدید ہوگی باوجودیکہ خفیف اور سبک ہوگی یعنے گرانبار معدہ پر نہوگی بسبب کرانی اسکی ایذا رسانی فقط طراوی کیفیت سے ہوتی ہے زیادتی مقدار کی وجہ سے موذی نہین ہوتی۔ علامت غلط جیتے اور غیر ردی کی جسکی کثرت مقدار سے متلی اور قی پیدا ہوتی ہے یہ ہی کہ گندہ وہنی اور عفونت قی مین نہو اور نہ بڑا ذائقہ اور نہ بڑے مزے کی قی ہو اور یہ بھی ہے کہ اگر ایسی غلظ صفراوی رقیق ہو یا کھٹی دوائین کھلانے پلانے سے قی مین سکون ہوجاتا ہی اور اگر غلیظ ہو اوسکا ملطف سے تسکین ہوتی ہی۔ منہ مین رطوبت کا زیادہ ہونا اور بمقدار کثیر قی جنید کا ہونا اور کثرت براز اور کثرت لعاب ہین خصوصاً اگر تخمہ اور بدہضمی پہلے ہوچکی ہو یہ سب علامات اوسکے ہین۔ علامت لوس غثیان اور قی کی جو کسی سوداوی مزاج قم معدہ کی وجہ سے عارض ہو اور قم معدہ پر جو غذا وغیرہ وارد ہو اوسکی برداشت نہ کرسکے بلکہ اوسکے دفع کرنے پر متحرک ہو یہ ہے کہ کوئی نہ کوئی علامت سوداوی مزاج چہارگانہ مذکورۂ بالا مین سے موجود ہوگی۔ جو قسم اس مرض کی بسبب شرکت دماغ کے حادث ہوتی ہے یا جگر یا رحم کی شرکت سے اوسکی علامت بسبب امراض انھین اعضا کے ہوتے ہین قی الدم کا بیان خون جسوقت قی کی راہ سے برآمد ہو کر معدہ سے نکلتا ہی یا مری سے اور سبب اوسکے برآمد ہونے کا یا شگافتہ ہونا کسی رگ کا طول مین خواہ عرض مین یا کٹ جانا کسی رگ کا ہوتا ہے اور اکثر یہ شگافتہ ہونا

بعد تکثیر کے خواہ بعد بروقت ایسے مسہل کے ہوتا ہی جو اوپر حارہ سی مرکب ہو۔ یا کسی ورم خام کے انفجار سے خونی قی ہوتی ہی خواہ دماغ کا خون معدہ پر گرتا ہی اور ناک کیطرف سے ادھر آجاتا ہی اوس سی قی الدم عارض ہوتی ہی اور مریض کو بیخبری ہوتی ہی کہ رعاف کی ریزش کسوقت معدہ پر ہوئی یا اینکہ جگر سے انصباب خون کا معدہ پر ہو کر خواہ کسی اور عضو سے مثل طحال وغیرہ کے ریزش کر کے مورث قی الدم کا ہوتا ہی خصوصاً جسوقت کسی خون معتاد مثل بواسیر اور حیض وغیرہ کے آمد بند ہو کہ ایسے وقت ریزش کا احتمال زیادہ قوی ہی۔ یا اینکہ کوئی عضو اعضاء بدن سے کٹ گیا اور اوسکی غذا دہی مین جو خون صرف ہوتا تھا بچ رہا چنانچہ کتاب اول فن کلیات مین بخوبی اوسکو ہمنے بیان کیا ہے۔ یا اینکہ ترک ریاضت معتاد کا ہوا خواہ کوئی علتہ یعنے خون بستہ تناول کیا تھا اور وہ معدہ مین معلق رہ گیا خواہ مری مین پھنس گیا۔ یا نواصیر معدہ مین پیدا ہوئی ہو یہ سب صورتین قی الدم کے عارض ہونے کی ہین۔ رگون کا عرض خواہ طول مین پھٹ جانیکا سبب کلیات مین اور نیز شروع مقالۂ ہذا مین بخوبی بیان ہو چکا ہی واجب ہے کہ اقسام قی الدم کے اوس قسم کی شناخت مین زیادہ اس امر کا خیال کرین کہ جو غلاظت اور ڈھیلے پن سے رگون کے قی الدم ہوتی ہے اوسکا خون رقیق اور رگین مترہل یعنے ڈھیلی ہوتی ہین اور اگر شدت خشکی سے رگون کی خواہ برودت وغیرہ سی ہوتی ہی اوسوقت خون غلیظ ہوتا ہی۔ اکثر قی الدم صحت قوت بدنی کی وجہ سے بھی ہوتی ہی یعنے قوت بدنی خون کو جذب سے فوراً دفع ہونا آسان جانتی ہی اوسی طرف سے دفع کر دیتی ہی اور یہی دفع کرنا مناسب انتظام صحت بدن کے ہوتا ہی یہی سبب ہے کہ اکثر ڈورطل لغیر قریب (۷۰) تولہ کے خون جب براہ قی کے نکلجاتا ہی راحت اور منفعت ہوتی ہی اور کسیطرح کا ضعف وغیرہ پیدا نہین ہوتا) اور یہ صورت اوسوقت ہوتی ہی کہ طحال یا جگر سے بچا ہوا خون جب معدہ پر گرتا ہے فوراً بذریعہ قی کے بمقدار کثیر یا قلیل جتنا گرا ہونکلجاتا ہی اور کچھ ضرر نہین ہوتا۔ مگر جو خون طحال سے بچکر معدہ پر آتا ہی اور براہ قی برآمد ہوتا ہی سیاہ اور زردی اوسمین زیادہ اور بیشتر وہ ترش بھی ہوتا ہے اور ان دونون قسم مین قی الدم کے زیادہ درد نہین ہوتا۔ اکثر گاہ بعض آدمی کے براہ قی ایک ٹکڑا گوشت کا برآمد ہوتا ہی اوسکا سبب یہ ہے کہ وہ گوشت زائد از قسم ثولول یعنے سنہ کے خواہ لحم باسوری معدہ مین اوگتا ہی اور جب اوسکا تعلق معدہ سے باقی نہین رہتا یعنے معدہ سے جدا ہو جاتا ہی طبیعت مدبرہ بدن اوسکو اوپر کیطرف براہ قی دفع کر دیتی ہے۔ جو قی الدم ہمراہ تپ کے ہوردی اور خراب ہے لیکن اگر حمی نہو تو اکثر ردی نہین بھی ہوتی ہی **علامات** جو قی الدم معدہ سے ہوا اوسمین اور مری کی قی الدم مین فرق یہ ہی کہ مقام درد کو دریافت کرین ہان اگر انفتاح عروق سے ہوگی اور تاکل یا قروح کے پڑنے سے نہوگی پھر اوسوقت درد نہوگا یعنے یہ شناخت اوسوقت بکار آمد نہوگی۔ جو قسم قی الدم کی بسبب تاکل کے ہوگی اوسپر کوئی علامت قرحہ سابقہ کی دلیل ہوگی اور خون کی آمد اوسمین اولاً تو تھوڑی تھوڑی ہوگی پھر یکبارگی مقدار کثیر برآمد ہوگی۔ جو قسم قی الدم کی صحت قوت سے ہوگی اوسکی شناخت یہ ہی کہ تجربہ کرنے والا اپنے جملہ امور بدن کو گورا سمجھے گا اور کسیطرح کی کراہیت اور ناخوشی اوسے اپنے افعال صحت مین عارض نہوگی کسیقدر گرانی قبل اس خونی قی کے جو اوسے محسوس ہوتی تھی سو بعد قی کے وہ بھی جاتی رہے گی اور سبکی عارض ہوگی اور خون بھی برآمد ہوگا اوصاف صحیحہ پر ہوگا کہ حاد اور اکال اور بدبو اور قروحی یعنے جس قسم کا خون کچا قرحہ سے نکلتا ہی نہوگا۔ جو قی الدم علقہ سے حادث ہوتی ہی اوسکا خون رقیق اور صدیدی ہوگا اور ایسے پانی پینے سے وہ قی پیدا ہوتی ہے جو عالق ہو یعنے بستگی خون کا موجب ہو۔ جو قی الدم بواسیر کی وجہ سے عارض ہو وہ ٹھہر ٹھہر کر ایکوقت ہوتی ہی اور ایکوقت نہین ہوتی اور بیمارون کو ایسی قی ہونے سے نفع ہوتا ہی اور رنگ اوسکا زرد ہوتا ہے جگر سے خون کر کے جو قسم قی الدم کی عارض ہوتی ہی اوسمین اور طحال کی ریزش سی قی الدم کے عارض ہوتی اور خود معدہ سے قی الدم کے

عارض ہونے مین فرق یہ ہی کہ جگر اور طحال کی ریزش سی قی الدم بدون درد معدہ کے ہوتی ہی اور خود معدہ سی بلا ریزش قی الدم کسیقدر درد سی خالی نہین ہوتی۔ جو قی الدم طحال کی ریزش سی ہوتی ہی اوسکا خون سیاہ اور متعکر ہوتا ہی چنانچہ ابھی مذکور ہوا۔ بیشتر کوئی آدمی گوشت کا ایک ٹکڑا قی کرتا ہی اور سبب ابھی مذکور ہوچکا علاج مطلق بلا اقسام قی کا اور بیان عام قی کے علاج کا یہ ہی کہ جو قی فساد استعمال غذا سے پیدا ہوئی ہو غذا کی اصلاح اور جودت کی تدبیر کرنی لازم ہی اور بعض مقویات معدہ جو خوشبو ہین حار ہون خواہ بارد جو مناسب بحال مریض ہو اونسے بھی استعانت درکار ہی۔ اور جس قی کا سبب کوئی مادہ خراب یا کثرت مادہ کی ہو اوسکا استفراغ قوانین مذکورۃ الصدر سے کرنا چاہیے ادویۂ مشروبہ سے خواہ حقنہ کے ذریعہ سے اور تقلیل اور تلطیف غذا کی اور رفاقہ کی استعمال اور ریاضت لطیفہ کرانی چاہیے۔ حقنہ جو مناسب مرض موجود ہو اسواسطے نافع ہوتا ہی کہ مادہ کو اسفل کیطرف مائل کردیتا ہے لہذا قی بند ہوجاتی ہے۔ اکثر حقنہ ہاے مادہ کے استعمال سے قی بالکل بند ہوجاتی ہی۔ قی کرانے سے بھی وہ قی بند ہوجاتی ہی جو مادی ہو اسلیے کہ اختیاری قی کرانے سے اخراج اوس مادہ کا بخوبی ہوجاتا ہی جس سے قی پیدا ہوتی تھی وہ قی صناعی یعنے بتجویز طبیب ہے جو کرائی جاے فقط آب گرم سے ہو یا انیکہ آب گرم مین سکنجبین سادہ بھی ملادین خواہ سوے کے بیج ملائین خواہ آب ترب اور شہد خواہ ادویۂ قی۔ چنانچہ اپنے مقام پر اونکا بیان ہوچکا۔ جس مادہ کا اخراج بذریعۂ قی یا بذریعۂ اسہال مرکوز ہو اور وہ مادہ غلیظ ہو ابتدا اول تدبیر اس طرح ہم کرین گے کہ پہلے اوس مادہ کی تلطیف کرین گے پھر اوس کی تقطیع کرکے بعد ازان اوس کا استفراغ کرین گے۔ اگر متلی بلکہ قی بھی کسی سوء مزاج کی وجہ سے عارض ہو اوس کا علاج اسطرح کرینگے کہ وہ سوء مزاج اپنے ضد کی طرف بدل جاے۔ اگر احتیاج تحدیر یعنے بے حس کرنے فم معدہ کے ہو بطریق مندرجۂ ذیل یہ بھی کیجاے گی۔ نہایت درجہ کی تدبیر متلی کے دور کرنے مین یہ ہی کہ اوس غلط کو دفع کردین جو غثیان پیدا کرتی ہے خواہ اوس غلط کو کم کردین یا اوسکی تقطیع کرین اگر وہ غلط غلیظ اور لزوجت دار ہو یا اوسکے عفونت کی اصلاح کرین اگر وہ غلط متعفن ہو اور صدیدی ہو اور یہ مطریہ سے جسقدر تناول کرسکے اسلیے کہ خوشبو اشیا زیادہ مناسب معدہ کی ہین خصوصاً اگر بار و غلط سے وہ متلی یا قی حادث ہوئی ہو۔ یا انیکہ اوسکی موجودگی کو بھلادین یعنے اوسکی ایذا سے اپنے تئین گو با غافل تصور کرین اگرچہ معدہ کی اوس سے زیادہ متعلق ہو یعنے زیادہ متلی کا ہیجان ہوتا ہو خواہ قی کا ہیجان زیادہ ہو (اور بھلادینے کے حیلہ اکثر مقامات مین مذکور ہوچکے ہین) ہائج مادہ کا اطراف کیطرف جذب کرنا قی کے بند کرنے مین زیادہ نافع ہی خصوصاً اگر وہ مادہ ہائجہ اون اخلاط سے جو اعضاے محیط سے معدہ کے دفع ہوکر بطرف معدہ کے پہونچتا ہی۔ یہ جذب مادہ کا اسطرح پر ہوتا ہی کہ بہت استواری اور سختی سی اونکی بندش کرین خصوصاً اطراف زیرین کے جیسے دونون پاؤن کی پنڈلیان اور دونون قدم اور بندش دبہ سے شروع ہو اور نیچے اوترتی ہوئی چلی آئے۔ کبھی ایسے جذب پر اطراف کو گرم کرنا اور گرم پانی مین اونکو رکھنا بھی معین ہوتا ہے۔ اور بیشتر حاجت اسکی ہوتی ہے کہ بازو اور ساق پر کوئی دواے محمر جس سے جلد سرخ ہوجاے اور قرحہ ڈالدے رکھی جاتی ہی۔ بڑے تعجب کی بات ہی کہ اطراف کو گرم کرنا بھی قی کی تسکین کرتا ہی اسلیے کہ جذب مواد بسمت اطراف کرتا ہی اور اطراف کو سرد کرنا بھی ایسی قی کو نافع ہوتا ہی جو سریع اور تیز ہو اسلیے کہ تبرید پیدا ہوتی ہی اور اسیطرح معدہ کی تبرید سے بھی نفع ہوتا ہی۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ بادام تلخ کو اگر کوٹ کر پانی مین خوب طرح ملین اور چھان کر وہ پانی پلایا جاے بڑا عمدہ علاج اوس قی کا ہی جو غالب اور ہائج ہو۔ باقلا کو مع پوست کے سرکہ آب آمیختہ مین اگر بخہ کرین یہ بھی نہایت درجہ ایسے لوگونکو نافع ہی۔ مسور جس پانی مین بھگوئی گئی ہو اوس پانی کو دور کرکے سرکہ مین جوش دین یہ بھی اسیطرح مفید ہوتی ہی۔ ایک دوا ایسے بیمارون کی

(تکمیل تدبیر باطراف سے قی کے بند ہونے پر تعجب ہے ۱۲)

یہ بھی مجرب ہو چکی ہے عود خام اور سک اور قرنفل سب اجزا ہموزن آب بہ مین استعمال کرین قرنفل کا گوندا وسکے برگ اور پھول اور خود قرنفل سے بہتر ہے اور جبوقت قرنفل کا گوند نہ پایا جاے اور خود لونگ ہی کو اوسمین داخل کرین اور ہمراہ اوسکے شکطر اشیع مثل دونون قرنفل کے ملائین نہایت عمدہ ہے اور قائم مقام صمغ قرنفل کے ہے۔ جہان تک ممکن ہو ان بیمارون کے سولانے کی تدبیر بخوبی کرنی چاہیے کہ یہ اصل علاج انکا ہے۔ قی اور متلی کے روکنے مین وہ مارالملحم جسمین مصالح گرم زیادہ پڑے ہون اور کشنیز خشک بھی زیادہ ہو شراب ریحانی چھڑک کر ملانا بھی مفید ہوتا ہے گوارا ہو اوسکو خواہ ناگوار ہو اور اگر باوجود ان اوصاف کے کسیقدر اوس مارالملحم مین عفوصت بھی ہو نہایت عمدہ ہے اوسی مارالملحم مین نان تنک خواہ سیدہ کی روٹی بھی تل دیجاے کہ اس تدبیر سے کبھی وہ لوگ سوجاتے ہین اور ادھر متبدا نکو آئی اور صحت ہوئی۔ اگر طبیعت خود بخود مائل بہ خشکی اور قبض ہو اوسوقت قی کا حبس کرنا اور دیئہ قابضہ سے زیادہ مقدار پر استعمال کر کے درست نہین ہے کہ خشکی زیادہ پیدا ہوگی ہان مگر اسقدر جائز ہے جس سے نقصان رطوبت خواہ زیادہ ایذا دہی تخفیف کی پیدا نہو اور حقنہ کا استعمال کرنا اور طبیعت مین روانی جو منجر بہ تلیین خواہ اسہال ہو پیدا کرانی چاہیے۔ بعد ازان رطوبت مذکورہ بالا جیسے رب نعناع وغیرہ کو استعمال کرانا چاہیے۔ اکثر اوقات متلی اور قی مین فصد کرنے سے تخفیف ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص دوائے قوی حابس قی کو براہ قی گرادے دوبارہ ویسی ہی دوا پھر دینی چاہیے اور اگر بیمار کی ناگواری دوائے مذکور کے دوبارہ استعمال سے بشدت ہو تو اوسکے رنگ خواہ بو وغیرہ کو بدل دینے مین کچھ قباحت نہین ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ متلی جب زیادہ ایذا دہی کرے اور اوسکے ہمراہ قی نہوتی ہو اوسوقت طبیعت کی اعانت اودیئہ مقیئہ لطیفہ سے کرنی چاہیے تا اینکہ اوس طعام یا خلط کو جس سے متلی پیدا ہوتی ہے قی کردے۔ اور اگر حاجت اسہال نرم کی ہو کر دینا چاہیے بعد اوسکے تقویت معدہ کی اوہان مذکورہ بالا سے کرنی لازم ہے خصوصاً روغن ناردین خالص خواہ اوسمین روغن گل ملا کر جیسی راے طبیب کی ہو اور تسخین بعض کی تدابیر مندرجہ بالا سے کرنی چاہیے۔ کبھی متلی کھانے کے بعد نہین ہوتی بلکہ بروقت خلو معدہ کے بھی ہوتی ہے اور اوسوقت بوجہ کمی مادہ کے قی کرنی ممکن نہین ہوتی ایسے شخص پر واجب ہے کہ تناول طعام کرے اسکے بعد مقطسات یعنے چھینک پیدا کرنیوالی دوا کا استعمال کرتے ہین۔ اور یہ علاج کا پڑیا طریقہ ہے اور تشویش ہے یعنے انتظام اسکا درست نہین اور قاعدہ تحقیق پر درست نہین ہے۔ ہمنے علاج قی کا قانون عام تو بیان کر دیا اب تفصیلی علاج کے بیان کا ارادہ ہے ہم کہتے ہین کہ جو قسم قی کی کسی سبب حار سے عارض ہوئی ہو اوسمین خرمائے خشک کھلانے سے خاص کر تسکین پیدا ہوتی ہے اور انار اور سماق اور عنبر یعنے سنجد اور سفرجل خواہ جواد دیہ از قسم مشروبات ان ادویہ سے طیار کیے جائین۔ یہ جسکا نسخہ ذیل مین ہے بھی مسکن ایسی ہی قی کے ہے۔ بزر البنج ایک جزو تخم گل سماق خرمائے خشک ہر واحد چار جزو دو چند وزن ادویہ رب سفرجل سے گولیان طیار کرین اور بقدر نصف مثقال کے اس مجموعہ سے دینی چاہیے ایک مثقال تک جیسی قوت مریض کی دریافت ہو یہ دوا نافع ہے اسطرح پر کہ نیند لاتی ہے اور متلی مین سکون پیدا کرتی ہے۔ اور اگر مریض کی طبیعت مین زیادہ قبض نہو رب سازجہ کا جو انگور خام بار یاس یا حماض اترج سے خصوصاً بنائے جائین تجویز کرنا بھی جائز ہے۔ کافور مین خاصیت متلی روکنے کی اور قی بند کرنے کی عجیب ہے بشرطیکہ حرارت سے متلی یا قی عارض ہوتی ہو اور یہ خاصیت پانے سے کافور کے کسی رب مین ملا کر اور سونگھانے اور معدہ پر طلا کرنے ہر طرح سے ظاہر ہوتی ہے۔ جو شخص بعد تناول غذا وغیرہ کے ایسا خیال کرتا ہے کہ ادھر اوسکا جسم ہلا اور قے ہو جاے گی بہترین علاج اوسکے واسطے اور بہی اوس شخص کے واسطے (جسکی غذا قی کی طرف سے گر جاتی ہو اور اوسکی غذا کے ہمراہ بہ صفرا

قے مین نہ آتا ہو بلکہ اوسکو قے بسبب خلط سوداوی خواہ اور کسی خلط بارد کی وجہ سے ہوتی ہو) وہی علاج ہی جو بذریعۂ حقنہ کیا جاے اونمین مفرحات سے تخم کرفس اور انیسون اور فستقین ہر سب جزا ہموزن لیکر قرص طیار کرین اور مقدار شربت ایک مثقال سرد پانی کے ساتھ تجویز کرین۔ انمین دونون کی نان خورش زیرہ اور فلفل اور تھوڑی سی سداب بھی سرکہ اور مزی ملاکر تجویز کرنی چاہیے۔ جو شخص اپنی غذا کو بسبب درد معدہ کے قے کر دیتا ہی اوسکے واسطے خرمائے خشک کو پیکر اور تھوڑا سا شربت حب الآس و سمین ڈالین استقدر کہ دونون یکجا ہو جائین اوسکے بعد تھوڑا سا سرکہ شراب اور تھوڑا شہد ملاکر استعمال کرائین۔ ایک زردی انڈے کی بریان کرکے شہد ملاکر بند بڑہ دانہ مصطگی پیکر اوسمین داخل کرکے اوسکو کھلا دین اور تین روز تک یہی دوا کھلائی جاے۔ جو قرص درد معدہ کے باب مین مندرج ہین اور انمین افسنتین اور مرکی داخل ہے وہ بھی ایسے مریض کو نافع ہین۔ واجب ہے کہ ایسے بیمار خواہ جو لوگ انکے قائم مقام ہین یعنے مبتلاے اوجاع معدہ ہین اونکو بعد غذا کے قوابض کا استعمال کرانا چاہیے اور قبل طعام کے مرققات مثل لعاب کے۔ ایسے بیمار بعد طعام کے فوراً اگر یہ سفوف تناول کرین مفید ہوگا کندر ربلوط سماق۔ دوا سے جندبیدستر اور سب کے برابر شکر مقدار شربت دو درہم تک اور چند روز تک استعمال کرین اگر قے مین ترشی معلوم ہو خواہ آب سرد مین آمیختہ کرکے اگر کسی طرح کی لذع معلوم ہو۔ یہ دوا نافع ہی اوس قے کو جو بسبب برودت کے اور اخلاط بارده کے عارض ہو زرنباد۔ وبخ جندبیدستر اور سب کے برابر شکر مقدار شربت دو درہم تک اور چند روز تک استعمال کرین۔ پھر اگر یہ تدبیرات مذکورۂ بالا کافی نہون اور نہ امراض مذکورہ سے نفع ظاہر ہو روغن بید انجیر ہمراہ آب بزور معلومہ کے پلانا چاہیے۔ جو قے بعد تخمہ کے عارض ہو اوسکا علاج تخمہ کے علاج سے کرنا چاہیے اور معجون شوطیرا کھلانی چاہیے۔ جو قے کسی خلط صدیدی کی وجہ سے عارض ہو اوسکا علاج یہ ہی کہ استفراغ اوس خلط کا بذریعۂ قے کیا جاے اور تنقیۂ معدہ کا اوسی خلط سے کرکے تعدیل مزاج معدہ کی ایسی باکیفیت ادویہ سے جنکے رائحہ پاکیزہ ہو کرنی لازم ہے۔ ایسے ہی مریض کو بزور مین مثل انیسون اور تخم کرفس اور زیرہ اور تخم خبازی بری جسکو سیالیوس کہتے ہین اور ورد قو کے نافع ہین۔ وہ تدبیر کرنی بھی واجب ہے جسے ہم بیان کر چکے کہ قبل تناول غذا کے غذاہاے مرققہ ملینہ اور بعد غذا کے اغذیۂ قابضہ اور خوشبو مثل سفرجل وغیرہ کے تناول کرین تاکہ طعام قم معدہ سے اوتر کے تعر معدہ تک پہونچ جاے اور مادۂ موجودہ معدہ کا میلان نیچے کی طرف ہو اوپر کی طرف نہو۔ بیشتر بعض غذاہاے مذکورہ کے تناول کے بعد زیرہ اور سماق کھلانے کی بھی حاجت ہوتی ہی۔ اور کبھی کسی خفیف دوا کی حاجت ایسے لوگون کو بعد غذا کے ہوتی ہی۔ دوا المسک بھی ایسے بیمارون کو زیادہ نافع ہی اور قرص کوکب کا نفع بدرجۂ غایت ہی اگر کسی شربت مناسب کے ہمراہ کھلایا جاے کہ اوسمین برابر ایک حبہ کے مشک بھی گھول دی ہو۔ جو قے بسبب خلط سوداوی کی پیدا ہوئی ہو اوسکا بند کرنا تا امکان مناسب نہین ہی۔ پھر اگر ایسے مریض کے بدن مین امتلاے خون دریافت ہو باسلیق کی فصد کھول دینی چاہیے اور اخدعین اون دونون رگون پر جو گردن کے دونون طرف ہین حجامت بھی کرانی چاہیے تاکہ اعضاے اعالی جو معدہ سے اوپر کیطرف ہین اونمین اوس گرانی سے جو بسبب امتلاے خون اور سوداے کے تمی خفت پیدا ہو۔ یہی تدبیر تنہا بعض قسم کے امتلاے صورت قے کو کافی ہوتی ہی۔ پھر اگر امتلا با فراط ہو کہ جسکا تحمل نہو سکے بذریعۂ ایسے حقنہ کے جن مین سکبینج رصدت ہو جذب مادۂ امتلا کا اسفل کی طرف کرنا ضرور ہوگا وہ حقنہ قرطم اور بسفایج اور حسک اور افتیمون اور حاشا اور بابونہ سے بذریعۂ روغن کنجد اور شہد کے طیار کیے جاہین۔ اور طحال پر ضماد اکلیل الملک اور آس اور لادن اور اشنہ کا شراب مازو کے ہمراہ بناکر لگایا جاے۔ ایضاً شربت نعناع آب انار کے ہمراہ اور افاویہ ملاکر پلایا جاے۔ اور اگر پھر بقیہ امتلا کا رہ جاے پاؤن کے رگون کی فصد اور ساقین کی حجامت کرنی چاہیے جب ان تدبیرات سے قے مین

سکون پیدا ہوا وسوقت استفراغ سودا کا ادویہ سے مثل بلیلۂ سیاہ اور افتیمون اور غاریقون اور تک ہندی کے کیا جاوے اور مضطرارًا اگر روغن بنفشہ یا انجیر اور ایارج فیقرا اور افتیمون پلانے کی نوبت پہونچے یہ بھی جائز ہے۔ اور اگر طحال مین کوئی مرض ہوا وسکا بھی علاج کرنا چاہیے۔ جو قی بسبب انصباب کسی مادۂ رقیق اور بالنوع کے اسطرح عارض ہوتی ہے کہ وہ مادہ طعام سے ملجا تا ہوا وقی پیدا ہوتی ہے اوسکو اقراص کوکب اوقات نوبت مین اگر بلائے جائین مفید ہوتے ہین اور غیر اوقات نوبت مین نقض مادہ کرنا بذریعہ ایارج کے اور اسہال بذریعہ سکنجبین کے جسمین ہمیر کی آمیزش ہو اور سکنجبین جو اسہال کے واسطے طیار ہوتی ہے اوس مین قدر زیادہ داخل ہے خواہ آب آلو بخارا اور زلال تمر ہندی کہ یہ دونون مادہ کو اسفل کی طرف مائل کرتے ہین اور بسبب ترشی کے قی مین بھی تسکین پیدا کرتے ہین۔ ایسی صورت مین واجب ہے کہ جذب مادہ کا اسفل کیطرف حقنہ کے ذریعہ سے بھی کیا جاوے جو بنفشہ اور خیاب اور جوشاندہ اور حسک اور بابونہ اور بیدستان اور ترید سے روغن بنفشہ ملا کر بنایا جاوے اور شکر سرخ اور بورہ بھی دونون مین شریک کرین اور شربت خشخاش کا بھی استعمال کرنا لازم ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر طبیعت مین یبوست ہو یعنے قبض ہو اوسوقت شراب یعنے مشروبات نافع ہوتے ہین اور جلد ایسے آدمی جنکو سبات کے ہمراہ قی عارض ہوتی ہے اونکو خشک دوا خواہ غذا مرتفع ہوتا ہے خصوصًا وہ روٹی جو تنور مین خشک ہو گئی ہو اور طباشیر بھی ایسے ہی لوگونکو مفید ہوتی ہے اگر عصارات معلومہ مین میسکر ملائی جاوے۔ خلاصہ یہ ہوا کہ جو چیز کہ رطوبت معدہ سے چسپیدہ ہو جاوے اور اوس رطوبت کو چوس لے وہی چیز اس مرض کو مفید ہوتی ہے۔ اکثر ایسے مریض کو حاجت اسکی بھی ہوتی ہے کہ اوسکے شکم پر مجمد چسپان کیے جائین اور پشت پر اور درمیان دونون شانون کے بھی چسپان لگائے جائین۔ ایضًا اوسکی نیند پیدا کرنے کی تدبیر کرنی اور کسی جھولے مین اوسکو جھولانے کی بھی حاجت ہوتی ہے۔ اگر رطوبت صدیدی مورث اس مرض کی ہوا وسوقت مخدرات خوشبو جو مقاومت اور مقابلہ کرین فساد صدید کا اور اوسکی بوے بد کا یعنے تخمیر کے ذریعہ سے فساد صدید کا مقابلہ اور بوے خوش کے ذریعہ سے اوسکی بوے بد کا مقابلہ کرین) اور ایسے قوابض تجویز کرنے چاہئین جو رطوبت صدیدی کو چوس لین خصوصًا ایسے قوابض جو خوشبو ہون بلکہ غذا کی قسم مین سے ہون۔ پھر اگر ایسا مادہ صدیدی ڈوبا ہوا اور متشرب ہو واجب ہے کہ اسوقت استعمال ملطفات اور مقطعات کا مثل سکنجبین کے خواہ افادیہ مشہورہ عود اور قرنفل اور ایارج کا کیا جاوے۔ اسیطرح اگر وہ مادہ لزج اور غلیظ ہوا وسوقت ایسی دوا سے ملطف وغیرہ سے جو کسی قدر اقوی ہو علاج کرنا چاہیے۔ ایارج ہمراہ سکنجبین کے دوا سے مشترک اکثر اقسام قی کے واسطے ہے۔ اور یہ بیمار یعنے ارباب مواد صدیدی خواہ مواد غلیظہ کے لوگ بعد ان تدبیرات کے ادویہ مسکنہ قی کا استعمال کرینگے جن مین کسیقدر تسخین بھی ہوگی مثلًا شربت نقاع جوانار کی شرکت سے طیار ہوا اور اوسمین عود خام بھی داخل کیا جاوے خواہ شربت حماض ایارج جنمین افادیہ حارہ شریک کیے جائین اور عود اور برگ ایارج بھی داخل ہو۔ ایضًا دواالمسک جو تلخ ہے اور معجون سفرجلی اور یہ سب ادویہ مرکبہ ہمراہ طبیخ افادیہ کے مستعمل ہون گے۔ ایضًا دواالمسک ہمراہ میبہ کے اور شراب فنتین انکو مفید ہے ہر وقت مین۔ نسخہ جید آب انار ترش و آب پودینہ ہر واحد ایک باقہ یعنے ایک دستہ تر و زور طل پانی مین جوش دیا جاوے تا اینکہ نصف رہ جاوے پھر اوسمین مشک ایکدانگ اور عود چار درہم پسی ہوئی اس سب دوا کو گھنٹہ گھنٹہ بھر کے بعد پیا کرے۔ منجملہ ادویہ مسکنہ کے ایسی قی کے واسطے رب ایارج ہمراہ عود اور قرنفل کے جو شربت نقاع رمانی یعنے آب انار کی آمیزش سے بنا ہوا اور اوسکے ہمراہ مستعمل ہو خصوصًا اگر اوسمین کندر اور مسکا اور پوست بیضہ اور مشک اور عود بھی پڑی ہو۔ میبہ قی بلغمی کو زیادہ مسکن ہے جسوقت متواتر قی آنے سے سقوط قوت کا خوف ہو اور کثرت قی کا اندیشہ ہو کسی قسم کی قی کیون نہو سوائے اوس قی کے جو حمیات شدیدۃ الحرارۃ مین ہوتی ہے اوسوقت

بخار کو وہ مارا للحم جو گوشت چوزہ یا ہلیو اور پارچہ بھیڑ اور بکری سے طیار ہوا ہو ہمراہ نان تنک کے جو باریک مثل سرمہ کے پسی ہوئی ہو اور مارا للحم میں ملائی جاے جو دفعہ جرعہ بلانا چاہیے اور آب سیب اور تھوڑی سی شراب بھی پلانی چاہیے اور گوشت چوزوں کا بھنا ہوا بلکہ مسلم چوزے بریان کرکے اور اوزکا پیٹ چاک کرکے مریض کو سونگھانا چاہیے اور مریض کے منھ کے قریب ایسے بھنے ہوے گوشت کو رکھنا لازم ہے اور اسطرح گرما گرم روٹی کی خوشبو اوسکے دماغ تک پہونچانی لازم ہے۔ از انجملہ یہ بھی عمدہ ترکیب ہے کہ چوزوں کو پانی میں ابالین اور اوس پانی کو گرادین پھر دوسرے پانی میں ابالین اور خوب گلادین پھر کسی ہاون دستہ میں اوسکو کوٹین اور اوسمیں اسکا پانی نچوڑین اور بزور پیسکر اوسمیں چھڑکین اور لباب خبز مسمد کو اوسمیں خوب طرح سے بھگو دین اور تھوڑی سی شراب ملائین اور عصارہ سیب اوسمیں داخل کرین اور پی جائین۔ جو چوزہ پہلے پختہ کرنے سے خوب گل جاے اوسکے بعد کوٹا جاے بہتر ہے بہ نسبت اوس چوزہ کے جو پہلے کوٹا جاے اور پھر گلایا جاے اسلیے کہ یہ دوسری قسم جو پہلے کوٹی جاتی ہے اسکی رطوبت غریزی متحلل ہو جاتی ہے اور اسیوجہ سے منجر ہوتی ہے اور پہلی قسم کی رطوبت اوسمیں محتقن اور رستہ رہتی ہے۔ بیشتر مثلی کو اور تقلب نفس اور قے کو ایسی غذا جو کباب دو چوزہ سے طیار ہوا اور آب انگور خام سے اوسمیں ترشی دیجاے خواہ حماض انار اور سماق آب سیب ترش کی ترشی دیجاے اور مذیت انفاق سے بریان کیجاے الغرض ایسی غذا ان تینوں امراض کو نافع ہوتی ہے۔ اگر جَو کے ستو سرد پانی میں گھول کر انکو پلاے جائین خصوصاً اگر قے کا بقیہ ابھی کسیقدر موجود ہو تو کچھ خوف کی بات نہیں ہے۔ اور یہ تدابیر مکرر کرنی چاہیں اگرچہ ان اشیاء کو تناول کرکے قے ہو جایا کرے۔ اور اگر کوئی دوا یا غذا سے مذکورہ مریض کو ناگوار معلوم ہو اوسکی ہیئت بدل دینی چاہیے **ادویۂ مفردہ و مرکبہ نافع مثلی اور قے کی** جاننا چاہیے کہ چاقلندر اور مصطگی اور سرو کا کبھی مثلی اور قے کو نافع ہوتا ہے اور اسطرح بُن کا چھانا اور سداب خشک بمقدار ملعقہ یعنے چمچہ کے اگر تناول کیا جاے وہ عجیب النفع ہے۔ اور لونگ خوب اچھی طرح مثل سرمہ کے باریک پیسی جاے اور اوس حسوہ پر جو نان تنک سے طیار ہوئی ہو چھڑکی جاے اور عصارات مذکورہ بھی اوسمیں داخل ہوں فوراً پینے کے ساتھ ہی مثلی اور قے کو ٹھہرا دیتی ہے اور اسطرح اگر لونگ سرو پانی کے ہمراہ پلائی جائے خواہ کسی پانی میں جوش دیکر اور پر کا پانی پلایا جاے خصوصاً اڑکون کی قے اور مثلی کیواسطے زیادہ مفید ہے اور اجود یہ ہے کہ اوسپر مصطگی بھی چھڑک لیجاے۔ منجملہ ادویۂ مسکنہ قے اور مثلی کے رب انار ہے اوس شخص کے واسطے جو قے مراری میں گرفتار ہو فوراً شفا دیتا ہے اور جو شخص کہ اخلاط بارده سے مبتلاے قے اور مثلی کا ہو اوسکو رب انار ہمراہ عود خام اور قرنفل کے دینا چاہیے۔ ایضاً جوشاندہ پوست پستہ کا تنہا یا دیگر خوشبو دواؤں کے ساتھ اور اس سے زیادہ قوی تر آب تفاح کرم تنہا ہو خواہ افاویہ ملا کر اور ہمراہ کرویا جو قرص خاص یرہ کی ہے اور سیب کے ساتھ۔ اور مسبوس بھی ایسی شراب سے جسکی حاجت اس مرض میں ہوتی ہے۔ دائیہ طفل جو دودھ پلاتی ہو اگر تھوڑی سی قرنفل تناول کرے اوس لڑکے کو مفید ہوتی ہے جو گرفتار قے اور مثلی کا ہے۔ اور اسطرح اگر ایک طسوج قرنفل کوٹ کر دودھ میں گھول دیجاے اور لڑکے کو پلائین اوسکی قے بند ہو جاتی ہے اور اوسی روز آرام ہوتا ہے اور یہ دوا ایسی ہے جسکو ہمنے خود تجربہ کیا ہے۔ ترکیب مجرب جو استمراء یعنے غذا زیادہ کے معدہ میں ٹھہرنے اور ہضم جانے پر معین ہوتی ہے تخم کتان ایرسا مصطگی زیرہ ہر واحد ایک جزو اصل میں کوٹ کر کے استعمال کرین جب علاج سے درماندگی ہو جاے پھر اوسوقت ناچار اون مخدرات کا استعمال کرینگے جنکی طبیعت میں یہ اثر نہیں ہے کہ قے کی تحریک کرین مسطرح بنج اور خود جوز مائل وغیرہ میں ہے ہاں ایسے مخدرات کو بھی اگر ادویۂ عطریہ سے خوشبو کردین کہ انکی تخدیر تو باقی رہے اور قے لانے کا اثر جو ان میں ہے اوسکی اصلاح ہو جاے اور سمیت انکی تریاقیت ادویۂ عطریہ سے اصلاح پذیر ہو جاے اوسوقت پھر جوز مائل اور بنج وغیرہ کا بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ بلکہ قے اور مثلی کے روکنے کے واسطے مخدرات ضعیفہ کا استعمال کرنا چاہیے جیسے تخم خشخاش اور کاہو

حصۂ اوّل

اور تخم خشخاش سو زیادہ قوی پوست خشخاش سیاہ اور اوسی کے قریب پوست بیخ لفاح بری اور اوس سے زیادہ قوی افیون ہے اور تھوڑی مقدار افیون کی نافع ہو اور سلامت حال مریض باقی رہتی ہو خصوصاً اگر افیون کے ساتھ ادویۂ عطریہ کی آمیزش ہو جو اپنی طریافیت سے افیون کی سمیت کی اصلاح بھی کریں۔ ترکیب جیّد ہماری تجویز سے یہ ہو کہ پوست پستہ اور سماق اور گل سرخ اور تخم گل ہر واحد ایک جزو اور فاذزہر نصف جزو اور اگر فاذزہر بہم نہ پہونچے زرنباد ایک جزو اور افیون دو ثلث جزو اور عود خام نصف جزو سب اجزا سے قرص طیار کریں مقدار شربت ایک مثقال تک ہو۔ مشروبات جیّدہ سے مثلی اور قی کے واسطے بھی خاص ہمارا معجونہ ہو سفرجل خرما ی خام مکدا ایک جزو تخم خشخاش ثلث جزو پوست خشخاش آٹھواں حصہ جزو کا پوست بیخ لفاح تیسواں حصہ ایک جزو کا عود خام چالیسواں حصہ جزو کا اور آب پودینہ اسقدر کہ سب اجزا اوسمین تر ہو جائیں اور گلاب اسقدر کہ ایک انگشت اجزا کے اوپر ہو آب خالص اتنا کہ وزن مین سہ چند آب نعناع اور گلاب کے ہو اسکو نرم نرم آنچ سے پختہ کریں یہان تک کہ اجزا مہرا ہو جائین اور خرما اور بہی بالکل گھل مل جاے بعد ازان سب پانی کو چھان لین اور باہمگی ہمدگر کریں یعنے تھرجانے دین اور اسی کو تناول کریں۔ جسوقت مخدرات کا استعمال کیا جاے واجب ہے کہ خوشبو چیزین ہر وقت سونگھاتے جائین اور نیند کی تدبیر کرنی چاہیے اور طیب لذیذ اوس سے جدا نہونے پاے پھر اگر کسی قسم کی خوشبو کو بنظر مزاج خاص کے ناپسند کرتا ہو اوسے ہٹا کر اور دوسری قسم اوسکے پاس رکھی جاے۔ اقراص ماسرجویہ بنا بر شہادت جالینوس کے بھی مفید ہین اسلیے کہ یہ اقراص شامل جملہ اون فوائد پر ہین جو علاج قی کے واسطے درکار ہین خصوصاً اگر مورث قی کا خلط صدیدی ہو کہ یہ قرص گویا اوسکا تریاق ہے۔ نسخہ اوسکا وہی ہے جو قرابادین مین درج ہے جالینوس کہتا ہے کہ اس قرص مین افیون اور تخم کرفس بغرض عطریت اور غذائیت داخل ہے اور افسنتین جملہ کے واسطے اور خلط صدیدی کے اخراج یعنے معدہ سے نیچے اوتر جانے کے واسطے اور تقویت فم معدہ کے واسطے اور فم معدہ کی مضبوطی اور استواری کے واسطے اور دارچینی چونکہ بسبب اپنی بو کے خوش کی ضد مخالف خلط صدیدی بدبو کی ہے اس غرض سے داخل ہے اور یہ بھی غرض ہے کہ دارچینی خلط صدیدی کو بدل کر کسیقدر اوسکی اصلاح کر دیتی ہے اور اوسی خلط صدیدی کی تحلیل بھی کرتی ہے۔ دارچینی مین خوشبو ایسی ہے کہ جملہ اعضاے عصبانی کے مناسب ہے اور افیون واسطے تخدیر کے داخل ہے اور نوم پیدا کرنے کے واسطے اور جند بادستر افیون کے فساد اور حضرت سمیت کے دور کرنے کے واسطے داخل ہے۔ قرص کوکب بھی صدیدی قی کے واسطے نہایت درجہ مفید ہے۔ مثلی اگر بسبب ضعف کے ہو اور قی ہو جانے سے اوس مثلی مین سکون پیدا ہوتا ہو اوسوقت کچھ ضرور نہیں ہے کہ تکلیف قی کرائین خواہ اوراد وبہ وغیرہ کا استعمال کریں بلکہ اگر قی خود بخود آجایا کرے تو بیشتر نافع ہوتی ہے اور کبھی ایسی مثلی مین سویق شعیر پلانے سے تسکین ہوتی ہے۔ جس شخص کو اوبکائی ہر وقت زمانہ ربیع مین آتی ہو اور قی کرنے کا وہ شخص خوگر ہو خصوصاً مثل ایسی فصل کے زمانہ مین پس اس شخص کو چاہیے کہ ہمراہ روٹی کے تھوڑی مقدار پیاز نرگس کے مثلاً چار درہم تناول کرے بعد اوسکے آب گرم خواہ سکنجبین لے کر قی کر ڈالے اور اسسے زیادہ پیاز نرگس کا استعمال نکرے کہ اس سے تشنج پیدا ہوتا ہے۔ بعلاج قی الدم کا اگر قروح وغیرہ کا احساس ہو پہلے اون قروح کا علاج کرنا چاہیے اور اگر رعاف زائد کا احساس ہو اوسکے سبب کو دور کرنا چاہیے اور اگر امتلاے خون زیادہ معلوم ہو تو اوسکے نکال ڈالنے کی تدبیر کرنی چاہیے پس اکثر بعد نکالنے دور طل خون کے پھر دوبارہ حاجت فصد ضیق کی بھی ہوتی ہے۔ اور جسوقت قی الدم زیادہ تنگ کرے اور مہلت ندے اطراف کی بندش کرنی لازم ہے خصوصاً اگر کسی دواے حاد کے پینے سے قی الدم عارض ہوئی ہو۔ اور بیشتر اوس قی الدم مین جو بسبب تناول کسی تیز دوا کے

ادویۂ قرص ماسرجویہ کے بموجب بیان جالینوس

حادث ہوئی ہو شراب دودھ سے دلا کر پلائی جاتی ہے اور وہ دودھ دوشیدہ ہو اور جزر غالب بھی دودھ ہوتا ہے اور مقدار چار قولی تک اسکا استعمال تجویز کیا گیا ہے تھوڑی سی مقدار کے بعد پھر تھوڑی مقدار پیاپی پلائی جاتی ہے بعد اسکے سکنجبین بزر سے ٹھنڈی کرکے پلائی جاتی ہے۔ ادویۂ مجربۂ قالدم کے روکنے میں از انجملہ یہ مرکب مجرب ہے قالدم شدید کے بند کرنے میں اقاقیا تخم گل طین مختوم گلنار انیون بزر البنج صمغ عربی عصارۂ بارتنگ میں لت کرکے خواہ عصارۂ عصی الراعی میں اور سرکہ جسمیں پانی زیادہ ملا ہو اور سکے ساتھ استعمال کریں خواہ آب بارتنگ کے ہمراہ اگر کشنیز خون کی معدہ سے زیادہ معلوم ہو اور مقدار شربت اس دوا مرکب کی ایک مثقال سے ایک درہم تک ہو سکتی ہے۔ ربوب قابضہ کا استعمال بھی قالدم کو نافع ہے۔ از انجملہ رب جوز بھی ہے۔ اور چند مرکبات جو قرابادین میں مذکور ہوئے وہ بھی مفید ہیں۔ آسان علاج اسکا یہ ہے کہ مازو اور گلنار ہر واحد ایک درم وزن اکمثقال کے ایک قیراط انیون ملا کر تناول کریں آب بارتنگ کے ہمراہ قلق اور کرب۔ معدہ کا بیان کبھی معدہ میں قلق اور کرب ایسا اوٹھتا ہے کہ بیمار کو غم پیدا ہوتا ہے اور اسی کرب اور بے آرامی کے سبب سے ایک شکل سے دوسری شکل پر اور ایک جگہ سے دوسری جگہ اولٹ پھیر کیا کرتا ہے اور بیشتر اسکے ہمراہ خفقان ہمیشہ لازم رہتا ہے یا کبھی کبھی خفقان عارض ہوتا ہے اور مریض کو ممکن نہیں کہ اپنی بیماری کو بیچا نکر بیان کر سکے۔ اور بیشتر اسکی نعبیت سدر اور دار بھی عارض ہوتا ہے اور اکثر تغیر لون ایسے بیمار کا ہو جاتا ہے اور در اصل یہ مرض مثلی کا مبدا ہے اور اکثر اسی کرب کے ہمراہ مثلی بھی ہوتی ہے اور کبھی پہلے کرب اور قلق پیدا ہو کر اوسکا انتقال مثلی کیطرف ہو جاتا ہے سبب اس مرض کا وہی مادہ ہے جو مثلی پیدا کرنیوالا ہے خصوصاً جو وقت وہ مادہ متشرب ہو جاتا ہے اسلیے کہ جب تک وہ مادہ متشرب ہے گا کرب اور قلق پیدا کریگا اور جب فم معدہ میں مجتمع ہو جائیگا مثلی پیدا ہو گی اور معدہ پر اسکے ریزش ہو گی کہ طبیعت بعد حیرت اور تشویش کے دفع خلط کرتی ہے کبھی بقیہ بواجزاد ادویۂ مقیئہ خواہ ادویۂ مسہلہ کے بھی کرب پیدا کرتی ہے ایسے وقت رب سفرجل اور رب انگور ترش دینا چاہیے خواہ اوراز ین قبیل ربوب قابضہ۔ جو شئے کہ معدہ میں جا کر جوش کھاتی ہے فواکہ کے اقسام سے مثل سیب شیرین وغیرہ پس وہ چیز ضرور کرب بھی پیدا کرتی ہے۔ سرد پانی جو غیر وقت پیا جاوے وہ بھی کرب پیدا کرتا ہے اور اکثر مزاجوں میں آب سرد موجب زیادتی تپ کا ہوتا ہے اور سوائے آب گرم کے مزاجوں میں سرد پانی پینا ہرگز جائز نہیں ہے علاج اگر قلق اور کرب معدی قلیل ہو فقط شراب جسمیں آدھا پانی ملا ہوا دی ہو زائل ہو جاتا ہے اگر اوسمیں مقوی معدہ بھی اجزا شریک ہوں خواہ مازو اصل کے ملانے سے خواہ ایسے ادویہ کے ملانے سے جو تعدیل اوس خلط کی کریں سا اور جو کرب اور قلق زیادہ ہو اوسمیں ادویۂ غشیان کی حاجت ہوتی ہے پھر اگر یہ مرض بسبب حرارت اور خلط حار کے عارض ہوا ہو اور یہی قسم اکثر عارض ہوتی ہے اوسمیں تسکین مبردات مرطبہ کے استعمال سے اور طلاہائے باردہ سے (جو صندل اور کافور اور گل سرخ سے بنائے جائیں) پیدا ہوتی ہے۔ اسی قسم میں ضماد پوست کدوے شیرین اور خرفہ سیاہ اور مسلم جو کے ستو کا سرکہ اور پانی ملا کر بنانا مجرب ہو چکا ہے کہ معدہ اور جگر پر اس ضماد کو لگائیں۔ اور جب زیادہ مرض بڑھ جاوے صندل اور گل سرخ وغیرہ کا ضماد کریں۔ منجملہ ادویہ مذکورہ کے جو کرب معدی کو نافع ہیں ستو جو مسلم مع پوست کا خصوصاً انار دانہ کے ہمراہ اور رب سیب ہے کہ جو دھوئے ہوئے ہوں۔ اسی طرح قطاع جو کا جوا انار دانہ سے بدون گرم مصالحہ کے بنایا جاوے اور رب سفرجل بھی نافع ہے۔ اگر مثلی نہو شراب سے مطلقاً اجتناب کرنا چاہیے۔ پانی جو شراب میں آمیختہ کیا جاوے زلال نمرہندی اور شربت سیب کہنہ جو تحلیل فضول کرے دی زرد کھیرا بیخہ خبازکا پانی جسکی پوست اوتارلی ہو اور تھوڑا سا حلاب شکر طبرزد اور ایکدرہم طباشیر ملا کر دینا اسکی بھی لوگوں نے اسکے واسطے ثنا کی ہے خون جو معدہ اور امعا میں محتبس ہو جاوے دو درہم صرف ابیض بابلی یعنے اسپند خواہ تین درہم ملانا چاہیے آب گرم کے ہمراہ پھر اگر اسکے بعد بھی بستگی رہے آب حاشا اور اسی طرح انقوزہ ارانب یعنے معدہ خرگوش کا استعمال کریں دودھ کا معدہ میں

بستہ ہونا انفخہ ارنب خواہ آب پودینہ بقدر دو اوقیہ کے اور اوسمین دو درہم ملح جریش یعنے کھاری نمک ملا کر پلانا چاہیے فواق ہچکی حرکت مختلفہ بطبیعت کے جو مرکب تشنج انقباضی اور تمدد انبساطی سے ہوتی ہے گویا اسی کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ فم معدہ اور تمام جرم معدہ کا یا مری کا اسی حرکت سے اپنی جگہ خاص مین بوجہ تشنج کے فراہم ہوتا ہے اور یہ تشنج بوجہ گرتریر کرنے کے کسی موذی سے پیدا ہوتا ہے اگر وہ موذی موجود ہو اور تمدد یعنے انبساط بسبب استعداد حرکت دافعہ کے جو قوی ہے پیدا ہوتا ہے بعد حرکت تشنجی کے مثال اسکی ایسی ہے جیسے کوئی شخص حملہ کرنے کا ارادہ کرے کہ وہ شخص پہلے تو کسیقدر پیچھے کو ہٹتا ہے اور پھر جھپٹ کر حملہ کرتا ہے۔ کبھی ہچکی ایک قسم کی مشابہت اوس کھانسی سے رکھتی ہے جو پھیپھڑے اور حجاب سے اوٹھتی ہے بغرض دفع کرنے کسی خلط کے لیکن اگر ہچکی کسی موذی کے موجودگی سے نہ عارض ہو بلکہ بسبیل افراط ہیس کے ہو جسکو فواق بھی کہتے ہین اسلیے کہ خشکی سے حرکت مثل تشنج کے پیدا ہوتی ہے اور طبیعت انبساط کیطرف حرکت دیتی ہے مگر اوسکی اطاعت سے یہ انبساط پورا پورا بسبب خشکی کے پیدا نہین ہوتا پس اوس انبساط کی تلافی مین یہ تمدد انبساطی جو دوسرا جزو حرکت مرکبہ فواق کا ہے پیدا ہوتا ہے مترجم دوسرا احتمال اس فقرہ کے ترجمہ مین یہ ہے کہ چونکہ طبیعت مطاوع تشنج کی نہین ہے یعنے اوسکو قبول نہین کرتی اور بسبب یبس کے قادر انبساط تام پر بھی نہین ہے لہذا بتلافی اطاعت تشنج کے تمدد انبساطی پیدا ہوتا ہے اور یہ احتمال بھی اگرچہ بعید ہے لیکن محصل اسکا بھی وہی ہے متن فم معدہ کو جو ہچکی عارض ہوتی ہے اکثر بسبب کسی موذی کے عارض ہوتی ہے جسطرح اختلاج بھی فم معدہ کو کسی موذی کی وجہ سے عارض ہوتا ہے خصوصاً اگر معدہ مین خشکی ہو کہ اوسوقت فم معدہ تھوڑے سے لذع کا بھی متحمل نہین ہو سکتا اور کبھی فواق فم معدہ کا بمشارکت بھی عارض ہوتا ہے کبھی ہچکی بعد قی کے عارض ہوتی ہے اسلیے کہ اگر قی کسی خلط لذاع سے ہوتی ہے اوس قی سے فم معدہ کو گزند پہونچتا ہے یا اس سبب سے کہ خوب کھل کر قی نہین ہوتی اوسوقت کسیقدر خلط کا بقیہ فم معدہ مین رہجاتا ہے اور براہ قی دفع نہین ہوتا جسطرح ہچکی قی کے بند ہو جانے سے خواہ قی کے روکنے پر صبر کرنے سے بھی پیدا ہوتی ہے کہ اسوقت حرکت اختیاری مین سکون اور کمی پیدا ہوتی ہے مترجم بہ دلیل اشارہ اپنے مذہب مختار کیطرف ہے جو شیخ چند سطور کے بعد بیان کریگا کہ فواق کی حرکت بہ نسبت قی کے ضعیف ہوتی ہے متن اکثر حرکت معدہ کے اجزا کی بسبب مادہ ہائجہ کے ہوتی ہے سوائے فم معدہ کے کہ بسبب شدت حس کے اور بقوت متاذی ہونے فم معدہ کے بدون مادہ ہائجہ کے بھی اوسمین حرکت ہوتی ہے۔ بعض اطبا نے کہا ہے کہ حرکت فواق کی قی کی حرکت سے زیادہ قوی ہے اسلیے کہ قی معدہ سے اوس مادہ کو دفع کرتی ہے جو مصبوب اور رنجیدہ ہو رہا ہے (اور اوسنے سرایت معدہ مین نہین کی ہے پس اوسکا نکالنا ضعیف حرکت سے ہو سکتا ہے) اور ہچکی کی حرکت اوس مادہ کے اخراج خواہ دفع کرنے پر ہوتی ہے جو مادہ ناشبہ اور چھپا ہوا یعنے فرو رفتہ معدہ مین ہے۔ اور یہ قول اوس طبیب کا درست نہین ہے یعنے کلیت صغرائے دلیل کے ممنوع ہے) اسلیے کہ ہر ایک قی اور تنوع بسبب خلط مصبوب کے نہین حادث ہوتی (بلکہ بموجب اقسام مندرجہ فصل سابق بعض اقسام قی اور تنوع کے البتہ مادہ مصبوبہ سے ہوتے ہین پس اون اقسام مین حرکت قی کی ضعیف ہو سکتی ہے) مترجم پھر چونکہ دوسری دلیل قی کی حرکت کے ضعیف ہونے پر یہ بھی خیال کیجا سکتی تھی کہ چونکہ قی سے مادہ موجودہ دفع ہو جاتا ہے اور جو حرکت ایسے مادہ کے اخراج پر ہو کہ دفع ہونے سے عاصی نہین ہے جیسے مصبوبہ غیر مادہ ناشبہ وہ ضرور ضعیف ہو گی بخلاف فواق کی حرکت کے کہ اوسمین طبیعت کو قصد اخراج مادہ پر حرکت ہوتی ہے مگر مادہ بوجہ فرو رفتہ ہونے کے ہرگز دفع نہین ہوتا پس ضرور اہتمام زائد اور حرکت قوی ایسی ہی مادہ کے واسطے درکار ہو گی یعنے ہچکی کی حرکت قوی ہو گی اس دلیل کے ابطال کی طرف اشارہ شیخ نے کر کے کہا متن اور یہ بات بھی کلیۃ ضرور نہین ہے کہ جس حرکت سے (مثلاً قی کی حرکت سے) مادہ دفع ہو جاے تو اوس حرکت کو ضعیف ہونا بھی لازم ہے بہ نسبت اوس حرکت یعنے فواق کے

کہ ہیضہ طبیعت قصداً اخراج اور دفع مادہ کو کرتی ہے مگر قادر اخراج اور دفع پر نہیں مترجم دوسرا احتمال اس فقرہ کا ذکر سے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اوس طبیب کے قول میں جو کلیت صغرا کے پہلے فقرہ سے مذکور کیے گئے اب ترقی کرکے یہ بھی کہا کہ اگر صغری جزئیہ بھی ہو پھر تب کلیت کبری منتج ہوگی جب بھی نتیجہ جزئیہ ہمیں درست ہوگا اور گویا خلاصہ مطلب شیخ کے یہ دونوں فقرے کا یہ ہوا کہ نہ تو قوا دفعیہ کی جملہ اقسام کی فقط مادہ کے مصیبوں سے پیدا ہوتی ہے اور نہ ہر ایک مادہ مصیبو سہل الدفع ہے سے اخراج میں حرکت ضعیف کی حاجت ہو بلکہ بعض مواد مصیبہ عسیر الدفع ہوتی ہیں کہ اونمیں بھی حاجت حرکت قوی کی ہوتی ہے اور بعض مواد ناشیہ جس سے فواق پیدا ہوتی ہے بسبب کمی مقدار خواہ کمی رداوت اپنے کے زیادہ موذی نہیں ہوتے ہیں پس ہچکی بھی حرکت قوی کو نہیں چاہتی یہ مطلب مترجم خاکسار کے ذہن میں آیا ہے شاید صحیح ہو۔ واللہ اعلم متن بلکہ ہچکی کی حرکت ضعیف تر ہے حرکت سے اور گویا ہچکی آنے کے وقت حرکت طبیعت کی قے کی طرف بہ ضعف شروع ہوتی ہے اور اسی سبب سے اکثر اوقات ابتدا میں ہچکی آتی ہے اور آخر کو قے ہو جاتی ہے غالبا یہی بات ہے کہ حرکت طبیعت بروقت قے کرنے سبب فواق کے کمتر ہوتی ہے اسلیے کہ سبب ہچکی کا ایذا دہی کا کمتر کرتا ہے پھر بہ تفاوت اس سبب میں عظمت اور بزرگی یعنے زیادہ استحکام پیدا ہوتا ہے اور اسی ایذا دہی بڑھ جاتا ہے حرکت بھی شدید ہو کر قے پیدا کرتی ہے تفصیل اون اسباب کی جنسے وہ ہچکی پیدا ہوتی ہے جو فم معدہ کی ایذا پہونچنے سے عارض ہوتی ہے یہ ہے کہ کبھی یہ فواق کسی ایسے سبب سے پیدا ہوتی ہے جو موذی فم معدہ کو اپنی برودت کی وجہ سے ہو چنانچہ لرزہ کے ہمراہ جو ہچکی عارض ہوتی ہے اسی قسم کی ہے ونیز ہر اوسرد میں جو ہچکی آتی ہے خواہ اخلاط سرد معدہ کی ہچکی خواہ اور کسی قسم کی برودت سے ہچکی کے جنسے مزاج مستحکم فم معدہ میں پیدا کیا ہوا ایسا کہ بوجہ برودت مستحکمہ کے فم معدہ کو سمیٹے اور اوسمیں تشنج اور اینٹھن پیدا کرے یہ جملہ اقسام ہچکی کے اسی ذیل میں داخل ہیں۔ اور صبیان اور اطفال کو اسی قسم کی ہچکی عارض ہوتی ہے۔ برودت تین وجوہ سے ہچکی پیدا کرتی ہے (۱) کہ مادہ بارد لازم اور پائدار رہتا ہے اور ہر وقت ستاتا ہے (۲) کہ ایذا برودت مادہ ہذا کی اور اسکی کیفیت جو حد اعتدال سے بڑھی ہوئی ہے فواق پیدا کرتی ہے (۳) یہ کہ برودت تقبیض یعنے سمیٹنا جلد فم معدہ کا اور تکثیف مسامات کرتی ہے اور اسی وجہ سے جو چیز ہوا اور مبانی مقامات لیف عضو کے متحلل ہوتی تھیں وہ سب اوبھیں مقامات میں بند اور محتبس ہو کر ہچکی پیدا کرتی ہیں۔ دوسرا سبب فم معدہ کی ایذا سے ہچکی پیدا ہونے کا حرارت ہے جسطرح حمیات محرقہ میں کہ فم معدہ متشنج ہو کر ہچکی پیدا کرتا ہے تیسرا سبب فم معدہ سے فواق پیدا ہونے کا کسی انواع چیز کا معدہ میں ہونا مثلاً خردل اور فلافلی وغیرہ کا استعمال خواہ الصاب اخلاط مراریہ کا معدہ پر اور پینا اودیہ لذاع کا جیسے فلافلی ہمراہ شراب کے خصوصاً جبوقت کہ جس معدہ کی صحیح ہو خواہ جو ہر فم معدہ کا ضعیف ہو اور ازیں قبیل غذائی فاسد جو بسہولت کسی کیفیت لذاع کی طرف ہو جائے صبیان کو ایسی ہچکی زیادہ عارض ہوتی ہے۔ اور اسیطرح وہ ہچکی جو الصاب مراری سے فم معدہ پر عارض ہوتی ہے اور جیسے وہ ہچکی جو بروقت حرکت مواد کے ایامہائے بحران میں اوسوقت عارض ہوتی ہے جب حرکت مادہ کی معدہ کی سرحد تک بفعل طبیعت ہوتی ہے تاکہ بذریعہ قے کے اوس مادہ کو دور کردے۔ چوتھا سبب اوس ہچکی کا جو فم معدہ کی ایذا رسی سے حادث ہو یہ ہے کہ کوئی ریح فم معدہ میں بند اور محتبس ہو جائے خواہ طبقات فم معدہ میں یا مری میں اور پیدا کنندہ اوس ریح کی ایسی تھوڑی اور ضعیف سی ہو جو منجر ہو اور قادر تحلیل پر نہو۔ پانچواں سبب فم معدہ کی ایذا سے ہچکی پیدا ہونے کا کوئی شئے موذی جو اوسپر گرانی پیدا کرے یہ پانچوں اقسام فواق کے وہ ہیں جو سبب موذی کے موجودگی سے حادث ہوتے ہیں۔ وہ ہچکی جو بسبب خشکی کے عارض ہوتی ہے وہ ہی خشکی جو بشدت ہو اور تشنج پیدا کرے جیسے اواخر حمیات محرقہ میں ہوتی ہے خواہ بعد استفراغات مجففہ کے اور بھوک میں جو دیر سے لگی ہو اور غذا نہ پہونچے اور یہ قسم فواق کی دلیل خطرہ کی ہے۔ اور کبھی ایسی خشکی سے جو مستحکم نہو بھی ہچکی عارض ہوتی ہے ایسی ہچکی میں تھوڑی سے مرطب سے نفع ہو جاتا ہے اور اوسی سے زائل ہو جاتی ہے۔ جو ہچکی بسبب مشارکت دیگر اعضا کے حادث ہوتی ہے وہ مثلاً کسی کے جگر میں ورم عظیم پیدا ہوا اور خصوصاً اگر مقعر جگر میں ایسا ورم عارض ہو خواہ معدہ میں ورم ہو

یا جا بجای دماغ مین ورم پیدا ہو جاے خواہ بھی ورم پیدا نہین ہوا مگر قریب ہو کہ پیدا ہو جاے جسطرح شیخ لامہ سے یہ بخشکتگی اتخوان سر کی طرف شدید سے عارض ہو خواہ ایسی کوفتگی و درد رسان جس سے تمام سر کوفتہ ہو جاے کہ اگرچہ ابھی ورم پیدا نہین ہوا ہے مگر قریب پیدا ہونے کے ہے اون اوعیات کی ہچکی بھی مشارکت سے ہوتی ہے یا جیسے حمیات کے زمانہ تصعد اور زیادتی مین اور علامات بحران مین کہ یہ ہچکی بھی بشرکت بدن کے عارض ہوتی ہے تخمینی استدلال اوس ہچکی کے عروض مین جو ورم جگر سے عارض ہوتی ہے بون کیا گیا ہے اور بعض ایسا خیال کرتے ہین کہ چونکہ بروقت ورم جگر کے انصباب مرار کا اثنا عشری آنت پر ہو کر معدہ پر ہوتا ہے اور بعد اوسکے فم معدہ پر لہذا ہچکی آتی ہے۔ یہ بھی سبب بیان کیا گیا ہے کہ چونکہ ورم جگر تنگی اور ضغط معدہ اور فم معدہ مین پیدا کرتا ہے لہذا ہچکی پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بسبب اسکے حدوث کا مشارکت جگر کے معدہ سے ایک عصبہ دقیقہ سے ہے جو کہ جگر اور معدہ مین اتصال اور وصل کا باعث ہے۔ اگر آدمی کو ہچکی کسی مادہ سے آتی ہو اور از خود اوسے چھینک آجاے ہچکی جاتی رہے گی۔ اور اسیطرح اگر قے کردے اور خلط مذکور نکلجاے تب بھی ہچکی فرد ہو جاتی ہے۔ پھر اگر قے کے بعد بھی ہچکی بنی رہے معلوم کرنا چاہیے کہ یا تو ورم اسکے معدہ مین ہے خواہ ورم پیچ مین اوس پٹھے کے جو معدہ مین دماغ سے آیا ہے یا دماغ مین ورم ہے اور پیچ عصب اور دماغ کے ورم کے تابع سرخی چشم بھی بروقت ہچکی کے ہوتی ہے اور معدہ اور دماغ کے ورم مین تفرقہ اعراض اورام معدہ اور اعراض اورام دماغ سے کر لیا جاتا ہے۔ جو ہچکی کہ علامات بحران مین داخل ہے بیشتر علامات جیدہ مین سے ہوتی ہے اور اکثر علامات ردی مین شمار کیجاتی ہے چنانچہ مقالۂ بحران کتاب چہارم مین مذکور ہوگا۔ کتاب فصول مین لکھا ہے کہ اگر قے ہونے سے ہچکی نہ تھمے اور ہمراہ ہچکی کے سرخی چشم بھی ہو یہ علامت ردی ہے کہ دلالت ورم معدہ خواہ ورم دماغ پر کرتی ہے۔ اور کتاب علامات موت سریع مین وارد ہے کہ جس شخص کو ہچکی آتی ہو اور اوسکے داہنی جانب بدن کے کوئی ورم خارج از طبیعت یعنے خارج از ورم معتاد بدون کسی سبب سباب معروفۂ اورام سے عارض ہوا اور ہچکی بھی شدید آرہی ہو قبل از طلوع آفتاب اوسکی جان نکلجاے گی اور مر جاے گا۔ اور اسی کتاب مین ہے کہ جس شخص کو ہچکی کے ہمراہ مڑوڑ اور قے اور کزاز عارض ہوا اور اوسکی عقل زائل ہو جاے مر جاے گا علامات جو ہچکی قے آجانے سے ٹھہر جاے اوسکا سبب کوئی شئے موذی تصور کرنا چاہیے جسکے ثقل سے خواہ اوسکی کیفیت لاذعہ سے کسی وجہ پر وجوہ اربعۂ مذکورۂ بالا سے ہچکی پیدا ہوتی ہے۔ اور جو ہچکی بعد استفراغات اور حمیات محرقہ کے پیدا ہوتی ہے اور قے ہو جانے سے اوسمین سکون نہین ہوتا بلکہ ہچکی مین قے کے بعد زیادتی ہو جاتی ہے یہ ہچکی یبوست کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جو ہچکی بسبب سوء مزاج مادی یا غیر مادی کے حادث ہوتی ہے اوسکے علامات ابواب جامعہ یعنے عام بیان ہر ایک عضو کے ابواب سے معلوم ہو سکتے ہین۔ اور جو ہچکی ورم معدہ یا دماغی اور ورم خواہ جگر کے اورام سے پیدا ہوتی ہے اوسپر اعراض خاص ہر ایک ورم کے دلالت کرتے ہین جو اپنی اپنی جگہ مذکور ہو چکے علاج قے کرادینی نافع علاج اوس ہچکی کا نہین ہے جو بسبب امتلاء کثیر کے پیدا ہوئی ہو خواہ کسی موذی یا کیفیت کی ایذا سے عارض ہوئی ہو اور اسیطرح ہر ایک تحریک عنیف اور سخت جنبش دینی اور زور سے چیخنا اور غصہ مین لانا اور رنج اور فرحت پیدا ہونی یا خوف جو اچانک پیدا ہو جاے مترجم جیسے ہندوستان کی عورات بچون کی ہچکی کسی مخوف حکایت کے بیان سے کھو دیتی ہین خواہ کسی دور افتادہ کے یاد دلانے سے چونکہ طبیعت مریض اوسوقت متفکر بخموشی یا رنج خواہ کسی طرح کے غصہ ور ہو جاتی ہے لہذا ہچکی رک جاتی ہے اور یہ تدبیرات متعلق بقواعد نفسانی ہین جو طب روحانی مین بخوبی بیان ہوتے ہین چنانچہ ماہران علم نفس پر بخوبی ظاہر ہین متن سر دپانی چہرہ پر چھڑکنا اسقدر کہ بدن مین دفعۃً کیفیت لرزہ کی سی پیدا ہو اور حرکت کرنی اور ریاضت اور سواری گھوڑے وغیرہ کی اور کھانسی کے ضبط کرنے پر صبر کرنا اور اوسکے ہیجان کو روکنا اور تشنگی پر صبر کرنا یہ سب امور ہچکی کے معالجہ مین داخل ہین چھینک آنے کو قلع اور دور کرنے پر اوس مادہ کے جس سے ہچکی پیدا ہوتی ہے

تاثیر عظیم ہے۔ ایضاً دیر تک سانس روکنے سے بھی ہچکی زائل ہوجاتی ہے سبب اسکا یہ ہے کہ سانس کا بند کرنا حرارت اندرونی کو جوش میں لاتا ہے۔ اور اوسی حرارت کو خارج بدن کیطرف نکلنے کی حرکت دیتا ہے مسامات کیثرت سے بطلب استنشاق ہوائے سرد کے اور سبب حرارت کو حرکت ہوئی اوسوقت اخلاط خام میں بھی حرکت پیدا ہوتی ہے اور اسی حرکت سے وہ اخلاط چسپندہ متحلل ہوجاتے ہیں۔ نوم طویل بھی شدید النفع ہے اور اطراف کی بندش اور خالی سینگیوں کا معدہ پر توڑنا اور مابین دونوں شانوں کے بطرف پشت کے سینگی لگانی اور ادویۂ عمرہ کا انھیں مقامات پر ضماد کرنا کہ جلد سرخ ہوجاوے یہ بھی نافع ہے۔ منجملہ معالجات نافعہ کے ایسی ہچکی کے واسطے جو بحوجی پینے دم لینے نہ دیتی ہو اور بسبب امتلائے خلط کے پیدا ہوئی ہو یہ تدبیر ہے کہ آغاز معالجہ اوسکا قے سے کرکے پھر ایارج فیقرا اور عصارۂ اشنتین ان دونوں سے ایک مثقال اور نمک ہندی دو دانق لے کر استعمال کیا جاوے اوسکے بعد ہڑ کا مربے کھلایا جاوے۔ پھر اگر سبب لاحق یعنے خلط چسپندہ ہو اوسکے علاج میں تین چیزوں کا قصد کرنا واجب ہے۔ (۱) تحلیل مادہ اور تقطیع اوسکی مثلاً سکنجبین عنصلی سے کریں (۲) تبدیل مزاج کی استدعا کریں کہ معتدل ہوجاوے اگر اوس مادہ کی ایذا دہی فقط رداءت کیفیت غیر معتدلہ سے ہو۔ (۳) فم معدہ کے احساس کو تھوڑا سا مضر مخدرات وغیرہ کے ذریعہ سے ایسا پہونچائیں کہ لذع کی اذیت قبول نہ کرے یا کم قبول کرے۔ اس قرص کی نہایت ستائش لوگوں نے کی ہے قسط زعفران گل سرخ تازہ مصطگی سنبل مکد چار مثقال سارون دو مثقال صبر ایک مثقال افیون ایک مثقال عصارۂ اسپغول بین قرص بنایا کریں اور نصف مثقال تناول کریں۔ اس قرص میں بزر قطونا اور افیون مخدر حس فم معدہ کی ہیں اور سنبل مقوی اور محلل اور سارون رطوبات معدہ کے اسفل کیطرف مائل مجاری بول کیطرف سے اونکا اخراج کردیتی ہے اور صبر اون میں سے رطوبات غلیظہ کو مجاری براز کیطرف مائل کرکے اوسی طرف سے اونکا اخراج کردیتی ہے اور قسط اور زعفران دو منضج قوی رطوبات مذکورہ کے ہیں (کہ بعد نضج کے ہر ایک خلط سہل الدفع ہوجاتی ہے) پس انھیں خواص اور اوصاف کو ایک جا ہونے سے یہ قرص فواق شدید اور تقلب نفس میں زیادہ تر سود مند تجویز کیا گیا ہے اسلیے کہ جملہ تدابیر معتاج الیہا اسی سے پوری ہوتے ہیں۔ پھر اگر ہچکی کہنہ اور دیرینہ ہوجاوے روغن بلکلانج سے ایسے وقت نفع بین پیدا ہوتا ہے اور مقدار شربت اوسکی ایک چمچہ آب گرم کے ہمراہ اور منجملہ نافع ادویہ کے ایسے وقت طبیخ زنجبیل قند ملاکر۔ پھر اگر اس سے زیادہ بھی شدید اور مزمن ہوجاوے معاجین اور جوارشات مثل کموتی کے آب نیگرم کے ساتھ بلکہ اکثر حاجت معاجین کبار کی زیادہ ہوتی ہے۔ تریاق اور فلونیا کو فواق کے دور کرنے میں منفعت عظیم ہے اسلیے کہ انمیں کسیقدر قوت تخدیر کے ہمراہ تقویت معدہ اور تحلیل اور دفع مادہ کی بھی قوت ہے۔ حبوب مرکبہ میں حب سکبینج اور حب صعتر محققون اور اقراص کوکب ہچکی کے واسطے شدید النفع ہیں۔ ادویۂ نافعہ اوس فواق کے واسطے جو مادۂ بارد سے یا ایسے مادہ سے جو قریب بارد کے ہو مدار اب اور نطرون دونوں ہمراہ کسی شربت کے پلائے جائیں اور اسیطرح آب کرفس اور خل عنصل اور حبق الماء جو ایک قسم کا پودینہ ہے اور سارون اور نارمین اور مرزنجوش اور انجبان حتے کہ سونگھنا انجدان کا ایسی ہچکی میں سکون پیدا کرتا ہے۔ اور زراوند اور دوقو اور نیسون اور زنجبیل اور راسن خشک شدہ اور عصارۂ عاقرقرحا اور سافج ہندی اور روج ترکی اور قیسوم یہ سب ادویہ ایک ایک تنہا اور مرکب چند اجزا انمیں سے ہر گونہ نافع ہیں انھیں ادویہ سے لعوقات اگر طیار کیے جاتے ہیں تو وہ معدہ کو زیادہ موافق ہوتے ہیں اور اونکا ٹھہرنا معدہ میں دیر تک رہتا ہے بہ نسبت اسکے کہ مشروبات کے طور سے مستعمل ہوں اور قعر معدہ کیطرف دفعۃً گر جائیں۔ جندبادستر کو ایسی ہچکی میں خاصیت عجیبہ ہے۔ کبھی تین درہم تک جندبادستر ہمراہ تین اسکرجہ سرکہ اور دو ثلث اسکرجہ پانی کے استعمال کیا جاتا ہے منجملہ اون ادویات کے جسکا فائدہ پلاتے ہی زیادہ معلوم ہوتا ہے یہ دوا ہے کہ سلاقۂ قیسوم اور فوذنج جبلی اور مصطگی کو ہموزن لے کر پانی میں اوبالیں اور شراب کے ساتھ پلائیں۔ ایضاً مصطگی اور دارچینی اور عنصل تین اوقیہ ایک قسط

یعنے بیس اوقیہ شہد مین جوش دین اور چند روز تھوڑا تھوڑا پلایا کرین۔ ایضاً جو ہچکی مادۂ بارد رطب سے ہو اوسکو نطرون ہمراہ مارالاصل کے مفید ہے ایضاً خونجان اور شہد صبح کو وقت تناول کیا جاے اور شام کو بقدر جوزہ کے جو ایک مثقال ہے۔ ایک دوا جسکی ترکیب یہ ہے قسط اور زعفران اور اذخر اور تمام یابس اور فودنج نہری اور نعنع اور سداب اور تخم کرفس اور کندنا اور اسارون کمدود ہر ہم افیون گل سرخ خشک شدہ ہر واحد نصف درہم کبر مقل لیسے سرکہ مین پرورہ کی ہو بھی ایسی ہچکی کے دور کرنے مین بڑی تنا کیجاتی ہے۔ کبھی ان ادویۂ مذکورہ کی اعانت استعمال سے ادویۂ معطسہ کی کیجاتی ہے کہ چھینک آنے سے مادہ کو حرکت پیدا ہوتی ہے۔ پھر اگر سبب فواق کا برودت ساذجہ بلامادہ ہو پس ادویۂ مذکورہ ہمراہ سرکہ اور پانی کے نافع ہوتی ہین اور انھین ادویہ کا ضماد گردن اور لبۂ یعنے مقام نحر اور قربانی پر کیا جاتا ہے اور بیچے شراسیف کی بھی یا انھین ادویہ کو بطور طلا کے گردن اور لبۂ پر زیت کہنہ خواہ روغن بابونہ خواہ روغن قثاء الحمار کے ہمراہ استعمال کرتے ہین۔ اور اسیطرح حمارہ روغنہاے گرم تنہا بدون آمیزش کسی دوسے کے نافع ہوتی ہین خصوصاً روغن بابونہ خواہ وہ روغن جسمین جند بادستر اور کمون اور انجدان جوش دیا گیا ہو۔ یا جند بیدستر اور قسط شیرین ہر واحد نصف درہم قطر السالیون ایک درہم آب سیب سبز یعنے نام کے ساتھ خواہ مطبوخ فودنج اور رانیسون اور مصطگی کے ہمراہ یا پوست بیرون پستہ جو باہر کا چھلکا اوسکے سرخ ہوتا ہے ہمراہ اذخر کے پانی مین پکاے جائین اور اسی جوشاندہ کو پلائین۔ بعض محررین نے کہا ہے کہ پوست شکوفۂ خرما اگر خشک کرکے خوب پیسی جاے اور ایک مثقال اسکا ہمراہ آب رازیانہ اور تخم سداب کے تناول کیا جاے زیادہ نافع ہوگا۔ اور مجھے یاد نہین کہ فواق بارد کو یہ دوا نفع کرے۔ اگر فواق بارد کہنہ ہو جاے اور شدت اوسکی بڑھ جاے بدون خالی کیے رکھنے کے معدہ پر اور اوسکے ادویہ محمرہ لگانے کے چارہ نہوگا۔ جو ہچکی ریح محتبسہ سے فم معدہ پر خواہ معدہ مین جو ریح محتبس ہو خواہ مری مین احتباس ریاح سے پیدا ہو ایسی ہچکی کو حمام کرنا اور کسقدر کندر پانی مین پیکر تناول کرنا مفید ہوتا ہے اوسکے بعد جرعہ جرعہ آب گرم پلانا۔ راسن خشک بھی ایسی ہچکی کے ازالہ مین نہایت مفید دوا ہے۔ جو ہچکی کسی ایسے خلط لاذع کی وجہ سے پیدا ہو جو خود فم معدہ مین پیدا ہوتی ہے خواہ اوسپر ریزش کہی ہو اوسکو رطبہ سے کرنی ہے ایسے بیمار کو قے کرانے کی ایذا برداشت کرانی چاہیے بشرطیکہ قے کرنی ممکن ہو اور قے ایسی دوا سے کرانی چاہیے جس سے اخراج اوسی خلط کا ہو یا مسہل یا یج ہمراہ سکنجبین کے اور مثل شراب افسنتین کے دیا جاے۔ اور بیشتر فقط سرکہ اور پانی کا پلانا کافی ہوتا ہے اور مسکہ کو جرعہ جرعہ کھونٹ جانا خواہ روغن بادام کو جرعہ جرعہ پلانا آب گرم کے ہمراہ بھی مفید ہے اور نیز کیطرف اوسکو مائل کرنا اور نوم طویل سے اوسکو خوگر کرنا جب تک ممکن ہے۔ اور اسیطرح ماءالشعیر بھی اوسکو زیادہ نفع دیتا ہے خصوصاً آب انار شیرین ملا کر اور آب انار مینجوشش ملا کر۔ دونون انار یعنے شیرین اور ترش کا پانی بھی نافع ہے کہ تنقیہ بھی کرتا ہے اور تقویت معدہ بھی اوسکے ہمراہ پیدا ہوتی ہے۔ اگر سبب ہچکی کا یبوست عارضی ہو اوسکا علاج شیر دوشیدہ اور آب روغنہاے مشہورہ ہمراہ روغن بادام اور روغن کدو کے پھر اوسکے بعد ماءالشعیر اور آب کدو اور آب خیار اور اعابات بارد۔ اسیطرح ایسی سرد تر چیزون کی مالش خارج سے بھی کرنی چاہیے اور مفاصل کی ترویح بھی کرنی ضرور ہے اور آبزن وغیرہ کا استعمال کرنا چاہیے مترجم نے لکھنؤ مین ایک مریض مسمی داروغہ احمد علی کا علاج فواق بیسی کا قطا کمھن اور کالونجی کھلانے سے کیا اور فوراً صحت ہوئی اگرچہ اطبا جواب دے چکے تھے اور مریض آمادۂ مرگ ہو چکا تھا اور وصیت کر چکا تھا مگر دوا کے اوترتے کے ساتھ ہچکی رک گئی اور پھر نہ آئی۔ متن اگر ہچکی قے کے بعد عارض ہو اور مریض اپنے شعور سے بقیہ خلط لاذع کا معدہ مین دریافت کرے کہ وہ بقیہ ہنوز لذع کر رہا ہے اور تھوڑی سی متلی بھی ابھی موجود ہو اوسکو متواتر چھینک لانے کی تدبیر کرنی چاہیے اور اوس سے پہلے ایسی دوا جو طریق اوپر خلط کی ہو پلانی چاہیے۔ مثل رب آلوچہ بخارا اور رب نمرہندی اور خصوصاً نمرہندی کے

چوسنے کا حکم پہلے چھینک پیدا کرنے سے دینا چاہیے۔ پھر اگر یہ تدبیر اچھی طرح کارگر نہو بلکہ کسیقدر تمدد محسوس ہو فم معدہ پر ضماد مراہم معتدلہ کا لگانا چاہیے اور نرم تر چیزین کھلانی چاہین کہ جن مین افرشتلی پیدا کرنیکا نہو بلکہ اونمین کسیقدر تعفنیہ ہو جیسے لباب خودا و کسیقدر تسکین بھی پیدا کرین جیسے روغن بادام اور تعوبت بھی ہین جیسے آب گوشت چوزہ ہای مرغ کا اور خوشبو بھی ہون جیسے قصب الذریرہ۔ جو بچکی ورم جگر وغیرہ دیگر اورام سے پیدا ہوتی ہو اوسکا علاج اوسی ورم کے علاج سے کیا جائیگا اور اگر فصد کی حاجت ہوگی فصد بھی کیجای گی اور تعدیل مزاج معدہ اور فم معدہ آب انار اور آب جو اور کاسنی اور ضماد ہاے مذکورہ سے کیجاے گی جو احوال مراق اور شراسیف کو عارض ہوتے ہین کبھی انھین اطراف مین بسبب مواد موجودہ کے اختلاج عارض ہوتا ہو اور بیشتر جو مواد ان مقامات مین فراہم ہوتے ہین لیسے ردی اور غراب ہوتے ہین کہ اونکی آفت دماغ تک پہونچتی ہو اور اس جہت سے مالیخولیاے مراقی اور صرع مراقی حادث ہوتی ہو۔ چنانچہ اوپر ہمنے بیان کیا ہو۔ اور کبھی یہ اختلاج قریب فم معدہ کے گوشت اور جلد مین ہوتا ہو خواہ اینکہ خود فم معدہ مین ہوتا ہو اور مشابہ خفقان کے ہوجاتا ہو۔ کبھی مراق اور شراسیف مین انتفاخ لازم اور ثفل پیدا ہوکر دلالت قریبہ کسی آفت اختلاج وغیرہ پر کرتا ہو اور کبھی اسی انتفاخ اور ثفل کو دلالت اورام معدہ اور جگر وغیرہ پر ہوتی ہو۔ پھر اگر کھچنا مراق اور شراسیف کا اوپر کی طرف محسوس ہوتی ہو تو یہ دلالت کریگا۔ اور حمیات حادہ مین یہ کھچنا ہیجان دردسر اور رعاف پر خواہ صدوث قوی پر دلیل ہوتا ہو۔ چنانچہ اسکی تفصیل باب علامات بحران کتاب چہارم مین ہم کرین گے۔ یا اس کھچاؤ سے انتقال مادۂ ورم کا اوپر کیطرف ثابت ہوتا ہو۔ اور اگر کھچنا اس مقام کا نیچے کیطرف ہو اور ناف کے گرد تک وسکا اثر پہونچتا ہو انتقال مادہ بجانب اسفل اور اسہال پر دلیل ہوگا اور تاکید اس دلالت پر مغص یعنے مڑور سے ہوتی ہو۔ تمدد شراسیف کا اوپر کی طرف حمیات دبائیہ مین زیادہ ہوتا ہو۔ اور اگر کبھی ایسا تمدد بسبب کسی یبوست کے پیدا ہو جو نایع حرارت خواہ برودت کے ہوتی ہو۔ اور کبھی یہ تمدد مذکور تابع ورم باطنی کے ہوتا ہو اگرچہ وہ اورام نیچے کی جانب مین بھی ہون۔ لیکن جو اورام اوپر کے اعضا مین ہوتے ہین اونکے ہمراہ تمدد شراسیف اوپر کی طرف ہوتا ہو اور یبس اور نرمی حرارت ورم دونون اس تمدد کے ساتھ ہی باعث ہوتے ہین۔ یہ انتفاخ مراق اور شراسیف امراض حادہ مین ردی ہو اور اوسکے ہمراہ یرقان کبدی بھی ہوتا ہو۔ کبھی انھین اعضاے مذکورہ مین شراسیف اور مراق تک وردہای لاذعہ اور اوجاع ممدودہ بسبب امراض جگر اور امراض طحال اور اورام عضل کے پیدا ہوتے ہین اور حمیات اور بحرانات امراض مین بھی یہ اوجاع حادث ہوتے ہین

خاتمہ

پہلا حصہ جلد سوم ترجمہ قانون شیخ الرئیس کا امراض معدہ پر ختم ہوا جس مین تیرہ فن کا ترجمہ ہے۔ اب چودھوان فن امراض جگر سے دوسرے حصہ مین جو اسکے بعد آتا ہو شروع ہوگا اور اس حصہ پر دوسرا حصہ جلد سوم کا یعنے امراض خاصہ کا بیان ختم ہوگا انشاء اللہ تعالے واخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ وحبیبہ محمد وآلہ المعصومین

کتبہ بیمناہ الداثرۃ غلام حسنین الکاظمی الکنتوری عفی عنہ

فہرست مضامین حصّہ دوم جلد سوم ترجمہ قانون شیخ الرئیس

صفحہ	مضمون
۲	**چودھواں فن امراض واحوال جگر کا بیان**
″	**پہلا مقالہ** تشریح جگر اور سوء مزاجہائے جگر کا بیان
۶	دلائل احوال جگر کا بیان
۸	علامات مزاجہائے طبعی جگر کا بیان
″	امراض جگر کا بیان اجمالی طور پر
۹و۱۰	دلائل سوء مزاج حار و بارد و رطب و یابس جگر کا بیان
″	معالجات عامہ جگر کا بیان
۱۱	معزات جگر
۱۲	اشیاء مہوانقہ جگر
۱۳	علاج سوء مزاج حار جگر کا بیان
۱۵	علاج سوء مزاج بارد جگر
۱۶	علاج سوء مزاج یابس و رطب جگر کا
۱۶و۱۷	علاج سوء مزاجہائے مرکب جگر کا بیان
۱۷	علاج صفر کبد کا بیان
۱۸	**دوسرا مقالہ** ضعف جگر اور سدہ و دردہائے جگر و نفخہ جگر وغیرہ کا بیان
″	ضعف جگر
۲۲	سدۂ جگر
۲۶	نفخ وریح جگر کا بیان
۲۷	وجع یعنے درد جگر کا بیان
″	**تیسرا مقالہ** اورام وتفرق اتصالہائے جگر کے بیان میں
۲۹	بیان ورم اورام جگر اور جو اعضا قریب جگر ہیں
″	علامات کلیہ اورام جگر
۳۱	ورم حار جگر کا بیان

صفحہ	مضمون
۳۱	اورام بارده کا اور ورم بلغمی وسوداوی سرطانی جگر کا بیان
۳۲	دبیلہ جگر اور ورم ماساریقا کا بیان
″	علاج اورام گرم جگر کا
۳۶	علاج ورم صفراوی جگر کا
″	علاج دبیلہ جگر کا
۳۸	علاج اورام بارده جگر کا بیان
″	علاج ورم صلب سوداوی جگر کا بیان
۴۰	علاج اورام مزاق کا بیان
″	علاج اورام ماساریقا
″	مزبہ وسقطہ جگر کا بیان
۴۱	انشقاق وانقطاع جگر کا بیان
″	**چوتھا مقالہ** جملہ اقسام اسہال کبدی کا بیان
۴۷	سوء القنیہ کا بیان
″	استسقا کا بیان عام طور پر
۵۰	اسباب خاصہ جملہ اقسام استسقا کا بیان
۵۲	اسباب استسقائے لحمی
۵۲	اسباب استسقائے طبلی
۵۴	علامات عام جملہ استسقا کا بیان
۵۵	علامات استسقائے زقی
″	علامات استسقائے لحمی
۵۶	علامات استسقائے طبلی
″	معالجات عامہ سوء القنیہ و استسقا
۵۷	علاج استسقائے زقی
۶۸	علاج استسقائے لحمی کا بیان
۶۹	علاج استسقائے طبلی
	پندرھواں فن امراض مرارہ وطحال کا بیان

صفحہ	مضمون
″	**پہلا مقالہ** تشریح مرارہ وطحال ودیرقان کا بیان -
۷۱	تشریح طحال
۷۲	یرقان اصفر واسود کا بیان
۷۶	علامات واسباب یرقان اصفر کا بیان
۷۸	علامات واسباب یرقان اسود کا بیان
″	علاج یرقان اصفر
۸۵	علاج یرقان اسود
۸۶	**دوسرا مقالہ** دیگر امراض طحال کا بیان
″	علامات امزجۂ طحال کا بیان
۸۷	علاجات امزجہ غیر طبعی طحال کا بیان
۸۷	اورام طحال کا بیان عام
۸۸	علامات جملہ اورام طحال کا بیان عام
۸۹	معالجہ عام اورام طحال کا بیان
۹۵	سدۂ طحال
″	نفخہ وریح طحال
۹۶	دردہائے طحال
	سولھواں فن امراض واحوال امعاء و مقعد کا بیان
″	پہلا مقالہ تشریح اور اسہال کا عام بیان
″	تشریح امعائے شش گانہ
۱۰۱	روانی شکم کا بیان اور اقسام کی تفصیل
۱۰۳	اسہال امعا کا بیان
۱۰۵	اقسام سحج کا بیان
۱۰۷	پیچش کے اقسام واسباب کا بیان
۱۰۸	ہیضہ کا بیان
۱۱۰	علامات اسہال کا بیان
۱۱۵	علاج مطلق اسہال کا

صفحہ	مضمون
۱۱۸	غذا در بیماران اسہال کا بیان
۱۲۱	دوسرا مقالہ علاجات خاصہ جملہ اقسام اسہال کا بیان
״	اسہال کبدی کا علاج
۱۲۲	علاج اسہال معدے و معوے کا
۱۲۴	علاج اسہال مراری کا
״	علاج اسہال سوداوی طحال کا
۱۲۵	علاج اسہال دموی
۱۲۶	علاج سحج و قروح امعا کا بیان
۱۳۲	علاج اسہال غذائی
۱۳۳	علاج اسہال دماغی
״	علاج اسہال سدّی
۱۳۴	علاج اسہال زوبانی
״	علاج اسہال تکانی
״	علاج ہیضہ
۱۳۸	علاج اسہال جو بوجہ دویہ مسہلہ کے عارض ہو
۱۳۹	تدبیر اسہال عجرانی
״	علاج ہیضہ
۱۴۲	تیسرا مقالہ قولنج اور دردہائے امعا کا بیان
״	مغص یعنے مروڑ کا بیان
۱۴۳	قراقر اور خروج ریاح غیر ارادی کا بیان
״	قولنج و احتباس نقل کا بیان
۱۴۸	علامات قولنج کا بیان عام طور پر
۱۴۹	فرق درمیان قولنج و سنگ گردہ کے
۱۵۰	علامات خاصہ ہر ایک قسم کے قولنج کے اور پہلے قولنج بلغمی کا بیان
״	علامات قولنج ریحی
۱۵۱	علاج قولنج ثقلی
״	علامات قولنج ورمی
۱۵۲	علامات التوائی ثقلی
״	علامات دیگر اقسام قولنج
۱۵۳	چوتھا مقالہ معالجۂ قولنج و ایلاؤس کے بیان میں
	اور دیگر امراض جزئیہ امعا کا بیان
۱۵۳	قانون عام معالجۂ قولنج
۱۵۵	علاج قولنج بارد کا
۱۵۷	علاج قولنج ریحی
۱۶۲	علاج قولنج صفراوی
۱۶۴	علاج قولنج ورمی
۱۶۵	علاج قولنج سوداوی
״	علاج قولنج ثقلی
۱۶۷	علاج اوس قولنج کا جو ضعف دافعہ سے ہو
״	علاج اوس قولنج کا جو ضعف حس سے ہو
״	علاج قولنج التوائی
״	علاج قولنج دودی
״	علاج قولنج فتقی
۱۶۸	غذا دہی بیماران قولنج کا بیان
״	مضرات قولنج
۱۶۹	ایلاؤس کا بیان
۱۷۰	علامات ایلاؤس کے
۱۷۱	علاج ایلاؤس کا
۱۷۲	ابطار اور سرعت قیام
״	مقدار براز کی کمی بیشی
״	پانچوان مقالہ دیدان کا بیان عام
بیان ۱۷۶	علامات مشترکہ جملہ اقسام دیدان یعنے کیڑوں کی
۱۷۷	معالجۂ دیدان
۱۸۱	غذا دہی اصحاب دیدان کی
״	سقطہ و صرعہ بشکم کا بیان
۱۸۲	سترھوان فن امراض مقعد کا بیان
״	بیان عام امراض مقعد کا
״	علاج بواسیر
۱۸۹	تغذیۂ اصحاب بواسیر
״	ادرام گرم مقعد کا بیان
۱۹۰	شقاق مقعد کا بیان اور علاج
۱۹۱	استرخاء مقعد
۱۹۲	خروج مقعد
۱۹۴	نواصیر کا بیان
״	خارش مقعد
״	فروج مقعد
״	اٹھارواں فن احوال امراض گردہ کا بیان
״	مقالہ پہلا کلیات احکام گردہ
״	تشریح گردہ
۱۹۶	امراض گردہ کا بیان اجمالی
״	دلائل امزجہ گردہ
۱۹۷	ہزال کلیہ
۱۹۸	ضعف گردہ
۱۹۹	ریح گردہ
۲۰۰	درد گردہ
״	دوسرا مقالہ ادرام و تقرح اتصال ہائے گردہ کا بیان
״	ادرام حارہ گردہ
۲۰۱	علامات ادرام گردہ
۲۰۲	علاج ادرام گردہ
۲۰۵	ادرام بلغمی گردہ
۲۰۶	ادرام سلبہ سوداوی گردہ کا بیان
״	قروح گردہ
۲۱۱	حمرہ گردہ
۲۱۲	حصاۃ گردہ یعنے سنگ گردہ
۲۱۳	علامات سنگ گردہ
۲۱۵	معالجۂ سنگ گردہ
۲۲۳	انیسوان فن امراض مثانہ و آلات بول کے بیان میں

صفحہ	مضمون
״	**مقالہ پہلا** احوال مثانہ
״	تشریح مثانہ
۲۲۴	امراض مثانہ کا بیان عام
۲۲۵	سنگ مثانہ اور اوسکے علامات
۲۲۶	علاج سنگ مثانہ
۲۲۹	ورم گرم مثانہ
۲۳۰	ورم صلب سوداوی مثانہ
״	قروح مثانہ
۲۳۲	جرب مثانہ
״	جمود الدم
۲۳۳	خلع اور استرخار مثانہ
۲۳۴	اوجاع مثانہ
״	ضعف مثانہ
״	ریح مثانہ
״	**دوسرا مقالہ** امراض بول کا بیان
״	کیفیت طبعی خروج بول کی
״	حرقت بول
۲۳۵	قلت بول
۲۳۶	عسر اور احتباس بول
۲۳۴	تقطیر البول
۲۴۶	بول فی الفراش کا بیان
۲۴۸	ذیابیطس کا بیان
۲۵۰	کثرت بول
۲۵۱	بول الدم اور بول مدہ وغیرہ کا بیان
۲۵۵	**بیسواں فن** اعضاء تناسل مردان کا بیان
	مقالہ پہلا امور کلیہ متعلقہ اعضاء تناسل اور مقامات منی کا بیان
۲۵۷	دلائل امزجہ طبعی اعضاء منی
۲	منافع جماع
״	مضرتہائے جماع

صفحہ	مضمون
۲۶۰	خراب شکل کے
״	اوقات جماع
۲۶۲	کس منی سے نطفہ بنتا ہے
״	جماع کنندہ کی شناخت
״	نقصان باہ
۲۶۳	علامات نقصان باہ
۲۶۴	معالجات نقصان باہ
۲۷۱	کثرت شہوت
۲۷۳	مجففات منی
۲۷۴	کثرت ورمنی ومذی ودودی
۲۷۵	کثرت احتلام
״	منی کا بشکل خیط نکلنا
״	تدبیر ان لوگوں کی جنھیں کثرت جماع سے ضرر پہونچتا ہے
۲۷۶	تدبیر اوس شخص کی جسے بوجہ کثرت جماع کے کوئی ضرر دماغی پہونچا ہو
۲۷۶	کثرت نعوذ اور فرسیوس کا بیان
۲۷۷	محبوط کا بیان
۲۷۸	علت اُبنہ
۲۷۹	خنثی کا بیان
״	ملذذات زن ومرد ومظلمات ذکر ومضیقات فرج کا بیان
۲۸۰	**دوسرا مقالہ** اعضاء تناسل کے امراض دیگر
״	ورم خصیہ
۲۸۱	ورم بارد خصیہ
۲۸۲	ورم صلب خصیہ
״	مرض عاتونا اور ارساطون
״	دو دانشمندوں وتقنیب کا بیان
۲۸۳	درازی خصیتین
״	خصیہ کا اوپر چڑھ جانا

صفحہ	مضمون
״	دوالی اور صلابات صفن
״	استرخاء صفن
״	تقلص خصیتین وذکر کا بیان
۲۸۲	قروح خصیہ وذکر وبیخ ذکر
״	قروح تقنیب
۲۸۵	جرب تقنیب
״	اورام تقنیب
״	اورام بارده تقنیب
״	شقاق تقنیب
״	برد تقنیب
״	تالیل اور مسون کا بیان جو ذکر پر ہوں
״	اعوجاج ذکر یعنے ترچھا ہونا تقنیب کا
۲۸۶	**اکیسواں فن** عجز تونکی اعضاء منی کا بیان
״	**پہلا مقالہ** امور کلیہ اور تولد جنین کا بیان
״	تشریح رحم
۲۸۸	انعقاد نطفہ اور جنین پیدا ہونے کا بیان
۲۹۶	امراض رحم کا بیان عام
״	دلائل امزجہ رحم
۲۹۷	باںجھ ہونے اور حاملہ ہونے کا بیان
۳۰۰	علامات عقر
۳۰۲	علاج باںجھ ہونے کا
۳۰۵	علامات واحکام حمل
۳۰۶	نر اور مادہ بچہ کے اسباب
״	نر ومادہ کے علامات
۳۰۷	فرزند نرینہ ہونے کی تدبیر
۳۰۹	شناخت اون مرد اور عورتوں کی جنسے اکثر فرزند نرینہ پیدا ہوتا ہے
״	توام پیدا ہونے کا سبب اور حمل پر حمل رہنے کی علامت
۳۱۰	جنین توام اور مفرده کی علامت

صفحہ	مضمون
״	دوسرا مقالہ حمل اور وضع حمل کا بیان
۳۱۱	تدبیر کلی حاملہ
״	نفساء کی تدبیر
״	اشتہائے حوامل کا بیان
۳۱۳	تدبیر بند کرنے خون حیض حاملہ کی
۳۱۵	علامات اسقاط حمل
۳۱۶	حفاظت جنین اور اسقاط سے بچانے کی تدبیر
۳۱۷	اسقاط اور مردہ بچہ نکالنے کی تدبیر
۳۲۱	تدبیر حاملہ کی بعد از اسقاط اور مشیمہ نکالنے کی تدبیر
۳۲۳	منع حمل کا بیان
۳۲۴	مرض رجا کا بیان
۳۲۵	لڑکے کی پیدائش طبعی وغیر طبعی و عسر ولادت کا بیان
۳۲۶	دشواری اور آسانی سے ولادت ہونے کے علامات اور تدبیر دردزہ کا بیان
۳۲۸	تدبیر اس عورت کی جسکو وضع حمل مین دشواری ہو
۳۲۹	تدابیر ولادت غیر طبعی و ورم رحم وغیرہ کا بیان
״	تدبیر غشی حاملہ
״	ادویہ مسہلہ ولادت
۳۳۰	نفساء کے احوال کا بیان
۳۳۱	علاج کثرت نفاس کا اور زجہ کی جنون وغیرہ دیگر عوارض کی تدبیر
״	تدبیر درد رحم و زخم رحم کا بیان
״	تیسرا مقالہ تمام امراض رحم کا بیان
״	احکام حیض
۳۳۲	افراط روانی خون حیض کا بیان
۳۳۶	علاج مستحاضہ
״	قروح رحم

صفحہ	مضمون
۳۳۷	تعفن و تاکل رحم کا بیان
۳۳۸	زن مفتضہ کی تدبیر بعنے جسکی بکارت جاتی رہی ہو
״	شقاق رحم
۳۳۹	بیان رحم کی کھجلی اور عورتون کے مرض فریسیوس کا
״	نواسیر رحم
۳۴۰	ضعف رحم
״	اوجاع رحم
۳۴۱	سیلان رطوبت رحم
״	احتباس حیض
۳۴۲	اعراض احتباس حیض
۳۴۵	چوتھا مقالہ آفات وضع رحم اور اوسکے اورام وغیرہ کا بیان
״	رتق رحم
۳۴۸	انفلاق رحم
״	تنوا الرحم اور انقلاب رحم وغیرہ
۳۴۹	میلان رحم
۳۵۰	اورام حارہ رحم
۳۵۲	ورم بلغمی رحم
״	ورم صلب سوداوی رحم
۳۵۴	انقناق رحم
۳۵۹	بثور اور آبلہ ہوا سیر رحم کا بیان
۳۶۰	گوشت زائد و مسہ فرج کا بیان
״	رحم مین پانی بھر جانے کا بیان
۳۶۱	نفخۂ رحم
۳۶۲	ریاح رحم
	بائیسوان فن امراض ظاہرہ و طرفیہ کے بیان مین
״	**پہلا مقالہ بیان اون امراض کا جو اعضا کو بواہ مقدار وضع کے عارض ہوتے ہین۔**

صفحہ	مضمون
۳۶۳	علامات مشترکہ فتق
۳۶۵	معالجات عامہ فتق کا بیان
۳۶۶	علاج فتق امعا اور فتق مشرب
۳۶۷	علاج فتق مائی
۳۶۸	علاج فتق ریحی
״	علاج قیلہ رحمی اور دوالی کا
״	ناف کا اونچا ہو جانا
۳۶۹	عجدیہ اور ریاح افرسہ کا بیان
۳۷۱	دوالی کا بیان
۳۷۲	دار الفیل
۳۷۳	**دوسرا مقالہ**
״	دردکشت
۳۷۵	وجع مفاصل
۳۷۷	عرق النسا
״	وجع الورک
۳۸۰	معالجات عامہ وجع مفاصل
۳۹۰	شل اور زمین گیر کا علاج
۳۹۱	معالجہ عرق النسا
۳۹۴	بثور لطبم
״	وجع عقب و دحس وغیرہ کا بیان
۳۹۵	ناخون کا پھول جانا اور پس جانا
۳۹۷	خاتمہ از مترجم

بعون صناع مکین و مکان فضل خلاق مین و مان

از فنون کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیہ مطاوی مآرب حکیمہ مخزن عوائد معدن فوائد مستفید حکما مقبول اطبا حصہ اوم از جلد سوم

قانون شیخ بوعلی سینا

بزبان اردو مترجمہ قدوۂ ارباب تحقیق وزبدۂ اصحاب تدقیق یکتاے زمانہ بمضمار ہمہ دانی مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب مدرس و مہتمم مدرسۂ ایمانی حسب الایماے منشی نولکشور مالک المطابع لکھنؤ

مطبع منشی نولکشور کانپور مین طبع مین مطبوع جہان ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چودھوان فن جگر اور احوال جگر کے بیان مین اور اوسمین چار مقالے ہین

پہلا مقالہ کلیات احوال جگر کے بیان مین اور اب اسجگہ ہم تشریح جگر کی لکھتے ہین اور کہتے ہین کہ جگر وہ عضو ہی کہ جس سے تہیم اور انجام وہی خون بنانے غذا سے دارہ کی ہوتی ہی اگرچہ ماسار یقا جی کبھی کسبقدر تبدیل کیلوس کی خون کیطرف کرتی ہے اسلیے کہ ماسا ریقا مین بھی قوت جگر کی قدرے قدرے مخلوق ہوئی ہی خون درحقیقت وہی غذا ہی جسکا استحالہ بہصورت جگر کے ہوا ہی کیونکہ جگر کی صورت کیا ہی وہ سرخ گوشت ہی مثل خون کے مگر وہی خون جو بستہ ہوا اور منجمد جگر لیف عصب سے خالی ہی۔ اور جگر کی لحمی جثہ مین وہ رگین پیدا ہوکر پھیلتی ہین جو بمنزلہ اصول اور جڑ کے ہین جملہ اون اشیاء کے لیے جنکا انبات اور اوگنا جگر سے پایا گیا ہے اور یہ رگین جنکو اصول کہنے لکھا ہی اوسی جثہ لحمی جگر مین مانند لیف کے متفرق ہوتی ہین چنانچہ باب تشریح اُوردہ فن کلیات مین اچھی طرح معلوم ہوچکا ہی۔ اور وہی عضو لحمی جگر کا معدہ اور امعا سے کیلوس وغیرہ کو چوستا ہے بتوسط شعبون اور سوراخہاے باب ماسار یقا نامی کے اور یہ چوسنا اوسکا جانب مقعر یعنی اندرونی رُخ سے جگر کے ہوتا ہی اور اوسی جگہ اندرونی مین کیلوس کی پخت و پز خون بنانے کی غرض سے کرتا ہے اور پھر جب پختہ خون بن گیا اوسکو تمام بدن کی غذا دینے کے واسطے بذریعہ اُجوف نامی رگ کے روانہ کرتا ہی اور اس اُجوف کی پیدایش حدبہ جگر یعنے بیرونی رُخ سے ہوتی ہی۔ اور جسقدر مائیت یعنے رطوبت غذا کی خون کے قوام مین داخل ہونے سے زائد اور بیکار رہوتی ہے اوس کو جگر اسی مجدب کیطرف سے گردون مین روانہ کرتا ہے وہانسے فضلہ بول کا ہوجاتا ہے۔ اور خون کے پختہ ہوتے وقت جسقدر جوش آنے سے کف اور رغوہ صفراوی پیدا ہوتا ہی اوسکو جگر بطرف مرارہ کے ازراہ تقعیر روانہ کرتا ہے جو باب کبد سے اوپر ہے اور جو رسوب یعنی دُردِ کیلوس کا جسکو سودا کہتے ہین رہجاتا ہی اوسکو بھی براہ تقعیر طحال کی طرف روانہ کرتا ہے۔ جگر مین تقعیر یعنے گڑھا اوس رخ مین رہا جو رخ جگر کا قریب معدہ کے ہے اس نظر سے تا کہ نشست جگر کی مجدب معدہ پر بہت خوبی کے ساتھ ہو اور ہر جگہ سے اتصال رہے۔ اور حجاب کے قریب جگر کا مجدب اسواسطے تجویز ہوا تا کہ مجال یعنے وسعتگاہ حرکت مین

حجاب کے تنگی نہ پیدا ہو بلکہ باوجود متصل ہونے اور ملنے دونون عضو یعنی جگر اور حجاب کے پھر بھی یہ عمدہ صورت پیدا ہوئی گویا قریب مقدار ایک نقطہ کے مماست اور چھوتا حجاب کا جگر کو ہوا ہی اور یہ مماست اور ملنا حجاب کا جگر سے قریب مقام اوس بڑی رگ کے ہی جو اسی جگر پر آوے گی ہی اور یہ مماست مذکورہ قوی ہے۔ دوسرا فائدہ محدب کے اس انداز پر رہنے سے یہ ہوا کہ خلوع یعنے وہ پسلیان جنکا نام زور رکھا گیا ہی اور وہ جگر پر جھکی ہوئی آئی ہین اون پسلیون کا اشتمال یعنے شامل ہونا اچھی طرح سے درست ہوگیا ورنہ خلا پیدا ہوتا۔ جگر کو ایک غشاء عصبی ڈھانپے ہوئے ہی جسکی پیدایش ایک چھوٹے عصبہ سے ہوتی ہے جو عصبہ جگر مین اسواسطے آیا ہی کہ اوسکو کسیقدر حس عطا کرے جیسا کہ ہمنے تشریح رئیہ مین اسکا بیان کیا ہی۔ اس جگر کے حس کا زیادہ تر ظہور جانب مقعر جگر مین ہی۔ دوسرا فائدہ اس غشاء عصبی کا یہ ہی کہ جگر کو ربط دیکر احشا سے اسی کے ذریعہ ہوجاتا ہی۔ جگر مین ایک چھوٹی سی عرق شرایان یعنے شریان بھی آئی ہی اور جگر مین آکر وہ شریان متفرق ہوگئی ہی اسواسطے کہ روح کو جگر مین لاتی ہی اور جگر کی حرارت غریزی کی حفاظت کرتی ہی اور بسبب حرکت کے یہ شریان تعدیل حرارت جگر کی بھی کرتی ہی۔ اور یہ شریان جگر کی جانب مقعر یعنے اندرونی رخ مین نافذ ہوئی ہی اسلیے کہ جانب محدب جگر کے تشریح تو حرکت حجاب سے ہوجاتی ہی اور ادھر کسی شریان کی حرکت کی حاجت نہ تھی۔ جگر مین خون کے واسطے کوئی جگہ اور ظرف وسیع نہ مخلوق کیا گیا اسطرح پر کہ خون ایک ہی جگہ بھرا رہتا بلکہ متفرق شعبونکے اندر یہ جگہ تجویز ہوئی اس حکمت سے تاکہ تمام اجزاء جگر کا اشتمال کیلوس کے لینے پر پورا پورا ہو اور جسقدر حصے اور اجزا جدا جدا کیلوس کے بنائے جائین مختلف جگہ پہلے سے کیلوس کی تقسیم ہوجانے سے اونکے بنانے مین تمامی فعل استعمالہ اور سرعت ہوجائے مترجم اسلیے کہ کسی چیز کی تھوڑی تھوڑی مقدار پر اثر فاعل کا اچھے طور پر ہوتا ہی اور کثرت مقدار کا فعل انفعال تجزیہ ہوجانے سے اتمام فعل فاعل پر معین کامل ہوتا ہی مثلاً کسی چیز کا پیسنا اگر مطلوب ہو پہلے اوسکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرڈالین تو جلد پس جائے گی بخلاف اسکے کہ مسلم اوسے پیسنا شروع کرین متن جو سطح عروق یعنے اوردہ کے جگر سے متصل ہے نہایت رقیق اور پتلی ہے تاکہ بہت جلد اثر بحمیت جگر کا کیلوس مین پہونچ جائے (مراد یہ ہی کہ جن رگونمین کیلوس ٹھہرتا ہی وہ نازک جلد مخلوق ہوئی ہین اگر سخت اور موٹی ہوتین عضو بھی یعنی جگر اپنے نرمی کی وجہ سے کیلوس مین اثر جلدی نکر سکتا) جو غشا یعنے جھلی کہ جگر پر چادری ہی اوسکو ربط اوس غشا سے دیتی ہی جو مجلل امعا اور معدہ کے ہی یہ وہی جھلی ہے جسکا بیان معدہ کی تشریح مین ہوچکا ہی اور حجاب سے جگر کو یہی غشا جو حادی جگر ہی ایک باطنظیر اور قوی سی ربط دیتی ہی اور پشت کی پسلیون سے یہی غشا جگر کو اور چھوٹے چھوٹے۔ باطات سی مرتبط کرتی ہے۔ جگر اور قلب کے درمیان ایک چھوٹی سے شریان آکر ملتی ہی اور اسی شریان کے ذریعہ سے قلب کو جگر مین وصل پیدا ہوا ہی یہ وہی شریان ہی جسکے فوائد اوپر کے سطور مین بیان ہوچکے قلب سے چھوٹکر جگر مین خواہ جگر سے پیدا ہوکر قلب مین پہونچی ہی بحسب اختلاف دو مذہبون کے۔ اس شریان کا ربط جگر سے بڑے استحکام کے ساتھ بذریعہ ایک جھلی سخت اور گندہ کے کیا گیا ہی اور یہ شریان اوسی جھلی پر ہوکر جگر مین نفوذ کرتی ہی۔ دونون جانبون سے زیادہ رقیق اور نازک اس رگ کی وہ جانب ہی جو متصل اندرونی رخ جگر کے ہے اسلیے کہ اس رگ کی ایجاد باین صفت بغرض اسکے ہوئی ہی کیونکہ یہ رگ اعضائے رقیقہ سے مس کرتی ہے۔ انسان کا جگر ہر ایک ایسے حیوان کے جگر سے بڑا ہے جسکا جثہ اور مساحت مکعب بسبانی برابر مساحت جسم انسانی کے ہی کتنے ہین کہ جو حیوان کہ خورش اوسکی زیادہ ہو اور قلب اوسکا ضعیف ہو اوسکا جگر مزور بڑا ہوتا ہے۔ جگر اور معدہ کے درمیان مین ایک پٹھہ واصل ہی مگر وہ پٹھہ باریک ہی لہذا یہ دونون عضو یعنی جگر اور معدہ اپنے امراض اور ایذا رسی مین دوسرے کے شریک نہین ہوتے ہان کوئی امر عظیم اور ام جگر سے ایسا ہی پیدا ہوجائے اوسوقت امراض مشارکت بھی ان دونونکی پیدا ہوتی ہین۔ پہلے جو چیز جگر سے اوگتی ہی وہ دو رگین ہین ایک جانب مقعر اور اندرونی جوف جگر سے اوگتی ہی اور زیادہ منفعت اوس رگ کی جذب کرنا غذا کا ہی جگر کی طرف اور اسی رگ کا نام باب کبد ہی

اور دوسری رگ مجوف جگر سے پیدا ہوتی ہے اور اسکی منفعت یہ ہے کہ غذائے جملہ اعضاء بدن کو جگر سے اونھیں اعضا تک پہونچاتی ہے اور اسی رگ کا نام ابہر ہے اور ان دونوں رگوں کی تشریح ہمنے کتاب اوّل فن تشریح مین بیان کردی ہے جگر کے واسطے چند فروتی اور زوائد ہی ہین کہ انکی وجہ سے جگر معدہ پر بخوبی طرح حاوی اور شامل رہتا ہے اور معدہ سے اسکو لزوم پیدا ہوتا ہے جسطرح اوغلیون مین اوس شئی کی گرفت ہوجاتی ہے جسکو مٹھی مین بھر کر گرفت کرین۔ سب سے بڑی زیادتی زوائد جگر مین وہ ہے جسکا خاص نام زائدہ رکھا گیا ہے اور اسی پر مرارہ کے رکھنے کی جگہ مقرر کی گئی ہے اور درازی اسکی اسفل کیطرف تجویز ہوئی ہے جمیع زوائد جگر کے چار یا پانچ ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سب آدمیونکے بدن مین جگر کو زیادہ انضمام پشت کے اضلاع سے نہین ہے اور نہ زیادہ استناد اور تکیہ گاہ جگر کی یہ پسلیان سب آدمیونکے بدن مین ہوتی ہین اگرچہ اکثر افراد انسانی مین انضمام اور استناد جگر کا اضلاع خلف پر اسیطرح ہے مگر سب کا نہین ہے اور مشارکت جگر کی اضلاع پشت اور حجاب سے بھی اسی قاعدہ پر کمی و بیشی کے ساتھ ہوتی ہے کہ زیادہ انضمام اور استناد مذکورین زیادہ اور کمی مین کمتر عضو بھی جگر کا ذی حس نہین ہے اور جو غشا کہ اس عضو سے متصل ہے اوسمین حس بسبب اسی کے ہوتی ہے کہ چونکہ مقدار قلیل اخراز غشاء عصبی مذکورہ بالا کی اس غشا تک پہونچتی ہے پس اوسیقدر حس بھی اسمین ہوتی ہے اور اسیطرح اختلاف اس مشارکت کا اور احکام مشارکت یعنی تاذی اور عروض امراض شرکی وغیرہ کا بھی مختلف آدمیون مین طرح طرح پر ہوتا ہے۔ ابھی اوپر معلوم ہوچکا ہے کہ خون کا تولد جگر مین ہوتا ہے اور اوسی جگہ مرارہ اور سودا اور رطوبت یعنی رطوبت کی تمیز اور جدائی بھی ہوجاتی ہے۔ اور کبھی ان دونون امر مین یعنی تولد خون اور تمیز اشیاء مذکورہ مین ساتھ ہی اختلال اور خرابی واقع ہوجاتی ہے اور کبھی تولد خون مین تو خلل پڑتا ہے مگر تمیز اشیاء مذکورہ مین یہ خلل واقع نہین ہوتا۔ اور جسوقت تمیز اشیاء مین اختلال ہوگا خون جیّد کی تولید مین بھی ضرور خلل ہوگا۔ کبھی تمیز اشیاء مذکورہ مین خلل بسبب جگر کے نہین پڑتا بلکہ بسبب دون اعضا کے جو جدا گانہ ہر شئی کی غذا پانی کے لاحق ہین اونکی خواہش مین فتور خواہ اور کوئی وجہ پیدا ہونے سے روانگی ان اشیاء کی جگر سے نہین ہوتی۔ جگر مین چارون قوی طبعی موجود ہین لیکن ہاضمہ کی قوت زیادہ تر جگر کے عضو مین ہے اور باقیماندہ تین قوتین جگر کی لیف مین اور سارریقا مین کچھ دور نہین کہ چارون قوتین موجود ہون۔ اگرچہ بعض اطبا (یعنے زکریا رازی) جو بعد زمانہ اوائل اطبا کے آیا ہے اور طبیب کہلایا ہے اس مسئلہ مین اوائل اطبا پر ذکر کرتا ہے اور کہتا ہے غلطا پر رائے ہے اوس شخص کی جسنے ماساریقہ مین قوت ماسکہ اور جاذبہ کا ہونا تجویز کیا ہے اسلیے کہ ماساریقا طریق اور راہ ہے واسطے جذب کیلوس کے کہ اوسی راہ سے ہوکر کیلوس جاتا ہے اور جائز نہین ہے کہ اوس راہ مین یعنی ماساریقا مین جذب کی قوت ہو ورنہ جو ہر کیلوس اوسی مین جذب ہوکر چونکہ ماسکہ بھی ہے رک جائیگا اور آگے نہ بڑھے گا اور اس دلیل سے زکریا رازی نے دونون قوت کا عدم اور نہونا ماساریقا مین خیال کیا تھا رازی نے چند حجتین اور بھی علاوہ اس حجت مذکورہ کے وارد کی ہین اور انکا رد جو دہرد و قوت کو ماساریقا مین اون حجتون سے تقویت دی ہے مگر وہ حجتین رازی کی مشابہ اور مثل اونھین دلائل ضعیفہ کے ہین جیسے وہ ہر ایک مسئلہ مین پیش کرکے مخالفت اطبائے اولین کی کرتا رہتا ہے چنانچہ اسی مسئلہ کے اثبات مین کہتا ہے کہ اگر ماساریقا مین قوم جاذبہ ہوتی ضرور ہے کہ اوسمین قوت ہاضمہ بھی ہوتی (حالانکہ ہاضمہ اوسمین نہین ہے پس جاذبہ بھی نہین ہے) قوت ہاضمہ کی ماساریقا مین کیونکر ہوسکتی ہے اور اوسکی ضرورت کیا ہے اسلیے کہ غذا اتنی دیر تک ماساریقا مین نہین ٹھہرتی ہے جو زمانۂ انفعال ہضم کیواسطے درکار ہے بلکہ ادھر آئی اور ادھر جگر اعضا کیطرف روانہ ہوئی۔ دوسری حجت رازی نے یہ پیش کی ہے انکار مین وجود قوت جاذبہ کے کہ اگر ماساریقا مین قوت جاذبہ ہوتی اور جگر مین بھی جاذبہ ہے پس یہ دونون یعنے ماساریقا اور جگر جو ہر جسمانی مین متفق ہوجاتی اسلیے کہ قوتون کی اتفاق سے جو ہر ذات کا بھی اتفاق ہوتا ہے۔ اس ضعیف النظر اور فکر ضعیف کرنے والے نے یہ نہ جانا کہ اگر قوت جاذبہ اوس مجرے اور رستہ مین ہو جدھر سے جذب غذا کا ہوتا ہے مثلاً ماساریقا مین تو اسوقت وجود قوت جاذبہ کا زیادہ تر معین جذب پر ہوگا نہ کہ مانع جذب ہو جسطرح قوت دافعہ اگر اوس مجرے مین ہو

جدھر کوئی فضلہ دفع ہوتا ہی جیسے اسمین پس وجود اس قوت کا زیادہ تر معین دفع پر ہونا ہی۔ رازی کو بروقت اس استدلال ضعیف کے حال موجود کی قوت جاذبہ کا مری مین یاد نرہا اور ذرا موش ہوگیا ورنہ ایسا خراب احتجاج نکرتا اسلیے کہ مری بھی تو خبراے غذا طرف معدہ کے ہی اور قوت جاذبہ کی موجودگی ہی جذب غذا مین معدہ کیطرف کونسا ہرج واقع ہوتا ہی۔ اور یہ بھی رازی کو معلوم نہوا بروقت دوسری حجت پیش کرنے کے کہ ہرگز کچھ خوف کی بات نہین ہی اگر بعض منافذ اور راہون مین آمد رفت غذا کی قوت جاذبہ تو ہو اور قوت ماضمہ اسقدر نہو کہ مقدار معتد بہ کو ہضم پہنچاے اسلیے کہ اوس منفذ مین غذاے مذکور کے ہضم ہونے کی ضرورت اور حاجت نہین بلکہ جذب کی حاجت ہی۔ اور بھول گیا یہ شخص کہ کیلوس کا استحالہ کسیقدر ماسار یقا مین بھی ہوتا ہی پس کیا تباحت ہی کہ سبب اس استحالہ کا کسیقدر قوت ماضمہ کا ہوتا خود ماسار یقا مین ہو اور نہ اس مرض مین کوئی ہرج ہی کہ ماسار یقا مین قوت ماسکہ بھی ہو گو کسیقدر ہی سہی کہ استحالہ خفیف اتنے زمانہ مین ہوجاے اور زیادہ دیر تک وہان کیلوس نہ ٹھہرے۔ ذکر بابی رازی یہ بات بھی بھول گیا قسمہری حجت کی وقت کہ اصناف لیف افعال معلومہ کے لیے مختلف الجوہر ہوتے ہین یعنی اتحاد قوی سے اتحاد جوہر جسمانی کی ضرورت نہین ہی۔ اور اس منکر کو یہ بتبعاد جو ہوا کہ جس عضو مین سرعت نفوذ ہو یعنے جدھر سے کوئی شی جلدی چلی جاتی ہو اوسمین ہضم کی قوت کسیقدر بھی نہوگی حالانکہ اسمین کچھ تعجب نہین ہی اسلیے کہ اطبا قائل ہین کہ قسم کا ہضم غذا موجود ہی حالانکہ غذا اسمہ سے جلدی نفوذ کرجاتی ہی۔ اور اطبا اسکے بھی منکر نہین کہ معاے صائم مین قوت دافعہ بھی ہو اور قوت ماضمہ بھی ہی حالانکہ صائم بھی ایسا عضو ہی کہ جو چیز اوسکے جانب پہونچتی ہی بہت جلد اوسے نکال دیتی ہی۔ اور رازی اسلوب بھی بھول گیا کہ جائز ہی کہ اعضا کی جواہر مختلف ہون اور شی واحد کے جذب کرنے مین یکسان ہون اگرچہ یہ جذب طریقہ واحد ہی پورا ہوتا ہو یعنی قوت جاذبہ گانہ کی اسمین حاجت ہو جیسے جمیع اعضاے مختلف الجوہر کا حال اپنی غذا کی جذب مین ایسا ہی ہورہا ہی۔ اور یہ بھی رازی کو یاد نرہا کہ جذب جگر کا اقرلیف سے ہر وقت جگر کیطرف ہوتا ہی اور وہ لیف مشابہ وہ جس جوہر ماسار یقا کے ہی اور جنداں اس لیف کے جوہر کو جوہر ماسار یقا دوری اور مخالفت نہین ہی۔ پس ایسی بہت سی خطائین اس شخص نے یعنی رازی نے اس مسئلہ مین کی ہین۔ (کہانتک بیان کیجاین) لیکن جالینوس کا قول جو اس مسئلہ مین مذکور ہی کہ ماسار یقا مین جذب نہین ہی اوسکی مراد یہ نہین ہی کہ مطلق وجود قوت جاذبہ کا انکار کرے بلکہ اوسکی مراد یہ ہی کہ جذب اول قوی ایسی حیثیت سے کہ اوسمین مبدا حرکت جذب کا بقدر معتد بہ ہو نہین ہی بلکہ یہ جذب جگر مین بالاصالہ ہی اور غرض جالینوس کی یہ ہی کہ جو معالج اور طبیب نقصان جذب کے علاج مین فقط ماسار یقا کے اصلاح مزاج پر اقتصار کرتا ہو اور جگر کی رعایت اوس معالجہ مین نکرے ایسے معالج کی رائے اور تجویز کو جالینوس اسطرف سے پھیرتا ہے اور پوری پوری تدبیر کی ہدایت کرتا ہی۔ اور جالینوس کے کلام کے یہ معنی جو ہمنے بیان کیے ہین اُنکے صحیح ہونے پر خود اوسی جالینوس کا قول ہی یہ نسبت ایسے معالج کے جو اس مرض کے علاج مین توجہ علاج ماسار یقا کیطرف کرے اور جگر کا علاج چھوڑ دے اوسکے نسبت جالینوس یہ تمثیل ذکر کرتا ہی اور کہتا ہی کہ اس معالج کی مثال ایسی ہی جیسے کوئی طبیب کسی مریض کے پانون کا علاج کرے جس پانون مین استرخا بسبب کسی ایسی آفت کے آگیا ہو جو اوس نخاع مین پہونچی ہی جو پشت مین ہی پس یہ معالج پانون کا تو علاج کررہا ہی اور مبدا اور اصل یعنے نخاع کا علاج اوسنے چھوڑ دیا ہے اور یہ قول جالینوس کا متصل اوسی قول کے ہی جسکے معنے ہمنے اوپر لکھے ہین۔ اس تمثیل کے ملاحظہ کرنے والے کو خوب معلوم ہوگا کہ جسطرح وہ پانون چمستر خی ہوگیا ہے اون قواے طبعیہ محرکہ اور حساسہ دونون سے خالی نہین ہے جو نخاع مین ہین مگر فرق قوت مین ہے پانون کے اور قوت مین نخاع کے یہی ہی کہ قوت حساسہ اور محرکہ ایک کے واسطے تو اولی ہی یعنے نخاع کے واسطے اور دوسرے کیواسطے یہ دونون قوتین دوم درجہ مین ہین یعنی پانون کے واسطے اور یہی حال ماسار یقا کا بعینہ سمجھنا چاہیے کہ وہ بھی کسی قوت سے منجملہ قواے چہارگانہ کے خالی نہین ہی اگرچہ مبدا اون قوتون کا جگر واسطے ماسار یقا کے ہو اور کیونکر ماسار یقا کسی قوت سے خالی ہوسکتا ہی حالانکہ خود ماسار یقا بھی تو ایک قسم کا آلہ جذب ہے اور جملہ آلات جسکے ذریعہ سے جذب انشیا کا دور سے ہوتا ہے بطریق حرکت

تاویل قول جالینوس پر جو ماسار یقا کی قوت جاذبہ کا انکار کرتا ہی

مکانی کے جیسے کہ عضل سے ہوتا ہے الغرض وہ آلات طبعیہ خالی ایسی قوت جذب سے نہیں ہوتی جو اونمین سرایت کر رہی ہو اور جو فضلے اون آلات مین پہونچے اوس سے وہ قوت ملائی نہو جتنے کہ لوہا جو مقناطیس کو چھوتا ہے فقط اوسکے چھو جانے سے لوہے مین یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ مثل مقناطیس کے دوسرے لوہے کو جذب کرنے لگتا ہے اور اسیطرح جو ہوا کہ درمیان مقناطیس اور لوہے کے ہوتی ہے اکثر اہل تحقیق کی رائے مین اوس ہوا مین بھی قوت جذب کی مقناطیس سے آجاتی ہے چنانچہ کہ اسکا بقا جوہر وقت متصل جگر کے ہے جس وجود سے استدلال جگر کے احوال پر ہوتا ہے کبھی استدلال جگر کے احوال پر چھونے والے کے حاسہ سے ہوتا ہے جسطرح کہ اورام جگر پر کبھی کبھی فقط مس کرنے سے استدلال کیا جاتا ہے (۲) جو درد کے اقسام جگر مین حادث ہوتے ہین اونسے بھی استدلال اوسکے احوال پر کیا جاتا ہے (۳) جو احوال جگر سے درست خواہ نادرست پیدا ہوتے ہین اونسے استدلال جگر کے احوال پر کیا جاتا ہے (۴) جو اعضا کہ مشارک جگر کے ہین اور جگر سے قریب ہین اونکے ذریعہ سے بھی استدلال جگر کے احوال پر کیا جاتا ہے جسطرح معدہ اور حجاب ورامعا اور گردہ اور مرارہ (۵) جو مشارکات بعیدہ اعضا مین سے جگر کے ہین جیسے نواحی سر اور دماغ اونکے ذریعہ سے بھی استدلال جگر کے احوال پر کیا جاتا ہے (۶) احوال عامہ جمیع بدن سے مثل رنگ اور سحنہ اور لمس وغیرہ سے بھی جگر کے احوال پر استدلال کیا جاتا ہے (۷) کبھی جو چیزین نواحی جگر مین راکتی ہین جیسے بال (۸) یا جو چیزین خود جگر سے اوگتی ہین جیسے آورده یعنے ساکن رگین (۹) یا ہیئت اعضا دیگر سے (۱۰) جو چیزین اور اعضا سے پیدا ہوتی ہین اور اون اعضا سے برانگیختہ ہوتی ہین (۱۱) اور جو چیزین موافق جگر کو ہین (۱۲) خواہ جو چیزین مخالف جگر کے ہین (۱۳) اور سن اور عمر سے (۱۴) اور عادات انسانی خواہ جو چیزین قریب عادت کے ہو جائین ان جملہ طرق سے استدلال جگر کے احوال پر کیا جاتا ہے

تفصیل طریقون استدلال کے ان دلائل سے یہ ہے لمس کے ذریعہ سے استدلال کی مثال یہ ہے کہ حرارت اور گرمی بطرف جگر کے عراق اور شکم مین جب بحس لمس محسوس ہو جگر کے مزاج حار پر دلالت کرے گی اور سردی اور برودت انمین مقامات کی جگر کے بارد ہونے پر دلیل ہوگی اور سختی ان مقامون کی جگر کی یبوست پر خواہ جگر مین ورم صلب ہونے پر دلیل ہوگی اور پھولا ہونا اس جگہ کا ورم خواہ نفخہ جگر پر اور اگر اس انتفاخ مین تشکل ہلالی محسوس ہو معلوم کرنا چاہیے کہ ورم خاص جگر مین ہے اور استطالت یعنے مستطیل تشکل اس انتفاخ کی خواہ کوئی اور شکل پر اس انتفاخ کا محسوس ہونا دلیل اس امر پر ہے کہ ورم غیر کبد مین ہے اور عضل بطن مین ہے (۲) اوجاع سے استدلال کی یہ صورت ہے کہ اگر وجع مین تمدد کے ہمراہ ثقل بھی ہو تو اسوقت جگر مین سدہ یا اورام ہونگے اور وہ مین تمدد کے ہمراہ ثقل نہو پس جگر مین ریح ہوگی اور اگر ثقل ہو اور نخس نہو پس مادہ جرم کبد مین ہے اب اوس مادہ سے ورم پیدا ہوا ہو یا سدہ پڑ گیا ہو۔ اور اگر ثقل کے ہمراہ نخس بھی ہو تو وہ خلط یعنے مادہ نزدیک اوس غشا کے ہوگی جو ڈھانپنے والی جگر کی ہے (۳) استدلال جو اون افعال سے کیا جاتا ہے جو کہ جگر سے صادر ہوتے ہین وہ افعال یہ ہین کہ ہضم کیلوس کو اور جذب کو خیال کرین اور دفع کرنا خون کا تمام بدن کی واسطے اور مائیت کا دفع کرنا کیطرف گردہ اور مرارہ کا مرارہ کیطرف اور سودا کا طحال کیطرف کیا ہے پھر اگر کسی فعل مین ان افعال سے اختلال پیدا ہوا ہو اور کسی عضو مشارک جگر کی وجہ سے یہ خلل پیدا نہوا ہو پس وہ اختلال جگر کی آفت سے ہوگا (۴) استدلال جو مشارکات جگر سے کیا جاتا ہے مثلاً پیاس سے استدلال جگر کے حالات پر کرنا کہ اگرچہ پیاس معدہ کی خرابی سے ہوتی ہے لیکن اکثر احوال جگر پر بھی وسکو دلالت ہوتی ہے اور مثلاً ہچکی کہ یہ بھی دراشتہاء طعام بھی اور ہضم کہ اس سے بھی جگر کے حالات پر استدلال ہو سکتا ہے اور مثلاً سوزنفس کہ اگرچہ یہ ریہ سے ہوتا ہے اور حجاب سے مگر کبھی سبب ورم جگر کے بھی ہوتا ہے۔ اور مثل اختلاف اقسام برازکے اور اصناف بول کے کہ یہ بھی احوال جگر پر دلالت کرتے ہین چنانچہ قریب ہے کہ معلوم ہوگا۔ اور مثل احوال صداع اور امراض سر کے۔ اور چند احوال طحال کے بھی ایسے ہین جو حالات جگر پر دلالت کرتے ہین اور مثل احوال زبان کے

چکنے ہونے اور خشونت مین اور زبان کا رنگ اور دونون ہونٹون کا رنگ کہ اس سے بھی استدلال جگر کے حالات پر کیا جاتا ہی کبھی رسیان قلب اور جگر کی مخالفت اور موافقت اور مقاہرت یعنی غلبہ یکدیگر سے کیفیت مین دونو نکے جاری مین ہوتا ہی جسکو تم باب مزجۂ قلب مین بیان کرین گے (۵) جو استدلال کہ تمام بدن کے احوال عامہ سے کیا جاتا ہی مثل اسکے ہی کہ کون بدن کی دلالت مزاج جگر پر ہوتی ہی کہ رنگ سرخ ہی یا سپید ہی اور سوءت مزاج جگر کی صحت پر گمان کرنا چاہیے اگر رنگ بدن کا زرد ہو پس شدت حرارت جگر پر دلیل ہوگا یا اگر رنگ بدن کا رصاصی ہو برودت جگر پر اور اگر رنگ مین بدن کے کمورت ہو جگر کی برودت اور یبوست پر اور مثل دلالت یرقان کے جگر کے خراب حالی پر اور نیز فربہی بھی کہ اوسکو دلالت حرارت اور رطوبت جگر پر ہی اور نحافت بھی کہ اسمین چربی کی زیادتی ہو اوس سے جگر کی برودت اور رطوبت ثابت ہوتی ہی۔ اور مثلاً لاغری بدن کی یبوست پر دلالت کرتی ہی۔ اور مثل عموم حرارت بدن کی یعنی تمام بدن کی گرمی اگر بسبب شدت حرارت قلب کے ہو حرارت جگر پر دلالت کرتا ہی اور اسوقت جو دلائل حرارت قلب کے ہو چکے وہ بھی سب پائے جاتے ہین (۶) ہیئت سے اور اعضا کے استدلال جگر کی احوال پر اسطرح کرتے ہین جیسے اوردہ یعنی ساکن رگونکے بڑے اور وسیع ہونے سے جگر کی بڑائی اور وسعت برمجاری جگر پر استدلال کیا جاتا ہی خواہ اونگلیونکے چھوٹے اور لانبے ہونے سے جگر کے چھوٹے اور بڑے ہونے پر استدلال کیا جاتا ہی (۷) بالونکا اوگنے سے مقام جگر پر استدلال اوسطرح سے کرتے ہین جسطرح اور اعضا پر اونکا اوگنے سے استدلال کرنیکا طریقہ جا بجا ہمنے لکھا ہی (۸) جو چیزین جگر سے اوگتی ہین یعنی اوردہ اونکے ذریعہ سے احوال جگر پر اسطرح استدلال کیا جاتا ہی کہ اگر وہ غلیظ اور عظیم اور اچھی طرح ظاہر اور نمایان ہون پس مزاج اصلی جگر کا حار ہے اور اگر اوردہ باریک اور مخفی ہون تو مزاج اصلی جگر کا بارد ہی لیکن اوردہ کی گرمی اور سردی اور نرمی اور سختی جو محسوس ہوتی ہی کبھی تو حرارت اور برودت مزاج اصلی جگر کے وجہ سے ہوتی ہی اور کبھی مزاج حار اور بارد عارضی کیوجہ سے انمین حرارت اور برودت عارض ہوتی ہی (۹) جگر سے جو خلط پیدا ہوتی ہی اوسکے ذریعہ سے استدلال یون کرتے ہین کہ صفرا کا زیادہ تولد جگر کے حرارت پر اور سودا کا تولد اوسکی حرارت شدید پر خواہ برودت یا بسبب دلالت کرتا ہی چنانچہ اپنے مقام خاص پر معلوم ہو جائیگا اور خون بیشکا جگر مین پیدا ہونا اوسکی صحت پر دلیل ہوتا ہی اور جس جگر سے ایسا خون جید جو مشابہ غذائے بدن کے ہر جگہ پہونچے اوسکا مزاج نہایت صحیح اور درست ہی اور جس جگر سے خون صفراوی خواہ سوداوی یا خون اصل یعنے ڈھیلے قوام کا بدن مین پھیلنے سے پیدا ہونا معلوم ہو یا خون مائی جو قابل انصال اور حرز بدن ہونے کے نہ پیدا ہو جیسے استسقا رحمی مین ہوتا ہی اوس جگر کو علیل تصور کرنا چاہیے اور یہ علالت اور انحراف اعتدال سے اوسقدر معلوم ہوگا جسقدر کہ یہ اخلاط اعتدال سے بعید ہو کر جگر سے تمام بدن مین پہونچے (۱۰) موافقات اور مخالفات کو یون معلوم کرنا چاہیے کہ شئ موافق مشاکل اور مشابہ مزاج طبعی جگر کے ہوتی ہے اور مضاد مزاج عارضی کے واسطے ہوتی ہے (۱۱) سن اور عادت خواہ جو چیزین قائم مقام عادت کے ہین اون سے استدلال کا طریقہ فن کلیات کی کتاب اول مین بیان ہو چکا (۱۲) قلب اور جگر کی مخالفت کیفیات کا بحال ہی کہ حرارت قلب کی برودت جگر کو زیادہ مقہور اور مغلوب کرتی ہی اور رطوبت قلب کی جگر کی یبوست کو مقہور نہین کرتی ہے اور یبوست قلب کی اکثر تو رطوبت جگر کو کسیقدر مغلوب کرتی ہی (۱۳) اور حرارت جگر کی برودت قلب کو قہر ضعیف کرتی ہے اور رطوبت جگر کی یبوست قلب کو بھی تھوڑا سا مقہور کرتی ہی اور برودت جگر کی بہت کمتر حرارت قلب کو مقہور کرتی ہی اور یبوست جگر کی ہمیشہ رطوبت قلب کو مقہور کرتی ہے اور برودت قلب کی حرارت جگر کو زیادہ مقہور کرتی ہی بہ نسبت مقہور کرنے یبوست قلب کی رطوبت جگر کے واسطے۔ حرارت قلب کی بھی رطوبت جگر کو زیادہ مقہور اور مغلوب کرتی ہی بہ نسبت مغلوب کرنے یبوست جگر کی رطوبت قلب کو اور وہی حرارت قلب برودت جگر کو

کسیقدر مغلوب کرتی ہی علامات امزجۂ طبعی جگر کے جگر کا مزاج طبعی دموی اصلی اگر مارہوا وسکی علامت یہ ہی کہ اوسکا حجم بدن وسیع اور کشادہ ہو نکلی اور خوب طرح ظاہر اور نمایان نظر آئینگی اور خون جو اوسمین ہوگا وہ بھی گرم ہوگا اور تمام بدن گرمی محسوس بحس لمس ہوا کریگی بشرطیکہ جگر کی حرارت کا مقابلہ برودت قلب نکرتی ہو اسلیئے اوپر بیان ہوچکا ہی کہ برودت قلب کی حرارت جگر کو کسیقدر مقہور کردیتی ہی (۴) اسیطرح علامت حرارت جگر کی قلب کے ذریعہ سے بھی پیدا ہوسکتی ہے اسلیئے کہ قلب کی حرارت برودت جگر کو زیادہ مقہور کرتی ہی پس اگر قلب کا مزاج گرم معلوم ہوجائے اوسوقت بھی جگر کی علامت حرارت مین سے یہ بھی علامت تصور کیجائیگی (۵) کثرت تولد صفرا منتہائے شباب مین اور کثرت تولد سودا بعد انتہائے شباب کے (۶) سیاہ بالونکی کثرت سراشیف مین (۷) قوت اشتہائے طعام اور شراب کی بس یہ ساتون علامات حرارت جگر کی اصلی مزاج حار کی ہین۔ جگر کا اصلی اور طبعی مزاج بارد اوسکی علامات اضداد علامات ہفتگانہ مذکور المقدم ہین انمین سے برودت قلب چونکہ اوسکا غلبہ حرارت مزاج جگر پر کمتر ہے بہ نسبت غلبۂ حرارت قلب کے برودت جگر بلحاظ اچھی علامت مذکورۂ منجملہ علامات ہفتگانہ حرارت جگر کی ضد یعنے برودت قلب سے برودت جگر کا خیال کرنا بھی ضعیف ہوگا۔ یہ بھی ایک علامت برودت اصلی جگر کی ہی کہ چونکہ خون ایسے شخص کے بدن مین رقیق مائی سریع التعفن پیدا ہوتا ہی اور قوت ایسے شخص کی ضعیف ہوتی ہی لہذا اکثر حمیات عفنہ سے بیمار رہا کریگا۔ جگر کا مزاج یابس طبعی اوسکی علامت یہ ہی کہ خون مین کمی اور جسقدر خون ہوگا وہ غلیظ القوام اور اوردہ مین صلابت اور جمیع بدن مین سختی بالون کا گندہ اور پیچیدہ ہونا۔ قلب اگر مرطوب ہو اپنی رطوبت سے خشکی جگر کا پورا پورا تدارک نہین کرسکتا ہی بلکہ جگر کی یبوست پر کسی قسم کا غلبہ قلب مرطوب سے نہین ہوسکتا ہی مگر یبوست جگر کی قلب کی رطوبت کو زیادہ مغلوب اور مقہور کردیتی ہی اور حرارت قلب کی رطوبت جگر کو کامل درجہ پر مغلوب کردیتی ہی کہ اوس سے یبوست جگر پیدا ہوجاتی ہے مزاج رطب جگر کا جو طبعی ہو اوسکی علامت ضد علامت مزاج یابس کی ہی اور قلب اپنی یبوست سے بیشتر رطوبت جگر کا تھوڑا سا تدارک کرسکتا ہے مگر جگر اپنی رطوبت سے یبوست قلب کو زیادہ مقہور کرتا ہے۔ جگر کا مزاج حار یابس طبعی اوسکی شناخت خون کا غلیظ ہونا سیاہ بالون کا سراشیف کے قریب زیادہ ہونا اوردہ کی کشادگی ہمراہ امتلا اور صلابت کے اور صفرا کے تولید کی کثرت آخر شباب مین اور اوسکے بعد کثرت تولد سودا کی اور حرارت تمام بدن کی بشرطیکہ قلب اسکی مخالفت اپنی برودت سے نکرے مزاج جگر کا حار رطب طبعی اوسمین زیادہ کثرت خون کی اور قوام کا اچھا ہونا اوردہ کا بہت وسیع اور کشادہ ہونا اور اوسمین نرمی بھی ہونی رنگ کا سرخ ہونا بدون زردی کے بالون کا سراشیف مین زیادہ ہونا مگر یہ زیادتی بکمتر ہی بہ نسبت حار یابس مزاج کے اور بالون مین کثافت اور پیچیدگی کا نہونا۔ جملہ بدن کی تقویت جگر کی حرارت اور رطوبت سے ہوتی ہی اور اگر حرارت غالب ہو بدن صحیح باقی رہتا ہی اور اگر رطوبت جگر غالب ہو امراض عفونت بہت جلد بدن کو عارض ہوتے ہین۔ بارد یابس مزاج طبعی جگر کا اسمین کمی خون کی اور خون کی حرارت کی کمی اور بدن کی حرارت کا بھی کمتر ہونا اور عروق کا تنگ اور پرشیدہ ہونا اور اوسمین صلابت کا ہونا اور مراق پر بالونکی کمی اور تمام بدن کی خشکی۔ مزاج بارد رطب جگر کا طبعی اوسکی علامت وہ امور ہین جو ضد علامات حار یابس کے بیان ہوچکے۔ **امراض جگر کا بیان** جگر کے خاص جرم جوہری مین امراض سوء مزاج اور امراض ترکیب اور اورام عارض ہوتے ہین اور نفاخات یعنی بثور ہائے خصوصاً نزدیک غشاء جگر کے عارض ہوکر اوس فضا اور خالی جگہ مین پھوٹ نکلتے ہین جو گردہ اور حجاب کے درمیان مین ہی اور ان امراض کے سوا اور امراض بھی جرم کبد کو عارض ہوتے ہین جنکا ذکر جدا جدا ابواب مخصوصہ مین ہم کرینگے۔ پھٹ جانے کا عمل جگر زیادہ کرتا ہے بہ نسبت اورام اعضا کے پس اوسکے پھٹ جانے سے موت حاصل کا چندان خوف نہین ہان اگر ہمراہ فرق جگر کے کسی بڑی رگ سے خون بھی جاری رہے اوسوقت موت مجائی کا ضرور

مقالۂ دوم

خوف ہوتا ہی۔ کبھی جگر مین امراض بشارکت اور اعضا کے بھی عارض ہوتے ہین خصوصاً معدہ اور طحال اور مرارہ کی مشارکت سے پہلے تو اِن اعضا مین کوئی مرض پیدا ہوتا ہی اور گُردہ اور ریہ اور ماساریقا اور پردالی کی شرکت سے لیکن معدہ اور طحال اور مرارہ اور ماسارقا اور دیگر اعضا کی شرکت سے پہلے اُن رگون مین مرض پیدا ہوتا ہی جو متصل تقعیر جگر کے ہین پھر اوسکا ضرر جگر تک پہونچتا ہی اور اکثر یہی مرض شر کی خاص جگر مین متمکن اور پائدار ہوکر بمنزلہ اصلی مرض کے ہوجاتا ہی۔ حجاب اور ریہ اور گردہ پہلے عروق جگر کو امراض مشارکت سے ماءوف کرتا ہی بعد ازان جگر تک اِنکی مرض کی اذیت پہونچتی ہی اور بیشتر یہ مرض بھی جگر مین جاگزین ہوجاتا ہی۔ اکثر جو مرض بشارکت جگر مین پیدا ہوتا ہی معدہ ہی کی مشارکت سے ہوتا ہے اور اوسوقت ہضم فاسد ہوجاتا ہی اور طعام غیر منہضم دفع ہوتا ہی مگر اینکہ کوئی سبب ایسا عارض ہو کہ باوجود مشارکت مذکورہ کی ہضم کو فاسد نہونے دے۔ محدب جگر کے امراض کا اکثر اندفاع مواد بذریعۂ اوراز بُول اور رعاف کے اور بذریعۂ عرق کے بھی ہوتا ہی۔ امراض تقعیر یعنے جو امراض مقعر اور اندرونی جہت مین جگر کے عارض ہوتے ہین اونکے مواد کا دفع بذریعۂ اسہال اور قی صفراوی اور قی دموی کے ہوتا ہی اور عرق کیطرف سے بھی اکثر اوقات یہ مادہ دفع ہوجاتا ہی **دلائل سوء مزاج حار کبد کے** اسکی علامت پیاس کی ایسی شدت جو پانی پینے سے کم نہو اور اشتہائے طعام مین کلی ورالتہاب کا ہونا پیشاب کی زردی اور رنگ دینا کپڑے وغیرہ کو اگر اوس بول مین تر کیا جائے اور نبض کی سرعت اور تواتر اور حمیات اور خون اور گوشت مین لہیب اور بھڑک سی ہوتی اور حرارت خارجی غیر سے زیادہ متادی ہونا۔ اور اسی حرارت جگر کے تابع ذوبان بھی ہوتا ہی جو اخلاط سے ابتدا کرکے پھر گوشت جگر تک پہونچتا ہی۔ اسی کے تابع سیج اور خراش بھی ہوتی ہی۔ اور کبھی طبیعت مین قبض پیدا ہوتا ہی اور باوجود قبض کے پسلیون مین درد نہین ہوتا اور نہ ثقل اور گرانی ہوتی ہی اسی سوء مزاج کے ہمراہ قی زرد اور سرخ اور کرانی اور سبز ہوا کرتی ہی۔ اور براز مراری بھی سوء مزاج حار مین زیادہ برآمد ہوتا ہی خصوصاً اگر حرارت جگر کے ہمراہ کوئی مادہ حار بھی ہو۔ اور اگر مادہ نہو خونین کمی ہوگی اور زبانین خشونت اور بدنین نحافت ہوگی کبھی اس مزاج پر استدلال بذریعۂ سن اور عادت اور حرفہ اور پیشہ اور تدبیر کے بھی کیا جاتا ہی۔ جو سوء مزاج حار درمیانی ہی یعنے بافراط نہین ہی اوس سے تولد صفرا ہوتا ہی اور جب بافراط ہو خلط سودا اور امراض سوداوی کو پیدا کرتا ہی مثل مالیخولیا اور جنون وغیرہ کی جب اسہال غسالی شروع ہوا اور اوسکے ہمراہ سقوط قوت بھی ہو تو اکثر یہ اسہال بسبب ضعف جگر کے ہوتا ہی جو سوء مزاج حار جگر سے عارض ہو۔ اکثر سوء مزاج حار جگر مین براز خشک اور سوختہ برآمد ہوتا ہی مگر آنکہ یہ سوء مزاج یہانتک پہونچے اور ذوبان پیدا کرے کہ خون اور اخلاط اور بخیمت جگر کو جلاکر اونکو براہ اسہال دفع کرے۔ جب یہ سوء مزاج خون کا احراق شروع کرتا ہی اوسوقت براز مثل دردی کے برآمد ہوتا ہی۔ اگر جگر مین احتراق ہو یا ورم ہو خواہ دبیلیہ ہو بعد ازان ہمراہ براز کے کوئی سیاہ قیئ گاڑھی سی برآمد ہو اوسکو لحم جگر خیال کرنا چاہیے کہ جگر سے جدا ہوکر برآمد ہوا ہی۔ اور جملہ سیاہ شئی جو برآمد ہو ردی اور خراب نہین ہی۔ اور بیشتر براز غسالی اور صدید کی مائی برآمد ہوکر پھر ٹھہر کے غلیظ ہوجاتا ہی اور سیاہی پکڑ لاتا ہی اور ہوائے بیرونی کے لگنے سے غلیظ اور سیاہ اور بدبو ہوجاتا ہی جیسے کہ اصحاب امراض وبائیہ مین یہی کیفیت براز کی پیدا ہوتی ہی۔ اور بیشتر بعد صدیدی کے خون برآمد ہوتا ہے اوسکے بعد سودائے رقیق برآمد ہوتا ہی **سوء مزاج بارد جگر کا** اسکی علامت سپیدی ہونٹھون کی اور زبان کی پیدی اور خون کی کمی اور حرکت بدن کی دشواری بلغم کی کثرت پیاس مین کمی اور رنگ کی خرابی اور آب و تاب رنگت مین بالکل نہونی پس بیشتر سیاہ مائل بسبزی اور بیشتر زرد مائل بہ سبزی ہوتا ہے۔ ایضاً بول کی سپیدی اور اوسکا بلغمی اور غلیظ ہونا بسبب جمود حرارت جگر کے تبض مین فتور اور سستی ہونی بھوک کی زیادتی

اسلیے کہ بھوک کی نسبت یہ بات نہین ہی کہ فقط معدہ سے ہوتی ہو اور باوجودیکہ بھوک کی زیادتی ہو مگر اشتہا اور ہضم مین کمی ہو۔ اور جسوقت برودت جگر کی درجۂ انتہا کو پہونچ جاتی اشتہا کو بالکل فنا کر دیتی ہی۔ براز کی یہ کیفیت ہے کہ بیشتر تو خشک بدون بو کے ہوتا ہی اور کبھی پتلا ہوتا ہی اسلیے کہ جذب رطوبت مین ضعف ہی اور سیلانی مائل قلیل الرائحہ ہوتا ہی۔ اور کبھی اسکے ہمراہ رقیق بھی ہوتا ہی اور تریہنے گیلا اسیوجہ سے ہوتا ہی مگر ہمیشہ تر نہین رہتا ہی۔ اور اسیطرح متصل اور پے در پے براز مین تری نہین رہتی یعنی ایکمرتبہ براز تر ہوا اور دوبارہ خشک بھی ہوتا ہی۔ اس سوء مزاج مین اختلاف یعنی رنگون کا آنا زیادہ نہین ہوتا اگرچہ انتہا اوسکی اور ابتدا ہی عروض مین طول ہوتا ہی اور آخر آخر ایک شی مثل خون کے خارج ہوتی ہی اور منعفن ہوتی ہی۔ مگر وہ شی مثل خون گداختہ کے نہین ہوتی۔ کبھی تابع سوء مزاج بارد کے بعد زمانۂ مدانہ کے حمیات بھی ہوتی ہین اسلیے کہ جو خون رقیق ایسے شخص کے بدن مین پیدا ہوتا ہی ہر ایک عفونت کو جو اوس خون پر وارد ہو قبول کر لیتا ہی۔ اور یہ حمیات سخت اور باصعوبت ہین باب حمیات کتاب چہارم مین اونکو ہم بیان کرینگے۔ اکثر شروع شروع مین دست جو آتے ہین اونمین صدید رقیق ہوتا ہی بعد ازان غلیظ ہوجاتا ہی اور پھر سیاہ ہوجاتا ہے۔ جسوقت دستون کا قوام اور رنگت مثل غسالۂ لحم تازہ کے ہو اور یہ بات ابتدا مین اشتہا کے باقی رہنے کے ہمراہ ہوتی ہو برودت جگر پر دلالت کریگی۔ اور اگر بعد اسکے سقوط اشتہا عارض ہو تو بیشتر فساد اخلاط سے یہ بات پیدا ہوگی یا کسی اور سبب مثل حمی اور امتلا وغیرہ کے ہوگی۔ اور اکثر دلالت اسکی اوسی ضعف جگر پر ہوگی جو برودت سے عارض ہوتا ہی اور آخر مین اس اسہال کی اشتہا پھر عود کرتی ہے اور افراط اسمین اکثر ہوجاتی ہی اور مراق مین ہمراہ ایسے اسہال کے تشنج پیدا ہوتا ہی۔ کبھی اسی مزاج بارد پر سن اور عادت اور غذا اور اسباب گذشتہ مثلاً سرد پانی پینا نہار منہ خواہ بعد حمام اور بعد جماع کے آب سرد پینا اسلیے کہ جگر ملتہب اور حار ہوتا ہی حمام خواہ بعد جماع کے سبب جلد آب سرد کو بمقدار کثیر جو س لیتا ہی۔ اور اگر ہمراہ برودت مزاج کے مادہ بھی ہوگا تر شی منہ مین اور رطوبت براز مین پائی جائیگی اور بیشتر یہ براز سیاہ سبزی مائل ہوگا نہ زرد اور سرخ سوء مزاج یابس جگر کا اسکی علامت خشکی دہن اور زبان کی خشکی اور پیاس اور نبض کی صلابت بول کی رقت اور کبھی رنگ اوسکا سیاہ ہوجاتا ہی اور اگر ہمراہ ایسے مزاج کے سودا خواہ صفرا ہو ہر ایک کے دلائل اصول و بیان عام کے بیان مین گذر چکے اوسے شناخت کرنی چاہیے سوء مزاج رطب جگر کا اسپر دلالت تہیج چشم اور چہرے کے بھر بھرا پن سے اور نرمی گوشت سراسنیف کی اور کمی پیاس سے ہوتی ہی لیکن اگر حرارت موجود ہوگی وہ رطوبت کو جوش مین لائے گی۔ اور رطوبت زبان کی اور بیاض لون کا اور بیشتر ہمراہ ایسے رنگ کے تھوڑی سی زردی بھی ہوتی ہی۔ پھر اگر برودت شدید ہوجائے رطوبت غالب ہوجائیگی اوسوقت رنگ مین سبزی آجائے گی۔ اور بیشتر تمام بدن ضعیف ہوجاتا ہی اسیوجہ سے کہ رطوبت اوسکو ڈھیلا کر دیتی ہی۔ **بیان عام معالجات جگر کا** جگر کے واسطے حفظ صحت کی تدبیر بالمثل اور شبیہ کرنی چاہیے اور دفع مرض کی تدبیر بالضد کرنی چاہیے اور ادرام اور تفریح اور آفات مقدار کا مداوا اور تنقیح سدون کا علاج خواہ اور آفات جگر کا اونمین تدبیرون سے کرنا چاہیے جو اور اعضا کے واسطے مناسب تجویز کیا گیا ہی۔ نہایت عمدہ وقت دوا پلانے اور کھلانے کا امراض جگر مین خصوصاً سدد جگر کے امراض مین وہی زمانہ ہے جسوقت یہ بات معلوم ہوجائے کہ جو غذا وغیرہ معدہ سے نفوذ کر کے جگر مین پہونچی ہے ہضم جگر سے بھی منہضم ہوچکی اور جو تمیز اور تقسیم اجزاے غذا کی جگر مین چار حصّون پر ہوتی ہی وہ بھی ہوچکی۔ اور یہ بھی لحاظ رہے کہ غذا کھانے اور دوا پلانے کے درمیان مین زمانہ صالح کا وقفہ ہو۔ اور عادت کی راہ سے آدمیون کی وہ وقت وہی ہی جو سونے سے اوٹھکر اور نہانے سے پہلے زمانہ ہوتا ہے۔ البتہ طبیکہ وہ آدمی پابند قواعد حفظ صحت کے اپنے سونے اور نہانے کی عادت مین ہون) یہ بھی واجب ہی کہ جگر کے ایسے امراض

مادی کی علاج مین جسمین طبیب کو وہی راہ چلنی پڑتی ہی جس تدبیر کی امراض سریہ اور ورمیہ مین کرنی کی ضرورت ہوتی ہی یعنے اون امراض مادیہ سے سدہ خواہ ورم پیدا ہوتا ہی پس ایسے امراض کے علاج مین ادویۂ محللہ اور مفتحہ کو بے آمیزش ادویۂ مقویہ اور قابضہ کے ہرگز استعمال نکرنا چاہیے ہان اگر بس باافراط معلوم ہو تب البتہ تنہا ادویۂ محللہ مفتحہ کی اجازت ہی۔ مناسب نہین ہی کہ تبرید جگر مین زیادہ مبالغہ کیا جائے جہانتک ممکن ہی اسلیے کہ افراط تبرید سے نوبت استسقا کی پہونچتی ہی اور اسیطرح زیادہ جگر کی تسخین بھی کرنی جائز نہین ہی ورنہ ذبول پیدا ہوجائیگا۔ اور اسی سبب سے واجب ہے کہ جو طبیب علاج امراض جگر کرتا ہو اوسکو مقدار مزاج طبعی جگر کا ضرور علم درکار ہی تاکہ جب جگر بعد تدبیر اور معالجہ کے اپنے مزاج طبعی پر آجائے بس وہی جگہ ٹھہر جانا چاہیے اور علاج کو روک لینا چاہیے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جسوقت جگر کے علاج مین خطا ہوتی ہی وہ خطا جگر کے ضرر سے نماذر کے عروق تک پہونچتی ہی پھر اوسکے بعد تمام بدن تک اوسکا ضرر عموماً پہونچ جاتا ہی۔ منجملہ خطاؤن کی معالجۂ جگر مین ایک بڑی خطا یہ بھی ہی کہ اورارکیا جائے ایسے وقت کہ وہان اسہال مناسب ہو اور یہ بات یعنی اسہال کرانا اوسوقت مناسب ہوتا ہے کہ مادہ مقعر جگر مین ہو دوسری خطا یہ ہے کہ اسہال کرانا اورارکی جگہ یعنے جسوقت مادہ محدب جگر مین ہو کہ وہان مناسب اورارہی۔ جو ادویہ جگر کے امراض مین مستعمل ہون واجب ہے کہ خوب باریک کوٹی ہوئی ہون اور یہ بھی واجب ہے کہ جوہراون دواؤن کا لطیف ہوتا کہ جگر تک پہونچ جائے گرم ادویہ ہون یا سرد اور قابض ہون۔ ادویۂ ملطفہ کی شان یہ ہی کہ خون مین حدت پیدا کرتی ہین اگرچہ تفتیح بھی کرتی ہین پس واجب ہے کہ ملطفہ کے استعمال مین اسکی رعایت ضرور رہے۔ مارالاصول بھی کہ منجملہ ملطفات اور مفتحات کے جگر کی ادویہ مین ہی کبھی اسکا استعمال جگر مین اخلاط مختلفہ ایسے پیدا کرتا ہے جو مناسب صحت اور اعتدال جگر کے نہین ہین پس واجب ہی کہ اگر دو تین روز پے در پے مارالاصول کا استعمال ہوا وسکے بعد کوئی ایسی دوا بھی پلائی جائے جو معین طبیعت ہو۔ اورارکا فعل تو مارالاصول خود ہی کرتا ہے۔ اور جملہ اقسام کاسنی کے خصوصاً وہ کاسنی جو تلخی مائل ہی آلام جگر کو عموماً نافع ہی محرورین کیواسطے سکنجبین کے ساتھ اور سرد مزاج والون کے واسطے مارالعسل کے ہمراہ۔ بھیڑیے کا جگر بالخاصیت امراض جگر مین نافع ہی اسیطرح لحم حزون یعنے گھونگھی کا گوشت **اشیا رضارہ جگر کے** جاننا چاہیے کہ طعام ریبدون مضم کے دوسری غذا کھانی اور غذا کے تناول کی بدتدبیری نہایت مضر اشیا ہی جگر کے واسطے (۲) سردپانی کا دفعۃً بنا رادھکا پینا خواہ بعد حمام کے اور بعد جماع کے یا بعد ریاضت کے اکثر تبرید شدید جگر کی کرتا ہے (چنانچہ اوپر مذکور ہوا ہی) اسلیے کہ ان اوقات مین چونکہ جگر مین التہاب حرارت ہوتا ہی اور مقدار کثیر آب سرد کی جگر کی امتصاص یعنی چوسنے مین آتی ہی اسی سبب سے مضر ہوتا ہی۔ اور بیشتر اسی سے نوبت استسقا کی پہونچتی ہے۔ پس ان اوقات مین اگر پیاس کا غلبہ زیادہ ہو اور صبر نہوسکے لازم ہے کہ پانی مین کوئی شربت ملالیا جائے اور زیادہ سرد نرہنے پائے اور دفعۃً ڈگڈگا کر نہ پینا چاہیے بلکہ تھوڑا تھوڑا چوس چوس کر پیا جائے (۳) لزوجات کے جملہ اقسام جگر کو مضر ہین اس جہت سے کہ سدہ پیدا کرتے ہین۔ گیہون بھی ایسی خورش ہی جسمین نسبت بحال جگر کے لزوجت ہے مگر بعد جگر کے اور اعضا کی نظر سے اسمین ایسی لزوجت نہین ہی یعنے جسوقت جگر مین ہضم ہوجائے پھر اور اعضا کو اسکی لزوجت ضرر نہین پہونچاتی اور ہر ایک طرح کا گیہون بالروٹی نہین بلکہ جو چبا کر استعمال کیا جائے اوسمین لزوجت ہوتی ہی (۴) شراب شیرین جگر مین سدہ پیدا کرتی ہی اور خود وہی شراب سینہ مین جلا پیدا کرتی ہی۔ سدہ جگر پیدا کرنے کا سبب یہ ہی کہ شراب شیرین جگر مین بلا تدریج کھنچ جاتی ہی اسلیے کہ جگر جو معدن تولد خون کا بنظر شیرینی کے ہی شراب حلو کو دوست رکھتا ہی اور فوراً بروقت تناول کی اوسنے اپنی طرف جذب کرتا ہی اور سرعت نفوذ تو اسمین اسیوجہ سے ہے کہ خراب ہے لہذا مثل اور اشیا متناولہ کے اتنی دیر ٹھہر کر جگر مین نہین پہونچتی کہ اوسکا فضل غلیظ جو ہر لطیف سے تمیز ہوجائے بلکہ اپنی غلظت سمیت

جگر پر وارد ہوتی ہی اور جو مسالک اور راہین اوسکی آمد کی معدہ سے جگر مین ہین بسبب اتصال اور رغبت جگر کے اون سب کو مہیا اور آمادہ پاکر فوراً جگر مین پہونچا دیتی ہی اسلیے کہ طرق اور راہین جو درمیان معدہ اور جگر کے ہین وہ سب کشادہ اور واسع ہین بہ نسبت اور راہون کے جو عروق مبثوثہ سے جگر تک پیدا ہوئی ہین یعنی جن رگون کیطرف سے کوئی شی جگر مین پہونچتی ہی وہ رگین کشادہ نہین ہین جیسے یہ مسالک وسیع ہین - پھر جب جگر مین یہ شراب پہونچی وہان بھی اسقدر زمانہ تک نہین ٹھہرتی کہ ہضم جگر تمام ہو اور تمیز اور جدا کرنے اجزا کی مہلت ملے بلکہ اسکا جزء لطیف رگہای تنگ مین دفع ہوجاتا ہی اسلیے کہ سریع النفوذ ہے اور رسوب اوسی جگہ رہ جاتا ہی کہ راہ عروق ضیقہ کی تنگ ہی اسی سبب سے جگر مین سُدّہ پڑتا ہی - ریہ کی کیفیت بہ نسبت شراب حلو کے جگر کے مخالف ہی یعنے ریہ مین اسکے سبب سے سُدّہ نہین پڑسکتا یہ اسلیے کہ ریہ مین صاف ہوکر اسکا گذر ہوتا ہی اور یہ صفائی پہلے تو جب ہوتی ہی کہ مری کے منافذ سے بسبیل رشح کی یہ شراب ریہ مین پہونچتی ہی اوسی قاعدہ پر کہ چھوٹے چھوٹے منافذ سے جو شی کسی وسیع جگہ مین پہونچتی ہی تو رشح پیدا ہوتی ہی - اور پھر جب اجوف کیطرف سے شراب حلو ریہ مین جاتی ہی یہ پہونچنا اوسکا ریہ مین بعد اسکے ہوتا ہے کہ فضلہ اور ثفل وغیرہ جگر مین رہ گیا ہو اور وہ شراب صاف اور سیال ہوکر تنگ راہون یعنے عروق جگر سے کشادہ مقام یعنے ریہ مین پہونچتی ہی پس گویا دوبارہ صاف ہوکر ریہ مین جاتی ہی اب سُدّہ کیونکر ڈال سکتی ہی - اور اسیطرح اور جملہ حالات مین شراب کو بہ نسبت ریہ کے جگر سے اختلاف ہے **اشیا رموافق جگر کے دواؤن مین جو شئے تلخ ہے کہ** تلخی کی وجہ سے تفتیح کرے خواہ کوئی اور قوت ایسی ہو کہ اوسکے ذریعہ سے مفتح ہو اور کسیقدر قبض بھی اوسمین بوجہ عطریت کے ہو جگر کو موافق ہوگی اور مناسب جوہر روح جگر کے ہوگی اور اوسکی عفونت کو منع کرے گی جیسے دارچینی اور تفاح اذخر اور مُرّ مکی وغیرہا اور وہ چیز جسمین قوت غسل اور جلاکی ہو اور تغلیہ صدید جگر کا جو ردی ہوا کرے بشرطیکہ مبالغہ اور زیادتی سے قوت غسل کے اسمین ارخا اور ڈھیلا کرنا جوہر جگر کا نہ پیدا ہو وہ بھی جگر کو نافع ہی (۳) اسیطرح جس دواسین قوت انضاج اور تلئین کی ہو خصوصاً اگر کسیقدر قبض اور تقویت بھی اسمین ہو جیسے زعفران کہ نافع ہے (۴) اور جو شئی باوجود ہر دو اوصاف مذکورۂ بالا کے لذیذ بھی ہو جیسے زبیب خواہ سریع النفوذ ہو جیسے شراب ریحانی اکثر ایسے لوگون کے جگر کے واسطے مفید ہوتی ہی کہ جسمین حرارت شدید نہین ہوتی اور اگر دوائے مذکور ہمراہ خواص مذکورہ کے لذیذ بھی ہو زیادہ لائق اسکے ہوگی کہ جگر کو محبوب جیسے زبیب اور انجیر اور بندق اور نفع بھی اسکا درجۂ کمال پر پہونچے گا - پھر اگر بانیمہ اوصاف کی اوسمین یہ بھی صفت ہو کہ فساد اور عفونت کو قبول نکرتی ہو اوسکے نفع کی کچھ حد نہوگی - مرخشقوق اور ہندبائے بُستانی اور بری بھی جگر کے موافق ہی اور امراض حارہ جگر کو (سوائے اسہال حار کے) بالخاصہ بھی مفید ہے اور براہ کیفیت بارد کی جو مضاد حرارت ہے بھی نافع ہی پس اسکا نفع دونون طرح سے ہی - علاوہ یہ ہی کہ ایک قوم مری کی جسکی تلخی شدید ہی جگر حار کے واسطے نافع تجویز کرتے ہین اور اسکا نفع بوجہ تفتیح سُدّہ کے تلخی کے حبث سے اور بسبب تقویت کے براہ قبض کے خیال کیا جاتا ہی - اور امراض بارد مین بالخاصیت بھی نافع ہی اور بنظر تفتیح اور تقویت کے بھی نافع ہے (مگر بحال صدری مین مضر ہی جسوقت افراط برودت جگر مین ہو دونون کاسنی مین جسے چاہین شہد یا مار العسل ملاکر استعمال کرین پس شہد اچھی طرح مقابلہ بتبرید جگر کا کریگا اگر تبرید کاسنی کا خوف ہو اور تمام افعال کاسنی پر شہد کی آمیزش معین ہوگی - کبھی یہ دونون کاسنی سوکھا کر شہد خواہ مار العسل کے ہمراہ پلائی جاتی ہین اور کبھی شہد کے ہمراہ جوش دے کر تناول کی جاتی ہین پس خوب نفع دیتی ہین اور تفتیح کرکے خلط بارد کو براہ بول خارج کردیتی ہین غذا مین جگر کو وہ غذا موافق ہے جسکا کیموس جیّد ہو شیرینی جگر کو ایسی موافق ہی کہ اوس سے جگر فربہ ہوجاتا ہی اور تقویت اور تعظیم جثہ جگر کی حلاوت سے بھی

پیدا ہوتی ہے۔ مگر بہت جلد حلاوت سے جگر مین سُدّہ پڑجاتی ہین اسلیے کہ شیرین کو بعنف دور شتی مع اوراخلاط کے جگر جذب کرتا ہے اسلیے واجب ہے کہ جس شخص کے جگر مین ورم ہو شیرینی سے پرہیز کرے اسلیے کہ شیرینی بہت جلد تحلیل مرار کیطرف ہوجاتی ہے اور سُدّہ بھی جگر مین پیدا کرتی ہے (چنانچہ شراب شیرینی کے بیان مین گذر چکا) زیادہ تر مضر وہ شیرینی ہے جو غلیظ ہو اسلیے کہ سُدّہ پیدا کرتی ہے اور تیز شیرینی (جیسے قند سیاہ) کہ بہت جلد تحلیل ہوجاتی ہے پستہ جگر کو بسبب عطریت اور قبض کے نافع ہے اور تفتیح مجاری غذا بھی کرتا ہے مگر تسخین اوسمین زیادہ ہے۔ اور فندق بھی اسی طرح جگر کو نافع ہے اسلیے کہ اوسکی حرارت شدید نہین ہے اور مفتح بھی ہے اور کیموس اوسکا جید ہے۔ جگر گرگ اور گھونگھو کا گوشت جگر انسان کو بالخاصیت نافع ہے۔

علاج سوء مزاج حار جگر کا تدبیر مین ایسے جگر کے نرمی کرنی چاہیے اور درجۂ انتہا کی تدبیر دوائی اور غذائی کرنی چاہیے۔ زیادہ ارطغاجو کہ مرطبات مائی سے پیدا ہوتا ہے اوس سے بھی جگر کو بچانا چاہیے۔ اور سُدّہ پیدا کرنے والی تدبیر سے بھی اسکی نگاہداشت کرنی لازم ہے جیسے استعمال مبردات غلیظہ کا۔ زیادہ تحذیر سے بھی اجتناب کرنا چاہیے۔ بلکہ واجب ہے کہ جو مبردات ایسے مزاج کے علاج مین استعمال کیے جائین اونمین ہمراہ تبرید کے جلا اور تفتیح ہو اور تنفیذ غذا اور قبض اسقدر کہ مقوی ہو اور زیادہ قبض نہو۔ آب جو مین یہ سب اوصاف فراہم ہین (مگر قوت قابضہ زیادہ) ہندبا بری و رشتانی اعلیٰ درجہ کی دوا ہین ان فوائد کی نظر سے اسلیے کہ مزاج اسکا مائل برودت کیطرف ہے اور افراط برودت نہین ہے اور اسمین تلخی ایسی ہے کہ تفتیح کرتی ہے بدون تسخین کے اور قبض اسمین بدرجۂ اعتدال ہے کہ باوجود قبض کے مقوی بھی ہے بلکہ اسکی منفعت تو یہانتک بڑھی ہوئی ہے کہ جگر بارد کو نافع ہوتی ہے۔ دونون قسم کی کاسنی جگر کی ادویہ مین پڑتی ہے چنانچہ ادویہ مفردہ جگر کے مقام پر ابھی ہمنے لکھا ہے اور نسخہ ہاے ادویہ جگر کتاب ادویۂ مفردہ مین بھی لکھ چکے ہین۔ کبھی اسکو اُبال کر بھی کھلاتے ہین خصوصاً ہمراہ کشنیز سبز اور کشنیز خشک کے اور سرکہ کے ساتھ بھی تناول کیجاتی ہے۔ زرشک مین نفع جگر حار کی خاصیت عظیم ہے اور تمر ہندی مین بھی۔ جسوقت طبیب اپنی حدس صائب سے (بوجہ کسی بول اور وجود نقل کے) دریافت کرے کہ جگر مین سُدّے ہین ادویۂ مذکورہ پر کرفس کا اضافہ کردے اسلیے کہ کرفس سُدّہ ہاے جگر کے ہر قسم کی تفتیح کرتی ہے (مقعر جگر کا سُدّہ ہو یا محدب جگر کا) اور نفوذ اسکا بسرعت ہوجاتا ہے اور اسیطرح حال سکنجبین کا ہے۔ منجملہ نافع ادویہ کے یہ ہے عصارۂ کاسنی و عصارۂ کاسنج اور عصارۂ عنب الثعلب مکدو اوقیہ اور عصارۂ کشنیز تر اور عصارۂ رازیانہ ہر واحد ڈیڑھ اوقیہ اور نصف درہم زعفران اسمین داخل کرکے پلائی جاے۔ روغن گل تازہ اور عمدہ اور روغن تفاح آب سرد کے ہمراہ استعمال کیا جاے کہ حرارت جگر کی تعدیل کرتا ہے مخلوط دونون کے جو کہ جگر حار کو نافع ہوتی ہین یہ دوا ہے اسفیوس یعنی اسپغول دو مثقال ہمراہ شکر طبرزد اور آب سرد کے تناول کرین۔ ایضاً عصارۂ کدو بریان اور عصارۂ ککڑی کا اور آب انار اور مادۂ گاؤزبان اور آب سیب اور آب کمثری اور بنفشہ اور عصارۂ گل سرخ تازہ کو پلائین اور اگر حمی اور حرارت مین سکون نہو اوسوقت ماءالجبن ہمراہ سکنجبین کے نفع کریگا جو ہر روز ہمراہ تین درہم ہلیلۂ زرد کے اور ایکدرہم لک مغسول اور نصف درہم تخم کرفس کے پلایا جاے اور جب دو ہفتہ اسطرح ماءالجبن کے استعمال سے گذر جائین مادۂ شتر کے دودھ کا استعمال شروع کرنا چاہیے ایکرطل سے دو رطل تک رفتہ رفتہ اور یہی دوا جو مفتحہ اور منفذہ یعنی تنفیذ کا اثر رکھتی ہین اس دودھ مین ہمراہ داخل ہونگی۔ مثلاً کسیقدر عصارۂ خافث خواہ تخم کاسنی اور تخم کشوث وغیرہ۔ اور بیشتر حاجت اضافہ کرنے تفاح اذخر کی بھی ہوتی ہے اور اکثر اوقات علاج مخدرات کی بھی اور معاجین افیونیہ اور دوا معاجین جنمین صعتر پڑتی ہے اونکی بھی حاجت ہوتی ہے۔ اور مین ایسے مخدرات کا استعمال اجتناب سے بچانا ممکن ہے ناپسند کرتا ہون۔ جو شخص جوان اور قوی ہو اوسکو بیشتر نہار اوٹھ کر فقط سرد پانی جو خوب ٹھنڈا ہو پی لینا کافی ہوتا ہے جگر حار کی تدبیر مین۔ قرص طباشیر اور قرص زرشک جو بارد اجزا سے مرکب ہو اور قرص کافور بھی نافع [illegible]

ایک قرص بھی ہو گل سپید مشک اور گل سرخ نیلوفری کندر ہر دس درہم سرخ گلاب کے پھول کی پتیاں بارہ درہم کافور ڈھائی درہم صندل سرخ لک مغسول اناوہ بین (مثلاً) سارون اور دارچینی وقرنفل وغیرہ جسطرح کہ صبر بھی انہین ادویہ مین دیا جاتا ہی ایسے لک مغسول سو سات درہم اور فوفل آٹھ درہم زعفران تین درہم ہر چوندخطائی پانچ درہم طین قبرسی اور مصطگی پرسیاوشان ہر دو صد تین درہم آب برگ مکو اور آب کاسنی مین ترکر کے قرص بنا کر ہر ایک قرص ہوزان انتقال کے ہو اور ایک ہی قرص ہمراہ آب حب القلعب کے استعمال کیا جائے۔ کبھی جگر جار کو مضادات بھی نافع ہوتے ہین۔ یہ مضاد بھی اوپر تفصیل ہو۔ خرفہ کوکوٹین اور اوسیر روغن گل سرد کیا ہوا ڈالین اور مضاد کرین۔ یا صندلین ایک اوقیہ اور فوفل اور بنفشہ خشک نصف اوقیہ گل سرخ ڈیڑھ اوقیہ زعفران نصف اوقیہ انشتین چہارم اوقیہ کافور دو درہم ان اجزا کو اوس قیروطی پر زیادہ کرین جو روغن بید سادہ سے تیار ہوئی ہو اور کسی چاری چیز مخصوصاً کدو خواہ بڑے نیمبو یا چقندر کے پتے پر لگا کر جگر پر مضاد کرین۔ کبھی مضاد عصارہ ہائے بقول بارہ سنگل عصارہ کدو اور ککڑی وغیرہ اشیا از قسم بقول بارہ سو کیا جاتا ہی جنکا بیان باب مشروبات ادویہ مین ہو کیا ہے اور انھین مضادات مین جو خواہ سقوز کا ستوڈالا جاتا ہو اور روغن گل ملا کر مضاد کیا جاتا ہی۔ اور بیشتر ادویہ مین کوئی دو امثال صندل اور فوفل اور کافور کی بھی پڑتی ہی۔ اور کچھ دوا نہین اگر ان مضادات مین از قسم عطریات لیئے خوشبودار دویہ کی داخل ہون اور آب ہائے نوا کر خوشبو مثل سیب وغیرہ کو ملائے جائین۔ اور اکثر تھوڑی سی سیوتھ بھی انمین جھڑک دیتے ہین۔ غذا جو لیے بیمار کو دیجاتی ہر جیسے آب جو اور سلاقات بقول مذکورہ اور جو ہر ادویہ مین سرد تر کاریون کا پختہ کیا ہوا اور کاسنی کا ساگ پکایا ہوا ہمراہ کشنیز ترکے اور کا ہو اور چقندر اُبالے ہوئے اور دوغ ترش اور ترش دودھ کا پانی اور گوشت حلزون کا۔ فواکہ مین آلوچہ اور بہی اور امرود اگر اسکو زیادہ بھی نہ کھائے ورنہ قبض زیادہ کریگا اور سُدے بھی پیدا کریگا ایضاً سیب اور انار مغیوش اور انگور ترش اور اسکے قبض کو ایسی شئے کے ہمراہ کھانے سے توڑ دینا چاہیے جسمین کہ مقدار قلیلین ہو اور نوت شامی اور ریباس ہمراہ کر کے اور سرکہ اور زیت جو آب انار سے بنایا گیا ہو اور انار دانہ قبل طعام کے اور بعد طعام کے۔ اور تربوز کہ زیادہ میٹھا نہو خصوصاً وہ قسم جسکا نام زنی ہی اور فلسطی اور ہندی کہ یہ اقسام ایسے بیمار کے لیے مناسب ہین۔ جو چیزین ادویہ مین سے ایسی ہے کہ اوسمین تبرید کے ساتھ قبض بھی ہی اوسکو پے در پے تناول کرنا چاہیے کہ خوف سُدہ پڑ جانے کا ہی۔ جو خربوزہ کہ نہ ہو اور شیرین کم ہو اور اسطرح وہ انگور جسکے مغز مین سختی ہو اور شیرین کم ہو اوسکے کھانے مین کچھ خوف نہین ہی اور خصوصاً وہ انگور جو کہنہ ہو اور مغیوش۔ مونگ کے پکوان اور قطیفا اور قرعیا اور اسفاناخیہ اور عدسیہ کہ اونمین ترشی ہو یا نہو ان کو بھی نافع ہین۔ بعض طبیب ایسے بیمار کو زبیب کی بھی اجازت دیتے ہین مگر وہی زبیب جو ترشی مائل ہو۔ فندق مین زیادہ تسخین نہین ہے اور سُدون کی تفتیح بھی کرتا ہی اور جید الغذا ہی پس اوسکے ہمراہ ایسی چیز ملانے کی حاجت نہین ہی جسمین کسیقدر تبرید ہو۔ گوشت کے اقسام سے ایسے مریض کو چھوٹی چھوٹی مچھلیان جو بالک کے ساگ مین پختہ ہون خواہ سرکہ مین پختہ کیجائین اور مصوصات اور قریضات جو لحمان لطیفہ سے جیسے گوشت جدا یعنے حلوان بزخواہ سبک اقسام طیور کا گوشت جو بآسانی ہضم ہو جائے جیسے کبک اور جنگلی کبوتر کا گوشت جو زیادہ فربہ نہو اور فاختہ کا گوشت۔ ایسی چڑیون کے بطون بھی انکو نافع ہین جیسے اوز یعنے مرغابی اور بچہ ہائے مرغ اور کنجشک کا گوشت مترشی پڑے یا نہ پڑے۔ جانورون اور طیور کا جگر اور طحال اور دل کا کھانا انکو مضر ہے اور جو گوشت غلیظ اور ثقیل ہین جیسے بزکوہی اور مینڈھا اور حیوانات جو بیٹھ زیادہ رکھتے ہین اور جنکا گوشت سخت ہی۔ مگر گوشت جوان گاؤ کا قریض کے طور پر پس انھین بیمارون کو نفع دیتا ہے جنکے معدے قوی ہون ایسے اٹھی سے کہ پکانے مین سخت ہو جائے خواہ بریان کرنے مین سخت ہو گیا ہو بھی انکو پرہیز کرنا چاہیے۔ زیادہ چکنائی کی چیزون سے بھی انھین احتیاط کرنی لازم ہی اسلیے کہ مستحیل بصفرا ہو جاتے ہین

شراب بھی انکو مضر ہے مگر اوسقدر کہ بسبب سادت اور خوگری کے اوسکے دینے مین لاچاری ہو یا ضعف ہضم کیجہ سوا اوسکا دینا ضرور ہو ایسے وقت اگر پلائی جاوے تو وہ بھی تھوڑی اور رقیق مائل بسپیدی ہونی چاہیے تدبیر ہر بار مزاج جگر کی ایسے لوگونکو شراب انشتین ہمراہ سکنجبین عسلی کے پینا نفع دیتا ہے۔ اور کبھی سر و جگر والے بیمار کو یہ تدبیر مفید ہوتی ہے کہ قرص انشتین تناول کرکے شب کو سوویں۔ بزور مسخنہ جو مشہور ہین زیادہ نافع ہوتے ہین اور اسیطرح دودھ مادہ شتر اعرابی کا بھی مفید ہے اور کسی قسم کا دودھ نہ دینا چاہیے مگر اوس دودھ کے ہمراہ پانچ درہم سے دس درہم تک شکر العشر بھی ملانی ضرور ہے کہ یہ آمیزش تعدیل مزاج جگر کرتی ہے اور اخلاط بارودہ جگر کو اسہال خواہ ادرار کے ذریعہ سے نکال دیتی ہے اور سدہ ہای جگر کی تفتیح کرتی ہے۔ اور اس سے زیادہ قوی یہ ہے کہ دوائے الکرکم کھا کر شب کو سویں خواہ دوا الملک یا اثانا سیا اور ذکو دوا نقسط اور زنجبیل پر دردہ کی ہوئی آب کرفس مین اور اقراص قسط اور لاک کے جو قرابادین مین مذکور ہین۔ اور نہار اوٹھکر غافث اور اسارون دو دو درہم تناول کرکے اوسکے بعد تمر ہندی لیکر شراب پی لے۔ منجملہ مطبوخات کے مطبوخ قسط اور انشتین جو قرابادین مین لکھا ہے روغن بادام شیرین کے ساتھ پلانا چاہیے مقدار روغن کی دو درہم ہو اور روغن بستہ دو درہم اور اس سے زیادہ اقوی یہ ہے کہ روغن نارون خواہ روغن بادام تلخ اور روغن بید انجیر کے ساتھ تناول کرے ایضاً یہ مطبوخ بھی ہے تخم رازیانہ تخم کرفس انیسون مصطگی ہر واحد دو درہم پوست بیخ کرفس پوست بیخ رازیانہ دس دس درہم خشیش غافث اور انشتین طرسوسی پانچ پانچ درہم ہر واحد یا پنجدرہم لاک و قصب الذریرہ اور قسط شیرین اور ریوند ہر واحد تین تین درہم فقاح اذخر چار چار درہم چار رطل یعنے ۱۲ بارہ پانی مین جوش دین اسقدر کہ نصف رہ جاوے اور ہر روز چار اوقیہ تناول کرین ڈیڑھ درہم روغن بستہ اور دو درہم روغن بادام تلخ ملاکر کبھی ادویہ مذکورہ کا ضماد جگر پر لگانا بھی نافع ہوتا ہے ضماد ہای حارہ جیسے مرہم اصطخیقون اور ضماد قیلفر بوس حکیم خواہ ضماد اکلیل الملک ورد وہ ضماد جو قسط اور مرار سنبل اذخر دین رومی اور وج ترکی اور حلبہ وغیرہ سے بنائی جاتین۔ یہ ضماد بھی اسی مرض کے واسطے عمدہ ہے اشنہ انبربارس مصطگی اکلیل الملک سنبل بیخ سوسن آسمانگونی اور سوکھے پھول گلاب سب اجزا ہموزن روغن مصطگی مین اسقدر ریکالے جاوین کہ مرہم ہو جاوین اور نیلگرم صبح و شام ضماد کیا جاوے۔ ایضاً یہ ضماد بھی جید ہے فقاح اذخر حب لبان مصطگی قرد مانا مکدر خی صبر حب انشتین اور شکوفہ اوسکا مکدر چھ درخمی سنبل الطیب سلیخہ مکدر چھ درخمی ابرسا برگ مرزنجوش مکدر آٹھ درخمی اشق ۲۴ درخمی مسنع البطم کندر مکدر بارہ درخمی موم ڈیڑھ رطل روغن خا بقدر حاجت ایضاً مما ایک وقیہ حب بلسان مقل قرد مانا ضماد کندر زعفران ہر واحد ڈیڑھ اوقیہ سنبل شامی دو اوقیہ مسنع البطم چھ اوقیہ کندر اور مقل کو کسی شراب مین پہلے گھولین اور پھر زعفران کو بھی وسی مین خوب تحلول کرین اور مسنع البطم کو روغن نارون مین بھگو دین اور باقی ادویہ کو خشک پیسین اور روغن نارون اور شراب مذکور سے ملاوین اور تھوڑا سا موم اوسپر ڈالین اور بطور ضماد کے استعمال کرین۔ یا اینکہ بھی اور آرد جو اور صمغ عربی اور مغز ساق کا کو اور روغن گل اور انشتین اور حنا اور سنبل زعفران اسارون ابرسا قرنفل اشق مصطگی علک الانباط اور ان اجزا مین سے گرم اور سرد کی مقدار بقدر حاجت کے کم و بیش کرنی چاہیے۔ غذا ایسے بیمار کی لباب خبز عمدہ ہے جو کسی شربت مین بھگو کر استعمال کرین خواہ اینکہ خندیقون جو قسم شراب کی ہے اوسمین۔ اور گوشت کے اقسام سے ایسے جو بک ہین جیسے گوشت کبشک کا خواہ اینکہ گوشت کبک یعنے تیتر کا گوشت یا گوشت دراج یعنے تیہو کا یا گوشت حجل یعنے کبک کا اور گوشت جمال کا اور بطون اذن یعنے مرغابی کا خصوصاً یہ سب گوشت بھنے ہوے اور اگر قلیہ طیار کیا جاوے تو اوسمین مصالح خوشبو ڈالین۔ اور کرنب مطبوخ جو تین مرتبہ پانی مین بدل بدلکر پکایا جاوے اور پھر اوسمین خوشبو مصالح گرم بھی داخل ہون اور دار چینی اور فلفل اور زیرہ وغیرہ بھی شریک ہو اور سماب اور سپیر

حصہ دوم

تراش کر ڈالی جائے۔ اخشا جو پینے کو واسطے بیمار ہون مثل جلاب اور لبوب حارہ کی بنائی جائین۔ کبھی ایسے بیمار کی غذا مین کاسنی اور خصوصاً جو قسم کاسنی کی زیادہ تلخ ہے وہ بھی پڑتی ہے۔ بعض اطبا نے کہا ہو کہ باجرہ جو خوب بگلا کر پکایا گیا ہو وہ بھی ایسے مریض کو زیادہ نافع ہوتا ہو۔ اور میری رائے مین تجویز ہذا ٹھیک نہین ہو۔ تنقل کی چیزین فواکہ مین سے جیسے شاہ بلوط اور زبیب کے دانہ بڑے بڑے اور پستہ خاص کر ایسے لوگون کو واسطے ہو اور بعض طبیب یہ بھی کہتے ہین کہ پستہ اور بادام دونون سے پرہیز کرنا چاہیے کہ معدہ پر گرانی پیدا کرینگے مگر پستہ کے نسبت اس قول کیطرف التفات نکرنا چاہیے (اسلیے کہ مقوی معدہ ہو) گوشت حازون یعنے گھونگھی کا گوشت بھی خصوصاً اگر خوشبودار چیزون سے تہزیر کیا جائے بہت مفید ہو۔ دودھ اور مچھلی اور فواکہ ترا اور گوشت ہاے غلیظ سے ایسے شخص کو بچانا چاہیے تدبیر مزاج یابس جگر کی مرطبات مشہورہ جواز قسم غذا کے ہون اور بقولات مرطبہ اور طلاہاے مرطبہ اور ضمادات اسی طرح کے اور اشربہ بھی جو ترطیب پیدا کرین اور حرارت بردت مین مائل باعتدال ہون بقدر حاجت پس انہین اشیا سے ایسے مزاج کی تدبیر کرنی چاہیے اور پھر اسکے ساتھ یہ بھی لحاظ ہے کہ ترطیب باافراط نہونے پائے کہ منجر بسوء القنیہ ہو جائے اور ترہل اور استسقا بھی پیدا کرے۔

تدبیر مزاج رطب جگر کی ریاضت اور کمی غذا اور تناول ایسی چیز کا جسمین تلطیف اور نشف ہو اسکا علاج ہو خصوصاً وہ چیزین کہ جسمین ہمراہ نشف کے تخفیف بھی ہو اور پانی کم ہو اور دودھ کے جملہ اقسام کو ترک کرنا مگر زیادہ تخفیف بھی پیدا نکرنی چاہیے ورنہ ذبول پیدا ہوگا تدبیر مزاج گرم خشک کی ایسا آدمی غذاہاے بارد رطب اور سرد تر قبول کھایا کرے خصوصاً کاسنی کو اور جس چیز مین قبض شدید اور نشف کی قوت ہو اوس سے پرہیز کرے۔ زیادہ مفید ایسے ہی مریض کو شیر مادہ خر کا ہے کہ ضعیف اور ناتوان بقدر سات اسا تیر کے پی سکتا ہے قند ملا کر اور قوی تو انا دس استار تک استعمال کر سکتا ہو۔ جانور اور زیرہ اور گرم مصالح اور زائد مقدار پستہ سے بھی پرہیز کرے مگر تھوڑی مقدار پستہ کھانے مین ضرر نہین ہو بلکہ شاید بنظر مناسبت مزاج کے فائدہ بھی ہو۔ مراہم اور اضمدۂ بارد رطب کا بھی استعمال کرے اور باینہمہ اس امر کا ضرور خیال رہے کہ زیادہ ترطیب نہونے پائے کہ ارخا نک نوبت بہ بیخے اور گوشت ہاے غلیظ سے بھی پرہیز کرے اور اعضاء غلیظہ حیوانات کے کھانے سے بھی۔ ایسے حیوانات کے اعضا جنکا گوشت عمدہ ہو پس جگر اور تلی ایسے جانورون کی غلیظ ہے اوسکو ترک کردے تدبیر مزاج حار رطب کی اون ہر دو ات کا استعمال کرے جنمین قبض ہو اور نشف بھی ہو غذا کے اقسام سے ہون خواہ دواہون اور اگر ایسے وقت مواد کا موجود ہونا معلوم ہو اوسوقت اون اشیا کا استعمال کرے جو ان مواد کے تلطیف کرین اگرچہ اونمین نشف کی قوت نہو جیسے مارالجبن اور شکر طبرزد یا اینکہ عصارۂ درخت مکوے سبز خواہ آب سبز کا کچ بقدر بیس درہم کے چالیس درہم تک ہمراہ دو مثقال صبر کے قوی آدمی کے واسطے اور اسسے کم ضعیف کے واسطے۔ یا نصف مثقال ابارج ہمراہ ایک استار انفاس کے جو ایک سکرجہ آب برگ مکو خواہ آب برگ کاسنی مین ترکیا گیا ہو خواہ تنہا التماس آب کاسنی اور آب رازیانہ یا آب مکو مین تدبیر مزاج بارد یابس کی ضماد ہاے گرم اور جرب اور نرم از قسم مراہم وغیرہ کے مستعمل ہونگے اور معاجین حارہ جیسے دواالملک اور دواء کرکم اور معجون قباد ملک در امرو سیا اور اثاناسیا اور فوتی اور معجون فنداو یقون سے چنے کے برابر یا تلا کے مقدار سے ہر ایک ان ادویہ کا ہمراہ ماء الاصول کے جسمین روغنہاے رطب داخل ہون۔ اور شراب رقیق اور قوی کا استعمال کرنا چاہیے۔ اگر قبض طبیعت ہو اس سب کا استعمال کیا جائے سکنجبین اشنہ جاو شیر ہموزن اور تخم کرفس اور انیسون ہر واحد برابر مگر ہر ایک کا وزن مساوی تین ربع ہر ادویہ بسابقہ کے ہو یعنے مثلاً اگر سکنجبین ۴ ماشہ ہو تو کرفس ۳ ماشہ

اور اسیطرح انمیسون بھی اور ان سب اجزا سے گولیان طیار کرین خواہ فقط سکبنج کو مع کسی ایک دوا اور دیئے حب مذکور سے لیکر گولی طیار کرین اور وزن ایک یا دو دوا کا ایک ادویۂ مذکورۂ بالا سے مثل وزن مجموع کے ہو (مراد یہ ہے کہ جسقدر مجموع اجزاے حب مذکورہ کا وزن ہوتا اگر اون ادویہ مین سے فقط ایک دوا خواہ دو پر اقتصار کرین اب بھی وزن فقط اسی دوا یا دوا کا خواہ دو دوا اون کا برابر ہو سقدر وزن کے ہو جو پانچون ادویہ کا وزن ہوتا) اور قدر شربت ضعیف کی واسطے ایک مثقال اور قوی کیواسطے دو مثقال ہے مترجم دوسرا احتمال اس فقرہ کے ترجمہ کا اگرچہ بعید ہے یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ وزن ایک حب کا خواہ دو حب کا مساوی وزن مجموع حبوب کے ہو اور مراد یہ ہے کہ اوس نسخہ کے پانچون اجزا کا وزن اسی حساب سے تجویز کیا جائے کہ شربت واحد ہو سکے بحسب طاقت اور محل مریض کے اور اگر اس نسخہ سے فقط ایک خواہ دو دوا اون پر اقتصار کرین اوسوقت بھی مقدار شربت واحد پر وزن لیا جائے اور چونکہ اس نسخہ کے وزن اجزا کا حساب پیچیدہ طور پر شیخ نے لکھا ہے گو نسخہ ایسا عمدہ نہو مگر ہمکو تعیین وزن اجزا حساب صحیح سے بغرض تفہیم طالب علم کے ضرور ہے جب یہ امر معلوم ہوا کہ مقدار شربت اس گولی کی واسطے ضعیف کے ۴ ماشہ ہے اور قوی کی واسطے ۹ ماشہ ہے تو بقاعدہ خطا ہم پہلے فرض کرتے ہین کہ اگر سکبنج اور اشق اور جاوشیر ہر واحد چار چار ماشہ ہوتا تو پھر تخم کرفس اور انمیسون ہر واحد تین تین ماشہ ہونا چاہیے پھر چونکہ تین ادویہ اگر چار چار ماشہ لیجائین تو مجموعہ اوسکا بارہ ماشہ اور دو ادویہ تین تین ماشہ کا وزن مجموع ۱۲ ماشہ پس فرضی مجموع سے کل کا وزن اٹھارہ ماشہ ہوا جو برابر چار مثقال کے ہوا اب اگر ہم واسطے ضعیف کے اس گولی کو طیار کرین تو سکبنج اور اشق اور جاوشیر کو ایک ایک ماشہ اور تخم کرفس اور انمیسون کو چھ چھ رتی لین اب پانچون ادویہ کا وزن ساڑھے چار ماشہ یعنے ایک مثقال کا ہو جائیگا اور قوی کیواسطے ہر ایک دوا کا وزن دوچند کرنے سے نو ماشہ یعنے دو مثقال ہوگا اور اگر فقط سکبنج خواہ اوسکے ہمراہ کوئی اور دوا لیجائے تو اسی حساب سے وہ بھی سمجھنا چاہیے متن اس نسخہ کے استعمال کرتے وقت خواہ اور دوا کے استعمال مین اس امر کا لحاظ بہضرور ہے کہ زیادہ استعمال دوائے مرغی کا نہونے پائے تدبیر بار در طب جگر کی جن دواؤن مین اور غذاؤن مین قبض اور حرارت اور تلطیف اور تنشف کی قوت ہو اونکا استعمال کرنا چاہیے اور اگر کوئی مادہ بار در طب ہو اوسکا استفراغ کیا جائیگا مالاصول قوی سے خواہ کالکانج سے یا یارج اور کاغانیس سے مگر استفراغ بہ نرمی اور بہ لطف کرنا چاہیے اور تدبیر بطیخ اور تسخین جگر کی بھی کیجائے گی اور گوشت ہاے سبک ہمراہ مصالح خوشبو کے اوسکی غذا مین تجویز کرنے چاہین اور شراب قوی رقیق بمقدار قلیل پلائی جائے اور معاجین کبار جیسا موقع اور مناسب بحال مریض ہو وہ بھی کھلائے جائینگے اور اضمدۂ ملائمہ کا استعمال خارج بدن پر کرنا چاہیے جگر کا چھوٹا ہو جانا بعض آدمیون کا جگر چھوٹا ہو جاتا ہے اور بیشتر کو جگر مثل گردہ کے ہو جاتا ہے جگر کے چھوٹے ہونے کے تابع یہ قباحت ہوتی ہے کہ ایسا آدمی جسوقت اپنی حاجت اور خواہش کے مقدار پر غذا کھاتا ہے جگر مین اوسکی گنجایش نہین ہوتی اور معدہ سے اتنی مقدار غذا کی جگر مین پہونچتی ہے جس سے تنگی اور ضیق پیدا ہوتی ہے اسیوجہ سے جگر مین سُدّہ اور طرح طرح کے آلام درد گرانی اور تمدد پیدا کرنیوالے عارض ہوتے ہین اور قوت جگر مین دہن اور سستی افعال مین عارض ہوتی ہے اسلیے کہ اوسکی قوت فاعلہ تحت مین قوت منفعلہ کے دبی ہوئی اور تنگی مین رہتی ہے اور اسطرح جو مقدار کیلوس کی اوس مین پہونچتی ہے اوسکے ثقل سے بھی جگر کی قوت فاعلہ دب جاکر سستی افعال پیدا کرتی ہے لہذا ایسے لوگونکے حالات ہضم جگری اور جذب اور امساک اور تمیز اور دفع جملہ امور مین اختلال عارض ہوتا ہے اور اکثر جگر کے چھوٹے ہونے سے ذرب اور اسہال کثیر عارض ہوتا ہے اسلیے کہ اکثر مقدار کیلوس کی اوسکا مادہ صاف سُدّہ جگر مین مین عارض نہین ہو سکتا ہے علامت کبھی صغر جگر پر سُدّہ اور ریاح کثیرہ کے پیدا ہونے سے دلالت ہوتی ہے اور جو غذا بمقدار معتدل کھائی جاے وہ بھی گرانی پیدا کرتی ہے اور تمام بدن ضعیف ہو جاتا ہے اس لیے

کہ بدن کو غذا کی کثیر کی حاجت ہی اور نہین ملتی اور یہ ضعف ہمیشہ یعنی ہر وقت رہتا ہی اور اکثر حدوث اورام اور سدّہ کا ہوا کرتا ہی۔ زیادہ تاکید شناخت صغر جگر پر اوگلیو نکر چھوٹے ہونے سے ہوتی ہی کہ اصل خلقت مین چھوٹی ہون۔ ایک آدمی ایسا تھا کہ کتنی ہی غذا کیون نہ کھا جائے اوسکے بدن کو حصہ اوس غذا سے اتنا نہین ملتا تھا کہ فربہی اور توانائی آجائے اور نہ کوئی شی معتد بہ از قسم فربہی ورونق وغیرہ کی اوسکے بدن پر تناول غذا سے متناول سے آتی تھی لہذا جالینوس کی سمجھ مین یہ آیا کہ اس شخص کا جگر چھوٹا اور مجاری جگر مین تنگی ہی پس یہی تدبیر اوسکی جالینوس نے کی اور مفید ہوئی۔ علاج ایسے لوگونکی تدبیر یہی ہی کہ غذاے قلیل الحجم کو اختیار کرین جسمین قوت تغذیہ کی زیادہ ہو اور نفوذ اوس غذا کا بسرعت ہوجایا کرے اور چند مرتبہ غذا کو متفرق کرکے کھایا کرین پیچین ٹھہر ٹھہر کر اور ادویہ مدرّہ اور مسہلہ کا استعمال کرتے رہین جن سے جگر کا تنقیہ و ترطیف اور تفتیح سدّہ ہا ہو جگر کی ہوجایا کرے۔ دوسرا مقالہ ضعف جگر اور سدّہ ہاے جگر اور اوجاع یعنے دردہاے جگر کے بیانمین اور نفخہ جگر کا بیان بھی اس مقالہ مین ہوگا

ضعف جگر کا بیان جالینوس نے کہا ہی کہ مکبود وہی آدمی ہی جسکے جگر مین ضعف ہو اور کوئی اور خرابی از قسم ورم یا دمیلہ وغیرہ کے اوسمین ظاہر نہو۔ مگر ضعف جگر در اصل اوسکے تابع امراض جگر ضرور ہوتے ہین ضعف جگر یا تو بسبب سوء مزاج مفرد یا مادہ کی ہو یا سوء مزاج مادی ہو اور یہ مادہ یا تو خود جگر سے شروع ہوکر اوسی مین پھیل گیا ہو خواہ اور ایسے اعضا سے وہ مادہ پھیل کر جگر مین آیا ہو جنمین اور جگر مین مجاورت اور قربت ہے جیسے مرارہ جسوقت صفرا کو جذب نہین کرتا ہی مادۂ صفراوی جگر تک پہنچ جاتا ہی یا بحال اگر جذب سودا نکرے۔ اور کلیہ یہ ہے کہ گرہ اور شانہ جسوقت جذب مایئت کیلوس کی نکرین یا رحم جسوقت زیادہ رطوبت اوس سے جاری ہو کہ جگر مین برودت آجائیگی یا اینکہ حیض بند ہوجایا اوسوقت خون جگر کا فاسد ہوجائیگا یا معدہ جسوقت جگر کیطرف کیلوس جیّد الہضم روانہ نکرے بلکہ ضعیف الہضم خواہ فاسد الہضم کیلوس معدہ سے جگر مین پہونچے۔ خواہ امعاین جب کسی قسم کا الم اور گزند پہونچتا ہی خواہ اونہین امعاین کوئی خلط بالزوجت بکثرت ہوتی ہی اور اس سبب سے امعا اور مرارہ کے بیچ مین سدّہ پڑجاتا ہی لہذا خلط مراری جگر سے جدا ہوکر مرارہ مین نہین پہونچتی اور اوسی جگر مین بھری رہتی ہی پس جو تمیز خون کی مرارہ سے ہونی چاہیے جگر نہین کرتا اور یہ خرابی اکثر قولنج مین پیدا ہوتی ہی (یا اس خرابی سے اکثر قولنج پیدا ہوتا ہی) یا بسبب شرکت اعضاے صدر کے جگر مین ضعف اور سوء مزاج پیدا ہو یا جمیع بدن کی مشارکت سے سوء مزاج اور ضعف جگر پیدا ہو جیسے حمیات مین ایسا ہی ہوتا ہی۔ کبھی ضعف جگر فقط سوء مزاج سے نہین پیدا ہوتا ہی بلکہ کسی ورم دموی خواہ ورم حمرہ یا صلابت اور سرطان اور تراہل یا قرحہ یا شق ہوجانا یا کسی عفونت کے جگر مین عارض ہونے سے ضعف جگر پیدا ہوتا ہی۔ جو ضعف جگر کلی ہے یعنی تمام جگر کے اجزا مین ضعف ہو اوس سے جمیع قوتہاے جگر ضعیف ہوجاتی ہین۔ اور اکثر ضعف جگر کلی نہین ہوتا بلکہ بنظر کسی قوت کے چارون قوتون سے جگر کے ضعف عارض ہوتا ہی اور اکثر یہ ہے کہ قوت جاذبہ اور ہاضمہ جگر مین بسبب برودت اور رطوبت کے ضعف پیدا ہوتا ہی اور قوت ماسکہ مین رطوبت سے اور قوت دافعہ مین بسبب یبوست کے ضعف پیدا ہوتا ہے **علامات** رنگ بدن کا اون چیزون مین سے ہی جن سے دلالت اکثر اوقات حال جگر پر ہوتی ہی اسلیے کہ مکبود کا رنگ اکثر زرد سپیدی مائل ہوتا ہی اور بعض اوقات سبزی مائل اور تیرگی مائل بھی ہوا کرتا ہی جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کیا دلائل امزجہ کے مقامات مین۔ جسشخص کا رنگ بدن نہایت درجہ صحت پر ہو اوسکے جگر مین کوئی بیماری نہوگی۔ طبیب تجربہ کار مکبود اور ممعود یعنے مبتلاے ضعف معدہ کے فقط رنگ بدن کے ذریعہ سے ہر ایک کی شناخت کرلیتا ہی اور اس استدلال کے ہمراہ کسی اور دلیل کی اوسکو حاجت نہین ہوتی۔ جو رنگ خاص مکبود کے بدن کا ہی اوسکا کوئی خاص نام ایسا نہین ہے جو مکبود کے مرض سے خصوصیت اور مناسبت رکھتا ہو۔ براز اور بول جو شبیہ آب گوشت کے ہون اکثر اوقات اس امر پر دلالت کرتے ہین

کہ جگر کو تولید خون پر تصرف قوی نہین ہی پس مادہ خون کو کیلوس سے اور خالص اور صاف جوہر خون کو مائیت سے جدا نہین کر سکتا ہی اور یہ خرابی اکثر اوقات دلیل ضعف جگر پر ہوتی ہے اور یہ اختلاف غسالی یعنے دستونکا غسالی ہونا آخر کار ایک قسم کیطرف منتقل ہوجاتا ہی پس حار مزاج مین صدیدی ہوکر پھر مثل دردی شراب کے اور مثل خون سوختہ کے ہوجاتا ہی اور اس کیفیت سے پہلے اسہال صفراے خالص کا ہوتا ہی۔ اور سرد مزاج مین مثل خون متعفن کے ہوتا ہی اور دونون اقسام جو ابھی مذکور ہوئے ہین انمین اشیاء مختلف الکیفیت اور مختلف القوام ہمراہ براز کے برآمد ہوتی ہین خصوصًا سرد مزاج والے کی براز مین اور یہ حال ہوجاتا ہی جیسا کہ ضعف ہضم معدہ کی وقت حال مریض کا ہوتا ہی۔ اکثر جس شخص کے جگر مین ضعف ہی اوسکے ہر وقت اور خصوصًا بروقت نفوذ غذا کے ایک درد ایسا ہوتا ہی جو ضلع قصیری یعنی چھوٹی پسلی تک ممتد اور پھیلتا ہوا معلوم نہین ہوتا ہی۔ مزاجہای مکبود کی شناخت اونمین قواعد سے کرنی چاہیے جو سور مزاجات جگر کے مقام مین مذکور ہوچکے اور علاوہ اون علامات کے حار مزاج کبد اخلاط کو مشتعل یعنے گرم کردیتا ہی اور بارد مزاج اخلاط کو غلیظ اور بطی الحرکت کردیتا ہی اور یابس مزاج اخلاط کو غلیظ اور قلیل اور مرطوب مزاج اخلاط کو رقیق کردیتا ہی۔ جو ضعف جگر فقط بسبب مراکے ہوتا ہی اوسپر بول یرقانی دلالت کرتا ہی اور کبھی اوسکے ہمراہ براز سپید بھی ہوتا ہی اگر مرارہ خواہ امعا مین سدہ پڑگیا ہو۔ مشارکت طحال سے جو ضعف جگر عارض ہوتا ہی اوسپر استدلال امراض طحال سے کیا جاتا ہی اور اسطرح کہ رنگ پر سواد غالب ہوگا۔ اور معدہ کی شرکت سے ضعف جگر پر استدلال دلائل آفات معدہ اور سور ہضم سے کیا جاتا ہی۔ امعا کی شرکت سے جو ضعف جگر ہو اوسپر استدلال بذریعہ مغص اور مڑوڑ کے اور نیز بذریعہ قراقر اور قولنج اور مشابہ انمین امور سے کیا جاتا ہی۔ گردہ اور مثانہ کی شرکت سے جو ضعف جگر عارض ہو اوسپر استدلال تغیر احوال بول سے کیا جاتا ہی جو خلاف بول طبعی کے ہوتا ہو اور اسطرح کہ سحنہ مائل سور قنیہ استقا کیطرف ہوگا۔ جو ضعف جگر بسبب اعضاے صدر کے ہوتا ہی اوسپر سوء تنفس اور سوء کھانسی دلیل ہوتی ہی اور بیشتر ایسا مریض معالیق مین ایک گونہ ثقل اور تمدد بھی معلوم کرتا ہے۔ علامات اورام جگر اور صلابت اور قرحہ اور شق وغیرہ کے جسکی جہت سے ضعف جگر عارض ہوتا ہے اونکو اپنے اپنے خاص مقام پر بیان کرینگے اوس مقام خاص کو ملاحظہ کرنا چاہیے۔ دلائل ضعف قوت ہاضمہ کے یہ ہین کہ جو غذا جگر سے تمام اعضاے بدن کو نہونچتی ہے غیر منہضم یا قلیل الہضم ہوتی ہی اور مستحیل کسی کیفیت ردی اور خراب کیطرف ہوتی ہی اور اکثر بروقت ضعف قوت ہاضمہ جگر کے آنکھونکی پپوٹون مین تہیج اور چہرہ پر بھربھری پیدا ہوتی ہی اور فصد کرنے سے جو خون برآمد ہوتا ہی اوسمین مائیت زیادہ معلوم ہوتی ہی اور ملغمیت سی نظر آتی ہی ہان اگر یہ ضعف ہاضمہ بسبب مادہ کے نہو کہ اوسوقت زمانہ مناسب ہضم تک جگر قادر ٹھہرانے پر غذا کے نہوگا۔ بدترین اقسام ضعف ہضم جگر یہ ہین پہلی یہ کہ بالکل ہضم نہوتا ہو دوسری قسم یہ کہ کسیقدر ہضم ہوتا ہو اوسکے بعد تیسری قسم یہ ہے کہ ہضم ردی اور خراب ہوتا ہو۔ بعض اطبا نے کہا ہے کہ پہلے دو صورتون کے تابع اسہال مختلف اجزائے براز کا ہوتا ہی اور تیسری کے تابع اسہال خون غلیظ کا ہوتا ہی۔ اور یہ کلام ایسا ہی جسکی کوئی دلیل پیدا نہین ہوتی کہ معمل اوسکا دریافت کیا جائے۔ غسالی اسہال ضعف ہضم پر مع کسیقدر ہضم قلیل کی دلیل ہوتا ہی اور سپید خالص براز کا ہونا دلالت کرتا ہی کہ قوت جاذبہ زیادہ تر ضعیف ہے اور ہاضمہ یقینًا ہضم نہین کرسکتی ہے خصوصًا اگر یہ بات ہو کہ ادھر غذا جگر مین داخل ہوئی اور فورًا نکل آئی۔ اور اگر اشیاء مختلفہ ہمراہ براز کے برآمد ہون فساد ہضم پر دلیل ہوگا۔ بول بھی ایسے دلائل مین داخل ہے کہ اوسکی دلالت ضعف ہاضمہ پر زیادہ ہے اور براز کی دلالت احوال جاذبہ پر ہے۔ دلائل ضعف جاذبہ کے یہ ہین کہ براز مین کثرت اور نرمی اور سپیدی ہو اور اگر ہمراہ براز کے ان اوصاف کی بول بھی رنگین ہو اوسوقت کثرت براز سے دلالت اسپر ہوگی کہ آفت فقط جاذبہ مین ہے اور خصوصًا اگر معدہ مین

کوئی آفت نہو۔ بدن کا لاغر ہونا ضعف قوت جاذبہ پر بتاکید دلالت کرتا ہی۔ ماسکہ جگر کے ضعف پر دلائل وہی ہین جو ماضمہ کے ضعف پر مذکور ہوے اسلیے کہ زمانہ رکنی غذا کا قصیر ہوتا ہے اور وہ کمی زمانہ امساک کی اس حیثیت کی ہوتی ہی کہ ایسے تھوڑے زمانہ قیام کی وجہ غذا سے غیر محمود اور نا پسندیدہ نضج خواہ غیر منہضم یا قلیل الہضم اعضا کیطرف جاتی ہی مگر یہ آفات نضج غذا کی زیادہ تر ضعیف ماضمہ پر اور کبھی ماسکہ پر دلیل ہوتی ہین اور خاص ماسکہ کے ضعف کی یہ علامت ہی کہ جو ثقل بروقت ورود غذا کے جگر مین تھوڑا سا محسوس ہوتا تھا اور بوجھ سا معلوم ہوتا تھا بہت جلد اوسکا زوال اگر ہوجاے تو ماسکہ مین ضعف ہوگا۔ دافعہ کے ضعف کی علامت یہ ہی کہ ہر سہ فضول یعنے صفرا اور سودا اور مائیت کی تمیز جگر مین کم ہو اور بول مین بھی کمی ہو اور کبھی بول کے ہمراہ رنگ مین بھی کمی ہو اور براز کی رنگت مین بھی کمی ہو اور حاجت براز کی بھی کمتر ہوتی ہو اور سودا بطرف طحال کے دفع نہوتا ہو بھوک بھی اسیوجہ سے کم ہو۔ اور رنگ بدن مین تر ہل ہمراہ زردی اور سیاہی کے آمیختہ ہو اور اکثر ضعف دافعہ منجر باستسقا ہوتا ہو اور کبھی قولنج بلغمی کیطرف بھی اسکا انجام ہوتا ہے **علاج ضعف جگر کا** پہلے سبب ضعف جگر کا دریافت کرنا چاہیے کہ آیا سوء مزاج ہی یا کوئی مرض آلی یعنے مرکب مرض ہی خواہ کوئی اور سبب ہے ان سب کی شناخت اوپر مین علامات مین کرنی چاہیے جو مذکور ہوچکی ہین بعد شناخت سب کے پھر علاج کیطرف توجہ کرنی چاہیے جو ہر ایک قسم کے مناسب ہے۔ اکثر ضعف جگر کا بسبب برودت کے ہوتا ہی خواہ رطوبت سے اور یبوست سے خواہ ایسے مواد سے جو محتبس ہون۔ اور اسیوجہ سے اکثر علاج اس مرض کا تسخین لطیف سے مع تفتیح کے کیا جاتا ہی اور انضاج اور تسمین عایت ہوتی ہی اور تلیین بھی کیجاتی ہے اور یہ تسخین وغیرہ کی ادویہ انکے ہمراہ ادویہ قابضہ مقویہ بھی شریک ہوتی ہین اور ایسے دوا جو مانع عفونت ہو اور اکثر منع عفونت ایسی ادویہ عطریہ سے کیا جاتا ہی جنمین تفتیح اور انضاج اور بھی قبض ہو جیسے زعفران۔ اور کبھی تلخ چیزین جنمین تھوڑا قبض بھی ہو کہ ایسی دوائین بوجہ ترشی کے نفخ بھی پیدا کرتی ہین اور تقطیع بھی بوجہ حلاوت کے حلا اور تفتیح کرتی ہین جیسے حب الرمان بعد از آن جانب حرارت اور برودت کے رعایت کیجاتی ہی جیسا مزاج مریض کا مقتضی ہو پھر اون ادویہ کے ساتھ مسخنات خواہ مبردات داخل کیے جاتی ہین۔ ازین قبیل زبیب بھی ہے جو خشنہ یمیت طرب طرح چبایا جاے۔ اگر کوئی امر داعی تحلیل اورام وغیرہ کے ایسا ہو کہ محلل دوا دینے کی نوبت پہونچے اوسکے ہمراہ قابض دوا بھی ضرور شریک کر دیجاے اور وہ امر داعی ورم ہو یا سدہ یا اسکے سوا کوئی اور شی لیکن اگر طبیعت مریض کی بستہ ہو یعنے قبض خود بخود موجود اور زیادہ ہو اوسوقت دوا ے قابض کے ملانے کی ضرورت نہین ہی بخیر بحمد اللہ اس دوا جگر کے ہمکو حاجت فصد کھلوانے کی ہوتی ہی (جو باسلیق اور حبل الذراع دست راست کی مقرر ہوئی ہی) اور اسہال کی بھی حاجت ہوتی ہے جسکی مقدار قوت کی تجویز بحسب مادہ کیجاتی ہے اگر مادہ بارد اور بالزوجت ہو تو مثل غاریقون کے مناسب ہے اور اگر رقیق الاقوام اور بارد حار ہو اور سدے بھی ہون اوسوقت عصارۂ غافث اور افسنتین کہ اونمین ایسی چیزین ملائی جائین جو معین قوت اسہال ہون (جیسے ہلیلجات) بخیر اسہال اور ذرب عارض ہوجاتا ہے پھر طبیب کو بہت جلد ادویہ قابض کے دینے کی حاجت ہوتی ہی اور اس دوا سے ضرر عظیم پیدا ہوتا ہے بلکہ ایسے وقت ادویہ مفتحہ اور مقویہ جنمین قبض معتدل ہو تجویز کرنی چاہئین اور تفتیح صالح پر شامل ہون خصوصاً ادویہ عطریہ اور علی الخصوص جب اونکو شراب ریحانی قابض مین پختہ کیا ہو۔ منجملہ ادویہ مشترکہ اقسام ضعف جگر کے کہ جو بالخاصیت اپنا فعل کرتی ہے جگر گرگ ہی جو خشک کرکے پیسا جاے اور بقدر ایک ملعقہ یعنے چمچہ کے تناول کیا جاے کسی شربت کے ہمراہ۔ جب جگر کا علاج بقدر واجب کر لیا جاے پھر اوسوقت شیر ماہ شتر پلانے کی تجویز کرنی چاہیے۔ منجملہ ادویہ جیدہ کے واسطے ضعف جگر کے یہ دوا ہی کہ بغول یوندجینی کمد تین درہم عصارۂ غافث تخم راز یانہ تخم بتھوہ مکد یا پنجدرہم افسنتین رومی چھ درہم تخم کاسنی

وزن درہم تخم کشوث ۸ درہم تخم کرفس چار درہم اسکا قرص بنائین خواہ سفوف کرکے استعمال کرین منجملہ ادویۂ لیسیرہ کے جو ادویہ پر بنظر نفع مقدم ہی ذیل وا
زبیب خستہ برآورد ۲ پھیس مثقال زعفران ایک مثقال اور بعض نسخون مین نصف مثقال قصب الذریرہ ۲ مثقال مقل الیہود ۲ مثقال دارچینی ایک
مثقال سلیخہ نصف مثقال سنبل تین مثقال اذخر ۲ مثقال ملک البطم چار مثقال دارشیشعان ۲ مثقال شہد سوطہ مثقال شراب بقدر
کفایت۔ اور اکثر اس دوا مین افیون اور بزر البنج بھی داخل کرتے ہین۔ جالینوس نے خیال کیا ہی کہ یہ دوا مرکب ایسی ادویہ سے ہی جو اپنے خواص
سے جگر کو نافع ہین بعض اجزا اسکے ایسے ہین جنہین قبض معتدل ہمراہ انضاج کے ہی اور بعض ایسے ہین جو تجفیف اور تنقیہ صدید روی کا کرتے ہین اور
بعض ایسے اجزا ہین جو اصلاح مزاج ردی جگر کا کرتے ہین اور بعض ایسے ادویہ ہین جو عفونت جگر کی مضاد اور مخالف ہین اور اکثر یہ ادویہ فاویہ عطریہ
جیسے دارچینی اور سلیخہ کہ یہ دونون دوائین قوی تر جمیع ادویہ عطریہ سے مثل سنبل وغیرہ کے ہین اسلیے کہ یہ دونون یعنے دارچینی اور سلیخہ مضاد عفونت
جگر ہین پس اصلاح مزاج کرکے سبب مفسدہ کو دفع کردیتی ہین اور صدید روی کو نشف کرلیتی ہین اور نشف کرکے اسکو دفع کردیتی ہین اور ادویۂ قتالہ
اور سموم کا اپنی تریاقیت کیوجہ سے مقابلہ کرتی ہین اگرچہ دارچینی بہ نسبت سلیخہ کے زیادہ تر قوی ہی اور یہ دونون دوائین جملہ ادویۂ عطریہ سے
اقوی ہین مثل سنبل وغیرہ کے جگر کے بارہ مین دارشیشعان اور زعفران کی یہ کیفیت ہی کہ ان دونون مین قبض کے ہمراہ کسیقدر انضاج بھی جمع ہوا ہے
اور تلیین اور اصلاح عفونت بھی ہے۔ اور زبیب کا وزن جو زیادہ تجویز ہوا بسبب اسکی حلاوت کے یہ تجویز ہوا اسلیے کہ حلاوت موافق زیادہ جگر کو
ہے اور بھی زبیب ادویہ صدیقہ یعنے مرغوب جگر سے ہی اور اوسکے مشاکل اور مناسب ہے اور یہی صداقت اور محبوب ہونا افضل خواص نافعہ دوا سے
ہی اور اسی زبیب مین انضاج اور تعدیل اخلاط کی بھی قوت ہی اور جلدی فاسد بھی نہین ہوتا اور شراب بھی ادویہ موافقہ جگر سے ہی بشرطیکہ ایسا
کوئی مانع نہو جسکا بیان اوپر ہوچکا ہی اور اسمین مضادت اور مخالفت عفونت سے بھی ہی اور شہد کے جو فوائد بہ نسبت جگر کے ہین وہ اوپر بخوبی
معلوم ہوچکے اور مقل ملین بھی ہے اور محلل بھی اور اسیطرح ملک البطم اور اوسمین تفتیح اور جلا بھی ہی اور جب اسمین افیون اور بزر البنج داخل ہی تو
اور بھی اسکا نفع زیادہ ہوتا ہی بشرطیکہ ضعف جگر کے ہمراہ حرارت ہو اور اسیوجہ سے فلونیا مشترک النفع اقسام ضعف جگر کیواسطے تجویز ہوئی ہی بنا بر
اوس تخمہ کے جو افیون پر شامل ہی منجملہ اون ادویہ کے جو نافع ضعف جگر کو ہین اور اونمین تسخین شدید نہین ہی یہ دوا ہی نارڈین تین جزو افسنتین ۲ دو
۲ جزو سپیکر اور شہد ملاکر تناول کرین۔ کمادات خوشبو جو معروف ہین شراب بجائی قابض مین پکاکر اور کبھی انہین کمادات مین کمک بھی داخل
کیجاتی ہی اور روغن ناردین بھی خواہ اور روغن مثلا روغن سلیخہ۔ اور ایک صوف کا ٹکڑا لیکر فقط اوسی سے بھی سینک کرتے ہین۔ جو ضمادات قرابادین
مین مذکور ہوا جسمین انگور خام اور کونپل انگور کی داخل ہین اور گل سرخ اور اسیطرح تمامی ادویہ جو باب ضعف مین از قسم ضمادات کے مذکور ہوئی ہین بیان
بھی مفید ہین اور نخالہ بھی بدستور وہی ہین۔ اور وہ ضمادات جو سعد اور مصطگی اور سنبل اور کندر اور مسک اور مشک اور جوز السرو اور فقاح اذخر اور
بزور معروف سے مسیوسین ملاکر خواہ کوئی اور شراب ملاکر اور جو ضماد کے کہ اسکے بعد مذکور ہی اور وہ ضماد جسمین مسبر اور مصطگی داخل ہے جسوقت
ضعف جگر بسبب حرارت کے ہو اور وہ اکثر تو یہی ہی کہ بقلت عارض ہوتا ہی اور غالبا نہین ہوتا ہی ایسے بیمار کو بھی مسیب کھانیکی اجازت
دینی چاہیے اور امرود اور مینوش نار اور ترش آفار بھی تجویز کرنا چاہیے لیکن ان فواکہ کی اجازت اوسوقت ہوگی جب مدۂ جگر بکلیت نہو۔
اور آب کاسنی اور آب مکو پلانا چاہیے اور فقط شوربا کہ جسمین سرکہ پڑا ہو اور چربی سے گوشت کو پاک کرلیا ہو اور کسی قسم کی چکنائی اوسمین
داخل نہو اور کشنیز خشک ملاکر بخیہ کیا ہو اونکی غذا مین تجویز کرنا چاہیے اور اگر حرارت زیادہ نہو دارچینی سی اوسکو خوشبو کردینا چاہیے اور
سنبل اور مصطگی سے جو معصوصات کہ اونمین کشنیز تازہ داخل ہو اور کسقدر پودینہ کی بھی شرکت ہو وہ بھی انکو مفید ہوتے ہین اور اگر حرارت زیادہ نہو

ابا زیر مذکور مثل دارچینی وغیرہ کے بھی داخل ہو سکتے ہین جسوقت اثر ضعف جگر کا متوجہ قوت ہاضمہ کیطرف معلوم ہو تقویت ہاضمہ کی ایسی چیزون سے جنمین سیقدر قبض اور عطریت اور انضاج بھی ہو کرنا لازم ہی جیسے وہ ادویہ جنمین سنبل اور بسباسہ اور جوز بوا اور کندر اور مصطگی اور قصب الذریرہ اور سعد وغیرہ پڑتی ہی اور اگر ضعف جگر متوجہ قوت ماسکہ کیطرف ہو تقویت کی زیادتی کرنی چاہیے اور قبض بھی زیادہ کیا جائے اور اسفان یعنی گرم ادویہ کا استعمال کم کرنا چاہیے خواہ انمین ادویہ مقویہ قابضہ حارہ مین ایسی دوائین جو انکی حرارت کا مقابلہ کرین جیسے گلنار اور ورد اور طراثیث کو اضافہ کر دینا چاہیے اور اگر ضعف قوت جاذبہ مین ہو اوسوقت تقویت ایسی دوا سے کرنی چاہیے جسمین قبض بہت کم ہو بلکہ اسیقدر اوسمین قبض ہو کہ قوت جگر کی حفاظت کرے اور عطریت اور تسخین بھی اوسمین ہو اور زیادہ توجہ معالجہ مین ایسے ہی ضمادات اور طلاؤن کیطرف کرنی چاہیے اور مروخات کیطرف بھی اسلیے کہ یہ ادویہ انمین طریقون سے زیادہ موافق اور مناسب جگر کی ہین اور تفتیح سدّون کی طرف زیادہ احتیاط مرعی رہے اور اگر ضعف قوت دافعہ مین ہو اوسکی تقویت اور گردہ کی تسخین کرنی چاہیے اور احتشا کی بھی تسخین کرنی چاہیے انمین طریقون سے جو اپنے اپنے باب مین مذکور ہین اور تفتیح مسامات کی بھی کرنی چاہیے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ کبھی ہر قسم کا ضعف ہر ایک سوء مزاج سے ہوتا ہی پس بیشتر مناسب یہ ہوتا ہی کہ اسقدر تبرید کرین کہ ہضم ہونے لگے اور جذب کی قوت آجائے پس سوء مزاج غالب مین تامل کرنا چاہیے مثل تامل کرنے ضعف جگر کے مگر اکثر جو ہضم جگر مین کمی ہوتی ہی اوسکا سبب برودت ہوتی ہی اور اسیطرح جذب مین ضعف کا سبب برودت ہی اکثر ہوتی ہی زیادہ تر مناسب بحال جگر ضعیف وہی غذا ہی جسمین غلظ نہو اور نہ لزوجت ہو جیسے گوشتہائے سبک اور گیہون جنکی بھوسی نکالی گئی ہو اور آب جو محرور کے واسطے بحال خود یعنی بے آمیزش کسی اور چیز کے اور سرد مزاج کے واسطے ماء العسل ملا کر اور زردی بیضہ بے پشت اور مشابہ انکے اور غذائین بھی جو خفیف اور سبک ہون محرور باجو انکے واسطے نافع اور جید ہے رمانیہ ہی کہ اوسمین زبیب داخل ہو اور دارچینی سے خوشبو کر دیا جاے اور من سیاہ ہو اور زبیب انمین یعنے منقہ بڑے بڑے دانون کا انمین زیادہ نافع ہی متے کہ اسہال شدید ما را للہم کو بند کر دیتا ہے سدّہ جگر کے سدّہ کبھی نور میان خالی مقامات جگر کے عضو لحمی مین پڑتا ہی اس جہتے کہ اوس مقام کا خون غلیظ ہی جس سے اوس عضو لحمی کو غذا ملتی ہی خواہ بسبب شدت ضعف دافعہ کے سدّہ پڑتا ہی خواہ شدت جاذبہ کیوجہ سے۔ اور کبھی اون رگونمین سدّہ پڑتا ہی جو کہ جگر مین ہین یا براہ تنگی خلقت اون رگون کے یا اینکہ قبض اور کھچاؤ وغیرہ اون رگونکو عارض ہوتا ہی خواہ اینکہ در اصل خلقت اوسمین التوا اور پیچیدگی ہوتی ہی خواہ جو چیز اون رگونمین جاری ہوتی ہی پتے مادہ وہی مورث احداث سدّون کا ہوتا ہی۔ اور اکثر اسطرح کے سدّے جب پڑتے ہین شعبہائے باب کبد مین پڑتے ہین اسلیے کہ مادہ سدّہ ڈالنے والا پہلے اونمین کیطرف پہونچتا ہی پھر وہانسے صاف ہو کر چھوٹی چھوٹی منخہ اور راہونمین جو طابع نام رگ کی ہین اوسمین آتا ہی اور بہت سا فضل اور غلیظ مادہ اوس جگہ یعنے باب کبد مین چھوٹ جاتا ہی اسیوجہ سے اکثر حدوث سدّون کا جانب مقعر جگر مین ہوتا ہی۔ اور بیشتر جب زیادتی مادہ کی ہو نوبت یہانتک پہونچتی ہی کہ محدب جگر مین بھی سدّہ پیدا ہو جاتے ہین بشرطیکہ باوصف زیادہ ہونے مادہ کے زمانہ دراز تک سدہائے مقعر جگر باقی رہین اور ایسے ایسے عفونت کے اقسام پیدا ہوتے ہین جنکا انجام حمیات ہین اور ایسے اقسام کے ورم عارض ہوتے ہین کہ آخر منجر باستسقا اور تولد ریاح کا ہو کر ورمہائے شدید اور صعوبت ناک پیدا کرتے ہین۔ شائد امراض جگر کی پیدائش کے واسطے سدّہ ہائے جگر بمنزلہ امہات یعنے اصول کے ہون تو کچھ دور نہین۔ جو مادہ جگر مین سدّہ پیدا کرتا ہی یا تو کوئی غلط ہوگی جو اپنی تغلیظ سے مورث سدّے کی ہوتی ہے خواہ اوسکی لزوجت یا اوسکی کثرت اور امتلا اسکا سبب ہوتا ہے یا کوئی ورم خواہ ریح یا ایک کیفیت مقبضہ اور سمیٹنے والی رطوبات جگر کی جس سے سدّہ پیدا ہو پس یہی امور جگر کے سدّہ پیدا کرنے والے ہین۔ بعض اطبا بیان کرتے ہین کہ سدّہ جگر کبھی کسی گوشت زائد اوگنے سے خواہ کسی مسے کے پیدا ہونے سے خواہ سوائے غلط غلیظ کے کسی اور شئے کے جگر مین ٹھہر جانے سے بھی سدّہ پیدا ہوتا ہے یہ امر بعید از

قیاس معلوم ہوتا ہی اور اگر ہو بھی تو کمتر اور بندرت ایسا ہوتا ہوگا اسلیے کہ رگوں کے منھ جو بہ نسبت ہیں کہ اونمین کوئی شی گوشت اور مسہ وغیرہ کا ٹھہرنا ہو نہین سکتا اور یہ منھ رگوں کے عصبی الجوہر مقدار اور شمار مین زیادہ بھی ہین پھر اگر کوئی شی رہان اوگے گی جلا اجزائے جگر مین عموماً اسکا اوگنا ممکن نہین ہی جو کہ قیاس واحد سے تصور کیجاے۔ مادہ سدہ ونکا بیان ہوچکا اب سبب فاعلی جو اس مادہ مین اثر کرکے سدہ بناتا ہی وہ ضعف ہضم جگر اور ضعف تمیز اور ضعف قوت دافعہ جگر کسی سوء مزاج سے کیون نہو حار ہو خواہ بارد خواہ اور کسی قسم کا سوء مزاج جو خاص جگر مین پیدا ہوا ہو یا خارج سے جگر کے ازقسم ہوا وغیرہ کے اوسمین پہونچا ہو منفعل یعنے مادہ (بعیدہ جسمین فاعل افراد قوی کرتا ہی غلیظ اشیا خوردنی وغیرہ جیسے گوشتہائے غلیظ خواہ مٹی مترجم کہتا ہی دوسرا نسخہ طیر کا ہی یعنے ایسے طیور کا گوشت جو غلیظ ہوتا ہی خاص کر سدۂ جگر اوس سے پیدا ہوتا ہی متن اور شہتمات فاسدہ جیسے کو بلا اور چونہ اور روئی اور شتان یعنے وہ گھانس جسکی سبجی بنتی ہی اور بہت سے خراب قسم کے امرود اور آلوچہ اور کلیہ یہ ہی کہ جو شی غلیظ ہو گرم ہو یا سرد اوسکے استعمال سے ضرور سدہ پڑیگا بارد چیز اکثر اگر لطیف اور رقیق ہوتی ہی سدہ نہین پیدا کرتی اور گرم چیز ایسی کہ جسکی حرارت بقدر اوسکے غلظ کے ہو وہ اکثر مورث سدہ کی ہوتی ہی۔ اوپر ہم بیان کر چکے کہ ایک ہی چیز بقیاس جگر کے غلیظ ہو سکتی ہے اور بنظر اور اعضائے بدنی کے جو بعد جگر غذا پاتی ہین وہی شی غلیظ نہین ہوتی جیسے چبایا ہوا گیہون۔ اکثر بروقت حدوث سدہ جگر کے طبیعت بدنی مادہ سدہ کے اخراج اور دفع پر تنہا خود ہی قادر ہوتی ہی یا کوئی علاج اوسکا معین ہوجاتا ہی اوسوقت ایسے مادہ کو براز کیطرف سے اخراج کردیتی ہی اگر وہ سدہ مقعر جگر مین ہو اور بول کی راہ دفع کرتی ہی اگر مجدب جگر مین وہ مادہ ہو اور بروقت خارج ہونے ایسے مادہ کے بول و براز مین اخلاط غلیظ مختلفہ برآمد ہوتے ہوئے معلوم ہوتے ہین علامات جملہ علامات کا خلاصہ یہ ہے کہ جگر کیلوس کا جذب نکرتا ہوا سلیے کہ سدہ پڑنے کیوجہ سے کیلوس کو جگر مین آنے کی راہ نہین ملتی ہی اور یہ بھی سبب ہے کہ قوت جاذبہ کو خواہ مخواہ کوئی آفت پہونچ جاتی ہی اور اوسکی آفت رسیدہ ہوتے سے دو امر پیدا ہوتے ہین ایک ہرج تو اوس شی مین ہوتا ہی جو جگر سے دفع ہوتی ہی یعنے دیگر اعضا کیطرف جاتی ہی۔ دوسرا ہرج اوس شی مین ہوتا ہی جو کہ جگر مین محتبس ہوتی ہی۔ دفع ہونیوالی شی مین یہ خرابی ہوتی ہی کہ رقیق اور کیلوس ہی کی قوام پر ہوئی ہے رقیق تو اس سبب سے کہ مائیت اور صفوت خون نے جگر مین آنے کی راہ نہین پائی ہی اور کیلوسیت بجہتہ اسواسطے باقی رہتی ہی کہ جگر کا تصرف اور فعل کچھ بھی اوسمین ہونے نہین پایا کہ اوسکی کیلوسیت کو دموسیت اور قوام خون کیطرف بدل دیتا۔ اور کثرت مقدار اسوجہ سے ہوتی ہی کہ جس چیز کے لائق یہ امر تھا کہ براہ براز فضلہ ہو کر دفع ہوتی وہی شی اب ملکی اور آمیختہ ہوگئی ہی اوس چیز کے ساتھ جو کہ جگر مین چند حصہ پر اوسکی تقسیم ہوتی تھی کسیقدر اوس سے خون اور کسیقدر صفرا اور کسیقدر بلغم اور کسیقدر سودا بن جاتا تھا اور اب یہ سارا مادہ بجنسہ بلاتصرف جگر کے اوس سے ملگیا جو فضلہ برابر کے لائق بحالت صحت افعال جگر ہوتا پس بالضرور براز کی مقدار مین کثرت ہونی چاہیے۔ جو خرابی اوس چیز مین پڑتی ہی جسکا رکن اور محتبس ہوتا جگر مین چاہیے وہ ثقل اور گرانی کا زیادہ رہنا ہی اسلیے کہ جو شی جگر مین (قبل ازآنکہ کیلوس موجودہ جگر اوس مین سے گوبراہ براز ہی کے فقط دوبارہ خلاف عادت نکل نہ جاے) پہونچے گی ضرور ہی کہ مواد موجودہ جگر کی کثرت ہوگی اور مجاری جگر مین اسکے ورود سے استلا پیدا ہوگی ایسی استلا جسطرح کہ کسی شی مانع نفوذ آب کے پیدا ہونے سے لازم آتی ہی اور گرانی بھی ایسے وقت جگر مین پیدا ہوگی جب ایسے حال مین (کہ اگرچہ شی موجودہ سابق جگر ابھی جگر سے خارج نہین ہوئی مگر آمادہ خروج ہی اور اوسکے نکلنے کا کوئی مانع از قسم سدہ وغیرہ نہین ہی) جگر مین استلا اور ثقل پیدا ہوتا ہے چہ جاکہ مبوقت جگر سے بوجہ سدون کے وہ شی موجودہ خارج ہوتی ہی نہو پھر اوسوقت استلا اور ثقل جگر کا کیا حال ہوگا اور کسقدر زیادہ ہوگی۔ ثقل اور گرانی جگر مین ورم کی جہت سے بھی ہوتی ہی مگر ایسے وقت جو ہوتی ہی وہ گرانی اور جنس گرانی و ثقل ورم کے ہوتی ہی اور زیادہ نہین ہوتی (مراد یہ کہ مقدار ثقل مناسب مقدار ورم کی کمی بیشی مین ہوتی ہی اور کثرت ثقل اوسوقت نہین ہوتی ہے اور نہ شدید ہوتی ہے)

گرورم کے ثقل کے ہمراہ درد کی زیادتی بہ نسبت ثقل سُدّہ کے ہوتی ہے اور اوس سُدّہ کے ہمراہ درد کی زیادتی نہین ہوتی ہے جو خاص نہوا ور کسی اور سبب کے ہمراہ وہ سُدّہ نہو پھر اگر تھوڑی سی کوئی شے از قسم درد ہوگی تو نہایت قلیل ہوگی۔ کبھی ورم پر خاص دلائل اور ام کے اور جو فضول براہ بول اور براز کے خارج ہوتے ہین وہ بھی دلالت کرتے ہین چنانچہ اونکا بیان اورام کے باب مین کیا جائے گا۔ جو شخص سُدّہ جگر مین گرفتار ہوتا ہے اوسکے بدن مین خون کم ہوتا ہے اور رنگ اوسکے بدن کا فاسد اور خراب ہوتا ہے اگر جگر مین ریح ہوگی اوسپر ہمراہ ثقل کے تمدد مشتقل بھی دلالت کریگا جو سُدّہ بطور تقبض اور سیلنے جلد اور حجم جگر خواہ عروق جگر وغیرہ کے پڑتا ہے اوسپر تقدم اسباب یعنی پہلے سے اون اسباب کا موجود ہونا دلالت کرتا ہے مثلاً زیادہ قابض پانی کو پینا اور ظاہر بدنکی خشکی اور یبوست بھی اوسکے دلائل سے ہے کبھی سُدّہ جگر کے تابع عسر نفس بھی ہوتا ہے اسلیے کہ اعضائے تنفس کو جگر سے مشارکت ہے۔

علاج جگر کے سُدّون کا جو ادویہ کہ اونکی حاجت جگر کی اون سُدّون کے علاج مین ہوتی ہے کہ اخلاط سے پیدا ہوئے ہون وہی ادویہ ہین کہ جلانے کی دنین قوت ہو اور وہ ادویہ جنمین اطلاق معتدل اور ادرار بحسب حاجت کی قوت ہو۔ اگر سُدّہ جانب قعر جگر مین ہو دست آور دوا کا استعمال کیا جائیگا اور اگر سدہ محدب جگر مین ہو مدرات سے علاج کرنا چاہیے۔ اور عمدہ یہ تجویز ہے کہ پہلے استعمال ادویہ مُطلقہ یا مدرہ کے مفتحات اور مقطعات اور ادویۂ جالیہ کا استعمال کرین اور فصد باسلیق اور اسہال قوی کی حاجت ہوگی اگر مرض سُدّہ کا پُرانا اور زمانہ دراز کا ہو جائے۔ دوا پلانے کا وقت اور بعد پلانے مثل مارالاصول وغیرہ کے جس چیز کی رعایت کرنی واجب ہے اوسکو ہمنے قانون عام مین بیان کر دیا ہے اور یہان ادویہ جالیہ ہین جن کو ابھی ہمنے لکھا ہے۔ بیشتر بیخ کاسنی اور آب کاسنی اور شیر مادۂ شتر عربی مین یہ ادویہ داخل کرکے پلائی جاتی ہین مادۂ شتر وہی درکار ہے جسکی چرہی مین رازیانہ اور کاسنی اور شیح جو ایک قسم کی افسنتین ہے اور بابونہ اور افسوان اور اذخر اور کشوث اور شاہترہ تجویز کیا گیا ہو اور انہین بقول سے اوسی بحرانے ہون خواہ کسی شراب مین ادویہ جالیہ داخل کرکے خواہ طبیخ بزور یا طبیخ افسنتین مین داخل کرکے پلانا چاہیے۔ اگر بول مین رسوب نظر نہ آئین اور نہ علامات نضج کے پائے جائین اوسوقت ادویۂ قویہ کا استعمال نکرنا چاہیے۔ لیکن اگر سبب سُدّہ کا درم خواہ ریح ہو پہلے علاج سبب کا اوس طریقہ سے کرنا چاہیے جسکو ہم اوسی کے باب مین ذکر کرینگے۔ ایسے سُدّون کے علاج مین شیر مادۂ شتر کا استعمال اور اوسکے پیچھے اسہال بذریعہ آب بقول ورخبار شنبر وغیرہ کے اور ادرار لطیف ایسے مدرات سے جنمین تبخیر اور حرارت نہو بھی مفید ہوتا ہے چنانچہ ان مدرات کا بیان بھی بجائے خود کیا جائیگا۔ اگر سبب سُدّہ کا اصل خلقت جگر کی تنگی اور فساد وضع اور اندازان رگون کا براہ خلقت کے ہو اوسکی تدبیر وہی کیجائے گی جو صغیر کبد کی تدبیر ہے اور اگر قابضات کیوجہ سے اور یبس کے عارض ہونے سے سُدّہ حادث ہوا ہو طبیعات منضجہ کو دودھ کے اقسام مناسب مین خواہ اور مرطبات مین ملاکر استعمال کرنا چاہیے جنکا بیان ترطیب جگر یا بس کے باب مین ہو چکا ہے۔ ادویۂ منضجہ کے بعض اقسام بارد ہین اور بعض معتدل اور بعض حارہ ہین جنکی حاجت سُدد منزمنہ مین ہوتی ہے۔ ادویۂ منضجہ بارد وہ جیسے کاسنی بری اور بُنفسا نی اور طرخشقون اور آب بارتنگ مع پتی کے اور بارتنگ کی جڑ و جملہ مدرات ایسے کہ جنمین تبرید ہو۔ کشوث بھی منضج جید ہے اور اوسمین حرارت بڑھی ہوئی نہین ہے اور یونہ بھی ازین قبیل ہے اور افسنتین بھی کہ اگرچہ اسمین حرارت ہے لیکن جو سُدّہ قریب العہد ہون حرارت سے خواہ برودت سے اونکی تولید ہوئی ہو دونون اسکا استعمال کچھ خوف کی بات نہین ہے۔ واجب ہے کہ افسنتین کا استعمال شب کو کرکے سوریے خصوصاً آب کشوث اور آب کاسنی اور بیخ کاسنی کے بعد اور خافث اور بادام اور مُرکہ یہ سب اجزا قریب قریب ترمین ہین۔ اور انہین کے قریب عصارۂ رازیانہ تر و تازہ اور عصارۂ کرفس ہے ہمراہ سکنجبین بزوری کے جو قوی ہو اگر حاجت حرارت قوی ہو بجائے کی ہو تو شہد خواہ ماء العسل مین خواہ سکنجبین جعلی کے ساتھ۔ قریب باعتدال ادویہ منضجہ جیسے ترمس کہ یہ افضل ادویہ ہے اقسام مین اون ادویہ کے جنسے تفتح سُدد کا قصد کیا جائے اور تبرید خواہ تسخین کے بعد دن

تفتیح ہو جائے۔ منڈی بھی سی کے قریب ہے لیکن اوسمین کسیقدر سخونت بہ نسبت ترمس کے زیادہ ہی اور اگر ہمراہ آب کاسنی کے پلائی جائے یہ بھی معتدل ہو جائیگی اور خل عنصل خواہ سکنجبین عنصلی کے ہمراہ۔ ہلیلون اور بیخ سوسن بھی اسیطرح منفیج معتدل ہی اور لک بھی اسیطرح ہے۔ اور یہ سب ادویہ بقدر واجب اور مناسب وزن پر ملائی جاتی ہین یا تو آب کاسنی اور آب کشوث ملاکر اگر مزاج مائل بہ حرارت ہو خواہ شراب اور آب بزور ملاکر خواہ آب ترمس وطبیخ افسنتین وغیرہ شریک کرکے اور سکنجبین بزوری مختلف درجہ کی اور سرکہ قوم طرا ہوا خواہ خل انجدان اور خل زبر یعنی بادرنج اور خل کبر منفیج حارہ وہی ہین جو مدرات قوی ہین جیسے اسارون اور سلیخہ اور فطر اسالیون زراوند مدحرج اور فوہ یعنی مجیٹھہ اور ایرسا اور فسنق اور غاریقون افیمون عنصل حنظل ریون رقیق اور اوسی کا عصارہ حنظیانا جسکو کچھ ان بید کہتے ہین اور ترمس اور سکنجبین عسلی اور سکنجبین عنصلی جو مجیٹھہ وغیرہ کی شرکت سے بنائی گئی ہو خواہ انجیر ڈالکر طیار کیجائے جس انجیر کو روغن بادام مین پہلے بھگو لیا ہو۔ اور یہ قوبہ مین سے چند قرص ایسے ہین جنکے نسخہ ہمنے قرابادین مین لکھے ہین اور قرص لک اور قرص انفتین اور قرص اسفوفولقندریون جسکو تھپر پھوڑی بھی کہتے ہین اور دوار اللک اور کرکم اور امروسا اور اناناسا اور تریاق اربعہ اور سنجر نیا اور ارسطون اور معجون حنظیانا اور معجون زراوند جسمین عقونیا بھی داخل ہو یا بدون عقونیا کے اور معجون فخار سطون اور معجون انجدان سیاہ اور معجون شہر یاران اور معجون فلافلی اور فودنجی خصوصاً اور قاقونیا اور دوار المسک اور ایک خاص معجون جسکو ہمنے قرابادین مین بیان کیا ہی جو مشک ملاکر طیار ہوتی ہی۔ اسیطرح سفوف اور جوب کہ سب کے نسخہ اوسی جگہ یعنی قرابادین مین درج ہوئے ہین اور بہت سی ادویہ جنکو ہمنے وہان درج کیا ہی عجیب اور غریب اثر دارہین صلابت جگر اور طحال کیواسطے۔ یہ معجون قوی ہی تفتیح سدۂ جگر اور طحال کیواسطے اور عجیب بدرجۂ غایت ہی اشق ایک اوقیہ مصطگے کندر مکد پانچ کرمہ قسط اور غافث مکہ چار کرمہ فلفل و فلفل دراز ہر واحد چھ درخمی سانج آٹھ کرمہ سنبل الطیب اور خرگوش کی مینگنی نو کرمہ شہد سے کف نکالکر اوسمین معجون طیار کرین شربت بقدر ایک وقہ کے ہے ایسی شراب مین جسمین بعض ادویہ مذکورہ پڑی ہون جو سدۂ جگر کے لیے لکھی گئی ہین خواہ مارالاصول کے ہمراہ استعمال اس معجون کا کیا جائے۔ ایک دوا اس معجون سے بسبب ترہے سنبل رومی تین جزر افسنتین ایک جزر کوٹ کر شہد ملاکر معجون طیار کرین اور کھلائی جائی۔ ایضاً غاریقون ہمراہ عصارۂ غافث کے زیادہ ترنافع ہی اسیطرح بیخ فاوانیا ہمراہ سکنجبین کے۔ یہ طبیخ ہے کہ سدۂ جگر اور طحال کو نافع ہوتا ہی عنصل برسیاوشان بادام تلخ حلبہ اطراف افسنتین یعنی شاخہائے باریک سب اجزا ہموزن لیکر پانی مین جوش دین اور شہد ملاکر استعمال کرین۔ یہ معجون سدۂ جدید جگر کے واسطے مفید ہے فلفل ڈیڑھ اوقیہ سنبل الطیب تین کرمہ یا حبہ کرمہ بحسب اختلاف نسخون کے حلبہ اور قسط اور اسارون چھ کرمہ شہد ڈیڑھ رطل اوسی مین معجون طیار کرین مقدار شربت بقدر ایک ملعقہ یعنی چمچہ کے ہمراہ بعض ادویہ کے جو اس کے مناسب ہون۔ شربت کی اقسام مین سکنجبین شکری بزوری اور اوس سے زیادہ قوی تر سکنجبین عسلی بزوری عنصلی ہی اور ماء الاصل پختہ کیا ہوا اور افادیہ خرشنبو جو کسیقدر قابض بھی ہین اچھے جوش دیکر اوزنکا اثر نکالا ہوا۔ اور مطبوخ ترمس جو تلخ ہی کہ اوسمین عصارۂ غافث بھی داخل ہو اور مطبوخ کرفس اور اذخر اور لک اور فوہ اور حلبہ اور مطبوخ اصول کبیرا اور بیخ رازیانہ اور بیخ کرفس اور اذخر اور لک اور فوہ اور حلبہ داخل ہو۔ اور مطبوخ غافث اور شراب افسنتین اور نقیع یعنے خیساندہ اوسکا اور وہ خیساندہ جو صبر اور انیسون اور بادام تلخ سے طیار کیا گیا ہو۔ مسہلات جو اس مرض مین موافق ہوتے ہین جبوقت کہ حاجت اسہال کی ہو پس واجب ہین کہ قوی مسہلات کا استعمال کیا جائے مگر بروقت ضرورت شدید بلکہ مناسب یہ ہی کہ مسہلات خفیفہ کا استعمال کرین اسلیے کہ یہ وہ اسی جگہ ہے کہ دوا کی گذرگاہ سے قریب ہے (کہ اثر مین جذب بعید کی ضرورت اور حاجت نہین پڑتی) اور اس سبب سے کہ مصلح یعنے جگر اگر اوسمین قوت ہی تھوڑا سا معین دفع فضلہ پر

(یعنے مسہل خفیف) اوسکو کافی ہی۔ اور یہ جیدہ سے ایسے وقت ایارج فیقرا اور سفایج غاریقون افسنتین ہی نوی آدمی کو ایارج سوڈنڈہ مثقال اور ضعیف کے واسطے ۲ مثقال سے نصف مثقال تک اور یہ ایارج سفوف کرکے روغن بید انجیر کے ساتھ زیادہ قوی ہی بیشتر ایارج سیاذر بطوس اور لوغاذیا کی بھی حاجت ہوتی ہی ضمادات مین ہی جیسے وہ لیپ جو مرکب جعدہ اور آرد ترمس اور بزور مدرہ سے ہوا اور مثلاوہ ضماد جو حلتیت اور اشق اور افسنتین اور کما فیطوس اور مصطگی اور زعفران ہی روغن ناردین اور موم کی شرکت سے ہو۔ تدبیر غذائی یہ ہی کہ ہر ایک غلیظ گوشت اور روٹی سے پرہیز کیا جائے جو میدہ چپندہ سے پکائی گئی ہو اور شراب غلیظ اور شیرین اور باجرہ اور جاول اور پاچہ اور کلیہ سے اور سوکھی بھنے ہوے گوشت سے بلکہ شوربادار گوشت اچھا ہی۔ چھوہارا اور جملہ اقسام کی شیرینی اور خصوصاً جسمین لزوجت ہو جیسے اخلیتہ جو قسم حلوی کی ہی اور سمنبط اور فالودہ اور ربوڑی اور جملہ ایسی غذائین جن سے کہ سُدّہ پیدا ہوتا ہی اور سمنے بیان کردیا ہی اونسے بھی پرہیز کرانا لازم ہی۔ واجب ہے کہ بعد غذا کے اوسکو حمام نکرایا جائے کہ طبیعت بدن کی تحلیل کو بلا ہضم جیّد کے جذب کرنگی اور سُدّہ پڑیگا اسیطرح بعد غذا کے کسی قسم کی حرکت و کسی قسم کی ریاضت کرانی چاہیے اور نہ زیادہ مشروبات کی اقسام پینے کی اجازت دیجائے اور غذا کے کھانے سے دیر تک اوسے پانی وغیرہ پینے سے روکنا چاہیے خصوصاً شراب پینے سے اسلیے کہ شراب کا استعمال غذا کو بدون ہضم کے طرف اور اعضا کے جگر سے پہونچاتا ہی۔ اوسکی روٹی کا اعلا خمیر سے زیادہ آمیختہ ہونا چاہیے اور نمک بھی زیادہ اوسمین داخل ہو۔ جو اور جوار اور چنا اور نارک سبک قسم کے گیہون اور باقلا یہ سب اوسکے واسطے عمدہ غذا ہین۔ خراب گہنہ خالص جو رقین ہی اوسکی ملانے مین کچھ اندیشہ نہین ہی۔ اوسکی غذا مین گندنا وغیرہ آمیختہ کرنا ضرور ہی اور باہون اور کبر بھی ایسے مریض کو نافع ہی **نفخہ اور ریح جگر کا بیان**

کبھی اجزائے جگر مین اور نیچے اجزائے غشائی جگر کے بخارات فراہم ہوجاتے ہین اور جب یہی بخارات محتبس ہوتے ہین اور کثیف ہوجاتے ہین تو انکا استحالہ ریح نافخہ کیطرف ہوتا ہی جو کسی طرف منفذ اور راستہ نہین پاتی اور جگر مین بھولی ہوئی رہتی ہی یا تو خود ان ریاح مین کثرت اتنی ہوتی ہی کہ اونکی نکلنے کی راہ نہین ملتی اور یا انیکہ جگر کے منافذ اور راہون مین سُدّہ پڑگئے ہین اسوجہ سے ان ریاح کو نکلنے کی راہ نہین ملتی۔ نفخہ جگر تو اسے کہتے ہین جو ہمنے بیان کیا اور اتنی کیفیت کا نام نفخہ ہے۔ کبھی اسی نفخ کے ہمراہ تمدد کثیر بھی محسوس ہوتا ہی اور زیادہ ثقل یعنی گرانی نہین ہوتی جیسی کہ سُدّون مین اور نہ حمی جیسی کہ ورم مین ہوتی ہی۔ نفخہ کا حدوث یا بسبب ضعف قوت ہاضمہ کے ہوتا ہی یا اس سبب سے کہ مادۂ غذائی اور خلطی کے شان سے یہ بات ہوتی ہی کہ بھولی اور تہیج ریح پیدا کرے یعنی ہوا اور ریاح کو برانگیختہ کرے۔ اور بیشتر اس ریح کے واسطے مقام ہیجان جگر کے نیچے ہوتا ہی جیسے کہ طحال کے نیچے بھی محتبس ہوکر برانگیختہ ہوتی ہی اور دبانے سے قرقرہ کے آواز پیدا ہوتی ہی۔ اکثر ریح کی موجودگی پر تمدد سی استرلال ہوتا ہی جو ابتدا مین تھوڑا تھوڑا ہوکر پھر زیادہ ہوجاتا ہی۔ اور اوس تمدد مین انتقال بھی ہوتا ہی یعنے اپنی جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ بھی پہونچتا ہی۔ اور اوسکے تابع تغیر حال سحنہ کا نہین ہوتا یعنے سحنہ مین کسی طرح کی خرابی پیدا نہین ہوتی اور نہ رنگ مین ایسی خرابی ہوتی ہی جو خارج لون معتاد سے ہو اور بیشتر دبانے سے نفخہ مین سکون اور مادہ نفخہ کے تحلیل ہوجاتی ہی **علاج نفخہ جگر اور ریح جگر کا** سُدّہ جگر سے انکا علاج قریب قریب ہے جو اوپر محلہ ملحقہ مذکورہ سے کیا جاتا ہے۔ اور معجونات بھی وہی ہین جو باب سُدّہ جگر مین مذکور ہوچکے۔ حمام نہار مُنھ کرنا اور خالص شراب نہار مُنھ پینی اور پانی پینے مین کمی کرنی بھی اسکو مفید ہی۔ بعد ازان کپڑے اور چیتھڑے گرم کرکے اونسے سینک کرنی اور افاویہ محللہ سے نفع ہوتا ہی۔ ضماد جو مصطگی اور اذخر اور سنبل الطیب و جب الرمان سے تیار ہوا اور مراہم جو روغن ناردین اور مصطگی سے بزور داخل کرکے بنایا جائے۔ پھر اگر تکمید سے تحریک مادہ مین زیادتی ہو جانب مشارکت کے رعایت کرنی لازم ہوگی یعنی اگر امتداد اور زیادتی درد کی امعا کیطرف منتقل ہوتی ہوئی معلوم ہو پہلے مسہل دے کر پھر تحلیل ریاح کی تدبیر کیجائے اور اگر درد حجاب اور سراسیف اور قیے یعنی پشت کیطرف جھکتا ہوا معلوم ہو مدرات دے کر پھر تحلیل ریاح کی

تدبیر کرین وجع کبد جگر کا درد یا تو اوس سوء مزاج مختلف سے پیدا ہوتا ہی جو کہ جگر کے جانب غشائی مین عارض ہوتا ہی۔ اور یا ریح محدد یا مدہ سے یا اورام حارہ اور اورام سخت سے اسلیے کہ اورام بارد ہ بلغمیہ کمتر درد پیدا کرتے ہین۔ اور کبھی درد جگر حرکت اخلاط سے جو بحرانات امراض مین ہوتے ہین اٹھنے بھی پیدا ہوتا ہی اور جس طرف سے وہ اخلاط متوجہ ہوی ہین اوسکی شناخت اون دلائل سے کیجاتی ہی جو باب اندار بحرانی مین مذکور ہوتی ہین۔ کبھی بسبب ضعف جگر کے بھی درد پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ بروقت ضعف کے جو غذا جگر مین جاتی ہی لفافہ جگر کو اوس سے اینذا پہونچتی ہی۔ کبھی بروقت حرکت مواد بحرانی کے ثقل اور درد اطراف جگر مین حادث ہوتا ہی۔ درد شدید جگر مین جب ہوگا سواے ورم گرم اور شدید کے نہوگا یا اینکہ ریح سے درد پیدا ہوا ہوگا اسیوجہ سے اگر درد شدید کے ہمراہ تپ نہو وہ درد ریحی ضرور ہوگا اور ریحی ہونے کے سبب سے اگر مریض پر بعد حدوث درد تپ طاری ہو جائے تحلیل رباح ہوکر درد زائل ہو جاتا ہی جسطرح کہ بقراط نے ذکر کیا ہی۔ بقراط سے اوسکے رسالۂ قبریہ مین (جسکی طرف لوگ ایسا گمان کرتے ہین کہ بقراط کی قبر سے ملا ہی) یہ روایت کی گئی ہی کہ اگر درد جگر مین عارض ہوا اور اوسکے ہمراہ کھجلی بشدت فحدودہ یعنی استخوان سر اور سر کے پیچھے اور پاؤن کی دونون انگوٹھی مین بھی ہوا و تقایا یعنے پس گردن پر پھنسیان مشابہ دانہ باقلا کے پیدا ہون اس کیفیت کے پانچوین روز صبح کو قبل طلوع آفتاب کے مریض مر جائیگا اور جس شخص کو یہ اعراض مذکورہ عارض ہونگے ضرور اوسکو عسر بول بوجہ مدہ کے اور تقطیر البول بسبب آفت عضلہ مثانہ کے عارض ہوگا۔ مین کہتا ہون شاید یہ قیاس صحیح ہو مائیت خبیثہ جسکی خرابی جگر کی سوء مزاج سے ہو جاتی ہی جسوقت براہ بول اچھی طرح یا مطلقا دفع نہین ہوتی لہذا اطراف بدن مین مثل قحدودہ اور موخر راس اور پاؤن کی زانگشا نہین کسی قسم کا نقوذ غیر مناسب کرتی ہی اوسی مائیت کی حرارت اور بوقت سے یہ کھجلی پیدا ہوتی ہی اور شدید بھی ہوتی ہی علامت جتنے علامات سوء مزاج اور مدد اور ورم جگر کے (جن سے درد جگر پیدا ہوتا ہی) اون سبکا بیان اپنے اپنے مقام پر جداگانہ ہو چکا ہی اور سب معلوم ہو چکے ہین علاج بھی ہر ایک کا اوپر بجاے خود بخوبی مذکور ہو چکا ہی مگر اطبا نے درد جگر کے واسطے چند ادویہ ذکر کی ہین اور اوسکے ساتھ بھی بیان کیا ہی کہ عموماً جملہ اقسام کو درد جگر کے یہ ادویہ نافع ہین اور زیادہ تر نفع اونکا ضعف جگر کی وجہ سے جو درد ہوتا ہی اوسی مین ہے ہم بھی اون بعض ادویہ کو بیان کرتے ہین مگر اعتماد ہمارا اوپر علاجات برہی جو اوپر کے ابواب مین ہر قسم کے واسطے لکھا گیا ہی۔ اون لوگون نے کہا ہی کہ درد جگر کو قرص بربوند کے مختلف نسخہ ہاے معلومہ نافع ہوتے ہین اور معجون ریوند اور درد اور کرکم اور معجون سداب مسہل اور قرد مانا اور معجون قردمانوس اور معجون قیصر اور اغاثا سیاے صغیر اور کبیر اور چھوہارا اور قوقایا اور معجون سقلنا دوس اور اقراص عشرہ اور معجون جالینوس جو بطرف فوسات کے منسوب ہے۔ کہتے ہین کہ منجملہ نافع ادویہ کے یہ دوا بھی ہی کہ دو اوقیہ عصارہ برگ صنوبر تازہ ہمراہ سکنجبین کے خواہ اوسی برگ صنوبر کا سلاقہ ہمراہ نصف درہم ریوند اور تین درہم زعفران اور کسیتقدر تخم کرفس اور رازیانہ کے بھی۔ ایضاً وردچار درہم سنبل اور مصطگی دو دو درہم عصارہ غافث اور عصارہ افسنتین اور لک اور ریوند اور زعفران اور فقاح اذخر اور جعیثہ اور اسارون اور بزور ثلثہ یعنے کرفس بادیان انیسون اور عود خام ہر واحد ایک درہم اور عود بلسان بوزن نصف درہم۔ اگر درد جگر کے ہمراہ اسہال بھی ہو اوسوقت کی واسطے اس دوا کو بیان کرتے ہین دردی شراب پختہ کرکے لک اور ریوند اور سنبل مکدد و مثقال اور ایک نسخہ مین فقط مثقال واحد پر اکتفا ہی خبث الحدید چھ درہم دو اوقیہ آب کشنیز کے ساتھ پیا جائے۔ لازم ہے کہ جملہ اقسام مین درد جگر کے مریض مدت تک غلیظ اور گوشت کے اقسام سے پرہیز کرے اور اگر گوشت کھائے تو سبک طائرون وغیرہ کا گوشت چنانچہ اوپر معلوم ہو چکا ہے خصوصاً اگر ہمراہ درد جگر کے حرارت بھی ہو۔ منہ ادات مین فرد مانا اور فربیون اور ضماد اکلیل الملک اور ضماد جو بحیی بن ماسویہ کی طرف منسوب ہے ؛

مقالہ دوسرا اورام جگر اور تفرق اتصال جگر کے بیان مین اس مقالہ مین اکیس فصلین ہین بیان عام اورام جگر

اور اون اعضا کے اورام کا جو قریب جگر کے ہین - جو اورام کہ اطراف جگر مین پیدا ہوتے ہین بعض تو ایسے ہین کہ خاص جگر مین ہوتی ہین اور بعض اورام اون اعضائے بطن مین ہوتے ہین جو کہ جگر پر موضع یعنے رکھے گئے ہین - اور بعض اورام ماسارقیا مین پیدا ہوتے ہین - وہ اورام جو خاص جگر مین پیدا ہوتے ہین اونکی بعض اقسام تو اجزائے عالیہ جگر اور بطرف محدب جگر کے عارض ہوتے ہین - اور بعض اقسام اونکی اجزاے سافلہ جگر اور بطرف مقعر جگر کے عارض ہوتی ہی اور بعض اقسام انمین اورام کے حب اور اغشیہ جگر اور عروق جگر مین پیدا ہوتی ہی مگر یہ پچھلی قسم بہت کم پیدا ہوتی ہی اور اکثر ورم زیادہ ہوکر محدب اور مقعر دونون طرف کے اجزا مین پیدا ہوتا ہی - پھر ورم اپنی ذاتی قسمت کے لحاظ سے یا تو فلغمونی وبیلہ ہوتا ہی یا وبیلہ نہین ہوتا یا صفراوی ہوتا ہی یا بلغمی یا صلب یعنی سوداوی سرطانی ہوتا ہی خواہ نفخہ رحمی کے طور پر ہوتا ہی - اسباب ان اورام کے مزاج حار جگر کا (مع حمیات ضعیف کنندہ جگر خواہ بدون حمیات کے) ہوتا ہی خواہ مزاج بارد جگر کا جو مانع ہضم جگر اور دفع اجزائے غذا البطرف اعضاے بدنی کے ہو خواہ ضعف معدہ کا یا کوئی سدہ ایسا پڑے جو اخلاط کو جمع کرکے پھر اونکو اجزائے جگر مین بسطح دراورد کرے کہ اوسطح کا نفوذ اور پہونچنا ایسے اخلاط کا طبعی اور مناسب جگر کے مزاج کے نمو جگر کا چھوٹا ہونا اور ازین قبیل دیگر اغذیہ اور ادویہ مقبضہ بھی اسباب ایسے سدہ کے ہین - اگر یہ سدہ بطرف مرارہ کے ہوگا خون مین جوش پیدا کریگا اور تشریب اوس خون کا جگر مین بطور غیر طبعی ہوگا اسلیے کہ مرار کی کثرت ہوگی - اور مختصر یہ ہی کہ مرار کی زیادتی بھی ایک سبب اسباب ورم حار جگر سے ہی - اور اکثر یہ ورم کسی ایسی آفت جگر سے پیدا ہوتا ہی جو بشرکت معدہ ہوتی ہی اور اوسوقت معدہ مین فساد ہضم بھی ضرور ہوتا ہی - جتنی غذا مین گرم اور غلیظ ہین اور نیز وہ اقسام غذا کے جو اچھی طرح ہضم نہین ہوتی یہ بھی ورام جگر کے حدوث پر معین ہین - جسوقت جگر کی قوت جاذبہ شدید ہو ایسی کہ مقدار مناسب سے زیادہ جذب کرے اور جس چیز کو جگر سے اور اعضا کیطرف جانا چاہیے اوسکی مقدار معتدبہ جگر مین رکی رہے اور خارج ہونے بلائے کیفیت بھی جگر کو آمادہ متورم ہونے پر کرتی ہی - کبھی بسبب کسی ضربہ اور سقطہ خواہ وثی ہی (جو ایک قسم کا حلغ ہی) بھی ورم جگر پیدا ہوتا ہی - جو ورم جگر مین ہی اور اوسکا بحران ہو پس اگر یہ ورم بطرف محدب جگر کے ہی اوسکا بحران عرق اور ادرار یا رعاف سے ہوگا اور اگر بجانب مقعر جگر کے ورم ہی اوسکا بحران عرق یا قی اور اسہال سے ہوگا - جو ورم حدبہ جگر مین ہو نہایت ردی ہی بہ نسبت اوس ورم کے جو تقعیر کیطرف ہے - جو ورم جگر مین حادث ہو حار ہو یا بارد دونو قسم کے ورم کی حالت مین جسقدر خون بدنمین جگر سے پہونچتا ہی رقیق مائی ہوتا ہے اور جگر کو عموماً اقسام ورم کے ضعیف کرتے ہین کہ تمیز مائیت خون کی نہین کرسکتا اور ساتھ ہی اسکے یہ بھی خرابی پیدا ہوتی ہی کہ بہت سی مائیت ماسارقیا مین رک جاتی ہی اور یہی اسباب حدوث استسقائے لحمی اور زقی کے ہین - جسوقت ورم حار جگر کا طحال کیطرف منتقل ہو یہ انتقال جیدہ ہے اور اگر ورم طحال جگر کیطرف منتقل ہو وہ نہایت خراب ہے علامات کلیہ اور ام جگر کے بشرکت عام علامات تو یہ ہین کہ بیمار کو شراسیف کے نیچے ثقل اور گرانی لازم یعنی ہر وقت معلوم ہوا کرے اور اوسی جگہ ایک درد بھی ہوتا ہو جو کبھی کبھی شدت کرتا ہی نہ ایسا درد جو سدہ جگر کی موجودگی مین ہوتا ہی کہ سدہ جگر درد قوی سے خالی نہین اور اوسکے ہمراہ سعنہ بھی متغیر ہوجاتا ہی اور نہ ایسا درد جیسا کہ نفخہ جگر مین ہوتا ہے کہ اگرچہ وہ قوی ہوتا ہی مگر اوسکی جہت سے کوئی تغیر بدنمین نہین ہوتا - ورم جگر کے ہمراہ چنبر گردن کا نیچے کیطرف کھنچنا اکثر اوقات ہوا کرتا ہی اور ہمیشہ یہ کھچاؤ نہین ہوتا - اور جسوقت یہ انجذاب ہو سبب اوسکا یہی ہی کہ رگ جوف اور معالیق مین تمدد عارض ہوتا ہی - اور ام حارہ و سیرارہ جگر مین ضربان یعنی وجع ضربانی نہین ہوتی اسلیے کہ شریانات جسقدر جگر مین ہین سب جگر کے غشا مین متفرق ہو رہی ہین اونمین ثقل اور گرانی نہین ہی مگر اتنی جو محسوس نہو سکے (بس ضربان بھی محسوس نہوگا) کبھی اضلاع خلف یعنی پشت کی سپلیان بھی درد ہا ی جگر اور اورام جگر کے شریک ہوتی ہین اون اورام کے جو بلندی اور اوپر کے طرف جگر کے ہون اگرچہ یہ شارکت دائمی نہین ہی - جن لوگون کی جگر مین ورم ہے

خصوصاً ورم گرم اور ورم عظیم اذکو قدرت داہنی کروٹ لیٹنے اور سونے کی نہین ہوتی اور بائین کروٹ لیٹنا اور سونا بھی دشوار ہوتا ہی اسلیے کہ ورم مین تمدد نیچے کیطرف ہر کروٹ مین پیدا ہوتا ہی۔ بلکہ اکثر اونکی خواہش آرام پانیکی وجہ سے چت لیٹنے کی ہوتی ہی۔ پھر اگر ورم طرف محدب جگر کے ہو اوسی جگہ ثقل اور گرانی پائی جائیگی اور بروقت کھینچنے معالیق کی محسوس ہوگا اور مس معنی چھونے سے ہاتھ وغیرہ کی اچھی طرح اوسی ورم پر ہاتھہ پہونچیگا اور ورم ہی کو مس کریگا خصوصاً لاغر اندام کا ورم اور خشک کھانسی اور ضیق نفس بھی لاحق ہوگی خصوصاً جسوقت مریض سانس لینیکا ارادہ کریگا کہ یہ قوت سانس کی اور یہ امور بسبب شرکت حجاب ورئیہ کے جگر سے عارض ہوتے ہین اور پیشاب مین ہمیشہ کمی ہوگی بلکہ اکثر پیشاب بند ہوجائیگا اگر ورم بڑھجائے اسلیے کہ سدہ بجانب محدب جگر پڑتا ہی اور ضعف قوت دافعہ بھی عارض ہوتا ہی اور ثقل یعنے گرانی محدب جگر کے ورم مین زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت ورم مقعر جگر کے اسلیے کہ جانب تقعیر کا بوجہ معدہ پر تکیہ کرنے سے دو جگہ تقسیم ہوجاتا ہی لہذا ورم محدب مین گرانی زیادہ محسوس ہوتی ہی اور کھنچاترقوہ یعنی جنبہ گردن کا نیچے کیطرف داہنے جانب ورم محدب جگر مین کمتر ہوتا ہی اور خصوصاً جس شخص کے جگر کی ایسی خلقت ہو کہ زیادہ اتصال ورملاقات جگر کی پلیورسی سے ہو لیکن انجذاب ترقوہ کا نیچے کیطرف داہنی جانب مین (اسوجہ سے) کہ ترقوہ کو جگر سے درد مین شرکت ہی پس جب یہ انجذاب ہوتا ہی زیادہ تر ظہور اسکا متصل جگر کے جو پسلیان ہین اوسی جگہ ہوتا ہی۔ ہچکی ورم محدب مین کمتر آتی ہی اور ورم مقعر مین زیادہ اسلیے کہ فم معدہ سے حدبہ جگر زیادہ دور ہی اور تقعیر جگر فم معدہ کے قریب ہی۔ لیکن جسوقت ورم تقعیر کیطرف ہو نیچے اوترتا ہوا اوسوقت ثقل مین کمی ہوگی اسلیے کہ اسکو معدہ پر اعتماد ہی چنانچہ ابھی مذکور ہوچکا ہی اور کھانسی اور ضیق نفس بقدر معتد بہ نہوگا اور چھونے سے بھی اچھی طرح معلوم نہوگا مگر ورم زیادہ ہوگا اسلیے کہ مزاحمت معدہ کی اس صورت مین زیادہ ہوتی ہی خصوصاً جسوقت بوجہ ورم کے مراق کی بھی خشش پیدا ہو۔ جسوقت اورام جگر عظیمۃ المقدار ہوجاتے ہین میلان طبیعت کا چت لیٹنے کیطرف زیادہ ہوتا ہی اور کروٹ لیٹنے سے طبیعت کارہ ہوتی ہی پھر جب بادی ورم کی بافراط ہوجاتی ہی چت لیٹنا بھی متعذر ہوجاتا ہی۔ اور ورم جانب مقعر جگر کے ہمراہ اورام ماساریقا بھی اکثر ہوتی ہین۔ خلاصہ یہ ہی کہ جب ورم بجانب مقعر ہوگا معدہ کو مشارکت ایذا وغیرہ کی زیادہ ہوگی اور ہچکی اور متلی اور پیاس بھی ظاہر ہوگی اگر یہ ورم حار ہو بعض لوگون نے کہا ہی کہ بمشارکت درمیان جگر اور معدہ کے ایک عصبہ باریک سی ہے جو کہ جگر اور فم معدہ کے درمیان پہونچتا ہی اور اسی سبب سے ہچکی آتی ہی۔ اور بعض کا یہ قول ہی کہ ہچکی بدون اسکے کہ ورم اسقدر بڑھا ہو کہ فم معدہ مین تنگی پیدا کری ہرگز پیدا نہین ہوتی۔ جالینوس کی رائے ہی کہ ہچکی آنیکا سبب یہ ہی کہ جو غلط حاد اور لذاع ورم حار کے وقت فم معدہ پر گرتی ہی اوسی کی وجہ سے ہچکی آتی ہی۔ مگر بالاجمال ان سب لوگونکا اس امر پر اتفاق ہی کہ ہچکی کا ظہور بدون ورم عظیم جگر کے نہین ہوتا اسلیے کہ مسافت درمیان جگر اور فم معدہ کے زیادہ ہی اگرچہ وہ عصبہ بھی ہو جسکے ذریعہ سے جگر اور فم معدہ مین شرکت تجویز کی گئی ہی کہ وہ عصبہ دونون تک پہونچتا ہی پھر بھی چونکہ وہ عصبہ نہایت درجہ باریک ہی اوس سے کیا آثار مشارکت ظاہر ہوسکتے ہین۔ بالجملہ تا وقتیکہ ورم عظیم نہوگا جگر اور معدہ مین اکثر تو یہی ہی کہ شرکت امراض اور آلام نہوگی۔ جو اورام جگر قریب اغشیا اور عروق جگر کے ہوتی ہین اونمین درد زیادہ ہوتا ہی اور تپ بھی کمی ہوتی ہی اگرچہ اورام حارہ بھی ہون۔ لیکن جسوقت ورم جگر کی دونون جانبون مین ہو بیشتر ظہور جملہ علامات کا ہوتا ہی جو ہر دو جانب کے بیان کیے ہین اور بیشتر اگر ایک جانب مین بالاصالۃ ورم ہوتا ہی دوسری اوسکی آفات اور اعراض مین شرکت کرتی ہی کبھی جملہ اقسام ورم جگر کے حار ہون خواہ بارد انجام اونکا استسقا کیطرف ہوتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ ورم جگر کے ہمراہ جب یرقان عارض ہوتا ہی فرق درمیان ورم جگر اور ورم عضلات کے جو جگر پر موضوع یعنے رکھی ہوئی ہین مراق کے مقام مین ان دونون ورم کا فرق تین طرح سے پہچانا جاتا ہی وضع اور شکل اور اعراض۔ وضع کے لحاظ سے یہ فرق ہی کہ ورم عضلات ہمیشہ ظاہر اور نمایان ہوتا ہی اور ورم جگر خصوصاً تقعیری ظاہر اور

نمایان نہین ہوتا خصوصاً فربہ اندام کے جگر کا ورم تقعیری ہان جب ایسا ہی عظیم ہوجائے اوسوقت تو یہ بھی ظاہر ہوجاتا ہی۔ ورم عضلی کی وضع یا نوعرض مین ہوتی ہی یا طول مین یا مورب جیسی وضع عضلہ کی ہی اوسی انداز پر ورم ہوتا ہی اور اس وضع مورب کو ہمنے تشریح عضلات مین اچھی طرح بیان کردیا ہی۔ شکل کا فرق یہ ہی کہ جو ورم جگر مین ہوتا ہی اوسکی شکل ہلالی ہوتی ہی اور بحسب خمیدگی وضعی اور شکل جگر فرونی انقطاع مشترک کے اسکی شکل ہلالی معلوم ہوتی ہے مترجم کہتا ہی قاطع ایک اصطلاحی لفظ فن مساحت کی ہی کہ سطح دائرہ کے حصہ کو جو نصف سے کم ہو خواہ زیادہ قطاع صغیر یا اکبر کہتے ہین اور شکل ہلالی مین چونکہ دو قطاع ہوتے ہین ایک دونون قوسونکے اندر بھی درمیان مقعر قوس کبیر اور محدب قوس صغیر کے ہی دوسرا قطاع اکبر جو مقعر قوس صغیر سے شروع ہوتا ہی اور قوس اکبر کیواسطے یہ قطاع مفروض ہوسکتا ہی مقعر سے قوس کبیر کے مگر شکل ہلالی کے اندر واجسقدر سطح دائرہ کلان واقع ہی وہ دائرہ خورد کی سطح سے باہر ہی اور غیر مشترک ہی اور جو سطح قطاع دائرہ صغیری کی ہی وہی بعینہ دائرہ کبیری کی مع شکل ہلالی مذکورکے ہی لہذا یہ سطح مشترک قطاع مشترک ہی اسی کی نسبت شیخ کہتا ہی کہ جسقدر حس اور خوبی جدا ہوئی مین قطاع مشترک بذریعہ شکل ہلالی جگر کے ہوگی اوسیقدر یہ ورم بھی اچھی شکل ہلالی محسوس ہوگا۔ اور یہ مراد اوسوقت اس فقرہ سے پیدا ہوگی جب لفظ قطاع کا نسخہ صحیح ہو اور اگر بجائے قطاع کے انقطاع کا نسخہ اور تفصیل کو صاد مہملہ سے پڑھین اوسوقت جو مراد ہوگی وہ اصل ترجمہ مین ہمنے لکھدی ہی **متن** ورم عضلی کی شکل مستطیل ہوتی ہی ایک کنارہ اور سرا اوسکا موٹا اور دوسرا باریک جیسے چوہے کی دُم اور اسی سبب سے انقطاع مشترک کے فاصلہ سے محسوس نہین ہوتا ہی بلکہ طول مین تھوڑا تھوڑا لطیف اور باریک ہوتا ہوا نظر آتا ہی تا اینکہ دوسرے سرے پر آکر بالکل باریک ہوجاتا ہی۔ اور بیشتر حجم ورم کا باہر کیطرف کچھ نہین محسوس ہوتا ہی بلکہ اندر ہی کی طرف مستطیل اور دراز ہوتا ہی یہ صورت اوسوقت ہوتی ہی جب ورم اوس عضل مین ہو جو غائر یعنے بجانب اندرون کے مورب ہی اور یہ ورم عضلی مشابہ اورام جگر کے ہوتا ہی۔ اعراض کے ذریعہ سے فرق یہ ہی کہ جسقدر اعراض خاصہ خواہ مشترکہ جو ورم جگر مین ہوتے ہین اون مین سے کوئی ایسی چیز اورام عضلات کی نہین ہوتی جو معتدبہ ہو جسوقت مراق لاغری اور یبوست جلد جلد آتی ہو تجویز قطعی کرنی چاہیے کہ ورم جگر ہے **ورم حار اسباب ورم حار جگر کے متعلقہ اسباب اوسی** وہم کے ہین جو حار ہوتا ہی مراد یہ ہی کہ جو اور اقسام اورام حارہ کے اسباب جابجا مذکور ہوئے ورم حار جگر کے بھی وہی اسباب ہین۔ اور علامات بھی وہی ہین جو علامات عام مین بیان ہوچکے اور اون علامات کے ذیل مین جو اجزاء جگر کے اورام مین مذکور ہوچکے۔ اور تپ اس جگہ زیادہ تیز ہوتی ہی اگر ورم بمعیت جگر مین ہو اور پیاس کی شدت اشتہا مین کمی اور ہچکی اور متلی اور پہلے تو صفراوی یعنی زرد بعد ازان قے زنجاری اوسکے بعد کرانی اوسکے بعد سوداوی صرف کی قے پیدا ہوتی ہی۔ بر دا طراف زبان کا سیاہ ہوجانا اور غشی کا عارض ہونا اور یہ سب علامتین جو مذکور ہوئین یکجا موجود ہوتی ہین خصوصاً اگر ورم تقعیری ہو اور سوء تنفس بھی ہوگا اور جسقدر الم اور ایذا ہوگی وہ پیچھے کیطرف اور ترقوہ تک پھیلتی ہوئی معلوم ہوگی اور لذع بھی ہوگی خصوصاً جب ورم حدبہ جگر مین ہو۔ اور جسوقت ورم تقعیر مین ہوتا ہی سانس لینے مین اثر تنگی وغیرہ کا جب بھی پیدا کرتا ہی کہ بہت گہری سانس لیکر ہوا کثیر کو اندر کھینچنا چاہیے کہ اوسوقت یعنی ہوئے کثیر کے کھینچنے کے وقت چونکہ ورم مذکور حجاب مین ہی تمدد اور کھچاؤ پیدا کرتا ہی اور تنگی بھی پیدا کرتا ہی اور استنشاق کو روکتا ہی۔ اور بیشتر خفیف سی کھانسی بھی عارض ہوتی ہی زبان مین کیسا ہی ورم جگر کیون نہو پہلے سرخی پیدا ہوتی ہی پھر زردی اوسکے بعد سیاہی ماند پڑنے لگتی ہی بعد ازان تمام بدن کا رنگ متغیر ہونے لگتا ہے خصوصاً اگر ورم حدبہ جگر مین ہو۔ اگر قوت بدن قوی ہو خصوصاً معدہ کی قوت اور ورم حدبہ جگر مین ہو اوسوقت طبیعت مین احتباس رہیگا۔ اور قبض ہوگا اور اگر بدن اور معدہ کی قوت ضعیف ہوگی اسہال عارض ہوگا۔ بقراط کہتا ہی برازخانہ یعنے بودا اور سیاہ اوائل مرض حار مین دلیل ہی کہ ورم حار عظیم جگر مین پیدا ہوا ہی۔ اور نبض ورم حار جگر کی موجی عظیم ستواتر سریع ہوتی ہی۔ ورم حار یا تو متحلل ہوجائے

اوسوقت اوسکی اعراض باطل ورنابود ہوجاتے ہین یا مجتمع ہوا وسوقت علامات دیلہ کو پیدا ہوتی ہین اور قریب اوذکا ذکر کیا جائیگا یا اینکہ یہ ورم سخت اور صلب ہوجائے اوسوقت انتقال علامات ورم صلب یعنے سرطانی کیطرف ہوتا ہی اور علامات ورم حار کے پھر بھی باطل ہوجاتے ہین۔ اکثر سبب انتقال ورم حار کو ورم صلب کیطرف افراط تبرید گی اور یکیفیت تغلیظ یعنے غلیظ بنانے کا استعمال اور مغلظات کا زیادہ استعمال کرنا ورم حار مین۔ فرق درمیان ورم جگر اور ذات الجنب مین یہ ہی کہ ورم جگر کی کھانسی کے بعد نفث یعنی کچھ بلغم وغیرہ برآمد نہین ہوتا۔ اور رد ورم جگر مین داہنے طرف ہوتا ہی اور ثقیل یعنے گران اور بھاری ہوتا ہی اور رنگ بدن کا ہمراہ ورم جگر کے متغیر ہوجاتا ہی اور بطور یعنی درنگ تنفس کا زیادہ نشاری نہین ہوتا جیسے ذات الجنب مین ورم ہاتھ کو ورم جگر محسوس ہوتا ہی اگر صدر بہ مین ہو۔ اور تنفس عظیم کا تکلیف پیدا ہونا اور اسیطرح اتشناق ہوا کثیر مین تکلف گو کہ ورم مقعر جگر مین ہو اور سہر دلیل ہوتا ہی اسلیے کہ ورم حجاب مین تنگی اور تمدد پیدا کرتا ہی اور ایسا اوقات کہ اسمین کھانسی ہیجان کرتی ہی۔ بحران اون اورام جگر کے جو حار ہون اور حدبہ جگر مین ہون اور اورام عضل جگر جو حار ہون بذریعہ عارف کے ہوتا ہی خصوصاً داہنے تھتھنے سے نکسیر جانی یا عرق اور بول سے جود و نو مجمود ہون ان اورام کا بحران ہوتا ہی اور اورام تقعیری کا بحران اسہال صفراوی یا قی سے ہوتا ہی ماشر احجگر کا یعنے ورم صفراوی اوسمین ثقل اور گرانی کم ہوتی ہی اور لپک اور لذع اور زبانکی سیاہی اور پیشاب کی گہری رنگت زیادہ ہوتی ہی۔ رنگ بدن کا مائل بزردی اور تپ کی ہو تو یہ غبی یعنی ایکروز ناغہ کرکے اور نفع پانا اشیائے بارد رطب سے زیادہ ہوتا ہی۔ نبض زیادہ تر باصلابت اور بہ نسبت موجی حرف کے زیادہ اشبہ بفشاری سے ہوتی ہے اور صغیر زیادہ اور متواتر اور سرعت مین شدید ہوتی ہی **فلغمونی جگر** ورم دموی جگر پر علامات ورم حار سے استدلال کیا جاتا ہی اور جو خاص علامات ورم صفراوی یا ماشر اے جگر کے ہین اونسے مخالف علامات کا موجود ہونا باوجودیکہ دونون ورم حار ہین یہ بھی شناخت فلغمونی جگر کی ہی اور چہرہ کی سرخی اور رگون کی پری **اورام بارده جگر** کے ان اورام مین ثقل اور گرانی بہ نسبت اورام حارہ کے زیادہ ہوتی ہی مگر پیاس اور تپ نہین ہوتی اور نہ سیاہی زبان مین ہوتی ہی اور معدہ مین بروقت موجودگی ایسے اورام جگر کے ایک کیفیت شبیہ تشنج کے پیدا ہوتی ہی سن مریض کا اور تدبیر سابق اور مزاج اور رنگ بدن وغیرہ علامات کلیہ بھی اورام بارده پر دلیل ہوتے ہین **ورم بلغمی جگر کا** جلد کا پھولا ہونا اور رنگ کا رصاصی ہونا اسپر دلیل ہے اور اسکے ہمراہ تختی اور صلابت محسوس نہین ہوتی اور نبض کی نرمی زیادہ ہوتی اور پھر باقی جملہ علامات اورام بارده کے جو ابھی مذکور ہوئی ہین **ورم صلب جگر کا اور سرطانی** اکثر حدوث اس ورم کا چنانچہ مذکور ہوا انتقال سے بسبب سوء تدبیر کے ہوتا ہے اور کبھی ابتداءً بھی یہ ورم پیدا ہوتا ہی اور کبھی کسی مرض عارض ہوکر بہت جلد اوسمین صلابت آجاتی ہی۔ مس کرنے اور چھونے سے بھی اس ورم پر دلالت ہوتی ہی اوس شخص کے جسم مین جسکے کنارہ جگر تک چھونا ممکن ہو۔ اگر بہت جلد ایسے مریض کو استسقا عارض ہوجاتا تو یہ ورم جس مین بخوبی ظاہر ہوا کرتا اسلیے کہ مراق مین اسکے ہمراہ لاغری اور ضعف پیدا ہوجاتا ہی لہذا ورم ہلالی اور اور بے درد کے مشاہدہ کیا جاتا ہی۔ بلکہ اکثر شروع تناول غذا کے وقت ایذا دیتا ہے اور بروقت گرسنگی کے اوس ایذا مین خفت ہوجاتی ہے۔ یہ ورم استسقا کے جانے کی گویا راہ ہی۔ کبھی اس ورم پر شدت ثقل بدون تپ کے ہونے سے اور بدن کی لاغری اور سقوط اشتہا اور تیرگی رنگ کی اور کمی بول کی دلیل ہوتی ہی۔ پس اکثر اعراض ورم حار کے پیچھے یہ ورم پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ وہ اعراض ورم حار جب زائل ہوتے ہین اور سوائے گرانی کے اور کچھ بھی باقی نہین رہتا اور اسی ثقل کے سبب سے عرق نفس زیادہ ہوجاتا ہے پوری دلالت اس امر پر ہوتی ہے کہ ورم حار مین صلابت آگئی اور عرق نفس کا پیدا ہوجانا اور ثقل بدون تپ کے موجود ہونا یہ دونون علامت ورم صلب جگر اور سدہ جگر مین مشترک ہین اور فرق ان دونون مین اوسمین ہے جو اوپر باب سدہ جگر مین اور بیان ورم صلب مین بیان ہوا ہے۔ ورم صلب کے تابع استسقا ہوتا ہی خصوصاً استسقا می

اسلیے کہ جگر کی قوت تمیز مائیت مین ضعف آجاتا ہی اور سوا سے رقیق اور کسیطرح کی مائیت جگر سے دفع ہو نہین سکتی لہذا وہ مائیت ہمراہ خون کے تمام اعضا مین جاری ہوتی رہتی ہی اور استسقا کی بھی پیدا ہوتا ہی اور تپیج بھی عارض ہوتا ہی کثیف حصہ مائیت کا بھی بعض اوقات فضاے بطن یعنے خالی جگہ مین شکم کے پہونچ جاتا ہی چنانچہ اسکو ہم باب استسقا مین بخوبی بیان کرینگے اوسوقت استسقاے زقی عارض ہوتا ہی اور ایسے مریض اکثر اوقات بوجہ اختلال طبیعت کے مرجاتے ہین یعنی چونکہ مسالک اور مامہین جو بطرف جگر کے ہین سب مسدود ہوتی ہین لہذا انکی قوتین سب مختل اور فنا پذیر ہوجاتی ہین اور سوائے زمانۂ ابتداے مرض کے اسکا علاج پھر نہین کرنا چاہیے پس اکثر یہ ہی کہ اس زمانہ مین علاج کارگر بھی ہوتا ہی اور جب مرض مین طول ہوجاے پھر کچھ نفع علاج سے نہین ہوتا۔ اور اگر ورم صلب سرخانی ہو یعنی موذی اور متحرک اوسوقت احتباس درد کا زیادہ شدید اور آفت لون بدن کی اور اشتہاے طعام کی آفت باقی آفات مذکورہ زیادہ ہونگی اور بیشتر ہچکی اور مثل بدون تپ کے پیدا ہوا کرینگی اور جب درد کا احتباس نہوگا اوسوقت مادہ خبیثہ ورم کا عضو کی موت کے درپی ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جگر کے مسامات بہت بند ہوجانے کے قابل ہین اور بہت جلد اسمین تحجر اور سختی پیدا ہوجاتی ہی خصوصاً اگر ہر وقت ورم حار جگر کے استعمال مغلظات اور مقبضہ کا باافراط کیا جاے دُبیلہ جگر اکثر بعد ورم حار کے پیدا ہوتا ہی اسطرح کہ جب ورم کا مادہ جمع ہونا شروع کرتا ہی دُبیلہ بھی بنجاتا ہی اور شروع اجتماع مین تپ کی شدت اور درد کا اشتداد اور نیز دیگر اعراض مین زیادتی پہلے عارض ہوتی ہی بعد ازان قشعریرہ مختلف طور پر کمی بیشی مین پیدا ہوتا ہی اور چت لیٹنا بھی متعذر ہوجاتا ہی چہ جاکہ داہنی کروٹ سے لیٹنا اور سونا۔ پھر جب ورم فراہم ہوچکا دبانے کی جگہ ورم کی نرم ہوجاتی ہی اور اعراض مذکورہ مین سکون پیدا ہوتا ہی جب یہ ورم پھوٹ جاے اور شگافتہ ہو لرزہ پیدا ہوتا ہی اور براز مین قیح اور مدہ اور ایک شے مثل دردی کے برآمد ہوتی ہی اور اسکے برآمد ہونے سے خفت اور گرانی کا رفع ہونا پیدا ہوتا ہی۔ اگر یہ ورم بطرف امعاے شگافتہ ہوا اور دُبیلہ مغمر جگر مین تھا تو مادۂ مذکورہ براہ براز کے دفع ہوگا اور اگر بطرف گردہ کے شگافتہ ہوا بول مین یہ مادہ قیح وغیرہ برآمد ہوگا۔ اور اگر اوس فضا یعنے جائے وسیع مین شگافتہ ہوا جو کہ جوف اور درمیان جگر کے ہی اوسوقت فقط خفت اور لاغری عضو کی ہوگی اور بول براز مین استصراخ مدہ وغیرہ کا محسوس نہوگا۔ دُبیلہ کبھی گوشت مین جگر کے پیوستہ ہوتا ہی اور کبھی ظاہر جگر مین ہوتا ہی اور غائر یعنی پیوستہ اندرون لحم کے نہین ہوتا ہے اور مدہ کا رنگ اسی سبب سے جدا جدا ہوتا ہے پہلی صورت مین کہ جب دُبیلہ غائرہ لحم جگر مین ہو مدہ سیاہ رنگ ہوگا اور دوسری صورت مین مائل سپیدی ورم ماسارئیقا علامات مین ورم جگر سے یہ مشارک ہی مگر ورم حار ماسارئیقا کی تضعیف ہوتی ہے اور جو شدت ورم حار جگر کی تپ مین ہوتی ہے ویسی اسکی تپ مین نہین ہوتی۔ اور گرانی ہمراہ تمدد کے ورم ماسارئیقا کے شکم اور معدہ تک غائر اور فرورفتہ زیادہ ہوتی ہے اور کبھی تمدد اس ورم کا بہ نسبت ثقل کے زیادہ ہوتا ہی جسوقت علامات سُدّہ جگر کے نہ پائے جائین اور نہ علامات اورام جگر کے اور براز مین کیلوس رقیق برآمد ہو اور اوسکا سبب ضعف ہضم جگر نہو اور نہ دلائل ضعف مذکور کے پائے جائین اور باوجود ان علامات کے تمدد اور حمی خفیف بھی ہو اوسوقت حکم کرنا چاہیے کہ ماسارئیقا مین ورم حار ہے۔ ماسارئیقا کا ورم صلب اوس مین اور سُدّہ ماسارئیقا مین تفرقہ کرنا بہت دشوار ہے اور حدس قوی کی حاجت ہی۔ پھر اگر بعد چند روز کے کوئی شے صدیدی خارج ہو معلوم کرنا چاہیے کہ ورم ماسارئیقا سے خارج ہوئی ہے اور اس صدید مین اور ورم صلب جگر سے جو صدید برآمد ہوتا ہی یہ فرق ہے کہ ورم جگر کا صدید مائل بسرخی اور دموی ہوگا اور ورم ماسارئیقا کا صدید مائل بہ قیح اور صفرت ہوتا ہی **علاج ورم حار جگر** کا پہلے واجب ہے کہ حال استلاے عضو متصل جگر کا مواد سے اور حال قوت مریض اور سن اور وقت وغیرہا امور عام اور کلیات کا مشاہدہ کیا جائے چنانچہ فن کلیات مین اسکا بیان کیا گیا اور انہین دلائل سے فصد کرنے اور نہ کرنے کی اجازت طلب کرنی چاہیے۔

پھر اگر ممکن ہو دا ہنی باسلیق کی فصد کر دینی چاہیے اور اگر باسلیق کی نہو سکے تو بہت اندام کی ورنہ پھر سرار د کی فصد کرنی چاہیے۔ اور اگر قوت قوی ہو جسقدر خون نکالنا ضرور ہے ایک ہی دفعہ نکالنا چاہیے ورنہ چند مرتبہ آرام دیدے کر نکالا جائیگا یہ بھی جاننا ضرور ہے اگر فصد نہ کیجاے اور مادہ جگر مین چھوڑ دیا گیا ہو اور پھر استعمال قوابض اور روابع کا کیا جائے احتمال قریب یہی ہے کہ ورم مین صلابت آجائے گی اور اگر استعمال محللات کیا جائے شاید کہ ایذا اور ورم مین ہیجان زیادہ ہو پس پہلے تدبیر یہی ہے کہ فصد کر دیجاے بشرطیکہ مانع قوی نہو اور بہت سا خون نکال ڈالا جائے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ابتدا اس ورم کا علاج بھی بہ تسورد یگر ادرام حارہ کے رفع اور تبرید سے بموجب قانون عام کرنا چاہیے مگر سیان طبیب کو صلابت ورم سے نہ بچنے کی فکر زیادہ درکار ہے اسلیے کہ ورم جگر بہت جلد صلابت کو قبول کرتا ہے لہذا واجب ٹھہرا ہے کہ ادویہ رادعہ اور مبردہ ملطفات اور مفتحات سے مخلوط ہون۔ اطلیہ باردہ کا بافراط استعمال کرنا بیشتر منجر بہ صلابت ہوتا ہے اور یہ صلابت اکثر تو فقط حمام مین داخل ہونا اسکے ازالہ مین کافی ہوتا ہے اور بیشتر یہ ورم جگر کے اوس جانب مین شگافتہ ہوتا ہے جو بطرف گردہ کے ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بہت سے ادویہ کہ جنمین قبض اور برودت ہے اور اسیطرح بہت سے اقسام غذا کے جو بہین صفات متصف ہین جیسے انار اور بہی اور امرود کہ دوا اور غذا اور ہر طرح سے مضر ہوتی ہین اور وہ یہ ہے کہ اوس منفذ مین جو درمیان جگر اور مرارہ کے ہے ایسی چیزین تنگی پیدا کرتی ہین لہذا مرارہ صفرا کی بخوبی کشش نہین کرتا ہے اور اسی کمی جذب صفرا سے زیادہ بے ورم کے اور شر کثیر پیدا ہوتا ہے پس تقبیض یعنے استعمال قوابض کا اگرچہ اس ورم مین بدو ن اوسکے زمانہ ابتدا اور آخر مین بھی چارہ نہین ہے اور اوسکے ہمراہ تحلیل کی رعایت بھی بنظر حفظ قوت کیجاتی ہے مگر پھر بھی تقبیض سے وہ ضرر کا خوف باقی رہتا ہے تحجر اور صلابت ورم اور حبس ہو جانا صفرا کا جگر مین اسیواسطے طبیب کو مرض ورم جگر مین جلدی اور مبادرت صرف تحلیل کیطرف زیادہ درکار ہوتی ہے بہ نسبت دیگر ادرام حارہ کے بخوف تحجر اور صلابت اور بخیال دفع کرنے ترشح اوس رطوبت صدیدی کی جسکی ترشح سے اور امراض عموماً خالی نہین ہوتی۔ لیکن پھر تحلیل اور تفتیح بیشتر ارخا قوت کرکے قریب بموت و ہلاکت کے پہونچا دیتی ہے چنانچہ جالینوس نے ایک طبیب نادان کی حکایت لکھی ہے جو معالجہ ادرام جگر کا اوسنمین مرخیات سے کیا کرتا تھا جن سے اور مقام کے ادرام حارہ کا علاج کیا جاتا ہے مثلاً اضماد جو زبیب اور حنظہ سے طیار کیا جاتا ہے اور غذا مین خندروس یعنی بڑی جوار جسکو مکہ بھی کہتے ہین دیتا تھا حالانکہ واجب اور مناسب بحال مریض کے یہ تھا کہ غذا ایسی کھلاتا جسمین جلا ہوتی اور لزوجت اور غلظ نہوتا اور یہ بھی مناسب تھا کہ ادویہ محللہ کے ہمراہ ایسے اشیا جو قوابض ہون اور جنمین تقویت اور عطریت ہو دیتا جیسے سعد اور قصب الزریرہ اور افسنتین اور یہ بھی مناسب تھا کہ ان ادویہ عطریہ کو اوسیقدر دیتا کہ حفظ قوت کرے اور عمدہ کار یعنی مدار علاج کا اوّل ورم مین رفع کرنا قوی دوا سے اور اوسط زمانہ ورم مین رفع اور تحلیل دونون سے مرکب کرنا اور آخر زمانہ مین تحلیل ہے جسکے ساتھ کسیقدر ایسی ہی قوابض عطریہ بھی ہون اگرچہ اسوقت حاجت تقویت تحلیل کی زیادہ بھی ہو۔ بہرحال وہ طبیب ان جملہ قواعد کے خلاف کرتا تھا اور جالینوس کی فہمایش کو اوسنے قبول نکیا۔ اسیطرح ایک اور بیمار کے نسبت جالینوس نے اوسی طبیب کو خوف دلایا تھا کہ یہ مریض اختلال قوت سے اور تھوڑا پسینا بالزوجت برآمد ہونے سے مرجائیگا اور یہی ہوا کہ یہ بیمار بھی اسیطرح مرگیا اور جیسا جالینوس نے خیال کیا تھا ایسا ہی واقع ہوا پس یہ تحلیل ایسی ضروری بات ہے جسکی طرف مبادرت اور جلدی کرنے کی حاجت حین بوقت رفع کے ہے اور تحلیل کے وقت وجوب مین حاجت اسکی ہے کہ ادویہ قابضہ اور مقویہ سے بھی تدبیر خالی نہو لیکن مراعات ان جملہ امور کے امر دقیق ہے ہر ایک معالج کا کام نہین کہ انکا برتاؤ پورا پورا کرے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جگر جسطرح کہ تحجر کو بسرعت قبول کرتا ہے اور اسیطرح تہلہل یا تحلل کو بھی جلد قبول کرتا ہے اور بیشتر نضج اور تحلیل سبب تقیح اور شگافتہ ہونے کا ہوتا ہے پس اگر کسی دوا ئے محلل کا استعمال کیا جاے ایسی قسم کی وہ دوا نہونی چاہیے جو ورم پیدا کرتی ہو کہ ورم مین ہیجان

پیدا ہوگا۔ اور مائ العسل اگرچہ بدون لذع کے جلا کرتا ہی مگر وہ شیرین ہی اور شیرین چیز جگر مین سُدّہ پیدا کرتی ہی۔ یہی سبب ہے کہ آب جَو مین مسیطر حکما اندیشہ نہین اور دیگر غذاؤن سے مستغنی ہوگی اسلیے کہ اسمین جلا بدون لذع کے بھی ہی اور ایسا سُدّہ بھی نہین پیدا کرتا ہی جسکی تفتیح نہو سکے ایسے اشیا کے پلانے سے جو مارالشعیر کی تفتیح اور جلا کی تقویت کردین جسوقت زیادہ قوی کرنے جلا ی مارالشعیر کے حاجت ہو۔ اور یہ اغذا اور قابضہ کا ضرر مقعر جگر مین زیادہ ہے بہ نسبت محدب جگر کے اسلیے کہ مقعر جگر مین دفعۃً بدون انکسار قوت کے یہ ادویہ پہونچ جاتی ہین اور اول مجاری مین سُدّہ پیدا کردیتی ہین اور محدب جگر مین یہ ادویہ جب پہونچتی ہین انکی قوت ٹوٹ جاتی ہی اور آخر فوہات یعنی مُنھ مین مجاری کی پہونچتی ہین پس ضرر بھی کمتر ہوتا ہی۔ بعد لحاظ ان قواعد مذکورۂ بالا کے واجب ہے کہ جگر کے جانب علیل کا بھی لحاظ کیا جائے اور بڑی احتیاط اور نہایت خوف کرنا لازم ہی ایسا نہو کہ ادویۂ مدرہ کا استعمال کیا جاوی اور مرض مقعر جگر مین ہو یا ادویۂ مستہلہ بروقت علیل ہونے محدب جگر کے مستعمل ہون کہ ان دونون صورتون مین بعوض تنقیہ مادہ کے اُلٹا اثر یہ پیدا ہوگا کہ مادہ مرض زیادہ تر غائر اندرون عضو کے ہوجائیگا۔ بلکہ واجب ہے کہ اقرب مقامات سے استفراغ مادہ کا کیا جاوی پس جو ورم جانب مقعر جگر ہو اوسکے مادہ کا استفراغ بذریعہ اسہال اور محدب جگر کے ورم کا استفراغ بذریعہ ادرار کرنا لازم ہی۔ یہ بھی احتیاط ضروری ہی کہ طبیعت مین قبض نہنے پائے اسلیے کہ اس سے بڑی ایذا پہونچتی ہی اور خطرۂ عظیم ہے اور نہ زیادہ اسہال سے طبیعت کی قوت ساقط ہونے پائے اور متحیر ہوجائے بلکہ جو طبیعت بستہ ہو اوسکا قبض باعتدال دور کرنا چاہیے اور جو طبیعت نرم ہو اوسکی نرمی زائد کو دور کرکے قبض باعتدال رکھنا چاہیے۔ ادویہ جو لائق بحال اورام جگر ہین زمانۂ ابتدا مین بشرطیکہ اون اورام مین حرارت باافراط ہو آب کاسنی یا آب مکو سبز ہمراہ سکنجبین ساکری کی اور مارالشعیر اور آب عصی الراعی اور آب بارتنگ آب کاسنی آب کشنیز سبز اور کدو اور ککڑی اور کشوث اور انمین ادویہ مین (بشرطیکہ حرارت زیادہ نہو) کسیقدر قشنیز اور قصب الذریرہ بھی شریک کرنی چاہیے اور یہ قرص بھی اسے نسخے کے موافق زرشک بیدانہ دس درہم گلسرخ طباشیر مکمد یا بخید ہر ہم تخم خیارتخم کدو شیرین تخم قثا یعنے ککڑی کے بیج تخم خرفہ تخم کاسنی مکمد تین درہم تخم رازیانہ ایک درہم قرص طیار کرکے دو مثقال تک اسکو استعمال کرنا چاہیے اور زیادہ حرارت بجھانے کی حاجت ہو اسی قرص مین تھوڑا کافور ہ اخل کردیا جاوے۔ اور اگر تقویت جگر کی زیادہ کرنی منظور ہو کسیقدر ریوند بھی اضافہ کردی جائے۔ اور اگر کھانسی آتی ہو رب السوس اور کبتر اخواہ ترنجبین بھی شریک کردی جائے۔ جو ادویہ کہ اسنے زیادہ تر قوی ہین اور اسی اورام جگر کے واسطے لائق ہین جن مین حرارت بدرجۂ غایت نہو یں جیسے آب رازیانہ اور گاؤزبان اور اذخر اور کرفس جبلی اور لبلاب یہ ادویہ ہمراہ سکنجبین کے۔ یہ ادویہ نواہ مثل انکے اور ادویہ اونمین اورام مین نافع ہین جنکی حرارت درجۂ اولی مین ہو اور تھوڑا سا نضج بھی اون اورام مین شروع ہوچکا ہو۔ اور اقراص ورد بھی اسیطرح مفید ہے خصوصاً جو ورم متصل تقعیر جگر کے ہو۔ اکثر اوہ سبب ورم کا اور اوسکی ابتدا کسی صدمہ کودنے پھاندنے سے نواہ کسی چوٹ کے لگنے سے ہوتی ہی اگر بعد ایسی چوٹ وغیرہ کے فصد لیکر تھوڑی سی ریوند یعنی تین روز برابر بقدر تین درہم کے استعمال کرائی جاوے ورم کو منع کردیگی جسوقت بخوبی معلوم ہوجائے کہ ورم جانب مقعر جگر مین ہی پس اولی یہ ہی کہ آب لبلاب کو ایسی دوا ملا کر دینا چاہیے جنکی آمیزش ہمراہ لبلاب کے مناسب ہے انمین ادویۂ سپردہ مذکورۂ بالا مین سے۔ اور آب چقندر اور جملہ ادویہ منضجہ اور جو ادویہ کہ راوح اور ملین طبیعت ہین اونکی آمیزش بھی کرنی چاہیے۔ اور جب بالنضج ورم بخوبی ظاہر ہوجائے اوسوقت املناس ہمراہ آب رازیانہ اور آب مکو اور آب لبلاب کے دینا چاہیے۔ اور غذا مین کسیقدر مغز قرطم اور پست کم تخم اوٹنگن اور بسفایج بھی داخل کرنی لازم ہی اور جب زمانۂ انحطاط کو ورم پہونچ جاوی یعنے گھٹنے لگے اوسوقت ادویۂ قویہ جیسے خاریقون اور تربد وغیرہ کا استعمال کیا جائے۔ ایک قوم اطبا کی ہلیلۂ زرد کا استعمال کرتے ہین اور مین اسے ناپسند کرتا ہون کہ اوسمین قوت قبض مزمن کی ہی یعنے قبض دیرپا اس سے پیدا ہوتا ہی پس مجھے خوف یہ ہوتا ہے ایسا نہو اسکے استعمال سے رقیق مادہ تو نکل جائے اور غلیظ مادہ منضج ہوکر باقی رہجاوے۔ کبھی ایسے وقت تخم قرطم اور تخم اوٹنگن اور بسفایج طعام مین داخل کرتے ہین۔

اور فتیلوں کا داخل بخور کرنا چاہیے اور بسا اوقات غرق کی استعمال پر بھی حرارت ہو سکتی ہے مگر بقدر حاجت حقنہ کا استعمال اوائل ورم میں جب کہ اتفاقاً طبیعت میں قبض پیدا ہو آب برگ چقندر اور نمک اور شوربہ سرخ خواہ آب شکر سرخ سے کرنا چاہیے۔ اور انخلاط کے وقت قوی حقنہ دینا چاہیے اور اوسمیں بسفائج اور قطورپون اور زوفا اور صعتر داخل کرنا چاہیے اور بیشتر حنظل بھی داخل کیا جاتا ہے۔ اگر ورم محدب جگر کیطرف ہو واجب ہے کہ مدرات بارد سے ابتدا ئی علاج کیا جاوے اور پھر مدرات معتدلہ سے پھر جب نضج اچھی طرح ظاہر ہو جاوے ادویہ قویہ جیدہ کا استعمال کرانا چاہیے۔ اور یہ تاخیر ادویہ قویہ کے استعمال میں فقط اسوجہ سے ہے کہ ورم کے متحجر ہونیکا خوف ہے۔ یہ ادویہ قویہ جیسے مقیٹھہ اور نطراسالیون اور اسارون اور خراقراصل نیز مارزنجوش اور اقراص غافث قوی اور جملہ مدرات قویہ جو باب الواح تقبض کتاب دوم میں مذکور ہیں اور باب اورام میں بھی اونکو ہم بیان کر چکے ہیں۔ ضمادات جو اورام جگر میں لگائے جائیں اونکو سرد اور ٹھنڈا ہونا نہ چاہیے جیسے اورام میں بلکہ نیم گرم ہونا چاہیے۔ اور جس ادویہ ضمادیہ کی طرف جلدی کرنی لازم ہو اوسی زمانہ میں کہ جب ورم کی ابتدا محسوس ہو وہ عصارات بارد قابضہ ہیں اور عصارۂ برگ خرفہ اور کدو اور حی العالم اور گلاب اور صندل اور کافور اور جو ضمادات نرم کو پانی سے انگور کے اور گلسرخ خشک اور سویق سرطیار ہیں اونکو جلدی اوسی وقت لگانا چاہیے۔ اور زیادہ کثرت سے ایسے ضمادات کا استعمال نکرنا چاہیے بلکہ جب بصحت تمام معلوم ہو جائے کہ ورم ہٹتا جاتا ہے اوسوقت عمدہ تر ضمادات وہی ہیں جو کہ سفرجل سے ہمراہ اور ادویہ کے طیار کیجائیں۔ منجملہ اونکے یہ ہے کہ سفرجل ہمراہ آرد جو کے کوٹ کر گلاب ملا کر ضماد کریں۔ یا سفرجل کو سرکہ سرکہ اور پانی میں اسقدر پختہ کریں کہ پھوٹ جائے پھر اوسمیں صندل ملا کر اور تھوڑا سا روغن گل ڈالکر ضماد کریں۔ ازیں قبیل یہ بھی ہے کہ سفرجل کو اوس شراب ریحانی میں جسمیں کسیقدر قبض ہو پختہ کریں اور پھر اوسپر عصارۂ عصی الراعی کا اضافہ کر کے سیقدر سنبل الطیب اور انیسون اور سعد سے اوسی قوی کر کے سویق شعیر وغیرہ سے قوام ضماد کا درست کریں اور پھر استعمال کریں بیشتر اسکے ہمراہ روغن سفرجل یا مصطگی کے یا روغن حنا بھی کر دیا جاتا ہے۔ میاہ کے اقسام سے آب اشق اور آب برگ سیب اور آب بہی وغیرہ۔ کبھی ضماد اسطرح بھی طیار کرتے ہیں کہ سفرجل کو طبیخ انیسون میں پختہ کرتے ہیں جب ارادہ یہ ہو کہ یہ ادویہ قوت میں درجۂ تحلیل تک پہونچ جائیں اوسوقت ان میں مصطگی اور بابونہ اور اکلیل الملک اور آرد جو و مستھی اور اونکے ہمراہ کسیقدر روغن دوا بھی جس میں تھوڑا سا قبض ہو اور تخم کتان اور روغن بابونہ اور روغن سویا اور حلبہ بھی داخل ہوتا ہے۔ ضمادات مرکبہ میں سے ضماد فیلغریوس اور ضماد اکلیل الملک اور ضماد اقرطیون اور وہ ضمادات ہیں جنکو ہمنے قرابادین میں لکھا ہے نسخہ ضماد کا جو انتاب ورم جگر کی تسکین کرتا ہے خام عصارۂ عوسج مکدار یکجز و زعفران مصطگی مکہ نصف جز و روغن گل چار جز و موم بقدر حاجت۔ آخر زمانہ میں اس ورم کے ضمادہا ئے منضجہ محللہ جن میں قوابض بر عایت حفظ قوت کے داخل کر دئے جاتے ہیں استعمال کرنا چاہیے جیسے وہ ضماد جو ابر سا اور اسارون اور اشنہ اور حبہ اور صعتر اور شیح اور تخم کرفس اور مقل وغیرہ سے طیار کیجائیں اور اونمیں مقویات زیادہ کر دئے جاتے ہیں۔ اور ضمادات جو آس اور مقیٹھہ اور حب الغار زعفران مصطگی مرکی اور موم اور روغن زنبق سے طیار ہوں۔ روغن کے اقسام جو کبھی ایسے ضمادات میں مخلوط ہوتے ہیں جیسے روغن نرجس اور روغن سوسن از اد نسخہ ضماد کا جو اورام جگر کے تحلیل کر دیتا ہے قابوس کیطرف منسوب ہے اور مجرب ہے میعہ اور موم مکدوس درخمی روغن مصطگی اور زعفران اور حماما مکدو درخمی روغن درخت مصطگی روغن گل ہر واحد دو درخمی شراب اڈھائی قولولی پہلے موم کے روغنوں میں گھلا کر پھر ساری دوائیں ملا دیں **دوسرا نسخہ** زیادہ نافع ہے سوسن حماما سا فیج مکدو دو درہم شق میعہ موم ہر واحد بیس درہم کندر زعفران اسارون مکہ بیس درخمی روغن درخت مصطگی بقدر حاجت **اور نسخہ** محلل قوی ہے زعفران دو اوقیہ مقل مشبع اشق مکدجبہ اوقیہ جرک دو بگب اور دیگر ظروف کا چار اوقیہ مصطگی تین اوقیہ میعہ زفت موم مکدسات اوقیہ حماما سنبل رومی اور جب بلسان ہر واحد جبہ اوقیہ روغن سوسن بقدر کفایت

ملا کر استعمال کرین لیکن اگر ورم کے ہمراہ اسہال بھی ہو اور اوسمین درشتی ہو ایسی کہ احتیاط مقتضی اوسکے حبس کرنے اور روکنے کی ہو واجب ہی کہ قرص زرنبک اور قرص ریوند مسک کا استعمال کرین۔ غذا ان بیمارون کو عمدہ تو یہ ہی کہ کشک بخود یا جاوی کہ تبرید بھی کرتا ہی اور جلا بھی اور سُدہ منین پیدا کرتا ہی اور جلدی سے نفوذ کرتا ہی۔ جوارکہ اور گیہون ضرور اوسمین غلاظت ہی اور ورم کی مزاحمت بوجہ غلظ اونسے پیدا ہوتی ہی پھر اگر بدون روٹی کھلانے کے چارہ نہو تو ایسی روٹی دیجاے جو موٹی گوندھے ہوئے آٹے کے بدون خمیر کے نہو اور گندم علکہ سے ہو جو تنور مین سخت پکائی گئی ہو۔ واجب ہی کہ انکی غذا کی اصلاح اور تجویز مین توجہ زیادہ کیجائے۔ ترکاریان جیسے کا ہو اور بھنوا وغیرہ۔ فواکہ مین آنار شیرین اوس بیمار کے لیے جسکے معدہ مین حلاوت مستحیل بصفرا نہو جاتی ہو۔ اور جہانتک ممکن ہو شیرینی کے جملہ اقسام سے ایسے بیمارونکو بچانا چاہیے علاج حمرہ یعنی ورم صفرادی کا جو جگر مین ہو۔ اس ورم کا علاج قریب علاج فلغمونی کے ہی مگر بیان اسہال اور ارامین نرمی کرنی لازم ہی اور ایسے ادویہ مدرہ اور مسہلہ تجویز کرنی چاہین جو مائل برودت کیطرف ہون۔ اور رکھنے کی دوا اس ورم پر برف سے سرد کرکے استعمال کرنی چاہیے اور ہمیشہ رکھی جاوین تا اینکہ بیمار کو معلوم ہو جاوی کہ اثر برودت کا خاص اندرون حجم ورم کے پہونچگیا ہی۔ مضاد کے ادویہ جیسے نیلوفر اور آب کاسنی آب ہیلی ورصندل کا فور وغیرہ (مثل آب برگ خرفہ وکاسنی و پاک کے) اور حبتک ممکن ہو سخنات کا استعمال اس ورم مین نکیا جائے علاج قرحۂ جگر کا ذیلہ کے علاج مین اوّل اوقات اور جسوقت یہ معلوم ہو کہ ورم حار کا مادہ مجتمع ہونا شروع ہوا ہی لازم ہی کہ رادعات کا استعمال باعتدال کیا جائے اور بہ رادعات از قسم حناوے کے ہون خواہ طلا کے طور پر ہون۔ اور ماء الشعیر اور سکنجبین غذا مین تجویز کیجاے اور اگر مناسب بحال مریض فصد ہو باسلیق کی فصد کر دینی چاہیے ورنہ مجمہ کا استعمال جگر کے اوس مقام پر کرنا چاہیے جو لشت کے متصل ہے اور بیشتر حاجت اسہال کی بھی ہوتی ہی۔ پھر اگر باینہمہ تدبیرات مادہ ورم مضرو مجتمع ہو جائے واجب ہی کہ بہت جلد انضاج اور تقیح کی تدبیر کرین اور تقطیع اور تلطیف سے اس تدبیر کی اعانت کرین اسلیے کہ ایسے اورام مین اخلاط غلیظہ ضرور ہوتے ہین جنکو مضمد متورم مثلاً جگر پی جاتا ہی اور اوسکے حجم مین سما جاتے ہین۔ اور ملین ادویہ کی بھی ضرورت ہے تاکہ خلط ورم کو مستعد اور آمادہ تحلیل پر کردے۔ پھر جب نضج اچھی طرح ظاہر ہو جاے اور ورم شگافتہ ہو منفتحات قوی سے فوراً و ضاداً اسکی اعانت کرین۔ پھر طبیعت کی اعانت دفع مادہ پر کرنی چاہیے بشرطیکہ محتاج اعانت ہوا و حبت میلان اور رجوع دفع مادہ کے معلوم ہو جاوی۔ اور جب میلان مادہ کی حبت معلوم ہونے سے اسہال خواہ اور ار کرنا ضرور ہو کرنا چاہیے مگر ادویۂ قوی سے اور ار کرنا نہ چاہیے اور نہ کسی دوا سے حاد اور تیز سے ورنہ شفانہ کو ضرر پہونچتا ہی اسلیے کہ شفانہ کی حفاظت قرحہ وغیرہ بڑھ جانے سے (اس مرض مین اور بروقت شگافتہ ہونے ورم کے اور خود بخود نضج روان ہونے سے بطرف شفانہ کے خواہ کسی دوائے منجر کے شگافتہ کرنے سے جو قیح شفانہ مین پہونچے) واجب ہے۔ جب کسیقدر ورم شگافتہ ہو جائے اور قیح اوسمین سے نکلنی شروع ہو حاجت اسکی ہوگی کہ بقیہ قیح بھی صاف کرکے نکال دیجائے مار العسل وغیرہ کے پلانے سے پھر احتیاج ایسی دوا کی ہوگی جو اندمال قرحہ کا کرے۔ اور اگر قوت مریض کو تحمل اور برداشت مسہل کی ہو مسہل سے بہت اچھی اعانت اندمال قرحہ پر ہوتی ہے اگر بافراط اسہال نہو۔ مسہل کی حاجت ایسے مرض مین دو وقت ہوتی ہی ایک تو قبل شگافتہ ہونے ورم کے تاکہ مادہ مین کمی ہو جائے اور طبیعت سبک ہو جائے دوم بعد شگافتہ ہونے کے خواہ قریب شگافتہ ہونے ورم کے اور نضج پورا ہو جانے کے بعد جسوقت یہ بات معلوم ہو جائے کہ مادہ ورم امعا کیطرف متوجہ ہوا ہے اور ذیلہ بطرف مقعر جگر کے ہی۔ جن ادویہ سے قبل شگافتہ ہونے ورم کے اسہال منظور اعانت طبیعت کرنا چاہیے خفیف دواؤن سے مثل تخمین اور شیرخشت اور املتاس بقدر قلیل اور شکر سرخ وغیرہ ہی جو آب لبلاب اور کامنی مین ملانا چاہیے اور اس سے زیادہ قوی جو خانہ بزور اور اصول کا ہی جیسے تخمین اور شیرخشت اور املتاس بھی داخل کر دیا ہو

اور بیشتر صبر اور افسنتین بھی ملا دیتے ہین حقنہ کے اقسام مین وہی معروف نسخہ ہین جو خفیف ہین۔ جو مسہلات کہ بعد نضج کے پلائے جاتے ہین اور نضج پر معین ہوتے ہین اور شگافتہ کرنے پر ورم کے معین ہین وہ یہ ہین کہ بلیغ اصول اور غافث ہر ایک ۱ درہم اور روغن خسک بوزن چار درہم اور روغن زنبق تین درہم نصف اوقیہ شکر اور نصف اوقیہ خیار سنبر ملا کر استعمال کرین پھر اگر مادہ دمبلیہ کا بطرف محدب جگر کے ہو اوسوقت مسہلات کا استعمال اچھا نہین ہان مگر بسبیل معونت کے اول امرین اور نضج سے پہلے مسہلات کا استعمال ہوسکتا ہے لیکن جب نضج ہوجائے اوسوقت واجب ہے کہ مدرات مذکورۂ بالا اوسی ترتیب سے جو بیان ہوچکی ہے مستعمل ہون کہ جسقدر نضج مین زیادتی ہو اوسیقدر مدر قوی کا استعمال بڑھایا جاے۔ پلانے کی ادویہ جو معین نضج کی ہین جیسے شیر مادہ خرشکر سرخ خواہ شکر العشر کے ہمراہ اور جیسے ماء الاصول زبیب اور انجیر اور پرسیاوشان اور جلابہ روغن بادام شیرین یا تخم بار روغن جلبہ۔ اور اگر اس سے زیادہ قوی درکار ہو خرمائے خشک بڑھا دینا چاہیے۔ اور نہار اوٹھ باسی مُنہ طبیخ جعدہ اور خراب دوائے قوی پلانا چاہیے اور شہد جسکا کف جوش دینے سے نکالدیا ہو اور انجیر اور ماء العسل آب جو مین کھلایا جائے۔ یا طرخشقوق خشک چند درہم اور تخم مرو ڈیڑھ درہم دقین جلبہ ایک درہم تین اوقیہ شیر مادہ خرشکر ملا کر پلایا جائے۔ اور جن ادویہ مین تفتیح اور تلطیف ہو اور تقویت بھی وہ بھی مستعمل رہین جیسے افسنتین زعفران سنبل اور اصول ثلثہ اور فاوانیا بیخ حاشا اور مجیٹھ اور مصطگی اور سنبل الطیب اور سنبل رومی اور تخم سنبھالو عصارۂ غافث اصول قنطوریون۔ روغن کے اقسام سے روغن ناردین اور روغن درخت مصطگی اور روغن سوسن اصفندہ معینہ جیسے وہ ضماد جنمین آرد جو اور اکلیل الملک اور بابونہ پیچ سوسن خطمی کی جڑ اور انجیر اور زبیب اور پیاز بھنی ہوئی اور روغن بزرکتان پڑتا ہو پھر اگر اس سے زیادہ قوی ضماد کی حاجت ہو آرد جو اور بورہ برگ حمام اور فوتنج اور علک البلم اور زفت دوا ق کندر وغیرہ کا ضماد کیا جاے۔ واجب ہے کہ جسوقت نضج ورم معلوم ہوجاے مریض جگر کے محل دامنی کروٹ لیٹا کرے اور آب گرم سے نہانے کا التزام کرے۔ اور بیشتر احتیاج ریاضت اور کسقدر مشی کرنے اور چلنے کی بھی ہوتی ہے بشرطیکہ مریض سے ہوسکے۔ پھر جب ورم شگافتہ ہوجائے لازم ہے کہ ایسی دوا کا استعمال کرے جو چرک وغیرہ کو دھو ڈالے اور کم کر ڈالے اوسکے بعد ایسے ادویہ تناول کرے کہ اوسکو اوسی طرف سے خارج کرے جدھر سے مادہ متوجہ یہ عروج ہوا ہو اسا کے ذریعہ سے ہو خواہ ادرار سے اگر ایسے دوا کی استعمال کی حاجت خواہ انہین ادویہ کو ماء العسل مین ملا کر دین۔ مدرات قوی کا دینا ہرگز مناسب نہین ہے ورنہ مجاری بول کو ایذا اور رکاوٹ ہو پہنچے گی پھر اگر اتفاقاً یہ ضرر پیدا ہوجاے کہ قرحہ شانہ یا مجاری بول مین پیدا ہو خواہ کسی قسم کا ضرر قیح کے وجہ سے اوذکو پیونجا ہو یا شانہ کو اوسوقت اسکے مناسب یہ ہے کہ ایسی غذا کھلائی جاے جسمین جلا ہو اور لذع نہو بلکہ کسیقدر تغریہ ہو جیسے ماء العسل جو طبیخ معتدل سے تخبیہ کیا ہو اور اوسمین تھوڑا سا نشاستہ اور انڈا اور روغن گل ملایا جاوے۔ یا خبازی ہمراہ جوارش کے اور محل یہ ہے کہ وہ تدبیر کرین جو قروح اعضاے باطنی کیواسطے کیجاتی ہے اور اوسی روش پر چلین جو قروح گردہ کے علاج مین درکار ہے۔ جب بخوبی صفائی چرک وغیرہ سے ہوجائے صبحکو اوسی ماء الشعیر اور سکنجبین پلانا چاہیے اور اوسکے ڈیڑھ گھنٹہ بعد کندر اور دم الاخوین ہر ایک مثقال تخم کاسنی تخم کرفس مصطگی ہر واحد مثقال سکنجبین خواہ جلاب یا ماء العسل مین دیکر اوسکے بعد غذا سے اوسکی تقویت کرنی چاہیے اور قرحہ کا علاج اوسی طرح کرنا چاہیے جیسا کہ قروح گردہ مین بیان کرینگے۔ اگر اتفاقاً یہ غرابی پیدا ہو کہ مادہ فضاء رجوف پر ریزش کرے ضرور ہے کہ اوسوقت بذریعۂ دستکاری کی جلد جو قریب اُریہ کے ہے اوسے کھول دین اور شگافتہ کرکے عضل کو ہٹا دین اسقدر کہ صفاق داخلی جسکا نام اریطان ہے کھلجائے پھر اوسمین سوراخ کرکے ایک چھوٹی سی نلی اوسمین رکھدین کہ قیح اوسی نلی کی راہ سے جاری رہے اور بعد صاف ہوجانے اور ساری قیح نکلجانے کے زخم کا علاج مرہم سے کرین۔ غذا دینے کی بخوبی یہ ہے کہ ابتدا مین لطیف غذا کرنی چاہیے اور فقط کشک شعیر اور سکنجبین پر اقتصار کرنا چاہیے بعد ازان پھر استعمال غذا کا کرین یا تو وہی غذائے مفوجہ جسکا ذکر

ہم کر چکے ہیں اور زردی بیضۂ نیمبرشت اور احساس ملینہ۔ پھر جب ورم اپنی دُنیائہ تشنگافتہ ہوجائے اور ریم وغیرہ سے پاک صاف ہوجائے اوسوقت ایسی غذا کی حاجت ہوگی جو مقوی ہو جیسے ماءاللحم اور گوشت بزبچہ اور بچہ گاؤ اور طیور نرم کا گوشت اور شوربا بائے ترش حصین اباز یرداخل ہوں اور زردی بیضۂ نیمبرشت وغیرہ اور تھوڑی سی شراب بھی پلانی چاہیے اور شمومات مقویہ کا استعمال کرنا بھی ایسے وقت لازم ہے علاج اورام بارده جگر کا

اِن اورام کا علاج مختلف استعمال ملطفات جالبہ کا ہے اور قریب قریب علاج سُدّہ جگر اور دُنیائہ جگر کے ہے جو آمادہ انضاج کے ہو۔ ادویۂ منضجہ اور مدرہ اور مفتحہ اور ملطفہ تو بجوبل اوپر کے بیانات میں مذکور ہوچکیں۔ مگر ادنکے ہمراہ کسیقدر ادویہ قابضہ مقویہ خوشبو کا داخل کرنا بھی لازم ہے اور روغن کے اقسام میں بید انجیر کا روغن اور چنبیلی کا تیل اور روغن زیتون اِن دواؤں میں پڑتا ہے۔ اور ضماد جو اِن اورام کے واسطے تیار کیے جاتے ہیں اونمیں بھی یہی روغن داخل ہوتے ہیں۔ بہترین ضماد ان اورام کے واسطے ضماد قولاوجون اور مرہم فیلغروس اور اصطمخیقون اور مرہم بزورہے۔ دواے کرکم اور دوار لک بھی ان اورام میں زیادہ نافع ہے اور دوار اللک وغیرہ کا نفع بھی عمدہ ہے۔ اور پستہ کی منفعت بھی ان اورام میں زیادہ ہے اور اقراص سنبلین۔ مشروبات میں بزور معلوسہ جنکے ہمراہ کمازیوس اور جعدہ کو جوش دیا ہو نافع دوا ایسے اورام میں خصوصاً اگر مائل بصلابت ہوں و نیز دردہای گردہ اور طحال کو یہ دوا ہے جو عنصل سے باین صفت تیار کیجائے عنصل مشوی اور سوسن آسمانگونی اور مقوی تشدید دوا و یعنے سنبل جبلی اور فوّہ بتشدید یعنی بیخ سنبلہ اور تخم کرفس انیسون سنبل الطیب سلیخہ جندبیدستر فونج کوہی زیرہ فونج بحری وبج بُرکی اسپراش عاقرقرحا دارصفل جوزبویہ حاما اور قرہیون تخم خطمی اسطوخودوس جعدہ سیسالیوس تخم سداب تخم رازیانہ پوست بیخ کرفس زراوند مرجرج تخ اور زنجبیل حب البغار بزرالبنج افیون قسط شیرین اجوائن تخم کرویا سپید کل اجزا ہموزن پسیکر شدکف گرفتہ سے معجون طیار کرین استعمال اس دوا کا بھی کیا جاتا ہے جو قوم بری سے بنائی جاتی ہے اور وہ بھی ایسا ہی اثر کرتی ہے جو ابھی اس معجون کا مذکور ہوا وہ دوا یہ ہے کہ قوم اور خطیانای سپید اور غافث قسط شیرین زراوند کاشم سیسالیوس دارفلفل ہر واحد تین درخمی تخم کرفس ورمّوا اور فوّا اور گندبری اجوائن انجبان سیاہ ہر واحد پندرہ درخمی برگ سداب خشک اور فونج کوہی زیرہ فونج نہری ستر بری ہر واحد دس درخمی جندبیدستر بارزو یعنے قنہ مرکی ہر واحد بارہ درخمی پہلے اجزا شراب میں گھول کر باقی اجزا پیس کر ملائی جائیں اور ایسی آمیزش کردی جائے کہ بمنزلہ شئ واحد کے ہوجائیں بعد ازاں شہد گرفتہ سے معجون طیار ہوجائے علاج ورم صلب جگر کے ورم سخت کا جو مستقر ہوا اور مستحکم ہوچکا ہو ازالہ نہیں ہوسکتا اور جو لوگ اس بیماری سے شفایاب ہوئے ہیں وہی لوگ ہیں جنکا علاج ابتداے مرض میں کیا گیا ہے اور اونکے علاج کا شاید قانون یہ ہے کہ پہلے تنقیہ بدن کا اخلاط غلیظہ سے کیا جائے بذریعہ ایسے عقاقیر کے جنمیں تلئین معتدل اور تحلیل قی لطیف کی قوت ہو اور اسخان معتدل اور تفتیح سدد کے قوت بہ نسبت تلئین کے غالب ہو اور تقویت اور قبض اور عطریت بقدر محتاج الیہ کے ہو مگر اتنی کم ہو کہ تفتیح اور تلئین کو مانع نہوجائے۔ ان اوصاف سے اکثر وہی ادویہ متصف ہیں جنمیں تلخی اور تھوڑی سی عفوصت غالب ہے۔ ایسے ادویہ بطور مشروبات کے بھی مستعمل ہوتے ہیں اور ضماد کے طور سے بھی لگائے جاتے ہیں اور نطول بھی ایسی ہی ادویہ کے طیار ہوتے ہیں۔ واجب ہے کہ اگر قبض ہو ادویۂ خفیفہ اور حقنہ لینہ سے جو خاص ایسے وقت کے لیے تجویز ہوئی ہیں تلئین طبیعت اور رفع قبض کی تدبیر کیجاے۔ کبھی جب صفرا غلبہ کیا رہے یعنے جلغوزہ اور تخم کتان علک البطم سے بھی فائدہ پیدا ہوتا ہے اور ورم کو بھی نفع ہوتا ہے۔ واجب ہے کہ اسہال شکم پر ایسے گرم دواؤں کے دینے کی جرات نکیجاے یعنی مسہلات ادویہ زیادہ گرم مستعمل ہو یا اینکہ اگر ہمراہ ورم گرم کے اسہال عارض ہوا وسوقت ایسے حار اجزا مستعمل نہوں کہ ایذا رسانی کریں اور اذیت ورم کو بڑھائیں بسولانے کی تجویز ایسے بیمار کو داہنی کروٹ کرنی لازم ہے کہ یہ شکل تحلیل ورم پر زیادہ معین ہے۔ ادویۂ مفردہ جو ایسے ورم کو نافع ہیں اونمیں سے

جیسے صنوبر ہے اور مقرساق اور چوبی جو معتدل خواہ مائل بحرارت ہو۔ آردحلبہ مین کسیقدر تلیتین ہمراہ انضاج کے ہو اور قسط شیرین زیادہ تر نافع ہے کہ اگر نصف درہم سے نصف مثقال تک آب آمیختہ طلا یعنے شراب خاص خواہ کسی اور شربت مناسب مین ملا کر پلائی جائے نفع بیّن کرتی ہے۔ کبھی بلانا روغن نارد ینا کا بھی مفید ہوتا ہے خواہ روغن قسط ہمراہ ایسے جوشاندہ کے جسمین سداب اور شبت جوش دیا ہو اور مقدار شربت روغن ناردین کی چار درہم ہو برابر ایک ہفتہ استعمال کیا جائے تو نفع عظیم پیدا ہوتا ہے۔ منجملہ نافع ادویہ کے شیح ہے جو ایک قسم کی افسنتین ہے اگر تر و تازہ چار روز برابر استعمال ہو بطور عصارہ کے۔ ایضاً تخم فنجنگشت چند درہم بعض شربتہائے مناسبہ کے ہمراہ۔ اور غافث تر و تازہ ایک درہم ہمراہ آب کرفس اور رازیانہ اور کاسنی اور بارتنگ خشک بوزن ایک مثقال کے۔ ترمس کا جوشاندہ کہ اوسمین نصف درہم نمک سنبل خواہ قدرے کم فلفل داخل کرین بادام تلخ کسی شربت مین بیخ درخت دم الاخوین بھی نافع ہے۔ پوست بلکہ ریشہ درخت دہمست اور حب الغار اور بیخ مجیٹھہ اور بیخ لوف اور تخود سیاہ اور جعدہ کما ذریوس اور کرّاث۔ ادویہ مرکبہ جو اس ورم کو نافع ہین از آنجملہ قرص مقل جسکا نسخہ یہ ہے گل سرخ سائیدہ دس درہم سنبل الطیب دو درہم زعفران ایک درہم مر مکی ایک درہم قسط شیرین نصف درہم مصطگی ایک درہم بادام تلخ مرکبی ڈیڑھ درہم مقل تین درہم و ائین سب کوٹ کر مقل کو شراب مین گھول کر اوسی سے ادویہ کو گوندھین اور قرص طیار کرین مقدار شربت تین درہم ہمراہ ماء العسل خواہ طبیخ بزور کے اور اگر مزاج مین کسیقدر حرارت ہو تو ہمراہ آب لبلاب کے اور آب کاسنی کے۔ ازین قبیل دوا راسقلیا نوس ہے جو ریحچہ کے پتہ سے طیار ہوتی ہے کہ یہ دوا بھی مجرب و نافع ہے اسلیے کہ اوسمین چند اصناف کی ادویہ نافعہ ورم صلب مع لحاظ اون شروط کے داخل ہین جنکو ہم بیان کیا ہے۔ نسخہ اوسکا یہ ہے کما فیطوس فراسیون تخم کرفس جبلی حنظل یا تخم فنجنگشت تلخہ خرس خرول لکڑی کے بیج اسقولقندریون بیخ جاؤشیر اور خواتیم محمیرہ اور مجیٹھہ تخم کرنب زراوند فلفل سنبل ہندی قسط اور تخم کرفس بستانی اور تخم جرجیر بقلہ یہودیہ جعدہ انیسون غافث حبس ع عربی سب اجزا ہموزن لیکر شہد کے ذریعہ معجون طیار کرین مقدار شربت بقدر ایک بندقہ کے ہمراہ کسی شربت شہد آمیختہ کے نافع ادویہ سے ایسے ادرام کو دوا الکرم بھی ہے اور اثاناسیا اور تریاق اربعہ اور سنجبر بنیا بھی انکو نافع ہین۔ مرکبات خفیفہ مین دوائے طرخشقوق اور وہ ادویہ جنکو ہم نے باب ادرام بارده مین علی الاطلاق ذکر کیا ہے مترجم مراد یہ ہے کہ کتاب چہارم مین جہان ادرام بارده عامہ بلا تخصیص عضو خاص کا ذکر ہے وہان یا اینکہ اعضائے خاصہ کے ادرام بارده مین اسی کتاب کے ذکر ہوئی ہین وہ بھی جگر کے ادرام بارده کو مفید ہین متین اگر ہر روز برابر ایک ہفتہ تک مثل قرص زرشک کے ورم بارده مین جو مائل بحرارت ہو استعمال کیا جائے بھی مفید ہوتا ہے اس طرح کہ ایک درہم خواہ ڈیڑھ درہم سے شروع کیا جائے۔ اگر ورم مین کسیقدر رطوبت مائی فراہم ہو جائے اوسوقت قرص صعتر اور شبرم کا استعمال کرنا چاہیے اسطرح کہ نہائی درہم سے شروع کر کے رفتہ رفتہ ایک درہم تک بڑھایا جائے۔ اور زمانۂ استعمال قرص مذکور مین اس بات کی کوشش بلیغ کرنی چاہیے کہ قیام کبدی یعنے اسہال نہوتے پائے اور تفتیح سُدّون کی بھی عادت برابر چلی جائے۔ مشروبات ادویہ جو ادرام بارده مین مناسب ہین زلال قسط اور شاخہائے نرم غافث اور حلبہ اور زبیب کا بوزن چار اوقیہ یعنے ۱۱۲ تولہ ہمراہ ۳ تولہ روغن بادام شیرین خواہ روغن جوز تازہ کے۔ یا اینکہ زلال حنظل یا اور اکلیل الملک اور زبیب اور انجیر کا خواہ زلال ریوند اور افسنتین اور سداب اور فقاح اذخر اور حلبہ کا خواہ زلال ترمس اور قسط اور افسنتین کا روغن بید انجیر کے ہمراہ۔ ضماد ہای جیّد اور ادرام بارده کے واسطے یہ ہین کہ حمامۂ تر و تازہ یا خشک کو شراب مازو مین جوش دے کر ضماد کرین خواہ سنبل کو روغن پستہ اور فراسیون کے ہمراہ نسبت کے جوش دیکر خواہ ضماد آرد حلبہ و انجیر اور سداب اور اکلیل الملک کے اور نطرون سے طیار کرین۔ یا اینکہ اشق سوء درہم یعنی ۲½ تولہ اور مقل ½ تولہ زعفران ۳ تولہ سب کو خوب پیس کر اوس میں روغن گل مین داخل کرین جو موم اور روغن حنا سے بشباہت حال مرہم کے

فائدہ دوا کے ساتھ ضماد کرنے کا اور اوسکے نافع ہونے کا

بنائی گئی ہو۔ یا یہ ضماد جو آرد حلبہ اور بکری کی مینگنی اور قرماما فوتنج اور کرنب اور مشنہ سے طیار کیا گیا ہو۔ جو ورم بسبب کسی چوٹ لگنے اور صدمہ ضربت سے پیدا ہوا ہوا اور مقام ضروب ابھی ابتدائے ورم اور ورم ابتدائے صلابت مین ہو یعنی پوری پوری صلابت کو نہ پہونچا ہو بہترین ضمادات اسکے واسطے مرہم مورد اسفرم ہے۔ تدابیر جنمین سے بروقت استعمال مشروبات اور ضمادات کے اس ورم کی یہ ہے کہ ہمراہ اسکے محجمہ بھی لگائے جائین مگر خالی بچھنے ہون کہ خون نہ لیا جائے بلکہ سینگیان موضع ماؤوف پر چمٹا دیجائین اور ایسے ادویہ کا استعمال جنکی قوت تلطیف اقوی ہے اور تحلیل اونمین قوی ہو اور مقام ماؤوف پر ہر پانچوین روز مثل نطرون اور کرنب زرد کے بطور پیچے لگائی جایا کرین خواہ ساتوین روز بعد ازان طلاء غرول ہر عشرہ مین ایکمرتبہ بعد ازان مولی کے ذریعہ سے بیمار کو قے کرائی جائے۔ پھر اگر ورم درجۂ انتہا کو پہونچ جائے خراق سپید کا استعمال کرانا چاہیے۔ اور اگر ورم سرطانی ہو جائے اب امید صحت کی کمتر ہے۔ اگر اب کوئی دوائی نافع یا مبدء ضعیف ہو تو فقط دوائے اسفیداوس حکیم کی ہو جو قرابادین مین لکھی گئی ہے مگر اوسمین تاخۂ خرس داخل نہین ہو۔ غذا اون بیمارون کی وہی عمدہ ہو جو سریع الہضم ہو جیسے زردی بیضۂ نیمبرشت خواہ کشک شعیر یا وہ غذا جو سُدۂ جگر کے بیمارون کے واسطے تجویز ہوئی ہو اور شراب جو بہت رقیق ہو اور تھوڑی مقدار سے اور گوشت سے ہر قسم کے اسکو پرہیز کرنا چاہیے معالجہ قریب قریب علاج اورام جگر کے ہے دواؤن کی جہت سے مگر فرق اتنا ہے کہ ادعات کے استعمال مین پہلے اور دوبارہ محللات کے استعمال پر ورم مراق مین حرارت زیادہ ہو سکتی ہے اور قبض و تحلیل سے اور قبض پیدا ہونے سے اورام مراق کے علاج مین اسقدر خوف نہین ہوتا جسقدر ورم جگر مین انکے پیدا ہونے سے خوف ہوتا ہے علاج اورام مارا یقا اور اورام کا علاج مثل اورام تقعیر جگر کے ہے ضربہ اور سقطہ اور صدمہ جو کہ جگر پر پہونچے۔ واضح ہو کہ اکثر اوقات جگر پر کسی چیز کا صدمہ پہونچتا ہے خواہ جگر پر کوئی شئی گرتی ہے جو وزنی ہو خواہ اور کسیطرح کی چوٹ جگر پر لگتی ہے اوسوقت حاجت ان چیزونکے تدارک کی ہوتی ہے تاکہ سیلان خون کا جگر سے ہونے لگے خواہ ورم عظیم اوسمین پیدا نہو جاوے۔ پھر اگر ان صدمات سے ورم پیدا ہو جائے تو اوسکا علاج وہی کرنا چاہیے جو اوپر ہمنے علاج ورم ضربہ مین جگر مین بیان کیا ہے۔ بیشتر انمین صدمون کی وجہ سے وہ بڑی فرونی جو زائد جگر سے ہے اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہے خصوصاً اگر کسی اور وجہ سے اوسکی مقدار اصلی مقدار سے کچھ بڑی ہو گئی ہو اوسوقت ایک درد نیچے سراشیف کے داہنی طرف پیدا ہوتا ہے اور یہ درد بعد چوٹ لگنے کے خواہ بعد سقطہ کے یا بروقت اوجھل پھاند کرنے کے اوٹھتا ہے ایسے درد کی دوا یہی ہے کہ بار بار اوسے مَش کرتے رہین خواہ جنبش کرتے ہوئے اور ہلتے ہوئے اوسی پہلو کیطرف سیدھے جائین اور اوسیطرح کھڑے ہو جائین کہ اس طریقہ سے درد مین فوراً سکون پیدا ہوگا اور وہ زائدہ یعنی فرونی جگر اپنی جگہ پر درست بیٹھ جائے گی۔ سوائے ان اوجاع کے اور صدمات کی تدبیر یہ ہے کہ ابتدا فصد سے کیجائے پھر اگر حرارت شدید ہو بلانے اور طلا کرنے مین مبردات رادعہ (جیسے عناب تخم کدو گل بنفشہ وغیرہ) کا استعمال کرانا چاہیے اور اگر اس چوٹ وغیرہ کے لگنے سے خون نکلا ہو انہین ادویہ رادعہ کے ہمراہ قوابض بھی شریک کرنی چاہئین (جیسے دم الاخوین وغیرہ) اور اگر ان صدمات ہو پہنچنے کے بعد حرارت زیادہ نہو اور نہ جگر سے خون جاری ہوا ہو خواہ پہلے کسیقدر جاری تھا مگر اب بند ہو گیا خواہ سکون پیدا ہوا اور اعراض اورام مذکورہ زمانہ منتہی کو پہونچگئے ہون اور چوٹ وغیرہ قرحی ہو چکی ہو اور اسیطرح اگر خون مردہ جو کہ جگر وغیرہ مین بستہ ہو گیا ہو اوسکی تحلیل کرنی منظور ہو ایسے وقت محللات کا استعمال کرنا چاہیے اور مومیائی اور روغن زنبق سے بہتر کوئی طلا کرنے کی دوا نہین ہے۔ اور ان سب صورتون مین وہ ادویہ جو اورام صدمۂ جگر کے واسطے مذکور ہو چکی ہین مفید ہوتی ہین یہ دوا بھی جدید ہے کہ ابتدائے اعراض مذکورہ مین مفید ہوتی ہے اور جسوقت حرارت اور التہاب ہو خواہ سیلان خون کا خوف کسی علامت سے ہو۔ گلنار اور ریوند دم الاخوین ہمشکری سب ہمون

لیکر سفوف بنالین اور بمقدار ایک مثقال ہمراہ آب بہی کے تناول کرین۔ پھر اگر حرارت زیادہ نہو اور ارادہ استعمال ایسے ادویات کا ہو جنمین تحلیل کی قوت بھی ہو ارتغریہ بھی ہو اور سوزش یہ نسخہ مرکب مفید ہوگا گہربا دس درہم گل سرخ پانچ درہم اقاقیا چار درہم سنبل ہندی زعفران ہر واحد حبۂ درہم مصطگی قشور کندر ہر واحد چار درہم گل ارمنی سات درہم جوز السرو آٹھ درہم سب اجزا کو پیسکر آب بارتنگ کے ذریعہ سے قرص طیار کرین ہر ایک قرص بوزن ایک مثقال کے ہو دوا ہی جنیبو دیا قیلون دس درہم لک مغسول سات درہم ریوند چینی چار درہم زعفران ساڑھے تین درہم حاشا چار درہم تخم دسیاہ سات درہم مُرمکی پانچ درہم گل ارمنی دس درہم روغن سوسن مین گوندھکر تھوڑی سی مومیائی بھی ملاکر قرص طیار کرین مقدار شربت تین درہم تک ہو سکتی ہے ریوند چینی اور گل مختوم تھوڑی سے حب الآس کی شرکت کرنے سے ان اوقات مین بموجب ہمارے تجربہ کے نہایت نافع ہے۔ آخر زمانہ مین اور جسوقت بچاؤ اور نگاہداشت ورم اور التہاب سے نہو سکے مراد یہ ہے کہ ورم اور التہاب کی ایذا دہی کسی تدبیر سے کم نہو سکے اوسوقت واجب ہے کہ اس قرص کا استعمال کرین ریوند اور اک اور زنجبیل کوٹ پیسکر قرص طیار کرین بیشتر اسی قرص مین کسقدر زرنیخ اصفر بھی داخل کرتے ہین اسلیے کہ ہرتال کی قوت کو فتگی کے دور کرنے اور ورم کے تحلیل مین عجیب ہے اور اس قرص کو توکھانے مین استعمال کرین اور طلا کرنے کی دوا یہ ہے کہ یہ بھی عجیب الفوق ہے عود زعفران جب انعار مقل ذریرہ مصطگی موم روغن نرنج بیسوس انمین اجزا سے ضماد طیار کرین **انشقاق وانقطاع کبد** یعنے پھٹ جانا خواہ کٹ جانا جگر کا بقراط نے کہا ہے جس شخص کا جگر شق ہو جائے مرجائے گا اور مراد بقراط کی اس قول مین وہ تفرق اتصال ہے جو تمام جرم اور رگہائے جگر کو لاحق ہو۔ لیکن اگر اس سے کمتر ہو مثلاً فقط گوشت ہی شگافتہ ہوا وسکے بچنے کی کبھی امید ہو سکتی ہے اور اکثر اس صدمہ سے بول الدم خواہ اسہال خونی بسبب دونو جانب جگر کے پیدا ہوتا ہے۔ علاج اوسکا ادویہ قابضہ اور مغریہ معلومہ سے کرنا چاہیے اور اول ادویہ کو بھی استعمال مین لانا چاہیے جو باب نفث الدم مین جابجا بیان ہو چکے ہین۔ کبھی ایسے شخص کو اگر دو درہم گل سرخ ہمراہ سرد پانی کے پلائین خواہ گلنار کا استعمال کرین یا دونون کا ضماد کرین خواہ گل مختوم ہمراہ برادہ صندل کے جو گلاب مین پیسا گیا ہو اسکا ضماد کرین بھی نافع ہوتا ہے۔

چوتھا مقالہ اون رطوبات کے بیان مین جنکی کیفیت بسبب ضعف جگر کے یہ ہوتی ہے کہ کبھی براہ اسہال باہر بدن کے خارج ہوتے ہین یا اینکہ اوسکا احتقان بدن مین ایسا ہوتا ہے کہ اندر سے باہر نہین نکل سکتے ہین ایضاً اسی مقالہ مین بیان اصناف اندفاع اون اشیا کا ہوگا جو جگر سے خارج ہوتی ہین۔ جو اشیا جگر سے مندفع ہوتے ہین اونمین اختلاف کبھی تو جوہر اور ذات اشیا مخارجہ کا ہوتا ہے اور کبھی اختلاف اوس سبب مین ہوتا ہے جو ان رطوبات کا نکالنے والا ہے۔ جوہر اور ذات کا اختلاف یہ ہے کہ بعض اوقات یہ شئے جو جگر سے برآمد ہوتی ہے کیموسی ہوتی ہے اور کبھی مائی رقیق ہوتی ہے کبھی غسالی اور کبھی مرہ کی شکل پر ہوتی ہے کبھی صدیدی اور کبھی بہ شکل مدہ اور کبھی سیاہ رقیق اور کبھی سیاہ ایسی جیسے درد کسی شئے کا اور کبھی سیاہ ایسی جیسے سودائے سوختہ کبھی اوس مین بدبو ہوتی ہے اور کبھی نہین ہوتی ہے کبھی خالص خون برآمد ہوتا ہے اور اکثر یہ خون معدہ سے بذریعۂ قئے کے دفع ہوتا ہے اور دلیل اسپر کہ یہ خون کبد کا ہے درد کا نہ ہونا خیال کیا گیا ہے۔ اور کبھی جو شئے جگر سے خارج ہوتی ہے سیاہ رنگ اور غلیظ جیسے زوسنطاریا یا کبدی مین کہ وہ جوہر لحم جگر کا ہوتا ہے۔ اور سبب جوہا بہ الاختلاف ان اشیا کے نکالنے مین ہوتا ہے کبھی تو کوئی ورم جو شگافتہ ہو جاے یا کوئی سدۂ جگر جو کھل جائے اور کھل کر دفع ہو یا آنکہ شگافتہ ہونا خواہ چاک ہونا جو کہ بعد ورم جگر یا رگہائے جگر کو عارض ہوا اور یہ شگاف خواہ چاک ہونا بسبب قطع ہونے کے خواہ چوٹ لگنے خواہ کودنے پھاندنے یا جگر مین قرحہ پڑنے خواہ سڑ جانے کے پیدا ہوتا ہے (۲) یا سبب اندفاع ان اشیا کا ضعف قوت ماسکہ جگر کا ہوتا ہے کہ بوجہ اسی ضعف جگر کے جو شئے جگر مین پہونچتی ہے اوسی ٹھہرا نہین

سکتا ہو (۳) یا ضعف جاذبہ جگر مین ہو کہ جو شئے اوسپر وارد ہو اوسے جذب نہ کر سکے (۴) یا ہاضمہ مین ضعف ہو کہ ہضم جگری مفقود ہو جاتا ہو اور جب ہضم جگر درست نہوگا اوس غیر منہضم چیز کو بدن قبول نہ کریگا اور بطرف خارج بدن کے دفع کریگا (۵) یا قوت دافعہ جگر قوی ہوا ور مادۂ موجودہ فاسد ہو (۶) یا کوئی سوء مزاج ایسا جگہ مین عارض ہو کہ اجزاے جوہری کو اوسکے پگھلاتا ہو (۷) یا سوء مزاج بارد مضعف جگر اقسام سات ون اسباب کے جو برودت پیدا کرنے والی ہین کہ ازانجملہ استفراغات کثیرہ بھی مورث برودت ہوتے ہین (۸) یا امتلاء مواد اور فضول کا اسقدر ہو کہ طبیعت اوسکی دفع کرنے کی محتاج اور بیشتر یا امتلا تمام بدن کی راہ سے ہوتا ہو اور کبھی خاص جگر ہی کا امتلا سبب اس اندفاع کا ہوتا ہو اور یہ پچیلی صورت امتلاء خاص جگر کی اوسوقت ہوتی ہے جب جگر بخوبی تولید خون کی کر رہا ہو مگر وہ خون خاص جگر مین ٹھہر جاتا ہو اور عروق مین اوسکا نفوذ نہین ہونے پاتا یا تو اسوجہ سے کہ رگون مین تنگی ہو خواہ جذب عروق مین ضعف آگیا ہو خواہ اونمین سُدّے پڑ گئے ہین یا ورم ایسے عارض ہوئے ہین جو مانع نفوذ خون کے ہین چنانچہ اونکا بیان ہم کر چکے۔ کبھی سبب اس امتلا کا جو مورث اندفاع رطوبات ہو ریاضت کا ترک ہونا یا کثرت غذا خواہ کٹ جانا کسی عضو کا ہوتا ہو چنانچہ اسکا بیان فن کلیات مین ہم نے بخوبی کر دیا ہے (۹) یا سبب اس اندفاع کا پیدا ہو جانا کسی سیلان عادی کا از قسم ناصور یا حیض وغیرہ کے ہو (۱۰) کبھی سبب اسکا لذع اور حدت مادہ کے ہوتی ہو کہ اوسکی حدت سے طبیعت محتاج دفع اور اخراج مادہ مذکورہ کے ہوتی ہے اگرچہ ابھی قوت ہاے بدنی نے اپنے اپنے افعال اوس مادہ مین نہین کیے ہون اور اگر یوجہ اس لذع کے ایذا نہوے تو وہ افعال قواے بدنی کے اوس مادہ مین پورے ہونے اور اندفاع غیر طبعی نہوتا۔ کبھی وہی شئے جو جگر سے مندفع ہوتی ہو اپنے ساتھ اوس رطوبت وغیرہ کو لاتی ہے جسکو راہ مین آتے ہوئے پاتی ہو اور اسی وجہ سے اوسکے خروج مین دشواری اور بے راہ آنے کی بدنظمی بھی عارض ہوتی ہو اور اکثر امراض کے بحرانی مین یہ صورت پیدا ہوتی ہو مترجم کہتا ہو یہ فقرا بظاہر متعلق فقرہ سابقہ کے معلوم ہوتا ہو جسمین ہمراہ رطوبت جگر کے اور مقام کی رطوبت کا ذکر شیخ نے کیا ہو اور اگر اس فقرہ کو مستقل اور جداگانہ ایک فقرہ سمجھا جاے اوسوقت بحران سبب بازدہم قرار دینا چاہیے اور ہندسہ (۱۱) کا اس فقرہ سے پہلے لکھا جاے گا متن کبھی سبب اندفاع کبد کا خاص جگر مین نہین ہوتا بلکہ ماساریقا مین ہوتا ہو اگرچہ یہ امر ممکن نہین ہو کہ یہ جملہ اقسام وہ گانہ ماساریقا مین فرداً فرداً پائے جائین پس ہو سکتا ہو کہ سبب اندفاع کا جو ماساریقا مین تحویز ہوا ہو ورم خواہ سُدّہ ہوا اور اگرچہ یہ امر بعید ہو یا شاید ناممکن ہے کہ جگر تو جذب کرتا ہوا اور ماساریقا جذب نکرے اور ماساریقا کے جذب نکرنے سے ایسا اندفاع رطوبات عارض ہو جو معتد بہ ہو اور نہ یہ ممکن ہے کہ جذب اولی کبد کے لیے تو ہوا اور ماساریقا کے لیے نہو۔ ماساریقا کا جذب خود ہی کچھ قابل شمار کے نہین ہو چنانچہ قبل ازین بیان ہو چکا ہو (۱۱) اکثر قیام کبدی یعنی اسہال کبدی اس سبب سے بھی ہوتا ہو کہ بدن غذا کو قبول نہین کرتا ہو کسی سُدّہ وغیرہ کیوجہ سے لہذا وہ غذا پلٹ کر جگر مین آتی ہو اور براہ اسہال دفع ہوتی ہو یہ دس گیارہ اسباب جو تفصیل بیان ہوئے درحقیقت ان سب کا مرجع اور مآل فقط دو امر اجمالی کیطرف ہو یعنے ضعف یا قوت کا قوی ہونا پس یہی سبب عروض قیام کبدی کا ہوتا ہو پس اب ہر صورت پر انطباق اسی کا کر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہو کہ جو قسم اسہال کبدی کے شکافتگی سے خواہ قرحہ پڑنے سے ہوتی ہو اور جو اقسام ضعف قوتہاے جگر سے اور سوء مزاج سے جگر کے عارض ہوتی ہے یہ سب اقسام ضعفی مین داخل ہین اور سُدّہ کا کھل جانا خواہ دُبیلہ کا شگافتہ ہونا خواہ دفع فضول سے جو اقسام قیام کبدی کے عارض ہوتے ہین یہ سب قوت کے قوی ہونے سے منسوب ہین اسلیے کہ قوت جب تک قوی نہوگی سُدّون کا کھل جانا خواہ دُبیلات کا شگافتہ ہونا یا خون زائد کا دفع ہرگز نہین ہو سکتا اور یہ خون زائد اور فاسد جو فراہم ہوا مقابکثرت مقدار (اسکی وجہ یہی تھی کہ بوجہ ضعف کے طبیعت اسکی تقسیم نہین کر سکتی ہو خواہ اعضائے بدنی بوجہ ضعف کے جذب سے

عاجز تھی اب کہ قوت پیدا ہوئی پس نامناسب اور ردی خون کو حمایت اعضا کے لحاظ سے طبیعت نے براہ اسہال دفع کیا ہے۔ اسیطرح وہ اسہال جو کثرت تولد خون صالح سے عارض ہوتا ہے وہ بھی قوت کے قوی ہونے پر دلالت کریگا خواہ اور فضول ردی کا دفع براہ قیام کبدی کہ وہ بھی جب ہی ہوگا کہ قوت قوی ہو۔ اگر اسہال کبدی مین خون بدبو برآمد ہوتا ہو کچھ واجب نہین ہے کہ یہ قسم ضعف قوت کیطرف منسوب ہو اسلیے کہ خون مین بدبو کبھی بسبب دیر تک ٹھہرنے کے کسی عضو خاص مین بھی آجاتی ہے پھر جب دفع ہوتا ہے تو اسیطرح ہوتا ہے جیسے سیاہ درد کسی شے کا ہو کر بسبب کثرت مقدار فراہم شدہ طبیعت اوسکو دفع کرتی ہے۔ فروج مین بھی چونکہ خون دیر تک جمع رہتا ہے لہذا بدبو ہو جاتا ہے۔ مگر یہ بات ضرور ہے کہ جو خون بسبب قوی ہونے قوت کے دفع ہوتا ہے اوسکے خروج کے بعد فقط اوطبیعت کا سبک ہونا اور دیگر احوال صحت کے اوسکے ہمراہ موجود ہوتے ہین۔ جب بدبودون کا نکلنا براہ براز ہر صورت مین ردی اور مہلک نہو اپھر سیاہ خون کا خروج زیادہ تر لائق اس امر کے ہے کہ ہر صورت مین وہ بھی ردی اور مہلک نہو۔ اسیطرح کبھی اسہال کبدی مین براز کا رنگ برنگ الوان مختلفہ پر خارج ہوتا ہو جب شفا اوخرت مرض کا ہوتا ہے۔ اور بہت طبری خطا کرتا ہے جو بسبب ایسے مختلف رنگ کے اسہال کو ہر وقت روکتا اور بند کرتا ہے اور اس سے زیادہ غلط کار وہ طبیب ہے جو اسہال ہذا کو ادویۂ قابضہ مسدودہ سے بند کرتا ہے کہ قبض بھی پیدا ہوگا اور سُدّہ بھی پڑے گا۔ یہ بھی معلوم رہے کہ قوت جب تک ضعیف ہوتی ہے فضول بدنی کی تمیز اور امتلائی رطوبات کا دفع نہین کر سکتی پھر جب کسیقدر ضعف مین کمی اور قوت قوی ہوئی خواہ جو مواد فراہم ہو چکے ہین اونمین کسیوجہ سے (منجملہ وجوہ سہولت دفع مندرجہ فن کلیات) سہولت پیدا ہوئی خواہ جو سُدّہ مانع خروج فضول تھے وہ کھل گئے الغرض کوئی ایسی بات پیدا ہوئی کہ جس سے سہولت دفع ایسے فضول کے جو صعب اور سخت تھا پیدا ہوے اوسوقت فضول مذکورہ ضرور دفع ہو جائینگے

مترجم کہتا ہے یہ تدارک اوس مصادرہ کا ہے جو ابھی اوپر شیخ سے ہوا تھا اور ہمنے خط قوسی کر کے اوسی جگہ عبارت بڑھادی ہے۔

متن اسہال کیلوسی جو بواسطہ جگر یا ماساریقا وغیرہ کے عارض ہوتا ہے اوسکا سبب یا تو ضعف قوت جاذبہ جگر کا ہے یا سُدّہ اور اورام جو تقعیر جگر مین خواہ ماساریقا مین عارض ہون ایسے کیلوسی اسہال کے مورث ہوتے ہین اسقدر کہ جگر جذب کیلوس نہین کر سکتا ہے اور اگر کسیقدر جذب کرے بھی تو اوسمین کسی قسم کا تغیر نہین دے سکتا ہے۔ ان سُدّون کی کیفیت ہم باب معاین بیان کرینگے اس اسہال کیلوسی مین خرابی یہ ہوتی ہے کہ اگر بحال خود چھوڑ دین اور کچھ تدبیر نکرین ذبول پیدا کرے گا اور قوت بدن کو یکسر ساقط کر دیگا اور اگر جبش کرین جگر سے اور جو اعضا ہین اونمین انفتاح پیدا کرے گا یعنے یہ کیلوس ادھر لپٹ جائیگا اور ادنکی ایذا بڑھائے گا اور سانس مین تنگی پیدا کریگا۔ یا اسہال کبدی کیلوسی کا سبب یہ ہوتا ہے کہ مواد کیلوسی مین کثرت ہونے سے اونکی مقدار اس سے زیادہ ہوتی ہے جسقدر قوت معتدل جاذبہ جگر کی ہے لہذا زائد مقدار اون مواد کیلوسی کی بحال خود باقی رہ جاتی ہے اور جذب نہین ہو سکتی۔ اور بسا اوقات زیادہ اشتہا معدہ کی اور بافراط جوع کا ہونا بھی ایسے اسہال کیلوسی جگر کا سبب ہوتا ہے۔ اسہال غسالی کا سبب ضعف قوت مغیرہ یعنے ہاضمہ جگر کا یا زیادہ اثر پذیر ہونا غذا ہے وارد کا قوت فاعلہ جگر سے یا ضعف ماسکہ جگر کا ہوتا ہے

مترجم کہتا ہے غسالی سے اصطلاح اطبا مین وہ رطوبت دموی مراد ہے جسکا نضج تمام نہوا ہو

متن جگر ضعیف کو نسبت اسہال غسالی کے ایسی ہے جیسے معدہ کو قی اور مبیضہ سے ہے بس دونون صورتون مین یعنے اسہال غسالی اور قی مین غذائے تناول شدہ قبل تمام فعل جگر یا معدہ کے دفع ہوتی ہے اسلیے کہ قوت ماسکہ جگر خواہ معدہ مین ضعف ہوتا ہے۔ پھر اگر یہ اسہال قبل تمام ہونے فعل کے نہو یعنی ماسکہ جتنی دیر ٹھہراتی ہے وہ زمانہ گذر جاے اور پھر بھی تغیر اور استحالہ پیدا نہوا معلوم کرنا چاہیے کہ قوت مغیرہ یعنی ہاضمہ ضعیف ہے ضعف ماسکہ اور ضعف مغیرہ یعنے ہاضمہ یہ دونون ہر یک سوء مزاج کے تابع ہوتے ہین لیکن اکثر ضعف ماسکہ

ضعف الوان اسہال کو ہر وقت بند کرنا خطا ہے

بسبب حرارت اور رطوبت کے پیدا ہوتا ہے اور اکثر ضعف ہاضمہ بسبب برودت کے۔ اس بیان کے بعد ہرگز ایسا گمان نکرنا چاہیے کہ غسالی فقط حرارت یا برودت ہی سے عارض ہوتا ہے، دونوں حالت ضعف ماسکہ اور ہاضمہ مین۔ اور بالجملہ غسالی کبھی انجام کار مین اوسکی ایسی طوبت آنے لگی ہے کہ جسکی رطوبت زیادہ ہوتی ہے اسلیے کہ جب بکثرت خروج رطوبات کا ہوگا خون بھی کسیقدر اوسمین آئے گا بعد اس حالت کے غسالی کے برازمین ایسی رطوبت آتی ہے جو خاثر ہوتی ہے جو غسالی سوداوی مزاج حار سے عارض ہوتا ہے اور جو قسم اسکی سوداوی مزاج بارد سے ہو ان دونون کو الگ الگ ہم بیان کرینگے۔ اسہال مراری کا سبب مرار کی کثرت اور قوت دافعہ کا قوی ہونا۔ اور اسہال صدیدی کا سبب خون اور اخلاط کا احتراق یعنی ذوبان اور غلیان اور اکثر انہین اسباب سے جرم جگر کا سوختہ ہوکر بعد خروج اخلاط مختلفہ کے برآمد ہوتا ہے اور کبھی اسہال صدیدی بسبب ترشح خون کے کسی ورم خواہ کسی دُمَّلہ سے عارض ہوتا ہے اور اکثر یہ ترشح خاص جگر سے ہوتا ہے اور دست بطور دورہ کے آتے ہین۔ وہ رطوبت جسکو خاثر اوپر لکھہ چکے ہین وہ مشابہ دردی کے ہوتا ہے سبب اوسکا یا تو دُمَّلہ کا شگافتہ ہونا خواہ کسی سُدّہ کا کھلجانا خواہ سڑجانا کسی حاد اور تیز رطوبت کیوجہ سے یا فروح متعفنہ (۲) اور یا سبب اوسکا احتراق اور سوختہ ہونا خون کا اور متغیر ہوجانا اوسی خون کا نواحی کبد مین بوجہ کسی حرارت جگر کے خواہ دیگر اعضا کے جو قریب جگر کے واقع ہین یا تغیر اوس خون کا رگون مین جسوقت اون عروق کی حرارت زیادہ ہو اور خون کو جلا کر فاسد کردے اور اسی خرابی کی وجہ سے اعضائے بدن اپنا حصّۂ غذا اس خون سے نہ لین اوسوقت یہ خون غلیظ ہوکر مثل دردی کے نہایت بدبو ہوجاتا ہے اور اوسمین کف اور پھین بھی بسبب غلیان اور ذوبان کے پیدا ہوتا ہے اور مرارت بوجہ غلبہ حرارت کے آجاتی ہے اور جسوقت اِس درجہ کا فساد اوسمین ہو اور طبیعت مین ابھی قوت دفع کی ہے لہذا طبیعت اوسکو بقوت دفع کرتی ہے اور یہ آثار مذکورہ اعضا کی فساد مزاج پر دلیل ہوتے ہین۔ جن لوگونکو ایسا اسہال عارض ہوتا ہے ضرور وہ لاغر اور رُمیلے ہوتے ہین۔ اِس خون مین اور سودا مین رنگ اور قوام اور بدبو کا فرق ہے اسلیے کہ یہ خون سیاہی مین سودا سے کم اور قوام مین سودا سے زیادہ غلیظ اور بدبو اوسکی بہت خراب کہ سودا مین ایسی بو کی بدبو نہین ہوتی ہے (۳) یا سبب اس طوبت خاثر کا برودت ہے جو خون کو بھُربھُرا کردیتی ہے اور اوسمین کسیقدر جمود اور سستگی پیدا کرتی ہے (۴) یا بسبب ضعف جگر کے اسطرح یہ قسم اسہال کی پیدا ہوتی ہے کہ پہلے اسہال غسالی اور دموی ہوا اور پھر انجام کار مین ضعف کی ترقی سے یہ قسم دُردی کی پیدا ہوئی اور یہ بصورت دفعۃً پیدا نہین ہوتی مگر بتدریج اور دفعۃً جو ایسا اسہال عارض ہوتا ہے اکثر وہ سوداوی مزاج حار سے جو محرق ہے پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ سوداوی مزاج بارد جسکی برودت درجۂ جمود کو نہ پہونچے اوسکا اثر خون مین یہی ہے کہ اوسکو سیّال اور ناپختہ کردیتا ہے اور سوداوی مزاج حار جو محرق ہو وہ خون کو فاثر مثل دردی کے کردیتا ہے متر حم کہتا ہے ابھی میرے سب مین ایسے اسہال کے گذر چکا ہے کہ برودت خون کو خاثر کرتی ہے اور جمود اوسمین پیدا کرتی ہے اور یہان برودت کو سبب سیلان قرار دیتا ہے اسیواسطے ہم نے قید درجہ برودت کے اضافہ کردی ہے اور مثال اسکی بلغم اور سودا سے واضح ہے۔

متن (۵) یا سبب اس اسہال کا نکلنا خاص جرم گوشت جگر کا ہے سوختہ اور غلیظ ہوکر۔ جو اسہال مُستن اور بدبو رطوبات کا ہوتا ہے اوسکا سبب کوئی عفونت ایسی ہوتی ہے کہ بوجہ سڑجانے یا قرحہ کے عارض ہو خواہ بکثرت بندر ہنا اور احتراق اوسمین آجانا کہ اس سے بھی عفونت پیدا ہوتی ہے اور اوپر بیان ہوچکا۔ خون پاکیزہ اور صاف کا براہ اسہال خارج ہونا اسکا سبب قوت کا قوی ہونا اسقدر کہ محتاج خون زائد کے خرچ کرنے اور صرف مین لانے کی اِتنے زمانہ تک نہو کہ اوسمین کچھ تغیر اور تصرف پیدا کرکے پھر اوسے دفع کرے اور کبھی کوئی اختلال فرو اور زخم وغیرہ بھی خون صالح کے اسہال مین دفع ہونے کا سبب ہوتا ہے۔ بقراط نے کہا ہے جس شخص کے

جگر مین رطوبت مائی بھر جاے اور بعد اوسکے یہ رطوبت بوجہ نسکافتہ ہونے نقاطات جگر کے فشای باطنی مین بھرے وہ شخص مرجائے گا جسوقت اوسکا شکم رطوبت مائی سے ممتلی ہو یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ بکثرت خوگر ہونا نبیذ تازہ کے پینے کا اسہال کبدی مین گرفتار کرتا ہی۔ اور جسوقت اسہال کبدی کا بند کرنا مریض پر کرب اور بے چینی زیادہ کرے اور جاری رہنا دستون کا مریض کو راحت پہونچاے ایسا اسہال کبدی مہلک ہوتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی جو شخص کہ بوڑھا ہو شیخوخت مین اور امراض جگر مین گرفتار رہتا ہو جسوقت اخیر امراض مین اوسکو اسہال عارض ہوا اور وہ شخص نحیف ہوچکا ہے اور اگر اوسکے اسہال کو روکین تو ایذا پہونچتی ہی بقین کرنا چاہیے کہ اوسکا اسہال کبدی ہی اور بدن اوسکا غذا کو قبول نہین کرتا ہے اسلیے کہ مجاری غذا مین یبوست اور خشکی آچکی ہی **علامات** اسہال کبدی اور معوی مین فرق یہ ہی کہ جو اخلاط ردی اور حاد اور خون ماسا سے خارج ہوتا ہی اوسکے ہمراہ خراش اور سیج ایسا ہوتا جس سے الم اور ایذا پہونچتی ہی اور تھوڑا تھوڑا سا ہوتا ہی اور مڑوڑ ابھی اوسمین ہوتا ہی اور سیج اور مڑور علی الاتصال رہتا ہی تا اینکہ یہ اسہال معوی خود علی الاتصال ہوتا ہی یعنے جسوقت دست آتا ہی رک رک کر نہین آتا بلکہ متصل اور پیہم جسقدر آتا ہی اوقتاہی آکر بند ہوتا ہی۔ اور اسہال کبدی مین اکثر ایذا اور الم نہین ہوتا ہی اور تھوڑا تھوڑا نہین ہوتا بلکہ بمقدار کثیر ہوتا ہی اور ہمیشہ علی الاتصال دافع نہین ہوتا بلکہ ابھی کسیقدر فضلہ برآمد ہوا اور رک گیا اور پھر ہوا۔ کبھی اسہال کبدی اور معوی مین برازکی آمیزش اور موجودگی اور غیر موجودگی سے بھی تفرقہ کیا جاتا ہے اور براز کے بعد اخیر مین دست آنے سے بھی امتیاز دونون مین اسطرح ہوسکتا ہی کہ اسہال کبدی اکثر بعد براز کے ہوتا ہی اور اوسمین آمیزش براز کی نہین ہوتی ہی۔ اور معدے کے اسہال مین اسہال کبدی سے اس امر کا فرق ہی کہ جو رطوبت اسہال کبدی مین دفع ہوتی ہی کیلوس مستوی یعنی قوام کے درست اور پوری ہوتی ہی ایسی کہ جو فعل معدہ کو اوسمین کرنا چاہیے وہ سب پورا پورا ہوچکا ہی ہان جگر کا جو اثر کیلوس مین ہونا چاہیے وہ اوسمین نہین ہوتا اور اگر اسہال معدہ کا ہو اوسمین جو رطوبت برآمد ہوگی غیر منضم اور نایختہ اور جب تک برآمد ہوگی معدہ پر اوسکا بوجھ رہیگا اور اوسکے ہمراہ آفت معدہ کے اور بھی موجود ہونگی۔ بیشتر ایک رطوبت غیر منضم محض بسبب فساد معدہ کے نہین خارج ہوتی ہی بلکہ بشرکت جگر اور معدہ کے اوسکا خروج ہوتا ہے مگر پھر بھی اوسکا خروج معدہ ہی کیطرف منسوب ہوتا ہے اسلیے کہ آفت پہلے معدہ ہی مین پہونچی ہی اور اوسی معدہ کا فعل ماووف ہوا ہے۔ اسہال کیموسی جو بسبب جگر کے ہے اور وہ اسہال کیموسی جو بوجہ ماسا ریقا کے ہو ان دونون مین فرق یہ ہے کہ جو اسہال کیموسی ماسا ریقا سے ہوتا ہی اوسمین ضعف جگر کے علامات لون براز اور بول وغیرہ مین نہین ہوتے۔ جو اسہال صدیدی بسبب قرحہ کے یا شیح صدید کے ورم سے ہوتا ہی اوس مین اور اوس اسہال صدیدی مین جو احتراق اخلاط اور جرم کبد سے ہوتا ہی یہ فرق ہی کہ قرحہ اور ورم کا اسہال صدیدی اوس سے پہلے تپ ہوتی ہے اور ان اقسام سے پہلے تپ نہین ہوتی بلکہ ابتدا اس صدیدی کی بدون حمی کے ہوتی ہی پھر بعد اوس زمانہ کے اگر کبھی تپ آجاے کوئی اور سبب جدید حادث ہوگا۔ جو صدیدی اوپر ہمنے بیان کیا کہ بوجہ ماسا ریقا اور ورم ماسا ریقا کے حادث ہوتا ہی اوس کے دست مین کیلوس خالص برآمد ہوتا ہی اور علامات ضعف جگر کی جو بذریعۂ ورم خواہ ایسے درد کے عارض ہو جو رنگ کیلوس کے متغیر کردے اوسمین نہین ہوتے اور جو تپ اس اسہال کے ہمراہ لازم ہوتی ہی وہ بھی ضعیف اور خفیف ہوتی ہی۔ مختصر یہ ہے کہ صدید جگر کا رنگ مائل بطرف بیاض اور سرخی کے ہوتا ہی اور گویا کہ وہ کسی خون یا قیح سے ٹپک کر آتا ہی اور صدید ماسا ریقا کی رنگت سپیدی اور زردی لیے ہوتے ہوتی ہی گویا وہ کسی قرحہ کی پیپ متقرح ہوکر آئی ہے۔ وہ خاثر جو کسی قرحہ سے اور دنبلون کے سڑجانے سے عارض ہوا اور وہ خاثر جو قوت کے قوی ہونے سے ان دونون مین فرق یہ ہی کہ قوت ہی جو خاثر ہے اوسکے اخراج کے بعد خفت ہوگی اور مختلف الوان عجیب عجیب طبع کے دستون مین نظر آینگے اور اوسکے ہمراہ علامات اورام کے نہونگے اور بیشتر اوس سے پہلے سدہ بھی پیدا ہوچکے ہونگے

بہرکیف اس اسہال سے پہلے تپ اور ذبول نہیں ہوتا اور نہ اس سے پیدا اسہال غسالی یا دموی رقیق یا صدیدی ہوتا ہے جو اسہال غائر بسبب ایسے ورم کے عارض ہو کہ اون اورام نے خون کی روانی بند کردی ہو اور ایسے حبس کیموس سے وہ خون فاسد ہوگیا ہو اور رد نہیں ہوسکتا اور اس کی علامت یہ ہے کہ ورم کے جمع ہونے کی علامت اور اسکے ہمراہ ضعف اور پہلے رقیق صدیدی ہو جو بطور رشح کے آتا ہے اور ثفل کو غلیظ ہو جاتی ہے اسہال کبدی ضعف جگر کی وجہ سے عارض ہوتا ہے اور غسالی سے شروع ہو کر دردی تک پہنچتا ہے بایں طور کہ دردی پر غسالی کا تقدم اکثر ہوتا ہے اور کثرت بات سے کہ اسہال دردی دفعۃً عارض ہو پھر اگر دفعۃً مع تغیر لون کے ہو اور سقوط قوت بھی اسکے ہمراہ ہو وہ بھی ضعف جگر سے ہوگا پھر اگر سبب اسکا کوئی امر مزاجی ہو جیسے کوئی سوء مزاج کبد اسکا مورث ہو اور سب علامات اوسی سوء مزاج کے جو اوپر بیان ہو چکے دلالت کرینگے۔ جو اسہال دردی کہ سبب اسکی حرارت ہوتی ہے وہ مشابہ خون سوختہ کے ہوتا ہے اور اوس کے پہلے زبان اخلاط اور زبان اعضا کا بھی ہوتا ہے اور صدیدی دست آنے میں پیاس زیادہ اور بھوک کم ہوتی ہے پیشاب زیادہ سرخ ہوتا ہے اور اکثر اوسکے ہمراہ علامات حمی ہوتے ہیں اور بسا اوقات اس مرض کا مثل برانتپ دیرانی کے بیماروں کے ہوتا ہے اور کبھی بہت زیادہ ہوتی ہے اور قوام اوسکا غلیظ اور گہری سرخی سیاہی مائل ہوتی ہے پھر اخیر میں جاکر خون سیاہ نکلتا ہے۔ جو اسہال دردی دیا خاص بسبب برودت کے ہوتا ہے اور اوسکی رطوبت مشابہ خون منتفض فی نفسہ کے ہوتی ہے (یعنے جس خون میں بسبب حبس اور رکنے کے خود بخود عفونت آجائے نہ بسبب حرارت کے) اور مثل گوشت گندیدہ کے نہیں ہوتا ہے اور نہ اوسمیں بدبو زیادہ ہوتی ہے بلکہ اوسکی بدبو صدیدی حار سے کمتر ہوتی ہے اور پے در پے آنے میں اوسکے بھی بہ نسبت صدیدی جگر کے کمی ہوتی ہے اور رنگت میں بھی اوسکے کمی ہوتی ہے اور کبھی یہی خالص خون سیاہ رقیق ہوتا ہے جیسے وہ خون جو متکاثر اور نہ نشین ہو کر کسیقدر برآمد ہوا ہو اور بستہ نہو اور ہمیشہ اوسکی آمد بطور غسالی کے ہوتی ہے اور پیاس اوائل میں اوسکے کم اور انتہا میں زیادہ ہوتی ہے پھر اخیر میں بیشتر بسبب عفونت کے حیات کیطرف مودی ہوتا ہے اور سوء ہضم اشہا کو طعام میں اور قوا ہو جاتی ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ یہ قسم اسہال کی زمانہ بقا کی نظر سے زیادہ لانی ہوتی ہے۔ رطوبت مزاج جگر اور یبوست کے ہمراہ جو اسہال ہوتا ہے اور بیراست لال نظر آتے ہیں اس اسہال پر اوس شی کے کیا جاتا ہے جو دستوں کو خارج ہوتی ہے کہ خواہ اوسکا کیسا ہی غلیظ ہو بار قیق اور پیاس کے زیادہ کرنے والا ہو اور رطوبت پر کیا جاتا ہے۔ جو اسہال کبدی بسبب بلہ کے ہوتا ہے کبھی اوسمیں قبض برآمد ہوتا ہے اور کبھی خون دردی شکل کا اور کبھی اخلاط کثیرہ جیسے کہ شدہ کی وجہ سے اسہال میں بھی صورت پیدا ہوتی ہے مگر فرق اتنا ہے کہ یہاں علامات دموی کے شکافتہ ہونے کے اور نضج وسیلہ کے وہی ہوتے ہیں جنکا علم اوپر کا بھی قابل بحث ہوا کے ہوچکی ہے۔ بیشتر وبیلہ اور ورم جگر کے اسہال میں پہلے تو صدید رقیق برآمد ہوتا ہے پھر جب وبیلہ خواہ ورم شکافتہ ہوا اور اوسوقت مدہ خارج ہوتا ہے اور کبھی ہمراہ مدہ کے خون بھی آتا ہے جو اسہال کبدی بسبب قرحہ کے ہوتا ہے یا بسبب آکلہ کے اوسکے ہمراہ درد جانب جگر میں اور جو رطوبت نکلتی ہے وہ مقدار میں کم ہوتی ہے اور بدبو میں اوسقدر جیسے قرحہ اور آکلہ میں ہوتی ہے اور اوس سے پہلے موجبات قروح امعا کا مل یعنے سٹرائینڈ کے ہوتے ہیں۔ جو قسم اسہال کبدی کی کہ اوسمیں خالص گوشت جگر کا آتا ہے وہ غلیظ اور سیاہ ہوتا ہے اور اوسکے ہمراہ ضعف بسبب قرب موت کے اور وہ اغات کہ موت سے پہلے نمودار ہوتے ہیں ضرور رہتے ہیں۔ جو اسہال کبدی بسبب ایسے ابتلا کے ہوتا ہے جس ابتلا کا عروض بند ہونے کسی سیلان عادی مثل حیض خواہ بواسیر وغیرہ کے ہو یا کسی عضو کے کٹ جانے سے یا کسی ہیئت کے ترک ہو جانے خواہ اور وجوہ ابتلا کے جنکا بیان ہو چکے الغرض ایسے اسہال کبدی پر استدلال اوسکے سبب خاص سے کرنا لازم ہے اور یہ اسہال دفعۃً بکثرت مقدار علامت ہوتا ہے اور صدیدی سبز بھی ہو جاتا ہے بغیر خود بخود جب استفراغ اوس رطوبت کا ہو جائے اور یہ اسہال بطور توبت کے ہوتا ہے جو شخص مدت دراز تک خلقین میں مبتلا رہے

اور دست ہوں سکے وہ ردی ہوں خواہ صفراوی یا اور کسی قسم کے اور ہوتے ہوتے سیاہ دست آنے لگیں اوسکے بچنے کی امید کم کرنی چاہیے۔ کبھی ایسے مریض کو بعض اوقات قابضہ جو قوی ہوں اور غذائی ہوں نفع کر جاتے ہیں لیکن اسقدر فائدہ نہیں ہوتا ہے کہ بالکل صحت اور عافیت پیدا ہو جائے علاج جملہ اقسام استسقا کبدی کا ذکر کرنے باب اسہال پر اوٹھا رکھا ہے **سوء القنیہ کا بیان** جبوقت حال جگر کا خراب ہوتا ہے اور ضعف اوسپر غالب آتا ہے پہلے جو مالت خراب ہوتی ہے وہ مقدمۂ استسقا کہلاتا ہے اور خاص لفظ اوسکے واسطے سوء القنیہ تجویز ہوئی یعنی اوس حالت کا نام سوء القنیہ ہے اور فساد مزاج بھی اوسکا اسم مخصوص ہے۔ اور پہلے جو خرابی ظاہر ہوتی ہے وہ یہی ہے کہ بدن کا رنگ مائل بسپیدی اور زردی ہو جاتا ہے اور پلکوں اور چہرہ اور اطراف میں دست دیا کے تہیج پیدا ہوتا ہے اور کبھی یہ تہیج تمام بدن میں پھیل جاتا ہے اور رنگت بھی وہی ہونے سے صورت بدن کی ایسی نظر آتی ہے جیسے گوندھا ہوا آٹا اور بیماروں ہضم کا فساد اوسکو لازم ہوتا ہے پرانے کی آمد میں ایسی بے ترتیبی ہوتی ہے کبھی خود بخود قبض رہتا ہے اور کبھی رفع قبض ہو کر بخوبی کھل کر آتا ہے نیند کا بھی حال یہی ہے کبھی گہری نیند آتی ہے اور کبھی بیداری زمانہ دراز تک رہتی ہے اور پیشاب کی مقدار بہت کم ہوتی ہے پسینا زیادہ نکلتا ہے ریاح کی کثرت ہوتی ہے مراق میں نفخ شدید اور کبھی خفیف سا نفخ مراق میں ہوتا ہے۔ اگر ایسے بیماروں کے بدن میں کوئی زخم اور قرحہ پیدا ہوا وسکا اندمال اور بھر جانا بڑی دشواری سے ہوتا ہے اسلیے کہ مزاج تمام اعضا کا فاسد ہو رہا ہے۔ دانت کی جڑوں میں اور مسوڑھوں میں حرارت اور کبھی بسبب اوس بخار کے پیدا ہوتی ہے جو کہ جگر وغیرہ سے صعود کر کے آتا ہے۔ تمام بدن میں کسل اور ڈھیلا پن ہر وقت لاحق رہتا ہے کبھی ایک حالت شبیہ سوء القنیہ کی بسبب اجتماع رطوبات مائی کی پھیپھڑے میں پیدا ہوتی ہے اور سینہ بدن کا مثل سینہ مستسقی کے ہو جاتا ہے **استسقا کا بیان** استسقا ایک مرض مادی ہے سبب اوس کا ایک مادہ فاسد ہے جو اعضا میں سما جاتا ہے یا تو جملہ اعضا میں ظاہری جو حسوس بحس بصر ہیں اون میں یا اون خالی مقامات میں تو اعی اجزا اطراف کہ جنمیں تدبیر غذا اور اخلاط کی ہوتی ہے اون میں یہ مادہ بھر جاتا ہے۔ اقسام استسقا کے تین ہیں (۱) لحمی اور اسکا سبب مادہ مائی بلغمی ہوتا ہے جو تمام اعضا میں ہمراہ خون کے پھیل جاتا ہے (۲) ہوائی اسکا سبب مادہ ریحی ہے جو انھیں مقامات میں پھیل کر منتشر ہو جاتا ہے استسقا کی دو اسکے کچھ اسباب اور احکام ایسے ہیں جو عام ہیں کہ جملہ اقسام میں مشترک ہیں پھر ہر ایک قسم استسقا کے واسطے ایک ایک سبب اور حکم خاص بھی ہے۔ عام سبب تو یہ ہے کہ استسقا کی کوئی قسم بدون اعتلال یعنے انحراف اعتدال مزاج کے بالتخصیص خواہ بالشرکت اور اعضا کے ہمراہ اعتلال جگر کے عارض نہیں ہوتی ہے اگرچہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جگر اعتدال سے خارج ہو اور استسقا نہ پیدا ہو۔ مجملا اسباب استسقا کے یا تو وہی امور ہیں جنکو خصوصیت جگر سے ہے یا وہ امور جو بالشرکت دیگر اعضا مع جگر کے پیدا ہوتے ہیں۔ خاص اسباب کبدی بالاشرکت اعضا کے جگر اور ہیں اول اور عام ترین امور یہ ہے کہ ضعف میں ضعف پیدا ہو اور یہ امر گویا سبب و اصل استسقا کا ہے اسباب سابقہ استسقا کے وہی جملہ امراض جگر کے ہیں جو مزاجی خواہ امراض مرکبہ جیسے حار رطب جگر کا جھوٹا ہوتا اور سادہ اور بارد گرم ہوں خواہ بارد اور نرم اور دام ہوں یا صلب ایسے جسکے منفذ اوس رگ کا بند ہو جائے جسکا جالی نام ہے اور صلابت اوس ہمفاق کی جو عضلی محیط جگر پر ہے۔ امراض مزاجیہ ایسے جنکا استحقاق احداث استسقا میں قوی ہے اکثر اوقات میں جو بتوسط بکروقت یا کہ بیوست سے استسقا کے پیدا کرنے میں سبب ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک قسم ایسے امراض کی جو بتدریج تحلیل حرارت غریزی کے کرتی ہے اور اطفار حرارت غریزی کا ذریعہ کرتی ہے۔ میری مراد تحلیل حرارت سے بیان وہی معنی متعارف اطبا کے ہیں جو بطبیعی اونکے قول کی حرارت غریزی کو تحلیل خفیف اعتدال عارض ہوتا ہے خواہ سمجھنا اوسی حرارت کا کسی بروت غریبہ یا حرارت غریبہ

سے یہ امر پیدا ہوتا ہی جیسے نہار مُنھ سوا وٹھ کر سرد پانی پینا خواہ بعد حمام کے اور بعد جماع کے آب سرد پینا یا وہ تحلل اور اطفا بسبب افراط استعمال اشیاء مرطبہ کے خواہ مجفقہ کے بعد ذویان اور استفراغات مفرطہ کے ہو جیسے زیادہ پسینے کا نکلنا خواہ ادرار بول کا زیادہ ہونا یا اسہال کثیر اور صبح یعنے خراش اور ادرار حیض کثیر اور بواسیر کا خون زیادہ برآمد ہونا اور بدترین استفراغات خون کا بحد افراط خارج ہونا کہ اس سے حرارت غریزی کا تحلل اور اطفا بہت جلد اور زیادہ ہوتا ہی مترجم تحلل چونکہ منظر یعنے حقیقی کے جو کہ خاصہ اجسام جوہریہ سے ہی اسکا اطلاق حرارت پر جو اعراض کیف سے ہے مجاز ہے اسیطرح اطفاء حرارت اشیاء حارہ سے جو مناسب حرارت کے ہون بھی اطلاق مجازی ہی لہذا شیخ نے تصریح کردی کہ میری مراد تحلل اور اطفائے حرارت سے وہی معانی مجازی اصطلاحی اور عرفی ہین جو اطبا کے استعمال مین جاری ہین اور اگرچہ فن کلیات مین ان دونون اطلاق کے تعیین اور تصریح اور مناسبت جو معنی حقیقی اور عرفی اطبا مین ہی بخوبی بیان ہوچکی پھر بیان یعنے بحث استسقا مین اسکا تعرض فقط اسی غرض سے ہی کہ اکثر یہی امور مذکورہ جنسے تحلل اور اطفائے حرارت کا اس جگہ بیان ہوا مورث استسقا کے ہوتے ہین۔

متن جو امراض آلیہ مورث استسقا ہوتے ہین ہر ایک مرض کی باب مین بتفصیل بیان ہوچکا کہ وہ کیونکر استسقا کیطرف منجر ہوتے ہین۔

اسباب استسقا کے بشارکت دو طرح پر ہین یا اینکہ تمام بدن کی شرکت ہو مثلاً تمام بدن کا خون گرم ہوجاے خواہ زیادہ سرد ہوجاے کسی سبب سے منجملہ اسباب حرارت اور برودت کے یا یہ سبب فقط معدہ کی شرکت ہوا اور اوسی معدہ کا سوء مزاج خصوصاً وہ سوء مزاج جو ضرب یعنے اسہال پیدا کرے۔ یا یہ سبب ماساریقا کی شرکت سے ہو خواہ طحال کی شرکت سے اوسکے بڑھ جانے کی وجہ سے کسی ورم سخت سودا وی یا نرم سی جو طحال مین ہو خواہ ورم حار سفراوی طحال کا یا بکثرت نکل جانا سودا کا طحال سے جسکے افراط انجام کار مین ضعف جگر پیدا کرتی ہی اسلیے کہ بکثرت جذب طحال سودا کو چونکہ غذاے جگر مین کمی پیدا کرتا ہی لہذا ضعف جگر عارض ہوتا ہی (دیکھو اسکا سبب باب اورام طحال مین لکھا گیا ہے) اور کمی غذاے جگر کی علاوہ کثرت جذب سودا سے تبرید جگر بھی ہوتی اور جو اید طحال کو ہی وہ بھی جگر تک پہونچتی ہے جسطرح کہ دماغ تک بھی یہ اید پہونچکر تشویش ظنون پیدا کرتی ہی۔ طحال کا بڑھجانا استسقا اور ضعف جگر دو سبب سے پیدا کرتا ہی۔ ایک تو اسوجہ سے کہ جب طحال بڑھ جاے جذب سودا بکثرت کریگا اوسوقت غذاے جگر مین کمی واقع ہوگی دوسری وجہ یہ ہی کہ اسکا بڑھ جانا جگر کی قوت اور توانائی کو بالفعل توڑ ڈالتا ہی اور تولید خون صالح سے جگر کو منع کرتا ہے۔ کبھی استسقا گردہ شرکت سے بھی عارض ہوتا ہی جب گردہ مین برودت آجاے خواہ حرارت خاص جو گردہ مین پیدا ہو یا سدہ جو گردہ مین پڑجاین کہ انکی وجہ سے جذب مائیت نکر سکین اور صلابت گردہ بھی اسیطرح مانع جذب مائیت ہی اگرچہ اسوقت جگر مین کوئی تغیر اور سوء مزاج نہو۔ کبھی بسبب شرکت امعا کے استسقا پیدا ہوتا ہی خصوصاً امعاء صائم جو قریب جگر کے ہی اور بشرکت رحم اور مثانہ اور سرب اور حجاب کے بھی استسقا عارض ہوتا ہی یہ کچھ ضرور نہین کہ جب استسقا بسبب شرکت گردہ کے پیدا ہو اوسوقت سوء مزاج گردہ بھی ضرور ہو بلکہ کبھی بسبب سدہ گردہ اور اورام گردہ ایسے ہوتے ہین جو مانع جذب رطوبت کے گردہ کو ہوکر جگر کو مضرت پہونچاتے ہین اور استسقا پیدا ہوتا ہے اور یہی حال ہے اوس استسقا کا جو بمشارکت امعا کے پیدا ہوتا ہی کہ وہ بھی تغیر حال یعنے سوء مزاج اور تغیر کیفیت امعا پر دلیل نہین ہوتی بلکہ کبھی بسبب درد ہاے امعا جو مڑوڑہ سے خواہ اینکہ قولنج شدید مین لاحق ہوتا ہی خواہ سحج اور خراش امعا سے جو درد ہوتا ہے کہ ان اوجاع سے بھی ضعف جگر پیدا ہوکر استسقا پیدا ہوتا ہی۔ اسیطرح شرکت رحم سے جو استسقا پیدا ہوتا ہے وہ بھی ضرور نہین کہ سوء مزاج رحم سے پیدا ہو بلکہ بسبب اوجاع رحم خواہ زیادہ احتباس حیض جو رحم مین ہے اوسکی وجہ سے ضعف پیدا ہوکر مورث مرض استسقا ہوتا ہی۔ کبھی استسقا بشارکت مقعد کے اس جہت سے پیدا ہوتا ہے

کہ خون بواسیر اوسمین رُک جاتا ہی اور اسبطاح و دیگر اعضائے مذکورۂ بالا کے شرکت سے استسقا پیدا ہوتا ہی۔ اکثر جو اعضا رہول ہین جیسے گردہ اور ثانہ وغیرہ اونکی شرکت سے مقعر جگر مین ضعف پیدا ہوتا ہی اور جو اعضائے براز اور نقض فضلہ مذکورہ مین اونکی شرکت سے محدب جگر مین ضعف پیدا ہوتا ہی۔ کبھی استسقا بسبب اون اورام کے عارض ہوتا ہی جو مواضع زیرین خالی ہین اور اونمین بوجہ سوء مزاج کے یہ اورام پیدا ہوتے ہین اور وہ سوء مزاج اور اوسکا اثر متعدی جگر تک بھی ہوکر ضعف جگر پیدا کرکے موجب استسقا ہوتا ہی۔ یا اینکہ خون سوداوی جو اکثر اوقات اونہین اعضائے زیرین مین پیدا ہوکر رسوبہ ڈالتا ہی اور اسی جہت سے اون اعضا کی قرب وجوار کے اعضا مین کہ جنمین جگر بھی داخل ہے تنگی پیدا ہوتی ہی۔ ضرب یعنی اسقا زیادہ تر موروث استسقا ہی جبکہ بعد تحلل ابتدائی رابع اور دوامی کے اطراف عقوہ یعنی کوہان مین عارض ہوا ہو کہ یہ قسم استسقا کی کسی دوائی مخرج مادہ سے زائل نہین ہوتی۔ اور یہ کلام میرے نزدیک غیر مہذب اور درست نہین ہی۔ بدترین اقسام استسقا کے وہی ہی جو ہمراہ کسی مرض حاد جیسے حمی حادہ وغیرہ کے ہو بعض آدمی (جیسے یحیی بن باسویہ) ایسا خیال کرتے ہین کہ استسقائے لحمی دونون اقسام یا قیمانہ سے بدتر اور زبون تر ہی۔ اسلیے کہ فساد استسقار لحمی کا عام اور شامل جگر اور جملہ عروق بدنی کو ہوتا ہی اور گوشت تک بھی یہ فساد پہونچ جاتا ہی تا اینکہ بیشتر مقدار بلکہ تمام مقدار مضغہ ثالث کی بھی اس مرض مین باطل ہوجاتی ہی۔ دوسرا شخص استسقار لحمی کو دونون اقسام یا قیمانہ سے خفیف تر خیال کرتا ہی حتے کہ طبلی سے بھی اخف تجویز کرتا ہی۔ مگر ادلی میری رای مین یہ ہے کہ استسقائے زقی تینون اقسام مین زیادہ برا ہی اور بدشواری زائل ہوتا ہی۔ پھر یہ بھی ہی کہ بعض اقسام لحمی کے ایسے ہین کہ جملہ اقسام استسقا سے اخف اور سبک تر ہوتی ہین اور بعض اقسام لحمی کے ایسے ہین کہ سب اقسام استسقا سے بدتر ہین اور یہ بات بحسب اخفت اور شدت اسباب استسقائے لحمی کے ہوتی ہی جس اسباب سے استسقا پیدا ہوتا ہی و نیز بنظر ظاہر حال مریض کے بھی اخف اور صعوبت مرض کی از روی مشاہدہ مختلف ہوتی ہی لیکن بنجر بہ تو یہی بات معلوم ہوتی ہی کہ لحمی کے اقسام عموماً سب قسم کے استسقا سے خفیف و سبک ہون باینہمہ یہ ضرور نہین ہی کہ جگر کی حالت ضعف بھی قسم لحمی مین ویسی ہو جیسی دیگر اصناف مین ہوتی ہی اکثر اوقات اونہین لوگونپر عروض استسقا سے خطرہ زیادہ ہوتا ہی جسکا مزاج طبعی حار یابس ہے ایسے مزاج کے لوگ جب ہی مبتلائے مرض استسقا ہونگے جب کوئی امر عظیم مخالف اون کے مزاج کے پیدا ہوا اور اونکے مزاج کو ضد مقابل کی طرف لیجائے۔ جو استسقا بسبب طحال کی صلابت کے عارض ہوتا ہے وہ اسلم ہے اور اوس مین امید شفا زیادہ ہے بہ نسبت اوس قسم کے جو صلابت جگر سے پیدا ہو بلکہ صلابت طحال کا استسقا علاج پذیر ہونے کے اوس مین امید قوی ہے۔ بیشتر مادۂ استسقا اسقدر غالب اور زیادہ ہوجاتا ہے کہ ربو اور ضیق النفس اور کھانسی پیدا ہوتی ہے اور یہ علامات اس بات پر دلالت کرتی ہین کہ زمانۂ موت مریض کا قریب پہونچ گیا شاید تین روز کے بعد مرجائے گا اور بیشتر تغیر نفس بسبب مزاحمت ورم کے تغیر نفس کا زیادہ ہوتا ہے) اور یہ کیفیت بہ نسبت کیفیات سابقہ کے اسلم ہے۔ اکثر قریب زمانۂ موت کے ان لوگون کے منہ مین اور مسوڑھون مین قروح پیدا ہوتے ہین بسبب ردی ہونے اون بخارات کے جو ورم سے متصاعد ہوکر اعلے کیطرف آتے ہین اور اخیر مین تمام بدن مین قروح پیدا ہوجاتے ہین بسبب رداءت مزاج کے۔ بعض اطبا نے کہا ہی کہ اگر براز مین مستقی کے رطوبت ہمرنگ گوشت کے خارج ہوا اوسکے ہلاک ہونے کی خبر دی گئی۔ جس شخص کو استسقا بحالت عروض مالیخولیا عارض ہو اوسکا مالیخولیا بوجہ ترطیب پیدا کرنے استسقا کے زائل ہوجائے گا یہ بھی جاننا ضرور ہی استسقا مین اسال کا پیدا ہونا خود بخود بلا تحریک صناعی مہلک ہوتا ہی۔ مریض استسقا کے حالات مین پہلے اس امر کا دریافت کرنا چاہیے کہ نفخ ورم اول کہان سے شروع ہوا تھا عانہ سے

فصل

جس روز سے استسقا شروع ہوا ہو اوس روز سے نفس کی دقت کی تعداد کرنی چاہیے

یا دونون پاؤن سے یا پیٹھ سے یا اطراف گردون سے یا قطن سے یا امعا یعنے شکم سے اور اس امر کا بھی لحاظ رکھنا چاہیے کہ طبیعت مریض کی نرم رہتی ہے یا قبض رہتا ہے اسلیے کہ قبض رہنا ایسے مریض کو بہتر ہے بہ نسبت نرمی طبیعت کے خصوصاً اوس قسم مین استسقا کے جو قطن سے شروع ہوا ہی یا دونون گردون سے۔ جو استسقا قطن سے شروع ہوتا ہے اوس مین نرمی طبیعت کی زیادہ رہتی ہی اسلیے کہ رطوبات غذا وہان سے پلٹ کر امعا کیطرف جاتے ہین۔ قبض طبیعت اون اقسام مین استسقا کے زیادہ رہنا ہے جو مقادیم بدن سے شروع ہوا ہی یعنے عانہ اور جگر اور طحال اور معدہ وغیرہ سے۔ یہ بھی واجب ہے کہ حال مواضع ثبیہ (یعنے جن مقامون سے آدمی ضم ہوکر دوہرا ہوجاتا ہی جیسے ناف سے لیکر پیڑو تک) پس ان مقامات کا حال بھی معلوم رہے کہ آیا ضعیف اور لاغر ہین یا پُر گوشت اور قوی ہین کہ انکا قوی ہونا اسسال کی برداشت پر دلیل ہوسکتا ہی۔ ایضاً حال صعن کا بھی دریافت کرنا چاہیے کہ انتفاخ اور پھول جانے مین یہ بھی شریک ہین یا نہین اسلیے کہ انکی شرکت اگر انتفاخ مین ہوگی خوف رشح رطوبات کا ہوتا ہے اور رشح رطوبات سے مغص اور ذرب اور قروح خبیثہ کا جنکا اچھا ہونا دشوار ہے خوف ہوتا ہے کہ پیدا نہون **اسباب** خاصہ اقسام استسقا بعد اسباب عامہ کے سبب خاص استسقائی ترقی کا جو اصل ہے وہ یہی امر ہے کہ رطوبت مائیہ جگر مین کیوسس سے جدا تو ہوجائے لیکن جدھر سے نکلنا چاہیے مثلاً گردون کی طرف سے اودھر کی راہ سُدّون وغیرہ سے بند ہو اور نکل نہ سکے پس بالضرور اس رطوبت کو رجوع اور بازگشت کسی اور طرف ہوگا جو اوسکا محل طبعی نہین ہی اور اوسکی کمی موجودگی جگر سے بذریعہ روانگی اون مقامات کی ہوگی جدھر اوسکا جانا غیر طبعی ہی اور بہ رفتار اس رطوبت کی یا بطور رشح اور ٹپکنے کے اونہین مقامات غیر معتاد پر ہوگی یا اینکہ اسکا انفصال اور جدائی بخارات بن کر ہوگی کہ پھر وہی بخارات بوجہ احتقان شدید کے پانی ہوجائینگے اسلیے کہ مادہ ان بخارات کا زیادہ ہے فقط ہوا ہوکر فنا نہین ہوسکتے۔ یا اوس بخار کے پھر پانی ہونیکا یہ سبب ہے کہ عضو رئیس یعنی جگر کی حمایت کی نظر سے طبیعت اس رطوبت کو بشدت دفع کرتی ہی اور یہ ضرورت قاہرہ یعنی غالب طبیعت کو اس رطوبت کا بقہر بہانے اون مجاری مین دفع کراتی ہے جو واسطے ٹھہرنے فضول غذا وغیرہ کے بطن کے اوس خالی مقام پر مخلوق ہوے ہین جسمین امعا کا مقام ہی۔ اور اکثر اس رطوبت متحجرہ کا واقع ہونا اور ٹھہر جانا درمیان ثرب یا درمیان صفاق باطن کی ہوتا ہی مگر ثرب مین یہ رطوبت جب ہی در آتی ہی جب ثرب مین تاکل ہوجائے یعنے سڑ جائے یہ بات تو بخوبی معلوم ہوچکی ہی کہ دفع طبعی کبھی ایسا قوی ہوتا ہی کہ قیح وغیرہ دیگر رطوبات کو استخوان کے اندر نفوذ کرا دیتا ہی چہ جاکہ ثرب اور صفاق مین ایسی رطوبت کا در آنا یہ کیا دشوار ہے اگر دفع طبعی قوی ہو۔ (۲) یا اینکہ یہ رطوبت اگر رشح سے نہ آسکے تو بعض مجاری غذا کے تنگ فتہ ہوکر اونمین رطوبت جگر کی بھر جاتی ہی کیونکہ وہ مجاری غذا جگر تک متصل ہورہی ہین (۳) یا رطوبت اون مقامات مین اسطرح آتی ہے جیسا کہ بعض قدما اولین نے کہا ہی اور بعض متاخرین نے ناحق اوسکو اپنی طرف منسوب کیا ہی وہ طریقہ یہ ہی کہ یہ رطوبت اون رگون کے منھ کیطرف پلٹ جاتی ہی جو کہ جنین مین اوسکے ناف تک آتی تھین کہ اونمین کے ذریعہ سے جنین اپنی غذا پاتا تھا خواہ اون رگون مین جو کہ جنین کی ناف تک آتی تھین کہ اونکی راہ سے جنین بحالت موجودگی اندرون شکم مادر کے پیشاب کرتا تھا اسلیے کہ بچہ کبھی شکم مادر مین ناف کی راہ سے پیشاب کرتا ہی اور نوزائیدہ بچہ قبل ازانکہ اوسکی ناف نکالی جائے اور اوسکا نار کاٹا جائے یہی ناف ہی کیطرف سے پیشاب کرتا ہی اور جب اس طرف سے پیشاب کی آمد بند کردی جائے حسبطرح بعد درست کرنے ناف کے ہوتا ہی تب پیشاب مثانہ کیطرف سے آکر مخرج ذکر سے دفع ہوتا ہی۔ (یہانتک یہ امر واضح ہوا کہ پیشاب کے آنے کی راہ ناف تک بھی ہی اونمین عروق کے ذریعہ سے جنکا ابھی ذکر ہوا) پھر جب یکبارگی سُدّہ اون مجاری مین پڑجاوین جدھر سے بول مثانہ مین پہونچتا ہی اور رطوبت ہذا اودھر نہ جانے دین قوت دافعہ مضطر ہوکر ناچار اس رطوبت کو

انہین عروق مذکورۂ بالا کیطرف سے لائیگی جنکا تعلق جگر سے بیان ہوچکا اور ان رگونکی منھ مین پہونچائیگی پھر چونکہ ناف کی راہ از وقت درشتی ناف کے بند ہوچکی ہے اب تو ادھر سے پیشاب کا آنا دشوار ہی بالعرض وہ رطوبت انہین رگونکی منھ کھل جانے سے شکم مین بھریگی اور پیٹ پھول جائیگا۔ اسلیے کہ ان رگونمین نفخ پیدا ہوگا اور یہ رگین چوڑی بوجہ پُر ہونے رطوبات مذکورہ کے زیادہ ہوجائین گی بہ نسبت اپنی اصلی اور اولی خلقت کے اور جو منافذ جلد بہ جگر کے قرب مین بسبب نہ جانے رطوبت بول کے اوسطرف سے وہ سب منضم ہوجائینگے یعنی ملجا ئینگے کہ وہ در اصل خلقت مین ضعیف ہین اور انکا ضعف بہت زیادہ ہی بہ نسبت اوس حصّہ کے جو نزدیک مقعر جگر کے ہی۔ اور کچھ دور نہین ہی کہ دواے مسہل جو باستفراغ رطوبات کا شکم سے کرتی ہی اوسکا اخراج بھی انہین رگونکی طرف سے یون ہوتا ہی کہ پہلے جگر تک دواے مسہل کا اثر انہین کی راہ سے پہونچتا ہو پھر امعا تک۔ اسباب سابقہ جو واسطے اس سبب اصل یعنے رطوبت مائیہ کے تجویز ہوسکتے ہین وہ یہی ہین کہ یا تو قوت ممیزہ یا مادہ ممیزہ (بصیغہ اسم مفعول) یا مجاری مین ضعف آجائے۔ جو سبب قوت ممیزہ مین ہو وہ اس جہت سے ہوتا ہی کہ ممیز کا فعل قوت دافعہ جگر اور قوت جاذبہ گردہ مین مشترک ہی پس یہ دونون یعنے دافعہ جگر اور جاذبہ گردہ مین ضعف آجاے خواہ انمین سے کسی ایک قوت مین ضعف پیدا ہوا یا اینکہ مجری مین جو درمیان جگر اور گردہ کے ہے سُدّہ پڑے خصوصاً جسوقت گردہ مین ورم یا صلابت ہوا وسوقت مائیت خون سے جُدا نہوسکے گی اب اس خون ناقص کو جو غیر متین ہے بدن قبول نکریگا اور نہ مجاری بدن اسکا تحمل کرسکین گی یعنے اپنی ترکیبات مین اسکو جگہہ نہ دینگے اب ایک وجہ وجیہ واقع ہونے استسقائے زقی کے ثابت ہوگئی اور اسی بہت سے کبھی استسقائے زقی فقط گردہ کے کسی ضعف خواہ مرض سے پیدا ہوتا ہی اور جگر کے ضعف خواہ اعتلال کی پہلے ضرورت نہین ہوتی۔ رطوبت ممیزہ بصیغۂ اسم مفعول مین اس سبب کا اسطرح تصور کرنا چاہیے کہ جسوقت یہ رطوبت بمقدار کثیر اتنی ہو کہ قوت ممیزہ مذکورۂ بالا اوسکی تمیز اور جدا کرنے پر قادر نہوسکے کیونکہ اوّل تو اسکی مقدار زیادہ ہو دوم اینکہ اسکا ہضم بھی جگر مین اچھی طرح نہین ہوسکتا ہی لہذا قوت ممیزہ کا تصرف بھی اسمین بخوبی نہین ہوسکتا ہی۔ زیادہ ہونا اس رطوبت کا بسبب زیادہ سرد پانی پینے کے ہوگا اور سرد پانی زیادہ اوسیوقت پیا جاتا ہی جب پیاس زیادہ ہو اور پیاس کی زیادتی اکثر کسی مزاج غالب سے جو جگر مین عارض ہوتا ہی اور معطش یعنی تشنگی اور بھی ہوتی ہی خواہ کوئی اور سبب تشنگی پیدا کرنے والا منجملہ اسباب مذکورہ باب کثرت عطش کے خواہ بسبب ایسے سُدّہ پڑجانے کے جو کہ جذب رطوبت اب مشروب کو جگر تک اسا تنا نہونے دین جسقدر کہ درکار ہے لہذا پیاس ہر وقت بنی رہتی ہی اگرچہ زیادہ پانی پیا جائے اور سرد بھی ہو۔ یا اسوجہ سے پیاس زیادہ لگتی ہے کہ جو پانی پینے مین آتا ہی فوراً اوسکے پینے سے پیاس فرو نہین ہوتی ہی کہ وہ ٹھنڈا نہین ہی گرم ہے۔ یا اینکہ اوس پانی مین ایک کیفیت معطشہ یعنی پیاس بڑھانے والی ہی مثلاً شوریت اور بورقیت ہی اور سوائے ان وجوہ کے اور اسباب کثرت عطش کے بھی ہوسکتے ہین چنانچہ معلوم ہوچکا ہی پھر جب غذاے ترکا بورا پورا ہضم اپنی حد کو نہ پہونچا بدن یا فقط جگر ساری غذا کو قبول نکریگا بلکہ بعض کو قبول کریگا اور بعض کو رد کردیگا پس یہ سوء ہضمی کبھی تو ایک سبب اسباب استسقائے زقی سے ہوگی جسکو ہمنے اس عنوان سے اوپر لکھا ہی کہ غلبہ مائیت اور رطوبت سے استسقائے زقی پیدا ہوتا ہی تا اینکہ یہی سوء ہضم اسباب استسقائے طبلی سے ہوگا اگر افراط حرارت سے اس رطوبت کا بخار بنے اور یہ بات خرابی کی ہضم ثانی مین ہوتی ہے مجاری مین یہ سبب اسطرح پر ہوتی ہی کہ اون مجاری مین سُدّہ خواہ اورام ایسے ہون کہ اس رطوبت کو جو جگر سے جُدا ہوتی ہی اپنی اصلی اور سیدھی راہ پر نگذرنے دین اور بطرف مجاری غیر معتاد کے اسکو منعکس کرین۔ جسوقت طبیعت مستسقی کی مائیت کو بذات خود دفع کرے یہ امر دلیل اوسکے صحت کا ہی مترجم میری سمجھ مین اس فقرہ کا مطلب یون آتا ہی کہ جسوقت اورام بول مستسقی کو بلا تحریک طبیعت

دوسرے سبب کا اثر کیونکر ہوتا ہے

بدون استعمال مدرات کے ہوا وسوقت اوسکی صحت کا گمان غالب ہوگا اسلیے کہ اسہال کو تواطبا استسقا مین بالاتفاق مہلک تجویز کرتے ہین اور تفریق استفراغ تمام ہوا وسکو جگر سے تخصیص نہین ہوا ور واپس آنا ان رطوبات کا اونہین مجاری غیر معتاد کیطرف سے بطرف جگر کے اور وہان سے سبب جذب گردہ کے براہ بول دفع ہونا کچھ محال نہین ہے متن اکثر اوقات جسوقت بدن مستسقی کا لاغر ہوجائے یعنے وہ نفخ شکم باقی رہے پھیرے روز انتفاخ مذکور خود بخود عود کرتا ہوا ور یہ نفخ دوبارہ اکثر ریحی ہوتا ہے بقراط نے کہا ہے جس شخص مستسقی کے احشا مین بلغم کثیر درمیان حجاب اور معدہ کے یعنی درمیان قرب اوصفاق کے اسقدر ہوکہ درد پیدا کر رہا ہو پس جسوقت وہ بلغم رگون نہین ہوکر شانہ مین پہونچے (اور براہ بول دفع ہوجائے) اوسکا مرض استسقا زائل ہوجائیگا مترجم میری رائے مین یہ قول بقراط شیخ نے بطور شاہد کے اپنے اوس دعوی پر ذکر کیا ہے جو ابھی اوپر گذر چکا ہے کہ طبیعت اس رطوبت کو خود بخود دفع کرے متن جالینوس نے بقراط کے قول پر یہ کہا ہے کہ اولی یہ ہے کہ یہ بلغم بطرف عانہ کے اوترے نہ بطرف شانہ کے اور کیونکر شانہ پر اسکا ترشح ہوسکتا ہے اسلیے کہ یہ بلغم غلیظ ہے مائیت رقیقہ نہین مین کہتا ہون کہ کچھ بعید نہین کہ تعرف طبیعت سے یہ بلغم متحلل ہوا ور رقیق ہوجائے اور کچھ بعید نہین ہے کہ اس بلغم کا اندفاع کسی جہت سے بسبب اختیار طبیعت مدبرہ بدن کے ہو بنظر ضرورت اور مصلحت بدنی کے بااینکہ اور جہات مین سوا جہت شانہ کے کوئی حائل مانع ہو چنانچہ قیح اور ریم سینہ کا رگ اجوف شانہ کیطرف دفع کرتا ہے لیکن یہ نفوذ یعنے نفوذ بلغم کا شانہ مین پس اس سے زیادہ عجب نہین ہے جسطرح نفوذ قیح کا استخوان ہائے سینہ مین ہوتا ہے۔ بقراط کے قول کی تاویل مین جو بعض لوگون نے یہ کہا ہے کہ بلغم سے مائیت بلغم اور وہ رطوبت جو بلغم مین ہوتی ہے بقراط نے مراد لی ہے پس یہ تاویل بعید ہے کچھ اسکی حاجت نہین (بلکہ معنے مطابق کو تصحیح ابھی بیان ہوچکے) کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ پیٹ مین کسی شخص کے نفخ مثل مستسقی کے ہوجاتا ہے اور استسقا نہین ہوتا ہے اور یہ کیفیت اوس شخص کے بدن مین ہوتی ہے جسکی آنتون مین قروح ہون پھر سوراخ پڑجاتے ہین اور تھوڑی دیر نہین گذرتی کہ وہ شخص مرجاتا ہے۔ یہ انتفاخ اس سبب سے ہوتا ہے کہ تفل موجود شکم کیطرف بڑھتا ہے لہذا پیٹ بڑا ہوجاتا ہے اور یہ امر (اگرچہ اسکے قائل ایک قوم گروہ اطبا ہین) میرے نزدیک قریب الوقوع نہین بلکہ بعید از قیاس ہے اسلیے کہ موت اس کیفیت سے پہلے واقع ہوگی خصوصا اگر یہ شق ہونا اوپر کے حصہ مین ہو۔

اسباب خاصہ استسقائے لحمی بعد اسباب مشترکہ مذکورۂ بالا کے سب سے پہلے اور مقدم فساد ہضم سوم کی حد تک کیجائے اوس مین ہے اور مائیت اور بلغمیہ ایسی ہو کہ خون کا ملنا اور جزو بدن ہونا مثل آمیزش طبعی نہوتا ہو اسی روارت اور غرابی کیوجہ سے۔ اور اکثر یہ سبب مقدم یعنی فساد ہضم دوسرے ہضم بلکہ ہضم اونمین بھی ہوتا ہے یا اینکہ غذائے متناول نبات خود ایسی فاسد ہوتی ہے اور اوسمین بلغم کے استحالہ کی استعداد زیادہ ہوتی ہے مترجم یہ تقدم جو یہان شیخ نے استعمال کیا ہے اوس سے مراد تقدم زمانی نہین ہے جسمین اجتماع متقدم اور متاخر کا زمانۂ واحد مین نہین ہوتا بلکہ تقدم بالعلیہ مراد ہے پس مطلب یہ ہوا کہ فساد ہضم سوم خواہ اول اور دوم کا سبب عروض استسقا ہے جو ہمراہ استسقا کے باوجود مرض ہذا موجود رہتا ہے اور جب یہ فساد باقی نرہے روان مرض ہذا بھی ہوجائیگا متن جسوقت قوت ہاضمہ اور ماسکہ اور ممیزہ جگر کے ضعیف ہوجائین اور قوت جاذبہ دیگر اعضا ہی بدنی کے قوی ہو اور ہاضمہ مین اعضار مذکورہ کے بھی ضعف ہوا وسی زمانہ مین یہ قسم استسقا کی پیدا ہوگی اسلیے کہ برودت کی کثرت خاص جگر مین ہوگی خواہ بمشارکت برودت دیگر اعضا کے جگر بارد ہوجائے گا اگرچہ اسوقت اورام اور ایسے سدہ نہون جو نفوذ غذا کو منع کرین سے رگون کی برودت سے تمام بدن کے بھی اکثر یہ مرض پیدا ہوتا ہے اور بعض امراض جو رگ ہائے بدن مین ہوتے ہین خواہ سدہ جو ان رگون مین بسبب استعمال بزرجات کے پڑجاتے ہین یا مٹی وغیرہ کے کھانے سے یہ سدہ پیدا ہوتے ہین اون سے بھی یہ استسقا پیدا ہوتا ہے (۳) کبھی سبب جاگزین ہونے برودت کے جو رگون مین اثر ہوا ہے بارد اثر قوی کرتی ہے اور برودت کا استقرار اونمین

ہو جاتا ہی یہ استسقا پیدا ہوتا ہی (۴) کبھی بسبب حرارت بدنی کی جو ذوبان اجزاے بدنی کر رہی ہو اور اخلاط کو بھی گداختہ کرتا اوسکی شان سے ہو یہ استسقا پیدا ہوتا ہی مترجم بعض نسخون مین بجاے اخلاط کے اختلاط کی لفظ وارد ہے اوسوقت مراد یہ ہی کہ حرارت مذکورہ اختلاط خون کو اجزاے بدنی سے نہین ہونے دیتی ہی بوجہ اوسکے زیادہ رقیق کرنے کے متن جسوقت کوئی سدّہ ایسا پڑ جاے کہ خلط صدیدی ذوبانی کا دفع اور نکلنا نواحی گردہ سے بطرف مثانہ کے ممکن نہو اور اکثر یہ امر بعقب وقوع سدّہ کا واقعہ ہوتا ہی اسوقت بھی یہ مرض ہوتا ہی۔ دستون کا جاری ہونا بیشتر مانع حدوث استسقاے لحمی کا ہوتا ہے طبیعت مدبرہ اگرچہ ہمیشہ اسی بات کی کوشش کرتی ہی کہ فضول مائی کو مجاری طبعی خواہ غیر طبعی کی راہ سے دفع کر دے مگر بیشتر اس دفع سے عاجز بھی ہو جاتی ہے خواہ اوسکے دفع کرنے سے پہلے نفوذ اس رطوبت مائی کا جو غیر طبعی ہوتا ہی اوسمین وجہ مذکورہ بالا پر جسکا بیان استسقاے زقی مین کیا گیا ہی وہ نفوذ قبل اوس زمانہ کے ہو جاتا ہی کہ طبیعت کا فعل اور غلبہ ان رطوبات کے دفع وغیرہ پر پورا ہو جاے (مراد یہ ہی کہ توجہ طبیعت کسی اور ضروری تدبیر بدنی کے سبب سے اس رطوبت کے دفع مین ابھی ہونے نہ پایا تھا اور نفوذ اس رطوبت کا اعضاے بدنی مین ہو گیا (کبھی مجاری بدن زیادہ جو دیکہ طبیعت نے انکو اوسکی طرف روانہ کیا تھا) اس رطوبت کو قبول نہین کرتے۔ کبھی قوت دافعہ اس رطوبت کو خاص بطرف جگر کے دفع کرتی ہی بدین لحاظ کہ یہ رطوبت مائی ہی اور اوسی قسم کی چیز ہے جو جگر سے دفع ہونے کے لائق ہی پھر جبکہ جگر اسکو بوجہ رداءت وغیرہ کے قبول نہین کرتا خواہ متصل جگر کے جو اعضا مین وہ بھی اسکو قبول نہین کرتے اور یہ قبول نکرنا جگر وغیرہ کا یا بسبب ضعف کے ہوتا ہی یا اینکہ مادہ رطوبت مذکورہ مقدار مین زیادہ ہوتا ہی۔ یا اینکہ بدن باوجودیکہ طبیعت اس رطوبت کو مقامات مناسب مین پہونچاتی ہی مگر بدن اوسے قبول نکری سدّون وغیرہ کے پڑ جانے سے۔ پس ان جملہ اوقات مین طبیعت کو تحیر پیدا ہوتا ہی دفع غیر طبعی اور دفع طبعی مین اور اسی تحیر کیوجہ سے یہ رطوبت تمام بدن مین جمع ہوتی رہنے گی اور استسقا پیدا ہوگا۔ بقراط نے کہا ہی جس شخص کے جگر مین رطوبت مائی بھری ہو پھر یہ مقام جگر کا پھٹ جاے اور بعد فسگات کے یہ پانی غشاء باطن مین پہونچے اوسکا شکم اسی پانی سے بھر جاے گا اور مریض مذکور مر جاے گا۔ جالینوس نے اس قول کی شرح یون کی ہی کہ مراد بقراط کی امتلاء جگر سے نقاطات کبیرہ جگر ہین جو ظاہر جگر پر پیدا ہوتے ہین بطرف محدب جگر کے پھر اون نقاطات مین رطوبت مائی فراہم ہوتی ہی پھر جب یہ نقاطات شگافتہ ہوتے ہین یہ رطوبت مائی خالی جگہ غشاء باطن مین حاصل ہوتی ہی اور شرب مین اسکا نفوذ بدون طرجانے شرب کے اسی رخ مین نہین ہوتا ہی۔ وہی جالینوس پھر کہتا ہی کہ یہ پانی جیسے کہ مستسقے لوگون کے جگر مین ہوتا ہی اور کبھی بعض آدمی مستسقی ایسے بھی ہوتے ہین جو اس کیفیت کے بعد بھی نہین مرتے بلکہ یہ رطوبت مائی یا یہ دفع طبیعت خارج ہو جاتی ہی خواہ علاج کے ذریعہ سے نکلجاتی ہی اور اسیوجہ سے کچھ بعید نہین کہ آدمی زندہ رہے اور یہ بھی کچھ بعید نہین کہ یہ رطوبت باقی رہے اور آدمی زندہ رہے۔ شیخ کہتا ہی میرا گمان یہی ہی کہ ایسا مریض لامحالہ مر جاے گا اسلیے کہ یہ رطوبت مائی اپنی جوہر ذات مین نہایت ردی اور خراب ہوتی ہے پس فضاے مذکور جسمین نقاطات جگر سے جاتی ہی اوسکو بھی فاسد کر دے گی اور اسکے بخارات ردی سے ہلاکت پیدا ہوگی اور دوسری وجہ یہ ہے کہ جگر پر جو جھلی محیط ہی وہ بھی ایسے شخص کی فاسد ہو جاے گی پس لامحالہ مر جاے گا **استسقاے طبلی** کے اسباب اکثر اسباب طبلی کے فساد ہضم اول کا ہوتا ہے اور یہ فساد ہضم یا قوت کے ضعف سے عارض ہوتا ہی یا مادہ غذا اس فساد ہضم کا باعث ہوتا ہی۔ پھر جب یہ مادہ غذاے بخوبی منہضم نہوا اور حرارت ضعیف نے معدہ کے اوسین یا تمام فعل کیا جو قوی نہ تھا اور بدن نے اوسکے قبول کرنے سے کراہت کی اور مقامات مناسب سے اوسے دور پھینک دیا اسی مادہ غذا کے واسطے مناسب اور اولی یہ بات ہی کہ اوسکا استحالہ بخار اور ریاح کیطرف ہو۔ بیشتر یہ مواد گرداگرد معدہ اور امعا کے جسپیدہ ہوتے ہین اور اکثر ایسے ہوتے ہین کہ انکی جہت سے ہر وقت مڑوڑا بنا رہتا ہے

اسلیے کہ حرارت غیر متعلیہ یعنے غیر کافی جسوقت ان مواد مین فعل تحلیل ضعف کا کرتی ہے پس اوسکا فعل ناقص اسیقدر انمین کار گر ہوتا ہی کہ انکا استحالہ ریاح کیطرف کردے خصوصاً جسوقت کہ معدہ بارد رطب ہو کہ ہضم جگر کے واسطے یہ مواد آمادہ نہین ہو سکتے اور پھر جگر کی یہ صورت ہی کہ اوسمین بسقدر حرارت ہی بنظر اوسی حرارت کے قصد کرتا ہی کہ ایسی شئی کو ہضم کرے جو ابھی مستعد اور آمادہ ہضم جگر پر نہین ہوئی ہی جیسا حال اس رطوبت کا ہے پس لامحالہ اسکے بخارات اور ریاح بنجا ئینگے۔ کبھی استسقائے طبلی ایک حرارت شدید سے جو غریب ہو یعنی حرارت غریزی سے جُدا وہ حرارت معدہ اور جگر مین عارض ہو کر غذاہائے رطب اور رطوبات بدن کو بہت جلد اپنا اثر پہونچائے قبل اسکے کہ حرارت غریزی اپنا اثر اس غذا اور رطوبات مین کر سکے اور جو ہضم مستبلا اور غلبہ حرارت غریزی سے بمد اعتدال ہوتا ہی وہ اس حرارت غریبہ کے غلبہ کیوجہ سے نہو سکے پس اوسوقت اس غریب حرارت کا فعل غیر طبعی اس غذا اور رطوبات مین کہ قبل ہضم جگر اور معدہ کے انکی ریاح اور بخارات ہو جائینگے اب اسوقت سبب حدوث استسقاہای طبلی کا ضعف ہضم اوّل کا یا ضعف حرارت غریزی بسبب شدت حرارت غریبہ کے جو ایسے غالب ہی کہ غذا اور رطوبات مذکورہ کو اتنی دیر تک مہلت نہین دیتی کہ بحال خود باقی رہین اور ہضم اوّل اونکا پورا ہو جاے۔ کبھی حمیات وبائیہ مین اور کبھی اخیر مین اکثر امراض حادہ کے نفخ شکم ایسا ہوتا ہی کہ مثل طبل یعنے ڈھول کے پیٹ پھول جاتا ہی اگر اوس پھولی ہوئی جگہ پر ہاتھ مارا جاے آواز طبل کی سی سُنائی دیتی ہے اور یہ علامت ردی اور خراب ہے **علامات مشترکہ** استسقا کے جمیع اقسام کے تابع فسادیون تمام بدن کا ہوتا ہی۔ طحال کی شرکت سے جو استسقا ہو اوسمین رنگ بدن کا سبزی مائل ہوتا ہی اور سیاہی بھی ہوتی ہی۔ جمیع اقسام مین استسقا کے دونون پانون پر یعنی قدمون پر بھر بھری ہوتی ہی بسبب ضعف حرارت غریزی کے جو اطراف مین زیادہ ہوتا ہی اور خون مین رطوبت اور بخاریت ہوتی ہے لہذا پاؤن مین سوجن زیادہ معلوم ہوتی ہی۔ پلکون مین اور پپوٹون مین بھی تہیج ہوتا ہی اور دیگر اطراف مین جیسے ہاتھ ہونمین بھی تہیج اور بھر بھری چڑھتی ہے (۲) جملہ اقسام استسقا کے پیاس سے خالی نہین ہوتے جو ہر وقت رہتی ہی اور ضیق النفس بھی رہتا ہی۔ اور اکثر یہی ہی کہ یہ پیاس ہمراہ کمی اشتہائے طعام کے ہوتی ہی کہ سوا سطے کہ پیاس اور پانی پینے کی زیادہ خواہش ہوتی ہی سواے اوس قسم کے جو برودت جگر سے پیدا ہو علی الخصوص وہ برودت جو زیادہ سرد پانی پینے سے عارض ہو کر رگہائے جگر مین پھر مورث استسقا ہوئی ہو (۳) جملہ اقسام استسقا مین خصوصاً زقی مین اور اوسکے بعد لحمی مین پیشاب کی کمی ہوتی ہی اور اکثر اوقات جسقدر پیشاب آتا ہی سُرخ رنگ ہوتا ہی یا تو اسوجہ سے کہ مقدار اوسکی کم ہی (یعنے مائیت قلیل ہے کہ فضار جوف مین جلی گئی ہی) لہذا جو رنگ کہ مقدار کثیر مین بول کے پھیل کر پھیکا ہو جاتا تھا اب کمی مقدار کے وقت وہی رنگ جمع ہو کر سُرخی دیتا ہی مترجم یہ بات ہم بذریعہ صباغت رنگ سازی کے تجربہ کر اسکتے ہین کہ جسقدر ایسے رنگین پانی سے کوئی کپڑا گلابی رنگ دیا جاے اگر اوس پانی کو خشک کرین پہلے تو گہرا گلابی ہوگا اور اخیر مین بنفوخ رنگ سوہاخواہ گلنار وغیرہ اوسی سے رنگا جا سکتا ہی اس سے بخوبی ثابت ہوتا ہی کہ جسقدر پانی کی آمیزش زیادہ ہوتی ہی سرخی مین کمی آتی ہی اور سرخ ہونا پیشاب کا تو بدیہی ہی کہ مائیت خون کی جگر سے جُدا ہو جاتی ہے متن دوسری وجہ سُرخی بول کی استسقا مین یہ ہی کہ جگر مین بوجہ ضعف کے تمیز دموی اور مرہ سرخ کے پیشاب سے بخوبی نہین ہو سکتی ہے لہذا سُرخی باقی رہجاتی ہی۔ اسیواسطے مناسب نہین ہی کہ فقط بذریعۂ سُرخی پیشاب کے استسقا کے حار ہونے پر حکم کیا جاے (جب تک اور علامات حرارت مین غور نکرلین) مرضاہای استسقا کو اکثر ایسے حمیات جنکی حرارت فاتر ہو یعنے زیادہ تیز نہو عارض ہوتی ہی۔ اور اکثر اونکے بدن مین ایسے ثور اور دانہ برآمد ہوتے ہین جنسے لوٹ کر زرد پانی برآمد ہوتا ہی اور طبلی اور لحمی مین ذرب یعنی اسہال بکثرت عارض ہوتا ہے اگر ابتدا استسقا کی جگر کے ورم گرم سے ہو اوسوقت بشدت قبض طبیعت رہتا ہی اور دونون قدم پر ورم آجاتا ہی اور کھانسی خشک آیا کرتی ہی

کہ اوس سے کچھ برآمد نہین ہوتا ہی۔ اور دا ہنے جانب اور بائین طرف جواورام ظاہر ہوتے ہین اونکی یہ صورت ہوتی ہی کہ کبھی دفعۃً غائب ہوجاتی ہین اور پھر یکایک ظاہر ہوتے ہین اور اکثر یہ بات استسقائے زقی مین ہوتی ہی۔ اگر ابتدا استسقا کی دونون خاصرہ سے ہو اور قطن یعنے نہبگاہ سے ہو تو ورم دونون قدمون سے شروع ہوتا ہی اور ذرب طویل ایسا عارض ہوتا ہی جو کسیطرح زائل نہین ہوتا اور باوجودیکہ دست اسقدر آتے ہین مگر وہ پانی جو استسقا کا مادہ ہی دستون کیطرف سے نہین نکلتا ہی کہ مرض ہذا مین کمی ہو۔ جس استسقا کا سبب کوئی حرارت ہے اوسکے ہمراہ علامات حرارت ہوتے ہین جیسے التہاب اور پیاس کی زیادتی اور زردی رنگ مین تلخی دہان بشدت پیوست بدن پر غالب ہوی اشتہائے طعام کا سقوط زرداور سبز قے کا آنا اور اخیر مین سوزش ہی پیشاب کا آنا اسلیے کہ حرارت اسکی شدید ہوجاتی ہی۔ اگر استسقا بسبب حبس ایسے مادہ کے ہو جسمین رطوبان کثیر ہو اور دونون بحران طبعی بول اور براز کے سوا اور طرف دفع ہوا ہو ایسے مادہ پر کثرت صفر اسے استرلال کیا جاتا ہی اور علامات ذوبان کی بھی موجود ہوتی ہین اور براز اور بول عنالی اور صدیدی پہلے اس سے آتا ہی اور دو خاصرہ اور قطن یعنی نہبگاہ سے شروع ہوتا ہی۔ اور اسیطرح جملہ اقسام استسقا کے جو امراض عارہ یعنی اورام عارہ سے عارض ہوتے ہین جس استسقا کا سبب برودت ہے وہ اس حار استسقا کے خلاف علامات اور احوال مین ہوتا ہی۔ کبھی بارد استسقا مین اشتہائے طعام زیادہ ہوتی ہی جیسے کہ برودت معدہ سے اگر یہ مرض پیدا ہوا ہو پھر جب مرض مذکور ہ برد معدہ باافراط بڑھ جاے اشتہا یکسر ساقط ہوجاتی ہی جس استسقا کا سبب ورم سخت جگر کا ہو اوسکی شناخت ورم صلب کی جو خاص علامات ہین اونہین سے کیجاتی ہی اور ذرب جو تابع اس ورم کے ہوتا ہی اوس سے اور کمی اشتہائے طعام سے بھی پہچانا جاتا ہی جس استسقا کا سبب ورم حار جگر کا ہو اوسکی ابتدا صمت جگر سے ہوتی ہی یعنے مقعر اور محدب جسطرف ورم ہو اوسیطرف سے استسقا کی ابتدا ہوگی اور قبض طبیعت اسمین ہوتا ہی اور جملہ علامات ورم حار کے بھی موجود ہوتے ہین۔ جو استسقا کہ طحال کی شرکت سے ہوتا ہی اوسپر دلیل سبزی رنگ کی اور جو امراض کہ پہلے طحال مین عارض ہوچکے وہ بھی دلائل سے اسکی ہوتے ہین۔ اور اکثر اس استسقا کے ہمراہ سقوط اشتہائے طعام نہین ہوتا ہی اور اسیطرح اگر سبب استسقا کا گردہ مین ہو جب بھی اشتہائے طعام ساقط نہوگی یعنی جو وقت بھوک لگنے کا حالت صحت مین تھا اوسوقت بدستور اشتہا ہوگی اور جسقدر غذا کھانے کی اس شخص کو عادت تھی اوتنی ہی اب بھی کھایا کریگا بخلاف اوس استسقا کے جو خاص جگر سے پیدا ہو کہ اوسمین اشتہا اسطرح نرہے گی۔ گردہ کی جو استسقا پیدا ہوتا ہی اوس سے پہلے اورام اور قروح گردہ کے پیدا ہوئے ہونگے علامات زقی استسقائے زقی کے ہمراہ شکم مین ایک گرانی اور بوجھ محسوس ہوتا ہی اور جب نفخہ کے اوپر ہاتھ مارا جائے آواز نہین دیتا بلکہ جب اچھی طرح سے بلایا جاے اوسوقت ایسی آواز آتی ہی جیسے مشکیزہ مین پانی بھرا ہوا آواز دیتا ہی اسیطرح اگر مریض ایک کروٹ سے دوسری کروٹ بدلے اور جھٹکے مین اوس نفخہ کے بھی ایسا معلوم ہوتا ہی جیسے مشکیزہ پانی سے بھرا ہو نہ ایسی مشک جسکو ہوا بھر کے پھولایا ہو۔ نبض اس مریض کی صغیر اور متواتر مائل بصلابت ہوتی ہی جسمین کسیقدر تمدد ہوتا ہی اور یہ تمدد بسبب کھچاؤ حجاب یعنی غشاء بطن اور صفاق کے ہوتا ہی اور بیشتر اسکی نبض اخیر درجہ مرض مین بوجہ کثرت رطوبت کے مائل بہ نرمی اور لین ہوجاتی ہے۔ اس استسقا مین جملہ اعضاء بدن فربہ نہین ہوجاتے اور نہ اونکا حجم بوجہ نفخ کے بڑھ جاتا ہی جسطرح استسقائے لحمی مین بلکہ اور اعضا سوا پیٹ کے لاغر اور پتلے ہوتے ہین۔ اور پیٹ کی جلد مین ایک چمک اور صقالت ایسی ہوتی ہی جیسے کبھی ہوئی اور تناؤ کے وقت جلد مین چمک پیدا ہو اور بیشتر اسکے ہمراہ آلہ ذکر مین ورم آجاتا ہی اور قیلہ یعنے فوتہ کا پانی یعنے ورم مائی صفن مین پیدا ہوتا ہی۔ جسوقت استسقائے زقی بعد برآمد ہونے پتھری کے دفعۃً پیدا ہوا اور یہ پتھری بدون اسباب ظاہر جگر کے برآمد ہوئی ہو جاننا چاہیے کہ ایک مجری دونون مجاری حالت سے شق ہوگیا ہی علامات لحمی اسکے ہمراہ تمام بدن پھول جاتا ہی جسطرح مردہ کے لاش کی یہی کیفیت ہی۔ تمام اعضا اور خصوصاً چہرہ اس بیماری مین

مائل بہ فربہی ہوتا ہی لاغری نہین ہوتی - اگر بدن کے کسی مقام کو اونگلی سے دبائین گھس جاتی ہی اور گڑھا پڑجاتا ہی پیٹ مین اس مریض کے اسقدر نفخہ اور ہلانے مین اور ہلانے مین آواز پانی کے ہلنے کی خواہ ایسی پھولن جیسے ہوا بھرنے سے مشک مین ہوتی ہی خواہ آواز دنبہ مثل طبل اور ڈھول کی نہین ہوتا جیسا کہ استسقائے طبلی اور زقی کے مریض مین ہوتا ہی - اور اکثر اوقات اس قسم کے تابع ذربہ اور نرمی طبیعت ہوتی ہی اور جو فضلہ رقیق دفع ہوتا ہی سپیدی مائل ہوتا ہی - نبض اس مریض کی موجی اور عریض لین ہوتی ہی علامات طبلی نافہ آہین اونچی ہوکر برآمد ہوتی ہی اور بہت زیادہ نکل آتی ہی اور بوجھ اور گرانی اوسمین اتنی نہین ہوتی جیسے زقی مین بلکہ تمدد اور تنائو آہین بہ نسبت زقی کے زیادہ ہوتا ہی اور کبھی تو اسقدر تنائو ہوتا ہی جیسے رودہ کھچا ہوا ہو یہ صورت شکم کے تمدد کی ہی - فربہی اعضا کے مثل کبھی کے آہین نہین ہوتی بلکہ اعضا مین لاغری ایسی آتی ہے جیسے ذبول کی کیفیت ہو جب پیٹ پر ہاتھ مارین ہوا سے بھلائی مشک کی آواز آئے گی نہ ایسی مشک جو پانی سے بھر کر پھولی ہو - مریض ہمیشہ مشتاق ڈکارنے کا رہتا ہی اور ڈکار لینے سے اوسکو راحت اور آرام ملتا ہی اور اخراج ریاح سے بھی اوسے راحت ملتی ہی نبض اس مریض کی دونون قسم زقی اور کبھی والون کی نبض کے بہ نسبت طویل ہوتی ہی اور ضعیف نہین ہوتی ہی اسلیے کہ یہ قسم استسقا کی اسقدر زوال قوت کا باعث کیفیت خواہ از روے ثقل اور گرانی کے نہین کرتے جسقدر کہ استسقاے زقی کرتا ہی - نبض طبلی کی اکثر تو سریع متواتر مائل بصلابت اور تمدد ہوتی ہی اور ہاتھ پاؤن پر بھرپوری اسمین اتنی نہین ہوتی جتنی اور دونون قسم مین ہوتی ہی معالجات علاج سوء القنیہ کا پہلے دیکھنا چاہیے کہ اسکے بدن مین اخلاط مختلفہ مراریہ ہین کہ نہین اگر ہون اوسوقت ایارج فیقرا کا استعمال کیا جائے کہ وہ فقط فضول کا اخراج کرتا ہی اصلی رطوبات کو نہین خارج کرتا ہی اور اگر معلوم ہو کہ اخلاط بالزوجب اور غلیظ اسکے بدن مین ہین ایارج حنظل سے مسہل دیا جاے - بیشتر اس مسہل مین صبر اور حنظل اور بسفائج اور غاریقون مع مقمونیا کے بڑھایا جاتا ہی اور اوزان کی تعیین حدس طبیب پر موقوف ہی جسقدر رقت اخلاط خواہ اونکا غلیظ ہونا دریافت کرے اور اسیطرح جسقدر قوت اور ضعف مریض کا سمجھے اوسیقدر کمی بیشی اوزان کی کرنی چاہیے - اور بیشتر باضطرار خربق کے استعمال تک نوبت پہونچتی ہے جب اور دوا سے کاربراری نہو اور تنقیہ مادہ اور ادویہ سے نہوسکے اور فضول مین لزوجت زیادہ ہو یا اینہمہ پھر بھی انکے مسہلات مین نرمی کا لحاظ رکھنا چاہیے اور فاصلہ دے کر دوا مسہل کا استعمال کرنا چاہیے - اور جسوقت خیال مین طبیب کے یہ آجائے کہ اب پھر مادہ جمع ہوگیا ہی پھر تامل نکرنا چاہیے بلکہ دوبارہ مسہل دینا چاہیے - اور ساتھ ہی اس تدبیر کے اونکے معدہ کی رعایت بھی چلی جائے تاکہ مسہلات کی ایذا نہ پہونچے - ادویہ مسہلہ کو عود خام وغیرہ سے معطر کر دینا بھی ضرور ہی - اور اگر قوت قوی ہو پھر زیادہ فکر اور تردد ان امور کا نکرنا چاہیے اور پوری مقدار پر تدبیر تنقیہ وغیرہ کی کرنی چاہیے - خلاصہ یہ ہی کہ ایسی کامل تدبیر کیجائے جو مانع تولید فضول جدید ہو اور استفراغ فضول موجودہ کا مسہلات نرم سے متواتر کرنا چاہیے - فصد سے ان لوگونکو جہانتک ممکن ہو بچانا چاہیے - پھر اگر بدون فصد کے چارہ نہو کہ امتلاخون کا پیدا ہوا وسوقت البتہ فصد پر جرارت کیجائے گی اگر نہایت احتیاط سے اور فاصلہ دے کر تین دن خواہ چار روز مین یا زیادہ اس سے ایک فصد کو دوسری سے فاصلہ دے - اکثر ضرورت فصد کی جب ہی ہوتی ہی کہ خون بواسیر یا حیض کا بند ہوکر یہ مرض پیدا ہوا ہو - مناسب فصد سے پہلے یہ ہی کہ پہلے تنقیہ خون کا مثل ایارج وغیرہ کرکے اوسکے بعد فصد کرائی جائے اگر چارہ بدون فصد کے نہوا اور پھر بھی بہت تھوڑا سا خون نکالا جائے اکثر حالات مین پہلے انکو ایسے ہی استفراغ کی حاجت ہوتی ہی کہ اخلاط کا اخراج بدریعہ اسہال کے کرے اور سدون کی تفتیح کرے پھر دوبارہ ایسی دوا پلانی چاہیے اور ادرار بھی کرے اور تفتیح سدہ کی کرے - حقنہ ہاے نرم اور لطیف کہ محلل رطوبات نرم ہون وہ بھی اس مرض مین نافع ہین جب اچھی طرح استفراغ رطوبات کا اسکے بدن سے ہوجائے مناسب زیادہ جو طریقہ علاج اسکے واسطے اوسوقت ہو یہی ہی کہ ریاضت معتدل کرین اور پانی پینے مین کمی

اور آبہائے گرم بیخی اور یورانی اور شبتی سے نہانا بھی انکو زیادہ مفید ہے اور قریب دریائے شور کے رہنا اور آبہائے حمات یعنی گرم اثر والے پانی کے قریب رہنا مفید ہے۔ آب فیسرین کے حمام مین نہانا خواہ ٹھہرنا انکو مضر ہے ہان مگر حمام یابس کا استعمال مفید ہوسکتا ہے اور ہوائے گرم مین ایسے حمام کے پسینا کا لانا انکے بدن کو بھی مفید ہے۔ اگر قبل از طعام قے کا استعمال کیا کرین نہایت اچھی تدبیر ہے۔ اوائل مرض مین قے کرانے کے واسطے مولی سکنجبین مین بھگوئی جائے۔ اور اخیر مین طریق تجفیف پر توجہ انکی کمی اکل و شرب سے حتی الامکان زیادہ رہنی چاہیے اور منفتحات سدد کا استعمال بھی برابر کیا کرین۔ اپنی کھانے اور پینے کی چیزون مین ادویہ مجففہ ملطفہ خوشبو کا استعمال کرین مثل سنبل و سعد اور دار چینی اور ملطفہ جیسے انسنتین اور کاشم اور خاشت تخم اوٹنگن موتڑی زرا وند مدحرج عصارۂ قثاء الحمار برگ ماذریون قنطوریون جاؤشیر کا کنج بالخاصہ۔ اور منماد مین انکے عصارۂ قثاء الحمار اور کبریت اور بیخ ماذریون اور برگ ماذریون اور نطرون اور خاکستر سوسن کی اور زبدالبحر داخل کیا جاتا ہے۔ حمام کرتے وقت انکے بدن مین مالش کرنے کیواسطے بھی ایسی ہی دوائین جو مذکور ہوئین خواہ مثل انکے اور ادویہ مناسب ہین۔ شراب مبیہ اور جندبیدستر یعنی شراب کہنہ اور شراب ریحانی رقیق اور شراب سوسن انکو زیادہ مفید ہے اور شراب انسنتین بنا راد ٹھکر پلانی چاہیے۔ معجون خصوصاً بعد تنقیہ کے سنبل و بلوس اور دواء المسک اور کلکلانج بزوری دینی چاہیے۔ اور بیشتر تھوڑی مقدار بول فشتر کی انکو پلائی جاتی ہے اور شیر شتر بھی خصوصاً فربہ اندام اور قوی آدمی کو اگر یہ مرض لاحق ہو علی الخصوص جب سوداوی الغلبہ پرانا ہو جاوے اور قریب ہو کہ استسقا پیدا ہو جاوے بیشتر ۵ اوقیہ یعنے ۵ تولہ ۸ ماشے بول شتر ہمراہ۔ یہ مایشہ سکبنج کے پلایا جاتا ہے اور اکثر اس سے زیادہ مقدار بھی پلائی جاتی ہے۔ اور اسیطرح بھیڑ کے پیشاب مین سکبنج ملاکر پلاتے ہین۔ اور بیشتر انہین دودھ مین ہلیلہ زرد کا ملانا بھی مناسب ہوتا ہے اگر مادہ رقیق صفراوی ہو۔ کمادات سے تکمید معدہ کی سنبل اور سلیخہ وغیرہ سے کیجاتی ہے اور انہین ادویہ سے مضاد میسوس وغیرہ کی شرکت سے طیار کرنا چاہیے۔ ہمیشہ قریح یعنی مالش انکے شکم کی بورق اور کبریت روشنائے گرم جیسے قسط اور نارد ین وغیرہ ملاکر کرنی چاہیے۔ مضادات مین مرہم کحاک ہمراہ سفر جل کے مفید ہے اگر نفوخ شکم اس مضاد کے استعمال سے نرم نہو اور کمی قبول نکرے گا ئے کا اوجھ بکری کی مینگنی ملاکر مضاد استعمال کیا جاتا ہے۔ غذا مرین سوداالقلیہ کی ایسی لذیذ درکار ہے جسمین طبیعت کی تقویت بھی ہو جیسے گوشت دراج اور تیہو اور شورباے خوشبو لذیذ ایسے ہی بحوم کا جوا رچینی اور لونگ اور مصطگی اور زعفران سے خوشبو کیا جائے اسیطرح مصوصات کا بھی خوشبودار ہونا چاہیے۔ فواکہ مین میٹھا انار اور تھوڑی مقدار پر بھی بھی مضر نہین ہوتا جب ہی کہ انکے طعام مین خردل اور گندنا اور لہسن کی شرکت کیجائے خواہ جو اشیا مثل انکے ہین مگر یکبارگی ایسی چیزین نہ ڈالی جائین علاج استسقائی فرقی عام غرض ان بیمارون کے معالجہ سے رطوبات کا خشک کرنا اور مفضول ردی کا اخراج ہے اگرچہ بغرض عام دھوپ مین بیٹھنے سے خواہ جس جگہ کی ہوا سرد نہو اور آگ سے تاپنے مین اون لکڑیون کی آگ جو مجفف ہین اور پانی پینے کو ترک کرنے سے پیدا ہوا اور تقفیح مسام یعنے ہماری مُدّون کا کھولنا اور ادرار منوا تر اور اسہال مائیت کا برفق اور نرمی کرانا پیاس پر صبر کرانا اور صبر کرنے کی تدبیرین جو اکثر جگہ لکھی گئی ہین عمل مین لائے پانی کو آنکھ سے دیکھنے نہ دینا چاہیے کہ پینے مین آوے جب تک ممکن ہو اور اگر بدون پلانے کے چارہ نہو تو بعد غذا کے تھوڑی دیر کے بعد کسی شربت وغیرہ مین ملاکر دینا چاہیے۔ غذا کی تقلیل اور زیادہ رقیق ہونی چاہیے یعنے موٹی غذا نہو کہ یہ افضل علاج ہے۔ اور جو رباعت کہ اوسے ہم استسقائے لحمی کے باب مین بیان کرینگے اس مین بھی کرانی چاہیے۔ قوت مریض کی نگہداشت اور قوت بڑھانے کی تدبیرین اقسام اور طرح طرح کے عطر سونگھانے سے جیسے کیوڑا اور خس اور مٹی اور مشک اور عنبر کا عطر خواہ ارگجا اور نخلہ ہاے خوشبو کے سونگھانے سے ہر وقت کرنی چاہیے اور کھانے کی چیزون مین ایسے مصالح خوشبو پڑے کہ جنکی بو پاس سونگھنے سے دماغ معطر

ادویہ ملطفہ

اور طبیعت خواہشمند ہو جاوے اور اونمین ایک طرح کی شراب یعنی شربت جو خوشبو اور مناسب نجال مریض ہون بھی بخوبی کرنی چاہیے۔ زیادہ سکنجبین کا پلانا اس مریض کو اچھا نہین ہوتے کرنی بھی ان بیمارونکو نافع ہے خصوصاً قبل طعام کے اور نیز بعد غذا کے بھی ایک روز ناغہ کرکے جو تیسرے روز پڑے گی خواہ دو روز ناغہ کرکے کہ چوتھے دن پڑے گی خواہ پانچوین روز یعنے تین دن ناغہ کرکے کہ یہ تدبیر بھی زیادہ نافع ہے چھینک لانے تر دوا یا خشک ناس کے ذریعے سے بہت مفید ہے کہ چھینک کیوجہ سے مایت استسقا کا مخار اپنیچے کیطرف ہوتا ہوا اور جو مادی اس رطوبت کے اخراج کے لائق ہین اودھر اس رطوبت کو حرکت ہوتی ہے۔ فصد کا یہ حال ہے کہ تا امکان ہر ایک قسم کے مستسقے کو اوس سے بچانا چاہیے سوائے اون لوگون کے جنمین استسقا بسبب احتباس خون کے عارض ہوا ہو اسلیے کہ فصد انکے اعذا کو غذا لینے سے منع کرتی ہے حالانکہ وہ خود بلا فصد کے پہلے سے قلیل الغذا ہو رہے ہین اور علاوہ اس ضرر کے انکے جگر کو سرد کر دیتی ہے پس فصد کا ضرر اکثر احوال مین یقینی ہے۔ اگر ہمراہ استسقا کے کوئی ورم مادی ہو سب سے پہلے اوسکی طرف توجہ کرنی چاہیے۔ چنانچہ اگر مستسقے بائین جانب کے ثقل یا تمدد کے اکثر شکایت کرتا ہو کہ وہ جانب شراسین پر زیادہ شامل ہے پس یہ سمجھنا چاہیے کہ اسکی شکایت بوجہ اس مرض کے ہے جو بسا رسے بوجہ جگر کے زیادہ تعلق رکھتا ہے کیونکہ تمدد اور کھچاؤ کی راہ سے تو اس مرض مین دونون جانب یکسان اور برابر ہین بلکہ یہ شکایت مریض کی بسبب ورم جگر ہوتی ہے پس اب ضرور ہے کہ فصد پہلے کیجاے بعد اوسکے علاج استسقا کا کرنا چاہیے۔ اگر ورم صلب سے استسقا پیدا ہوا ہے پس یقین اوسکے زوال کا نکرنا چاہیے اگرچہ کسی استفراغ سے اچھا بظاہر ہو جائے اسلیے کہ اگر سو مرتبہ یہ پانی بذریعہ کسی استفراغ کے نکالدیا جائے کہ پھر بدستور عود کریگا اور پھر جائیگا مترجم گو اسسے زیادہ یقین ہے کہ ہر مرتبہ کے اخراج مین اس پانی کی مقدار بروقت عود کرنے کے دوچندسہ چند بڑھتی جاتی ہے اور دلائل ظاہری اگرچہ اسکے مساعدت نہین کرتے مگر تجربات متواترہ سے اب تو مین حکم قطعی کرتا ہون کہ ضرور اسیطرح ہوتا ہے خصوصاً نشتر کے ذریعہ سے جو استفراغ کیا جاتا ہے جاننا چاہیے کہ دوا کے ذریعہ سے اس رطوبت کا نکالنا نہایت پسندیدہ ہے بہ نسبت بزل یعنے چاک کرنیکے اور استرشاخ یعنے نشتر لگاکر پنکالنے سے اسلیے کہ چاک کرنے اور نشتر وغیرہ سے جو زخم پڑتا ہے اوسکا بھرنا ازبس متعذر ہے۔ یہ بھی واجب ہے کہ استفراغ اس رطوبت کا ایسے وقت کیا جاے کہ پتہ نہو۔ اگرچہ تدبیر اخراج رطوبت کی بذریعہ استفراغ کے کبھی تخفیف مرض استسقا مین کرتی ہے مگر ورم پھر اوسکو عود کراتا ہے۔ واجب ہے کہ اقراص قابضہ کا استعمال اسمین بکثرت کرین اگرچہ اودیہ مقویہ جگر بھی شریک ہون جیسے قرص زرشک اور خصوصاً اگر طبیعت مین خود بخود قبض ہو۔ استسقاے بارد مین تخفیف دوائے حار اور ملطف سے کرنی چاہیے جو مفتح بھی ہو اور استسقاے حار کے واسطے اور تدبیر ہے کہ اوسے ایک جداگانہ باب مین ذکر کرینگے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ روغن بادام اور روغن بادام جمیع انواع استسقا مین نافع ہین۔ ادویۂ مفردہ جو لائق اسی قسم استسقا کے ہین اشیر یعنی کہ بارد ہو جیسے جوشاندہ حند قوقی یعنے بسکھپرہ جو خوب طرح جوش دیا ہو کہ اوسکا اثر پورا بورا پانی مین آجاے ہر روز دو اوقیہ یعنے ۵ تولہ۔ ماشہ پلانا چاہیے یا ایک رطل عنصل چار اقساط یعنے ۴۰ تولہ ۴ ماشہ شراب ملاکر کسی ظرف شیشی مین جو صاف ہو جوش دین جب تیسرا حصہ شراب کا جل جاے پہلے تو ہر روز بقدر ایک بڑے چمچے کے پلائین پھر روزانہ بڑھاتے جائین تا اینکہ پانچ چمچہ تک نوبت آجاے پھر کم کرین کہ ایک چمچہ تک گھٹ جاے۔ ایضاً ہر روز عصارۂ فوتنج بقدر ایک اوقیہ پلائین۔ بعض معالجین نے بیان کیا ہے کہ ذاریج یعنے وہ مکڑی جسکے ضماد کرنے سے آبلہ پڑتا ہے اوسے لیکر اوسکا سر اور پر و بازو کاٹ ڈالین پھر باقیماندہ جو مقدار رہے اوسے مارالعسل مین حل کرین اور مریض کو حمام مین داخل کرکے اسی مارالعسل کو پلائین خواہ روٹی کے ساتھ کھلائین۔ اور یہ ایسی دوا ہے کہ میرے نزدیک اسمین خطرہ ہے اور زیادہ اندیشہ ہے۔ اور اکثر جو اسکا پلانا اختیار کیا گیا ہے بقدر ایک قیراط کے ہمراہ کسی شربت یعنی پینے کی چیز جیسے نشردہ ہا ہے معلومہ مثل کمو اور انار وغیرہ کے بعض لوگ کہتے ہین

جب بدن کا تنقیہ ہوجاے بعد اوسکے تریاق بقدر نخود ہمراہ طبیخ فودنج کے ہر روز برابر اکیس روز تک استعمال کرین اور غذا مین کسی ایک ہی شی مناسب پر اقتصار کرین جو سبک ہو اور از قسم حبوب کے ہو استفراغ زائل ہوجائیگا۔ بعض لوگون کا قول ہے کہ بھیڑ کی مینگنی ہمراہ شہد کے نافع ہے اور بکری کا پیشاب یا مچھر کا ہمراہ سنبل اور زراوند مدحرج تین درہم کسی شربت مناسب کے ساتھ استعمال۔ بعضون نے کھنکھیرہ جو پانی مین صاف کیا جاے بقدر باقلا کے کھلانے کی بڑی ثنا کی ہے۔ اور یہ مرکب اوسکے واسطے جو نافع ہون جیسے کلکلانج اور وہ دوا لک خاصۃً زقی کے واسطے اور دوا ے کرکم خاص کرکے اور معجون ارسطون ہر ایک استسقاے مرجئۃ العلاج کے واسطے یعنی جبکا اچھا ہونا محال ہو اور جوارش سوسن اور دوا اسقیل اور شراب عنصل اور تریاق یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تریاق اور دوا ے کرکم اور کلکلانج زیادہ نافع ہوتے ہین اخیر زمانہ استسقاے بارد مین۔ منجملہ ادویہ عجیب النفع کے قرص شبرم ہے ترکیب اوسکے طیار کرنے کی یہ ہے شبرم اور بلیلہ سیاہ ہموزن لیکر قرص طیار کرین اور مقدار شربت طرفہ دانق سے قریب ایک درہم تک ہے جو تھے روز ایک مرتبہ استعمال کیا جائے اور ناغہ کے درمیانی اور جو ہون اونمین قرص زرشک کا استعمال ہوگا۔ کبھی اس مرض کی دوا ریوند اور قسط اور حب الغار حلیہ ترمس راسن حنظیانہ صمغ لوز اور صمغ قتہ یعنے بیروزہ سے بنائی جاتی ہے اور یہ دوا نافع ہوتی ہے۔ جن تدابیر سے اخراج مائیت نہ اکا ہوتا ہے وہ مسہلات اور شیافات اور حقنہ ہاے قوی خاص کرکے اسلیے کہ حقنہ کا فعل نہایت قریب اس رطوبت کے ہے اور طبائع پر سبک تر ہے اور اعضاے رئیسہ سے اسکا اقرب دور رہتا ہے اور خلا نا آبہاے معدنی مین اور تنور ہاے گرم سے گرمی پہونچانی اور اون پانیون کے جنمین ملطفات کو جوش نہ یا ہو جیسے بابونہ اور اذخر اور اقسام مروخات کے اور ضمادات اور کمادات اور انہین کمادات تدبیرات مین بلانا بھیڑ کے دودھ کا اور مادہ شتر کے دودھ کا اور ایضاً بول شتر وغیرہ کا پلانا۔ مادہ شتر کا دودھ استسقاے زقی کو زیادہ موافق ہے اگر ایک ہفتہ ہمراہ اقراص صفر کے پلایا جائے پہلے نصف درہم مع ایک درہم طباشیر کے تا اینکہ اوسکی مقدار بڑھاتے بڑھاتے پورے دو درہم تک پہونچ جاے اور بعد ہفتہ کے اگر ماذریون ہمراہ استفراغ کیا جائے ہمراہ دو درہم کلکلانج کے پھر دوبارہ اونمین قرص کا ترکیب مندرجہ بالا اعادہ کیا جائے اور ہمیشہ اسیطرح کرتے رہین تو بیشتر استسقا جاتا رہتا ہے ضعیف بیمار کو اقراص صفرا ابتداء نہین پلانے چاہئین مگر بقدر ایک دانق کے اور نسخہ اقراص صفر کا ترابادین مین لکھا ہے اور اسیطرح کلکلانج بھی تھوڑی مقدار پر دینے کی ضعیف آدمی کو اجازت ہے۔ اور جو شخص زیادہ محرور ہو اوسکو شیر مادۂ شتر موافق نہین آتا ہے۔ چالیس درہم یعنے ۱۱ تولہ اور آٹھ ماشہ سے شیر مادہ شتر کی ابتدا کیجاتی ہے اور ہر روز ۱۰ درہم یعنے تین تولہ بڑھایا جاتا ہے مسہلات ایسے تجویز کرنے چاہئین جسمین وہ اودیہ جو کہ جگر کو مضر ہین اور اگر کسی اضطرار کیوجہ سے اونکے استعمال سے چارہ نہو لازم ہے کہ اصلاح کرکے خواہ مع مصلحات کے داخل کیجائین یہ بھی واجب ہے کہ اسہال یکبارگی نہ کیا جائے بلکہ چند مرتبہ کرکے اسلیے کہ دفعۃً اسہال کرنے سے اخراج اس رطوبت کا قاتل اور مہلک ہے اور کم سے کم ضرر اوسکا جگر کو ضعیف کرتا ہے۔ تنہا صبر کا استعمال جگر کیواسطے ازبس ردی ہے پس لائق اور سزاوار یہی ہے کہ جگر کے امراض مین اوس سے دوری اختیار کرین مگر کوئی ایسی ہی ضرورت ہو یا کہ اوسکے کسی حیلہ سے اصلاح ہوجائے۔ واجب ہے کہ بعد مسہلات کے فاقہ کرایا جاے پس مسہل لینے والا فراغ مسہل کے بعد ایک شبانہ روز فاقہ کرے اگر برداشت ہوسکے ایضاً بعد مسہل کے دواے مقوی جو قابض بھی ہو تھوڑی سی کھلائی جائے جیسے قرص زرشک خواہ آب فواکہہ جو لذت کے ہمراہ اسقدر قبض والے مین ہو کہ جگر کی تقویت کرتے ہین خصوصاً بعد ایسے مسہل کے جو قریبون اور ماذریون اور اشق وغیرہ سے کیا گیا ہو بعد اوسکے مصلحات مزاج مثل تریاق اور دواے کرکم استسقاے بارد مین اور آب کاسنی استسقاے حار مین۔ واجب ہے اگر حرارت ہو استعمال صفر کا نکرین اسلیے کہ صفرا مائیت استسقا کی

مقاومت کر رہا ہو اور اوسکے ضرر خواہ زیادتی کو روک رہا ہو اور اسواسطے کہ مائیت خود بطرف اسہال کے محتاج ہو پس وہ چند مقدار پر اسہال ہوگا اور قوت کو آفت کثرت اسہال کی پہونچیگی بلکہ واجب یہ ہو کہ حرارت صفرا کی دیگر ادویہ سے فرو کر دیجاوے اور فقط مائیت کے اخراج کے واسطے ادویہ مسہلہ بعد اطفاء حرارت صفرا کے دیجائین ہان اگر صفرا کی مقدار حد سے زیادہ ہو اور بہت کثرت سے ہو اوسوقت فقط ہلیلہ پر اکتفا کرین کہ ایسے وقت یہ نہایت عمدہ مسہل ہے جسطرح کہ سکبینج عمدہ مسہل ہے بروقت برودت یعنے بلغمیت کے جس طرح کی افراط استفراغ کی مقدار مین ہو خواہ زمانہ کے رو سے یعنی چند بار مسہل وغیرہ سے گو بمقدار قلیل ہر مرتبہ استفراغ کیا جاوے ردی ہو اور یہ افراط استسقائے حارمین اصلح ہو ملینات جیدہ سے گوشت چکور کا اور شوربا بڈھے مرغ کا خصوصاً بفائج اور شبت وغیرہ شریک کر کے۔ جب استفراغ رطوبت استسقا کا چودہ روز تک کسی قسم کے استفراغات رقیقہ سے ہو چکا اور شیر شتر اور آہا یعنی بیس یعنے پھاڑی ہوے پانی وغیرہ سب کے استعمال سے پانی استسقا کا کم ہو جاوے اور ورم کا خوف ہو پس اوسوقت راے صائب یہ ہو کہ شکم پر داغ لگوا دیے جائین تا کہ پھر اب پانی کی آمد کو قبول نکرے۔ اور یہ داغ دینے کی ترکیب بعد پرہیز اور دو روز مسہل سے گذر کے خواہ تین روز کے بعد ہونی چاہیے۔ اور یہ داغ چھ عدد لگائے جاتے ہین تین طول مین اسطرح پر کہ قص یعنے استخوان تشنگاہ سے شروع ہو کر عانہ تک پہونچتے ہین اور تین داغ شکم کے عرض مین ہوتے ہین اور معدہ کو بھوک پر صبر کرانا چاہیے اور پیاس بھی روکنی چاہیے۔ اور اصوب یہ ہو کہ بائین دو مسہلونکی کسیقدر مفتحات مدرہ کے بھی ضرور استعمال کیے جائین جیسے قرص بادام۔ شیر شتر کا استعمال خواہ بھیڑ کے دودھ کا خصوصاً مادۂ شتر اعرابی جنکی چرائی ایسی گھاس سے کرائی ہو جو مائیت استسقا کی مسہل ہے (جیسے ماذریون وغیرہ) اور تلطیف اور مدر بھی کرتی ہو جیسے قیچ اور قیسوم اور قاقلی وغیرہ اور گرم استسقا کے مریضونکو اوسکو ایسے نبات سے چرایا جاوے کہ باوجود ان اوصاف کے مناسب جگر حار کے بھی ہو جیسے کشوث اور کاسنی وغیرہ پس ایسی مادہ شتر خواہ بھیڑ کے دودھ کے بارہ مین جو بعض اطبا براہ غلط کہتے ہین کہ محض بہت پھیر اور فریب دہی سوفسطائیونکی ہے یعنے ہرگز اس سے کچھ واقعی فائدہ نہین ہوتا اور اسیطرح جو یہ شبہہ کرتے ہین کہ طبیعت دودھ کی بسبب رطوبت کے مخالف استسقا کے ہے یعنے اوسکے کم کرنے مین اثر خلاف پیدا کرتا ہے اور رطوبت کو بڑھاتا ہی پس ایسے لوگونکے کلام کیطرف ہرگز التفات نکرنا چاہیے بلکہ یہ جاننا چاہیے کہ یہ دودھ ایک نافع دوا ہی اس سبب سے کہ اسمین جلا کی قوت بہ نرمی ہی اور بالخاصیتہ اسکا فائدہ اس مرض مین بالخاصہ معلوم ہو چکا ہے۔ اور اکثر بعض دوائے مطلق اثر مین خلاف اثر مطلوب کے ہوتی ہی اور جس مرض خواہ سودہ مزاج کا علاج اوس سے کیا جاتا ہی جس غرض سے اور اسکے مخالف براہ کیفیت اصلی اپنے کے معلوم ہوتی ہی مگر بالخاصیتہ خواہ اور کسی فائدہ کے رو سے مثلاً افراستفراغ وغیرہ (جیسے کہ اس دودھ مین بسبب چرانے ان معلوفات کے پیدا ہوتا ہی) وہی دوا سے مضر فائدہ دیتی ہی۔ کاسنی جو امراض بارد جگر مین استعمال کیجاتی ہی اور اسکی بھی ایسی ہی صورت ہی اسیطرح سقمونیا باوجودیکہ بشدت گرم ہی امراض صفراویہ مین مفید ہوتی ہی مترجم بطور لف و نشر مرتب کے دو مثالین شیخ نے بیان کین کاسنی تو مثال ہی مفید بالخاصیت کے اور سقمونیا مثال ہے استفراغ کی متن بلکہ اس دودھ کو ایسا سمجھنا چاہیے کہ منفعت اسکی اس مرض پر بہت زیادہ ہے تا اینکہ اگر کوئی مریض مستسقے پانی کے بدلے ہمیشہ اسی کو پیا کرے اور بجائے غذا کے بھی اسی کا استعمال بعینہ خواہ کھویا یا بڑی وغیرہ بنا کر کرتا رہے ضرور ہے کہ اوسکو شفا حاصل ہوگی۔ ایک گروہ معتمد نے اسکا تجربہ کیا ہے اور بلاد عرب کیطرف جا کر استعمال کیا ہی خواہ کرتے ہوے دیکھا ہے اور وہ تجربہ ہے باضطرار اور ضرورت تھا یعنے اس مرض مین گرفتار ہے اور بمجبوری اونکو یہی دودھ کھانا اور پینا پڑا اور شفا حاصل ہوئی۔ شیر مادہ شتر کبھی تنہا پلایا جاتا ہی اور کبھی باوراد و ادویہ ملا کر اور وہ ادویہ ملانے سے غرض تسخین زائد نہین ہوتی جیسے ہلیلہ اور کاسنی تخم کشوث نمک سیاہ اور بعض ادویہ کی آمیزش بغرض تدبیر مسخن کے ہوتی ہی ایسی تسخین جسسے تلطیف بھی حاصل ہو جسطرح سکبینج اور سکبینج اور بعض ادویہ

بقصد منع کرنے اسکے اور روکنے اسہال مفرط کے ملائے جاتے ہین جیسے برگ مغیلان وغیرہ کہ بول مادہ مشترین آمیزش بھی ہوتی ہو اور کبھی بجاے آب وغذا کے اگر اشتہا کم ہو فقط اسی پر اقتصار کیا جاتا ہو اور کبھی کوئی اور غذا وغیرہ بھی دودھ کے ہمراہ بڑھائی جاتی ہے۔ اور دونون حال مین بعینہٖ تنہا دودھ پر قناعت کرین خواہ اور غذا بھی دین اس بات کی پوری تحقیق کرنی چاہیے کہ بدن کو اس سے غذا پہونچتی ہے اور پورا حصہ ملتا ہو یا نہین اسلیے کہ جب پورا حصہ اسکا بدن کو ملیگا دست کی راہ سے خارج نہوگا یا آنیکہ جسقدر دودھ پینے مین آتا ہی بقدر مشروب دستو کی راہ سے نکلجاتا ہے یا آنیکہ بافراط دست لاتا ہو اور مقدار مستعمل سے زیادہ اخراج اسکا مع رطوبت ہاے بدنی طبیعت کرتی ہو یا آنیکہ مجاری مین پھٹ کر مثل پنیر کے بستہ ہوجاتا ہو یا آنیکہ ثبریز زیادہ پیدا کرتا ہو یا خلط بلغمی کا اخراج کراتا ہو یا خلط سوختہ کا اخراج کرتا ہو کسی عفونت کیوجہ سے اگر قبول عفونت آہن ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ افضل اوقات شیر شتر پلانے کے فصل ربیع ہو ابتداے صیف تک۔ منجملہ اچھی تدبیرون کے اسکے حق مین کہ جسکو جتنے چندمرتبہ بخیر بہ کیا اور مفید پایا یہ ہو کہ حالت گرسنگی مین پلایا جائے اور چند روز قبل اسکے استعمال کے گذرے ہون کہ شبانہ روز مین کچھ غذا نہوئی ہو یا آنیکہ بہت تھوڑی سی غذا ہوئی ہو اور اگر ممکن ہو کہ بالکل ترک غذا کیا جاے تو یہی بہتر ہے ورنہ وہ شب جسکی صبحکو اسکا پلانا منظور ہو ضرور رفاقہ سے گذرنی چاہیے پھر جسوقت پلانے لگین تازہ دوشیدہ کہ ابھی گرمی بدن سے نکلنے کی باقی ہو اور جس جگہ دوہا گیا ہو اوسی جگہ پلایا جائے اور مقدار وہی ۵ تولہ، ماشہ خواہ ۶ تولہ تجویز کرنی چاہیے اور بہتر یہ ہو کہ ۶ تولہ دودھ ہمراہ ۳ تولہ بول شتر کے پلایا جائے اور پانی چندروز تک بالکل ترک کردینا چاہیے اور چند روز بلکہ تین روز تک خیال کرنا چاہیے کہ اور ابول ہو کر جو کچھ نکلتا ہو اوسکی مقدار قریب اوسی کے ہوتی ہو جو پلایا گیا ہو۔ اور بعد تین روز کے اکثر شکم روان ہوتا ہو اور مقدار مشروب سے زیادہ رطوبات ہمراہ دستون کی برآمد ہوتے ہین اور بیشتر سوائے ثفل قلیل کے اور کچھ برآمد نہین ہوتا ہو اسکی وجہ یہ ہو کہ بدن اپنا حصہ بخوبی اس سے لیتا ہے۔ اگر دست کی راہ سے زیادہ مقدار مشروب سے برآمد ہوتی ہو ایک روز ٹھہرنا چاہیے یا آنیکہ اوسمین ادویہ ایسے ملائے جائین جنمین کسیقدر قبض ہو۔ اگر اسکے پنیر سے دست نہ آئے اوسوقت پینے والے کو ضرور ہے کہ خوف پھٹ جانے دودھ کا پیٹ مین کرے اور اسی احتیاط سے اوسکا پینا چھوڑدے اور اسی طرح اگر دست کی مقدار کم ہو بہ نسبت مشروب مقدار دودھ کے اور اسوقت ایسی کوئی چیز اوسے استعمال کرنی چاہیے کہ جو کچھ معدہ مین ہے اوسکا انہدار کردے اور پھر جب دودھ کا استعمال کرے اوسمین سکبنج وغیرہ کو ملالے۔ بلکہ احتیاط زیادہ یہ ہو کہ تین دن مین ایک مرتبہ تھوڑی سی حب سکبنج وغیرہ تناول کرے تاکہ شاید تھوڑا سا بچا ہوا دودھ جو معدہ مین رہگیا ہو اوسے نکالدے یا اوس بقیہ سے جو خوف پیدا ہوتے پنیر یعنے پھٹے ہوے دودھ کا ہے اوسکا اخراج کردے خصوصاً اگر اسکو کھٹی ڈکار آتی ہو خواہ کسیقدر ثقل اور گرانی معدہ وغیرہ مین معلوم ہوتی ہو اوسوقت اس حب کا استعمال پُر ضرور ہے۔ تدبیرات نافعہ سے ایسے ہی زمانہ مین فوراً حقنہ کرادینا ہو اور واجب ہے کہ ایسی حالت مین دودھ کا استعمال قطعاً موقوف کرے ایک روز خواہ دو روز اور سینک خواہ ضمادات ایسے تجویز کرے جو شکم پر لگانے کے عمل ہوے ہین۔ اور اگر دودھ کے پینے سے ان باتون مین سے کوئی بات ہیج اور ضرر کی معلوم نہو اور ہر روز براہ برازایک فضلہ بمقدار مناسب نکلتا ہو بلکہ بنظر توضیح اور تفہیم کے بیان کیا جاتا ہے کہ مثلاً دو کوزہ چھوٹے چھوٹے فضلہ خارج ہو رہا ہے پھر تو اوسی تدبیر پر اقتصار کرے خالی دودھ پیتا ہو خواہ سکبنج وغیرہ ملاکر جیسے جو مسلہ جو سکبنج وغیرہ سے ملتا رہتے ہین۔ اور اگر اسہال مین افراط ہو جاے ایک روز خواہ دو روز دودھ کا استعمال چھوڑا دینا چاہیے پھر بتدریج رفتہ رفتہ اسکا پلانا تھوڑی مقدار سے اوس مادہ شتر کا چاہیے جسکو گیاہ اودیہ قابضہ کی چرائی گئی ہو اور بروقت دوشیدہ ہونے کے فوراً اوس دودھ مین خبث الحدید بصری جو خوب کوٹا ہوا اور دھویا ہوا اور شراب اور سرکہ مین بریان کیا ہوا ہو خبث الحدید بیس درہم قرظ یعنے

سینگڑی ببول کی اور طرائیف ہر واحد پانچ درہم تخم کشوث تخم کرفس تین درہم چندادقیہ صغر اور کرفس اور سنداب اضافہ کرکے سب دوبہ مذکورہ دودھ بین ڈالدی جائین اور ایک گھنٹہ تک کرد دودھ کو چھاکر صاف کرین اور پلادین پھر مقدار دوا کی گھٹاتے گھٹاتے خیر خالص دودھ تک پہونچین پھر ایسے اجزا بغیر ط حاجت شریک کرین جو مسہل ہون - مدرات جو نافع ہین اونکے استعمال مین شرط ضروری یہ ہی کہ ایک ہی دوا پر اقتصار نکرین بلکہ بدل بدلکر استعمال کیا کرین. ادویۂ مدرہ یہ ہین فطراسالیون نانخواہ فوذنج تخم کرفس فوذنج تخم اساورن رازیانہ سیسالیوس یعنی تخم اجمدان اور ہینگ مونڈی موج سنبل رومی وہندی دو قوا اور قرد موا اور بلیون تخم بلیون بیج گزردشتی کا کنجد - واجب ہی کہ بہت اچھی طرح ادویۂ مذکورہ کو بیسین کہ غرب بار یک ہوجائین اور بہ عرت مدہ ہر جگہ یک اونکی رسائی ہو اور مدرات قوی کا استعمال کرین اوسکے بعد روغن شور یا فربہ مرغ کا بھی ضرور پلانا چاہیے مترجم کہتا ہے زیادہ پسینے کی شرط اسپواسطے کی ہی کہ عرق بھی ایک قسم کا حل حلول شدگانہ سے ہی جیسا کہ علم کیمیا اور فن اکسیر مین ثابت کیا گیا ہی مگر اس سے زیادہ عمل عرق وہ ہی جسکا شیخ نے مقدمہ اور اصول کلیہ معالجات جگر مین ذکر کیا ہی کہ ادویۂ جگر جسقدر لطیف ہون اور جوہریت اونپر غالب ہو اوسقدر زیادہ مؤثر ہوتی ہین مترجم فاکسار نے اپنی رائے سے یہ نسخہ تجویز کیا اور استعمال کیا ایک مریض کو تین روز مین بمقام پشاور دو سیر کوا ایک ہفتہ مین بمقام جہون اسقدر مفید ہوا کہ بیان اوسکا مبالغہ سے خالی نہین ہی دوسرے مریض کا ورم نم معدہ تک پہونچگیا تھا اور بعد ہفتہ کے نام ونشان باقی نہین رہا اور مجھے پوری امید ہی کہ یہ عرق کسیوقت خطا نکریگا اسلیے کہ اصول کیمیا سے بھی نہایت درست ہی اور قواعد اصول ادویہ مفردہ کے بھی اوزان وغیرہ سے پوری رعایت کی ہی اور تھوڑی مقدار سیرون اور غدرون ادویہ بالا سے زیادہ مؤثر ہے نسخہ یہ ہی پوست بیخ کرفس ۳۰ تولہ پوست بیخ رازیانہ ۳۰ تولہ گیاہ غافث ۱۰ تولہ افسنتین رومی ۱۰ تولہ اکلیل الملوک ۱۰ تولہ مرزنجوش ۱۰ تولہ قصب الذریرہ ۱۰ تولہ فط شیرین ۱۰ تولہ ریوند خطائی ۱۰ تولہ فقاح اذخر ۱۰ تولہ ۶ ماشہ تخم رازیانہ ۷ تولہ تخم کرفس ۷ تولہ انیسون ۷ تولہ مصطگی ۷ تولہ دواؤن کو نیم کوب کرکے تین حصہ برابر کرین اور ایک حصہ کو وقت شب خوب کھولتے ہوے پانی مین جسکا وزن ۱۶ سیر ہو بھگوین اور بقدر ۴ سیر عرق کھینچین پھر دوسرا حصہ ادویہ کا اسی عرق مین بھگو کر قریب ۱۲ سیر کے عرق دو آتشہ کھینچین پھر تیسرا حصہ ادویہ بھگو کر بقدر دو سیر کے عرق نکالین یہ عرق بعد طیاری کے نہایت تیز اور خوشبو ہوتا ہے ۲ تولہ سے لیکر پانچ تولہ تک اسکی مقدار شربت ہی مگر ابتدا مین اڈھائی تولہ دینا چاہیے اور بچون کو تولہ بھر کافی ہی اسپطرح ادویہ جگر کے واسطے جوہر ادویہ نکالکر استعمال کرنا عمدہ تدبیر ہی ہمارے زمانہ کی بلکہ ہمسے پہلے زمانہ کے اطبا باوجودیکہ طب کی کتابون مین تصریح اسکی ہی مگر نام بھی جوہر ادویہ کا نہین جانتے - اس نسخہ پر مترجم فاکسار کو ناز اور افتخار ہے اور درست طیار ہونا اسکا انہین اوزان سے مجھکو بسبب مہارت اعمال کیمیائی کے حاصل ہوا ہے

متن ضماد کے ادویۂ مفردہ اور مرکبہ جو اس مرض مین نافع ہین اونکا ذکر رہنے فرہاد ہین کردیا ہی اور جو ادویہ یہان پر لکھے جاتے ہین وہی ہین جو ہمارے معمول اور مجرب ہین اور اونپر زیادہ اعتماد ہی کہ بالغ النفع ہین - گاے کا گوبر بھیڑ کی مینگنی بشرطیکہ ان دونون کی خورش سوکھی ہوئی گھاس سے ہو ہرا چارہ نہ کھاتے ہون اوسکا نسخہ ضماد یہ ہی کسیقدر یہ دونون گوبر لیکر نمک اور پانی مین جوش دین جب پانی سب جلجاے اور کسیقدر رطوبت قابل چسپیدگی کے رہجاے تھوڑی سی گندھک پسی ہوئی اوسپر نظر کرکے شکم پر لیپ کرین - ایضاً بھیڑ کی مینگنی لڑکے کے پیشاب مین پیسکر ضماد کرین ایضاً بخیال کبوتر حب الفار اور ایرسا کے ساتھ ایضاً جو قوی زیادہ ہی اس بیماری کیواسطے گاے گاگوبر بھیڑ کی مینگنی اوسمین تھوڑی سی خربق اور شبرم ملاکر بول شتر مین ضماد طیار کرین - منجملہ ضمادات کے یہ ہی گھونگچی کو پیٹ چاک کرکے مسنے کے پیٹ پر بکنسہ چسپان کرین اور بعد پیٹ جانے کے کسی پارچہ اونی وغیرہ سے باندھدین اور یہانتک صبر کرین کہ خود بخود سوکھ جائے - منجملہ ضمادات جیدہ کے یہ ہی کہ ریتیالی اور نطرون اور رفاق کندر سے گاے کی چربی مین ضماد طیار کرین - یہ ضماد بھی استسقا کو مفید ہی موٹی انجیر کو پانی مین پکائین اور اوسکے ہمراہ

مازریون ایک جزو پسی ہوئی اور نطرون دو جزو اور کافیطوس ڈیڑھ جزو ملاکر لیپ طیار کرین - یہ ضماد زیادہ قوی ہی صمغ صنوبر اور موم اور زوفائے تازہ اور صمغ البطم وزفت کندر تین درمی سعد اور بسا بصطرک ہر اور مصطگی اور صبر اور زعفران اور اطراف المنتین اور اشق مکدا یک درمی جند بیدستر اور کبریت اور حما ما اور صدف المسک جو بنام سیفا مشہور ہے ہر واحد سے نصف درمی پنجال کبوتر حرف بابلی اور پھول ذکا جو تا بوئین ہوتی ہی اور دیہاتی زبان مین اوسکو گلوا بولتے ہین ہر واحد تین درمی سوسن آسا مگونی چار درمی بورہ سرخ ایک درمی رونن بابونہ سے ضماد طیار کرین - اگر جگر مین درم ہو اور سوزش ہو تو یہ ضماد نافع ہوگا جو حب سنبل الطیب اور زعفران اور حب البان اور مصطگی اور اکلیل الملک اور نرم نرم شاخہائے انگور یا بابونہ اور روغنہائے خوشبو طیار کیا جاے منجملہ مرہمون کے یہ مرہم بھی عمدہ ہی مار قیشا اور کبریت احمر اور نطرون اور اشق مکدا یک جزو زیرہ دو جزو اور زوفا ایک جزو سے موم اور علک البطم اور شراب ملاکر مرہم طیار کرین - اور شکم پر اسی مرہم کو لگائین مرہم جند بیدستر اور مرہم ارسا جو خاص بیمار کا نسخہ تجویز کیا ہوا ہی اور مرہم فربیون اور مرہم شحم حنظل اور وہ مرہم جو بیہ سے بنایا جاتا ہی اور مرہم حب الغار اور مرہم بزورا اور مرہم بوخیدوس بھی مستعمل ہے - ذرورات یعنے چھڑکنے کے ادویہ مین سے نطرون اور نمک سیدہ بریان کیا ہوا پیٹ پر چھڑکا جاتا ہی خصوصاً بعد لگانے کسی روغن گرم کے جیسے روغن قثاء الحمار اور روغن ناردین کبھی انکے بدن پر بطور مالش کے گرم کرنے والی دواؤن مین استعمال کیا جاتا ہی اور کبھی انکے اعضاے اطراف بدن کی تپلی تپلی شاخون اور لکڑیون سے مارتے جاتے ہین تاکہ مادہ ورم اطراف کیطرف کھنچے اور میری راے مین یہ طریقہ پسندیدہ نہین ہی - اور کبھی انکے دونون چڑھون پر خواہ اونکے قریب جہان زار اور نلی پانڈھنے کی جگہ ہے بھبکی ہوا سے بھری ہوئے معلق کیے جاتے ہین (شاید اس غرض سے کہ بوجہ شکم کا اونمین مثانون پر پڑے) اور مجھے اسمین کوئی فائدہ معلوم نہین ہوا ہی مترجم کہتا ہی ضمادات مین ایک نسخہ نہایت مفید جسکو مین نے بارہا تجربہ کیا ہے اور بعض ایسے بیمارون پر جسکو بوجہ کثرت ورم کے ربو اور ضیق النفس بھی شروع ہوگیا تھا اور دو اکسی قسم کی اوترنی دشوار تھی جیسے وہ شخص جو گوالیار مین تھا اور دوسرا مریض دریا آباد محلہ الہ آباد کا الغرض اوسوقت بھی اس ضماد نے پورا پورا اثر دکھایا اور ہمیشہ اور ہر جگہ مفید ہوا ہون خواہ اور قسم میرا معمول یہ بھی ضماد ہی اور اصل نسخہ پرک بیدانت جو اہل ہنود کی نہایت معتبر کتاب ہی اوسمین واسطے بیل یا ہر بلغمی سکے لکھا تھا مینے بلا تصرف اوسکو استعمال کیا وہ نسخہ یہ ہی حند قوی سرخ ایک جزو زنجبیل سپید دو جزو سرسون ایک جزو پورا نے سرکہ مین پیس کر گرم ضماد کرین - حند قوی تین قسم کی ہوتی ہی اس ضماد مین وہ قسم پڑتی ہی جسکو دیہاتی زبان مین گدا پورینہ اور بعض ملکون مین کھر خوا کہتے ہین شناخت اسکی یہ ہی کہ اسکے پتون کے گرد سرخی اور ڈانڈ بھی سرخ ہوتی ہی اور اسکا پھیرہ کی ڈانڈ سرخ نہین ہوتی اسکی جڑ پتلی اور چھوٹی ہوتی ہی اسکا پھیرہ کی موٹی اور بڑی ہوتی ہی اسکی بیل زیادہ نہین پھیلتی ہی اور تخم چٹا جو تیسری قسم ہی اوسکی بیل سفروش زیادہ ہوتی ہی بہرحال اس قسم کو قلیل اور ارام مین اس ترکیب خاص کے ساتھ مترجم نے بہانگ مؤثر پایا ہی کہ فقط چار ضماد کرنے سے چہرہ اور پاؤن کا ورم بھی زائل ہوجاتا ہی اور بہت جلد یعنے ۱۲ گھنٹہ سے ۲۴ گھنٹہ تک اسکا اثر نمایان ہوتا ہی الا ماشاء اللہ متن نزل یعنی شق کرنا مراق کا ایسی بری تدبیر ہی کہ بہت کم کارگر ہوتی ہی اور سوا اوس شخص کے جو نہایت درجہ قوی ہو کہ بعد اس تدبیر کے ریاضت معتدل کر سکے اور پیاس پر صبر اور کمی غذا پر بیقرار نہ ہو اور کسیکے واسطے اسکا کرنا جائز نہین ہی - واجب ہے کہ تا امکان جب تک اور علاج ہو سکے اس تدبیر کیطرف توجہ نکرین اور اگر کرین تو لازم ہی کہ ایک ہی مرتبہ تمام مایئت کا اخراج نکر ڈالین کہ رفع غریزی کا اخراج بھی دفعتہً اسکے ساتھ ہوجائیگا اور قوت یکسر ساقط ہوگی بلکہ تھوڑا تھوڑا پانی نکالین - اور لاغر اندام ضعیف الجثہ پر اس ترکیب کو ہرگز نکرین طریقہ جاک کرنے کا یہ ہی حکیم انطاس حکم کرتا ہی کہ اس مریض کو سیدھا کھڑا کرین

حصہ دوم

اگر اوسمین طاقت کھڑی ہونے کی ہو یا ایکہ ملبوس مستوی سے اوسکو سیدھا بٹھائین اور کاریگر یعنے دستکاری کرنیوالے اوسکی پسلیونکو دبائین اور نیچے کیطرف اوتارنے کا قصد کرین ناف کیطرف ہٹاتے رہین اوسکے بعد نزل کا عمل کیا جاے اگر مریض ان باتونکا متحمل نہو ہرگز اوسے نزل کی تکلیف نہ دینی چاہیے۔ اگر ارادہ چاک کرنے کا ہو تو ناف کے نیچے سے نزل کرنا چاہیے تین انگشت ملی ہوئی زیر ناف اسکا مقام ہے بعد اوسکے چاک کرنا چاہیے اگر ابتدا استسقا کی امعا سے ہوئی ہو اور اگر ابتدا جگر سے ہوئی ہے اوسوقت شق کرنے کی جگہ ناف سے بائین طرف لٹاکر تجویز کرنی چاہیے اور اگر ابتدا اس مرض کی طحال سے ہو ناف سے داہنی طرف ہٹاکر چاک کرنا چاہیے اور ایسی نرمی اور سبکدستی کرنی چاہیے کہ صفاق یعنی وہ جھلی جو مراق سے چسپیدہ ہے شق نہونے پاے بلکہ مراق صفاق سے اودھر کر ہٹ جائے اور بمقدار قلیل اوتر جاے نیچے کیطرف جہان سے مراق کو شق کیا ہے بعد اوسکے مراق مین چند سوراخ چھوٹے چھوٹے کیے جائین اسطرح پر کہ سوراخ مراق صفاق کے سوراخون سے نیچے ہو اسکا فائدہ یہ ہے کہ جب انبوبہ یعنے پانی نکالنے کی نلی جو مستعمل ہوگی جب بقدر مناسب پانی سے پیٹ کے بھر جائے اور پھر اوسکو نکال لین اوسوقت صفاق مراق سے چسپیدہ ہو جائے اور سوراخ بند ہو جائین کہ پھر پانی باہر نہ نکل سکے کیونکہ دونونکے سوراخونکی جگہ جدا جدا ہے۔ جب اس قاعدہ سے دونونمین سوراخ بھی ہو چکے اب ایک انبوبہ یعنے نلی تانبے کی خواہ لوہے کی چکنے منھ کی اور سرا باریک جسکے سب طرف سوراخ ہون اوسی چاک کے مقام پر رکھکر ہلائی جاے تا انیکہ پانی برآمد ہو اور بہنے لگے اور بمقدار مناسب تک نکلجاے جب رطوبت ایک اندازۂ معین تک نکل چکے مریض کو چت لٹانا چاہیے۔ اور واجب ہے کہ نبض کی خبر گیری اوسوقت پوری کیجاے جب معلوم ہو کہ نبض مین ضعف آنا شروع ہوا فوراً رطوبت کا اخراج بند کر دینا چاہیے پانی کو نکالنے کا اخیر درجہ یہانتک ختم کرنا چاہیے کہ تھوڑی مقدار اوسکی چھوڑ دی جاے کہ اوسی دو اوننکے ذریعے سے نکال لین گے اور مسل کی کارروائی اوسکے واسطے کافی ہوگی۔ کبھی بعد اس عمل نزل کے داغ لگانے کا عمل بھی وسیطرح کیا جاتا ہے جیسا ہمنے اوپر بیان کیا ہے۔ کبھی معدہ اور جگر اور طحال اور مقام زیر ناف کو باریک باریک داغ سے داغدار کرتے ہین۔ کبھی نزل کرنے والے اس لطف اور نرمی سے نزل کرتے ہین کہ اسی مایئت کو بقیہ ہاے خصیہ کیطرف اوتار لاتے ہین اور تھوڑا تھوڑا پانی اوتار کر اوسیطرف سے سب کو خارج کر دیتے ہین اور یہ تدبیر منجمع ہے کہ اسسے برآمد کا رازالہ مرض کا ہوتا ہے اور مفید بھی ہے اور یہ تدبیر اون طریقون سے کیجاتی ہے جسمین مایئت بطرف اسفل کے اوتاری جاتی ہے مثلاً چھینکلانی اور دیگر طرف اور اسوقت واجب ہے اس امر کا لحاظ کامل رہے کہ اس تدبیر سے مرض نتق پیدا نہو جاے اور اس عمدگی سے اسکو کرنا چاہیے کہ کوئی اور ضرر دوسرا مثلاً گونگا شق ہو جانا وغیرہ پیدا نہو۔ کبھی خصیہ مین ایک موٹی سوئی سے بڑا سا سوراخ کر دیتے ہین خواہ چند سوراخ کر دیتے ہین تاکہ اس رطوبت کے رسنے اور بہنے کے مقامات پیدا ہو جائین اکثر بعد نزل اور شگاف دینے کے مغص اور مثروڑا پیدا ہوتا ہے اور درد بھی عارض ہوتا ہے اوسوقت واجب ہے کہ روغن بنفشہ یا بونہ اور دیگر ادہان ملینہ کے محل مغص پر مالش کرین یا موضع نزل پر ضماد حابہ اور تخم کتان تخم خطمی وغیرہ کا لگائین۔ اگر فقط آب گرم خواہ کوئی روغن کے استعمال پر اقتصار کرتے ہین جب مغص اور پیچ ور ہو جائے جو دوا وغیرہ لگائی خواہ ملی ہے اوسے جدا کر دیتے ہین۔

استفراغ جزئی یعنے خاص خاص استفراغات کو لازم ہے کہ ہم چند ابواب اور مباحث مین بیان کرین۔ یہ وہی ادویہ مسہلہ ہین جنکو ہمنے جدول اور نقشہ ہاے ادویۂ مفردہ کتاب دوم مین لکھا ہے۔ قوی دوائین اونمین سے زہریلے دودھ (جیسے تھوہڑ اور آکھ اور تدھارا وغیرہ) نہایت عنیف وہ شی حیوانی تیزعات یعنے زہریلے دودھ کا مضر توڑ ڈالے سرکہ اور سیب اور بہی اور انار دانہ خصوصاً وہ انار دانہ جسمین بہی پرورش کی ہو خواہ اور کوئی میوہ اسی مزاج کا یا اوسمین ایسے پھل ڈالدیے ہون خواہ اوسکا عصارہ اوپر چھڑکا گیا ہو

یتوعات جس شئ مین گوندے جاتے ہین مثلاً شبرم کا دودھ یا منتج مین گوندھ کر گولیان طیار کیجاتی ہین سکنجبین منتج بھی افضل ہے جسوقت ۳ تولہ سکنجبین مین ایک دانق شبرم وغیرہ کا دودھ حل کیا جائے خصوصاً وہ درخت جس سے تریاق فراوی تجتی بنایا جاتا ہی اور مجھے گمان ہی کہ اس درخت کا نام لاغیہ ہی۔ فرہیون بھی ایسی دوا ہی کہ ایک درہم اوس سے زردی بمقدار نیمرشت مین کھلائی جاتی ہی اور قوی آدمیونکو چند مرتبہ کھلانے سے نافع بہت ہوتا ہی مگر خطرۂ عظیم بھی اسمین ہے۔ روسنجتج اور توبال نحاس خصوصاً روئی کے پانی مین گوندھکر اور گولیان بناکر ایک اور گھاس کی قسم سے ہی جسکا نام مندایا ہی اور عصارۂ قثاء الحمار اور شراب پینے کو کوئی شربت جسمین شحم حنظل بھگوئی جاے اور ماذریون بھی منجملہ تنوعات قوی کی ہی استسقا کیواسطے اور اصلاح ماذریون کی یہ ہی کہ سرکہ مین اوسے بھگودین اور اوسی سرکہ کی سکنجبین طیار کرین۔ اشق بھی ۱ درہم تک ہمراہ ماء العسل کے بلائی جاتی ہے۔ اعتدال کے قریب یہ دوا ہی تیزی اور نرمی مین سکنجبین اور ایرسا تخم اوشنگن چھلکے اوتار کے پس ان سب اجزا کو شد اور مولی کے پتون کے پانی مین گوندھکر استعمال کرین۔ جراد و یہ بہ نسبت ادویہ مذکورۂ بالا کے ضعیف العمل ہین اور اسلم ہین یعنی بے ضرر جیسے آب فاقلی یا عرق الاجی کا نصف رطل ہمراہ شکر العشر اور آب کاسنی اور آب مکوے سبز ہمراہ سکنجبین ماذریون کے اور شیر مادہ شتر کے اور ماء الجبن جو مدبر کیا جاے ایرسا کی قوت سے اور توبال نحاس و ماذریون وغیرہ کے قوت سے۔ نسخہ ماء الجبن کا ایک رطل یعنے آدھ سیر ماء الجبن مین ایکدرہم نمک لاہوری اور پانچ درہم تربد پیسا ہوا نرم آنچ مین جوش دین اور جوکف وغیرہ اوپر آیا اوسے دور کرتے رہین تا اینکہ صاف ہوجاے اور ثلث رطل یعنے ۳ تولہ سے شروع کرین پھر تھوڑا تھوڑا بڑھاتے بڑھاتے پورے آدھ سیر تک پلاتے ہین اس طریقہ سے رطوبت استسقا کی کم ہوجاتی ہے اور حد تسمین تک نہین پہونچتی ہے۔ عمل ماء الجبن وہی ہی جو اونٹنی کے دودھ سے بنایا جاے اور زیادہ سرد اور افضل واسطے محرورین کے یعنے جو لوگ استسقائے حار مین گرفتار ہون وہ ماء الجبن ہے جو بکری کے دودھ سے پھاڑا جائے بانجیر کے دودھ سے۔ منجملہ ادویہ کے جو قریب الاثر نہین دواؤنکے ہین اور استسقائے حار کو نافع ہوتی ہین یہ بھی ایک دوا ہی کہ بھی کے ٹکڑے تین درم سرکہ مین تر کرین بعد ازان اوسکے ہموزن ماذریون تازہ لیکر خوب طرحسے کوٹین تا اینکہ خوب اختلاط اور آمیزش پیدا ہوجائے اور پھر صاف کرکے نصف وزن سرکہ کے شکر ملائین اور اتنا جوش دین کہ شد کے قوام مین آجاے اور سب اجزا کو آبسمین ملا دین۔ اسی کے قریب وہ گولیان ہین جو تخم ماذریون اور شکر العشر سے طیار ہوتی ہین یہ ایسی دوا ہی کہ اسمین خطرہ کچھ نہین حار استسقا مین بھی اسکو دیتے ہین۔ معجونات مین سے کلکلانج اور معجون خبث الحدید اور معجون ماذریون جو قرابادین مین درج ہی۔ یہ معجون بعض اطبا نے تجویز کی ہی تخم کاسنی تخم کشوث دس دس جزء عصارۂ طرخشقوق یعنے جنگلی کاسنی خشک کیا ہوا بیس درہم عصارۂ زرشک پندرہ درہم کل مغسول ریوند چینی مکرر پانچ درہم عصارۂ افسنتین سات درہم عصارۂ قثاء الحمار و شحم حنظل پانچ پانچ درہم غاریقون سات درہم جلاب مین یہ معجون طیار ہوتی ہی اور ہمراہ ماء الاصول کے کھلائی جاتی ہے۔ یہ دوا جیّد ہے جسکو بعض اوائل اطبا نے ذکر کیا ہی اور بعض متاخرین نے براہ دست بُرد اپنی طرف منسوب کیا ہی اور یہ دوا ہر نوع کلکلانج سے بہتر اور بخیطر ہے با اینہمہ اس دوا مین تقویت بھی ہی اور اسہال قوی ہے۔

شربت کے اقسام مین شراب ایرسا جو ہمارا نسخہ ہے اور ایک شربت یہ ہی فضلہ کبوتر اور نحاس سوختہ ایک ایک مثقال اور تین مثقال نرم نرم شائخین سداب کی اور تھوڑا سا نمک خمیر کا ان سب کا شربت طیار کرین۔ جوب مین سے حب فیلغروس صفت اوسکی یہ ہی توبال نحاس برگ ماذریون تخم انیسون برابر ہموزن بیس کرگولیان طیار کرین اور قوی آدمی کو ایک مثقال اور ضعیف کو ایک درہم کھلانی چاہیے۔ ایضاً حب شعبا اور حب بہرام اور حب خمسہ اور حب سکنجبین اور حب ماذریون اور یہ دوا نہایت درجہ مفید اور قوی ہی زرقی کے واسطے جسطرح کہ حب یوندا استسقای لحمی کے واسطے ہی اور حب المقل اور حب شبرم اور بہت سے جوب جنکو ہمنے قرابادین مین لکھا ہی ایک یہ بھی حب اوسی قسم کی ہی لین شبرم اور

عصارۂ افسنتین سنبل تر بدبہر واحد ایک وانچ عنار یقون گل سرخ نصف درہم آب سکو مہ بہتر مین گولیان بناؤ یہ بھی حب جیّد ہی نانبے کا چھیلن کافیطوس انیسون ہم وزن اجزا سے گولیان طیار کرین اور شروع ایک درخمی سے کرین اور بڑھاتے جائین۔ ایضاً قرص بھی بنائی جاتے ہین اون مین سے قرص ریوند کبیر جو مسہل ہے اور قرص ماذریون ہمراہ بزور کے اور قرص ماذریون دوسرے نسخہ سے جو مشہور ہے۔ استحمام یعنے نہانے خواہ پسینا نکالنے کے طریقہ پس ان بیمارون کو حمام مرطب نازیبا ہے اور بہتر انکے واسطے حمام یابس ہے اور یابس مین سب سے بہتر یہ طریقہ ہے کہ ایک تنور گرم کیا جائے کہ مریض تحمل کرسکے اوسکے اندر داخل ہونے کو خصوصاً وہ مستسقے جسکو تپ بھی ہو بھراوس تنور مین داخل ہوجائے کہ سر اپنا باہر تنور سے رہنے دے ہوائے سرد مین تاکہ ہوائے سرد قلب تک پہونچتی رہے اور یہ کہ ہوائے سرد پہونچا کرے پس قلب اوسکا مسرور رہے گا اور رہ یہ کی تبرید سے پیاس بھی زیادہ نہ بڑھے گی اور تمام بدن سے اوسکے اچھی طرح پسینا جاری ہوگا اور نافع ہوگا۔ پھر اگر استحمام مرطب کرنا منظور ہو تو آبہائے معدنی جو گرم ہون اور بورقی اور کبریتی یا شبی جو مشہور معروف ہین اور تجفیف پیدا کرتے ہین کہ ایسے پانیون سے زمانہ منتہی مین مرض کے نفع یاب ہوگا خصوصاً مریض استسقائے لحمی کا اوسکو چاہیے کہ دن بھر مین چند مرتبہ ایسے ہی پانی سے استحمام کیا کرے۔ پھر اگر قوت کے سقوط کا اندیشہ نہو اور تمام دن ایسے ہی پانی مین ٹھہرنا اوسکو ممکن ہو ایسا ہی کرنا چاہیے ایسی تہم سے آب دریائے شور بھی ہو اگر کسی ترکیب سے نیمگرم ہوسکے یا خوب گرم ہوجائے۔ سرد پانی سے نہانا خواہ اوسمین پیرنا پس بعد غسل کرلنے کے آبہائے مذکورہ سے زیادہ مفید ہوتا ہے۔ منجملہ فضائل آبہائے معدنی کے ایک بڑا فائدہ اونمین نہانے سے یہ ہے کہ ٹھنڈی سانس لینے پر مریض کو ہر وقت اس نہانے مین قدرت اور اختیار رہتا ہے اور یہ بات حمام مین کمتر نصیب ہوسکتی ہے۔ پھر اگر آبہائے معدنی میسر نہون اونکے بعد افضل آب شیرین ہے کہ اوسمین ادویہ چند جو شوریت اور تجفیف پیدا کرین ملاکر جوش دی جائین جیسے گندھک اور بورہ اور شنان اور خردل اور گٹھلیان چھوہارے وغیرہ کی خواہ اور ادویہ معاومہ جو مشابہ اونکے ہون اور معلوم ہون کہ ایسے مصنوعی پانی سے نہانے مین کچھ خوف اور ضرر نہین ہے۔ ایسے پانی مین صاحب قی اور طبلی کو چاہیے کہ قطا اپنے شکم کو انکا اثر نہ پہونچاے اور یحمی مستسقی تمام بدن اپنا اونمین داخل کرے۔ استسقائے حار از قسم نزقی یا تودہ تابع ورم گرم کے ہوتا ہی یا ناشی سوء مزاج حار کے جو بلا ورم ہو وہ سوء مزاج جو قوت مغیرہ کو ضعیف کردیتا ہی۔ پینیاب کا شیخ ہرنگ ہونا لامحالہ ان اقسام پر دلیل حرارت کی نہین ہی اسلیے کہ اکثر حمرت بول بسبب قلت مقدار کے (بموجب بیان بالا) ہوتی ہی بلکہ اعتماد شناخت حرارت مین اور دلائل پر مثل التہاب وغیرہ کے کرکے علاج کرنا چاہیے۔ واجب ہے کہ دونون قسم کے مریض استسقائے حار کے یعنے ورم اور سوء مزاج والے ادویہ حار کے استعمال سے بچائے جائین ورنہ زیادتی سبب کی جو حار اجزا کے استعمال سے ہوگی مرض کو بھی زیادہ کریگی بلکہ اسی زیادتی مرض مین کہ حرارت بھی بڑھتی جاتی ہے خطرہ عظیم ہے۔ اور ہرگز التفات نکرنا چاہیے اوس شخص کے کلام کیطرف جو کلیہ دعوی کرتا ہی کہ استسقا بدون ادویہ حار کے اچھا ہو ہی نہین سکتا اسلیے کہ خاص ہمارے مشاہدہ اور تجربہ مین اور بھی ہم سے پہلے اطبای حذاق کے تجربات مین اکثر زوال مرض ہذا کا اسیطرح پر ہوا ہے کہ ہم نے اورام حارہ کا علاج اونکی خاص ادویہ سے کیا اور مزاج حار کا علاج تبرید سے اور استسقا بھی زائل ہوگیا اور مزاج حار کی بھی اصلاح ہوگئی۔ مین نے بچشم خود ایک عورت کو دیکھا جسکو استسقائے حار نے بغایت لاغر کردیا تھا اور مصیبت عظیم اوسپر اسی مرض سے آرہی تھی پس وہ بکثرت انار کھانے پر جھکی اور اسقدر زیادہ انار اوسنے انار کھائے کہ اونکی تعداد کا بیان مکروہ معلوم ہوتا ہی فقط اسی تدبیر سے وہ بالکل تندرست ہوگئی اور اوسکا مرض جاتا رہا اگرچہ یہ تدبیر اوسنے اپنی ہی رای سے کی تھی کسی طبیب کی

رائے نہ تھی مگر میں نے اوسکا شاہدۂ حال خود کیا ہے۔ با اینہمہ پھر بھی بائیست استسقا کا لحاظ ضرور کرنا چاہیے جو فراہم ہوچکی ہے اسلیئے کہ فقط رعایت حرارت حمی کی کرینگے اور مائیت کی تخفیف خواہ اخراج سے بالکل بیخبر ہوجائینگے یا اینکہ فقط مائیت کے لحاظ سے تپ سے غافل ہوجائینگے دونوں صورتوں میں خطا واقع ہوگی پس واجب ہے کہ تدبیر جامع برابر چلی جائے اور رفق اور نرمی تدبیر میں رہے اور معتدل ادویہ کا استعمال زیادہ رہے اور جو اغلب ہے یعنی ضرر جسکا سردست زیادہ ہو اوسکا مقابلہ علاج میں زیادہ کرنا چاہیے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر طبیب ورم اور استسقا کے دور کرنے میں زیادہ کوشش کرے اور تپ بھی باقی ہو کبھی ممکن نہیں ہو کہ ایسی حالت میں یہ تدبیر کارگر ہو۔ تدبیر صحیح ایسے وقت کی یہ ہو کہ آب کاسنی اور آب مکوہ سبز اور آب کرفس اور آب فاقلی اور آب مرخشقوق یعنی کاسنی تانخہ کا استعمال کیا جائے اور انمیں شیا میں لک اور مر اور زعفران اور ریوند مع ہلیلہ زرد کے ملا دی جائے اور یہ بھی جائز ہے کہ بروقت ضرورت اسفل طبیعت کے مرضا میں جو مسہلات ماذریون وغیرہ زہریلے دودھ کے ہینے اور پر لکھے ہیں مستعمل ہوں۔ واجب ہو کہ تامل اور غور سے جالینوس کا وہ کلام دیکھا جائے جو ایک مستسقی حار کے بارہ میں اوسنے کہا ہے اور ہم نے لفظ بلفظ اوسکی ذیل میں نقل کردی ہو جالینوس کہتا ہو میں نے ایک شیخ کی جو میرا سچا دوست تھا اور استسقا ترقی با حرارت میں مبتلا ہوا کہ اوسکی حرارت قوی تھی اور قوت اوسکی بدرجہ ضعیف ہوگئی تھی اسطرح تدبیر کی کہ اوسکی قوت بڑھانے کی غرض سے گوشت بزغالہ اور کبک اور تیتر وغیرہ طیور کا کھانا اور خبز خشکار اور قرا القل ور ہلام اور مصوص جو اقسام گوشت پکانے کے ہین ایسے ہی لحوم سے تیار کرا کے اور مسور اور سرکہ سے مگر چھوٹی مسور بھی اور ان اغذیہ کے کھلانے میں وسعت اور فراخی پر نظر رکھی تاکہ اوسکی قوت محفوظ رہے اور شوربا کسی گوشت وغیرہ کا اوسے ہرگز نہیں دیا سوائے اوس روز کے جس روز میرا ارادہ کسی دوائے خاص کے پلانے کا تھا ہان اوس روز البتہ اوس دوا کے پلانے سے پہلے اوسکو شوربا دیا تھا اور بعد ایسی دوا کے بھی اوسی روز شوربے کا حکم دیتا تھا اور وہ شوربا بھی ایسا ہوتا تھا جو اوسکی پیاس نہ بڑھائے۔ میں نے اوسے اجازت دی تھی کہ شوربا جو سرکہ سمیت تناول کرے غلیظ اور رقیق ہونے میں درجۂ اوسط پر ہو پھر میں نے اس جوشاندہ سے اوسکا اسہال کیا ہلیلۂ زرد سات درہم شاہترہ چار درہم حشیشہ افسنتین دو درہم گیاہ خافث دو درہم ہری کاسنی ایک گڈی سنبل الطیب دو درہم تخم کاسنی دو درہم تین رطل پانی میں جوش دے کر جب ایک رطل رہ جائے اوس میں دس درہم شکر ملکر خوب آمیختہ کرکے اوسے پلاتا تھا۔ ایضاً جب لبن شیرم اور ہموزن اوسکے شکر بس اسی کو پختہ کرلیتا تھا یعنے گولیان بنالیتا تھا اور یہ گولی قبل غذا کے اوسے دیتا تھا اور کبھی اس گولی کو انجیر کے جوہر لحمی سے درست کرتا تھا اور بقدر دو خواہ تین خمصہ کے برابر اوسکو کھلاتا تھا اور اس حب کے بعد اوسکو آب حصرم اور ریباس دیتا تھا۔ اوسکے جگر پر ضماد شورہ کا اور حب قبرس نامی طبیب کا اور ماذریون جو سرکہ میں بھگوئی ہو کرتا تھا۔ طلا شکم پر گل ارمنی ہمراہ سرکہ اور پانی گلاب اور آرد جو اور باجرہ اور گائے کا گوبر اور بکری کی مینگنی اور خاکستر بلوط اور انگور کی اور بعض اوقات بورہ اور کبریت اور جملہ ادویہ طلا کے سرکہ کے ذریعہ سے لگاتا تھا۔ تا اینکہ میں نے اسقدر حرارت کی کہ ضماد صندل بھی اوسکے جگر پر لگایا۔ کبھی ایسا بھی کرتا تھا کہ ضماد صندل بجانب جگر اور ادویہ محللہ کا ضماد ناف اور شکم پر ساتھ ہی لگاتا تھا۔ اوسکے سہل میں کبھی شربت ورد جبمیں ماذریون کو میں نے بھگو لیا تھا بھی تجویز کیا۔ ایک مرتبہ شربت ورد میں لبن شیرم اوسی طرح داخل کیا تھا۔ فواکہ کے اقسام میں سے خشک انجیر اور بادام اور شکر کی اجازت دی تھی میں نے بتاکید اوس سے کہدیا تھا کہ پیاس روکنے پر زیادہ صبر کرے اور اگر زیادہ غلبہ پیاس کا ہوتا تھا پانی میں سرکہ ملا کر تھوڑا سا پلاتا تھا۔

کبھی برگ ماذریون کو خوب کوٹ چھان کر شیرہ انجیر مین ملا کر اوسے قبل طعام اور بعد طعام کے کھلاتا تھا اور خلاصہ یہ ہے کہ کبھی ایک روز بھی اوسکو مین نے ایسا نہ چھوڑا کہ اخراج رطوبت اور مائیت استسقا کا بذریعۂ اسہال وغیرہ کے ہوتا ہو۔ یہ خلاصہ کلام جالینوس کا ہے جس مین سب تدابیر کا بیان ہوا ہی) غذا اصحاب استسقا کی پس واجب ہے کہ تھوڑی ہوا اور پسندیدہ ہوا اور اگر ممکن ہو گیہون کی روٹی قطعاً نہ کھائے۔ اِسلیے کہ اسمین رزوجت ہوتی ہو اور سدّہ پیدا کرتی ہو اور فقط چھلکون سمیت جَو کی روٹی پر اقتصار کرے اور اگر عمدہ گیہون کی روٹی کھاتا ہو پھر تنوری روٹی بلا خمیر کے جو بنام خشکار موسوم ہے اختیار کرے اور پختہ کرنے مین اوسکے زیادہ مبالغہ کرے کہ خشک ہو جائے اور لزوجت اوسکی جاتی رہے اور خامی دور ہو جاوے اور گیہون کی وہ قسم جسکو علکہ کہتے ہین اور اسمین لزوجت زیادہ ہوتی ہو نہ استعمال کرے بلکہ وہ قسم جو کھٹیا کھلاتی ہے اور سُرخ رنگ ہوتی ہو اوسمین لَس اور لزوجت بالکل نہین ہو کھلانی چاہیے۔ بعض آدمی گیہون کی روٹی مین چنے کا آٹا ملا دیتے ہین اور چکنائی ان لوگون کو زیت کُنہ کی دینی چاہیے۔ منجملہ اونکی غذا کے یہ بھی غذا ہو کہ سرکہ اور زیت مین مقوی ادویہ اور خوشبو مصالح ملا کر تناول کرین کہ یہ غذا انکو موافق ہے۔ مرغ کا شوربا بھی انکو موافق ہو۔ کہ اسمین انار کے ہمراہ اصلاح جگر بھی ہے۔ نصاریٰ جو طعام انکے واسطے طیار کرتے ہین وہ مرکب زیتون اور گاجر اور لہسن سے ہوتا ہو۔ واجب ہو کہ شوربا انکے واسطے چوزہ کا اور چکاوک اور بڈھے مرغ کا جسمین ساگ ماہو دانہ کا داخل ہوا اور اکثر جو گوشت انکو دیا جاوے گوشتہائے طیور جنمین سبوسے جیسے دراج اور چکور اور بگلہ اور چکاوک اور فاختہ کے اقسام اور گوشت قطا کا جو ایک قسم خاص فاختہ کی ہو اور ہندی مین لوہہ کہتے ہین اور صحرائی جانورونمین گوشت آہو اور بز غالہ اور چھوٹی چھوٹی مچھلیان یہ سب ونمین مصالح سے جو ملطف ہون تیز چرپری جیسے مرچ سیاہ اور تقطیع بلغم کی کرتے ہون۔ سانپ کا گوشت بھی انکو واسطے اچھی غذا ہے مگر کبھی پیاس مین زیادتی کرتا ہو۔ فرکاریان انکے واسطے جیسے کرفس اور حشیشۃ الرئہ یعنے باربری اور کاسنی اور شاہترہ تھوڑا سا جھوا اور گندنا اور سداب اور کرویا جو ایک قسم زیرہ کی ہو اور فودنج اور ثوم اور خردل اور کبر جو بعنی غلّہ کے جملہ اقسام انکو مضر ہین خصوصاً اصحاب طحال کو۔ لبوب مین پستہ اور بندق اور بادام تلخ اور اکثر چاشت کے وقت انکو جھوہاری کی اور منقے کی اجازت دیجاتی ہو اور فواکہ مین کسی چیز کی اجازت انکو نہین ہو سوائے انار شیرین کے۔ شراب اور شربت کی جملہ اقسام کے مستسقے حار اور بارد کو پاس نہ جانا چاہیے پس واجب ہے کہ سوائے رقیق اور کُہنہ شراب کے کسی وقت اور شراب کو تناول نکرے نہار مُنھ ہو یا غذا کھا چکا ہو بلکہ بعد غذا کے جب بخار غذا کا معدہ سے معلوم ہو حقنہ اور شیافات ادویہ کے پانی سے بنا ہوا جاتے ہین جو اخراج مائیت استسقا کرین جیسے کہ بیخ اور ایرسا وغیرہ۔ یہ شیاف بخوبی اخراج رطوبت استسقا کو کرتا ہی تخم اُشنگن بیخ سوسن جاوشیر گوگل تین۳ عدد غاریقون سات قیراط تانبے کی چھیلن تین۳ درخمی لب خبز مین شیاف طیار کرین اور حقنہ قیراط سے سات تک رکھنے کی اجازت ہی۔ مُدرّات مین جملہ ادویہ مدرہ انکو مفید ہین۔ منجملہ اونمین ادویہ کے جو اراریول کرے ایک یہ دوا ہی تخم اُشنگن نو قیراط خربق سیاہ نو قیراط کا کنج ایک درخمی سنبل ہندی دو درخمی سب ملا کر تناول کرین مقدار شربت ایک مثقال ہے۔ خوشبو ادویہ جو اراریول کرین اونکا نسخہ درج ذیل ہے شاخہای بلسان اور سنبل سلیخہ زیرہ بیخ سوسن ہو فاریقون فقاح اذخر لوف کبیر جنگلی گاجر حاما سمر بیون جو ایک قسم کرفس دشتی کی ہے فطر اسالیون اور وہ تخم کرفس جبلی ہو قصب الذریرہ فلفل کا کنج سیسالیوس اور وہ انجذان رومی ہو ہر واحد ایک درخمی لیکر سب کو یکجا کر دین مقدار شربت بقدر دو درخمی کے ہو علاج استسقائے لحمی کا وہ قواعد کلیہ جو استسقائے لحمی کے علاج مین [illegible] استسقائے زقی مین ہمنے بیان کر دیا بطور اشارون کے۔ کبھی سر استسقا مین حاجت فصد کی بھی ہوتی ہے

اگر سبب اسکا بند ہونا خون حیض یا خون بواسیر کا ہوا ور دلائل امتلا کے بھی موجود ہون اسلیے کہ فصد سے ایسے وقت مین جو کیجاے اوس مادہ کا اخراج ہوتا ہی جسنے احتناق حرارت کرنے سے حرارت غریزی کو بجھا دیا ہے - فصد کو زیادہ مناسبت استسقای لحمی سے ہے بہ نسبت استسقای زقی کے اور طبیعت کا نرم رکھنا ایسے بیمارون کی اصلاح کی بات ہی پس مناسب نہین کہ قبض طبیعت مین ہی خواہ پیدا کیا جائے بلکہ واجب ہے کہ ہمیشہ نرم رکھی جاے اگرچہ دواے معتدل سے کیون نہو - جسوقت ہمراہ استسقاے لحمی کے تپ ہو اوسوقت مسہل دینا جائز نہوگا بذریعہ دوا کے اور نہ فصد کرنی جائز ہوگی تا اینکہ تپ جاتی رہے - قرص شبرم اور اوسکا استعمال جسطرح ہمنے اوپر علاج زقی مین لکھا ہے زیادہ مناسب ہے واسطے لحمی کے بہ نسبت اور اقسام استسقا کے - قی کرانی اور غرغرے جو دماغ کا تنقیہ کرین بھی اسمین مفید ہین اور اسعال بھی مفید ہے افضل ادویہ مسہلہ حب ریوند ہے کہ اسکا اسہال بہت اچھا اور مفید ہی - جملہ اقسام استسقا کے واسطے خصوصاً استسقای لحمی کے واسطے ریاضت بھی تجویز کیجاتی ہی شروع اوسکا چت لیٹنے سے ہوتا ہی گہوارہ وغیرہ مین پھر کسی سواری کے جانور پر مضبوط بٹھا کر اوسکے بعد پیادہ چلانے کی ریاضت نرم زمین پر تھوڑی تھوڑی اور نرم زمین ریتیل کی ہونی چاہیے اور جسوقت وہ چلنے کی ریاضت کرتے ہون ایک آدہ آدمی ایسا ہمراہ رہے جو پسینا اونکے بدن کا پونچھتا جائے کیونکہ پونچھنے سے پسینے کی آمد زیادہ ہوتی ہے ورنہ جو بوند پسینے کی برآمد ہو کر بدن پر ٹھہر جاتی ہے وہ دوسری بوند کے نکلنے کو مانع ہوتی ہی - بعد ریاضت کے تسخین کی تدبیر کرے خصوصاً دھوپ کی گرمی سے کہ آفتاب کی حرارت اور گرمی نفوذ بدن مین زیادہ کرتی ہی اور جسوقت دھوپ کی گرمی زیادہ معلوم ہو سر کو سایہ مین کرلے تاکہ دماغی مرض کوئی پیدا نہو جاے اور کل اعضاے بدن کو دھوپ کے سامنے کھلے رہنے دے - سونے کی جگہ اوسکی ریگ مین تجویز کرنی چاہیے اگر ریت ملسکے - ضرورات حارہ اور مجففہ سے بھی تسخین کیجاتی ہے اور جسوقت پسینا اچھی طرح اور ارہو کر خارج ہو اوسے کپڑے وغیرہ سے پاک کرنا چاہیے اور پھر اوسکے بعد تدہین یعنے تیل ملنے چاہیے جیسے روغن قنار اکمار وغیرہ - اور جو مقامات سرد ہوا کے چلنے خواہ ایسی ہوا کے گذرنے کے ہین اونسے بچانا چاہیے - واجب ہے کہ دوائر کرکم اور دواے لک اور کلکالنج کا بھی استعمال کیا جائے اور مدرات مذکورہ اور ایسے مسہلات جنمین تلطیف اور تجفیف کی قوت ہی مستعمل ہون - انمین ادویہ مین قرص غافث مع اہبل کے ماء الاصول کے ساتھ اور سکنجبین بزوری کے ساتھ اگر حرارت ہو - جو ادویہ مفردہ زقی مین لکھی گئی ہین وہی سب لحمی مین بھی مفید ہین حتے کہ سکبنج اور قسط اور ماذریون اور افربیون ہی - جو شاندہ اہبل کا اِن لوگون کو زیادہ مفید ہی اسطرح پر کہ اہبل کو تنہا اسقدر جوش دین کہ پانی اوسکی رنگت سے سرخ ہو جائے بعد ازان تین درہم اہبل تناول کرکے اوپر سے اسی پانی کو پیین - اجوائن اور زیرہ اور نمک طبرزدی بھی رعایت ہضم کے واسطے مستعمل ہوتا ہی - جو استسقا کسی گرم سبب سے پیدا ہوا ہے اوسوقت فصد (ہفت اندام یا باسلیق کی) کھولنی چاہیے تاکہ صدید ردی رگون سے خارج ہو جائے اور ادرار بھی کرنا چاہیے اسلیے کہ جب رگین بوجہ تنقیہ کے پاک ہو جائین مزاج جگر کا اصلاح پذیر ہوگا اس تدبیر سے کہ تبرید جگر کو التہاب سے دور کرکے جگر کو مزاج اصلی کیطرف پھیر لاے - غذا بیماران استسقائے لحمی کی بارد قسم ہو یا حار اور یا سار رکھنا اونکا اوسیطرح ہی جیسے کہ زقی مین بیان ہوا **علاج استسقاے طبلی** اسکے علاج کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر سبب نفخ شکم کا خلط رطب بلغمی محتبس ہو کر ہوئی ہو تو پہلے اسی خلط کا استفراغ کر دینا چاہیے اقراص ماذریون وغیرہ سے بھی کبھی احتیاج استفراغ کی ہوتی ہے اور بزل یعنے چاک کرنے کی بھی حاجت مثل زقی کے ہوتی ہی (۲) یا تقویت معدہ کی کرین اگر سبب اس مرض کا ضعف معدہ ہو (۳) یا تعدیل مزاج جگر کی کرین طلا وغیرہ کے

استعمال سے تاکہ اوسکے تعفین مین افراط نہو (اگر سبب مرض کا حرارت جگر کی ہو) فصد کو اس مرض مین کچھ دخل نہین ہی مگر شاذ و نادر کبھی شاید ضروری ہو جائے بلکہ اولی یہ ہی کہ طبیعت کو نرم کرین مسہل خفیف کے استعمال کرنے سے اور بکثرت مسہلات کا استعمال نکرین۔ یہ بھی واجب ہے کہ مدرات کا استعمال کرین مگر افراط اوسمین نہ چاہیے اسلیے کہ افراط ادرار سے ابخرہ کثیرہ پیدا ہوتی ہین پھر اسھال ادرار معتدل کے بعد ایسے اشیاء کا استعمال کرین جنسے ڈکارین زیادہ آنے لگین اور محللات ریاح کا بھی استعمال کرین۔ دن بھر مین چند مرتبہ اوسکا پیٹ ملنا چاہیے کہ گرم ہو جایا کرے اور اگر نفع معلوم ہو تو باجرہ اور سیوس گندم سے تکمید کرین۔ اسیطرح جو حبوب مشروبیہ اور حمولات جو اوپر مذکور ہو چکے۔ کبھی حاجت خالی سینگیو کی رکھنے کی اوسکے پیٹ پر ہوتی ہے چند مرتبہ حبوب غلہ کے اور ساگ ترکاری اور دودھ اور فواکہ تر و تازہ ان سب سے پرہیز کرنا واجب ہے۔ اگر استسقاء طبلی اسی سوء مزاج حار سے عارض ہو جو قوی نہین ہے اوسوقت واجب ہے کہ آب رازیانہ اور کرفس اور اکلیل الملک اور بابونہ اور گوکھرو کا استعمال پلانے مین ہو۔ اور اگر استسقائے سوء مزاج بارد سے عارض ہوا ہو اوسوقت واجب ہے کہ زیرہ انیسون بیدستر اجوائن ملائی جاے اور کندر اور زیرہ ہر وقت چباتا رہے۔ معجون فوج ہمراہ کلونجی کے ایسے بیمار کو نافع ہی۔ نسخہ اسکا قرابادین مین درج ہی۔ ایضاً اجوائن اور زیرہ اور نمک لاہوری۔ حمولات مین ہی یہ حمول ہے زیرہ بورق برگ سداب اسی کے شاندہ پیاز کوٹ کر رکھے جائین۔ جقنہ فقط روغن سداب کا خواہ ہمراہ ایسے بزور کے جو محلل ریاح ہون۔

پندرھوان فن مرارہ اور طحال کے امراض کے بیان مین اور اس مین دو مقالہ ہین

پہلا مقالہ تشریح مرارہ اور طحال کے اور بیان یرقان کا بھی اسی مین ہی۔ مرارہ جسکو تلخہ بھی کہتے ہین ایک کیسہ کی شکل پر ہے جو زائدہ عملیا جگر سے معدہ تک لٹکی ہے اوسمین ایک ہی طبقہ عصبانی ہی اسمین منفذ بھی ہے اور ایک مجری یعنے راہ ہی اوسی مین خلط رقیق کو جو مرارہ کے مناسب ہو اور صفراے زرد کو جذب کرتا ہی۔ یہ مجری خاص جگر سے متصل ہے اور اون رگون سے جو کہ خون بتے کی رگین ہین بھی ملتا ہے۔ اوسی مجری مین مجل اتصال مذکور پر بہت سے شعبہ ہین جو قعر جگر تک در آتے ہین اگرچہ عمود مرارہ کا تقعیر جگر سے شروع ہوا ہی۔ منفذ اور مجری مرارہ کا جانب معدہ اور امعا تک پہونچا ہی کہ اپنے فم اور مجری سے زائد صفرا کو معدہ کیطرف پہونچاتا ہی جسطرح ہمنے کتاب اوّل کے باب تشریح مین لکھا ہے۔ اس مجراے مرارہ کے اکثر شعبہ ثناعشری سے ملتے ہین اور اکثر آدمیون کے بدنین یہ ایک ہی مجری ہوتا ہی۔ اور مدخل انبوبہ مقاصہ مرارہ کا مرارہ اسطرح پر ہے جس طرح مدخل انبوبہ مثانہ کا مثانہ مین ہی۔ اطبا کی عادت اسیطرح جاری ہوئی ہی کہ مرارہ کا نام کیس اصغر یعنے چھوٹی تھیلی رکھتے ہین جسطرح مثانہ کو بڑی تھیلی کہتے ہین۔ منجملہ منافع خلقت مرارہ کے یہ بھی ایک منفعت ہے کہ جگر کو فضل رغوی سے یعنی اوس کف اور بلغم سے جو کیلوس کے ہضم جگر کے وقت اوٹھتا ہی پاک کرتا ہی اور یہ بھی فائدہ ہی کہ جگر کو اپنی حرارت جرم سے گرم رکھتا ہے اور یہ حرارت ظاہری مرارہ کو اوس رطوبت گرم سے حاصل ہوتی ہی جو اسمین بھری رہتی ہی جسطرح کوئلا جو روشن ہو دیگ کے نیچے اپنی گرمی سے دیگ کو گرم رکھتا ہی تیسری منفعت مرارہ خون کو لطیف کرنا اور فضول ناقص کو تحلیل کر دینا اور برازین واسطے دفع کے تحریک پیدا کرنے اور جو عضلہ عضلات اضلاع اور بطن سے مسترخی اور ڈھیلا ہو جاے اوسکو استوار اور مضبوط کرنا۔ اور اکثر آدمیون کے بدنین مرارہ سے معدہ تک جو ایک راہ بنائی جاتی ہی اوسکی منفعت یہی ہی کہ رطوبات معدہ کو تیزی مرّہ کی دھو ڈالے جس طرح اسی مرّہ کے ذریعہ سے رطوبات امعا کو دھوتا ہی اسلیے کہ معدہ بوجہ باقی رہنے ایسی رطوبات کے متاذی ہوتا ہی اور اوسمین متلی پیدا ہوتی ہی اور غذا اوسی معدہ مین بسبب آمیزش غلط فاسد یعنے رطوبات مذکورہ کے فاسد ہو جاتی ہی اگر مرّہ مذکور بہ نحوی صحیح

مرارہ مین اوس رگ مہندہ اور عصبہ سے جو متصل جگر کے ہی دو شعبہ چھوٹے چھوٹے آتے ہین۔ مرارہ بھی مثل مثانہ کے ایک ہی طبقہ رکھتا ہے جو مرکب ہے ہر سہ اقسام لیف سے۔ جسوقت مرارہ جذب مرہ کا فکرے یا جذب تو کرلے مگر اوس سے پاک نہو جاے مراد یہ ہے کہ اوسی مین مرہ بھرا رہے اوسوقت بہت سے آفات پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ صفرا اگر مرارہ کے اوپر کیطرف محتبس ہوجاے اوسوقت جگر مین ورم پیدا ہوگا اور یرقان عارض اور بیشتر اسکی احتباس سے جب صفرا مین بھی عفونت آجائے حمی محرقہ یا لازمہ پیدا ہوگی۔ اور جب اعضائے بول کیطرف بافراط اس صفرا کا گذر ہوتا ہی قروح مثانہ وغیرہ پیدا کرتا ہے۔ اور اگر کسی اور عضو کیطرف سوائے اعضائے مذکورہ کے جاتا ہی حمرا بجاے حطی) اور نملہ پیدا کرتا ہی۔ اگر تمام بدن مین پھوٹکر ٹھہر جاے اور ہیجانی حرکت اسمین نہو اوسوقت بھی یرقان پیدا کرتا ہی۔ اگر مرارہ سے امعا پر بکثرت گرے اسہال مراری اور سبج پیدا کرتا ہے

تشریح طحال کی طحال کی خلقت بالجملہ جن حیوانات مین ہی اسیواسطے کہ ثقل خون کا اور حراقت اوسکی یعنی جو مقدار زیادہ طبخ سے سوختہ ہوجاتی ہی اوسکے واسطے طحال بمنزلہ مغرفہ اور سانچہ کے ہی اور یہ دونون یعنی ثقل خون اور حراقت بنام سودا موسوم ہین اوّل تو سودا طبعی ہے اور دوم سودا ے غیر طبعی یا عرضی ہے۔ طحال کے واسطے ایک شان عظیم ہی اور قوت بھی ہی۔ شان اوسکی یہ ہی کہ قلب کی حرارت کا نیچے کیطرف سے قلب کا مقابلہ کرتی ہی اور ایک جانب سے جگر کی حرارت کا اور دوسری جانب سے مرارہ کی حرارت کا مقابلہ کرتی ہی۔ اور جس وقت کدورت خون کو طحال نے جذب کیا اوسکو ہضم کرتی ہی اور اس ہضم کے بعد جب وہ سودا ترش اور بکھٹا ہوگیا اور اوسمین قابلیت اسکی ہوتی کہ بسبب تبے شی کے دغدغہ فم معدہ کا کرسکے یعنی فم معدہ کو ایک قسم کا سمٹنا اور اینٹھنا سودا کے گرنے سے عارض ہوتا ہی جسکو ہم بھوک کہتے ہین اور بسبب عفوصت اور بکھٹاہٹ کے دباغت فم معدہ کی اسکے اور ان دونون اوصاف کے حصول سے اوس فضلہ خون کی حرارت مین بھی اعتدال آجاے اوسوقت طحال اسی خلط سودا وی کو فم معدہ کیطرف روانہ کرتی ہی ایک وریدِ عظیم کیطرف سے۔ قوت کا طحال کی یہ حال ہے کہ جسوقت اسکی قوت اسقدر ضعیف ہوجائے کہ جگر کا تنقیہ سودا سے نکرسکے اور اون اعضا کا تنقیہ خلط سودا وی سے کرسکے جو متصل جگر کے ہی اوسوقت بدن مین امراض سوداویہ جیسے سرطان اور دوالی اور دار الفیل اور قوبا اور ابہق اسود اور برص اسود بلکہ بعض اقسام کا بالخولیا اور جذام وغیرہ پیدا کرتی ہی۔ اور جسوقت کہ طحال مین ایسا ضعف آجاے کہ جو شی اوسمین ہوکر بعد تصرف طحال کے اوسکا نکل جانا طحال سے ضرور ہی اوسکا اخراج نکرسکے یعنی خلط سودا اوسی مین بھری رہے ایسے وقت علاوہ اور خرابیون کے یہ بھی خرابی ضرور ہوتی ہے کہ طحال کا حجم بڑھ جاتا ہی اور تلی بڑی ہوجاتی ہی اور اوسمین ورم آجاتا ہی۔ اور سودا کے پیدا ہونے کے اب طحال مین بوجہ استلاے سابق کے جگہہ باقی نہین رہتی ہے اور جو مقدار اسکے فم معدہ مین دغدغہ پیدا کرتی تھی اوسکی روانگی بند ہوجاتی ہے۔ اور اگر بافراط یعنے مقدار مناسب سے زیادہ طحال خلط سودا کو بطرف فم معدہ روانہ کرے بوجہ اسکے کہ طحال کی قوت ماسکہ مین ضعف ہوا وسوقت گرسنگی زیادہ ہوگی یعنے جوع پیدا ہوگی اگر یہ سودا ترش ہوگیا ہی اور اگر بکھٹا ہے اور زیادہ ترش نہین اوسوقت متلی زیادہ پیدا کریگا اور قی عارض ہوگی اور بیشتر اسمین سبج سودا وی جو قتال ہے پیدا ہوتا ہی۔ جب طحال زیادہ سوئی ہوتی ہی تمام بدن اور جگر لاغر ہوجاتا ہی اوسوقت اسکا مزاج ضد مخالف جگر کے واسطے ہوتا ہی۔ اکثر سودا کا احتراق طحال مین مع بقاء ترشی معتدل کے ہوتا ہی اور یہ بدترین اقسام سودا کی ہی۔ اور بیشتر سودا کی مقدار کثیر معدہ کیطرف جاکر قی سودا وی پیدا کرتی ہی۔ اور کبھی اس انصباب کثیر کے دورات ہوتے ہین اور اس بعنوانی سے انقلاب معدہ عارض ہوتا ہی۔ اگر استفراغ سودا کا بکثرت ہوا ور تب اوسوقت نہوبہ انصباب بسبب ضعف قوت ماسکہ یا قوی ہونے دافعہ کے ہوتا ہے اور جسوقت زیادہ احتباس سودا کا ہو یہ بات کیفیت سابقہ کی ضد ہی یعنے دافعہ کے ضعیف ہونے یا ماسکہ کی

فوت سے پیدا ہوتی ہے۔ طحال ایک عضو بسیاری ہے یعنے جانب چپ سے بدن کے احشا مین ہے اور مستطیل ہے جسکو معدہ سے اتصال ہوتا ہے معدہ کے بائین جانب سے بطرف خلف کے یعنی جو رخ معدہ کا بدن کے پشت کیطرف ہے اور جس جگہ صلب کا مقام ہے وہان طحال معدہ سے متصل ہوتا ہے اور سودا کا جذب طحال اوس گردن سے کرتا ہے جو کہ جگر کے جانب تقعیر سے ملی ہے نیچے محل اتصال گردن مرارہ کے یہ اور سودا کو طحال دفع اوس گردن سے کرتا ہے جو اسکے باطن اور جانب تقعیر سے پیدا ہوکر متصل معدہ کے ہوئی ہے۔ حدبہ طحال متصل پسلیون کے ہے اور اضلاع سے بذریعۂ رباطات کثیرہ اور قوی کے یہ حدبہ معلق نہین ہے بلکہ تھوڑی رباطات جو پسلیونکی جھلیون سے مستند ہورہی ہین۔ اسی طرف سے طحال متصل رگہائے ساکن اور رگہائے متحرکہ سے ہوتا ہے۔ اور اوسکے جانب مقعر جو مسطوح بھی ہے جگر اور معدہ کے سامنے رہتی ہے اگرچہ یہ سامنا اس طور کا ہے کہ طحال محاذی اسفل جگر اور معدہ کے ہے اور واقع ہے اسفل معدہ کے قریب۔ طحال اور معدہ مین بذریعۂ ایک رگ کے اتصال پیدا ہوا ہے جو دونون مین پیوند پیدا کرتی ہے اور یہی رگ طحال کو معدہ سے لٹکائے ہوئے بھی رہتی ہے طحال کا تکیہ کرتی ہے وہ صفاق جو کہ دوہری دودہ مین پیچیدہ ہوئی ہے چند شعبون سے کہ وہ شعبہ اسے صفاق سے نکل کر طحال مین پہونچے ہین اور شمار مین تو یہ شعبہ زیادہ ہین اور مقدار جسامت مین چھوٹے ہین اور طحال اور ثرب دونون مین یہ شعبہ در آتے ہین۔ مراد یہ ہے کہ اس صفاق کو بذریعہ انہین شعبون کے طحال پر تکیہ ہے اور یہ شعبہ بطور اوعیہ یعنے ستون کے ہین۔ طحال کی بہت سی رگین جنبدہ اور ساکن رگین بھی ہین کہ اون مین خون بختہ ہوکر شبیہ جوہر طحال کے ہوجاتا ہے اور جب اپنی غذا طحال کو اس خون سے مل لیتی ہے اوسکے بعد فضلہ بطرف فم معدہ کے دفع کرتا ہے۔ جرم طحال کا کثیف ہے یعنے پُھس پُھسا کہ دبانے سے بہ نرمی دیتا ہے یہ سخافت جرم اسوا سطے ہے تاکہ فضلہ غلیظ سودا وی کا جو جگر سے آتا ہے اوسکو طحال بآسانی قبول کرے اور وہ فضلہ اسی کا جزو داخلی بنجائے۔ طحال کو ایک جھلی پہونچی ہے۔ صفاق سے روئیدہ ہوکر اور اسی جھلی کے ذریعہ سے طحال کو مجاسے بھی شرکت ہے اسلیے کہ حجاب کی جھلی بھی صفاق سے روئیدہ ہوکر آئی ہے یرقان اصفر اور اسود یرقان سے مراد یہ ہے کہ بدن کے رنگ مین ایک تغیر فاحش یعنے کھلا ہوا پیدا ہوجاے اسطرح پر کہ بدن بہ زردی یا سیاہی بہ نسبت اصلی رنگ کے زیادہ آجاتے اور یہ تغیر لون بدن کا زرد اور سیاہ اسوجہ سے ہوتا ہے کہ ایک غلط زرد خواہ سیاہ جلد بدن تک جاری ہوکر پہونچی ہو خواہ جو چیز متصل جگر کے ہے گوشت وغیرہ سے اور اس غلط مذکور مین عفونت نہو۔ اور اگر عفونت ہوگی تو غلط اصفر کے ہمراہ غلب صفراوی اور غلط سیاہ یعنے سودا کے ساتھ ربع سوداوی بھی ہوگی۔ یرقان زرد کا سبب اکثر از طرف جگر اور از طرف مرارہ کے ہوتا ہے اور یرقان اسود کا سبب اکثر طحال سے ہوتا ہے۔ اتفاق کبھی ایسا بھی ہوجاتا ہے کہ یرقان زرد اور سیاہ دونون کا سبب ایک مزاج عام سے ہوتا ہے جو تمام بدن مین عارض ہوگیا ہو۔ اب ہمکو لازم ہے کہ پہلے یرقان زرد کو بیان کرین۔ یرقان صفراوی کی پیدایش یا تو بسبب کثرت تولد غلط صفرا کے ہوتی ہے (۲) یا اینکہ اگرچہ غلط صفرا کا تولد بمقدار مناسب ہوتا ہے مگر اوسکا اخراج اور استفراغ چونکہ نہین ہونے پاتا ہے لہذا فراہم ہوتے ہوتے اوسکی مقدار کثیر ہوجاتی ہے۔ زیادہ پیدا ہونا صفراوی غلط کا یا بسبب اوس عضو کے ہے جو تولید غلط کا فعل کرتا ہے یعنے جگر یا بسبب مادہ کے بکثرت تولد صفرا کا ہوتا ہے یعنے اوس مادہ مین بطرف صفرا کے استحالہ کی قابلیت زیادہ ہے۔ خواہ اور اسباب غریب جو اصل عضو اور مادہ سے جُدا گانہ اُمور ہین اونکی جہت سے زیادہ صفرا پیدا ہوتا ہے۔ عضو جسمانی جو بالطبع غلط صفرا کی تولید کرے وہ جگر ہے اسلیے کہ جب جگر مین سخونت آجاتی ہے اوسمین اسباب کیوجہ جو مسخن جگر ہین خواہ اور ام جگر خواہ اور ام مجاری صفرا کے یا سدہ جو صفرا کو مرارہ سے بند کردین خواہ مزاج مرارہ کی حرارت جگر کے مزاج کو گرم کردے اور

صفرا کو جگر اوسیطرح پیدا کرے جسطرح اپنے مقام خاص مین اسکو ہمنے باب جگر مین بیان کیا ہی۔ اور جو عضو کہ براہ اپنی طبیعت کی تولید صفرا کرے یعنے اس فعل کا صادر ہونا اوس عضو سے فعل طبعی نہو پس وہ تمام بدن ہی کہ جسوقت سخونت بیش از حد تمام بدن مین آجاے گی جسقدر خون اوسمین ہی سب کو مستحیل بطرف صفرا کے کردیگا۔ مادہ جو مستولد خلط صفرا ہی وہی غذائین ہین جنکی خاصیت یہ ہو کہ اونسے تولد صفرا زیادہ ہوتا ہو یا اسوجہ سے کہ وہ اغذیہ حارہ ہین یا اینکہ اونکا استحالہ بطرف مرارہ کے زیادہ ہوتا ہی جیسے دودھ کہ جب معدہ حارین پہونچیگا ضرور اوس سے صفرا کثیر پیدا ہوگا۔ اسباب غریبہ جیسے کوئی حرارت خارجی جو بدن کو شامل ہو خواہ تمام بدن مین پھیل جائے جیسے عقرب حرارہ کا ڈنکھ مارنا خواہ سانپ کا کاٹنا خواہ زہریلی بچھو کا کاٹنا خواہ کسی زہردار جانور کا دانت سے کاٹنا جیسے قمالہ النسر یعنی گرگس کے جسم مین جو جون ہوتی ہین اونکا کاٹنا کبھی یرقان کو اور یہ مشروبہ بھی پیدا کرتی ہین جیسے تلخہ قراو سانپ کا تلخہ بشرطیکہ انکی سمیت کم ہو اور درجہ اہلاک تک نہ پہونچے (خواہ بسبب کمی مقدار مشروب کے یا کہ خود اوس قسم کے سانپ مین سمیت کم ہو)۔ یرقان سمی یعنی جو یرقان کسی زہر کے پینے کھانے خواہ زہریلے جانور کے کاٹنے وغیرہ سے عارض ہوتا ہی اوسکا خاصہ یہی ہی کہ دفعتہً پیدا ہوتا ہی۔ جو یرقان بسبب کثرت خلط صفرا کے ہوتا ہے پس کبھی انتشار اور پھیلنا اوس خلط کا خود بخود بدون کسی اور سبب کے ہوتا ہی اسلیے کہ اسوقت صفراوی خلط کو خون پر غلبہ ہوتا ہی۔ کبھی یرقان بطور دفع طبیعت کے ہوتا ہی اور اسی کو یرقان بحرانی کہتے ہین۔ اور یہ کثرت خلط صفرا کی کبھی تو ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ دفعتہً پیدا ہوتا ہی اور کبھی تھوڑی تھوڑی چند روز مین ظاہر ہوتا ہی اور یہ تدریج اوسوقت ہوتی ہی کہ جسقدر خلط صفرا پیدا ہولے اوسکا تحلل نہین ہونے پاتا ہی یا اسوجہ سے کہ جلد بدن مین کثافت ہی خواہ یہ سبب ہے کہ مادۂ خلط مذکور خود غلیظ ہی۔ انہین دونون سبب یعنے کثافت جلد اور غلظ مادہ کیوجہ سے یرقان کی کثرت ہوتی ہی جب زیادہ ہوا شمالی چلتی ہے خواہ شتاء بارد کے وقت اور اسیطرح بروقت بند ہونے عرق مقاد کے بکثرت تولد صفرا کا کبھی تو فقط جگر مین ہوتا ہی اور کبھی تمام بدن مین ہوتا ہی چنانچہ معلوم ہوچکا ہے۔ اور کبھی بسبب اورام حارہ کے ہوتا ہی یہ اورام حارہ کسی جگہ کیون نہون تمام بدن مین اسلیے کہ یہ اورام تغیر مزاج عضو متورم کا بطرف حرارت کے کردیتے ہین لہذا صفرا زیادہ پیدا ہوتا ہی پس یرقان بھی ضرور پیدا ہوگا۔ اور یہ بات یعنے اورام کی وجہ سے حدوث یرقان اسطرح پر تصور کرنی چاہیے کہ مجاورت یعنے قرب اورام حارہ کا چونکہ مزاج کو بدل دیتا ہی لہذا یرقان حادث ہوتا ہی اگرچہ کبھی بروقت اورام مذکور کے حدوث یرقان کا بوجہ تشدید یعنے سدہ پڑجانے اور استفراغ صفرا کے رک جانے سے بھی ہوتا ہی۔ اورام بارد کو مرارا سود کے تولید کی اولویت ہی اور یرقان اسود کا پیدا ہونا بروقت حدوث اورام بارد کے اولی ہی جسقدر صورتین اوپر بیان ہوئین اوسی یرقان کی ہین جو بسبب کثرت مادۂ صفراوی حادث ہوتا ہی۔ جو یرقان اضفر بسبب عدم استفراغ کے یعنی بسبب رک جانے اخراج صفرا کے کسی مقام پر حادث ہوتا ہی۔ پس یہ عدم استفراغ یا تو خود جگر مین ہو یعنی جگر سے استفراغ خلط صفراوی کا نہوتا ہو یا مرارہ سے یا امعا سے خواہ اور اعضائے بدنی سے۔ جب کہ جگر سے استفراغ صفرا کا نہوتا ہو پس عدم استفراغ کا سبب یا تو فاعل استفراغ یعنے خود جگر مین ہی یا آلہ استفراغ یعنے مجاری مین یسبب مانع استفراغ ہی۔ فاعل یعنے جگر مین یہ سبب اسطرح ہوتا ہی کہ جگر کی قوت ممیزہ اور قوت دافعہ مین ضعف آجائے۔ اور آلہ یعنے مجاری اور راہون مین اس سبب کا وجود اسطرح ہوتا ہی کہ جو راہ درمیان مرارہ اور امعا کے ہی خواہ جو راہ درمیان مرارہ اور جگر کے ہی بند ہوجاتے۔ ازین قبیل وہ یرقان بھی ہو جو بسبب عدم استفراغ کے پیدا ہوتا ہی جو اورام حارہ یا اورام صلبہ جگر کے ہونے سے پیدا ہو۔ اور اسی عدم استفراغ کے قبیل سے وہ بھی یرقان ہی جو بسبب ایسی برودت جگر کے عارض ہو جسکے ضرر سے قعر جگر مین ضعف پیدا ہوکر مجاری جگر کے سمٹ جائین۔ اور نیز وہ یرقان بھی اسیطرح کا ہی جو کسی انضغاط اور تنگی پیدا ہونیکی جہت سے

عارض ہوا ور حیلہ اسباب سُدّہ ڈالنے والے کہ اونکی جہت سے چونکہ منع استفراغ ہوتا ہے لہذا جویرقان پیدا ہوگا وہ بھی منع استفراغ کے اقسام مین داخل ہوگا اور یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسوقت سُدّہ پیدا ہوتا ہی کسی جگہہ کیون نہ پیدا ہو پس جگر کے خواہ مرارہ مین سے آمد و رفت صفرا کی بند کر دیتا ہی لہذا مزاج جگر کا بہ نسبت اپنے اصلی مزاج کے زیادہ گرم ہوجاتا ہی اور جب مزاج مین جگر کے حرارت زیادہ بڑھے گی ضرور تولید صفرا کی بھی زیادہ کرے گا بہ نسبت اوس مقدار مناسب کے جو بحالت سلامت اور اعتدال مزاج کے کرتا تھا جو یرقان بسبب عدم استفراغ مرارہ کے حادث ہوتا ہی اوسکی وجہ یہ ہے کہ یا تو مرارہ مین ضعف آگیا ہی کہ جگر سے جذب بخوبی نہین کرسکتا ہے خصوصاً اگر ضعف جگر بھی ہو تمیز اور دفع کرنے مین۔ یا اینکہ مرارہ مین قوت جاذبہ شدید ہو کہ دفعۃً واحدہ جگر سے جذب کرکے مرارہ کو مرّہ سے بھر دیا کرے اور سوا ہی اوسی مقدار کے جس سے مرارہ بھر جاتا ہے اور کسیقدر مرارہ کی اوسمین گنجایش نہو اور وہی مقدار جو اسمین آکر دفعۃً بھری ہی مرارہ مین کشش اور کھچاؤ پیدا کر رہی ہی اور بعد اس تمدد پیدا کرنے کے پھر مرارہ کی قوت ساقطہ کر دیتی ہے پھر مرارہ جذب نہین کرتا ہی۔ یا اینکہ کوئی سُدّہ مجرائے مرارہ سے امعا تک پڑ جاتا ہی۔ کبھی یہ سُدّہ اس جہت سے پڑتا ہی کہ چونکہ مرارہ مین زیادہ مقدار صفرا کی جگر سے پہونچی ہی اسلیے کہ یا تو صفرا جگر مین زیادہ تھا یا مرارہ نے زیادہ جذب کیا اسوجہ سے مرارہ مین امتلا زیادہ ہوکر سُدّہ کا مورث ہوا ہی خواہ اینکہ جگر نے بشدت اس غلط کو دفع کیا۔ اور ایسے اوقات مین بوجہ امتلائی کثیر کے مجرای مذکور کے مُنھ پر وہ اجزای غلیظ صفرا کے چسپیدہ ہوینگے جس سے اسکا استفراغ اور نکلجانا اسی مجری کیطرف بند ہوجائیگا اور باوجود اس چسپیدگی کے قوت بسبب لذا پہونچی کثرت امتلائی صفرا کے ضعیف ہوجاتی ہی لہذا اور بھی استفراغ نہین ہوسکتا۔ اور کبھی یہ عدم استفراغ مرارہ سے بھی اور حیلہ اسباب سُدّون کے پیدا کرنیوالون سے ہوتا ہے۔ جو یرقان قولنج مین عارض ہوتا ہی وہ اس سبب سے ہوتا ہی کہ غلظ ازمجری کے مُنھ مین اغرا پیدا کرتا ہی اور جب اغرا اور چسپیدگی مجرا کے مُنھ مین پیدا ہوئی اوسوقت انصباب صفرا کا امعا پر ہونے پائیگا پس یرقان پیدا ہوگا اور یہ وہی یرقان ہی جسکا سبب لذ قولنج ہی کبھی ایک قسم یرقان کی ہمراہ قولنج کے تو ضرور رہوتی ہی مگر بسبب اوسکی عروض کا خود قولنج نہین ہوتا ہی بلکہ قولنج اور یرقان دونون ساتھہ ہی کسی ور سبب واحد سے پیدا ہوتے ہین اور وہ سبب کیا ہی ایک سُدّہ ہی جو پہلے مجرائے مرارہ اور امعا مین پڑا تھا اور ابھی قولنج پیدا نہین ہوا تھا اوسوقت اوس سُدّہ نے فقط اتنا ہی فعل کیا تھا کہ انصباب صفرا کا بطرف امعا کے روک دیا تھا اور صفرا کے انصباب سے جو کثافت اور رطوبات امعا کی دُھل جاتی تھی اوس دُھونے کو بھی منع کیا تھا جب اس سُدّہ نے انصباب صفرا کے روکنے سے غسل امعا کو بھی روکا اوسوقت امعا مین یہ خرابی پیدا ہوئی کہ اسکی رطوبات کے نہ دُھلنے سے کثرت رطوبات کی آمین ہوئی اور قولنج پیدا ہوا اور ہیجان مین آگیا اور بالعرض یہ دوسرا امر بھی پیدا ہوا کہ صفرا بوجہ عدم استفراغ کے تمام بدن مین پھیل گیا اسوجہ سے یرقان عارض ہوا۔ جو سُدّہ مجرائے جگر مین مرارہ تک خواہ مجرائے مرارہ تا امعا بسبب کسی ورم کے بھر جانے کے خواہ کسی قولون یعنی مسہ کے پیدا ہونے کے پڑے اوسکے زائل ہونے کی امید نہین ہوتی۔ جو یرقان بسبب امعا کے عارض ہوتا ہی اوسکا عروض بنا برگمان ایک قوم اطبا کے یون ہوتا ہی کہ کبھی کسی آنت مین اور خاص کر قولون مین صفرا بکثرت جمع ہوجاتا ہی کہ کسی جگہہ سے انصباب ہوکر وہان پہونچا ہوا ور کسی خلل کے سبب سے اوس آنت سے خروج اوسکا نہین ہوسکتا ایسے وقت مرّہ جو مرارہ مین ہی اوسے نکاس کیطرف جانے کی نہین ملتی اگرچہ مجری جو درمیان مرارہ اور امعا کے ہی کھلا بھی ہو مگر امتلائی امعا کیوجہ سے وہ مرہ اس طرف آ نہین سکتا ہی لہذا یرقان پیدا ہوتا ہے۔ یہ گمان میری رائے مین اگر واقع بھی ہو تو بہت قلیل الوقوع ہی اور شاید کہ بعید از قیاس بھی ہی اسلیے کہ مرّہ جسوقت بکثرت ہوتا ہی اور کسی

معا مین پہونچ جاوے خود اپنے آپکو اور اپنے ہمراہ اور رطوبات کو بھی خارج کرتا ہو ہان مگر ایسے وقت شاید معا مین رُک جاوے کہ جس معا کی باطل ہوگئی ہو اور قوت دافعہ معا کی بالکل ساقط ہو۔ یرقان سیاہ جو کہ طحال سے پیدا ہوتا ہو اوسکے عروض کے وجوہ اور صورتین بعینہ ویسی ہی ہین جیسے یرقان اصفر کی مذکور ہوئین کہ اسکا عروض بھی دونون مجری کے سددون سے یا ضعف سے بعض قوت کے خواہ زیادہ قوی ہونے سے کسی قوت کے ہوتا ہو۔ اور یرقان سیاہ جو کہ جگر سے پیدا ہوتا ہو بیشتر بسبب حرارت جگر کے عارض ہوتا ہو کہ اوسوقت حرارت جگر کی خون کو جلا دیتی ہو اور مستحیل بسودا کر دیتی ہو اور خلط سودا کی بدن مین اوسوقت کثرت ہوتی ہو۔ پھر اگر طحال اور مجاری دیگر سے کسی معاون اور مددگار نے جگر کے اس بارہ مین اعانت کی کام پورا ہوگیا یعنے یرقان بلا مانع پیدا ہوگا۔ کبھی کوئی شدید برودت ایسے جگر کو پہونچتی ہے کہ اوسکی حبت سے خون متعکر ہوجاتا ہے۔ اور بسبب اسی تعکر اور رستگی کے غلیظ ہونے کی وجہ سے سیاہ ہوجاتا ہو۔ پھر یہ برودت جو کہ جگر مین پہونچی ہے کبھی ساتھ یبوست کی ہوتی ہے اور کبھی ہمراہ رطوبت کے اور کبھی یہی برودت بسبب اورام بارد ہ بلغمیہ یا سودا ویہ جگر کے ہوتی ہو (یا اینکہ کبھی یرقان اسود بسبب اورام بارد ہ اور سودا ویہ جگر کے پیدا ہوتا ہے) جو یرقان سیاہ تمام بدن کی وجہ سے عارض ہوتا ہو یا تو بسبب شدت حرارت تمام بدن کے کہ اوسوقت خون سوختہ ہوکر سودا بن جاتا ہو۔ یا بسبب شدت برودت کے کہ سارا بدن خون کو منجمد کرکے سیاہ کر دیتا ہو۔ جو یرقان زرد ہو خواہ سیاہ کہ بسبب تمام بدن کی خرابی کے عارض ہو عام سبب اوسکا وہی عروق ہین جو تمام بدن مین پھیلی ہوئی ہین پس فساد اور خرابی خون کے صفرا خواہ سودا کیطرف مستحیل ہونے کی مثال وہی ہوگی جس طرح استحالہ خون کا بطرف مائیت کی استسقاے لحمی مین ہوتا ہو اگرچہ اوسوقت بظاہر کوئی فساد خاص جگر مین نہو بلکہ فقط عروق ہی مین یہ فساد ہو۔ ممکن ہے کہ اس یرقان کی بھی بقسیم اوسیطرح کرین جس طرح یرقان اصفر کے اوپر کر دی ہو یعنے کبھی کثرت مادہ سے اور کبھی احتباس استفراغ سے پیدا ہوتا ہو۔ کبھی دونون یرقان یعنی اصفر اور اسود ساتھ ہی جمع ہوجاتے ہین اسلیے کہ صفرا جو تمام بدن مین منتشر ہو رہا ہے اور وہ خون جو اس صفرا مین ملا ہوا ہو ان دونون کو احتراق عارض ہوتا ہو اوسوقت اوس صفرا کا سودا بن جاتا ہے اور دونون خلط یعنے صفرا اور سودا مرکب ہوجاتی ہین۔ یا اینکہ دونون طرف گفت ہو اسطرح کہ جگر اور مرارہ ایک طرف ماؤف ہون اور طحال دوسری طرف پس دونون یرقان پیدا ہونگے۔ بعض اطبا نے گمان کیا ہو کہ یرقان اصفر کبھی دفعۃً پیدا ہوجاتا ہے اور یرقان اسود دفعۃً پیدا نہین ہوسکتا ہے اور اسی طرف بھی انکی رائے گئی ہے کہ سبب تولید صفرا کا قوی زیادہ ہو سبب تولید سودا سے اور سودا تھوڑا تھوڑا پیدا ہوتا ہے۔ ہماری رائے مین یہ بات ہمیشہ اسیطرح نہین ہو اگرچہ اکثر یون ہی اتفاق ہوتا ہے جیسا کہ یہ لوگ کہتے ہین۔ ایک قوم کا یہ بھی قول ہے کہ یرقان اصفر سے بحران امراض طحال کا ہوتا ہے خواہ اور امور طحال کے جو مشابہ امراض کے ہین اونکا بحران اس سے ہوتا ہو اور یہ بحران اوسوقت ہوتا ہو جب کہ طبیعت اہ نیائے اخراج مادہ ہذا کی کسی عائق اور مانع کیوجہ سے بطرف امعا کے اکثر اوقات بیماران یرقان اصفر کی طبیعت مین قبض رہتا ہے اس سبب سے کہ جو مادہ بسبب لذع اور خراش کے امعا کو آمادہ اجابت پر کرتا ہے اوس مادہ کا تو احتباس اس مرض سے ہوتا ہو چنانچہ اوپر معلوم ہوچکا ہو جس شخص کو مرض یرقان کا ہو اور بحال خود چھوڑ دیا جاوے کہ اوسکا علاج نہ کرین اور جو رطوبت مادۂ یرقان کی ہے اوسکی تحلیل نہوئی ہو ایسے شخص کی ہلاکت کا خطرہ ہو اور اکثر مرگ مفاجات ہی سے وہ شخص مرجاتا ہے۔ بدقراصناف یرقان کی وہی ہے جو جگر کے ورم سے پیدا ہوئی ہو یہی یرقان ہو جسکے نسبت بقراط کہتا ہے کہ اگر جگر مریض یرقان کا باصلابت ہو یہ علامت نہایت بد ہے۔ بقراط نے (بنا بر اوس روایت کے جو اوسکی طرف منسوب ہے) یہ بھی کہتا ہے کہ یرقان کی ایک قسم ایسی ہو جو بسرعت مہلک ہوتی ہے

اور بول مین اس مریض کے ایک شے مشابہ کرسنہ کے سُرخ سُرخ ہوتی ہی اور شکم مین اسکے ہمراہ چبھن سی معلوم ہوتی ہی اور تپ اور پھر پری ضعیف سی ہوتی ہی اور کلام کرنے مین بسبب شدت دوار کے ضعف ہوتا ہی۔ اور یہ یرقان چودہ روز مین قتل کرتا ہے **علامات واسباب یرقان اصفر** اکثر اقسام مین یرقان کے زرد یرقان ہو یا سیاہ زبدبول یعنے کف جو پیشاب پر ہوگا وہ رنگین ہوگا۔ اور جسقدر پیشاب زیادہ رنگین ہو اوسیقدر زیادہ اچھی بات ہی اور سلامت جگر مریض پر زیادہ دلیل ہے اور جگر کی قوت پر بھی اسی کو دلالت ہی۔ جو یرقان کہ سودمزاج حار سے جگر کے عارض ہوا وسکے علامات وہی ہین جو علامات سودمزاج جگر کے اوپر بیان ہوچکے اور یہ علامات حرارت جگر کے ہمراہ علامات ورم حار کے ہون یا ورم نہو اور خالی حرارت جگر کے ہون جسوقت کہ برازمین اسقدر سپیدی نہو جسقدر کہ یرقان سدی مین ہوتی ہی۔ (مراد یہ ہے کہ رنگت برازکی بھی دلائل سودمزاج جگر پر ہے) بلکہ اکثر جو یرقان کہ سودمزاج جگر سے پیدا ہوتا ہے اوسمین برازرنگین برآمد ہوتا ہی۔ اور جسقدر ثقل اور گرانی کہ یرقان سدی مین محسوس ہوتی ہی اسمین نہین ہوتی ہی۔ اشتہائے طعام حرارت جگر کیوجہ سے اسمین بہت کم ہوتی ہی اور پیاس زیادہ لگتی ہے۔ پیشاب سُرخ آتا ہی۔ اور کمتر یہ قسم یکبارگی پیدا ہوتی ہے بلکہ بتدریج بڑھتی ہے۔ جو یرقان بسبب شدت حرارت مرارہ کے اور التہاب مرارہ کے حادث ہو علامات اوسکی ہمیشہ بذکار رنگ زرد رہنا اور فقط چہرہ کا سیاہ ہونا اور زبان کا سپید ہونا اور لاغر ہونا اور قبض طبیعت زیادہ رہنا اسلیے کہ مرارہ ثقل کو زیادہ سوکھا دیتا ہی بول سپید ہوتا ہی اور رقیق شروع شروع مین اسلیے کہ مرارہ تمام بدن مین محتبس ہوتا ہی اور دفع نہین ہوتا ہی پھر پیشاب مین زردی بشدت آتی ہی پھر آخر کو سیاہ اور غلیظ ہوجاتا ہے اور بو بدا وسمین آتی ہی۔ جو یرقان سودمزاج حار سے تمام بدن کو پیدا ہوا وسکی علامت یہ ہی کہ ملمس تمام بدن کا گرم ہو اور بدن مین کھلبلی بھی زیادہ اوٹھتی ہو اشتہا طعام کم ہو مگر طعام غلیظ اور شیرین اگر دیا جاوی تو اوسے طبیعت قبول کرتی ہو۔ برازکی نرمی قریب نرمی برازمعتاد کے ہو اور اسطرح بول کا حال ہے۔ اور یہ بات ہوگی کہ رگین زیادہ گرم محسوس ہونگی اور رنگ اذکا متغیر ہوگا۔ برازسپید نہوگا اور جگر اور مرارہ کیطرف اوتنا ثقل نہوگا جسقدر یرقان سدی مین ہوتا ہی بلکہ بیشتر برازرنگین اور بدن مین سُبکی ہوگی اور جو جو علامات خاص یرقان کبدی کے گذر چکے ہین اونمین سے کوئی نہو۔ اور نہ دفعۃً مثل یرقان سدی کے پیدا ہوجاوی۔ اگر ورم گرم خواہ ورم صلب بدن کا سبب یرقان کا ہوا وسکے علامات اور ام کے علامات سے معلوم ہونگے۔ یرقان سدی کے علامات لازمہ سے یہ ہی کہ اکثر اوقات برازسپید ہوتا ہی خواہ کسیقدر تھوڑی سی زردی بھی ہوتی ہی اور پیشاب کی زردی شدید ہوتی ہی اور مراق اور داہنے طرف گرانی ہوتی ہی اور بروقت غذا کے درد اور نفخ ہوتا ہی تمام بدن کھجلاتا ہی بائین کروٹ نیند مین سہولت اور خفت پائی جاتی ہی مگر جو سُدّہ مرارہ مین پڑکر یرقان پیدا کرے اوس یرقان مین برازدفعۃً بہت سپید ہوجاتا ہی اسطرح کہ پہلے برازسپید آتا ہے اور اوسکے بعد یرقان عارض ہوتا ہے۔ اور جگر کے سُدّہ مین برازکی سپیدی رفتہ رفتہ ہوتی ہے اسلیے کہ مرارہ مین جسقدر مرّہ ہی تھوڑا تھوڑا خارج کرتی ہے تا اینکہ بالکل مرہ سے مرارہ خالی ہوجاوے اور اسیوجہ سے تھوڑا تھوڑا برازسپید آنے لگتا ہی تا اینکہ پوری سپیدی اخیر مین جب مرہ مرارہ مین بالکل باقی نرہے پیدا ہوتی ہے اور پھر یرقان بھی آپ ظاہر ہوجاتا ہی۔ جسوقت سُدّہ مجرائے مرارہ مین جو معاتک ہی پڑے اور جگر کے افعال مین کوئی آفت پہلے سے نہو اور نہ اسوقت بھی جگر ماووف ہو سوای اس ایذا کے جواب بعد احتباس مرّہ کے ہونے والی ہے کہ اوسوقت مرہ کو کوئی راہ خالی بطرف مرارہ ممتلی کے نہین ملتی ہے اوسوقت حبس زیادہ پیدا ہوگا اور تلخی دہن اور پیاس کی بھی شدت ہوگی۔ یرقان مراری کے تابع اکثر قولنج ہوا کرتا ہے

یا ہمراہ اوس کے اوسی طرح پر جس کو ہم لکھ چکے ہین بجو یرقان سدی کہ سبب اوسکا برد ہو خواہ تقبض ایسے یرقان پر حالات گذشتہ دلیل ہونگے اور منجملہ اونہین حالات کے تمام بدن کا حال بھی ہے۔ اور اگر سبب یرقان سدی کا کوئی خلط غلیظ ہو تدبیرات سابقہ اوس پر دلالت کرین گے۔ اگر سبب یرقان سدی کا روئیدہ ہو نا کسی ثمر کا خواہ التحام کسی زخم وغیرہ کا ہے اوس پر ہمیشہ یرقان کا رہنا اور ہمیشہ سُدّون کے علامات کی موجودگی دلیل ہوگی اور مفتحات سُدّہ کی ادویہ حقنہ وغیرہ سے اگر استعمال کی جائین اوسکا نفع کم ظاہر ہونا یہ بھی دلیل اسی قسم کے یرقان پر ہے۔ جس یرقان کا سبب ضعف قوت دافعہ خواہ قوت ممیزہ جگر کا ہے اوس مین پیشاب کا رنگ زیادہ شدید ویسا نہوگا جیسا کہ یرقان سدی مین ہوتا ہی جسوقت کہ قوت ممیزہ اور دافعہ جگر کی قوی ہوتی ہین۔ اور نہ براز اسقدر سپید ہوگا کہ جسکی سپیدی خالص ہو اور نہ ثقل کا اوسقدر احساس ہوگا جسقدر یرقان سدی مین ہوتا ہے۔ اور جسمیں افعال جگر مین ضعف پایا جائیگا اور کبھی ہمراہ اوس یرقان کے ذرب اور علامات ضعف جگر کے پائے جاتے ہین۔ جو یرقان بسبب قوت ہاے مرارہ کے پیدا ہوا اوسکے ہمراہ متلی بے انداز اور تلخی منھ کی بدون ثقل اور گرانی کے ہوگی اور بیشتر تولد اس یرقان کا تھوڑا تھوڑا سا ہوتا ہے اور براز کی رنگت درمیان سپیدی اور زردی کے ہوگی مگر رنگت پیشاب کی زیادہ قوی ہوتی ہی کہ اوس پر یرقانیت غالب ہوتی ہے اگر اسوقت ضعف قوت ہاے ممیزہ و دافعہ جگر مین نہو۔ بعض اطبا نے گمان کیا ہی کہ جو یرقان مرارہ کی وجہ سے ہوتا ہے اور جگر کا حال اوسوقت خراب نہو تو ایسے یرقان مین پیشاب اپنے رنگ اور احوال طبعی پر ہوتا ہے اور یہ گمان میرے نزدیک محال ہے اسلیے کہ جگر جو حالت صحت پر ہو پہلے وہ مرّہ مرارہ کیطرف دفع کرتا ہے پھر جب مرّہ کا دفع بطرف مرارہ کے ممکن نہو تو بول کیطرف دفع کرتا ہے اور اوسکے نفوذ کو خون مین تا امکان منع کرتا ہی لیکن جب زیادہ دیر تک سپید پیشاب باقی رہے گا اور یرقان بھی ہویا اینکہ مرض یرقان مین پیشاب کم رنگ آتا رہے یہ امر نہایت درجہ زبون ہوا اور زیادہ خوف اس شخص کی نسبت یہ ہی کہ استسقا مین گرفتار نہو جائے اسلیے کہ یہ حال صحیح دلالت کرتا ہی کہ سُدّے جو پڑے ہین وہ مبرودت سے ہین۔ یرقان سمّی پر دلیل وہی کاٹنا جوان زہریلے کا ہوتا ہی اور اگر یہ زہر کھانے پینے کی چیزون کا ہو اوس پر دلیل یہ ہوگی کہ قبل اسکے محض صحت اور اخلاط مین جودت تھی اور دفعۃً یہ مرض پیدا ہوگیا اور براز سپید رنگ بھی پہلے نہ آتا تھا اور نہ اب ہے۔ یرقان بحرانی کی علامت یہ ہے کہ امراض حادہ مین عارض ہوا اور ایسے امراض مین جنکے بحرانات مقرر ہین اور ہمراہ یرقان کے اور علامات بحرانی بھی ہون جیسے اوبکائی اور متلی اور صفراوی قی بیداری زیادہ اشتہا مین کمی پیاس بہت لگنے منھ مین تلخی سانس مین کوتاہی بیس طبیعت مین ہونے قبض کے۔ اور یرقان بحرانی پر فقط بحران ہی دلالت کرتا ہے۔ خوبی اور خرابی حال مریض یرقان کی بروقت اس بحران کے بنظر ملاحظہ دلائل دیگر جو ہمراہ ہوتے ہین یا اینکہ اس بحران کا جیّد اور ردی ہونا اسکا بیان کتاب چہارم مقالہ بحران مین کیا جائیگا۔ نبض یرقان صفرہ کی اکثر حالات مین صغیر ہوتی ہی بسبب ضعف جگر کے مگر بشدت صغر نہین ہوتا اسلیے کہ مرارہ خود سبک چیز ہے اور گرم خلط ہی لیکن صلابت نبض مین بسبب شدت یبوست کے

ہوتی ہے اور سُرعت کچھ ایسی نہین ہوتی اسلیے کہ قوت بھی چندان قوی نہین ہے کہ مزاج حراب اور ردی ہو رہا ہے
یرقان اصفر مین کبھی پسینا بھی زرد برآمد ہوتا ہے **علامات اسباب یرقان سیاہ کے** جو یرقان اسود کہ
طحال سے پیدا ہوتا ہے فقط اوسپر دلیل ہے کہ وہ اسی طرح سے نہین پیدا ہوتا ہے کہ پہلے زرد یرقان ہو بعد اوسکے
یرقان اسود پیدا ہوا اسلیے کہ یرقان اصفر طحال سے بقیناً عارض نہین ہوتا اگرچہ یرقان سیاہ کبھی جگر سے پیدا ہو جاتا ہے
مگر یرقان اسود طحال کی سیاہی شدید ہوتی ہے اور اوسکے ساتھ علامات صلابت طحال اور طحال کا بڑا ہونا اور وہ
اقسام درد کے جو بجانب چپ امراض طحال سے عارض ہوتے ہین الغرض یہ سب امور بھی ہوتے ہین۔ کبھی اسی قسم
یان یرقان کے بول و براز بھی سیاہ ہوتے ہین اور بیشتر براز مین دُردی سیاہ برآمد ہوتی ہے اور یہ دلیل قوی ہے
کہ یہ یرقان طحالی ہے۔ اور بیشتر بول سلیم اور درست ہوتا ہے اگر جگر مین آفت نہو یا اینکہ یہ آفت طحال کی جگر تک بحد
افراط نہ پہونچی ہوا وسوقت سلامت حال جگر دلیل اسی پر ہوگی کہ یرقان طحالی ہے۔ اسی قسم مین یرقان کے کبھی مراق
کھچا ہوا اور کھچاؤ کے ساتھ درد اور گرانی بھی مراق مین ہوتی ہے۔ اکثر اوقات قبض بھی رہتا ہے اور کبھی نرم بھی
براز کھل کر ہو جاتا ہے ہضم خراب قراقر زیادہ خبث نفس یعنے بدمزاجی اور غم اور وسواس بلاسبب ہوتا ہے
کبھی سیاہ پسینا بھی برآمد ہوتا ہے۔ جو یرقان سیاہ مجاری مین سُدّہ پڑجانے سے پیدا ہوتا ہے اوسپر دلیل یہ ہے
کہ گرانی اور ثقل شدید ہوتا ہے اور بائین کروٹ سونے مین بڑی صعوبت اور دشواری ہوتی ہے۔ جو یرقان سیاہ
ورم گرم اور ورم صلب سے عارض ہوتا ہے ہر ایک کے ہمراہ اوسی ورم کے علامات بھی ہوتے ہین۔ جو یرقان
سیاہ ضعف طحال سے ہوتا ہو اوسکے ہمراہ گرانی نہوگی پھر اگر ضعف طحال کے ہمراہ ضعف جگر بھی ہو اوسکی علامات
بھی موجود ہون گے۔ جو یرقان سیاہ جگر سے ہوتا ہے اوسپر دلالت یہ ہوتی ہے کہ آفات اولی جگر مین بھی
ظاہر ہوتے ہین اور طحال سلیم ہو یا مادوف ہو مگر جگر کے مادوف ہونے کے وہ اشیا جو سودا کی تولید کرنے کے
لیے ہین ضرور ہون گے اور سیاہی اسوقت خالص اور زیادہ اوسقدر ہوگی جسقدر طحالی مین ہوتی ہے۔ اور آفت
بول کی بھی اسپر دلیل ہوگی۔ پھر اگر فساد جگر مین حرارت اور یبوست کا ہو اوسوقت سیاہی یرقان کی مائل بزردی
ہوگی اور اگر حرارت اور رطوبت سے فساد جگر پیدا ہوا ہے سیاہی سُرخی مائل ہوگی اور گویا شقرت یعنے میگون کسیقدر
نظر آتا ہوگا اور اگر برودت اور یبوست سے فساد جگر پیدا ہوا ہے اوسوقت اگر غلبہ برودت کو ہے سیاہی مائل
بسبزی ہوگی اور اگر یبوست کا غلبہ ہوگا سیاہی سیاہی ہوگی اور کچھ نہین۔ اور اگر برودت اور رطوبت کا فساد
جگر مین ہوگا اور رطوبت غالب ہوگی کسیقدر سیاہی زردی مارتی ہوئی اور پستئی رنگ ہوگا اور اگر برودت
غالب ہوگی سبزی مائل سیاہی۔ طحال سے جتنے اقسام یرقان سیاہ کے پیدا ہوتے ہین اون سب مین رنگ
بدن کا ایک ہی ہوتا ہے **علاج یرقان اصفر** کا معلوم رہے کہ مقصود نفع یرقان اصفر کے علاج مین
دو چیزون کا خیال کیا جاتا ہے اور یہی غرض اوسکے علاج سے ہوتی ہے (۱) کہ یرقان بالکل زائل ہو جائے اور باقی
نہ رہے اور یہ بات ایسی اشیاء کے استعمال سے ہوتی ہے جو کہ جلد بدن اور آنکھ وغیرہ سے مادۂ مرض کو تحلیل کر کے فنا کر دین

از قسم ادویۂ معروفہ جن مین قوت غسل اور دھوڈالنے کی ہے اور انکا استعمال اوسوقت کیا جاتا ہے جب منظور ہو کہ یرقان کی زردی خامۂ ملتحمہ سے دھوکر صاف کردین اور سعوطات جو آنکھ کے واسطے تجویز ہوئے ہین۔ اور ادویۂ مسہلہ جو مادۂ یرقانی کو بذریعۂ اسہال کے خارج کردین۔ اور استفراغ بذریعہ قے کہ یہ جملہ اقسام مین یرقان کے نافع ہے۔

(۲) فصد ہمارا متوجہ بطرف قطع سبب مورث یرقان کے ہوتا ہے اور یہ فعل ہمارا چند طریقہ سے تمام ہوسکتا ہے یا تو اصلاح مزاج کرین یا قوت بدن کی تقویت کرین یا ورم کی تدبیر مناسب کرین جس ورم سے خوف عروض یرقان کا ہو یا تنقیح سدد ان کی کرین یا استفراغ بذریعۂ فصد اسلیم یا باسلیق کے یا اوس رگ کی فصد جو زبان کے نیچے ہے جسکی ثنا وصفت بعض اطبا نے کی ہے۔ اور اگر یہ تدبیر ممکن نہون یعنے فصد رگہائے مذکورہ کی پھر حجامت ایسے مقام کی کرنی چاہیے جو جگر سے اوپر کی جانب واقع ہو۔ اور داہنے شانہ کے نیچے ہے خواہ بچھنے ایسے مقام کے جو زیر جگر واقع ہے اوس فضا اور خالی جگہ کے جو پسلیون کے نیچے ہے۔ یا استفراغ مادۂ یرقانی بذریعۂ ایسے مسہل کے جو اخراج ایسی شی کا کرے جس سے امداد مادۂ یرقان کو ملتی ہے گو کہ یہ مسہل اصل مادۂ یرقان کا اخراج نہ کرسکے۔ قے کے ذریعہ سے استفراغ کرنا ہر ایک قسم مین یرقان کے نافع ہے مگر ہر زمانہ مین مفید نہین ہو اور نہ ہر شخص کو (مراد یہ ہے کہ شروط جواز قے کے بہ نسبت زمانہ وفصل اور شخص کے جو کلیات مین لکھی ہین اونکا لحاظ بھی مقدم ہے) یا علاج یرقان کا اگر سمّی ہو فقط زہر کے علاج سے کیا جاتا ہے۔ اور چونکہ قطع کرنا سبب مرض کا مناسب اوسکی نسبت یہی ہو کہ جملہ تدبیرات سے مقدم کیا جائے لہذا واجب ہے کہ پہلے توجہ طبیب کی اوسی طرف ہو جیسے زہر کا علاج یرقان سمّی مین علاج یرقان پر مقدم کرنا چاہیے۔ جس یرقان کا سبب سوء مزاج حار جگر کا یا سوء مزاج حار جملہ بدن کا ہو خواہ سوء مزاج مرارہ کا کسی سبب سے منجملہ اسباب کے جو شروب اور ماکول سے نہون یا اینکہ انہین دونون کی وجہ سے سوء مزاج حار مرارہ وغیرہ مین پیدا ہوا ہو پس علاج ایسے یرقان کا (بشرطیکہ امتلاء خون یا صفرا کا بھی ہو) یہی ہو کہ پہلے استفراغ اوس امتلا کا کیا جائے اگر خون کا امتلا ہو تو بذریعۂ فصد باسلیق کے اور اگر صفرا کا امتلا ہو تو اسہال بذریعہ ہلیلہ اور شاہترہ اور مثل سقمونیا جو کہ رائب یعنے دوغ مین ملا کر پلائی جائے خلاصہ یہ ہو کہ جو مسہلات صفرا کے ہین اور اقسام مارالجبن کے جیسے تقویت ہلیلہ سے خواہ سقمونیا سے۔ نسخہ مارالجبن کا جو عمدہ ہے شیر بز تین رطل اور قرطم ایک کف دست کوٹ کر دودھ مین گھنٹہ بھر تک ملین بعد ازان دودھ چھان کر رات بھر رہنے دین کہ مثل پنیر کے بستہ ہوجائے صبح کو اوسکا پانی جدا کرین جس طرح پنیر کا پانی جدا کرتے ہین اور کسیقدر شہد یا شکر ملا کر اور دو درہم نمک ہندی داخل کر کے پلانا چاہیے۔ اور اگر چاہین تو اوسکو ایک دانق سقمونیا داخل کر کے اور قوی کرین اور نہار منہ تین روز بقدر تحمل مریض اسکو پلانا چاہیے کہ جتنا پی سکے۔ منجملہ اون ادویہ کے جو ہمراہ تنقیہ مادہ یرقان کے ہمراہ استعمال کے کرے یہ دوا ہو کہ آب برگ ترب بوزن ایک وقیہ اناس سات درہم تخم بالنگ ایکدرہم صبر ایک درہم زعفران ایک دانق اور یہ دوا لائق اوس شخص کے بھی ہے جسکے جگر مین ورم گرم ہو خواہ مجاری جگر مین اور تپ بھی ہو۔ غذا بروقت مسہل کے آب جو اور سرد ترکاریون سے دینی چاہیے چنانچہ باب اورام جگر مین اونکا بیان ہوچکا ہے اب تطویل سے کیا فائدہ ہے جسوقت کہ نضج کا ظہور ہوجائے البتہ حرارت سقمونیا دینے کی ہوسکتی ہے خواہ صبر وغیرہ کی اور یہ بھی جب کہ آب کشوث اور کاسنی وغیرہ سے اونکی حدت اور تیزی توڑ ڈالین۔ خلاصہ یہ ہے کہ جبتک ورم ہو اور حال موجودگی بخوبی ظاہر نہین اوسوقت تک خاص

حصۂ دوم

مرض یرقان کے علاج کی طمع نہ کرنی چاہیے۔ اگر تپ نہوا اور قوت قوی ہو یہ امر دلیل ہے اس بات پر کہ ورم نہین ہے۔ پھر اگر التہاب ہو تو غذا مین زمانہ مسہلات کے معصومات اور قریض بقرا اور بچۂ میش کو اختیار کرنا چاہیے اور آبہائے فواکہ اور انہین کے عصارات خصوصاً آب انارین نہار منہ اور شوربا گائے کے گوشت کا اور مچھلی کا شوربا اور عصارے سرو ترکاریون کے اسلیے کہ اکثر یہ اشیاے مذکورہ اگرچہ از قسم غذا کے ہین مگر انمین ایک خاصیت ایسی ہے کہ اوسی کے ذریعہ سے قوی ادویہ مین اس مرض کے باعتبار نفع اور اصلاح مزاج انکو داخل کرنا چاہیے۔ ایسے ہی وقت یعنے جب کہ التہاب جگر ہو آب برگ ترب آب برگ شاہ توت دونون ہموزن بقدر تیس درہم کے پلانا چاہیے کہ یہ دوا خاص یرقان کو مفید ہے (علاوہ اور اراد تسکین التہاب کے) اور اسیطرح سی دوا پلانی چاہیے اگر التہاب مرارہ مین ہو۔ ایسے بیمارون کو شیر مادہ بچہ کا جسمین قدرے سرکہ جوش دیا ہو نہایت مفید ہوتا ہی یا عصارۂ افسنتین ہمراہ آب سرد کے۔ اگر مریض نان فطیری تناول کرین اور نمک ہمراہ کاسنی کے ساتھ روز تک کھاتا رہے فائدہ کرتا ہے اسلیے کہ یہ غذا مرارہ کو دھوڈالتی ہے اور عفونت مرارہ کی زائل کردیتی ہے اور جو رقیق شی مرارہ مین ہے اوسکو غلیظ کردیتی ہے کہ سہل الدفع ہو جائے۔ ان بیمارونکو ہرگز اجازت شراب پینے کی نہین دیجاتی ہے مگر بہت سا پانی ملاکر البتہ پلانا تجویز کرسکتے ہین۔ اور نہ انکو مناسب ہے کہ سوائے گوشتہاے سبک خواہ شوربائے محرم طیور کے اور کسی قسم کا گوشت تناول کرین۔ جس شخص کو یرقان کسی سبب حار سے لاحق ہوا ہے اوسے لازم ہے کہ بیداری اور غضب اور حرکت کثیر اور حمام کو ترک کرے۔ جسوقت حرارت تمام بدن مین منتشر ہو جگر اور مرارہ اور مثانہ کی تبرید ادویۂ مفرد وبہ وغیرہ سے کرنی چاہیے اور عروق کی بھی تبرید جسطرح معلوم ہے کرنی چاہیے۔ خصوصاً اگر آبہاے نیگرم سے نہلائین کہ اونمین ادویہ سرد وتر کو جوش دیا ہو۔ سرد پانی سے نہلانا خواہ ایسے گرم پانی سے نہلانا جسمین ادویۂ مقبضہ کو پکایا ہو یہ تبرید مادہ یرقان کی تحلیل کو منع کرتی ہے۔ کبھی جگر حار اور مرارہ حار کے علاج مین ضمادات باردہ اونمین پر لگائے جاتے ہین اور کبھی قرص کھلائے جاتے ہین۔ ازانجملہ یہ قرص بھی مرکب تخم خیارتخسہ کاسنی تخم کاہو تخم کدو صندل اور طباشیر گلشخ سب اجزا ہموزن لیکر پیس کر چھانین اور فی دو درہم وزن ادویہ چار جو کا فور داخل کرین اور قرص بنالین اور کھلائین۔ مجرب یہ بھی ہے کہ جگر اور متصل جگر عصارات باردہ طیار کرکے اونکو برف خواہ یخ سے ٹھنڈا کرکے صندلین اور کافور ملاکر ضماد بنالین اور لیپ کردین اور سردی اس ضماد کی اسقدر ہونی چاہیے کہ جرم باطن کو اس برودت کا اچھی طرح سے حس ہوتا ہو کہ تبرید اوسی روز یرقان کو دور کرتی ہے اور قارورہ اوسی روز سپید ہوجاتا ہے مترجم کے مجربات مین ایک نبات ہندی جو خرشش ہوتی ہے اور بشکل برگ علبہ گول گول بنتی ہے اور اسکو ہمارے نواح مین پتپتیا اور کہین کھٹی پتی اور کہین چوکا اور کسیجگہ اور نام سے مشہور ہے اور ہر جگہ جامہ نمناک مین بکثرت پیدا ہوتی ہے نادر الوجود اور کمیاب نہین ہے فولاد کا جوہر بھی اوس سے خوب اوٹھایا جاتا ہے زعفران الحدید بھی اوسکے ذریعہ سے بہت عمدہ طیار ہوتا ہے پھول اسکا زرد ہوتا ہے چاندی پر ملنے سے پتی کو سیاہی آجاتی ہے جیسے گندھک بھی اثر ہے بہرحال یہ نبات جلیل القدر جملہ امراض صفراوی مین مجرب خاکسار ہے یرقان قبل از سابع کو بھی بعض بیمارون کے تین گھنٹہ کے زمانہ مین خدا نے فقط اسی نبات کے پلانے سے دور کیا ہے حمای محرقہ صفراوی بھی ہر روزہ اکثر جاتی رہی ہے مقدار شربت ایک تولہ سے پانچ تولہ تک خاکسار نے کسی عرق مناسب مین بسیکر اور کبھی ادویۂ مقویۂ قلب بھی شریک کرکے استعمال کرتا ہون۔ میرے تجربات اسوقت تک اس نبات جلیل القدر سے اسقدر ہین جنکا احصار دشوار ہے

حصۂ دوم

اور بلاد مختلفہ از کلکتہ تا پشاور و جمون و نیپال و گوالیار اکثر بلاد مین جہان جہان سیاحت اور تجربات مطب کے میرے ہوئے ہین۔ سب جگہ اس نبات کا باوجود اختلاف طبائع بلاد اور فصول کے اکثر یکسان پایا ہی اور اب مجھے اسقدر مہارت ہوگئی ہی کہ اسکے ظہور اثر کو بطور پیشگوئی پہلے سے کہہ سکتا ہون اور کمتر خطا ہوتی ہی متن اگر سبب یرقان کا ضعف جگر ہو خواہ ضعف مرارہ اور سکا علاج اور تدبیرات سے کرنا چاہیے جو باب ضعف جگر مین مذکور ہوچکے اسلیے کہ علاج خاص مرارہ کا بھی وہی ہی جس سے ضعف جگر کا علاج کیا جائے۔ ورم کی تدبیر کیطرف تنبیہ اسجگہ بھی اشارہ کردیا کہ فصد باسلیق وغیرہ کرنی چاہیے اور باب جگر مین پہلی ہی سے اسکی تصریح بخوبی کردی تھی۔ یرقان سُدّی کا علاج وہی ہی جو ہر ایک جگہ کے سُدّہ کا علاج ہی۔ علاج سُدّہ جگر کا باب جگر مین مذکور ہوچکا کہ فصد اور ادرار کرنا چاہیے اگر سُدّہ محدب جگر مین ہو اور استسال کرنا چاہیے اگر سُدّہ مقعر جگر مین اور یہ دونون یعنی ادرار اور استسال بقدر حاجت اور ضرورت کے اور بحسب حال عضو مسدود کے اگر فصد کافی ہو تو وہی ورنہ اور تدبیر اور ہر ایک شی قابض اور مجفف سے اگرچہ گرم بھی ہو پرہیز کرنا لازم ہی اسلیے کہ ایسی شی بالضرور مجاریہ مین تنگی پیدا کرتی اور سُدّہ کو قوی اور سخت کرتی ہی۔ اور رائے یہ ہی کہ پہلے سُدّہ کی نرمی اور ترطیب کرین پھر اوسکے بعد تفتیح کی تدبیر کرین اور ملین کبھی تو حار رطب ہونا چاہیے اور کبھی بارد رطب جسطرح شاہد حال کا مقتضی ہو۔ جسوقت تفتیح سُدّہ کی کرین عام اس سے کہ تلطیف اور ترطیب کے بعد یا ابتداءً تفتیح کرین صواب یہ ہی کہ اوسکے بعد استسال بھی (بقدر برداشت اور بحسب تبیین طرق کے جو ابھی مذکور ہوچکے ہین) کردین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جسوقت مسہلات خفیفہ سے تدبیر شروع کرین جیسا کہ مقتضی احتیاط کا یہی ہی اور یہ ادویہ خفیفہ کچھ اثر نہ کرین پس واجب ہی کہ مفتحات قویہ پلا کر اوسکے بعد مسہل قوی دیا جاوے اور بعد استعمال مفتحات کے پھر مسہل قوی دفعۃً بلا خطر ایک ہی مرتبہ پلانا چاہیے جسقدر قوت مریض کو تحمل ہو۔ پھر اگر سُدّہ کسی شی کے اوگنے سے جو مجری مین ادگی ہی پیدا ہوا ہو جیسے کوئی فزونی گوشت کی پس مین تو یہی تجویز کرتا ہون کہ اسکے واسطے کوئی علاج کارگر نہین ہی۔ اور بعض اطبا نے اسکا علاج بھی لکھا ہی کہتے ہین کہ عصارہ تخم خرفہ خام اور عصارہ برگ ترب خام اور آب برگ لیمون کلان یہ سب کوٹ کر نکالنا چاہیے اور سب کو جوش دینا چاہیے ساتھ ہی بعد ازان جہان لینا چاہیے اور اوسمین عصارہ حماض اور کسیقدر کرسنہ کوٹ کر ملایا جاوے۔ اور اسی شخص نے کہا ہی کہ ایسی دوا مذکور سے ایک مقدار ہمراہ تخم ترب اور تخم بورہ مقشر کے جسمین چار رم وزن دونون کے مرارہ قسط طی ہو پلانی چاہیے۔ پھر اگر سُدّہ بسبب یبوست اور قبولت کی ہو اور یہ ایسی بات ہی کہ حال بدن کا بوجہ خشکی وغیرہ کے خود اسپر دلیل ہوتا ہی تو ایسے وقت وہ ملینات پلانی چاہین کہ تلطیف صفرا کی کرین جیسے لعابات اور مثلاً سپستان وغیرہ ہمراہ روغن بادام کے۔ اور اگر سُدّہ بسبب ورم گرم کے پڑا ہوا وسکا علاج وہی ورم کا علاج ہے پھر جسوقت تفتیح ورم مین آجائے تب مدرات پر جرأت کرنی چاہیے جیسے انیسون رازیانہ وغیرہ بلا خوف حرارت ان ادویہ مدرہ کی یا خراش اور تقفیح مثانہ کے اور اسیطرح استسال صفرا کا بھی بلا خوف سمج وغیرہ کے کرنا چاہیے اور اگر ورم صلب سودا وی ہوا وسوقت البتہ دشواری پڑے گی پس لازم ہی کہ علاج ورم ہی کا کرے اور جبتک ورم کا علاج کرتے رہین سزاوار ہے کہ خاص یرقان کی اصلاح وغیرہ اوس طرح کرتے رہین جیسا ہم بیان کرتے ہین۔ ادویہ مفردہ اس یرقان کی باب سُدّہ جگر مین مذکور ہوچکی ہین۔ مفتحات جیدہ مین جو خاص اسکے واسطے ہی عنصل اور اسارون ہے اور وہ فرخ جو بادام تلخ اور افسنتین اور اسارون اور غاریقون سے طیار کیا جائے۔ جو دواکہ اوسمین تفتیح کے ساتھ اور فوائد بھی ہین وہ یہ ہے کہ جب صنوبر کسار تین درہم زبیب خستہ برآوردہ پانچ درہم کبریت زرد نصف مثقال افسنتین تخم کرفس جبلی تخم سیاہ کندر سپید دود و درہم کوٹ چھان کر سفوف بنالین اور ڈبڑہ درہم ہمراہ آب رازیانہ کے تناول کرین اور چند اسیطرح استعمال کرتے رہین کہ یہی دوا شفا بخش ہو اور نجات اور عافیت دہندہ ہی ہمنے بارہا تجربہ کیا ہے۔ شنجار یعنے رستن جوت بہترین ادویہ یرقان ہے

ضعف مرارہ کا علاج ہی یا ہو ضعف جگر کا ہو۔

یرقان کی باب سُدّہ جگر مین مذکور ہوچکی ہین

نہایت صعوبت اس یرقان کی اس قسم میں ہے جسمیں عروض سدّہ کا بھی مرار میں ہوکر یرقان پیدا ہوا ہو مگر حقنہ اور مسہلات اس قسم میں زیادہ تر موافق ہوتی ہیں اسکے واسطے مسہلات مثل افتیمون اور بسفائج اور غاریقون اور قرطم اور نمک سیاہ وغیرہ سے طیار کیے جاتے ہیں اسطرح حقنہ بھی ایسی ہی دواؤں سے طیار کیے جاتے ہیں۔ لعقہ جیدا سی قسم کیواسطے صبر ۱ درہم سنونا بارید ۴ درہم غاریقون ۲ ثلث درہم کے عصارہ کا غاف تین درہم آبکاسنی میں حب بسہ کرین اور ایکدرہم تناول کرین اور مکرر چندمرتبہ اسی کو پیتے رہین۔ جب یرقان سدّے کہنہ ہوجاتے ناچار ہوکر دوائے کرکم اور تریاق وغیرہ جو منفتحات قوی ہین اونکی طرف رجوع کرنا پڑیگا تاکہ تفتیح تقویت کرین اسیطرح دوائی المسک بھی منفتح قوی ہے۔ اگر ہمراہ سدّہ یرقانی کے تپ بھی ہو اوسوقت بنفشہ نہایت اچھی دوا ہے کہ منفتح بھی ہے اور ملطف حرارت حمی (اور ملطف) ہے۔ اسیطرح بیخ خشخاش الا۔ ۲ درہم ہمراہ شہد کے اسیطرح آب کشوث اور کاسنی تلخ کا ہمراہ فلوس خیارشنبر کے تھوڑا سا روغن بادام شیرین ملاکر یہ سب طرق علاج سدّہ یرقانی کے تھے اب ہا خاص مرض یرقان سدّی کا علاج اور خاص اوسی کے ازالہ کی تدبیر (بموجب وعدہ سابقہ) اور اگرچہ اس تدبیر میں بھی تفتیح سدّہ کی ملحوظ ہے مگر بالعرض اور جملہ منافع جو مطلوب ہین وہ بھی ان تدبیرات مین ہین پس ان تدبیرون مین ادویہ مشروبہ بھی ہین اور حمولات اور سعوطات مگر سعوطات کا نفع اکثر آنکھونکی زردی کھونے مین ہے اور چہرہ کی زردی دور کرنے کیواسطے سعوطات کو زیادہ مدخل ہے بعض تدبیرین عام ہین جیسے استعمال حمام کا متواتر کہ اسپر مدار علاج یرقان ہے اور اسیطرح آبزن جو قائم مقام حمام کے ہو ایسے پانی سے جو دواؤن کے جوش دینے سے قوی کرلیے جائین اور اگر اشتباہ آبزن مین مریض کو پیشاب کا خطرہ معلوم ہو اوسی ظرف آبزن کے اندر پیشاب کردے کہ یہ علاج بھی براہ تجربہ عمدہ پایا گیا ہے۔ جسوقت حمام یا آبزن سے نکل آئے گرم کپڑا اوڑھا دیا جاوے تاکہ اوسکو سردی نہ پہونچے اور اوسیطرح اوڑھ ہوے سو جائے۔ علاوہ حمام کے اور تدبیرات جنکا اثر مثل حمام کے ہو جلد بدن سے یرقان کے خارج کرنے مین ہے جواد ویہ کہ یرقان کو دور کردیتی ہین کبھی تو بذریعہ اسہال کے اور کبھی بذریعہ ادرار کے جو قوی ہوا اور کبھی بذریعہ پسینا برآمد کرنے کے اور پسینے کی آمد وہی بہتر ہو جو کسی ریاضت کرنے سے برآمد ہو جس سے تعب اور پیاس بھی پیدا ہوتی ہو خصوصاً اگر پسینا نکالنے والی دوا از قسم مشروبات کے ہو اور اسیطرح وہ پسینا جو حمام کے بعد برآمد ہوتا ہو جس شخص کے یرقان کا علاج بذریعہ تحلیل مادۂ یرقانی کے منظور ہو اوسی سردی اور ہوائے شمالی مین رہنا مضر ہوگا ہان اگر سردی کا قیام اس نظر سے تجویز کیا ہو کہ دوائی کرکم کا چونکہ استعمال ہو رہا ہے لہذا مقابلہ حرارت دوائی مذکور کو واسطے سردی مین رہنا مناسب ہے تاکہ حرارت زیادہ بڑھ نجاے اور دوائی دار جمع ہوکر زیادہ منتشر نہو جاے تو اوسوقت برودت کا پہونچانا کچھ برا نہوگا جسطرح فلفل کے استعمال کرانے کے بعد سرد پانی مین مریض کو بٹھلاتے ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ اصحاب یرقان اصفر کو (بعد تنقیہ کے) زرد رنگ کے اشیا کیطرف دیکھنے سے نفع بین ہوتا ہے اسلیے کہ اس تدبیر سے مادۂ یرقان بقاعدۂ جذب مماثل عمق بدن سے کھینچکر باہر جلد کیطرف آجاتا ہے اور علاج کے بکھیڑے اور جھگڑے مین بڑی آسانی ہوجاتی ہے اور مین اون لوگون مین نہین ہون کہ جو ایسے ایسے معالجات کا زیادہ انکار براہ فلسفیت کرتے ہین مترجم یہ علاج مخالف اوس قاعدہ کے ہے جو مقدمہ ہشتم مین بیان ہوچکا کہ مرخ اشیا کیطرف دیکھنے سے رمد مین ترقی ہوتی ہے اسلیے کہ یہان جذب امثال سے گھٹانا مادہ کا عمق بدن سے اور نکالنا اوسکا عضو خسیس یعنی جلد کیطرف مطلوب ہے اور وہان بالعکس ہے۔ شیخ نے بصیغہ تمریض اس علاج کا ذکر کیا اور اگرچہ انکار نہین کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خود اس کی رائے مین اس تدبیر کی چندان وقعت نہین رکھتی ہے۔ ہندوستان مین یرقان اور کافور چھاڑنے والے ہزارون آدمی موجود ہین جو اسی بنا پر علاج یرقان کا کرتے ہین اور دھوکھ افسون اور عمل کا دی رکھا ہے مینے بچشم خود بھی ایسے لوگ دیکھے ہین اور تجربہ بھی اس علاج کا کیا ہے

فوراً مؤثر ہوا ہر متن ادویہ مفردہ سے جو پلانے کے قابل ہین منجملہ اونکے کہ دو اوقیہ آب ترب مین نصف درہم بورہ اور ایک اوقیہ طلا یعنے شراب مثلث جسکو مبتج بھی کہتے ہین ملاکر پلایا جاے جسوقت کہ مریض آبزن مین بیٹھا ہو کہ اس دوا کے پلانے کے بعد بلا فاصلہ زرد آب خارج ہوگا ایضاً ہلیلون تین درہم دانۂ نخود بقدر کفدست کو کسی ظرف مین سارھی تین سیر پانی ڈالکر جوش دین اور بعد خوب جوش آنے کے صاف کرکے بقدر تحمل تھوڑی سی شراب ملاکر پلائین بشرطیکہ تپ نہو اور اگر تپ ہو شراب کی آمیزش نکرین اور بعد پلانے کے آبزن مین داخل کرین وہ آبزن ایسے پانی کا ہو جسمین پرسیاوشان کو جوش دیا ہو اس ترکیب سے زرد آب خارج ہوتا ہے۔ ایضاً نطرون دو درہم شراب کہنہ مین ملاکر رات بھر شبنم مین رکھے بعد ازان پلائے اور تحمیم آبزن وغیرہ سے اوسیطرح کرے جیسے مذکور ہو چکے۔ یا اینکہ اسقیل مشوی مین شش چند نمک سوختہ ملاکر اوسمین سے دو ملغقار یعنی ۱۲ ماشہ نہار منھ تناول کرے۔ کرنب بحری کو پیس کر بقدر دو درہم کے زردی بیضہ نیمبرشت پر چھڑک کر تناول کرے۔ پوست انار چار درہم ہرنال دو درہم پیس کر اوسمین جسقدر انگوٹھے پر ٹھہر جاے تناول کرے اور اوسکے اوپر سے تولہ شیر مادۂ خر پی جائے خواہ ایک درہم یا درہم سے زیادہ بقدر تحمل کے حلیہ ہمراہ ماءالعسل کے پلائے اور آبزن سرد پانی کا کرنا چاہیے۔ یا پرسیاوشان کوٹ کر اوسمین سے چار درہم انیسون کے جوشاندہ سے پلائے۔ یا عصارۂ حماض تھوڑی سی شراب کے ہمراہ تناول کرے یا فضلہ اوس گنہ کا جو ہڑیان کھاتا ہو بشرطیکہ وہ فضلہ سپید ہو اور اوسمین سیاہی نہو چار درہم شہد ملاکر کھلاے۔ یا برگ چقندر سوکھا کر چھ درہم ہمراہ ماءالعسل کے تناول کرے یا بکری کی مینگنی کسی مطبوخ کے ہمراہ پلائی جائے۔ یا فو دنج خشک چار درہم شراب مین پانی ملاکر تناول کرے اور تین روز برابر اسیطرح کرتا رہے۔ یا نخود سیاہ ایک رطل پرسیاوشان بقدر کفدست پانی مین اسقدر پکائین کہ ثلث پانی جل جائے اس جوشاندہ سے بقدر دو اوقیہ کے پلائین۔ یا عصارہ مولی کا دو اوقیہ ہمراہ شراب کے جو ایک اوقیہ ہو۔ یا نخود سیاہ ایک رطل حب بلسان کندر رازیانہ ہر ایک سے بقدر ایک کف کے ہ ثار پانی مین جوش دین تا اینکہ ایک ثلث جل جائے اوسمین سے دو اوقیہ پلائین اور اگر تپ نہو ہمراہ کسیقدر شراب کے پلائین۔ یا دارچینی اسقدر کہ تین انگلیون سے اوٹھ آئے ہمراہ شراب اور شہد کے جو ڈیڑھ اوقیہ ہو اور اوسمین مقدار رشد کی نصف مقدار شراب سے ہو پلائین خواہ ہمراہ پانی اور شراب کے۔ خواہ حب المغلب جسکو ہندی زبانین کھیونی کہتے ہین اوسکے دونون چھلکے اور پوست دور کرکے دو درہم تناول کرین۔ خواہ مجیٹھ ایکدرہم بضمیمہ نیمبرشت کے ہمراہ۔ یا برادۂ شاخ گوزن یعنے بارہ سنگھ کا بقدر ۱۸ قیراط کے لیکر ہمراہ شراب قیروساطیفون تناول کیا جاے۔ یا حب صنوبر اور اجوائن اور مویز کو یکجا کرکے اسمین سے کسیقدر بسبار کو کھلائی جائے۔ یا فلفل اور فضلہ سگ ہدا اور بقدر ایک حمیہ کے ہمراہ شراب کے۔ یا اندرائن کا پھل لیکر اندر سے اوسکو صاف کردین اور جو کچھ اوسکے اندر مغز وغیرہ ہوتا ہے اوسے گرا دین بعد ازان اوسمین شراب خواہ پانی بھر دین اور پلائین خواہ مرارہ خرس شراب مین آمیختہ کرکے استعمال کرین۔ یا شاخ گوزن یا ماشہ اور گندھک ۱ ماشہ تناول کرکے اسکے بعد شراب پلائین۔ یا جملہ اقسام کے واسطے اور خصوصاً یرقان سدی کے واسطے ریوند اور ہوفاریقون اور پرسیاوشان کندش اور مجیٹھ سب اجزا ہموزن لیکر سفوف طیار کرین مقدار شربت ایکدرہم ہے۔ ادویہ مفردہ جو اس مرض کے علاج مین بکار آمد ہین وہ مفتحہ ہوتے ہین ایضاً فستقین انیسون اسارون وج اور مجیٹھ حنظل انا عود بلسان غاریقون کندش جوزالسرو قسط دونون قسم کے زراوند۔ بعض لوگون نے بدوا ے ضعیف الاخر ذکر کی ہے کہ دماغ کبک کو شراب خالص ملاکر تناول کرین۔ یا زردی خام دو انڈون کی نصف اسکرجہ شراب مین گھول کر پلائی جائے۔ اس دوا کی مدح زیادہ کرتے ہین خراطین کو خشک کرکے کھلاوین کہ فوراً زرد آب کا تنقیہ کر دیتی ہے

اور اسیطرح ریچھ کا پتہ۔ یہ بھی مجرب دوا ہی کہ حماض یعنی جوکا کی جڑ بطور سفوف کے تناول کرکے دھوپ مین مرض کو کھڑا کرین اور بعد ازان ایک گھنٹہ تک ٹہلائین تا اینکہ بدن خوب گرم ہوجاے اور پیاس کا غلبہ ہو پھر جوشاندۂ پرسیاوشان پلائین کہ اسکے پینے سے فوراً زرد پسینا بشدت برآمد ہوگا خصوصاً اگر ہمراہ پرسیاوشان کے مجیٹھ بھی جوشاندہ مین داخل ہو اور پودینہ بھی شریک ہو اور اسیطرح اگر بعد حمام کے اس دوا کا استعمال کرین۔ بمقدار جوخاص یرقان کیواسطے ہین اونمین سے یہ بھی ہے کہ جوزالسرو دو درہم کو ایکدرہم سلیخہ جوطلا کی کہنہ سے کیا ہوا ہو ملا کر پلائین اور بعد پلانے کے مریض کو متفرق مقامات پر دوڑائین اس تدبیر سے تمام مادہ یرقان کو براہ پول دفع کردیگا۔ کبھی ساہی کے گوشت کھلانے سے بھی یرقان کے بیمارونکو نفع پہونچتا ہی اسلیے کہ ادرار کی قوت اوسمین قوی ہی اور تنقیہ مادۂ یرقان زیادہ کرتا ہی اور جگر کے موافق ہی اور غذائی تدبیر ہے۔ آب کشوث اگر ایک اسکرجہ ہمراہ تخم کرفس اور شکر طبرزد کے پلایا جائے نافع ہوتا ہی۔ اور مسہلات خاصہ سے واسطے یرقان کے یہ ہی کہ اندرائن کی پھل مین گڑھا کرکے جو کچھ اوسکے اندر آلایش ہو دور کردین اور اوسمین طلا یعنی شراب خاص بھرکے کوئلہ کی آنچ پر پکائین اور صاف کرکے پلائین۔ ہمنے تجربہ کیا ہی کہ صبر یوزن نصف درہم اور سقمونیا ایک دانگ نمک سیاہ ربع درہم اور ہر واحد مجیٹھ اور غاریقون سی نصف درہم سب کو ملا کر گولی طیار کرین اور آب بزور کے ہمراہ پلائین۔ وہ ادویہ جنکو ہم قبل اسکے لکھ چکے ہین اور بہت سے نسخہ حقنہ کے اسی مرض کے واسطے قرابادین مین درج کیے ہین۔ سعوط چند عصارات کا طیار رہوکر استعمال کیا جاتا ہی جیسے عصارۂ قثاء الحمار خواہ عصارۂ برگ تروتیزک عصارۂ برگ ہزارچشمان عصارۂ عرطنیثا یعنی چوبک کا بعینہ خواہ عرطنیثا کو پارہ پارہ کرکے شیر دختر مین بھگو دین اور رات بھر بھگو کر صبح کو نچوڑین اور خیر گرم کرکے سعوط کرین یا عصارۂ بیخ رطبہ کا ہمراہ روغن چنبیلی کے خفیف سا جوش دین اور تھوڑی سی مشک ملا کر سعوط کرین خواہ مولی کو مع جوّن کے نچوڑ کر سعوط کرین۔ منجملہ ایسے سعوط کے جو زیادہ تیز نہین عصارہ برگ چقندر بھی ہی۔ بارد عصارات مین سی عصارۂ ہی العالم اور عصارہ بیخ اسپغول نہری ہے۔ سرکہ تنہا اگر اسکو سعوط کرین اور ایک گھنٹہ تک گرنے ندین اور بیمار حوض مین حمام کے ہو یہ بھی کیا اچھا علاج ہی۔ اسیطرح اگر سرکہ مین کلونجی شبانہ روز بھگو کر صاف کرکے فقط سرکہ کا سعوط کرین۔ اور سونگھین تنہا سرکہ کو خواہ کلونجی سمیت تو یہ بھی عمدہ علاج ہی۔ عصارات کے سوا اور قسم کے سعوط پس جیسے یہ سعوط مویز چار درہم پیس کر آب کشنیز سبز مین بھگو دین اور ہموزن آب کشنیز کے روغن بادام بھی ہو اور ہر ایک کا وزن دس درہم ہو اور سعوط کرین اور مریض کو اسوقت آبزن مین ہونا چاہیے خواہ حمام کے حوض مین اور کبھی اسی سعوط مین کسیقدر صعتر یا بسد اور تھوڑا سا سرکہ انگوری بھی داخل کیا جاتا ہی۔ انگھونکی ڈھیلے پینہ گلاب اور آب کشنیز اور آب برف سے دھوتے چاہئین۔ غسولات یعنی نہانے دھونے والے پانی اصحاب یرقان کیواسطے وہ پانی ہین جنمین پرسیاوشان اور شیح اور مزرنجوش اور جعدہ اور بابونہ خصوصاً افسنتین کو جوش دیا ہو اور اسیطرح خشک اور شبت اصلی دوا ہی پانی کے جوش دینے مین۔ کبھی پانی مین حماض افسنتین بھی داخل کرتے ہین اگر یرقان بسبب حرارت کے عارض ہوا ہو اسلیے کہ ترشی مین اسکے جلاء شدید ہے بسبب اسکے کہ ہر رنگ کی تلطیع کرتی ہے۔ کبھی انہین ادویہ سے ضماد بھی طیار کیا جاتا ہی اور روغن بھی بنالئے جاتے ہین چند اجزا ملا کر جیسے روغن افسنتین اور روغن بابونہ اور روغن شبت اصلی روغن خیرۂ انگور بیضہ وشاب اور روغن سوسن۔ بحرانی یرقان مین اگر بسبب اس ہیران کے اصلی مرض مین کمی ہوئی ہو واجب ہے کہ نفس مرض یرقان کے ازالہ کا قصد کرین بذریعہ مغسولات اور ایسے مدرات کے جنسے تنقیہ مادۂ یرقان کا ہو اور اکثر ایسا یرقان فصاد اسہال کا نہین ہوتا ہی اور اکثر فقط حمام کرنا اس یرقان کے دور کرنے مین کافی ہوتا ہے۔ اگر ایسے

بیماران یرقان کے بول و براز وغیرہ مین کمی رنگ کی ہو پس معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ غلیظ ہوگیا ہی پس جو ادویہ از قسم مہلانے کی خواہ پسیلانے کی استعمال کیجائین اونکو قوی کرنا چاہیے۔ یرقان سمّی کا علاج تریاق اور مثروذیطوس سے کرنا چاہیے تاکہ مقاومت رہرکی کرے بعد از ان مثل آب سیب ترش اور آب انار اور عصارۂ برگ کاسنی اور خرفہ اور لعاب اسپغول اور زرشک اور جلبہ ایسے ادویہ جنمین ہمراہ تبرید کے تریاقیت بھی ہو استعمال کرنے چاہئین۔ ابتداے یرقان سمّی مین خصوصاً اگر ایسے زہر سے پیدا ہوا ہو جو پیا گیا ہی یہ دوا مجرب ہے کہ دود حر ہر وقت پیا کرے اور اوسمین روغن بادام شریک کرے۔ تدبیر غذائی اُن لوگون کی اوسکو ہمنے اوس سودہ مزاج حار کے باب مین بیان کیا ہی جسمین ضعف ظاہری اور سُدّہ نہو مراد یہ ہے کہ فقط سودہ مزاج حار جسکے ہمراہ ضعف اور سُدّہ نہو اوسکے واسطے جو غذا تجویز کی ہو وہی غذا یرقان سمّی کے بیمارون کو دینی چاہیے۔ یرقان سُدّے اور یرقان جو بسبب ضعف جگر کے ہو اوسکی شناخت اور علاج وہی ہی جو باب جگر مین بیان ہو چکے۔ غذا اصحاب یرقان کی وہی ہی جو سبک اور لطیف ہو اور اوسمین تفتیح ہو۔ مچھلی کا شوربا اُن لوگونکو مفید ہوتا ہی خصوصاً ایسے اجزا شریک کرکے جو ادرار کرین اور تلطیف کی بھی قوت اونمین ہو چنانچہ آخر ابواب یرقان مین ہم اونکو بیان کرینگے علاج یرقان اسود اور علاج دونون قسم کے یرقان کے جمع ہوگا۔ اگر طحال کیوجہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہی اوسوقت ملاحظہ کرنا چاہیے کہ امتلاء خون بکثرت ہی یا نہین اگر بشرط امتلاء خون باتین ہاتھ کی باسلیق اور بعد اوسکے اسہیل کی فصد کرنی چاہیے اور اوسکے بعد خاص طحال کیطرف توجہ کرکے اصلاح اوسکی سُدّہ خواہ ورم یا ضعف کی کرنی چاہیے۔ اور اگر سبب یرقان سیاہ کا سودا کی کثرت ہو بسبب تناول اون بقول اونکے غذا ہا مستعملہ کے جو مولد سودا ہین جیسا ہمنے اوپر بیان کر دیا ہے اوسوقت واجب ہے کہ استفراغ اسی خلط کا کرین اونمین ادویہ سے جو اخراج خلط سودا وی سے خاص ہین۔ از انجملہ طبیخ اسقولوقندریون ہمراہ خربق کے وہ جو شاندہ جو قرابادین مین مذکور ہے۔ اور چند مرتبہ استفراغ سودا کا مطبوخ افتیمون سے یا بین صفت کرنا چاہیے ہلیلہ سیاہ اور بلیلہ کابلی مکدس درہم شاہترہ اسقولوقندریون بسفایج فقاح کبر ہر واحد پانچ درہم بیخ کرفس بیخ رازیانہ مکدر ایک جفتہ (یعنے بڑا کاسہ) خربق سیاہ دو درہم تین رطل پانی مین جوفرد دین تا اینکہ چہارم پانی باقی رہجائے پھر اوسمین افتیمون پانچ درہم ڈالکر خفیف سا جوش دے کر صاف کرین اور پانچ فیقرا قریب بتاشے کے اوسپر بڑھا کر تناول کرین۔ جب استفراغ ہو چکے پھر شیر مادۂ شتر ملانا چاہیے۔ اسیطرح وہ گولیان جو ہلیلہ سیاہ اور افتیمون اور نمک ہندی اور غاریقون پوست بیخ کبر سے طیار کیجاتی ہین جب استفراغ ہو چکے پھر شیر مادۂ شتر ملانا چاہیے اور اگر ہم نہ پہونچے وہ مارالجبن جو سکنجبین بزوری سے بنایا جاے اور اذخر اور جعدہ سے اور اوہ ادویہ طحالیہ سے جیسے اسقولوقندریون یا بیخ کبر وغیرہ اور وہ پانی جنمین جھاؤ کی پتی اور جڑین اور کرنب جوش دیا ہو اور مولی کے پتون کا عرق اور سکنجبین۔ اور اسیطرح آب مکوا اور آب کرفس اور اگر حرارت ہو اوسوقت سکنجبین جس مین اسقولوقندریون اور برگ کبر اور ثمرۂ الطرفا اور جعدہ جوش دیا ہو۔ اگر طحال مین ورم گرم ہو واجب ہے کہ مسخنات کو باافراط نہ استعمال کرین۔ اور اگر طحال مین سُدّہ پڑے ہون وہی مفتحات قوی جنکو ہمنے باب سُدّہ ہاے جگر مین لکھا ہی استعمال کرین کہ وہ بھی نافع ہین اور باب سُدّہ ہاے طحال مین چند ادویہ مخصوصہ اور بھی لکھین گے۔ اور اگر یرقان اسود بسبب جذب طحال کے ضعیف ہونے سے پیدا ہوا ہو واجب ہے کہ مجمہ بلا شرط اوپر رکھین اور ریاضت کا استعمال کرین اور ایسے ضماد کا استعمال کرین جنسے طحال کی قوت بڑھے جیسے یہ ضماد کہ قرد مانا اور افسنتین اور فقاح اذخر اور حاشا اور قنطوریون اور بیخ کبر ہر یک ایک جزو گل سرخ دو جزو مقل ڈیڑھ جزو اشق سات جزو اور دسواں حصہ ایک جزو کا اسی سے ضماد کرنا چاہیے جب یہ ضماد خواہ طحال دھویا جاے پرانا سرکہ جسمین شبت اور بورہ اور نمک اور سداب اور فوذنج جوش دیا ہوا دسی سے دھونا چاہیے۔ اگر سبب یرقان اسود کا حرارت جگر کی ہو جگر کا علاج ادویہ مطفیہ حرارت سے کرنا چاہیے اور اگر برودت جگر سے یہ مرض پیدا ہوا ہو تو ایارج اکبر سے بالخصوص علاج کرنا لازم ہی

اور ادویہ معاونہ جو برودت جگر کے علاج مین بیان ہوچکین اور اگر سبب یرقان اسود کا تمام بدن ہو پہلے جگر کی تدبیر کرنی چاہیے جس سے سب عروق اور رگین متاثر ہوجائین بعد ازان تمام بدن کو اثر پہونچے۔ اور خاص یرقان ہذا کا علاج ادہنین ادویہ سے کرنا چاہیے جنسی خاص یرقان اصفر کا علاج کیا جاتا ہی مگر یہ ادویہ اون سے قوی ہونی چاہہین۔ جسوقت دونون قسم کے یرقان جمع ہوجائین اور استلائے مادہ بھی ہو اور تحلیل فصد کی نزدیک طبیعت کے ہو دونون ہاتھ کی فصد اسطرح کرنی چاہیے کہ ایک ہاتھ کی فصد کرنے کے بعد چند روز کا وقفہ دیکر دوسرے ہاتھ کی فصد کرائی جائے اور دونون یرقان کی تدبیرین جو مذکور ہوچکی ہین اسوقت جمع کردینی چاہہین۔ دونون فصد کے درمیان جو وقفہ کا زمانہ ہی اوسمین منقیتین اور انتینون کا جوشاندہ پلانا چاہیے اور آب برگ قرب یرقان اصفر کے واسطے اور جھاؤ اور بید کے برگ کا پانی یرقان اسود کے واسطے ہو اصل مڑھا و قسیہ آب مکوی سبز تین اوقیہ آب برگ کیسر دو اوقیہ یہ سب پانی یکجا کرکے دس درہم التماس بڑھا کر جوش دیا جائے اور دو ثلث درہم ایارج فیقرا اور دو دو انگ زعفران اور تین قیراط سفوف نیاہ شتوی جو سبی مین بریان کی گئی ہو اضافہ کرکے اوس دوا کو پلائین اور دو روز صبر کرین بعد ازان مارابجین اور سکنجبین پلائین۔ غذا جملہ اقسام یرقان مین یکسان تجویز کرنی چاہیے جو معلوم ہوچکی ہین اور سمک رصراصی اور شور باہجوزہ ہائے مرغ کا جو خوب طیار اور فربہ ہون۔ فرکاربون مین کاسنی اور کرفس خاصکر جو پرورده کی ہوئی ہون اور کبر جو سرکہ مین اصلاح یافتہ ہو۔

دوسرا مقالہ باقی احوال طحال کا بیان اسمین کیا جاتا ہی۔ بیان عام امراض طحال کا طحال کو جمیع قسم امراض کے جو معلوم ہوچکی لاحق ہوتی ہین امراض سوء مزاج اور امراض ترکیب جیسے سدہ ہای طحال و تفرق اتصال وغیرہ اور اورام کے جملہ اقسام بھی طحال مین پیدا ہوتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ تلی جب بڑھجاتی ہے تمام بدن لاغر ہوجاتا ہی وہ سبب سے اوّل تو یہ کہ طحال کے بڑھنے سے قوت جگر کی زیادہ سست ہوجاتی ہی بسبب غلبہ ضد کے کہ مزاج کبد کا حار رطب اور طحال کا بارد یابس ہے اور جب قوت جگر کی سست ہوئی خون کی تولید مین کمی ہوگی دوم یہ کہ باوجود کم پیدا ہونے خون کے جسقدر خون پیدا ہوتا ہی اوسمین سے مقدار کثیر طحال اپنی طرف جذب کرتی ہی اسلیے کہ مقدار اوسکی بڑی ہوتی ہی۔ خلاصہ یہ ہی کہ طحال کی لاغری اخلاط کی جودت اور عمدگی پر دلالت کرتی ہی اور طحال کا بڑا ہونا اخلاط کی خرابی پر دلیل ہی۔ کبھی انجام مین امراض طحال کے حمیات مختلطہ پیدا ہوتے ہین جسطرح کہ امراض طحال کی پیدائش بھی انہین حمیات سے اکثر ہوتی ہی اسلیے کہ امراض طحال کے غب غیر خالص اور حمیات وبائیہ اور حمیات مختلطہ سے پیدا ہوتے ہین۔ اکثر امراض طحال کے خریفی ہوتے ہین۔ رنگ مریض طحال کا زرد مائل بسیاہی ہوتا ہے۔ کبھی امراض طحال کی نوبت امراض معدہ تک پہونچ جاتی ہی پس اکثر بھوک بڑھ جاتی ہی اور اکثر اشتہا باطل ہوجاتی ہی اور کبھی یہ امراض طحال معدہ کو قریب ہضم طعام کے محتاج تی کرنے ایک مرش چیز کا کرتے ہین جسکی حدت سے زمین بھید بھیدانے لگتی ہی اور خمیر سا اوٹھتا ہوا معلوم ہوتا ہی اور یہ قی بعد ایذا اور درد معدہ کے ہوتی ہی۔ بول موی امراض طحال مین عمدہ اور جید ہے اسیطرح بول غلیظ جسمین رسوب پراگندہ ہون اسیطرح وہ پیشاب جسمین مثل خون بستہ کے کوئی شی ہو بیشتر ایسے ہی پیشاب کے خارج ہونے سے وہ تپ جو امراض طحال سے پیدا ہوتی ہی دور ہوجاتی ہی اور ورم طحال بھی دفع ہوجاتا ہی **علامات** امزجہ طحال کے حار مزاج طحال پر دلیل یہ ہی کہ پیاس زیادہ ہو اور یرقان جانب طرف التہاب ہو اور فساد قوت جذب سودا مین بطرف طحال کے عارض ہو۔ بارد مزاج طحال پر دلیل یہ ہی کہ ضعف قوت جاذبہ طحال مین ہو اور سقوط اشتہا اور بکدر رہنے کدورت آلودہ ہونا آنکھ کے طبقہ ملتحمہ کا قرا قرکا زیادہ ہونا اور ڈکار بکثرت آنی۔ یابس مزاج طحال پر دلیل یہ ہی کہ طحال مین صلابت ہوگی اور بدن لاغر اور نحیف اور خون مین غلظت اور سیاہی خون کی رنگ کی زیادہ ہوگی۔ مزاج رطب طحال کا اور سیر ہائین جانب کی نرمی اور بدن کا ڈھیلا پن دلیل ہوتی ہی اور سیاہی رنگ بدن کی ایسی

جو سپیدی مائل ہو جیسے اسرب کا رنگ ہوتا ہی **علاجات** امزجۂ غیر طبیعیہ طحال کے علاج قریب قریب علاج کبد کے ہین مگر حواد و یہ یہان مستعمل ہون اونکی قوت زیادہ ہونی ضرور ہے اسکے ساتھ وہ حیلہ ہای مناسب جنکے ذریعے قوت نفوذ ادویہ کی بڑھجای بھی کرنی لازم ہین اور ایسی تدبیر کرنی کہ یہ قوت ادویہ کی تا اینکہ جرم کثیف طحال مین نفوذ کرے باقی بھی رہے تاکہ اپنا فعل پورا پورا کرلے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ فرق صحاحی جگر اور طحال مین ضعف اور قوت کا ہی اور نرمی اور درشتی کا اسلیے کہ جگر چونکہ عضو رئیس ہے اوسکی نسبت اولی یہی ہی کہ نرمی کیجای اور ہن اشیا سے اوسکا علاج کیا جائے اوسکی قوی ہونے مین افراط نہ کیجائے نہ جگر پر ادویہ حارہ جنکی حرارت شدید ہو وارد کیجائین جیسے پرانا سرکہ مگر جب کوئی ایسی ہی ضرورت شدید ہو۔ طحال کا حال بخلاف جگر کے ہی اس بارہ مین۔ طحال کی ادویہ کو حاجت ہی کہ قوت نفوذ اونکی بڑھائی جائے اور مزاج مستحکم ایسا پیدا کیا جائے کہ تا زمانۂ فعل وانفعال کی قوت دوا کی باقی رہے۔ طحال کے واسطے چند ادویہ مخصوص ہین جیسے پوست بیخ کبر اسقولوقندریون اوراشق اور شوم دشتی۔ کبھی امراض طحال مین حاجت فصد باسلیق کبیر یعنی ابطی کی ہوتی ہی اور صافن کی فصد بلکہ دواجمین کی حاجت ہوتی ہی **اورام طحال** گرم ہون خواہ سرد یا صلب یعنی سوداوی اور فقط صلابت جو بدون ورم کے ہو۔ معلوم رہے کہ طحال مین بہت کم اورام حارہ عارض ہوتے ہین اور اگر عارض ہوی بھی تو اونکا حرارت پر برقرار رہنا کمتر ہوتا ہے بلکہ جسوقت عارض ہوئے بہت جلد ورم صلب کیطرف منتقل ہو جاتے ہین اسلیے کہ جو خون طحال کی غذا ہی وہ خود غلیظ ہوتا ہی لہذا اوسکے تراکم اور سبتگی سے ورم طحال مین سختی اور صلابت آجاتی ہی پس معلوم ہوا کہ اکثر اورام طحال سوداوی اور صلب ہوتے ہین۔ بلغمی ورم جو نرم اور ڈھیلا ہو کبھی طحال کو عارض ہوتا ہی۔ اکثر جو ورم حار طحال مین پیدا ہوتا ہی وہ دموی ہوتا ہی اور صفراوی تو شاید کسی وقت عارض ہوتا ہو جنانچہ اکثر ورم بارد جو طحال مین پیدا ہوتا ہی وہی سوداوی ہوتا ہی اور یہ ورم جانب اسفل طحال مین پیدا ہوتا ہی بسبب گرانی اور بوجھ مادہ کے کہ نیچے کیطرف جذب مرکزی سے کھیچتا ہی۔ شکلین ورم طحال سوداوی کی چار طرح کی ہین (۱) مستدیر یعنی گول۔ (۲) عریض یعنی چوڑی (۳) طویل غلیظ یعنی لانبی اور گندہ (۴) طویل دقیق یعنی لانبی اور پتلی۔ بلغمی ورم شاذ و نادر طحال مین پیدا ہوتا ہی۔ مطحول اوسی شخص کو کہتے ہین جسکی تلی مین سختی ہو یا بسبب غلظ جوہر طحال کے گو درجۂ ورم تک یہ صلابت نہ پہونچے یا یہ سختی بسبب ورم صلب کے ہو۔ مگر پہلی قسم کی صلابت اخف اور سبک ہی یعنے بآسانی علاج پذیر ہی۔ **بقراط** کہتا ہی اگر مطحول انجو طحال کے اندر کسی قسم کا درد پاتا ہو یہ کیفیت اسلم ہی۔ اسلیے کہ ابھی طحال مین باوجود صلابت کے کسیقدر حس باقی ہی۔ پھر بقراط کہتا ہی اگر مطحول کو خون کے دست آئین اوسکی خیریت کی دلیل ہی یعنے امید ہے کہ ان دستون کے ذریعہ سے مادہ ورم طحال نکلجائیگا پھر اگر یہ اسہال خونی ہمیشہ زمانۂ دراز تک رہے گا زیون الامعا اور استسقا پیدا ہوکر مریض مرجائیگا۔ اسکا سبب یہ ہی کہ غلبہ برودت کا مزاج پر زیادہ ہوگا۔ بعض اطبا نے کہا ہی جسکو امراض نزلہ کے ہوتے ہین ورم طحال اوسے عارض نہین ہوتا مجھے اس قول پر اعتراض ہی اور شاید کثرت نزلہ کی اس شخص کی رطوبت مزاج پر دلیل ہوگی جو ورم صلب سوداوی کی ضد ہی پس کثرت نزلہ کی گویا قرینہ عدم عروض ورم طحال کا ہوگا نہ سبب مانع ورم طحال کا اسلیے کہ ورم سبب مانع دراصل وہی رطوبت مزاج ہی جو کثرت مواد سے شناخت کیجاتی ہے۔ رسالۂ قریہ بقراط مین لکھا ہی جس شخص کے طحال مین درد ہو اور خون سرخ سے اوسکا رعاف وغیرہ ہوا اور بدن پر اوسکے قروح ایسے ظاہر ہون کہ سپید رنگ ہون اور درد اونمین بالکل نہو دوسرے روز اس کیفیت کے ظاہر ہونے کے مرجائیگا اور پہلے مرنے سے اوسکی شہتا ساقط ہوجائے گی۔ کبھی بحران اورام طحال کا بذریعۂ رعاف کے بھی ہوتا ہی خصوصًا بائین نتھنے سے اور کانون گرمی کے قریب

اورام سے بھی بحران ورم طحال کا ہوتا ہی اور ان اورام بحرانی کا نضج دشوار ہوتا ہی اور اسیطرح انکا پھوٹنا اور بنا شکافتہ ہوکر بھی دشوار ہے اسلیے کہ مادہ بہت غلیظ ہوتا ہی۔ بہت اچھا پیشاب بیماران اورام طحال کا یہ ہی کہ غلیظ و موی ہو اور وہ پیشاب جسمین ثفل متشت یعنی پراگندہ ہو۔ چنانچہ اوپر بیان ہوچکا دلیل اس امر پر یہ ہوتا ہی کہ مرض طحال جاتا رہا اور اوسمین تری آگئی ہے۔ اطبا کا قول ہے کہ اگر پیشاب مین ٹکڑی ٹکڑے خون بستہ کے ہون اور یہ بیمار مبتلائے تب ورم طحال بھی رکھتا ہو معلوم کرنا چاہیے کہ اب اسکی تلی کا ورم جاتا رہا کبھی بعض آدمی براہ اصلی خلقت کے عظیم الطحال پیدا ہوتے ہین اور زمانہ دراز تک اسی کیفیت پر رہتے ہین اور تمام عمر احوال ظاہری مین صحیح اور تندرست رہتے ہین اگرچہ طحال کے بڑے ہونے سے آفات کثیرہ بسبب مادہ فاعلہ اور بسبب قوت طحال کے ایسے شخص کو عارض ہوا کرتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ طحال مین ورم کبھی بعد ورم جگر کے ہوتا ہی بر سبیل انتقال مرض کے ایک عضو سے بطرف دوسری عضو کے اور یہ بات افضل ہے بہ نسبت اسکے کہ ورم طحال کا منتقل بطرف جگر کے ہو جای علامات جمیع اورام طحال کے ان اعراض مین مشترک ہین ثقل اور بڑھ جانا مقدار طحال کا اور درد جو حجاب حاجز تک پھیلتا ہی بائین طرف ہٹا ہوا اور کبھی یہ درد ہنسلی تک چڑھ آتا ہی اور درد بائین مونڈھے کا اور بیشتر سانس دوہری چلنے لگتی ہے جیسے بچہ کی رونے کے وقت سانس چلتی ہی اسلیے کہ ورم طحال حجاب کو اپنی اوس حرکت سے منع کرتا ہے جس سے کہ سانس پیدا ہوتی ہی لہذا دم ٹھہر جاتا ہے ابدائی مذکور کے پہونچنے کی وجہ سے پھر حجاب اوسی حرکت کیطرف جب عود کرتا ہی بڑی سانس لینے دونی پیدا ہوتی ہی اور جب تک ورم طحال کا زیادہ بڑا نہو حجاب کی مزاحمت یعنی منع حرکت نہین کرتا ہی شاید اسکی لم یہی ہی کہ مشارکت طحال کی حجاب سے بہت کم ہی بہ نسبت مشارکت جگر کے واسطے حجاب کے اور اسیطرح معدہ کی مشارکت سے بھی طحال کی مشارکت واسطے حجاب کے کمتر ہی۔ یہ بھی ایک مشترک امراورام طحال مین ہی کہ جس لمس سے ورم طحال کی زیادتی اور کمی معلوم ہوتی ہی اور بدن کی نحافت اور لاغری بھی جملہ اقسام اورام طحال مین عام اور مشترک ہی۔ کبھی اورام طحال سے خصوصاً جو ورم بیچر کیطرف زیادہ ہو یہ بات پیدا ہوتی ہی کہ خون بدن کا پتلا ہوجاتا ہی اسلیے کہ اسوقت بذب طحال بہ نسبت ثفل اور دُردخون کے زیادہ ہوتا ہی۔ اور یہ بھی کیفیت پیدا ہوتی ہی کہ ایسے مریض ورم طحال کے دونون قدم اور دونون زانو اور دونون ہتھیلیان گرم رہتی ہین یہ بات اسوجہ سے پیدا ہوتی ہی کہ فم معدہ کو شرکت اسفل طحال سے ہے کیونکہ اسفل طحال سے وہ رگ وریدی صعود کرتی ہی جو خلط سوداوی کو دورکرنیوالی ہی پھر جسوقت اسفل طحال مین بسبب ورم کے حرارت غریزی جاتی رہے ضرور وہ حرارت بجانب اطراف قویہ مثل قدم اور کفدست وغیرہ کے رجوع کرے گی۔ کنارہ بینی اور کانون کی لوین بھی ایسے مریض کی سرد ہوجاتی ہین اسلیے کہ خون انہین مقامات کا رقیق ہوجاتا ہی اور کم بھی ہوجاتا ہی اور رقت خون اور قلت سوداوسکے سرعت انفعال ہوائے خارجی کی برودت کا زیادہ ہوتا ہی۔ ورم اور نفخہ مین یہ فرق ہی کہ ورم مین ثقل اور گرانی ہوتی ہی اور نفخہ مین نہین ہوتی اور یہ بھی فرق ہی کہ ورم مین چھونے سے درد ہوتا ہی اور نفخہ مین اکثر دبانے سے درد ساکن ہوجاتا ہی اور الم اوسکا دور ہوجاتا ہے اور قرقرہ اور طرکا ربروقت دبانے نفخہ کے پیدا ہوتی ہی۔ اورام حارہ علاوہ اعراض مشترکہ مذکورہ بالا کے التہاب اور تپ اور تشنگی مین شریک ہوتے ہین مگر ورم صفراوی کا التہاب شدید اور تشنگی قوی تر اور ثقل اور گرانی اوسمین کمتر ہوتی ہے اور درد اس ورم کا التہاب کیطرف بہ نسبت تمدد کے زیادہ مائل ہوتا ہی اور رنگ موضع ورم کا مائل بسرخی ہوتا ہی۔ اورام صلب سوداوی طحال کے اونمین خبث نفس اور ہیجان غم اور وسواس کا زیادہ نہین ہوتا ہے سوائے بعض اوقات کے۔ اور اختلاط ذہن جو بقوت ہو ان اورام کے ہمراہ نہین پیدا ہوتا ہی لیکن جسوقت مادہ ورم مکثرت ہو اسلیے کہ مادہ ورم سوداوی کا میلان مخالطت سر کے ہے

یعنی اسفل کیطرف مائل ہے گو کسی اور جہت سے کبھی اختلاط ذہن بھی عارض ہوجاتا ہو اور وہ یہ بات ہو کہ چونکہ طحال کو شرکت حجاب سے ہے پھر حجاب کو مشارکت دماغ سے ہو لہذا بتوسط ایذائے حجاب کے دماغ بھی متاذی ہوگا اور اختلاط ذہن عارض ہوگا۔ کبھی زبانہ سیاہی طحال کی اور ام صلب مین آجاتی ہو اور رنگ بدن کا بھی سیاہ ہوجاتا ہو اور سختی طحال کی بروقت دبانے کے محسوس ہوتی ہو اور قرقرہ نہین ہوتا ہو بان اگر ہمراہ صلابت کے نفخہ بھی ہو پھر تو قرقرہ بھی ضرور پیدا ہوگا صلابت طحال کے ہمراہ تب لازم نہین ہوتی بلکہ بیشتر غیر منتظم دورہ تپ کے ہوتے ہین۔ بیشتر صلابت طحال کیوجہ سے دونون پنڈلیون مین پاؤن کی قروح پیدا ہوتے ہین اور وانت اور مسوڑھے مین تاکل لکھنے سڑاند پڑجاتی ہو بسبب غلیظ ہونے اوس خون کے جو پنڈلیون تک اوترتا ہو اس سے قروح پیدا ہوتے ہین اور بسبب فاسد ہونے اوس بخار کے جو طحال سے اوپر کیطرف صعود کرتا ہو لہذا اطراف اور حوالی دندان اور لثہ کے سڑجاتی ہین۔ بیشتر قروح ساقین کا پیدا ہونا فجران اس مرض کا ہونا ہو اسلیے کہ بسبب ایسے آدمی جو ورم طحال مین گرفتار ہون جسوقت درشت اور سخت اقسام ریاضت اونسی سبز دہو مواد ورم طحال بطرف ساقین کے جذب ہوکر بثور پیدا کرتے ہین اور یہ بثور وہی ہین جنکا نام بطم رکھا گیا ہو۔ اور اکثر بول مطحول کا مثل سلیم اور صحیح آدمی کے ہوتا ہو مگر جسوقت وہ شخص مطحول ریاضت کرے سیاہی ورم طحال کی متحلل ہوکر اسکے پیشاب مین آتی ہو اور ایسے سیاہ رنگ کا پیشاب آنے لگتا ہو جو بول مین پہلے تھا پس اگر بسبب اس سیاہی بول کا گردہ سے ہوتا تو ہر وقت اسی رنگ کا پیشاب ہوتا اگرچہ بوقت راحت کے بھی ہو جب مریض نے ریاضت نہ کی ہو۔ زیادہ فصد کھولنے سے طحال مین ورم پیدا ہوتا ہو اور فصل خریف مطحول کی دشمن ہو۔ اگر صلابت بعد ورم حار کے طحال مین عارض ہوتی ہو پہلے اعراض ورم حار کے موجود ہوچکی ہونگے پھر وہ اعراض باطل ہوکر اعراض ورم صلب کے پیدا ہوگے ہونگے اکثر طحال خود بخود قوی ہوکر خواہ مقویات ادویہ وغیرہ سے قوت پاکر تمام مادہ کردی کو جو اوسمین ہو براہ اسہال دفع کرتا ہو اور یہ بواز دردی ہوتا ہو مثل ثفل زیتون کے۔ دلیل اس بات کی کہ یہ برازدردی طحال سے ہو اور جگر سے نہین ہو یہی ہو کہ جگر امراض سے پاک اور طحال زین بیماریان موجود ہین اور بعد اخراج اس فضلہ کے طحال مین لاغری آجاتی ہو۔ اور ام بارودہ بلغمیہ کے ہمراہ علامات ورم کے علاوہ نرمی اس کی اور سپید رنگ کی جسمین تھوڑی سی سیاہی بھی ہو مطحول کو اشتہای طعام بہ نسبت اور بیمارونکے زیادہ ہوتی ہے مگر قے کرنی اونکو دشوار ہوتی ہو طبیعت مین انکے قبض شدید رہتا ہو قے اور دست کرانے مین ان لوگونکے ادویہ تویہ کی حاجت ہوتی ہے

علاج اورام طحال جو گرم ہون ان اورام کا معالجہ قریب علاج اورام حارہ جگر کے ہو بدون حاجت اس امر کے کہ رعایت جانب قبض کے کیجاوے مگر تسخین شدید سے حذر کرنا چاہیے ایسا نہو کہ جھٹ پٹے مادہ غلظ اور صلابت کیطرف مائل ہوجاوے اور اس احتیاط مین جگر بھی طحال کا شریک ہو اسلیے کہ یہ دونون عضو مستعد اس امر کی ہین کہ انکے اورام حارہ بطرف اورام صلبہ سودا دیہ کے منتقل ہوجاتین۔ ہان مگر یہ بات ضرور ہے کہ اورام حارہ طحال کے علاج مین ادویہ ورم کے ہمراہ ایسے ادویہ ملاے جاتین جن مین کسیقدر تقطیع ہمراہ حرارت معتدل کے ہو اور قبض مع قوت بارودہ کے ہو جیسے سویا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سرکہ ادویہ طحال کو زیادہ نافذ کردیتا ہو اور واجب ہو کہ طحال کے جملہ اقسام کے ادویہ مین سرکہ شریک رہے۔ واجب ہے کہ ابتدا علاج کی فصد بااسلیق سے کیجاوے بعد اوسکے وہ عصارات اور پانی جو امراض جگر مین مذکور ہوچکے پلائے جاتین۔ جو دوا اکثر ورم طحال سے خاص تجویز کی گئی ہو وہ مقطر جاؤ کی پتی کا پانی یا آب برگ بید یا آب برگ خیار یا آب خرفہ یا آب پرسیاوشان تازہ ہو منجملہ اون اشیا کے جو اسنے اورام طحال کو نافع ہین یہ ہے کہ ورم خرفہ ہمراہ سرکہ کے پلائین اسلیے کہ ان دونونکی خاصیت عجیب ہے تحلیل اورام طحال اور صلابات طحال کے حاصل ہو اور یہ دوا ہے

کہ بار تنگ خشک کا سفوف روزانہ بقدر ایک چمچہ کے پھانک لیا کرے۔ غذا ان ادرام مین وہی ہو جسے ہمنے باب ادرام جگر مین ذکر کیا ہے زرشک کو خاصیت نفع رسانی ان ادرام مین زیادہ ہو خصوصاً جب اسکی یبوست شکر اور تربجبین ملانے سے توڑ دیجائے۔ جبوقت یہ معلوم ہو کہ سبب اس صلابت کا موجودگی خون کثیر سودا وی کی ہو پس واجب ہے کہ فصد باسلیق اور سہلیم کی کیجائے اور سہلیم کی فصد کھولکر چھوڑ دین تا اینکہ خون از خود بند ہو جائے اگر بمثل شروط قوت کے از خود بند ہو سکے۔ بیشتر باضطرار فصد بائین وداج کی کرنی پڑتی ہے۔ اور بیشتر یہ بھی واجب ہوتا ہو کہ بعد استفراغ سودا کے اوس طریقہ سے جو بیرفان اسود مین مذکور ہو چکا ہو فصد کرین۔ اور واجب ہے کہ اوس قاعدہ کو فراموش نکرین جو باب علاج صلابات مین مذکور ہو چکا ہو اور وہ قانون یہ ہو کہ ہر دورہ تحلیل کے بعد تلطین کی بھی تدبیر جاری رہے تا کہ غلظ موجود اور باقیماندہ مین تحجر اور سفتی نہ آنے پائے۔ پھر اگر اس تدبیر تلطین اور تحلیل سے فراغت نہ ہے خواہ اسکی حاجت نہو اوسوقت واجب ہو کہ استعمال ادویۂ مقطعہ کا کرین جنمین حرارت زیادہ ہو۔ بیشتر یہ اغراض ادویۂ مفردہ مین پائے جاتے ہین اور کبھی حاجت مرکب کرنے ادویۂ ہذا کی ہوتی ہے۔ ادویۂ مفردہ جنسے یہ فعل وراثر پیدا ہو سکتا ہو وہی دوائین ہین جن مین تلخی اور قبض ہو خواہ حرارت معتدل ہمراہ قبض کے ہو۔ کبھی چند ادویۂ مفردہ ایسے بھی پائے جاتے ہین جو بالخاصیت یہی اثر پیدا کرتے ہین۔ پس اگر کوئی دوا ایسے ملجائے جنمین فقط تلخی ہو اوسمین تھوڑا سا سرکہ اور کسقدر بھٹکری ملا دینی چاہیے اسلیے کہ بھٹکری سے فائدہ تقویت اور تلطیف کا ہوتا ہے۔ داغ لگانا امراض طحال مین اوس رگ پر جو اندرون بائین ذراع کی ہو جسکو اطبا نے ذکر کیا ہے اوسکا طریقہ وہی ہو جو ہم نے باب استسقا وغیرہ مین ذکر کیا ہے اگرچہ ظاہر حال مین اسکا نفع کچھ سمجھ مین نہین آتا۔ کبھی تدبیر لطیف غذائے ورم طحال کی ازالہ مین کافی ہوتی ہے۔ کبھی ایسی تدبیر جس سے فربہی بدن کی پیدا ہو اتفاقاً مفید ہو جاتی ہے بشرطیکہ تولید سدد نکی نہ کرے اور نہ تغلیظ خون کی زیادہ کرے خواہ اگر مسدد اور مغلظ بھی ہو مگر جگر مین اسقدر قوت ہو کہ ان دونون ضرر کی اصلاح کر لیتا ہو اسلیے کہ تدبیر فربہی چونکہ ترطیب خون کی کرتی ہے اور تعدیل مزاج خون اور اصلاح اوسکی کرتی ہے اسیوجہ سے غلظ سودا وی توڑ ڈالتی ہے اور اوسکا ضرر باطل کر دیتی ہے کبھی سختی طحال کی اسقدر بڑھ جاتی ہے کہ فقط پلانے کی دوا سے اعانت ضماد کی کرنی اوسکے علاج مین کفایت نہین ہو سکتی بلکہ اور تدابیر کی بھی حاجت ہوتی ہے۔ ہر ایک قسم کا دودھ سوائے شیر مادہ شتر کے طحال کو مضر ہے۔ جو ادویہ مفردہ اس فائدہ کیواسطے مستعمل ہوتی ہین شاہدانون سب مین افضل پوست بیخ کبر ہے کہ اکثر اوقات اسکے استعمال سے بول اور براز خونی خواہ دردی خارج ہوتا ہے اور مریض کو شفا حاصل ہوتی ہے خصوصاً اگر ہمراہ ایسی سکنجبین بزوری کے استعمال ہو جو مائل بہ محرشی ہو اور تنہا پوست بیخ کبر اس صفت کا نہین ہے بلکہ قنطاریون اور عصارۂ قنطاریون خصوصاً قنطوریون دقیق اور بیخ سوسن اور زہر الملح اور بیخ جوسر کرین پرورده کی ہو ہر روز ایک چمچہ اوسکا کھلانا مفید ہے۔ تخم سنبھالو اور حب الاس اور کرکرندہ اور مورنڈی اور بن ہمراہ سکنجبین کے اور فراسیون خصوصاً آب آہنگران جسکو ہم آیندہ بیان کرینگے یہ بھی ادویہ مفیدہین عنصل بھی نہایت درجہ اچھی دوا ہے اور عمدہ یہ ہے کہ سکنجبین عنصل کی طیار کرین اسقولوقندریون ہمراہ عصارہ برگ جھاؤ کے اور حرف اور شونیز اور غاریقون تنہا خواہ سکنجبین کے ساتھ اور قنطوریون مقدار شربت ہر ایک دوا کا انمین سے جسے اختیار کرین ہر ایک مثقال سے دو درہم تک ہو یا پچدرہم افتیمون ایک اوقیہ سکنجبین کے ساتھ بھی بیحد اثر رکھتی ہو پس یہ ہر ایک دوا اگر مکرر استعمال کیجاتے بذریعۂ اسہال کے جو مادہ طحال کا ہو اوسکو دفع کرے گی اور طحال کو لاغر کر دے گی اشق اور ترمس خصوصاً جو شاندہ ترمس ہمراہ سکنجبین کے

اور جوشاندہ برگ خاسف کا آب خالص مین اور بھی جوشاندہ ہمراہ سکنجبین یا ہمراہ جوشاندہ جعدہ کے پلائین - اور حاض بری سکنجبین مین گھولکر پلائین - عصارہ شوک طبری یا شبت ہمراہ ایک شیر روزانہ دو درہم پیا جائے اور اوسکے اوپر بول مادہ شتر بھی پلایا جاے - یا عصارہ غافث دو درہم ساتھ جوشاندہ افسنتین کے بول اور شیر مادہ شتر کے پلانے مین نفع زیادہ ہی خصوصاً اگر اوسنے غرب اور شیح اور کرفس کو چارہ کی جگہہ پایا ہو - ضعیف اور قوی دونون قسم کے بیمار اس دودھ کو پی سکتے ہین پھر جسوقت اِسکے پینے سے یہ بات ظاہر ہو کہ ورم گھٹ گیا اور گرانی کم ہو گئی تقویت عضو کیطرف توجہ کرنی چاہیے - بطم کو سرکہ کہنہ مین بھگو کر سات روز کے بعد ہر روز بقدر تین مثقال کے تناول کرکے سرکہ کا بدرقہ دیا جاے - تخم ترب ڈیڑھ درہم ہمراہ سرکہ کہنہ کے خواہ جوشاندہ برگ جو تازہ سرکہ عنصل مین پکاکر خواہ آب برگ کبر اور سکنجبین یا نارون ہمراہ سرکہ عنصل کے دیا جاے - منجملہ ادویہ کہ جو بالخاصیۃ اس غرض کو پورا کرتے ہین یہ ہین تخم خرفہ دو درہم ہمراہ سرکہ کے خواہ بسد محلول بوزن ایک مثقال ہمراہ کسی شربت کے شربت ہائے مذکورہ سے جیسے سکنجبین وغیرہ - تراشہ کدو جو نرم نرم چھیلا جائے خواہ کدو کو خشک کرکے پیس کر سفوف بنالین اور دو درہم ہمراہ سکنجبین کے تناول کرین - ایضاً تخم قصب اور تخم کشوث اور برگ بید سادہ بسبب تلخی اور قبض کے بھی مفید ہوتا ہی - تخم حاض اور تخم سرمق یعنے بتھوہ کے بیج جھاؤ کے پھل اور جھاؤ کی بتی یا لوہڑی کا پھپھڑا اور اوسی کا جگر دو درہم سکنجبین کے ہمراہ یا طحال حمار وحشی خواہ گھوڑے کی تلی خواہ کردہ اسپ یعنی بچہ اسپ کی تلی اِن دونون مین جو ہو دو درہم بعد خشک ہونے کے پینی چاہیے - یا شیر گو لیکر ذبح کرے اور سوکھا کر گولے اور اس پُرادہ سے اتنی مقدار لے جو تین انگلیون مین اوٹھ سکے خواہ سات عدد شیر گ موٹی موٹی لیکر ذبح کرے اور کسی مٹی کی دیگ مین ڈالکر اوپر سے اتنا سرکہ کہنہ ڈالے کہ وہ ڈوب جائین اور گل حکمت کرکے تنور گرم مین اسکو رکھدے جب پختہ ہو جائے دیگ کو تنور ہی مین رہنے دے تا اینکہ سرد ہو جاے بعد سرد ہونے کے نکالے اور سر کہ مین مالش کرے اور ہر روز دو درہم اسمین سے تناول کرے یہ علاج مجرب ہے مثل انہین ادویہ مفردہ کے جو اوّل باب اور آخر مین مذکور ہوئے ہین جسکے سب قائل اِسکے ہین کہ ہمراہ سکنجبین کے یا سرکہ کے مستعمل ہون یا اینکہ اِن سے ضماد طیار کیے جائین اور اون ضمادون کو آمیزش سے سرکہ کی قوت دیجائے - ادویہ مرکبہ جو مشروب ہین جیسے اسقولوقندریون اور طباشیر جو مصلح اسقولوقندریون کے ہر دونون ملاکر بقدر دو درہم ہمراہ سکنجبین کے تناول کرین قرص کبر اور قرص فنجنکشت جو سکنجبین مین بنائی گئی ہون اور قرص ریوند جو پوست بیخ کبر کی آمیزش سے طیار ہون سرکہ شدید المحموضت کی ہمراہ تناول کرے اور یہ دوا اوسوقت کی ہے جب نفخہ طحال نہو قرص مجیٹھ اور تریاق اربعہ بہت اچھی دوا ہی اگر تب نہو - یا اینکہ حرف ایکجزو اور کلونجی نصف جزو پیس کر مشت کف گرفتہ مین بقدر تین درہم کے سرکہ آب آمیختہ کے ہمراہ تناول کرے یا سفوف زراوند اور ہلیلہ کابلی اس مین سے بقدر ایک جزو کے ہمراہ بول مادہ شتر خواہ بھیڑ کے تناول کرے پوست بیخ کبر چار درہم زراوند طویل دو درہم فنجنکشت فاغل ہر واحد چھ درہم سے قرص طیار کیے جائین ہمنے خود تجربہ کیا ہے کہ پرسیاوشان پوست بیخ کبر تخم خرفہ تخم سداب تخم فنجنکشت زوفا سب اجزا ہم وزن لیکر سفوف بنالین مقدار شربت تین درہم ہمراہ سکنجبین کے یا بیخ کبر اور زبیب اور تخم شلغم زوفا اِن سب کو کوٹ کر سرکہ مین بھگو دین اور آٹھ پہر کے بعد بہت سا پانی ملاکر اسقدر جوش دین کہ پانی جل جائے اور سرکہ اپنی مقدار پر باقی رہ جائے اور سکنجبین بزوری تیز اوس مین ڈالکر پلائین - خواہ سرکہ مین ابہل اور جوز السرو کو خوب جوش دے کر جسقدر قوت وفا کرے پلائین اور ثفل اسی دوا کا بطور ضماد کے طحال پر لگائین - خواہ شیر مادہ شتر کا اونہین شروط

حصہ دوم

مذکورۂ بالا پر حسب ورق غرب کے ہمراہ تناول کرین۔ ایضاً مجلیٹھ بارہ درہم پوست بیخ کبرا ورزراوند طویل اور ایر ساہر واحد دو درہم خوب باریک پیس کر سکنجبین ترش ملا کر قرص طیار کرین اور ایک مثقال ہمراہ جوشاندۂ افسنتین اور پوست بیخ کبر کے پلائین۔ یا جھوہ تازہ اور پوست بیخ کبرا ورجھاؤ کا پھل اور اسقولوقندریون اور عنصل بریان سپید مرچ سب اجزا ہم وزن لے کر قرص طیار کرین اور دو مثقال ہمراہ سکنجبین کے پلائین۔ یا طحال حمار وحشی اور طحال بچہ اسپ کو سوکھا کر خوب پیس ڈالین اور دو درہم اسی سفوف سے ہمراہ شراب آمیختہ کے تناول کرین۔ کہتے ہین کہ ایسی ادویہ قویہ جنکا ذکر ہو رہا ہے اگر چند روز خنزیر کو پلائی جائین اوسکی تلی معدوم ہو جاتی ہے اور نشان اصل عضو کا باقی نہین رہتا پس درم طحال کی کیا اصل ہے۔ یا فتیمون اور پوست بیخ کبر نصف وزن پر فتیمون کے پیس کر شہد مین گوندھ کر قریب پانچ مثقال کے تناول کرین۔ یا پوست بیخ کبرا اور اسقولوقندریون اور ثمرۃ الطرفا اور ریشہ بیدا ور مجیٹھ اور اسارون اور روج سرکۂ تند مین جوش دین اور پھر صاف کر کے اسی سرکہ سے سکنجبین عنصلی طیار کرین اور ایک درہم اشق کے ساتھ اس سکنجبین کو استعمال کرین کہ دوا عجیب النفع ہے مطحول جسوقت اسہال دائمی کی شکایت کرے اور ہمراہ اسہال کے پیچ اور مروڑ نہین ہو سفوف انار دانہ تین روز خواہ چار روز اوسکو دینا چاہیے روزانہ بوزن تین درہم کے اور غذا اوسکی آدھی بھوک سے کر دینی چاہیے اگرچہ اسہال اوسکا طحالی ہو اور سبب تضعیف غذا کا یہ ہے کہ بدن غذائے خون کو قبول نہین کرتا پس اوسکی تولید بھی تضعیف غذا سے کم کر دینی چاہیے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ گرم چیزین زیادہ تر موافق طحال کو نہین ہین اسلیے کہ صلابت اور تجنیف پیدا کر کے تحلیل کو منع کرتی ہین۔ اگر قارورہ مین حرارت ہو اوسوقت عمدہ یہ رائے ہے کہ قرص زرشک وغیرہ کا استعمال کرین اور یہ دوا صلابت کہنہ طحال کو بہت نافع ہے۔ بیخ جاؤشیر اشق پوست بیخ کبرا ور لبلاب کی وہ قسم جو بنام طوبیون مشہور ہے اور لب عنصل مشوے حب البان ثوم بری ہموزن لیکر کوٹ پیس کر بیجا کرین اور ہر صبح کو بوزن ایک درخمی ہمراہ سکنجبین خواہ سرکۂ انگوری کے پانی ملا کر تناول کرین۔ دوسرا نسخہ حب البان تین درخمی پوست بیخ کبر چار درخمی قسط ایک درخمی اسطرون اور ثوم ہر واحد چھ خمے جعدہ تین درخمی بیخ اوس نبات کی جو مشہور بنام قولوالبدن ہے اور یہی قسم سکرجہ کے نام سے مشہور ہے دو درخمے (یہ گھاس وہی ہے جسکے پتے مشابہ برگ آس کے ہوتی ہے اور بیخ کے بیچ مین ایک نقان کی شکل مشابہ آنکھ کے ہوتی ہے جیسے حی العالم کبیر) اور حب لبلاب اکبر بہ پیش عدد اشق چار درخمی بارزد ایکدرخمی تخم درخت مریم ایکدرخمی خواہ اسی کی جڑ تین درخمے قرص ملا ڈیڑھ درخمے حب الاسقیل (اور وہ عنصل بریان اور اوبالا ہوا ہے) سولہ درخمی سب یکجا کر کے ہمراہ سکنجبین بوزن ڈیڑھ درخمی کے استعمال کرین اور اصل موجد نے دو نیم درخمی تجویز کی ہین۔ اور قرص کا نسخہ جو بعینہ ایسا ہی اثر کرتا ہے تخم سوسن چار درخمی فلفل سپید اور سنبل سوری اشق ہر واحد دو درخمی قرص بنا کر مثل نسخہ سابق کے اسکا بھی استعمال کرنا چاہیے یعنی جو نسخہ اس سے پہلا گذر چکا ہے دوسرا قرص جو مطحولین کو نافع ہے اشق اور عوسج کا پھل ہر واحد آٹھ درخمی پوست بیخ کبرا ور ثمرۃ الطرفا فلفل سپید ثوم بری اور عنصل مکدا ایک درخمی پانی کے ذریعہ سے قرص طیار کرین ایک قرص وزنی ایکدرخمی کا ہو اور خوراک وہی ایک قرص کی ہے شراب عسل کے ہمراہ۔ دوسرا نسخہ لب عنصل مشوی دو رطل بیخ کرکم آٹھ رطل فلفل سپید فطراسالیون اور ایک جزو میری رائی مین مطر کا آٹھا اور حب صنوبر یکدا آٹھ اوقیہ سوسن آسمانگونی اور بیخ جاؤشیر ہر واحد تین اوقیہ سب کو پانی مین گوندھ کر قرص طیار کرین۔

جسوقت کوئی دوا اِن ادویہ مذکورہ بالا مین سے استعمال کیجائے بہتر یہ ہی کہ پانی قطعاً ترک کرادین اور پلانے مین بھی پانی کمتر مستعمل رہے تاکہ دوا کی قوت محفوظ رہے اور بجانب محدب جگر کے آب کثیر کے تناول سے اثر دوا کا کچھ کرنہ پہونچے ضمادات مین بہتر یہ ہے کہ قبل ضماد لگانے کے حمام طویل بنا رُمنعہ کرانا ہو اور آب زن مین دیر تک بٹھایا ہو اور جب بیمار آبزن سے باہر نکلے تھوڑی مقدار مقطعات حریف یعنی تیز کے کھلائی جائے جس سے پیاس زیادہ لگتی ہے جیسے نمکین مچھلی خواہ بھنا ہوا گوشت اور رائی اور صحنا اور شراب کو آب در یا ملا کر پلانا چاہیے اور بلطیف تدبیر یعنے تدبیر تقلیل غذا کی کرنی چاہیے اور تین روز یہ تدبیرات کرکے چوتھے دن ریاضت اِسقدر کرائی جائے کہ پسینا برآمد ہو اور سانس جلدی جلدی متواتر آنے لگے پھر اوسکے بعد ضماد ایسے ادویہ کا کرانا چاہیے اگر مرض قوی ہو اور اگر مرض قوی اور سخت نہو اِس سے کم درجہ کی تدبیر کرنی چاہیے۔ ماہیت ضمادون کی یعنے اجزائے مادی اوسکے پس یہی ادویہ ہین جو ادویہ مشروبات مین مذکور ہوے اور تخما اشق اور بھیڑ کی مینگنی کو جب سرکہ مین پیس کر طحال پر ضماد کرین یہ ضماد بھی قوی ہے اور بکری کی مینگنی جلا کر سرکہ کے ساتھ ضماد کرنا بھی قوی ہے۔ خاکستر دیگہای حمام وغیرہ بھی ہمراہ سرکہ کے۔ بیخ کبر سپید ہمراہ سرکہ کے اور کرنب اور سرکہ برگ تیموع اور سرکہ اور سداب ہمراہ سرکہ کے۔ اگر اوس گائے کا گوبر جو چھٹی ہوئی چرتی ہو لے کر خشک کرین بعد ازان سرکہ مین اوسکو پکا کر ضماد طیار کرین یہ بھی نافع ضماد ہے اور کبھی اس ضماد پر زرد گندھک پیسکر چھڑکتے ہین زہرہ الملح کا لیپ کرنا بھی عجیب النفع ہے ازین قبیل یہ ہے کہ حب البان ہمراہ سرکہ کے ضماد کرین ایضاً حرمل تخم سمیت سرکہ مین بخہ کرین یہانتک کہ مُتہرا ہو جاے پھر ضماد۔ جو ضماد تیزی اور نرمی مین قریب اعتدال کے ہے وہ یہ ہے کہ چقندر کو سرکہ مین بخہ کرکے خواہ اینکہ بیخ خطمی کو سرکہ مین پیس کر ضماد کرین مرکبات مین سے مرہم باسلیقون اور مرہم جالینوس اور مرہم اسفلا قیدوس اور ضماد ذہبی اور ضماد صبر جسکا موجد جالینوس ہے۔ اور وہ مرہم جسکا نسخہ یہ ہے پوست بیخ کبر کو سرکہ مین چند ساعت بھگو دین تا اینکہ نرم ہو جاے پھر اوسکو خشک کرین اور سو کھنے کے بعد کوٹ کر بزمی اسی کا مرہم موم اور روغن حنا ملا کر طیار کرین تا اینکہ تانبے کی دیگ کی سیاہی اور آرد جو اور سرکہ اور سکنجبین سے ضماد کرین کہ یہ بھی نافع ضماد ہے اور درجۂ انتہا کو پہونچا ہوا ہے۔ ضماد رائی کا بھی مستعمل ہوتا ہے وہ بھی قوی ہے۔ ایک اور ضماد ہے جو صلابت کی تحلیل کر دیتا ہے اشق اور موم صمغ صنوبر مکدا آٹھ درمے صمغ علک البطم اور مقل اور بارزد ہر واحد چھ درمے کندر اور مُر اور روغن قثا را لحمار ہر واحد چار درمے پگھلنے والے اجزا کو سرکہ مین بھگو کر سب کو باہم ملا کر ضماد کرین دوسرا نسخہ تخم حلبہ آرد کرسنہ ہر واحد دو اوقیہ اشق اور صمغ البطم ہر واحد پانچ اوقیہ پوست بیخ کبر اور تخم سنبھالو بیخ قوم دشتی اور فو ہر واحد ایک درمی موم دو رطل ادویہ سرکہ مین بھگو کر زیت کہنہ ملا کر ضماد طیار کرکے استعمال کرین یا میتھی کا آٹا اور رائی اور نطرون اور انجیر سرکہ مین پکایا ہوا اوسپر چھٹا حصہ اشق ڈال کر ضماد کرین۔ یا شہد کو کسی کاغذ کے ٹکڑے پر جو پیاش سطحی مین برابر ورم کے ہو لگائین پھر اوسپر پسی ہوئی رائی چھڑکین اور مقام طحال پر چسپان کردین اور جبتک مریض برداشت کر سکے یوہین چسپان رہنے دین خواہ وسط دانہ بڑے بڑے انجیر کے چیر کر نین گھنٹہ تک سرکہ مین بھگو دین بعد ازان جوش دے کر صاف کرین اور ہموزن اِس صاف شدہ کو رائی اور بیخ کرفس جمیع قاصفہ کرکے سب اجزا کو ملا دین بیشتر اِن اجزا کے ہمراہ اشق بھی داخل کرتے ہین اور ماذریون بقدر حاجت بھی بڑھاتے ہین اور سب ملا کر طلا خواہ ضماد طیار ہوتا ہے۔ یا حلبہ اور قرد مانا اور چونہ اور بورق ہمراہ سرکہ اور اشق اور مُر اور کندر کے ہموزن لیکر سرکہ کہنہ مین پیس کر کسی ردی کے گالہ پر طلا کرکے موضع ورم پر چپٹا دیتے ہین۔ منجملہ مجرب دوا کے جسکو کندی نے پسند کیا ہے یہ ہے

سُداب اور پونست بیخ کبار اور افسنتین اور فوتنج سر کہ تند مین بچتہ کر کے کسی ندی کے ٹکڑے پر گرم گرم لگا کر ضماد کرین اور جب سرد ہو جائے جدید دوا بدلدین اور اکیس مرتبہ تک نہار مُنھ لگاتے رہین منجملہ اضمدہ جیدہ کے یہ ہی کہ آرد بلوط و ورطل لیکر کوئلہ کی آنچ پر پگھلائین اور ایکرطل چونہ ملا کر ضماد طیار کرین خواہ چونا اور بورہ اور عاقرقرحا اور زائی ان سب کو قطران کے ذریعہ سے بکجا کر کے طلا کرین مگر تپ مین یہ دوا اچھی نہین ہے یا عاقرقرحا پانچ اوقیہ خردل سنبذ ۵ درہم حب زربون چار اوقیہ قردمانا تین اوقیہ اخروٹ خوشبو ایک اوقیہ فلفل چار اوقیہ سب کو خل عنصل مین جمع کر کے تین گھنٹہ طحال کے ایسی دوا سے سینک کرین اور پہلے تکمید سے طحال کو خردل اور نطرون کر پانی سے دھو ڈالین۔ پورانے ورم طحال کے واسطے یہ طلا تجویز ہوا ہی۔ اُشق اور بادام تلخ دس جزر برگ سداب پانچ جزء سرکہ ملا کر طلا بنایا جاتا ہی۔ یا بھیڑ کی مینگنی اور تازی رائی کو بعض عصارہ ہای منافع مذکورۂ بالا کے ہمراہ تھوڑا سرکہ ملا کر۔ نطول اسکے واسطے اوس پانی سے کرنا چاہیے جسمین ترمس اور سداب اور فلفل کو جوش دیا ہو۔ منجملہ قوی اور شدید الاثر ضمادون کی یہ ہے عرق سیاہ تین اوقیہ اور عرق سپید چار اوقیہ اشق تین اوقیہ نطرون تین اوقیہ سقمونیا ۱ اوقیہ فلفل تیس ۳۰ دانہ پہلے نطرون کا قوام علک البطم سے درست کرین جو ان اجزا کے ملنے کے بعد قابل ضماد کے رہ سکتی ہی یا کہ مثل مرہم کے قوام اوسکا ہو جای اور بعد طیاری کے اسی دوا کو طلا کرین اور پہلے مقام ورم کو مالش کے ذریعہ سے گرم کرلین یہ طلا علاوہ تحلیل ورم کے مسہل بھی ہی۔ جب دواؤن سے کچھ فائدہ نہو واجب ہے کہ بھری ہوے پچھنے لگائین اور خون نکالین اور کبھی باوجودیکہ دوا کا فائدہ بہ نسبت ورم کے ہو پھر بھی ضرورت خون نکالنے کی ہوتی ہی جسوقت غلبہ خلط سوداوی اور خون کا زیادہ ہو پس واجب ہے کہ دواج باین جانب کی فصد کھولنی چاہیے۔ اور پانچ جگہ پر داغ لگانا پڑتا ہی منجملہ جرم طحال کے خواہ جسمقام پر بھر پور تدبیر بدون اچھے اور ورم کو دور کیے نہین چھوڑتی ہی یعنے ضرور ورم طحال زائل ہو جاتا ہی۔ اگر مریض آگ تحمل داغ لگانے مین نہ کر سکے ادویۂ کاویہ سے داغ لگانا چاہیے جیسے ضماد انجیر اور خردل کا اور مثل ضماد ثافیا وغیرہ کے۔ اگر حرارت کا غلبہ ہو اور تحمل مریض سے نہو سکے کہ ضماد ہای قوی لگائے جائین اوسوقت اوسکے طحال کی تبخیر سرکہ مین جوفخام ملا کر کرنی چاہیے خواہ نہار مُنھ اوسے چت لٹا کر طحال پر ایک ٹکڑا کمل کا جو بھیڑ کے بالون سے بنا گیا ہو کسی سرکہ مناسب مین ڈبو کر رکھا جاے خصوصاً جس سرکہ مین سُداب کو جوش دیا ہو اور بہتر اس تدبیر مین یہ صورت ہی کہ مریض کو نہار مُنھ حمام گرم مین داخل کرین اگر اسقدر گرمی کا متحمل ہو سکے اور اوسی جگہ اوسکو چت لٹا کر ہر وقت سرکہ مین ڈبویا ہوا کمل کا ٹکڑا اوسکے طحال پر رکھین اور بدلتے رہین جب تک سبز و اخت ہو سکے کہ یہ علاج قوی ہی۔ اسیطرح قریب اس معالجہ کے بلکہ ورم حار مین بھی کر سکتے ہین یہ طریقہ ہے کہ تخم کاسنی اور تخم خرفہ اور کدو خشک اور تخم خبز کشت مجموع ہموزن لیکر بقدر دو مثقال کے ہمراہ خوب محرش سکنجبین کے پلا کر پھر اوسکے بعد علاج کمل کے ٹکڑون سے سرکہ مین بھگو کر کرین۔ اکثر جن لوگون کو ورم طحال مع حرارت ہوتا ہی اونکو آب کاسنی ہمراہ سکنجبین کے شفا دیتا ہی اگر مکرر پلایا جاے۔ غذاے مطحول وہی مناسب ہے جو لطیف اور چکنی ہو از قسم شوربا کے جو ایسے گوشت وغیرہ سے بنایا جاے کہ لطیف اور سبک ہو اور سخونت باعتدال پیدا کرے۔ کبر جو سرکہ مین پروردہ کیا ہو خواہ بن سرکہ مین پروردہ کیا ہو اور تمام غذا ہاے سبک کہ اکثر مقامون پر اونکا بیان ہو چکا ہی۔ اور ان غذاؤنکے ہمراہ بھی ضرور ہے کہ مقطعات کا استعمال کرتے رہین جیسے خردل وغیرہ مشروبات انکو آب آہنگران اور جو پانی کہ اوس مین لوہا تفسیدہ بجھایا جاے چند مرتبہ علاج ورم بلغمی طحال کا معتدل معالجات سختی اور نرمی مین کرنا چاہیے اور استفراغ بلغم اور سودا کا ساتھ ہی کیا جائے اسلیے کہ بلغم اس عضو کا سوداوی ہوتا ہی۔ اور ضماد وہی لگانی چاہیین جو اکلیل الملک و رشبت اور جرا تیا

اور سُداب خشک وغیرہ سے طیار ہو سُدد ہائے طحال کبھی ریحی ہوتے ہین اور کبھی ورم سے اور کبھی اخلاط سے پیدا ہوتے ہین جیسا کہ باب جگر مین معلوم ہوا۔ ریحی سُدّہ کے ہمراہ تمدد شدید ہوتا ہی اور بوجھ مین سبکی ہوتی ہی اور ورمی سُدّہ کے ہمراہ علامات ورم کی بھی ہوتے ہین اور بادی سُدّہ کے ہمراہ ثقل اور گرانی تو ہوتی ہی مگر علامات ورم کے نہین ہوتے علاج بعینہ وہی ہی جو سدہ ہائے جگر کا علاج قوی ہے اور اوسی باب مین ہنر ذکر بھی کر دیا ہی ریح اور نفخہ طحال نفخہ طحال کا یہ ہی کہ اوسمین تمدد اور صلابت اور کسیقدر بلندی اور سکے حجم مین پائی جاوے اور دبانے سے قرقرہ اور طرکار پیدا ہوا اور بالیمہ وہ گرانی جو ورم کی ہوتی ہی اوسمین نہو علاج یہ معلوم کرنا چاہیے کہ ادویہ جو لائق استعمال کے صلابت طحال مین اور وہ ادویہ جو قریب قریب قوت کے اون دواؤن سی ہون یہ دونون لائق اسکے ہین کہ ایسے نفخہ طحال کا علاج کیا جاوے۔ اسلیے کہ نفخہ محتاج دوای مفتح جالی اور محلل کا ہی کہ اوسمین قوت قابضہ بھی بقوت ہو اور بہ نسبت تحلیل کے قبض کی قوت زیادہ ہو اسلیے کہ مادۂ ریحی خفیف ہی اور یہ حکم برخلاف اوس قاعدہ کی ہے جو علاج اورام مین کیا گیا ہی۔ اور ان ادویہ کلیہ کے سوا خاص چند ادویہ ایسے ہین جو اسی نفخہ کے مناسب ہین اور اسمین زیادہ اثر کرتی ہین جیسے فنجنگشت اور زیرہ تخم سُداب اجوائن وغیرہ۔ زیادہ نفع نفخہ کے علاج مین مجمہ ناری کا ہی جو طحال پر رکھے جاوین۔ ضرور ہی کہ مریض بھوکا رہے اور ایکدفعہ پوری غذا نہ کھانے پائے بلکہ چند مرتبہ کر کے تھوڑی تھوڑی غذا اوسے دینی چاہیے۔ اور پانی بھی جبتک ہو سکے نہ پینے دین اور اگر پلائین بھی تو بہت رقیق اور تلخ اور تھوڑا سا اور جبتک اوسکا شکم ہلکا نہو جائے یعنی انحدار غذا وغیرہ کا ہونے لے ہرگز سونے نہ پائے اور جسوقت دنکو خواہ رات کو برفت شکم پُر ہونے کے درد کا ہیجان ہوا اور اجابت کی حاجت معلوم ہو پیٹ کو دبا دبا کر اور سہلا کر اور حیلہ کرتے کرتے ٹال دیا کرے اور سو جائے پھر اگر یہ تدبیر بسیار کارگر نہون تکمید کرنی چاہیے۔ جب معلوم ہو جائے کہ مادۂ سودا وی زیادہ ہی اور بسبب کثرت کے خوف ہو کہ قیح پڑ جائیگی اخراج اوس کا کر دینا چاہیے۔ مشروبات مین ایسے وقت یہ قرص ہی حرف ابیض بوزن تین درہم کے کوٹ چھان کر سرکہ تند مین گوندھ کر پتلے پتلے قرص طیار کر کے کسی سفال پر رکھکر تنور مین رکھدین تا ایکہ سوکھ جائین اور چلنے نہ پائین انمین سے ایک قرصہ جو قبل پکانے کے منجملہ تین درہم کے ایکدرہم اصل مین مخالین (مراد یہ ہی کہ قبل آمیزش سرکہ کے اور پکانے کے جسقدر تین درہم وزنگلیونسی وہ سفوف اوٹھ سکتا ہو اوسقدر اب بھی لین یا یہ کہ قرصکا وزن جو ایکدرہم سے دو درہم تک ہی اوتنا ہی لین اور چونکہ لفظ قرصہ کا مشترک دونون معنون مین ہی اور شاید براہ وزن کے چندان تفاوت نہو پس ظاہر امراد یہی ہی کہ ان اقراص سے بوزن ایکدرہم کے اصلی وزن سفوف کا قبل آمیزش سرکہ کے سمجھ کر اوٹھالین) اور اسکو پیسین اور تخم سنبھالو اور جھاؤ کے پھل پانچ یا پنجدرہم اور اسقولقندریون سات درہم ملا کر جدید قرص طیار کرین اس جدید قرص سے مقدار شربت تین درہم ہمراہ سکنجبین کے تناول کرین۔ قرص فنجنگشت بھی ایسے مریض کو مفید ہوتی ہین۔ یا اینکہ مائین دس درہم حب السرو دس درہم تخم کاسنی تخم خرفہ ہر واحد پانچ درہم ان اجزا سے قرص طیار کرین مقدار شربت تین درہم ہمراہ سکنجبین شکر کے۔ کبھی ایسے مریض کو سفوف پھانکنا فنجنگشت اور اجوائن اور پوست بیخ کبر اور سُداب خشک اور وچ کا بقدر ایک مثقال کے ہمراہ شراب کہنہ کے خواہ کسی جوشاندہ ادویہ نافعہ طحال کے ہمراہ نافع ہوتا ہی۔ مروخات اور مضمادات کے ادویہ پس جیسے روغن افسنتین اور روغن ناردین اور روغن قسط اور مرہمون مین سی وہ مرہم ہے جو کرنب اور شبت اور نطرون اور زفت اور جاؤشیر سے بنایا جاتا ہی۔ اور فقط مضماد کے ادویہ پس جیسے وہ مضمادات جو ابواب گذشتہ مین لکھے گئے جیسے مضماد انجیر ہمراہ سرکہ اور سُداب اور نطرون اور تخم فنجنگشت اور اکلیل الملک اور بابونہ کے۔ نطولات یہ ہین کہ سرکہ مین سی ادویہ جوش دیکر نطول کیا جائے خصوصاً بنابراون دونون طریق کے جو ہمنے کل کے ٹکڑے کے استعمال کا

بیان کیا ہی اور اسمین پھر خاص تر ہی کہ سرکہ مین کبر اور مازو اور کرنب اور جھاؤ کا پھل اور استقولوقندریون اور برگ بنفشہ اور جزالسرو اور سداب جوش دیا گیا ہو اور اگر ارادہ ہو کہ نطول زیادہ قوی ہو جائے اور تپ بھی نہو اسمین انسنتین اور مقل وغیرہ بڑھا دین۔ ایضاً فوذنج سداب اور بشنہ اور بورق سرکہ مین پکا کر کسیقدر پٹکری ملا کر نطول کرین۔ غذا اس مرض کی وہی ہی جو اور امراض طحال مین بیان ہوئی

وجع طحال یا اینکہ بسبب ریح کے درد پیدا ہوا اور نفخہ ہو یا ورم عظیم طحال کا موجب درد کا ہو خواہ تفرق اتصال اس درد کا سبب ہو یا کوئی سوء مزاج طحال اسکا باعث ہوا اور اوپر کے ابواب مین علامات اور علاج ہر قسم کا اِن اقسام درد کی معلوم ہو چکا۔ اگر درد ایسا ہو کہ بذریعہ حس کے فقط نہایت اور تمامی طحال مین نزدیک جنب ایسا ہی کہ محسوس ہوتا ہو پس یہ ریح ہی کہ درمیان غشا اور صفاق کی مشتبک ہو کر سمائی ہوئی ہی۔ پھر اگر ایسے درد کے ہمراہ طبیعت مین قبض ہو لازم ہی کہ نرم کیجاے اور حمام کا استعمال کرنا لازم ہی فصد اس درد مین کسیطرح نہ کرنی چاہیے اگرچہ بڑی دعوے کرنے والے نے طب کی جو اپنے کو افضل اطبا سمجھتا ہی اسکی اجازت دی ہی مگر کوئی ایسی ضرورت شدید ہو اور قوت خفیف فصد کرنی جائز ہی

فن سولھوان احوال مین امعا یعنے اقطرلیوں اور مقعد کے بیانین اور یہ بیان پانچ مقالون مین ہوگا

پہلا مقالہ تشریح مقعد اور امعا کی اور دستون کے اقسام اور چھ انتڑیان جو مشہور ہین اونکی بیان مین۔ آفریدگار بزرگ یگانہ کو چونکہ پہلے سے توجہ اور عنایت بالغایت نوع انسانکی بہتری پر تھی اور پیدا کرنے سے پہلے اپنے اس مخلوق کی مصالح کو خوب جانتا تھا لہذا اسکے بدن مین امعا کو پیدا کیا جو آلات واسطی دفع فضول یا بس یعنے سوکھے ہوے اور تعداد مین کثیر اور حکمت یا پیچیدگی اور گول ہونے مین بھی بانکے زیادتی لحاظ فرماے بنظر اس مصلحت کے جو طعام معدہ سے اوترکر انین پہونچ بسبب امعا کے گول گھماؤ کے زمانہ لابث تک انہین پیچیدگی اور استدارات مین ٹھہرے اور اگر ایک ہی آنت مخلوق ہوتی خواہ مقدار مین یہ امعا متعددہ چھوٹی ہوتین بہت جلد غذا جوف بدن سے جدا ہو کر باہر نکلجایا کرتی اور ہر وقت انسان غذا کھانے کا پابند علے الاتصال رہتا اور اوسکے ساتھ براز کے خروج مین بھی ہر وقت مضطر ہو کر بہیم قضاے حاجت کے واسطے اوٹھا بیٹھی کیا کرتا پہلے حاجت یعنی ہر وقت تناول غذا کیوجہ سے اپنے جملہ امور معیشت سے بیکار جدا ہو کر فقط کھانے پکانے کی فکر سے اوسے فرصت نہ ملتی اور دوسری آفت یعنی ہر وقت کی اجابت سے ایذاے سخت اور دردرسان سے ہم آغوش رہتا اور ہمیشہ شکم پرستی اور حرص زائد خورش طعام سے جسمین مشابہت بہائم کی ہی بدنام اور مطعون رہتا۔ لہذا خالق تعالی نے عدد امعا کے زیادہ پیدا کیے اور بہت سی آنتون کی مقدار بھی طولانی کردی بنظر اسی منفعت اور مصلحت کے اور استدارات یعنی گھماؤ آنتون کا بھی زیادہ رکھا۔ دوسری منفعت یہ ہی کہ جو رگین درمیان جگر اور آلات ہضم غذا کے متصل ہین وہ عروق فقط جزر لطیف کو غذا کی اول سے براہ اپنے منھ اور سوراخونکی جذب کرتی ہین جو فوہات معدہ کے جملہ اون مین بلکہ امعا کی جملی مین پیوست ہین اور نفوذ کر گئی ہین اور بیشتر اس جزر لطیف سے اوسی مقدار کو جذب کرتی ہین جو کہ مماس جرم عروق مذکورہ ہی یعنے پوری مقدار جزر لطیف کی غذا سے جسقدر رہے اوسمین فقط اوسی مقدار کو جذب کرتی ہین جو سطوح رگہاے مذکورہ سے ملی اور جسقدر کہ جزر لطیف مذکورہ سے باقی رہ جاتا ہی خواہ اوسی قسم اور نوع کا اور جزر لطیف جو عمق اور اندرون غذا سے بعید کی ہی کہ اوسکو فوہات اور منھ عروق مذکورہ کی چھو نہین سکتی پس ان مقدارون کا غذا کی اجزاے لطیفہ سے جذب کرنا ان رگونکے لیے یا تو محال ہے اور یا دشوار ہی باین لحاظ لطف نے باری تعالے کے شامل حال ہو کر بہت سی تلافیف اور پیچیدگی امعا مین بنا دین تاکہ جو اجزاے لطیفہ غذا کے کسی معا مین اندرون عمق اسطوانہ غذای کے ہین اور ان اجزا سی مماست سطح کو اس امعا کے نہین ہی وہ مقدار دوسری معای اجزا مین مماس ہو جاے پس دوسری قسم کی جذب عروق کو

صاف اجزا اور لطیف جزء مذکور کے چوس لینے اور جذب کرنیکا موقع جسکے جذب کرنے سے بعض عروق مذکورہ بالا باز رہی تھین۔ شمار مین امعا کی چھ عدد ہین (۱) وہ انتڑی جو بنام اثنا عشری کے مشہور ہے اوسکے بعد دوسری آنت جو صائم کے نام سے مشہور ہے (۳) معا رطویل جو پیچیدہ ہے اور معروف بنام رقاق اور لفائف ہے (۴) وہ آنت جسکا نام اعور ہے (۵) قولون (۶) معا مستقیم جسکو مُرم بضم سین مہملہ اور سکون راے قرشت بھی کہتے ہین۔ یہ سب انتڑیان پٹھے اور صلب سے مضبوط رباطات سے بندھی ہوئی ہین اور وہ بندش اس خوبی سے ہوئی ہے کہ اپنے لائق اور مناسب جو وضع ہے اوسمین خلل نہین آنے پایا۔ امعاء علیا یعنے اوپر کی آنتین جو ہر خلقت مین باریک پیدا ہوئی ہین اسلیے کہ حاجت نضج پانے اور قوت جگر کے نافذ ہونے کی اوس مادہ کو جو اوپر کے امعا مین ہے زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت اوس شی کے جو نیچے کے امعا مین ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ جو مادہ اوپر کی آنتون مین رہتا ہے جو ہر معا کے پھاڑ ڈالنے کا خوف اوسسے (باین نہج کہ وہ مادہ جو ہر معا مین گھس کر انکو پھاڑ ڈالے) ہرگز نہین ہے اور نہ اوس مادہ سے خدش یعنے چھلجانے امعاء مذکورہ کا خدشہ ہے نیچے کے امعا اعور سے شروع ہوتی ہین موٹی اور گندہ اور اندر کی جگہہ اونکی گرم رہتی ہے موٹی اور گندہ ہونے سے یہ فائدہ ہے کہ یہ مضبوطی اور استحکام مقابلہ اوس سختی کا کرتا ہے جو ثقل غذا کو اکثر اسی معا مین لاحق ہوتا ہے اور حرارت اندرونی کا فائدہ یہ ہے کہ عفونت ثقل مین جسوقت آنے لگے اسی آنت مین آئے یعنے براز کی بو بد کا محل یہی آنت ہے۔ اوپر کی آنتون مین چربی مطلق نہین مگر پھر اصل خلقت مین سطح داخلی ان امعا کے تعریہ اور پھسلن سے خالی نہین ہے بسبب ایک رطوبت کی جو بالزوجیت اور مخاطی ہے اور وہی رطوبت انمین قائم مقام چربی کے ہے۔ معاء اثنا عشری قعر معدہ سے متصل ہے اور اسکا منفذ جو کہ منفصل معدہ کہے اوسکو بواب کہتے ہین اور یہ سب کی سب مقابل مری کے ہے اور بسطح مری فقط اسیواسطے مخلوق ہوئی ہے کہ معدہ مین اوپر کیطرف کی اشیا کو جذب کرلائے اسیطرح مری کے مقابل اثنا عشری اسواسطے بنائی گئی کہ معدہ سے اشیاے قابل الدفع کو نیچے کیطرف سے دفع کردیا کرے۔ اثنا عشری بہ نسبت مری کے زیادہ تنگ مخلوق ہوئی ہے اور اسکی خلقت کو استغنا بھی اوتنی وسعت سے ہے جو مری کو اسطے درکار ہے اور اس استغنا کی وجہ دو امر ہین ایک تو یہ کہ جو شی مری مین نافذ ہوتی ہے یا خشونت اور یا صلابت ہوتی ہے اور حجم اوسکا بڑا ہوتا ہے اور جو شی معا اثنا عشری مین آتی ہے اور اسمین نفوذ کرتی ہے نرم اور یا سلاست ہوتی ہے اور حجم اوسکا باریک ہوتا ہے اسلیے کہ معدہ مین ہضم ہونے کے سبب سے اور رطوبت مائی کے ملنے سے یہ اوصاف اوسمین پیدا ہوجاتے ہین دوسری بات یہ ہے کہ جو شی مری مین در آتی ہے اوسمین قوتہاے طبیعہ بدنی سے فقط ایک ہی قوت کا اثر پہونچتا ہے اگرچہ از وراد یعنے نگلنا اور اوتارنا لقمہ کا اوسکا معین ہوتا ہے پر یہ اعانت بھی ایک ہی جہت سے ہے اور وہ قوت جسکا اثر مری مین پہونچتا ہے قوت جاذبہ ہے اسیواسطے مری کی اعانت براہ اصل خلقت کے کشادگی راہ اور وسعت سے کی گئی۔ اور جو شی معا اول یعنے اثنا عشری مین نفوذ کرتی ہے اور وہ دو قوتون سے اثر پاتی ہے ایک قوت دافعہ معدہ جو مادہ موجودہ معدہ کو دفع کرنا چاہتی ہے دوسری قوت جاذبہ اوس مادہ کی جو معاء اثنا عشری مین ہے اور مادہ سے مراد دونون کی وہی ثقل ہے غذا کا جو کہ تمام طعام سے بطور فضلہ کے بچتا ہے یعنے دونون قوتین جاذبہ اور دافعہ اوسی ثقل مین اپنا اثر کرتی ہین لہذا راستہ اور راہ طریق اس ثقل کا درمیان تنگی اور فراخی کے معتدل پیدا کرنا مناسب تھا۔ اور یہ خواہش اس آنت کی اندفاع ثقل کے راہ معتدل سے مخالف خواہش مری کے ہے اس بارہ مین کہ مری بمنزلہ جزء معدہ کے ہے اپنی ہیئت ابتدائی مین جو طبقات سے اسکو حاصل ہوئی ہے اور یہ اثنا عشری مثل ایک شی غریب اور مجدا گانہ کے ہے جو ملصق اور ملی ہوئی

معدہ سے ہی اپنے طبقات کے جوہری اجزا سے دونون طبقہ سے معدہ کے اور مخالفت یہ ہی کہ معدہ اور جزو معدہ یعنی مری کو حاجت ہے جذب قوی کی تا کہ غذاے غیر منضم اور سخت اوس تک پہونچے اور ایسی حاجت معاے اثنا عشری کو بطرف جذب قوی کے اوسی سبب سے نہین ہے جو اوپر مذکور ہوچکا ہی۔ اسیوجہ سے غالب دونون طبقہ معاے مذکور پر وہ لیف ہی جو عرض مین چلی گئی ہی مگر معاے مستقیم مین کبھی لیف بکثرت طول مین بھی ظاہر ہوتی ہی اسلیے کہ یہ آنت سب آنتون سے سیدھی اور مضبوط اور درست اور فعل بھی اسکا بڑا ہی کہ محتاج ہی کل اوس فضلہ کے جذب کرنے کی جو اس معا سے اوپر کیطرف ہی اور یہ استقامت وغیرہ اس غرض سے عطا ہوئی تا کہ بسبب ان امور کے پوری اعانت پہونچے بخوبی نچوڑنے رطوبات فضول پر اور دفع کرنے اور اخراج اونہین فضول پر اسلیے کہ کم طولانی شی نچوڑنے سے رطوبات کے عاصی اور کمزور ہوتی ہی۔ اسیطرح یہ آنت تجویف کی بڑی اور اندرونی جگہہ اسکی باوسعت مخلوق ہوئی ہی۔ امعا کے واسطے دو طبقہ پیدا کیے گئے کہ احتیاط اس امر کی تھی کہ فساد اور عفونت یعنی بدبو جو رطوبت فضلیہ مین ہوتی ہی دوسری جگہہ بسبب دوہری ہونے جلد امعا کے پھیلنے نپانے اور تھوڑی سی آفت جو اس معا کو پہونچتی ہی سنجر بہ انتشار عفونت نہو۔ اور دوسری وجہ دو طبقہ ہونے کی یہ ہی کہ ہر ایک طبقہ کا ایک فعل جداگانہ ہی جو دوسرے سے متعلق نہین ہی۔ یہ آنت براہ خلقت کے مستقیم اور سیدھی پیدا کی گئی کہ معدہ سے اسفل تک سیدھی چلی آئی ہی فائدہ اسمین یہ ہی کہ اندفاع ثفل وغیرہ آسانی سے ہوا کرے اسلیے کہ نفوذ اور ترجانا ثفل کا سیدھے اور دراز رودہ مین بہ طرف اسفل کے بہت آسان ہی بہ نسبت اوس رودہ اور آنت کے جو کج اور کسی پہلو مین جھکا ہوا ہو۔ ایضاً ایسی سیدھی خلقت اس آنت کی ایک اور فائدہ بھی دیتی ہی وہ فائدہ یہ ہی کہ اسکا سیدھا اور ترجانا بدون میلان اور خم ہونے کسی جانب کے مفید اس امر کا بھی ہے اور تمامی اعضا جو داہنی بائین طرف سے گرد معدہ کے بعض جزا کے واقع ہین اونکے اکتناف اور فراہمی کو اس آنت نے بسبب سیدھی اور ترنے کے منع نہین کیا مثلاً جیسے کسیقدر حصہ جگر کا جو داہنی طرف معدہ سے لگ رہا ہی اور اسیطرح بائین طرف ایک جزو طحال کا جو معدہ کو چھو رہا ہے اور سب امعا کے بعض بعض مقامات کہ ان سب کے اوضاع مخصوصہ کو اثنا عشری کے سیدھی اُترنے سے کسی قسم کا دباؤ اور خلل نہین پہونچا۔ اثنا عشری نام اس آنت کا اسیواسطے رکھا گیا ہی کہ ہر شخص کی نانپ سے پوری بارہ انگشت اوسکے بدن مین یہ آنت لانبی ہوتی ہی اور اسکے منھ کی وسعت بھی ایسی ہی زیادہ ہی جسکا نام بتواب رکھا گیا ہے وہ جزو معا رو دقیقہ کا جو متصل اثنا عشری کے ہی اوسکا نام صائم ہی اسی جزو مین بیچیدگی اور لپیٹ اور گھماؤ شروع ہوا ہے گویا اس آنت کے چند خزانہ اور خانہ ہین اور اس آنت کا نام صائم رکھا گیا ہے کہ اکثر اوقات بالکل خالی رطوبات اور فضول سے رہتی ہی یا کہ فضول کو خالی کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ سبب اسکے خالی رہنے کا معاونت دو چیزون کے باہم گر اسکے خالی کرنے پہلے تو یہ کہ جو کیلوس اس آنت کیطرف جذب ہوکر آتا ہے بسرعت تمام اس آنت سے جدا ہو جاتا ہی پس تھوڑا سا حصہ اوسی کیلوس کا اس آنت سے طرف جگر کے کھچ جاتا ہے اس لیے عروق ماساریقا کا اکثر اون مین اپنا فعل انہین امعا مین کرتی ہین بسبب اسکے یہ معا سب سے زیادہ قریب جگر کے ہی اور کسی آنت مین شعبہ ماساریقا کے اتنے نہین ہین جسقدر اس آنت مین ہین اور بعد اس آنت کے کثرت استعمال شعبہ ہاے ماساریقا مین معاء اثنا عشری ہی اور یہی معا صائم مرض مین لاغر اور چھوٹی ہوجاتی ہی اور تنگی بھی زیادہ اسی معا صائم مین بروقت مرض کے آجاتی ہی۔ اور دوسرا حصہ اوسی کیلوس کا جو معا صائم مین آتا ہی اس سے جدا ہوکر جو آنت اسکے نیچے ہی اودھر کھنچتا ہی اسلیے کہ مرہ صفرا مرارہ سے ان امعا کیطرف کھنچکر آتا ہی اور جبتک یہ مرہ صفرا خالص

حصہ دوم

اور بے میل ہوتا ہی لہذا قوت غسل اور دھونے امعا کی اس صفرا مین شدید ہوتی ہی اور قوت دافعہ کے ہیجان مین لانے کی صفت امین بسبب لذع کے زیادہ ہوتی ہی پس بسبب غسل اور دھونے کے اعانت طبیعت دفع کرنے فضول پر بجانب اسفل کرتا ہی اور بسبب برانگیختہ کرنے دافعہ کے اخراج فضول کی اعانت دونون جانب یعنی بطرف جگر کے اور بھی بطرف اسفل کے کرتا ہی اور انہین دونون احوال مذکورۂ بالا کیوجہ سے اکثر یہ آنت خالی رہتی ہی لہذا نام اسکا صائم رکھا گیا ہے۔ معا صائم سے متصل ایک جزو معا طویل کا ہی جو پیچیدہ ہے اور مستدیر یعنے چکّر دار کہ ایک چکّر کے بعد دوسرا چکّر ہے منفعت اسکے اکثر چکّرون مین اور اسطرح گول گھماؤ کی منفعت وہی ہی جو ہمنے اوپر بیان کی ہی اور وہ منفعت یہی ہی کہ غذا دیر تک ٹھہرے اور ٹھہرنے کیوجہ سے چوسنی والی رگونکے منھ سے اوسکو اتصال دیر تک رہے اور دفعۃً اتصال کے بعد پھر دوسرا اتصال ہوتا رہے۔ یہ آنت جسکا ذکر ہو رہا ہی اخیر آنت امعا علیا سے ہی جسکو معا رقاق کہتے ہین اور ہضم کا فعل انہین امعا مین زیادہ ہوتا ہی بہ نسبت امعا زیرین کے جنکو امعا غلاظ کہتے ہین اسلیے کہ امعا سفلی کا پورا فعل یہ ہی کہ برازکو تسہیل کرین اور ہٹا کر باہر خارج کرین متر جم کہتا ہی اور دوسرا نسخہ نقل کا ہی اوسکی صحت پر معنی یہ ہین کہ تمام و کمال فعل امعا سفلی کا یہ ہی کہ ثفل غذا کو بصورت براز کے بنا دین اور ہیئت برازی کا افاضہ اوسپر کرین متن اگرچہ یہ فعل یعنے افاضۂ صورت برازی بھی خالی فعل ہضم سے جو مستلزم استحالہ کے نہین ہوسکتا جیسے عروق جگر سے نہایت درجہ اور آخری کیفیت چوسنی اور جذب کرنے سے اوسی شی کے جو اسفل معا مین ہو بھی یہ آنت خالی نہین ہوتی۔ نام اس آنت کا اعور اسواسطے ہی کہ صورت اسکی مثل کیسہ کے ہی اور سوا ایک منھ کے اور کوئی سوراخ یا روزن اسمین نہین ہی کہ اوسی منھ سے لیتی ہی اوس شی کو جو اسمین اوپر کے اعضا سے آتی ہی اور پھر اوسی منھ کیطرف سے خارج کر دیتی ہی اور دفع کر دیتی ہی جو مقدار قابل دفع کرنے کے ہو۔ وضع اور جاے نہاد اسکی پیچھے کیطرف تھوڑی تھوڑی ہٹی ہوئی ہی اور میلان یعنے جھکاؤ اسکا داہنی طرف ہے۔ اعور کی خلقت چند روز منافع کیواسطے ہوئی ہی از انجملہ ایک یہ ہی کہ ثفل کے واسطے ایک ایسی جگہ چاہیے تھی جہان بند ہو جاے اور اسی سبب سے پھر اب اوسکو حاجت اس بات کی نرہی کہ ہر وقت اور ہر ساعت جب کہ وہ معا سفلی مین پہونچتا ہی وہان ٹھہرا کرے اور تھوڑی مقدار ثفل کے واسطے جائے قیام امعا سفلی مین ضرور ہو بلکہ ثفل کے واسطے ایک مخزن اور جائے فراہمی ایسی بنی ہے کہ سارا ثفل اوسی مخزن مین جمع ہوتا رہے اور پھر بسہولت اوسی جگہ سے دفع ہو جاے جسوقت اوسکا ثفل ہونا یعنے ہیئت برازی ہونی کی اوسپر تمام ہو جاے۔ از انجملہ یہ فائدہ ہی کہ یہ معا اور ایسا مبدا ہی جس مین استحالۂ غذا کا بطرف براز اور ثفل ہونے کے تمام ہوتا ہی اور آمادگی امتصاص طوبات پر ایک امر جدید ہے جو اس معا پر ماسا ریقا سے طاری ہوتا ہی اگرچہ خود اعور مین یہ امتصاص بالذات نہین ہی کیونکہ وہ متحرک ہی اور منتقل یعنے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانیوالا اور متفرق الاجزا ہے اور امتصاص ایسی حالت مین نہین ہوسکتا۔ امتصاص کا تمام ہونا فقط اوسی وقت ہوتا ہی کہ بسلامت جگر سے برآمد ہوا اور قریب جگر کے معا اعور اسواسطے مخلوق ہوئی تاکہ جگر سے بسبب قرب اور مجاورت کے ہضم کا اثر بعد ہضم معدہ کے پہونچے۔ معدہ کے ہضم کے وقت چونکہ یہ عضو خود بھی ہنوز ساکن تھا اور مجاورت معدہ سے اسکو ایسے حال مین تھی کہ وہ سدا مصور اور مجتمع تھی ایک شی واحد مین زمان طویل تک اور خود وہ عضو یعنے معدہ ساکن اور مجتمع الاجزا تھا۔ پس اب بہ نسبت جگر کیطرف معا و غلاظ کے مثل نسبت معدہ کے ہے طرف امعا رقاق کے اور اسی سبب سے اعور محتاج اس بات کی تھی کہ جگر سے اوسکو قربت ہوتا کہ پورا کرے تمام ہضم کو جگر کے قریب ہونے کیوجہ سے اور جو کچھ ہضم ہونے سے باقی رہگیا ہی اور پورا پورا ہضم نہین ہوا اور نہ اوسمین صلاحیت ایسی پیدا ہوئی کہ جگر اوسکا

امتصاص کرے ایسی خام غذا کو بطرف عمدہ اخلاط یعنے خون بنجانے کے پھیرنے بوجہ قوت جگر کے اور یہ خامی اوسوقت ہوتی ہی جبکہ معدہ مین ہضم پانے سے وہ غذا عاصی رہے اور پورا ہضم معدہ کا غذا کو نہ پہونچے اور معدہ مین دو مانع قوی اسکے خام رہنے کے تھے ایک تو کثرت مادہ کی مانع ہضم نام تھی اسلیے کہ معدہ مین تو پوری پوری اور تمام مقدار ماکول و مشروب ہوتی ہی دوسرے یہ کہ انفعال یعنی قبول اثر ہضم معدہ کا واسطے ایسی غذا کے جو زیادہ مطیع بر ہضم ہے بسبب فرو رفتہ اور ڈوبے ہونے غذا کے رطوبت مین بذریعہ مائی وغیرہ سے بخوبی ظاہر نہو سکتا تھا بس وہ غذا ئے مطیع الہضم ایسی شی مین ڈوبی تھی جو قبول ہضم سے بالکل عاصی ہی مترجم خلاصہ اِن دونون فقرون کا یہ ہوا کہ خامی ہضم کی کبھی تو بسبب کثرت مقدار غذا کے ہوتی ہی اور کبھی بسبب کثرت آب مشروب کے ہوتی اور اگر دونون امر جمع ہون پھر تخمہ اور بدہضمی ضرور واقع ہوگی متن اور اب کہ غذا جگر مین پہونچکر رطوبت عاصی سے جدا ہو گئی اوسکے بعد اعورہ مین پہونچی ہی جو شی یعنے رطوبت وغیرہ مانع اطاعت ہضم اور نافرمانی کرنے والی قوت ہاضمہ کی تھی اوس سے یہ کیلوس جدا ہو چکا یعنے امتصاص رطوبت کا جگر مین ہو چکا ہی پس جسوقت قوت فاعلہ یعنے ہاضمہ اب اس سے ملیگی اسکو آمادہ برقبول انفعال اور مجرد یعنے خالی اوس مانع اور نافرمان سے پائی گئی جو ہضم کے لائق نہین تھا اور اب سوائے اوس فضلہ کے جسکے نسبت امید اس بات کی تھی کہ برباز ہوکر دفع ہوجائیگا اور اخلاط کیطرف مستحیل نہوگا اور کوئی شی اس کیموس کے ہمراہ نہین ہی اگرچہ یہ مقدار جو برباز بننے کے قابل ہی دونون وقت یعنے اب بھی اور معدہ مین بھی موجود تھی مگر معدہ مین یہ مقدار ایک اور شی مین ڈوبی ہوئی تھی یعنے اس کیموس کے ہمراہ ثفل بھی تھا اور قوا مین پہونچکر فقط یہی فضلہ رہگیا تھا جسنے معدہ مین کیموس کو ڈبو رکھا تھا۔ اور وہ شی جو اس کیموس کو ملی ہوئی تھی زیادہ تر قابل انفعال اور قبول کرنے ہضم کے تھی خصوصًا جبکہ وہ شی معدہ مین بھی کسیقدر ہضم سے خالی نہ تھی اور تمام انفعال اور بخوبی ہضم ہونے کی استعداد اوسکو اوسی جگہہ یعنے معدہ ہی سے تھی جسوقت کہ موانع تاثیر فاعل سے خالی ہو۔ پس معا قولون ایسی آنت ہی جسمین ہضم اوس مقدار خام کا پورا ہوتا ہی جو معدہ مین ہضم سے عاصی ہوا اور اوس مقدار سے بڑھے جو منہضم ہو جاتی ہے اور اطاعت قوت ہاضمہ کی وہان کرتی ہی اور اس مقدار غیر منہضم کو جو ڈوبی ہوئی رطوبات مین ہی اسمین اور قوت فاعلہ یعنے ہاضمہ مین وہی مانع ہوتی ہی از قسم کیموس طب کے جو رطوبت مین ڈوبا ہوا ہی اور اب اوسی مقدار غیر منہضم کی بیان پہونچکر یہ کیفیت ہوتی ہی (بسبب ارتفاع موانع کے) کہ تھوڑی سی قوت فاعلہ یعنی ہاضمہ اوسکے فساد ہضم کی اصلاح کر دیتی ہی اور یہ کیفیت اوسوقت ہوتی ہی جسوقت یہ کیموس ایک جگہہ ٹھہرلے اور سکون کی جگہہ مثل سکون اور قرار معدہ کے قولون مین پائے اور متحرک نرہے اور ٹھہرنا بھی اتنی دیر کا ملے کہ پورا ہضم وہان ہوسکے پھر اوس جگہہ سے جدا ہو کر ایسی آنت مین پہونچے جہان سے معدہ امتصاص کر سکے۔ ایک گروہ اطبا نے کہا کہ یہ آنت اعور اسلیے پیدا کی گئی تاکہ اسمین کیلوس دیر تک ٹھہرے اور پاکیزہ اور صاف کر کے جگر سے بقیہ غذا کو تمام و کمال اپنی طرف لے آئے۔ انمین لوگون نے ایسا ہی گمان کیا ہے کہ ما سار یقا سوائے اعور کے اور کسی آنت سے نہین ملتی ہی اور ہر آئینہ اس جدید رائے کے ظاہر کرنیوالے نے خطا کی ہے اور منفعت معا اعور کی وہی ہی جو ہمنے بیان کی ہی۔ اس معا اعور کو ایک ہی منھ اور ایک ہی سوراخ کافی ہوا اسلیے کہ اسکی وضع اور نہاد مثل معدہ کے طول بدن مین نہین ہی۔ منجملہ منافع اسکے اعور ہونے کے ایک منفعت یہ بھی ہے کہ یہ آنت جاے اجتماع اور منفعت معا اعور کی وہی ہی جو ہمنے بیان کی ہے۔ اس معا اعور کو ایک ہی منھ اور ایک ہی سوراخ کافی ہوا اسلیے کہ اسکی وضع اور نہاد مثل معدہ کے طول بدن مین نہین ہی۔ منجملہ منافع اسکے اعور ہونے کے ایک منفعت یہ بھی ہے کہ یہ آنت جاے اجتماع

اسی فضول کی ہو کہ وہ سارے فضول کل امعا مین جاتے اور روان ہوتے تو لیخ پیدا ہونے کا خوف ہوتا پھر جب وہ فضول فقط اسی اعور مین فراہم رہے تو روانکی سے بطرف اور امعا کے باز رہے اور سبب اجتماع اور فراہم ہونے کے یہ بات بھی ممکن ہوتی کہ باقتضاے طبیعت سارا فضلہ یکبارگی دفع ہو جاے اسلیے کہ جو شی یکجا فراہم ہو اوسکا دفع ہونا آن تر ہو بہ نسبت اوس شی کے جو متفرق اور پریشان ہو منجملہ منافع اسی اعور کے یہ بھی ہو کہ یہ آنت جاتے امن اون کیڑون کی ہو جنکا پیدا ہونا امعا مین ضروری بات ہو جیسے دیدان اور حیات اسلیے کہ ان کیڑون سے کوئی بدن خالی نہین ہو اور انکی پیدایش مین بدن کے بہت سے منافع ہین بشرطیکہ شمار مین تھوڑے اور مقدار مین چھوٹے چھوٹے پیدا ہون - اور یہ آنت نہایت درجہ اولیے اور استحقاق اس بات کا رکھتی ہو کہ جز انہین پھٹکر اور آنے اسلیے کہ یہ چھٹی ہوئی بے تعلق ہو نہ کسی سے اسکو ربط ہو اور نہ کسی ایسی شی سے بندھی ہوئی ہو جو ماسارقعا مین ہو اسلیے کہ اس آنت مین کوئی شی ماسارقعا سے نہین آتی ہو جیسا کہ براہ غلط بعض لوگ کہتے ہین ساعور کے نیچے کیطرف وہ آنت ملی ہو جسکا نام قولون ہو اور قولون ایک آنت موٹی اور تنگ مخلوق ہوئی ہو جس قدر کہ اعور سے دور ہوتی جاتی ہو اوسیقدر داہنی جانب کو مائل ہوتی ہو تا اینکہ جگر سے قریب ہو جاتی ہو اور اُسی جگہ پھر بائین طرف کو جھکتی ہو اوترتی ہوئی پھر جب محاذی جانب چپ کے ہو جاتی ہو اوسکو پھر یہ معا داہنی جانب اور پیچھے کیطرف مائل ہوتی ہو اوترتی ہوئی اور اس جگہ معا مستقیم سے ملجاتی ہو - قولون بروقت گذرنے قریب طحال کے تنگ ہو جاتی ہو اور اسی سبب سے ورم طحال مانع خروج ریاح کا ہوتا ہو اور جب تک کہ ہاتھ سے اوس جگہ نہ دبائین ریاح صاف نہین ہوتی - قولون کی خلقت مین یہ منفعت ہو کہ ثفل کو جمع کرے اور روکے رہے جب تک کہ دفع نہو جائے اور دفع کب ہوتا ہو جب پورا پورا یہ ثفل اجزاے غذائی سے بشرطیکہ انکی آمیزش اوسمین ہو پاک ہو جائے اور نرا ثفل یعنی مقدار ہراز کی باقی رہ جاے - یہی قولون وہ آنت ہو کہ جسمین قولنج اکثر عارض ہوتا ہو اور اسی قولون سے لفظ قولنج کا اشتقاق ہوا ہو - معا مستقیم وہ آخری معا ہو قولون سے اسفل کیطرف متصل ہوتی ہو پھر اوس جگہ سے سیدھی اوترتی ہوئی سفرہ سے ملتی ہو بکیہ اس آنت کا تہیگاہ کی پشت پر ہو اور وسعت اسمین اسقدر ہو کہ معدہ کے برابر معلوم ہوتی ہو اور گویا معدہ کی مقدار حجم بیان کرتی ہو خصوصًا جانب اسفل اس آنت کا کہ وہ زیادہ وسیع ہو - منفعت معا مستقیم کی ثفل کا باہر پھینک دینا اور دور کرنا ہو خالق عالم نے جس کی کوشش صناعت بہت بڑی ہو معا مستقیم کے واسطے چار عضلہ پیدا کیے ہین چنانچہ اوپر انکا حال معلوم ہو چکا ہو - اس آنت کو خدا نے مستقیم اسواسطے پیدا کیا ہو تاکہ دفع ہونا فضلہ کا اوس سے بآسانی ہو جاے اور جو عضلہ کہ دفع فضلہ پر اس آنت کا ممین ہو وہ عضلہ خاص معا مستقیم مین نہین ہو بلکہ مراق پر واقع ہو اور یہ آٹھ عضلات ہین - اب چاہیے کہ یہی مقدار کلام کی جو ہمنے کی ہو تشریح امعا اور اکثر منافع امعا کے سمجھانے مین کافی ہو - کوئی شی ان اعضا مین سے جو مجری غذا کے ہین عضل سے لیکر دونون طرفین تک یعنی سرے سے لیکر جو مری اور حلقوم سے شروع ہوا ہو اور اسفل کیجانب انکے جو مقعد تک پہونچی ہو متحرک نہین ہو - اور کل امعا تک بہت سے اور وہ یعنی ساکن رگین اور شرائین اور عصب جو اکثر اعصاب جگر سے ہین آئے ہین اسلیے کہ حاجت ان امعا کو کثرت حس کی ہو

فصل دوسری روانگی شکم کا بیان

تمام وجوہ سے اور جملہ اسباب شکم کی روانگی اور دستونکے آنے کی حتی کہ زلق الامعا اور ہیضہ اور ذرب اور خون کے دست اور اندفاع اشیا کا جگر سے اور طحال سے اور دماغ سے اور جمیع بدن سے اور زحیر کا بیان بھی اسی فصل مین ہوگا - جاننا چاہیے کہ جو استطلاق ہو یا بسبب کھانے پینے والی اشیا

اور ہوا کی ہوتا ہی یا بسبب اعضاے ہوتا ہی۔ ہم چاہتے ہین کہ پہلے اوسی اسہال کا بیان کرین جو بسبب اعضاے ہوتا ہی۔ اعضاے کے سبب سے جو اسہال پیدا ہوتا ہی یا تو معدہ سے ہی یا باسار یقا سے یا جگر سے یا لحال سے یا امعا سے ہوتا ہی خواہ تمام بدنکے ذریعہ سے ہوتا ہی اور یہ جملہ اقسام اسہال کے بعض اسباب مین شریک ہین اسلیے کہ یہ اسہال تابع کسی ایسے سو ء مزاج کے ہوگا جو قوت ماسکہ یا ہاضمہ یا دافعہ کو ضعیف کرتا ہی یا دافعہ کو قوی کرتا ہی اور ہر ایک ایسا سو ء مزاج یا مفرد ہوگا یا مرکب ہمراہ ایسے مادہ کے جو اعضا مین در آیا ہوا ہی اور ٹھہرا ہوا ہی اونہین اعضا مین اونہین طریقون سے جسطرح طریقہ انکے پہنچنے کا ہی یا کوئی مرض آلی اسی عضو مین ہی یا کوئی مرض اور کوفتگی وہان پہونچے خواہ کوئی قرحہ پیدا ہوا ہو یا شگافتگی اوسی عضو کی اسکا سبب ہو۔ جگر سے جو اسہال پیدا ہوتا ہی اوسکے بیان سے تو ہم فارغ ہو چکے اور اوسی جگہ یعنی ابواب جگر مین ہم نے یہ بھی بیان کیا ہی کہ اسہال کبدی سو ء مزاج سے جگر اور ارام اور سدہ ہاے جگر وغیرہ سے ہوتا ہی اور اسیطرح جو اسہال باسار یقا سے ہوتا ہی اوسکو بھی ہم نے بیان کیا ہی۔ جو اسہال بسبب دماغ کے ہوتا ہی اوسکا سبب یہ ہی کہ نزلات دماغ سے معدہ پر گرتے ہین اور دست لاتے ہین خواہ امعا پر گرتے ہین اور غذا کو فاسد کر دیتے ہین اور بھی نزلات نفس خود ہمراہ غذا کے بسبب اپنے ازلاق کے گرتے ہین اور بسبب دفع قوت دافعہ کے برابر ازدفع ہوتے ہین۔ جو اسہال بسبب معدہ کے پیدا ہوتا ہی پس ان دستونمین سارا فضلہ خام اور غیر منہضم نہین ہوتا ہی بلکہ کبھی ایسا ہوتا ہی کہ اسکا ہضم پورا ہو چکا ہو اور کبھی غیر منہضم بھی ہوتا ہی۔ اور بسبب اس اختلاف کا یہ ہی کہ قوت ماسکہ معدہ کی ضعف ہوتی ہی پس اتنی دیر تک غذا کے ٹھہرانے کا تحمل کر سکتی ہی کہ اسمین سے کسیقدر ہضم جید کو پہونچ جائے اور کسیقدر خام اور غیر منہضم باقی رہے پھر اسکے علاوہ چونکہ بر و دت مزاج معدہ پر غالب ہوتی ہی قوت ماسکہ رفتہ رفتہ اخراج کیلوس پر معدہ کے بتدریج مثل حالت صحت کے قادر نہین ہوتی ہی لہذا دست کے طور پر مقدار کثیر و فعتہً نکلتی ہی اور یہ ضعف اکثر تو سو ء مزاج بارد سے عارض ہوتا ہی اور حار رطب اور یابس سو ء مزاج سے بھی ہوتا ہی۔ اور خطا پر ہی تجویز اوس شخص کی جس نے اس ضعف ماسکہ معدہ کو فقط کثرت بلغم سے ٹھہرایا ہی اور مزاج بارد رطب اگرچہ غالبًا وہی سبب اس ضعف کا ہوتا ہی۔ یہ قسم اسہال دماغی کی وہی ہی جسکے زمانہ طولانی تک رہنے سے خوف استفسار کا ہوتا ہی اور کسی سو ء مزاج سے کیون نہو اسکا علاج دشوار ہی جب کہ یہ مرض مستحکم ہو جائے۔ اور اکثر بسبب اسہال کا بقیہ قوت ادویہ مسہلہ کی ہوتی ہی جسوقت کہ سطح امعا اور معدہ اور رگہاے معدہ کے منہ مین رہ جائے اور یہ قسم کبھی بطور دورہ کے جسمین حفاظت اوقات حساب سے پوری ہی ہوتی ہی اور اکثر منجر ہیضہ ردی اور قروح کیطرف ہو جاتی ہی۔ کبھی یہ قسم اسہال معدی کی بسبب ضعف ہضم کے ہوتی ہی کہ اوسوقت غذا ہضم فاسد ہو جاتا ہی اور اوسکو طبیعت خواہش کرتی ہی کہ فورًا خارج کر دے۔ کبھی زلق اور سیلن معدہ مین بسبب رطوبات کے عارض ہوتی ہی پس معدہ غذا کو بقدر زمانہ ہضم کے ٹھہرانے پر قادر نہین رہتا اور یہ قسم دراصل اون اقسام اسہال معدی سے جنکو ہم بیان کر چکے ہین الگ نہین ہی مگر پھر بھی جو اسکو بالتخصیص جداگانہ بیان کیا ہی اوسکا سبب یہ ہی کہ اس خاص قسم پر آگاہی بخوبی رہے اور یہی قسم اکثر منجر باستسقا ہوتی ہی۔ اور بفراط اسی قسم مین اسہال معدی کے کھٹی ڈکار کی ستائش کرتا ہے اسلیے کہ آروغ ترش حرارت زائد کے پراگندہ ہونے پر دلیل ہی جس حرارت سے اوٹھنا بخارات حارہ کا ڈکار سے معلوم ہوتا ہی گو کسیقدر کیون نا اوٹھتی ہو اور اگرچہ وہ حرارت پوری نہو مگر چونکہ بعد اطفاے حرارت اور غلبہ برودت کے تھوڑی سی حرارت پھر پیدا ہوتی ہی لہذا امید صلاح ہو سکتی ہی۔ اور دوسری وجہ یہ ہی کہ ترشی ڈکار کی بیشتر قطع لزوجت بلغم کا معدہ کا کرتی ہے جب معدہ

اسہال معدی

لزوجت سے پاک ہو جائے گا اماسک اور قصر رانغذا کا تا زمانہ ہضم جید پیدا کرتی ہے پس اب معدہ کی ترشی کار کی دو راہ سی ہوئی ایک تو براہ دلیل ہونے کے جیسا کہ فائدہ اول مین بیان ہوا کہ ترش ڈکار پیدا ہوتی حرارت پر دلیل ہو دوسرے براہ سبب ہونے کے کہ یہ ترشی قاطع بلغم ہو کبھی یہ زلق معدہ فروح معدہ سے یا قروح سے اُن اعضا کے جو قریب معدہ کے ہین عارض ہوتا ہے قریب کے اعضا کے قروح سے چونکہ درد اور ایدا مین معدہ بھی بتا ذی بشرکت ہوتا ہے اور پہلے یہ شرکت در دین قروح سے ہوتی ہے اور یہ بات معدہ مین کمتر ہوتی ہے۔ کبھی اسہال معدی اور از لاق معدہ کا اس سبب سے ہوتا ہے کہ معدہ شامل ایسے اخلاط رویہ کا ہے جو اُسی معدہ پر ریزش کرکے [illegible] اور غذا سے ماکول معدہ مین بگڑ جاتی ہے کبھی ہی عمدہ قسم کی غذا کیون نہو اور اوسکے قذف یعنی باہر نکال ڈالنے کی اور معدہ سے جدا کر دینے کی حاجت ہوتی ہے پھر ایسے وقت اگر جانب عالی معدہ کی قوی ہو یعنی اوپر کی جانب معدہ وغیرہ کی ضعیف ہو تو اوسطرف اس غذا کا اخراج بذریعہ قے کے نہو سکے گا بذریعہ اسہال نیچے ہی اوترنا اسکا واجب ہوگا۔ اور بیشتر براہ اسہال برآمد ہونا ان اخلاط فاسدہ کا اسوجہ سے نہین ہوتا ہے کہ یہ اخلاط غذا کو فاسد کر دیتے اور معدہ کو محتاج اسکے اخراج پر کر دیتے ہین بلکہ اوسی غذا مین ایک قوت ایسی ہوتی ہے کہ معدہ اوسکو مکروہ جانتا ہے لہذا اوس غذا کو مع اوراشیا یعنی اخلاط کے ہمراہ اوسی طعام کے دفع کر دیتا ہے یا اپنی خود اوسی غذا مین اخلاط مین بذاتہ (یا اوسی غذا مین) قوت مسہلہ خواہ قوت مزلقہ یا مقطعہ مرّی اور بد ذائقگی کے ساتھ ہوتی ہے جیسے کثرت انصباب سودا کا فم معدہ پر ایسا ہی فعل کرتا ہے پس اون اخلاط کی یہ کیفیت سبب اسہال معدہ کے ہوتی ہے۔ کبھی اسہال معدی بسبب ریاح اور نفخ کے عارض ہوتا ہے کہ یہ ریاح پیدا ہو کر ہضم کو فاسد کر دیتی ہین لہذا وہی امر عارض ہوتا ہے جسکو ہم نے بیان کیا ہے کہ طبیعت غذاے غیر منہضم اور فاسد بسرعت براہ اسہال دفع کر دیتی ہے اور قوت اعالی معدہ کی مانع تھے کو ہوتی ہے) کبھی زلق معدہ کا کسی ایسی شی کیوجہ سے نہین ہوتا ہے جو علاوہ ماکول کے ہو جیسے ضعف ماسکہ خواہ اخلاط مفسدہ رویہ جو غذا سے مل کر دست اور ہوتے ہین) بلکہ خود اوسی غذاے ماکول کیوجہ سے نہ براہ کیفیت مذکورہ غذا کے ہوتا ہے بلکہ براہ کمیت اور مقدار غذا کے ہوتا ہے اسلیے کہ غذا جسوقت بکثرت کھائی جاے قوت ماسکہ کو مقہور کرکے جیسی کھائی گئی ہے ویسی ہی بجنسہ برآمد ہوتی ہے بلا تصرف ہضم کے اور کبھی اسوجہ سے ہوتا ہے کہ غذاے ماکول فاسد ہو گئی بسبب کثرت مقدار کے یا بوجہ کمی مقدار خواہ بے ترتیبی اور خراب ہونے ترتیب غذا سے چنانچہ کلیات مین اچھی طرح معلوم ہو چکا ہے۔ کبھی اسہال معدی بسبب اون دردہاے شدیدہ کے ہوتا ہے جو معدہ مین خواہ قریب کے اعضا مین ہون کہ انمین اوجاع کیوجہ سے ضعف قوت ماسکہ ہوتا ہے اور یہ اوجاع کبھی ریحی ہوتے ہین اور کبھی ورمی کیوجہ سے یا سوء مزاج مختلف سے معدہ کے یہ اوجاع پیدا ہوتے ہین اور یہ سب اسباب دردکے خواہ نفس معدہ مین ہون یا گردپیش کے اعضا مین ہو کر انکی ایذا معدہ تک پہونچے اسہال امعا جو اسہال کہ بسبب امعا کے عارض ہوتا ہے لازم ہے کہ ہم پہلے تین امعاے علیا کے سبب سے جو اسہال عارض ہوتا ہے اوسکو بیان کرین۔ ہم کہتے ہین کہ جو اسہال ان امعا کے سبب سے ہوتا ہے یا اوسکے ہمراہ سبج یعنی خراش بھی ہو یا نہو سبج سے مراد یہ ہے کہ سطح آنتون کے چھلنے سے جو درد پیدا ہو اور چھلنے والی شی یا تو اوحارہ صفراویہ مین یا مواد دموی جو تیز اور باحدت ہون خواہ مواد صدیدی ہون یا ندہ ہو یا درد کے اقسام سے ہو جو خاص امعا سے پیدا ہوتے ہین خواہ امعا کے اوپر کے اعضا سے برآمد ہوتے ہون اور امعا تک پہونچ کر خراش مذکور پیدا کرتے ہون۔ اور اسہال کبدی بھی سبج مین اسطرح ہے چنانچہ بیان پورا پورا اوسکا ہو چکا ہے۔ اور جو اسہال کبدی بسبب ورم کے

پیدا ہوتا ہو اوسمین سلامت مریض کی زیادہ مترقب ہو بہ نسبت اوس اسہال کبدی کے جو ضعف جگر سے عارض ہو اور علاج کے قابل بھی وہی ورمی زیادہ ہو۔ سیچ اور اسہال طحالی اور مراری اور سُدی اور جو اسہال کہ قروح معدہ سے پیدا ہوتا ہو اور قروح مری کے سبب سے جو اسہال عارض ہو یہ سب اقسام امعاء ہر واحد انکا اوسی مین داخل ہو کہ مادہ اسہال دوسری جگہ پیدا ہو کر امعاء مین پہونچتا ہو اور اسوقت ہمارا کلام ایسے اسہال مین نہین ہو بلکہ اب تو ہم اوسی اسہال مین گفتگو کرتے ہین جسکا مادہ خاص امعاء مین پیدا ہوتا ہو۔ اور یہ قسم یعنی اسہال معائی یا تو ورم امعاء سے پیدا ہوتی ہو اور یا بسبب لذع مرار کے امعاء مین خواہ بسبب خون کے جو کہ جگر سے امعاء مین ریختہ ہوا ہو اور حرارت اُس خون مین زیادہ ہو خواہ بسبب کھانے کسی رگ کے اوپر کیطرف امعاء سے خواہ نیچے امعاء کے پیدا ہوتا ہو تا اینکہ کسی دوائے مسہل نے امعاء کو مجروح کر دیا ہو جیسے کہ شحم حنظل کا یہی اثر امعاء مین ہوتا ہو یا قلاع یعنی اوکھڑ جانے قروح سے جو باعفونت ہون خواہ سڑ جانے قروح سے یا ایسے قروح جنمین عفونت نہو یا ایسے قروح جنمین چرک ہو اور یہ سب قروح یا تو معاء غلاظ مین ہون اور ان امعاء مین قروح کا ہونا اسلم ہو یا اینکہ یہ قروح معاء دقاق مین ہون اور نہایت صعب اور دشوار مین خصوصًا جو قرحہ معاء صائم مین پڑے پس یہ قرحہ تو شاید کبھی اچھا نہین ہوتا چہ جا کہ اگر معاء صائم پھٹ جائے کہ اسکے التیام کی تو کسیطرح امید نہو گی اسلیے کہ رگوبی اس معاء مین کثرت ہو اور جثہ اور حجم بھی اسکا بڑا ہو اور جسم اسکا باریک ہو اور مرار خالص مرارہ سے بے امیزش کسی اور خلط کے اسی آنت مین جاتا ہو اور اس سبب سے کہ اسکا مادوف بڑا ضرر اور سخت ایذا دہی کرتا ہو اسلیے کہ اس آنت کو عضو رئیس یعنی جگر سے قرب ہو اور کوئی آنت اسقدر جگر سے قریب نہین جتنی کہ صائم ہو۔ اور دوا بھی معاء صائم مین ٹھہر نہین سکتی بلکہ جلدی پھسل کر نکلجاتی ہو۔ قروح امعاء مین یا تو خراش سے ثقل کے پیدا ہوتے ہین یا تیزی سے مرار کے یا شوریت سے خلط کے یا زیادہ چسپیدگی اور ٹھہرنا خلط بالزوجت معاء مین ہو کر جب وہ خلط وہان سے جدا ہوتی ہو قرحہ ڈالتی ہو خواہ اورام کے شگافتہ ہونے سے اور جملہ اقسام استفراغات کے جو مواد مختلفہ اور موذی کو شامل ہون اور اونکا گذر امعاء کیطرف ہو قرحہ پیدا ہوتا ہو۔ جو قسم سیچ سوداوی کے ابتدا ً واقع ہو وہ قتال اور مہلک ہوتی ہو اسلیے کہ وہ قسم سرطان متعفن پر دلیل ہوتی ہو اور جو قسم اسہال سوداوی کی آخر حمیات مین ہو وہ زیادہ تر مہلک ہو اگرچہ ابھی اوس سے خراش اور سیچ نہ پیدا ہو بلکہ ابھی فقط اسہال سوداوی ہوتا ہو خصوصًا وہ اسہال آخر حمیات کا جسکے زمین پر گرنے سے زمین پھد پھد اجائے اور بو اوسکی کھٹی ہو اگرچہ ابھی قوت مریض کی باقی ہو بلکہ ایسا اسہال سوداوی اگرچہ حالت صحت مین بھی ہو جب بھی قاتل ہو اسلیے کہ ایسے اسہال سوداوی کا مریض کبھی نجات موت سے نہین پاتا ہو۔ لیکن اگر اس خاصیت پر نہو اور نہ زمین پر اوسکے گرنے سے جوش آتا ہو اور نہ اوسمین کھٹی بو آتی ہو تو اوسکو فضلہ سوداوی تصور کرنا چاہیے جسکو طبیعت نے براہ تدبیر بدنی دفع کر دیا ہو اور اکثر ایسے اسہال کے بعد امید عافیت کی ہوتی ہو۔ قرحہ کے سبب سے اسہال کبھی بعد ورم کے پیدا ہوتا ہو اور کبھی ایک شے قاشر یعنی پوست اوکھیڑنے والی اور خارو یعنی چھیلنے والی سے ابتدا ً پیدا ہوتا ہو مثلاً جیسے کسی دوائے مسہل یا غذائے بالزوجت سے جو پہلے تو امعاء مین چپک جائے اور پھر چھلتا ہوا امعاء سے یا کوئی غذائے سخت کہ اوسکے گذرنے سے خراش اور سیچ پیدا ہو۔ کبھی چند اغلاط سے جنمون نے پہلے اسہال پیدا کیا پھر اُسکے بعد قرحہ ڈالدیا تجربہ سے معلوم ہوا ہو کہ اسہال مراری اگر دو ہفتہ برابر رہے قرحہ ڈال دیتا ہو اور اسہال بورقی سے بعد ایک مہینہ کے اور اسہال سوداوی سے بعد چالیس روز کے قرحہ پڑتا ہو اور اس سے زیادہ مدت کے

حصہ دوم

بعد بھی لگتی ہو۔ اکثر اوقات امعا مین مریض اسہالی قروحی کے سوراخ پڑ جاتے ہین پس مرجاتا ہی اور بہتیرا کوئی مریض جو قوی ہوتا ہی اس زمانہ سے زیادہ تر زندہ باقی رہتا ہی اور ثفل اوسکے شکم مین جمع ہوا کرتا ہی اور مثل مستسقی اوسکے شکم کی صورت ہو جاتی ہی پھر بعد اسکے مرجاتا ہی لیکن اکثر بیمارون کا تو یہی حال ہی کہ جب قروح کی رداءت یہان تک پہونچے کہ جوہر امعا سے کوئی ٹکڑا ذی حجم اور یا جسامت نکلے اور عفونت اور اسقاط قوت مریض تک پہونچاوے اور اوسکی شرکت اسقاط قوت مین زبون حالی معدہ کی بھی کرے (یا یہ مطلب ہی کہ معدہ کی قوت بھی ساقط ہو جائے) پھر موت تک بھی ضرور پہونچا دیتا ہی چہ جاکہ جب کسی آنت مین ثقبہ اور سوراخ پڑ جاے اور خصوصاً اوپر کی آنتون مین سے کسی آنت مین اگر سوراخ پڑے۔ ایک گروہ اطبا نے ذکر کیا ہی کہ بعض بیمارون کے کسی امعاء سفلی مین سوراخ ہوگیا تھا اوسکے بعد شکم اور مراق مین سوراخ پڑا بسبب ایک ورم کے جو خاذی ثقبہ معاء مذکور کے مراق اور شکم مین عارض ہوا تھا اور بشرکت اوسی عفونت اور آفت کے جو معاء مذکور مین سوراخ پیدا کرنے والی تھی گویا کہ سوراخ شکم اوسی جگہ پر تھا جہان سوراخ معاء مذکور مین پڑا تھا اور فضلہ براز اوسی سوراخ شکم سے نکلتا تھا باایں ہمہ یہ شخص زندہ رہا (اور زمانہ دراز تک نہ مرا) اور یہ حکایت بھی اگرچہ از قسم ممکنات بعیدہ ہی الا زیادہ تر مستبعد یہ ہی کہ فضلہ براز فضاء شکم کیطرف جاتا رہا اور مریض نہ مرا اطبا کہتے ہین کہ اگر سوراخ آنت اور شکم مین بمقابلہ معاء صائم پڑ جاے بھوک بالکل جاتی رہے گی اور کوئی شے کھانے پینے والی معدہ مین نہ ٹھہر گی اور مریض مذکور دبلا ہو جاے گا اور پیٹ اوسکا پھول جاے گا اور پھر مرجاے گا اصناف سجح کے سات ہین (۱) بلوی (۲) صدیدی (۳) مری (۴) مدی (۵) خرائلی (۶) زبدی (۷) قشاری۔ انمین سے سجح مری اسلم ہی اور علاج سے اوسکا تارک ہو سکتا ہی اور اکثر امراض حادہ اور حمیات محرقہ اور حماے غب سے یہ قسم پیدا ہوتی ہی اور اکثر بحران ان امراض کا اسی سجح کے ذریعہ سے ہوتا ہی۔ جو سجح مدی کہ مدہ کے اخراج سے شروع ہو پس اوسکا سبب یا تو شگافتہ ہونا کسی دبیلہ خواہ ورم احتشا کا ہوگا کہ طبیعت نے اوس مادہ کو یعنی مدہ کو امعا کیطرف سے دفع کیا ہی اور یہ قسم سجح مدی کی اسکم اقسام ہی اور دراصل یہ قسم سجح معوی کے اقسام مین داخل نہین ہی کہ امعا سے اوپر کا مادہ آتا ہی اور اکثر انجام کار اسکا بھی سجح معوی کیطرف ہو جاتا ہی اور اس سے دوسری قسم کا فساد اوٹھ کھڑا ہوتا ہی اور اکثر یہ ہی کہ اس سے اسہال مدی ہوتا ہی کہ پھر بند نہین ہوتا ہی اور اکثر قیح مدی انمین برآمد ہوتا ہی اور کبھی اسکے ہمراہ خون بھی۔ یا یہ کہ بسبب سجح مدی کا شگافتہ ہونا دبیلہ وغیرہ کا نہ اور نہ اعضاء باطنی مین ورم نضج یافتہ ایسا ہو جسکی شگافتہ ہونے کا شبہہ ہو پھر اوسوقت یہ سجح کسی سرطان متعفن سے جو اندرونی اعضا مین حادث ہوا ہی پیدا ہوگا اور اس قسم کے سجح سے نجات نہین ہو سکتی بسبب کثرت مصاکت یعنی کوفتہ ہونے کے جو آمد و رفت غذا وغیرہ اوسکو پہونچتی ہی اور سکون کتراوسے نصیب ہوتا ہی اور پھر یہ بھی ہی کہ خود مرض سرطان بذات دشوار ہی اور صعوبت اوسکی زیادہ ہی۔ سجح صدیدی یا تو دوبان سے پیدا ہوتا ہی یا رشح اور رسنے سے ایسے ورم کے جو دیر راہ نضج اور پختگی کے ہوگیا ہو اور اکثر سجح صدیدی اقسام معوی سے نہین ہوتا ہی۔ سجح دموی کے بعض اقسام دفعۃً پیدا ہوتی ہی اور بعض قسم اندک اندک پیدا ہوتی ہی پہلے قسم جو دفعۃً پیدا ہو کسی رگ کے منہ کھلجانے سے اور انحلال فرد سے حادث ہوتی ہی اور اگر اسکے ہمراہ ورد نہو تو امعا سے اسکو تعلق نہین ہی بلکہ اور اندرونی اعضا مین یہ صدمہ پہونچا ہی خصوصاً اگر باوجود ورد نہونے کے اور علامات بھی اسکے ہمراہ ہون۔ اور کبھی سجح دموی امعا سے بھی ہوتا ہی اور ورد نہین ہوتا یہ اوسوقت

ہو کا جب منہ رگہائے اعضا کے کھلنے سے خون جاری ہو اور کوئی سبب دوسرا اونکے منہ کھلجانے کا نہو اور یہ اسہال خونی اسلم ہی اگر فصل شتا ہوائے شمالی یا بس پر شمال ہو اور اوسکے بعد ربیع مطیر جنوبی آجاے یعنی فصل ربیع مین بارش ہو اور گرمی ہوا چلے اور صیف مطیر بعد ربیع شمالی کے ہو بعد صیف کے اسہال خونی کے کثرت ہوگی اسیطرح اگر شتا جنوبی ہو اور ربیع شمالی قلیل المطر جسمین بارش کم ہو تب بھی اسہال خونی کی کثرت ہوگی خصوصًا ابدان مرطوب المزاج اور ابدان عورات مین - اور اگر صیف ایسی کہ جسکی راتون مین سخت گرمی پڑتی ہی بعد ربیع شمالی کے آئے اور شتا جنوبی ہو اوسوقت اسہال اور سیجے کی کثرت ہوگی اور شاید سبب اس کثرت کا کثرت نوازل کی ہی کبھی اسہال دموی کی زیادتی بلاد جنوبی مین باوجود ہواے جنوبی چلنے کے اور کثرت بارش کے ہوتی ہی اور اسلیے کہ یہ دونون یعنی ہوا اور بارش مذکور تحریک مواد کرتی ہین اور مسامات کو سست اور ڈھیلا کرتی ہی خصوصًا بعد ایسے نزلات کے جو نمکین اور شور ہون - لیکن جو اسہال خونی بعد اسہال مراری کے ہوتا ہی اور بعد سیجے مراری کے اور درد بھی اوسکے ساتھ ہوتا ہی وہ نہایت ردی ہی خصوصًا اگر پہلے خراط آے بعد اوسکے صرف خون آنے لگے اسلیے کہ یہ صورت خاص دلالت کرتی ہی کہ مرض جرم امعا تک در آیا ہی - سیجے خراطی بسبب انخراط اور سوتنے سطح امعا کے پیدا ہوتا ہی اور سیجے مخاطی ایک رطوبت غلیظ سے عارض ہوتا ہی - پس اکثر اختلاف مخاطی حمیات مرکبہ مین اور ایک قسم خاص مین اور حمیات کے جسکو ہم باب حمیات کتاب چہارم مین بیان کرین گے اور حمیات بائیہ مین بھی عارض ہوتا ہی - اکثر یہ اسہال جب حمیات دبائیہ مین عارض ہوتا ہی ردی ہوتا ہی - سیجے قشاری کبھی تو قروح معدہ سے پیدا ہوتا ہی اور بذریعہ اسہال کے یہ مادہ دفع ہوتا ہی علی معدہ کے قروح کے اسہال قشاری مین سیجے امعا نہین ہوتا ہی پھر اگر سیجے بھی اوسکے ہمراہ ہو تو خاص طبقہ ہاے امعا سے ہوگا اب اس امر کا فرق کہ امعا رغلاظ سے ہی یا امعا رقاق سے پس ہمیشہ اوس مادہ کا غلیظ ہونا اسی پر دلیل ہوتا ہی کہ امعا رغلاظ سے ہی اور کبھی کثرت مقدار سے بھی اسی پر دلالت ہوتی ہی اور ضد اسکی یعنی رقیق ہونا مادہ کا ہمیشہ اور قلیل ہونا اوسکا اکثر اس پر دلالت کرتا ہی کہ خراش سے امعا رقاق پیدا ہوا ہی یہ قشارات یعنی چھلکے بروقت دست آنے کے برآمد ہوتے ہین اور اکثر خروج انکا بروقت حقنہ لینے کے ہوتا ہی ایسے ادویہ کا حقنہ جنمین تومت غسالہ زیادہ ہو - بقراط کہتا ہی حلغہ عبیط یعنی نیلا اور با صاف کدورات وغیرہ سے جو سوداوی ہو کبھی زائل نہین ہوتا - اور پھر بقراط کہتا ہی اگر دست رقیق مثل پانی کے آتے ہون اور پھر غلیظ مثل مرہم کے آنے لگین یہ بھی ردی ہی - جسوقت بعد استسقا کے اسہال پیدا ہو خصوصًا بعد ایسے استسقا کے جو درم جگر سے عارض ہوا ہی ایسا اسہال بھی ردی ہی اور یہ اسہال بطور ذرب کے ہوگا کہ ہر وقت جاری رہیگا پس سواے نہایت استسقا کے اور رطوبات کو براہ دستون کے خارج کرے گا اور بند نہوگا اسلیے کہ جو خلغہ بعد کسی مرض کے یکبارگی پیدا ہو دلیل موت قریب کی ہی چنانچہ بقراط نے دوسری جگہ پر کہا ہی - کبھی ہمراہ استسقا کے ایسا ذرب عارض ہوتا ہی جو بند نہین ہوتا اور کچھ مفید بھی نہین ہوتا اسلیے کہ اون دستون سے مایت اور رطوبت استسقا کی دفع نہین ہوتی بلکہ ایسی رطوبات دفع ہوتی ہی جس سے تمام بدن مین ضعف پیدا ہوتا ہی - کبھی سیجے اور قروح امعا سے بھی استسقا پیدا ہوتا ہی - جس شخص کو شکایت مغص یعنی مڑوڑہ کے ہو اور اوسکے ہمراہ کزاز اور قے اور ذہول عقل بھی ہو یہ سب اعراض ادسکی موت پر دلیل ہون گے - کتاب قبریہ بقراط مین لکھا ہی کہ جس شخص کو ذوسنطاریا عارض ہو اور اوسکے باین کان کے پیچھے ایک غرونی

سیاہ مثل مٹر کے دانہ کے ظاہر ہو اور باوجود اسکے اوسے پیاس بھی عارض ہو بیسوین روز مرجاے گا اور اس سے زیادہ بچ نہین سکتا ورنہ اوسکو نجات مرض سے ہوسکتی ہی بین اس میعاد کے۔ لیکن جو اسہال امعا سے پیدا ہوا اور اوسمین نسیج ورم نہو (اور خون نہو) اور بدن کی سبب قوت امعا کے ہو یہ اسہال زلق المعدہ کے اسباب مین شریک ہوگا مگر جو اسہال کہ وہ گھلنے فروح امعا سے پیدا ہوا کثرت سے اوسی مادہ کے ہوگا جو معدہ مین ہی بلکہ شاید وخلط سواے معدہ کے اور کسی جگہ نہین ہوتی ہی پھر اگر یہ مادہ قلاعیہ ہو یعنی خبث اور رداءت اسکی مثل مادہ قلاع کے ہو اور جس مادہ نے اسکو پیدا کیا ہی وہ ہمیشہ سیلان کر رہا ہو ضرور انجام کار اسکا سیج دموی اور ایسے اسہال خونی کیطرف ہوگا جو قوی ہی اور اس مادہ کے شریک لزوم سبب ہین (یعنی اوس مادہ کے موثر اسہال ہونے مین برسبیل وجوب اور لزوم کے قوت ایک دوائے مسہل کی ہوگی جو منھ مین اون رگونکے ہی جو امعا کے کیواسطے مخصوص ہین اور انہین رگونکے منھ مین وہ قوت ادویہ تلخ اور لٹھری ہوئی ہی لہذا اسہال پیدا کرتی ہی۔ جو اسہال بسبب ضعف معا اور معدہ کے ہو اور اوسکا نام مادہ بطن رکھا گیا ہی اور اکثر سبب اوسکا ضعف اور فروح اور ایذاب فروح یعنی گھلانا اونہین فروح کا ہوتا ہی اور بیشتر ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ اوس خون سے جو ترشح کر رہا ہی کسیقدر شکم مین بستہ ہوجاتا ہی اسکے بستہ ہونے پر ناگاہ دفعۃً برد اطراف اور نفخ شکم دلیل ہوتا ہی اور سقوط قوت اور غشی کی حالت پیدا ہوجاتی ہی۔ جو اسہال ورم سے معا مستقیم کے (جو چھٹی آنت ہی) پیدا ہوتا ہی اوسکے اقسام سے ایک قسم وہ ہی جو ہمراہ درد کے ہوتا ہی اوسکا نام زحیر یعنی پیچش ہی اور زحیر وجع تمدد ی اور انجرازی ہی جو معا مستقیم کو عارض ہو یعنی اس درد مین کھچاؤ اور انجراز ہوتا ہی اور بعض قسم مین اسکے درد نہین ہوتا ہی

پیچش کے جملہ اقسام اور اسباب زحیر کا سبب یا تو ورم حار ہی جس سے کوئی چیز بہتی ہو (۲) یا ورم صلب یعنی سوداوی (۳) یا استرخا اور ڈھیلا ہوجانا عضلہ کا کہ اوس عضلہ مستقیم کے ساتھ مقعد بھی باہر نکل آوے (۴) یا تمدد اور کزاز عارض ہوکر اوس عضلہ کو جو براز کا عصر کرکے اخراج کرتا ہی جانب مقعد مین عارض ہوکر اوسی عضلہ کو اوسکے فعل سے باز رکھتا ہی (۵) یا فضلہ شور اور بورقی یا کیموس غلیظ ہی جو قوام براز خواہ اندرون امعا کے داخل ہوتا ہی (۶) یا ذوسنطاریا کہ تبعت سے اوسکے بعد زحیر پیدا ہوتی ہی (۷) یا برودت کا اثر عضو مخصوص یعنی مقعد کو پہنچے اور زحیر واقع ہو (۸) یا زمانہ دراز تک بیٹھے رہنے سے واسطے براز کے کسی سخت مقام پر (۹) یا غلیظ اور سخت ہونا براز کا (۱۰) یا التہاب حارہ (۱۱) یا ورم صلب (۱۲) یا بواسیر (۱۳) یا شقاق (۱۴) یا قروح اور تاکل (۱۵) یا ثقل کا محتبس ہونا یہ پندرہ اسباب زحیر کے باستقرا اور تجربہ معلوم ہوے اور اکثر اوقات پیچش غلط مخاطی سے ہوتی ہی اور بعد مخاطی ہونے کے پھر خراطی ہوجاتی ہی [illegible] پھٹکنا عارض ہوتا ہی۔ اور کبھی زحیر مین ایک شی مثل پتھر کے خارج ہوتی ہی جیساکہ بعض اطبانے ذکر کیا ہی اور جالینوس اس حکایت کو مستبعد جانتا ہی۔ اکثر زحیر ایسے بلغمی مزاج والونکو ہوتا ہی جبکا بلغم یا عفونت ہوا یسلیے کہ بوجہ عفونت اوس بلغم کے اثر اوسکا معا مستقیم مین باقی رہ جاتا ہی بروقت گذرنے اوسی بلغم کے جو ہر وقت معا مستقیم مین ہو کر گذرتا ہی پھر اوسکے بعد لزج اور چسپندہ موذی [illegible] اور بیشتر مریض کو تو ہم اس بات کا ہوتا ہی کہ اوسکی مقعد مین نمک بھرا ہوا ہی خواہ کوئی دوربتی چھڑکی ہوئی ہی اور بعد ازان اوسی مریض کو پیچش عارض ہوکر اس مرض وہمی یا واقعی سے نجات پاتی ہی بشرطیکہ یہ توہم اوس کو مع عروض پیچش بعد توہم مذکور کے بعد ذوسنطاریا کے خواہ متولد مرض ذوسنطاریا سے ہمراہ ذوسنطاریا کے نہو کہ اوسوقت فقط زحیر کے واقع ہونے سے نجات نہوگی۔ کبھی یہ بات پیدا ہوتی ہی کہ مقعد خواہ معا مستقیم بڑھ جاتی ہی خواہ ادنہین سے کسی ایک مین تمدد اور کچاؤ پیدا ہوتا ہی

پس عضل معا مستقیم کو یہ بات عارض ہوتی ہی کہ جو فضلہ اوسمین آتا ہی اوسکو حبس نہین کرسکتی ہی جیسے کہ اوسکو یہ امر بھی عارض ہوتا ہی کہ بمقدار بڑھنے کی وجہ سے قادر اوتارنے پر کسی فضلہ کے اپنے اوپر کے اعضا سے نہین رہتی ہی - جو زحیر خاص مقعد سے پیدا ہوتی ہی اور در داوسمین نہوا وسمین فقط خون برآمد ہوتا ہی اور کچھ نہین اور اکثر ایسی بخش برسبیل دفع طبیعت کے واسطے اوس فضلہ کے ہوتی ہی جو بدن مین موجود ہو- غذاؤنکا اور محصور ہونا اوسی فضلہ کا بدن مین اسکے چند اسباب ہین کہ فضلہ غذا ہاے مختلفہ کا ہو یا بسبب قطع ہوجانے کسی عضو کے خواہ ترک ریاضت خواہ اور اسباب حبس فضلہ جو باب کلیات مین بیان ہوچکے ایسی بخش مناسب نہین کہ بند کیجاے مگر اینکہ خوف سقوط نبض اور سقوط قوت کا ہو اوسوقت مجبوری سے بند کرنا چاہیے - یہان تک جسقدر بیان ہوا یہ اسہال بخش کے وہ اقسام تھے جو امعا شش گانہ سے پیدا ہوتے ہین - اب وہ اسہال جو تمام بدن سے پیدا ہوتا ہو برسبیل بحران کسی مرض تپ کے ہوگا اور اوسوقت قوت دافعہ قوی ہوگی یا بسبب سقوط قوت ماسکہ کے جسطرح کہ شخص خائف کو جو کودکر کسی شی کو پکڑنا چاہیے خواہ میلوس یعنی رنجیدہ اور اندوہگین مبتلاے یاس کو (یا مسلول) اور مدقوق کو آخر عمر مین اونکے جب زمانہ موت قریب ہو عارض ہوتی ہی یا برسبیل ذوبان کے ہو اور ابتدا مین اسکے فضلہ رقیق برآمد ہوتا ہی بعد اسکے خاثر یعنی کسیقدر غلیظ اور بودہ ہوجاتا ہی اور بھوک زیادہ ہوتی ہی اور درد بھی زیادہ ہوتا ہی اور قوت ساقط ہوجاتی ہی اور حمیات پیدا ہوجاتے ہین اور بشیر مثلی اور دشواری سے پیشاب کا ہونا اور ریاح اور قراقر اور تیرگی رنگ اور برد اطراف اور خشکی زبان عارض ہوتے ہین - یا یہ زحیر تمام بدن سے پیدا ہونے والی استحالہ اخلاط کا طرف فساد کے ہو بسبب حمیات ردیہ اور سموم ضارہ کے - یا برسبیل نفض اور دور کرنے طبیعت کے مواد امتلاء شدید کو جو بوجہ ترک استفراغ کے عارض ہوا ہو خواہ اسوجہ سے کہ کسی سیلان معتاد کا احتباس ہوجاے خواہ کوئی عضو کٹ جاے یا کوئی ریاضت چھوٹ گئی ہو خواہ تحلل رطوبات کا بدن سے کم ہوتا تھا اسوجہ سے اجتماع مواد کا زیادہ ہوگیا خواہ اقسام احتباس کے جنکو فن کلیات مین پہچان چکے ہین خواہ تراکم اور بستہ ہوکر رک جانا تخمہ ہاے کثیرہ کا جو دفعۃً ہوا اور بند ہوگیا پس جمع کرے بطریق مادہ حاد کے بطرف اسہال کے اور یہ قسم از جنس ہیضہ کے ہی جسکو جداگانہ لکھینگے خواہ نفوذ غذا کا بسبب سدہ ہاے عروق کے بدن مین نہوتا ہو اور ان صورتونکے علاوہ اور بھی ہوسکتی ہین جنسے زحیر پیدا ہوسکتی ہی **ہیضہ کا بیان** ہیضہ حرکت مواد فاسدہ کی ہی جو خام اور غیر ہضم شدہ اور یہ حرکت مواد کی جدا ہونے سے انہین مواد کے بدن سے اور خارج ہونے سے براہ امعا کے بوری ہوتی ہی کہ یہ مواد اوسی انفصال کے رجوع کرتے رہتے ہین اور بدن سے خارج ہوا کرتے ہین قوت دافعہ کی تیزی اور درشتی کے ساتھ اسلیے غذائین جب خام رہ جاتی ہین اور خوب ہضم نہین ہوتی ہین ایسے اخلاط کیطرف اونکا استحالہ ہوتا ہی جو بدنکو موافق نہون یعنی مناسب تغذیہ بدنکے نہون اور طبیعت بدنی اون غذاؤنکے دفع کرنے پر حرکت کرتی ہی اسلیے کہ وہ غذائین طبیعت پر ناگوار اور گران بار ہوتی ہین پس اونکے دفع کرنے کی حرکت جو طبیعت سے ہوتی ہی کبھی قے مراری اور مائی اور بعض اوقات مین زنکاری قے کے ذریعہ سے اور چند قسم کے اسہال سے بھی طبیعت انکو دفع کرتی ہی - جو ہیضہ فساد سے ایک قسم کے طعام سے پیدا ہوا ہو وہ اسلم ہی بہ نسبت اوس ہیضہ کے جو متواتر فساد غذا اسکے بعد پھر دوسرا فساد غذا عارض ہوکر پیدا ہوا ہو - ہیضہ روی اور مہلک ابتدا اور اول مین عنیف ہوتا ہی پھر بعد اوسکے درد اور مروڑہ اوٹھتا ہی جو معدہ اور امعا مین اسطرح ہوتا ہی کہ پھیلتا ہوا معدہ تک یہ مروڑہ چڑھتا ہی بعقب کثرت ابتدا ہی اونمین اخلاط حادہ اور تیز کے جو امعا کیطرف رو براہ ہورہے ہین اور جاتے ہین - اکثر

لوگونکو قوی اور دست ساتھ ہی آتے ہین پھر جسوقت یہ فضول ردی دفع ہونے لگتے ہین انکی تبعیت سے اخلاط صالحہ بدون کچھی نکلنے لگتے ہین جیسا کہ استفراغ کے ابواب مین بیان ہوچکا کہ اسکا کیا سبب ہی۔ جب شروع مرض ہذا کا ہوا اسہال مراری پیدا ہوتا ہی پھر اوسکے بعد مائی خالص جسکو عوام پانی سے پتلے دست آنے بولتے ہین عارض ہوتا ہی مگر بدبو ضرور ہوتا ہی پھر بیشتر نوبت یہان تک پہونچتی ہی کہ مثل غسالہ لحم یعنی گوشت آب تازہ کے دستون کا رنگ اور قوام نظر آتا ہی جسمین چکنائی کی بو ہوتی ہی اور کبھی اسہال خراطی بھی آخر درجہ مین ہوتا ہی بعد اوسکے نوبت نہایت پہونچتی ہی کہ بنفسین ڈھیلی ہوجائین خواہ چھوٹ جائین اور تشنج تمام بدنکا اور سر پسینا آنے لگے تا اینکہ موت واقع ہوجاے۔ ہیضہ والونکو پیاس زیادہ لگتی ہی اور جسقدر پانی پلایا جاے اونکے معدہ مین پہونچکر گرم ہوجاتا ہی اور قے کردیتے ہین۔ پیاس پر صبر کرنا ان لوگونکو زیادہ مفید ہی بہ نسبت سیراب ہونے کے۔ اکثر ان لوگونکی نبض کی حرکت باطل ہوجاتی ہی بسبب ضعف اور تشنج کے اور بہت زیادہ ایذا پہونچنے کے جو اعراض فاحشہ یعنی کھلے اور نمایان اعراض سے انکو ایذا پہونچتی ہی۔ پھر جسوقت اعراض مذکورہ مین سکون پیدا ہوتا ہی نبض اپنی اصلی حالت کیطرف عود کرتی ہی اور چلنے لگتی ہی۔ جو شخص خوگر ہیضہ کا ہو اوس سے اسقدر خطرہ ہیضہ کا نہین ہی بہ نسبت اوس شخص کے جو خوگر نہو اور پہلے پہل اوسے یہ مرض لاحق ہو۔ ہیضہ لڑکون بن تاسن جیسے زیادہ ہوتا ہی۔ اکثر ہیضہ فصل گرما اور خریف مین عارض ہوتا ہی اسلیے کہ ضعف ہضم ان دونون فصلون مین زیادہ ہی اور جاڑون مین اور ربیع مین ہیضہ کمتر پیدا ہوتا ہی۔ کبھی بکثرت عروض ہیضہ کا نہار منہ سرد پانی پینے سے ہوتا ہی جو بعد غذاے غلیظ ثخینہ کے یا جاے خصوصاً روزہ افطار کرکے جو پانی پیا جاتا ہی اوسکے بعد ہیضہ پیدا ہوتا ہی۔ خوبانی اور خربوزہ بھی اکثر اکا تناول کرنا ہیجان ہیضہ کا کرتا ہی۔ اکثر ہیضہ بند ہوکر زیادہ ہیضہ کا اعضاے بول کیطرف رجوع کرتا ہی پس حرقت بول پیدا ہوتی ہی جو اسہال بوجہ عدم نفوذ غذا کے بدن مین عارض ہوتا ہی اور یہی اسہال سدوی کے نام سے مشہور ہی یہ وہی اسہال ہی جسکا نام اسہال دوری بھی ہی یہ اسطرح پر ہوتا ہی کہ رگہاے مفسدہ یعنی جن رگونمین فساد غذا کو عارض ہوتا ہی ایک مدت معلومہ مین فاسد غذا سے ممتلی اور پر ہوجاتی ہین جہان تک اونکو تحمل ہی پھر پلٹ کر اوسی غذاے فاسد کو براہ اسہال استفراغ کرتی ہین اور درمیان اس مدت کے ایسی حالت رہتی ہی جیسے زمانہ صحت کی ہوتی ہی۔ اکثر بہ مدت تحمل عروق کی بیس روز کے شمار مین آئی ہی اور کبھی اس سے پہلے خواہ پیچھے بھی اسہال پیدا ہوجاتا ہی بسبب اونمین اسباب کی قلت اور کثرت کے جو معلوم ہوچکے ہین۔ جو اسہال بسبب غذاؤن کے پیدا ہوتا ہی ایک مرتبہ تو اوسے ہم باب معدہ بیان کرچکے پھر کچھ خوف نہین اگر یہان دوبارہ اوسے بیان کرین اور اوسکی شرح اور بسط بیان مین زیادہ ہوجاے۔ پس ہم کہتے ہین جو اسہال غذا سے پیدا ہو یا تو غذاے ثقیل اوسکا سبب ہو خالی معدہ پر اوسکا بوجھ زیادہ پڑتا ہی لہذا طبیعت اوسکو قبول نہین کرتی اور براہ اسہال دفع کرتی ہی۔ یا اینکہ مقدار اوس غذا کی کثیر ہوتی ہی وہ بھی بوجہ ثقل کے براہ اسہال دفع ہوگی اور نیچے کی طرف اوتر آئے گی یا اوس مین لذع ہوتی ہی جیسے پیاز یا اوس غذا مین قوت سمی ہو جیسے فطر یعنی بھین چھتر خواہ فساد کو جلد قبول کرتی ہو جیسے دودھ یا زیادہ رقیق ہو کہ معدہ سے مترشح ہوکر نکل جاے اور حبس اوسکا باب کبد مین نہوسکے خواہ اوسکی رطوبت اور لزوجت ایسی ہو کہ پھسل کر جدا ہوجاے خواہ غذا کے بعد پانی اس کثرت سے پیا جاے کہ غذا کو اوکھیڑ دے اور پھسلکر باہر نکل آئے خواہ اخلاط بالزوجت سے معدہ وغیرہ مین ملجاے جیسے بلغم یا اخلاط جالبہ سے ملے جیسے صفرا یا غذاے کذب ہو یہ وہ غذا ہی کہ مقدار مین

خربوزہ سے ہیضہ پیدا ہوتا ہی

غذا کی بیماری کا بیان

زیادہ اور غذائیت اوسکی کم ہو جیسے ترکاریان - یا ترتیب خورش طعام کی ایسی خراب ہو جو از لاق پیدا کرے جیسے پہلے کھانا غذائے
نرم اور سبک زود ہضم اور مرلق کا اور تاخیر یعنی پیچھے کھانا غذائے قابض اور عاصر کا یا پیچھے کھانا غذائے سریع الاستحالہ کا کہ اپنے نیچے کی
غذا جو معدہ مین پہلے پہونچکی اوسی یہ غذا فاسد کر دیتی ہو اور طبیعت کو خواہ شمند اوسکے دفع کیطرف کرتی ہو - جو اسوالی بسبب
ہوائے محیط کے عارض ہوتا ہو اوسکی یہ صورت ہو کہ ہوائے گرم محلل ہو کر بارد شے کی تخفیف کرتی ہو اور ہوائے بارد جمع کر کے تکثیف کرتی
ہو اور ہوائے جنوبی اور کثرت بارش اور بلاد جنوبیہ سے اسہال پیدا ہوتا ہو - اور کبھی بعض قسم کے ریاح جو فساد ہضم پیدا کرتے ہین اور تحریک
غذا کرتے ہین یا ین بسبب اسہال پیدا کرتے ہین - بقراط کہتا ہو کہ جو لوگ الشغ مین اونکو زرب بکثرت عارض ہوتا ہو اور مراد بفرط کی ایسے
وہ لوگ ہین جو حرف را مہملہ کو اچھی طرح ادا نہ کر سکین بسبب اس حکم کا یہ ہو کہ رطوبت کا ان لوگونکے بدن مین غلبہ ہوتا ہو اعضاے عصبی
اور اونکے معدہ پر بشرکت دماغ کے خواہ اینکہ خاص بسبب رطوبت دماغ وغیرہ کے ذرب بکثرت عارض ہوتا ہو - یہ لوگ بھی اسی
قابل ہین کہ اگر اونکو مسہل دیا جاے بہت نرم اور ضعیف ادویہ سے مرکب ہو - ایضاً بقراط کا قول ہو جو شخص اپنے سن شباب مین نرم
طبیعت ہو خواہ اوسکی طبیعت مین قبض رہا کرے پس جب سن شیخوخت کو پہونچے گا جوانی کے سن کی نسبت اوسکے بالفعل ہو جائیگی مگر جس
شخص کو جوانی کے سن مین ہمیشہ نرمی طبیعت رہے اب شیخوخت مین اوسکا ہمیشہ نرم طبیعت رہنا مناسب نہوگا - جو خلفہ بعد
کسی مرض شدید کے ناگاہ عارض ہو پس وہ دلیل موت کی ہو اسلیے کہ وہ خلفہ فساد طبیعت پر دفعۃً عارض ہو جانیکی دلیل ہو اسہال
رقیق اور زلق معدہ کے فرق پر تھوڑا سا ہضم کا ہونا دلیل ہوتا ہو جو اسہال رقیق مین ہوتا ہو اور زلق معدہ مین بالکل نہین ہوتا پس جب
تھوڑا ہضم پاکر غذا معدہ سے اوترتی ہو امعا مین کچھ نہین ٹھہرتی ہو بلکہ بہت جلد خارج ہو جاتی ہو پھر اگر بسبب اسہال رقیق کا
قروح امعا کے ہون سوج اور خراش اسپر دلیل ہوگی اور جو شے براہ برازدفع ہوتی ہو وہ بھی دلیل اسپر ہوگی پھر اگر وہان پر بلغم لزج
ہو وہی بلغم جو براہ برازکے خارج ہوتا ہو اوسپر دلیل ہوگا اور ریاح اور قراقر بھی ہونگے اور بلغم مین کوئی شے پیلاہٹ ہوئی اور بڑھتی ہوئی
محسوس ہوگی اور اوسمین گرانی اور ثقل محسوس ہوگا - اسہال قروحی کی شناخت درد سے ہوتی ہو جو مکان معدہ سے سچی محسوس ہو
اگر زلق امعا فروح سے نہو اور نہ بلغم سے ہو بلکہ فقط کسی سوء مزاج سے پیدا ہوا سپر دلیل نہ خارج ہونا دن اشیا کا جو علامات قروح
مین دلیل ہوگا اور نیز عدم خروج بلغم کا - فواق جو وقت مبطون کو عارض ہو خصوصاً جس شخص کو پیش ہو پس یہ دلیل شریر ہو اسکے
کہ دلالت اسکی بس ذابل پر ہو یعنی وہ شکی جس سے ذبول پیدا ہوتا ہو - جو وقت مبطون ضعیف کو غذا دیجاے نبض اوسکی قوت پر نہ آے
اوسکا علاج نہ کرنا چاہیے مبطون مرجاتا ہو اور حال اوسکا یہ ہوتا ہو کہ اوسکی نبض تھوڑی تھوڑی ساقط ہو جاتی ہو اور دودی اور تمامی
ہوتی جاتی ہو اور وہ زندہ رہتا ہو اور عقل اوسکی درست رہتی پھر اوسکے بعد اوسکی نبض باطل ہو جاتی ہو اور وہ زندہ رہتا ہو پھر اوسکے
بعد مرجاتا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ جس شخص کو رنگ برنگ مختلف اقسام کے دست آئین مراری اور زبدی اور طرح طرح کے
دست بدرنگ اور بدصورت بے مزہ اور باوجود اخراج ایسے مواد کے ضعف مریض کو نہو ایسے دستونکو بند کرنا چاہیے کہ بند کرنے سے امراض صعب
اور اورام خبثہ ردیہ یعنی مہلکہ پیدا ہونگے **فصل بیان علامات اسہال کا** کہتے ہین کہ اگر بول حیات صفراویہ مین پیدا ہو اور اوسکے ہمراہ علامات
اور دلایل سلامت حال مرتفع یعنی عقل اور ادراک کا ثابت ہونا اور دسر کا نہونا وغیرہ وغیرہ پس اوسوقت توقع اور امید سچ امعا کی
ہوتی ہو کہ مادہ اسفل کیطرف متوجہ ہو - بعد اسکے فرق درمیان اسہال دماغی اور معدہ کے یہ ہو کہ اسہال معدہ مین ترتیب

اور انتظام اوقات کا بعینہ نہین ہوتا کہ انہین اوقات مین اوسکا توران اور جوش ہو بلکہ بر طبق تدبیر غذائی کے اوسکی کمی بیشی ہو پھر اگر ہاضمہ ضعیف ہو کہ ہلا ہضم غذا نکل آتی ہو اور اگر ہاضمہ مین ضعف ہو جلدی اور بسرعت برآمد ہوگی اور اگر ہاضمہ اور دافعہ دونون مین ضعف ہو جلدی نکل آئیگی اور بمقدار کثیر دست نہوگا دفعہ واحد مین بلکہ متواتر جلد جلد آتا رہیگا اور تھوڑا تھوڑا ہوگا اور اکثر یہ ضعف بسبب برودت کے ہوتا ہو - اگر ضعف سوائے ہاضمہ کے اور قوت مین ہو اوسوقت جو فضلہ خارج ہوگا زیادہ غیر منہضم سا رانہو گا بلکہ نکلیگا اور انحالیکہ اوسمین کسیقدر ہضم بھی ہوگا جسقدر دوغا امعا مین ہوگی اور جتنی دیر کے بعد خارج ہوئی ہوگی جو اسہال زلق رطوبی سے حادث ہوا اوسکے ہمراہ رطوبات بھی برآمد ہوتے ہین - جو اسہال زلق شوری یا مرّی سے پیدا ہوتا ہو اوسکے ہمراہ علامات قروح معدہ کے بھی ہوتے ہین کہ قشاری ذی کا ہونا اور دانونکا سنہ مین پڑنا اور درد کا موجود ہونا - بقراط نے یہ بھی کہا ہو کہ جس شخص کو زلق الامعا کا مرض ہو پس قی اوسکے لیے روی اور مہلک ہو اور اس حکم کی علت مخفی ہو یعنی سبب روات کا پوشیدہ ہونا کچھ نہین کھلتا - دمانی اسہال اکثر بعد نوم طویل کے ہوتا ہو اور اوسکی نوبتین محفوظ ہوتی ہین اور علامات نزلہ کے اوسمین موجود اور فساد مزاج دماغ کا بخوبی واضح ہوتا ہو - کتاب غریب مین لکھا ہو جسوقت زلق الامعا کے مرض مین پسلیون پر پھنسیان سپید سپید مشابہ دانہ خود کے برآمد ہون اور پیشاب کا ادرار ہو اور زیادہ مقدار سے پیشاب آئے اوسی گھڑی مین بیمار مرجائے گا - اسہال کبدی کے علامات باب امراض جگر مین ہم ذکر کر چکے اسیطرح اوس اسہال کے جو مادہ ریقاسے پیدا ہوتا ہو - طحالی اسہال اکثر سوداوی ہوتا ہو اور اپنی جگہ اوسکا بیان بھی ہو چکا جو اسہال مثل دردی کے ہو اوسکے واسطے جو علامات ردی اور سلیم ہین دونون کو ہم بیان کر چکے اور اسہال مین اور درد مین جو تفرقہ ہو اوسکو بھی بتلا چکے اور ثابت کر چکے ہین کہ یہ اسہال بروقت دردون اور احوال خارج از طبیعت کے ہوتا ہو دیکھو باب امراض طحال کو اور اوس مقام کو جہان ہم نے اندمامات جگر کا حال لکھا ہو - اسہال معوی جو امعا سے پیدا ہوتا ہو خونی ہو یا غیر معوی اوس پر درد امعا اور مغص سے دلالت ہوتی ہو اور اسہال کبدی مین اور اوسمین جیسا کہ معلوم ہو چکا یہی فرق ہو کہ اسہال کبدی مقدار مین زیادہ اور کثرت اور اوسکے واسطے نوبتین اور مرات ہوتے ہین - اور ہر نوبت کی ردات اور خرابی نوبت سابقہ سے بڑھی ہوئی اور ظاہر تر ہوتی ہو اور مضرت اوسکی بہ نسبت فرہی بدنکے زیادہ تر اور علامات فساد جگر کے بخوبی ظاہر ہوتے رہتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ حال خراطہ اور درد اور مغص کا شناخت مین اقسام اسہال کے بہت بڑی شی ہو جسکی طرف طبیب رجوع کر کے دریافت کر سکتا ہو پس بروقت وجود ہر واحد کے معلوم ہو جاتا ہو کہ یہ اسہال ضرور امعا سے ہو اور اگرچہ کبھی برودت کے ہونے نے اس دلیل کے بھی اسہال امعا سے ہوتا ہو - اور سیج اور اسہال خونی جو خاص امعا سے ہو وہ بھی اسہال معوی پر دلالت کرتا ہو اکثر اسہال خونی رگونکے منہ کھلجانے سے ہوتا ہو اور ہمراہ اوسکے سیج اوسوقت ہوگا جب اوس خون کی حدت سے قرحہ پڑجائے اور بیشتر پہلے تقرح پیدا ہوتا ہو اوسکے بعد اسہال خونی عارض ہوتا ہو اسہال معوی ہونے پر خراطہ اور حرارت دلیل ہوتی ہو اور اکثر قرحہ قلاعیہ ہوتا ہو اوسمین خراطہ کا ظہور بعد ایک وقت معین کے ہوتا ہو مگر زلق اور ہیضان ورد افزا مقام معلوم مین ہوتی ہو اور جو شی خارج ہوتی ہو مقدار مین تھوڑی تھوڑی اور متصل اور طولانی مدت مین برآمد ہوتی ہو - قشار کا کٹنا اسہال مین بدون پیچ کے دلالت کرتا ہو کہ یہ چھلکے معدہ سے آتی ہین اور جو عضو معدہ کے قریب ہو اور درد معدہ کے مع دیگر علامات خاصہ جو باب معدہ مین مذکور ہوئین اوسپر دلالت کرتا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ خراطہ اور جرادہ یہ دونون دلیل قاطع وجود قروح پر ہین اور اگر ایسی بوی بدبھی آتی ہو تاکل اور سڑجانے پر بھی دلیل ہونگے اور اگر باوجود اس بدبو کے خراطہ اور جرادہ سوداوی ہون خوف اس مرض

ہوگا کہ قروح مین سرطانیت بھی ہو اور شناخت مکان قرحہ اور محل آفت کی اور مبدا خون کے برآمد ہونے کی درد کی جگہ سے کرنی چاہیے کہ آیا درد ناف سے اوپر ہو یا نیچے ناف سے ہو یا قوت وجع سے شناخت ہوتی ہو اسلیے کہ درد امعاء دقاق کا شدید ہو کیونکہ انکے درد مین اعضاے فوقانیہ بھی شریک ہوتے ہین - اور قشور سے بھی شناخت بخوبی ہوتی ہو کہ یہ چھلکے باریک ہین یا موٹے اسلیے کہ موٹے چھلکے اکثر معاء غلاظ سے برآمد ہوتے ہین اور باریک چھلکے اکثر گاہ معاء دقاق سے نکلتے ہین اور بکثرت چھلکے اکثر معاء غلاظ سے اور چھوٹے چھوٹے معاء دقاق سے برآمد ہوتے ہین - اختلاط اور کمی بیشی آمیزش اون چیزون کی جو ہمراہ چھلکون کے برآمد ہوتی ہو بھی دلیل تفرقہ پر ہونی ہو اسلیے کہ زیادہ آمیختہ ہونا اون رطوبات سے جنکے ہمراہ چھلکے برآمد ہون دلیل اسپر ہو کہ قرحہ معاء علیا مین ہو اور جدا ہونا یعنی بے آمیزش ہونا دلالت کرتا ہو معاء زیرین مین قرحہ پر اور اکثر اوقات جو اسہال قرحہ معاء زیرین اور قرحہ مقعد سے عارض ہوتا ہو جب دست آتا ہو اوس سے پہلے خون کی آمد ہوتی ہو کہ برازسے پہلے خون برآمد ہوتا ہو - جو زمانہ درمیان درد اوٹھنے اور دست آنے کے ہو اوس سے بھی شناخت ہوتی ہو اسلیے کہ اگر بابن ان دونون زمانون کے فاصلہ زیادہ ہو یعنی درد اوٹھنے سے دیر کے بعد اجابت ہو تو قرحہ معاء دقاق مین ہو - جو شی ہمراہ برازکے آتی ہو اوس سے بھی شناخت ہوتی ہو اسلیے کہ اگر وہ کیاوس ہو ایسا کہ مشابہ مار اللحم کے پس قرحہ معاء دقاق مین ہوگا - بدبو سے بھی اسکی شناخت ہوتی ہو اسلیے کہ معاء دقاق سے جو آتا ہو اوسمین بدبو زیادہ ہوتی ہو درد سے بھی شناخت کرنی چاہیے کہ درد معاء دقاق کا بہت شدید ہوتا ہو خون کے ذریعہ سے بھی شناخت کرنی چاہیے جو اکثر نکلتا ہو اسلیے کہ جو خون معاء دقاق سے برآمد ہوتا ہو غسالی ہوتا ہو اور زبل یعنی اصل براز سے نہین ملتا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ مرض اگر قرحہ کا ہو اور پورانا ہو جاے اور جو کچھ نکلتا ہو اوسکی مقدار معین ہو اور پھر درد ایسا ہو کہ اچھی طرح محسوس ہوتا ہو معلوم کرنا چاہیے کہ قرحہ گندہ ہو اور چرک ریم وغیرہ اوسمین زیادہ ہو - فرق سڑے ہوے زخم اور چرک آلودہ مین جو متماثل نہو یہ ہو کہ سڑا ہوا زخم زیادہ دردناک ہوتا ہو اور جو رطوبت اوسمین سے نکلتی ہو اوسمین بدبو زیادہ آتی ہو اور کسیقدر سیاہی لیے ہوے بھی وہ رطوبت ہوتی ہو اور وسخ کی پپ پانی سے پتلی سپیدی مائل اور بدبو - جسوقت بعد خراطہ کے خون زیادہ برآمد ہو دلالت کریگا کہ قرحہ نے پھر عود کیا اور مرض قوی ہوگیا - اکثر قروح بعد اورام کے ہوتے ہین جو پہلے تھے پس ایسے اورام بذریعہ درد اور دیگر علامات کے (جنکو ہم بیان کرینگے اسطرح کہ اونکے اورام ہونے کا ذریعہ شناخت وہی علامات ہین) پہچانے جاتے ہین - اور اکثر اوراسباب سے یہ قروح پیدا ہوتے ہین جنکو ہم بیان کرچکے - پھر اگر سبب کسی رگ خواہ چندرگونکے کھلجانے سے پیدا ہو اوس سے پہلے خون خالص کا برآمد ہونا عارض ہوگا کہ جسمین بہت کم کسی اور شی کی آمیزش ہوگی اور بیشتر اوسکے درد بھی ہوگا اور کبھی نہوگا اور کبھی اوسکے واسطے دورہ ہونگے جسطرح کہ اوس سبب کے بھی دورہ ہوتے ہین جو امعا سے حادث نہوا ہو اور علامات امتلاے خون کے رگون مین بھی ظاہر ہونگے - پھر اگر ہمراہ بواسیر اسباب سرطانیہ کے ہو جو امعا کے اوپر واقع تینون امعا مین حادث ہون یہ خون بدبو ہوگا اور اوسکے ہمراہ خون سیاہ بھی آے گا اور تھوڑا تھوڑا پے در پے بسبب امتلاے بدنکے اور جسقدر اوسکا استفراغ طبیعت کر رہی ہو - اور اگر رطوبات شور خواہ رطوبات بورقیہ سے یا اینکہ رطوبات غلیظ اور بالزجیت سے یہ سبب عارض ہوا ہو اوسپر اونمین رطوبات کا پہلے خارج اور ریاح کا اور قراقر کا پیدا ہونا براز مین رنگ کا ہونا اور بذریعہ حس سکے بھی معلوم ہوتا ہو کہ ایک شی کسی مقام سے اوکھڑ کر آگئی ہو اور درد ایسا ہوگا کہ جیسے

لازم اور ہر وقت رہتا ہو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہیں ہوتا ایک وقت خاص تک اور ثقل کے مانند ایک تداوم کے ہمراہ محسوس ہوتی ہو- اور خراط سے امیزش بلغم کی ہوتی ہو اور اگر یہ سبج صفرا کی خراش سے پیدا ہوا ہو اسی خط صفراوی کا پہلے خارج ہونا اوسپر دلیل ہوگا اور خراط سے اس صفرا کا ملنا خواہ برازسے امیزش کے رنگ کو فاسد کردیتی ہو- اور یہی کیفیت سوداوی زردی کی ہو خواہ سوداے سلیم کی کہ دونوں پر پہلے اوسی قسم سودا کا خارج ہونا دلیل ہوتا ہو جو ملا ہوا اوسی فضلہ کے برآمد ہوتا ہو جسکی آمد اسوقت ہوا کی ترش ہوتی ہو زمین پر گرنے سے خمیر اور جوش سا آجاتا ہو یا زردی سیاہی اوسمین سے بو ترش نہین آتی اور نہ جوش زمین کا پیدا ہوتا ہو اور اوسکے ہمراہ کرب شدید ایسا ہوتا ہو کہ بیشتر اوس سے غشی پیدا ہوجاتی ہو یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ سبب سبج اور ذوسنطاریا کا اگر ابھی تک برقرار ہو اور ہمراہ خراط کے مثل صفرا اور سودا اور خون یا حدت یا بلغم غلیظ یا بلغم زجاجی کے یا خشک نقل خارج ہوتا ہو پس ابھی مرض زمانہ تمزید مین ہو سبب کے یعنی سبب ہر وقت موجود ہو- اور اگر سبب منقطع ہوجاے اور خراط یا جرادہ اور خون وغیرہ باقی رہے پس معلوم کرنا چاہیے کہ سبب تو منقطع ہوچکا اور سبب اور جو اثر کہ حاصل اوس سبب سے ہوا تھا وہ باقی ہو اب اسوقت واجب ہو کہ علاج مین فصد ازالہ اوسی سبب کا کرین- علامات اسہال صفری کی جو دہ صفوی اور زردی ہو یہ ہوتی ہو کہ اوسکے قبل (یا اوسکے بعد) سبج ایذا دہندہ یا اسہال متواتر ہوتا ہو پھر اوسکے بعد اشتہا ساقط ہوجاتی ہو اور تقلب نفس یعنی الجھن پیدا ہوتی ہو اور خراط تک نوبت پہونچتی ہو اور اکثر مریض کی موت واقع ہوتی ہو جو اسہال دفعۃً بدون درد شدید اور بدون آفت کے جو اوسکے بعد اشتہا وغیرہ مین پیدا ہو عارض ہوتا ہو وہ سلیم ہو اور اگر ثقل اوسمین غلیظ ہو اوسپر حال ثقل کا اوسکے حادث ہونا اوسکا ہمراہ مروڑ اور نکلنے ثقل کے اور سکون درد کے ہر وقت نرم ہونے طبیعت یعنی رفع قبض کے دلیل ہوتا ہو- اکثر اوقات ایک رطوبت مثل عصارہ کے ثقل سے جدا ہو کر برآمد ہوتی ہو جسوقت کہ ثقل غلیظ ہوتا ہو اور جس سبب سے ثقل مین خشکی پیدا ہوتی ہو وہ خفیف ہو اور طبیب براہ خطا گمان کرتا ہو کہ اس رطوبت کی آمد بطور اسہال کے ہو لہذا وہ جالساتا ہو کہ اس رطوبت کی آمد بند کردیتا ہو اور اس سوء تدبیر سے مریض کی ہلاکت پیدا ہوتی ہو- ایسے رطوبات غیر اسہالی کی علامت یہ ہو کہ کوئی شی اسمین سے بروقت خطرہ اجابت اور نرم ہونے طبیعت کے اور جدا ہونے ثقل کے یعنی بروقت آنے براز کے برآمد نہو اور یہ علامت ہو کہ ثقل پہلے خارج ہوچکا اوسکے بعد ثقل یا بس برآمد ہو جو قسم اسہال کی اس قسم سے پہلے مذکور ہوئی (یعنی جو اسہال دفعۃً بدون درد شدید یا لخ) اکثر اوسکی آمد بعد اسی ثقل کے ہوتی ہو جو خراش پیدا کرتا ہو- اسہال زلق امعا کا اوسمین اور زلق معدہ کے اسہال مین فرق یہ ہو کہ زلق امعا مین تھوڑا سا ہضم طعام بھی ہوتا ہو پھر معدہ سے اترکر امعا مین پہونچا وہان پہونچکر تھوڑی دیر بھی نہین ٹھہرتا اور فوراً نکلجاتا ہو- پھر اگر سبب اس زلق کا امعا کا قروح امعا ہون سبج کا ہونا اوسپر دلیل ہوگا اور جو اشیا کہ قروح امعا اونکے خارج ہونے سے دلالت ہوتی ہو اور اگر امعا مین بلغم لزج ہوگا اوسپر وجود اوسی بلغم کا دلیل ہوگا جو ہمراہ دستونکے خارج ہوتا ہو اور ریاح اور قراقر کا ہونا بھی اوسکی علامت ہو اور بلغمی مین احساس ایک شی پھسلنے والی کا ہمراہ ثقل کے ہوتا ہو- پھر اگر زلق امعا نہ قروح کیوجہ سے ہو اور نہ بلغم سے بلکہ فقط سوء مزاج ہی اسکا سبب ہو دلیل اسپر نہ خارج ہونا اون اشیا کا جو علامات قروح اور بلغم کے ہین ہوگا- اسہال بدنی اور اسہال ذوبانی اوسپر دلیل یہ ہو کہ اخلاط خود صحیح اور سالم ہوتے ہین اور جو ایسے امور کہ مورث اسہال ہین اونسے احتراز ہو اور پاک ہوتے ہین اور بدنکا اشتعال اور حرارت بدنکی اوربنپ کا لازم ہونا

اسہال زلق الامعا

اسہال ذوبانی

جو دقیق اور باریک ہو اور اختلاف لون اور قوام کا اور بدبو پھر جو اسہال دوبان اخلاط سے ہو اوسکا صدید دقیق مائی ہوگا اور جو ذوبان لحم سے ہو یعنی چرب گوشت کے پگھلنے سے اوسکا صدید غلیظ ہوگا جیسا کہ قروح مین ہوتا ہی اور اوسمین چکنائی لحمی اور اختلاف الوان کا ہوکر پھر اوسکے بعد اوسکا قوام درست ہو جائے گا - اور چربی جو برآمد ہوگی اوسکے قوام اور مائیت مین اختلاف نہوگا - اسیطرح حال گوشت سرخ نے ذوبان کا ہی لیکن اوسکے ذوبان مین چربی اور چکنائی نہین ہوتی اور آخر مین دردی اللون خارج ہوتا ہی - جو اسہال فضول بدنی اور امتلاے فضول سے جسکو طبیعت دفع کرتی ہی بسبب اوسی ناگواری کے جو اوپر مذکور ہوا ہی جسکو فضلہ اور ابتلاخود پیدا کرتا ہی اوس اسہال پر دلیل وہی اسباب ہوتے ہین اور یہ بھی دلیل ہی کہ جو خون ان دستون مین نکلتا ہی ضعیف اور خالص اور پاکیزہ بے میل اور بکثرت ہوتا ہی اور درد اوسکے خروج مین نہین ہوتا اور نہ اسکے بعد استرخاے اعضا اور ضعف ہوتا ہی اور اوسکے برآمد ہونے کے نوائب ہوتے ہین (دوسرا نسخہ اور اوسکا نکلنا متواتر ہوتا ہی) اسہال زحیری کے ہر قسم پر جو شی خارج ہوتی ہی اور دیکھنے مین آتی ہی وہی دلیل ہوتی ہی اور بھی اسباب موجودہ جیسے برودت پہونچنے والی خارج سے خواہ مٹھنا کسی سخت جگہ پر یا لواسیر اور شقاق وغیرہ خواہ اور جو کچھ پہلے گذر چکا ہی اسہال اور سیج وغیرہ سے یا جو شی براز مین غلیظ اقوام پیدا کرتی ہو کہ اسجگہ ثقل موجود ہو اور محتبس ہوکر الم اور درد پیدا کر رہا ہو اور وہی ثقل غلیظ ایک رطوبت مثل عصارہ کے براہ مقعد رد انہ کرتا ہو اور متوہم اوس سے یہ ہو کہ یہ رطوبت سیلان زحیری ہی اور مشیر ایک خراط مثل بلغم کے نکلتا ہی اور توہم اس امر کا ہوتا ہی کہ زحیر بلغمی ہی پس ضرور نہین کہ فقط اسی علامت پر فریب مین آکر اوسے زحیر بلغمی قرار دین بلکہ واجب ہی کہ اصل سبب مین تامل کیا جاے جسطرح اوپر معلوم ہو چکا ہی فرق درمیان قروح معا مستقیم اور قروح دیگر امعا کے جو اوپر معا مستقیم کے ہین یہ ہی کہ جو رطوبت معا مستقیم سے سیلان کرتی ہی اوسمین بدبو کمتر ہوتی ہی یا اینکہ نہین ہوتی ہی - جسوقت مریض قروح امعا اور مریض اسہال خونی کو یہ بات عارض ہو کہ خون اوس کے حکم مین بستہ اور منجمد ہو جاے پھر وہی علامات پیدا ہونگے جنکو ہم نے اوپر بیان کیا جہان اسباب اس مرض کے لکھے ہین کہ نفخ شکم اور برد اطراف دفعۃً اور سقوط قوت اور نبض کا پیدا ہوگا اور جب ایسے مریض کو ان مین سے کوئی علامت عارض ہو معلوم کرنا چاہیے کہ خون کو انجا دعارض ہوا ہی **یہ بھی جاننا ضرور ہی** کہ جس شخص کو سیاہ دست آتے ہون بسبب احتراق سوداوی کے اور پھر اوسکے دستون کا رنگ مائل بہ سبزی ہو جاے اب طبیعت نے اوسکی اس ضرر کی تلافی اور مٹانے کیطرف توجہ شروع کی ہی پس ابھی تو دستون مین سبزی آتی ہی پھر بعد اسکے زرد آئین گے بعد اوسکے اسہال اسکا ٹھہر جاے گا **یہ بھی جاننا ضرور ہی** کہ بعض اوقات براہ برازکے ایسی چیزین برآمد ہوتی ہین جنکی شکل عدد کی ہوتی ہی اور توہم اس امر کا ہوتا ہی کہ قروح خراط اور تراشہ سے یہ پھٹکیان برآمد ہوئین ہین خواہ امعا کے خراطہ سے نکلی ہین حالانکہ خرط قروح اور امعا کا بدن بعض کے نہین ہوتا ہی اور یہ غدد خرط سے نہین) برآمد ہوے ہین بلکہ فضول خلطی ہین **یہ بھی جاننا ضرور ہی** کہ جس شخص کو دست آنے ہون اور بند ہو جائین اور وہ شخص اوسی حالت ضعف پر باقی رہے کہ قوت اوسکی عود نہ کرے پس سبب اسکا یہ ہی کہ بدن اوسکا اپنی غذا کو قبول نہین کرتا ہی **یہ بھی جاننا ضرور ہی** کہ جس شخص کو دست کا آنا دنکو بہ نسبت رات کے زیادہ ہو بلکہ دن بھر مین جب وہ شخص بقدر اپنی اشتہا کے تناول کرین دست آنے لگین پس سبب اس اسہال کا ضعف اوسکے معدہ کا ہی اور اگر رات کو زیادہ دست آتے ہون اور یہی کیفیت ہو اوسکا سبب ضعف جگر ہوتا ہی اور رد کرنا جگر کا

اور اوسکے بعد

غذاے وارد کا ہو جو جگر مین جاتی ہو یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ اکثر اوقات اسہال کی زیادتی انجام مین شدید قولنج پیدا کرتی ہو اسلیے کہ لطیف اور رقیق فضول تو اسہال سے خارج ہو جاتے ہین اور کثیف سدّہ ڈالنے والے باقی رہ جاتے ہین پس علامات اور اسباب مذکورہ بالا کو اچھی طرح پہچان کر ارادہ علاج کا کرنا چاہیے **علاج مطلق اسہال کا** پہلے مین یہ بات کہتا ہون کہ ناظر کتاب ہذا کو اعانت لینی چاہیے اون بیانات سے جو ہم نے کتاب ادویہ مفردہ مین دربارہ افراط اسہال کے لکھے ہین اور اون ادویہ سے جو اس باب سے جو اسوقت ہم لکھ رہے ہین ملا کر مشغول بمعالجہ ہونا چاہیے - اوسکے بعد پھر یہ معالجہ بیان کرتے ہین کہ اسہال کا روکنا باین نظر کہ وہ فقط اسہال ہو اور دست ہی بند کرنے سے یہ مرض جاتا رہے گا اور اعراض جو اوسکے ہمراہ سبج اور زخیر وغیرہ سے ہون اونسے قطع نظر کر کے فقط ادویہ قابضہ خواہ ادویہ جو مواد کو غلیظ کر دیتے ہین یا ادویہ مغربہ سے ہو سکتا ہو اور بیشتر ادویہ مخدرہ کی حاجت ہوتی ہو - ایضاً کبھی اسہال کا علاج ادویہ مدرّہ سے اور پسینا لانے والی ادویہ اور مسام کے کھولنے والی اور قی بند کرنے والی ادویہ سے بطور جذب اسکے خلاف کے ہوتا ہو اسلیے کہ یہ سب اقسام دواؤنکے تحریک مادہ اسہالی کی عین حبت مین کرتے ہین جو مخالف حبت اسہال کے ہو یعنی ہمرز سے جدا ہو - پھر اگر اسہال مین اختلاف حرارت کا ہو بعض ادویہ مبردہ شریک کر دینی چاہئین یا سب کی سب میردات ہی اختیار کی جائین گی اور مسام کی دست دینے والی ادویہ بھی مستعمل ہونگی اور پسینا لانے والی دوائین خارج بدن مین مستعمل ہونگی - پھر اگر اسہال کے ساتھ بردوت ہو ہمراہ ادویہ مذکورہ بالا کے مسخنات بھی شریک ہون گے خواہ محض مسخنات ہی اکتفا کیجاے گی - اور اکثر مسخنات کی اوسوقت بھی حاجت ہوتی ہو جب فوت ضعیف ہو جاے پھر اگر شدت بسبب اختلاط بالزوجت کے ہون استعانت اون ادویہ وغیرہ سے کرنی چاہیے جو باب ضعف ہضم مین مذکور ہوئین اور اکثر جس صورت مین احتیاج ادویہ مبردہ کی ہوتی ہو وہی وقت ہو جب کہ قوت ماسکہ مین ضعف ہو اور قوت جاذبہ کبھی معین جبس طبیعت ہوتی ہو اس سبب سے کہ وہ نفوذ غذا کا بسرعت کر دیتی ہو اور بیشتر ادرار اور پسینا لانے سے بھی امداد جاذبہ کی پوری ہوتی ہو - اور کبھی شراب کہنہ اور خالص اور قوی سے ایسا ہی فعل پیدا ہوتا ہو اسلیے کہ جس شخص کو اسہال عارض ہو اور چند پیالہ شراب کے پی جاے جو اسی صفت کی ہو اسطرح کہ ایک پیالہ کا نشہ ابھی اترنے نہ پاے کہ دوسرا پیالہ چڑھا لیا اور حالت مستی مین وہ شخص ہر وقت رہے ایسی بیہوشی سے بھی دست بند ہو جاتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ نیند پیدا کرنی اور مریض کو سلا دینا بھی نہایت نافع تدبیر ہو واسطے اوس مریض کے جو اسہال مین گرفتار ہو اگر ہمراہ اسہال کے کھانسی بھی ہو ایسی دوا اور غذا ترک کرنی چاہیے جسمین زیادہ ترشی ہو اور وہی شے اختیار کرنی چاہیے جسمین ترشی بالکل نہو دوا ہو یا غذا پس ادویہ بارده ایسی جو مغربہ ہون اور اسیطرح جو غذا کہ سخت اور خشک ہو اور آدمین تقویب اوس بدنکی ہو جو اوس سے غذا پاتا ہو جیسے ستو اور روٹی اور حریرہ خواہ شوربا غرض جو ترغذا ہین سب ایسے بیمارونکو مضر ہین یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ ربوب مخلہ یعنی جن ربوب مین سرکہ پڑا ہو اہی اکثر مضر ہوتی ہین باین سبب کہ پیاس کا ہیجان اونسے ہوتا ہی منجملہ حوابس اور بند کرنے والی اشیاء کے واسطے اسہال کے حمام بھی ہو اور دلک یعنی مالش بدنکی کرانے اسلیے کہ یہ دونون توسیع مسام کر کے جذب مادہ والی الخلاف کرتے ہین - اکثر اوقات جذب مادہ کا بطرف ظاہر بدنکے مروحات اور دلوکات سے کیا جاتا ہو از انجملہ ادہان حارہ جیسے روغن شبت وغیرہ کہ انکی مالش سے یہی فعل پیدا ہوتا ہو منجملہ حوابس اسہال کے سینگیان تورد والی پیٹ پر تجربہ ہو چکا ہو کہ تھا حوکا چسپان کرنا پیٹ پر اوس شخص کے جسکو اسہال اور سبج ہو اور چار گھنٹہ تک چسپان رہین ضرور اسہال

بند کر دیتا ہی - ہم نے خود اس تدبیر کا تجربہ کیا ہی - منجملہ حوالبس سہال کے اقسام ضماد کے ہین جو معدہ پر اور مقام امعا پر لگائے جاتے ہین اور ضماد سخنات قابضہ اور مبردات قابضہ سے بحسب حاجت طیار کیے جاتے ہین - منجملہ حوالبس اسہال کے بشرطیکہ اسہال بسبب ریزش کسی خلط کے پیدا ہوا ہو کہ وہ خلط ریزش کرکے معدہ اور امعا پر گرتی ہو پس غذا کو بھی نیچے اتار دیتی ہو اور ان سہلان اور تری پیدا کرکے اوسکو باہر نکالدیتی ہو اور ہمراہ اوسکے نکالنے کے اخلاط کا استفراغ بھی ہوتا ہو پس جسوقت اخلاط صالحہ کا استفراغ ہونے لگے اب تدبیر حبس اسہال وغیرہ کا وقت آپہونچا جب دواؤنکے ذریعہ سے تدبیر کرنے کا ارادہ ہو پہلے شروع اودیہ مفردہ سے کرنا چاہیے پھر اگر اودیہ مفردہ سے برآمد کار نہو اوسوقت مرکبات حالبسہ کا استعمال کرنا چاہیے خواہ وہ مرکبات حالبسہ مجفف اور نیس پیدا کرنے والی ہون یا قابض ہون یا مبردہ اور مخشرہ ہون یعنی بھربھرین پیدا کردین خواہ مغریہ اور مسدودہ ہون کہ اوسی مسام مین سدہ وا لدین جدہر سے رطوبت اسہال کی آتی ہی اودیہ مفردہ بارد علی الاطلاق ہر ایک مریض کے واسطے خواہ طاقت اور کم زوری مریض کی جنمین کہ قوت حبس اسہال کی ہی جیسے گلنار اور مازو اقاقیا گل سرخ صمغ عربی طین مختوم اور طراشیث طباشیر خصوصًا بریان کی ہوئی اور علی الخصوص جو طباشیر کافورین پرورده کی جاے جھاؤ کے پھل اور عبیث انار دانہ اور سماق زرشک زراوند تخم خاص اسبغول بریان کشنیز خشک بارتنگ عصارہ لحیۃ التیس تخم کنکل جو پوسیدہ اور خراب نہون توت خام خصوصًا واسطے سیچ کے اور عصارہ فواکہ ترش کے اور ربوب انین فواکہ کے اور عصارہ خرفہ کا ایک اودیہ اگر فقط اسی کو تناول کرے نافع ہی - دوغ ترش جسمین کوئی ایک دوا اودیہ مذکورہ بالا سے جوش دیجاے - اودیہ حارہ یابسہ جسمین زیرہ بریان اجوائن انیسون بریان قشار کندر مر مکی مبعہ یابسہ دار شیشعان اور فقط لاذن جو ایک درہم کسی جوشاندہ کے ہمراہ تناول کیجاے بمقدار ایک درہم کے پیسر کہنہ بریان کیا ہوا خواہ جیسا ہی اوسیطرح استعمال کیا جاے خواہ پختہ کرکے اور افضل تدبیر اسی پیسر کی یہ ہی کہ نمک اور پانی سے دھو کر چند مرتبہ خواہ نمک پانی مین اوسے پکائین تاکہ نمک اوسکا خارج ہوجاے کہ ایسا بنا ہوا پیسر کہنہ ایکدرہم اسہال بند کر دیتا ہی - اور یہ دوا ہر ایک شے سے قوی تر ہی اور لڑکونکے واسطے اخروٹ مقشر کو بریان کرکے کوٹ کر اور اوسمین تھوڑی سی شکر بریان کی ہوئی ملا کر دیتے ہین آب سرد کے ہمراہ جو بقدر ایک جوز کے ہوتا ہی - جملہ اقسام پھنکری کے اور جملہ الخفو یعنی چیستہ کے اسہال بند کرنے والے ہین چھ گاؤ کا لڑکے کو بقدر ربع درہم کے دیا جاتا ہی آب سرد کے ہمراہ اور بڑے آدمی کو جوان ہو خواہ پیر اس سے زیادہ بھی دیا جاتا ہی ایک درہم تک ایضًا چیستہ خرگوش فورًا بند کر دیتا ہی - واجب ہی کہ چیستہ کا استعمال ایک دانگ سے شروع کرین اگر نفع نہو وزن کی زیادتی ایک درہم تک کرنی چاہیے - پیسر کہنہ جسکی تدبیر ابھی مذکور ہوئی ہی اگر ایک درہم پلایا جاے مضر اوسمین کمتر ہی اور اثر اوسکا قوی تر ہی بہ نسبت چیستہ کے بعض اطبا کہتے ہین کہ مغز کتنج (جو عصارہ انگور ترش سوکھا کر اوسمین بعض اودیہ خوشبو ملا کر رکھ چھوڑتے ہین) اگر اس دوا کا ایک ٹکڑا اسقدر جلائین کہ سیاہ ہو جاے پھر اوسمین سے بقدر نصف درہم کے پلائین اوسی وقت دست بند کر دیتا ہی - میرے ایک دوست خالص نے جو اطباے معالجین سے ہی اس دوا کے فائدہ کی تصدیق مجھ سے کی ہی کہ اوس نے خود تجربہ کیا ہی - اوس کتی کا فضلہ جو فقط ہڈیان کھاتا ہو اگر یوزن ڈیڑھ درہم کے پلایا جاے کسی مطبوخ کے ہمراہ پلایا جاے بقوت حبس کرتا ہی خصوصًا وہ فضلہ خشک جو ماہ تموز مین لیا جاے - جو اودیہ کسی خاص اسہال سے منسوب نہین اونکو ہم آیندہ بیان کرینگے - مرغ یا مرغ کے چوزہ کا بونہ سکھلا کر یوزن تین درہم کے اسطرح دیا جاے کہ پہلے اوسے خشک کرین پھر سوہن سے اوسکا برادہ بنالین اور یہ مقدار تین درہم کی اوسکو دینی چاہیے جسکو ذرب کا مرض ہو ہمراہ رب آس خواہ رب بہی کے

جسطرح پر اوسکا خواہش کرتا ہو - ایضاً شیر مرغ کو جوش دین تا اینکہ غلیظ ہو جاے خواہ اوسمین سنگبرزہ کو جوش دیا کرین تا اینکہ قوام ہو جاے اور بشیر اوسمین چاول بھنے ہوے جیسے کھیلین یا قرمہ سے بھی ملاتے ہین ایضاً زردی بیضہ سرکہ مین اور پانی اور دودھ بھی ملاتے ہین مرکبات جو مائل برودت ہین جیسے قرص طباشیر مسک اور قرص علیق جسکا نام فیلہ یقون ہی قرص گل مختوم قرص زعفران قرص افسنتین قرص خشخاش مسک قرص افیون اور جسے افیون قرص گلنار قرص نیلہ برج قرص طراثیث جب بہ بروج سفوف آمار دانہ حب سندر کے اسہال مفرط مین دو درہم صدف سوختہ اور ایک درہم ہم گل ارمنی اور اقسام ادویہ بریان کے ہمراہ طین مختوم کے اور بدون اسکے بھی مفید ہین - واجب نہین کہ ان ادویہ کے بریان کرنے مین زیادہ مبالغہ کیا جاے کہ انکی قوت جاتی رہے بلکہ فقط اسیقدر بھونا چاہیے کہ رنگ اور طرف مین گرمی آجاے پس آگ سے اوتار کر بیخے بریان کرین اور چلاتے رہین تا کہ سب دوا برابر بریان ہو جاے - جو مرکبات کہ مائل بحرارت ہین اندکے خواہ اوسمین حرارت زیادہ ہو جیسے قرص اقاقیا اور جوارش جوزی اور جوارشات جنکو ہم نے قرابادین مین لکھا اور جوارش بزوری جو قابض ہو اور اقراص زعفران قرص کہربا - ایضاً مازوی سبز جسمین سوراخ نہوا اور پوست انار اور سماق اور طفل مکد نصف درہم پیس چھان لین اور سپید بیضہ مین گوندہ کر گولی سی بنائین اور ترچھا گرہا اوسمین کرکے اس گولی کو اوسی انڈے کے اندر مع اور رطوبت موجودہ کے جو انڈے مین ہو رکھ دین اور چربی سے انڈے کا سوراخ بند کر کے کوئلہ کی آنچ پر اسکو رکھین تا کہ طیار ہو ایضاً ازین قبیل یہ دوا ہی آرد گندم مین تھوڑی سی اجوائن اور جہاؤ کا پھل اور ہالم ملا کر زیت کہنہ سے اسکو گوندھین اور اسی کی روٹی بنا کر تنور مین خشک کرین بعد اسکے بوزن بیس درہم کے اسی روٹی سے لیکر خوب ساکوٹ ڈالین اور سرد پانی کے ہمراہ تناول کرین اور تھوڑی شراب بھی اضافہ کرین یہ ازین قبیل یہ دوا ہی جس سے لڑکونکے اسہال کا علاج کیا جاتا ہی جب بروقت دانت نکلنے کے اوکو دست آتے ہین نسخہ اوسکا یہ ہی دانہ خشخاش اور جب آلاس اور کندر نرسعد کوبی ہر واحد نصف درہم کو بہت نرم نرم پیسین اور اوسی دودھ مین جو لڑکا پیتا ہی گھول کر پلاوین - ازین قبیل یک اور عمدہ دوا ہی جو مجرب بھی ہی نسخہ اوسکا یہ ہی زیبد خشکیدہ کو لیکر پیسین اور اشا بار یک کرین کہ مثل غبار کے ہو جاے اور استخوان سوختہ اور لب بلوط اور چسپتہ اور کشنیز خشک بریان اور سماق اور خربوب خاردار تخم کرفس زیرہ سرکہ مین بھگویا ہوا اور روئی فطری جو کہ سوکھ گئی ہو اور کندر اجوائن یہ سب اجزا برابر بموزن ملا کر سب کو پیسین اور اٹھالین - اور اگر چسپتہ ایک جزء سے کم خواہ نصف جز شریک کیا ہی تو اوسکو دن بھر مین ہر گھنٹہ کے بعد تناول کرین اور مقدار مین اسقدر ہو کہ تمام دن مین بیس درہم کو پہونچ جاے اور اگر چسپتہ ایک جز سے زیادہ ہو جس اسہال ہر وزہ ہو جاے گا - اس دوا کو جسکو ہم اب لکھتے ہین ہمارے تجربہ مین ہی نسخہ اوسکا یہ ہی سعد اور سنبل اور گلنار و قاقیا کندر تھوڑا سا مازو بقدر نصف درہم کے پانی مین خوب طرح جوش دین پھر اوس پانی کا زلال لیکر اسپر سک المسک اور عود خام جو عمدہ ہو تھوڑی چھڑکین جیسا کہ حال مریض کا بہ نسبت اوخال مفرجات کے ہو پلا دین اوزان ادویہ یعنی مقدار شربت کے قواعد بحسب اختلاف امزجہ اور اختلاف آب وہوا اور کمی بیشی امراض کے بخوبی معلوم ہو چکے ہین پس استعمال جملہ ادویہ کا جو اوپر مذکور ہوئین بھی اونہین قواعد کے لحاظ سے کیا جاے گا - ازین قبیل یہ بھی دوا ہی زنجبیل اور زاج الاسا کفا سماق ہموزن سے بقدر دو درہم کے سفوف طور پر استعمال کرین نہایت دو مثقال تک - ازین قبیل یہ ہی ورقرب باعتدال ہر پر سپاوشان سنبل الطیب تخم سنبل جوالبس ہر کب سنبل باد اور دبیخ درخت صنوبر ان سب کے قرص بنا لو

(لڑکونکے اسہال کا علاج جو دانت نکلنے کے سبب ہوا ہو)

(سنبل تخم ترب)

یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ احتیاج طباشیر کی واسطے حبس خون کے ہوتی ہی اور احتیاج بزور واسطے بند کرنے اسہال صفوی کے ہی اور حاجت اسبغول اور بارتنگ بریانکی مرورے اور مغص مین ہوتی ہی ورنہ فقط اسہال اور دستونکے بند کرنے مین اشربہ یعنی شربت وغیرہ کافی ہین خصوصًا کشنیز بریان - غذا وہی ہی جسکو ہمنے بیان کیا ہی بیضہ اوبلا ہوا اوسکا فائدہ ایسے اسہال مین زیادہ ہی جو امعا سے پیدا ہوا ہو اور اسہال کبدی اور معدی مین ہرگز مفید نہوگا بلکہ مضر ہی - مخدرات کے استعمال مین خطرہ اور اندیشہ ہی اگرچہ کبھی اونکی حاجت بھی پڑتی ہی اسلیے کہ مخدرات کبھی اس سبب سے فائدہ کرتے ہین کہ رطوبت اسہال کی تغلیظ بھی کرتے ہین اور اسوجہ سے کہ نیند بھی پیدا کرتے ہین اور حاجت دستون کی اونسے باطل ہوتی ہی یعنی نیند کی بے خبری سے دستونکی آمد بند ہوجاتی ہی اور نزع بھی باقی نہین رہتی اور ہر کیف حبت تک اوس سے استغنا ہی اور ضرورت شدیدہ نہو استعمال مخدرات کا نہ کرنا چاہیے اور جسوقت استعمال مخدرات کا واجب ہوجاے اوسی طریقہ سے استعمال کرنا چاہیے جسکو ہم نے بیان کیا ہی کہ مریض کا بدن سرد اور قوت اوسکی ضعیف نہونے پاے اور یہ امور بذریعہ نبض کے معلوم ہوتے ہین - پھر اگر بدون اوسکے چارہ نہو مخدرات مین چند بید ستر اور زعفران وغیرہ مقویات قلب کے بھی امیزش کرنی ضرور ہی - ہم نے مشاہدہ کیا ہی کہ ایک شخص نے افیون کا شیاف لیا اور مرگیا - اگر ممکن ہو شیاف سے کارروائی ہوجاے تو بلا مخدرات کا جائز نہوگا اور اگر ضماد سے فائدہ کی امید ہو حمول اور شیاف نارد ہی منجملہ ضمادات کے مخدرہ کی یہ نسخہ ہی -

افیون اور بزرالبنج کمد ایک جزء حقت بلوط گلنار اقاقیہ کندر کی ہر واحد پانچ جزء سب کو عصارہ بنج اور عصارہ پوست خشخاش سفید خواہ دونونکے جوشاندہ سے بھگوکر اور موضع مناسب پر لگاکر ین مشروب مخدر قوی القبض ہی نسخہ اوسکا یہ ہی چسپہ خرگوش پونزن دو دانگ افیون برابر چسپہ مازو نصف درہم کندر نصف درہم ان سب اجزا سے قرص طیار کرین مقدار شربت ایک مثقال ہی دوسرا نسخہ مازوی خام ایک جزء کندر افیون کمد نصف جزء مقدار شربت ایک درہم تک ہی - ایضًا انیسون سندروس دقاق کندر مرکی زعفران اسارون کیفرا جوائن سب اجزا ہموزن شہد خالص کے کف مین معجون طیار کرین مقدار شربت بنفسہ واحدہ ایضًا مرزا نسخ چہارم درہم چسپہ نصف درہم افیون ایک دانگ استخوان سوختہ نصف درہم مازو ایک درہم دوسرا نسخہ کہ مخدر قوی ہی اور شروب ہی اسہال کے مرض مین ہم اسکے نسبت یہ کہتے ہین کہ دو روز مین بند کردیتا ہی اجوائن تخم کرفس پوست انار ترش مازو اسہل ہر واحد ایک جزء افیون نصف جزء مثل سرمہ کے سب اجزا باریک پیسکر ایک درہم سے ایک مثقال تک مقدار شربت ہی صبح اور شام دونون وقت برابر کھلائی جاتی ہی اور لڑکونکے واسطے ایک دانگ ہی - ایضًا اقراص بنج اور معجون بنج بھی زیادہ نافع ہی اور نسخہ یہ ہی اقاقیا اور مازو اور افیون صمغ عربی ہر واحد ایک جزء سے قرص طیار کرین - منجملہ ادویہ اسہال کے یہ ایسی دوا ہی کہ جس کو کھانسی بھی ہمراہ اسہال کے عارض ہو اوسکو مفید پڑتی ہی جیسے آس اور مصطگی اور صمغ عربی اور کندر اسبغول بریان اور طباشیر شاہ بلوط اخروٹ بادام بریان اور خلاصہ یہ ہی کہ جس شی مین ترشی نہو اور زیادہ گلٹھی یعنی قابض نہو وہی بلکہ براہ سدہ ڈالنے اور تقریہ کے حبس اسہال کرتی ہو پھر اگر جادہ کار ایسے ہی ادویہ مین ہو پہلے ادویہ عضلہ یعنی گلٹھی دینی چاہئین بعد اوسکی بعوق ایسے جو ملین سینے کے ہین دینی چاہئین - بہت سے نسخہ جات بعوق کے جو خشخاش اور کثیرہ صمغ عربی اور خرنوب بنفسی اور ثمرہ آس اور نشاستہ بریان یا غیر بریان سے بنائے جاتے ہین اونکا بیان ہم جا بجا کرچکے ہین پھر اونکے لعابات کے اخراج مین تاکہ باقی نرہے حیلہ کرنے چاہئین کہ اس تدبیر سے دونون فائدہ حبس اسہال اور ازالہ سرفہ کے پیدا ہونگے

فصل بیالیس غذا دینے مرض اسہال کے

حصّہ دوم

غذا ان لوگونکی ایسی ہونی چاہیے جسمین لذع نہو اور نہ زیادہ ملین اور نہ ترش جس سے ایذا پہونچے کہ قوت محرکہ کی تحریک کرکے دافعہ کو اسکے اخراج پر آمادہ کرے ایسی بے ضرر غذا وہی ہو جسکو ہم نے تجویز کیا ہو کہ دودھ کو اوسیطور پر درست کرین اور جوش دین سنگریزہ وغیرہ دور کرین خصوصًا دودھ جسمین لوبیا بھجایا گیا ہو چند مرتبہ اور اس سے زیادہ عمدہ یہ غذا ہو کہ وہی کھمن کا لاہوا ہمراہ ارانج خواہ باجرا کے کہ دونون بریان کیے ہوے ہون اوسیقدر جسکو مریض بخوبی ہضم کرسکے پھر اگر مقدار خوراک اچھی طرح ہضم ہوتا ہو اوس سے کمتر غذا کھلانی چاہیے - زیادہ تر تغریہ پیدا کرنے کی قوت گاے کے دودھ مین ہو - اور زیادہ تر مناسب محرورین کے واسطے بکری کا دودھ ہو علاوہ یہ کہ قابض بھی ہو - وہی ضرورین کے واسطے اور غذا سے افضل ہو - لباب سمید مقلوعنی روٹی بھگو کر اوسکا جو برف وغیرہ سے اچھی طرح سے سرد کیا جاے خواہ جو روٹی کا اوسکا آٹا سرکہ مین گوندھا جاے اور روٹی پکائی جاے یہ بھی محرورین کے واسطے نہایت درجہ کی مفید غذا ہی - مسور کو دو پانی مین جوش دیکر آبجوش کو پھینک دین اور تیسرے پانی مین اسقدر پختہ کرین کہ گاڑھا ہو جاے اور ترشی ڈالین خواہ نہ ڈالین - یا جیسے حاضیہ کہ یہ بھی عمدہ غذا ہو حوامض یعنی ترش غذا جیسے وہ غذا جو سماق سے بنائی جاے انار دانہ اور کباب ملا کر کشنیز مین اور اکثر اوسمین چاول بھی داخل کیا جاتا ہی - یا غذا سرکہ پختہ کرکے ان لوگونکے واسطے جید ہی ایسی کہ اوسمین غذائیت بھی ہو اور بجاے خود علاج کا بھی فائدہ دے یہ ہی کہ جو کے ستو بمقدار دو کاسہ بزرگ اور تخم خشخاش ایک کاسہ تخم خشخاش بھی اسیقدر اسکو خوب پختہ کرین اور صاف کرکے کھلائی جاے اگر اس غذا مین ترشی بسبب ہوئی سیب ترش کی خواہ سفوف کرکے انار دانہ یا سماق کی دیجاے نہایت عمدہ ہی - نمک انکے واسطے لاہوں بہتر ہی کہ اوسے کوٹ کر بریان کرین اور تھوڑا بریان کرنا چاہیے اور اوسمین انار دانہ اور کشنیز خشک اور سماق ملا دینا چاہیے - اور اگر حرارت شدید نہو تھوڑا سا پیاز کہنہ بھونکر داخل کرین فصل واجب ہی کہ بجز سرد پانی کے اور کچھ نہ پلایا جاے اسلیے کہ سرد پانی قبض بستگی طبیعت پیدا کرتا ہی اور غذا مین پیوست ہو جاتا ہی اور گرم پانی محلل ہی اور مرخی ہی اور اکثر یخ تغنی غذا کی کرتا ہی یعنی اوسے اعما وغیرہ سے باہر نکالدیتا ہی پس معین برا سہال ہوگا - ہان مگر ہیضہ مین اوسمین شروط پر جائز ہی جو بیان ہو چکے اور اسہال سدی اور وری بھی گرم پانی دینا جائز ہی - گوشت کے اقسام جو انکے لیے درست ہین گوشت کبک اور تیتر اور دراج اور کنجشک کا اور قبرہ کا اور گوشت ارنب اور قطا یعنی لوہ کا اور گوشت شفاہین یعنی بوتیمار کا اور فاختہ اور گوشت سویدانیہ خاصہ مترجم اس لفظ کے املا مین اختلاف نسخ بہت ہی اور غلطی زیادہ ہی مگر دو لفظ پڑہے جاتے ہین ایک تو سویدانیا جو ایک چھوٹا پرندہ ہی جو بقول صاحب بحر الجواہر سوسمار اور ملخ کو کھاتا ہی دوسری لفظ سویدی جسکو صاحب مخزن لکھتے ہین کہ اسکا گوشت بدبو بسبب خورش حشرات الارض کے ہوتا ہی بہرحال یہ لفظ مشکوک اور مشتبہ ہی قانون صائب تدبیر یہ ہی کہ گوشت جو مبطون کو دیا جاے بھنا یا ترشی لیے ہوے ہو ایضًا انڈے کی زردی ادبلی ہوئی سرکہ مین مصوصت جوانار دانہ زیب سے جسکے بیج نکالے ہون اور کشنیز اور مثل سماق وغیرہ کے طبارکے یا مین جیسے ثمرہ علیق یعنی توت سنہ گل ورزمہ نرم شاخین انگور کی اور برگ حاض برگ بار تنگ اور کرنب اور مکران اشیا کو پکایا جاے چھوٹی مچھلیان سرکہ مین پختہ کرکے - ابازیر اور خوشبو کے مصالح جیسے شکوفہ پستہ اور شکوفہ زعرور اور کشنیز خشک حب الآس - اگر کوئی گوشت سبک اوسمین ہضم نہوسکے یعنی جرم گوشت کے ہضم کرنے پر قادر نہون اوسوقت قیمہ چوزون کا اور قباج کا کشنیز اور حب الآس ڈال کر خوب پکایا جائے اور اسی کا شوربا اوسمین چاول اور تھوڑا سا باجرا پکا کر صاف کرکے دوبارہ دہی مین آنچ پر رکھا جاے کہ قریب انعقاد اور جم جانے کے پہونچے بعد ازان سماق اور انار دانہ کے ترشی دے کر کھلایا جائے کرنبو ناک بھی ان لوگون کو مفید ہی - اگر زیادہ ہضم کی

دشواری ہو اور واجب ہو کہ زیادہ نمکین پکایا جاے اور دوبارہ اوسکی رطوبت نکال ڈالی جاے - پاے جانوروں کے بھی انکو زیادہ نافع ہوتے ہین اور اس غذا کا خود ہم نے بارہا تجربہ کیا ہو - فواکہ سے مطلقاً پرہیز کرنا لازم ہو اگرچہ قابض فواکہ بھی ہون مگر حبسہ قت اور غذا معدہ سے لقوذ کرکے اترجاے شاہ بلوط انکو مضر نہین ہوتا ہو - اسیطرح خربات خام - اور اگر طعام لطیف اونکے معدہ مین فاسد ہو جاتا ہو اوسوقت ایسی غذائین اونکے واسطے تجویز کرنی چاہیے جسمین خلط ہو جیسے پاے وغیرہ اور رطوبت قابضہ اور جیسے احسار قویہ جو برنج اور باجرہ سے طیار ہوے ہون - بیشتر بعض بیماران اسہال کو قریص بطون سے فائدہ ہوتا ہو سکباج یعنی شوربا پاکیزہ اور عمدہ گوشت گاو کا شوربا تنہا ہمراہ تریدکے خواہ ایک قسم روٹی کی ہو تناول کیا جاتا ہو اور اوسکے ہمراہ اگر خواہش ہو بقدر قوت ہضم کے اطایب بقسے لیا جاتا ہو - جمع اقسام اسہال کو بطون جانوران عموماً مفید نہین - منجملہ احسار پسندیدہ کے ایسے بیمار دنکے واسطے یہ ہو کہ خشخاش لوبیکر تھوڑی دیر بریان کرین اور اچھی طرح بریان ہونے کے بعد اوسکو اور چاول اور باجرا ملا کر حسو طیار کرین - یا نشاستہ کو سماق اور انار دانہ وغیرہ سے ترش کرکے حسو طیار کرین یا کیک خشکہ شدہ اور چاول اور چربی گردہ گوسپند سے تا سماق کو آب باران مین بھگوین اور آٹھ پہر بھیگا رہنے دین بعد اوسکے جوف خفیف دین اور پانی کو چھان کر کے صاف کرلین پھر اوسی پانی مین کشنیز خشک کو بھگو کر یہان تک چھوڑ دین کہ خوب بھیگ جاے بعد ازان اوسکو پکائین اور پکانے کے بعد اوسی پانی مین خوب ملین پھر اوسکو چھانکر صاف کرین اور کھوجر کو پھینک دین اور پھر آگ پر چڑھا کے چمچہ وغیرہ سے ہلاتے رہین کہ مثل شربت کے جم جاے بعدہ تھوڑے سے نمک کے ذریعہ سے اوسکو خوش ذائقہ کرین اور چکنائی اوسمین چربی بچہ گاو کی خواہ بادام بریان اور تھوڑی سی زیت ڈالنی چاہیے اور نمک زیادہ نہ ڈالنا چاہیے نہ زیادہ چکنائی اور ایسی ہو غذا اور کار ہو چار مادہ سے اسہال ہو یا ہر ادہ مادہ سے منجملہ روغنی اشیا کے ان لوگونکے واسطے زیت اتفاق ہو - پانی اسکے واسطے پانی مناسب ہو کہ بارش کا پانی کسیقدر قابض بھی ہو اور میرے گمان مین یہ ہو چونکہ آب باران بسرعت معدہ سے اوترکر جگر مین پہونچ جاتا ہو اور بہت جلد اسکی تحلیل ہو جاتی ہو لہذا کیلوس مین اسکے رطوبت باقی نہین رہتی پس اسہال مین اسکا فائدہ اکثر اسی وجہ سے ہوتا ہو شراب ہر قسم کی انکے واسطے مضر ہو پھر اگر بارہ نہو اور قوت کا اقتضا بایں نظر معلوم ہو کہ اوسمین انتعاش اور بیداری پیدا ہو گی اوسوقت شراب سیاہ کہ جسکا مزہ کسیلا اور قابض ہو اوردہ بھی تھوڑی سی پلانی چاہیے - اصول یہی کہ مختلف اقسام کی غذائین نا کھلائی جائین اور نہ بار بار اور چند مرتبہ شبانہ روز مین اونکو غذا دیجاے بلکہ واجب ہو کہ ایک ہی طعام پر اقتصار کرین اور مقدار قلیل ایک ہی مرتبہ کھالیا کرین اور غذا سے پہلے ایسی چیز کا استعمال کرین جو قابض ہو اور تھوڑی سی بھی غذا سے پہلے نوش کرین خواہ آنا ترش کے دانہ اور بعد غذا کے پانی بالکل نہ پیین - اور اگر اتنا صبر کرسکین کہ بالکل پانی نہ پیا چھوڑ دین یہ خود ایک عمدہ علاج بنفسہ اونکے واسطے ہو اور خصوصاً جب کسی قسم کی حرکت یعنی چلنا پھرنا بعد غذا کے نہ کرتے ہون کہ اوسوقت پانی کا روکنا اور بھی واجبات سے ہو واجب ہو کہ اطراف عالیہ اونکے پاے جائین مثلاً سر اور ہاتھ کی اور کلیان وغیرہ تاکہ غذا اونکے اطراف کی جانب جذب ہوکر پہونچے اور اسفل کیطرف کم جانے پاے اور معدہ پر اونکے ضماد ہاے قابضہ جو امساک پیدا کرنے والے اور بارد ہین خواہ حارہ مین خواہ مرکب حارہ اور بارد سے ہون بحسب حاجت اور ضرورت کے لگاے جائین سعتر اور مصطگی اور مرمکی اور کنک کا ادویہ ضماد مین داخل ہونا ضرور ہو اور سپستان بھی اگر ضماد مین داخل ہو زیادہ نافع ہوتی ہو - یہ طلاے جید ہو جو درمیان سے مقام جگر اور معدہ کے لگایا جاتا ہو جسوقت کہ دونون عضو کی شرکت اسہال کے پیدا کرنے مین ہو وس درہم افسنتین شراب مین جوش دیکر صاف کرین

اور مقام مذکور پر ملا کر ین کسی چیتھڑے کے ذریعہ سے بعد ازان گل سرخ اور گلنار اور آس یا بسل ورا قاقیا اور مو فسطیدا بلس اور مازو سب اجزا ہمونن لیکر آب آس مین ملائین اور فسنتین مذکور کو چھوڑ کر اوسی جگہ یہ ضماد لگا دین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تریاق مذکور نافع ہر ایک اسہال مین جو غشی پیدا کرتا ہوا اور قوت کو ساقط کر دیتا ہوا و بسبب گرم یابس شدید کے وہ اسہال عارض ہوا ہو۔ جو شخص ایسا ضعیف ہو کہ اپنی قوت سے مستقل نشست برخاست نکر سکے اور اسہال اوسکا بند ہو چکا ہو لیکن اوسکا بدن بوجہ ضعف کے قبول غذا نکر سکے پس اوسکا علاج یہ ہے کہ وہ شخص گوشت کنجنک اور بچون کے سینہ کا تناول کرے اور اطراف اور کنارہ بدن کا گوشت چونکہ سخت ہوتا ہے اوسے نہ دینا چاہیے کہ اوسکا انہضام نہو سکیگا جسوقت کہ وہ گوشتہای نرم پختہ کیے ہون اور کباب کے طور پر نہ ہون یعنی کباب گرم گوشت کا بھی ایسے مریض کو ہضم نہوگا اسیطرح جس شخص کی شہتا توزیادہ ہوا لا ہضم مین اوسکے فتور ہوا ایسے ہی نرم گوشت پختہ کر کے اوسے کھانے مناسب ہین گوشت سرخ یعنی بے چربی کا جوزیت مین پکایا جاے اور دارچینی پسی ہوئی اوسپر چھڑکی جاے یہ بھی مفید ہے۔ ایسے وقت شربت سیب بھی کا استعمال بھی مفید ہوتا ہے۔ ہمنے خود تجربہ کیا ہے کہ اسہال خونی مین شیر گوسپند اوسمین سنگرہ پختہ گرم کر کے بجاے مین مریض کو پلائین مفید ہوتا ہے

دوسرا مقالہ معالجات اقسام استطلاق یعنی اسہال کے مختلف اقسام مذکورۂ بالا کا معالجہ خاص اس مقالہ مین بیان کیا جاتا ہے بعد اسکے کہ معالجات کلیہ کے بیان سے فراغ ہو چکا

فصل اسہال کبدی کا علاج اوپر کے ابواب مین معلوم ہو چکا کہ سبب اسہال کبدی کا کیا ہے اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ ہر ایک سبب سے جو مرضین پیدا ہوا اوسکا علاج کیا کرنا چاہیے پس واجب ہے کہ انہین بیانات شافیہ کیطرف رجوع کر کے عمل درامد کیا جاے۔ سو مزاج جگر اور ضعف جگر اور ورم اور سدہ اور استرخا ہر ایک سبب کا علاج جیسا کہ امراض جگر کے ابواب مین مذکور ہو چکا کرنا چاہیے جب اس طرح تدبیر کیجاے پورا پورا علاج اسہال کبدی کا یہی ہے۔ جو خطا طبیب سے اسہال کبدی مین ہوتی ہے وہ یہی ہے کہ جو مریض اسہال کبدی کو ادویہ قابضہ بجز افواطہ اور سدہ ڈالنے والی اور جگر کی قوت ماسکہ زیادہ بڑھانے والی دیجاتی ہین بانیغرض کہ طبیعت مین قبض پیدا ہوا اور یہ تدبیر انجام کار مین خطار عظیم کیطرف منجر ہوتی ہے۔ اور اکثر اوقات جاہل طبیب جگر پر اسی مرض مین ادویہ مختنزہ خون یعنی جن دواؤنسے قوام مین خوبی خشونت اور بہر بھراپن پیدا ہوا و حرارت جگر کی بسبب یہ مطفیے کے بجھ جاے خلاصہ یہ کہ ایسے ہی ادویہ سے ضماد جگر پر کر دیتا ہے اور ایسی سوء تدبیری سے ہلاکت مریض کی پیدا ہوتی ہے اور عفونت مواد جگر کی بڑھ جاتی ہے بلکہ واجب یہ ہے جسوقت معلوم ہو جاے کہ سبب کبدی کا سدۂ جگر ہے یا سدۂ ماساریقا اسکا سبب ہے اوسوقت پوری توجہ تفتیح سدون کیطرف کیجاے۔ ایسے کام کیواسطے اطبا زبیب سمین یعنی بڑے موٹے دانونکی منقے کی بہت مدح کرتے ہین تا اینکہ اونکا قول اسکے اثر کے بارہ مین یہ ہے کہ یہ دوا اسہال عنانی ضعیف کو بھی دور کر دیتا ہے۔ ہمنے بھی تجربہ کیا تو جیسا یہ لوگ دعوی کرتے ہین اوسکو دور از صحت نہین پایا شروع مین اسہال کبدی کے واجب ہے کہ روٹی کی غذا مریض کے پاس جانے پائے اسلیے کہ جگر روٹی کو ایسے وقت قبول نہین کرتا ہے۔ اور صواب یہ ہے کہ فقط آب سویق پر اقتصار کرین اور دن بھر مین دو مرتبہ خواہ تین مرتبہ کھلائین پھر اگر تحمل ہو سکے تھوڑا سا باجرہ بھی ملا دیا جاے پکا کر وقت اور صاف کر کے پلایا جاے۔ پھر اگر یا جرا مطبوخ بے چھنا ہوا یعنی جرم اسکا ہضم کر سکے یہ بھی کرنا چاہیے اور ایک اسکرجہ ستو کا بیس اسکرجہ مین پانی کے پکانا چاہیے تا اینکہ غلیظ ہو جاے۔ پھر اگر قارورہ مین شوریدگی نہو یعنی بے لطفی خواہ قوام اور لون کا اختلاف غیر متناسب نہو اور ہضم کے دلایل کسیقدر قارورہ سے ظاہر ہون اوسوقت دہنیت مرغ کی چربی کی ملا دینی غذا مین کچھ خوف کی بات نہین ہے۔ جسوقت اسہال کبدی خونی ہو اوس وقت مناسب نہین کہ اسکا حبس یکبارگی سے کیا جاے

یعنی جگر کے نیچے کے اعضا پر ضماد وغیرہ لگانے سے بھی خوابی کے خیال سے کہ شاید اوپر کیطرف بھاپ سے آماس خون کی ہو بند ہو کر کہیں اور آفت نہ پیدا ہو بلکہ عمدہ تدبیر اسکے روکنے وغیرہ کی جو کچھ مناسب ہو سب اوپر ہی کے اعضا سے کرنی چاہیے اور لازم ہے کہ بہت احتیاط سے بنظر دقیق اسہال کبدی کا علاج کیا جائے کہ اکثر اطبا کو اس مرض کے معالجہ میں غلطی واقع ہوتی ہے **فصل ثانی اسہال معدی و معوی کے جو بلا مزج ہوا اور ہم پہلے ان اسہال کے اقسام میں ابتدا بیان معالجہ کی زلقی سے کرتے ہیں۔ باب** معدہ میں بخوبی معلوم ہوا ہے کہ زلق معدہ کا علاج کس طور پر کیا جاتا ہے اور جملہ اصناف اس مرض کے کسطرح علاج پذیر ہوتے ہیں اور علاج زلق الامعا کا قریب بمعالجہ زلق المعدہ کے ہے اور مناسب اوسکے ہے۔ باایں ہمہ پھر بھی ہم چند اشربہ اور ضمادات اور قوانین جو اس مقام سے زیادہ مناسب ہیں بیان کرتے ہیں عام قاعدہ ایسے لوگوں کے علاج کا جسوقت کہ اسہال یا زلق معدہ اور امعا قروحی نہ ہو یہ ہے کہ ادویہ قابضہ جنمیں قبض قوی ہو اونکے ساتھ ادویہ مسخنہ بھی ملا دیجائیں بلا ایکی دوا ہو خواہ ضماد کی ایسی ادویہ کا استعمال کیا جائے کہ طبیعت کی اعانت قبض پر کریں اور روح غریزی کی تقویت کریں جیسے کہ تریاق فاروق اور جیسے مروسیا اور اشاہا سیا واجب ہے کہ استعمال مدرات کا کیا جائے اسلیے کہ مدرات کا نفع اس مرض میں قوی ہے۔ اور جسوقت دلائل سے یہ بات بخوبی ثابت ہو جائے کہ بلغم کی کثرت ہے اوسکے استفراغ کی تدبیر کرنی چاہیے اور اگر ادویہ مسہلہ جنکی قوت اسہال تریث اعتدال ہے کارگر نہوں اوسوقت احتیاج حریق وغیرہ کی بھی ہوگی۔ اس مرض کے مادہ کا استفراغ بذریعۂ قے کے صعب اور دشوار اور ردی ہے اور کمتر یہ بات ہے کہ جو مادہ بلغمی امعا تک اتر آیا ہو قے اوسکا اخراج کر سکے۔ بہتر نہیں کہ تا امکان پانی پیا جائے پھر اگر بمجبوری پیا جائے تو گرم پانی پینا درست نہیں ہے۔ شراب رقیق کہنہ اور خالص تھوڑی سی ان بیماروں کو نفع کرتی ہے اور جو شراب ان اوصاف کے مخالف ہو مضر ہے۔ تنقل اگر انکو پسند ہو تو سویق یعنی ستو خرمائے خام کا یا سویق خرنوب کا اور سویق انار کے بیجوں کا اور سویق انجیر کا اور سویق نبق یعنی بیر کا کشنیز خشک کا یہ حال ہے کہ معدہ میں طعام کے روکنے پر قوی الاثر ہے۔ مرکبات جیدہ میں سے ایسے بیماروں کے واسطے بارتنگ اور انیسون مکدا یک درہم پوست انار دوم الاخوین مکد نصف درہم بس ہی یا مکب مقدار شربت ہے واجب ہے کہ یہ سفوف کسی بگھٹی مشروب میں ملا کر پیا جائے اور اگر ہمراہ اس مرض کے تپ ہو تو آب باران سے بدرقہ اس دوا کا کریں۔ منجملہ مرکبات نافعہ کے ان لوگوں کے واسطے جو ترش مازو اور جوارش کندر ہے اور خرنوب کی جوارش۔ ضمادوں میں مثل ضماد تخم کتان ہمراہ خشت تمر ہندی کے اور قوی کرنا اس ضماد کا عصارۂ بہی اور شبت یعنی تازہ سویا اور طرا ثیث اور اقاقیا اور گلنار اور مصطگی اور گل سرخ اور فوتنج اور اسے ہموزن اور برابر اجزا ملا کر ہوتا ہے اور بہتر انہیں اجزا سے مرہم بھی طیار ہوتی ہیں موم اور روغن مصطگی یا روغن سفرجل اور روغن گل کی شراب سے۔ اور مثل ضماد فوفل کے جسوقت کہ حرارت ہو۔ جو اسہال زلقی کہ زلق امعا سے ہوتا ہے اوسکا علاج مثل علاج قروح کے ہے اور بکثرت استعمال مجففات قابضہ کا غذاہائے بارد جیسے حصرمیہ اور سماقیہ یہ بھی اسکا علاج ہے۔ اور جو علاج ذوسنطاریا کا ہم آگے لکھیں گے اوس طریقے سے بھی اسکا علاج کرنا چاہیے۔ اگر سبب زلق امعا کا خلط مراری ہو جو امعا پر ریزش کرتی ہے اور قرحہ ڈالتی ہے پس اوسوقت بہتر یہ ہے کہ بذریعۂ درشت کے اوپر کیطرف سے اوسکا استفراغ کیا جائے اور قروح کی آلایش جدہر سے خارج ہوتی ہے اودھر سے اسکا اخراج کرنا چاہیے اور اگر سبب زلق امعا کا بلغم ہو احتیاج اوسکے اخراج کی ہوگی بذریعۂ حقنہ ہائے محرجہ بلغم کے جو مذکور ہو چکیں اور غذاہائے سبک اور مسخن دینی چاہیے اور اوس غذا کو بریان کردہ اور خشک شدہ اشیا سے خواہ قلایا یعنی تلے ہوئے

ایسے گوشت کی جو سبک ہضم اختیار کرنا چاہیے اور پانی کم پلانا چاہیے۔ پھر اگر اس سے زیادہ قوی تدبیر کی احتیاج ہو پس حریق کو تجویز کرنی چاہیے اگر معدہ کا مزاج ہو تو حریق سپید اور اگر امعاے سفلی کا مزاج ہو تو حریق سیاہ اختیار کرنی چاہیے حریق میں علاوہ اس فائدہ کے کہ اخراج بلغم کرتی ہے تبدیل مزاج بارد کی طرف اعتدال کے خواہ حار کے کرتی ہے یہ دو ازلق طب کی بہت عمدہ ہے اور بمنزلہ غذا کے بھی ہے زیتون سیاہ یعنی زیتون کا پھل مع گٹھلی کے پیستہ کریں اور پیسیں کہ گٹھلی بھی پس جاے اور پوست انار اور فصل سپید زیت انفاق اسمین داخل کرلیں اور روٹی کے ساتھ اوسکو کھایا کریں۔ جو قوا بعض بارد ہ تجویز کیے جائیں واجب ہے کہ اونکے ساتھ مصطگی اور کندر اگر تحمل ہوسکے تو فلفل بھی ضرور شریک کر دیں۔ جب اسہال مذکور مزمن ہوجاے اور قریب اسکے ہو کہ سقوط قوت کی نوبت پہونچے اوسوقت واجب ہے کہ ابتدا علاج کی تبدیل مزاج سے کیجاے اور ریاضت معتدل جسکا تحمل مریض کرسکے بھی کرانی چاہیے یا اوسے حمام میں داخل کریں اور بدن اوسکا نرمی دیا جاے اور ظاہر بدن کی مالش کیجاے پھر اوسکو جب اس حالت پر کہ وہ کروٹ لیے ہو اور سیدھا کھڑا یا بیٹھا نہو بلکہ اوسکا کولا تمام اوپر کے اعضا کی نسبت اونچا ہو بٹھا کر روٹ کیوقت بھی صورت ہوتی ہے پس تھوڑا سا ماء اللحم قوی جسمیں شراب قابض پڑی ہو دیجاے اور کعک یا بس بھی اسمیں پڑی ہو۔ پھر اگر قوت مریض کی متحمل ہوا اور مزاج اوسکا درست باقی رہی بعد پلانے شراب اور ماء اللحم مذکور کے تھوڑی دوا جو غذا کی نافذ کرا دیجئے کی قوت رکھتی ہے جیسے کہ معجون فلافلی اور فوذنجی اوسے کھلائی جاے اور دونوں تدبیریں اوسوقت کرنی چاہییں جبتک کہ نفوذ غذا کا ہوتا ہے جب ایسی تدبیر کیجائیگی جگر تھوڑی سی مقدار غذا کی ضرور جذب کریگا اور تقویت پائیگا اور جملہ اصناف اسہال معدی اور معوی سبب کے جو کہ زلق ہے کمتر ہیں یعنی دشواری اور ایذا میں اکثر اون اصناف کا علاج بھی قریب قریب زلق کے ہوتا ہے۔ پس جو اسہال بسبب ایسے مرہ صفرا کے جسکی ریزش معدہ اور امعا پر زیادہ ہو عارض ہو واجب ہے کہ اوسکے علاج میں تعدیل اوسی عضو کی کرنی چاہیے جہاں یہ مرہ صفرا پیدا ہوتا ہے اور اوسی جگہ سے امعا میں گرتا ہے یعنی تعدیل مزاج مرارہ اور جگر کی کرنی چاہیے اوسی طریقہ سے جسکا بیان ابواب جگر و مرارہ میں کیا گیا ہے اور فضول صفراوی اگر زیادہ ہوں اونکا استفراغ کرنا چاہیے اور اصوب یہ ہے کہ یہ استفراغ بذریعۂ قے کے کرایا جاے اگر قے کرنی ممکن ہو اور آسان بھی ہو اور بذریعۂ اسہال کے استفراغ اس خلط کا اوسوقت کرنا چاہیے جبکہ قوت مریض میں ضعف نہو اور نہ اس امر کا خوف ہو کہ ادہر اس مادہ کے آنیسے قروح پیدا ہونگے یا اینکہ وہ قروح پہلے سے موجود ہوں بعد قے خواہ اسہال کے تدارک ادویہ مستفرغہ کا ادویۂ بارد ہ قابضہ سے کرنا چاہیے منجملہ اون اشیا کی جو ایسی بیماروں کو نافع ہے اور اکثر اس اذیت کو دور کرتا ہے طبیلہ زرد کا پلانا ہے جو اخراج صفرا کا کر دیتا ہے اور اوسکے بعد بغرض اصلاح اور تدارک کے ادویہ بارد ہ مقبضہ پلائی جاتی ہیں۔ راسب یعنی دوغ کا استعمال بھی ان لوگوں کو نافع ہوتا ہے خصوصاً طباشیر چھڑک کر اور سیطرج ماء الشعیر بھی مفید ہے۔ اگر سبب اس زلق کا بلغم ہو اوسکا علاج ایسی اشیا سے کیا جائیگا جو اخراج بلغم کرتی ہیں مشروبات ہوں یا حقنہ اگرچہ زیادہ حقنوں کے یا ادویہ مشروبہ کے استعمال سے اخراج اوسکا ہوسکے بعد اوسکے ایسے ادویہ سے علاج کیا جائیگا جو قبض اور تسخین معتدل پیدا کریں ایسی اصلاح کے واسطے بعد اخراج بلغم کے جوارش حب لرمان جسمیں زیرہ کی شرکت ہے خواہ جوارش جوزی اور قرص افادیہ۔ اگر بلغم زجاجی ہو اوسوقت بدون استعمال قرص سفلینا دس کے چارہ نہوگا ایضاً وہ سفوف جو انجدان اور اجوائن اور زیرہ جو سرکہ میں پروردہ کیا گیا ہو اور بیر بریان بھی کر لیا ہو اور تخم کتان بریان اور سبک درجلنار اور کردیا اور مرا اور کندر اور کہربا ہمراہ طباشیر کے بنا بر اونہیں اوزان کے

جسکو طبیب اپنی رائے صائب سے مقرر کرے بعد مشاہدۂ حال مریض کے۔ اور اگر یلغم اور مرہ ساتہ ہی سبب اس مرض کا ہو اور اوپر لات وہی رطوبت کرے گی جو ہمراہ اسہال کے خارج ہوتی ہی اور تمامی علامات جو ہر ایک کے مخصوص ہین ایسے وقت نفع انکو اس دوا سے ہوگا کہ ہلیلہ زرد ایک جزء اور بالم نصف جزء ہمراہ شکر کے ملا کر طیار کرین اور حب الاشق اور سماق اور کزبانج مکدس دس جزو۔ پھر اگر سبب زلت کا مادہ سوداوی ہو جو اس عضو پر گرا ہے ایسے علاج کے بیان کے واسطے ہم ایک باب جداگانہ لکھنا تجویز کرتے ہین جسکو بعنوان باب اسہال سوداوی تحریر کرینگے اور اوس اسہال کو منسوب بطرف طحال کے کرینگے جو اسہال بسبب کھانے پینے کی چیزونکے پیدا ہوا ہو اوسکے علاج کے واسطے بھی ایک باب جداگانہ لکھینگے اور اگر اسہال کا کوئی اور سبب سوے ضعف قوی اور سوء مزاج کے نہو اوسوقت یہ تامل کرنا چاہیے کہ علامت سوء مزاج امعا کے کیا ہین اور اکثر سوء مزاج امعا کا منشا وہی ہوتا ہی جو منشا سوء مزاج معدہ کا ہی۔ پھر اگر یہ ضعف قوت فقط باضمہ مین امعا کے ہو اور سبب اس ضعف کا برودت ہو جوارش حوزی کے استعمال سے نفع ہوگا اور جوارش فلافلی بموجب اس نسخہ کے مفید ہوگی عود خام اور زیرہ جو ہر کہ مین پرورده ہوا اور بریان بھی کیا گیا ہوا در اجوائن اور کرویا اور مرادر بجمیل اور کندر بریان اور قاقلہ اور خشت زیت کوٹا ہوا سب اجزا کوٹ پیکر سفوف طیار کرین مقدار شربت تین درہم تک۔ اور اگر ہمراہ اسہال کے ریاح کی کثرت ہو اسی سبب مین تلسی کے بیج اور تخم سداب بھی اضافہ کرنا چاہیے۔ ایضاً یہ ترکیب اجزا کی بعض اطبا سے منقول ہی اور کثیر النفع ہی ایسے وقت یعنی اسہال مع ریاح کے واسطے نسخہ اوسکا یہ ہی زنجبیل تخم رازیانہ انیسون دار فلفل قاقلہ مکد تین درہم تخم نانخواہ تخم کرفس مکد تین درہم سلیخہ قصب الذریرہ سعد ناسیدہ ساڑھے تین درہم سک پانچ درہم زعفران چار درہم فلفل اظفار الطیب جوز مکد تین درہم اور سدس درہم حب لاس بیس درہم انھین اجزا سے قرص طیار کرین مقدار شربت بحسب مشاہدہ حال مریض کے ایسے اسہال مین قرص مریا جوز بھی مفید ہوتے ہین خصوصاً اگر قوت دافعہ بھی ضعیف نہو۔ ضمادہاے مسخنہ جو مذکور ہو چکے وہ بھی مفید ہوتے ہین اور اگر یہ اسہال مع ضعیف قوت دافعہ کے ہوا دویہ مذکورہ مین افسنتین بھی بڑھا دینی چاہیے۔ اور اگر فساد ہضم بسبب حرارت کے عارض ہوا ہو اوسوقت ادویہ مبردہ ایسی استعمال کرنی چاہئین کہ جن مین کسی قدر قبض ہو اور غذا کی تغلیظ کرنی چاہیے اور اوسکو اشیاء باردہ سے جو غلیظ ہین بنانا چاہیے چنانچہ ہمنے اوپر بیان کر دیا ہی۔ اور اون قواعد سے استعانت کرنی چاہیے جو ہمنے باب سوء ہضم مین امراض معدہ کے لکھے ہین۔ لیکن اگر ضعف ماسکہ مین برودت خواہ حرارت سے پیدا ہو کر موروث اسہال ہوا ہے وہی قوابض جو اول باب مین مذکور ہو چکے عارا و بارد دونون پس انھین کا استعمال کرنا چاہیے اور اگر دافعہ بھی ضعیف ہو استعمال سفوف خبث الحدید کا ہمراہ جوزبوا کے شربت پودینہ کے ساتہ کرنا چاہیے اور ضمادون کا لگانا بقدر واجب درکار ہے

علاج اسہال مراری کا ہمنے آخر باب معدہ مین اوسکو بیان کیا ہے اور یہ علاج آخر کار متعلق بمعالجہ احوال جگر اور مرارہ کر اور احوال اوس معدہ کے جسمین تولید صفرا کی زیادہ ہوتی ہو ہو جاتا ہے پس چاہیے کہ اس بحث کو اونہین ابواب مین تلاش کرین

فصل بیان مین علاج اسہال سوداوی کی اور وہی اسہال طحالی ہے جس مین نضج نہ ہو واجب ہے کہ اس اسہال کے علاج مین قصد علاج طحال کا کیا جاوے اور اوسی طحال کا حال بخوبی دیکھا جاے اور جو خلط طحال مین آگئی ہو اوسی کا مقابلہ تدبیر علاج مین بقدر واجب کیا جاے۔ اور اگر اس مقام پر کثرت سودا کی ہو اور قوت مریض کی وافر ہو یعنی زیادہ ہو استفراغ سودا کا طبیخ افتیمون وغیرہ سے کرنا چاہیے۔ اور اگر سودا غلیظ مثل دردی کے ہو اور یہ غلظ بسبب ورم طحال کے نہ ہو بلکہ خود

اسی غلط کی غلاظت فی نفسہ معلوم ہوا وس وقت استعمال اس مسہل کا کرنا چاہیے بشرطیکہ قوت مریض کی قوی ہو نسخہ اوسکا یہ ہے
نمک اندرانی ایک جزو شوکہ مصریہ تین جزو خربق سیاہ دو جزو شوکرا ورخربق کو پانی مین اچھی طرح جوش دین اور نمک کو اوسمین گھول دین
بعد ازان سبکو چھانکر صاف کرین اور پلاوین - یہ طریقہ اوسکے مسہل دینے کا ہے اور اوسکے تنقیہ بذریعہ ادویہ مسہلہ کے ہے - اور اگر
فصد کرنی واجب ہو فصد کرنی چاہیے اور جگر اور فم معدہ کی تقویت کر دینی چاہیے اگر سبب اسہال ہذا کا معدی ہو یعنی خلط سودا وی
معدہ سے طحال پر کرتی ہو اوسوقت طحال پر محجمہ ناری چسپان کرنے چاہئین تاکہ جو کچھ معدہ اور امعا سے طحال پر گرتا ہی اوسکو
بند کر دین اور بعد اس تدبیر کے تدبیر لطیف اور منقوی کرنی چاہیے جنسے یہ ترکیب جو خاص ہماری تجویز کی ہوئی ہے - انار دانہ
دس درہم بہمن سرخ بریان ایک درہم زرنباد بریان ایک درہم کہربا ایک درہم تخم سداب تخم شاہسفرم یک درہم انھین اجزا سے
سفوف طیار کرین مقدار شربت تین درہم ہے - ایضاً انار دانہ بیدستر سیاہ سرکہ اور پانی ملا کر کوٹین اور پھر صاف کرین اور تھوڑا سا
نمک اور سعتر اوپر چھڑکین اور اسکو استعمال کرائین - پھر اگر حاجت اس سے زیادہ قوی دوا کی ہو کندر اور سعد اور جوز السرو اور سک کی
نصف درہم کعک ایکدرہم ان سب اجزا کو شراب کہنہ کے ساتھ پلائین جو خالص ہو **فصل علاج اسہال خونی کا** جسمین
سبج اور خراش نہ ہو یہ اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ ایسا اسہال خونی تمام بدن سے ہوتا ہی اور جگر سے اور معدہ سے اور معا رعلیہ یعنی اوپر
کی تینون آنتون سے اور نیچے کی آنتون سے ہوتا ہی اور خاص مقعد سے بھی ہوتا ہی اور ہر ایک قسم کے علامات کی شناخت اوپر معلوم ہو چکی
ہی جو اسہال خونی اقسام سے انھین اسہالونکے صدیدی خواہ دردی ہو یا غسالی ایسے اسہال کا علاج جگر کی اصلاح اور درستی کی راہ
سے ہوتا ہی کہ اوسکے مزاج کی اصلاح کرین اور سدہ ہاے جگر کی تفتیح کرین ان سب تدبیرون پر مقدم یہ ہے کہ اس اسہال کے علاج
مین مراعات حال بدنکی امتلاے اخلاط وغیرہ سے کرین اور مراعات اون چیزونکی جو مورث امتلاے بدن ہین کرین اور
طبیبکو دنہو اور طبیب حدس صناعی معلوم کرے کہ یہ اسہال تمام بدن سے ہی خواہ جگر سے اور قوت ساقطہ نہ ہوتی ہو پس ایسے اسہال کو بند
نکرنا چاہیے - اور اگر خوف ہو کہ جاری رہنا اس اسہال کا اکثر مورث خراش اور سبج کا ہوگا اور ضعف پیدا کریگا ایسے وقت فصد کر دینی چاہیے
اور اس مادہ کو جانب مخالف سے نکالنا چاہیے پھر اوسکے بعد ادویہ قابضہ غایظہ خونکا استعمال کرنا چاہیے جو اسہال خونی کسی معا کی
رگ کے پھٹ جانیسے عارض ہوا ہو اکثر اوقات انجام اوسکا بطرف سبج کے ہوتا ہی پس اجب ہی کہ توجہ خاطر پوری پوری مصروف اسکے
حبس کیطرف کرنی لازم ہی اور امالہ اوسکا بطرف مضاد مخالف کے کرنا چاہیے اگر امتلا بھی بشدت ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے مشروبات مین سے
جو ارش تلخ اوس اسہال کو موافق ہی جو امعاء علیا اور متصل اعضاے امعائی خرابی سے ہو اور اعضاے قولنجی امعاے علیا سے جو اسہال ہی اوسے
بھی جوارش مفید ہی اور حقنہ کے منفعت قوی اوس اسہال کے واسطے جو امعاے سفلی سے پیدا ہوا اور جو اسہال کہ درمیان کے اعضا انھین
امعا کے پیدا ہوا اوسکے علاج مین صواب یہ ہی کہ دونون علاجونکو جمع کر دینا چاہیے - جملہ ادویہ جو بارد اور قابض اور مغری ہین اوپر اونکا
ذکر اوپر ہو چکا ہے سبکے سب خون کے بند کرنیوالے بھی ہین خصوصاً جس وقت اون مین ثبت اور شاذنج مثل غبار کے اور دم الاخوین
اور کندر بابا اور بسد اور موتی پڑے ہون اور مشروبات اور حقنہ کے طور پر مستعمل ہون - اکثر احتیاج محذرات کی بھی ہوتی
ہے اور اگر بشدت قوی کرنے مین انھین ادویہ کے حاجت اضافہ کرنے اون ادویہ کی ہوتی ہے جن مین قبض ہو -
قرص گلنار منجملہ مشروبات کے ایسی دوا ہے کہ اوس مین قوت حبس کی قوی ہی اور قرص تخم حماض اور اقراص شاذنج جیسا ہمنے

نسخہ تجویز کیا ہے عصارۂ بارتنگ اور عصارۂ اسبغول اور عصارۂ بیتہ الیتس کو ان امراض مین بڑی منفعت ہے خصوصاً شربت ان عصارات مین ادویہ مفردہ مذکورہ سابق داخل کیجائین - ایضاً سیب بہی اور گل سرخ سوکھا ہوا مکمد نصف رطل لیکر پانچ رطل پانی ڈالکی جوش دین تا اینکہ ڈیڑھ رطل باقی رہجاے پھر اوسکو صاف کرین اور برابر اوسکے روغن گل اور سپین داخل کرین اور پھر اوسکو کسی دوسرے برتن مین پکائین تا اینکہ تیل باقی رہجاے اور پانی سب جل جاے اس روغن تو شربات مین داخل کرکے استعمال کرین حقنہ جو حابس خون ہین انمین عصارات سہ اور ایسے پانی سے طیار کیے جائین جنمین قوابض مشہورہ پختہ کیے جائین خواہ وہی ادویہ سفوف کرکے پانیون مین چھڑکی جائین جنکو پکانا چاہیے جیسا کہ ان حقنون مین گردہ گوسپند کی چربی اور روغن گل کی داخل ہوتی ہے روغن بابنج الاثر جسکو قرابادین مین بیان کرینگے اور باب سمج مین بھی اوسکا بیان آتا ہے - انمین حقنون سے اسوقت ہم چند نسخے ایسے لکھتے ہین اور اونکا اختیار اسوجہ سے کرتے ہین کہ وہ بے ضرر اور معتدل ہین اور اونمین ادویہ اور قوصہا حارہ نہین ہین اور بعض اونمین ادویہ مرکبہ موصوفہ کو ایسے مقام پر بیان کرتے ہین (حقنہ جیدہ) جسکے اجزا ہمنے جمع کیے ہین پوست انار بارتنگ خرنوب السوک اور انجبار پسا ہوا اور چاول پسے ہوے مکمد آٹھ درہم دوسرا نسخہ مازوی خام دو حقہ گلنار اور گل سرخ ہر واحد چار درہم اور ان اجزا پر پانی نو من صغیر کے حوالہ کرکے جوش دیوے کہ ڈالدین اور آب عصی الراعی ملے تو خالص پانی سے وہ عمدہ ہے بعد ازان ذہبی آنچ سے اسکو پکائین تا اینکہ قریب ثلث کے باقی رہجاے اور صاف کرین پھر شب نصف درہم اور دم الاخوین اقاقیا شاذنج گلنار عصارۂ بیتہ الیتس صمغ عربی بریان سپیدہ قلعی صندل سوختہ گل ارمنی مکمد ایک درہم روغن گل چھ درہم پیہ گردہ گوسفند ۶ درہم اور جسکی خواہش ہو آفیون ایک دانگ سے ڈیڑھ دانگ بڑھا اور حقنہ کرے جسوقت غرض حقنہ سے خون کی آمد روکنی ہو تخمہ اسکی حاجت نہ ہوگی کہ دوا کو مغربات کے ملانے سے غلیظ کرے جیسے چاول اور باجرہ وغیرہ اور غرض احتقان سے تدبیر سمج کی ہو خواہ خون روکنے اور سمج کی تدبیر دونون مقصود ہون ادویہ مغربہ کے ملانے کی ضرور حاجت ہوگی - واجب ہے ایسی کوشش کرے کہ حقنہ کے اندر یعنی آلہ احتقان مین ہواے خارجی داخل نہو ذیاے - شیافات قویہ سے اس مرض مین یہ ہے کہ اقاقیا صمغ عربی بزر البنج آفیون سپیدہ قلعی اور گل ارمنی اور کہربا اور مازو خام سب اجزا موزن لیکر سپیدہ اور دو اطبوخ مین جو گرم ہے اسکو ڈالدین اور بدون نل کے اونکے استعمال کرین جو اسہال موی معتدد سے ہو اوسکے واسطے فقط یہ اجزا کافی ہین مرد اسنگ گلنار سپیدہ صدف سوختہ ملاکر موضع معلوم پر بعد دھونے اور خون پوچھنے کے استعمال کرین جب تدبیرین ہو چکین اور مرض بھی بدستور باقی ہو پھر چارہ نہ ہوگا بدون اسکے کہ دونون ہاتھون کو زیر بغل سے بستواری باندھین اور اطراف بدن کی مالش کرین اور بیمار کو آب سرد مین اگر موسم گرمی کا ہو اور ہوے سرد مین اگر فصل جاڑون کی ہے بٹھائین اور آبہاے سرد اوسے پلائین اور اوسکے اختیار عصارات باردہ اور شربت ہاے حابسہ جیسے رب حصرم اور رب ریباس وغیرہ گرائین برف سے ٹھنڈا کرکے **فصل علاج سمج اور قروح امعا کے بیان مین** واجب ہے کہ شناخت سمج مین دہوکا باقی نرہے ایسے کہ مثبتہ ایسی خراش نہین ہوتی کہ ادویہ قوی کا استعمال کیا جاے بلکہ ایسے وقت استعمال سے ادویہ قوی کے ہلاکت مریض کا مظنہ قوی ہوتا ہے اور شاید کہ فقط تبرید شدید اور دینا تربوز اور کاہو اور خرفہ کا سمج خفیف کے دور کرنمین کافی ہوتا ہے پھر اگر ایسے حقنہ کا استعمال کیا جاے جس مین ادویہ کا وبال داخل ہون مریض کی ہلاکت واقع ہوگی - واجب ہے کہ علاج سمج کا جسطرح اوپر معلوم ہو چکا اگر امعاء علیا مین ہو مشروبات یعنی پانیکی دوا دے کیا جاے اور اگر امعاء سفلی مین ہو

حاشیہ

حقنہ سے کیا جاے اور اگر درمیانی اعضاء امعا کے ہو دونون طریقہ سے کیا جاے - پھر اون سب سے واجب ہے کہ رعایت حال سبب فاعلی سجح کی کرنی چاہیے اور رعایت سبب فاعلی قروح امعا کی بھی اسطرح پر کہ ابھی امعا سے اضیاب طوبت صدور وغیرہ کا ہو رہا ہے یا نہین اور ایا سبب مقدم اس سجح کا شگافتہ ہونا خواہ استلایا ورم ہے جو ابھی تک باقی ہے یا کہ وہ سبب مجتبس تھا اور منقطع ہو گیا مگر اثر او سکا سجح اور قرحہ کا باقی ہے ہمنے علامات ان سب صورتون کے بخوبی اوپر بیان کر دیے ہین پھر اگر سبب سجح اور قرحہ کا ابھی تک نصباب کر رہا ہو پہلے اوسی سبب کے قطع کرنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور اوسکو بیخ و بن سے اکھاڑنا لازم ہے اونھین تدابیر سے جنکو اپنے مقامات مخصوصہ مین معلوم کر چکے ہین - اور اگر ضرور ہو کہ بنظر ردی ہونے خلط کے استفراغ کیا جاے ڈرتے اور بچا بچا کر استفراغ کیا جاے اور پوری کوشش اس امر کی رہے کہ دواے مسہل بشدت مضر اس اثر اور قرحہ کو نہ دے بلکہ بشکل ملایم ادویہ کر دیا اور کتیرا وغیرہ ادویہ ضعیفہ کے مسہل دیا جاے اور اگر ممکن ہو کہ مریض کو دودن غذا دینے سے روکا جاے تاکہ بدن کو نجل پیدا ہو جاے اوس مادہ کی ریزش مین جو سجح پیدا کر رہا ہے تو ایسا ہی کرین - اور جسوقت ارادہ اوسکے غذا دینے کا ہو تو اوی دودہ سے غذا دینی چاہیے جسمین سنگریزے وغیرہ بجھاے گئے ہین خواہ اوسیطرح پختہ کیا گیا ہے جو باب سابق مین مذکور ہو چکا اور یہ دودہ کا پلانا بطریق دوا کے ہے لیکن غذاے خالص وقت حاجت اور ظہور ضعف کے پس وہ تہی پر کرنی چاہیے جسکا حجم قلیل ہو اور قوت اوسکی ظاہر ہو جیسے جگر مرغ فربہ کے اور تھوڑی سی دق بے خمیر کی اور خصیہ ہاے مرغ اور انڈا جسکی پختہ مین درجہ ہمیشہ سے زیادہ کو پہونچا گیا ہو اور بہتر ہے انڈے کم پختہ کیا ہوا اور پشیر مچھلی بھنی ہوئی زیادہ نفع دیتی ہے اور گوشت پاے کا جو پسے اور بھنے ہوے چاول کی یخنی مین پختہ کیا جاے ایسے بیمار کے واسطے نہایت بہتر ہے - واجب ہے کہ قوت بیمار کی حفاظت رہے فواکہ سے کیجاے وہ غذائین جو باب اول مین اسی مقالہ کے مذکور ہو چکی ہین بھی اس بیمار کو نافع ہین - واجب ہے کہ نمک تھوڑا سے بیمار کو دیا جاے پرانی ہوا اور بریان کیا ہوا - اور شراب کسی قسم کی نہ پلائی جاے لیکن جسوقت کہ حرارت نہ ہو اوسوقت تھوڑی سی شراب سیاہ قابض پلانی چاہیے پانی اوسکو سرد پلانا چاہیے - بہتر نہین ہے کہ شروع علاج مین فقط ایسی دواے خالص دیجاے جو براہ اپنی کیفیت کے موذی ہو اور قبض پیدا کرنے والی اور خشن اور خدش یعنی رگڑ کے ذریعہ سے سجح کی بڑہانیوالی ہو جسوقت دردین شدت ہو بنظر ضرورت کے احتیاج ادویہ مغریہ کیطرف ہوگی تاکہ مثل گاڑھے گاڑھے حریرہ کے ہو جاے اور چہرہ پر مریض کے بطور طلا کے وہی ادویہ مغریہ لگائی جاتی ہین تمام ادویہ باردہ قابضہ جو مخلوط ادویہ مغریہ سے ہون اسوقت نافع ہوتی ہین ہان اگر تاکل اور سڑاینده پیدا ہوا اوسوقت بشیر احتیاج ادویہ کاویہ کی ہوتی ہے جن مین وہ دوا بھی ملی ہو جو تجفیف بدون لذع کے پیدا کرے - واجب ہے کہ مریض سجح کو پلانے مین بزور وغیرہ جو دوا تجویز ہو آب سرد مین پلائی جاے آب گرم مین ہرگز نہ پلانی چاہیے ریوند مین خاصیت عجیب ہے قروح امعا کی اصلاح اور اسہال اغراس یعنی اون دستون کے بند کرنیکی جن مین وہ رطوبت نکلتی ہو جو سطح داخلی معا پر ہوتی ہے خصوصاً جسوقت ہمراہ اب بارتنگ اور تھوڑی سی شراب کہنہ کے پلائی جاے - بلوط بریان اور خروب کی قوت مثل ریوند کے ہے دونون ساتھ ہی مستعمل ہون خواہ جدا جدا تخم گل بہی عجیب النفع ہے ہمنے تجربہ کیا ہے جو بعض اطبا کہتے ہین کہ شروع اسہال حوتی مین اگر چار درہم صمغ عربی آب سرد کے ساتھ پلایا جاے زوال اس مرض کا ہو جاتا ہے - گل مختوم بھی زیادہ نافع ہے ہر ایک قسام سجح کو حتی کہ سجح متاکل اور سڑا ہوا بھی اس سے زائل ہوتا ہے بشرطیکہ بعد پاک کرنے تاکل اور چرک وغیرہ کے

کسی حقنہ کا استعمال کرکے منجملہ حقنہ ہاے مذکورہ کے اور اسی طرح دو وقت حقنہ کیا جاے طین مختوم کا عصارہ بارتنگ اور کوکب سا موس یعنی طین سا موس کے اور نیز عصارۂ خرفہ سیاہ کے ہمراہ منجملہ ادویۂ نافعہ کے اس مرض مین عصارہ توت کا ہی جو ابھی گذر ہوا اور بخیہ نہوا ہو اسی طرح گیاہ فنجنگشت کا پلانا بھی مفید ہے اور عصارہ گل سرخ پلایا جاے خواہ بطور حقنہ کے استعمال کیا جاے بعض اطبا نے ذکر کیا ہی کہ ادویۂ اسہال خونی مین رجل الغفق بھی داخل ہے اور میرے گمان مین رجل الغراب یہی ہی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ بقراط وقت رجل الغفق کو ذکر کرتا ہے مراد اوسکی انجیر کے پتے ہوتے ہین اور یہ پتے اس مرض سے مناسبت نہین رکھتے ہین پس یہ معنی ہی کلام بقراط کے نہ سمجھنے چاہئین - شراب چیستہ خرگوش کی ان لوگونکو مفید ہے اور پنیر جسکا نمک نکال لیا ہو جسطرح اوپر ہمنے لکھا ہے باب اول مین زیادہ نافع ہوتا ہے اگرچہ تاکل زیادہ بڑھگیا ہو جسوقت سبج کا عروض بسبب کسی دوا کے مشروب کے ہوا ہو اوس وقت کے واسطے ادویۂ نافعہ مین سے یہ ہی کہ روغن نرد اور دم الاخوین اسطرح پر کہ تیس درہم روغن نرد مین ایک درہم سے تین درہم تک دم الاخوین ملاکر حقنہ کرین - مرکبات نافعہ سے ان لوگون کے واسطے اقراص اور سفوفات بارزہ مذکورہ ہین - اور بہتر انکے حق مین یہی ہی کہ دوا روٹی پر چھڑکر کر کھلائی جاے اور اوسکے اوپر سرد پانی پلایا جاے - یہ بھی مفید دوا ہی گھونگی کی راکھ چار حصہ اور مازو دو حصہ فلفل ایک حصہ سبکو پیسکر بعد عدد آبوزن ایک درہم کے تناول کرین اور سرد پانی اوسکے اوپر پی لین - فلونیا بھی انکو نافع ہی جسوقت آب سرد کے ہمراہ تناول کرین حقنہ اور حمولات جو ایسے بیمار دنکے واسطے مناسب ہین اور مطلق اسہال خونی کے روکنے مین کارآمد ہین وہی مرکبات ہین کہ جنکے اجزا ابتداے مرض ہذا مین ادویہ مغریہ قابضہ سے مرکب ہون اور اخیر مرض مین اگر انجام اسکا تاکل کیطرف ہوا دویہ منقیہ اور ادویۂ کاویہ درکار ہین اور جب تک پاخانہ کو چکنے جسم امعا کے برآمد ہو رہے ہین اور ظاہر ہوتے ہین جائز نہین ہی کہ ادویہ مغریہ قابضہ سے زیادہ دینے کی جرات کرین - بعض اطبا نے کہا ہے کہ اقاقیا اس مرض کے حقنہ مین ڈالنا نہ چاہیے جبتک کہ خون کی آمد نہوا اور یہ قول محض لوچ ہی پھر جسوقت کہ قرحہ کی جراحت باقی رہجاے اوسوقت ادویہ مجففہ قابضہ ہمراہ اخراز یا دوسوت کے پھر اخیر مین اگر انجام کار بطرف تاکل کے ہو جاے منقیات اور کادیات کا استعمال کرنا لازم ہی بعض معالجین تھوڑی فلفلیون کو بعض عصارات مین داخل کرکے استعمال حقنہ ہاے سلیمہ بے ضرر کا کرتے ہین پس اسکے استعمال سے نفع عظیم پیدا ہوتا ہی لیکن اگر ضرورت داعی نہو بطرف اوسکے جو تیز ہے خواہ بطرف دواے ترش کے پس اولی اور بہتر یہی ہی کہ ایسی دوا کا استعمال نکیا جاے - اور بشرط ضرورت پھر بھی اولی یہی ہے کہ پہلے ترش دوا کو اختیار کرین پھر اوسکے بعد بشرط حاجت ادویہ حادہ کا استعمال کرین اور جسوقت ضرورت داعی ہو اور تاکل بھی پھر اوسوقت ادویہ حادہ بقدر ازالہ تاکل و تنقیہ چرک وغیرہ کے ضرور استعمال کرنی چاہیین - اور فلفلیون بھی بقدر حاجت اسوقت جائز ہے بیشتر اسے صائب یہ ہوتی ہی کہ شروع تدبیر مین کوئی دوا مقدر دیجاے بعد ازان حقنہ حادہ کا استعمال کرین اور یہ تدبیر اوس وقت کی جاتی ہے کہ متعمل ایذاے ادویۂ حادہ کا نہو - یہ حقنہ حادہ اور زرنیخیہ ایسے ہین کہ انسے خوف اس امر کا ہوتا ہی کہ جلد امعا کی تھوڑی تھوڑی چھلتے چھلتے آخر کو امعا مین سوراخ ڈالدینگے اسواسطے واجب ہی کہ مبادرت انکے استعمال پر اوس وقت کیجاے جب بخوبی معلوم ہو کہ قرحہ فاسد ہو چکا ہے اور اب اتنی دیر تک اسکا ٹھہرنا ممکن نہین ہے کہ جبتک ادویۂ حادہ سے امعا مین سوراخ پڑیگا اوتنے زمانے مین یہ قرحہ پھیل کر زیادہ بڑھ جائیگا اور عمق اسکا بہت گہرا ہو کر نسبت سوراخ بڑھنیکے زیادہ خرابی پیدا کریگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بھیڑ بکری کو فضلات زیادہ ہے جملہ اون اشیاے

مغربہ پر جو حقنہ کے ادویہ کے جمع کرنیکے واسطے داخل ہوسکتے ہین اسلیے کہ یہ چربی تبرید اور تسکین لذع پیدا کرتی ہی اور مقام مرض پر بسرعت منجمد ہوجاتی ہے یہ جملہ قواعد جو بیان ہورہے ہین اوسیوقت تک چل سکتی ہین جب تک ابتدا مرض ہے اور جب قرحہ مین مدہ پڑجاے پہر اوسکی صفائی اور تنقیہ کے واسطے احتیاج قوی ادویہ کی ہوگی اور جکنی دوا اور ادویہ مغربہ بالکل ترک کیجائین کہ یہ خیرین اصل دوا اور مرض مین حائل ہوکر اوسکے اثر کو روکتی ہین جب معلوم ہوجاے کہ قرحہ مین چرک پیدا ہوچکی ہی پہر اوسکی صفائی مابالفعل سے کرنا چاہیے اور اوس سے زیادہ قوی تر یہ ہی کہ نمک کا پانی اور وہ پانی جسمین زیتون نمک سود پرورده گیگئی ہی اور نمکین محلی کا جو شاندہ ضرور ہی کہ اگر مدہ پڑگیا ہو مثل قرص ازیانہ کے بھی لامحالہ استعمال کیا جاے جسوقت کہ مرض حالت ابتدا اور تازگی سے گذر جاے اور قرص کے دینے سے کوئی مانع نہو یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ حقنہ ہاے چرب اور مغری تسکین درد مین اوس شخص کے کرتی ہین جسکے آنت مین قرحہ متاکلہ یعنی سڑا ہوا ہو مگر یہ ادویہ نہین دیجاتی ہین اور دی اوسوقت جاتی جب انکا اثر تاکل تک پہونچ ہمراہ اوراد ادویہ کے جو تاکل کو نافع ہین اور وہ ادویہ ایسی ہوتی ہین کہ جنمین تنقیہ اور جلا کی قوت ہی اور تجفیف اور قبض بھی ہی اور وہ مقدار ادویہ مغربہ کی اوسیقدر ہے جس سے قرص بندہ سکتا ہے پس مناسب نہین ہی کہ مغربات اور دسوتات اون قرصونمین اس کثرت سے داخل کیجائین کہ ادویہ مفیدہ کا اثر تاکل تک پہونچنے دین اور بیشتر ایسے ادویہ کے استعمال سے درد اور الم پیدا ہوتا ہی اور اسکی طرف کچھہ التفات نہین کیا جاتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جسوقت حقنہ حادہ سے تنقیہ چرک وغیرہ کا ہوچکے بعد اوسکے ادویہ ملینہ کا اور اون ادویہ کا استعمال کرنا چاہیے جو بذریعہ ادویہ مغربہ اور قابضہ کے تیار ہوئی ہون اور یہ استعمال اوسوقت کرنا چاہیے جب معلوم ہوجاے کہ اچھا گوشت ظاہر ہوچکا ہی اور سڑا ہوا گوشت دور ہوگیا ہے جسوقت کہ تپ اور ضعف اور تاکل ساتھہ ہی جمع ہوجائین اور حرارت کا زور ہو اور مریض فقط قرص ازیانہ کے استعمال پر متحمل نہ ہوسکے واجب ہی کہ انھین اقراص کو آبہاے فواکہہ باردہ قابضہ مین گھولکر طیار کرین جیسے انگور خام اور ریباس اور سماق اور لوبیا گل سرخ وغیرہ اور بعد طیاری کے پھر اون اقراص کو سوکھالین اور مکرر یہی عمل کرین اکثر بدون آمیزش بھنگ اور آفیون کے انھین ادویہ مین چارہ نہین ہوتا خواہ پہلے مخدرات کا استعمال کرکے پھر ان ادویہ کو کھلاتے پلاتے ہین اور مریض کو غذاے پسندیدہ بہ مقدار قلیل بھی ضرور دیجاتی ہے۔ اکثر قدر شربت ان اقراص کی نصف درہم سے دو درہم تک ہوتی ہی۔ بیشتر اصوب یہ ہوتا ہی کہ آبہاے فواکہہ مین ادویہ قابضہ اور بھی ڈالی جائین از انجملہ عدس اور حقت بلوط وغیرہ ہی اسلیے کہ یہ بات معین ہوتی کہ خشک ریشہ پیدا کرے۔ وہ دوا جسکے استعمال سے درد بھی شدید ہوتا ہی اور نفع بھی اوسکا زیادہ ہی یہ ہی کہ حقنہ قرص زنجبیل اور آب نمک کا کرین بروقت غلیظ ہونے دے کے۔ اکثر لوگ جیسے گرفتاران تپ اور ضعیف یا وہ لوگ جنکی حس زیادہ ہی اور حقنہ حادہ کا تحمل نہین کرسکتے ایسی تدبیر سے جسکا بیان ابھی ہوا ہی تو اونکی تدبیر علاجی اسطرح شروع کیجاتی ہی کہ پہلے حقنہ ماالعسل کا اونکو کرایا جاتا ہے پھر بعد چار گھنٹہ کے آب نمک کا حقنہ کرکے اوسکے بعد گل مختوم سرکہ اور نیمگرم پانی ملا ہوا اونکو پلایا جاتا ہے پس اسی تدبیر سے ایسے لوگ شفایاب ہوجایا کرتے ہین منجملہ تدبیر کے دربارۂ حقنہ کے یہ بھی ہی کہ تھوڑی تھوڑی دوا سے حقنہ کیا جاے چند مرتبہ کرکے اور جب لذع کی شدت ہو اوسکا تدارک روغن گل سے کیا جاے کہ اسکا حقنہ دیا جاے۔ جو حقنہ کہ واسطے خون بند کرنے کے مستعمل ہوتے ہین اور اسہال خونی کے روکنے کے واسطے وہ ان حقنون کے علاوہ اور ہین اور قریب قریب ہین منع اسہال کے حقنہ کے اور بھی اون حقنہ کے واسطے چند قسم کے قرص تیار رہتے ہین اور بھی اوسکا استعمال بدستور اور مسلم ہونیکی حالت مین بھی ہوتا ہی۔ اب ہم

نسخہ ہاے حقنہ اور شیاف کے اور نسخہ اون قرصونکی جو حقنہ مین پڑتے ہین ذکر کرتے ہین منجملہ حقنہ ہاے سبک اور خفیف کے جو اسہال حار مین دینے کے لایق ہی یہ ہی کہ آب بارتنگ سے تنہا حقنہ کرین خواہ ہمراہ بعض اول اقراص کے جنکو ہم لکھتے ہین- یا اینکہ روغن بے خمیر کا حقنہ کرین خواہ نان خمیری کا حقنہ کسی عصارۂ مناسب مین گھولکر منجملہ حقنون کے یہ حقنہ ہی کہ آب جو روغن بادام زردی بیضہ اور چاول کی پیچھ جو گردۂ گوسپند یکسالہ کی چربی مین پکایا ہوا اور صاف کرکے اوسمین طین مختوم ملاکر حقنہ کرین- ایضاً حقنہ نافع ہے کہ بھنے چاول کا عسالہ چربی مین جوش دیا ہوا اور مثیتراوسمین مازو اور پوست انار بھی داخل کرتے ہین- اسیطرح حقنہ ستو کے پانی اور گل مختوم کا- ایضاً یہ حقنہ بروقت حرارت شدید کے نافع ہے عصارہ تراشہ کدو اور عصارۂ خرفہ سیاہ اور بارتنگ اور عصی الراعی اور حب الاس جسکو دو مرتبہ پانی مین دہوکر پانی پھینک دیا ہو ان سب عصارات کو یکجا کرکے روغن گل اور سپیدہ اور گل ارمنی اور اقاقیا اور لوبیا ملاکر اور اگر حاجت ہو تھوڑی سی افیون بھی شریک کرکے بحسب حاجت اور حالت مریض کے حقنہ کرین- یہ نسخہ حقنہ کا جو مذکور ہوچکا سبج کے واسطے بھی مجرب ہوچکا ہی- نسخہ حقنہ کا جو قابل استعمال کے سبج مین ہی پوست انار اور مازو اور سماق اور برگ عتیق اور توٹ کی جڑان سب اجزا کو کسی شراب مین ادبالین تا اینکہ قوام انکا گاڑھا ہوجاے بعد ازان صاف کرین اور ہمراہ بعض اقراص حقنہ کے پیسین اور روغن آس ملاکر حقنہ کرین- نسخہ ہاے شیاف جو سبج مین بکار آمد ہون اصول ادویہ اونکی مر مکی اور کندر اور زعفران اور سندروس اور شب اور میعہ اور جندبیدستر جسوقت کہ آفیون کسی شیاف مین داخل ہو اور حضض اور کاغذ سوختہ اور دم الاخوین شاخ گوزن سوختہ اور قیمولیا اور مٹی کے وہ اقسام جو قیمولیا کے ہمراہ جاری ہوتے ہین اور اقلیمیا کی سب قسمین اور مرداسنگ اور ازین قبیل اور بھی چیزین اور اکثر احتیاج پھٹکری کے اقسام اور زنجار کی بھی ہوتی ہی- یہ نسخہ شیاف کا مرکب بعض ایسی ہی ادویہ سے واسطے سبج اور زرجیر کے ہی کندر زعفران آفیون کو آب بارتنگ سی گوندھکر شیاف تیار کرین کہ یہ نافع ہوتا ہے دوسرا نسخہ آفیون جندبیدستر صمغ عربی حضض کو عصارۂ بارتنگ سے سرشتہ کرین- اور نسخہ کندر زعفران افیون سپیدی بیضہ مرغ اور نسخہ سندروس میعہ مرزعفران آفیون پانچین گھولکر شیاف طیار کرین- کبھی انھین ادویہ سے مرہم کے اقسام بذریعۂ سپیدہ اور روغن گل کے بناتے ہین اور کپڑے پر لگاکر استعمال کرتے ہین خواہ روئی کے پھوئے کا گالا پر بلکہ مقعد مین رکھین یا ملین بذریعۂ سلائی کے بہر حسب اچھی طرح آلودہ ہوجاے اوس روئی کو سلائی پر لپیٹ کر اوسی مقام پر رکھین تا کہ برابر ہوجاے اور دیر تک ٹھہرا رہے قرص کے نسخہ جات جو سبج مین بکار آمد ہین جیسے قرص کوکب اور قرص زنجبیل واسطے سبج متاکل کے- واجب ہی کہ ان اقراص کو کسی پٹاری وغیرہ جو چھوہارے وغیرہ کی بنی ہے بنائی گئی ہو خواہ کھجور کی پٹاری مین بحفاظت رکھین تا کہ قوت ادویہ کی محفوظ رہے قرص قرطاس سوختہ اوسکا نسخہ یہ ہے کاغذ سوختہ دس درہم دونون زنجبیل جلائی ہوئین اور تراشہ مس اور پھٹکری مازو اور چونہ جو بجھایا نہ گیا ہو مکدر بارہ درہم انھین اجزا سے قرص طیار کرین بذریعۂ آب بارتنگ کے اور ہر قرص کا وزن چار درہم کا ہو اور بڑا قرص تو کل اجزا سے ایک ہی بن سکتا ہے دوسرا نسخہ سماق اور انار کی بوندی اور سوتوطولون جو ایک قسم حی العالم کی ہے اور گلنار اور انگور کے بیج قلقند اور قلقطار قلمی سوختہ اثمد مکدا یک جزو زنگار نصف جزو سب اجزا سے قرص طیار کرین- یہ قرص نہایت قوی ہے چونہ اور سبجی اور اقاقیا مازو ہرتال سرکہ تین روز کیے ہوے چند روز تک (واسطے کمی حدت کے) پس انھین اجزا سے قرص تیار ہوتا ہی- قوی نسخہ قرص کے اونکی نسبت کبھی یہی تدبیر کافی ہوتی ہی کہ فقط آب بارتنگ مین گھولکر حقنہ کردیا جاے- ضماد اور طلا کے نسخہ جو اس مرض مین نافع ہین

باب اسہال مطلق مین اونکا بیان ہوچکا - طلائی اقراص کوکب کا آب آس کے ہمراہ اس مرض مین جب تجربہ کیا گیا بہت ہی مفید ہوا
جب درد مین کسیطرح سکون نہو تو مریض کو ایسے آبزن مین بٹھانا چاہیے جسمین ادویہ قابضہ معلومہ جیسے شبت اور حلبہ اور خطمی کو پکایا ہو اگر
اور کرب کی شدت سچ صفراوی مین ہو دوغ مطبوخ اور جو کے ستو کا پانی استعمال کیا جاے - اگر درد کی اس قدر شدت ہو کہ قریب بہ غشی کی
نوبت پہونچے اوسوقت مخدرات کے استعمال سے چارہ نہوگا اور قبل مخدرات کے بھیڑ کی چربی اور جو کے ستو کے پانی سے حقنہ
کر دینا چاہیے اور اس تدبیر مین مدافعت اور تاخیر نہ کرنی چاہیے کہ پیشتر اسی سے درد ٹھہر جاتا ہے اور مرض منقطع ہوجاتا ہے اس سبب سے
کہ اعتدال خلط صفراوی مین پیدا ہوتا ہے اور اگر سکون درد مین اوسوقت نہو وہی علاج جو معلوم ہوچکا ہے یعنی استعمال مخدرات کا
طریقہ اختیار کرنا ہوگا - اگر جی چاہے تو ایسے وقت اس حقنہ کا استعمال کرین نسخہ اوسکا یہ ہے اب کشک جو اور چاول کی پیچھ اور چربی
بکری کے گردہ کی روغن گل اور صمغ عربی سپیدہ قلعی اور زردی بیضہ ان سبکو ایک جگہ یعنی ایک ہی ظرف مین کہکر خوب پھینٹین اور اگر
خواہش ہو تھوڑی افیون بھی اسمین ملاکر استعمال کرین پھر اگر سچ بلغمی ہو واجب ہے کہ ابتدا علاج کی ایسی دوا سے کرین جو تقطیع بلغم کی کرے
اور اوسکو خارج کردے اور اوسکو دور کردے اور غذا ایسے مریض کو اسی قسم کی دینی چاہیے تاکہ غذا اوسکی ماہی شور تجویز کیجاے اور
نانخورش اور رائی اور حقندرا اور مری اور کوامخ اور نان خورش مثل انار دانہ اور زبیب کے مع مصالح گرم کے اور رائی اور جوشاندہ
قاطع بلغم ہے - جسوقت بکثرت استعمال خرمائے خام اور بریان کا کرے اور اسی کو غذا قرار دے اور کسیقدر ادویہ مائل بہ حرارت
تناول کر چکا ہو جیسے خردل اور فلافلی نفع یاب ہوگا - بعض اطبا نے ذکر کیا ہے کہ چند آدمی جو قروح امعا مین مبتلا تھے
جاوشیر کے استعمال سے اونکو نفع ہوا اسی طرح کہ جاوشیر کو ہمراہ سداب کے استعمال کرتے تھے اوسکے بعد کچا چھوہارا بریان کیا ہوا
کھا لیتے تھے چند روز ایسا ہی کرتے رہے اور بالکل صحت پائی اور شاید کہ یہ صحت اونکو اسی چھوہارے کے استعمال سے ہوئی ہو
یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ایک شخص فوسنطاریا کہنہ کا علاج ایک روز کرتا تھا اور دوسرے دن مریض کو راحت دیتا تھا اور اسے
دوسرے دن مریض کو روٹی ہمراہ پیاز تیز کے مثلاً سپید پیاز کے کھلاتا تھا اور پلانیکی اشیا اوسدن بہت کم دیتا تھا اور پھر دوسرے
دن اس غذا دینے سے اوسکو آب گرم اور نمکین سے حقنہ دیتا تھا بعد اس حقنہ کے اور کسی قوی دوا کے جو اندمال کی بھی صفت
رکھتی ہو اوسکو حقنہ دیتا تھا پس اگر مریض تحمل و سکون درد کا جو اوسکے علاج سے اوٹھتا تھا کر گیا فوراً صحت پاتا تھا ورنہ فوراً
مرجاتا تھا - حقنہ جوان بیمارون کیواسطے مناسب ہین وہ اسیطرح کے ہوے درکار ہین نسخہ حقنہ کا مزنجوش زیرہ نمک برگ بید مشک
رطب یعنی غار تازہ و ترشت سداب اکلیل الملک مکدا ایک اوقیہ زیت چالیس اوقیہ پس ادویہ اور زیت کو اسقدر جوش دین کہ
ثلث جلجاے پھر چھانکر صاف کرین اور اسی زیت کو استعمال کرین (دوسرا حقنہ) ایضاً ایسے بیمارون کو چاول کی پیچھ اور
ماہی شور کو جوش دیکر حقنہ کرنا مفید ہوتا ہے - قیروطی ہذا کی بھی صفت ایسی ہی کرتے ہین اسی مرض مین نسخہ اوسکا یہ ہے
کہ چھوہارا موٹا اور پر گوشت اڑھائی رطل مصطگی ایک اوقیہ تازہ سویا ہیہ اوقیہ موم دس اوقیہ شراب اور روغن گل بقدر
کفایت کبھی بزور مین بالم کو داخل کرتے ہین خصوصاً جب برودت اور بلغم لزج کا کثرت محسوس ہو - سچ سوداوی کا علاج پس تدبیر
سوداء اور طحال کی جیسا ہمنے بیان کیا ہے اپنے موضع خاص مین قبل اس باب کے کرکے بعد اصلاح مزاج طحال کے اور اچھی اور درست
ہونے تدبیر مذکور کے پھر اوس وقت سفوف طین مفید ہوتا ہے اور حقنہ جو چاول کی پیچھ اور غسالہ سے طیار ہوتے ہین

خوزی نسخہ

اور انمین خوشبو اور دیہ اور بزور گرم اور نرم اور مبردہ قابضہ بھی داخل ہوتی ہین اور روغن گل اور زردی بیضہ کی بھی انہین مخلوط مین پڑتی ہی غذا بیماران سبج سوداوی کی ایسی چاہیے جو خون سودا تولد سودا کو روکے اور بند کرے۔ اگر قرصہ خبیث ہو چارہ نہو گا بدون اسکے کہ پہلے نمک اندرانی کی پانی ہی حقنہ کرین پہر اوس حقنہ کے بعد اگر حاجت باقی رہی ایسی دوا سی حقنہ کرین کہ گوشت سبج یعنی وہ گوشت جس مین بسبب سبج کی خراش اور زخم پڑ گئے ہین ظاہر ہو جاے بعد اوسکے مدملات ادویہ سی علاج کرین جو از قسم حقنہ کے ہون۔ حقنہ ہاے نرم اس فائدہ کیواسطے جیسے یہ حقنہ ہی شوکہ مصریہ تین جزء خربق سیاہ دو جزء پانی اور نمک اندرانی مین جوشدین پہر اگر حقنہ کارگر نہو اقراص زرنیخ سی حقنہ کرین۔ سبج سفلی کا علاج ایسی دوا سے کیا جاتا ہی جس سے طبیعت نرم ہی اور اوسمین لین اور چکنائی اور تغریہ اور ازلاق ہو اور کھانے سے پہلے زردی بیضہ نیم برشت خواہ شوربا بوڑھے مرغ کا خواہ شوربا یخنی جو چھوٹے چھوٹے بچہ ہاے مرغ نرم گوشت اور فربہ طیار ہون حقنہ ہاے نرم جو عصارات مغریہ اور مرققہ سے معاً طیار ہون اور روغن گل اور زردی بیضہ کی بھی اوسمین پڑے۔ کبھی جب اس سبج مین طول ہو جاے یہ دوا مفید ہوتی ہی تخم کتان مسبغول تخم مرو تخم خطمی ان سب کا لعاب نکالین اور طعام سے پہلے پلاوین کہ یہ دوا ہمراہ ازلاق کے دردمین بھی تسکین بخش ہی اور تغریہ بھی کرتی ہی۔ آلو کے بخارا قبل طعام کے تناول کرنا بیشتر اس عارضہ کو زایل کر دیتا ہی جو سبج بعد تناول کسی دوا کے عارض ہوا وسکو ادویہ بارد جو مغری بھی ہون نافع ہوتی ہین اور کثیر ابریان اکثر نافع ہوتا ہی دو غ مین بوزن ڈیڑھ درہم کے اوسی کثیر اسے ڈال کر خواہ اس سے زیادہ تناول کرین۔ زیادہ مفید یہ ہے کہ روغن گاو جو تازہ اور عمدہ ہو اوسمین تھوڑی سی دم الاخوین ملا کر حقنہ کرین۔ کبھی گاے کا اوجھ شوربا کر کے بھی بعض اقسام سبج مراری مین نافع ہوتا ہی مگر یہ دوا جامع فوائد نہین ہی **علاج اوس اسہال کا جو بسبب غذا کے عارض ہو** مقدم علاج اوسکا یہ ہی کہ اون غذاؤنکا انحدار اور تنجیے کیطرف اوتر جانا روکا نہ جاے جب تک خوف ہیضۂ قوی کا بافراط نہ ہو۔ لیکن اگر یہ اسہال بسبب کثرت غذا کے ہو انحدار اس غذاے کثیر کا روکنا چاہیے اور بھوک پیدا کرنی ضرور ہی پہر جب یہ غذاے کثیر معدہ سے اوتر جاے اوسوقت بعض بوبکا کہلاتا جاتا ہی اور اگر ضعف پیدا ہو خوزی کا استعمال کرنا چاہیے خواہ سفوف انار دانہ کا۔ پہر اگر احساس ضعف کا معدہ مین ہو باوجودیکہ پہلے غذاے کثیر کھا چکا ہے جس سے اسہال عارض ہوا اور دلالت اس ضعف پر قرا قر اور نفخ کرتا ہو اوسوقت گلنار اور کندر اور اجوائن کو بھونکر لیکر ربب مع خستہ کوفتہ سے گوندھین اور صبح کو ہر روز بقدر ایک جوزہ کے تناول کرین۔ ایضاً دوا کرمانج جو قرابادین مین مذکور ہی اور دواے وج کا استعمال کرنا چاہیے۔ لیکن اگر یہ اسہال فساد سے غذا کے واقع ہوا ہو عام اس سے کہ وہ فساد غذا مین ذاتی ہو یا اینکہ وقت بیوقت استعمال کرنے سے فساد غذا پیدا ہوا خواہ اون غذاؤنمین کیفیات ردیہ ہون اور بسرعت استحالہ اون غذاؤنکا بطرف خرابی کے ہوتا ہو اوس وقت واجب ہی کہ غذا ایسی اختیار کرین جسکا کیموس اچھا ہو اور قابضہ بھی ہون اور جو اثر فساد کا باقی ہی حرارت خواہ برودت سے اوسکا دفع اوخنین جو ارشات قابضہ معلومہ سے کرنا چاہیے جو حاریا بارد ہون اگر سبب اس اسہال کا لزوجت غذا کی ہی خواہ اوسکا مزلق ہونا پس ایسی غذا کو ترک کر کے وہ غذا اختیار کرنی چاہیے جس مین ہمراہ خفت کے قبض بھی ہو یا سبب اسہال حرارت خواہ برودت کسی غذا کی ہو اوسکا علاج جس طرح از روی قواعد کے واجب ہے کرنا چاہیے پہر اگر سبب تقدیم غذا مزلق کی ہو یعنی پہلے ایسی غذا کھائی تھی جو مزلق ہی اوسکے بعد دوسری غذا اسکے مخالف تناول کی ہے لازم ہے کہ بروقت علاج کے غذاے قابض کو پہلے دین۔ اور اگر سبب اسہال کا پیچھے کھانا ہو ایسی غذا کا جو سریع الہضم ہے تدبیر

تناول غذا مین تغیر کردینا چاہیے یعنی ایسی غذا ی سریع الہضم کو پہلے دینا چاہیے اور طباشیر کو ہمراہ بعض روبوں کے کھلانا چاہیے تاکہ معدہ کی اصلاح ہوجاوے اثر سے اوس شے کے جو مضر ہوئی ہو قسم غذا سے خواہ سوے غذا کے اور کوئی مضر کے اثر سے اسلیے کہ ایسی غذا سریع الہضم جو بعد کسی غذا کے کھائی جاوے سخونت پیدا کرتی ہو اور اگر شاذ و نادر کہین ایسی تدبیر غذا ی بروودت پیدا کرے غذا کی ترش ہونیسے اوسوقت طباشیر ہمراہ جوارش خوزی دینی چاہیے۔ اگر سبب اسہال کا کمی طعام کی ہو خواہ غذا کی لطافت جوہر سے اسہال پیدا ہوا اوسوقت بعد ایسی غذاے قلیل خواہ لطیف کے گوشتہا ی غلیظ اور ثقیل بطور مصوصات کے اور گوشتہاے قابض سرکہ پختہ کرکے کھلانے چاہیین اور ماہی ممقور یعنی شور میلی وغیرہ تجویز کرنی چاہیے۔ پھر اگر ایسی غلیظ اور ثقیل غذا و نسی خوف ضعف ہضم کا ہو ان اشیا کی تبرید کرنی لازم ہی علاج اسہال دماغی اسہال دماغی کے بیمار کو واجب ہی کہ سیدہا یعنی چت نہ سوے جسوقت نیند سے بیدار ہوا اوسیوقت اوسکو ڈکرا دینی چاہیے تاکہ جو غلظ دماغ سے معدہ پر بوقت خواب کے گرا ہے اور وہی اسہال پیدا کرتا ہی نکلجاے اور جو جو تدبیرین ہمنے باب نزلہ مین بیان کی ہین اونکا بھی استعمال کرنا ضرور ہے جیسے سر مونڈانا اور بعد اسکے اشیاے باخشونت سے سر کی مالش کرنی یا کسادات اور سینک جو مخصوص سر کے واسطے ہین اونکا استعمال کرنا اور ادویہ مرخ کنندہ جلد اور داغ ڈالنے والی کا سر پر لگانا اور دماغ کی تقویت اور اوسکے مزاج کی اصلاح کرنی کہ یہی معالجہ اصلاح دماغی کا ہی بیشتر داغ لگانے کی بھی اسہال دماغی مین حاجت ہوتی ہی مناسب نہین ہی کہ طبیب ایسے اسہال کے بند کرنیمین اسطرح مشغول ہو کہ ادویہ قابضہ دیکر معدہ سے ایسے اسہال کو روکے پس اندیشہ اور خطرہ بڑھ جائیگا بلکہ واجب ہی کہ جو شے از قسم نزلہ وغیرہ کے دماغ سے اوترکر معدہ مین پہونچی اور مجمع ہوئی ہی اوسکا اخراج بذریعہ قے کے کرانا چاہیے خواہ ایسی تدبیر سے جو اوس مادہ فراہم شدہ کو امعا کیطرف اوتارے اگرچہ قے کیون نہو اگر حبس کرنا اسکا منظور ہو تو ایسی چیزونسے حبس کرے جو قابض ہین کہ شکم مین حبس پیدا کرینگی بلکہ ایسے اشیا سے حبس کرے جسنے نزلات سینہ مین بند ہوجاتے ہین جنکا بیان امراض صدر مین ہمنے کیا ہے اور جس طرح ہمنے علاج نزلہ کے باب مین قطع اسباب نزلہ کا ذکر کیا ہے اور اوسکے اصلاح کی تدابیر بیان کردی ہین اور اب کچھ حاجت نہین ہی کہ مکرر اونکو ہم بیان کرین۔

علاج اسہال سدی کا یہ اسہال اکثر بطور دورہ کے ہوتا ہی تمام بدنمین سدے پڑنیسے ہو یا فقط جگر کے سدے پڑنیسے خواہ جگر اور معدہ کی درمیانی راہ مین سدے پڑنیسے پیدا ہوا ہو۔ فقط اصل اسکے علاج مین یہ ہی کہ اس قسم کے سدہ و بندش کو دین قوابض کا استعمال کرا کے۔ بلکہ واجب ہی کہ جو سدہ اپنی جگہ سے دفع ہوتا ہوا اور سرکتا نظر آوے اوسکو بذریعہ استفراغ کے نکال دینا چاہیے پھر جسوقت کہ راہین اور مسالک سدہ کی خالی سدہ سے ہوجاوین اب ادویہ مفتحہ سدہ کا پہونچنا آسان ہوگا اسوقت ایسے ہی ادویہ کا استعمال کرنا لازم ہی اور اکثر تفتیح سدہ کے واسطے مسہل قوی دینا پڑتا ہی تاکہ مواد غلیظ جو مولد سدہ ہی اونکو جذب کرے اور حقنہاے قوی جن مین قوت جذب اور تفتیح کی زیادہ ہو بھی دینا پڑتا ہی قی کا خود بخود ہوجانا ایسے وقت نہایت نافع ہی جس طرح کہ تقراط اسکی شہادت دیتا ہی صواب یہی ہی کہ اس اسہال کا مریض اپنی پوری خوراک چند مرتبہ کرکے کھایا کرے ایک ہی دفعہ نکھاجاے اور ہر مرتبہ اوسیقدر غذا تناول کرے جو حصہ اسکی پوری خوراک کا اس دفعہ مین ہوتا ہی مثلاً اگر چار مرتبہ مین اپنی پوری خوراک اسکو کھانا منظور ہو تو ہر مرتبہ چہارم پوری مقدار کا تناول کرے اور پھر واجب ہے کہ تفریق غذا کی اوسی طرح کرتا رہے اور غذا کے بعد ایسی شے تناول کرے جو سرعت تنفیذ غذا پر معین ہو اور سدہ غذائی کی تفتیح کرتی ہو۔ ایسی دو اون مین

سب سے افضل جالینوس کی رائے مین معجون فودنجی ہی کہ قبل طعام کے ایک مثقال دینی چاہیے اور جب طعام کا ہضم ہوجاے بقدر نصف درہم کے دینی چاہیے - شراب کہنہ جو قوی اور رقیق ہو وہ بھی جید ہی اگر بعد طعام کے بقدر نصف درہم کے پلائی جاے تو تریاق بھی نہایت نافع ہے جب ہضم طعام بصحت معلوم ہوجاے پھر اوس وقت استحمام کرنا چاہیے - دلک اور مالش بدن کی پس اور بیمن فقرہ نہ ڈالا جاے بلکہ پیہم مالش کرتے رہین قبل غذا کے اور بعد غذا کے جسوقت بدن ضعیف ہوجاے دلک شدید کی حاجت ہوتی ہے اور خرونہا ہی یا خشونت یعنی کھردے کپڑون سے پشت اور شکم کی مالش کرنی چاہیے - اور بیشتر احتیاج اسکی ہوتی ہی کہ اسکے بدنپر زفت اور ادویہ محمرہ کو طلا کرین سدونکی تفتیح کے طریقے تو ہم پہلے تعلیم کرچکے ہین - واجب ہی کہ طبیب معالج کو خوف اور حین مریض کی لاغری دیکھکر نہ پیدا ہو کہ اس خوف سے تدبیرات مذکورہ کرنیکی جرات باقی نرہے اسلیے کہ جب ایسے لاغر مریض کا معالجہ جرات کرکے کیا جائیگا اور تقفیح سدونکی ہوجائیگی اور جو اخلاط سدہ ڈالنے والے ہین اونکو بذریعہ اسہال دفع کردیا جاے پھر غذا اوسکے بدن مین نفوذ کرنے لگیگی اور قریب یعنی اسہال بعد ان تدبیرات کے نہ عارض ہوگا اور بدن دسکا قوی ہوجائیگا علاج اسہال دقی وبائی دق اور سل وغیرہ مین جو اسہال وبائی عارض ہوا ہی اوسکا معالجہ مین طبع صحت کی اوسیطرح کیا جاے جس طرح اوسکے سبب یعنی آخری درجہ مین سل اور دق کے بطبع صحت علاج کرنا چاہیے - لیکن جو اسہال دق اور سل کے اسہال سے کم ہے اوسکا معالجہ بذکی ترطیب کے نظر سے تدبیرات مرطبہ سے کیا جاتا ہے اور ہواؤن سے اور نطولات سے بقدر بیس مرض کے اور اطفاے حرارت مثل قرص طباشیر اور قرص کافور سے اور قوابض جگر اور سینہ پر صنادل کے بارد ہے غذا مین ایسے اسہال مین گوشتہاے سبک بطور یاہم اور قریض اور مصوص کے پختہ کیے جاین اور مچھلی کا گوشت بطور یخنی کے دیا جاتا ہی روٹی سمیذہ کی جو خوب گوندی جاے اور اچھا خمیر اوٹھا ہو اور روٹی جسوقت بریان کیجاے بیشتر انکے واسطے ایک حریرہ وغیرہ نشاستہ اور صمغ عربی ڈالکر طیار کیا جاتا ہی - اسیطرح ماضیہ یعنی جن غذاؤن مین ترشالیمون کا پڑتا ہی اور ازین قبیل دیگر اقسام کی غذائین بھی مستعمل ہوتی ہین اسہال ہذا کو دفعۃ بند نہ کرنا چاہیے بلکہ بتدریج ایسی ہی دواؤنسے اور اقراص طباشیر جو مسک ہین اس مرض کیواسطے خاص ہی اور یہ اقراص جنکا نسخہ یہ ہی گل ارمنی طباشیر اور شاہ بلوط تخم خماہین مقشر اور زرشک گل سرخ صمغ عربی بریان سرطان دستبستہ سکبو باریک کوٹ کر آب بہی سے گوندہنا چاہیے علاج اسہال تکاثفی کا اس اسہال کے علاج کیطرف ہمنے اشارہ اوس جگہ کیا ہی جہان ہمنے جذب مواد استلاء کا بدن ہی بطرف ظاہر جلد کے لکھا ہی - اور ضرور ہی کہ اخلاط کا بذریعہ تصدا اور اسہال مناسب کی اوسی طرح اخراج کیا جاے جیسا ہمنے اوسپر بیان کیا ہی اور حمام کا استعمال ایسے اسہال مین آبہاے منضجہ سے کیا جاے کہ جن مین ادویہ مفتحہ جوش دیگئی ہون اور غسولات مفتحہ کا استعمال کرنا چاہیے - زیادہ تر وہ عطریات سونگھائی جائین جو ارباب یرقان کے واسطے مذکور ہوچکین بشرطیکہ تکاثف شدید کبھی دلک یعنی مالش بدن کھری لنگی اور رومالون اور لیف خرما وغیرہ سے کیجاتی ہی اسقدر کہ جلد سرخ ہوجاے بعد ازان آب گرم خواہ وہ پانی جنمین قوت تفتیح کی ہے بدنپر ڈالا جاتا ہے جیسا کہ ہمنے بیان کردیا ہی ہیضہ کا علاج ہیضہ کے علاج مین کچھہ تدبیرین تو ابتداے حرکت ہیضہ مین کیجاتی ہین اور بعض تدبیرون کا موقع اوسط زمانہ حرکت مواد ہیضہ مین ہی اور کچھہ تدبیرین اونکے ہیجان ردی اور مہلک کے زمانہ مین کہ مادہ کو اوسوقت عصیان اور نافرمانی قبول اثر طبیعت خواہ ادویہ پر ہوتی ہی اور اغراض خوف دہندہ کو اسوقت حرکت ہوتی ہی الغرض یہ تدابیر اوسوقت کی جاتی ہین جسوقت علامات ہیضہ کی ظاہر ہوجائین اور ڈکارین اور قے مین تغیر اپنے حال اصلی سے شروع ہوا اور معدہ مین گرانی اور امعا مین اینٹھن اور

اولٹ پلٹ شروع ہوجاے اور بیشتر ان باتون کے ہمراہ متلی بھی ہوتی ہو ایسے وقت واجب ہو کہ اب کوئی شے کھانے پینے کی نہ ڈالے اور نہ بعد ایسی حالت کے کھانا پینا چاہیے - ہان اگر ترک غذا وغیرہ سے قوت کے سقوط کا خوف ہو اوسوقت ایسی تدبیر کرنی چاہیے جو عنقریب ہم بیان کرینگے - پہر نہایت اولی اور انسب جو عمل کہ لائق بحال ایسے مریض کے ہو یہ ہو کہ بذریعہ قے کرانیکے اس غذا کو نکال ڈالین بشرطیکہ ابھی وہ غذا اوپر کیجانب ہو یعنی معدے اوسکا اندرا معا وغیرہ مین نہ ہوا ہو اور اگر اوپر نہو تو ایسی مخدر چیز اوسوقت دینی چاہیے جو ملین شکم بھی ہو - اور یہ ملین دوا یا قے کی تدبیر دونون ایسی ہونی چاہیین کہ جو مقدار دوا وغیرہ کی قابل اخراج تجویز ہوئی ہو فقط اوسی مقدار کو نکالین ما و راوس سے زیادہ کوئی اور فضلہ یا کوئی اور شے غریب کا اخراج نکرین - واجب ہو کہ اونکی دوا ے قی آور خواہ ملین ایسی تجویز کیجاے جسمین دو فضلتین ہون ایک یہ کہ معدہ کو ڈھیلا کردے دوسرے یہ کہ قوت معدہ کو ضعیف کردی جیسے کہ روغن کنجد اور جیسے کہ روغن زیبق ہمراہ آب گرم کے اور نہ اوس مین قوت تغذیہ کی حالانکہ یہ لوگ ضد تغذیہ یعنی ترک غذا کی محتاج ہین جیسے ماء العسل اور سکنجبین شیرین ہمراہ آب گرم کے کہ اسمین خفیف سی غذائیت بھی ہو - مگر کسی ضرورت خاص کیوقت ایسی دوا یہ بھی استعمال ہوسکتا ہے بلکہ فقط گرم پانی یا تھوڑا سا بورہ اور یا نمک سیاہ خواہ آب گرم ہمراہ تھوڑے سے زیرہ کے - اسیطرح اگر ان لوگون کو خود بخود قے آرہی ہو اور اوسی حالت مین اونکی ایسی آتی ہو کہ اوسکے ہمراہ کچھ خارج نہ ہوتا ہو اور ایسی اونکی سانس سخت ایذا پہونچ رہی ہو جب بھی انکو دوا ے مقی اور ملین دینے کا وقت ہو اسلیے کہ بقراط نے بیان کیا ہے کہ قے کی روک بذریعہ قے کرانی اور اسہال کی ہوتی ہو اور اسہال کا بند کرنا بھی انھین دونون تدبیرون سے ہوتا ہو کہ قے کرائین خواہ ملین کا استعمال کرین - اور واجب ہو کہ اوہ یہ ملینہ انکے واسطے معمول خفیف سی تجویز کیجائین جو کہ تربنجبین اور شکر اور نمک سے مرکب ہون یا حقنہ خفیف سے جو آب چقندر بقدر سات درہم کے اور بورہ اوسپر ایک مثقال چھڑکا جاے اور شکر مرخ دس درہم روغن گل اوسپر کہ بقدر سات درہم کے - یا کسیقدر پلانیکی دوا جیسے کموني کہ یہ بھی نافع ہو ایسے مقام پر - اگر معلوم ہوجاے کہ بدن مین سوداوی صفراوی کا ہیجان ہو اور یہ بھی خیال ہو کہ بیشتر ایسے مواد صدوث ہیضہ پر معاون ہوتی ہین اور فقط غذا سے بالکل خوف حدوث ہیضہ کا نہو اوسوقت معدہ کا سرد کرنا خارج سے بذریعہ ضماد وغیرہ کے لابد ہوگا اگرچہ فقط برف کے رکھنے سے تبرید کیجاے اور یہ تدبیر تبرید معدہ کی بعد اسکے کرنی چاہیے کہ اعانت مریض کی ادویہ قیسہ سے کرلی جاے بشرطیکہ طبیعت کا میلان بطرف قے کے خود بخود ہو اور بقدر تحمل اور برداشت کے یہ اعانت کرنی چاہیے - ایسی تبرید معدہ کی جو بعد اس اعانت کے ہوتی ہو پیاس مین بھی سکون پیدا کرتی ہے اگر پیاس کی شدت ہو جب قے بافراط ہونے لگے تو منجملہ جالبات قے کے بھی تبرید معدہ کی ہے جسطرح مذکور ہوچکی - اور تبرید معدہ کی بذریعہ مجمہ بلا شرط یعنی خالی بھیگون کے کرتے ہین اور اگر عصارہ فواکہہ سے اوسکو سرد کرین یہ بھی نافع ہو اور اگر صندل اور کافور اور گل سرخ ملا کر مراق پر اسکا لیپ کردین یہ بھی مفید ہے - بیشتر قے بند کرنیکے واسطے اطراف کی بندش کی حاجت ہوتی ہو - اور اگر حرارت قوی نہو اوسوقت دوا ملین فیشا پوری جو قرابادین مین لکھی ہو استعمال کیجاتی ہو پہر ان تدبیرون کے ساتھ واجب ہو کہ جو کچھ بطریق قے یا دستون کے خارج ہوتا ہو اوسکی رعایت بھی ضروری بات ہو - پس جبتک کیلوس یا اوسکے ہمرنگ غذا نکلتی ہو ہرگز اوسکا حبس کرنا روا نہین ہو اور بوجہ مس الوجوہ بند نکرنا چاہیے اسلیے کہ اسکے بند کرنے مین خطر عظیم ہو - پہر جب نکلنے والی شے مین تغیر فاحش معلوم ہو اور کیلوس یا غذا کا شبہہ اوسپر باقی نرہے اوس وقت حبس کرنا واجب ہے - اور یہ بات کب معلوم ہوگی جسوقت کوئی شے خراطی بالزوجت یا رطوبت

مری وغیرہ ایسے نکلنے لگے جسکے خروج سے بدن مین ضعف پیدا ہوا اور قبض یعنی ممتنا بدن اور بدبکا تو تر غیر معتدل یعنی رگون کا تنا اور پھر کن تمام بدن کی پیدا ہوا اور مثل زوال اور لاغری کے ایک کیفیت تمام بدن مین پیدا ہونے لگی اور مراق کی سی کیفیت ہو جیسے تشنج ہوتا ہی اور بیشتر ایسے وقت پیاس ورتپ پیدا ہو جاتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہی کہ اب روانی شکم بطرف سہال صحیح کے منتقل ہوئی یعنی سمیت ہیضہ کی جاتی رہی - سزاوار ہے کہ حبس کیوقت اعانت ربوب قابضہ سے کیجاے اور اکثران ربوب کو بودینہ سے خوشبو کر دیتے ہین - اگر ربوب کو قی کیطرف سے اونکی طبیعت گرا دے پھر دوبارہ کھلانا چاہیے اور تھوڑی مقدار سے ربوب کا استعمال کرانا مناسب ہی - مناسب نہین ہی کہ ادویہ حابسہ اور ربوب کا دینا بند کر دیا جاے اس لحاظ سے کہ اونکی طبیعت قبول نہین کرتی ہی اوقے کر دیتے ہین - بلکہ مکرر ایسے ہی ادویہ اونکو دینی چاہیین اور ایک ہی اثر کی بدل بدل کر مختلف ادویہ کا استعمال کرانا چاہیے اور اسی قسم کی مختلف ادویہ بنی طیار موجود رہین تا کہ تیار کرنیسے تاخیر نہو جاے گلاب تندانکے معدہ کی تقویت دینے والا ہے اور مرض خاص کو نافع ہی - یہ ربوب قابضہ واجب ہی کہ اس قدر ترش نہون کہ انکے معدہ مین لذع اور خراش پیدا کرین اور مادہ ہیضہ کی لعانت انسے بسبب لذع کے پیدا ہو بلکہ اگر کسیقدر لذع انسے پیدا ہوا وسکو کسی دوا مسہل یا مقی سے نکالڈالنا چاہیے - ترش چیزین اکثر یہ ہی کہ صمع امعاء وغیرہ پیدا کرتی ہین یعنے ایسے وقت مین اور بسیط مشروبات مین جو چیز زیادہ سرد بالفعل ہو اور ان بیمارون کو اسواسطے ایسی چیزین ناموافق ہین کہ معدہ کو ایسی چیزون کا ایک دھکا پہونچتا ہی البتہ صفراوی قسم مین ہیضہ کے یہ شیا مفید ہوتی ہین پس واجب ہی کہ ایسے اشیا کے قبول کرنے اور ناگواری کا حال بخوبی تجربہ سے دریافت کر لیا جاے اور ویسا ہی عمل کیا جاے پودینہ کا شربت جو ایسے آب انار سے طیار کیا جسکا پانی مع تخم یعنی پوست اندرونی کے نچوڑا گیا ہو اور تھوڑا سا پودینہ قسم جیسکا اوسمین داخل کر کے شربت طیار کیا ہو ایسے بیمارونکو جیدہے اور قے کو روکتا ہی - اسیطرح آب انار ترش بھی اور کبھی آب انار مین طبلین ماکول جو پاکیزہ ہو بھی داخل کیجاتی ہی - اکثر ارباب ہیضہ کو جسوقت آب گرم قوی الحرارۃ پلائی جاتی ہین تو وہ پانی رگون مین بسبب قوت حرارت کے سما جاتا ہی پھر اوسوقت جو مواد ریزش کر رہے ہین بطرف رگون کے پلٹ کر رجوع کرتے ہین - واجب ہی کہ ایسے وقت کمادات کیطرف رجوع کیا جاے اور مروفات ایسے روغن سے جن مین قوت قبض کی ہی اور تخین لطیف اونسے پیدا ہوگی سر شیف پر اونکا استعمال ہو جیسے روغن نارجین اور سوسن اور نرگس اور روغن گل اینسا وہ روغن جسمین مصطگی کو جوش دیا ہو بھی ایسے لوگونکو مفید ہے (یہ نسخہ مروخ کا جو عمدہ ہی ان لوگونکے واسطے) خصوصًا جس شخص کو ہیضہ طعام غلیظ کے سبب سے پیدا ہوا ہو - مفاصل اور عضد کی تدہین روغن خوشبو اور روغن بنفشہ اور تھوڑے موم سے کیجاتی ہے اور جاڑون مین روغن نارجین اور تھوڑے موم سی مناسب ہی - معدہ ضماد قابض جو سرد ہو اور قبض شدید کی قوت اوس مین ہو اور عطریت بھی رکھتا ہو کرنا چاہیے جیسا کہ جابجا معلوم ہو چکا ہے - اگر خوف ضعف یا غشی وغیرہ کا رہے طبیب پر اس امر کو واجب کرے کہ اب ہیضہ کو بند کر دینا چاہیے اور بھی تمام غذا وغیرہ جسکا نکلنا واجب ہی خارج نہ ہو چکی ہو یا خلط ردی جسکا ہیجان رہ رہکر ہوتا ہی باقی ہوا وسوقت واجب ہی کہ مریض کو ایسی غذا دیجاے جو اس خلط وغیرہ کے ہیجان کی توڑ نیوالی ہو یا اینکہ اس بقیہ کا استفراغ بعد چند روز کر لیا جاے جیسا لائق بحال مریض کے نظر اس خلط وغیرہ کے اور نیز اسکی حالت ضعف کے ہو - جب یہ بات محسوس ہو جاے کہ سبب ہیضہ کا پورا پورا غذا سے نہین ہی یعنی غذا کو اس ہیضہ مین چندان مداخلت نہین مگر کسیقدر امداد برودت معدہ سے پہونچی ہے اسوقت

تدبیر اونکے قے کے روکنے کی کرنی چاہیے بعد ازانکہ مادہ قے کے وہ شے جسکا نکل جانا واجب تھا خارج ہوچکی ہو اور یہ جسکے بذریعۂ شربت پونہ کے ہو جسمین قدرے قلیل مسہل کی شرکت ہو یا کسیقدر عود ہسلین داخل کیا جاتا ہے - اور ضماد ایسے لوگون کے واسطے وہی ہے سب مین جو مائل متخمین ہون - غذا ایسے لوگون کے واسطے جو اسے طبیب مین آئے اوسمین کسیقدر قوت چوزہ ہاے نرم کی بھی داخل رہے اور مصالح خوشبودہی درکار ہین جسقدر عدس صناعی اجازت دی - روٹی نبیذ مین بھیگی ہوئی مناسب ہے جس وقت ایسے مریض کو دوا پلانے اور ضماد وغیرہ سے جو اوپر مذکور ہوچکے ہین فراغت ہوجاے واجب ہے کہ اوسکے سولانے کی تدبیر کیجاے اور ایسے فرش پر اوسے لٹاین جسمین حیلہ نیند پیدا کرنیکے موجود ہون اور گہوارہ خواہ جھولا ہنڈولا اوسکے لیٹنے کے واسطے تجویز کرین اور نرم نرم اوسکے ہاتھ پاؤن دبائین کہ جس مین اوسی نیند آجاے اور وہی تدبیرین کرین جنکا بیان علاج سہر اور بیداری کی مرض مین ہوچکا ہی واجب ہے کہ جاے اوسکے سونیکی ایسی ہو جہان روشنی زیادہ نہو اور نہ زیادہ سردی ہو اسلیے کہ برودت اونکے اخلاط کو اندر کیطرف لیجائیگی اور ہمکو حاجت اسکی ہے کہ اون اخلاط کو خارج کیطرف جذب کرین - پھر اگر نبض مین صغر پیدا ہونا شروع ہوجاے اور کسیقدر اثر تشنج کا ہو خواہ ہچکی آنے لگے بہت جلد شراب پلائی کہ جسمین کسی قدر قبض ہو ہمراہ آب بہی اور کعک اور لعاب تخم بہی کے پلانا چاہیے اور ان چیزونکو جہانتک ممکن ہو خوب گرم کرکے دینا چاہیے اور اگر حاجت اسسے زیادہ قوی تغذیہ کی ہو کوئی قسم گوشت نرم کی طائرون کے گوشت اور گوشت بغالہ کو لیکر خوب کوٹ ڈالین اور اوسی طرح خوب کوٹا ہوا قیمہ دیگ مین ڈالکر استدر آبخ دین کہ پانی چھوڑنے لگے اور پانی چھوڑتے چھوڑتے اب قریب ہو کہ پہر اپنی رطوبت کو جذب کرنے لگے پس اوسوقت اس گوشت کو خوب زور سے نچوڑین اور جسقدر آب گوشت برآمد ہو اوسے نرم آبخ مین بچائین اور ترشی خواہ کہ سرکی داخل کرکے اوسکو ترش کرین یہ بہترین خواکہ انار ترش اور بہی ہے اور بعض اطبا اس مادۃ اللحم مین تھوڑی مقدار شراب کی اس قدر ڈالتے ہین کہ اوسکی آمیزش مخفی رہتی ہو اور پہر اسی مادۃ اللحم کو کہاتے ہین اور اگر اسی مادۃ اللحم مین تھوڑی سی روغن کا چورا مل دیا جاے تو پہہ ضرر نہوگا اور پہر اسکو کہالا کر مریض کو سوجانا چاہیے - ایسے بیمارونکے واسطے کچھہ ضرر نہین ہی اگر چند دانہ اوس انگور کے کھائین جو خوشہ مین ایک مدت دراز تک لٹکے رہے ہون بشرطیکہ انگور کھانے کی اونکو خواہش بہی ہو اور پہر بہی تھوڑی مقدار تناول کرین اور بیج اس انگور کے خوب چبا لیا کرین اگر چبانا ممکن ہو یعنی دانت اونکے مضبوط ہون - اگر مریض کے معدہ مین کوئی شے اشیاء مذکورہ سے خواہ اور دوا اور غذا کچھہ بہی نہ ٹہرتی ہو اور جب کوئی شے دیجاے جی متلاے اور قے آنے لگے مریض کے شکم پر نیچے کیطرف ناف کے نزدیک ایک بڑا مجمہ یا تونبی چسپان کرنی چاہیے جو خالی بچہنہ ہو اور اگر اس مقام پر نہ ٹہر سکے تو درمیان دونون شانون کے چسپان کرنا چاہیے مگر نیچے کیطرف جھکی ہوئی ہو اور اسی صورت پر اگر سولانا مریض کا ہوسکے نہایت صائب تدبیر ہے اور اگر میل مادہ ہیضہ کا بطرف اسفل کے براہ دستون کے ہو مریض کے دونون بغلون کے نیچے اور دونون بازو کی بندش کرکے اوسکو سولا دینا چاہیے اگر ممکن ہو پہر اگر مجمہ کے چسپان کرنے خواہ پٹی کی بندش سے درد کا احساس مریض کو ہونے لگے پہر دوبارہ مجمہ کے چسپان کرنا اور پٹی کی بندش کا اعادہ کرنا چاہیے اور ان دونون کی چسپیدگی اور سختی مین تغیر نہ کرنا چاہیے کہ ڈھیلی ہوجائین اور ایذا دہی انکی کم ہوجاے بلکہ اوسی طرح رہین جب تک کہ مریض کو شدت قے وغیرہ سے امان حاصل ہو یعنی اگر قے آتی ہو تو غذا کا انحدار معدہ مین ہوجاے اور اگر دست آتے ہون تو حرکت انحدار اسہال کی برطرف ہوجاے اوس وقت پہران دونون مین سے جو کوئی کیون نہو پہنچے ہون خواہ رباط اوسکو

ڈھیلا کر دینا چاہیے مگر یہ ڈھیلا کرنا بھی تھوڑا تھوڑا اور آہستہ آہستہ عمل مین آوے - اور اگر معدۂ مریض کسی شی کو قبول نہین کرتا بلکہ جو کچھ دیا جاوے براہ اسہال خارج ہو جاتا ہو اوسوقت تغذیہ مین ایسی چیزین تجویز کرنی چاہئین جو قابض اور محذر ہون جیسے نشاستہ بریانکو طبیخ پوست خشخاش مین اور اوسمین سکے لسلک ملادین اور شیرینی کسیقدر بھی داخل کرین اسلیے کہ حلاوت غذا کی بیشتر سبب ناگواری کا ہوتی ہے اور نرمی طبع اور اسہال بھی پیدا کرتی ہو اور طبیعت سے قبض کو دور کرکے اوسمین روانی کا باعث ہوتی ہو - جب ایسی غذا ہو چکے مریض کو سلا دینا چاہیے - پھر اگر ایسے ہی مریض کو ہمراہ دستونکے قی بھی آرہی ہو تو بعد غذاے مذکور دینے کے ایک چمچہ پودینہ کا شربت خواہ پودینہ کا رب بھی دیا جاوے اور اگر اسہال ہی فقط ہو ایسی غذاے قابض اور محذر پر آب بہی اور آب زغرور اور آب امرود میٹھی اور سیب شامی کا جو میٹھا ہوتا ہو مع عنبر کے چوسنا مقدم کرنا لازم ہو - پیاس اربابِ ہیضہ کی فرو کیجاتی ہو سیب کے ستو کو آب انار مین دینے سے اور واجب ہو کہ خوشبو کی اشیا رمقوی ہین اونسے دور رکھی جاوین اور ایسی ہی خوشبو چیزون کے سونگھانے سے انکی کیفیت مرغن کا تجربہ کیا جاتا ہے اسلیے کہ بروقت سونگھنے ایسی اشیا کے انکے طبائع مین اولٹ پلٹ پیدا ہوتا ہو بعضونکو روغن کی خواہش ہوتی ہو اور بعض لوگ روغن کی بو سے نفرت کرتے ہین اور بعض کو اسکی بو سے لذت ملتی ہے بعضونکو شوربا اور یخنی کی بو سے کراہت ہوتی ہو کسکو اسکی بو سے لذت پیدا ہوتی ہو اسیطرح کیفیت مشروبات کی بھی ہو نفرت اور خواہش کی راہ سے اور یہی حال نجوارات کی خوشبو کا ہے - مگر فواکہ کی خوشبو کا تو اکثر مریض کی طبع اسکو قبول کرتی ہو واجب ہو کہ انکو کوئی شی نہ کھلائی جاوے جب تک کہ انکو اشتہاے صادق سوے - پھر اگر صفائی معدہ کی پہلے انکو بھوک لگے ہرگز غذا نہ دینی چاہیے بلکہ حمام مین داخل کرکے انکے سر پر گرم پانی گرایا جاوے بعد ازان انکو حمام سے باہر لائین اور زیادہ ٹھہرنے نہ دین - پھر اگر نضج کے آثار نمایان ہون مفاصل پر قیروطی ہاے نرم اور حار یا لطیف جسمین قوت غواصہ ہو ملی جائین - جاڑون مین تو روغن ناردین اور روغن سوسن اور گرمیون مین روغن گل اور روغن بنفشہ - اور اسیطرح کپڑونکے ٹکڑے روغن ہاے مذکور مین بھگو کر مقاصل پر رکھے جائین وہ روغن مرتب و ملین ہونے چاہئین اور زیت مین بھی ان چیتھڑونکا بھگونا کافی ہو - واجب ہو کہ ایسے مریض کے دونون جبڑونکی خبر گیری بخوبی کیجاوے پس ہمیشہ مقام زقنین یعنی لحیہ اور زیرین اور اون عضلات کے جو کہ بحار زیرین کو نیچے سے اوپر کو حرکت دیتا ہی نرم کرنیکا اہتمام اس طرح پر کیا جاوے کہ قیروطیات ملینہ اونپر ملی جائین - جب ہیضہ کی شدت کی آگ بجھ جاوے اور مریض کو آرام و چین کی نیند آجاوے اور بعد نیند کے آرام سے بیدار ہون اوسوقت کسی قسم کا رب تھوڑا سا اونکو پلانا چاہیے اور بہ نرمی اونکو حمام مین داخل کرنا چاہیے کہ دیر تک اوس مین نہ ٹھہرنے پائین بلکہ اسی قدر ٹھہرین کہ رطوبت حمام کی کسیقدر اونکو پہونچے پھر حمام سے اونکو باہر لاکر خوشبو عطر وغیرہ کی اونکو مل باے اور تھوڑی سی غذا جسکا کیموس اچھا ہو اونکو دیجاوے اور ترفیہ یعنی آسایش کا سامان اونکے لیے مہیا کیا جاوے اونکو زیادہ پانی پینے کی مہلت نہ دینی چاہیے اور پانی اور شربت وغیرہ کے پینے مین وقفہ کرانا چاہیے یا اینکہ جب طعام اونکو دیا جاوے اشیاء رافعہ اوسکے بعد استعمال کرین اور بعد اس حالت کے کہ اب غذا ہضم ہونے لگی پھر اونکی تقویت معدہ کی تدبیر کرنی چاہیے قرص ورد صغیر یا کبیر سے اور مثل گلقند یا طباشیر یا معجون خوزی سے - اکثر حمام مین جانا باعث اور سبب انتشار خلط اور زیادہ ہیضہ کا ہوتا ہو اور تکسر یعنی ہاتھ پانون و دیگر اعضا کے ٹوٹنے کا سبب ہوتا ہی علاج اسہال دوائی کا اس اسہال کی تدبیر مین ہم نے ایک باب جداگانہ لکھا ہے جس جگہ تدبیر ادویہ مسہلہ اور ادویہ قی آور کو ہمنے بیان کیا ہے اور طریقۂ استعمال

اون دواؤن کا ذکر کیا ہی مگر ہانیہ پھر ہم کہتے ہین اور باختصار بیان کرتے ہین کہ ابتدا مین اس اسہال کے واجب ہی کہ دودہ سے اور روغنون سے علاج کیا جاے خصوصًا اگر دودہ مین کسی حیلہ سے ایسا کیا جاے کہ قابض ہوجائین اور روغنون مین بھی کسیقدر اثر ادویہ قابضہ کا آجاے پس سب چیزین اوس نوع کی جو ادویہ سے پیدا ہوئی ہی تبدیل کرتے ہین - بیشتر اوائل ابتدا مین دودہ اور روغن ہی پر اقتصار کیا جاتا ہے ہمراہ آب گرم کے اور اکثر انھین چیزون کے پینے سے جو دفعہ دفعہ پلائی جائین گرم پانی اس مرض مین پلایا جاتا ہی خصوصًا جسوقت کسیقدر جوہر دوا حاد کا معدہ مین لیٹ رہا ہو خواہ امعا مین پس اسوقت اب گرم دونون کا ضرر مٹا دیتا ہی پھر جسوقت بعد استعمال آب گرم کے حقنہ مغریہ اور معتدل کرنیوالا دیا جاے خواہ ایسی کوئی غذا کھلائی جاے یہ بھی نافع ہی

تدبیر اسہال بحرانی کی اسہال بحرانی کا روکنا کسی طرح درست نہین ہی جبتک کثرت اسہال سے خطرہ پیدا نہو پھر جب ذرا طاقت ہوجاے وہی علاج کرنا چاہیے تقریبًا جو ہیضہ کا علاج ہی لیکن ماء اللحم کا پلانا روا نہین ہی اگر مرض مین زیادہ حدت ہو بلکہ ایسی غذا دینی چاہیے جسمین تبرید اور تغلیظ ہو جیسے جریرہ جو کے ستو اور سیب کے ستو سے بنایا جاے اور اگر گوشت کی برشت کرسکے تازہ مچھلی جو آب انار مین بختہ کیجاے خواہ انار دانہ کے ساتھ اور قوابض اوسمین پکاے مصلح کے ڈالی جائین جیسے کشنیز خشک جو کہ سرکہ مین پھر خشک کی ہو اور پھر سوکھائی گئی ہو خواہ اور کوئی شی اسیطرح کی

زحیر یعنی پیچس کا بیان پہلے سے ضروری امر یہ ہے کہ پیچش کی شناخت کرلیجاے کہ سچی ہے یا جھوٹی - زحیر کاذب تو اس طرح پر ہوتی ہے کہ مقعد سے اوپر ایک ثقل خواہ سدہ خشک اڑجاتا ہے اور کبھی اوس سے چھوٹکر کوئی شے آجاتی ہی اور بیشتر امعا مین اوسکی تحریک شدید سے گونہ خراش پیدا ہوجاتی ہی اور بیشتر چونکہ ایسا ہی واقع ہوتا ہے لہذا گمان غالب حیر کا ہوتا ہے اور واقع مین کوئی ایسی سدہ کی بات ہوتی ہے - ایسی زحیر کاذب مین واجب ہے کہ حقنہ ہاے نرم سے علاج کیا جاے اور شیافات بالدغ کا استعمال ہو پھر اگر حقنہ ہاے نرم سے اجابت نہو اونکو تیز کرنا چاہیے اور رطوبت اونکی بڑہانی چاہیے اسقدر کہ خشک سدہ وغیرہ تر کرکے خارج کردین - پھر اگر باقیماندہ فضلہ کے اخراج مین دودہ کی اور فقط خالص رطوبت کی حاجت ہو یعنی دو ملین اور مسہل کچھ ضروری نہو ایسی ہی چیزون پر اقتصار کرنا چاہیے - اور بیشتر احتیاج کہلاتے حب مقل کے یا صمغ مقل کی ہوتی ہی خواہ حب البطم کے اگر غلظ مادہ کا مظنون ہو - اور اگر حرارت بھی ہو تو احتیاج الملتاس اور شربت بنفشہ وغیرہ کی ہوتی ہی اور اس حب کے جو زلال الملتاس اور رب السوس کیتیرا سے طیار ہوتی ہے - لیکن اگر زحیر صاد پھر اوسکا سبب اگر یہ ہو کہ برودت مقعد کو پہونچی اور زحیر پیدا ہوگئی اوس وقت خرقہ ہاے پارچہ کو گرم کرکے تکمید کرنی چاہیے اور سبوس گندم سے بھی مقعد کو سینک کیجاتی ہے اور دونون عجز اور عانہ یعنی پیڑو کی اور دونون حالب یعنی کولے کی تکمید کرنی چاہیے - اور ماجرہ اور نمک کو کسی تیلی مین باندہکر اور گرم کرکے اوس مقام پر باز کو رکھکر بیٹھنے خواہ اسفنج کی سینک کرے گرم پانی مین اسفنج کو ڈبو کر یا سوکھا ٹکڑا ابرمردہ کا گرم کرکے اوسی سے تکمید کرے اور تدہین موضع مخصوص کی کسی قیروطی سے جو بعض روغنہاے گرم سے جن مین قوت قبض کی بھی ہو کرین اور کسی دواے کاوی سے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ طلا اوس مقام پر شراب گرم اور زیت انفاق سے کرین یا اینکہ مریض سے کہا جاے کہ حمام مین داخل ہوکر زمین گرم پر بیٹھے کہ برودت اکثر اوقات پیچش کو مضر ہوتی ہے اور اسی طرح تلخین لطیف کا حال ہی کہ اکثر اوقات مین اوسے نفع ہوا ہی اور اسیطرح اکثر اقسام زحیر کو تمید مفید ہی جیسے تبرید کہ وہ مضر ہے - اور اکثر انواع زحیر کو تناول ایسے ادویہ کا جو کیموس غلیظ پیدا کرین مانند زنجبیل

ڈھیلا کر دینا چاہیے مگر یہ ڈھیلا کرنا بھی تھوڑا تھوڑا اور آہستہ آہستہ عمل مین آوے - اور اگر معدۂ مریض کسی شی کو قبول نہین کرتا بلکہ جو کچھ دیا جاے براہ اسہال خارج ہو جاتا ہی اوسوقت تغذیہ مین ایسی چیزین تجویز کرنی چاہئین جو قابض اور مخدر ہون جیسے نشاستہ بریانکو طبیخ پوست خشخاش مین اور اوسمین سماق ملا دین اور شیرینی کسیقدر بھی داخل کرین اسلیے کہ حلاوت غذا کی بیشتر سبب ناگواری کا ہوتی ہے اور نرمی طبع اور اسہال ہی پیدا کرتی ہی اور طبیعت سے قبض کو دور کرکے اوسمین روانی کا باعث ہوتی ہی - جب ایسی غذا ہو چکے مریض کو سلا دینا چاہیے - پھر اگر ایسے ہی مریض کو ہمراہ دستونکے قی بھی آرہی ہو تو بعد غذاے مذکور دینے کے ایک چمچہ پودینہ کا شربت خواہ پودینہ کا رب بھی دیا جاے اور اگر اسہال ہی فقط ہو ایسی غذاے قابض اور مخدر پر آب بہی اور آب زعرور اور آب امرود یا سیب شامی کا جو میخوش ہوتا ہی مع عنبر کے چوسنا مقدم کرنا لازم ہی - پیاس ارباب ہیضہ کی فرو کیجاتی ہی سیب کے ستو کو آب انار مین دینے سے اور واجب ہی کہ خوشبو کی اشیا رمقوی ہین اونسے دور رکھی جائین اور ایسی ہی خوشبو چیزون کے سونگھانے سے انکی کیفیت مرغ کا تجربہ کیا جاتا ہے اسلیے کہ بروقت سونگھنے ایسی اشیا کے انکے طبائع مین اولٹ پلٹ پیدا ہوتا ہی بعضونکو بو کی خواہش ہوتی ہی اور بعض لوگ بو سے نفرت کرتے ہین اور بعض کو اسکی بو سے لذت ملتی ہے بعضونکو شوربا اور یخنی کی بو سے کراہت ہوتی ہی کسکو اسکی بو سے لذت پیدا ہوتی ہی اسیطرح کیفیت مشروبات کی بھی ہی نفرت اور خواہش کی راہ سے اور یہی حال تخورات کی خوشبو کا ہے - مگر خواکہہ کی خوشبو کا تو اکثر مریض کی طبع اسکو قبول کرتی ہی واجب ہی کہ انکو کوئی شی نہ کھلائی جاے جب تک کہ انکو اشتہاے صادق نہ ہو لے - پھر اگر صفائی معدہ کی پہلے انکو بھوک لگے ہرگز غذا نہ دینی چاہیے بلکہ حمام مین داخل کرکے انکے سر پر گرم پانی گرایا جاے بعد ازان انکو حمام سے باہر لائین اور زیادہ ٹھہرنے نہ دین - پھر اگر تشنج کے آثار نمایان ہون مفاصل پر قیروطی ہاے نرم اور حار با لطبع جسمین قوت خواصہ ہو ملی جائین - جاوشیر مین تورو عنبر نارد مین اور روغن سوسن اور گرمیون مین روغن گل اور روغن بنفشہ - اور اسیطرح کپڑونکے ٹکڑے روغن ہاے مذکورین مین بھگو کر مقاصل پر رکھی جائین وہ روغن مرتب اور ملین ہو جائین اور زیت مین بھی ان چیزونکا بھگونا کافی ہی - واجب ہی کہ ایسے مریض کے دونون جبرونکی خبر گیری بخوبی کیجاے پس ہمیشہ مقام زرقین یعنی لحیہ اور زیرین اور اون عضلات کے جو کہ کمار زیرین کو نیچے سے اوپر کو حرکت دیتا ہی نرم کرنیکا اہتمام اس طرح پر کیا جاے کہ قیروطیات ملینہ اوپر ملی جائین - جب ہیضہ کی شدت کی آگ بجھ جاے اور مریض کو آرام و چین کی نیند آجاے اور بعد نیند کے آرام سے بیدار ہو تو اوسوقت کسی قسم کا رب تھوڑا سا اونکو پلانا چاہیے اور بہ نرمی اونکو حمام مین داخل کرنا چاہیے کہ دیر تک اوس مین ٹھہرنے پائین بلکہ اسی قدر ٹھہرین کہ رطوبت حمام کی کسیقدر اونکو پہونچے پھر حمام سے اونکو باہر لاکر خوشبو عطر وغیرہ کی اونکو مل باے اور تھوڑی سی غذا جسکا کیموس اچھا ہو اونکو دیجاے اور ترفیہ یعنی آسایش کا سامان اونکے لیے مہیا کیا جاے اونکو زیادہ پانی پینے کی مہلت نہ دینی چاہیے اور پانی اور شربت وغیرہ کے پینے مین وقفہ کرانا چاہیے یا اینکہ جب طعام اونکو دیا جاے اشیاء قابضہ اوسکے بعد استعمال کرین اور بعد اس حالت کے کہ اب غذا ہضم ہونے لگی پھر اونکی تقویت معدہ کی تدبیر کرنی چاہیے قرص ورد صغیر یا کبیر سے اور مثل گلقند یا طباشیر یا معجون خوزی سے - اکثر حمام مین جانا باعث اور سبب انتشار غلط اور مادہ ہیضہ کا ہوتا ہی اور تکسر یعنی ہاتھ پانون و دیگر اعضا کے ٹوٹنے کا سبب بنتا ہی علاج اسہال دوائی کا اس اسہال کی تدبیر مین ہم نے ایک باب جداگانہ لکھا ہے جس جگہ تدبیر ادویہ مسہلہ اور ادویہ قوآور کو ہمنے بیان کیا ہے اور طریقۂ استعمال

اون دواؤن کا ذکر کیا ہی مگر بانیہہ پھر ہم کہتے ہین اور باختصار بیان کرتے ہین کہ ابتدا مین اس اسہال کے واجب ہی کہ دودہ سے اور روغنون سے علاج کیا جاے خصوصًا اگر دودہ مین کسی حیلہ سے ایسا کیا جاے کہ قابض ہوجائین اور روغنون مین بھی کسیقدر اثر دیوے قابضہ کا آجاے پس سب چیزین اوس نوع کی جو ادویہ سے پیدا ہوئی ہی تبدیل کرتے ہین - بیشتر اوائل ابتدا مین دودہ اور روغن ہی پر اقتصار کیا جاتا ہے ہمراہ آب گرم کے اور اکثر انھین چیزون کے پینے سے جو دفعہ دفعہ پلائی جائین گرم پانی اس مرض مین پلایا جاتا ہی خصوصًا جسوقت کسیقدر جوہر دوا حاد کا معدہ مین لپٹ رہا ہو خواہ امعا مین پس اوسوقت آب گرم اوس کا ضرر مٹا دیتا ہی پھر جسوقت بعد استعمال آب گرم کے حقنہ مغریہ اور معتدل کرنیوالا دیا جاے خواہ ایسی کوئی غذا کہلائی جاے یہ بھی نافع ہی تدبیر اسہال بحرانی کی اسہال بحرانی کا روکنا کسی طرح درست نہین ہی جبتک کثرت اسہال سے خطرہ پیدا نہو پھر جب زوال زیادہ ہوجاے وہی علاج کرنا چاہیے تقریبًا جو ہیضہ کا علاج ہی لیکن ماء اللحم کا یا ماء رو نہین ہی اگر مرض مین زیادہ حدت ہو بلکہ ایسی غذا دینی چاہیے جسمین تری اور غلیظ ہو جیسے حریرہ جو کہ جو کے ستو اور سیب کے ستو سے بنایا جاے اور اگر گوشت کی برداشت کرسکے تازہ مچھلی جو آب انار مین پختہ کیجاے خواہ انار دانہ کے ساتھ اور تو البض اوسمین بجاے مصلح کے ڈالی جائین جیسے کشنیز خشک جو کہ سرکہ مین تر کی ہو اور پھر سوکھا لی گئی خواہ اور کوئی شی اسیطرح کی زحیر یعنی پیچس کا بیان پہلے سے ضروری امر یہ ہے کہ پیچش کی شناخت کرلیجاے کہ سچی ہے یا جھوٹی - زحیر کا دب تو اس طرح پر ہوتی ہے کہ مقعد سے اوپر ایک ثقل خواہ سدہ خشک اڑجاتا ہے اور کبھی اوس سے نجو کر کوئی شے آجاتی ہی اور بیشتر امعا مین اوسکی تحریک شدید سے گونہ خراش پیدا ہوجاتی ہی اور بیشتر چونکہ ایسا ہی واقع ہوتا ہے لہذا گمان غالب زحیر کا ہوتا ہے اور واقع مین کوئی ایسی سدہ کی بات ہوتی ہے - ایسی زحیر کاذب مین واجب ہے کہ حقنہ ہاے نرم سے علاج کیا جاے اور شیافات بالذع کا استعمال ہو پھر اگر حقنہ ہاے نرم سے اجابت نہو اونکو تیز کرنا چاہیے اور رطوبت اونکی فربہی چاہیے بقدر کہ خشک سدہ وغیرہ تر کرکے خارج کردین - پھر اگر باقیماندہ فضلہ کے اخراج مین دودہ کی اور فقط خالص رطوبت کی حاجت ہو یعنی دوا ملین اور مسہل کچھ ضروری نہو ایسی ہی چیزون پر اقتصار کرنا چاہیے - اور بیشتر احتیاج کہلاتے حب مقل کے یا صمغ مقل کی ہوتی ہی خواہ حب البطم کے اگر غلظ مادہ کا مظنون ہو - اور اگر حرارت بھی ہو تو احتیاج الملتاس اور شربت بنفشہ وغیرہ کی ہوتی ہی اور اس حب کے جوز لال الملتاس اور رب السوس کتیرا سے طیار ہوتی ہے لیکن اگر زحیر صاد پھر اوسکا سبب اگر یہ ہو کہ برودت مقعد کو پہونچی اور زحیر پیدا ہوگئی اوس وقت خرقہ ہاے پارچہ کو گرم کرکے تکمید کرنی چاہیے اور سبوس گندم سے بھی مقعد کو سینک - کیجاتی ہے اور دونون عجز اور عانہ یعنی پیڑو کی اور دونون حالب یعنی کولے کی تکمید کرنی چاہیے - اور باجرہ اور نمک کو کسی تھیلی مین باندھکر اور گرم کرکے اوس مقام پر رازکو رکھکر بیٹھے خواہ اسفنج کی سینک کرے گرم پانی مین اسفنج کو ڈبو کر یا سوکھا ٹکڑا ابریسم کا گرم کرکے اوسی سے تکمید کرے اور تدہین موضع مخصوص کی کسی قیروطی سے جو بعض روغنہاے گرم سے جن مین قوت قبض کی بھی ہو کرین اور کسی دوا کے دینے سے پہلے جاننا ضرور ہے کہ طلا اوس مقام پر شراب گرم اور زیت انفاق سے کرین یا اینکہ مریض سے کہا جاے کہ حمام مین داخل ہوکر زمین گرم پر بیٹھے کہ برودت اکثر اوقات پیچش کو مضر ہوتی ہے اور اسی طرح تحنین لطیف کا حال ہی کہ اکثر اوقات مین اوس سے نفع ہوا ہی اور اسیطرح اکثر اقسام زحیر کو تکمید مفید ہی جیسے تبرید کہ وہ مضر ہے - اور اکثر انواع زحیر کو تناول ایسے ادویہ کا جو کیموس غلیظ پیدا کرین مانند زنجبیل

بڑھائین بھی مفید ہوتا ہے - پھر اگر سبب زحیر کا کوئی صلابت ہو جسکی ایذا مریض کو چلنے وغیرہ سے پہونچے ہو اوسکو قیروطی روغن سوسن یا اور بابونہ سے جسمین کہ مقل اور موم ملا ہو نرم کرنا لازم ہو - یا زیت گرم مین ٹکڑا اسفنج کا ڈبو کر موضع صلابت کے نزدیک رکھین - اگر سبب زحیر کا ورم گرم ہو اوس وقت اہتمام کرکے آمد اوس مادہ کی بند کرنی چاہیے جو ورم کیطرف آتا ہے رگونکی راہ سے خواہ اسہال کے طریقہ سے اور ازالہ ورم کی تدبیر اور تدبیر تعدیل خلط حاد کی کرنی چاہیے - واجب ہو کہ ابتدا مین ایسے زحیر کی فصد کرنی چاہیے بشرطیکہ واجب بھی ہو یعنی شروط اوسکے موجود ہون اور تقلیل غذا کی زیادہ کرین بلکہ دو فاقہ پیہم کرائین اگر ممکن ہو اور اول مرض مین پانی اور نطول ایسی کرائے جائین جو کسی قدر رائح بردت ہون اور اون مین قوت ارخائی بھی ہو اور جو مادہ کہ ریزش کر رہا ہے بطرف ورم کے اوسکو روکین منجملہ نافع ادویہ کے یہ ہو کہ نمدے کا ٹکڑا اب آس اور گلاب مین تھوڑی سی صنا ملا کر ڈبوئین اور مقام خاص پر کہین اوّل ہی مرض مین آب جو اور آب مکوے سبز اور گلاب اور روغن گل اور سپیدی بیضہ اور چاولونکی پیچہ سے حقنہ کرنا چاہیے اور اگر مادہ ریزش کنندہ بذریعہ اسہال کے برآمد ہوتا ہے اوسکا بند کرنا اون ادویہ سے جو معلوم ہو چکین لازم ہو اوسکے بعد نطول اور ضماد مرخیات سے مثل بابونہ وغیرہ کے کرین اور وہی اشیا ملالین جو معلوم ہو چکین از قسم قوابض کے پھر استعمال منضجات کا کرنا چاہیے اور اگر ورم جمع ہو چکا ہو منضجات کو بعد نضج کے دینے کا زمانہ ہے اور سارے قواعد اکثر مقامات مین معلوم ہو چکے ہین کبھی زیت شبرین ہے جسمین کوئی شے قابض پختہ کی ہو حقنہ کرنا بھی نافع ہوتا ہے - جسوقت مریض کا زمانہ اوّل ہی متعدی ہو جاے اور سوء قنت عمدہ ترغذا یہی ہے کہ دودھ مین ہینگ کو جوش کرکے پلائین کہ یہ دو اسہلان مادہ کو جو اوپر کیطرف ہوتا ہو حبس کرتی ہے اور موضع صلابت کو نرم کر دیتی ہے - منجملہ ادویہ جیدہ کے جسوقت ارادہ انضاج اور تحلیل اور تسکین درد کا ہو یہ ہے کہ جلبہ اور خبازی کا لیپ کرین یا اکلیل الملک خواہ ضماد کرب مطبوخ کا کرین اور اگر اس سے زیادہ قوی تر منظور ہو اسی مطبوخ مین تھوڑی سی پیاز اور تھوڑا سا مقل بھی ملالین - منجملہ مرہم ہاے مجربہ کے جس وقت کہ ورم مین التہاب ہو یہ ہے کہ قلی سوختہ اور مغسول اور سپیدہ اور تلی جو اسکی پھپھوندی سے بنتی ہے اور مردار سنگ پرورده سب اجزا ہموزن سے زردی بیضہ مین روغن گل مکرر ملا کر مرہم بنا کر رکھین یہ مرہم بالغ النفع ہے اور اگر خواہش ہو ایسے مرہم پر آب مکوی سبز اور آب کشنیز سبز ٹپکا لین اور اگر خواہش ہو اقلیمیا بھی زیادہ کرین - کبھی ان لوگون کو قیمولیا بھی تنہا ہمراہ زردی بیضہ اور روغن گل کے نافع ہوتی ہے - پھر اگر سبب زحیر کا ورم صلب سوداوی ہو اوسکا علاج بھی وہی کیا جائیگا جو اورام صلبہ کا علاج ہے - مجرب دوا ایسی جگہ کی ورم صلب مین یہ ہے کہ مقل اور زعفران اور حنا اور خیری تدوا اور بابونہ اور سپیدہ قلی کہ انکو اہال مین مرغ کی چربی اور بطکی چربی اور مغز ساق گاؤ خصوصاً بارہ سنگھا جو قسم گاؤ دشتی سے ہو زردی بیضہ اور روغن گل خیری ملا کر مرہم طیار کرین - اگر سبب زحیر کا کوئی خلط متعفن ہو جو مقام خاص مین سما گئی ہے بلغم ہو یا مرارہ پھر اگر بلغم لزج ہو اوسکا علاج یہ ہو کہ اسکو ادویہ مخصوصہ سے دہوڈالین اور جو دیہ ہے کہ زیت نمک دادہ سے بقدر نصف رطل کے حقنہ کرین تا اینکہ جس قدر بلغم مذکور اوس مقام پر ہو نکل جاے خواہ عصارہ برگ چقندر سے جس مین کسیقدر بنفشہ اور تربد بھی شریک ہو حقنہ کیا جاے بعد ازان مسکنات وجع سے اوسکا علاج کیا جاے جیسے شیافات زحیر کے - کبھی زحیر بلغمی کے علاج مین حاجت استعمال حب منتن کی پڑتی ہے - اگر سبب زحیر کا بقیہ اوس مادہ کا ہو جو اوپر سے اوترتا ہے پھر اگر ایسے وقت اسہال بھی ہو اوسکو بند کرنا چاہیے اور بند کرنے کے بعد دیکھو کہ اگر بیمار کو برداشت ہے یعنی حبس اسہال سے کوئی ایذاے شدید ایسی تو

نہین ہوئی جسکی برداشت نہ ہوسکے اور اسہال کے عود کرنیکا دوبارہ خوف نہ ہو پہر اوس وقت نہایت خفیف حقنہ جہانتک اوسکے خفیف بنانیکی قدرت ہو کرنا چاہیے خواہ شیاف بنفشہ سے تھوڑا سا نمک ملاکر طیار کرین بشرطیکہ وہ مادہ صفرا دی ہو یا املتاس جسکا شیرہ جمالیا گیا ہے اوسمین تھوڑا سا بورہ اور تربد ملاکر استعمال کرین- اور اگر مادہ بلغمی ہو اور مسہل دینے پر جرات نہوسکے بوجہ بیت کرب وغیرہ کے تو ایسے وقت اون ادویہ کا استعمال کرین جو مرخی ہون اور مخدر کہ سکون درد مین پیدا کرین وہ ادویہ از قسم نطولات اور شیافات کے ہونی چاہئین- جب زحیر مین صعوبت اور دشواری بڑھ جاے اور کوئی مادہ ایسا نہو جسکا اخراج نہوتا ہو بلکہ یہی بات ہو کہ مریض بار بار قضاے حاجت کو جاتا ہو اور کچھ برآمد نہوتا ہو بیشتر تو ایسی بیحسی کا سبب مرصلب ہوتا ہے اور بیشتر ایک برودت لازمی ہوتی ہے جب برودت کی وجہ سے یہ کیفیت پیدا ہو ہمیشہ اوسکی تنمید ایک صوف سے کرین جو گرم کیے ہوے روغن مین ڈبویا گیا ہو جیسے روغن آس اور روغن بنفشہ اور بابونہ اور تھوڑی شراب اور ایسے روغن کو سرخ اور عانہ تک یہی ادخیصہ تک پہونچانا چاہیے پہر اگر اسسے بھی سکون درد مین نہو پہر اوس وقت حقنہ روغن کنجد سے کرنا چاہیے اور دوا ے داخل شدہ کو بذریعہ حقنہ کے اندر پہونچی ہو تھوڑی دیر ٹہرانی چاہیے کہ یہی تدبیر موجب شفاء مریض ہے- یہ تدبیر وہی ہے جسکو اوائل اطبا نے بیان کیا ہے اور متاخرین نے بلاف زنی اپنی طرف اسکو منسوب کیا ہے- ہمنے خود تجربہ کیا ہے کہ یہ تدبیر بخوبی نفع کرتی ہے- اگر زحیر بسبب قروح کے پیدا ہوئی ہو اور تاکل یعنی سڑجانا زخم وغیرہ کا سبب زحیر کا ہو پس دیکھنا چاہیے اگر طبیعت مریض کی مائل بصلابت ہو اوسکی یبوست کو پسند نکرتا چاہیے بلکہ اوسکو نرم کرنیمین کوشش کرنی چاہیے ایسی دوا سے جو باعتدال مرطب ہو اور رازیانہ حدت پیدا کرنیکی واسطے کہ رازیانہ خشکی ایسے مقام پر نہایت زبون اور خراب بات ہے- واجب ہے کہ ایسے ہمراہ تلخ اور نمکین تیز اور ترش غذا نہ ہاین اس لیے کہ ایسے مزہ کی غذاؤن سے رازیانہ الم رسان پیدا ہوتی ہے اور سبج امعا وغیرہ بھی عارض ہوجاتا ہے مجمل بات ہے کہ انکا علاج مثل تاکل امعا اور قلاع امعا کے کرنا چاہیے کہ زیادہ اعتماد شیافات پر ہو اور جب حاجت اور ضرورت تنقیہ کی ہو ابتدا مین حقنہ ماء العسل کا تھوڑا نمک خوب اچھی طرح ملاکر کیا جاے اور حقنہ کی دوا اتنے زور سے نہ پڑھائی جاے کہ امعا سے اوپر تک چڑھ جاے ایک شیاف بورہ اور شہد سے طیار کرکے استعمال کیا جاے بعد اوسکے علاج قروح کا اشتغال کیا جاے اگر زحیر بسبب بواسیر خواہ نواصیر یا شقاق کے عارض ہوئی ہو ہر ایک سبب کا علاج اوسیطرح کرنا چاہیے جیسا ہم ہر ایک باب مین بیان کرینگے **بیان شیافات کا** تجویز مین دینے چاہئین جو شیاف کہ پیش بین استعمال کیے جاتے ہین اون سب مین بہتر وہی شیاف ہے جو زیادہ قابض ہو از انجملہ وہ شیاف ہے جو بنام شیاف اسکندر مشہور ہے از انجملہ وہ شیاف ہے جو شیاف سندروس کے نام سے مشہور ہے اور بہت سے شیافات ایسے کہ جنمین تحذیر کا اثر ہے اور اونکو ہمنے باب علاج قروح مین ذکر کیا ہے (نسخہ شیاف زحیر کا) افیون جندبیدستر کندر زعفران سب کو پیس کر شیاف طیار کرین اور موضع معلوم پر رکھین ایضاً مازو ے خام سپیدہ کندر دم الاخوین اور افیون- ضمادات دہی مین جو زرد کی بیضہ اور معدہ سے طیار کیے جاتے ہین اور بابونہ اور اوسکا پانی جو نچوڑا جاے تازہ بابونہ سے اور سوداخشک اور خطمی لعاب تخم کتان وغیرہ- عمدہ ضمادات جو مریض کی مقعد پر لگایا جاے کراث شامی ابالا ہوا اور خطمی ہمراہ روغن گاو کے اور روغن گل کے جسمین تھوڑا سا موم بھی شریک ہو جو صاف شدہ ہو- نخورات اس مرض کے واسطے وہی دہونی دینے کی ادویہ ہین جو بناکر طیار کیجاتی ہین اور استعمال اون نخورات کا اوس وقت کیا جاتا ہے جب درد کی شدت ہو اسطرح سے کہ مریض کو ایسی

کرسی پر بٹھا کہ جسمین سوراخ ہو اور عین سوراخ پر اپنی مقام براز کو رکھے اور نیچے کرسی کے ایک چنگیز ان وغیرہ رکھکر اسمیں داسی اوسکو بٹھا دین - منجملہ اون چیزونکے جنسے دہونی دیجاتی ہے کہرہے اور گٹھلی زیتون کی پھل کی اور انوٹ کی پینگنی اور اگر زیادہ مقدار گندھک سے دہونی لیجاے دفعتہ جب بھی فائدہ ہوتا ہی - پانی جسمین یہ مریض بٹھایا جاتا ہے یا بغرض تسکین درد کے اسکے واسطے تو وہ پانی ہی جس مین خبازی اور سونپا اور بابونہ اور اکلیل الملک کو پختہ کیا ہو - اور اسہال بند کرنیکے واسطے ایسے پانی جن مین اوپر قابضہ کو جوش دیا ہو - واجب ہی کہ دونون قسم کے پانی بقدر احتیاج جمع کرکے استعمال کیے جائین - پھر اگر مقعد باہر نکل آئی اور اونچی ہو جاے ایسے ہی پانی سے دہوکر اور صاف کرکے مریض کو آہستہ سے قابضہ مین جو قوی ہون بٹھائین خواہ بعد اوسکے رد کرنے اور اپنے مقام لیجانیکے قوابض قوی سے ضماد کرین اور وہ ادویہ قابضہ پیسی ہوئی بعض عصارات قابضہ قوی کے ذریعے سے کیجا کیجائین

دوسرا مقالہ ابتدای بیان قولنج اور دردہاے امعا کا

پہلے بیان منفص کا ہم کرتے ہین منفص یعنی ٹھرورے کے اسباب مین یا تو ریح ہی جو گھٹی ہوئی ہو یا کوئی فضلہ دخانی حاد اور تیز خواہ غلیظ اور بالزوجت جو کہ چسپیدہ ہو جاے اور دفع نہ ہو سکے خواہ کوئی قرحہ ہو یا ورم ہو خواہ حیات یعنی بڑے بڑے کیڑے خواہ کردوانہ پڑ جائین بعض قسم کا منفص بطور بحران کے ہوتا ہے اور بحرانی علامات سے شمار کیا جاتا ہی - جو منفص کہ شدید ہو مشابہ قولنج کے ہو جاتا ہے اور اوسکا علاج بھی بعینہ علاج قولنج کا ہے سواے منفص صفراوی کے کہ اگر اوسکا علاج مثل معالجہ قولنج کے کیا جاے خطر عظیم پیدا ہوگا بلکہ جو منفص کہ اوسکی ہمراہ دست نہ آتے ہون جسوقت اوسکی شدت ہوگی قولنج خواہ ایلاوس ہو جائیگا - جسوقت منفص کی شدت ہو کرازا اور قی اور ہچکی اور زوال عقل پیدا ہو جاے موت پر دلیل ہوگی **علامات** منفص یحی کے ہمراہ قراقر اور انتفاخ شکم اور تمدد بدون ثقل و گرانی کے ہوتا ہی اور اخراج ریاح سے اس مین سکون پیدا ہوگا - جو منفص کہ خلط مراری سے عارض ہوا اوسمیں گرانی شکم کی اور شدت لذع جمین التہاب بھی ہو اور پیاس اور نگلنا اوسی غلط کا دلیل ہوگا اور یہی منفص مشابہ قولنج کے ہی اور اسکا علاج مثل معالجہ قولنج کے کیا جاے خطاء عظیم ہوگی - علامت اوس منفص کی جو خلط بورقی سے پیدا ہو یہ ہے کہ اوس مین لذع ہوتی ہی اور گرانی زیادہ اور ملتہم برازمین خارج ہوا کرتا ہے - علامت اوس منفص کی جو خلط لزج سے پیدا ہو گرانی اور لازم رہنا درد کا ایک ہی جگہ اور نگلنا اخلاط کا جو اسی قبیل سے ہون بطرف براز کے - جو منفص کہ بسبب قروح کے پیدا ہوتا ہے اوسکے علامات وہی علامات سبج کے ہین - علامات منفص دری کے وہی علامات ورم کے ہین جو قولنج مین مذکور ہونگے - علامت اوس منفص کی جو دیدان کے سبب سے پیدا ہو وہی علامات ہین جو دیدان کے مذکور ہونگے **علاج** عموماً ہر ایک منفص کے واسطے جو تدبیر لائق ہی پہلے کرکے اور مریض کو قے کراکے پھر مسہلات دینے چاہیین منفص یحی کا علاج پہلے تدابیر مناسب یعنی ادویہ کاسرہ ریاح سے کرین اور جو اشیا مولد ریاح ہین اونسے پرہیز کرائین اور غذا مین کمی اور بعد غذا کے قلیل کے پانی مین کمی اور استلاء معدہ کے وقت حرکت مین کمی کرانی چاہیے - پھر اگر لازم ہو اور ہر وقت رہتی ہو واجب ہی کہ علاج امعا کا حقنہ سے کرین تاکہ جو خلط منجر یعنی بخارات ریحی پیدا کرنے والی امعا مین ہے اوسکا اخراج ہو جاے اور اوسی حقنہ مین مرغ کی چربی روغن گل اور موم کو داخل کرنا لازم ہی یا اینکہ دوا مشروب مسہل پلائی جاے - اگر منفص کا مادہ امعا سے اوپر محسوس ہو جیسے معجون شہریاران اور معجون تمری اور ایارج آب بزور کے ہمراہ اور اسیطرح معجون سفرجلی بعد مسہل یا حقنہ کے تریاق اور سنجبر نیا وغیرہ کھلائین خواہ نبرد محلل کا استعمال

کرین (صفت حقنہ کی) بسفائج اور قنطوریون اور زیرہ اور سویا اور سداب خشک تخم کرفس جملہ سب ہموزن لیکر پانی مین جوش دین اور نرم آنچ مین جوش دیکر اسی جوشاندہ سے بقدر سو درہم کے لین اور اوسمین بیخ اور مثقل ہر واحد نصف درہم خواہ کم و بیش بحسب ضرورت محلول کرین پھر اوسپر روغن نارد ین بوزن دس درہم یا روغن سداب اسی قدر اور شہد دس درہم اضافہ کرکے حقنہ کرین (صفت سفوف کی) زیرہ حب الغار سداب اجوائن مکد نصف درہم فانیذ سنجری یعنی قند سفید پانچ درہم سب کا سفوف طیار کرین یہ ایک ہی مرتبہ کا شربت ہی ایضاً قنطوریون غلیظ ایک مثقال بطور مطبوخ کے پلائین - یہ دوا ارباب تجربہ کی رائے مین عجیب النفع ہے خنزیر کا کعب یعنی سم کو سوختہ کرکے مرنبل استعمال کرے یا حب الغار خشک تنہا بقدر دو ملعقہ کے - جو دوا کہ ریحی اور بلغمی دونون قسم کی منغص کو نافع ہوتی ہی یہ ہی کہ حب البان اور حب بلسان مکد ایک درہم آب گرم مین صبح شام تناول کرے - ضماد جو مشترک ریحی اور بلغمی کے ہین یہ ہی وہنین مین سے ہے کہ بندق کو مع پوست کے بریان کرکے گرم گرم محل منغص پر لیپ کرین - اسطوخودس مشترکہ سے سویا اور سداب اور دونا مروا سوکھا ہوا ہے - ناف پر کا ضماد یہ ہی کہ حب الغار کوٹ کر شراب خواہ سداب کے پانی مین ملاکر ضماد کرین اور بیمار کو چاہیے کہ اسکے لگے رہنے کی حفاظت کرے کہ نافع عجیب ہی - غذا منغص ریحی اور بلغمی کی از قسم شوربائے قنابر یعنی چکور کا اور شوربا مرغ پیر کا ہی جو خوب گلاکر پختہ کیا جاے اور اوسمین بہت سا سویا اور افادیہ اور ایا زیر پڑی ہون - اور فقط شوربے پر اقتصار کرے جرم گوشت کی ممانعت ہی اور روٹی مین نمک اچھی طرح پڑا ہوا اور خبز خشکار اسکے واسطے نہایت اچھی ہے - شراب کہنہ جو رقیق ہو پلانی چاہیے - واجب ہی کہ ریاضت لطیف قبل طعام کے استعمال کرین - لکڑی بھنی ہوئی بنابر قول بعض کے نافع ہے - جو منغص کہ بلغم لزج سے پیدا ہوا ہو اوسکی تدبیر علاجی ایک وجہ سے قریب قریب ہی مگر اتنکہ یہان توجہ بطرف تنقیہ کے زیادہ چاہیے نیچے سے ہو خواہ اوپر سے منجملہ ادویہ جو اس قسم کو مفید ہے بشرطیکہ اسہال نہو سفوف حماما کا دینا مفید ہی اور حرف ہمراہ زبیب کے اور اقراص افادیہ بھی نافع ہین لیکن اگر ہمراہ بلغم مالح کے منغص بلغمی پیدا ہوا ہو اوسوقت بہت جلد استفراغ مادہ کرین حقنہ ہاے تربد یہ اور بسفائجیہ سے جنمین کسیقدر تعدیل حرارت سپستان اور بنفشہ سے کرلی ہو - استفراغ ایسے مادہ کا مثل ایارج فیقرا اور سفرجلی سے کرکے پھر استعمال ایسی غذاؤن کا کرین جنکا کیموس جید ہوا اور چکنائی بھی عمدہ دہنیت سے ہو جیسے وہ چکنائی جو بچہ شیر خوارہ گاؤ کے گوشت سے خواہ مرغیون اور بچہ ہاے قوبہ مرغ کے گوشت سے برآمد ہوتی ہے اور غذا مین کمی رہے اور باوجود کمی اوسکے طریق استعمال مین عمدگی کا بتاوہ ہو اور شراب رقیق تھوڑی سی پلائی جاے - منجملہ اون ادویہ کے جو ہر ایک قسم کے منغص بارد کو مفید ہوتی ہی ہمراہ حب الرشاد کے ہے اور انیسون اور فوج اور حب الغار اور اوسی کی پتی اور زراوند اور قنطوریون اور عود بلسان یہ سب اجزا مفرد یعنی جدا جدا اور مرکب کرکے ہین - جو منغص کہ مادہ صفراے پیدا ہوا ہو اوس وقت نظر کرنا چاہیے کہ اگر قوت قوی ہو اور مادہ مین کثرت ہے تو اوسکا استفراغ بلیلہ سے خواہ آب انار مین تھوڑی سی ستمونیا ملاکر یا بغیر ستمونیا کے بلکہ فقط آب رمانین کافی ہے کہ اوسکے بعد آب گرم پلایا جاوے - یا بلیلہ تمرہندی اور املتاس اور شیر خشت خواہ اور اشیا مسہلہ صفراے بعد ازان تعدیل مادہ کی اسپغول اور روغن گل سے مع آب انار کے کرنی چاہیے یا عصارہ خیار سے ہمراہ روغن گل کے اور شکم پر ضمادہاے بارد اور آب مکونے سبز اور رشتہاے نرم انگور سے کرین - واجب ہے کہ انہین ضماد ونمین مثل اسفیدج کے

للالین- غذائیں عدسیہ اور سماقیہ اور اسفاناخیہ اور زنگ شک پڑی ہوئی خواہ اور اسیطرح کی دینی چاہئیں- واجب ہی احتراز کرنا اور بچنا اوس غلطی سے جو اس قسم کی مغص مین پڑتی ہے اور گمان ہوتا ہی کہ یہ قولنج ہی پس اوسی کا علاج کیا جاتا ہی اور مریض ہلاک ہوجاتا ہی علاوہ براین ہم پھر دوبارہ رجوع کرینگے تعریف اور توصیح پر اس مغص کے معالجہ کے جسوقت ہم قولنج صفراوی کا بیان کرین ناظر کتاب ہذا کو اوس مقام کا ملاحظہ کرنا چاہیے کہ پورا بیان اس معالجہ کا وہان سے معلوم ہوگا- جو مغص کہ قروح کی وجہ سے عارض ہوا اوسکا وہی علاج قروح کا ہی اور ہم قروح امعا کے باب مین بیان کرچکے- اور جو مغص دیدان کے سبب سے عارض ہوا اوسکا علاج بعینہٖ دیدا کا علاج ہی **قراقر اور بلا ارادہ خروج ریح کا بیان** قراقر یعنی پیٹ خواہ آنتون کا بولنا پیدا ہوتا ہی کثرت سوداوی ریاح کے جنمین غذاہاے مولد ریاح اور نفاخ نے پیدا کیا ہو خواہ سوء ہضمی کسی سبب سے منجملہ اسباب بدہضمی کے پیدا ہو ریاح پیدا کرے عام اس سے وہ بدہضمی اعضاے غذا کی وجہ سے ہوئی ہو یا بسبب غذاؤنکے یہ بدہضمی پیدا ہوئی ہو- اور اکثر تو یہی ہے کہ سوء ہضم بسبب اعضا کے عارض ہوتی ہے جب ان اعضا کو برودت عارض ہو یا بسبب سقوط قوت اعضاے سوء ہضم کا عروض ہوتا ہی جسطرح کہ آخر سل مین یہی بات بدہضمی کی اسی وجہ سے لاحق ہوتی ہے- اکثر تو یہی ہی کہ قراقر ہمراہ نرمی طبیعت کے ہوتا ہے اور جسوقت کہ ہیجان طبیعت کا بطرف اجابت اور دفع براز کے ہوتا ہے- کبھی قراقر اوپر کے تین امعاء دقیقہ مین ہوتا ہی اوسوقت آواز قراقر کی بھاری اور ثقیل ہوتی ہی اور جسوقت ریاح مذکورہ کے ہمراہ کسی قسم کی رطوبت بھی شامل ہو اوسوقت قراقر کی آواز سے بقبقہ پیدا ہوگا کبھی قراقر علامت بحران کی ہوتی ہے- اور کبھی بمشارکت طحال کے قراقر پیدا ہوتا ہی- کبھی مریضان یرقان کو بسبب سدد نکی بکثرت قراقر عارض ہوتا ہے بسبب اسکے کہ اونکے امعا مین برودت زیادہ ہوتی ہے- اور کبھی قراقر اوسوقت بھی ہوتا ہی جبکہ جگر مین ضعف ہو ریح کا خروج بدون ارادہ کے کبھی تو بسبب استرخا اور ڈھیلے ہوجانے امعاء مستقیم کے عارض ہوتا ہی اور کبھی بسبب استرخاء امعاء تمام کے- ان دونون اقسام مین تفرقہ فقط اسی طرح ہوسکتا ہی کہ قسم اوّل مین حس تصعد کی خروج ریح پر بہت کم ہے اور قسم دوم مین ظہور اور بروز مقعد کا باہر کیطرف ہوتا ہے علاج تدبیر یہ ہے کہ غذاہاے نافخہ سے پرہیز کرنا اور کثرت غذا سے روکنا اور بھوک پر صبر کرنا اور ہضم کی تقویت اونمین ادویہ سے جو معلوم ہوچکی ہین اور تحلیل ریاح کی تدبیر کرنے اون دواؤن سے جنکو باب قولنج ریحی مین بیان کرینگے- عمدہ تراس مطلب کیواسطے اکثر اوقات معجون کمونی اور فلافلی اور فوج مربے اور اگر یہ مرض ہمراہ اسہال کے ہو پھر معجون خوزی ہے- ایضاً زیرہ اور اجوائن اور کاشم اور کرویا ہر واحد ایک جزو اور انیسون دو جزو ہمراہ قند سپید عمدہ کے بقدر پانچ درہم بطور سفوف کے تناول کرے اخراج ریح بلا ارادہ کا علاج فالج مقعد کے طور سے کرے یا تریاق اور روغن کانکلانچ کا استعمال کرے اور ناف سے اوپر روغن قسط وغیرہ کی مالش کرے اگر یہ مرض بسبب معاء صایم کے عارض ہوا ہو **قولنج اور احتباس تفل کا بیان** قولنج بیماری آنتون کی ہے درد رسان جسکے عارض ہونے سے جو چیزین براہ طبع خارج ہوا کرتی ہین اونکے نکلنے مین تغیر واقع ہوتا ہے- قولنج دراصل نام ہے اوسی مرض کا جسکا سبب امعاء غلاظ مین ہو یعنی قولون اور متصل قولون کے جو معاء ہے- قولنج درد ممتد ہے بکثرت اوسی معاء مین بسبب برودت اور کثافت کے ہوتا ہی اور اسی برودت کی وجہ سے اوس آنت مین چربی زیادہ پیدا ہوتی ہے اگر یہ سبب معاء دقاق مین ہو اوسکا نام خاص اصطلاحی جو متعارف ہی اور صحیح بھی ہی ایلاوس ہی مگر بعض موقع پر ایلاوسی کو بنام قولنج جو نام نہاد کرتے ہین وجہ یہ ہی کہ ایلاوس کو

مشابہت شدید قولنج سے ہی۔ قولنج کے اسباب یا اینکہ خاص معار قولون مین پیدا ہون یا کسی اور معا متصل بہ قولون مین پیدا ہوکر قولون تک پہونچین الغرض یہ اسباب بسبیل شرکت کے اور وہ بھی اسباب جو خاص قولون مین پیدا ہوتے ہین یہ ہین کہ یا تو سوء مزاج مفرد حار ہو خواہ بارد خواہ یابس۔ سوء مزاج حار بسبب تجفیف کے اور بسبب زیادہ متوجہ ہونے غذا کی بطرف جگر کے اور دفع کرنے بطرف اوسی معار کے مورث قولنج ہوتا ہی مراد یہ ہی کہ جسوقت حرارت زیادہ ہوگی غذا کو جگر زیادہ جذب کریگا اور بعد اینے تصرف کے فضلہ کو بھی زیادہ دفع کریگا اور حرارت امعا کی اوسی فضلہ کو خشک کرکے مورث قولنج ہوگی۔ اور سوء مزاج بارد بسبب تجمید اور بستہ کرنے فضول کے قولنج پیدا کرتا ہے خواہ سوء مزاج مفرد پیدا کرکے برودت فاعل قولنج ہوتی ہی اور اکثر یہ قولنج بارد بدنہاے سرد مزاج مین پیدا ہوتا ہی برودت اور تہری ہوا چلنے کے۔ برودت کبھی قولنج اسوجہ سے بھی پیدا کرتی ہی کہ عضل بطریق باستواری بند کرتی ہی اور وقت تشخین عضل کی جوف سے متصل ہوکر ثفل مین خشکی پیدا کرتی ہی۔ برودت عضل مقعد کو بھی بند کردیتی ہی لہذا ثفل اور اوسکے ہمراہ جو کچھ ہوتا ہی اوپر کیطرف دفع ہونے لگتے ہین۔ مزاج یابس قولنج کو اس سبب سے پیدا کرتا ہی کہ جو شے مفرق ثفل ہو وہ تو بروقت یبوست کے معدوم ہوتی ہی اور ثفل کی خشک کرنیوالی اور اوسکو اوسی جگہ باقی رکھنے والی موجود ہوتی ہی۔ سوء مزاج رطب جو مفرد ہو کبھی مورث قولنج نہین ہوتا ہان اگر اوسکے ہمراہ کوئی ایسا امر عارض ہو جو مورث قولنج ہوتا ہی جیسے کہ یہ مزاج بارد رطب بادی ہو سوء مزاج مادی اگر حار ہو پس بسبب التہاب ورلذع کے قولنج پیدا کرتا ہے اور بسبب اسکے کہ حد نفس سے بڑہکر درجۂ قولنج تک پہونچا دیتا ہی۔ اور سوء مزاج بارد مادہ کا اس جہت سے قولنج پیدا کرتا ہی کہ بسبب برودت ناگوار کے درد پیدا ہوتا ہی اور یہ سوء مزاج مختلف بارد ہی سبب درد کا ہوتا ہی یا اینکہ بارد مزاج سے تفرق اتصال گذرگاہ ثفل مین پیدا کرتا ہی۔ اگرچہ یہ تفرق اتصال خالص قولنج نہین ہی (بلکہ سحج یا شقاق وغیرہ بھی اسکے ہمراہ ہی) کبھی بارد مین یہ بات بھی ہوتی ہے کہ ساعت بساعت ریاح کا زور رہتا ہی اسلیے کہ ریح مزاج بارد سے پیدا ہوتی ہے۔ کبھی خلط فاعلی اس درد قولنج کے ہمراہ سوداوی مادہ بھی ہوتا ہی کبھی عارض ہوتا اس قسم بارد کا بطور نوبت اور دورہ کے بروقت غذا کھانیکے ہوتا ہی اور بیشتر اس درد مین ایک شے ترش سوداوی کا نکل جانا بھی سکون پیدا کرتا ہے اگرچہ برآمد ہونا بروقت ایسے الم اور درد قولنجی کے اکثر بلغم کا ہوتا ہی اسلیے کہ برودت اعضا کی شدید ہوتی ہی یا اس سبب سے کہ فساد ہضم پیدا ہوتا ہی یا اینکہ غذا اور خواکہاے دیر کاریان مورث اسکی ہوتی ہین۔ یا اینکہ سبب قولنج ترش کا ایک سدہ ایسا ہوتا ہے جو ہوا کے خروج کو منع کرتا ہی اور اخلاط اور ریاح کے نفوذ کو روکتا ہی اور یہی خلاط اور ریاح دفع ہوتے ہین لہذا درد اور تمدد عظیم پیدا ہوتا ہی اور اکثر یہ سدہ اوسیوقت پڑتا ہی جب ورم نہوا سلیے کہ یہ تدبیر واقع ہوتی ہی کہ پہلے اعور ممتلی ہوجاے اور پھر بعد اوسکے قولون تک پہونچتی ہے یہ سدہ یا تو ورم امعا کا ہوتا ہے اور اکثر یہ ورم گرم ہوتا ہی۔ یا کہ خلط بلغمی یا لزوجت ہوتی ہی کہ فضاے معا کو پر کردیتی ہے اور یہی قسم مرض قولنج کی اکثر واقع ہوتی ہی اور یہی قسم ایسی ہے کہ تپ آنے سے اسکو نفع ہوتا ہی یا یہ سدہ ایسی ریح سے پیدا ہوتا ہے جو معترض ہو یعنی آڑی اور ترچھی ہوکر فضاے امعا کو روکے۔ یا کوئی پیچیدگی اور التوا ایسا پڑتا ہی جو پانی اور ہوا کی پیچیدگی سے مشابہ ہو اور ٹھہر جاتا ہے یعنی وہ پیچ پڑکے دیر تک نہین کھلتا ہے اور رباط باریک کو دبا لیتا ہے یا کسی معا کا اندفاع بجانب اربیہ اور کشرا نکے ہوتا ہے یا بطرف خصیہ کے یا فتق اسکے اوپر کیطرف پیدا ہوتا ہے یا کسی قسم کی قسام کیڑونکے جو ہجوم کرکے مانع نفوذ ہوتے ہین یا کوئی ثفل یابس رک جاتا ہے اور یہ ثفل خشک سوا سطے ہے کہ غذاہاے یابس سے پیدا ہوا ہے

یا انیکہ دیر تک معا مین ٹہرا رہے لہذا اسمین خشکی آگئی اور اسکے باقی رہنے کا سبب معا مین ضعف قوت دافعہ کا تہا۔ اور اکثر یہ سبب تناول کسی شی مخدر کے خشک ہوجاتے ہین اسلیے کہ ادویہ مخدرہ اون قوتون کو جو ثقل کی درستی مین اثر کرتی ہین پیش اور سن کردیتی ہین اور شی خدر کے ہمراہ ثقل مین خشکی بہی آجاتی ہی۔ یا بسبب ضعیف ہونے قوت عاصرہ عضل بطن کے سدہ پڑتا ہی جیسے ضعیف اوس شخص کو عارض ہوتا ہے جو بکثرت جماع کرتا ہو یا بطلان حس امعا اسکا باعث ہوتا ہی۔ یا کمی انصباب مرار کی جو ثقل مین لذع پیدا کرتا ہی اسکے رک جانیکی باعث ہوتی ہی۔ یا اسوجہ سے کہ ماسار یقا چونکہ ثقل سے رطوبت کو زیادہ چوستی ہی کسی ادرار مفرط کی جہت سے خواہ ریاضت یا فراط کے واقع ہو نیسے اور بشدت تحلل بدن کے وجہ سے اور یہ تحلل کسی مزاج بدنی کی وجہ سے پیدا ہوا ہو یا انیکہ ہوا محیط بدن کی حار ہو لہذا تحلل بدنی عارض ہوا الغرض ان سب صورتون مین چونکہ جذب رطوبت کا ماسار یقا زیادہ کرتی ہے لہذا ثقل خشک رہ جاتا ہے اور یہی سبب ہی کہ آب گرم سے نہانا قبض طبیعت پیدا کرتا ہے یعنی تحلیل رطوبات سے چونکہ ثقل مین یبس عارض ہوتا ہی لہذا قبض پیدا ہوتا ہی۔ ہوا گرم کی تسخین یہانتک زیادہ ہی کہ جذب رطوبات کرلیتی ہے اگرچہ تحلل بہی نہ واقع ہو یا تحلل صوری باعث جذب رطوبت ثقل کے ہوکر قولنج پیدا کرتا ہے۔ کبہی یہ تحلل خواہ مزاج گرم بسبب کسی پیشہ خاص کے عارض ہوتا ہے کہ اوس پیشہ کی وجہ سے برودت اکتسا کرنا حرارت اور گرمی کا زیادہ پڑتا ہی جیسے شیشہ گرمی اور حدادی اور سگ وغیرہ۔ یا کوئی مزاج حار خاص تسکم پیدا ہوکر بسبب انہی حرارت کے خشکی براز مین پیدا کرے۔ یا یہ کہ بسبب اس حرارت کا خود ثقل مین ہو۔ یا انیکہ جوہر ثقل خود بخود یا بسبب اور یہ بات کمتر حالات مین بسبب کثرت مرارہ حارہ کے ہوتی ہی جو شکم پر زیش کرکے ثقل کو جلا دیتا ہی جسوقت کہ اوسی مرارہ اور ثقل کا سامنا ہو مراد یہ ہے کہ بروقت انصباب مرارہ حارہ کے اگر ثقل موجود ہو تو اوسے جلا دیتا ہے اور یہ جلا دینا یا بسبب قلت مقدار ثقل کے خواہ بوجہ خشکی اصل جوہر ثقل کے ہوتا ہی۔ اور یہ بات کمتر اوقات مین ہوتی ہی اور اکثر یہ ہوتا ہی کہ انصباب صفرا سے دست آتے ہین اور جسوقت یہ قولنج مراری عارض ہو گو کمتر ہوتا ہی ایذا اور الم امعا کو زیادہ پہونچاتا ہے کہ اوسکا تحمل نہین ہوسکتا ہی۔ اور بیشتر سبب اسکا برودت کا بشدت خارج ہونا کہ اوسکی جہت سے حرارت اندرون جسم کے منتقن ہوتی ہی اور بوجہ احتقان کے ادار بول کرتی ہی اور مقعد کیطرف تسدید پیدا کرتی ہی پس ثقل اوپر کیطرف چڑہنے لگتا ہی اور قولنج پیدا ہوتا ہی یا حدث قولنج کا کسی مزاج یابس سے ہوتا ہی جو امعا مین اور شکم مین ہو کہ ثقل کو خشک کردیتا ہو بعض اطبا نے کہا ہی کہ ثقل محتبس کبہی مثل پتھر کے سخت ہوگیا ہے اور پتہری کی شکل پر خارج ہوا ہی۔ جو قولنج بمشارکت عارض ہوتا ہی اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کہ جگر اور گردۂ شانہ خواہ طحال مین ورم پیدا ہو پس امعا بھی تنگی اور ضغط مین شریک عضو مستورم کے ہوجائین پس حجم ورم سے تو ضغط اور تنگی پیدا ہوا اور قبض اور تسدید اسکو عارض ہو۔ یا جیسے کہ امعا کو شرکت گردہ سے پتہری کے درد مین ہوا اور فعل دفع ثقل کا معا سے ضعیف ہوجاے لہذا وہ فضلہ اور اخلاط محتبس ہوکر قولنج پیدا کرین پتہری کی شرکت سے۔ علاوہ یہ ہی کہ درد جو پتہری کے مرض سے ہوتا ہی مشابہ درد قولنج کے ہی اور اکثر لوگو پر یہ بات مخفی رہتی ہے اور شبہہ مین پڑجاتے ہین سو اے اوس شخص کے جو صاحب بصیرت ہی اور ہم عنقریب ان دونون درد مین جو فرق ہے اوسکو بحث علامات مین بیان کرینگے کبہی قولنج اور ایلاؤس بطور امراض وبائیہ کے عارض ہوتا ہے جہت واحدہ سے پس ہر ایک شہر سے دوسرے شہر کو پہونچتا ہے اور ایک آدمی سے دوسرے آدمی کو لگجاتا ہے اس بات کو بعض اطباے متقدمین نے ذکر کیا ہے اور اوسی نے کہا کہ بعض بیماران قولنج کو انجام مین صرع کا دورہ پڑتا تہا اور صرع کی دو قسم تہی جو قاتل اور مہلک ہی اور بعض بیمار ونکو انخلاع یعنی اوترجانا معا، قولون کا پیدا ہوتا تہا اور استرخاے معا مذکور مین

مبتلا ہوتا تھا مگر زندگی اوسکی باقی رہی اور اس کیفیت کے طاری ہونے پر بھی نجات اور شفا کی امید ہوتی ہے اور اکثر یہ شدید ایلا اوس ہی
مین پڑتے تھے یا اینکہ یہ ضرر قولون کو بسبب انتقال کے بریخ بحران کے عارض ہوتا تھا۔ یہی طبیب کہتا ہے کہ بعض اطبا نے علاج اس مرض کا
بطرز عجیب کیا تھا اور وہ علاج یہ ہے کہ مریض کو اوسنے کاسنی اور کاہو اور گوشت غلیظ اور سنگین مچھلی کا اور گوشت ہر ایک تیز اور حریف
جانور کا کھلاتا تھا اور یہ سب چیزین سرد کرکے کھلاتا تھا اور پانی بھی سرد پلاتا تھا اور ترشی کے اقسام کا استعمال کرتا تھا اور یہ سب کچھ ایسے
بیمار کو نفع دیتا تھا تا اینکہ جملہ اون اشخاص کو جنکی نوبت صرع اور فالج مذکور تک نہ پہونچے ہر ایک تیز اشیا اور پارچہ دیتا تھا اور بعض ایسے
بیمارونکو جنھین صرع کا دورہ شروع ہوتا تھا بھی ایسی ہی اشیا اوس شخص نے کھلائین پلائین اور مفید پڑین۔ کبھی قولنج اصحاب تمدد کو
عارض ہوتا ہے پس وہ لوگ دفع ثقل سے عاجز ہو جاتے ہین اور دفع اخلاط کا امعاء عالیہ سے نہین کر سکتے جس طرح کہ وہ لوگ حبس کرنے
اور روکنے سے اوس فضلہ کے جو امعاء زیرین مین ہو عاجز ہوتے ہین اور بیشتر برودت مزاج ایسے ہی بیماران تمدد کی سبب حادث
قولنج کا ہوا کرتی ہے۔ اکثر یہ ہے کہ قولنج کا عارض ہونا مادۂ بلغمیہ سے ہوتا ہے اوسکے بعد پھر مادۂ ریحی جو منفذ کو بند کر دے اور
طبقات امعاء مین نفوذ کر جاے اور لیت امعاء مین گھسکر تفرق اتصال پیدا کرے اسلیے کہ ریح کا پھیلنا معدہ مین بسبب وسعت
قضاء معدہ کے اور بسبب حرارت معدہ کے اور قریب ہونے اعضاء حارہ کے اوسی معدہ سے ہوتا ہے اور اوپر کی آنتون مین
ریح کا پھیلنا بسبب رقت اور باریکی جرم امعاء مذکورہ کے ہوتا ہے اور باقیماندہ امعاء مین بسبب اضداد امور مذکورہ کے ہوتا ہے مثلاً
اینکہ اون مین برودت ہے اور ضعف ہے اور تعاریج یعنی ترچھاپن خواہ سلوٹین اون مین زیادہ ہین اور طبقہ اونکا چسپیدہ ہے۔ قولنج ریحی اگرچہ
کسی اسے مادہ سے نہین ہوتا جو امداد حدوث ریح کی کرے یعنی مادہ مولد ریح ضرور ہوتا ہے مگر نسبت اوس قولنج کے اوسی مادہ کی طرف
اسواسطے نہین ہوتی کہ وہ مادہ تنہا ایسا نہین ہوتا جو راہ برامد ثقل وغیرہ کو روکے بلکہ جو ریح اوس مادہ سے حادث ہوتی ہے وہی مانع
برامد ثقل وغیرہ کی ہوتی ہے۔ قولنج بلغمی بذات خود ایذا دہی کرتا ہے اور یہ مادہ بلغم بذاتہ مانع خروج ثقل وغیرہ کا ہوتا ہے۔ اور باقی سب اقسام
مذکورۂ بالا بہت کم ہین مادہ بلغمی کے بالذات ایذا دہی سے منجملہ اون اشیا کے جو امعاء کو امادہ قولنج کرین خصوصاً قولنج ریحی پر شراب ہے
جسمین پانی زیادہ ملا ہوا اور ترکاریان خصوصاً کدو اور فواکہ ترخصوصاً انگور اور فواکہ تناول کرکے پانی پینا خواہ بعد کھانے فواکہ کے
حرکت کرنی اور جماع کثیر اور اخراج ریح کو ٹالنا اور برودت شدید کا امعاء تک پہونچنا کہ امعاء کی تبرید اور تکثیف مسامات کرے جو چیزین
امعاء کو قولنج ثقلی پر آمادہ کرتی ہین بیضہ بریان کھانا اور امرود اور بہی ترش اور غلیظ اور جو کے ستو اور باجرہ اور چاول اور جو چیزین
مثل اسکے مسدد ہین۔ ایضاً باز کا روکنا اور ٹالنا بھی اسی قولنج ثقلی مین ڈالتا ہے۔ اور جماع دیر تک خواہ بکثرت کرنا خصوصاً کھانا
کھانے کے بعد جب غذاے غلیظ کھائی ہو۔ جو قسم قولنج کی خلط غلیظ سے خواہ ثقل ہاے بستہ سے پیدا ہوتی ہے اوسمین پہلے معا
اعور اوسکے مادہ سے بھر جاتی ہے اور اکثر ایسا ہی اتفاق ہوتا ہے اوسکے بعد پھر اور امعاء مین امتلاے مادہ ہوتا ہے اور جبتک وہ
مادہ جو اعور مین ہے نہ نکل جائیگا تمام برودت یعنی کھل کر اجابت معمولی نہ ہوگی۔ اکثر قولنج امعاء کو امداد اوپر کے اعضاے پہونچتی ہوتی
ہے اور جسقدر حقنہ کیا جاے خواہ تکمید اور سینک کرین اوپر سے مادہ زیادہ اوترتا ہے اور درد بڑھتا جاتا ہے اور تپ کا آجانا ہر ایک
ایسے قولنج کو نافع ہوتا ہے اکثر اوجاع مین قولنج کے جو بسبب ریح یا بلغم کے پیدا ہون سوء مزاج عارض ہوتا ہے اور یا سوء مزاج بڑا امر ہے
منجملہ اون امور کے جنسے شفا قولنج ریحی کی ہوتی ہے۔ قولنج اکثر اوقات منتقل خارج کیطرف ہوتا ہے اور یہی اسکا بحران ہو جاتا ہے

بیان اون اشخاص کا جنکو قولنج ہوا کرتا ہے اور اوسکے مادہ کا جو قولنج کرتا ہے

اور یہ بات اوسوقت ہوتی ہے جسوقت مادہ رقیق بطرف جوڑونکے اور اطراف بدن کے منتقل ہو پس عضل اوسکو پی لین اور اسی طرح کبھی قولنج کا بحران وجع مفاصل کیطرف ہوتا ہے اور بیشتر منتقل بطرف درد پشت بلغمی کے ہوتا ہے - دموی قولنج کو فصد نافع ہے اسلیے کہ حرارت موضع معلوم کی مواد کو نضج دیتی ہے اور ادویہ قولنجیہ بھی مفید ہین جو مواد خام کو پختہ کرتے ہین - جسوقت قولنج کا انتقال وسواس اور مالیخولیا اور صرع کیطرف ہو یہ علامت روی ہے - بیشتر انتقال اسکا بطرف استسقا کے ہوتا ہے اور بیشتر مزاج جگر کا فاسد ہوجاتا ہے - جسوقت قولنج ہمراہ اوجاع مفاصل وغیرہ کے پیدا ہو ان دردونکی ایذا پر معلوم نہوگی اور نہ معلوم ہونے کے تین اسباب ہوتے ہین (۱) درد قوی یعنی قولنج کا درد افضل ہے بہ نسبت ضعف کے (۲) مواد کا توجہ بطرف الم شدید کے ہوتا ہے، بھوک اور بیداری بوجہ ایذاے قولنج کے فضول مفاصل کی تحلیل کرتی ہے - جسوقت کہ احتباس ثفل کا زمانہ زیادہ گذرے نفخ شکم عارض ہوا در قتل کریگا - اگر اعضاء قولنج مثلاً امعا ایسے قوی ہون کہ فضول کو قبول نہ کرین پس یہ فضول پھیلتے ہین اور امراض سر پیدا کرتے ہین - اکثر قولنج حقیقی بعد ایسی ریاحی شکم کے پیدا ہوتا ہے جسمین غلیظ مادہ نکلجانے اکثر علاج قولنج سے ہچکی پیدا ہوتی ہے علامات قولنج کے جو ابھی مستحکم نہین ہوا ہے یہ ہین کہ براز سے جسقدر کوئی شے خارج ہو درد وغیرہ مین کمی ہوجاے اور نوبت براز کو ٹالتا ہو اشتہا مین کمی بلکہ اشتہا بالکل زائل ہوگئی ہو مریض کو جملہ اقسام کی شیرینی اور چکنائی ناگوار معلوم ہو اگر کسی وقت تھوڑی سی خواہش ہو فقط ترش چیز کی خواہ تیزابدہ شدید کی ہو اور بسبب ان خاطر اوبکائی اور متلی پر رہا کرے خصوصاً جسوقت کوئی چکنی شے تناول کرے یا کسی مٹھائی کی بو سونگھ لے استسقا یعنی پیٹ خلا وغیرہ کا اوسے نہین ہوتا اور نہ کوئی سے براہ مبزز برآمد ہوتی ہے تا اینکہ ریح کا خروج بھی بند ہوجاتا ہے اور اکثر یہانتک نوبت پہونچتی ہے کہ ڈکار آنی بھی موقوف ہوتی ہے - نفض یعنی مُروڑا اور اینٹھن زیادہ ہوتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے اوسکے پیٹ مین کوئی سوا یا برمہ سے سوراخ کر رہا ہے یا اینکہ کسینے اسکی آنتون مین سلائی رکھدی ہے کہ جب ہلتا ہے درد اوٹھتا ہے - پیاس ایسی شدید ہوتی ہے کہ مریض کبھی سیراب نہین ہوتا اگرچہ کتنا ہی زیادہ پانی پی جاے اسلیے کہ جو کچھ پیتا ہے جگہ تک اوسکا نفوذ ہی نہین ہوتا بسبب ان سدونکے جو گہاے ماساریقا کے منہ مین پڑجاتے ہین وہ منہ ماساریقا کے جو متصل شکم کے ہوے ہین - رطوبات اور گولیان براز کی برابر بڑی مینگنی کے یا چھوٹی مینگنی کے برامد ہوتی ہین جو امعا کے اوپر طاری ہوتی ہین اور تر رہتی ہین قے مراری اور بلغمی متواتر ہوا کرتی ہے اور ابتدا قے کی بلغمی سے اکثر ہوتی ہے - بیشتر ایک طوبت مرّاتی خواہ زنگاری ہی براہ قے برآمد ہوتی ہے اور بیشتر ایک شے از قسم سودا کی ہی قے مین برآمد ہوتی ہے اور پھر رک جاتی ہے اسلیے کہ اخلاط اس شخص کے بوجہ درد کے اور بسبب بیداری کے سوختہ ہوجاتے ہین اور بسبب استعمال ادویہ حارہ کے - قے کا متواتر ہونا اسبوجہ سے ہوتا ہے کہ معدہ کو امعا سے شرکت ہے اور مادۂ فراہم شدہ کی امعا مین کثرت ہے اور نیچے کی طرف نکلنے کی راہ بند ہے - اور دوسری یہ وجہ ہے کہ طریق اور راہ خروج مرار کی بیچ اکثر اوقات کے اس مرض مین بند ہوتی ہے لہذا مرار اوپر کیطرف متوجہ ہوتا ہے اور اسی وجہ سے پیشاب مین سرخی رہتی ہے اسلیے کہ تمام مرارہ بطرف گردہ کے متوجہ ہوتا ہے یا اینکہ بطرف مرارہ کے متوجہ نہین ہوتا - مرّہ کی کثرت اسواسطے ہوتی ہے کہ بوجہ سدہ کے رُکا ہوا رہتا ہے اور راہ خروج کی نہین پاتا ہے یا سرخی پیشاب کی یہ وجہ ہے کہ درد کا خاصہ ہے کہ پیشاب کو سرخ کردیتا ہے اور یہ بھی سبب سرخی بول کا ہے کہ گردہ بھی درد مین شریک معا کے ہوتا ہے اور اسیوجہ سے اکثر پیشاب بند بھی ہوجاتا ہے - کبھی اوائل قولنج مین پیشاب برنگ آب نخود کے

قولنج کی پیاس مین نہین بجھتی

حصۂ دوم

خواہ پنیر کے پانی کے ہوتا ہی کبھی ہڈی مین سینہ کے ایک پھڑک اور دھمک سی پیدا ہوجاتی ہے اوسوقت اوسکا سینہ محتاج اسکا ہاتھی کہ ہاتھہ سے پکڑے رہے بیشتر بوجہ شدت درد کے سر د پسینا نکلنے کی نوبت پہونچتی ہے اور غشی طاری ہوجاتی ہی **علامت سلامت محو قولنج** کی اسلم اور بے خوف قولنج کی وہی قسم ہی جسمین احتباس اور قبض شدید نہو اور درد متصل رہے کہ بیشتر اوس مین خفت ہوجایا کرے اگرچہ پھر دوبارہ عود بھی کرے اور مریض کو خروج ریح اور بول سے خواہ استعمال حقنہ سے راحت ملجایا کرے جیسے کہ ضد مخالف ان امور کے اصعب اور دشوار ترین اقسام قولنج مین ہوتی ہے **علامت قولنج ردی** کی درد کا شدید ہونا اور قے کا پے در پے ہونا پسینے کا سرد نکلنا اطراف کا سرد ہوجانا شدت درد کیوجہ سے جو باطنی اعضا مین ہے اور خون اور روح کا میلان اوسی موضع درد کی طرف ہوتا ہی کہ درد جذاب ہی جسوقت نوبت ہچکی کی پہونچے کہ دم لینا دشوار ہو اور اختلاط عقل اور کز از کی نوبت پہونچے اور جملہ اشیا جنکا نکلنا اس مرض مین معتاد ہی بند ہوجائین نہ از خود نکلین اور نہ حیلہ اور تدبیر سے اوسوقت یہ مرض قاتل ہوتا ہی **غرائب علامات قولنج** کی جس شخص کے شکم مین درد ہو اور پھر اوسکی بھوؤن پر دانہ ہاے سیاہ برابر بر قلا کے نمودار ہوکر پھر متقرح اور شگافتہ ہوجائین اور پھر نکلین اور دوسرے دن تک باقی رہین خواہ دوسرے روز سے زیادہ ایسا مریض مرجاتا ہی اسی شخص کو سبات اور نیند کی بیماری ابتداے مرض مین پیدا ہوتی ہی۔ سانس کا عمدہ بحال خود رہنا اس مرض مین نجات مریض پر کمتر دلالت کرتا ہی چہ جاکہ سانس ہی خراب ہوجائے **فرق درمیان قولنج اور سنگ گردہ** کے کبھی سنگ گردہ کے مرض مین وہی اعراض اور احوال قولنج کے مشابہ عارض ہوجاتے ہین جنکا ابھی ذکر ہوچکا اسلیے کہ قولون کبھی شریک گردہ کے ہوجاتی ہے اوسوقت قولون مین وہی درد پیدا ہوتا ہے جو قولنج کا درد ہے اور اس درد کو وہی اعراض لازم ہوتے ہین جو مناسب درد قولنج کے ہین مگر فرق ان دونون مین یعنی درد قولنج اور درد سنگ گردہ چھ طرح سے کیا جاتا ہے (۱) درد کی حالت اور کیفیت سے (۲) مقارنات خاصہ یعنی وہ امور جو قرین وجود ہر ایک کے ان دونون سے ہوتے ہین (۳) جو چیزین ہر واحد کو ان دونون درد سے موافق ہوتی ہین یا موافق نہین ہوتی ہین (۴) جو چیز ہر وقت ہر ایک قسم درد کے نکلتی ہے اور خارج ہوتی ہے (۵) مبلغ اور مقدار اعراض کی (۶) بہمت اسباب اور دلائل متقدمہ کے جو ہر ایک سے پہلے موجود ہوتے ہین حالت اور کیفیت درد کی اوس مین اختلاف مقدار اور مکان اور زمانہ اور حرکت کا ہوتا ہے اسلیے کہ جو درد کہ سنگ گردہ کا ہی اوسکی مقدار صغیر اور چھوٹی ہوتی ہی گویا ایک سخ اخواہ باریک نکالا گیا ہوا ہی اور قولنج کا درد مقدار مین کبیر اور بڑا ہوتا ہے مکان درد کا اختلاف یہ ہی کہ قولنج کا درد داہنی جانب کے نیچے سے شروع ہوتا ہے اور اوپر کیطرف پھیلتا جاتا ہے اور بائین طرف بھی بڑہتا ہے اور جب ٹھہر گیا یعنی جگہ پکڑ چکا پھر اوسکا انبساط یمین اور یسار کیطرف ہوتا ہے ایک گروہ اطبا کے نزدیک یہ بات ہی کہ قولنج کا درد بائین طرف سے کبھی شروع نہین ہوتا ہی اور یہ راے اونکی صحیح نہین ہے ہمنے اسکے خلاف کا تجربہ کیا ہے۔ قولنج کے درد مین یہ بات بھی ہوتی ہے کہ آگے کی طرف اور بسوے عانہ یعنی پیڑو کی طرف زیادہ مائل بطرف پشت کے ہوتا ہے۔ اور سنگ گردہ کا درد اوپر کی طرف سے شروع ہوکر تھوڑا نیچے اوترنے کے بعد بس وہین تک اوترتا ہے جہانتک اوترکے ٹھہر جاتا ہے یعنی جگہ پکڑ لیتا ہے اور پشت کیطرف زیادہ مائل ہوتا ہے۔ زمانہ کا اختلاف درد مین یہ ہے کہ سنگ گردہ کا درد بروقت خلو معدہ کے زیادہ شدت کرتا ہے اور درد قولنج بروقت خلوے معدہ کے کم ہوجاتا ہے اور بروقت تناول کسی چیز کے قولنج کے درد مین شدت ہوتی ہے درد قولنج کا دفعۃً شروع ہوتا ہے اور تھوڑے سے زمانہ مین اسکا آغاز نمایان اور پوری شدت ہوجاتی ہے اور پتھری کا

درد تھوڑا تھوڑا شروع ہوتے ہوتے آخر مین جاکر اسکی شدت ہوجاتی ہی اور زیادہ ہوجاتا ہی- اور یہ بات ہی کہ سنگ گردہ کا درد پہلے پشت مین ہوتا ہی اور عسر بول یعنی بدشواری پیشاب آنا پیدا ہولیتا ہی اوسکے بعد پہر وہ علامات جو درد قولنج سے مشترک ہین پیدا ہوتے ہین اور قولنج مین پہلے وہ علامات مشترکہ پیدا ہولیتے ہین بعد اوسکے درد پیدا ہوتا ہے- حرکت درد کا اختلاف یہ ہے کہ قولنج کا درد مختلف جہات مین حرکت کرتا ہے اور سنگ گردہ کا درد ایک ہی جگہ ٹھہرا رہتا ہے- دوسرا فرق مقارنات کی وجہ سے وہ یون ہی کہ پھر ہری بدن پر بکثرت سنگ گردہ کے درد مین ہوتی ہے اور قولنج کے درد سے کچھ اسکو نسبت نہین ہے- تیسرا فرق بنظر موافق اور ناموافق ہونے اشیا کے یہ ہی کہ حقنہ اور خروج ریح اور ثفل سے قولنج مین بخوبی کمی ہوجاتی ہے اور سنگ گردہ کے درد مین ان امور مین تخفیف معتدبہ نہین ہوتی اور اکثر حالات مین یہ تدبیرین اسمین بیکار ہوتی ہین- پتھری کے ریزہ ریزہ کرنے والی ادویہ سے سنگ گردہ کے درد مین کمی ہوتی ہے اور قولنج کو کچھ مفید نہین ہوتی ہین- چوتھا فرق باعتبار خروج فضلات وغیرہ کے یہ ہی کہ سنگ گردہ مین اکثر احتباس اور رک جانا ایسے فضلہ کا نہین ہوتا کہ اگر وہ خارج ہو مثل اونٹ کی مینگنی کے ہو خواہ مثل گولیون کے اور مثل گوبر کے ہو اور کبھی طوبت پر تیرتا ہوا برآمد ہوا اور بیشتر تو ایسے درد گردہ کے ساتھ احتباس فضلہ کا مطلق ہوتا ہی نہین اور یہ قراقر وغیرہ اسمین ہوتا ہی اور قولنج کا دردان امور سے کبھی خالی نہین ہوتا پانچوان فرق بسبب مبلغ اعراض کے پس دونون نیدیون کا درد اور درد پشت اور قشعریرہ سنگ گردہ کے درد کے ہمراہ اکثر اوقات ہوتا ہی مگر سقوط اقتہا اور قے مراری اور بلغمی اور کمی اشتہا یعنی غذا وغیرہ پچنے کے اور شدت درد کی اور نوبت بہ غشی اور سرد پسینے تک پہونچنے کی اور انتفاع قے کا سنگ گردہ مین کم ہوتا ہی- چھٹا فرق بحسب اسباب اور دلائل متقدمہ کے یہ ہے کہ متواتر بدہضمی اور تخمہ کا ہونا اور غذاہاے خراب کی خورش اور ہمیشہ منفص کا رہنا اور قراقر کا اور خروج ثفل کا احتباس قولنج سے پہلے ہوتا ہی اور پیشاب ریگ ملا ہوا اور خلطی یعنی مختلط باخلاط سنگ گردہ سے پہلے ہوتا ہی یا اینکہ سنگ گردہ مین بول ریق نہین ہوتا پھر اوسکے بعد خلطی اوسکے بعد ملی ہوتا ہے **تفصیلی علامات ہر ایک قسم قولنج کے** بلغمی قولنج پر مقدم ہونا ایسے اسباب کا جو پیدایش بلغم کے واجب کرتے ہین از قسم چربی اور اقسام غذا ونکے اور سن اور عادت اور بلد اور وقت اور جملہ اشیا مولدات بلغم جو معلوم ہوچکے ہین- بلغم کا ثفل کے ہمراہ برآمد ہونا قبل حدوث قولنج کے اور بروقت موجودگی قولنج کے ہمراہ براز کے بذریعۂ حقنہ کے نکلنا بھی اسی پر دلیل ہے کہ قولنج بلغمی ہے- اسافل بدن کا سرد رہنا اور گرانی کا محسوس ہونا احتباس کی شدت زیادہ ہونی کہ ثفل کی مقدار کسی قدر بھی نہ خارج ہوا اور نہ کوئی خلط نہ ریح کچھ بھی نہ برآمد ہوا اور اگر شاید نکلے بھی تو ایسی بھولی ہوئی ایک شے برآمد ہو جیسے گوبر اور جیسے کہ ریحی مین نکلتا ہے اور سبک ہوتا ہے درد کی مدت طویل ہونا مناسب نہین کہ طبیب فریب خوردہ ہوجاے اور دھوکے مین آجاے بوجہ شدت پیاس اور التہاب کے اور بوجہ سرخ ہونے پیشاب کے اور گمان کرے کہ مرض قولنج مادہ حارسے ہے اسلیے کہ یہ سب علامتین جملہ اقسام قولنج کے مشترک ہوتی ہین حار یا بارد ہو **علامت قولنج ریحی کی** اسباب معلومہ کا مقدم ہونا جیسے بکثرت پانی پینا اور شراب آب آمیختہ پینے کی کثرت کی ہو اور نفاخ ترکاریان زیادہ استعمال مین آئی ہون اور اسطرح فواکہ بھی ایسے ہی استعمال کرتا ہو یا غذاے غیر منصم پر استعمال غذا کرتا ہو قراقر اور احتباس ثفل کا معاً مین ہوا اور تمدد یعنی کھچاؤ اور تمرق یعنی پارہ پارہ ہونیکی کیفیت بشدت معلوم ہوتی ہی جیسے کسی نکلے وغیرہ سے انتڑیون مین کوئی سوراخ اور چھید کرتا ہے یا اینکہ ایک نکلا کسیکے امعا مین داخل کردیا ہے- اور یہ کیفیت

قولنج بلغمی مین کبھی اوسوقت ہوتی ہی جب احتباس ریاح کا ہو خواہ ریح کو بلغم نے پیدا کیا ہو مگر ریحی مین اسکی شدت زیادہ ہوتی ہی - ریحی مین ثقل اور گرانی زیادہ معلوم نہین ہوتی ہی کبھی قولنج ریحی مین پہلے قراقر بکثرت اور ریاح کی زیادتی ہوتی ہی اور ریاح اوٹھتی اوٹھتی ٹھہر جانے مین پھر قراقر نہین ہوتا ہی اور نہ اب ریح صادر ہوتی ہے اور بستگی ریاح کی معلوم اسطرح پر ہوتی ہے جب تکمید کرین خواہ زور سے دبائین بیشتر درد ایک ہی جگہہ ٹھہر جاتا ہے اور وہانسے کیطرف کو ہٹتا نہین ہی - اور بیشتر انتفاخ اور پھولنا امعا کا ہاتہ رکھنے سے معلوم ہوتا ہی اور اکثر دبانیسے معلوم ہوتا ہے - اکثر اوقات ایسے قولنج کو تکمید مفید ہوتی ہی اور بیشتر نہین بھی مفید ہوتی ہی مفید ہوتا اوسیوقت ہی جبکہ مادہ مولد ریح ثابت اور جاگزین ہو کہ جسوقت کوئی ایسی بات پیدا ہوئے کہ حرارت خواہ تسخین پیدا کرے ریح بھی پیدا ہو جائیگی کبھی قولنج ریحی پر وہی ثقل خشوی یعنی بکل فضلہ گاؤ کے دلالت کرتا ہے جو جو پانی پر تیرتا رہے اور تیرنیکی وجہ یہی ہی کہ ریح کی اوس مین کثرت ہوتی ہے - بیشتر شکم قولنج ریحی مین نرم رہتا ہے اور اکثر دست بھی آتے ہین اور اخلاط براہ اسہال کے دفع ہوتے ہین اور اونکا بند ہو جانا کچھہ مفید نہین ہوتا ہے اسلیے کہ ریح غلیظ طبقات امعا مین بند اور رکی ہوئی ہوتی ہی - جو قسم اسکی ایسی ہے کہ اوسمین درد ایک جگہ سے دوسرے جگہ ہٹتا ہی اور محل واحد مین ٹھہرا ہوا نہین ہوتا ہے وہ اسلم ہے اور جو قسم اسی قولنج ریحی کی ایسی ہو کہ اوس مین پیٹ کا پھولنا مثل مستسقاے طبلی کے ہو وہ ردی اور خراب ہی **علامت قولنج ثقلی** کی پہلے اون اسباب کا ہونا جیسے احتباس ثقل کا قبل درد کے پیدا ہونا یعنی ایک مدت دراز تک ثقل کا رک جانا اور محل امعا مین گرانی کا زیادہ ہونا اور ایسا محسوس ہو گویا آنتین خود بخود بھٹی جاتی ہین اور جسوقت مڑوڑا ہو کر قضاے حاجت کو بیٹھے کچھہ نہین نکلتا ہے بلکہ کبھی ایک شے بالزوجت نکلتی ہی اور پھر غلیظ ہو جاتی ہے - مگر ثقل مراری پر ثقل کا رنگین ہونا اور بکثرت مرار کا نکلنا اور حرارت کا اوسمین بدلیل ہونا اور التہاب اور لذع کا ہونا اور ایذا قبل اسہال مرہ صفرا کے اور زبان کی خشکی یہ سب علامات اوسی کے ہین - جو قولنج ثقلی کہ تحلل بدن سے پیدا ہوا اوسپر دلیل یہ ہے کہ پہلے سے ثقل مین کمی ہوتی ہے اور بدن مین نرمی اور بسرعت بدن کو ایذا پہونچنی حرارت اور برودت خارجی سے - جو ثقلی کہ حرارت شکم اور یبوست سے اوسکے پیدا ہوا اوسپر دلالت وجود التہاب مراق سے ہوتی ہے اور یبوست مراق کی اور قحولت یعنی کہردا ہونا مراق کا اور بدبودار مین ہونی اور سیاہی اوسکی جو کسی قدر سرخی بھی لیے ہو - جو قولنج ثقلی تحلل سے ہوا اور ریاضت خواہ زیادہ پسینا برامد ہونے کے تحلل سے یا اور قسم کے تحلل سے پیدا ہوا اوسپر دلیل یہ ہے کہ پہلے ثقل مین کمی ہوا اور اسباب مورث تحلل کی موجودگی ہوتی ہے - علامت اوس قولنج کی جو احتباس اوس مادہ صفرا سے پیدا ہو جو امعا پر ریزش کرکے مرکب یہ ہے کہ گرانی ہو اور نفخ شکم اور براز کا سپید اور بدشواری براز کا نکلنا اور وجع معدہ کا ہونا اور مزاحمت ہوا اوسکے ہمراہ ہوتی ہے اور تنگی پیدا کرتی ہے - اور بیشتر اسکے ہمراہ یرقان بھی عارض ہو جاتا ہے علامت اوس احتباس کی جو بسبب برودت جگر کے ہوتا ہے خواہ اور اعضاے رئیسہ جگر کے یہ ہی کہ منتن یعنی بدبو نہ ہو اور رنگت براز کی سبزی مائل ہو جائے - علامت قولنج سودا وی کی کمٹی دکھائی اور براز کی سیاہی اور پیٹ کا پھول جانا اور درد مین کمی **علامت قولنج ورمی** کی ورم گرم سے جو قولنج پیدا ہوتا ہے اوسکی علامت یہ ہے کہ درد مین کھچاؤ اور ایک ہی جگہ ٹھہرا ہوا جسکے ہمراہ گرانی اور ضربان التہاب سمیت کہ اوسمین حمای حادہ اور پیاس کی شدت اور سرخی رنگ کی ہو اور تبیج آنکھون مین اور پیشاب بند ہو جاے اور یہ حبس بول علامت قوی اسکی ہے اور اسہال سے ایذا ہو - اور کبھی یہ درد ہمراہ نرمی طبیعت کے ہوتا ہے اور بیشتر نوبت برد اطراف کی

پہونچ جاتی ہے حالانکہ شکم مین بڑی گرمی ہوتی ہے - اور بیشتر جو مقام شکم سے ورم کے سامنے ہی سرخ ہو جاتا ہی پھر اگر ورم صفراوی ہو تو مدت اور ضربان اور ثقل کمتر ہوگا اور تپ اور التہاب اور لذع کی شدت ہوگی - جو قولنج ورم بارد بلغمی سے پیدا ہو اور وہ قلیل اور کمتر ہوتا ہے علامت اوسکی یہ ہے کہ درد متصل بلا وقفہ ہو اور ایک ہی جگہ خاص مین اوسکا ظہور ہو خصوصًا جس وقت کوئی سے شکم سے مخدر ہوتی ہے از قسم اونھین اشیا کے جبکا نگلنا عادت مین داخل ہے اور ہاتہ رکھنے سے ایک انتفاخ مع نرمی کے محسوس ہوتا ہے اور سحنہ یعنے ہاتھ پانون چہرہ مہرہ ایسے بیمارون کا سا ہو جاتا ہے جیسے متبرل یعنی وہ لوگ جنکو تبرل اور ڈھیلے ہونے اعضا کا مرض ہو اور سابق اس سے وہی تدبیرین ہو چکی ہون جنسے بلغم کی پیدایش اور ورم بلغمی کی بنا قائم ہوتی ہے مثلاً دودہ کے اقسام کا استعمال اور مچھلی اور گوشتہاے غلیظ اور فواکہ اور سرد تر کاریان جو تر و تازہ ہون اور علامت اوسکی استلا کسی شے بارد رقیق سے کہ یہ علامت اس مرض کے موافق ہی اور پوری پوری ہی برابر بہی اس ورم مین ہوتا ہی **علامت قولنج التواے فتقی** یہ قولنج فتق بعد کسی حرکت سخت کے پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ وہ حرکت شدید ہے یا کوئی سقطہ یا ضربہ یعنی گر پڑنے خواہ مار یکی چوٹ سے خواہ ٹھوکر کھانیسے یا کشتی لڑنے سے خواہ کسی بھاری اور وزنی چیز اوٹھانے سے خواہ فتق اور شگافتہ ہونے کسی عضوسے یا بسبب شدید کی وجہ سے درد اس قولنج مین یکسان اور متشابہ ہتا ہی جسمین اختلاف کمی کا نہین ہوتا پھر درد کی زیادتی تھوڑی ہوا کرتی ہی - قولنج فتقی پر وجود فتق کا دلیل ہے **علامات باقی اصناف قولنج کے** جو خفیف ہین جیسے وہ قولنج جو برودت امعا خواہ ضعف حس یا ویدان یعنی کیڑونکی وجہ سے خواہ بسبب فتق کے پیدا ہو - برودت امعا سے جو قولنج عارض ہوتا ہی اوسمین پیاس کی کمی اور براز مین طہور برودت کا اسطرح سے کہ ٹھنڈا براز برآمد ہوا اور پھولا ہوا ہو اور برودت کا احساس امعا مین ہو اور درد کا خفیف ہونا اور بیشتر اوسکا ہمراہ متلی یا قے بارد بہی ہوتی ہے - علامت اوس قولنج کی جو مرہ صفرا سے ہو وہی اسباب مقدم الذکر اور سن اور بلد اور سحنہ وغیرہ اور لذع شدید اور التہاب اور احتراق کا موجود ہونا اور حقنہ حادہ سے ایذا ہونی اور اذیت اوس راے جو مسہل ہین اور مرار کا اور ترنا گزسنگی سے گزند پہونچنا اشیا مبرد سے نفع پانا اور بسطح استفراغ مرار سے نفع ہونا بشرطیکہ امعا مین یہ مرار سمانہ گیا ہو اور ایک وزدرمیان ہو کر زیادتی مرض کی ہونی اور بیشتر ہمراہ اوسکے تپ بہی ہوتی ہے اور کبہی تپ نہین بہی ہوتی ہے - اور اگر تپ ہو تو ایسی نہو جیسے حمای ورمی ہوتی ہے جسکے اعراض بڑے اور سخت ہوتے ہین بیشتر اسکے ہمراہ پیڑو مین ایسا درد ہوتا ہے جیسے کسینے چھری چبھا دی ہو اور یہ اوس مقام پر نہین ہوتی رہتی علامت اوس قولنج کی جو ضعف قوت دافعہ سے عارض ہو یہ ہی کہ پہلے طبیعت نرم رہی ہو - اور اب بار بار تقاضاے حاجت کا تقاضا بتا مگر تھوڑا تھوڑا برآمد ہو - اور اسباب ضعف دافعہ پہلے سے پائے جائین جیسے وجود اون امور کا جو قوت گھٹانے والے ہین مثلاً حرارت یا برودت جو خارج سے پہونچی ہو خواہ تناول اشیاے حارہ اور بارد کا کیا ہو - اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ شکم نرم ہوتا ہے خواہ نرمی اور قبض مین شکم کی حالت معتدل ہوتی ہے اور مقدار اور کیفیت براز کی بموجب صحت اور مجراے عادت کے ہوتی ہے مگر بایں ہمہ بہی ثقل کا خروج محتاج استعمال آلہ کا یا حمول وغیرہ کا ہوتا ہے اور بیشتر یہ ضرر اسیوجہ سے ہوتا ہے کہ جو شے کھانے پینے مین آتی ہے وہ براز مین نرمی زیادہ پیدا کرتی ہے اور لذع کم کر دیتی ہے کہ اسی جہت سے تقاضا اجابت کا اوس سے نہین پیدا ہوتا ہی از ین قبیل گندنا اور پیاز اور بینیر بہی ہے - ایضًا یہ بہی اسکو تناول سے اشیاے مذکورہ کے ہوتا ہے کہ حمولات حادہ کی ایذا کا احساس نہین ہوتا جسوقت یہ حمول مستعمل ہون اور پیٹ مین نفخ کھانے پینے کیوجہ سے ہو جاتا ہے لہذا جس سے پیدا ہوتا ہے اور درد اسقدر جو تمام مین

نہیں آتے خواہ اوسکی طرف التفات کیا جاے نہیں اوٹھتا ہے- اور کبھی اتفاقاً اوس مقام میں ایک ناصور ایسا ہوتا ہے جس سے مس خروج براز کے باطل ہوجاتی ہے- علامت قولنج کی بسبب پیدان کے عارض ہونیکی یہ ہے کہ دیدان قولنج کے صدمت سے پیلے نکلتے ہوں گے

چوتھا مقالہ علاج قولنج اور ایلاؤس کے بیان میں

اور اشیاء جزئیہ امراض امعا اور احوال میں اونھیں امعا کے قانون علاج قولنج کا واجب ہے کہ تدبیر علاجی میں قولنج کے مال مشغول کرے اسلیے کہ جسوقت ابتداے علامات قولنج کے ظاہر ہونے لگیں اوسیوقت سے واجب ہے کہ استلاء کے امور ترک کردے اور جو تنقیہ مناسب اوس استلاء کے ہو اوسکو فوراً کرڈالے پھر اگر بعد کھانے طعام کے یہ استلاء محسوس ہو فوراً قے کرڈالے اور اوس غذا کے ساتھ جو اخلاط قابل اخراج کے ہوں اونھیں بھی بذریعہ قے کے نکال ڈالیں تاانیکہ خوب طبیعت صاف ہوجاے- قے کرنیسے کبھی مادہ قولنج رطب اور قولنج صفراوی کا بند ہوجاتا ہے پھر اگر قے میں افراط ہو قے کی بند کردینیوالی ادویہ بند کردینی چاہیے منجملہ اون ادویہ کے جلاب لغ کیواسطے عمدہ ہے کہ شربت پودینہ کا آب انار کے ذریعہ سے طیار کریں اور اوسمیں تھوڑا سا زیرہ اور سماق ملادیں- صعوبت رہے بہ نسبت مریض قولنج کے یہ ہے کہ مسہل پلانے میں جلدی نکیجاے اسلیے کہ سدہ کبھی قوی اور سخت ہوتا ہے اور اخلاط اور گولیاں سدہ کی بہت سی ہوتی ہیں اور جسوقت اسی سدہ وغیرہ کیطرف کوئی غلظ اوپر کیطرف سے متوجہ ہوتی ہے جبکہ دوا مسہل پلائی جاے اور بسبب بند ہونیکے راہ اور منفذ کے اوس غلظ متوجہ کو راہ نکلنے کی نہیں ملتی لہذا اس تدبیر یعنی مسہل پلانے سے خطرۂ عظیم پیدا ہوتا ہے- پس درست اور واجب تدبیر یہی ہے کہ ابتداے علاج پلانیسے مرلقات ملینہ کے کیجاے جیسے شوربا بڈے مرغ کا جسکی ترکیب ہم آیندہ بیان کرینگے بلکہ نقشہ میں ادویہ مفردہ کے بیان کردیا ہے- اگر ہمراہ قولنج کے تپ ہو اوسوقت شوربا مرغ کے آب جو دینا چاہیے بعد اوسکے حقنہ ہاے نرم کرنے چاہئیں تاکہ وہ گولیاں اور اخلاط نیچے سے اثر دوا کو قبول کریں پھر جسوقت محسوس ہو کہ وہ گولیاں اور اخلاط جو زیادہ غلیظ تھیں نکل چکیں اب اسوقت اگر کوئی دوا پلانی واجب ہو بے خطر پلانی چاہیے اور اگر بقیا مادہ کا اخراج اوپر کیطرف قے کرانے سے ہوسکے وہی بہتر ہے کہ متواتر قے کرائی جاے- شدت حاجت اوپر سے دوا پلانے کی اوسی وقت ہوتی ہے جب مادہ قولنج کا مبدا معدہ ہو خواہ اوپر کے امعاء یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ معدہ اگر ضعیف ہو اور اوس میں اخلاط کثیرہ بھرے ہوں اور استلاناف سے اوپر اور گرانی بھی اوسی جگہ اوپر ناف کے معلوم ہو پس اعراض ایسے ہیں کہ دوا مسہل پلانے کی تجویز کیجاے- اسیطرح اگر قولنج بعد ہیجے کے عارض ہوا ہو اوس وقت بھی علاج اوپر ہی کی طرف سے اولے ہے- اور یہ قسم قولنج کی وہی ہے جسکی ابتدا معدہ اور اوپر کے اعضاء عالیہ سے ہوتی ہے اسطرح سے کہ پہلے یہ مادہ اونہیں اعضا میں پوشیدہ ٹھہرا ہوا ہوتا ہے پھر اون آنتوں کیطرف جو مادوف ہوجاتے ہیں وہی اعضا اس مادہ سے تھوڑا تھوڑا روانہ کرتے ہیں اور جسوقت کوئی جدید مادہ اون امعا میں پہونچتا ہے درد کا اعادہ ہوتا ہے اور تنقیہ جدید کی حاجت ہوتی ہے اب ایسے وقت اگر مسہل پلایا جاے یا تو اوس مادہ کو اعضاے مذکورہ اور امعا سے بالکل خارج کردیگا اور قولنج کی ایذا سے بالکل راحت ہوجائیگی یا اینکہ یہ مسہل اوسی مادہ کو اعضاے عالیہ سے امعا تک جذب کرلیجاے گا اور ایک ہی جگہ اس مادہ کو جمع کردیگا پھر اوسکا تنقیہ ایک ہی حقنہ سے ہوجائیگا یا کمتر اون اعداد سے حقنوں کے جو قبل پلانے مسہل کے درکار تھے- اگر دواے مسہل کا پلانا اوپر سے واجب نہ ہو اور کوئی ضرورت صریحہ اسکی نظر نہ آئے پھر اوس وقت پسندیدہ تر یہ بات ہے کہ ادویہ کی طرف سے

کسی قسم کی دوا نہ مل یا ملین وغیرہ نہ پائی جاے اور فقط احقان ہی پر اکتفا کرین اور یہ حکم اسواسطے کیا جاتا ہی کہ اکثر قولنج کا سبب غلیظ غلیظ ہوتی ہی جو بخوبی چسپیدہ ایسی ہوتی ہی کہ بذریعۂ ادویہ مستفرغہ کے تمام وکمال اسکا اخراج نہین ہوتا ہی پھر جب اوپر سے دوا پلائی گئی تو یہ دوا فقط معدہ اور امعا سے اخراج خلط وغیرہ کا کرے گی بلکہ اور ایسے مقامات سے بھی ایسا مادہ کھینچ کر نکالیگی جسکے استفراغ کی کوئی حاجت نہ تھی اور یہ امر موجب ضعف مریض کا ضرور ہوتا ہی اب ضعف پیدا ہوگیا اور ابھی سارا معدہ قولنج بوجہ چسپیدگی کے خارج نہین ہوا الغرض اسواسطے احتیاج حقنہ ہاے کثیرہ باقی رہی اور استفراغات متواترہ ضرور کرنے پڑینگے جس سے ضعف مریض ہوجاتا ہی پس مناسب یہ ہی کہ ایسے وقت جب کہ ضرورت پلانے دوا کے مسہل کی اوپر سے نہو فقط احقان اکتفا کیجاے خواہ جوشاندہ قائم مقام حقنہ کے ہے جیسے شیاف اور ضمادات مسہلہ اسلیے کہ حقنہ کا قاعدہ یہی ہی کہ جب تک معاین خلط باقی ہی اور مقامات سے مذہب نہین کرتا ہی اور جملہ اعضاے بدنی سے استفراغات کثیرہ نکرنے پڑینگے۔ حقنہ اگر بکرار اور بمرات کثیرہ کیا جاے بطریق چسپیدہ ہونے خلط مرض کے تب بھی کچھ ضرر نہ ہوگا اور خطرہ اس طرح کمتر ہے بہ نسبت اسکے کہ استفراغ مادہ کا اوپر کے استعمال ادویہ سے کرین جو تمام بدن سے جذب مواد کرتی ہین۔ اگر حقنہ کرنیسے کچھ خارج نہ ہوتا ہو معلوم کرنا چاہیے کہ ابھی مادہ مین نضج نہین ہوا ہے پس صبر کرنا ضرور ہے اور حقنہ نہ دینا چاہیے خصوصاً حقنہ ہاے حادہ اسلیے کہ وقت مناسب نضج کا بعد نضج کے ہے علاوہ بران حقنہ ہاے حادہ کے استعمال مین قلب اور دماغ تک ضرر پہونچنے کا خوف ہوتا ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعض وقت جب حقنہ دیا جاتا ہے پس دست تو نہین آتے بلکہ درد سر پیدا ہوجاتا ہے اور انتشار مواد ہوجاتا ہے اوسوقت واجب ہی کہ اعانت حقنہ کی دوا سے مشروب سے کیجاے بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ اسہال کی خواہش طبیعت کے اوپر سے ہوتی ہے اور سدہ نیچے کے امعا مین ہوتا ہی اوس وقت واجب ہی کہ وہ مادہ رقیق ہو اوپر کیطرف ہی اوسکو کسی قدر تخمین اور غلیظ کردین قوابض کا استعمال کرا کے تاکہ دونون مادہ فوقانی اور تحتانی ضبط احد سے ہوجائین بعد ازان دونون کا استفراغ کیا جاے۔ واجب ہی کہ حقنہ مین نرمی زیادہ رہے اگر ہمراہ قولنج کے تپ ہو اور روغن کی آمیزش ادویہ حقنہ مین کثرت سے ہو تاکہ شوریت نمک کی اسکے ملانے سے ٹوٹ جاے کہ بعض اوقات ایک درہم سے لیکر دو درہم تک نمک داخل کرنیکی ضرورت ہوتی ہی بلکہ اڑھائی درہم تک نمک ملایا جاتا ہے اگر حقنہ سے کسی قسم کا مادہ نہ اوترے اوسوقت ایارج فیقرا مجم یعنی کسی شربت وغیرہ کی تری سے گوندھا ہوا خواہ سفوف خشک ایارج مذکور کا دینا چاہیے اور اسیطرح استعمال معجون شہریاران اور تمری کے بعد بھی ایارج مذکور کا استعمال کرنا لازم ہے۔ مناسب نہین ہی کہ ان بیمارونکی ایارج کو غاریقون سے قوی کرین اس لیے کہ غاریقون مین قوت غواصی چونکہ زیادہ ہی لہذا احشا مین ٹھہر جاتی ہی۔ اور واجب ہی کہ بروقت متملی ہونے معدہ کے غذا سے حقنہ نہ دیا جاے ورنہ خام غذا اسفل کیطرف جذب ہوکر آئیگی۔ اور واجب ہی کہ بیہم اور برابر استعمال حقنون کا نکرین بلکہ درمیان دو حقنہ کے ضرور کسیقدر مہلت کا زمانہ بھی رہے قولنج صفراوی کی نوبت کیوقت جب ذہب کا استعمال کرنا چاہیے یعنی اگر زمانہ نوبت کا معلوم ہو اوس زمانہ سے پہلے اس حب کا استعمال کرین۔ بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ ادویہ جاذبہ اخلاط بدن سے بطرف امعا اور اخلاط ردی کو جذب کرتے ہین یعنی علاوہ مادہ صفراوی موجودہ امعا کے اور بیشتر بھی اخلاط جذب شدہ خراش پیدا کردیتے ہین پس اوس وقت ہمراہ قولنج کے سحج امعا بھی پیدا ہوتا ہے اور یہ اجتماع سحج اور قولنج کا آفات مہلکہ سے ہے۔ بدتر ادویہ سے جو قولنج مین پلائی جائین وہ مسہلات ہین جو مقدار اور حجم مین زیادہ ہون اور طبیعت اون سے متنفر ہے کہ معدہ مین

بوجہ اپنے بوجھ کے ٹھہر نہ سکیں بلکہ لازم ہے کہ جوب اور ایارج سے مسہلات تجویز ہوں اور جو چیز کہ حجم میں کمتر اور خوشبو میں نہایت معطر ہو اوسی کا استعمال مسہلات میں اولی ہے۔ واجب ہے کہ توجہ طبیب کی بطرف اعضائے سر کے زیادہ ہو تاکہ اخراجہ اخلاط کو جو بوجہ قولنج کے محتبس ہو رہی ہیں و نیز اخراجہ ادویۂ حارہ کو جنکے بدون استعمال کے چارہ نہیں ہے دماغ وغیرہ قبول نکرے اور یہ اہتمام توجہ طبیب کا اکثر امراض قولنج میں درکار ہے۔ اور بیشتر صعود سے انمیں بخارات کے نوبت وسواس اور اخلاط عقل کی پہونچ جاتی ہے اور یہ امر قولنج میں پیدا ہونا نہایت ممنوع ہے اور منجملہ اون مضرتوں کے جو بسبب ان اعراض کے پیدا ہوتی ہیں ایک بڑی مضرت یہ ہے کہ طبیب کو اصلی صورت حال مریض کا پہچاننا غیر ممکن ہوجاتا ہے کہ جسکے بدون راہ پانے علاج واقعی پر نہیں ہوسکتی ہے۔ یہ توجہ تقویت اعضائے سر کیطرف استعمال سے دوائے بارد خوشبو سے تمام ہوسکتا ہے اور روغنہائے بارد وہ سے اور جملہ وہ تدابیر کی طرف ہم نے امراض سر میں اشارہ کیا ہے۔ بیشتر حاجت تسخین معا کی اور تدبیر جگر کی قریب قریب زمانہ میں پیدا ہوتی ہے پس اسکی رعایت ضمادہائے مبردہ جگر وغیرہ سے کرنی چاہیے۔ اور جانب جگر کے حفاظت اور صیانت اون ضمادات سے کرنی ضرور ہے جو شکم پر واسطے حل قولنج کے لگائے جاتے ہیں اور اسیطرح وہ مرہمات حارہ اور اسیطرح حال قلب کا بھی ہے۔ نہایت مناسب وہ دوا جس سے تدبیر کیجاے یہ ہے کہ عصارات بارد ہمراہ صندل اور کافور کے مستعمل ہوں۔ واجب ہے کہ درمیان اطراف قلب اور جگر کے ایک حجاب مانع کسی کپڑے سے یا خمیر وغیرہ سے کیا جاے تاکہ یہ حجاب پہنچنے سے اوس دوا کے مانع ہو جو مخصوص ایک کیواسطے لگائی گئی ہے مراد یہ ہے کہ قلب کی خاص دوا بہکر جگر تک اور جگر کی قلب تک آنے نپائے۔ پیاس ان لوگونکو زیادہ معلوم ہوتی ہے اور اجازت نہیں ہے سوائے قلیل پانی پلانے کے اور صبر کرنا پیاس پر اور اگر یہ آب قلیل کسیقدر جلاب سے ممزوج کردیا جاے بہت نافع ہوگا پیاس بجھانے کے واسطے اسلیے کہ بدن بھی چیز کی محبت کرتا ہے اور پانی ہوا وسکی تغذیہ ہوجاتی ہے قولنج بارد کا علاج قولنج بارد کی تدبیر بسبیل قانون عام کے پس اول یہ ہے کہ اوسمیں مبادرت ادویہ محدرہ کی بغرض تسکین درد کے نکرنی چاہیے اسلیے کہ جو لوگ جلدی کرکے تسکین درد کی ادویہ محدرہ سے کردیتے ہیں وہ ایک امر عظیم خطرناک کے مرتکب ہوتے ہیں اسلیے کہ استعمال محدرات کا علاج حقیقی نہیں ہے کسی حال میں اسواسطے کہ علاج حقیقی تو وہی ہے جو قطع سبب مرض کا کردے اور تحدیر کی وجہ سے تسکین سبب درالبطال مرض جو سبب ہوتی ہے مراد یہ ہے کہ سبب مرض تو جاگزین رہتا ہے مگر حس عضو بوجہ محدر ہوجانیکے باطل ہوکر اوسکا احساس نہیں کرسکتی ہے تسکین سبب تو اسواسطے ہوتی ہے کہ سبب مرض اگر غلظ غلیظ ہے ادویہ محدرہ کے استعمال سے زیادہ تر غلیظ ہوجائیگی اور اگر سبب بارد ہے خواہ نفس برودت ہے جیسے سوداوی مزاج بارد میں تو ادویہ محدرہ کی وجہ سے زیادہ تر سرد ہوجاویگا یا انیکہ سبب ریح تسخین ہے تو محدر اوسے زیادہ تر تسخین کردیگا باشدت کثافت جرم امعا سے قولنج پیدا ہوا ہے کہ جو کچھ امعا میں محتبس ہوا ہے بافراط کثافت سے اب کھل نہیں سکتا تو یہی محدرات کے استعمال سے زیادتی کثافت کے حاصل کرے گا اور درد قولنج کا اعادہ بعد ایک روز خواہ دو روز یا تین روز کے جب تحدیر عضو کی جاتی رہے گی نہایت شدت سے ہوگا جو پہلے اس قدر نہ تھا بہرصورت تسکین سبب ادویہ محدرہ کی ہر صورت میں ثابت ہوئی پس واجب نہیں ہے کہ جب تک ممکن ہو تحدیر کے درپے ہوں اور جب دوسرے بے پروائی ہو اوسکا استعمال نکریں۔ بلکہ سبب قولنج کے دور کرنے اور ہٹانے کی تدبیر اور اوسکے قطع کرنے اور تحلیل کے اور مسہلات اور ان ادویہ کی کشادہ کرنیکی فکر جو بسبب اپنی لزوجت کے موجب قولنج ہوتی ہیں کرنی چاہیے۔ اکثر ایسی

تدبیر کا امکان اونمین ادویہ ملطفہ سے متصور اور مظنون ہوتا ہی جو تخین شدید پیدا کرین اسلیے کہ شدید تخین کرنیوالی چیزین جسوقت کسی مادہ پر دفعتہ وارد ہوتے ہین اونکے درد سے بخوبی اس بات سے نہین ہوتی کہ جس قدر تحلیل مادہ کا فعل اوس سے پیدا ہوگا اوس سے زیادہ برانگیختہ کرنا ریاح کا فعل اونسے نہوگا مراد یہ ہے کہ زیادہ گرم ادویہ سے تحلیل مادہ کمتر اور برانگیختہ ہونا ریاح کا زیادہ ہوتا ہی بلکہ واجب ہی کہ ان ادویہ سخنہ کی مقدار اسیقدر ہو کہ ریح موجود کی تحلیل قوی کردین اور مادہ رطب کی تلطیف اور انضاج کرین تحلیل قوی اس مادہ کی کرینگی قوت اون ادویہ مین دفعتہ نہونی چاہیے اور یہی سبب ہی کہ فقط آب وغذا کا ترک کردینا چند روز تک در قولنج مین کافی ہوجاتا ہے (یہ مثال تقلیل تخین کے نفع کی ہے) اور یہی سبب ہی کہ تکمید سے بیشتر ہیجان اور شدت درد قولنج کی ہوجاتی ہی پھر اوسوقت مضطر ہوکر یا تو اب ترک تکمید کی اجازت دیجاتی ہی یا بکثرت تکمید کرنی اور مکرر سینکنا اسقدر ضرور ہوتا ہی تا کہ جو ہیجان مین لانیوالی درد کی ہی اوسکی تحلیل ہوجاے یعنی جو ریح کہ تکمید اوّل سے پیدا ہوکر درد کی زیادتی اونسے کردی ہے اوسی ریح کی تحلیل ہوجاے (یہ مثال زیادتی تخین مضرت کی ہی) پھر جسوقت استعمال حقنہ ہاے مستفرغہ کا ہو پس واجب ہی کہ اگر احتباس ثقل کا ہی اول ابتدا ایسے حقنہ سے کیجاے جسمین ازلاق ثقل کا ہو مثل لعابات اور ادہان کے اور وہ ادویہ جو ثقل سے خاص ہین اور جنسے علاج فقط قولنج ثفلی کا کیا جاتا ہی پھر ایسی دواؤن کے بعد وہ ادویہ جو استفراغ بلغم کا کرین استعمال کرنی چاہیئین اگر قولنج بلغمی ہو خواہ ادویہ محللہ ریاح کا استعمال کیا جاے۔ اگر قولنج ریحی ہو۔ واجب ہی جاننا اس امر کا کہ بیشتر اخراج ہر ایک خلط کا ہوجاتا ہے اور پھر بھی ایک ایسی قلیل شی باقی رہ جاتی ہی کہ وہی محیط بجانب عضو متالم اور پیدا کرنیوالی درد قولنج کی ہوتی ہی پس یہ کہنا چاہیے کہ علاج نے کچھ نفع نہین کیا بلکہ اس باقیماندہ کا بھی بذریعہ حقنہ کے استفراغ کرنا چاہیے اور بیشتر یہ بقیہ از قسم ریح کے ہوتا ہی فقط اور اوسکی محض ریح ہونے پر دلائل ریح کی دلالت ہوتی ہی ایسے وقت واجب ہی کہ حقنہ ہاے مقویہ عضو یعنی مقوی امعا اور محلل ریاح کا استعمال کیا جاے کہ جنمین تخین لطیف ہو۔ بیشتر ایسے وقت کسی معجون قوی اور حار کا پلانا کافی ہوتا ہے جیسے تریاق وغیرہ اور بیشتر مجمہ ناری کا موضع درد پر رکھنا کافی ہوجاتا ہی اور اکثر ضرور محللہ ریاح کا استعمال کافی ہوتا ہی اور اکثر دوے محرک کا استعمال جنسے بدن سرخ ہوجاے اور سب سے زیادہ قوی یہ مجرہ خردلیہ ہے جو رائی کی آمیزش سے تیار ہوتی ہی اسلیے کہ یہ دوا اکثر اوقات تحلیل مادہ کرتی ہی اور اکثر جذب مادہ عضل شکم کیطرف کرلیجاتی ہے۔ آبہاے حمام بھی جبکہ درد شدید قولنج کا اوٹھے اور اوسمین نہائین زیادہ نفع کرتی ہین۔ اور اب نوشادری قولنج کے کھولنے مین عجیب الاثر دوا ہے کہ روانی شکم پیدا کرتا ہے اگرچہ بطور پلانے کے مستعمل ہو بشرطیکہ مریض کو اسکے پینے کا تحمل بھی ہو۔ اسیطرح وہ آبزن جو ایسے پانی سے طیار کیا جاے جس مین ادویہ محللہ ملطفہ پکائی گئی ہون۔ اکثر فقط مالش جوزمی سے پنڈلیون کے ہوفائدہ دیتی ہے۔ بیشتر ہیجان درد کا سرد پانی پینے سے ہوتا ہے پس یہ آب سرد نہایت مضر چیز ہے اس مرض مین اسلیے کہ پیاس کو قولنج کی تو آب سرد کم نہین کرتا ہے اور ضرر برودت سے دردمین شدت ہوتی ہی نبیذ لطیف قلیل پانی پلانے سے بہتر ہے اور آب شیرین اور گرم درد کو زیادہ ٹھہرا دیتا ہی۔ نہایت مضر شے ان لوگون کے واسطے برودت اور ہواے سرد ہے جیسے نہایت مفید انکے حق مین حرارت اور ہواے گرم ہے جسوقت سبب موجودگی برودت امعا کی ہو اور مزاج مریض کا اصلی خلقت ہی خواہ کیوجہ سے رقیق ہو ایسا آدمی بہت جلد مبتلاے قولنج ہوتا ہے اور ہر وقت اوسکی نسبت عود قولنج کا خوف رہتا ہی پس واجب ہی کہ ہمیشہ اوسکا شکم روئی کے کپڑے خواہ اون وغیرہ سے بندھا گرم رکھا جاے اور برودت کا اثر اوسکے

شکم سے ایسی چیزونسے دور کیا جاے جو خشک ہون جیسے پشمینہ وغیرہ خواہ اوسکے شکم پر ایسی ہی گرم چیزین باستواری باندہی جائین اور استعمال مروخات کا روغنہاے گرم سے اور اسی طرح اون لطوفات عارہ کا استعمال جنکو ہم آیندہ اسی باب مین ذکر کرینگے بھی ایسے شخص کو مفید ہے - بیشتر احتیاج تکمیدات کی بھی ہوتی ہے اور اکثر حاجت اسکی ہوتی ہے کہ اوسکے لیے جو روغنہاے گرم تجویز کیے جائین اونمین چند بید بستر اور قربون بھی ملا دیجاے - جو قولنج بارد بنا بر بیان بالا ایسی عارض ہو کہ سبب اوسکا جلب اور جمع کر پہونچتا ہے کسی شے کا بطرف موضع مادوف کے امعا وغیرہ سے ہو اور اوسی مادہ کے کھنچ آنیسے درد پیدا ہوا ہو ایسے قولنج کا علاج استفراغ لطیف سے جو متفرق یعنی تفرقہ دے دیکر ہو اور متواتر یعنی چند بار سے کرنا چاہیے ہان اگر یہ بات معلوم ہو جاے کہ اب اس موضع مادوف مین مادہ کثیر آگیا ہے پہر اوسوقت استفراغ قوی سے کل مادہ کا اخراج کر دینا واجب ہے - لیکن جو مادہ کہ بار بار کچھ کچھ کر آتا رہتا ہے اور اوسکا تولد کسی مدت مین بھی بار بار تھوڑا تھوڑا ہوا کرتا ہے اوسکے لیے تدبیر واجب یہی ہے کہ قریب زمانہ نوبت درد کے اور رات کے وقت تھوڑے سے حب صبر اور حب ایارج کھلائی جاے اور وہ حب جو سقمونیا اور تخم حنظل اور سکبنج سے بنائی جاتی ہے اور جو حب تمین سے کھلائی جاے بقدر نصف مثقال کے بغایت دو ثلث مثقال یعنی ۲ ماشہ سے ۳ ماشہ تک دینی چاہیے اسلیے کہ یہ تدبیر ایسی ہے کہ اگر اسکی بابت کرین اور غذا کی اصلاح بھی ہوا کرے صحت یافتہ ہو جائینگے اور مرض سے نجات پائینگے قولنجین مخصوصہ علاج قولنج بیحی کے از قسم قولنج بارد کے - واجب ہے کہ حقنہ اور حمولات اور وہ ضمادات مستعمل ہون جنکا قریب ہے کہ ہم بیان کرین اور غذا بالکل تھوڑا دیجاے اگرچہ تین دن تک برابر فاقہ رہے اور جہانتک ممکن ہو سولانیکی تدبیر کیجاے کہ سوتا رہے اور زیادہ رہی سے رفع کرنیکی تدبیرین کوشش بذریعہ حقنہ گرم کے کرین اور تخمین عضو معلوم کی انمین حقنون سے کرین اور عضو کے گرم کرنیکی تدبیرین ایسی طریقہ سے کرین جیسے پہلے ہم لکھ چکے ہین پہر اگر خوف اس امر کا ہو کہ یہان پر کوئی غلظ اور مادہ بھی ہے مراد یہ ہے کہ بخوبی معلوم ہو جاے کہ قولنج فقط ریحی ہے جسقدر چاہین تسخین کرین اور جسقدر چاہین تکمید کرین اور مجمنہ ہاے ریحی پیہان کرنیمین پوری کوشش کرین مگر بلا شرط ہونی چاہئین - اگر طبیعت مین قبض ہو موضع درد کی لطیف مالش سے استعانت چاہیے اور تیز روغن زیبق اور روغن بادیان اور روغن بابونہ کی کہ یہ روغن گرم بھی کر لیے جائین اور تکمید باجرہ اور نمک سے گرم کر کے جسقدر مناسب بحال مرض معلوم ہو - یہ بھی استحسان کیا جاے کہ چت لیٹنا خواہ پیٹ کے بھل لیٹنا خواہ کسی کروٹ لیٹنا انمیں سے کونسی شکل مریض کو آرام دیتی ہے اور اخراج ریح کا کس شکل مین زیادہ ہوتا ہے پس اوسکو اختیار کرنا چاہیے بشرطیکہ بات بیہے کر دیا اور تخم سداب آبہا بزور مین خواہ شراب کہنہ چار سالہ یا مار العسل مین خواہ انیکہ قند سپید پارہ پلانا مفید ہوتا ہے - بیشتر ایسے وقت فلونیا کے دینے سے صحت اور نجات حاصل ہوتی ہے - مسہلات واسطے اون لوگونکے جو قولنج بارد مین گرفتار ہون قولنج ریحی ہو یا مادہ بلغم سے ہو منجملہ مسہلات کے حقنہ کے اقسام ہین - یہ حقنہ اخراج بلغم اور ثفل کا کرتا ہے گو کہ در بسفائج جلبہ قرطم سپستان سب اجزا ہموزن اور تربد دو درہم تخم حنظل مسلوق جو کوٹا ہوا نہو نصف مثقال انجیر دس عدد تخم کتان تخم کرفس انیسون قنطریون دقیق جب خروع نیم کوفتہ بنفشہ مکدانیخ درہم سداب ہوزن ایک باقہ برگ کرنب ایک کف دست یہ سب اجزا بہت سے پانی مین نرم آنچ سے جوش دین تاکہ تھوڑا سا پانی رہجاے پہر انکو خوب ملین اور صاف کرین اور اسی جوشاندہ سے قریب دو درہم یعنی ۲۹ تولہ ۲ ماشہ کے لیکر اوسمین ملتاس سات درہم اور شکر سرخ سات درہم سکبنج اور مقل مکدا ایک درہم اور بورہ ہوزن ایک مثقال روغن کنجد ۱۵ درہم ملا کر حقنہ کیا جاے - اور کبھی اسی مرکب مین تلخہ گاؤ کی آمیزش کرتے ہین - یہ حقنہ

حصۂ دوم

بلغم چسپندہ کا اخراج کرتا ہے - یہی اجزا جو اوپر کے جوشاندہ مین مذکور ہوچکے انکو لیکر اور طریقۂ مذکورسے درست بنا کر اوسمین چربی زیادہ داخل کردین اور تخم بید انجیر یا تخ درہم کو آب بسلاب مین پیسکر خوب ملائین اور جو صفات شدہ جوشاندۂ اول ہی ہے اوسپر اسکا اضافہ کرین اس طرح پر کہ خوص الناس اور شکر سرخ کے پندرہ درہم مغز بید انجیر داخل کرین اور سکو لیکر حقنہ کرین - بیشتر اس مین روغن بید انجیر داخل کیا جاتا ہے اور اکثر جوشاندہ بزور اور عاشا اور صعتر اور زوفا اور زیرہ اور فطر اسالیون اور تخم سداب اور بسفایج اور قنطوریون اور انجدان پر اقتصار کرتے ہین اور پیراوسمین عصارۂ قثاء الحمار گھول کر ملاتے ہین قریب نصف درہم کے اور حقنہ کرتے ہین - یا اسکے یعنی اوسی جوشاندہ کے اخلاط کے ہمراہ اصول قثاء الحمار اور تھوڑا سا شحم حنظل جوش دے کر اور سکبنج اور جاوشیر اور مقل مکدبوزن ایکدرہم کے اوسمین گھولکر حقنہ کرتے ہین - اکثر حقنہ ایسی سکنجبین سے کیا جاتا ہے جسمین قوت تقطیع کی ہو - صفت سکنجبین کی جس سے حقنہ کیا جاے بیماران قولنج کا - سرکہ ایک قسط یعنی اڑھائی رطل شحم حنظل تین مثقال شہد ایک قسط فلفل ایک وقیہ زنجبیل دو اوقیہ تخم سداب بستانی اور حماما کا شحم انیسون افتیمون ہر دو احد چار مثقال زیرۂ کرمانی دو مثقال تخم شبت دو مثقال بسفایج ایک اوقیہ یہ سب ادویہ کو جو کوب کرکے سرکہ مین جوش دین شہد ملا کر تا اینکہ نصف وزن باقی رہ جاے پھر صاف کرکے حقنہ کرین - بیشتر اسی سکنجبین مین انجدان اور بسفایج بھی داخل کرتے ہین اور ہمکو زیادہ میلان خاطر اسکی بیرات کیطرف نہین ہے جن مین اضافہ ادویہ کا بعد طیاری کے بطور ملان اور مزج کے ہو اور اصول اخلاط مین یہ اجزا داخل نہ ہون - حقنہ واسطے تسکین درد قولنج بار دکے جو بعض قدمائی تجویز کیا اور عمدہ ہی صبر اور جند بیدستر اور میعہ علک لابنا طہر دا حد ایک وقیہ عصارۂ تخم مریم تازہ کا دو اوقیہ آفیون ڈیڑھ اوقیہ سبکو ملا کر بہ حفاظت رکھ چھوڑین اور بروقت حاجت کے اسی مین سے بقدر باقلاے کسی اور حقنہ مرکبہ مین ملا کر استعمال کرین - بیشتر بعض قسم کے حقنون مین میل چربی اور روغن کا بھی ڈالا جاتا ہے اور پیراوسی سے حقنہ کیا جاتا ہے - یہ حقنہ قوی اوس وقت کے لیے ہے کہ نفل کا نکلنا بہت دشوار ہو اور اوسکے ہمراہ بلغم بالزوجت شدیدہ موجود ہون جنکی قوت پیدا کی ازبانی قوت دافعہ کے اثر قبول کرنیکی کچھ انتہا نہو اوسوقت واجب ہے کہ آب اشنان تازہ نصف رطل لیکر اوسکے ہمراہ ایک اوقیہ روغن کنجد اور پانچ درہم بورق ملا کر حقنہ کیا جاے اور اس سے زیادہ قوی یہ ہے کہ جب شبرم اور برگ ماذریون اور گرمدمقشر اور تخم مریم اور غرطمیثا پوست حنظل اور شحم حنظل اور قثاء الحمار اور تربد اور بسفایج ان سب اجزا کو بدستور متعارف پانی مین جسقدر کہ حقنہ کو درکار ہے جوش دین پھر اس جوشاندہ صاف شدہ مین روغن بید انجیر اور شہد اور تلخہ گاؤ ملا کر حقنہ کرین - یا اینکہ دواؤن کو کسی روغن گرم مین داخل کرکے حقنہ کرین - روغن قثاء الحمار سے جب حقنہ کیا جاتا ہے اکثر بلغم بالزوجت کا اخراج کر دیتا ہے بشرطیکہ بعد احتقان کے چند ساعت صبر کرین اور اسیطرح روغن ترب اور کالکلانج اور بید انجیر کا روغن - اکثر احتیاج بروقت شدت درد کے اس امر کی ہوتی ہے کہ ان حقنون مین خواہ اور ایسے ہی حقنون مین حلیت اور اشیج اور برگ حمام اور قطران خصوصاً بوجہ گرم کرنے عضو کے اور فربیون بھی بعض اوقات مین ملاتے ہین - اکثر قطران کو ماء العسل کی مقدار کثیر مین خوب گھسیب کر داخل کرتے ہین اور ماء العسل فادیہ پر زیادہ شامل ہوتیں درد مین سکون پیدا ہو جاے گا - عصارۂ تخم مریم زیادہ عجیب الاثر ہے - اور بیشتر حاجت سقمونیا اور فربیون وغیرہ کی ہوتی ہے کبھی وہ دوا بھی ملا دیتے ہین جسکا ذب الغاشام ہے جس وقت حقنہ مین پڑتی ہے نافع ہوتی ہے کبھی دو درہم جند بیدستر زیت مین پیس کر حقنہ کرتے ہین - ایضاً - تین درہم زفت پر ملا اور روغن سپستہ

اور کبھی ہر واحد ایک سکنجہ ملا کر حقنہ کرتے ہین - بیشتر قصنہ ہاے قوی ہین برگ انجیر اور ریشہ اوسکے درخت کا بھی اضافہ کیا جاتا ہے
صفت اوپر مشروبہ کی جو مسہل بلغم کی ہین گویا نیسے جو نافع قوی ہین مرض قولنج مین حب شبرم ہمراہ سکنجبین کے - ایضاً حب سکنجبین
ہمراہ حرمل کے ایضاً تربد اور صبر سقوطری شحم حنظل ہموزن لیکر سقمونیا ثلث مزبور سکو شہد کف بر آوردہ کے ذریعہ سے گولیان
طیار کرین اور کھلائین - حب جیدہ اسلے بلغمی کے شحم حنظل ایک دانق تربد ایک درہم عصارۂ قثاء اسحار نصف دانق جندبیدستر
ایک دانق زنجبیل ایک دانق ایارج فیقرا دو ثلث درہم اور اگر اس حب کو سقمونیا سے قوی کرین بھی جایز ہے اور مسہلات کی قسمون جیسے
اسقفی اور تمری اور شہریاران اور ایارج قوی کیا گیا شحم حنظل سے اور اوسکے ہمراہ روغن بید انجیر اور مثل سفرجلی کے - پھر جس وقت
ثفل اور بلغم دونون مخلوط ہو جائین اور ثفل کی مقدار زیادہ ہو اور بندتی ہو یعنی گولیان سی بندھ گئی ہون اور بوجہ آمیزش بلغم کے
لزج ہونے کے صحیح ہو یعنی خروج اوسکا نہو سکے اوسوقت ضرورت داعی ہوگی استعمال مسہلات قوی کیطرف - اونمین قوی
مسہلات سے - یہ حب فربیون اور حب اذربیون صاف شدہ اور سقمونیا ہموزن لیکر مقدار شربت ایک درہم دو سہ مسہل جو
زیادہ قوی ہے - پنجال کبوتر صحرائی یعنی کبوتر کی بیٹ کو بہت سے پانی مین جوش دین تا اینکہ نصف جلجاے پھر صاف کرکے بوزن
دو اوقیہ پلائین یہ دوا بہت قوی ہے اور قطرہ بھی اس مین زیادہ ہے - جملہ تیوعات کے درد سے قولنج کہل جاتا ہے جیسے لانجیہ اور
شبرم وغیرہ ایک اندسکو جب افراط کہتے ہین وہ بھی از قسم تیوعات کے ہے اور اوسپر روغن مثل موسی کہنی کے ہوتے جس طرح دونا مردوا
بڑے قسم کا جسکی پتی بڑی ہوتی ہے اور بچھو کاٹنے کا علاج بھی اوس سے کیا جاتا ہے اور اوس مین دودہ زیادہ ہوتا ہے اور ہنے اوتر
مفردہ مین اسکو بیان کیا ہے صفت معمولات قولنجیہ کی جو ثفل قوی ہین اور ثفل کثیر کو مع بلغم کے نکالدیتے ہین از انجملہ یہ ہے کہ ث
حجری یعنے نمک سنگ تلاش کرکے اوسی کا ایک لانبا ٹکڑا حمول کیا جاے خواہ ایک پتی شہد کی شحم حنظل ملا کر بنائی جاے خواہ
بلوطہ یعنی لانبی گولی قثاء اسحار اور شحم حنظل کے تخمہ گاؤ اور نطرون اور شہد کی آمیزش سے طیار کرین خواہ شحم حنظل اور قند سپید فقط
اسی سے گولی لانبی بنائین - ایضاً شحم حنظل اور انزروت اور قند سے - ایضاً شہد اور زنجبین اور شحم حنظل اور نمک سیاہ سب اجزا
ہموزن لیکر - ایضاً ایک دلو جو مشترک قولنج ثفلی اور بلغمی کے واسطے ہے اور یرقی کو بھی مفید ہے شحم حنظل اور جندبیدستر ہر واحد مثل نوشادر
کے قطران بقدر دو ملعقہ کے ہمراہ کسیقدر شہد کے استعمال کیا جاے - عصارۂ بخور مریم کا حمول نہایت ہی قوی ہے اوسکی حاجت اوسوقت
ہوتی ہے جب کوئی شے کارگر نہو - اکثر حمول مین سقمونیا اور تخم اوٹنگن اور فربیون کی حاجت ہوتی ہے - صفت حقنہ قولنج ریحی
یہ حقنہ جیدہ ہے عاشا اور زوفا سداب خشک اور صعتر اور بوج ترکی تخم سداب تخم شنبلیلہ مغز بید انجیر نیکو حقنہ بابونہ گوکھرو تنطوریون
اور شبت اور بزور ثلثہ اور انجدان اور فطراسالیون یہ سب اجزا ہموزن عصارۂ سداب اور نو دنج مین خوب طرح سے
جوش دین اس طرح سے کہ عصارہ کی مقدار بہت سی ہو اور پکاتے پکاتے جب تہوڑا سا رہ جاے پھر اوس وقت زیت ایک مزبور
اور عصارہ مطبوخہ مذکورہ سے دو جزو لیکر اس قدر جوش دین کہ پانی جل جاے اور فقط زیت رہ جاے پھر اسمین سے بقدر حقنہ کے
لیکر اوس مین بط کی چربی اور بکری کی چربی اور تہوڑی سی جاوشیر اور سکنجبین ملا کر حقنہ کرین - اگر تنہا عصارہ کو لیکر اوسمین
صمغ مذکورہ مع چربیون کے حل کرین اور اوس مین سے دس درہم لیکر حقنہ کرین بھی نافع ہوگا - جندبیدستر اور حلتیت
کا داخل کرنا بھی اسکے حق مین مفید ہے - اکثر بیس درہم زیت مین دس درہم میعہ گھول کر حقنہ کرنے سے بھی

نفع ہوتا ہے بیشتر بورہ کی مقدار کثیر کو عصارۂ سداب میں اور نمک دس درہم تک خواہ پندرہ درہم تک ملاتے ہیں کبھی روغن سداب اور روغن مارزین اور روغن بابونہ اور روغن ترب اور روغن بیدانجیر سے حقنہ کرتے ہیں صفت محولات ریاح کی سداب کو بالعسل میں اقتدر پیسین کہ مثل خلوق کے قوام میں ہوجاے اور نصف وزن سداب کے زیرہ اور چہارم وزن نطرون ملاکر ایک بتی بنائیں جسکا طول چھ انگل کا ہو- ایضاً ایک حمول جو تخم سداب اور جند بیدستر سے ہمراہ شمدا اور ملحۂ کاوا اور بورہ کے ہر واحد ایک مثقال ایضاً سکبینج اور مقل اور بورہ اور حنظل اور خطمی انیس اجزا سے بتی بنائی جاے- یہ حقنہ اور حمولات اون لوگون کے ہین جنکو برودت امعا بالمادہ عارض ہوا اور جنکو قولنج ریحی بارد بالمادہ ہوا ونکے واسطے حقنہ اور حمولات ایسے مناسب ہین جیسے اصحاب قولنج ریحی کو اور جیسے اونکے واسطے حمولات ہوتی ہین- بیشتر ایسے لوگونکو تنہا نطرون سے حقنہ کرنا ہی مفید ہوتا ہے اگر بورق دو درہم کے زیت مین ملاکر استعمال کیا جاے- اسیطرح بیال کبوتر کو تنہا جب عصارۂ قولنج اور روغن بیدانجیر ملاکر حقنہ کرین- آبزن اور حمام اور نطول آبزن کا نفع زیادہ ہے دہ حمامی قولنج مین خصوصاً اگر اوس پانی سے آبزن کرین جسمین ادویہ قولنجیہ کو جوش دیا ہو اسلیے کہ یہ آبزن بسبب اوس حرارت کے جو آگ سے حاصل ہوتی ہے اور بسبب اوس قوت کے جو ادویہ سے حاصل کرتا ہے سبب ورم کو تحلیل کر دیتا ہے اور بسبب اپنی رطوبت کے جو ہمراہ حرارت کے ہے عضو کو ڈھیلا کر دیتا ہے پس آسانی انقاش اور بیداری سبب فاعل وجع کی ہوتی ہے اور عضو متعدد کی تری اور ارخا پیدا کرتا ہے اور یہ امور ایسے ہین کہ ضمنہ محتبس کا دفع ہوجاتا ہے مگر آبزن سے غشی اور کرب پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ قوت مین ارخا پیدا ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ ضعیف آدمی نہایت احتیاط سے اسکا استعمال کرے اور بروقت استعمال آبزن کے ایسا ضعیف آدمی اپنے پاس ایسی چیزین رکھے جو مقوی ہون جیسے فواکہ خوشبو اور کردنا جو ایک قسم کا کباب مرغ وغیرہ کا ہے اور نجوات حارہ اور اسطرح ایسی اشیا جنسے اسکو لذت ملی ہو اور خوش آیند معلوم ہون اور بروقت کسل طبیعت کے اونسے اسکو سکون اور آرام پیدا ہوا ور کوشش کرے تاکہ پانی اسکے سینہ اور قلب تک نہ بھر جاے آبہاے حمامات یعنی معدنی پانی بہت مفید ہین اگر اونمین قولنج کا مریض بیٹھے جیسے کہ شیرین پانی کے حمام کے نسبت اولیہ ہی کہ یہ غیض پاس نہ جانے پائے جسوقت بعض قسم کے برحمن میاہ حمامات سے بھرے جائین خواہ ایسے پانی سے جن مین ادویہ قولنجیہ پختہ کی گئی ہون اور پہر اوسی برتن مین ایک چھوٹا سا سوراخ ایسا کیا جاے کہ پانی اوس مین سے بہ تنگی سوراخ کے بندرہے اور مریض کو چت لٹا کر برتن اوسکے پیٹ سے اوپر بقدر ایک قد آدم بلند کرین اور اوسکے پیٹ پر قطرہ قطرہ پانی اوسی برتن سے ٹپکنا شروع ہو اور متفرق بار بار ٹپکتا رہے یہ ترکیب بھی شدید النفع ہے حقنہ اور آلات حقنہ کے وہ انبوبہ اور نلی جسکو اوائل الطبابۃ والے حقنہ کے تجویز کیا ہے سب سے بہتر اوسکی شکل یہی ہے کہ انبوبہ مذکورہ کا دائرہ مختلف تینتیس حصون پر منقسم ہو اور درمیان دونون مختلف حصون کے ایک پردہ اوسی چیز کا جس سے اسی انبوبہ کی ساخت ہے رکھا گیا ہو اور یہ پردہ بخوبی اوس انبوبہ مین پیوست کر دیا گیا ہو تاکہ اوسکے دونون جزو مختلف مین بطور حجاب ہوجاے اور زق یعنے وہ حصہ جو بطور شکیزہ کے جس مین دوا بھری جاتی ہے بڑے حصہ کے منہ پر درست اور ہموار بنائی گئی ہو اور چھوٹے حصہ کا منہ کھلا ہوا ہو اور اگر یہ زق پوری انبوبہ کے منہ پر درست اور ہموار بنائی گئی ہو تو چھوٹے حصہ انبوبہ کا منہ کسی ڈورے وغیرہ سے باستواری باندھا گیا ہو تاکہ ہوا اوسکے اندر نجانے پائے اور زق مذکور کے تیسرے ایسی جگہ جو اندر مقعد کے نہین جاتی ہے اور باہر رہتی ہے ایک کاٹا اور منفذ ایسا ہو جسمین

ریح کا اخراج ہو سکے۔ پس جسوقت کہ استعمال حقنہ کا کیا جاے اور قوت بدنی رباح کو ہٹاے اور ہٹاے پس ریح کو پلٹ کر اوسی دوسرے جزء کے سوراخ مذکور سے خارج ہو جایا کرے اور حقنہ مملوے دوا کے اندر ریح کا گذر نہونے پائے جب یہ بات ہوگی پس حقنہ کا استقرار اور بجاے خود ٹھہرا رہنا اچھی طرح سے ہوگا اسلیے کہ ریح کی وجہ سے حقنہ باہر کیطرف پلٹ آتا ہے اور جلد جلد قضاے حاجت کیواسطے مریض اوٹھتا ہے بعد ازاں واجب ہے مائل کرنا رودہ کی جگہ کا پس اگر رودہ مائل بطرف پشت کے ہو مریض کو چت لٹا کر حقنہ دینا چاہیے اور یہ طریقہ مناسب تر ہے بحال اوس مریض کے جسکو قولنج بشرکت گردہ کے عارض ہو پھر اگر رودہ آگے کیطرف مائل ہو اوس وقت حقنہ اوندھے بھل کر کے دینا چاہیے اسلیے کہ حقنہ کی دوا ایسی ہی نشست میں زیادہ پہونچتی ہے بہ نسبت بیٹھے کے بھل لیٹنے خواہ بیٹھنے کے اور کبھی حقنہ بائیں طرف لٹا کر دیا جاتا ہے اور کبھی کولے کے پہونچے سے ٹیک لگا کر اور داہنا یا نوں اونچا کر کے اوسکو سینہ سے ملا کر اور بائیاں یا نوں لانبا پھیلا کر حقنہ دیا جاتا ہے اور جب حقنہ ہو چکے بیٹھے کے بھل اوسکو چت لٹا دیا جاتا ہے اور اسیطرح چت لٹا دینا لازم ہے ہر ایک شخص کا جسکا حقنہ کیا جاے یعنی کسی مرض کا بیمار کیوں نہو خواہ مریض قولنج کا کسی وضع اور نشست پر حقنہ کیا جاے۔ بعض آدمیوں کو اسطرح لٹانے اور بٹھانے کی حاجت نہیں ہوتی اور بعض آدمیوں کو مناسب ہوتا ہے کہ اپنی چھوٹی اونگلی مقعد میں چند مرتبہ داخل کریں اور اوسی اونگلی میں قیروطی اس قدر مل لی ہو تاکہ اندرون مقعد کے اوسکی رطوبت لگ رہے اور بوجہ اوس رطوبت کے انبوبہ حقنہ کا اندرون مقعد کے بخوبی چلا جاے اور درست ہو کر پہونچے اور بعض آدمیوں کو اسکی حاجت نہیں ہوتی ہے۔ پھر جسوقت ارادہ حقنہ دینے کا ہو پس جو ترکیب مناسب بحال مریض کے منجملہ ترکیبہاے مذکورہ کے ہو اوسے کرنا چاہیے بعد ازاں انبوبہ اور مقعد کو قیروطی سے ملکر چکنا کریں اور انبوبہ اتنا اونچا نہ کریں کہ موجب دبانے اور پہونچانے دوا کے اوس حقنہ اندرون امعا کے نہ جا سکیں بلکہ معا مستقیم سے زیادہ تجاوز نہ کریں۔ اور جسوقت اسی طرح کا رروائی ہو جاے یعنی انبوبہ زیادہ اونچا ہو جاے اوس وقت دواے حقنہ کو اندر داخل کرنا چاہیے پھر جس وقت انبوبہ اپنی مناسب جگہ پر ٹھہر جاے اور پورا درست ہو کر بیٹھے اور حقنہ کو مشکیزہ خواہ مثانہ وغیرہ میں بھرنا چاہیے اور پھر نیچے بعد دونوں ہاتھوں سے دوا کو دبا کر نچوڑیں اور یہ دبانا خواہ نچوڑنا متصل ہو یعنی بیچ میں وقفہ نہ پاجاے اور بہت زور سے بھی نہ دبائیں کہ بیشتر زور کے دبانے سے دواے حقنہ بہت دور تک چڑھ جاتی ہے جہاں پہونچنا دوا کا مطلوب نہیں ہے بلکہ وہ مقام مقام حاجت سے اوپر واقع ہے۔ اور اگر شاید ایسی بے اعتنائی یہ غفلت ہو جاے کہ دوا زیادہ اوپر چڑھ گئی ہو پس یہ صاحب یہ ہے کہ سر کے بال پکڑ کر کھینچیں اور کھینچنے کے بعد اوکھیڑیں اور چہرے پر سرد پانی کا چھینٹا دیں اور دواے حقنہ کو نیچے کیطرف جذب کرنے اور اوتارنے کی تدبیر کریں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حقنہ کا استعمال جسوقت ہو چکے اور کوئی چیز نہ باقی رہے پھر اسوقت بدون استعمال حمولات کے چارہ نہ ہوگا مگر حمولات بھی ایسے ہی مستعمل ہوں جو مناسب مرض کے ہوں اور بایں ہمہ بہتر ہی اس امر کا لحاظ ہے کہ دواے حقنہ کا اندر پہونچنا اسقدر نرمی اور کمزوری سے نہ ہو کہ مقام حاجت تک بھی نہ پہونچے۔ جسوقت حقنہ اپنی درستی پر قائم رہے اور ہل جاے اور باہر نکل جاے پھر اوسکا میلان ہو تو اوسوقت اوسکو نکلنے سے منع نہ کرنا چاہیے بلکہ بعد اوسکے میلان اور خروج کے اوسیوقت پھر دوبارہ اوسکو اسی جگہ پر پھر درست کر کے رکھنا چاہیے۔ واجب ہے کہ جسوقت مریض کو چھینک آتی ہو یا کھانسی آرہی ہو اوس وقت حقنہ نہ کیا جاے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حقنہ معتدل مقدار کا اوسکا نفع امعاے علیا تک نہیں پہونچتا ہے اور اگر مقدار میں زیادہ ہو تو بھی مضرت اوسکی زیادہ ہوتی ہے اور آفات امعاے مذکورہ کا اوس میں خوف ہوتا ہے تخمین اور غلیظ القوام کا لزوم اور ٹھہرنا

امعا مین زیادہ ہوکر مضرت ادویہ کی ہو وہی پیدا ہوتی ہے اور رقیق کتنا ہی زیادہ ہو بحکم قلیل المقدار کے ہے تدبیر علاج
روغن بید انجیر کی بارد قولنج کے علاج مین اور جسکو عادت ایسے مرض کی پڑی ہو روغن بید انجیر نہایت درجہ نافع ہے بیماران قولنج کو
جسوقت اسکے اندازہ اور مقدار مناسب پر دیا جاے اور اسکے وقت مناسب پر ہمراہ آب بزور کے - اور اسکا پلانا اوسی وقت تجویز کیا جاتا ہے
جب بدن کا ثفلہ حب سکینج وغیرہ سے ہو چکا ہو - روز اول بقدر دو مثقال کے دینا چاہیے اور دوسرے دن آدھا مثقال زیادہ کرین
اور اسیطرح نصف مثقال ساتوین روز تک (تاکہ پانچ مثقال کو پہونچ جاے) پھر کچھ خوف نہین ہے کہ آٹھوین روز سے تھوڑا
تھوڑا گھٹاتے جائین تا اینکہ پھر دو مثقال تک پہونچے - اور ساتوین روز تک اسکا استعمال (بطور کمی بیشی مندرجۂ بالا کے) پہونچا دو تب
پھر ٹھہر جانا اور وقفہ دینا بھی جائز ہے - اور جس وقت آب بزور اسپر ڈالا جاے لازم ہے کہ خوب آمیزش اوسکی بطور ٹھہٹھ دالنے کے
کرین کہ خوب ملجاے اور واجب ہے کہ ہر روز جسوقت اسکو پلاتے ہین غذا دینے مین بعد پلانے کے چھ گھنٹہ سے دس گھنٹہ تک
تاخیر کرین اور یہانتک غذا نہ دین کہ ڈکار مین اسکی بو آتی ہو اور بعد اس زمانہ کے پھر مریض کو یخنی سے غذا دین اور اگر ترشی پر رغبت
ہو تو زیرباج یعنی شوربے اور شلۂ کے اقسام پلانے مین اسکے ماء العسل تجویز کیا جاے - اور واجب ہے کہ اوسکے دانتون کی حفاظت بعد
پلانے کے اس طرح سے کیجاے کہ نمک بریان دانتون پر ملے اور بعد ملنے نمک کے روغن گل خالص کا بطور ملنے کے استعمال کرے
اور جب روغن بید انجیر کے استعمال سے فارغ ہو چکے بطریقہ مذکورۂ بالا اوسکے بعد ایارج فیقرا کا (جو تخم خطمی وغیرہ سے قوی کیا گیا ہو یا
غیر مقوی تخم خطمی سے اگر حاجت قوی ایارج فیقرا کی نہ ہو) استعمال کرنا چاہیے اسلیے کہ ایارج فیقرا روغن بید انجیر کی مضرت دماغ اور
آنکھون سے دفع کرتا ہے - صفت ایک دوا کی جو اصحاب قولنج بارد کو نافع ہے اور یہ نفع بسبیل ہضم اور اصلاح برودت کے اور بالخاصیہ ہے
نہ بسبیل استفراغ کے (جو قیاسی ہے) یہ ادویہ (قسم مشروبات اور کمادات اور ضمادات اور مروخات کے ہین اور نیز اور قسم کے حیلہ
اور تدابیر کے اقسام سے یہ ادویہ مجوز ہوتی ہین - مشروبات مین لسن ہے کہ اسکی خاصیت عمدہ ہے واسطے تسکین دردہاے قولنج بارد کے اور بہتر اللطف
یہ ہے کہ اسکے استعمال سے پیاس زیادہ نہین ہوتی جیسے کہ پیاز کھانے سے پیاس کی شدت ہوتی ہے - اکثر مریض قولنج بروقت محسوس ہونے
ابتداے آثار قولنج کے لسن کا استعمال کرتا ہے اور غذا بالکل چھوڑ دیتا ہے اور ریاضت زیادہ کرتا ہے اور پھر بھی کچھ نہین کہتا بلکہ شب کو فقط
شراب خالص پی کر سو رہتا ہے بس اسی تدبیر سے وہ صحت یاب ہو جاتا ہے اور مرض سے نجات پاتا ہے - منجملہ ادویہ مشروبہ کے جسسے درد قولنج مین تسکین
ہوتی ہے یہ ہے کہ افسنتین کا استعمال پلانے مین کیا جاے یا اینکہ تنہا جاوشیر کا جوشاندہ خواہ ہمراہ اوسکے زیرہ ملا کر پلایا جاے یا انیسون اور فلفل اور
جندبیدستر سب اجزا ہموزن لیکر اوسمین سے بوزن ایکدرہم کے استعمال کرین یا سنجبنیا اور کمونی اور تریاق اگر کوئی مانع شرب تریاق سے موجود
نہ ہو جندبیدستر ہمراہ فوتنج کے عجیب النفع ہے - منجملہ مجربات کے یہ ہے کہ اصل السوس چار درہم ہمراہ انیسون کے جو پانی مین پکایا گیا ہو خاصہ
ماء الجبن مین سوسن خودبی اسی وزن سے پلانی مفید ہے - ایضاً حرف پانچ درہم قند سپید کے شربت مین ایک دقیہ روغن کنجد ملا کر
ایضاً ریشہ خرنوب چار درہم زنجبیل تین درہم اخروٹ اور چھوہارا ہر دو عدد چھ درہم آب شیرین ایک قسط یعنی اڑہائی رطل ادویہ ریزہ
ریزہ کرکے پانی مین اس قدر پکائین کہ ایک ثلث باقی رہ جاے اور بروقت جوش دینے سداب کے پتلی پتلی لکڑیون سے چلاتے رہین
اور پھر ہر روز بقدر دو اوقیہ کے پلائین - ایضاً غرب کے چھلکے اور شاہتہاے سداب مذکورہ بالا اور زنجبیل کو چھ گنے وزن پانی مین
جوش دین تا اینکہ ثلث باقی رہے اور ہر روز بقدر دو اوقیہ پلائین تین دن تک اور پھر تین دن راحت دین یعنی پلانا موقوف

کرین واجب ہو کہ جو بالعسل انکو پلایا جاے خوب طرح سے جوش دیا ہوا ہو اس لیے کہ کم جوش کردہ مار العسل نفع پیدا کرتا ہے۔ دارو جو بالخاصیت اپنا اثر قولنج بارد مین کرتی ہین شور بادہر کا اور برم اوسکے گوشت کا ہے۔ ایضاً کھوی خشک کی ہوئی بھی مفید ہین جیسا کہ البمانے بیان کیا ہے اوجاع قولنج کے واسطے بھیڑیے کا فضلہ جو ہڈیون کے کھانیکے بعد برآمد ہوا ہو اور علامت اوسکی یہ ہے کہ بالکل سپید ہو کسی اور رنگ کی آمیزش اوس مین نہو خصوصًا وہ بیٹ جو اتفاقًا شوک پر کی ہو کہ یہ بھی نہایت نافع ہے کسی شربت خواہ مار العسل مین گھولکر پلاتے ہین خواہ شہد مین ملا کر چند ملعقہ چاٹتے ہین بعد ازانکہ بنا بر رسم متعارف کے خوب اوسے گوندھین اور ملاوین خواہ نمک اور فلفل سے اور کسیقدر ادویہ خوشبو سے اوسکو خوشبو اور خوش مزہ کردین اور اگر بھیڑیے کے فضلہ مین کوئی ہڈی بجنسہٖ اور مسلم پائی جاے تو وہ بھی عیب چیز ہے اور البما دعوی کرتے ہین کہ اس ہڈی کا لٹکانا بدن کے کسی مقام پر قولنج کو مفید ہے جہاں کہ اوسکا ملنا اور تجویز اوسکے لٹکانیکی اس طرح ہے کہ جلد بامور اور بارہ سنگھے کی کھال مین خواہ پشم کبش جوگرگ کی جنتی کرنے سے انقلاب خبثیت پیدا کر گیا ہو لٹکائین اور جالینوس شہادت دیتا ہے کہ اگر اس ہڈی کو چاندی کے خول مین بھی رکھکر لٹکائین مفید ہوتی ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ جرم گرگ کی آنت کا جسوقت سوکھا کر پیسا جاے اور پلائین اوسکے فضلہ سے زیادہ نافع ہے اور یہ قول کچھ بعید از قیاس معلوم نہین ہوتا ہے منجملہ ایسے ہی ادویہ کہ جو بالخاصیت مفید ہین بچھو بریان شدہ کہ یہ بھی قولنج کو زیادہ نافع ہے واجب ہو کہ اس دوا کو قولنج صحیح اور صادق پر تجربہ کرین ایسا نہو کہ ان تجربہ کارون نے اسکا تجربہ قولنج کاذب پر کیا ہو جو تابع سنگ گردہ کے ہوتا ہے اس لیے کہ عقرب دراصل سنگ گردہ کو بالذات نافع ہے اور قولنج کو بالعرض منجملہ پسندیدہ ادویہ کے یہ ہے کہ اوجاع قولنج مین جسوقت درد کی شدت ہو شاخ گوزن سوختہ پلائی جاے پس کہتے ہین کہ اوسی گھڑی درد مین سکون ہو جاتا ہے ضمادات قولنج بارد کے ایسے ہی ہین جن مین قوت مسہلہ ہے جیسے وہ ضماد جو تخم حنظل سے ہمراہ لب قرطم کے بنایا جاے خواہ وہ طلا جو تخم گاؤ اور تخم خطل سے لیا کرین۔ اور بعض ایسے ضمادات ہین جنسے مقصود اسہال نہین ہوتا ہے جیسے تضمید تخم اوشنگن کی ہمراہ لب قرطم کے خواہ تضمید زرد اور حشایش بکورہ کی جو حقنہ مین پڑتے ہین اور تنہا حب البلسان کا ضماد بھی کرتے ہین۔ نسخہ ضماد کا موم آٹھہ گرمہ علک البطم چھ گرمہ تربد تین گرمہ مومیا نیم ڈیڑھ گرمہ عاقرقرحا مرزنجوش حب البلسان تخم اوشنگن ترمس خشک شحم حنظل مکدو ڈیڑھ گرمہ سقمونیا ایک ڈیڑھ تین ملحہ گاؤ بقدر کفایت دہن البلسان بقدر کفایت ان سب ادویہ سے طلا مخمین یعنی گاڑھا طیار کرین۔ خربق تخم اوشنگن فستیقین ہر ایک جزو ملحہ گاؤ موم ہر واحد نصف جزو مرغابی کی چربی تین جزو ناف سے بیخ تضیب تک اس طلا کو لگاوین اور اگر اسمین ماہوا نہ شامل کیا جاے یہ بھی جود ہے اور مشیر یوست نشخاش بھی اس مین زیادہ کرتے ہین کمادات قولنج بارد پیسنے کی ادویہ جیسے بابونہ یا کنگنی بریان خواہ اینکہ وہ کمادات جواد نخعین بزور اور حشایش سے بنائی جائین جو حقنہ مین پڑتے ہین پیسکر اور گرم کرکے اوسے بینکین خواہ زیت گرم مین اونکو ملا کر تکمید کرین۔ مروخات از انجملہ روغن قثاء اسمار اور تیر سرسون کا تیل ادہان مین مروخات مین جو روغن گرم چاہین تجویز کرین بعد ازنیکادی روغن مین جند بیدستر اور فربیون بقدر حاجت داخل کرلیاے قولنج صفراوی کا علاج حقیقت مین تو اس مرض کو از قسم منحص شمار کرنا چاہیے مگر ہم بنا بر عادت البما کے جداگانہ بھی اس مقام پر اسکا علاج بیان کرتے ہین اسلیے کہ یہ وجع قولنج صفراوی کا بھی منجملہ دردہاے معاء قولون کے ہے۔ اس مرض کے علاج مین کبھی بڑی بھاری غلطی ہوتی ہے کہ استعمال ملطفات اور مسخنات کا کیا جاتا ہے۔ آسان ترین اقسام قولنج صفراوی کی وہی ہے کہ خلط صفراوی فضاء معاء مندفعہ مین

حصۂ دوم

ریزش کرکے پہونچی ہو اور کچھ زیادہ متشرب ہوئی ہو یعنی سارے خلط کو جرم امعا نے پی نہ لیا ہو کہ ایسے آسان قسم کے علاج مین فقط تعدیل مزاج اور اخلاط کی کافی ہوگی اور استعمال غذاہاے بارودہ کا جو مرطب ہون اور آلوبخارے کا جوسونیان چھوکر مشک کرکے جلاب مین بھگو دیا گیا ہو ایسے آلوے بخارا سے بیس دانہ کھلاؤ جائین اسپغول اسہال دہ صفراوی کا خیساندہ آلوے بخارا سے ہمراہ شمش کے اور مثل آب انارین اور ترنجبین اور شیرخشت کے اور مثل تھوڑیسی سقونیا کے ہمراہ جلاب کے اور جیسے کہ بنفشہ اور شربت بنفشہ سے اور قرص بنفشہ اور رب بنفشہ سے کبھی اس کام کی دشواری دور ہونے کے واسطے فقط حلیۂ مطم کا ہمراہ انجیر کے تناول کرنا کافی ہوتا ہے خواہ تناول کرنا زیت آبی کا قبل طعام کے خواہ کھانا چقندر کا جو زیت مین پختہ کیا گیا ہو اور مرّی بھی اوس مین داخل ہو کبھی حاجت داعی ہوتی ہے اس امر کیطرف کہ حقنہ آب لبلاب سے ہمراہ بورہ اور بنفشہ اور مرّی اور روغن بنفشہ کے یا ہمراہ آب جو کے روغن بنفشہ اور بورہ ملاکر کیا جاے جو مادہ متشرب جرم معا مین ہوجانیسے قولنج صفراوی پیدا ہوا ہو اوسکے علاج مین حاجت الحاح فیقراکی ہوتی ہے کہ یہ ایارج زیادہ تر نافع دوا اس قسم کی ہے اور سقمونیا ہمراہ حب صبر کے بھی احتیاج ہے منجملہ حقنہ کے یہ حقنہ بھی ہے صفت اوسکی گوکھرو تیس درہم برگ چقندر ایک مشت روغن بنفشہ سات درہم جلبہ اور قرطم اور بیخ راذیانہ تخم خربوزہ نیمکوفتہ ہر واحد پانچ درہم سپستان تیس عدد ترنجبین بوزن تیس درہم املتاس دس درہم بسیم مسعود سبکو پکاکر صاف کرین اور اوسمین بورہ درہم مرّی اور شکر سرخ بارہ درہم اور صبر ایک مثقال بورہ ایک مثقال اضافہ کرکے استعمال کرین کبھی اسی قسم مین فصل کرکے مذکورہ سابق بھی مفید ہوتا ہے کھلانے مین استعمال کرین یا حقنہ مین اوسکو داخل کردین - مخدرات کا استعمال ایسے قولنج مین زیادہ تر لائق ہے اسلیے کہ مخدرات سے قطع نظر تسکین درد کے حدت مادۂ صفراوی کی جو سبب فاعلی اس درد کا ہے بھی تہہ جاتی ہے اور بوجہ برودت مخدرات کے حرارت صفرا کی اصلاح ہوجاتی ہے - جو قولنج کہ اقتباس صفرا سے پیدا ہوا ہو اوسکا علاج یہ ہے کہ تفتیح مجاری مرارہ کی کیجاے اور جو قولنج بیرحمی آب یرقان مین بیان کی ہے اوسکو یہان بھی کرنا چاہیے بعلاوہ اوسکے ایسی چیزون کا استعمال کیا جاے جن مین تنفیذ اور جلا کی قوت ہو جیسے لب قرطم ہمراہ انجیر کے خواہ جیسے معجون خولنجان اور بیشتر اسکے ازالہ مین فقط چقندر اوبالا ہوا کھانا جو زیت آبی سے اور مرّی اور رائی سے خوشبو اور خوش مزہ کیا ہو قبل از طعام کے کافی ہوتا ہے علاج قولنج ورمی کا حار و رم سے ہو خواہ بارد سے حار و رم سے جو قولنج عارض ہوا اوسکے علاج مین واجب ہے کہ اخراج خون کا بالسلیق کی فصد لینے سے کرین اگر سن اور حال موجود مریض کا اور جملہ امور جو شروط صحت فصد کے ہین بھی پائے جائین خواہ انیکہ وہی امور اس مریض کی فصد کو واجب کرتے ہون پھر اگر ورم بہت بڑا ہو اور یہان تک اوسکی زیادتی ہو کہ اب گردہ بھی شریک ورم مین ہوجاے اور بسبب تورم گردہ کے پیشاب بند ہوجاے اوسوقت فصد صافن کی بھی بعد فصد باسلیق کے لینی چاہیے - ایسے ورم کے علاج مین پہلے ابتدا ایسی پلانے والی ادویہ سے کرنی چاہیے جو بارد رطب ہون جیسے ماء الشعیر اور لعاب اسپغول وغیرہ سواے آب کدو کے اس لیے کہ آب کدو کو امراض امعا مین خاصیت ردی ہے از انجملہ یہ نسخہ ہے کہ اسپغول چار درہم روغن گل عمدہ ایک وقیہ دو وقیہ پانی مین خوب ملاکر پلایا جاے دفعتین بسبب کے واسطے آب انارین اور آب برگ خطمی اور آب کاسنی آب کدو سے بہتر ملانا چاہیے اور کبھی ایسے ہی اوہ مین شیرخشت اور املتاس بھی پلاتے ہین - جسوقت بوجہ بیس طبیعت کے حقنہ کی حاجت ہو آب جو مین تھوڑا سا املتاس اور شیرخشت ملاکر حقنہ کرنا چاہیے - اور اگر آب جوسپستان اور بنفشہ کو بھی پکالیا ہو نہایت موافق ہوگا اور اگر اوسی آب جو مین آب کدو سبز

آب کدو امراض معا مین نارسا ہے

اور کاکنج بھی داخل کرلین بشدت نافع ہوگا - اور مین پسند کرتا ہون کہ شیرادہ خچر مین الملتاس کو ملکر اور اوسی کا روغن اور روغن بادام اور روغن شیرخ سے حقنہ کیا جاے - بیشتر جب مادہ صفراوی اور مادہ حار مین کثرت ہوتی ہے اوس وقت حاجت مسہل کی متعونیا اور صبر سے جداگانہ ہوتی ہے تاکہ حقنہ کی مدد ہوجاے بعدازان توجہ بطرف تبرید اور ترطیب کے کرتے ہین - علاج مناسب وہی ہے جب ورم کے ہو تاکہ زیادہ مفید اور زیادہ نجات دہندہ ہو جب مرض ورم زمانہ ابتدا سے گذر جاے اور تھوڑی سی نرمی پیدا ہو اوسوقت حقنہ مین آب جو اور آب برگ خطمی اور تخم کتان اور کسیر حلبہ اور بابونہ اور شبت اور کرنب یا عصارہ ان دونون اخیر دواؤنکا داخل کرنا چاہیے اور شلث عصیر انگور کا اور الملتاس داخل کرین اور اسیطرح دوا مشروب مین جو بغرض اسہال کے پلائی جاے شکر سرخ داخل کرنی لازم ہے - غذا ایسے بیمار کی آب نخود جو مطبوخ ہو ہمراہ جوشعیر کے اور آب رازیانہ بھی پلانے مین تجویز کیا جاے - ضمادات بحسب اختلاف اوقات ورم کے خاصہ اور نفیس اجزا سے طیار کیے جائین جو ادویہ حقنہ کی لکھی گئین اور جسوقت جو ادویہ حقنہ مین تجویز ہوئی ہین وہی ضمادات مین بھی مناسب ہین - ابتدا مین ضمادہاے مبردہ کہ جن مین کسی قدر تلیین بھی ہو جیسے بنفشہ اور تخم کتان بہر ایسے ضمادات ہون جو زیادہ ملین ہون جیسے بابونہ اور قیروطیان جو روغن گل اور روغن بابونہ اور مصطگی اور چربیون سے مرکب ہون - جب ورم کسیقدر اونچا ہوجاے اوسوقت صمغ البطم اور حلبہ اور زفت مناسب ہی جو ورم بارد موروث قولنج ہو اور یہ صورت بہتہی کمتر واقع ہوتی ہے ایسے ورم کے معالجات جیدہ مین سے یہ ہے کہ دہن الغار ایک جزو اور زفت اور مرغابی کی چربی بھی ایک ہی جزو اسی کو استعمال کرین کہ عجیب النفع ہے - ضمادات جو ایسے ورم کو درکار ہین وہی ہین جو مرکب ہون قیصوم اور شبت اور اذخر اور اکلیل الملک اور جملہ وہ ادویہ جنسے اورام بارودہ بلغمیہ کا علاج کیا جاتا ہے اور ہر مقام پر اوسکا بیان ہوچکا ہے ایسے ورم کو ضماد قیصوم جو قفر ایسود سے مرکب ہو بھی نافع ہی علاج قولنج سوداوی واجب ہو کہ اخراج سودا کا طبیخ افتیمون اور حب لاجورد وغیرہ سے کیا جاے اوسکے بعد حب شبرم اور حب سکبنج کھلائی جاے - اور اگر امتیاج حقنہ کی ہو اوس مین بسفایج اور افتیمون اور اسطوخودوس تجویز کرین اور اوپر سے ملانیکے اجزا مین حقنہ کے مجرلاجورد مثل غبار کے پسا ہوا خواہ مجرا مثنی ملایا جاتا ہے - اکثر اسکی حقنہ مین پوست بیخ قوت بھی ڈالتے ہین - اور شکم پر ضمادات اور پیٹ کی سینک کرنیکے اجزا یہ ہین کلونجی اور اسپند اور صعتر اور غوزنج ان سبکو جوش دیا جاے علاج قولنج تفلی جو قولنج تفلی بسبب اجتماع ثفل غذا کے پیدا ہوا ہو اور ممکن ہو کہ جس قدر غذا معدہ مین باقی ہے اوسکو نکالڈالین پہلے یہی تدبیر کرنی لازم ہے یا اینکہ اوس ثفل کو غذاہاے مرلقہ جو باردہون اوسکے ساتھہ نیچے کیطرف اوتار لائین یہ غذا جیسے یخنی وغیرہ جن مین چکنی زیادہ ہو خصوصًا شوربا مرغ پیر کا جسکے سوکھانیکی ترکیب یہ ہے کہ پہلے اوس مرغ کو غذا دین اور اس قدر کھلائین کہ وہ کھاتے کھاتے گر پڑے اور اوس مین قوت باقی نرہے بعد اوسکے ذبح کرین اور اوسکے ٹکڑے ٹکڑے کرین اور ہڈیان اوسکی بھی ہمراہ گوشت کے توڑین اور جدا نکرین اور بہت سے پانی مین اوسکو پختہ کرین اور نمک اور شبت اور بسفایج داخل کرکے اس قدر گلائین کہ مہرا ہوجاے اور ریشہ باقی نرہے بلکہ پانی مین گھل کر ملجاے اور پانی مین اسکی قوت سب آجاے پس اس شوربے کو پلائین - اکثر اس مین روغن قرطم بھی داخل کرتے ہین - خواہ شوربا پالک کا جو بچہ ہاے مرغ فربہ سے طیار خواہ شوربا ے آلو بخارا وغیرہ - اور یہ مرلقات یا تو اوس رکے ہوے ثفل کو خارج کردینگے یا اوسکو نرم کرینگے اور سبب امعا مین جو ثفل کہ چسپیدہ ہورہا ہے اوسکے اور جرم کے بیچ مین یہ مرلقات در آکر ثفل کو جرم امعا سے چھوڑا دینگے

کہ اب اندک تحریک دوائے مسہل کی ثفل کے اخراج مین کافی ہوگی پھر جب تھوڑیسی مقدار مسہل کی پلائی جاوے یا خفیف سا حقنہ دیا جائیگا اخراج ثفل مذکور بآسانی ہوجائیگا حقنہ خفیفہ جو اوپر مذکور ہوچکا ہی قولنج صفراوی کے علاج مین اوسکا استعمال بیان بھی کیا جائیگا اور ایک حقنہ یہ اور بھی ہے عصارۂ چقندر اور بنفشہ مطبوخ اور مری اور کتیرا اور بورہ چنانچہ اسکی ترکیب اوپر معلوم ہوچکی- یہ اور حقنہ ہے چقندر ایک کف دست سبوس گندم ایک پیالہ بھرا ہوا انجیر دس عدد پانی ساڑھے تین سیر اور اوسمین خطمی سپید کسیقدر داخل کرکے خوب جوش دین تا اینکہ آدہ سیر پانی باقی رہجاے پھر اسکو صاف کرکے اس مین شکر سرخ دس درہم ڈال کر بورہ ایک مثقال و مری نصف اوقیہ اضافہ کرکے حقنہ کیا جاے اور پھر اسی حقنہ کو دوبارہ اور سہ بارہ کرتے ہین یہانتک کہ جس قدر گولیان سدّ کی ہین سب نکلجائین اور طبیعت سبک ہوجاے- یہ حقنہ دوسرا ہے گوکہ اور بسفایج اور سبت اور قرطم کوفتہ ہر واحد دس درہم آلوے بخارا دس دانہ انجیر دس دانہ بنفشہ بقدر دو مٹھی کے تربد دو درہم تخم کتان انجیر ہر واحد تین درہم ترنجبین تمر ہندی ہر واحد تیس درہم شیر خشت اور املتاس ہر واحد بارہ درہم نرم نرم کوبلین چقندر اور کرنب کی مٹھی بھر بدستور مرسوم ہموزن پانی مین جوش دین اور بعد جوش دینے اور صاف کرنے کے مری اور شکر سرخ ہر واحد پندرہ درہم بورہ ایک مثقال شیرج دنبل مثقال بس اسی سے حقنہ کیا جاے پھر اگر احتباس ثفل مین زیادتی ہو اور ایسے حقنون کے دینے سے کچھ بھی نفع نہ ہو اوس وقت ویسے حقنہ ہاے قوی کا استعمال کرنا چاہیے جو قولنج بلغمی کے باب مین مذکور ہوے اور اونکی نسبت یہ بھی کہا گیا ہے کہ قولنج بلغمی جو ہمراہ ثفل کے حبس کے ہو اوسکے لیے مفید ہین اونہین حقنونکے اقسام سے حقنہ اشیائیہ بھی ہی مشروبات قولنج سدی مین مثل تمری اور شہر یاران اور اسقفی اور سفرجلی کے ہے انکا استعمال اوسی زمانہ مین ہوتا ہے جب وہ مزلقات جو قولنج صفراوی مین مذکور ہوے کچھ مفید نہون- جو دوا درمیان دونون قوت یعنی تلیین اور اسہال کے جامع ہے وہ یہ ہے شکر سرخ اور قند سپید ہموزن روغن کنجد مین گھولکر پلائین- اسیطرح طبیخ انجیر ہمراہ سپستان کے اسکو مثلث کے ہمراہ پلائین- پھر اگر یہ ادویہ بھی کچھ نفع نہ دین اور نہ وہ جو اشیائین جو ابھی مذکور ہوئی ہین اوس وقت چارہ نہوگا بدون اسکے کہ جبوب قوی کا استعمال ہو اور شربت ہاے قوی جو باب قولنج بلغمی مین مذکور ہوے ہین اور اونکی نسبت یہ کہا گیا ہے کہ احتباس شدید بلغم اور ثفل کثیر کے دور کرنے مین شدید النفع ہین- دوا ے جیدا اور قوی ایسے شدید احتباس کیواسطے یہ ہے کہ بکائین لبیب اور سفستان اور خیار شنبر اور انکی تجویز حسب مقتضاے حال مریض کے ہو اور صاف کرکے ایارج فیقرا ایک مثقال اور کسیقدر روغن بید انجیر اضافہ کرکے استعمال کرین- ایضاً ایارج دو درہم سات درہم روغن بید انجیر ملاکر جوشاندہ شبت مین بستعمال کیا جاے ایضاً جس شخص کو سرد مجبلی اور ابالے ہوے انڈے یا فراط کھانیسے قولنج سدی پڑا ہو لازم ہی کہ پہلے بہت سا نمک پسا ہوا پھانکے پھر اوپر گرم پانی خوب سا پی جاے جہانتک وہ سے پیا جاے اور یہ سختی کسی قسم کی محنت دوڑ دھوپ کی کرے کہ بیشتر اسی تدبیر سے اوسکو درست آجائیگا لیکن اگر سبب قولنج سدی کا زیادہ ثفل نہ ہوا ہو خواہ زیادہ تعریق اور پسینا ہونے سے خواہ اور قسم کی یبوست کیوجہ سے قولنج ثفلی پیدا ہوا ہی ایسے وقت واجب ہی کہ علاجات خفیفہ جو قولنج صفراوی کے باب مین مذکور ہوے ہین اونکا استعمال کرین واجب ہے ایسے بیمارون کو جو قولنج ثفلی مین مبتلا ہین اور نیز وہ مرضاے قولنج جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہے کہ طعام اور غذا سے پہلے مزلقات کا از قسم آلوے بخارا اور چقندر کے استعمال کرین جو زیت شیرین سے خوشبو کیا گیا ہو اور مری اور شیر خشت اور بیضۂ نیمبرشت اور انگور اور انجیر اور شمش کو تناول کرلیا کرین اور مری کو نارمشک خواہ زبون المامہ کو تناول کرین اور طعام مین اون لوگون کے

چکنائی زیادہ پڑنی چاہیے اور قبل طعام کے سلاد کرنب جوگوشت خروس فربہ خواہ بچہ ہاے فربہ مین پختہ کیا جاے بہی متناول کیا کرین اگر تخلخل بدن مین زیادہ ہو اوسکے افراط کی تکثیف روغن آس کی مالش سے خواہ اسی روغن کے قیروطی سے کرنی چاہیے اور حمام قلیل کے ہمراہ جملہ تدبیرین جو مذکور ہو چکی ہین بلکہ نہلانا اوسے سرد پانی سے بغرض تکثیف کے لازم ہے پہر اگر سبب قولنج ثفلی کا کثرت اور احتباس ثفل کا خروج اونہین تدبیرون سے ہوگا جو اوپر معلوم ہو چکی ہین اور بکثرت تناول کرنا چاہیے چھوہارے کا اور زبیب اور حلواے طبرزد اور قند سپید کا اور جملہ ایسی چیزین جنسے بول مین کثرت اور تلیین طبیعت پیدا ہوتی ہے علاج اوس قولنج کا جو ضعف قوت دافعہ سے پیدا ہوا ہو یعنی قولنج کی ایسی ہی جسکا استعمال مقویات اور تریاق اور مثروذیطوس اور بنا در اطراس اور سنجرنیا اور وحمرنیا کا مفید ہوتا ہے اور دست لانے کے واسطے ایسی قسم مین آبار جیفرا ہمراہ آب افادیمون اور روغن بید انجیر کے دیا جاتا ہے اور اوہ جو کہ قولنج ریحی کی جید ہو جیسے یخنی اور شوربا ے گوشتہاے سبک کا جو عمدہ اور پسندیدہ ہون علاج قولنج ضعف حس کا اور حس کے بالکل جاتا رہنے سے جو قولنج عارض ہو ایسے قولنج مین لوغاذیا اور الفزدیا اور قنداد یقون اور تریاق اور مثروذیطوس اور پلانیکے ادویہ مین جیسے خشخاش اور بیسوسن اور شراب خالص اور ادہان بہی پلائی اور حقنہ مین استعمال کیے جاتے ہین۔ اور روغن کلکانج اور روغن بید انجیر اور روغن مغط تو خاص ہے اور قطران ہمراہ زیت کے اور زفت رومی ہمراہ زیت کے بنابر اوس ترکیب کے جسکو ہمنے اپنے مقام پر تعلیم کیا ہے مباحث گذشتہ مین علاج قولنج التوائی کا افضل علاج قولنج ابتدائی کا یہ ہے کہ مریض ایک مکان مطین مین بٹہایا جاوے اور شکم اوسکا بہت نرم اور آہستہ آہستہ مسح کیا جاوے اور اوسپر ہاتہ پہیرا جاے جس سے اوسکی آنتین اپنی اپنی جگہ پر آجائین اور اسیطرح اوسکی پشت کی بہی تدبیر کیجاے اور دونون پنڈلیان اوسکی پاؤن کی بہت مضبوط اور سختی سے باندہی جائین علاج قولنج دودیکا کیڑون کے پڑجانے سے جو قولنج پڑتا ہے واجب ہے کہ دیدان کے کیڑونکی موجودگی اور اونکے اخراج کی تدبیر اوسی جگہ ملاحظہ کرو ہمان ہم دیدان کا بیان کرتے ہین اور اونکے معالجات کو لکہتے ہین۔ پہر اگر یہ دیدان ناف سے اوپر ہون مشروبات کا استعمال کرین اور اگر ناف کے نزدیک خواہ ناف سے نیچے دیدان کا وجود معلوم ہو اوسوقت وہی حقنہ مستعمل ہونگے جو باب دیدان مین مذکور ہین علاج قولنج فتقی کا اصلاح فتق کی پہر تدبیر خاص قولنج کی کرنی لازم ہے اگر فتق کی اصلاح سے قولنج زایل نہ ہوا ہو مخدرات کی تدبیر پہر تدبیر کلی اور بیان معالجہ عام مین قولنج کی کیفیت وجوب اجتناب کے استعمال ادویہ مخدرہ سے لکہدی ہے (اور بدلیل ثابت کر دیا ہے کہ اسکے استعمال سے مرض کی زیادتی واقع مین ہوتی ہے) پہر اگر ضرورت شدید مستدعی ہو اور بدون استعمال مخدرات کے چارہ نہ چلے سوقت موافق ترین ادویہ مخدرہ افلونیا ہے اور وہ معاجین جنکا ذکر ہمنے قرابادین مین کیا ہے اسی طرح جو دواے مخدر کہ اوس مین جنبد بستر بہی داخل ہو منجملہ ایسی ہی دواؤن کے اقراص اسطیرا مخدر ہین نسخہ اوسکا یہ ہے زعفران میعہ سایلہ زنجبیل دارفلفل بندالبنہ ہر واحد ایک درہم آفیون جندبیدستر ہر واحد ربع درہم جمیع اجزاے چھوٹی چھوٹی گولیان طیار کرو مقدار خوراک کی دو ثلث درہم ہے خواہ پورے درہم تک دواے جید بیخ خاد انٹا اور زعفران قردمانا بسعد ہر واحد سے دو دانگ پودینہ خشک قسط مر دارفلفل جمامہ سنبل ہندی ہر واحد تین دانگ تخم کرفس انجدان زنجبیل سلیخہ حب بلسان ہر واحد چار دانگ افیون تخم شوکران بوست بیروج ہر واحد ایک دانگ شہد بقدر کفایت یہ دوا بنا کر بعد چھ مہینے کے استعمال کرین۔ ایضاً بعض جتنہ ہے مشہور معتدل کا استعمال کرین اور اوس مین جندبیدستر نصف درہم آفیون مقدار باقلا یا اوس سے کمتر

ملا دین - اکثر افیون وغیرہ روغنہای قولنج مین داخل کرتے ہین اور اکثر اوسمین سکبنج اور حلیت اور روغن بلسان اور کسیقدر مشک بھی ملاتے ہین - اور بیشتر فتیلہ آنیون اور جندبیدستر سے جو زیت بزور مین پگھلا کر اوسی زیتیلہ کو اوسی زیت مین ڈبو کر مقعد مین رکھہ لیتے ہین اور اوس فتیلے کے واسطے ایک سبیل یعنی خم اور گہرائی رکھی جاتی ہے جو مقعد سے باہر رہتی ہے تاکہ ہر وقت باسانی اوسے نکال سکین اور جدید دوا اوسی فتیلہ بہر دی جاے غذا دینا بیماران قولنج کا یہ بات کہ جملہ اصناف قولنج مین احتیاج غذاے مرقق اور ملین کی ہے اسمین تو کچھہ شک نہین ہے اور رہی یہ بات کہ مریض محتاج غذاے مقوی کا ہے یہ امر اوس وقت کرنا چاہیے جب بسبب شدت درد کے ضعف پیدا ہو جاے یا کثرت استفراغ یعنی مسہلات اور حقنون کے استعمال سے ضعف عارض ہو مقویات مین وہی ماالحم ہے جو کسیقدر زردی بیضۂ نیمبرشت کی قوت سے بنایا جاے اور لب لباب دلی کا جو کشورہا بی مقوی مین گھولکر نکالا جاے اور شراب بھی مقویات سے ہے - اب رہی یہ بات کہ غذا کا بالکل ترک کر دینا قولنج بلغمی اور تبخی کے واسطے مفید ہے یہ ایسا حکم عام ہے جسکو بمنزلہ قانون کے سمجھنا چاہیے کہ ان دونون اقسام مین ہمیشہ یہی حکم جاری ہے اور اکثر تربداور سقمونیا مرضان قولنج کے شوربے وغیرہ مین داخل کرتے ہین اور روٹی مین بھی ملا دیتے ہین واجب ہے کہ روٹی کے اقسام مین خشکار خمیری انکو کھلائی جاے اور فطیری نہو اور نرم ہو زیادہ سینکنے سے سخت نہو جاے - اکثر بیماران قولنج کو نافع یا غیر مضر اشیا مندرجۂ ذیل ہوتی ہین انجیر اور گولر اور زرشک اور کیلہ کی پہلی تر و تازہ بشرطیکہ یہ سب فواکہہ شیرین ہون اور خربوزہ جو خوب میٹھا ہو اور اپنے رس پر خوب پک گیا ہو کسی طرح کی خامی اوسمین نہو پھر قولنج ورمی اور صفراوی کے مریض کی غذا مرققات باردہ ہین جیسے آب جو اور شوربا مسور کا بطور یخنی کے اور شوربا بالک کا بشرطیکہ بالک دینے سے خوف نفخ شکم کا نہو اور اجاصیہ وغیرہ - بڑھے مرغ کا شوربا اور چکا دک اور جوزون کا قولنج ثفلی اور باردمین صابنانہ مشترک ہے - جرم گوشت کا مرغ پیر سے اوسکے کھانے کی اجازت ہرگز نہین ہے - چکا دک گا گوشت ایک گروہ اطبا اسکی بھی اجازت نہین دیتے اسلیے کہ جو گوشت کہ اوسکی قوت اور اثر چقندر کے ہمراہ پکانیسے چقندر مین آجاتا ہے پھر اب جرم گوشت مین قبض اور بستگی طبیعت کا اثر پیدا ہوتا ہی اور ایک قوم جیسے حکیم رونس یا جالینوس اپنے کتب مین اور خصوصاً کتاب تریاق مین حکم کرتے ہین کہ چکا دک کا گوشت ہرگونہ مفید ہے اگرچہ بھنا ہوا بھی ہو - ہدہد کا گوشت بھی اسیطرح کا ہے - کہ بعض اطبا تجویز نہین کرتے ہین اور بعض اطبا اجازت دیتے ہین - مری بطی کو گھونٹ گھونٹ پینا بقدر سات گھونٹ کے قبل از طعام ان لوگون کو نافع ہے مگر اوسی قسم مین قولنج کے جو حرارت شدیدہ نہو اور اسیطرح نیمبرشت بیضہ بھی نافع ہے - پھر جو غذا کہ قولنج بارد کے واسطے خاص ہے مری کو کھانا اور ثوم کا اونکے کھانے مین داخل کرنا اور گندنا پیس کر اونکے کھانے پر چھڑکنا اور تلیح اور تقویت غذا کی دارچینی اور زنجبیل اور عنبر (اور دو سرا نسخہ) زعتر یعنی کنوچہ کا ہے اور زیرہ تخم اونگن اور قرطم سے کرین - لازم ہے کہ یخنی کورائی کے بھین اور کمف کو ملا کر تناول کرین اور نمک و رائی بمنزلہ جسمین قرطم اور کلونجی اور زیرہ اور انیسون ملی ہوا اور جملہ بقولات سے پرہیز کرین سواے سداب اور چقندر کے - پودینہ مین بھی نفع ہے - مشروبات مین انکو شراب ریحانی اور شراب عسل افادیہ کے ہمراہ دینی چاہیے مضرات قولنج کے جو اشیا کہ بیماران قولنج کو مضر ہین کچھہ تو اقسم غذاؤن کے ہین اور کچھہ افعال خاص ہین - غذاون مین ہر ایک گوشت غلیظ صحرائی جانور کا تا انیکہ خرگوش اور ہرن اور گاے اور بکرا اور بڑی مچھلی خصوصاً تازہ اور شور و نمکین اور ہر ایک گوشت کا قلیہ کسی طرح کیون نہ بنا ہوا ہو اور اوجھہ اور اندرونی اعضا جملہ حیوانات کے بلکہ جرم ہر ایک گوشت کا سواے

دو ایک گوشت کے جو مستثنی ہو چکے ہین نان میدہ گندم اور چھنے ہوے آٹے کی روٹی جو بلا خمیر ہو یہ بھی انکو مضر ہی یکساں جو کسر ہاکرتی ہی اور مصبر یعنی جسمین صبر کی شرکت ہوتی ہی اور سرکہ ہمراہ زیت اور کشکیہ و ربیطہ جو دہی اور برف کی آمیزش ہی ایک قسم انبتی ہی اور پومینج یعنی تھوہ کے جملہ اقسام مین مضر کمتر ہے اور خشکانات یعنی تخمہ کی ہوئی غذائین سب مضر ہین بسطرح قیست یعنی وہ زیت جسمین گل سرخ پرورده کیا گیا ہو اور زلابیہ اور دودہ کے جملہ اقسام اور پنیر کہنہ ہو یا تازہ اور جو چیز کہ اوس مین نفخ ہی غذاؤن سے خواہ فواکہ سے۔ اور ترکاریان سب مضر ہین سوا اُنکی جنکو ہمنے ذکر کیا ہی جیسے چقندر اور سداب خشک یودینہ بھی بسبب نفخ کے ان لوگونکو مضر ہے اسی طرح جو چیز یعنی ترمرا اور ترخون بھی انکو مضر ہی اور جیسے زیتون اور جملہ فواکہ سوا ہی زرد آلو کے جسمین خوبانی بھی داخل ہے اور آلوے بخارا صفراوی قولنج مین خواہ اور گرم قسم کے قولنج خواہ قولنج ثفلی مین جو یا حرارت ہو فقط انہین قسم قولنج مین اجازت آلوے بخارا کی ہے خربوزہ شیرین قبل طعام کے بوقت صحت یعنی خلو معدہ دورہ کے بھی مضر نہین ہے اکثر اقسام کے بیماران قولنج کے واسطے۔ کدو خاصکر اور کھیرا اور ککڑی اور بھی اور سپید شلغم اور سپید کرم کلا اور قنیط جو ایک قسم خاص کرم کلا کی ہے اور امرود اور سیب خصوصاً سیب ترش اور انار اور قابض اور زعرور اور بیر اور غبیرا یعنی سنجد اور کندش تازہ اور توت شامی اور زرشک اور سماق اور انگور خام اور ریباس اور جو کچھ ان اشیاے مذکورہ سے بنایا جاے سب دشمن ہین مرض قولنج کی کوئی سبیل نہین ہے کہ مریض مذکور انکا استعمال کرے اور اسی طرح بادام تازہ اور اخروٹ تازہ بھی ان لوگون کے واسطے مضر ہے اور باقلاے تازہ بھی۔ انار شیرین کا ضرر بہ نسبت انار ترش کے کمتر ہے جو افعال کہ بیماران قولنج کو مضر ہین وہ یہ ہین کہ جنسے خوف اور حذر کرنا مریض کو واجب ہے جیسے ریح کو روکنا اور براز کو روک کر ضبط کرنا اور بدون قضاے حاجت براز کے سو رہنا کہ پیٹ مین براز قابل اخراج موجود ہو خصوصاً براز خشک کی موجودگی پر سو جانا بلکہ واجب ہے کہ جسوقت سونے کا قصد کرے پہلے قضاے حاجت کے واسطے پاخانہ مین جاے اور بسبب اختلاجین جاکر کوشش کرے کہ فراغت ہو جاے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ریح کے مالنے سے اکثر قولنج پیدا ہوتا ہے اس لیے کہ یہ فعل ثفل کو اوپر چڑھاتا ہے اور ثفل کو محصور یعنی ایک جگہ کر دیتا ہے تا اینکہ وہ ثفل ایک جگہ فراہم ہوکر مثل شے واحد کے ہو جاتا ہے۔ یا یہ بات ہے کہ ریح کے روکنے سے معا مین ضعف پیدا ہو کر قولنج پیدا ہوتا ہے اور بیشتر ریح کے روکنے سے استسقا پیدا ہوا اور اکثر تاریکی چشم اور دوار اور درد سر پیدا ہوتا ہے اور اکثر یہی ریح بسبب روکنے کے مفاصل مین سما جاتی ہے لہذا تشنج پیدا ہوتا ہے۔ کھانا کھاکر نہانا اور حرکت کرنا انکے حق مین مضر ہے اور سرد پانی اور شراب کثیر کا بعد غذا کے استعمال بھی مضر ہے **ایلاؤس کا بیان** یہ مرض مثل قولنج کے ہی اگر تفاوت پتلی آنتون مین عارض ہو۔ ایلاؤس کبھی عارض ہوتا ہے اونمین جملہ اسباب سے جنسے قولنج پیدا ہوتا ہے واجب ہی کہ اوسکا اسباب اور اعراض اور علاجات مین رجوع کرین اوپر تفصیل قواعد کلیہ طرف جو مفصل باب قولنج مین مذکور ہو چکے ہین کبھی استعمال سے اشیاے اقسام سمیات کے ایلاؤس پیدا ہوتا ہے جنکی خاصیت یہی ہے کہ ایلاؤس پیدا کرین کبھی ایلاؤس کا عود من بسبب شدت قوت ماسکہ معا کے ہوتا ہے کہ جب قوت ماسکہ بڑھتی ہے تو فضول وغیرہ کو زیادہ امعا مین ٹھہراتی ہے اور اونکا حبس کرتی ہی منجملہ اون چیزونکے جنسے ایلاؤس اور قولنج کے احکام مین تفرقہ کیا جاتا ہے یہ ہی کہ ایلاؤس اکثر سوداوی مزاج مفرد سے زیادہ بہ نسبت قولنج کے عارض ہوتا ہی اور پھر یہ سوداوی مزاج مفرد اکثر تو یہی ہے کہ بارد ہوتا ہی خصوصاً اگر معدہ کا مزاج گرم ہو پس معا من التوا اور پیچیدگی اور ریح کی شدت اور بلغم کی کثرت پیدا ہوتی ہے۔ بیشتر سبب ایلاؤس کا سرد پانی بے احتیاطی سے پینا ہے خلاف طریقہ واجب ہے اور یہی

ایک فرق ہی کہ ایلاوس ریحی کے ایذادہی بسبب ہ ڈالنے کے زیادہ ہی بہ نسبت طبقات معا کے پھاڑنے کے بلکہ شاید کل حضرت ایلاؤس ریحی کی اوسی سدہ ڈالنے مین منحصر ہے اور یہ ایذادہی قولنج کی ایذادہی کے خلاف ہی یعنی اوس مین اس قسم کی ایذا نہین ہوتی ہی دوم کی وجہ سے ایلاؤس ہی اکثر پیدا ہوتا ہی بخلاف قولنج ورمی کے اور یہ قسم ایلاؤس کی زیادہ مہلک و رردی ہی اور قیئی ایلاؤس بھی کبھی عارض ہوتا ہی اور قیئی ایلاؤس مین درد کی شدت ہوتی ہی اکثر یہ امر ہے کہ قولنج کا انتقال ایلاؤس کیطرف ہوتا ہی اور یہ حکم ایسا ہی کہ غالب ہوا ہی کرتا ہی - اکثر ایلاؤس ساتوین روز قتل کرتا ہے ایلاؤس ایک شخص کا دوسرے کو لگ جاتا ہے اور ہوائے وبائی مین بعض بلاد سے بطرف دوسرے شہر ونکے اور بعض ہوا سے طرف دوسری ہوا کے پہونچ جاتا ہی جیسے اور امراض وافدہ وبائیہ کا یہی حال ہی کہ چلا پھرا کرتے ہین - بقراط کہتا ہے جسوقت قولنج مستعاذ منہ یعنی ایلاوس سے ہچکی اور اختلاط عقل اور تشنج پیدا ہو ہر ایک امر دلیل مہلک ہے اور یہ اعراض دس مریض کو معدے اور دماغ کی شرکت سے عارض ہوتے ہین - بقراط نے کہا ہی کہ تقطیر البول ایلاوس سے عارض ہو وہ مریض ساتوین روز مر جائیگا مگر یہ کہ تپ عارض ہوا اور تپ کے ہونیسے بول کثیر عارض ہوجاے اور جالینوس بسبب اس حکم کا منفی رہا ہے ایلاؤس بلغمی اور ریحی کو تپ سے نفع ہوتا ہی جسوقت قے خبیث اور مُری متواتر ہونے لگے اور کرازا اور فواق پیدا ہوجاے قاتل ہوگا - قارورہ کا اچھا ہونا جب اس مرض مین کچھ زیادہ خیریت پر دلالت نہین کرتا چہ جاکہ وہ بھی خراب ہو - زیادہ تر مہلک ہی ایلاؤس ہی جسمین براز اوپر کیطرف سے برآمد ہو مثلاً قے وغیرہ کی طرف سے اور اسی ایلاؤس کو ہنتن یعنی بدبو کہتے ہین - اور اسکے بعد خراب وہ قسم ہے جس مین پسینہ کی بدبو مثل براز کے ہو اسکے بعد وہ ہی کہ ساس تن ایسی بدبو پہروہ قسم ہے جس مین ڈکار کی بدبو براز کی سی ہو اسکے بعد وہ قسم ہے جسمین بیج جو پیچھے سے برآمد ہو بدبو ہو علامات ایلاوس کے یہ ہین کہ درد ناف سے اوپر ہوا اور کوئی شے نیچے کے منافذ سے برآمد نہوتی ہو اور حقنہ کرنیسے کچھ ایسا فائدہ زیادہ نہوتا ہو جیسا کہ بقراط نے کہا ہے اور پیشتر نقل براز اوپر کو وقوع ہوتا ہی پس قے کرنے مین نکلتا ہے کبھی تو براز اور کبھی چھوٹے کیڑے اور کبھی کدو دانہ اور مثانہ مریض کے بدبو رہتی ہے اور ڈکار مین بھی بو آتی ہے بلکہ اکثر تمام بدن مین بدبو غلیظ کی ہوجاتی ہی اور یہ سب دلایل اسمین ہین کہ تخلف نہین کرتے یا قوسب پائے جاتے ہین ورنہ کوئی نہ کوئی انمین سے تو ضرور ہوتا ہے نیچے سے خروج اشیا کا بند ہونا یہ امر تو اس مرض مین لازم ہے لیکن قی کی بدحالی اور اوس مین فضلہ براز کا خروج یہ بات لازم نہین بلکہ بروقت بڑھ جانے خطرہ اور زیادتی ردادت کے پیدا ہوتی ہی مگر حرکت ذی اور ابکائی آنا ایلاؤس مین بہ نسبت قولنج کے زیادہ ہوا سلیے کہ ایلاؤس کا خلل اوس آنت مین ہوتا ہی جو معدہ سے بہت قریب ہی اسیطرح اور اعراض کرب اور غم اور خفقان اور غشی اور بیداری مفرط اور برد اطراف کے یہ سب ایلاؤس مین بہ نسبت قولنج کے زیادہ ہوتے ہین ثقل اور گرانی ایلاؤس بلغمی اور قیئی مین بہ نسبت قولنج کے زیادہ ہوتی ہی اسلیے کہ سبب ایلاؤس کا ایسے عضو مین ہے جو اوپر زیادہ ہی اور جرم اوسکا ضعیف ہی اور سہارا اوس عضو کا بدن پر کمتر ہی کبھی آنکھو کا تیہ ایلاوس مین بہ نسبت قولنج کے زیادہ ہوتا ہی اب رہے تفصیلی علامات ایلاؤس کے وہ مثل علامات قولنج کے ہین جن مین خاص خاص علامات ایلاوس کے بھی ہوتے ہین جیسے مقام درد کا بالاے ناف اور درد کا متحرک ہونا اور خفقان سے نفع کم پانا مگر جو ایلاوس بسبب ہرون کے تناول کے عارض ہوتا ہے اوسپر اوسقسم کے دلائل بھی قبل شدت مرض کے ہوتے ہین اسلیے کہ جس ایلاؤس مین سم کا استعمال ہو کبھی اوس مین ضعف اور استرخا تک بھی نوبت پہونچتی ہے اور خفقان ابتداے عروض ایلاؤس مین قبل اشتداد مرض اور زیادہ ہونے درد کے عارض ہوتا ہے - اور یہ بھی دلیل اوسکے وجود پر قوی ہوتی ہی کہ اور کوئی سبب ظاہری اوسکے عروض پر سوے استعمال زہر کے نہین دریافت ہوتا ہے

جو ایلاؤس قوت ماسکہ امعاء سے پیدا ہوتا ہے اوپسر دلیل زیادہ سخت وصلب و ثقیل کا اور بہت جلد تفل کا زبل خواہ مینگنی بن جانا ہوتا ہے اور اوسمین تب اور سقوط قوت کی شدت نہین ہوتی علاج ایلاؤس کا قولنج کے علاج سے قریب ہے لیکن بہ نسبت قولنج کے اقوی ہونا ضرور ہے اور دواے مشروب ایلاؤس کے واسطے زیادہ مفید ہے پھر بھی ہمراہ مشروب کے دواے محقون بھی ضرور چاہیے اسلیے کہ جب دوا اوپر سے پلائی گئی اور عمل اسکا نہ ہوا پھر اوسکے بعد اسفل کیطرف حقنہ دیا گیا تو یہ احتقان بہت عمدہ اور مجرا معین دواے مشروب کا ہوگا حقنہ دینے کی تجویز اختیار ہے کہ پہلے دواے مشروب سے کیجاے خواہ پیچھے جیسی حاجت ہو مگر جو تدبیر ان دونون مین سے پہلے کیجاے مشروب ہو یا غیر مشروب پس لازم ہے کہ دوسری اور متاخر ضعیف ہو اور قوی نہو- اکثر اوقات سکون درد مین جرعہ جرعہ آب گرم کے پینے سے ہوجاتا ہے اسلیے کہ آب گرم اوس مقام پر بوجہ قرب موضع کے آسانی پہونچ جاتا ہے جہان درد ہو رہا ہے- ایک قوم کی راے ہے کہ تدبیر صاحب ایلاؤس کے علاج مین یہ ہے کہ پہلی آنت پھوکنے وغیرہ کو کھکہ بتری درست اور برابر کرلین اوسکے بعد حقنہ دین تاکہ دواے محقون دور جگہ تک پہونچے اور بسہولت پہونچے- اور میانہ روی سے تدبیر کرنی اس جگہ میری راے مین واجب ہے اسلیے کہ اگر ورم موجود ہے پھر تو چارہ کار مفقود ہے اور ہماری اور درستی آنت کی کیونکر ہوسکے گی اور اگر فقط درد شدید ہے ورم نہین ہے آنت کے ہٹانے اور درکرنیسے علاوہ بران کہ درد خود عذاب اس پیرے ورم پیدا ہونیکا خوف ہوگا لہذا احتیاط جو میانہ روی مین ہے واجب ہوئی حریہ ایلاؤس ایسا مرض ہے کہ اس مین کبھی اخلاط خراب کا پھیل جانا تمام بدن مین عارض ہوتا ہے اسلیے کہ دفع اون اخلاط کا بسبب احتباس کے نہین ہوتا ہے تا اینکہ وہ اخلاط پھیل کر تمام بدن بدبو ہوجاتا ہے پس جسوقت خراب اخلاط تمام بدن مین متفرق ہوجائین اور اخراج اونکا بذریعہ مسہل کے دشوار ہوگیا ہو ایسے وقت فصد کردینی واجبات سے ہوگی اور اطراف کی مالش بھی ایسی پیرہے کہ مادہ درد رسان کو زیادہ اندر چلے جانے سے منع کرتی ہے- اور شاید کہ استعمال ایسے مرقات کا جو مائل حرارت ہین اور نیز استعمال لعاب ہے گرم کا ہمراہ روغن بیدانجیر کے اکثر اقسام ایلاؤس مین نافع ہوتا ہے سوا ایلاؤس ماری اور درمی کے جو شدید الحرارت ہو- اسیطرح زلال ثبت خشک اور زیت مین جوش دیا گیا ہو اسی طرح مالش بدن کی زیت کو گرم کرکے- ایلاؤس بلغمی کا علاج اوسی طرح کرنا چاہیے جیسا کہ قولنج بلغمی کا علاج بیان کیا گیا مشروبات سے اورشل حب الصبر اور حب سکبنج اور حب ایاسج سے اوران جملہ ادویہ کے ہمراہ روغن بیدانجیر کے ضرور شرکت رہے- اور حقنہ ہاے مستدلہ ایسے ہون جو کہ جذب مادہ کا بتیے کیطرف کرین- ایلاؤس ریحی کا علاج بھی اوسی طرح کرنا چاہیے جو قولنج ریحی کے باب مین لکھا گیا وہی مشروبات جو ریاح کو نافع ہین اور وہی حقنہ جو کاسر ریاح ہین اور لازم ہے کہ حقنہ کو مدر گاز تجویز کرین دواے مشروب کا مجمہ کثیرہ شکم پر رکھے جائین اور کبھی ایسی حاجت ہوتی ہے کہ بھرے پیچھنے مقام درد کے مستعمل لگادیے جائین کہ اکثر اس تدبیر سے مادہ کا جذب بطرف مراق کے ہوجاتا ہے ایلاؤس مزاجی یعنی بلا مادہ کے علاج مین وہی تدبیر بہتر ہے جس سے تبدیل مزاج کی ہوجاے اور استفراغ خلط کا بھی جسطرح قولنج مین کہا گیا ہے کرنا چاہیے درمی ایلاؤس جو ورم حار سے عارض ہوا اوسکا علاج بھی بدستور معالجہ قولنج درمی کے کرنا چاہیے اور ورم بارد سے جو ایلاؤس پیدا ہوا اوسکا بھی وہی علاج ہے جو قولنج درمی بارد کا ہے- یہان پر سب چیزون سے زیادہ یہ دوا ہے کہ روغن بیدانجیر کو ماء الاصول کے ساتھ یا ہمراہ املتاس کے پلائین اور اسیطرح جملہ علاجات جو معلوم ہوے ہین- ایضاً سنبل الطیب سنبل رومی اور ثبت اور حب الغار تخم کتان جلبہ تخم خطمی تخم مرو ہر واحد ایک مثقال اصول نلتہ یعنی جتابانج پنج کاسنی پنج کبر ہر واحد نو مثقال اور پانچ ثمتاب اور بیس عدد سپستان سب کو جوش دیکر روغن بیدانجیر یا روغن نارد

تلخ ملاکر پلائین - ایلاؤس مراری کا علاج اوسی طرح کرین جیسے قولنج مراری کا کرنا چاہیے اور التوای دفعتی کا بعینہ وسی طرح مگر قمقی مین معا
کو ایسے مناسب جگہ پر رکھدین کہ بسقدر فتق مین چلی گئی ہے اپنے مقام پر درست عود کرآوے اور پھر اسے باستواری باندہ دین - ایلاؤس
قوت سے امعا کی پیدا ہوا ہے اوسکا علاج مزاقات چرب سے کرنا چاہیے اور شوربای چوزہ ہای قرب سے اور مرغ کا شوربا اور بچہ گاؤ کے
شوربے سے یہ شوربے چرب بطور سفیدیاج خواہ زیرباج کے تیار کیے جائین خصوصًا اگر انمین شبت اور بیج کراث بنفشی اور روغن بادام
ملاکر پلائے جائین اور بعد استعمال شوربے کے حقنہ ملینہ جسکی حرارت مین نرمی ہو دیا جاے - ایلاؤس کی قسم قفلی کا علاج پہلے حقنہ
نرم سے کیا جاے اور بعد ازان رفتہ رفتہ حقنہ قوی کا استعمال ہو اوسکے بعد پلانے مین وہی مسہلات جو خاص قولنج قفلی کے واسطے
تجویز دے استعمال کیے جائین تاکہ جو کچھ باقی رہای وہ منحدر ہو جاے اور اوتر آوے - سنی ایلاؤس کے علاج مین ابتدا ہی کرانے
سے گرم پانی پلاکر کرنی چاہیے اور روغن شبرج اوسمین ملاوین اور اکثر احتیاج ایسے مریض کی دوا مشروب مین تھوڑی سی تربد خواہ
تخم ترب کی ہوتی ہو اور بعد اس تنقیہ کے تریاق کبیر اور فاذزہر وغیرہ پلایا جاے پینے مین اوسکو گنے کا رس دینا چاہیے اور طعام اوسکا
شوربای چرب سے تجویز کرنا چاہیے - جب متواتر قے اوسکو ایسی عارض ہو کہ تھمتی نہ ہو اور غذا کو معدہ قبول ہی نکرتا ہو وہی دوا
حابس قے پلانی چاہیے جو قولنج کی قے روکنے کے واسطے بیان ہوئی ہو - اکثر انکی قے روکنے کے واسطے اور طعام کو انکے معدہ مین
ٹھہرانیکے واسطے یہ تدبیر کارگر ہوتی ہو کہ روٹی کو کھولتے ہوے پانی مین ڈبوکر کھلا دین - جو ایلاؤس کہ غذاہای غفص یعنی کھٹی
اور قابض کے کھانے سے عارض ہوا ہو خواہ غذای بالزوجت کی وجہ سے اوسکا علاج قریب ہو اپنی نظیر سے جو قولنج ہے فرق اتنا ہو کہ
ایلاؤس مین زیادہ تر نافع ہریرے کے اقسام اور مشروبات ہین ابطاء قیام اور سرعت دیرتک بیت الخلا مین ٹھہرنا خواہ
جلدی فراغت ہونی یہ دونون امر یا تو متعلق بغذا ہین مثلاً دیر مین اجابت اس وجہ سے ہو کہ غذاے قابض خواہ غفص یا غلیظ
تناول کرتا ہو اور جلدی اجابت بسبب تناول غذاے نرم اور بالزوجت اور پتلی کھانیکے ہو یا بسبب قوت کے اس لیے کہ قوت
دافعہ اگر قوی ہو جلد فضلہ کو دفع کردیگی اور اگر ضعیف ہو نکریگی - اسیطرح قوت عضل بطن کی اگر قوی ہو جلدی نقا اور پاک کر دینا امعا
وغیرہ کا فضول سے کریگی اور اگر ضعیف ہے نہ کریگی اور جسقدر طبیب کو شناخت سبب پر بصیرت ہو اوسی قدر تدبیر اور علاج پر بھی
قادر ہو سکتا ہو مقدار براز کی کمی بیشی یہ دونون امر غذا کی مقدار اور کیفیت سے تعلق رکھتے ہین اور جو کچھ بطرف جگر کے دفع
ہوتا ہو اوسے بھی اسکو تعلق ہے اس لیے کہ غذاے کثیر اور رطب جسکے اوپر کوئی شی بطور مشروب کے تناول کیجاے اوسسے براز کی
مقدار زیادہ ہوتی ہے اور اوسکے خلاف جو غذا ہو براز پیدا کرتی ہے - اور جس وقت صفو یعنی جزو صاف ہضم جید کا جگر کی طرف
زیادہ دفع ہوتا ہے اور فضلہ کثیف کم بچتا ہے براز مین کمی ہوگی اور اگر صفو کثیر بطرف جگر کے دفع نہو بلکہ فضلہ کثیف زیادہ رہے
براز اوس وقت زیادہ ہوگا - عارف قواعد کو معلوم ہو اونہین قوانین سے جو گذر چکے کہ فضلہ کثیر کی اغراض کو مٹانا کیونکر چاہیے یا
صفو مضر اور خراب جو کہ جگر مین حد اعتدال سے زیادہ جذب ہوتا ہو اوسکا روکنا کس طرح ممکن ہے اور عام قاعدہ دونون
صورتون مین یہی ہو ضد کہ سبب سے تدبیر کیجاے پانچوان مقالہ ویدان یعنی کیڑون کے بیان مین - جس وقت کوئی مادہ
پیدا ہو کر کسی قسم کا مزاج پکڑتا ہے فورًا مزاج پکڑتے ہی اوسکو وہی شے دیجاتی ہے جو اصلح اور عمدہ اوسکے دینے کے
لایق از قسم ہیئت اور صورت وغیرہ کے ہو اور عین کمال طبی اور ذاتی کی رعایش اور خوبی اوس مادہ کو بنظر

اپنی کے حاصل ہی ازطرف صانع حکیم جو ہر ایک شے کی بناوٹ کے عطا کرنے پر قادر ہے یہ مادہ اوس کمال استعدادی سے محروم نہین کیا جاتا ہے اور یہی سبب ہی جس سے کہ ویدان یعنی کیڑے پیدا ہوتے ہین اور مکھی وغیرہ دیگر جانور ایسے اقسام کے پیدا ہوتے ہین اور ان سبکی پیدائش اونہین مواد یا عفونت سے ہوتی ہی جو رطوبی مادہ ہین اسلیے کہ یہ مواد زیادہ تر صلاحیت صورت پذیری مین فقط اسی بات کی رکھتے ہین کہ انمے حیات اور زندگی چندروزہ کیڑونکی سی یا مکھیون کی سی متعلق کیجاے اور یہ حیات بخشی اور صورتگری صانع بیچون وچرا کی بہ نسبت ایسے مواد خراب کے اس سے تو ہزار درجہ بہتر ہے کہ فقط عفونت پر یہ مواد رطوبی باقی رہین (جو صورت ہزارون امراض اور آفات کی ہے) اور یہی کیڑے اور مکھیان وغیرہ انکی پیدائش ہین علاوہ اس بات کے کہ انکی خلقت سے کمی مواد عفنہ مین ہوتی ہی ایک فائدہ انکے موجود ہونیکے بعد یہ بھی ہے کہ عفونات جو عالم کون و فساد مین متفرق ہین اونپر متسلط ہوکر اپنی غذا اونہین عفونات سے کھاتے ہین بسبب اوسی مشابہت ذاتی کے جو ان حشرات کو عفونت سے ہی اور آدمیون کی مساکن اور آبادیون سے باقیماندہ عفونت کو لے لیتے ہین اور جو ہوا انسان کے بدن سے محیط ہے اوسکی عفونت بھی انکی غذا بنکر کمی قبول کرتی ہی خواہ بالکل فنا ہوجاتی ہی (یہ دوسری منفعت انکی خلقت سے جو جو شامل ہماری اصلاح فاسد پر ہی) پیٹ کے کیڑے بھی اسی قبیل ہین یعنی یہی دونون منفعت اونمین بھی ہین - ویدان شکم کی خلقت ہر ایک غلط سے نہین ہوسکتی ہی اسلیے کہ انکی پیدائش مرار سے جو سرخ رنگ ہی اور سیاہ سودا سے ممکن نہین اس وجہ سے کہ مرار مین تو حرارت زیادہ اوس سے کیڑا جو ترشی ہی پیدا ہوہی نہین سکتا بلکہ مرار تو مزاج گرم کی مند ہے اور سودا بارد یابس ہے جو مناسبت حیات سے بہت دور ہی یعنی خون اور روح کا ضد مقابل ہی اب خون اوسکی حفاظت پر پورا پورا قدرت کا تسلط اور انتظام ہی اما اعضاے بدنی کو اوسکی طرف حاجت زیادہ ہی اور بحیثیت انسان یعنی گوشت کی افزودنی اور عظمیت یعنی استخوانکا غذا ہونا بس اسی کے واسطے بنایا گیا ہی نہ انیکا اوس سے کیڑے جو اخس مخلوقات ہین پیدا کیے جائین اور نہ خون اون چیزون مین ہی جنکا انصباب معایہ ہوا اور بعد انصباب کے وہان اتنا ٹھہرے کہ اوس سے ویدان پیدا ہون اور نہ رنگ کیڑے کا اور نہ ہیئت اوسکی دلالت کرتی ہی کہ مثل مادہ دموی سے اسکی پیدائش ہوئی ہی بلکہ مادہ تولد ویدان کا فقط بلغم ہے جسوقت کہ متعفن ہوجاے اور کسیقدر عفونت اوس مین آجاے اور مقدار کثیر اوسکی امعاء مین ہوا دیر تک رہے - اسباب کثرت پیدائش بلغم کی تو معلوم ہین کہ وہ بعض قسم کے ماکولات سے زیادہ پیدا ہوتا ہی اور تخمہ ہاے ہیم اوضعف ہضم سے کسی قسم کا کیون نہوا اور مزاج اصلی خواہ غیر اصلی اعضاء خاصہ سے جو بارد المزاج ہین بھی پیدا ہوتا ہے منجملہ موالد بلغم کے وہ غذائین بھی ہین جو نرم اور بارد وجبت ہون جیسے گیہون اور لوبیا اور باقلا اور کچے آملے کا بھاکنا گوشت خام کھانا دودھ کے اقسام اور تر کاریان اور فواکہ رطب اور خام اور چکنی سے بھی بلغم پیدا ہوتا ہی - گرم پانی سے بعد غذا کے نہانا اور اسی طرح استحمام بعد کھانے کے اور امتلاے معدہ پر جماع کرنیسے بھی بلغم زیادہ پیدا ہوتا ہے - اقسام ویدان کے چار ہین لانبے بڑے بڑے اور گول اور چپٹے اور انہین کو کردوانہ کہتے ہین اور چھوٹے چھوٹے جنکو خچنے بولتے ہین - یہ اختلاف کیڑون کی شکل اور مقدار مین دو وجہون سے ہوتا ہے ایک تو اختلاف مادہ ویدان کا جس سے یہ پیدا ہوتے ہین دوسرے اختلاف مکان اور محل کا جہان انکی پیدائش ہی - مادہ کے اختلاف کی یہ صورت ہی کہ بعض اقسام کے ویدان تو ایسی رطوبت سے پیدا ہوتے ہین کہ جسمین ابھی انقسام اور تفرق اجزا بوجہ جذب جگر کے اور بحیثیت شدت عفونت کے طاری نہین ہوا ہے بلکہ وہ رطوبت ابھی بحال خود باقی ہے - اور بعض اقسام ویدان کی ایسی رطوبت سے پیدا ہوتی ہی جسکو

جذب جگر نے پھاڑ ڈالا اور اوسکے اجزا مین تفرقہ کر دیا ہے اور کمی مقدار مین اوسی طوبت کی کر کے اوسکا اجزا چھوٹے چھوٹے کر دیے ہین اور یہ جذب جگر جو متصل ہو رہا ہے اور یہ عفونت جو اس طوبت پر طاری ہے اور یہ کثرت مقاومت یعنی مرور اور گذرنا ثفل کا پس یہی اسباب اونکے چھوٹے ہونیکے ہین پس حسب وقت یہ دیدان پیدا ہوتے ہین انکے چھوڑ رہنے پر اخراج ثفل کا معین ہوتا ہے یعنی قبل اسکے کہ وہ بڑے ہونے پاوین اخراج ثفل اونکو اپنے ہمراہ باہر لاتا ہے اسلیے کہ وہ کیڑے ایک مخرج تنگ مین پیدا ہوتے ہین بعض اقسام کے کیڑے دونون رطوبت مذکورۂ سابق کے درمیانی کیفیت کی رطوبت سے پیدا ہوتے ہین یعنی وہ رطوبت ایسی ہوتی ہے کہ بالکل استیلای انقسام اوسپر نہین ہوا اور نہ ایسے ہی کہ پورا پورا استیلا وغیرہ اوسپر ہو چکا پس جو دیدان رطوبت امعاء عالیہ سے پیدا ہوتے ہین وہ تو وہی رطوبت ہے جسکو ہمنے پہلے بیان کیا ہے یعنی اوس رطوبت پر استیلای انقسام وغیرہ جذب جگر سے نہین ہوتا اور جو دیدان رطوبت سے معاء مستقیم کے پیدا ہون وہ دوسری قسم کی رطوبت سے ہوتے ہین جسپر جذب جگر وغیرہ ہو کر اوسکا انقسام ہو گیا اور جو دیدان معاء اعور کے رطوبت سے پیدا ہوتے ہین خواہ معاء قولون کی رطوبت سے اونکا تولد ہوتا ہے وہ رطوبت بین بین یعنی تیسری قسم کی رطوبت ہے لانبے کیڑے پہلی قسم کی رطوبت سے پیدا ہوتے ہین اور کبھی طول مین ایک ہاتھ سے زیادہ اونکی مقدار ہوتی ہے اور گول اور عریض خواہ چپٹے تیسری قسم کی رطوبت سے پیدا ہوتے ہین - اگرچہ ایسے دیدان کبھی معاء علیا مین بھی پیدا ہوتے ہین خصوصًا جو موٹے اور بڑے بڑے ہون اور کبھی سوائے قولون کے اور کسی معا مین پیدا نہین ہوتے یا اعور مین پیدا ہوتے ہین پھر وہان سے منتشر ہو کر معدہ کے کسی جانب مین اور مقعد کے کسی طرف پہونچ جاتے ہین اور چھوٹے دیدان دوسری قسم کی رطوبت سے پیدا ہوتے ہین یہ چپٹے اور گول کیڑے گویا خاص اوسی لزوجت سے پیدا ہوتے ہین جو امعا مین ٹھہری ہوئی ہے اور اوسی لزوجت پر ایک جھلی مخاطی ایسی لپٹی ہوئی ہے جسکی شان سے یہ بات ہے کہ دیدان اسی سے پیدا ہوتے ہین اور اسی مین متعفن ہوتے ہین - کمتر ضرر چھوٹے کیڑون سے ہوتا ہے اسلیے کہ اوّل تو وہ چھوٹے ہین دوسرے یہ بات ہے کہ اصول اعضاے دور ہین تیسرے یہ ہے کہ محل اندفاع مین ہمراہ ثفل قوی کے ہین جس مین کثافت بھی ہے مگر یہی چھوٹے کیڑے اگر مدت دراز تک باقی ہین اور بڑے ہو جاہین جملہ اقسام دیدان سے اونکی بڑائی بڑھ جاتی ہے اسلیے کہ خراب مادہ سے اونکی پیدایش ہے بعد ان چھوٹے دیدان کے کسی ضرر مین لانے کیڑے ہین اسلیے کہ چوڑے چپٹے کیڑونکے مادہ مین عفونت زیادہ ہوتی ہے - چوڑے اور چھوٹے کیڑے زیادہ نکلا کرتے ہین مقعد کیطرف اسلیے کہ مقعد ہی کے نزدیک اونکی پیدایش ہے اور ضعف خلقت کیوجہ سے اونکا ٹھہرنا اور درنگ کرنا امعا مین مشکل ٹھہرنے اور درنگ کرنے لانبے کیڑونکے نہین ہوتا ہے اور جسطرح کہ لانبے کیڑے زیادہ گرفت امعا کرتے ہین اوسی طرح چھوٹے کیڑے جھٹ پٹ دفع ہو جاتے ہین - اگر مریض دیدان کو تپ لاحق ہو جاے اوسوقت اعراض اور تکلیف وہی دیدان کی زیادہ اور قوی ہو جاتی ہے اور اس زیادتی کے پانچ سبب ہین (۱) یہ کہ تپ کی وجہ سے غذا کیڑونکی متفرق ہو کر اونکے قریب سے دور ہو جاتی ہے اوس وقت یہ کیڑے اپنی غذا کی تلاش کرنے کے واسطے متحرک ہوتے ہین اور امعا مین اونکا قیام اور درنگ کرنا زیادہ ہوتا ہے (۲) یہ ہے کہ تپ بنظر اونکی ذاتی کیفیت اور حالت کی موذی ہے اور روانی ان مین پیدا کرتی ہے یعنی چلنا پھرنا اونکا زیادہ کرتی ہے (۳) یہ کہ تپ کیڑونکی طبیعت مین عفونت بڑھا دیتی ہے اور حدت اور قلق کی زیادتی کر دیتی ہے (مزاج وقت کیڑون پر اثناے تپ مین گرتا ہے اونکو ایذا دیتا ہے پس یہ کیڑے سمٹ کر آنتون مین لپٹ جاتے ہین اور لذع شدید امعا مین پیدا کر کے سخت ایذا دہی کرتے ہین چاہیے

بعض اطبا نے حکایت کی ہے کہ اونے بچشم خود ایسے ہی وقت ان کیڑونکو دیکھا کہ پیٹ مین سوراخ کرکے باہر نکل آئے اور یہ بات کسی بڑی شدت اور تیزی تپ مین ہوتی ہوگی (۵) کہ انجزۂ رومی اور خراب ان کیڑونسے دماغ کو جاتے ہین اور ایذا دہی کرتے ہین اکثر تو یہی ہے کہ احتباس مرار انکا اعانہ ان دراحداث دیدانکا عفونت زاید کو سبب ہوتا ہی مترجم کہتا ہی چونکہ اوپر خواص خلقت مین جو بیان ہوا اون مین یہ بھی کہا گیا ہی کہ انکی سبب سے عفونت مین کمی دو وجہونسے ہوتی اور دیدان شکم مین اوسکا عکس مشاہدہ مین آیا کہ انسے عفونت زیادہ ہوتی ہی لہذا بطور دفع دخل کے شیخ نے کہا ہی متن پہران کیڑونکا حال تنقیہ اور پاک کرنے مین عفونت امعا کے ویسا نہین ہے جیسا حال اور کیڑونکا خواہ حشرات کا تنقیہ عفونت عالم مین اوپر بیان ہوا - اسلیے کہ امعا کی عفونت کے واسطے ایک منقی اور پاک کرنیوالا جو دافع رطوبات اور عفونات امعا ہو بنظر طبیعت کے موجود ہی دوسری یہ بات ہے کہ نسبت اون خرابیون اور اضرار کے جو ان کیڑون سے بنظر دفع طبیعت کے پیدا ہوتی ہین بطرف اون عفونات کے جو امعا مین ہین بڑی ہی یہ نسبت حشرات اور دیدان وغیرہ کے طرف ہوائے عالم اور زمین و ساکن و بلاد کے مترجم مراد یہ ہے کہ یہ کیڑے مقدار مین زیادہ ہین بہ نسبت حشرات وغیرہ کے جو عالم مین پیدا ہوتے ہین متن تیسری یہ وجہ ہے کہ دیدان شکم سے اور آفات بھی پیدا ہوتے ہین مثلاً انکی خورش ضروری کے واسطے غذائے عفونت کا باقی رہنا ہی امعا مین جو کیسی مفرشے ہی کہ اچھی رطوبات کا بھی استحالہ رطوبت عفنہ کیطرف گرتا پڑتا ہے جب تک یہ دیدان باقی رہین - اور یہ آفت ہی کہ انکی حرکت بغرض طلب غذا وغیرہ کے مضاد اور مخالف جرم امعا کی ہی جو بالطبع ناگوار ہوتی ہے اور قولنج کا درد بھی انکے چڑنیسے پیدا ہوتا ہے اور مضادت اور مخالفت اوس کیفیت کی جو ان کیڑونسے پیدا ہوتی ہی مزاج بدن سے اور اسکے سوا اور بہت سے امور ہین ان کیڑونکے اور حشرات وغیرہ کے مضر اور نافع ہونے مین فارق ہین مترجم کہتا ہے حشرات اور دیدان خارج از شکم کا بالکل نافع ہونا اور دیدان شکم کا بالکل مضر یا مہلک ہونا یہ تو کسی طرح ثابت ہو ہی نہین سکتا البتہ زیادہ مضر ہونا دیدان شکم کا اور زیادہ نافع ہونا تولد حشرات کا شاید مسلم ہو جاے پس اسقدر طبیب کو اپنے فن کی نظر سے جان لینا کافی ہی ورنہ اسرار الہی پر اطلاع کماہی محال ہے اور یہ اضرار جو شیخ نے دیدان شکم کے مخصوص بیان کیے ہین اگرچہ بظاہر اسکے حشرات مین موجود ہین مگر ہمکو اسقدر کہنا پسند ہی کہ بنظر فن طب کے یہ تقریر نہایت اچھی ہے اور درست ہی اور ابھی اسکی تائید مین آیندہ فقرات بھی آتے ہین جنسے شیخ اضرار دیدان شکم کا ثابت کرتا ہی متن کبھی دیدان شکم سے خواہ حیات یعنی بڑے اور لانبے قسم کے کیڑون سے شکم کے صرع اور قولنج پیدا ہوتی ہی اور کبھی جوع کلبی بھی انہین کیڑونکی وجہ سے عارض ہوتی ہی اس لیے کہ غذاے ابدانی کو یہ دیدان شدت اپنی طرف کھینچ لیجاتے ہین اور کبھی بولیموس یعنی سقوط اشتہاے معدہ مع گرسنگی اعضاے دیگر پیدا ہوتی ہے اور قوت فم معدہ کو یہی دیدان وہانتک چڑھکر ساقط کردیتے ہین اور اوسی جگہ یعنے فم معدہ مین بجاے غذا کے خود یہ دیدان بہر جاتے ہین کبھی جوع کلبی اور بولیموس کے تابع خفقان عظیم ہوتا ہی - اکثر تولد حیات اور دیدان کا لڑکپن اور شروع شباب مین ہوتا ہی اور نوجوانی کا سن بھی ازین قبیل ہے اور کدو دانے بھی اکثر اوسی وقت پیدا ہوتے ہین جب آدمی سن صبا سے نکل جاے - کول کیڑے تو اکثر لڑکون ہی مین پیدا ہوتے ہین بعد اونکے پھر جوانون مین اور شیوخ مین انکی پیدایش بہت کم ہے علاوہ یہ ہی کہ تولد انکا سبھی ابدان مین کمی بیشی کے ساتھ ہوا کرتا ہے - دیدان کے سب اقسام خریف مین بہ نسبت اور سب فصلون کے زیادہ پیدا ہوتے ہین اس لیے کہ اس فصل مین فواکہ کا استعمال قبل آنے فصل کے جاڑون مین ہو لیتا ہے جو مولد بلغم ہے اور عفونت بھی زیادہ ہو جاتی ہی

ہیجان اور جوش خروش کیڑون کا شام کے وقت اور سوتے وقت زیادہ ہوتا ہی اور تعب و ریاضت شدید کے بعد اور کبھی زیادہ ریاضت کرنے سے اسہال ویدان کا ہوجاتا ہی۔ جسوقت ویدان مریض حمیات حادہ کے پیٹ سے خارج ہون زیادہ خراب حالی پر دلالت نکرینگے اور صحت قوت مریض اسے اقتدار دافعہ کا اور پر دفع کے انکے خروج سے معلوم ہوگا خصوصًا اگر بعد زمانہ انحطاط کے برآمد ہون۔ اگر مردہ ہوکر برآمد ہون یہ علامت بُری ہی خلاصہ یہ ہے کہ مردہ ویدان کا نکلنا حمیات مین برا زکے ہمراہ دلیل اچھی نہین ہی خصوصًا قبل زمانہ انحطاط کے اگر زندہ برآمد ہونا بہت اچھا ہے اور بدون تپ کے اور اوقات مین ویدان کا خارج ہونا بشرطیکہ خون بھی انکے ہمراہ برآمد ہو دی ہی اور آفت بدنی خواہ محض امعا کی آفت پر مبنی رہے۔ تے کیطرح سے کیڑونکا برآمد ہونا اخلاط ردی کے معدے مین ہونے پر دلیل ہے **علامات مسل اقسام ویدان** کے لعاب دہن کا زیادہ بہنا اور دونون ہونٹھونکی تری رات کے وقت اور سوکھ جانا انکا دن کے وقت اس جہت سے کہ حرارت دن کو منتشر اور پھیلی ہوئی ہوتی ہی لہذا خشکی رہتی ہی اور رات کو حرارت ایک ہی جگہ یعنے اندرون جسم کے اکھٹی ہوجاتی ہی لہذا ہونٹھون مین تری رہتی ہے پس جس وقت یعنی دن کو حرارت منتشر ہوکے رطوبت کو بھی اپنے ہمراہ جذب کرلیگی اور کیڑے ہوکے رہینگے پس معدہ کی رطوبت کو جذب کرینگے لہذا جو سطح کہ متصل معدہ کے ہونٹھون سے اور منہ سے ہے وہ بھی سوکھ جائیگی اور اس جذب سے جس قدر خشکی پیدا ہوگی اوسکی اعانت ہوا خارجی جو ذکو اکثر گرم رہتی ہے کریگی اب مریض اپنے ہونٹھون کے تر کرنیکی غرض سے زبانکی تری کو بھی طلب کریگا یعنی زبان کو ہونٹھون پر پھیرا کریگا لہذا زبان بھی خشک ہوجائیگی کبھی مریض ویدان کو تنگی نفس اور کلام کرنے مین گرانی پیدا ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسکی صورت خشگین اور بدخلق آدمیون کی سی ہورہی ہی اور بیشتر یہی حالت ہذیان تک پہونچ جاتی ہے اسواسطے کہ بخارات خراب ان کیڑون سے اوٹھکر دماغ تک پہونچتے ہین اور اعراض قرانیطس اسکو عارض ہوتے ہین سوائے اس امر کے کہ یہ مریض تنگے خواہ جون وغیرہ نہین چنتا ہے ورنہ اسے درد سر اور طنین یعنی کانون کا گونجنا عارض ہوتا ہے جو لوازم قرانیطس سے ہی۔ دانت پر دانت پھیرنا خواہ دانت پیسنا اس مریض کو رات کے وقت لاحق ہوتا ہے اور اکثر اوقات اسکی یہ صورت ہوتی ہے جیسے کچھ اپنے منہ سے چبا رہا ہے اور گویا کہ اسکی خواہش یہ ہی کہ زبان چبا لیگا اور باہر نکالیگا۔ سوتے وقت اسکو اوچھل پڑنا اور چیخ اوٹھنا اور تململ یعنے بیچینی اور اضطراب ہیئت اور تنگی سینہ اور خفگی اوس شخص پر سوتے سے جگانے عارض ہوتا ہی اور کھانا کھانے کے بعد اوسے تشنگی اور کرب پیدا ہوتا ہے آواز اوسکی بند ہوجاتی ہے اور نبض اوسکی ضعیف اور بروقت ہیجان دیدان کے نبض بنزلہ ساقط کے ہوتی ہی برا زاوسکا اکثر اوقات تری لیے ہوئے ہوتا ہی اور سقوط اشتہا کا حال تو وہی ہی جو ہمنے بیان ارض اب مین لکھا ہی۔ بیشتر ان بیمارون کو پیاس ایسی لگتی ہے کہ وہ کسی طرح سیراب نہین ہوتے۔ اور اسیطرح انکو بعض اور امراض لاحق ہوتی ہین جنکو ہمنے اوسی جگہ ہمراہ اسباب کے ذکر کیا ہی۔ جس وقت مرض کی شدت ہوتی ہی اور درد شدید ہوتا ہے یہ لوگ گر پڑتے ہین یعنی صاحب فراش ہوجاتے ہین اور تشنج اور التوا یعنی پیچیدگی اعضا مین گرفتار ہوتے ہین جو صورت مرگی کے بیمارونکو ہوتی۔ بیشتر ایسی ہی شدت کے زمانہ مین انکو قے ہوتی ہی کہ اوس مین کیڑے برآمد ہوتے ہین۔ رنگ چہرے کا یہ حال ہوتا ہی کہ ایک رنگ آتا ہے اور ایک جاتا ہے اور آنکھونکے رنگ بدلنے کی بھی یہی صورت ہی کبھی رنگ چہرہ کا اوڑ جاتا ہے اور کسی وقت پھر اصلی رنگ قایم ہوجاتا ہے۔ کبھی انتفاخ جسم اور تہیج یعنے چہرہ کی بھر بھری پیدا ہوتی ہے اور شکم انکا مثل استسقا کے بیمارون کے کھچ جاتا ہے اور جیسے پیٹ انکے گھٹنون مین

سما جاینگے - بیشتر انکے دونون خصیہ سوج جاتے ہین - پسینا سرد انکے بدن سے جاری ہوتا ہے جسمین بدبو زیادہ ہوتی ہے -
تفصیلی اور جدا جدا علامات ہر قسم کے بعض اون مین سے تو ایسے ہین کہ اونکی تفصیل بھی مشترک ہے اور وہ کونسی علامت ہے
جو مشترک بھی ہو اور جدا بھی ہو جیسے ہماط یہ قول کہ برآمد ہونا ہر ایک قسم کا مخرج سے کہ بظاہر بیان عام ہے اور بروقت خروج دیدان
خاص کے اوسی قسم کے وجود خاص پر دلیل ہے - پھر اسکے بعد اور تفصیلی علامات یہ ہین کہ لانبے کیڑونکے وجود پر دغدغہ فم معدہ یعنے
گرنا خواہ سرسراہٹ فم معدہ پر ہونی اور لذع کا فم معدہ مین پیدا ہونا اور بعض یعنی مڑوڑا متصل اسی لذع کے پیدا ہونا نوالہ اگلنے
مین دشواری اشتہا کا مفقود اکثر اوقات اور طعام کا معدہ مین گڑنا اور ہچکی آنی - بیشتر پھیپھڑا اور قلب بھی قرب سے فم معدہ کے
متاذی ہوتا ہے پھر اوس وقت سوکھی کھانسی آتی ہے اور خفقان اور اختلاف نبض پیدا ہوتا ہے اور خواب اور بیداری مین
انتظام باقی نہین رہتا ہے اور کسل اور بغض حرکت سے اور نظر کرنے سے طرف اشیا کے اور نیچی نگاہ ڈالنے سے نفرت اور آنکھین
کھولنی ناگوار ہون بلکہ اوسکا جی آنکھ بند رکھنے کا زیادہ خواہشمند رہتا ہے - آنکھین ان بیمارون کی کبھی تو سرخ ہو جاتی ہین اور
کبھی اون مین کمودت اور تیرگی آجاتی ہے اکثر شکم اونکے کبھ جاتے ہین اور مثل مستسقی کے صورت اونکے پیٹ کی ہو جاتی ہے اور
بیشتر انکو اسہال عارض ہو جاتا ہے چپٹے اور گول کیڑے اگر شکم مین پیدا ہون اشتہا تو اکثر ان بیمارون کی زیادہ ہوتی ہے اور یہ
دونون قسمین دیدان کی بیشتر معدہ سے دور پیدا ہوتی ہین لہذا معدہ پر انکا بوجھ وغیرہ نہین ہوتا ہے اور نہ کوئی فراخی معدہ کی
انسے پیدا ہوتی ہے بلکہ اپنی غذا کو اوچک اوچک کر خواہ کود کود کر جو کھاتے ہین اس وجہ سے رطوبات اور موجودہ اشیاء معدہ کے
زیادہ خرچ ہونے سے خلو معدہ مستلزم اشتہا ہوتا ہے - بروقت گرسنگی کے ان دیدان مین حرکت پیدا ہوتی ہے اور ایسے ہی
حرکات انکے ہوتے ہین جو موذی اور قارض یعنی امعا کے کترنے اور کاٹنے والے اور قوت کے کمزور کرنے والے اور سست کرنیوالے
اور تقطیع کرنے والے اون اعضا مین جو متصل ناف کے ہین - چھوٹے کیڑون کے وجود پر خارش مقعد کی اور بروقت نزدیک مقعد
کے دغدغہ اور خلش کا رہنا دلیل ہوتا ہے اور اکثر یہ کیفیت اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ غشی پیدا کرتی ہے مریض کو بروقت کیکہ ہوئے
ان کیڑون کے معا مین ایک گرانی زیر شراسیف معلوم ہوتی ہے اور پشت مین ہی بوجھ سا محسوس ہوتا ہے - منجملہ علامات
جملہ اقسام دیدان کے یہ ہے کہ اگر سوتے وقت مریض تھوڑا سا سرکہ پی لیا کرے اوسکو مفید ہوتا ہے -
علاج دیدان کا غرض مقصود کیڑونکی معالجات مین منحصر چہار قسم مین ہے اول تو یہ کہ اون ماکول اشیا سے انکو دور کیا جاے
جس سے مادہ کیڑون کا پیدا کرنے والا بنتا ہے چنانچہ اون اشیا کا بیان اوپر ہو چکا دوم جسقدر مقدار بلغم کی امعا مین فراہم ہو
اوسکا اخراج کیا جاے کہ اوسی بلغم سے کیڑے پیدا ہوتے ہین تیسری یہ بات ہے کہ جسقدر دیدان پیدا ہو چکے اونکو قتل کیا جاے
ایسے ادویہ سے جو بہ نسبت ان کیڑون کے بمنزلہ زہر کے ہون اور یہ وہی ادویہ ہین جو تلخ ہون اور انکی دو قسمین ہین گرم
بہی اور سرد بہی ہین اور دونونکو ہم بیان کرینگے خواہ اون دواؤن سے قتل کرنا چاہیے جو بالخاصیت کیڑون کی قاتل ہین
چوتھی یہ بات ہے کہ بعد قتل کرنے دیدان کے بیمار کو دوا سے مسہل دیکر دست کرائے جائین اگر طبیعت خود بخود کرم ہاے مردہ کو
دفع نکرے اور مناسب نہین ہے کہ بعد قتل کرنے اور مردار جیفہ ہونیکے طولانی زمانہ تک انکو شکم مین رہنے دین کہ پھر انکی بخارات
سے خرسی پیدا ہوگا تلخ ادویہ جو گرم ہین تیسرے درجہ حرارت تک دیدان کی تدبیر مین زیادہ مناسب ہین اور حمایا وقاثا مین

انکا استعمال محظ ہے سوائے اسکے کہ تپ ہو خواہ ورم گرم ہو- اسلیے کہ ادویہ حارہ جو تلخ ہین ویدان کے مزاج کی ضد ہین بنظر حرارت کی اور جس کیفیت کی ویدان زیادہ مریض ہوتے ہین یعنی دسومت اور حلاوت اوسکی بھی یہ ادویہ اضداد ہین بنظر تلخی کے- کبھی ادویہ مشروبہ اور حقنہ کی دوائیان ایسی تجویز کیجاتی ہین جو ہر سہ صفات مذکورہ بالا کو جامع ہوتی ہین یعنے غرض دوم سے غرض چہارم تک- حمولات کو اولویت زیادہ اسی امر کی ہے کہ اخراج ویدان کا کرین بہ نسبت اسکے کہ قاتل کرم ہون سوائے اون کیڑون کے جو معاء مستقیم مین ہون اور قسم چھوٹے کیڑون کے کہ اونکو حمولات قتل بھی کر سکتے ہین- کبھی بھی حمولات خواہ حقنہ ایسی ادویہ سے بھی مرکب ہوتے ہین جو از قسم چکنائی اور شیرینی کے ہون تاکہ ویدان ان ادویہ کی طرف بسبب محبت ذاتی کے کھچ کر آجائین اور پھر اوسی حمولات وغیرہ کے ہمراہ خارج ہو جائین اولی یہ ہے کہ اگر مشروبات سے ویدان کا علاج کیا جاے تو بروقت خلوے شکم کے دوا پلائی جاے- اور اگر زہر ہاے کرم کشیدہ دودھ اور کباب وغیرہ مین ملا دیے جاوین تو یہ کیڑے ان چیزون سے جو مقدار امعا مین پہونچ سکتی ہے اوسکے تناول پر ویدان زیادہ تر حریص ہونگے اور یہ سموم جو دودھ وغیرہ مین ملا کر کھلائے گئے ہین اونکو زیادہ قتل کرینگے- بیشتر مریض ویدان کو پہلے دو روز تک خالی دودھ پلا کر پھر دودھ ہی مین کوئی دواے کرم کشندہ ملا کر پلاتے ہین- اور کبھی یہ تدبیر کرتے ہین کہ پہلے اوسکو کباب چوسنے کی اجازت دیتے ہین جب دیدانکو بوے کباب پہونچے پس جوشے اس کباب کے چوسنے سے اونکی مقام موجودگی تک اوترتی ہے اوسکے چوسنے پر ویدان کو توجہ اور شوق ہو کر اون مین حرکت پیدا ہوتی ہے پھر اسکے بعد جو دواے قتال پلائی جاتی ہے بہت زیادہ مقدار ویدان کو قتل کرتی ہے- اگر حقنہ ہاے سمیہ کرم کشندہ کا استعمال ہو لازم ہے کہ معدہ پر ادویہ قابضہ کا لیپ کر دیا جاے خصوصًا جو ادویہ کہ قابض بھی ہون اور قوت کرم کو قتل کرنے کی بھی اون مین ہو جیسے کہ سماق اور طراثیث اور اقاقیا کسی شراب مین گھول کر طلا کرنا اور اسی طرح کبر اور شبت کو شراب مین ملا کر اور اگر ایسے ادویہ کے قبض کا تحمل نکر سکین اونسے وقت گل مختوم ہمراہ شراب کے طلا کرنی چاہیے- جس وقت ادویہ کرم کشندہ پلائی جائین واجب ہے کہ دونون نتھنے خوب اچھی طرح بند کر دیے جائین اور زیادہ سانس کی آمد برآمد مین توجہ نہ کیجاے یعنی جہانتک ممکن ہے سانس کو روکنا چاہیے اس لیے کہ صواب بحال مریض یہی ہے کہ ان دواؤن کی بو اوسکو معلوم نہ ہو- علاج ویدان سے متصل اور اوسکے قریب علاج سقود اشتہا کا بھی ہے اگر اشتہا ساقط ہو گئی ہو- اکثر بعض اوقات کے ضمادات اور مشروبات ایسے بھی ہین جن مین قتل ویدان کے ہمراہ تقویت اشتہا کی خاصیت ہوتی ہے اور بعد قتل کے ویدان کے اخراج کی بھی خاصیت اونہین ضمادات مین ہوتی ہے جیسے صبر ہمراہ افسنتین کے کہ اسکی گولیان بنا کر کھلائی جائین خواہ طلا کیجائین- اسیطرح صبر ہمراہ ربوب ہاے ترش کے کبھی ہمراہ مرض ویدان شکم کے اسہال بھی عارض ہوتا ہے پس احتیاج فقط اونکے قتل کرنے کی ہوتی ہے اس لیے کہ حرکت طبیعت کی ویدان کو متحرک خود ہی کر رہی ہے اور بیشتر مقتضاے حال مریض اونکے قتل کرنے کا قوابض تلخ سے ہوتا ہے تاکہ ہمراہ کرم کشی کے قبض طبیعت پیدا ہو یہ تدبیر جبوقت کہ ویدان اور اسہال دونون جمع ہون اور سقوط قوت کا خوف ہو مناسب ہے خصوصًا اون ضمادہاے قابضہ سے جن مین قوت قتل ویدان کی بھی ہے پھر قوت بھی ساقط نہ ہوگی- پھر بعد قتل کے یا تو وہ کیڑے بنظر دفع طبیعت کے از خود نکل جائینگے یا کسی دوا کے پلانے سے یا حمول کرنے سے خارج ہونگے- کبھی ہمراہ ویدان کے اورام اندرونی اعضا کے بھی ہوتے ہین اوس وقت تدبیر لطیف یعنی کمی غذا کی حاجت ہوتی ہے- جو ادویہ کہ حب القرع کے قاتل ہین وہ بہ نسبت لانبے کیڑون کے مارنے والی دوا کی زیادہ قوی ہوتی ہین- اور جو ادویہ کدودانہ اور گول کیڑون کو مار ڈالتی ہین وہی لانبے کیڑون کی بھی کشندہ ہین سبب اسکا یہ ہے

کہ کدو دانہ دواے مشروب کے اثر پہونچنے کے مقام سے دور تر پیدا ہوتے ہین اور جن رطوبات کے ہمراہ حب القرع ہوتے ہین اونسے زیادہ آمیختہ ہوتے ہین اور اکثر کسی کیسہ درتہلی مین بند ہوتے ہین - اور دوسرا سبب یہ ہے کہ کدو دانہ ایسے مادۂ غلیظ سے پیدا ہوتے ہین جسکی غلاظت اور کثافت زیادہ ہوتی ہے اور مزاج حار کیطرف زیادہ تر قریب ہوتا ہے اور شابہت زہر کی اوس مادہ کو زیادہ ہوتی ہے لہذا اپنی شکل موجودہ کو چھوڑنا اسی مادہ کو ممکن نہین ہے حبتک کہ بافراط حار اور گرم ادویہ قتالہ کا استعمال نہ ہو اور خصوصًا دیدان طوال کے واسطے تو ایسے ادویہ کا استعمال ضروری ہے - مفرد ادویہ اس غرض کے واسطے جیسے فراسیون اور قرو ماہی جسکو بوزن ایک مثقال پلائین اور شیح اور ترمس اور مرار اور سلیخا اور فوذنج اور عصارۂ فوذنج اور حب دہمشت اور قسط تلخ اور افتیمون اور قرطم اور پودینہ اور قنبیل جسے کنیل بھی کہتے ہین اور مونڈی اور قنطوریون اور شکاطرا شیح اور لسن خاص کر شیح حب القرع کو یہ ادویہ قتل کرتی ہین تخم زنیانہ اور حب الاس بھی اور صعتر اور نوفل اور افسنتین اور تخم کرنب اور قشور غرب اور بیخ راسن خشک شدہ اسکو تین اوقیہ پلائین اور زیرۂ بریان اور قسوم اور غنران اور انیسون تخم کرمس - حرف دیدان کے بارہ مین قوی دواہی - اور کلونجی تخم بتھوا بعد قتل کرنے کے خود ہی اسہال کے ذریعہ سے دیدان کو خارج کر دیتا ہی - اسیطرح لبلاب اور بسفایج - مناسب زیادہ یہ ہے کہ بعد قتل کے دیدان کے صبر کے ذریعہ سے انکا اسہال کیا جاے - اگر کوئی شخص زیت کو بمقدار زائد پی جاے اور اس قدر زیادہ پیے جسقدر کہ ممکن ہے اس سے بھی کیڑے مر جاتے ہین اور خارج بھی ہو جاتے ہین خصوصًا اگر زیت اتفاق کو پیا جاے یہی زیت اتفاق چوڑے کیڑون کو بھی قتل کرتا ہی کہ بوجہ تلخی کے قتل کرتا ہے اور بسبب لزوجت کے اونکو پہسلا کر خارج کر دیتا ہے - اور اگر ایک بار اسکا پینا ممکن نہو چاہیے کہ مکرر ایکر تبہ کے بعد دوبارہ تناول کرے اور دو دو ملعقہ ہر مرتبہ پیا کرے - حب النیل حیات کو قتل بھی کرتا ہے اور خارج بھی کر دیتا ہے اور اکثر چوڑے کیڑون کو سود مند ہوتا ہے - ادویہ مرکبہ اون مین سے کرم کشندہ تو یہ ہین جیسے تریاق فاروق اور جوارش جامع قتل اور اخراج دونون کی ہی جیسے ایارج فیقرا اور جیسے شیح اور افسنتین ہر واحد ایک درہم اور ثلث درہم کا شحم حنظل بوزن ربع درہم نمک ہندی بوزن ایک دانق اسی کو استعمال کرین - اکثر پلانا زیرہ کا اور نصف وزن زیرہ کے نطرون ملا کر بھی دیدان مذکور کو قتل کرتا ہے اور دونون کا وزن دو مثقال کا ہونا چاہیے یعنی ۶ ماشہ زیرہ اور ۳ ماشہ نطرون - ایضًا نطرون فلفل قرو ماسب اجزا ہموزن سے بقدر ٹھیرہ درہم کے ایضًا حب الغار زیرۂ ہندی مصطگے شہد ملا کر تناول کرین صبح کے وقت بقدر ایک ملعقہ کے اور سوتے وقت بھی اسیقدر - خواہ راسن اور شیح اور فلفل اور سرخس اجزا سب برابر ڈیڑھ درہم سے تین درہم تک تناول کرین - حب افسنتین کے کھلانے سے لانبے کیڑے خارج ہوتے ہین چوڑے اور چپٹے کیڑے ان ادویہ سے قوتیر دواؤن کے محتاج ہوتے ہین - جو ادویہ کہ خاص کدو دانہ سے ہین جیسے قطران کہ حقنہ مین بقدر تین درہم کے داخل کیجاے اور بیخ کابلی اور لب بیخ اور سرخس اور قسط تلخ اور پوست بیخ توت اور عصارۂ توت کا اور قنبیل اور شحم حنظل اور صبر - شجار بھی عجیب النفع ہے چوڑے دیدان کے علاج مین اور پوست بیخ کی درختون مین سے اور میرے گمان مین کنج ایک قسم سرو اور آزاد درخت کے معلوم ہوتی ہے - منجملہ اون ادویہ کے جو بلا اذیت اخراج ایسے کیڑون کا کرے یہ ہے کہ تین اوقیہ عصارہ راسن تازہ کا پلایا جاے کہ یہ بھی دوا زیادہ تر عجیب ہے - علماے فن نے ذکر کیا ہے کہ اربیان یعنے جھینگا مچھلی حب القرع کو خارج کر دیتا ہے - منجملہ ادویہ عجیب کے جماد اقسام مین دیدان کے سر کے بال اوس حیوان کے ہین جسکا اخریمون نام ہے - قلقدیس بھی انکو قتل کرتی ہے اور ساتھ ہی اسکے یہ بھی نفع ہے کہ اگر اسہال ہو بند کرتی ہے - ہم نے

قرابادین مین جو شاندہ تلقدیس کا بشمول اور ملانے تنظوریون کے لکھدیا ہے - مرکبات مین قتال کرم عریض جیسے تریاق اور جامع قتل اور اخراج جیسے کہ لب ابریخ اور سرخس ہر واحد چار درہم ملح ہندی دو درہم قسط تلخ چھ درہم مقدار شربت اس مرکب سے پانچ درہم ہی - ایضاً شیخ ترمس حب بریخ سرخس قبیل ہر واحد پندرہ درہم اور مقدار شربت پانچ درہم کی ہے - ایضاً شیخ تازہ دو شبیدہ تین دن تک صبح کو پلایا جاوے اور اوسکے اوپر اسفیدیاج تناول کرین بعد ازان چھ مثقال بریخ اور تین درہم قنبیل اور اوسکے برابر سرخس لیکر سبکو خوب کوٹین اور سرکہ ترش خواہ سکنجبین مین اسکو بھگو کر ملین اور پہلے تھوڑا سا کباب مرغ چھے تاکہ دیدان پر بوے کباب سے حرص غالب ہو جیسا اوپر بھی بیان ہو چکا ہے بعد ازان اسی دوا ے مذکورہ سے جو وزن اور مقدار براہ حدس و تجربہ طبیب کے مناسب ہو پلائی جاوے - ادویہ بارد اور حین ہین کہ حرارت کم ہے جیسے تخم کشنیز جو وقت تین روز پر براہ منضج کے استعمال کرین اور تخم کرفس کہ یہ بھی زیادہ تر قوی ہے اور نشاستہ بھی اکثر ایسے دیدان کو قتل کرتا ہے اور تخم خلاف کہ یہ بھی قوی ہے اور ہر ایک قسم دیدان کو قتل کرتا ہے اور سکنجبین کے ہمراہ خواہ دوغ ترش کے خواہ اوسکا جوشاندہ بنا کر اور فوفل اور برگ شفتالو اور اوسیکا عصارہ اور شوکہ مصریہ اور یہ بھی زیادہ گرم نہین ہے اور عنیق یعنی توت سرخ گل بھی اور زلال پوست درخت انار ترش اور پوست انار مسخوش اسطرح پر کہ پانی مین ایسے پوست کو جوش دین اور تمام شب جوش دیا کرین اور صبح کو نتھار کر صاف کر لین اور پلا دین - اسی طرح سے وہ جوشاندہ جس مین بیخ انار مذکور کو جوش دیا ہو - اور عصارہ بارتنگ وس مریض کے واسطے مناسب ہی جسکو ہمراہ دیدان کے اسہال بھی ہو یا بارتنگ خشک - ایضاً سماق کو بھگو کر پانی مین ملین اور پلا دین کہ یہ بھی عجیب النفع ہی اور طراثیث اور گل مختوم ہمراہ شراب کے عجیب دوا ہے - تخم خرفہ اگر بکثرت استعمال کیا جاوے اسی طرح تخم کاسنی تلخ اور کاہو تلخ اور کرفس جو کہ سرکہ مین پروردہ کیا ہوا اور کبر پروردہ کیا ہوا سرکہ مین - کہتے ہین کہ خربوزہ دیدان کو قتل بھی کرتا ہی اور اخراج دیدان بھی کر دیتا ہے اور گو کہ قریب ہے انھین ادویہ کے اور اسکی قوت یہان تک پہونچی ہے کہ چوڑے کیڑون کو بھی نکالدیتا ہے میری مراد یہ ہے کہ گو کہ وہ کی قوت مثل تخم پہنچ گئے ہے - اور عصارہ شفتالو اور کشنیز اور کاسنی تلخ اور چغندر وغیرہ بھی ایسے ہی ادویہ ہین یہ اور یہ ہمراہ دوغ کے یا ہمراہ آب گرم یا سکنجبین کے پلائی جاتی ہین **تدبیر اخراج چھوٹے کیڑون کی** کبھی فقط نمک کا حمول کرنا اور شور پانی یا نمک اور پانی کا حقنہ دینا چھوٹے کیڑون کا قاتل ہوتا ہے اور نمک کا استعمال ان کیڑونکے مادہ کو اوکیڑ دیتا ہے - اقوی اس سے یہ ہے کہ ایسا حقنہ کرین جس مین تنظوریون اور قرطم اور زد فا اور تھوڑا سا تخم خطل پڑا ہو اور گرم گرم استعمال کیا جاوے - اس سے زیادہ قوی یہ ہے کہ حمول قطران کا اور حقنہ اوسیکا کرین خصوصاً روغن مشمس تلخ مین لب شفتالو سے تلخ ملا کر اور اوس مین ادویہ قتالہ دیدان کو جوش دیا ہو اور فقط قطران سے بھی حقنہ کرتے ہین - منجملہ حمولات کے جو اس مرض مین کیا جاتا ہے عرطنیسا اور بخور مریم اور پوست بیخ لبخ مذکور سابق منجملہ اور ادویہ کے جو ان چھوٹے کیڑون کو چنکر نکال دے یہ دوا ہے کہ مقام براز مین اندر کیطرف ایک ٹکڑا اچکنائی بھرا ہوا گوشت جانور فربہ کا نمک آلودہ رکھین اور کھینچ کر ایک گرہ ڈورے کی لگا دین پس وہ کیڑے بسبب حرص و ہیئت اور گوشت کے دسی ٹکڑے مین فراہم ہو کر لیٹ جاوینگے اور بقدر ایک گھنٹہ خواہ زیادہ اس سے جس قدر ہو سکے صبر کرین اور پارہ گوشت وادسی مقام مین رہنے دین پھر اوسکو نکالین اور دوبارہ پھر اوسی طرح رکھین تا اینکہ سب کیڑے اسی طرح

اسی طرح خارج ہو جائین حقنہ واسطے بیماران ویدان کے یہ ہین کہ زلال ادویۂ مذکورہ جوان بیمارون کے واسطے اوپر مذکور ہو چکے ہین اور اون مین ادویہ مسہلہ جیسے شحم حنظل اور صبر اور تربد اور قثاء الحمار بسبب قوت اور وقت کے زیادہ کیجاتی ہین - اور واجب ہے کہ قطران انکے حقنون مین داخل کیجاے کہ زیادہ نافع ہوتا ہے - اور رعایت مقعد کی ایسے وقت منظر رکھنے پیش کے ادویہ ہاے سہی کرنی چاہیے اور شیافات جو باب زیر مین مذکور ہو چکے انکا استعمال مدنظر رہے اسی طرح رعایت معدہ کی ایسا نہ ہو کہ ضعیف ہو جاے استعمال کرنیسے ادویہ مشروبہ اور ضمادہاے مقوی معدہ کے اور یہ سب ادویہ ادویہ کے ابواب مین معلوم ہو چکی ہین اکثر اوقات حقنہ کرنا آبہاے شور سے خواہ ایسے پانی سے جن مین شوریت نطرون وغیرہ کی ملائی جاے بھی نافع ہوتا ہے کبھی انکو حقنون مین عصارۂ برگ شفتالو اور زلال بیخ توت اور پوست انار کا پڑتا ہے اور خصوصًا اگر ہمراہ ویدان کے حرارت بھی ہو ضمادات واسطے بیماران ویدان کے کبھی ادویہ قویہ جو ویدان کے واسطے بیان ہوئین اونسے ضمادات طیار ہوتے ہین اور تقویت اون ضمادات کی شحم حنظل اور تلخہ گاو سے اور عصارۂ قثاء الحمار سے کیجاتی ہے اور قطران اور صبر سے بھی تقویت کرتے ہین جسوقت ضماد صبر اور نشستین خواہ صبر اور رب بھی کا خواہ رب سیب کا کیا جاوے ویدانکو قتل کریگا اور اشتہا کو کھو دیگا خواہ اوس مین زیادتی پیدا کریگا اور اگر ان سبکو جمع کرین نہایت صائب تدبیر ہے - ضماد جید یہ ہے کہ مومیائی کو آب حنظل عارہ مین خوب پیسین خواہ شحم حنظل کے جوشاندہ مین اوسکو اور ناف پر طلا کرین کہتے ہین مغز ساق گوزن سے جسوقت ناف پر ضماد کرین یہ بھی نافع ہوتا ہے - اسی طرح روغن اونہین ادویہ مذکورہ کے جو اوپر مذکور ہو چکے ہین اگر اون روغنون سے طلا کیا جاے بھی نافع ہوتا ہے - روغن بابونہ اور روغن انشتین سبب دفع عفونت مین خاص اس مرض کے واسطے بے تغذیہ ویدان کے مریض کا جو غذا کہ بنظر مقابلہ سبب مرض کے مناسب ہے وہ تو یہی ہے کہ گرم خشک ہو اور اوس مین لزوجت نہ ہو اور اوس مین ایسی جلا ہو کہ ویدان کو خواہ مادہ ویدان کو جلا کر کے نکال دے - ایسے بیمارونکی غذا مین آب نخود اور برگ کرنب داخل ہو اور گوشت کبوتر کا بھی انکو نافع ہو اور شوربا پانی پینا جملہ بیماران ویدان کو مفید ہوتا ہے اگر حرارت اور اسہال ہو احساء ترش سے غذا دین جو ساق سے ترش کیے جائین اس لیے کہ ساق حابس نہین بلکہ قاتل کرم ہے اور اسی طرح آب انار ترش - اور جسوقت کہ زیادہ اسہال ہونیسے ضعف ہو جاے اب احتیاج ایسی غذا کی ہوگی جو قوت بڑھاے یعنی ایسی غذاے قوی ہضم ہوتی ہو از قسم احسا اور بارالحم کی غذا تجویز کرنی چاہیے - وقت اور ترتیب کی بات ہے کہ ایسے بیمار کو کبھی نہ رکھنا چاہیے کہ ہر وقت بھوک کے ویدان کو ہیجان ہوتا ہے اور معدہ مین لذع پیدا کرتے ہین اور کبھی اشتہا کو ساقط کر دیتے ہین بلکہ واجب ہے کہ قبل حرکت کرنے کیڑون کے مریض کو غذا کھلا دیجاے جس وقت کہ لذع معدہ وغیرہ سے اسکو راحت اور سکون ہو اور یہ بات بھی واجب ہے کہ ایسے بیمارونکی غذا متفرق اوقات مین دیجاے پس بہت ہی تھوڑی سی غذا بدفعات انکو دینی چاہیے اور جس وقت خوف اسہال کا بسبب ہضم غذا کے ہو شکم پر ضماد ہاے قابضہ جو معلوم ہو چکے ہین لگائے چاہیین چھوٹے کیڑون کے مریض کو مناسب یہ ہے کہ اوسکی غذا کا کیموس اچھا اور سریع الہضم ہو کہ اس مین دو فائدہ ہین اولًا تو یہ کہ ایسی عمدہ غذا کی قوت بسبب اختلاف اور مضادت مزاج کے کیڑون تک البتہ نہ پہونچے گی دوم یہ کہ غذاے حسن الکیموس سے خراب کیموس جو مادۂ تولد ویدان کا ہے کمتر بنے گا سقطہ اور صدمہ جو شکم پر پہونچے تدبیر صائب جمیع ایسے آفات مین یہی ہے کہ خون جہان تک ممکن ہو نکال دیا جاے اور بعد خون نکالنے کے دم الاخوین اور کشدر اور گل ارمنی اور کہربا ہر واحد سے ایک

حصۂ دوم

وریم شلت رقیق مین ملا کر بلائین - اور اگر بعد ضربہ اور سقطہ کے تزف الدم خواہ اسہال خونی عارض ہوا ہو اسی دوا مین ایک قیراط افیون بھی داخل کرین - اور بعد ان تدبیرات کے پھر بنظر تامل اور غور کے ملاحظہ کرنا چاہیے اون ابواب آیندہ کو جنمین کہ ہم صدمات اعضاے دیگر کی تدبیرین بیان کرینگے

سترہوان فن مقعد کے امراض مین

اور اس فن مین ایک ہی مقالہ ہی **بیان عام** امراض مقعد کا جاننا چاہیے کہ مقعد کے امراض کا اچھا ہونا دشوار ہوتا ہے اس لیے کہ اوس مین چند امور ایسے جمع ہوے ہین جو مانع صحت اور زوال امراض ہوتے ہین - ایک تو یہ بات ہی کہ مقعد گذرگاہ فضلہ کی ہی اور دوم یہ اوسکی وضع اولیٰ اور معکوس ہی کہ نیچے سے اوپر کیطرف نفوذ اوسکا ہی تیسری یہ ہی کہ حس اوس مین زیادہ ہی چوتھے یہ کہ اسفل بدن مین اوسکی جاے رہنا دہی مقعد کا ہمرا اور گذرگاہ ہونا اسواسطے مانع ازالہ امراض ہی کہ سفل برابر اوسکی طرف ہر وقت آتا رہتا ہے جو مقعد کو حرکت دیتا ہی اور ایذا دہی اوسکی زیادہ کرتا ہے اور جس سکون سے قبول اثر ادویہ تمام ہوتا ہے اوس سکون کو آمد سفل کی مقعد سے مفقود کر دیتی ہے اور جس سکون سے طبیعت قادر اصلاح مرض پر ہوتی ہے اوسکو گذرنا تفل کا مقعد سے نابود کر دیتا ہی - مقعد کے اولیٰ وضع ہونے کا بہ نسبت امراض مقعد کے یہ ضرر ہے کہ دوا کا ٹھہرنا اور قایم رہنا اس عضو مین ضعیف ہوتا ہی - شدید الحس ہونیسے مقعد کے بہ نسبت امراض کے یہ ضرر ہے کہ درد اوس مین زیادہ محسوس ہوتا ہے اور درد کے زیادہ ہونیسے جذب مواد زیادہ ہوتا ہی - مقعد کا اسفل کیطرف ہونا اس واسطے مضر امراض ہی کہ فضول کا اسکی ارعمدگا اوسکی طرف زیادہ ہوتا ہے خصوصًا جس وقت کہ مقعد مین کسی قسم کی آفت مرض وغیرہ پیدا ہونیسے قبول فضول کا بوجہ ضعف کے زیادہ ہوتا ہو کہ اوس وقت یہ ضرر اور بھی فاحش ہوگا اور زیادتی مرض کی زیادہ ہوگی **بواسیر کا بیان** پہلے جاننا اس امر کا ضرور ہی کہ اکثر یہ غلط گمان کیا جاتا ہی کہ اس آدمی کو بواسیر کا مرض ہی اور حالانکہ اوسکی معا مستقیم مین قروح ہوتی ہین اور بواسیر نہین ہوتی پس واجب ہی کہ پہلے اسکی شناخت مین خوب تامل کر لیا جاے - بواسیر کی تقسیم چند طرح سے کی جاتی ہی ایک طریقہ مشہورہ اوسکی تقسیم کا یہ ہے کہ ثولولی یعنی مسون کی ہوتی ہی اور یہ قسم نہایت خراب اور ردی ہی دوسری قسم عینلی اور تیسری قسم توتی ہے ثولولی کے مسہ مشابہ چھوٹے مسون کے ہوتے ہین جو تمام بدن مین آدمی کے نکلتے ہین اور عینی کے بڑے اور گول دانہ برنگ ارغوانی خواہ مائل بارغوانی ہوتے ہین اور توتی کے نرم اور ڈھیلے اور موی رنگ کے ہوتی ہے کبھی اقسام بواسیر سے وہ بھی ہوتی ہے جیسے نفاخات یعنی پھپھولے - کبھی بواسیر کی تقسیم اور طرحسے کرتے ہین ایک تو وہ ہی جو نابتہ ہو یعنی اونچی ابھری ہوئی دوسری غائر یعنی اندر بیٹھی ہوئی اور یہ قسم نہایت ردی اور خراب ہی خصوصًا وہ غائرہ جو متصل قضیب کے ہو کہ بیشتر جب اسمین ورم آجاتا ہے پیشاب اسکی وجہ سے بند ہو جاتا ہے - نابتہ جو ظاہر ابھین تین اقسام مین کسی قسم کی ہوتی ہی یعنی ثولولی خواہ عینی خواہ توتی قسم غائرہ کے بعض اقسام سے خون آتا ہے اور بعض سے نہین آتا ہے کبھی تقسیم بواسیر کے خروج اور سیلان اور عدم سیلان کی راہ سے ہوتی ہے اس راہ سے یا تو منفتحہ ہے کہ اوس سے رطوبت بہا کرتی ہے بسبب کھلجانے عروق اور رگون کے یا صمم اور عمی ہے کہ اوس سے کوئی شے نہین بہتی ہے - اکثر پیدا ہونا بواسیر کا مادہ سوداوی سے ہوتا ہے اور خون سوداوی سے اور کمتر بلغم سے بواسیر پیدا ہوتی ہی اور اگر بلغم سے پیدا ہوتی ہی تو مثل نفاخات کے ہوتی ہی یا جیسے وہ چھالے جو مچھلی کے پیٹ سے نکلتے ہین - ثولولی قسم بواسیر کی جمیع سے ہوتے ہین زیادہ قریب ہی سودا کے اور توتی اقرب ہے خون کے اور عینی بین بین ہے یعنی درمیان سودا اور خون کے جو مادہ ہی اوس سے ہوتی ہے ممکن نہین ہی کہ بواسیر پیدا ہو اور منہ اون رگون کے کھل جائین جو مقعد مین ہین بنا بر قول جالینوس کے

اور اسیوجہ سے بواسیر کی کثرت بروقت ہواے جنوبی چلنے کے ہوتی ہے اور بلاد جنوبی مین بھی اسکی کثرت ہوتی ہے۔ جو بواسیر سائلہ اور منفتحہ ہو کہ اوس سے خون جاری ہو مناسب نہین ہے کہ اوسکے خون جاری کو روک دین جب تک کہ خوف ضعف کا اور زانو کی سرخی اور غلبہ خفقان کا نہ ہو اور خون مین سیاہی نہ آتی ہو اور بہتر یہ ہے کہ تھوڑا تھوڑا بند کرین اور ایکبارگی نہ روکین۔ جسوقت عورات مین خون بواسیر کا رحم کیطرف مائل ہوجاے اور حیض کے ذریعہ سے نکلے اونکو اسکے برآمد ہونے سے مرض بواسیر کے بہ نسبت نفع ہوگا۔ اور اگر از خود اونکو ایسا بحران نہ ہو واجب ہے کہ طبیب تدبیر صناعی سے اوسی طرف انکے خون بواسیر کو لیجاے اور ادرار طمث کی تدبیر بھی کرے اکثر بیماران بواسیر کا ایک خاص رنگ ہوتا ہے جو زرد مائل بسبزی ہے۔ اور اکثر اصحاب بواسیر کو رعاف عارض ہوا پس منکی بواسیر جاتی رہی

علاج بواسیر کا واجب ہے کہ علاج شروع کرتے ہی پہلے اصلاح بدن کرنا چاہیے اور خون فاسد اور خراب کا استفراغ کرین حتے کہ صافن کی فصد اور اوس رگ کی جو پاشنہ کے پیچھے ہے بھی کھولدین اور مالیخولیا کی فصد سے زیادہ نافع ہے اور حجامت دونون کولون کے درمیان کی بواسیر کو نافع ہوتی ہے۔ اور اخلاط سوداویہ کا استفراغ کرین اور طحال اور جگر کا علاج بھی کرنا چاہیے اگر بنظر قواعد واجب ہو اور جو خون ردی ان دونون عضو سے پیدا ہوتا ہے اوسکی اصلاح کرین۔ پھر اگر ورم اور درد اور انتفاخ نہو تو ورنہ حاجت بواسیر کے علاج کی نہین ہے اسلیے کہ اسکا علاج اکثر ہی ہے کہ بنجر بہ نواصیر ہوجاتا ہے اور شقاق مقعد کی نوبت پہونچتی ہے یعنی مسہ کی گرانی سے۔ بعد اسکے واجب ہے کہ تلیین طبیعت کی تدبیر مین کوشش بلیغ کیجاے تاکہ سختی ثفل کی مقعد کو ایذا نہ دے اور مصیبت زیادہ ہوجاے۔ بہترین تدبیرات یہ ہے کہ مسہلات اور ملینات ایسے تجویز ہون جن مین ادویہ نافعہ بواسیر کی ترکیب ہین جیسے حب المقل اور حب فیلزہرج اور حب واذی اور وہ حبوب جنکو ہم آیندہ بیان کرینگے۔ واجب ہے کہ تفتیح فم باسور یعنی اوسکا منہ کھول دینا اور خون کا اوس سے جاری کرنا جس قدر ممکن ہو اوس مین کوشش کیجاے جب تک کہ کوشش نہ ہو یا اسکے خون سرخ نکلنا شروع ہوجاے کہ اوس مین سیاہی نہو پھر اگر یہ تدبیر ازالۂ مرض مین کافی نہ ہو اب اوسکی تدبیر یہی ہے کہ باسور کو جدا کردین اور کاٹ کر گرادین اونکو خشک کرکے خواہ جلاکر ایسی چیزون سے جو ایسے ہی افعال اور خواص رکھتی ہین یہ بھی خاطر ضرور ہے کہ خون بواسیر سے جاری ہونا اور مقعد سے اوسکے جاری رہنے مین امان اور بے خوفی ہے اکلہ اور جنون اور مالیخولیا اور صرع سوداوی سے اور حمرہ جاورسیا اور سرطان اور تقشر اور جرب یعنی خارش اور قوبا یعنی داد کے جملہ اقسام سے اور جذام سے اور ذات الجنب اور ذات الریہ اور سرسام سے جسوقت خون معتاد بواسیر اور خون مقعد بند ہوجاے انمین امراض کا خوف ہوتا ہے اور استسقا کا خوف اس وجہ سے ہوتا ہے کہ ورم جگر سوداوی اور ردی پیدا ہوتا ہے اور فساد مزاج کا جگر مین عارض ہوتا ہے سل کے پیدا ہونے اور دردہاے شش یعنی پھیپھڑے کے عارض ہونیکا خوف ہوتا ہے اس لیے کہ خراب اور فاسد خون شش کیطرف ادہر سے رک کر دفع ہوتا ہے جس وقت سیلان خون بواسیر سے غشی پیدا ہوجاتی ہے کہ جو کے ستو ہمراہ طباشیر اور گل ارمنی کے ملاکر تھوڑے تھوڑے کھلاوین ادویہ باسوریہ اون مین مفتحات ہین جو مسون کے منہ کھول دیتی ہین اور بعض مدملات ہین جو زخم کو مندمل کرتی ہین اور بعض ادویہ حابس ہین جو افراط روانگی خون کو بند کردیتی ہین اور بعض ادویہ بواسیر کے گرادینیوالی ہین اور بعض دواؤن سے درد بواسیر مین سکون پیدا ہوتا ہے۔ پھر یہی ادویہ یا تو مشروبات ہین کہ پلانے اور کھلانیوالی ہین یا محمولات ہین خواہ طلاؤن کے اقسام اور ضمادات اور نطوفات یعنی لتھیڑنے والی دوائین یا ذرورات ہین جو چھڑکنے کے

کام مین آتی ہین یا نجورات مین جنکی دہونی دیجاتی ہو خواہ پانی کے اقسام ہین جن مین مریض بٹھایا جاتا ہو یا حوالس جنسے قطعاً خون کی آمد بند کردیجاتی ہو اور یہ جملہ اقسام ادویہ کے مفرد بھی ہین اور مرکب بھی یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حب القل کی صفت بواسیر دوری مین بخوبی ظاہر ہوتی ہو اور جو بواسیر بطور دورہ کے نہ ہو اوس مین اسکا نفع زیادہ نہین ہوتا ہو اور اگر شقاق اور ورم دونو جمع ہو جائین ہمراہ بواسیر کے پہلے اونہین دونون کا علاج کرنا چاہیے بعد ازان بواسیر کا - روغن خشخاش خوبانی جس مین مقل کو گھول دیا ہو بواسیر اور شقاق دونون کو مفید ہے تدبیر قطع کرنے بواسیر کی کبھی بواسیر کا گرا دینا کبھی بذریعہ قطع کے ہوتا ہو یعنی کسی آلہ آہنی وغیرہ سے اوسکو کاٹ کر گرا دین - اور کبھی ادویہ حادہ سے اسکو کاٹ ڈالتے ہین - اگر بواسیر شمار مین چند عدد ہون ساتھ ہی سبکا قطع کر ڈالنا مناسب نہین - بلکہ واجب ہو کہ بقراط کی وصیت کو سننا چاہیے اور ایک باسور کو بدستور سلم چھوڑ دینا چاہیے پھر اوسکے بعد علاج کرنا چاہیے بلکہ اس سے بہتر یہ ہے کہ ایک کو پہلے کاٹ کر پھر دوسرا کاٹین اور اسیطرح ایک کے بعد ایک کا علاج کیا کرین اگر مریض اس تدبیر کی ایذا پر صبر کرسکے اور پھر اخیر مین جاکر ایک مسہ باقی رہنے دین تاکہ اوسسے خون فاسد بہا کرے جسکے خروج کی طبیعت خوگر ہوگئی ہے یہ مسہ جسکو قطع کرنا منظور ہے اگر ظاہر بدن مین ہو اور آنکھ سے نظر آتا ہو تو پھر اوسکے قطع کی تدبیر سہل اور آسان ہوگی اور اگر اندرونی ہو کہ نظر نہین آتا اوسکے قطع کرنیکی تدبیر مین صعوبت اور دشواری ہو - ظاہری مسہ کے قطع کرنیکی تدبیر عمدہ یہ ہے کہ اوسکی جڑ مین ایک دورا ریشم کا خواہ کتان کا مضبوط بال خوب کھینچکر باندہین اور ہر وقت گرہ کو تنگ کرتے رہین اگر اس تدبیر سے گر جاے تو بہتر ہو ورنہ ادویہ سقطہ کو اوسپر لگا کر امتحان کرین اگر اس تدبیر سے بھی نگرے پھر کاٹ ڈالنا چاہیے اور جو مسہ اندرونی ہین اور نظر نہین آتے پہلے اوسپر اولٹ دینا چاہیے اوسکے بعد قطع کردینا چاہیے - اولٹ دینا کبھی تو کسی آلہ کے ذریعہ سے ہوتا ہو مثلاً مجمر ناری کے ذریعہ سے خواہ اور کسی شے کے ذریعہ سے کہ اوسکو مقعد پر رکھین تا اینکہ مسہ باہر نکل آئے بعد ازان قالب سے مسے کو پکڑین اور اگر بعد نکل آنے مسے کے جلدی اندر چلے جانیکا خوف ہو تھوڑے مجمر کو زیادہ چسپان رہنے دین تاکہ مقام معلوم پر بند ہم آجائے کہ بعد ورم ہو جانیکے پھر یہ گروہ مسہ باہر آکر اندر پلٹ نجائیگا - اور کبھی بعد خارج مین نکل آنے مسہ کے جابکدستی اور جلدی سے اوسکی جڑ مین ڈورے کی گرہ مضبوط لگا دیتے جسسے ورم پیدا ہو جاتا ہو اور باسور پھر باہر ہی رہتا ہے - کبھی اولٹنا باسور کا ایسی دواؤن سے ہوتا ہو جو اولٹ دینے کی خاصیت رکھتی ہین - مثلاً عصارہ قنطوریون اور عصارہ سویا کا جوہر اور تازہ ہوا ور مویز ج ان سب کو شہد سے گوندہ کر مقعد پر طلا کرتے ہین خواہ کسی ریشمیہ وغیرہ کے کپڑے مین لگا کر بطور حمول کے رکھتے ہین کہ اسکے ذریعہ سے براز بر انگیختہ ہوتا ہے اور مسہ کے باہر لانے پر اور اسہال پیدا کرنے پر آمادگی پیدا کرتا ہے - یا نطرون اور تلخہ گاؤ کا اسی طور سے استعمال کرین - یا خلفل اور قنطوریون کا استعمال کیا جاے یا اینکہ انہین دواہین سے جو دوا ہو اوس مین عصارہ بخور مریم یا مویز ج کو بڑھاوین - منجملہ احتیاط کے ایسے باسلیق کی فصد کرتی ہے کہ قبل کاٹنے بواسیر کے یہ احتیاط کرلینی چاہیے - جسوقت کاٹنے کا ارادہ ہو پہلے وہ شے جس سے مسہ کا قطع کرنا منظور ہے چمٹا دینا چاہیے اور مسہ مین خوب چسپیدہ کردینی چاہیے وہ مسہ بیرونی ہو خواہ اوسکو قالب وغیرہ سے باہر نکالا ہو گو ظاہری نہ تھا اور چمٹا دینے کے مسہ کو یا اسی شے کو اپنی طرف بزور کھینچنا چاہیے اوسکے بعد جڑ سے مسہ کو قطع کردینا لازم ہے نہایت تیز اور حاد دوا سے خواہ نہایت تیز اور کاٹنے والے باڑہ کے آلہ سے - اور مسہ کی جڑ سے زیادہ گذرکے سوائے مسہ کے اور گوشت وغیرہ

جراح کے نیچے ہے نہ کاٹنا چاہیے ورنہ پھر آفات عظیم اور دردہاے شدید پیدا ہونگے اور بیشتر یہ زیادہ قطع ہوجانا آخر کار بین امراد یعنے بند ہوجانے اور رک جانے کیطرف منتہے ہوتا ہے اور بعد قطع کرنے باسور کے جسقدر خون برآمد ہو اوسے روکنا نہ چاہیے جب تک کہ ضعف قوی کا عموماً خوف نہ ہو پھر بعد اسکے ادویہ حابسہ سے خون کو بند کردینا چاہیے جنکو ہم آیندہ بیان کرینگے۔ پھر اگر زیادہ خون برآمد ہوا سلیق کی ضعف کردینی چاہیے اور اگر مریض کو تحمل ہو ایسے ادویہ مفتحہ جنسے خون جاری ہوجاتا ہے اونکے استعمال سے اجراے خون کردینا چاہیے تو یہ تدبیر صائب ہے بشرطیکہ خوف سقوط قوت کا سنو بسبب شدت دردکے۔ بیشتر ایسی اوقات مین عصارہ پیاز کافی ہوتا ہے اور اگر ارادہ تراشنے اور بریدہ کرنے کا ہو تو بڑے مسے کو نصف سے اور چھوٹے مسے کو جڑ سے تراشنا چاہیے خواہ اور کسی قسمت اوجقنہ کرنے پر اور تدارک اسی طرح کرنا رہے ایسا نہ ہو کہ ورم آجاے اور درد پیدا ہوجاے اور یہ تدارک اسطرح سے کرنا چاہیے کہ اوسی جگہ پر اوپلی ہوئی پیاز خواہ گندنا جسپر روغن زرد سے چکناہٹ دی ہو رکھدین اور بیمار کو آہاے قابضہ سے بھری ہوئی لگن وغیرہ مین بٹھانا چاہیے تاکہ ورم نہ ہوجاے اور سرکہ اور پانی مین پوست انار اور مازو پکا کر اسکو بٹھانا چاہیے۔ بعد اونکے علاج ایسی ادویہ سے کرنا ہوگا جو گوشت اوگادین مرہم وغیرہ سے تاکہ ورم پیدا نہ ہو۔ خرم کرنیسے غرض یہ ہے کہ ادویہ مسقطہ باسور کی حدت بخوبی دہانتک مہیا ہوا نہ پہونچ جاے جس وقت مقعد مین ورم پیدا ہونیکا خوف ہو اور درد شدید ایسے معالجات کرنیسے پیدا ہو پس واجب ہے کہ پوست کوہان شتر اور مقل سے دھوتی کیجاے۔ اور ضمادات مذکورہ سابقہ کا بھی استعمال کرین۔ یا وہ روئی جسکو چیز خواری کہتے ہین ہمراہ زرد ی انڈہ شوری افیون کے اور کسی قدر زعفران کا ضماد کرین۔ نبیذ دادی مین بہار کا ٹہلانا عجیب النفع ہے تسکین مین اس درد کے جو مسہ کے قطع سے پیدا ہوتا ہے خواہ اور قسم کا درد۔ اسی طرح آبزن اون پانیون کا جن مین ملینات کو جوش دیا ہو اور ایسے ہی پانی کا نطول کرنا بھی ہے اور یہ ملینات جیسے تخم کتان اور خطمی اور کرنب وغیرہ۔ جو دوا اورام مقعد کو خاص ہے جو بوجہ بواسیر کے پیدا ہوا ہو وہ یہ ہے سپیدہ قلعی تین اوقیہ سقومونیوس ایک دقیہ مرداسنگ دو اوقیہ مصطگی تین درہم عصارہ بنگ مین گوندھکر استعمال کرین واجب ہے کہ تلیین شکم کی تدبیر کرتے رہین اور ثقل کو خشک اور سخت نہ ہونے دین اور احتباس بول کی تدبیر کرین اگر ورم کے نرم کرنیکی وجہ سے پیشاب بند ہوگیا ہو۔ علاوہ یہ ہے کہ مریض کو ایک شبانہ روز بیت الخلا جانے سے منع کرین خصوصاً اگر خون بکثرت نکل چکا ہو۔ لیکن اگر ارادہ بواسیر کے کاٹنے کا خواہ اوکھیڑنے کا آلہ آہن وغیرہ سے نہ ہو بلکہ ارادہ یہ ہو کہ کسی دواے حاد کو اوسپر چھڑکنے سے مسہ گر جائین خواہ کٹ کر گر جائین تو یہ جائین اسلیے کہ ایسی دوا جرم باسور کو ٹڑا کر اوسکو مٹا دیتی ہے اور گوشت صحیح کو نمایان کردیتی ہے پھر اگر ایسی دوا کے استعمال سے درد شدید پیدا ہو آہاے قابضہ مین مریض کو بٹھانا چاہیے اور قبل آبزن کرنے کے بہت سا روغن زرد مسہ کی جگہ پر رکھدینا چاہیے بعد اسکے مرہم سپیدہ اور مرداسنگ سے علاج کرنا لازم ہے اور اسی طرح اور اقسام مرہم کے جو بشرکت انہین دونون ادویہ کے طیار ہوتے ہین اور آب مکوے سبز اور کاسنی اور کشنیز سبز اون مین پڑتا ہے۔ اکثر یہ بات ہوتی ہے کہ خوف سے شدت درد کے ایک مرتبہ پوری پوری مقدار دواے حاد کا لگانا نہین ہوسکتا لہذا مکرر اور بار بار تہوڑی تہوڑی دوا کا استعمال کرتے ہین پھر اگر درد ٹہر جاے اور ہر وقت بنا رہے علاج مذکور سابق کرنا لازم ہے۔ اور مکرر دواے حاد کو چند مرتبہ لگانا اور اوسکے ہمراہ خشکی پیدا کرنے والی دوا کا بھی استعمال کرنا ضرور ہے کہ یہ تدبیر سہل اور آسان ہے اور آخر کو مسہ سیاہ ہوکے گر پڑیگا دواے حاد وہی دیگ بردیگ ہے اور فلدفیون وغیرہ جو قرابادین سے معلوم ہوسکتے ہین۔ جسوقت کہ مسون مین سیاہی

آجاے کرنب کو روغن زیتون مین اوبال کر باسور پر رکھنا چاہیے اور درد کی تسکین کی تدبیر کرنی چاہیے پھر دوبارہ دوا ے حاد لگائی جاے تا اینکہ مسہ گر پڑے - بواسیر تولیہ اور جو شبیہ تولی کے ہوا و سپرزاجات یعنی اقسام چھٹکری کا پیسکر چھڑکنا بس یہی تدبیر اوسکے خشک کرنے اور گرا دینے کے واسطے کافی ہے اور انھین زاجات سے اوسکا قطع کر دینا بھی ہو سکتا ہے اور فصد اور اسہال نہایت واجب ہی ان اقسام کے علاج مین اور ذرورات اور نجورات اور طلا کرنے کے ادویہ زیادہ تر اثر کرنے والی ہین بواسیر کے مرض مین بواسیر الصم کھولنے کی تدبیر اور اوسکے خون کے جاری کرنے کے طریقے - پہلے تو واجب یہ ہے کہ نہلانے سے پیشتر مین دوا [illegible] گرم وغیرہ سے اوس مین نرمی پیدا کیجاے اور تفتیح بواسیر کی اعانت مقعد صاف اور مالیض سے کرنی چاہیے اور مروخات کا استعمال جیسے روغن لب شقتالوا اور خوبانی کا جو تلخ ہو اور پوست کوہان شتر اور مغز ساق گاؤدشتی اور مقل ازرق وغیرہ یہ سب اقسام جدا جدا خواہ یکجا کر کے اوسکے بعد عصارہ پیاز کا جو تیز ہو مثلاً سپید پیاز کا اوسپر لگایا جاے اور کبھی انھین ادویہ مین عصارہ تخم مریم بھی داخل کیا جاتا ہے اور کبھی اسکے ہمراہ کوئی قسم تیوعات یعنی زہریلے دودھ کی بھی ملائی جاتی ہی اور مومیرج اور برگ حمام کہ ضرر اوسکو کھو لدیتا ہے اور بیشتر تلخہ گاؤ بھی شامل کرتے ہین - قنہ کو یعنی بارزد کو بھی دربارہ تفتیح بڑا دخل ہے اسیطرح برگ سداب اور روغن اقحوان اور خود اقحوانکا کھانا خون کو جاری کر دیتا ہے اور مسام کو کھول دیتا ہے دوا دہلیلہ ہمراہ بزور کے علاوہ نفع کرنے بواسیر کے خون بواسیر کو بھی جاری کرتی ہے اس لیے کہ اس مین بزور ملطفہ پڑے ہوے ہین - خون بند شدہ کے اوار کے واسطے یہ بھی ایک دوا ہی کہ تخم حنظل تین درہم روغن بادام تلخ چار درہم ایک بتی لانبی طیار کرین اور مقعد مین اوسے رکھدین اور گھنٹہ گھنٹہ بھر کے بعد بدل دیا کرین اسیطرح کی پانچ تین یا پانچ گھنٹے مین بدلی جائین اور جسوقت درد کی زیادتی ہو ایک بتی روغن گل سے بھگو کر رکھدین اور ٹھہری رہنے دین - اور صافن کی فصد سے کبھی خود بخود بواسیر اصم کھلجاتی ہے **بیان ادویہ باسوریہ کا** لیکن نجورات اور ذرورات پس اصوب یہ ہے کہ ذرورات قوی سے پہلے موضع خاص پر انزروت کو پانی مین گھولکر لگا دین - اور اگر مریض کو برداشت ایذاے درد کی زیادہ ہو اور بڑا شجاع اور قوی دل ہو ایسے بیمار کی مقعد کے اندر آہک آب رسیدہ بھر دینا چاہیے اور تھوڑا سا ٹھہر کے کسی شراب قابض سے اوسکو دھو ڈالین اوسکے بعد پھر اوسپر زرورد کو پیسکر چھڑکین منجملہ اون چیزون کے جو بواسیر پر چھڑکی جاتی ہین تانبے کے چھلکے جو خراد سے اوترتے ہین اونکو پیسکر تنہا خواہ ہمراہ قلعی سوختہ کے - ایضاً زنیخ اور ذراریح اور نوشادر بواسیر پر چھڑکا جاتا ہے اور ان ادویہ کی تیزی کا تدارک روغن زرد وغیرہ کے ملنے سے بموجب بیان بالا کیا جاتا ہے - قوی زیادہ تر یہ ادویہ اوس وقت ہوجاتی ہین جب کہ لڑکون کے پیشاب مین انکو ملا کر لگائین اور یہ ادویہ بمنزلہ دوا ر حاد کے سمجھنی چاہئین اب وہ دوائین جو انکے بہ نسبت نرم ہین یعنی اونکی تیزی کم ہے پس جیسے خاکستر جوز السرو شراب سے دھوئی ہوئی اور خاکستر پوست بیضہ اور خاکستر خستہ خرما اور ترس تلخ جو بحالت خشک ہونے کے سوختہ کیجاے اور اسی طرح خستہ تمر سوختہ بالخاصہ ازین قبیل یہ دوا ہے کہ شور مچھلی کا سر لیکر آگ کے قریب خشک کرین اور ہموزن اوسی کے پرانا پنیر ملا کر حلقہ دبر پر چھڑکین - اسیطرح مچھلی مذکور کی دم کی راکھ - کلونجی بھی ذرورات بواسیر مین نہایت اچھی دوا اور عجیب النفع ہی - نجورات قوی سے واسطے بواسیر کے تنہا دوا ے بلا در ہے خواہ ہمراہ اور سب دواؤن کے اور ہمراہ زنیخ کے خاصکر زیادہ مفید ہے اور تنہا زنیخ اور فقط گندھک بھی اسی طرح کی دوا ہے اب اور سب طرح کی ادویہ جیسے انجدان اور بیخ کنیر اور اشتر غار اور بیخ سوسن اور بیخ کبر

اور بیخ کرفس بیخ خطمی بیخ خرمل عروق للصبا عین تخم گندنا اور رائی اونٹ کی مینگنی اور سجی اور اشنان ادرقہ اور انزروبت یہ ادویہ تنہا ایک ایک اور مجموع دو چار خواہ سب کے سب کا استعمال کیا جاتا ہے اور ان مین کسیقدر بلادر بھی ملایا جاتا ہی اور روغن یاسمین مین گوندہ کر قرص بناکر رکھہ چھوڑتے ہین تاکہ اس سے دھونی دیجاے منجملہ ان ادویہ کے جو اس مین پڑتی ہین یعنی دھونی مین اسنان ہی اور قنہ اور اونٹ کی مینگنی کہ یہ نافع دواہی اور جھاؤ کی دھونی چند مرتبہ دینے سے کبھی کفایت ہوتی ہے اور دوسری دوا کی حاجت نہین رہتی بخور مرکب بیخ کبر اور بیخ کرفس اور برگ کنیر اور بیخ شوکہ جسکو حاج اور محروث بھی کہتے ہین اور بیخ سوسن اور بلادرست کو برابر وزن لیکر گولیان بنائین روغن زیتون کی ذریعہ سے اور اسی کی دھونی دین۔ کبھی اطبا یہی کہتے ہین کہ برگ آس کی دھونی بہت نفع کرتی ہی اور کالے سانپ کی کینچلی اور نوشادر کی دھونی اور یہ دھونی کبھی تو خمار خواہ ٹونٹی لگے ہوے برتن سے دیجاتی ہے کہ ایک سرا اوسکا تو مقعد مریض کے اندر اور دوسرا سرا جو بطور چنگیز دان کے ہوتا ہی وہ آگ پر رکھا ہوا اور کبھی ایک دیگ وغیرہ سے کہ جسکے منہ پر سوراخ دار مشک کوئی ظرف ڈھانک کر مریض کو اوسپر بٹھاتے ہین اور دھونی دیتے ہین نہایت مناسب بواسیر کی دھونی سلگانے کیواسطے وہ انگارہ ہے جو اونٹ کی مینگنی جلاکر انگر بنا ہو **باسور کی تر دوائین** ترچیزین جو باسور پر بواسیر کے رکھی جاتی ہین خواہ جنکا تڑیرا دیا جاتا ہے بعض تو اون مین سے وہ آبہاے قوی ہین جو مثل تیزاب کے تیز ہون جیسے وہ پانی جو چونا تازہ جو بجھایا نہ ہو اور سجی اور ہرتال کو پکایا ہو اور مکرر اوسی پانی کو نہتار نہتار کر یہی تیز چیزین اوسی پانی مین جوش دی ہون پھر بعد اس پختہ کرنے کے اوسی پانی مین چونا اور سجی کو ملایا ہو۔ سیاہ شبیہ یعنی پہنکری کے معدن کے پانی خواہ جسمین پہنکری محلول ہوگئی ہو انکے طلا کرنے اور پلانیسے و نیز اوسنے مقام بواسیر کو دھونی سے خون بواسیر کا سیلان بند ہوجاتا ہی۔ یہ طلا جسکو ہم لکھتے ہین عمدہ اور مجرب ہے۔ ایک پہل اندرائن کا تر و تازہ لیکر اوسکی چار پہانکین کرین اور کسی برتن مین رکھکر اوسپر ایسے اونٹ اونٹ کا پیشاب ڈالتے رہین جو خود چرتا ہوا اور شیر خوارہ نہو خصوصاً شتر اعرابی اور اتنا پیشاب اوسپر ڈالین کہ وہ پہل پیشاب مین ڈوب جاے اور گرمیونکی دھوپ مین جب تک گرمی پڑتی رہے رکھتے ہین اور جس قدر پیشاب سوکھکر کم ہو اور اوس مین زیادہ کرین پس یہ پیشاب بہت نافع ہے ضرور مسون کو کاٹ کر گرا دیتا ہے کبھی مرکی کو بار بار طلا کرتے ہین کہ یہ بھی بواسیر کو مٹا دیتا ہی۔ اب خرنوب تر و تازہ مین صوف کوڈبو کر بواسیر پر رکھتے ہین کہ یقیناً مسون کو دور کر دیتا ہے۔ اور اگر خرنوب سے ہمیشہ بواسیر کو کھجلایا کرین اس سے بھی دور کی جاتی رہے گی جس طرح اور مقامات بدن کے مسون کو کھجلانے سے بذریعہ خرنوب کے بھی وہ سے مٹ جاتے ہین۔ اسیطرح بڑی قسم کی پیاز سے کھجلانے سے۔ مروخات مین پورانا گھی اور روغن ہفتہ زردآلو اور روغن سفیدالو ورک کوہان شکار روغن اور روغن خیری اور روغن حنا **فتیلہ بواسیر کا اور حمول** تھوڑی سی روئی کا گالہ شہد مین ڈبو کر اوسپر کلونجی کو جلاکر چھڑکین اور بطور فتیلہ خواہ حمول کے استعمال کرین۔ کبھی فتیلہ سوختہ اور جلے ہوے ہوتے ہین کہ دونون قسم کر ہتال یعنی زرد اور سرخ وغیرہ سے خواہ اور حمل ایسے ادویہ ذروریہ سے بنائے جاتے ہین جنکا استعمال فتیلہ مین داخل کرکے ہوسکتا ہے ہمراہ شہد کے۔ یہ بھی عجیب الاثر فتیلہ ہے مگر تیز بہت ہی اور صعوبت اسکی استعمال مین زیادہ ہے کہ بیخ لوف کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرین اور ایک شبانہ روز انکو شراب مین بھگو دین بعد ازان جس قدر تحمل ہوسکے بطور فتیلہ کے استعمال کرین۔ بعض اطبا نے گمان کیا ہے کہ اگر نیلوفر سے فتیلہ بناکر استعمال کرین نافع ہوگا اور میرے گمان مین یہ ہے کہ درد کی تسکین کا نفع اس سے

البتہ ہوگا **مشہروبات** پلانے کی دوائین بواسیر کے واسطے از انجملہ حب المقل بنا بر نسخہ مشہورہ اور وہ بھی نسخہ اسکا جس مین کدو پڑتا ہے اور کوٹری خواہ گھونگہا پڑتا ہے - از انجملہ حب وادی اور اوسکا یہ نسخہ ہے ہلیلہ ہلیلہ شیر آملہ ہموزن اور وادی مصری چندہ جزو روغن مشمش مین خوب ملائین تا اینکہ اوس مین جذب ہوجاے اور پھر شہد ملاکر گولیان طیار کرین مقدار شربت اس گولی کی دو درہم سے تین مثقال تک ہے - از انجملہ حب سندروس ہے - نسخہ اوسکا سندروس اور پوست بیضہ اور شیطرج تخم گندنا سب اجزا ہموزن ایک ایک جزو نوشادر نصف جزو حبث الحدید چار جزو بقدر کفایت رشتی گولیان باندہین اور صبح کے وقت چھ گولیون سے سات گولیون تک استعمال کرین ان گولیون سے باہ بھی برانگیختہ ہوتی ہے - ایضاً ہلیلہ سیاہ بہیڑا آملہ ہر واحد دس جزو کوڑی جلی ہوئی سات جزو کھربا تین جزو زراوند مدحرج دو جزو مقل ہیس جزو آب گندنا مین بھگوکر گولیان طیار کرین - ایضاً ہلیلہ سیاہ بریان کرا اوسکو روغن گاؤ مین بھونا ہوا و تخم رازیانہ ہر واحد ایک جزو حرف دو جزو اسی کو ہر روز بقدر ایک ملعقہ کے تناول کرین ہمراہ شراب کے - ایضاً ہلیلہ روغن گاؤ مین بریان کیا ہوا ہمراہ آب گندنا کے اور روغن اخروٹ اور اطریفل صغیر اور وہ اطریفل جسمین حبث الحدید پڑا ہوا ایضاً حبث الحدید باریک چونا ہوا تین درہم ہمراہ دو درہم حرف ابیض کے نہار اوشکر ہمراہ ایک وقیہ آب گندنا کے تناول کرین اور دو درہم روغن اخروٹ ملالین - ایضاً زراوند طویل عاقرقرحا گوکھرو بادام تلخ اجوائن ان اجزا پر ایک کفدست آرد جو ڈالکر آب گندنا گوندہین روغن زرد آلو ملاکر - ایضاً ابہل تازہ اور صاف کیا ہوا وس درہم کو چند روز آب گندنا مین تر کرین اور پھر اسکو سایہ سوکھا کر اور پیسین اور اسپر تخم خرمل اور انجدان کرمانی اور حرف ابیض اور حرمل اور حلبلہ اور اجوائن ہر واحد سے آٹھ درہم اضافہ کرین اس طرح پر کہ حرف اور حرمل کو روغن اخروٹ اور روغن مشمش مین جوش دین اور باقی دواؤن کو کوٹین اور پھر جملہ اجزا کو یکجا کرکے کسی کانچ کی آچاری وغیرہ مین رکھہ چھوڑین مقدار شربت دو مثقال تک ہے کم سے کم ایک مثقال - جو دوا کہ مختار اور مجرب ہے وہ یہ ہے کہ قند خشک شدہ کو ہمراہ کسی پانی کے جو اوپر مذکور ہوچکے جیسے آب گندنا وغیرہ تناول کرین کہ اس سے بواسیر جاتی رہیگی - اور اگر تین مرتبہ کھلائی جاے پھر عود نکریگی - سکبنج ادرسیہ بھی منجملہ ادویہ کے ہے جو بواسیر کے مرض مین مستعمل ہوتی ہین - پھر اگر طبیعت نرم ہو اوس وقت سفوف ہلیلہ ہمراہ مزور کے نافع ہوگا یہ سفوف خونکا دور کرتا ہے منجملہ ادویہ کے جو انکو نافع ہین ہمیشہ تناول کرنا لوف کا ہمراہ شہد کے - اور اطریفل ہمراہ حبث الحدید کے اوسکے کھانیسے خون بند ہوتا ہے باسور کو نفع ہوتا ہے **مسکنات درد** سکبنج اور مقل ہر واحد دو درہم بیضہ ایک درہم آفیون نصف درہم روغن منعنہ زرد آلو ڈیڑھ اوقیہ گوند کی چیزین سب اسی روغن مین حل کرکے نصف درہم چند بید ستر اوس مین ڈالدین - ایضاً نیلوفر خشک کیا ہوا ایک جزو - ایضاً اکلیل الملک عدس مقشر ہر واحد ایک جزو زردی بیضہ اور روغن گل ملاکر - ایضاً برگ خطمی اور اکلیل الملک زردی بیضہ اور روغن گل مین یکجا کرین - جسوقت کہ بواسیر پر مرہم داخلیون اور روغن گل اور تھوڑی زعفران اور افیون اور مغیث رکھین بھی نافع ہوتا ہے - بطکی چربی سے بھی نفع زیادہ ہوتا ہے ایضاً سرطان نہری زوفاے ترچربی گردہ گوسپند کی اور موم سپید - ایضاً خصوصاً جس وقت کہ ورم آگیا ہو بابونہ اور اکلیل الملک اور قدرے زعفران بیسکر اور لعاب تخم کتان ہین مثلث کو ملاکر گوندھین - مسکنات درد کے واسطے وہ ادویہ جنکو ہم باب ورم مقعد مین بیان کرینگے ہی پڑھا لینی چاہئین اس لیے کہ وہ ہی بواسیر کے قطع اور شق کرنے اور ورم کے درد مین نافع ہوتی ہین **سیلان خون کی روک**

والی دوائین بعض ادویہ ایسی ہین کہ بواسیر کے قطع کرنے سے جو خون جاری ہوتا ہی اوسکو بند کرتی ہین اور اونکی نسبت قوی تر اور انسب وہ ہی ہے کہ کاوی بھی ہون یعنی داغ کرنیوالی اور بعض ادویہ اون مین سے ایسی ہین کہ بواسیر کھلا رہنے سے جو خون جاری رہتا ہے اوسکو روکتی ہین قطع کرنے سے جو خون جاری ہو اوسکی بند کرنے والی دوائین جیسے زاجات کے جملہ اقسام اور ذرور جوصبر اور کندر اور دم الاخوین شیاف مامیثا اور گلنار وغیرہ سے مرکب ہون اور یہ ذرور کے اقسام چھڑکے اور باستواری اور مضبوطی باندھے جاتے ہین - ایضاً خرگوش کے روئین اور بال اور بکڑی کا جلا انڈے کی سپیدی مین ترکر کے اور ذرور جالینوس اوس مین آلودہ کرکے خوب استواری سے باندھا جاتا ہے تا اینکہ پٹیری ڈالدے اور خون بند ہوجاے - اسسے قوی دوا جیسے قلقطار ہمراہ اقاقیا کے مازو ملاکر اور پھر مضبوطی سے پٹی باندھ دین - پھر اگر ان ادویہ سے بھی خون بند نہ ہو داغ دینا چاہیے اس طرح کہ ایک ٹکڑا روئی کا روغن زیت مین جو کھولتا ہو ڈبوکر مقام جریان خون پر رکھین کہ خون بند ہوجائیگا اوسکے بعد ادویہ حابسہ زرد کرین اور اس تدبیر سے خوف تشنج کا ہوتا ہی - جو ادویہ حابسہ ان ادویہ مذکورہ سے کم ہین وہی ادویہ قابضہ مشہورہ اور وہی پانی مین جن مین ادویہ قابضہ جوش دی گئی ہون اور شراب مازو کہ اوس مین پوست انار کو جوش دیا ہو مشروبات جو اسی غرض کے واسطے مستعمل ہوتے ہین اور وہ اطریفل صغیر کہ جس مین وہ خبث الحدید سرکہ مین بھگویا ہوا ایک ہفتہ بہر تک کا پڑا ہو جسمین سے بعد بھگونے کے سرکہ کو جدا کرلیا ہو اور کسی تابہ آہنی وغیرہ پر اس قدر گرم کیا ہو کہ بھن جائے بعد ازان مثل غبار کے باریک پیسا جاے

تغذیہ اصحاب بواسیر کا واجب ہی کہ ہر ایک گوشت غلیظ اور ثقیل سے پرہیز کرین اور جملہ اشیاء لبنیہ سے جن چیزون مین دودھ کی شرکت ہے اور جو چیز خون کو جلاتی ہے اقسام مصالح گرم سے لیکن بقدر سنفعت ہضم غذا اور منافع کی اجازت ہی - واجب ہی کہ جو سریع الہضم ہو اوسی کو کھایا کرین - بچہ گاؤ اور زردی بیضہ اور اسفیدباج یعنی یخنی چرب گوشت کی اور جوزیات اور زیرباج اور آب نخود انکے واسطے عمدہ غذائین ہین - گنجد شیرین بھی انکو نافع ہے - اخروٹ ہمراہ قند سپید کے انکو مفید ہے پھر اگر بواسیر کے ہمراہ رونکی تشنج اور خون کی آمد بکثرت ہو اوس وقت جانوں سے جو غذائین پکائی جاتی ہین اور انار سے مرکب غذا جس مین زیب بھی داخل ہو - روغن اونکے واسطے اخروٹ کا روغن اور ناریل کا تیل اور روغن بادام اور روغن خشخاش زرد آلو اور دودھ گوہان شتر اور چربی عمدہ قسم کی اور خاگینہ انڈے کی زردی کا جس مین گندنا اور تھوڑی سی پیاز اور قند داخل ہو اخیر کھانا انکو بہ نسبت چھوہارے کے بہتر ہے اور مفید ہے **ورم گرم مقعد کا** اور حمرہ جو مقعد مین ہو اور یہ دونون ورم ابتدائی ہون خواہ بعد دردہاے بواسیر کے اور بعد مسون کے گرانیکے پیدا ہوے ہون - مقعد کے اورام کمتر ابتدائی ہوتے ہین اور اکثر بعد شقاق اور خارش کے اور بعد بند ہوجانے مسہاے بواسیر کے اور بعد معالجہ بواسیر کے جو مسون کے گرانے سے خواہ ادویہ گرم کے لگانے سے کیا گیا ہو پیدا ہوتی ہین جس وقت ورم مقعد کا مادہ جمع ہوکر پھوڑے کی شکل پیدا کرے خوف ناصور پڑنے کا ہوتا ہے - اسیواسطے اوس ورم کو شگاف دینا تجویز ہوا ہے قبل ازانکہ اوس مین پیپ پڑے - فصد کا استعمال ابتدا مین ایسے ورم کے ضرور ہے کہ بشتر اسے ایک تدبیر سے درد ٹھہر جاتا ہے - مرہم سپیدہ کا ان اورام پر استعمال کیا جاتا ہی خواہ سپیدہ بیضہ مرغ اور روغن گل کسی کھرل مین قلعی کا سرب کے پیسے ہین تا اینکہ سیاہ ہوجاے اور پھر اسکو ورم پر لگاتے ہین - یا اینکہ مرداسنگ پانچ درہم نشاستہ آٹھ درہم سپیدہ قلعی دو درہم موم مین ادقیہ روغن زرد دو ادقیہ بطکی چربی ایک ادقیہ روغن کنجد بقدر کفایت خواہ ان دواؤن کے ہمراہ

کسی قدر مثلث کو بھی ملالین۔ شراب اور بط کی چربی زیادہ نافع ہوتی ہے۔ سیطرح روئی پانی مین بخہ کرکے زردی بیضہ اور روغن گل ملاکر ضماد کرین۔ یا ردی کو پاکیزہ اور صاف کرکے ایک طل اور زعفران ایک اوقیہ ہمراہ سفیدہ کے ضماد کرین۔ ضماد کالنج بھی نہایت عمدہ ہے۔ اسی طرح یہ ضماد جو زردی بیضہ کو بریان کرکے شراب قابض مین پیسین اور موم اور روغن گل ملاکر استعمال کرین۔ جس وقت یہ ورم زمانہ ابتداے تجاوز کرجاے اور بواسیر کے قطع کرنے سے پیدا نہ ہوا ہو اوسپر مرہم داخلیون کو روغن گل مین گھسیب کرلگانا چاہیے۔ یا تھوڑا سا مرہم باسلیقون ہمراہ زردی بیضہ نیم برشت کے۔ ایضاً پیاز اور گندنا دونون کو اوبال کر بابونہ ملاکر یا مرہم سپیدہ قلعی ہمراہ شق کے۔ اگر درد کی شدت ہو برگ بنگ تازہ لیکر اوسکا عرق نچوڑین اور تھوڑا سا یہ عرق پانی ملاکر اوس مین روئی بھگو دین اور اوسپر زردی بیضہ جو بستہ سوئی ہو اور روغن گل ملاکر مرہم طیار کرین۔ ایضاً کبھی تکمید معتدل بھی مفید ہوتی ہے۔ ایسے پانی مین بیٹھنا جس مین ادویہ مسکنہ درد کو جوش دیا ہو جیسے تخم کتان اور خطمی اور خبازی بستانی اور پھر اوس پر لعاب ہریسہ گندم کو ڈالا ہو۔ واجب ہے کہ زحیر کے باب کا بھی مطالعہ کرین کہ اوس جگہ ورم مقعد کا عمدہ علاج مذکور ہوچکا ہے۔ اگر یہ اورام جو قریب مقعد کے ہون ایسے ہوجائین کہ اون مین مدہ اور ریم جمع ہونے لگے بہت جلد اونکو چاک کردینا چاہیے قبل ازینکہ وہ نضج یافتہ ہون تاکہ اندر کی طرف انکا مادہ نہ پہونچے اور ناصور پڑجاے یہ تمہیر بقراط حکیم سے منقول ہوئی ہے **شقاق مقعد** کسی قسم کا شگاف مقعد مین ہو کبھی تو بسبب یبوست اور حرارت کے ہوتا ہے جو مقعد کو عارض ہوکر بوجہ خشکی کے جب سوکھا براز اودہر سے خارج ہوتا ہو شقاق پیدا ہوتا ہے اور اس سے کمتر سبب اوسکے شقاق کا باعث ہوتا ہے بروقت خشکی اور حرارت کے۔ کبھی شقاق بسبب ورم گرم کے ہوتا ہے کبھی بسبب زیادہ غلیظ ہونے اور خشک ہونے ثفل کے شقاق پیدا ہوتا ہے۔ اور کبھی بسبب بواسیر کے جو شق ہوجاے بھی شقاق مقعد پیدا ہوتا ہے۔ کبھی بسبب نقوت مندفع ہونے خون کے جو مقعد کی رگون کے منہ کیطرف دفع ہوتا ہے بھی شقاق پیدا ہوتا ہے علاج بعض ادویہ شقاق مدمل ہین جنکی ترکیب چند ادویہ سے ہے اور بعض ادویہ ملین اور مرطب ہین اور بعض ادویہ سے معالجہ ورم کا ہوتا ہے اور بعض ادویہ ایسی ہین جو بالخاصیت مفید ہوتی ہین خواہ انیکہ اونکا اثر قریب بالخاصہ ہونیکے ہر ادویہ مدملہ جو قابض اور مجفف ہین جیسے مازو کہ اوس مین سوراخ نکیا جاے اور دیمی آنچ مین پانی ڈالکر اوسکو پختہ کرین اور تھوڑی سی شراب بھی اوس مین ملی ہو اور پھر اوسکا استعمال کرین بطور طلا کے۔ اس سے زیادہ تر قوی یہ دوا ہے کہ شنگرف اور گلنار اور سپیدہ قلعی اور مردا سنگ و قلعی سوختہ اور چرک نضہ اور اقلیمیا ان سبکو روغن گل اور تھوڑا سا موم ملاکر استعمال کرین۔ ایضاً مرہم اسفیداج کہ نضہ اوسکا مشہور ہے اور اسفیداج اور آنک یعنی سرب سوختہ اور روغن گل اور سپیدی بیضہ۔ یا چرک قلعی اور تخم گل دونون کو پیسکر بطور مرہم کے اور خشک یا بطور لزوق کے استعمال کرین۔ ایضاً خانا ایک خرلیکر اور موم سفید تین جزو کو روغن گل کے ساتھ پگھلا کر مقعد کو ملا دین۔ منجملہ اون دواؤن کے جو بالخاصیت ادویہ کے قریب ہین یہ ہے کہ خاکستر صوف کی اور نشاستہ دونون برابر اور برگ زیتون مجموع دونونکی چہارم برابر لیکر طلا کرین۔ منجملہ ادویہ نافعہ کے یہ بھی ہے کہ مرتک اور سپیدہ قلعی اور سخالہ رصاص اور روغن سفید ابیض اور موم سب ہموزن اور روغن گل بقدر کفایت۔ ایضاً بط کی چربی اور کندر اور مغز بہاق گوزن اور تخم گل ارمنی و اقلیمیاے مغسول سپیدہ قلعی آنک سوختہ اور آفیون اور زدوفاے تازہ عصارہ کاسنی عصارہ برگ بکوے تازہ

اور روغن گل اور تھوڑا سا موم انھین اجزا کی قیروطی بنالین- اس قیروطی مین علاوہ اصلاح زخم کے ورم کے روکنے کی رعایت بھی ہے اور اسی کی اصلاح اور درد کی دفع کرنے کا فائدہ ہے- بیٹھنے کے واسطے پانی یہ ہے کہ ایک تہرا پانی سے بہرین اور اوس مین مکو اور مسور اور گل سرخ اور جو مقشر کو جوشش دین بیمار کو اوس مین بٹھا ئین- اگر کھجلی زیادہ نہ ہو قیمولیا روغن آس کے ہمراہ مفید ہوتی ہے- یہ دواجو قدمی زیادہ اور جامع اغراض مذکورہ ہے کہ شیرج اور لبان اور سانڈج ہندی اور شب ۱۰ ور ہر واحد بوزن دو درہم کے زعفران اور مرکی ہر واحد ایک درہم علک الانباط اور موم ہر واحد بارہ درہم طلا نامی شراب اور روغن گل کے ہمراہ کجا کرنا چاہیے- منجملہ ادویہ اسی مرض کے وہ دوائین ہین جو بوجہ تلئین اور تعدیل کے نافع ہوتی ہین جیسے چربیون کے اقسام اور ادواک یعنی مریش گوشت اور لعابات اور عصارات اور ادہان اور ادویہ مغریہ جیسے نشاستہ اور غبار آسیا اور کتیرا وغیرہ- اسی شقاق کے ہمراہ علاج شق اور پھٹ جانے مقعد کا بھی بیان کیا جاتا ہے- ازانجملہ یہ نسخہ ہے زوفائے تر اور مغز ساق گو سالہ اور نشاستہ معمول بط کی چربی اور مرغ کی چربی اور روغن گل ازین قبیل مغز ساق گاؤ اور نشاستہ دونون ہموزن لیکر طلا کرین- ایضاً مرہم مقل ہمراہ کوہان شتر کے- ایضاً مغز ساق گاؤ اور خمیر جو کا دونون برابر وزن پر مجرب ہے- مغز ساق گاؤ مغز ساق گوزن ہر واحد ایک اوقیہ موسیائی نصف اوقیہ روغن کنجد دو اوقیہ نشاستہ ایک اوقیہ کتیرا ایک اوقیہ روغن کنجد سب اجزا کو یکجا کرین- جو روغن کہ ایسے شقاق کو نافع ہوتے ہین جس مین زیادہ حرارت اور ورم نہو بلکہ یبوست اور خشکی ہو وہ روغن خیری اور روغن سوسن روغن خستہ زرد آلو روغن خستہ شفتالو اور انھین روغنون مین مقل کو حل کرکے ملا لیتے ہین- ایسے ہی بیمارون کو مقل مین چربی ملا کر دہونی لینے سے بھی نفع ہوتا ہے- ورم کے سبب سے جو شقاق ہوا سکو تو ہم پہلے بیان کر چکے اور قیمولیا روغن آس کے ہمراہ ایسے شقاق مین مفید ہوتی ہے اور قوابض مین اور زیت انفاق مین بھی سے نفع ہوتا ہے- ایضاً مازو کو طلا مین بخہ کرکے ضماد کرتے ہین- شقاق باسوری پر مرہم سپیدہ لگانے کی حاجت ہوتی ہے مقل کی سختی وغیرہ سے جو شقاق پیدا ہوا سکے علاج مین ہمیشہ تلیین طبیعت کی غذاؤن اور مشروبات کے ذریعہ سے کرنا چاہیے اور حب المقل ہمراہ بیکنج کے رات کو اور دن کو پلانا چاہیے- جسوقت شقاق سے کوئی شے از قسم رطوبت وغیرہ بہتی ہو ایک گالہ روئی کا لیکر اوسکو آب شبت مین ڈبو کر سوکھا لین اور مقعد پر اوسے رکھکر پونچھا کرین اور جو چیزین براز کی خشک کرنے والی ہین خواہ اینکہ قبض پیدا کرتی ہین اون سے پرہیز کرین- غذائین اصحاب شقاق کی- واجب ہے کہ ترش چیزون سے اور قابض اور خشکی پیدا کرنیوالی اشیاسے پرہیز کرین- لازم ہے کہ انکی غذا مین اسفیدیاج کے اقسام اور اسفاناخیات جو بالک کے شمول سے طیار ہوتی ہین اور ملوخیات تجویز ہون اور چربیش انکے واسطے کوہان شتر اور مرغون کی چربی اور بط کی چربی سے مناسب ہے اور کرنبیہ اور بطور اسفیدیاج کے اور زردی بیضہ نیمبرشت خصوصاً قبل جملہ اقسام طعام کے- خاکینہ زردی بیضہ کا گندنا اور پیاز اور روغن ملا کر اسقدر بھونا جاے کہ بہت بستگی اور کرختگی اوس مین نہ آجاے بھی مناسب ہے- اخروٹ اور بادام اور قند سپید بھی انکو نافع ہے ان بیمارون کی غذا دینے کا طریقہ مثل ارباب بواسیر کے ہے استرخاء مقعد یعنی مقعد کا ڈھیلا ہو جانا کبھی تو مزاج فاجی سے پیدا ہوتا ہے یا ایسے برودت سے جو مزاج فاجی کی برودت کمتر ہو اور مزاج فاجی کبھی رطوبت رقیقہ سے جو اکثر اجزاے مقعد مین متشرب اور سمائی ہوئی ہوتی ہے پیدا ہوتا ہے اور کبھی ایسی رطوبت جو مائل بحرارت ہو اور حرارت مذکورہ بسبب تشرب اور سما جانے کے ہوتی ہے- یہ حرارت بذریعہ لمس کے محسوس ہوتی ہے- کبھی استرخاے مقعد بسبب کسی ناصور کے

یا اوکٹیر نے مسّہ کے عارض ہوتا ہی خواہ مسّہ کے قطع کرنے سے جس وقت کہ عضلہ مقعد کو ان امور سے آفت پہونچی ہو کبھی استرخائے مقعد پشت پر کسی چیز کے گرنے سے خواہ کوئی صدمہ چوٹ کا لگنے سے جو مبدا عصب کو ضرر پہونچاے اور دھکہ اوسکا پہونچے اور یہ قسم استرخا کی دفعۃً پیدا ہوتی ہے اور اسکا علاج نہین ہوسکتا۔ مزاجی استرخا تھوڑا تھوڑا پیدا ہوتا ہے اور علاج کو قبول کرتا ہے استرخاء مقعد سے یہ بات پیدا ہوجاتی ہے کہ ثفل براز بدون ارادہ کے برآمد ہوا کرتا ہے اکثر مقام معلوم مین ایک قسم کا تمدد اور کبھی خارج کیطرف کا عارض ہوتا ہے اس تمدد کی وجہ سے بھی اشتباہ استرخاے مقعد کا پڑتا ہے اس لیے کہ ثفل براز کا بدون ارادہ خارج ہونا تابع ایسے تمدد کے بھی ہوتا ہے۔ اکثر گاہ خروج ثفل بلا ارادہ تابع قولنج کے بھی ہوتا ہے اسلیے کہ عضلہ حابسہ براز مین تمدد بوجہ قولنج کے بھی عارض ہوجاتا ہے اور اسکی یعنی تمدد کی شناخت یہ ہی کہ بروقت لمس کے سختی اور صلابت پائی جاتی ہی کبھی تو استرخا کے ہمراہ حس مقعد موجود ہوتی ہی اور کبھی بطلان حس کا بھی ہوجاتا ہے جو استرخا مع سلامت حس ہو وہ اسلم ہے **علاج** استرخا کا اگر سبب استرخا کا برودت شدید بلا مادہ خواہ مع مادہ کے ہو مریض کو ایک ظرف ٹین بٹھائین جس مین ابہل اور قسط اور جوز السرو اور سنبل اور کسیقدر مر اور اذخر کو جوش دیا ہو۔ اور اگر احتیاج اس سے زیادہ قوی دوا کی ہو حقنہ اوس دوا سے کرین کہ جسکا نام فربیونی ہی اور اسی فربیون سے بنائی جاتی ہے اور بعد حقنہ کے روغن قسط وغیرہ کا استعمال کرین۔ اور اگر مادہ استرخا پیدا کرنیوالا وہ رطوبت ہی جس مین حرارت ہو کہ اوسکی شناخت بذریعۂ لمس کے ہوتی ہے ایسا مریض اون اقسام کے پائین بٹھایا جائیگا جو قابض ہون اور مائل برودت کیطرف اور ادویہ مسخنہ کہ جن مین قبض بھی ہو ملانی چاہئین۔ اگر گمان یہ ہو کہ بوجہ تمدد مقعد کے استرخا پیدا ہوا ہی اوس وقت ادہان مرخیہ ملینہ اور چربیون وغیرہ کا استعمال کرنا لازم ہے۔ اور آخر مین اسکے واجب ہی کہ استعمال ادویہ قابضہ کا اور ایسی ادویہ محرکہ کا کیا جاے جسمین تلطیف اور تحلیل کی قوت ہو تاکہ قوت کی تنبیہ کردے اور مادہ کا استفراغ آب شور سے خواہ ایسے پانی سے جسمین نمک اور حنظل پڑا ہو کرنا چاہیے۔ اور تامل کرنا چاہیے اون تدبیرات مین جو باب آیندہ یعنی خروج مقعد مین بیان ہونگی

خروج مقعد کا بیان کبھی بسبب شدت استرخاے عضلہ یا سکہ مقعد کے یعنے جو عضلہ کہ مقعد کو اندر کی طرف سمیٹے رہتا ہی اور اوسی مقعد کو اوپر کی طرف اونچا کرنا ہی اوسی عضلہ کا کام اوسی کے استرخاے شدید سے مقعد باہر کیطرف نکل آتی ہی۔ اور کبھی بسبب ایسے اورام کے جو مقعد کو اولٹ دیتے ہین۔ مقعد جو باہر نکل آئی ہے اور اندر لیجانیسے باہر اپنی جگہ پر چلی جاے گو پہر نہ سکے اوسکا علاج بآسانی ہوسکتا ہے بہ نسبت اوس مقعد کے جو باہر نکل آنیسے اوس مین ورم آگیا ہو اور بسبب ورم کے اندر نہ جاسکے دونون قسم کا علاج معلوم ہوچکا ہے اور اصوب یہ ہی کہ پہلے خاص علاج استرخا وغیرہ کا کرین اور پہر مقعد کو اپنی جگہ پر رد کرین اور استواری سے باندھ دین۔ پہر اگر اندر نہ جاتی ہو مرخیات کا استعمال کرین واجب ہی کہ یاد رکھین اون ادویہ کو جو مقعد کو مضبوط اور تنگ کرتی ہین کہ اکثر حاجت بطرف ایسی دواؤن کے زیادہ ہوتی ہے۔ اس لیے کہ یہ ادویہ جس وقت مستعمل ہوتی ہین اور مقعد اپنی جگہ پر رد کیجاتی ہے بشرطیکہ اپنی جگہ پر جاسکتی ہو اور پہر مقعد کو باستواری باندھ دین زیادہ نفع ہوتا ہے۔ ازانجملہ چند اقسام کے آبزن ہین جن مین مریض بٹھایا جاتا ہی۔ اور بطول لیے پانی سے کیا جاتا ہے جس مین ادویہ قابضہ کو پکایا ہو۔ بہت مناسب یہ ہے کہ بجاے ایسے پانی کے شراب قابض کا استعمال کرین۔ ازان جملہ یہ ہے گل سرخ اور عدس اور مکو اور سماق کو پانی مین پکائین اور استعمال کرین اور یہ دوا اوس وقت بھی نافع ہوتی ہے کہ ورم بھی ہو۔ بعض اونہین ادویہ سے ذرور

کے اقسام مین جسوقت حرارت شدید نہو پوست درخت بطم آٹھہ درہم اور جوزالسرو دو درہم سپیدہ ایک درہم پہلے مقعد خارج شدہ کو شراب قابض سے ترکرین بعدازان اس دوا کو اوسپر چھڑکین - ایضاً دقاق کندر مردار سنگ ہر واحد آٹھہ درہم اور جوزالسرو خشک شدہ اور سپیدۂ قلعی جسکے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ قلعی کے ایک ٹکڑے کو دوسرے سے رگڑین شراب قابض کی تری اور رطوبت دے کر اس سپیدہ سے دو درہم لیکر ذرور طیار کرین اور سب ادویہ ملاکر اور مقعد پر چھڑکین - ایضاً خبث الحدید اور سماق ہر واحد چار درہم ہر ایک درہم تخم گل چار درہم - مقعد کو پہلے دھوڈالین اور پھر اوسپر روغن خام لگائین بعدازان نشاسته اور مازو اور سرمہ اور سپیدۂ قلعی سب کو پیس کر اوسپر چھڑکین اور اگر اندر جاسکے تو جانے دین اور باستواری بندش کرین اگر مقعد اندر کو نہ جاتی ہو اور ورم کے بڑے ہونے سے بازگشت اوسکی اپنے مقام اصلی پر نہ ہوتی ہو پس اوس وقت اولی یہ ہے کہ پہلے تدبیر ورم کی کرین اور ورم مین نرمی پیدا کردین اس طرح پر کہ مریض کو آب گرم مین بٹھائین کہ اوس مین درد کی تسکین دینے والی ادویہ کو جوش دیا ہو اور ورم کی ڈھیلا کرنے والی ادویہ اوسی پانی مین ڈالی ہون چنانچہ اپنی جگہ اوسکا بیان ہوچکا ہے اور بٹھلانے کے بعد جب باہر نکالین روغن شبت اور روغن بابونہ سے اوسکی تدہین کرین کہ اس تدبیر سے نرم بھی ہوجائیگی اور اندر چلی جائیگی پھر اسوقت اور تدبیرات جو اوپر لکھی گئی ہین کرنی چاہئین - منجملہ اون دواؤن کے جو ایسے وقت مفید ہوتی ہین وہ مسکنات وجع کے ادویہ جو اوپر مذکور ہوچکے ہین اور خصوصاً وہ مطبوخ نیلوفر کا جو اوپر مذکور ہوچکا ہو اسیر کے علاج مین اور وہ مطبوخ جس مین عدس اور نخود اور باقلا پڑتا ہے **نواصیر مقعد کا بیان** کبھی نواصیر مقعد کے اخراجات اور مقعد کے پھوڑون سے پیدا ہوتی ہے اور مقعد کے پھٹ جانے سے اور کبھی بواسیر متاکلہ سے - مقعد کی نواصیر کی ایک قسم تو غیر نافذ ہوتی ہو اور یہ قسم اسلم ہے اور ایک قسم اسی نواصیر کی نافذ ہوتی ہے اور یہ نہایت ردی ہے - جو نواصیر قریب تجویف اور مدخل یعنے قریب اوس جگہ کے ہو جہان اونگلی وغیرہ جاسکتی ہے اور وہ اسلم ہوتی ہے اس لیے کہ اگر اوسکو چاک کرین ساری عضلہ کو آفت نہ پہونچے گی اور باقی جو عضلہ سے رہجائیگا اوسی کے ذریعہ سے روکنا فضلہ براز وغیرہ کا مع دیگر افعال کے عضلہ کرلے گا - اور بعید یعنی نافذ قسم نواسیر کی جسوقت اوسکو چاک کرینگے (اور یہی اسکا علاج ہے) اوس وقت تمام عضلہ حابسہ اور اکثر مقدار اوسکی کٹ جائیگی اور کل حس جاتی رہے گی اور فضلہ براز بدون ارادہ آنے کے نوبت پہونچیگی - بیشتر یہ قطع کرنا نواصیر کا یا خود ناصور متصل دردہاے عصب کے ہوتا ہے اوس مین خطرہ ہلاکت مریض کا ہوتا ہے - نواصیر کی قسم نافذ اور غیر نافذ مین تفرقہ اسی طرح پر کیا جاتا ہے کہ ایک سلائی ناصور مین ڈالتے ہین اور اونگلی مقعد مین داخل کرتے ہین تاکہ منتہی مقام سلائی جانے کا بخوبی محسوس ہوجاے پس اوسوقت نفوذ اور غیر نفوذ کی شناخت ہوجاتی ہے - نافذ نواصیر کی شناخت کبھی سلائی کے ناصور سے نکل آنے سے بھی ہوجاتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوجاتا ہے کہ چاک اور شگاف تمام عضلہ کو پہونچیگا

تعصب شیخ بعض متقدمین اولین نے کہا ہے اور بعض متاخرین اطبا نے اسکو دست برد کرکے اپنی طرف منسوب کیا ہے اور ترکیب یہ ہے کہ اونگلی مقعد مین اور سلائی ناصور مین داخل کرکے مریض کو حکم دیا جاے کہ مقعد کو زور سے بند کرے اور اوپر سلائی اوسے اونچا کرے اوسوقت محسوس ہوگا کہ عضلہ مذکورہ سے کسقدر بند ہوتا ہے اور کس قدر باہر رہتا ہے اور کسقدر عرض اوس ناصور کا ہے جو طول بدن مین پڑا ہے تھوڑا ہے یا بہت سا نواصیر نافذہ کا منہ کبھی ایک ہی ہوتا ہے اور اسکے چند منہ ہوتے ہین **علاج** جو نواصیر نافذ نہو

اور نہ اوسکی جہت سے اذیت سیلان خون کثر کی اور بدبوے زائد کی ہو کچھ خوف نہین اگر اوسے بحال خود چھوڑ دین اور اگر ایذا سیلان وغیرہ کی ہوتی ہے ثبات غرب وغیرہ رکھکر تجربہ کیا جاے خواہ اور ادویہ ناصور کا استعمال کرین اگر ان دواؤن سے اصلاح نہ حاصل کی ہو جاے خواہ فساد مین اوسکے کمی پیدا ہو تو خیر ورنہ دواے حاد کا استعمال کرین تاکہ ظاہری گوشت مردہ ناصور کا جدا ہو جاے اور گوشت صحیح نمایان ہو جاے اور درد کا تدارک گھی سے کرنا چاہیے اور روغن گل اوس پر لگائین بعد ازان زخم کا بھرنا ادویہ مدملہ اور مراہم سے خصوصًا مرہم رسل سے کرنا چاہیے کہ یہ مرہم اوسکو اچھا کر دیتا ہے اگرچہ زخم ایسے ناصور کا بھی ہو سکا اور کچھہ علاج نہ کیا گیا ہو بلکہ بعد قطع کرنے کے پھاڑنے کے ذریعہ سے بہت جلد مرہم رسل کو لگائین مگر اسکے لگانے مین نرمی کرنی چاہیے اور جس ناصور مین زمانہ مدہ پڑنے کا آگیا ہو اوس مین یہ احتیاط زیادہ درکار ہے - منجملہ ادویہ کے جو اندمال کرتی ہے مرہم سیاہ بھی ہے - نافذ ناصور کا علاج بذریعہ خرم کے کیا جاتا ہے اور خرم مین رعایت اونھین امور کی لازم ہے جو اوپر لکھی گئی - عمدہ تدبیر خرم کی یہ ہے کہ بٹے ہوے بال سے خواہ ریشم کے ڈورے سے جو بٹا ہوا ہو اوسکو باندھین اور خوب کسکر گرہ لگا کے چھوڑ دین اور جس وقت یہ تدبیر منجر بہ درد شدید ہو اور تشنج وغیرہ پیدا ہونے کا خوف ہو جو اعراض مہلکہ مین سے ہے ڈورے کی گرہ کھول لیتے اور اوسے الگ کر کے تسکین درد کی تدبیر کرین پھر دوبارہ ڈورے کو باندھین یہان تک کہ کٹ کر گر پڑے جب تدبیر خرم تمام ہو گی خارش مقعد کی کبھی چھوٹے کیڑون کے سبب سے ہوتی ہے جو خاص مقعد مین پڑتے ہین - اور کبھی اخلاط بورقیہ کی وجہ سے یا اخلاط مراریہ جنسے لذع مقعد مین پیدا ہوتا ہے کبھی بسبب قروح چرک آلودہ کے خارش مقعد مین ہوتی ہے علاج کیڑون کے پڑنے سے جو کھجلی ہو اوسکا علاج دیدان کے علاج سے کرین اور قروح کے سبب سے جو خارش ہے قروح کا علاج کرین - اور اخلاط محتبسہ جو مقعد مین ہو کر کھجلی پیدا کرتے ہون اگر یہ اخلاط اوپر کے اعضا سے بہ کر آتے ہون غذا کی اصلاح کرنی چاہیے اور خلط موجودہ مقعد کا استفراغ کرین - اور اگر اسی مقعد مین یہ اخلاط محتبس ہون شیافات معروفہ سے جنکا ذکر یا رہا کر دیا گیا ہے مقاے مستقیم کی خلط بلغمی اور مراری سے کرین اور اسکا بیان زحیر کے باب مین ہو چکا ہے اور حمولات مخدرہ بھی بروقت ضرورت کے ہو سکتے ہین - سرکہ شراب سے مسح کرنا مقعد کا زیادہ تر مفید ہے اور اسی طرح مجامعت کرنے عصص پر قروح مقعد کا علاج اونھین مخففات قویہ سے کرنا چاہیے جو باب سبج مین مذکور ہو چکے ہین اور اگر درد شدید ہو مخدرات سے مقام درد کو سن کر دین ایسے قروح کو مرہم اسود اور مرہم زنگار مفید ہوتا ہے اور ترکیب استعمال مرہم یہ ہے کہ کسی پھاے مین لگا کر ایک سلائی کے سرے پر لپیٹ دین اور اندر مقعد کے وہی سرا رکھین پھر بعد تھوڑی دیر کے نکال لین اور راحت دین اور پھر دوبارہ اوسی طرح کرین تا اینکہ شفا ہو جاے

اٹھارواں فن احوال گردہ کے بیان مین

اور اس فن مین دو مقالہ ہین پہلا مقالہ کلیات احکام گردہ کے اور تفصیل اونھین احکام کی (تشریح گردہ کی) گردہ کی خلقت اسواسطے ہوئی ہے کہ یہ ایک آلہ بنایا گیا ہے کہ خون کو زیادتی مائیت اور رطوبت سے پاک کر دیتا ہے یعنی جو رطوبت زائد ہے اور اوسکی طرف حاجت بھی خون کو وہی ہے جسکو ہمنے بخوبی واضح کر کے بیان کر دیا ہے اور کہدیا ہے کہ بروقت نضج خون کے اور جس وقت کہ خون مین استعداد نفوذ دیا نے بدن کے ہوتی ہے اوسوقت اس رطوبت زائدہ کی حاجت خون کو نہین ہوتی ہے اور یہ بات پہلے سے معلوم ہو چکی ہے پھر چونکہ یہ مائیت اور رطوبت زیادہ تھی مناسب بحال اسکے یہ تھا ایک عضو ایسا پیدا کیا جاے جو اس رطوبت کو صاف کر دیا کرے اور اپنی جذب کر دیا کرے یہ عضو منقی اور جاذب یا تو ایک ہی عدد اسکا ہوا اور بڑا ہوتا یا دو عضو کا جوڑا پیدا کیا جاتا - اگر ایک ہوتا اور بڑا ہوتا

اوسکا ضرور شاہر آئینہ دیگر اعضا مین تنگی اور مزاحمت پیدا کرتا لہذا ایک کے بدلے دو گردہ پیدا کیے گئے۔ ایضا گردون کے دو عدد ہونے مین وہ بھی منفعت ہی جو اور اعضا کے دو دو خواہ دو سے زیادہ پیدا کرنے مین مشہور ہے وہ یہ منفعت ہی کہ اگر آفت ایک عضو مین عضو کے مزدوجہ سے واقع ہو تو دوسرا غیر مادوف اپنے ساتھی کے قائم مقام ہوکر بعض افعال ضروری گویا جمیع افعال پورا کردیگا۔ گردون کے جوہری جثہ مین کثرت اور اوسی جوہر مین تلزیز یعنی نرمی اور لچک پیدا کرنیسے صانع حکیم نے بڑی احتیاط ملحوظ فرمائی بنظر جنید منافع کے پہلی منفعت یہ ہی کہ بوجہ کثرت حجم کے تلافی اوس ضرر کی کرے جو حجم کہ چھوٹے ہونے سے پیدا ہوتا۔ دوسری منفعت یہ ہے کہ بوجہ لچکدار ہونیکے خواہ چھوٹے مسامات رکھنے کے غلیظ رطوبت کا جذب نہ کرسکے اور اوسی رطوبت غلیظہ کو چوس سکے۔ تیسری منفعت اوسکے لچکدار ہونے مین یہ ہے کہ جرم گردہ قوی اور مضبوط رہے اور جلدی سے اثر قبول نہ کرے اوس رطوبت کا جو گردون مین بہری رہتی ہے اور ہر وقت حجم اندرونی سے گردون کے ملی رہتی ہے کہ وہ مائیت حاد اور تیز اس وجہ سے ہوتی ہے کہ اکثر اوسکے ہمراہ اخلاط حادہ ہوتے ہین اور جس وقت گردہ ایسے جوہر متلذذ سے بنائی گئی نفوذ و تین کا انکے مجاری مین آسان ہوگیا اور جگہ ان گردون کی کشادہ ہوگئی اون احشا کی گنجایش کے واسطے جو گردونکے متصل مخلوق ہوے ہین۔ داہنا گردہ بہ نسبت بائین گردہ کے اونچا رکھا گیا اس لیے تاکہ جگر سے قریب رہے اور رطوبت خون کو جگر سے زیادہ جذب کرے جس قدر جذب زائد ممکن ہے اور اس قدر اونچا رہا کہ جگر کو ملکہ جو زائدہ متصل جگر کے ہی بوجہ قرب کے اوسے مماس اور چھوتا ہوا رہے۔ اور بائین گردہ بہ نسبت داہنے کے نیچا رکھا گیا اس لیے کہ طحال کی مزاحمت جانب چپ مین کرتا تھا۔ دوسری منفعت یہ ہے کہ جو مائیت انکی طرف جذب ہوتی ہے اوسکی تقسیم معتدل اور برابر نہ ہونے پائی بلکہ جو گردہ جگر سے اقرب ہی اوسکی طرف پہلے جذب ہوجاوے اور جو دور تر واقع ہی اوسکی طرف دوبارہ اور بعد اسکے جذب ہو۔ دونون گردے اپنی جانب مقعر یعنی اندرونی سے جدا جدا ہوکر اس رطوبت کو جذب کرتے ہین اور جانب محدب یعنی بیرونی سے دونون گردہ متصل استخوان پشت کے ہین۔ اندر ہر ایک گردہ کے ایک تجویف یعنی خالی جگہ مخلوق ہوئی ہے کہ یہ رطوبت اوسی تجویف مین بذریعہ اوس رگ کے جذب ہوتی ہی جسکا طالع نام ہی اور وہ رگ چھوٹی ہے پھر محض مائیت اس رگ کی اندر سے بطرف مثانہ کے جاتی ہے اور اوس طرف سے جدا ہوکر یہ رگ مثانہ سے جدا ہوتی ہی اور مثانہ مین اسکا جذب تھوڑا تھوڑا رہتا ہی اور نیز مثانہ مین اس رطوبت کا بعد اسکے ہوتا ہی کہ دونون گردہ اسی رطوبت سے جسقدر فضلہ دموی ہمراہ اس رطوبت کے گردہ مین آتا ہے اوسکو چوس کر اپنی غذا بخوبی کرلین اور جانتک اوس فضلہ دموی کا جذب گردون سے ہوسکتا ہے اوسکو چوس کر اپنی غذا کرلین اور محض رطوبت بلا آمیزش خون کے جب پہنچتا ہے وہ بطرف مثانہ کے جذب ہونے لگتی ہے اس لیے کہ رطوبت اور مائیت خون کی گردون مین نہایت صاف اور خون سے جدا ہوکر نہین آتی ہی بلکہ جسوقت گردہ مین یہ مائیت آتی ہی اس مین کسی قدر دمویت کا بقیہ بھی ہوتا ہے اسکا رنگ اور قوام مثل عنالہ گوشت کے ہوتا ہی وہ عنالہ جو گوشت کے دھونے مین مبالغہ کرنیسے جدا ہو یعنی جب خوب دبا دبا کر گوشت دھویا جاتا ہی اوسوقت کا عنالہ جیسا ہوتا ہے وہی قوام اور رنگت اس مائیت کی بروقت جذب گردہ کے ہوتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ جسوقت گردہ اپنی غذا کے جذب کرنے مین ضعیف ہوتا ہی اور بخوبی صفائی اس مائیت کی نہین کرسکتا ہی اوس وقت یہ مائیت براہ بول اوسی عنالہ کے رنگ پر خارج ہوتی ہے جسکے ہمراہ دمویت بھی ہوتی ہی اسیطرح جسوقت جگر مین ضعف ہوتا ہے اور بخوبی مائیت کو خون سے جدا نہین کرسکتا ہے یعنی جسقدر جدا کرنا بحالت اعتدال قوت

جگر کی ہونا چاہیے اوس سے کمتر تمیز کرتا ہے اوس وقت بھی ہمراہ اسی مائیت کے بطرف گردون کے دمویت زیادہ جذب ہوتی ہی
اور اس قدر زیادہ ہوتی ہی کہ غذا گردون کی جس قدر دمویت سے پوری ہوتی ہی اوس مقدار سے بہت زیادہ ہوتی ہی اور مقدار محتاج الیہ جو
گردون مین سمانیکی ہی اوسسے زیادہ ہوتی ہی تب بھی شانہ مین گردونسے جدا ہوکر جو مائیت جاتی ہی غسالی ہوتی ہے اس لیئے کہ دمویت
کی مقدار اوس مقدار سے زیادہ گردون مین آتی ہے جس سے گردون کی غذا پوری ہونی چاہیے اور پیشاب کا غسالی ہونا اسوقت
یعنی بروقت ضعف جگر کے مشابہ اوسی زمانہ کے ہوتا ہے جب کہ گردون مین ضعف پیدا ہوا اپنی غذا پوری جذب کرنے سے جو
صورت پہلے بیان ہوچکی ہے - گردہ مین جو چھوٹا سا پٹھہ بھی پہونچتا ہے کہ اوسی گردہ کے جس سے اوس عصبہ کی جھلی بنتی ہی - اور
ایک ورید یعنی رگ ساکن بھی گردہ مین از جانب باب کبد کے آئی ہی اور ایک شریان بھی جو کہ جگر مین آتی ہے اوسی مین سے کسی قدر حصہ
گردون مین بھی جاتا ہے یہ سب امور تشریحی گردون کے بخوبی معلوم رہین **امراض گردہ** کے گردونکو امراض سوداوی مزاج عارض ہوتے
ہین اور امراض ترکیب مثلاً مقدار گردہ کی چھوٹی ہو خواہ بڑی ہو - اور امراض سدہ پڑجانے کے کہ از انجملہ سنگ گردہ بھی ہی - اور امراض
تفرق اتصال مثل قروح گردہ اور آکلہ اور رگون کا کٹ جانا اور کھل جانا - اور جملہ امراض کبھی تو خاص جرم گردہ مین پیدا ہوتے ہین
یا اون مجازی مین جو درمیان گردہ کے اور دیگر اعضا کے مخلوق ہوے ہین مگر یہ دوسری صورت کمتر ہوتی ہی - پھر اگر ان مجاری مین
کوئی سدہ خون کا یا کسی اور خلط سے خواہ پتھری پیدا ہو ان سب کا علاج بشرکت گردہ کے کرنا چاہیے یعنی گردہ کے مناسب تدبیرات
بھی ان امراض کے معالجہ مین شامل رہین - جب گردہ مین امراض کی کثرت ہوتی ہے جگر بھی ضعیف ہوجاتا ہی حتی کہ استسقا پیدا ہوجاتا
ہے عام اس سے کہ گردہ کا مزاج گرم ہو یا سرد ہو - جس وقت کہ مریضان درد گردہ کے پیشاب مین کزوجت اور غرویت یعنی چپک
نظر آئے معلوم کرنا چاہیے کہ اس کیفیت سے درد مین ان لوگون کے زیادتی ہوگی اس لیے کہ مواد دردی اور خراب کا جذب بطرف
گردون کے ہورہا ہے اور بیشتر یہی کیفیت سنگ گردہ بھی پیدا کرتی ہے - گردون کے امراض اسے پیشاب ہونے سے دفع بھی ہوجاتے
ہین جو غلیظ ہو اور ثقل اوس پیشاب کا راسب اور تہ نشین ہوتا ہو - اکثر تنگ تنگ ہیمانی وغیرہ کا باندھنا کمر مین ایک قسم کا الم
اور حرارت گردون مین پیدا کرتا ہی **علامات** جن علامات سے استدلال احوال گردہ پر کیا جاتا ہے وہ یہ ہین (۱) بول کی مقدار سے
اور وقت سے اور لون سے اور جوشے پیشاب مین مخلوط ہوکر برآمد ہوتی ہے (۲) شہوت جمع سے (۳) اور پیاس سے (۴) اور
پشت کے حال سے اور دردہاے پشت سے (۵) دونون ساق کے حال سے (۶) خاص درد کی کیفیت اور جگہ سے (۷) ملمس کے درجے
(۸) ہوپنیرین کہ موافق اور منافی گردہ کی ہین ان سب سے گردہ کے حالات پر استدلال کیا جاتا ہی - گردہ کے امراض مین کبھی مقدار
بول کی کم ہوتی ہے یہ اور جو امراض جگر کے مشابہ امراض گردہ سے ہوتے ہین اون مین فرق یہ ہے کہ مرض جگر مین شہوت بالکل
ساقط نہین ہوتی ہے - جو شخص پیشاب ایسا کرتا ہو کہ اوسکے اوپر بھین وغیرہ زیادہ ہو معلوم کرنا چاہیے کہ مرض اسکو گردہ مین ہے
اسی طرح جسکے پیشاب مین رسوب لحمی ہون اور شعری اور کرنے رسوب جو نضج یافتہ ہون اسلیے کہ نضج گردہ ہی مین ہوتا ہی لیکن اگر
نضج شدید ہو اور ہمراہ بول کے کوئی اور چیز بھی آمیختہ ہوکر برآمد ہوتی ہو اوس وقت جاننا چاہیے کہ مرض مثانہ مین ہی اور اگر نضج
اس سے کمتر ہو پس مرض گردہ مین ہوگا اور اگر نضج کسیقدر بھی نہ ہو معلوم کرنا چاہیے کہ مرض کا مبدا جگر سے ہے اسلیے کہ نضج سوے اعضاے
عالیہ کے اور کسی عضو کے سبب سے نہین ہوتا ہے پس اگر اعضاے عالیہ مین صحت افعال نہو فی نضج کبھی نہ ہو تا اور

اور اگر اور نہیں اعضا میں کوئی آفت ہوتی بول میں خامی اور عدم نضج کب ہوتا **حرارت دلائل گردہ کے** حرارت پر گردہ کے سرخی سے پیشاب کی استدلال کیا جاتا ہے اور زردی پیشاب کی بھی حرارت گردہ پر دلیل ہوتی ہے اور چربی کم ہونے سے اور لمس کرنا محل گردہ کا بھی حرارت گردہ کو بتاتا ہے اگر وہ مقام گرم ہو - اور ام جو بہت جلد گردہ کو عارض ہوں جیسے اورام حارہ کہ اوسے بھی حرارت گردہ کی معلوم ہوتی ہے - ذیابیطس جاریہ بھی حرارت گردہ پر دلیل ہے - قوت شہوت جماع سے اور کثرت تشنگی سے بھی گردہ کے حرارت معلوم ہوتی ہے **دلائل برودت گردہ** سپید رنگ کا پیشاب ہونا اور سپید رنگ بدن کا اور قوت جماع کا جاتا رہنا پشت میں ضعف کا پیدا ہونا اور پیران خمیدہ کیطرف پیٹھ کا جھک جانا یہ سب دلائل برودت گردہ کے ہیں - گردہ میں امراض بارده زیادہ ہوتے ہیں اور برودت کا ضرر گردوں پر زیادہ ہوتا ہے **علاج سخونت گردہ کا** شیر مادۂ خر پلانے سے خواہ شیر ایسے گوسپند کا پلانا جو سرو تر کاریان اور ساگ وغیرہ چرتی ہو اور گائے کا دہی خواہ چھاچھ کا استعمال بشرطیکہ پتھری پیدا ہونیکا خوف نہ ہو یہی گردہ کی سخونت کا علاج ہے اور اگر دہی پلانے سے خوف پتھری کا ہو دہی کا توڑ پلانا چاہیے کہ حرارت گردہ کو اچھی طرح بجھا دیتا ہے اسیطرح اور سب عصارات اور لعابات بارده جو اکثر معلوم ہو چکے ہیں اگر انھیں ادویہ بارده سے حقنہ کیا جاوے زیادہ مفید ہوتا ہے - کبھی آب سرد اور مغز تخم خیار کے روغن سے حقنہ کرتے ہیں یہ تدبیر بہت اچھی ہے اسی طرح ضمادات جو ایسی ہی ادویہ بارده سے تیار کیے جائیں اور تمرخ ادھان بارده کی کہ مقام پر گردوں کے سرد روغنوں کو ملیں - کافور میں تبرید گردہ کا اثر قوی ہے - مجملی تدبیر یہ ہے کہ یابس مزاج گردہ والے کو متواتر لگتی ہے اور آب سرد کے پینے کو روکنا جائز نہیں ہے **علاج برودت گردہ کا** حقنہ کرنا روغنہائے گرم سے اور نیز چربیہائے گرم اور روغن گاؤ اور روغن کنجد روغن اخروٹ اور روغن بادام اور روغن قرطم سے برودت گردہ کو نافع ہوتا ہے آب جلبہ اور آب شبت اور یخنی گلہ اور چوزوں وغیرہ کی کہ اس سے بھی حقنہ کرنا مفید ہے - خارجی تدبیر یہ ہے کہ لومڑی کی چربی اور سوسمار کی چربی اور روغن اخروٹ اور پستہ کا روغن اور روغن فستق خاصکر ان سبکی مالش گردوں پر کیجاوے کبھی وہ پانی جو اوپر مذکور ہوا اور یہی روغن اور چربیاں بالمناصفہ ملا کر حقنہ تجویز کیا جاتا ہے - ضمادات بھی اونہیں گرم ادویہ سے طیار کیے جاتی ہیں جو معلوم ہو چکے ہیں - کمونی میں خاصیت عظیم ہے علاج برودت گردہ کے واسطے خصوصاً وہ معجون کمونی جسکے اجزا خوب باریک پیسے گئے ہوں - روغن فستق کا زیادہ قوی ہے براہ منفعت کے اور اسی کے بعد حقنہ روغن جیدانخطرا کا ہمراہ روغن پستہ کے - روغن الیہ کے حقنہ میں تاثیر عجیب ہے اور عمدہ چیز ہے گردہ گرم کرنے اور قوی کرنیکے واسطے **گردونکی لاغری اور ہزال** کبھی گردہ کو لاغری کا مرض پیدا ہوتا ہے اور بہت ہمت جاتا ہے اور چربی گردہ کی کم ہو جاتی ہے بلکہ بیشتر گردہ کی چربی بسبب کسی سوء مزاج کے خواہ بکثرت جماع کرنے سے کم ہو جاتی ہے علامات ہزال گردہ کے شہوت باہ کا ساقط ہو جانا اور پیشاب کا سپید رنگ آنا اور دندوریعنی سیلان منی اور ضعف پشت میں ہونا اور میٹھے میٹھے درد کا پیٹھ میں ہونا اور اکثر امراض کے ہمراہ تمام بدنکی نحافت بھی ہوتی ہے **علاج** لبوب کا کھانا ہمراہ شکر کے اس مرض کو مفید ہے جیسے لب نوزر ناریل اور بندق اور پستہ اور خشخاش اور مغز خود اور باقلا اور لوبیا چربیوں کی خورش جیسے مرغ کی چربی گوزن کی اور گردہ گوسپند کی چربی اور پنیر جس میں گرم چربی پڑی ہو اور ان چیزوں میں ادویہ مدرہ ملا دیتی ہیں اور ادویہ خوشبو بھی داخل کرتے ہیں تاکہ مدر ہوں اور ان ادویہ مدرہ کے ذریعہ سے اور اشیا کا وصول گردہ تک بخوبی ہو جاوے ادویہ اور خوشبو ادویہ کی شرکت اس واسطے ہے کہ قوت کی تحریک کریں - کبھی انھیں لبوب وغیرہ کے ہمراہ

ناک وغیرہ کی شرکت کیجاتی ہو اور اوس شے کی جس مین لزوجت ہو چکنی کی تاکہ جوہر گوشت بدن کی تقویت کرے - شیر مادہ گاو بھی پلایا جاتا ہو اور دودھ کے ہمراہ تین اوقیہ تربخبین کو جوش دیکر پلاتے ہین - اگر فربہ گردہ کسی جانور کا بہم پہونچے اور پختہ کیا جاے اور خوشبو کے مصالح اوس مین پڑین اور جو چیز فربہی پیدا کرنے والی ہے اور مقوی بدن ہے وہ بھی گردہ کے ہمراہ ہو از قسم آبازیرا و افادیہ کے ایسے گردہ کا کھلانا بھی نافع ہوتا ہے - جو حقنہ گوشت بچۂ گاو اور بچہ ہاے مرغ اور بھیڑ کے گلے سے ہمراہ روغنہاے خوشبو اور روغن بنفشہ کوہ سے طیار کیا جاتا ہے وہ بھی مفید ہوتا ہے - روغن لیہ خاص اس مرض مین زیادہ مفید ہو اور اگر اوسمین گردہ فربہ کسی جانور کا داخل کرین بھی نافع ہوگا اسی طرح ہو چیز ہم اثر گردہ وغیرہ کے ہو (حقنہ) فربہ گاے کی سری لیکر اوسپر ڈیڑھ قسط یعنی بوزن ڈیڑھ رطل پانی ڈالین اور دیگ پر گل حکمت کرکے ایک شبانہ روز تنور مین رکھدین تا اینکہ گوشت ہڈیون سے چھوٹ جاے بلکہ قریب ہو کہ ہڈی بھی جدا جدا ہو جاے پھر اسی پانی مین روغن زرد اور زیت اور کسیقدر عصارۂ گندنا بھی ملادین اور اگر اسی کلہ کے ہمراہ دونون برنج اور گوکھرو اور مناث اور جلبہ اور تخم خشخاش نیم کوفتہ ملادین اور کسیقدر پیاز بھی داخل کرین نہایت بہتر ہے اور اگر افراط تسخین کی حاجت ہو روغن بید انجیر اور روغن قسط کو داخل کرین اور اگر معتدل کہنا مطلوب ہو روغن قرطم ملائین - ایضاً شیر دوشیدہ تازہ تازہ کہ دوہنے کے بعد فوراً اوس سے حقنہ کیا جاے نافع ہوتا ہو اور اگر حاجت اوسکے گرم کرنیکی آگ پر ہو یہ بھی ہو سکتا ہے اور قرابادین مین ہمنے چند نسخے حقنہ کے ان مسخون کے علاوہ لکھے ہین ضعف گردہ کبھی کسی سوء مزاج کی وجہ سے ضعف گردہ پیدا ہوتا ہے اور نہایت ردی اور مہلک وہی ضعف گردہ ہے جو سوء مزاج مستحکم سے پیدا ہو - کبھی بوجہ لاغری گردہ کے ضعف گردہ پیدا ہوتا ہے کبھی بسبب کشادہ ہونے اور کھلجانے مجاری گردہ کے اور بسبب سست اور نرم ہو جانے گرد آوری اور اجتماع قوام گردہ کے بھی ضعف پیدا ہوتا ہے مراد یہ ہے کہ جرم گردہ مین ڈھیلاپن پیدا ہو کر ضعف آجاتا ہے اور یہ قسم ضعف گردہ کی خاص اسی عضو کے واسطے ہو اور یہی قسم ضعف گردہ کی ایسی ہے کہ اسکی موجودگی کے سبب سے گردہ تصفیہ مائیت کا اور اشیا سے جو ہمراہ مائیت کے گردہ مین بھی آتی ہین نہین کر سکتا ہے اور عاجز فعل تصفیہ مین ہوتا ہے اکثر تو ایسے وقت عروق اور رگین سلیم ہوتی ہین اور بشتر گون مین بھی سلامت حال مفقود ہوتی ہو سبب ان خرابیون کا مثل کثرت جماع اور کثرت سے مدرات کا استعمال کرنا اور کثرت سے پیشاب کا آنا - گھوڑے پر زیادہ سوار ہونا خواہ اور اقسام کی محنت جو گھوڑے کے ساتھ کیجاتی ہے اور بدون تدریج اور اعتیاد کے یعنی بلا وقفہ اور ضبط اوقات اور لحاظ قواعد حفظ صحت جو فن چابک سواری کے واسطے مقرر ہین گھوڑے کے ساتھ محنت کرنا اور اسی طرح ہر ایک قسم کا تعب اور گزند پہونچانا بس یہی اسباب ضعف گردہ کے ہین اور ہر قسم کا صدمہ جو گردہ کو پہونچے ازین قبیل زیادہ کھڑے رہنے اور زیادہ سفر کرنے سے خصوصاً زیادہ پیادہ چلنے سے یہ قسم ضعف گردہ کی پیدا ہوتی ہو علامات جو ضعف گردہ بسبب سوء مزاج کے پیدا ہوا و پر وہی علامات دلیل ہونگے جو اوپر امراض گردہ کے بحث مین مذکور ہوے ہین جو ضعف گردہ ہزال اور لاغری گردہ سے عارض ہوا و پر علامات ہزال سے دلالت ہوتی ہے جو ضعف گردہ بسبب کشادگی مجاری اور ڈھیلے ہو جانے بحمیت گردہ کے پیدا ہوتا ہے اوسکے ہمراہ درد گردہ مین سواے بعض اوقات کے اور کبھی نہین ہوتا اور اشتہاے طعام بھی اسکے ہمراہ کم ہو جاتی ہو اور پیشاب جو قبل ہضم غذا کے اور قبل پہونچنے غذا کے عروق تک ہوا کثر تو یہی ہے کہ مائی اور رقیق ہوتا ہے مگر جس وقت کہ غذا عروق تک گذر جاتی ہو یعنی رگون مین پہونچتی ہو پس اکثر تو یہی ہے کہ خون اور دیگر رطوبات غلیظہ کا خروج ہمراہ

پیشاب کے ہوتا ہے اور اکثر ایسے وقت کا پیشاب اس مرض کا مثل عنا کے گوشت کے ہوتا ہی اس لیے کہ رگین بوجہ ضعف کے اوس مادہ سے جو اون تک پہونچتا ہی غذا قبول نہین کرتی ہین اور نہ غلیظ شے رقیق سے جدا نہین ہوتی ہے - اور اکثر یہ بات پیدا ہوتی ہی کہ رطوبت دموی نیچے بیٹھ جاتی ہے اور دوسری شے مثل کف دریا کے اوپر ترتی رہتی ہے اور یہ کیفیت اوس وقت پیدا ہوتی ہی جبکہ رگین سلیم اور بحال صحت ہون مگر جس وقت رگون مین سلامت حال ہو پھر کوئی شے باہم متمیز اور جدا نہ ہوگی بلکہ پیشاب بے سیاہی خام اور بحال خود باقی رہیگا اس لیے کہ نضج مین ضعف ہی ضعف گردہ کسی قسم کا ہو اور اسی طرح ہزال گردہ ہر قسم کا ان دونون کے تابع کمی پیشاب کے اور عجز جماع سے اور ضعف بصر اور درد سر ہوتا ہے علاج جو ضعف گردہ بسبب سوء مزاج گردہ کے ہو اوسکا علاج تبدیل مزاج سے کرنا چاہیے اور اگر سوء مزاج مادی ہو استفراغ مادۂ موجودہ سے علاج کرین اور جو ضعف گردہ بسبب ہزال گردہ کے ہو اوسکا علاج وہی ہے جو ہزال گردہ کا علاج ہے اور جو ضعف گردہ بسبب امتلاء مجاری کے ہو اوسکے علاج مین ترک حرکت اور جماع کا کرین اور دیر تک نہانا موقوف کرین اور سکون اور آرام کے اسباب کی طرف رجوع کرین اور یہ قسم ضعف گردہ کی حقیقی ضعف بھی ہی کہ دراصل اسیکو ضعف کہتے ہین خلاصہ اسکے علاج مین ایسی تدبیر درکار ہے جس سے اسباب امتلاء کی روک ہو جاوے اور تکثر زیتے سمٹنا جسم گردہ کا اور تقویت جسم گردہ کی پیدا ہو منع اسباب امتلاء کا ترک حرکت اور جماع اور زیادہ نہانے سے اور سکون اور آرام کے اختیار کرنے سے پیدا ہوتا ہے اور مدرات کا ترک کرنا بھی ازین قبیل ہے اور تلزز ایسے چیزون کے استعمال سے جو مغری ہون اور قبض پیدا کرین اور اون مین لزوجت ہو غذائین جو ان اوصاف پر شامل ہون جیسے کہ سویق اور انگور اور آلوچہ اور بہی اور رمانیہ ہمراہ منفی کے بیج اور چربی گوسپند کے اور مصوصات اور قرعیات جو انار دانہ اور ترش اور بیخوش عصارون سے بنائی جائین خواہ سرکہ عمدہ اور کشنیز خشک وغیرہ سے طیار ہون - مشروبات مین نبیذ زبیب خام کے جو بکھٹا ہو - ادویہ اس غرض کے واسطے جیسے عصارات قابضہ جن مین گل ارمنی اور صمغ عربی اور صمغادات سویق اور خرمای خام اور گل سرخ کے اور جو قایم مقام ان چیزون کے ہون اور مرہم ہاے مذکورہ جو ضعف جگر اور ضعف معدہ کے ابواب مین مذکور ہو چکے ہین مقوی اشیا وہی غذائین اور حقنہ اور معجونات جنسے بدن مین قبض آتی ہے اور جنکا بیان ہزال گردہ مین ہوا ہے - واجب ہے کہ انہین ادویہ مین اشیاء قابضہ داخل کیجائین پس حقنہ مین خرماے خام اور سفرجل کو داخل کرین - گردہ کے ضعف مین دودھ مادہ شتر اور میش کا استعمال کرین کہ یہ دونون مقوی گردہ ہین اور اجزاے متسلسلہ کو جمع کرکے اونکو سخت کر دیتے ہین بھیڑ کے دودھ کا مثل اور نظیر کوئی دودھ نہین ہی گردہ کے ایسے امراض مین جو بوجہ ضعف کے عارض ہون خصوصاً اگر اس دودھ مین گل ارمنی بھی داخل کرلین - گردۂ حیوانات کے خورش ہمراہ اور ماکولات کے اور اشیاء ناضجہ مذکورۂ بالا کو گردہ سے ملا کر کھانا یہ بھی نہایت عمدہ تدبیر ضعف گردہ کے امراض مین ہے ریح گردہ کبھی گردہ مین ریح غلیظ ایسی پیدا ہوتی ہی جو گردہ مین تمدد اور کھچاؤ پیدا کرتی ہی دلیل اس امر پر کہ ریح گردہ مین پیدا ہوئی ہے یہ بھی ہوتی کہ درد مین ثقل اور گرانی نہین ہوتی اور نہ کوئی علامت علامات حصاۃ اور سنگ گردہ کی پائی جاتی ہے اور کسیقدر انتقال یعنی ایک جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ اس درد اور تمدد کا پہونچنا اور بروقت خلو معدہ کے ایک طرح کی گرانی اور اسیطرح بعد ہضم جیسے کے بھی علاج واجب ہی کہ ایسی غذاون سے جو فقاخ ہین اجتناب کرین - اور مدرات جو محلل رماح ہون جیسے بزور اونکا استعمال کرین تخم سداب اور تخم سنبھالو کو ماء العسل خواہ حلاب مین بحسب حال مریض کے پلانا چاہیے - اور زیرہ اور بابونہ اور سویا سداب خشک کے تضمید کرنی اور انھین اجزا سے تکمید خواہ روغن زیبق اور روغن قسط وغیرہ سے کرین

درد گردہ کا بیان اور اوسکے علاج کا گردہ مین درد بیچ سے بھی ہوتا ہی اور ورم اور سنگریزہ کے وجہ سے خواہ ضعف گردہ کیوجہ سے یا قروح گردہ کے سبب سے کبھی درد گردہ کے اقسام تابع ہوتے ہین ضعف استمرائی یعنی غذا کے ہضم جیدہ نہ ہونے اور سقوط قوت اشتہا اور غثیان اور تشنگی پیدا ہونیسے - علامات اقسام مذکورہ جو سبب درد گردہ کے ہین اونکو اوپر کے ابواب مین بخوبی معلوم کرچکے ہین - اور اونکے علاجات بھی بخوبی بیان ہوچکے - جسوقت درد گردہ مین شدت ہو فلونیا اور قرص کوکب اور ایسے ہی ادویہ جو قایمقام ان دونون کے ہین تناول کرنے چاہئین تاکہ درد مین سکون پیدا ہوجاے پھر بعد سکون درد کے علاج درد کا کرنا چاہیے - آنزن کے اقسام درد گردہ مین زیادہ نافع ہوتے ہین خصوصًا اگر آنزن مین ملینات جو مسکن وجع ہین جوش دیجائین جس طرح کہ ابواب سابقہ مین ہمنے بیان کیا ہے بنا بر ق البنفسج ایسی دوا ہے کہ بدون اسکے امراض گردہ اور مثانہ مین چارہ نہین ہے خصوصًا ایسے امراض گردہ اور مثانہ کے جو قروح کیوجہ سے عارض ہون مگر استعمال بنفسج کا بروقت درد کے خطرناک تدبیر ہے اس لیے کہ جذب مواد ان سے ہوتا ہے اور استعمال مخدرات کا بھی احتیاط اور ہوشیاری کا مقتضا یہی ہے کہ اوس سے اجتناب کرین پس لازم ہے کہ اقتصار نیم گرم پانی پر کرین درد کی تسکین مین اور زیادہ طولانی زمانہ تک استعمال بھی نہ کرین کہ نوبت تخدیر اور جذب کی پہونچے ۔

دوسرا مقالہ گردہ کے ورم اور اوسی کے تفرق اتصال کے اقسام کا بیان ہی اور ام حارہ گردہ کے بعض اقسام خون غلیظ سے پیدا ہوتے ہین اور بعض اقسام خون رقیق صفراوی سے کبھی اختلاف اقسام ورم مین محل ورم کے ہوتا ہے کہ بعض قسم کا ورم جرم گردہ مین عارض ہوتا ہے اور بعض قسم ورم کی تجویف مین گردہ کے اور بعض قسم کا ورم بطرف اوس جھلی کے عارض ہوتا ہی جو گردہ پر لپٹی ہوئی ہے اور بعض قسم ورم کی بطرف مجراے حالت کے ہوتی ہے اور بعض اقسام بطرف امعا کے اور بعض اقسام بطرف پشت کے اور بعض اقسام بطرف مجراے فوقانی کے - ایضًا بیشتر ورم دونون گردون مین ہوتا ہے اور اکثر فقط ایک گردہ مین ورم ہوتا ہے ایضًا کبھی ورم گردہ مادہ مجتمع ہوکر پھوڑا ہوجاتا ہے اور کبھی مادہ جمع نہین ہوتا اگر جمع ہوگیا تو وہ بھی کبھی تو شگافتہ ہوجاتا ہے قریب مثانہ کے اور یہ کیفیت نہایت عمدہ ہے اور سب صورتون انفجار سے اچھی ہے خواہ بطرف امعا کے شگافتہ ہوتا ہے کہ طبیعت گردہ سے اوس مادہ کو بطرف اون امعا کے دفع کردیتی ہے جو گردہ سے ملی ہوئی ہین جسطرح طبیعت مادۂ ذات الجنب کو بطرف استخوانہاے جنب کے دفع کرتی ہے جو ظاہر بدن کیطرف واقع ہین کبھی یہ دفع برسبیل رجوع کے بطرف جگر کے پہلے ہوتا ہی اور پھر اسکے بعد بطرف ماسا یقا کے اوسکے بعد بطرف امعا کے - جس مادہ کو طبیعت بطرف امعا کے دفع کرتی ہے کسی طرح سے کیون نہ دفع کرے وہ خراب زیادہ اور ردی ہی اور یہ مادہ بطرف فضاء اندرونی اور مقامات خالی کے ہوتا ہی پس محتاج بطرف بطا اور شگاف کے ہوتا ہی جس سے یہ مادہ خارجی ہوجاے یا اینکہ ورم شگافتہ نہو بلکہ گردہ مین باقی رہے اور یہ ورم بھی محتاج شگاف دینے کا ہوتا ہے جس سے یہ مادہ خارج علاج شگاف سے کیا جاتا تھا گردہ کے جملہ اقسام کے اورام بہت جلد متحجر ہوجاتے ہین یعنی سخت ہوکر پتھر ہوجاتے ہین اور کیون نہ پتھر ہوجائین اس لیے کہ گردہ جگہ پتھر ہوجائین اس لیے کہ گردہ جگہ پتھری پیدا ہونی کی ہے - جس وقت ورم گردہ مین ہوا اور یہ ورم خالی تب سے نہین ہوتا ہے پھر بعد ورم کے اختلاط عقل بھی پیدا ہو یہ امر بسبب شرکت حجاب کے ہوگا کہ ورم گردہ بڑھکر حجاب تک پہونچ گیا ہی اور ایسا ورم مع اختلاط عقل کے قاتل اور مہلک ہے خصوصًا اگر اسکے ہمراہ اور دلایل خراب بھی ہون - اور اگر اسکے ہمراہ دلایل جید ہون اوس وقت سے ورم کے شگافتہ ہونے سے توقع سلامت حال اوسکے جانے مریض کی کرنی چاہیے - اور اکثر ایسے ہی ورم کے

پھٹ جانے کے بعد گردہ کی چربی کسیقدر برآمد ہوتی ہے اور بیشتر ایک غشی مثل سرخ بال کے ایک بالشت لانبی برآمد ہوتی ہے اس سے زیادہ طولانی ہوتی ہے۔ اسباب ورم گردہ کے امتلا تمام بدن کا خواہ امتلا انھین بعض اعضاے بدنیہ کا ہو جو گردہ کے مشارک ہین اور یہ ورم بوجہ امتلا یا تو بسبب مقدار خون کے خواہ کیفیت خون کے ہوتا ہے یا پتھری کی خراش اور رگڑ کیوجہ سے ورم گردہ پیدا ہوتا ہے خواہ احتباس کبول جو قریب گردہ کے ہو اور تمدید گردہ مین پیدا کرے خواہ اور ایسے امور پیدا ہون کہ یہ سب چیزین ایسی ہی ہین جنسے گردہ مین ورم آجاتا ہے۔ اور ام حارہ جو گردہ مین پیدا ہوتی ہین انمین تصلب اور سختی بہت جلد آجاتی ہے پھر اوسوقت علامات صلابت کے ظاہر ہوتے ہین علاوہ علامات مذکورۂ بالا کے۔ اکثر ہیجانی وغیرہ کو تنگی اور سختی سے کمر پر باندھنا ورم گردہ پیدا کرتا ہے **علامات** اور ام حارہ گردہ کی علامت تپ کا لازم ہونا اور نیز اسی تپ مین فترہ یعنی سکون اور ہیجان کا غیر منتظم ہونا جیسے کہ اوائل ربع مین ہوتا ہے اور اوائل نوبہ مین اس تپ کی نبض اسقدر صغیر نہین ہوتی ہے جسطرح کہ اور سب تپونمین صغیر ہوجاتی ہے۔ ورم گردہ کی تپ مین بر اطراف کا خصوصًا ہاتھ پاؤنکا سرد ہونا ضرور ہوتا ہے اور پھر ہری کے ساتھ التہاب ملا ہوا ہوتا ہے اور تمدد اور گرانی سے نزدیک گردہ کے کنارے کے ہمیشہ معلوم ہوتی ہے اور ہر ایک مدّر اور تیز اور شور اور ترش چیز سے ضرر پیدا ہوتا ہے اور التہاب بسبب سوزش مادہ کے کمی اور بیشی مین اور درد ایسا کہ کبھی دبکا ہیجان ہوا اور کبھی ٹھہر جاے خصوصًا اگر دبیلہ بھی پیدا ہوگیا ہو۔ زیادہ تر سکون اس درد مین اوسی قسم مین ہوتا ہے کہ یہ ورم خاص جرم گردہ مین ہو لیکن اگر یہ ورم نزدیک جھلی اور علاقہ کے ہو یعنی جس چیز سے گردہ لٹک رہا ہے اوسوقت مین درد زیادہ ہوگا اور شدت درد کی ہوگی۔ انتصاب اور سیدھے ہونے کو یہ ورم مانع ہوتا ہے کھانسی بھی زیادہ دکھتی ہے چھینکین زیادہ آتی ہین جو قضبہ اور نلی کہ اوسپر یہ ورم مستقر نہین ہو رہا ہے اوسمین صعوبت ہوتی ہے جبکہ بیمار بستر پر لیٹے۔ اگر یہ لوگ چت لیٹین تو درد مین خفت اور کمی ہوتی بہ نسبت اسکے کہ اوندھے لیٹین کیونکہ اس وضع اور انداز سے گردہ لٹک جاتا ہے بایں ہمہ بوجہ سختی اور صلابت مذکورہ کے اونکو اسی وضع پر لیٹنا آسان ہوتا ہے۔ بیشتر شدت ایسی تپ کی جو ورم گردہ مین ہوتی ہے بسبب ورم کے بڑھجانے کے ہوتی ہے کہ اختلاط ذہن تک نوبت پہونچتی ہے اسلیے کہ ورم کے بڑھجانے سے حجاب کو بھی ایذا مین شرکت ہوتی ہے۔ ایضًا قراری بھی بوجہ شرکت معدہ اور جگر کے عارض ہوتی ہے اور بیشتر یہ درد چہرہ اور آنکھون تک پہونچ جاتا ہے اور جس شکم اور قبض اسوجہ سے عارض ہوتا ہے کہ مادہ ورم امعا مین تنگی پیدا کرتا ہے۔ بول کا رنگ ورم حار گردہ مین پہلے تو سپید ہوتا ہے بعد ازآن زرد اور ناری جو آمیختہ رسوب سے منہ اوسکے بعد سرخ ہوجاتا ہے پھر اگر ہمیشہ بول سپید آیا کرے صلابت ورم پیدا ہونے کی خبر دیگا خواہ اینکہ ورم کا دبیلہ بنجائے گا۔ خلاصہ یہ ہے کہ اگر بول اس مرض مین سپید اور بالزوجت ہو اور ہمیشہ اسی کیفیت پر آتا رہے یہ دلیل بردی اور خراب ہے جسوقت پیشاب مین رسوب محمود پیدا ہونے لگے اوسوقت نضج ورم کی خبر ملے گی اور یہ نضج بدون کسی خرابی کے ہے جو استحالہ ورم سے بطرز دبیلہ وغیرہ کے ہوتا ہے۔ اگر ایام اولی اور زمانہ ابتداے ورم کا گذر گیا اور ہنوز پیشاب صاف اور رقیق آرہا ہے معلوم کرنا چاہیے کہ ورم ابھی جمع ہو رہا ہے اور تصلب اور سختی اوسمین آتی جاتی ہے۔ اسباب کا معلوم کرنا کہ یہ بھی ورم خاص جرم گردہ مین ہے یا قریب غشا اور جھلی کے ہے اوسی بیان سے ہوتا ہے جو ہم اوپر کر چکے ہین اشتداد وجع وغیرہ سے۔ اور یہ امر دریافت کرنا کہ ورم داہنے گردہ مین ہے یا بائین گردہ مین اسطرح ہے کہ جس کروٹ لیٹے اور اوس جانب کے مقابل کروٹ لینے مین آسانی ہو اوسی طرف ورم ہوگا اس لیے کہ جانب مقابل پر لیٹنا گردہ کے لٹکنے کو منع کردیتا ہے لہذا آسانی ہوتی ہے۔ ایضًا اگر درد اوس ورم کا اطراف جگر تک دراز ہو ورم گردہ راست مین ہوگا اور اگر شانہ تک درد مین کشش ہو معلوم کرنا چاہیے کہ بائین گردہ مین ورم ہے اور اگر دونون قسم کی علامتین

جمع ہون دونون گردونمین ورم ہوگا جسوقت ورم کا دبکیلہ بنتا ہے ثقل اور گرانی مین زیادتی ہوتی ہے اور گردہ مین ایسا وجع معلوم ہوتا ہے جیسے ایک کرہ یعنی گولہ وزنی اور بھاری شکم مین پڑا ہے اور مقامات خالی مین نفخ پیدا ہوگا اور دیگر اعراض مذکورہ بالا مین شدت ہوگی اور شکم مین زیادہ درد خواہ چبھن محسوس ہوگی - بائین گردہ کا ورم اوسمین انتین کے اوپر ورم محسوس ہوتا ہے اور درد کی شدت پشت کے عضل مین زیادہ معلوم ہوتی ہے جسوقت نفخ ورم مین پیدا ہوتا ہے تپ مین خفت آجاتی ہے اور پھر ہری زیادہ ہونے لگتی ہے اور بول غلیظ ہوجاتا ہے اور رسوب جیّد اوسمین زیادہ پیدا ہوتے ہین - جب ورم خنکاغنہ ہوجاتا ہے لرزہ اور تپ یقیناً زائل ہوجاتا ہے - پھر اگر مدہ اور سپ سپید ہو اور چکنا اور پھٹا ہوا خراب قوام کا نہو اور پیتاب کے ساتھ خارج ہو نہایت بہتر ہے اور اسسے بہتر اور کوئی بات نہین - اسیطرح اگر خون برآمد ہو اور سپید سپ نکلے کہ یہ بھی عمدہ ہے اور اسکے خلاف جس رنگ اور قوام کا مدہ کسیطرح کیون نہ برآمد ہو ردی اور خراب ہے اور جسقدر اوصاف جیّد سے اوسکو مخالفت ہوگی روایت اور خرابی اوسکی زیادہ ہوگی - علاج اوّل علاج تو یہی ہے کہ سبب ورم کو قطع کرین باسلیق کی فصد لینے سے اگر خون کی زیادتی اور غلبہ معلوم ہو - اور بیشتر بعد فصد باسلیق کے زانو کی رگ مابض کی بھی فصد کھولنی پڑتی ہے پھر اگر یہ رگ زانو کی نہ ملے صافن کی فصد کھولنی چاہیے - ایضاً اسمال سے قطع سبب ورم اوس وقت کیا جاتا ہے اگر خون کے ہمراہ اخلاط حادہ اور بھی ہون اور حقنہ ہاے نرم جنمین لعابات مناسب داخل ہون جہانتک ممکن ہے انسے بھی قطع سبب ورم کیا جاتا ہے - بہترین اوپر یہ مسہلہ ایسے وقت یہ ہے کہ مارا لجبن کے املتاس کا کرین - مارا لجبن مین املتاس کا بطرف امعا کے ہے اور غسل ورد خوزا امعا وغیرہ کا مادہ سے اور چلا بھی ہے اور تبرید اور انضاج بھی ہے اور اصلاح قروح کی عفونت وغیرہ سے اور املتاس مین اسہال مادہ اور انضاج بہ نرمی ہے آب شکر پینے شربت اور شہد کی زیادہ آمیزش ان اجزا مین کیجاتی ہے - اور اگر ممکن ہو پہلے تعدیل خلط کی کرین اور بعد اوسکے مسہل دین تو یہ تدبیر افضل ہے - واجب ہے کہ اسہال مین درشتی اور قوت نہو ورنہ ضرر کی زیادتی ہوجاے گی بسبب انصباب اور ریزش کرنے خلط اور مادہ کے بطرف امعا کے جو قریب گردہ کے واقع ہین مارا لشعیر ایسی عمدہ چیز ہے جسکا التزام اس مرض مین کرنا چاہیے - اور ادرار ہرگز نکرنا چاہیے - اور بزور اور بنادق بزور کبھی ندینا چاہیے خصوصاً جسوقت کہ بدن کا تنقیہ مواد سے نہوا ہو اسلیے کہ اخلاط اسوقت بطرف گردہ کے ریزش کرتے ہین تا ایکہ جب نضج کا ہونا صحیح صحیح معلوم ہوجاے اوسوقت ادرار کرنا جائز ہوگا اور یہی سبب ہے کہ نا اسکان پانی پینے کو بھی منع کیا جاتا ہے ایسے ہی وقت مین یعنے جب تک ظہور نضج کا بصحت معلوم نہو اگرچہ پانی بھی ایک وجہ سے علاج اس مرض کا ہے جب تک تنقیہ اور صفائی چوری نہوجاے اور اگرچہ پانی کی تبرید اور ترطیب اور ام جارہ کی مناسب ہے مگر چونکہ بکثرت پانی پینا ادرار کو زیادہ پیدا کرتا ہے اور مزاحمت اوس مادہ کی کرتا ہے جو بطرف ورم کے ریختہ ہو رہا ہے یعنے مادہ منصبہ ہے پانی ملکر ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ بوجہ کیفیت مذکورہ کے یہ مادہ جو ہر ورم کی مزاحمت کرتا ہے پس ایسی مضرت رسانی پانی کی بسبب حرکت دینے کے زیادہ ہوگی بہ نسبت اوس منفعت کے جو کیفیت تبرید اور ترطیب سے مترتب تھی اور باوجود اس ضرر کے پانی اپنے ہمراہ اخلاط کو بطرف گردہ کے لاتا ہے کہ اون اخلاط کا اوترنا اور پہونچ جانا گردہ تک پانی کی اعانت سے بآسانی ہوتا ہے - پھر اگر بدون پانی پلانے کے چارہ نہو آب شیرین اور صاف اور خوب سرد اسیطرح پلانا چاہیے کہ چوس چوس کر پلایا جاے اور گھونٹ گھونٹ کر بکثرت ندیا جاے - اور واجب ہے کہ اتنا سرد بھی نہو کہ نضج مادہ کو منع کرے - گوشت اور شیرینی کے اشیا سے بالکل ممانعت کرنی چاہیے - آب گرم ان بیمارونکو ضرور مضر ہوتا ہے اور اسیطرح ہر ایک چیز

جوگرم بالفعل ہو اور گرمی اوسمین قوی ہو المختصر آب کثیر کسیطرح کا کیون نہو اس ضرر سے خالی نہین ہی کہ گردہ مین تعب پیدا کرتا ہی بسبب حرکت اور ہلنے گردہ کے اور بسبب گذرنے اوسی پانی کے گردہ سے ہوکر۔ اور ام اور قروح گردہ کے حق مین سکون اور آرام سے زیادہ مفید کوئی شی نہین ہے اور حمام ان بیمارونکو ہرگز موافق نہین ہی ہان مگر بعد انحطاط مرض کے اور ام حارہ کو البتہ مفید ہوسکتا ہے۔ واجب ہی کہ اوّل مرض ورم مین مشروبات اور طلا کرنے کے وہ اقسام جو مانع نضج ہین مستعمل ہون پھر بعد زمانہ اولی کے اونمین ایسی ادویہ ملائی جائین جو کہ جالی اور مرخی ہون اور منضج بھی ہون اور مقدار ان ادویہ کی کمی بیشی مین بقدر ورم کے بڑے چھوٹے ہونے کی تجویز کرنی چاہیے پھر اوسکے بعد ادویۂ جالیہ اور مرخیہ کا استعمال کرنا چاہیے اور جالی ورمرخی ادویہ مین وہی اشیا اختیار کرنی چاہیین کہ جنمین لذع نہو پھر اگر ایسی دوا کی حاجت ہو جو قوی الجلا ہی اور اوسمین لذع بھی ہی کہ اسوجہ سے ورم کو بڑھا دیگی پس صواب یہ ہی کہ غالب وزان ایسی دوا پر اوسی دوا کی تجویز ہون جسمین بالکل لذع نہو۔ اور اسیطرح اگر بدن مین مریض کے اخلاط لدیع بھرے ہون اور اونکا استفراغ نہوچکا ہو پس اوسوقت واجب ہی کہ بکثرت ایسی غذا دیجائے جو از قسم احسا اور سنو وغیرہ کی ایسی ہو کہ گردہ کے مناسب ہے اور ورم کو بھی مفید ہی مگر وہ غذا ایسی بھی ہو کہ اوسمین لذع نہو کہ ایسی غذا سے گردہ بھی غذا پاتا ہے۔ واجب ہے کہ حال اخلاط کا بھی رقیق اور غلیظ ہونے مین خوب پہچان لیا جاے اور جوہر اصلی ان اخلاط کا اچھی طرح معلوم ہوجائے کہ آیا یہ اخلاط جنس فاسد اور خراب کی ہین یا صحیح اور نا فاسد اخلاط ہین باینکہ یہ سب اخلاط ایک ہی قسم کے ہین کہ اور کوئی خلط بھی انمین ملی ہی۔ اور مقدار انکی بھی بخوبی دریافت کرلیجاے تا اینکہ بنابر اوسکی کمی بیشی کے مقابلہ اون اخلاط کا کیفیت اور کمیت ادویہ سے کیا جاے۔ جبتک طبیب قادر اس امر پر ہے کہ زیادہ تیز دوا سے علاج نکرے ادویۂ حادہ کیطرف رجوع نہ کرنا چاہیے۔ جب ورم مین نضج بخوبی آجاے اور بول سے یہ بات معلوم ہو مدرات پلانے چاہیین جیسے بزور اور بنادق البزور ماء الشعیر وغیرہ مین داخل کرکے اور قبل نضج تام کے ہرگز مدرات نہ پلانا چاہیے خصوصًا اگر اخلاط ردی بدن مین ہون۔ اکثر مدرات کے استعمال سے ایسے وقت مین بھی ایک ثقل اور گرانی بدن مین محسوس ہوتی ہی اسکا کچھ خوف نکرنا چاہیے اسلیے کہ یہ گرانی فقط انمین مدرات کے پیتے پیتے آپ ہی آپ زائل ہوجاتی ہی۔ زیادہ تر مناسب ورم گردہ کی واسطے اور اسہال خلط کی غرض سے اسی ورم مین حقنہ کا استعمال ہے نہ ادویہ مشروبہ کا اسلیے کہ حقنہ کا وصول گردہ تک بہت زیادہ ہوتا ہی اور قوت ادویہ کی جو داخل حقنہ مین ہون زیادہ باقی رہتی ہی اور اسکے علاوہ یہ کتنا بڑا فائدہ ہی کہ اوپر کے اعضا سے اور اخلاط کو جو زیادہ اخلاط موجودہ ورم گردہ سے ہون ادویۂ حقنہ جذب نہین کرتی ہین جسطرح کہ ادویۂ مشروبہ اور خصوصًا وہ ادویہ مشروبہ جو مسہل ہون جذب کرتی ہین۔ واجب ہے کہ حقنہ بھی وہی اختیار کرین جو حقنہ ہاے نرم باب قولنج مین درج ہوے ہین تاکہ نرمی اور آرام باقی رہے اور ناگواری استکراہ پیدا نہو اور نہ مزاحمت اور تنگی ورم مین پیدا کرکے ایذا دہی کرین۔ التماس بہت عمدہ دوا ہی ورم گردہ کے علاج مین کہ جب ادویۂ حقنہ مین التماس داخل کیا جاتا ہی یا کہ ادویۂ مشروبہ مین پڑتا ہی استفراغ مادہ ورم گردہ کا بدون درشتی کے کردیتا ہی اور نضج مادہ ورم مین پیدا کردیتا ہی۔ اگر معلوم ہوجاے کہ بدن اخلاط سے پاک ہی اور ورم بھی چھوٹا ہی تو بیشتر ماء الاصل کا استعمال اوسکی اصلاح مین کافی ہوتا ہی اور آب نیشکر بھی کافی ہوتا ہی جسمین پانی زیادہ ملا ہوا ہی اسلیے کہ ان دونون مین جو قوت جلا اور تلطیف اور تقطیع کی ہے اکثر ورم کی تحلیل بدون لذع کے کردیتی ہی جو چیزین کہ ابتداے زمانہ ورم مین نافع ہین وہ ماء الشعیر ہی

التماس بہت عمدہ دوا ہی ورم گردہ کے علاج مین

ہمراہ کسی روغن کے - اور عصارۂ بید سادہ اور دیگر عصارہ ہاے بارد اور ضماد ایسے جو حرارت ورم کو بجھا دین - اسبغول کا لعاب بھی ملایا جاتا ہی اور بیشتر دودھ پلانے کا بھی استعمال کرتے ہین - اگر ورم مین التہاب ہو تو سوقت دودھ کا استعمال اوس طریقہ سے مناسب ہوگا جسکو ہم سطور آیندہ مین بیان کرینگے حقنہ کا استعمال خطمی اور خبازی اور تخم کتان ہمراہ کسی قدر اشیاء بارد کے کرین اور روغن گل بھی داخل کرین - اور ضماد مین آرد جو اور بنفشہ اور باقلا اور اخیر زمانہ مین ہمراہ بارد کو ترک کرین اور حلبہ اور بابونہ وغیرہ بڑھا دین اور روغن کے اقسام مین اب روغن گنجد اور روغن قرطم کو اختیار کرین - خارج بدن پر ایسی چیزون کا ضماد کرین جو منضج ہون اور قوت تسخین کی اونمین زیادہ ہو - ازین قبیل یہ دوا ہی کہ صوف کا ٹکڑا ادرغنہاے گرم مین ڈبو کر اوسی سے سینکین اور جو پوٹلی کہ اوسمین کسیقدر سویا اور خطمی داخل ہے اوسسے تکمید کرین - ضماد اس ورم کے واسطے کبھی آرد گندم اور آب پیاز اور برگ حلبہ اور کرنب اور اصل السوس اور شبت اور خطمی اور بابونہ سے روغن گنجد سے ملا کر بنائے جاتے ہین - انھین ضمادات مین بنفشہ اور ملین اقسام چربیون کے داخل کرنیکا بھی اختیار دیا گیا ہی اور بغرض تخدیر کے خشخاش پوست تفاح بھی مناسب ہے - جو ورم از قبیل حصاۃ اور سنگ گردہ کے ہو اوسکی تدبیر اوسیطرح کرنی لازم ہی آیندہ حصاۃ گردہ کے واسطے ہم لکھین گے - درد جو ورم گردہ مین اوٹھے اور ہیجان اور شدت اوسکی ہو - خصوصاً مثانہ کے قریب مثانہ کے پتھری کے بڑھ جانے سے یا کسی قسم کا کسر اور شکستگی جو عضو ہذا مین حادث ہوئی ہو اوسکی وجہ سے یا کسی قسم کی خشونت جسکے سبب سے خراش اور سوج پیدا ہو کر درد پیدا کرے تو اکثر حمام اور آبزن کرنے سے اوسمین سکون پیدا ہوتا ہی اگر افراط سے کیا جاے اور اگر پھر بعد آبزن وغیرہ کے درد گردہ عود کرے بعد ایک ساعت کے پھر کرنا چاہیے - نطولات جنمین بابونہ داخل ہے اور یا اکلیل الملک کے نطول خواہ اینکہ خطمی کے یا سبوس گندم کے نطولات کہ یہ بھی سب نافع ہین اور عمدہ ہین - اگر ہمراہ درد گردہ ورمی کے کسیقدر قبض طبیعت بھی ہو پس اے صاحب سمجھ کہ پہلے اخراج ثفل کا ثیاب اور حقنہ سے کرین جو مقدار مین بڑا اور زیادہ نہو ورنہ بسبب مزاحمت اور تنگی ورم مین پیدا کرنے کی ایذا وہی کریگا بلکہ حقنہ سے تو ثیاب ہی ایسے وقت زیادہ پسندیدہ رہے طبیعت مین سکی اور خفت پیدا کرنے کی تدبیر سے درد مین بھی سکون پیدا ہوتا ہی - مسہل کا استعمال تو ایسے وقت کسیطرح ہو ہی نہین سکتا اسلیے کہ مسہل سے ایذا ہوگی اور اخلاط کا اوترآنا اوپر سے زیادہ متصور ہی - اور حقنہ جسوقت اوسمین چربیان اور تھوڑیسی ادویہ مرخیہ اور تھوڑی ادویہ مدرہ داخل کیجائین ہمراہ قلیل اسہال کے درد کی شدت بھی توڑ دیگا - منجملہ اون ضمادات قویہ کے جو واسطے انضاج مادہ دبیلہ گردہ کے مناسب ہے یہ ضماد ہی کہ انجیر کو مابالعسل مین اوبال کر ضماد کرین - پھر اگر احتیاج ہو کہ اوسکی تقویت ماذربون سے کیجاے خواہ ایرسا سے یہ بھی کر سکتی ہین - پلانے کی مجرب دوا ئون مین سے یہ دوا ہی کہ تخم کتان ۲ مثقال اور نشاستہ ۱ مثقال ملا کر دو حصہ کرین ایک حصہ پوری مقدار شربت ہی - جب نضج تمام ہو جاے پھر اوسوقت مدرات کو مشروب اور حقنہ دونون طرح دینا جائز ہے - منجملہ ضمادات کے یہ دو ضماد ہی جو کما فیطوس اور جعدہ اور فطراسالیون اور تفاح اذخر اور سنبل سے بنایا جاتا ہی - واجب ہے کہ درد کی پوری پوری خبر گیری کرین اور جو قلق مریض کو ہوتا ہو اوسمین تسکین اور تسکین مسکنات سے کرتے رہین جنکا ذکر اکثر ہو چکا ہی - بشیر جس حقنہ سے کہ ثفل رکا ہوا خارج ہوتا ہی اوسی سے راحت اور سکون درد مین بھی پیدا ہوتا ہی دو وجہون سے ایک تو یہ کہ مزاحمت ثفل کی جو ورم سے ہے دور ہو جاتی ہی دوسری وجہ یہ ہے

کہ تلیئین پیدا کرتا ہی۔ پھر اگر یہ دونون فائدہ پیدا نہون حاجت اِس امر کی ہوگی کہ تخفیف ورمین بذریعہ فصد اور محجمہ کے پیدا کیجاے محجمہ کو اوسکے مراق پر درمیان قطن یعنی تمیگاہ اور پشت کے رکھنا چاہیے اوسکے بعد بھری سنگی سے شرط کرانا چاہیے اور مقام ورد کی سینک صوف کو زیت گرم مین ڈبو کر بھی کیجاے اور وہ روغن زیت ایسا ہو جسمین خطمی اور قیسوم اور بابونہ کو جوش دیا ہو۔ ضماد اوسی مقام پر تخم کتان وغیرہ کا کرنا چاہیے۔ اور بیشتر حاجت پڑتی ہی کہ اس ضماد کو حبہ اور کندر اور مُر اور موم اور روغن سوسن سے قوی کرین۔ اور اکثر حاجت ہوتی ہی کہ اوسکے واسطے ایک نافذ کرنے والی چیز بطور امداد کے بھی تجویز کرین مثلاً محجمہ رکھین خواہ شرط لگائین پھر اوسکے بعد جب مسامات کھل جائین تکمیدات مذکورۂ بالا سے سینکین۔ اکثر بزور مبردہ بارد بالفعل کے پلانے کی بھی حاجت ہوتی ہی تھوڑی سے اجزائے حارہ لطیفہ ملاکر اور کسیقدر مخدرات بھی شریک کرکے جیسے انیسون ہمراہ کرسنہ کے تھوڑی سی افیون ملاکر خواہ فلونیا کا استعمال کرے وہ نہایت افضل دوا ہی ایسے مقام پر۔ خاص علاج دبیلہ کا جسوقت معلوم ہوجاے کہ ضرور دبیلہ کا مادہ فراہم ہوا چاہتا ہے اوسوقت ہی واجب ہے کہ اعانت اوسکی ایسی ادویہ منضجہ سے کیجاے جسکو ہمنے بیان کیا ہے۔ اور اون ادویۂ منضجہ کی قوت علک البطم اور داونگن اور افسنتین اور ایرسا اور آرد کرسنہ سے بڑھائی جاے۔ اور اکثر اوسمین بیخ فاشرا اور مازریون اور فضلۂ کبوتر کی بھی حاجت ہوتی ہی۔ اور بیشتر انجیر ہمراہ شہد کے کافی ہوتا ہی۔ واجب کہ حقنہ کے ادویہ مین اور مشروبات مین بھی ایسی اشیا کا استعمال ہو جو بقوت قوی نضج پیدا کرتی ہین۔ اور بخارات کے اقسام جو مذکور ہو چکے ہین اونکو اعضاے مناسبہ کے قوی کرکے استعمال کرنا چاہیے۔ اکثر گاہ بسبب بطوء نضج کا ایک سوء مزاج حار مرکب ہوتا ہی جب اوس مزاج کی تعدیل کردیجاے پھر نضج اچھی طرح اور بسرعت ہوجاتا ہی اور تعدیل وودھ کے اقسام پلانے سے خواہ وودھ سے احتقان کرانے سے حاصل ہوتی ہے اور ضمادون کے ذریعے سے بھی تعدیل ہوجاتی ہی۔ انضاج مادہ کے واسطے ایک حیلہ یہ بھی کیا جاتا ہی کہ بعض اشیا جو بارد بالطبع اور حار بالعرض ہون جیسے آب گرم کہ اوسمین مریض کو بٹھاتے ہین۔ پھر اگر ورم شگافتہ نہوا وسوقت ایسے ادویہ کا استعمال کرین کہ جس سے ورم شگافتہ ہوجاے اور حقنہ ہاے حادہ کا استعمال کرینگے تا اینکہ جس حقنہ مین عرق اور قشاء الحمار اور ثوم داخل ہو وہ بھی جائز ہی اور امداد کرنی چاہیے انھین ادویہ مفجرہ کی کمادات اور ضمادات سے خارج ہین اور مدرات قویہ سے مثل وج ترکی اور تخم فجنگشت اور ان دونون ادویہ مین ایک عجیب خاصیت ہی ورم کے شگافتہ کرنے مین۔ منجملہ مفجرات جیدہ کے دار چینی اور حرف بھی ہے۔ پھر جسوقت ورم شگافتہ ہوجاے آب مدرات قویہ کا استعمال کرنا چاہیے اوسکے بعد ادویہ ملحمہ جو قروح مین گوشت بھرلانے کی خاصیت رکھتی ہین اونکو استعمال کرین اور انکا بیان آیندہ کیا جائے گا گُردہ کے اورام بلغمی کا بیان جو اسباب بلغم کی پیدایش کے ہین اونھین سے یہ اورام گردہ مین بھی پیدا ہوتے ہین علامات گرانی اور تمدد بیٹھے کھچاؤ ہوتا ہی اور افعال گُردہ مین قصور یعنے کمی ہوتی ہی اور التہاب نہین ہوتا ہی۔ بیشتر اس ورم کے ہمراہ ترہل یعنے ڈھیلا پن چہرہ اور آنکھ مین اور تمام بدن مین ہوتا ہے۔ منی زیادہ رقیق اور سرد ہوتی ہے اور ورم صلب سوداوی کے علامات مفقود ہوتے ہین علاج ضماد ہاے مسخنہ سے کرنا چاہیے اور مدرات سے جو منقی ہون۔ واجب ہی کہ اگر نفع ظاہر ہو تو خارا اور ورق غار پر اور روغن غار پر زیادہ اعتماد کرین اور شراب پر بھی زیادہ اعتماد کرین ایسے اوقات مین کہ اوسکا استعمال حقنہ مین اور مشروبات دونون مین کیا جاتا ہی اور ضمادات مین بھی اورام صلبہ گردہ کا بیان کبھی یہ اورام ابتدائی ہوتے ہین اور اکثر بعد ورم حار کے پیدا ہوتے ہین۔

سبب اِن اورام کا کثرت مادہ سوداویہ کی جو گردہ کیطرف جذب ہوکر پہونچا ہے خواہ کوئی ورم حار متحجر ہوکر مائل بسوداویت ہوگیا ہے بسبب اِسکے کہ بُرودت نے اوس مین تحجر پیدا کردیا ہے یا کسی حرارت نے اوس ورم کو غلیظ کردیا ہے اور یہی دونون سبب اِسکے ہین کہ نضج نہین ہونے پاتا۔ اِسلیے کہ نضج مادہ کا تابع حرارت معتدلہ کے ہی علامات گردہ کے ورم صلب پر گرانی شدید دلالت کرتا ہے جسکے ہمراہ درد معتد بہ نہین ہوتا ہی سوائے اوس ورم صلب کے جو بعد ورم گرم کے پیدا ہوکہ اوسمین اکثر اوقات درد شدید کا ہیجان ہوتا ہی۔ منجملہ علامات ایسے ورم صلب کے باریک ہوجانا دونون کولھون کا جو پیڑو کے اوپر کے داہنی یا بائین طرف ہین اور انھین دونون مقام کا سُن ہوجانا اور دونون کولے مین بھی خدر یعنی سُن کا عارض ہونا خواہ دونون کولے کا اوتر جانا۔ اور دونون پنڈلیون مین بھی خدر پیدا ہوتا ہے مگر ضعف سے پنڈلیان کبھی خالی نہین ہوتی ہین۔ اور تمامی اعضاے زیرین مین یعنی گردون سے نیچے جتنے عضو ہین سب مین لاغری اور نحافت عارض ہوتی ہی اور بدن بھی لاغر اور نحیف ہوجاتا ہے۔ بول رقیق ہوتا ہے اور مقدار مین قلیل اِسلیے کہ جذب مائیت بسبب ضعف گردون کے کم ہوتی ہے اور نضج بھی قارورہ مین نہین ہوتا ہی اِسکا سبب یہ ہی کہ سدہ جو بجالت ورم پڑا ہی وہ کدورات کو نفوذ سے مانع ہورہا ہی اور بلکہ بہت سی مقدار مائیت رقیقہ کو بھی مانع ہی بلکہ اکثر یہ سُدہ بول کو روک دیتا ہی خواہ جمع کردیتا ہی۔ اور ضعف گردہ قوت کو نضج بول سے منع کرتا ہی۔ کبھی ورم صلب سے تہیج بھی پیدا ہوتا ہی اور اکثر انجام کار استسقا کیطرف بھی ہوجاتا ہی اِسلیے کہ جو را ہین خون کی مائیت کے آنے کی ہین وہ بند ہورہی ہین اسیوجہ سے اس مرض مین لازم ہی کہ ہمیشہ اورار کی تدبیر کرتے رہین **علاج** سختی جگر کے علاج مین جو جو قواعد کلیہ بیان ہوچکے ہین پہلے اونکو خوب تامل کرکے پھر اونھین ادویہ کو یاد کرو کہ بعینہ وہی طریقہ علاج کا اس مرض مین بھی ہی اور صلابت گردہ کا علاج اونھین قواعد اور اونھین ادویہ سے کیا جاتا ہی۔ پھر اگر حاجت فصد کی ہو اِسلیے کہ خون سوداوی مین کثرت ہی ضرور کردینی چاہیے۔ کبھی پلانا بزور کا جنین تحلیل اور تلئین کی قوت ہی مفید ہوتا ہی جیسے تخم مرو تخم کتان تخم خطمی اور تخم خلبہ اور تخم قرطم کہ انھین بزور سے سفوف بناکر اور مدرات ادویہ انمین بقدر حاجت ملاکر استعمال کرین۔ اور ارمین افراط نکرنی چاہیے ورنہ رقیق مادہ خارج ہوکر غلیظ باقیماندہ پتھر اجائے گا اور صلابت زیادہ عارض ہوگی بلکہ مریض کے بول کو دیکھتے رہین جب غلیظ برآمد ہو اوسوقت اورار کرکے یا عتدال اوسکا اخراج کردین اور جب پھر بول غلیظ کا آنا ترک جاے انضاج مادہ کرین۔ منجملہ علامات نضج مادہ کے یہ ہی کہ بول بمقدار کثیر آتا ہو۔ مرخیات اور مکمادات بھی اس ورم کو نافع ہوتی ہین جیسے روغن قسط اور روغن ناردین اور سرمق اور روغن بابونہ اور روغن شبت اور روغن غار اور ضمادات جو بابونہ اور اکلیل الملک اور تخم کتان سے طیار کیے جاین۔ اور بیشتر حاجت مقل اور اشق کی بھی ہوتی ہی اور سکبینج اور خرس کی چربی خواہ شیر کی چربی اور بچھ کا ثہ اور بارہ سنگھا کا مغز ساق وغیرہ کہ ان اجزا سے مرہم اور ضماوات بناکر استعمال کیا جاتا ہی۔ اور کبھی حاجت ہوتی ہی کہ مقل اور اسیج اِن دونون کو مدرات کے جوشاندہ مین گھول دیتے ہین اسیطرح بابونہ اور حسک اور اکلیل الملک اور بسفایج کو شربًا استعمال کرتے ہین **قروح گردہ کا بیان** جو اسباب گردہ مین قروح پڑجانے کے ہین وہی اسباب عام ہین جیسے اور جملہ اعضا مین قروح پیدا ہوتے ہین اور وہ اسباب کیا ہین کہ پہلے تفرق اتصال ہو پھر اوسکے بعد تفنج یعنے پھٹ جانا عارض ہو۔ اور یہ بات یعنی تفرق اتصال اور پھٹ جانا کبھی تو کسی رگ کے شگافتہ ہونے اور پھٹ جانے سے خواہ اوسی رگ کے کٹ جانے سے عارض ہوتی ہی

اونمین اسباب معلومہ سے جو ایسے تفرق اتصال کے بارہ مین بار ہا بیان ہو چکے۔ اور کبھی کسی دبیلہ کے شق ہو جانے سے اور کبھی بوجہ سنگ گردہ کے قرحہ پڑتا ہی۔ کبھی خلاط مراری خواہ اخلاط بورقی کہ اونسے کسی قسم کا سجح اور خراش پیدا ہو اخواہ اخلاط لزجہ کیوجہ سے جنکی انقلاع ضعیف سے یعنی بزور اونکو اپنی جگہہ سے جدا کرنے سے تفرق اتصال پیدا ہوا اور قرحہ پڑ گیا۔ گردہ کے قروح مین بہ نسبت قروح مثانہ کے روادت کم ہوتی ہی اور نیز قروح سے اون مجاری کے جو درمیان دونون کے ہین کہ اونکا حال روادت مین درمیان روادت قروح کلیہ اور مثانہ کے ہی۔ سبب اسکا یہ ہی کہ قروح عضو عصبی کے اونکا اچھا ہونا بہت دشوار ہے بہ نسبت قروح عضو لحمی کے۔ اکثر جو قروح کہ مجاری مین پیدا ہوتے ہین بسبب مادہ صفراوی کے ہوتے ہین کہ وہ مادہ ساجہ ہے یعنی خراش پیدا کرنے والا ہے یا کوئی سنگریزہ ایسا حادث ہوا جسنے قرحہ ڈال دیا۔ کبھی یہ قروح گردہ متاکل ہوتے ہین یعنے سڑ جاتے ہین اور کبھی متاکل نہین ہوتے۔ اکثر گاہ قروح گردہ سے نواصیر پیدا ہوتی ہی اور یہ نواصیر ہرگز اچھی نہین ہوتی گو اس کا سیلان اور بہنا بند بھی ہو جاوے مگر اس سیلان کا رک جانا بروقت نقار بدن کے مادہ سے ہوتا ہی اور پھر جب امتلاے مادہ بدن مین ہوا پھر جاری ہو جاتا ہے۔ ایسی نواصیر کی جو قسم مدت دراز تک بدہ اور ریم اوسکا صورت پر رہے خواہ رہ چکی ہو اور کوئی ضرر اور فساد زیادہ اوس سے پیدا نہ ہوا ہو اوس سے کچھ زیادہ خوف نکرنا چاہیے اور زیادہ پھیل جانے اور تاکل کا خوف اوسمین ہی اور جسکا بدہ اور ریم خراب اور ردی ہو اوس سے ایساع اور تاکل کا خوف ہوتا ہی جو انجام کار ہلاک مریض پیدا کرتا ہی۔ جس شخص کا گردہ پھٹ جاے فوراً مر جاے گا۔ اکثر ورم کا سر البطرف خارج بدن کے مائل ہوتا ہی اوسوقت یہ ورم اسی خارج کیطرف شگافتہ ہوتا ہی جس سے گردہ پھٹ جاتا ہی علامات قروح گردہ کے علامات یہ ہین کہ بول مین اخراج بدہ کا اور اجزاے شعریہ کا ہو خواہ اجزاء حریشیہ سرخ برآمد ہون یعنے درد رے موٹے موٹے اجزا گوشت کے۔ اور اکثر یہ مریض ایک قسم کا الم نواحی گردہ مین پاتا ہی۔ اور بعضی اوقات خون کا پیشاب اس الم سے پہلے ہوتا ہی خواہ گردہ کے قروح سے پہلے خون کا پیشاب ہوتا ہی خواہ دبیلہ گردہ پہلے ہو کر تب قرحہ گردہ مین پڑتا ہی یا پتھری کے بزور نکلنے کا الم پہلے ہو کر اسی سبب سے گردہ مین قرحہ پڑتا ہی۔ کبھی کسی قسم کی چوٹ جو قبل اسکے واقع ہوئی ہو خواہ کوئی اور صدمہ واقع ہوا ہو وہ بھی قروح گردہ پر دلیل ہوتا ہی۔ انضاج یعنے گردہ کا خواہ کسی رگ گردہ کا منہ کھلجانا اوس سے جو خون کا پیشاب ہوتا ہی اوسکے ہمراہ کبھی درد ہوتا ہی اور کبھی نہین ہوتا ہی اور دلیل انفتاح یہ ہے کہ بول الدم تھوڑا تھوڑا ہوتا ہی اگر کسی دبیلہ کے منجر ہونے سے ہوا اور کسی رگ کے پھٹ جانے سے جانب فوق گردہ سے ہو ممکن ہی کہ یہ بول الدم فقط دو ہی روز خواہ تین دن رہے اور پھر بند ہو جاوے پھر اگر زمانہ دراز تک رہے یہ بول الدم ضرور انفتاح گردہ یا قرحہ گردہ سے ہوگا خواہ مثانہ کے قرحہ سے ہوگا۔ مترجم دوسرا نسخہ یہ ہی۔ پھر اگر بول الدم زمانہ دراز تک رہے اور اسکے ہمراہ تغیر لون بول اور آمیزش صدید کی بھی ہو بس سوا ے قرحہ گردہ یا مثانہ کے اور کسی سبب سے یہ بول الدم نہوگا۔ متن یہ بول الدم ضعف آور ضرور ہے اسلیے کہ اگرچہ مقدار اسکی تھوڑی تھوڑی ہر مرتبہ ہوتی ہے مگر متواتر چند مرتبہ آتا تھوڑی مقدار کا بھی کثیر مقدار کو پہونچ جاتا ہی اور مقدار کثیر کا استفراغ ہو جاتا ہے۔ فرق درمیان گردہ قروح گردہ اور قروح مثانہ کے یہ ہی کہ قروح گردہ کے ہمراہ پیشاب بآسانی ہوتا ہی اور قروح مثانہ مین دشواری سے پیشاب ہوتا ہی۔ قروح مثانہ مین قشور یعنے چھلکے سپید ہوتے ہین۔ اور قروح گردہ مین چھلکے سرخ ہوتے ہین چھوٹے چھوٹے ہون خواہ باریک ہون اگر قروح مجاری مثانہ مین ہون اور بڑے بڑے ہون اگر قروح نفس مثانہ مین ہون مگر سپید ضرور ہون گے مقام درد

فرق درمیان قروح گردہ اور قروح مثانہ کے

سے بھی فرق اِن دونون کی قروح کا ممتاز ہوتا ہے اِسلیے کہ مقام ان دونون مین جُدا جُدا ہی گردہ کے قروح مین درد اوپر کیطرف ہوتا ہے اور قروح مجاری مین وسط اور درمیان مین اور مجری قضیب کے قروح کا درد سب کے بعد اور سب سے نیچے۔ اکثر درد مین صعوبت قروح مجاری سے ہوتی ہی اور اوسکو ہیجان ہر ساعت ہوا کرتا ہے جیسے دردہ کی یہی کیفیت ہی۔ کبھی اِن فرق مطلوب پر درمیان قروح گردہ اور مثانہ وغیرہ کے یون بھی استدلال کرتے ہین کہ اکثر درد قروح مثانہ کا نہایت باصعوبت ہوتا ہی اِسلیے کہ مثانہ عضو عصبی ہی اور حِس اسکی قوی ہی۔ بول دم جو متواتر ہوا اگرچہ وہ قروح گردہ اور مثانہ دونون مین مشترک ہی پھر بھی چھلکے مثانہ مین بمقدار قلیل ہوتے ہین اور بول سے آمیزش اوسے کم ہوتی ہی۔ اگر مریض قروح مثانہ یا قروح گردہ کو خون کا پیشاب بعد بول بدہ کے آنے دلیل ٹھہر جانے قروح پر ہوگی۔ کبھی قروح گردہ کی صعوبت اور خبث مادہ یا نفس قرحہ کے خبث پر یون بھی استدلال کیا جاتا ہی کہ قبول علاج کمتر کرتا ہی اور زمانہ دراز تک رہتا اور عکر یعنے دُرد کا پیشاب مین زیادہ ہونا اور سبز رنگ خراب اور بدبو پیشاب کی بھی اسی پر دلیل ہوتی ہے۔

علاج سب سے پہلے مناسب یہی ہی کہ قروح گردہ کے مرض مین فصد کیجاے اور قروح مثانہ مین بھی فصد مقدم ہی اوسکے بعد تعدیل اخلاط کی فکر کرین اور مرارت اور بورقیت سے اونکو بطرف عذوبت اور حلاوت کے مائل کرین تاکہ بعد اوس جراحت کے جو زمانہ شورت مین اپنے پیدا ہوے اب جراحت بعد جراحت کے ہمیشہ نہ پیدا ہوا کرے۔ ہر ایک نمکین اور تیز اور ترش چیز سے پرہیز کرین اور پانی بھی زیادہ نہ پیا کرین تاکہ زیادہ اور بار بار پیشاب کا خطرہ نہ معلوم ہو اور نہ بار بار پیشاب آیا کرے۔ گردہ کی تحریک ایسی چیزون سے فکر کرین جس سے ہوا شور اوسکی طرف سیلان کرکے پہونچین اور خراش اوسمین پیدا کرین۔ اِسلیے کہ عام قاعدہ علاج گردہ کا تسکین ہی۔ فصد بھی اونھین چیزون سے ہے جو تعدیل اخلاط پیدا کرتی ہی بشرطیکہ مناسب حال بھی ہو۔ اور اسہال جو لطیف ہو اور رقین مادہ کا اخراج بلا درشتی کرے البتہ اوس سے تعدیل اخلاط ہوتی ہی ایسا اسہال نہو کہ اخلاط جادہ کو دفعۃً واحدۃً خارج کردے اِسلیے کہ ایسا اسہال بدن سے نقصان مادہ لطیف کرکے اوسکو مائل خلاف جہت گردہ مین کردیتا ہی۔ اور جب تک مسہل صفرا کا استعمال نہو وہی اولی ہے ہان اگر ضرورت ہو اوسوقت مضائقہ نہین۔ اولی اور مناسب یہ ہی کہ پہلے تعدیل مادہ کی کرین اوسکے بعد اخراج مادہ کا کیا جاے خصوصاً بذریعۂ قی کرانے کے۔ قی کرانی امراض گردہ کے علاج مین نہایت جلیل القدر ہی اِسلیے کہ نقار مادہ اور استفراغ مادہ کرتی ہی اور جذب اخلاط مخالف جہت گردہ مین کرتی ہی۔ اور اکثر اوقات اسی قی کرانے مین متواتر علاج امراض گردہ کا منحصر ہوتا ہی اور دیگر اقسام علاجات سے مستغنی کردیتا ہی۔ مناسب یہ ہی کہ پہلے بذریعۂ بزور کے اورار کیا جاے اوسکے بعد قی کرانے پر متوجہ ہون۔ واجب ہے کہ قی ایسے طعام کے بعد کرائین کہ اوسکے بعد قی کرنے مین سہولیت ہوتی ہی جیسے خربوزہ اور اوسکی بیخ ہمراہ کسی شربت شیرین کے خواہ ہمراہ سکنجبین کے یا پانی گرم ملاکر اور واجب ہے کہ تہیج شدید جس سے درشتی اور سختی پیدا ہو قی کرانے مین نہ کیجاے۔ منجملہ اون اشیا کے جو تعدیل اخلاط کرتی ہین بطیخ زقی کا کھلانا اور ککڑی اور کاکنج اور خشخاش کا کھلانا۔ منجملہ اون قواعد کے جنکی رعایت کرنی ضرور ہے یہ بھی ایک اصل ہے کہ جسوقت درد مین شدت ہو پہلے چاہیے کہ درد کا علاج کرین اوسکے بعد قرحہ کے علاج پر توجہ کیجاے۔ اگر قرحہ ابھی تازہ ہی اور ایسا ہو جیسے کہ ابھی ورم شگافتہ ہوگیا ہی اوسکا علاج اسیقدر کافی ہی کہ حب النشا ہمراہ شربت بنفشہ کے دیجاے۔ جسوقت مرض کہنہ ہوجاے علاج مین دشواری واقع ہوگی واجب ہوگا کہ جھٹ پٹ تنقیہ کردین تجفیف کے واسطے تنقیہ تو مدرات خفیفہ سے ہوسکتا ہی اور جیسے تخم کاکنج اور خطمی تا خدر ازیانہ

کہ اس سے زیادہ مدر قوی نہ دینا چاہیے۔ اور مادہ خبیث اور ردی مین پر سیاوشان بمقدار معتدل اور ایرسا اور فراسیون اور آردکرسنہ۔ اور حاجت اسکی بھی ہے کہ پلانے اور ضماد کرنے مین دونون طرح سے استعمال ان ادویہ کا کیا جاے بشرطیکہ مرض مرض مین خباثت ہو۔ اکثر اوقات زوفا اور سداب وغیرہ بھی نافع ہوتے ہین۔ پھر بعد استعمال ان اجزا کے بھی اگر تنقیہ ہو چکے اب ختم اور الحام کیطرف متوجہ ہونا چاہیے یعنی پٹڑی ڈالنے اور گوشت پیدا کرنے والی ادویہ کا استعمال بعد پاک اور نقی ہوجانے قرحہ کے کرنا لازم ہی تاکہ تاکل اور سڑاند پیدا نہو۔ واجب ہی کہ سکون اور آرام انکو زیادہ دیا جائے اور تا امکان تعب اور ماندگی سے بچائے جائین۔ بلکہ واجب ہے کہ ریاضت کے اقسام مین سے فقط اطراف کی مالش پر اکتفا کیجائے۔ اور جو شی کہ استفراغ اوس کا ریاضت سے ہوتا ہو اوسکو تکید یا بس سے نکال ڈالین۔ یہان تک اونکو حرکات سے بچایا جائے کہ مشی اور چلنے پر بھی اونکو قادر نکیا جاے۔ خصوصاً اگر وہ لوگ خوگر ریاضت کے ہون اوسوقت یہ تدبیر ولک اطراف وغیرہ کی ضرور کرنی چاہیے جسوقت مریض کو عافیت حاصل ہو رفتہ رفتہ ریاضت اوسکی بڑھائی جاے اور خفیف ریاضت سے آہستہ آہستہ اپنی عادت اصلی کیطرف واپس لایا جاے اور اوسکی عادات اور حرکات بحال خود کردے جائین۔ خاص علاج قرحہ کا یہ ہی کہ جماع بالکل ترک کرادیا جاے اسلیے کہ جماع نہایت مضر ہے اور حرکت اور ریاضت زیادہ نکرنے پاے اور فقط مالش بدن خواہ اطراف پر کفایت کیجاے کہ یہ ریاضت نافع ہی اور جاذب ہی خون کی بطرف بدن کے۔ دوائے تدبیر قرحہ کی یہ ہی کہ مجففات جالیہ ایسے تجویز کیے جائین جنمین لذع نہو۔ پھر اگرچہ زیادہ ردی اور بگڑا ہوا خراب نہو وہی ادویہ جو تجفیف اور جلا مین معتدل ہون کافی ہونگے اور اگر قرحہ خبیث ہو اوسوقت احتیاج ایسی دوا کی ہوگی جنکی قوت قرحہ کے پاک کرنے اور چرک وغیرہ سے دھونے مین زیادہ قوی ہو اور تجفیف بھی زیادہ کرتی ہون کہ جہد یریم اور چرک پڑنے سے مانع ہون اور بعد ایسی دوا کے پھر وہ ادویہ ہین جن مین قبض بشدت ہو تاکہ انصباب اخلاط ردیہ کا نہونے دین۔ جب قرحہ چرک سے پاک ہوجاے اور سوکھ جاے اور مواد کی آمد اون کی طرف بند ہوجاے پس یہی زمانہ اونکی صحت کا ہی۔ واجب ہے کہ جملہ ادویہ قروح مین مغریات کی ضرور شرکت رہے جیسے نشاستہ اور کیتیرا اور صموغ بارودہ اسلیے کہ تغریہ سے حفاظت خراش اور سیج کی ہوجاتی ہی اسوجہ سے کہ وہ ادویہ مغریہ کے ہمراہ جو دوا ہے ساج گذرتی ہی بآسانی بلاضرر گذر جاتی ہے اور جو دوا دویہ مغریہ مین بادسومت ہو جیسے لگ وغیرہ اوسمین ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہوتا ہی کہ گوشت کو عضو مجروح کے متین اور استوار کردیتی ہے اور اوس عضو خاص کو استوار کردیتی ہی جسکی دوا غذا بنتی ہے اور اوسی عضو مین لزوق یعنے چسپیدگی اور استعداد پٹڑی پڑنے کی پیدا کردیتی ہی۔ یہ بھی واجب ہی کہ انمین ادویہ قروح کے ہمراہ مدرات اور ملطفات بھی مخلوط کیے جائین تاکہ ادویہ مصلحہ قرحہ کے مقام قرحہ تک اچھی طرح پہونچادین اور ادویہ خاتمہ کو بھی پہونچاوین اگرچہ لیسے ادویہ مدرہ اور ملطفہ بذات خود اسوجہ سے مضر ہین کہ وہ رطوبتے چرک پیدا کرتی ہین اور جیسا ان مادہ ان سے ہونا ہے۔ بیشتر احتیاج انکے ہمراہ مخدرات کی آمیزش کی بھی ہوتی ہے جیسے خشخاش اور بزرالبنج اور بقاح افیون اور شوکران اور یہ احتیاج اس وجہ سے ہی کہ درد مین سکون پیدا ہو اور روغ مین خفت آجاے۔ اگر معلوم ہوجاے کہ قروح مین چرک ہی اوسوقت ایسی دوائے جالی پلائی جاے جسمین قوت ادرار کی بھی ہو جیسے ماءالعسل ہمراہ بعض بزور کے تاکہ ادرار ہوکر چرک دھوجائے اوسکے بعد پھر ادویہ مجففہ ہمراہ ایسی ادویہ مشروبہ کے پلائی جائین جن سے اوس قرحہ کا علاج کیا جاتا ہی جو زیادہ خبیث نہو

یعنی قروح گردہ مین سے وہ قرحہ خبیث نہو- یہ ادویہ جیسے تخم خطمی تخم مرو اور دونون کی جڑین اور تخم کاسنی ہمراہ آب مکو سنر کے خصوصاً بہاڑی مکو- تخم خیار اور گل ارمنی ہمراہ جلاب اور برسیاوشان ہمراہ ماءالعسل کے- اصل السوس مین تجفیف اور تنقیہ اور انضاج اور تغریہ سب قوتین فراہم ہین- ایضاً تخم کتان اور کثیرا ایک جزو نشاستہ دو جزو ہمراہ ماءالعسل کے- ایضاً حب اور تخم خیارا سکا سفوف بقدر کفدست پھانک جاے- ایضاً تخم خشخاش بریان سائیدہ ایک درہم ڈیڑھ درہم لیسے پانی مین جسمین انوغرا اور اصل السوس جوش دیا ہو- ان سب سے قوی تر یہ ہے کہ فطرا سالیون اور دو قو ہمراہ شراب ریحانی اور تھوڑی سی طین ارمنی ملا کر استعمال کرین- کبھی مقل معلول کو صمغ بطم اور طین مختوم ہموزن لیکر جو استعمال کرین نفع ہوتا ہے اگر کسی شربت شیرین کے ہمراہ ایک مثقال تک استعمال کرین- ایضاً آرد کرسنہ بھی تنقیہ چرک کیواسطے قوی ہے اور تجفیف بھی پیدا کرتا ہے جب قرحہ کی دواؤن مین طین مختوم اور اقاقیا اور عصارۂ لحیۃ الثیس بھی ملایا جاے اونکا فائدہ پورا ہو جاتا ہے- ایرسا بھی قوی ہے اور یہی فعل کرتا ہے اور مثل انھین افعال کے اور فعل بھی اوسکے ہین- مرکبات کے یہ نسخہ ہین تخم خیار مقشر ۳۵ دانہ حب صنوبر کبار ۱۲ دانہ بادام پانچ دانہ زعفران اسقدر کہ مثل ان اوزان کے ہو اس دوا کو نار کھلانا چاہیے- پھر اگر حرارت شدید ہو بدلے حب صنوبر کے حب خیار دینا چاہیے- ایضاً حب صنوبر بیس دانہ حب القثا چالیس دانہ نشاستہ ڈیڑھ درہم ایک رطل پانی مین کہ اوسمین نارون کو اور تخم کرفس ہر واحد آٹھ درہم ڈال کر جوش دیا ہو تاکہ چہارم پانی رہ جاے- ایضاً گل مختوم دم الاخوین کندر نشاستہ تخم تربوز تخم کرفس کھیرے کے بیج تخم کدو اور رب السوس لک ریوند چینی لوز صنوبر کبار خشخاش بزرالبنج یہ سب اجزا ہموزن لیکر بموجب مشاہدہ حال مریض کے دیے جاین میفجج کے ہمراہ- ایضاً حب صنوبر کبار تیس دانہ بادام مقشر بیس دانہ موٹا چھوہارا پندرہ عدد کثیرا چار مثقال زعفران ۱ مثقال میفجج مین معجون کرین جسوقت درد مین شدت ہو واجب ہے کہ علاج قرحہ سے اعراض کرکے ایسی دوا کے امثال سے معالجہ کرین بزرالبنج ایک دانق افیون قیراط تخم خیار دو درہم تخم کاہو ایک درہم تخم خرفہ ایک درہم کہ یہ دوا تسکین درد مین پیدا کرے گی اور فوراً درد موقوف ہو جاے گا- اگر درد تھوڑا سا اور خفیف ہو فقط دودھ پینا بجاے پانی کے بھی اوسکی تسکین مین کافی ہوگا اور شربت بنفشہ کے ہمراہ پیا جاتا ہے- ادویہ قویہ سے قوی اقراص کافور اور اقراص اسقلیدوس اور سفوف لک اور اقراص دیسقوریدوس اور سفوف راوند جبلی ہمراہ تخم کاکنج کے اور سفوف کماذریوس قوی العمل ہے اکثر اوقات وہ حقنہ جو فوذ سنطاریا مین لکھے گئے ہین وہ بھی بسبب قرب اور مجاورت عضو کے مفید ہوتے ہین- کبھی ضمادات بھی اسی قسم کے مستعمل ہوتے ہین وہ ضمادات پشت پر اور نزدیک اوس مقام کے لگائے جاتے ہین جو مقام کمر باندھنے کا ہے اور مقامات خالی مین اونکا استعمال ہوتا ہے- ضماد کے ادویہ جیسے آرد کرسنہ شراب مین بخیتہ کیے ہوے شہد ڈال کر- ایضاً گل سرخ جو خشک ہو اور مسور اور حب الاس کہ انھین ادویہ سے ضماد کرین- یہ تدبیر تعفن سے بھی مانع ہوتی ہے اور توسیع یعنے قرحہ کے پھیل جانے سے بھی مانع ہے- مرہمات کے اقسام یعنی مالش کے روغن جیسے روغن حنا اور روغن درخت مصطگی کا اور روغن سنفر جل اور روغن ہاے مذکورہ کے ہمراہ اکثر شمعہ بھی ملادی جاتی ہے- کبھی استیلاج بط کی چربی کی ہوتی ہے بغرض تلیین کے- نواصیر جو گردہ مین پڑ جاین اونکا علاج اور کچھ نہین ہے سوا اسکے کہ تجفیف سیلان کی کیجاے اور فساد مادہ کو روکا جاے تجفیف کا طریقہ یہ ہے کہ ہمیشہ تنقیہ مادہ کا بدن سے کیا جاے اور امتلا سے روکا جاے اور بچایا جاے بقدر کمیت اور کیفیت کے اور یہ تدبیر کافی ہے اوس ناصور کے

علاج مین جو خبیث نہو۔ اور جو ناصور کہ خبیث ہو اوس کا علاج تنقیے سے بھی کرین اور جو اس سے زیادہ قوی علاج ہو از قسم ضمادات اور مشروبات کے جیسے وہ ادویہ جو تعفن کو مانع ہوتی ہین جیسے قوابض معروفہ کہ اونکے ہمراہ جلا تو ہو مگر لذع نہو اور تنقیہ چرک کا کرین **عذرا** اِن لوگون کی واجب ہے کہ حسن الکیموس ہو گو شتہای طیور سے وہ طیور جو معلوم ہو چکے ہین اور سمک رضاضی اور نیز بقول جیدہ جیسے بھنوا اور چولائی۔ جب تک قروح مین رطوبت ہو واجب ہو کہ چیزین بھنی ہوئی ہون یا جیسے زردی بیضہ کی نیم برشت اور رفتہ رفتہ گوشت مرغ قریہ کے دینے پر جرات کرین۔ اطریہ جو ایک قسم کی غذا ہی اور دودھ کے اقسام بھی اِن لوگونکو نافع ہوتے ہین بشرطیکہ بہضم اچھی طرح کرین جیسے شیر مادہ خرخواہ مادہ اسپ کا دودھ۔ ایضاً شیر مادہ شتر بھی مفید ہی اِسلیے کہ یہ ایسے دودھ کے اقسام ہین کہ مواد قروح کی اصلاح کر دیتے ہین اور اُنکے چرک وغیرہ کو دھو کر اونمین تغریہ بوجہ اپنے مادہ خبیث کے پیدا کرتے ہین۔ جو دودھ کہ مثل شیر مادہ گاؤ کے ہو خواہ بھیڑ کے دودھ کے اوسمین ہمراہ ان فوائد کے تقویت عضو ماؤف کا بھی فائدہ ہوتا ہی۔ مگر دودھ مادہ خچر کا اور بکری کا دودھ بجہت اصلاح مزاج کے بھی نافع ہوتا ہی اور غسل چرک بھی کرتا ہی اور بالخاصہ بھی انکا نفع زیادہ ہی بہ نسبت اور اقسام دودھ کے۔ خصوصاً وہ خچر اور بکری جسکی علف اور گیاہ بھی ایسی ہی تجویز ہوئی ہو جو مناسب بحال قروح کے ہین نباتات مذکورۂ بالا سے جیسے کنیر اکی خورش یعنی اِسکے درخت سے چارہ دیا جاے۔ یہ اقسام دودھ کے واجب ہے کہ اِنکو بعد تنقیہ کے پلائین اور نشاستہ اور صمغ اور مجففات بھی اور کسیقدر مدرات کے بھی شرکت رہے۔ جیسے بزور معروفہ۔ اور جسوقت دودھ پلایا جاے اوسکے بعد پھر کوئی شی نہ دینی چاہیے جب تک دودھ کا انحدار معدہ سے نہو جاے۔ اور اگر انحدار مین اوسکے دیر ہوتی ہو تھوڑا سا نمک اوسمین ملا دینا چاہیے اور کبھی اوسمین نمک اور شہد ملا کر دیتے ہین۔ دودھ قائم مقام آب اور طعام دونون کے ہو سکتا ہی۔ ریم کے پڑنے وقت شیر مادہ شتر اس سبب سے نفع کرتا ہی کہ اسمین قوت پیڑی باندھنے کی بھی ہی اور تغریہ کی بھی ہی۔ دودھ کا پینا مناسب یہ ہی کہ بروقت پیاس کے بھی پلایا جاے۔ نقل اور فواکہ جو اِس مریض کو موافق ہین خربوزہ اور خبازی پختہ امرود اور زرد آلو اور انار شیرین اور سیب خشک۔ نقل خشک بادام بریان اور پستہ اور بندق حب الصنوبر خاصتہ اور قسب یعنے کچا چھوہارا۔ انجیر خشک سو واجب ہے کہ احتراز کرین اِسلیے کہ قروح کے واسطے مضر ہی اور ردی ہی کہ اون مین جلا پیدا کرتا ہی اور کھجلی اور خراش پیدا کرتا ہے اور اسمین انجیر خشک مین ایک قسم کی یبوست خفیف ہی جیسے زہریلے دودھ مین ہوتی ہی۔ واجب ہے کہ ہر ایک ترش قوی اور حموضت سے بھی پرہیز کرین اور ہر ایک تیز چیز اور شور نمکین اور زیادہ شیرین سے بھی پرہیز کرین **جرب گردہ کا بیان** یعنے گردہ مین خارش کا ہونا اور مجاری گردہ کا جرب یہ دونون از قسم قروح گردہ کے ہین اور اسباب اِن دونون کے اکثر اوقات یہ ہین کہ چند پھنسیان گردہ پر نمایان ہوتی ہین جو اخلاط مرار یہ بورقیہ سے پیدا ہوتی ہین اوسکے بعد پھر قرحہ پڑ جاتا ہی۔ **علامات** اونکے وہی ہین جو علامات قروح گردہ کے بیان ہوے کہ جو کچھ مادۂ فراہم شدہ مین سے خارج ہوتا ہی ہمراہ دغدغہ اور کھجلی کے مقام گردہ مین ہوتا ہی اور اس کھجلی کے ساتھ کسی قدر چبھن بھی ہوتی ہی اور اکثر ہمراہ کھجلی کے درد شدید پیدا ہوتا ہی۔ اور وہ جرب جو کہ مجاری گردہ مین ہوتی ہی اوسمین جو براہ بول نکلتا ہے غسالی ہوتا ہی **علاج** فصد باسلیق کی اس مرض مین نافع ہوتی ہی اکثر تمام بدن مستلی اخلاط سے ہو اور بہر حال یعنے امتلا ہو یا نہو فصد صافن اور حجامت گردہ کے نیچے مفید ہوتی ہی اور ہمیشہ استعمال کرنا تنقیہ بدن کا خصوصاً بذریعہ قی کے اور بلادن جوب سے تنقیہ ہمراہ گل ارمنی

عدد نسخہ

اور رب السوس کے کہ اجزائے مذکورہ ہموزن ہون- غذا ایسی ہونی چاہیے جو کہ جید الہضم ہوا ور کیموس اوسکا عمدہ ہو جیسے زردی بیضہ اور ایسی غذا جو تبرید اور ترطیب کرے جیسے چوزہ ہائے مرغ اور قلعف یعنی تیتوا اور چولائی اور کدو اور بالنگ تر و تازہ فواکہ اور علاج جرب مجاری کا در بیانی علاج ہی جرب گردہ اور جرب مثانہ کا پس ان دونون مرض کے علاج کے بیانات کو دیکھنا چاہیے **حصاۃ گردہ کا بیان** گردہ کی پتھری اور مثانہ کی پتھری یہ دونون بسبب فاعلی مین شرکت رکھتی ہین یعنی جس سبب سے ان دونون اعضا مین پتھری کی پیدائش ہوتی ہی وہ ایک ہی شی ہے- اسلیے کہ پتھری کی پیدایش پوری ہوتی ہی اوس مادہ سے جو متحجر ہونے کو قبول کرتا ہی اور اوس قوت فاعلہ سے جو اس مادہ کو متحجر کر دیتا ہی- مادہ اسکا ایک رطوبت ہی جو بالزوجت اور غلیظ ہو بلغم سے ہو خواہ مرہ خواہ اینکہ خون کسی ورم مین مجتمع ہو جائے جو دُمّل ہوا چاہتا ہی اور ایسی پتھری کا پیدا ہونا بہت نادر الوقوع ہے- قوت فاعلہ وہ حرارت ہی جو حد اعتدال سے خارج ہو- اور مادہ کے دو سبب ہین ایک تو پتھری کے مادہ کی اصل اور دوسرا حابس مادہ مادہ کی اصل ورجڑ غذاہائے غلیظہ جو دودھ کے اقسام سے ہون خصوصاً وہ اقسام دودھ کے جو خاثر ہون یعنی بھربھرے ہون جیسے برفی پیڑا وغیرہ اور پنیر کے اقسام خصوصاً پنیر تازہ- گوشت کے اقسام جو غلیظ ہین جیسے گوشت اون طیور کا جو آجام مین رہتے ہین یعنے اون پانیون کی چڑیان جو سایہ مین درخت ہائے گنجان کے سٹرا کرتی ہین خواہ بڑی بڑی چڑیان جیسے دُھینک وغیرہ جو غلیظ الطبع ہین اور مُردار خوار خواہ بڈھے اونٹ کا گوشت اور بڈھی گائے کا گوشت خواہ بڈھی بکری کا گوشت خواہ وحشی صحرائی جانورن مین جو گوشت غلیظ رکھتے ہین- اسیطرح وہ مچھلی جسکا گوشت غلیظ اور سنگین ہوتا ہی اور بھُنے ہوئے گوشت وغیرہ کے جملہ اقسام اور روٹی چپک دار اور لبنی اور فطیری روٹی کے خمیر کی اور اطریہ اور لاکفہ- اور بسطیہ- اور میدہ کی روٹیان اور خبر جواری جو بالزوجت ہوا ور فواکہ جو قبض ہون اور دیر ہضم اور جو چیز غلظ بالزوجت پیدا کرے جیسے سیب خام اور شفتالوے خام خواہ انار کے تخم یا امرود کے بیج- پانی کے اقسام مولد حصاۃ وہ ہین جو کدورت آمیز ہون اور غیر مالوف اور مختلف الوان اور ذائقہ کے ہون اور سیاہ چیزین جو پینے کی ہون اور گاڑھی ہون خصوصاً اگر ہضم مین ضعف ہی اور سوقت ایسے اشیا سے ضرور پتھری پیدا ہوتی ہی یا اینکہ بسبب کثرت استعمال ایسی چیزون کے پس قوت ہضم پر گرانی پیدا ہوتی ہے یا قوت مذکورہ باطل ہو جاتی ہی- یا بسبب سوء تدبیر کے خواہ ریاضت خراب جو امتلا پر ہو کہ یہ بھی پتھری پیدا کرتی ہی- بیشتر مادہ پتھری کا مادہ قروح گردہ ہوتا ہی خواہ اور مقامات کے قروح کا مادہ اوس سے پتھری پیدا ہو جاتی ہی- حابس مادہ حصاۃ ایک تو ضعف قوت دافعہ گردہ کا کسی ایسے مزاج نامناسب کیوجہ سے جو گردہ مین عارض ہوا ہی خواہ ورم حار اور حمرہ یا قروح گردہ کہ اونکی جہت سے مادہ پتھری کا گردہ مین محتبس ہو جاتا ہی اور وہ مادہ فضول اور دسومات ہین اون سب چیزون کے جو گردہ مین از قسم مائیت کے پہونچتی ہین شدت حرارت کی وجہ سے فضلہ مذکورہ ترمل پیدا ہوتا ہی یعنے وہ فضلہ مثل ریل اور ریگ کے ہو جاتا ہی اور قبل اسکے کہ وہ فضلہ براہ بول دفع ہو متحجر ہو جاتا ہی- اور یہی حرارت اس فضلہ کو قبل ہضم تام کے اوپر کے اعضاے بدنی سے گردہ مین جذب کر لیتی ہی- یہ حرارت یا تو لازم ہے یعنے ہر وقت رہتی ہی اور یا عارض ہی کہ بعض اوقات جدا بھی ہو جاتی ہی اور بروقت تعب کے عارض ہوتی ہی یا بروقت تناول کسی گرم چیز کے عارض ہوتی ہی یا بسبب سُدّہ فضول مجتمعہ کے حرارت پیدا ہوتی ہی یا کوئی برودت جس سے قبض اور سمٹنا کیفیت حرارت کا پیدا ہو خواہ اورام حارہ ایسی ہون

جنھون نے سدہ پیدا کرکے حرارت عارض کی ہو اور یہ قسم زیادہ واقع ہوتی ہے۔ خواہ بارہ سودا و یہ اور سخت کی وجہ سے سدہ مذکورہ پڑا ہو خواہ اورام اعضاے قریبہ گردہ کے امعاء وغیرہ سے جسوقت گردہ پر تنگی پیدا کرکے گردہ مین سدہ ڈال کر مورث حرارت مذکورہ ہوئی ہون۔ اور یہ جملہ اشیا مذکورہ مثانہ مین بھی پتھری پیدا کرتی ہین اگرچہ دونون جگہ کی پتھری جُدا جُدا اوصاف پر ہوتی ہے کہ جو پتھری گردہ مین ہوتی ہے وہ کسیقدر نرم اور چھوٹی اور سُرخی مائل ہوتی ہے اور مثانہ کی پتھری سخت اور بڑی زیادہ اور دھوئین مین رکھی چینی کا سا رنگ یا خاکستری رنگ کی اور سپیدی مائل ہوتی ہے اگرچہ مثانہ مین پتھری کبھی متفتت ہوکے پارہ پارہ خواہ ٹیڑھی لونکی بدقوارہ بھی پیدا ہوتی ہے اِسلیے کہ گردہ مین پتھری اوسوقت بھی پیدا ہوتی ہے کہ ابھی پیشاب نہین ہوا ہے پس وہ پتھری بُول کے رسوب مین سے ہے جو گردہ مین محتبس ہورہا ہے۔ اور مثانہ کی پتھری اکثر بعد جُدا ہوجانے اور خارج ہونے پیشاب کے جو پیدا ہوتی ہے تو پیشاب سے متمیز ہوتی ہے یہ پتھری خون کے ورد سے بنتی ہے کہ ہمراہ بُول کے نہین آتی اور بُول سے جُدا ہوکر پیچھے رہ جاتی ہے۔ یہ بھی ایک فرق ہے کہ اگر گُردہ کی پتھری اوسی شخص کے بدن مین پیدا ہوتی ہے جو قریب ہو اور مثانہ کی پتھری لاغر اور نحیف اندام کے بدن مین پیدا ہوتی ہے۔ مشائخ کو سنگ گُردہ کا مرض بہ نسبت سنگ مثانہ کے زیادہ ہوتا ہے اور صبیان اور جوگ قریب سن طفولیت مین اونکا حال برعکس حال مشائخ کے ہے کہ اونکو سنگ مثانہ بہ نسبت سنگ گردہ کے زیادہ عارض ہوتا ہے۔ اور اکثر یہ اولٹی کیفیت درمیان طفولیت اور ابتدا بلوغ کے ہوتی ہے اسکا سبب یہ ہے کہ قوت دافعہ صبیان کی زیادہ ہے اور شبان یعنی نوجوان کے اخلاط رقیق زیادہ ہوتے ہین اسوجہ سے نفوذ مادہ حصاۃ کا اونکے گُردہ مین نفوذ کرجاتا ہے اکثر لڑکون مین پتھری کے پیدا ہونے کا سبب یہی ہوتا ہے کہ پانی وغیرہ زیادہ پیتے ہین اور امتلاء معدہ پر حرکت زیادہ کرتے ہین اور دودھ زیادہ پیتے ہین کہ اونکے مثانہ کے مجاری مین تنگی آجاتی ہے۔ اور مشائخ مین چونکہ ضعف ہضم ہوتا ہے اسوجہ سے تولد حصاۃ زیادہ ہوتا ہے۔ اور اسیوجہ سے بقراط نے حکم کیا ہے کہ پتھری کا مشائخ ہرگز اچھا نہین ہوتا اور زائل ہونا اوسکا محال ہے جس بُول مین اختلاط اجزا کا زیادہ ہو وہ لائق تر ہے اِس امر کے کہ اوس سے پتھری پیدا ہو۔ اور یہ بُول وہی ہے کہ اگر تھوڑی دیر اوسے بحال خود چھوڑ دین نمک اوس سے پیدا ہوجاے۔ اِسلیے کہ نمک کی پیدایش اوسی مائیت اور رطوبت سے ہوتی ہے جسمین ارضیت زیادہ ہو اور حرارت اوسکا احراق کردے۔ لڑکون کے پیشاب مین نمک بہ نسبت بُول مشائخ کے زیادہ ہوتا ہے اور اس زیادتی نمک کی یہ دلیل نہین ہے کہ ارضیت اون کے پیشاب مین زیادہ ہے بلکہ وجہ یہ ہے کہ حرارت اون مین زیادہ ہے اور ارضیت جسقدر اون کے بُول مین ہے احراق کا فعل زیادہ قبول کرتی ہے اور اسیوجہ سے اونکا پیشاب باکدورت ہوتا ہے اِسلیے کہ استعمال آب وطعام وغیرہ مین بدپرہیزی زیادہ کرتے ہین اور بدن اونکے متخلخل ہوتے ہین لہذا زیادہ مقدار مائیت کی اونکے بدن سے متحلل ہوتی ہے تحلل خفی سے اور جگر کی طرف وہ رطوبات کھچ کر پھر اعضاے بُول تک پہونچتی ہین۔ جسوقت اعضاے بُول مین حرارت ہو پھر اوسوقت سبب فاعلی حصاۃ کا موجود ہی ہوگا۔ خلاصہ یہ ہے کہ یبوست طبع بُول کو غلیظ کردیتی ہے اور زیادہ پیشاب بھی آتا ہے۔ جس شخص کے بُول مین رسوب رملی برآمد ہو اوسکے اعضاے بُول مین پتھری نہ پیدا ہوگی اِسلیے کہ مادہ حصاۃ کا مجتمع نہین پاتا بلکہ براہ بُول دفع ہوتا رہتا ہے۔ اور شاید کہ یہ مادہ رملی جو براہ بول خارج ہوتا ہے زیادہ نہین ہوتا اِسلیے کہ اگر یہ مادہ زیادہ ہوتا پہلے تو اس سے ایک بڑا پتھر ہی پیدا ہوتا جو سخت ہوتا اور شاید اگر زیادہ بھی ہو تو نرم زیادہ ہے کہ تفتیت اور ریزہ ریزہ ہونے کو زیادہ قبول

کرتا ہے ورنہ اگر قابل تفتیت باوجود کثرت مقدار کے نہوتا تو ہمراہ پیشاب کے زیادہ کیون برآمد ہوا کرتا جب مادہ کی یہ صورت بیان ہوچکی اب معلوم ہوگیا کہ مادہ کسی سبب ذاتی سے اور نہ بسبب شدت حرارت کے غیر قابل تفتیت کے ہوتا ہی بلکہ عدم تفتیت کے سبب ہی ہی جو اوپر مذکور ہوا ہی اور اسیطرح سے مادہ کا براہ بغول دفع ہونا دافعہ کے قوی ہونے پر دلیل ہوتا ہی اور یہ حکم اکثری ہی ضروری نہین ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ لڑکیان اور عورتین خاص کر مرض سنگ مثانہ مین مبتلا نہین ہوتی ہین اسلیے کہ مجری اونکے مثانہ کا بطرف خارج کے کوتاہ ہی اور زیادہ وسیع ہے اور پیچیدگی اوسمین بہت کم ہی اور چھوٹی مقدار ہونے کی وجہ سے بسہولت اندفاع فضول جیسا کہ اس مجری سے ہوتا ہی بڑی اور طولانی مجری سے ایسی سہولت نہین ممکن ہے بعض بیمارون کو پتھری کے پیدا ہونے کا دورہ بھی ہوا کرتا ہے اور نوائب اسکے مقرر ہوتے ہین اور اسکا بھی نوبہ ہوتا ہے کہ ایک دن اونکی پتھری پیشاب کی راہ سے نکلجاتی ہی۔ جسوقت پتھری پڑگئی اور برآمد ہونے کا زمانہ قریب آپہونچا اوسوقت ان لوگون کے ایک درد ایسا اوٹھتا ہے جیسے قولنج کے بیمارون کے درد ہوتا ہی۔ میعاد اس دورہ کی مختلف ہی کسی کو مہینہ بھر کے بعد اور کسیکو شش ماہی مین ایک مرتبہ۔ جو شخص خوگرفتہ بڑی پتھری کے درد کی برداشت کا ہوجاے پھر اوسے اور اقسام کے درد جو مثانہ کے ہین اونکی برداشت آسان ہوجاے گی اور اس مرض کے بکثرت دورات پڑنے سے یہ بھی ثابت ہوگا کہ اسکا مثانہ ورم پڑنے کے قابل بسرعت نہین ہی جب تو ایسے درد سخت مین متورم نہوا اور نہ پایدار بعضے دیرپا درد سے ورم اسمین نہین آیا اور یہ بھی ثابت ہوگا کہ اسکا مثانہ کسی اور درد لازمی پیدا ہونے کے قابل ہی کس لیے کہ اس مثانہ نے بڑی پتھری کے درد کا تحمل کرلیا اسلیے کہ یہ دونون یعنے درد شدید پتھری کا اور خود پتھری ایسی چیزین تھین کہ اگر جدا جدا ہر ایک عارض ہوتب بھی دوسرے بدن مین ورم مثانہ ضرور پیدا کردے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سنگ گردہ اور سنگ مثانہ ہر ایک جدا جدا چند علامات کے مورث ہوتے ہین علامات سنگ گردہ اوّل تو اسکی علامت بغول مین ہوتی ہے اور وہ علامت یہ ہی کہ جسوقت پہلے پہل پیشاب غلیظ ہوکر پھر رفتہ رفتہ رقیق ہونے لگے اور احتباس کدورت کا گردہ مین مظنون ہو اوسوقت حکم کردینا چاہیے کہ اب پتھری پڑنے لگی۔ علاوہ برآن یہ بھی ہی کہ کبھی پہلے رقیق پیشاب بھی آجاتا ہی۔ پیشاب کا پہلے غلیظ ہونا زیادہ تر دلیل ہے کہ قوت گردہ کی صحیح ہی اور مجاری گردہ کے کھلے ہوے ہین۔ بیشتر ہمراہ بغول غلیظ کے رسوب بھی زیادہ ہوتے ہین ایسے رسوب جو مشابہ اوس رسوب کے امراض جگر کے ہون جسوقت کہ جگر مین کوئی مرض ہو جسقدر بغول مین صفائی زیادہ ہو اور وہ صفائی ہمیشہ رہے اور رسوب کثیرہ کم پیدا ہون دلیل قوی اسی کی ہی کہ پتھری زیادہ سخت ہی۔ بعض اطبا یہ بھی کہتے ہین کہ صحیح آدمی اور خصوصاً پیرانہ سال جسوقت بغول سیاہ کسی درد کے ہمراہ خواہ بلا درد کے کرے دلالت ہوگی کہ اوسکے مثانہ مین پتھری پیدا ہوتی ہی۔ اور تمام استدلال ان سب اقسام کے دلائل کا یون ہوتا ہی کہ اگر ریگ پیشاب مین تہ نشین ہوتی ہو اور مائل بسرخی ہو یا مائل بزردی اور قوی دلالت پھر بعد ریگ آنے کے یہ ہے کہ پیڑو مین ایک گرانی خواہ درد سا محسوس ہو جیسے کوئی شے پھنسی ہوئی ہے کہ جب یہ شخص حرکت کرتا ہی متصل پیڑو کے چبھتی ہی اور گڑتی ہی۔ اور یہ احساس زیادہ تر دلیل ہے کہ قوت گردہ کی قوی ہے اور مجاری گردہ وسیع ہین۔ بہت زیادہ درد بسبب پتھری کے ابتداے تولد حصاۃ مین اسوجہ سے ہوتا ہی کہ یہ پتھری جرم گردہ وغیرہ کو پھاڑکر اپنا تمکن اور قرار پکڑنا چاہتی ہی اور

جسوقت یہ پتھری حرکت کرکے اور مجاری مین گذرنا چاہتی ہو اوسوقت بھی درد کی شدت اوسیطرح ہوتی ہو خصوصًا اوس مجری مین جو گردہ سے بطرف مثانہ کے ہو۔ اور کبھی درد پیدا کرتی ہو بروقت حرکت کرنے مریض کے پتھری پڑنے کے۔ لیکن جب پتھری پڑچکے اور اپنی جگہ اوسنے پاکر ٹھہر گئی اور مریض بھی سکون اور آرام مین ہو یعنے کسی قسم کی حرکت نہین کر رہا ہو اور کوئی امتلاء شدید ایسا جس سے ضغطہ اور تنگی پتھری مین واقع ہو بھی نہین ہو اور نہ یہ امتلا ایسا ہو کہ اوسکے سبب سے پتھری کو اپنی جگہ سے حرکت کرنے کی حاجت ہو اوسوقت اگر درد ہوگا تو فقط بوجہ احتباس ثفل کے ہوگا یعنے کوئی فضیل اور بھاری شے اگر محتبس ہوگئی ہو اوسی کی وجہ سے درد اوٹھ کھڑا ہوگا۔ امتلاء طعام بھی زیادہ مہیج اوجاع ہو یعنے اسکی وجہ بھی درد کی زیادتی اکثر ہوتی ہو خصوصًا جسوقت کہ طعام معدہ وغیرہ سے اوترکر امعا مین پہونچے اور امعا سے بھی گذر کر آگے بڑھے۔ پھر جسوقت خلو معدہ ہو اور فضول غذائے امعا سے دفع ہوجائین اوسوقت ایسے اقسام کے درد مین سکون پیدا ہوتا ہو۔ پتھری کی حرکت کرنے کے علامات یہ ہین کہ درد مین گرانی اور شدید ہونا درد کا اور درد کا اوترنا تیگاہ سے کش ران تک اور حالب تک اب اسوقت کوئی ریح بھی اڑی ہو اور جب درد بھر جاوے تو پتھری پوری مثانہ مین آچکی ہوگی معالجات ہم اسجگہہ وہی معالجات لکھین جو خاص گردہ کی پتھری کے ہین اور مشترک معالجات سنگ گردہ اور مثانہ کو بھی ذکر کرین اور بعد اسکے پھر مثانہ کی پتھری کیواسطے ایک باب جداگانہ تجویز کرینگے اور وہان خاص خاص علاجات سنگ مثانہ بیان کرینگے جن اغراض کو اطبا پتھری کے علاج خیال کرتے ہین وہ اتنے ہین کہ مادہ پتھری کا قطع کردیا جاوے اور تولد حصاۃ کو روک دین اسطرح سے کہ سبب تولد حصاۃ کو قطع کردین اور جسقدر پتھری پیدا ہوچکی ہو اوسکے جرم کی اصلاح کرکے پھر اوسکو پارہ پارہ کردین اور جس جگہہ پتھری جمی ہوئی ہو وہانسے اوسکو ہلاکر اوسکو جدا کرکے باہر نکال دین ایسے ادویہ سے جنکا فعل یہی ہو جو ابھی مذکور ہوا اور اس تدبیر سے تلطیف بھی کرین اور ترطیب کی حاجت ہو۔ یہ اغراض جب ہی پوری ہونگے کہ ادویہ مدرہ کا استعمال بھی کرین اور خارج سے مقویات کا استعمال کرین پھر اوسکے بعد تسکین درد کی ضرورت ہو اور اصلاح قرحہ وغیرہ کی بھی ضرور ہو جو بعد پتھری کے برآمد ہونے کے پیدا ہوتا ہو بعض اطبا پتھری کے نکالنے پر جاک کرنے کی بھی جرات کرتے ہین اسطرح کہ خاصرہ یعنے پیٹھ کے بیچ سے خواہ پشت کے کسی اور مقام سے جاک کرکے نکال لیتے ہین مگر اس تدبیر مین خطرہ عظیم ہو اور وہی شخص اسکا مرتکب ہوگا جسکو عقل نہو۔ پتھری کے مادہ کا قطع کرنا اسکا اہتمام اسطرح ہوسکتا ہو کہ پہلے استفراغ مادۂ حصاۃ کیا جائے مسہل دینے سے یا قے کرانے سے بعد ازان پرہیز کرائین ایسی چیزون سے جو غذائے غلیظ اور کدورت آمیز پیدا کرتی ہون اور جو شے کھانے کو دیجاوے اوسکی تعدیل کریجاوے اور معدہ کی تقویت اور جودت ہضم کی تدبیر اور ریاضت معتدلہ بروقت گرسنگی کے اور کمر بستہ کی حالت مین اچھی طرح مالش کرین اور تلطیف طبیعت ہمیشہ کرتے رہین۔ تاکہ اخلاط غلیظہ بطرف ثفل کے مائل ہوکر خارج ہوتے رہین اور کسی قسم کا ثفل مزاحم یعنے زحمت دہندہ گردہ کو نہو اور نہ کوئی سدہ گردہ کو زحمت پہونچاوے۔ اور ارار ہمیشہ کرانا بھی مثانہ کو ایسے فضول سے دھوڈالا کرتا ہے اگر بزور مدرہ سے اور ارار کرتے رہین۔ آب نخود اور آب خرفہ اور آب ترب اور خود مولی بھی اسکے واسطے نافع ہو خصوصًا تیلی مولیان تازہ۔ جب مریض کو چند روز مدرات خفیفہ دے چکین ہون پھر ایک روز مدر قوی کا بھی استعمال کرین۔ لڑکون کے واسطے شراب رقیق ابیض تھوڑا سا پانی ملاکر پلانے پتھری کے پیدا ہونے کو منع کرتا ہے۔ کبھی یہ لوگ حقنہ ہاے معتدل سے بھی منتفع ہوتے ہین اسلیے کہ ایسے حقنہ سے امتزاج ثفل بھی ہوجاتا ہو اور طبیعت بھی ملین ہوجاتی ہو اکثر انھین حقنہ مین ایسے ادویہ بھی ملا دیتے ہین جو پتھری کے خاص

ادویہ ہین پس قوت ان دواؤن کی بہت قریب مقام سے پتھری تک پہونچ جاتی ہی منجملہ موانع تولد حصاۃ کے یہ ہی کہ کھانا کھا کر قی کر ڈالے اور بکثرت اسکی عادت ڈالے اسلیے کہ یہ تدبیر قی کرنے کی فضول کو جانب مخالف سے خارج کر دیتی ہی اور جو راہ ان فضول غلیظہ کیواسطے بطرف گردہ کے ہی ادھر سے ہٹا کر دوسری جانب اونکو باہر لاتی ہی اور اوس راہ کو پاک کر دیتی ہی۔ حمام اور آبزن بھی اکثر سبب موصل پتھری کے ازلاق یعنی پھسلنے کا ہوتا ہی اور اکثر مواد حصاۃ کو بطرف ظاہر بدن کے جذب کر لاتا ہی اور گردہ کیطرف سے ان مواد کو ہٹا دیتا ہی۔ اور اگر حمام اور آبزن کا استعمال زیادہ کیا جاے قوت مین ارخا پیدا کرتا ہی اور گردہ کو ضعیف کر دیتا ہی اسیطرح اگر خلاف وقت حاجت کے اسکا استعمال قلیل بھی ہو تب بھی ضرر پیدا کرتا ہی یعنے اگر غیر وقت حاجت تلئین اور تسکین درد کی اسکا استعمال کرین اوسوقت گردہ کو مائل اور آمادہ کرتا ہی اون مواد کا جو بطرف گردہ کے ریزش کر رہی ہین اسلیے کہ گردہ کو مسترخی اور ڈھیلا کر دیتا ہی۔ پشت پر خواب کرنا بھی اون امور مین سے ہی جو پتھری کو فائدہ پہونچاتی ہین ادویہ مفتتہ پتھری کی ریزہ ریزہ کرنے والی ادویہ اکثر تو وہی چیزین ہین جو تلخ ہون اور زیادہ گرم نہون کہ سبب حصاۃ مین زیادتی پیدا کرین۔ اور جسقدر تقطیع اونمین زیادہ ہوگی اور حرارت اونکی کمی کے ساتھ ہوگی اوسقدر اونکو فضیلت زیادہ ہی۔ واجب ہے کہ مثانہ کی پتھری کے واسطے حرارت ادویہ کی زیادہ ہو بہ نسبت ادویہ حصاۃ گردہ کے۔ پتھری کیواسطے کچھ ایسی بھی ادویہ ہین کہ اونکا فعل بوجہ حرارت اور برودت نہین سمجھا جاتا ہی بلکہ یہ اثر اونکا بطور بالخاصہ کے ہوتا ہی۔ ادویہ مفتتہ مین سے کچھ ایسے ادویہ ہین جنمین قوت تفتیت کی زیادہ نہین ہے اور اونکی طبیعت اسی قسم کی ہی کہ چھوٹی پتھری کی تفتیت کرتی ہین خواہ جو پتھری زیادہ سخت نہو اوسکی تفتیت کرتی ہین اور بعض اقسام انمین ایسے ہین جنکی قوت تفتیت زیادہ ہی جیسے قوت کی پتھری گردہ مین ہو یعنے جسقدر سخت اور بڑی پتھری گردہ کی ہو اوسی کے انداز پر ان ادویہ کی قوت تفتیت بھی ہوتی ہی با اینہمہ مثانہ کی پتھری کے واسطے ان دواؤن مین بہت کم قوت ہوتی ہی بلکہ شاید نہین بھی ہوتی ہی جیسے حجر الیہود۔ اور بعض ادویہ ایسے کہ سنگ گردہ مین تو بخوبی اثر کرتی ہین اور کبھی اونکا اثر سنگ مثانہ مین بھی ہو جاتا ہے۔ بعض ادویہ ایسے ہین جنکا اثر دونون پتھریون مین برابر ہوتا ہے جیسے زہ عصفور یعنے گنبنک جسکا نام اطراغولیدوس ہی یا جیسے بچھو کی راکھ۔ جسوقت پتھری کے ادویہ مرکب کیجائین واجب ہی کہ اون کے ہمراہ ایسے اقسام کی ادویہ بھی ملائی جائین جو پتھری کی ادویہ کی قوت بڑھانے پر معین بھی ہون۔ ان ادویہ مین سے کچھ تو وہ ادویہ ہین جو بقوت ادرار کرتی ہین کہ بول غلیظ کو اسطرح نکالتی ہین کہ اوسکے ہمراہ پتھری بھی اوکھڑ کر خارج ہو جاتی ہی اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہے۔ اور بعض ادویہ ایسی ہین جن مین ایک قسم کی تفتیت ہی خواہ ایک قسم کا تنسب اور رنگ کی قوت ہی واسطے حرکت کرنے دوسری ادویہ کے یعنے یہ ادویہ جو بطور معین شریک کیجاتی ہین انکی وجہ سے ادویہ حصاۃ کا قیام اور رنگ دیرتک مثانہ خواہ گردہ مین ہوتا ہے اور عمل ادویہ حصاۃ کا بوجہ دیرتک ٹھہرنے کے خوب ہو جاتا ہے یہ وہ ادویہ ہین جو بوجہ دسومت کے اور لزوجت کے سریع النفوذ نہین ہین اور باوجودیکہ خود یہ ادویہ سریع النفوذ نہین مگر قوت تفتیت کی ان مین پوری ہی جیسے بسفایج کا گوند۔ بعض ادویہ سریع النفوذ خود بھی ہین اور دیگر ادویہ کی تنفیذ بھی کر دیتی ہین جیسے فلفل وغیرہ۔ بعض ادویہ ایسی ہین جو عضو گردہ خواہ مثانہ کی تقویت کرتی ہین جسوقت کہ مختلف ادویہ کی تاثیرات اوس مین عضو ہون اور مختلف اقسام کی حرکت اوسی عضو کو پہونچے اور یہ ادویہ فاوزہریہ ہین جیسے سنبل

اور سلیخہ وغیرہ - بعض ادویہ ایسی ہین جنمین قبض لطیف کی قوت ہو جیسے زبوب فاکہ کہ قوت عضو کی حفاظت کرتی ہین - بیشتر ان ادویہ مین ایسی دوائین ملائی جاتی ہین جو سکین اوجاع بالخاصہ ہون یا بسبب تخدیر کے درد مین سکون پیدا کرین - جسوقت ہم ادویۂ حصاۃ کو ایسی دواؤن سے مرکب کرین جنکے یہ خواص اور فوائد بیان ہوے اوسوقت طبیعت بدنی اونمین تصرف کریگی طبیعت کے تصرف سے جو دوائین پتھری کی خاص ہین اونکا اثر پتھری مین پہونچاے گی اور جو ادویہ بطور بدرقہ کے شریک کی گئی ہین اونکو یہانتک معطل اور بے اثر رکھے گی جب تک پتھری کی خاص ادویہ اوسمین اثر کرین جب اسکا اثر پتھری مین ہو چکے گا اوسوقت ادویہ مدرہ سے فعل لیا بلکہ یہ فعل کہ پتھری کے ادویہ کا اثر بطرف پتھری کے خوب پہونچا تا حاصل ہوگا اور اب ادویہ مرتبہ ملینہ کا استعمال ہوگا تاکہ دوائے حصاۃ کو ٹھہرائے اور اوسکو ورنگ کرنے دے تاکہ وہ دوا اپنا فعل پورا کرے اور جو ادویہ کہ منفذہ ہین خواہ ادویہ اونکا فعل اتنی دیر تک نہوے جتنے زمانہ تک اونکا یعنی ادویہ حصویہ کا فعل پورا ہونا ضرور ہے اور بوجہ استعمال دیگر ادویہ بدرقہ کی اونکے اثر کو طبیعت نے روک کر ادویہ حصویہ کو معطل کر دیا تھا - اور چونکہ اس سے پہلے انھین ادویہ منفذہ کو اسواسطے استعمال کیا تھا کہ ادویہ حصویہ کو پتھری مین عمل کرنے پر کام مین لاے قبل ازانکہ یہ ادویہ بطبیعت بدنی اسقدر منفعل ہون کہ جس قوت سے اثر پتھری مین کرتی ہین اوسمین دہن اور سستی آجاے اور پھر ادویہ مفتتہ اور مرخیہ یعنے حرکت درست دینے والی کا استعمال کیا گیا ہی اور ان ادویہ مفتتہ نے اپنا فعل کیا ہے لہذا ادویہ مرتبہ اپنے فعل سے معطل ہو جائین گی اور ادویہ مدرہ کو طبیعت عمل کرنے دے گی - جسوقت درد کی شدت ہو ادویہ مخدرہ کا استعمال بنابر اوسی قانون مذکور کے کرنا چاہیے جو ترتیب ادویہ کے بیان مین بیان کیا گیا ہی اکثر حاجت دواے واحد مین جو منفرد ہو بہت سے ایسے ہی خصال کی حاجت ہوتی ہے اب ہم ادویہ مفتتہ حصاۃ کو شمار کرین اور اون ادویہ کو لکھین جو پتھری کو خارج کرویتی ہین اور یہ ادویہ جیسے قسط کی جڑ خواہ غلیظ یعنے توت سہ گل کی جڑ اور مقل اور بیخ رطبہ پوست بیخ دمنست تخم خود سیاہ خصوصاً آب تخم خود سیاہ تخم خطمی اور خطمی کا پھل تخم فراسیاہ صنع زعرور یعنے الوچہ کے درخت کا گوند اور خرد الوچہ مین بھی یہی قوت ہی اور خشک بیخ گوکھرو کی جڑ بھی اسکے عمدہ ہے مہندی کی جڑ اور خنطل اور عنصل اور خل عنصل اور سکنجبین عنصلی اور کرفس جبلی اور فودنج اور افسنتین سلینہ بیخ کبیرے کی جڑ عود بلسان حب بلسان روغن بلسان اور بلسان کی جڑ زیادہ قوی ہے تخم خیار دشتی اور خرشف اور خرشف کی جڑ کا پانی اور اسقولوقندریون پرسیاؤشان بوزن رُو در ہم کے آب تُرب کے ہمراہ اور کرفس اور نیل کی جڑ تخم شاہ بیخ عصی الراعی خصوصاً اسکی قسم رومی اور نکون بری اور بنطافیلون کی جڑ اور اسی جڑ کا پانی اور کما فیطوس اور حبہ الخضرا اور بیخ بلیون اور تخم سعد مصری پوست بیخ خار تخم تُرب اور اسقولوریون اطراف فاشرا سداب بری ایضاً بورۂ ارمنی یا بچند رہم شہد لاکر ہمراہ آب تُرب کے پلائین تین روز برابر ایضاً سوطرا ایک مثقال نیم گرم پانی کے ہمراہ - اور بعض اطبا نے ذکر کیا ہے کہ سُتّر دانہ سیاہ مرچ کے خوب باریک پیس کر اوسکے ساتھ قرص بنائین اور ہر روز ایک قرص کھلایا جاے تو پتھری بیتاب کی راہ گر جاے گی - پستہ مین قوت ایسی ہی کہ پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے - گردہ کی پتھری کے واسطے قوی ادویہ عجر بیودی اور مشکطرا شیع اور کما فیطوس - اور مطلق پتھری کے واسطے یعنے گردہ اور مثانہ وغیرہ سب کے واسطے خاکستر گزدم اور روغن عنصل ہے اور اس روغن کے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ روغن زیتون کو دھوپ مین رکھین اور بچھوا اوس مین ڈالدین یہ روغن بطور طلا کے بھی مستعمل ہوتا ہی اور بچکاری کے

گردہ کی پتھری

ذریعہ سے بھی مستعمل ہوتا ہی مثانہ کی پتھری مین- بچھو کی راکھ بنانے کی عمدہ تدبیر یہ ہے کہ ایک موٹے شیشہ کو گل حکمت کرکے اوسمین بچھو بھرین اور اوسکو تنور کے اندر رکھین رات بھر خواہ کچھ کم زمانہ تک اور جلانے مین زیادہ مبالغہ نکرین اور صبح کو اوس شیشہ کو نکال لین- شیشہ کا برتن مٹی کے ظرف سے بہتر ہے اسلیے کہ مٹی کے برتن مین قوت اور حدت عقارب وغیرہ کی جذب ہوجاتی ہی اور شیشہ کے برتن مین جذب نہین ہوتی- خرگوش کی راکھ بھی جو اسطرح بنائی جاے مفید ہی اور قوی ہی اور مقدار شربت اوس سے دُو درہم ہے- پانی اس راکھ کا جو نمکین ہوتا ہی اوسمین قوت حل کی زیادہ ہی یعنے پتھری کو پانی کردیتا ہے- وہ مکھیان خواہ بھنگے اور ڈانس جو رات کو اوڑتے پھرتے ہین اگر اونکے سر کو اور اطراف یعنے پَر وغیرہ کو دور کرکے تانبے کے برتن مین کھکر دھوپ مین خشک کرین یہ بھی قوی الاثر ہے- ایضاً شیشہ خوب پسا ہوا اور حزاطین سوکھائے ہوئے- شیشہ کی راکھ کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ لوہے کے چمچہ پر جو مثل چھلنی کے سوراخ دار ہو گرم کرین اور اوسی چمچہ کو مع آبگینہ گرم شدہ کے آب یا قلامین بجھائین کہ جس قدر آبگینہ خاکستر ہوتا جاے گا اوسی پانی مین چھوٹ کر رہ جاے گا پھر جب سب راکھ ہوجاے اوسی پانی سے اسکے ریزے جسقدر فراہم ہوے ہون نکال کر خوب باریک پیسین- کبھی یہ خاکستر آبگینہ ایکمثقال ہمراہ بارہ مثقال آب گرم کے پلائی جاتی ہی اور بہتر یہ ہے کہ شیشہ سپید اور صاف ہو- منجملہ قوی ادویہ کے وہ پتھر ہے جو اسفنج مین پایا جاتا ہی- ایضاً بکری کا خون جو خشک کیا جاے اور بہتر یہ طریقہ ہے کہ جسوقت ابتدائے تکون پتھری کا ہو اوسوقت ایک کورا برتن مٹی کا لیکر پانی سے اوسے دھو ڈالین اور اسقدر اوسکے دھونے مین مبالغہ کرین کہ جسقدر اوسمین راکھ وغیرہ کے اجزا کی آمیزش ہی خواہ شوریت ہو وہ سب دور ہوجاے اور اگر یہ برتن مثل دیگ کے ہو تو افضل ہے بعد اسکے ایسی بکری کو ذبح کرین جسکا سن چار سال کا ہو اسی دیگ پر اور پہلی مرتبہ جو خون ذبح کرنے سے برآمد ہوتا ہی اور آخر مین جو خون نکلتا ہی اوسے بہہ جانے دین اور بیچ کے دہلہ مین جو خون آئے اوسی کو فقط لے لین اور اتنی دیر توقف کرین کہ وہ خون جم کر بستہ ہوجاے پھر اوس جمے ہوے خون کو ریزہ ریزہ کاٹ ڈالین اور اوسکی ٹکیان بنالین اور کسی جالی پر خواہ اور صاف کپڑے پر رکھکر دھوپ مین اوسکو پھیلا دین اور غبار وغیرہ سے اوسکو بچائین مثلاً کوئی ریشمی کپڑا باریک اوپر سے ڈھانپ کر جب خوب خشک ہوجاے پھر ایسی جگہ رکھین کہ تری اور نمی نہ پہونچنے پاے اور بحفاظت رکھا رہے- جب اس خون کا کھانا منظور ہو بقدر ایک ماشہ کے ہمراہ کسی شربت شیرین کے ایسے وقت استعمال کرین جب درد مین سکون ہو- خواہ ہمراہ آب کرفس کو ہی کے کہ اسکا فائدہ عجیب نظر آئے گا منجملہ قوی ادویہ کے خاکستر عنبیہ کے چھلکے بھی وہ چھلکا کہ جو بچہ برآمد ہونے کے بعد باقی رہجاتا ہی منجملہ ادویہ قویٰ دواؤن کے جو زیادہ قوی ہی اور سب ادویہ مذکورہ بالا سے افضل ہے وہ عصفور جسکا نام یونانی زبان مین اطراغولید وطوس ہی اور یہ کنجشک جملہ اقسام عصافیہ سے چھوٹی ہوتی ہی سوائے عصفور ملکی کے اور اس چڑیا کے بدن کا رنگ درمیان خاکستری اور زرد اور سبز کے ہی اور اوسکے دونون بازؤن پر سُنہرے پر اور تمام بدن مین سپید سپید چتیان سی ہوتی ہین اکثر جاڑون کی فصل مین دکھائی دیتا ہی اور شورہ زار زمین پر خواہ دیوارون پر اوڑتا ہی اوڑتا بہت ہی کم ہی اور گرتا ہی اور اکڑا تا نتشار رہتا ہی اور ہر وقت اپنی دُم اوٹھایا کرتا ہی مترجم ان اوصاف سے تو میری نظر مین اوسی چڑیا کی صورت پھر رہی ہی جو دیوالی کے دنون مین فقط دکھائی پڑتی ہی اور ہماری ٹھیٹھ زبان دیہاتی مین جسکو کنسٹر یچا کہتے ہین متن یہ چڑیا کچی بحالت کھلائی جاتی ہی اور کچا ہی اسکا کھانا افضل ہی اور بھونکر اور نمک سوندھ کر کے خواہ قدید کی طرح بھی کھلائی جاتی ہی- کبھی مسلم اسکو تنور مین مع بال وپر کے اسقدر جلاتے ہین کہ احراق اور شورش آگ کی زیادہ

غالب آکر اسکی قوت کو معطل اور بیکار نکر دے اور یہ جلانا اسکا کسی شیشہ کے ظرف مین اوسی طریقہ سے ہوتا ہی جسطرح کچھ کے جلانے کا بیان کیا گیا۔ بیشتر کسی کوزہ مین خواہ لیسے برتن مین جو اوسی کے جثہ کے برابر ہو رکھکر اور اوس برتن کا منھ بند کرکے جلاتے ہین جب آنچ حد تشویہ کو پہونچ جاے اور احراق کے درجہ مین آجاے پس اوسے برتن سے نکالکر پھر اوسکی مقدار بریان شدہ مین نمک ملاتے ہین اور مصالح گرم مین سے فلفل اور زنجبیل وغیرہ لگاکر پھر برکرتے ہین اور پسی ہوی مقدار اوسکی بھنی ہوئی ہو خواہ سوختہ ہمراہ شراب صافی خواہ شہد یا ماء العسل کے یا ہمراہ خندیقون یعنے شراب کنہ کے پلاتے ہین اور اسیطرح ہر واحد ان ادویہ مذکورہ کا بھی استعمال کرنا چاہیے۔

بعض اطبا نے خیال کیا ہی کہ یہ عصفور وہی ہی جسکا نام عصفور اشوک ہی (اور اوسکو صفراغون بھی کہتے ہین) اور یہ قول صحیح نہین ہی۔ اسی مقام پر ایک اور چڑیا ہی جسکو صفراغون فرنگی زبان مین کہتے ہین مجھے معلوم نہین کہ یہ وہی چڑیا ہی یا دوسری ہی ان لوگون نے کہا ہی جسکی صفت یہ چڑیا خشک کرکے تھوڑی تھوڑی پلائی جاے پتھری کو نکال دیتی ہی کہ کسی جگہ کی پتھری کیون نہو گردہ کی ہو خواہ مثانہ کی۔ ایک قوم نے بیان کیا ہی کہ پتھری اگر کسی کو پلائی جاے خود پتھری کو نکال دیتی ہی۔ ایضاً پنجال کبوتر اور مرغی کی بیٹھ کے پلانے سے بھی پتھری نکلجاتی ہی۔ حنین اور کندی نے کہا ہی کہ جسوقت پتھری بقدر دو درہم کے بڑی پتھری کے واسطے اور چھوٹی پتھری کے واسطے بقدر نصف درہم کے ہموزن لیکر طبرزد کے ہمراہ استعمال کرین ہر ایک قسم کی پتھری کو خارج کردے گی۔ کبھی ہمراہ اوسکے فلفل اور نمک بھی ملاتے ہین خصوصاً طبیخ مشکطر اشیع کا بدرقہ تجویز کرکے۔ ایضاً خفاش یعنے کھرولہ کو سوکھا کر پتھری کے اخراج مین قوی تجویز کیا ہی۔ بعض لوگونکا یہ بھی قول ہی کہ آلہ ذکر کے نیچے ساہی کے کانٹے سے کھجلانے سے بھی پتھری خارج ہوجاتی ہی مگر مجھے اسکی تحقیق براہ تجربہ نہین ہی۔ جو ادویہ کہ ان دواؤ مین ملائی جاتی ہین اس غرض سے کہ انکے نفوذ کی قوت بڑھ جاے وہ یہ ہین جیسے فلفل اور فوذنج دارچینی اور ان ادویہ کو ہمراہ ادویۂ مذکورۂ بالا کے تقویت امداد کی خاصیت ہی پتھری کے ہلادینے پر اور لیکن وہ ادویہ جو ان مین بطور بدرقہ کے شامل کیجاتی ہین تاکہ ادویہ قوی کرکے فضول غلیظہ کو خارج کردین وہ از قسم بزور مشہورہ خصوصاً حلیلہ اور دوقو اور موقو اور اسارون اور زنجبیل اور نانخواہ از کاشم اور دونون قسم کے سپستان اور شالبوش اور تخم خبنگشت اور اذخر اور قردمانا۔ اور اکثر بعض اطبا نے براہ جسارت اور دلیری کے زراریح کا بھی استعمال کیا ہے۔ یہ سب ادویہ تا اینکہ بشدت ادرار بھی کرتی ہین مگر پتھری مین اثر کرنے کی قوت انمین معدوم نہین ہی۔ یعنے پتھری کو بھی خارج کردیتی ہین۔ جو ادویہ ایسی ہین کہ اونکی شرکت اس غرض سے ہی کہ تھوڑی تھوڑی مائع ہون تولہ حصاۃ کو جیسے صمغ اور اکثر ان ادویہ مین بذاتہ قوت ایسی بھی ہے جو پتھری مین کوئی فعل مناسب کرین جیسے بسفایج کا گوند اور جوزکا گوند مسکن درد یہ ادویہ ہین جیسے تخم کتان اور لعاب اوسکا اور جیسے حلبہ اور بندق اوسی کو کہتے ہین تخم خطمی اور اس مین ترشیب بھی ہی۔ ادویہ صعبہ جو موافق جرم گردہ ہین اور مخدرات وہی ہین جنکو اوپر شناخت کرچکے ہین۔ ادویہ مقولیہ جیسے سمبن اور زرنباد اور سوسن یاسبس اور تخم خبنگشت ایضاً ورد اور گلنار اور اذخر اور صندل۔ ادویہ مرکبہ جیسے مترد لیطوس کہ یہ قوی ہی اور اوسکو فضیلت ہی سنگ گردہ کے مرض مین۔ اور جیسے سنجرنبا اور جیسے معجون عقارب جو ب جو مشہور نسخہ ہے اور مثانہ کی دونون کی پتھری کے واسطے۔ ایضاً جوہر واکہ بکری کے خون سے بنائی جاتی ہے کہ اوسکا نام ید اللہ ہی بسبب جلالت قدر کے اور وہ دواجو بنام جرائی مشہور ہے کہ روغن بلسان کی شرکت سے طیار ہوتی ہی اور یہ دوا بھی عجیب ہے اور جیسے یہ دوا ذوی جسکا ہمنے تجربہ کیا ہے۔ خاکستر آبگینہ اور خاکستر عقارب اور خاکستر بیخ کراث نبطی اور خاکستر خرگوش اور اسفنج کی پتھری اور

بکری کا خون خشک کیا ہوا اور پسا ہوا اور خاکستر پوست بیضہ جو بچے کے پیدا ہونے کے بعد جدا ہوتا ہی اور حجر الیہود اور صمغ جوز اور جو تمام کے سب اجزا ہموزن لیکر خطمی اسالیون اور دو قوا اور مشکطرا مشیع اور صمغ اور تخم خطمی اور فلفل ہر واحد ایک جزء اور نصف یعنے ڈیڑھ جزء سفید ملا کر سبحون طیار کریں اور بحفاظت نگاہ رکھیں مقدار شربت دو مثقال تک جا یز ہی اور اس سے زیادہ بھی ہمراہ آب خارخسک اور خارخسک تنہا بھی پتھری کو نافع ہے کہ پتھری کو مثل طین ابیض یعنی سپید کیچڑ کے نکال دیتا ہی۔ ایضاً جودوا کہ قوی ہی اور جامع ہی تخم خربوزہ اور آب گینہ سوختہ اور قلت یعنی کلتھی ہموزن اجزا لیکر آب نخود سیاہ کے ہمراہ پلائیں۔ ایضاً پنجال کبوتر اور مرغی کی سبٹ دونوں میں سے کسیقدر مولی کے پانی کے ہمراہ پلائیں خواہ شراب کے سات خواہ پانی گرم کرکے اوسکے ہمراہ پلائیں کہ یہ دوا جامع اوصاف مذکورہ ہے۔ منجملہ جامع الفوائد ادویہ کے یہ دوا بھی ہی کندش ایکدرہم اور کبوتر کی سبٹ ایک درہم خلاف یعنی کھیرا نصف دانق سب کو خوب کوٹ کر شراب کے ہمراہ پلائیں۔ ایضاً سنگریزہ جو اسفنج میں ہوتا ہی اور اسقولوقندریون برسیاوشان تخم خطمی خطرا سالیون ہموزن اور مقدار شربت بقدر حاجت آب کرفس خواہ مارالاصول یا گوکھرو کا پانی یا مولی کا پانی اسکا بدرقہ ہے۔ ایضاً دوائے جامع بلسان کے پھل کا دانہ اور فوذنج بری خشک شدہ اسفنج کا پتھر تخم خطمی بادرنج یا بس سب ہموزن لے کر کوٹ چھان لیں اور ہر روز ایک ملعقہ شراب آب آمیختہ کے ہمراہ استعمال کریں جسکی مقدار چار اوقیہ ہو۔ جودوا کہ پتھری سے خاص ہی میسوسن بوزن دو دو درہم سموقندریون دو درہم فلفل چار درہم مقدار شربت جو بحدس طبیب مناسب معلوم ہو ہمراہ سکنجبین عسلی کے۔ ایضاً سداب بری اور خبازی بیخ کبرا جزا ہموزن اسمین سے بقدر دو ملعقہ کے تناول کریں اسطرح سے کہ مقدار مذکور کو شراب میں جوش دے کر چھان کر پلا دیں۔ ایضاً بیخ بنطا فیلیوس ہمراہ سکنجبین کے یا ہمراہ ماءالعسل کے۔ ایضاً تخم ترب اور کلتھی ہموزن اسمیں سے بقدر بند قدر روغن یاسمین کے ہمراہ استعمال کریں۔ ایضاً دوائے مجرب یہ ہی تخم خربوزہ تخم قرطم زعفران اور کلتھی اسی کو پے در پے پلائیں۔ ایضاً حب محلب مقشر کو خوب کوٹ کر دو مثقال زعفران ایک مثقال زراوند نصف مثقال شہد میں آمیختہ کرکے بقدر چار درہم کے استعمال کریں۔ ایضاً قرد مانا اور زراوند ہر واحد ایک درہم پوست بیخ غار اور مرمل اور مقل کی گولیاں بنا کر ہر روز بوزن ایک درہم کے آب برگ ترب اور راسن خواہ آب زیتون کے ہمراہ تناول کریں یہ دوا فائق ہی در دمین سکون پیدا کرتی ہی اور پتھری کو گرا دیتی ہی سمبوربون یعنی کرفس دشتی کو (جسے کرفس قرس بھی کہتے ہین) لیکر بقدر ایک اوقیہ اور سعد مصری سنبل الطیب تخم خشخاش سپیدار چینی سلیخہ فلفل سپید تخم گندر پیروج ہر واحد ڈیڑھ اوقیہ حجر الیہود نصف اوقیہ وہ پتھر جو ماقا دونیا سے آتا ہے وہ بھی نصف اوقیہ سب کو شہد سے ملا کر ایک درہمی ہمراہ پانی ملے ہوی شراب کے تناول کریں۔ دوسرا نسخہ اسفنج کا پتھر اور خشک کی جڑ تخم جرجیر ہر واحد دو درہم تخم خربوزہ تخم خطمی دو درہم تخم رازیانہ انیسون بھدہ ہر واحد تین درہم۔ کبھی وہ پانی بھی پلائے جاتے ہین جنمین ادویہ حصویہ اور وہ ادویہ جو تفتیت حصاۃ کرے جوش دیجاتی ہین جیسے وہ پانی جسمین کما فیطوس اور جعدہ اور فوتنج اور سیسالیوس اور بیخ گوکھرو کے اور اسقولو قندریون کا پھل اور خبازی کی جڑ اور برسیاوشان اور عصی الراعی اور نیل کی جڑ اور بیخ غافث اور تخم خطمی اور صامر لویا اور سوطیر امشکطرا مشیع وغیرہ کو جوش دین اور ادویہ مدرہ بھی اوس میں شریک کریں۔ اگر ایسے جوشاندہ کو ایام صحت میں استعمال کریں پتھری کے تولد کو منع کرتی ہین۔ ایضاً منجملہ مطبوخات کے جس سے سنگ گردہ کے مرض میں نفع ہوتا ہی اوسوقت

کہ اوقات نوبت مین اسکا استعمال ہمیشہ کیا جاے یہ مطبوخ ہی کہ برگ خبازی بری کو جوش دے کر اوس مین روغن زرد اور سند کو اضافہ کرین اور بہت سی مقدار اسکی پلائین یہ دوا پتھری کو پھسلا دیتی ہے اور ارر بگول بھی کرتی ہی اور جو راہین پتھری کی آمد و شد کی ہین اون مین نرمی اور لینیت پیدا کرتی ہی اور بآسانی پتھری کو خارج کر دیتی ہی۔ روفس حکیم کہتا ہے کہ بکثرت نہانا حماماہی کبریتیہ سے پتھری کو پارہ پارہ کرتا ہے۔ یا مراد روفس کی یہ ہو کہ مطلق آب گرم جن مین قوت کبریتیہ ہو اوس سے نہانا تفتیت حصاۃ کرتا ہے اور اسی طریقہ سے یہ بھی ماخوذ ہے کہ بعض قسم کے تیز پانی جن سے جلد مین قرحہ پڑتا ہے جسوقت اون مین بعض قسم ادویہ خواہ ایسے ادویہ جو انکی تیزی کی صیانت اور حفاظت کر کے جلد کے قرحہ کو روکین ملائے جائین اور کپڑا ڈبو کر مقام حصاۃ پر اوس بچاے کو رکھین پتھری کو پانی کر دیتی ہین۔ ہمنے بعض ایسی چیزون کو تجربہ کیا ہے پتھری کے اوکھڑ جانے پر آمادہ ہونے کی تدبیر اور جدا ہو کر بآسانی دفع ہونے کا طریقہ اور بسہولت پھسل کر برآمد ہونے کی تدبیر بذریعہ دوا کے یہ ہی کہ ادہان اور روغنون کو جو مرخی ہین بطور مروخات کے استعمال کرین اسیطرح نطولات اور ضمادات اور قیروطی اور حمامات کا استعمال کیا جاے اور آبزن اسقدر گرم کہ ارخا اور ڈھیلا پن پیدا نہ کرے اور بافراط قوت کو سست نکر دے کہ قوت دافعہ بھی ضعیف ہو جاے اور بیشتر افراط مین ایسی تدبیر کے ایک مادہ بطرف عضو مادف کے سیلان کر کے پہونچتا ہی۔ پس بعد اس تدبیر معتدل کے وہ دوا جو پتھری کی اوکھیڑنے والی ہو استعمال کیجاے تاکہ بسہولت اوکھڑ کر نکل جاے۔ واجب ہی کہ مرخیات کے ہمراہ مقویات کا بھی اضافہ کرین بنا بر قانون معلوم کے خصوصاً جس دوا کی تقویت مخالف اثر غرض مطلوب یعنے تحلیل کے نہو یہ روغن جیسے روغن سوسن اور روغن سنبل اور روغن خطا اور جرم ان ادویہ کے بھی ایسے ہی مفید ہین۔ روغن خیری بہت سے فوائد کا جامع ہی بعد اسکے پھر باسعواری میان جسم اور کمر اور پیڑو کی بندش کرین تاکہ مجاری اوپر سے کشادہ ہو جائین خواہ ہاتھ سے مالش کرین بعد ازان دوا ے تفتت کا استعمال کرائین اور اگر یہ دوا پلا چکے ہون اوسوقت مدرات دینے چاہیین بعد دوا ے مفتت کے کچھ خوف نہین ہی اگر التماس ہمراہ روغن بادام کے پلایا جاے خواہ کوئی اور عصارہ بالزوجت مدرات کے عصارون سے جن مین لزوجت بھی اور ازلاق بھی ہی ہمراہ روغن بادام کے منجملہ اون ادویہ کے جو بعد ارخا کے نافع ہون خواہ جسوقت کہ ارخا سے استغنا خود بخود یا بعد تدبیر کے ہوا وسوقت نافع ہون اور یہ استغنا اس طرح معلوم ہوتی ہے کہ پتھری معلق اور متحرک معلوم ہونے لگے بہر حال ایسی تکمید اسفنج وغیرہ کے ٹکڑے جو پانی اور ربت مین دبوئے گئے ہون خواہ بھوسی کے ذریعہ سے تکمید کرین اور ضمادات مسخنہ بھی مفید ہونگے اور مروخات روغنہاے گرم سے جیسے روغن سداب خواہ روغن زیتون اور جند بیدستر اور حاجت ہی اس بات کی کہ سخونت ضمادات کی حفاظت کیجاے پھر اگر اس سے زیادہ حاجت ہو خالی سینگی رکھنی چاہیین پتھری کے نیچے اور جس جگہ درد ہوتا ہو تاکہ پتھری کو جذب کر لین پھر اس مقام سے اوتر کر نیچے سینگی کا استعمال ہو اور موضع اوّل سے دوسرے مقام وضع محاجم کو الصاق ہو۔ اسیطرح بتدریج دونون گردون کے مقام سے اوترتی ہوتی دونون خالب یعنے ناف کے گرد دونون جانب پیڑو کے سرون پر پہونچین جب مثانہ تک اوتر آئین درد ٹھہر جائیگا۔ اکثر ریاضت اور حرکت اور چوپایہ جانورون کی سواری جو تیز رو ہون کافی ہو جاتی ہے اسیطرح زینہ سے اوترنا خصوصاً اگر پہلے سے مروخات کا استعمال ہو چکا ہو۔ جسوقت مثانہ کے مجراے قضیب تک اوتر آتے ہین اکثر درد پیدا ہوتا ہے اسوقت لازم ہے کہ وہی تدبیر کرین جو اس مقام خاص کی تدبیر ہی اور آگے چل کر ہم بیان کرین گے۔

درد کی تدبیر جسوقت کہ ہیجان اور شدت درد کی ہو خصوصاً کہ شانہ کا درد جسوقت پتھری بڑی ہو خواہ بسبب نوکون کے جو پتھری مین ہون اور عضو معلوم مین گڑتی ہون خواہ کوئی ٹکڑا پتھری کا ایسا جدا ہوگیا ہو کہ اوس سے رگڑ وغیرہ پیدا ہوکر درد کی زیادتی ہوتی ہو خواہ اینکہ خشونت سے پتھری کے سچ اور خراش پیدا ہوا ہو اسوجہ سے درد زیادہ ہوتا ہو۔ بہرحال ان جملہ اقسام کا درد کبھی تو حمام اور آبزن سے اِن مین سکون پیدا ہوتا ہے اور اگر باافراط ان دونون کا استعمال ہو بسبب ارخاے عضو کے درد دوبارہ پلٹ آتا ہے اور یہ درد شدید ہوتا ہے بوایک گھنٹہ کے بعد آبزن وغیرہ کے عارض ہوتا ہے۔ نطولات دہی یا بونجیہ اور اکلیلیہ اور خطمی کے نطولات خواہ بخارہ یعنے سبوس گندم کے نافع ہین۔ اگر قبض ہو تو رائے صائب یہ ہی کہ شیاف اور حقنہ کے ذریعہ سے اخراج فضل کرین مگر مقدار حقنہ کی زیادہ نہو ورنہ بوجہ القباض اور تنگی پیدا کرنے کے ایذا دہی کریگا۔ بلکہ شیاف مجھے زیادہ پسند ہے تلئین طبیعت سے تخفیف زیادہ ہوتی ہے اور تسکین درد مین پیدا ہوتی ہی مسہل دینے کا اسوقت کوئی طریقہ درست نہین ہی اسلیے کہ الم زیادہ پیدا ہوتا ہے اور بسبب ادویہ کے مواد کے اعضا سے ایذا بڑھ جاتی ہی حقنہ مین اگر چربیان اور چکنی چیزین اور ادویہ مرخیہ اور بدرہ ملائی جائین دے سکتے ہین کہ ایسے حقنہ سے فعل اسہال اور تلئین بھی پیدا ہوگی اور درد بھی جاتا رہیگا اور پتھری کے نکالنے پر معین بھی ہوگا اگر درد مین شدت ہو اور اوسی طریقہ سے جب علاج کرین تسکین بھی ہوگئی ہو پھر جب ادویہ خصوصیہ کا اسکے بعد استعمال کرین تو ان مرض ہوتا ہوا وسوقت تدبیر صائب یہ ہی کہ جن ادویہ مین تحریک قوی ہی اونکے استعمال سے پھر جائین اور حقنہ ہاے لینہ کے استعمال پر مشغول ہون اور مروخات قیروطی جو مرخی اور ملین اور مزلق ہو اوسے استعمال کرین۔ بیشتر ایسے وقت تی کرانے سے نفع ہوتا ہی اسلیے کہ قی کرنے سے وہ مواد پتھری سے مزاحمت کرتے تھے اور دباتے تھے کم ہوجاتے ہین اور بیشتر یہ قی مضر بھی ہوتی ہی اسلیے کہ پتھری کو اوپر کیطرف جذب کرتی ہی۔ اگر درد ایسا ہو کہ کسی طرح نہ تھمتا ہو پس ضرور ہی کہ کوئی دوا سے مخدر کھلائی جاے افضل تو یہ ہی کہ فلونیا کا استعمال کرین ایضاً دواء الثعلب اور وہ تریاق جو ابھی پرانا نہوا ہو بلکہ ابھی کسیقدر تازگی اوسمین ہو اور قوت آفیون کی اوسمین باقی ہو یہ تریاق وجوہ کثیرہ سے نافع ہوتا ہی ایک تو اوسکی تریاقیت دوسرے اور تیسرے پتھری کو ریزہ ریزہ کردیتا چوتھے بوجہ تخدیر کے درد مین سکون پیدا کردیتا ہی یہ وجوہ اسکے نفع کے ہین۔ اکثر ایذا رسانی مین اوس ریح کو بھی اعانت ہوتی ہی جو گردہ مین پتھری کو مزاحمت پہونچاتی ہی اور اسکی شناخت ریح گردہ کے علامات سے کیجاتی ہی زیادہ ریح معین درد پر ہوتی ہی جو امعا مین مزاحم پتھری کی ہورہی ہی اور اوسکی شناخت علامات ریح امعا سے کیجاتی ہی ایسے وقت واجب ہے کہ کاسر ریاح ادویہ کا استعمال کرین جیسے سداب اور تخم سداب اور تخم کرفس انیسون اور نانخواہ اور کرویا شونیزان سب کو یا نوما عسل کے ساتھ پلائین یا انکا ضماد طیار کرین یا قیروطی انھین دواؤن سے کسی روغن کی شرکت سے بنائین یا ان دواؤن کو حقنہ کے ذریعہ سے استعمال کرین۔ اگر گردہ مین پتھری کسی ورم حار کے ہمراہ ہو پہلے ورم کا علاج کیا جائے اور اس ورم کے علاج مین وہی تدبیرین کافی ہین جنکا بیان اوپر ہوچکا جواز قسم نطولات وضمادات اور قیروطیات مبردہ کے ایسے ہین کہ اکثر ابواب مین مذکور ہوچکے ہین اور ان چیزون مین کسیقدر سرکہ بھی چھڑک دیا جاتا ہی تاکہ بخوبی نفوذ کرین اسیطرح انھین کے عصارات کے حقنہ کہ روغن گل ملاکر طیار کیے جاتے ہین۔ اگر فصد کی حاجت ہو کرنی چاہیے۔ اگر ورم صلب سوداوی کے سبب سے پتھری پیدا ہوئی ہو اوسکا علاج لعاب ہاے گرم سے کرنا چاہیے جیسے لعاب تخم کتان وحلبہ وخطمی تخم کنوچہ ان سب مین ایسی چیز بھی شریک کیجاے کہ تبرید کرے۔

اسیطرح بابونہ ناخونہ گوکھرو شبت یہ دوائین پلائی بھی جاتی ہین اور حقنہ مین بھی انکا استعمال ہوتا ہی اور طلا کے طور پر بھی۔ جسوقت طلا کے ذریعہ سے استعمال کیجائین واجب ہی کہ اسمین رسینائج بکینج اشق مبعہ جندبیدستر اور مثل کنوچہ کے بھی داخل کیجاے۔ اوہان حارہ بھی کسیقدر تقویت کی رعایت کرکے مستعمل ہوتے ہین مراہم مین سے مرہم داخلیون اور مرہم شحوم وغیرہ اگر نفخ پیدا ہو اوسوقت اوراد کرنا چاہیے۔ غذا اصحاب حصاۃ کے مخالف اور لوگون کے غذا کے ہی انکے واسطے گوشت اقسام کبشک کے بھنے ہوے جو خاکستری رنگ کی چڑیان ہوتی ہین اور کبشک خانگی کے گوشت مناسب ہین۔ چوزہ اگر پکاتے پکاتے خوب مہرا ہوجاے وہ بھی مضر نہین ہوتا ہی اسی طرح جو گوشت کہ لطیف ہی۔ سرطان بریان کا گوشت بھی انکو مفید ہوتا ہے۔ واجب ہے کہ طعام مین خرسف اور بلیون داخل کیجاے آب نخود ہمراہ زیت اور روغن قرطم کے بھی ان کی غذا مین پڑتا ہے۔ اٹھارہوان فن احوال گردہ مین تمام ہوا اسکی بعد اونیسوان فن احوال مثانہ اور بول مین لکھا جاتا ہے

اونیسوان فن احوال مثانہ اور بول مین

اور یہ فن دو مقالون پر شامل ہی پہلا مقالہ احوال مثانہ کے بیان مین تشریح جس طرح خالق تعالی نے تفل براز کے لیے ایک ظرف ایسا جامع پیدا کیا کہ تمام مقدار براز کو وہ اپنے مین بھر لیتا ہی تا اینکہ براز جمع ہوکر سب کا سب ایک ہی دفع نکل جاتا ہی اور اس وسعت ظرف کیوجہ سے براز کا رفتہ رفتہ پہونچنا اور وقتاً فوقتاً دفع ہونے کی زحمت سے استغنا ہوتی ہے چنانچہ اس کو اوپر بیان کر چکے ہین۔ اسیطرح تدبیر کامل خالق تعالی کی ہوئی کہ اوس نے جس قدر فضول مائیہ جو قابل دفع ہوجانے کے ہین اونکے واسطے ایک ظرف وسیع ایسا پیدا کیا جو تمام فضول مائیہ کو اپنے مین بھر لیتا ہے تا اینکہ ایک ہی مرتبہ سب کو نکال دے اور اون فضول کے اخراج کی حاجت دفعہ دفعہ کرکے باتصال نہو جیسے مریض تقطیر البول کی یہی کیفیت ہوتی ہے اور یہ ظرف وہی مثانہ ہے اسکی خلقت عقبیہ یا عصبیہ رباط سے اسواسطے ہوئی تاکہ اسکی قوت اور مضبوطی زیادہ ہو اور قابل کھنچنے اور پھیلنے کے ہے اور گڑا ہوا اسواسطے پیدا کیا گیا تاکہ مائیت اسمین بھرجایا کرے پھر جسوقت مائیت بھر جاتی ہے تمام مائیت جمع شدہ کو باہر نکال دیتا ہے بارادہ خود اور اس مائیت کے نکالنے پر یہ ارادہ ایک ضرورت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ مثانہ کی گردن مین ایک گوشت کی چیز ہے اوسکے ذریعہ سے مجاورت اور قرب عضلہ کا مثانہ سے بہت خوبصورتی کے ساتھ ہوگیا ہے۔ مثانہ کے دو طبقہ ہین اندرونی طبقہ بیرونی طبقہ سے دونا موٹا ہے اسلیے کہ وہ اندرونی طبقہ اس تیز پانی یعنے پیشاب سے ملتا ہے پس خالق تعالی نے براہ لطف اپنی حکمت کو مائیت کے کھینچنے مین طرف اس طبقہ کے اس طرح خرچ کیا ہے کہ دو جالب ایسے پیدا کیے جو دونون گردون سے نکل کر مثانہ پر پہونچتے ہین جب مثانہ پر پہونچتے ہین مثانہ کے دو طبقہ کردیتے ہین۔ اور اون دونون حالبون کو دونون طبقون مین اس طرح چلایا اور روان کیا کہ یہ دو جالب ابتداءً جب نکلتے ہین پہلے طبقہ اولی مین نافذ ہوتے اور اوس طبقہ کو اپنے ساتھ اوگاتے ہین پھر یہ دونون حالب درمیان دونون طبقون کے چل کر دوسرے طبقہ باطنی مین در آتے ہین اور اس طبقہ کو پھاڑ کر تجویف مثانہ تک پہونچتے ہین۔ جس تجویف مین عضلہ مائیہ کے صیانت وحفاظت ہوتی ہی تا اینکہ مثانہ جب رطوبت بول سے بھر گیا اور یہ رطوبت مثانہ مین جا گرفتہ ہوے طبقہ باطنی طبقہ ظاہری پر چسپیدہ ہوجاتا ہے اور اس رطوبت کو باطن اور قعر مثانہ سے دفع کرکے ایسی چسپیدگی دونون طبقون مین ہوجاتی ہے گویا کہ دونون ایک ہوجاتے ہین کہ اون مین کوئی منفذ اور راہ نہین باقی رہتی ہی اور اسی سبب سے

مثانہ اور بول بروقت پر ہونے مثانہ کے نیچے کی طرف نہین پلٹنے پاتا ہے اور نہ بطرف دونون حالبون کے بعد اوس کے باری تعالیٰ نے کہ بڑی قدرت اوسکی ہے مثانہ کے واسطے ایک گردن بندار کے واسطے دفع کرنے مائیت کے طرف قضیب کے کہ جس گردن مین تعاریج یعنے ناہمواری اور جھکاؤ بکثرت ہو کہ اسی جھکاؤ کی جہت سے مائیت بول سے تمام وکمال مثانہ بیکدفعہ پاک ہوجاتا ہے خصوصاً مردون مین کہ اونکے مثانہ مین تین تعریجین ہین اور عورتون مین ایک ہی تعریج ہو اسلیے کہ اونکے مثانہ ارحام سے قریب ہین شروع اس گردن کا گھیرا گیا ہے ایک عضلہ سے جو مثل حلقہ کے گرد گردن کے پھر گیا ہے اور یہ حلقہ بچھوڑنے والا رطوبت کا اس خوش وضعی سے گرد اوس گردن کے پھرا ہے کہ خروج مائیت بول کو مثانہ سے جو بلا ارادہ ہو منع کرتا ہے اور جب ارادہ اخراج بول کا ہوتا ہے یہی عضلہ ڈھیلا ہوکر رہ جاتا ہے اور پیشاب خارج ہوجاتا ہو اور بروقت ڈھیلے ہونے اس عضلہ کے عضلہ بطن بھی مسترخی ہوجاتا ہے چنانچہ کتاب اوّل فن تشریح مین اسکا بیان ہوچکا ہے- ہان جسوقت اس عضلہ کو کوئی آفت پہونچے یا عضلہ بطن کو اوسوقت خروج بول مین باوجود ارادے کے دقت ہوتی ہو- مثانہ کے دونون جانبون مین ایک پٹھہ بھی بمقدار مناسب پہونچا ہے اور چند رگین ساکن اور متحرک بھی آئی ہین اور پٹھہ جسکے مثانہ مین زیادہ پیدا کیے گئے تاکہ جس مثانہ کے بروقت پر ہونے اور بھیچنے کے زیادہ ہو **امراض مثانہ** مثانہ مین امراض مزاجی مادہ سے اور بلا مادہ اور ورم اور سدد ہر قسم کے عارض ہوتے ہین- ازانجملہ پتھری کا مرض بھی عارض ہوتا ہو کبھی امراض مقدار بھی چھوٹے اور بڑے ہوجانے مثانہ سے عارض ہوتے ہین- امراض وضع اسطرح پر لاحق ہوتے ہین کبھی مثانہ اونچا ہوجاتا ہو اور کبھی نیچے اوتر آتا ہے- امراض انحلال فرو مثانہ کے پھٹ جانے اور کھل جانے اور کٹ جانے اور کشادہ ہونے سے عارض ہوتے ہین- کبھی امراض مثانہ دیگر اعضائے رئیسہ اور شریفہ کے بھی شریک ہوتے ہین مثلاً دماغ کی شرکت کہ بعض امراض مثانہ کے ہمراہ درد سر بھی پیدا ہوتا ہو اور دوار بھی عارض ہوتا ہو اور بیشتر تا بہ سرسام نوبت پہونچتی ہو اگر مثانہ مین امراض حارہ پیدا ہون- جگر کو بھی امراض مثانہ سے شرکت ہوتی ہے جیسے برودت مثانہ سے اکثر استسقا پیدا ہوتا ہو- امراض مثانہ کی جاڑون مین کثرت ہوتی ہو- کبھی علاج مثانہ کا اوسی طرح ہوتا ہے جس طرح امراض گردہ کا علاج ہوتا ہو اور گردہ سے زیادہ تر قوی دوا کی بھی ضرورت ہوتی ہے- امراض مثانہ کے علاج مین مشروب اور پچکاری اور مروخات کا استعمال ہوتا ہے- اور ضاد دونون حالبون پر اور زیر ناف اور دونون ورزین جو الگ الگ ہین اون پر لگایا جاتا ہے- اوجاع مثانہ کی کثرت شمالی ہوا ؤن اور ریاح اور شمالی بلاد اور فصول بارد مین ہوتی ہے- جن چیزون سے مثانہ کو گرمی پہونچائی جاتی ہو وہ کل مدرات حارہ ہین جن سے مثانہ گرم ہوجاتا ہے اور مروخات اور زروقات اور ضماد اون حارہ اور صموغ حارہ سے جیسے روغن قسط اور نارجین اور روغن بان اور کمادر اور ضماد اون دواؤن سے جو باب گردہ مین مذکور ہوچکین کرنا چاہیے- مبردات مثانہ یہ ہین شیرۂ تخم خرفہ شیرۂ تخم خیارہ تخم کدو طباشیر بربان ہمراہ پانی کے پلانے سے بھی تبرید مثانہ ہوتی ہے- طلا صندل اور کافور اور فوفل ہمراہ دوغ ترش کے اسیطرح اور عصارہ اور لعابات اور ادہان بارد جیسے روغن گل جو عمدہ ہو اور روغن تخم کدو اور روغن خشخاش اور روغن کاہو ہمراہ کافور وغیرہ کے پچکاریون مین خاص کر یہ چیزین مستعمل ہوتی ہین جیسے شیرۂ خرسنگ **مثانہ کا بیان اور علامتین اوسکی** واجب ہے کہ پہلے اون امور کو بتامل دیکھین

جو ہم نے سنگ گردہ کے بیان مین لکھے ہین اور پھر اون مضامین کو بنظر تامل نظر کرین جو سنگ مثانہ کے بارہ مین ذکر ہوئے اوسی جگہ ہم نے سنگ مثانہ اور سنگ گردہ کا فرق بیان کردیا ہے اور کیفیت اور مقدار دونون کی بیان کردی ہے اب اس جگہ ہم پھر کہتے ہین کہ بول سنگ مثانہ مین سفیدی مائل اور صاحب رسوب ہوتا ہے سرخ نہین ہوتا ہے بلکہ مائل بیاض اور رمادیت کیطرف ہوتا ہے- اکثر بول غلیظ ہوتا ہے کہ اوسکا نقل زیتی ہوتا ہے- اکثر اوقات رقیق ہوتا ہے خصوصاً ابتداے مرض مین- درد پیدا کرنا سنگ مثانہ کا مثل سنگ گردہ کے شدید نہین ہے اسلیے کہ مثانہ ایک وسیع مقام پر ٹھہرا ہوا ہے- ہان جسوقت پتھری بول کو روکتی ہے اوسوقت درد کی شدت ہوتی ہے اور جسوقت پتھری مجری بول مین واقع ہوتی ہے اوسوقت بھی درد کی شدت ہوتی ہے- خشونت سنگ مثانہ مین زیادہ ہوا اسلیے کہ وہ پتھری ایسی خالی جگہ مین ہے جسے ممکن ہے کہ اوسپر کوئی ایسی چیز چڑھ جائے جو پتھری کو کھرکھری کردے اور یہ بھی وجہ ہے کہ یہ پتھری بہت بڑی ہے اس لیے کہ وسیع جگہ مین پیدا ہوئی ہے- کبھی یہ بھی اتفاق ہوتا ہے کہ ایک ہی شخص کے مثانہ مین دو پتھریان یا دو سے زیادہ پڑجاتی ہین پس آپسمین رگڑ رگڑ کر زیادہ ریت گرتی ہے اور ہمراہ بول کے خارج ہوتی ہے- اور کبھی ہمراہ اس ریگ کے قفل نخاعی بھی ہوتا ہے اس سبب سے کہ سطح مثانہ کی سخت پتھری کی رگڑ سے چھلتی رہتی ہے- سنگ مثانہ کے مرض مین کھجلی اور درد قضیب اور تقضیب اور بڑ اور پیڑو مین جو مشارک مثانہ کا ہے ہمیشہ رہتا ہے- اکثر یہ مریض اپنے آلہ بول سے کھیلا کرتا ہے خصوصاً اگر لڑکا ہو- سندی ہر وقت بنی رہتی ہے بیشتر اس کیفیت کا انجام ہیضہ تک ہوتا رہتا ہے کہ مقعد باہر نکل آتی ہے- اور حبس بول خواہ عسر بول عارض ہوتا ہے یا اینہمہ جسقدر پیشاب نکلتا ہے قوت سے خارج ہوتا ہے اسلیے کہ یہ پیشاب تنگی مین پھنسا ہوا اور اسکے پیچھے ایک دفعی چیز بھائے ہوئے ہے- اکثر نوبت اسکی بھی پہونچتی ہے کہ بے ارادہ پیشاب ہوجاتا ہے اور جس وقت پیشاب کرنے سے فراغت پاتا ہے پھر خواہش ہوتی ہے کہ فوراً پیشاب کرے اور اس خواہش کی متقاضی وہ پتھری ہوتی ہے جسکی شان سے یہ بات ہے کہ ہمراہ بول مجتمع کے دفع ہوجائے- اکثر خون کا پیشاب بھی آجاتا ہے بسبب رگڑ جانے مثانہ کی پتھری سے خصوصاً جبکہ پتھری سخت اور بڑی ہو اور اکثر اوقات پیشاب بند ہوجاتا ہے جب سنگ مثانہ کا مریض چت لیٹے اور دونون کولے اپنی ڈھیلے کردے اور جنبش کرے پتھری مجری سے نکل جاتی ہے- اور اسوقت اگر پیڑو کو دبائے اور پیشاب کی دھار چھوٹے یہ دلیل قوی ہے پتھری کے موجود ہونے پر- اکثر سہولت شناخت باسہولت اخراج حصاۃ اس طریقہ سے بھی ہوتی ہے کہ مریض دوزانو بیٹھے اور اپنے بعض اعضا کو بعض اعضا سے لادے اور بیشتر سہولت اخراج کا یہ بھی طریقہ ہے کہ اپنے مقام براز مین انگلی داخل کرے اور اسی صورت سے کھڑے ہوکر پتھری کو اپنی جگہ سے ہٹادے اور بھی بہت سی طریقہ بآسانی پتھری کی شناخت اور نکالنے کے ہین دبانے سے اور بچھوڑنے سے اور سوتنے سے چت لیٹنے سے اور طرز خاص پر بیٹھنے سے کہ تجربہ کرنے سے ہر ایک مریض کے واسطے اوسکی پتھری نکالنے مین بکار آمد ہوتے ہین جسوقت یہ تدبیرین نفع نکرین اوسوقت قاثاطیر یعنے ٹیڑھی سلائی سوراخ دار کا استعمال کرین- پھر اگر اندرون بائزہ کے کوئی ایسی چیز ہو جو سرے پر قاثاطیر کے لگتی ہو اور اوسکو باہر کیطرف ہٹاتی ہو اور پیشاب کی دھار چھوٹتی ہو اس بات کو دلالت قوی ہوگی پتھری کے موجود ہونے پر- اسیطرح اگر بدشواری یہ سلائی اندر جاتی ہو تب بھی پتھری کے وجود پر یقین کرنا چاہیے- مناسب ایسے وقت یہ ہے کہ سلائی ڈالنے مین بہت سختی اور درشتی نکرین بیشتر قاثاطیر کے داخل کرنے سے اوس مادہ کا بھی پتہ لگ جاتا ہے جس سے پتھری کی پیدائش ہوتی ہے چھوٹی پتھری پیشاب کو زیادہ بند کرتی ہے بہ نسبت

بڑی پتھری کے اسلیے کہ چھوٹی پتھری مجری بول مین پوری بیٹھ جاتی ہو اور بڑی پتھری مجری بول سے جلدی الگ ہٹ جاتی ہے۔
یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ مثانہ کی پتھری بلاد شمالی مین اور خصوصاً صبیان کے مثانون مین زیادہ پیدا ہوتی ہو علاج مثانہ کی پتھری کا علاج قوی دواؤن کا محتاج ہو اسلیے کہ مثانہ کا مزاج زیادہ بارد ہو اور مثانہ کی پتھری بہت دور جگہ پر ہوتی ہو اور اسلیے کہ مجاری مثانہ کے زیادہ جگہ دینے والے ہین پتھری کے کہ ان مجاری مین انعقاد اور پستگی کی کیفیت بشدت ہو۔ ادویہ جو سنگ مثانہ کے لیے لائق ہین وہی ہین جو قوی ادویہ سنگ گردہ مین لکھی گئین۔ سنجر نیا اور مشرود یطوس بھی انکو مفید ہو اگر پتھری چھوٹی یا نرم ہو۔ اسیطرح اثاسانیا اسقولوقندریون ایک اوقیہ محلب مقشر نصف اوقیہ شراب کے ہمراہ نافع ہو۔ کلتھی کوفتہ پندرہ درہم پرسیاوشان سات درہم سقولوقندریون تین درہم گوکھرو دس درہم دو قوفطر اسایون ہر ایک چار درہم انجیر سپید سات دانہ چار رطل پانی مین جوش دین یہانتک کہ ایک رطل باقی رہجاے اور حمام سے نکلنے کے بعد نصف رطل اس جوشاندہ سے پلائین جو اقسام آبزنون کے اس مرض مین استعمال کیے جاتے ہین لازم ہو کہ بہت قوی ہون اور اونمین ہمراہ ادویہ معلومہ مذکورہ کے ان دواؤن کا بھی ہونا مناسب ہو۔ برگ فنجنگشت پرسیاوشان سانڈج شوامر اگل رخ اور کوئی ایسی چیز جسمین تھوڑا سا قبض ہوتا کہ ادخار بافراط نہ پیدا ہو۔ مروغات مین انکے بروزہ زفت اشق فربیون اور سب سے افضل ضماد مقل کی کا۔ روغنون مین سب سے بہتر روغن عقر بے ضماد بھی کیا جاے اور قطور بھی اسی کا ہو اور پچکاری بھی اسی کی ہو اسمین کوئی چیز مقوی بھی ملائی جاے۔ ضماد کی دوائین ان لوگون کے واسطے اسقولوقندریون کی جڑ سنبل کی جڑ حبدہ سانڈج خطمی پرسیاوشان ان دواؤن مین مثل برگ عصی الراعی بھی شامل کرنا چاہیے۔ وہ کنجشک جسکا بیان سنگ گردہ مین ہوچکا ہے مع اون چیزون کے جو اوسکے ہمراہ اور اقسام عصافیر اوسی رنگ اور قد کے لکھی گئی یہان بھی نافع ہین۔ سنگ مثانہ کے خاص معالجات مین سے یہ بھی ہو کہ پتھری کی دواؤن کو پچکاری مین بھر کر استعمال کرین اس سے بہت نفع ہوتا ہو۔ اگر عسر بول یا حبس بول بوجہ پتھری کے عارض ہوا اور چاک کرنا کسی حائل کی وجہ یا مریض کے جبن کی وجہ سے نہو سکے اوسوقت بعض آدمی یہ حیلہ کرتے ہین کہ درمیان کیسہ اور خصیہ کے چھوٹا سا شگاف دیتے ہین اور اوس سوراخ مین ایک نی لگاتے ہین تاکہ پیشاب نکل آئے اور بوجہ حبس بول کے موت نہ واقع ہو اور اگر کوئی جھلی نکل آئے اوسے درست کرکے اندر کردین۔ جسوقت دو اکار گر نہو اور چاک کرنے کا ارادہ مصمم ہوجائے واجب ہے کہ اسکے واسطے ایسا دست کار تجویز کرین جو تشریح مثانہ کو خوب جانتا ہو اور اوس مقام کو بھی پہچانتا ہو جس جگہ گردن مثانہ سے ادعیہ منی متصل ہوتے ہین اور موضع شریان اور موضع لحمی کو بھی جانتا ہو تاکہ جن جن چیزون کو چاک کرتے وقت بچانا چاہیے خیال رکھے پس آفت قطع نسل کی پیدا نہو جائے اور نہ شریان کے کٹنے سے ایسا خون جاری ہو کہ بند نہو سکے اور موضع لحمی کے کٹ جانے سے ناسور نہ پیدا ہو کہ بھر نہ سکے۔ واجب ہو کہ چاک کرنے سے پہلے معا اور مثانہ کی مقل سے تکمید کرین اور باوجود ان احتیاطون کے پھر بھی چاک کرنے مین خطرہ عظیم ہو مین تو کبھی اسکی اجازت نہین دے سکتا تدبیر چاک کرکے پتھری نکالنے کی جس طریقہ کو مین تجویز کرتا ہون وہ یہ ہے کہ ایک کرسی بچھائی جاے اور مریض کو اوسپر باندھکر بٹھائین اور ایک خادم اوسکے پاس حاضر ہو کہ اپنے ہاتھ اوسکے زانو کے نیچے ڈال کر اوسکو گرفت کرے بعد اوسکے تدبیر چاک کرنے کی کیجاے۔ واجب ہے کہ پہلے پتھری کو ٹٹول کر اوسکی خاص جگہ دریافت کرلیجاے بعد ازان اوسی مقام پر چاک کرین جس جگہ پتھری کا پتا لگے اور یہ بات اسطرح پر معلوم ہوتی ہو کہ بیچ کی انگلی مردون کی اور دو شیزہ عورتون کی مقعد مین ڈال کر دیکھین

اور جن عورتون کی بکارت زائل ہوچکی ہے اونکے فرج مین انگلی ڈال کر دیکھین اس سے مقام پتھری کا معلوم ہوجائیگا اور دوسرے ہاتھ سے پتھری کے اوپر سے سونتنا شروع کرین مراق سے لیکر ناف تک تا اینکہ پتھری مثانہ کے منھ تک اوتر آئے اور خوب کوشش کرنی چاہیے اس بارہ مین کہ پتھری اوس درز سے جو تشریح مثانہ مین بیان ہوچکی ہے بقدر ایک جَو کے ہٹ جاے اور خیردار رہنا چاہیے ایسا نہو کہ یہ درز چاک ہوجاے کہ نہایت مہلک ہی اور درز درحقیقت قسم مثانہ سے ملی ہوئی ہی واجب ہے کہ پتھری کے ہٹانے مین کوتاہی نہونے پاے ورنہ بہت دور تک چاک کرنا پڑے گا کہ پھر یہ زخم مندمل نہوگا جب پتھری ہٹ جاے اور چاک شدہ مقام اتنا گہرا نہو کہ پتھری تک پہونچگیا ہو اب اوزیادہ کھول دینا چاہیے بشرطیکہ زیادہ چاک کرنے سے الم شدید اور گردن مثانہ کی پیچیدگی اور سقوط قوت اور بطلان حرکت اور کلام اور جھپان آنکھون پر پڑجانے کی نوبت نہ آے۔ اگر یہ آثار پیدا ہون اور زیادہ چاک کیا جاے گا تو فوراً مرجاے گا۔ چاک کرنے کے بعد بشروط مذکورہ پھر ایک چاک تھوڑا سا بہ نہج توریب کرنا چاہیے۔ اس مین بھی احتیاط اسکی رہے کہ پیٹھ تک نہ پہونچنے پاے اور کوشش بلیغ اس امر مین رہے کہ مثانہ کی گردن چاک نہوجاے اسلیے کہ اگر مثانہ کی گردن چاک ہوگئی یا جرم مثانہ تک چاک پہونچا کبھی التیام نہ پائیگا پس جہانتک ممکن ہو چھوٹا چاک دینا چاہیے۔ اگر پتھری چھوٹی ہی بیشتر اوقات سوتنے اور دبانے نکل جاتی ہی اور بڑی پتھری بڑے شگاف کی محتاج ہوتی ہی اور اکثر بڑی پتھری محتاج اتنے بڑے زخم کی ہوتی ہی جو اوسکو گھیرلے۔ اور اکثر پتھری اتنی بڑی ہوتی ہی کہ بقدر اوسکے حجم کے چاک کرنا ممکن نہین ہوتا ہی ایسے وقت واجب ہوتا ہی کہ اوسکو سنسی سے پکڑلین اور تھوڑی تھوڑی توڑ کر نکالین اور ٹکڑا اوسکا مثانہ مین نرہنے دین ورنہ پھر بڑا ہوجائیگا۔ کبھی ایسا بھی اتفاق ہوتا ہی کہ پتھری مثانہ کی گردن تک پہونچ جاتی ہی یا متصل قضیب کے اوتر آتی ہی اسوقت واجب ہے کہ پیڑو پر ہاتھ پھیرتے رہین اور دباتے رہین اور ایک آلہ معین بھی پاس رہے تا اینکہ جب پتھری کسی مقام پر پھنس کر ٹھہر جاے تو اوسکے نیچے سے چاک کرکے نکال لین۔ بیشتر رائے صائب یہ ہوتی ہی کہ جانتک پتھری پہونچ گئی ہو اوسکے پیچھے ہٹنے اوپر کیطرف ایک ڈوری سے باندھ دین تاکہ اوپر کو چڑھ نجاے۔ اگر پتھری قریب راس قضیب کے پہونچ گئی اوسوقت واجب ہے کہ اوسکے نکالنے مین درشتی نکرین ورنہ ایسا زخم پڑجاتا ہی جو مندمل نہین ہوتا بلکہ واجب ہے کہ اوسے برابر کردین کہ اوبھری نرہے اور اوپر کے مقام کو ڈوری سے باندھ دین اور راس قضیب کے نیچے چاک کرین کہ پتھری نکل آئے۔ جب پتھری کے نکالنے مین یہ سب تدبیرین اور احتیاطین جو اوپر بیان ہوئین کرچکین اور پتھری نکل آئے اکثر پیٹ کو بزور دبانے سے اور چاک کرنے کے درکیوجہ سے ایک ورم پیدا ہوتا ہی یہی بات نہایت خوفناک ہی۔ منجملہ اون تدبیرون کے جو اس خوف سے نجات دینے والی ہین یہ ہی کہ پہلے مریض کو حقنہ دین تاکہ ثفل براز وغیرہ دفع ہوجاے پھر اودیہ ملینہ پلاتے رہین اور کھانا بہت تھوڑا کھلائین اور اگر احتیاطی فصد لینی مناسب ہو کھولدینی چاہیے اور اگر علامات ورم کے ظاہر ہون اور درد زیادہ ہو کہ احتیاط کثیر کیجاے مریض کو آبزن مین بٹھائین خواہ ایک طشت ایسا پانی بھر کر بٹھائین جسمین ملینات کو جوش دیا ہو جیسے ملوخیا تخم کتان خطمی سبوس گندم اور اس پانی مین بہت سا تیل ملاکر خوب ہلادیا ہو اور یہ پانی نیم گرم ہونا چاہیے۔ جب مریض کو آبزن سے نکالین اطراف شکم وغیرہ کے جہان جہان دبایا ہو تریخ روغنہاے ملینہ سے کرین جیسے روغن بابونہ اور شبت۔ اور مقام جراحت پر جہان چاک کیا ہے روغن زرد نیم گرم ٹپکائین اور اوسکے اوپر روئی کا پھاہا روغن گل اور تھوڑے سے سرکہ مین بھگویا ہوا رکھین اور اوسکے بعد ادویہ مدملہ کا استعمال کرین۔

اگر ورم بڑھ جاے بروقت مریض کو ایسے آبزن مین بٹھانا چاہیے جسمین جوشاندہ حلبہ اور تخم کتان داخل ہو۔ پھر اگر درد زیادہ ہو دوسرے اور تیسرے دن تیل اور آب گرم مین بٹھانا چاہیے جس شخص کو چاک کرنے سے درد زیادہ نہو یہ تھوڑا سا درد تیسرے دن خود بخود جاتا رہیگا۔ واجب ہے کہ ہمیشہ تسخین مثانہ کی روغن سداب سے کیجاے اسلیے کہ مثانہ جب گرم رہیگا نہایت اچھی صورت پر ہوگا اور پیشاب بھی کمتر آئے گا۔ پیشاب زیادہ اذیت دیتا ہی ایسے لوگون کو جنکی پتھری چاک کرکے نکالی گئی ہو۔ اسی طرح واجب ہی کہ پانی تھوڑا تھوڑا ان کو پلایا جائے۔ اور جسوقت پیشاب کرنے لگین واجب ہے کہ خادم یعنے تیماردار مقام رباط یعنی جہان پٹی وغیرہ بندھی ہے اوسکو بحفاظت تمام لیا کرے اور ہاتھ سے اپنے سنبھالے رہے اور زور سے دبائے رہے تاکہ پیشاب تمام زخم پر نہ پہونچنے پائے۔ پھر خون کے نکل جانے کی دو صورتون مین سے ایک صورت ضرور واقع ہوگی یا اینکہ خون جسقدر مناسب ہے اوتنا برآمد ہو اور کسیقدر باقی رہجاے اوس وقت خوف ورم اور فساد عضو کا ہوتا ہے خصوصاً اگر رنگ عضو کا سرخی سے بطرف سیاہی کے مائل ہوجاے۔ یا اینکہ خون مقدار مناسب سے زیادہ نکلے اور خوف نزف الدم کا ہو۔ پہلی صورت مین جب کہ خون مقدار مناسب سے کم برآمد ہوا ہے وہی علاج اور تدبیر کرنی چاہیے جو مناسب علامات مذکورہ سابق کے ہو کہ فوراً پچھنے لگائین تاکہ باقیماندہ خون نکل جاے اور اگر حاجت ہو اوس پر ضماد سرکہ اور نمک کا پارچہ کتان پر لگا کر رکھین کہ فساد عضو کو مانع ہو۔ اور دوسری صورت مین کہ خوف نزف الدم کا ہی تدبیر صائب یہ ہی کہ مریض کو آبہاے قابضہ مین بٹھلائین اور مقام آمد خون پر کندر اور سرخ پھٹکری پسی ہوئی چھڑکین اور اوس پر روئی رکھکر پھر اوسکے اوپر بڑا سا پچھا ہاردی کا رکھین جو سرکہ اور پانی مین بھیگا ہو۔ اور اگر معلوم ہو کہ کوئی بڑی رگ خواہ شریان کٹ گئی ہو اوسکے علاج مین تدبیر بندش کی بھی کرنی چاہیے۔ اگر باینہمہ اہتمام اور تدابیر کے کسی طرح خون ہی بند نہو اور اوسکی روانی نہ رُکے مریض کو کُشنہ اور تیز سرکہ مین بٹھادین۔ اور بیشتر بقاعدہ جذب الی الخلاف کے حاجت اسکی ہوتی ہی کہ مریض کی فصد کھولی جائے۔ اور اکثر حاجت یہ بھی ہوتی ہی کہ پٹرو پر اور دونون ران پر مخدرات کو رکھین متترجم کا تجربہ ہے کہ ہری دوب کو پیس کر ملیدہ اوسکی نزف الدم شدید پر رکھنے سے کیسا ہی قوی نزف الدم ہو رُک جاتا ہی اگرچہ شریان بھی کٹ گئی ہو **متن** منجملہ اون امور ایذا دہندہ کے جو کہ چاک کرنے سے اور بعد چاک کرنے کے زیادہ خون برآمد ہونے سے عارض ہوتے ہین یہ بھی ایک امر ہے کہ ایک ٹکڑا خون کا بہکر مثانہ تک پہونچتا ہے اور مثانہ کے منھ پر جم جاتا ہی لہذا عسر بول پیدا ہوتا ہے ایسے وقت ضرور ہے کہ انگلی چاک شدہ داخل کرکے اوس خون کے ٹکڑے کا ہٹا دینا خواہ نکال لینا ضرور ہوتا ہے تاکہ مثانہ کا منھ اور گردن مثانہ کی پاک اور صاف ہوجاے یا معالجہ موضع مذکور کا سرکہ اور پانی سے کرین تاکہ وہ ٹکڑا خون کا جو بستہ ہوکر اڑ گیا ہی گھل کر بہہ جائے اور نکل جاے۔ منجملہ اون امور کے جو چاک کرکے پتھری نکالنے سے عارض ہوتے ہین یہ بھی ہی کہ انقطاع نسل ہوجاتی ہے۔ وہ علامات ردی جنکے عارض ہونے سے بعد چاک کرنے طبیب کو یقین ہلاک مریض پر ہوجاتا ہی وہ یہ ہین کہ درد زیر ناف بشدت ہو اور بر دو اطراف پیدا ہوجاے اور حمی حادہ عارض ہو لرزہ آجاے قوت ساقط ہوجاے پھر جسوقت شدت درد کی بڑھ جاے یعنے خاص عضو چاک شدہ کا درد شدید ہو اور ہچکی آنے لگے اور شکم مین حرکت ناملایم پیدا ہو اب زمانہ موت کا قریب آپہونچا علامات جیدہ یہ ہین کہ عقل صحیح ہوجاے اور اشتہا بھی اچھی پیدا ہو اور رنگ اور سحنہ بھی درست ہوجائے ورم گرم مثانہ کا **بیان** کبھی کبھی گو کہ یہ امر اکثر یہ نہین ہے

تاہم ورم گرم مثانہ مین مادہ دموی صفراوی سے عارض ہوتا ہے خواہ مادہ مرکبہ سے یہ ورم گرم پیدا ہوتا ہی اور یہ مرض ردی اور مہلک ہے۔ اکثر یہ ورم گرم اور بالخصوص لڑکون کو بسبب پتھری کے خواہ پتھری کی ایذا رسانی اور زخم پہونچانے مثانہ کے عارض ہوتا ہے **علامات** مثانہ کے ورم گرم پر تپ اور پیشاب کا بند ہوجانا یا بدشواری اوترنا یا تقطیر بول یا بند ہوجانا پیشاب کا بروقت لیٹنے کے اور بدون سیدھے کھڑے ہونے کے پیشاب کا نہونا اور اکثر پاخانہ بھی بند ہوجاتا ہے اور پیڑو اور تہیگاہ پر انتفاخ جسکے ہمراہ ضربان اور کسیقدر وجع ناخس بھی ہوتا ہی اور بیشتر سرخی اوسکی خارج سے بھی نمایان ہوتی ہی استدلال اس ورم پر اسطرح بھی ہوتا ہی کہ مریض اپنی راحت اور آرام کو کماد اور سینک سے پاتا ہی۔ منجملہ اون اعراض کے جو اس ورم کے ہمراہ ہوتے ہین یہ ہی کہ پیاس زیادہ لگتی ہے اور قے صفراوی خالص ہوتی ہی اور ربو یعنی دمہ اور برد اطراف اسقدر کہ کبھی گرم نہین ہوتے اور ہذیان اور زبان کی سیاہی اور ہر ایک تیز چیز سے ضرر پانا خصوصاً جسوقت اخلاط بدن کے گرم ہون۔ سن مریض اور اسباب سابقہ اور حاضرہ سے بھی اس ورم پر استدلال کیا جاتا ہی جیسا کہ معلوم ہوچکا۔ نہایت ردی اس ورم کی وہ قسم ہے جسکے ہمراہ حمای حادہ برابر رہے اور احتباس بول و غائط کا زیادہ ہو درد کی شدت بول مین نفخ ہو اور یہ ورم قاتل ہے۔ اکثر اسکا مہلک ہونا اوسوقت ہوتا ہے جب دبیلہ ہوجاے لیکن جسوقت بول مین ثفل راسب سپید رنگ چکنا پیدا ہوجائے اوسوقت امید نجات کی ہوتی ہے۔ دبیلہ کے علامات یہ ہین کہ اوسکے ہمراہ مختلف تشعریرے اور مختلف حرکات ظاہر ہوتے ہین اوسی طرح کے جیسے دبیلہ گردہ مین بیان کیے ہین۔ دبیلہ کے نفخ پر مقام ورم کے نرمی اعراض کا سکون بول کا نفخ اور رسوب دلیل ہوتا ہے اور دبیلہ کے ٹوٹ جانے پر پیشاب مین صفائح کا آنا دلیل ہوتا ہے۔ پھر اگر علامات نفخ کے ظاہر نہون اور نہ ورم شگافتہ ہوا یک ہی ہفتہ مین قتل کرتا ہے۔ اکثر مثانہ کے جراحات مثانہ کی گردن کی طرف بیٹھے ہوے ہوتے ہین اور اطراف مین بھی مثانہ کے جراحات پیدا ہوتے ہین۔ کبھی ان جراحات کا منہ باطن مثانہ کیطرف کھلتا ہی اور کبھی اور طرف بھی کھلتا ہے **معالجات** پہلے بائین باسلیق کی فصد بحسب قوت لینی چاہیے اس لیے کہ یہ اوّل علاج اورام مثانہ کا ہی اور بہت جلدی کرنی چاہیے اگر حرارت شدید ہو۔ پھر حنادات راوغہ کا استعمال تھوڑی مدت تک کرین اور ردیع مین افراط نہونے پاے اور نہ زمانہ دراز تک استعمال رداوغ کا ہو اسلیے کہ یہ مضر ہی اور ورم کو بہت جلد سخت کردیتا ہی بلکہ اگر ابتدا مرخیات سے کیجاے اور کوئی مانع زیادتی احساس درد وغیرہ کا نہو یہ بہتر ہوگا اسلیے کہ عضو متورم عصبی ہی اسی سبب سے مریض کو کمادات سے راحت پہونچتی ہے جب اسفنج یا صوف کو ایسے پانی مین ڈبوئین جنمین محللات ملینہ کو جوش دیا ہو خواہ مثانہ کو پھونک کر اوسمین گرم پانی خواہ اوہان ملینہ ملطفہ بھر کر تکمید کرین۔ اور ان سب باتون کا بیان ہم علاج گردہ مین کرچکے ہین با اینہمہ پھر بھی تلطف بحال مریض کرنا چاہیے اسطرح پر کہ اگر مریض برداشت کرسکے قاقاطیر مین پہلے لعاب اسپغول شیر مادۂ خر مین نکال کر پچکاری لگائین یا آب جو شیر مادۂ خر مین کہ یہ نہایت اسلم ہی اور بعد اسکے شیر مادۂ خر اور چربون کی پچکاری اوسکے بعد التماس عورتون کے دودھ مین گھولکر بنا برا وسی تدبیر کے جو معلوم ہی بحسب اوقات اورام کے۔ اکثر محقنہ بھی علی حسب مراتب نافع ہوتے ہین حنادہاے جیدہ سے بعد اوّل زمانہ ابتدا کے خبز سپید مقشر ہمراہ روغن بنفشہ اور بابونہ وغیرہ کے ہے ایضاً اوبلا ہوا شلغم اور اوبلا ہوا رطبا اور دلی حناداً اور کماداً دونون طرح مستعمل ہے۔ پھر جب ایک ہفتہ گذر جاے اور منتہی قریب پونہچے اوسوقت آرد باقلا اور بابونہ ہمراہ

شراب مثلث کے اور جو ہین زمانہ انحطاط کا آئے فصد صافن کر دینی چاہیے اور بکشادہ پیشانی استعمال محللات کا ضماد اور مراہم سے جو باب گردہ مین بیان ہو چکے کرنا چاہیے۔ کبھی احتیاج ضماد مین روغن اور جند بیدستر اور موم کی ہوتی ہی خصوصاً بعد استعمال مخدرات کے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ ہمیشہ بٹھلانا انکا آبزن مین زیادہ نافع ہی یہانتک کہ اگر پیشاب کا خطرہ معلوم ہو اصوب یہی ہے کہ اوسی آبزن مین پیشاب کرین۔ بہت بہتر پانی جنسے انکا آبزن کیا جاے وہی ہی جسمین ارخار ہو اور اوسکو ہم مکرر بیان کر چکے ہین۔ کبھی اس پانی مین وارشیشان قرفا تا ثبت سعد اذخر حاما حلبہ تخم کتان پڑتا ہی کہ اس سے درد مین تسکین ہوتی ہی اور ورم مین تخفیف ہوتی ہی یہ پانی جسمین قوت ارخا ہی اور مکرر انکی شناخت ہو چکی ہی وہی پانی ہی جنمین تخم کتان اور حلبہ جوش دیا جاے ایضاً وہ پانی جسمین شلغم اور گوکھرو اور کرنب جوش دیا ہو۔ دبیلہ مثانہ کا علاج قریب دبیلہ گردہ کے ہی بلکہ قوی ادویات کی اسمین حاجت زیادہ ہے۔ اطبا نے مح کی ہی اس دوا کی خشخاش ابیض دو نیم درہم طبیخ سنبل اور اذخر مین ملائین خصوصاً اگر عسر بول اور درد ہو جو وقت درد کی ایسی شدت ہو کہ موت کا خوف ہو بدون استعمال مخدرات کے چارہ نہوگا۔ طلاً استعمال کیے جائین یا حمولات کے ذریعہ سے۔ طلا کی یہ ترکیب ہے کہ بیخ اور بیروج اور خشخاش زہیب مین پیس کر اور چوتھائی درہم افیون داخل کر کے روغن بنفشہ مین گھول کر تھوڑی سی زعفران شریک کر کے ایک کپڑا اسمین بھگو دین اور مقام براز کے اندر بطور حمول کے استعمال کرین اسکے لگانے سے اکثر اتنی راحت ملتی ہی بیٹھے بیٹھے سو جاتا ہی۔ قاناطیر مین ان دواؤن کا استعمال دو سولات چاہیے جبکہ مریض متحمل ہو سکے۔ افیون کا باہر سے طلا کرنا اسمین تخدیر زیادہ ہوتی ہی۔ پلانے کی دوائین اور سب علاج مثل علاج سرسام و برسام کے ہی

ورم صلب مثانہ کا بیان

کبھی مثانہ مین ورم اوخین اسباب سے پیدا ہوتا ہی جن اسباب سے گردہ مین پیدا ہوتا ہی۔ اکثر یہ ورم صلب بعد ورم گرم کے پیدا ہوتا ہی اور ضربہ اور سقط کے بعد اور اکثر چاک کرنے کے پیچھے علامات پیشاب پاے خانہ دونون بدشواری ہوتی ہین اور وہ اعراض بھی اس ورم کے ہمراہ ہوتے ہین جو صلابت گردہ مین بیان ہوی جیسے حبس براز سا قین مین خدر اور اضطراب اور ضعف استسقا کے قریب تک نوبت پہونچنی اگرچہ بہ نسبت صلابت گردہ یہ علامت اس ورم مین کم ہوتی ہی۔ گردہ اور مثانہ کی صلابت مین تمیز اوس مقام سے کیجاتی ہی جہان گرانی محسوس ہو اور اوس عرض سے بھی تفرقہ کیا جاتا ہی کہ پہلے کہان عارض ہوا گردہ مین یا مثانہ مین

علاج

بعینہ جو علاج صلابت گردہ کا بیان ہوا وہی اس ورم صلب کا بھی علاج ہی کہ تمریخ روغن ہاے گرم سے اور تکمید ایسے ہی روغنہاے گرم سے اور جوشاندہ جسمین تربد مدرہ اور شہد اور املتاس داخل ہو اونکا پلانا اور آبزن کا اوسی طریقہ سے استعمال کرنا اور اوسی تدریج سے رفتہ رفتہ قوت ادویہ کی بڑھانے جو صلابت گردہ کے باب مین مذکور ہو چکی۔ خاص علاج ورم مثانہ کا یہ ہے کہ ان ادویہ اور صموغ کو بذریعہ قاناطیر کے استعمال کرین اور قاناطیر سے اسجگہ وہ آلہ مراد ہے جو پیشاب کی پچکاری ہی اگر اوسکا استعمال ممکن ہو

قروح مثانہ کا بیان

یہ قروح بھی اوخین اسباب سے پیدا ہوتے ہین جنسکو ہم نے قروح گردہ کے باب مین شمار کیا ہے۔ مثانہ کے قروح اکثر پتھری کی خراش اور رگڑ سے پیدا ہوتے ہین یا کسی غلط سے جو تیز ہو اور کبھی بعد تشنگافتہ ہونے ورم کے خواہ ایسے بشتر کہ جنمین قرحہ پڑ جاے۔ جس شخص کو بول حاد ہمیشہ آتا رہے ایسے پیشاب کے بعد جراحت اور قروح ضرور پڑ جاتے ہین۔ مثانہ کے قروح بہ نسبت گردہ کے زیادہ سخت ہین اسلیے کہ یہ قروح ایک عضو عصبی کے ہین جس شخص کا مثانہ پھٹ جاے اکثر تو یہی ہی کہ فوراً مر جاتا ہی اور اگر مثانہ کے کوئی

جانب پھٹ جائے اوسکا پھر ملجانا دشوار ہے ہان اگر یہ شگاف عضو لحمی مثانہ مین ہوا وسکا التیام البتہ ممکن ہے علامات ہم نے باب قروح گردہ مین اوس فرق کو بیان کیا ہی جو گردہ اور مثانہ کے قرحون مین ہوتا ہی اور یہ بھی ذکر کیا ہی کہ قروح مثانہ کے پیشاب مین دشواری پیدا ہوتی ہی اور بند ہو جاتا ہی اور یہ بھی ہم کہہ چکے ہین کہ قروح مثانہ کا درد پیڑو کے مقام پر اور تہیگاہ مین ہوتا ہی اور پیشاب کے ہمراہ چھلکے قروح مثانہ مین نکلتی ہین یا تو بڑے بڑے اور گندہ اگر قرحہ مثانہ مین ہی یا پتلے پتلے اور چھوٹے چھوٹے اگر قروح جاری بگول ہین ہین اور بہت سے امور ایسے بیان کر دیے ہین جنکی شناخت اوسی مقام سے کرنی چاہیے اور چند علامات باقی بھی ہین اونکو ہم اوسی طرز پر بیان کرتے ہین جسطرح باب گردہ مین بیان کیا مشترک علامت قروح گردہ اور مثانہ کے یہ ہی کہ پیشاب خون کا آئے یا مدہ مگر تھوڑا تھوڑا نہ کہ دفعۃً بھر یہ دونون قروح ایک دوسرے سے اپنی اپنی خاص علامتون سے الگ ہوتے ہین وہ علامتین جو کھلجانے اور پھٹ جانے اور سڑ جانے کی ہین ہمنے سب اوسی جگہ بیان کر دی ہین معالجات کھانے کی جنسی چیزین تیز اور نمکین اور ترش ہین اور جتنی چیزین زیادہ میٹھی ہین جنسے صفرا زیادہ پیدا ہوتا ہی سب سے پرہیز کرنا چاہیے اور ایسی غذا مین جنکا کیموس شیرین اور خوشگوار بخوبی بنے اور وہ غذائین جنسے تغیر پیدا ہوا ونھین کھانا چاہیے۔ ریاضت ہر قسم کی ان لوگونکو مضر ہی اسلیے کہ التہاب پیدا کرتی ہی اور مواد کو نیچے اوتار لاتی ہی پھر اگر ریاضت سے یہ ضرر پیدا نہوا وسوقت نافع ہوگی اسلیے کہ عضو کو قوی کرتی ہی پس لازم ہی کہ تھوڑی تھوڑی ریاضت کرا کے تجربہ کرین اور اون قوانین کو خیال مین لائین جو باب قروح گردہ مین بیان ہوئے ہین اور اکثر کو اونمین سے ہم یہان پر بھی نقل کرتے ہین۔ اسیطرح اون قواعد کو بھی دیکھنا چاہیے جو دودھ کے اقسام پلانے کے بارہ مین ہمنے لکھین ہین کہ وہ سب اقسام دودھ کے بشروط مذکورہ بالا قروح مجاری بگول کے لیے بھی مفید ہین خصوصاً گھوڑے کے دودھ کے اقسام کا پلانا۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ احتیاط علاج قروح مثانہ مین یہ ہی کہ پہلے قروح کا تنقیہ اور صفائی ماء العسل اور شکر کے ذریعہ سے کرین جو مدرات کے ہمراہ جو شاندہ مین داخل ہوا اور یہ مطبوخ پلایا بھی جاے اور پچکاری کے ذریعہ سے قروح تک پہونچایا جاے بعد ازان اور سب ادویہ اونکے بعد مستعمل ہون۔ اگر مدہ جو براہ بگول آتا ہی زیادہ برآمد ہوتا ہو اوسوقت لازم ہی کہ پچکاری کی دوا مین خاکستر حوب انجیر اور خاکستر بلوط اور خاکستر شبیح داخل کر کے پچکاری دین تاکہ اچھی طرح صفائی اور تنقیہ زخم کا پیدا ہو جاے۔ مشروب ادویہ یہ ہین جیسے اسفیوس ہمراہ روغن گل کے اور جیسے شیر مادہ خر اور شیر گوسپند اور شیر مادہ اسپ ہمیشہ پلاتے رہین جتنا کہ ہضم ہو سکے۔ سو یا دہ سے زیادہ مقدار تین اوقیہ تک ہی۔ ان جانورون کا دودھ اوسوقت پلانا چاہیے کہ ان کے جاڑے مین قوابض مبرودہ دیے گئے ہون۔ قرص خشخاش اور قرص کاکنج بوزن ایک درہم کے ہمراہ سرد پانی کے یہ بھی ادویہ مشہورہ مین سے ہی۔ وہ مرہم جیّد جسکی مالش کیجاتی ہے یہ ہی میعہ سائلہ ایک درہم مرغابی کی چربی تین سے چار درہم تک موم سفید دو استار یعنے نو مثقال باہم ملا کر ضماد کرین ایک یہ مرہم بھی نافع ہی خصوصاً جسوقت قروح مین تاکل ہو چھوہارا منقہ مازو اقاقیا خبث طرائیث۔ کبھی انمین زوفا اور میعہ بھی داخل کرتے ہین اور کبھی قبل اس مرہم کے اور اوس قرحہ مین جنمین تاکل نہو موم اور بط کی چربی روغن گل کا استعمال کیا جاتا ہی مجففات کا استعمال پلانے اور پچکاری دونون طریقہ سے کرنا چاہیے کبھی انھین دواؤن سے بعینہ حقنہ طیار کر کے استعمال کرتے ہین دران حالیکہ مریض پیٹ کے بل لیٹا ہو۔ جس وقت مشروبات سے نفع نہو خصوصاً اوس قرحہ مین جو مجری سے قریب ہے اور اوسمین تاکل بھی ہے ایسے قرحہ کا علاج یہ ہی کہ ادویہ ملمہ کو

عورتون کو دودھ مین گھول کر پچکاری دیجاے۔ منجملہ ادویہ مجمعہ کے اقراص قراطیس اور اقراص اندرویمین ہی تھوڑا سا مرواسنگ سفیدہ اور نشاستہ اور آبک شستہ ملاکر۔ ایک عمدہ یہ بھی ہی گل مختوم تیموليا خاکستر شاخ گوزن سوختہ سب ہموزن اور نشاونج اور شبت ثلث وزن ہر واحد افیون نصف جزو مرہم سفیدہ تین جزو انزروت ڈیڑھ جزو مرکندر ہر واحد دو دو ثلث جزو کے سب کو جمع کرکے روغن گل اور موم ملاکر پچکاری دین۔ اور کبھی آبمین زراوند بھی ایک جزو داخل کرتے ہین۔ اس سے زیادہ ہلکا نسخہ یہ ہی انزروت نشاستہ سفیدہ دودھ ملاکر پچکاری دین پھر اگر اسکو فلعی سوختہ اور کندر ملاکر استعمال کرین قوی ہوجائیگا۔ قرص مجرب اور قسطیدا س حکیم کا گل مختوم بسد کہربا نشاستہ تخم خیار تخم خطمی تخم خربزہ مقشر تخم کرفس فطر اسالیون دو دو قوا قراص کا کنج اور ایک دو امجر تخم خیارزک تخم خربزہ تخم کدو سب مقشر مکد یا پنجدرہم حب الصنوبر ساڑھے تین درہم تخم کرفس دو دو جوجیر کلتھی مقشر ڈھائی درہم نشاستہ چار درہم رب السوس آٹھ درہم تخم خرفہ ساڑھے تین درہم بادام شیرین مقشر بندق بریان مکد چار درہم تخم حماض بادام مقشر ہر واحد تین درہم کتیرا صمغ لوز بزر البنج افیون مکد تین درہم نخود سیاہ دس درہم زعفران پانچدرہم منفتح تین بیس کر قرص بنائین ہر ایک قرص بوزن دو درہم کے ہو آب ترب یا آب کرفس یا آب نخود سیاہ کے ہمراہ پلایا جائے خصوصاً جبوقت کہ قرصہ مدہ وغیرہ سے پاک ہو واجب ہی کہ سرو پانی پینے مین کمی کیجاے جبوقت درد مین زیادتی ہو اوسوقت شیاف ابیض کی پچکاری عورتون کے دودھ مین گھول کر دیجاے جو امراض جسم مین لکھا گیا اسی شیاف ابیض کے قریب قریب یہ ہی کہ خشخاش اور افیون اور مرغ کی چربی کا حقنہ دین یا مومل کرین یا پچکاری دین **جرب مثانہ کا بیان** حرقت بُول اور اوسکی بدبو سے اور درد شدید سے جو ہمراہ خارش کے ہو اور رسوب نخالی سے جرب مثانہ کی شناخت ہوتی ہی اور بشیتر خون بھی پیشاب مین آتا ہی علاج واجب ہے کہ جلاکر نیوالی دوائین جنسے صفائی مثانہ کی ہو پہلے استعمال کیجائین اوسکے بعد وہ ادویہ مجففہ جسمین لذع نہو اور خلاصہ یہ ہی کہ یہ سب دوائین بہ نسبت اور قروح کی دواؤن کے بہت قوی ہونی چاہیین۔ ادویۂ جرب کردہ بھی پچکاری کے ذریعہ سے استعمال کرین اور پلانے مین مغریات مبردہ بھی پلائے جاتے ہین جیسے لعاب بیدانہ اور لعاب اسپغول جو روغن بادام مین نکالا جاے۔ غذائین ایسی جنکا کیموس شیرین بنے ایسے مریض کو مفید ہوتی ہین جیسے لزوجت پایہ کی اور چکنے شوربے جنمین روغن بادام پڑا ہو مار الشعیر اور ہر بیسہ جو پرند جانورون سے بنایا جائے۔ دودھ کے اقسام مین سے شیر مادۂ خر اور شیر گوسپند اور شیر بز اور شیر گاؤ اور ہمیشہ بدن کا تنقیہ برابر چلا جاے جمود الدم مثانہ مین خون کے بستہ ہونے پر امور منصلۂ ذیل دلالت کرتے ہین کرب عارض ہونا قریب بغشی نوبت پہونچنی برد اطراف نفس کوتاہ نبض کا صغیر ہونا تواتر کے ساتھ سرد پسینہ نکلنا متلی ہونی۔ کبھی ہمراہ اسکے لرزہ بھی ہوتا ہی پہلے اس مرض سے مرض بُول الدم بھی ہولیتا ہی یا ضربہ اور سقط کی آفت مثانہ پر پہونچی ہو علاج اسکا علاج بعینہ پتھری کا علاج ہی اور بشیتر فقط سکنجبین کے پلانے سے کاربراری ہوجاتی ہے اگرچہ تری کرے خصوصاً سکنجبین عنصلے علی الخصوص جب اوسمین خاکستر انجیر ملائی جاے یا ادویہ حصاۃ کو سکنجبین مین جوش دین اکثر مثانہ مین پنیر پایہ خرگوش اور ادویۂ حسویہ کی پچکاری دیتے ہین آبزن بھی وہ تجویز کیا جاتا ہے جسمین ایسے حشایش کو جوش دیا جو پتھری کے مناسب ہین۔ منجملہ اون دواؤن کے جسکا پلانا اس مریض کو منظور ہے یہ ہی حب بلسان زود رہم خواہ اسکی مقدار پر زوفا دانیا یا حب فادانیا خصوصاً عود کے ہمراہ خواہ عود کے ہموزن اظفار الطیب یا ایک مثقال گرم پانی کے ہمراہ قرد مانا یا ہمراہ سرکہ شراب یا زیت کنہ کے۔ سکنجبین عنصلے ترش مجھے زیادہ پسند ہی بہ نسبت سرکہ کے اسلیے کہ سرکہ جو سکنجبین مین ہی تقطیع کرتا ہی اور شدت سے

تحلیل اور جلا کا فعل ہوتا ہی ایضاً اہل حلتیت اشنہ مجیطہ ہموزن لیکر گولیان بنائین مقدار شربت چار گولیان ہر ایک گولی بوزن ایک دانق کے ہمراہ ماء الاصول کے پلائی جائے اور پچکاری بھی دیجاے یا غاریقون اور سیسالیوس یا دو مثقال حلتیت یا زراوند طویل۔ ذو خاصیت دو اگدھے کا جگر تانہ سنگ پشت پنیر مایۂ خرگوش خصوصاً خاکستر چوب انگور کے ہمراہ فیصوم بھی اس مرض مین نافع ہی انجیر کا دودھ خشک کیا ہوا اگر تھوڑا سا پچکاری مین دیا جاے یا بقدر ایکدرہم کے اسی سے نطول کیا جاے کسی اور پانی مین ملاکر اسیطرح سے نطول ایک مثقال پنیر مایہ خرگوش کا یہ بھی نافع ہی وہ پانی جنکے ہمراہ یہ دوائین پلائی جاتی ہین جیسے آب نخود سیاہ اور گوکھرو کا پانی خاکستر انجیر کا پانی خاکستر چوب انگور کا پانی فیصوم کا پانی اور طبیخ فیصوم ہمراہ سداب کے خلع مثانہ اور استرخائے مثانہ مثانہ کا اوتر جانا اسطرح پہچانا جاتا ہی کہ وہ اپنی جگہ سے ہٹ جاتا ہی اور استرخا یعنے ڈھیلا ہو جانا مثانہ کا اسطرح پہچانا جاتا ہی کہ بے ارادہ پیشاب آتا ہی خلع مثانہ کبھی بوجہ رطوبت کے ہوتا ہی اور کبھی بسبب ریح کے اور بیٹھنے پر صدمہ ضربہ خواہ سقطہ کا پہونچنے سے ہوتا ہی استرخائے مثانہ اوضین اسباب سے ہوتا ہے جو ہر ایک عضو کے استرخا مین معلوم ہو چکے ہین کبھی استرخا اور خلع مثانہ کے ہمراہ عسر بول بھی ہوتا ہی اور کبھی سلس البول اور یہ دونون باتین مطابق اوسی غرض کے ہوتی ہین جو عضلہ کو تمدد اور التساع سے یعنے کھنچنے اور پھیلنے سے لاحق ہوتا ہی علاج اگر خلع مثانہ یا استرخا بوجہ ضربہ اور سقطہ کے ہوا اوسکا علاج دشوار ہے مگر مثانہ کے پلٹنے اور مضبوط باندھنے سے ساتھ ادویہ مسخنہ مجففہ کے اسکا بھی علاج کیا جاتا ہی جنکا ذکر ہم آگے کرینگے۔ جو قسم اسکی مزاج فالجی سے پیدا ہو اوسکو یہ تدبیر نافع ہوتی ہی کہ جو مواد بلغمی رقیق ہین اونکا استفراغ کیا جاے اور آیندہ اونکے پیدا ہونے کو روکا جاے اور جو تدبیر کھانے پینے حرکت کرنے ارباب فالج کی کیجاتی ہی وہی اس مریض کی بھی کرنی چاہیے۔ قی اس مریض کو نافع ہوتی ہے اگرچہ خریق پیدکے ذریعہ سے کرائی جاے مگر بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔ اگر پیشاب بے ارادہ ہو جاتا ہو واجب ہے کہ بہت زور سی بندش کیجاے اور قابضات شدید کا استعمال ہو اور زیادہ ارخا نکیا جاے بلکہ درمیان تحلیل اور شد کے یعنی روکنے کے علاج فالج کا سا کیا جاے اور جو چیز تغلیظ مثانہ کرتی ہو اوسکا استعمال کرانا چاہیے اور جو چیز دسومت مثانہ مین پیدا کرے اور خون محمود اور غلیظ مثل غالیہ کے پیدا کرے۔ لیکن اگر پیشاب بحال خود برابر آتا ہو خواہ کسیقدر اوسکے آنے مین دشواری ہو اوسوقت مرخیات پر متوجہ ہونا اور کسیقدر تحلیل کی بھی رعایت رہنی مناسب ہے اور تقطیع بدرجہ کمال کی مقدم ہی۔ منجملہ مشروبات کے جو مفلوجین اور مصروعین کے واسطے نافع ہی مشروہ دیطوس اور سنجرنیا اور مروسیا اور دبید کرکم اور فوتی ہی۔ ایضاً زہرہ اقحوان اور سعد اور کرنب سب اجزا ساتھ ہی خواہ جدا جدا اور محلب بھی ایسی ہی دوا ہی ایضاً آب برگ سداب تازہ ایضاً فنجنگشت اور اوسکے بیج جاؤشیر اور کمون کبھی خربوزہ کا سوکھا چھلکا اگر اوس سے شکر ملاکر حقنہ دیا جاے یہ بھی نفع کرتا ہی خصوصاً جبوقت کہ عسر بول بھی ہو۔ اکثر اسی کے قائم مقام خرگوش کا خصیہ خشک کیا ہو ہمراہ شراب ریحانی کے بھی ہی اور اسکو بالخاصہ مفید تجویز کیا ہی۔ یا حنجرہ مرغ یعنے مرغ کا پوٹا جلاکر نہار آب گرم کے ساتھ پلائین۔ پچکاری کے ادویہ جیسے روغن زنبق روغن نارین اور روغن سداب روغن قسط وہن البلغار روغن قثاء اثمار روغن صنوبر اوس مین جند بیدستر اور حلتیت اور بیروزہ جاؤشیر اور یہ ادویہ ایسے بھی ہین کہ پیڑو پر بطور مالش کے لگائے جائین اور مراق پر خصوصاً روغن نافیا جسمین اباز یر خوشبو داخل ہون اور قوت قبض کی اون اباز یر مین ہو جیسے سعد اور دارچینی اور سنبل اور بسباسہ مع بابونہ اور شیح اور شد کے۔ کبھی حقنہ ہاے گرم سے بھی علاج کرتے ہین

دوا ر کرم نسخہ

جنکے ادویہ یہ ہین قنطوریون اور حنظل اور بید انجیر وغیرہ جو مذکور ہو چکے ہین - دریای شور مین تیرنا اور آبہای گرم مین نہانا زیادہ نافع ہی
اوجاع مثانہ کا بیان کبھی سوء مزاج مختلف سے درد مثانہ پیدا ہوتا ہی اور بتھری سی اور قروح سے اور جرب مثانہ اور اورام سے
اور ریاح سے اور ہر ایک درد کا حال اور اوسکا علاج سب اپنی اپنی جگہہ بیان ہو چکا - کبھی درد مثانہ دلائل سے اوس بحران کی ہوتا ہی
جو بذریعہ بول کے ہونیوالا ہو - اوجاع مثانہ بروقت چلنے ہوا سے شمالی کے زیادہ ہوتے ہین - بعض لوگ کہتے ہین کہ اگر
مریض درد مثانہ کے بائین بغل کے نیچے ورم برابر چھوٹی بہی کے پیدا ہوا اور یہ ورم ساتوین روز پیدا ہوا ہو وہ شخص پندرھوین
روز مرجاے گا خصوصاً اگر اسکو سبات بھی عارض ہو **ضعف مثانہ کا بیان** کبھی مثانہ مین بھی ضعف عارض ہوتا ہے
بسبب مزاج کے اور اکثر بسبب مزاج بارد کے یہ ضعف پیدا ہوتا ہی اور ورم صلب کیوجہ سے بھی ضعف مثانہ پیدا ہوتا ہی یا استرخا
اور انقطاع مثانہ کے سبب سے بھی عارض ہوتا ہی علامات جملہ اقسام کے ظاہر ہین اور علاج بھی سب اقسام کا معلوم ہی - جسوقت
مثانہ ضعیف ہوتا ہی زیادہ مقدار بول کی برداشت نہین کرسکتا اور مشاق اپنے خالی رہنے کا رہتا ہی کبھی عضلہ مثانہ اس قدر
ضعیف ہوجاتا ہی کہ مثانہ کی اعانت اخراج بول پر نہین کرسکتا ہی پس ان دونون باتون کے جمع ہونے سے یعنے ضعف مثانہ
اور ضعف عضلہ سے تقطیر بول عارض ہوتی ہی **ریح مثانہ کا بیان** - کبھی یہ ریح بند ہوتی ہی اور کبھی منتقل ہوتی ہی اور سبب
ریح کا غذاہاے نفاخہ اور کثرت رطوبت مثانہ کی اور ضعف اور حرارت مثانہ کی ہی **علامات** ریح کا تمدد اور پھینا مثانہ کا
بدون گرانی کے خصوصاً اگر ریاح بستہ نہون بلکہ منتقل ہون **علاج** نہایت نافع علاج اسکا بعد پرہیز کرنے کے منفخ اشیا سے اور
احتیاط رکھنے سوء ہضم سے یہ ہی کہ روغن بید انجیر ہمراہ ماء الاصول کے پلائین اور پیڑو پر روغنہاے خوشبو جو محلل ہین اور
صموغ حارہ کو طلا کرین اور ضماد کرین سداب اور مشک اور فوذنج اور شبت کا کسی مقدار زائد سے جند بیدستر کا اور حلتیت اور
مشک کو اسطرح استعمال کرین کہ ان روغنون کی پچکاری تھوڑا سا جند بیدستر ملا کر نالزہ مین پہونچائین - عصارہ سداب اور مشک
اور روغن بان کی بھی پچکاری دین - غالیہ روغن زنبق کا - اور پھر بھی جو کچھہ باب گردہ مین مذکور ہوا ہے اوسے یاد کرین -
گردہ اور مثانہ مین جسوقت درد ہو خواہ اور کوئی مرض ہو اوسوقت بنادق البنفسج کا کبھی استعمال نکرین ورنہ درد کی زیادتی ہوگی
بلکہ آب گرم بھی اسقدر نہ پلایا جاے کہ کسی چیز کو جذب کرے خواہ کسی شے کو اوتارے **دوسرا مقالہ** اون آفات کے بیان مین
جو بول کو عارض ہوتے ہین عام اس سے کہ وہ کیفیات امراض ہون یا اعراض **فصل بیان مین کیفیت خروج بول**
کی جو بالطبع ہوتی ہے مین کہتا ہون کہ مثانہ براہ اصل خلقت کے بول کو اسطرح دفع کرتا ہی کہ رطوبت بول کو ہر طرف سے
سمیٹ کر اوسکو نچوڑتا ہی پھر اوسوقت جو عضلہ کے مثانہ کے منہ پر ہی کھل جاتا ہی اور عضل مراق تو نچوڑتا ہی آفات بول کے یہ ہین
حرقت بول یعنے سوزش ہونی اور احتباس یعنی پیشاب کا بند ہونا اور سلس البول اور منجملہ انھین آفات کے کثرت بول اور
تقطیر بول اور دیابیطس ہے **حرقت بول کا بیان** حرقت بول کا سبب یا حدت اور تیزی پیشاب کی خواہ بوقت
بول کی کسی مزاج کی وجہ سے یا بسبب ہونے اوس رطوبت کے جو ہوم غدیہ مین ہوتی ہی وہ ہوم غددی جو اوسی مقام مین
یعنے مثانہ مین ہین اسلیے کہ وہ رطوبت مجراے بول پر بستی رہتی ہی اور تغریہ بول کرتی ہی اور بول سے ملجاتی ہی اور اوس کی
تعدیل کرتی ہی - پھر جسوقت یہ رطوبت فنا ہوجاتی ہی مواضع مذکورہ کا تغریہ جاتا رہیگا اور بول کی تلذیج جاتی رہیگی بس اسی

سبب سے حرقت بول مین پیدا ہوتی ہی۔ منجملہ اون امور کے جو حرقت بول پر معین ہوتے ہین بکثرت جماع کرنا اسلیے کہ یہ رطوبت جماع کے سبب سے ہمراہی منی مین نکلجاتی ہی اور زیادہ نکلجاتی ہی جو امراض کہ بدن کو پگھلا دیتے ہین اونسے بھی حرقت بول مین آجاتی ہے یا اینکہ مجاری بول مین قروح پیدا ہون اور قضیب کے نزدیک ہون اور جرب یعنے خارش پیدا ہوا اور اسکے سبب سے یہ رطوبت جلجائے جیسے علامت قسم اوّل کی جو حدت بول سے پیدا ہوتی ہی یہ ہے کہ بول حاد اور تیز ہر آمد ہوتا ہی اور پیشاب کے ہمراہ مدّہ نہین ہوتا ہے اور دوسری قسم کی علامت خون اور مدّہ کا پیدا ہونا۔ اکثر اوقات قسم اوّل کا انجام بطرف قسم دوم کے ہوجاتا ہی بنا بر اوس طریقہ کے جو اوپر کے ابواب مین بیان ہوچکا ہی۔ پس معلوم ہوا کہ پہلی قسم گویا مقدمہ ہی دوسری قسم کے واسطے کہ اسہال صفراوی جسطرح مقدمہ ہی قروح امعا کے واسطے علاج حرقت بول کا اگر اوسکے ساتھ مدّہ بھی آتا ہو وہی علاج ہی جو قروح مثانہ کیواسطے اوپر لکھا گیا یا نواحی مثانہ کے قروح کا علاج جو مذکور ہوچکا اور خاص اسکے واسطے ہمکو ایک نسخہ جید یہ بھی پہونچا ہی کہ اون ادویہ سے قرص ہاین صفت بنائے جاتے ہین۔ تخم خربزہ تخم خیار تخم کدو ملکہ بیخ درہم کندر صمغ دم الاخوین مکدوس درہم افیون تین درہم تخم کرفس ایکدرہم شربت خشخاش کے ہمراہ پلایا جاے بمقدار شربت اس دوا کی دو درہم ہی یعنے دو درہم کا ایک قرص بنایا جاے اور اگر قروح اور مدّہ نہو پھر عمدہ علاج اوسکا یہ ہی کہ پیشاب کی مقدار بڑھائی جاے اسطرح سے کہ استفراغ فضول بذریعہ اسہال لطیف کے کیا جاے جیسا کہ ابواب امراض مثانہ مین معلوم ہوچکا ہی۔ اور تی کرانی بھی عمدہ علاج ہی اور ادویہ مبردہ مرطبہ از قسم خوردنی اور بقول اور فواکہ بھی اور ہر ایک شوربہ اور تیز چیز سے اور زیادہ میٹھی چیز سے پرہیز کرنا اور تعب و جماع سے بچنا۔ لعابات کا پلانا اور پچکاری لعابون کی بھی نافع ہوتی ہی جیسے لعاب تخم مرو اور لعاب بہدانہ اور کسیقدر خشخاش اور بزر دراورہ جو مدر بھی ہون اور یہ ادویہ آب سرد کے ہمراہ پلائی جاتی ہین۔ کشک شعیر اور آب جو اور نیمبرشت اور قرعہ یعنے کدو ڈال کر جو گوشت پکتا ہی اور ماشیہ یعنی وہ غذا جو مونگ سے طیار ہو یا تو مثل روغن بادام کے ملاکر خواہ بچہ اور فربہ چوزہ ملاکر۔ اگر سبب حرقت بول کا وہ جفاف اور خشکی ہو جو بحوم غدد یہ کو عارض ہوئی ہی اوسکا علاج ترطیب بدن سے کرنا چاہیے اور ترک اون امور کا جنسے تجفیف غدد مین پیدا ہوتی ہی مثل جماع وغیرہ کے۔ اقسام سے پچکاریون کے جو اس قسم مین قابل استعمال کے ہین لعاب اسپغول لعاب تخم مرو لعاب بہدانہ اور صمغ عربی سپیدہ اور تازہ انڈے کی سپیدی شیر زنان بھی اس مرض کی پچکاری مین پڑتا ہی یا فقط اسی دودھ کی پچکاری دیجاتی ہے۔ بیشتر فقط پچکاری شیر مادہ خر کی خواہ شیر دختران کی ہمیشہ دینے مین کفایت ہوتی ہی۔ عورتون کا دودھ لڑکی کی ولادت سے ہونا چاہیے نہ پسر کا اور گوسپند کا دودھ بھی پچکاری مین دیا جاتا ہی۔ کبھی دودھ مین لعاب ہاے بارزہ اور کسیقدر نشیات ابیض بھی داخل کیا جاتا ہے۔ کبھی فقط انڈے کی سپیدہ کی پچکاری کافی ہوتی ہی خواہ اور اشیاے مذکورہ ملاکر اور ہمراہ روغن گل۔ اور کبھی اسمین مخورات کو داخل کرتے ہین۔ پھر اگر درد مین شدت ہو خصوصاً کہ مدّہ بھی آتا ہو پچکاری مین ضرور مخدرات کا ملانا چاہیے اونھین نسخون کے عنوان پر جو باب قروح مین لکھے گئے۔ نسخہ عمدہ ایک یہ ہے۔ پوست خشخاش اور نشاستہ رب السوس انھین ادویہ سے پچکاری طیار کرین اور اگر اس سے زیادہ قوی دوا درکار ہو کسیقدر افیون اور بزرالبنج بھی داخل کردین **قلت بول** یا تو پانی کم پینے کی وجہ سے پیشاب مین کمی ہوتی ہی یا تحلل بکثرت ہونے سے یا ضعف گردہ کی وجہ سے کہ جذب رطوبات جگر سے نہین کرتا ہو خواہ جگر ایسا ضعیف ہو کہ تمیز مائیت کی غذا سے

نہین کرسکتا ہے جیسے کہ سورالقینہ مین کبھی پیشاب کی اسیوجہ سے ہوتی ہے اور استسقا مین بھی ایسی ہی کیفیت ہوتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ترشی کے جملہ اقسام ان لوگون کو مضر ہین اور جماع بھی انکے مرض کو بڑھاتا ہے **عسر بول اور احتباس بول** دشواری سے پیشاب ہونا یا کسی ایسے سبب سے عارض ہوتا ہے جو مثانہ مین ہو مثلاً ضعف مثانہ ہو جسکے تابع مزاج ردی اور خراب ہوتا ہے جیسے اگر شمالی ہوا زیادہ چلے اوسوقت یہی بات پیدا ہوتی ہے خواہ مثانہ مین ورم وغیرہ ہو کہ اوس سے پورا پورا شمول مثانہ کا بول پر نہوسکے اور جب بول کی فراہمی پر بخوبی قادر نہین ہوتا ہے تو پیشاب کو نچوڑ کر دفع کرنے پر بھی جو امر طبعی ہے قادر نہین ہوتا لہذا عسر بول اسوجہ سے عارض ہوتا ہے۔ کبھی سبب عسر بول کا برودت خواہ حرارت خارجی ہوتی ہے یا حبس بول زیادہ ہونے سے آخر کار عسر بول پیدا ہوجاتا ہے جیسے وہ لوگ کہ اکثر پیشاب کو ٹالا کرتے ہین اونکو یہ مرض لاحق ہوتا ہے یا عسر بول کا سبب مثانہ کے گردن مین اورد ہی مجرائے بول ہے اور اصلیل مین ہوتا ہے۔ یا سبب اسکا قوت مثانہ مین ہوتا ہے اور کوئی سبب آلہ مین جو عضو مثانہ ہے یا ایسے عضو مین جو باعث یعنے برانگیختہ کرنے والا بول پر ہے خواہ انکہ خود پیشاب مین کوئی خرابی ایسی ہوتی ہے جسکی وجہ سے عسر بول عارض ہوتا ہے۔ مجرائے مثانہ مین جو سبب ہوتا ہے یا تو اولی ہے یعنے پہلے پہل اوسی مین پیدا ہوتا ہے یا بشارکت کسی عضو کے۔ سدہ مثانہ مین کبھی تو خاص مثانہ ہی مین بسبب ورم حار خواہ ورم صلب کے پڑتا ہے خواہ کسی شے غلیظ سے جیسے جیسے رطوبت خواہ کوئی علقہ یعنے بستہ چیز یا مادہ پھر مادہ اکثر سدہ کا سبب ہوجاتا ہے خواہ پتھری یا ریح جو مانع خروج بول ہو خواہ مسہ پڑجاے یا کسی زخم اور قرحہ کے مندمل ہونے سے کوئی فرو نے مثانہ مین بڑجاے یا تقبض اور کھچاؤ برودت شدید کی وجہ سے تنگی مجری مین پیدا کرے خواہ حرارت کی وجہ سے مثانہ کی گردن وغیرہ سمٹ جاے جیسے حبات محرقہ مین اسیوجہ سے عسر بول عارض ہوتا ہے خواہ اور امراض جنبین ذوبان اور اعضا کا گلنا لاحق ہوتا ہے اور کبھی سبب اسکا قرحہ ہوتا ہے جو مجرائے مذکور مین پڑکر کبھی عسر بول بسبب تمدد اور کھچ جانے مثانہ کے عارض ہوتا ہے کہ یہ تمدد سداد اور مانع خروج بول بسہولت کا ہوتا ہے جیسے وہ احتباس اور عسر بول جو پیشاب کے روکنے اور ضبط کرنیوالون کو اسیوجہ سے عارض ہوتا ہے کہ اس بیہودہ حرکت سے مثانہ بستہ ہوکر مجری چسپیدہ ہوجاتا ہے۔ رات کو حبس بول بسبب خواب کے ہوتا ہے اور دن کو چونکہ آدمی مشغول کارہاے ضروری مین ہوکر تقاضاے پیشاب سے غافل رہ جاتا ہے اسی جہت سے حبس بول ہوجاتا ہے۔ وہ قسم اس مرض کی جو بندہ مشارک کیوجہ سے عارض ہوتی ہے اوسکی مثال ایسی ہے کہ معا مین خواہ رحم مین یا خود ناف مین کوئی ورم حار پیدا ہو یا ورم صلب یا کسی عضو مذکورہ بالا مین تفل اور فضلہ خشک یا بلغم کثیر جسکے سبب سے مقدار مثانہ کی پر ہوکر تمدد اور کھچاؤ پیدا ہو جیسے پانی زیادہ بھرنے سے مشک وغیرہ مین تناؤ پیدا ہوتا ہے یا ورم مقعد مین ابتدا سے پیدا ہو خواہ بپیش کیوجہ ورم مقعد عارض ہو خواہ بواسیر کے قطع کرنے سے ورم مقعد مین آجاے یا ایذاے بواسیر خواہ شقاق ایذا دہندہ کے سبب سے ورم مقعد مین ہوجاے۔ یا بجانب اسفل کشش کے ورم ہو خواہ التوا اور پیچیدگی اسی جگہ یعنے اسفل صلب مین عارض ہو۔ یا اینکہ خصیہ اوپر چڑھ جاے اور مراق تک پہونچکر فراہم مجرائے بول کا ہوا اور اوسکو اوپر کیطرف کھینچے اور تنگی پیدا کرکے خروج بول مین تنگی پیدا کرکے عسر بول پیدا کرے اور درد ہو ہوکر تھوڑا تھوڑا پیشاب برآمد ہو۔ کبھی سبب عسر بول خواہ حبس بول کا ایک درد ایسا ہوتا ہے جو قروح مجری مین پیدا ہوا اور سدہ نہ پڑا ہو اور نہ ورم پیدا ہوا ہو پس جسوقت ارادہ پیشاب کا آدمی کرے درد ہونے لگے اور درد کیوجہ سے پیشاب کرنے والا نچہ مثانہ کے عصر

اور نچوڑنے پر زیادہ زور نکلے نا کر شدت سے درد کی بچے اور خصوصاً اگر اس درد کے ساتھ عضل مثانہ مین ضعف بھی ہو خواہ تشنج بھی ہو یا اور کوئی امر عضل مثانہ مین ایسا ہی عارض ہو۔ ایسا آدمی اگر درد کی ایذا کو برداشت کر کے پیشاب کرلے مقدار طبعی پر کمیت اور کیفیت مین ہوگا اور درد بھی زائل ہو جائیگا اسی طرح اگر یہ شخص قہر اور غلبہ کر کے پیشاب کرلے تب بھی بخوبی پیشاب ہو جاے گا اور عسر بول خواہ حبس بول عارض نہوگا۔ اکثر ایسا آدمی باوجودیکہ عسر بول مین مبتلا ہوتا ہی تقطیر بول بھی اوسکو عارض ہوتی ہی شاید اگر پیشاب برآمد ہو گو تھوڑا تھوڑا کر کے مگر بعد خروج بول کے تخفیف ایذا مین ہو جاے گی اور تحمل درد کا بھی کرنے لگے گا۔ قوت مین جو سبب پیدا ہو کر یہ مرض پیدا کرتا ہے یا تو قوت حساسہ مین ہو یا محرکہ مین یا قوت طبعیہ مین۔ قوت حساسہ مین سبب اسطرح پیدا ہوتا ہی کہ حسین مثانہ کے خواہ عضل اوسکے کوئی ایسی آفت پیدا ہو کہ اسکے سبب سے دافعہ سے دفع قوی نہو سکے خواہ بالکل دفع ہو ہی نہ سکے۔ خواہ مبادی مین مثانہ کے کوئی ایسی آفت ایسی ہی پیدا ہو جیسے قرانطیس اور بثر غس مین نسیان اور کمی حس کے عارض ہو کر عسر بول یا حبس بول کا سبب ہوتی ہی۔ قوت محرکہ مین سبب کے یہ صورت ہی کہ عضلہ مثانہ ایسا باقی نرہے کہ اپنے کو مطلق اور آزاد کر کے حرکت انقباض سے بطرف حرکت انبساط کے پھرے اور جسوقت مثانہ منقبض ہوتا ہی اسکو بھی وہی فعل اور حرکت کرنے پر توانائی ہو جو مناسب بحال دفع بول بسہولت ہو یا اینکہ عضل بطن قبول کرنے والی قوت مثانہ کی نہو اسقدر کہ جو کچھ مثانہ مین ہوا دسے نچوڑ کر دفع کر دے اور یہ امر یا تو بسبب ضعف قوت کے ہو یا بسبب ایک ایسے حال کے جو عضل مذکور مین تمدد وغیرہ سے عارض ہو رہا ہو۔ قوت طبعیہ مین سبب اس مرض کا یون پیدا ہوتا ہی جیسے کہ دافعہ کو سوء مزاج مختلف حار عارض ہوا اور یہ بات کمتر ہوتی ہی یا سوء مزاج بارد ہوا اور یہ امر اکثر ہی خواہ سوء مزاج مادی ہو جیسے کہ حار سوء مزاج حدت بول کے ہمراہ ہوتا ہی اور بارد سوء مزاج ہمراہ رطوبات مرخیہ یا رطوبات ممدوہ کے ہوتا ہی۔ کبھی سبب اس ضعف کا یہ ہوتا ہی کہ معارضہ اختیار طبیعت کا حبس سے ہوا کرتا ہی یعنے طبیعت کا اقتصار دفع بول کا ہوتا ہی اور آدمی اوسکے خلاف روکتا ہے لہذا قوت دافعہ ضعیف ہو جاتی ہی یا یہ سبب عضلہ مین ہوتا ہی کسی آفت مزاجی کیوجہ سے خواہ ورم یا اور آفت عصبی کیوجہ سے جیسے تشنج یا استرخا اور بطلان قوت حرکت کا سبب ضربہ اور سقطہ وغیرہ کے یا خود مثانہ بن خواہ مبادی حرکت مین جیسے شعبہ ہاے عصب اور نخاع اور دماغ۔ جو عسر بول خواہ امتناع بول بسبب عضو باعث کے ہو یعنی بسبب آفت اوس عضو کے جو بول برانگیختہ کرنیوالا ہے پس باین طور کہ مثلاً گردہ مین ورم حار خواہ ورم صلب ہو خواہ پتھری ہو یا ضعف جاذبہ اوپر کیطرف سے ہو خواہ ضعف دافعہ نیچے کی طرف سے خواہ جگر کو قدرت تمیز ہائیت پر نہو اور احوال استسقا کے واسطے اس رطوبت کو جگہ جا بجا چھوڑ دیتا ہے اور فراہم رہ جاتی ہے اور یہ قسم ایسی ہی جسکے بیان کے واسطے ایک باب جداگانہ درکار ہے یا اسکو ہم قلت بول کے قبیل سے تجویز کرین جو عسر بول بسبب کسی خرابی اور برائی پیشاب کے ہو وہ یہ ہی کہ جیسے بول گرم اسقدر ہو کہ اوسکے اخراج مین ایذا ہوتی ہی اور اکثر اوقات اسکا تجربہ بھی ہوا ہے کہتے ہین کہ جس شخص کو عسر بول ہوا اور پھر اوسے بعد عسر بول کے بچیش عارض ہوسا تو ین روز مر جاے گا مگر اینکہ اوسکو تپ آجاے اور اور بار بکثرت ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بیشتر بعد حرقت بول کے اور بعد زائل ہو جانے اسی حرقت کے ایک طرح کی خشکی چند مقامات مین عارض ہو جاتی ہی کہ اوسکی وجہ سے عسر بول خواہ احتباس بول پیدا ہوتا ہے پس واجب ہے کہ طبیب کا استعمال کرین تاکہ یہ خشکی وغیرہ نہ پیدا ہو علامات

جس حبس بول خواہ عسر بول کا سبب برودت مزاج کے ہوا وسکی علامت سپیدی پیشاب کی اور غلیظ ہونا بول کا خواہ رقیق ہونا پیشاب کا اور خطرہ پیشاب کا زیادہ ہونا قبل عارض ہونے اس مرض کے اور استحمام کا استعمال پہلے سے زیادہ ہوا ہوا اور برودت کا احساس بھی ہوتا ہوا اور جملہ اقسام علامات حرارت کے نہونے۔ جبوقت حرارت کی وجہ سے عسر بول خواہ احتباس بول عارض ہو اوس کی علامت یہ ہی کہ پیشاب مین حدت ہوا اور التہاب بھی اور یہ دونون حدت اور التہاب محسوس ہوتے ہون۔ اور اگر زوبان بسبب تقبض اور کھچاؤ برودت کے یہ مرض پیدا ہوا وسکی علامت یہ ہی کہ تدبیر ارخا کی مفید ہوتی ہی۔ اور اگر زوبان اور حمیات محرقہ کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہے ترطیب کا نافع ہونا اوسکی علامت ہے۔ ایضاً اسکی علامت سے یہ بھی ہے کہ تھوڑا پیشاب نہین خارج ہوتا ہی اور زیادہ بسہولت خارج ہوتا ہے کہ بسبب ترطیب مجری کے مجری مین تری اور کشادگی پیدا ہوتی ہے۔ جو قسم عسر بول کی بوجہ ورم مثانہ کے عارض ہو خواہ اوس عضو کے ورم کی وجہ سے جو قریب مثانہ کے ہی یا کسی خراج اور پھوڑے کیوجہ سے جیسا کہ اوپر معلوم ہوچکا ہے اور ہر ایک ایسے ہی اقسام کا بیان جداگانہ ابواب مین ہوچکا ہے۔ پھر بھی فرق دشواری بول کا جو ورم کی وجہ سے ہوا ور جو دشواری بول کی ورم کیوجہ سے نہو یہ ہی کہ ورم چونکہ تھوڑا تھوڑا پیدا ہوتا ہی اور دفعۃً نہین پیدا ہو جاتا ہی مگر اینکہ ایسا ہی کوئی امر عظیم واقع ہو جسکی وجہ سے ورم بھی دفعۃً عارض ہو جاوے۔ جو عسر بول مثانہ کے اون سدّون کیوجہ سے عارض ہو جو کسی مرض کیوجہ سے مثانہ مین پیدا ہوے ہون یا کوئی ضاغط اور تنگی پیدا کرنے والی شی مثانہ مین گر گئی ہوا ور دھنس گئی ہو خواہ مثانہ اوس شی کیوجہ سے پھول گیا ہو خواہ کھچ گیا ہو اور یہی کیفیات علامت بھی اسی قسم کے ہین۔ جو عسر بول عضو باعث کی وجہ سے عارض ہوا ور مثانہ مین کسی شی کا ارتکاز یعنے پھنساؤ خواہ پھولنا اور تمام اقسام کے وہ علامات جو سدّہ مثانہ مین عارض ہوتے ہین نہو خواہ کسی ضاغط اور تنگی پیدا کرنیوالے کیوجہ سے جو جو اعراض پیدا ہوتے ہین وہ بھی نہون اور درد بھی نہو جو ضاغط کیوجہ سے۔ ورم کی شناخت اوسی سدّہ ڈالنے والی شی سے ہوتی ہی چنانچہ معلوم ہوچکا ہے اور بدون ورم کے جو شی بند کرنیوالی پیشاب کی ہی اوسکی شناخت قاثاطیر سے کیجاتی ہی اور خون جو نکلتا ہی خواہ جو خلط ہوے خون کے برآمد ہوتی ہی خواہ جو شے ٹھہر جاتی ہی اور نکلنے نہین پاتی اور سنگ خواہ پتھری وغیرہ کے اڑجانے سے خواہ کسی زخم کے بھرنے سے جگہ تنگ ہو جانے در آمد برآمد بول وغیرہ مین رکاوٹ ہوتا ہی اسکے بھی شناخت ہوسکتی ہی۔ پتھری کا روکنا اپنے علامات خاص سے پہچانا جاتا ہی اور قاثاطیر کے چھو جانے سے بھی معلوم ہو جاتا ہی کہ کوئی شی پتھر کی سی کھٹ کھٹاتی ہے۔ خون اور خلط کی شناخت گذشتہ اور مقدم زمانہ کے پیشاب سے بھی ہوتی ہی اور مثانہ مین خون کے بستہ ہونے سے اور رنگ کی زردی اور کوتاہی نفس اور نبض کے صغیر ہونے اور متواتر ہونے اور سرد پسینہ برآمد ہونے تپ اور لرزہ اور متلی پیدا ہونے سے ہوتی ہی مگر یہ متلی کی علامت زبون حالی پر دلیل ہے کمتر مریض جان بر ہوتا ہی۔ خلط غلیظ کی شناخت کبھی اوس گرانی سے کیجاتی ہی جو محسوس ہوا گر اوس خلط کی کوئی مقدار معتدبہ ہو اور یہ بھی علامت ہی کہ بول مین خام فضلہ برآمد ہو۔ جو عسر بول بسبب برودت مقبضہ کے یا بسبب برودت مستصفہ اور ٹھہرانے والی کے عارض ہوا وسکی شناخت اسباب قریبۃ العہد سے خواہ اسباب مقدمہ سے ہوتی ہی۔ بیچ کیوجہ سے جو عسر بول ہوا وسکی شناخت یہ ہی کہ تمدد بلا تقل کے ہوگا اور کبھی اس بیچ کو انتقال اور سرکنا ایک جگہ سے دوسری جگہ پر ہوتا ہے

اور کبھی مثانہ مین یہ ریح بند رہ جاتی ہے ضعف حس کیوجہ سے جو عسر بَول عارض ہوتا ہی اوسکی علامت یہ ہی کہ لذع بَول پر حس نہو۔ علامت اوس عسر بَول کی جو ضعف دافعہ کیوجہ سے عارض ہو یہ ہی کہ دبانے سے پیشاب بآسانی نکل آئے۔ استرخاء عضلہ کیوجہ جو عسر بَول ہوا اوسکی شناخت یہ ہی کہ دھار پیشاب کی کمزور ہو کر چھوٹے جس سے زمین مین گڑھا نہ پڑے اور حبس بَول نہوا ہو اور کبھی ایسا معلوم ہو کہ کوئی شی اندر کی ایسی ہی جو نچوڑنے عضلہ کو قبول نہین کرتی ہی اور دبانے سے پیشاب نکل جاتا ہے۔ تشنج عضلہ کے علامات یہ ہین کہ بیمار کا پیشاب جو تھوڑا سا نکلتا ہی وہ بھی اس زور سے ہو کہ زمین کھُد جاہی اور گڑھا پڑ جاہی۔ ضعف گردہ کیوجہ سے جو عسر بَول عارض ہوا اوسکے علامات وہی ہین جو ضعف گردہ کے باب مین بیان ہوے۔ اسیطرح سنگ گردہ اور ورم گردہ کا بھی حال ہے اور خلاصہ یہ ہی کہ اگر درد اور گرانی بجانب گردہ محسوس ہو کر عسر بَول خواہ حبس بَول ہوتا ہو اوسوقت اصلی مرض گردہ ہی مین ہوگا۔ پھر اگر علامات ورم گردہ کے ہون اوسوقت ورم گردہ کا مرض ہوگا اور اگر گردہ مین زیادہ گرانی ہو پس گردہ مین پیشاب کی رطوبت محتبس ہو رہی ہی اور اگر زیادہ گرانی نہو اوسوقت کوئی اور رطوبت ایسی ہی جو اخراج بَول کو روکے ہوے ہی اور یہ روکنا ورم کیوجہ سے ہو خواہ بلا ورم ہو اور اگر ثقل اور گرانی نہو بلکہ وجع ممدد ہو ریح گردہ کیوجہ سے ہوگی۔ اور اگر شکم نرم ہو یعنے قبض نہو اور نہ علامات سدہ گردہ کے ہون اور نہ سدہ مثانہ اور ضعف مثانہ وغیرہ کے موجود ہون پس سبب یہ ہی کہ جذب گردہ مین ضعف آگیا ہی یا دافعہ جگر مین ضعف ہی یا دافعہ جگر کے ضعف پر دیگر احوال استسقائیہ دلیل ہونگے جو عسر بَول بوجہ کسی ایسے درد کے ہو جو معارض خروج بَول کسی قرحہ کیوجہ سے خواہ حدت بَول کیوجہ سے ہوا اوسکی علامت یہ ہے کہ اگر درد پر صبر کرے تو پیشاب ہو جاے اور اسیطرح اگر جبر اور قہر کر کے پیشاب کرے۔ قرحہ کیوجہ سے جو حبس بَول خواہ عسر بَول ہوتا ہی اوسکے ہمراہ علامات قروح کے ہوتے ہین۔ اعضاء غدویہ کی خشکی اور جفاف کیوجہ سے جو عسر بَول عارض ہوتا ہی اوسپر تقدیم اسباب مذکورۂ بالا دلیل ہوتا ہی اور یہ بھی علامت اوسکی ہی کہ ترطیب کرنے سے بآسانی پیشاب روان ہو جاتا ہے علاج جملہ اقسام کا یہ ہی کہ اگر سبب اس مرض کا مادّہ یا کوئی خلط ہو اوسکا علاج مفتحات سے کرین اور وہی مدرات قویہ جو معلوم ہو چکے ہین اونکا استعمال کیا جاے اگر خوف اس امر کا نہو کہ یہ مرض ایسا نہین کہ جسکو دواے مدر کے استعمال سے فائدہ پہونچے اور پھر اگر مدرات کا استعمال بھی کیا جاے ایک اور مادہ کو مثانہ تک کھینچ لائیگا اور درد اور تمدد مین زیادتی ہوگی اور کچھ بھی خارج نہ ہوگا۔ آب ترب کے واسطے اس امر مین قوی تاثیر ہے اور یہانتک مفید ہی کہ اسی مولی کی ترکاری سے غذا بھی کرنی واجب ہے۔ اسیطرح آب نخود سیاہ بھی ہے۔ مدرات جیسے فطر اسالیون اسفرد قوقمرو فوہ حاما قسط سیسالیوس وج ثبت تخم شبت یہ سب ادویہ آب ترب مین جوش دے کر خواہ اینکہ آب نخود سیاہ مین خواہ گوکھرو کے پانی مین یا عصارۂ کرفس اور رازیانہ مین خصوصاً رازیانہ دشتی اور سکبنین عنصلی بھی خوب نافع ہی اور مشرود بطوس اور تریاق فاروق شدید المنفعت ہے اور دواء کرکم اور امرو سیا اور دواے قباد الملک۔ لڑکون کو اپنی مان کے دودھ مین ان دواؤن کو دینا خواہ دایہ کے دودھ مین مفید ہوتا ہے ضفہ مدر قوی اہلیلہ اسارون اور حاما نا خواہ تخم کرفس فطر اسالیون مجیطہ بادام تلخ سنبل مکہ بیخ درہم تخم خربوزہ دس درہم اجساد ذراریح پارہ پارہ کر کے اور سر اور بال دیر جدا کر کے بوزن ایک درہم اشق کو رقیق شراب مثلث مین گھول کر اور اوپر یہ ملا کر گولیان طیار کرو مقدار شربت تین درہم تک ہی۔ ایضاً دواے اہلیلہ اور خلتیت جو مذکور ہوچکے

مدرات قویہ

باب جبو دخون کے مثانہ مین کہ وہ دوا پلانے اور پچکاری دینے مین کارآمد ہے۔ کبھی ایسی ادویہ طیار کیجاتی ہین جن مین جند بیدستر اور فربیون اور زنجبیل اور دارفلفل اور روغن بلسان داخل ہوتا ہے۔ بیشتر انھین ادویہ مین افیون اور بزرالبنج بسبب زیادتی درد کے شریک کرتے ہین ان ادویہ کے قرابادین مین نسخہ لکھے ہین۔ جملہ ادویہ جصویہ جنسے پتھری گرائی جاتی ہے وہ بھی اس موقع پر نافع ہین اور اکثر اصناف کو اس مرض کی حرارت سے ہو خواہ برودت سے ہر گونہ یہ ادویہ مفید ہین بعد لحاظ اس امر کے کہ خون اور قرحہ نہو جیسے خاکستر عقارب کی خواہ اسفنج مین جو سنگریزہ ملتا ہے اور آبگینہ کی راکھ۔ منجملہ اون ادویہ کے جنکو کسی قدر براہ خاصیت کے اس مرض مین دخل ہے جیسا لوگ کہتے ہین وہ یہ ہے کہ نولہ کا مثانہ سوکھا کر تین درہم اوسمین سے ہمراہ شراب ریحانی کے دیا جاے۔ ایضاً سرطان نہری سوختہ وزن دو درہم ہمراہ شراب ریحانی کے خصوصاً بچون کے واسطے۔ ہم نے اور ادویہ بھی لکھے ہین واسطے اوس ضعف کے جو بسبب برودت مثانہ کے عارض ہوا واجب ہے کہ اس مقام کے علاج مین اونھین بھی پڑھ لین۔ جو عسر بول بسبب بستہ ہوجانے کسی علقہ اور گرہ کے مثانہ مین ہوا اوسکا علاج وہی ہے جو باب جبو دعلقہ مثانہ مین لکھا گیا۔ کبھی انھین ادویہ سے ضمادات بناکر بھی لگاے جاتے ہین مولی کا پانی شریک کرکے اور کبھی تریاق مصطگی اور امرود سیا اور دواء کرکم اور دواے تباد الملک بھی استعمال کیجاتی ہے۔ اکثر حاجت قوی نطولات کی پڑتی ہے جو حرمل اور مشک طرامشیع اور برگ حمام سے طیار کرتے ہین ایضاً بورہ اور عاقرقرحا اور خردل سے ضماد طیار ہوتا ہے کہ یہ بھی نافع ہے۔ یہ ضماد جسکی ترکیب ہم بیان کرتے ہین بھی خوب مجرب ہے۔ حب الغار شبت حماما اکلیل الملک آرد نخود سیاہ بابونہ مکد دخل درہم دو قوقنم ترب تخم کرفس بتانی اور کوہی مکدسات درہم اسی سے ضماد طیار کرین روغن بلسان خواہ روغن سوسن ملاکر اور کرنب ارمنی کے پانی سے گوندھکر استعمال کرین صفت مرہم جیدکی بیکھنچ مقل جاؤشیر وج سب اجزا ہموزن لیکر بیدکی چربی کے ذریعہ سے مرہم طیار کرین اور موم زرد اور روغن سوسن کو اضافہ کرین۔ پچکاریون مین سے یہ ہے کہ بیروزہ مبعہ جاؤشیر قلفطار یعنے سبز پھٹکری اور کبھی اسمین جلقیت بھی ملاتے ہین۔ اگر سبب اس مرض کا پتھری ہو اوسی کا علاج کرینگے جہان کہین کہ پتھری ہو گردہ کی خواہ مثانہ کی اور اگر سبب اسکا مسہ ہو خواہ کسی گوشت کے بڑھ جانے سے یہ مرض پیدا ہوا ہو اوسوقت آبزن ہاے مرخیہ جو باب مثانہ مین معلوم ہو چکے اون سے علاج کرین گے اور خرش چیزون سے اور قوابض سے پرہیز کرینگے۔ اکثر یہ علاج مفید ہوتا ہے اور کبھی نہین ہوتا ہے۔ اور اگر ورم کے سبب سے ہو اوسی کا علاج کیا جائے گا اور ارخا اور نرم کرنے کی تدبیر کرین گے اور حمام مائی سے تعریق کرین اور وہ ملینات جنکے ذریعہ سے ضماد کیا جاتا ہے اور اسی طرح پچکاریان جو اسی قسم کی ہین خواہ شیاف وغیرہ جو مقعد مین رکھے جاتے ہین اور پانی پینے مین کمی کیجاے اور مدرات بالکل متروک ہون اور غذا بھی آدھے دن نہ دیجاے اور جسوقت ورم مین نرمی آجاے۔ کبھی پیشاب دبانے اور نچوڑنے سے اوتارا جاتا ہے بعد اسکے کہ اچھی طرح سے تلیین اور ارخا کی تدبیر ہوچکے۔ کرنب ورخلمی اور پیاز اور گندنا اوبال کر اسبارہ مین معین ہوتے ہین جسوقت کہ انکا ضماد کیا جاے۔ فصد منجملہ اون تدبیر کے ہی جنکا ذکر کرنا واجب ہے پہلے باسلیق کی پھر اوسکے بعد صافن کی کہ اکثر ایسے فصد ہی کے ہونے سے اور ارقول ہوجاتا ہے اگر سبب برودت اور قبض ہو سوء مزاج بارد کا علاج کیا جاے گا اور اگر حرارت

اسکا سبب ہے روغنہاے معتدلہ اور وہ روغنہاے بارد جنمین بنفشہ بھی ہے اور ارخا بھی اونسے علاج کرین جیسے روغن بنفشہ اور روغن کدو اور وہ روغن جن مین ارخا کی قوت ہو- غدد البسی درکار ہے جو مرطب ہو اور تدبیر نائمین کی کرنی چاہیے اور حمام- اگر یبس اور خشکی ہو اوسوقت آبزن ہاے معلومہ اور ادہان مرخیہ کا استعمال کرین- اور اگر بسبب قبض کے عسر بول خواہ حبس بول ہوا ہو علاج فالج کا کیا جاے اگر سبب تشنج عضلہ کا ہو معالجات تشنج سے علاج کرین جو اپنے مقام پر مذکور ہین- اگر کوئی مزاج بارد سبب ہو مرض ہو روغنہاے گرم اور معجونات حارہ معلومہ سے علاج کرین- منجملہ اون چیزون کے جو ایسے وقت مفید ہون اور فالج مین فائدہ کرین یہ ہو کہ فضلہ کبوتر صحرائی نصف درہم ہمراہ بول اطفال کے پلایا جاے کہ ادرار بول ہو جائیگا- دوسرا نسخہ یہ ہو جو ہے کی مینگنی ایک مثقال آب ثبت مین جوش دیکر پلائین- کبھی یہ دوا ہمراہ مومیائی کے پچکاری مین دیجاتی ہے خواہ ایک درہم پوٹہ زعمہ کا سوکھا ہوا ہو وزن نمک ہندی کے ہمراہ آب گرم ملاکر پچکاری دیجاے- روغن ناردین کا پلانا بھی اس مریض کو نافع ہوتا ہی ہمراہ آب گرم کے خواہ دود انگ حلیت شیر مادہ خرمین ایضاً یہ دوا اوس مریض کو بھی نافع ہی جسکو خلط غلیظ کیوجہ سے یہ مرض لاحق ہوا ہو جرارت سے جسکو یہ مرض لاحق ہوا ہی بزور بارد سے اوسکا علاج کرین اور تخم کاہو ہمراہ شراب آب آمیختہ کے پلایا جاتا ہی اور انار ترش کے پانی کے ہمراہ اگر بسبب سقطہ اور ضربہ کے مرض پیدا ہوا ہو اور ورم بھی آگیا ہو خواہ ورم نہوا ہو بلکہ اوس چوٹ کی وجہ سے کوئی چیز اپنی جگہہ سے زائل ہوگئی ہو اوسوقت علاج اوسکا پہلے یہ ہی کہ فصد کیجاے اور مرخیات معتدلہ اور آبزن ہاے معلومہ سے تدبیر کرین اور کوشش کیجاے کہ کسی طرح سے پیشاب آجاے پھر اگر خون کثیر پیشاب مین آجاے اوسے بند کردینا چاہیے قرص کہربا وغیرہ پلاکر جنمین صمغ جوز بھی داخل ہے اور اگر خوف اس امر کا ہو کہ خون کے بند ہونے سے کوئی علقہ منجمد نہو جاے اوسکا علاج علقہ بستہ کا کرین پھر اگر اسی علقہ کیوجہ سے سُدّہ پڑجاے اور راہ بند ہوجاے تدبیر سُدّہ علقہ کی کرنی لازم ہی اور یہ تدبیر اوپر مذکور ہوچکی ہے- اگر عسر بول بسبب ریح کے ہو ریح مثانہ کا علاج کیا جاے- اور اگر بسبب ورد کے یہ مرض پیدا ہوا ہو یعنے درد مانع ہے پیشاب کرنے کو پہلے مخدر ادویہ کی پچکاری دین اوسکے بعد پیشاب کے اخراج کا قصد کرین بعد ازان قرحہ کا علاج کرین خواہ تعدیل حدت بول کی تدبیر اغذیہ اور بقول مذکورہ سے کیجاے- اور بیشتر ادویہ مغریہ کی پچکاری دیتے ہین تاکہ صفحہ مجاری بول کو حبس کرنے سے حدت اور تیزی پیشاب سے مانع ہون ضعف جس کیوجہ سے اگر حبس بول پیدا ہوا ہو اوسوقت علاج مبدا جس کا کرنا لازم ہے اگر مرض کی ابتدا مبدا سے اور خاص عضلہ اور مثانہ سے ہوئی ہو اور یہ علاج ادویہ فاذرہریہ سے کیا جاے جیسے تریاق اور مثروذ لیطوس اور مروخات اور زروقات جو موافق روح عضو کو ہون جیسے روغن یاسمین اور سوسن اور نرگس اور زعفران اور روغن بلسان خاص کر- ضماد بھی ایسے وقت استعمال کرتے ہین اور وہ ضماد برگ درخت ہاے فواکہہ اور بقول تازہ سے ہون جو روح کو تازگی پہونچاتے ہین جیسے برگ سیب اور پودینہ اور سداب اور ان پتیون کے ہمراہ ادویہ منبہہ جیسے بخوبی آگاہی بڑھ جاے بھی ملاتے ہین جیسے تخم حرل اور تخم سداب کو ہی- پھر اوسکے بعد انھین ادویہ سے پٹرو پر لیپ لگاتے ہین- پھر اگر یہ مرض بسبب ضعف قوت دافعہ کے ہو مزاج غالب کی رعایت کرین اور جو مرض کہ ضعف پیدا کرنیوالا قوت دافعہ مین ہی اوسکی رعایت کرین یا وہ تین تدبیر دون سے

جو معلوم ہو چکی ہین - اور اکثر یہ ضعف دافعۂ برودت سے عارض ہوتا ہی اسکا علاج ایسی دوا سے کرنا چاہیے جسمین تسخین اور قبض ہو اور خصوصاً وہ ادویہ جنکو ہمنے ضعف حس کے بارہ مین لکھا ہی - اگر سبب اس مرض کا زمانہ دراز تک پیشاب کا روکنا اور بند رکھنا ہی اور سوقت علاج اسکا آبزن ہاے مرخیہ سے جو ملین بھی ہون اور تخم کتان اور خطمی اور قرطم اور رطبہ سے بنا ی گئے ہین کیا جاے اور ضماد بھی جو ایسے ہی ادویہ سے طیار کیے جاین اور سکے بعد وہ ادویہ مستعمل ہون جو بشدت ادرار کرین اور قاقلیا طیر کا استعمال ہو - روغن بلسان اور مثل اسی کے اور روغنو نکو خاصیت عجیبہ ہے ایسے مرض مین - گردہ اور جگر اور امعا اور پشت کے سبب سے اگر حبس بول عارض ہوا و سوقت واجب ہے کہ مقصود اصلی علاج انھین اعضا کا ہوا سلیے کہ اگر ان اعضا کے علاج مین تدبیر کارگر ہوئی تو اس مرض خاص کا زوال ہو جائیگا ورنہ کچھ نفع علاج سے نہوگا - اور خلاصہ یہ ہی کہ مدرات اور مرخیات کا استعمال آبزن اور ضماد اور پچکاری کے ذریعہ سے ضرور کرنا چاہیے اور مدرات کا استعمال بھی ضرور ہی مگر یہ کہ اونکے استعمال سے خوف اس امر کا ہو کہ مادہ کثیر بطرف مثانہ کے اوتار لائین گے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ استعمال دودھ کا ان کے واسطے نہایت عمدہ ہی بشرطیکہ تب نہوا اور جسوقت کہ بنا دق البزور کا استعمال مناسب ہو رلے صحیح یہی ہی کہ دودھ ہی کے ہمراہ اونکا استعمال کیا جاے **پیشاب کی ادرار کرنیوالی اشیا کا بیان** بعض لوگ کہتے ہین کہ پنچال کبتر مومیائی ملا کر جب اسکی پچکاری دیجاہی فوراً پیشاب کھلجاتا ہی - ایضاً جو جو ادویہ سدہ غلیظہ کے اخراج کیواسطے اوپر لکھی گئی ہین اور جو ذیل مین اوس مقام پر ہمنے لکھی ہین کہ حبس بول برودت سے عارض ہوا ہو بعض اطبا نے کہا ہی کہ ہمارا تجربہ ہوا اور دوا سے ہذا کارگر بھی ہوئی وہ یہ ہی کہ ملح طبرزد کا حمول مستعدمین رکھنے سے اور ارکبول بھی ہوتا ہی اور دست بھی آجاتا ہی - کہتے ہین کہ اگر نائرہ مین جون رکھدی جاے خواہ وہ قراد لینے جو جوئی جو بدن سے گرتی ہین اور مشہور بنام قسافس ہے اور ابجل بھی اوسی کو کہتے ہین پس اوسے اصلیل مین داخل کرین پیشاب فوراً کھلجاتا ہی - اسیطرح اگر یہ جانور ہمراہ لمس کے طلا کیا جاے اور ارپیشاب کا ہو جاے یا انکہ مروے کے پیشاب کے مقام مین ایک ریشہ زعفران رکھا جاے پیشاب کھل جاتا ہی اگر ورم کیوجہ سے پیشاب بند نہوا ہو بلکہ سدہ کے سبب سے اور کیسا ہی سدہ کیون نہوا و سوقت وہ روغن زیتون جس کو دھوپ مین سپید بچھوڑال کر چند روز رکھا ہو بطور پچکاری کے استعمال کرنے سے اور ارکبول کر دیتا ہی اور یہ بچھو زیادہ زہریلے نہون اور پچکاری چاندی کی ہو اور پھونکنے کے ذریعہ سے دوا کے پہونچانے مین اعانت بھی کیجاے - **قاقلیا طیر کا بیان** اور قاقلیا طیر کے استعمال کا طریقہ پیشاب کرانے کیواسطے اور پچکاری دینے کے واسطے کیونکر ہے جسوقت ادویہ کے استعمال سے کچھ فائدہ نہوا اور کسی طرح ادرار بول نہوتا ہو پھر کچھ چارہ نہوگا کہ اور کوئی حیلہ تدبیری کا استعمال کیا جاے اور قاقلیا طیر اور آلہ مبتولہ یعنے جسکے ذریعہ سے پیشاب گرایا جاتا ہی اوسکا استعمال کرین - خبردار ایسے آلہ کا استعمال بروقت ورم کے ہرگز نہ کرنا چاہیے اور نہ ایسے وقت کرنا چاہیے جبکہ کوئی شی ضاغط اور تنگی پیدا کرنیوالی مثانہ کے قریب جگہ پر ہوا سلیے کہ ایسے وقت ان آلات کے داخل کرنے سے ورم مین زیادتی ہوگی اور درد زیادہ ہوگا - نہایت عمدہ قاقلیا طیر کی وہی قسم ہی کہ نرم ترین اجساد سے بنایا جاے اور زیادہ تر قبول ٹھہرنے اور رنگ کرنے کا مثانہ نہین کرے - کبھی قاقلیا طیر کے بنانے کے واسطے بعض دریای حیوانات کی کھال کو تجویز کرتے ہین اور بعض جانوران صحرائی

کی جلد کو بھی پسند کرتے ہین بشرطیکہ ان جلدو کی دباغت اچھی طرح کرلی ہوا وسکے بعد اون کھالون سے آلہ تیار کیا ہوا ور سریشم پنیر سے اوسکو چپکایا ہو- اسرب اور قلعی سے جو قاطیر بناتے ہین وہ بہت اچھا ہوتا ہی پھر اگر زیادہ نرم ہو تھوڑا سا مرقشیثا اور مسحقونیا ملا کر کسیقدر سخت کر لیتے ہین یا اینکہ زیادہ پگھلاتے پگھلاتے اور بکرہ کے خون مین بجھاتے بجھاتے جب سختی آجاتی ہی اوسوقت آلہ بناتی ہین اسلیے کہ بکرہ کا خون اسبارہ مین زیادہ نافع ہی یعنے حبس بول کے بارہ مین اور یہ بھی ہی کہ سیسہ اور رانگے کے سخت کرنے مین بھی اس خون کو بڑا دخل ہی- واجب ہے کہ سر قاطیر کا سخت ہو اور گول بھی ہو اور اوسمین چند سوراخ ہون تاکہ جو سوراخ اس آلہ کا ریگ یا خون یا اور کسی غلط غلیظ کے آنے سے بند ہو جاے باقیماندہ سوراخ واسطے پہونچانے دوا کے پچکاری کے اور واسطے پیشاب کی دھار چھوٹنے کے کھلے رہین اور بار بار اسکے نکالنے بیٹھانے کی حاجت نرہے- کبھی یہ آلہ چاندی سے بنایا جاتا ہی اور دیگر اجساد سے بھی اسکی ساخت ہوتی ہی- کبھی یہ سارا آلہ مثل حقنہ کے بنایا جاتا ہی اور کبھی اوسکا سرا جو کھلا ہوا ہی اوپر ایک شی ایسی بنائی جاتی ہی جیسے چھوٹی جریب خواہ مثانہ جو مالش دے کر بڑھایا گیا ہوا ور نرم کیا گیا ہوا ور اوسی مقام مین دوا بھر کر اوپر چڑھائی جاتی ہی جسطرح کہ حقنہ کی بھی ایسی ہی کیفیت ہے- کبھی ممکن ہی کہ اسکو ایسی شکل پر بنائین جس صورت کا آلہ احتقان طیار ہوتا ہی جسکی صورت ہمنے قولنج کے باب مین بیان کی ہی- اگر یہ آلہ بطور رسالہ کے بنایا جاے اوسوقت محتاج اسکا ہوگا کہ اسمین کسیقدر تحدیب اور کوز یعنے قب بھی رکھا جاے اس سبب سے کہ خلا کا رہنا محال ہے لہذا واجب ہے کہ پہلے اسمین کوئی شی بھر کے پھر اسکو قب دار بنائین اور قوت سے اسمین تحدیب پیدا کرین تاکہ اپنے پیچھے کیطرف اوس بول کو جو دھار چھوٹ کر آتا ہی جذب کرے خواہ اور کسی چیز کو سوا ے پیشاب کے یا اینکہ درشتی سے اوسی مقام مین خواہ اوس جگہ سے اوپر بیٹھے وہ شی جو ہوا سے محصور اور گھٹ کر اوس جگہ پہونچتی ہی جسقدر کیون نہو پھر جسوقت یہ جذب کرے اور ہوا داخل نہو سکے گی ضرور ہی کہ پیشاب اوس جگہ پہونچکر پہونچ جاے جس چیز سے یہ قرحہ اور مغاک اندرونی پر کیا جاتا ہی یا تو صوف ہونا چاہیے جسکے ڈورے خوب درست کیے گئے ہون اور وسط یعنے درمیان اور بیچ ان ڈورون کا خوب طرح باستواری بندھا ہو یہانتک کہ اگر اوسکے دونون مختلف کنارے اور طرفین اوسی تجویف اور مغاک مین تھوڑی سے داخل کیے جاین بعد ازان وہ درمیانی ڈورا کھینچ لیا جاے یہ صوف بھی اوسی کشش سے نکل آئے اور اوسکے ہمراہ وہ چیز بھی نکل آئے جو مطلوب الاخراج ہی یعنے پتلی اور عمود جو اس مغاک مین سمائی ہوئی ہی خواہ دستہ اور کیل وغیرہ جو شامل اسکے ہی مع اوس دستہ اور مقام گرفت کے جسکے ذریعہ سے یہ حشو اندرونی نکالا جاتا ہی- اب رہا بیان استعمال ان ادویہ کا بذریعہ اس آلہ کے اوسکا عمدہ طریقہ یہ ہی کہ بیمار کو اوسکے سرین کے کنارون کی ہڈیون کے بھل پر بٹھاین اور اوسکی مقعد کو نیچے کیطرف سے حرکت دیتے رہین اور دونون زانو کو اوسکے ترسیع کرین یعنے اوسکے دونون زانو چوتڑون سے ملا دین مگر تھوڑا سا فاصلہ بھی رہنے دین کہ بالکل مل نہ جائین- اور کبھی آبزن ہاے مرخیہ سے اوسکو نہلا بھی دیتے ہین اور ضماد ہاے مرخیہ اور مرہمات مرخیہ کا استعمال کر لیتے ہین بعد اسکے قاطیر بقدر طول قبضہ کے یعنی دستہ کے داخل کرین اور بہتر یہ ہی کہ اوسکی تنگی اور کشادگی بقدر تنگی اور کشادگی عضو ہر شخص کے بنی ہوئی ہو اور پہلے اس سے قاطیر کو قیروطیات سے طلا کر لین خصوصاً اوہان مناسبہ غرض مطلوبہ سے اور بسقدر اس آلہ قیروطی وغیرہ سے آلودہ کرین جسقدر آلہ ذکر حالت استادگی مین کھڑا ہوتا ہی جبکہ پورا ایستادہ ہو مثل عمود کے

اور تھوڑا سا مائل بطرف ناف کے ہو بعد ازان بہ نرمی قاطا طیہ کو مجرا مثانہ تک بقدر ایک گرہ خواہ دو گرہ کے بٹھائین۔ اب وہ جگہ جو مثانہ کی خالی جگہہ ہی اور بھر جاے گا اور اوسکے ساتھ درد بھی بھر جائیگا یا کم ہو جائیگا خواہ اینکہ درد محسوس ہوگا یا اوسکو وہانتک داخل کرین کہ کسی شی کو حرکت دینے لگے اور کھٹکا کا پیدا ہوا اور خلاصہ یہ ہی کہ نفوذ اس آلہ کا محسوس ہو جاتا ہی پھر ذکر کو اپنی اصلی حال پر رد کرین نیچے کیطرف مگر اوسکا کھڑا ہونا باقی رہے یا اور زیادہ اسفل کیطرف جب یہ سب کام ہو چکین اوسوقت جس چیز کے جذب کا ارادہ ہو کھینچ لینی چاہیے اور جو شی گھٹی ہوئی ہی اوسے اوٹھالین اور دفع کردین اگر اوسکے دفع کا ارادہ ہو اور مختصر یہ ہی کوشش ایسی کرین کہ خراش نہو جاہی اور نرمی سے اور مہلت دی کرتا کہ پلٹ نہ جاے **تقطیر بول کا بیان** تقطیر بول یا تو خود پیشاب ہی کی کسی خرابی کیوجہ سے پیدا ہوتی ہی یا آلات بول اور عضلہ اور جرم مثانہ کی بدحالی سے یا کسی ایسے سبب سے جو مبادی بول مین پڑے اوسکی وجہ سے۔ پیشاب کی خرابی یہ ہی کہ یا تو حدت اور تیزی پیشاب مین زیادہ ہو یا کثرت سے پیشاب کی تقطیر پیدا ہو۔ حدت بول سبب تقطیر کا اوسی وجہ سے ہوتی ہی جیسا ہمنے عسر بول کے باب مین بیان کیا ہی کہ ایسے تیز پیشاب کو بے تکلف خارج کرنا اوسکی حدت اور تیزی کیوجہ سے ایذا دیتا ہی اور مثانہ مین ایسے تیز پیشاب کا جمع رہنا اور اوسکا بار گران بھی تحمل و برداشت کے صین ہی پس طبیعت اوسکو قطرہ قطرہ کرکے دفع کرتی ہی اور یہی تقطیر بول ہی کہ ایک حالت درمیانی ہی حبس بول اور ادرار بول کے۔ اور یا اینکہ چھوٹی بوند بھی ایسے تیز پیشاب کی چونکہ بشدت ایذا دہندہ ہی اپنی تیزی کی وجہ سے لہذا مستدعی اسی کی ہی کہ نکلجاے پس قوت دافعہ اوسکو خارج کر دیتی ہی اگرچہ ارادہ پیشاب کرنے کا نہو۔ تیزی اور حدت پیشاب مین یا تو بوجہ غذاؤن کے آجاتی ہی یا دواؤن کے سبب سے خواہ لعب اور جماع وغیرہ کی وجہ سے یا مزاج اون اعضا کا سبب اس حدت کا ہوتا ہے جو منبزلہ مبدا کے ہین جیسے جگر اور رگہاے جگر اور گردہ عام اس سے کہ یہ مزاج سازج بلا مادہ ہو خواہ اینکہ مادی ہو اور یہ مادہ از قسم مرہ کے ہو یا سوداے مرہ کے اور کوئی شی ہو۔ یا اینکہ تمام بدن کے سبب سے پیشاب مین حدت پیدا ہوا ہو اسلیے کہ فضول حادہ کے تمام بدن مین کثرت ہوا و طبیعت ان فضول کو دفع کرے اور مجاری بول مین بھی فضول حادہ دفع طبیعی سے آجائین۔ کثرت مقدار بول سبب تقطیر البول اس طرح ہوتی ہی کہ جب مقدار پیشاب کی مثانہ مین زیادہ ہوتی ہی اوسکی گرانی اور ناگواری سے عضلہ مثانہ تھوڑا سا کھلتا ہی اگرچہ ارادہ نہوا و بلا ارادہ قطرہ قطرہ پیشاب کا گرا کرتا ہے۔ جو سبب خاص کر عضلہ مثانہ خواہ مبادی مین اوسکے ہوتا ہی جیسے استرخاے مفرد جو ہمراہ ضرر اور بطلان حس کے ہو جسطرح کہ مقعد کو بھی ایسی ہی کیفیت عارض ہوتی ہی یا درم کیوجہ سے خواہ کوئی سوء مزاج جو ضعف پیدا کردے اور اوسی مثانہ سے یہ ضعف شروع ہو خواہ مبادی سی بطرف مثانہ کے ہو پہنچے اور اکثر یہ ضعف بسبب برودت کے پیدا ہوتا ہی اسی واسطے جو شخص پیشاب کو روکتا ہی اور زیادہ روکتا ہے تقطیر بول اوسے عارض ہوتی ہی۔ اور جب مثانہ مین ضعف آجاتا ہی پھر اوس کے انقباض اور سمیٹنے پر مطابق مجراے طبعی کے قادر نہین رہتا ہی اور اسکے ہمراہ اطلاق اور روانی بول مین بھی ضعف آجاتا ہی خاص کر کے جسوقت مثانہ کی شرکت اس ضعف مین عضل بطن بھی کرے۔ مثانہ کی وجہ سے جو تقطیر بول عارض ہوتی ہی پس یا تو ضعف مثانہ کسی سوء مزاج بارد کی وجہ سے ہو کر تقطیر پیدا کرے اور اکثر یہ بات جیسے ابھی ہم کہہ چکے پیشاب کے روکنے والے کو لاحق ہوتی ہی اور یہ مزاج اور یہ ضعف دو وجہون سے تقطیر البول پیدا کرتا ہے۔ ایک یہ ہی کہ ماسکہ کو ضعیف کر دیتا ہے پس ماسکہ کو قدرت باقی نہین رہتی ہی کہ جو تھوڑی سی مقدار پیشاب کی مثانہ مین آتی ہے اوسے روک

نہین سکتا ہی تاکہ زیادہ مقدار جمع ہوکر دھار چھوٹے اور کھل کر پیشاب آوے گو کہ ارادہ نہو یعنی خروج قطرات کا ارادہ نہین ہوتا اور پھر بھی ضعف ماسکہ کیوجہ سے قطرہ قطرہ پیشاب ٹپکتا رہتا ہی- دوسری وجہ یہ ہی کہ قوت دافعہ مین ضعف آجاتا ہی پس فشار اور بچوڑنا پیشاب کا بمقدار کثیر نہین کرسکتی ہے اور تھوڑی تھوڑی مقدار کو دفع کرتی ہی اور یہ تقطیر کی وہ قسم ہی جو ہمراہ عسر بول کے ہوتی ہی- کبھی یہ ضعف خود مثانہ ہی مین ہوتا ہی اور کبھی بمشارکت اور اعضا کے ہوتا ہی جو مثانہ کے اوپر ہین اور ان اعضا مین ضعف بسبب ورام اور دبیلہ اور تقیح یعنے چرک آلودہ ہونے سے گردہ وغیرہ کے ہوتا ہی پس مثانہ بھی اسی ضعف مین بشریک ان اعضا کا ہو جاتا ہی اور جو ریح وغیرہ رطوبات کے اقسام بطرف مثانہ کے اون اعضا سے سیلان کرکے آتے ہین اونسے ایذا مثانہ کو پہونچتی ہی- کبھی بسبب قروح مثانہ کے بھی یہ مرض تقطیر البول کا عارض ہوتا ہی اور جرب مثانہ بھی اسکا سبب ہی کہ مثانہ بسبب درد قروح کے قادر حبس بول پر نہین ہوتا ہی- کبھی سدہ ہای مثانہ کیوجہ سے بھی تقطیر بول عارض ہوتی ہی اور یہ سدہ از قسم ورم مثانہ کے ہو خواہ ورم رحم سے ہو اور امعا کے ورم سے خواہ پشت کے ورم سے خواہ پتھری کی تسدید ہو خواہ کوئی اور قسم سدہ کی ہو مگر پورہ سدہ ایسا نہو کہ بالکل راہ پیشاب کی بند کردے اور طبیعت کو قدرت ہو کہ پیشاب کو کسی حیلہ سے مثلاً فطرہ قطرہ کرکے دفع کردے- کبھی تقطیر بسبب درد قروح مثانہ کے ہوتی ہی جیسا کہ ہمنے باب عسر بول مین اسے لکھا ہی کہ تقطیر البول ایک تو وہ ہی جسکے ساتھ عسر بول بھی ہوتا ہی اور ایک وہ قسم ہے جسکے ہمراہ سوزش اور حرقت بول ہوتی ہی جسکے ہمراہ ان دونون مین سے کوئی شی نہین ہوتی ہی- شاید کہ اکثر اوقات تقطیر البول کے اسباب یہی ہوتے ہین کہ سلس البول کے اسباب سے عارض ہو خواہ عسر البول کے اسباب سے یا حرقت بول کے اسباب سے علامات اورام اور سدد اور اسباب بادیہ وغیرہ اکثر اقسام اور اصناف کے علامات تو بخوبی معلوم ہوچکے اور یہ بھی معلوم ہوچکا کہ علامت مزاج حار کی یہ ہی کہ رنگ پیشاب کا اوسپر وبیل ہوتا ہے اور التہاب اور سوزش مقام بول کی اور پہلے سے علامات حرارت کا موجود ہونا- اور علامات مشارکات کے بخوبی معلوم ہوچکے اور کچھ ضرور نہین ہی کہ ہم تطویل کلام ایسے امور مین کرین علاج اوپر معلوم ہوچکا ہی علاج ہر قسم کا جداگانہ کیونکر کیا جاتا ہے- مگر اکثر یہ مرض چونکہ بسبب برودت کے عارض ہوتا ہی اور بسبب فالج کے اور اکثر علاج فالج کا وہی ہی جس سے تسخین اور تفتیح پیدا ہو جو شخص کہ پیشاب کے روکنے سے عاجز ہو اور دوا پیہ سے اوسکو نفع ہوتا ہی مشروبات کے اقسام ہی جو اسکو نافع ہین تربق اور مشروطیوس اور ایارج جالینوس اور انقردیا اور سنجر بنا کے ہمراہ بعض مفتحات قویہ ملاکر جیسے حب الآس اور حب بلوط خواہ اور بھی ایسی ہی چیزین جیسے اکثر مذکور ہوچکی ہین ایضاً حرف بھی نافع ہی اور استعمال قوم کا بھی نافع ہے کہ اور ارکو ل منقطع کرتا ہے اور اصلی حالت کیطرف اوسکو پھیر لاتا ہے- منجملہ مجربات کے حاشا ہمراہ عاقرقرحا ہی اور خاص یہ دوا ہمارے تجربہ مین ہی- ہلیلۂ کابلی بریان ایک جزو بہمن سپید نصف جزو فوتنج یابس حب الآس اور سندروس اور مرادرکندر سعد اور بسباسہ مکہ تہائی جزو قرنفل نصف جزو راسن خشک سفوہ اور حب المحلب دو جزو شیرۂ آملہ سے معجون طیار کرین اور نگاہ رکھین اور استعمال کرین معجون قوی- ہلیلہ سیاہ ہلیلہ کابلی اور مشک مکہ پانچ پانچ درہم مراور جند بیدستر مکہ ڈیڑھ ڈیڑھ درہم کہربا سعد ہر واحد ڈھائی درہم گندر حب المحلب مکہ دس دس درہم شہد کے ذریعہ سے طیار کرین اور ہمیشہ ایک مثقال تناول کرین- ایضاً کمون اور قنطوریون اور صعتر ہر واحد دو دو درہم آب گرم کے ہمراہ- دوسرا نسخہ حب الآس بلوط قشار کندر اور کمون کرمانی مکہ نصف نصف جزو

مقدار شربت تین درہم ہمراہ شراب کہنہ کے ایضاً ہلیلۂ کابلی بلیلہ آملہ بریان مکدسات درہم قشار کندر پانچ درہم جفت بلوط خوب پیسین اور جب خشک ہو جاوے ایسے پانی سے تر کرین جو مکرر آہن تاب کیا گیا ہو بعد ازاں رب الآس سے معجون کرین۔ دوسرا معجون حب الآس لاذن ربع جزء تمر ہیرون دو جزء اوسی رب سے معجون کرین مقدار شربت ۶ درہم۔ یا برگ حنا اور مرا ور کندر اور گلنار اور بلوط سب اجزا ہموزن کسی شربت مناسب کے ہمراہ بمقدار کافی پلائین صفت معجون کی جو نافع ہی اور مجرب ہے اور جسکو بول فی الفراش کا مرض ہی اوسکے مرض کی اصلاح کر دیتا ہی نسخہ اوسکا یہ ہی ہلیلہ کابلی اور بلیلہ اور آملہ ہر واحد دس درہم بلوط ایک شبانہ روز سرکہ مین بھگویا ہوا اور بھنا ہوا بعد بھگونے کے اور سندروس اور کندر نر اور راسن یا بس اور مبیعہ یا بسہ اور لسید مکد پانچ پانچ درہم مرکی تین درہم شدہ سے معجون کرین دوائے قوی جند بیدستر اور قسط تلخ اور حاشا جفت بلوط عاقرقرحا سب اجزا ہموزن لے کر آب آس تازہ سے معجون کرین اور سوتے وقت ایکدرہم تناول کرین۔ یا اینکہ روغن حنا اور کندر ہر واحد سے ایکدرہم تناول کرین معالجات خفیفہ سے یہ ہی کہ تخم خربزہ ایک مثقال تناول کرین۔ آرد بلوط بھی نافع ہی خصوصاً اگر بلوط سرکہ مین بھگویا گیا ہو اور سرکہ خل العسل ہو پس ایک شبانہ روز بھگوئین اور پھر ایک توے خواہ ماہی توے پر بریان کرین اور دس درہم اسکو پلائین۔ ایضاً انجیر روغن زیتون مین بھگویا ہوا۔ ایضاً سعد اور کندر ہموزن سقوف بنا کر مسحدم نہار ایک مثقال تناول کرین۔ ایضاً شونیز اور تخم سداب ہموزن لیکر بقدر ایکدرہم کے استعمال کرین سر اسن بہت اچھی دوا ہی اور رینڈی کا تیل بھی پلانے مین عمدہ دوا ہی اور مالش کرنے مین بھی۔ شہد کی مداومت بھی مشائخ کے واسطے اچھی تدبیر ہی۔ یہ دوا بھی ان لوگونکو نافع ہی جند بیدستر افیون بزرالبنج تخم سداب ایکمثقال اسکی مقدار ہی ایک اوقیہ طلا نامی شراب کے ہمراہ۔ اگر مومیائی کو روغن زنبق مین گھولکر شیاف لین اور نائزہ مین اسی کا ایک فطرہ ٹپکائین پیشاب کے روکنے پر قادر ہو سکتے ہین۔ اسی طرح انجیر کھانا ہمراہ روغن زیتون کے

سلس البول کا بیان

سلس البول کی یہ صورت ہی کہ پیشاب بدون ارادہ کے ہو جایا کری اور اکثر یہ مرض افراط برودت سے پیدا ہوتا ہی اور استرخاء سے جو عضلہ کو عارض ہوتا ہی خواہ مثانہ کو جو استرخا عارض ہوتا ہی جیسے آخر مین امراض کی یہی صورت پیدا ہوتی ہی اور کبھی زیادہ استعمال مدرات سے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہی منجملہ اون مدرات کے شراب رقیق کے اکثر گاہ پینے سے اور خصوصاً بروقت کھلے اور پھیلے ہونے مجاری گردہ کے اور قوی ہونے قوت جاذبہ کے۔ کبھی حرارت کثیر جو مثانہ تک جذب کر رہی ہی اور بدن سے رطوبات کو کھینچ رہی ہی اوس سے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہی۔ منجملہ اسباب اس مرض کے فقرات اور گریون کا اپنی جگہ سے زائل ہو جانا ہی کہ اسکی جہت سے آفت عضلہ مین آجاتی ہی اور عضلہ قادر نہین رہتا ہی لہذا سلس البول پیدا ہوتا ہی۔ اکثر یہ بھی ہے کہ سلس البول بسبب آفت مثانہ کے نہین پیدا ہوتا ہی اور نہ عضلہ مذکورہ کی آفت سے اور نہ خاص پیشاب کی خرابی سے بلکہ کسی مناظط اور تنگی پیدا کرنیوالے کے سبب سے پیدا ہوتا ہی جو ہر ساعت تنگی پیدا کر رہا ہو لہذا اوسکی مزاحمت کیوجہ سے تھوڑا تھوڑا سا پیشاب بچوڑ بچوڑ کر ہر وقت بلا ارادہ خارج ہوا کرتا ہی جیسے کہ یہ بات حاملہ عورتون کو خواہ جن لوگون کے شکم مین گرانی زیادہ ہو عارض ہوتی ہی خواہ اون لوگون کو جو صاحب اورام عظیمہ ہون کردہ اورام اونکے اعضائے بالائی مثانہ مین ہون۔ اب ہر قسم کی تفصیل چونکہ بیان ہو چکی لہذا گانہ سبب کے علامات بیان کرنے کی حاجت نہین ہے کہ اون پر آگہی بآسانی ہو سکتی ہے علاج جو سلس البول بسبب حرارت کے ہی اور وہ مکرر ہوتا ہی اوسکا علاج

ادویۂ مبردہ اور مقبضہ سے کیا جاتا ہی از انجملہ یہ سفوف ہی کشنیز خشک گلسرخ زیرہ برآوردہ ہر واحد پانچدرہم طباشیر دنل درہم تخم کاہو تخم خرفہ کدو ہر پندرہ درہم گل ارمنی پانچدرہم گلنار انیکدرہم کافور نصف درہم صمغ عربی دو درہم آب انار ترش سے طیار کرین۔ ایضاً کہ باگل ارمنی ہلیلہ سیاہ لب بلوط عدس مقشر مکدد دو درہم کشنیز بریان سرکہ مین بھگوئے ہوئے ایکدرہم مقدار شربت ایکدرہم۔ ذیابیطس حار کا بھی علاج اس مرض مین کیا جاتا ہی اور پیاس بند کرنے کی تدبیر مُنھ مین سماق اور مصل یعنے چکہ دہی جوش دیا ہوا اور سوکھا کر اوسکی گولی خواہ ٹکیہ باندھکر اور تمر ہندی کی گٹھلی اور انار دانہ کے رکھنے سے کیجاتی ہی سلس البول بارد کا علاج وہی ہی جو تقطیر البول بارد کی واسطے مذکور ہوا ہی۔ ایضاً وج اور ساذج اور سعد اور راسن خشک مشدہ لب بلوط مکدد دو درہم مرکی تین درہم پس یہی سفوف ہی کمونی زیادہ نافع ہی خصوصاً جب اوسکا جزا خوب باریک پیسے جائین اور کمونی طلا کرنے سے بھی نفع ہوتا ہی۔ اور خلاصہ یہ ہے کمونی اوسی شخص کو نافع ہی جسکے اعضاے بول مین برودت شدید پہونچی ہو۔ منجملہ ادویہ کے جو نافع ہین یہ ہی کہ چاردرہم کندر کو تناول کرین کہ اس سے سلس البول بند ہوجاتا ہی خواہ دو درہم محلب کو تناول کرین۔ روغنہاے گرم اور ایسے ہی ضماد جیسے مشک و حلتیت اور جندبیدستر اور فربیون وغیرہ حقنہ جیدہ ایک رطل گوکھرو بیز درہم سعد دنل درہم محلب کو چار رطل پانی مین جوش دین اور پہلے آٹھ پہر اسکو بھگو رکھین جب پانی ایک رطل رہ جاے صاف کرکے نصف وزن اوسکا روغن کنجد ملائین اور استعمال کرین اور روغن مذکور سے حقنہ بھی کیا جاتا ہی۔ یا ایک حصہ پانی اور روغن غار اور روغن بان اور بندق اور بسیتہ اور بن اور محلب یہ سب اجزا ہموزن اور وزن انکا جیسا براہ حدس طبیب کے مناسب معلوم ہو اور تھوڑی سی مشک اوسمین حل کرکے حقنہ کرین۔ روغن بان زیادہ قوی ہی **بَول فی الفراش کا بیان** بستر پر پیشاب ہوجانا اسکا سبب استرخاء عضلہ مثانہ ہوتا ہی اور اکثر اعانت اس مرض کی پیدا ہونے پر تیزی پیشاب کی بھی کرتی ہی اور لڑکونکو اکثر گہری نیند سونے سے بھی اس مرض کی اعانت ہوتی ہی جب پیشاب لڑکونکا اپنی جگہ سے ہٹا طبیعت نے اور وہ ارادہ مخفی جو اونمین سوتے وقت مشابہ ردارت تنفس سے ہوتا ہی قبل از آنکہ وہ بیدار ہون اوسی بَول کو دفع کردیتی ہی پھر جسوقت ہاتھ پاؤن طاقت ور ہوے اور جوڑ بند مین سختی پیدا ہوئی نیند بھی کم ہوتی ہی اور عضو مسترخی اونکا بھی سختی لاتا ہی پھر پیشاب کم ہوتا ہی **علاج** جس شخص کو استرخاء مثانہ اور تقطیر البول و سلس البول ہو جو اوسکا علاج بھی وہی اس مرض کا بھی علاج ہی خصوصاً دار ہلیلجات اور دواء راسن اور مسہلہ اور مروخات مین سے روغن بان کا فائدہ زیادہ ہے اور بایں ہمہ واجب ہے کہ سولانے کی تدبیر کیجاے اور غذاے خفیف دینی چاہیے تاکہ نیند بھی سُکھی سے آے اور زیادہ پانی نہ پینے پائین اور سونے سے پہلے قصداً پیشاب کرنے کی کوشش کرین اگرچہ خطرہ پیشاب کا نہو کبھی کوئی بیمار اس مرض کا اوسکی یہ کیفیت ہوتی ہی کہ خواب مین اوسے خیال ایسا ہوتا ہی کہ اسکو پیشاب زور سے لگا ہوا ہی اور وہ کسی مقام پر پہونچا منجملہ مقامات کے اور وہان پیشاب کردیا اور پھر جب اوس مقام پر خواب مین اپنا پہونچنا دیکھے گا ضرور وہان پیشاب کردے گا تا انکہ اسکی عادت ہوجاتی ہی اور بول فی الفراش کا مرض اوسکو لاحق ہوجاتا ہی بہ نسبت اوسی مکان خاص کے۔ پھر اگر وہ مقام جسکو خواب دیکھنے سے اسکو عین حالت نوم مین پیشاب ہوجاے درحقیقت موجود ہی اور بمنزلہ بیت الخلا یا کنیف اور بدبودار خواہ صحرائی مقامات برازگاہ سے ہی اور اپنے مرض کے دور کرنے کی نظر سے یہ شخص اوس مقام کے مسجد خواہ اور قسم کے گھر بنا ڈالے حیران پیشاب کرنا ایک گستاخی اور بے ادبی کی بات ہی اب اسکے خیال مین بجالت

بیداری یہ امر راسخ ہوجاے اور پھر جب سوجاے تو موافق عادت سابق پھر خواب مین اپنے تئین اوسی مقام پر دیکھے اور ساتھ ہی اسکے یہ بھی اوسے یاد آجاے کہ اب تو مین نے اس مقام کو ایک متبرک خواہ پاکیزہ مکان بنالیا ہی کسیطرح قابل پیشاب کرنے کے اب یہ جگہ نہین ہی اب خواب مین اسکی قوت ارادی (جو پوشیدہ ہوگئی ہی اور غلبۂ خواب سے پورا پورا شعور اوسپر نہین ہے) اس ادب اور لحاظ سے مانع ہوگی پس اوسکو توقف عارض ہوگا یعنے پیشاب کرنے سے رُک جائیگا اور یہی توقف مانع تقاضاے قوت دافعہ کا خروج بول پر ہوگا پس ادھر پیشاب کرنے مین اسنے توقف کیا اور فوراً اسکی آنکھ کھلجاے گی اور جاگ پڑیگا مترجم حاصل اس حکایت کا یہ ہی کہ جو شخص کسی مقام خاص پر پیشاب کرنے کا خواب مین خوگر ہوجاے اوسکی اس عادت کے ترک کرانے کی ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ اوس مقام پر کوئی مکان ایسا بنالے جہان پیشاب کرنا اور اسکے معتقدہ مذہبی خواہ رسمی خیالات دنیوی کے اوسی خلاف شان ہو پس جہان اور تدابیر دوائی سے اوسکا علاج ہوسکتا ہی ایک حیلہ غیر دوائی یہ بھی ہے متن منجملہ مجربات کے ایسے بیمارون کے واسطے یہ بھی ہی کندر اور بلوط اور مرمکی سب ہموزن لیکر تین اوقیہ شراب مین جوش دین تا اینکہ ایک اوقیہ رہ جاے بعد ازان چھانکر پلائین اور اکیدرہم روغن آس ملالین۔ گمان کیا گیا ہی کہ خرگوش کا گردہ سوکھا کر ایکجزء اور تخم شبت ایک جزو اور عاقرقرحا اور تخم شبت نصف جزء ان سب ادویہ کو یکجا کوٹ پیسکر بقدر اڈھائی درہم کے ہمراہ ایک اوقیہ آب سرد کے تناول کرین تو یہ دوا زیادہ نافع ہوگی۔ دماغ ارنب بری بھی اس مرض کو نافع ہی۔ جو قرص کہ طیار کیے جائین اسطرح پر کہ بنجال کبوتر کو پانی مین گوندھکر قرص بنایا ہو وہ بدرجہ غایت مفید ہین۔ یا اینکہ مرکو ہمراہ شراب کے جو سرد کی گئی ہو نہار استعمال کرین۔ کبھی حقنہ کرنا ایسے ادویہ سے جو کہ حابس بول ہین بھی نافع ہوتا ہی۔ اور پچکاری بھی ایسی ہی دواؤن کی شانہ مین لینی اسیطرح نافع ہوتی ہی **ذیابیطس کا بیان** اس مرض کی یہ صورت ہی کہ ادھر پانی پیا اور فوراً پیشاب ہوگیا۔ اس بیماری کی نسبت پینے والی چیزون کیطرف اور بطرف اعضاے بول کے ایسی ہے جو نسبت نزلق المعدہ اور امعا کو کھانے والی چیزون کی طرف ہی۔ اس بیماری کے یونانی مین یعنی ذیابیطس کے اور بھی نام ہین کہ اسکو ذیاسقوس اور قراپس کہتے ہین اور عربی زبان مین اسکو دوارہ اور دولاب اور نزلق الکلیہ کہتے ہین۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ بیماری دفعتہ عارض ہوجاتی ہی اسلیے کہ یہ کیفیت ایک امر طبعی ہی ارادہ سے واقع نہین ہوتی ہی اور نزلق الامعاء تھوڑا تھوڑا عارض ہوتا ہی اسلیے کہ نزلق الامعاء مین جس کی ہمراہ ارادہ بھی ہوتا ہی اور مجاری کی بیماری اور امعاء کی اور نزلق المجاری یہ سب رفتہ رفتہ پیدا ہوتے ہین ذیابیطس کا بیمار پیاسا ہوتا ہی اور پانی پیتا ہی مگر پیاس اوسکی نہین بجھتی ہی بلکہ ادھر پانی پیا اور پیشاب کردیا پیشاب کے روکنے پر بالکل قادر نہین ہوتا ہی سبب اس مرض کا گردہ کی خراب حالی ہوتی ہی یا گردہ ضعیف ہوجاے یا پھیل جاے یا اوس مجری کے منہ کھل جائین جو گردے مین ہی کہ اس خرابی سے جو مائیت گردے مین آتی ہی وہان رُک نہ سکے۔ کبھی یہ خرابی اوس برودت کیوجہ سے پیدا ہوتی ہی جو تمام بدن پر غالب ہورہی ہے یا جگر اور گردے پر غالب ہے۔ کبھی یہ خرابی زیادہ سرد پانی پینے سے پیدا ہوتی ہی یا کسی زیادہ سردی کے پہونچنے سے جو گردہ کو زیادہ سمٹادے بھی یہی صورت پیدا ہوتی ہی یا بسبب شدت جذب کے جو قوی حرارت کی حمیت سے پیدا ہوا در وہ حرارت غیر طبعی ہو اور اوسکے ہمراہ مادہ بھی ہو یا نہو یہ مرض پیدا ہوتا ہی اسطرح پر کہ گردے اور جگر سے یہ حرارت اوس مقدار مائیت سے زیادہ کشش کرتی ہی جو گردے مین ہو اور گردہ جگر سے اور مائیت کھینچتا ہے اور جگر اپنے ادپر والے اعضا سے رطوبت کھینچتا ہے اور یہ سلسلہ کشش کا اور فوراً پیشاب ہونے کا جب مسلسل جاری رہتا ہی اور یہ بھی معلوم رہے کہ جب

گردہ و جگر رطوبت سے خالی ہوا اور جگر نے اوپر سے رطوبت کو کھینچا اور اوپر کے مقامات بھی رطوبت سے خالی ہوے پس خشکی پیدا ہوئی اور پیاس لگی اور اسیطرح پانی پینے اور پیشاب کرنے کا دورہ چلا جاتا ہی۔ بیشتر یہ مرض انجام کار مین ذوبان اور رق کی طرف رجوع کرتا ہی سبب یہی ہی کہ رطوبات بدن کے زیادہ کھچ جاتے ہین اور یہ جذب رطوبت بدن کو تر نہین رہنے دیتا اور جسقدر فضلہ پانی کی رطوبت کا بدن مین رہنا چاہیے وہ نہین رہنے پاتا پس ذوبان اور رق پیدا ہو جاتی ہی بخوبی معلوم ہی اور اچھی طرح شناخت ہو چکی ہی اون علامات کی جو اسوقت تک اوپر کے ابواب مین مذکور ہو چکے ہین **علاج** اکثر ذیابیطس کی بیماری حرارت ناری سے پیدا ہوتی ہی لہذا اکثر اوسکا علاج تبرید و ترطیب سے کیا جاتا ہی سرد تر کاریان اور سرد فواکہ اور ریوب بارده ایسے جو اوراز نکرین جیسے کاہو خشخاش وغیرہ اور ہواے بارد رطب مین بیمار کا ٹھہرانا اور ایسے آبزن سرد مین بیمار کا بیٹھلانا جس سے بدن اینٹھ جاے اور پیاس مین تسکین پیدا ہو جاے اور گردی مین برودت آجاے مجاری گردی کے مضبوط ہو جائین۔ کافور اور نیلوفر کا سونگھنا بھی مفید ہوتا ہی اسیطرح اور پھول جنکی خوشبو سرد ہی سونگھنا اور مریض کو بہت مفید ہی اور پیاس کے خیال سے بھلا دینا اور پیاس کے روکنے کی تدبیر کرنی سب باتون پر مقدم ہی پس واجب ہی کہ پیاس ہی کی تدبیر کو مقدم کرین اگرچہ بہت پانی پلانے سے ممکن ہو سکے۔ بہتر یہ ہی کہ بہت سرد پانی پلائین اور قی کراوین اور پھر قی کرائین اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ پانی کی سردی سے اندرونی اعضا سرد ہو جائینگے اور پیشاب زیادہ نہ آے گا۔ واجب ہی کہ انکے گرمے سے رطوبت کو بقاعدہ جذب الی الخلاف کسی اور طرف پھیر لیجائین مثلاً قی کرائین کہ اوپر کیطرف سے وہ رطوبت نکلجاے خواہ تعریق کرین تاکہ پسینے کیطرف سے رطوبت نکلجاے یا پیڑو کے اطراف جوانب کی تحذیر کرین یعنے قوت حساسہ کو باطل کردین تاکہ پیشاب کے تقاضے کا احساس باقی نہ رہے اور اوپر سے رطوبت کی کشش نکر سکے۔ واجب ہی کہ پشت کو تعب دینے سے باز رکھین۔ مدرات سے احتیاط کرنا اور طبیعت کو نرم کرنے سے بھی انکو فائدہ ہوتا ہی اگرچہ معتدل حقنون کے ذریعہ سے طبیعت نرم کیجاے اسلیے کہ اکثر بیماران ذیابیطس قبض شکم مین گرفتار ہوتے ہین۔ کبھی ابتداے مرض مین حاجت فصد کی بھی ہوتی ہی۔ منجملہ مشروبات نافعہ کے یہ ہی کہ ترش دہی پلادین بہت عمدہ وہی دہی ہی جو لوچ دار ہو یعنے بھربھرا ہو خصوصاً بھیڑ کے دودھ کا اور خوب سرد کیا ہوا ہو۔ اور آب کدو ی بریان یا آب خیار ہمراہ اسپغول کے اور آب انار ترش آب توت آب آلو ی بخارا اور اسی قسم کی اور سب پینے کی چیزین اس بیمار کو پلانا چاہئین اور جہانتک ممکن ہو پانی پینا چھوڑ دے۔ رب تفاح بھی انکو زیادہ فائدہ کرتا ہی اور گلاب بلکہ گلاب کا تازہ پھول نچوڑکر یہ عرق زیادہ فائدہ کرتا ہی اور اونکی پیاس مین تسکین دیتا ہی مقدار شربت دو قوطولی ہی۔ ایضاً وہ پانی جو گاے کے دودھ کے دہی سے خواہ بھیڑ کے دودھ کے ترش دہی سے مقطر کیا جاے وہ بھی نافع ہے اور پیاس مین سکون پیدا کرتا ہے منجملہ اون چیزون کے جو ان کو مفید ہے جیسا لوگ کہتے ہین وہ یہ ہی کہ تین انڈے سرکہ مین آٹھ پہر بھگو رکھے اوسکے بعد وہی انڈے کھلادے۔ ہم نے جس دوا کا تجربہ کیا تو وہ یہ ہی کہ آرد جو اور آب دوغ ترش مروق سے بعد اسکے کہ دہی مین جوش اور ترشی آجاے قماع طیار کرین اور اسکو صاف کرکے خوب نتھار لین اور پھر دوبارہ آرد جو ملا کر پیلی ترکیب کرین اسی طرح جسقدر مکرر بنائین گے زیادہ سرد ہوگا ایسے نتھرے ہوے پانی کو خوب سرد کرکے پلائین۔ منجملہ مرکب دواؤن کے قرص گلنار ہے جسکا یہ نسخہ ہی انار فانیا دو درہم گل سرخ تین درہم گلنار چار درہم صمغ عربی ایک درہم کتیرا نصف درہم سب دواؤن کو ملا کر قرص طیار کرین لعاب اسپغول اور سرد پانی کے ہمراہ پلائین یا آب کدو کے ہمراہ۔ ایضاً قرص طباشیر ہمراہ آب کدو یا آب خیار کے

یا آب انار کے۔ ایضاً طباشیر گل مختوم سرطان نہری سوختہ اور دھویا ہوا ہر واحد ایک جزر مشک تین جزو تخم خشخاش اور تخم کاہو ہر واحد ڈیڑھ جزو لعاب اسپغول کے ذریعہ سے قرص طیار کرین مقدار شربت جیسی رائے طبیب کی ہو۔ ضماد بھی دھنین دواؤن سے بناے جاتے ہین جن مین تبر بد شد بد ہر یہ نسخہ ضماد کا بہت عمدہ ہی آرد جو نرم نرم کو پلین درخت انگور کی دراگر دستیاب ہو روغن شگوفہ بھی اور شگوفہ سیب یہ بھی ہمراہ اون دونون ادویہ کے بڑھا دین اور اسی طرح گل سرخ تازہ اور ریباس اور انگور خام وعصی الراعی اور انار کے چھلکے سب کو ملا کر ضماد طیار کرین۔ ایضاً یہ بھی دواطلا کے طور پر استعمال کیجاتی ہی اقاقیا چار درہم کندر دو درہم عصارۂ بحتہ العنب لاذن راسک ہر واحد دو درہم سب دواؤن کو کوٹ کر آس تر و تازہ کے پانی مین گھولکر طلا کرین۔ منجملہ قوی حقنہ کے ایک یہ نسخہ ہے جو بہت عمدہ ہی وہ یہ ہے کہ دوغ گرش مین اور عصارات جوبارد و قابض ہون اور جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہی جہان ضماد کا بیان کیا ہوا ہی نحو ملا کر حقنہ دین۔ کبھی تازہ دوہا ہوا دودھ اور روغن کدو اور روغن بادام سے حقنہ کیا جاتا ہی۔ غذا ان لوگون کی وہ چیز ہو جسکا بہت جلد استحالہ مرار کیطرف نہو اور ایسی بھی نہو کہ بسبب لطیف ہونے کے بخارات بکثرت سی مقدار اوسکی متحلل ہو جاہی اور فضلہ خشک باقی رہ کر قبض پیدا کرے اور خشکی اوسکی اسوجہ سے زیادہ ہو گی کہ امعاء کی رطوبت گردہ مین کھچ جاتی ہی بلکہ اگر وہ غذا لطیف ہو اور اوسکی مائیت متحلل ہو جاتی ہو بدون اسکے کہ اوس سے زیادہ مقدار پیشاب کی جمع ہو جاے پس لازم ہی کہ لطافت کے ہمراہ اوس غذا مین خاصیت تلئین طبیعت کی بھی ہونی چاہیے ایسی غذا ان لوگون کی واسطے بہت عمدہ ہی اسلیے کہ عمدہ تر وہ غذا کہ جسکے استعمال کا ان لوگون کو حکم دیا جاتا ہے وہ ہی جسمین تلئین طبیعت کی خاصیت ہو اور پیاس کو بھی توڑ دیتی ہو۔ موافق مرض کے ان لوگون کے واسطے یہ غذا ہے کہ جوار کا ستو یا آب کشک شعیر اور مصوصات اور ہلامات کہ اونمین ایسی چیزین ملائی جائین جو رافع قبض ہون اور شوربے ایسے جنمین چکنائی زیادہ ہو بکسالہ بچون کے گوشت کے اور فربہ چوزے اور پاچہ گاؤ تازی مچھلی جسمین ترشی پڑی یا نہ پڑے بشرطیکہ پیاس کا خوف ہو اور بھیڑ کا دودھ پانی ڈالکر اسقدر پکائین کہ سب پانی جلجاے اور تھوڑا سا دودھ بھی جلجاے یہ سب چیزین مفید ہین۔ واجب ہے کہ ایسے فواکہ سے پرہیز کرین جو سرد بھی ہون اور قبض بھی پیدا کرین یا اور اور پیشاب کا کرین جیسے بہی۔ وہ ذیابیطس جو بیرودت سے پیدا ہوتا ہی اور بالمیمہ پیاس سے خالی نہین ہوتا ہی اور ہمنے آجتک کوئی بیمار اس قسم کا نہین دیکھا جسکو ذیابیطس بارد ہو پھر بھی بعض علماء متقدمین نے اوسکی تدبیر کی ہی اور یہ کہا ہی کہ بلطافت اوسکی پیاس مین سکون پیدا ہونے کی تدبیر کرین اوسکو چند مرتبہ حقنہ لینہ سے سہل دین پھر اوسکو جب صبر گیارہ صد دینے جنے کی برابر کھلائین پھر اوسکو تین دن آرام دین پھر وہی پہلی تدبیر کرین پھر اوسکو کھانا کھلا کر مولی وغیرہ سے قے کرائین پھر اوسکے بدن کو سینکیان لگا گرم کرین اور اونھین مقامات پر جہان سینکیان توڑی ہین کمادات اور بخورات کو رکھین خصوصاً اطراف پر۔ اور کبھی احتیاج اسکی بھی ہوتی ہی کہ ادویہ محمرہ کا استعمال کرین پھر چند روز اوسے راحت دین پھر سواری کی ریاضت بقدر معتدل اوس سے کرائین اور مالش بدن کی بقدر معتدل کرائین خصوصاً اوسکے اطراف کی مالش۔ کبھی حمام گرم سے نہلائین اور شراب بچانی پلائین

کثرت بول کا بیان پیشاب زیادہ آنے کی کئی وجہین ہوتی ہین ایک یہ بھی ہی جیسے ذیابیطس مین زیادہ پیشاب آتا ہی اور یہ کثرت پیشاب کی فقط یہی نہین ہی کہ اسکے ہمراہ پیاس ہو بلکہ ایسی پیاس ہو کہ فرو نہوتی ہو اور ادھر پانی پیے اور فوراً

پیشاب کی راہ نکلجائے۔ بعض قسم کثرت بول کی وہ ہوتی ہے جسمین پیاس کی چندان شکایت نہین ہوتی ہے پھر اگر اوسکے ہمراہ پیشاب مین سوزش اور تیزی بھی ہو اسکا سبب وہی پیشاب کی تری یا قروح ہوتے ہین جیسا اوپر معلوم ہوچکا ہے اور اگر سوزش اور تیزی پیشاب مین نہو تو اس مقام پر اسباب سلس البول بارد کے ہونگے۔ برودت کا یہ خاصہ ہے کہ اور ارزیادہ پیدا کرتی ہے اسوجہ سے کہ قبض شکم سردی سے پیدا ہوتا ہے اور اندرون جسم مین گرمی پیدا ہوتی ہے جس شخص کو پاخانہ زیادہ آتے اور پتلا ہو اوسکو پیشاب کم آتا ہے اور جسکو پاخانہ خشک ہو اوسکو پیشاب زیادہ آتا ہے۔ قریب قریب اسی کے اوپر کے بیانات سے بہت سی باتین معلوم ہوچکی ہین اور ان سب کے علاج بھی اوپر گذر چکے ہین۔ اس جگہ بھی چند معالجات اوس کثرت بول کے ہم بیان کرینگے جو برودت کیوجہ سے عارض ہو۔ اب ہم کہتے ہین کہ جمیع ادویہ باہیہ اوس شخص کو نافع ہین جسکو سردی سے زیادہ پیشاب آتا ہو اور نہار اوٹھکر بیمز شت انڈا کھانا بھی نفع کرتا ہے جوش کیا ہوا دودھ بھی انکو مفید ہوتا ہے ایضاً حب الآس اور سوکھا ہوا مرود اور تمر ہیرون کا جوشاندہ ہر روز نہار بقدر دو اوقیہ پینا چاہیے مرکی بھی اسکی عمدہ دوا ہے اسیطرح محلب اور اسی طرح سعد اور اسیطرح کندر اور اسیطرح خولنجان اور اسیطرح خبث الحدید اور کشنیز خشک کہ یہ بھی نافع ہے۔ یہ ایک دوا ہے جو بنائی جاتی ہے جند بیدستر اور قسط اور مر اور عاقرقرحا یہ سب اجزا برابر لیکر تازہ آس کا پانی نچوڑ کر گولیان طیار کرکے مقدار شربت سوتی وقت ایکدرہم ہے۔ ایک حقنہ بہت عمدہ ہے جو گردے کو قوی کرتا ہے یہ ہے گوکھرو کو پکا کر اوسکا عرق نچوڑین اور بھیڑے کے پائے کا گودا اور اوسی کے دونون خصیہ اور بکری کے گردے کی چربی اور روغن حبۃ الخضرا سب کو بقدر وزن اوّل کے ان سب کو برابر اجزا لیکر اور انھین جانورون کی گوشت کی چربی اور تازہ دودھ ہوا دودھ اور بھیڑے کی چربی روغن حبۃ الخضرا سب کو بقدر وزن اوّل کے لیکر ملائین اور حقنہ کرین

بول الدم اور بول مدہ اور بول غسالی اور شعری وغیرہ کا بیان

محض خون کا پیشاب یا تو اس سبب سے آتا ہے کہ اوپر کے اعضاے بول جیسے گردہ مثانہ جگر اور تمام بدن مین خون باافراط پیدا ہو اور رگون مین تفرق اتصال ایک قسم کا منجملہ اقسام سہ گانہ کے معلوم ہوچکے ہین پیدا کرے یا کسی عادت کا ترک ہوجانا خواہ اور وہ باتین پیدا ہون جو اوپر معلوم ہوچکی ہین یا بطور بحران کے خون آنے یا فصول دموی کا اس خون کے نکلنے سے تنقیہ ہوجانے یا کوئی صدمہ خواہ اوچک پھاند کے سبب سے یا گر پڑنے کیوجہ سے یا ایسی چوٹ لگنے سے جو خون کو ہلادے اسیطرح اور جو چیز قائم مقام انھین امور کے ہو مگر ایسی صورتون سے خون کا پیشاب کمتر ہوتا ہے۔ یا یہ کہ قریب قریب اعضاے بول کے کسی رگ کے کٹ جانے یا منھ کھل جانے سے یا پھٹ جانے سے کسی چوٹ کے صدمہ سے یا گرنے کے صدمہ سے یا زیادہ سردی کیوجہ سے جو تکثیف کی وجہ سے رگ کو پھاڑ دیتی ہے خون کا پیشاب آنے یا تاکل یعنی کسی عضو کے سڑجانے سے خون کا پیشاب ہو۔ کبھی بول الدم تمدد اور گزاز قوی سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ کبھی ایک قسم بول الدم کی اس سبب سے پیدا ہوتی ہے کہ بمیت بدن کی پگھل کر خون رقیق بنجاتی ہے یا یہ سبب ہوتا ہے کہ خون بدن کا بہت پتلا ہوتا ہے کہ اسوقت اگر گردہ قوی ہو اخون کو زیادہ جذب کرتا ہے۔ پہلی بات یعنی ذوبان اوسکے لیے دو قسم معین ہین واسطے بسہولت جاری ہونے خون کے ایک تو یہ کہ یہ خون جو گوشت پگھل کر بنتا ہے خون صالح نہین ہوتا ہے بلکہ بمنزلہ فضلہ کے ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ ان خون کا قوام درست نہین ہوتا ہے اسوجہ سے اعضاے بدنی اسکو قبول نہین کرتے لہذا مثانہ مین جذب ہوکر پیشاب کی راہ نکل جاتا ہے

اور دوسرا امر یعنی خون کا رقیق ہونا اسکے واسطے ایک ہی معین ہی اور یہ اوسکا پتلا ہونا ہی پس جسوقت گردہ اسکو بقوت جذب کرتا ہے
پس مثانہ کیطرف دفع کردیتا ہی۔ بول الدم غسالی بسبب ضعف ہاضمہ یا ضعف قوت ممیزہ گردے کے پیدا ہوتا ہے یا جگر کے انمین
دونون قوتون مین ضعف آجانے سے پیدا ہوتا ہی۔ وہ بول الدم جسمین اخلاط غلیظہ ملے ہون اکثر ضعف گردے کیوجہ سی ہوتا ہے
اسمین سطح پیشاب مین ایسی چیز کا آنا جو بال سے مشابہ ہو بیشتر اسکا سبب رگون کا ضعف ہضم ہوتا ہی اکثر یہ بال جو پیشاب مین آتا ہے
دو بالشت تک پایا گیا ہے کبھی سفیدی مائل اور کبھی سرخی مائل ہوتا ہی اس بال کا اسقدر لانبا ہونا اس سبب سے ہے کہ اسکی
پیدائش گردے وغیرہ کی بھیدگی اور بھنڈ سے ہوتی ہے اور غذا غلیظ اور دودھ کے اقسام اور دانہ جیسے باقلا وغیرہ کھانے
سے۔ پیشاب مین ایسے بالون کے نکلنے سے کچھ خوف نکرنا چاہیے جسقدر ناواقف آدمی کا دل اسکے دیکھنے سی ہیبت ناک ہوتا ہی
اور اوسپر خوف طاری ہوتا ہی۔ پیپ کا پیشاب اور خون اور پیپ ملا ہوا پیشاب اسکا سبب اکثر یہی ہوتا ہے کہ اوپر کے
اعضا جیسے پھیپھڑا سینہ و جگر انمین پھوڑے ہوتے ہین اونکے پھوٹ جانے سے ایسا پیشاب ہوتا ہی یا کوئی ورم اعضاے بول کا
خستگافتہ ہوجاے یا قروح اعضاے بول کے اون مین کھجلی ہو یا نہواون سے یہ پیپ اور خون پیشاب مین آتا ہے۔ بول غلیظ
کا سبب یا بقبہ اور بحران اور دفع طبیعت ہوتی ہی کہ اوسکے بعد سبکی اور خفت بدن مین پیدا ہوتی ہی اور کبھی کثرت اخلاط
غلیظہ کی ضعف ہضم پیدا کرکے گھار۔ پیشاب ہونے کا سبب ہوتی ہی۔ پچنے پیشاب اور وہ اقسام اور وہ اقسام پیشاب کے
جو بسہولت نکلتے ہین چربی کے پگھلنے پر دلالت کرتے ہین۔ واجب ہے کہ اوس تفصیل کو ملاحظہ کرین جو ہم نے پیشاب کے بیان مین لکھی ہی
بقراط کہتا ہے جسوقت خون کا پیشاب آے اور درد نہو اور تھوڑا تھوڑا پیشاب مختلف اوقات مین ہو اوس سی کچھ خوف
نہین ہے لیکن اگر ہمیشہ اور بہت دنون تک خون کا پیشاب آے تو اکثر تپ پیدا ہوتی ہی اور پیپ پیشاب مین آنے لگتی ہے۔
علامات جو پیشاب خالص خون کا بسبب امتلائے بدن اور ایسے اسباب سے جو اوپر مذکور ہوچکے ہین عارض ہو اوس کے
اسباب اور علامات وہی ہین جو اوپر مذکور ہوچکے۔ جو بول الدم کسی رگ کے منھ کھلجانے یا پھٹ جانے سے عارض ہو
اوسکے ہمراہ درد نہین ہوتا ہے اور خون صاف اور درست قوام کا ہوتا ہی لیکن اتنا فرق ہی کہ جو خون رگ کے کھلجانے سے آتا ہی
وہ تھوڑا تھوڑا ہوتا ہے اور جو خون رگ کے پھٹ جانے اور شق ہوجانے سے آتا ہے وہ زیادہ ہوتا ہے۔ مثانہ کے کھلجانے
یا پھٹ جانے سی زیادہ خون کا پیشاب نہین ہوتا ہی جیسے گردے کے پھٹ جانے یا منھ کھلجانے سے بکثرت خون کا پیشاب ہوتا ہی
اسلیے کہ مثانہ مین غذا کی مائیت صاف ہوکر آتی ہی اور جو خون مثانہ کی غذا ہونے کے واسطے آتا ہی وہ اوسکی چھوٹی چھوٹی
رگون مین آتا ہی پس زیادہ خون مثانہ مین نہین موجود ہوتا ہے اور گردے کی یہ کیفیت ہی کہ اوس مین خون کثیر ہمراہ مائیت کی
آتا ہی اور وہین پر یہ خون مائیت سی صاف ہوجاتا ہی اور بڑی بڑی رگین جو گردے مین آئی ہین اون مین یہ خون مائیت
سے جدا ہوکر اور اعضاے بدنی کو پہونچتا ہے پس گردے مین خون مقدار محتاج الیہ سے زیادہ ہوتا ہی لہذا اسکے پھٹ جانے
یا منھ کھلجانے سی پیشاب مین زیادہ خون آئے گا۔ گردے کی رگین بھی چندان مضبوط نہین ہین اور نہ اون کی خلقت مین
درستی ہے اور نہ اونکی وضع مستوی ہی اور مثانہ کی رگین خوب و ختہ ہین ایسی کہ پھٹ جانے اور خستگافتہ ہونے کے
قابلیت ان رگون مین بنظر اون کے وضع خاص کے کم تھی۔ زخمون سے جو خون آتا ہی اوسکے ہمراہ درد بھی کسیقدر ہوتا ہے

اور اگر قرحہ مین تاکل ہو بھی تھوڑا تھوڑا خون آئے گا اور سیاہی مائل ہوگا اور کبھی اوسمین پیپ بھی ہوگی اور اکثر بعد امراض دیگر کے ہوتا ہی اور اکثر اوسکے ہمراہ چھالے اور پیپ بھی ہوتا ہی اور جب خون پاکیزہ نکلنے لگے تو یہ مرض زائل ہوجاتا ہی اور بھی وہی علامتین قرحہ کی اور جو چیزین قرحہ سے خارج ہوتی ہین سب موجود ہوتی ہین۔ ذوبان سے جو بول الدم عارض ہوتا ہی اوسپر دلالت خود ذوبان کرتا ہی اور وہ یہ ہی کہ وہ خون رقیق ہوتا ہی جیسے جلا ہوا خون اور جیسے ریگ سے جدا ہوا پانی۔ جو خون اس سبب سے کہ تمام بدن کا خون رقیق ہوگیا ہی اوسپر دلیل یہ ہوتی ہی کہ اگر فصد لیجاے خون نہایت پتلا نکلے اور کوئی بھی علامت اسکی نہین ہی جس مقام سے پیپ یا خون آتا ہی اوسکی شناخت درد سے کیجاتی ہی بشرطیکہ درد اوس مقام پر ہو اور اون بیماریون کی شناخت سے جو ان اعضا مین نہین ورم ہو خواہ دبیلہ یا قرحہ ہو یا امتلا ہو اور یہ سب باتین بذریعہ اختلاط اور آمیزش کے پہچانی جاتی ہین جس قدر آمیزش پیشاب مین زیادہ ہوا وسیقدر وہ عضو مثانہ سے بلند تر اور دور تر ہوگا اور جسقدر یہ عضو جانب اسفل مین ہوگا اوسیقدر پیشاب مین آمیزش خون وغیرہ کی کم ہوگی اور پیشاب اوس سے جدا ہوگا۔ جو بول الدم ایسے اسباب سے نہو جو قریب اجلیل یعنے نائرہ کے ہو اوسکی شناخت یہی ہی کہ پیشاب پہلے ہو اور خون وغیرہ پیچھے آتا ہی اور جو بول الدم کہ اعضاے بعیدہ اجلیل سے ہوتا ہی اوسمین کبھی پیشاب کے بعد خون آتا ہی اور کبھی پیشاب سے ملا ہوا ہوتا ہے۔ بول الدم عنالی جو ضعف گردہ یا ضعف جگر پر دلالت کرتا ہی پس جو گردے کی ضعف سے ہوتا ہی وہ سفید زیادہ ہوتا ہی اور کسیقدر غلیظ ہوتا ہی اور ضعف جگر سے جو بول الدم ہو وہ مائل بسرخی ہوتا ہی اور رقیق ہوتا ہی اور خون کے مشابہ زیادہ ہوتا ہی۔ بول الدم ورمی پر جو عنالی ہو یا مدی ہو اوسپر علامات ورم ہر عضو کے بجاے خود دلالت کرتے ہین اور تپ کا لازم ہونا بھی اسپر دلیل ہی۔ جو بول الدم قیحی ہو اور کسی ورم کے شگافتہ ہونے سے یہ پیپ نکلی ہو اوسکی شناخت یہ ہی کہ بمقدار کثیر دفعۃً نکلتا ہی اور انجام مین اوسکی سج یعنے خراش اور قرحہ نہین پیدا ہوتا ہی اور نہ کوئی اور ضرر اوس سے عارض ہوتا ہی اور قروح سے جو پیپ نکلتی ہے وہ بھوری تھوڑی اور متفرق اوقات مین ہوتی ہی اور اکثر جس عضو سے گذر کر آتی ہی اوسکو فاسد کردیتی ہی اور اوسمین پیپ ڈالدیتی ہی جو قسم ایسے پیشاب کی جسمین خون یا پیپ وغیرہ نکلتا ہی بطور بحران کے ہو اوسکی ہمراہ خفت پیدا ہوتی ہی اور فوت آجاتی ہی اور دفعۃً سکون ہوجاتا ہی جو بول الدم بسبب امتلاء بدن یا ترک ریاضت یا کٹ جانے کسی عضو کے ہو اوسکے واسطے ادوار ہوتے ہین علاج جو بول الدم بسبب امتلاء بدن کے ہو خواہ اور اسباب سے جو اوسکے ہمراہ مذکور ہوے ہین اوسکا علاج بیان اصول کلیہ مین اور بعد اونکے بھی ہوچکا ہی۔ اور جو بول الدم قروح کیوجہ سے ہو اوسکا علاج وہی ہی جو قرحہ اور تاکل کا علاج ہی اور اس سب کو اپنے مقام خاص مین بیان کردیا ہی ضعف مضم گردے اور جگر کے سبب سے اور ذوبان کے سبب سے اور رقت اخلاط کے سبب سے جو بول الدم پیدا ہوا اوسکا بھی علاج معلوم ہوچکا ہی اور یہ بھی معلوم ہوچکا ہی کہ دفع بحرانی اور جو دفع بر سبیل نقض طبیعت ہو اوسکا بند کرنا اچھا نہین پھر اگر حاجت اوسکے بند کرنے کی ہو صافن کی فصد بہ نسبت باسلیق کے زیادہ مفید ہے اور چاہیے کہ بعد فصد کے غذا کی تلطیف کرین اور قابض غذا کا استعمال کرین جیسے ساقیہ جب تک پیشاب صاف نہو اوسلیے کہ قابض چیزین کھانے سے خون کی چھوٹی چھوٹی بوٹیان بندھ جائین گی اور مجاری مین تنگی پیدا کرین گی اور ایسی تنگی کی وجہ سے کہ مایئت اولی طرف چلی جاتی ہی اور اسمین بڑا خطرہ ہی اور اسیطرح ترش چیزین کھلانے مین ضرر ہی بال جو پیشاب مین آتے ہین اونکے علاج مین حاجت اسبات کی ہے

کہ ادویہ ملطفہ مقطعہ کا از قسم مدرات کے استعمال کیا جاتا ہی اور پتھری نکالنے کی دوائین جو مذکور ہوچکین انکا بھی استعمال کرنا چاہیے۔ غذا ایسی دینی چاہیے جسمین ترطیب غریزی موجود ہو۔ جس بول کا علاج ہمکو اسدم لکھنا واجب ہے وہ یہ ہی کہ خالص خون کو پیشاب کا علاج لکھین۔ خالص خون کا پیشاب جو بسبب رگون کے تفرق اتصال کے عارض ہو و نیز وہ علاجات مشترکہ جو بسبب گردی اور مثانہ کے بول الدم مین کرنی چاہیئن یہی ہین کہ تبرید پیدا کرین اور خون روکنے کی تدبیر اون دواؤن سے کرین جنکو ہمنے خون حیض کے روکنے مین لکھا ہی اور ان دواؤن کے ہمراہ تھوڑی سی مدرات شامل کرین تاکہ انکا نفوذ بخوبی ہوجاے۔ اور یہ بھی لازم ہی کہ خون کو کسی اور طرف کھینچ لیجائین پچھنے لگاکر یا باریک فصد باسلیق کی کھولکر جسمین تھوڑا سا خون نکلے۔ غذا ایسی کھلائین جو خون کی تبرید کرے اور خون کو گاڑھا کردے آرام اور راحت رسانی ان بیمارون کی زیادہ کرین اور اطراف کی بندش بھی کرنی چاہیے۔ جماع کو بیمار بالکل ترک کردے۔ آبزن ایسے کہ جسمین ادویہ قابضہ کو جوش دیا ہو جیسے عدس مقشر اور پوست انار اور بہی اور امرود مازو عصی الراعی وغیرہ کو جوش دیا ہو۔ منجملہ قوی دواؤن کے اس بول الدم کے روکنے مین گوکھرو ہی اور تراشہ چوب بن و قنطوریون کی جڑ اور حب فاوانیا۔ طلا کے اقسام مین سے جہان مل سکے بیخ عوسج اور خرنوب نبطی و خرنوب الشوک و سماق اور جنگلی آلو بخارے کی جڑ اور پوست انار ان سب مین آب ریباس یا آب انگور خام یا آب گل سرخ تازہ ملاکر طلا طیار کرین۔ حی العالم سے تنہا طلا طیار ہوتا ہی اور بہت اچھا ہوتا ہی خصوصاً اوسکی جڑ سے کیترا اور دیگر عصارات قابضہ ملاکر۔ لطوخات جو بیٹھہ اور پیڑو پر لگاے جائین اون مین سے ایک نسخہ یہ ہی مرمکی پھٹکری سرخ مازو کا غذ سوختہ اقاقیا۔ پینے کی دوائین جیسے قرص گلنار ہمراہ دم الاخوین کے اور قوی دوا پینے کی جسکی حاجت اوس بول الدم مین ہوتی ہی جو مثانہ کی خرابی سے پیدا ہو وہ یہ قرص ہے پھٹکری گلنار دم الاخوین مکدا یکدرہم کیترا دو دو درہم صمغ عربی نصف درہم مازو کے شربت شیرین کے ہمراہ استعمال کرین یا شیرہ تخم خرفہ کے ساتھ۔ جو دوا اس سے کم قوی ہی وہ اسلم ہی وہ یہ ہی تخم خشخاش گل مختوم عصارہ تخمہ الیس صمغ آلوے بخارا سیاہ کہربا سب اجزا برابر مقدار شربت دو درہم تک یا تین مثقال تک۔ ایضاً بیخ حی العالم کہربا مکدا یک جزر مثانہ بیخ نصف جزر گل ارمنی ڈیڑھ جزر مقدار شربت ڈیڑھ مثقال تک اور بعض عصارات قابضہ ملاکر اور کبھی انھین عصارات مین مخدرات ملاے جاتے ہین جیسے یہ نسخہ زعفران اسپند خبازی کے دانہ افیون مکدا یک درہم بادام چھلا ہوا ساڑھے تین عدد مقدار شربت ایک جلوزہ اور دوسرے نسخہ مین بقدر ایک جوزہ کے۔ ایضاً پوست بیخ بیروج بریان انیسون بریان تخم کرفس بریان مکدتین درہم خشخاش سیاہ بارہ درہم طلا نامی شراب سے ملاکر طیار کرین مقدار شربت دو درہم ایضاً سفوف کاسنی شاخ گوزن سوختہ اور کتیرا دونون ہموزن لے کر ہمراہ رب آس کی پھانک جائین ایضاً ایک دوا ہی جسکی قدیم زمانہ کے طبیبون نے بہت تعریف کی ہی حب صنوبر بریا زہ عدد بادام تلخ مقشر فوعدد تخم خبازی تین تین درہم مقدار شربت ایک درہم نہار اوٹھکر۔ جو دوا بول الدم مثانہ سے خاص ہی اوس مین قوی دواؤن کو اختیار کرنا چاہیے اور مدرات بھی قوی درکار ہین۔ منجملہ اون دواؤن کے یہ بھی ایک دوا ہی کہ آس اسفنج کو سرکہ مین ڈبوکر ضماد کرین تمام مثانہ پر اور دونون کولھون پر اور اس مرض مین لازم ہی کہ پچکاری بھی دیجاے ایسی دواؤن سے جیسے عصارۂ بارتنگ اور عصارۂ بطباط اور عصارۂ تخم خرفہ۔ انھین دواؤن مین سے وہ قرص پھٹکری کا ہی جو اوپر مذکور ہوچکا ہے اور قرص اون مخدرات کا جو اوپر مذکور ہوچکے ہین

اور شاخ گوزن سوختہ کہربا شادنج صمغ عربی کتیرا ماز وعصارہ لحیتہ الثیس گلنار تھوڑی سی پھٹکری قلمی سوختہ مغسول اور تھوڑے سے مخدرات جو افیون سے بنائے گئے ہون یا بھنگ سے منجملہ تدبیرون کے جو سیلان بول الدم مثانہ کو بند کرے وہ یہ ہی کہ بیٹھ کے اور کھولے اور بیڑو کے مقامات پر سینگیان توڑوا ئین کہ یہ تدبیر خون کو روک دیتی ہی پھر بعد اوسکے وہ تدبیر کرین جو کہ اوپر مذکور ہوئی ہی جو نکون کے خون بند کرنے کے بیانین منجملہ غذا کے وہ روٹی ہی جو دہی مین جو راکر کے بھگوئی گئی ہو اور رمانیہ و سماقیہ اور اگر قوت ضعیف ہو اوسکی تقویت ایسے شوربہ سے کرنی چاہیے جو قابض ہو اور گھلے ہوے گوشت کا ہو یخنی کبک اور دراج اور بگلے کی جسمین ترشی آب انگور خام اور انار دانہ کی پڑی اور دودھ خوب پکایا ہوا اسیطرح اور غذا ئین۔ پھر اگر بدون پلانے کسی شراب کے چارہ نہو اسلیے کہ قوت ساقط ہو رہی ہو اور خواہش نہ یا وہ ہی تو مازو کی شراب جو غلیظ اور سیاہ ہی پلانا چاہیے جسوقت وہ بیمار جسکے پیشاب مین خون یا ببیب آتا ہو اچھا ہو جاے اوسکو چاہیے کہ پانی ملی ہوئی شراب پیے تاکہ جلا کرے اور ادرار کرے اور پیشاب کو اپنے کبھی نہ روکے ورنہ بیماری پلیٹ آے گی دوسرا مقالہ تمام ہوا

بیسوان فن مردون کے اعضائے تناسل کے احوال کا بیان

اس فن مین دو مقالہ ہین پہلا مقالہ کلیات کے بیان مین اور منی کے رہنے کی جگہ جن اعضا مین ہے اون کا بیان۔

پہلا مقالہ کلیات کے بیانمین دونون انثیین جیسا اوپر بیان کیا گیا دو عضو رئیس پیدا کیے گئے ہین انھین مین منی اوسی رطوبت سی پیدا ہوتی ہی جو انثیین مین رگون سی کھچکر آتی ہی گویا کہ وہ رطوبت تمام بدن کی غذا چوتھے ہضم کا فضلہ ہی اور یہ خلط نہایت پختہ خون اور نہایت لطیف سے بنتی ہی ان دونونمین پہونچکر روح کو حرکت دیتی ہی اور اون مجاری مین پہونچتی ہی جو دونون بیضونمین از قسم رگون کے ہین اور اون رگون کا نکلنا اور پیدا ہونا ایک رگ متحرک اور ایک رگ ساکن سی ہے یہ دونون رگین بمنزلہ اصل اور جڑ کے ہین جن رگونمین یہ خلط آتی ہی اور دونون بیضون مین وہ رگین ساکن اور متحرک دونون قسم کی ہین انکا گھماؤ اور پیچیدگی اور شاخ در شاخ ہونا بہت زیادہ ہی یہانتک کہ اگر ایک پتلی سی رگ بھی انمین سی کٹ جاے ایسا معلوم ہوگا کہ جیسے بہت سی رگین کٹ گئین اسکا سبب یہ ہی کہ انثیین کی رگونمین سوراخ اور مسامہ زیادہ ہین ایسے کہ ظاہر ہوتے ہین۔ پھر ان رگون سی یہ منی اون مقامات مین گرتی ہی جنکو ہم ادعیۂ منی کہتے ہین اور اوسکا بیان آگے آتا ہی ادعیہ منی سے پھر نایزہ مین پہونچتی ہی اور نایزہ سے عورتون کی شرمگاہ مین پہونچتی ہی جس مقام پر جماع کیا جاتا ہی اور یہی جماع طبعی ہی پھر وہان سے رحم تک پہونچتی ہی فم رحم کھل کر اسکو اچھی طرح خوب جذب کر لیتا ہی بشرطیکہ مرد اور عورت دونون کی تندی شہوت ساتھ ہی ہو اور ساتھی انزال ہو جاے۔ انثیین دونون مجوف یعنی بھوس ہین اور ہر ایک بیضہ عضو غدی ہی سفید گوشت اور بہت مشابہ ہی پستان کے گوشت سی اسواسطے جو خون انمین آتا ہی وہ بھی اسی کے ہمرنگ ہو جاتا ہی خصوصاً اس سبب سی کہ ہوائیت روح کی اسکو ہلا دیتی ہی۔ وہ مجرا جسمین رگین انثیین تک آتی ہین ایک بڑی جھلی ہی جو پیڑو پر کھنچی ہوئی ہی۔ اور وہ جھلی جو اوردہ اور شرائین وارد انثیین کو ڈھانپے ہوی ہے اوسکا منشا یعنے جاے روئیدگی صفاق اعظم سے ہی جیسا کہ پہچانا گیا ہی اور اپنے مقام پر بیان ہو چکا ہی اور اسی سبب سے اتصال ہی اس جھلی کو نخاع کی جھلی سی۔ اور اسی جھلی سے اوترتی ہین وہ چیزین جو اوترتی ہین از قسم رگون کی اور علائق کے اطراف مین چڑھون کے اور انثیین کے پاس اسی سی ریاح پیدا ہوتی ہین جسقدر کہ بکار آمد ہین اور انمین نفوذ کرتی ہین۔ اور وہ جھلی جو اسکو ڈھانپے ہوی ہے چونکہ چڑھون تک اوسکا نفوذ ہی

وہ بھی تولید ریاح کرتی ہی۔ تشریح عروق کے بیان مین یہ بات معلوم ہوچکی ہی کہ باین بیضہ مین وہ رگ آتی ہی جو غدد مین نہین آتی ہی اور یہ بات معلوم ہوچکی ہی کہ جو رگ داہنے بیضہ مین آتی ہی اوسمین جو خون پہونچتا ہی نہایت پختہ اور نہایت پاکیزہ اور صاف مائیت سے ہوتا ہی۔ داہنا بیضہ اکثر آدمیون مین بہ نسبت باین بیضہ کے قوی تر ہوتا ہی سواے اوس شخص کے جو حکم مین اعسر یعنے باین ہتھے کے ہو۔ ادعیہ مسی کی ابتدا مثل برآمدے یعنے چھجے کے ہوتی ہی ہر ایک بیضہ مین ایک چھجہ سا ہوتا ہی اوبھرا ہوا گویا کہ بیضہ سی جدا ہے اور اوس سے پیدا نہین ہوا ہی اگرچہ ہر ایک چھجہ ہر ایک بیضہ سے ملا ہوا ہی اور مماس بھی ہی۔ ہر ایک چھجہ بیضہ کے قریب آکر خوب پھیل جاتا ہی اور اسی جگہ پر اسمین ثقب پیدا ہوتا ہی جو بخوبی محسوس ہی پھر اسمین تنگی اور کوتاہی شروع ہوتی ہی اگرچہ یہ دونون چھجہ کبھی بعد کوتاہی کے پھر پھیل جاتے ہین خصوصاً عورتون کے بدن مین انکا پھیلاؤ دوبارہ اوس مقام پر ہوتا ہی جہان پر یہ چھجے انتہا کو پہونچ جاتے ہین یہ ادعیہ سنی پہلے تو اوپر چڑھتے ہین بعد اوسکے ہمراہ گردن مثانہ کی مجرے کول سے نیچے کیطرف جھکتی ہین۔ قضیب یعنے ڈانڈ یہ ایک عضو مرکب ہی جسکی ترکیب چند اعضاے مفرد سے ہوئی ہی اوسمین رباط بھی اور پٹھے بھی ہین اور رگین بھی ہین اور گوشت بھی ہے اور مبدا اسکی جاے روئیدگی کا وہ جسم ہی جو پیڑو کے گوشت سے اوگتا ہی اور یہ جسم رباطی ہی تجویف اسمین زیادہ ہی اور پھیلا ہوا ہے اگرچہ اکثر اوقات یہ تجویفین چپیدہ بھی ہوجاتی ہین اور انھین تجویفون مین جب ریح بھرتی ہی انتشار یعنے تنتری پیدا ہوتی ہے۔ اور اسی جرم کے نیچے بہت سی شرائین پھیلی ہوئی ہوتی ہین زیادہ اوس مقدار سے جو اس عضو کے لائق ہین۔ اور پٹھے بھی اس عضو مین آتے ہین فقرات عجز سے اگرچہ یہ پٹھے اس عضو کے جوہر مین داخل نہین ہی۔ پٹھون سی جوہر اس عضو کا اسواسطے ملایا گیا کہ در اصل یہ عضو رباطی مرکب تھا۔ وہ اعصاب جن سی انتشار پیدا ہوتا ہی جالینوس کے نزدیک اور ہین اور جن پٹھون سی یہ عضو ڈھیلا ہوتا ہے وہ اور ہین۔ عضل جو خاص قضیب کے واسطے ہین اونکی شناخت باب تشریح عضل مین ہوچکی ہی قضیب مین تین مجری ہین ایک مجرا پیشاب کیواسطے دوسرا مجرا منی کے واسطے تیسرا اودی کے واسطے۔ یہ بھی جاننا چاہیے کہ قضیب مین انتشار کی قوت اور ریح قلب سے آتی ہے اور حس دماغ اور نخاع سی آتی ہے اور خون معتدل اور شہوت جگر سے آتی ہی اور شہوت طبعی کبھی اسکو گردی کی شرکت سی ہوتی ہی اور میری رائے یہ ہی کہ اصل اس شہوت کی قلب سے ہوتی ہی سبب انتشار انتشار عارض ہوتا ہی پس اوس پٹھے کے جو مجوف ہی اور جو چیز متصل اوس پٹھے کے ہوئی ہی عریض اور طویل ہو کر اسلیے کہ اوس پٹھے وغیرہ مین ریح قوی داخل ہوتی ہی جس ریح کو روح شہوانی متین یہان تک کھینچ لاتی ہی کہ اوسکے ساتھ بہت سا خون اور روح غلیظ بھی کھچ آتی ہی اور اسی سبب سے سوتے وقت چونکہ جو شرائین اعضاے منی مین ہین گرم ہوجاتے ہین اور ریح اور کشش اور روح اور خون کی ان رگون مین زیادہ ہوتی ہی لہذا تنتری پیدا ہوتی ہی منجملہ ادویہ چیزون کے جو اس انتشار پر معین ہین وہ چیز ہے جسمین رطوبت غریبہ ہے جسے آمادگی اسباب برہے کہ ریح کیطرف متمیل ہوجاے مگر یہ آمادگی ایسی نہین ہی کہ بسہولت اور آسانی ہضم اوّل اسکو ریح بنادے اور اوسکو تحلیل کرکے فنا کردے بلکہ یہ رطوبت تیسرے ہضم تک رہتی ہی اب اسوقت جاکر نضج پاتی ہی۔ استعمال جماع کا اس عضو کو قوی کردیتا ہے اور موٹا کردیتا ہے اور ترک جماع سے یہ عضو لاغر ضعیف ہوجاتا ہی اسلیے کہ کام لینا اس عضو سے بنا بر قول بقراط کے اسکو موٹا کردیتا ہے اور بیکار چھوڑ دینا اس عضو کا اوسکو لاغر کردیتا ہے۔ سبب شہوت کا حرکات ادی شہوت کے ہین وہی ہون یا بسبب کثرت ریح اوس خون کے جس سے منی پیدا ہوتی ہے اور آلات قضیب کے اوس سے غذا پاتے ہین

پس ایسی ریح سے قضیب پھولتا ہے اور تندی پیدا ہوتی ہے اور اسی سبب سے شہوت کو حرکت ہوتی ہے اسلیے کہ عضو کی استعداد حاصل ہے اور اسلیے کہ کھچاؤ قضیب سے تناؤ اور چمبن پیدا ہوتی ہے ایضاً جسوقت منی اعضائے جماع مین حاصل ہوئی اور زیادہ ہوئی اون اعضا سے جدا ہونے کو طلب کرے گی اور جو مواد ان اعضا مین ہین اونکو حرکت دیگی۔ کبھی تندی اور انتشار اس سبب سے ہوتا ہے کہ جو مادہ اون غدد مین در آیا ہے کہ مثانہ کے منھ کی دونون طرف رکھے ہوے ہین اوس مادہ مین ایک لذع اور چمبن پیدا ہوتی ہے یا اوس مادہ رقیق مین جو گردہ سے مثانہ مین آتا ہے جس طرح منی کی حرکت سے بھی لذع پیدا ہوتی ہے جسوقت منی مین حدت آجاے اور کثیر ہو اور کھچاؤ پیدا کرے۔ منی کا سبب مادی یہ ہے کہ چوتھے ہضم کا یہ فضلہ ہے وہ ہضم جو بروقت تقسیم پانی غذا کے اعضاے بدن مین ہوتا ہے یہ فضلہ رگون سے اوسوقت ترشح کرتا ہے جب تیسرا ہضم پورا ہو چکے یہ منی منجملہ اوس رطوبت کے ہے جسکی بستگی کا زمانہ بہت قریب پہونچ چکا ہے اور اسی رطوبت سے اعضاے اصلی جیسے عروق اور شرائین وغیرہ کو غذا ملتی ہے۔ بیشتر اسی رطوبت سے مقدار کثیر رگون مین پھیلی ہوئی ملتی ہے کہ اوسکا چوتھا ہضم بھی ہو چکا ہے اتنی بات باقی رہی ہے کہ رگونکو اوس سے غذا ملے یا یہ کہ ایسی غذا تک پہونچے جو اس رطوبت کے ہمجنس ہین اور اس سے غذا پائین اور اسوقت اس رطوبت کو زیادہ تغیر کی حاجت نہین ہوتی اور اسی سبب سے منی اسی رطوبت سے بنکر اوس عضو تک پہونچ جاتی ہے۔ جالینوس اور اطبا کے نزدیک یہ بات ہے کہ مرد اور عورت دونون کیواسطے دو قسم کے زرع یعنے تخم ہین کہ دونون پر لفظ منی کا باشتراک لفظی نہین بولا جاتا ہے جسکے دو معنی ہین ایک معنون سے دونون کو منی نہین کہتے ہین۔ بلکہ بتواطو اور اشتراک معنوی بولا جاتا ہے اور دونون کے تخم مین صورت گری اور صورت پانی کی قوت ساتھی ہے لیکن اتنا فرق ہے کہ نر کی منی مین صورت گری کا مبدا زیادہ ہے اور دوسری یہ بات ہے کہ نر کی منی اوچھلکر جسم کے اون مقامات تک پہونچتی ہے جس قسم اوسکو گلجاتا ہے اور بشدت جذب کر لیتا ہے۔ اور مادہ کی منی بھی اندرون رحم کے اون مقامات اور رگون سے جو اسکے رہنے کی جگہ ہین کسیقدر اوچھل کر نکلتی ہے اور اوسی جگہ پر ٹھہر جاتی ہے جہان استقرار حمل ہوتا ہے۔ لیکن وہ علما جو حکیم ہین جسوقت اونکے مذہب کا حاصل کچھ سمجھ مین آے وہ یہ ہے کہ نر کی منی مین مبدا صورت گری کا ہے اور مادہ کی منی مین صورت پذیری کا مادہ ہے اوسی طرز خاص پر جو اس منی مین ہے اسلیے کہ قوت مصورہ نر کی منی مین بکمال خوبی صورت گری کرتی ہے مشابہ اوس صورت کے جس سے یہ منی جدا ہوئی ہے مگر اینکہ کوئی امر عائق اور منازع ہو اور قوت مصورہ مادہ کی منی مین بہت اچھا اثر کرتی ہے تا اینکہ اوسکو روبراہ کر دیتی ہے طرف قبول کرنے صورت اوس شخص کی جس سے وہ جدا ہوئی ہے۔ لفظ منی کی جسوقت بولی جاے دو معنون پر باشتراک بولی جاتی ہے مگر اینکہ کوئی تیسرے معنی ایسے مراد لیے جائین جو دونون کو شامل ہون اور ہر ایک منی نر و مادہ کی اوسی معنی اور اوسی صفت کی پائی جانے سے منی کہلاتی ہے جو ہر ایک مین جدا جدا پائی جاتی ہے مرد کی منی کے وہ معنی جسکو وفق کہتے ہین اون معنون کی راہ سے عورت کی منی کو منی نہین کہتے ہین مترجم کو کھ کا علم اور قیافہ کا جو سنسکرت سے ترجمہ ہوا ہے اوسکے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکماے ہند نے کہ عورت کی منی کے نسبت بہت تحقیقات کی ہے اگر وہ باتین صحیح ہین اور جیسی کہ مساحقہ کرنے والی عورتین بدو وضع بیان کرتی ہین اس قدیم تحقیقات مین جسکو شیخ بیان کرتا ہے اور حکماے ہند کی تحقیقات مین بہت فرق ہے متن خلاصہ یہ ہے کہ مرد کی منی پختہ نضج یافتہ اور غلیظ ہوتی ہے اور عورت کی منی از قسم خون حیض کے ہوتی ہے

جسمین تھوڑا سا تفتح ہوتا ہی اور تھوڑا سا استحالہ ہوتا ہے اور خون کی جنس سی اوسکو زیادہ دوری نہین ہوتی ہی جسقدر مرد کی منی کو اس سے دوری ہوتی ہی اس سبب سے فیلسوف متقدم عورت کی منی کا طمث نام رکھتا ہی حکما یہ بھی کہتے ہین کہ مرد کی منی جسوقت عورت کی منی سے ملتی ہی اپنا فعل قوی کرتی ہی اور اسکے جرم کو کچھ زیادہ مداخلت مولود کے جرم بنانے مین نہین ہوتی ہی اسلیے کہ مولود کا جرم بنانا یہ فعل عورت کی منی کیطرف سے ہوتا ہی اور خون حیض سی بلکہ زیادہ توجہ اور عنایت مرد کی منی کو روح مولود کی جرم بنانے پر ہوتی ہی اور یہ منی مرد کی مثل جُبنہ یا پنیر مایہ کی واسطے دودھ کے ہی جو دودھ کا پنیر بنا دیتا ہی اور خمیر اوٹھا دیتا ہی۔ عورت کی منی بمنزلہ اصل اور جڑ کے ہی واسطے جرم بنانے بدن مولود کے۔ ہر ایک قسم ان دونون منی کی بڑھتی ہی اور زیادہ ہوتی ہے۔ بسبب پیدا ہونے خون حار رطب کے جس سے روح کی پیدایش ہوتی ہی۔ ان دونون مذہبون کی صحت اور غلطی کی شناخت علم طبعی پر موقوف ہی اور طبیب کو اس سے جاہل رہنا کچھ مضر نہین۔ ہم نے اسکا حال بخوبی اپنے اصول کتب مین مشرح بیان کر دیا ہے۔ بقراط جو کہتا ہی اوسکے معنی یہ ہین کہ تمام مادہ منی کا دماغ سی ہوتا ہی اور وہ اُتر کر اون دو رگون مین آتا ہی جو کانون کے پیچھے ہین اور اسیواسطے فصد سے ان رگون کی مرد کی نسل منقطع ہو جاتی ہی اور عورت بانجھ ہو جاتی ہی خون ان رگونکا جس سے منی بنتی ہی وہ دودھ کی طرح کا ہوتا ہی اور نخاع سے یہ دونون مل گئی ہین تاکہ انکو دماغ سے بعد ہو یا شیہ بعد مسافت ہو کہ مزاج اس خون کا بدل جاے اور دوسرا حکا ہو جاے بلکہ یہ دونون نخاع تک پہونچتی ہین پھر گردے تک پھر اون رگون تک جو انثیین مین پہونچی ہین جالینوس کو اس بات کی شناخت نہین ہوئی کہ ان رگون کا کٹ جانا موجب عقر ہوتا ہی یا نہین۔ اور میری راے یہ ہی کہ منی کا فقط دماغ سے پیدا ہونا کچھ ضرور نہین ہی اگرچہ خمیر منی کا دماغ سی ہوتا ہو اور بقراط جو کچھ دونون رگون کا حال کہتا ہی وہ صحیح بھی ہو بلکہ واجب ہے کہ ہر عضو رئیس سی کسیقدر منی آنے کا راستہ ہو اور یہ بات بھی ہونی چاہیے کہ دیگر اعضا سے ترشح منی کا ان اصول اعضا کیطرف ہوتا ہو اور اسیوجہ سے اعضاے مولود مین مشابہت ہوتی ہی اور یہی سبب ہے کہ عضو ناقص سے عضو ناقص پیدا ہوتا ہی اور یہ بات نہ ہوگی جب تک رگین خوب آگاہ نہو جائین اور شہوت بہ سبب بخوبی شعور پہونچنے رگون کے پوری پوری استادگی نکرے۔ منی کو کبھی ریح بھی دفع کرتی ہی جو اوسمین ملی ہوئی رہتی ہی اور ضرور ہی اسوقت کہ یہ ریح پہلے منی سی خارج ہو دلائل امزجہ منی کے جو طبعی ہین حار مزاج کی علامت یہ ہی کہ رگین جو آلہ ذکر اور کیسۂ انثیین مین ہین بخوبی نمایان ہون اور موٹی ہون اور اونمین خشونت ہو بیڑو پر کالے بال جلدی نکل آئین اور بال سخت اور گھنے ہون اور ادراک امور مشمی کا جلدی ہو جایا کرے جسکو پسند یہ بات ہو کہ اپنی منی کا مزاج پہچان لے مناسب ہے کہ اپنی تدبیر غذا وغیرہ کی اصلاح کرے اوسکے بعد اپنی منی کے رنگ مین تامل کرے۔ بارد مزاج کی علامت یہ ہی کہ حار مزاج کی علامتون سے مخالف ہو۔ رطب مزاج کی علامت یہ ہی کہ منی پتلی ہو اور زیادہ ہو لنغوظ مین ضعف اور سستی ہوا کرے۔ یابس مزاج کی علامت یہ ہی کہ رطب مزاج کے خلاف ہو اور کبھی ایسے شخص کی منی مین ڈورے ڈورے سے پڑے ہوے معلوم ہوتے ہین۔ حار یابس مزاج کی علامت یہ ہی کہ جوہر منی غلیظ ہو اور تندی شہوت کی ہمراہ رفق کے تھوڑی سی مباشرت مین ہو جاے اور لنغوظ اوسکے جماع کرنے سے زیادہ پیدا ہوتا ہو اور جب نطفہ رسیے نرینہ پیدا ہو شہوت اسکی زیادہ ہو اور جلدی جلدی ہوا کرے لنغوظ اسکا قوی ہو لیکن یہ شخص جماع کرنے سی فارغ جلدی ہو جاتا ہے

پھر اگر حرارت اور یبوست زیادہ ہو مقدار منی کی کم نکلے گی انزال مین بھی کمی ہوگی مگر تندی وانتشار مین کثرت ہوگی بیڑہ اور رانون وغیرہ پر بال گھنے ہونگے اور زیادہ ہونگے حار رطب مزاج کی علامت یہ ہی کہ منی زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت حار یابس مزاج کے مگر بال اسکے کم نکلتے ہین اور نطفہ اسکا کم رہتا ہی کثرت جماع پر قوی زیادہ ہوتا ہی لیکن شہوت اور تندی اسکی زیادہ نہین ہوتی ہی جماع مفرط کے ترک کرنے سے اسکو ضرر پہونچتا ہی احتلام یعنی سوتے وقت نہانے کی احتیاج اسکو زیادہ ہوتی ہی انزال بھی جلدی ہوجاتا ہے۔ بارد رطب مزاج کی علامت یہ ہی کہ بیڑہ وغیرہ پر بال کم پیدا ہون جماع کی شہوت دیر مین ہو منی پتلی ہو نطفہ کم ٹھہرے انزال دیر مین ہو اور مقدار کم ہو۔ بارد یابس مزاج کی علامت یہ ہی کہ منی غلیظ ہو اور تھوڑی ہو اور حار رطب مزاج کی سب علامتون مین مخالف ہو۔ علامات مزاجہاے غیر طبعی کے یہ ہین کہ یہی علامات جو اوپر ہر ایک مزاج کے مذکور ہوے ہین پہلے اوس شخص مین نہون اور پھر پیدا ہون اور شناخت اسکی تفصیل جس کے ذریعے سے ہوتی ہی منافع جماع کے جماع معتدل جو وقت مناسب تک کیا جاے اوسکی تابع چند چیزین ہوتی ہین استفراغ فضول کا ہوتا ہی بدن ہلکا ہوجاتا ہی نشو اور بالیدگی پر بدن کو آمادگی ہوتی ہی اسکی مثال ایسی ہی جیسے بدن مین کسی دوسری غذا سے ایک چیز غصب کرکے لے لی ہو اوسوقت طبیعت اوسکو قبول نہین کرتی ہی اور اوس غذا کی طلبگاری مین حرکت قوی کرتی ہے اوس حرکت کی تابع تاثیر قوی ہوتی ہی جسکی اعانت وہ چیزین کرتی ہین جو استثنا مین لکھی گئی ہین۔ کبھی جماع کے تابع یہ بات ہوتی ہے کہ جو فکر غالب ہو وہ بھی رفع ہوجاتی ہی اور دلیری اور جوانمردی پیدا ہوتی ہی اور غصہ جو زیادہ ہو وہ بھی فرو ہوجاتا ہے اور ہوشمندی بڑھ جاتی ہی۔ مالیخولیا کو بھی جماع سے نفع پہونچتا ہی اور نیز دیگر امراض سوداوی کو اس سبب سے کہ نشاط اور سرور پیدا کرتا ہی اور دخان منی جو بجانب قلب و دماغ جمع ہو رہا ہی اوسکو دور کردیتا ہی۔ دردہاے گردہ جو امتلا کیوجہ سے عارض ہون اور جملہ امراض بلغمی کو بھی جماع سے نفع ہوتا ہی خصوصاً اوس شخص کو جسکی حرارت غریزی قوی ہو کہ منی نکلے سے اوسکو خشکی اور ضعف نہ عارض ہو پس ایسے شخص کو جماع سے اشتہاے طعام پیدا ہوتی ہی اکثر اوقات جماع اون اورام کے مواد کو قطع کرتا ہی جو بطرف دونون چڑھون کی اور دونون بیضون کے پیدا ہوتے ہین جس شخص کو ترک جماع سے اور منی کے بدن کے اندر گھٹے رہنے سے تاریکی بصر اور گھمنی اور گرانی سر اور دونون کولون مین اور چڑھون مین درد اور ورم پیدا ہوا ہو ایسے شخص کو جماع معتدل ان بیماریون سے شفا دیتا ہی۔ اکثر یہ ہوتا ہی کہ جس شخص کا مزاج مقتضاے جماع کا ہو اور نکرے اوسکا بدن سرد ہوجاتا ہی اور حال اوسکا خراب ہوجاتا ہی اشتہاے طعام اوسکی ساقط ہوجاتی ہی یہانتک کہ اوسکا معدہ غذا کو قبول نہین کرتا اور تری کردیتا ہی۔ اور جس شخص کے بدن مین بخار دخانی زیادہ ہو جماع سے اوسمین کمی پیدا ہوتی ہی اور نفع ہوتا ہی اور جن مضرتون کا احتقان بخاری سے اسکو خوف ہوتا ہی وہ دور ہوجاتی ہین۔ کبھی مردون کو بسبب ترک کرنے جماع کے اور روکنے منی کے اور زیادہ ہونے مقدار منی کی اور مستحیل ہونے منی کی بطرف سمیت کے یہ خرابی پیدا ہوتی ہی کہ اس منی سے قلب اور دماغ تک ایک بخار ردی اور سمی پہونچتا ہی جس طرح عورتون کو احتناق رحم عارض ہوتا ہی اور کمتر ضرر اس ترک جماع کا قبل ازانکہ سمیت منی کی پھیل جاے یہ ہے کہ بدن مین گرانی پیدا ہوتی ہی اور برودت آجاتی ہی اور حرکات بدن دشواری سے ہوتے ہین جماع کے ضرر کا بیان اور اوسکی خرابی حالات اور اشکال کی جماع سے جو ہر غذاے بدنی کا استفراغ ہوجاتا ہی اسی جہت سے

جتنا ضعف جماع سے پیدا ہوتا ہی اور قسم کے استفراغ سے نہین ہوتا۔ جوہر روح سے بھی بہت سی چیز بسبب لذت کے نکلجاتی ہی اور اسی سبب سے اکثر آدمیونکو اوسوقت لذت ہوتی ہی جب ضعف مین پڑجاتین۔ تاگوار جماع سے بہت جلد بدن مین بُرودت اور خشکی اور تحلیل حرارت عزیزی اور گھٹنا قوت کا پیدا ہوتا ہی اور پہلے پہلے تو اس جماع سے حرارت دخانی یہانتک برانگیختہ ہوتی ہی کہ بال زیادہ پیدا ہوجاتی ہین پھر اوسکے بعد تبرید بدن کی زیادہ اور بعبارت اور سماعت مین ضعف پیدا ہوجاتا ہی اور دونون پنڈلیون مین سستی اور درد ایسا پیدا ہوتا ہی کہ اپنے بدن کے بوجھ کی برداشت نہین کرسکتا ہی اور کبھی اسکا حال شابہ پوشیدہ مرگی کے اسی جماع کیوجہ سے ہوجاتا ہی اور بیشتر سودا کا غلبہ ہوتا ہی پھر صفرا اور دوار بھی اسکو عارض ہوتا ہی مگر ضعیف کہ اسکی حرکت اعضا مین اس شخص کے مشابہ جو چونٹی کی چال کے ہوتی ہی سر سے شروع ہوتی ہی اور آخر پشت تک پہونچتی ہی طنین بھی اسکو عارض ہوتی ہی یعنے کان گونجا کرتے ہین حمیات حادہ محرقہ بھی اسکو عارض ہوتے ہین اور اون حمیات مین وہی شدائد ہوتے ہین جو ان حمیات سے خاص ہین کبھی رعشہ بھی عارض ہوتا ہی اور ضعف بصر اور بیداری اور بے خوابی آنکھون پر جھیپان ایسا جیسا بروقت نزع کے ہو۔ صلع یعنے گنجہ اور ابردہ یعنی بقا اور درد پشت اور درد گردہ اور درد مثانہ بھی پیدا ہوتا ہی پشت کا یہ حال ہی کہ پہلے گرم ہوجاتی ہی اور مادہ درد کو جذب کرتی ہی قبض بھی پیدا ہوتا ہی اور کبھی قولنج بھی پیدا ہوتا ہے اور تبخیر زیادہ ہوتی ہی منھ مین اور دانتون کی جڑون مین بو بدآنے لگتی ہی جس شخص کے بدن مین اخلاط ردی مراری بھری ہون بعد جماع کے اوسکو پھریری آتی ہی۔ اور جس شخص کے بدن مین اخلاط باعفونت ہون بعد جماع کے اوسکے بدن سے بُری بو اٹھتی ہی۔ اور پھیلتی ہے۔ اور جس شخص کو ضعف مفہم ہو بعد جماع کے اوسکے پیٹ مین قراقر پیدا ہوگا۔ بعض آدمی ایسے ہوتی ہین کہ اون کے بدن مین امتلا کسی مزاج ردی سے ہوتا ہے اگر یہ شخص جماع کو ترک کرے تو ثقل بدن اور گرانی سر اور دلتنگی پیدا ہو اور احتلام اسکو زیادہ ہو اور اگر مرتکب جماع کا ہو معدہ ضعیف ہوجاہی اور خشکی آجاے۔ نہایت لائق ترک جماع کا وہ شخص ہی جسکو بعد جماع کے بدن مین جنبش اور سردی اور سانس مین تنگی مگر پوشیدہ آنکھون مین گڈھے پڑجانا اشتہاے طعام کا جاتا رہنا عارض ہوتا ہو اور وہ شخص جسکے سینہ مین کوئی مرض ہو یا معدہ اوسکا ضعیف ہو اسلیے کہ جماع ترک کرنا بہت اچھا ہی اوس شخص کے واسطے جسکا معدہ ضعیف ہو اور جو عورتین استقاط کرتی ہین اونکے جماع سے بچنا چاہیے۔ خراب اشکال جماع کے جماع کرنے کے چند اشکال ایسے خراب ہین کہ اونسے احتراز کرنا اولی ہی۔ ایک صورت اوسکی یہ بھی خراب ہے کہ عورت اونچے مقام پر ہو اور مرد نیچے ہو کہ اس شکل سے جماع کرنا بُرا ہی اور خوف عروض ارادہ یعنی پانی اوترنے اور انتفاخ اور قروح قائزہ کا ہی اور بدشواری چڑھنا منی کا عورت کے اندرونی جگہ مین ہوتا ہے اور شاید کہ عورت کی منی خواہ اور کوئی رطوبت ریزش کرکے مرد کے نائزہ مین چلی آئے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ منی کا رکنا اور انزال کا ٹالنا بہت ہی مضر ہے اکثر اسکی وجہ سے ایک مہینہ ناپدید ہوجاتا ہے۔ یہ بھی واجب ہے کہ بروقت احتیاج اور تقاضاے بول براز وغیرہ دیگر فضلات کے جماع نکرے اور نہ بروقت کسی ریاضت بدنی خواہ کسی قسم کی اور حرکت کے خواہ بعد کسی قوی الفعال نفسانی مثل غضب وغیرہ کے۔ اور اغلام کرنا قبیح ہی نزدیک جمہور عقلا اور اطبا کے اور شریعت کی رو سے تو قطعاً حرام ہے۔ اور ایک اور طریقہ اور وجہ سے مضر اوسکا کمتر بھی ہوتا ہی۔ اگر اس امر کا لحاظ کیا جاے کہ طبیعت بروقت اغلام کے محتاج زیادہ حرکت کرنے کی ہوتی ہے تب جاکر انزال ہوتا ہی تب تو یہ فعل نہایت مضر ہے اور اگر اس امر کا خیال کیا جاے کہ منی کا اخراج زیادہ دفق اور زور سے اغلام کرنے مین نہین ہوتا ہے جیسی کہ عورات سے

جماع کرنے مین ہوتا ہے تو اسکا ضرر کمتر ہے اور اسی حکم مین ہے عورتون سے مباشرت کرنا سوائے مقام فرج کے یعنی دبر مین وطی کرنا۔

اوقات جماع واجب ہے کہ امتلاء غذا کے وقت قبل از ہضم کے جماع نکرے کہ ہضم کو مانع ہے اور اون امراض مین مبتلا کرتا ہے جو اور حرکات کرنے سے بروقت امتلاء کے پیدا ہوتے ہین اور جلد تر پیدا ہوتے ہین اور زیادہ تر صعوبت ان امراض مین ہوتی ہے اور اگر کسی سے ضبط نہو سکے اور اسی امتلاء کے وقت مین وہ مرتکب جماع کا اتفاقاً ہو جاے پس واجب ہے کہ فراغ کے بعد تھوڑی سی حرکت کرے مثلاً چہل قدمی کرے تاکہ طعام معدہ مین ٹھہر جاے اور طافی نرہے یعنی معدہ مین اوپر لٹکا ہوا نرہے بعد اس حرکت کے اگر نیند آسکے سو جاے۔ یہ بھی ضرور ہے کہ بحالت گرسنگی کے بھی جماع سے پرہیز کرے کہ ایسے وقت جماع کرنا بہ نسبت امتلاء معدہ کے زیادہ تر مضر ہے اور طبیعت پر زیادہ تر گرانباری کرتا ہے اور حرارت غریزی پر اسکا ضرر زیادہ متوجہ ہوتا ہے اور ذوبان اور دق کا زیادہ تر کھینچ لانیوالا ہے۔ بلکہ واجب ہے کہ جماع بروقت انحدار طعام کے معدہ سے اور پورے ہو جانے ہضم اوّل کے واقع کرے اور ہضم دوم بھی ہو چکا ہو اور ہضم سوم کا توسط حال ہو یعنے آغاز کے بعد اور تمام ہضم سوم سے پہلے واقع کرے اور یہ حالت بحسب اختلاف اشخاص انسانی کے مختلف ہوتی ہے۔ اور جو شخص اسبات کو کہتا ہے کہ ہر ایک ہضم تمام کے بعد جماع کرنا چاہیے اوسکے قول کو نہ سننا چاہیے اسلیے کہ وہ تو خلا اور بھوک کا وقت ہے جسکی مضرت ہمنے بیان ہی کردی ہے بلکہ عمدہ وقت جماع کا یہ ہے کہ انتشار بدن مین شروع ہو جاے یعنی سناٹا پیدا ہوا اور ابھی کسیقدر اعضا مین بقیہ غذا کا ہضم آخری سے موجود ہو جو ہضم ہو رہا ہے پس بعض آدمیون کو یہ حالت اوائل شب مین محسوس ہوتی ہے پس اونکے واسطے تو عمدہ وقت جماع کا وہی زمانہ ہے بنظر وجوہ مذکورۂ بالا اور دوسری وجہ عمدہ ہونے کی یہ ہے کہ بعد ایسے وقت جماع کرنے کے دیر تک سونا ملے گا اور قوت بوجہ سکون اور آرام کے بحال خود برقرار رہے گی کسی قسم کی تحلیل بوجہ حرکات بیداری کے جو عارض ہوتی ہے عارض نہو گی مرد کو تو یہ فائدہ ہوگا اور جب سوا اوٹھے گا قوت بحال خود عود کرے گی۔ عورتون کے رحم مین استقرار اور ٹھہرنا منی کا زیادہ رہے اور جب تک سویا کرے گی منی کسی طرح نہ ہلے گی جس سے استقرار نطفہ کی امید قوی پڑتی ہے۔ واجب ہے کہ بدون بنابی شہوت اور صحیح صحیح پوری خواہش کے جماع نکرے اور پوری شہوت کے یہ معنی ہین کہ عورت کو دیکھکر خواہ کسی کے حسن وجمال مین تامل اور فکر کرکے شہوت نہوئی ہو اور نہ کسی قسم کی کھجلی اور سوزش قضیب کے پیدا ہونے سے شہوت ہوئی ہو بلکہ ہیجان شہوت کا فقط کثرت منی سے ہوا ہو اور امتلاء منی نے اسکی ہمراہی کی ہو اور صحت قوت اسکی معین ہوئی ہو۔ تخمہ اور بدہضمی کے بعد بھی جماع سے اجتناب کرین اور بعد استفراغ ہاے قوی کے جو قی یا اسہال اور ہیضہ اور ضرب کی وہ قسم جو دفعۃً عارض ہوا ہو اس سے اور بھی دیگر اقسام حرکات بدنی اور نفسانی سے جو عارض ہوا ہو اسکے بعد بھی جماع نکرین۔ اور حرکت بول اور براز اور فصد کے بعد بھی اس سے پرہیز کرین۔ ضرب قدیم یعنے اسہال کہنہ مین جماع کرنے سے کبھی خفت پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ جماع سے تخفیف پیدا ہوتی ہے اور مادہ کا جذب خلاف جہت امعا مین ہو جاتا ہے۔ واجب ہے کہ زمانہ حار اور بلد حار مین بھی ترک جماع کرین۔ مرد کو لازم ہے کہ جسوقت اوسکا بدن گرم ہو خواہ سرد ہو اوسوقت جماع نکرے۔ گو کہ بروقت گرم ہونے بدن کے جماع کرنا اسلم ہے بہ نسبت سرد ہونے بدن کے اور اسی طرح بعد رطوبت خواہ نمناک ہونے بدن کے بہتر ہے جماع کرنا بعد یبوست بدن کے۔ بہترین اوقات جماع کا وہی ہے کہ جو شخص اوسکا بدن

کیفیات چہارگانہ مین معتدل ہو اور تجربہ کرے بعد ازانکہ تھوڑے زمانہ تک اوسنے جماع نکیا ہو کہ جماع کرنے سے خفت اور صحت نفس اور زد کا حواس پیدا ہوتی ہو اور جو وقت اوسکے تجربہ مین ایسا ٹھہر جاے اوسی کو وقت جماع قرار دے کسکی منی سے نطفہ بنتا ہو اور کسکی منی سے نہین بنتا ہو سکران یعنے مست بیہوش اور شیخ کبیرالسن اور لڑکا نابالغ اور کثیرالجماع کی منی سے تولد کی امید نہین ہو۔ اور جسکے اعضاے بدنی درست نہون کمزور اوسکی منی سے لڑکا تام الخلقت پیدا ہوگا۔ یہ بھی کہتے ہین کہ اگر قضیب زیادہ لانبا ہو مسافت حرکت منی کی رحم مین زیادہ ہو کر حرارت غریزی اوسکی ٹوٹ جاتی ہو اسکی منی سے اکثر انعقاد نطفہ نہین ہوتا ہو **جماع کنندہ کی شناخت** بعد جماع کے جو شخص پیشاب کرتا ہو اوسکے بول مین ڈورے نظر آتے ہین اور شعبہ شعبے پیدا ہوتے ہین جو ایک دوسری سے آمیختہ اور ملے ہوے نظر آتے ہین **نقصان باہ کا بیان** یا تو سبب اسکا خاص قضیب مین ہوتا ہو یا اعضاے جماع مین یا اعضاے مجاورہ مین جو کہ قریب اعضاے جماع کے ہین اور مخصوص ہین بوجہ قرب کے امر جماع مین۔ یا بسبب قلت نفخ کے اسافل بدن مین نقصان باہ کا پیدا ہوتا ہو یا اینکہ تمام بدن مین نفخ کی کمی سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہو جو نقصان باہ کہ خاص قضیب مین اوسکا سبب ہوتا ہو یا تو کوئی سوء مزاج اوسی قضیب مین پیدا ہو یا استرخاء مفرط اوسی قضیب مین عارض ہو۔ جو ضعف باہ بسبب اُنثیین اور اوعیہ منی کے عارض ہو یا سوء مزاج مفرد اور بلہ فراط اونمین آجاے۔ یا اینکہ خشکی بے اندازہ اون اعضا مین لاحق ہو جاے اور یہ قسم زیادہ ردی ہو۔ یا اینکہ غالب اور مستولی اون اعضا پر فقط یبس ہو کبھی بسبب کمی حرکت منی کے اور نہونے لذع کے جو ہیجان شہوت کرنیوالی ہو بھی نقصان باہ پیدا ہوتا ہو حتے کہ بعض لوگ ایسے بھی تھے کہ منی کی اونکے بدن مین کثرت تھی اور جب جماع کرتے تھے انزال نہوتا تھا اسلیے کہ منی اونکی جامد ہوگئی تھی اور رات کو جب سوتے تھے احتلام ہو جاتا تھا اسلیے کہ شب کو بوجہ نوم کے ادعیہ منی اونکے گرم ہو جاتے تھے اور وہ گرمی منی مین بھی آتی تھی لہذا رقیق ہو کر بوقت احتلام کے اوسکا اخراج ہوتا تھا۔ جو نقصان باہ بہ سبب اعضاے رئیسہ کے ہو یا تو بسبب قلب کے ہوگا کہ مادہ روح اور اوس سیج کا جو منی کی پراگندہ کرنیوالی ہو منقطع ہو جاتا ہو۔ یا بحبت جگر کے ہوتا ہو کہ مادہ منی کا منقطع ہو جاتا ہے یا بسبب دماغ کے ہوتا ہو کہ مادہ قوت حساسہ منقطع ہو جاتا ہو۔ یا بسبب گردہ کے کہ بُرودت گردہ مین آجائے خواہ گردہ لاغر ہو جاے خواہ اور قسم کے امراض معلومہ گردہ کو عارض ہون۔ خواہ بحبت معدہ کے بوجہ سوء ہضم کے ضعف باہ عارض ہو اور یہ سب امور یا تو بسبب ضعف مبدا کے پیدا ہوے ہون یا بسبب سدہ ہاے مجاری کے جو درمیان مبدا اور اعضاے جماع کے ہین۔ اکثر اوقات یہ ضعف جو بسبب جماع کے ہوتا ہو وہ تابع کسی ضربہ اور سقطہ کے ہوتا ہو۔ جو سبب اس باہ کے ضعف کا بذریعہ اسافل اور اعضاے زیرین کے ہوتا ہو یا تو وہ بارد ہوتا ہے یا حار زیادہ خواہ یابس المزاج کہ خشکی کی جہت سے نفخ معدوم ہوتا ہو۔ نفخ بہت اچھا معین ہو باہ کے واسطے اس لیے کہ جس شخص کو نفخ زیادہ ہوتا ہے اور اوسکا پیٹ زیادہ پھولتا ہے نہ اتنا زیادہ کہ ایذا رسانی کرے پس ایسے گوارہ نفخ سے الغاظ اور برانگیختہ ہونا باہ کا پیدا ہوتا ہے۔ سودا وی مزاج کے آدمی کثیرالباہ ضرور ہوتے ہین یہی سبب ہے کہ نفخ اونمین زیادہ عارض ہوتا ہے۔ مجاورات اور اعضاے قریبہ کے وجہ سے جو نقصان باہ عارض ہوتا ہو اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کسی کی بواسیر کاٹی جاے خواہ اوسکی مقعد کو اور کسی طرح کا الم اور گزند جو مضرت رسانی

کرے اوس پٹھے کے جو مشترک درمیان مقعد اور عضلۂ مقعد اور قضیب کے ہی۔ منجملہ اون امور کے جو کہ جماع کرنے سے سُستی اور وہن پیدا کرتے ہین امور وہمیہ بھی ہین مثلاً جس سے جماع کرنا منظور ہو اوس سے کسی جماع کرنے والے کو بغض ہو خواہ اوسکی حشمت اور شان وہیبت اسپر غالب آجاے خواہ اسکے دل مین پہلے سے یہ امر راسخ ہو کہ مجھسے تو اب جماع ہو ہی نہین سکتا اور اب تو مین جماع کرنے سے عاجز ہو گیا ہون۔ اور خصوصاً اگر ایسا اتفاق کبھی ہو بھی چکا ہو یعنے ایک وقت اسنے قصد جماع کا کیا تھا اور کسی اور سبب واقعی کیوجہ سے اوسوقت اس سے جماع نہو سکا پھر اب جب کبھی یہ خیال وہمی اسکو بروقت ارادہ جماع کے ہوگا ضرور ہی کہ اوسی وہم مین گرفتار ہو کر یہ شخص جماع پر قادر نہو گا مترجم منجملہ اون حیل کے جو اکثر پیرزادہ وغیرہ کرتے ہین یہ بھی ایک حیلہ قوی ہی کہ بعض اوقات کو ایسی دوا وغیرہ کھلاتے پلاتے ہین کہ مرد کو جماع کرنے سے باز رکھے خواہ تعویذ ایسے ہی پانی مین گھولکر پلاتے ہین اور دوبارہ جب اسی شخص پر فوت وہمی کا استیلا ہو گیا پھر لاکھ ہی یہ شخص قصد کرے قادر جماع پر اوس عورت کے اسی امر وہمی کیوجہ سے نہین رہتا ہی۔ متن کبھی ضعف باہ کا سبب ترک جماع بھی ہوتا ہی کہ مدتون کوئی شخص مجرد رہے اور اوسکا نفس لذت جماع کو بھول جاے اور اعضاے منی جماع سے منقبض ہو جائین اور طبیعت بدنی فراہم کرنے مادہ منی سو کمی کرے جیسے کہ وہ عورت جسنے دودھ پلانے سے بچّہ کے اپنے کو رہا کر دیا ہو اور باوجودیکہ ابھی زمانہ ایسا ہے کہ دودھ کی پیدائش اوسکی پستان مین ہو سکتی ہی مگر بوجہ چھوڑا دینے دودھ کے اب اوسکی چھاتیون مین دودھ نہین اوترتا ہی اور سوکھ جاتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ انفاظ کا سبب وہ ریح ہی جو منی کے خواہ اور چیزون کی علاوہ برانگیختہ ہوتی ہی برودت اور حرارت دونونکو اس ریح سے مضادت ہی اسلیے کہ برودت مانع تولید ریح ہی اور حرارت مادہ ریح کو کبھی تحلیل کر دیتی ہی۔ ریح کی تولید جسقدر رطوبت معتدلہ اور حرارت سے بقدر اوسی رطوبت کے ہوتی ہی اتنی کسی کیفیت سے نہین ہوتی ہی۔ منجملہ اون اشیا کے جو معین تولید ریح ہین گھوڑے کی سواری ہی بشرطیکہ باعتدال ہو اور خوگری بھی اسکی رکھتا ہو اور گردہ اور اعضاے متصل گردہ مرطوب بھی ہون خواہ اسکے ہمراہ اونمین برودت بھی ہو۔ مگر جس شخصکے گردہ مین حرارت ہو اور پوست اور خوگر سواری اسپکا نہو اوسکی باہ کے واسطے سواری گھوڑے کی مضر ہی اور سبب عظیم ہوتی ہی علامات جو ضعف باہ بسبب استرخاء قضیب کے ہو خواہ برودت مزاج عصب اوسکا باعث ہو اوسکی شناخت یہ ہی کہ تندی نہوتی ہو اور تقلص ہو یعنے نہ قضیب مین استادگی پیدا ہو اور نہ سمٹے سرد پانی مین رکھنے سے خواہ سرد پانی ڈالنے سے۔ اور کبھی ایسے شخصکے بدن مین منی کی کثرت بھی ہوتی ہے اور بسہولت خروج منی کا ہو جاتا ہی۔ اور کبھی ایسے شخصکو بلا تندی کے انزال ہو جاتا ہی اور کبھی اسکے ہمراہ خفت بدن اور ضعف اور کمزوری بھی ہوتی ہی اور شہوت مین کچھ نقصان نہین ہوتا ہی۔ جو ضعف باہ بسبب خصیہ کے عارض ہو یا بسبب اور اعضاے منی کے پس اگر بہ سبب برودت ان اعضا کے لاحق ہو اوسکی دلیل یہ ہی کہ منی کے خروج مین دشواری ہوتی ہی اور یہ دشواری کچھ بوجہ کمی مقدار منی کے نہین ہوتی اور برودت لمس سے بھی اسکی شناخت کیجاتی ہی۔ اور اگر بسبب یبوست اونمین اعضا کے اور قلت منی کے نقصان باہ عارض ہوا ہی اوسوقت خروج منی کا بہت دشواری سے ہوتا ہی اور کمی بھی منی مین ہوتی ہے اور اکثر اسکے ہمراہ کمزوری بدن کی بھی ہوتی ہی اور گوشت بھی بدن مین کم ہوتا ہی اور خون کی بھی کمی ہوتی ہی اور ترطیب یعنے سلانا وغیرہ ایسے بیمار کو نافع ہوتا ہی اور اسیطرح سے غذاؤن کے ذریعہ سے رطوبت بڑھائین اس سے بھی فائدہ

ہوتا ہی جو نقصان باہ بسبب اون اعضا کے ہو جو اعضاے جماع سے مقدم ہین پس اگر جگر اور گردے کیوجہ سے ہوا شتہا کم ہو جاے گی بلکہ ہضم اور اشتہا اور خون کی پیدایش بقدر مناسب باقی نہ رہے گی اور قلت کیوجہ سے نقصان باہ پیدا ہو منی مین کمی ہوگی اور بیشتر بیرون تندی کے انزال ہوجائیگا نبض اوسکی ضعیف اور نرم ہوگی گرمی بدن پر کم محسوس ہوگی۔ اور اگر دماغ کے سبب سے ہو حرکت منی کی جس مین کمی ہوگی اور تقاضاے شہوت کا جو جماع پر جو ہوتا ہی اتنا نہوگا کہ ہیجان مین آجاے اور جوش پیدا ہو۔ واس کے احوال سے بھی اس قسم پر استدلال کیا جاتا ہی اور خصوصاً نصر کے ذریعہ سے۔ اگر نقصان باہ بعد کسی چوٹ لگنے یا گر پڑنے کے جسکا صدمہ دماغ پر پہونچا ہو عارض ہو جب بھی یہی علامات پیدا ہونگے۔ جگر اور قلب اور دماغ کے ضعف کی علامتین سابق پر بیان ہوچکین ہین اور گردے کے امراض گردے مین بیان ہوی ہین وہانسے پہچاننے چاہیین۔ جو نقصان باہ اعضاے اسافل مین نفخ کی کمی سے پیدا ہوا اوسکی شناخت یہ ہی کہ قوی اعضا کے درست معلوم ہون اور تندی مین فقط ضعف ہو اور قلب اور گردے مین قوت ہو اور اشتہا بھی ہو منی بزور برآمد ہوا اور جسوقت منفخ چیزون کا استعمال کیا جاے نفع دے۔ جو نقصان باہ بسبب قلت باہ حرکت منی کے ہو یا بسبب قلت دغدغہ کے ہو اوسکی علامت یہ ہی کہ بروقت جماع کے منی زیادہ نکلے اور گرم ہو اور اکثر یہ مرض بعد عارض ہونے کسی مزاج بارد کے ہوتا ہی لیکن سزاوار یہ ہی کہ منی بکثرت نکلے اور گاڑھی ہوئی ہو یعنی زیادہ زور سے برآمد نہو۔ موٹے آدمی بہ نسبت لاغر اندام کے باہ مین زیادہ تر عاجز ہوتے ہین۔ جسکا ارادہ بکثرت جماع کرنیکا ہو اوسپر واجب ہے کہ پسینہ نکالنے کی تدبیر کمتر کرے اور استحمام ایسا جس سے پسینہ نکلتا ہی ترک کرے۔ فصد بھی تا امکان نہ کھلوائے دونون قدمون کی مالش روغنہاے گرم سے کرتا رہے کہ اس تدبیر سے گردون اور اوعیہ منی مین قوت پیدا ہوتی ہی معالجات جسوقت معلوم ہو جاے کہ سبب اس مرض کا اعضاے رئیسہ مین ہی پس واجب ہے کہ علاج کرنے مین اونھین اعضا کا قصد کیا جاے۔ پھر اگر یہ مرض بسبب برودت اعضاے رئیسہ کے ہو اور یہی اکثر ہوتا ہی اوسوقت کوئی دوا مشروبات سے بہتر نہین ہی کہ یہ نہایت قوی دوا ہی اس مرض کے واسطے بلکہ ہر ایک قسم نقصان باہ کی جو کسی عضو کی برودت سے عارض کیون نہو سب مین یہ دوا مفید ہے۔ اور اگر ضعف جگر کے سبب سے یہ مرض پیدا ہوا اوسوقت دوا ورکم اور امرود سیا اور سنجبنیا کا استعمال کرنا چاہیے اور اگر یہ ضعف سے معدہ کی یہ مرض پیدا ہو معدہ کی تقویت کرنا چاہیے اور اگر گردے کی خراب حالی سے پیدا ہو پہلے وہی علاج کرنا چاہیے جو گردے کے مناسب ہے اور اکثر یہ علاج گرمی پہونچانے سے پورا ہوتا ہی اسلیے کہ پشت مین اور گردہ مین گرمی پہونچانا اعضا کو مفید ہوتا ہی جب یہ گردے کا علاج ہو چکے اب علاج باہ کا کرنا چاہیے۔ خوشبو چیزین سونگھنے کی اور جو تازہ ہون وہ بھی ان لوگون کو نافع ہین ایضاً دوا المسک اور تریاق اور مثرودیطوس بھی نافع ہی۔ اگر یہ مرض بسبب کمی نفخ اعضاے اسافل کے ہو اور سبب اوسکا شدت برودت اسافل کی ہی اوسوقت دلک لطیف اور اون مروخات کا استعمال کرنا چاہیے جنکا ہم بیان کرینگے اور دارچینی کا بھی استعمال کرنا چاہیے اور غذا مین جوب جیسے باقلا اور لوبیا کھلانا چاہیے۔ پیاز اوس نمک ملے ہوے پانی کے ہمراہ کھلانی جسمین تھوڑی سی ہینگ ملی ہوئی ہو بھی مفید ہے اور اگر نفخ مین زیادہ کمی ہو بھونا ہوا گوشت کھلانا چاہیے اور بتعدیل اسکی آبزن اور مروحات اور طلاؤن سے اور دیگر اقسام کی غذاؤن سے کرنی چاہیے۔ لازم ہی ایسی چیز کا استعمال کرین جسمین برودت اور نفخ دونون ہون جیسے امرود

اور توت شامی باقلا اور دودھ اور ماست اور ضعف بدن کے سبب سے اگر یہ مرض پیدا ہوتا ہو تو بدن کی تقویت قوی غذاؤں سے کرنی چاہیے جیسے یخنی اور مطبخن کی اقسام اور شراب کے اقسام اور کباب بھونی ہوئے کلے پائے کا لعاب بیضہ نیمبرشت شلجم اور روغن زرد میدہ کی روٹی لبوب مین جیسے لب بادام لب جوز لب ناریل پستہ چرونجی وغیرہ کہ ان سب مین گرم مصالح پڑی ہوئے ہون اور پیاز اور پودینہ گندنا اور تیمی اور سکھیرا ہو اسیطرح بدن کی تقویت ایسی غذا سے کرنا چاہیے کہ اون پانیون باش کے تیل ملے ہون جیسے روغن سوسن اور روغن بان۔ پھر اگر حاجت زیادہ گرمی دینے کی ہو انھین دواؤن مین تھوڑی سی مشک اور زعفران بید مشک وغیرہ ملانا چاہیے۔ پھر اگر سبب اس مرض کا برودت اعضائے منی کی ہو علاج اون ادویہ مسخنہ سے کرنا چاہیے جنکو ہم بیان کرینگے اور سعوط بائے گرم بھی ہون اور اگر ہمراہ برودت کے خشکی بھی ہو مرطبات حارہ کا استعمال کرنا چاہیے جو از قسم خوردنی کے ہون۔ اور اگر سبب اس مرض کا حرارت اعضائے منی کی بافراط ہوا وسوقت جس چیز سے تبرید اور ترطیب بدرجہ اعتدال حاصل ہو نفع کریگی جیسے چکاوہی گاؤ کا اور دودھ جسمین تخم خرفہ پکایا ہو۔ اور اگر خشکی زیادہ ہو مرطبات حارہ از قسم حمام کے استعمال کرین انڈسی کی زردی کھلائین اور تازہ دودھ دوہا ہوا اوس مین بقدر دو خمس کے تربخبین داخل کرکے پلائین۔ اور غذا مین یخنی دینی چاہیے ترطیب روغنہای باردہ سے کرین حتی کہ روغن کاہو اور کدو بھی جائز ہی۔ اگر سبب اسکا یبوست ہو بدن کی ترطیب کرین غذاؤن کے کھلانے سے تیل کی مالش دودھ کا استعمال حمام کرانا شراب رقیق پلانی اور خورش مین ایسی چیزین تجویز کرنی جو نرم ہون۔ از قسم جوبکے اور مریض کا دل خوش کرنا اور آرام دینا۔ اگر سبب نقصان باہ کا قضیب کے پٹھون کی برودت اور پٹھون کا مسترخی ہوجانا ہی اوسکا علاج وہی کرنا چاہیے جو استرخا اور برودت مثانہ کا علاج مذکور ہوچکا ہی۔ واجب ہی کہ بعد استفراغ کے جماع سے پرہیز کرین اور بعد تقبیل اور کسی چھوڑے وغیرہ کی چاک کرنیکے اور بعد حرکات نفسانی کے اسلیے کہ یہ سب باتین ہر قسم کی ضعف پیدا کرتی ہین اور اسیطرح جماع کو بھی ضعیف کرتی ہین۔ چاہیے کہ پے در پے اور بکثرت جماع سے پرہیز کرین پھر اگر کسی شخص کو یہ بات عارض ہو یعنی کثرت جماع مین گرفتار ہوگیا ہو چاہی کہ تھوڑے دنون اس سے باز رہے اسلیے کہ بکثرت جماع کرنے سے باہ قطع ہوجاتی ہی۔ اور تخمہ بدہضمی سے بھی بچنا چاہیے اور اگر بدہضمی عارض ہو غذائے اسبک کا استعمال کرین اور ہضم کی جودت کی فکر کرین اور معدہ کی تقویت کرین۔ پانی پینے مین کمی کرین اسلیے بکثرت پانی پینے سے زیادہ مضر کوئی چیز نہین ہی واجب ہی کہ جو چیز محلل ریاح ہو اور جس چیز سے بخارات خفیف پیدا ہوتے ہون اوس سے بھی پرہیز کرنا چاہی جیسے سداب اور مرزنجوش حرمل فوفل مرماحوز کمون تخم فنجنگشت۔ اور جو چیز کہ خشکی ہمراہ برودت کے پیدا کرے جیسے مسور اور خرنوب جوارش اور ترش چیزین اور قابض چیزین انسے بھی پرہیز کرین کہ خشکی بھی پیدا کرتی ہین اور جو چیز کہ زیادہ تبرید کرتی ہو مثلاً مخدرات یا کافور اور اسبغول اور گل سرخ اس سے بھی پرہیز کرے۔ تخم خشخاش مین اگرچہ تھوڑی تخدیر ہی لیکن اسکی چکنائی اور اسکا ریاح کا برانگیختہ کرنا اوس تخدیر کی تلافی کرتا ہی اور زیادہ مضر نہین ہوتا ہی۔ حائض کے جماع سے اور بڈھی عورت اور بیمار اور نابالغ جو پوری سن کو نہ پہونچی ہو اور جس عورت سے زمانہ دراز تک کسی نے جماع نہ کیا ہو اور باکرہ عورت کے جماع سے پرہیز کرین اسلیے کہ ان سب عورتون کے ساتھ جماع کرنے سے اعضائے منی کی قوت مین ضعف آجاتا ہی اور جماع کو بھی۔ واجب ہی کہ ایسے بیمار کے سامنے اخبار اور حکایات جماع کرنے والون کے اور جو کتابین انھین حالات مین تصنیف کی گئی ہین پڑھی جائین اور اشکال جماع کے جنکو آسن کہتے ہین اور علم کوکھ مین سنسکرت سے ترجمہ کی ہوئی کتابین اوسکو بتلائی جائین اور دکھلائی جائین اور شبانہ روز اسی مین فکر کرتا رہے جماع بالکل ترک کردے تاآنکہ بخوبی

حاشیہ زیادہ اور دیر سے پیدا ہوتا ہی

قادر ہوجائین۔ انھین بیمارونکی قریب قریب حال اون لوگونکا ہی جو بسبب ترک کرنے جماع کے اور اپنے تئین روکنے سے اور مدت تک لنگوٹ بندر ہنے سے سُست ہوگئے ہین ان لوگونکو مناسب ہے کہ رفتہ رفتہ جماع کا شغل کرین اور مروخات اور مالش کی وہ دوائین جنکو ہم بیان کرینگے اونکا استعمال کرین اور انکے روبرو اون اسباب کا بیان کیا جائیگا جنکے ذریعہ سے آدمی قادر جماع پر ہوتا ہی اور اسی قسم کے حکایات بھی بیان کیے جائین۔ اور حیوانات کو جفتی کرتے ہوے دیکھین کہ اس سے بھی تندی شہوت پیدا ہوتی ہی۔ اور وہ تدبیر جو خصوص ہی مبہی کے نام سے وہ یہی ہی کہ تسخین و ترطیب اور تفتیح اور لذت کا گرم کرنا اور گرد ی کا ایسا مفید امر ہی جو اسیطرح کا فائدہ کرتا ہے سینکنے سے ہو خواہ مالش کرنے سے ہو روغن بان اور ہنوکے کے تیل سے گرم کرکے۔ وہ دوائین کھلانی پلانے کی جو باہیہ مشہور ہین اونکا نفع بیٹھے کی برودت مین لگانے اور پینے دونون طرح سے ہوتا ہے وہ دوائین جو ہضم دوم خواہ ہضم سوم مین نفخ پیدا کرتی ہی اور گرمی پیدا کرتی ہی وہ بھی انھین ادویہ باہیہ مین داخل ہون نفخ کرنا اونکا بسبب طوبت غریبہ کے ہی اور اس سے نفخ بھی پیدا ہوتا ہی۔ اور وہ دوائین بالخاصہ مبہی ہین اور وہ غذائین جنکی خاصیت باہ پیدا کرنے کی ہی اور وہ غذائین جنسے خون گرم اور تر بکثرت پیدا ہوتا ہے اور اونمین ساتھ اس فائدہ کی نفخ اور لزوجت اور مضبوطی قوام کی بھی ہی جیسے نخود اور لوبیا اور وہ غذائین جنکو ہم آگے ذکر کرینگے اور جنکا استعمال بوجہ احسن بعد حمام رطب کے ہی اور مالش کرنا روغن زنبق اور سوسن اور نرگس وغیرہ کے ہی۔ بیضہ نیمبرشت قبل طعام کو اسطرح کھانا چاہیے کہ اوسپر نمک ماہی سقنقور کا چھڑکا ہو۔ بعد کھانے ایسی غذا کے جو مبہی ہو تھوڑی سی شراب ریحانی پینی چاہیے پھر اپنے فرش خواب پر گرم جاکر گرم پانی سے اپنے دونون پانون دھوڈالے اور مروخات اور مسوحات ایسے جو نعوظ پیدا کرنیوالے ہین اون کا استعمال کرے۔ اب ہم اون دوائون اور غذاؤن کا بیان شروع کرتے ہین اور اسطرف بھی اشارہ کرتے ہین کہ ہر قسم مین ضعف باہ کے کونسی دوا مفید ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اعتماد ضعف باہ کے بارہ مین اکثر غذاؤن پر ہی بسبب اسکے کہ مادہ منی بکثرت غذا سے پیدا ہوتا ہے انتعاش قوت بھی ایسی تدبیر سے ہوتا ہی۔ واجب ہے اوس شخص پر کہ جسکی رغبت افزایش باہ کی ہے جب زیادہ ادویہ باہیہ کا استعمال کرچکے اپنے بدن کی بھی رعایت کرے پھر اگر گرمی تپ کی یا التہاب یا امتلاے بدن معلوم کرے فصد لڈالے اور اپنی طبیعت کی تعدیل کرے اوسکے بعد پھر ادویہ باہیہ کا استعمال کرے۔ زیادہ مبالغہ کرنا تسخین مین جائز نہین ہے کہ اس سے تجفیف اور خشکی پیدا ہوتی ہی۔ جسوقت دوا اور غذا مبہی کا استعمال کرے اوسکے بعد ایک قدح شراب ریحانی کا پی جاے۔ ادویہ باہیہ مفردہ بزور یعنے بیج کے اقسام جیسے تخم سلجم تخم کرنب تخم اوٹنگن ترمس جرجیر گاجر بودینہ بُستانی تخم ہلیون تخم ترب بزر رطبہ تخم خربزہ تخم کرنس فطر اسالیون قرد مانا فاقلہ دار فلفل ہیل جوز بویہ تخم کنجد تخم کتان حب الرشاد اور روغن اسکا حب البان حب فلفل حب زلم خصوصاً وہ مبہی جو شہد مین پکاکر سوکھائی گئی ہو جبوب یعنی دانون کے اقسام مین سے جیسے نخود باقلا لوبیا وغیرہ پوست کے اقسام مین سے اور گھاس جیسے دارچینی اور بیخ بسباسہ گوکھرو طالیسفر لبوب کے اقسام مین سے جیسے حبہ بر لسان العصافیر جرد بنی حب فلفل پستہ اور بندق۔ گوند کے اقسام مین کتیرا اور ہینگ لگانے مین بھی اور پلانے مین بھی مفید ہی اسلیے کہ گرم ہی اور نفخ زیادہ پیدا کرتی ہی جسوقت سردی کا مارا ہوا ایک مثقال ہینگ شراب کے ہمراہ پیے اوسکو نفع کرتا ہی۔ بزرین اور لکڑی کے اقسام جیسے لوف کی جڑ اور دونون ہمن اور زرنباد اور قسط شیرین اور خصیۃ الثعلب کہ یہ بھی نعوظ پیدا کرنے مین قوی ہی ہلیون اور بیخ سرشف اور بصل خصوصاً بریان کیا ہوا اور اسقیل مشوی اور شقاقل زنجبیل خصوصاً جب کہ

پرورد دیجاے اور خولنجان عاقرقرحا گوکھرو کی جڑ اور مراسارون اور بوزیدان اور مغلث لعبہ ابزیریہ کہ یہ سب باہ کو برانگیختہ کرتی ہین جسطرح شراب کی گرمی سارے جسم مین پہونچتی ہی۔ حیوانات مین ساہی اور ورل یعنی گوہ اور ماہی سقنقور خصوصاً اوسکی دُم کی جڑ اور ناف اور گردے اور اوسی مچھلی کا نمک یہ مچھلی فصل ربیع مین پکڑی جاتی ہی اور ذبح کرکے اسکی اندرونی آلایش نکال کے اوسمین نمک بھرکر سایہ مین لٹکا دیتے ہین کہ سوکھ جاے جب سوکھ جاتے نمک لے لینا چاہیے اور مچھلی کو پھینک دے اسکا نمک بہت تھوڑا کافی ہوتا ہے بہ نسبت مقدار سقنقور کے جری اور مرمارہیج کو سنیخ پانی کی گھاس سے اور سمک حار۔ اونٹنی کا دودھ بیس دن پیا جاتا ہی ہر روز اسقدر کہ ہضم ہوجاے اور گرانی پیدا نکرے۔ جھوٹی مچھلیان اور نہر کی مچھلیان سوکھی ہوئی مقدار شربت سات درہم مچھلی کے بیضے اور مرغی کے انڈے خصوصاً کبک کے انڈے اور گنجشک کے انڈے اور سب جانورون کا بھیجا خصوصاً مرغ کے بچون کا اور مغز گنجشک اور ربا صحرائی اور چوزے یکسالہ بچے بیش بہا ہمراہ نمک کے۔ منجملہ اون دواؤن کے جو بالخاصہ مفید ہین یہ ہی کہ بیل کا عضو تناسل سوکھا کر پیسے اور نیم پشت انڈے پر تھوڑا سا چھڑک کے کھا جاے۔ ایک عجیب دوا ہی از قسم حیوانات کے کہ جسکے دودھ چھوٹے ہوے بچے کا سوکھا کر ایک جنبی برابر تین رطل پانی مین گھول کے بارہ گھنٹہ پہلے جماع سے تناول کرے اور اگر کچھ اندا کرے سرد پانی سے ناشتہ والے ایضاً شہد کو پکا کر بے ملائے خوشبودار چیزون کے مارالعسل تیار کرین اور روغنہاے مناسب کے ہمراہ پیے اور اگر تھوڑی سی زعفران اسمین ملائے جائز ہے۔ پانی کے اقسام مین سے ماء حدیدی اور شراب تازہ پورانی شراب سے بخار لطیف پیدا ہوتا ہے اور اوسکی تخلیس بھی ہوجاتی ہی اور باہ کو مضر ہے فواکہ مین سے انگور شیرین باہ کیواسطے بہت اچھا ہی خصوصاً انگور تازہ اسلیے کہ یہ میوہ خون مین رطوبت اور ریح کو بھر دیتا ہی اور حرارت پیدا کرتا ہی اور متانت غذا کی بھی اسمین ہی۔ ترکاریان وغیرہ پس گوکھرو اور خصوصاً اوسکا پانی جسمین شہد اسقدر پکایا جاے کہ لعوق کے قوام مین آجاے ایضاً جرجیر خصوصاً ہر صبح اوسکا عصارہ ایک رطل نبید صاف کے سات پیا جاے پھر اوسکے بعد جو غذا پسند ہو وہ کھائی جاے کہ اسکا نفع فوراً ظاہر ہوجاتا ہی۔ مرکب دوائین جو کھلائی پلائی جاتی ہین سب سے سرے پر مشرود بطوس اور دوار المسک اوسوقت مفید ہی کہ جب نقصان باہ ضعف قلب کے سبب سے ہو ایضاً جوارش زور تین مثقال ایک اوقیہ آب جرجیر تازہ کے ہمراہ پلائین۔ انمین مرکبات مین دواے سقنقور جو مشہور ہی ایضاً جرجیر تازہ وشنی تین درہم ہمراہ روغن گاؤ کے دوار المسک دواے ترنجبین دواے ہندی ایضاً نمک سقنقور کا اور تخم جرجیر زردی بیضہ پر چھانکر کھلائین ایضاً مرغ کا خصیہ سوکھا کر اوسکے ہموزن سقنقور کا نمک ملائین مقدار شربت ہر روز دو درہم ایضاً تخم جرجیر تخم ترب تخم خربوزہ ہر واحد ایک جزو شیر تازہ کے ہمراہ پلائین ایضاً حب صنوبر تخم کرفس کوہی تلخہ شتر نرکا علک الانباط سب ہموزن شہد مین ملائین اور ایک مثقال استعمال کرین ایضاً اشق مثاقیل تخم جرجیر دونون تودری زنجبیل دارفلفل ہر واحد دو درہم لسان العصافیر مغز گنجشک اور کندر ہر واحد ایکدرہم سب کو ناریل کے روغن مین لت کرکے شہد اور قند مین معجون تیار کرین اور استعمال کرین۔ جس شخص کو سردی کا ضرر باہ مین زیادہ پہونچا ہو اوسکو معجون حرف اور عاقرقرحا کھلائی جاے ایضاً جاؤشیر تین درہم اوس پانی مین گھولین جو ایک اوقیہ ہو اور اوسمین مرزنجوش کو جوش دیا ہو اور تین دن مین اسکو پلاوین ایضاً زنجبیل نبت جزو دارفلفل ایک جزو شہد سے معجون کرین اور ایک مثقال آب گرم کے ہمراہ پلائین ایضاً تخم ہلیون مثاقیل زنجبیل پانچ درہم فودنج سمن سفید سمن سرخ تودری سرخ مفید تین تین درہم تخم جرجیر تخم اوٹنگن دو دو درہم

اسقیل مشوی اور سققور کی ناف تین تین درہم زبا نہای کنجشک دو درہم شکر چالیس درہم مقدار شربت چار درہم ہمراہ طلا نامی شراب کے اور کھانا بھی اسکے ساتھ مسکی ہونا چاہیے ایضاً یہ دوا ہماری تجویز کی ہوئی ہے اور بہت قوی ہے جلبنت تخم جرجیر اور الائچی تخم گاجر لسان العصافیر قرد ماناہر واحد ایک جزء بوزیدان فلفل ہر واحد تین جزء مشک چھٹا حصہ ایک جزء کاروعن صنوبر صغار مین ملا کر کے شہد مین گوندھے۔ یہ دوا بڑی قوت دار ہے عسل بلادر اور شہد اور گھی سب برابر لیکر آمیزا بنائین کہ جوش آجاے پھر پینے والے کو جتنی برداشت ہو نبیذ کے ہمراہ پلا دین یہ عجیب دوا ہے منجملہ عمدہ دواؤن کے کہ جنکی زیادہ حرارت نہو ایک یہ بھی دوا ہے کہ چھوہارا اور میتھی دونونکو لیکر اسقدر پکائین کہ چھوہارے پھول جائین پھر چھوہارے کو نکالکر اوسکی گٹھلی الگ کر ڈالین بعد اوس کے چھوہارے کو خشک کرین اور شہد ملا کر رکھ چھوڑین بقدر ایک جوزی کے یہ دوا کھائی جاتی ہے اور اوسکے بعد نبیذ پی جاتی ہے ایضاً نصف رطل بن اور ایک رطل چھوہارا دونونکو کوٹ کر دو رطل بھیڑ کے دودھ مین بھگودین پھر ایسی بھیگی ہوئی دوا سے تھوڑا تھوڑا ہر روز دو دن کھائین اور اوسپر دودھ پی لین۔ منجملہ ادویۂ جیدہ کے معجون لبوب ہے جسکا یہ نسخہ ہے بادام اور بندق مقشر اور پستہ اور ناریل مقشر تراشیدہ نوزصنوبر حب فلفل حب الزلم حبۃ الخضرا سب اجزا برابر نار مشک دار فلفل زنجبیل مکدس ہر ایک جزء یا زیادہ مگر تھوڑا زیادہ سب کو کوٹ کر قند ملا کر معجون طیار کرین مقدار شربت بقدر بیضہ کے ہر روز دو سری تدبیر سونگھانے کی دوائین لکھی جاتی ہین ٹیکانے کی دوائین پیڑو پر اور اُنثین اور قضیب اور جو اجزا متصل ہین۔ عاقرقرحا نصف درہم روغن زنبق پاکیزہ مین ملائین اور بیشتر اوسمین فربیون اور مشک ملا کر قضیب پر لگاتے ہین اور خصیہ کے نیچے سے مقعد تک یا متصل انھین دونون عضو کے۔ یا عاقرقرحا اور نصف اوسکی مشک بچھلائی ہوئی کہ دونون کا وزن ایک مثقال ہو اسکو ایک اوقیہ روغن زنبق مین استعمال کرین۔ ایضاً رائی رازی کو تیل مین اسطرح تخم اوٹنگن رازی کے تیل مین ایضاً ہینگ کو روغن زنبق مین ملا کر مسوح قوی ہے ایضاً تخم مازریون روغن گرم کے ساتھ ایضاً بورہ عسل مصفے ملا کر اور تخمہ نرگا دشمشہ مصفی ملا کر ایضاً دوا ہے جید جسکا نسخہ یہ ہے تھوڑی سی پیاز نرگس روغن زنبق ملا کر مالش کرین یا حب النیل عاقرقرحا دونون ہموزن روغن گرم کے ہمراہ یا مویز اور روغن گرم ایضاً حلتیت اور شہد ایضاً سعد تنہا مالش کرنا مفید ہے یا قنطوریون اور زرنب اور قیروطی اور روغن سوسن اور روغن خیری اور موم مصطگی سعدان سب کو ذکر کر اور اطراف ذکر پر طلا کرین اور جتنے روغن باب حقنہ مین بیان ہوے سب عجیب نفع دیتے ہین اگر انکا استعمال مروخات کے طور پر کیا جاے اور خصوصاً روغن پنبہ دانہ خاص کر روغن سعد شیر کی چربی اسبارہ مین بہت قوی ہے مسوح جور وفس حکیم کی طرف منسوب ہے مُر اور کرنب آب نارسیدہ بیولہ مکدد دو درہم عاقرقرحا دو درہم اونولوثان فلفل سیاہ ۳۰ دانہ قرد ماناہ ۲۰ دانہ دو درہم پیاز کے ہمراہ نرم نرم کوٹین اور ہر ایک کو جدا جدا کوٹین بہتر ہوگا پھر کسی قیروطی مین ملا کر اسقدر مسین کہ مثل شہد کے ہو جاے اور ناف کے نیچے تمام پیڑو پر اور خصیہ کے نیچے مقعد کے سیون مالش کرین قضیب پر ہینگ کا ملنا نفوظ پیدا کرتا ہے اور باہ مین جوش لاتا ہے اگر اسکی گرمی سے خوف ہو روغن بنفشہ مین ملا کر مالش کرین حمولات بط کی چربی اور بنولہ عاقرقرحا ناریل کے تیل مین حمول کرین۔ کہتے ہین کہ گدھے کی چربی کا اگر پیاز سے عجیب نفع کریگا ایضاً زفت کا مروخ جواوپر ہم ذکر کر چکے ہین وہ بھی عجیب ہے حقنہ کے کا شوربا اور بچون کے گوشت کا شوربا ہمراہ زردی بیضہ اور میڈھے کے خصیہ مین داخل کیے جائین عمدہ ہین اور تقویت دماغ اور بدن مین انکے منفعت زیادہ ہے اسیطرح چڑھون کی چربی کا تیل حقنہ مین اور روغن جوز

اور روغن کنجد روغن گاؤ روغن پستہ اور بنفشہ روغن ناریل روغن مغلب روغن بنولہ بھی عجیب ہے۔ گرم مزاج کیواسطے گوکھرو کا تیل روغن خشخاش روغن کدو روغن خربزہ وغیرہ۔ یہ حقنہ ہمارا مجوزہ ہی کلے اور پائے مغاث بوزیدان تشقاق کے ہمراہ رات بھر خوب تیز آنچ سے تنور مین پکائین اور اوسیر بقدر نصف وزن کے دودھ اور چھٹا حصہ گھی اور روغن مغلب اور روغن ناریل ہر واحد ساتوان حصہ جزدکا اور چربی گردہ تفنقور ایضاً بچھ کی چربی جسقدر مل سکے ملائین اور مثل بازیر کے چھڑکی ہوئی ہوائی سے حقنہ کرین دوسرا حقنہ گوکھرو تازہ ایک شت مینھی ایک کفدست کھیرے کے بیج گاجر کے بیج تخم جرجیر بلیون ایک کف دست بکری کا حرام مغز اور دونون خصیہ کٹے ہوے اور دماغ بکری کے ان سب دواؤن پر دو رطل پانی ڈالین اور شیر تازہ دو رطل ملائین اور اسقدر پکائین کہ گاڑھا ہوجائے ہر روز چار اوقیہ اسمین سے لیکر ایک اوقیہ روغن بطم ملاکر نہار بعد فراغت پاخانہ کے حقنہ کرین تین روز برابر۔ دوسرا حقنہ کسی جانور کا الیہ لیکر اوسکو چاک کرین اور چاک شدہ مقامات مین نصف درہم جندبیدستر کٹا ہوا رکھین اور نسط کو اوسکے تلے اوپر رکھکر تین روز کسی بھاری چیز کے نیچے دبائین بعدہ اوسکو چاک کرکے مع جندبیدستر کے پگھلائین جسقدر چربی اسمین سے نکلے بحفاظت نگاہ رکھین اسی چربی سے ایک سکرجہ اور روغن گاؤ نصف سکرجہ طبیخ حلبہ نصف سکرجہ ملاکر حقنہ دین عصر کے وقت سے تین گھنٹہ رات گذرنے تک پھر جب سونے لگین تجدید حقنہ کرین اور تین دن تک اسیطرح کرتے رہین۔ حقنہ قوی بھیڑ کی سری اور تین یا چار مغز نیزے اور انیٹ کے ٹکڑے اور جتنے ان سب کو تنور مین پکائین اور جسقدر پانی یا تیل اسمین سے نکلے بعد خوب پکانے کے اوسمین روغن بادام اور روغن حبۃ الخضرا اور تفنقور کی چربی ملاکر حقنہ دین۔ اور بہت سے حقنہ ہین جنکو ہمنے قرابادین مین لکھا ہی غذا خالص غذا ان بیمارون کیواسطے جو مناسب ہے وہی ہی جو گوشت جدی فربہ اور ترشی اور بھیڑ کے گوشت سے اور چنے سے طیار کیجاہی اور پیاز بھی شریک ہو مگر گوشت بھونا نجاے اسلیے کہ بھوننے سے تقویت گوشت کی نہین رہتی ہی اور کثرت غذابت بھی جاتی رہتی ہی۔ اور مغمات اگرچہ مرتی سے ترش کی گئی ہون وہ بھی بہت عمدہ ہین اسیطرح مرغ کے جوزی اور چڑیون کے بچے فربہ خصوصاً انجدانیات اور بیضۂ نیمبرشت جس مین زردی اور سفیدی اور خولنجان اور سفوف گوشت سفنقور چھڑکا گیا ہو۔ اور مچھلی کا بیضہ اور اوسکا گوشت جو گرم اقسام کی مچھلی ہے مناسب ہے۔ اور اگر مرض مین برودت ہو اوسکے گرم مصالح یہ ہین زنجبیل فلفل سیاہ دارفلفل قرنفل دارچینی وغیرہ اور انھین دواؤن سے اون غذاؤن کی تقویت کرنی چاہیے۔ لفتی اور کرنبی اور جزری خصوصاً جو زری اقسام کی غذائین بعد پکانے کے جید ہین۔ گوشت کی غذا یا جو گوشت مین پڑتی ہین مغز کبشک مغز کبوتر اور دودھ روغن زرد۔ اسیطرح ہر لیسہ کے اکثر اقسام اور جوذابات اور کباب کے اقسام اور چانول دودھ کے ہمراہ اور گوشت بھیڑ کے دودھ کے ساتھ۔ ایسے بیمار کی تنقل مین ہلیون جرجیر کراث حرشف پودینہ خاص کر پڑتا ہی اسلیے کہ اوعیہ منی کو تقویت دیتا ہی اور بعد قوی ہونے کے سنبھال لینا اور روک رکھنا اون اعضا کا منی پر قوی ہوتا ہی اور شہوت مین شدت ہوتی ہی۔ اقسام جوذابات سے عمدہ وہی قسم ہی جسمین زعفران اور میدہ کی روٹی اور دودھ اور ناریل کا پانی پڑا ہو۔ مجربین کہتے ہین جو شخص گوشت کبوتر کھاکر پانی کی جگہ دودھ پی لیتا ہو ہمیشہ اوسکی منی مین انتشار زیادہ ہوگا اور رستندی ہوا کرے گی۔ یا پیاز کو گھی مین بھون کر جب سرخ ہوجاے اور ٹھنڈا ہوجاے اوسپر انڈے توڑ کر کھالے۔ گرم مزاج آدمی کی غذا یہ ہی چکا دہی اور دودھ

حقنہ دوم

ماہی بریان گرما گرم خربوزہ کھیرا ککڑی کدو فواکہہ تر و تازہ کے جملہ اقسام تا اینکہ کاہو اور تخم کاہو۔ تخم خرفہ انکی منی کو زیادہ کرتا ہے اور سفیدی انڈہی کی انکو زیادہ نفع کرتی ہی کہ منی بکثرت پیدا کرتی ہی۔ دماغ اور بھیجے حیوانات کے اور کچے انڈے جو بیٹ چاک کرنے سے نکلتے ہین اور سرطان جو نہرین پیدا ہوتے ہین وہ غذائین جو دوا کے مشابہ ہین اونمین سے ایک یہ ہی کہ ایک رطل دودھ مین چالیس درہم تربخبین معتدل مزاج کیواسطے ڈالکر پکائین اتنا کہ خوب گاڑھا ہوجاوے ہر روز ایک قدح پلائین اور یہ ترکیب گرم مزاج والون کی بھی تعدیل کرتی ہی۔ دودھ مین ملاکر خوب ہلائین اور ایک قدح نہار پلائین یا کھانے کے بعد پانی کی جگہ پر گرا سکے پلانے کے بعد پانی نہ پیئین خصوصاً اگر غذا مین تیہو اور بٹیر کا گوشت کھایا ہو کبھی یہ ترکیب اوسکو بھی فائدہ کرتی ہی جسکو بروت اور خشکی سے نقصان پاہ ہوگیا ہو۔ ازانجملہ یہ نسخہ ہے کہ روغن گاؤ مقدار ایک کوزہ کے اور گاہی کا دودھ ایک کوزہ روغن بیتہ ایک کوزہ سب کو اسقدر پکائین کہ تہائی باقی رہ جائے اور صبحکو دو چمچہ کسی شربت کے ہمراہ پی جائین ایضاً قند ایک رطل آب پیاز ایک رطل شیر تازہ ایک رطل کو پکا کر جب گاڑھا ہوجاے ہر صبح کو بقدر ایک اوقیہ کے تناول کرین۔ تخم دسیاہ کے بڑے بڑے دانہ لیکر آب جرجیر مین بھگو دین تاکہ اندکے پھول جائین بعد ازان اونکو سایہ مین خشک کرین اور قند کے ساتھ پیس کر معجون بنائین مقدار شربت صبح کو بقدر ایک جوزے کے اور رات کو سوتے وقت بقدر ایک بندق کے اور قدح اسکے اوپر کوئی چیز مذکورۂ بالا مین سے پیئین۔ اور اگر اسی چنے کو گوکھرو کے پانی مین بھگوئین اور کسی کپڑے وغیرہ کو تان کر اوسکے نیچے دھوپ مین پھیلا دین تاکہ دھوپ کے سامنے رہے اور گرمی دھوپ کی پہونچے اور جب سوکھ جاے پھر اوسی پانی مین بھگوئین بعد اوسکے چکی مین پیس کر بحفاظت رکھ چھوڑین اور اوسکا ستو دودھ اور قند کے ہمراہ پیا کرین۔ ایضاً تین رطل عسل تازہ مین نصف رطل تربخبین اور نصف رطل بن کوٹے ہوے ملا کر جوش دین پھر نرم نرم ملکر چھان لین اور اس چھنے ہوے مین سے نصف رطل کسی برتن مین لیکر ہموزن تربخبین داخل کرین اور چند روز جس قدر ہوسکے ہضم اوپر جاے پی جایا کرین کہ یہ غذا عجیب اور غریب ہے ایضاً آب پیاز کے ہموزن شہد ملا کر جوش دین جب پانی جلجاے فقط شہد باقی رہ جائے پس تیار ہوگیا مقدار شربت ایک چمچہ آب گرم کے ہمراہ۔ ایضاً آملے کو آب شیرین مین مثل ستو کے گھولین اور خوب نچوڑین بہت سی دودھ مین پکائین اور دودھ پر آب ناریل کا اضافہ کرین اور چکنائی لبا کی چربی کی ملا کر مثل ہریسہ کے تیار کرین۔ ایضاً زردی بیضہ کو نیمبرشت کر کے اوسپر ہینگ اور سقنقور کا نمک چھڑکین اور یہ بہت قوی ہے خصوصاً بعد نہانے کے اور چنبیلی کے تیل اور روغن سوسن کی مالش بدن مین کیجاتی ہو ایضاً انڈون کی زردی کو خوب پھینٹے اور اگر سفیدی بھی اوسکے ہمراہ ہوجائے تو بہتر ہے بعد پھینٹنے کے چہارم وزن آب پیاز کو فقط ملا دین اور اسکو نیمبرشت کرین اور اونمین اقسام کے نمک جو اوپر مذکور ہو چکے ہین اور گرم مصالح ملا کر کھایا کرین۔ جزر یعنے گاجر کو خوب کوٹین اور پیاز کو کوٹین اور شلجم باقلا کے ہمراہ تناول کرین چنے اور شہد گوشت کے ہمراہ کھانا بہت اچھا ہوتا ہے اور گرم مصالح ملا کر۔ باقلا اور چنے اور لوبیا لیکر گرم پانی مین بھگوئین اوسکے بعد بھیڑ کے گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے اسطرح کرین جس طرح تیہو کا گوشت ٹکڑے ٹکڑے کیا جاتا ہے پھر اوسکی بٹیان بطور شیاف کے تیار کرین اور پیاز اور تینون دانہ باقلا وغیرہ جو اوپر لکھے گئے اونکے بھی شیاف بنائین اور ہر ایک شیاف پر سقنقور کا نمک اور تھوڑی سی ہینگ دارچینی اور لونگ بہت سی چھڑکین بعد اوسکے اونمین شیاف پر دماغ ہاے گنجشک اور کبوتر کو چھڑکین اور استعمال کرنے رہین

کہ وہ شیاف اسقدر موٹا ہوجائے کہ نگل جانے کے قابل ہوجائے پھر اوسپر چند روز تک گاجر تنہا یا ہمراہ پانی کے ٹھنڈا کھائین اور ترئی اور مائیت وغیرہ سب ملکر ایک ہوجاے - ایضاً کنجشک کے بھیجے ۳۰ عدد لیکر کسی شیشہ کے پیالہ مین رکھین تا اینکہ نتھر جائے جسکو مصالح کہتے ہین اور جو کچھ اوسمین ہو بعد اوسکے اوسپر جربی گرگوے گوسپند کی ذبح کرنے کے بعد ڈالین اور لونگ اور فلفل اور زنجبیل اور بندق پیس کر چھڑکین اور ایک اوسمین سے پہلے کھائین پھر ایک کے بعد ایک کھاتے رہین ہر وقت ہمراہ ایک جماع کے - کہ یہ خاگینہ ہمارا تجویز کیا ہوا بہت عمدہ ہے دماغ کے کنجشک اور کبوتر بچہ اس عدد زردی بیضۂ کنجشک بیس عدد زردی بیضۂ مرغ جوان ۱۰ عدد بھیڑ کے گوشت کا کوٹ کر پانی نچوڑا ہوا اور پیاز کا پانی نچوڑا ہوا تین اوقیہ گاجر کا پانی پانچ اوقیہ نمک اور گرم مصالح بقدر حاجت گھی پچاس درہم اسی کا خاگینہ بنائین اسکو کھاکر جب ہضم ہوجاے شراب قوی رنجانی پئین **حلوہ اور مٹھائیان** جب صنوبر صاف کیا ہوا دو جز تخم جرجیر تخم خربوزہ ہر واحد ایک جز گھی مین جوش دیکر تھوڑی فلفل اور دارچینی ملاکر شہد بقدر کفایت ڈالین دوسرا حلوہ چنے کو پانی مین بھگو دین یا آب جرجیر کے پانی مین یا گوکھرو کے پانی مین یہانتک کہ پھول جائین پھر اوسکو تھوڑی سے گھی مین بھونین کہ جل بجائے اور ہموزن اوسکے جب صنوبر کوچک ملائین اور شہد اسقدر ڈالین کہ وہ گوندھ سکے اور تھوڑی سی مصطگی اور دارچینی شریک کرین پھر اوسکے لوز کاٹ لین - دوسرا حلوہ شہد کو پکاکر گاڑھا کرین اور اوسپر جب صنوبر کہارا اور تخم جرجیر اور تخم گاجر اور فلفل شقاقل دارچینی اور تھوڑی سی زعفران ملاکر مثل جوارش کے تیار کرین اور اگر تخم جرجیر سے کراہت معلوم ہو اوسکے عوض تھوڑی سی مشک ملادین - ایک ہمارے ترتیب دیا ہوا نسخہ مجرب ہے جب فلفل اور بادام اور فندق اور بندق مکد پانچ جز ناریل اور جلوز ہر واحد سات جز ہر ایک کو الگ الگ کوٹ کر ہموزن قند کا شربت ملاکر اوس مین بقدر ایک جز مشک اور نصف درہم زعفران شریک کرین مقدار شربت پانچ درہم کہ یہ نافع ہو **شراب یعنی پینے والی چیزون کا بیان** وہ مشروبات شیرین اور جن مین کہ زیب پڑتا ہے وہی ہین کہ خوب میٹھے منقی سے بنائی جائین گاڑھے قوام کی ہون کہ ان لوگونکو زیادہ نفع کرتی ہین اور اسی سبب سے یہ شراب جسکی ہم صفت بیان کرتے ہین اِن کو موافق ہوتی ہے گو گھر و جرجیر گاجر شلجم کو پانی مین خوب پکائین بعد اوسکے پانی کو صاف کرین اوسکے بعد فی بارہ جز مہ پانی مین پانچ جز قند یا شکر سرخ اور اسیقدر زیب طائفی جو خوب میٹھا ہو اور بیالیسواں حصہ اسی پانی کا ناریل گٹھا ہوا ملاکر بھٹی پر چڑھادین تاکہ نبید بنجائے دوسرا نسخہ دو شاب انگور لیکر فی دس من تین من اس دوا کو ڈالین جسکو ہم بیان کرتے ہین تخم جرجیر تخم شلجم بوزیدان تخم ہلیون اور لسان العصافیر حب فلفل لُبہ بربریہ تخم گاجر دونون بہمن سب اجزا ہم وزن ملاکر پیسین اور ایک ڈھیلی تھیلی مین باندھکر دو شاب مذکور مین ڈالین اور ہر وقت ہلاتے رہین یہانتک کہ اوٹھ آئے - دوسری شراب گاجر اور انگور خشک بہت سے پانی مین پکائین اور چھان لین پھر اس پانی مین منقے کو دانہ سے صاف کرکے پکائین اور صاف کرین اور قند ڈالکر رکھدین یہانتک کہ جوش آجاے مارمیدی اور وہ پانی کہ جسمین لوہا بجھایا ہوا ہو وہ بھی بہت مقوی باہ ہے **کثرت شہوت کا بیان** کثرت شہوت اگر ہمراہ قوت بدن اور افزایش خون اور صحت مزاج اور مناسبت سن کے ہو اور باہ پر خوب اقتدار ہو اور بعد انزال کے ضعف نہوتا ہو اوسکی تدبیر مین اور توڑ دینے مین مشغول نہونا چاہیے اسلیے کہ ایسی شہوت کا کم کرنا اور توڑ دینا مزاج اصلی مین سستی

پیدا کرے گا اور قوت بدن اور صحت مزاج کو گھٹا دے گا ہان اگر کوئی شدید ضرورت ہو اوسوقت کچھ مضائقہ نہین ہے۔
یہ بھی جاننا ضرور ہے منی کا بکثرت پیدا ہونا قلب اور بدن کو تقویت دیتا ہی اور کمی ہوجانے سے منی کے رنگ بدن کا بگڑ جاتا ہی اور قوت ذکر اور فہم مین ضعف آجاتا ہی پھر اگر ان لوگونکو بسبب کثرت منی کے تخلخل بدن کا عارض ہو اور پسینہ بآسانی نکلتا ہو ریاضت استعداد کا استعمال کرین اور اگر ممکن ہو سرد پانی سے نہائین اوسی شخص کی شہوت کا توڑنا اوس سے جسکو کثرت شہوت بسبب زیادتی امتلاء حرارت یا رطوبت کی ہوئی ہو پس اس امتلاء کی تعدیل کرینگے اسطرح پر کہ استفراغ اوس خلط کا کرینگے۔ لیکن جس شخص کی کثرت شہوت بسبب حدت منی کے ہو یا اینکہ یہ کثرت منی کی ہمراہ ضعف بدن کے ہو اور ضعف اس سبب سے ہوتا ہو کہ اوعیہ منی قوی ہین اور انکی قوت کیوجہ سے جذب منی کا بطرف انکے زیادہ ہوتا ہی اور اگر بدن مین کسیقدر رقاقہ اور توانائی ہو جیسے کبھی یہ بھی اتفاق ہوتا ہی کہ بعض اعضا بہ نسبت بعض کے زیادہ قوی ہوتے ہین ایسی زیادتی منی مین بعد انزال کے کسیقدر خفت ہوتی ہی۔ اور اگر کثرت شہوت کی بسبب کھجلی یا دانون کے اوعیہ منی مین ہو جسطرح عورتون کی فم رحم کی کھجلی سے اسقدر شہوت بڑھ جاتی ہی کہ اونکی شہوت مین کبھی سکون ہوتا ہی نہین۔ باکثرت شہوت بسبب نفخ کے ہوتی ہی اور اسی سبب سے کبھی ایسی قراقرین جو ایذا رسان ہو اقباض شدید ہوتا ہی سوداوی مزاج کے آدمی کو تندی شہوت کی زیادہ ہوتی ہی۔ مردون کی شہوت سرد ملکون مین اور سرد ہوا اور سرد فصلون مین زیادہ ہوتی ہی اور گرم تر ایسے مقامات مین اونکی قوت کا بیکار کرنا ہو سکتا ہی یعنے انتشار اور تندی مین اونکے سکون نہین ہو سکتا ہی۔ عورتون کا حال تندی شہوت مین برخلاف مردون کے ہی یعنے گرم ملکون مین اور گرم ہوا اور گرم فصل مین اونکی شہوت تیز ہوتی ہی اسلیے کہ اونکی قوت جاذبہ کا انتشار ان مقامات اور اوقات مین ہوتا ہی جو بوجہ برودت مزاج کے بستہ ہو رہی تھی۔ پیٹھے کے بھل سونا بھی نفوظ کو بڑھاتا ہی **علامات صحت** بدن اور امتلاء کے علامات ایسے نہین ہین کہ جو پوشیدہ رہ سکین۔ منی کے جید ہونے کی علامت یہ ہی کہ جلدی نکلا کرے اور تیزی اور حرقت بھی ہو پیشاب مین سوزش بھی ہو جاے اخراج منی کے بعد ضعف بھی عارض ہو کثرت منی اور حدت کی علامت یہ ہی کہ بدن مین وہ احوال جو قوت پر دلالت کرتے ہین وہ نہون اور نہ خون کی کثرت ہو اور چکنی منی کی بقدر معتد بہ نہو اور بیشتر اوسکے ہمراہ ضعف بھی ہوتا ہی لیکن منی زیادہ ہوتی ہے اور متواتر احتلام ہوا کرتا ہی اور جسقدر منی نکلتی ہی زیادہ ہوتی ہی اور بدن مین ضعف پیدا کرتی ہی۔ کھجلی کیوجہ سے کثرت شہوت کی علامت یہ ہی کہ جماع کرنے سے شہوت بڑھی اور اکثر شہوت ہوتی ہی اور اوسکے ہمراہ ایذا نہین ہوتی ہی اور جماع کے بعد ایذا ضرور ہوتی ہی۔ نفخ کی وجہ سے کثرت شہوت کی علامتین یہ ہین کہ نفوظ کی شدت ہو اور پہلے کچھ ایسی چیزین استعمال کی ہون جنسے نفخ پیدا ہوتا ہی اور مزاج منفتح ہونا جیسے سوداوی مزاج ہونا علاج جو کثرت شہوت امتلاء حار سے ہو اوسکا علاج فصد سے کرنا چاہیے اور سبک غذا دیجاے اور مبردات کا استعمال کرایا جاے اور جو کثرت شہوت امتلاء مادہ رطب سے ہو اوس کا علاج وہ ہے جو مجففات حار منی کے ہم لکھتے ہین اور اوسکے ہمراہ ادویہ باہیہ بھی دیجائین تاکہ ان دواؤن کو اوعیہ منی تک پہونچا دین۔ جو کثرت شہوت حدت منی سے ہو اوسکا علاج یہ ہے کہ اخلاط کی تعدیل کرین اور تبرید اخلاط کا ہو خرفہ ساگ اور تخم خرفہ وغیرہ سے کرین اور کاسنی کدو ککڑی سے اور فواکہ بارد اور ہرے دھنیا سے۔ بضاد مین نیلوفر اور کائی۔ قیروطی جو سرو روغن اور تروتازہ گھاس کے عرق سے تیار ہو۔ کافور کا استعمال طلا کرنے مین اور

پلانے مین دونون طرح ہوتا ہے۔ اسرب کے پیتر پیڑ پر باندھے جائین اور سرد پانی پلایا جاے فرش خواب پارچۂ کتان سے تجویز کیا جاے خواہ اور اسی قسم کے کپڑے۔ غذا سورا اور خرفہ اور جنکا ہضم قوی ہو قریض نامی غذا جو اندرونی اعضا حیوانات سے طیار کیجاے کھلاؤ بجاے۔ جو کثرت شہوت زیادتی تولید منی سے ہوا وسکا علاج بھی یہی ہے کہ اوعیۂ منی کی تبرید ادویۂ مذکورۂ بالا سے کرین۔ جو کثرت شہوت کھجلی یا دانون کے سبب سے ہوا وسکا علاج فصد اور اسہال مادہ حادۃ سے کرین اور طلاہاے بارده جو اوپر مذکور ہو چکے ہین اونکو بھی لگائین اور کبھی مخدرات کی بھی حاجت ہوتی ہے۔ بھنگ اور برگ شوکران کا طلا کرنا بھی تجویز کیا گیا ہے۔ سرد پانی مین بدن کا بھیگا رہنا بھی مفید ہے۔ جو کثرت شہوت منفخات کیوجہ سے ہوا وسکا علاج مبردات سے اوسوقت مین کیا جائیگا جبکہ حرارت زیادہ ہو تاکہ مادہ کی حرارت اچھی طرح بجھ جاے۔ اور محللات ریاح سے اوسوقت علاج کیا جائیگا اگر یہ کثرت شہوت ہمراہ برودت شدید کے ہو اور خلط سودا کا استفراغ کیا جائے اگر یہ لوگ سوداوی مزاج ہون **مجففات منی بارد** منی کی خشک کرنیوالی یہ چیزین ہین مسور اور اوسکا پانی خصوصاً جو شہد انیخ مین پکایا گیا ہو اگر گرم ہو اور نیلوفر دھنیا تخم خرفہ ز کا نچوڑا ہوا پانی اور کھٹے دہی کا پانی اور آرد بلوط سرکہ شدانیخ تخم کا ہو اور اکثر قطیع بادہ ہو جاتا ہے اگر بکثرت کا ہو کا استعمال کرین ادھان کی قسم مین سے روغن زیتون منی کو کم کر دیتا ہے اور کائی کا لیپ کرنا اور گیاہ شوکران اور بھنگ وغیرہ کا انیشین اور مقعد پر رکھنا بھی یہی اثر کرتا ہے۔ اور اسیطرح سپیدہ دھویا ہوا اور مردار سنگ قیمولیا اور سرکہ سے انھین مقامات کو لیپ کرین ایضاً یہ مرکب مفرد ہے تخم کاہو اجوائن خراسانی اور تخم خیار تخم کاسنی اسبغول ناکونتہ کشنیز خشک نیلوفر خشک سوای اسبغول کے اور سب کو کوٹے اور سفوف بنالے۔ اہل تجربہ نے امتحان کرکے لکھا ہے کہ برہنہ پا چلنے سے شہوت ساقط ہو جاتی ہے مترجم مراد یہ ہے کہ جن لوگونکو عادت ننگے پاؤن چلنے کی نہین ہے وہ لوگ اگر برہنہ پا چلائے جائین اونکی شہوت ساقط ہو جائیگی **مجففات** منی حار کلونجی بریان اور غیر بریان تخم سداب تخم فنجنگشت فودنج فربیون حندقونی مرسپید زیرہ۔ مرکبات مین سے معجون کموني بھی منی کو خشک کر دیتی ہے اور اگر صاحب منی کا مزاج گرم ہو سرکہ کے ہمراہ پلائی جاے اور صنوبر مقشر بریان اور غیر بریان ہر واحد دس درہم گلنار گل سرخ ہر واحد پانچ درہم تخم سداب سات درہم تخم فنجنگشت پانچ درہم سب کو کوٹ کر سفوف بنائین۔ صنوبر کے داخل کرنے کی غرض یہ ہے کہ جمیع ادویہ مین اتصال ہو جاے اور بریان اسواسطے کرتے ہین تاکہ جو اوس مین قوت اخاذ باہ کی ہو وہ ٹوٹ جاے ایضاً تخم خرفہ تخم سداب کا ہو مکدچار درہم آب مذکور مین پلائین۔ ایضاً تخم سداب جندبیدستر اجوائن خراسانی ہم وزن اجزا ہین مقدار شربت ایکدرہم انیسون ایک درہم ہمراہ شراب آب آمیختہ کے ایضاً تخم سداب ایک درہم انیسون ایک درہم جندبیدستر اجوائن خراسانی سفید ہر واحد دو درہم گل سرخ گلنار ہر واحد تین درہم کوٹ کر جہان لین مقدار شربت دو درہم سرد پانی کے ہمراہ شراب پانی مین ملاکر ایضاً بیخ سوسن دو درہم تخم سداب تین درہم گلنار پانچ درہم اسپین سے دوغ کے ہمراہ دو درہم تناول کرین۔ ایضاً تخم کاہو ساڈھی تین درہم تخم سداب ڈھائی درہم اسپین سے دو درہم ہمراہ سکنجبین کے استعمال کرین ایضاً تخم سداب ایک درہم گلنار دو درہم تخم فنجنگشت ایکدرہم یہ سب ایک ہی خوراک ہے۔ ایضاً دوائے مرکب جو ہارہے بیخ سوسن خشک شدہ حبن جبلی اور مر مکدا یکدرہم فربیون نصف درہم تخم سداب تخم گاجر تخم فنجنگشت مکدا یک درہم سب کو کوٹ پیس کر علحدہ کرلے مقدار شربت ایکدرہم۔ ایضاً اوس گھاس کی جڑ جسکا نام

خصی الکلب مشہور ہے اور تخم شہد انج بری کمدا آٹھ مثقال تخم فنجنگشت ترش شدہ دو مثقال تخم کرنب الماء ایک مثقال مقدار شربت سب سے ایک مثقال ہمراہ شراب سیاہ کے جو قابض ہو اس دوا کی تعریف قدما راطبا نے کی ہو کثرت ورودمنی اور مذی وذی کا بیان اس کثرت کا سبب یا تو خود منی مین ہوتا ہی یا اوعیہ منی مین ہوتا ہی یا گردے مین ہوتا ہی یا اون عضل مین ہوتا ہے جو حافظ منی ہین یا مبادی مین ہوتا ہی۔ جو سبب کہ منی مین ہوتا ہی یا تو بسبب کمی جماع کے ہو یا بکثرت مولدات منی کا استعمال کیا گیا ہو کہ جب مقدار اوسکی بڑھجائے گی اور یہ افزونی اوعیہ منی کو گرندپہونچا کر محتاج کریگی اس طرف کہ منی کے دفع کرنے پر قوی حرکت کرے اوسی حال مین یہ اوعیہ منی پر شامل ہین اور اس کیفیت کا انجام یہ ہوتا ہی کہ وہ مجرا جس طرف سے فضلۂ منی دفع ہوتا ہی اوسکا منھ کھلجاتا ہی۔ یا سبب اسکا رقیق ہونا منی کا ہی کہ مثل اور پتلی چیزون کے ٹپکا کرتی ہی۔ یا بسبب حدّت اور تیزی منی کے لذع پیدا ہو کر طبیعت محتاج اوسکی دفع کیطرف ہوتی ہی وہ سبب جو اوعیہ منی مین ہوتا ہی یا ضعف ماسکہ ہی یا قوت دافعہ مین شدت ہونی یا کوئی اور مرض مرکب تشنج سے ہو یا تمدد جو مصنطر کرے بطرف حرکات بد کے پس دافعہ حرکت کرکے منی کو اسطرح نکال دے جیسے کسی اور موذی کو نکالدیتی ہی جسطرح کہ عارض ہوتی ہے جبوقت کوئی موذی معدہ مین ایسا ہو جو طعام کو اولٹ پلٹ دے۔ خلاصہ یہ ہی کہ تشنج خود تو عاصر ہے اور پچھوڑنا پیدا کرتا ہی اور پچھوڑنے سے بجہندگی خروج منی وغیرہ کا ہوتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تشنج اوعیہ منی کا سیال منی ہے اور تشنج عضل مقعد کا حابس ہے اسلیے کہ عضل مقعد حبس کے واسطے پیدا کیے گئے ہین اور اوعیہ منی پچھوڑنے کے لیے بابیات بسبب استرخاے اوعیہ منی کے پیدا ہو کہ اسوجہ سے منی کے روکنی پر قادر نہون یا مجاری مین اتساع عارض ہوا ہو کہ اوسکی وجہ سے ان فضلات کا خروج ہوجایا کرے۔ یا عضل حافظہ مین کوئی ایسا سبب عارض ہو کہ تشنج پڑجاے یا استرخا گردے مین عارض ہوا اسلیے کہ اکثر شدت شہوت سے گردے کی چربی پگھل جاتی ہی۔ یا کثرت جماع کی وجہ سے جماع کرنیوالون کے پیشاب مین بعد پیشاب کے ایک ایسی چیز نکلتی ہی کہ کپڑے سے لپٹ جاتی ہی اور یہ خراب علامت ہی بدن اور قوت دونون مین سستی پیدا کرتی ہی مبادی مین سبب کی یہ مثال ہی کہ جیسے جماع کے بارہ مین فکر زیادہ کیا کرے خواہ حکایات جماع کے زیادہ سنا کرے یا اسکے دل مین خواہش پیدا ہو جماع کرنے کی اوس طرح پر یا اوس عورت سے جو مثل اور مانند مطبوع طبع کے ہو پس اعضا متحرک ہو فعل جماع کیطرف تحریک ضعیف کرکے پس مذی نکل آوے یا قوی حرکت کرین کہ انزال ہوجاے۔ کبھی عورتون کو بہت ایذا اس سبب سے ہوتی ہی کہ قسم رحم اونکا ڈھیلا ہوجاتا ہی اور اونکے اوعیہ منی مین ضعف آجاتا ہی اسپر دلیل یہ ہوتی ہی کہ جو اسباب اوپر ذکر کیے گئے علامات اگر خروج مذی وغیرہ کا بسبب کثرت مذی کے ہو اوسکے بعد ضعف نہین ہوتا ہی اور نہ منی مین کمی ہوتی ہی باوجود کثرت جماع کے ہان اگر بدن ضعیف ہو یا اوعیہ منی قوی ہون اوسوقت علامت یہ ہوگی کہ جو کچھ از قسم مذی وغیرہ نکلتا ہی وہ زیادہ ہوگا اور قوام اوسکا درست ہوگا اور کسقدر ضعف بھی بدن کو پہونچے گا اگر ان چیزون کا نکلنا بسبب رقت منی کے ہو اوسپر غلبۂ رقت منی از روے مشاہدہ دلالت کرے گا۔ اور اگر یہ مرض بسبب حدّت اور تیزی منی کے ہو یہ تیزی بروقت نکلنے منی کے محسوس ہوگی پھر اگر سوزش بیضون کی بھی ہوا کرے گی اور رنگ اوسکا زردی مائل ہوگا اور وہ اسباب سابقہ بھی اسپر دلیل ہونگے جواز قسم غذا اور حرکت کے ہین۔ اگر یہ مرض بسبب ضعف آجانے کے آلات مین عارض ہوا کہ سکہ ضعیف ہوگئی ہو بدون استادگی کے انزال ہوجایا کرے گا اسیطرح اگر استرخا ہوگیا ہو جو قسم بسبب تشنج سے عارض ہوتی ہی پھر اوسکے ہمراہ نعوظ بھی ہو اور اسی طرح

وہ قسم جو شدت قوت دافعہ کی وجہ سے عارض ہو کر اوسکے بعد استرخا اور تشنج واقع ہوا اوسکی علامت وہی ہے جو بطور مضبوط بیان ہو چکی ہے علاج غذا مین کمی کرین اور استفراغ مادہ کرین اور استعمال اون چیزون کا جنکو ہم اوپر لکھ چکے ہین کہ منی کو سبک کرتی ہین اور اوسمین کمی پیدا کرتی ہین اور وہ علاج کرین جو اوسکی تیزی کی تعدیل کرے۔ تشنج اور استرخا کا علاج ہم بیان کر چکے ہین اور معلوم ہو چکا ہے مگر رقت منی کا درست کرنا ایسی چیزون سے ہو سکتا ہے جسمین قبض اور تسخین بھی ہو اور اوسکے ہمراہ ادویۂ مجففہ بھی ملی ہون اور ان سبکا بیان اوپر ہو چکا ہے کہ پلانے کے لائق کون کونسی دوا ہے اور طلا کے قابل کون چیز ہے۔ قوت دافعہ کی تسکین مبردات اور مخدرات سے کیجاتی ہے مگر مخدرات سے بہت کم ہونے چاہیین۔ نعناع بھی بہت عمدہ چیز ہے منی کے غلیظ کرنے کے واسطے اور تقویت اعضاء منی کے واسطے اطبا کے کتب مین چند مرکبات ایسے درج ہین جنسے حبس در و منی کیا جاتا ہے اور اکثر اونمین سے ایسے ادویہ ہین جو زیادتی منی مین پیدا کرتی ہین کثرت احتلام اوسکا سبب اسکا منجملہ اسباب کثرت در و منی کے ہوتا ہے اور اکثر جو لوگ تعب اور ریاضت نہین کرتے بیشتر اونکی حرکت سوای وقت خواب کے اور کسی وقت نہین ہوتی ہے خصوصاً جب پیٹھ کے بھل سوئین خواہ اوس طرح جسکی علت اور علاج کے بیان سے ہم فارغ ہو چکے ہین اور علاج اس مرض کا بھی وہی علاج ہے جو اوپر لکھا گیا اور سیسہ کے پتر پشت پر باندھنے کو تاثیر قوی ہے احتلام کے روکنے مین۔ مگر بیشتر یہ تدبیر گردہ کو مضر ہوتی ہے پس لازم ہے کہ اسکی بھی رعایت کرین۔ اسطرح فرش ہاے مبردہ پر سونا اور برگ بید سادہ وغیرہ کا بچھونا کرنا بھی مفید ہے منی کی کمی اور رسوت ہو کر نکلنا۔ یہ مرض ایسے اسباب سے پیدا ہوتا ہے جو ضد اسباب در و منی کے ہین اور اکثر اونمین لوگونکو یہ مرض دامنگیر ہوتا ہے جو لوگ تعب اور ریاضت مین زیادہ مبتلا ہون اور علاج اس مرض کا وہی ہے جو باہ کا علاج ہے اور منی کا خیط اور ڈوری کی شکل سے برآمد ہونا اوسکا علاج مرطبات سے کرنا چاہیے تدبیر اوس شخص کی جسے کثرت جماع سے ضرر پہونچا ہو ایسے شخص کو چاہیے کہ تقویت معدہ اور جودت ہضم کی تدبیر کیطرف متوجہ ہو اور یہ تدبیر بذریعہ اون مشروبات کے اور طلا اور ضماد ہاے مذکورہ کے کرے جو باب معدہ مین بیان ہو چکی ہین تاکہ اوسکے ضعف کا تدارک ہو جاے جو بروقت جماع کرنے بنظر ضرورت کے اسکو عارض ہوتا ہے اور یہ تدارک ادویہ قلبیہ سے کرنا چاہیے۔ اور اعضا رباہیہ پر ادویہ مین سے ادویہ مبردہ قابضہ منی کا استعمال کرے جنکو ہم آیندہ لکھین گے اور مشروبات وہی استعمال کرے جو مضاد اور مخالف منی کے ہین اور اپنے فرش خواب اور مالش بدن کے واسطے اون چیزون کو اختیار کرے جو مریض فریسموس یعنی کثیر الباہ جنکا استعمال کرتا ہے۔ اور جو شئی تولید منی کرتی ہے اوسکو قطعاً چھوڑ دے۔ اور اوپر کے اعضاے بدنی کی ریاضت ہمیشہ کرتا رہے جیسے مگدری وغیرہ سے بدن کا کوٹنا خواہ گیند کھیلنا یا پتھر کا اوٹھانا۔ یہ بھی واجب ہے کہ ایسے لوگ جماع کے چھوڑنے مین خواہ کم کرنے مین جلدی نکرین بلکہ رفتہ رفتہ کمی کرین اسطرح پر مثلاً اگر اوّل شب کسی رات کو جماع کرین ایک دن یا دو دن تک آیندہ ایام سے شب تک تا وقت سونے کے جو معمولی ہے باز رہین خواہ اوس رات کے بعد تک۔ اور غذا کی اصلاح اس زمانۂ ترک جماع مین کرتے رہین اور بعد جماع کے سو جائین بعد اوسکے عدد ایام مذکورہ ترک جماع مین اوسی نسبت سے ترک کے زمانہ مین اضافہ کرتے جائین اور شغل انکا لہو لعب مین طبیعت بہلنے کے واسطے رہے۔ وہ غذا جو اون کے ضعف کا ترک کرے نان پاکیزہ ہے جو کسی اچھے شربت مین ڈبو کے کھائی جاے تدبیر اوس شخص کی جسکو جماع کی وجہ سے بصارت مین اور حواس مین ضرر پہونچا ہو اور تمام

سر مین خواہ بعض اجزاے سر مین گزند پہونچکر رعشہ پیدا ہوگیا ہو ان لوگون کی تسخین اور ترطیب مین غذاہاے جیدہ مشغول ہونا چاہیے ایسی غذائین ہون جنکی تھوڑی مقدار مین غذائیت زیادہ ہوتی ہو اور حمام کرایا جاے۔ عطر سونگھانے مین زیادہ اہتمام رہے اور تدبیر سے غفلت نہ کی جاے سولانے مین کوشش کیجاے آرام اور آسایش اور دلچسپی ناچ رنگ وغیرہ سے ہر وقت رہے بھیڑ کا دودھ اور گائے کا دودھ ایسے بیمار کی تقویت دینی اور بیدار کرنے مین حرارت غریزی کے زیادہ معین ہی اگر نہار اوٹھکر بقدر ہضم ہوجانے کے پیا جاے اور پینے کے بعد پھر سو جاے۔ واجب ہی کہ ریاضت استعداد کا بھی استعمال کرے۔ اگر مثروديطوس یا دواء المسک کا باافراط ترطیب کرکے استعمال کیا جاے اِس سے بھی انتعاش قوت ہوجاتا ہی۔ پھر اگر ضعف بصر کا ظہور بسبب کسی آفت دماغ کے ہوا ہو واجب ہی کہ سر پر مالش مثل روغن بنفشہ وغیرہ کے ہمیشہ کیجاے اور سعوط بھی ایسے ہی روغن کا اور ٹپکانا ایسے ہی روغن کا ناک مین اور ٹپکانا ایسے ہی روغن کا کانون مین کرتے رہین اور میٹھے پانی مین غوطہ لگا کر آنکھین کھولدے اور بند رہے۔ اور اگر رعشہ پیدا ہوگیا ہو اور مادۂ رطوبت زیادہ ہو تخم خطل اور قثاء الحمار اور قنطوریون سے مسہل اور بعد مسہل کے ہیٹھی کا علاج مروخات قوی سے کرین جنمین عنبر اور مشک اور روغن بان داخل ہو اور روغن قسط اور سوسن اور روغن سعد اور محلب اور روغن اہیل اور جو روغن گرم کہ اوس مین قبض بھی ہو اوس سے پیٹھے کی تدبیر کرین۔ اور اگر مادہ نہوا ونھین مروخات سے علاج کرین جو خاص رعشہ کے واسطے ہین۔ جس شخص کو بعد جماع کے رعشہ عارض ہوتا ہو جاؤشیر کو اب مزبخوش مین جسقدر برداشت کرسکے پیے اور آب مزبخوش کی مقدار ایک اوقیہ تک کی ہی کثرت

انعاظ جو بسبب شہوت کے نہو اور فریسیموس کا بیان سبب قریب بکثرت سیدھے ہونے اور تنبا نے قضیب کا یہ ہی کہ ریح غلیظ بجانب اعضائے جماع بکثرت ہوتی ہی اور اس کثرت کا سبب یا تو خاص عصبہ مجوفہ مین ہوتا ہی یا شریئین اور اوعیۂ منی سے اوسی عصبہ مین وارد ہوتا ہی خواہ دونون سبب ساتھی موجود ہوتے ہون۔ اور مادہ اس ریح کا رطوبت کثیرہ ہوتی ہی اور فاعل اس رطوبت کا تھوڑی سی حرارت ہوتی ہی اور یہ مادہ مستحکم ہی اور ثابت ہی اوعیہ منی مین یا جہان یہ پیدا ہوتا ہی وہانپر ثابت ہوا اور راسخ نہوا اور کسیطرح کیون نہو ثابت رہنا اس ریح کا اور قوی ہونا اسکا یا یہ سبب برودت کے ہوگا یا بسبب غلیظ ہونے اس ریح کے اور کبھی سبب فاعلی اور مادی کا اور اسباب آلیہ کا معین اور بھی کچھ ہوتا ہی مثلاً قضیب کی جلد مین کثافت ہو کہ تحلل کو منع کرے یا اون رگون کے مُنھ پھیل جاین جو قضیب کیطرف آرہی ہین جسطرح یہ پھیلنا رگون کے مُنھ کا اوس شخص کو عارض ہوتا ہی جو اپنے دونون کولون کو زور سے باندھا کرے۔ یا جو شخص مدت تک جماع کو چھوڑدی تو اوسکی منی مین اور ریح مین حرکت قوی پیدا ہوگی اور بیشتر یہ حرکت فریسیموس تک پہونچگی۔ اور کبھی ان سب چیزون کی اعانت اسباب متقدمہ بھی کرتے ہین یا وہ اسباب غذائی گرم اور تیز نفخ پیدا کرنیوالے سی ہون جیسے تخود اور انگور زردی بیضہ اور وہ غذا جو دونون صفت کو جامع ہی جیسے جرجیر اور وہ غذا جسمین خاصیت تولید منی کی ہی جیسے شراب تازہ یا اسباب حالات کے اقسام سے ہون جیسے بیٹھ کے بعد زیادہ سونا کہ منی کو پگھلا کر ریح بنا دیتا ہی یا دونون کولون کو ازار بند اور عمامہ وغیرہ سے کس کر باندھنا کہ اس سے رگون کے مُنھ پھیل جاتے ہین۔ اور فریسیموس کی کیفیت یہ ہی کہ ان اسباب مین سے کوئی چیز قوی ہو کر تندی شہوت مین پیدا کرے اور سختی سے ایستادگی قضیب کی ہوا کرے اگرچہ شہوت اور حاجت جماع کی نہوا اور بعد قضاء حاجت جماع کے یہ تندی پیدا ہو۔

کبھی قضیب مین یہ بات پیدا ہوتی ہی کہ بڑھنا شروع کرتا ہی اور بالبدگی اوسمین آجاتی ہی یا زیادہ لانبا ہوجاتا ہی بسبب پرش مواد کثیرہ کے اور اکثر سبب بڑھنے کا حرارت ہوتی ہی۔ فریمیوس کا تو نام اصطلاح طب مین اس مرض کیطرف نقل کیا گیا ہی تصور کرنے سے صورت اوس شخص کی کہ جسکا آلۂ ذکر ایستادہ ہو اور اوسکے ساتھ ایک گردہ بازی کر رہا ہو۔ یہ مریض ایسا ہی کہ اگر اسکا علاج نکیا جاے تو اسکے اوعیہ منی مین ندہ اور ورم گرم پیدا ہوکر اسکو قتل کرتا ہی علامات اکثران چیزون کے علامات پر واقفکاری ہوسکتی ہی اگر اصول اور قواعد کلیہ پر نظر کیجاے جسقدر اسوقت تک بیان ہوچکے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اگر ریح کا تولد خود قضیب مین ہوتا ہی اوس سے پہلے اختلاج قضیب مین زیادہ ہوگا اور اگر ایسا نہو پس سبب قضیب سے اوپر ہوگا اور یہانتک اوترکے پہونچا ہوگا اور شرایین اوعیہ منی سے قضیب مین آیا ہوگا علاج ہر وقت سیدھا رہنے قضیب کا علاج اوسمین طریقون سے کرنا چاہیے جنکو ہم نے نفخ کے منع کرنے مین تجویز کیا ہی مشروبات کی قسم سے ہون خواہ طلا کرنے کی قسم سے ہون لیکن فریمیوس کا قاعدہ علاج یہ ہے کہ فصد اور قے کے ذریعے استفراغ کیا جاے اسمال کبھی تجویز نہ کیا جاے اسلیے کہ اسمال سے خوف اسبات کا ہی کہ مواد اوپر سے نہ اوتار لاتے اور اسیواسطے واجب ہوتا ہی کہ ریاضت اوپر والے اعضا کے طبطاب وغیرہ سے کھیلنے کی ہو اور جماع کو بالکل ترک کردے سوا ایسی ضرورت کے کہ کوئی مضرت جماع کے ترک کرنے سے پیدا ہوتی ہو۔ پھر اوسکے بعد تبرید اوڑھنے بچھونے کی چیزون مین گل سرخ اور بید سادہ کے ذریعہ سے طلا اور قیروطی کہ جسکے تبرید قوی ہو جیسے اوپر مذکور ہوچکے ہین اوسی طور پر کرنی چاہیے اور سیسے کی تہ باریک پٹیرہ پر باندھے جائین۔ پلانے کی دوائین سرد ہون اور بنفشہ فراورکا خورا ورکا ہو سے زیادہ غذا دیجاے اور جو چیزین برودت مین اشیار مذکورہ کے بیچ مین ہین یعنی اونمین تبرید کسیقدر کم ہی۔ اور بعد کم کرنے مادہ ریح کے کبھی یہ بھی جائز ہے کہ استعمال ایسی چیز کا کرین جو بدون مونث کے تلطیف پیدا کرے جیسے فطولات بابونیجا اور فنجنگشت اور اسیوقت مثل سداب اور تخم فنجنگشت وغیرہ کے بھی استعمال کرسکتے ہین بعد اسکے کہ قطع مادہ ہوجاے۔ شراب سفید اور رقیق کا پلانا جائز ہے جماع کو بالکل ترک کردے اور اوسکے بارہ مین کچھ فکر نہ کرے جسکی طرف دیکھنے سے شہوت غالب ہوتی ہو اوسکی طرف نہ دیکھے۔ ہان جس شخص کو فریمیوس بسبب ترک جماع کے عارض ہوا ہو جیسا ہم اوپر بیان کرچکے ہین اس صورت مین تو علاج یہی ہی کہ جماع کرے۔ غذا اس بیمار کی جیسے مسور وغیرہ۔ اور ترش چیزون کے کھانے مین افراط نہ کرے اسلیے کہ بیشتر ان سے نفخ پیدا ہوتا ہی **غطیوط کا بیان** غطیوط اوسکو کہتے ہین کہ جماع کرنے وقت جب اوسکو انزال ہوجاے یا غائہ کیطرف سے ایک سوکھی سی میگنی گر پڑے اور اپنی مقعد کو میگنی گرانے سے اوسوقت روک دے سکے۔ اکثر یہ لوگ ایسے ہوتے ہین کہ شوق جماع انکو زیادہ ہوتا ہی اور لذت انکو زیادہ ملتی ہی استراحت بھی زیادہ کرتے ہین اسلیے کہ انکی روح کا تحلل زیادہ ہوتا ہے اور بدن انکے اکثر ڈھیلے اور پلپلے ہوتے ہین علاج ایسے بیمار کی تدبیر مین واجب ہے کہ مراہم اور مضاد ہاے قابضہ کا استعمال کرے جنسے عضل کی قوت پیدا ہو جیسے روغن ناردین خاص کر اور روغن سرو اور روغن ابہل یہ نسخہ مرہم کا بہت عمدہ ہی بہی کا تیل اور مصطگی کا تیل لیکر کہربا اور اقاقیا اور سوس خشک اور مغد یکو پیسین اور دونون تیل ملاکر مرہم طیار کرین اور ہمیشہ عضل مقعد پر لگاتے رہین۔ حمول بابیں جو پاخانہ کو روکتے ہین اوسکا بھی استعمال کیا جاتا ہی خصوصاً وقت جماع کرنے کے مثلاً ایک شیاف رانک

اور مازو اور کندر اور گلنار سے بناکر عمول کرین - ایضاً روغنہائے قابضہ کا بھی عمول کیا جاتا ہی - جو بعض لوگ کہتے ہین کہ ان لوگونکو غذا مین جودت کی تجویز کیجاے اور تبرید کا لحاظ انکی غذاؤن مین رہے اور تلطیف کیجائے یہ ایسی تجویز ہے کہ جسکو اس مرض خاص مین کچھ دخل نہین ہی ہان اگر غذا سے مراد یہ ہو کہ جو غذائے قابض یہ لوگ کھاتے ہین اوسمین ان تدبیرذکا خیال کیا جائے تو ہوسکتا ہی - اسیطرح جو حقنہ بادسومت اور برودت پیدا کرنے والے کہ اطبا ان بیمارون کے واسطے بیان کرتے ہین میری رائے مین اونسے بھی کچھ فائدہ نہین ہی بلکہ واجب ہے کہ ان حقنون سے بھی وہی ادویۂ قابضہ مراد لیجائین جو ہم کہہ چکے ہین اور پوری توجہ کیجاے اسطرف کہ اونکی منی کی حدّت ٹوٹ جاے اور اونکے دل اور دماغ کی تقویت کی جائے -

علّت اُبنہ کا بیان اُبنہ درحقیقت وہ بیماری ہی جو پیدا ہوتی ہی اوس شخصکے بدن مین جسکی عادت یہ ہو کہ مردون سے وطی کراتا ہو اور شہوت وہی اوسکی بہت ہو اور منی اوسکے بدن مین بہت ہو مگر متحرک نہو دل اوسکا ضعیف ہو انتشار اور تندی شہوت اوسکو اصل خلقت مین ضعیف ہوتی ہو یا اب ضعیف ہوگئی ہو اور پہلے اسکا یہ حال تھا کہ خود جماع کرنے کا عادی ہو تھا اور اب آزرو اور خواہش جماع کی کرتا ہی مگر اوسپر تھوڑی سی بھی قدرت نہین رکھتا پس اسکی یہ خواہش ہوتی ہی کہ کسی شخصکو جماع کرتے ہوے دیکھے اور جو منی کہ اسکے بدن مین ہی اوسکا جاری اور متحرک ہوکر نکلنا جو بروقت انزال کے ہوتا ہی آنکھونکے سامنے آجاے کہ اوسوقت اسکی شہوت مین بھی حرکت پیدا ہو پھر جب اسکی شہوت مین حرکت پیدا ہوی اگر اسکے ساتھ کوئی اور شخص جماع کرے یہ بھی منزل ہوجائیگا یا اسکے عضو تناسل مین ایستادگی پیدا ہوگی کہ جماع کرنے پر دوسرے شخص سے اپنی قضائے حاجت کرنے پر قادر ہوجائیگا - ان بیمارون کے دو گروہ ہوتے ہین ایک گروہ کا تو یہ حال ہوتا ہی کہ اونکی شہوت اوسیوقت ایستادہ اور متحرک ہوتی ہی جب اونسے کوئی مرد جماع کرے اسوقت اس مابون کو انزال کی لذت ملتی ہی خود یہ منزل ہو یا نہو - اور دوسرے فریق کا یہ حال ہی کہ جب اونسے کوئی مرد جماع کرتا ہی اوسوقت اونکو انزال نہین ہوتا بلکہ ایستادگی اونمین پیدا ہوجاتی ہی کہ اوسکی وجہ سے وہ شخص اور دوسرے کے ساتھ جماع کرنے پر قادر ہوجاتا ہی - اور خلاصہ یہ ہی کہ یہ بیماری سقوط نفس و طبیعت خبث اور خرابی عادت اور زنا سے پیدا ہوتی ہی اور اکثر ایسے زنانون کے اعضائے جسمانی نہایت خوبصورت ہوتے ہین بہ نسبت مردون کے اعضا کے

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اور جو کچھ اس بیماری کی نسبت بیان کیا جاتا ہی سب باطل ہے اور بڑا جاہل وہ آدمی ہی جو اُن بیمارون کے علاج کرنے کی خواہش کرے اور کسی علاج سے اس مرض کو دور کرے کیونکہ انکی بیماری کوئی مرض طبعی نہین ہے پھر اگر کوئی علاج انکو مفید ہی اور قواعد علم اخلاق کے ذریعہ سے درست ہوسکتا ہی وہ یہی ہی کہ انکی شہوت جماع کرانے کی توڑ ڈالی جاے اور اوس توڑنے کی تدبیر یہی ہی کہ طرح طرح کے رنج اونکو پہونچاے جائین بھوکون مرین سونے نہ پائین قید شدید مین گرفتار رہین مارتے مارتے بیدم ہوجائین بس یہی انکا علاج ہی - بعض طبیب کہتے ہین کہ سبب اُبنہ کا یہی ہے کہ وہ پٹھہ حساس جو قضیب مین آتا ہے ان لوگونمین اوسکے دو شعبہ ہوجاتے ہین باریک شعبہ جو قضیب کی جڑ سے ملجاتا ہے اور غلیظ شعبہ حشفہ تک آتا ہے پس باریک شعبہ نہایت زیادہ کھجلانے کا محتاج ہوتا ہی تب جاکر اوسکو حس ہوتی ہی پس چاہیے کہ یہ بیمار کسی دوسرے سے جماع کراکر اوس باریک شعبہ مین کھجلی پیدا کرائے تب جاکر اسکی شہوت اور تندی ظہور پکڑے اور معاملہ جماع پر قادر ہو یہ قول اس طبیب کا بعید از قیاس معلوم ہوتا ہی - اور پہلے جو منی لکھا ہے

وہی معتمد علیہ ہے۔ ایک ایسے گروہ سے جنکو کسیقدر علم تھا اور حظ وافر صنعت ہذا مین رکھتے تھے اور مداخلت اونکی تاریخ حالات انسان مین زیادہ تھی اون سے عجیب عجیب حکایتین ایسے لوگون کی سُنی گئی ہین **خنثی کا بیان** ایک تو خنثی وہ ہوتا ہی جسمین نہ مردون کے اعضاء خاص ہوتے ہین نہ عورتون کے اور ایک قسم خنثی کی ایسی ہوتی ہی کہ جسمین دونون طرح کی عضو ہوتے ہین مگر دونون عضو ضعیف اور پوشیدہ نہین ہوتے ہین بلکہ ایک ضعیف اور پوشیدہ ہوتا ہی مردون کا عضو ہو یا عورتون کا اور دوسرا عضو اوسکے برخلاف قوی اور ظاہر تر ہوتا ہی ایک راہ سے پیشاب کرتا ہی اور دوسری سی نہین کرتا ہی اور ایک قسم خنثی کی وہ ہی کہ جسمین دونون علامتین برابر ہوتی ہین مجھے خبر پہونچی ہی کہ بعض خنثی ایسے بھی ہین جو فاعل اور مفعول دونون ہوتے ہین مگر مین ایسی گپون کو بہت کم بیچ جانتا ہون۔ اکثر خنثی کا علاج اسپطر سے کیا جاتا ہی کہ جو عضو اونمین پوشیدہ ہی اور زیادہ نمایان نہین ہے اوسے کاٹ ڈالین بعد اوسکے اندمال زخم کی تدبیر کرکے مطمئن ہوجائین **معذور ہونا طبیب کا اون باتون کے بیان مین جو تعلیم کرتا ہی تدبیر زن اور مرد کی اور تنگی فرج اور تسمین ذکر کی کچھ عار و ننگ طبیب کو نکرنا چاہیے** جسوقت بیان کرے اون تدبیرون کو جنسے ذکر کا بڑھانا اور فرج کا تنگ کرنا عورتونمین لذت پیدا کرنا بخوبی ہوسکتا ہی اور یہ بیشرمی اسواسطے اختیار کیجاتی ہی کہ تدبیرون کے ذریعہ سے نسل انسانی کی افزایش ہوتی ہی اور بقاء نوع انسانی اسکے وسیلہ سے متصور ہے اسلیے کہ اکثر دیکھا گیا ہی کہ قضیب کے چھوٹے ہونے کے سبب سے عورت کو جماع مین لذت نہین ملتی کیونکہ اسکی چھوٹائی مین لذت کا ملنا خلاف عادت ہی اور جب لذت نہ ملیگی تو عورت کو انزال نہوگا جب انزال نہوگا تو لڑکا نہ پیدا ہوگا۔ اور یہ بھی اکثر ہوتا ہی کہ اگر قضیب چھوٹا ہو عورت اپنے شوہر سے نفرت کرتی ہی اور دوسرے مرد کی خواستگاری کرتی ہی اور بدکار ہوجاتی ہی اسطرح اگر فرج مین تنگی نہو تو مرد اپنی عورت سے خوش نہین ہوتا اور نہ عورت اوس مرد سے راضی ہوتی بلکہ ہر ایک کی خواہش تبدیل جفت کی ہوتی ہی مرد کی تو یہ خواہش ہوتی ہی کہ کوئی ایسی عورت ملے جسکی فرج مین تنگی ہو اور عورت کی یہ خواہش ہوتی ہی کہ کوئی ایسا مرد ملے کہ جسکا ذکر موٹا ہو۔ اسیطرح لذت بڑھانے کی تدبیر سے عورتونکا انزال جلدی ہوجاتا ہی اسلیے کہ عورتین اکثر اوقات دیر مین منزل ہوتی ہین اور مردون کے انزال سے پیچھے انکا انزال ہوتا ہی اور چونکہ مردون کی تندی شہوت بعد انزال کے جاتی رہتی ہی پس اتنی دیر تک بعد انزال کے نہین ٹھہر سکتے کہ عورتون کے انزال کی لذت پوری ہوجاے لہذا اولاد نہین ہوتی۔ یہ بھی ایک سبب ہے کہ چونکہ وہ عورتین مرد کے جلدی منزل ہوجانے سے اپنی بیخودی شہوت پر باقی رہجاتی ہین پس اونکو تلاش ہوتی ہی ایسی بدکار عورتون کی جو مساحقہ کرتی ہون اور چپٹی لڑاتی ہون اسلیے کہ چپٹی لڑانے مین چونکہ دونون عورتین ہوتی ہین اور دونونکا انزال ساتھی ہوتا ہی حاجت برآری ایسی عورتون کی زیادہ ہوتی ہی جنکے مرد جلدی منزل ہوجاتے ہین یا جنکے قضیب موٹے نہون **لذات مردون کے اور عورتون کے** جو چیزین دونون کو لذت دیتی ہین وہ تو یہ ہین کہ ہینگ کو پانی کیا بہ کو منھ مین رکھکر جو لعاب دہن پیدا ہو یا شیرہ آملہ اور شہد مین سقمونیا ملاکر خواہ سونٹھ اور فلفل شہد مین ملاکر سوپاری کو چھوڑ کر قضیب پر لگادین اسلیے کہ سوپارے پر ایسی دواؤن کے لگانے سے کچھ فائدہ نہین ہی **تعظیم ذکر** پہلے گرم کپڑے سے قضیب کو ملے اوسکے بعد چربی یا گرم اقسام کے تیل کی مالش کرین اور دودھ کا قضیب پر ٹپکانا خصوصاً بھیڑ کے دودھ کا اوسکے بعد زفت کا چٹانا تاکہ خون کو جذب کرے اور اپنی لزوجت کیوجہ سے جسقدر کہ خون جذب کیا ہی اوسکو

روک لے اور دسوست کیوجہ سے اوس خون کو بستہ کردے یہ تدبیر اوّل روز اور آخر روز مین کرنی چاہیے - زخم کے پٹانے کی کیفیت اور اسکا تفصیلی بیان اوس فن مین کتاب الزینت کے بیان ہوگا انشاء اللہ ہم تین بدن کا ذکر کرینگے - جونک کو سوکھا کر اگر اوسکا طلا کرین یا کچوا سوکھا کر اور جلباب جو ایک قسم لبلاب کی ہے کہ اوسمین دودھ بھی ہوتا ہے اور بادرنج کا پانی اس طرح پر کہ سوکھی ہوئی جونک لیکر ایک ناریل مین جسکے اندر پانی بھرا ہو یعنی گیا ہو رکھ کے ایک ہفتہ تک اور زیادہ اس سے رہنے دین تا اینکہ خشک ہوجاے پھر اوسکو پیس کر یہ ستور طلا کرین فرج کی تنگ کرنیوالی دوائین عود اور سعد اور راسن رسانک نمودی سی مشک ان سبکو پیس کے کسی اونی کپڑے مین جو میسوسن مین ڈبویا گیا ہو خوب لگا کر عورت اپنے مقام نہانی مین رکھے ایضاً مازو مقام ۲ جزر قفاح از خر ایک جزر کسی باریک چھلنی مین چھان کر کتان کے کپڑے کو شراب مین بھگو کر حمول کرین واجب ہے کہ ان فتیلہ کو طیار کرکے ایسے برتن مین رکھین جسکا منھ بند ہو اور ایک فتیلہ کو بعد دوسرے کے استعمال کرے کہ اسکے استعمال سے بکارت دوبارہ پلٹ آتی ہے - ایضاً پوست صنوبر کوفتہ چار جزر پھٹکری ۲ جزر سعد ایک جزر شراب ریحانی مین کتان کے ٹکڑون کو بھگو کر حمول تیار کرین اور منھ بند کیے ہوے برتن مین رکھین اور ایک کو بعد دوسرے کے استعمال کرین کہ یہ دوا نہایت عمدہ ہے - مسمنات یعنی عورت کے مقام نہانی کے فربہ کرنیوالی دوا مشک اور زعفران کو شراب ریحانی مین جوش دیکر ضرورۃ کنانکو اوسمین تر کرکے استعمال کرے کہ اس سے لطیف بھی پیدا ہوتی ہے - کرم دانہ بھی اسبارہ مین عجیب نفع پیدا کرتا ہے - دوسرا مقالہ ان اعضا کے اون حالات کا بیان جنکو باہ سے لگاؤ نہین ہے اور خصیون کے ورم ہاے گرم اور اون چیزون کا ورم جو خصیون سے قریب ہین جیسے معدہ کے کنارہ کا حلقہ جس مین جنت پڑتی ہے ورم خصیہ کا بیان ورم کبھی خصیہ مین ہوتا ہے اور کبھی کیسہ خصیہ مین ہوتا ہے اوسکا چھونا ممکن ہے اور اوسکی سختی اور نرمی اور رنگ کا حال دریافت کرنا آسان ہے اور جو ورم خصیہ مین ہوتا ہے اوسکے ان حالات کا دریافت کرنا مشکل ہے - محسوس وہی ورم ہوتا ہے جس مین ورم کیسہ تک پہونچ جاے - کبھی ورم کے ہمراہ تپ بھی ہوتی ہے اسلیے کہ عضو شریف ہے اور قلب سے ملا ہوا ہے اور اکثر یہ ہوتا ہے کہ کیسہ پھٹ جاتا ہے پس بیضہ گر پڑتے ہین اور پھر پلٹ جاتے ہین اور دونون خصیہ معلق ہوجاتے ہین پھر وہ شگاف بھر جاتا ہے اور ایک سخت کیسہ پیدا ہوجاتا ہے جو پہلے نہ تھا - اکثر خصیہ سڑ جاتا ہے بس اوس شخص کو خصی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ سڑا ہوا بیضہ نکل جاے - اکثر اوقات ورم خصیہ سے کھانسی پیدا ہوجاتی ہے پس مادہ بطرف سینہ کے منتقل ہوجاتا ہے علاج واجب ہے کہ پہلے فصد کیجاے اور طبیعت نرم کیجاے خصوصاً ایسی دواؤن سے جو نیچے کیطرف سے مستعمل ہوتی ہین اس لیے کہ اگر حمولات کا استعمال ہوگا بہت بڑا نفع ہوگا اور مادہ کھچ کر مقعد کیطرف آجاے گا - بیشتر دوبارہ فصد لینے کی بھی حاجت ہوتی ہے کہ ہاتھ کی فصد کھول کر دوبارہ صافن کی فصد کھولی جاے - واجب ہے کہ جانب درد کی رعایت کیجاے پس جس طرف درد ہو اوسی جانب کی فصد کھولی جاے اور اگر دونون خصیہ مین درد ہو جس قدر خون لینا ضرور ہے دونون ہاتھون کی فصد لے کر نکالین - غذا سبک دینی ضرور ہے گوشت بالکل ترک کردینا چاہیے اسیطرح جو غذا مشابہ گوشت کے ہے - اور تدبیر لطیف کرنی چاہیے - پہلے عضو متورم پر سرکہ اور گلاب مین چیتھڑے بھگو کر استعمال کیے جائین اور لعاب ہاے بارزہ اور عصارات بارزہ کا استعمال کیا جاے

اور ادھر ورم مین زیادتی شروع ہو اور اسی قسم کے منادات اور طلا کا استعمال شروع کیا جاے۔ نسخہ منادکا آب مکوی سبز آب کدو آب فی تازہ خاص کر آب کاسنی سبز آردجو با قلا کسیقدر زعفران اور روغن گل۔ ایضاً کاسنی آردجو مسور کا آٹا ایضاً برگ فی آرد با قلا روغن گل۔ ہمارے تجربہ کی یہ دوا ہی آرد با قلا اور بنفشہ پسا ہوا ہموزن لیکر طلا بین اور منادکرین اور اگر حرارت اور ورد زیادہ ہو اوسوقت احتیاج اسکی بھی ہوگی کہ رادعات مثل برگ بنگ وغیرہ کی آمیزش کرین۔ اور اگر اس ورم مین کسیقدر صلابت ہو اور زمانہ ابتدا سے تجاوز بین کیا ہو اوسوقت واجب ہے کہ ایسی دواؤن سے تدبیر کرین جنمین انضاج بھی ہو۔ درجہ ابتدا کے لائق ادویہ کے لائق ادویہ منضجہ مین آرد با قلا اور بابونہ اور خطمی ہمراہ لعاب تخم کتان اور منفیج کے ہے۔ ایضاً آردجو شہد اور پانی کے ساتھ۔ ایضاً برگ کرنب اور آردجو زردی بیضہ اور روغن گل کے ساتھ۔ جب تحلیل کی حاجت ہو اور بڑھنا ورم کا ٹھہر جاے نہایت مجرب یہ دوا ہی۔ بڑا منقے بیج نکال کر اور زیرہ دونون کو پیس کر لیپ کر تیار کر اور لگاے یا برگ کرنب اور میتھی دونون پکا کر یا آرد با قلا اور منقی تازہ بیج نکالکر اور زیرہ سب پانی ملی شراب مین جوش دین اور پیسکر طلا کرین۔ یا آردجو اور گاے کا گوبر تھوڑا سا کندر اور آب مکوے سبز سرکہ مین بھگو مین۔ یا جھوہارے کی گٹھلی جلاکر اوسکی راکھ اور خطمی ہم وزن اجزا کو سرکہ مین گھولکر خاکستر کرنب اور سفیدی بیضہ یا زردی اوسکی یا جنگلی کھیرے کی جڑ شراب عسل اور پسی ہوئی ملیٹھی کو مثل مرہم کے بنا بین یا منقے پانچ حصہ اوبلے ہوے بن پسی ہوے ڈیڑھ حصہ کرنب نو حصہ علک الصنوبر تین حصہ کو شہد سے ملا بین۔ ایضاً اوس ورم کے واسطے جسکے ہمراہ قرحہ بھی ہو چاندی کا میل روغن زیتون مین اسقدر پکاے کہ اوسکا قوام گاڑھا ہو جاے بعد اوسکے اوسپر موم اور ہرتال بڑھاکر چولھے پر سے اوتار لین۔ ایضاً علک الانباط اور راشق ہموزن اور روغن سوسن گاے کا گھی بقدر کفایت بیخ خودرنج سویق کے ہمراہ۔ ایضاً مقل اور السی شہد اور پانی کے ہمراہ۔ ایضاً پورانی شراب کی تلچھٹ سویق کے ہمراہ۔ ایضاً وہ دوا مین جو ہنے اورام بارده کے واسطے لکھی ہین۔ ایضاً ایسے ورم کے واسطے جسکے پختہ کرنے کی حاجت ہو اور ورم بارد کے واسطے اور اوس بیج کے واسطے جو خصیہ مین ہو یہ دوا ہی تخود سیاہ اور مویز ایک ایک جزو بھوؤن کو جلاکر اوسکی راکھ نصف جزو اسکا ضماد کرے۔ اور روغن زنبق کا نایزہ مین ٹپکانا بھی اس مرض مین نفع کرتا ہے۔ اور بارد اورام کو اس دوا سے خصوصیت ہی۔ اسیطرح مجیٹھ کا لٹکا بھی نافع ہے۔ اگر ورم وسیلہ ہوگیا ہو پس جائز ہے کہ کیسہ کے کسی مقام پر چاک کرے مگر متصل مقعد کے چاک کرنا جائز نہین ہی کہ اکثر ناصور پیدا ہو جاتا ہی واجب ہی کہ ہمیشہ چانول کا آٹا پانی مین گھول کر اوس زخم پر رکھا کرین تاکہ پک جانے سے اور تحلیل ہو جانے سے منع کرے اور آخر مین تھوڑی سی مشک روغن زنبق مین گھول کر نایزہ مین پچکاری کے ذریعہ سے پہونچا بین کہ یہی کافی ہے۔ خصیہ کے ورم بارد کا بیان اکثر اوقات یہ ورم اوسوقت عارض ہوتے ہین جب سورالقینہ اور استسقے مین گرفتار ہو علاج وہی ادویہ منضجہ جو ورم گرم مین مذکور ہو چکے ہین اون مین سے آرد با قلا پسی ہوئی میتھی شراب مثلث ملاکر ضماد کرے۔ ایضاً کرنب ایک کفدست انجیر پانچ عدد پانی مین اسقدر پکا بین کہ مہرا ہو جاے۔ اس سے زیادہ قوی یہ دوا ہے چنے کا آٹا اور آرد با قلا اور زیرہ گردے کی چربی بابونہ اکلیل الملک اور موم اوسکا مرہم لگاے۔ ایضاً گوگل منفیج مین گھول کر استعمال کرے۔ زنبق نایزہ مین چند مرتبہ ٹپکانا عجیب نافع دوا ہی۔ ایضاً مصطگی انزروت

طلا نامی شراب مین اور زنبق ملاکر بعینہ پر طلا کرے۔ ریندی کے تیل کو خصیہ کے اورام مین عجیب خاصیت ہی اگر مشک کو روغن زنبق مین گھول کر ناخنہ مین ٹپکائین نہایت عمدہ دوا ہی ورم صلب خصیہ کا علاج انجیر بط کی جڑ ایک ایک جزو برگ زیتون برگ سرو انشق ملکر نصف جزو طلا اور روغن گاؤ مین پکایا کرین۔ ایضاً فلفطار اور زوفائے تر اور موم روغن گل اور بارہ سنگھے کی ہڈی کا محرام مغز اور برگ ممیثق سب اجزا ہموزن لیکر نطوح طیار کرین۔ ایضاً مقل اشیخ شلث مین گھولکر تھوڑا سا آرد باقلا اور روغن ملائین۔ یہ علاج عمدہ ہی اس ورم کے واسطے سبوس گندم لیکر کوٹے اور باریک چھانے اور پھر کوٹے اور پھر چھانے یہان تک کہ سب چین جاے پھر انشق کو سکنجبین مین گھولے اور بھوسی چھنی ہوئی اسمین ملائے اور مقام ورم پر اسکو یا التزام لگاتا رہے یہ دوا گرم ہے مگر حرارت اسکی معتدل ہی اور جب خشک ہوجائے چھوڑا کر پھر لگائے تا اینکہ ورم زائل ہوجاے یہ دوا ہر ایک سختی کے واسطے نافع ہی۔ ایضاً ورم صلب کے واسطے بابونہ اور بینگ اور مینھی اور باقلا اور گھی اور دو شاب انگوزہ یا انجیر مہرا کیا ہوا ان سب کا ضماد کرے۔ ایضاً چھوہارے کی گٹھلی کی راکھ دو جزو خطمی ایک جزو سرکہ مین پیس کر ضماد کرین **عاقونا اور ارساطون کا بیان** یہ بیماری شاذ و نادر ہوتی ہی عورتون مین تو بہت ہی کم ہوتی ہی کیفیت اس بیماری کی یہ ہی کہ مردون کے آلۂ ذکر مین اور عورتون کے رحم کے منھ مین اختلاج پیدا ہوتا ہی اور تمدد اوعیہ منی مین ورم حار کی جہت سے پیدا ہوتا ہی اگر اس بیماری سے نجات ہو آخر کار خلع اوعیہ منی اور اون مین استرخا اور تمدد اور تشنج عارض ہوکر فتل کر ڈالتا ہی اور اسوقت مریض کا پیٹ پھول جاتا ہی اور سرد پسینہ نکلتا ہی **علاج** جسوقت یہ بیماری ظاہر ہو واجب ہی کہ فصد کیجاے اور پچھنے لگائے جائین جونکین چسوائین کیجائین پھر مسہل دیا جاے اور ایک ہی دفعہ نہین ورنہ کوئی مادہ اعضاء علیا تک اوتر آئے گا بلکہ تھوڑا تھوڑا بہ نرمی مسہل دین جیسے آب بلاب اور املتاس یا آب چقندر آب برگ مکو اور املتاس کے ہمراہ اور گھونگھے کے شوربے کھلائین اور سر و ترکاریون کا شوربہ جو ملین اور ملطف ہین جیسے پالک اور تھوہ وغیرہ اور حقنہ ان دواؤن سے تجویز کرین سپستان آلو بخارا خطمی حقنہ شیر خشت سرد و ترکاریون کے طلا کرنے مین زیادہ مبالغہ کرنا چاہیے کہ اعضاء جماع اور پشت پر لگاتے رہین تا اینکہ شوکران قیمولیا اور جملہ ادویہ جنکی شناخت فرمانیوس گرم اور ورم انتیشین گرم مین ہوچکی ہی۔ نیلوفر کی جڑ اور اصل السوس کو اس مریض کے مزاج سے نہایت موافقت ہی **انتیشین و قضیب کے درد کا بیان** سوء مزاج مختلف بارد اور حار سے اور ریح سے اور ورم سے اور چوٹ لگنے سے اور کسی صدمہ سے پیدا ہوتا ہی **علامات** اگر سوء مزاج سے ہوگا تمدد شدید نہوگا اور گرمی سردی اوسکی بذریعہ حس کے دریافت ہوگی گرم مین سوزش ہوگی اور سرد مین خدر ہوگا اور زیادہ بھی نہوگا۔ ریحی درد کے ہمراہ تمدد ہوتا ہی اور بدون گرانی کے ایک جگہ سے دوسری جگہ ہٹ جاتا ہی اور یہ سب قسمین اپنے اپنے سبب اور علامات کے ہمراہ ہوتی ہین **علاج** ہر ایک قسم کے درد کا علاج ظاہر ہوسکتا ہی اوس بیان سے جو خصیہ کے تبرید اور تسخین کے بارہ مین بیان ہوا یا اوس کے ورم کا علاج خواہ اوسکے ریح کی تحلیل کا علاج یاد کرنا چاہیے۔ اگر برودت شدید ہو اوسکا علاج یہ ہی کہ ریندی کے تیل مین فربیون کو گھول کر استعمال کرین اور اگر التہاب اور سوزش زیادہ ہو عصارات مبردہ کہ اسمین شوکران اور افیون بھی ہو استعمال کرنا چاہیے۔ چوٹ لگنے سے اور صدمہ سے اگر درد ہوتا ہو پہلے فصد لیکر پھر جو عضو درد کر رہا ہی اوسپر مبردات را دعہ رکھین جن مین قبض نہو ورنہ ایذا

ہوگی بلکہ اون میں مبردات مین تلیین کی قوت ہو۔ جیسے بنفشہ کدو نیلوفر وغیرہ اور بعد اسکے لعاب خطمی اور بابونہ وغیرہ کا استعمال کرین۔ ایضاً را تیج اور مُر سرد پانی کے ہمراہ اور تخم کتان سرد پانی مین گوندھکر یا گھی مین علک الانباط سب ہم وزن۔

خصیون کے بڑھ جانے کا بیان کبھی دونون خصیہ بڑھ جاتے ہین نہ بطور ورم کے بلکہ بطور فربہی اور شادابی کی جیسے دونون پستان عورتون کے بھی اسیطرح بڑھتے ہین علاج ایسی سرد دواؤن سے علاج کرنا چاہیے جنسے باکرہ عورتونکے پستانون کا خواہ اون عورتون کے پستان کا علاج کیا جاتا ہے جنکے پستان بہت بڑے ہوجاتے ہین اور وہ دوا چپکنے والی ہو تاکہ چھوٹ بجاے اور گر نہ پڑے جیسے شوکران کو بھنگ ملاکر ملا کرنا اور اسیطرح جودوا کہ قوت غاذیہ مین ضعف پیدا کرے۔ سیسہ کے ٹکڑون کو آپس مین رگڑنے سے جو بُرادہ گرے اوسکو ہرے دھنیا کے پانی مین گھولکر لگانا چاہیے۔ کُرنڈا اور ٹوٹی ہوئی چکی کا پتھر رگڑکر جو بُرادہ گرے وہ بھی اسمین ملالین۔ اگر ہر وقت روغن زیتون کو نایزہ مین بچکاری سی ٹپکاتے رہین یہ بھی اس مرض کو مفید ہوتا ہے اور اپنی معتدل مقدار پر اس عضو کو پھیر لاتا ہے

خصیہ کا اوپر چڑھ جانا اور چھوٹا ہوجانا کبھی خصیہ کو یہ بات عارض ہوتی ہے کہ سمٹ جاتا ہے اور چھوٹا ہوجاتا ہے اس سبب سے کہ بُرودت اور ضعف کا غلبہ اوسپر ہوجاتا ہے اور اکثر غائب بھی ہوجاتا ہے اور چڑھتے چڑھتے پیٹ کی اوس جھلی تک پہونچتا ہے جسکو مراق کہتے ہین تا اینکہ پیشاب دشواری سے ہوتا ہے اور پیشاب کرتے وقت درد ہونے لگتا ہے تقطیر بول پیدا ہوتی ہے علاج مروخات اور عناد ات گرم جو مقوی ہون اور جذب کی قوت اون مین ہو کہ جنکا بیان الفاظ منی مین ہوچکا ہے اونھین کو استعمال کرے۔ اگر خصیہ غائب ہو جاے اور اپنی جگہ سے جلا جاے اوسکا علاج یہ ہے کہ ہمیشہ استحمام کرین اور پے در پے آبزن کرتے رہین۔ اور کبھی حبس اسکی بھی ہوتی ہے جسکو قدیم زمانہ کے طبیبون نے ذکر کیا ہے کہ نایزہ مین ایک نلی داخل کرکے پھونکین تاکہ اوسکا بدن نرم ہوجاے اور خصیہ اوتر آئے

دوالی اور صلابات صفن کا بیان کبھی خصیہ کی تھیلی اور اوسکے گرد جو چیزین ہین اون مین گرہین سی پڑجاتی ہین اور پیچیدہ ہوتی ہین اور بہت سی ہوتی ہین اور کبھی انمین ریح بہت سی بھر جاتی ہے اور متواتر اختلاج پیدا ہوتا ہے اور اکثر عضو پر ورم صلب آجاتا ہے کہ وہ از قسم اورام بارد کے ہوتا ہے۔ اور اکثر یہ بات بائین طرف پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ بائین جانب اسکی ضعیف ہوتی ہے اور ایک رگ بھی اسطرف زیادہ ہے جسمین ریزش مواد کی ہوتی ہے

علاج اسکا علاج وہی ہے جو اورام صلب کا علاج ہے

استرخاے صفن کا بیان کبھی صفن لانبا اور ڈھیلا ہوجاتا ہے اور اسوجہ سے ایک بات خراب پیدا ہوتی ہے جسکا ذکر ہوا ہے

علاج ہمیشہ تطویل کرین ایسی سرد دواؤن کا جو قابض ہین لیپ بھی انہین دواؤن کا کرین دواؤن کا کرین اور جماع مین کمی کرین۔ بعض طبیب ایسے بھی گذرے ہین جو تھوڑی سی مقدار صفن کی کاٹ کر اور عضل صفن بھی کسیقدر کاٹ کر باقی ماندہ کو ڈورے سے سی دیتے تھے تاکہ جسم اوسکا بقدر معتدل پر ہوجاے۔ اور احتیاط کی عمدگی یہ بھی ہے کہ پہلے سی لین اوسکے بعد عضل کو کاٹین

اورام اور فتوق کا بیان ہم نے اس تیسری کتاب کے اخیر مین ایک باب جداگانہ قیلہ اور فتق کے بارہ مین لکھا ہے وہان اسکو دیکھنا چاہیے

دونون خصیہ اور ذکر کے سمٹ جانے کا بیان یہ بات نہایت سردی کیوجہ سے پیدا ہوتی ہے یا بالکل قوت ساقط ہوجاے جیسے بیماران امراض حادہ کو اور اونھین مقامات مین اسکا بیان کرینگے۔ قروح خصیہ اور ذکر اور مبداء

مقعد کا بیان ان مقامات مین جب قروح پیدا ہوتے ہین نہایت خراب اور بہت پھیلنے والے ہوتے ہین اسواسطے کہ یہ اعضا ایسی صورت پر ہین کہ بہت جلد ان اعضا کیطرف عفونت آتی ہی اسلیے کہ ہوا کا گذر ان اعضا تک نہین ہوتا ہے یعنے ہوا سے آڑ مین ہین اور حرارت اور رطوبت کیطرف ہر وقت رہتی ہین فضول کی مجاری سی قریب ہین۔ بعض وجوہ سے اندرون شکم کے قروح اور ورم کے بھی انکو مشابہت ہی بہت خراب اور زبون وہ قرحہ ہی جو قضیب کی جڑ کے عضل مین اور مقعد مین ہو اور یہ خرابی اسوجہ سے ہی کہ یہ قرحہ تجفیف قوی کا محتاج ہی اور جس اسکی باانیہہ کہ قرحہ پڑچکا ہی شدید اور قوی ہے اکثر اوقات یہ قرحہ اسکا محتاج ہوتا ہی کہ قضیب کاٹ ڈالا جائے جبوقت کہ قروح مین عفونت بڑھ جاے اور پھیل جائین علاج جو قرحہ حشفہ یعنے سپارے مین ہو اوسکو تجفیف کی زیادہ حاجت ہی بہ نسبت اوس قرحہ کے جو غلاف اور جلد قضیب پر ہو اسلیے کہ سپارے کا مزاج زیادہ خشک ہی یہ قرحہ یا تر و تازہ ہین یا پورانے ہو چکے ہین اور انھین مین سی قروح خبیثہ بھی ہوتے ہین تازہ قرحے کے واسطے کوئی دوا اس سے بہتر نہین ہی کہ مردار سنگ اور اقلیمیا شراب سے دھوئی ہوئی اور توتیا کا استعمال کرین۔ اور اسی کے قریب یہ بھی ہے کہ موتی پیسکر چھڑکین۔ کدو سوختہ عجیب نفع کرتا ہی اور پھٹکری کی راکھ اور توتیا کا چھڑکنا اور سرد پانی ملاکر طلا کرنا چاہیے۔ لیکن اگر قرحہ مین تری زیادہ ہو اور پیپ پڑچکی ہو اوسوقت ان دواؤن سے زیادہ قوی دواؤن کی حاجت ہے جیسے تانبے کا کشتہ اور پھلکے درخت صنوبر صغار کے جلے ہوے۔ اور اگر احتیاج گوشت اوگانے کی ہو کندر بھی انھین دواؤن مین ملا دینا چاہیے یہ دوا سے مرکب اوس قرحہ کے واسطے ہی جو زیادہ تجفیف کا محتاج ہو اور گوشت بھی پیدا کرتی ہی نسخہ اوسکا یہ ہے کہ توتیا صبر انزروت کندر شادنج غرب نامی درخت کی لٹین جسکو ڈاڑھی کہتے ہین جلی ہوئی سفید پھٹکری سرخ پھٹکری جلی ہوئی مازو گلنار اقاقیا سب اجزا ہموزن زنگار کسی ایک دوا کے وزن سے ڈیوڑھا انار ترش کی کلی ایک جزء روغن گل مین مرہم طیار کرین۔ دوسرا نسخہ خبث الحدید مردار سنگ دم الاخوین کاغذ سوختہ پھٹکری سوختہ روغن گل مین ضماد طیار کرین خواہ مرہم بنائین یا قرص تیار کرین۔ اور اگر قرحہ پرانا ہو گیا ہو اسمین کندر اور دفاق کندر یعنے اوسکا برادہ اور ایلوہ سب اجزا ہم وزن داخل کرین۔ اور اگر قرحہ اکال ہو یعنے سڑ گیا ہو اوسکو یہ نسخہ بھی نفع کرتا ہی آدمیون کے بال کی راکھ اور انجدان اور پیاڑی مسور سب پیسکر ذرور اور ضماد تیار کرین۔ ایضاً اس سے بھی قوی ہے دونون قسم کے ہرتال کی راکھ سات جزء جوتہ پیتل کا بیس جزء بے بوجھایا ہوا اقاقیا بارہ جزء سرکہ اور تازہ اسبغول مین گوندھ کر قرص تیار کرین اور سایہ مین خشک کرکے استعمال کرین۔ اس نسخہ سے زیادہ قوی اور پہلے نسخہ سے قوی تر یہ نسخہ ہے۔ دونون ہرتال اقاقیا زنگار مونج پھٹکری کی راکھ فلفل ان سب سے قرص تیار کرے۔ پھر اگر قرحہ بھدا ہو گیا ہو اور سیاہ پڑ گیا ہو بہتر یہ ہے کہ کاٹ ڈالے اور جتنی جگہ خراب ہو گئی ہے سب کو جدا کرکے نکال ڈالین اوسکے بعد ایسے مرہم لگائین جو گوشت پیدا کردین۔ **قضیب کے قروح کا بیان** انکا علاج بھی وہی ہی جو قروح شاذہ کا علاج ہے اور کبھی ایسی دوا کی بھی حاجت ہوتی ہی جس مین کاغذ سوختہ پڑا ہو اوسکا نسخہ یہ ہے کاغذ سوختہ پھٹکری بھنی ہوئی اقلیمیا مغسول بعد دھونے کے اور پوست درخت صنوبر صغار اور کندر انھین دواؤن کے قرص طیار کرین اور پچکاری یا غیرہ سے زخم کے اندر پہونچائین **قضیب کی کھجلی کا بیان** یہ کھجلی ایسے مادہ گرم سے ہوتی ہے جو قضیب مین اوترتا ہی

یا کوئی عرق گرم جو قضیب کی جانب سے ترشح ہوتا ہو پس کھجلی اوٹھتی ہے **علاج** اس مادہ کو دور کر دینا چاہیے فصد اور اسہال کے ذریعہ سے بعد اوسکے یہ مرہم استعمال کیا جاے افاقیا اور ما مثاہر واحد نصف درہم نوشادر ایک دانگ صبر ایکدانگ زعفران نصف دانگ اور سب دواؤن کے ہموزن اُنشان سب دواؤن کو کوٹ چھان کر روغن زنبق ملا کر مرہم طیار کریں۔ کہ یہ مجرب ہے کبھی اس کھجلی مین سکون اسطرح پر پیدا ہوتا ہو کہ حمام مین جاکر سر کہ اور روغن گل اور بیروزہ اور نطرون اور پھٹکری کو طلا کرین اور اگر زیادہ خراب کھجلی ہو اسی دوا مین تھوڑی سی مویز چ داخل کر دین پھر جب حمام سے نکلے انڈے کی سفیدی شہد ملا کر لگائے۔ اور اگر کوئی دوا نفع نہ دے اور فصد اور استفراغ ہو چکا ہو لازم ہے کہ ران کی اندرونی جانب مین پچنا لگائے اور قریب قریب اسی مقام کے اور جونکین بھی اوسی جگہ لگانی چاہیین **قضیب کے اورام حارہ کا علاج** یہ علاج بھی قریب قریب اُنثیین کے اورام حارہ کے ہو لیکن قضیب کے ورم قابض دواؤن کے متحمل زیادہ ہین۔ ان اورام کے خاص نسخہ مین سے ایک یہ نسخہ ہے پوست انار خشک گل سرخ سوکھا ہوا سومر سب کو پانی مین پکائین جب مُہرّا ہو جاے روغن گل ملا کر پیسین اور استعمال کرین۔ ایضاً قیمولیا آب مکوئے سبز کے ہمراہ۔ اسبطرح سے گل ارمنی اور سومر اور برگ کاکنج **قضیب کے اورام بارده کا علاج** اسکا بیان بھی قریب اُنثیین کے اورام بارده کے علاج سے اور یہ ورم سوداوی اور استسقا مین اکثر ہوتا ہو۔ منجملہ مجربات کے ایسے ورم کے واسطے چھوہارے کی گٹھلی پسی ہوئی دو جزو خطمی ایک جزو سرکہ مین پیسکر ضماد کرین۔ اور وہ دوا جو بھوسی اور آشق سے بنائی جاتی ہو اور ورم صلب اُنثیین کے علاج مین مذکور ہو چکے وہ بھی اسکے مناسب ہے اور بہت مناسب اس دوا کے واسطے ہوتی ہو جب قضیب مین ورم صلب عارض ہو **شقاق جو قضیب مین اور اوسکے گرد** پیدا ہو اسکا علاج بھی وہی ہو جو شقاق مقعد کے علاج مین لکھا گیا بہت جلد نفع کرنیوالی یہ دوا ہے کہ قیمولیا اور توتیا اور پسی ہوئی مہندی سب ہموزن لیکر سوم اور زردی بیضہ اور روغن گل ملا کر مرہم طیار کرین **قضیب کے درد کا بیان** یہ درد مختلف اسباب سے پیدا ہوتا ہے اور اکثر اوقات پیشاب کے بند ہونے سے عارض ہوتا ہو۔ شفا اس درد سے نرم حقنہ لینے سے اور فقط آب جو ہمراہ جلاب کے پلانے سے ہوتی ہے اور بزور کے پاس دجانا چاہیے تاکہ فضول کا جذب ہو جاے بعد حقنہ دینے کے پیڑو اور قضیب کے گرد اسفدر روغنین کہ جلد نرم ہو جاے اوسکے بعد نیمگرم پانی اوس مقام پر گرائین اور بنفشہ کو طلا کرین کہ یہ تدبیر نافع ہے۔ **ثالیل جو ذکر پر ہون** مسّے کاٹ ڈالنا چاہیے اور بعد کاٹنے کے خون بند کرنے والی دوا لگائی جاے اور پھر عام مسّون کا علاج کیا جاے **علاج اون دانون کا جو** مشابہ توت کے ہون اور اوس گوشت کا جو اونھین مقامات پر بڑھ جاے نسخہ بورہ سوختہ خاکستر چوب انگور پانی ملا کر نرم نرم پیسین اور اسی دانہ پر جو مثل توت کے ہے لگائین خواہ کوئی اور دانہ جو مشابہ اسکے ہو۔ جب دوا کارگر نہو اس دانہ کو کاٹ ڈالین اور زنگار اور سرخ پھٹکری اوس پر چھڑکین۔ پھر اگر اس دانہ مین خرابی زیادہ ہو بے داغ دینے کے چارہ نہوگا ترچھا ہونا ذکر کا پہلے نرم کرنے والے روغن سے ذکر کو نرم کرین جیسے تل کا تیل اور روغن سوسن اور روغن نرگس اور لطیف چربیان جو معلوم ہو چکی ہین جیسے مرغ کی چربی اور بط کی چربی حرام مغز ساق گاؤ اور فیل گاؤ وغیرہ اور موم اور راتینج اور اِن چیزون کا استعمال حمام مین کرین یا حمام کے باہر

اور مقام پر اور حقنہ بھی انھین دواؤن کی پچکاریون سے دین اور بہ نرمی سیدھا کرتے رہین تا اینکہ سیدھا ہوجاے اور بھی جاتی رہے۔

اکیسوان فن عورتون کے اعضا منی کے احوال کا بیان

اس فن مین چار مقالہ ہین پہلا مقالہ قواعد کلیہ کا بیان اور بچہ کا رحم پیٹ مین نطفہ قرار پانا اور بچہ جننے کے بیان رحم کی تشریح ہم کہتے ہین کہ عورتونمین تولید منی کا آلہ بھی رحم ہی جو اصل خلقت مین مردون کے آلہ تولید منی سے مشابہ ہی کہ وہ ذکر ہے مگر فرق اتنا ہے کہ وہ ذکر تو آلہ تولید منی باہر جسم کے نظر آتا ہی اور پورا ہی اور عورتونکا آلہ تولید منی ناقص ہی اور اندرون جسم کے بند ہورہا ہی اسطرح پر کہ گویا آلہ ذکر اولٹ کر اندر چلا گیا ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ رحم کی جھلی بمنزلہ کیسہ خصیہ کے ہی اور رحم کی گردن بمنزلہ قضیب کے ہی۔ دونون خصیہ یا بیضہ بھی عورتون کیواسطے اسیطرح مخلوق ہوے ہین جیسے مردون کو واسطے لیکن مردون مین بڑے بڑے ہین اور کھلے ہوے لانبے گولائی کیطرف مائل اور عورتون مین چھوٹے چھوٹے اور گول گول ہین مگر چپٹے زیادہ ہین اور فرج یعنے مقام نہانی مین عورتونکی دونون طرف رکھے ہوے ہین ایک ہی قوت سے یعنی کوئی ان دونون مین کمزور نہین ہی جیسے مردون کا بیان خصیہ کمزور ہوتا ہی۔ عورتونکے دونون خصیہ الگ الگ ہین کہ ہر ایک سے ایک جھلی لپٹ کر خاص ہورہی ہی ایک ہی تھیلی مین دونون جمع نہین ہوے ہین۔ ہر ایک جھلی جو انپر لپٹی ہی ایک جرم عصبی ہی جسطرح مردون کے واسطے اوعیہ منی درمیان بیضہ اور درمیان اوس راہ کے قضیب کی جڑ سے ہی جدھر سے منی نکلتی ہی اسیطرح عورتونکا اوعیہ منی درمیان اونکے دونون خصیون کی اور درمیان اوس راہ کے ہی جدھر منی وغیرہ گرتی ہی اندرون رحم تک ہی۔ لیکن مردون کا ظرف منی بیضہ سے شروع ہوکر اوپر کو چڑھتا ہی اور اوس مغاک مین جاکر بند ہوجاتا ہی جس سے علاقہ بیضہ کا اوترتا ہی یا سیا جاتا ہی در ان حالیکہ وہ علاقہ لپٹا ہوا ہی اور نہ تہ ہی اوس کے بعد پھر وہ ظرف نیچے اوترکر متورب ہوجاتا ہی اور اوسمین کجی آجاتی اور چند پیچ اور گھماؤ اوسمین پڑتے ہین۔ کہ انھین پیچیدگی کے مقام پر نضج منی کا ہوتا ہی یہانتک کہ وہ پھر پلٹ آکر اوس مجری تک پہونچتا ہی جو ذکر کی جڑ مین دونون جانبون سے بنی ہوئی ہی اور جو چیز کہ قریب اوس جڑ کے ہی کہ اوس تک بھی مثانہ کی گردن پہونچتی ہی۔ اور یہ راہ مردون کے بدن مین لانبی ہی اور عورتون کے جسم مین چھوٹی ہی۔ عورتونمین دونون بیضونکی جگہ مائل ہوکر دونون خاصرہ تک اسطرح پہونچتی ہی جیسے دو سینگ پیچھے ہوے ہین اور حالین تک اونچے ہوگئے ہین اور دونون کے کنارہ بخوبی ارتبین سے ملگئے ہین اور جماع کرنے کے وقت تن جاتے ہین اور اس کھچاؤ کیوجہ سے گردن رحم کو واسطے قبول کرنے کے برابر کردیتے ہین اسطرح پر کہ اوسکو دونون طرف سے کھینچ کر اوس مین وسعت پیدا ہوتی ہی اور کھل جاتا ہی اور منی وہانتک پہونچ جاتی ہے اور یہ دونون سینگ عورتون مین بہ نسبت مردون کے زیادہ چھوٹے ہوتے ہین اور اس بات مین بھی اختلاف ہوتا ہی کہ اوعیہ منی عورتون مین بیضون سے متصل ہوتی ہی اور انھین دونون زیادتیون مین جیسے سینگ سے مشابہ ہین لکھا ہے ایک شی ایسی نافذ ہوتی ہی جو ہر ایک بیضہ سے اوگتی ہی اور دو عارمذکور تک منی کو گراتی ہی اور انھین دونون کا نام قاذف المنی رکھا گیا ہے جو عورتون کے بدن مین بیضون سے گراتے ہین اسلیے کہ اوعیۂ منی عورتون مین اونکی نرمی دونون بیضونکی نرمی کے قریب ہے اور اونکے سخت کرنے کی ونیز اونکی جھلی کے سخت کرنے کی حاجت اس سبب سے نہین ہوئی کہ وہ ایک آڑ مین ہین لہذا اسکے

محتاج نہیں ہین کہ دور سے کوئی چیز اونمین گرے یا وہ کسی چیز کو دور تک پھینکین۔ لیکن مردونمین ان دونونکا بیضون تک پہونچنا محسوس ہوا اور رہا اچھا تھا اور نہ اون دونون بیضون سے انکی آمیزش ہوئی اور اگر ایسا کیا جاتا تو ہر آئینہ یہی دونون بیضونکو انبار رسانی کرتے بروقت تنجانے اور کھینچنے کے کیونکہ انمین سختی زیادہ تھی بلکہ ان دونون مین ایک واسطہ پیدا کیا گیا ہی جسکا نام بند بیوس ہی اور جسکا فائدہ بروقت اندرونی الجا کے ہوتا ہی۔ رحم کے اندر ایک کنارہ گول عصبی مزاج کا ہی پھر اوسکے وسط مین ایک دوال چربی بھی ہی اور دوال پر ایک زائدہ بھی بنایا گیا ہی۔ رحم مین بہت سی رگین پیدا کی گئی ہین جنکا برآمد ہونا اور نھین رگون سے ہوتا ہی جنکو ہمنے بیان کیا ہی پس اسی جگہہ پر بوجہ کثرت رگون کے جنین کیواسطے ساز وسامان مہیا ہی اور فضول حیض کیواسطے اورار کی جگہہ ہے۔ رحم کی بندش صلب سے بہت قوی اور کثیر رباطات سے تا جانب ناف اور شانہ اور چوڑی ہڈی کے اوپنک کی گئی ہی لیکن پھر بھی وہ رحم بہت نرم ہی بہ نسبت اپنی رباطات کے اور بہ نسبت اون چیزون کے جو رحم سے متصل ہی از قسم پٹھے اور رگون کے جنکا بیان تشریح عصب اور عروق مین مذکور ہوچکا۔ رحم کی پیدایش جوہر عصب سے اسواسطے کی گئی تاکہ وقت شامل ہونے جنین کے خوب کھچے اور بروقت بچہ پیدا ہوجانے کے خوب سمٹے اور چھوٹا حجم ہوجائے اور اوسکی تجویف پوری نہوجائے جب تک تمام نمو کو نہ پہونچ جائے جس طرح دونون پستانون کا بھی یہی حال ہی کہ اونکا حجم بھی پورا نہین ہوتا ہے جب تک تمام نمو کو نہ پہونچ جائین اسلیے کہ یہ تجویف قبل اس زمانہ کے بیکار رہتی ہی اور محتاج الیہ نہین ہوتی ہی اور اسی واسطے ناکخدا لڑکیونکا رحم بہت چھوٹا ہوتا ہی جب تک باکرہ رہین بہ نسبت دوشیزہ عورتون کے۔ اسی عضو کے واسطے آدمیون مین دو تجویف ہین اور غیر انسان مین بہت سی تجویفین ہین جنکا شمار پستان کے سردن سے کیا جاتا ہی اور مقامات اس تجویف کے شانہ کے بیچ ہین اور فصل اور جدائی تجویف کی شانہ پر اوپر کیطرف سے ہوتی ہی جسطرح شانہ اس تجویف پر زائد اور جداگانہ نیچے کیطرف سے ہوتا ہی اور معا کے آگے سے ہوتا ہی تاکہ ایک فرش گاہ نرم طیار رہے اور حفاظت کی جگہہ مین ہو۔ اسطور کی خلقت مین اس عضو کی غرض اولی رحم کیطرف متوجہ نہین ہی بلکہ جنین کیطرف ہی اور یہ فرش گاہ ناف کے قریب سے آخر منفذ فرج تک نہار ہوتی ہی اور گردن بھی یہی ہی۔ رحم کی گردن کا طول معتدل اکثر عورتون مین چھہ انگل سے گیارہ انگل تک ہوتا ہی اور بیچ مین اس گنتی کے سات انگل سے لیکر دس انگل تک کبھی اس سے چھوٹا اور لانبا بھی ہوتا ہی جماع کرنے اور نکرنے کیوجہ سے اور اسکی شکل مقداری اوسی طرح کی ہوجاتی ہی جس شخص کے جماع کرنے کی یہ عورت خوگر ہو۔ خود رحم کا طول بھی قریب قریب اسی مقدار کے ہوتا ہی اور اسقدر طولانی ہوتا ہی کہ اوپر کی تینون معا کو مس کرتا ہی۔ رحم کی خلقت دو طبقون سے ہوئی ہی اندرونی طبقہ قریب سکے ہوگیا ہی کہ رگون کی خلقت سے مشابہ ہوجاے اور خشونت اسی طبقہ کی اسیوجہ سے ہے منھ ان رگون کے جو گربون کے طور پر رحم مین ہین نقرۂ رحم بھی کہلاتے ہین انھین نقرون سے جنین کی جھلیان متصل ہوتی ہین اور انھین سے خون حیض بہتا ہے اور انھین نقرون سے جنین غذا پاتا ہی۔ ظاہری طبقہ رحم کا قریب عصبانی ہونے کے ہے۔ اور ہر ایک طبقہ ان دونون سے کبھی سمٹتا ہی اور کبھی پھیلتا ہے اوسی استعداد سے جو اسکی طبیعت مین ہی۔ خارجی طبقہ سادہ ہے اور ایک ہی جسم ہے، اور داخلی طبقہ گویا دو قسمون پر شامل ہے کہ دونون الگ الگ ہین اور باہم چسپیدہ نہین ہین اسطرح پر کہ اگر اندرونی طبقہ بطور پوست کے اوتار لیا جاے تو بیرونی طبقہ بھی اوسکے ساتھ

اودھر جاے۔ رحم غلیظ اور ثخین بھی ہوتا ہے جیسے کہ موٹا ہو جاتا ہی اور یہ بات رحم کو ایام حیض مین عارض ہوتی ہی پھر جب عورت حیض سی پاک ہو گئی دُبلا اور خشک ہو جاتا ہی رحم کو ایسی نرمی ہی کہ جسقدر جنین بڑھتا ہی اوسیقدر رحم بھی بڑھتا ہی اور پھیلتا ہی بقدر جثہ جنین کے اور جسوقت کسی عورت سی جماع کیا جاے رحم کی مدافعت اور پیش آمد فرج کے منھ تک ایسی ہوتی ہی جیسے کہ وہ براہ طبیعت سائن ہو کر باہر نکلا آتا ہے۔ اگر کوئی شخص کہے کہ رحم کی خلقت عصبانی ہی اوسکے یہ معنی نہین ہین کہ اسکی پیدائش دماغی پٹھے سے ہی بلکہ مطلب اوسکا یہ ہی کہ اسکی پیدائش ایسے جسم سے ہی کہ مشابہ پٹھے کے ہی کہ سفیدی اور خون اوسمین نہین ہی اور دراز ہو کر نرم ہو گیا ہی۔ اور پٹھہ ایک دماغ سے اسمین آتا ہی اوسی سے اسمین حس پیدا ہوتی ہی۔ اور اگر عصبانی ہونے کے اس مین آثار زیادہ ہوتے دماغ کی مشارکت اسکو زیادہ ہوتی۔ رحم کی گردن غضروفی ہی جیسے گرہ پر گرہ پڑی ہوئی کہ اس تلے اوپر ہونے سے گندہ ہو کر اوسکی سختی اور غضروف ہونے کی صفت بڑھتی ہی اور تحمل و برداشت زمانہ حمل مین زیادہ ہوتا ہی۔ اسی عضو مین ایک مجری ایسا ہی جو مقابل ہی فرج کے اوس منھ کے جو باہر ہے اسی مجری مین مقدار کافی منی کی پہونچتی ہی اور خون حیض بھی اسی طرف سے نکلتا ہی اور لڑکا بھی اسیطرف سے پیدا ہوتا ہی۔ رحم کا منھ زمانہ آبستن مین بہت تنگ ہو جاتا ہی اتنا تنگ ہوتا ہی کہ سلائی کا سرا بھی اوسمین داخل نہین ہو سکتا ہی پھر وقت پیدا ہونے بچے کے خداوند تعالے کے حکم سے پھیل جاتا ہی اوسی طرف سے جنین نکلتا ہے۔ پیشاب کی راہ عورتون کے واسطے اوسکی اور جگہ مقرر ہوئی ہی اور وہ قریب فم رحم کے ہی متصل اوپر کے مقامات کے باین طرف ہٹی ہوئی ہی اور بعض عورتون مین داہنی طرف رحم کی گردن کے ہے۔ قبل ازالہ بکارت لڑکی کے گردن رحم مین چند جھلیان ایسی ہوتی ہین جنکی بناوٹ پتلی رگون اور رباطات سے ہوتی ہے کہ ہر ایک شاخ سے اوسکے ایک چیرا لگتی ہے کہ ان سب کو ازالہ بکارت توڑ دیتی ہی اور جو خون انمین بھرا ہوتا ہی اوسیطرف سے نکلجاتا ہی جنین کے پیدا ہونے کی کیفیت جسوقت رحم منی پر شامل ہوا یعنے مرد کی منی اوسمین ٹھہر گئی تو پہلے حالت منجملہ حالات حمل کے خواہ استقرار نطفہ کی جو رحم مین پیدا ہوتی ہی وہ یہ ہے کہ منی مین پھین سا اوٹھتا ہی اور یہ بات قوت مصورہ کے فعل سے پیدا ہوتی ہی اور درحقیقت حال زبدیت کا تحریک ہی قوت مصورہ کیطرف سے اسلیے کہ منی مین روح نفسانی اور طبعی اور حیوانی تینون موجود ہین پس قوت مصورہ ہر ایک روح کو اوسکے معدن تک حرکت دیتی ہے تاکہ اوسی معدن مین یہ روح ٹھہر جاے اور جس روح سے جس عضو کی خلقت مناسب ہے اوس سے پیدا ہو جاے اوسی طرح جیسا ہمنے کتب اصول طبعیات مین توضیح کے ساتھ بیان کیا ہی۔ اور اسیطرح تمام یہ پھولی ہوئی مقدار درمیان اور وسط تک رطوبت کے پہونچتی ہے اور اوسکو آمادگی اور فراہمی ایسی جگہ ہوتی ہے جہان پر قالب اس مولود کا پیدا ہوگا اور اوسی حصہ کے درستی کا سامان پہلے پہل ہوتا ہی پھر اس جگہ کے داہنی طرف اور اسکے اوپر کیطرف دو پھولی پھولی چیزین اوٹھتی ہین جیسے اسی جگہ سے برآمد ہوئی ہین ایک زمانہ تک بعد اوسکے یہ دونون زیادتیان جدا جدا ہو جاتی ہین اور پہلا مقام پھولا ہوا قلب کے واسطے علقہ بنجاتا ہی اور باین جانب والا جگر کے واسطے علقہ ہو جاتا ہی اور اخیر نفخہ سفیدی مائل خون سے بھر کر ظاہر تک اوس رطوبت کے پہونچتا ہی جو پھیلی ہوئی ہین اور اسکے بعد ایک نفخ ریحی اس مین سوراخ کرتا ہے تاکہ اسکی مدد رحم سے اور روح اور خون سے پہونچے اور ناف پیدا ہوتی ہی۔ پہلے سب سے جو چیز پیدا ہوتی ہے

یہی دونون مین جنکا ذکر کیا گیا ہی لیکن وہ نفخہ جو قلب اور جگر اور دماغ کے واسطے ہین اونکی خلقت نات کی خلقت پر مقدم ہے۔ لیکن تمام خلقت ان تینون اعضا کی جو ہر نات کی خلقت سے متاخر ہی اور یہ وہ مسئلہ ہی جسکی تحقیق ہمنے کی ہی اور جسکو ہم نے کتب اصول علم طبعی مین بیان کیا ہی اور جو خلاف اس مسئلہ مین ہی اوسکو بھی لکھدیا ہی۔ جسوقت منی ٹھہر جاتی ہی اور اوسمین پھین اوٹھتا ہی وہ پھین غرینے جم جانے تک پہونچتا ہی جو قلب کے بننی کیواسطے کافی ہی اوسیوقت ایک جھلی عورت کی منی کی حرکت سے مرد کی منی تک پیدا ہوتی ہی اور یہ بے لگاؤ ہوتی ہی کہ رحم سے اسکو کچھ تعلق نہین ہوتا ہی سوائے تقریر جذب غذا کے۔ اور جنین اس جھلی کے ذریعہ سے جسی تک غذا پاتا ہی جب تک یہ جھلی تبلی ہی اور جب تک تھوڑی غذا کی حاجت ہی لیکن جسوقت یہ جھلی سخت ہوگئی اوسوقت سے جنین کا غذا پانا اوسی چیز سے ہوتا ہی جو مشیمہ مین پیدا ہوتی ہی راہون سے اون رگونکی جو کھلی ہوئی ہین۔ بعد ایک مدت کے اس جھلی سے چند قسمین اور جھلی کی بنجاتی ہین۔ مذہب حق یہی ہی کہ سب سے پہلے جو عضو پیدا ہوتا ہی وہ قلب ہی اگرچہ بقراط سے اسکی بھی حکایت کی گئی ہی کہ پہلا عضو جو پیدا ہوتا ہی وہ دماغ ہی اور دونون آنکھین اور اس حکایت کا سبب یہ ہی کہ انڈے مین جسوقت نقطہ پڑتا ہی اوسکی یہی صورت ہوتی ہی مگر قلب اول پیدائش کی چیز ہین ہر شے کے ظاہر اور جلی نہین ہوتا ہی۔ ایک فضول بیان کرنیوالا آدمی بعد زمانہ بقراط کے ایسا بھی گذرا ہی جسکا قول ہی کہ سب سے پہلے جو عضو پیدا ہوتا ہی رائے صائب یہی ہے کہ جگر ہوا سلیے کہ پہلا فعل بدن کا تغذی ہی جو بسہولت ہو اس لیے کو صائب قرار دینا اور جو کچھ اسبارہ مین اس کہنے والے نے کہا ہی اوسکا غلط ہونا تجربہ کی راہ سے ظاہر ہوتا ہی اسلیے کہ جن لوگونکو توجہ اس مرض خاص کے دریافت کرنے مین ہی اونھون نے بھی اسکے قول قیاسی کے مطابق مشاہدہ نہین کیا۔ اور قیاس رائے یہ ہی کہ اگر نفس الامر مین اسی کے قول کے بنا برایسا ہی ہوتا کہ پہلی خلقت اوسی عضو کی ہوتی جسکے فعل کو سبقت کی احتیاج ہی اور اگر وہ عضو پہلے نہ پیدا ہو تو غذا پانا بدن کا بقول اس شخص کے نہو سکے تو اس شخص کو جاننا چاہیے کہ کوئی عضو حیوانی غذا نہین پاتا ہی اگر اوس سے تمہید حیات کی بذریعہ حرارت عزیزی کے نہو اور جب یہ بات ضرور ہوئی تو پھر ایسے عضو کا مخلوق ہونا جس ہی حار غریزی اور روح حیوانی بدن مین پھیلتی ہی قبل خلقت غذا دینے والی عضو کے ضرور ہوگا اسلیے کہ قلب سے حار غریزی اور روح حیوانی جگر مین بھی تو آتی ہی۔ اور قوت مصورہ بروقت صورت گری کے محتاج تغذیہ کی نہین ہی جب تک ایسا تحلل نہ واقع ہو جسکا ضرر بخوبی محسوس ہو لہذا احتیاج روح حیوانی اور حار غریزی کی پہلے ہوگی تاکہ صورت گری کا فعل قائم ہو۔ اب اگر یہ کہنے والا یون کہے کہ فعل قوت مصورہ کو بذریعہ آلات کے حاصل ہے پس اسیطرح غاذیہ بھی ہمراہ مصورہ کے تولید غذا بجہت آلات کے کرتی ہی پھر کیون تقدیم وجود یرا سکو غلبہ نہوا یہ تو ہوچکا۔ اب دوسرا احال یہ ہی کہ خون کا نقطہ صفاق مین ظاہر ہوتا ہی اور اوسکا بڑھنا صفاق مین کسیقدر جب ہولیتا ہی تو اسی حالت مین وہ پھولے ہوئے نفاخات انمین سے جو دموی ہین اونکا استحالہ دموسیت کیطرف ہوتا ہی اور جو ریحی ہین اونکا استحالہ نات کی صورت کیطرف محسوس ہوتا ہے۔ اور تیسرا استحالہ منی کا علقہ کیطرف ہوتا ہے اور بعد اس تیسرے استحالہ کے مضغہ بنجاتا ہی اب اسوقت اعضائے رئیسہ کا انفصال محسوس اور ظاہر ہوتا ہی اور اونکی ایک مقدار محسوس ہوتی ہی اسکے بعد استحالہ یہان تک تمام ہوتا ہی کہ صلب اور اعضاء اولی بنجاتے ہین۔ اور یہ بات شروع ہوتی ہی کہ بعض اعضا بعض سے الگ الگ ہوجاتے ہین اسی کے بعد وہ استحالہ ہے جس مین وشائج معلوم اور طرح طرح کی بناوٹین ہونے لگتی ہین اور اطراف بدن کے خطا اور نشانیان بڑنے لگتی ہین مگر پوری جدائی انکو ابھی نہین ہوتی ہی اور جو اوعیہ اور ظروف بدن مین ہین اونکے بھی

نشانات بنجاتے ہین اسکے بعد پھر یہانتک استحالہ ہوتا ہی کہ اطراف بدن پیدا ہوجاتے ہین- ہر ایک استحالہ کے واسطے خواہ دو استحالہ کے واسطے ملکر ایک مدت اور زمانہ ہی جسپر یہ استحالہ موقوف ہی- اور یہ زمانہ ایسا نہین ہی کہ جسمین استحالہ اختلاف نہو اور باینہمہ نر اور مادہ مین بحالت جنین ہونے کے یہ مدت مختلف ہوتی ہی کہ عورتون کی صورت گری مین بہت دیر لگتی ہی- اہل تجربہ اور امتحان کی اسبارہ مین بہت سی رائین ہین کہ درحقیقت اونمین کچھ خلاف نہین ہی اسلیے کہ ہر شخص نے اونمین سے وہی حکم لگایا ہی جو اپنے امتحان ومشاہدہ مین دیکھا اور یہ بات محال نہین ہی کہ جسکو ایک آدمی نے امتحان کیا ہو دوسرے کا امتحان اوسکے مخالف واقع نہو اسلیے کہ یہ سب باتین اکثری ضرور ہین اور اکثری مین تخلف ہو بھی ہوسکتا ہی- رغوہ کی مدت یعنی جس زمانہ مین کف منی مین اوٹھتا ہے چھ دن ہین یا سات دن ہین اور انھین ایام مین مصورہ تصرف نطفہ مین بے استمداد رحم کے ہوتا ہے اور اس زمانہ کے بعد پھر رحم سے مدد کی خواستگاری ہوتی ہی- خطوط اور نقطہ اس زمانہ کے تین دن کے بعد پڑتے ہین کہ مجموع نو دن ہوجاتے ہین زمانۂ ابتدا سے اور ایک دن کا آگا پیچھا بھی ہوتا ہی پھر اس نو دن کے بعد چھ دن گذرکر جو پندرھواں دن علوق سے ہے ساری مقدار نطفہ مین نفوذ دمویت کا ہوتا ہی پس علقہ ہوجاتا ہی اور بیشتر ایکدن خواہ دو دن آگے پیچھے بھی علقہ بنتا ہی اس پندرہ دن کے بعد یہ رطوبت گوشت بنجاتی ہی اور گوشت کے ٹکڑون مین بخوبی تمیز ہونے لگتی ہی اور تینون اعضاء اصلی آپس مین ظاہر بظاہر جدا ہوجاتے ہین اور ایک دوسرے کے مماس ہونے سے دور ہوجاتا ہی اور رطوبت نخاع کی پھیلنے لگتی ہی اور بیشتر تقدم اور تاخر دو یا تین دن کا ہوتا ہی- پھر اس زمانہ کے سات دن کے بعد یعنی چونتیسوین روز سر دونون مونڈھون کے پاس جدا ہوکر بنجاتا ہے اور اطراف پسلیون اور شکم سے ایسے تمیز ہوجاتی ہین کہ بعض جنین مین چار دن کے بعد محسوس ہونے لگتے ہین اور چالیس دن مین خلقت پوری ہوجاتی ہی اور کسی شاذ نادر جنین مین پینتالیس دن مین خلقت پوری ہوتی ہی اور کم سے کم پینتیس دن مین بھی یہ خلقت پوری ہوتی ہی- تعلیم اول مین یہ بات مذکور ہی کہ جو حمل چالیس دن کے بعد گر پڑے اگر اوسکی وہ جھلی جسمین وہ لپٹا ہوا ہوتا ہی چاک کرکے سرد پانی مین رکھی جاے ایک چھوٹا سا جسم ایسا نمایان ہوگا جسکے اطراف بدن بخوبی متمیز ہونگے- نرینہ حمل تمام خلقت پانی مین مادہ کے حمل سے پہلے جلدی کامیاب ہوتا ہی اور شاید کہ تیس دن مین صورتگری نرینہ حمل کی تمام ہوجاتی ہو- وضع حمل یعنے بچہ پیدا ہونی کا زمانہ نصف سال خواہ چھ مہینے کا ہی کم سے کم اور اوسکا بیان قریب آتا ہی- نر اور مادہ کا حال انھین مدتہاے مذکورہ مین جس حد پر ہوتا ہی یہ ایک ایسی بات ہی جسکو گروہ اطبا نے بطور مشہور اور مبالغہ کے ذکر کیا ہے- سب سے پہلے منی کو جو سانس دینوالی کا سہارا پہونچتا ہی اور سب سے پہلے قوت مصورہ جو عمل کرتی ہی وہ یہی ہی کہ حار غریزی کو جمع کرتی ہی پھر اون چیزون کو جو خارج اور منافذ ہین یعنے جدھر سے کوئی چیز نکلتی ہے یا نفوذ کرتی ہے اونکی صورت گری ہوتی ہے پھر اسکے بعد غاذیہ اپنا عمل شروع کرتی ہی- اور بعض طبیبون کے نزدیک یہ بات ہے کہ جنین کبھی منھ کی راہ سے سانس لیتا ہے اور پھر اکثر تنفس اوسکا اوسوقت ہوتا ہی کہ جب رحم مین ادراک کرے اور اس قول پر کچھ دلیل نہین ہے- اور بعضے طبیبون کے نزدیک یہ ہے کہ جنین پر جسوقت دو چند زمانہ اسکی صورت یابی کا گذر جاے حرکت کرنے لگتا ہی- اور جب اوسکی حرکت کرنے کے زمانہ سے دو چند زمانہ گذر جائے یعنے ابتداے علوق سے سہ چند زمانہ گذر جاے اوسوقت اوسکی ولادت ہوتی ہی مترجم مراد یہ ہی کہ اگر کسی جنین کو ابتداے علوق سے مثلاً تین مہینے کے بعد حرکت کرنے کی قوت

پیدا ہو تو از روز حرکت پیدا ہونے کے چھ مہینے گذر کر وہ پیدا ہوگا اور ابتداے زمانۂ علوق سے پورے نو مہینے کے بعد اسکی ولادت ہوگی اور قس علی ہذا متن دودھ عورت کے پستان مین اوسوقت پیدا ہوتا ہی کہ جبوقت سے جنین حرکت کرنے لگتا ہی۔ بعضے لوگون نے کہا ہی کہ اوسط اور معتدل زمانہ جنین کی صورت بنجانے کے پینتیس دن ہین پس ستّرون کے بعد حرکت شروع کریگا اور دو سو دس دن کے بعد پیدا ہوجاے گا۔ اور کبھی اس سے چند روز آگے پیچھے بھی ولادت ہوتی ہی اس لیے کہ صورت یابی کا زمانہ پینتیس دن سے کم اور بیش ہوجاتا ہی پس ایام تضعیف بھی بڑھجاتے ہین۔ اور اگر صورت یابی پینتالیس دن مین تمام ہوا اور نوے دن گذر کر حرکت کرے پھر تو دو سو نوے دن کے بعد پیدا ہوگا جسکے نو مہینے ہوتے ہین اور کبھی اس حساب مین بھی چند ایام کی کمی اور بیشی بموجب بیان سابق ہوتی ہی مگر یہ ایسی باتین ہین کہ محصل یعنے صاحب استدلال کے نزدیک کوئی حکم قطعی انپر مبنی نہین ہوسکتا ہی۔ جو لڑکا آٹھ مہینے کا پیدا ہو بشرطیکہ خلقت بھی اوسکی تمام ہوا کثری حکم اوسکا یہی ہی کہ زندہ نہ رہے گا بنابر اوس بیان کے جو آگے معلوم ہوگا۔ تمام خلقت اوسکی اور تمام خلقت کے بعد پیدا ہونا اوسی حساب سے ہوا اوپر مذکور ہوا اسطرح پر کہ چالیس دن مین صورت یابی تمام ہوا اوسکے بعد اسّی دن مین حرکت ہو۔ اور چالیس دن مین کمی اور بیشی اوسیطور پر ہوتی ہے جیسا اوپر معلوم ہوا۔ اطبا کہتے ہین کہ ساقط شدہ حمل مین نرینہ کا حمل ایسا نہین پایا گیا ہے جو قبل تیس دن کے صورت یابی مین پورا اور تمام ہوگیا ہو اور نہ مادہ جنین ایسا پایا گیا جسکی صورت یابی چالیس دن سے پہلے ہوتی ہو۔ یہ بھی انھین کا قول ہے کہ ستوانسا لڑکا اوسکو قوت اور استعداد ہوجاتی ہی یا اینہمہ کہ ابھی سات ہی مہینے گذرے ہوتے ہین اور نو مہینے کا لڑکا اور دس مہینے کا پیدا ہوتا ہے۔ اور ہم زمانۂ حمل اور وضع حمل کی مدت کے واسطے ایک باب جدا لکھینگے۔ اوس مقالہ مین لکھینگے جو اس مقالہ کے بعد آتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ خون حیض کی تقسیم حاملہ عورتون کے بدن مین تین قسم پر ہوتی ہی ایک قسم تو غذاے جنین مین صرف ہوتی ہی ایک قسم پستان کیطرف چڑھ جاتی ہی جسکا دودھ بنتا ہی ایک قسم بطور فضلہ کے رہتی ہی وقت نفاس تک جو بعد ولادت کے خون برآمد ہوتا ہی۔ جنین پر تین جھلیان لپٹی ہوئی ہوتی ہین ایک تو مشیمہ ہی اور یہ وہ جھلی ہے جنین پر لپٹی ہوئی جس مین جال بندی رگون کی ہوتی ہی متحرک رگین اسکے دور گون تک پہونچنے والی ہوتی ہین اور ساکن رگین اوسکی ایک رگ تک۔ پہونچتی ہین جسکا نام بلدس ہی دوسری جھلی اور اوسکو لفائفی بھی کہتے ہین کہ پیشاب جنین کا اسی کیطرف کرتا ہی اور تیسری جھلی کا نام سقار ہے اور یہ مقبض عرق ہی یعنے پسینہ اس طرف سے آتا ہے۔ جنین کو کسی اور ایسے ظرف کی حاجت منوی جدھر سے ہر از دفع ہوا کرے اسلیے کہ جو غذا اسکو ملتی ہی بہت پتلی ہوتی ہی اور اوس مین سختی بھی ہوتی ہے اور نہ اسمین ثفل ہوتا ہی اور بیشتر اوس غذا سے مائیت بکول خواہ پسینہ کی پیدا ہوتی ہی۔ بہت قریب تر جھلی جنین کے بدن سے وہی تیسری جھلی ہے اور وہ تینون جھلیون سے زیادہ پتلی ہی تاکہ جو رطوبت جنین مین راسخ ہی اوسکو جمع کرلے اور اس ساری رطوبت کے کم ہونے مین بڑا فائدہ یہ ہی کہ اسکی مقدار کثیر جمع ہوکر خود جنین پر اور رحم پر بوجھ نہ ڈالے اور اسیطرح اس جھلی کے پیوست ہونے مین درمیان ناف اور رحم کے بڑا فائدہ ہی اسلیے کہ سخت جھلی اگر ان اعضاے مذکورہ سے جو ابھی تازہ تازہ بنی ہین مماس ہوتی چونکہ ابھی ان اعضا مین سختی نہین آئی تھی ضرور قرحہ پڑجاتا۔ وہ جھلی جو باہر کیطرف متصل جنین کے ہے اور وہی لفائفی بھی ہی اسلیے کہ مشابہ لفافہ کے ہی۔ یہ جھلی ناف سے نفوذ کرتی ہے

اور محل ریزش بقول اجلیل سے نہین ہی اور اس مقام کے گرد ایک عضلہ ہی جسکی روانی بہ ارادہ ہوتی ہی اور آخر تک اس جھلی کی تہایج اور پیچیدگیان ہین وقت اوسکے استعمال کا وہی وقت ولادت کا ہی اور جسوقت تصرف شروع ہوتا ہی لیکن یہ منفذ وسیع ہی اور ماخذ اوسکا سیدھا اور درست ہی۔ پیشاب کیواسطے ایک مقبض خاص جداگانہ بنا گیا ہی اسلیے کہ اسمین تیزی اور حدت ہوتی ہی اور یہ بات ظاہر ہی۔ پیشاب مین اور رگونکی رطوبت مین بو اور سرخی رنگ کا فرق ظاہر ہی۔ اور اگر مشیمہ سے بھی ملاقی ہوجائے ہر آئینہ کچھ ضرر نہ پہونچے۔ کبھی یہ مقبض اوس رطوبت کو بھی لے لیتا ہی جسپر رگین شامل ہوتی ہین مشیمہ کے واسطے دو باریک جھلیان ہین جنمین جال بندی رگون کی ہورہی ہی اور ہر قسم کی رگ انمین سی دونون رگون کے ہر قسم تک پہونچتی ہے یعنے شرائین اور اوردہ دونون تک ان رگونکی رسائی ہوتی ہی اور وہ کی رگ جسوقت داخل ہوتی ہی چھوٹی مسافت سے جگر تک پہونچ جاتی ہی اور یہ دونو داخل اور مدخول ملکر ایک ہوجاتی ہین تاکہ سلامت حال مین زیادہ رہین اور محدب جگر کیطرف دور ہوجاتی ہی تاکہ مرار کے گذرگاہ سے مزاحمت نکرے جانب تقعیر سے اور حقیقت حال یہ ہی کہ یہ رگ جگر سے اوگتی ہی اور ناف تک مشیمہ سے جدا کرتی ہی اور اس مقام پر اسمین جدائی پیدا ہوکر دو رگین بنجاتی ہین اور یہانسے نکل جاتی ہی اور مشیمہ مین متحرک ہوکر اون رگون کے منھ تک جاتی ہی جو رحم مین ہین۔ ان رگون مین دو باتین پیدا ہوتی ہین ایک یہ کہ جن سوراخون اور منھ کے پاس یہ رگین ملین ہین اوس مقام پر یہ باریک ہوتی ہین گویا کہ یہ دونو کنارہ ہین فروع اور شاخون کے اور یہ بھی ہی کہ انکا سرخ ہونا پہلے اسی مقام پر اس سبب سے ہوتا ہی کہ انکا منبت اور جاے روئیدگی اوسی جگہ سے ہے اسلیے کہ خون کو یہ رگین اوسی مقام سے پاتی ہین۔ پھر اگر اوسکی وسعت ثقب کا اعتبار کرین یہی متوہم ہوتا ہے کہ اصل انکے جگر سے ہے اور اگر استحالہ انکا بہ طرف خون کے اعتبار کیا جائے یہ بات متوہم ہوگی کہ اصل انکی مشیمہ سے ہی مگر اعتبار اقول خواہ اولے اور پسندیدہ اعتبار وہی اعتبار ثقبہ اور منافذ کا ہی۔ رہے استحالات پس یہ کمالات ہین اون سطحون کے واسطے جو ان سوراخ اور ثقبون کو محیط ہین۔ اسیطرح جو دونون شریان بھی جسوقت مشیمہ سے ابتدا کرتی ہین اسی طرح پائی جاتی ہین کہ جیسے وہ دونون شریان ناف سے اوس شریان تک نافذ ہوتی ہین جو شریان جگر کی ہے اور پشت پر گذری ہی اور قوت گرفتہ ہونا دونون شریان کا مثانہ پر ہے اسلیے کہ مثانہ قریب تر اعضا کا ہی واسطے استناد اور تکیہ بنانے ان دونون شریان کے اور انکے سلامت رہنے کا باعث مثانہ اچھی طرح ہوتا ہی بعد اوسکے پھر یہ دونون شریان اوس شریان مین جاکر نافذ ہوتی ہین جو آخر حیات تک حیوان کے نہین ٹوٹتی اور پھٹتی ہے۔ پس یہ بیان تو خلاصہ ہے ظاہر قول اطبا کا۔ اور حقیقت حال یہ ہی کہ یہ دونون رگین گویا دو شعبہ ہین جنکا منبت حقیقی شریان سے ہے اور اوسی قیاس اور قاعدہ پر جسکا ذکر ابھی ہوچکا ہے۔ اور اطبا یہ بھی کہتے ہین کہ یہ دونون شعبہ لائق طولانی ہونے کے اسقدر نہوے کہ قلب تک پہونچ جاتے اسلیے کہ وہانتک پہونچنے مین انکی مسافت زیادہ طولانی تھی اور بہت سے جوہر اعضا انکی مکاس کے روبرو پڑتے تھے۔ اور چونکہ ان دونون کو قریب مسافت پر ایک ایسا عضو یعنے شریان متصل ہونے کو بہم پہونچ گیا جو قلب سے ملا ہوا ہے اب اوس کے ذریعہ سے بالواسطہ انکو اتحاد قلب سے ہوگیا لہذا بلا واسطے انفعال سے جو اتحاد انکو قلب سے ہوتا اوسکے محتاج نرہے۔ اطبا یہ بھی کرتے ہین

حصۂ دوم

کہ شریان اور ورید جو دونون قلب اور ریہ مین نافذ ہین چونکہ ہر واحد انکا ان دونون شعبہ ہاے مذکورہ سے ایسے وقت مین تنفس کا نفع عظیم دیتا ہے اسی جہت سے صرف کیا گیا ہر واحد شریان اور ورید کا ان دونون شعبون کے غذا مین نفع دینے کے واسطے لہذا ایک ان دونون کا شریان اور ورید کا منفذ واسطے دوسرے کے بنایا گیا جو بروقت ولادت کے بند ہو جاتا ہے۔ یہ بھی اطبا کا قول ہے کہ ریہ یعنے پھیپھڑا اکثر جنین کا جو سرخ ہوتا ہے اوسکی وجہ یہ ہے کہ جنین مین تنفس نہین ہوتا بلکہ غذا اوسی جنین کو خون سرخ سے ملتی ہے۔ اور بیشتر ہوا کی مخالطت اور آمیزش اوسے سپید بھی کر دیتی ہے۔ اطبا کا قول یہ بھی ہے کہ نافہ جھلی عورت کی منی سے مخلوق ہوئی ہے جو مرد کی منی سے بہت قلیل مقدار مین ہے اسی سبب سے یہ جھلی باوسعت نہوئی اور طولانی اسلیے بنائی گئی تاکہ جنین تک اسفل مقامات رحم مین پہونچے اور جملہ رطوبات سے صاف اور پاک ہونے کی وجہ سے یہ جھلی ضرور ہوا کہ تنہا ہو کر جاے ریزش عرق اور پسینہ کی مقرر کیجاے۔ اور یہ سب باتین ان طبیبون کی بناوٹ کی ہین جنکا ثبوت نہین ہو سکتا ہے جنین کے قلب پر جسوقت مزاج نر ہونے کا پہلے پہونچے پھر سب اعضا پر یہی مزاج قابل ہوتا ہے اور ذکوریت مین یہ جنین اپنے باپ کا مزاج حاصل کر لیتا ہے۔ اور کبھی اسکے نر ہونے کا سبب سواے مزاج پدر کے اور کچھ ہوتا ہے یا تو وہ کوئی حال احوال رحم سے ہے یا کوئی مزاج ہے جو منی کو عارض ہوتا ہے۔ خاص کر کے اور وجہ یہی وجہ ہے کہ جسوقت جنین نر ہونے مین مشابہ اپنے باپ کے ہوتا ہے واجب نہین کہ اور جملہ امور مین اور سارے اعضا مین بھی اسکو اپنے باپ سے مشابہت ہو بلکہ بسا اوقات ان اعضا مین اپنی مان کے مشابہ ہوتا ہے۔ شبیہ شخص کے تابع شکل ہوتی ہے اور محض نر ہونا اسکے تابع شکل نہین ہوتی بلکہ مزاج اسکا تابع ہوتا ہے بیشتر قلب جنین کا مزاج مثل مزاج باپ کے ہوتا ہے جو اور اعضا مین بھی پہونچ جاتا ہے۔ استعداد شکل کی راہ سے جنین کا یہ حال ہے کہ قبول مادہ کا اطراف بدن مین ضرور رسائل بہ طرف شکل مادری کے ہوتا ہے۔ اور اکثر مصورہ کو ایسی بھی قدرت ہو جاتی ہے کہ منی پر غالب آکر اور اوسکی صورت گری بذریعہ تخلیط کے کر کے شکل پدری کی صورت فائض کر دیتی ہے۔ مگر پھر بھی مصورہ عاجز ہو جاتی ہے کہ مزاج کو مثل مزاج پدر کے نہین کر سکتی ہے۔ ایک گروہ علما نے کہا ہے اور جواز اور امکان کے دائرہ سے اس امر کو باہر نہین تجویز کیا ہے مراد یہ ہے کہ اگر کیفیت مندرجہ ذیل واقع ہو امتناع عقلی اسمین نہین ہے اور وہ بات یہ ہے کہ منجملہ اسباب شبیہ اور صورت ہونے مان باپ کے علاوہ جنین کی صورت کسی اور انسان کی بھی ہو سکتی ہے جسکی صورت خیال اور وہم مین باپ خواہ مان کے بروقت علوق اور نطفہ ٹھہرنے کے مرتسم ہوئی ہو بشرطیکہ وہ صورت انسانی ممکن بھی ہو۔ قدد دیعنے بانٹھا ہونے کا سبب کبھی نقصان قد کا سبب یہ ہوتا ہے کہ مملت مادہ کی پہلے سے ہوتی ہے خواہ غذا کی کمی بروقت علوق کے ہوتی ہے خواہ رحم کیطرف سے مثلاً رحم کی کوتاہی اور چھوٹا ہونا کہ اسکی وجہ سے جنین پھیلنے کی جگہ نہین پاتا ہے کہ اعضا اوسکے برابر جیسے بعض پہلون کی بھی ایسی ہی کیفیت ہو جاتی ہے اگر کسی قالب وغیرہ مین بحالت خام ہونے کے بڑھ جائین کہ پھر اوسی صورت کے ہو جاتے ہین جس قالب مین وہ پڑ گئے ہون اور اوس سے بڑھکر مقدار اون کی نہین ہوتی۔ توام اور جوڑیا پیدا ہونے کا سبب کثرت منی کی ہے کہ دونون بطن رحم مین اس کثرت سے گرتی ہے کہ دونون بھر جاتے ہین اور جسد امتدا ہر ایک بطن کو پورا لقمہ اوسکا منی سے مل جاتا ہے۔ اور کبھی اختلاف سے دو مرتبہ کے انزال سے بھی

قوام نطفہ پیدا ہوجاتا ہے اگر دونون انزال ایسے وقت ہون کہ حرکت رحم کی جذب منی مین دونون مرتبہ ایک ہی شوق سے ہوئی ہو اسلیے کہ رحم کو بروقت جذب کرنے منی کے حرکات پے در پے عارض ہوتے ہین جیسے کوئی ایک لقمہ بعد لقمہ کے تناول کرتا ہی اور جیسے مچھلی سانس پر سانس لیتی رہتی ہی اسیطرح رحم بھی منی کو بدفعات قعر رحم کیطرف دفع کرتا ہی اور ہر دفع مین ایک جذب کرنا منی کا خارج بدن سے ہوتا ہے اور یہ طلب کرنا رحم کا منی کو اسلیے ہوتا ہی تاکہ دونون منی فراہم ہوجائین اور یہ ایسی بدیہی بات ہے جسکو مندفق خواہ جماع کنندہ بھی بذریعہ حس کے معلوم کرلیتا ہی اور تیز عورتین بھی اگر انکو شعور اچھی طرح ہو جسکے ذریعہ سے معلوم کرلیتی ہین۔ یہ دفعات خالص اور یکسان نہین ہوتے بلکہ ان مین اختلاج اور پھڑکن بھی ہوتی ہے جیسے ہر ایک ان دونون مین سے مرکب چند حرکات سے ہی مگر ہر ایک دفعہ بدون چند مرتبہ کی پھڑکن اور اختلاج کے تمام نہین ہوتا ہے بلکہ بعد ہر ایک جملہ اختلاجات کے جو بمنزلہ واحد تصور کرنا چاہیے کسیقدر سکون ہوکر پھر دوبارہ ایسے سکون کے زمانہ مین جو درمیان رنجنہ کرنے قضیب کی منی کو ہوتا ہی اور ہر ایک مرۃ ثانیہ یعنے دفعہ دوم قوت مین ضعیف تر اور شمار مین کمتر از روے عدد اختلاجات کے ہوتا ہے۔ بیشتر یہ مرات تین خواہ چار سے زیادہ ہوتے ہین اور اسیطرح عورتون کی لذت بھی دو چند سہ چند بڑھتی ہے اسلیے کہ وہ لذت باب اپنی منی سے بھی ہوتی ہین اور مرد کی منی جو اونکے فم رحم مین حرکت کرتی ہے اور باطن رحم تک جاتی ہی اوس سے بھی اونکو لذت ملتی ہی۔ بلکہ اونکو نفس حرکت رحم ہی لذت کثیر دیتی ہی۔ اوس شخص کے قول کی تصدیق نہ کرنی چاہیے جو کہتا ہی کہ عورتون کی لذت اور تمام لذت اونکی بہ دونون باعتبار مرد کے انزال پر موقوف ہین شاید اس شخص کی راے مین یہ بات سمائی ہی کہ اگر مرد کا انزال نہو عورت فقط اپنے انزال سے کچھ بھی لذت نہ پائے گی اور اگر مرد کا انزال ہوجاے اور عورت کے رحم مین ایسی حرکتین نہ پیدا ہون خواہ پیدا ہون مگر انمین سکون نہونے پائے اوسوقت عورت کو تھوڑی سی لذت ملے گی کہ ویسی لذت مرد کو بھی قبل حرکت کرنے اونکی منی کے ہوتی ہے جو مثابہ گھجلی اور دغدغہ کے ہی جو ذوی مین پیدا ہوتا ہی پس اسکی تصدیق نہ کرنی چاہیے۔ اور نہ اس قول کی جو وہ کہتا ہی کہ مرد کی منی جسوقت عورت کے رحم پر گرتی ہے اوسکی حرارت اور پھڑک بجھا دیتی ہی جیسے ٹھنڈا پانی جسوقت گرم پانی پر گرے کہ جوش کھا رہا ہو۔ اسلیے کہ یہ اطفاء حرارت ہر وقت نہین ہوتا ہی بلکہ جس طرح ہمنے بیان کیا ہی اوسیوقت ہوتا ہی جب عورت منزل ہو اور مرد کی منی کو چوسی جاے خواہ بلع کرجاے بغیر مرد کے انزال کے اور سوائے اسوقت کے اور وقت ایسی قوت اسکو نہین ہوتی ہی جسکا شمار لیا جاے۔ اکثر اوقات ریزش منی کی ذکر سے نرینہ نطفہ کے ہمراہ مادہ نطفہ کے ریزش کرتی ہی پس اوسوقت دونون ریزشین باہم آمیختہ ہوجاتی ہین اور بعد ان ریزشون کے چند ریزشین ایسی ہی یکے بعد دیگرے ہوتی ہین اوسوقت عورت کے چند نطفون سے پیٹ رہ جاتا ہی اسلیے کہ ہر ایک اختلاط بجاے خود ایک نطفہ جداگانہ ہی۔ اور کبھی دونون منی ملکر دونون منقطع ہوجاتی ہین خواہ ایک منقطع اور بے اثر ہوجاتی ہو اور ایک سے نطفہ رہ جاتا ہی اور وہ ایک منی جو منقطع ہوجاتی ہی وہی ہوتی ہی جو پہلے رحم مین گری ہو اور یہ انقطاع اور بے اثر ہوجانا اوسکی کسی ریحی خواہ اختلاجی سبب سے ہوتا ہے خواہ کوئی اور سبب اسباب متفرقہ سے ہو پس اوس وقت ہر ایک منی جداگانہ اپنے اپنے طور پر باکار خواہ بیکار ہوجاتی ہی۔ اور کبھی یہ بات بعد پھیل جانے خواہ کھل جانے

جھلی کے ہوتی ہی اوسوقت بہت سی منی ایک ہی شی خواہ بطن واحد رحم مین آجاتی ہی ایسا نطفہ تمام نہین ہوتا اور بامحیات اور زندگی کے زمانہ تک اسکا استقرار پہونچتا ہے۔ اور اکثر قبل اس واقعہ کے خواہ ازین قبیل اور حوادث کے جو استقرار نطفہ ہونا ہے شاید ناکامی اوسمین کمتر ہوتی ہی اور کسی مین ہوئی بھی ہو تو وہی ہوگا جسکی اصل یعنی منی اوسیوقت متمیز اور جدا ہوچکی ہو اور آمیزش نرہی ہو۔ تنہا مرد کی منی اوسوقت تک غزیر یعنے کثیر بھی نہین ہوتی اور نہ رحم کو کسی طرف مائل کرتی ہی اور نہ کسی طرف جہات اربعہ سے رحم کے پہونچنے والی ہوتی ہی جب کہ عورت کی منی مرد کی منی مین آکر مل نجاے۔ اون دونون زائدون سے جو قرنی ہین اور شبیہ فنواہ یعنے گرہ ہاے ڈکے ہین ادھر یہ دونون منی مرد اور عورت کی تاہم ملین اور غلیان مذکور پیدا ہوتا ہے اور خلقت کی ابتدا بذریعہ نفخ اور پھولنے کے غشاء اوّل سے جو مذکور ہوچکی شروع ہوجاتی ہے اور اسوقت ساری مقدار منی کی جس قدر ہو دونون زائدین سے متعلق ہوتی ہے اور جسد یعنے ابنت یعنی منی کا جسد مدور مثل گرہ کے خواہ ڈھانچا اور جسم جنین کا بننا شروع ہوتا ہے۔ اور اسی جگہ پر وہ چیز بھی اسکو ملتی ہی جو اسکو مدد دیتی ہے۔ جب تک کہ یہ منی باقی ہی تا اینکہ خون حیض سے یہ مدد لیتا ہی پس یہ مدد اسکو اس مقام سے یعنے ہر دو زیادتی سے ملتی ہے اور اون نقرون سے بھی ملتی ہی جنسے یہ جھلی ملی ہوئی ہی جسکی پیدایش پہلے ہونے کا ابھی ذکر ہوچکا ہی۔ اور جالینوس کے نزدیک یہ ہی کہ یہ جھلی مثل لطخ یعنے باریک جرم کے ہی جسکو عورت کی منی نیچے چھوڑ دیتی ہی بروقت ریزش اور انصباب اوسی منی کے اور یہ انصباب اوسوقت ہوتا ہے جبکہ منی ذکر سے ریختہ ہوتی ہی۔ اور اگر مرد کی منی عورت کی منی سے بالکل نہ ملجاے پس امتزاج تو اسکو بروقت یکجا ہونے دونون منی کے ضرور ہوتا ہی۔ کبھی عورت اور اور اوسکی فرج ایک منی کو بعد دوسری منی کے قبول کرتی ہی پس ان دونون سے لڑکا پیدا ہوتا ہی۔ ولادت کا حال یہ ہی کہ جسوقت وہ خون جو بطور غذا کے جنین کو مشیمہ کے پہونچانے سے پہونچتا ہی اتنا نہ پہونچے جو غذاے کافی ہو اور نسیم بھی جسقدر پہونچتی ہی وہ بھی کافی نہ ہو جنین کو نہو اور اعضا جوارح مولود کے پورے اور تمام الخلقت ہوچکے ہون پس بماہ ہفتم جنین کو حرکت بطرف خروج کے شروع ہوگی جب سے کہ قوت اوسمین تمام وکمال آجاے اور اگر عاجز ہو اور اوسے اسقدر ضعف پہونچے کہ قوت پوری اوسکے بدن مین نہ آے پس نومین مہینے تک رہے گا۔ پھر اگر آٹھوین مہینے مین نکل آئے پس باہر نکل آئے گا اور قوتے جسانی اوسکے ابھی کمزور ہونگے اور قوت متولدہ کی وجہ سے اوسکی پیدایش نہوئی ہوگی بلکہ اور سبب موذی سے باہر نکلا ہوگا جسکی ایذا ابھی ضعیف ہی یعنے اسقدر نہین ہی کہ مہلک ہو۔ جنین کا باہر آنا بدون اسکے نہین ہوتا ہے کہ جھلیان پھٹ جائین اور رطوبت جو اونمین ہی وہ ریختہ ہوجاے اور یہی رطوبت جنین کو پھسلا کر باہر کیطرف ہٹادے اور سکے بھل اوندھا ہوکر ولادت طبعی مین باہر آجاے تاکہ بسہولت اوسکا انفصال اور جدائی رحم سے ہوسکے۔ جو مولود دونون پاؤن کے بھل پیدا ہوتا ہے یعنے پہلے اوسکے پاؤن نکلتے ہین وہ اپنے ضعف اور ناتوانی کی وجہ سے اسطرح پر نکلتا ہے کہ اوس مین قوت انقلاب اور اولٹنے کی رحم کے اندر نہین ہوتی اور یہی سبب ہے کہ اس شکل کی ولادت مین خطرہ ہے اور اکثر ایسا مولود کامیاب صحت اور آثار حیات سے نہین ہوتا جنین کا حال قبل ازینکہ حرکت نکلنے کی کرے یہ ہے کہ اکثر اپنے چہرہ سے دونون پاؤن پر ٹیک لگاے ہوے ہوتا ہی

اور دونون ہنبلیان اوسکی دونون گھٹنون پر ٹکی ہوئی ہوتی ہین اور ناک اوسکی دونون زانو کے درمیان مین ہوتی ہے اور دونون آنکھین اوسکی دونون زانو پر رکھی ہوئی اور دونون زانوؤن کو آگے کیطرف ملاے ہوے اپنی گردن اور اپنے چہرہ کو اپنی ماں کے پشت کیطرف جھکائے ہوے جیسے کہ اب اوٹنا چاہتا ہے اور کلا کھانے پر مستعد ہے اور یہ وضع اوسکے واسطے بچانے اور حمایت قلب کے ہوتی ہے اور اسی طرح سے کھڑا ہونا بچہ کا رحم مین انقلاب اور پلٹہ کھانے کے زیادہ موافق ہے یہ شکل جنین کی تو اکثرون کے مشاہدہ مین آئی ہے اسکے علاوہ ایک قوم نے یون کہا ہے کہ مادہ بچہ کے منھ کا رکھ رکھاؤ مذکورۂ بالا کے خلاف ہوتا ہے اور جو اوپر مذکور ہوا یہ انداز نرینہ مولود کا ہے۔ اولٹ جانے پر اور پلٹا کھانے پر جنین کے اوپر کے اعضا کا بھاری ہونا اور سر کا بڑا ہونا خاص کر معین ہوتا ہے۔ اور جسوقت جنین رحم سے جدا ہوتا ہے رحم اسقدر کھلجاتا ہے کہ اتنا کبھی نہین کھل سکتا ہے اور ضرور ہے کہ مفاصل مین بھی انفصال عارض ہوا ور یہ امر فقط عنایت الٰہی کا ہے کہ مہیا کردی ہے خدا نے اسی وقت خاص کے واسطے اور لطف یہ ہے کہ یہ رحم اسقدر کھلجاتا ہے اور اسقدر اسمین انفصال آجاتا ہے کہ قریب انفصال طبعی کے پہونچ جاتا ہے اور یہ فعل منجملہ افعال قوت طبعیہ کے ہے اور بھی قوت مصوّرہ سے متعلق ہے۔ اور ایک متصل اور ملی ہوئی شی کا جو از طرف خالق تعالے کے چسپان پیدا ہوئی ہو ہمیشہ قبنا جتنا نمو اور بالیدگی جنین کو ہوتی ہے اور سیقدر پھیلتا جاتا ہے یہ سب کو کچھ لطف خدا کا ہے بر تر ہے۔ وہ اللہ جو حقیقی بادشاہ ہے اور بہت اچھا بابرکت ہے خدا کہ اچھی پیدائش کرنے والون مین سب سے زیادہ خوشنما وہی خالق ہے۔ اب حاصل اور خلاصہ ان سب بیانات کا یہ ہوا کہ سبب پیدا ہونے بچہ کا احتیاج اوسکی ہوائے کثیر اور غذائے کثیر کی طرف ہے اور اوسوقت کہ جب اسکی آگاہی قوی ہوتی ہے کہ اپنے لیے جگہ اور مکان وسیع کو طلب کرتا ہے اور نسیم خوشگوار اور غذاے وافر کیطرف اسکو رغبت ہوتی ہے اور تنگ جگہ سے مثل رحم کے گریز کرتا ہے اور گھٹی ہوئی ہوا اور کمی غذا سے بھاگتا ہے۔ جسوقت پیدا ہوتا ہے اسکو نیند اور بیداری مین پوری پوری امتیاز نہین ہوتی اور جب ان دونون مین ایسی امتیاز آجاتی ہے بعد چالیس روز کے پھر ضحک پیدا ہوتا ہے اور ہنسنے لگتا ہے امراض رحم کا بیان رحم کو جمیع امراض مزاجی اور امراض آلیہ اور مشترکہ عارض ہوتے ہین اور جبل یعنے حمل کے امراض جو خاص رحم سے ہی متعلق ہے بھی لاحق ہوتے ہین مثلاً حاملہ نہونا خواہ حاملہ تو ہو مگر اسقاط کردے یا انیکہ حمل بھی بری طرح سے نہو چننے مین دشواری ہو خواہ بچہ جدا ہونے کے بعد خود زچہ مرجاے یا بچہ رحم ہی کے اندر بروقت وضع حمل کے مرجاے۔ حیض کے امراض بھی رحم عورات کو عارض ہوتے ہین جیسے کہ حیض نہ آے خواہ تھوڑا سا آے یا فراب اور ردی قسم کا خون آئے خواہ وقت معمول کے خلاف اور وقت مین آے خواہ بافراط اور کثرت سے خون آئے امراض خاصہ بھی اسکو ہوتے ہین اور امراض مشترکہ بھی اسطرح پر کہ رحم کو بشرکت اور اعضا کے امراض ہون اور کبھی رحم کی شرکت سے اور اعضا مین امراض پیدا ہوجاتے ہین جیسے کہ اختناق رحم مین یہی صورت ہوتی ہے جب رحم مین امراض کی کثرت ہوتی ہے جگر بھی ضعیف ہوجاتا ہے اور مستعد اس امر کا ہوجاتا ہے کہ جگر مین استسقا پیدا ہو دلائل امزجہ رحم رحم کے حرارت مزاج رحم کے دلائل یہ ہین تلخی دہن اور مشارکت بدن کی حرارت مین بھی رحم کی حرارت

دلیل ہوتی ہے اور کمی حیض کی اور رنگ خون حیض کا بھی حرارت رحم پر دلیل ہوتا ہی خصوصاً اگر پارچۂ کتان پر لے کر رات بھر رکھ چھوڑین اور پھر سایہ مین اوسکو سوکھا ئین اور پھر دیکھین کہ سرخ ہے یا زردہی کہ دلیل حرارت اور غلبۂ صفرا پر ہوگی خواہ غلبۂ خون پر تا اینکہ وہ کپڑا سیاہ ہوگا یا سپید اسوقت ان دونون مزاج کے صدر پر دلالت ہوگی۔ مگر سیاہی اوس مین اگر بوے بد کے ساتھ ہوا ور عفونت کے ساتھ اوسوقت حرارت پر دلیل ہوگی اور ماسوا اسکے دلیل برودت پر ہے۔ کبھی استدلال حرارت رحم پر اطراف جگر کے دردہاے مختلفہ سے بھی کیا جاتا ہی اور اون زخمون سے اور قروح سے بھی استدلال کیا جاتا ہی جو رحم مین حادث ہوتے ہین۔ عورت کے دونو ہونٹھون کی خشکی اور بالونکا زیادہ ہونا اور پیشاب کا اکثر رنگین ہونا اور نبض کی سرعت یہ بھی حرارت رحم پر دلیل ہے **دلائل برودت رحم** کے حیض کا بند ہوجانا خواہ کمی حیض کی اور خون حیض کا رقیق ہونا اور سپید ہونا خواہ سیاہی اوسمین زیادہ ہونی مثل سواد سودا وی کے اور ایام طہر یعنے خون نہ آنے کا زمانہ زیادہ رہنا اور پہلے اسوقت سے جسوقت کہ طبیب استدلال کر رہا ہی غذاہاے غلیظہ کا استعمال ہوچکا ہو خواہ مادہ غلیظ ہوا ور پہلے اسسے بکثرت جماع کرچکی ہو۔ یا اوپر کیطرف رحم مین خدر اور سُن کا ہونا۔ پیڑو وغیرہ پر بالون کی کمی۔ پیشاب مین رنگ کا بہت کم ہونا اور جو رنگ ہو وہ خراب ہوا کرے یہ سب دلائل برودت مزاج رحم کے ہین **دلائل رطوبت** رحم کے حیض کا رقیق ہونا اور سیلان رطوبت مین کثرت اور اسقاط کردینا بچہ کا اوسکے بڑھنے کے ساتھ ہی بلا توقف اور درد رنگ کے **دلائل یبوست رحم** کے خشکی اور سیلان رطوبت مین کمی ہونی

عقر اور عسر حبل کا بیان

عقر یعنے بانجھ ہونیکا سبب یا تو مرد کی منی مین ہوتا ہی یا منی مین عورت کی ہوتا ہی یا اعضائے رحم مین یہ سبب ہے یا قضیب کے اعضا مین سبب عقر کا ہی اور آلات منی مین یا مبادی مین یہ سبب ہوتا ہی جیسے خوف اور غم کا مستولی ہونا اور فزع اور اچانک ڈر جانا۔ خواہ دردہاے سر اور ضعف ہضم اور تخمہ سے عقر ہوتا ہی یا وطی کرنے مین کوئی خطا اور سوء تدبیر ایسی ہوتی ہے جس سے نطفہ قرار نہین پاتا ہے۔ منی مین جو سبب ہوتا ہی وہ سوء مزاج مختلف جو قوت تولید منی مین ہی حار پیدا ہو خواہ بارد اور بارد سوء مزاج بوجہ برودت طبعی کے عارض ہو خواہ طول احتباس منی سے جو امر قاصر ہے یعنے خلاف طبیعت کے ہی خواہ رطوبت یا اینکہ یبوست کیوجہ سے یہ سوء مزاج پیدا ہوا اور اسکا سبب غذائین ایسی جو موافق طبع منی کے نہون خواہ ترش چیزین کہ وہ بھی از قسم اونھین اشیا کے ہین جو برودت اور یبس پیدا کرتی ہین۔ کبھی سبب عقر کا جو منی مین ہی ایسا یبس ہوتا ہی جو مانع تولید نہین ہوتا مگر نطفہ کے قرار پانے مین دشواری پیدا کرنے والا اور جو غذا جنین کو فم رحم کیطرف سے آتی ہے اوسکو فاسد کرنے والا ہوتا ہے۔ کبھی سبب مرد کی منی مین جو ہوتا ہے کہ مرد کی منی مین مخالف اثر تاثیر عورت کی منی کے ہوتا ہے اور مستعد واسطے قبول اثر عورت کی منی کے ہوتا ہے خواہ مشارک اثر مین عورت کی منی سے ہوتا ہے بنا بر اختلاف ہر دو مذہب کے جو اس مسئلہ مین ہے اور دونون منی زن و مرد سے لڑکا پیدا نہین ہوتا اور اگر ہر ایک کی منی کا اثر بدل دیا جاے یعنے جو اثر مرد کی منی مین بوجہ سوء مزاج کے آگیا ہے وہ عورت کی منی مین پیدا کردیا جاے اور عورت کی منی کا اثر بدل دیا جاے مرد کی منی کے اثر موجود سے اوسوقت کیا عجب ہے کہ عقر جاتا رہے اور لڑکا پیدا ہونے کی امید ہوسکے۔ کبھی یہ بات ہوتی ہے

کہ دونون منی مین ایسا اختلاف ہوتا ہے بوجہ سوء مزاج کے کہ ایک منی دوسری منی سے آمیختہ ہوکر قوام معتدل جس کو قابلیت استقرار نطفہ کی بہم پہونچے نہین پیدا کرتی ہے بلکہ آمیزش سے ہر دو منی کے فساد بڑھ جاتا ہے۔ اور اگر دونون کا مزاج بدل دیا جاے اوسوقت ہر ایک منی مین ایسی بات بوجہ تضاد مزاجین کے پیدا ہوجاے گی اور ایسی صفت آجاے گی جسکو اعتدال اوسی قسم کا ہوگا جو مولود بنانے والے منی کو درکار ہے اور اوس خرابی سے دونون منی جدا ہوجائینگی جس سے ولادت نہین ہوتی ہے۔ نابالغ لڑکے کی منی اور مست متوالے اور جو شخص تخمہ مین گرفتار ہو اور پیر فرتوت کی منی اور جسکو بادزیادہ ہوتی ہے اوسکی منی اور جس شخص کا بدن صحیح نہین ہے اوسکی منی یہ سب اوضین اقسام کی ہین جیسے نطفہ نہین قرار پاتا ہے۔ اسلیے کہ منی ہر عضو سے بکر عضو تناسل مین آتی ہے پس عضو سلیم کی منی بھی سلیم ہوتی ہے اور عضو سقیم کی منی سقیم ہوتی ہے بنا بر قول بقراط کے اور یہ سارے احوال خرابیون کے مرد اور عورت دونون کی منی مین موجود ہوسکتے ہین۔ اطبا نے یہ بھی کہا ہے کہ منجملہ اسباب فساد منی کے یہ بھی ایک سبب ہے کہ نابالغہ لڑکیون سے جماع کرنا اور یہ امر مفسد مدلل کسی دلیل سے نہین ہوسکتا ہے ہان بالخاصہ اگر یہ فساد پیدا ہوتا ہو تو ہو۔ رحم مین جو سبب عقر اور بانج ہونے کا ہوتا ہے وہ یا تو ایسا سوء مزاج ہے جو مفسد منی کا ہو اور اکثر برودت ایسی جو منی کو منجمد اور بستہ کردے جیسے کہ سرد پانی پینے سے عورتون کو چونکہ اوذکار رحم زیادہ سرد ہوجاتا ہے یہی خرابی پیدا ہوتی ہے اور اسیطرح مردون کو بھی ٹھنڈا پانی پینے سے یہی بات پیدا ہوجاتی ہے اور یہی سرد پانی اجزاء طمث مین بھی تغیر عظیم پیدا کردیتا ہے اور مسام طمث کو بھی اسقدر تنگ کردیتا ہے کہ جنین تک خون حیض برائے غذا وہی پہونچ سکتا ہے۔ اور اکثر یہ سرد مزاج رحم کا ہمراہ کسی مادہ اور رطوبت کے ہوتا ہے جو اپنے مخالطت اور آمیزش کیوجہ سے منی کو فاسد کردیتی۔ یا کوئی مزاج رحم مین ایسا ہو جو مجفف منی ہو خواہ مسلل ہو یا مرطب ایسا ہو جو ازلاق پیدا کرکے ماسکہ مین ضعف پیدا کرے اور یہ سوء مزاج اکثر عارض ہوتا ہے یا وہ سوء مزاج قوت جاذبہ منی مین خرابی پیدا کرتا ہے کہ پھر بقوت واجبی جذب منی کا رحم سے نہین ہوتا ہے۔ خواہ یہ سوء مزاج ایسا ہو کہ مجاری غذا مین تنگی بوجہ برودت کے آجائے یا بسبب حرارت کے خواہ بسبب یبوست کے اور بیشتر رحم کا بیس اسقدر بڑھجاتا ہے کہ مشابہ سوکھی ہوئی کھالون کے ہوجاتا ہے۔ یا سوء مزاج رحم کا ایسا ہو کہ غذاے صبی اور جنین کو فاسد کردے خواہ جنین تک اوس غذا کو پہونچنے نہ دے اسلیے کہ رحم مین انضمام اور پیوستگی شدید بوجہ یبوست خواہ برودت کے آگئی ہو خواہ اسلیکہ قروح کا التحام اور گوشت بھرجانا یا گوشت زائد از فم مسہ وغیرہ کے ایسا ہی پیدا ہوجاے جو وصول غذا کو روکے۔ یا اسلیکہ یبوست مشیمہ پر اسقدر غالب ہو کہ منافذ غذا کو بند کردے۔ رحم بارد رطب مین منی کو وہ امور عارض ہوتے ہین جو دانہ اور تخم کو زمین نرم اور ترائی مین عارض ہوتے ہین عارض ہوتے ہین۔ اور رحم گرم وخشک مین منی کو وہ باتین عارض ہوتی ہین جو چونہ اور ریگ کی زمین مین دانہ اور تخم کو عارض ہوتی ہین۔ یا بسبب انقطاع مادہ کے جو حیض کا خون ہے جو قوت رحم اوسکے جذب کرنے سے عاجز ہو اور اوسی خون کے پہونچانے مین جنین تک یہ مرض پیدا ہوتا ہے یعنے عورت بانج ہوجاتی ہے۔ یا اسلیکہ میلان اور اپنی جگہہ سے ہٹ جانا رحم کو عارض ہوکر خواہ انقلاب اور پلٹ جانا خواہ منخسف ہوجانا فم رحم کا خواہ اسلیکہ رحم مین کوئی

پھسندرا خواہ اور کوئی شئے قبیل ولادت کے از قسم سدہ یا صلابت خواہ گوشت زائد مسہ کے شکل کا ہو خواہ تولولی نہو۔ یا گوشت کا پُر ہوجانا گوشت کے قرہ وغیرہ کے بھرنے سے اور برودت سے جو قبض اور سکڑ جانا پیدا کرے اور ازین قبیل کے اور بہت سے امور جو موجب سُدّہ پڑنے کے ہین اون سے آمد غذائے جنین کے رُک جاسے خواہ یبوست کی اسباب اور جو ایسے پیدا ہوتے ہین کہ نفوذ منی کا ہونے نہین پاتا۔ یا چسپیدگی رحم مین بعد حاملہ ہونے کے ایسا ضعف ہوتا ہے کہ جنین کو ٹھہرا نہین سکتا یا چربی کی زیادہ کثرت ہوتی ہے کہ اوسکی وجہ سے جنین یا نطفہ ٹھہر نہین سکتا۔ کبھی تمام بدن کی شرکت سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے اور کبھی فقط رحم مین یہ اسباب عارض ہوتے ہین یا ثرب مین خواہ تنہا رحم مین۔ اور جسوقت ثرب پر چربی زیادہ آجاسے تو ایک فشار پیدا ہوگا کہ منی کو بچوڑ کر نکال دیگا اور یہی فعل اوسکا باعث عقر کا ہوگا۔ یا نہایت لاغری سے بدن کے یا فقط رحم کی لاغری سے یا اور کوئی آفت رحم مین از قسم ورم یا قروح یا بواسیر کے پیدا ہونا زائد گوشت ایسے پیدا ہوجائین جو مانع استقرار نطفہ کے ہون اکثر قسم رحم مین ایک سخت چیز ایسی پیدا ہوجاتی ہے مثل قضیب یعنی پتلی چھڑی کے جو مانع دخول ذکر اور منی کے ہوتی ہے۔ یا قرحہ اس طرح مندمل ہوتے ہین کہ رحم کی ساری جگہ کو بھر دیتی ہین یا اون رگون کے مُنھ کو سخت کر دیتی ہین جدھر سے خون حیض رحم مین آتا ہے یا خشونت رحم کی مانع استقرار نطفہ کے ہوتی ہے لیکن وہ سبب عقر کا جو اعضاء تولید مین ہوتا ہے یا تو ضعف ہوجاسے اوعیہ منی مین یا تو فساد اوعیہ منی کے مزاج مین ہوجاسے جیسے کسی شخص کے کان کے پیچے کی رگین کاٹی جائین خواہ شانہ بچھری کی وجہ سے چاک کیا جاسے کہ اسکی وجہ سے اعضاء تولید کو بھی ضرر پہونچتا ہے اور بیشتر تھوڑا سا عضلہ شانہ کا کٹ جاتا ہے کہ اسکی وجہ سے تنگی اوعیہ منی مین آجاتی ہے یا اعضاء تولید کی قوت مولدہ منی مین فساد آجاسے خواہ منی کو بزور ریزش کرنے مین فساد آجاسے۔ اور یہی حال اوس شخص کا ہے جسکے خصیہ ڈھیلے ہوجائین یا شوکران کا ضماد خصیون پر کرتا رہے یا کافور کی مقدار کثیر تناول کرے جو سبب عقر کا قضیب مین ہوتا ہے مثلاً اصل خلقت مین چھوٹا ہو یا بسبب مرد کے فربہی کے گوشت قضیب مین زیادہ ہوجاسے خواہ مرد اور عورت دونون کی فربہی سے قسم رحم دور مسافت پر ہوجاسے یا درست ہوکر قضیب رحم مین بیٹھ نہ سکے یا قضیب مین کجی آجاسے پس بجز امنی کا جو قضیب مین ہے منافذات سے قم رحم کے بہٹ جاسے اس سبب سے منی کی ریزش قسم رحم تک نہو مبادی مین اسباب عقر کے اونکو توہم یگان یگان شمار کر چکے ہین اور کہہ چکے ہین کہ یہ بات ضروری ہے کہ اعضاء ہضم اور اعضاء روح قوی ہون تب نطفہ کا ٹھہرنا آسانی سے ہوگا خطا طاری یعنے افعال اور حرکات مین مرد اور عورت دونون کی خطا اوسکے اوقات بھی مختلف ہوتے ہین ایک تو یہ ہے کہ انزال منی قبل اشتمال یا بعد اشتمال کے خطا ہو۔ انزال قبل اشتمال کی خطا یہ ہے کہ مرد اور عورت دونون کے انزال کا زمانہ مختلف ہو اس طرح پر کہ ہمیشہ ایک کا انزال پہلے ہوجایا کرے اور دوسرے کا بعد اوسکے۔ اب اگر مرد کا انزال پہلے ہوجاتا ہے تو عورت اوسی طرح رہجاسے گی منزل ہوگی اور اگر عورت پہلے منزل ہوجاتی ہے تو مرد کا انزال بعد عورت کے انزال کے ہوگا اور عورت کا قم رحم حرکات جذب منی سے ٹھہر جاسے گا اس حال مین کہ مُنھ اوسکا کھلا ہوگا مرد کی منی کے انتظار مین اور یہ مُنھ کھلا رہنا مکرر سہ کرر ہوا کرے گا حالانکہ

جذب شدید اس مین ہوگا جو بروقت انزال عورت کے محسوس ہوگا اور یہ فعل رحم سے عورت کے جو خاص بروقت اوسکے انزال کے ہوتا ہے کہ اوسکا منھ کھلا رہتا ہی یا قواسکا سبب یہ ہی کہ مرد کی منی جذب کرے ہمراہ اوس رطوبت کے جو اوسی عورت کے اوعیہ منی یا طنی سے رحم مین بہتی ہے اور داخل تک پہونچتی جیسا کہ ایک قوم کی یہ راے ہی یا یہ سبب منھ کھلے رہنے کا ہی کہ اپنی منی کو خود جذب کرے اگر امر حق وہی ہو جسکو دوسری قوم اطبا کی کہتی ہے اونکا یہ قول ہے کہ منی عورت کی اگرچہ اندر پیدا ہوتی ہی لیکن خارج تک بسم رحم کے اوسکی ریزش ہوتی ہی پھر اوسکے بعد فم رحم اوسکو پی جاتا ہے تاکہ حرکت رحم کی خاص اپنی منی کے جذب مین جو وقت ہو پس جو منی باہر سے یعنے اور بدن سے آمین آتی ہی اوسے بھی اپنی منی کے ہمراہ جذب کرے یعنے مرد کی منی کو عورت اپنی منی کے ہمراہ جذب کرلے۔ بعد اشتمال یعنے قریب مادہ قرار پانے نطفہ کے جو خطا پیدا ہوتی ہے اوسکی یہ صورت ہے کہ جیسے بعد انزال دونون عورت مرد کے جو ٹھیک وقت پر ہوا ہو زیادہ ہلنا چلنا کودنا عورت کرنے لگے یا کوئی صدمہ چوٹ وغیرہ کا اوسکو پہونچے یا انزال کے بعد چٹ پٹ کھڑی ہوجاے ازین قبیل اور حرکات جو بعد بستگی نطفہ کے عورت سے ہون یا مثلاً کوئی خوف اوسپر طاری ہو اور سب اسباب اسقاط کے جو باب اسقاط مین بیان ہونگے۔ بقراط کہتا ہی کسی مرد کا مزاج زیادہ سرد عورت کے مزاج سے نہین ہوسکتا یعنے کسی اعضاے رئیسہ کا مزاج اور مزاج اولی مرد کا اور مزاج صحیح مرد کی منی کا عورت کے اِن مزاجون سے زیادہ سرد نہین ہوتا سواے اوس مزاج عارضی کے جو مرد کو عارض ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو عورت حاملہ ہوتی ہے اور اوسکے اولاد پیدا ہوتی ہے اوسکے امراض بہت کم ہوتے ہین بہ نسبت بانجھ عورت کے لیکن ایسی عورت کو ضعف بدنی بہ نسبت بانجھ عورت کے زیادہ ہوتا ہے اور بڈھی بہت جلد ہوجاتی ہے۔ اور بانجھ عورت کو امراض زیادہ لاحق ہوتے ہین اور بڈھی دیر مین ہوتی ہے اور زیادہ حصہ اوسکے عمر کا مشابہ جوان عورتون کے ہوتا ہی یعنے اکثر اوقات عمر اوسکے جوانی سے مشابہ ہوتی ہین علامات اسبات کی علامت کہ عقر دونون منی عورت اور مرد سے کسکی منی سے پیدا ہوتا ہے اسکے بارہ مین بہت سے اقوال ایسے کہے گئے ہین جنکی صحت نہین معلوم ہے اور نہ اون پر کوئی حکم صحیح کیا جاسکتا ہی مثلاً اطبا نے کہا ہے کہ مرد اور عورت دونون کی منی کا پانی مین ڈالکر امتحان کرین جسکی منی پانی کے اوپر تیرتی رہے اور ڈوب نجاے عقر اوسی کیطرف سے ہوگا۔ یہ بھی اطبا نے کہا ہے کہ دونون مرد عورت کا پیشاب کا ہو کی جڑ پر ڈالین جسکے پیشاب ڈالنے سے کاہو کی جڑ خشک ہوجاے اوسی کیطرف سے عقر پیدا ہوتا ہی۔ ازانجملہ ایک یہ بھی تجربہ بیان کیا ہی کہ ساٹھ دانہ گیہون کے اور ساٹھ دانہ جو کے اور ساٹھ دانے باقلا کے لے کر مٹی کے برتن مین رکھین اور مرد سے خواہ عورت سے کہین کہ اوس برتن مین پیشاب کرے جسکے پیشاب مین یہ دانے جم جائین اوسکے طرف سے عقر نہوگا۔ ایک آدھ تجربہ اس سے بھی زیادہ بعید از قیاس بیان کیا ہے۔ بہت اچھا تجربہ جو عورت کے واسطے لکھا ہے وہ یہ ہے کہ عورت کے رحم کو دھونی دین اس طرح پر کہ کسی چنگیر دان وغیرہ مین خوشبو چیزین جلاکر بند صوائین عورت اپنے کو اوس سے دھونی لے اگر خوشبو اوس دھونی کے اندر رحم سے ہوکر عورت کے منھ تک یا نتھنون تک پہونچے

پس بسبب عفر کا عورت کیطرف نہوگا اور اگر نہ پہونچے تو معلوم کرنا چاہیے کہ اسکے رحم مین خواہ اور مقامات مین جنکو توالد اور تناسل سے لگاؤ ہی سُدّے اور اخلاط خراب پڑگئے ہین کہ وہی سُدّے وغیرہ مانع حاملہ ہونے کے ہین یا خوشبو دُھونی کی نہین آنے دیتے۔ اطبا کہتے ہین کہ عورت ایک جَوالمسکن کا اپنی شرمگاہ مین رکھکر دیکھے کہ اوسکی بو اور مزہ مُنھ مین خواہ ناک مین معلوم ہوتا ہے یا نہین اگر نہین معلوم ہوتا ہے تو وہی خود بانج ہے۔ زیادہ تر دلالت اس تجربہ کی خوشبو وغیرہ معلوم ہونے یا نہونے سے اسی بات پر ہے کہ اوسکے رحم وغیرہ مین سُدّے ہین کہ نہین پھر اگر سُدّے ہی ہونگے تو اوسکے بانج ہونے کی یہی دلیل ہے اور اگر سُدّے نہوے پھر بھی اولاد نہوتی ہو پس وہ رحم نہین ہے کہ بانج ہونے کے اور بھی اسباب ہون۔ موانع حمل کے اور بھی بہت سے ہوتے ہین۔ جو عورت حیض سے پاک ہوجاے اور بعد پاک ہونے کے اوسکے رحم کا مُنھ تر باقی رہے ایسی عورت مزلقہ ہے یعنے نطفہ پھسل کر اسکے رحم سے گر جاتا ہے **علامات منی اور اعضاء منی کے** باعتبار اومزاج کے اونکی شناخت جیسا اوپر معلوم ہوچکا منی کی سردی اور گرمی جھونے سے معلوم ہو اس سے بھی ہوتی ہی اور بھی عورت جو اپنے رحم سے بقوت لامسہ دریافت کرتی ہی اور منی کے خاثر یعنے بجر بھرے ہونے سے خواہ روکھے پن سے خواہ اوسکے پتلی ہونے سے بھی شناخت ہوتی ہی۔ اور پیڑو کے بالون کی کمی بیشی سے اور منی کے رنگ و بُو سے اور نبض کی سرعت اور بطوء سے اور قارورے کے زیادہ رنگین ہونے سے خواہ کمی رنگ سے اور بدن کے مشارکت سے بھی شناخت ہوتی ہے۔ رطوبت اور یبوست کی شناخت اسطرح پر ہوتی ہے کہ اگر منی کم اور گاڑھی ہو تو یبوست ہوگی اور منی زیادہ ہو یا پتلی ہو تو رطوبت ہوگی صحیح مزاج کی منی وہی ہے جو سفید ہو لیکن دار اور براق کہ اوس مین چمک ہو اور گھمیان اوسپر بیٹھین اور اوسے کھالین اور بو اوسکی مثل سنگوفہ خرما کے ہو یا مثل یاسمین اور چنبیلی کے ہو **خون حیض اور اوسکے اعضا کی علامت مزاج** اس پر استدلال جیسا کہ اوپر معلوم ہوچکا ہی بون کیا جاتا ہے حرارت اور بُرودت پر استدلال بذریعۂ لمس کے کیا جاتا ہی اور رنگ خون کا بھی دیکھتے ہین کہ وہ زردی اور سیاہی مائل ہے یا کدورت اور سفیدی لیے ہوے ہی۔ پیڑو کے بالون کے احوال سے بھی استدلال کیا جاتا ہے۔ رطوبت اور یبوست پر کثرت اور رقت خون سے حیض کے استدلال کرتے ہین۔ دونون آنکھون مین ورم سا ہونا اور ان مین تیرگی ہونی اس سے بھی استدلال کیا جاتا ہے اسلیے کہ آنکھین بقراط کے نزدیک رحم پر دلالت کرتی ہین۔ اگر حیض کم ہو اور غلیظ ہو تو یبوست ہوگی۔ جو عورت حیض سے پاک ہوجاے اور اوسکے رحم کا منھ خشک نہو بلکہ تر باقی رہے ایسی عورت حاملہ کبھی نہوگی۔ فربہ ہونا اور لاغر ہونا اور چربی کا زیادہ ہونا قضیب کا چھوٹا ہونا اور بیچ ہونا و ترنامی رگ جو قضیب کے اندر ہی اوسکا چھوٹا ہونا رحم کا اولٹ پلٹ جانا مرد اور عورت دونون کے انزال کے حالات یہ سب ایسی باتین ہین جو اختیار اور امتحان سے بچائی جاتی ہین جو فرج عورت کی ایسی ہو کہ اوسکی ثرب نامی جلّی پر چربی زیادہ ہو اوسکی شناخت یہ ہی کہ بروقت دخول کے اوسمین تنگی معتدبہ ہوتی ہی اور وہ قرون یعنے سینگ کے مثل زیادتیان جو تشریح مین بیان ہوچکی ہین ایسی فرج مین چھوٹی چھوٹی ہوتی ہین اور بطون اوسکا دبے اور بلند ہوتے ہین

سانس کی تنگی اسکو بروقت ہر ایک حرکت دخول کے ہوتی ہی یا یہ مراد ہی کہ ایسی عورت کو ربو اور ضیق النفس ہوتا ہی اور تھوڑی سی بو سے اسکو ایذا ہوتی ہے۔ رحم کے میلان اور خمیدہ ہونے پر دلیل یہ ہی کہ اندرون فرج بند ہوتا ہی اور اگر رحم کا منھ محاذی فرج کے سنو پس یہ رحم مائل ہے یعنے کج ہے۔ جس عورت کا رحم کج ہوگیا ہو یا اولٹ گیا ہو اوسکو بروقت جماع کرانے کے ایک درد محسوس ہوتا ہے تدبیر اور علاج تدبیر اسباب کی دو طرح پر منقسم کی گئی ہی پہلے حاملہ بنانے کی تدبیر اور اس مین لطیف کرنے دوسرے ان اسباب کا معالجہ جو حمل کے مانع ہین۔ لیکن بانجھ عورت اور مرد جو از روے خلقت کے عقیم ہو اور وہ شخص جسکا مزاج اپنے جنس کے مخالف ہو اور اوسکا محتاج ہو کہ اوسکا جنس مناسب اوسکے مزاج کے بدل دیا جاے اور وہ شخص جسکا آلۂ ذکر چھوٹا ہو ایسے اشخاص کی کچھ دوا نہین ہوسکتی۔ اسی طرح وہ عورت جسکے راہین اور رگون کے منھ زخمون کے اندمال سے بند ہوگئے ہون کہ اب رحم تک خون حیض نہ آسکے اسیطرح وہ عورت جو محتاج شوہر بدلنے کی ہو کہ اسکا علاج طبیب سے متعلق نہین مگر ان سب امور معلومہ کی تدبیر علاوہ طب کے اور طرح سے ہوسکتی ہے۔ حاملہ بنانے کی تدبیر بتفصیل یہ ہی کہ عمدہ اوقات جماع کو اختیار کرے جنکو ہم اوپر بیان کرچکے ہین اور اوقات مین سے اخیر زمانۂ حیض کو اختیار کرے مراد یہ ہی کہ ادھر عورت حیض سے پاک ہوئے اور فوراً ہم بستر ہوجاے اور اسی وقت جماع کرے جسکو ہمنے ذکر کردیا ہے۔ واجب ہی کہ دونون مرد اور عورت جماع کرنے اور کرانے کو اتنے زمانہ تک ترک نکرین کہ دونون کی منی مین فساد برودت کا آجاے اور اگر ایسی بات فسادمنی کی پیدا ہوچکی ہو اوسوقت جماع اس غرض سے نکرین کہ نطفہ ٹھہر جائیگا بلکہ غرض جماع سے یہ ہو کہ خراب منی نکل جاے پھر چند روز جماع کو ترک کردین تا زمانیکہ بخوبی معلوم ہوجاے کہ اچھی منی پھر فراہم ہوگئی ہے اور اسی طرح جب اطمینان ہوجاے اب پھر رعایت اسی بات کی کرین کہ جماع اوّل زمانۂ طہر مین واقع ہو۔ اب یہی حال ہے کہ ہر ایک بدن مین ایک مدت دوسری قسم کی ہوتی ہے جب ایسا وقت جماع کا مناسب بہم پہونچے چاہیے کہ مرد عورت دونون پہلے دیر تک مساس کرین خصوصاً اون عورتون کے ساتھ جنکے مزاج مین کچھ خرابی نہو۔ اسطرح پر مساس کرین کہ پہلے مرد عورت کے دونون پستان کو بہ نرمی چھوئے اور اوسکے پیڑو پر گدگدائے اور اوس سے اسقدر ملے اور پھر ہٹ جاے کہ بالکل چسپیدہ نہوجاے پھر جب وہ عورت شہوت سے بیخود ہوجاے اور سرور اور نشاط اوس سے پیدا ہو اب اوس سے چمٹ جاے اسطرح پر کہ درمیان اوسکے سفرہ کا اوپر سے اسے دکھلائی دے رہا ہو اور اوسے گدگدائے کہ یہ مقام عورت کی لذت کا ہی اب اسباب کا انتظار کرے کہ وہ عورت خود کب چھٹی ہے اور آنکھین کب سرخ ہوجاتی ہین اور سانس اوسکی چڑھنے لگتی ہے اور کلام مین کب اوسکے اختلاط پیدا ہوتا ہی یعنے پوری بات اب اوسکے منھ سے نہین نکل سکتی ہے اب اسوقت مرد اپنی منی کو مقابل فم رحم عورت کے گرائے اور اتنی جگہ اوسکے رحم مین چھوڑ دے جہان اسکی منی ٹھہر سکے اور اتنی زیادہ نہ چھوڑے کہ اوس مین ہوا کا اخر پہونچ جاے اس لیے کہ ہوا فوراً منی کو فاسد کردیتی ہے اور اس قابل نہین رکھتی ہے کہ اوس سے نطفہ قرار پاے اور بچہ پیدا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسوقت منی تنگ جگہ مین چھوڑی جاتی ہی لیکن قضیب سے

جسوقت گرتی ہے اوسوقت قضیب چسپیدہ اوس جدار سے ہوتا ہی جو مقابل اوسکے رحم مین ہے تو اکثر منی ضائع ہوجاتی ہی بلکہ واجب ہے کہ جسوقت منی گرائی جاے فم رحم تک پہونچے اور نا یزہ پر مخرج منی بند نہو جاے۔ جدا ہونیکے انزال کے پھر اوس عورت کو تھوڑی دیر چمٹا رہین اور بعد اوسکے اوسکو اس زور سے لپیٹے جو نہایت زور سے لپٹنا کہلاتا ہے تا اینکہ معلوم ہوجاے اسکو کہ اندرونی مقامات فم رحم کی حرکت سے ٹھہر گئی ہین اور چڑھی ہوئی سانس اسکی اب درست چل رہی ہے اور بعد اسکے تھوڑا سا ٹھہر جاے اور وہ اسوقت عورت اس شکل پر ہوجاے گی کہ اوس کی ٹانگین اوپر کیطرف سے ملی ہوئی اور ایڑیون کیطرف سے دور دور ہونگی دونون کو لیے اوسکے زانوتک اوٹھے ہوے اور پشت کیطرف اوترے ہوے یا جھکے ہونگے۔ اب اسوقت عورت کو چھوڑ کر الگ ہوجاے اور عورت کو اسطرح چھوڑ دے کہ دونون ٹانگین اوسکی ملادے اور سانس اپنی وہ عورت روک لے اور اگر حرکت کے بعد عورت کراہنے لگے اور بناوٹ نکرتی ہو تو یہ بات نطفہ کے قرار پانے پر بتاکید دلالت کرے گی۔ اور اگر پہلے جماع کرنے سے عورت کو اسی قسم کی دھونی دی گئی ہو یہ بات بہت مناسب ہوگی نطفہ ٹھہرنے کے واسطے یا مول بھی اسی قسم کے ہوچکے ہون خصوصاً وہ گوند کی چیزین جو زیادہ گرم ہون جیسے گوگل وغیرہ کہ انکا حمول جماع سے پہلے کرلیا جاے۔ منجملہ اون تدبیرون کے جنکا نفع عجیب ہی وہ یہ ہے کہ عورت کو نیچے کیطرف سے رحم کے ایسی گرم چیزون سے دھونی دیجاے جو خوشبو ہون اور یہ عورت بو ناک سے سونگھنے بناے پھر ایک فی طولانی لیکر ایک سرا اوسکا گرم راکھ مین رکھے اور دوسرا اوسکے رحم مین اتنی دیر تک اوسکی گرمی سے رحم کو ایذا نہ پہونچے کہ ناگوار ہو اور اسی حالت پر عورت سوجاے یا اتنی دیر تک بیٹھی رہے کہ جتنی اسکو قدرت ہے بعد ازان اوس طرح پر اوس سے جماع کیا جاے۔ موانع حمل کے دور کرنے کی تدبیر یہ ہی کہ اگر مانع حرارت اور اخلاط گرم ہون استفراغ کیا جاے اور مزاج کی تعدیل کھانے پینے والی چیزون سے کرین جو معلوم ہوچکی ہین اور رحم پر ایسے قیروطی کا استعمال کرین جو اوسکے حرارت کی تعدیل کرے از قسم عصارات اور لعابات اور روغن ہاے سرد کے اور اگر برودت اور رطوبت سے حمل نہوتا ہو اوسکا علاج اوسی طرح سے کرین جس کو ہم آگے لکھین گے اور یہی بات اکثر ہوتی ہے۔ اور اگر بسبب ہٹ جانے فم رحم کے اپنی جگہ سے حمل نہوتا ہو ہٹ جانے کا علاج کرین اور بچھنے اوسی جگہ پر لگائین جنکا بیان اوسی مقام پر کیا گیا ہے۔ صافن کی فصد اوسی جانب کی کھولین جدھر کی فصد بموجب بیان آیندہ مناسب ہے۔ اگر سبب منع حمل کا چربی کی کثرت ہو ریاضت کا استعمال کیا جاے اور غذا کی تلطیف کیجاے اور نہانا ایسا جو تری پیدا کرے اوسکو ترک کردین سواے میاہ حمامات یعنے ایسے پانی کے جو گرمی اور خشکی پیدا کرتے ہین اور استفراغ بذریعہ فصد کے اور حقنہ ہاے حادہ سے کرین اور مجففات مسغنہ جیسے تریاق مثروداطیوس کو تناول کرین۔ شراب رقیق سفید کو بالکل چھوڑ دین اور سرخ شراب جو خالص اور قوی ہو تھوڑی سی پیا کرین۔ فرزجہ انکے واسطے یہ ہے عسل مادی روغن بہوسن اور مر۔ اگر یہ مرض بسبب ایسے ریاح کے پیدا ہوا ہو جو اچھی طرح منی کو ٹھہرنے نہین دیتے اوسکا علاج کمونی سے کرنا چاہیے اور انیسون تخم کرفس تخم سداب سے خصوصاً تخم سداب کو مار الاصول کے ہمراہ اور فرزجہ جو

انھین دواؤن سے بنایا گیا ہو **محلّلات ریاح** جیسے جندبیدستر تخم سداب تخم فنجنگشت۔ اگر سبب منع حمل کا یبوست کی شدت ہو اسکے واسطے حقنہ ہاے مرطبہ کا استعمال کرین اور حمول ایسی چیزون کا جو ملین ہون اور دودھ پلایا جاے خصوصاً شیر گوسپند اور چکنے شوربے کھلائے جائین۔ اگر سبب منع حمل کا تنگی فم رحم کی ہو واجب ہے کہ ہمیشہ سبسہ کی سلائی اوس مین ڈالا کرین اور رفتہ رفتہ اس سلائی کو موٹا کرتے جائین تاکہ رحم کا مُنھ پھیل جاے اور مرہم ہاے ملیّن اوسپر ملتے رہین جماع بکثرت بھی اس عورت سے کیا جاے کرم کلہ کھانا اسکو نفع کرتا ہے کرفس اور زیرہ اور انیسون کا استعمال کیا جاے۔ اکثر سبب منع حمل کا جو قابل علاج ہی وہی ہوتا ہے جو بُرودت اور رطوبت سے ہو اور اکثر وہ دوائین جنسے حمل ٹھہرنے کی خاصیت کی امید کیجاتی ہے وہی دوائین ہین جو بُرودت اور رطوبت کی تلافی کرتے ہین۔ یعنے حار یابس ہوتی ہین استفراغ رطوبت کا اگر رطوبت بیچ مچ ہو ایارج کے اقسام اور حمولات اور حُقنون سے کرنا چاہیے **مشروبات معجون ہاے** گرم جیسے مثردد یطوس اور تریاق مثیادریطوس اور دواے سکبینج۔ پینی کی دواؤن مین یہ دوا ایسی ہے جسکے چند خواص ہین وہ یہ ہین کہ عورت ہاتھی کا پیشاب پیے یہ نہایت عجیب الاثر ہے حاملہ کردیتے ہین اور چاہیے کہ اسکا استعمال قریب جماع کے کیا جاے ایضاً مرارہ دندان فیل بھی فوراً منفع کرتا ہے تخم سیسالیوس بھی نہایت عمدہ ہے کہ یہ دوا مادہ چوپاؤن کو بھی پلائی جاتی ہے بچہ دینے کی غرض سے۔ فرزجہ جو بناے جاتے ہین بلسان اور روغن بادام روغن سوسن سے۔ نفط سیاہ کے فرزجہ بھی بناے جاتے ہین مرغابی کی چربی صوف مین لگاکر فرزجہ کرین۔ نکھ اور مشک سنبل سعد سعتر اجوائن زوفا خصیۃ الثعلب دارشیشعان جوز السرو حب الغار سک حماما سافرج قردمانا اور جودوا کہ مسخن اور قابض ہو خصوصاً اوس عورت کے واسطے جسکے رحم سے بچہ پھسل کر گر جاتا ہو۔ چستہ کا حمول کرنا خصوصاً خرگوش کا چستہ مصطگے کے ہمراہ بعد حیض سے پاک ہونے کے حمول کرنا معین حمل کا ہوتا ہے یا ہمراہ روغن بنفشہ کے اسکا حمول کرین۔ اسی طرح حمول تلخہ آہو سے کہ بنا بر قول طبیبون کے خصوصاً اگر اسکے ہمراہ خصیۃ الثعلب بھی ملایا جاے اور شہد بھی داخل ہو۔ حمول کرنا بھیڑ کے بچے کا یا خرگوش کے بچے کا یا شیر کے بچے کا بھی مفید ہے یہ فرزجہ نہایت عمدہ ہے زعفران سنبل مصطگے جندبیدستر روغن ناردین کے ہمراہ۔ ایضاً مرچار درحہ ایرسا خرگوش کی مینگنی ہر ایک ۱ دو درہم ان سے فرزجہ بلوطیہ تیار کرین اور حمول کرین اور تیسرے دن بدل ڈالا کرین ایضاً شہد مصطگے سکبینج مقل روغن سوسن۔ یہ فرزجہ بہت عمدہ ہے زعفران حماما اکلیل الملک مکدساڑھے تین درہم اور شافرج قردمانا مکدا ایک اوقیہ مرغابی کی چربی انڈے کی زردی ۱ اوقیہ روغن ناردین نصف اوقیہ بعد حیض سے پاک ہونے کے کسی آسمانی رنگ کے کپڑے مین اس دوا کو لگاکر حمول کرین۔ اور ہر روز نیا بدلتے رہین ایضاً لئسن سوکھا ہوا یا تر اوس پر روغن گل اور سرکہ ڈال کر اسقدر پکائین کہ مہرا ہوجاے اور سرکہ کا پانی جلجاے پھر کسی کپڑے مین اوس دوا کو لگاکر حمول کرین کہ یہ بھی اچھی تدبیر ہے۔ اکثر احتیاج ہوتی ہے کہ قبل استعمال فرزجہ کے ایسے حقنہ کیے جائین کہ جن مین تھوڑا سا تخم خطمی بھی داخل ہو تاکہ رطوبت نکال دے اور فرج مین عورت کی صمغ کندر کا حمول کرین تاکہ رطوبت کو نکال دے۔

بخورات کے قرص مرادرحب الغار سے بناے جاتے ہین اور ہر روز انھین کی دھونی دیجاتی ہے۔ ایضاً ہرتال سرخ جوزالسرو مبیعہ سائلہ ملاکر کسی چنگیر دان مین رکھکر اوّل طہر مین تین دن تک پیے درپے دھونی دین۔ اسی طرح مُر اور مبیعہ سائلہ اور بیروزہ حب الغار کلونجی مقل زُوفا علامات حبل اور احکام حبل کا بیان حمل ٹھہر جانے کی علامت پر دلالت وہی باتین کرتی ہین جو اوپر مذکور ہوچکی کہ مرد اور عورت کا انزال ساتھی ہو اور ایک حالت بعد انزال کے ایسی پیدا ہوتی ہے کہ مثل فتور کے جماع کے پیچھے اور سوپاری ایسی نکلتی ہے جیسے عورت کے رحم نے اسکو چوس لیا کہ یہ سوکھی ہوتی ہے کسی طرح کی تری اس پر نہین ہوتی ہے۔ اسی حالت کے سبب رحم کا منھ بشدت ملجاتا ہے اس طرح پر کہ نوجوان آدمی اوس مین دخول نہین کرسکتے اور اسی طرح قعر رحم اوپر کی طرف اوٹھ جاتا ہے آگے کی طرف جھکا رہتا ہے۔ اور سمٹنا رحم کا اس انداز پر ہوتا ہے کہ اوس مین سختی نہین ہوتی ہے اور نہ اس طرف کے اعضا مین خشکی زیادہ ہوتی ہے۔ خون حیض کا آنا ایام معمولی مین بالکل بند ہوجاتا ہے کہ ایک زمانہ تک نہین آتا ہے یا تھوڑا سا کبھی آگیا۔ کم کم درد درمیان ناف اور مقام نہانی عورت کے جو فاصلہ پر ہے ہوا کرتا ہے عسر بول اور بدشواری پیشاب ہونا اکثر عارض ہوتا ہے۔ جماع سے کراہت ایسی عورت کو بعد حاملہ ہونے کے ہوجاتی اور بُرا جانتی ہے پھر اگر اوس سے جماع کیا جاے منزل نہین ہوتی ہے اور وقت جماع کے زیر ناف درد ہونے لگتا ہے اور غشی بھی اوسوقت پیدا ہوتی ہے جو حاملہ نر نیہ بچہ کی ہے اوسکو بغض جماع سے زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت اوس عورت کے جو مادہ بچہ کی حاملہ ہو اسلیے کہ دختر کی حاملہ اکثر جماع سے کراہت نہین کرتی۔ پھر اسکے بعد عموماً حاملہ عورتون کو کرب اور کسل بدن کا بھاری ہونا خبث نفس یعنے بددلی تھوڑی متلی کھٹی ڈکار پھریری درد سر گھمنی تاریکی چشم خفقان لاحق ہوتا ہے۔ پھر اسکے بعد ایک مہینہ خواہ دو مہینہ گذر کر خراب چیزون کی اشتہا کا ہیجان ہوتا ہے اور آنکھ کی سفیدی مین زردی اور سبزی آجاتی ہے اور اکثر اوسکی آنکھون کے ڈھیلے اندر گھس جاتے ہین اور گڈھے پڑجاتے ہین اور پلکین ڈھیلی ہوکر گرجاتی ہین اور تیز نگاہ سے دیکھنے لگتی ہین آنکھونکے ڈھیلے سبک ہوجاتے ہین اور اکثر عورتون مین آنکھون کی سفیدی مین غلظت آجاتی ہے زردی نہین ہوتی ہے مگر رنگ بدل جانا آنکھون کا ضرور ہے اور اسیطرح ایسے آثار کا حادث ہونا جو طبیعت سے خارج ہین اگرچہ یہ آثار حمل نر نیہ مین کمتر ہوتے ہین حمل دختر مین زیادہ ہوتے ہین۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ حاملہ ہونے کے سبب سے درد پشت اور دونون کولون کے درد مین سکون پیدا ہوجاتا ہے اس سبب سے کہ حمل کے سبب سے رحم مین گرمی آجاتی ہے پھر بچہ پیدا ہوجاے وہ درد پلٹ آتا ہے۔ اکثر اوسکے پستان اوس شکل سے بدل جاتی ہین جو پہلے سے تھی کہ پھیل جاتی ہین اور جو رگین پستانون پر ہین وہ زرد ہوجاتی ہین یا سبز ہوجاتی ہین۔ اکثر حالات مین یہ بات حاملہ عورتون کو پیدا ہوتی ہے کہ اونکے بدن ڈھیلے ہوجاتے ہین بسبب بند ہونے حیض کے اور بسبب زیادہ محتبس ہونے اوس مقدار حیض کے جسکی جنین کو حاجت ہے اور یہ بات ابتداے ایام حمل مین ہوتی ہے کہ جنین چھوٹا ہوتا ہے اور غذا لینے مین ضعیف ہوتا ہے پھر جب اسکا جثہ بڑھا اور پوری غذا فضلۂ حیض سے پانے لگا حاملہ کے بدن درست ہوجاتے ہین اور بدن کا ڈھیلا پن جاتا رہتا ہے اور جو اعراض اوپر مذکور ہوے

حیض کے رُک جانے کے اون مین سکون آجاتا ہے پندرہ برس کے سن سے جو لڑکی حاملہ ہوجاے اوسکے مرجانے کا اندیشہ ہی اسلیے کہ رحم اوس کا چھوٹا ہے۔ اسیطرح جو حاملہ عورت پانزدہ سالہ سے بڑی ہین اگر اوسکو زمانۂ حمل مین حمی حادہ یعنے شدید تپ عارض ہو یہ بھی اوسکی قاتل ہے دُوسبب سے ایک تو یہ بات ہی اس تپ کیوجہ سے جنین کو سوء مزاج لاحق ہوتا ہی اور وہ ضعیف ہے متحمل نہین ہوسکتا ہے اور یہ بھی سبب ہے کہ غذا جنین کی اوسکو فاسد کردیتی ہی اور اس جہت سے کہ خون حیض تپ کے زمانہ مین اگر جنین تک نہ پہونچے جنین ضعیف ہوجائیگا اور اگر پہونچے یہ حاملہ ضعیف ہوجائیگی۔ اسیطرح اگر حاملہ عورت کے رحم مین ورم گرم پیدا ہوا گر فلغمونی ہو تو اکثر امید اسکی ہوتی ہی کہ جنین ہلاکت سے بچ جاے اور اوسکی مان بھی بچ جاے۔ لیکن ماشر انہایت خراب اور مہلک ورم ہی حاملہ عورتون کے لیے۔ حاملہ ہونے کی شناخت کے لیے چند تجربہ مقرر کیے گئے ہین از انجملہ ایک یہ بھی ہی کہ سوتے وقت یہ عورت دُو اوقیہ شہد ہموزن آب باران ملاکر پی جاے اگر اسکے پیٹنے سے پیٹ مین مڑوڑا ہو تو حاملہ ہی اور اگر مڑوڑا نہو تو حاملہ نہین ہی سبب اسکا یہ ہی کہ احتباس نفیج یعنے کمزور جھلی وغیرہ کا بشرکت آنت کے ہونا ہی علاوہ یہ ہی کہ اطبا اس دوا کے ایسے اثر سے تعجب کرتے ہین حالانکہ یہ نہایت مجرب ہے اور صحیح ہی سولے اوس عورت کے جو شہد اور ایسے پانی پینے کی پہلے سے خوگر ہو کہ اوسپر یہ تجربہ پورا نہ اوترے گا۔ ایضاً دوسرا تجربہ یہ ہی کہ دن بھر اوسے فاقہ دیا جاے اور شام کے قریب چند کپڑے اوسے اوڑھا کر بشرطیکہ مُنھ اوسکا کھلا رہے کسی موندھے گرسی وغیرہ پر بٹھائین اور نیچے کسی دیگچی وغیرہ مین خوشبو سُلگائین اور اوس دھوئین کو کسی ٹونٹی یا نے وغیرہ سے اسکے رحم مین پہونچائین بس اگر دھوان اور خوشبو اسکے مُنھ اور ناف تک پہونچے تو حاملہ نہوگی تیسرا تجربہ یہ ہے کہ بروقت گرسنہ ہونے حاملہ کے ایک لیٹن اوسکے مقام نہانی مین رکھین اور کہین کہ سوجاے جب سواوٹھے اگر لیٹن کی بُو اور مزہ اوسکے مُنھ مین نہو تو حاملہ ہے ورنہ حاملہ نہوگی۔ اور یہ بھی تجربہ ہوسکتا ہے جسکو ہم نر بنانے اور خواہ مادہ بنانے بچّہ کے باب مین بیان کرینگے زراوند کا شد کے ہمراہ حمول کیا جاے۔ حاملہ عورتون کا پیشاب زمانۂ اوّل مین یعنی تین مہینے تک زرد مائل بہ کبودی ہوتا ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اس پیشاب کے اندر دُھنی ہوئی روئی کا گالہ رکھا ہوا ہی۔ کبھی حاملہ ہونے پر وہ پیشاب دلالت کرتا ہے جسکا قوام صاف ہوتا ہی اور اوسکے اوپر ایک دھوان مثل کہری کے چھایا ہوا نظر آتا ہی خصوصاً اگر اسمین ایک گول گول دانہ سا ہو کہ اوترتا اور چڑھتا ہو۔ آخر زمانۂ حمل مین یعنے ساتوین مہینے سے مثلاً کبھی انکے پیشاب مین سرخی ظاہر ہوتی ہے بجاے اوس کبودی کے جو اوّل حمل مین تھی۔ اگر حاملہ عورت کے قارورہ ہلانے سے کدورت اوس مین آجاے تو آخر زمانہ حمل کا ہے والّا پس اوّل زمانہ حمل کا ہوگا سبب نر اور مادہ ہونے بچّہ کا نر ہونے کا سبب نطفہ مین مرد کی منی ہوتی ہی اور اوسکا گرم ہونا اور زیادہ ہونا اور جماع کا اوّل طہر اتفاقاً واقع ہونا اور زور سے منی کا داہنی طرف کھچکر آنا اسلیے کہ داہنی جانب بدن کی منی زیادہ گرم ہوتی ہے اور قوام بھی گاڑھا ہوتا ہی اور داہنے گردے سے اسکی آمد شروع ہوتی ہی جو زیادہ گرم ہی اور بہت شادابی یا بلند ہی اور جگر کے نزدیک ہی اور اسیطرح اگر یہ منی رحم کے داہنے جانب گرے۔ اور یہی حال عورت کی منی کا ہے اپنے خواص مین اور اپنی جہت مین۔ سرد مُلک اور فصل بارد اور ترہری ہوا نطفہ کے نرم ہونے پر معین ہوتی ہے

اور ضدان تینوں کے نطفہ کی مادہ ہونے پر معین ہوتی ہین - اسیطرح جوانون کا نطفہ اکثر نرینہ اولاد کا سبب ہوتا ہے اور لڑکپن کا اور شیخوخت کا برعکس ہر بعض طبیبون کہا ہی اگر مرد کی منی داہنے جانب سے عورت کے رحم کے داہنے طرف جاے نرینہ بچہ پیدا ہوگا اور اگر مرد کی منی بائین طرف سے عورت کے رحم کے بائین طرف جاے لڑکی پیدا ہوگی اور اگر مرد کے بائین طرف سے رحم کے داہنے جانب مین جاہی ایسے لڑکی پیدا ہوگی جسمین علامت مرد کے بھی ہون اور اگر مرد کے داہنی طرف سے عورت کے رحم کے بائین جانب مین جاہی ایسا نرینہ بچہ پیدا ہوگا جسمین آثار عورتونکے بھی ہونگے یعنی مخنث بھی ہوگا ایک طبیب حاذق کا یہ قول ہے کہ حمل جسدن عورت حیض سے نہاے اوسکے پانچوین دن تک نرینہ ہوتا ہی پھر چھٹے دن سے آٹھوین دن تک کے حمل سے دختر پیدا ہوتی ہے پھر نوین دن سے گیارھوین دن تک لڑکا پیدا ہوتا ہی پھر بارھوین دن سے دوسرے حیض تک درمیانی زمانہ مین خنثی پیدا ہوتا ہے - جو عورت فرزند نرینہ سے حاملہ ہی اوسکا خون بہت گرم ہوتا ہی بہ نسبت حاملہ بدختر کے علامات حمل کے زیادہ اور مادہ ہونے کے نر سے جو عورت حاملہ ہوتی ہی اوسکا رنگ اچھا ہوتا ہی اور دل خوش زیادہ ہوتی ہی چہرہ سہرہ اوسکا پاکیزہ ہوتا ہی بھوک اچھی لگتی ہی اعراض مین اوسکے سکون ہوتا ہی داہنے طرف رحم کے گرانی محسوس ہوتی ہی اس لیے کہ اکثر نر کی پیدایش اوسی منی سے ہوتی ہے جو داہنی طرف رحم کے گری ہو اور یہ بات یا تو اس سبب سے ہوتی ہی کہ قبول کرنا داہنے جانب کا پہلے ہوتا ہی یا اسوجہ سے کہ ریزش منی کی داہنے بیضہ سے ہوتی ہی جسوقت نرینہ جنین حرکت شروع کرتا ہی داہنے جانب شروع کرتا ہی اور پہلے پستان بڑھنے شروع ہوتی ہین اور اونکی رنگت کا بدلنا آغاز ہوتا ہی فرزند نرینہ کے پیٹ رہنے مین یہ سب کچھ داہنی جانب سے ہوتا ہی خصوصاً داہنے پستان کے منھ مین یہ آثار نمایان ہوتے ہین اور اسی داہنی چھاتی مین دودھ پہلے اترتا ہے اور اسی سے پہلے دھار دودھ کی چھوٹتی ہی اور جو دودھ اسکی چھاتی سے دوہا جاتا ہی گاڑھا اور لئس لسا ہوتا ہے اور پتلا پانی سا نہین ہوتا ہی تا ایکہ اگر فرزند نرینہ کے دودھ حمل کا دودھ کا ایک قطرہ لے کر آئینہ پر ٹپکائین اور دھوپ مین اوسکو دیکھین ایسا نظر آئے گا جیسے پارہ کی بوند ہی یا موتی کا دانہ ہی نہ بیٹھے گا کہ چپٹا ہو جاے پستان کا سرا نرینہ حمل مین روز بروز سرخی پکڑتا جاتا ہی ایسا سیاہ نہین ہوتا ہے جسکی سیاہی گاڑھی ہو جاہی اور اسکے دونون پاؤن کی رگین بھی سرخ ہوتی ہین سیاہ نہین ہوتی ہین - اسکی داہنی نبض مین امتلا اور تواتر زیادہ ہوتا ہے اہل تجربہ کہتے ہین کہ جب یہ حاملہ کھڑی ہوئی ہو اور اوٹھنے یا چلنے کا ارادہ کرے پہلے داہنے پاؤن کو حرکت دے گی اور یہ تجربہ صحیح ہین اور کھڑے ہوتے وقت داہنے ہاتھ کو ٹیک کر کے کھڑی ہوگی اور داہنا ہاتھ اسکا حرکت کرنے مین سبک اور تیز ہوتا ہی - لڑکا ماں کے پیٹ مین ابتداے حمل سے تین مہینے کے بعد حرکت کرتا ہی اور لڑکی چار مہینے کے بعد - اہل تجربہ کہتے ہین کہ منجملہ حیلون کے شناخت حمل نرینہ کی ایک یہ بھی تدبیر ہے کہ زرا دندا ایک مثقال ہیکر شہد ملا کر سبز کپڑے مین جنی بنا کر حمول کرین صبح سے دوپہر تک اور عورت تنہا رہے کچھ کھانے نہ پاے اب اگر اسکا ٹھوک میٹھا ہو جاے تو حمل نرینہ ہی اور اگر ٹھوک کڑوا ہو جاے تو لڑکی کا حمل ہے اور اگر بدستور پھیکا بیمزہ رہے تو یہ حاملہ نہین ہی اس حیلہ مین میرے نزدیک نظر ہے اور اسکی صداقت تجربہ کی محتاج ہی یا زیادہ بحث کرنے کی حاجت ہی اوس شخص نے جسنے اس تجربہ کی تعلیم کی ہی حمل کے دختر ہونے کے علامات یہ ہین جو حمل کے نر ہونے کے مخالف ہون - اور اگر عورت کے دونون پاؤن مین

زخم زیادہ ہون خصوصاً دونون پنڈلیون مین یا پانون مین ورم یکثرت ہو اوسوقت دختر کے پیدا ہونے پر زیادہ یقین کرنا چاہیے۔ کبھی نرینہ حمل بھی ایسی لڑکی کا ہوتا ہی جو لڑکا ضعیف اور خوار ہوتا ہی اور بہت خراب حالی مین ہوتا ہی اور اسکے علامات حاملہ عورت مین قوی دختر کے علامات سے زیادہ خراب ہوتے ہین۔ لڑکا پیدا ہونے کے بعد جو خون آتا ہی اوسکا بند ہونا پچیس دن سے لیکر تیس دن تک دیکھا گیا ہے مگر اینکہ اوس عورت کو کوئی بیماری ہو اور لڑکی کے پیدا ہونے کا خون پینتیس دن سے چالیس دن تک دیکھا گیا ہے اور بھی بات اکثر ہوتی ہی۔ طبیبونکے تجربہ مین یہ بھی آچکا ہی کہ اگر حاملہ عورت کا دودھ پانی کے اوپر ڈالدین اور تر تار ہے نیچے نہ ڈوبے تو لڑکا نرینہ پیدا ہوگا اور اگر ڈوب جاے اور پانی کے اوپر نہ ترے تو لڑکی پیدا ہوگی **نطفہ کے نر بنانے کی تدبیر** واجب ہی کہ مرد اور عورت دونون گرم مزاج کا عطر لگا کر خواہ گرم دھونی لیکر یا گرم غذا کھا کر اپنے اپنے بدن گرم کرلین اور مشروبات کو تناول کرین اور بخورات اور فرزجہ جو اوپر مذکور ہو چکے اگر اون کی حاجت ہو اور حقنہ ہاے مذکورہ بشرط حاجت اونکا بھی استعمال کرین تاکہ تسخین پیدا ہو اور مروخات مذکورہ کی مالش بھی کیجاے اوس شخص کے قول کیطرف التفات نکرنا چاہیے جو کہتا ہی کہ عورت کی منی کا ضعیف ہونا واجب ہے واسطے تولد بچہ نرینہ کے۔ بلکہ صحیح یہ بات ہی کہ نرینہ حمل کے واسطے ضرور ہی کہ عورت کی منی ثخین اور قوی اور حار ہو کہ ایسے قسم کی منی کو اولے اور انسب ہی جو نطفہ نرینہ کو قبول کرے لیکن واجب ہی کہ عورت کی منی سے مرد کی منی زیادہ عاجز نہو اور زیادہ کمزور نہو بلکہ ضرور ہے کہ مرد کی منی عورت کی منی سے زیادہ قوت تر بہونے کی رکھتی ہو۔ واجب ہی کہ ایک مدت تک جماع کو ترک کرے اور یہ ترک کرنا جماع کا اس نظر سے نہو کہ اب جماع کو اسنے چھوڑ دیا ہے اور رغبت دلی کو نفرت سے بدل دیا ہے اسلیے کہ ایسے قصد سے ترک جماع کرنے مین بموجب بیان بالا کے منی فاسد ہو جاے گی۔ زیادہ پانی پینے سے بھی پرہیز کرے اور تھوڑا تھوڑا پیا کرے اور غذاہاے قوی اور مسخنی کھایا کرے۔ بعد ان تدبیرون کے مرد کو چاہیے کہ اپنی منی کا امتحان کرے جب تک کہ رقیق ہی جاننا چاہیے کہ ابھی علاج کی حاجت باقی ہے۔ پھر جب منی غلیظ ہو جاے اسکے بعد بھی صبر اتنی دیر تک کرے کہ چند روز گذر جائین اور اوسی تدبیر گذشتہ پر استمرار کرتا رہے تا اینکہ منی اسکی قوی ہو جاے اور بوجہ مشاریت جمع ہو جاے یعنے ایسی طاقتور ہو جاے کہ رحم عورت کا اسکی منی کو بوجہ اجتماع اجزا اور غلظ پی سکے اور باہر نہ گرادے ایسی درستی اور اصلاح قوام منی کے بعد عورت سے ہم بستر ہو اوسی طریقہ سے جو اوپر مذکور ہو چکا ہے اور جس جگہ ہم بستر ہو نہایت خوشبو اور معطر ہو عطرہاے گرم کی خوشبو سے جیسے مشک اور زعفران اور عود ہندی خام اور کافور کی خوشبو سے پرہیز کرے اور نہایت مسرت اور سرور کی حالت مین ہو اور نہایت خوش دلی کے ساتھ اور جتنے امور باعث رنج و ملال کے ہین سب سے الگ ہو اور افکار اور تردد کے گرد پیرامون نہو اور اپنے دل مین تصور و وہمی سے اوسمین مردون کا خیال کرے جو بڑے طاقتور اور ستیزہ ہوتے ہین اور اپنے آئینہ خیال مین ایسے مرد کی صورت کو لائے جو پوری خلقت پر ہے اور جسکی ہیبت اور دبدبہ زیادہ ہوتا ہی ایسے شخص کی صورت کا خیال کرتے کرتے جماع کرتا رہے تا اینکہ جماع سے فارغ ہو جاے **علامات قیس مذکر کے** قیس مذکر وہ شخص ہے جو مرد قوی البدن اور معتدل اوسکا گوشت ہو نرمی اور سختی مین منی اوسکی غلیظ ہو

اور بکثرت اوسکے بدن مین منی ہو اور گرم مزاج اوسکی منی کا ہو دونون انثیین اوسکے بڑے بڑے ہون رگین اوسکی اوبھری ہوئی اور کھلی ہوئی ہون جماع کرنے پر اوسکو زیادہ قوت اور اقتدار ہو اور جماع کرنے کے بعد ضعیف اور ناتوان نہو جاتا ہو داہنے جانب سے اپنے اعضار تناسل کی منی کو گراتا ہو۔ اسلیے کہ اہل تجربہ بھی جو سانڈ چھوڑنے کا پیشہ کرتے ہین داہنے بیضہ کو سانڈکے مضبوط کردیتے ہین تاکہ اوسی داہنی طرف سے یہ سانڈ منی گرائے اور بچہ گھوڑے وغیرہ کا نر پیدا ہو۔ پھر اگر لڑکا پہلے داہنے بیضہ کو پھولاتا ہو پس وہ مذکر ہی ورنہ مونث ہی اور اسیطرح جس لڑکے کو احتلام بدون کسی آفت کے ہو اور جلدی ہوتا ہو یعنی منی کی کسی آفت اور خرابی سے اوسکو احتلام نہوتا ہو تو وہ لڑکا مذکر ہوگا اور اولاد ذکور اوسکی زیادہ ہوگی **علامات اون عورتون کے جو فرزند نرینہ زیادہ جنتی ہین** ایسی عورتین جنکے فرزند نرینہ زیادہ پیدا ہون اونکی شناخت یہ ہی کہ رنگ اونکا معتدل ہوتا ہی اور سخنہ یعنے چہرہ مُہرہ اونکا بھی معتدل ہوتا ہی بدن اونکا نہ زیادہ سخت اور روکھا ہوتا ہی اور نہ زیادہ نرم ڈھیلا۔ خون حیض اونکا نہ ایسا رقیق اور پتلا ہوتا ہی جو قبیحی کیطرح کا ہو اور نہ زیادہ قلیل اور مائی ہوتا ہی۔ اور بہت کم اور گاڑھا ہوتا ہی کہ زیادہ غلیظ ہو۔ رحم کا مُنھ ایسی عورتون کا مقابل اور محاذی فرج کے اونکے ہوتا ہی اور رحم اونکا جید اور خوب ہوتا ہی۔ رگین اونکی نمایان اور ظاہر ہوتی ہین اور خوب بھری ہوئی اور ابھری ہوئی۔ حواس اور حرکات ایسی عورتون کے اوسیقدر درست ہوتے ہین جو مناسب اور لائق بحال صحیح اور تندرست آدمیون کے ہوتے ہین۔ ہمیشہ روانگی شکم یعنے ملین یا غائہ انکو بطور درست کے نہین آتا اور نہ ہمیشہ قبض شکم رہتا ہی۔ آنکھین اونکی سُرمہ گون ہوتی ہین نہ اینکہ سیقدر کبود چشم ہون یہ عورت خوش مزاج ہنس مُکھ ہوتی ہی اور خوش مزاج اور خوشخو آدمیونکو پسند کرتی ہی۔ اور سہیلیان اور ہمجولیان خواصین اپنی بھی اسطرح کی چاہتی ہین جو ہری بھری ہون اور جو تازہ سن جوانی خواہ سن بلوغ کو پہونچی ہون۔ حاملہ یہ عورتین بہت جلد ہوتی ہین اسلیے کہ حرارت انمین قوی ہی اور چربی انکے رحم مین کم ہی اور رطوبت بھی انکے رحم مین کم ہی۔ جو عورتین کہ اونکا ہضم جلدی پورا ہوجاے وہ زیادہ لائق ہین نر بچہ پیدا کرنے کی اور جو عورتین کہ زمانہ اونکے حیض سے پاک ہونے کا تھوڑا ہے مثلاً بائیس ۲۲ دن تک نہ وہ عورتین جنکا زمانہ طہر کا چالیس دن تک ہو **توام پیدا ہونے کا سبب اور حمل پر حمل رہنے کی علامت** دو بچے ساتھ پیدا ہونے کا سبب کثرت منی کی ہوتی ہی اور اوسکا دو نطفہ کیطرف تقسیم پانا خواہ دو سے زیادہ نطفون کی طرف۔ اور دونون تجویفون مین رحم کی منی کا پڑنا۔ دو لڑکے جو ساتھی پیدا ہون اونکا زندہ رہنا زیادہ نہین دیکھا گیا یعنے کمتر زندہ رہتے ہین اور بہت سے مرجاتے ہین۔ توام لڑکونکا الگ الگ پیدا ہونا اگر ہوتا بھی ہے تو بیچ مین دونون کی ولادت کے بہت دنون کا فاصلہ نہین ہوتا ہی اسلیے کہ اکثر انکی پیدایش ایک ہی جماع سے ہوتی ہے اور بہت کم یہ بات ہی کہ ایک جماع سے حمل رہجانے کے بعد دوسرے جماع سے پھر نطفہ ٹھہرے اگر کبھی ایسا اتفاق ہو تو اونھین عورتون مین ہوگا جنکے بدن فربہ اور شاداب ہون اور بالون کی اونکے بدن مین کثرت ہو اور خون کی زیادتی ہو اسلیے کہ حرارت اون کی قوی ہی اور یہ وہی عورتین ہین جنکی قوت بدن کے سبب سے ایام حمل مین بھی انکو خون حیض آتا ہی اور اسکی کچھ پروا نہین ہی اسلیے کہ اونکی منی مین قوت زیادہ ہی اور رحم بھی اونکے قوی ہوتا ہین کہ باوجودیکہ ایام حمل مین حیض آتا ہی اور اسقاط نہین کرتی باوجودیکہ رحم کا مُنھ کھلجاتا ہی اور اکثر زمانہ حمل مین چندمرتبہ انکو

حیض آتا ہی دو مرتبہ خواہ زیادہ دو مرتبہ سے۔ پھر اگر کسی حاملہ عورت کو دوسرا حمل رہجاے اور یہ عورت بہت ناتوان نہو خواہ اوس عورت کے جسکے رحم کا منھ زیادہ قوی ہونے کے سبب سے نہ کھل گیا ہو ان دونون صورتونمین خوف اس بات کا ہوتا ہی کہ پہلا نطفہ ضعیف ہوگیا ہی پس وہ دوسرے حمل کو بھی خراب کردیگا۔ ایضاً اگر قوی عورتونمین دوسرا حمل رہجاے اوسوقت یہ خوف ہوگا کہ اگر دونون نطفہ ایک ہی طرف رحم کے قرار پاوین دونونمین تنگی کی زحمت پیدا ہوگی جسکا انجام اکثر بطرف تپکے ہوتا ہی جبرہ پر پھر بھری آجاتی ہی اور بہت سے امراض پیدا ہوتے ہوتے ایک حمل اون دونون سے گر جاتا ہی توام کے علامات اور دو سے زیادہ بچہ پیدا ہونے کے بنابر قول طبیبونکے مجرب یہ بات ہوچکی ہی کہ پہلے جو لڑکا پیدا ہو اوسکی ناف جو دونون طرف لپٹی ہوتی ہی پس اگر اوسکی ناف مین سکن یا سلوٹین اور گرہین نہون تو سوائے ایک لڑکے کے دوسرا لڑکا پیدا نہوگا اور اگر ناف مین گیرین وغیرہ ہون اونھین کے شمار پر حمل کو متعدد شمار کرنا چاہیے تنہا ایک بچہ پیدا ہونے کی علامت قریبہ جسوقت حاملہ عورت کا زمانۂ ولادت قریب پہونچتا ہی تو ایک گرانی زیر شکم ناف کے نیچے اور پیڑھ مین اوسے معلوم ہوتی ہی اور ایک درد رانون کی جڑمین اور حرارت شکم مین معلوم ہوتی ہی اور فم رحم مین نفخ شدید محسوس ہوتا ہی اور تری بھی فم رحم مین آجاتی ہی جب یہ علامتین ظاہر ہوجائین پس زمانہ ولادت کا نزدیک پہونچا پھر جسوقت مونڈھا اوسکا ڈھیلا ہوجاے اور ناک کے بیچ کی ہڈی پھول جاے اور زیادہ پھولن اوسمین آجاے اب زمانہ حمل کے نزدیک ہونے مین کچھ کلام نہین باقی ضعف جنین کے علامات جنین کے ضعیف ہونے پر اوسکی مان کی بیماریان دلالت کرتی ہین اور جو استفراغ کے اقسام اوسکی مان کو عارض ہوے ہون خصوصاً بیہم خون حیض کا جاری رہنا جو زیادہ زمانہ عادت تک رہے یعنے اتنے دنون تک اگر کہ یکو حیض آئے تو یہ ندرت اور قلت ہو اور بر سبیل اسکے ہو جو جنین کی غذا سے بچ رہتا ہو اسیطرح پہلے مہینے مین حمل کے دودھ کا پیدا ہوجانا کہ اگر چھاتی کو نچوڑین دودھ نکل آئے۔ یہ بات بھی اوسکے ضعیف ہونے پر دلالت کرتی ہی کہ بخوبی حرکت نکرتا ہو اور یا یہ کہ غیر وقت حرکت کرتا ہو مولود کے ضعیف ہونے کی علامت جنین جسوقت پیدا ہو اور ناف اوسکی کھلی ہوی نہو اور نہ اوسکو پھینک آے اور نہ اوسکے بدن مین حرکت ہو اور حس بھل پیدا ہوا ہی دیر تک اوسیطرح پڑا رہے اور پلٹا نہ کھاے یہ لڑکا ضعیف ہی زندہ نہ رہیگا

دوسرا مقالہ حمل اور وضع حمل کا بیان

نطفہ کی خلقت پیدا ہونے کا زمانہ اور حرکت کرنے کا زمانہ اور ولادت کا زمانہ ان سب کو تو ہم نے باب تشریح اور مابعد اس بات کے بیان کردیا ہے اور اونھین مقامات مین یہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ ساتوان مہینہ اول مہینون کا ہی جسمین ولادت جنین قوی خلقت اور قوی مزاج کی ہوتی ہے ایسا اوسکا مزاج ہی کہ اوسکی خلقت جلدی پوری ہوتی ہی اور حرکت جلدی کرنے لگتا ہی اور باہر نکلنے کی خواہش جلد کرتا ہے۔ اکثر جو لڑکے کم اس مدت کے پیدا ہون مرجاتے ہین اوسکا سبب یہی ہوتا ہی کہ حرکات شدید کی برداشت ضعف خلقت مین کرتے ہین اسلیے کہ سات مہینے سے کم کا لڑکا مثلاً شش ماہا لڑکا اگرچہ اصل خلقت مین قوی ہو پھر بھی اوسکی تکون اور رحم مین خلقت تمام ہونے کا زمانہ قریب ہوتا ہی۔ مگر آٹھوین مہینے جو لڑکا پیدا ہو وہ اکثر ہلاک ہوجاتا ہے اور کمتر زندہ رہتا ہی پھر اگر وہی لڑکا سات مہینے کا تنہا زندہ رہے یہ بات نہایت نادر ہی۔ اور لڑکی آٹھ مہینے کی نوبت کم زندہ رہتی ہی اور بعض شہرون مین تو آٹھ مہینے کا لڑکا ہرگز نہین زندہ رہتا ہی اسلیے کہ ایسے لڑکے اونکا حال اس بات سے

خالی نہین ہو یا تو اونکی خلقت کا پورا ہونا اور حرکت کرنا اور شوق پیدا ہونا ولادت کا اسوقت تک متاخر ہوا ہو یہ بات دلالت کرتی ہو کہ قوت اصل خلقت مین انکے قوی نتھے پھر اگر انھون نے قصد اون حرکات کا کیا کہ رحم مین گرفتار نہ رہین اور یہ قصد انکا زمانۂ اتمام خلقت مین ہوا ہو تو یہ لوگ زیادہ ضعیف ہونگے بہ نسبت اوس مولود کے جو قصد کرتا ہو حمل سے باہر نکلنے کا اول زمانۂ اتمام خلقت مین بحالے کہ قوت اوسکی قوی ہوتی ہو جیسے وہ لڑکی جو ساتوین مہینے پیدا ہوتی ہین اور اگر یہ لڑکی ایسے نہون بلکہ انکی خلقت اور حرکات اور اونکی ہیبت شائق بطرف ولادت کے ہو کہ جلدی پیدا ہون اور حرکت انکی بطرف پیش آمد کے آٹھوین مہینے سے پہلے تمام ہو چکی ہو تو ایسا جنین اسی حالت مین ہوگا کہ اپنی جاے امن اور مادی سے نکلنے کا قصد کرتا ہوگا اور اولٹ پلٹ کر چکا ہوگا اور اسکے اوس انقلاب سے جسمین یہ اپنی غرض کو نہین پہونچا ہی اسکو کوئی نہ کوئی مرض ضرور ہوگا اور یہ اوسیطرح اولٹا ہوا رحم مین رہیگا جبتک کہ پھر دوبارہ اسمین قوت آے پھر اسکو اسکے ضعف قوت ہی نے عاجز کر دیا تھا جو باہر نہ نکل سکا اور ضرور اسکو وہ چیز عارض ہوگی جو ایسے جنین ضعیف کو عارض ہوتی ہو جو قصد حرکات مختلفہ کا کرے اور یہ خرابی اوسوقت عارض ہوگی کہ جہان جانے کا اسکو ارادہ ہو وہان تک بسبب ماندگی اور کسل اور عاجز ہونے کے نہ جا سکے پس ضرور بیمار ہو جائیگا اور ضعیف ہو جائیگا اور قوت اسکی گھٹ جاے گی پھر جب ایسے وقت پیدا ہوا تو اس خراب حالی مین اسکا حکم اوسی مولود کا ہوگا جو بیمار اور ضعیف ہو اور اوسکا حکم یہ بھی ہو کہ اوسکی زندگی کی امید نہ رکھنی چاہیے پس آٹھوین مہینے کا مولود بھی اسی حکم مین داخل ہوگا۔ نوین مہینے کا مولود اگر اوسکی خلقت تمام ہو کر مشتاق حرکت اور باہر آنے کا ساتوین مہینے ہوا ہو اور کسی سبب سے قادر باہر آنے پر نہوا بلکہ رحم مین باقی رہ گیا اور آٹھوین مہینے اوسکو وہی خرابیان درپیش آئینگی جو ابھی ہم کہہ چکے ہین پس ایک مہینے مین اسکو انتعاش یعنی بیداری قوت ایسے پیدا ہو جائے گی کہ اسکی قوت پھر آئے گی اور اپنی اولٹ پلٹ مین درست ہو کر ایسا ہو جائیگا کہ پھر دوسرا پلٹا کھا کر استحکام کے ساتھ حرکت کریگا اور جسوقت پیدا ہوگا بصحت اور سلامت ہوگا۔ اور اگر ایسا نہو بلکہ اسی نوین مہینے مین حرکت ہوئی ہو اوسکا حکم ہر ایک مولود ضعیف کا حکم یقیناً ہی۔ اکثر دسوین مہینے جو لڑکا پیدا ہوتا ہی اوسکا یہی سبب ہے کہ نوین مہینے خواستگار باہر نکلنے کا ہو مگر نکل نہ سکے اور وہی بات اوسکو عارض ہوگی جو آٹھوین مہینے کے بچہ کو عارض ہوتی ہی۔ بہت کم یہ بات ہوتی ہو کہ بچہ ساتوین ماہ کا قصد باہر نکلنے کا کرے اور دسوین مہینے تک قوت پانے کا انتظار رحم مین کرتا ہو تاانیکہ دسوین مہینے اوسکو پوری قوت آجاے اور یہ بات بہت شاذ نادر ہوتی ہی اور بایں ہمہ ضعف قوت پر بھی دلیل ہوتی ہی تدارک ضعف کا ساتوین مہینے سے دسوین مہینے تک ہوتا رہے تدبیر کلی حاملہ عورتون کی واجب ہی کہ انکی طبیعت نرم کرنے پر توجہ ہمیشہ رہے مگر معتدل طور سے تلین کیجاے کہ چکنی چکنی کھنی پلای جاین اور شیرخشت وغیرہ اوسوقت دیجائے جب قبض بہت ہو۔ ریاضت معتدل بھی کرتے رہین اور نرم رفتار سے چلا کرین زیادہ چلنا پھرنا اسقاط پیدا کرتا ہی اور اس ریاضت کا حکم اسواسطے دیا جاتا ہی کہ انکے بدن مین امتلا ہی اسلیے کہ خون حیض بند ہو کر فضول کی کثرت انکے بدن مین ہو گئی ہی۔ حمام کے پاس نجانے پاین بلکہ حمام کرنا انکے لیے گویا کہ حرام ہے ہان جسوقت زمانۂ ولادت قریب ہو اوسوقت حمام کر سکتی ہین۔ سر مین تیل نہ ڈالنے پاین اسلیے کہ اس سے نزلہ پیدا ہوتا ہی پس کھانسی آے گی اور بچہ کو جنبش ہوگی

کہ آمادہ اور مستعد گرنے پر ہوجائے گا اور اسقاط کا خوف ہے۔ با فراط حرکت کرنے اور کودنے پھاندنے سے اور چوٹ لگنے اور گر پڑنے سے اور خصوصاً جماع کرنے سے اور زیادہ پیٹ بھر غذا کھانے سے اور غصہ کرنے سے احتیاط کریں اور اپنے کو بچائے رہیں اور کوئی چیز اوپر ایسی نہ وارد کیجائے جس سے رنج اور ملال پیدا ہوتا ہے۔ اور جتنے اسباب اسقاط کے ہیں سب اونسے دور کیے جائیں خصوصاً پہلے مہینے اور بیس دن تک علی الخصوص پہلے ہفتہ میں اور تین دن تک نطفہ ٹھہرنے کے دن سے کہ اسوقت اتیر حرام ہے کسی حرکت دینے والی چیز کے پاس نجائیں۔ اوس مقام پر نظر کرنا چاہیے جو ہم نے حفظ جنین کے بارہ میں لکھا ہے۔ ان شراسیف کے نیچے نرم نرم پارچہ صوف سے اوڑھانے یا بچھانے کی تدبیر کریں غذا انکی نان پاکیزہ بخمیر کے ہمراہ اور جتنی تیز اور تلخ چیزیں ہیں اونسے پرہیز کریں جیسے کبر ترمس اور زیتون خام اور جو چیز حیض کی مدر ہے اوس سے پرہیز کریں جیسے لوبیا چنا کنجد۔ اور کھانے کی خواہش بروز استقرار نطفہ ہو بقراط کہتا ہے کہ پانی میں ستو گھول کر پئیں اسلیے کہ جو کا ستو اگرچہ نفخ پیدا کرتا ہے مگر غذا بدن جھٹ پٹ بنجاتا ہے۔ شراب انکے واسطے ریحانی رقیق اور کہنہ مناسب ہے اور بقراط کہتا ہے شراب سیاہ پئیں اور شاید بقراط کی مراد اس سے یہ ہے کہ شراب سیاہ رقیق ہو اور غلیظ نہو پس اسکی سیاہی بسبب قوت کے ہوگی نہ اس سبب سے کہ اوسمیں درد زیادہ ہے۔ نقل تفکہات انکے واسطے زیبا اور بہی شیریں اور امرود جو اشتہا پر آگاہی پیدا کرتا ہے اور سیب منجوش اور انار منجوش۔ ادویہ انکے واسطے جیسے جوارش لولو جکایہ نسخہ ہے موتی مسلم جن میں سوراخ نہو ایکدرہم عاقرقرحا ایکدرہم زنجبیل مصطگے ہر واحد چار درہم زرنباد دروبخ تخم کرفس شیطرج الایچی جوز بوا ببابسہ قرفہ مکدود ہر ایک دو درہم ہمن سفید ہمن سرخ فلفل دارفلفل مکدتین درہم دارچینی پانچ درہم شکر سلیمانی کا وزن دواؤں کے برابر مقدار شربت ایک ملعقہ کہ اس معجون سے اسکے رحم کی حالت کی اصلاح ہوجائیگی اور معدہ کی حالت بھی اچھی ہوجائیگی۔ واجب ہے کہ انکے معدہ کیطرف توجہ زیادہ رہے اور تقویت معدہ کی برابر چلی جائے اسطرح پر کہ اونکو فالفند میں عود اور مصطگے وغیرہ کھلاتے رہیں اور جوارشیں جو بہت سی شکر سے خوشبو اور لطیف دوائیں ملا کر بنائی گئی ہوں اور زیادہ تیز نہوں اونکا بھی استعمال چلا جائے اور ضماد ہائے قابضہ جو گرمی پیدا کرنیوالے ہوں اور خوشبو ہوں وہ بھی لگائے جائیں نفسا کی تدبیر جو خون بعد ولادت کے آتا ہے تو اوسکو نفاس کہتے ہیں اور وہی عورت نفسا ہے۔ واجب ہے کہ جسوقت لڑکا پیدا ہوجائے کوشش کرے کہ تمام خون حیض نکل جائے اور غذا کی اصلاح کرتی رہے اور دفعتہً تدبیر غلیظ کیطرف انتقال نکرے ورنہ تپ پیدا ہوجائے گی اور قوت مغیرہ اوسکے جگر میں بے ضعیف ہوجائے گی پیاس بڑھ جائے گی بیشتر استسقا پیدا ہوجائیگا پھر اگر ان خرابیوں کے ہمراہ جگر بھی اوس کا سخت ہوگیا اوسکے بچنے کی امید نہ رہے گی۔ ایام نفاس کے واسطے حرکات اور دورات ہوتے ہیں ابتدا اونکی اوسوقت سے ہوتی ہے جسوقت سے حاملہ پر اضطراب اور درد پیدا ہوتا ہے۔ اگر مریض بیس دن تک تجاوز کرجائے خواہ چوبیس دن تک اور بیماری نفاس کی ابھی تک قائم ہی یا جاتی رہتی ہے اور پھر پلٹ آتی ہے اسباب کو دلالت ہوگی کہ دیر میں یہ مرض جائے گا۔ ضرور ایسے مواد کا استفراغ کرنا چاہیے جسدن بحران نہو بشرطیکہ ضعف نہوا ہو اور اگر ضعف ہے تو پہلے استعمال کرنا چاہیے

فصل ۱۳ بیان حوائل حسوقت اشتعاط حاملہ عورت کی ساقط ہوجاے زیادہ چکنی چیزونکے ترک سے

فائدہ ہوگا اور زیادہ میٹھی چیزون کو ترک کرے اور پتلی چیز کھانے کا استعمال کرے اور پانی پینے مین درمیانی حالت اختیار کرے اور شراب ریحانی فقط تھوڑی سی انکی اشتہا کی مصلح ہی اور جو متلی اور قی زیادہ ہوتی ہی اوسے بھی فائدہ کرتی ہی۔ دواؤن مین جو مفید ہی وہی دواہی جسمین قبض اور لطیف حرارت ہو جیسے عصی الراعی کسی شراب مین جوش دے کر اوسکا زلال پلایا جاے۔ دراوند کھانا کھانے سے پہلے خواہ پیچھے تھوڑی سی کھانی بھی مفید ہی۔ ضماد ہاے معروفہ جو مقوی معدہ کے ہین اونکی ساخت بھی اور بھنگ قصب الذریرہ اور سنبل سی شراب ریحانی ملاکر ہوتی ہی اور کبھی اوسمین تخم کرفس اور انیسون رازیانہ بھی داخل کیا جاتا ہی خصوصاً اگر درد اور نفخ بھی ہو۔ جب اشتہا اس عورت کی بہت خراب ہوجاے اوسوقت اسکے معدہ کا تلطیف لیے گلقند سے کرنا چاہیے جو ورد فارسی سے بنایا گیا ہو بعد اوسکے ترش چیزون سی اور جب انگور سی یا شربت انگور سے جو شہد سے بنایا گیا ہو اوسکی اصلاح کرے یا وہ شربت شکر سے بنایا گیا ہو کہ ان چیزون کا نفع بہت زیادہ ہوتا ہی اور جنمین کو بھی فائدہ کرتی ہی نشاستہ سوکھا ہوا بھی مفید ہی اون عورتون کے واسطے جنکو مٹی کھانے کی خواہش ہوتی ہی۔ کبھی یہ عورتین تیز چیز ونسی مثل رائی وغیرہ سی نفع پاتی ہین کہ یہ تیز چیزین غلط ردی کو قطع کردیتی ہین اور اشتہا یعنے بھونک کھولدیتی ہین یہی تدبیر بنابت درجہ کی ہی انکی بھوک کھولدینے کے واسطے۔ جب انکی بھوک اور اشتہا صادق پنیر کھانے کی ہو کوئلے کی آگ پر اوسکو بھون کر کھانا چاہیے کہ یہ پنیر اوس سوکھے ہوے پنیر سے اچھا ہی جو خشک ہوکر تیز ہوگیا ہو اور اوسمین تلخی آگئی ہو اسلیے کہ پہلی تدبیر نضج کا فعل زیادہ کرتی ہی دوسری سے بھوک بڑھتی ہی۔ ریاح جو انکے معدے مین اوٹھتے ہین اور درد یحی جو ہوتا ہی اوسکے واسطے یہ جوارش کھلانی چاہیے زیرہ کرمانی پیلے سرکہ مین بھگوئین اوسکے بعد بھون ڈالین اور کشنیز اور صعتر فارسی ہر واحد ایک جز جندبیدستر تین جز کا سفوف تیار کرین اور نصف مثقال سے ایک مثقال تک پھانک جائین کھانا کھانے کے بعد جو قی انکو ہوتی ہی چاہیے کہ بعد غذا کے ایسی چیز دیجاے جسمین عطریت اور قبض بھی ہو جیسے بھنی ہوئی بہی خصوصاً جس بہی مین عود ہندی کی کرچین گاڑ کر بھونین۔ ہاتھ پاؤن کا دبانا ہمیشہ انکا چلاجاے اور معدہ پر ضماد ہاے معلومہ کی مداومت رہے اور منھ مین انکے انار دانہ اور پودینہ کی پتی پڑی رہے اور تھوڑی میعہ اور گل ارمنی انکی متلی کو روکتی ہی **خفقان حوامل کا بیان** اکثر حوامل ایسی عورتونکو ہر عارض ہوتا ہی بشرکت فم معدہ کے ہوتا ہی اور بسبب کسی خلط کے جو معدہ مین ہو اور اکثر اس مین تخفیف اسطرح چیز ہوتی ہے کہ آب گرم ایک ایک گھونٹ پیے اور ریاضت خفیف اتنی کرے جو فم معدہ سے جو کچھ اوسمین ہی اوس کا انحدار کرے۔ **تدبیر بند کرنے حاملہ عورتون کے حیض کی** وہ قابض دواہین کہ جنمین خوشبو ہو پانی مین جوش دیکر آبزن کیا جاے جیسے مسور پوست انار گلنار مازو بلوط وغیرہ اور کبھی مازو اور گلنار اور پوست انار اور انجیر خشک سے سرکہ ملاکر پٹڑو پر ضماد کرین **حوامل کے پانون پر کی سوجن** اور پاؤن کا ڈھیلا پن اگر ہوجاے اونپر برگ کرنب کا لیپ کرین اور نبید سرکہ مین ملاکر طلا کرین اور اترج کو جوش دے کر اونپر لگائین خواہ اینکہ فیولیا کو بھی لگا دین۔ ذکو سرکہ مین بسکر اور پھٹکری سرکہ کے ہمراہ بھی لگائی جاتی ہی **اسقاط کا بیان** اسباب اسقاط کے یا تو بادی اور خارجی ہوتے ہین از قسم ضربہ و سقطہ خواہ ریاضت جو باافراط ہو یا کود پھاند بشدت واقع ہوئی ہو خصوصاً پیچھے کیطرف کودنا اور پھاندنا کہ ایسی حرکت سے اکثر جو منی قریب بستہ ہونے کے ہوا سے گرادیتی ہی۔ خواہ کوئی الم آلام نفسانی سے جیسے زیادہ غصہ کرنا

یا خوف شدید خواہ حزن اور ملال شدید یا بُرودت اور حرارت ہوا کی بحد افراط پہونچے۔ ازین قبیل حاملہ کے واسطے بُری بات ہی کہ حمام مین دیر تک ٹھہرے کہ اوسکی سانس پھول جاے اور بڑی بڑی سانس آنے لگے اسلیے کہ حمام جس طرح بسبب ازلاق کے اسقاط کر دیتا ہی اوسی طرح کبھی اس نظر سے بھی اسقاط کرتا ہی کہ جنین کو محتاج ہوا سے سرد کا کر دیتا ہی۔ اور کبھی حدوث اسقاط بوجہ ضعف جنین کے جو سرد ہوا کے نہانے سے حمام مین عارض ہوتا ہی اور استرخا اور تحلل کی وجہ سے ڈھیلا پن اس کے بدن مین آجاتا ہی اور مادر جنین کے جسم مین بھی استرخا پیدا ہوتا ہی۔ یا سبب اسقاط کا امراض اور سقیم حالی اور زیادہ بھوک کا ہونا خواہ استفراغ زائد کسی خلط کا ہوجانا خواہ زیادہ خون کا کسی دوا کے استعمال سے نکلجانا فصد کرنے سے زیادہ خون کا نکل جانا یا خود بخود بدون کسی ظاہری کے اخراج خون کا ہوجانا خواہ اینکہ خون حیض بکثرت خارج ہوجاے خصوصاً بعد ساتوین مہینے کے اور جسقدر لڑکا بڑا ہوگا یعنے زمانہ حمل کا زیادہ گذر چکا ہوگا اوسیقدر فصد کا ضرر زیادہ ہوگا۔ خواہ امتلاے شدید اور تخمہ زیادہ جو مفسد غذا ہو یعنے غذاے ولد کو فاسد کر دے خواہ کوئی سُدّہ ایسا ڈالدے جو راہ آمد غذاے جنین کی بند کر دے۔ یا بسبب کثرت جماع کے رحم کو حرکت بطرف خارج کے زیادہ ہوکر اسقاط عارض ہو خصوصاً ساتوین مہینے کے بعد۔ کثرت سے نہانا اور حمام کرنا بھی مزلق ہی اور رحم کو ڈھیلا کر دیتا ہی اور اسقاط پیدا کرتا ہے۔ علاوہ یہ ہی کہ حمام بسبب استرخا کے اور محتاج کر دینے جنین کے ہواے سرد کیطرف بھی مسقط ہوتا ہے جیسا کہ ہمنے ابھی بیان کیا ہے۔ یہ سب اسباب جو مذکور ہوچکے اسباب بادیہ کا طبقہ ہے۔ کبھی اسقاط بسبب جنین کے ہوتا ہی مثلاً اوسکی موت کسی سبب سے منجملہ اسباب موت جنین کے آجاے اب طبیعت کو استکراہ اوسکے رحم مین باقی رہنے سے ہوگا خصوصاً جب صدید کی رطوبت اوس سے جاری ہوگی کہ اوسوقت زیادہ استکراہ طبیعت پیدا ہوگا اور رحم کو لذع کرکے ایذا بھی پہونچاے گا: خواہ اینکہ جنین ضعیف ایسا ہو کہ ٹھہر نہ سکے۔ خواہ بسبب اون جھلیون کے جو کہ جنین پر لپٹی ہین اور لفافہ کہ جسوقت یہ لفافے اور جھلیان پھٹ گئین خواہ ڈھیلی ہوگئین اور جو رطوبت اِن مین بھری ہوتی ہے وہ ریختہ ہوگئی رحم کو ایذا دے گی اور دفعۃً متحرک ہوکر ضرور جنین کے پھسلانے پر معین ہوگی۔ خواہ اسقاط رحم کے سبب سے ہوتا ہی کہ رحم کا مُنھ کُشادہ ہوجاے اور انضمام مین اوسی رحم کے کمی آجاے۔ خواہ یہ بسبب اون رطوبات مین پیدا ہو جو رحم مین ہوتی ہین خواہ مُنھ مین اون رگون کے جنکا نام نقر ہے پس جنین پھسل جاے اور بھاری ہوکر اسقاط ہوجاے۔ کبھی اسقاط بسبب جملہ سوء مزاج رحم کے کسی ایک قسم سے عارض ہوتا ہے یہ سوء مزاج حرارت سے ہو خواہ بُرودت سے ہو خواہ یبوست سے اور جنین کی غذا مین کمی ہونے سے سوء مزاج رحم کی وجہ سے۔ کبھی قسم رحم کی ریح کیوجہ سے اسقاط ہوتا ہی اور ورم ما شرا خواہ صلابت اور سرطان سے بھی استسقا ہوتا ہے۔ کبھی رحم کی قروح کیوجہ سے اسقاط پیدا ہوتا ہے۔ اکثر جو اسقاط کہ حمل کے دوسرے مہینہ خواہ تیسرے مہینہ ہوتا ہے بسبب ریح اور رطوبت کے ہوتا ہے جو اون رگون کے مُنھ پر ہوتی ہے جنکا نام نقر ہے اور پھر اون رگون سے بناوٹ مشیمہ کے رگون کی ہے جب یہ رگین تر ہوئین جو چیز انسے اوسکی یافت ہوئی ہی خواہ مخواہ ڈھیلی ہوجائے گی پس جنین کا اسقاط ہوجاے گا تھوڑی سی محرک کی حرکت سے وہ محرک ریحی ہو خواہ گرانی اور بوجھ کسی قسم کا ہو۔ کبھی اسقاط بسبب سوء مزاج حار کے جو مجفف ہو خواہ بارد ایسا ہو جو منجمد ہوکر یعنے بستہ کرنے والا ہو اوس سے بھی

ہو جاتا ہے- ایضاً منجملہ اسباب اسقاط کے اوّل زمانہ بستگی مظفہ مین رقت اور پتلا ہونا منی کا ہوتا ہو اصل خلقت اور مزاج مین یعنے وہ منی دراصل رقیق ہو کہ اوس سے پہلے جھلی کی خلقت کی نہین ہوسکتی ہو اور اگر ہوتی ہو تو بہت ضعیف ہوتی ہے جو ہر وقت پھٹ جانے کے محل خوف مین ہوتی ہو جب خون جذب کرے- اور چھٹے مہینے خواہ اوسکے بعد ایسے رطوبات جو رحم مین بھر جاتے ہین اور جنین اونکی وجہ سے پھسلنے لگتا ہو اسی سبب سے اسقاط ہو جاتا ہو اور ایک گروہ اطبا کا یہ قول ہو کہ چھٹے مہینے کے بعد اکثر اسقاط ریح کیوجہ سے ہو جاتا ہو اور صحیح ان دونون مین وہی پہلا قول ہے- بعد اس مدت معلومہ کے اسقاط اکثر بسبب ضعف کے ہوتا ہو جو سردی کیوجہ سے ہو جاوے- یہ بھی مقولہ طبیبون کا ہو کہ بہت دبلی عورت جسوقت حاملہ ہو- قبل اپنے فربہ ہونے کے اسقاط کر دیتی ہو اسلیے کہ اسکے لاغر بدن کو جسقدر غذا سہولت بخشتی ہو بدن اپنے فربہی مین اوسکو استعمال کرتا ہو اور اپنی قوت کے پھیر لانے مین ایسے بدن کو اتنی غذا درکار ہوتی ہو کہ اوس مین سے کچھ بھی جنین کی غذا دینے کے واسطے نہین بچتا ہے پس جنین ضعیف ہو کر گر جاتا ہے- جن ملکون مین بہت زیادہ سردی یعنی اعتدال سے بڑھی ہوئے اور اسیطرح وہ فصل جسکی سردی زیادہ ہو اوسمین بھی اسقاط زیادہ ہوتا ہو اور اسیطرح عسر ولادت اور اسی طرح حاملہ عورتونکا مرجانا ایسے ملک اور فصل مین زیادہ ہوتا ہو جنوبی ملکون مین بھی اسقاط کی کثرت ہوتی ہو اسیطرح جنوبی ہوا جب چلے اور شمالی ہوا کے مین اسقاط بہت کم ہوتا ہو مگر اینکہ سردی اتنی زیادہ ہو کہ جنین کو ایذا دے- اگر شتاے جنوبی حارگذرنے کے بعد ریح شمالی ایسی آوے جسمین پانی کم برسے اوسوقت ایسے حاملہ عورتون کے حمل گر جائینگے جنکا زمانہ وضع حمل ربیع ہوتا اور یہ اسقاط بہت تھوڑے سبب سے ہو جاوے گا اور اگر لڑکے پیدا بھی ہونگے تو ضعیف پیدا ہونگے- درد جیسے کہ بروقت اسقاط کے عارض ہوتے ہین وہ بہت شدید ہوتے ہین بہ نسبت اوس درد کے جو بروقت ولادت کے ہوتا ہو اسلیے کہ اسقاط ایک امر غیر طبعی ہے **علامات** خود علامت اسقاط کی یہ ہو کہ پستان چھوٹے ہونے لگتے ہین اور اوس کے اوبھار مین کمی ہو جاتی ہے بعد اوسکے کہ خوب اوبھر چکے ہوا ور جو اوبھار صحت بدن کی علامت ہو اوس مین آچکا ہو- رہا ایسا اوبھار پستان کا جسمین نرمی ہوا ور سختی نہ آے اوسکی اصلاح طبیعت از خود کر لیتی ہو جب تک کہ وہ اوترنے نپانے اور چھوٹی ٹنونے پاے بدون خوف اسقاط کے- جو پستان دونون پستانون سے ڈھل جاے یا چھوٹی ہو جاے اور اپنے پورے اوبھار پر باقی نرہے پس اس حاملہ عورت کا حمل توام اوسی جانب کا لڑکا اسقاط کریگا جدھر کی پستان کا اوبھار جاتا رہا ہو- اگر دودھ چھاتی سے زیادہ برآمد ہوا ور متواتر اتنا بہا کرے کہ چھاتی لاغر ہو جاے اسبات کا خوف ہوگا کہ جنین ضعیف ہوگیا اور شاید اسکا اسقاط ہو جاے- اسیطرح اگر رحم مین درد بکثرت ہوا کرے جب بھی خوف اسقاط کا ہو اگر چہرہ پر سرخی تپ مین زیادہ آجاے لرزہ آنے لگے سر بوجھل ہو جاے ماندگی تمام بدن پر غالب ہو جاے- آنکھون کے ڈھیلون کے اندر درد محسوس ہو یہ باتین اسکی دلیل ہین کہ اسباب اسقاط کے پورے پورے پیدا ہو چکے اور اس عورت کے پہلے خون حیض جاری ہو کر پھر اسقاط ہوگا- اسیطرح اور اسباب قوی اسقاط کے جو اوپر مذکور ہوے چکے جسوقت پورے پورے پیدا ہو جائین اسقاط پر دلیل ہونگے- سودہ مزاج کے اقسام اور قروح اور اورام اور رطوبات ان سبکی شناخت اوسی طرح کیجاتی ہو جو مکرر بیان ہو چکی- ریح کے سبب سے جو اسقاط ہوتا ہو اوسکی شناخت علامات ریح سے ہوتی ہو

کہ تمدد بدون تقل کے ہو یا انتقال ریح کا ایک جگہ سے دوسری جگہ ہوتا ہو یا زیادتی ریح کی نفخ پیدا کرنے والی چیزونکے تناول سے ہو اسباب بادیہ جو خارج بدن پیدا ہو کر اسقاط کرتی ہین اونکی شناخت ظہور سے انھین اسباب کی ہوتی ہے موت جنین کی اوس پر دلالت اس طور پر ہوتی ہے کہ ایک بے لگاؤ لٹکی ہوئی چیز پیٹ مین بھاری جیسے پتھر ایک طرف سے دوسری طرف چلتی پھرتی ہو خصوصاً جب یہ عورت پہلو پر لیٹے اور ناف حاملہ کی ادبھر آتی ہو حالانکہ اس سے پہلے اوسمین گڑھا تھا پستان ڈھل جاتی ہو اور چھوٹی ہو جاتی ہے بیشتر حصہ بدی رطوبات بدبو بہنے لگتی ہے اور ان سب علامتون پر تاکید اس سے ہوتی ہے کہ حاملہ عورتون کو ایسے امراض حادہ لاحق ہون جنکی حرارت سے ایذاے شدید پہونچے اگر ان بیماریون مین عورت کو غذا نہ دیجاے بھوک سے جنین مرجاے اور اگر غذا دیجاے حاملہ کو مرض بڑھ جاے۔ اور بھی بہت سے امراض سخت کا لاحق ہونا موت جنین پر دلالت کرتا ہے۔ کبھی بروقت موت جنین کے خواہ اوسکی موت سے پہلے یہ بات ہوتی ہے کہ حاملہ کی آنکھ اندر کیطرف بیٹھ جاتی ہے اور یہ حالت جنین کے مرنے پر خوف دلانے والی ہے اور سفیدی مین آنکھ کی تیرگی آجاتی ہے کبھی حاملہ کا کان سفید ہو جاتا ہے اور اوسکی ناک کا سرا بھی سفید ہو کر شفاف سرخی پکڑ لاتا ہے اور ایک حالت مشابہ استسقا کی پیدا ہو جاتی ہے

جنین کی حفاظت اور اسقاط سے بچانے کا بیان

جنین کا تعلق رحم سے اوسیطرح کا ہے جیسے پھل کو درخت سے تعلق ہے اور جس طرح پھلون کے گر جانے کا خوف درختون سے زیادہ تر اوسی زمانہ مین ہوتا ہے جو زمانہ پھلون کی پیدائش کا ابتدای ہو اور ابھی وہ سخت نہین ہوے اور نہ اونکی ٹہنیان سخت ہوئی ہین اور دوسرا زمانہ پھلون کے گر جانے کا خوف اک وہ ہے کہ اب قریب ٹپکنے کے آ چکے اور رسیلے ہو گئے یہی حال جنین کا ہے کہ اسکے گرنے کا خوف بھی یا ابتداے انعقاد نطفہ مین ہوتا ہے یا قریب زمانۂ ولادت کے پس واجب ہے کہ انھین دونون وقت مین اسباب مذکورۂ اسقاط سے بچایا جاے۔ دواے مسہل بھی اسقاط کے اسباب مین داخل ہے پس واجب ہے کہ دونون زمانہ مذکورہ بالا مین مسہل نہ دیا جاے۔ یعنی چوتھے مہینے سے پہلے اور ساتوین مہینے کے بعد مسہل نہ دینا چاہیے اور درمیان ان دونون زمانہ کے مسہل کا دینا سالم ہے اور بروقت ضرورت کے دے سکتے ہین اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اون دونون وقتون مین بھی حاملہ کے مسہل دینے اور خون نکالنے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ جنین کا مزاج اپنی مان کے سوء مزاج سے بگڑ نجاے مگر بھی بہ نرمی و سہولت مسہل یا فصد کی تجویز کرنی چاہیے۔ کبھی کسی عورت کا یہ حال ہوتا ہے کہ قبل کسی زمانہ آبستن ہونے کے پورا پورا حیض اسکو نہین آتا اور فضول حیض اس مین بھرے ہوتے ہین لہذا ابتداے زمانۂ حمل مین اسکا تنقیہ کر دینا واجب ہے اگر نہ کیا جاے جنین کو فاسد کر دیگا اس تنقیہ مین بھی بہت نرمی کرنی چاہیے۔ اور پینے کی دواے مسہل نہ دینی چاہیے بلکہ حمول کرنی چاہیے اور حمول بھی فم رحم کے اوسی طرف پہونچے بلکہ رحم کی گردن تک رہے۔ جیسا تنقیہ کرنا ہو دفعتاً نہ کیا جاے بلکہ دفعہ دفعہ کر کے دفعات کثیرہ مین پورا تنقیہ کیا جاے۔ اگر کسی عورت کے نسبت یہ خوف ہو کہ بسبب امزجہ خراب یا اورام اور قروح کے یا بسبب ریح وغیرہ کے اسقاط کر دے گی اوسکا علاج ہر قسم کا اوسی طور پر کرنا چاہیے جیسا معلوم ہو چکا ہے۔ اور اگر اسقاط کسی سبب خارجی سے کرتی ہو خیال کرنا چاہیے کہ وہ سبب خارجی اگر ایسا ہے کہ کسی مزاج مین تحریک پیدا کرتا ہے تو اوس مزاج کی تعدیل کیجاے اور اگر اسکے سوا اور کسیطرح کا سبب ہو اور اوسمین

یہ بات ہو کہ رحم کیطرف کوئی مادۂ حار مائل کیے دیتا ہے جس سے ورم پیدا ہونے کا خوف ہو تو وقت علاج رادعات سے کیا جاے اور اون چیزون سے جو ورم کی مانع ہین اور بسا اوقات اسھال سے بھی علاج کیا جاتا ہی۔ اور اگر وہ سبب ایسا نہو بلکہ وہ سبب ایسا ہو کہ اوسکی جہت سے جنین کو ایسی ایذا اور ایسا الم پہونچے گا کہ جس سے جنین گر جائیگا۔ یا مر جاے گا۔ واجب ہے کہ اوسکا علاج ایسی دواؤن سے کرین جو حافظ جنین ہین جنکا ہم آگے ذکر کرینگے۔ رطوبتون مین پھسل جانے کا سبب جو اکثر پیدا ہوتا ہے اوسکے واسطے واجب ہی کہ زمانۂ حمل مین حقنہ ہاے ملینہ جن سے فضلہ برا زباہر نکلجاے پہلے استعمال کرکے اوسکے بعد پچکاریان اور مدرات بکول اور رحم کا تنقیہ ہوجاے استعمال کیے جائین۔ ایک حقنہ عمدہ اسی فائدہ کے واسطے ستر کا شم اجوائن سونے کی پتلی پتلی شاخین بابونہ سداب گوکھرو میتھی سب ہموزن لیکر تین رطل پانی مین جوش دین جب آدھا جل جاے اوسمین سے ایک رطل سے کم لیکر روغن ناردین اور روغن رازقی روغن کنجد ایک سکرجہ ڈال کر حقنہ کرین اور چار دن تک برابر اسی وزن سے حقنہ کرتے رہین ایضاً اندرائن کا پھل لیکر اوسمین سوراخ کرکے بیج نکالڈالین اور روغن سوسن بھر کے ایک شبانہ روز رہنے دین بعد اوسکے گرما گرم راکھ پر اوسکو رکھین تا اینکہ تیل کھولنے لگے پھر اوتار کر صاف کرین اور نیم گرم عورت کے اگلے مقام نہانے مین حقنہ کرین یہ دواے عجیب ہے اوس انزلاق کے واسطے جو رطوبت سے ہوتا ہو۔ مسہلات مین سے پہلے مارالاصول روغن بید انجیر ڈال کر پلائین یا گوکھرو میتھی جوش دے کر روغن بید انجیر ڈال کر پلائین اور ہر دس دن مین ایک مرتبہ تھوڑے سے جب منتن بھی کھلانے چاہیے اور ایارج جالینوس بھی کھلائی جاے کہ نفع کرتی ہی۔ بعد ایسے استفراغ کے لینے روغن کا استعمال کیا جاے جو گرم اور خوشبو ہین مالش کرکے خواہ پچکاری مین یا حمول کیطرح سے صوف وغیرہ مین اور بڑے بڑے معجون اور دوائے سکبینج و ہمزنا سنجر نیا ہر تین دن یا پانچ دن مین ایک مرتبہ۔ اسیطرح دواالمسک اور دوائے بزوری ایضاً قشور کندر اور سعد دونون پارہ پارہ کیے ہوے ہر واحد ایک جزو مر نصف جزو پانی ساٹ گنا وزن دوا کا لیکر اسقدر پکائین کہ چوتھائی پانی باقی رہے اب اسکو چھان کر چاکرا وقیہ لیکر ہر تین دن مین ایک مرتبہ حقنہ کرے یہ حقنہ بعد اوس زمانہ کے کرنا چاہیے کہ عورت کی شرمگاہ سے رطوبت کا استفراغ ہوچکا ہو۔ بخورات جیّدہ مین سے مقل ملک الانباط اشق کلونجی چاہین سب ملاکر دھونی دین چاہین الگ الگ مگر بعد تنقیہ کے یہ دھونی دینی چاہیے سنبل اور زعفران اور مصطگی اور مرداسنگ اور جند بیدستر اور مقل وغیرہ کا روغن ناردین یا بط کی چربی ملاکر سبز کپڑے مین لگاکر حمول کرنا چاہیے جو تدبیرین مقدم بیان ہوچکین ہین اونکے بعد فرگوش کے چشنہ کا حمول کرین حافظ جنین مان کے پیٹ مین جسوقت کوئی آفت مزاج گرم یا ورم وغیرہ کے نہو وہی ادویہ قلبیہ ہین جیسے زرانباد ورنج دونون ہمین اور مفرح دوالمسک مشرود یطوس۔ ایک دوا جو مانع اسقاط ہے اوسکا نسخہ یہ ہے ورنج زرانباد جند بیدستر ہیتگ بھنگ مشک الائچی خورد مازو طباشیر مکدا ایک درہم زنجبیل دس درہم مقدار شربت ہر روز ایک مثقال سرد پانی کے ہمراہ اور پہلے اس دوا سے ایسے گرم حقنہ دیے گئے ہین جن مین سعتر اور بابونہ میتھی سونپا اجوائن وغیرہ پڑی ہو تدبیر اسقاط اور مردہ بچہ نکالنے کی تدبیر کبھی ہمکو احتیاج حل گرادینے کی بعض اوقات مین ہوتی ہی ازانجملہ وہ وقت بھی ہے کہ چھوٹی لڑکی حاملہ ہوجاے اور لڑکا پیدا ہونے سے خوف اوسکے مرجانے کا ہو ازانجملہ یہ ہی

کہ فم رحم مین کوئی آفت ہو یا گوشت کی زیادتی ہو جسکی وجہ سے جنین کے نکلنے مین تنگی ہوتی ہو کہ بچہ کو ہلاک کردے۔ ازانجملہ جسوقت بچہ مان کے پیٹ مین مرجاے اوسکا بھی گرانا واجب ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر چار دن روزہ رہے اور بچہ کے پیدا ہونے مین دشواری ہو اوسوقت یقین کرنا چاہیے کہ جنین مرچکا ہی اب اسوقت اوسکی مان کے بچانے کی تدبیر کرنی چاہیے جنین کی زندہ رہنے کی فکر جانے دو بلکہ اوسکے نکالنے اور گرا دینے کی تدبیر کرنی چاہیے۔ اسقاط جنین کبھی چند حرکات سے ہوجاتا ہی اور دواؤن سے بھی ہوتا ہی دواؤن سے یہ فعل دو طرح سے ہوسکتا ہی ایک تو یہ کہ جنین کو قتل کرین اور یقوت اور ارحیض کرین دوسری یہ کہ بسبب ازلاق کے نکالدین۔ جنین کی قتل کرنے والی دوائین وہ ہین جو تلخ ہون اور اور ارحیض کرین کہ وہ بھی تلخ ہوتی ہین اور مزلق دوائین وہی ہین جو ترہون اور اون مین لزوجت ہو۔ پلانے کے ذریعہ سے بھی استعمال کیجاتی ہون اور بطور حمول کے بھی۔ حرکات کے اقسام مین سے فصد بھی ہے خصوصاً صافن کی فصد بعد یا سلیق کے بہت سی خشکی اور بھوک پیدا کرنے کے بعد اور ریاضت اور کودنا پھاندنا جو زیادہ ہو اور بہت بھاری بوجھ اوٹھانا اور تقیہ کرنا اور چھینک پیدا کرنا۔ عمدہ تدبیر اسکی ایک یہ بھی ہے کہ حاملہ عورت کے فم رحم مین کافذ کی بتی بناکر رکھین یا کوئی پرانا لکڑی کا ٹکڑا جسمین پھٹی ہوئی جگہ بقدر ریشہ اسفنان کے ہو یا سفرجل کی یا عرطنیثا یا سرخس کے ہو کہ اس تدبیر سے ضرور اسقاط ہوجائیگا خصوصاً یہ لکڑی وغیرہ کسی ایسی دوا سے آلودہ کرین جو اسقاط کرنے والی ہو جیسے قطران اور شحم حنظل وغیرہ۔ اسقاط کرنے والی دوائین مفرد بھی ہین اور مرکب بھی ہین اور یہ مفرد کو ہم نے اون نقشون مین ذکر کیا ہے جو اوپر مفرد کے واسطے جلد ثانی مین ہین اور ادویہ مرکبہ کو قراباذین مین ذکر کرینگے مگر اس جگہ پر ہم دونون قسم کی دوائین ایسی بیان کرتے ہین جنکا اثر اسقاط مین زیادہ ہو۔ ادویہ مفرد ایسے جو شدت حرارت سے دور ہین جیسے افسنتین اور شاہترہ اور ادویہ مفرد جو گرم ہون جیسے تخم شبطرج کہ حرف سے مشابہ ہین اور اوسکی بو ایسی ہو کہ جسوقت حمول کیا جاے اسقاط کردیتی ہی تخم حرمل بھی پلانے مین اور حمول کرنے مین اسقاط کرتا ہی روغن بلسان اور روغن بان کا جسوقت حمول کرین جنین اور مشیمہ کو نکالدیتا ہی ہینگ اور بیروزہ یہ بھی دونون قوی ہین اور بخور مریم بھی اس بارہ مین بہت قوی ہی پلانے مین ہو خواہ حمول کرنے مین ہو یہانتک کہ ایک گروہ اطبا نے کہا ہی کہ اس گھانس پر حاملہ کا چلنا موجب اسقاط ہی عصارہ بخور مریم کا اگر پیٹ پر طلا کیا جاے جنین کو فاسد کردیتا ہی چہ جائیکہ اسکا حمول کیا جاے۔ اسیطرح عصارہ تمام عرطنیثات کے۔ اگر اشنان فارسی تین درہم پلائی جاے یہ بھی اسقاط کردیگی اوسی دن جسدن پلائی جاے اور اگر گرم دانہ دو دام پلایا جاے لڑکا بھی گر جاے گا اور ایک طرح کی حرارت اور کھجلی پیدا ہوگی۔ ایضاً اگر شحم حنظل کو جوش دے کر اوسے پچکاری مین جسکا بیان پتھری کے باب مین ہوچکا ہی بھر کر اندر پہونچائین یا کسی صوف مین آلودہ کرکے حمول کرین جسقدر برداشت ہوسکے وہ بھی یہی فعل کریگا۔ منجملہ عمدہ ادویہ کے ایک یہ بھی دوا ہی دار صینی مین جسوقت مجامعت مناکر پلائین یا حمول کرین اسقاط کردیگی اور بابونہ متلی مین بھی تسکین پیدا کرتی ہی۔ ایک دوا بانخاصیت یہ ہی کہ گدھے کا سم بنا بر قول طبیبون کے اگر اوسکی دھوئی عورت کے مقام نہانی مین دیجاے زندہ اور مردہ دونون قسم کے حمل کو گرا دیتا ہی اور اگر اوسکی لید کو کسی برتن مین رکھکر دھوئین دین مردہ حمل کو گرا دیتی ہے۔

اسیطرح اگر شورہ مچھلی کی آنکھ کی دھونی دین - مرکب دواؤن مین سے جو پلائی جاتی ہین بغرض اسقاط کے ایک یہ بھی دوا ہے جسکا اخراج اسقاط مین قوی ہوا ور مرے ہوے بچہ کو گرا دیتی ہو ہینگ نصف درہم برگ سداب خشک تین درہم ایک درہم مجموع ایک شربت ہو زلال ابہل کے ہمراہ ایک مرتبہ صبح کو اور ایک مرتبہ شام کو - یا اینکہ زراوند طویل حنظل ناب افاربیون بحری سلیخہ سیاہ مجیٹھ مساوی افسنتین قرص مانا تازہ اور تیز فلفل مشکطر اشج سب ہموزن لیکر ہر روز ایک مثقال دن تک پئین - منجملہ ادویہ مجتمع کے جو بآسانی اسقاط کر دیتی ہو اور متلی مین بھی سکون پیدا کرتی ہو یہ دوا ہو دار چینی قرص مانا ابہل کمدون درہم مرّ پانچ درہم مقدار شربت تین درہم ہر روز پلائین کہ اسکے ساتھ تنقیہ خون نفاس کا بھی ہو جاتا ہو اور مشیمہ بھی نکل جاتا ہو - تریاق اربعہ بھی اسقاط کرنے مین قوی ہو اور حمل مُردہ کو نکال دیتا ہو - مرے ہوے بچہ کے واسطے اور ایک نسخہ ہے تین اوقیہ آب سداب اور اسیقدر مغیثی کا پانی انگور خشک مین جوش خفیف دیکر تین درہم سعتر ملائین کہ اس سے بھی بچہ مرا ہوا پھسل کر نکل جاتا ہو - کبھی سرد پانی صاف کیا ہوا ایک رطل لیکر خطمی کو پیس کر اوس مین چھڑکین اور ملائین اور قی کرائین اور چھپاک لانے کی تدبیر کرین اور آب سداب بمقدار کثیر ہمراہ روغن حلبہ کہ جو چھوہارے کے ساتھ پکائی گئی ہو اوسکو پلائین اور مشیمہ کی اصلاح کرین - فرزجہ ایک یہ ہو کہ لب کز مدانہ اور اشق سے ملا کر فرزجہ طیار کرین اور حمول کرین اسیطرح اسکو آب سداب چار اوقیہ روغن جوز خالص ایک اوقیہ مین ملائین کہ اسقاط کر دیگا اس دوا کو بھی ہم نے چند مرتبہ آزمایا ہے - اسیطرح ایک قوم کا گمان ہو کہ مرد جسوقت اپنے سوپاری پر مُرّ اور صبر اور شحم حنظل آب سداب مین گھول کر لگاے ایک دوا خواہ سب کو بعد سوکھ جانے دوا کے جماع کرے اور انزال دیر مین کرے اور جب منزل ہو جاے ایک گھنٹہ اوسی طرح ٹھہرا رہے بس اس ترتیب سے بھی اسقاط ہو جاتا ہو جیسا اون لوگون نے کیا ہو ایضاً یہ فرزجہ قوی ہو عصارہ قثاء الحمار تو قیراط بیل کے نطفہ مین لت کر کے حمول کرین کہ اس سے مُردہ اور زندہ دونون طرح کا جنین گر جاتا ہے - یہ فرزجہ یونس حکیم کا مجوزہ ہو خربق سیاہ مویز بخور مریم حب ما زریون شحم حنظل اشق سب دواؤن کو پیسین سوائے اشق کے کہ اسکو پانی مین گھول لین اور پیسی دواؤن کو اسمین ملائین اور کبھی اسمین تلخہ نرگا و سوکھا ہوا ایک تُرنج بھی ملا لیتے ہین اور اسکی فرزجہ تیار کرین - یہ فرزجہ بھی قوی ہو نوشادر پسا ہوا دس درہم اشق تین درہم اشق عسل مین ملا کر فرزجہ تیار کرین اور عورت اسکا حمول کرے اور تمام رات دونون پانوں اپنے اونچے کیے رہے اسیطرح کرے کہ اونچے تکیہ پر پانوں ہون - ایضاً مجیٹھ افسنتین اور اسیقدر عصارہ سداب اور اسیقدر جوشاندہ ابہل ریندی کا تیل ملا کر کسی رحم کے لائق پچکاری کے ذریعہ سے استعمال کرین اور واجب ہو کہ یہ نی پچکاری وغیرہ کی چکنی ہو اور گردن اسکی لانبی ہو اور قدر جتنی لانبی گردن کا رحم اوس عورت کا ہو جسکا علاج کیا جاتا ہو اور ایسی بھی ہو کہ قم رحم مین داخل ہو جاے اور عورت کو محسوس ہو جاے کہ یہ پچکاری اندرونی مقام رحم مین داخل ہو گئی ہو پس ایسے اوصاف کی قرص وغیرہ منے اور دوا کا داخل کرنا چاہیے جو قاتل جنین کی ہوتی ہو اور پھسلا کر اوسکا اخراج کر دیتی ہو - بعض قدیم طبیبون کی تدبیر جنین کے نکالنے کی اور اوسکو چاکو وغیرہ سے کاٹ ڈالنے کی - جسوقت لڑکا پیدا ہونے مین دشواری ہو دیکھنا چاہیے کہ ابھی عورت بسلامت باقی رہ سکتی ہو کہ نہین پس اگر عورت بسلامت رہ سکتی ہو اوسکے علاج پر ہم جرأت کرین گے ورنہ [illegible]

اسیطرح جس عورت حاملہ کی حالت ردی ہو کہ اوسکو غشی کے ہمراہ سہرا ورنسیان جوڑ بند وغیرہ کا اوترجانا عارض ہوتا ہے اور اگر اوسکو چلا کر پکارین شاید جواب نہ دے گی پھر جب بہت زور سے آواز دین تو بہت ضعیف آواز سے بولتی ہے اور پھر اوسے غش آجاتا ہے۔ اور بعضی عورتین ایسی ہین جنکو تشنج کے ہمراہ تمدد پیدا ہوتا ہے ہاتھ پاؤن اونکے کھچے جاتے ہین اور پٹھے مین اونکے انتطراب پیدا ہوتا ہے اور غذا کھانے سے باز رہتی ہین نبض اونکی ضعیف صغیر اور متواتر ہوتی ہے۔ اور جو عورت بچہ والی ہے اوس مین کوئی خرابی امور مذکورہ بالا سے نہین پیدا ہوتی۔ پس مناسب ہے کہ عورت کسی تخت وغیرہ پر بیٹھ کے بھل لٹائی جاے اور سر ہانا اوسکا نیچا ہو اور دونون پنڈلیان پاؤن کی اونچی ہون اور بہت سی عورتین اوسکو دونو طرف سے تھامنے رہین اور اگر عورتین نہ آسکین اور تنہا ہو چاہیے اوسکا سینہ تخت اور پلنگ وغیرہ سے ایک طرف باندھدین تاکہ بروقت جذب اور کشش کے تڑپنے مین اوسکا بدن ادھر اودھر ہلنا نہ پھرے بعد اوسکے دائی جنائی اسکے رحم کی گردن کے اوپر جو بطور چمٹ کے ہے اوسکو کھولے اور بانیان ہاتھ اپنا تیل سے ملکر ایسی انگلیان چارون ملاکر سیدھی کرلے کہ اون مین خم نہ باقی رہے بعد اوسکے اپنا ہاتھ انگلیون سمیت اوسکے رحم کے منھ کے اندر ڈالے اور اوسکی انگلیون سے گردن رحم کو ہلادے تیل لگا لگا کر اور تلاش کرے کہ وہ کون سی جگہ ہے جہان ضمارات یعنی کانٹا زنبور وغیرہ لگا کر جنین کھچا جا سکتا ہے اور بلند مقامات کو تلاش کرے جس مقام پر ضمارات کے گڑ دینے کا موقع ہے اور یہ مقامات اوس جنین مین جو سر کی بھل پیدا ہونے والا تھا دونون آنکھین اور منھ اور اسکے پیچھے گدی اور حنک اور ڈاڑھی کے نیچے اور چنبر گردن جسے ہسلی کہتے ہین اور وہ مقام جو پسلی کے قریب ہین اور شراسیف کے نیچے یعنے کولے کے پاس ہے۔ اور جو بچہ پاؤن کے بھل پیدا ہونے والا ہو اوسکے بدن کی وہ ہڈیان جو پیڑو کے اوپر ہین اور بیچ کی پسلیان اور چنبر گردن۔ بعد اوسکے اوس آنکڑے کو داہنے ہاتھ مین لیکر جس سے بچہ کھچا جاتا ہے بانیان ہاتھ اپنا اوسکے رحم مین داخل کرے ضمارہ یعنی کانٹی وغیرہ اپنے انگلیون مین لیکر کسی ایک مقام پر مقامات مذکورۂ جنین سے گڑ دوے تاکہ یہ کانٹا کسی خالی مقام پر پہونچ جاے اور اوسکے سامنے دوسرے مقام پر دوسرا کانٹا گڑ دی تاکہ کھچنے مین کبھی باقی نہ رہے اور کسیطرف جھکنے نہ پاوے بلکہ کنارون مین بھی اسیطرح کے کانٹے یا پھندے لگا دینا چاہیے جسے دانت اوکھاڑنے کی تدبیر کیجاتی ہے۔ اسی درمیان مین لائق یہ بھی ہے کہ کھینچنے مین نرمی کرے اوس کے بعد اپنے انگوٹھے کو تیل لگا کر اور چندا انگلیان بھی۔ بیچ مین رحم اور جسم جنین کے جو پھنس گیا ہے داخل کرے اور اپنی انگلیونکو جسم کے گرد پھرائے پھر جسوقت بچہ بقدر مناسب پھر جانے چاہیے کہ پہلا ضمارہ جو اسمین بلند مقام پر لگا نا ہے اوسکو ہٹا کے اوپر کیطرف لیجا کر چھوڑ دے اور اسیطرح اور کانٹون کو اوپر چڑھاتی جائے تاکہ جنین سب کا سب کھینچنے سے نکل آئے۔ پھر اگر اسکا ہاتھ نکل آئے اور جنین اندر ہی رہجاے اور تنگی مقام کی وجہ سے پھر دوبارہ ہاتھ کا لیجانا ممکن نہو مراد یہ ہے کہ اندر لیجانا دشوار ہو پس چاہیے کہ اوسپر ایک چیتھڑا لپیٹین تاکہ پھسلتا نہ پھرے اور کھینچتی رہے تا اینکہ جسوقت سب ہاتھ نکل آوے جنین کا اوسکو موندھے پر سے کاٹ ڈالے اور اسیطرح کرنا چاہیے اگر جنین کا ہاتھ قبل دونون پہونچونکے نکل آوے اور سارے کانٹے جو جنین کے اون مقامات مین گڑ دیے ہین اونکو کھینچ کھینچکر سارا جنین نکال لینا چاہیے۔ اسیطرح دونون

پاؤن کو بھی اگر اوسکی تبعیت سے تمام بدن نہ نکل آئے کاٹ ڈالنا چاہیے- رانون کی جڑ سے - پھر اگر بچہ کا سر بڑا ہو اور نکلنے مین تنگی ہوتی ہو اور اوسکے سر مین کچھ پانی جمع ہوگیا ہو چاہیے قابلہ اپنی اونگلیونکے بیچ مین چاکو یا چھری (شوکی) یعنے دوک دار یا وہ چھری کہ جس سے بواسیر ناک کی کاٹی جاتی ہی اوسکے سر کو چاک کرین تاکہ پانی گر جاے پس چھوٹا ہوکر نکل آئے- اور اگر سر مین پانی نہ بھرا ہو اور اوسکے بھیجے نکالنے کی حاجت ہو یہ بھی کر سکتے ہین- اور اگر جنین کا سر اصلی خلقت مین بڑا ہو اوسوقت چاہیے کہ اوسکی کھوپڑی کو توڑ ڈالین اور چاک کر ڈالین اور کلبتین یعنے سنور جس سے ڈاڑھ اوکھاڑی جاتی ہین اور ہڈیون کی کرچین چُنی جاتی ہین اوس سے کھوپری کی کرچین چُن چُن کے نکال ڈالین- اور اگر سر نکل آئے اور سینہ پھنس جاے چاہیے کہ ایسے آلے اون مقامات کو چاک کرین جو متصل چنبر گردن کے ہی تا اینکہ یہ پھاڑنا اور چاک کرنا اون ہڈیون تک پہونچ جاے جو خالی ہین پس جو رطوبت سینہ مین ہی وہ ٹپک کر گر جائے گی اور سینہ کے جوڑ بند باہم چسپیدہ ہوکر چھوٹے ہو جائینگے اب بآسانی نکل آئیگا پھر اگر اب بھی سینہ چسپیدہ ہو جاے اوسوقت چاہیے کہ سینہ کا کاٹنا شروع کرین اور پہلیونکو نکال لین ایسلیے کہ پہلیان جسوقت نکالجائینگی سینہ چھوٹا ہوکر باہر آجائیگا- اور اگر جنین کے شکم کے نیچے ورم ہو مُردہ ہو یا زندہ ہو لازم ہی کہ پہلے اوسی چیز کو نکالین جو اوسکے پیٹ کے اندر ہی جیسا ہمنے بیان کیا ہی جو بچہ پاؤن کیطرف سے نکلتا ہے اوسکا کھینچ لینا آسان ہوتا ہی اور اوسکے جسم کو فم رحم تک برابر کر لینے مین سہولت ہوتی ہی اور اگر شکم یا سینہ کے پاس بروقت نکلنے کے رُک جاے چاہیے کہ اوسکا کھینچنا اسطرح تجویز کیا جاے کہ اوسکو چیر پھاڑ ڈالین جیسا ہمنے بیان کیا ہی تاکہ جو کچھ اوسکے پیٹ کے اندر ہی سب ریزش کر کے نکل جاے- پھر اگر اعضا جنین کے نکل آوین اور سر پھنس جاے دائی کو چاہیے کہ اپنا بائیان ہاتھ اندر ڈال کر سر کو ڈھونڈھے جب ملے تو اونگلیون سے پکڑ کر فم رحم تک لائے اوسکے بعد سر مین ایک کانٹا خواہ دو کانٹے جنسے جنین کھینچ کھینچکر نکالا گیا ہی اسکو بھی کھینچکر نکالین- اور اگر فم رحم ملگیا ہی اور گرمی ورم گرم کے عارض ہونے سے اوسکا سوراخ بند ہوگیا ہی اوسوقت سختی اور درشتی کرنی مناسب نہین ہی بلکہ اسوقت چاہیے کہ چکنی چیزین زیادہ ٹپکائی جائین اور ترلیب کیجاے اور آبزن مین حاملہ بٹھلائی جاتے اور ایسے ضماد لگائے جائین کہ رحم کا منھ کھل جاے بعد اوسکے اوسی ترکیب سے سر کو نکالین جیسا ہم کہہ چکے ہین- جو بچے کسی ایک پہلو پر نکال لیے جاتے ہین اگر ممکن ہو کہ برابر نکل آئین تو انھین راہون سے چلنا چاہیے جنکو ہم نے بیان کیا ہی ورنہ تمام جنین کو اندر کاٹ کاٹ کر نکالنا چاہیے- بعد استعمال ان تدبیرون کے اور نکل آنے جنین کے پھر وہ اقسام جنین علاج کے کرنی چاہئین جو رحم کے ورم گرم کے واسطے مقرر ہین- پھر اگر جنین کے اخراج کے بعد خون جاری رہے اور بند نہو وہی علاج کرنا چاہیے جو باب نزف الدم مین لکھا گیا ہی- **تدبیر حاملہ کی بعد اسقاط کے** جب عورت بچہ کا اسقاط کردے چاہیے کہ مقل اور زوفا حرمل علک البطم سعتر اور سفید رائی کی دھونی دین تاکہ خون بہجاے اور گاڑھا ہوکر رُک نرہے کہ درد پیدا کرے اور ایذادے **مشیمہ نکالنے کی تدبیر** جسکو چھوڑ کہتے ہین- جو حیلہ اسکے نکالنے مین غیر دوائی کیا جاتا ہی وہ یہ ہے کہ چھینک لائی جاے اونھین چیزون سے جنکے سونگھنے سے چھینک آتی ہی اور نتھنے اور منھ بند کر دیے جائین- تاکہ پیٹ مین تناؤ اور کھچاؤ پیدا ہو اور مشیمہ پھسل کر نیچے اوترے جب نمایان ہو جاے آہستہ آہستہ تھوڑا تھوڑا اوسکو کھینچین

اور درشتی نہ کرین تاکہ ٹوٹ جاے - پھر اگر خون ٹوٹ جانے کا ہو جسقدر نکل آیا ہی اور ہاتھ اوس تک پہونچ سکتا ہی اوس کو عورت کی ران مین نرم بندش سے باندھ دے اور پھر چھینک پیدا کرنے کی تدبیر کرے - اگر مشیمہ کے نکلنے مین دیر ہو اوسکو زیادہ کھینچنا نہ چاہیے بلکہ اوسکو اوپر کیطرف سے رانون مین اسطرح سے باندھ دے کہ اب پھر اوپر نہ چڑھ سکے - اور اگر رحم کے اندر چپٹا ہوا ہو اوسکے جدا کرنے مین نرمی کرنی چاہیے اور خفیف حرکت سے اوسکو ادھر ادھر ہلانا چاہیے تاکہ رباط اوسکے ڈھیلے ہو جاین اور اس تدبیر مین درشتی ہرگز نہ کیجاے - اگر مشیمہ کا نہ نکلنا بسبب بند ہونے اور سمٹ جانے فم رحم کے ہو خاص کر اوسکی تدبیر ایسی کرین کہ کھل جاے یا انگلی ڈال کر یا قیروطی ہاے گرم جن سے فم رحم ڈھیلا ہو جاے ایسی شکل سے جسمین سیدھا ہونا عورت کا ممکن ہو استعمال کرے - کبھی اوسکو چت لٹا کر اس تدبیر کا کرنا آسان ہوتا ہی اور کبھی مردخات اور ضماوات ملینہ رحم سے باہر لگانا جیسے نان کے نیچے خواہ ریڑھ کے نیچے بھی اسپر معین ہوتا ہی اور کبھی فقط دائی کو انگلیونکا اندر پھیلاونیا کافی ہو جاتا ہی پھر اوسکی وہی تدبیرین چھینک لانے اور دھونی دینے کی اور بلانے کی کرنی چاہئین اور جو حیلہ مناسب ہو وہ کیا جاے اس لیے کہ مشیمہ بہت جلد متعفن ہو جاتا ہی اور بدبو پیدا کرلاتا ہے اور ایسے مدرات قوی ہی جو مناسب ہون بھی استعمال کرنی چاہیے اور اوس آبزن کا استعمال کرین جسمین اشنان کو جوش دیا ہو کر وہ مشیمہ کو گرا دیتا ہی - مرہم باسلیقون کو رحم مین ٹپکانے سے بھی مشیمہ گر جاتا ہی اسلیے کہ یہ مرہم اوسکو ملکر نکال دیتا ہی جسوقت مشیمہ نکال لیا جاے روغن گل وغیرہ کا استعمال کرنا چاہیے منجملہ اون چیزونکے جو مشیمہ کو پھسلانے پر معین ہوتی ہین یہ بھی ہی کہ تازہ پھول گلاب کا اوس مین خطمی چھوڑ کر پلائی جاے یا کسیقدر ورق بازی پلائین خواہ حمول کرین اور اسکے اوپر اون دواؤن کا استعمال کرین جنکو ہم نے باب اسقاط جنین مین لکھا ہی اور فرزجہ اور بخورات کا بھی استعمال کرین بخورات جنکی مین سے ایک یہ بخور ہے خربق سپید کی دھونی دیجاے اور کبوتر کی بیٹ کی دھونی دیجاے اور زراوند کی دھونی دیجاے - بعض قدیم طبیبون نے دائی جنائی کو اجازت دی تھی کہ اپنے ہاتھ مین چپٹھرے پیٹ کے رحم مین ڈالکر مشیمہ کو نکال لین یہ علاج ایذا دہندہ ہی - اگر مشیمہ نہ نکلا تو متعفن ہو جاتا ہے اور بعد بہت دنون کے نکلتا ہی لیکن عورت کو ایک خراب حالت عارض ہوتی ہی بسبب اسکے کہ بُرے بخارات مشیمہ سے دماغ اور قلب اور معدہ تک چڑھتے ہین پس واجب ہی کہ اون بخارات کی ایذا روکنے کے واسطے خوشبو دھونی کیجاین اور میسوسن پلائی جاے اور دواء المسک کھلائی جاے اور معجون اور قلب پر ادویۂ قلبیہ جو خوشبو ہین اونکا طلا کیا جاے - بعض قدیم طبیبون نے اخراج مشیمہ کے بارہ مین جو کچھ کہا ہی اوسکو بلفظہم لکھتے ہین - لاونبدوس حکیم کہتا ہے اگر مشیمہ رحم مین بچہ کے نکلنے کے بعد باقی رہجاے پھر اگر رحم کا منھ کھلا ہی اور مشیمہ بے لگاؤ ہے اور لپٹ کر گول گول ہو کر رحم کے ایک جانب مین آرہا ہی اوسکا نکلنا آسان ہے چاہیے کہ بائین ہاتھ کو گرم کرکے تیل لگا کر قابلہ زچہ کے رحم کے اندر ڈالے اور مشیمہ کو ڈھونڈھے یہان تک کہ ملجائے گا پھر اگر رحم کی گردن سے ملا ہوا پائے اوسکو سیدھا نہ کھینچے کہ سیدھا کھینچنے سے رحم کے پلٹ جانے کا خوف ہی اور زیادہ زور سے بھی نہ کھینچے بلکہ مناسب یہ ہی کہ پہلے اوسکو آہستہ آہستہ داہنے بائین ہلاتے رہین اور ہلانے مین زور نہ کرے بعد اسکے کھینچنے مین کسیقدر زور زیادہ کرے کہ مشیمہ اب اسوقت الگ ہو جائے گا لپٹا نرہے گا - اور اگر رحم کا منھ ملگیا ہو اوسوقت وہی اقسام علاج کے کرنی چاہئین جنکو ہم اوپر

بیان کر چکے ہین۔ اور اگر قوت ضعیف نہ ہو گئی ہو ایسی چیزونکا استعمال کرین جنسے چھینک آتی ہی اور بخورات خوشبو دواؤن سے کسی دیگ مین دیجاے اگر رحم کا منھ کھلجاے تو ہاتھ ڈالکر مشیمہ نکال لینا چاہیے جیسا اوپر بیان ہو چکا ہی۔ پھر ان چیزونکے استعمال سے اور ان تدبیرون سے نہ نکلے کچھ اور اس نہونا چاہیے اور نہ دل مین اسکا زیادہ خیال کرنا چاہیے اس لیے کہ بعد تھوڑے دنون کے یہ خود گھل جائیگا اور مثل مائیت خون کے گلابی رنگ پانی ہو کر بہ جائیگا لیکن اسکی بو کی خرابی سے دردسر پیدا ہوتا ہی اور معدہ خراب ہو جاتا ہی اور کرب معدی پیدا ہوتا ہی لہذا مناسب یہی ہی کہ اسکے نکالنے مین جلدی کیجاے اور لازم ہی کہ دھونی کے دینے مین کمی نہ کیجاے ایسی چیزونسے جو اسکے مناسب ہین۔ یہی حکیم کہتا ہی کہ ہمنے تجربہ کیا ہی مرمت کی دھونی اور انجیر خشک کی دھونی کرین۔ اسکے سوا ایک اور حکیم نے جو کچھ کہا ہی اوسکو بھی ہم بجنسہ لکھتے ہین وہ یہ کہتا ہی کہ تیز دوائین جیسے سداب فراسیون قیسوم روغن سوسن روغن حنا اسقدر کہ خشک دوائین اوسمین تر ہو جائین بعد اوسکے ان سب دواؤنکو لوہے کی دیگ مین رکھکر اوسکے منھ کو بند کر دین اور چھوٹے چھوٹے سوراخ اوسمین کرین اور ان سوراخون مین چھوٹی چھوٹی چھوچھیان لگا کر دیگ کے نیچے آنچ کرین جب جوش آجاے دیگ کو اوتارلین اور کوئلون پر رکھین اور وہ گرمی جسپر عورت بٹھائی جائے گی قریب دیگ کے لائین اور وہ چھونچی جو اوس مین لگی ہی عورت کی شرمگاہ مین رکھین اور بہت سی کپڑون سے اوسے اوڑھا دین اور ایک گھنٹہ اور دو گھنٹہ تک اسی طرح بیٹھی رہے تا اینکہ مشیمہ اپنی جگہ چھوڑ دے پھر اگر یہ تدبیر کافی نہو اور مشیمہ کے نکالنے سے افزنجا ضعیف ہو پس لازم ہی کہ وہ منماوات لگائین جو جنین کو گرا دیتے ہین کہ بعد دھونی دینے کے ان منماوات کا اثر قوی ہوتا ہی اور قوت انکی زیادہ نفوذ کرتی ہی **منع حمل کا بیان** چھوٹی لڑکی جسپر لڑکا پیدا ہونے سے خوف ہو اور وہ عورت جسکے رحم مین کوئی مرض ہو اور وہ عورت جسکے مثانہ مین ضعف ہو کہ جنین کے بوجھ سے اوسکا مثانہ پھٹ جائے گا پس بیماری سلس البول کی ہو جاے گی اور پیشاب کے روکنے پر تمام عمر قادر نہ ہے گی ایسی عورتون کے واسطے منع حمل کی تدبیر کرنی واجب ہے منجملہ تدبیرات کے ایک یہ بھی تدبیر ہے کہ جماع ایسی طرح سے نکرین کہ جس سے حمل رہ جاتا ہی جسکی صورتین اوپر ہم بیان کر چکے ہین اور یہ بھی تدبیر ہے کہ مرد اور عورت دونون کے انزال مین اختلاف وقت کیا جاے اور مرد بعد انزال کے بہت جلد عورت سے جدا ہو جاے اور اوسکو اجازت دے کہ بعد فراغ کے کھڑی ہو جاے اور پیچھے کیطرف ساٹ مرتبہ سے نو مرتبہ تک اوچھلے اور کودے کہ اس اوچھلنے سے اکثر یہی ہوتا ہی کہ منی گر جاتی ہے لیکن اوبھرنا اور حرکت کرنا اور پیچھے کیطرف اور آگے کی طرف کودنا اس سے تو اکثر منی ٹھہر جاتی ہی۔ کبھی منی کے پھسلا کر نکالدینے پر یہ تدبیر بھی معین ہوتی ہی کہ چھینک پیدا کیجاے۔ منجملہ اون چیزون کے جنکی رعایت کرنی واجب ہے یہ ہی کہ قبل جماع کے قطران کا حمول کیا جاے اور مرد اپنے ذکر پر اسکو مل لے اور اسیطرح روغن بلسان اور سفیدے کی خاصیت ہی اور یہ بھی ہے کہ قبل جماع یا بعد جماع کے انار کا مغز جو اندر سے نکلتا ہی اور سوے کا حمول کرین اور فقاح کرنب اور تخم کرنب کا حمول قبل جماع کے یا بعد جماع کے اسکے واسطے قوی ہی اور بروقت خون حیض سے پاک ہونے کے اور خصوصاً جسوقت قطران مین ڈالا جاے یا کسی اور جوشاندہ مین یا عصارۂ فوتنج مین۔ ورق غرب کا حمول بعد طہر کے کسی صوف مین خصوصاً کہ جسوقت وہ صوف آب برگ غرب مین ڈبویا گیا ہو اسیطرح تخم حنظل ہزار چشان خبث الحدید

کبریت سقمونیا تخم کرنب سب ہم وزن لیکر قطران ملا کر حمول کرین۔ فلفل کا حمول بعد جماع کے مانع حمل کا ہوتا ہی اسیطرح ہاتھی کی لید تنہا یا ہمراہ سجر بہ کے اوقات مذکورہ مین پلانے کی دوا یہ ہی کہ آب باد روج خیرٰی اوقیہ پلانے سے منع حمل ہوتا ہی رجا یعنے جھوٹھے حمل کا بیان کبھی عورت کو ایسے امراض لاحق ہوتے ہین کہ حاملہ سے مشابہ ہوجاتی ہی مثلاً خون حیض رُک جاتا چہرہ کا رنگ بدل جانا اشتہا ساقط ہوجانی رحم کا منھ ملکر بند ہوجانا کبھی کسیقدر صلابت بھی ہوجاتی ہی اور کبھی صلابت کے ہمراہ تمام رحم سخت ہوجاتا ہی دونون پستان پھُول جاتے ہین اور بھر جاتے ہین کبھی دونون مین ورم بھی آجاتا ہی اور اسکے پیٹ مین ایک ایسی چیز حرکت کرتی ہے جیسے بچہ پھر رہا ہے اور اوسکا حجم بھی بچہ کے حجم کے مانند معلوم ہوتا ہی اور دبانے سے داہنے بائین ہٹتا بھی ہے۔ کبھی یہی صورت چار پانچ برس تک باقی رہتی ہی اور اکثر یہی ہوتا ہی کہ آخر عمر تک یہی کیفیت اوسکی رہتی ہی اور علاج نہین قبول کرتا ہی۔ کبھی اس عورت کو استسقا کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہی اور پیٹ پھُول جاتا ہی مگر مائل سختی ہوتا ہی نہ ایسا حال جو استسقار طبلی مین ہوتا ہی کہ پیٹ بجانے سے ڈھول کی ایسی آواز آوی۔ کبھی اس عورت کو حیض بھی آجاتا ہی اور دردزہ بھی اوٹھتا ہی مگر لڑکا نہین پیدا ہوتا ہی اور بیشتر اس درد کا سبب یہ ہوتا ہی کہ حیض کی رگون مین کھنچاؤ اور نفخ بھی پیدا ہوجاتا ہے اسی وجہ سے بچہ نہین جنتی ہی اور کبھی ایک گوشت کا لوتھڑا جنتی ہی مختلف صورت کا جسکے اقسام کا قاعدہ نہین منضبط ہوسکتا ہی۔ اور کبھی فقط ریح نکلکر رہجاتی ہے اور کبھی جو بہت سے فضول مجتمع ہوچکے ہون ہمراہ اوس خون کے نکلتے ہین جسکی آمد بند ہوچکی تھی۔ رجا ان سب قسمون مین وہی دوسری قسم ہے اور اوسی کا نام مولی بھی ہی اور سوائے دوسری قسم کے اور کسی قسم کو مولی نہین کہتے ہین اور زبان فارسی مین باد در وغین بھی کہتے ہین۔ اس گوشت کے ٹکڑے پیدا ہونے کا سبب بنظر حدس صحیح کے دو معلوم ہوتے ہین ایک تو مواد کی کثرت ریزش جو بطرف رحم کے ہوتی ہے یا اینکہ حرارت اوسکی شدید ہو دوسرے جماع ایسا کہ جس مین عورت کے رحم مین منی پہونچتی ہے اور پھر اوسکو غذا کی بھی مدد ملتی ہے مگر بہ سبب نہونے قوت کے مرد کی منی مین خلقت جنین کی پوری نہین ہوتی ہے۔ علامات جو علامتین ایسی کہ رجا یعنے جھوٹھے حمل کے اِن اقسام مین اور سچے حمل مین تمیز پیدا کردین وہ یہ ہین کہ یہ شی رجا مین جو متحرک ہوتی ہی وہ ایک ہی وقت متحرک ہوکر پھر نہین حرکت کرتی ہی اور پیٹ کی سختی بھی اس مرض مین زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت اوس عورت کے پیٹ کے جو سچی حاملہ ہو۔ اور یہ بھی ہی کہ مرض رجا مین عورت کے ہاتھ پاؤن زیادہ ڈھیلے ہوتے ہین اور پتلے زیادہ ہوتے ہین۔ وہ علامات جو رجا مین اور دیگر اقسام جو اون پر بیان ہوی اونمین تمیز دین یہ ہین کہ رجا مین تو ہم اس بات کا ہوتا ہے کہ جنین پیٹ مین ہی اور ایک جسم ملا ہوا رحم مین محسوس ہوتا ہے اور اکثر رجا مین وہی بات عارض ہوتی ہی جو ورم رحم مین قولنج کے اعراض سے پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ اعورنا مے آنت مین رجا سے تنگی پیدا ہوتی ہی پس وہ تنگی درد شدید پیدا کرتی ہی۔ علاوہ برین اکثر اوقات رجا کے ہمراہ ایک قسم کا ورم اورام قولنجی سے بھی ہوتا ہی۔ قولنج رجائی مین تمری اور معجون شہر یاران وغیرہ سے اسی جہت سے فائدہ ہوتا ہے کہ ایسے معجون اس درد کو بھی دور کرتے ہین اور رجا کو بھی نکالدیتے ہین علاج تدبیر اسکی یہ ہی کہ حرکت کم کیجاے اور ریاضت چھوڑادی جاے بیٹھے کے بجاے سونا کہ جس سے اعضاء زیرین ملے رہین اور مواد کی ریزش جانب اسفل نہونے پاوے

اگر حاجت فصد اور استفراغ اور قی کی ہو کرنا چاہیے اور تمام علاج ادرام کے جو حابس خون ہین اور مرخیات سے بطور ضماد کے یا سینک کے خواہ فطول اور آبزن کے کرنی چاہیے اور اون دواؤن سے جو اسقاط کرتی ہین بعد ان تدبیرون کے کہ بسا اوقات جو مادہ رجا کرنے والا ہی اوسکو خواہ اوسکے مشابہ کو یہ دوائین فنا کردین گی اور اکثر اوقات تو اوس کو ساقط کردین گی اور اکثر اس مرض کی دشواری دور کرنے مین فقط لوغاد یا کا استعمال کافی ہی۔ اور روغن کلکلانج بھی اس مرض مین بہت نفع کرتا ہے لڑکے کی پیدائش کی شکل طبعی اور غیر طبعی کا بیان ولادت کی شکل طبعی یہ ہے لڑکا سر کے بھل باہر نکلے سامنے کیے ہوے سر کو قسم رحم کے طرف جھکا ہوا ہو دونون ہاتھ اوسکے اپنی رانون تک پھیلے ہوے ہون سوای اس شکل کے اور جس طرح پر لڑکا پیدا ہو وہ شکل طبعی نہین ہے۔ قریب اس شکل کے یہ بھی ہی کہ بچہ کے پاؤن پہلے نکلین اور ہاتھ اوسکے دونون رانون پر کھلے ہوے رکھے ہون۔ پھر اگر سر اوسکا قسم رحم کے سامنے سے ہٹ کر نکلا یا ہاتھ اوسکے دونون زانون سے جدا ہو کر باہر آئے اور پاؤن نکل آئے اور اونکے ہمراہ ہاتھ نہ نکلین اسطرح سے بچہ کا نکلنا اچھا نہین ہے بری شکل سے بچہ کا نکلنا کبھی تو جنین اور مان دونون کو قتل کرتا ہی اور کبھی مان بچ جاتی ہی اور بچہ مرجاتا ہی اسلیے کہ بچہ کو ایک مشقت شدید پہونچتی ہی۔ اور نکلتے نکلتے بچہ کو ورم بھی عارض ہوجاتا ہی اگر زمانہ ولادت مین دیر ہوجاے اور پھنسا رہے کہ تین دن کے اندر پورا باہر نہ نکل سکے۔ کبھی خراب شکل پر بچہ کا پیدا ہونا اور رحم ایسا پیدا کرتا ہی جو قاتل ہو پس بچہ تو باہر نکل آتا ہی اور مان مرجاتی ہی اور کبھی بری شکل کے پیدا ہونے مین لڑکے کو اختناق عارض ہوتا ہی کہ اسی سے وہ مرجاتا ہی

عسر ولادت کا بیان ولادت مین دشواری یا بسبب حاملہ کے ہوتی ہی یا بسبب جنین کے یا بسبب رحم کے یا بسبب مثیمہ کے یا بسبب قریب قریب کے اعضا اور مشارکات کے یا بہ سبب وقت ولادت کے ہوتی ہی یا قابلہ کے سبب سے یا اسباب باہر سے جو خارج بدن ہین۔ حاملہ عورت کے سبب سے عسر ولادت یون ہوتا ہی کہ ضعیف ہو اور بیماریون کی تکلیف اوٹھا چکی ہو۔ بھوکھی بہت رہی ہو یا بہت کم سن لڑکی ہو ابھی اسکو عادت حمل یا وضع حمل کی نہ ہوی ہو بلکہ یہ پہلا ہی لڑکا ہوگا پس اسکا خوف زیادہ کرتی ہی کہ درد بھی بشدت ہوتا ہی یا بڈھی یا ضعیف ہی یا گوشت اسکے بدن مین بہت ہی یعنے بہت موٹی ہے اور جس مقام مین بچہ ہے وہ تنگ ہو رہا ہی کشادہ نہین ہوتا اور فنا در لڑکے کے باہر لانے پر بروقت پیدائش کے اس طرح پر کہ اچھی طرح پھوٹ کر خالی کردے مع عضلات شرم کے نہو۔ یا درد پر بہت کم صبر کرتی ہو اور اولٹ پلٹ زیادہ کرتی ہو اور زیادہ کراہنا اور بیچینی ہونے کے حال مین ہو کہ اس سبب سے تغیر شکل ولادت مین ایسا پیدا ہوگا جو موافق شکل طبعی کے نہین ہے مولود کے سبب سے عسر ولادت یا براہ جنس مولود ہوتا ہے اسلیے کہ دختر کی ولادت فی الجملہ پسر کی ولادت سے زیادہ دشوار ہوتی ہے یا بہت بڑا ہوگیا ہی یا لڑکے کا سر بڑا ہوگیا ہی یا اوسکی جھلی موٹی ہوگئی ہی یا چھوٹا بہت ہے اور ہلکا ہی کہ بقوت نیچے کو نہین اوترتا ہی یا اوسکی خلقت مین ایسا تغیر ہوگیا ہی کہ مستوی خلقت نہ رہا جو بہ آسانی پھسل کر باہر آجاے مثلاً اسکے بدن مین دو سر ہین یا کئی جنین کا حمل ہے جو آپس مین تنگی اور مزاحمت کرتے ہین کہ اکثر پانچ جنین سے بھی پیٹ رہ جاتا ہی بلکہ بیشتر ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ بہت سے بچہ چھوٹے چھوٹے مختلف اقسام کے ہوتے ہین اور اکثر ایک تھیلی مین بہت سے بچہ پیٹ مین رہتے ہین اور تھیلی کی تھیلی نکل آتی ہی کبھی دشواری ولادت

اس سبب سے ہوتی ہو کہ جنین مُردہ ہو اپنی حس و حرکت سے جو مرد اپنی ولادت پر نہین دے سکتا ہو یا ضعیف اسقدر ہو کہ اپنی حرکت سے نکلنے پر مدد نہین پاتا۔ کبھی عسر ولادت اس سبب سے ہوتا ہو کہ جس شکل سے جنین نکلنا چاہتا ہو وہ شکل طبعی نہین ہو مثلاً پاؤن کیطرف سے نکلے یا کسی پہلو کے بل نکلے یا پہلے اوسکے ہاتھ نکلین یا جھکا ہوا دونون زانو پر اور دونون رانو نیز سر ڈالی ہوے نکلے اور یہ بات بسبب فساد حرکت جنین کے پیدا ہوتی ہو یا اس سبب سے کہ اسکی مان نے بہت سی پچھاڑین کھائین ہون اور بہت سی اولٹی پالٹی ہو بروقت ولادت کے یا تمام زمانۂ حمل مین کسی وقت۔ ولادت مین سُستی ڈالنے کا ایک یہ بھی سبب ہے کہ درد زہ بچے کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہو اور سانس کی آمد رفت بُری طرح سے ہو۔ جو عسر ولادت رحم کے سبب سے ہوتا ہو وہ یہ ہو کہ مثلاً رحم چھوٹا ہو یا تنگ ہو کہ اوسمین گنجایش بہت کم ہو یا خشک زیادہ ہو جنین اوسمین پھیل نہ سکے یا مُنھ اوسکا اصل خلقت مین تنگ ہو یا زخمون وغیرہ کے بھرنے سے فم رحم مین تنگی آگئی ہو خواہ اور اسباب تنگی کے اوس مین ہون یا اوسمین کوئی مرض امراض ردیہ سے ہو جیسے فلغمونی یا قروح یا شقاق یا بواسیر یا اینکہ یہ عورت پہلے رتقا ہو یعنے اس سے جماع نہین ہوسکتا تھا بعد اوسکے فم رحم کی جھلی اوسکی پھاڑی گئی مگر پوری نہین پھٹی تو اوسکا بھی حال وہی ہو جو اوس عورت کا ہوتا ہو جسکا رحم اصل خلقت مین تنگ ہو۔ مشیمہ کے سبب سے جو عسر ولادت ہوتا ہو وہ اسطرح پر ہے کہ مشیمہ بہت زیادہ گندم ہونے کے نہ پھٹے پس جنین نکلنے کی راہ نہ پائے یا ایسا بودا اور کمزور ہو کہ جلدی پھٹ جاے اور جتنی رطوبتین اوسمین بھری ہین قبل جنین کے نکلنے کے بہ جائین اب جنین پھسلنے کی جگہ نہ پاے۔ گرد جوار کے اعضا کے سبب سے عسر ولادت یون ہوتا ہے جیسے مثانہ مین کوئی ورم ہو یا کوئی دوسری آفت ہو پیشاب کے رُک جانے وغیرہ سے یا آنتون مین خشک فضلہ بھرا ہوا ور زیادہ ہو یا آنت مین ورم ہو یا قولنج اور قسم کا ہو یا بواسیر یا شقاق مقعد کا ہو یا کمر عورت کی پتلی ہو۔ وقت ولادت کے خرابی سے عسر ولادت یون ہوتا ہو کہ جنین قصد پیدا ہونے کا جلدی کرے اور ابھی پیدا ہونے مین اسکو تشدد ہو اور جو اینڈا اسکو رحم مین رہنے سے ہو اوسنے صعوبت ایسی ڈالی ہو کہ اب ٹھہر نہین سکتا ہو جیسے یہ بات اکثر پیدا ہو جاتی ہو بلکہ ایک ریح وقت دشواری ولادت کے اسی قسم کی عارض ہوتی ہو اسلیے کہ قوت جنین کی اگرچہ قوی بقدر اوسکی جسم کے ہو لیکن بقدر حاجت کے وہ قوت ضعیف ہو یعنے جسقدر قوت کی حاجت اسکو باہر آنے مین ہو اوتنی نہین ہو۔ اسباب خارجی کے سبب سے عسر ولادت یون ہوتا ہو کہ مثلاً سردی زیادہ پڑے کہ اعضاء ولادت مین انقباض پیدا ہو اور سکڑ جائین اور اسی سبب سے بلاد شمالی اور تر ہری ہوا مین عسر ولادت زیادہ ہوتا ہو اور جو ملک بارد ہین اور جو فصلین بارد ہین اونمین ولادت بسختی ہوتی ہو۔ اکثر عسر ولادت کے سبب سے پیٹ مین گڑھے پڑ جاتے ہین اور مراق کی جھلی پھول کر نمایان ہو جاتی ہو۔ یا گرمی زیادہ ہو کہ اسقدر قوت مین زیان ہو جاے یا کوئی غم اوسکو پہونچے یا یہ کہ عورت خوشبو مین ڈوبی رہتی ہو اور زیادہ سونگھتی ہو کہ اوسکا رحم ہمیشہ اوپر کیطرف کھچا رہتا ہو اور اسی وجہ سے مناسب نہین ہو جو وقت عورت کو عسر ولادت عارض ہوا ور اوس کی وجہ سے سقوط قوت ہو گیا ہو کہ اوسکو حاجت سے زیادہ خوشبو سونگھائی جاے تاکہ قوت ساقطہ اوسکی واپس آئے۔ اکثر عسر ولادت جو سبب ایسی بُرودت کے پیدا ہوتا ہو کہ اوس سے قبض یا تکثیف ہو جاتی ہو اوس کی وجہ سے یہانتک نوبت پہونچتی ہو کہ جو رگین سینہ یا پھیپھڑے مین ہین وہ کٹ جاتی ہین پس انجام اسکا نفث الدم اور اوس کھانسی کیطرف

ہوتا ہی جوسل مین پیدا ہوتی تھی۔ اور اکثر انجام اسکا پھینے اور عضل کے کٹ جانی تک ہوتا ہی اسلیے کہ تمدد اور کشش اعین زیادہ پیدا ہوتی ہی اور اوسکی برداشت بوجہ نہونے نرمی اور لوچ کے کم ہوتی ہی لہذا کزار تک نوبت پہونچتی ہی۔ اور کبھی امرولادت کی خرابی یہانتک پہونچتی ہی کہ مراق لبن پھٹ جاتی ہی اور یہ بات جب ہوتی ہی کہ تکاثف مین افراط ہو۔ دشواری اور آسانی سے ولادت کی شناخت اگر ولادت سے پہلے یا قریب زمانۂ ولادت کے دردزہ آگے کیطرف اور پیٹ اور پٹرو کیطرف مائل ہو ولادت مین آسانی ہوگی اور اگر دردزہ پیچھے اور پشت کیطرف مائل ہو ولادت مین دشواری ہوگی تدبیر اوس عورت کی جسکو دردزہ اوٹھے جب حاملہ قریب جننے کے ہو واجب ہی کہ ہر وقت گرم پانی سے نہلائین اور آزن کرین اور افضل طریقہ اوسکا یہ ہے کہ حمام سے باہر نہلاے تاکہ ضعف نہو جاے پس بدن ڈھیلا ہو جاے۔ تمر ہندی پیڑو اور پشت کی اور شرمگاہ کی روغن بنفشہ اور بابونہ اور خیری وغیرہ سے کیجاے اور خوشبو چیزون کا حمول کرتی رہے اور پتلے قوام کی قیروطی اوسکے شرمگاہ مین ٹپکائی جاے اسیطرح اور تیل کے اقسام جو مرخی ہین اور لعابات مرخیہ اور چربیان پتلے قوام کی جیسے مرغیون کی چربی اور مرغابی فربہ کی چربی یہ سب نیم گرم ہون سردنہون اور مائل بحرارت ہون خصوصاً اگر اوسکی فرج مین خشکی ہو یا تمام بدن پر مع فرج کے خشکی غالب ہو اور واجب ہی کہ عسر ولادت کے خیال سے ایک مہینہ کامل ہر روز نار مُتھہ اوٹھکر لعابات پیا کرے جیسے لعاب بہدانہ لعاب تخم کتان کے ہمراہ۔ اسیطرح بروقت دردزہ کے آب حلبہ پلایا جاے اور اوسکی غذا ملین ترکاریون سے ہو اور یخنی اور فربہ جانورون کے گوشت اور فربہ مرغیان۔ قابض چیزون کا کھانا اسپر حرام ہی مشک اور عطر سے اسکی فرج کو خوشبو کرنا چاہیے جب زمانہ ولادت کا پہونچ جاے اور دردزہ شروع ہو جاے قلیل مقدار چیز کھاے جسمین غذایت زیادہ ہو اور اوسکے اوپر شراب ریحانی پیے۔ بعد اوسکے واجب ہی کہ عورت ایک گھنٹہ بیٹھے اور دونون پاؤن اپنے دراز کردے پھر بیٹھے کے بعد ایک گھنٹہ لیٹے پھر دفعۃً کھڑی ہو جاے اور زینہ وغیرہ پر چڑھے اور اوتری پھر بیوقت رحم کا منھ تھوڑا سا پھولے اور پھولنے کے بعد اوسکا بڑھنا شروع ہو جاے اور کھلنے لگے پس واجب ہی کہ چاپا چلا کر کراہنا شروع کرے جہانتک اسکو طاقت ہو خصوصاً بروقت پھٹنے اوس جھلی کے جسمین سے بچہ نکلتا ہی اور تکلف چیخ پیدا کرے اور منھ اپنا جسقدر ممکن ہو کھولدے اور ہوا کو کثیر بذریعہ استنشاق کے اندر پہونچاے جتنی زیادہ پہونچا سکے کہ یہ ترکیب جنین اور مشیمہ کو نکال دیتے ہی۔ بہت بہتر ایسی چیز جسپر زچہ بٹھائی جاے بروقت پیدا ہونے بچہ کے وہ کرسی ہو کہ جسکے پیچھے گاؤ تکیہ لگا ہو اور اس کرسی پر بعد کھل جانے رحم کے بٹھلانا چاہیے۔ اور اگر عورت موٹی ہو اسقدر پیچھے جسطرح دھوبی کپڑا دھوتے وقت چاپا ہی سر اپنا جھکا دے اور دونون زانون اپنے پیٹ کے نیچے رکھ لے تاکہ اوسکا فم رحم مع فرج کے سیدھا ہو جاے بعد اوسکے اوسکی فرج کو روغنہاے ملینہ مذکورہ سے پونچھنا چاہیے۔ واجب ہی کہ اوسکی فرج کو کشادہ کیا جاے اور انگلیون سے کھولی جاے جب ایسا کیا جاے اور اوسکا پیٹ خوب دبایا جاے بہت جلد جنے گی جیسے چوپائے جانورون کے بہت جلد بچہ ہوتا ہی۔ پھر جبوقت مشیمہ دکھلائی پڑے اور معلوم ہو جاے کہ اب جنین قریب نکلنے کے ہی پس اگر مشیمہ بوجہ گندگی کے پھٹا ہو تا خون سے یا آسیہ نام آلہ سے اوسکو چاک کر دینا چاہیے اور دائی جنائی یا خود حاملہ اوسکو اپنی انگلیون مین نرمی سے دبائے رہے تاکہ یہ آلہ جنین تک پہونچکر اوسکو ایذا نہ دے یہانتک کہ سارا مشیمہ پھٹ جاے

اور رطوبت بہنے لگے۔ پھر اگر مشیمہ کے پھٹنے مین جلدی ہوجاے اور جنین ابھی پورا اوس سے جدا نہین ہوا ہو اور زمانہ طولانی گذر گیا اور فرج عورت کی خشک ہوگئی واجب ہو کہ اوسپر مزلق چیزین اور قیروطی رقیق چپکائین اور لعاب اور گچھلائی ہوئی چربیان اور انڈے کی زردی اور سفیدی بیر اوس عورت کی جسکو ولادت حمل مین دشواری ہو سو اسطریقہ دوا کی مین کہتا ہون جسوقت عسر ولادت ہو اوسکو لذیذ خوشبو سونگھانی چاہیے اور قدرے قلیل خوشبو سونگھائی جائے اگر قوت اوسکی ضعیف ہو۔ اور ماء اللحم اور غذاہاے جیدہ بمقدار قلیل دینی چاہیے جیسے بیضۂ نیم برشت وغیرہ اور چند پیالہ شراب ریحانی پاکیزہ اوسکو پلائے جائین پھر اوسکو بٹھادین اور اوسکے بیٹھنے کی جگہ کی درستی اور تعدیل کرین اگر جاڑون کی فصل ہو بہت سی آگ روشن کردین اور اگر گرمیون کے دن ہون نیلوفر وغیرہ کی ہوا دین اور کمر کو تک نیمگرم پانی مین جو مائل بحرارت ہو اوسکو بٹھانا چاہیے خصوصاً اوس دیگ مین جسمین ایسا پانی بھرا ہو کہ دس جزء خونیج کو اوس مین جوش دین اور ایک شبانت کا اوسپر حمول کرین جیسے فرکا شیاف اور مالش اوسکے پٹرو اور اعضاء ولادت کی کرین اور بیٹھ کی مالش قیروطی سے کرین اور نیم گرم چربیون سے خصوصاً کہ عسر ولادت کا سبب برودت ہو۔ اسیطرح لعابات کا استعمال کرنا چاہیے۔ کبھی اسکی بھی حاجت ہوتی ہو کہ اوسکی فرج مین حقنہ کیا جاے اسطرح پر کہ اوس سے کہا جاے جسوقت وہ چت لیٹی ہو کہ اپنے دونون کولون کو نیچے ایک نہالچہ رکھ لے اور دونون پاؤن اوسکے اونچے کردئے جائین اور دونون رانین اوسکی الگ الگ کردی جائین جسقدر ممکن ہو بعد اس تدبیر کے اوسکی فرج مین اودیہ مزلقہ وغیرہ زور سے پہونچائی جائین ایسی پچکاری کے ذریعہ سے جسکی نے کا طول برابر طول رحم کے ہو یا اوس سے زیادہ اور ایک گھنٹہ تک اوسکو بحال خود چھوڑ دین تا اینکہ عورتون کو نظر آجائے کہ اسکے رحم کا منھ کھل گیا ہو اور رطوبات نے بہنا شروع کیا اب اسوقت اس عورت کو کپڑے اوڑھا دین اور اونچے پر چڑھائین اور کرسی مذکور پر بٹھائین اور حکم کرین کہ اپنے زیر شکم کو زور سے سوتے اور بچوڑے اور بتکلف لڑکا جننے پر اپنی طبیعت کو آمادہ کرے اور اپنی کمر کو تہیگاہ تک دبائے پھر یہ عورت قریب ہو کہ بچہ جن دے۔ کبھی احتیاج ہوتی ہو کہ اوسکی فرج کو لولب نامی آلہ سے کھولین تاکہ اوسکے رحم کا منھ کھل جائے۔ واجب ہو کہ زچہ کے لٹانے کی شکلون کا امتحان کیا جاے اور دیکھا جاے کہ اوسکو اوندھا منھ کے بل لٹانا یا چت لٹانا یا کسی پہلو پر لٹانا ان شکلون مین سے کونسی شکل ایسی ہو کہ لڑکے کا منھ قریب فرج کے آجاتا ہو اور ولادت مین آسانی ہوتی ہو۔ خبردار رہنا چاہیے کہ دائی جنائی کو کبھی اختیار نہ دے کہ سختی سے حاملہ عورت کے ساتھ پیش آئے یا مزلق دواؤن سے عورت کی فرج کو بھردے اگر یہ تدبیرین کارگر نہون پھر دواؤن اور بخورات اور محللات سے مدد لینی چاہیے۔ جسوقت کسی حاملہ کو صبح سویرے اودیہ مسہل ولادت گولی وغیرہ پلائی گئی ہون اور لڑکا پیدا نہو چاہیے کہ ٹھیک دوپہر کو لوبیا اور چنے کا گاڑھا گاڑھا پانی روغن کنجد مین ملاکر پلائین پھر اگر شام ہوجاے اور لڑکا پیدا نہو کسی قسم کے ولادت جنکا ہم آگے ذکر کرینگے رکھ کر وہ عورت سو رہے پھر جب صبح ہوجاے چند بخورات جنکو ہم بیان کرین گے اوس سے دھونی دیجاے پھر دوبارہ اوسکو وہی دوا پلائین جو گذشتہ صبح کو پلائی تھی پھر اگر اس سے بھی نفع نہو بیٹھ اور رانون پر حاملہ کے آب سداب مین گندم دیوانہ پیس کر طلا کرین۔ اور اگر درد کی زیادتی ہو خصوصاً سردی کے سبب سے فرج مین عورت کے کوئی روغن گرم کا استعمال کرین جسکو ہمنے قرابادین مین ذکر کیا ہے بہت قدیم اور پرانے زمانہ کے طبیبون نے جنین کے نکالنے کا ایک حیلہ اور قسم حرکات کے ذکر کیا ہے ہم نے اوسکو نہین بیان کیا

اسلیے کہ اوسکے فائدہ کرنے کی ہم کو امید نہ تھی۔ **تدبیر اوس عورت کی جسکے بچّہ کا پاؤن سر سے پہلے نکلے واجب ہے** کہ اس عورت کے ساتھہ نرمی کیجاے اور بچّہ کو بھی بہت نرمی سے چھوئین اور اوسکے پاؤن کو آہستہ آہستہ اوسپر بلٹین تا اینکہ سیدھا بیٹھہ جاے اور دونون پنڈلیان تھوڑی تھوڑی اوپنچی کرین تا اینکہ سر اوسکا اپنی جگہہ درست ہوکر بیٹھے اور اگر ان باتون مین سے کچھہ نہوسکے بہت سی پیٹون سے اسکو باندھین اور جتنا دھڑ اوسکا رحم سے نہین نکلا ہی اوسکو نکالین۔ پھر اگر بدون کاٹنے کے نہ نکل سکے وہی تدبیر کرین جو مُردہ بچّہ کے بارہ مین ہم نے لکھی ہے **تدبیر اوس عورت کی جسکا لڑکا کسی** پہلو پر پیدا ہوا اسکی تدبیر بھی وہی ہی جو ابھی بیان ہوئی ہی اور اوپر کیطرف اوٹھاکر اسکو درست اور برابر کردین اور بچھانے مین اور اولٹنے مین نرمی کرین **تدبیر اوس عورت کی جسکے رحم مین ورم ہو** قیروطی اور روغنون کا استعمال کرین اوسکے بعد وہ معاملہ اوس سے کرنا چاہیے جو اون عورتون سے کیا جاتا ہی جنکے بچّہ فربہون آسانی سے پیدا ہوے ہون یا سختی سے **تدبیر اوس عورت کی جسکے لڑکا پیدا ہونے کی دشواری بچّہ کے بڑے ہوجانے سے ہو** واجب ہی کہ دائی جنائی اس لڑکے کی گرفت مین اور کھینچنے مین نرمی کرین اور تھوڑا تھوڑا کھینچین اگر اسطرح نکل آئے تو بہتر ہے والا اپنی کپڑے کے کنارے سے اسکو باندھے اور آہستہ آہستہ کھینچین اور اگر یہ بھی کارگر نہو تو کانٹے وغیرہ جنمین پھنسانی کی تدبیر اوپر لکھی ہوئی ہی اونمین پھنسا کر کھینچین۔ اور اگر یہ بھی کارگر نہو تو کاٹ کر نکالین اور وہی تدبیر کرین جو مرے ہوے بچّہ کی ہی۔ **تدبیر اوس عورت کی جسکو عسر ولادت بسبب بچّہ کے مرجانے کے ہو یا ایسی بُری شکل پیدا ہو کہ اوسکے** جینے کی امید نہو اون دواؤن کا استعمال کرنا چاہیے جو مُردہ بچّہ کو نکالدیتی ہین جیسا کہ اوپر کہا گیا اور آیندہ کہی جائینگی اگر یہ تدبیر کارگر نہو سنبور سے پکڑکر ذرہ ذرہ سے ٹکڑے کاٹ کر نکالین اور بہت جلدی کرین کہ پھولنے نہ پاوے اور اگر سر اوسکا بڑا ہو تو اوسکے چاک کرنے یا کاٹنے مین ایسی تدبیر کرین کہ جو رطوبت اوسکے سر مین ہی وہ بہہ جاے **حاملہ عورت کی** غشی کی تدبیر واجب ہی کہ اوسکے مُنھہ پر پانی چھڑکین اگر یہ خوف نہو کہ لڑکا اوپر چڑھہ جائیگا اور اوسکی قوت کو خوشبو سونگھانے سے بیدار کرنا چاہیے اور ماءاللحم اور شراب اوسکو خوشبو چیزین ملاکر پلائین **ادویۂ مسہلہ ولادت** تمام ایسی دوائین جو چھوٹے کیڑون اور کدو دانہ کو نکالتی ہین وہی دوائین جنمین کو نکالدیتی ہین۔ اگر عورت کو پوست املتاس چار مثقال پلائین اوسکے بچّہ پیدا ہوجاے گا۔ ہینگ اور جند بیدستر کا پلانا بھی بہت نافع ہی۔ دارچینی بھی بہت عمدہ ہی کہ درد زہ اور ولادت دونون مین آسانی پیدا ہوتی ہی۔ ایضاً جوشاندہ برگ خطمی رومی ہمراہ ماءالعسل کے بھی ولادت آسانی سے کرتا ہی۔ آب حلبہ سے بھی ولادت مین سہولت ہوتی ہی۔ یہ بھی دواجیّد ہی پرسیاوشان کو پیس کر کسی شراب مین بھگوئین اور کوئی روغن مناسب ملاکر پلائین۔ اسیطرح مشک اشیع بھی مفید ہی جو سب جو تسہیل ولادت مین بکار آمد ہین اون مین سے ایک یہ ہے جسکو بعض نوخیز قدیم اطبّا نے تجویز کیا تھا اور متاخرین نے دعوی کیا کہ میرا نسخہ ہے دارچینی اسبل مکدوس درہم سلیخہ جعدہ ہر واحد سات درہم قرفہ مُرزرا وند مدحرج قسط تلخ مکدبا پنجدرہم میعہ افیون مکدو دو درہم مشک چہارم ایک درہم کی اسی کی گولی بنائین اور تین مثقال یہ گولیان ہمراہ دو اوقیہ شراب کہنہ کے پلائین۔ مجھے یہ بات پسند ہے کہ افیون کی مقدار کم کردیجاے اور بجاے دو درہم کے ایک ہی درہم ڈالی جاے۔ دوسری گولی اسبل دس درہم سداب پانچدرہم حرمل چار درہم

حلتیت اشق مجبٹھ مکہ تین درہم ان دواؤں کی گولیاں بنائیں اور ایک درہم کسی ایسے جوشاندہ کے ہمراہ پلائیں جو ادرار حیض کرتا ہو جیسے اہل شکطرا مشیع اور مجبٹھ کا جوشاندہ یا لوبیا سرخ کا جوشاندہ سداب کے نچوڑے ہوئے پانی میں ملا کر پلائیں یہ بہت عمدہ ہے اہل دو درہم ہینگ نصف درہم مجبٹھ نصف درہم یہ ایک مقدار شربت ہے۔ ایضاً زراوند طویل فلفل مُرسب ہموزن لیکر گولیاں بنائیں مقدار شربت تین درہم ایک اوقیہ آب ترمس کے ہمراہ روزانہ پیئے کہ اس سے اسقاط ولادت ہو جاتا ہے اور رحم پاک بھی ہو جاتا ہے اسی کے مثل جملہ فوائد میں یہ بھی دوا ہے مقل ارزق مُراہل سب کی گولیاں بنائیں اور استعمال کریں کہ اسقاط کردیگی اور ولادت بآسانی ہوگی۔ یہ معجون بہت عمدہ ہے کہتے ہیں کہ اسکا مثل نہیں ہو سکتا مُرجندبیدستر مکہ ایک مثقال دارچینی نصف مثقال اہل نصف مثقال شہد ملا کر معجون طیار کریں مقدار شربت دو مثقال اور بہتر یہ ہے کہ اس معجون کو کسی شربت میں ملا کر پیئیں کہ نہایت درجہ کا فائدہ ہوگا۔ منمادات۔ اور طلاؤں کا بیان۔ شحم حنظل عصارۂ رطبہ عمدہ دوا ہے اور اسی میں عصارۂ سداب بھی ملایا جاوے اور تھوڑی سی مُراد سمین داخل کر کے پیڑو سے ناف تک طلا کریں۔ حمولات قوی اونار نے میں اوس چیز کے جو چھوٹ کر رحم میں رہجاتا ہے صوف کا ٹکڑا عصارۂ شحم حنظل اور سداب میں ڈبوئیں اور حمول کریں یا زراوند کو صوف کے ٹکڑے میں آلودہ کر کے حمول کریں یا بخور رحم سے حمول کریں یا سویزج کو یا قنا را لحمار کو یا کندش کو یا ایک شیاف خربق جاؤشیر تلخہ زرگاؤ کا حمول کریں کہ زندہ یا مردہ جیسا بچہ ہوگا پیدا ہو جائیگا۔ جو دوائیں کہ براہ خاصیت یہ فعل کرتی ہیں وہ یہ ہیں جس عورت کو عسر ولادت ہو اوس سے کہا جاوے مقناطیس اپنے بائیں ہاتھ میں رکھے یا گدھے کا سُم جلا کر اوسکی راکھ کو طلا کرے یہ نہایت مفید ہے یا گدھی کا سُم جلا کر اوسکی دھونی لے اسیطرح گھوڑی کے سُم کی خاصیت ہے اسیطرح ماہی شور کی آنکھ کی دھونی لینی۔ بعض کا یہ مقولہ ہے کہ اگر مونگا داہنی ران میں عورت کے لٹکایا جاوے عسر ولادت کو نافع ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر حاملہ کی ران پر سبعہ خشاک جسکو اصطرک افریقی کہتے ہیں لٹکایا جاوے اوسکو دردزہ نہوگا یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر زعفران کو بیسکر گھولیں اور اوس سے کوئی نقش وغیرہ کی صورت لکھکر اوسکو پنیا دین مشیمہ نکل آئے گا۔ دھونی مُرکی اگر دیجاوے تو یہ بھی بہت عمدہ ہے دوسری دھونی مُربیروزہ جاؤشیر تلخہ زرگاؤ میں ملا کر دھونی دیجاوے اور دوا ایک مثقال ہونی چاہیے اور دھونی زردگندھک اور مُرسُرخ رنگ تلخہ گاؤ اور بیروزہ کی دھونی دیجاوے۔ سانپ کی کینچل کی دھونی دینی یا کبوتر کی بیٹ کی دھونی سے بھی سہولت ولادت میں ہوتی ہے اور بسا اوقات کینچل کی دھونی سے جنین مرجاتا ہے جاؤشیر کی دھونی تہادینے سے بھی ولادت میں سہولت ہوتی ہے اور اسیطرح باز کی بیٹ کی دھونی یہ بھی لڑکا جسوقت پیدا ہووے اوسیوقت دیجاوے بہت نفع دیتی ہے اور یہ ایسی بات ہے کہ جسکے بیان سے ہم فن کلیات میں فارغ ہو چکے اوسی مقام پر اسکو دیکھنا چاہیے نفساء کے احوال کا بیان نفاس کا زمانہ نرینہ اولاد کے بعد تیس دن سے زیادہ نہیں رہتا ہے اور لڑکیوں کی ولادت کے بعد چالیس دن تک یا اوس سے کچھ زیادہ رہتا ہے۔ نفاس والی عورت کو بہت سی بیماریاں عارض ہوتی ہیں جیسے خون کا جاری رہنا یا خون کا بند ہو جانا۔ زیادہ خون جاری ہونے سے سقوط قوت کی نوبت پہونچتی ہے اور خون بند ہونے سے ایسی ایسی تپیں پیدا ہو جاتی ہیں جنکا علاج دشوار ہوتا ہے اور ایسے اورام پیدا ہوتے ہیں جو بدشواری علاج قبول کرتے ہیں۔ کبھی اس عورت کو پھوڑے بکثرت عارض ہوتے ہیں عسر ولادت کے سبب سے اور کبھی اسکا پیٹ پھول جاتا ہے اور اکثر مرجاتی ہے۔ نفاس کا خون سیاہی میں

زیادہ ہونا ہو خون حیض سے اسلیے کہ یہ زمانہ دراز تک بند رہا ہے **کثرت نفاس کا علاج** جسوقت خون نفاس کا زیادہ آنے واجب ہو کہ اوسکے ہاتھونکو پٹی باندھدین اور اوسکے پیٹ پر چیتھڑے سرکہ مین بھگو کر رکھین اور شیاف گلنار اور کہربا اور گل سرخ اور کندر کا شرابہ مین ملا کر رکھین۔ اور کافور جن دواؤن مین ملتا ہو انسے اجتناب کرین کہ ایسی دواؤن سے رحم مین خرابی پیدا ہوتی ہو اسلیے کہ رحم عضو عصبانی ہو منجملہ اون دواؤن کے جنکو خون نفاس روکنے کی خاصیت ہو یہ بھی کہتے ہین کہ اگر سور کا فضلہ صوف مین لپیٹ کر اوسکی ران مین لٹکا دین تو خون بند ہو جائیگا **نفاس کے کم آنے کی تدبیر** جسوقت حاملہ لڑکا جنے یا اسقاط کردے اور خون اثبات کا ہو کہ خون اسسے کم آئیگا یا کمی آمد خون کی ظاہر ہو جاوے تو صاحب تدبیر یہ ہو کہ اوسکے خون کے ادرار مین کوشش کیجاوے اور خون تبلا کر دیا جائے اسلیے کہ اگر یہ بند ہو جائیگا اورام پیدا کریگا۔ چھینک لانا بھی اسکے واسطے نافع ہو۔ اور دھوئیون کے اقسام مین سے یہ ہو کہ حرمل اور رائی اور مُر اور مقل کی دھوئی دین۔ ایضاً شور مچھلی کی دھوئی یا گہو کے سُم کی یا گھوڑے کے سُم کی دھوئی دین پھر اگر ان چیزون سے کچھ فائدہ نہو تو فصد صافن کی ضرور ہو تا امتلا اور ورم پیدا ہو کے ضرر کو منع کردے اور بیشتر اس فصد سے ادرار خون کا بھی ہو جاتا ہو بالغ کی فصد بھی اسمارہ مین قوی ہو بہ نسبت اور رگون کی فصد کے **نفسار کے حمیات کی تدبیر** آب جو انکو پلانا مفید ہو کہ تپ کو بھی فائدہ کرتا ہو اور حیض بھی نہین بند کرتا ہو اسیطرح انار شیرین بھی اچھا ہو۔ اکثر انکی تپ بیض کے بند ہو جانے سے پیدا ہوتی ہو کہ جسوقت فصد صافن کا علاج کیا جاوے نفع ہوگا **نفسار کے پیٹ پھولنے کا علاج** معجون دہمرثا کھلائی جائے اور کلکلانج بھی مفید ہے اور سکبنج اور سعتر اور مصطگی ہموزن کو استعمال کرین **درد رحم کی تدبیر** زچہ کے رحم مین جتنے اقسام کے درد ہوتے ہین اونکی غرض سے اس عورت کو نیم گرم پانی مین بٹھانا چاہیے اور ادویات معلومہ کی تمریخ روغن بنفشہ سے جو شیرین اور نیم گرم ہو کرنی چاہیے **رحم کے زخم کی تدبیر** مرہم سپید وغیرہ سے اوسکا علاج کرین اور جو مرہم قابل ایسے زخمون کے ہین جو اعضاء عصبی مین ہوتے ہین اونسے علاج کرین **دوسرا مقالہ تمام امراض رحم کے بیان مین** سوائے اون امراض کے جو اورام کے اقسام سے ہین خواہ حکم مین اورام کے ہین **احکام حیض کا بیان** حیض کی قسم معتدل جو اپنی مقدار مین نہ کم ہو نہ زیادہ اور کیفیت بھی اوسکی معتدل ہو اور اوسی زمانہ مین جاری ہو جو کہ عادت براہ طبیعت اس عورت کے ہو اور ہر مرتبہ جب آوے اوسی ایام معمولی مین اسی عمدگی سے آتا ہو ایسا حیض اس عورت کی صحت کا سبب ہوتا ہو اور اسکے بدن کا تنقیہ ہر ایک امر مضر اور موذی سے کرتا ہو جو مضر اسکو براہ کیفیت اور مقدار کے ہو۔ اسیطرح اس عورت کے عفیفہ اور پاکدامنی رہنے کا اور شہوت جماع کی از حد بڑھنے کو روکتا ہو۔ معتدل زمانہ حیض کا یہ ہو کہ تین روز کا طہر یعنے زمانہ خون نہ دیکھنے کا گذر کر خون حیض آتا ہو اور بیس روز تک اسکی حد ہو یعنے زمانہ طہر سے حیض سے تیس روز تک بھی کھچ جاتا ہو۔ اسسے زیادہ اور کم مثلاً پندرھوین روز خواہ سولھوین روز یا سترھوین روز حیض کا آنا یہ امر طبعی نہین ہو جب خون حیض اپنی طبعی حالت سے متغیر ہو جاوے بہت سے امراض کا سبب ہوگا۔ کمتر یہ بات ہے کہ حیض اپنے زمانہ اعتدال مین متغیر ہو جاوے۔ متغیر حیض کے مضار جو بوجہ زیادتی آمد خون کے ہین عورت کا ضعیف ہونا اور رحم کا متغیر ہونا اور نطفہ کے روکنے پر کمتر قادر ہونا۔ اسقاط زیادہ کر دینا جو اولاد اوسکی ہو وہ بھی ضعیف ہو اور بعد ولادت کے حبس خون ہو جایا کرے۔ احتباس حیض کے ضرر اور حیض کی کمی آمد کے مضار یہ ہین کہ بہت سے امراض کا ہیجان ہوتا ہو وہ امراض

جو امتلائی ہین اور ام پر اس عورت کو آمادگی ہوجاتی ہی اور دوسرا اور تمام اعضا کا درد اور تاریکی چشم اور کدورت حواس اور اقسام حمیات کا عروض ہوتا ہی۔ اور امتلاء اوعیہ منی ہوکر شہوت جماع کرانے کی اسپر غالب ہوتی ہی اس سبب سے عفیفہ اور پاکدامن نہین رہتی ہی اور نہ قابل اولاد کے ہوتی ہے اگر حمل بھی اسکا رہجاے اسلیے کہ رحم اوسکا فاسد اور بگڑا ہوا ہوتا ہی اور منی بھی اسکی خراب اور فاسد ہوتی ہی۔ انجام کار مین ایسی عورت اختناق رحم مین گرفتار ہوتی ہی اور ضیق النفس اور سانس کا بند ہوجانا اور خفقان اور غشی اسکو لاحق ہوتی ہی۔ اکثر ایسی عورت کو حبس بول اور تقطیر بول بسبب سدہ پیدا کرنے مواد ہذا کے لاحق ہوتا ہے۔ کبھی ایسی عورت کو نزف الدم اور خونی قی عارض ہوتی ہے خصوصاً باکرہ عورتون کو۔ اور یہ امراض دوری ایسی عورات مین بحسب اختلاف اونکے امزجہ کے مختلف طور پر ہوتے ہین۔ اگر عورت صفراوی مزاج ہی اوسکو امراض صفراویہ لاحق ہونگے۔ اور اگر اوسکا مزاج سوداوی ہی امراض سوداویہ عارض ہونگے اور بلغمی مزاج مین امراض بلغمی اور دموی مزاج مین امراض دموی پیدا ہونگے۔ بعض عورتون کو حیض کے ایام کامٹ جانا اور پھر خون کا نہ آنا جلد عارض ہوجاتا ہے کہ چالیس برس کی عمر خواہ پینتیس ہی برس کی عمر مین انکو حیض آنے سے فراغ ہوجاتا ہے اور بعض عورات کو جب پچاس برس کی عمر پوری ہوتب جاکر انقطاع حیض ہوتا ہی۔ کبھی حیض کے بند ہوجانے سے عورت کا حال متغیر ہوکر مردون کے حالات سے مشابہت پیدا کرتا ہی جیسا کہ ہمنے باب احتباس حیض مین اسکو لکھا ہے۔ کبھی جو عورت کہ اوسکا زمانہ حیض آنے کا گذر چکا ہو اوسکی یہ صورت ہوتی ہی کہ دودھ اوسکے پستان مین خود بخود پیدا ہوجاتا ہی ایسی علامت سے معلوم ہوتا ہی کہ اب سن یاس کو پہونچگئی۔ کبھی احتباس حیض بوجہ فربہی اور موٹائی رحم کے ہوتا ہے۔

افراط روانگی خون حیض حیض کے خون مین افراط کبھی بسبیل دفع طبیعت کے ہوتی ہی یعنے طبیعت فضول بدنی کو دفع کرتی ہی اور یہ افراط محمود اور پسندیدہ ہی بشرطیکہ زیادتی فاحش نہو اور سیلان زاید غیر محتاج الیہ نہوتا ہو۔ کبھی افراط حیض کسی مرض کی وجہ سے ہوتی ہی اور یہ مرض یا کسی خراب حالی رحم سے ہوتا ہی یا خون حیض ہی کی زیادتی خرابی سے اسکی زیادتی آمد نہین ہوتی ہے۔ رحم کی خراب حالی یہ ہی کہ رحم مین ضعف آگیا ہو یا کسی اور طرح خرابی رحم مین اوس کے سوء مزاج کے سبب سے آگئی ہو خواہ آکلہ رحم یا بواسیر رحم یا جگہ اور خارش اور شقاق رحم پیدا ہوا ہو یا اینکہ رحم کی رگونکا منہ کھل گیا ہو خواہ وہ رگین کٹ گئی ہون یا پھٹ گئی ہون کسی بدنی سبب سے خواہ کسی سبب خارجی سے کہ چوٹ لگی ہو خواہ گر پڑنے سے اوسے کوئی صدمہ پہونچا ہو یا اور کوئی بات ایسی پیش آئی ہو کہ رحم مین سوء مزاج پیدا ہوا ہو۔ خواہ ولادت کے خراب طرح کے ہونے سے افراط حیض کا مرض لاحق ہوا ہو بوجہ سوء مزاج رحم کے خواہ عسر ولادت کی وجہ سے رحم مین سوء مزاج آگیا ہو۔ خواہ حمل کی شدت اور سختی ایسی ہوئی جسنے مزاج رحم کا خراب کردیا ہو۔ خون کیوجہ سے افراط حیض اسطرح پر ہوتی ہی یا تو خون مین جوش اور غلیان آگیا ہی یا خون مین کثرت ہی یا خون کا نکلنا زیادہ قوت سے ہوتا ہی جو قوت طبعی کے خلاف ہی اور جو اصلاح بحال طبیعت مناسب ہے اوس مین نہین ہی۔ ہم اوپر کہہ چکے ہین کہ خون حیض جو تدبیر اور تصرف سے طبیعت کے آتا ہی وہ اوسکی کیا کیفیت ہوتی ہی۔ یہ دونون قسم خون حیض کی یعنے طبعی اور غیر طبعی مختلف ہین اگرچہ بہت دنون تک بھی جاری رہین اور بدون ضعیف کردینے حائض کے بند نہون۔ یا اینکہ خون کا ثقل اور گرانی بدن پر زیادہ ہو

اگرچہ وہ خون اپنی کمیت اور کیفیت مین حد اعتدال سے تجاوز نہ کرگیا ہو- یا خون کی حدت اور تیزی خون کی زیادہ ہو یا رقت قوام اور لطافت اوسکی بڑھ گئی ہو بسبب حرارت کے خواہ بوجہ کثرت مائیت کے رقیق ہوگیا ہو یا رطوبت کا غلبہ اوسپر ہوا ہو علاوہ بران جب خون جاری ہوتا ہو پہلے تو رقیق اور پتلا ہوتا ہی اور تھوڑا تھوڑا نکل کر پھر لامحالہ اوسمین غلظت آتی جاتی ہی اور یہ غلظ قوام اوسکا چندے برقرار رہ کر پھر اس غلاظت سے اوترکر پھر رقیق ہونے لگتا ہی اور اوسمین لطافت پیدا ہوتی ہی- یہی حال خون کا ہر ایک نزف الدم مین ہوتا ہی کسی سبب سے وہ نزف الدم کیون نہ پیدا ہوا ہو- اسکا سبب یہ ہی کہ رگونکے منھ اور راہین خون کے آنے سے پہلے وہ تنگ اور چھوٹی چھوٹی ہوتی ہین اور پھر اخیر مین جاکر دوبارہ تنگ ہوجاتی ہین اور جاے آمد کی کشادگی آپس مین منضم اور پیوستہ ہوجاتی ہی- جب خون کی نکلنے مین افراط ہوجاتی ہی ضعف اشتہا بھی اوسکی طبیعت سے ہوتی ہی اور ضعف استمرا یعنی غذا پچ جانے کا ضعف اور اطراف کا تشنج اور پھر پھری رنگ کی خرابی بھی پیدا ہوتی ہی- اور اکثر اسکے بعد استسقا بھی ہوجاتا ہی- اور اکثر زیادہ برآمد ہونا خون کا غلبہ صفرا بھی پیدا کرتا ہی اور صفراوی حمیات کی کثرت ہوتی ہے جو لذاع ہوتے ہین اور اشتعال حرارت لذاعہ کا ہوتا ہی جو خون کی موجودگی اوسکی تعدیل کرتی تھی- ایضاً قشعریرات اور پیہم پھر ہریان آتی ہین- جسوقت یہ حرارت عارض ہوتی ہی سقوط اشتہاے طعام کی زیادتی ہوتی ہی وہ سقوط اشتہا جسکو ضعف معدہ نے بوجہ نہونے خون کے واجب کردیا تھا- پشت درد اوٹھتا ہی بسبب تمدد اور کھچاؤ پٹھون کے جو وہان تک ملے ہوے ہین ایک دوسری سے وصل پیدا کررہا ہی- کبھی ارحام کا نزف الدم بروقت کثرت بارش باران زیادہ ہوتا ہی علامات جو سیلان حیض بسبیل دفع طبیعت کی ہوا اوسکی شناخت یہ ہی کہ ہونے سے اوسکے کوئی ضرر نہین پیدا ہوتا ہی بلکہ انجام مین اوس سے نفع ہوتا ہی اور نہ اوسکی ہمراہ کسی قسم کی ایذا اور نہ قوت مین کسیطرح سے تغیر ہوتا ہی اور اکثر یہ سیلان حیض انہین عورات کو ہوتا ہی جو نازنعمت کی پروردہ ہون اور تنومند فربہ ہون- جو سیلان حیض بسبب امتلاے عام کے عارض ہو کہ طبیعت نے اوسکو دفع کیا ہو یا طبیعت کا غلبہ ہوا اسوجہ سے وہ خون دفع ہوا اوسکی علامت چہرہ کا امتلا اور تمام بدن کا امتلا اور رگونکی پری وغیرہ ہوتی ہے اور نیز دیگر علامات امتلا کے جو معلوم ہین- کبھی اسکے ہمراہ درد ہوتا ہی اور کبھی نہین بھی ہوتا ہی اور جب تک یہ سیلان ضعف نہ پیدا کرے ہرگز اسکو بند نہ کرنا چاہیے- ایسے خون کے ہمراہ جو خلط غالب برآمد ہوتی ہی اوسکی شناخت کا یہ طریقہ ہے کہ خون کو خشک کرین بعد ازان تامل کرکے دیکھین کہ آیا سپیدی مائل ہے خواہ زردی یا سیاہی لیے ہوے ہے یا فرفریہ اوسمین ہی بعد اسکے جو خلط غالب سمجھ مین آے اوسی کا استفراغ کرین- جو سیلان خون بوجہ ضعف رحم کے پیدا ہوا ہی اور اسوجہ سے کہ رحم کی رگون کے منھ کھل گئے ہین اوسپر دلالت خون کی صاف ہونے سے ہوتی ہی اور یہ بھی ہی کہ درد اوسکے ہمراہ نہین ہوتا ہی- اگر افراط حیض بسبب حدت خون کے ہوا اوسکی شناخت رنگ اور تیزی اور سرعت خروج سے اور بہت جلد اوسکی بند ہونے سے کیجاتی ہی اسلیے کہ وہ رقیق ہورہا ہے بسبب مائیت اور رطوبت خون کے پس ضرور ہی کہ وہ خون مائی ہوگا اور گرم نہوگا بلکہ سرد ہوگا بروقت خروج کے اور قوابض کے استعمال سے مضر ہوتا ہوگا اور کبھی ایسے مین کچھ آثار مشابہ تحلل نمایان ہونگے- اور کبھی اوسے مثل دروزہ کے ایک درد ہوگا اور عوض بچہ جننے کے ایک طوبت کو جنیگی اور اوسکے بدن کے عضل بہت ڈھیلے ہونگے اور اونکا ڈھیلا پن ایسا ہوگا گویا کہ یہ نرمی انمین نطفہ منعقد ہونے سے آئی ہی جسطرح حوامل کے عضل مین نرمی آجاتی ہے

جسوقت کہ جنین سے حامل ہوتی ہین۔ اور اکثر ایسی عورت کو وہ معالجات مضر ہوتے ہین جو اوسکی حرارت کو پگھلا دینے سے خون کی مائیت اور رقت قوام بڑھا دین۔ جو افراط حیض بوجہ قروح کے ہوا وسکے ہمراہ پیپ اور درد بھی ہوتا ہی۔ جو افراط حیض قروح آکلہ کی وجہ سے ہو وہ تھوڑا تھوڑا نکلتا ہی اور سیاہ ہوتا ہی جیسے دردی شراب وغیرہ کی خصوصاً اگر یہ خون اور وہ اور ساکن رگون سے آتا ہوا اور شرائین سے نہ آیا ہو۔ اور اگر آکلہ رحم کی گردن مین ہو سیاہی رنگ مین اوسکے کم ہوگی اور اگر اسی جگہہ فم رحم مین آکلہ ہوگا اوسکا چھولینا اور مس کرنا بھی ممکن ہوگا۔ بواسیر کیوجہ سے جو افراط حیض ہوا وسکی آمد دورہ سے ہوگی اور وہ دورہ سوائے دورۂ معمولی حیض کے ہوگا اور کبھی اسکے لیے دورہ بھی نہین ہوتا ہی بلکہ تابع امتلا کے ہوتا ہی اور علامات بواسیر رحم کے ظاہر ہوتے ہین اور خون اکثر تو سیاہ ہوتا ہی ہان اگر شرائین سے خون کی آمد ہو وسوقت سیاہ نہوگا۔ کبھی باسوری خون کی آمد قطرہ قطرہ کرکے ہوتی ہی اور اکثر ہمراہ بواسیر رحم کے درد سر اور سرگرانی اور درد احشا ہین اور درد جگر اور درد طحال بھی ہوتا ہی۔ پھر جسوقت خون جاری ہوکر انھین بواسیر سے نکلجاتی ہی یہ اعراض دفع ہوجاتے ہین علاج پہلے ہم علاج نزف الدم کا بطور عام بیان کرکے پھر اخیر مین علاج مستحاضہ لکھین گے۔ جو سیلان خون بوجہ دفع طبیعت کے ہو اور افراط حیض بوجہ امتلا کے ہو اور گرانی خون کی بدن پر ہو کر یہ خون حیض جاری ہوا ہو ایسی افراط حیض کے نسبت یہی مناسب ہی کہ بند نکیا جاے جب تک خوف اس امر کا نہو کہ ضعف پیدا ہوگا۔ اور اکثر اوقات فصد کرنی فقط اسکے علاج مین کافی ہوتی ہی کہ انتظار ضعف پیدا ہونے کا نکرین اور فصد کردین۔ اسلیے کہ فصد سے جذب مادہ خلاف جہت مین ہوتا ہی اور امتلا مادہ دور ہوجاتا ہی۔ اگر سبب اس امر کا حدت اور صفراویت خون کی ہو استفراغ صفرا کرین خصوصاً بذریعہ شاہترہ اور ہلیلہ کے اسلیے کہ ان دونون مین قوت قابضہ بھی ہی۔ اگر سبب اس مرض کا مائیت ہوا وسکا احدار کرین اور احدار کے بعد اوسکو بطرف جلد کے کھینچ لائین کہ اوسکو صمغ عربی اور کتیرا پلائین اور اگر سبب اسکا ضعف رحم ہوا وسوقت ادویۂ قابضہ کے ہمراہ ادویۂ مقویہ جو معطر اور خوشبو ہون اور بانخاصیت بھی مقوی ہون۔ اور اگر بسبب قروح کے یہ افراط حیض ہوتی ہو ادویہ مرکبۃ الاثر سے علاج کرین کہ ادوین ادویۂ مغریہ اور قابضہ اور مخدرہ داخل ہون۔ بواسیر کی وجہ جو افراط حیض ہوا وسکا علاج وہی ہی جو بواسیر کا علاج ہی تخم کتان ہمراہ آب گرم کے پلانا بھی مفید دوا ہی۔ اوقات راحت کی مراعات کرنی ضرور ہی اگر یہ سیلان خون بطور دورہ کے ہوتا ہو پس بروقت نہونے دورہ کے علاج کیا جاے اور زمانہ دورہ مین فقط تسکین پر اعتماد کیا جاے۔ جب خون کے سیلان مین ازحد افراط ہوجاے اوسوقت واجب ہی کہ بندش رباطات وغیرہ کی بدن پر کیجاے اسطرح پر کہ پہونچون کی جڑ سے ہاتھون کی بندش کرین اور رانون کی جڑ سے پاؤن کی بندش کیجاے دونون چڑھون تک بعدازان محاجم یعنی سینگیان پستانکی نیچے رکھین اور اس مقام سے دہانتک اوترتے اور سینگیان لگاتی چلے آئین جہان وہ رگین چڑھتی ہین اور جو رحم سے دونون پستان تک آئی ہین اور پھر اونکو چوسنا شروع کرین جس طرح سینگی والیان چوستی ہین اور سینگیان بڑی بڑی ہونی چاہین جنکو اُردو زبان مین تونبی کہتے ہین کہ اس تدبیر سے خون فوراً بند ہوجائیگا پھر اسکے بعد ادرا قسام کے علاج کرنے چاہین کبھی اس خون کو یہی تدبیر بند کردیتی ہی کہ سینگیان دونون کولون کے بیچ مین رکھین۔ واجب ہی کہ جس عورت کا خون اسطرح پر جاری ہوا وسکی غذا زردی بیضہ نیمبرشت تجویز کیجاے اور اسیطرح جو غذا کہ سریع الہضم ہوا ور مقوی بھی ہو۔ اکثر اوقات ماء اللحم دینے بھی حاجت ہوتی ہی ایسا ماء اللحم جو قوی ہوا ور

سماق کی ترشی اوسمین پڑی ہو۔ کباب کے اقسام اور بھنے ہوئے گوشت جو بخوبی بھنے ہون اور قسم جید سے ہون وہ تو ایسی عورات کو ضرور ہی کھلانا چاہئین اور اسیطرح سے احیسہ رطبہ یعنی ستو اور نشاستہ کے اقسام سے۔ شراب تازہ اور غلیظ جو شیرین ہو مقوی دینی چاہیے اور شراب کہنہ اور رقیق شراب سے پرہیز کرانا لازم ہی۔ اکثر گاہ اوسکو نبیذ شہد تازہ کا مفید ہوتا ہی۔ ادویہ مشتہ کہ خصوصاً ایسے نزف الدم کو جو گرم ہو اور خون مین حدت بھی ہو بس بارتنگ بہترین ادویہ ہی بلکہ اوسکے نظیر کوئی دوا نہین ہی اور اکثر پلانے سے اور پچکاری دینے سے ہر گونہ نفع کرتا ہی اور نزف الدم کہنہ اور غیر مزمن کو نفع دیتا ہی اور سرکہ پلا بھی مفید ہی اور کافور کا استعمال پلانے مین اور حمول کرنے مین دونون طرح سے نافع ہی۔ منجملہ ایسے ہی ادویہ کے دودھ کو بہ ترکیب ذیل پلانا واجب ہے کہ دودھ مین خبث الحدید کو گرم کر کے بجھائین اور چندمرتبہ جوش دین اور اوسی دوا کو بجھائین اور جوش پورا دینا چاہیے بعد ازان ہمراہ قوابض ادویہ کے روزمرہ تناول کرین بوزن تین اوقیہ کے۔ ترشہ انرج کا رب بھی مفید ہے۔ اسیطرح صمغ عربی ہمراہ کتیرہ کے اور تخم کتان ہمراہ آب گرم کے۔ اقراص ضبا شیر کا فور ملا کر بھی نافع ہین اور قرص گلنار بھی بصفت دوائے جید کی جسکے منفعت کی حد نہین ہی اور مجرب بھی ہی۔ مومیائی گل مختوم گل ارمنی پھٹکری مازو دم الاخوین سب ہموزن پیسکر اسمین سے ایک درہم اور کافور بوزن دو حبہ شکر ایک دانگ ان سب کو شربت اس ایک اوقیہ ملا کر تناول کرین۔ ایضاً اقاقیا گلنار مازو ہو فسطیداس اور شاہ بلوط سماق پاک کردہ انار دانہ وغیرہ اور مر اور کندر افیون سب کو پورا نے اور تند سرکہ مین آمیختہ کر کے بقدر نصف درہم کے تناول کرین۔ ایضاً زاج الاساکفہ اور جفت بلوط اور مر اور کندر اور افیون کی گولیان طیار کرین اور ایک درہم خوراک اسکی ہی اور یہ حب بہت عمدہ ہی۔ ایضاً چلپاسہ کی راکھ دو درہم آب سماق اور آب بہی اور آب خرمای خام کے ہمراہ۔ غذا ان لوگون کی قبل ازانکہ انکی قوت بڑھانے کی حاجت ہو ہلام اور قریض اور مصوص تجویز کرنی چاہیے اور یہ جملہ اقسام غذا گوشت بز غالہ اور پرندہ طائران کو ہی سے طیار کرین اور مطبخات اور عدسیات جو مسور سے بنائی جاتی ہین اور ترشی دون مین داخل ہو اور ان جملہ اقسام اغذیہ کو سرد کر کے کھلانا چاہیے اور جو غذا گرم ہو خواہ اوسکی تاثیر گرم ہو یا اینکہ ابھی تازہ طیار ہونے سے پکانے کی گرمی اوسکی بر طرف نہوئی ہو اوس سے اجتناب کرنا لازم ہی۔ حمولات مشترکہ جو ہر ایک افراط سیلان خون کے واسطے مفید ہون اونمین سے یہ بھی ایک حمول ہی مرتک اور زاج اور گلنار اور گل مختوم اور گل ارمنی اور سرمہ وغیرہ۔ یہ نسخہ جید ہی قلقطار اقاقیا قشور کندر اور سرمہ سب کو پیسکر قرص طیار کرین اسی قرص سے ایک مثقال اور گل ارمنی صمغ عربی کہربا کمدا ایک مثقال کسی عصارہ قابضہ مین جو بقدر دو اوقیہ کے لت کر کے رحم مین بطور ربان سابق کے حقنہ کرین جو طریقہ رحم مین حقنہ کرنے کا سابقاً معلوم ہو چکا ہی۔ یا اینکہ نصف درہم شبت اور ایکدرہم زرنباب ایکدانگ افیون بطور متعارف حمول کرین۔ یہ نسخہ ہمارا آزمودہ ہی تخم خرفہ کہربا صمغ عربی پوست بیضہ سوختہ کاغذ سوختہ مکدو درہم استخوان سوختہ کتیرا مکدتین درہم سب کو ملا کر بیجا کرین مقدار شربت تین درہم ہمراہ رب بہی کے۔ فرزجہ کا نسخہ یہ بھی عمدہ ہی خصوصاً اگر تاکل ہو گیا ہو اور قروح پڑ گئے ہون اور وہ ادویہ ہین تنور کی ٹھیکریان اور عصارہ بیختہ التیس اقاقیا سب کو یکجا کر کے فرزجہ طیار کیا جاوے مازو خام کے پانی مین لت کر کے۔ ایضاً مازو خام نشاستہ افیون پھٹکری ریوند چینی گلسرخ جلاب سب جو تازہ اور سبز ہو سماق عصارہ بیختہ التیس جب حصرم کاغذ سوختہ صندل سپید قشور کندر گل مختوم انار کی بھٹنی شاہ بلوط حرف حدید

کشنیز خشک ہموزن سب اجزا ملاکر بقدر چار درہم کے کسی صوف مین رکھکر حمول کرے اور وہ کپڑا سبز ہو اور مار آس مین ترکیا ہو اور اس حمول کو تمام شب رکھا رہنے دے۔ کبھی انھین اودیسی کاغذ سوختہ کم کرکے قرص طیار کرکے ہین اور ان اقراص سی ایک مثقال آب بارتنگ کے ہمراہ پلاتے ہین۔ آب بدن جو اسکو درکار اور مفید ہین عقود کو طبیخ فودینج اور او سکے برگ اور ثمر مین اور اوسی کی جڑ مین کہ انکو ہمراہ آس اور گل سرخ مع اقماع اور پوست انار اور خرنوب اور خرنوب نبطی گلنار یحتہ البتیس مازوے سبز کے جوش دین۔ ایک نسخہ حمول کا یہ ہی چوب طلا وغیرہ اور کاغذ سوختہ اور پھٹکری اور سرخ پھٹکری زیرہ سرکہ مین بھگو کر حمول کیا جاے۔ ایضاً گل ارمنی اور رب قرط یعنے ببول کا گوند وغیرہ آب بید سادہ ملاکر تمام شب حمول کرے اور نہ نکالے۔ طلاا ور مروخات مین سے یہ ہی کہ حنا کو ناف پر طلا کرین اور اطراف رحم مین روغنہاے قابضہ جن مین قبض قوی ہو اونکی تمریخ کرین۔ اب ہم تفصیلی علاج اوس خون کی افراط سیلان کیطرف عود تقریر کرتے ہین جو رقت خون اور اوسکی مائیت سی عارض ہو۔ پس ہم کہتے ہین کہ اوسکی صورت یہ ہی کہ مائیت کا اسہال کیا جاے اور ادرار اور تعریق سے اوسکا اخراج کیا جاے مثل طبیخ اسارون اور کرفس اور مجیٹھ وغیرہ کہ ایسے اجزا سے کسی دن مسہل دیا جاے اور کسی روز بہ نرمی ادرار کیا جاے اور پسینا نکالا جاے اور مریضہ کے بدن کی مالش پہلے نرم نرم کپڑون سی کیجاے اوسکے بعد کھرے کپڑون سی اور طلا اوسکے بدن پر شہد کی کرین اور جو اقسام ضماد کے مستعقے کے واسطے تجویز ہو چکے ہین وہی ضماد بھی لگاے جائین۔ کبھی ان لوگونکو قی جو خوب کھل کر ہو جاے نافع ہوتی ہی۔ خلاصہ یہ ہی کہ اسکی دوا اور غذا دونون مین ایسی تجویز کرنی لازم ہی کہ تجفیف اور تغلیظ خون کی ہو جاے۔ اگر سبب افراط سیلان خون کا قروح کا پڑ جانا ہو ایسے بیمارون کو یہ مرہم نفع کرتا ہے۔ گلنار اور مرداسنج اور موم سے قیروطی روغن گل ملاکر طیار کرین اور اسی کا حمول کیا جاے **علاج مستحاضہ کا** ایک قوام اطبا نے علاج مستحاضہ کا جداگانہ باب لکھا ہی اور یہ علاج مرکب ہی تنقیہ اور قبض سے اور تقویت بھی ضرور کیجاتی ہی اوسکی تفصیل یہ ہی کہ ادار حیض کی تدبیر وقت معین اور ایام عادت مین کیجاے تاکہ عادت سے پیچھے کے ایام مین نہ آے اور پھر اوسکی حرکت مین اضطراب پیدا ہو جاے کہ کبھی عادت سے پہلے آنے لگے اور کبھی پیچھے۔ اور رحم اوسکا پاک کر دیا جاے اور بعد تنقیہ رحم کے اوسکی تقویت بھی کر دین تاکہ فضول نامناسب کو خارج سے قبول نہ کرے۔ اب اس علاج کلی کے بعد اطبا نے کہا ہی کہ واجب ہے کہ اسبل دستہ درہم تخم نعنع جسکو ہزار پا کہتے ہین ایکدرہم تخم رازیانہ دو درہم کسی دیگ مین رکھ کر شراب خالص دو رطل دوسیر چھوڑین اور جوش دینا شروع کرین تاکہ نصف رہجاے پھر اوسپر حضض اور انزروت ہر واحد دو درہم ڈالین اور روغن گاؤ اور شہد ہر ایک بقدر ملعقہ ملائین اور اسمین سے نہار ایک ملعقہ اوسے پلائین اور عصر تک اوسکو غذا نہ دین اور تین دن تک اسیطرح تدبیر کرتے رہین۔ مین کہتا ہون کہ اگرچہ یہ تدبیر اکثر اوقات نافع ہوتی ہی مگر استحاضہ اور چند اسباب سے پیدا ہوتا ہی کہ اوسمین مجرد قبض پیدا کرنے کی حاجت ہے اور یہ قسم استحاضہ کی اوپر کے ابواب مین بیان ہو چکی ہی **قروح رحم کا بیان** اور قروح کا متعفن ہو جانا۔ ہم نے بخوبی استدلال کر دیا ہی کہ یہ قروح رحم مین کیونکر پیدا ہوتے ہین اور ناظر کتاب ہذا خوب سمجھ سکتا ہی کہ اسباب قروح رحم کے وہی اسباب ہین جو اور قروح کے از قسم اسباب باطنہ ہوتے ہین اور سیلان رطوبات حادہ کا اور جراحات کا شگافتہ ہونا خواہ کسی چوٹ لگنے سے یا اور کوئی صدمہ پہونچنے اور ٹھیس لگجانے سے خواہ ولادت کے خراب طور پر ہونے سے وغیرہ وغیرہ اور بھی امور ہین

جیسے کسی دوا کے استعمال سے رحم مین قرحہ پڑجاہی اور وہ دوا بطور حمول کے مستعمل ہوئی ہو خواہ کسی آلہ کے کاٹنے سے قرحہ پیدا ہوگیا ہو کبھی یہ قرحہ متعفن ہوجاتا ہی اور کبھی ان جملہ قروح مین خبیث اور پیپ بھی ہوتی ہی اور کبھی پاک صاف بدون ریم وغیرہ کے ہوتے ہین کبھی عمیق رحم نہین ہوتے اور کبھی خاص عمق رحم مین ہوتے ہین کبھی ہمراہ اکال اور سرطانہ کے ہوتے اور سرطانہ نہین بھی ہوتی ہے اور ورم کبھی قرحہ کے ہمراہ ہوتا ہی اور کبھی ورم نہین ہوتا ہی علاماست درد کا ہونا قرحہ رحم پر دلیل ہوتا ہی خصوصاً اگر قرحہ فم رحم مین ہو یا قریب رحم کے منہ کے کسی جگہ ہو۔ اور مدہ کا بہنا اور طرح طرح کی رطوبات کا نکلنا بھی اوسی پر دلیل ہی جن رطوبات کے رنگ اور بو مختلف ہون۔ ادویہ مرخیہ کے لگانے خواہ اور طرح سے استعمال کرنے سے مضر ہونا اور جو قابض اور مجفف ہون اونکے استعمال سے نفع ہونا یہ بھی قرحہ پر دلیل ہی۔ علامت اوس قرحہ رحم کی جو چرک وغیرہ سے پاک ہی یہ ہی کہ جو رطوبت خارج ہوگا رطبی اور سپیدی مائل ہوا اور چکنی ہوا اور اوسمین درد نہوا اور بدبو ہو۔ علامت قرحہ رحم کی جسمین چرک وغیرہ پڑگئی ہی یہ ہی کہ بکثرت رطوبات صدیدی برآمد ہون اور جو کچھ بہکر آتا ہو پاک اور صاف نہو۔ پھر اگر قرحہ مین تعفونت بھی آگئی ہو مثل آب گوشت کے رطوبت آتی ہوگی اور اگر بطور ترشح کے رستی ہوگی بدبو اور خراب ہوگی اور اگر ہمراہ اکال کے قرحہ پڑا ہی جو رطوبت وغیرہ برآمد ہوگی سیاہ ہوگی اور درد شدید ہوگا اور ضربان بھی ہوگا۔ علامت اوس قرحہ کی جسمین ورم بھی ہو یہ ہی کہ تپ لازم رہیگی اور قشعریرہ بھی لازم ہوگا اور دیگر علاماست جنکو ہم ورم رحم اور اکال رحم اور تعفن کی علامتون مین ذکر کرینگے تعفن رحم کا بیان یہ مرض بھی ایک شعبہ قروح رحم کا ہی اور بسبب سکا کسر و ادویت خواہ نہین کا مرجانا اور ادویہ حریفہ کا استعمال ہوتا ہی یا کسی خاد اور تیز رطوبت کا رحم سے بہنا اور جراحات اور زخمون کا رحم مین پڑکر متعفن ہوجانا اور یہ تعفن قریب رحم کے بھی ہوتا ہی اور عمق مین بھی ہوتا ہے اور چرک بھی ہوتی ہی اور نہین بھی ہوتی ہی۔ جو تعفن عمق رحم مین ہوتا ہی وہ اس علامت سے خالی نہوگا کہ مختلف رطوبات بھی اوسمین نکلتے ہون اور اکثر یہ رطوبات ہمرنگ دردی شراب کے ہوتے ہین اکالہ رحم کا بیان ہمنے رحم کے سرطانی کا بیان کردیا اور اوسکی علامت اوسمین بیان کی ہی جو رطوبت رحم سے خارج ہوتی ہی۔ اور زیادہ زمانہ تک اوسکا نہ گزرنا اچھی بات نہین ہی سرطان رحم کی یہ علامت ہی کہ اوسمین درد ہمیشہ رہا کرتا ہی اور ضربان مدتہای دراز تک ہوتا ہی یعنے ضربان دیر تک ہوتا ہی ایسا نہین کہ چمک ہوئی اور مٹ گئی علاجات واجب ہی کہ پہلے خوب دیکھ لین کہ قرحہ رحم چرک آلودہ ہی یا نہین اگر چرک آلودہ ہو پہلے اوسکی صفائی ماء العسل وغیرہ سے کرین اور یہ ادویہ بذریعہ پچکاری کے رحم مین پہونچائین خواہ طبیخ ایرسا اور مرہم ہائے مفتیہ سے پہلے اوسکو پاک اور صاف کرین۔ اور اگر اکال ہو ایسے مرہم کی پچکاری دین جو اکال کی اصلاح کرے اور تنقیہ بدن کا بھی ہمراہ اصلاح اکال کے کیا جاے اور استعمال ایسی غذاؤن کا کرین جو موافق مزاج کے ہون۔ اور اسکا بھی لحاظ کرین کہ مرض ہمراہ ورم کے ہی یا ورم نہین ہی اگر ورم بھی ہو پہلے اوسی کا علاج کرین اور تسکین پیدا کرین اون علاجات سے جو ورم کیواسطے ہم بیان کرینگے۔ جب رحم کی صفائی بخوبی ہوجاے اوسوقت ادویہ مدملہ اور مرہم ہاے مذکورہ سے علاج کرنا چاہیے۔ یہ نسخہ مرہم کا ابتداے مرض مین نفع کرتا ہے جبکہ زخم مین گوشت نہ اوگا ہو۔ مرتک اور سپیدہ اور انزروت ہموزن لیکر قیروطی بذریعہ موم اور روغن گل کے تیار کرین۔ اور اگر قرحہ مین چرک سپید ہو اسی قیروطی مین زنگار داخل کرین۔ جب زخم مین گوشت پیدا ہونا شروع ہو اور بھرنے لگے اور نیا گوشت پیدا ہونا محسوس ہوجاوے اوسوقت علاج اس مرہم سے کرنا چاہیے

تو تیاے مغسول و دو جزو اقلیمیاے فضی سپیدہ انزروت مکدا یک جزو روغن گل اور موم ملاکر قیروطی بنالین تدبیر مقتضیہ عورتون کی یعنے جن عورتونکی بکارت جاتی رہی ہو جماع وغیرہ سے۔ ایسی عورتونکو بروقت ازالہ بکارت کے دردہاے سخت عارض ہوتی ہین خصوصاً اگر اونکے رحم کی گردنین تنگ ہون عورتونکو اور بکارت کی جھلی تنگ اور بودی کمزور ہو اور قضیب اوس مرد کا جو ازالہ بکارت اس عورت کا کرتا ہی بڑا ہو۔ جسوقت اِن عورتون کو بعد ازالہ بکارت کے نزف الدم یعنے جریان خون عارض ہو اور دردہاے شدید انکو سنائین واجب ہے کہ آبہاے قابضہ اور شراب اور روغن زیتون مین بٹھائی جائین اور بعد آبزن ہاے مذکورہ کے قیروطیات کا استعمال کیا جاے اس طریقہ سے کہ قیروطی کو چیتھڑے مین لگا کر کسی انبوبہ خواہ مجوف شئی پر لپیٹ کر مقام معلوم مین رکھین جو التحام زائد یعنی بالکل زخم کے پورجانے کو بھی منع کرے ورنہ سوراخ سب بند ہوجائیگا۔ اور جماع کرنے مین اوسے خفت کیجاے۔ اور اگر قرحہ پڑجاے لازم ہی کہ پہلے ادویۂ منقیہ جو ریم اور چرک سے پاک کردین اونکو استعمال کرکے بعد ازان وہی مرہم لگاے جائین جو اوپر قیہم کے قروح کے واسطے مذکور ہوچکے ہین اور طین مختوم وغیرہ اون مین داخل کردین

شقاق رحم کا بیان رحم کا شقاق یا اندر ہونا ہی یا گردن مین بہرحال یہ شقاق یا تو ایسی خشکی اور یبوست زائد سے پیدا ہوتا ہی جو رحم پر طاری ہوتی ہی خصوصاً جو خشکی رحم کی بعد وضع حمل کے ہوتی ہی۔ یا کسی ورم کے سبب سے شقاق عارض ہوتا ہی اور پہلے بہت خفیف عارض ہوتا ہی کہ درد بھی اوسمین تھوڑا سا اور وہ درد زہ مین دہ چھپا ہوا یعنی دردزہ اور ولادت کے ساتھ شقاق کے درد کا امتیاز نہین ہوتا ہی اور بعد ولادت جو کسیقدر بقیہ دردکار رہجاتا ہی اوسکے ہمراہ بھی درد شقاق کی تمیز نہین ہوتی بعد ازان پھر یہ درد شقاق اچھی طرح ظاہر ہوجاتا ہی خصوصاً جب اوس مقام کو چھوئین۔ کبھی شقاق زیادہ بڑھجاتا ہی اور بیشتر شل ثالیل اور مسون کے بڑھجاتا ہی۔ شقاق کا زخم باقی رہ جاتا ہی اگرچہ مقام معلوم کا زخم جو ولادت وغیرہ سے ہو مندمل بھی ہوجاے **علامت** شقاق کی اور اوسکی شناخت کبھی اسطرح بھی ہوسکتی ہی کہ ایک آئینہ عورت کی شرمگاہ کے سامنے رکھکر اوسکی عضو مخصوص کو کھولین اور جو شیخ اور شکل پھٹی ہوئی اور چاک زخم وغیرہ کا آئینہ مین دکھائی دے اوسے دیکھ لین۔ منجملہ اون چیزونکے جو شقاق پر دلیل ہوتی ہین یہ بھی ہی کہ بروقت جماع کرنے کے درد ہو اور آلت مرد کے خون بھرے ہوے بروقت جماع کے نکلین **علاج** شقاق دو حال سے خالی نہین ہی یا تو اندر رحم کے ہو یا رحم کی گردن مین اور قریب گردے کے ہو۔ اندرونی شقاق کا علاج ایسے حمولات سے کیا جاتا ہی جو نافذ ہون یعنے اونکی ادویہ مین قوت نفوذ کی زیادہ ہو اور قطورات کے ذریعے سے بھی علاج اوسکا کیا جاتا ہی جو پچکاری کیطرح سے اندر پہونچائی جائین اور اونمین قابض ادویہ کے پانی مراہم مصفاہ ملاکر مستعمل ہوتے ہین جیسے وہ مرہم جو اقلیمیا اور مرداسنج سے بنتی ہین اور مرہم شقاق مقعد بھی اونمین مباہ قابضہ مین داخل ہوتا ہی۔ اور جس قسم کا علاج شقاق کا کیا جاے اوسی کے مطابق اور مناسب ہر ایک شئی لازم اور تیز سے پرہیز بھی کرنا چاہیے پھر اگر شقاق کے معالجہ مین کسیقدر انضاج کی حاجت ہو مرہم باسلیقون مین چربیان مناسب ملاکر استعمال کرین۔ اور اگر شقاق کے ہمراہ گندگی زیادہ ہو اور اسپر دلیل یہ ہی کہ شقاق مدت دراز کا ہو اور علاج کا اثر کمتر قبول کرے اِسلیے کہ مادہ غلیظ ہی اوسوقت مرہم قراطیس ہمراہ روغن گل کے استعمال کرین۔ پھر اگر اس مرہم کا تحمل نہوسکے اوسکے ساتھ روغن بہوسن اور علک الانباط ملاکر استعمال کرین پھر جب کسیقدر سکون اور آرام ہو تنہا شقاق کا علاج کرنا چاہیے

خصوصاً اگر قرحہ پڑگیا ہو۔ اکثر واسطے خشک کرنے زخم کے تانبے کا چھلن یا برادہ باریک پسا ہوا خواہ شرخ چھٹکری اور مازو ہر ایک دوا تنہا خواہ مجموع ہر سہ ادویہ کی حاجت ہوتی ہے۔ جو شقاق کہ خارج مین ہو یعنی رحم کے اندر نہو اوسکے علاج کی دشواری فقط توتیاے سائیدہ کے استعمال سے دور ہو جاتی ہے اور کاربراری ہو جاتی ہے اسطرحسے کہ توتیا کو سرمہ سا پیسکر انڈے کی زردی ملاکر استعمال کرین اور ہر وقت یہی دوا لگی رہنے دین اور مرہم سپیدہ بھی اسیطرح بکار آمد ہے اور نافع ہے

بیان رحم کی کھجلی اور فریسموس کا کبھی رحم مین کھجلی بسبب اخلاط حاد صفراویہ کے خواہ اخلاط شور اور بورقی کے یا اخلاط اکالہ سوداویہ کے پیدا ہوتی ہے اور ان اخلاط کا ظہور حیض کا خون سوکھا کر بخوبی ہو جاتا ہے خواہ دانہ اور بثور یعنی پھنسیان جو اوقین اخلاط سے پیدا ہوتی ہین یا منی عورت کی جو زیادہ گرم بروقت نزل ہونے کے معلوم ہوا وس سے اون اخلاط کا وجود معلوم ہوتا ہے۔ اکثر کھجلی مین اسقدر افراط ہوتی ہے کہ سقوط قوت کی نوبت پہونچتی ہے۔ اور کبھی ایسی عورت کو یہ بیتابی ہوتی ہے کہ جماع سے اسکا جی ہی نہین بھرتا ہے اور طبیعت سیر ہی نہین ہوتی اور یہی فریسموس وہ ہے جو عورتونکو عارض ہوتا ہے اور جسقدر ایسی عورت سے جماع کیا جاے مرض اسکا بڑھتا جائیگا اور خراب حالی مین ترقی ہوتی جائیگی۔ **علاج** رحم کی خارش کا علاج یہ ہے کہ پہلے تمام بدن کا تنقیہ عام فصد کے ذریعے سے کرین اور ہفت اندام کی فصد کھولین اور پھر اگر حاجت باقی رہے باسلیق کی فصد کھولی جاے۔ اور خلط حاد کا استفراغ کیا جاے اور ہر ایک خلط کا استفراغ اوقین ادویہ سے کرین جو اوسکے مناسب ہین مثلاً خلط صفراوی کو سقمونیا سے اور بلغم کو حب اصطمخیقون سے اور سودا کو حب اقیتون سے اور جوشاندہ افتیمون سے اور منی کی تیزی اور جوش کو ادویہ مفردہ سے جو بارد ہین توڑ ڈالنا چاہیے اور اون دواؤن سے جن سے اخراج منی کا ہو جاتا ہے اور یہ اخراج بقدر حاجت کے کرنا چاہیے اور مزاج مریض کا مشاہدہ کرکے طبیب مقدار اخراج منی کو تجویز کرین اور فم رحم کو اقاقیا اور ہوفسطیداس اور گل سرخ اور صندل سے اور شاف ماشا اور بوش در بندی سے اور سرکہ اور روغن گل سے آلودہ کرتے رہین ایضاً عصارۂ حرفہ سے فم رحم کو تر رکھین اور اکثر ان ادویہ کے ہمراہ تخم کتان بھی ملا دیتے ہین نطول ایسے پانی سے کرین جسمین ادویہ قابضہ کو پکایا ہو اور قفل اوکا بطور ضماد کے استعمال کرین۔ اور اگر حاجت دواے منقی رحم کی ہو شہد ہمراہ نہایت سرد پانی کے پائین۔ یہ دوا جسکو ہم اب لکھتے ہین کھجلی کے لیے نہایت مجرب ہے۔ برگ پودینہ اور پوست انار عدس مقشر نبید مین پکاکر محمول کرین ایضاً یہ دوا ہے زعفران اور کافور ہر واحد ایک دانق مرداسنگ دو دانق جب الغار نصف درہم کوٹ کر چھانین اور سپیدہ سفینہ اور روغن گل تھوڑی سی شراب ملاکر محمول کرین ایضاً ہلیلہ اور گلنار ہر واحد دو درہم حنظل اور نوشادر اور شراب کہنہ سب کو اسقدر پسین کہ سوکھ جاے اوسکے بعد روغن گل سے مقام معلوم سے پہلے آلودہ کرکے پھر اوسپر اسی دوا کو چھڑکین۔ منجملہ بخورات کے حنظل ہے اور لسب حب اترج ان دونون کی دھونی دین خواہ ایک ہی کی انمین سے دھونی دین کہ یہ دھونی بہت نفع کرتی ہے

بیان ناصور رحم کا ناصور کبھی رحم مین پڑجاتا ہے اور اکثر یہ ناصور رحم کو توڑکر جو اعضا کہ رحم کے مجاور اور قریب ہین وہانتک جا پہونچتا ہے تا انیکہ جانہ یعنے پیڑو کی ہڈی کو فاسد کرکے اوسکو متعفن کر دیتا ہے اور گردن رحم کو اوسی ہڈی کے ہمراہ بھی سڑا دیتا ہے اور کبھی یہ ناصور پیڑو کے پیچھے جسقدر جگہہ بالونکی ہے وہانتک پہونچ جاتا ہے اور اکثر پیڑو مین خواہ پیڑو کی پیچھے

چھوٹے چھوٹے سوراخ ڈال دیتا ہی۔ اور بیشتر یہ ناصور پیڑو کیطرف رُخ کرکے پھر بطرف مقعد اور عضل مقعد کی جاتا ہی پس تھوڑا حصّہ اوسی ناصور کا رحم سے متعلق معلوم ہوتا ہی اور بعض مقدار اوسکی باطن رحم مین معلوم ہوتی ہی مراد یہ ہے کہ رحم کے اندر اور باہر دونون طرف اس ناصور کا ہونا معلوم ہوتا ہی۔ اور کبھی رحم کے ہر طرف اور جانب مین یہ ناصور پہونچ جاتا ہی۔ جو قسم یا جو مقدار اس ناصور کی گردن رحم مین ہو اوسکا علاج ناممکن ہی اور اسیطرح جو ناصور رحم کہ مثانہ اور مثانہ کے مُنھ تک پہونچ جاے اور اسیطرح جو ناصور کسی عضو عصبی تک پہونچے کہ اوسکا بھی علاج ناممکن ہی۔ اور جو ناصور عضلہ مثانہ تک پہونچے اور دیگر اقسام ناصور رحم کے جو اوپر مذکور ہوے اون سب کا علاج ممکن ہی۔ اگرچہ دشواری ہو اور سب سے زیادہ دشواری اوس ناصور کے علاج مین ہے جو پیڑو کے بالون کی جگہہ مین ہو خصوصاً اگر پیڑو کی ہڈی مین چھوٹے چھوٹے سوراخ کردے علامات ناصور رحم کی شناخت یہ ہی کہ زمانۂ طولانی تک عفونت اور سڑائند بنی رہے اور درد ہمیشہ ہوا کرے اور ناصور سے پہلے ایسے قروح پیدا ہوے ہون کہ اچھے نہوتے ہون یعنی اونکا اندمال نہوا ہو اور علاج اونکا اگرچہ برابر ہوا تھا اور زمانہ دراز اون قروح کی صحّت اور علاج کا گذر چکا ہو اور صدید بہتا ہو پھر بعد ان خرابیون کے درد کے ایسے اقسام عارض ہونے لگین جیسے کہ سرطان مین درد ہوتا ہی۔ ناصور کا مقام میرود نامی آلہ سے معلوم ہوتا ہی اور اوسکی انتہائی جگہہ اوسی آلہ کے اندر ڈالنے سے پہچانی جاتی ہی اسطرح کہ سلائی ڈال کر ٹٹولنے سے پتہ لگتا ہی کہ یہ ناصور ابھی گوشت ہی تک پہونچا ہی خواہ گوشت سے تجاوز کرکے ہڈی کو بھی توڑ چکا ہے اور یہ شناخت سلائی کی نوک اور کنارہ سے ہوتی ہی یعنے گوشت کی نرمی اور ملاست اور ہڈی کی سختی اور خشونت سلائی کی نوک سے معلوم ہو جاتی ہی علاج ایک قسم ناصور کے علاج کی یہ ہے کہ چاک کیا جاے اور اکثر اسطرح سے علاج کرنے مین جونکہ عضو مادون عصبانی ہی کہ زائد تک نوبت پہونچتی ہی اور آوازہ بند ہو جاتی ہی اور اختلاط عقل عارض ہوتا ہی اور چاک کرنا بھی اوسقدر ناصور کا ہو سکتا ہی جو دیکھائی دیتا ہی اور مردار گوشت کے ٹکڑے اوس مین سے کٹ سکتے ہین مگر احتیاطی معالجہ یہ ہی کہ ناصور پر ادویہ محفّفہ کا استعمال کیا جاے اور بدن کا تنقیہ کرین اور رحم کی تقویت کیجاے اور نگہبانی اور حفاظت رحم کی عفونت اور مواد فاسدہ سے کیجاے ضعف رحم کا بیان اسکا سبب سوء مزاج رحم کا ہوتا ہی اور نسج رحم کا تہلیل یعنے بناوٹ عروق وغیرہ کے ڈھیلے ہو جانے سے اور امراض جو پہلے عارض ہوے ہون اونکی برداشت کے صدمہ سے بھی رحم کا ضعف عارض ہوتا ہی رحم کے ضعیف ہونے سے شہوت باہ مین کمی اور خون حیض برآمد ہونے کی زیادتی اور منی وغیرہ کی بکثرت آمد ہوتی ہی اور حمل قرار نہین پاتا علاج ضعف رحم کا اوسی سوء مزاج کا علاج کرنا چاہیے جسکے سبب سے ضعف رحم عارض ہوا ہی اور تدارک اون آفات کا کرنا چاہیے جو رحم کو عارض ہون اور اوپر انکی شناخت ہو چکی ہے اوجاع رحم کا بیان سوء مزاج مختلف سے اور تاریہ رحم کے ڈھیلے ہوے سے اور امراض سابق کے عروض سے اور ریاح جن سے کشش پیدا ہوا اور رطوبات ایسے جو درد پیدا کنندہ ہن انھین اسباب سے درد رحم مین پیدا ہوتا ہی۔ یہانتک کہ بعض اوقات رحم مین ایسا درد اوٹھتا ہی جیسے کہ امعاء مین دو قولنج اوٹھتا ہی کبھی رحم کا درد اورام اور سرطان رحم کیوجہ سے اور کبھی قروح کی وجہ سے عارض ہوتا ہی اور حمل کے ساتھ درد مین خواصیر یعنے تجیگاہ کے مقامات اور ارتیان یعنی ران کی جڑین اور دونون پنڈلیان

اور پیٹھ اور پیڑو سب شریک ہوتے ہین اور حجاب اور معدہ اور تمام سر خصوصًا یا فوخ بھی شریک درد رحم کے ہوتے ہین یعنی رحم کے درد سے ان اعضا مین درد پیدا ہوتا ہی- اور بیشتر رحم کا درد بعد ایکمدت کے نہایت وسل ماہ کے بعد ورکین یعنے دونون کولون کیطرف منتقل ہوجاتا ہی اور وہان پہونچکر بس ٹھہر جاتا ہی- ناظر کتاب ہذا ان جملہ اقسام کے اوجاع کا علاج بخوبی جانتا ہی اون مقامات کے پڑھنے سے جو اوپر گذر چکے ہین پھر اب تکرار بیان سے کچھ فائدہ نہین ہی **سیلان رطوبت رحم** کبھی بعض عورات کے رحم سے رطوبات متعفن کا سیلان ہوتا ہی اور منی بھی بعض عورتونکے رحم سے بہنے لگتی ہی- اوّل یعنی رطوبات کے بہنے کا سبب یہ ہی کہ فضول کی اُنکے ارحام مین کثرت ہوتی ہی اور جسوقت رحم مین عفونت آجاے حیض کے رہنے کی جو رگین ہین اونمین ضعف ہضم پیدا ہوتا ہی اور اس مرض کے بیان کرنے اور رطوبت کذائی کے علاج کے بیان کا ایک جُداگانہ باب ہمنے تجویز کیا ہے اور جو ہر اس مادہ کا خون حیض کے رنگ سے بعد اوسکے خشک کرنے کے پہچانا جاتا ہی اور حیض کا لتہ خواہ گدی وغیرہ جو عورتین ایام معمولی مین رکھتی ہین اوسکے دیکھنے سے بھی جو ہر مادہ کی شناخت بذریعہ رنگ خون حیض کی ہوجاتی ہی- اور دوسرا مرض یعنی منی کا سیلان اوسکے اسباب وہی ہین جو مرد کے سیلان منی مین ہوتے ہین- پھر اگر سیلان منی کا بلا شہوت ہوا وسکا سبب ضعف ہضم رحم کا ہوگا اور ضعف اوعیہ منی کا ہوگا اور استرخا اوعیہ منی کا- اور اگر سیلان منی کے ہمراہ کسیقدر شہوت اور لذع اور دغدغہ بھی ہوا وسکا سبب منی کا رقیق ہوجانا اور اوسمین حدت کا آجانا ہی- اکثر سبب سیلان منی کا رحم کی کھجلی ہوتی ہی اور اوسکا دغدغہ اور کھجلی کا اوٹھنا منجر بانزال منی ہوجاتا ہی جس عورت کو سیلان منی کی شکایت ہی اوسکا نفس تنگی کرتا ہی اور اشتہاے طعام اوسکی ساقط ہوجاتی ہی اور رنگ اوسکا بدل جاتا ہی یعنے خراب ہوجاتا ہی ورم اور نفخہ اوسکی آنکھ مین پیدا ہوتا ہی مگر اوس نفخہ مین درد نہین ہوتا اکثر تو یہی ہی اور کبھی آنکھونکی سوجن کے ہمراہ درد بھی اوسی نفخہ مین ہوتا ہے **علاج سیلان منی کا** عورتونکے سیلان منی کا علاج بھی اوسیطرح کیا جاتا ہی جس طرح مردون کی سیلان منی کا علاج ہے- لیکن سواے منی کے اور قسم کی رطوبات کا سیلان اوسکے علاج مین ابتدا تنقیہ بدن کی بذریعہ فصد کے کرنی چاہیے اور اگر حاجت ہو مسہل بھی دینا ضرور ہے بعد اوسکے رحم کا احتقان پہلے تو ایسے منقیات سے کرین جو ہمراہ تنقیہ رحم کے مجفف بھی ہون یعنی خشکی بھی پیدا کرین جیسے جوشاندہ ایرسا اور فراسیون- اور دونون پنڈلیون کی مالش روغنہاے ملطفہ سے اودیہ حارہ ملاکر کرنی چاہیے جیسے روغن اذخر عاقرقرحا اور فلفل ملاکر اوسکے بعد اودیہ قابضہ کا استعمال حقنہ مین بھی اور پلانی کے ذریعے سے بھی کرین حقنہ رحم کا عمل بعد استفراغ اور تنقیہ بدن کے زیادہ ہوتا ہی- حقنہ رحم کے وہی ترچیزین اور پانی کے اقسام ہین جنمین مازو اور گلنار پوست انار اور اذخر اور آس وغیرہ کو جوش دیا ہوا حتباس **حیض اور کمی آمد حیض** خون حیض جو بند ہوجاتا ہی یا تو کسی ایسے سبب خاص سے بند ہوتا ہی کہ رحم مین وہ سبب ہے یا کسی عضو مشارک کے سبب سے بند ہوتا ہے- خاص رحم کا سبب یا تو اصلی اور غریزے رحم کا ہوتا ہی یا اینکہ وہ سبب رحم مین نیا حادث ہوا ہی اصلی اور غریزی نہین ہی- دوسری طرح سے بیان سبب کا یون کرنا ہون کہ حیض کا بند ہونا یا کسی ایسے سبب سے ہی جو قوت دافعہ بدن سے متعلق ہے یا وہ سبب مادہ اور جوہر خون حیض مین ہی یا آلۂ مخرج حیض مین وہ سبب ہے بس اور کہین نہین- قوت مین احتباس حیض کا سبب جیسے کہ ضعف قوت بسبب کسی سوء مزاج کے عارض ہو عام اس سے کہ وہ سوء مزاج حار خواہ یابس ہو

خواہ حار یا بس ہو- بارد سوء مزاج یا مادی ہی یا مادی نہین ہی بلکہ سادج ہی- مادہ مین جو سبب ہے یا تو اوسکی مقدار سے ہی یا مجرد کیفیت مادہ ہے خواہ دونون کمیت اور کیفیت مادہ ملکر سبب احتباس ہون- تنہا مقدار مادہ مین تو سبب احتباس قلت اور کمی اوسکی ہوتی ہی اور یہ کمی یا تو غذا کی کمی سے ہوگئی اور اگر باوصف کثرت غذا کے پھر بھی مقدار مادہ حیض مین کمی ہو تو پھر ایسا ہوگا کہ اوس غذاے کثیر مین فضول طمثی نہین باقی رہتی ہین بلکہ سب کی سب جزء بدن ہوجاتی ہے- اور ایسی توانا عورت کی طبیعت مکرودن کے طبع سے مشابہ ہوگی اور ہضم کامل پر قادر ہوگی اور حصہ ہاے غذا کو مقامات اور اعضاے بدنی پر بانٹنے اور تقسیم کردینے پر بقدر مناسب قادر ہوگی اور فضول غذائی کے دفع کرنے پر بھی اسکو پوری قدرت ہوگی جس طرح سے کہ اون فضول کو مردان قوی دفع کرتے ہین اور یہ وہی عورتین ہین جنکے پٹھے اور عضل فربہ ہوتے ہین اور اعضین مین وہ بھی ہین جو مردانہ مزاج ہین اور جنکے ادراک اور سرین چھوٹے اور تنگ ہوتی اور سینہ انکے کشادہ اطراف بدن انکے جیسے کفدست وغیرہ خشک اکثر رہا کرتے ہین- یا کمی مقدار مادہ طمثی کی باوجود کثرت غذا کے بوجہ استفراغات کے ہو کہ اوویہ مستفرغہ کا استعمال ہوا ہے خواہ ریاضت کیوجہ سے کمی ہوئی ہو اور خصوصاً وہ استفراغ جنسے خون بدن کا نکالا جاتا ہی یا خود بخود نکلتا ہے جیسے رعاف اور بواسیر خواہ کوئی اور زخم وغیرہ- کیفیت مادہ کا سبب احتباس ہونا جیسے کہ خون کا غلیظ ہونا برودت کی وجہ سے خواہ اوس خون مین اخلاط غلیظہ بلغمیہ کی آمیزش زیادہ ہونے سے اور اکثر یہ بات بوجہ لذع کے خواہ جو کیفیت قائم مقام لذع کے ہی اوسی سے پیدا ہوتی ہی جیسا کہ معلوم ہوچکا ہے- جو سبب کہ از طرف آلہ کے ہوتا ہی وہ سُدّہ ہے جو کبھی بسبب حرارت مجففہ کے پڑجاتا ہی کہ اوسکو تقبض اور سکڑ جانا بھی لازم ہوتا ہی خواہ برودت مجففہ سے یہ سُدّہ پڑتا ہی- اور اکثر سُدّہ کا مورث زیادہ پانی کا پینا ہوتا ہی اور یہی احتباس حیض جو سُدّہ سے عارض ہوتا ہی عورت کو بانجھ اور عاقر کردیتا ہی- خواہ یہ سُدّہ بوجہ بیوست مکثفہ کے پڑتا ہی جسکی وجہ سے تکثیف مسامات پیدا ہوتی ہی خواہ زیادتی سے چربی کے یہ سُدّہ پڑجاتا ہی، یا اخلاط غلیظہ کی افزونی سے جنمین لزوجت سی ہو خواہ اورام رحم کیوجہ سے یا زبق غشائی کے عیب کی وجہ سے جو عورتون مین ہوتا ہی خواہ گوشت کی زیادتی کہ اوس سے عورت رتقا ہوجاتی ہی اور قابل جماع کرانے کے نہین رہتی خواہ رحم مین قروح پڑجانے سے کہ وہ قروح پڑکر جب مندمل ہوی رگہاے ظاہری کے مُنہ کو بند کردیا- یا درد کے اقسام رحم مین ایسے ہون کہ مزوج حیض کے راہ مین سُدّہ ڈالین خواہ انقلاب رحم اون دردہاے رحم سے ہوگیا ہو یا گردن رحم کی چھوٹی ہونے سے راہ آمد حیض کی بند ہوگئی ہو خواہ چوٹ لگنے سے اور گر پڑنے سے کوئی ایسی فربہی پیدا ہوجاے کہ ابواب اور راہین رگہاے حیض کی بند کردے خواہ اسقاط حمل کے بعد یہ انسداد پیدا ہوا ہو- مشارکت اعضا سے جو احتباس حیض ہوتا ہی اوسکی یہ صورتین ہین کہ جیسے منعف جگر اسقدر ہو کہ خون کا انبعاث اور پہونچنا جگر سے دیگر مقامات بدن مین نہوسکے اور نہ تمیز خون کی جگر اور رطوبات سے کرکے تولید خون کی کرسکے یا کوئی سُدّہ جگر مین ایسا پڑا ہو خواہ تمام بدن مین سُدّہ پڑگئے ہون کہ مجاری خون کے بند ہوگئے ہون- زیادہ فربہی اور سمن مفرط سے بھی سُدّہ پڑتے ہین اسلیے کہ مسالک اور راہون مین بوجہ مزاحمت کے تنگی پیدا ہوتی ہے اور ہزال یعنے لاغری بدن سے بھی مسالک مین تنگی بسبب جفاف اور خشکی کے پیدا ہوتی ہی لہذا انسداد مسالک لاغری سے بھی ہوجاتی ہی اور خون کی

کسی بھی چونکہ بروقت لاغری اور نزال کے ہوتی ہی اسوجہ سے بھی احتباس طمث لاغری مین ہوتا ہی (اور سمن مفرط مین بلغم وغیرہ کی افزایش سے بھی کمی خون کی اور حبس طمث ہوجاتا ہی) خون کا مقتضے یہ ہی کہ رحم پر اوسکا حملہ بنظر خروج کے ہوتا ہے یعنے خون کا رحم کیطرف آنا چونکہ مقتضی طبعی ہی لہذا وہ مقدار خون کی رحم کیطرف آنے پر براہ طبیعت آمادہ رہتی ہی پھر جب کسی وجہ سے منجملہ وجوہ مذکور الصدر کے اوس خون کو راہ ادھر آنے کی نہ ملے پلٹ جاتا ہی اور جب مکرر اسطرح خون کا حملہ آور بطرف رحم کے ہوا اور پلٹ گیا پھر بعد تکرار واپسی کے تمام بدن مین پھیل جاتا ہی اور اس انبساط نامناسب سے امراض ردی اور مہلک پیدا کرتا ہی **اعراض احتباس حیض** کے جس عورت کا حیض بند ہوجائے اوسے چند امراض عارض ہوتے ہین- از آنجملہ اختناق رحم ہی اسلیے کہ رحم زمانہ احتباس مین گندہ اور فربہ اور کسی ایک طرف جھکا ہوا ہوتا ہی- ایضاً ایسی عورت کو اورام رحم گرم ورم ہون خواہ اورام صلبہ سودا دیہ اور اورام احتقانی بھی عارض ہوتے ہین- معدہ کے امراض از قسم ضعف ہضم اور سقوط اشتہا اور شہوت فاسدہ اور متلی اور تشنگی بشدت اور لذع معدہ اسکو عارض ہوتے ہین امراض راس اور عصب کے امراض از قسم صرع اور فالج کے اور سینہ کے امراض مین کھانسی اور سوداوش بھی عارض ہوتے ہین اور اکثر اقسام امراض جگر کے جیسے استسقا وغیرہ بھی عارض ہوتے ہین اور سحنہ اسکا متغیر ہوجاتا ہے- ایضاً ایسی عورتون کو عسر بول اور حصر بول یعنے پیشاب کا گھٹا ہوا رہنا اور اوجاع قطن یعنی ریڑھ کے درد اور گردن کا درد بھی عارض ہوتا ہی بدن بھاری ہوجاتا ہے اور قلق اور کرب پیدا ہوتا ہی اور پھر ہری اسکے بدن مین اوٹھا کرتی ہی اور حمیات محرقہ بھی اسکو عارض ہوتے ہین- بیشتر کلام کرنے اور بولنے مین اسی دشواری پیدا ہوتی ہی اور عضل زبان کی تخفیف وہ بخار گرم کرتا ہی جو اسکے رحم وغیرہ سے اوٹھ اوٹھ کر تا دماغ وغیرہ پہونچتا ہی کبھی بہ گرانی بدن کی بسبب درد کے پیدا ہوتی ہی- قلق اور کرب اسکو عارض ہوتا ہی بوجہ اون اوجاع کے جو صفن مین اوٹھتے ہین اور بسبب اوسی بخار حار کے جو ابھی مذکور ہوا ہے- اور کبھی اسکے تمام بدن مین ورم آجاتا ہی- خون سے صدید کا کھچکر آنا بھی اسکو عارض ہوتا ہی- اکثر اسکو بروقت احتباس حیض کے تشنہ مردن کا ہوجاتا ہی اگر براہ خلقت قوی ہو اور اسقدر قوت اسمین ہو کہ جو فضلہ حیض کا اسکے بدن مین محتبس ہو رہا ہی اوسکے استعمال مناسب پر قادر ہو جیسے مرد- کے جملہ اشخاص اس فضلہ کے احالہ پر قادر ہوتے ہین اور بہ مناسبت ایسی عورتون کی مردون سے اسطرح ہوتی ہی کہ بال اوسکے بدن پر بکثرت پیدا ہوجاتے ہین اور ایک چیز مثل ڈاڑھی کے اسکے چہرہ پر اوگ آتی ہی آواز اسکی جو ذیل کی ہی ڈوک مین آجاتی ہی اور بھاری ہوجاتی ہی جیسے مرد کی آواز شروع بلوغ ڈوک مین آتی ہے بعد اس حالت کے یعنی مشابہت بمردان پھر یہ عورت مرجاتی ہی اور بیشتر قبل مرجانے کے ایسی عورت اس حالت مین ہوجاتی ہی کہ اب اور ارحیض کی تدبیر اوسکی ممکن نہین ہوتی مترجم کہتا ہے یہ حالت ایسی ہی جیسے کہ آج کل یتواتر ہمارے قرب وطن مین ایک دختر قوم کا بتھہ کی مرد ہوجانے کی خبر مشہور ہوئی اور ہمنے بہت سے اشخاص سے کہ اکثر لوگون نے امتحاناً اوسکی شرمگاہ کو دیکھا بجاے عضو مخصوص زنان اب اوسکے آلہ مردی پیدا ہوگیا ہے اب اوسکے اور ارحیض کی تدبیر محال ہے اور یہ معاملہ ضلع بارہ بنکی تحصیل سنی گھاٹ متصل قصبہ رُدولی واقع ہونا مشتہر ہوا ہے-

حصۂ دوم

احتباس حیض سے عورت کا مرد ہوجانا

و ان اللہ علے کل شی قدیر متن اکثر عورتین جنکو نشبہ مردون سے احتباس حیض سے ہوجاتا ہی خواہ وہ عورتین جنھین مرض احتباس عارض ہوتا ہی وہی عورتین ہین جو کثیر الولادت ہوتی ہون - پھر جب اون سے جماع نہ کیا جاے اور اونکے شوہر اونسے غائب ہوجائین اور حیض اونکے بند ہون پس نرم دلی اور رقت قلب انکے بوجہ کجانے مقدار معتد بہ کے خون سے بذریعہ حیض جو خاصہ عورتون کا ہی جاتا رہتا ہے اور حمل سے بار ور ہونے کو قبول کرنا اور جماع کرانے سے دل خوش ہونا اور مردون کی زبردستی اور مطاوعت اوسی خضوع کیوجہ سے پسند کرنا یہ سب زنانہ خواص اوسی احتباس کیوجہ سے زائل ہوجاتے ہین - منجملہ اعراض کے جو عموماً عورتون کو احتباس حیض سے لاحق ہوتے ہین یہ بھی ہی کہ اونکا پیشاب سیاہ ہوتا ہی اور پیشاب مین رسوب صدیدی مثل مارالحم کے ہوتا ہی اور بیشتر محض خون کا پیشاب انکو آتا ہی **علامات** جو احتباس حیض کے اقسام متعلق اسباب بارد سے ہین اونکی شناخت یہ ہی کہ نیند گہری آتی ہو اور بحالت خواب تبخیر زیادہ ہوتی ہو اور بدن کا رنگ سپید ہو رگون مین سپیدی سبزی نظر آے نبض متفاوت ہو پسینا ٹھنڈا نکلا کرے پیشاب زیادہ ہو براز مین بلغمیت کا غلبہ ہو - اور جو اقسام احتباس حیض کی حرارت سے متعلق ہین اونپر دلالت التہاب سے ہوگی اور رحم خشک رہے گا اور دیگر علامات حرارت جو بارہا معلوم ہوچکے ہین - جو قسم احتباس کی متعلق بہ یبوست ہی اوسپر علامات یبس کے دال ہونگے اور یہ علامات بھی معلوم ہین اور لاغری بدن کی اور رگون کا خالی ہونا اون علامات کی تاکید کریگا - ورم اور رقت وغیرہ کے سبب سے جو احتباس ہوا اوسکے بھی علامات معلوم ہین اونھین بیانات سے جو اب تک اکثر ابواب مین لکھے گئے اور ہمکو کچھ احتیاج اونکے تکرار بیان کی نہین ہی **معالجات** تسخین اور تبرید اور خون کے تولید کی تدبیر اور بدن کی ترطیب اور ارام کا علاج اور رقت کا معالجہ وغیرہ وغیرہ یہ سب امور اونھین قواعد کلیہ سے معلوم ہوسکتے ہین جو مکرر لکھے جاچکے - اور دوقسم احتباس کی ایسے رقت سے عارض ہو جسکا علاج نہین کرنا چاہیے خواہ رگونکے منھ بند ہوجانے سے جو زخمونکے پورجانے سے بند ہوگئے ہون خواہ کسیوجہ سے انسداد اور بند ہوجانا رگونکے منھ کا سبب اس احتباس کا ہوا ہو ایسی عورات تو گویا اونھین بیمارون مین شمار کیجاتی ہین جنکی صحت سے یاس قطعی ہی - انکا علاج بنظر حفظ صحت باقیماندہ بس یہی ہی کہ خونکا اخراج انکے بدن سے ہوا کرے تاکہ خون کی کثرت اِنکے ابدان مین نہوجاے اور بدن کا اِنکے تنقیہ ہوا کرے اور ریاضت کا استعمال انھین برابر کرایا جاے - ہمکو تو اسوقت واجب یہی ہی کہ اون علاجات کا بیان کرین جن سے احتباس حیض ہوتا ہے اور یہ وہی ادویہ وغیرہ ہین جو خون کو رحم کیطرف متحرک کرتے ہین اور خون کو مسام مین نافذ کردیتے ہین اور مسام کو کھولدیتے ہین - ہم نے ایسے ادویہ کا بیان ادویۂ مفردہ کے نقشہ جات اور جدولون مین کیا ہی اور مرکب نسخہ جات کو قرابادین مین لکھدیا ہے - مگر اس مقام پر ہمارا ارادہ یہ ہی کہ ایسے تدابیر اور ادویہ کا بیان کرین اور ایسے مداوا کا بیان کیا جاے جو اسی مقام کے زیادہ تر لائق ہی - احتباس حیض کی تدبیر دور کرنے کی یہ ہی کہ خون کی تحریک بقوت حیض بنجانے کیطرف کیجاے اور منجملہ اون تدابیر کے یہ ہی کہ فصد صافن رگ کی بھی یہ فعل کرتی ہے اور اوس رگ کی فصد جو باشنہ پاکے نیچے ہی اور زانو کی رگ کی فصد اور رابض کی فصد اس رگ سے زیادہ قوی تر ہی - حجامت ساق پر کرنے اور کعب پر خصوصاً جو عورتین قریب ہون کہ اونھین زیادہ موافق آتی ہے - بیشتر اسکی

حاجت ہوتی ہو کر دوبارہ دوسرے پانوں سے فصد صافن کی کھولی جاے - ہمیشہ اعضا ذکریرین کو پشمی وغیرہ کس کر باندھے رہنا اور بندش کر کے اوسیطرح چھوڑ دینا چند روز تک بعد ازان اون ادویہ کا استعمال جو تفتیح مسام کریں اور رطوبات زیادہ کو بدن مین ہون اسہال کے ذریعہ سے اونکو نکالدینا چاہیے بشرطیکہ سب اعتبار سے کارطوبت ہو - پھر ان تدابیر کے بعد ادویہ محلل کا استعمال کرانا چاہیے اور اور ارحیض کی تدبیر ایسی ادویہ سے کرین جو خون کی تلطیف اور تفتیح مسدودان کی کرتی ہین - انمین ادویہ مین سے کچھ تو پینے کے لائق ہین جیسے فوتنج اور اوسکا جوشاندہ ہمراہ ماءالعسل کے اور اسی کا پسا ہوا سفوف ۱ر۱ سا پر چھڑک کر - ابہل اس سے بھی زیادہ قوی ہی اور مشکطر امشیع زیادہ قوی ہی اور دارچینی اور ایارج فیقرا اور سکبینج اور جاوشیر اور بھل اوسی درخت کا جسمین سے جاوشیر نکلتی ہی اور جند بیدستر قرومانا اور جوشاندہ افسنتین اور جوشاندہ لوبیا سرخ کا اور عود اور اشنغار اور تخم مرزنجوش - حمول کے ادویہ بھی ہین جیسے فریون سپید تخم خطل یعنی اذان الفار دشتی تفطیر یون جنگلی زیتون کا گوند جاوشیر جند بیدستر حلتیت سکبینج قرومانا عصارۂ افسنتین - اور کبھی اوفربیون کو روغن کے سہل پر لگا کر حمول کیا جاتا ہے اور تھوڑی دیر ٹھہر کر پھر نکالڈالا جاتا ہے مگر زیادہ تاخیر نکرنی چاہیے اور نہ بافراط اس دوا کی مقدار کا استعمال جائز ہی - یہ حمول جسے ہم لکھتے ہین ہمارا مجرب ہے (اور دوسرا نسخہ یہ ہی حمول جید) مرمکی فوتنج مکد چار درہم ابہل پانچ درہم سداب خشک دس درہم زبیب خستہ برآور دہ بیس درہم تخم گاؤمین پسکر چند فرزجہ طیار کرین - ایضاً جند بیدستر اور مرمکی سک مثل بلوط کے مخروطی شکل کی بتی روغن بان کے ذریعہ سے بناکر حمول کرین - روغن اقحوان بھی اور ارحیض کرتا ہی جب اوسکا حمول کیا جاے عصارۂ شقاقل اور لسرین بھی اور ارکرتا ہے ایضاً اسنتین فارسی عاقرقرحا کلونجی سداب تازہ فربیون سب ہموزن لیکر نرم نرم پیسین اور گندہ بروزہ مین لت کر کے ایسے صوف مین جو روغن زنبق مین ڈبویا گیا ہو اوسکے اندر رکھکر حمول کرین اور اندر رحم کے پہونچا دین - ازانجملہ ضمادات اور کمادات بھی اور ارکے واسطے مستعمل ہوتے ہین - افادیہ سے تکمید کرنی بھی اور ارحیض کرتا ہی - ازانجملہ بخورات بھی مدرحیض ہین جیسے خطل تنہا کہ اسکی دھونی فوراً اور ارحیض کرتی اسیطرح جاوشیر اور قرومانا اور حلتیت اور سکبینج - ازانجملہ اقسام آبزن کے ہین ایسے پانی سے جنمین ملطفات مدرہ طمث کو جوش دیا ہو جیسے فوتنج اور سداب اور مشکطر امشیع وغیرہ

چوتھا مقالہ آفات وضع رحم اور اوسکے ادرام وغیرہ کے بیان مین

یعنے جو وضع اور طرز شکل رحم کی ہوتی ہو

رتق کا بیان رتق ایک قسم کی افزونی ہی جو فرج مین پیدا ہو کر اس قدر بڑھجاتی ہو کہ جماع سے منع کرتی ہے اور یہ فزونی ہر ایک شی زائد سے پیدا ہوتی ہی عضلی ہو خواہ مضبوط اور قوی جھلی سے ہو - خواہ اوسی مقام پر فروج کا التحام ہونے سے یہ بات پیدا ہوجائے یا خلقت اصلی کیوجہ سے یہ عیب پیدا ہوجاے - خواہ درمیان فرج کے منہ کے اور فم رحم کے انھین اقسام کے بعینہ کوئی فزونی پیدا ہوجاے - یا فقط فم رحم پر کوئی ایسی چیز پیدا ہو جو حمل اور حیض کی آمد کو مانع ہو اور یہ شی از قسم جھلی کے ہو خواہ التحام رحم قرصہ وغیرہ کا ہو - یا اینکہ اصل خلقت مین سوراخ ہی پیدا نہوا ہو یہانتک کہ بعض لڑکیونکو بروقت ابتداے حیض کے یہ کیفیت ہوتی ہو کہ حیض کے نکلنے کی راہ اونکے بدن مین نہین ہوتی کسی ایک سبب سے انھین اسباب مذکور الصدر سے تب اوسکو دردہاے شدید عارض ہوتے ہین اور بلاے عظیم مین وہ دختر مبتلا ہوتی ہی - پھر اگر کوئی تدبیر اور حیلہ اوسکے خون کے اخراج کا یا اوسکے حاملہ ہونیکا نہ کیا جاے

خون اوپر کیطرف پلٹ جائیگا اور یہ دختر سیاہ رنگ ہوکر اختناق رحم مین گرفتار ہوکر مرجاہی گی۔ کبھی اتفاقیہ ایسا بھی ہوتا ہی کہ رتقا عورت بشہوت حاملہ ہوجاتی ہی پس بعد حاملہ ہونے کے خود وہ عورت اور اوسکا بچہ مرجاتا ہی اگر کسی حیلہ سے اسقاط جنین کا نہ کرنا دیا جاے اور ایسی عورت کا حاملہ ہوجانا کسی ایک وجہ سے منجملہ وجوہ مندرجۂ ذیل کے ہوسکتا ہی یا تو یہ بات ہے کہ جو مقدار رتق کی مجاذی اور سامنے فم رحم کے ہو اوسکی بناوٹ بالکل ڈھیلی اور بودی پچس پچسی ہو خواہ اوسی مقدار مین سوراخ زیادہ ہون اسقدر کہ اونکی وجہ سے رحم کو یہ بات ممکن ہو کہ منی مرد کو کسیقدر جذب کرسکے اگرچہ تھوڑی ہی سہی بس اسی تھوڑی مقدار سے نطفہ قرار پاتا ہے۔ یا اینکہ جن اور صحیح کسیقدر تو رای فیلسوف کے ہو اور کسیقدر صحیح رای جالینوس طبیب کی ہو۔ اب اس فرض پر محتاج الیہ اعضاے مولود کی خلقت مین عورت کی منی ہوگی بنا بر قول حکیم فیلسوف کے۔ اور رحم کے اوسی کا ادرار بنا بر قول جالینوس کے ہوتا ہوگا اور مرد کی منی عورت کی منی سے ایک قسم کی قوت اور رائحہ باقی ہوگی بر طبق رائے فیلسوف کے اسلیے کہ اوسکی رای یہ بھی ہی کہ خاکی انڈا جسوقت اوسے ایک قسم کی سردی ایسی پہونچے کہ ہمراہ اوسی برودت کے رائحہ منی نرجانور کا انڈے مین پہونچ جاہی پھر وہ خاکی نر رہیگا بلکہ بے عیب اور قابل بچہ پڑنے کے ہوجائیگا علاج رتقا کا علاج سوائے لوہے سی کاٹنے کے اور کسیطرح نہین ہوسکتا ہی۔ اگر یہ رتق اور فزونی ظاہر اور نمایان ہو اوسکی پسند مین تدبیر یہ ہی کہ دونون باڑھین خواہ دونون لب فرج کے چیر کر خوب طرح اوسکا منہ کھول دیا جاوی اور پھیلا دیجاوے اور پھیلانے کی تدبیر یہ ہی کہ ہر ایک پہل پر ایک رفادہ خواہ وجی سے بٹی کس کر باندھین اور باندھنے والا اپنے دونون انگوٹھون پر ایک چپٹہ اسپیٹولا لے اور دونون باڑھون کو فرج کی زور سی کھینچے تاکہ درمیانی جگہہ اچھی طرح سے کھل جاے اور شگاف نمایان ہوجاہی بعد اسکے کسی تیز آلہ حدید سے جو خوب اوپی ہوئی باڑھ رکھتا ہو جیسے تیلی چھری چاکو نشتر وغیرہ اور چھوٹا اسقدر ہو کہ چٹکی مین چھپا ہوا رہے ایسے تیز آلہ کی اعانت سے وہ جھلی جس سے عورت چیرہ بند ہوجاتی ہی پھاڑ ڈالی جاے اور اوس جھلی کے نیچے جو گوشت زائد پیدا ہوکر مرض رتق کا سبب ہوا ہی کاٹ ڈالین بشرطیکہ اس جھلی کے نیچے وہ گوشت ہو بھی اور کاٹنے مین بھی یہ طریقہ بہتر ہی کہ تھوڑا تھوڑا سا کاٹین حتی کہ اوس فزونی مین سے کسیقدر بھی باقی نرہجاوے اور اصلی گوشت ذرا سا بھی نہ کٹنے پاوے اور یہ بات بدون قالب اور سانچہ کے نہین ہوسکتی کہ سانچہ مین اوس فزونی کو لیکر اوسکو کاٹنا شروع کرین۔ جھلی مین اور زاید گوشت مین فرق یہ ہی کہ جھلی نظر نہین آتی اور گوشت بخوبی نظر آتا ہی۔ پھر بعد کاٹ ڈالنے کے دونون باڑھون کے بیچ مین ایک پہاڑیت اور شراب مین ڈبو کر رکھدین اور تین روز تک اوسیطرح چھوڑ دین اور اگر حاجت ہو اوسپر بار اسپل کا استعمال کرین۔ اور زخم کے اندمال کے واسطے ایسے مراہم لگائین جنسے زخم بھر آئے مگر خوب لحاظ کرین کہ التیام اور پیوند ہونے سے فرجہ اندرونی بند نہوجاے اور نہ اوس مین تنگی آجاے۔ خصوصاً اس احتیاط کا موقع اوسوقت زیادہ ہی کہ فزونی قطع کئی ہوئی اگر قسم گوشت کے تھی اور جھلی اگر کاٹ ڈالی ہو بعد شق کرنے کے وہ تو کمتر ملتحم ہوتی ہی لیکن اگر رتق کی فزونی اندر زیادہ گھسی ہوئی ہو اوسکی تدبیر یہ ہی کہ گیرا وغیرہ اندر ڈالکر جب گرفت مین آجاے اور جھلی ہو تو چاک کردین اور ایک چاک اوس مین کرین اور اوس چاک کو چندان سیدھا ہونا چاہئے کہ عمود علی الافق ہو) ضرور نہین بلکہ مضر ہی کہ انحراف بوجہ

سیدھی ہونے کے مثانہ وغیرہ تک پہونچ جاتا ہی بلکہ مثانہ کے قریب جو جگہ ہے وہانسے ترچھا کردینا چاہیے۔ اور اگر رتق مذکور گوشت زائد ہو تھوڑی مقدار اوسکی کاٹ کاٹ کر الگ کردین اور کٹی ہوئی جگہہ پر پھاہا کسی شراب خالص مین ڈبو کر ہر وقت رکھے رہین کہ وہ شراب بیٹھی ہو خواہ مازو کی شراب مین بعد ازآن آبزن ایسے کرین جنمین ادویہ مرخیہ کو جوش کیا ہو بعد اوسکے ایسے مرہمو کا استعمال کرین جو صلاحیت رحم کے پورنے کی رکھتے ہین بطور حمول کے اور پچکاری کی ذریعہ سے اور ادھر زخم اچھا ہوا فوراً بتکرار اوس سے جماع کرنے پر متوجہ ہون۔ اور واجب ہی کہ اس جھلی کے چاک کرنے خواہ گوشت زائد کے قطع مین مقدار فزونی سے کمی نکرین اسلیے کہ یہ کمی اگر ہوئی اور کسیقدر رتق باقی رہگیا تو پھر اوس عورت کے جماع کرنے سے حمل نرہیگا اور اگر نطفہ رہ بھی گیا تو عسر ولادت اسکو ہوگا اور ایسی دشواری ولادت کی ہوگی کہ بچہ اور مان دونون معرض ہلاکت مین پڑینگے۔ اور اسکا بھی بچاؤ رہی کہ وہ فزونی اپنی مقدار سے زیادہ بھی نہ کٹنے پاوے اور جو ہر رحم سے کسیقدر چاک ہوجاوے خواہ کٹ جائے ورنہ رحم مین ورم آجائیگا اور درد پیدا ہوگا اور کزاز اور تشنج اور دیگر امراض قاتلہ عارض ہونگے جب یہ علاج کسی عورت کا کوئی معالج کرے تو اسے کہ سردی پہونچنے سے ضرور اوس مریضہ کو محفوظ رکھے اور کوئی دوای سرد بالفعل اوسکے پاس نجانے دے بلکہ جسقدر قطورات خواہ پچکاری کی دوائین مستعمل ہون سب کی برودت کو دور کرلیا ہو خلاصہ بیان اس چاک کرنے اور قطع کرنے کا ایک گرسی روشنی مین اس عورت کیواسطے بچھائی جاے اوسی پر یہ عورت بیٹھے اور کسیقدر تکیہ بھی پشت پر لگا رہے اور جب اچھی طرح درست ہوکر بیٹھ چکے دونون پنڈلیان اوسکی دونون رانون سے ملادی جائین اسطرح سے کہ بیچ مین کسیقدر کشادگی بھی رہے اور اسطرح دونون پاؤن اوسکے شکم سے ملادئے جائین اور دونون ہاتھ اوسکے دونون مالیں کی نیچے رکھے جائین اور اسی ہئیت سے پھر اوسکو باستواری باندھدین کہ بدن اوسکا ہلنے نہ پاوے بعد اسکے طبیب معالج قصد چاک کرنے خواہ قطع کرنے گوشت کا کرے۔ کبھی طبیب کو حاجت ایک آئینہ سامنے رکھنے کی ہوتی ہی جسوقت کہ رتق کا مقام اندر زیادہ ہوتا ہے جسوقت گیرہ وغیرہ سے جھلی کو خوب کھینچین تو ایسا ہو کہ رحم کو کسیطرح انزعاج خواہ تکلیف ہو یا گردن مثانہ کو کسیطرح لغزش خواہ تکان ہو ایسا تکان اور ایسی لغزش جس سے ان اعضا کے کھنچنے مین ایذا پہونچے پہلے تو ایذا کھنچنے کی ہی اور دوسری ایذا یہ بھی محتمل ہے کہ کچھ دور نہین ہی کہ موچنے اور گیرے وغیرہ سے جو مقدار رحم کی خواہ گردن مثانہ کی کھچکر باہر نکل آئی ہے اوس مقدار تک بھی تیزی باڑھ کی چھری وغیرہ کی پہونچ جاے اور اصلی عضو کا کوئی حصہ کٹ جاے خواہ چاک ہوجاے۔ پس آئینہ اگر سامنے رکھا ہوگا بذریعہ انعکاس کے طبیب کو دکھلائیگا جو کچھ دستکاری یہ کرے اور بخوبی پہچنوادے گا اور آنکھونکے سامنے کردیگا کہ ہمراہ جھلی زائد کے جس سے کہ مرض رتق پیدا ہوا ہی جسقدر حصہ کسی عضو کا اعضاء مجاورہ رحم سے کھچ آیا ہی مثانہ وغیرہ سے۔ اور اگر اتفاقاً کھنچنے مین زیادتی ہوگی تو چھوڑ دینا چاہیے تاکہ غیر محتاج الیہ عضو صدمہ دو مع رتق مطلوب کے اپنی جگہہ پلٹ جائے پھر بعد تھوڑی دیر کے غشاء رتق لینے جس جھلی سے رتق پیدا ہوا ہی اوسکو بنرمی کھینچین بعدہ ایک جانب ہٹا ہوا ترچھا چاک کرین کہ مثانہ تک نہ پہونچے پھر دیکھین کہ اگر اوّل ہی مرتبہ چاک کرنے سے تھوڑا سا خون برآمد ہو بخوف وخطر چاک کرنا چاہیے اور اگر خون زیادہ برآمد تھوڑا تھوڑا چاک کرین تاکہ غشی نہ عارض ہوا در صعف نفس یعنے کوتاہی سانس لینے کی نہ پیدا ہو۔ اکثر اسکی بھی حاجت ہوتی ہی کہ آلہ باضعہ جسکا نام قالب اور سانچہ رکھنا چاہیے دوسرے دن تک

رحم مین صوف لپٹا ہوا چھوڑ دیا جاتا ہی اور چیتھڑون سی اوسے باندھ دیتے ہین جب چاک کرنے کا دن گذر کر دوسرا دن آئے مریضہ کی قوت اور ضعف کو لحاظ کرین اگر اوسمین قوت بخوبی ہو علاج اور عمل جراحی کو پورا کردین ورنہ دو روز کی مہلت دینی چاہیے اور اسصورت مین آلہ مذکورہ کو باہر نکال لین- اور چاک شدہ مقام کو ہاتھ سے ٹٹول کر دیکھنا چاہیے تاکہ جسقدر اور جو مقدار چاک کرنے کے لائق ہی اور ابھی چاک نہین ہوئی ہی دوبارہ اوسے چاک کردین- جب مریضہ کو اس علاج سی فراغت ہوجاے اور چاک کرنا خواہ قطع کرنا جو کچھ مناسب تھا سب ہوچکے تب اوسکو ایسے آبزن مین بٹھانا لازم ہی جسمین ملینات کو جوش دیا ہوا اور وہ پانی آبزن کا گرم ہو ٹھنڈا نہو پائے خصوصاً اگر ورم آگیا ہو اور بہتر تو یہ ہی کہ ایسے وقت مرہم کا استعمال اوس مقام پر کیا جاے تاکہ التیام اور ملجانے کو منع کرے اور راہ بند نہو جاے اور بہترین قالب وہ ہی جو اندر سے خالی ہو اور اوسمین سوراخ بہت سے ہون تاکہ اون سوراخون سی فضول اور ریاح خارج ہوا کرین- جبوقت آلہ قطع کنندہ اصلی گوشت تک پہونچ جاتا ہی یعنے فروتی کے ہمراہ اصلی عضو بھی کٹ جاتا ہی سیلان بکول اور کثرت سے پیشاب آنے کا مرض پیدا ہوتا ہی کہ پھر اوسکا علاج ممکن نہین ہی **انفلاق رحم کا بیان** رحم کا بند ہوجانا کبھی تورق کیوجہ سے عارض ہوتا ہی اور کبھی اورام حارہ خواہ اورام صلبہ کیوجہ سے ہوتا ہی اور علاج انفلاق رحم کا وہی علاج ہی جو ورق اور اورام کا علاج ہی **رحم کا اوپنچا ہونا اور نکل آنا اور پلٹ جانا اور** اسی پلٹ جانے کیوجہ سے انفلاق رحم پیدا ہوتا ہی- اوپنچا ہوجانا رحم کا یا کسی سبب ظاہری سی پیدا ہوتا ہی جیسے مارنے کی چوٹ خواہ دوڑنے سے کوئی ضرب پہونچنے خواہ چیخنے چلانے سی کہ خود یہی عورت چیخی ہو خواہ بہت زور سے چھینک آئی ہو خواہ جنگھاڑنا اور چیخنا کسی شی کا سنکر اسکو خوف ہوا اور ڈر گئی ہو یا ایسے چوٹ لگے جس سے رباطات رحم کے ڈھیلے ہوجائین- خواہ کسی لڑکے کی ولادت مین دشواری ہوئی ہو یا مولود زیادہ موٹا تازہ پیدا ہوا ہو جسکا بوجھ رحم پر زیادہ پڑا ہو- خواہ دائی جنانی نے بچہ کے نکالنے خواہ شیمہ کے اخراج مین درشتی کی ہو خواہ کوئی بچہ دفعتہً باہر رحم سے نکل آیا ہو اوسکا جھٹکا پہونچے- یا رطوبات ایسے رحم مین ہون جنھون نے رباطات رحم کو مسترخی اور ڈھیلا کردیا ہو- خواہ عفونت کی اقسام رباطات رحم مین پیدا ہوگئے ہون- کبھی ان اسباب سے رحم بالکل باہر نکل آتا ہی اور کبھی منقلب ہوجاتا ہی اور پلٹ جاتا ہی اور کبھی چڑے سے گر جاتا ہی **اعراض اور علامات** جس عورت کے رحم مین ان خرابیون مین سی کوئی خرابی عارض ہوتی ہی اوسکے پیڑو مین درد شدید اوٹھتا ہی اور معدہ اور قطن اور پشت مین بھی درد ہوتا ہی اور بیشتر ان خرابیون کے ہمراہ حمیات بھی ہوتے ہین اور اکثر اس عورت کا پیشاب رکا ہوا رہتا ہی اور ایسی بیتابی بکول ہوتی ہی کہ رحم کو بجاے براز اور بکول کے نچوڑا کرتا ہی- کراز اور رعشہ اور خوف بلاسبب بھی اسکو پیدا ہوتا ہی- اور پیڑو مین فرج کے قریب ایک گول گول چیز مثل گولہ کے محسوس ہوتی ہی خصوصاً پورا انقلاب رحم کا ہوجاے اور بسطح اندرونی رحم کے باہر نکل آئے اور اگر بقیہ کا احساس نہو معلوم کرنا چاہیے کہ بیچ رحم اولٹ گئی ہی اور نکل آئی ہی اور اگر بقیہ بھی محسوس ہوتا ہی معلوم کرنا چاہیے کہ رحم اولٹا نہین بلکہ بجثہ باہر نکل آیا ہی اور سوا اسکے اور کچھ خرابی نہین ہوئی ہی کہ رحم کی گردن گر پڑی ہی **علاج** جوان عورت کو اگر جدید مرض اس قسم کا ہو البتہ علاج پذیر ہوسکتا ہی- اور پہلے حقنہ کے ذریعہ سے طبیعت کو نرم کرنے کی تدبیر کرین اور اوراریون مدرات کے ذریعہ سے کرکے جب اس سے فارغ ہوجائین عورت کو چت لٹا کر دونون ران کے اندر دار سینگیان توڑوائین پھر ایک کپڑا نرم

وغرغرہ کا لیکر رحم پر لپیٹین پھر دوسرا پارچہ لیکر اوسکو عصارۂ اقاقیا مین بھگو کر خواہ کسی ایسی شراب مین تر کر کے جسمین کوئی قابض دوا گھولی گئی ہو ایسے پارچہ رحم پر رکھین اور بہ نرمی رحم کو اندر کیطرف پھیرین تا اینکہ سارا الکڑا صوف کا اندر کیطرف ہوجاے بعد ازان دوسرا پارچہ سرکہ اور پانی مین بھگو کر فرج پر رکھین اور مریضہ کو تکلیف دیجاے کہ ایک کروٹ کے پہلو پر لیٹے اور دونون پنڈلیان ملالے اور وہ صوف جہان رکھا ہوا ہی اوسی جگہہ بحفاظت رکھے ہلنے ڈولنے نہ پاے اور ناف کے نیچے خوب درست کر کے مجوّرہ رکھی جاین اور پشت پر بھی اسیطرح مجمرہ چسپان کرین اور اچھی اچھی خوشبو کی چیزین اوسے سونگھائی جاین تا کہ رحم بسبب خوشبو سونگھنے کے اوپر چڑھ جائے۔ نہایت احتیاط رکھنی چاہیے اسبارہ مین کہ رحم کے قریب کوئی شئے گندی اور بدبو نجانے پاے ورنہ رحم بوجہ نفرت کرنے کے نیچے اوتر جائے گا۔ جب تیسرا دن ہو اوس پارچہ صوف کو بدلڈالنا چاہیے اور دوسرا صوف کسی ایسی شراب کرمین تر کر کے رکھا جاے جسمین آس اور گلسرخ اور اقاقیا اور پوست انار وغیرہ جوش دیا ہو اور نیمگرم شراب مذکور مین اوس کپڑے کو تر کرین اور باقیماندہ شراب مریضہ کو ناف اور پیڑو پر تر ڈالدین۔ اور لصوقات یعنی چسپان کرنے والی ادویہ جنکی ساخت آردجو اور طحلب یعنے کائی سے ہی استعمال کرین اور وہ لصوقات جو مسور سے مع دیگر قوابض کے طیار کیے ہون پس یہ تدبیر ایسی ہی کہ بیشتر ایسے مریضہ کو شفا دیتی ہی اور بعد ان تدابیر کے جو شاندۂ اذخر اور آس اور گل سرخ مین اوسے بٹھائین اور آبزن کرین۔ اور نمکین چیزین جن سے تشنگی زیادہ ہوتی ہی اسکو بجائین اور چھینک لانے والی اشیا اور کھانسی پیدا کرنے والی چیزون کے کھلانے پلانے سے اسکو دور رکھین اور پرہیز کرائین میلان رحم اور تفرق رحم کا بیان۔ کبھی رحم مین یہ خرابی پیدا ہوتی ہے کہ کسی ایک شق اور جانب کیطرف جھک جاتا ہی اور اس کجی اور ترچھے پن سے رحم کا منہ محاذاۃ اور سیدھ مین اوس مجری کے نہین رہتا ہی جدھر سے منی ریزش کر کے رحم مین گرتی ہی۔ پس کبھی تو بسبب اسکا سختی اور صلابت کسی ایک جانب اور شق رحم کی ہوتی ہی خواہ تکاثف اور تقبض یعنے کھنچنے اور سمٹنے سے اوس جانب اور شق کے دونو جانب مین رحم کے اختلاف رطوبت اور استرخا یعنے رحم کے دونون حصّہ کے تر ہونے اور ڈھیلے ہونے اور خشکی اور تشنج مین ہوتا ہی۔ اور بیشتر بسبب اس میلان رحم کا یہ ہوتا ہے کہ ایک ہی شق اور جانب رحم کے رگون مین امتلائے مادہ ہوتا ہی۔ اور بیشتر یہ سبب ہوتا ہی کہ ایک جانب مین اخلاط غلیظ خواہ اخلاط بالزوجت بھر جاتے ہین لہذا دوسری جانب اوسی شق ممتلی کیطرف کھچ جاتی ہی اور اکثر اسی میلان کیوجہ سے اختناق رحم پیدا ہوتا ہے دائی جنائی کو شناخت اس امر کی کہ رحم کیطرف جھک گیا ہی اونگلیون سے ٹٹول کر بخوبی ہوجاتی ہی اور صحیح صحیح جانب میلان رحم کو بتلا دیتی ہین اور یہ بھی پہچان سکتی ہین کہ یہ میلان بسبب صلابت اور سختی رحم کے ہے یا بسبب امتلا کے ہوا ہی اور رگون کا تناؤ اور کھچا ہونا اور صلابت رگون کی اور محتاج اونکا استفراغ کیطرف یہ سبب دائی کو بہ آسانی معلوم ہوتا ہی علاج واجب ہے کہ پہلے صافن کی فصد کھولی جاہی اور یہ فصد محاذی اوسی جانب کی ہو جدھر میلان اور جھکاؤ رحم کا ہوا گر امتلاء عروق محسوس ہو اور قابلہ کے نزدیک یہ امر ثابت ہو کہ اس طرف کی رگین کھچی ہوئی ہین اور رگون مین امتلا ہے اور وہان غلظ مادہ بھی ہی اور اگر اوس طرف نشتر ہو یعنے فقط جھنتہ پڑ گئے ہون اور غلظ مادہ نہو تو لینات از قسم حقنہ اور حمول کے استعمال کرنا چاہیے اور مروحات ملینہ کا استعمال کیا جاے اور حمام کرایا جاے اور غذا اچھی کھلائی جاے اگر اوس جانب مین رحم کے رطوبات ہون اونکا استفراغ ادویہ معلومہ سے کرنا چاہیے

اور روغن بیدانجیر کا استعمال کیا جاے - ایضاً مولات کا بھی استعمال کرین اور اسیطرح مالش اوسکے عجائن کی بھی کرنی چاہیے اور اوسکے رحم مین روغن بلسان کی پچکاری خواہ روغن رازقی وغیرہ کی دیجاے اور اسوقت ہوسکتا ہی کہ قابلہ اپنی انگلی مین قیروطی خواہ بطر کی یا داغی کی چربی لگاکر رحم کے اندر لیجاے اور رحم کو برابر درست کردے اور جو مقدار رحم کی ترچھی ہوگئی ہی اوسے کھینچکر ایسی جگہہ لاے کہ فم رحم محاذی فرج کے ہوجائے **ورم گرم رحم کا بیان** رحم مین اورام گرم بھی پیدا ہوتے ہین اور سبب ان اورام کا یا تو بادی اور امر خارجی ہونا ہی جیسے چوٹ لگنے خواہ گر پڑنے یا کثرت جماع یا اسقاط یا بد سلیقگی قابلہ کی بروقت لڑکا جنانے کے - اور کبھی سبب ورم گرم کا احتباس حیض اور امتلا اور کثرت رطوبت ہوتی ہی یا نفخ ورم جو متحلل نہوا اور تکاثف زیادہ پیدا کرے - کبھی بوجہ ارتفاع منی کے جو رحم تک چڑھ آتی ہی ورم پیدا ہوجاتا ہی - کبھی یہ ورم فم رحم مین ہوتا ہے - کبھی اندرون رحم کے ہوتا ہی اور کبھی کسی جانب مین دونون جہات رحم سے ورم آجاتا ہی اگلی جانب ہو رحم کی خواہ پچھلی - روی اور مملک وہی قسم ورم رحم کی ہی جو ہر جانب اور جہت رحم مین پیدا ہو - ورم حار رحم کا کبھی دبیلہ ہوجاتا ہی اور کبھی صلابت اور سرطان کیطرف مستحیل ہوجاتا ہی **علامات** مشارکات سے اس ورم پر استدلال کیا جاتا ہی - معن چونکہ رحم کا مشارک ہی لہذا اوسمین درد ہوتا ہے بروقت تورم رحم کے اور معن غم اور کرب اور مغلی اور ہچکی پیدا ہوتی ہی اور استسرا یعنے جودت ہضم اور اشتہاے طعام فاسد ہوجاتی ہی باوصف دماغ کا بھی اسکے مشارکات سے ہی لہذا درسر اور گھٹنے کا درد اور گردن کا درد آنکھونکی جڑون مین اور آنکھونکے ڈھیلونکے اندر درد مع ثقل اور گرانی کے رہتا ہی اور یہ درد پھیلتے پھیلتے اطراف اور انگلیون تک پہونچ جاتا ہی اور دونون ہاتھ کے گٹھون مین اور دونون ساق اور مفاصل مین بھی درد ہوتا ہی اور درد کے ہمراہ استرخاء مفاصل بھی پیدا ہوتا ہی پیٹھ کے دونون پٹھے اور رانونکے دونون چڑھے اور بدین اور پیڑو کو ایذا پہونچتی ہی مراق مین نفخ پیدا ہوتا ہی اور ان جملہ مقامات مین گرانی پیدا ہوتی ہے اور حصر بول اور اسر بھی یہانتک پیدا ہوتا ہی کہ ریح کے خروج کا منفذ بطرف خارج کے نہین رہتا ہی اور یہ خرابی اسیوجہ سے پیدا ہوتی ہی کہ ورم کیوجہ سے تنگی منفذ مین پیدا ہو کر جس جگہہ مجراے ریح پر زیادہ انضغاط اور تنگی خواہ دباؤ ورم کا پڑتا ہی اوسیجگہہ احتباس بھی زیادہ ہوتا ہے - کبھی حصر بدون اسکے اور کبھی اسر بدون حصر کے ہوتا ہی - یہ بھی اعراض سے ورم رحم کے ہی کہ نبض مین ضعف اور صغر اور توا تر پیدا ہوتا ہی پھر اگر ورم حار ہو یہ سب اعراض مذکورہ شدید ہونگے اور انکے ہمراہ تپ ملتہبہ جسکے ساتھ دم بدم پھریری بھی آتی ہوگی اور زبان سیاہ ہوجاے گی اور درد اور ضربان مین شدت ہوگی اطراف بدن مین پسینا زیادہ برآمد ہوگا - اور بیشتر نوبت آواز بند ہوجانے اور تشنج اور غشی کی پہونچے گی جسطرف رحم مین ورم ہی اوسی جانب کا ضربان اوسپر دلیل ہوگا اور مشارکت اور اعضا کی بھی اوسپر دلیل ہوگی اور یہ بھی خیال کرنا چاہیے کہ درد ناف تک ہی خواہ پشت تک ہوتا ہی خواہ دونون حقوین اور چڑھون تک - جو ورم قریب فم رحم کے ہوتا ہی اوسکی دشواری اور شدت اعراض بہ نسبت اوس ورم کے زیادہ ہوتی ہے جو قعر رحم مین ہو - اسلیے کہ فم رحم عضو عصبانی ہی اور ملموس بھی ہی یعنے بقوت لامسہ اوسکو چھو سکتے ہین - اور جو ورم اندرون قعر رحم کے ہو اوسکا چھونا اور لمس کرنا دشوار ہی کسی جانب مین رحم کے ورم کیون نہو میلان رحم جہت متورمہ کے خلاف مین ہوگا اور اوسی جہت مخالف کیطرف ثقل و حرکت لینے سے نیند بدشواری پڑے گی اور اوسی جہت مخالف کیطرف ثقل و حرکت اور قیام کرنا اور بیٹھنا بھی دشوار ہوگا - ایسی مریضہ کو

لازم ہوگا کہ چلتے وقت لنگ کرے۔ علامت اس امر کی کہ ورم مستحیل بطرف دُبیلہ کے ہوتا ہی یہ ہی کہ درد زیادہ بڑھتا جائے اور اعراض مین شدّت روز بروز ہوتی جائے اور حمیات مختلفہ پیدا ہون اور اختلاط سوائب حمیات کا ہوجاہی اور مریضہ کو چین اور آرام بروقت روانگی شکم اور اخراج بُول کی ملے۔ ورم کے نضج تام کی علامت یہ ہی کہ تپ اور ضربان مین سکون پیدا ہو اور ناقص یعنی لرزہ خوب زور سے آنے لگے۔ ورم رحم خواہ دبیلہ رحم اگر فم رحم مین ہو اوسکا جانا رہنا اور اچھا ہونا ممکن ہی اور اگر اندر اور قعر رحم مین ہو تدبیر علاج سے اوسکا اچھا ہونا ممکن نہین ہی معالجات اور امراض حارہ مین احتیاج خون نکالنے کے بھی ہوتی ہی جسوقت اور دلائل مشہورہ بھی معین ضرورت استفراغ خون کے ہون۔ باسلیق کی فصد کی بھی حاجت ہوتی ہی اور اگر برمحل یہ فصد کھولی جائے نفع اسکا یہ ہی کہ حیض کو بند کردیتی ہی اور خون رحم کو اوپر کیطرف کھینچ لاتی ہی صافن کی فصد رحم سے زیادہ مشارکت رکھتی ہی اور خون کو زیادہ جذب کرتی ہی بہ نسبت باسلیق کے اور ادا حیض کردینے کے لیے زیادہ تر لائق ہی اور نفع بھی اسکا زیادہ ہی خصوصاً اوس ورم رحم کے علاج مین جسکا سبب احتباس حیض ہوا ہو۔ ابتداے ورم مین اصوب تدبیر یہی ہی کہ فصد باسلیق کی کھولی جائے تاکہ انصباب مادہ کو منع کرے اوسکے بعد پھر صافن کی فصد لیجائے تاکہ مادۂ موجودہ کو موضع ورم سے جذب کرے اور جو مضرت مشارکت کی باسلیق کی فصد سے ہوئی ہی اوسکی تلافی ہوجائے۔ واجب ہی کہ جسوقت فصد کھولی جائے دونون پانون مریضہ کے اونچے ہون اور یہ عورت چت لیٹی ہو اور خون کے اخراج مین مبالغہ کیا جائے۔ غذا دینی اسکو بند کردین اور ایام اولی مین تین روز تک تقلیل غذا کرائین اور پانی نہ دیا جائے خصوصاً بزور اوّل اگر فصد لی ہو اور ایسے مکان مین اوسے ٹھہرائین جو معطر اور خوشبو ہو اور بیدار رہنے کی اوسپر تاکید کیجائے جہان تک اوسے قدرت جاگنے کی ہے کہ فصد کے بعد سونا مضر ہے۔ قے کرانی ایسی مریضہ کو زیادہ نافع ہی اور اکثر احتیاج مسہل دینے کی بھی ہوتی ہی جو اخلاط کا اخراج کردے۔ ضرور ہے کہ ایسے ادویہ مشروبہ مین کوئی ایسی چیز بھی داخل ہو کہ متلی کو رد کرے اور بروقت حاجت کی تقلیل کیجائے۔ ابتداے ورم مین آبزن آب شیرین کا عمدہ روغن گُل ملا کر کرنا چاہیے اور نطول قابض پانی کا کرین پھر بھی اسکا لحاظ رہے کہ زیادہ استعمال قوابض کا نہو کہ ورم مین صلابت آجائے۔ منجملہ اون چیزون کے جنکا استعمال ایسے وقت کے لائق ہی یہ ہے کہ خشخاش کو اسقدر پختہ کرین کہ مُہرا ہوجائے اور زیت انفاق ملا کر ضماد کرین یا روغن گُل یا روغن سیب ملا کر بعد ازان بہت جلد ملینات کی طرف رجوع کرین اور نطول مین شراب ہمراہ روغن گُل کے نیم گرم استعمال کرین اور ایک پارچہ کو ایسے پانی مین بھگو کر حمول کرین جس مین خطمی اور تخم کتان اور گوکھرو اور بہت سی حرمل کو جوش دیا ہو اور تھوڑی سی قوت قابضہ اوسی پانی مین بارتنگ خواہ خرفہ کی بھی آگئی ہو اور اسیطرح مرہم جوانڈے اور اکلیل الملک سے پختہ اور مُہرا کر کے طیار کیا ہو اور بیشتر اوسمین روغن زعفران اور روغن نارون بھی داخل کرتے ہین۔ بعد ازین توجہ انضاج ورم پر کرنی چاہیے۔ منجملہ منضجات ورم کے تمر ہندی ہی جسکو آب جَو کے ساتھ اسقدر پختہ کیا ہو کہ مُہرا ہوجائے اور روغن حنا اور خصوصاً منتہی مین ورم کے یہ دوا زیادہ مناسب ہے۔ ضمادات مین ترفا اور چربی اور روغن زرد اور مغز ساق گوزن وغیرہ۔ جسوقت مرض انحطاط کو پہونچے اوسوقت فقط محللات سے علاج کرنا چاہیے از انجملہ نمام اور مرزنجوش اور فار سے اور رائتیج وغیرہ جو معلوم ہوچکین ہین اور اسوقت یعنے زمانۂ انحطاط مین مریضہ کو غذا بھی دینی چاہیے اور تقویت اوسکی کرنی چاہیے

اور قوت غریزی کا بڑھانا چاہیے جسوقت ورم پر ضمادات لگائے جائین بندش نکرنی چاہیے اسلیے کہ بندش ورم کو مضر ہوتی ہے۔ دبیلہ رحم کا علاج یہ ہے کہ پہلے اوسکے انضاج مین مشغول ہون اور اگر دبیلہ فم رحم کے قریب ہو اوسکا چاک کرنا مثل رتق کے ممکن ہے اور جو دبیلہ اندرون رحم کے ہو اوسکا نضج فی نفسہ گو ممکن ہے تو اسکا انتظار کرنا چاہیے اور ایسی تدبیر پر اقتصار کرین کہ جس ادویہ سے مادہ رقیق ہوجاتا ہے اونھین کے استعمال سے اوسکا اور ارکرین جیسے دودھ اور تخم بطیخ خواہ بعد انضاج فی نفسہ کے اوسکا پھوٹ جانا خود بخود اگر ہوسکتا ہے اسکا بھی انتظار کرین۔ اور اگر تبرید اور تحلیل ہوسکے یہ تدبیر اولی ہے جب دبیلہ شگافتہ ہوجاے پیپ اوسکی فرج کیطرف سے برآمد ہوگی۔ واجب ہے کہ ایسے وقت اوسکے صاف ہوجانے کی اعانت کرین اور جو بقایا مواد رہ گئے ہین اونکے تحلیل فکر کرین۔ مرہم باسلیقون صغیر کی پچکاری اوسمین دینی چاہیے۔ اکثر دبیلہ کی ریم مثانہ کیطرف سے نکلی ہے اور اسوقت واجب نہین ہے کہ مدرات سے اعانت کیجاے اوسکے تنقیہ اور صاف ہونے کی کہ مدرات دینے سے اور قسم کے مواد کا انصباب مثانہ کیطرف ہوگا اور یہی مدرات سے قروح مثانہ کے احداث پر مدد کامل ملے گی بلکہ بلطف اور نرمی اسبارہ مین کارروائی کرنی چاہیے اور اقتصار ایسی دوا پر کرین جو اور ارقیق مادہ کا کرے جیسے دودھ اور تخم خربوزہ اور کسیقدر لعابات ملاکر اور کبھی دبیلہ کی پیپ راز کی راہ سے نکلتی ہے۔ اور کبھی احتیاج اسکی ہوتی ہے کہ اون ادویہ سے دبیلہ مین شگاف پیدا کیا جاے اور جو دبیلون کے واسطے اپنے اپنے مقامات مین مذکور ہوچکے ہین جیسے وہ ضماد جو انجیر اور رائی اور پیخال کبوتر سے طیار ہوتا ہے اور بعد ازان پھر رحم کی صفائی مار الاصل سے کرنی چاہیے اور یہی تدبیر مکرر اور بار بار کیجاے جب تک گاڑھی پیپ آتی ہو اور قرحہ پاک ہوجاے پھر علاج قرحہ کا کیا جاے جسوقت اعراض دبیلہ شدید ہوجائین ضرور ہوگا کہ ضمادات ملینہ جو آرد جو اور انجیر سے مرکب ہون اور حلبہ اور تخم کتان اور اکلیل الملک داخل اونمین ہو استعمال کیے جائین۔ اور آبزن بھی جو اسی خواص کے ہون۔ واجب ہے کہ مراعات اون قواعد اور اصول کے بھی کرین جو ہم باب ادرام حارہ اور دبیلات مین اور اعضا کے لکھے ہین تاکہ اتمام معالجہ کا ہوجاے اور جو اختصار اس مقام پر ہمنے اپنے بیان مین کیا ہے اوسکا بایں سبب پورا ہوجانا اسلیے کہ ہمنے اور مقامات مین پورا بیان اس معالجہ کا وہان کردیا ہے **ورم بلغمی رحم کا بیان** اس ورم پر وہی دلائل ہوتے ہین جو ادرام بلغمی کے اور مقامات مین مذکور ہوچکے ہین از قسم ثقل اور انتفاخ وغیرہ مگران ادرام مین ایسا درد نہین ہوتا ہے کہ معتد بہ ہو اور اطراف بدن مین ترہل ہوتا ہے اور پیڑو پر اسی طرح پھولا پن ہوتا ہے سنہ اوسکا مثل بیماران استسقاے لحمی کے ہوتا ہے۔ علاج اوسکا مثل علاج اون ادرام بلغمی کے جو احشا یعنے اعضاے باطنی مین ہوتے ہین کرنا چاہیے جسکا بیان اکثر ابواب مین ہم کرچکے ہین **ورم صلب رحم کا بیان** ورم صلب پہ بذریعہ لمس کے استدلال ہوسکتا ہے اور پیشاب کے خروج مین دشواری ہوتی ہے اور ثقل یا گرانی بھی ہوتی ہے خواہ ایک ان دونون مین سے کوئی خرابی ہوتی ہے لیکن درد مین کمی ہوتی ہے جب تک یہ ورم سرطان نہوجاے اور اگر درد ہو بھی تو بہت خفیف ہوتا ہے بدن مریض کا لاغر ہوجاتا ہے خصوصاً دونون پنڈلیان اور دونون قدمون پر ورم آجاتا ہے اور پنڈلیان پتلی ہوجاتی ہین اور اکثر پیٹ اسکا بھاری ہوجاتا ہے اور ایسی حالت ہوجاتی ہے جیسے استسقا کی حالت ہے خصوصاً اگر صلابت زیادہ آگئی ہو اور اکثر اسی ورم سے استسقاے حقیقی بھی ہوجاتا ہے۔ پھر اگر صلابت کی تحلیل سوی بعرت

اس ورم مین سرطانیت آجاتی ہی شناخت اِس بات کی کہ ورم صلب سرطان ابتدا سے ہی خواہ اب سرطان ہوگیا پہلے نتھا یہ ہے کہ اگر محل ورم ظاہر ہو اور نگاہ کارگر ہوتی ہی اوسوقت یہ معلوم ہوگا کہ یہ ورم سخت اوزناہموار اونچا نیچا ہی مستوی الشکل نہین ہے ریشہ اوسکے مثل دوالی کے پھیلتے ہونگے چھونے سے ایذا ہوتی ہوگی لون مین زیادہ وردی رنگ کا اور سُرخی اوسکی مثل حمرت وردی کے ہوگی اور بیشتر مائل برصاصیت بھی ہوتا ہی اور سبزی لیے ہوئے۔ اور ورم کے مقام نک نگاہ کارگر نہو اوسکے سرطان ہونے پر دلیل یہ ہوگی کہ ثقل زیادہ ہوگا اور جسقدر الم اور ایذا اوسمین مظنون ہوتی ہی خواہ نخس وچبھن ہوتی ہی اوسمین پڑو اور دونون کولے اور دونون کوکھین اور چڑھے بھی شریک ہونگے اور اوسکی ایذا احجاب معدہ اور قلب تک بھی پہونچتی ہوگی اور اکثر اوسکے ہمراہ دونون آنکھون اور کنپٹیون مین درد ہوگا اور برد اطراف بھی اوسکی وجہ سے عارض ہوتا ہی اور بیشتر اوسکے ہمراہ پسینا بھی زیادہ آتا ہی اور کبھی تپ یہ نرمی خروج ہوکر پھر حمی حادہ ہوجاتی ہی اور جسقدر درد مین شدت ہوتی ہی اوسیقدر تپ بھی شدت کرتی ہی۔ لیکن پیشاب کا دشواری سے ہونا خواہ تقطیر بکول اور براز کا بند رہنا خواہ فقط پیشاب یا پاخانہ کا بند ہونا یہ علامات ایسے ہین کہ اسمین ورم صلب اور خلفونی دونون شریک ہین۔ اور اگر یہ ورم صلب متقرح ہوجاے تو قیح جو برآمد ہوگی غیر مستوی ہوگی اور چرک جو اوسمین ہوگی اکثر ردی اور خراب رنگ کی ہوگی سیاہی لیے ہوے اور کبھی سُرخ اور سبز اور شاذ نادر سپید بھی ہوتی ہے اسی ورم سے تیز رطوبت بہا کرتی ہی اور مرہ اور صدید جو انجام مین سبز رنگ اور بدبو ہوجاتا ہی۔ اور اکثر خون صرف بھی برآمد ہوتا ہے جسوقت ورم مین تاکل آجاے اور اسقدر خون کی آمد ہوتی ہی کہ شبہہ خون حیض آنے کا ہوتا ہی۔ اور بیشتر ایک ایسی رطوبت بہتی ہے کہ اوسکے سیلان کیوجہ سے تپ مین سکون آجاتا ہی اور درد بھی ٹھہر جاتا ہی۔ کبھی اوسکے ہمراہ علامات ورم حار کے بھی ہوتے ہین اور اس ورم کا یقیناً کچھ علاج نہین ہے **معالجات** ورم صلب کا علاج ودوائی کرنا چاہیے اور بدن کے اخلاط غلیظہ کا استفراغ کیا جاے اور اخلاط سودا ویہ نکالے جائین۔ مرہم مین سے مرہم داخلیون اور باسلیقون اور جو مرہم کہ مقل اور مرغابی کی چربی اور مغز ساق گوزن اور بھیڑ کی سگینی سے بنائے جاتے ہین اور رقیق بطور قیروطی کے روغن سوسن اور روغن رازقی ملاکر طیار ہوتی ہین اور روغن نرجس اور روغن شبت اور روغن بابونہ اور حلبہ اور روغن بید انجیر اور روغن حنا اور روغن اقحوان سے بنائے جائین۔ موم جو ان مراہم مین ڈالا جاے زرد موم ہونا چاہیے اور بیشتر ان مین زردی بیضہ بھی ملاتے ہین اور اگر قوی کرنے کی حاجت ہو جند بیدستر اور صبر سمجانی اور خرگوش کا چشتہ اور ایرسا اور اقحوان اور ناسب یعنی علک البلم اور زعفران اور علک الانباط اور صمغ لوز کو بڑھادین۔ مراہم مجربہ مین سے ایک یہ نسخہ ہے۔ برگ کبر برگ کرنب کو پانی مین اسقدر بھگوئین کہ نرم ہوجاے اور صبر اونکے ہمراہ پسین مارالعسل ملاکر اور اسی کا مرہم بنالین اور استعمال کرین۔ یا انگور کی کلی پنیر اور مارالعسل کے ہمراہ۔ برگ کرنب اور شگوفہ کرنب میری راے مین ایسے ورم کو مفید ہی۔ ایضاً معمول کرنا چرک گوش بموجب قول بعض مجربین کے نافع ہی۔ واجب ہی کہ آبزن ایسے پانی کا کیا جاے جس مین قوت ادویہ ملینہ کی ہو۔ اور ضماد برگ خطمی اور مازو کوٹا ہوا صمغ لوز اور مرغابی کی چربی ملاکر کیا جاے۔ اور وہ ضمادات جو مرزنجوش اور اکلیل الملک اور حلبہ اور بابونہ اور خطمی سے طیار ہوتے ہین۔ سرطان کا علاج مراہم مسکنہ سے کرنا چاہیے اور ترطیب بدن کی اور خون کا استفراغ فصد باسلیق کھول کر ہمیشہ کیا جاے اور صافن کی فصد باسلیق کے بعد بعض اوقات مین کھولنی چاہیے اور استعمال سودا کا

مسہلات سودا سے کریں۔ مرہم رسل مین عجیب خاصیت ہی سرطان رحم کے بارہ مین اور درد مین تسکین کرویتا جب درد کی شدت ہو فصد لی جاے اور تسکین درد کے واسطے ادویہ حارہ اور بارده دونون کا تجربہ اسی ورم پر کیا جاے تاکہ جو موافق ورم خاص کے ہو اوسپر اعتماد ہوجاے خصوصاً جو سرطان کو متقرح ہو۔ گرم ادویہ جنسے تسکین درد مین ہوتی ہی جوشاندہ حلبہ وغیرہ اور قیروطی جو دردی سے اوس روغن زیتون کے طیار کیجاے جو تانبے کے برتن مین کچھ دنون رکھا گیا ہوتا کہ زنگار اوس مین تھوڑا سا آجاے موم زرد ملاکر اور یہ قیروطی رحم کے باہر لگانے کی ہی۔ افیمونہ خشخاشہ کشنیز اور کہو اور روغن گل اور سپیدی انڈے کی ملاکر اور سیسہ کے ٹکڑون کے رگڑنے سے جو برادہ وغیرہ گرتا ہی آب کشنیز کے ہمراہ۔ ایضاً طبیخ عدس سی حقنہ دیا جائے اور شیر مادہ خراور عصارہ بارتنگ دونون ملاکر خواہ جدا جدا جسوقت سرطان متقرح سے خون جاری ہو مرہم نزف الدم کا استعمال کرنا لازم ہے

اختناق رحم کا بیان یہ مرض صرع سے مشابہ ہی اور غشی سے اور اسکی ابتدا رحم سے ہوتی ہی اور بتوسط حجاب دریشکہ اور رگہاے جہنده اور ساکنہ کے اسکا اثر قلب اور دماغ کو پہونچتا ہی۔ بعض علماء اطبا نے کہا ہی کہ سبب اختناق رحم کی شناخت نہین ہوتی۔ لیکن سبب اسکا بشرطیکہ اچھی طرح تحقیق کیجاے تو یہی ٹھہرتا ہی کہ احتباس حیض کا ہوا ہو خواہ احتباس اور نہ نکلنا منی کا اون عورات مین جو حد بلوغ کو ابھی پہلے پہل پہونچی ہین اور باکرہ عورات چیرہ بند خواہ دوشیزہ عورتون مین اور جسقدر منی یا خون حیض کہ رک گیا ہے اوسکا مزاج اکثر مستعیل برودت کیطرف ہوجانا خصوصاً اگر اصلی مزاج صاحب غلط کا بارد ہو۔ اور اس سبب کی زیادتی بیشگی سے اسی منی اور خون کے اندر بدن کی اتصاف یعنی ٹھنڈا جانا از روے برودت کے خواہ بوجہ حرارت اور عفونت کے اور یہ کیفیت کمتر ہوتی ہی شناخت ہر ایک کیفیت کے رنگ سی اوسی تکیف کی ہوتی ہی جسکی طرف اسکا مزاج مائل ہوا ہی۔ پھر جسوقت کوئی ایک شی ان دونون مین سی منی ہو خواہ حیض متراکم ہوجاے قبل اجراے حیض کے اور وہی فساد جو ابھی مذکور ہوا ہے اسمین آجاے اور طبیعت سمیہ کیطرف مائل ہو دو قسم کے مرض پیدا کرے گا ایک مرض آلی ہی کہ پہلے رحم کو لاحق ہوتا ہی پس رحم مین تشنج پیدا ہوتا ہی اور سمٹنا رحم کا پیدا ہوتا ہی اور اوپر کیطرف سمٹتا ہی خواہ کسی اور طرف داہنے یا بائین آگے پیچھے جس طرف مادہ منتبہ رحم کو سمٹاے اور رگون مین اوسی مادہ کے بند ہوجانے سے چونکہ وہی مادہ کسی طرف راہ نفوذ کی نہین پاتا ہی بلکہ اوسمین عروق کی توسیع کرکے تشنج اور تناؤ رگون مین پیدا کرتا ہی بسبب توسیع اور پھیلانے کے لہذا الم اور ایذا پہونچتی ہی۔ اور کبھی بہ الم خواہ ایجاب مادہ منتبہ جو ہر رحم مین پھیل کر پہلے جوہر رحم کی تغلیظ کرتا ہی بعد ازان پھر اوسے سمٹاتا ہی یا اینکہ جوہر رحم مین نہ پھیلے بلکہ ورم پیدا کرکے پھر اوسی جوہر رحم کو سمیٹے۔ اور زیادہ خرابی جب بڑھتی ہی کہ دوسری مرتبہ ایام حیض کی نوبت آئے اور خون حیض دوبارہ رک جانے سے اور راہ سیلان نہ پانے سے اسکا ضرر اعضاے رئیسہ تک پہلے ضرر سے زیادہ پہونچے۔ کبھی تقلص رحم کا احتباس سے پہلے بسبب ورم خواہ سودی مزاج مجفف کی ہوتا ہے کہ اس تجفیف کی وجہ سے انسداد فم رحم اور رگون کے منہ کا ہوجاتا ہے بعد اس انسداد کے احتباس حیض پیدا ہوتا ہی اور اسیطرح میلان رحم کا کسی جانب مین۔ دوسرا مرض جو اس ارتکام سے پیدا ہوتا ہی جسکو مادہ منتبہ مذکورہ بطرف ہر دو عضو رئیس یعنی قلب اور دماغ کے روانہ کرتا ہے از قسم بخار رمی کہ اسی کی وجہ سے ایک کیفیت مشابہ بصرع اور غشی کے پیدا ہوتی ہی۔ پھر چونکہ یہ غشی اختناق رحم کی غشی سا نوج سے زیادہ تر قوی ہے لہذا اس سے پہلے غشی سا نوج واقع ہوتی ہے اور یہ پہلے واقع ہونا غشی سا نوج کا وہی بات ہے

کہ ہر ایک شی ضعیف کسی کیفیت کی قبل ہر ایک قوی شی کے اوسی قسم کی واقع ہوتی ہو ورنہ دفعۃً کامل قوی کا کیونکر ہو۔ جو اختناق رحم احتباس حیض سے پیدا ہوتا ہے وہ اسلم ہو بہ نسبت اوس اختناق رحم کے جو منی کے احتباس سے پیدا ہوتا ہو۔ اسلیے کہ منی اگرچہ اوسکی پیدائش خون سے ہو عورات کے بدن مین مگر برداوت اور جزائی کو زیادہ قبول کرتی ہو بہ نسبت خون کے جیسے کہ دودھ بھی زیادہ خرابی کو قبول کرتا ہو بہ نسبت خون کے۔ کبھی اس مرض کی دورہ ہوتے ہین اور کبھی خریف مین زیادہ عارض ہوتا ہے۔ اکثر اسکے دورہ دیر دیر مین ہوتے ہین اور اکثر یہ ہو کہ روزانہ اسکے دورہ پڑتے ہین اور تھوڑے زمانہ تک متواتر ہوا کرتے ہین اور ایسی صورت اکثر بسی ہو کہ متصل ولادت اور بچہ جننے کے ہوتی ہو۔ یہ اختناق حرکت رحم کی بہت درشتی اور سختی سے ہوتی ہو اسلیے کہ یہ حرکت رحم کی اسوقت متشابہ جمیع اقطار مین ہوتی ہو اور آہستہ ہوتی ہو دفعۃً نہین ہوتی ہو اور بطرف اسفل کے ہوتی ہو اسلیے کہ مولود کا رُخ باہر آنے کا ہو اور فعل طبعی ہو کہ اسمین اوٹھنا بخار رسمی کا مقام ہی نہین ہے جو بطرف اعضاء رئیسہ کے جاتا ہو۔ بہت صعب اور سخت قسم اختناق رحم کی وہ ہو جس سے بظاہر سانس کی آمد بند ہو جاے اگرچہ چند ناک دم مین دم ہی سانس کی آمد شد ضرور ہو گو روئی کے گالے وغیرہ کو ناک کے سامنے رکھکر معلوم کیا جاے۔ الغرض نہایت سخت قسم اختناق رحم کی وہی ہو جو بظاہر ابطال نفس کرے اور حس و حرکت کا بھی ابطال کرے اور مشابہ بموت کے ہو اور اکثر یہ صورت اوسی اختناق رحم مین ہوتی ہو جو منی کیوجہ سے پیدا ہوا اور بسبب بُرودت کے واقع ہوا اوسکے بعد صعوبت مین وہ قسم ہو جو ابطال نفس نکرے بلکہ چھوٹی سانس کرے اور مخفی کرے۔ اور تیسرا درجہ وہ ہو جو تشنج اور تمدد اور تلی پیدا کرے اور عقل اور حس مین کسی قسم کی ایذا نہ پہونچاے **علامات** جب دورہ اس مرض کا قریب ہوتا ہو ربو اور عسر نفس اور خفقان اور درد سر اور خبث نفس اور ضعف رائے اور مبہوت ہونے کی حالت اور کسل اور دونون پنڈلیون کا ضعف رنگ کی زردی اور تغیر اوسکا عارض ہوتا ہو اور کسی ایک حال پر ثبات مریض کا نہین رہتا ہو۔ اور کبھی اگر بخار گرم سبب مرض کا ہوا تو پیاس بھی لگتی ہو۔ پھر جب یہ بادی ہوئی تو سات اور اختلاط عقل چہرہ اور آنکھون کی سُرخی اور ہونٹھ کی سُرخی بھی پیدا ہوتی ہو آنکھون مین پھرا جانے کی کیفیت آجاتی ہو اور کبھی برعکس اسکے ایسی بند ہو جاتی ہین کہ ہر چند ارادہ کرے مگر کھلتی نہین۔ سانس مین ضعف زیادہ ہوتا ہو اور پھر بعد ضعف کے اکثر بند ہو جاتی ہو پس مریضہ کو گمان ہوتا ہو کہ جیسے کوئی چیز اوسکے پیڑو سے اوٹھکر اوپر کو جاتی ہو دانت کی بتیسی بیٹھ جاتی ہو اور بدبو آجاتی ہو اور حرکات غیر ارادے اوس سے سرزد ہوتے ہین اسلیے کہ فساد عقل ہو چکا ہو اور حال اوسکا متغیر ہوتا جاتا ہو اور کلام کرنا موقوف کر دیتی ہو اور اگر کچھ کہتی بھی ہے سمجھائی نہین پڑتا۔ بعد ازان یہ بات اوسکو عارض ہوتی ہو اور خصوصاً احتباس منی سے جو اختناق پیدا ہوا ہو کہ غش آنے لگتا ہو اور آواز بند ہو جاتی ہو اور پنڈلیان اوپر کو کھچی جاتی ہین۔ اور بدن مین کسیقدر تری جو زیادہ نہو بلکہ تھوڑی سی نمایان ہوتی ہو۔ اکثر اختلال اوسکا خالص بلغم کی تی کیطرف اور درد سر اور درد زانون درد پشت کیطرف ہوتا ہو اور قراقر کی طرف اور برآمد ہونے رطوبت کے رحم سے اسکی طرف ہوتا ہو اور اکثر انجام مین اسکے ذات الریہ اور خناق کیطرف اور درم زانون دوم سینہ اور پشت اور قبض شکم کیطرف ہوتا ہو۔ نبض ابتدا مین تو اسمین متمدد متشنج اور متفاوت ہوتی ہو بعد اسکے متواتر ہو جاتی ہو نظام قرعات کا محفوظ نہین ہوتا خصوصا بروقت سقوط قوت کے اور موت کے۔ پیشاب مثل غسالہ گوشت کے ہوتا ہو خواہ دموی اور طمثی اختناق پر احتباس حیض دلیل ہوتا ہو اور منوی اختناق پر زمانہ دراز سے جماع نکرانا باوجودیکہ

خواہش جماع اسکو ہوتی اور پھر عفیفہ رہنا یعنے مرد سے اپنے کو بچانا یہی دلیل ہے۔ طمثی اختناق کے تابع پستان مین دودھ کا اوترنا بھی ہوتا ہے اور بدن بوجھل گران ہوتا ہے اور حواس مین ضعف زیادہ ورد دونون آنکھون مین اور گردن مین اور حیات و دیگر اعراض جو تابع احتباس حیض کے ہین اور اپنے مقام پر مذکور ہو جائے زیادہ تر نمایان ہوتی ہین۔ اور بالعموم خرابیون کے خون مین جو خلط غالب ہو اوسکے غلبہ کے دلائل بھی ضرور ہوتے ہین اور سب سے بدتر خون سوداوی ہے کہ وہ بشرکت دماغ کے وسواس پیدا کرتا ہے۔ اور قلب کی شرکت سے غشی قوی عارض ہوتی ہے اور قلب اور دماغ دونون کی شرکت سے اور حجاب کی بھی شرکت سے تعطل نفس یعنے سانس کا رک جانا پیدا کرتا ہے۔ بلغمی خون مین گرانی بدن کی زیادہ اور اعراض مین سکون بہت ہوتا ہے اور اسیطرح صفراوی خون مین تیزی بہت اور اسلم ہوتا ہے۔ منوی اختناق بہت جلد اوسکا ضرر تنفس مین پہونچتا ہے اور تباہحالی اوسکی بہت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت طمثی اختناق کے۔ لیکن اورسب اعراض اسمین زیادہ ظاہر نہین ہوتے۔ اکثر اوقات اگر قابلہ اسکے رحم کو چھوئے اور اسمین تشنج ہو چکا ہے تو منوی محتقنہ کے رحم مین گدگدی اور شہوت پیدا ہوتی ہے اور اسی شہوت سے اوسے انزال ہو جاتا ہے اور گاڑھی منی نکلکر کسیقدر اسکو آرام اور راحت ملتی ہے۔ اور کبھی خود بخود منزل ہو کر اسکو راحت ملتی ہے۔ اختناق رحم اور صرع مین فرق یہ ہے کہ اگرچہ دونون مرض اکثر احکام مین مشابہ ہین اور اسیطرح صرع دفعۃً عارض ہوتی ہے اختناق رحم بھی دفعۃً عارض ہوتا ہے مگر پھر بھی دونون مین بعض اوقات اسطرح تفرقہ کیا جاتا ہے کہ رحم سے اور پیڑو سے جو شی صعود کرتی ہے اوس کا احساس ہوتا ہے اور یہ احساس اسوجہ سے ہوتا ہے کہ عقل مریضہ کی زیادہ مفقود نہین ہو جاتی ہے اور نہ ہمیشہ اور ہر وقت اوقات دورہ مین بالکل زائل رہتی ہے بلکہ جن احوال مین مرض کی شدت ہوتی ہے اون اوقات مین فقدان عقل ہوتا ہے پس ان اوقات کے سوا اور زمانہ مین اوسے احساس ضرور ہوگا اور جسوقت دورہ کی تکلیف سے اسکو افاقہ ہوتا ہے اکثر باتین جو اثنای دورہ مین ایذا اور تکلیف کی اوسپر گذری ہین بیان کرتی ہے کہ یہ ہوا اور وہ ہوا۔ ہان اگر ایسا ہی امر عظیم ہوا اور اوّل سے آخر تک سختی بیحد رہی اوسکا کیا مذکور ہے۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ منہ سے جھاگ اور کف اختناق رحم مین اسقدر نہین نکلتا ہے جتنا کہ صرع مین آتا ہے یعنی وہ صرع دماغی جو سخت اور باصعوبت ہے پھر اگر اختناق مین کف اور جھاگ منہ سے بھی فوراً بجائے خود مرض ٹھہر جاتا ہے اور پھر کچھ حاجت اور تدابیر کی باقی نہین رہتی۔ لازم ہے کہ صرع کے باب مین جو وجوہ فرق ان دونون امراض کے ہمنے لکھے ہین اونکی طرف بھی رجوع نظر کیا جاوے۔ سکتہ اور اختناق رحم مین فرق بظاہر ہے اسلیے کہ اکثر جس کا بطلان بالکل اختناق رحم مین نہین ہوتا ہے اور نہ اس مرض مین غطیط یعنی گھڑ لگتا ہے۔ اختناق رحم اور غیر غش کا فرق یہ ہے کہ اس مرض مین تپ نہین ہوتی ہے اور نہ اسمین نبض موجی ممتلی مثل مرض غیر غش کے ہوتی ہے اور نہ ابتدا درد کی اختناق مین سر سے ہوتی ہے اور رنگ چہرہ وغیرہ کا اختناق مین مختلف بدلتا رہتا ہے اور غیر غش مین حال واحد پر رنگ ثابت رہتا ہے علاج اگر سبب اختناق رحم کا احتباس طمث ہو واجب ہے کہ اوسکی تدبیر باسلیق اور صافن کی فصد سے کیجاوے بشرطیکہ سبب احتباس حیض کا کثرت رطوبت لزجہ نہو اور ہر ایک حال مین استعمال مدرات حیض کا واجب ہے خصوصاً وہ حمولات حارہ جنسے دغدغہ فم رحم مین پیدا ہوتا ہے جیسے کرم دانہ اور فلفل اور فربیون اسمین زیادہ تر قوی ہے کہ حیض کو اوسیوقت اوتار دیتی ہے۔ فم رحم کا دغدغہ یعنے خجلی وغیرہ لینے سے چھیڑنا اور اسیطرح اطراف اور جوانب فرج کا گدگدانا خواہ سہلانا بھی ایسی عورت کو نافع ہوتا ہے خواہ اوسکا حیض بند ہوا ہو یا منی کا احتباس ہوا ہو اسلیے

کہ اس میں سے رحم نیچے کیطرف جھکتا ہو اور ہمواری کیطرف مائل ہوتا ہو اور حیض کو اور ار پر آمادگی بھی ہوتی ہو اسلیے کہ اس طریقہ سے ایک عجیب ہیئت رحم کی پیدا ہوتی ہو۔ آبزن کی وہ اقسام جو مدر ہین بھی نافع ہین خصوصاً جو آبزن کاشم اور جلبہ تخم کتان مرزنجوش و قسوم سے تیار کیا جاوے۔ میاہ حمیات یعنی گرم پانی اور گرم پانی خاصیت کی پانی بھی اسکو مفید ہین۔ فصد باسلیق کی اوس ہاتھ سے کھولنی چاہیے جسطرف رحم کو میلان ہوا ہو۔ اور اگر میلان رحم کسیطرف نہ ہوا ہو بلکہ اوپر کیطرف سمٹ گیا ہو جیسے حمل مین ہی صورت ہوتی ہو پھر اختیار ہو جس ہاتھ کی رگ باسلیق کو چاہو کھولدے خواہ دونون ہاتھون کی ساتھ ہی فصد کرے۔ اگر رحم وغیرہ مین طوبات کی کثرت محسوس ہو اور یہ مستقرغہ رطوبات محسوسہ کا استعمال کرنا لازم ہو جیسے ایارج روفس اور نیادر یطوس۔ یہ بھی یاد رہے کہ کبھی فصد کرانے اور خون نکالنے کی ساتوین روز کے نیچے مسہل کی بھی حاجت ہوتی ہو اور ایارج حنظل و ایارج فیقرا کا مسہل دیا جاتا ہو اور کبھی مکرر مسہلات کا استعمال رکا رہتا ہو اور بیشتر حب شیطرج اور حب منتن کی حاجت ہوتی ہو پھر بعد تین روز کے پشت اور مراق پر مجمہ چسپان کرنا چاہیے اور دوبارہ دونون رانون پر اور بیخ ران پر سنگیان لگائی جاوین اور تدبیر لطیف یعنی تقلیل غذائے سبک کرنی چاہیے اور نیچے کا دھڑ اور اعضاء زیرین سب بذریعہ مالش کرنے اور کمادات اور مروخات کے گرم رکھنے ضرور ہین۔ بعد ازان جند بیدستر اور مُر مکی ہمراہ مار العسل کے اور سنجر نیا اور دمجر تا اور معجون فلافلی اور کھونی کا استعمال کیا جاوے۔ اور کاسکینج آب انیسون کے ہمراہ خواہ آب لوبیا یا سُرخ کے ساتھ۔ لونگ کا استعمال بھی نافع ہو مشروبات جیّدہ مین سے یہ ہو کہ اوسکو کھونی بمقدار ایک عصصہ کے ہمراہ آب سُداب خواہ آب طبیخ فجن کشت کے ساتھ کھلائی جاوے غاریقون بھی اس مرض مین اچھی دوا ہو جسوقت کسی شربت کے ساتھ پلائی جاوے۔ اور جند بیدستر تو ایسی مفید دوا ہو کہ اکثر اسکے استعمال سے پوری صحت حاصل ہوتی ہو۔ اسیطرح عنصل اور خل عنصل جسوقت گھونٹ گھونٹ بھر پیا جاوے خواہ اسی سرکہ کی سکنجبین بنا کر استعمال کرین مگر ترشی اوسمین زیادہ ہو اور شیرینی بہت کم ہو۔ آب شواصیر ادھر پلایا اور مرض سے نجات ہوگئی۔ ایضاً دو درہم دارچینی بنیذ قوی کے ہمراہ پلائین۔ روغن بید انجیر زیادہ نافع ہو۔ ایضاً عصارۂ برگ فجنگشت کسی شراب اور روغن کے ہمراہ۔ ایضاً جاوشیر یکدرہم اور جند بیدستر دو دانگ کسی شراب کے ہمراہ پلائین کہ یہ بھی زیادہ نافع ہو اور مدر حیض بھی اور یہ دوا مجرب بھی ہو چکی ہو۔ ضمادات اور کمادات وہی مناسب ہین جو خون کی تلطیف کرین اور اوسکو رقیق اور مراری کردین۔ حمولات جیّدہ مین سے یہ ہے کہ سنجر نیا کو روغن غار ملا کر حمول کرین خواہ روغن سوسن بقدر ربع قہ کے ملائین۔ واری کا شیاف کسی شراب مین بنا کر حمول کرائین۔ ایضاً میعہ سائلہ تین اوقیہ فلفل دو کُندر ایک ایک اوقیہ بسط کی چربی چار اوقیہ تخم اوٹنگن چار مثقال کسی فتیلہ مین رکھکر حمول کرائین۔ ایضاً حقنہ اور شیاف ایسے ادویہ سے بنائے جائین جو تسخین کرین اور مُدر ہون اور اسہال اخلاط غلیظہ کرین اور ریاح کی تحلیل کردین۔ اگر سبب انخناق رحم کا احتباس منی ہو بہت جلد اوس عورت کی تزویج کردی جاوے اور جب تک وہ بہم نہ پہونچے ریاضت اور مجففات منی کا استعمال رہے جیسے سداب اور فوتنج اور تخم مرو اور جوارش کمونی ہمراہ طبیخ الاصول کے مثل ہدرقہ کے اور دواء المسک اور تریاق کا استعمال کرین۔ اگر دواء المسک اور مشروبلیطوس سے خوف افزائش منی وغیرہ کا ہو واجب ہے کہ زن قابلہ اپنے ہاتھ مین روغن سوسن خواہ نارد ین یا دہن الغار لگا کر اندرون جسم نہانی مریضہ کے داخل کرے اور سہلائے اور سرا بیرونی شرمگاہ کا خواہ رحم کا سرا بنرمی کھجلائے اور گدگدائے اور زیادہ گدگدائے اور ضرور ہو کہ اس حرکت مین قابلہ کو اسکا لحاظ رہے کہ ایسی طرح کہ لذت کے ہمراہ

کیسیدرد رہتی عورت کے جسم نہانی مین پیدا ہو جیسے بروقت جماع کرنے کے دخول کی چوٹ لگتی ہی ایسی تدبیر سے اکثر مریضہ کا انزال ہو جاتا ہی اور سردمنی گرادیتی ہی اور مرض سے نجات پا جاتی ہی۔ اسیطرح اگر حمول ایسی چیزون کا کیا جاے جو لاذع ہین اور جیسے دغدغہ خواہ جھلاہٹ اور پرہاٹ پیدا ہوتی ہی جیسے سنجرنیار وغن خار کے ساتھ خواہ جیسے زنجبیل اور فلفل اور کرمدانہ عجیب مجرد اور ہی ایسی کھجلی پیدا کرنیوالے۔ ہوشیار ایسے اختناق مین فصد نہ لینی چاہیے بلکہ استعمال ایسی ہی چیزونکا اور اونھین تدبیر ونکا کرنا چاہیے جو حرارت غریزی کو بیدار کرین اور علاج قسم غشی منی کا کرنا لازم ہی ایسے اختناق کو اور اسکے خراب اعراض کو معجون بخاج کی منفعت بھی عجیب ہے اور زیادہ ہی سنجرنیا اور مشرودیطوس اور دواء المسک اور تریاق کا استعمال کرین اگرچہ دواء المسک اور مشرودیطوس سے خوف تحریک منی کا ہے مگر تقویت قلب اور طبیعت کی جو ان دونون سے ہوتی ہی ضرر تحریک منی کا مقابلہ کرتی ہی اور اوس ضرر پر یہ نفع غالب ہی۔ کابکینج اور قرنفل دونون کا نفع بھی عجیب ہی اسی قسم مین اختناق کے تدبیر بروقت ہیجان دورہ اختناق رحم کے سر پر مریضہ کے روغن خوشبو معطر اور مقوی خوب گرم کرکے ڈالنا واجب ہی جیسے روغن ناردین اور روغن بان اور بہت جلد دغدغہ رحم اور سلانا بطریقہ مذکورہ بالا کرنا چاہیے خصوصاً ایسے حقنا کہ اور کھجلانے کی چیزونسے جنین لذع کی قوت ہو اور شیافات مدرہ اور حمولات جاذبہ جو رحم کو نیچے کیطرف اوتار دین اونکو استعمال کرنا چاہیے جیسے غالیہ اور خوشبو اقسام کے تیل مثلاً چنبیلی کا تیل اور روغن بان اور روغن اقحوان روغن سانج اور جملہ قسم کا عطر جو گرم ہی اور رحم کو اوسکی طرف میلان طبعی ہی اور اسکے اوسین لطیف اور اور ارہی ہے۔ اسیطرح دھونی دینی مریضہ کو نیچے سی مشک اور عود کی اور دخان میوسن کی جو کسی گرم اور تفتیدہ سنگریزہ پر چھڑکا ہو۔ اور غلوق اور غالیہ کا طلا کرنا۔ سانس کو روک کر دھونی دیجاے اور حلق مین پر وغیرہ ڈالکر قی کرنے پر تحریک کیجاے اسلیے کہ قی کے ہونے سے اسکو خفت معلوم ہوگی اور جھٹکا لانے کی تدبیر کیجاے اور انجیر کی بو سونگھائی جاے مترجم یہ لفظ مشکوک ہی متن یعنی بدبو بھی ہو سکتی ہی اسلیے کہ ناک سے بدبو سونگھانے کا فائدہ یہ ہی کہ رحم متنفر ہو کر نیچے کیطرف ہٹے گا اور نیچے کیطرف ہٹنا ہی مطلوب ہے متن اسافل یعنے اعضاے زیرین پر اسکے سینگیان چسپان کرنیکا التزام کیجاے تاکہ خون کو اور رحم کے نیچے کھینچا کرین اور اوپر کیطرف چڑھنے سے روکین خصوصاً دونون رانون پر خواہ دونون چڈھون پر یا اسلیے مقام پر جو سامنے اور رخواذات مین اوسکے ہو جدھر میل اور جھکاؤ رحم کا ہوا ہی بشرطیکہ میلان رحم کا اوس طرف بخوبی محسوس ہوتا ہو تاکہ خون اور رحم کو جذب الی الخلاف کا اثر پہونچے اور دونون پاؤنون مالش بقوت کیجاے اور کولون کی اور پیڑو کے اور دونون رانون اور پیچھلیون کی اور بہت سخت بندش ساقین کی اسطرح چسپان کرین کہ اوپر سے باندھتے ہوئے نیچے تک چلے آئین اور تمریخ انکی روغن رازقی سے کرین اور ادویہ حارہ سے جو کہ جلد کو سرخ کر دیتی ہین کہ فربہون بھی انہین ادویہ مین سے ہی مقعد اور مقام براز مین اسکے حمول ایسے کیے جائین جو محلل ریاح ہین اور مقعد پر بھی ایسے ادویہ کو طلا کرین اور جلا کر اسکو پکارین اور خوب جھنجھوڑین اور جھٹکے دی دے کر اسکو ہلاتے رہین اور جب یہ سب تدبیرین کر چکین اور ہوش مین نہ آئے اور سانس اسکی بحال خود واپس نہ آئے ضرور ہی کہ اسکے سر پر کھولتا ہوا کوئی روغن گرم ٹپکائین خواہ اسکے یا فوخ سر لینے سر کے چندیا پر داغ دین کہ اسکی اشد ضرورت ہی کبھی یہ مریضہ دورہ سے افاقہ محض فصد کرانے سے پاتی ہی بہت خوف ہی کہ اسکو شراب کسی قسم کی پلائی جاے اسلیے کہ اس بیماری کے مریضہ کو پانی کے اقسام ہی موافق ترہین۔ اسیطرح گوشتہاے غلیظ خواہ جن چیزون سے خون اور منی کی افزایش ہوتی ہی وہ بھی اسکو ہرگز ہرگز نہ دینی چاہیے اور اسیطرح اور قسم کے معالجات

جس سے افزایش خون اور منی کی ہوتی ہی جیسا کہ معلوم ہی وہ بھی جائز نہین ہین اور مضر ہین رحم کے **بثور اور چھالے اور بواسیر کا بیان** کبھی رحم مین مسّہ ہاے چند پیدا ہوتے ہین اور مثل توت کے حجم اور لون مین اونکی شکل پر ہوتے ہین جیسے بواسیر ذکر کا بیان ہوچکا اور کبھی رحم پر مختلف طور کی پھنسیان اور دانہ ایسے پیدا ہوتے ہین کہ بعض قسم کا نام ماشا رکھا گیا ہی اسلیے کہ ماشا کے سری کے مشابہ ہوتے ہین اور کبھی سپید رنگ کی ہوتے ہین اور کبھی رحم پر مسّہ ہاے مسماری یعنے نوک دار کیلون کی شکل کے اُبھر آتے ہین اور ایسے مسّہ بعد شقاق رحم کے خواہ اورام صابہ کے بعد پیدا ہوتے ہین۔ بواسیر رحم سے نجات ممکن ہے جب کہ یہ بواسیر رحم کے بیرونی جانب مین ہو اور کمتر نجات اوس بواسیر سے ہوتی ہی جو اندرون رحم کے ہو۔ کبھی وہ عورت جسکا حیض بند ہے بواسیر مقعد اور بواسیر رحم سے جو بجانب ظاہر رحم کے ہو نفع یاب ہوتی ہی اسلیے کہ ان دونون قسم کی بواسیر مین امید ہے کہ کھلجائین اور خون جاری ہو اور بعد اجراے خون کے خود مریض بواسیر سے شفا ہوجاوے اور اون امراض مشکلہ سے بھی امان حاصل ہو جنکو احتباس حیض پیدا کرتا ہی جیسا کہ مذکور ہوچکا ہی۔ کبھی آئینہ سامنے شرمگاہ عورت کے رکھکر ممکن ہی کہ شکل بواسیر رحمی کی بخوبی دیکھ لیجاے جسطرح ہمنے باب شقاق رحم مین بیان کیا ہی اور آئینہ مین نظر آنا دو وقتون مین سے کسی ایک وقت مین ہوگا یا بروقت درد اور ایذا کے جسوقت کہ خون نکلتا بواسیر سے بند ہوتا ہی اوسوقت تو سُرخ سُرخ اور سخت نظر آئے گی یا بروقت سکون درد کے دیکھی جاے اوسوقت مسّہ ہاے بواسیر بیٹھے ہوے اور چپٹے چپٹے دکھائی دینگے اور یہ کیفیت بروقت سیلان اور بہنے اوس رطوبت کے ہوگی جو بواسیر سے مثل زردی کے سیاہ رنگ بہتی ہی **علاج** بواسیر رحم کا یہ بواسیر بشدت اوسیوقت دُکھتی ہو اور درد شدید اسمین اوسی وقت ہوتا ہی جبکہ مسّہ ہاے بواسیر پھُولے ہوے اور لب لباہٹ اون مین پیدا ہو پس لازم ہی کہ اونکے نرم کرنے کی تدبیر کرین اور رطوبت بہانی پر اوسکو آمادہ کرین۔ پھر جب یہ تدبیر نافع نہوا اور مسّہ ہاے بواسیر چپٹے چپٹے نہون آلہ آہنی سے کاٹنے کے سوا کچھ چارہ نہوگا جیسے بواسیر مقعد کے بارہ مین بیان کیا گیا اور قالب معلوم مین انکو کاٹ کر لینا چاہیے۔ اور یہ تدبیر اوسوقت کارگر ہوگی جب کہ خارج رحم کے مسّہ ہون۔ پھر جب کاٹ لیے جائین محل قطع پر سُرخ پھٹکری اور سپید پھٹکری چھڑکنا چاہیے اور قشار کندر وغیرہ۔ جب مسّہ کاٹنے کا ارادہ ہو مریضہ کو کسی سرد مکان مین لیجائین اور اوسی جگہ بواسیر کو کاٹ کر گرادین۔ اور اوس سے کہدین کہ اپنے دونون پانون کسی دیوار کیطرف اونچا کرکے پھیلادے اور وہ گھنٹہ تک اسیطرح اونچے رکھے اور اوسکے پیڑو پر اور پشت پر اور درمیان مخرجین بکول اور براز کے چیتھڑے آبہاے قابضہ مین تر کیے ہوے رکھے جائین اور برف سے اونکو سرد کرلیا ہو پھر اگر اس تدبیر بھی خون بند نہو پیڑو اور پشت پر شاخین لگادی جائین کہ خوب چمٹ جائین اور حمول اوسکو ایسے پارچہ سے کیا جاے کہ جو طبیخ ادویہ قابضہ مین تر کیا ہو جسمین اقاقیا اور ہوفا فسفید اس اور حضض وغیرہ محلول کردیا ہو اور مریضہ کو ایسے آبزن مین بٹھائین جو میاہ قابضہ کو جوش دے کر طیار کیا ہو۔ اگر بواسیر چوڑی اور چپٹی ہو اوسکے قطع کرنے کے درپے نہون مگر اوس مجففات قوی جو خون بند کرنے والی ہین اونکا استعمال کیجیے عصارہ زرشک اور حماض مین پارچہ ڈبوکر اوسپر اقاقیا اور حضض وغیرہ چھڑک کر حمول کیا جاے۔ اطراف بدن کو باستواری بندش کرین۔ اور مریضہ کو حکم دین کہ وہ ایسی شکل سے لیٹے اور سوے کہ جو حمول رکھا گیا ہے وہ اپنی جگہ محفوظ رہے ادھر اودھر ہٹ نجاے۔ اور نزف الدم کی تدبیر کرین اور بواسیر ہذا کے علاج

کارگر ہونے مین فقط اسیقدر فائدہ پر راضی رہین کہ خون کی مقدار معتدل اوس سے بہا کرے اور اسقدر نہ بہے کہ قوت ساقط کردے۔ منجملہ نرم کرنیوالے مسہل ہای ہوا سیر ہذا کے یہ تدبیر ہے کہ عورت ایسے آبزن مین بٹھائی جائے جسمین ادویہ ملینہ کوجوش دیا ہو جیسے خطمی اور بابونہ تخم کتان حلبہ اکلیل الملک۔ روغن کا استعمال اسکے واسطے روغن سوسن اور زیت اور اکلیل الملک کا مناسب ہے مسامیر کا علاج نوک دار مسہ کے علاج مین واجب ہی کہ مریضہ جوشاندہ حلبہ اور ملینات مین بٹھائی جائے اور روغن بھی آبزن مین داخل ہون۔ فرزجہ جنکی ساخت زوفا اور فطرون اور رائتیج سے ہو اونکا حمول کرایا جاے۔ گوشت زائد اور مسہ فرج بڑھ جانے کا بیان اور ایک ایسی شی کا فرج مین پیدا ہونا جیسے کہ مردون کا قضیب ہوتا ہی اور اوس شی کا پیدا ہونا جسکا قرقس نام ہی۔ کبھی نم رحم کے پاس ایک گوشت زائد پیدا ہوجاتا ہی اور کبھی عورت کی شرمگاہ مین ایک شی مثل قضیب کے ایسی پیدا ہوجاتی ہی کہ جماع کرانے کو مانع ہوتی ہی کبھی وہ قضیب اسقدر بڑھجاتا ہی کہ یہ عورت دوسری عورتون سے جماع کرنے پر قادر ہوجاتی ہی مشابہ مجامعت مردون کے متر جم مشابہ جماع مرد کے قید سے مطلب یہ ہی کہ مساحقہ اور چپٹی لڑانا تو ہر ایک عورت نا ہنجار کرسکتی ہے اور یہ عورت جسکے ایک فزونی مثل قضیب کے پیدا ہوجاے اسکی مجامعت مثل جماع مردون کے ہوگی نہ مساحقہ کیطرح سے متن کبھی یہ قضیب چوڑا اور عظیم یعنے بڑا ہوجاتا ہی قرقس نام ہی اوس گوشت کا جو فم رحم مین اوگتا ہی اور کبھی یہ گوشت بھی گوناہ اور طولانی ہوا کرتا ہی طولانی ہونا اسکا فصل گرما مین ہوتا ہی اور چھوٹا جاڑون مین فصل مین ہوتا ہی۔ شہادت اسکے مشاہدہ کی ایک جماعت اطبا نے دی ہی جنھون نے خود مشاہدہ کیا جیسے ارجیجانس اور جالینوس اور ابناء قلس طبیب اسکا منکر ہے علاج قضیب اور بڑا مسہ فرج کا اوسکا علاج تو یہی ہی کہ پہلے اوسکو اولٹ دین اور پھر کاٹ ڈالین اور لٹکی ہوئی مقدار کو گرفت کرکے اور اصلی مقدار کو باندھ کر عمق سے اور جڑ سے اوسکو قطع کردین تاکہ خون زیادہ جاری نہو۔ اور قسم کا زائد گوشت اکثر اوسکا علاج ایسے ادویہ سے ممکن ہوتا ہی جو گوشت کو سڑادین اور بہا کر اوسکو گرادین جنکا ذکر اور طریقہ استعمال ہم بدگوشت کے بیان مین کرین گے اور کبھی بدون کاٹنے ایسے گوشت زائد کے چارہ نہین ہوتا ہی اور اسوقت اسکی تدبیر وہی کیجاتی ہی جو بواسیر رحم وغیرہ کی لکھی گئی۔ قرقس نام کا گوشت کبھی ایک ڈورے سے اوسکو اچھی طرح باندھ دین اور مضبوط گرہ لگا کر دو تین روز تک چھوڑ دیتے ہین بعد ازان اوسکو کاٹتے ہین۔ اور اوسکو بندھا ہوا اتنے زمانہ تک چھوڑ دینے کا مشورہ دیا جاتا ہی کہ متقن ہوجاے اوسکے بعد کاٹ کر گرادیتے ہین تاکہ خون کم جاری ہو رحم مین پانی بھر جانے کا بیان عورتونکے رحم مین کبھی پانی بھر کر معتقن ہوجاتا ہی علامات اوسکی یہ ہی کہ پہلے احتباس حیض ہوا ہو اور شکم مین قرقرہ زیادہ ہوتا ہو خصوصاً بروقت حرکت اور چلنے کے اور زیر شکم ورم نرم عارض ہوا کثر اسکی شکل مثل مستسقی کے ہوجاتی ہی اور بکثرت اسکے رحم سے رطوبت بہا کرتی ہی۔ اکثر توہم اسکا ہوتا ہی کہ یہ عورت حاملہ ہے اور اکثر اسکی فرج سے بہت سا پانی دفعۃً برآمد ہوتا ہی علاج فصد کا استعمال بطرف بشرط حاجت کیا جاے اور ریاضت بھی کرائی جاے اور ایسے آبزن مین بٹھائین جنمین دواین قوی مدرات کی داخل ہون کہ پانی اور رطوبت کا اورار کردین اور جو ادویہ استسقاء مائی کے ضمادات مین پڑتی ہین وہ بھی داخل آبزن ہون خواہ اونکا ضماد کیا جاے تا اینکہ سب پانی باہر کھینچکر نکل آئے۔ بعد اسکے قوی مدرات حیض کی ادویہ کا استعمال ہو اور مدرات بکول بھی پلائی جائین۔ کچھ خوف نہین ہی اگر حقنہ ہاے استسقا سے اسکا بھی احتقان کیا جائے۔

شیافات بھی ایسے دئے جائین جو پانی اور حیض کا اور ارکرین - خربق سپید کا حمول بھی ایسی مریضہ کو نافع ہی اور سبت سا پانی نکالدیتا ہی مترجم حکیم حلوخان مرحوم نے ایک وزیرزادی نوکنخدا کا علاج اسی مرض کا عجیب غریب کیسے کیا کہ ایک پتیلا اور لانبا کھیرا اوسکے مقام نہانی مین داخل کرایا جس سے ایک جھلی اندرون رحم کے پھٹ گئی اور سارا پانی بدبو اور نیلا دفعۃً بہ گیا۔ اوس مریضہ کو یہ مرض احتباس منی سے عارض ہوا تھا اور بوجہ قصر آلہ قضیب شوہر کے چونکہ انزالین کا توافق نہین ہوتا تھا لہذا مریضہ کی منی کا اخراج بذریعہ انزال نہونے سے تھوڑے زمانہ مین مرض آب رحم کا عارض ہوگیا تھا اور دیگر اطبا اسکے علاج سے عاجز ہوچکے تھے۔ پس طبیب کو لازم ہی کہ ایسے امراض مین علم کو کھہ اور قیافہ کو بھی اچھی طرح جانے اور زوج اور زوجہ کی کیفیت مباشرت سے بذرائع اور وسائل پوری واقفیت بہم پہونچائے فقط طب کے قواعد کو نہ کھہ جاکرے اسلیے کہ طبیب کو ہمہ دان ہونا اور پھر سرد گرم زمانہ کا تجربہ کرنا بھی ضرور ہے والی برحال اطبای زمان اور معاصرین کے جنھون نے نام طب یونانی کا خراب کرڈالا

نفخہ رحم کا بیان بیشتر سبب اوّلی نفخہ اور ریح رحم کے پیدا ہونیکا ضربہ اور سقطہ وغیرہ ہوتا ہی کہ اسوجہ سے مزاج رحم کا ضعیف ہوجاتا ہی۔ اور اکثر عسر ولادت جو فم رحم کے اولٹ جانے سے ہی خواہ شدت برودت سے فم رحم مسدود ہوجاہی اور ریاح اندرونی فضاء رحم مین خواہ لیف رحم کی درز اور سوراخون مین خواہ رحم یا لیف رحم کے زاویہ اور گوشون مین بوجہ اسی برودت کے محتقن ہوجائین۔ خواہ جو احتقان ریاح کہ لیف رحم کی درزون مین ہوکر نفخہ پیدا کرتا ہی اوسکی صعوبت بہت زیادہ ہوتی ہی اوسکے بعد صعوبت اوسکی ہی جو زوایا مین احتقان ہو اوسکے بعد صعوبت اوسکی ہی جو تجویف کی احتقان ریاح سے پیدا ہو علامات کبھی ایسی قوت سے ریح اندر رحم کے اور رحم کی لیف مین بند ہوجاتی ہی تا اینکہ اوسکا درد اور اوسکی تمدید اور کشش پیڑو تک پہونچتی ہے اور دونون بیخ ران مین پھیل جاتی ہی اور پھر دونون رانون تک چڑھکر پہونچتی ہی اور رحاب اور معدہ تک بھی تھپیل جاتی ہی۔ اوس نفخہ کے بجانے سے آواز ڈھول کی آتی ہی اور جیسے استسقاء طبلی مین شکم کے آواز ہوتی ہی کبھی یہ نفخہ کسی مقام رحم سے منتقل ہوکر دوسری جگہہ پر آجاتا ہی۔ ہمراہ اس نفخہ کے مغص یعنی پیچ اور ضربان اور چبھن ایسی ہوتی ہی کہ قوی اور گرم ادویہ سینک سے اوسمین سکون پیدا ہوتا اور پھر جب سردی پہونچے وہی اعراض عود کرتے ہین۔ دبانے سے قرار ہوکر اس نفخہ کے چند ٹکڑے الگ الگ ہوجاتے ہین۔ پیڑو اس نفخہ کے ہونے سے اونچا ہوجاتا ہی۔ اکثر یہ ریح مدت العمر باقی رہتی ہی کہتے ہین یا گمان اغلبا کا یہ ہی کہ یہ ریح بروقت شامل ہونی رحم کے منی پر فنا ہوجاتی ہی اور یہ استہلاک رحم کا منی پر مثل اشتمال حمل کے ہویا نہو بلکہ کسی اور وجہ سے منی رحم مین آجائے جیسے احتباس منی کی طرق اوپر مذکور ہوچکے ہین علاج ایارج لوغاذیا اور سنجر بنیا کا استعمال ہمراہ ماء الاصول اور نبوردی سودمند ہے بعد استفراغ اوس مادہ کے جو اس نفخہ کو پیدا کرتا ہی اور یہ استفراغ تمام بدن سے اور خاص رحم سے بذریعہ ایارج فیقرا کے کرنا چاہیے خصوصاً جبکہ مرض پرانا ہوا وسوقت ایارج ارکاغانس طبیب کے ذریعہ سے کیا جاہی۔ اور روغن کلکلانج نافع ہی اور نفع اسکا اس نفخہ کو زیادہ ہے۔ شیافات مقل اور حود بلسان اور حب بلسان کے روغن ناردین اور روغن سداب ملاکر طیار کیے جائین۔ اور فتیلون بھی روغن سداب اور روغن شبت کا کیا جاے۔ رحم پر ضماد سداب اور تخم خبنگشت اور کمون اور قنطوریون اور برنجاسف اور مرزنجوش اور انیسون اور فوتنج اور سلیخہ اور ناخواہ اور تمام بزور کا کیا جاے کبھی انھین ادویہ ضماد کو جو مذکور ہوچکین آبزن مین داخل کرتے ہین اور کبھی فاویہ حارہ کی دھونی دیتے ہین اور رحم پر اور پیڑو پر

مجمہ تازے چسپان کیے جاتے ہین ریاح رحم کا بیان رحم مین جس عورت کے ریاح پیدا ہون اوسکو ہر وقت ایسا محسوس ہوتا ہی اور خصوصاً سرد اوقات مین جیسے کوئی شی اوسکے رحم مین جھولتی اور لٹکتی ہے اور جدا جدا مقامات مین درد ہی کہ ہٹتا رہتا ہی علاج طبیب ماہر پر واجب ہے کہ روزانہ مریضہ کو فی کرا تا رہے اور ہر روز دہم ثانی نصف درہم کو ایسے جوشاندہ کی ہمراہ پلاے جس مین قنبہ ایکدرہم زیرہ دو درہم مصطگے ایک دانگ جوش دی ہوا ور غذا اسکی نخود آب اور رازیانہ ہی۔

بائیسوان فن امراض ظاہرہ و طرفیہ کے بیان مین

یعنی جو امراض کہ جسم پر بھی ظاہر ہوتے ہین اور اطراف یعنی جلد اور ہاتھ پاؤن وغیرہ مین پیدا ہوتے ہین اونکا بیان اور اس فن مین دو مقالہ ہین پہلا مقالہ بیان مین اون آفات کے جو ان اعضا کو مقدار اور وضع مین لاحق ہوتے ہین۔ ہیئت ثرب اور دونون صفاق کی۔ واجب ہے پہلے یہ بات معلوم ہوجاے کہ شکم پر بعد جلد ظاہری کے جسکو کھال اور چمڑا کہتے ہین دو جھلیان تنی ہوئی ہین۔ ایک جھلی کا نام طافی ہی اور یہ جھلی امعا یعنے آنتونکو حاوی ہی اور اونکو گندہ کیے ہوے ہی بسبب اپنی کثافت اور دسومت یعنی چکنے ہونے کے اور عضل بطن کو یہی جھلی جسکا طافی نام ہی گھیرے ہوے ہی۔ دوسری جھلی اور وہی بطن ہی جسکا نام باریطون اور مدور بھی اوسی کا نام ہی اسلیے کہ جب یہ جھلی جدا کیجاے اور اپنی تنہائی کی حالت مین دیگر احشا سے الگ کر دیجاے سمٹ کر مثل گرہ کے گول گول ہوجاتی ہی اور اوسپر کلیتان اور فروی ہاے چند نرم نرم پیدا ہوجاتی ہین اور چھوٹے چھوٹے سوراخ یا خانہ ہاے باریک مثل چھتہ شہد مکھی خواہ زنبور وغیرہ کی نمایان ہوتے ہین۔ ایک اور باریک جھلی باریطون مین آتی ہی جو شکم کی جلد اور جھلی کے نیچے ہے اور دو عضلہ عضلہ شکم سے اوسکو لازم اور چسپیدہ ہین بطرف یمین اور یسار کے اور انکا لزوم اور چسپان ہونا بہت شدت اور استواری سے ہوا ہی۔ بعد اتصال ان دونون عضلہ کے پھر یہ جھلی حجاب اور اجزاے لحمیہ حجاب سے ایسی متصل ہوتی ہی گویا کہ متصل ہوکر متحد اور یکذات ہوجاتی ہی معدہ سے اس جھلی کا اتصال بعد استحکام و استحصاف یعنی کھرے ہونے جوہر اصلی اسی جھلی کے ہوتا ہی مراد یہ ہی کہ نرمی اور بودا پن مٹ جانے کے بعد جب خوب مستحکم اور مضبوط ہوجاتی ہی تب معدہ سے متصل ہوتی ہی اور یہ اتصال اسکا معدہ سے بسط اور پھیلا ہوا ہونا ہی کہ دونون جدا جدا معلوم ہوتے ہین گو متصل بھی ہین مگر یہ جھلی بروقت متصل ہونے کے جگر سے بہت پتلی ہوجاتی ہی جب یہ جھلی معدہ کیطرف چڑھتی ہی اور پھر جب پیچ کھا کر اور گھوم کر معدہ سے اوترتی ہی اوس مقام پر مجاری عروق اور شرائین کثیرہ کی تکمین اور قرار دہی کے مقامات اور لٹکنے کی جگہ جابجا آشین درست بنائی گئی ہین۔ پھر جب اس مقام سے اوترتی ہی اور نیچے آتی ہی اب ثرب ہوجاتی ہے اکثر مقدار اور جسامت پر باریطون کے ایک باریک عضلہ سے جو شکم پر عریض ہوکر پھیلا ہی اور جھلی کی شکل بن گیا ہی الغرض یہی عضلہ باریطون پر پہونچ گیا ہی اور اسطرح اوسپر پہونچا ہے گویا کہ باریطون کا جزء متحد معلوم ہوتا ہی اسلیے کہ اسکو باریطون سے اتصال زیادہ ہی اور مشابہت اسکو باریطون سے عصبی ہونے مین قوی ہی جب اوس عضلہ سے باریطون الگ کر دیجاتی ہی پھر اسکے نسج اور بناوٹ زیادہ باریک ہوتی ہی اور درحقیقت باریطون یہی ہی۔ نہایت باریک اور بالکل خالص باریطون بے آمیزش کسی اور عضو کے نزدیک خاصرتین کی ہی غشاء مستبطن اضلاع کا نبات اور روئیدگی اوسی جھلی سے ہی جسکو باریطون کہتے ہین منفعت باریطون کی یہ ہی کہ درمیانی جگہ عضل بطن اور امعا کو بھر دے اور خلا نہ رہے اور اسی موضع کو مضبوط کر دے اور بطن کی عضل کو اس بات سے روکے کہ خالی مقامات مین جا نہ پڑین اور اس روکنے مین جانب خلف سے معونت اون دونو نکو اسکی جہت سے ملتی ہی۔

ایضاً خلف کیطرف سے امعا اور احشاء کو فضول جو غذا وغیرہ کیواسطے فراغی اور خالی بنائی گئی ہین باریطون اسطرح نچوڑتی ہے کہ اون مین شوق دفع کرنے فضول کا پیدا ہوتا ہی اور ثقل براز کو اور بکول اور جنبین سب کو اسی عصر کیوجہ سے یہ احشا اور امعا دفع کر دیتی ہین ایضاً احشا کے نفخ شدید کو بعد پڑنے غذا وغیرہ کے یہی باریطون منع کرتی ہے اور احشا کو آپس مین ربط اور ارتباط قوی سے مرتبط کرویتی ہی صلب کے مقام پر تو باریطون مثل شی واحد کے ہی۔ اور تمام باریطون مین پیچھے اور خلف کیطرف ایک فزونی اور زیادتی بڑھجاتی ہے جو لحم عندی کیطرح ہوتی ہی اور یہ زیادتی مثل غطا اور پردہ کے باریطون کی واسطے اور بڑی بڑی رگون اور حبل اول متصلہ درمیان آنتون کی اور معدہ کے جو ہین اونکے واسطے۔ ایک قوم اطبا کا قول ہی وہ کہتے ہین یہ بات کہنی درست نہین ہی کہ صفاق کے واسطے چند قسم کے لیف ہین جو بُنے ہوی اور بافتہ ہین جہات معلومہ پر اور اجناس چند اوسی لیف کے ہین جو آلہ ہی تینون قوائے طبعیہ کا۔ یہ لوگ جب لیف کے تعدد اجناس کو مانع ہین پھر انکو ناممکن ہی کہ طبقات عروق اور شانہ اور رحم مین بھی ایک ہی جبلی کے قائل ہون اور بلکہ اوسکو جسم واحد نہ سمجھین۔ یہ دونون حجاب احشا جوف اسفل کی نگاہبانی کرتے ہین پھر جب یہ دونون حجاب پیڑو تک پہونچے انمین سوراخ باریک اور تنگ پیدا ہوتے ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہی دونون سوراخ ذکر مجری داہنے اور بائین طرف ارتبتین کے ہین پھر یہ دونون اوترتے اوترتے جب مذاکیر کے مقام پر پہونچتی ہین دونون بضیونکے لیے مثل ڈکیلے اور تھیلی کے ہوجاتی ہین۔ اور نیچے انھین دونون حجابون کی ثرب ہی۔ اور ثرب کی تالیف دو جلیو نسی ہوئی ہی کہ ایک جبلی دوسری جبلی کو چھپائی ہوے ہی اور دونون جبلیو نکے بیچ مین بہت سی شریان اور عروق علاوہ شرایین کے ہین شکل ثرب کی مثل کیلے اور تھیلی کے ہی جو معدہ اور ماساریقا اور قولون کی ساتھ تبدی ہوئی ہی اور اوس چیز سے جو نشا اور حل نشو قولون کا ہی جو مقدار فزونی باریطون سے قریب بعد اور اثنا عشری کی اوترتی ہی اور مقدار جو اوسکی فزونی سے نزدیک پیڑو کے اوپر چڑھتی ہی۔ پہلے جو چیز شکم سے ملتی ہی وہ جلد ہے اوسکے نیچے قشا راول جسکا نام طانی رکھدیا ہی اور ان دونون اول اور دوم کا نام صفاق ہی پھر صفاق کے بعد باریطون ہی اوسکے بعد ثرب ہی ثرب کے بعد امعا ہین فتق کا بیان اور جو مرض مشابہ فتق کے ہی ادرہ اور قیلہ وغیرہ۔ فتق کا حدوث کھلجانی خواہ پھٹ جانے سے جبلی کے ہوتا ہی اور اوسمین کسی چیز کے پڑنے سے جسکو کوئی جسم غریب جو اوسی مین پہلے سے گھرا ہوا تھا نافذ کر دیتا ہی۔ خواہ اسوجہ سے فتق عارض ہوتا ہی کہ تنگی مجاری غشا مین اتساع پیدا ہو خواہ انخلال عارض ہو۔ پھر جسوقت یہ امر واقع ہوا اور دفع ہوکر وہ جسم نافذ کھلتے کھلتے دونون خصیون تک پہونچا اسکا نام اُدرہ بضم ہمزہ وسکون دال مہملہ رکھا جاے گا۔ اور قیلہ بھی کہین گے۔ اور سوا اسکے سب کا نام عموماً فتق ہی۔ اکثر اُدرہ خصیہ کا اور صلابت اوسکی اور ہٹ جانا خصیہ کا اپنی جگہہ سے اور صلابات صفن یعنی فوطا و رکیسہ کے ثرب ہی مین واقع ہوتے ہین اسلیے کہ کبھی یہ امر عارض ہوتا ہی کہ دونون چھوٹے سوراخ جو مذکور ہوچکے پھیل جاتے ہین ضعف کی وجہ سے خواہ جو شی متصل دونون ثقبہ کے ہی پھٹ جاے کسی رطوبت مغریہ کی وجہ سے خواہ رطوبت بالہ مرخی کے سبب سے یا کسی دینہ کی اعانت کی وجہ سے اور چیخنے چلانے یا کسی حرکت مزعجہ سے اور سقطہ اور گر پڑنے سے یا امساک یعنے رُک جانے منی متحرک کیوجہ سے جو دفعۃً رُک جاے اور وقت اوسکا معدوم ہوجاے۔ خواہ مرد کے اوپر عورت کے چڑھنے سے بروقت جماع کے خواہ زیادہ تعب وہی نفس کی ہو بروقت مجامعت کے خصوصاً کہ وہ جماع بروقت امتلاء معدہ کے ہو اسیطرح جماع کرنے سے بروقت بدہضمی اور تخمہ کے اور بروقت مجتمع ہونی ریح

اور برازکے شکم مین کہ ان سب صورتون مین یا تو ثرب اوتر آتی ہی یا حجاب یا دونون ساتھ ہی اور اونکے ہمراہ آنت بھی اوتر آتی ہی خصوصاً جس آنت کا نام اعور ہے اسلیے کہ اعور محض بے لگاؤ آنت ہی کسی سے مربوط نہین ہی۔ یا فتق چند رطوبات سے پیدا ہوتا ہی جو خصیہ مین ریزش کرکے آتی ہین براہ دفع طبیعت کے خواہ اوسی خصیہ مین وہ رطوبات ہوتے ہین اسلیے کہ سر طبیعت کا عضو ہی کہ خون کو مستحیل بطرف مائیت کے کردیتا ہی۔ کبھی یہ فتق ایک خاص جھلی کو خصیہ مین پیدا کردیتا ہی۔ اور اکثر رطوبت مذکورہ خالص خون کی ہوتی ہی یا دموی رطوبت اور دردی ہوتی ہی جسکہ سبب فتق کا چوٹ لگنا خواہ گر پڑنا ہوتا ہی۔ خواہ ریاح نافخہ سبب فتق کے ہوتی ہین۔ بیشتر لوہے سے علاج کرنا یعنے کاٹ چھانٹ اس مرض کو مفید ہوتا ہی۔ کبھی اوسی مقام پر گوشت اوگ آتا ہی۔ اور اکثر فوطہ موٹے ہوجاتے ہین یا سخت ہوجاتے ہین کسی ورم کیوجہ سے خواہ بسبب فربہی کے اوسوقت یہ فتق مشابہ اُورہ کے ہوجاتی ہی اور نام اسکا اوسوقت اُورہ لحمی رکھا جاتا ہی کبھی یہ مرض اسیطرح سے اربیہ اور کشن ران مین بھی پیدا ہوتا ہی اور کبھی برگین خصیتین کی پھول جاتی ہین اسکا نام اُورۃ الدوالی ہی۔ کبھی ثرب خصیتین مین استرخاے شدید بدون فتق کے پیدا ہوکر مشابہ اُورہ کے ہوجاتا ہی۔ کبھی فتق دونون خصیے کے اوپر پیدا ہوتا ہی اور کشن ران کے نزدیک خواہ اوس سے یا ناف مین اور ناف کے اوپر یا دونون جانب جو پڑو کے داہنے بائین ہین انمین یہ مرض پیدا ہوتا ہی۔ ناف کے اوپر بہت کم اور بندرت پیدا ہوتا ہی بہ نسبت اور مقامات کے اسلیے کہ یہ مقام عضل کی کثرت سے دبا ہوا ہی اور اسکے نیچے پوری پورے اطراف اور کنارہاے عضل پہونچے ہوے ہین۔ کبھی ناف اونچی ہوکر اوبھر آتی ہی اور یہ بھی از قبیل فتق ہی۔ جو فتق ناف سے اوپر ہوا وسکے اعراض بہت خراب اور مہلک ہوتے ہین اگرچہ تزید اور بڑھنا اسکا کمتر ہوتا ہی اور اوّل زمانۂ عروض مین زیادہ ایلام اور ایذا دہی نہین کرتا ہی۔ اسلیے کہ ایسے فتق مین معاود فاق کی آمد ہوتی ہی اور انمین خود مزاحمت اور تنگی ہے پھر ثقل براز ایسے مریض کا محتبس ہوجاتا ہی اور براہ مبرز جب نہ نکلا تو قی کی راہ سے برآمد ہوتا لہذا یہ فتق از قسم ایلاوس کے ہوتا ہی اور وہی قلق اور کرب اسمین ہوتا ہی جو ایلاوس کا ہی (اللھم احفظنا) مگر جو فتق ناف کے نیچے ہی اتساع اور پھیلنے کو زیادہ قبول کرتا ہی اور زیادہ بڑھتا جاتا ہی اور پہلے زیادہ مولم نہین ہوتا ہی **یہ بھی جاننا ضرور ہی** کہ قیلہ امعا اور قیلہ ثرب مرض قوی ہی اور بدشواری علاج پذیر ہوتا ہی اگرچہ مقدار مین چھوٹا ہو اور قیلۃ الماء مرض سہل ہی اگرچہ بڑا ہو **علامات** علامت مشترکہ جملہ اقسام فتق کے یہی ہی کہ ایک زیادتی اور فربہی ظاہر ہوتی ہی اور درمیان صفاق داخلی اور مراق کے ظاہر ہوتی ہی اور ظہور اوسکا بروقت حرکت کے زیادہ ہوتا ہی اور بروقت سانس گھٹ جانے کے اور جو فتق بسبب اتساع اور پھیل جانے مجری کے ہو اوسکی علامت یہ ہی کہ تھوڑا تھوڑا ظاہر ہوتا ہی اور فوطون مین نمایان ہوتا ہی بدون حرکت عنیف اور چلانے وغیرہ کے اور یہی اُورہ خصیہ ہوتا ہی۔ اور اس سے زیادہ پھر جو فتق ہی اوسمین انخراق اور پھٹ جانا کسی عضو کا ضرور ہوتا ہی اور اوسکے علاج مین تجفیف کی تدبیر نافع نہین ہوتی۔ آنت سے جو فتق پیدا ہوتا ہی اوسکی علامت یہ ہی کہ آنت جو محل شق مین در آتی ہی جسوقت مریض چت لیٹے بہت جلد وہ آنت اپنی جگہ عود کرتی ہی اور قراقر کی آواز محسوس ہوتی ہی خصوصاً بروقت دبانے کے۔ ثرب اور صفاق کا فتق اوسکی صدوث کی دلیل یہ ہی کہ تھوڑا تھوڑا پیدا ہوتا ہی اور عمق بدن کیطرف مائل ہوتا ہی اور وضع اوسکی مستوی اور ہموار ہوتی ہی اور ایسے اُورہ مین قرقرہ وبانے وغیرہ سے نہین پیدا ہوتا ہی اور اکثر اسکا حجم عمق مین چھوٹا ہوتا ہی

اور اکثر باہین طرف خارج بھی ہوجاتا ہی اور نکل آتا ہی اور اوسکا حجم زیادہ ہوتا ہی اور نجات اوس سے دشوار ہوتی ہی اور مثل قیلۃ المار کے نہین ہوتا ہی مگر اوسکا چھونا مخالف چھونے اور رش کرنے اوس مریض کے ہوتا ہی جسکو قیلۃ المار ہی اور جسے قیلہ ریحی عارض ہی۔ فتق معوی اور فتق فرلے کا رجوع اور اپنی جگہہ پلٹ جانا زیادہ دشوار ہی بہ نسبت رجوع فتق ریحی کے۔ قیلۃ المار کی شناخت چھونے سے اور فوطہ کے تمدد اور کھچاؤ سے اور اوسپر چمک اور بریق پیدا ہونے سے اور فوطون کی ملاست اور نرماہٹ سے کیجاتی ہی۔ اور فتق یہ بھی رجوع نہین کرتا ہی اور اپنی جگہہ پلٹ نہین جاتا ہی اور نہ اندر داخل ہوتا ہی۔ قیلۃ الریح ایک معروف اور مشہور مرض ہی اسلیے کہ انتفاخ ریحی ظاہری چیز ہی اور یہ قیلہ ریحی بلا مزاحمت زائد عود کرتا ہی اور پلٹ جاتا ہی اور نہ اسکے رجوع کرتے وقت کسی قسم کا درد ہوتا ہی اور اوسی حال موجود مین رجوع کرجاتا ہی۔ اور چت لیٹنے سے کچھ اسکا پلٹنا بسرعت نہین ہوتا ہی بہ نسبت وقت آخر کے جسوقت چت نہ لٹایا جاہی اسلیے کہ حکم اوسکا چت لیٹنے اور نہ لیٹنے مین متشابہ ہی اسلیے کہ اوسمین گرانی اور چسپیدگی نہین ہی۔ اور قیلہ معوی کا رجوع مختلف طور پر ہی کہ چت لیٹنے کے وقت تھوڑی سی آسانی رجوع مین ہوتی ہی۔ اس معوی فتق سے دردہای شدید پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ فوطون مین تمدد پیدا ہوتا ہی اور خصیون مین عسر اور فشار ہوتا ہی۔ بحی کی علامت یہ ہی کہ خاص فوطہ مین ہوتا ہی نہ داخل مین اوسکے اور اسمین کسیقدر صلابت اور غلظ اور اختلاف شکل بھی ہوتا ہی اور اکثر تحجر بسبب رم صلب کے اسمین ہوتا ہی اوسکا نام بورس ہی۔ اُدرہ دوالی کی شناخت بھری ہوئی رگون سے ہوتی ہی اور رگون مین التوا اور پیچیدگی گرہ کی صورت کی ہونے سے اور اوسکے اُنثیین مین استرخا اور ڈھیلا پن اور سیکڑنا اور سمیٹ جانا دونون کا اسمین ممانعت ہوتی ہی اور حرکات سے ممانعت پیدا ہوتی ہی اور اوگلیون سے دبانا اگر تمدد پیدا کرے تو شرائین کا اُدرہ بھی اور جو اُدرہ شرائین کا نہوگا اوسکے دبانے سے تمدد پیدا نہوگا بلکہ یہ اُدرہ اون اُدرہ مین ہوگا جس سے غذا اِن اعضا کو ملتی ہی علاج تدبیر کلی اور علاج تمام اقسام کے فتق کا یہی ہی کہ امتلا کو ترک کردین اور حرکت زیادہ نہ کیا کرین اور اوچھل پھاند اور بے دھڑک اوٹھ کھڑا ہونا اور زیادہ جماع بھی ترک کردین۔ اور بہت بُری حالت اِن حرکات کے کرنے سے جب ہوگی کہ بروقت امتلاء معدہ کے واقع کرین۔ ان بیمارون کے لائق یہ امر ہی کہ جن غذاؤن سے نفخ پیدا ہوتا ہی اونکو بالکل ترک کردین اور زیادہ پانی پینے سے احتیاط کرین اور جتنی چیزون سے ارخا اور ڈھیلا پن پیدا ہوتا ہی اونکو بھی ترک کرین تا اینکہ حمام کا نہانا بھی چھوڑ دین۔ جسوقت یہ مریض کچھ کھائے لازم ہی کہ چت لیٹ جاہی اور جب بیٹھے فتق کی جگہہ بندھی ہوئی ہو اور جماع کے وقت خاصکر ضرور فتق کو باندھ لیا کرے۔ اور جسوقت جماع کرے چاہیے کہ پیٹ اسکا خالی ہو اور کسی قسم کی گرانی غذا وغیرہ کی شکم مین نہو۔ یہ بھی معلوم رہے کہ غرض فتق کے علاج مین شق اور شگاف کے مقام کا ملجانا اور درست ہوجانا ہی اگر یہ امر ممکن ہو یا اینکہ جسقدر چاک ہوگیا ہی اوسیقدر باقی رہے جڑھ نجاہی یا اینکہ جس جگہہ ارخا اور ڈھیلا پن ہوا ہی پیدا ہوا ہی اوسمین خشکی پیدا ہوجاے خواہ جو کچھ جگہہ کشادہ ہوگئی ہے سمٹ جاہی اور جو چیز اوترآئی ہی ضرب ہو خواہ کوئی آنت ہو اوسکو بھر اپنی جگہہ پھیر لیجانا اور جو کچھ اوسمین جمع ہوا ہی اوسکی تحلیل کردینی اگر پانی ہو یا ریح ہو اور جو مادہ کہ تمدد پیدا کرتا ہی اوسکی پیدایش کو منع کرنا اور اگر مقلل نہو تدبیر اوسکے اخراج کی کرنیکے بعد اوسکے مقام شق کا الحام اور جوڑنا خواہ اوسے بحال خود محفوظ رکھنا چاہیے تاکہ زیادہ نہو اور یہ سب تدبیرین ایسی

دواؤن سے ہوتی ہین جو مغری اور مقوی ہین اور قبض کی قوت بھی اونمین ہو جسقدر شگاف چھوٹا ہوگا اوسکا ملجانا اور زخم کا بھر آنا آسان ہوگا۔ بیشتر داغ لگانے سے اسمیں اعانت لیجاتی ہی اور شگاف بند ہوجاتا ہی۔ تجفیف ادویہ محللہ سے حاصل ہوتی ہی اور داغ دینے سے بھی تجفیف حاصل ہوتی ہی لہذا اس سے استعانت ہوتی ہی۔ اوتری آنت وغیرہ کا پھیر لیجانا بندش اور پٹی چڑھانی سے حاصل ہوتا ہی۔ مجتمع رطوبات کی تحلیل ضمادات استسقا سے کیجاتی ہی خواہ اور امراض رطوبی کے ضمادات سے۔ مادہ کی آمد کا روکنا بذریعہ استفراغ کے ہوتا ہی اور بذریعہ تعدیل غذا کے۔ اخراج مادہ موجودہ کا ادویہ معروفہ سے ہوتا ہی اونمین بھی قوی ادویہ کو اختیار کرنا چاہیے۔ اور عمل جدید سے یعنی جراحی کرکے بھی اخراج مادہ کا ہوتا ہی **فتق معا اور ثرب کا علاج** اگر نزول دونونکا کیسہ انثیین مین ہو رد کرنا اور اپنی جگہہ پر لیجانا ممکن ہی مگر دشوار ہی بہ نسبت رد کرنے ان دونون کے اوس فتق مین جو اوپر کی طرف ہو اسلیے کہ ایسا فتق اسکا رد کرنا چت لیٹنے سے باسانی ہوسکتا ہی اور تھوڑا سا ہاتھ سے دبا کر اپنی جگہہ آجاتا ہے۔ اور رد کرنے سے فتق یعنے شگاف مین زیادتی ہوجاے جسقدر بڑھجاے اوسکی تجفیف کرنی چاہیے اور رطوبت اوسکی خشک کردیجاے اور جو مقام پھٹ گیا ہی اوسے ملا دیا جاے اور اوسکے جوڑ دینے کی تدبیر کرنی درکار ہی۔ اور جب بالکل آرام ہوجاے اور فتق سے نجات ہوجاے بیمار کو کسی آب گرم مین بٹھائین اور مقام فتق پر ملینات کا ضماد کرین اور گرم چیتھڑون سے سینکین تاکہ اوتری ہوئی شی اپنی جگہہ پر آجاے بعد اوسکے باستواری بندش کردین اور اوسپر ادویہ جامعہ جو سُرکے ہوی عضو کو یکجا کردیتی ہین اوسپر رکھین اور تین روز تک یہی تدبیر جاری رکھین اور مریض چت لیٹا رہے اور پٹی جو کور مربع سے بندش کیجاے اور ان فوائد کا استعمال رہے جو کھلے ہوی زخم کے باڑھون کے بجا کردینے کیواسطے طیار رہتی ہین۔ اکثر اسی مقام بندش پر داغ بھی لگا دیا جاتا ہی۔ زیادہ اوپر پٹیان بہت سی اور گول تختیان نہ باندھی جائین ورنہ زخم بجھا کر زیادہ پھیل جائیگا۔ بڑا شگاف ضرور ہے کہ اوسکا التیام کیا جاے اور اوسکے ملجانے اور بھر آنے کی تدبیر کیجاے اور ایسے فتق کے پاس لوہے کا کوئی اوزار لیجانا درست نہین ہے۔ ادویہ مشروبہ کو جنکے پینے سے مریض فتق کو نفع کرتا ہی سنجر بینیا اور جوشاندہ جوز السرو کا ہی خصوصاً جبکہ اسی جوشاندہ مین سنجر بینیا کو گھولدیا ہو اور کوئی بھی مفید ہی ضماد جو مقام شق پر لگانے کے لائق ہین مناسب یہی ہی کہ اوسکا استعمال اوسوقت کیا جاے کہ دو باڑھین زخم کی یکجا ہوگئی ہون اور دونون کنارین زخم کی سمٹ کر اوپر کیطرف بڑھ چکی ہون اور جو شی اوتر آئی تھی آنت خواہ ثرب اوسکو اپنی جگہہ پھیر لیجانے سے فراغ حاصل ہوچکا ہو ان سب احوال کے بعد ضمادات معلومہ مین سے کوئی ضماد کیا جاے جس مین اہبل اور جوز السرو اور برگ سرو داخل ہوا سلیے کہ یہی ادویہ اصول ہین اون ضمادات کے جو واسطے جمع کردینے عضو کے طیار کیے جاتے ہین بسبب اسکے کہ انکا نفع زیادہ ہی اور مقل و رکتیرا اور صمغ اعرابی سریشم ماہی و ریشم جلود اور دبق اور کماۃ خشک گوشت سرطان اور گلسرخ مسلم مع بونڈی کے اور جملہ قوابض اور مصطگی اور آس یا بس اور مونگ مقشر اور مداد یعنے روشنائی اور برگ خطمی شب یمانی اور سماق اور قرۃ الطرفا اور مغرہ قنطوریون اور صبر سمحانی اور مر۔ نسخہ ضماد کا یہ ہے کہ اشق اور کندر اور صبر سمحانی اور زنبق کدتین درہم مقل دو درہم افاقیا انزروت کمد ایک درہم ہاون دستہ مین کوٹ کر اول شب سرکہ مین بھگو دین پھر صبح کو کسیقدر اہبل ملا کر پیسین اور روئی کا ایک پھاہا اسی دوا مین خوب تر کرکے مقام شق پر رکھین اور پٹی وغیرہ سے باندھدین (ضماد خفیف) مصطگی انزروت کندر

سب ہموزن لیکر سرشیش مین جو منقے کے نبیذ مین گھولا گیا ہوان ادویہ کو خوب ملائین اور کاغذ کے ٹکڑے پر طلا کر کے مقام شق پر چپکا دین اور بندش کر دین - اسیطرح کا دوسرا نسخہ یہ ہی صبر اور سرشش اور کندر - ایضاً اور نسخہ جوزالسرو کندر راقیا گلنار انزروت دم الاخوین اور مرکی اور مازو اور اسبل سب ہموزن لیکر باریک پیسین اور صمغ مین گوندھ کر بیضہ پرخواہ اور جس جگہہ فتق ہو چپکا دین اور جبتک خود چھوٹ کر گر نہ پڑے لگا رہنے دین - یہ ضماد جیّد ہی کہ لڑکونکے فتق کو جلد تر دور کر دیتا ہی اور گوشت پورا لاتا ہی پوست انار دس درہم مازوی خام پانچدرہم کسی شراب قابض مین جوش دین اور پانچ اوقیہ سے وزن شراب زیادہ نہو بعد اوسکے آہنت وغیرہ کو اوپر چڑھا کر آب سرد سے پہلے موضع مادوف کا نطول کرین اور پھر بھی ضماد لگا دین اور ایک ہفتہ تک جدا نکرین خواہ ہر ایک دس روز کے اندر ایک مرتبہ ضماد کرین - یہ ضماد بھی عجیب ہے مصطگے قشور کندر جوزالسرو مرکی سرشیم ماہی انزروت ہموزن لیکر پہلے سرشیم کو سرکہ شراب مین گھولین پھر ادویہ کو اسی کے ذریعہ سے یکجا کرین اور ضماد بنا لین کبھی لڑکونکے لیے ضماد گلنار اور آسفول اور بیخ سوسن برّے کا کر دینا کافی ہوتا ہی اور بیشتر ضماد لگانا عدس المار جو کائی کی ایک قسم ہی کافی ہو جاتا ہی اور کبھی اونکے فتق پر مقل شراب اور روغن زنبق گھولکر خواہ اوسمین جند بیدستر ملا کر استعمال کر دینا کفایت کرتا ہی خصوصاً اگر فتق مائی ہو - اکثر اشراش مین جوکا ستو ملا کر ضماد بھی اونکے لیے کافی ہو گیا ہی **فتق مائی کا علاج** کبھی مائیت کا اخراج بزل مدرج سے یعنی ایسے شگاف سے جو طبقۂ داخلہ کیا جاتا ہی - کبھی ادویہ محرجیہ مائیت سے استفراغ مائیت کرتے ہین کبھی لوہے سے داغ دیتے ہین خواہ ادویہ حارہ مسخنہ سے اوس مقام کو جو متصل فتق کے ہی صفاق سے کہ وہ جھلی بعد داغ دینے کے تنگ ہو جاتی ہی اور پھر پانی کا اوتر نا رُک جاتا ہی - بزل اور بوضع جو دو طریقہ شگاف دینے کے ہین اونکا طریقہ یہ ہی - پہلے خصیئے اوپر کیطرف اوٹھائے جائین اور کیسۂ اُنثین سے اوپر چڑھا جائین اور پیڑو پر نورہ لگایا جاے اور بال اور روئین پیڑو پر اور بھی سب کا بال نورے سے گرا دئے جائین اور موضع علیل پر بھی بال صاف کر کے مریض کو تختون پر خواہ دو کاپی وغیرہ پر چیت لٹایا جاے اور ایک خادم داہنے ہاتھ پر اوسکے بیٹھکر اوسکے ذکر کو اوپر کیطرف کھینچے بعد ازان کسی سَتْنی وغیرہ چوڑے ہتھیار سے جلد کھینچی جاے مگر بچانا چاہیے اس امر سے کہ فقط داہنی بائین درز کے کشش خاص درز اور سیون تک نہ پہونچے بعد ازان سیون کے متوازی چاک کر دیا جاے - کوشش اچھی طرح کرنی چاہیے کہ سب مائیت اوتر آئے اور سارا پانی نکلجائے - پھر دوبارہ اختیار ہی اگر جی چاہے تھوڑی دیر کے بعد جب پانی اوتر آئے پھر اسیطرح سے بزل کرین اور اگر جی چاہے بزل اوّل ہی کے بعد اوسی مقام کو داغ دین - داغ دینے کا طریقہ یہ ہی کہ ایک باریک سلائی وغیرہ لوہے کی لین جسکے منہ پر گھنڈی سی گول گول ہو - اور جسقدر گرمی داغ لگانے کے واسطے درکار ہی اوتنی ہی حرارت سے اوسکو گرم کرین اور دونون خصیونکو یا ندھ کر جسقدر اوزن کو دور ہٹانا ممکن ہی ہٹا دین بعد ازان آلۂ آہنی مذکور کو کیسۂ اُنثین پر پھیرنا شروع کرین اسطرح سے کہ خصیئے سے چھو نجاے اور کیسۂ اُنثین اور باریطون تک پہونچے کر اوسکے جرم کو سمیٹ لے اور اینٹھا دے تاکہ اوسمین پانی نہ اوترنے پاے - مدخل کا رکھنا جیسے چھونچی وغیرہ اندر رکھکر پانی نکال لیتے ہین بزل سے یہ نہایت اجود ہی - بعد داغ دینے کے خشک ریشہ اور پیڑی کا علاج معلوم کرین جو کتاب چہارم مین آتا ہی اور زخم کا اندمال کیا جاے اکثر باریطون کو کسیقدر قطع کر کے پھر اوسکو داغ دیتے ہین اور شق شدہ موضع پر قوابض کو رکھتے ہین اور بیمار کا پانی پلانا بند کر دیتے ہین ضماد جو قیلہ المار کے واسطے مناسب ہین وہی اضمدہ استسقا اور طحال کے ضمادات ہین - مثلاً ایک یہ ضماد ہی مویز ج اور کمون کو ہمراہ زبیب خستہ برآوردہ کے یکجا کرین اور کوٹین کُٹ

مرہم کے ہوجاے اور اسی کا ضماد کرین - ایضاً فلفل اور حب الغار اور بورہ اور موم اور زیت کہنہ کا مرہم بناکر اوسپر رکھین - ایضاً خاکستر بلوط کو زیت مین جوپکاکر گاڑھا کیا ہو گوندھ کر ضماد کرین کہ بہت نافع ہی - یا نطرون تین درہم موم چھ اوقیہ زیت چھ اوقیہ مرچ سیاہ نتو حب الغار تین دانہ ان سب اجزا کا ضماد چسپندہ طیار کرین - مقل عربی آدمی کے تھوک مین گھولکر ضماد کرنے سے اکثر لڑکون کا قیلہ مائی دور ہوگیا ہی **فتق ریحی کا علاج** تدبیر تمام اسکی یہ ہی کہ نافخ اشیا سے دوری اختیار کرین بقول کے اقسام سے ہون خواہ حبوب سے اور امتلاء بیش از حد حبس سے قراقر پیدا ہوتا ہی اور بدہضمی عارض ہوتی ہی اوس سے اجتناب کرین اور جملہ اقسام کی غذا اور شرابہاے نفاخ سے دوری اختیار کرین - ادویہ محللہ ریاح جیسے کمونی اور سنجبینیا اور اطریفل کبیر اور سپیکی جملہ ادویہ خونیان کی جوشاندہ کے جوشاندہ کے ساتھ استعمال کرین - یہ معجون ان لوگونکے واسطے عمدہ ہی برگ سداب خشک اور زوفرا اور کمون اور اجوائن تخم فنجنگشت بورہ اور فوتنج سب کو ہموزن لیکر اور کل ادویہ کے ہموزن افتیمون داخل کرکے شہد کے ساتھ طیار کرین - سداب اور کمون اور فنجنگشت اور فوتنج اور مرچ ترکی اور حب الغار اور مرزنجوش اور شیح ارمنی اور مسیعہ کا بھی ضماد کیا جاتا ہی - جن اورام کی تمریخ اور مالش کیجاتی ہی وہ یہ ہین روغن قسط اور زنبق اور نارد ین خاصکر زیادہ مفید ہی - بکید اور سینک ادویہ محللہ ریاح سے کیجاتی ہی جو اکثر مذکور ہوچکی ہین - جب درد کی شدت ہو شیافہاے مصلحہ جوشہدا اور نطرون اور سکبنج اور جاوشیر اور کمون اور تخم سداب اور برگ سداب اور جند بیدستر سب ادویہ ملاکر خواہ بعض ادویہ جیسی حاجت ہو اونھین سے طیار کرین **قیلہ لحمی اور دوالی کا علاج** اسکا علاج وہی ہی جو اورام صلبہ کا ہی - اور اکثر گاہ یہ ہی کہ قیلہ الدوالی مین تمریخ اور مالش مرہم باسلیقون کی کافی ہوجاتی ہی اور نرم چربیان اور حرام مغز جانورون کے بھی کفایت کرتے ہین **ناف کا اونچا ہونا** کبھی بطور فتق معلوم اور مذکور کے ناف اونچی ہوجاتی ہی اور کبھی استسقا کے بسبب یہ مرض اسطرح سے پیدا ہوتا ہی کہ تہا اسی مقام مین رطوبت مجتمع ہوجاتی ہی خواہ ریح کا اجتماع اسی خاص مقام پر ہوجاتا ہی - اور کبھی وریدیا شریان اسکا سبب اس طرح سے ہوتا ہے کہ خون کی مقدار بطرف ناف کے بہاکر ناف تک پہونچاتا ہے - ورم صلب کے سبب سے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہی اور گوشت کی زیادتی زیر جلد ہوجانے سے بھی ناف اوپر آتی ہی **علامات** ثرب یا آنت کے خروج سے اگر ناف اونچی ہوجاے اوسکی شناخت یہ ہے کہ رنگ اوسکا بعینہ بدن کی رنگ کا ایسا ہوتا ہی اور وضع یعنی نشیب فراز مین اختلاف ہوتا ہی خصوصاً فتق امعا کی وجہ سے اگر ناف اونچی ہوئی ہو اور آنت کی فتق کے ہمراہ درد بھی کسیقدر رہوتا ہی اور بھینچنے دبانے سے ناف غائب بھی ہوجاتی ہی اور اکثر قرقرہ کی آواز دے کر غائب ہوتی ہی اور مرخیات کے استعمال سے ناف کی اونچائی زیادہ ہوتی ہی جیسے حمام کرانا خواہ مالش روغن کی کرنی اور حرکت سے بڑھ جاتی ہی - جو اونچی ناف کا بسبب رطوبت استسقا وغیرہ کے ہوتا ہی دبانے سے وہ دبتی نہین ہی اور نرمی اوسمین زیادہ ہوتی ہی اور بھینچنے دبانے سے کسیطرح کا تغیر اوسکی بلندی مین نہین ہوتا ہی رنگ اوسکا مثل رنگ بدن کے ہوتا ہی - جو ناف ریح کے سبب سے اونچی ہوتی ہی اوسکی نرمی اور مدافعت بہ نسبت اوس اونچی ناف کے بہت کم ہوتی ہی جو رطوبت کے سبب سے اونچی ہوئی ہی اور آواز اوسکی ٹھونکنے بجانے مین مثل طبل اور ڈھول کے ہوتی ہی - اور جو ناف خون کی آمد سے اونچی ہوجاتی ہی اوسکا رنگ خون کا سا اور سیاہ ہوتا ہی - جو ناف گوشت زائد کے اوگنے سے خواہ کسی اور صلابت زیر ناف کے عارض ہونے سے اونچی ہوتی ہی وہ پتھرائی ہوئی اور سخت ہوتی ہی اور مثل دیگر اقسام کے

دبانے سے اور کھینچنے سے وہ ہرگز نہیں دبتی ہی **علاج** جو ناف رگ جہندہ خواہ ناجہندہ یا ریح کے سبب سے اوپنی ہوئی ہو مناسب نہیں کہ اوسکے علاج کے درپے ہون اور اگر اوسکا علاج کیا جاے ضرور ہے کہ قطع کرڈالنے اور ٹانکے لگانے اور روخت کرنے کی حاجت ہوگی۔ اور اسکے علاوہ اور اقسام کا علاج یہ ہی کہ مریض کو کھڑا کرکے تکلیف اسبات کی دیجاے کہ اچھی طرح سے اپنا پیٹ پھلا دے اور سانس بند کرلے تاکہ اوپنی ناف کی جسقدر ہی خوب نمایان ہوجاے گرد اوسکے ایک دائرہ کی لکیر کسی چیز سے کھینچ دین کہ متمیز اور جدا ہوجاے یعنی ہر وقت وہی حد معین معلوم رہے اوسکے بعد مریض چت لٹا دیا جاے اور صنبور نشتری وغیرہ سے جسقدر نشان بنا ہی گرفت کرکے خوب کھینچین اور پھر مراق پر بھی اسیطرح صنبور وغیرہ سے عمل کرین مگر لحاظ یہ ہے کہ مراق کی نیچی جلد نہ کھنچنے پاے پھر اوسمین سوئی اور ڈورا داخل کردین اسطرح سے کہ نیچے کے جسم تک سوئی کا ڈوب نہ پہونچے بعد اوسکے چاک کردین فقط مراق کے نیچے تک اب اگر ناف کے نیچے کوئی آنت آگئی ہو اوسکو نیچے ہٹا دین۔ اور اگر قرب آگئی ہو اوسکو کھینچکر عضل کو کاٹ ڈالین بعد اوسکے موضع چاک شدہ پر ٹانکے دین برابر برابر ڈوب سے اور مضبوط اور سخت ڈورون سے کہ ایک ڈورا دوسرے کو تنا ؤ دے اور قطن پر اونکے بندش کردیجاے اور سی دیا جاے اور ڈورون کے چار سرے نکال دیے جائین اور اسکی رعایت رہے کہ عضل سا قط کردیجاے اور جو باقی رہے اوسکا اندمال ہوجاے اور زیادہ کوشش کیجاے کہ اندرون طرف اندمال ہو باہر کیطرف نہو ورنہ بدنما معلوم ہوگا۔ ریحی کا علاج بھی وہی بزل اور قطع کرنا اور ٹانکے لگانا ہی جس طرح اوپر بیان ہوا حدبہ اور ریاح افرسہ کا بیان کوزہ پشتی اور کوبڑ نکل آنا کہ آگے کو جھک جاے خواہ لقہ کبوتر کیطرح پیچھے کو زیادہ اکڑ جاے دونوں کو حدبہ کہتے ہین اور ایک قوم نے پیچھے کیطرف اکڑنے کا نام تقصع رکھا ہی بہرحال حدبہ پیٹھ کے فقرات اور گوریونکا اپنی جگہ سے ہٹ جانے سے عارض ہوتا ہی آگے کیطرف ہٹنے خواہ پیچھے کیطرف آگے ہٹنے کو حدبہ المقدم کہتے ہین اور جب آگے کیطرف زوال فقرات ہو اوسکا نام قعس اور تقصع ہی اور پیچھے اور جانب خارج پشت کیطرف ہٹنے سے حدبہ الموخر پیدا ہوتا ہی اور کسی ایک اٹھنے یا بین ہٹنے سے التوا پیدا ہوتا ہی۔ اسباب حدبہ کی یا امور بادیہ خارج از بدن ہوتی ہین جیسے چوٹ لگنا خواہ گر پڑنا وغیرہ یا امور بدنی اور داخلی ہوتے ہین کہ رطوبت مائی جس ہی خارج پیدا ہوتا ہی اور رباطات پھیل جاتے ہین یا رطوبت رباطیہ جو تشنج پیدا کرتی ہی۔ اکثر تو یہی ہی کہ حدبہ رطوبت فالجیہ سے عارض ہوتا ہی۔ اور کبھی التوا ہی ہوتا ہی نہ آگے کی طرف اور نہ پیچھے کیطرف۔ کبھی حدبہ بسبب یک ریح کے پیدا ہوتا ہی جو سخت اور درست ہو اور اندر رسما جاتی ہو۔ یا ورم اور اخراج اینسی طرح کا ہو جو خلفافات اور جھلیونکو کسی ایک جہت مین کشش کرلیجاے اکثر حدبہ ورمی ہو تو فقط اسی ذریعہ سے جاتا رہتا ہے کہ خون کے رنگ وغیرہ مین اختلاف ہوجاے جس سے نضج ورم پیدا اور ورم کے شگافتہ ہونے پر دلالت ہوتی ہی اور اکثر یہ ورم سوزش حدبہ صلب اور سوداوی ہوتا ہی۔ کبھی حدبہ بسبب تشنج رباطات کے پیدا ہوتا ہی اور یہ قسم حدبہ کی واقع ہوتی ہی اور بہت جلد قتل کرتی ہے مترجم سدیدی مین جو عبارت قانون کی نقل کی ہی اوسمین بجاے سریع القتل کے سریع الزوال لکھا ہی یعنے ایسا حدبہ بہت جلد دور ہوجاتا ہی یہ نسخہ نسخہ حاذقہ مترجم سے جو کہ چند نسخون سے مقابلہ کیا ہوا ہی بالکل مخالف ہی اور خلاف واقع بھی معلوم ہوتا ہی کہ جو حدبہ تشنج رباطات سے عارض ہو وہ جلد زائل ہوجاے متن سب قسم کا حدبہ یا تو بسبیل شرکت چند فقرات پشت کے بتدریج اور رفتہ رفتہ پیدا ہوتا ہی یا اسطرح پر نہین ہوتا ہی (بلکہ یا تو جملہ فقرات کے زوال سے دفعۃً خواہ

خاص کسی ایک ہی فقرہ کے ہٹ جانے سے عارض ہوتا ہی اور جسقدر ہوا ہی اب زیادہ نہ بڑھیگا) حدبہ اور خصوصاً وہ حدبہ جو بطرف داخل کے ہو یہ اور پھیپھڑے پر جگہہ کے تنگی پیدا کرتا ہی لہذا سوء تنفس پیدا کرتا ہے اور جسوقت لڑکے کے بدن مین یہ حدبہ پیدا ہو سینہ کو پھیلنے اور کشادہ ہونے سے مانع ہوگا لہذا اعضاء تنفس مادوف اور آفت رسیدہ پیدا ہونگے کہ تنفس مین اون اعضاء پر تنگی ہوا کریگی - اسی سبب سے بقراط نے کہا ہی جس شخص کا حدبہ ربو اور سفال یعنے سوء تنفس اور کھانسی پیدا کرے اور ابھی سن اوسکا کم ہو یعنے لڑکا ہو اور کالے بال اوسکے بدن پر نہ آئے ہون یہ شخص ہلاک ہوگا اور مرجائیگا - اور یہ حکم بقراط کا اسلیے صحیح ہی کہ ایسا حدبہ جو مورث دمہ وغیرہ کا ہو دلالت کرتا ہی کہ جو مادہ مورث حدبہ ہو وہ فقرات کیطرف منتقل ہوگیا اور وہان جاکر اوسی مادہ نے خراج قوی پیدا کیا ہی اور وہ خراج ثابت ہی یعنی متحرک نہین ہی اور مادہ قوی سے پیدا ہوا ہی اور وہ مادہ غلیظ بھی ہی کہ اگر اتنا غلیظ نہوتا اوس سے حدبہ نہوتا پیدا نہوتا اور جب یہ صورت ہی پھر سینہ کا اتساع اور پھیلاؤ بمقدار گنجایش رہیکے نہوگا یعنے ایسے شخص کا سینہ ضرور تنگ ہوجائیگا اور تنفس مین حبس پیدا ہوگا بلکہ ضرور ہی کہ سوء تنفس عارض ہوا اور یہ سوء تنفس منجر بہلاک اس شخص کے ہوگا جیسا بقراط کا قول ہی لڑکون مین حدبہ اور ریاح افرسہ کی پیدائش اوسوقت ہوتی ہی کہ غذا وقت مناسب سے پہلے اونکو ملتی ہو پس اونکے اخلاط غلیظ ہوکر فقرات کیطرف میلان کرتے ہین - حدبہ کے مریض کی پنڈلی اور ساق پاؤن کی پتلی اسواسطے ہوجاتی ہی کہ بعض بخاری اور منافذ جدھر سے غذا ی ساق پہونچتی ہی اونمین سدہ پڑجاتا ہی جو مانع وصول غذا ہوتا ہی علامات جو حدبہ باسباب خارجی سے پیدا ہوا اور جو حدبہ کہ رطوبت سے عارض ہوا اوسکی شناخت یہ ہی کہ سخنہ بدن اور ملمس سے معلوم ہوتا ہی اور مقام حدبہ پر اگر تیل کی مالش ہو تیل کو نہ سوکھے گا اور بالکل جذب نکریگا خواہ بہت دیر مین جذب ہوگا اور پہلے سے یعنی قبل حدوث حدبہ کے تدبیر مرطب اوس بدن کی ہوچکی ہوگی - جو حدبہ ورم سے پیدا ہوا اوسکی شناخت مقام حدبہ کے چھونے سے اور درد اور تجعین خاص اوسی جگہہ پیدا ہونی اور اون حمیات اور تپ کے اقسام سے جو ایسے مریض کو لاحق ہون کیجانی ہی - جو حدبہ یبوست سے پیدا ہوا اوسکی شناخت یبوست بدن سے اور برداشت ایذاے حمیات حارہ سی اور استفراغ کی اقسام جو اوسی بدن مین ہوچکی ہون اور تیل بہت جلد مقام حدبہ پر جذب ہوجانے سے ہوتی ہی علاج حدبہ اور ریاح افرسہ کا رطوبت اور یبوست سے جو حدبہ عارض ہوا اوسکا علاج بعینہ فالج کا علاج ہی خواہ تشنج بابس کا علاج کہ اگر رطوبت ہے ہی استفراغ رطوبت کرین اور یبوست سے تو پھر ترک استفراغ کرین اور کیفیت ضمادات اور نطولات کی بھی وہی ہی جو فالج اور تشنج یبسی کے بیان مین گذرچکی اور ازین قبیل اور تدابیر بھی - قانون ادویہ کا اوس حدبہ کیواسطے جو یبوست سے نہو یہ ہی کہ ادویہ قابضہ ایسی جو اون رباطات کو مستحکم کردین جنھون نے مسترخی ہوکر فقرات کو بھر لیا ہی اور وہ ادویہ گرم بھی ہون تاکہ اون رباطات خواہ فقرات پشت کو قوی کردین اور تحلیل کی قوت ادویہ مین ہو تاکہ اون رطوبات کو جو مرخی ہین یا معین ارخاء ہین فنا کردین خواہ بستہ کردین اسلیے کہ اگر فقط ادویہ قابضہ پر اقتصار کیا جاے ممکن ہی کہ رباطات کو قوت آجاے مگر پھر بھی یہ خیال ہے کہ اگر مادہ متحلل نہوا ممکن ہی کسی اور عضو کیطرف منتقل ہوجاے اور اکثر اوسکا انتقال اسفل بدن کیطرف محتمل ہوتا ہی جیسے دونون پاؤن پھر وہان پہونچکر یہی مادہ فالج وغیرہ پیدا کردے تو کچھ دور نہین قتنا وہ مادہ ہو رقیق ہو یا غلیظ اور جسقدر اسکو مخالطت اوس عضو سے ہو جدھر گیا ہے کہ بالکل اوس مین سما جاے خواہ باہر ہی باہر اوسکے رہے اور مادوف کردے -

پھر جب تنقیہ کرکے اس مادہ کو فنا کردیا اوسوقت قوابض کے استعمال سے کچھ خوف انتقال مادہ کا نرہے گا۔ کبھی تاثیر قبض اور تسخین اور تحلیل کی ایک ہی دوا مین مجتمع ہوتی ہی جیسے جوزالسرو اور برگ سرو ہین اور جیسے ورق غار اور قصب الزریرہ اور اشنہ اور راسن ہین۔ اکثر تالیف بلا امتزاج ادویہ کے قوابض بارد وہ سے مثل گلنار اور گل سرخ اور اقاقیا کے ہمراہ قوابض حارہ کے ہوتی ہی کہ وہ مسخن اور محلل بھی ہوتی ہین جیسے حب الغار اور جند بیدستر اور ورق دفلی یعنے کنیر کی پتی اور وج ترکی۔ تیل کے اقسام جو حد بہ رطوبی کو مفید ہین وہ گرم ادویہ سے طیار کیجاتی ہین جنمین قبض بھی ہی جیسے روغن سرو اور سداب اور صناد مین ایسی ادویہ محللہ بڑھائی جاتی ہین جنکی تحلیل قوی ہو جیسے برگ کنیر اور وج ترکی اور جند بیدستر اور سداب اور روغن کے اقسام مین سے اضافہ روغن سداب اور روغن جند بیدستر اور عاقرقرحا اور افربیون کا کیا جاتا ہی جنکے بنانے کی یہ ترکیب ہے۔ فلفل اور جند بیدستر عاقرقرحا ہشم حنظل افربیون حلتیت کو روغن سداب مین خوب طرح سے ملادین اور اگر ایک اوقیہ مجموع ادویہ ہموزن سے ہو ایک رطل روغن کی مقدار ہو بعد ملانے کے دھوپ مین رکھین اور دو ہفتہ کے بعد روغن کو تنالین اور پھر وہی ادویۂ مذکورہ بالا کی عدید مقدار اوسی وزن پر اس روغن مین ڈالکر وہی دو ہفتہ تک دھوپ مین رکھین اور صاف کرین اسیطرح چند مرتبہ بہ تکرار عمل مذکور کرین اور کم سے کم تین مرتبہ اسکے بعد استعمال کرین۔ یہ روغن جسکو ہم ذیل مین لکھتے ہین قوی ہی واسطے حد بہ رطوبی اور ریحی کے معاً منفعہ اوسکا بہ ہی ابہل اور شیح اور آس اور جوزالسرو اور عاقرقرحا مرزنجوش اکلیل الملک قرطاثا اذخر سلیخہ سب کو پانی مین جوش دین مگر آبخ دھیمی اور نرم رہے پھر پانی کو صاف کرکے نصف وزن پانی کا کوئی روغن اوسمین ملا کر پانی جلاڈالین اور مکرر اسیطرح ادویہ پانی مین پکاکر اوسی تیل مین جلالیا کرین بعد چند مرتبہ کے جند بیدستر اور فربیون اور ابہل کو پیس کر اوسی روغن مین ملادین اور استعمال کرین اس روغن مین تقویت عضو کی ہی اور ریاح کو منتشر اور پراگندہ کردیتا ہی اور رطوبت غلیظہ کی تحلیل کرتا ہی جو غریب رطوبات ہین۔ صناد واسطے حد بہ ریحی کے میعہ یا بسہ اور قسط اور قصب الزریرہ اور ابہل ان سب سے بقدر ایک اوقیہ کے اور فربیون ایک درہم روغن نارد ین بقدر حاجت حد بہ ورمی کا علاج مثل اون اورام کے علاج کے ہی جو بدشواری نضج پاتے ہین اور دشواری سے پھوٹتے ہین یا اینکہ اوس تحلیل خاص سے ایسے حد بہ کا علاج کرین جس سے اورام صلبہ علاج ہوتا ہی۔ یہ صناد واسطے حد بہ رطب کے عمدہ ہی وج ترکی اور راسن کو ریزہ ریزہ کرکے آب سرد مین جوش دین اور موضع حد بہ پر اسی کا صناد کرین۔ یہ صناد حد بہ رطوبی اور ریحی کو نافع ہی معاً راسن اور ابہل اور وج ترکی شراب مین پکاتے پکاتے مہرا ہوجائین اور مقل اوسمین ڈالدین کہ مثل مرہم کے ہوجائے اور استعمال کرین۔ جب دیہ مشروبہ اور صناد وغیرہ کچھ اثر نکرین پھر داغ دینے کا استعمال کرین تاکہ استرخا اور ڈھیلا پن زائل ہوجاے اور موضع مخصوص مین صلابت آجاے **دوالی کا بیان** دوالی قدم اور ساق کی رگون کے پھیل جانے کو کہتے ہین جو اتساع یعنے پھیل جانا بسبب زیادہ اوتر نے خون سوداوی کے عارض ہوتا ہی۔ اور کبھی یہ خون پاک صاف غیر سوداوی ہوتا ہے۔ کبھی خون غلیظ بلغمی ہوتا ہی اور کیسا ہی کیون نہو اس خون مین عفونت نہین ہوتی ہے ورنہ اسکے اوترنے سے پانوں مین قرحہ ضرور پڑجاتا اور اورام خبیثہ پیدا ہوجاتے۔ اکثر یہ دوالی کا مرض الفتوح اور حمال بارکش لوگ اور پیدل چلنے والے جیسے قاصد ہرکارا ڈاک اور باادب کھڑے رہنے والے بحضور بادشاہان ملک کو عارض ہوتا ہے۔ اور یہ بھی اکثر یہ ہی کہ بعد امراض حادہ کے اسوجہ سے عارض ہوتا ہی کہ مادہ امراض حادہ کا پانون

کی طرف دفع ہوکر اوترتا ہی اون لوگونکے بدن مین جو مستعد مرض ہذا کے انھین اشخاص مذکورہ مین سے ہین۔ کبھی ابتداً یہی حدوث دوالی کا مثل عروض وجع مفاصل ابتدائی کے ہوتا ہی۔ اور انھین اشخاص مین سے جنکو مرض طحال کا ہی اونکو بھی یہ دوالی عارض ہوتا ہی۔ یہ دوالی کی قسم قابل علاج کے نہین ہی۔ کبھی اسکو قطع کرتے ہین تو بکثرت قطع کرنے سے لاغری اوس عضو کی پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ سوائی اور دہ راہین جدھر سے غذا عضو کی آتی ہی معدوم ہوجاتی ہی۔ اور جسکو خون سوداوی کی نزول سے دوالی کا مرض لاحق ہوا ہو اوسکے قطع کرنے سے اور نزول خون کے منع کرنے سے امراض سودا اور مالیخولیا عارض ہوتے ہین لیکن اگر خون پاکیزہ ہو خراب نہو اور دوالی کو قطع کرین اور فزونی وغیرہ کو نکال ڈالین عروض مالیخولیا کا خوف نہوگا۔ اکثر یہ ہی کہ جو مواد کہ دوالی مین اوترآئے ہین منعفن ہوجاتے ہین پس نوبت قروح کے پیدا ہونے کی پہونچتی ہی **داء الفیل کا بیان** یہ ایک زیادتی قدم مین پیدا ہوتی ہی اور تمام پاؤن مین جس طرح دوالی کی زیادتی ساق مین ہوتی ہی پس قدم موٹا اور بھاری ہوجاتا ہی اور کعب بھی گندہ اور موٹا ہوتا ہی کبھی اسکی صورت غلظ سوداوی ہوتی ہی اور یہی اکثر ہوتا ہی اور کبھی غلظ بلغمی ہوتی ہی اور یہ بلغم زیادہ غلیظ ہوتا ہی کبھی عروض داء الفیل کا اسباب داء الفیل سے ہوتا ہی اور خون جگر سے عارض ہوتا ہی جسوقت یہ خون زیادہ اوترے اور پاؤن کی غذا اس سے ملکسی طرح کی غذایابی سے تھوڑی ہو یا بہت اور یہ قسم داء الفیل کی پہلے سرخ ہوتی ہی پھر سیاہ ہوجاتی ہے یہ بسبب حدوث اس مرض کا بشدت امتلا کا ہونا اور عضو خاص کا ضعیف ہونا بسبب کثرت حرارت کے کہ اوسکو حرکت نے ہیجان دیا ہی اور جو احوال کہ دوالی کی حدوث پر معین ہین وہی اس حرارت خون پر بھی اعانت کرتی ہین **علامات** ہر ایک قسم داء الفیل کی تمیز اپنے خاص سبب سے ہوتی ہی رنگ دیکھکر اور تدبیر مقدم پر لحاظ کرنے سے۔ سوداوی قسم داء الفیل کی سخت اور مائل بحرارت ہوتی ہی اور سرخ رنگ کا داء الفیل سیاہ سے زیادہ تر اسلم اور بیخطر ہوتا ہے اور بلغمی قسم نرمی لیے ہوئے ہوتی ہی اور اکثر قسم سوداوی بہت جلد اوسمین پھٹ جانا عارض ہوتا ہی اور قرحہ پڑجاتا ہے اور دموی کے علامات معلوم ہوچکے ہین علاج دوالی اور داء الفیل کا۔ داء الفیل تو نہایت خبیث مرض ہی کمتر زائل ہوتا ہے اور واجب ہے کہ بحال خود اوسکو چھوڑ دین اگر زیادہ ایذا نہ دیتا ہو پھر اگر تقرح کی نوبت پہونچے اور اکلہ کا خوف یعنی پاؤن سڑجانے کا ہو پھر کوئی تدبیر نہوگی سوا کاٹ ڈالنے کے کہ جڑسے اوسکو کاٹ ڈالین۔ اگر ابتدائے عروض مین اس مرض کا تدارک کیا جاے ہوسکتا ہی کہ استفراغات سے کرین اور خصوصاً قی کرانے سے جو درشتی سے کرائی جاے اور اون چیزون سے استفراغ کرائین جو بلغم اور سودا کا اخراج کرتے ہین اور اگر حاجت ہو فصد بھی کیجاے بعد اوسکے قوابض کا استعمال پاؤن پر کرین۔ لیکن جب یہ مرض مستحکم ہوجاتا ہی پھر بہت کم زائل ہوتا ہی اور علاج کارگر ہونے کی امید کمتر ہوتی ہی۔ اور اگر کسی علاج کے نفع کی امید بھی ہے تو یہی جاننا چاہیے کہ تمام علاج اور خلاصہ یہ ہی کہ جو علاج کہ اس مرض مین ہی اوسکا فائدہ مترتب ہے یہی ہی کہ علاج دوالی مین خوب اہتمام اور مبالغہ کیا جاے اور محللات قویہ کا استعمال کرین یہ بھی کہتے ہین کہ قطران کا استعمال بطور لعوق کے اس مرض مین فائدہ کرتا ہی اور بطوخ بھی اسی کا لگایا جاتا ہی۔ دوالی کی تدبیر یہ ہی کہ ہاتھ کی رگون سے خون نکالا جاے اور سودا اور اخلاط غلیظہ کا اخراج کرین اور تدبیر غذائی کی اصلاح کرین اور ہر ایک مغلظ غذا وغیرہ کو ترک کردین حرکات متعبہ کو جنسے تعب زیادہ ہوتا ہی اور قیام طویل کو چھوڑ دین۔ پھر بعد ان تدبیرون کی خاص ان رگون کیطرف توجہ کرین کہ انکی

فصد کردین اور جسقدر خون سوداوی انمین ہی سب نکالڈالا جائے اور آخر کو پھر صافن کی فصد کردین بعد اوسکے تھوڑی مہلت دیکر تنقیہ بدنکا یا جائے فیقرا سے کرین اوسمین جھرلا جو ردبھی تھوڑا سا شریک کیا جاے اور ہمیشہ روزانہ جہانتک ہوسکے انیمون کا استعمال ہمراہ ماء الجبن کے کرائین اور حرکت کرنا ہلنا ڈولنا بالکل موقوف کردین اور پٹی کی بندش دونون پاؤن پر اسطرح سے کیجاے کہ نیچے سے لپٹی ہوئی اوپر کو چلی آئین اور پاشنہ پا سے رانون تک اور ساتھ ہی بندش کی طلامین ادویہ قابضہ کا بھی استعمال جایا جاے خصوصاً رباط کے نیچے۔ مناسب ایسے مریض کیواسطے یہ ہے کہ بدون پاؤن باندھے اور پٹی وغیرہ لپٹنے کے نہ کھڑا ہو اور نہ چلے۔ طلا کرنے کے ادویہ جو مقام خاص کی واسطے مناسب ہین (خصوصاً بعد تنقیہ فصد کے دونون ہاتھونسے اور خاص انھین پاؤنکی رگون سے) یہ ہین کہ رماد کرنب اور روغن زیت پر طرفا اور ترمس کو بیس کر چھڑکین اور ترمس کو جوش دی کر طلا کرین اور اوسی کے پانی کا نطول کردین۔ گوسپند کی مینگنی اور آرد حلبہ اور تخم قرطم اور تخم خربیر بھی اسی قبیل سے ہی جب کوئی تدبیر مفید نہو سکے تو گوشت کاٹ ڈالنے کے گوشت چاک کرین اور پھاڑ ڈالین۔ اور دالیہ کو چاک کرنے کے ذریعہ سے نمایان کر کے طول مین چاک کردین اور عرض مین کٹ جانے سے پرہیز رہین خواہ ترچھے اور اوریب مین چاک کرنے سے ورنہ ہٹ جائے گی اور ایذا دے گی (جیسے نارہ اور عرق مدنی کا بھی حال ہوتا ہی اگر رہ گیا اور ماند گھس گیا) اور جب چاک کرنے کا عمل کیا جاے تو لازم ہی کہ دالیہ اور دوالی کے اندر جو کچھ ہی سب خون نکال لیا جاے۔ اور ضرور ہی کہ جسقدر اوسکا بہانا ممکن ہی بہایا جاے پھر اوسکو طول مین چاک کیا جاے۔ اور بیشتر ایک طرز خاص سے اوسکو کشادہ کرتے ہین اور جڑ سے کاٹ دیتے ہین اور ایسے تدبیر ہین اوسکو بالکل نیست نابود کر دینا چاہیئے ورنہ ضرر پہونچا ئیگی۔ افضل طریقہ سل کا داغ دینا ہی اسلیے کہ داغ لگانا بہتر ہی بہ نسبت بشر کے اور سل کرنا سرخرنگ دوالی کا جائز ہی سوداوی کا ہرگز جائز نہین اور سیاہ کی تدبیر وہی مناسب ہے جو ہم لکھ چکے تنقیہ وغیرہ کی کبھی یہ خرابی پیدا ہوتی ہی کہ قرحہ نہین پیدا ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی جب تک بہت مبالغہ اور بڑا اہتمام تنقیہ مین نکیا جاے۔ اور بعد فصد کے قوی مسہل ندیا جاے خواہ اخلاط غلیظہ اور سوداویہ کا اخراج کردے پس واجب ہے بعد قطع اور سل اور قی کے جمیع اشیا جو مولد سوداہین اونسے پرہیز کرین اور ہمیشہ تنقیہ بدن کا کرتے رہین تاکہ خلط سوداوی پیدا نہو کہ مرض دوبارہ عود کر آئے۔ ہان اگر توجہ مادہ بطرف پاؤن کے مسدود نہو یا نیکجسکی حرکت کی خوگری ہو چکی ہی کہ ایک جگہ نہین ٹھہرتا ہی وہ مادہ پاؤن سے کہ عضو خسیس ہی طرف کسی عضو شریف کے حرکت کرنے کا آمادہ ہو اوسوقت چاک اور بط وغیرہ کسیطرح جائز نہوگا۔ علاوہ بران بط اور شق مین یہ بھی ایک خطرۂ عظیم ہی کہ جو مادہ حضر خسیس مین آچکا ہی وہ بھی کسی عضو شریف کیطرف اعضاء عالیہ جسم سے پلٹ جاتا ہی لہذا صواب یہی ہی کہ بط اور شق وغیرہ کچھ کیا جاے جب تک تنقیہ اچھی طرح نہو چکے۔ اکثر سلعہ یعنی بتوڑی اور دالفیل مین اشتباہ واقع ہوتا ہی مگر سلعہ تو لوہے سے اوسکو چھیدکر پہچان سکتے ہین اور دالفیل کی شناخت تو ابھی ہم لکھ چکے ہین۔ **دوسرا مقالہ در دشت کا بیان** یہ درد عضل پشت مین اور اوتار جو اندرون پشت لگے ہین اور جو اوتار اور زردہ پشت کے باہر ہین اور اوسکو محیط ہورہی ہین ان سے یعنے ہر ایک کے ماؤف ہونے سے عارض ہوتا ہی۔ اور کسی جگہ اس درد کا مادہ کیون نہ آئے حدوث اسکا یا تو بردوت مزاج اور بلغم غلیظ سے ہوگا یا تعب اور ماندگی کی کثرت سے یا جماع کثیر کی وجہ سے کبھی درد پشت اونھین اسباب سے پیدا ہوتا ہی جو حدبہ کے اسباب مذکور ہو چکے اگر حدبہ کا استحکام ابھی نہوا ہو اور جدید ہو۔ یا بوجہ مشارکت بعض احشا کے بھی درد پشت عارض ہوتا ہی

جیسے کہ بوجہ ضعف گردہ کے اور گردہ کے لاغر ہونے سے۔ یا بسبب امتلاء شدید اوس بڑی رگ کی جو پشت پر واقع ہے۔ یا بسبب ورم اور جراحت کے جو قصبہ ریہ مین پہونچے اور یہ درد بیچ مین بیٹھ کے ہوتا ہے کبھی پشت کا درد بشرکت رحم کے ہوتا ہے جیسے بروقت قرب زمانہ ایام معمولی حیض کے عورتونکی بیٹھ مین درد ہوتا ہے یا بروقت اختناق رحم کے ہوتا ہے۔ اور بروقت دردزہ کے بھی درد پشت عارض ہوتا ہے کبھی درد پشت علامات بحران سے بھی ہوتا ہے جیسا کتاب چہارم مین بیان ہوگا علامات قسم بارد اور جو درد پشت بلغم فاسد کیوجہ سے پیدا ہوا اوسکو نوچلنا اور ٹہلنا اور ریاضت کرنا بھی اکثر گاہ سکون دیتا ہے۔ اور ایسے درد کی ابتدا تھوڑے تھوڑے درد سے ہوتی ہے اور بیشتر اس درد کے ہمراہ سردی بھی محسوس ہوتی ہے۔ جو درد پشت بوجہ تعب کے اور کسی بھاری بوجھ کے اوٹھانے سے عارض ہو خواہ اور اسیطرح کے امور سے اور جو درد بسبب کثرت جماع کے عارض ہو ان سب اقسام پر انھین امور سے کسیکا پہلے حادث ہونا دلیل ہوگا۔ جو درد پشت بسبب گردہ کے عارض ہو وہ نزدیک قطن اور ترسیگاہ کے ہوگا اور ایسے درد مین ضعف باہ بھی ہوتا ہے اور یہ درد کسی ایک سبب سے اسباب ضعف گردہ کے عارض ہوتا ہے جو بیان امراض گردہ مین مذکور ہو چکے۔ جو درد پشت بسبب حرارت سانوج کے عارض ہو اوسپر التہاب اور لذع مع خفت موضع درد وعدم ضربان کی دلیل ہوگی۔ جو درد پشت بسبب امتلاء ورگونکے پیدا ہوا وسپر دلیل یہ ہوگی کہ تمام بیٹھ مین درد پھیلا ہوا ہوگا اور اوسمین گرمی اور التہاب اور ضربان بھی ہوگا اور امتلاء بذکا بھی ہوگا۔ جو درد پشت بسبب حدبہ کے عارض ہوا وسپر دلیل وہی امور ہونگے جو باب حدبہ مین مذکور ہو چکے۔ پشت کی درد کے جملہ اقسام یا تو ایسے ہوتے ہین کہ مریض اونکے سبب سے جھک جاتا ہے اور خمیدہ ہوجاتا ہے یا ایسے ہوتے ہین اونکی وجہ سے آدمی زیادہ سیدھا ہوجاتا ہے کہ ہرگز جھک نہین سکتا۔ جو درد پشت خمیدہ اور سختی کرنے کا مقتضی ہے وہ وہی ہے جسمین کوئی سبب از قسم ورم صلب وغیرہ اسباب حدبہ سے ہوتا ہے اور جو درد پشت کہ آدمی کو سیدھا کردیتا ہے یہ وہی قسم ہے کہ جسمین آدمی مضطر ہوتا ہے اور باضطرار وہ حرکات اس سے سرزد ہوتے ہین خوخلاف مراد نفس اور تنفس کے ہین از قسم تسلیم عضل اور عضل کا رام اور نرم رکھنا پیچیدہ کرنے اور گھمانے اور لپیٹنے سے کہ ان دونون وجہ سے بوجہ زیادہ سیدھے ہونے کے درد ہوتا ہے مگر پیچیدہ کرنے عضل سے اگر درد ہو تو سبب عضل ہای ظاہری مین ہوگا اور اگر ہو تو عضل باطن مین ہوگا علاج واجب ہے کہ اسکے علاج مین معالجہ اوجاع مفاصل کیطرف جو ہم آیندہ بیان کرتے ہین رجوع کرین اور معالجات حدبہ اور ریاح افرسہ کو یاد کرین کہ ایک ہی طریقہ سے ان سب امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ قسم بارد اس مرض کی بلحاظ اوسکی برودت کے اونھین مشروبات اور ضمادات اور مروحات سے اوسکا علاج کیا جاتا ہے جو اوپر مذکور ہو چکے گذشتہ ابواب مین۔ اور بنظر اسکے کہ مادہ خام موجود ہے ایسی قسم درد پشت کا علاج استفراغ مادہ سے مثل ایارج فیقرا وحب منتن کے کیا جاتا ہے۔ جو درد پشت بوجہ تعب وغیرہ کے عارض ہوا ہو اوسکا علاج غذاے جیّد اور مروحات معتدلہ سے اور نیم گرم روغن کے اقسام سے کرنا لازم ہے۔ جو درد پشت بوجہ کثرت جماع کے لاحق ہوا اوسکا علاج وہی ہے جو اوس مریض کا علاج ہے کہ بوجہ کثرت جماع کے ضعف ہوگیا ہے۔ گردہ کے سبب سے جو درد پشت پیدا ہوا اوسکا علاج ضعف گردہ کے علاج سے کرنا چاہیے زیادتی امتلاء عروق سے جو درد پشت پیدا ہوا اوسکا علاج یہ ہے کہ یا سلیق کی فصد اور یا بصل کی فصد زانو کی کھولین کہ فی الحال تسکین درد پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر اوسکے بعد مروحات روغن گل وغیرہ کا استعمال کیا جاے۔ جو درد پشت بسبب مرض حدبہ کے عارض ہوا اوسکا علاج وہی حدبہ کا علاج ہے۔ اور چونکہ اکثر یہ ہے کہ بیٹھ کا درد جب لاحق ہوتا ہے

پشت ہی کی برودت سے عارض ہوتا ہی یا بسبب ضعف گردہ کے لہذا واجب ہے کہ اوسکے علاج مین بھی کنز الحین دونون جہات کا لحاظ رہے۔ گردہ کی رعایت کرنی اور اوسکے امراض کا علاج تو ہمنے باب گردہ کے امراض مین بخوبی بیان کردیا ہی اور تسعین حلب کی تدابیر کو مرض حدبہ کے بیان اسی باب سے پہلے لکھدیا ہی۔ مگر معالجات خاص جو درد پشت کیواسطے ہین قسم بارد کے وہ استعمال روغن اور فربیون کا تنہا۔ مشروبات مجربہ مین سے اسکے واسطے تریاق اربعہ اور روغن بید انجیر آب کرفس کے ہمراہ اور یہ ہی کہ تخود سیاہ کو بھگو کر پاوین اور فوج ترکی بمقدار کثیر ہمراہ روغن زرد چاردرہم کے اور شہد ایکدرہم اور یہ دوا جو دہ روز تک مستعمل ہونی چاہیے۔ بلیون کا تناول کرنا اور اوسکی مداومت بھی درد کمر کو نافع ہی۔ گولیان مسہل کی قسم بارد کیواسطے اوس مریض کو جسکا مزاج بھی سرد ہی مرتب ہے ضمادات مین کہنہ درد کمر کو کنیر کالیپ اثل کردیتا ہی۔ اور جاوشیر اور مقل ورآسفتی اور بکینج اور حنبد بیدستر اور فربیون ایک ایک کا ضماد خواہ سب کو ملاکر ہمراہ دہن البنفشا اور روغن حب البنفشا اور روغن سداب اور روغن تخم سداب اور روغن مبعد اور روغن بنڈی کی تیل کے زیادہ نافع ہوتا ہی۔ مروخات اور مالش کے ادویہ روغن فربیون اور روغن قسط اور روغن سداب اور خاصکر روغن سوسن تو عجیب ہی دوا ہی۔ اولی یہ ہی کہ پہلے پیٹھ کو گرم کرین اوسکے بعد کھرکھرے کپڑے سے خوب مالش کرین بعد ازان ایسے روغن کی مالش کرین جنکا گاہ کا درد بھی درد پشت کی قریب قریب ہے، اور اکثر یہ درد رہی ہوتا ہی اور علاج اسکا درد پشت حار کے قریب ہی۔ خاص علاج اس درد کا یہ ہی کہ علبہ و حب الرشاد اور تخم کرفس اور اجوائن اور دارچینی اور دنبل کو ہموزن لیکر بکینج برابر جملہ ادویہ کے ملاکر چھوٹی چھوٹی گولیان بنائین اور استعمال کرین۔ اور جنکا گاہ کا درد ایسے عضو کے خواہ انکا عضو مشارک جنکا گاہ کی درم سے لاحق ہوا ہو اوسکا علاج اوسی ورم عضو کا علاج اور کہتے ہین کہ سوء مزاج حار مادی سے یہ درد لاحق ہوگا مگر جو درد خاصہ بسبیل مشارکت اعضا بقول خواہ امعا کی ہوتا ہی کہ یہ قسم فقط سوء مزاج سے نہین عارض ہوتی ہی اور اس قسم کا علاج ظاہر ہی کہ امراض اعضا بقول اور امعا کا علاج کرنا چاہیے اوجاع مفاصل جوڑون کا درد جو نقرس اور عرق النسا اور دیگر اقسام درد کو شامل ہی ان سب مین عضو منفعل جو قبول مرض کرتا ہی وہی سبب منفعل ہی اور سبب فاعلی جسکی وجہ سے یہ درد پیدا ہوتا ہے وہ اقسام مزاجہاے اعضاے مفاصل ہوتے ہین اور خواہ اقسام کے مواد اسباب فاعلی ہوتی ہین۔ سبب منفعل جو اولی ہی وہ تو مجاری طبیعیہ کا وسیع ہونا کسی عارض امر کیوجہ سے خواہ براہ خلقت کے یا بسبب حادث ہونے کسی مجراے غیر طبعی کے وسعت مجاری ہوگئی ہو کہ اوس غیر طبعی مجری کو حرکت نے خواہ تململ اور تخلخل خلقتے یا عارضی نے پیدا کیا ہو جیسے ہموم غدد یہ کی یہی کیفیت ہوتی ہی۔ بعد ازان پھر وجع مفاصل کے اقسام اپنے اپنے خاص اقسام کیطرف جدا ہوتے ہین۔ پس عضو قابل ہی سبب حدوث ان امراض کا ہوتا ہی یا ضعف عضو کیوجہ سے یا سوء مزاج مستحکم اور خصوصاً مزاج بارد یا بسبب ضعف عضو کے جو خلقی ہو نہ بوجہ کسی مزاج کے ضعف آگیا ہو۔ یا بسبب اسکے کہ حدت حرارت زیادہ کرتا ہو خصوصاً اگر اس حرارت کی اعانت بوجہ حرکت کے ہوتی ہو خواہ اور اقسام درد کے اسکے معین ہون یا اسباب خارجی جذب حرارت کی اعانت کرین اگرچہ یہ قسم یعنے جو بسبب جذب حرارت کے ضعف عضو پیدا کرتی ہی مزاجی اقسام ہی مین داخل ہے یعنے بروں سوء مزاج عضو کے کثرت جذب حرارت نہین ہوگا۔ یا حدوث اس مرض کا بسبب وضع خاص اوسی عضو کے ہو کہ نیچے اور اعضا کے واقع ہوا ہی خواہ ایسی جگہ پہ عضو واقع ہوا ہی کہ اوس طرف براہ طبیعت مواد زیادہ متحرک ہوتے ہین جس طرح کہ پاؤن کی یہی صورت اور ورک یعنے کولے کے سبب فاعلی وجع مفاصل کا یا سوء مزاج تمام بدن کا خواہ اعضاء رئیسہ مین ہے اوسی بدن کے

کسی عضو کا سوء مزاج ہوگا حرارت اور تلہب پیدا کرنیوالا یہ سوء مزاج ہو یا مبرد اور منجمد بوجہ برودت کے ہو خواہ یابس اور منقبض ہو خصوصاً جب اسکو رطوبت غریبہ بھی ملے ۔ مادہ مرض کی یہ بات ہے کہ یا تو محض خون ہو یا خون بلغمی یا خون صفراوی یا سوداوی خون ہو یا فقط بلغم ہو یا سُدّہ خام بلغم کا ہو یا مرہ تنہا ہو یا کوئی خلط مرکب ہو بلغم اور مرہ سے یا کوئی قسم مرہ کی ہو ۔ یا ریاح ہوں ۔ جو اندر منافذ کے در آئے ہوں ۔ اکثر یہ مادہ بلغم کا ہوتا ہے جو مرہ کی آمیزش بھی اوسمین ہوتی ہے اوسکے بعد خام سے بعد اوسکے خون سے اوسکے بعد صفرا سے اور بندرت وجع مفاصل کا مادہ سوداوی ہوتا ہے ۔ اقسام اس سبب فاعلی کے جو مذکور ہو چکے انکے اسباب ہی بعض امور ہیں جو ابھی مذکور ہو چکے ۔ نزلہ اور زکام کے جلد اقسام بھی اسباب ہیں وجع مفاصل کے ہیں ۔ قولنج کا معالجہ اس طور پر کرنا کہ معاقوی ہو کر جو فضول کرا اونکے خروج کی عادت امعا کیطرف آئے اور دفع ہونے کے ہو اون سب فضول کو امعا قبول نکرین اور اطراف بدن کیطرف دفع کرین یہ بھی اسباب وجع مفاصل سے ہے ۔ ایضاً اسباب ہیں وجع مفاصل کے وہ غذا بھی ہے جو اوسی قسم کا مادہ پیدا کرے جس سے یہ درد پیدا ہوتا ہے منجملہ مواد وجع مفاصل کے ہضم مین کمی اور سکون آرام مین زیادہ بسر ہونے ریاضت کا ترک کر دینا جماع زیادہ کرنا اور متواتر سُکر اور مستی شراب وغیرہ مین مبتلا رہنا جن استفراغ بدنی کی عادت ہو اونکا بند ہو جانا جیسے خون حیض یا خون بواسیر جو مبرز کیطرف سے آتا تھا اور بھی ازین قبیل جس استفراغ کی خوگری ہو کر بند ہو جائے مثلاً فصد کرانے کا عادی تھا اور نہ کرائے خواہ مسہل کا خوگر جلاب نہ لے ۔ ایضاً امتلا پر ریاضت کرنی خواہ امتلا پر جماع کرنا ۔ کھانا کھا کر جماع کرنا نہار مُنھ اوٹھکر قبل غذا کے پانی پینا کہ اس سے پٹھے کو گزند پہونچتا ہے ۔ نرم یا خام اخلاط جسوقت بدن مین مجتمع ہوں اور خود بخود از راہ دفع طبعی کیطرف براز اور بول کے خارج نہوں اور نہ آرزوی صناعت طبی کے اون کا اخراج مناسب کیا جاے ضرور ہوگا کہ منجر بدردہاے مفاصل ہو جائینگے اگر وہ اخلاط بطرف مفاصل کے پہونچین اور بطرف حمیات عفونت کے اونکا انجام ہوگا اگر وہ اخلاط بجاے خود باقی رہ کر متعفن ہو جائین لیکن اگر طبیعت ان اخلاط کو براہ بول یا براز دفع کرے جب تک یہ اخلاط نکلا کرینگے پیشاب ہمیشہ غلیظ ہوا کرے گا نہ رقیق ہوگا اور نہ خام ۔ ایسے زمانہ مین سزاوار یہ ہے کہ انکے ضرر سے امان مین رہنے کی تدبیر کرنی چاہیے ۔ اور اگر اونکا اخراج نہوتا ہو ایک ضرر منجملہ ہر دو ضرر کے جو ابھی ہمنے لکھا ہے ضرور ہوگا ۔ اور اگر اعانت اس مواد خام کی وہ حرکت مفاصل کرے جس سے تعب مفاصل مین لاحق ہوتا ہے خواہ ضربہ اور سقطہ ان مواد کے آنی کا بطرف مفاصل کے معین ہو ۔ یا ضعف قوی کی زیادتی ایسے غضب اور رنج اور بیداری نے کی ہو جنسے ضعف قوت پیدا ہوتا ہے اور مواد ہاے خام جذب ہو کر اون مواد کو نافذ اور غواص کر دیتے ہوں تب بھی دردہاے مفاصل کو یہ اخلاط پیدا کر دینگے ۔ یہ اخلاط اکثر اونکی پیدایش ہضم دوم اور سیوم فضلہ سے ہوتی ہے ۔ زیادہ تر مناسب ایسے اخلاط کے بکثرت پیدا ہونے کے مشائخ کے بدن مین اور وہ لوگ جو امراض مزمنہ مین گرفتار ہوں اور ناقہین جنھون نے اپنی تدبیر صائب خود نہ کی ہو اور یہ بات ناقہین مین اسواسطے پیدا ہوتی ہے کہ ہضم جیّد سے اونکے قوی ضعیف ہو جاتے ہین خصوصاً اگر اونکا علاج بذریعہ تسکین کے کیا گیا ہو اور پورا پورا استفراغ مادہ اور دفع کامل نہ کیا گیا ہو ۔ مفاصل مین درد اکثر اسی جہت سے لاحق ہوتا ہے کہ یہ اعضا بہ نسبت جملہ اعضا کے زیادہ تر خالی ہین اور حرکت انکو زیادہ رہتی ہے اور مزاج انکا زیادہ ضعیف ہے اور زیادہ سرد ہے مقام انکے اور جہان یہ ہین اطراف اور کنارہ بدن کے ہین جو مدبر اول یعنی قلب سے خواہ معدن حرارت سے بہت دور ہین ۔ اکثر یہ ہوتا ہے کہ مواد اندرونی مقامات مین مفاصل کے متحجر اور سخت ہو جاتے ہین اور مثل چونہ کے جم جاتے ہین خصوصاً جو مواد

کہ خام ہین اور مفاصل مین بستہ ہوگئے ہین۔ اور اکثر یہ ہی کہ ایسے بیمارون کے مفاصل مین گوشت زائد پیدا ہوجاتا ہی خصوصاً انگلیون کے بیچ مین پس انگلیان لپٹ جاتی ہین اور ملکر ایک ہوجاتی ہین اور درد کسیوقت کم ہوتا ہی اور کسیوقت شدید ہوتا ہی اور کسی وقت درد مین سکون ہوجاتا ہی۔ اور یہ جملہ اعراض اکثر گرم مزاج اشخاص مین پیدا ہوتے ہین اور گوشت کا پیدا ہونا فقط اونھین لوگون کے بدن مین ہوتا ہی جنکا مادہ دموی ہو۔ اور اکثر عروض وجع مفاصل کا بتوارث ہوتا ہی یعنے یہ مرض امراض متوارثہ مین سے ہی اسلیے کہ منی کا مزاج والد اور باپ کا ہوتا ہی۔ اور اکثر علاج کرنا وجع مفاصل کا اور مفاصل کی تقویت اور مواد کا مفاصل سے دفع کرنا یہ ہر ایک تدبیر سبب ہلاک مریض کے ہوتی ہی اسلیے کہ یہ فضول جنکی خوگری ایسی ہوئی ہے کہ جدا ہوکر مفاصل کیطرف آتی ہین جب ادھر سے اونکو ہٹادینگے اعضاے رئیسہ کیطرف ضرور پہونچین گے۔ پھر اگر یہ مواد بڑے بڑے مفاصل کیطرف جذب ہوکر نہ پہونچین صاحب مواد کو اور طرح کے خطرہ مین ڈالینگے۔ نہایت مناسب زمانہ اور وقت جسمین درد مفاصل پیدا ہوتا ہی اور تقرس کا مرض بھی حادث ہوتا ہے وہ زمانہ ربیع کا ہی اسلیے کہ حرکت خون کا اور اخلاط کی حرکت کا وہی زمانہ ہی اور خریف مین بھی یہ مرض زیادہ پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ اخلاط خراب ہوجاتے ہین اور ہضم بھی خراب ہوجاتا ہی اور توسع مسامات بدن کا خریف سے پہلے فصل گرما مین ہوچکا تھا جب یہ خریف کی فصل آئی ہی اور گرمی اور حرارت دن کو خریف مین زیادہ ہوتی ہی اگر تدارک وجاع مفاصل کا اوّل ظہور مین کیا جاے علاج بآسانی پورا ہوجائیگا اور جسوقت یہ مرض ٹھہر گیا اور جگہہ پکڑ چکا اور مریض خوگر ہوگیا خصوصاً جو وجع مفاصل کہ اخلاط مختلفہ سے پیدا ہوا ہو اوسکا علاج نکرنا چاہیے۔ اور جسوقت بیماران وجع مفاصل اور تقرس کے بدن مین دوا لی ظاہر ہوجائین اونکی نجات بابی اسی سے ہوجاے گی یعنے انتقال مادہ مفاصل اور تقرس کا دوا لی کیطرف ہونے سے اونکو صحت ہوجائے گی۔ جو لوگ وجع مفاصل مین مبتلا ہوتے ہین اونمین بعضے ایسے اشخاص ہین کہ اس مرض مین اپنی خراب تدبیر غذائی سے مبتلا ہوجاتے ہین اور بعض لوگ فساد ہیت اعضاے اور مجاری عروق کے زیادہ وسیع ہونے اور اخلاط ردی اور خراب کے اوسی بدن مین پیدا ہونے سے بوجہ سوء مزاج اعضاے بدنی کے اِنکے بدن مین اوجاع مفاصل کے پیدا ہوتے ہین۔ کبھی اوجاع مفاصل کا ہیجان حمیات مین عارض ہوتا ہی اور زمانہ صعود یعنے تزائد کے اوقات مین جیسا ہمنے بیان کیا ہی کہ حمیات مین اوجاع مفاصل عارض ہوتے ہین مراد یہ ہے کہ عروض اوجاع مفاصل حمیات مین جسطرح ہوتا ہی اوسیطرح انکا ہیجان بھی ہوتا ہی **عرق النسا کا بیان** عرق النسا بھی منجملہ اوجاع مفاصل کے ہی یہ درد کولہ کے جوڑ سے شروع ہوتا ہی اور پیچھے کیطرف ران پر اوترتا ہی اور بیشتر زانون تک اور کعب تک یعنے ٹخنے تک اوترتا ہی اور جسقدر زمانہ اسکے عروض کا طولانی ہوتا جاتا ہی اسکا اوترنا نیچے کو زیادہ ہوتا جاتا ہی جیسی کمی بیشی مادہ مین ہو۔ کبھی یہ درد پاؤن کی انگلیون تک کھچکر پہونچ جاتا ہی اور پاؤن سارا اور ران پتلی پڑجاتی ہی۔ آخر زمانہ مین مریض کو پاؤن کے دبانے سے اور تھوڑی دور پنجون کے بل چلنے سے لذت ملتی ہی۔ اوندھا ہونا اور قامت کو سیدھا کرنا ایسے مریض پر صعوبت لاتا ہی۔ کبھی خود بخود اسکو دست آجانے سے نفع ہوجاتا ہے کبھی عرق النسا کا انجام یہ ہوتا ہی کہ ران کا سرا اور کنارہ اوترجاتا ہی اور یہ انخلاع اور اوترجانا زمانت اور بیکار ہوجانے حق الورک سے ہی یعنے جس مقام مفاک مین ران کے کنارہ کی ہڈی خواہ سر استخوان ران اوسمین سمایا ہوا ہی اوس مفاک سے باہر نکل آتا ہی **وجع الورک کا بیان** یہ وہ مرض ہی جس مین درد کولہ مین ٹھہرا رہتا ہے اور اوس درد کا انتقال عرق النسا نامی رگ تک نہین ہوتا ہی یعنے یہ درد نیچے کو نہین اوترتا ہی ہان جسوقت یہ مرض

وجع الورک کا منتقل عرق النسا کیطرف ہوجاے اوسوقت پھر اپنی جگہہ بھی چھوڑ دیتا ہی اور نیچے بھی اتر آتا ہی۔ اکثر وجع الورک کولہ کے ضعف سے لاحق ہوتا ہی اور وہ ضعف کولہ مین زیادہ زمانہ تک سخت چیز پر بیٹھنے سے عارض ہوتا ہی اور کسی چوٹ کے لگنے سے ران پر یا سوار ہونے کی ہمیشہ عادت ڈالنے سے کولہ مین ضعف آجاے۔ اسباب وجع الورک کے وہی ہین جو عام وجع مفاصل کے لیے مذکور ہوچکے۔ مگر اکثر یہ درد خاص بلغم خام سے پیدا ہوتا ہی اکثر ورک کا درد رحم کے درد ہاے کہنہ سے منتقل ہوکر پیدا ہوتا ہی وہ پورانے اوجاع رحم جنکا زمانہ بقاوس مہینے کے قریب تک پہونچا ہو۔ کبھی وجع الورک مواد حارہ سے اور نیز مواد مختلطہ جنمین حار اور بارد کی آمیزش ہو اور نسے بھی پیدا ہوتا ہی اور رگہاے ورک کی امتلا رخون سے بھی اور باطنی اورام سے جو ورک کے اندرونی مقام مین ہون بھی وجع الورک عارض ہوتا ہی مگر یہ ورم چونکہ بہت اندرونی موضع عضو کے ہی لہذا وجع الورک مین ورم کا ظہور مثل دیگر اورام وجع مفاصل کے نہین ہوتا ہی۔ پیشین گوئی کے طور پر کہا گیا ہی کہ جس شخص کو وجع الورک کا مرض ہو اور اوسکی ران پر حمرہ شدید یعنی ورم حمرہ بقدر تین انگل کے پیدا ہو اور اوس ورم مین درد نہوتا ہو اور ناگاہ اوسی حمرہ مین خارش زیادہ پیدا ہو اور بقولات کیطرف اسکو رغبت ہوجاے اس کیفیت کی ظہور سے وہ شخص بیس ۲۰ روز کے بعد مرجائیگا۔ جس عضو مین وجع مفاصل ہوتا ہی وہ عضو نحیف اور لاغر ہوجاتا ہی سوا ے عرق النسا اور نقرس کے جتنے اقسام اوجاع مفاصل کے ہین جب اونکا علاج بخوبی کیا جاے اور استیصال مادہ کا ہوجاے پھر جلدی عود نہین کرتے۔ مگر عرق النسا اور نقرس یہ مرض اس قسم سے ہین کہ جلدی عود کر آتے ہین اور تھوڑے سے سبب سے دوبارہ پیدا ہوجاتے ہین اور انکے عود کرنے کی وجہ یہ ہی کہ اس عضو کی وضع اور جگہہ ایسی ہی کہ خواہ مخواہ عود کر آتے ہین۔ یہ قسم وجع مفاصل کی اور خصوصاً نقرس امراض متوارثہ مین سے ہی۔ مادہ عرق النسا کا اکثر عضل مین پیدا ہوتا ہی پھر اوسکے بعد کچھکر عصبۂ عریضہ مین پہونچتا ہی جب درد زیادہ ہونے لگتا ہی پھر عضو مذکور آمادہ ریزش مواد کا تمام بدن سے ہوتا ہی یعنے اوپر کے اعضاے بدنی سے علاوہ اون مواد کے جو پہلے سے محتقن ہورہے ہین۔ کبھی یہ بھی اتفاق ہوتا ہی کہ مادہ اس مرض کا عضل مین نہین ہوتا ہی بلکہ عصبۂ عریضہ مین ہوتا ہی۔ اکثر گاہ رطوبت مخاطیہ حق مین یعنی گڈھے مذکور مین زیادہ آجاتی ہی پس دور باط جو درمیان زائدہ اور حق مذکور کے ہی ڈھیلا ہوجاتا ہی لہذا ورک اپنی جگہہ سے اوتر جاتا ہے اور اوتر جانے سے پہلے ایک حالت درمیانی اوسکی ایسی ہوتی ہی کہ جو بستگی اور اوتر جانے کے بیچ مین ہی اور یہ حالت وہ ہے کہ بہت جلد اپنی جگہہ سے باہر نکل آتا ہی اور بہت ہی جلد پھر عود کرکے اپنی جگہہ بیٹھہ جاتا ہی اور زیادہ روان ہوجاتا ہی۔ عرق النسا کا درد اوجاع مفاصل کے سبب سے زیادہ شدید اور سخت ہوتا ہی اور داغ دینے کے بعد اس درد سے آسان ہوجاتی ہی۔ نقرس بھی منجملہ اوجاع مفاصل کے ہی کبھی پاؤن کی انگلیون سے خاصکر انگوٹھے سے شروع ہوتا ہی اور کبھی پاشنہ یعنے ایڑی سے اور کبھی قدم کے نیچے سے اور کبھی قدم کے کسی ایک جانب سے شروع ہوکر پھر تمام قدم مین پھیل جاتا ہے اور بیشتر ران تک چڑھ جاتا ہی اور کبھی ورم بھی پیدا ہوتا ہی اور شاید کہ یہ ورم اوتار اور عصبہ مین نہوتا ہو بلکہ رباطات اور اون اجسام مین جو محیط مفاصل کو ہین اون مین ورم ہوتا ہو بنا بر قول جالینوس کے اور یہی سبب ہے کہ آج تک اس تجربہ کی نوبت نہین آئی کہ مریضان مرض نقرس کے ورم اور درد کی حالت مین کبھی تشنج پیدا ہو۔ منجملہ عوارض کے جو اصحاب نقرس کو عارض ہوتے ہین یہ ہی کہ انکے کیسہ خصیہ کی جھلیان بڑھ جاتی ہین۔ نقرس مراری اکثر اوقات مرگ مفاجاۃ

پیدا کرتا ہی خصوصاً جسوقت کہ تبرید زیادہ کیجاے **علامات** پہلے جس امر کی شناخت کرنے کی ہمکو ان امراض کے اسباب مع علامات کے چاہیے وہ یہی ہی کہ ان بیمارونکا سانج بلا مادہ ہونا اور مادی ہونا ہم جان لین۔ سانج کی شناخت یہ ہی کہ بہت کمتر اور شاذونادر ہوتا ہی اور درد بھی وجع مفاصل سانج کا بدون ثقل اور گرانی کے ہوتا ہی اور نہ اوسمین انتفاخ اور نہ تغیر لون اور نہ علامت کسی مادہ کی ہوتی ہی۔ مادی وجع مفاصل مین پہلے شناخت جنس مادہ کی کرنی چاہیے اور اوسکی سبیل یہ ہی کہ درد کے مقام کے رنگ کے خواہ ورم کے رنگت سے شناخت کرین اور اوسکے ساتھ درد کا بھی لحاظ رکھین جیسا کہ خام مادہ مین ہوتا ہی اور لمس یعنے چھونے سے بھی مادہ کی شناخت ہوتی ہی کہ سرد ہے یا گرم ہی سرد مادہ کا مقام درد مثل برف کے ٹھنڈا اور گرم سے ایسا گرم کہ وہ مقام دہک رہا ہی۔ یا عادت مریض سے دریافت کرین تاکہ درد کے اعراض سے شناخت کرین کہ آیا درد کے ہمراہ التہاب شدید ہی اور ضربان بھی زیادہ ہی یا کہ التہاب معتدل اور تمدد بھی اوسکے ساتھ ہی خواہ التہاب نہین ہی فقط تمدد ہی۔ یا سکنات درد کے استعمال سے اور جن ادویہ سے نفع پہونچتا ہوا اونکے ذریعے سے شناخت مادہ مرض ہذا کی ہوتی ہی اسطرحسے کہ اگر زیادہ تخدیر اوسکی استعمال سے نہو جاے اور بطلان حس زیادہ نہو ورنہ شناخت نہو سکیگی۔ پھر بعد لحاظ اس شرط کے اگر دواے سرد موافق ہوتی ہو گمان کیا جائے گا کہ مادہ مرض حار ہی حالانکہ اس دواے بارد کا نفع فقط اسی تخدیر قلیل کیوجہ سے ہوا ہی پس یہ گمان حرارت مادہ کا صحیح نہوگا۔ یا اینکہ بروقت ایسی تبرید کے جس سے تکثیف مسامات ہوجاے درد کی زیادتی نہوا وسوقت گمان غالب یہی ہوگا کہ مادہ بارد اور مکثف ہی یا اینکہ سکون درد کی تدبیر بذریعہ تحلیل قوی کے کیجاے اور محللات حارہ قوی نہ دیے جائین پس گمان ہوگا کہ مادہ بارد ہے حالانکہ ایسی تدبیر مین بھی مادہ کبھی حار ہوتا ہی اور محللات حارہ خفیفہ کے تحلیل یا کراوسکی دررسانی اور ایذادہی مین سکون پیدا ہوتا ہی اور طبیب بغلط گمان برودت مادہ کا کرتا ہی پس لازم ہی کہ فقط نظر سرسری سے تشخیص حرارت اور برودت مادہ کی نکرین بلکہ ان سب امور کی رعایت کرکے حکم حرارت اور برودت مادہ کا کرے۔ وقت سے درد کے بھی شناخت مادہ کی ہوتی ہی اسطرحسے کہ بروقت خلو معدہ کے ہی یا اسلاکے وقت ہی اور بہت جلد ورم آجانے اور دیر مین متورم ہونے سے بھی شناخت ہوتی ہی یا اینکہ ورم آناہی نہو ہر ایک صورت بہ لحاظ تشنج غیر مرتب بہ لحاظ رطوبت خراب پر کہ رقیق ہون اور حار ہون خواہ مادہ مرکب اور بین بین یا مادۂ خام تنہا پر دلالت کرتی ہی۔ انتقال اور ہٹ جانے سے مادہ کی بھی شناخت ہوتی ہی اسلیے کہ رقیق مواد کہ جنکی مقدار کثیر کا اجتماع دفعہ واحد مین ممکن ہی ایسے مادہ مین انتقال بکثرت ہوتا ہی۔ اکثر اوقات پیشاب اور پاخانے سے اور جو بول و براز پر غالب شی ہو اوس سے بھی شناخت مادہ کی ہوتی ہی کہ آیا غالب اوس پر شی صفراوی ہی یا مخاطی۔ سن اور عادت اور تدبیر متقدم خورد و نوش سے بھی شناخت ہوتی ہی اور ریاضت اور آرام یا بی یعنے ترک ریاضت سے بھی شناخت ہوتی ہی اور بے آرامی کسی قسم کی ہو اور تکان ہو نہونے سے۔ اور تمام بدن کی مشارکت مزاجی سے بھی شناخت ہوتی ہی۔ مادۂ دموی سرخی محل عضو کی دلالت کرتی ہی بشرطیکہ عود کرنا درد کا بشدت نہو اور نہ ابھی بخوبی ورم ظاہر ہوا ہو اور تمدید شدید اور مدافعت یعنے دباتے وقت زور سے دینا اور ضربان اور گرانی موضع کی اور تدبیر آب و غذا کی جو گذر چکی ہے اور دیگر علامات جو ابدان دموی کے بارہا مذکور ہو چکے ہین وہ سب بے لیل ہوتی ہین۔ اکثر بدن مریض کا لحیم شحیم ہوتا ہی اور غلظت اوسکے بدن مین ہوتی ہی۔ عرق النسا اگر دموی ہو اوسکا درد طولانی

اور دراز ہوتا ہو اور جسقدر طول یعنے پھیلاؤ درکار ہی سب جگہہ درد یکسان ہوگا اور فصد سے فوراً اوس درد مین سکون ہوجاتا ہی صفراوی مادہ وجع مفاصل کا اوسپر دلیل وہی حرارت شدیدہ ہوتی ہی کہ چھونیوالے کو مقام مادوف کی ایذا دہی اور حجم ورم کا چھوٹا ہوتا ہی گرانی بھی دسمین کم تمدد مین بھی کمی سرخی بھی کمتر درد کا میلان ظاہر جلد کیطرف زیادہ سردی سے زیادہ استراحت کا ہونا اور تدبیر گذشتہ جو ہوچکی ہے طعام اور شراب کی اور تمام دلائل غلبہ صفرا جو بارہا مذکور ہوچکے اور بدن صفراوی کا حال جو معلوم ہوچکا ہی۔ یعنی مادہ سی جلد کا رنگ متغیر نہین ہوتا ہو یا اگر متغیر ہوتا ہی رصاصیت کیطرف تغیر ہوتا ہی اور التہاب مین کمی اور درد کا ہر وقت لازم رہنا خون کی علامات اور قرہ کے نہونے اور درد کے جانے مین شدت ہونی بدن کا پولا اور گداز ہونا مگر اینکہ گوشت کی سی فربہی نہو بلکہ چربی کی بھرتی ہو اور دیگر دلائل جو مزاج بلغمی کے معلوم ہوچکے اور اونکا بیان اوپر ہوچکا ہے۔ سوداوی مادہ پر کبھی دلیل برامر ہوتا ہی کہ درد پوشیدہ رہے یعنے درد میٹھا بنا رہے اور تمدد کم ہو علاج سے نفع بھی کمتر ہوتا ہو مقام درد سیکڑا ہوا نہ اوسمین ڈھیلاپن اور نہ رنگ کی چمک اور اکثر مائل بکبودت اور تیرگی ہوجاے۔ کبھی اوسی مادہ پر پاؤن کا مزاج اور طحال کا حال یا مریض کے تمام بدن کا مزاج اور شہوت یعنے اشتہا اوسکی جو یا فراط ہو اور تدبیر طحال کی خواہ مریض کے اور امراض مین جو گذر چکی ہو اور دیگر دلائل جو ہمنے تعریف مزاج سوداوی مین لکھی ہین دلالت کرتے ہین۔ قرہ کا مادہ اگر ہو اوسپر حرارت شدید جسکے ہمراہ ایک کیفیت کھجلی کی بھی ہو اور جس چیز سے سخونت پیدا ہوتی ہی اوسکے استعمال سے ضرر شدید ہو اور جس سے تبرید اور قبض ہوتا ہی اوس سے زیادہ نفع ہوجاے۔ ریحی مادہ پر تمدد اور زیادہ کھچاؤ اور گرانی کا نہونا اور درد کا ایک جگہہ سے دوسری جگہہ ہٹ جانا اور مولد ریاح کی تدبیر غذاے وغیرہ کا پہلے استعمال ہونا دلیل ہوتا ہی۔ مواد مختلطہ یعنے چند قسم کے مادون سے اِس مرض کا پیدا ہونا اوسکی دلیل یہ ہی کہ سرد گرم دونون قسم کی دوا سے نفع نہوتا ہو اور مختلف اوقات مین ادویہ مختلفہ سے نفع بھی ہوتا ہو ایک وقت کسی دوا سے نفع ہوا اور دوسرے وقت اوس دوا کے مخالف مزاج دوا نے فائدہ کیا۔ اکثر یہ کیفیت یعنے عروض وجع مفاصل مرکب مادہ کا ایسے ہی ابدان کو خاص کرہوتا ہی جو حار مزاج ہون اور طبیعت مراری رکھتے ہون اور اوسی طبیعت کی اصلاح اور تبدیل سوء مزاج کی غرض سے تدبیر مطب کا جو مولد بلغم ہی اور خام مادہ کرتی ہی بیش از حد نہایت استعمال کیا کہ غذاے مرطب کھلائی گئی ہی اور امتلاء معدہ پر حرکت کرائی ہی کہ اسی مبت سے دونون خلط باہم آمیز ہوجائین اور خلط غلیظ ہمراہ خلط رقیق کے۔ بطور بدرقہ کے بھی دفع ہوجاتی ہی اور دموی اور مراری دونون خلط مفاصل پر کرتی ہین۔ اور یہ لوگ اکثر منتفع ہوتے ہین اور انکے درد مین سکون آہستہ آہستہ ہاتھون سے دبانے کے ذریعہ سے ہوتا ہی اور چند آدمی اِنکے ہاتھ پاؤن کے جوڑون کو اگر دبائین تو انکو فائدہ ہوتا ہی اِسلیے کہ خلط مرہ اسی ذریعہ سے نضج پاکر متحلل ہوجاتی ہی اور اگر مرد خات جنکی حرارت معتدل ہو اونکا استعمال کرین اور سکون بھی رہے یعنی حرکت سے پرہیز کرین تب بھی انکو فائدہ ہوتا ہی اِسلیے کہ حرکت نضج کی مانع ہی معالجات اوجاع مفاصل اور نقرس اور عرق النسا کا بیان یہ ہی اگر شناخت ہوجاے کہ سبب اِن امراض کا مزاج ساذج بلا مادہ ہی اوسکی تدبیر بسہولت اور آسانی ہوسکتی ہی اِسلیے کہ اکثر اوقات وجع مفاصل ساذج بلا ورم ہوتا ہی اوسوقت فقط تبدیل مزاج ہی کافی ہوتی ہی اور بہت بڑی احتیاج ایسے وقت اخراج مرہ صفرا کیطرف ہوتی ہی اور خون کیطرف۔ اسیطرح کبھی جمود اور برد ایذا دہندہ عارض ہوتا ہی اوسوقت بھی فقط تبدیل مزاج کافی ہوتا ہی اور اسوقت بڑی احتیاج بلغم کے اخراج اور خون کے گرم کردینے کیطرف ہوتی ہی۔ اور اکثر فقط یبوست ایسی پیدا ہوجاتی ہی

جو سخن بھی ہوتی ہی اوسوقت محض ترطیب کی حاجت ہوتی ہی جیسا کہ بخوبی معلوم ہی لیکن اگر سبب مرض کا کوئی مادہ ہو واجب ہے کہ جو مادہ ریزش کر رہا ہی اوسکی ریزش اسطرح روکی جاہی کہ خلاف جہت ریزش کے اوسے جذب کریں اور کسی اوس مادہ کی بھی استفراغ مناسب مادہ کے سبب سے کریں اور جس عضو پر اوسکی ریزش تھی اوسکی تقویت ایسی کریں تاکہ اوس مادہ کو انصباب کو قبول نہ کرے اور جسقدر بقیہ اوسی مادہ کا رہ گیا ہی اوسی عضو میں تحلیل پاجاہی اور ان جملہ تدبیرات میں قوانین کلیہ کیطرف رجوع نظر کرنا چاہیے۔ اگر یہ مادہ دموی ہو خواہ اینکہ غلبہ خون کا کسی اور مادہ کے ہمراہ ہو واجب ہے کہ جہت مخالف کی فصد کھولی جاوے اور اگر تمام مفاصل میں عموماً پھیلا ہوا ہو اوسوقت یمین و یسار دونوں طرف کی فصد کردیں اوسکے بعد قے کرائیں خصوصاً اگر اسفل اعضا میں ہو اسلیے کہ ایسے مریض کو قے بہ نسبت مسہل کے زیادہ فائدہ کرتی ہی اور بعد قے کرانے کے مسہل دینا چاہیے اور مسہل بھی قوی ادویہ سے دینا چاہیے بشرطیکہ عدم نضج مادہ اور غلیظ ہونا اوسکا مانع مسہل قوی کا نہو۔ پھر بھی میں کہونگا کہ رفق اور نرمی بہرحال اسلم طریقہ ہے اور بتدریج رفتہ رفتہ قوت ادویہ مسہلہ بڑھانی چاہیے بعد اوسکے ایسے مسہلات دیے جائیں جنسے بتدریج تنقیہ مادہ کا ہوجاوے۔ بعض اطبا نے ابتدائے علاج اسطرح مرسوم کی ہی کہ برفق و نرمی شروع کرنا ہے اور روز بروز نرمی میں کمی کرتے کرتے خاصہ علاج دوائے قوی سے بعد نضج تام کے کرنا ہی طریقہ صائب اسمیں یہ ہی کہ اگر مادہ رقیق صفراوی ہو بہت جلد استفراغ اوسکا کردیا جاوے اگر نضج ہوچکا ہی اور اگر مادہ غلیظ ہو اوسوقت کچھ مضائقہ نہیں ہی اگر پہلے ایسی دوا دیجاوے جو اوس مادہ کی ترقیق کرے اور نضج پیدا کرے اور اوس مادہ کو اعتدال قوام کے ذریعہ سے آمادہ خروج اور دفع پر کردے اوسی راہ سے جدھر سے اوسکا نکلنا آسان ہی طبیب ماہر درمیانی مادہ کو جو نہ زیادہ رقیق ہو اور نہ زیادہ غلیظ ہو بذریعہ اسہال کے خشک کردیتا ہی اور اخراج اوسکا بدون تعدیل قوام کی کردیتا ہی۔ اگر مادہ مرکب ہو مسہل اور ضمادی مرکب دونوں سے کرنا چاہیے علاوہ یہ ہی کہ بڑی احتیاط اسی میں ہی کہ ابتدا ہی میں معالجہ اور مداوا کرنا بہتر ہے اور فصد نہ کیجاہی اسلیے کہ فصد مادہ کو منتشر کردیتی ہی اور اخلاط کو زیادہ کردیتی ہے اور مقدار محتاج الیہ خارج نہیں کرتی ہی اسطرح استفراغ مادہ بھی ابتدائے مرض میں نہ کرنا چاہیے کہ وہ بھی مثل فصد کے پورا تنقیہ نہیں کرتا ہے۔ اب جو بلانے کا التزام کیا جائے جب تک کہ نضج مادہ بخوبی ظاہر نہوجاوے۔ پھر کثرت استعمال معدہ کیوجہ سے اگر مادہ کی کم دینے کی حاجت ہو تو قبل نضج کے ایسی ملیّن دوا پلانی چاہیے کہ ایک یا دو دست آجائیں جیسے آب کاسنی سبز خواہ آب مکو سبز قدرے التماس ملاکر خواہ حقنہ کیا جاوے اور یہ تدبیر اصوب ہی جب مرض کا انخلاط شروع ہو پھر اوسوقت استفراغ پر ایسے ادویہ مسہلہ سے جو مدبر ہنون جرأت نکرنی چاہیے ورنہ بیشتر ایسے ادویہ جو مدبر ہنون مواد کو مواضع بعیدہ سے بطرف مفاصل اور موضع مرض کی حرکت دے کر کھینچ لاتے ہیں اور بحرانات کو اور جو اعراض ردی چوتھے اور ساتویں اور گیارھویں روز پیدا ہوتے ہیں ایسے ادویہ کے استعمال سے ضرور پیدا ہوتے ہیں۔ بحران فاصل اور جیّد ان بیماروں کا چودھوان روز ہی پھر اگر ممکن ہو کہ استفراغ اوس روز تک نکیا جاوے اور نضج کا انتظار کیا جاہی اور فضولات پر اقتصار کیا جاہی سرد پانی خواہ گرم پانی خواہ نیم گرم پانی سے بموجب قانون مذکور کے جو اسی مرض کیواسطے لکھا گیا ہی اور باب فضول میں اوسکا ذکر مجدداً گانہ ہوا ہی پھر تو ٹالنا ہی مناسب ہے اور ابتدا فضول آب سرد سے کرنی چاہیے۔ طلا کے اقسام جو گرم ہیں اور ادویہ مخدرہ یہ سب ایسے بیماروں کو مضر ہیں خلاف حار کا ضرر اسلیے ہی کہ جذب مادہ اور مقامات سے کرتے ہیں اور مخدرات بوجہ حبس کرنیکے

مادہ موجودہ کے اور اوسی مادہ مین خامی پیدا کرنے کے مضر ہین - ایضاً طلاے بارد غلیظ مادہ مین خامی پیدا کرتا ہی اور رقیق مادہ مین بثلد اور کندی پیدا کرکے اوسکا نضج نہین ہونے دیتا اور مرض کو طولانی کردیتا ہی - آب گرم بھی انکو اسلیے مضر ہی کہ مفاصل مین رطوبت پیدا کرتا ہی اور سکو بین رُشی کی وجہ سے زیادہ موافق انکو نہین ہی - بزور قوی جیسے تخم راژیانہ مین یہ خرابی ہی کہ ضعف کا احراق کرکے اوسے متحجر کردیتے ہین - جب نضج تمام ہوجاے استفراغ از قسم سورنجان اور بوزیدان اور انھین ادویہ کے جوب مرکبہ سے کرنا چاہیے - اور فصد بہ نرمی کرانا چاہیے اور ایسے وقت یہ بھی جائز ہے کہ سرکہ اور کائی وغیرہ سے طلا کرین - خبردار ابتداے مرض مین کبھی دواے ضعیف العمل نہ دینی چاہیے اسلیے کہ ایسی دوا مادہ کو حرکت دے کر بذریعہ اسہال اوسکی مقدار معتدبہ اخراج نہین کرتی ہی بلکہ اکثر اوقات مادہ کو رقیق کرکے عضو ماؤف کیطرف بہالاتی ہی - واجب ہی کہ جو شخص دوا سے مسہل پینے کا قصد کرے صبح کو دوا پیے اور غذا مین تاخیر کرے پھر بعد تین گھنٹہ کے دس مثقال یعنے ۳ تولہ روٹی کسی شربت خواہ تھوڑے سے پانی کے ہمراہ تناول کرے - اور چھ گھنٹہ کے بعد حمام مین داخل ہو اور نہاے پھر وہ غذا کھاے جو اوسکے مناسب حال ہو بعد ازان اوارکی تدبیر کرے اسلیے کہ اوراز مادہ وجع مفاصل کو قطع کرتا ہی اسلیے کہ مفاصل کے ورد فضلہ سے اوس ہضم کے پیدا ہوتے ہین جو کہ جگر اور رگہاے مخصوصہ مین رہجاتا ہی خصوصاً تقرس گرم مادہ - علاوہ یہ ہی کہ اکثر لوگ جو اوجاع مفاصل بارد مین گرفتار ہوتے ہین اور مزاج اونکے مرطوب ہین اسہال کثیر سے اونکو نفع نہین ملتا مشروب مسہل ہو یا حقنہ پھر جب مدرات سے اوکا علاج کیا جاتا ہے شفا پاتے ہین - بعض ابدان ایسے نحیف ہوتے ہین جو متحمل اسہال اور اوراز کثیر کے بھی نہین ہوتے اور مسہلات اور مدرات سے اونکے بدن مین خون کا احتراق پیدا ہوجاتا ہی پس طبیب پر ان سب امور کی رعایت ضروری ہی - تریاق بھی وجع مفاصل بارد مین نافع ہی خصوصاً بعد استفراغ کے اسلیے کہ بقایاے مواد کو بہ نرمی تریاق پاک کردیتا ہی اور اوس سی جو پھر باقی رہے اوسکی تحلیل کرتا ہی اور جمیع اعضا کی تقویت کرتا ہی - رجوع کرنا مادہ کا عضو ماؤف سے کچھ ضرور نہین کہ پورا واقع ہوجاے جبوقت کہ مادہ کی ریزش قوی ہو اور مدت کثیرہ سے گزر رہا ہو اسلیے کہ رجوع سے دو فعل خراب پیدا ہوتے ہین - ایک تو یہ کہ مادہ کو بچوڑ کر بٹھا دیتا ہی اور جسطرف اوسکے گرنے کی حرکت ہی اودھر سے معارضہ کرکے دوسرے طرف مادہ کو حرکت دیتا ہی اسیوجہ سے درد شدت سے پیدا ہوتا ہے جب ایسی کیفیت رادعات ادویہ کے استعمال سے پیدا ہو پس ٹھہر جانا لازم ہی اور استعمال دوا کو روک دینا چاہیے اور ملینات کا استعمال کرنا چاہیے - دوسرا ضرر رجوع سے یہ ہوتا ہی کہ بیشتر مادہ کو اعضاے رئیسہ کیطرف لیجاتا ہی پس خطرہ عظیم مین ڈالتا ہی لیکن اگر مادہ زیادہ نہو خواہ تھوڑی مدت کا ہو اوسکے رجوع کرنے مین کچھ خوف نہین ہی گو ابتداے تکون خواہ شروع مرض مین - سواے مرض عرق النسا کے علاج مین اسلیے کہ اس مرض مین رجوع مادہ کرنے سے عمق بدن مین حبس مادہ ہوجاتا ہی پس واجب ہے کہ تھوڑا تھوڑا استعمال رادعات کا کرین اور ضعیف ادویہ راوصہ کو اختیار کرین خواہ انکا استعمال ہی ترک کرین اور استفراغ مادہ پر توجہ کرین - لیکن آخر مرض عرق النسا کے ایسے ادویہ کا استعمال کرین جو محلل اور ملطف ہون اور مادہ کو اندرون جسم سے ظاہر کیطرف نکالین اگرچہ بہ تدبیر پھرے ہوے پچھنون سے پوری ہو خواہ داغ لگانے سے اور جو سنے سے خواہ جلد کی سرخ کرنے والی اور دانہ اوٹھانیوالی دوا سے یہ بات ہوسکے کہ وہ ادویہ مواد کو اوبرلاکر بہادین گے اور جو دانہ اور چھالے پڑین ایک وقت معین تک اونکے زخم کا اندمال نہ کیا جاے - منجملہ ادویہ مقطعہ کے لسن اور پیاز ہی کہ شیر و پلادر کے ہمراہ پہلے انکا استعمال ہو -

اوسکے بعد دودھ زہریلے درختونکے جیسے مدار اور تھوہڑ وغیرہ اور انجیر کا دودھ۔ ضرور ہی کہ ادویہ محللہ اور ادویہ منقطہ کے ہمراہ کوئی چیز نرم کرنیوالی بھی شریک کردیجاے ورنہ مفاصل متحجر ہوجائینگے اسلیے کہ تنقیط اور پھدپھدانے کا فعل بھی مثل تحلیل کے ہی اسباب مین کہ غلیظ مادہ رہجاتا ہی اور رقیق ابھر آتا ہی۔ یہ بھی نافع ہی کہ ادویۂ محللہ اور منقطہ کے ہمراہ چربیان ملائی جائین اور برودت سے احتراز کیا جاے۔ مناسب یہین ہی کہ قوی محللات مفاصل پر پہلے سے استعمال کیے جائین قبل استفراغ مادہ کے ورنہ مواد کثیرہ کو جذب کرکے لطیف رقیق کی تحلیل کرینگے اور باقی کو کثیف کرکے چھوڑ دینگے اور مفاصل مین اوسکا حبس ہوجائیگا۔ واجب ہے کہ رعایت اس قاعدہ کی اکثر اوقات کیجاے خصوصاً اگر مادہ مین لزوجت ہو خواہ وہ مادہ سوداوی ہو جب درد مفاصل کا شدید ہو کہ تحمل نہوسکے اوسوقت مسکنات وجع کی استعمال ہی چارہ نہوگا پلانیکے ہون خواہ طلا کرنے کے۔ طلا کرنے کے ادویہ یا تو اسوجہ سے تسکین درد پیدا کرتے ہین کہ لطیف اور تحلیل مادہ کرتے ہین یا انیکہ تخدیر سے اونکی عضو حبس ہوجاتا ہی۔ مخدر کا استعمال ہرگز نکرنا چاہیے بدون شدید ضرورت کے اور پھر بھی بوقت ضرورت اوسیقدر استعمال کرین کہ شدت درد کی مٹ جاے۔ وجع مفاصل حار مین استعمال ادویہ مخدرہ پر حرارت زیادہ ہوسکتی ہی اور رایشی ہی دوا کیطرف متوجہ ہونیکا زیادہ موقع ہی۔ اور اکثر فائدہ تخدیر کا اس راہ سے ہوتا ہی کہ جو مادہ متوجہ بطرف مفاصل کے ہی اوسے غلیظ کردینے کیوجہ سے دوای مخدر روک دیتی ہی۔ یہ بھی معلوم رہے کہ تدبیر صائب استعمال ادویہ مین یہ ہی کہ بدل بدلکر دوائین اثر واحد کی مستعمل ہون کیونکہ بیشتر ایک دوا کسی عضو کو نافع ہوتی ہی اور دوسرے عضو کو نہین نفع کرتی ہی۔ اور اکثر بعض ادویہ ایک وقت خاص مین اونکا نفع معلوم ہوتا ہی پھر دوسرے وقت وہی دوا مضر ہوتی ہی اور اوسی سے درد پیدا ہوتا ہی واجب ہے کہ مشروبات ہر قسم کے بالکل چھوڑدین جب تک کہ یہ لوگ بالکل صحیح اور تندرست ہوجائین اور بعد صحت کے بھی چار دن فصلین حالت صحت مین گذر جائین۔ اور جو شخص خوگر شراب کے پینے کا ہو مناسب ہی کہ بتدریج اوسکو ترک کرے دفعۃً نہچھوڑدی اور جب ترک کرے اوسکے عوض مدرات کا استعمال کرے جس شراب یعنے شربت مین شہد ہمراہ مدرات کے شریک ہو ایسے لوگونکو نفع کرتی ہی جو وجع مفاصل مین گرفتار ہون۔ مریض وجع مفاصل حکمکا مادہ سوداوی ہی اوسکے طعام کی اصلاح کرین اور خلط سوداکا استفراغ اوسکے بدن سے کرکے ترطیب اوسمین پیدا کرین اور غذا کے ذریعہ سے نرمی بدن کی کیجاے اور مالش وغیرہ سے اور زیادہ تحلیل کے پیچھے پڑکے تلین کثیر کو چھوڑنہ دین جیسا کہ اصول کلیہ مین معلوم ہوچکا ہے۔ گوشت کھانا وجع مفاصل مین قطعاً چھوڑدیا جاے حتی کہ سرد مادہ سے بھی اگر یہ مرض پیدا ہوا ہو تب بھی گوشت سے پرہیز کرین اور اگر ضرور ہی گوشت کھانا ہی تو پہاڑی پرندونکا گوشت اور ہرگوش اور غزال وغیرہ جو گوشت ایسا ہے کہ فضول اوسمین کمتر ہون اوسکو کھلائین پھر اگر پشت مین درد پہلے ہو کر پھر طرف اور مقامات بدن کے منتقل ہوجاے اتھکی رگ سے فصد کھولنی چاہیے اور جس طرف خلط کا میلان ہی اوسی طرف سے اوسکا اخراج کیا جاے مسہل کے قواعد بیماران وجع مفاصل کے واسطے واجب ہے کہ فقط بلغم کا مسہل انکو ندیا جاے بلکہ ادویہ مسہلہ صفرا بھی اوسمین شریک رہین اسلیے کہ اگر فقط بلغم کا مسہل انکو دیا جاے گا سردست تو نفع ہوگا مگر صفراے باقیماندہ بلغم کو بہاکر عضو ماؤف پر دوبارہ گرلے گا۔ یہ بھی واجب ہے کہ زیادہ گرم ادویہ مسہلہ انکو ندیجاے اور نہ زیادہ قوی ادویہ ہو ورنہ اخلاط کو پگھلاکر پھر اوسی عضو کیطرف واپس لائین گے اور جسقدر اخلاط اسہال سے دفع ہوچکے ہین اوسسے دو چند چار چند دوبارہ پھر مفاصل پر گرینگے۔ سورنجان کے نسبت

براہ تجربہ یہ اعتقاد ہو گیا ہو کہ زیادہ نفع کرتا ہے فی الحال خلط بارد کا اسہال کر دیتا ہو اور ایک نفع زائد اسمین یہ ہو کہ بعد اسہال کے قبض اور تقویت بھی کرتا ہو اور ان دونون فوائد کے ساتھ پھر ممکن نہین کہ جو فضول اودیہ مسہلہ سے جذب ہو چکے اور ابھی اونکا اخراج نہین ہوا بلکہ بدن مین باقی رہ گئے وہ فضول بطرف مفاصل کے پھر گرین اور قوت دوائے مسہل سے جو خلط رقیق ہو چکی ہو سورنجان اوسکو مجاری مفاصل کیطرف سیلان کرنے سے منع کرتا ہو۔ یہ فعل سورنجان کا بخلاف جملہ محللات کے ہو اور جملہ مستفرغات حارہ سے مخالف ہو حالانکہ اکثر ایسے اودیہ منافذ کو وسیع کر دیتے ہین اور بعد وسیع کرنے کے اوسیطرح اونکو کھلا ہوا چھوڑ دیتے ہین۔ لیکن سورنجان معدہ کو مضر ہی لہذا واجب ہو کہ اوسکے ہمراہ فلفل اور زنجبیل اور زیرہ بھی داخل کیا جاے۔ کبھی اوسمین صبر اور سقمونیا ملاتے ہین تاکہ اسہال اوسکا قوی ہو بعض اطبا نے لکھا ہو کہ رجل الغراب (جسکو کاگ چنگی کہتے ہین) اوسکا فعل بھی مثل فعل سورنجان کے ہو اور معدہ کو مضر بھی نہین ہو عجرا رمنی اوجاع مفاصل کو نافع ہو مشہور اودیہ مین حب بنجاح اور حب منتن اور ایارج روفس عرق النسا اور نقرس کو نافع ہو حب الملوک اور بوزیدان اور ماہیزہ اور رعی الحمام اور قنطوریون اور حنظل اور صبر اور فاشرا اور فاشرستین حرمل کے ہمراہ اوسمین شریک کیا جاتا ہو اور اشق اور انزروت اور مقل اور ترید اور عاقرقرحا۔ یہ نسخہ جسکو ہم لکھتے ہین مسہل رقیق ہو اور خوب نفع کرتا ہو۔ زنجبیل ایکدرہم فلفل نصف درہم خارقیون نصف درہم لب قرطم دو درہم اصل الغراب تین درہم سبکو ملا کر سفوف طیار کرین مقدار شربت اثنارہ قیراط سے ۲۴ قیراط تک ہو جس سے چھ سات دست آجائینگے۔ ایضاً زیرۂ کرمانی اور زنجبیل اور سورنجان مکدر نصف درہم صبر دو درہم اسکو اڈھائی درہم بطور سفوف کے تناول کرین طبیخ شبت کے ہمراہ کہ یہ نافع ہو اور فوراً اسکا نفع ظاہر ہوتا ہو۔ ایضاً دہن الجوز اور انزروت خواہ ریڈی کا تیل اور انزروت ایکدن ایارج فیقرا کے ہمراہ اور ایکدن تنہا اسیطرح سات روز استعمال کرین اور اکثر ہمراہ آب شبت کے دونونکو جوش دے کر استعمال کرتے ہین۔ ایضاً سورنجان شاہترہ بوزیدان ماہی زہرہ فلفل زنجبیل انیسون دو دو شد ملا کر ہر روز تناول کرین۔ ایضاً سورنجان تین درہم شحم حنظل دس درہم دونونکو پندرہ رطل پانی مین جوش دین تا انیکہ تین رطل باقی رہ جاے مقدار شربت روزانہ نصف رطل ہو تین اوقیہ شکر ملا کر یہ دوا عجیب النفع ہو مسہل خفیف جو نافع ہو انزروت سرخ تین درہم سورنجان تین درہم دونونکو پیسکر سو چوزہ کے روغن مین ملا کر آب شبت کے ساتھ تناول کرین کہ یہ مسہل عجیب ہے بدون تعب اور مشقت کے اسہال کرتا ہو اور سبکی پیدا کرتا ہے۔ مقئی قوی اصحاب طوبت اور سوداوی مادہ سے جسکو وجع مفاصل ہو اونکے واسطے اور عرق النسا کے مریضون کے واسطے صبر ایک اوقیہ خربق سیاہ ایک اوقیہ سقمونیا فربیون نصف نصف اوقیہ عصارۂ کرنب سے کیجا کر کے رکھ چھوڑین جسوقت اس دوا کے ذریعہ سے قے کرائی جاے وجع مفاصل کو جڑ سے اوکھاڑ دیگی اور بیخ و بنیاد سے کھوڑالے گی اودیہ مشروبہ ان بیمارون کے واسطے از انجملہ دوائے بسد ہے باین صفت۔ بسد جسکو بعض اطبا خیری سرخ بھی کہتے ہین ڈیڑھ مثقال تر نفل پانچ درہم فاوانیا اور مرمکی اور حب بنبت یعنی سلے کے بیج ہر واحد سے ایک اوقیہ جمیع بارہ گڈی زراوند اور بوزیدان ہر واحد دو اوقیہ ان سب اودیہ کو بکیا در بہ قدر ایک نواۃ کے جو کم سے کم دو دانگ کا ہے تناول کرین اور ماء العسل کا بدرقہ ہے پھر ۹ گھنٹہ تک کچھ نہ کھائین اور دس روز تک اسیطرح استعمال کرین۔ یہ بھی دوا ایسی ہے کہ ہر وقت مستعمل ہو سکتی ہے اور بذریعہ

اور ارکے تنقیہ مادہ کرتی ہے مسنڈی اور کلگر وندہ حنظیانا مکدسات اوقیہ تخم سداب نو اوقیہ کوٹ چھانکر طیار کرین مقدار شربت نہار اوٹھکر ایک ملعقہ تین اوقیہ سرد پانی کے ہمراہ بشرطیکہ غذائے شبینہ ہضم ہوچکی ہو ایضاً دوا ربسد بنابر قول اوس شخص کے جسکا قول یہ ہو کہ خیری احمر یہی ہو سرخ پھول کے اور یہ نسخہ قریب نسخۂ اوّل کے ہی۔ دارچینی فاوانیا مرا ورسنبل مکدد دوا اوقیہ سانج ہندے ایک اوقیہ قرنفل پندرہ دانہ بسدو وہی خیری مذکور نصف اوقیہ دونون زراوند ہر واحد چار اوقیہ مقدار شربت روزانہ تین قیراط اسکا استعمال استوار ربیعی کے زمانہ مین جو بحساب ہندی چیت کا مہینہ ہی شروع کیا جاے اور پچاس دن تک برابر استعمال رہے پھر پندرہ روز ناغہ کرکے اسیطرح تمام سال اسکو اسیطرح کھاتا رہے مگر جو زمانہ طلوع شعری عبور کا کہ بحساب ہندی بھادون کے مہینہ مین ہوتا ہی پینتالیس روز خواہ ڈیڑھ ماہ اسکا استعمال نکرے اور اسیطرح بموجب ہر شہر اور بلد کے مطابق ایام لحاظ کرین کہ جو زمانہ طلوع اس ستارہ کا ہی وہ موسم جس بلد مین جس مہینہ مین ہوا وسی مین استعمال اس دوا کا ترک کرین۔ پھر اگر تمام سال اس دوا کے استعمال پر حرارت نہو پس جو چھ مہینہ سردی کے ہین اونھین مین استعمال کرے۔ جب دو سو دن متواتر اس دوا کو کھاتے ہوے گذر جائین پھر کچھ خوف نہین کہ ایکدن تناول کرے اور ایک دن خواہ دو دن ترک کرین۔ واجب ہی کہ کھانا اوس سے تا امکان دور رکھین اگرچہ وقت عصر پہونچ جاے اور جملہ تدبیر کی اصلاح کرین اور جو کچھ مریضان وجع مفاصل کو مضر ہے سب سے پرہیز کرین۔ ایک قوم نے کہا ہی کہ منجملہ ادویہ مجربہ کے جو کبھی تخلف نہین کرتے ہین اور ضرور ازالہ مرض کر دیتے ہین استخوان سوختہ انسان ہی کہ اسکو بطور سفوف وغیرہ کے استعمال کرین اور ایک قوم جوان راویون سے پہلے گذر چکی مشہور تھی اور یہی دوا وجع مفاصل ہین دیتے تھے پس نقرس اور اوجاع مفاصل ضروری کو فائدہ ہوتا تھا ایارج ہرمس کا بھی بڑا فائدہ ہے جو شخص زمانۂ ربیع مین اسکا استعمال کرے چند روز مین اوسکے مفاصل قوی ہوجائین یہ ایارج فضول کا اخراج کرتی ہے اور اکثر اخراج فضول اس ایارج سے بذریعہ ادرار کے ہوتا ہے پس عرق النسا کو مفید ہوتی ہی جب ورم اور درد مفاصل کا پرانا ہوجاے اوسوقت یہ تدبیر جو منسوب طرف حنین کے ہی مفید ہوگی۔ اہل خشک نصف کیلچہ یعنے ایک رطل کو اسقدر پانی مین کہ اوپر تک دوا کے رہے نرم آنچ سے پکائین اور جوش آنے کے بعد صاف کرین اسی صاف شدہ سے ایک رطل لیکر تین اوقیہ روغن کنجد ملا کر بیمار کو دین اور غذائے حصرمیہ کھانے مین تجویز کرین۔ کولے کے درد کی ایک تدبیر آسان ہی اگر حمام آب گرم سے فائدہ نہو اور بزور بھی شب کو خصوصاً بعد خراب غذا کھلانے کے پلا چکے ہون پھر تدبیر یہ ہی کہ قے کرائی جاے نخود آب پلا کر اور بقول معلومہ کے پانی اور جاؤشیر سے مسہلات دیئے جائین۔ ضمادات جو وجع مفاصل کے اوس قسم کو مفید ہین جسکا مادہ غلیظ ہے اور مفاصل مین سختی اور تحجر پیدا نہوا چاہتا ہی۔ ازانجملہ یہ ضماد جید ہے دانہ بید انجیر پوست جدا کیا ہوا تین اوقیہ ایک اوقیہ روغن گاؤ ملا کر پیسین اور ادسمین ایک اوقیہ شہد ملائین کہ لزوجت آجاے اور مفاصل پر ضماد کرین خصوصاً ایسے مفاصل پر جو خشک ہون اور بیشتر اسی دوا مین سرکہ کہنہ بھی ملا دیتے ہین۔ گاے کے گوبر سے ضماد کرنا بھی زیادہ قوی ہے اوجاع مفاصل اور درد پشت اور درد زانو کے واسطے اور شاید کہ یہ ضماد افضل ہے اور ہر ایک ضماد سے جو اسکے سوا تجویز ہوا ہے۔ ضماد قوی یہ بھی ہے زیبب کہنہ ڈیڑھ رطل نطرون اسکندرانی ایک رطل علک البطم

فن ۲۲ - امراض ظاہرہ و طریقہ کا بیان

ایک رطل فربیون ایک اوقیہ ابرسا ڈیڑھ اوقیہ آرد حلبہ ڈیڑھ رطل ان سب کا ضماد طیار کرین۔ ایضاً مقل جاؤشیر خشت بی بگھلائی ہوئی زیادہ مفید ہے ایسے وجع مفاصل کے واسطے جو خام مادہ سے زانو اور اور مفاصل مین عارض ہو۔ یہ ضماد محلل ہی نطرون بورۂ ارمنی اُشق مکدار ایک دانگ لیکر ضماد کرین۔ ایضاً مقل جاؤشیر یا فربیون پیسکر روغن ملا کر طلا کرین۔ ضماد قوے بورہ اور سک عاقرقرحا مویز ج چوناسبکو ملا کر مفاصل پر طلا کرین اور سرکہ اور شہد تھوڑا سا ملین۔ ضماد ملین اُشق حنضض ہم وزن شراب کہنہ مین ملا کر ضماد کرین اور روغن زیتون کہنہ اور آرد باقلا گرم کر کے ضماد کرین۔ ضماد خاکستر عرطسینا ہمراہ شہد اور سرکہ کے عجیب ہی۔ منجملہ ضمادات کے وہ اقسام بھی ہین جنکی حاجت بلحاظ تقویت عضو اور تحلیل بقایاے مواد کے ہوتی ہے اور بعد پورے استفراغ کے اونکی حاجت ہوتی ہی۔ اونھین مین سی یہ ضماد بھی ہے اہبل جوز السرو استخوان سوختہ ہموزن اور شبت ششم حصّہ مجموع کا اور سریشم ماہی اسقدر کہ اجزا یکجا ہو جائین۔ دوسرا ضماد ہی جو بہت سے امراض مین اپنا فعل کرتا ہی اسلیے کہ تفتیح کرتا ہے اور کانٹا خواہ سڑے ہوے ٹکڑے ہڈی کے اندر رواہ جسم سے نکالدیتا ہی اور راستہ خاکو بھی نفع کرتا ہی۔ تخم اوٹنگن صاف کیا ہوا اور کف بورہ کا اور نوشادر اور زراوند مدحرج بیخ حنظل علک الانباط مکدبین مثقال حلبہ فاضل دار فلفل مکدوس مثقال اُشق بارۂ مثقال مقل قرومانا خاخاے نرم بلسان کی اور کندر اور مرکی پیہ بُزرا تمیغ مکدوس مثقال موم چار رطل دیق آٹھ رطل شیر انجیر دشتی آٹھ مثقال روغن سوسن جسقدر دواؤن کے بگھلانے مین کافی ہو اور شراب عمدہ قسم کی جو خشک ادویہ کے گوندھنے مین کفایت کرے سب کو ملا کر خوب طرح سے ملین اور گھسین اوسکے بعد استعمال کرین۔ دوسرا ضماد کہ فی الفور نفع کرتا ہی عرق النسا مین اور ہاتھ اور پاؤن کے دردمین اور تمامی اوجاع مفاصل کو کسی مٹی کے برتن مین ڈالکر اوسپر سرکہ پانی ملا ہوا بقدر کفایت ڈالین اور کویلہ کی آنچ سے اسقدر پکائین کہ گہرا ہو جائے پھر اوس مین شہد بقدر کفایت ڈالین اور پھر دوبارہ کویلہ کی آنچ سے پکائین سرکہ انگوری داخل کر کے کہ گہرا ہو جاے اور یہ احتیاط رکھ چھوڑین۔ اور یہ نسخہ بھی اسیقدر مفید ہی زفت معدنی تین رطل دردی سرکہ جو خشک ہو چکی ہو اوسکو جلا کر دو رطل بورۂ ارمنی ڈیڑھ رطل صمغ صنوبر اور موم کبریت مسلّم بے جلا ہوا مویز ج مکدار ہر طل عاقرقرحا نصف رطل قرومانا ایک قسط۔ مروخات اور مالش کے ادویہ جو نور آموثر ہون روغن حنظل اور روغن چند بیدستر اور روغن خردل اور روغن جوز رومی خصوصاً جبوقت بلایا جاے اور اوس مین سے روغن ٹپکے۔ روغن قسط نہایت درجہ مفید ہے خصوصاً ہمراہ میعہ کے۔ اور روغن حنظل جو اسطرح سے طیار کیا جاے کہ عصائر حنظل روغن گل مین جلائین کہ پانی جل جاے اور تیل رہ جاے خواہ روغن قسط ہمراہ جلیت کے منجملہ مروخات کے روغن زیتون مین سانپ کو پکائین کہ یہ روغن وجع مفاصل کو بالکل زائل کر دیتا ہے۔ ازانجملہ روغن خفاش ہی اوسکا نسخہ یہ ہے کہ بارۂ عدد خفاش کو ذبح کرین اور عصارۂ برگ مرماحز اور روغن زیتون ہر واحد ایک رطل زراوند چاکر درہم چند بیدستر تین درہم قسط تین درہم سب کو ساتھ ہی پکائین تاکہ پانی جل جاے اور تیل باقی رہجاے۔ نطول وجع مفاصل کے ازانجملہ یہ نطول مسکن ہی اور نفع کرتا ہی سک اور سعتر اور حب سرکہ مین پکائین کہ گہرا ہو جاے اور پھر مل کر چھان لین اور نطول کرین وجع مفاصل حار کا بھی نطول کیا جاتا ہی۔ ایضاً مرزنجوش اور شبت ورق غار اور سداب کون سداب اور شعیر کو جوش دین اور نطول کرین۔ مفاصل کو

دھونی دینی بھی مفید ہوتی ہے سرکہ مین چھٹا حصہ حرمل کوٹ کر ملائین اور سنگریزے گرم کرکے اوسمین بجھانے سے جو دھوان اور بخارات اوٹھین اوسکی دھونی لین اور چادر اوڑھکر بیٹھین۔ حمار وحشی کے جملہ اعضاے بدنی پارہ پارہ کرکے شبت اور نمک اور دیگر برزہ اور کراث کے ہمراہ جوش دین اور اسی پانی سے آبزن کرائین۔ کفتار اور لومڑی کے جوشاندہ سے بھی آبزن کرنا چاہیے صفتہ اوسکی یہ ہے کہ پہلے کسیقدر پانی کو جوش دین تاکہ دو ثلث اوسکے جلجائین بعدازان کفتار اور لومڑی دونون زندہ ہون خواہ ذبح شدہ کو اوسی پانی مین ڈالدین اور اسقدر پکائین کہ دونون پھٹ کر گھل ملجائین اور پھر اوسی پانی کو صاف کرکے اوسی مین آبزن کرائین خواہ اسی پانی مین روغن زیت ملاکر پھر پکائین یہانتک کہ دونون امتزاج کامل ہوجاے یا پانی جل کر فقط روغن زیت رہ جاے اور اسیکا آبزن کرین کبھی روغن زیتون ہی مین بدون پانی کے اسکو پکاتے ہین۔ استحمام اور نہلانا ایسے بیمارونکو گرم تر پانی سے مضر ہوتا ہے کہ اخلاط کو پگھلا دیتا ہے اور مسامات کو وسیع کرتا ہے ہان البتہ آبہاے گرم خشک کبریتی کا استحمام مفید ہے اور خشک حمام اوسکے ہمراہ نطرون سے اور نمک سے مالش کرنی انکو مفید ہے۔ خاکستر گرم مین لیٹنا اور پسینا نکالنا انکو نافع ہے مسکنات درد اوس وجع مفاصل کے جو حار ہو اور زیادہ شدید ہو بیٹھی کو سرکہ مین پانی ملاکر پیین کہ خوب پین جاے پھر اوسپر شہد ڈالکر پکائین تاکہ بستہ ہوجاے بعدازان کھرل مین پیسکر جب مثل عالیہ کے ہوجاے طلا کرین اور خرقہ کتان پر لگاکر مقام درد پر چپٹا دین کہ دو روز خواہ تین دن لگا رہے جب اوپر سوکھ جاے روغن گل سے تر کردیا کردین اور یہ دوا ابتداے مرض کے لائق ہے اور جب صعود کا زمانہ ہو۔ ایضاً ابتداے مرض مین اور بعد زمانہ انحطاط کے جب بقایاے مواد کسیقدر رہجاے لعاب حلبہ اور تخم کتان روغن کنجد مین گھیسپ کرکے مثل شہد کے گاڑھا ہوجاے طلا کرین ایضاً اگر درد زیادہ ہو کرنب تازہ اور کرفس کا ضماد کرین اور اگر درد قوی زیادہ ہو ابرسا کو پیسکر اور میتھی کا آٹا اور نخود کو شراب جسمل مین تھوڑی سی شراب ملاکر لیپ کرین اور تھوڑا سا روغن حنا بھی۔ خاکستر کرنب چربی ملاکر قیروطی جو روغن بابونہ سے بنائی جاے وہ بھی نہایت عمدہ ہے مسکنات درد جو مخدر ہون از انجملہ افیون چاکر مثقال زعفران ایک مثقال گاے کے دودھ مین پیسکر استعمال کرین اور اوسپر سیر کی روٹی کا ماوا چھڑک کر نرم کرلین اور ضماد لگاکر برگ چقندر خواہ برگ کاہو سے باندھدین خواہ بدرلباب حنبر کو قیروطی داخل کرین۔ ایضاً تخم شوکران چھ درہم افیون ایک درہم زعفران ایکدرہم شراب شیرین جسقدر یکبار آمد ہو اور قیروطی ملاکر ضماد کرین۔ ایضاً بزرالبنج افیون اسبغول اقاقیا اور مغاث یعنے میدہ لکڑی سبکا قرص طیار کرین اور روغن گاؤ ملاکر طلا کرین اور کسی پٹے سے باندھدین تاکہ چھوٹ نجاے ایضاً صبر دس درہم افیون دس درہم زعفران ایک درہم عصارۂ شیخ ارمنی چھ درہم شوکران چار درہم ہو فاقیدا اس تین درہم لفاح بیس مثقال زعفران چار مثقال پہلے لفاح کو سرکہ مین اسقدر پکائین کہ مہرا ہوجاے پھر اسی کو اور ادویہ باقیماندہ مین ملاکر ضماد کرین۔ ایضاً بیروج کو روغن گاؤ مین ڈالکر پیسین بعدازان مقام درد کی اوس سے مالش کرین۔ ایضاً میعہ افیون ملاکر طلا کرین۔ بہت سا پانی مفاصل پر گرانے سے بھی تخدیر پیدا ہوتی ہے بشرطیکہ قروح نہون ایضاً اسبغول آب گرم مین بھگوئین جب پھول جاے روغن گل ڈال کر گھسیپن اور سرد کرکے طلا کرین۔ مشروبات مخدرہ مین سے بیروج دو دانگ ہمراہ طلا اور شہد کے۔ ریحی وجع مفاصل کا علاج وہی ہے جو صدید بلغمی کا علاج ہے۔

اون تدبیرون سے جنمین ہمراہ منافع تسکین درد کے تخدیر بھی کسیقدر ہو۔ جنطیانا اور مجیٹھ اور اجوائن اور زرا وند فونج تخم خیار اور سورنجان بوزیدان ماہی زہرہ اور مغاث سب ہموزن اور افیون نصف جزو مقدار شربت اسکی دو درہم تک ہی داغ لگانے کی تدبیر داغ لگانے کا عمدہ طریقہ خواہ اینکہ قائم مقام داغ دینے کے ہو کہ مریض ایسے اندازسے لیٹے جیسا اوسکے حال کے مناسب ہے اور ہلنے سے منع کردین اور درد کے گرد گوندھا آٹا لگادین اور بیچ مین اوسکے تھوڑا سا نمک رکھین اور اوسپر تھوڑا سا زیت رکھین پھر اوسپر چند چیتھڑے تہ بر تہ رکھین اور چند آدمی دستکار داغ لگانیوالے حاضر رہین اوزار داغ لگانے کے اونکو گرم کرکے اوسپر رکھتے رہین مگر پہلے اتنی گرمی دیجاے کہ محسوس نہو پھر اسقدر گرمی کہ اندکے محسوس ہو پھر اسقدر کہ برداشت نہوسکے پھر جب اسقدر گرمی دینے کی نوبت پہونچے کہ حد سے گذر جاے آٹا وغیرہ جو کچھ ہو سبکو چھوڑا ڈالین اور مریض کو حکم دیا جاے کہ تھوڑا کسی طرف جھک جاے تاکہ نمک اور زیت نکلجاے پھر اوسکے بعد وہی جگہ صوف سے ڈھانپ کر باندھ دیجاے۔ واجب ہے کہ بیمار کے سر پر پانی سے بھرا برتن رکھا ہو خواہ گلاب سے پُر ہو کہ اوس سے اپنے مُنھ کو پھرا بھگو کر پونچھتا رہے احتیاط کرے کہ گوشت نہ جلجاے اور قرحہ نہ پڑجاے **وجع مفاصل حار کا علاج** ایسے اشیا سے علاج کرین کہ تبرید اور ترطیب کرتی ہین بقول اور گوشت اور غذا اور فواکہ اور لطوخات اور نطولات اور قیروطیات اور ریاضت باعتدال کرین اور آب شیرین سے نہائین بعد ازانکہ آب سرد اونکے اطراف پر گرایا جاے بہت اوّل مین حمام کے اور آبزن نیمگرم کرایا جاے بعد اوسکے آب سرد مین ڈبوی جائین اور دفعۃً غوطہ مارین اور اونکے پاؤن پر بھی سرد پانی ڈالا جاے مسہل بھی دیا جاے اور ادرار بھی کرایا جاے مگر مدرات بھی ایسے ہون جنمین زیادہ تسخین نہو جیسے شربت ورد معجون سفرجلی دوای جیّد ہے کہ اوسمین ادرار اور اطلاق کے ہمراہ تسکین درد کا فائدہ ہے دوسرا نسخہ تخم خربوزہ تخم خیار سورنجان سپید مغاث مکدا ایکدانگ جزرا فیون ثلث ایک جزر کا سبکو یکجا کرین مقدار شربت اسکی چار درہم ساتھ چار درہم شکر کے اس دوا کا نفع اوسیوقت ہوتا ہے جب کھلائی جاے طلا کا تمام قاعدہ یہ ہے کہ طلا اگر مبرد اور قابض ہو جیسے کہ صندل پس اکثر ایسے طلا ایذا دیتے ہین بلکہ محتاج ہین کہ کسیقدر گرم کیے جائین اور قیروطی سے نرم کرکے استعمال انکا ہو۔ جب مبردات سے ایذا ہوا اور تمدد پیدا کردے استعمال مرخیات کا کرین جیسے بیضہ اور روغن گل اور قیروطی اور اکثر مقام درد پر چیتھڑے پانی سے تر کرکے رکھتے ہین اور سرکہ بھی اوسی پانی مین ملا دیتے ہین منجملہ مجربات کے ذی کی تازہ پتیان نچوڑ کر اگر طلا کرین فوراً درد مین سکون پیدا کرتا ہے۔ ایضاً بکبوط کو نرم نرم کوٹین اور پھر خوب طرح سے جوش دین اور اسی کا نطول کرین ایک گھنٹہ تک جب ادویہ مبردہ کا تحلل ہو جاے اور مبردات سے بوجہ تکثیف اور تمدید کے درد نہو پھر آب کاسنی سبز اور آب مکوے سبز اور آب حی العالم اور چولائی کا پانی اور کھیرے اور کدو وغیرہ کا پانی دینا کچھ مُضر نہوگا اور اسی طرح جربی وغیرہ سے ضماد کرنا اور بطیخ سے ضماد کرنا کہ مبرد بھی ہے اور ملین بھی ہے۔ لعاب اسبغول کی تبرید قوی ہے۔ ایضاً صندل اور مایتا وغیرہ۔ اکوراد ھر درد مین سکون ہوا نہین کہ فوراً ایسے ضماد کو چھوڑا ڈالین۔ منجملہ ادویہ کے جو آخر تجایا ہے مواد اوجاع مفاصل اور نقرس حار کو مفید ہین یہ دوا ہے کہ صبر اور مُر اور زعفران ہموزن لیکر آب کرنب خواہ آب کاسنی ملاکر طلا کرین جسقدر مقدار حرارت کی کم و بیش ہو ایضاً قیروطی روغن بابونہ کے ہمراہ۔ ایضاً داخلیون کو روغن بابونہ مین گھلاکر ضماد کرین **استحمام** گرم انکو مُضر ہوتا ہے اور سرد پانی سے کبھی نفع ہوتا ہے کہ ردع مادہ کرتا ہے اور مفاصل کو قوی کرتے

تسکین درد مین پیدا کرتا ہے **مسہلات** ہلیلہ زرد وزن ۱ درہم سورنجان بوزیدان ہر واحد تین درہم تخم کرفس انیسون ہر دو درہم شکر پانی مین گھولکر اوسمین یہ ادویہ ملائین مقدار شربت ہر روز دو درہم ایضاً ہی کو نچوڑکر اوسکا پانی ایک رطل سرکہ انگوری تین اوقیہ شکر ایک رطل سقمونیا مجموع ادویہ سے نی رطل تین درہم مقدار شربت نصف اوقیہ ایضاً سورنجان دس درہم سقمونیا ایکدرہم اور دودانگ کبابہ تین درہم شکر طبرزد تین درہم مقدار شربت تین درہم۔ ایضاً سقمونیا ہی مشوی جو بھی کے اندر رکھکر بھونی جاے خواہ آب ہی مرغ مین خواہ سیب مین بشرطیکہ اوسکے قوام کی رعایت کیجاے جب قوام غلیظ ہوجاے پس منھ اوس شی سمین سقمونیا کو پختہ کیا جاہی بند کردیا جاہی اور بند کرکے چھوڑدین تا اینکہ خشک ہوجاے اور بعد خشک ہونے کے بقدر دس درہم اوسمین سے لیکر بیخ درہم شکر طبرزد اور کبابہ جو بار یک مثل سرمہ کے پسا ہو دو درہم سبکو بذریعہ جلاب کے بچا کرین اور گولیان بنا کر سایہ مین سوکھا ئین اور دو گولیان خواہ تین اوسمین سی ہر وقت کھا کرین۔ اگر مادہ مین ترکیب ہوا یارچ فیقرا کا استعمال کرین۔ ایسے بیمارونکو شراب ورد ابین نسخہ خوب فائدہ کرتی ہی۔ آب گلسرخ تازہ دو رطل اور شہد چار رطل سقمونیا بریان ایک اوقیہ بہانتک پکائین کہ قوام درست ہوجاے مقدار شربت دو قلنجار سے پانچ قلنجار تک یعنی ۲ ماشہ سے ۲۲ ماشہ تک ایضاً نفیع تمرہندی ملتاس ملاکر آب کاسنی اور رازیانہ مین اور اگر بپ شوہ شاندہ ہلیلہ ورشاہترہ اور آلوبخارا تمرہندی اور افسنتین جیسا طبیب کی راے مین آوے دینا چاہیے۔ ایضاً بوزیدان سورنجان گلسرخ ہموزن مقدار شربت اسکنجبین مقدار نصف یعنی ۲ ماشہ اس دوا مین درد کی تسکین خوب ہی۔ ایسے بیمار بیشتر غذا ہاے سرد اور غلیظ سے نفع پاتے ہین جیسے مسور کی غذا جو سرکہ مین پکائی جاے اور جملہ ادویہ مبردہ جو تغلیظ خون کرتی ہین جیسے چنے کے پکوان اور بطون خواہ اوجھ ذبیح جانورون کے جو ترش پکائی جائین اور گوشت اور گوشت کی غذا جو گاہی کے گوشت سے طیار کیجاے۔ کبھی اغذیہ مجففہ سے بھی انکو نفع ہوتا ہی جیسے کہ بقیہ مناسب نہین ہی کہ یہ لوگ زیادہ بھوکے رہین۔ فواکہ مین سے انکو امرود اور سیب اور آنار اور شفتالو کی اجازت دی گئی ہی۔ مگر مجھے ناپسند ہی انکو ایسے فواکھ دینا خون مین رطوبت اور بائیت کثیرہ بھر دیتے ہین اور جیسے آڑو اور مشمش کہ یہ بھی مجھے پسند نہین جوان بیمارونکو دی جائین **مقاصل متحجرہ کا علاج** اور ان مقاصل کا جو سوکھ گئے ہون۔ یہ لوگ وہی ہین جنکے مزاج حار ہین اور مواد غلیظ سے انکا مرض پیدا ہوا ہی۔ ان لوگونکے مواد کی تحلیل بدون تلطین کے کرنی چاہیے بلکہ واجب ہے کہ تحلیل اور تلطین ساتھ ہی کیجاے منجملہ مختار ادویہ کے اوس شخص کے واسطے جسکے مقاصل مین تحجر آگیا ہو وہ ضمادات ہین جو آرد کرسنہ اور ترمس سے سکنجبین ملاکر بنائی جائین اور انجدان اور فاشرا مین ایک جزو حضض اور اوشق شراب کہنہ سے ملاکر اور زیت انفاق بھی داخل کرین اور اکثر اسی ضماد مین آرد باقلا بھی داخل کرتے ہین۔ منجملہ ادویہ مفیدہ کے جسکے مقاصل متحجر ہوگئے ہون خواہ اون مین تحجر آنا چلا ہو وہ ضمادات ہین جسکو ہمنے دجع مقاصل بارد مین بیان کیا ہو کہ اخلاط غلیظہ سی پیدا ہوا ہو اور مرد خات اور نطولات بھی وہی ہین جو وہان ضمادات کے ہمراہ ہم لکھ چکے۔ اور آرد ترمس ہمراہ سکنجبین کے بھی انکو مفید ہوتا ہے یا ہمراہ سرکہ آب آہستہ کے۔ بیخ محروث الصابلوس کوٹ کر ضماد کرنا پانی ملاکر تحجر اندا کو رد کتا ہے۔ اسیطرح وہ نطولات کہ پانی مین فوتنج اور حاشا کو جوش دیا ہو خواہ سرکہ مین انھین ادویہ کو پکایا ہو۔ یا خبیر کہنہ پانی مین جوش دیا ہو خصوصاً اگر التماس کی بھی اوس پانی مین شرکت ہو اور نطرون اور قرمیون اور راتھہ کا پانی

گوشت کی غذا کے بعد پرہیز کی اجازت ہی۔

اور کرنب سوختہ مثل اور زمین گیر کا علاج نیچے کا دھڑہ جانا اسی کو افتاد کہتے ہین اور زمانت کے معنی کسی عضو کا بیکا ہوجانا معلوم رہے کہ ایسے اشخاص کو روغن حنظل قوی بجسکو بسکھپرا کہتے ہین پلانا اور اوسی روغن کی مالش نہایت مفید ہی۔ اس روغن کے بنانے کا طریقہ یہ ہی کہ حنظل قوی جب اوسمین بیج پڑجائین ہموزن شراب اور زیت مین اسقدر پکائین کہ مایئت اوسکی جلجاے مقدار شربت تین درہم تک ہو اور کم بھی اس سے۔ ریحی اقعاد کا علاج مثل ریاح افرسہ کے ہی۔ اقعاد کے واسطے منجملہ مجربات کے یہ دوا ہی کہ بکری کی کھال حسبوقت ذبح کرکے اوسکو بطریق جاے اوسی گرمی کی حالت مین مریض اوس چرسہ پر بیٹھے اور دودھ کہ فوراً دوہا گیا ہو اوسی کھال مین لگا دیا جاے اس تدبیر سے مریض کو نفع ہوتا ہی۔ حمام یا بیس اور تنور کی گرمی سے پسینہ نکالنا خواہ کسی گڑھے مین ریگ کے ٹھیک دوپہر کے وقت گرمیون مین بٹھا کر پسینہ نکالنا ایسے بیمارونکو مفید ہوتا ہی وجع مفاصل سے بچانے کی تدبیر جو شخص عادی مفاصل کے درد کا ہو ربیع کے زمانہ مین فصد اور مسہل کرائے اور جب زمانہ مرض کے دورہ کا قریب معلوم ہو اور تدبیر معتدل کا غذا مین لحاظ رکھے یعنے لطافت مین غذا کے اعتدال ہو۔ خلاصہ یہ ہی کہ اگر سبب مرض کا اوسکے بدن مین کثرت اخلاط ہوتا ہو استفراغ کثیر سے اون اخلاط کو زیادہ نہونے دے اور تقلیل غذا سے کمی اخلاط کی کرتا رہے اور ریاضت عمدہ طریقہ سے بھی کرتا رہے تاکہ اخلاط کے فضول باقی نہ رہنے پاوین۔ اور اگر سبب اس مرض کا فساد اخلاط ہو اوسکی تدبیر ایسے استفراغ سے کرے جسمین مقابلہ بالضد اوس فساد کا بھی ہو اسلیے کہ یقیم کی پیدایش مبردات کے اعانت سے ہوتی ہی اور معلوم ہی اس تولید کا روکنا کس طرح سے ہوتا ہی اور مرارہ کی تولید مسخنات سے ہوتی ہی اور اسکی تدبیر بالضد بھی معلوم ہوچکی ہی اور سودا کی تولید اور اوسکے کم کرنے کی تدبیر سب بخوبی معلوم ہوچکی ہے۔ اور جب استفراغ کسی خلط کا ہوچکے پس تدبیر صائب یہ ہی کہ عضو ماؤوف کی تقویت کیجاے بذریعہ قوابض کے تاکہ فضول کو قبول نکرے خصوصاً اگر قوابض کے استعمال سے اوس مادہ کا اعضاء رئیسہ کیطرف جانے کا خوف نہو جسکے کہ تنقیہ پہلے ہوچکا ہی اور اعضاء رئیسہ بھی خالی ہوچکے ہین یہ ادویہ جیسے اقاقیا اور گلنار اور عصارہ حصی الراعی اور حصفص ماميثا وغیرہ مین۔ اوسی مقام کی مالش نمک کو زیت مین پیسکر کیجاے مگر انیکہ مین شدید ہو۔ اگر ورم بنتے ہوتا ہو مریض کو نرم اور ندمدمج دو دو درہم ہمراہ شراب کے چند مرتبہ پلانی چاہیے اور جاڑون مین بھی اسی کا استعمال کرین کہ بیشتر بہ تدبیر دورہ کی مانع ہوتی ہے۔ ریاضت معتدل کا استعمال کرے اور سواری بھی کرتا رہے مگر سوار ہونے مین افراط نہ کرے ورنہ اوجاع مفاصل اور نقرس کا ہیجان ہوگا اور جس چیز کا ان مین سے عادی ہو اوسکو دفعۃً نہ کرنے سے بدون تدریج کے پھر اگر ایسا اتفاق ہوجاے روغناے قوی کی مالش کرے۔ گوشتہاے غلیظ سے پرہیز کرنا اسکو واجب ہے اور شوربہ نمکین گوشت سے پرہیز کرے اور نمک سودے سے ترکاریون مین چقندر گاجر اور کھیرا ہرگز نہ کھاے اور خربوزہ اسلیے کہ خلط بلغمی پیدا کرتا ہے مضر ہی اور چونکہ اورام کرتا ہی لہذا مفید ہے پس خربوزہ کا نافع اور مضر ہونا بالنسبت ہر بدن کے جدا جدا ہے۔ زیادہ شراب اور شراب غلیظ کا استعمال بلکہ ہر طرح کی شراب انکو مضر ہے۔ غذا ایسی اختیار کرین کہ جید الہضم اور زود ہضم بھی ہو۔ مثلاً سے اور ریاضت مین لطافت اور ٹہلنے سے پرہیز کرے اور مذیاذی تعب اور ریاضت سے بھی احتراز کرے۔ خصوصاً استلاء معدہ پر جماع سے بھی اجتناب کرے۔ نہانے مین کمی کرے اس لیے کہ آب گرم سے نہانا اخلاط کو پگھلا کر روان کرتا ہے مفاصل کیطرف۔ مياہ حامات یعنے گرم پانی ایسے لوگونکو وقت مرض مین

نفع کرتے ہین منجملہ اوس تدبیر کے جو نہانے کے ابتدا مین اور بعد فراغت غسل کے اور نہانے کے درمیانی زمانہ مین انکو مفید ہے وہ یہ ہے کہ سر و پانی مفاصل پر گرایئن اگر کوئی مانع ضعف عصب کا نہو کبھی سرد پانی مفاصل پر گرانے سے مبرد حمام کا نفع ہو جاتا ہے لہانا کھا کر سونے سے انکو پرہیز کرنا ضرور ہے کہ نہایت مضر چیز ہے انکے واسطے خاص علاج عرق النسا اور وجع الورک اور درد زانو کا جو ٹھہر گیا ہو واجب ہے کہ ان امراض کے علاج مین پہلے تو اوخصین قوانین کیطرف رجوع کرین جو عموماً اوجاع مفاصل کے علاج کے مندرج ہو چکے ہین یہ بھی اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ اقسام اوجاع مفاصل دیگر سے اس امر مین جدا ہین کہ ابتدا مین دوع کرنا انمین مضر کرتا ہے اور شدید مضر رہتا ہے اسلیئے کہ مادہ انکا ورشت ہوتا ہے اور دوع اوسکو اوسی جگہ محبس کر دیتا ہے اسطرح سے کہ اوسکی تحلیل دشوار ہو جاتی ہے اسلیئے کہ مواد یا بسبب بدون دوع مفاصل کو اپنی جگہ سے اوٹا دیتے ہین لہذا واجب ہے کہ جوقت تسکین دوع کا ارادہ ہو ابتدائے مرض مین تو مرخیات مسکنہ ملینہ سے تدبیر کرین ہان اگر اتفاقاً یہ بات پیدا ہو کہ مادہ زیادہ رقیق ہو کبھی سرد جلاء اور فصل بارد مین اس مرض کا علاج دشوار ہوتا ہے اور فربہ اندام کا وجع مفاصل اور باقین طرف کا زیادہ سخت ہوتا ہے دموی مادہ کا وجع مفاصل اوسکے واسطے نہایت نافع یہ ہے کہ فصد کھولی جاے کہ فوراً فصد سے نفع ہوتا ہے اسطرح جبکہ پہلے ہاتھ کی فصد ہو اوسکے بعد پاؤن کی فصد اور پاؤن کی فصد ہر گز منوع نہین چاہیے بدون ہاتھ کی فصد کھولنے کے۔ تو کرانے سے بھی نفع ہوتا ہے اور مسہل نوشیتر مضر ہوتا ہے۔ اگر قے بھی طرح اوپر یہ قوی سے کرائی جاے تو اوسی پر اقتصار کرنا چاہیے تاکہ اگر مسہل دیا بھی جاے تو اوپر یہ مسہلہ مادہ کو جانب اسفل جذب نکرین ہان اگر یہ امر معلوم ہو کہ مادہ قلیل ہے۔ بہتر یہ ہے کہ پہلے دو وقا مریض کو دیے جائین پھر فصد کیجاے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ عرق النسا کی فصد زیادہ نافع ہے بہ نسبت فصد صافن کے مریض عرق النسا کو ہان اگر درد کا پھیلاؤ جانب وحشی اور بیرونی طرف پاؤن کے نہو بلکہ درد کا پھیلاؤ فقط جانب انسی اور اندرونی رخ مین پاؤن کے ہو کہ اوسوقت صافن کی بہ نسبت فصد عرق النسا کے زیادہ ممن ہے بنا برا سکے کہ یہ دونون رگ یعنے صافن اور عرق النسا دو شعبہ ایک ہی رگ کے ہین اور انکا حال مثل باسلیق اور قیفال کے رگہاے ہر دو دست سے ہے مگر جالینوس فقط صافن اور مابض کی فصد کا ذکر اس جگہ کرتا ہے اور مابض کی فصد عرق النسا اور صافن دونون سے زیادہ مفید ہے۔ منجملہ اون رگون کے جو اس مرض مین اونکی فصد کھولی جاتی ہے ایک رگ درمیان خنصر اور بنصر کی پاؤن کی اونگلیون کی ہے اوسکی عرق النسا کے مرض مین فصد کرتے ہین بعض اطبا نے کہا ہے کہ اس رگ کی فصد عرق النسا کی فصد سے زیادہ مفید ہے جیسے کہ اسیلم کی فصد ہاتھ کے باسلیق سے زیادہ نافع ہے امراض جگر اور طحال مین۔ ملغمی درد عرق النسا کا مثل اور امراض غلیظہ کے ہے استحقاق علاج مین اسوجہ سے مناسب نہین ہے کہ محللات قوی کا استعمال مقدم کیا جاے استفراغ مادہ پر بنا پر اوسی دلیل کے جو اوپر معلوم ہو چکی اور یہ بھی ہم کہہ چکے ہین کہ تر کرانے کا نفع بہ نسبت اسہال کے زیادہ ہے اسلیئے کہ مسہل سے مادہ کی تحریک بجانب موضع درد کے ہوتی ہے اور قے سے مادہ اوس جہت سے دوسری طرف جذب ہو جاتا ہے عمدہ طریقہ یہ ہے کہ قے بذریعہ بورہ اور سرکہ کے کرائی جاے اور جب قوی دوا سے تر کرائی جاے جسکے صاحب اون کو اخلاط غلیظہ کے امراج مین ہو تو واجب ہے کہ اوسکے بعد اوپر یہ ملطفہ مسخنہ کا استعمال کرائین۔ کبھی وجع مفاصل ملغمی مین بلکہ اور بھی مواد کثیرہ مین تر کرانے کے بعد فصد کی حاجت ہوتی ہے بعد استفراغ کے اونمین مدرات کا استعمال کرین

ان امراض مین پاؤن کی فصد بہتر ہے ہاتھ کی فصد سے ن ۲۲۰

جو ہم اوپر لکھ چکے ہین مشروبات نافعہ مین سے اوجاع مفاصل کے واسطے دوا ہرمس ہی خاص کرکے اور یہ دوا بھی نہایت عجیب ہے کہ اذریوس حنظل یا مکدنوا وقیہ زراوند مدحرج دواوقیہ تخم سداب خشک ایکرطل کوٹ کر چھانین باریک چھلنی مین مقدار شربت ایک ملعقہ۔ ضمادات محللہ کا بھی استعمال کیا جاتا ہی اور نطولات محللہ کا اور آبھای کبریتی کا پھر اگران ادویہ سے حاجت براری نہو حقنہ کا استعمال کیا جاے بعد ازان دونون کولہ پر بچھنے بھرے ہوے لگاے جائین یا خالی بچھنے چسپان کیے جائین اور جلد کی سرخ کرنیوالی دوا اور دانہ اوٹھانیوالی دواؤن کا استعمال کیا جاے اور جسقدر بخور وغیرہ پڑجائین اونکا اندمال نکیا جاے جب تک صحت کامل نہو ضماد جو مستعمل ہوتے ہین اونکی حدت اور تیزی دوغرض سے زیادہ کیجاتی ہی ایک تو تحلیل دوسرے جذب خارج کیطرف۔ اور ایک غرض سے اونکے حدت ناپسند بھی ہو وہ یہ بات ہی کہ ایسے تیز ادویہ بیشتر مادہ کو خشک بھی کردیتے ہین اور متحجر کرتے ہین اور مادہ کو قابل علاج کے نہین رکھتے ہین۔ جب حدت کے فائدہ دیکھے اور ضرر ایک ہی اور وہ بھی گاہ بگاہ لہذا واجب نہین ہی کہ ہمیشہ ملین کیطرف لحاظ کیا جاے۔ بیشتر حاجت مجمرہ کے چسپان کرنے کی ہوتی ہی تاکہ جذب مادہ کرین۔ نطول اور آبزن۔ روغن حنا ایک رطل سرکہ کہنہ ایک رطل نطرون ربع رطل فاقلہ ڈیڑھ اوقیہ اور زوفا سے بھی اسیقدر ان دواؤن مین کپڑا ڈبوکر مقام درد کو سینک کرین۔ آبزن کا استعمال کیا جاے اون ادویہ سے مفردہ سے جو محلل ہین اور اسی باب مین اونکا ذکر ہوچکا ہی۔ مروخات جیسے روغن قسط روغن فربیون، روغن عاقرقرحا روغن حنا روغن جندبیدستر کہ انکا استعمال بعد ہفتہ کے کیا جاے اور قیروطی ہمراہ جاؤشیر کے اور فربیون اور روغنہاے مذکورہ۔ طلا اور ضماد کے اقسام مین سے یہ ضماد محلل بھی ہی اور نہایت درجہ جذب کنندہ مادہ ہی اندرون مفاصل سے بطرف خارج کے۔ تخم سداب صحرائے اور حب الغار اور انجدان اور نطرون اور بیخ ارمنی قرر ماناتخم حنظل ناتخواہ مکدچار مثقال سداب تازہ مَن کا آٹھوان حصہ زفت بھی آٹھوان حصہ مَن کا اُشق ایک مَن مازدچھ مثقال جاؤشیر چار مثقال کبریت زندہ چار مثقال جملہ ادویہ سے مرہم طیار کرین اگر عرق النسا مین بھیڑ کی میگنی اور سرکہ کہنہ کا طلا کرین اسکا اثر مثل دوا رخول کے ہوگا بلکہ اوس سے بھی افضل ہے۔ مراہم محمرہ اور منقط جنسے دانہ اوٹھ آئین اور دانہ اوٹھنے کے بعد واجب ہی کہ اون بثور اور نقاطات کو توڑ ڈالین کہ رطوبت بہ جاے اوسکے بعد دوا مجفف اون پر چھڑکین پھر دوا منقط یعنے دانہ ابھارنے والی کا دوبارہ استعمال کرین۔ اور پھر اسی طرح کیا کرین تا اینکہ صحت کامل حاصل ہو۔ ایضاً ایک رطل بورہ ۱۰ ور ایک رطل زیت لیکر طلا طیار کرین۔ ایضاً مجرب ہی مومیج ڈیڑھ رطل اور دری سوختہ دو رطل عاقرقرحا نصف رطل حرف ایک رطل اور نصف رطل ہار زد ایک رطل کبریت ایک رطل بورہ ایک رطل زیت تین قوطولی صمغ صنوبر کو بارزد کے ساتھ بریان کرکے پھر سب ادویہ سے مرہم طیار کرین اور لگائین ایضاً دوسرا نسخہ زفت ایکجز کبریت ایک جز مثل سُرمہ کے باریک پیسین اور کولہ پر طلا کرین اور اوسکے اوپر کاغذ چپٹا دین اور اسیطرح لگا رہنے دین کہ خود بخود گر جاے۔ منجملہ مجربات کے یہ ہے کہ شبطرج کی تازہ پتیان گرمیون مین توڑ کے خوب باریک پیسین اور بڑا اہتمام اوسکے کوٹنے پیسنے مین کرین کہ دشواری سے نکلتی ہے پھر اوس مین چربی ملا کر کولے پر لگا دین اور درد کے مقام پر بھی اور اوسپر پٹی وغیرہ سے بندش کردین اور چار گھنٹہ بندھی رہے نہایت چھ گھنٹہ تک بعد ازان مریض کو حمام مین داخل کرین جب بدن پر تری آنی شروع ہو اور تھوڑی بہت یا تر اوٹ آجاے آبزن مین اوسکو بٹھائین اور ضماد مذکور کو چھوڑا ڈالین اور اوس مقام پر صوف وغیرہ سے بندش کردین اور ایکہفتہ خواہ دس روز تک

مریض کو راحت دین اور پھر بعد اتنے زمانہ کے بھی تدبیر دوبارہ کرین کہ یہ ضماد دوای خرول اور ثفا سے مغنی ہے۔ ایضاً مویز ج اور ذرایح کا ضماد کرین۔ ایضاً ثافیسا اور موم اور روغن سداب۔ ایضاً عاقرقرحا اور دبق جسکو مویز ج عسلی کہتے ہین اور زہر ہ سنگ استیوس اور بورق اور مویز ج کا مرہم طیار کرین۔ کبھی ایسے مرہم مین حرف کو زیادہ کر دیتے ہین منجملہ ادویہ نافعہ کے اس مرض مین و نیز دردہای زانو کے واسطے فیروطی فریبون کی ہے۔ ایضاً روغن حنا آٹھ اوقیہ سرکہ چار اوقیہ نطرون دو اوقیہ عاقرقرحا ایک اوقیہ پہلے عاقرقرحا روغن حنا مین تر کرین اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے تین دن اوسی روغن مین اسکو بھگو رکھین اور پھر اوسکو اوسی روغن مین خفیف جوش دے کر اوسپر سرکہ اور نطرون داخل کرین اور ایک میلا کپڑا اوسپر آلودہ کر کے مقام دردیرا اوسکو چڈھون کے پاس سی رکھین۔ دوسرا ضماد بھی اسی کے مثل ہے۔ موم صاف بوزن سو مثقال علک الانباط پچیس مثقال اور زنگار خفتہ مثقال سوسن اور بارزد اور مر مکی مکدر خفتہ مثقال قطران پانچ مثقال ان سب اجزا کو ایسی طرح یکجا کرین کہ گویا ایک ذات ہو کر مثل دوای واحد کے ہو جائین اور مقام دردیر چڈھون کی جگہ سے اسکا لیپ کرین خصوصاً اگر وہ مادہ جس سے درد پیدا ہوا ہے خون ہو کہ خاص کسی مفصل مین اوسکا قیام راسخ ہو گیا ہے خواہ وہ مادہ بلغم غلیظ زجاجی ہو جسکو مغاک نے مفصل کے تشرب کر لیا ہے اور پی لیا ہے۔ یہ مرہم عرق النسا کے درد مین سکون پیدا کرتا ہے زیت گنجشک اٹھارہ اوقیہ۔ مرادہ اسرب اور نمک خمیر اور علک الانباط مکدر سو مثقال مرادہ مسل حمر تین اوقیہ زنگار مجرد یعنے خالص جو بآمیزش نہ ہو اور کندش بیخ ماذریون سیاہ زرا وند اور خرول مکدر دو اوقیہ اور کبھی بعض اوقات اسپین عاقرقرحا ایک اوقیہ بھی داخل کیا جاتا ہے دوسرا نسخہ انجدان اور تخم سداب دشتی حب الغار بورہ حنظل شیح ارمنی نانخواہ قرومانا مکدر چار مثقال سداب تازہ بستانی زفت یابس علک الانباط راتینج اشق چربی گوسالہ یکسالہ مکدر سولہ مثقال جاوشیر خفتہ مثقال کبریت ناسوختہ چار مثقال روغن حنا اٹھارہ اوقیہ۔ دوسرا نسخہ زفت تازہ اٹھارہ اوقیہ زرا وند ڈیڑھ اوقیہ موم ایک رطل صمغ صنوبر چالیس مثقال کبریت ناسوختہ ایک رطل بورق ڈیڑھ رطل مویز ج ایک قسط اور رو قوطولی بھی ہوتا ہے عاقرقرحا ایک رطل قرومانا ایک قسط بارزد ایک رطل پگھلنے والی چیزون کو پگھلا کر اور پیسنے والی خشک دواؤن کو پیس کر سب کو ملا دین اور پھر پگھلائین اور پھر بطریق مذکور سابق اور جسطرح آیندہ پھر کیا جائے گا خوب ساکوٹین مسہلات جیدہ جنکا پورا اثر ہے وہ حب سورنجان اور حب منتن حب شیطرج اور حب سنبسی ہے مگر پھر بھی یہ حبوب حب الغاج کو نہین پہونچتے اور نہ ایارج ہرمس کو پہونچتے ہین جو ربیع کے زمانہ مین مستعمل ہوتا ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا اور جو شخص اسکا استعمال کرتا ہے اوسکے مفاصل جنمین درد ہو مزمن ہو جاتے ہین اور پسینا اونمین سے برآمد ہونے لگتا ہے اس ایارج مین زیادہ اسہال کی قوت نہین بلکہ تلطیف تنقیہ کرتا ہے۔ مفردات ادویہ مسہلہ اس مرض کی شحم حنظل اور قنطوریون اور صموغ اور مای زہرہ اور شیطرج اور عصارہ قثاء الحمار ہے۔ دو دھیل اندرائن کے لیکر اونمین سوراخ کرین اور سوراخ کر کے جو کچھ اونمین ہو شحم اور تخم سب نکالڈالین اور روغن کنجد دونون مین بھر کر رکھدین ایک شب اسیطرح رکھے رہین پھر صبح کو دونون حنظل مع روغن کے جو اونمین بھرا ہے کسی دیگ مین رکھین اور ڈیوڑھا وزن پانی بہ نسبت تیل کے ملا کر اسقدر پکائین کہ دونون حنظل خوب پختہ ہو جائین اور پھول جائین دونون کو نکال کر پھینک دین اور اب تیل اور پانی کو پکائین زمانہ کافی اور بکار آمد تک بعد ازان اوسی پر روئی پاکیزہ کوئی موٹی اور باریک چھانی ہوئی ڈالکر اتنا صبر کرین کہ سب پانی بستہ ہو جاے اور مجموعہ مثل حلوای تر کے ہو جاے پھر اوسکی گولیان رتی کے برابر بنالین ان گولیون سے اٹھارہ گولیان مریض کو بعد نہلانے کے کھلائین۔ دوسرا طریقہ روغن ہذا کے پکانے کا یہ ہے کہ عصارہ

پیش نہ آئین تعجب ہے۔ ناظرین باتمکین کو ضرور خیال ہوگا کہ مترجم اپنی کم فہمی کو اس پیرایہ مین دور کرنا چاہتا ہی تاکہ اگر کسی مقام پر ترجمہ غلط کیا ہو معذور رکھا جاے۔ حالانکہ یہ غرض میری نہین ہی بلکہ مین ابتداے ترجمہ جلد اوّل مین اپنی معذرت وغیرہ سب لکھ چکا ہون۔ آج پھر اسکو دوبارہ لکھنے سے غرض فقط اسیقدر ہی کہ جن لوگونکے پاس قانون کے نسخے ہین اور جہانتک میری نظر سے اطراف ہندوستان کی سیاحت مین گذرے ہین یون تو اپنے وہی کو بھی بیٹھا کہتے ہین۔ مگر مین نے تو سواے ایک نسخہ کے جو مٹیا برج کلکتہ مین سرکار دیرالدولہ بہادر خزانچی سرکار شاہ اودھ سے ملا تھا کوئی نسخہ صحیح نہین پایا وہ نسخہ البتہ اصل نسخہ بلکہ مسودۂ شیخ الرئیس سے منقول تھا اور اوسکی کتابت کی شان مانۂ حیات شیخ الرئیس کے قریب قریب ہی اوسی نسخہ سے اکثر مقامات مین نے اپنے نسخہ کے صحیح کیے ہین تا امراض صدر پھر جب سے اوس کتاب کے مالک نے غفلت اور بخل کیا آجتک کوئی نسخہ صحیح نظر سے نہ گذرا بڑا اعتماد کلکتہ کے چھاپہ ہی وہ بھی اچھی طرح دیکھ لیا ہی کہ الفاظ تک اوسکے درست نہین ہوے ہین مصر کے چھاپہ کا قانون اب آیا ہی خاکسار کی نظر سے نہین گذرا مگر مین کہہ سکتا ہون کہ جس علوم کی مہارت قانون کی صحیح سمجھنے کو درکار ہے مصر کے اہل علم اون علوم سے بالطبع متنفر ہین اسیقدر مجھے کہنا کافی ہی۔ ہمارے معاصرین اطبا اور علماے ہند اگر قانون کا درس لیتے ہین تو وہی حمیات کا بحث بحران تک باقی مجلدات کے دیکھنے کی بھی اونکو مدت العمر نوبت نہین آتی تا بہ صحیح اغلاط چہ رسد۔ پس جس زمانہ مین ہمکو خدا نے پیدا کیا اوسمین نایابی کتاب تو ایسی اور ناواقفی علوم کی ایسی اور اگر کسی قدر ہے بھی تو حسد اور نفسانیت کا بڑا ہو بھلا کیا مجال ہی کہ اگر کوئی نقرہ مشتبہ ہوا اور بنظر تحقیق کسی سے پوچھا جاے اصلی جواب تو بجا مگر جہال و مماریہ کی نوبت نہ آے پھر فرمایئے کہ اصلاح اغلاط کیونکر ہو۔ یہی سبب قوی تھا کہ اس جلد کے ترجمہ کے اکثر مقامات اور بسیار فقرات متن کتاب کے ترجمہ مین برسون گذر گئے تب جاکر کسیقدر قابل اطمینان ترجمہ ہوا اور پھر بھی مین اپنی تیز فہمی پر ناز نہین کرتا ہون اور معترف بعجز و انکسار ہون سہ خطا پوشی اگر کیجے تو میرا نام رہ جاے چند امور جنکا لحاظ قبل مطالعہ کتاب ضرور ہی ان امور کا اندراج ابتداے ترجمہ مین ضرور رکھا مگر چونکہ انکشاف ان امور کا تمام کتاب سوم کے ترجمہ کے بعد ہوا ہے اسلئے خاتمہ مین انکو لکھتا ہون ناظرین سے امید ہے کہ انکو ملاحظہ کرکے اس ترجمہ کے ملاحظہ پر متوجہ ہون پہلا امر یہ ہی کہ مکررات بیان مین شیخ کے زیادہ ہین اور اگرچہ تکرار خالی فائدہ نہین ہی تاہم نظر سرسری سے مکرر عبارات کیطرف خیال زائد اور لغو ہونے کا ہوتا ہی۔ مترجم نے پابندی اصل کے لحاظ سے مکررات کو حذف نہین کیا مگر بعض الفاظ ایسے بڑھا دیے ہین جنسے شاید فوائد تکرار کیطرف اشارہ اجمالی ہوگیا دوسرا امر تناقض احکام اور قواعد کا جو قانون مین ہوا ہی اور شارحین در پی نقض و ابرام کے اون مقامات مین ہوکر تغلیط شیخ کی کرتے ہین مترجم نے حتی الوسع کوشش کی کہ اوس تناقض کو کسی تاویل صحیح سے رفع کردیا ہی مثلاً ذیابیطس حار کے علاج مین قانون عام تبرید اور ترطیب مقرر ہوا اور پھر معالجات مین تعریق قوی جو بدون تسخین کے ممکن نہین ہی شیخ نے تجویز کی اسکی تاویل بخوبی کردی بلکہ ایک رسالہ جداگانہ اسی تاویل کی غرض سے خاص ذیابیطس کے بارہ مین لکھا ازین قبیل اور مقامات مین بھی تیسرا امر ادویہ مرکبہ جنکا شیخ نے قرابادین مین حوالہ کیا ہی مین نے بھی اوسی طرح کیا ہی اسلیے کہ قرابادین کا ترجمہ بھی انشاء اللہ پورا کرونگا اور چھپ کر مشتہر ہوگا چوتھا امر الفاظ مشتبہ جو کسی مقام پر قانون مین تھے اونکے معانی جو جو اوس مقام پر مناسب اور چسپان ہوسکتے تھے سب کو بیان کرکے مطلب فقرہ کا جدا جدا لکھدیا۔ مگر جو مختار نسخہ تھا اوسے اصل ترجمہ مین اور غیر مختار کو جداگانہ لکھدیا پانچوان امر اوزان قدیمہ جو اس کتاب مین درج ہین اونکی تحویل اوزان

مروجہ ہند کیطرف اگرچہ صدر کتاب مین اسکا وعدہ بھی کیا تھا مگر چونکہ اُنکے اوزان کی تفسیر مین اختلاف زیادہ ہوگیا ہی لہذا مناسب یہی معلوم ہوا کہ ادویہ مفردہ اور قرابادین کے ترجمہ مین بخوبی اسکی تحقیق کیجاہی گی کسی جگہ بنظر رعایت مقدار شربت وغیرہ کے ادویہ کی تحویل بھی کردی ہی خصوصاً اون مرکبات کی جنکے اجزا ہمارے مُلک ہندوستان مین قابل استعمال ہم پہونچ سکتے ہین اب مین اس ترجمہ کو ختم کرتا ہون۔ حمد خدائے حکیم پر اور درود نامحدود ارواح پاک انبیا سیما خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ پر و آخر دعوتنا ان الحمد للہ رب العالمین۔ کتبہ بنیاہ الدائرہ غلام حسنین کنتوری۔

خاتمۃ الطبع

سزاوار حمد و ثنا وہ حکیم مطلق اور خالق برحق ہی جسکی ادنیٰ اونی حکمتون اور آسان آسان صنعتون کی کُنہ حقیقت کو پہونچنا اور اونکی ماہیت کا جاننا تمامی افہام اور جملہ ادراکات ذوی العقول سے خارج ہے۔ درود نامحدود اور نعت غیر معدود اوس برگزیدۂ باری کی جناب مین جسکے دم عیسوی نے ہم سب کو مُہلک مرض جہالت و گمراہی سے نجات دی اور ہمین شاہراہ ہدایت و رستگاری دکھادی۔ صلی اللہ علیہ وآلہ الطیبین الطاہرین بمصداق و مفہوم۔ العلم علمان علم الادیان و علم الابدان۔ فی الواقع علم ابدان یعنے طب جسمانی کے فوائد اور منافع کما حقہ بیان نہین ہوسکتے ہر چند علم طب مین بہت سی کتابین مُدوّن ہوئین مگر اب تو علی العموم اطبا کا دارومدار قانون شیخ الرئیس پر ہی اور سب اقوال کا استناد یہی کتاب نفیس ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ کارخانہ اودھ اخبار لکھنؤ کی عالی ہمتی اور دریادلی سے اس ساری کتاب کا ترجمہ بزبان اُردو ہوگیا اور چھپ بھی گیا چنانچہ یہ جلد سوم (منجملہ کتب پنجگانہ) کا دوسرا حصّہ ہے شیخ نے اس کتاب سوم مین اون امراض کو بیان کیا ہی جو ہر ایک عضو کو بالخصوص عارض ہوتے ہین یعنی از سر تا قدم جملہ اعضا کے امراض جُدا جُدا ایک ایک فن مین بیان کیے ہین کارپردازان مطبع نے کتاب مذکور کے ترجمہ کو بخیال زیادتی حجم کتاب کے دو حصّون مین کردیا حصّۂ اوّل مین دماغ سے معدہ تک کے امراض کا بیان ہی اور اس دوسرے حصّہ مین امراض جگر سے تا امراض قدم کا ذکر ہے مجملاً مقاصد و مطالب کے معلوم ہوجانے کی غرض سے ہر ایک حصّہ کے شروع مین فہرست لگادی گئی ہی کہ مقامات کی تلاش کرنے مین ناظرین کو زحمت نہو۔ بجدہ یہ حصّۂ دوم اس سے پہلے چند بار مطبع منشی نولکشور صاحب موسوم بہ اودھ اخبار واقع شہر لکھنؤ مین حلیۂ طبع سے محلّی ہوچکا ہی اور اب کثرت خواہش شائقین باتمکین سے مطبع منشی نولکشور صاحب واقع بلدۂ کانپور مین بہ [illegible]

معلی القاب سخی باذل میر دریادل ستودہ خصال بلند اقبال خوشحو منشی پراگ نرائن صاحب بہادر گورمالک مطبع

بتصحیح تمام و تنقیح مالاکلام بصد حسن و خوبی بنہج خوش اسلوبی بماہ دسمبر سنہ ۱۸۹۵ء بار اوّل زیور انطباع۔

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔